

امراض، اسباب امراض اور معالجات کی
شہرہ آفاق تالیف الحاوی الکبیر فی الطب کا اردو ترجمہ

کتاب الحیوٰی

موسوم بہ

حاوی کبیر

صفحات 1958 حصہ اول تا ثانی مکمل

تالیف

ابوبکر محمد بن زکریا رازی

۶۸۶۵ — ۶۹۲۵

شائع کردہ

سینٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن

(وزارت صحت و خاندانی بہبود، حکومت ہند نئی دہلی)

With compliments of

DR. MOHAMMED KHALID SIDDIQUI
Director

CENTRAL COUNCIL FOR RESEARCH IN UNANI MEDICINE
(Ministry of Health and Family Welfare, Govt. of India)

61-65, Institutional Area, Janakpuri New Delhi-110058
Tel-5611965 Fax:(91) (11) 5611981 Gram: Unanimod, New Delhi

فہرست صحائف

پیش لفظ

پہلا باب

9

سر کی بیماریاں۔ سکتہ، فالج، خدر، ریشہ، صعوبت جس، فقدان جس، اختلاج جس و حرکت کے جملہ امراض، اعصاب کے لئے نقصان دہ اشیاء، سر اور مایٹھ لیا کا علاج۔

دوسرا باب

49

سدر و دوار

تیسرا باب

56

مایٹھ لیا، سوداوی غذائیں، اس کے مخالف غذائیں، مایٹھ لیا کے مستعد اور برعکس حضرات

چوتھا باب

78

قوائے دماغی، نفس کے قوائے ملامت، تخیل، فکر، ذکر، ان کے مقویات و مضرات، دماغ اور ذہن کے لئے مضر اشیاء، سوء مزاج دماغ سے متعلق جملہ امور اور اس کی کمی و زیادتی، ذہن و عقل کے لئے مفید و مضر، اچھے اور بُرے خوابوں سے متعلق امور

پانچواں باب

87

عطوس، سعوط اور شوم کے ذریعہ حقیقہ سر، مفتوح سد دماغ، منافع عطاس، بھپارہ کے طبع، اس طبع سے نکل جانے والے اخلاط غلیظہ اور ناک کے ذریعہ صاف ہونے والی

رطوبات، کثرت عطاس کا ازالہ، غرور، مضعوغ اور اشک آوری کے ذریعہ سر کا ستھقہ، نیز تالو اور زبان کی جڑ کو صاف اور خشک کرنے والی چیزیں، غرغرے اور مضعوعات وغیرہ، ان کے منافع اور دماغ کے جملہ امراض عارضہ۔

94

چھٹا باب

لقوہ، جڑوں کا چپکنا اور سرک جانا

106

ساتواں باب

صرع، کابوس، ام الصببان اور خواب میں چونکنا

131

آٹھواں باب

تشنج، تمدد، کزاز

159

نواں باب

لیٹر غس، قرائطس، قانس۔ لیٹر غس اور قرائطس کا باہمی فرق، لیٹر غس کا قرائطس اور قرائطس کا لیٹر غس میں منتقل ہو جانا۔

167

دسواں باب

منفرد اور مشترک قرائطس

جنون، قطرب، ہذیان ہمراہ بے خوابی، بے خوابی کی تمام اقسام، اختلاط (عقل)، ہمراہ حرارت، یا سر اور دیگر اعضاء کے اور ام حارہ۔

192

گیارہواں باب

صداع و شقیقہ اور ان کے محرکات، کلائی سر اور سر کی کچی، ضربہ سے دماغ کا ہل جانا، سر میں پانی کا بھر جانا اور اس کا محرک، سر کا مقدار سے بڑا ہونا اور پھولنا، درازوں کا کھل جانا اور سر پر آبلوں کا پڑنا۔

پیش لفظ

سنٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن نے اپنے قیام کے بعد مختصر مدت میں ہی طب یونانی کی تحقیقی سرگرمیوں کو آگے بڑھانے میں نمایاں کام کیا ہے۔ معالجاتی ریسرچ، مفرد و مرکب یونانی ادویہ کی معیار بندی، دوائی پودوں کا سروے اور تجرباتی کاشت نیز خاندانی بہبود سے متعلق تحقیق کے علاوہ علمی تحقیق بھی ایک ایسا میدان ہے جس میں کونسل نے بعض اہم کارنامے انجام دیئے ہیں۔ قدیم علمی ذخائر کی تحقیق، ترتیب، تدوین اور جدید زبانوں میں ان کے تراجم، علمی تحقیق کے پروگرام میں شامل ہیں چنانچہ اس منصوبے کے تحت کونسل نے بعض نادور کتابوں کے تراجم سے پہلی بار ملتی دنیا کو روشناس کرایا ہے۔ مثال کے طور پر رسالہ جو دیہ از ابن سینا (فارسی متن ترجمہ، حواشی وغیرہ) کتاب الکلیات از ابن رشد (عربی متن کی ترتیب اور اردو ترجمہ الگ الگ جلدوں میں)، کتاب الابدال از زکریا رازی (عربی متن ترجمہ و حواشی)، کتاب العمدہ فی الجراحت از ابن القف (اردو ترجمہ مکمل دو جلدوں میں) کتاب التیسیر از ابن زہر (اردو ترجمہ) کتاب التصوری از زکریا رازی (اردو ترجمہ)، عیون الانباء فی طبقات الاطباء از ابن ابی اصیحو (اردو ترجمہ۔ چار جلدوں میں سے دو شائع ہو چکی ہیں باقی دو زیر ترجمہ و زیر اشاعت ہیں)، معالجات بقراطیہ از ابوالحسن احمد ابن محمد طبری (حصہ اول کے طور پر پہلے پانچ مقالات کی اشاعت ہو چکی ہے باقی پانچ مقالات حصہ دوم کے طور پر عنقریب شائع ہوں گے)۔ مزید برآں تالیفات کے ضمن میں امراض قلب اور امراض ریہ حال ہی میں شائع کی گئی ہیں۔

پیش نظر کتاب مشہور طبیب ابو بکر محمد بن زکریا رازی (۸۶۵-۹۲۵ء) کی ضخیم تالیف ”کتاب الحاوی“ کی پہلی جلد کا اردو ترجمہ ہے۔ کتاب الحادی کو جس کا اصل عنوان الحادی الکبیر فی الطب ہے، اسکورمال لائبریری اسپین اور خدا بخش لائبریری پٹنہ کے مخطوطوں کے بنیاد پر

مدون کر کے دائرۃ المعارف العثمانیہ حیدر آباد نے ۱۹۵۸ اور ۱۹۷۱ کے درمیان ۲۳ جلدوں میں شائع کیا تھا۔ معالجات پر اس ضخیم کتاب کو اردو میں ترجمہ کرنے کا کام کو نسل نے اپنے ہاتھ میں لیا، تمام جلدوں کے ترجمے کے لئے وقت بھی درکار ہے اور افرادی صلاحیت بھی، تاہم کو نسل کے زیرِ اہتمام اب تک پہلی جلد سے چھٹی جلد کا ترجمہ کیا جا چکا ہے اور پہلی جلد کا ترجمہ جو امراضِ راس پر مشتمل ہے، زیور طبع سے آراستہ ہو کر اب قارئین کے ہاتھوں میں ہے۔

قدیم یونانی اطباء میں ذکرِ رازی کے مقام کا اندازہ درج ذیل فقرے سے کیا جاسکتا ہے، جواب ضرب المثل بن گیا ہے۔

”فن طب مردہ تھا جالینوس نے اسے زندہ کیا، پر اگندہ تھا رازی نے ایک شیرازے میں منسک کیا، ناقص تھا ابن سینا نے اس کی تکمیل کی۔“

بحیثیت معالجِ ذکرِ رازی کی اہمیت کا اس امر سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ اس نے اپنی عمر کا ایک حصہ بیمارستان بغداد کے افسرِ اطباء کی حیثیت سے گزارا۔ بلند پایہ معالج ہونے کے ساتھ ساتھ وہ ایک کثیر القانین صاحبِ قلم تھا، اس کی تصانیف کی تعداد ابن ندیم نے ۱۶، جمال الدین قسطلی نے ۱۳، ابن ابی اصیحو نے ۲۴۴ اور ابوریحان بیرونی نے ۱۸۴ لکھی ہے۔ یہ کتابیں مختلف طبّی موضوعات پر ہیں۔ لیکن ان سب میں اہم اور ضخیم الحادی الکبیر ہے۔ جسے بجا طور پر معالجات کی انسائیکلو پیڈیا کہا جاسکتا ہے جیسا کہ اوپر تذکرہ کیا گیا، کو نسلِ رازی کی کتاب الابدال اور کتاب المصوری کے اردو تراجم پہلے ہی شائع کر چکی ہے اور اس کے ایک اور اہم مخطوطے کتاب الفاخر کی تدوین کا کام ہو رہا ہے۔ کتاب الحادی کی مختلف جلدوں کے تراجم کی اشاعت کا منصوبہ رو بہ عمل ہے۔ مجھے توقع ہے کہ الحادی کی پہلی جلد کا ترجمہ کو نسل کے ذریعہ شائع کی گئی دیگر طبّی تحقیقی کتابوں کی طرح مقبول ہو گا اور معالجین، طبّی کالجوں کے اساتذہ اور طلباء اس سے یکساں طور پر مستفید ہوں گے۔

حاج

(حکیم محمد خالد صدیقی)

ڈائریکٹر

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الواحد القهار، العزيز الغفار، وصلواته على محمد
عبدہ و نبیہ المختار، وعلى آلہ الطیبین الطاہرین من عترۃ الاخیار
وسلامہ.

یہ کتاب طب کے موضوع پر ابو بکر محمد بن زکریا رازی کی تالیف ہے۔ کتاب کے اندر
جسم انسانی میں پیدا ہونے والے امراض اور ان کے معالجات کا تذکرہ کیا گیا ہے، اور اس کا
نام ”الحاوی (سمولینے والی) رکھا ہے۔ وجہ تسمیہ یہ ہے کہ کتاب کے اندر تمام طبی کتابیں
اور اطباء قدیم کے جملہ اقوال سمودئے گئے ہیں۔ کتاب کا آغاز سر میں پیدا ہونے والی
بیماریوں سے ہے۔

پہلا باب

سر کی بیماریاں

سکتہ، فالج، خدر، ریشہ، صعوبتِ حس،
فقدانِ حس، اختلاجِ حس و حرکت کے جملہ
امراض، اعصاب کے لئے نقصان دہ اشیاء
سر اور مایخو لیا کا علاج

ایک ایک عضو کے اندر داخل ہونے والے اعصاب کا علم ضروری ہے۔ ان میں کچھ
حسی اور کچھ حرکتی ہوتے ہیں۔ جلد میں جو اعصاب پھیلتے ہیں وہ حسی اور جن اعصاب سے وتر بنتا
ہے وہ حرکتی ہیں۔ اعصاب کو عرصاً کاٹ یا کچل دیا جائے یا اس میں سدہ یا درم پیدا ہو جائے یا
انہیں سخت برودت لاحق ہو جائے تو ان کے افعال موقوف ہو جاتے ہیں۔ تاہم سدہ، درم
اور برودت کی صورت میں ازالہ سبب کے بعد عصبی فعل واپس آ جاتا ہے۔ نصف عصب میں
قطع و برید عرصاً واقع ہو گئی ہو تو اس حصہ کے اعضاء مفلوج ہو جائیں گے۔ مگر طولاً پھٹ جانے
سے اعضاء کو کوئی ضرر لاحق نہیں ہوتا۔ کسی عضو کی حس و حرکت موقوف ہو جائے تو تمہاری

نگاہ ہمیشہ عضو ماؤف میں داخل ہونے والے عصب کی جڑ پر ہونی چاہیے۔ اگر اسے برودت لاحق ہو گئی ہو تو ضما دوں سے گرمی پہونچاؤ، ورم پیدا ہو گیا ہو تو محلات استعمال کرو اور اگر کٹ گیا ہو تو اس کا کوئی علاج نہیں ہے۔

کبھی کبھی ایک ہی عضو مثلاً ہاتھوں کے عضلات یا مثانہ کے اندر ضربہ یا سخت ٹھنڈک کی وجہ سے فالج ہو جاتا ہے۔ گاہ عضلہ مقعد پر فالج گرتا ہے۔ یہ صورت عام طور پر کسی ٹھنڈے پتھر پر بیٹھنے یا سرد پانی میں قیام کرنے سے پیدا ہو جاتی ہے اس میں بول و براز بلا ارادہ خارج ہونے لگتے ہیں۔ اسی طرح یہ حالت بالعموم ان لوگوں کو پیش آتی ہے جو پشت کے بل کسی اونچے مقام سے گر جائیں یا پشت پر چوٹ لگ جائے۔ ایسی صورت میں بول و براز مجبوس ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ اپنے مشمولات کو امعاء اور مثانہ عضلہ کی طاقت ہی سے دفع کرتے ہیں۔ (اور یہاں عضلہ بیکار ہو چکا ہوتا ہے۔) جالینوس۔

مقالہ کے اندر جالینوس نے یہ کہا ہے کہ مثانہ کا کوئی عضلہ ایسا نہیں ہوتا جو اسے ہمیشہ سکڑتا ہو۔ پیشاب طبعی طاقت سے خارج ہوتا ہے۔ البتہ نم مثانہ پر ایک عضلہ ایسا ضرور ہوتا ہے جو پیشاب روکتا ہے۔ وہ یہ بھی کہتا ہے کہ تندرستوں میں پیشاب خارج ہونے کی صورت یہ ہوتی ہے کہ نم مثانہ پر موجود عضلہ منطوقہ مثانہ کو اس کے فعل سے باز رکھتا ہے۔ ادھر مثانہ اپنا کام کرتا ہے۔ مثانہ کا فعل طبعی ہوتا ہے۔ یعنی بالارادہ نہیں ہوتا۔ بلکہ اس طبعی قوت دافعہ سے انجام پاتا ہے جس کا کام ہر تکلیف دہ شے کو دفع کر دینا ہے۔ مقالہ کے آخر میں اس نے لکھا ہے کہ مثانہ کے اندر موجود شے اس وقت خارج ہوتی ہے جب عضلات بالارادہ حرکت کرتے ہیں۔ مثانہ کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ جو شے اس کے اندر ہوتی ہے اسے وہ سمیٹے ہوئے ہوتا ہے۔ بظاہر یہاں تضاد نظر آتا ہے مگر فی الحقیقت ایسا نہیں ہے۔ عضلات کی طاقت سے مثانہ اور مقعد کے عضلات نہیں بلکہ ان کے اعضاء کے عضلات مراد ہو سکتے ہیں جو نچوڑ کر مثانہ اور مقعد کی اعانت کرتے ہیں۔ مثلاً حجاب حاجز اور عضلات مراق وغیرہ۔ (مؤلف)

عضلات عروق کے محتاج ہوتے ہیں۔ یہ عروق عضلات کے اعتدال مزاج کی محافظ ہوتی ہیں۔ وہ انھیں غذا فراہم کرتی ہیں اور مزید ایک ضرورت یہ بھی پوری کرتی ہیں کہ ماوراء عضلات اعضاء کے اندر یہ داخل ہوتی ہیں۔

خدر کی بیماری برودت کی وجہ سے لاحق ہوتی ہے۔ جن اعضاء میں یہ پیدا ہو جاتی ہیں ان میں حس و حرکت بمشکل ہو پاتی ہے۔ مکمل طور پر برودت لاحق ہو جائے تو حس و حرکت

قطعاً موقوف ہو جاتی ہے۔ مزمن ہو جانے کی صورت میں استرخاء کا باعث بن جاتی ہے۔ ایک شخص اپنی سواری سے گر گیا۔ پشت کو زمین سے سخت دھچکا لگا۔ تیسرے دن آواز کمزور اور چوتھے دن بالکل بند ہو گئی۔ دونوں پیرڈھیلے پڑ گئے تاہم ہاتھوں کو کوئی گزند نہ پہونچا۔ تنفس میں رکاوٹ ہوئی نہ دشواری۔ ایسا ہونا لازمی تھا۔ کیونکہ اس حالت کے اندر گردن کے نیچے نخاعی مقام سوج گیا تھا۔ اس لئے پسلیوں کے درمیانی عضلہ میں استرخاء پیدا ہوا جس سے تنفس تو بہتر رہا مگر آواز بند ہو گئی۔ کیونکہ آواز کا تعلق حجاب حاجز سے اور چھ فوقانی عضلات سے ہوتا ہے۔ نٹھ (جھونکا) جو آواز کا جوہر ہوتا ہے وہ بھی موقوف ہو گیا کیونکہ اس کا تعلق بین اصلاحي عضلہ سے ہوتا ہے۔ اطباء نے جہالت سے پیروں پر دوا لگانی چاہی۔ میں نے منع کیا اور دوا اس جگہ لگائی جہاں گرنے سے چوٹ پہونچی تھی۔ ساتویں روز نخاعی درم میں سکون پیدا ہوا تو آواز واپس آگئی اور پیر درست ہو گئے۔ (جالینوس)

ہاتھوں کو کوئی ضرر اس لئے لاحق نہیں ہوا کہ اس کے اندر اعصاب عنتی نخاع سے آتے ہیں۔ (مؤلف)

ایک شخص اپنی سواری سے گر گیا، چھوٹی انگلی، اس کے پاس کی انگلی اور بیچ کی انگلی کا نصف حصہ بے حس ہو گیا ہے۔ مجھے جب پتہ چلا کہ گرنے کے بعد چوٹ گردن کے آخری مہرے کو پہونچی ہے تو نتیجہ نکالا کہ ساتویں مہرہ کے بعد جو عصب واقع ہے اس کے دہانہ کے شروع ہی پر درم آ گیا ہے۔ کیونکہ علم التشریح سے یہ بات معلوم تھی کہ گردن سے نکلنے والے آخری عصب کے اجزاء میں سب سے نچلا جزء چھوٹی انگلی اور اس کے پاس کی انگلی میں آتا ہے اور ان دونوں کی جلد نیز بیچ کی انگلی کے نصف جلد میں پھیل جاتا ہے۔ (جالینوس)

مرض سکتہ چونکہ اچانک لاحق ہوتا ہے اس لئے اس بات کی علامت ہے کہ کوئی غلیظ یا لیسدار بار دخلط، شریفہ^(۱)، اور رفصیہ^(۲) جیسے بطون دماغ کے اندر بھر گئی ہے۔ بیماری سخت ہے یا ہلکی۔ اس کا اندازہ تنفس کی کمی اور بیشی سے ہوگا۔ تنفس میں وقفہ ہوا کرتے ہیں۔ بیماری کی حالت میں سانس کی آمد و رفت نہایت دشواری کے ساتھ اور بہ مشقت ہوگی۔ عارضہ دماغ کو لاحق ہو جائے تو مریض فوراً مر جائیگا۔ کیونکہ ایسی صورت میں تنفس رک جائے گا اور چہرے کے اعضاء حرکت نہ کر سکیں گے۔ عنتی نخاع کے اندر بیماری پیدا ہونے پر چہرے کے تمام

(۱) شریفہ: دماغ کی رقیق و غلیظ دونوں حصوں کے اندر واقع ہونے والے بطون۔

(۲) رفصیہ: دماغ کے دو بطون جو بھیجے کے اندر واقع ہیں۔

عضلات حرکت کر سکتے ہیں۔ ان کے علاوہ دیگر اعضاء مسترخ ہو جائیں گے۔ گردن کے نچلے حصے میں بیماری ہو تو تنفس محفوظ رہتا ہے مگر ماسوا موقوف ہو جاتے ہیں۔ بیماری نخاع کے کسی ایک حصے میں لاحق ہو تو وہ حصہ مسترخ ہو جائے گا۔ غرض بیماری ان اعضاء کے اندر ہوگی جن کے اعصاب ماؤف ہوں گے۔ (جالینوس)

مریض بے حس و حرکت پڑا ہوا ہو تو یہ سکتہ کی حالت نہیں ہے کیونکہ سبات میں بھی ایسا ہوتا ہے اس حال میں دیکھو کہ مریض خراٹے لے رہا ہے اور تنفس بہ مشقت جاری ہے تو سمجھو کہ سکتہ ہے۔ عام طور پر یہ حالت فالج ہو جانے کے بعد ختم ہو جاتی ہے۔ (جالینوس)

جالینوس نے کہا ہے کہ کوئی عضو مسترخ ہو جائے تو دوائیں عصب کے اگنے کے مقام پر لگائیں ہم نے کچھ ایسے لوگوں کا شافی علاج کیا ہے جن کے پیروں کے اندر رفتہ رفتہ استرخاء پیدا ہو گیا تھا، چنانچہ دوائیں ہم نے قطن (پشت کے زیریں حصہ) پر لگائیں۔ اس طرح پیروں پر کوئی دوا استعمال کئے بغیر وہ صحتیاب ہو گئے۔ (مؤلف)

ایک اور شخص کے چوتڑ میں زخم ہو گیا تھا۔ دوران علاج گوشت گھل چکا تھا۔ صحت یاب ہوا تو پیروں کی دشواری حرکت پھر بھی باقی رہی۔ ہمیں قیاس آرائی سے معلوم ہوا کہ یہاں کسی عضو کے اندر ورم ہو گیا ہے چنانچہ اس جگہ پر محلل ادویہ کا استعمال کیا گیا جس سے مریض صحت یاب ہو گیا۔ (مؤلف)

کسی بیماری کے بعد استرخاء پیدا ہو جائے تو ان مقامات کو سخت (گرمی) پہونچاؤ جو ماؤف اعصاب کے اگنے کے مقامات ہیں کیونکہ یہاں اخلاط بار دہ ہوتے ہیں۔ کیفیت ضربہ یا سقطہ کے بعد پیدا ہوئی تو غور کر کے دیکھو۔ استرخاء مشکل ہو گیا ہو، حرکت ذاتی بالکل واپس نہ آتی ہو، حرکت کا کوئی شاہہ موجود نہ ہو تو سمجھ لو کہ عصب کٹ چکا ہے۔ لہذا علاج کی کوشش نہ کرو۔ برعکس ازیں عضو کے اندر کسی طرح کی حرکت موجود ہو اور دیکھو کہ وہ آگے کی جانب بڑھتا ہے تو سمجھو کہ یہاں ورم موجود ہے لہذا محلل دملین ادویہ استعمال کرو۔ (مؤلف)

ایک شخص دریا میں مچھلیوں کا شکار کر رہا تھا۔ شکار کرتے ہوئے مٹانہ اور وہ جگہیں سرد ہو گئیں جو مقعد کے پہلو میں واقع ہیں۔ چنانچہ بول و برا از بلا ارادہ خارج ہونے لگے۔ مسنن ادویہ کے استعمال سے مریض کو فوری شفا ہوئی۔ دوائیں ہم نے ماؤف عضلہ پر رکھی تھیں۔ ماؤف مقام اگر نہایت اندر کی جانب ہو تو شفا کی رفتار ست ہوگی۔ اس کے لئے قوی تردد دواؤں کا استعمال ضروری ہے۔ (جالینوس)

بالخصوص جبکہ بیماری اس عصب کے اندر ہو جو عظیم اعظم سے لگتا ہے۔ (مؤلف)
ایک اور شخص کا سر بارش میں بھیگ گیا۔ اسے سخت ٹھنڈک پہونچی۔ چنانچہ سر کے
جلد کی حس جاتی رہی۔ اطباء جلد کو ٹنٹ (گرمی) پہونچا رہے تھے۔ مجھے چونکہ یہ معلوم تھا کہ
سر کی جلد ان چار اعصاب سے حس قبول کرتی ہے جو پشت کے اولین مہروں سے نکلتا ہے لہذا
میں نے انہی مقامات کا علاج کیا چنانچہ مریض صحت یاب ہو گیا۔ (جالینوس)
یہاں تکلیف مذکورہ بالا مقامات پر تھی نہ کہ اعصاب کے اگنے کی جگہوں پر۔ اسے نگاہ
میں رکھو۔ (مؤلف)

غرض ہر عضو کی جانب آنے والے اعصاب کے اگنے کے مقامات جن کے علم میں
رہیں گے ان کے لئے علاج کرنا آسان ہو گا۔ (جالینوس)

اس کے لئے ”جوامع الاعضاء الآلمہ“ کا مطالعہ کرو۔ (مؤلف)

ایک شخص کے خنازیر کا علاج کرتے ہوئے پہلو سے اوپر کی جانب واقع ہونے والے
عصب راجع کو کاٹ دیا گیا۔ نتیجہ میں مریض کی آواز موقوف ہو گئی۔

اسی طرح ایک اور شخص کے علاج میں گوشت اور اعصاب کا چھٹا جوڑا جو سہات کے
دونوں شریانوں کے نزدیک واقع ہے کھل گیا۔ مریض صحت یاب تو ہو گیا مگر آواز کمزور
ہو گئی۔ اس کے لئے ادویہ مسخہ استعمال کی گئیں۔ (جالینوس)

جسم کے کسی حصہ میں کسی عضو کو مآذف دیکھو مثلاً ایک ہاتھ، ایک کان یا ایک آنکھ
مآذف ہو گئی ہو اور حس و حرکت جاتی رہے تو یہ سمجھو کہ تکلیف عضلہ کے مبداء میں اس طرف
ہے جہاں وہ اگتا ہے لیکن دونوں ہونٹوں کے اندر آفت ہو تو یہ سمجھو کہ وہ مقام سب کا سب
مآذف ہو چکا ہے۔ جہاں سے اعصاب کا جوڑا برآمد ہوتا ہے۔ کچھ عصبی بیماریاں قریب کے
جوڑے گاہ قبول بھی کر لیتے ہیں۔ (جالینوس)

عرصہ دراز تک پشت کے بل لیٹنے سے نفع کمزور ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

طبعی اطباء نے اختلاف کیا ہے۔ فالج اور ریشہ کے باب میں انھیں شک و شبہ ہے۔
ان کے خیال میں نفع کے اندر کسی ایسی بیماری کا پیدا ہونا ممکن نہیں ہے جو نصف نفع تک
محدود رہے۔ البتہ قطع و برید کی صورت میں ممکن ہے۔ مگر طبعا ایسی کیفیت کا پیدا ہونا ممکن
نہیں ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ دونوں ہاتھوں اور دونوں پیروں میں ریشہ بیک وقت کیسے ہو سکتا
ہے۔ جبکہ ہاتھ کا نفع پیر کے نفع سے اوپر واقع ہے۔ کتابوں کے اندر اس سلسلہ میں پیچیدہ

اقوال ملتے ہیں۔ (مؤلف)

آفت جب دماغ کے بطن مؤخر میں ہو تو اس کی دو صورتیں ہوں گی۔ نصف حصہ میں ہے تو فالج اور کل حصہ میں ہے تو سکیتہ ہو گا۔ (جالینوس)

فالج میں تشخیص کے لئے یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ نصف دماغ کا نہ کہ نصف تجویف کا مزاج فاسد ہو چکا ہوتا ہے۔ اس لئے اعصاب اور دماغ سے اگن والا نضاع سب ماؤف ہوں گے۔ (مؤلف)

جالینوس نے مذکورہ کتاب کے چوتھے مقالہ میں کچھ اور باتیں بھی لکھی ہیں جن سے مذکورہ بالا خیال کی تائید ہوتی ہے۔ بایں ہمہ فالج کسی ایک پہلو ہو اور چہرہ صحیح و سالم ہو، کسی طرح کی تبدیلی اس کے اندر واقع نہ ہوئی ہو تو مذکورہ خیال کی ہم تائید نہ کریں گے۔ نصف نضاع کا طول میں علیل ہونا برا ہے۔ ایسی صورت میں بیماری اعصاب کے اگنے کے مقامات پر ہوگی۔ لہذا علاج میں انھیں کو مد نظر رکھنا ہو گا۔ یہ نہایت انوکھی اور حیرت انگیز بات ہے کہ ایک ہی حالت میں ہاتھ اور پیر کے اعصاب کے مبادی ماؤف ہوں۔ لہذا یہ بات ذہن کے ذخیرہ میں رہے۔

الاعضاء الآلمہ کے پہلے مقالہ میں جالینوس نے یہ بھی کہا ہے کہ نصف نضاع طول میں ماؤف ہو سکتا ہے الفاظ اس طرح ہیں کہ گاہ آفت اس کے یعنی نضاع کے دائیں جانب اس طرح ہوتی ہے کہ بائیں پہلو قطعاً متاثر نہیں ہوتا۔ گاہ اس کے برعکس ہوتا ہے۔ اور برعکس جانب کے اعصاب ماؤف ہو جاتے ہیں۔ نضاع اگر فی نفسہ موجود ہو اور آفت نضاع سے نکلنے والے اعصاب کے کسی ایک شعبہ میں ہو تو نتیجہ کے طور پر اس عضو کے اندر استرخاء پیدا ہو جائے گا۔ جس میں اعصاب کا یہ شعبہ داخل ہوتا ہے۔ ایسا بکثرت ہوتا ہے کہ بیک وقت کئی شعبے ماؤف ہوں مگر نضاع صحیح و سالم ہو۔ (جالینوس)

اس جگہ جالینوس کی بات قابل غور ہے۔ عصب کے مبدائی جو بات اس نے کہی ہے ایسا لگتا ہے، جیسے اس کے نزدیک یہ کوئی انوکھی بات ہے کہ نصف نضاع طول میں تو ماؤف ہو مگر بقیہ نصف متاثر نہ ہو۔

جالینوس اس مقام پر فالج کا کوئی سبب دریافت کرنا چاہتا ہے۔ چنانچہ اس کا قول ہے کہ یہ ممکن ہے کہ بیک وقت اعصاب کے اگنے کے بہت سارے مقامات ماؤف ہو جائیں مگر نہایت عجیب و غریب یہ ہے کہ ہم یہ اتفاق قرار دے لیں کہ نصف نضاع ہمیشہ ماؤف ہو گا اور

بقیہ نصف اس حد تک مامون رہے گا کہ اس کے فعل میں کسی طرح کا نقص واقع نہ ہو۔ اس جگہ درم یا مضطہ کی کیفیت میں کس قدر حیرت کی بات ہے کہ نصف نخاع تو اس حد تک ابتر ہو جائے کہ اس کا فعل موقوف ہو جائے مگر نصف آخر مامون رہے۔ آفت سوء مزاج کے باعث ہو تو مذکورہ بالا کیفیت کا موجود رہنا اور زیادہ خراب ہے۔ مگر مجھے معلوم ہے کہ دماغ اپنے تمام بطلوں میں دود ہے۔ چنانچہ جسم کے کسی پہلو میں استرخاء پیدا ہو گا تو آفت بھی دماغ کے اسی پہلو میں ہوگی۔ لیکن چہرے پر آفت کا کچھ اثر نمایاں نہ ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ دماغ کے اس حصہ بطن میں آفت زیادہ سخت نہیں ہے۔ اس سے قریب تر حصوں کا فعل باقی رہے گا۔ بایں ہمہ اس کا ماؤف ہونا ضروری ہے۔ اگر یہاں یہ محسوس نہ ہو، نیز دور کے حصوں میں بھی نمایاں نہ ہو تو یقینی ہے کہ آفت اس جگہ مکمل طور پر نمایاں ہو کر رہے گی۔ کیونکہ آفت اصل اور سرچشمہ سے جب دور ہوتی ہے تو قوت کا اثر ست ہوا کرتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ خود نخاع بھی دود ہیں۔ گو تشریح سے یہ حصے ظاہر نہیں ہوتے۔ (مؤلف)

مبدأ نخاع کے شروع میں کوئی ایسی آفت لاحق ہو جائے جس کے سبب یہاں آنے والی قوتوں میں رکاوٹ پیدا ہو جائے تو چہرے کے سوا جسم کے تمام حصوں میں استرخاء پیدا ہو جائے گا۔ جیسا کہ مبدأ نخاع کے نصف حصہ میں آفت لاحق ہونے سے اس پہلو میں فالج ہو جایا کرتا ہے۔ (جالینوس)

یہ بات ہمارے اس قول کے قریب تر ہے کہ بطن مؤخر جہاں سے نخاع نکلتا ہے دود ہے یا یہ کہ آفت فی نفسہ خود جرم دماغ میں پیدا ہوتی ہے، چنانچہ یہاں سے جو چیزیں نکلتی ہیں وہ بھی ماؤف ہو جاتی ہیں۔ (مؤلف)

فالج کے ساتھ گاہ چہرے میں بھی استرخاء پیدا ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں یہ سمجھیں کہ آفت دماغ کے اندر ہے۔ لیکن چہرے کے اعضاء محفوظ ہوں تو سمجھنا چاہیے کہ آفت مبدأ نخاع کے اندر ہے۔ کیونکہ صراحت سے یہ بات کہی جا چکی ہے کہ دماغ اپنے بطلوں میں دود ہیں۔ ورنہ ایک ہو اور آفت یہاں لاحق ہو تو چہرے کے دونوں پہلوؤں میں استرخاء پیدا ہو جائے گا۔

مبدأ نخاع کے پاس دماغ کے دونوں حصے ماؤف ہوں تو سکتہ اور ایک حصہ ماؤف ہو تو فالج لاحق ہو گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ سکتہ کا فالج میں تبدیل ہو جانا اسی وقت ہوتا ہے جب دماغ کے فضلہ کو سب سے کمزور پہلو کی جانب دفع کرنے لگتا ہے۔

الغرض ساری بات معلق سی ہے۔ یا تو دماغ دودو حصوں میں مانا جائے۔ مگر یہ بھی مشکوک ہے۔ آخر دماغ کا ایک بطن ماؤف ہوتا ہے تو کیونکر دوسرا حصہ محفوظ رہتا ہے۔ یہی حال نخاع کا بھی ہے یا پھر یہ مانا جائے کہ خود جرم دماغ ہی ماؤف ہوا کرتا ہے۔ مگر اس میں بھی شک ہے۔ لہذا طبیعی مباحث کے اندر اس پر سیر حاصل بحث ہونی چاہیے۔ (جالینوس)

کتاب المفصل کے اندر بقراط کا یہ قول ہے کہ گردن کے مرے اندر کی جانب زائل ہو جائیں تو اس سبب سے انسان مفلوج نہیں ہوتا۔ البتہ کسی ایک پہلو کی جانب زائل ہو جائیں تو اس سے فالج لاحق ہوتا ہے جو صرف دونوں ہاتھوں کی حد تک رہے گا۔ ان سے آگے نہ بڑھے گا۔

گردن کے مرے اگر اندر کی جانب اس طرح مائل ہوں کہ اس کے ساتھ نخاع لپٹا ہوا نہ ہو تو فالج لاحق نہ ہوگا، بشرطیکہ میلان تھوڑا تھوڑا ہو، برعکس ازیں ان کا میلان اس طرح ہو کہ ساتھ میں نخاع بھی لپٹا ہوا ہو تو نیچے کے تمام حصہ جسم میں فالج ہو جائے گا۔ (جالینوس)

جالینوس کے اس قول ”اس کا میلان تھوڑا تھوڑا ہو“ کا مطلب میری سمجھ میں یہ آتا ہے کہ زیادہ حصہ اس طرح مائل ہو جائے کہ اس سے دائرہ کا ایک قطعہ بن جائے جیسا کہ حد بہ (کبڑاپن) کے اندر ہوتا ہے۔ لپٹنے کا مفہوم یہ ہے کہ ایک مرہ اس طرح مائل ہو جائے کہ نخاع کے اندر زاویہ بن جائے۔ مرہ کسی ایک جانب مائل ہوتا ہے تو اس کا بعض حصہ عصب پر دباؤ ڈالتا ہے۔ چنانچہ اس سے استرخاء پیدا ہو جاتا ہے۔ بعض حصہ یہ کیفیت پیدا نہیں کرتا۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ گردن کے ہر مرہ کے اندر ایک گڈھا ہوتا ہے۔ مرے ایک دوسرے سے ضم ہوتے ہیں تو وہ سوراخ بند ہو جاتا ہے جس سے اعصاب نکلتے ہیں۔ اوپر کا مرہ نیچے کے مرہ کے برابر ہوتا ہے۔ سینہ کے مروں کا حال دیگر ہوتا ہے۔ چنانچہ اوپر کا مرہ ہمیشہ بڑا ہوتا ہے۔ کمر کے مروں کا حال یہ ہے کہ ان میں آخر مرہ کل کا کل اوپر کے مرہ میں ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ گردن کا مرہ جب بھی الگ ہوتا ہے تو اس حصہ کا عصب پھیلتا اور سمٹتا ہے جہاں سے یہ جدا ہوتا ہے۔ (لہذا اس پہلو پر دباؤ پڑے گا کہ جس پر الگ ہو جانے کے بعد مرہ واقع ہوگا۔) چنانچہ یہاں فالج ہو جائے گا۔ اور چونکہ ہاتھ کا عصب گردن سے آتا ہے لہذا یہ فالج ہاتھ سے آگے نہ بڑھے گا۔ پشت کا مرہ جب الگ ہوگا تو مرہ کے ساتھ نخاع بھی مائل ہو جائے گا کیونکہ یہاں سوراخ کامل ہوتا ہے۔ (دو مروں سے مل کر نہیں بنتا ہے) لہذا یہاں سے جو عصب اگتا ہے اسے یہ حالت درپیش نہیں ہوتی کہ کسی ایک جانب میں پھیلے اور

دوسرے جانب سے منحرف ہو۔ (مؤلف)

بوڑھوں کے اندر ریشہ معمولی سبب سے بہت جلد پیدا ہو جاتا ہے مگر جوانوں کے اندر یہ اسی وقت پیدا ہوتا ہے جب ان کا بدن نہایت سرد ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ان لوگوں میں بھی پیدا ہو جاتا ہے جو خالص شراب بکثرت پیتے ہیں، یا جنہیں مسلسل اسہال کی شکایت ہوتی ہے یا جو عرصہ دراز تک شکم بڑی کرتے ہیں مگر ریاضت نہیں کرتے۔ ریشہ اس وقت بھی پیدا ہو جاتا ہے جب ٹھنڈا پانی نا وقت پی لیا جاتا ہے۔ کیونکہ مذکورہ تمام صورتوں میں سوء مزاج بار د پیدا ہو جاتا ہے۔ اخلاط غلیظہ بھی روح نفسانی کی راہوں میں رکاوٹ ثابت ہوتے ہیں۔ اس سے بھی ریشہ ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

جالینوس نے اس جگہ لکھا ہے کہ میرے خیال میں ریشہ اس وقت پیدا ہوتا ہے جب عضلات کے اندر کمزوری اس حد تک پیدا نہیں ہوتی کہ طاقت بالکلیہ زائل ہو جائے اور استرخاء پیدا ہو جائے۔ عضلات کے اندر اس حد تک طاقت ہونا ضروری ہے کہ وہ اوپر کو کھینچ سکیں، اور پھر عضو اپنے ثقل طبعی کے باعث نیچے کی جانب آجایا کرے۔ اس طرح متضاد حرکتیں پیدا ہوتی رہیں۔ (مؤلف)

پشت کے مہرے اندر کی جانب مائل ہو جائیں تو اس سے عسر بول (پیشاب کی دشواری) پیدا ہو جاتا ہے اور باہر کی جانب ابھر آئیں تو اس سے جریان بول (پیشاب جاری ہونا) کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔ (جالینوس)

(جوامع الاعضاء کے) باب البول کا مطالعہ کریں۔ (مؤلف)

سکتہ، عروق اور شریانوں کے ایسے امتلاء سے بھی پیدا ہو جاتا ہے جس کی موجودگی میں سانس لینا ممکن نہ ہو۔ کیونکہ ایسی صورت میں جسم بالکلیہ سرد ہو جاتا ہے۔ جس سے حس و حرکت مفقود ہو جاتی ہے اس سلسلہ میں بقراط کا یہ قول ہے کہ اچانک سکتہ پیدا ہو جانے کا سبب عروق کا بند ہو جانا ہے، مگر ریشہ ٹھنڈک، امتلاء، استفرارغ اور نفسانی عوارض کے باعث لاحق ہوتا ہے۔ جو اعضاء مفلوج ہو جاتے ہیں ان کا رنگ نا صاف ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

دسمقر اطیس لکھتا ہے کہ ”اعضاء کے اندر پیدا ہونے والے استرخاء کا علاج میں نے ضاد شیلرج سے کیا اور اس سے صحت ہو گئی۔“ آگے وہ لکھتا ہے کہ یہ علاج خردل (رائی) اور تفسا سے بے نیاز کر دیتا ہے۔ (جالینوس)

اس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے گرم اور عمراوہ پر اعتماد کرتے ہوئے ریشہ کا علاج

کیا ہے۔ یہ دوائیں اور خبیانس کے مطابق مفید ہیں۔ کیونکہ ان کے ضنادوں سے لیڈار بلغم تحلیل ہو جاتا ہے۔ اور مقام ماؤف پر بکثرت خون جمع ہونے لگتا ہے جس سے یہاں گرمی پیدا ہو جاتی ہے اور حس و حرکت واپس آ جاتی ہے۔ (مولف)

اعضاء کی خشکی کے باعث پیدا ہونے والا ریشہ بے حد خراب ہوتا ہے۔ اس سے شفا کی قطعاً امید نہیں ہوتی۔ (بقراط)

تجربہ اور قیاس دونوں گواہ ہیں کہ سر کے اعصاب کے لئے مضر ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اعصاب کو تمام ٹھنڈی اشیاء سے مضرت پہونچتی ہے۔ اطفی ٹھنڈی اشیاء تو اور زیادہ مضر ہیں کیونکہ ان کے اثرات اندر دور تک پہونچتے ہیں۔ (بقراط)

سکتہ مستحکم ہو تو مریض صحت یاب نہ ہوگا، اور کمزور ہو تو صحت کا ہونا زیادہ آسان نہ ہوگا۔ (بقراط)

سکتہ یہ ہے کہ تمام جسم میں حس و حرکت اچانک مفقود ہو جائے۔ صرف تنفس باقی ہو۔ تنفس بھی جاتا رہے تو یہ صورت نہایت سخت اور بہ عجلت موت کا باعث ہے۔ سکتہ کے مریض میں تنفس باقی ہو مگر بے حد دشوار ہو تو یہ سکتہ قوی ہوگا اور تنفس میں جدوجہد کرنی پڑے مگر تنفس مختلف ہو، کسی ایک نظام کے تحت واقع نہ ہو، بایں ہمہ کبھی ضعف بھی لاحق ہو تو یہ بھی سکتہ قوی ہے، مگر پہلے کے مقابلہ میں کمزور ہوتا ہے۔ برعکس ازیں مریض کسی ایک نظام سے تنفس لازماً لے رہا ہو تو سکتہ ضعیف ہوگا۔ اگر ایسے مریض سے سابقہ پیش آئے تو اس کا صحت یاب کرنا لازم ہے۔ کوئی بھی سکتہ ہو وہ پیدا اس طرح ہوتا ہے کہ سر کو چھوڑ کر جسم کے دیگر حصوں تک روح نفسانی کی حرکت موقوف ہو جاتی ہے۔ یہ کیفیت اس لئے پیدا ہوتی ہے کہ دماغ کے اندر کوئی درم پیدا ہو جاتا ہے یا اس لئے پیدا ہوتی ہے کہ بطون دماغ کے اندر بلغمی رطوبت بھر جاتی ہے۔ مرض پیدا کرنے والا سبب جس قدر ہوگا اسی قدر مرض بھی ہوگا۔ بالعموم مریض سکتہ کے صحت یاب نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ تنفس کو نقصان پہونچنے لگتا ہے۔

حیرت ہے کہ سکتہ کے اندر عضلات صدر میں حرکت ہوتی رہتی ہے۔ گو یہ حرکت دشواری کے ساتھ ہوتی ہے مگر دیگر تمام اعضاء میں حرکت بالکل موقوف ہو جاتی ہے۔ ممکن ہے ایسا اس لئے ہو کہ تنفس کی شدید ضرورت کے پیش نظر قوت گر جاتی ہو۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر حالات میں مریض ان سکتہ کو دیکھیں گے کہ ان کے تمام عضلات صدر اسی طرح حرکت کرتے ہیں جس طرح سخت ریاضت کے اندر حرکت کرتے ہیں یہ صورت حال اس لئے ہوتی ہے کہ تمام

عضلات صدر متحرک ہو جانا چاہتے ہیں تاکہ حرکتیں کم ہوں تو سینہ کے اندر اتنی حرکت پیدا ہو جائے جو کفایت کر سکے۔ یا اس کے بعض عضلات میں زوردار حرکت آجائے۔ (جالینوس)

شراب امتلاء کے باعث پیدا ہونے والے تشنج کو اپنی کیفیت سے رفع کر دیتی ہے۔ جیسا کہ بخار رفع کرتا ہے۔ کیونکہ بکثرت امتلا کی حالت تشنج اور سکتہ پیدا کرتی ہے، یہ اعصاب کو کھول دیتی ہے، کیونکہ ان کے اندر سرایت کر کے وہ امتلا پیدا کر دیتی ہے۔ (جالینوس)

پرانی تلخ آتشیں شراب تھوڑی غذا کے ساتھ اگر خالص پی جائے تو یہ اعصاب کے امراض بارہ کو تحلیل کرنے میں بے حد معاون ہے (مؤلف)

فالج کا علاج بلغمی اخلاط کے اخراج سے کیا جانا چاہیے۔ تندرست شخص کو اچانک سر میں درد پیدا ہو جائے اور فوراً سکتہ بھی، اسی کے ساتھ خرخراہٹ کی آواز بھی، تو یہ سات دنوں کے اندر ہلاک ہو جائیگا۔ البتہ بخار بھی ہو جائے تو یہ سمجھنا چاہیے کہ فضلہ سر کی جانب اچانک مائل ہو گیا ہے جو بخار سے تحلیل ہو جائے گا۔ اگر بخار لاحق نہ ہو تو سات دنوں کے اندر موت یقینی ہے۔

زبان کی طاقت اچانک جاتی رہے یا کسی بھی عضو کے اندر استرخاء پیدا ہو جائے تو سمجھنا چاہئے کہ بیماری سوداوی ہے۔

اس بیماری کو سوداوی نہیں کہنا چاہئے کیونکہ یہ بلغمی بھی ہو سکتی ہے۔ دونوں ہی اسباب سے اس قسم کی بیماری اچانک پیدا ہو سکتی ہے۔ کیونکہ اس طرح کی بیماریاں ورم صلب یا مزاج ردی مستقلہ کے باعث جس کا تحلیل ہونا دشوار ہوتا ہے قدرے قدرے پیدا ہوا کرتی ہیں۔ ورم صلب یا مزاج ردی مستقلہ کا تحلیل ہونا اس لئے دشوار ہوتا ہے کہ بیماریاں یکبارگی نہیں بلکہ بتدریج دھیرے دھیرے وجود میں آتی ہیں۔

سکتہ اس لئے ہوتا ہے کہ دماغ کی جانب بکثرت خون کا انصباب ہونے لگتا ہے یا اس لئے کہ سکتہ کے اندیشہ سے فصل بہار کے اندر سکتہ لاحق ہونے سے پہلے ہی مریض کی فصد کھول دی گئی ہو۔ (جالینوس)

ضعیف الا اعصاب حضرات مذکورہ امراض کے اندر بسرعت مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اسے سمجھنے کے لئے باب المزاج کا مطالعہ کریں۔ (مؤلف)

مریضان فالج کا گوشت بے حس ہوتا ہے۔ جس صرف جلد کے اندر باقی رہتی ہے بشرطیکہ مؤلف نہ ہو۔ صرع اور اختناق الرحم ان دونوں امراض سے فالج بہ آسانی پیدا ہو جاتا ہے۔ (طیماوس)

عشہ، اختلاج، فقدان حس، یا فقدان حرکت جیسی سرد بیماریوں کے مریضوں کو ہم گرم تیل کا ایسا آبزین دیا کرتے ہیں جس کے اندر حشائش یا گرم تھموں کو شامل کر کے پکا دیا گیا ہو۔ تمام اطباء جب دونوں پہلوؤں کے تشخ، پورے جسم کا رعشہ، اختلاج یا چہرہ کے نیچے تمام جسم کے اندر پیدا ہونے والے استرخاء کا علاج کرتے ہیں تو متفقہ طور پر سر کے پچھلے حصہ کی جانب توجہ دیتے ہیں۔

رعشہ زیادہ تر اعضاء کے عصبی حس پر برودت غالب ہو جانے سے لاحق ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایسی صورت میں فصد کھولنا بالعموم مضر ہوتا ہے۔ فصد کبھی مفید بھی ہوتی ہے۔ مگر بہت کم اور صرف ان مریضوں کے حق میں مفید ہوتی ہے جنہیں رعشہ جسم کے اندر حیض یا بواسیری خون جیسے خراب مادوں کے مجتمع ہو جانے سے لاحق ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

جالینوس نے لکھا ہے کہ اس نے رعشہ، اختلاج اور جوڑی بخار کے باب میں اپنا مکمل مضمون کتاب امہدیمیا کے تیسرے مقالہ کے پہلے تشریحی مقالہ قلمبند کیا ہے۔ (مؤلف)

بکثرت شراب نوشی اعصاب اور دماغ کے لئے مضر ہے، جماع تو دونوں کے حق میں بیکد مضر ہے (جالینوس)

مذکورہ بالا تمام بیماریاں اور بقیہ بلغمی امراض بچوں کو لاحق ہو جاتے ہیں تو بالغ ہونے پر یہ مستقل ہو جاتے ہیں، اور غلط تدبیر نہ ہو تو ان کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

مکمل فالج نام ہے عضو سے حس و حرکت کے بالکل فقدان کا۔ (جالینوس)

الاعضاء الآلمہ کے پہلے اور دوسرے مقالہ کے اندر جالینوس نے لکھا ہے کہ یہ ممکن ہے کہ جس زائل ہو جائے مگر حرکت باقی رہے، یا حرکت زائل ہو جائے اور حس باقی رہے۔ یا دونوں ہی کا فقدان ہو جائے۔

عضو کے اندر چونکہ ایک عصب حس ہوتا ہے اور ایک عصب حرکت کا۔ اس لئے کبھی کوئی ایک ہی ماؤف ہو سکتا ہے، اگر کسی عضو کے اندر ایک ہی عصب حس کا بھی ہو اور حرکت کا بھی، اور حرکت زائل ہو گئی ہو مگر جس باقی ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ عصب کے اندر ضعف پیدا ہو گیا ہے۔ چنانچہ حرکت کے لئے زیادہ قوت درکار ہے۔ مگر جس کے لئے تھوڑی قوت کافی ہو رہی ہے۔ ایسی صورت میں ممکن نہیں ہے کہ جس تو مفقود ہو جائے مگر حرکت علیٰ حالہ موجود ہو۔ (مؤلف)

رعشہ کے لئے ضاد کا حیرت انگیز نسخہ :

پکی ہوئی کھجور کوٹ کر روزانہ دو بار ہاتھوں پر لپکریں۔
 خشک حمام کے ذریعہ میں نے فالج دور کر دیا ہے۔ کبھی مریض سکتہ کے سر کے قریب
 گرمی پہنچائی جاتی ہے اس سے سکڑے تحلیل ہو جاتا ہے۔ مہروں کے روبرو گرمی پہنچانی چاہیے۔
 کیوں کہ بیماری اصل میں سر کے پچھلے حصہ میں ہوتی ہے۔

سکتہ اور فالج کے ساتھ شکم خشک بھی ہو جاتا ہے لہذا طاقتور شیاپ کا حقنہ اور حمل
 لینا چاہیے۔ پیروں پر روغن، گرم پانی اور نمک کی مالش کی جائے، مہروں پر میعہ اور زینق
 (پارہ) ملا جائے اور کندس کا نفوخ استعمال کیا جائے۔ یہ بید عمدہ ہے۔
 یا پھر ان تمام بیماریوں میں حب فریون کا مسلسل استعمال کریں۔

نسخہ حسب ذیل ہے :

سکینچ ۷ گرام، اشق ۷ گرام، جاؤ شیر ۷ گرام، مقل ۷ گرام، صبر ۷ گرام، جند بید ستر ۷
 گرام، اسپند ۷ گرام، فریون ۳ گرام، تخم حنظل ۱۰ گرام۔ مقدار خوراک ۵.۳ گرام
 سب سے عمدہ زمانہ خریف کا ہوتا ہے۔ روغن ارنڈ کو عرق سداب میں پکا کر روزانہ
 ۷ گرام عرق اصول کے ساتھ پلائیں اور بتدریج روغن کی مقدار ۵.۷ گرام تک
 پہنچائیں۔ (یہودی)

”حب بیمارستان“ ان تمام دردوں میں مفید ہے۔

نسخہ حسب ذیل ہے :

جند بید ستر ۲ گرام، تخم حنظل ۱ گرام، فریون ۵۰۰ ملی گرام، ایارج فیتر ۵.۳ گرام۔
 مشروب کے طور پر۔ (یہودی)

رعشہ کی بیماری بہ کثرت مشروبات استعمال کرنے، برف کا پانی پینے، کثرت جماع
 اور بار بار مدہوشی کی حالت میں رہنے کی وجہ سے لاحق ہوتی ہے۔ اس سال بلغمی، جند بید ستر کا
 مشروب، گرم روغنوں کے اندر بیٹھنا، عضو ماذف پر تیل کی مالش، اعصاب پر روغن سوسن
 اور روغن قسط کی تمریح، یہ سب مفید ہے۔ (طبری)

حب ذیل دواؤں سے اعصاب غیر طبعی بلغموں سے پاک ہو جاتے ہیں :

فریون، تخم حنظل، قطور یون اور عصارہ قنارہ الجمار میں حلیت، سکینچ، جاؤ شیر، اور جند بید ستر
 شامل کریں۔ اور ایارج ہر مس، بلا اور تریاق اربعہ کے ہمراہ مسلسل استعمال کریں۔ (مؤلف)
 فالج میں اچانک سخت درد پیدا ہوتا ہے۔ گردن کی رگیں پھیل جاتی ہیں، آنکھوں کے

سامنے شعاعیں نظر آتی ہیں، اطراف ٹھنڈے ہو جاتے ہیں، پورے جسم میں اختلاج ہوتا ہے، حرکتوں کے اندر بوجھ محسوس ہوتا ہے، خواب میں دانت بچتے ہیں۔ ان تمام علامات کا تدارک فصد اور اسہال کے ذریعہ کیا جائے۔ پورے جسم پر روغن قسط وغیرہ کی مالش کی جائے اور بکثرت قے کرائی جائے۔ گرم چیزوں کا عطوس دیا جائے، گرم چیزیں سونگھائی جائیں تیز حقنہ دیئے جائیں، حمام کے اندر بیٹھایا جائے اور تیز ریاضتیں کرائی جائیں۔ (طبری)

ریاضت کی تدبیر محل نظر ہے۔ (مؤلف)

فالج کے اندر روج مربی کا کھانا مفید ہے۔ برودت اعضاء فالج اور خدر میں جند بید ستر نافع ہے۔ اسے روغن قثاء الحمار میں توڑ کر طلاء کیا جائے۔

حسب ذیل نسخہ برودت اعضاء فالج اور خدر میں عجیب الاثر:

عرق سداب تازہ ۲ کلو کے اندر روغن سوسن ۵۰۰ گرام ڈال کر اتنا پکایا جائے کہ پانی جاتا رہے اسے صاف کر کے آگ سے اتار لیں، بعد ازاں جند بید ستر، عاقر قرحا اور قسط ۴۰-۴۰ گرام خوب اچھی طرح گھس کر ملا لیں، پھر اس کے اوپر روغن بلسان ۸۰ گرام ڈال کر طلاء کے طور پر استعمال کریں۔ مشروب کے طور پر نہیں۔ (طبری)

سکتہ کا علاج شبت، شیخ، برنجاسف، مرزنجوش، برگ اترج، صعتر، اکلیل الملک پودینہ، سداب اور حاشا کے جو شانہ کا سر پر نطول کر کے شروع کریں۔ (اہرن)

سر پر ان اشیاء کے نطول سے پہلے جسم کا استفراغ کرنا چاہئے۔ پھر سر پر گرم لطیف روغن رکھے جائیں، اس کے بعد دونوں نکتوں کے اندر طاقتور سعوٹ استعمال کئے جائیں۔ اگر کچھ بھی موجود نہ ہو تو صرف ایک لہسن کے عصا رہ کا سعوٹ دیدیں۔ مریض ان سکتہ جن کے صحت کی امید ہو کا سب سے بڑا علاج یہ ہے کہ سر اور تمام جسم کی جمید کی جائے۔ گرم نطول، چرپری اشیاء کے ذریعہ سعوٹ اور تیز حقنہ استعمال کئے جائیں۔ ایسا اس لئے کہ یہ مریض مردوں کے مانند پڑے ہوتے ہیں، انھیں کوئی چیز پلائی نہیں جاسکتی۔ بایں ہمہ منہ میں تریاق، سبخرنیا، عقیقہ، یا سکنبج اور اسی طرح کی صمغیات بقدر بندقہ (ساڑھے چار گرام) داخل کی جاسکتی ہے۔ حسب ذیل ادویات پر مشتمل حقنہ استعمال کیا جائے۔

حکم حطلل اور قطلور یون کو، ناخوہ، شب، سداب اور کاشم کے ساتھ پکا کر اس میں سکنبج، مر اور روغن بادام تلخ شامل کریں، اور پھر بورہ، مرارہ ثور اور عسل کے ہمراہ حقنہ کریں۔ تمام مردوں پر اس طرح رگڑیں کہ وہ سرخ ہو جائیں۔ پھر گرم لطیف اشیاء کا نطول

کرنے کے بعد گرم لطیف روغنیات کے ذریعہ مہروں کی مالش کریں۔ (مؤلف)

کسی عضو کے اندر چوٹ یا ایسے پھوڑے کی وجہ سے جس کا درم مزمن ہو گیا ہو فالج ہو جائے تو اس کا علاج ان ادویہ سے کیا جائے جو درم کو منتشر کر دیں۔ ممکن ہو تو مقام ماؤف پر پچھنے لگائے جائیں تاکہ سقلہ اور ضربہ کے باعث مردہ خون کھینچ اٹھے۔ ضعف اعصاب سے فالج ہو تو روغن نار دین وغیرہ سے مالش کی جائے۔ جسم میں بکثرت رطوبت جمع ہو جانے سے فالج ہو جائے تو حب فریون سے علاج کریں۔ معدہ کے اندر بکثرت رطوبات کے جمع ہونے کا یقین ہو تو مریض کو قے کرائیں۔ اس کے بعد روغن ارنڈ کے ہمراہ ماء الاصول پلائیں۔ کھانے میں چنے کا پانی اور تازہ و خوشگوار زیتون دیں۔ مریض کمزور ہو تو چڑیوں کا گوشت کھلائیں۔ استرخاء کی صورت میں ایسے زیتون کے آبزین میں بیٹھنا جس میں گرم تخموں کے ساتھ ثعلب پکادی گئی ہو، نیز روغن ارنڈ، روغن جند بید ستر، فریون، عاقر قرحا، حنظل، میعہ اور سوسن کے ذریعہ تمریخ کرنا مفید ہے۔ یا پھر روغن سوسن کی قیر دلی بنالی جائے۔ اور اس کے ساتھ مذکورہ ادویہ کو گھس کر عصب کے دہانے اور خود عضو ماؤف پر اس کا طلا کیا جائے۔ یہ فالج، خدر اور تشنج مرطوب میں مفید ہے، کیونکہ اس سے غلیظ رطوبات تحلیل ہو جاتی ہیں اور مریض صحت یاب ہو جاتا ہے۔ (طبری)

سکتہ کا مریض پشت کے بل پڑا ہوتا ہے۔ چہرے پر کبھی کبھی سرخی طاری ہوتی ہے۔ بیماری ہلکی ہو تو حلق میں کوئی مرطوب شے پکانے سے مریض نکل سکتا ہے مگر سخت ہو تو اسے حلق سے اتار نہیں سکتا۔ داخل کی جانے والی شے ناک کی راہ نکل جائے گی۔ ایسے مریض اس طرح پڑے ہوں گے کہ نہ کوئی آواز نکلے گی، نہ جس ہوگی، نہ حرکت ہوگی، نہ بخار ہوگا۔ سکتہ جتنا سخت ہوگا تنفس بھی اسی قدر دشوار ہوگا۔ بہ کثرت سرد بلغم بطون دماغ کے اندر مجتمع ہوں گے۔ یا پھر بلغم کی جگہ خون جمع ہوں گے۔ ایسی صورت میں پیشتر سر میں تیز درد ہوگا۔ گردن کی رگیں پھولی ہوں گی، آنکھوں کے اندر اندھیرا ہوگا۔ چکر، برد اطراف، پورے جسم کے اندر اختلاج، ثقل حرکت، آنکھوں میں چمک اور خواب میں دانت بچتے ہوں گے۔ پیشاب زبخاری یا سیاہ ہوگا۔ جس کے اندر نشاری یا نغالی رسوب ہوں گے۔ سکتہ کی بیماری بلغمی مزاجوں میں پیدا ہوتی ہے۔ موسم گرما کے اندر کسی نوجوان کو یہ بیماری لاحق ہو تو بہت سخت ہوگی اور کم ہی صحت ہوگی۔ صحت کی صورت یہ ہوگی کہ بیماری فالج میں تبدیل ہو جائے گی۔ جس مریض کے صحت یاب ہو جانے کی امید ہو اس کا علاج فصد کے ذریعہ شروع کریں۔

بالخصوص جبکہ چہرہ سرخ ہو، طاقتور جھٹنے دیں۔ بیماری اگر کسی بھی کھانے یا تھنہ کے بعد لاحق ہو تو فوراً قے کرادیں۔ اور مریض کو دو دن بھوکا رکھیں۔ شکم پر گرم لطیف پانی کا نطول کرنے کے بعد گرم روغنوں کے ذریعہ تمریح کریں۔ بیماری اگر کسی شرابی کو لاحق ہو جائے تو خمار رفع ہونے کے بعد ماء الاصول جیسی مرطوب غذا دیں اور سر کو موافق روغنوں کے ذریعہ مرطوب کریں۔ موسم گرما ہو تو سرد روغن استعمال کریں۔ سرما ہو تو روغنوں کو نیم گرم ہونا چاہئے۔ خمار بالکل رفع نہ ہو اور مریض کو آفاقہ نہ ہو تو صحت سے مایوس ہو جائیں۔

الغرض جن مریضوں کے صحت یاب ہونے کی امید ہو ان کی فصد کھولی جائے اس میں تاخیر نہ کی جائے۔ اگر کچھ اندیشہ ہو تو اسی دن یا دوسرے دن تیز جھٹنے استعمال کریں۔ یعنی نمکین پانی کے جھٹنے، جس میں شہد کو اچھی طرح ملا لیا گیا ہو، پورے جسم پر گندھک ملے ہوئے زیتون کی مالش کریں۔ سر پر روغن شبت جس کے اندر پودینہ پکا لیا گیا ہو رکھیں۔ ناک کے اندر جند بید ستر ہمراہ آب غسل پکائیں۔ جند بید ستر اور قنہ سو لگھائیں۔ منہ کو زبردستی کھول کر اس کے اندر روغن سوسن میں کوئی پرلت کر کے داخل کریں۔ تاکہ مریض کو قے ہو جائے۔ معدہ پر ایسی چیز کا لٹوخ استعمال کریں جس سے ریاخ خارج ہو جائے۔ تھوڑا آفاقہ ہو جائے تو غرارہ کرائیں اور عطوس استعمال کریں۔ آواز کا موقوف ہونا قائم رہے تو بشرط طاقت گدی اور گردن کے پچھلے حصے کے گڈھے پر شکاف دے کر نیز پیٹ کی جانب پسلیوں کے کناروں کے نیچے پچھنے لگائیں۔ پھر مریض کو کسی پاکی یا پالنے میں رکھ کر حرکت دیں۔ عطوس اور غرور مسلسل استعمال کریں۔ اکیس دن کے بعد حمام میں داخل کریں۔

فالج کے مریضوں کو ایارج جس میں ہم وزن جند بید ستر شامل کر لی گئی ہو پلائیں۔ اس دوا کو ۵۔۳ گرام سے شروع کر کے بتدریج ۲۰ گرام تک پہنچائیں۔ عضو ماؤف پر محرم اشیاء جس کے اندر جند بید ستر، فلفل، عاقر قرحا اور فریون شامل کر لی گئی ہو رکھیں، مذکورہ دواؤں کو روغن سداب یا روغن قنار الحمار کے ذریعہ یکجان کیا جاسکتا ہے۔ مسترخ اعضا پر پچھنے لگائیں۔ اور زفت سے تیار کردہ ضامدان پر رکھیں۔ پھر جند بید ستر ۵۔۳ گرام یا ۵۔۳ گرام جاؤ شیر یا گھنچ پلائیں۔ یہ نہایت مفید ہے۔ بشرطیکہ روزانہ سوادو گرام شربت شہد کے ہمراہ استعمال کی جائے۔ یا اس کی جگہ جند بید ستر، جاؤ شیر، گھنچ اور حلتیت ہم وزن ایک چمچ روزانہ دی جائے۔ تیس دن کے بعد مریضوں کو حمام میں داخل کریں۔ قے کرائیں، خشک اشیاء کھلائیں۔ تاکید کریں کہ پیاس کو برداشت کریں۔ جن مقامات پر محرم اشیاء کے ضامد سے زخم پیدا ہو گیا ہو

انھیں مرہم سفید اج کے ذریعہ مندمل کیا جائے۔

جو عضو صحت یاب ہو رہا ہو بکثرت ایسا ہوتا ہے کہ اپنی طبعی صورت کے بالمقابل یا تو منقبض ہو جاتا ہے یا مسترخ۔ لہذا اس پر نگاہ رکھیں۔ ایسا کبھی عضو کے شدت امتلاء کی وجہ سے کبھی اس کے استفراغ کے سبب ہوا کرتا ہے۔ تشخیص ہو جائے تو کہیں فصد کی ضرورت ہوگی کہیں نہ ہوگی، استرخاء کی صورت میں شدت سے مالش کریں۔ اور قابض تدبیریں اختیار کریں۔ منقبض ہونے کی حالت میں اشیاء مرخیہ کے ذریعہ ہلکی ہلکی مالش کریں۔ استرخاء میں سب سے مفید علاج یہ ہے کہ زیتون، فطرون اور قنہ مالش کے طور پر استعمال کریں۔ اور سمندر کے پانی یا غار، مرزنجوش اور فنجھشت کے طبع کا نطول کریں۔ مخمر ادویہ کا استعمال بیکہ مفید ہوتا ہے، لہذا عضو ماؤف پر اتنی چوٹ کی جائے کہ وہ سرخ ہو جائے اور پھر اس پر مخمر طلا رکھا جائے۔ استرخاء عضو کی مدت لمبی ہو جائے تو جوڑوں کے درمیان مسترخ گوشت کو کھینچ کر باریک اور چھوٹے ٹکڑوں سے داغ دیں۔

جو اعضاء سکڑ گئے ہوں ان کی تدبیر یہ ہے کہ زفت سے تیار شدہ ضادوں کے ذریعہ انھیں گرم کریں اور ان کی جانب خون دوڑائیں۔ اعصاب کے کٹنے سے جو استرخاء پیدا ہوتا ہے اس کا علاج ممکن نہیں۔

اگر کھانے کی نلی کے آلات میں استرخاء پیدا ہو جائے تو ٹھوڑی پر پچھنے لگائیں اور جندبیدستر اور سکینچ سے بنے ہوئے لٹوخ استعمال کریں نیز چرپری اشیاء کا غرغہ کریں۔ زبان میں استرخاء پیدا ہو جائے تو اس کے اندر موجود رگ کی فصد کریں۔ ٹھوڑی پر پچھنے لگائیں۔ خردل کا غرغہ کرائیں اور زبان کو حرکت میں لائیں۔ آلات صوت کو استرخاء لاحق ہو تو علاج میں سینہ کی جانب توجہ دیں۔ نیز خود عضو ماؤف کا اور آواز کا علاج کریں۔ استرخاء اگر پہلو یا کمر میں ہو تو لٹوخ اور ضادوں سے کام لیں اور وہ حرکتیں کرائیں جو ان اعضاء کے باب میں کرائی جاتی ہیں۔ مثلاً میں استرخاء ہو چکی کہ پیشاب بلا ارادہ خارج ہونے لگے یا نہ خارج ہو تو علاج میں عانہ اور حالبین کی جانب توجہ دیں۔ مقعد میں روغن سداب یا روغن قنارہ الہمار ہمراہ گھی، جندبیدستر، قنہ، جاؤ شیر، حلتیت کا حقنہ کریں اور اگر براہ قضیب مثلاً کے اندر حقنہ کر سکیں تو نہایت مفید ہے۔ اسی ایک علاج سے بکثرت مخلوق صحت یاب ہو چکی ہے۔

آنٹوں کے اندر بھی مخرج بلغم ادویہ مثلاً قطوریون، شحم حظل اور قنارہ الہمار کا حقنہ

کریں۔ ادویہ مدرہ بول اور جند بید ستر کے پینے سے بھی نفع ہوتا ہے۔ جن مریضوں کا پیشاب خارج نہ ہو رہا ہو، ان کی تدبیر یہ ہے کہ پیشاب کرائیں، دبائیں، مثانہ کو نچوڑیں۔ مرنخی ضناد اور گرم شیریں پانی پلائیں۔ جن مریضوں کا پیشاب بلا ارادہ خارج ہو جاتا ہو ان کی تدبیر یہ ہے کہ کسلی اشیاء، قابض غذائیں اور خشک دوائیں دی جائیں اور ٹھنڈا پانی پلایا جائے۔ بیماری کم ہونے کے بعد محرم ضناد رکھے جائیں۔ کیلے ٹھنڈے پانی خواہ قابض کیوں نہ ہو مثلاً پھنکری اور لوہے کے پانی کا حمام کرائیں۔

بعض مہروں کے اکھڑ جانے اور ان کے اپنی جگہ سے ہٹ جانے سے جو فالج ہوتا ہے وہ مملک ہوتا ہے۔ عضو تناسل کے استرخاء کا علاج بعینہ وہی ہے جو مثانہ کا ہے۔ کمر، مقعد اور شکم کے زیریں حصہ پر بھی وہی تدبیر کی جائے گی۔ بایں ہمہ مقویات باہ ادویہ استعمال بھی ہو گا۔ دودھ، پنیر، چینیوں اور تمام ٹھنڈی سبزیوں سے پرہیز کرائیں۔ معاء مستقیم میں استرخاء پیدا ہو جاتا ہے تو یہ بیحد منقبض ہو جاتی ہے۔ کبھی کبھی بلا ارادہ باہر آ جاتی ہے۔ اس کا علاج بھی بعینہ مثانہ جیسا ہے۔ اس علاج کے بعد اگر براز خارج ہو رہا ہو تو جوز السرد، عض (مازد)، ازخراور سعد کے قابض جو شاندوں کے ذریعہ حقن استعمال کریں۔ یا پھر ان دواؤں کے پانی میں مریض کو بٹھائیں۔ براز مختبئ ہو تو چربی وغیرہ جیسی مرنخی اشیاء استعمال کریں۔ بعض اوقات ایسی دوائیں دیں جن سے براز خارج ہوتا ہو۔ مثلاً آب نمک اور حظل۔ اطراف میں استرخاء پیدا ہو تو کلی علاج کے بعد انھیں بکثرت حرکت دی جائے۔ سمینا اور پھیلا جائے اور مالش کی جائے۔ یہ سب سے بڑا علاج ہے، خاص کر مالش کرنا۔

قولنج کی وجہ سے پیدا ہونے والے فالج کی صورت یہ ہوتی ہے کہ درد قولنج سے نجات پانے کے بعد کچھ لوگوں کو اطراف میں فالج ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ یہاں حرکت اصلاً موقوف ہو جاتی ہے۔ گو حس لمس باقی رہتی ہے غالباً اس کا سبب یہ ہے کہ بحران کے طور پر عضلات اطراف کی جانب مائل ہو جاتے ہیں۔ گرم ردغنون اور مالش سے اس طرح کے تمام مریضوں کو صحت ہو گئی ہے۔ جوز ردی اور صمغ بلاط سے تیار کردہ ردغن اس طرح کے درد میں خاص کر مفید ہے۔ بکثرت مریضوں نے مقوی اور مہر د اشیاء کے ذریعہ فائدہ اٹھایا ہے۔

رعشہ ضعف اعصاب سے پیدا ہوتا ہے۔ گاہ بخاروں کے اندر سرد پانی اور بکثرت شراب نوشی اور سوء مزاج بارد سے بھی ہو جاتا ہے۔ رعشہ اگر کسی ظاہری سبب سے ہو تو مریضوں کو اس سے ردک دیا جائے حالت برقرار رہے تو ردغن قنار الحمار مقام ماؤف پر رکھا

جائے، پشت کے پہلے مہرہ پر پچھنے لگائے جائیں۔ اور گرم ضماد استعمال کیا جائے۔ اس کے بعد اس جگہ پر آنے زیتون میں اون ڈبو کر رکھا جائے۔

بیماری مزمن ہو جائے تو زیتون کا آبزین بھی کر دیا جائے اور ہلکے ہلکے مالش کی جائے۔ شربت شہد اور جند بید ستر پلا جائے۔ مریضوں کو گرم مقامات پر رکھا جائے۔ سرد پانی اور نمبڈ سے پرہیز کرایا جائے۔

رعشہ کے لئے مناسب مفرد ادویہ حسب ذیل ہیں :

جند بید ستر، عصارہ غافٹ، کھانے پینے کے قابل خرگوش کا دماغ، رعشہ ہنوز برقرار رہے تو محلل ضماد، طاقتور حرارت والے روغن، سخت مالش اور ریاضتیں کرائیں۔ مکمل صحت یابی تک مریضوں کو شراب سے پرہیز کرائیں۔ بیماری میں طاقتور مسهل دوائیں دیں، نہ ہی سخت استفراغ کریں۔ کیونکہ ان ساری تدبیروں سے قوت تحلیل ہو جائے گی۔ اور اس کے بعد رعشہ کے اندر اضافہ ہو جائے گا۔ استفراغ تھوڑا تھوڑا ہونا چاہئے۔ مالش کی جائے، ریاضت کرائی جائے، بھوکا اور پیاسا رکھا جائے۔

مزمن بخاروں کے اندر، قو لُج اور فالج کے بعد حرارت اور رطوبت سے جوڑوں کے اندر ایک طرح کا استرخاء پیدا ہو جاتا ہے۔ حرارت کے ذریعہ علاج کیا جائے گا تو اس کیفیت میں اور اضافہ ہو جائے گا۔

نادانوں کے خیال میں ایسا برودت سے ہوتا ہے چنانچہ حرارت سے اس کا علاج کرتے ہیں تو کیفیت اور بڑھ جاتی ہے۔ اس کا علاج باب صمن (استقائے زقی) میں مذکور ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ بار دو یا بس ادویہ کے ذریعہ نطول اور سکمید کی جائے۔

فالج وغیرہ کے اندر طلا کرنے کے لئے یہ ایک عمدہ نسخہ ہے :

عاق قرچہ ۴۰ گرام، روغن غار ۴۰ گرام، مرزنجوش خشک ۴۰ گرام، مویز ۴۰ گرام، نظر دن ۸۰ گرام، خردل ۸۰ گرام، فلفل ۵۰ گرام، فریون ۴۰ گرام، جند بید ستر ۶۰ گرام
اعصاب کے دہانوں اور اعضاء پر طلاء کیا جائے۔ (بولس)

چہرہ کے کسی عضو آنکھ یا ناک یا زبان یا کان یا چہرہ سے کسی قریبی عضو کے اندر فالج ہو جائے تو اس سے لقوہ ہو سکتا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ کیفیت دماغ کی جانب سے پیدا ہوتی ہے لہذا علاج میں دماغ کی جانب توجہ دیں۔ فالج بکثرت غلیظ بلغم سے پیدا ہوتا ہے۔ کبھی کبھی

سوداء سے اور بھی بھسی حرارت اور خشکی سے بھی ہو جاتا ہے۔ کیونکہ حرارت زیادہ بڑھ جائے گی تو وہ بلغم کو دفع کرے گی اور بلغم پھر مقام ماؤف تک پہنچے گا۔ لہذا اس جگہ مسخن ادویہ استعمال کریں۔ فالج کبھی کبھی بہ کثرت امتلاء دم سے ہوتا ہے۔ تشخیص ہو جانے کے بعد سب سے پہلے فصد کریں اور خون کو تھوڑا تھوڑا کئی بار خارج کریں، اس کے بعد ملطفت غذائیں استعمال کریں، سر کے اعضاء میں فالج ہو جائے تو غرغره، عطوس اور مضوغ کے ذریعہ علاج کریں، سر پر نمردو یہ رکھیں اور اچھی طرح اس کی مالش کریں۔

شربت کا ایک نسخہ جو فالج کے لئے بیحد مفید ہے :

صبر ۴۰ گرام، شحم حنظل ۴۰ گرام، فریون ۳۰ گرام، مقل ۴۰ گرام

یہ شربت اعصاب کا تنقیہ کر دیتا ہے، بے نظیر ہے۔ مقدار ۶ گرام سے ۹ گرام تک ہونی چاہئے۔ مریض کو پہلے ۳ گرام پلاؤ، پھر تین دن چھوڑ دو، اس کے بعد ۶ گرام پلاؤ اور تین دن چھوڑ دو، پھر یہی عمل دہراؤ، یہ نہایت مفید ہے۔

حرارت اور یبوست سے پیدا ہونے والے فالج میں آتش جو، عرق کاسنی، خس اور مرغی اور مچھلی وغیرہ جیسی لطیف غذائیں دیں۔ آبی شراب پلائیں، پرانی شراب نہ دیں، کیونکہ اعصاب کے لئے یہ مسخر ہوتی ہے۔ کھانے کے دوران مریضوں کو ٹھنڈا پانی پینا چاہئے۔ انھیں مسهل ہرگز نہ دیں۔ اس سے خشکی بڑھ جائے گی۔

ایک شخص کو بہ کثرت حرارت اور روزہ رہنے سے فالج ہو گیا۔ اطباء نے اسے ایارج پلایا جس سے اسے بیحد تکلیف ہوئی حتیٰ کہ اسے قعاد ہو گیا۔ یعنی چلنے پھرنے سے معذور ہو گیا۔ بعد ازاں اس کا علاج حمام، مرطب اشیاء اور روغنیات کے مردخ سے کیا گیا جس سے وہ صحت یاب ہو گیا۔ (اسکندر)

فالج زدہ کا سب سے عمدہ علاج یہ ہے کہ اسے بکثرت حرکت کرا کر اور بھوکا رکھ کر تھکایا جائے۔ اس عمل سے بلغم کا ازالہ ہوتا ہے اور بکثرت مرء صفراء پیدا ہوتا ہے۔ (شرک^(۱))

مذکورہ بیماریوں کے لئے معجون کا ایک نہایت عمدہ نسخہ حسب ذیل ہے :

وج ۱۰۰ حصہ، زنجبیل ۵۰ حصہ، فلفل ۳۰ حصہ، عاقرقرحہ ۳۰ حصہ، جندبیدستر ۲۰ حصہ،

حلتیت ۵ حصہ، چاوشیر ۵ حصہ اور شمد تمام دواؤں کے ہم وزن بقدر بندوقہ استعمال کریں۔ (مؤلف)

(۱) شرک ہندی، تسماء ہند میں اس کا شمار ہے۔ چرک کے نام سے مشہور ہے۔ اس کی ایک کتاب کا ہندی زبان سے عربی

میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ نقل ازیں ہندی سے فارسی زبان میں اسے نقل کیا گیا تھا۔ المیون ۳۲۲

اعصاب کے لئے خونِ بخش ضاد کا ایک نہایت عمدہ نسخہ جو موقوفیِ حس کے لئے تیر بہدف ہے :

موم اور روغنِ سوسن کو یکجان کر لینے کے بعد اس میں جند بید ستر ۴۰ گرام، مر ۴۰ گرام، میعہ ۴۰ گرام شامل کریں اور بطور طلاء استعمال کریں۔

حس بحالہ باقی ہو اور حرکت بالکل موقوف ہو چکی ہو تو جوزا السرد، مر، ابہل، وج، چھال کبر کو شراب میں پکا کر اک مرہ پر ضاد کریں جہاں سے عصب ماؤف نکلا ہو۔

ہاتھوں کے ریشہ کے لئے ایک مفید نسخہ :

رطبہ کو پکا کر اتنا کوٹ لیا جائے کہ مثل مرہم کے ہو جائے۔ روزانہ دو بار بطور ضاد استعمال کریں۔ اس سے قطعی شفاء ہوگی۔

فالج میں مسترخی جوڑوں پر قابض اشیاء کے طبع کا نطول کریں اور ان پر اتنی مالش کریں کہ سرخ ہو جائیں۔ فالج میں دلک (مالش) اس حد تک کرنا مفید ہے کہ اعضاء سرخ ہو جائیں۔ پھر روغنِ قسط، فریون اور میعہ استعمال کئے جائیں اور مریضوں کو وضعہ عرجاء کے طبع میں بٹھایا جائے۔ استفراغ کے بعد دواء الکبریت پلائی جائے۔ سب سے آخر میں دو مہروں کے درمیان ہلکے طور پر داغا جائے۔

مختصرات :

چہرے کے اعضاء میں فالج ہو تو علاج میں دماغ کو پیش نظر رکھو۔ ہاتھوں میں ہو تو اعصاب کے دہانوں سے ہاتھوں تک توجہ رہے، پیردوں میں ہو تو یہاں تک آنے والے اعصاب کے دہانوں پر نظر رکھیں۔ استفراغ اور لطیف غذائیں دینے کے بعد مقام ماؤف پر حار پالس تدابیر کے ذریعہ حکمید کریں۔ تاکہ اعصاب کی جڑوں میں موجود بلغم لزج (لیسدار) تحلیل ہو جائے۔ حکمید کے بعد یہاں روغنِ قسط وغیرہ استعمال کریں۔ جسم کے زیریں حصہ میں ہو تو تیز حقن جن میں تیز صمغیات شامل کی گئی ہوں استعمال کریں استفراغ کے لئے قے کا طریقہ اختیار کریں خواہ تھوڑی کراسکیں مگر ترک نہ کریں۔ ممکن ہو تو علاج کے شروع میں فصد کھولیں، جیسا کہ اطباء حاذقین کا دستور رہا ہے۔ اس لئے پورا جسم ہلکا ہو جائے گا۔ بخار فالج کے لئے ایک عمدہ دوا ہے، کیونکہ یہ خونِ تپید اکر کے بلغم کا ازالہ کر دیتا ہے۔ (شمعون) فالج کا سب سے مؤثر علاج بھوک، استفراغ، بے خوابی اور حرکت کرنا ہے۔ (مؤلف)

خدر اور استرخاء کی زد پر آ جانے والے مریضوں کا علاج اس سے زیادہ مؤثر اور کوئی نہیں ہے کہ عضو ماؤف کو ہیتم حرکت دی جاتی رہے۔ یہ کیفیت اس عضو کو اپنی سابقہ حالت پر واپس لے آئے گی۔ (جالیئوس)

سکتہ میں ایسے گرم روغن سے جسم کی مالش کریں جس میں گندھک توڑ کر شامل کر لی گئی ہو۔ سر پر روغن گل جس میں عاقر قرقا پا لیا گیا ہو انڈیلیں۔ اور جند بید ستر، جاؤ شیر اور دھتورا سونگھائیں اور اسی کا سحوط استعمال کریں۔ منہ کو کھول کر کوئی پردا داخل کر کے قے کرائیں تاکہ معدہ کے اندر کچھ فضلہ موجود ہو تو خارج ہو جائے۔ پھر معدہ پر ایسی اشیاء کی مالش کریں جن سے ریاخ خارج ہو جائے۔ اگر اس سے افاقہ نہ ہو تو تیز حقن استعمال کریں، فصد کھولیں۔ بعد ازاں شمو مات اور عطوسات کے ذریعہ سر کا علاج کریں۔

فالج میں ۵.۴ گرام ایارج پلائیں۔ پھر ہر پانچویں دن ۵.۴ گرام بڑھا دیں۔ اس طرح ۲۳ گرام تک دوا کی مقدار پلا کر دیکھیں کہ بیماری کیا ہے۔

چہرے کے اعضاء میں استرخاء ہو تو غرغره اور عطوس استعمال کریں اور سر پر محرم ادویات رکھیں۔ زیریں اعضاء میں یہ کیفیت ہو تو مہروں پر اور عضو ماؤف تک آنے والے اعصاب کے دہانوں پر مسخن ادویہ استعمال کریں۔ (اریبا سیس)

چار یا سات دن تک فالج کے مریض کو طاقتور ادویہ کچھ بھی نہ دی جائیں۔ بشرطیکہ بیماری ہلکی ہو، بیماری سخت ہو تو چودہ دن تک طاقتور ادویہ نہ دی جائیں۔ کیونکہ میرا تجربہ ہے کہ شروع میں بکثرت دواؤں کے استعمال سے بیماری کے اندر اضافہ ہوتا ہے۔ بس روزانہ ۳۵ گرام گل انگبین عملی ہمراہ آب گرم دیا کریں اور ایارج کے ساتھ اگر ام تریاق جیسی دوا استعمال کریں۔ اور غرغره کرائیں۔ چودہ دن کے بعد حب شیطرج پلائیں اور موافق سحوط استعمال کریں۔ اس کے بعد ماء الاصول اور ایارج کبیر کے ہمراہ روغن ارٹھ پلائیں۔ حقن استعمال کریں اور وہ تمام تدابیر اختیار کریں جو ازالہ مرض کے لئے مفید و موافق ہوں۔ (ساہر)

فالج کے لئے سب سے مفید یہ ہے کہ روزانہ ۵.۴ گرام ایارج فیقرا اور شمد کے بغیر ۵.۴ گرام فلفل پلائیں۔ شمد کے بغیر اس لئے تاکہ معدہ کے اندر دیر تک رک سکے اور جلد خارج نہ ہو جائے۔ یہ ایک عمدہ عمل ہوگا۔ بوقت خواب ۵.۵ گرام جند بید ستر اور فلفل دیں۔ اور عضو ماؤف کے عضلاتی سروں پر شکاف لگائے بغیر پچھنے استعمال کریں۔ اس سے عضلات کے اندر سختی پیدا ہوگی اور حرکت واپس آ جائے گی۔ مریض کو ۵ یا ۳.۵ گرام

زر او ند طویل ہمراہ ۲ گرام فلفل روزانہ ایک بار اور ایک بار حب صنوبر کبیر پلائیں۔ اس طرز علاج کی ایک خاصیت ہے۔ اعصاب کے دہانوں پر محمرا دویہ رکھیں۔

تذکرہ : رعشہ میں مریض کو ۵.۳ گرام نمار منہ جند بید ستر پلائیں۔ (اشلمن)

اعصابی دردوں میں مفید یہ ہے کہ ۵ گرام قفلور یون دقیق ۲۰ گرام جند بید ستر، ۲ گرام عاقر قرحا، ۵.۳ گرام کراویہ کوہی، اور ۸۰ گرام عرق سداب پلائیں۔ (ابن ماسویہ)

استرخاء اعضاء میں مفید یہ ہے کہ فوہ کو اچھی طرح پکا کر اعضاء پر انڈیلا جائے۔ (تیاذوق)

اختلاج کا علاج رعشہ جیسا ہے۔ رعشہ ضعف اعصاب سے پیدا ہوتا ہے جیسا کہ بوڑھوں میں اور ان لوگوں میں نظر آتا ہے جو برف اور نمبذ کثرت سے استعمال کرتے ہیں۔ ان کا علاج حب متن حب شطیرج، حب صنوبر، تخم حنظل، جند بید ستر، فریون، جاؤ شیر کے ہمراہ کریں۔ یہ عجیب و غریب علاج ہے۔

عضو مآوف پر روغن سداب، روغن قط، روغن قتاء النمار، روغن جند بید ستر اور فریون کے ذریعہ مالش کریں۔ بیماری شراب نوشی سے ہو تو شراب سے پرہیز کرائیں۔ اور سر پر سرکہ، روغن گل و روغن آس رکھیں۔ آب سرد پینے سے بیماری ہو گئی ہو تو مریض کو مسلسل حمام کرائیں۔ فالج کے شروع میں طاقتور مسهل نہ دیں۔ بلکہ حقن کریں۔ اور شمد میں گوندہ کر فیر پلائیں۔ تریاق اور مشرودیطوس جیسی سخت گرم ادویہ ہمراہ طبخ ناخواہ، مصطلی، کراویہ کوہی، تخم سداب مسلسل استعمال کریں۔ ایک ہفتہ تک علاج جاری رہے اس کے بعد حب شطیرج، حب نجاح، حب^(۱) متن دیں اور غرغره کرائیں۔ چودہ دن گزر جانے پر ماء الاصول کبیر کے ہمراہ روغن ارند اور روغن کاکانج پلائیں۔

ماء الاصول کبیر کا نسخہ حسب ذیل ہے :

اصلین ۱۰ حصہ، برنجاسف ۱۰ حصہ، بنج اذخر ۷ حصہ، کرکرہ بن ۷ حصہ، تخم بادیان ۳ حصہ، تخم کرفس ۳ حصہ، انیسون ۳ حصہ، ناخواہ ۳ حصہ، شونیز ۳ حصہ، قفلور یون دقیق ۳ حصہ، عاقر قرحا ۳ حصہ، زنجبیل ۳ حصہ، زر او ند مدحرج ۴ حصہ، وج ۴ حصہ، تخم سداب ۵ حصہ، شطیرج ہندی ۵ حصہ، جند بید ستر ۷ گرام، آب تازہ ۱۶۰ گرام اس قدر پکایا جائے کہ ۶۰ گرام رہ جائے۔

(۱) حب متن کا نسخہ : سکنج ۳.۵ گرام، اشق ۳.۵ گرام، جاؤ شیر ۳.۵ گرام، مقل ۳.۵ گرام،

حمل ۳.۵ گرام، مبرائے گرام، جند ۷ گرام، تخم حنظل ۲ گرام، فریون ۲ گرام، جند بید ستر ۲ گرام، پانی میں

گوندہ کر گولیاں بنائیں۔ مقدار خوراک ۱۰ گرام ہمراہ آب گرم

مقدار خوراک روزانہ ۳۰ گرام ہمراہ روغن فیٹا یا روغن کاکانج۔ بقیہ ایام میں تیز حقن استعمال کریں تاکہ مادہ نیچے کی جانب آجائے۔ بیماری طویل ہو جائے تو کبیرا یا رجات پلائیں۔ اور پشت کے سروں اور مسترخی عضلات کے سروں پر روغن قسط کی مالش کریں۔ جس میں جند بید ستر، فریون، اور عاقر قرقچا اچھی طرح گھس کر شامل کر لیا گیا ہو۔

غذا میں گوریے کا گوشت، چنے کا پانی، خردل کے جھاگ کے ہمراہ، پرانی شراب، حند یقون اور مصالحہ جات کے ساتھ ماء العسل دیں۔ مرض میں انحطاط پیدا ہو جائے تو بکثرت قے کرائیں۔ الغرض شراب کم کریں اور لطیف تدابیر کے ذریعہ مریض کو ہلکا رکھیں۔

سکتہ کی بیماری رفع نہ ہوگی، رفع ہوگی تو اچانک، بایں طور کہ فالج میں تبدیل ہو جائے۔ ساتھ میں خرخراہٹ بھی ہو تو بیماری ذرا مشکل ہوگی، خرخراہٹ نہ ہو تو آسان ہے۔ بیماری مشکل اور تنفس سجدہ شوار ہو تو مسلسل سے علاج نہ کریں، مریضوں کو تیز حقن دیں۔ ان کے منہ کھول کر اون کا گولہ داخل کریں پھر روغن سوسن میں کوئی پر بھگو کر قے کرا دیں۔ اس کے بعد تریاق اور انفر دیا ۵۰ گرام ماء العسل کے ساتھ استعمال کرائیں۔ شہد بار بار چٹائیں۔ یہ نہایت عمدہ ہے۔ یا سروں پر گرم طشتری رکھ کر قرقفل قافلہ صفار اور بسباسہ کے ذریعہ حکمید کریں۔ حکمید دواؤں کے گرم ہو جانے کے بعد کریں۔ یہ علاج چودہ دنوں تک جاری رہے۔ مرض کا ازالہ نہ ہو تو فالج کا علاج کریں۔ الہتہ عطوس اور غرور ایسی صورت میں لازماً استعمال کریں۔

استرخاء مفاصل، اور خدر کے لئے روغن قسط کا حسب ذیل نسخہ عجیب الاثر

ہے :

ابہل احصہ، راسن احصہ، دج احصہ، اذخر احصہ، قسط احصہ، مراحصہ، سنبل احصہ، آب تازہ میں اس حد تک پکائیں کہ پانی سرخ ہو جائے۔ اس کے بعد یہ پانی روغن پر اندیل کر اس حد تک پکائیں کہ پہلے جوش سے تین گنا جوش ہو جائے۔ پھر اس کے اندر جند بید ستر توڑ کر نیچے اتار لیں۔ (ابن سرائیون)

فالج کے لئے حب کا ایک نہایت پسندیدہ نسخہ :

یارج ۱۰ احصہ، قنطاریون ۳ احصہ، شحم حظل ۷ گرام، جند بید ستر ۵۔۳ گرام، مقدار خوراک ۷ گرام

رعشہ کا عجیب الاثر حب خاص :

عاقر قرقچا ۱۰ گرام، جند بید ستر ۱۰ گرام، شحم حظل ۷ گرام، عصارۃ قنطاریون ۷

گرام، ایارج فیکر ۵۱۔ ۷ گرام، مقدار خوراک ۵ گرام (حیث)

سب سے عمدہ اور طاقتور عصب وہ ہوتا ہے جو سب سے زیادہ خشک ہو، جتنا زیادہ خشک ہوگا اتنا ہی اس کی جودت میں اضافہ ہوگا۔ حتیٰ کہ تشخیصی حالت میں آجائے۔ (جالینوس)
کمزور اعصاب والے مجھے وہ حضرات نظر آئے جو بالکل مرطوب المزاج ہوتے ہیں۔
(مؤلف)

استرخاء کے ساتھ آواز کارک جانا خراب ہے۔ جس مریض کے پورے جسم میں اختلاج ہو جائے اسے سختہ لاحق ہوگا اور مر جائیگا۔ مگر بعض اعضاء مفلوج ہوں تو ایسی صورت میں جب تک عضو مآؤف نہایت باریک نہ ہو جائے مریض کے شفایاب ہو جانے کی امید ہوتی ہے۔ (بقراط)

اپنا مشاہدہ یہ ہے کہ سختہ کے مریض کو جھاگ آگیا تو بچ نہ سکا۔ (مؤلف)
جس مریض کو اختناق ہو جائے اور جھاگ بھی آجائے وہ زندہ نہ رہے گا۔ اس باب میں میرے نزدیک جو حال اس کا ہے وہی حال سختہ کے مریض کا بھی ہے۔ جھاگ کی کمی بیشی اور مدت پر نظر رکھنی چاہئے۔ کم ہوگا تو مریض کے بچ جانے کی امید ہے جیسا کہ اختناق کے مریض کو تھوڑا جھاگ آجائے تو بچ جانا ممکن ہوا کرتا ہے۔ (بقراط)

سختہ کبھی دماغی درم سے اچانک پیدا ہو جاتا ہے لہذا اس کی علامت معلوم کرنا چاہئے۔ کیونکہ میرے نزدیک یہ سب سے بڑا اور دشوار سختہ ہوتا ہے۔ میرے خیال میں اس کی علامت اچانک سامنے نہیں آتی۔ اس سے قبل کچھ علامات قرائط کی پیدا ہوتی ہیں۔ دیکھنا چاہئے کہ علامات کس جگہ پر ہیں۔ انشاء اللہ اسے ضبط تحریر میں لاؤں گا۔ (جالینوس)
دماغ کے اندر بطن کا اجتماع اس حد تک ہو جائے کہ اس پر دباؤ پڑنے لگے تو اس سے سختہ لاحق ہو جاتا ہے۔ (بقراط)

فالج کا ایک عمدہ نسخہ :

جند بیدستر، دھتورا، فلفل سفید، فریون، جاؤ شیر، ساگ، عاقر قرحا، قسط، زنجبیل، دقلی (خرزہرہ) خشک، تفسلیا، گندھک، خردل، موم، پرانا زیتون، یہ ساری دوائیں اکٹھا استعمال ہوں گی۔ ان دواؤں سے بہت ساری مخلوق شفایاب ہو چکی ہے۔ (اریبا سیس)

فالج کا مفید نسخہ :

تو قایا ہر ہفتہ، جوارش بلاد در روزانہ ایارج ہر مس۔ یہ اخراج مادہ کے لئے ہے اور

مذکورہ ادویہ تبدیل مزاج کے لئے ہیں۔ چند ہی دنوں میں مریض صحت یاب ہوگا۔ بشرطیکہ اس کے ساتھ روغن قسط کی مالش بھی کی جائے۔ فالج کے ساتھ حواس تاریک ہوں تو غرغره و سحوط استعمال کریں، سر پر روغن قسط کی مالش کریں۔ غذائیں لطیف دیں۔ پینے میں ماء العسل یا پرانی شراب دیں۔ (جور جس)

ان امراض میں حلیت میرے تجربہ میں نہایت مؤثر ثابت ہوئی ہے۔ خونت پیدا کرنے میں اور بخار لانے میں کوئی شے اس کی نظیر نہیں ہے۔ صبح و شام سواد گرام تھوڑی عمدہ شراب کے ہمراہ پلائی جائے اس سے جسم کے اندر فوراً التهاب پیدا ہوگا۔ (مؤلف)

سکتہ اس لئے پیدا ہوتا ہے کہ دماغ کی جانب اچانک خون کا دباؤ بڑھنے پر دماغی عروق اسے قبول کر لیتی ہیں۔ دلیل یہ ہے کہ چہرہ اور آنکھوں میں دموی امتلاء ہو جاتا ہے، جس سے یہ دونوں اعضاء سرخ ہو جاتے ہیں۔ لہذا فوراً فصد کھول دیں۔ (جالینوس)

رعشہ سقوط قوت کے باعث ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ کثرت استفرارغ، بھوک اور حد سے زیادہ تکان اور کثرت جماع کے بعد لاحق ہو جاتا ہے۔ کبھی کبھی کثرت اخلاط سے بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ قوت پر بوجھ بن جاتے ہیں۔ (جالینوس)

حب کا ایک عجیب و غریب نسخہ :

حلیت ۲ گرام، جند بید ستر ۲ گرام، تخم حنظل ۲ گرام، قطور یون ۲ گرام، یہ مشروب ہے۔

یہی جالینوس کا بھی نقلہ نظر ہے۔ (مؤلف)

جسم کے جو اعضاء زیادہ گرم ہوں گے حس و حرکت کو قبول کرنا ان کے لئے زیادہ آسان ہوگا۔ اور جو اعضاء زیادہ سرد ہوں گے ان کا حس و حرکت کا قبول کرنا زیادہ دشوار ہوگا۔ (جالینوس)

اسی طرح شریانوں کے اندر امتداد پیدا ہوگا تو عضلات کی حرکتوں سے عضو کو فالج ہو جائے گا۔ (مؤلف)

عضلات کا فعل ورم سے، یا پھٹنے سے یا باندھنے سے یا قطع و برید سے موقوف ہو جائے گا۔ (جالینوس)

معجون بلا در مرتضیٰ۔ برائے فالج، سکتہ اور لقوہ وغیرہ :

زنجبیل ۱۰ حصہ، دج ۱۰ حصہ، شیلرج ہندی ۱۰ حصہ، عاقر قرحا ۱۰ حصہ، قلف سیاه ۱۰

حصہ، جند بید ستر ۳ حصہ، فریون ۳ حصہ، حلیت ۳ حصہ، ہلیلہ سیاه ۱۵ حصہ، آملہ ۱۵ حصہ، شمد

بلاد ۲۰ حصہ، روغن جوز ۱۰ حصہ

سب کو باہم پیس کر شہد کے ساتھ گوندھیں، یقین ہے کہ اس سے نجا رہا ہو جائے گا۔ (قرا بادین کبیر)

فالج کے لئے معجون کا ایک عمدہ نسخہ :

بادام صنوبر کبار شہد کے ساتھ ملا کر معجون بنالیں۔ مقدار خوراک ۱۰ اگرام (ساہر) فجاج اور جو کی شراب دونوں اعصاب کے لئے مضر ہیں۔ بعض اعضاء کے فالج میں فوج الصبغ ہمراہ شہد پلائی جائے۔ بعض اعضاء کے فالج میں قفلور یون دقیق شہد کے ساتھ پلائی جائے، ماؤف اعصاب میں قفلور یون دقیق کا عصارہ پلایا جائے۔ کیونکہ یہ خشکی پیدا کرتا ہے۔ اور چپک جانے والے بلغمی اخلاط کو اس طرح ہلکا کر کے خارج کر دیتا ہے کہ کسی طرح کی تکلیف نہیں ہوتی۔ مسترخی اعضاء پر روغن قسط ہمراہ زیتون گرم ملیں، اور سکتے میں اسے سر پر رکھیں۔ عاقر قرحا خدر اور استرخاء میں مفید ہے۔ اسے زیتون حار کے ساتھ ملا جائے تو بیحد مؤثر ہے۔ کیونکہ اس کے اندر احرابی طاقت ہوتی ہے۔ دماغ اور اعصاب کے امراض بارودہ میں جندبید ستر سب سے زیادہ مؤثر دوا ہے۔ بشرطیکہ ماء العسل کے ساتھ پلایا جائے۔ یا اس کا بخور دیا جائے۔ یا پرانے زیتون کے ساتھ اس کی مالش کی جائے۔ یہ ریشہ امتلائی کے لئے عمدہ نسخہ ہے۔

میں نے ایک شخص کو جس کا جسم نہایت سرد ہو چکا تھا پرانی شراب پلائی تو مرنے سے بچ گیا۔ (جالینوس)

قرمانا (کراویہ کوہی) فالج کے لئے عمدہ ہے، عرق کرنب کے ساتھ پلائی جائے تو ریشہ میں مفید ہے۔ خرگوش کا دماغ بھون کر کھایا جائے تو یہ بھی ریشہ میں مفید ہے۔ قفلور یون صغیر اعصابی درد کے لئے مفید ہے۔ عاقر قرحا گھس رگڑ کر زیتون میں شامل کر کے مالش کیا جائے تو خدر اور حس و حرکت کی موقوفی میں نہایت مفید ہے۔ فالج میں حلتیت، مر کے ساتھ اور سداب ماء العسل کے ہمراہ پلائیں۔ کچھ پلانا فالج اور بعض اعضاء کے اندر پیدا شدہ برودت میں مفید ہے۔ (دیسقوریڈوس)

بلاد فالج میں حفظ ما تقدم کے طور پر عمدہ ہے، اسی طرح فالج زدہ شخص کے لئے نیز جس کے اعصاب ڈھیلے ہوں، ان کے لئے اور دماغ کے تمام امراض بارودہ رطبہ میں بھی عمدہ ہے۔ فالج میں دیودار سے زیادہ مؤثر دوا اور کوئی نہیں ہے۔ یہ ابھل کی قسم کی ایک دوا

ہے۔ (ابو جریج)

ایک اور چیز ملتی ہے جسے شیر دیودار کہتے ہیں۔ (مؤلف)

کر کر ہن فالج میں اور عصبی درد میں بالخاصہ مفید ہے۔ چتے کی چربی فالج کی سب سے بڑی دوا ہے۔ اعصابی درد میں شل، بل اور فل، عمدہ ہیں۔ (ابو جریج)

بہی، سیب، اور انار کا کثرت استعمال اعصاب کے لئے مضر ہے۔ (مؤلف)

شان نیولان نام سے معروف ایک دوا ہے۔ جلد پر اس کا طلا کرنے سے وہ ادھیڑ جاتی ہے۔ ایک حب کو بطور سعوٹ دینے سے مغلوج قطعی طور پر صحت یاب ہو جاتا ہے۔ (ابو جریج)

فلفل اعصاب اور عضلات کے اندر تخونت پیدا کرتا ہے۔ (حنین)

حب صنوبر کبار استرخاء کے لئے نہایت عمدہ ہے۔ (ابن ماسویہ)

ریتہ (ریٹھا) فالج اور عصبی درد کے لئے عجیب الاثر ہے۔ (ماسر جوہیہ)

شفاخانہ کے اندر فالج کے مریضوں کی ایک تعداد مجھے ایسی نظر آئی جو بارش میں بھگنے سے صحتیاب ہو گئی تھی۔ (مؤلف)

سقطہ وغیرہ سے فالج ہو جائے تو غور کر کے دیکھیں۔ اگر چوٹ کے فوراً بعد پورا فالج ہو گیا ہو تو علاج میں قے نہ کرائیں۔ کیونکہ اعصاب ٹوٹے ہوں گے۔ اور اگر بتدریج پیدا ہوا ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ورم ہو گیا ہے۔ لہذا المالہ مادہ تحلیل ورم اور پھر تلخین کی تدبیر اختیار کریں۔ (مؤلف)

سکتہ میں جو جھاگ آتا ہے وہ مرگی کے جھاگ کے برعکس ہوتا ہے۔ کیونکہ مرگی کے اندر جھاگ اس وقت آتا ہے جب باری میں سکون آچکا ہوتا ہے نیز سکتہ کے اندر جھاگ کا آنا مسلک ہے۔ (جالینوس)

ایک شخص کی پسلیوں کے سروں پر چوٹ آگئی۔ صحت یاب ہونے کے بعد ہو عمر بھر تنفس میں جتلا رہا۔ ایسا اس لئے تھا کہ حجاب عاجز کو نقصان پہنچ گیا تھا۔

ایک دوسرا شخص ذات الرء کا مریض تھا۔ صحت یاب ہونے کے بعد پچھلے اور اندرونی پہلو کے بازو کی حس مشکل ہو گئی۔ اسی طرح بازو کے تمام مقامات بھی دشواری حس میں مبتلا ہوئے۔ حتیٰ کہ یہ کیفیت انگلیوں کے کناروں تک جا پہنچی۔

بعض حضرات کی حرکت کو بھی تھوڑا نقصان پہنچا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ پسلیوں کے درمیان جو مقامات ہیں ان میں پہلے اور دوسرے مقام کو نقصان پہنچ گیا تھا۔ ان دونوں

اعصاب میں پہلے عصب پر ایک ہڈی ہے، پھر یہ بکثرت اجزاء میں منقسم ہو جاتا ہے، جن میں سے کچھ بازو کے گہرے مقام سے گزرتے ہوئے انگلیوں کے کناروں تک پہنچتے ہیں۔ دوسرا عصب جو باریک ہوتا ہے وہ دوسرے کسی عصب سے قطعاً الگ ہوتا نہیں ہے اور زیر جلد بغل کے اندر سے گزرتا ہوا عضو تک آتا ہے۔ پھر اس عضو کے اندرونی اور پچھلے مقام کی جلد میں منقسم ہو جاتا ہے۔ یہ شخص ایک ایسی دوا سے بسرعت صحت یاب ہو گیا جسے مذکورہ اعصاب کے نکلنے کے مقامات پر استعمال کی گئی۔ (جالینوس)

فالج کے مریض کے لئے شراب کے مقابلے میں پانی زیادہ بہتر ہے۔ گندھک کا پانی تو بے حد مفید ہے۔ اس میں مریض کو داخل کیا جائے۔ (روفس)

شراب کے مقابلے میں مفلوج کے لئے ماء العسل زیادہ بہتر ہے۔ (ابن ماسویہ)

دماغ سے بیماری جس قدر دور ہوگی اسی قدر مریض محفوظ ہوگا۔ فالج امتلاء سے، سخت ٹھنڈک سے ضربہ اور جراحت سے، یا اچانک غم یا خوشی سے پیدا ہوتا ہے۔ سب سے خراب فالج وہ ہے جو ضربہ سے لاحق ہوتا ہے۔ کیونکہ اس سے اعصاب بیکار ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد ایسی علامات نہیں ملتی ہیں جن سے کسی اور مرض کے پیدا ہونے کا اندازہ ہو سکے۔ دیگر اسباب کے تحت پیدا ہونے والے فالج میں خدر، اختلاج، رعشہ، ثقل حرکت، تکدر حس، اور ضعف حس پیدا ہو جانے کی علامات ملتی ہیں۔ کبھی معدہ اور امعاء مفلوج ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ فضلہ رکتا نہیں ہے۔ یہی حال رحم اور مثانہ کا بھی ہوتا ہے۔ فالج سے کبھی درد کے ساتھ ضعف بھی ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں صحت یابی مشکل ہوتی ہے۔ مشائخ میں زیادہ تر اس کیفیت سے دو چار وہ حضرات ہوتے ہیں جو مرطوب اور بارد المزاج ہوتے ہیں۔ نیز امتلاء کے شکار ہوتے ہیں۔ عضو مفلوج اگر نہایت زرد، دبلا اور بے حس ہو گیا ہو تو لا علاج ہے لیکن اس میں شادابی تھوڑی موجود ہو اور رنگ جسم کا زرد نہ ہوا ہو تو علاج کریں۔ مرگی یا سکتہ کے بعد پیدا ہونے والا فالج لا علاج ہے۔ (روفس)

ایک فالج چند اذوار میں پورا ہوتا ہے۔ (ارسطو)

فصد دوبار کھولی جائے گی۔ الا یہ کہ مریض بوڑھا ہو۔ مریض کو تین دنوں تک قطعاً کھانا نہ دیں۔ ان دنوں میں تھوڑا تھوڑا ماء العسل پلاتے رہیں۔ ہر تیسرے دن ایک بار غذا دیں۔ حتیٰ کہ اس طرح چودہ دن گزر جائیں۔ اس کے بعد حسب معمول غذا دیں۔ اور جس مقام سے بیماری کا آغاز ہوا وہاں روغن قنارہ کی مالش کریں۔ حقنہ کریں، گرم پانی کے

جرعے دیں۔ پسینہ لانے کی تدبیر کریں۔ (ہوداس)

فالج کا فوری علاج :

تریاق رفاہی کے ساتھ مشروب دیا جائے۔ مریض دن چڑھے تک نہ کھائے۔ اس کے بعد شہد کے ساتھ مولیٰ کھائے۔ عصر تک روٹی نہ کھائے۔ بعد ازاں زیرہ، کلوئی اور شکر کے ساتھ روٹی کی ٹرید بنا کر کھائے۔ اور اوپر سے شہد کی نبیذ استعمال کرے۔ یہی تدبیر تین ہفتوں تک اختیار کرے۔ (طیب نامعلوم)

فالج میں خردل کا طلاء استعمال کریں اس سے حرارت عزیزہ میں ابھار پیدا ہوتا ہے اور حس واپس آتی ہے۔ خردل کا طلاء کریں تو ہر گھنٹہ کے بعد اسے زائل کر کے دیکھیں کہ مقام ماؤف میں سرخی اور ورم آگیا ہے یا نہیں۔ نہ آیا ہو تو دوبارہ کریں۔ نطول ہر گز نہ کریں تا وقتیکہ چھالے نہ پڑ جائیں۔ اس کے بعد مریض کو حمام میں داخل کریں۔ اس سے سکون ہوگا۔ ایسے مریضوں کے لئے خردل کی جلن اور خربق کے ذریعہ قے بیحد مفید ہے۔ گندھک کے چشمے بھی بیحد مفید ہیں۔ عضو فالج کی وجہ سے دبلا ہو گیا ہو تو کثرت سے اس کی مالش کریں اور حرکت دیں اور مروخ استعمال کریں اور ہر تیسرے دن مریض کو حمام میں داخل کریں۔ حمام سے نکلنے کے فوراً بعد غذا دیں۔ اس سے جسم صحت یاب ہوگا اور اعضاء کو قوت حاصل ہوگی۔ (ارکاغانیس)

فالج کے مریض کے لئے سب سے مفید یہ ہے کہ اسے روانہ ۵ گرام ایارج، قدرے قفل کے ساتھ ہمراہ آب تازہ بقدر قلیل پلائیں۔ بیحد مفید ہے۔ اس کے ساتھ نہ شہد ہونے کوئی اور چیز۔ پانی بہ کثرت استعمال نہ کریں۔ پانی پینے کے بعد کوئی گرم شے نہ دیں۔ تاکہ پانی شکم کے اندر دیر تک رہے اور دن بھر پڑا رہے۔ تاکہ عمدہ کام کر سکے۔ یا پھر ۵ گرام قفل اور جندبید ستر پلائیں۔ اور عضلات کے سروں پر کچھنے لگائیں۔ کچھنے بلا شکاف لگائے جائیں۔ اس سے مقام ماؤف پر سختیت پیدا ہوگی اور حرکت واپس آئے گی۔ مریض کو تریاق کبیر پلائیں اور مقام ماؤف پر عاقر قرحا، فریون، انجرہ اور مرچ وغیرہ کا طلاء کریں۔ مقام ماؤف سے میری مراد اس جگہ کے عضلاتی سرے ہیں۔ اگر بیماری پورے جسم میں ہو تو علاج کی ابتدا انخاع سے کریں۔ ایسے حقن استعمال کریں جن سے رطوبت جذب ہوتی ہو۔ زراوند طویل اور قفل ۵۵ گرام اور روغن ارٹھ پلائیں جو عرق بزور اور گرم مصالحہ جات میں پکا لیا گیا ہو۔ خربق

ابيض کا شمار فالج کی بہترین دواؤں میں ہے۔ اسے تل مقشریا شکر میں ملا لیا جائے۔ پہلے دن ۵۰۰ ملی گرام پلائیں پھر بڑھاتے ہوئے ۵ گرام تک مقدار کر دیں۔ دوا کی مقدار اس سے زیادہ نہ کی جائے۔ حب صنوبر کبار اور تخم کراٹھ یہ دونوں دوائیں فالج کے لئے خصوصیت رکھتی ہیں۔ مریض کو ایسے آبرن میں داخل کریں جس میں جنگلی پودینہ اچھی طرح پکالیا گیا ہو۔ روغن قسط اور روغن عاقر قرحا کے ذریعہ مالش کریں۔ اگر قیاس میں یہ بات آئی ہو کہ بہ کثرت رطوبتوں سے اعصاب کے دہانے یا عضلاتی سرے بھیگ گئے ہیں تو اس جگہ بھفت اور خشک ضادات مثلاً اقا قیاد غیرہ سے بنے ہوئے ضادات استعمال کریں۔ (اعظمیٰ)

ابن ماسویہ کی جامع میں دیکھا ہے کہ روغن ارند کو جڑی بوٹیوں کے ساتھ اوپر سے پانی انڈیل کر پکانا بے معنی ہے۔ بس جڑی بوٹیوں کو براہ راست روغن میں پکالیا جائے۔ یہ مؤثر ہے۔ (مؤلف)
استفراغ کے بعد مریض کو چاہئے کہ روغن ارند کئی بار استعمال کرے۔ روغن سے پہلے نانخواہ، زیرہ اور شونیز کے طبع کے ساتھ ۵.۳ گرام تریاق لے۔ شکم کی تلخین حب شیلرج کے ذریعہ کرے۔ غرغره مسلسل کرے خردل کے جھاگ اور روغن جوز کے ساتھ چنے کا پانی اور خردل کے ساتھ چقندر کھائے۔ بلادری اور تیز حقن استعمال کرے۔ کھانے کے بعد قے کرے، گرم اشیاء سوکھے۔ اعصابی دہانوں پر گرم روغنیاں اور گرم طلاء استعمال کرے۔ (اعظمیٰ)

فالج ضربہ سے ہوا ہو تو پہلے فصد کھولیں۔ اس کے بعد بقیہ علاج کریں۔ (فیاض یوس)
مفلوج کو حکم دیا جائے کہ بہ آواز بلند پڑھے۔ یہ اس کے لئے عمدہ ہے۔ بخار آجائے تو بے حد مفید ہے۔ کیونکہ اس سے اعصاب کے اندر سخونت پیدا ہوگی۔ (ابن ماسویہ)

خدر کی شدت، حساس اعضاء کے اندر ہوتی ہے کیونکہ یہ اعضاء حس سے خالی ہو جاتے ہیں۔ خدر ان غلیظ غذاؤں سے پیدا ہوتا ہے جو اعصاب کے اندر غلیظ اخلاط کا موجب ہوتی ہے۔ یہ غلیظ اخلاط نفوذ کار استہ مسدود کر دیتے ہیں۔ نیز خدر پورے جسم کے اندر شدید امتلاء سے بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس کیفیت کے اندر اعصاب دبنے پر مجبور ہو جاتے ہیں، یہ بالکل ایسا ہی ہے جیسے کوئی ایک عضو پر ٹیک لگائے رکھے۔ یا کسی عضو کو باندھ دیا جائے۔ یا اسے شدید ٹھنڈک لاحق ہو جائے۔ فقط امتلاء عصبی کے باعث پیدا ہونے والے خدر کو اس علامت سے معلوم کرو کہ عصب فی الاصل کمزور تھا، مریض نے ٹھنڈا پانی بہت زیادہ پی لیا تھا، نیز کثرت سے حمام کیا تھا۔ زیادہ سوتار ہا اور غذا کے بعد جماع کیا تھا۔ ان باتوں سے عصب کے اندر بکثرت فضلہ جمع ہو جاتا ہے۔

یہ بات پایہ ثبوت کو یوں پہنچتی ہے کہ استفراغ اور غذا کم کر دینے اور جودت ہضم کے بعد خدر میں تخفیف ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں یاد رکھیں کہ خدر فی نفسہ عصب کے خصوصی امتلاء سے پیدا ہوتا ہے۔ چنانچہ پورے جسم کے امتلاء سے جو خدر لاحق ہوتا ہے اسے امتلاء کی علامات سے معلوم کرو، اور جو عضو کے سوء مزاج بار د سے پیدا ہوتا ہے اسے عضو کے سکڑنے اور اس کی برودت سطح کی علامت سے اور عصب کی مخصوص بیماری سے لاحق ہو اسے مرض کے مزمن ہونے کی علامت سے پہچانیں۔

خدر کی دو اقسام دو قسم کی ہوتی ہیں۔ ایک اعصاب کا تنہیہ اور دوسری اعصاب کا تبدیل مزاج کرتی ہیں۔ کبھی ان دونوں قسم کی دواؤں کا مرکب بھی تیار کر لیا جاتا ہے۔ مثلاً جب مٹن، متنی اعصاب دواؤں کی ایک مثال تو قایا کی ہے۔ خدر میں ضادات، جو تک اور کچھنے مفید ہیں، مگر جودت استفراغ کے بعد۔

خرگوش کا دماغ ریشہ میں مفید ہے بشرطیکہ بیماری میں بھون کر کھایا جائے۔ شربت اوسط خود دوس عصبی درد میں نافع ہے خاص کر جبکہ بہ حد افراط برودت ہو۔ (قسطا) جند بید ستر ریشہ میں مفید ہے اس کا شربت یا حریرہ استعمال کیا جاسکتا ہے، گو بخار ہو پھر بھی تمام عصبی امراض میں اسے استعمال کر سکتے ہیں۔ (جالینوس)

روغن دار چینی تنہا یا قردمانا (کراویہ کوہی) کے ساتھ ریشہ میں مفید ہے۔ بڑھے مرغ کا شور بہ جس کا تذکرہ باب القولنج میں آتا ہے قرطم اور ہسفانج کے ساتھ ریشہ میں بیحد مفید ہے۔ بندگو بھی کا کھانا ریشہ میں نافع ہے۔ دریا کے پانی میں نہانا اس کے لئے نیز تمام مزمن عصبی دردوں کے لئے مفید ہے۔ استرخاء عصبی میں دار شیشعان اپنی خاصیت کے اعتبار سے مفید ہے۔ روغن حنا عصبی درد میں نافع ہے۔ شربت حاشا عصبی درد میں جبکہ عصبی حرکات میں اضطراب پیدا ہو گیا ہو نہایت عمدہ ہے۔ سانپوں کا گوشت، باب حدۃ البصر کے بیان کے مطابق عصبی درد کے لئے نافع ہے۔ (مؤلف)

پانی کی جگہ اگر بارش کا پانی استعمال کیا جائے تو یہ عصبی درد میں عمدہ ہے۔ ریشہ میں پانی شراب کے مقابلہ میں بہتر ہے۔ ٹھنڈا پانی اعصاب کو قوت دیتا ہے۔ (ردفس) روغن سوسن اور روغن زرگس کے ذریعہ مالش اور تعریق عصبی درد اور عصبی استرخاء میں مفید ہے۔ ایرسا اختلاج کے لئے عمدہ دوا ہے۔ (ابن ماسویہ) عصارۃ قفلوریون عصبی استفراغ کے لئے اور روغن غار عصبی دردوں کے لئے عمدہ

شے ہے۔ (جالینوس)

بیخ غظمی شراب میں پکا کر استعمال کرنے سے ریشہ میں نفع ہوتا ہے۔ (دیسقوریڈوس)
ریشہ میں مریض کو نہار منہ جند بید ستر ۵.۳ گرام ہمراہ آب گرم دیں اور غذا میں
گوریوں کا اور چھوٹی چڑیوں کا گوشت کھائیں۔ فلفل ریشہ کے لئے عمدہ دوا ہے۔ (ابن ماسویہ)
ریشہ اور فالج میں حسب ذیل نسخہ مفید ہے :

قطور یون دقیق ۵ گرام، جند بید ستر ۲ گرام، عاقر قرحا ۲ گرام، کراویہ کوہی ۵.۳ گرام
مشروب کے طور پر عرق سداب ۵.۳ گرام کے ساتھ استعمال کریں۔
ریشہ کا خصوصی نسخہ :

صبر، جند بید ستر ہم وزن گولیاں بنالیں اور بقدر ضرورت مریض کو دیں۔
ریشہ کا خصوصی نسخہ :

روزانہ ایک ہفتہ قطور یون دقیق ۵ گرام ہمراہ آب گرم پلائیں۔

کمزوروں کو نیز ضعف جسم سے لاحق ہونے والے ریشہ میں خرگوش کا بھیجہ بھون یا پکا
کر کھائیں۔ (ابن ماسویہ)

کسی ظاہر سبب کے بغیر ریشہ پیدا ہو جائے تو ہم فصد کھولیں گے، اسہال لائیں گے،
ماؤف اعضاء کی سخت مالش کریں گے۔ اور مریض کو گندھک کے پانی میں داخل کریں گے۔
مریض طاقتور ہو گا تو خربق کے ذریعہ قے کرائیں گے اور گندھک کے گرم چشمہ میں اسے
مسلل رکھیں گے۔ حتیٰ کہ مرض میں تخفیف ہو جائے۔ ریشہ غلبہ برودت سے لاحق ہوا ہو تو
اس کا علاج گرم اشیاء سے کریں گے۔ (فیلز یوس)

اختلاج مستقل غلیظ ریاح سے پیدا ہوتا ہے، یہ ریاح مقام ماؤف کے نیچے حرکت کرتی
رہتی ہیں۔ اس کی علامت یہ ہے کہ ٹھنڈے اوقات اور سرد جسموں میں یہ لاحق ہوتا ہے اور
عاقر قرحا اور جند بید ستر جیسی دواؤں نیز نمک کے پانی وغیرہ کی حکمید سے رفع ہو جاتا ہے۔
ریشہ کبھی کثرت استفرغ سے پیدا ہوتا ہے۔ علامات میں ضعف اعصاب، کسلمندی، درد،
قلت اشتہا، بیخ، غذا میں تاخیر، جماع کے وقت بکثرت پسینہ، انزال میں تاخیر، ضعف حواس،
غصہ کے وقت بکثرت پسینہ اور ٹھنڈا پانی پینے کے وقت ضعف جیسی علامات ملتی ہیں، ایسے
حضرات ریشہ وغیرہ میں مبتلا ہونے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ (جالینوس)
فصد بالعموم ریشہ کے لئے مضر ہے کیونکہ عام طور پر اعصاب پر غلبہ برودت سے

پیدا ہوتا ہے۔ فصد بھی ان مریضوں کے لئے مفید ہوتی ہے جنہیں ریشہ، دائمی امتلاء یا کسی شے کے احتباس سے لاحق ہوتا ہے۔ تاہم اس کی افادیت کم ہی ہوا کرتی ہے۔

تھنڈے پانی کا حمام عصب کے لئے خراب ہے۔ بالخصوص ان حضرات کے حق میں جو نحیف الجسم ہوں۔ (بقراط)

جاوشیر عصب کے لئے بیحد مضر ہے۔ اس کے اندر وہ زخم پیدا کر دیتی ہے۔ (ابن سرائیون) سکتہ کے علاج میں نخاع کی جڑ پر خردل، ^{سکینچ} جند بید ستر اور فریون کا ضاد کریں اور ان میں سے مناسب ادویہ پلائیں۔ (ابن سرائیون)

سکتہ کے مریض کو اس وقت تک دفن کرنا مناسب نہیں ہے جب تک ۷۲ گھنٹے نہ گزر جائیں۔ کیونکہ کچھ مریض ایسے ہوتے ہیں جو اس مدت میں بیہوش ہوتے ہیں۔ پھر انہیں ہوش آجاتا ہے۔ (عبدوس)

ابتداءً اور بیماری کے بعد پیدا ہونے والا ریشہ، اعصابی درد، استرخاء۔ اعصاب کے لئے عمدہ اور خراب چیزیں اور اختلاج

جنگلی خرگوش کا بھجہ بھون کر کھالینا بیماری کے بعد پیدا ہونے والے ریشہ میں مفید ہے۔ شربت اسطوخودوس عصبی درد کے لئے عمدہ ہے۔ بالخصوص جبکہ درد حد سے بڑھی ہوئی برودت کے ہمراہ ہو۔ جند بید ستر کھانا یا جسم پر ملنا ریشہ کے لئے موافق ہے۔ (دیسقوریڈوس)

جالینوس کہتا ہے کہ جند بید ستر کھانا یا جسم پر ملنا ریشہ میں بیحد مفید ہے۔ اسے گوبخار ہو پھر بھی تمام اعصاب امراض میں استعمال کر سکتے ہیں۔ روغن سوسن ایضاً تنہا یا کر دیہ کو ہی کے ساتھ ملا کر استعمال کرنا ریشہ کے لئے عمدہ ہے۔ اس علاج کے ساتھ پرانے مرغ کا شوربہ، جس کا تذکرہ باب القولنج میں وارد ہے قرطم کے ساتھ ریشہ کے لئے موافق ہوگا، ہسفانج عمدہ ہے۔ بند گو بھی کا کھانا ریشہ میں مفید ہے۔ دریا کے پانی میں غسل کرنا ریشہ میں اور تمام مزمن اعصابی امراض میں نافع ہے۔ تخم باد آوردان بچوں کے حق میں مفید ہے جن کی عضلاتی حرکتوں میں فساد پیدا ہو گیا ہو۔ جند بید ستر تمام اعصابی دردوں کے لئے بیحد موافق ہے۔ (مؤلف)

دار شیشعان اپنی خاصیت سے اعصابی استرخاء کے لئے مفید ہے۔ روغن حنا عصبی درد کے لئے نافع ہے۔ شربت حاشاء عصب کے لئے اس وقت مفید ہے جب عصبی حرکتوں میں اضطراب پیدا ہو جائے۔ سانپوں کا گوشت جب اس طریقہ کے مطابق کھایا جائے جس کا بیان

باب حدة البصر میں آیا ہے تو اس سے درد اعصاب کی اصلاح ہو جائے گی۔ روغن عصفور درد اعصاب میں عمدہ ہے۔ دریا کا پانی بدن پر انڈیلا جائے تو عصبی درد رفع ہو جاتا ہے۔ اس پانی کے بجائے بارش کا پانی استعمال کیا جائے تو بہ درد اعصاب میں عمدہ ہے۔ (جالینوس)
شراب کے مقابلہ میں پانی کا استعمال رعشہ کے لئے بہتر ہے۔ ٹھنڈا پانی اعصاب کو قوت دیتا ہے۔ (روفس)

مسلسل حمام، روغن سوسن اور روغن زگس کا مردخ عصبی درد اور استرخاء کے لئے عمدہ ہے۔ (روفس)
طبخ چھال جفری (خوشہ کھجور) وجع المفاصل کے لئے عمدہ ہے۔ روغن زگس باغی درد اعصاب کے لئے عمدہ ہے۔

ایر سا اختلاج میں مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)
روغن سوسن سفید بلغم کے باعث اعصاب میں پیدا شدہ دردوں کے لئے مفید ہے۔ اسی طرح خود سوسن بھی۔ (جالینوس)

شل، بل اور فل کی خاصیت اعصابی دردوں میں مفید ہوتا ہے۔ (ابن ماسویہ)
عصارۃ قظوریون صغیر، کا مشروب خاص کر اعصابی درد کے لئے موافق ہے، کیونکہ اس سے درد میں افاقہ ہوتا ہے اور چپک جانے والے اخلاط کا اخراج ہو جاتا ہے۔ افاقہ اور اخراج اس طرح ہوتا ہے کہ کوئی تکلیف لاحق نہیں ہوتی۔ (جالینوس و دیسکوریدوس)
آب خاکستر چوب انجیر مکرر معشق، زیتون کے ساتھ لت کڑ کے استعمال کرنا درد عصب میں مفید ہے۔ روغن غار ان تمام اعصابی دردوں کے موافق ہے جو بردت سے لاحق ہوتے ہیں۔ بنج خطمی شراب میں پکا کر پینا رعشہ میں مفید ہے۔ (جالینوس)

بردت سے لاحق ہونے والے درد کے لئے یہ مفید ہے کہ روغن حب الغار یا، روغن زگس یا روغن سوسن، یا روغن زگس یا روغن سوسن کے ساتھ دھتورہ کی مالش کی جائے۔ درد اگر حرارت کی وجہ سے ہو تو روغن حنا اور زیت الانفاق استعمال کیا جائے۔ رعشہ میں ۳.۵ گرام جند بیدستر، نہار منہ گرم پانی کے ساتھ پلائیں۔ اور عرق عشق پیچاہ یا لباب قرطم میں چکادک اور گوریوں کی یخنی تیار کر کے کھلائیں۔ مریج اس حالت میں عمدہ ہے۔ عصبی درد کے لئے قظوریون دقیق ۵ گرام، جند بیدستر ۲ گرام، عاقر قرحا ۲ گرام، کراویہ کوہی ۳.۵ گرام کا مشروب، ۷ گرام عرق سداب کے ساتھ دیں۔ یہ فالج کو دور کر دیتا ہے۔

رعشہ میں صبر اور جند بید ستر کی گولیاں بنا کر استعمال کی جائیں۔ جند بید ستر کو حسب ضرورت کم و بیش رکھا جائے۔ ان شاء اللہ اس سے فائدہ ہوگا۔ (ابن ماسویہ)

سخت عصبی درد کے لئے روغن غار یا روغن سوسن کی مالش کریں۔ اور سانپوں کا گوشت کھلایا جائے۔ قفلوریون و قیق ۵ گرام ہمراہ آب گرم چند دنوں تک دیا جائے۔

رعشہ کے لئے نہار منہ ۵۔ ۳ گرام جند بید ستر دیا جائے۔ (عبدوس)

روغن غار اور روغن سوسن کی مالش عصبی درد کے لئے مفید ہے۔ سخت عصبی درد کے لئے سانپوں کے گوشت کھلائیں اور قفلوریون صغیر ۵ گرام ہمراہ آب گرم چند دنوں تک پلائیں۔ شدت درد سے بدن کے اندر ہونے والے رعشہ کے لئے خرگوش کا بھجہ بھون کر یا پکا کر کھلائیں۔ (اشٹمن)

رعشہ کا کوئی معروف سبب نہ ہو تو ہم مریض کی چند رگوں کی فصد کھولیں گے، مسلسل دوائیں دیں گے۔ مآذ اعضاء پر سخت مالش کریں گے۔ یا مریض کو حکم دیں گے کہ گندھک کے چشمے میں بھیگتا رہے مریض طاقتور ہوگا تو خربق کے ذریعہ قے کروائیں گے اور مسلسل اسے گندھک کے گرم چشمہ میں رکھیں گے تا آنکہ رعشہ میں افاقہ ہو جائے۔ رعشہ اگر غلبہ بردت کے باعث ہوگا تو مریض کا علاج گرم اشیاء سے کریں گے۔ (فیالغریوس)

رعشہ پیدا ہونے کی صورت یہ ہوتی ہے کہ عضو مآذ کی قوت محرکہ کا مرض پایہ تکمیل کو نہیں پہنچتا۔ جیسا کہ فالج میں عضو مآذ کی بیماری کمال تک ہوتی ہے۔ لہذا یہ ناتمام بیماری عضو مآذ کو اس کے مرکز کی جانب لے جاتی ہے مگر عضلات اسے اوپر اٹھا دیتے ہیں۔ اس طرح دو متضاد حرکتیں پیدا ہوتی ہیں۔ رعشہ، غم، گھبراہٹ، غصہ اور سوء مزاج بارد سے بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ سوء مزاج بارد کی مثال مشائخ یا ان حضرات کی ہے جو مسلسل ٹھنڈا پانی پیتے یا بکثرت شراب نوشی میں مبتلا رہتے ہیں یا ٹھنڈے پانی سے غسل کرتے ہیں۔ ٹھنڈا پانی تنہا عصب کے لئے نہایت خراب ہے۔ بالخصوص ان حضرات کے حق میں جو نحیف الجسم ہوں۔

اختلاج مستقل غلیظ ریاح سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ ریاح مقام مآذ کے نیچے حرکت کرتی ہیں۔ حرکت کرنے والی یہ شے کوئی رطوبت نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ رطوبت کا تیزی سے نہ انصاف ہو سکتا ہے، نہ استفراغ۔ یہ شے لطیف ریاح بھی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ لطافت کی صورت میں ریاح پھیل جائے گی۔ لہذا یہ غلیظ ریاح ہی ہو سکتی ہے۔

اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ اختلاج نہایت سرد اوقات اور بیحد سرد جسموں میں پیدا ہوتا ہے نیز ٹھنڈے پانی سے غسل کرنے اور پینے وغیرہ سے بھی پیدا ہوتا ہے۔ علاوہ

ازیں یہ عاقر قرحا اور جند بید ستر جیسی دواؤں سے اور نمک کے پانی وغیرہ کی عکمد سے رفع ہو جاتا ہے۔

اختلاج دواعضاء کے اندر نہیں پیدا ہوتا۔ یا تو ایسے عضو کے اندر پیدا ہوتا ہے جو نہایت نرم ہو جیسے بھیجہ یا ایسے عضو کے اندر جو نہایت سخت ہو جیسے ہڈی اور کمری۔ ان دونوں قسم میں اعضاء کے مابین جو اعضاء ہوتے ہیں اختلاج انہی کے اندر عارض ہوتا ہے۔ ریشہ استفراغ سے بھی پیدا ہوتا ہے۔

اختلاج گھبراہٹ سے زیادہ تر پیدا ہوتا ہے۔ ضعف اعصاب کی علامات حسب ذیل ہیں :

کسبندی، درد، ثقل جسم، قلت اشتہا، بچ غذا میں تاخیر، ہیجان شہوت پر بکثرت پسینہ آنا، مباشرت دیر تک کرنا، تکان حواس، غصہ ہونے پر پسینہ آجانا، پانی پینے کے بعد سخت ضعف اور استرخاء طاری ہونا، یہ ضعف اعصاب کی علامات ہیں۔ ان علامات کی موجودگی میں آدمی ریشہ کے لئے تیار رہتا ہے۔

فصد بالعموم ریشہ کے لئے مضر ہے۔ کیونکہ ریشہ عام طور پر اعصاب پر غلبہ برودت کے باعث پیدا ہوتا ہے۔ فصد سے کبھی کبھی ان حضرات کو نفع ہوتا ہے جو دائمی امتلاء کے مریض ہوتے ہیں۔ یا ان کے اعصاب کی جانب آنے والی شے محتبس ہو جاتی ہے تاہم یہ نفع کم ہی ہوتا ہے۔

بکثرت جماع سے ریشہ لاحق ہو جاتا ہے۔ اسی طرح بے پناہ استفراغ اور ان تمام اعراض سے بھی ریشہ پیدا ہو جاتا ہے جو قوت کو کمزور کر دیتے ہیں۔ (جالینوس)

اگر ریشہ موجود ہو تو مذکورہ بالا چیزوں سے اس میں اضافہ ہو گا۔ اور یہ چیزیں اگر مزمن ہو جائیں تو ان سے ریشہ پیدا ہو جائے گا۔ (مؤلف)

اختلاج ایسی بخاری غلیظ ریاح سے لاحق ہوتا ہے جو نکلنے کا راستہ نہیں پاتیں۔ اسی لئے یہ زیادہ تر ان اعضاء میں پیدا ہوتا ہے جو ٹھنڈے ہوتے ہیں۔ کیونکہ یہاں وہ تحلیل نہیں ہو پاتیں۔ چنانچہ اکٹھا ہو جاتی ہیں اور جس وقت نکلنا چاہتی ہیں اس وقت ایک چوٹ سی لگتی ہے۔ اوپر والا گوشت بھی رکاوٹ ثابت ہوتا ہے، چنانچہ ان دونوں کے تصادم سے ایک حرکت پیدا ہو جاتی ہے۔ (جالینوس)

اس سبب کی بنیاد پر علاج عکمد، مقام ماؤف کی تسخین کے ذریعہ ہو گا اور گرم پانی میں غسل کریں گے۔ سرد پانی عصب کے لئے بیحد خراب ہے۔ بالخصوص ان حضرات کے حق میں

جو نحیف اجسم ہوں۔ (مؤلف)

رعشہ شراب اور ٹھنڈا پانی بہ کثرت پینے سے اور خاص کر شکم سیر ہونے کی حالت اور کثرت مدہوشی میں جماع کرنے سے پیدا ہوتا ہے۔ جند بید ستر، حلیت اور روغن قسط اس کے لئے مفید ہے۔ (طبری)

خیار شمر اعصاب کے لئے بے حد مضر ہے۔ یہ اسے زخمی کر دیتی ہے۔

رعشہ ایسے سوء مزاج بارد سے پیدا ہوتا ہے جو اعصاب کو کمزور کر دیتا ہے۔ علاج اس کا یہ ہے کہ بیحد ٹھنڈے پانی سے مریض کو روکا جائے۔ اور وہ تمام علاج کئے جائیں جو فالج میں کئے جاتے ہیں خالص شراب پینے سے جو رعشہ پیدا ہوتا ہے اس کا علاج یہ ہے کہ سب سے پہلے شراب نوشی سے منع کر دیں۔ اس کے بعد سرکہ، روغن گل یا روغن اور روغن خلاف (بید سادہ) کے ذریعہ دماغ کو قوت پہنچائیں۔

اختلاج ایسی غلیظ ریاح سے پیدا ہوتا ہے جس کے ساتھ برودت ہوتی ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ اختلاج ٹھنڈے اوقات اور ٹھنڈے اجسام میں نیز تیرتے وقت اور ٹھنڈے پانی وغیرہ پینے پر لاحق ہوتا ہے۔ علاج وہی ہے جو رعشہ کا ہے۔ (ابن سرائیون)

دماغی سبب سے پیدا ہونے والے رعشہ میں مفید یہ ہے کہ مریض کو اسطو خود دوس ۳.۵ گرام ماء العسل کے ساتھ چند دنوں تک پلائیں۔ یہ عجیب الاثر ہے۔ (مسح)

اختلاج مسلسل ہو تو حمام، دلک اور روغن قسط جیسے لطیف روغنیات کے ذریعہ جسم کے اندر تھکھل پیدا کریں۔ اختلاج اگر دشوار اور سخت ہو تو مریض کو لو غا زیادہ دینے کے بعد روغن ارنڈ اور ماء الاصول پلائیں۔ (قسطا)

خدر برودت کے سبب لاحق ہوتا ہے جیسا کہ تم برفیلے مقام پر سفر کرنے والے کو سر کی آنکھوں سے دیکھ سکتے ہو۔ اسی طرح جب کوئی عضو ٹھنڈا ہو جاتا ہے تو اس پر خدر طاری ہو جاتا ہے۔ یہ عضو پہلے سن ہو جاتا ہے پھر حس و حرکت مفقود ہونے لگتی ہے۔ یہ صحت اور استرخاء کی درمیانی حالت کا نام ہے۔ (جالینوس)

خدر اسی عضو میں ہوتا ہے جو حساس ہوتا ہے کیونکہ خدر نام ہے حس و حرکت کے مفقود ہونے کا۔ خدر ان غلیظ غذاؤں سے پیدا ہوتا ہے جو عصب کے اندر غلیظ غذائیت پیدا کراتے ہیں۔ یہ غذائیت اعصاب کے اندر نفوذ کی طبعی رفتار کو روک دیتی ہے۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے، جیسے گدے پانی کے اندر شعاع داخل نہیں ہوتی۔ یہ شدید امتلاء سے پیدا ہوتا

ہے۔ کیونکہ شدید امتلاء سے اعصاب اس بات کے لئے مجبور ہو جاتے ہیں کہ ایک دوسرے سے الگ ہو کر طبعی مقدار سے زیادہ کثیف ہو جائیں۔ اس سے وہ باریک نالیاں مسدود ہو جاتی ہیں جن کے اندر روح دوڑتی ہے۔ جیسا کہ اس شخص کے اندر دیکھا جاسکتا ہے جو اپنے کسی عضو پر ٹیک لگا لیتا ہے۔ اسی طرح وہ حالت بھی ہوتی ہے جسے پیروں کا خدر کہتے ہیں۔ پیروں، ہاتھوں اور پنڈلیوں وغیرہ کو کسی بندھن سے باندھ دینے کے بعد یہ کیفیت رونما ہو جاتی ہے۔ نیز شدق^(۱) نامی حالت کے اندر بھی ایس ہوتا ہے۔ عضو کے سخت ٹھنڈے ہو جانے سے خدر عارض ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کیفیت میں عضو سکڑ جاتا ہے۔ اور وہاں کے اعصاب بے پردہ ہو جاتے ہیں، کبھی کبھی صرف امتلاء اعصاب سے خدر پیدا ہو جاتا ہے۔ پورے جسم کے امتلاء سے جو خدر عارض ہوتا ہے اسے پورے جسم کی امتلائی علامات سے معلوم کیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح امتلاء اعصاب سے لاحق ہونے والے خدر کی پہچان یہ ہے کہ اعصاب فی الاصل کمزور ہو گئے ہوں، مریض نے کثرت سے ٹھنڈا پانی پی لیا ہو، سویا ہو، جماع کیا ہو اور کھانے کے بعد حمام کیا ہو۔ ان باتوں سے اعصاب کے اندر فضلے جمع ہو جاتے ہیں۔ یہ حقیقت اس وقت پایہ ثبوت کو پہنچ جائیگی جب استفراغ، قلت غذا اور جودت ہضم کے باوجود خدر موجود رہے۔ اس سے معلوم ہوگا کہ فضلہ دراصل اعصاب کے اندر ہے۔ اور فی نفسہ اعصاب کے اندر امتلاء موجود ہے۔ برودت سے لاحق ہونے والا خدر ظاہری اسباب مثلاً برف وغیرہ سے معلوم کیا جاسکتا ہے۔ اس جگہ عضو فی نفسہ سکڑا ہوا ایک دوسرے میں مدغم اور بقیہ سارے جسم کے مقابلہ میں ٹھنڈا محسوس ہوگا۔

ضعف اعصاب اور امتلاء اعصاب سے پیدا شدہ خدر کی علامت یہ بھی ہے کہ خدر مسلسل اور مزمن ہوگا۔ خدر کا علاج مسهل ادویہ سے کیا جاسکتا ہے۔ اس سے اعصاب صاف ہو جائیں گے اور اوپر کا گوشت اور عضلات امتلائی کیفیت میں باقی رہیں گے۔ مسهل دوا اعضاء کے اندر تھنٹ پیدا کرتی ہے۔ چنانچہ یہاں سے اس کا اثر اعصاب تک پہنچے گا۔ اعصاب اس سے غذا حاصل کریں گے۔ بائیں ہمہ مسهل کا کوئی بڑا اثر ظاہر نہ ہوگا۔

علامت اس کی یہ ہے کہ اوپر کے لحمی اور عضلاتی امتلاء کے باوجود خدر موجود رہے گا۔ اس صورت حال میں ضرورت ہوگی کہ گوشت کو دبلا کیا جائے اور پورے جسم کی امتلائی کیفیت قصہ اور قلت غذا کے ذریعہ دور کی جائے۔ پھر ان دواؤں کا قصد کیا جائے جو اعصاب

(۱) شدق بانجوں کی فراخی کو کہتے ہیں۔ غالباً یہ لفظ شدق ہے جس کے معنی مسمی حرارت کے ہیں (مترجم)

سے مادوں کی جذب کر لیتی ہیں۔

خدر کی دوائیں دو قسم کی ہیں، ایک استفرغ کے ذریعہ اعصاب کا تنقیہ کرتی ہے، اور دوسری ان کے اندر ٹخنت پیدا کرتی ہے۔ سب سے زیادہ طاقتور منقی دوا حب قوقایا، حب مثن، شیطرج اور حب المصطحیون^(۱) ہے۔ منقی اور مثن ادویہ کا مرکب بھی بنتا ہے، جیسے حب مثن اور کبیر ایار جات۔ مجھے کچھ حضرات ایسے نظر آئے جنہیں خدر میں جو تک لگا لینے سے نفع ہوا۔ مگر ایسی صورت میں جسم کا ممتی رہنا مناسب نہیں ہے، بلکہ شدت سے اس کا استفرغ کر لیا گیا ہو۔ مغلف ادویہ سے پرہیز کرنا چاہیے۔ ایک سے زیادہ ایسے لوگوں کی مثالیں ملتی ہیں جن کا خدر ضادات سے دور ہو گیا۔ ضادات کا استعمال پورے جسم کے تنقیہ کے بعد ہی مناسب ہے۔ ایک عورت کی جس موقوف ہو چکی تھی۔ میں نے ایک ضاد استعمال کیا۔ جس سے اس کی جس واپس آگئی۔ اور وہ صحت یاب ہو گئی۔

نسخہ حسب ذیل ہے :

عاقرقرا ۵.۳ گرام، حب الفار ۵.۳ گرام، مویز ۵.۳ گرام، فریون ۵.۳ گرام، مرزبخوش ۵.۳ گرام، سہاگہ ۵.۳ گرام، خردل ۵.۳ گرام، فلفل ۵.۳ گرام، جندبیدستر ۵.۳ گرام تمام دواؤں کو روغن تقاء الجمار میں گوندھ کر مقام ماؤف پر ضاد کریں۔
خدر کی بعض دوائیں حسب ذیل ہیں :

اشق، سکینج، بارزد، غار، روغن غار، سوسن، قطران، جاؤشیر، روغن بلساں، شحم قند، شحم حمار وحشی، میعہ رہبان، ققط، روغن ققط، کسی بھی درد کو قیر و طی موم سرخ اور پرانے روغن زیتون میں ملا کر استعمال کریں۔ اس سے غلظت تحلیل ہو کر رفع ہو جاتی ہے۔
خدر میں ایارج روغن مفید ہے۔ اس کے استعمال کے بعد روغن فریون جس میں روغن ارند اور موم شامل کر لی گئی ہو، کے ذریعہ تمریح کریں۔ مسلسل ریاضت کرنے اور بکثرت حمام کرنے کا حکم دیں۔ (قسطا)۔

(۱) متوی معدہ، مٹکی طعام، معدہ بکند، اور محال کے لئے باغ، حواس اور امعاء کا تنقیہ کرتی ہے۔ پورے جسم سے فضلات یعنی مرء صفراء، مرء سوداء، اور بلغم کا اخراج کرتی ہے۔ اجزاء حسب ذیل ہے۔

ہلیہ کالی ۶ حصہ، نمک ہندی ۳ حصہ، اسٹین رومی ۳ حصہ، غاریقون ہش ۳ حصہ (قرم) سکوینا الرزق ۳ حصہ، اسارون ۲ حصہ، انیسون ۲ حصہ، حتم کرفس ۲ حصہ، لہاب تربہ سفید ۱ حصہ، اقیون قرطبی سرخ منقی ہارو ۵ حصہ، ایارج فیترے ۱ حصہ، قرطفل ۱ حصہ، چھان لینے کے بعد ان دواؤں کو باہم ملا لیا جائے پھر کوٹ جس کر ان کے اوپر تھوڑا تھوڑا پانی ڈالا جائے۔ پانی کے اندر چودہ حصہ فانیہ سنجرى وال کر دو شالی (۱) قوام بنائیں۔ بعد ازاں بقدر قفل کو لیاں پتلی جائیں۔ مقدار ذرا کم اگر کم۔ مشروب کے طور پر۔
کاڑھے عرق انگور یا شیر و خرما جیسا قوام (مترجم)

دوسرا باب

سدر و دوار

مریضان حیران ہوتے ہیں، آنکھوں میں تاریکی چھا جاتی ہے۔ انھیں اسی طرح کا چکر محسوس ہوتا ہے۔ جیسے تندرست انسان کئی بار چکر کھا گیا ہو۔ معمولی اسباب سے یہ چکر لاحق ہو جاتا ہے حتیٰ کہ کبھی کبھی یہ مریض گر پڑتے ہیں۔ زیادہ چربیوں کو اور تیز رواں پانی کو دیکھنے سے یہ کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ نیز دھوپ یا کسی بھی چیز سے سروں کے اندر گرمی پیدا ہو جائے تو یہ حالت ہو جاتی ہے۔

اسی نکتہ سے اطباء نے یہ قیاس آرائی کی ہے کہ سر میں ایک بار دخلط موجود ہوتی ہے جو سر گرمی کے بعد بخارات میں تحلیل ہو جاتی ہے۔ جس مریض کی یہ حالت ہو اس کی دونوں شریانوں کے فصد اور باندھنے سے صحت نہ ہوگی کیونکہ بیماری بنیادی طور پر سر کے اندر ہوتی ہے۔ علاج اس کا سر کا ستقیہ ہے۔ (مؤلف)

سدر تیز ریاحی بخارات سے پیدا ہوتا ہے۔ جو دماغ تک پہنچ کر ان شریانوں کے اندر داخل ہوتے ہیں۔ یا پھر خود دماغ کے اندر سوء مزاج ہو جاتا ہے جس سے یہ ریاح بننے لگتی ہے۔ سدر اس لئے پیدا ہوتا ہے کہ تیز بخاری ریاح سر تک پہنچ کر بیرونی یا اندرونی شریانوں میں داخل ہو جاتی ہیں یا اس لئے لاحق ہوتا ہے کہ خود سر کے اندر سوء مزاج مختلف فیہ کی وجہ سے یہ ریاح پیدا ہو جاتی ہے۔ یا پھر اس کی پیداوار اُنش کی وجہ سے ہے کہ معدہ سے اخراجات اوپر کی

جانب اٹھنے لگتے ہیں۔ (جالینوس)

صدر کے بارے میں جالینوس نے یہ نہیں لکھا ہے کہ وہ بالکل یہ بارد خلط لاحق ہوتا ہے۔ اس کے اسی بات کا ذکر کیا ہے جو ہم لکھ چکے ہیں، لہذا غور کرنا چاہئے کہ اطباء نے یہ بات کہاں سے کہی ہے۔ (مؤلف)

کچھ لوگوں کے کان کے پیچھے کی دونوں شریانیں کاٹ دی گئیں تو اس سے انھیں فائدہ ہو گیا۔ مگر اس علاج سے کبھی مریض صحت یاب نہیں ہوتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان شریانوں کے علاوہ بکثرت دوسری شریانیں بھی دماغ تک آتی ہیں۔ صدر کی بیماری خود دماغ سے اور فم معدہ سے بھی پیدا ہوتی ہے۔ (جالینوس)

سر کی کسی مخصوص بیماری سے صدر لاحق ہوا ہو تو صدر و دوار سے پہلے کانوں کے اندر بھنبھناہٹ، درد سر اور ثقل حواس موجود ہوگا، اور بیماری فم معدہ سے پیدا ہوئی ہو تو پہلے خفقان اور ابکائیاں آئی ہوں گی۔ (ارخبائلس)

مذکورہ مقالہ سے اس کتاب کے جامع کلمات کی تائید ہوتی ہے۔ (مؤلف)

جب صدر اور دوار کا سبب خصوصیت سے سر کے اندر ہو تو مریض کے کان ہمیشہ ثقل رہیں گے۔ آنکھیں تاریک ہوں گی۔ اور صدر و دوار کی کیفیت مسلسل طاری رہے گی۔ مگر جو صدر سر کی جانب مادہ کے چڑھنے سے پیدا ہوتا ہے اس کے اندر وقفہ ہوگا۔ دماغ تک مادہ گا ہے ان عروق کے ذریعہ چڑھتا ہے جو کان کے پیچھے ہوتی ہیں۔ علامت اس کی یہ ہے کہ ان عروق کے اندر تناؤ ہوگا۔ ایسی صورت میں ان رگوں کو کاٹ دیا جائے۔ کبھی مادہ سبات کی دونوں شریانوں کے ذریعہ چڑھتا ہے اس کی علامت یہ ہے کہ گردن میں تناؤ ہوگا۔ کبھی مادہ معدہ سے چڑھ رہا ہوگا۔ اس کی علامت یہ ہے کہ تھنہ ہو جانے کے بعد مرض مشکل ہو جائے گا۔ نیز اس کیفیت سے پہلے مریض کو متلی اور خفقان کی شکایت ہوگی۔ (ارخبائلس)

صرع کے اندر اس مثال کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔ (مؤلف)

صدر زیادہ تر خون اور صفراء سے پیدا ہوتا ہے۔ اگر بلغم کی وجہ سے لاحق ہو تو پیدا ہونے والا صدر، صرع کے مشابہ ہوگا۔ (ہیودی)

دوار کا مرض معدہ سے ہوتا ہے یا سر سے۔ سر کی وجہ سے جو دوار پیدا ہوتا ہے اس میں سر کی جانب خون چڑھ جاتا ہے۔ یاد دھوپ میں گرم ہو جانے سے اس کے اندر ریاہ پیدا ہو جاتی ہے۔ معدہ سے جو دوار لاحق ہوتا ہے اس سے بیشتر درد معدہ اور متلی وغیرہ موجود

ہوتی ہے۔ شریانوں کے اندر خون چڑھنے سے جو دوار ہوتا ہے اس میں شریانوں کے اندر تمد پیدا ہو جاتا ہے۔ اس وقت انھیں کاٹ دینے سے نفع ہوتا ہے۔ کبھی کبھی ثبات کی دونوں شریانوں میں خون چڑھ جاتا ہے ایسی صورت میں باسلیق کی قطع و برید سے فائدہ ہوتا ہے۔ خود سر کی وجہ سے لاحق ہونے والے دوار میں مریض کو طبع ہلبلہ و غار یقون دیں۔ (یہودی)

سر پر مقوی مبرد ضادات رکھے جائیں۔ بیماری کے ساتھ چہرہ سرخ ہو اور جسم ممتلی، تو صافن کی فصد کھولیں اور پنڈلیوں پر پچھنے لگائیں۔ اس کے بعد گدی پر پچھنے لگائیں۔ کافور کا سو گھٹنا، اور ٹھنڈے ضادات اور نطول مفید ہیں۔ (مؤلف)

جس مادہ سے سدر پیدا ہوتا ہے وہ وہی ہے جس سے لیٹر نفس لاحق ہوتا ہے۔ کبھی کبھی کسی ہڈی کو ٹوٹنے وغیرہ سے بطون دماغی پر جو دباؤ پڑتا ہے اس سے بھی سدر ہو جاتا ہے۔ دماغ پر کیموس بار دکا جب تسلط ہو جاتا ہے تو اس سے سدر کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی لئے اس طرح کے مریض چکر کرنے والی کسی معمولی چیز سے بھی (چکر اکر) گر پڑتے ہیں۔ نیز دھوپ یا کسبل کی گرمی سے گرم ہو جانے کے بعد بھی یہ کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ کبھی سر کو چوٹ پیونچنے سے بھی سدر ہو جاتا ہے۔ اس کا سبب یا تو مشترک ہوتا ہے یا منفرد۔ اگر بیلادی کا تعلق خصوصیت کے ساتھ سر سے ہو تو بیشتر سخت درد، کانوں میں بھنبھناہٹ، سماعت میں ثقل اور قوت شامہ میں ضعف ہوگا۔ کبھی اس کے ساتھ ذائقہ میں بھی ضعف ہوتا ہے۔ معدہ کے سبب عارض ہونے والے سدر میں پہلو بہ پہلو دست آئیں گے اور ممتلی ہوگی۔ بیماری کے دورہ پر علاج انگلیوں سے دبا کر اور اطراف کی مالش کے ذریعہ کریں گے۔ نیز مسکن شوم سے۔ آرام کے وقت سب سے پہلے فصد کھولیں پھر ایارج کے ذریعہ مسهل کریں۔ اس کے بعد تخم حظل اور قظور یون کے تیز حقن استعمال کریں۔ بعد ازاں سر پر اور نقرہ (گردن کے پچھلے حصے کا گڈھا) میں چھنے لگائیں۔ اس کے بعد غرغره اور عطوس استعمال کریں۔ جو مریض سردوں میں حرارت اور کانوں میں بھنبھناہٹ محسوس کرتے ہیں، ان کے کان کے پیچھے دونوں شریانوں کی فصد کھولیں۔ فصد کا طریقہ وہ ہوگا جس کا تذکرہ ہم باب العمل بالحدید میں کریں گے۔ اس طرح کی کیفیت دراصل تیز بخارات کے باعث رونما ہوتی ہے جو اوپر اٹھ کر شریانوں کے اندر داخل ہو جاتے ہیں۔ (بولس)

سدر کی سب سے مفید دوا وہ گولی ہے جس کا ذکر باب الشقیقہ میں مذکور ہے۔ (اسکندر)

دوار کا علاج :

گدی کی دونوں بڑی رگوں کو کاٹ کر اس حد تک انھیں داغ دیں کہ داغ کا اثر ہڈی تک پہنچ جائے۔ شدت دوار سے جو مریض گر پڑے اسے ابکیاں لائیں پھر تیز حقن دیں۔ عطوس استعمال کریں۔ فصد کھولیں اور سر پر بار و معتدل ضماد رکھیں۔ (شمعون)

بیماری کے دورہ پر مریضان سدر کو دلک اور شوم کے ذریعہ اتنی حرکت دیں کہ بیدار ہو جائیں۔ آرام کے وقت پہلے فصد کھولیں پھر ایارج پلائیں۔ پھر طبع حظل اور قظوریوں جیسے تیز حقن دیں۔ پھر سر پر شکاف لگائیں۔ اور فقرہ پر پھنک لگائیں۔ بہ کثرت بلغم خارج ہونے والی دواؤں سے غرغره کرائیں اور عطوس دیں۔ (اریبا سیس)

سدر شدید جس میں مریض گر پڑتا ہے اور صرع کے درمیان فرق یہ ہے کہ مریض سدر میں گرنے پر نہ بیچ و تاب کھاتا ہے نہ تشنج، نہ جھاگ، نہ ہی ان چیزوں کا وہ ذخیرہ رکھتا ہے۔ (مؤلف)

غلیظ بخار جب بہ کثرت سر کی جانب چڑھتا ہے اور تنفس اور بخار کا تحلیل ناممکن ہو جاتا ہے تو سدر پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ بخار یا تو سر کے اندر پیدا ہوتا ہے جبکہ اس کا مزاج مرطوب اور تولید بخار کے قابل ہوتا ہے۔ یا پھر معدہ سے بعض دوسرے اعضاء سے اٹھتا ہے، مثلاً، پنڈلی، ران، گردہ وغیرہ سر سے پیدا ہونے والے سدر کی علامت یہ ہے کہ مریض کا سر دھوپ، آگ اور کھبل وغیرہ سے گرم ہو گیا ہوتا ہے۔

معدہ سے پیدا ہونے والا سدر خاص کر سر کے اگلے حصے میں لاحق ہوتا ہے، اس کے ساتھ ابکائی اور متلی ہوتی ہے۔ کھانے پر سدر میں اضافہ اور شدت پیدا ہو جاتی ہے اور بکثرت تھوک خارج ہوتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

خلو معدہ کی حالت میں بھی کبھی سدر لاحق ہوتا ہے، قابض اشیاء کے استعمال سے تسکین حاصل ہوگی۔ (مؤلف)

جو بخار کسی بھی عضو سے اٹھے اس میں ریٹنے کی ایک کیفیت محسوس ہوگی جو مذکورہ عضو سے اٹھ کر سر تک پہنچے گی۔ اس کے بعد مریض پر سدر کی کیفیت طاری ہو جائیگی۔ یہ بخار تمام ہی اخلاط سے بنتا ہے۔ لہذا ظاہری علامات اور مقدم الذکر تدبیر سے پتہ کریں کہ کون سی خلط غالب ہے۔ اگر دموی علامات ملتی ہوں تو فصد کھولیں۔ اور صفراوی علامات ہوں تو مسهل دیں۔ (ابن ماسویہ)

دوار مشترک سبب سے بھی ہوتا ہے اور منفرد سبب سے بھی۔ مشترک سبب سے پیدا ہونے والا دوار، سوء ہضم، درد معدہ، قراقر شکم، اور متلی کے ساتھ ہوگا۔ اس میں سکون بھی ہوگا اور ہیجان بھی۔ مگر جو دوار منفرد سبب کے باعث سر سے پیدا ہو وہ مسلسل ہوگا۔ اور ساتھ میں کانوں کے اندر بھنبھناہٹ، ثقل راس اور ظلمت بصر بھی ہوگی اور حالت مدہوشی سے قریب تر ہوگی۔

دوار کبھی سر کے اندر بہ کثرت بلغموں کی موجودگی سے بھی پیدا ہوتا ہے، ایسے مریضوں کو بلغم کا مسلسل دیں۔ اس کے بعد لطافت پیدا کرنے والی تدبیر اختیار کریں۔ مسخن ادویہ استعمال کریں اور سر کا پیچہ کریں۔ سبب اگر ریا ح غلیظہ ہوں تو بابونہ، ناخونہ، برنجاسف، صمتر، مرزنجوش، شیخ، برگ غار کے طبع کا بھپارہ دیں۔ اور سبب کیموس حار ہو تو طبع ہلیلہ سے اس کا اخراج کریں اگر فصد کی ضرورت ہو تو سر کے انفرادی سبب میں قیال کی اور مشترک سبب میں اکحل کی فصد کھولیں۔ اس کے بعد مبرداشیاء پلائیں اور سر پر انہی اشیاء کا ضماد رکھیں۔ بیماری طویل ہو جائے تو سمجھیں کہ مرض بار د ہے۔ لہذا کبیر ایار جات کا استعمال لازمی ہے۔ خیساندہ صبر، مؤثر اور عمدہ دوا ہے۔ دونوں کانوں کے پیچھے کی دونوں شریانوں میں ریا ح اٹھ کر آرہی ہو تو اس کی علامت یہ ہے کہ یہاں سخت تناؤ ہوگا اور دونوں شریانیں دوسری رگوں میں لپٹی ہوں گی۔ ان دونوں کو باندھ دینے سے درد میں سکون ہو جائے گا۔ اسی طرح تقابض ادویہ کا طلاء کرنے سے بھی سکون ہوگا۔ دونوں شریانوں کو کاٹ دینے سے قطعی سکون ہو جائیگا۔ اگر اس تدبیر سے فائدہ نہ ہو تو یہ سمجھیں کہ بخار اندر کو داخل ہو رہا ہے لہذا مسلسل مسلسل دینا اس کا علاج ہے۔ (ابن سرائیون)

سدر یہ ہے کہ انسان جو کچھ دیکھے اسے اپنے ارد گرد گھومتا ہوا محسوس کرے۔ ایسی حالت میں حس بصر اچانک مفقود ہو جاتی ہے۔ حتیٰ کہ مریض بے ہوش سا ہو جاتا ہے، جو چیزیں دیکھتا ہے وہ سب تاریک نظر آتی ہیں۔ قے کرانا مفید ہے۔ (جالینوس)

جالینوس سدر اور دوار میں فرق نہیں کرتا تھا۔ دوار یہ ہے کہ مریض ماحول کو گھومتا ہوا دیکھے اور سدر کی کیفیت دوار کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ جبکہ دوار میں شدت آ جاتی ہے اور مریض گر جانے کے قریب ہو جاتا ہے۔ حاصل یہ کہ دوار کا سبب جسم کے حال، اس کی تدبیر اور بیماری کے لمبے عرصے سے معلوم کرنا چاہئے۔ کیونکہ کبھی یہ خلط بار د اور خلط حار سے بھی پیدا ہوتا ہے۔ اسی کے مطابق علاج ہونا چاہئے۔ (مؤلف)

سدر یہ ہے کہ انسان تمام مریات کو اس انداز میں دیکھے جیسے اس کے اوپر ظلمت یا کھر چھا گیا ہو۔ یہ ایک روی خلط سے پیدا ہوتا ہے۔ جو نم معدہ کو کاٹتی ہے۔ (جالینوس)

بشیدک (۱)

یہ مرض جسم میں خاص کر جسم کے بالائی حصوں میں تکان کی حالت پیدا ہو جانے سے لاحق ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ رگوں میں تناؤ پیدا ہو جاتا ہے۔ آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں۔ جمائیاں اور انگڑائیاں کثرت سے آنے لگتی ہیں۔ اپنے تجربہ کے مطابق سر پر بہ کثرت ٹھنڈا پانی انڈیلنے، برف کا پانی پینے اور نیند سے افاقہ ہوتا ہے۔ یہ حالت زیادہ بڑھ جائے تو فصد قیال اور مسلسل صفراء کی ضرورت ہوتی ہے۔ (مؤلف)

وجہ بشیدک کے لئے عمدہ دوا ہے۔ (خوز)

میرے ایک دوست نے اس دوا کا تجربہ کیا ہے۔ اس سے اسے فائدہ ہوا، وہ اسے چباتا تھا۔ غالباً یہ اپنی خاصیت سے مفید ہے۔ دھنیا اور شکر کو پھانکنا نیز ہاتھوں کو سبات کی دونوں شریانوں پر ایک گھنٹہ باندھے رکھنا نفع ہے۔ ان دونوں شریانوں پر باندھنے کے وقت ہوشیار رہیں کہ مریض پر سکتہ جیسی حالت طاری نہ ہو۔ جنگلی پیاز کا سرکہ، سودا سے پیدا شدہ سدر کا مصلح ہے۔ نیز اس کی شراب بھی اس کے لئے عمدہ ہے۔ جب بلساں سدر میں مفید ہے۔ (مؤلف)

سدر کی بیماری میں پانی کا پینا شراب سے بہتر ہے۔ نسخ فاشرا (۷ گرام) کا مشروب روزانہ استعمال کرنے سے سدر میں بچہ افاقہ ہوتا ہے۔ دھتور کی دھونی لینا سدر میں مفید ہے۔ (روفس)

جب بلساں ۱۰ گرام، خیساندہ صبر، خیساندہ لیارج، یا خیساندہ حمص، (چنا) جو عرق انستین ۱۰ گرام میں تیار کر لیا گیا ہو کے ساتھ پینا سدر میں مفید ہے۔ بلغم اور صفراء سے پیدا ہونے والے سدر

(۱) حقیقات سے اس لفظ کی حقیقت معلوم نہ ہو سکی مگر اس عنوان کے تحت جو بیماری بیان کی گئی ہے مثلاً تکان، تمد،

آنکھوں کا سرخ ہو جانا، جمائی، انگڑائی اور جو علاج پیش کیا گیا مثلاً کشیز اور شکر اور ٹھنڈے پانی کا استعمال اس سے یہ مرض لوی معلوم ہوتا ہے۔ اس کے لئے دیکھو التانوں ۵/۶ جس میں حسب ذیل بیان ملتا ہے۔ (فصل فی اللوی) عضلات اور عروق کے اندر مسلسل احتیاء سے جسم کے اندر ایحاء (تکان) جیسی ایک حالت درپیش ہوتی ہے عروق کے اندر تناؤ پیدا ہو جاتا ہے۔ بکثرت ریاہ اور بخار کی وجہ سے جمائیاں اور انگڑائیاں زیادہ آتی ہیں۔ اس کے ساتھ چہرہ اور آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں مریض کے اندر پیچ و تاب اور تھکائی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ کیفیت زیادہ ہونے لگے تو اس کا مطلب ہے کہ احتیاء موجود ہے لہذا دھوی اور صفراوی اسفراخ کرنا اور ٹھنڈے پانی کا استعمال لازم ہے۔ اس علاج سے گاہ فوری افاقہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح شکر کے ساتھ کشیز کا استعمال بھی ضروری ہے۔

میں حب ہلساں، خیساندہ صبر و استمکن کے ساتھ استعمال کرنا مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

سدر بلغم اور سوداء سے پیدا ہوتا ہے۔ مریض سر میں بوجھ محسوس کرتا ہے، نگاہوں کو روشنی سے دور رکھتا ہے۔ سخت آواز سننے کی تاب نہیں رکھتا۔ اپنے رد و اشیاء کو گھومتی ہوئی دیکھتا ہے۔ کھڑے ہونے کی حالت میں انگڑائی لیتا ہے تو گر پڑتا ہے۔ مریض کی فصد کھولی جائے، حقنہ دیا جائے۔ لطافت پیدا کرنے والی ادویہ سونگھائی جائیں، سرکہ اور روغن گل کے ذریعہ سر کو طاقت دی جائے۔ غذا لطیف دی جائے۔ پیدل زیادہ چلایا جائے، سر پر گرم پانی کا تڑیا کیا جائے۔ اس سے صحت یاب ہوگا۔ گردن کے پچھلے گڈھے پر پھینچنے لگایا جائے۔ شریان پس گوش کا ٹیڈی جائے۔ جند بید ستر، سداب، مرزنجوش اور تمام سونگھائے جائیں۔ عاریقون، تخم حنظل، ایارج، نمک ہندی اور اسطوخودوس کا مسهل دیا جائے۔ (ہراوس حکیم)

سدر و دوار کبھی کبھی شریانوں کے مزاج کی جانب سے ہوتے ہیں۔ ایسی حالت میں شریانوں کی فصد کھول دیں۔ یعنی ان شریانوں کی جو پس گوش ہوتی ہیں۔ فصد پیر کی جانب سے کرو۔ (جالینوس) سدر کے مریض کا حال وہی ہوتا ہے جو زیادہ چکر لگانے کے بعد گرم ہو جانے والے شخص کا ہوتا ہے۔ دھوپ سے اور سخت چیخ سے بھی سدر لاحق ہو جاتا ہے۔ قیال کی قطع و برید، مسهل، شراب اور ان تمام اشیاء سے پرہیز کرنا جو تبخیر پیدا کرتی ہیں مفید ہے۔ (جور جس)

سدر بہ کثرت اخراجات جو دماغ کے اندر بھر جاتے ہیں سے پیدا ہوتا ہے۔ اخراجات دماغ کے اندر بنتے ہیں یا معدہ سے یا بعض اعضاء سے چڑھ کر دماغ کے اندر داخل ہوتے ہیں۔ اخراجات جو کسی بھی عضو سے اٹھ رہے ہوں اسے اس طرح معلوم کرو کہ مریض اسے متعلقہ عضو سے اوپر اٹھتا ہو اسب سے پہلے محسوس کریگا اور اسے اپنے جسم کی حالت کا اندازہ ہوگا۔ تشخیص کے بعد خلط غالب کا اخراج کرو۔ (ابن ماسویہ)

حرارت کے ساتھ سدر موجود ہو تو سرکہ شراب اور روغن گل سے علاج کریں۔ کان کی دونوں شریانوں اور قیال کی فصد کھولیں۔ قحطہ کے کنارے پر پھینچنے لگائیں۔ ناک کے اندر کانور پھونکیں اور برودت کے ساتھ بیماری ہو تو فو قایا (کراویہ کوہی) کا مسهل دیں اور جاذب بلغم سحوط استعمال کریں۔ (طیب نامعلوم)

تیسرا باب

مالیخو لیا، سوداوی غذائیں
اس کے مخالف غذائیں
مالیخو لیا کے مستعد اور برعکس حضرات

سوداوی دسوسہ کی پیدائش بلغم سے قطعاً نہیں ہوتی۔ یہ خلط اسود (سیاہ) سے پیدا ہوتا ہے۔ اس خراب مرہ سوداء سے نہیں جو اختراق صفراء کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے۔ اس خلط سے تو خراب اختلاط (عقل) پیدا ہوتا ہے جسکی موجودگی میں مریض لوگوں پر حملہ آور ہوتا ہے اور اس میں حد درجہ کی حدت پیدا ہو جاتی ہے سوداوی دسوسہ اس لئے پیدا ہوتا ہے کہ خود دماغی عروق کا خون سوداویت کی جانب منتقل ہو جاتا ہے۔ بقیہ جسم کا خون ایسا نہیں ہوتا۔ یا پھر بقیہ جسم کا خون بھی اسی نوعیت کا ہو جاتا ہے۔ دماغی رگوں کا خون سوداویت کی جانب اس لئے مائل ہوتا ہے کہ خود دماغ کے اندر اس کی پیدائش اور پیدائش بھی بہ کثرت حرارت کے ساتھ ہو رہی ہوتی ہے۔ اس حرارت سے خون جل رہا ہوتا ہے یا اس کا میلان سوداویت کی جانب اس لئے ہوتا ہے کہ تمام جسم کا خون دماغ کے اندر آکر مجتمع ہو جاتا ہے۔ پورے جسم کا خون سوداوی ہے تو علاج کی ابتداء فصد سے کریں۔ لیکن فقط سر کا خون سوداوی ہے تو فصد کی ضرورت نہیں ہوتی۔ البتہ کسی اور وجہ سے فصد کی ضرورت ہو تو الگ بات ہے۔ سوداوی

خون آیا تمام جسم کے اندر ہے یا صرف سر میں ہے اس کا اندازہ جسم کی حالت سے کریں۔ سفید اور فرہ جسم کے اندر خون کم بنتا ہے۔ نحیف، لاغر، سخت کھال، پستہ قد اور کشادہ رگوں والے جسم کے اندر خون بنتا ہے۔ بیکہ سرخ جسم پر کبھی سوداوی مزاج طاری ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد گہرے سرخ اور زرد جسموں کا درجہ ہے۔ بالخصوص جبکہ وہ بیکہ تھکے ہوتے ہیں، اہتمام کے ساتھ رہتے ہیں اور لطیف تدبیریں اختیار کرتے ہیں۔

اچھی طرح غور کر کے دیکھیں کہ سوداوی خون کا استفراغ رک گیا ہے یا اور کسی طرح کے خون میں رکاوٹ پیدا ہو گئی ہے۔ جس کے استفراغ کا مریض عادی رہا ہو۔ مثلاً بواسیر، حیض، دست یا قے کے ذریعہ خارج ہونے والا خون۔ نیز یہ بھی دیکھیں کہ مریض کہیں بکری، گائے، خاص کر بیل اور بکرے، اور گدھے، اونٹ، خرگوش، لومری، جنگلی سور، سپی یا کسی بھی جانور کے گرم سالہ ملے ہوئے گوشت جیسے مولد سوداء غذاؤں کا عادی تو نہیں رہا ہے؟

بند گو بھی کثرت سے سوداء پیدا کرتی ہے۔ اسی طرح نمک کے اندر پڑے ہوئے پودوں کی شاخیں تنہا یا ہمراہ سرکہ استعمال کرنے سے بھی سوداء پیدا ہوتا ہے۔ (جالینوس) اس کی مثال اچار کی ہے۔ (مؤلف)

مسور کی دال حد درجہ سوداء پیدا کرتی ہے۔ روٹی جو بھوسی چھانے بغیر پکائی گئی ہو، اس کا اور خراب دالوں اور غلیظ سیاہ شراب کا بہ کثرت استعمال اور پھر ٹکان وغیرہ کے باعث حرارت کا لاحق ہو جانا سب سے زیادہ سوداء پیدا کرنے کے لئے سازگار ہے۔ پرانا خیر، بہ کثرت ریاضت طویل یا تیز حمیات، مسخن غذاؤں اور دوائیوں، اور جذب سوداء سے طحال کا عاجز رہنا ان ساری باتوں سے آب و ہوا کے زیر اثر سوداء پیدا ہو جاتا ہے۔

بیمار کی عمر سے بھی پتہ چلے گا کہ اس کا خون سوداوی ہے یا نہیں۔ یہ بات پیش نظر ہو تو اس کی تحقیق فصد عرق سے کریں۔ نکلنے والا خون سیاہ ہو تو بقدر طاقت نکل جانے دیں اور صاف و سرخ ہو تو فوراً بند کر دیں۔ زیادہ بہتر یہ ہے کہ اکھل کی فصد کھولی جائے۔

سوداوی دوسوہ کی ایک اور قسم بھی ہے جس کی ابتدا معدہ سے ہوتی ہے۔ اسے مراقی کہتے ہیں اس بیماری کے بعد کھٹی ڈکاریں، بکثرت مرطوب تھوک، پسلیوں کے سروں کے نیچے جلن، اور قراقر شکم ہوتا ہے۔ جو مناسب وقت میں کھانا کھانے کے باوجود پیدا ہوتا ہے۔ کبھی کبھی اس کے ساتھ شکم کے اندر درد بھی اٹھتا ہے جو ہضم غذا تک ساکن نہیں ہوتا۔ مریض تھکے ہوتے ہیں تو غیر منہضم کھانا علی حالہ قے کر دیتے ہیں، اسی کے ساتھ کھٹے بلغم اور تیز

مرارے بھی خارج کرتے ہیں۔ زیادہ تر یہ بیماری بچپن ہی سے لاحق ہوتی ہے پھر عرصہ دراز تک باقی رہتی ہے۔

ذیو فیلس (۱) کا قول ہے کہ دوسرے سوداوی کی اس قسم کا سبب یہ ہے کہ مریضوں کے ماساریقا (۲) میں مقدار سے زیادہ حرارت ہوتی ہے اور اس جگہ کا خون گاڑھا ہو جاتا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ یہ بیماری ماساریقائی عروق کے اندر ہوتی ہے۔ اس طرح پہچانی جاتی ہے کہ غذا مریضوں کے جسموں تک نہیں پہنچتی۔

کچھ لوگوں نے کہا ہے کہ ایسے مریضوں کے بواب کے گوشہ میں ورم حار ہوتا ہے۔ دلیل یہ ہے کہ ان کی غذا دوسرے دن باقی رہتی ہے۔ کیونکہ نیچے نہیں اترتی ہے۔ ورم حار کا پتہ اس سوزش سے ہوتا ہے جو مریضوں کو لاحق ہوتی ہے۔ نیز اس بات سے بھی کہ ٹھنڈی غذاؤں سے انہیں نفع ہوتا ہے۔ اس بیماری کے اعراض حسب ذیل ہیں:

تفرع (چونکنا) خبث النفس (طبیعت کا بوجھل ہونا) معدہ کے اندر ریح کا بھر جانا، ڈکاریں آنے اور قے کرنے کے بعد ظاہری افاقہ۔

ذیو فیلوس نے یہ نہیں بتایا کہ معدہ کے ورم حار سے مایٹو لیا کے اعراض کیونکر پیدا ہو جاتے ہیں۔ غالباً یہ بات اس کے لئے مشکل ہو گئی ہے۔ اس کی تشریح ہم کرتے ہیں۔

”ہو سکتا ہے کہ ایسے مریضوں کے معدہ میں دموی ورم حار موجود ہو۔ اس جگہ مریض ہونے والا خون زیادہ غلیظ اور سوداویت سے قریب تر ہوتا ہے۔ لہذا سوداوی بخار اٹھ کر دماغ تک پہنچے گا، جس کے بعد مایٹو لیا کے اعراض پیدا ہوں گے۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے سر کی جانب لطیف بخار پہنچتا ہے تو آنکھوں میں پانی کے اعراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ نیز اسی طرح دماغ تک صفراء کے اخراجات اٹھتے ہیں تو درد سر اور کھلبلی پیدا ہو جاتی ہے۔“

وہ کہتا ہے کہ ایسے مریضوں کے اندر طرح طرح کے عجیب و غریب تخیلات پیدا ہو جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ کسی کو یہ گمان ہو جاتا ہے کہ وہ خنزیر ہو گیا ہے، کسی کو یہ خیال ہونے لگتا ہے کہ وہ مرغ ہو گیا ہے، کوئی اپنے اوپر آسمان کے گر پڑنے کا اندیشہ کرنے لگتا ہے۔ کوئی موت پسند کرنے لگتا ہے، کوئی موت سے خوفزدہ ہو جاتا ہے۔ گھبراہٹ اور خوف

۱۔ جالینوس کے زمانہ کا ایک عظیم فلسفی اور طبیب

۲۔ باریک سخت رگیں جو امعاء سے متصل ہوتی ہیں۔

ہر وقت ایسے مریضوں کا لازمہ حیات بن جاتا ہے۔ اس کا سبب یہی سوداوی بخارات ہیں جو اٹھکر دماغ تک پہنچتے ہیں اور مریض کو وحشت زدہ کر دیتے ہیں۔ جیسا کہ عام طور پر ظلمت سے وحشت محسوس ہوتی ہے۔ دماغ کا مزاج تبدیل ہو جاتا ہے تو اس کی وجہ سے افعال کے اندر بھی تغیر واقع ہو جاتا ہے۔

وہ لکھتا ہے کہ معدہ کے اندر اس طرح کے اعراض پیدا ہو جائیں اس کے بعد مالتو لیا کے اعراض پیدا ہوں اور مریض کو قے، ڈکار، براز، اور جودت ہضم سے افاقہ اور راحت محسوس ہو تو سمجھیں کہ بیماری مراق کی ہے۔ گھبراہٹ، خوف اور طبیعت کا بوجھل ہونا یہ سب ثانوی اعراض ہیں۔ دوسرے سوداوی کے مخصوص اعراض جب بھی سخت ہوں گے، بیماری دماغ کے اندر ہوگی، معدہ میں نہیں۔ اس لئے اسے مراق نہ کہیں گے۔ (جالینوس)

جالینوس نے اشارہ کر دیا ہے کہ مراق کے اندر بعد میں پیدا ہونے والے مالتو لیا کے اعراض سخت نہ ہوں گے۔ ایسا ہی اپنا مشاہدہ بھی ہے۔ (مؤلف)

”معدہ کے اندر یا تو اس طرح کے اعراض کچھ بھی نہ ہوں یا ہوں گے تو تھوڑے۔ لہذا اصل بیماری خود دماغ کے اندر ہوگی۔ ایسی صورت میں غور کر کے دیکھیں کہ خود دماغ کے اندر یہ سوداوی خون بن رہا ہے یا پورے جسم کے اندر۔ علامات اور دلائل وہی پیش نظر رکھیں جس کا ذکر میں کر چکا ہوں۔ اگر یہ اعراض موجود نہ ہوں اور جسم بھی تولید سوداء کا ذمہ دار نہ ہو تو اپنے خیال کو اس جانب موڑیں کہ بیماری سر کے اندر ہے۔ زیادہ تر ایسی حالت سر کے کسی حار مرض کے بعد پیدا ہوگی، سر کو یا تو دھوپ لگ گئی ہوگی، یا اسے قرانیطس یا مسلسل درد ہوگا۔ نیز ان ساری بیماریوں میں سے کوئی بیماری لاحق ہوگی جو سر کو گرم کر دیتی ہیں۔ طویل بیداری سے بھی یہ کیفیت لاحق ہوتی ہے۔ اس قسم کی بیماری کا علاج مسلسل حمام اور خلط جمید پیدا کرنے والی غذاؤں سے کیا کرتا ہوں۔ بیماری طویل نہ ہو تو اس سے زیادہ کی ضرورت نہیں ہے۔ طویل ہونے کی صورت میں خلط کا اپنی جگہ سے نکل کر خارج ہونا دشوار ہوتا ہے۔ بیماری مزمن ہو جائے تو مذکورہ تدابیر سے زیادہ مؤثر علاج کی ضرورت ہوتی ہے۔ (جالینوس)

مراق میں سبب درم حار اس لیے نہیں ہوتا کہ بیماری کے اندر کھانا بحالہ کچا رہتا ہے۔ کھنی ڈکاریں آتی ہیں۔ بہ کثرت تھوک خارج ہوتا ہے اور قے آتی ہے۔ پھر سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس میں بخار نہیں ہوتا۔ نہایت حیرت کی بات ہے کہ ماساریقا کے اندر درم حار تو ہو مگر اس کے نتیجہ میں پیاس نہ ہو، بخار نہ ہو نہ ہی مریض خالص مراری قے کرے۔ بظاہر

کوئی ایسی بات نظر نہیں آتی جس سے مذکورہ خیال کی تائید ہوتی ہو، بلکہ ساری باتیں برعکس خیال کی تائید کرتی ہیں۔ صرف ایک بات ایسی ہے جو اس کے سبب کا پتہ دیتی ہے، وہ یہ کہ ایسے مریضوں کو سرد غذاؤں سے نفع پہونچتا ہے۔ اس بیماری میں بہ کثرت نفخ کا پیدا ہونا بھی ورم حار کو ضروری قرار نہیں دیتا۔ بیماری کا سبب زیادہ قرین قیاس یہ ہے کہ طحال سے بہ کثرت سوداء معدہ کے اندر داخل ہو جاتا ہے۔ علامت یہ ہے کہ ایسے تمام حضرات طحال کے مریض ہوتے ہیں۔ جیسا کہ جالینوس نے الاعضاء الآلمہ کے پانچویں مقالہ کے اندر تذکرہ کیا ہے۔

”مراق کی معروف بیماری کا مریض غمگین اور خیر سے مایوس ہوتا ہے۔ دستوں کا آنا اس کے لئے گراں ہوتا ہے۔ بایں ہمہ سب کے سب طحال کے مریض ہوتے ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ طحال سے از قسم پیپ ایک خراب رطوبت خارج ہو کر معدہ کی طرف آتی ہے۔ ایسے مریضوں کو سوء ہضم اس لئے لاحق ہوتا ہے کہ ان کا معدہ بارد ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ غذا بحالہ ان کے معدہ کے اندر باقی رہتی ہے۔ اس طرح کے تمام مریض کثرت سے کھاتے ہیں۔ کیونکہ سوداء فم معدہ پر گر کر شہوت کلبی میں ہیجان پیدا کرتا ہے۔ جیسا کہ سرکہ اور کھٹی چیزوں کا اثر ہم دیکھتے ہیں۔ ایسے مریضوں کے اندر نفخ کی شکایت اس لئے ہوتی ہے کہ ان کا ہاضمہ خراب اور حرارت کمزور ہو جاتی ہے۔ پھر سودا کا مخصوص نفخ بھی ہوتا ہے، درد سوداء کی گرمی سے اور معدہ پر سودا کے چھجن سے لاحق ہوتا ہے۔ ٹھنڈی اشیاء سے ایسے مریضوں کو نفع اس لئے ہوتا ہے کہ معدہ کے اندر جو کچھ ہوتا ہے اس کی وہ تعدیل کر دیتی ہیں، کیونکہ بارد اشیاء مرطوب ہوتی ہیں۔ لہذا وہ سوداء کی خرابی اور حدت سے موزوں ہو جاتی ہیں، فائدہ اس لئے نہیں ہوتا کہ بیماری رفع ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ان کا اثر مریضوں میں تب ہی ہوتا ہے جب بیماری عرصہ سے مزمن ہوتی ہے۔ نیز اس لئے بھی سیاہ خلط محض سہد کی حرارت سے پیدا ہوتی ہے۔ اور طحال (تلی) اسے الگ کرتی ہے۔ طحال کے اس فعل کی موجودگی میں خلط سوداء کی تولید کم ہو جائے تو اس کی وجہ سے معدہ کی جانب آنے والی شے بھی کم ہو جائے گی۔ اور یہی مالتو لیا کا سب سے بڑا علاج ہے۔ واضح رہے کہ سرد غذاؤں کی افادیت وہی ہے جس کا ہم ذکر کر چکے ہیں۔ نہ یہ کہ اس سے سوء مزاج بجھتا ہے۔ کیونکہ ایسا ہی ہوتا تو مریض اسے مسلسل استعمال کرتے۔ اس سے نفخ بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ان کے ساتھ وہ پھل وغیرہ بھی کھاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ہمیں بلاتے ہیں۔ کیونکہ انہیں یہ علم نہیں ہے کہ اگر ان غذاؤں کو وہ مسلسل استعمال کریں تو بیماری رفع ہو جائے گی۔ ان غذاؤں سے انہیں فقط درد

معدہ میں تسکین ہو جاتی ہے وہ بھی جب ابھی کچھ دیر کیلئے اٹھتا ہے۔

میں نے ایک شخص کو میخچ اور آش جو پلایا، مقصد یہ تھا کہ یہ الجھا ہوا مسئلہ صاف ہو جائے چنانچہ درد میں میخچ (۱) سے تسکین زیادہ ہوئی۔ اور انجام کے لحاظ سے بہتر ثابت ہوئی۔ یہ موضوع الگ سے ایک مضمون کا طالب ہے۔“ (مؤلف)

مالینجو لیا کا جملہ علاج :

پہلی دونوں قسموں میں جسم کو مرطوب کرنا لازم ہے۔ مرطوب ہو جانے پر لازماً صحت ہو جائے گی اس دوران مسلسل مسهل، بوقت ضرورت فصد، تولید سوداء کی ذمہ دار غذاؤں سے اجتناب، لطیف تدابیر سے پرہیز بلکہ غلظت پیدا کرنے والی اشیاء کے ذریعہ سیاہ خلط کا استفراغ کیا جائے۔ غلظت پیدا کرنے والی غذائیں اس لئے کہ جسم کے اندر بلغمی خلط کی کثرت سے دوسرے سوداوی رفع ہو جائے گا۔ مراق کی حالت میں جگر کی تدبیر کریں۔ یہاں سودا کی تولید نہ ہو سکے۔ اگر یہ تدبیر میسر نہ ہو تو مسهل کے ذریعہ خلط سیاہ کا مسلسل استفراغ لازم ہے۔ اس کے بعد ایسی جوارشات دیجائیں جو سوداء کی مسهل ہوں۔ اور فم معدہ کو تقویت دیتی ہوں۔ نیز آرام کے وقفہ میں جن کے استعمال سے نفخ دور ہو جاتا ہو۔ مثلاً ہلبلہ سیاہ، افتیون اور کندر سے تیار کردہ جوارش۔ فم معدہ کو طاقت دینے کے لئے روزانہ افسنتین اور کندر استعمال کریں۔ معدہ کے اندر غذا فاسد ہو جائے تو مریض کو قے کرائیں۔ پہلا کھانا نکل جائے۔ قے قبل از طعام کرائیں تاکہ کھانا پہلی غذا کے ساتھ جو سیال ہو چکی ہوتی ہے مخلوط نہ ہو سکے۔ خاص کر اس وقت جبکہ مریض کھانے سے پہلے کٹھاپن محسوس کرے۔ کھانے میں چکنی میٹھی غذائیں دیں۔ سوداء کا مسهل، باسلیق کی فصد، طحال پر پچھنے اور محمرا دویہ مسلسل دی جاتی رہیں۔ (مؤلف)

طحال کے اندر جب بیماریاں ہوتی ہیں اور وہ خود ردی فضلات دفع کرنے لگتی ہے تو کبھی کبھی فضلات گوہ فم معدہ کی جانب دفع کر دیتی ہے۔ جس سے مالینجو لیا پیدا ہو جاتا ہے۔ فم معدہ کی جانب طحال جب سوداوی فضلات دفع کر دیتی ہے تو اس سے رنج اور

۱۔ عرق عصارہ انکور کو اس قدر ابالتے ہیں کہ ایک تھائی باقی رہ جاتا ہے پھر اسکے اوپر شکر یا شد ذال دیتے ہیں مصالحہ جات بھی ڈالے جاسکتے ہیں۔ اسے شیخ نجیب الدین کے مطابق میخچ کہتے ہیں۔ مولانا نعیم فرماتے ہیں کہ یہ مثلاً ہے۔ اور یہ بھی کہا ہے کہ عصارہ عنب کو کہتے ہیں۔ جسے اس قدر ابال دیا جائے کہ چوتھائی حصہ رہ جائے۔

سوداوی دوسوہ پیدا ہوتا ہے۔ کبھی شہوت کلبی میں ہیجان پیدا ہو جاتا ہے۔ کبھی ہیجان نہیں پیدا ہوتا۔ دونوں ہی حالتوں میں ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے۔

مالٹو لیا طبیعت پر اچانک فکر مندی، گھبراہٹ اور خیر سے مایوسی طاری کر دیتا ہے۔

برعکس سبب سے برعکس اعراض پیدا ہوتے ہیں

دماغ کے اندر جب سوداوی خلط جمع ہو جائے تو خربق سیاہ کے ذریعہ جسم کا تفتیہ کریں۔ (جالینوس)

جالینوس کی یہ بات زیادہ تشریح کی محتاج ہے۔ دماغ کے اندر یہ خلط معدہ کی جانب سے پہنچتی ہے تو اس کی علامت یہ ہوتی ہے کہ اعراض میں افاقہ ہوتا ہے، کیونکہ مریض کھانے کو خوشگوار محسوس کرتا ہے اور برعکس بھی۔ نیز کثرت سے ڈکاریں، قراقر، تھوک، التهاب، دونوں شانوں کے درمیان درد اور باغی مری در داٹھتا ہے۔

تمام خون سوداوی ہو تو فصد کھولیں۔ اور اگر سوداوی خون صرف دماغ میں ہو اور دوسوہ و مراق تمام جسم کے خون کی وجہ سے نہ ہوں یعنی نہ تو بد ہضمی کے بعد اعراض میں زیادتی ہوتی ہو اور نہ اچھی غذا کے بعد اعراض ہلکے ہوتے ہوں اور فصد میں سیاہ خون بھی نہ نکلے اور پہلے سے کوئی ایسی علامات بھی نہ ہوں مثلاً بیداری یا بہت دیر دھوپ میں رہنا تو ایسی صورت میں علاج یہ ہے کہ ٹھنڈے شیریں پانی کا حمام کرایا جائے اور سر کو عمدہ خلط پیدا کرنے والی غذاؤں کے ذریعہ مرطوب رکھا جائے۔

مادہ عروق کے اندر ہو تو فصد کے ذریعہ اور حالت مراق کا ازالہ حقوں سے کیا جائے۔ صرع کے باب میں مالٹو لیا کی ایک عجیب الاثر دوا کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ (مؤلف)

ایک شخص کو بواسیر دموی کی شکایت تھی۔ خون کا آثار ک گیا تو اسے دوسوہ سوداوی لاحق ہو گیا۔ میں نے سوداوی اخلاط کا استفراغ کر دیا، اس سے مریض صحت یات ہو گیا۔ اس کے بعد جب بھی اس بیماری میں مبتلا ہوا میں نے ہمیشہ انہی اخلاط کا استفراغ کیا۔ استفراغ کے ساتھ ہی دوسوہ کا ازالہ ہو گیا۔ خلط سیاہ کے استفراغ میں اسہال سے بھی اسے فائدہ پہنچتا رہا۔ دوا سے بواسیر بھی کھل جاتی تھی۔ چنانچہ خراب خون خارج ہو جاتا رہا۔ (جالینوس)

جالینوس کہتا ہے کہ قوائے نفسانی کے بارے میں چند اقوال ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ مریض کو مالٹو لیا کے اندر شراب اعتدال کے ساتھ پینی چاہئے۔ اس سے بہتر کوئی اور شے نہیں ہے۔ مالٹو لیا کے ازالہ میں اضطرابی کاموں سے زیادہ مؤثر اور کوئی چیز نہیں ہے

خواہ ان کاموں کے فوائد ہوں یا ان میں عظیم تر خطرے موجود ہوں۔ ان سے طبیعت بے حد مصروف رہے گی۔ نیز سیر و سیاحت بھی بے حد مفید ہے۔ میرا تجربہ یہ ہے کہ تنہائی کے اوقات مایٹو لیا کی تولید اور ماضی کے افکار پیدا کرنے میں سب سے بڑا رول ادا کرتے ہیں۔ تنہائی نے یہ رول ادا کیا ہے اور کرتی رہے گی۔ لہذا اس بیماری کا علاج مصروفیتوں کے ذریعہ کیا جانا چاہئے۔ اگر مصروفیتیں مہیا نہ ہوں تو شطرنج، شکار، شراہوشی، مشاعرہ میں شرکت، بیت بازی وغیرہ میں مریضوں کو مصروف رکھیں۔ یہ اور اسی طرح کی باتیں طبیعت کو گہرے فکر سے دور رکھتی ہیں۔ کیونکہ طبیعت فارغ رہے گی تو گہرے افکار میں ڈوبی رہے گی۔ اور گہرے فکر کے باوجود اسباب و علل تک رسائی نہ ہوگی تو طبیعت پر غم و حزن طاری ہوگا۔ اور عقل و دانش مورد الزام ٹھہرے گی۔ یہ کیفیت زیادہ مستحکم ہوگی تو مایٹو لیا ہو جائے گا ایک سے زیادہ مریض، گرنے، ڈوبنے، جلنے یا سلطان کے خوف سے صحت یات ہو چکے ہیں۔ ان تمام باتوں سے پتہ چلتا ہے کہ طبیعت کو اچانک جب کوئی اضطرابی مسئلہ درپیش ہو جاتا ہے تو دیگر افکار سے اسے دستگیری حاصل ہوتی ہے۔

اخلاط عمدہ ہوں تو بھی مایٹو لیا ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت میں علاج کی ضرورت نہیں ہوتی۔ دراصل یہ کسی غیر واضح شے کے تصور سے پیدا ہو جاتا ہے، ازالہ بھی اس کا اس تصور کے ازالہ سے ہوگا۔ ایک شخص نے میرے یہاں آکر اسی طرح کی شکایت کی۔ اور مجھ سے مرہ سوداوی کا علاج کرنے کی درخواست کی۔ میں نے اس سے پوچھا کہ اسے تکلیف کیا ہے۔ ان نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے باب میں غور کر رہا ہوں کہ وہ کہاں سے آیا ہے اور کیسے اس نے اشیاء کو پیدا کیا ہے۔ میں نے کہا کہ اس مسئلہ کیلئے تمام ہی عقلاء فکر مند ہیں۔ چنانچہ اسے فوری شفاء ہو گئی۔ اس نے اپنی عقل و دانش کو اس حد تک مورد الزام ٹھہرا دیا تھا کہ مفید کاموں میں اس نے ساتھ دینا چھوڑ دیا تھا۔ میں نے اصل مسئلہ کو حل کر کے ایسے کئی مریضوں کا علاج کر دیا ہے۔ (مؤلف)

مراق کے مریضوں میں جماع کی مسلسل خواہش رہتی ہے۔ جماع کرنے کے بعد خصوصیت سے سن درازوں کا شکم پھول جاتا ہے۔ شہوت جماع کی زیادتی اس لئے ہوتی ہے کہ پسلیوں کے سروں کے نیچے ریاہ بکثرت پیدا ہوتی ہے۔ جماع سے اس میں افاقہ ہو جاتا ہے۔ مایٹو لیا کے مریض کسی نہ کسی چیز سے خائف ضرور رہتے ہیں۔ کیونکہ یہ بیماری نام ہی ہے کسی بھی شے سے خائف رہنے کا۔ بیماری ہلکی اور پوشیدہ ہوتی ہے تو مریض ایک یا دو یا تین چیزوں سے خائف رہتے ہیں اور طاقت ور اور نمایاں ہوتی ہے تو بہت ساری اشیاء سے خائف رہتے ہیں۔

دوسوہ سوداوی کے مریض کے لئے جماع کرنا مضر ہے۔

دوسوہ سوداوی کے مریض کبھی کبھی غلط سیاہ کی قے کرتے ہیں، اس سے انہیں کبھی افاقہ ہو جاتا ہے، کبھی نہیں۔ (جالینوس)

مالٹو لیا میں جب شکم کے نرم پڑنے، ریاچ کے خارج ہو جانے اور مکمل ہضم کے بعد افاقہ ہو تو سمجھو یہ مراق ہے۔ مالٹو لیا کے کسی مریض پر سخت غم طاری ہو تو لوگوں کی محفلوں میں بٹھا کر، شراب پلا کر، نغمہ سنا کر، اور طویل سیر و سیاحت کے ذریعہ اسے مانوس کرو۔ (یہودی)

دوسوہ حرارت اور بیوست سے پیدا ہوتا ہے۔ (طبری)

اس نے بات بتی کہی ہے کیونکہ مالٹو لیا دوسوہ نہیں ہے بلکہ نام ہے گھبرانے کا اور جھوٹے گمانوں کا۔ (مؤلف)

مراق کی علامت یہ ہے کہ ایسے مریضوں کے کھانے میں اگر کوئی چیز دیر ہضم ہوتی ہے تو نفخ ہو جاتا ہے۔ نیز کھٹی ڈکاریں آتی ہیں۔ مراق کے اندر التهاب ہوتا ہے۔ قراقر شکم اور سخت درد ہوتا ہے جو شکم سے اٹھکر دونوں شانوں کے درمیان تک پہنچتا ہے۔ ہضم طعام کے بعد ہی اس درد میں سکون ہوتا ہے اور جب کھا لیتے ہیں تو یہ درد پھر اٹھنے لگتا ہے۔

خلو شکم اور روزہ کی حالت میں بھی یہ کیفیت پیش آتی ہے۔ قے کے اندر کھٹاپن اور جلن ہوتی ہے۔ یہ حالت بچوں کو پیش آتی ہے۔ اور جیسے جیسے وہ بڑھتے ہیں بیماری میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔

سرد غذاؤں سے ایسے مریضوں کو فائدہ اور آرام ملتا ہے۔ مالٹو لیا کے مریضوں میں غم یا دشت یا ہول کی کیفیت دیر تک قائم رہتی ہے تو اس نے ان کے عقلوں کے اندر فتور پیدا ہو جاتا ہے۔ مالٹو لیا کے اندر یہ اعراض نہ ملیں تو وہ مراق نہ ہوگا۔ لہذا پورے جسم کے اندر خون سیاہ سے پیدا ہونے والے مرض کا علاج فصد اکحل سے، پھر مسلسل سوداء کے مسهل سے کریں۔ اس کے بعد عمدہ خلط پیدا کرنے والی غذائیں دیں۔ مادہ محض سر کے اندر ہو تو اس کا علاج سوط، غرغره اور گرم لطیف طلاؤں سے کریں۔ (مصنف: یہ بات محل نظر ہے۔)

مراق کا علاج لطیف غذاؤں سے، حمام سے اور جودت ہضم سے کریں۔ جملہ مریضوں کا علاج خوش گفتاری اور مسرت انگیز باتوں سے کریں۔ انہیں یخنیاں کھلائیں مزیدار اور خوشگوار شراب پلائیں۔ فصد کرنے کے بعد سیاہ خون نظر نہ آئے تو یہ سمجھیں کہ تمام خون کے سیاہ ہونے کی جو قیاس آرائی آپ نے کی تھی وہ غلط تھی۔ لہذا خون فوراً روک

دیں۔ اگر سیاہ نکلے تو اس کا اخراج کثرت سے کریں۔ مراق والوں کو اگر معدہ طاقتور نہ ہو تو ایک بار در نہ کئی بار مگر تھوڑا تھوڑا مسلسل دیں۔ دوسری قسم کی بیماری کے اندر سارے علاجوں کے بعد سر کا علاج مقوی دواؤں سے کریں۔ تاکہ شکم سے جو بخار اٹھ رہا ہو دماغ اسے قبول نہ کر سکے۔ مریض کو کچھ پلائیں اس سے معدہ کا تھقیہ ہوتا ہے۔ ضرورت ہو تو نرم حقن دیں۔ خوشبوؤں کا سحوط کریں تاکہ سر کو طاقت پہونچے۔

سحوط کا نسخہ حسب ذیل ہے :

مشک ۱ حصہ، کافور ۱/۲ حصہ، زعفران ۱ حصہ، صبر ۱ حصہ، سکر طبرزد ۲ حصہ سب کو ۵۰۰ ملی لٹر عورت کے دودھ کے ساتھ سحوط کریں۔ (پہودی)

اس بیماری کے اندر دماغ کو قوت پہونچانا ضروری ہے۔ البتہ کچھ دماغ ضروری نہیں ہے۔ (مؤلف)

فلاں کا قول ہے کہ حد سے زیادہ دبلا ہو جانے پر دوسوہ کے بعض مریضوں میں ایسا ہوتا ہے کہ پشت کی ہڈی کے نیچے استر کرنے والی عرق عظیم کی نبض نمایاں ہو جاتی ہے۔ (جالینوس)

مانٹو لیا اس لئے پیدا ہوتا ہے کہ خود دماغ پر سودا کا غلبہ ہو جاتا ہے یا پورے جسم کا خون سوداوی ہو جاتا ہے۔ یا شکم کی نالیوں میں ورم حار ہو جاتا ہے۔ شکم کے دیر تک احتباس سے سوداوی بخارات اٹھنے لگتے ہیں۔ ایسی حالت کو مراقیہ کہتے ہیں۔ تمام بیماری کے اندر خوف، طبیعت کی گرانی، باطل ردی افکار اور لاطائل غم طاری رہتا ہے۔ کبھی اس بیماری کے ساتھ مریض زیادہ ہنستا ہے۔ سوداوی المزاج جسم کے اندر کبھی کبھی ایسی چیزیں محبوس ہو جاتی ہیں جن کا بالعموم استفراغ ہو جایا کرتا تھا یہ جسم میں پسلیوں کے سروں کے نیچے محبوس ہوں تو علامت یہ ہے کہ سوء ہضم ہوگا۔ کھٹی ڈکاریں آئیں گی۔ شکم میں ثقل ہوگا۔ سوزش ہوگی اور پردہ مراق اوپر کی جانب کھینچ اٹھے گا۔ جودت ہضم، لیت شکم، خردج ریا، قے اور ڈکاریں آنے پر ان اعراض کے اندر افاقہ ہوگا۔ یہ باتیں نمایاں طور پر موجود نہ ہوں اور جسم سوداوی بھی نہ ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ خود دماغ کے اندر بیماری ہے۔ لہذا بکثرت حمام، مرطوب اور جبید خلط پیدا کرنے والی تدابیر نیز طبیعت کے اندر خوشگوار پیدا کرنے والی اشیاء کے ذریعہ علاج کریں۔ مرض مزمن نہ ہو تو ترتیب کے علاوہ کسی اور علاج کی ضرورت نہیں ہوتی۔ مزمن ہونے کی صورت میں سب سے پہلے کئی بار نرمی کے ساتھ مسلسل دیں۔ اس کے بعد طبع المستنقن پلائیں۔ بوقت خواب تھوڑے کٹھے سرکہ کا جرعہ دیں۔ کھانے میں اس سرکہ کا سالن بہ کثرت استعمال کرائیں۔ زیادہ بہتر یہ ہے کہ سرکہ کے اندر جنگلی پیاز یا جعدہ یا

زاراوند شامل کریں۔ (مصنف: یہ بات محل نظر ہے۔)

پورے جسم کا خون سیاہ ہو تو سب سے پہلے فصد کھولیں۔ پھر آرام دیں۔ تاکہ مریض میں طاقت آجائے۔ اس کے بعد خربق سیاہ یا ققاء الجمار کا مسهل دیں۔ بواسیر ہو تو اس کا منہ کھول دیں۔ اور اربول اور پسینہ کا آنا مفید ہے اس سے گھبراہٹیں نہیں۔ درد اگر پسلیوں کے سروں میں ہو تو ان مقامات کی حکمد کریں۔ اور طبع سداب، شبت، انسنین، پودینہ، فنجکشٹ، اور حب انعار کا نطول کریں۔ اس سے درد میں تسکین ہوگی اور نفخ دور ہوگا۔ زیادہ بہتر یہ ہے کہ ضداد میں سعد بھی شامل کر دیں۔ بنج سوسن، شجرہ مریم، کے ساتھ تیار کر کے ان ضدادات کو مقامات مآؤف پر دیر تک رہنے دیں۔ مریض کو بھوکا رہنے دیں۔ اور اس پر آتشیں بچھنے لگائیں۔ درد اور ورم حار بھی ہو تو شکاف بھی لگائیں۔ خردل کے ذریعہ علاج کریں۔ محلل، طاقتور اور محرم ضدادات دونوں شانوں کے درمیان اور شکم پر بھی رکھیں۔ بیماری طویل ہو جائے تو خربق کے ذریعہ قے کرائیں۔ الغرض ایسے مریضوں کی اور ہر مریض سوداوی کے لئے تدبیر ایسی استعمال کریں جو خلط اور جسم کے اندر رطوبت پیدا کر سکیں۔ مؤلد سوداء اشیاء سے پرہیز کرائیں۔ (بولس)

سوداء کے مریضوں کو بند گو بھی، جرجیر، خردل، لہسن، گائے بیل کے غلیظ گوشت، خشک چرپری اور کھٹی اشیاء سے پرہیز کرائیں۔ نمک صفراء پیدا کرتا ہے۔ انہیں مسلسل کھیل کود، سیر و تفریح، حمام، شکار، نقل و حرکت اور فکر و نظر میں مصروف رکھیں۔ (اسکندر افرو دیسی)

رنج، غم، خوف، گھبراہٹ، لوگوں سے نفرت، خلوت پسندی، خود سے اور لوگوں سے اکتاہٹ مانیو لیا کے اعراض ہیں۔ مریض کو حمام میں نہیں خود اس کے گھر کے آبن میں داخل کریں۔ کھانے میں مرطوب، چکنی اور سریع الہنم غذائیں دیں۔ سوداء کا مسهل دیں۔ مریض کو سیر و سفر اور مقامات پر گھومنے پھرنے کا عادی بنادیں۔ شراب اور سماع کی محفلوں میں شرکت کرنے کا حکم دیں۔

مانیو لیا میں شہوت کا گر جانا خراب ہے۔ کیونکہ اس کا سبب بیہوش ہوتا ہے۔ کم کھانا بے حد خشکی پیدا کرتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

گرم دل اور مرطوب دماغ والے شخص کا دوسرا سوداوی میں مبتلا ہو جانا زیادہ سہل ہے۔ کیونکہ قلبی حرارت کی وجہ سے سوداء بہ کثرت پیدا ہوتا ہے اور اوپر آنے والے اخراجات کو دماغ اپنی رطوبت کی وجہ سے بہ آسانی قبول کر لیتا ہے۔

مانیٹو لیا کے لئے مستعد حضرات حسب ذیل ہیں :

ہکھاکر بولنے والے، تیز مزاج، زبان کے ہلکے، بہ کثرت طرب و مستی میں رہنے والے، زیادہ سرخ رنگ کے لوگ، گندم گوں، بال جن کے زیادہ ہوں، بالخصوص سینہ کے بال، سیاہ اور موٹے بال اور کشادہ رگوں والے، دونوں ہونٹ جن کے موٹے ہوں۔ ان میں کچھ علامات رطوبت دماغ کا اور کچھ خلط سیاہ کے غلبہ کا پتہ دیتی ہیں۔ (بقراط)

پسلیوں کے سروں والی بیماری کا علاج قے، اسہال، ڈکاروں اور جودت ہضم کے ذریعہ کریں۔ گھبراہٹ، دہشت اور طبیعت کی گرانی زیادہ ہو مگر شکم میں کسی فساد کی علامت نہ ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ بیماری دماغ کے اندر ہے۔ ایسی کیفیت میں علاج مسلسل حمام اور مرطوب غذاؤں کے ذریعہ کریں۔ بیماری دشوار اور مزمن ہو تو افتیمون اور صبر کے ذریعہ قے کرا کر مسلسل عمدہ سے عمدہ ہستہ کریں۔ اگر فائدہ نہ ہو تو شحم حنظل اور خربق کے ذریعہ قے کرائیں۔ (اریبا سیوس)

بیماری جس کے باعث رگوں میں سوداء کثرت سے پیدا ہوتا ہے اس لئے ہوتی ہے کہ جگر گرم ہوتا ہے، اس لئے سیاہ گرم خون کی تولید کرتا ہے۔ یا اس لئے ہوتی ہے کہ گرم فضلہ کو طحال جذب نہیں کر پاتی۔ یا پھر مریض مولد سوداء غذائیں لے رہا ہوتا ہے۔ (اغلو قن)

سوداء اور سدر کا ایک عجیب و غریب نسخہ :

افتیمون ۵ گرام، ہرناج ۵ گرام، سنگ ارمینی ۱۰ گرام، ہلیپہ کابلی ۲۵ گرام، غاریقون ۱۰ گرام، اسطوخودوس ۱۰ گرام، نمک ہندی ۳ گرام، شحم حنظل ۳ گرام، ہلیپہ ۳ گرام، آملہ ۳ گرام، حاشا ۳ گرام، خربق سیاہ ۳ گرام، تربد ۷۰ گرام، سنجبین عملی میں اس کا معجون بنالیں۔ (صحف)

مانیٹو لیا کا تدارک ابتدا ہی میں کر دیا جائے ورنہ علاج دو پہلوؤں سے مشکل ہو جائے گا۔ ایک یہ کہ خلط کا تسلط ہو جائے گا۔ دوسرا یہ کہ بیمار کے لئے (علاج قبول کرنے کی بات دشوار ہو جائے گی۔ مانیٹو لیا کی ابتدائی علامت یہ ہے کہ انسان پر خوف، گھبراہٹ اور کسی ایک شے کے بارے میں بدگمانی سی طاری ہو جاتی ہے۔ حالانکہ اس کے تمام اسباب کی کوئی وجہ نہیں ہوتی۔ مثلاً کوئی بجلی سے ڈرنے لگتا ہے، کوئی تذکرہ موت یا غسل کا دلدادہ ہو جاتا ہے، یا کوئی کھانے پینے کی چیز یا کسی جانور سے نفرت کرنے لگتا ہے۔ یا یہ وہم ہو جاتا ہے کہ اس نے کوئی سانپ وغیرہ نگل لیا ہے۔ ایک مدت تک یہ اوہام مسلسل رہتے ہیں پھر ان میں زور پیدا

ہو جاتا ہے اور پھر مالنکو لیا کے مکمل اعراض رونما ہو جاتے ہیں۔ جن میں روز افزوں شدت پیدا ہوتی جاتی ہے۔ ان میں سے کوئی بات نظر آئے تو فوراً علاج کی جانب متوجہ ہو جائیں۔ مالنکو لیا کے مریضوں کے جسم میں جب زخم ہو جاتے ہیں تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ موت قریب ہے۔ یہ زخم دونوں پہلوؤں میں اور سینے اور جسم کے ظاہری حصوں میں ابھرتے ہیں۔ ان کی وجہ سے اذیت ناک حد تک، چنگاری نما حرارت ہوتی ہے۔ اس سے خارش وغیرہ لاحق ہو جاتی ہے۔ عورتوں کے مقابلہ میں مالنکو لیا زیادہ تر مردوں کو ہوتا ہے۔ عورتوں کو عارض ہو جاتا ہے تو انکا تنخیل زیادہ فحش اور طاری ہونے والا غم زیادہ گہرا ہوتا ہے۔ بچوں کو مالنکو لیا نہیں ہوتا۔ نوجوانوں کو کم ہی لاحق ہوتا ہے۔ ادھیڑ عمر کے لوگوں اور مشائخ کو خصوصیت کے ساتھ عارض ہوتا ہے، ان میں بھی خاص کر مشائخ کو۔ کیونکہ مالنکو لیا بوڑھے پن کا تقریباً لازمہ بن جاتا ہے۔ کیونکہ یہ حضرات طبعاً سینہ کے تنگ، کم خوش اور بد اخلاق ہو جاتے ہیں۔ ان کی فکر خراب ہو جاتی ہے اور شکم کے اندر بہت زیادہ نفخ ہوتا ہے اور یہی مالنکو لیا کے اعراض ہیں۔ موسم سرما میں چونکہ ہضم عمدہ ہوتا ہے لہذا اس میں مالنکو لیا کا اثر نہیں ہوتا۔ اس کے بعد موسم گرما کا درجہ ہے۔ کیونکہ اس زمانہ میں فضلات پگھلتے ہیں اور پانخانہ صاف ہوتا ہے، پانخانہ جن لوگوں کا صاف نہیں ہوتا ان میں شدید ہيجان پیدا ہو جاتا ہے۔ بہ کثرت شراب نوشی، شراب بھی غلیظ و سیاہ نیز چرپری اور غلیظ لحمیات مثلاً اونٹ کے گوشت، الغرض ماکولات و مشروبات میں غلیظ چیزیں ان سب سے انسان مالنکو لیا میں مبتلا ہو جاتا ہے، ریاضت چھوڑ دینے سے بھی مالنکو لیا ہو جاتا ہے۔ (رودفس)

یہ (ترک ریاضت) شراستی (پسلیوں کے سروں والے) مالنکو لیا میں انسان کو مبتلا کرتا ہے۔ ریاضت مالنکو لیا کے لئے مفید ہے۔ کیونکہ مالنکو لیا تو بیوست کا نام ہے۔ عمدہ اور مرطوب خون بہ کثرت پیدا ہونے سے اس کی اصلاح ہوتی ہے۔ (مؤلف)

کبھی کبھی شدت فکر اور شدت غم سے مالنکو لیا ہو جاتا ہے۔ ان میں بعض مریض ایسے ہوتے ہیں جو خوابوں اور پیش آمدہ حالات کو معلوم کرنے کے خوگر ہوتے ہیں، چنانچہ مالنکو لیا کے شکار ہو جاتے ہیں۔

مالنکو لیا اپنی ابتدا میں پوشیدہ ہوتا ہے۔ اس کا پتہ ماہر اطباء ہی کو چلتا ہے۔ کیونکہ طبیب حاذق کسی اور سبب سے عارض ہونے والی طبیعت کی گرانی، مایوسی اور غم میں تمیز کر لیتا ہے۔

مالنکو لیا کے شروع ہونے کی علامات حسب ذیل ہیں :

تنہائی پسندی، بلا کسی معروف ضرورت یا سبب کے لوگوں سے الگ تھلک رہنا، تندرست اس کے برعکس بحث و مباحثہ پسند کرتے ہیں۔ یا اس بات کو چھپاتے ہیں جس کا چھپانا ضروری ہے۔ متد اول علامت تلاش کرنا اور علاج میں عجلت کرنا چاہئے۔ کیونکہ ابتداء میں علاج سہل تر اور مستحکم ہو جانے پر مشکل تر ہو جاتا ہے۔ کسی انسان کو مالتو لیا ہو گیا ہو تو اس کی اولین علامت یہ ہے کہ معمول سے زیادہ سر لبع الغضب ہو جائے گا۔ غم اور گھبراہٹ کی کیفیت اس پر جلد طاری ہوگی۔ منفرد اور الگ تھلک رہنا پسند کرے گا۔ ان چیزوں کے ساتھ وہ بات بھی ہو جس کا تذکرہ کر رہا ہوں تو پھر یقین کر لو کہ مالتو لیا ہے۔ مریض اپنی آنکھوں کو اچھی طرح نہ کھول سکے گا۔ ایسا لگے گا جیسے اسے رتوندھی ہو گئی ہے۔ آنکھیں چھوٹی معلوم ہوں گی۔ ہونٹ موٹے ہوں گے۔ گندم گوں اور جسم پر بال کم ہوں گے۔ سینہ اور متصلہ اعضاء بڑے ہوں گے۔ اس کے نیچے شکم دبلا ہوگا۔ حرکت زوردار اور تیز ہوگی، توقف کرنے کی قدرت نہ ہوگی زبان میں ہکلا پن ہوگا۔ آواز باریک ہوگی۔ تیزی سے گفتگو کرے گا۔

تمام ہی مریضوں میں قے اور سیاہ کیموس والا اسہال نہ ہوگا، بلکہ اکثر مریضوں میں بلغم نمایاں ہوگا۔ استفراغ میں کوئی سیاہ چیز خارج ہو تو یہ جسم کے اندر اس چیز کے غلبہ اور کثرت کی علامت ہوگی۔ اس سے مرض میں تھوڑا افاقہ ہوگا۔ تاہم سیاہ خلط کے مقابلے میں جن مریضوں کو بلغم خارج ہو ان میں افاقہ زیادہ ہوگا۔ مریضوں کے اندر سیاہ خلط قے، براز، بول، زخمیائے جسم، بہق، کلف، خارش، سیلان بوا سیر یا دوالی کے ذریعہ خارج ہوگی۔ مریضوں کو بالعموم دوالی عارض ہو جاتا ہے۔ جن مریضوں میں سیاہ خلط ظاہر نہیں ہوتی انکا علاج سب سے مشکل ہوتا ہے۔ بایں ہمہ گو بلغم کے اخراج سے افاقہ ہو جاتا ہے مگر سیاہ خلط کا غلبہ ہوتا ہے لہذا استفراغ میں اسی کا قصد کرنا چاہئے۔ کوئی ضروری نہیں ہے کہ جسم میں سوداء کی کثرت ہو تو مالتو لیا کا غلبہ بھی ہو۔ البتہ تمام خون کے اندر سوداء پھیلا ہوا ہو مثلاً پیشاب کا ثقل نہ نشین نہ ہوتا ہو تو (یہ مالتو لیا کے غلبہ کی علامت ہے) پیشاب کا ثقل نہ نشین ہو جائے تو خواہ بکثرت ہو مگر اس سے مالتو لیا نہیں ہوتا۔

خون سے جب یہ امتیاز کر لو کہ وہ کس طرح ظاہر جسم تک پہنچا ہے مثلاً خارش اور بہق اسود کے ذریعہ پہنچا ہو، یا کس طرح جسم سے خارج ہوا ہے۔ جیسا کہ پیشاب، سیاہ براز، کلانی طحال اور دوالی کے ذریعہ خارج ہوا ہو تو واضح رہے کہ ایسی صورت میں مریض کو مالتو لیا نہیں ہوتا۔ (روفس)

کیونکہ انتشار کی حالت میں دماغ سیاہ خون سے غذا حاصل کرنے کے لئے محتاج ہو جاتا ہے۔ لیکن دماغ سے سوداء کے دور رہنے پر دماغ کی ترغذا محفوظ رہتی ہے۔ (مؤلف)

یہی وجہ ہے کہ مائیٹو لیا موسم بہار میں سیاہ خون والوں کے اندر زیادہ ابھرتا ہے۔ کیونکہ موسم بہار کا حال یہ ہوتا ہے کہ اس میں اخلاط کے اندر ہیجان ہوتا ہے۔ اور خون چشموں کے پانی کی طرح کھولنے لگتا ہے۔ یہ اس حد تک گدلا ہو جاتا ہے کہ نیچے کی شے اوپر آ جاتی ہے۔ موسم بہار کے اندر خون کا حال کھولتے ہوئے عصارہ کے مانند ہو جاتا ہے۔ خون کے کچھ ایسے اوقات بھی ہیں جن میں وہ کھول کر گدلا ہو جاتا ہے۔ جس طرح چشمے متعینہ اوقات میں کھولتے اور گد لے ہو جاتے ہیں، نیچے کی چیزیں اوپر آ جاتی ہیں۔ کثرت احتلام، دوار، کانوں کی بھنبھناہٹ اور سر کی گرانی اس مرض کی علامات ہیں، یہ ساری علامات ریاہ اور ہیجان سوداء کے سبب ہوتی ہیں۔ سوداء کے ساتھ ریاہ بھی ہوتی ہے۔ جیسا کہ تمام سرد چیزوں کے ساتھ ریاہ موجود ہوا کرتی ہے۔ سرد چیزوں سے مراد جامد اشیاء نہیں ہیں۔ بلکہ وہ ہیں جن کے اندر بخارات کو لطیف کرنے کی حرارت موجود نہیں ہوتی۔ ان مریضوں کے اندر شہوت جماع بھی اس بات کی دلیل ہے کہ سوداء کے اندر بکثرت ریاہ موجود ہے۔ باکمال طبیعتیں مائیٹو لیا کے لئے مستعد ہوتی ہیں، کیونکہ اس طرح کی طبیعتیں سر یح الحرکت اور کثیر الفکر ہوا کرتی ہیں۔

ڈکاروں، قے اور پیٹ چلنے سے مائیٹو لیا کے مریضوں کا حال بہتر ہو جاتا ہے۔ (روفس)

شراسیفی (پسیلوں کے سروں والی) قسم میں ایسا ہوتا ہے، دیگر اقسام میں نہیں۔ روفس نے صرف اسی شراسیفی قسم کا تذکرہ کیا ہے۔ حیرت ہے کہ جالینوس نے یہ کیوں نہیں لکھا کہ روفس نے صرف اسی قسم کی ماہیت اور علاج کا تذکرہ کیا ہے۔ دیگر اقسام پر اس نے اپنا راہوار قلم نہیں دوڑایا ہے۔ (مؤلف)

علاج :

مریضوں کو افتیون اور صبر کا مسهل دیں۔ کیونکہ ان دونوں دواؤں کو ایک ساتھ دینے سے اسہال میں نرمی ہوتی ہے۔ جس سے معدہ کو نفع پہونچتا ہے۔ اس کی ضرورت اس لئے ہوتی ہے کہ مریض سوء ہضم کے شکار ہوتے ہیں۔ ان دونوں دواؤں کے ذریعہ استفراغ کے بعد روزانہ ان میں سے تھوڑا تھوڑا دیتے رہیں نیز روزانہ ۲.۵ گرام عصارہ افسستین دیا

کریں۔ مذکورہ مسلسل کا ناغہ نہ ہو، ایسی صورت میں مریضوں کو بکثرت نفخ ہوگا۔ نہ ان کے اندر خشکی پیدا ہوگی، ہضم عمدہ ہوگا، پیشاب جاری ہوگا۔ ایسے مریضوں کے لئے سب سے عمدہ تدبیر ہے۔ تھوڑی ریاضت کرائیں۔ عمدہ غذائیں دیں۔ تکان پیدا کرنے کے لئے سب سے بہتر یہ ہے کہ مریض پیدل چلیں۔ جن مریضوں کا ہاضمہ خراب ہو وہ قبل از غذا حمام کریں۔ غذا سرلیج البھنم، تولید نفخ سے پرے اور ملیں شکم ہو۔ شراب ابض اعتدال کے ساتھ لیں۔ بوقت خواب کھٹے سرکہ کا جرہ لیں۔ غذاؤں میں اس کا سالن استعمال کریں۔ اس سے جو دت ہضم میں مدد ملے گی۔ بالخصوص جبکہ سرکہ عضلی ہو۔ ممکن ہو تو قصد کریں۔ بالخصوص بیماری کے آغاز میں، بعد ازاں جب قوت واپس آجائے تو شحم حظل اور خربق سیاہ کے ذریعہ سوداء کا استفرغ کریں۔ ملیں شکم اشیاء کا استعمال کسی دن ترک نہ کریں تاکہ شکم نرم رہے۔ اس سلسلہ میں افتیمون سب سے زیادہ مفید ہے۔ نیز پودینہ، اسارون اور ماء الجبن اور المستین کا مسلسل استعمال بھی مفید ہے۔ کیونکہ اس کے مسلسل استعمال سے بہت ساری مخلوقات صحت یاب ہو چکی ہیں، جو مریض معدہ کے کمزور ہوں انہیں قے ہر گز نہ کرائیں۔ انہیں سفید آٹے کی روٹی، مرغ اور بکری کے بچے کا گوشت اور چھوٹی مچھلیوں کی عمدہ اور لذیذ غذائیں دیں۔ کوشش کریں کہ ان مریضوں کے جسم شاداب رہیں۔ شاداب اور فرہ ہو جانے کے بعد بد اخلاقی کے غار سے وہ نکل آئیں گے اور مکمل صحت ہو جائے گی۔ ان میں جو شراب نوشی کے متحمل ہوں انہیں اس کے سوا کسی اور علاج کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ یہاں وہ ساری باتیں موجود ہوتی ہیں۔ جن کی اس بیماری کے اندر ضرورت ہوا کرتی ہے۔ دور دراز کے اسفار مفید ہیں۔ کیونکہ اس سے مزاج میں تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ ہضم عمدہ ہوتا ہے اور افکار سے نجات مل جاتی ہے۔

مریضوں سے ظاہری سبب اور اختیار کی جانے والی تدابیر دریافت کریں۔ اور پھر علاج میں اس کے برعکس رویہ اختیار کریں۔ چنانچہ جو مریض خشکی حالت اور لطافت تدبیر کے باعث اس صورت حال سے دوچار ہوئے ہوں، ان کا بالصدق علاج کرتے ہوئے وسیع تر تدابیر استعمال کریں۔ ایک مدت تک علاج میں ناغہ کریں۔ پھر دوبارہ شروع کریں۔ کیونکہ ایسا ہوگا کہ ناغہ والی مدت ہی میں مریض بیماری سے چھٹکارا پا جائے گا۔ مسلسل علاج سے طبیعت کمزور ہو جاتی ہے۔ ایسے مریضوں کے اندر بہق کا پیدا ہونا اس بات کی بہتر علامت ہے کہ سینہ اور خاص کر شکم اور پشت صحیح ہیں۔ اسی طرح جرب مفرح بھی عمدہ علامت ہے۔ مسلسل حکم کے

ذریعہ پسلیوں کے سروں کو گرم رکھیں تاکہ ہضم عمدہ ہو اور نفخ جاتا رہے۔ محلل ریاچ پانی جیسے طبع پودینہ و سداب کے ذریعہ نطول کریں۔ اس سے نفخ تحلیل ہوگا اور ہضم میں مدد ملے گی۔ بشرطیکہ یہ طبع زیتون کے ہمراہ ہو۔ زیتون سے ترمج کریں۔ طبع اگر پانی سے تیار کیا گیا ہو تو اس میں اون ڈبو کر شکم پر رکھیں۔

ایسے مریضوں پر مفضی ریاچ (ریاچ کو پھیلائے والے) تخموں سے تیار کردہ ضاد استعمال کریں تو جائز ہے۔ لیکن یہ شب میں رکھے جائیں۔ شکم پر روغن سوسن بھی ملیں۔ خیال رکھیں کہ شکم پر ہمیشہ کبعل پڑا رہے۔ اسے گرم رکھا جائے۔ شدت نفخ میں ضرورت ہو تو شکم پر کچھنے بھی لگائیں۔ خوشبوؤں سے مریضوں کو تقویت پہونچائیں علاج میں دور تک جانا ہو تو شکم پر خردل کا ضاد رکھیں۔ یہ عظیم الفع ہے، اس سے درد کا استیصال ہو جائے گا۔ خاص کر جبکہ وہ اپنے آخری مرحلہ میں ہو۔ برودت کی علامات کے وقت مادہ کا انضباب بعض اعضاء کی جانب ہوتا ہے۔ ایسا بہت ہوتا ہے۔ نتیجہ میں مریضوں کو فالج اور صرع ہو جاتا ہے۔ اس طرح کی کیفیت میں مقام اگر شریف ہو تو اسے تقویت پہونچائیں۔ اور مریض کے ذہن میں یہ بات نہ آنے دیں کہ اسے مالٹو لیا ہو گیا ہے بلکہ یہ بتائیں کہ فقط سوء ہضم کا علاج ہو رہا ہے۔ مریض کے بکثرت خیالات کی تائید کریں۔ اسے افکار سے غافل کریں اور خوش و خرم رکھیں۔ (ردفس) یہ شخص مراقبہ کے سوا کسی اور چیز کا تذکرہ نہیں کر رہا ہے۔

موسم بہار میں جن لوگوں کے اندر مالٹو لیا ابھرتا ہے ان کے دماغ میں فساد نہیں ہوتا۔ بلکہ ان کی رگوں کا خون سوداوی ہوتا ہے۔ چنانچہ اس وقت خون کے اندر جوش پیدا ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ دماغ تک پہونچ جاتا ہے۔ (مؤلف)

مالٹو لیا نام ہے ”دوسوہ بلاحمی“ کا۔ یہ تین قسم کا ہوتا ہے۔ خود دماغ کے اندر سیاہ خلط ہوتی ہے یا پورے جسم کا خون سوداوی ہوتا ہے۔ تیسرا مرقی کہلاتا ہے۔ یہ جگر کے نالیوں کے اندر قلمونی (ورم غلیظ جس کا مادہ صرف خون) سے پیدا ہوتا ہے۔ چنانچہ یہاں کا خون سوداوی ہو جاتا ہے۔ جس سے سوداوی اخراجات اٹھ کر سر تک پہونچتے ہیں۔ خوف، غم اور کسی بھی شے سے از حد شینگی اور بیماری کا لازمہ ہے۔ مریض بہ کثرت زمین کی جانب دیکھتے ہیں۔ گوبوڑھے ہوں مگر بال سیاہ ہوتے ہیں۔ (سرافیون)

یہ بیوست کی انتہا ہے۔ (مؤلف)

مراقبہ کے ساتھ کھٹی ڈکاریں، بہ کثرت تھوک، سوزش، قراقر شکم، دونوں شانوں

کے درمیان درد، قے، بلغمی مراری براز اور پردہ مراق پر نفخ موجود ہوتا ہے۔

فصد اکحل اور فصد صافن سے ابتداء کریں خاص کر جبکہ مریض عورتیں اور وہ حضرات ہوں جن کا بواسیری خون رک گیا ہو۔ پھر مریضوں کو کچھ آرام دیں۔ آرام کے دنوں میں بھیڑ بکریوں کے بچوں اور چڑیوں کا گوشت دیں۔ بیگن، بندگو بھی، مسور، پرانے پنیر، گائے بیل کے گوشت اور نمکین اشیاء سے پرہیز کرائیں۔ مرطب غذائیں دیں اور شراب ایض پلائیں، حرارت زیادہ موجود ہو تو گنجنیں سکری دیں۔ (سرافیون)

یہ محل نظر ہے۔ کیونکہ سرکہ کے مسلسل استعمال سے سوداء کی تولید ہوتی ہے۔ (مؤلف)
جب حرارت ہو تو سوداء کے مسلسل میں مطبوخات ورنہ خوب استعمال کریں۔
درمیان میں مریض کو آرام دیں۔ اور بہتر تدبیر اختیار کریں۔

مریض اگر محذور المزاج اور کمزور ہوں تو ماء الجبن، افقیون اور ہلیلہ سیاہ دیں۔ سوداء کا بکثرت استفراغ ہو تو دل کا حال معلوم کر لینے کے بعد اس جگہ کے لئے مناسب اور مفید ادویہ تجویز کریں۔ دل اگر گرم ہو تو خفقان حار میں استعمال کئے جانے والے سفوف اور حالت برعکس ہو تو برعکس تدبیر اختیار کریں۔ عرق گاؤزبان کے ساتھ ۵ گرام تریاق یا دواء المسک دیں۔ دواء المسک اس بیماری میں عرق ترنجان کے ساتھ مؤثر ہے۔ مریض کو بے خوابی لاحق ہو تو سر کی تربیب ترک نہ کریں۔ پہلی بار علاج کامیاب نہ ہو تو مریض کو ذرا آرام دیں۔ پھر مذکورہ بالا تدبیر دوبارہ یا تین بار اختیار کریں۔ کیونکہ یہ خلط ادویہ سے بمشکل متاثر ہوتی ہے۔ جسم کو مرطوب رکھیں۔ مسامات کشادہ کریں پھر مسلسل بھی دیں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔ (سرافیون)

ان تمام مقامات پر جالینوس کی گفتگو صحیح اور صائب ہے۔ ان مریضوں کے لئے وہ حرارت سے مجتنب اور تربیب کی جانب مائل ہے۔ اس خیال کی صحت پر اس سے بڑی اور کوئی دلیل نہیں ہے کہ یہ بیماری عورتوں، بچوں، بارد المزاج اور آختہ حضرات کو کم ہی ہوا کرتی ہے۔ مراقیہ کے سوا مالینو لیا کا جملہ علاج یہ ہے کہ فصد کھولیں، سوداء کا مسلسل مسلسل دیں۔ خصوصیت سے جگر کی تبرید کریں۔ جذب کی صلاحیت بڑھانے کے لئے طحال کو تقویت دیں۔ بواسیری مسوں کو کھول دیں۔ حمام لازم کریں۔ شراب پلائیں اور نیند لائیں۔ خصوصیت سے جو مالینو لیا دماغ کے اندر ہوتا ہے اس کے لئے کثیر المزاج شراب، شیریں پانی، سرکی تربیب و تبرید ضروری ہے۔

مراقبہ :

مراقبہ میں قے، شراب، سوداء کی تولید، کم کرنے والی تدبیر یا اس کا استفرغ ضروری ہے تاکہ جذب کرنے کے لئے طحال کچھ پانہ سکے۔ اور نہ معدہ کی جانب کسی چیز کو دفع کر سکے۔ نیز فصد اسلیم ضروری ہے تاکہ طحال جذب کیلئے مشتاق ہو اور جو کچھ اس کے پاس ہو اسے محفوظ رکھ سکے۔ (مؤلف)

مانٹو لیا کا علاج جلد کریں۔ کیونکہ دماغ کے سوء مزاج کے سبب سے بیماری لمبی ہو جائے تو یہ مستقل ہو جاتی ہے اور پھر صحت ہر گز نہیں ہوتی۔ مسهل دینے کی ضرورت پیش آئے تو پہلے چند دنوں تک حمام اور ماکولات و مشروبات کے ذریعہ مریضوں کو مرطوب کریں۔ پھر مسهل دیں۔ ایسی صورت میں بیماری پر قابو ہوگا۔ مسهل سے فائدہ ہو جائے تو فہماور نہ چند دنوں تک آرام دیں۔ مرطوب غذاؤں، ٹھنڈے حمام، آرام اور سکون کا انتظام کریں۔ پھر پہلے مسهل سے بھی زیادہ طاقتور مسهل دیں۔ حرارت، سوزش اور جلن کی علامات موجود ہوں تو ایارج فیقراء اور سقمونیہ پلائیں۔ سقمونیہ ۶ گرام اور ایارج فیقرا ۵۰ گرام۔ (اسکندر)

اس مقدار کا ایک تنائی کافی ہے۔ (مؤلف)

کبیر ایارجات اور طاقتور مسخن ادویہ سے اسہال ہر گز نہ لائیں۔ کیونکہ مریضوں میں اس سے حد درجہ جنون پیدا ہو جائے گا۔ خون جل جائے گا اور وہ حد درجہ بیہوش اور حدت میں مبتلا ہو جائیں گے۔ ایسے مریضوں کا اسہال کے لئے سب سے عمدہ طریقہ یہ ہے کہ غیر مسخن دواؤں کا مسهل دیں۔ اسہال کے بعد مرطوب غذاؤں کا قصد کریں۔ کیونکہ کچھ مریضوں کو میں نے فقط مرطوب تدبیروں کے ذریعہ صحت یاب کر دیا ہے۔

اس بیماری میں سب سے مؤثر غذا آش جو، پھر چٹان والی مچھلی (سمک صحری (۱))، مرغ، خس، کامنی، گکڑی اور انگور ہے۔ مریض انجیر نہ کھائیں۔ تمام شیرینیاں ترک کر دیں۔ (اسکندر)

یہ محل نظر ہے۔ (مؤلف)

اسی طرح چرپری اور نمکین اشیاء مثلاً مری، خردل، پنیر بھی ممنوع ہے۔ مائی شراب (پانی ملی ہوئی شراب) پیئیں۔ شیریں پانی کا حمام بے حد مفید ہے۔ اس سے کچھ اخلاط کے اندر

۱۔ سمک صحری۔ بحر الجواہر میں وارد ہے کہ سب سے عمدہ مچھلی چٹان والی ہوتی ہے جس کا چھلکا پتلا ہو اور تیز رواں پانی کے اندر پانی جائے۔ اسے کڑا ہی، یا سمدر یا پھر پر بنجر آلے کے بمون لیا گیا ہو۔

تعدیل پیدا ہوتی ہے۔ استفرغ بھی کریں، سر پر زیادہ گرم پانی نہیں بلکہ نیم گرم انڈیلیں۔ حمام کے بعد بنفشہ اور روغن گل کی ترمیج کریں۔ سر کو عظمیٰ اور لعاب اسپنول سے دھوئیں۔ حمام سے نکلنے کے بعد پیاس معلوم ہو تو پانی تھوڑا تھوڑا پیئیں۔ ظنون فاسدہ کے ازالہ کے لئے گفتگوؤں اور تدبیروں سے کام لیں۔ اس باب میں سپیروں اور اس طرح کے لوگوں کا کردار ادا کریں۔ زیادہ حرارت نہ ہو اور سوداء کی علامات ظاہر ہوں تو موسم گرما میں ماء الجبن اور موسم سرما میں ماء العسل کے ساتھ افتیمون کا مسسل دیں۔ ماء الجبن اور ماء العسل کی مقدار، قوطولی (۱) اور افتیمون اور ایارج فیقر کی مقدار ۳۵-۳۵ گرام ہو۔ بعد ازاں مریضوں کو کچھ دنوں تک آرام دیں۔ عرصہ راحت میں تربیب پیونچانے کا اہتمام کریں۔ اس کے بعد دوبارہ مسسل دیں۔ یہ بھی ناکام ہو تو خربق اور حجرار منی کے بغیر چارہ نہیں۔

بزرگان قدیم خربق استعمال کرتے رہے ہیں مگر میں خربق پر حجرار منی کو ترجیح دیتا ہوں۔ کیونکہ یہ اپنا کام کئے بغیر نہیں رہتی۔ اس میں کوئی خطرہ بھی نہیں ہے۔ دھویا جائے تو مسسل نہ دھویا جائے تو قے آور ہے۔ تاہم اگر چاہو کہ قے بالکل نہ ہو تو دو یا تین بار دھویا کرد۔ اس کی تاثیر اس حد تک ہے کہ مریض چند ہی دنوں میں اس کا اثر محسوس کرنے لگتا ہے۔ مشروب کا وزن ۵۰ گرام زیادہ سے زیادہ ۱۶۰ گرام تک ہے۔ ضرورت ہو تو دوبارہ اسی کا مسسل دیں۔ کیونکہ اس سے سخت پیدا ہوتی ہے نہ کوئی خراب کیفیت، نہ کسی طرح کی بد مزگی۔ اس کے ہمراہ ایارج بھی شامل کر دیتے ہیں۔ مگر میں اس کا مرکب اس طرح تیار کرتا ہوں۔

ایارج فیقر ۲۰ گرام، افتیمون ۲۰ گرام، غاریقون ۶ گرام، سقمونیا ۱۰۵ گرام، دوسرے نسخہ کے مطابق ۲۰ گرام، قرنفل ۲۰ عدد، حجرار منی ۶ گرام، شربت گلاب و بی، عرق برگ اترج میں سب کو ملا کر معجون بنالیں۔ مقدار خوراک ۲۱ گرام یہ معجون اخراج سوداء کے علاوہ معدہ کو تقویت دیتا ہے۔

اکثر وہ لوگ جن کو اسہال عارض ہوتے ہیں ان کو تشنج بھی ہوتا ہے جو ایسے تمام لوگوں میں بیوست کے غلبہ کی بنا پر ہوتا ہے چنانچہ جب کوئی ایسی بات ہو تو انہیں نیم گرم پانی پلایا جائے اور اسی میں بنٹھائیں نیز شراب ممزوج میں روٹی بھگو کر دی جائے اور انہیں ٹھنڈے پانی میں رب حصرم ملا کر پلائیں، ایسی حالت میں صاف ٹھنڈا پانی بھی بہت فائدہ کرتا ہے پھر ان لوگوں کو سلا دیا جائے پھر ہلکے حمام میں داخل کیا جائے اور وہاں سے نکلنے پر غذا دی جائے۔

خردل، لہسن، نمک، بندگو بھی، مسور، جرجیر، بے چھنے آٹے کی روٹی، گائے بیل کے گوشت، پنیر، مری اور سیاہ شراب سے مریضوں کو پرہیز کرائیں۔ حمام اور مرطب غذاؤں میں اضافہ کریں۔ نقل و حرکت، سیر و تفریح، احباب اور رفقاء کے ساتھ زیادہ میل جول، شراب، شہد اور طرب و مستی کے مشغلوں میں مصروف رہنے کا حکم دیں۔ علاج یکے بعد دیگرے مکرر کریں۔ زیادہ گرم اور زیادہ سرد اوقات میں مریضوں کو آرام دیں یعنی علاج بند کر دیں۔ حتیٰ کہ بہ توفیق الہی صحت یاب ہو جائیں۔ (اسکندر)

اس بیماری کے اندر تنہائی سے بڑھ کر خراب چیز کوئی اور نہیں ہے۔ لہذا میرے خیال میں جو اطباء مریضوں کو تنہائی میں رکھتے ہیں وہ غلطی کرتے ہیں۔ مریض اپنے ہم عمروں ہی کے ساتھ نہ بیٹھیں۔ بلکہ ایسے دانشوروں کی صحبت میں بھی رہیں جو ان سے راست گفتگو کریں۔ نیز مریض گفتگو کے اندر غلطی کریں تو اس کی وہ اصلاح بھی کر سکیں۔ (مؤلف)

جسم پر سب سے پہلے خالص مردہ حمرء غالب آتا ہے اس کے بعد مردہ سوداء۔ سوداء کی تولید اس وقت ہوتی ہے جب حرارت بحد بڑھ جاتی ہے۔ مراقی میں طحال کی حالت پر توجہ دیجائے۔ یا طحال پر پچھنے لگائے جائیں۔ تاکہ معدہ اور مخمر لودیہ کی جانب وہ کوئی چیز روانہ نہ کر سکے۔ (جالینوس) صبر مایٹو لیا اور حدیث النفس کے لئے عمدہ ہے کیونکہ یہ سوداء کا مسلسل ہے۔ (قہلمان)

ہمارا ایک مجرب جو شانہ ہے۔

نسختہ حسب ذیل ہے :

کشمش ۳۲۰ گرام، ہلیلہ سیاہ ۲۵ گرام، سنا ۲۵ گرام، افتیون ۲۵ گرام، خربق سیاہ ۳۸ گرام، مرماحور ۱۰ گرام، حرمل ۱۰ گرام، فاشرا ۱۰ گرام، کماشبرم ۱۰ گرام، انگور کی لکڑی کی آنچ پر پکائیں۔ حتیٰ کہ سرخی آجائے، پھر چھان کر پیئیں۔ مسکن اور اخلاط سوداوی کا منقہ ہے۔ اثر کم کرے تو حرمل کے وزن میں اضافہ کر دیں۔ (مؤلف)

مناسب یہ ہے کہ مایٹو لیا کے مریضوں کو ماء الجبن کا مسلسل دیں کیونکہ یہ مریض تیز دوا کا مسلسل برداشت نہیں کرتے۔ خربق سیاہ کا مسلسل مایٹو لیا میں مفید ہے۔ (قہلمان)

معمول سے زیادہ انسان تفکرات کا احساس کرنے لگے تو تجنبین کے ساتھ افتیون بقدر طاقت پلائیں۔ مایٹو لیا کے ساتھ بے خوابی اور اچھل کود بھی ہو تو امکان کی حد تک ترطیب کے ساتھ تہرید کریں۔ (اسحاق)

اسختین کے ساتھ افتیون ملا کر پلانے سے بکثرت مخلوقات صحت یات ہو چکی ہیں۔

افقیون تنہا بھی مفید ہے۔ اقوان خشک پی لی جائے تو سودا کے مریضوں کو نفع دیتا ہے۔ جیسا کہ افقیون ۴ گرام، جنین اور نمک کے ساتھ خشک استعمال کی جاتی ہے۔ حاشا کا اثر افقیون سے قریب تر ہے۔ تخم بادروج اس شخص کے لئے مفید ہے جس کے جسم میں سودا کی تولید ہوتی ہو۔ بادروج خود بھی مفید ہے۔ (ابو جریج)

سودا کا اخراج ہسفانج کا خاصہ ہے۔ مازیون اور دورہ والے پودے سودا کا مسهل ہیں۔ (بدیعورس)

بھیڑ کے بچوں کا گوشت سودا کے لئے بالخاصہ مفید ہے۔ حرمل سودا کی بیماریوں میں مفید ہے۔ (بدیعورس وابن ماسویہ)

بلاب (عشق پیچہ) میں پکائے ہوئے پرانے مرغ کا شوربہ، قرطم، چقندر اور حاشا سودا کا مسهل اور چوتھیا بخار کے لئے مناسب ہیں۔ الغرض ان سب کے لئے مفید ہیں جن کو خلط سیاہ سے دائمی طور پر تنقیہ بدن کی ضرورت ہوتی ہے۔
حب کا حسب ذیل نسخہ :

یہ خالصہ سودا کا اخراج کرتا اور اپنی قوت سے داء الکلب اور مالیتو لیا کا ازالہ کر دیتا ہے ہلیہ سیاہ ۵ گرام، افقیون ۵ گرام، نمک ہندی ۴ گرام، ہسفانج ۵، ۷ گرام، حجرار منی ۵، ۷ گرام، غاریقون ۵، ۷ گرام، خربق سیاہ ۵ گرام، خوراک ۵ گرام
ہلیہ کابلی سودا میں مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

کندس منقی سودا ہے۔ (بدیعورس)
شمعدانی مریضان سودا کے لئے عمدہ ہے۔ (رودفس)

چوتھا باب

قوائے دماغی، نفس کے قوائے ثلاثہ،
تخیل، فکر، ذکر ان کے مقویات و مضرات،
دماغ اور ذہن کے لئے مضر اشیاء، سوء
مزاج دماغ سے متعلق جملہ امور اور اس کی
کمی و زیادتی، ذہن و عقل کے لئے مفید و مضر،
اچھے اور برے خوابوں سے متعلق امور

ارخینانس یادداشت کے خاتمہ کا علاج بے حد تسخین پہونچا کر حتیٰ کہ پٹھوں اور دوائے
خردل کے ذریعہ کیا کرتا تھا۔

یادداشت معطل یا کمزور ہو جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ دماغ کے اندر سوء مزاج
بارد پیدا ہو گیا ہے۔ لہذا اسکی تسخین ضروری ہے۔ لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ اسے خشک یا تر
کیا جائے۔ بیشتر کی گئی تدبیروں، ناک سے ہنسنے والی رطوبتوں اور نیند کو دیکھا جائے گا۔ اگر یہ

زائد ہوں گی تو مذکورہ بالا تدبیر کے ساتھ بیہوش اور کم ہوں تو رطوبت پیدا کی جائے گی۔ معتدل ہوں گی تو صرف کھن سے کام لیا جائے گا۔ نہ خشکی پیدا کی جائے گی نہ تری۔ ایک کسان اور ایک فلسفی کو یادداشت کے اندر کی عارض ہو گئی تھی۔ ماضی میں دونوں کی تدبیریں لطیف تھیں۔ چنانچہ خشکی پیدا کرنے والی چیزوں سے یہ اذیت محسوس کرتے تھے مگر کھن اور مرطب تدبیروں سے انہیں فائدہ ہوتا تھا۔

اخلاط عقل (خرابی عقل) کی تمام قسمیں تین ہیں۔ (۱) حس فاسد ہو جائے مگر فہم صحیح ہو۔ مثلاً کوئی شخص اپنے کپڑوں پر انجیر اور زیتون دیکھنے لگے۔ اس کے تخیل میں ایسی اشیاء آنے لگیں جنکی کوئی حقیقت نہ ہو۔ مگر پہچان صحیح ہو۔ مثلاً وہ شخص جو اپنے گھر کے اندر دن رات بانسری بجانے والوں کو دیکھتا اور سنتا تھا۔ (۲) حس صحیح ہو اور فکر فاسد ہو جائے۔ مثلاً وہ شخص جس نے کوٹھے سے اون کا بستر اور وہ تمام برتن پھینک دیئے جو وہاں موجود تھے۔ اس شخص کا تخیل صحیح تھا۔ کیونکہ وہ ہر ایک کا نام لے کر اس کا قصد کرتا تھا۔ بایں ہمہ وہ یہ نہ سمجھتا تھا کہ ان چیزوں کو اسے نیچے نہیں پھینکنا چاہئے۔

(مصنف: جن لوگوں کی عقلیں خراب ہوتی ہیں وہ سب کلام میں خرابی پیدا کرتے ہیں، مفرد اسماء کے اندر نہیں۔)
(۳) دونوں چیزیں فاسد ہوں۔

(مصنف: یہ مشکل ہے۔ الاعضاء الآلمہ کے تیسرے مقالہ اور اس کے جامع کلمات سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔)

ذہن خراب ہو تو اسے علامت سمجھو سوء مزاج اور دماغ حار کی اور نفسانی افعال معطل اور حس و حرکت موقوف ہو جائے تو یہ دلیل ہے سوء مزاج بارد کی۔ (جالینوس)
مناسب یہ ہے کہ موقوفی حس و حرکت سے برودت دماغ، بے خوابی سے بیہوش دماغ، خواب و نیند سے رطوبت دماغ، بے خوابی کے ساتھ خرابی عقل سے حرارت و بیہوش دماغ، نیند کے ساتھ حرکتوں کے معطل ہونے سے برودت و رطوبت دماغ، نیند کے ساتھ اختلاط عقل سے حرارت و رطوبت دماغ، بے خوابی و تعطل حرکت سے برودت و بیہوش دماغ سمجھا جائے۔ (مؤلف)

مذکورہ بالا قسمیں مادہ کے بغیر ہوں تو ناک، تالو، کان سے کوئی چیز نہ بنے گی۔ اور مادہ کے ہمراہ ہوں تو مراری یا بلغمی اخلاط جاری ہوں گے۔

یادداشت کی کمی اور اس کا تعطل ہمیشہ برودت کے باعث ہوا کرتا ہے۔ البتہ یہ کیفیت اگر نیند کے ساتھ ہے تو برودت کے ساتھ رطوبت اور بے خوابی کے ساتھ ہے تو اس کے ساتھ بیوست ہوگی۔

شراب ذہن کے لئے خراب ہے۔ (جالینوس)

ذہن میں تیزی اور قوت بیداری اور لطافت تدبیر سے پیدا ہوتی ہے، نیند اور شکم پری سے نہیں لوگوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ غلیظ جسم کے لطیف ذہن پیدا نہیں ہو سکتا۔ (بولس)

جو شخص حفظ کا عادی ہوتا ہے اس پر اسے زیادہ قدرت ہوتی ہے۔ کیونکہ حفظ ذہن کے لئے ممنزلہ ریاضت ہے۔ جس طرح کوئی شخص جسمانی ورزش کا عادی ہوتا ہے تو ریاضت پر اسے زیادہ قدرت ہوتی ہے۔ اسی طرح جو شخص اپنی کسی نفسانی قوت کو فعل میں لانے کی ریاضت کرتا ہے تو دیگر قوائے نفسانی کے مقابلہ میں وہ قوت فعل میں افضل ہو جاتی ہے۔

رطوبت نفس کو بلید مگر بیوست تیز کر دیتی ہے۔ اس حقیقت کو سمجھنے کے لئے بس اتنا کافی ہے کہ فہم میں ملائکہ کے رتبہ سے انسان کو گرانے والی یہی رطوبت ہے۔ کیونکہ نفس کا تعلق جو ہر مرطوب سے ہو گیا ہے زیادہ غلیظ اور زیادہ گرم خون طاقت اور ثبات زیادہ پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح زیادہ لطیف اور زیادہ ٹھنڈا خون حس و فہم کی صلاحیت زیادہ پیدا کرتا ہے (جالینوس)

یہ محل نظر ہے۔ (مؤلف)

کمی خون فہم میں زیادہ مددگار ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ تمام حیوانات جن میں خون نہیں ہوتا وہ خون والوں سے زیادہ فہیم ہوتے ہیں۔ خون والوں میں وہ بھی ہوتے ہیں جن کا خون بارد لطیف ہوتا ہے یہ برعکس سے زیادہ فہیم ہوا کرتے ہیں۔ ان سب میں افضل وہ ہیں جن کا خون گرم، لطیف اور صاف ہوتا ہے کیونکہ فہم میں وہ سب سے افضل ہوتے ہیں۔ (جالینوس)

یہاں تضاد ہے لہذا نگاہ میں رکھیں۔ (مؤلف)

جس حیوان کا خون زیادہ رقیق اور لطیف ہوتا ہے اس کی حس زیادہ تیز ہوتی ہے۔ (جالینوس)

غذا بہ اندازہ دینے کا فلاسفہ اطباء نے اس لئے حکم دیا ہے تاکہ جسم میں خون کی زیادتی نہ ہو کیونکہ جسمانی رطوبت کی کثرت سے فہم رخصت ہو جاتا ہے۔ اس حقیقت پر بارہا یہ دلیل دی گئی ہے کہ جس شخص کی رطوبت زیادہ ہوئی اس پر کسل مندی اور بلا دت طاری ہو کر رہی، کثرت سے نیند آئی اور ایسے امراض کی وہ آماجگاہ بن گیا جن کی موجودگی میں ذہنی حس کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ دماغ جب بھی مرطوب ہو گا ذہن برباد ہو گا۔ جیسا کہ مدہوشی کی حالت

میں دیکھا جاسکتا ہے۔ (طحاوی)

یہوست سے نفس کی حرکتیں شدید تر اور تیز تر ہو جاتی ہیں۔ جن حضرات پر یہوست غالب ہوتی ہے ان کے عجیب و غریب حالات سے دھوکہ نہ ہو، یہ دراصل نفس کی وہ حرکتیں ہیں جو سرعت میں طبعی حالت سے متجاوز ہو جاتی ہیں۔ یہوست ذہن کے لئے مضر ہے، ایسا نہیں ہے بلکہ ذہانت میں وہ ہمیشہ اضافہ کرتی ہے۔ تاہم ہمارے نزدیک متعینہ حد سے غالب یہوست کے تجاوز کر جانے کے بعد افعال نفسانی کی ایک قسم ایسی بھی ہے جو حد سے زیادہ ہو جانے پر محتاج علاج ہے۔ (مؤلف)

دماغ کا سوء مزاج مفرد و سوسہ پیدا کرتا ہے۔ اگر یہ یہوست کے ساتھ ہو تو اسی کے ساتھ بے خوابی کی حالت بھی طاری ہو جاتی ہے۔ کیونکہ یہوست سے بے خوابی اور رطوبت سے نیند کا خصوصی تعلق ہے۔ باقی دماغ کی مفرد و برودت بلادیت پیدا کرتی ہے۔ اگر یہ کیفیت رطوبت کے ساتھ بھی ہو تو خواب گراں پیدا کرتی ہے۔ حار و رطب مزاج ایسی بے خوابی لاتا ہے جس میں سوسہ اور خواب بھی شامل ہوتا ہے۔ سوء مزاج بار دیا بس سے جسم کی حرکت معدوم ہو جاتی ہے۔ مریض بس نکلنے کی باندھے رہتا ہے۔ اسی کو قاطو حس (جمود) کہتے ہیں۔

وہ امراض جن کے اندر فکر و ذکر کمزور ہو جاتے ہیں ان میں مفید یہ ہے کہ مریض ایسی چیزیں دیکھتا اور سنتا رہے جو اسے شدید غم میں مبتلا کر دیں۔ یا اس کے بارے میں سوچنے پر مجبور ہو جائے، اس سے فکر واپس آ سکے گی۔

افیون، میوہ ساکھ اور زعفران دماغ کے لئے مضر ہیں، ان سے سر کے اندر گرانی اور مدہوشی جیسی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ یہی حال ان تمام غذاؤں کا ہے جن کے استعمال کے بعد سرد اور گرانی سر کی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ ساری چیزیں دماغ کے لئے خراب ہیں، فم معدہ کے حق میں جو اشیاء مضر ہیں وہ اشتراک کے طور پر دماغ کیلئے بھی مضر ہیں۔ (جالینوس) میرا تجربہ ہے کہ خرابی عقل اور دماغ کے جملہ امراض بار دہ میں اس سے بہتر علاج اور کوئی نہیں ہے کہ مریض کو روزانہ شادریٹوس ۵۰۰ ملی گرام صبح و شام تین دن تک دیا جائے۔ اس سے مریض بالکل صحت یاب ہو جائے گا۔ فالج میں بھی یہ بے حد مفید ہے۔ (یہودی)

زوال حفظ کی ایک قسم یہوست سے پیدا ہوتی ہے۔ البتہ یہ زیادہ تر رطوبت کے باعث لاحق ہوتی ہے

حفظ کے لئے حسب ذیل نسخہ مفید ہے :

کندر ۱۰۵ گرام، فلفل ۳۵ گرام کوٹ پیس کر اس کا سفوف روزانہ ہمار منہ

۵. ۴ گرام سے ۹ گرام تک چالیس دن استعمال کریں۔ اس کے بعد دوج گائے کے گھی میں شامل کر کے ۴۰ دن جو کے اندر مدفون رکھیں۔ بعد ازاں اس پر شہد اتا ڈالیں کہ دوا ڈھک جائے۔ اسے بھی بیس دن جو کے اندر مدفون رکھیں۔ پھر ایک قطعہ روزانہ کھائیں۔ زوال حفظ کے لئے یہ عجیب و غریب ہے۔ (طبری)

دوج کا مربہ جو شہد میں تیار کیا گیا ہو اور جس میں چکنائی نہ ہو استعمال کریں
حفظ کے لئے حسب ذیل معجون بے حد مفید ہے :

کندر ۵۰ گرام، فلفل ۳۵ گرام، دوج ۳۵ گرام، سعد ۵۰ گرام، ہلیہ سیاہ ۵۰ گرام، زنجبیل ۵۰ گرام، شہد بلاور ۳۵ گرام، شہد تمام ادویہ کے ہم وزن (طبری)
یہ معجون برودت ذہن کو درست اور طبیعت کو خوشگوار رکھتا ہے۔ (شرک)

بے خوابی و نسیان اور خاص کر زوال ذہن کا علاج (معجون) بلاوری اور مخرج بلغم غرغروں سے کریں۔ بیماری اگر پرانی ہو تو مریض کے رخساروں اور گدی کو داغ دیں۔ فساد دماغی کے تمام اقسام کسی مادہ کے تحت ہوں تو اس مادہ کا استفراغ کر دیں، اور بغیر کسی مادہ کے ہوں تو علاج بالصد کا اصول اختیار کریں۔ (اہرن)

دماغ کی کمی سے بھی دماغی امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ اسی لئے بوڑھوں کی عقلیں کم ہو جاتی ہیں کیونکہ دماغ اور گودہ دونوں عمر دراز اور ولادت سے بے فیض حیوانوں کے اندر کم ہو جاتے ہیں۔ سب سے وافر دماغ والے وہ حیوان ہوتے ہیں جن کی عمریں ولادت سے قریب تر ہوتی ہیں۔

دماغ کی کمی سے جو بیماریاں لاحق ہوتی ہیں ان کی علامت یہ ہے کہ سوء مزاج کی علامات مفقود ہوتی ہیں اور عقل میں کمی ہوتی ہے جیسا کہ زیادہ تر بوڑھوں کے اندر دیکھا جاتا ہے۔
دماغ اور ہڈیوں کا گودہ کم کر دینے والی چیزوں میں ٹکان، لطیف غذائیں، جماع اور بے خوابی شامل ہیں۔ ان کے برعکس اشیاء اضافہ کرتی ہیں، حمام، شکر کے ساتھ، لبوب، فالودہ اور اسی طرح کے لذیذ کثیر غذا ماکولات اضافہ کرتے ہیں۔ بندق اور بادام خاص کر شکر کے ساتھ استعمال کئے جائیں تو اضافہ دماغ کے موجب ہیں۔ (مؤلف)

خردل کا کھانا اور جند بید ستر کے ساتھ سر کے پچھلے حصہ پر اس کا پلاء کرنا نسیان میں مفید ہے۔ پیاز کا بکثرت مسلسل استعمال عقل کو فاسد کرتا ہے اور نسیان کا موجب ہے، نسیان کے مریض کو روزانہ نہار منہ ۵. ۳ گرام بلاور ہمراہ آب گرم لینا لازم کریں۔ غذا میں

چڑیوں کے خشک ہلکے کم چکنائی والے گوشت جیسے گوریوں فاخاؤں، چنڈولوں اور چکوروں کے گوشت دیں۔ پینے میں ماء العسل دیں۔ (ابن ماسویہ)

دماغ کے پچھلے بطن کا مزاج فاسد ہو جاتا ہے تو حافظہ فاسد ہو جاتا ہے۔ رطوبت کے باعث یہ فساد ہو تو اس کے ساتھ نیند اور بہ کثرت خواب نیز ناک اور منہ سے سیلان رطوبت ہوگا۔ برعکس حالت میں برعکس علامات ظاہر ہوں گی۔ رطوبت کے باعث فساد کے اندر لطافت پیدا کرنے والی تدبیر، جودت ہضم، اور روشن مقام پر بیٹھنے کا اہتمام کریں تاکہ زیادہ سے زیادہ تحلیل واقع ہو سکے۔ (ابن سرائیون)

یہ جگہ خشک ہونی چاہئے۔ (مؤلف)

جند بید ستر اور اسطوخودوس وغیرہ کے ساتھ ایارج اور شحم کا مسهل دیں۔ بہ کثرت استفراغ کر دینے کے بعد بلا در دیں۔ سر کو اتار گڑیں کہ سرخ ہو جائے۔ پھر اس پر خردل، صمغ سداب، جند بید ستر اور صمغ ماذریون کا ضماد رکھیں۔ اور پرانے زیتون ارد و نظرون کے ذریعہ اس کی مالش کریں۔ غرور و عطوس استعمال کریں۔ مشک، جو زبوا، اور مرزنجوش سو نگھائیں۔ برودت اور یبوست سے ڈاکرہ فاسد ہو گیا ہو تو روغن خیری اور روغن سوسن سے سر کی مالش کریں۔ شراب ریحانی (خالص) پلائیں، نطول کریں۔ غذا میں بخونت کے ساتھ رطوبت پیدا کرنے والی چیزیں دیں۔ شراب پلائیں۔ مسخن و مرطب اشیاء کے ذریعہ سر پر بہ کثرت نطول کریں۔ (ابن سرائیون)

انسان دیگر حیوانات کے مقابلہ میں زیادہ فہم رکھتا ہے کیونکہ اس کی روح لطیف تر ہوتی ہے۔ (ارسطو)

روح لطیف تر اس لئے کہ خون لطیف تر ہوتا ہے (مؤلف)

ذہن کے لئے مضر اور مفید مفرد ادویہ :

دخیا ذہن کو بگاڑ دیتا ہے، لہذا اسکے کثرت استعمال سے پرہیز کریں۔ کندر کا بکثرت استعمال تندرستوں کو متحیر کر دیتا ہے۔ باقلا کھانے والوں کو خراب احلام عارض ہوتے ہیں۔ اسی طرح مسور اور بند گو بھی اور گندنا اور لو بھیا بھی اپنا اثر رکھتے ہیں۔ پیاز کا کثرت استعمال کھانے والے کو لیٹر عس میں مبتلا کر دیتا ہے۔ (دیسقوریڈوس و جالینوس)

پیاز کا کثرت استعمال عقل کو فاسد کر دیتا ہے۔ (خوز)

باقلاً فکر کو کمزور اور سچے خوابوں کو روک دیتا ہے کیونکہ اس سے بکثرت ریاچ پیدا ہوتی ہے۔ (پیونوس)

زعفران ذہن کیلئے خراب ہے۔ اس کے کثرت استعمال سے خون جل جاتا ہے۔ کندر خون کو جلاتا ہے حافظہ کیلئے یہ عمدہ ہے۔ مولی کھائی جائے تو حواس میں لطافت پیدا ہوتی ہے۔ (ابن ماسویہ)

ایور ایک ایرانی دوا ہے جو عقل و ذہن کو تیز کرتی ہے اور اسی نام سے معروف ہے۔ اقدرا ایک کرمانی دوا ہے جس کی خاصیت ہے ذہن کو تیز تر کر دینا۔ (ماسر جویہ)

بلادر اپنی خاصیت سے نسیان کو زائل کر دیتی ہے مگر اسے پینے والے کے لئے دوسرے کا اندیشہ ہے۔ گاہ اس سے جذام اور برص عارض ہو جاتا ہے۔ مقدار: ۲ گرام (خوز۔ ابن ماسویہ، ابو جریج، قہلمان)

مرغ کا گوشت عقل میں اضافہ کرتا ہے۔ (خوز)

ہلیہ سیاہ ذہن اور حافظہ میں اضافہ، حواس کو طاقتور اور بے خوابی اور فقدان ذہانت کا ازالہ کرتا ہے (چرک ہندی)

زنجبیل حافظہ کیلئے عمدہ شے ہے۔ (ابن ماسویہ)

۵. ۷ گرام کندر پانی میں ڈال کر روزانہ پیا جائے تو حافظہ اور ذہانت میں اضافہ ہوگا اور کثرت نسیان کا ازالہ ہوگا۔ البتہ اس سے جلن، درد سر اور حرقت دم پیدا ہوتی ہے۔ (ابو جریج) کندر ذہن کو تیز اور اس میں اضافہ کرتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

زنجبیل ذہن کو تیز کرتی ہے۔ (سند ہشار)

سعد عقل میں اضافہ کرتی ہے۔ (ابن ماسویہ)

مشک مقوی دماغ اور بھفت دماغ ہے۔ (ماسر جویہ)

نشارہ عاج (ہاتھی دانت کا پرادہ) صحت حفظ میں اضافہ کرتا ہے۔ (روفس)

شراب کا کثرت استعمال فکر کو فاسد، بلید، کم اور مکدر کر دیتا ہے۔ (جالینوس)

عسل البلاد ۲ گرام کے پینے سے حافظہ درست ہوتا ہے، اگر ۵ گرام استعمال کیا

جائے تو مملک ہے۔ (ابن بطریق)

صحیت جسم کے باوجود لاحق ہو جانے والا نسیان علامت ہے صرع او سکتہ کی۔ لہذا

مریضوں کو تسخین پہونچائی جائے اور لطافت تدبیر سے کام لیا جائے۔ ماء العسل استعمال کریں۔

جودت ہضم حافظہ کے لئے عمدہ ہے۔ مدہوشی، امتلاء، جنوبی ہوا کا چلنا اور وہ تمام چیزیں جو سر کے اندر امتلاء پیدا کر دیں سر کے لئے خراب ہیں۔ خشک مزاج حافظہ کے لئے سب سے موزوں ہے۔ بارد مزاج موافق نہیں ہوتا۔ لہذا ذہن تیز کرنا چاہو تو جسم کو حرارت اور بیوست کی جانب بتدریج مائل کرو۔ افراط سے کام نہ لو ورنہ آدمی کو بیمار کر دو گے۔ رطوبت سے اندیشہ رکھنا مناسب نہیں ہے۔ اس کے لئے تدبیر صرف اسی قدر کی جائے کہ فضلات کم ہو جائیں۔ کیونکہ رطوبت کا اندیشہ ہو گا۔ اور جسم کے اندر اس کی قلت ہو جائے گی تو اس کے نتیجہ میں مزاج بارد ہو جائے گا۔ یہ ذکرہ کے لئے اور بچوں کے حق میں نا موافق ہو گا۔ بچوں کا مزاج اگر مرطوب ہو تو جودت فکر اور جودت حفظ کے لئے انہیں کاموں میں مصروف اور تعلیم میں منہمک رکھیں۔ کیونکہ تعلیمی انہماک سے ان کے مزاج ہلکے ہوں گے۔ تاہم ان کا حافظہ مردوں کی طرح قائم نہیں رہتا۔ جس شخص کا ذہن تیز کرنا چاہو تو یہ مناسب نہیں کہ اس سے طاقتور ریاضت کرائیں۔ نہ ایسی ریاضت کرائیں جس سے سر میں تکان پیدا ہو جائے۔ کیونکہ شدید ریاضت بکثرت غذا کی طالب ہوتی ہے۔ ایسا اس لئے ہے کہ جسم سے بہ کثرت تحلیل واقع ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں ریاضت سے رطوبتیں پیدا ہوتی ہیں جو سر تک پہنچتی ہیں۔ چمقل قدمی مفید ہے۔ ہاتھوں کو ہلانا وغیرہ بھی مفید ہے۔ گرم یا سرد پانی سے بکثرت غسل کرنا نا موافق ہے۔ کیونکہ ٹھنڈا پانی جسم کو سن کر دیتا ہے۔ اور حواس کو نقصان پہنچاتا ہے۔ گرم پانی اعصاب کو ڈھیلا اور ذکرہ کو زیادہ کمزور کر دیتا ہے۔ فی الجملہ ملاطفت تدابیر موافق ہوتی ہیں۔ امتلائی کیفیت میں قے کرادیں۔ اس کے بعد دو دنوں تک غذا ہلکی دیں۔ خواب آور غذائیں مثلاً خس اور خشخاش اور وہ غذائیں جن سے بکثرت بخارات اٹھتے ہوں۔ مثلاً لہسن، پیاز اور بندگو بھی ترک کر دیں۔ استعمال کرنا بھی ہو تو تھوڑی مقدار میں استعمال کریں۔ اعتدال کے ساتھ شراب نوشی اس باب میں پانی سے زیادہ موزوں ہے۔ کیونکہ معتدل شراب نوشی طبیعت میں خوشگوار دل میں حکمت سے محبوبیت اور اس کے اندر عمدہ حرکت اور اچھی یادداشت پیدا کرتی ہے۔ اس نوعیت کا شراب نوش چیزوں کو سرعت کے ساتھ سمجھ لیتا ہے اور بھولنے کے بعد اس کی یاد واپس آ جاتی ہے۔

بکثرت پانی پینا خراب ہے۔ کیونکہ یہ تبرید اور ترطیب پیدا کرتا ہے۔ جس سے نسیان زیادہ ہونے لگتا ہے۔ دن کو زیادہ نہ سوئے خاص کر شکم پر ہونے کی حالت میں۔ الغرض کثرت سے سونا اس باب میں خراب ہے۔ کیونکہ اس سے گرانی اور کسل مندی لاحق ہوتی

ہے۔ حد سے زیادہ بے خوابی اور جماع لسیان پیدا کرتے ہیں۔ اور مستحکم فکر کو تحلیل کر دیتے ہیں، درس کا عادی ہونا نہایت عمدہ معاون ہے۔ اس سے نفس کے اندر ذاکرہ واپس آ جاتا ہے۔ نشاء عالج (برادہ دندان فیل) پینا حافظہ کے لئے مددگار ہے۔ قناء الحمار کے ذریعہ مسهل، غرور اور بلغم کے لئے تیز قسم کے عطوس کی تاثیر بھی یہی ہے۔ (رودفس)

پانچواں باب

عطوس، سعوط اور شمووم کے ذریعہ تنقیہ عسر،
 مفتوح سد و دماغ، منافع عطاس، بھپارہ کے
 طینچ، اس طینچ سے نکل جانے والے اخلاط
 غلیظہ اور ناک کے ذریعہ صاف ہونے والی
 رطوبات، کثرت عطاس کا ازالہ، غرور،
 مضوغ اور اشک آوری کے ذریعہ سر کا
 تنقیہ، نیز تالو اور زبان کی جڑ کو صاف اور
 خشک کرنے والی چیزیں، غر غرے اور
 مضوغات وغیرہ، ان کے منافع اور دماغ
 کے جملہ امراض عارضہ

اناغلس کا عصارہ بطور سعوط استعمال کیا جائے تو سر کا تنقیہ کر دیتا ہے۔ (دلیستور دیدوس)
 عصارہ اناغلس نیتھوں سے دماغ کا تنقیہ کرتا ہے۔ (جالینوس)

حب بلسان سے سر کا ہتھتہ ہو جاتا ہے۔ آب پیاز کا بطور سعوٹ استعمال سر کا ہتھتہ کرتا ہے۔ جند بید ستر کندس اور پنج کرفس جنگلی خشک ہونے کے بعد کوٹ کر سو گنھنے سے چھینک آتی ہے۔ (بد یغورس)

عصارہ کرنب کا سعوٹ سر کا ہتھتہ کر دیتا ہے۔ (دلیستوریدوس)
خشک کھجور کو گھس کر اس کا پانی سو گنھنے سے چھینک آ جاتی ہے جیسا کہ تمام طاقتور مسخن دواؤں کی تاثیر ہے۔ آب بلاب کا سعوٹ سر کا ہتھتہ کرتا ہے۔ (دلیستوریدوس و جالینوس)
عصارہ آمیران بطور سعوٹ استعمال کیا جائے تو نختوں کے ذریعہ دماغی فضلات خارج ہوتے ہیں۔ کیونکہ بید گرم ہوتا ہے۔ (جالینوس)

ایر سا کو اچھی طرح کوٹ کر سو گنھا جائے تو چھینک آ کر سر کا ہتھتہ ہو جاتا ہے۔ عصارہ چندر کو ماء العسل کے ساتھ بطور سعوٹ استعمال کرنے سے سر کا ہتھتہ ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)
جالینوس کہتا ہے کہ آب چندر کا سعوٹ دماغ کے فضلوں کو نختوں کی راہ خارج کر دیتا ہے۔ (دلیستوریدوس)

مذکورہ دوا کا سعوٹ سر کو غیظ و طوبت سے صاف کر دیتا ہے۔ فلنخشک (۱) (رام تنسی)
دماغ کے اندر پیدا ہو جانے والے سدوں کو کھول دیتا ہے۔ اس کے ہتھتہ کیلئے بنجور مریم کو شمد میں ملا کر سعوٹ کریں۔ (ابن ماسویہ)

جالینوس کا قول ہے کہ بنجور مریم کا سعوٹ منقی دماغ ہے، قلند پانی میں حل کر کے قطور کیا جائے تو نختوں کی راہ سر کا ہتھتہ ہونے لگتا ہے۔ دودھ کے ساتھ نختوں پر عصارہ قشائہ الحمار کے لٹوخ سے بکثرت فضلات کا اخراج ہوتا ہے۔ (دلیستوریدوس)

عصارہ سماق بری و بستانی کا سعوٹ سر کا ہتھتہ کرتا ہے۔ (بولس)
عصارہ سماق منقی دماغ ہے کیونکہ جاذب ہے۔ (جالینوس)
خردل کوٹ کر سو گنھا جائے تو چھینک آئے گی اور دماغ صاف ہو جائے گا۔ عصارہ خیری کا سعوٹ سر کے لئے نافع ہے۔ (دلیستوریدوس)

عصارہ خیری سر میں پیدا شدہ سدوں کو کھول دیتا ہے۔ اس کا سعوٹ سر کا ہتھتہ کرتا ہے۔ خربق سفید سے چھینک بہ کثرت آتی ہے۔

کندس سو گنھا اور ناک میں ڈالا جائے تو منقی دماغ ہے۔ یہی اثر قنفل، دار قنفل اور

خردل کا بھی ہے صبر کو گھس کر یار گڑ کر سونگھنے کا بھی یہی اثر ہے۔ شحم حظل کی بھی یہی تاثیر ہے۔ آب چقدر نچوڑ کر سحوط کرنا، آب پیاز سونگھنا یا تھوڑا بطور قطور استعمال کرنا، طبع زیرہ اور خود زیرہ کا سونگھنا اور ناک میں ڈالنا، آب پودینہ کو ہی کا سحوط، آب قثاء الحمد اور روغن غار کوناک میں لینا، روغن سوسن، روغن بادام تلخ، سیاگہ، حرف، روغن انجور، خربق سیاہ، سوسن، فریبون، آب پودینہ نہری، آب پودینہ اور جندبید ستر کا شوم و سحوط منقی دماغ ہے۔ جبکہ یہ غلیظ لیسدار اخلاط کا اخراج کر دیتے ہیں۔ (ابن ماسویہ) امتلاء سر اور سدر کے لئے نافع، مجھت دماغ اور مخرج ریاح عطوس کا ایک نسخہ حسب ذیل ہے :

ایارج فقرا ۷ گرام، کندس ۲ گرام، شحم حظل ۵. ۷ گرام، شونیز ۵. ۷ گرام، مرارہ کرکی ۵. ۷ گرام، (سارس کا پتہ) مشک ۵. ۷ گرام، کافور ۵. ۷ گرام، مرزنجوش خشک ۵. ۳ گرام، بطور نفوخ استعمال کریں۔
سحوط کی دوائیں :

مامیران، مسور، مر، مرارہ، صفیات، جوب، گرم یا سرد روغنیات بقدر ضرورت، آب شابک۔
منقی دماغ دوائیں :

دودھارے پودوں کے دودھ، آب چقدر، کندس، صبر، سحوط کی دواؤں میں ایون، فریبون، حلتیت، جندبید ستر، مر، دودھ، مرزنجوش، حفص (رسوت) زعفران، جوشیر، اور معیہ سا مکہ شامل ہیں۔ (مؤلف)
لقوہ، فالج، سکتہ، اور صرع کیلئے عطوس کا ایک مفید اور منقی دماغ نسخہ :
کندس، فلفل، جندبید ستر، سداب جنگلی، حرمل، صبر، شونیز چھان کر ناک کے اندر بطور نفوخ استعمال کریں۔

حسب ذیل نسخہ ثقل راس بالغی اور ریاح میں مفید ہے :
شحم حظل، فلفل، کندس، اسطوخودس، جندبید ستر، یہ طاقتور نسخہ ہے۔
لقوہ، استرخاء ریاح اور گرانی سر کے لئے نسخہ :

فلفل، دار فلفل، کندس، زنجبیل، برگ سداب، عاقر قرحا، مویز، صبر، جندبید ستر، صعتر

فارسی، بطور نفوخ استعمال کریں۔ (عبدوس)
لقوہ، فالج، سکتہ، بے خوابی اور صرع میں مفید اور نہایت حیرت انگیز اور
طاقتور نفوخ کا نسخہ :

قلقل، جند بیدستر، سداب خشک، صبر، خردل، شونیز، ہم وزن،
کندس ان دواؤں کے برابر اچھی طرح پیس کر ناک میں تھوڑا نفوخ کریں۔ یہ عجیب
الاثراور طاقتور ہے۔ (اشٹین)
چھینک سے سینہ، دماغ اور نٹھوں کا سنجہ ہو جاتا ہے، طبعی عطاس (چھینک) دماغ سے
بخار اور فضلات کا اخراج کر دیتا ہے۔
لقوہ، فالج، صرع، تمام بار د امراض، سدر، اور سر کی ریاہ کے لئے حب کا ایک مفید
نسخہ۔

آپ مرزنجوش تھوڑے روغن، مقشہ کے ساتھ بقدر فلفل سعوط کریں۔
نسخہ حسب ذیل ہے :

کندس ۱ حصہ، حب سوداء ۱ حصہ، مرا ۱ حصہ، صبر ۲/۱ حصہ، صمغ سداب ۲/۱ حصہ، مرارہ
کر کی (سارس کا پتہ) ۲/۱ حصہ، جاد شیر ۲/۱ حصہ، جند بیدستر ۲/۱ حصہ، فریون ۲/۱ حصہ۔ آب
مرزنجوش یا آذان الغار میں شامل کر کے گولیاں بنالیں۔ ایک گولی کا سعوط کریں۔ (جالینوس)
چھینک، غلیظ بخارات سے پیدا شدہ گرانی سر کو ہلکا کر دیتی ہے۔
سر کی بیشتر بیماریاں بمنزلہ بے خوابی ہیں، غشی طاری ہو جائے تو زیادہ تر عطاس
(چھینک) اور چھینک آور دواؤں سے شفا ہوتی ہے۔ (جالینوس)
سر کے اندر سعوط سے جب بھی حساسیت پیدا ہو تو روغن بنفشہ اور دودھ کا سعوط
کریں۔ سر پر شراب کا سرکہ اور انڈے کی سفیدی اور قطقمی رکھیں۔
گرم کبوب (بھپارہ)

مرزنجوش، نمام، برگ غار، برگ اترج، شیخ، سعد، پکا کر بھپارہ لیں۔ (یہودی)
سر سے اخلاط کا استفراغ کنگھی کرنے، سر پر کمبل سے رگڑنے اور گرم ادویہ کے طلاء
سے ممکن ہے۔

عطاس سے سکون پیدا ہوتا ہے، بشرطیکہ انسان اسے روکنے کا متمثل ہو اور طاقت سے
زیادہ نہ چھینکنے پر قادر ہو۔ (جور جس)

برگ باد روج ناک میں رکھا جائے یا اس کا عصارہ بطور قطور اور بطور سعوٹ استعمال کیا جائے تو حد سے زیادہ بڑھے ہوئے عطاس کو زائل کر دیتا ہے۔۔ اسی طرح گردن پر کپڑا لپیٹ دیا جائے اور نتھنوں کو بند کر دیا جائے تو اس سے چھینک رک جاتی ہے۔ مر ۵.۵ گرام کا سعوٹ محلی دماغ ہے۔ اس سے غلیظ ریاح خارج ہو جاتے ہیں۔ (ختیشوع)

منتخب نسخہ عطوس :

کندس، قصب الزریرہ، تخم گلاب، ہم وزن استعمال کریں۔
عطوس کا نہایت عمدہ نسخہ :
کندس ۱ حصہ، تخم گلاب ۲ حصہ، حدت اور حرارت میں تخم گلاب اور قصب الزریرہ استعمال کریں۔ انشاء اللہ نفع ہو گا۔ (حنین)
مستقیہ راس کے لئے سعوٹ کا نہایت مفید نسخہ :
تخم حنظل، اسطوخودوس، کندس، افیتیون، باہم ملا کر تھوڑا سعوٹ کریں۔

(ساہراصلاحی)

باد روج کے سعوٹ سے کثرت عطاس کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ (ابن ماسویہ)
انا غالس کا نچوڑا ہوا پانی سر کو بلغم سے صاف کر دیتا ہے۔ سنجین کے ساتھ عصارہ کرب کا غرارہ محلل بلغم ہے۔ (دیسقوریوس)
پوست بیج کبر کا چبانہ منہ سے بلغم خارج کرتا ہے، یہی اثر اس کے پھل کا بھی ہے۔ (ابن ماسویہ)
پوست بیج کبر کو چبایا جائے یا اس کے جو شاندرے سے غرغره کیا جائے تو یہ بلغم کو خارج کرتا ہے۔ کندس کو چبانے سے بکثرت بلغم خارج ہوتا ہے۔ بیخ سوسن آسمانجونی دماغ سے بلغم کھینچ لیتا ہے۔

عاقر قرحا کا چبانہ بلغم کو خارج کرتا ہے۔ منقی کے ساتھ قفل کا چبانہ بلغم کا استیصال کرتا ہے۔ سماق بری کا چبانہ جالب بلغم ہے۔ (جالینوس)

جالینوس کا قول ہے کہ سماق بری کا یہ اثر اس لئے ہوتا ہے کہ وہ حار و طبع اور جاذب ہے۔ خردل کا چبانہ بلغم کا اخراج جڑ سے کر دیتا ہے۔ سنجین کے ساتھ خردل کا غرغره بہ کثرت بلغم خارج کرتا ہے۔ ابن ماسویہ کے مطابق یہ اس کی خاصیت ہے۔ (دیسقوریوس)
بیخ اذخر، مصطکی، مویزج یعنی حب الرااس یعنی زہیب الجبل، قفل سیاہ و سفید، تخم

انجرہ، خردل، سہاگہ ارمنی، شحم حنظل، عاقر قرحا، سکنجبین عملی، کے ساتھ ان تمام دواؤں کے غرغره سے حلق کے کوؤں کا ستیہ ہوتا ہے۔ اور منہ لیسدار رطوبتوں کا اخراج ہو جاتا ہے۔ آب پودینہ کا مضمضہ (کلی) بھی یہی اثر رکھتا ہے۔ سکنجبین عملی کے ساتھ آب افستہین، مصطلی، مویزج اور علق الانباط کے ساتھ بنخ سوسن کا چبانا، اسی طرح زوفائے خشک، قاقلہ کبار و صغار، نمک اندرانی، نوشادر، جاؤ شیر، حب بلسان، حلیتیت، ان تمام دواؤں کا چبانا اور تالو پر لٹوخ اندر کی لیسدار رطوبتوں کا اخراج کر دیتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

غرغره اور اخراج بلغم کا نسخہ :

ایارج فیراء، عاقر قرحا، خردل، مویزج، فلفل، دار فلفل، زنجبیل، خربق سفید وغیرہ۔ رطوبات نیچے گرانے، دماغی مواد کے اخراج اور زبان، آنکھ اور کان اور جملہ حواس کو ہلکا کرنے کے لئے یہ غرور عمدہ ہے۔ حمام میں یا حمام کے بعد اس کی تاثیر اور بڑھ جاتی ہے کیونکہ مسامات اس وقت کشادہ ہو جاتے ہیں۔ دماغ، منہ، حلق اور تالو کے امراض میں مفید ہے۔

دماغی امراض مثلاً فالج، لقوہ، صرع وغیرہ، منہ کے امراض مثلاً زبان کی گرانی اور حلق کے کوئے کا درم وغیرہ۔ یہ دوائیں طبقات کی صورت میں، پہلا طبقہ سرد پانی کا ہے۔ اس سے حلق اور تالو سکڑتے ہیں، انہیں طاقت پہنچتی ہے۔ اور اور ام حارہ نہیں ہونے پاتے۔ دوسرا طبقہ گرم پانی کا ہے، یہ قصبۃ الریہ سے بلغم کو تحلیل کرتا ہے۔ اور ھتہ الصورت کا ازالہ کرتا ہے اور بکثرت بلغم خارج کرتا ہے۔ سکنجبین بلغم کو کاٹتی، لطیف کرتی اور خارج کر دیتی ہے۔ سرکہ ان میں سب سے طاقتور ہے۔ ایسے ہی جید مری کا اثر ہے۔ یہ بکثرت بلغم کا انزال کرتی ہے اور زیادہ تخونت پیدا نہیں کرتی۔ اس کے بعد شیریں گرم پانی سے کئی بار غرغری کریں تاکہ اس کا کھر دراپن جاتا رہے۔ سرکہ کے بعد روغن استعمال کریں تاکہ کھٹاپن اور چہ اپراہٹ دور ہو جائے۔ (طیب نامعلوم)

فالج و لقوہ کے لئے غرغره کا ایک مفید نسخہ :

خردل، صعتر، زنجبیل، فلفل، دار فلفل، عاقر قرحا، بورہ ارمنی، فاشر سین، ایرسا، مویزج، مرز بنخوش، خشک، سکنجبین کے ساتھ غرغری کریں۔ (عبدوس)

تالو سے متوسط استفراغ مقصود ہو تو مریض کو چبانے کے لئے فلفل کے ساتھ گوندھ کر مصطلی دیں، اس سے زیادہ طاقتور دوا مقصود ہو تو عاقر قرحا اور مویزج استعمال کریں۔ شمد، خردل اور مویزج وغیرہ کا غرغره کرائیں (بقراط)

دماغ کے اندر پیدا ہونے والے امراض خود جو ہر دماغ میں پیدا ہوتے ہیں یا دماغی عروق کے اندر یا بطون دماغ میں یا اعصاب کی جانب آنے والی دماغ کی روحانی نالیوں کے اندر۔

خود جو ہر دماغ کے اندر پیدا ہونے والے امراض بہ منزلہ درم ہوتے ہیں یہ درم حار مادہ سے ہو تو سرسام حار اور بار مادہ سے ہو تو سرسام بار اور مرکب مادوں سے ہو تو سباتی یا ارتقی کہلاتا ہے۔ عروق دماغی کے اندر پیدا ہونے والے امراض کی مثال دوسرے سوداوی، سدر اور دوار اور بطون دماغی کے اندر پیدا ہونے والی بیماریوں کی مثال سدوں کی ہے سدوں سے کبھی کوئی چیز قطعاً نفوذ نہیں کر سکتی ایسی صورت میں لاحق ہونے والی بیماری سکتہ کہلاتی ہے۔ بطون دماغ میں نفوذ تھوڑا ہونے کی صورت میں لاحق شدہ بیماری کا نام صرع ہے۔ دونوں مقدم بطون کے اندر بلغمی مادہ کا سدہ پڑ جائے تو یہ سبات بلغمی کے بہ منزلہ ہوتا ہے۔ بطن موخر کا سدہ بہ منزلہ جمود ہوتا ہے۔ جو خشک بار مادہ سے پیدا ہوتا ہے۔ دماغ کی نالیوں میں جن کے ذریعہ نفسانی روح نفوذ کر کے اعصاب تک پہنچتی ہے پیدا ہونے والی بیماریاں سدھے ہوتی ہیں۔ جب یہاں سدے اس حد تک پیدا ہو جائیں کہ کوئی چیز قطعاً نفوذ کر کے اعصاب تک نہ پہنچ سکے تو کلی فالج عارض ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

میرے نزدیک کلی فالج سکتہ کا نام ہے۔ کچھ سدے انسداد پیدا کر رہے ہوں تو اس سے تشخیص واقع ہوگا۔ اس بیماری میں اعصاب تک نفسانی روح تو دوڑتی ہے۔ مگر اس کے اندر رکاوٹ تھوڑی ہوتی ہے۔ (مؤلف)

امتلاء شکم سر کے لئے بے حد مفید ہے۔ اس کا پتہ یوں چلتا ہے کہ قے، نیند اور ہضم سے خمار میں تسکین ہوتی ہے اور دماغ ہلکا ہو جاتا ہے۔ (روفس)

چھٹا باب

لقوہ، جبرٹوں کا چپکنا اور سرک جانا

دونوں ہونٹوں، آنکھوں، پیشانی کی جلد اور تمام پپوٹوں پر تشنج اسی طرح عارض ہوتا ہے جس طرح زبان کی جڑ اور دماغ سے پپوٹوں تک آنے والے اعصاب کے اندر عارض ہوتا ہے۔ اس وقت معلوم ہو جاتا ہے کہ آفت دماغ کے اندر واقع ہو گئی ہے۔ (جالینوس) یہ بعینہ لقوہ ہے، یہ مرطوب تشنج ہے، کیونکہ لقوہ یکا یک ہو جاتا ہے۔ لقوہ سے پیشتر اختلاف ہو جاتا ہے اور مرطب چیزیں استعمال کرنے کی روئداد ملتی ہے۔

امراض حارہ کے اندر لقوہ سخت ہوتا ہے، ایسی حالت موت کے قریب ہوتی ہے۔ مثلاً کوئی آنکھ ناقص یا کوئی ہونٹ میڑھا ہو جائے۔ ایسا دماغ پر غلبہ بیہوش سے ہوتا ہے۔ (مؤلف) بعض اشخاص کو شدید چوٹ لگنے کے بعد نصف چہرہ کے اندر استرخاء عارض ہو جاتا ہے۔ چنانچہ جس جانب استرخاء ہوتا ہے وہ دوسری جانب مائل ہو کر میڑھا ہو جاتا ہے۔ اور یہ بات ہمیں معلوم ہے کہ جو اعضاء چہرہ کے اندر ہوتے ہیں ان تک اعصاب دماغ سے آتے ہیں۔ (جالینوس) جالینوس کا پہلا اور دوسرا قول یہ بتاتا ہے کہ لقوہ زیادہ تر تشنج اور کم تر استرخاء کا نام ہے۔ ان دونوں کے درمیان امتیاز علامات کے ذریعہ کرنا چاہئے۔ امتیاز نہ ہو سکے تو کوئی حرج نہیں کیونکہ علاج ایک ہی ہے۔ وہ اس لئے کہ استرخاء بھی مرطوب تشنج ہوتا ہے۔ (مؤلف) چہرہ کے داہنے پہلو میں کوئی بھی عضلہ مسترخفی ہوتا ہے تو وہ عضو مقابل کے پہلو کی

جانب ٹھنچ اٹھتا ہے اگر ہونٹ کے بائیں پہلو کو حرکت دینے والا عضلہ مسترخ ہوتا ہے تو داہنی جانب مائل ہو جاتا ہے۔

یہ صورت نچلے جبڑے اور رخسار کے عضلات میں پیش آتی ہے۔ نچلے جبڑے اور رخسار دونوں کی حرکتیں ان عضلات و اعصاب سے ہوا کرتی ہیں جو گردن کے مہروں کے نیچے سے نکلتے ہیں۔ یہ اس جگہ بلند مقام پر ہوتا ہے، جہاں دماغ کا پانچوں جوڑا آکر متصل ہوتا ہے۔ (جالینوس) اس نقطہ نظر سے کچھ لوگوں کا یہ قول ہے کہ لقوہ کی بیماری اسی پہلو میں ہوتی ہے جس میں سطح چھوٹی ہوتی ہے۔ اور جو مائل نہیں ہوتی۔ کیونکہ تندرست پہلو جو اسے کھینچتا ہے اس کے اندر ٹیڑھا پن ہوتا ہے۔ یہ بالعموم غلط ہے۔ کیونکہ بیماری اس جانب ہوتی ہے جس میں آنکھ چھوٹی ہو گئی ہوتی ہے۔ اور ایسا مائل ہونے والے جانب ہی میں ہوا کرتا ہے۔ (مؤلف) نچ پورے جسم میں ہوتا ہے جیسا کہ مرگی کے وقت دیکھا جاتا ہے یا نصف جسم میں ہوتا ہے۔ مثلاً پیچھے یا آگے سے ہونے والا تشنج۔ یا صرف ایک عضو میں ہوتا ہے۔ یہ ممزله لقوہ ہوتا ہے، دونوں ہونٹوں، نچلے جبڑے اور ناک تک آنے والا عصب دماغ کے تیسرے زوج سے آتا ہے۔ (جالینوس)

لقوہ کے لئے مفید یہ ہے کہ شحم حظل، عصارۃ قماء الحمار، فلفل، زنجبیل، کندس، بنجور مریم، خربق سفید اور خرنوب کے ذریعہ چھینکیں لائی جائیں۔ دواء عطاس مسمی بہ جل۔ جبلاہنک (۱)، آذان الغار، مرزنجوش (۲)۔ مفرد اور مرکب دونوں مستعمل ہیں۔ ان دواؤں کے ساتھ جندبیدستر، فریون اور تفسیا، شامل کر کے مرکب بنا لیتے ہیں۔ اس میں کچھ چیزیں استفراغ اور کچھ تھوڑی بہت سخونت پیدا کرتی ہیں۔ انہیں ترکیب دے کر بطور معوط استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً کندس، خربق سفید، بنجور مریم، فلفل، جندبیدستر، کلونجی، فریون، ہم وزن لے کر مسور کی طرح شیاف تیار کریں اور آب آذان الغار میں شامل کر کے معوط کریں۔ جبڑوں اور گردن کے مہروں پر محمردیہ لگائیں۔ اس سے خلط بسرعت تحلیل ہو جائے گی۔ (مؤلف)

عضلات گردن کے اندر ورم سے جن حضرات کو اختناق لاحق ہوتا ہے انہیں لقوہ یا ہاتھوں تک کا فالج ہو جاتا ہے کیونکہ جو عصب گردن اور ہاتھ تک آتا ہے وہ گردن کے مہروں

۱۔ جبلاہنک: شحم ترید سیاہ، پوست حنظل و ترید زرد کھلتا ہے۔

۲۔ مرزنجوش

سے آتا ہے۔

تالو کے اوپر منہ کے اندر ایک کنارہ ہوتا ہے جو بالائی دائرہ کے وسط میں زبان کے محاذ کے ساتھ ساتھ چلتا ہے۔ کیونکہ تالو کے بالائی حصہ پر استر کرنے والی جھلی کے اور اس کنارہ کے درمیان باریک جھلیاں متصل ہوتی ہیں، اور اسی کنارہ پر چہرہ کا دایاں جانب بائیں جانب سے الگ ہوتا ہے۔ نصف چہرہ کے استرخاء پر جب منہ کو اچھی طرح کھولیں گے اور زبان کو نیچے کی جانب دبائیں گے تو وہاں نصف جھلی مسترخی ملے گی۔ اس کے اندر استرخاء واضح طور پر اس فاضل رطوبت کے باعث ہو گا جو یہاں موجود ہوگی۔ اور جو جھلی کا رنگ تبدیل کر چکی ہوگی۔ باقی نصف آخر برعکس ہوگا۔ (جالینوس)

یہ بات لقوہ تشنجی اور لقوہ استرخائی کے درمیان فیصلہ کن ہے وہ یہ کہ مذکورہ حد تک نہ ہو تو لقوہ تشنجی نہ ہوگا۔ کینٹی، رخسار اور پیشانی کے عضلات سخت اور سکڑے ہوئے ہوں تو تشنجی ہوگا۔ شدید لقوہ کے مریض سے پوچھنا چاہئے کہ اس پہلو کی حس کیا دہی ہے جیسی تندرست جانب کی ہے۔ اور اسی طرح شدید تشنج کے مریض سے دریافت کرنا چاہئے کہ اس کی حس کیا طبعی حالت سے زیادہ ہے؟

ایارج ہر مہر روزانہ ۵۔۳ گرام ایک ماہ پلائی جائے تو لقوہ سے صحت ہو جائے گی۔ اور یہ کہ لقوہ بے حد خراب ہو۔ چھ ماہ سے زیادہ مدت گذر جانے پر لقوہ تقریباً لا علاج ہے۔ کچھ بوڑھے ایسے بھی نظر آئے جن کا دعویٰ تھا کہ لقوہ انہیں کم و بیش تیس سال سے ہے۔ مگر انہیں قطعی کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔ کچھ لوگوں کو دس سال پانچ ماہ سے یہ بیماری تھی جس وقت یہ بیماری شروع ہوئی میں نے دیکھا کہ اس وقت سے وہ بہ خیر ہی ہے۔ کچھ لوگوں کو اس بیماری کے تھوڑی مدت بعد فالج ہو گیا۔ ان میں غسل مرسانی بھی تھا۔ تخم حظل کا مسہل اس باب میں عجیب الاثر ہے۔

لقوہ کے خاص سعوط :

کندس، عاقر قرحا، شونیز، فلفل، زنجبیل، نوشادر، بورہ سرخ، تخم حظل، مرارے، سوسن، خردل، اور بیشتر مذکورہ دوائیں، سعوط سے پیدا ہونے والے درد کا علاج روغن بنفشہ، دودھ اور سکر طبرزد کے سعوط سے کریں۔ اور سر پر ^{مختلط} سرکہ اور انڈے کی سفیدی رکھیں، اس میں دائرہ اور گردن کے مہروں پر خشک عکید اچھی طرح کرنا مفید ہے۔ یہ بہ منزلہ حمام

خشک کے ہے۔ (مؤلف)

لقوہ کا اصولی علاج سعوٹ، عطوس اور غرارے ہیں۔ نقتنوں سے فضلات گرانے کے لئے تیز سرکہ سوئگھیں، اندھیرے گھر میں رہیں۔ چہرے کو سرکہ سے دھوئیں۔ اس سے نفع نہ ہو تو رگ پس گوش کو داغ دیں۔ آذان الغار کے اندر حیرت انگیز خاصیت ہے۔ ۷ گرام آذان الغار اور ۵ گرام سکنج اور ۲ گرام زیتون کا سعوٹ کریں۔ مریض صحت یاب ہو جائے گا۔ (ماسر جویہ)

لقوہ کے کچھ مریضوں کو میں نے دیکھا ہے کہ وہ اپنے گھروں کے اندر رہے نہ ہی روشنی سے انہوں نے اجتناب کیا۔ بلکہ اپنی ضروریات کی تکمیل کے لئے برابر دڑتے پھرتے رہے، پھر بھی انہیں نقصان نہیں پہونچا۔ کچھ لوگوں کو دیکھا کہ لقوہ کے بعد سکتہ میں مبتلا ہو گئے۔ بعض اس بیماری سے انتقال کر گئے۔ بعض نے فالج میں مبتلا ہو کر اس سے نجات پائی۔ لہذا اچھی طرح غور کرنا چاہئے۔ لقوہ کے ساتھ تکدر حواس، ثقل جسم اور بوجہل حرکات نظر آئیں تو بہ عجلت طاقتور استفراغ کریں۔ جسم کو اگر طبعی حالت پر دیکھیں تو یاد رکھیں کہ بیماری تنہا اسی ایک عضو کے اندر ہے، بقیہ جسم صاف ستھرا ہے۔ اس سے زیادہ کوئی اور تکلیف نہ ہوگی۔ (مؤلف)

لقوہ کا علاج اس طرح کریں کہ ایک بندھن سے عضو ماؤف کو باندھ کر تندرست جانب کھینچ دیں اور زبان کے نیچے کی رگ کی فصد کھولیں۔ نیز پہلے مہرہ پر پھٹھنہ لگائیں۔ غرارے اور سعوٹ استعمال کریں۔ استرخاء مائل ہونے والی داڑھ میں نہیں بلکہ اس کے محاذ میں ہوتا ہے۔ (بولس)

لقوہ کا علاج چبانے والی دواؤں، غرارے، عطوس، سعوٹ اور گدی پر بلا شکاف پھٹھنہ کے ذریعہ کریں۔ پھٹھنہ اس لئے کہ وہ بیماری کو نخاع سے کھینچ لیتا ہے۔ سر کی مالش کریں۔ اور اس پر محرم دوائیں رکھیں۔ سب سے عمدہ عطوس جند بید ستر، فریون، کندس، آب چقندر، عصارہ چقندر اور آذان الغار کا ہوتا ہے۔ قطران سوگھنا عمدہ ہے۔ زبان کے نیچے کی دونوں رگوں کی مسلسل قطع و برید بے حد مفید ہے۔ (اسکندر)

لقوہ کا علاج یہ ہے کہ سعوٹ کریں، سر پر روغن رکھیں، حمار وحشی کا گوشت پکا کر زیتون کے ساتھ کوئیں اور خضیں (حلوہ) بنا کر سر پر گرم گرم رکھیں، یہ سب سے زیادہ مؤثر علاج ہے (چرک)

لقوہ کے مریض چار دنوں کے اندر اچانک وفات پا جاتے ہیں۔ چار دنوں سے تجاوز کر جانے پر موت سے بچ جاتے ہیں۔ بائیں جانب کا لقوہ مشکل تر اور بدتر ہے۔ دو مہینوں تک جو

شخص اس میں مبتلا رہے اس کے لئے وہ دائمی ہو جاتا ہے۔ لقوہ کے مریض کو اندھیرے گھر کے اندر رہنا لازم ہے، نہ رات میں نکلے نہ دن میں۔ نکتوں میں سعوط اس جانب سے کریں جس جانب کی آنکھ نہ بند ہوتی ہو۔ سعوط روغن جوز کا کریں۔ مسلسل غرغره کرائیں۔ کبیل اوڑھا کر کسی طشتری پر طبخ، مرزنجوش، صعتر اور نمام کا بھپارہ اس حد تک دیں کہ مریض کو پسینہ آجائے شمد کے علاوہ غذا میں اور کوئی حیوانی چیز نہ دیں، بلکہ روغن زیتون اور روغن اخروٹ استعمال کریں۔ مرطوب فواکہ ذرا بھی نہ دیں۔

سعوط کا ایک عمدہ نسخہ :

مویزج اعدد، شونیز ۳ دانہ کوٹ کر سعوط کریں۔ یا اس کے ساتھ وج، جاؤ شیر، اور صمغ سداب شامل کریں۔ یا روزانہ ۵ گرام ایک ہفتہ تک مرارہ کر کی (سارس کا پتہ) کا سعوط کریں۔ (مجمول)

کھوپڑی پر چپکے ہوئے آلات سے ہونٹ اور چہرہ کی جلد کو حرکت دیں۔ چہرہ اور کنپٹیوں کو اتار لڑیں کہ سرخ اور گرم ہو جائیں پھر ان پر روغن جوز کی مالش کریں۔ مالش گرم ہو جانے والی جگہ پر ہو۔ موسم سرما ہو تو مریض کو ہمیشہ انگلیٹھی کے سامنے رکھیں، اسے ہوا اور سردی سے محفوظ رکھیں۔

مریض چہرے کی ہڈیوں میں درد محسوس کرے اوپر سے کی کھال سن ہو جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ لقوہ عارض ہو گا۔ لہذا مریض کے چہرے کو سردی اور پٹھنہ سے بچائیں۔ چہرہ کا کثرت اختلاج بھی لقوہ کا پیش خیمہ ہوتا ہے۔ (شمعون)

میرا تجربہ یہ ہے کہ لقوہ کے لئے جو حضرات مستعد ہوتے ہیں پٹھنہ لگوانے سے وہ لقوہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ماضی قریب میں دو آدمیوں نے انڈے کھائے پھر پٹھنہ لگوائے چنانچہ دونوں کو اسی دن لقوہ ہو گیا۔ ان میں ایک شخص بوڑھا اور بھاری جسم کا تھا۔ دوسرا جوان تھا مگر مزاج خواجہ سراؤں کا تھا۔ (مؤلف)

اس کے مریض کو پہلے ہی دن سے سعوط نہ کرائیں۔ کیونکہ اس سے بیماری بھڑک اٹھتی ہے۔ سعوط چالیس دنوں کے بعد کرانا چاہئے۔ لقوہ کے ساتھ درد شقیقہ بھی ہو تو مومیائی اور زعنق کا سعوط کریں۔ مریض اندھیرے گھر کے اندر رہے۔ اپنے سامنے جھاڑ کا الاؤ جلا کر رکھے۔ اور شیخ اور قیصوم کے طبخ کا بھپارہ لے۔ (شمعون)

چہرے کا مسلسل اختلاج اپنے تجربہ کے مطابق لقوہ کی خبر دیتا ہے۔ ایسا اس لئے ہے کہ

لقوہ غلیظ بار دخلط سے جو عضلات وجہ کی جانب مائل ہو جاتی ہے پیدا ہوا کرتا ہے۔ (مؤلف)
جسم میں اختلاج سب سے سرد وقت میں، سب سے سرد مزاج کے اندر اور بکثرت
ٹھنڈا پانی پینے اور ٹھنڈک پیدا کرنے والی تبدیلی سے لاحق ہوتا ہے۔ لہذا جب یہ پیدا ہو جائے تو
چہرہ کی مالش روغن فریون اور عاقر قرحا وغیرہ سے کی جائے۔ اس طرح اس پر قابو پالیں گے۔
اختلاج کا علاج عاقر قرحا، جند بید ستر، نیز آب نمک، ماء البحر اور نظرون کے ذریعہ
عکمد سے کریں۔ (جالینوس)

لیسدار بلغم کا استفراغ خردل کے ذریعہ ہوتا ہے بشرطیکہ یہ سکنجبین کے ساتھ شامل
کر کے استعمال کی جائے۔ نیز اسی کا غرغره کرایا جائے۔ دیگر سارے غرغرے رقیق رطوبت کو
جذب کرتے ہیں۔ (اریاسیوس)

لقوہ کے بکثرت مریضوں کو فالج میں مبتلا دیکھا ہے۔ فالج اسی جانب تھا جس جانب
چہرہ کی کبھی تھپی۔ اس سے ان لوگوں کا یہ خیال غلط ثابت ہوتا ہے جن کا دعویٰ ہے بیماری مسطح
جانب ہوتی ہے (مؤلف)

یہ سست سے پیدا شدہ لقوہ میں سر پر روغن بنفشہ رکھیں۔ مکھن کا سحوط کریں۔ سر اور
گردن پر عظمیٰ ار بنفشہ کا خضیر رکھیں۔ نچلے جبڑے اور مہروں پر روغن عظمیٰ کی تدبیر کریں۔
مہروں اور سر پر مسخن اور روغن کی دھار ماریں۔ اور طبع راسن و اکارع (۱) کا نطول کریں۔
مرہ اور دائرہ پر تخم بطل کی مالش کریں۔ روغن کسم (تل) اور دودھ کا سحوط کریں۔ کنپٹیوں
پر مکھن، چربی اور تخم بطل ملیں۔ (تیاذوق)

لقوہ میں غرغره کرنا دیگر بیماریوں کے مقابلہ میں نہایت ضروری ہے۔ لہذا غرغرے
بہ کثرت کرائے جائیں۔ اس کے بعد طبع صعتر، عاقر قرحا، سداب، شیخ، حرمل، بابونہ،
ناخونہ، مرزنجوش، مرماحور اور برگ غار کا بھپارہ دیا جائے۔ پھر طاقتور دواؤں کا سحوط لریں
عجیب و غریب خاصیت والی دوا جبلا ہنک ہے۔ اسے چھان لینے کے بعد دودانہ رتہ کے
ساتھ ملائیں اور دائوں کے نیچے ٹپکے ہوئے پانی کا سحوط کریں۔ زیادہ تر مریض ایک ہی بار کے
استعمال سے صحت یاب ہو چکے ہیں۔ ایک دفعہ میں صحت یاب نہ ہوں اور ایسا کم ہی ہوتا ہے، تو
دو دفعہ استعمال کریں۔ مسهل کے ذریعہ طاقتور استفراغ کے بعد مریضوں کو چاہئے کہ مائل
پیو کی جانب منہ میں ہلیلہ سیاہ مسلسل پکڑے رکھیں۔ اور اس پہلو پر روغن بان کے ساتھ

روغن قسط اور غالیہ (۱) کی مالش کی جائے۔

بزرگان قدیم کا دستور یہ تھا کہ وہ جڑے کے عضلات کنپٹیوں، گردن اور پشت کے مہروں پر نہایت کھٹے سرکہ کی جس کے اندر پودینہ یا حاشایا صمغ پکا لیا گیا ہو مالش کرتے تھے۔ وجہ یہ تھی کہ سرکہ کا اثر اندر کی جانب دور تک پہنچ کر عضلات میں چپکے ہوئے غلیظ اخلاط کو تیزی سے کاٹ دیتا ہے۔ بیماری پر مدت گذر جائے تو بنجور مریم، کندس، اور فلفل وغیرہ کا عطوس استعمال کریں یا عاقر قرحا ۹ گرام، کندس ۵۔۴ گرام، مطبخ کی چھت سے تین ماہ تک لٹکا کر رکھی ہوئی دفل (کنیر) ۵۔۳ گرام، صمغ اہوازی، زراوند طویل ۴۔۴ گرام، حب بلسان ۵۔۴ گرام، ایک ریشمی کپڑے میں چھان کر ناک کے اندر نفوخ کریں۔ یہ لقوہ، فالج، صرع اور سکتہ کے لئے عجیب الاثر ہے۔

ایک دوسرا نہایت عمدہ نسخہ :

شحم حنظل، فلفل سفید، کندس، آب مرزنجوش میں گوندھ کر سفوف تیار کریں اور بوقت ضرورت سحوط کریں۔ (سرایون (۲)
بالائی پلک کو نیچے کھینچنے والے اعضاء مسترخ ہو جائیں تو آدمی آنکھیں بند کرنے پر قادر نہ ہوگا۔ (جالینوس)

ایک شخص ایسا نظر آیا جس نے پٹھنہ لگوا دیا اور دیر تک بھوکا رہا۔ اسے لقوہ ہو گیا مگر منہ میڑھانہ ہوا البتہ ایک آنکھ کو بند کرنا دشوار ہو گیا۔ دوسری آنکھ کو بند کرنا تو بالکل ہی ممکن نہ رہا۔ بند کرنا چاہتا تو منہ سے پانی ٹپکنے لگتا۔ چہرہ میں کبھی اس لئے ظاہر نہیں ہوئی کہ بیماری دراصل دونوں ہی جانب تھی۔

لقوہ کے مریضوں کی ایک تعداد ایسی دیکھی ہے جن میں متاثرہ جانب پیشانی کی جلد شدید طور پر پھیلی ہوئی تھی۔ جیسا کہ شدید تشنج میں ہوتا ہے۔ سر کا گوشہ اوپر کو کھینچ اٹھاتا تھا۔ حتیٰ کہ پیشانی کی سلوٹیں اس گوشہ کے اندر مفقود ہو گئی تھیں اور سر کی کھال کے اندر ایسی شکنیں پڑ چکی تھیں جو پیشتر نہ تھیں۔ بالائی پلک کو بند کرنا ممکن نہ تھا۔ کیونکہ یہ اوپر کی جانب

۱۔ عطریات کے ایک مرکب کو کہتے ہیں۔ سک، مشک اور کافور کو گھس کر اس میں مہر حل کریں۔ پھر سب کو روغن

ہان یا روغن نیلوئر میں ملا لیں۔ یہی غالیہ ہے

۲۔ سراویون بن یوحنا۔ باگرمی کا ایک طیب۔

پھیلنے سے قاصر ہو گئی تھی۔ ایسا اگر اس عضلہ کے استرخاء سے ہوتا جو اسے نیچے کی جانب کھینچتا ہے تو دونوں پلکیں حرکت کرتیں نہ ہی نیچے کی جانب کھینچتیں یہ دونوں ارادہ سے متحرک ہوتی ہیں اور مریض کو شش کرے تو نیچے کی جانب کھینچتی ہیں۔ مگر دونوں کا حال یہ تھا کہ زیریں پلکوں پر بند نہ ہوتی تھیں۔ اسی لئے ان مریضوں کا چہرہ اوپر کی جانب مائل ہو گیا تھا۔ اور انہیں تشنچ جیسا احساس ہوتا ہے۔ کسی نے استرخاء محسوس ہونے کی خبر نہ دی۔ بلکہ وہ کہتے تھے کہ یہ مقامات جیسے خشک ہو گئے ہوں۔ نیز یہ بھی کہہ رہے تھے کہ انہیں مردخ سے فائدہ ہوتا ہے۔

لقوہ کا جو بھی مریض ملا اس کا یہی حال تھا پس یقین کریں کہ یہ تشنچ ہے۔ لہذا علاج کے لئے ترطیب لازم ہے۔ کیونکہ دوسری نوعیت کی کیفیت تیز بیماریوں کے اندر ہوتی ہے اور وہ بھی کم اور موت کے قریب ہوتی ہے۔

ترطیب کیلئے سر اور مہروں کو امکان کی حد تک گرم روغن میں غرق کر دیں۔ یہ نہایت مؤثر ہے۔ پیشانی کی کھال کو نیچے کی جانب اچھی طرح پھیلائیں پھر اسے ایک پٹی کے ذریعہ بالائی ہونٹ پر باندھ دیں اور رخسار کی کھال کو اس حد تک پھیلائیں کہ منہ کے برابر ہو جائے پھر اسے ایک پٹی کے ذریعہ بالائی ہونٹ پر باندھ دیں اور رخسار کی کھال کو اس حد تک پھیلائیں کہ منہ کے برابر ہو جائے۔ دلک اور تمرنخ ان مقامات کی اور اعصاب کے مخارج کی ایسے روغنیات کے ذریعہ مسلسل کرتے رہیں جو بالفعل بھی گرم ہوں اور بالقوہ بھی۔ یہ مکمل علاج ہے۔ بندھن کے نیچے ہر گھڑی ہونٹ پر نظر رکھتے رہیں۔ اگر دیکھیں کہ ہونٹ برابر نہیں ہیں تو کھول کر پھیلا کر دوبارہ باندھ دیں۔ (مؤلف)

آفت پورے مقدم دماغ میں عارض ہو تو سہات ثقیل یا جمود اور نصف دماغ میں ہو تو نصف چہرہ میں آفت رونما ہوگی۔ (جالینوس)

لقوہ کا مریض نہ باصرہ کی قوت کھوتا ہے نہ سامعہ کی، نہ ہی اس کی حس زائل ہوتی ہے۔ چہرہ تو اس کا معطل ہونا درکنار اٹے غلیظ ہوتا ہے۔ لہذا یہاں بیماری دماغ کی جانب سے نہیں پہونچتی۔ (مؤلف)

لقوہ کے مریض کا علاج اس طرح شروع کریں کہ اسے اندھیرے گھر کے اندر داخل کر دیں۔ جہاں روشنی دیکھ سکے نہ اس سے شب و روز باہر نکل سکے، نہ اسے ہوا لگے۔ بعد ازاں روغن جوز اور روغن حبۃ الخضر کا سوط اس جانب کریں جس میں مریض آنکھ کو سکڑ لیتا ہے۔ ماؤف جانب ۲۱ قطرہ اور تندرست جانب ۶ قطرہ۔ ہر صبح نہار منہ، ایک ہفتہ تک۔

مریض پر ایک ایک گھنٹہ پر نصف النہار تک روزانہ غرغره کرنا لازم کریں۔ حتیٰ کہ بکثرت بلغم کا اخراج ہو جائے۔ اس عرصہ میں کوئی حیوانی غذا نہ لے نہ مرطوب فواکہ (پھل) استعمال کرے۔ ایک ہفتہ کے بعد جو شانہ مرزنجوش، پودینہ، صعتر کا بھپارہ دیں۔ یہ جو شانہ کسی بند سردالی ہانڈی میں پکالیا گیا ہو، اسے کسی طشتری میں انڈیل کر اور مریض کو ایک کمبل اوڑھا کر بھپارہ دیں کہ سر اور چہرہ کا پسینہ بکثرت خارج ہو جائے۔ پسینہ آجانے پر ماؤف جانب کو کسی رومال سے اتار گڑیں کہ سرخ ہو جائے۔ اس کے بعد ایک گھنٹہ کے لئے چھوڑ دیں۔ پھر اسے مذکورہ بھپارہ دوبارہ دیں۔ دن میں یہ عمل دس بار کریں۔ مریض کو ماء العسل پلائیں۔ سب سے دشوار بیماری وہ ہوتی ہے جو بائیں جانب ہوتی ہے۔ ایک ماہ علاج کریں۔ اس کے بعد بند کر دیں۔ کیونکہ اس مدت کے بعد مریض کا صحت یاب ہونا ممکن نہیں ہے۔

حسب ذیل معجون مجرب ہے :

زنجبیل اور وج کو شہد میں گوندھ کر معجون بنائیں۔ بقدر اخروٹ صبح و شام دیں۔

(قراہادین قدیم)

سرکہ شراب میں خردل گھس کر ماؤف دائرہ پر طلا کرنا عجیب الاثر ہے۔ مائل ہو۔ نے والی دائرہ کو پٹی سے باندھیں اور اس جانب ہلیلہ رکھیں اور کئی بار مسلسل دیں اس دوران غرغروں اور گرم سعوٹ سے کام لیں۔ استفراغ کے بعد مریض کو کئی بار کراویہ کو ہی دیں۔

سب سے مؤثر اور عمدہ علاج یہ ہے کہ ابھل اور شہد ہم وزن باہم گوندھ کر روزانہ بقدر بیضہ مریض کو استعمال کرائیں۔ (الطب القدیم)

چہرہ میں اختلاج اور ثقل نیز ہڈیوں کے اندر جب بھی درد شروع ہو، تدبیر میں لطافت پیدا کر دیں۔ اور جلد از جلد ایارج روفس کے ذریعہ مادہ کا اخراج کریں۔ چہرہ کے عضلات اور مہروں کو اس حد تک رگڑیں کہ سرخ ہو جائیں۔ بعد ازاں طاقتور مسخن روغنیات سے تمرخ اور عجمید کریں۔ نفع نہ ہو تو عجمید کرتے رہیں اور روغن کے ساتھ قسط ملا کر طلاء بھی کریں حتیٰ کہ چھالے پڑ جائیں۔ اس علاج سے مریض تکلیف محسوس نہ کرے کیونکہ دوا تین دنوں کے اندر صحت ہو جائے گی۔ باندھنے سے غافل نہ رہیں۔ (مؤلف)

لغویہ میں مفید یہ ہے کہ روزانہ ہمار منہ جو شانہ بابونہ کا اس حد تک بھپارہ لیا جائے کہ چہرہ پر پسینہ آجائے۔ اور سرخ ہو جائے۔ اس کے بعد اس پر روغن حبۃ الخضر آٹے کے

ساتھ جس میں جند بیدستر، فریون، کلونجی اور عاقر قرحا شامل ہو ملا جائے۔ گردن پر روغن قسط کی مالش کی جائے۔ (کمال بن ماسویہ)

لقوہ کے ساتھ گاہ شدید شقیقہ لاحق ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں مومیا اور روغن زنبق کا سعوٹ کریں۔ بے حد مفید یہ ہے کہ ۲۵۰ ملی گرام کبدانہ کا سعوٹ استعمال کریں۔ اس سے صحت ہوگی۔ یا ۲ گرام زراوند طویل روغن حبہ خضراء کے ساتھ سعوٹ کریں۔

تمام چہرہ اور گردن پر گرم روغن لگائیں اور مسلسل ان کی مالش کریں۔ جو شانہ بابونہ، مرزنجوش، حارل غار کا برابر بھپارہ دیتے رہیں۔ (جور جس)

لقوہ کو یونانی میں سفاسموس فریفوس افراموس کہتے ہیں، اس کا مفہوم ہے عضلہ سر کا تشنج۔ سفاسموس کے معنی تشنج کے ہیں۔ وہ لکھتا ہے کہ اس میں روغن بان اور غالیہ مفید ہے۔ نیز کچ پھلو کو باندھ دیا جائے۔ اور سعوٹ ایک مدت کے بعد استعمال کیا جائے۔ شروع میں یہ استعمال نہ کیا جائے۔ اس بیماری کے اندر روغن ناردین کا استعمال ممنوع ہے۔ کیونکہ یہ قابض ہوتا ہے۔ گرم اشیاء استعمال کی جائیں تو ان کے ساتھ مرنی ادویہ بھی شامل کر لی جائیں۔ مرطوب تشنج کے علاج پر اصرار کریں کیونکہ اس سے صحت ہوگی۔ مقام ماؤف کی مالش بورہ، سفوف فلفل اور خردل سے کریں۔ جو شانہ صعتر اور سداب کا بھپارہ دیں۔ اس کے بعد جو شانہ چہرے پر انڈیل دیں کہ سرخ ہو جائے۔ پھر روغن سداب اور روغن قسط کے ذریعہ تمریح کریں۔ اور رومالوں سے اتار گڑیں کہ سرخ ہو جائے۔ (ابن ماسویہ)

اس میں مفید یہ ہے کہ غذا اس حد تک ترک کر دی جائے کہ جسم گرم ہو جائے اور اچھی طرح اس میں جلا پیدا ہو جائے۔ پھر اسی وقت مالش اور مسلسل حکمید کریں۔ اگر بخار ہو جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ کیونکہ اعصابی بیماریوں اور خاص کر مرطوب تشنج میں جالینوس نے جند بیدستر پلایا ہے اور کہا ہے کہ یہ ان مقامات تک پہنچ جاتا ہے جہاں دوسری دوائیں نہیں پہنچتی۔ اسے پلایا جائے یا اس کی تمریح کی جائے۔ بایں ہمہ اس کے اندر بہت زیادہ حرارت بھی نہیں ہوتی۔ حتیٰ کہ وہ مریض بھی جس کا بخار زیادہ نہیں ہوتا اسے برداشت کر لیتا ہے ماء العسل پلایا جائے۔ اس طرح کی بیماریوں کے اندر یوج، زنجبیل، حلیت، اور اہل لائق اعتماد ہیں۔ ان کا معجون بنا کر استعمال کریں۔ جند بیدستر استعمال کرنا ہو تو اسے پرانے زیتون میں توڑ کر تمریح کریں۔

یہ مضمون جالینوس نے المفردہ کے گیارہویں مقالہ کے اندر لکھا ہے۔ مریض کو

طاقتور عطوس دینا ہو تو اس کی آنکھوں پر ایک پٹی باندھ دیں۔ (مؤلف)

آذان الغار کا سعوٹ قطعی طور پر مریض لقوہ کو صحت یاب کر دیتا ہے۔ (ابو جریج)

اس ایک دوا کے سعوٹ سے میں نے بارہا مریضوں کو صحت یاب ہوتے دیکھا ہے۔ (مؤلف)

مرزنجوش کا مسموم لقوہ کے لئے عمدہ اور اس کے روغن کا سعوٹ عجیب الاثر ہے۔

فلفل اعصاب اور عضلات کے اندر آتشی حرارت ابھار دیتی ہے۔ (ابن ماسویہ)

اسی لئے وہ روغن میں توڑ کر استعمال کی جائے تو مفید ہوتی ہے۔ یہ بے حد عمدہ ہے۔ اس

باب میں اس کی کوئی نظیر نہیں ہے۔ اسے اتنا گھسنا چاہئے کہ غبار کے مانند ہو جائے۔ (مؤلف)

پوست بیرون رتہ گھس کر بقدر مرچ لقوہ میں روزانہ تین دن تک سعوٹ کریں۔

مریض کو اندھیرے مکان میں رکھیں۔ قطعی شفا ہوگی۔ (ابن بطریق)

ایک شخص کو لقوہ تھا۔ اسی دوا کا سعوٹ کیا گیا، چنانچہ بیشتر حصہ درست ہو گیا۔ بقیہ

تھوڑا حصہ بھی ایک مدت کے بعد ٹھیک ہو گیا۔ (مؤلف)

روغن حبہ خضراء کی مالش لقوہ کے لئے عمدہ اور ماء العسل اس مرض میں سب سے

عمدہ مشروب ہے۔

حکماء کا اتفاق ہے کہ اس کا سبب مخاطی بلغم ہے۔ اس بیماری میں مریض ہنستا ہے تو چہرہ

کج ہو جاتا ہے۔ ماؤف جانب آنکھ دہلی ہو کر چھوٹی ہو جاتی ہے۔ اور ہر وقت اشک بہتا

رہتا ہے۔ تندرست جانب سے مریض کھانا چباتا ہے۔ گفتگو سست اور طبیعت پریشان ہوتی

ہے۔ مریض کو ہمیشہ غرغره کرائیں۔ عطوس دیں، حقنہ کریں، سر کو مونڈ دیں۔ خردل کا

ضماد رکھیں۔ کج حصہ کو اس قدر سختی سے باندھ دیں کہ سیدھا ہو جائے۔ اور اسی طرح بندھا

ہوا چھوڑ دیں۔ شفا ہوگی۔ (ابن بطریق)

لقوہ کا ایک عمدہ سعوٹ :

قسط، مر، جند بیدستر، کلونجی، شیج، جاؤ شیر، فریون، قناء، جنگلی کا پانی نچوڑ کر اس میں

ان دواؤں کو شامل کر کے سعوٹ کریں۔

ایضاً۔ جاؤ شیر، کندس، فلفل، صعتر، شحم حظل، کلونجی، صبر، مر، جند بیدستر،

اسطوخودوس آب آذان الغار میں شامل کر کے سعوٹ کریں۔ (عبدوس)

چہرہ میں خلع (جوڑ کا ہٹ جانا) بلا درد ہو تو خردل اور مویزج جیسی طاقتور دواؤں کے

ذریعہ مسلسل غرغره کرنے سے زیادہ مفید اور کوئی چیز نہیں ہے۔ (ارکافانیس)

حسب ذیل نسخہ مجرب ہے :

آذان الغار کو نچوڑ کر اس میں تھوڑی جاؤ شیر اور مر شامل کریں پھر دو قطرے مائل جانب میں اور ایک قطرہ تندرست جانب میں پکائیں۔ دوسرے دن اس کے برعکس کریں یعنی صحیح جانب میں دو قطرے اور ماؤف جانب میں ایک قطرہ پکائیں۔ (طیب نامعلوم)
آب مرزنجوش میں ۲۴۰ ملی گرام مسکنینج شامل کر کے سعوٹ کرنا بیحد مفید ہے۔ (تحشع)
آب آذان الغار کا سعوٹ مریض لقوہ کے لئے بے حد نافع ہے۔ (ابو جریج راہب)
تحقیق کرنے پر پیشانی کی سلوٹیں ماؤف جانب مفقود ملیں۔ جلد بہت زیادہ پھیل جاتی ہے۔ میں نے روغن سے اس کی تمریخ اور ٹھنڈے پانی کا طلاء کیا۔ اس سے وہ درست ہو گئی۔
لقوہ، تشنج اور استرخاء دونوں سے لاحق ہوتا ہے۔ درد دونوں کے اندر امتیاز پیدا کر دیتا ہے۔
استرخاء کی موجودگی میں درد نہ ہوگا۔ دن میں کئی بار تیز سر کے کا سو گھنا اور اس کے اخراجات کا بھپارہ لینا مفید ہے۔

لقوہ کا علاج اس طرح شروع کریں کہ پیشانی کی ماؤف کھال، سر اور رخسار پر چند مرخمی ادویہ رکھیں۔ تمریخ اور نفلوں کریں حتیٰ کہ نرمی پیدا ہو جائے۔ بعد ازاں پیشانی کی کھال اور سر کی کھال ابرو کے نیچے کھینچ کر لائیں اور پیشانی پر پٹی اس طرح باندھ دیں کہ کھال اوپر نہ جاسکے۔ کھال اس طرح پھیلائیں کہ ٹھوڑی کے نیچے تک پہنچ جائے۔ پھر اسے ایک پٹی سے باندھ کر اتنا پھیلائیں کہ منہ کے برابر ہو جائے۔ پھر تین دنوں کے بعد اسے دیکھیں۔ ضرورت ہو تو دوبارہ اسی طرح باندھیں۔ ایک یا دو بار میں درست ہو جائے گا۔ استفرغ اور علاج کے بعد یہ تدبیر انشاء اللہ مفید ہوگی۔ (مؤلف)

جو شانہ بابونہ کا بھپارہ ہمارے لینا لقوہ میں مفید ہے۔ اس کے بعد چہرہ روغن قسط اور ناردین و عاقر قرحا کی مالش کرنا چاہئے۔ مصطکی، قرنفل اور مویزج کا چبانا ہمارے لقوہ میں مفید ہے۔ اسی طرح کی دواؤں کا غرغره بھی انشاء اللہ تعالیٰ مفید ہوگا۔ (اشلمن)

ساتواں باب

صرع، کابوس، ام الصبیان اور خواب میں چونکنا

صرع ایک تشنج ہے جو تمام جسم کو عارض ہوتا ہے۔ البتہ مسلسل نہیں رہتا۔ کیونکہ بیماری تیزی سے رفع ہو جاتی ہے۔ اس میں تمام جسم سمیت سر کے اعضاء کو جو نقصان پہنچتا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ بیماری دماغ کے اندر پیدا ہوتی ہے، اور تیزی سے اس لئے رفع ہوتی ہے کہ اس کا موجب ایک غلیظ خلط ہے جو روح کے راستوں کو مسدود کر دیتی ہے۔ کیونکہ اثر خاص کر بطون دماغ پر ہوتا ہے۔ اعصاب کا مبداء ہی دراصل ایک ارتعاشی حرکت پیدا کرتا ہے۔ مریض شدت سے کانپنے لگتا ہے تاکہ جسم کے اندر اثر انداز شے کو خود سے دفع کر سکے۔ (جالینوس)

جسم کے بجائے تعبیریوں ہونا چاہئے کہ ارتعاشی کیفیت استفراغ کے تحت پیدا ہوتی ہے کیونکہ اسی حرکت کا مقصود شے موذی کا ازالہ ہے۔ جسم کے اندر پیدا ہونے والا تشنج دراصل انہی مختلف حرکات کے تابع ہوتا ہے جو دفع اذیت کے لئے ابھرتی ہیں۔ ان حرکتوں کے اندر اختلاف اور گونا گونی ہی مذکورہ حقیقت کی دلیل ہے۔ اعضاء کو آپ دیکھیں گے کہ کبھی سکڑتے ہیں کبھی پھیل جاتے ہیں، یہ سکڑنا اور پھیل جانا ایک مختصر مدت کے اندر ہو جاتا ہے اور وہ بھی کسی جہت اور نظام کی پابندی سے بالآخر۔ ایسا مبداء اعصاب کی حرکتوں کے مطابق ہوتا ہے۔ ان حرکتوں کو کسی ایسی نمایاں دئے کے ممثل سمجھا جاتا ہے جو کسی پوشیدہ شے سے

مربوط ہو۔ پوشیدہ شے حرکت کرتی ہو تو وہ بھی حرکت میں آجاتی ہو۔ اس پوشیدہ شے کی حرکتیں مختلف اور گونا گوں ہوتی ہیں۔ البتہ چونکہ دفع و ازالہ انقباضی حرکتوں سے وابستہ ہے اس لئے یہ حرکتیں زیادہ ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جسم کے اندر تشنجی حرکات زیادہ ہوتی ہیں اس کے مقابلہ میں انبساطی حرکتیں کم ہوتی ہیں۔ کیونکہ یہ بنیادی مقصود کے لئے نہیں فقط روح کی خاطر عمل میں آتی ہیں۔ صرع کے مریض میں پیدا ہونے والی تشنجی حرکات کا مذکورہ سبب دوسرے اسباب کے مقابلہ میں زیادہ اولیٰ اور اطمینان بخش ہے۔ دوسرے اسباب سے مراد وہ ہیں جو بعد میں پیدا ہوتے ہیں۔ کیونکہ تشنجی حرکات دیگر اسباب کے زیر اثر اگر محض اس لئے ہوتیں کہ اعصاب بھیگ جانے کے بعد عرض میں بڑھ جاتے ہیں اور اس حد تک بڑھ جاتے ہیں کہ تشنج ہونے لگتا ہے تو تیزی سے یہ تشنج ختم نہ ہو جاتا۔ بلکہ دیر تک قائم رہتا۔ صرع کے مریضوں میں ہو سکتا ہے کہ ہر عصب کے پیدا ہونے کا مقام اس لئے تشنج میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ مرطوب تشنج کی طرح یہ بھی بھیگ جاتا ہے۔ اس بیماری کا اچانک پیدا ہونا اور رفع ہو جانا اس بات کی دلیل ہے کہ کسی بھی وقت یہ بیوست اور استفرغ کے زیر اثر نہیں ہوتا بلکہ اس کی ذمہ دار ہمیشہ ایک غلیظ خلط ہوتی ہے۔ کیونکہ راستوں اور نالیوں کا اچانک کسی غلیظ یا لیسدار خلط کے باعث مسدود ہو جانا نہایت سخت کیفیت کا حامل ہوتا ہے۔

دماغ یا اس کی باریک جھلی کے اندر بیوستہ اس حد تک بڑھ جانا کہ دباغت شدہ کھال کی صورت ہو جائے طویل مدت کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ حواس بھی اس کے ساتھ سب کے سب ماؤف ہو جائیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ صرع سے مقصود یہ ہے کہ یہ بطون دماغی کے اندر روح نفسانی کی رکاوٹ کے وقت اس خلط غلیظ کا نام ہے جو روح کے راستوں کو مسدود کرتی اور نفوذ سے اسے روک دیتی ہے۔ (مؤلف)

صرع زیادہ تر باغی غلیظ خلط سے ہوتا ہے۔ کبھی کبھی یہ سوداوی خلط سے بھی لاحق ہوتا ہے۔ باغی خلط سے جو صرع ہوتا ہے وہ فالج کا سبب بن جاتا ہے اور خلط سیاہ سے پیدا ہونے والا صرع مالتو لیا میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ یہ خلط سیاہ سے پیدا ہونے والا صرع ہوتا ہے۔ سوداء خالص سے نہیں کیونکہ مکمل حقیقی سوداء کے اندر نہ غلظت ہوتی ہے نہ لزوجت۔

صرع کی تین قسمیں ہیں۔ موجب خلط دماغ کے اندر پوشیدہ ہوتی ہے یا یہ معدہ کی مشارکت سے ہوتی ہے، یا یہ جسم کے کسی بھی عضو سے اوپر چڑھ آتی ہے، کیونکہ صرع کے بعض مریض اپنے کسی عضو سے ٹھنڈی ریاہ جیسی چیز اوپر چڑھتے ہوئے محسوس کرتے ہیں۔

ماؤف عضو ہاتھ ہوتا ہے یا پیر یا کوئی دوسرا عضو۔ یہ چیز چڑھ کر سر تک پہنچتی ہے اور مریض گر پڑتے ہیں۔ جس عضو سے یہ چڑھ رہی ہوتی ہے اس پر باندھنا مفید ہوتا ہے۔ کبھی خود اس مقام پر خردل کا طلا کر دیا جاتا ہے۔ باندھنے سے مرض کا دورہ رفع ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)
صرع کے مریضوں کا زیادہ تر انجام فالج ہوتا ہے۔ ان مضامین کو سمجھنے کے لئے دیکھیں البعض۔

صرع کی تین قسمیں ہیں۔ ۱۔ دماغ کی مخصوص بیماری سے پیدا شدہ صرع۔ اس کا علاج خربق سیاہ کا مشروب ہے۔ ۲۔ معدہ کے سبب پیدا ہونے والا صرع۔ اس کا علاج حنظل کا مشروب ہے۔ ۳۔ بعض اعضاء سے پیدا ہونے والا صرع۔ برگ تنبول کے ذریعہ طلاء کرنا اور عضو کو باندھنا اس کا خاص علاج ہے۔

صرع کی مقدار کتنی زیادہ ہے اسے تنفس کی کمی اور دشواری سے، اور کتنی کم ہے اسے تنفس کے بہ آسانی جاری ہونے اور اس کے زیادہ ہونے سے معلوم کریں۔ (جالینوس)
سدر ایک ایسی شے ہے جو مذکورہ کیفیت کے ساتھ اندر سرایت کرنے کی محتاج ہوتی ہے۔ سبات کی دونوں شریانوں کو کھولنا ممکن ہو تو اوپر چڑھنے والے صرع سے صحت ہو جائے گی۔ مگر اس سے سکتہ پیدا ہو جاتا ہے کیونکہ دماغ سرد پڑ جاتا ہے اور روح نفسانی کا مادہ بھی منقطع ہو جاتا ہے۔ (مؤلف)

صرع کیلئے سوزوں یہ ہے کہ ناک کے اندر شحم حنظل، عصارہ قلاء الجمار، شونیز، نوشادر، وغیرہ کا نفوخ کیا جائے۔ جس سے بکثرت رطوبات جاری ہو سکیں۔ یہی اثر خربق سفید، زنجبیل، کندس اور فلفل کا بھی ہے۔

صرع، سکتہ اور لقوہ کے لئے عطوس کا ایک عمدہ نسخہ :
فریون، جند بیدستر، شحم حنظل، اسطوخودوس، اچھی طرح کوٹ پیس اور چھان کر سوط کریں۔ (جالینوس)

صرع کے مریضوں کو مخرج بلغم اود یہ پلائیں۔ اس کے بعد سر سے بکثرت بلغم جذب کرنے والے غرغرے استعمال کریں۔

صرع کے مریضوں میں پیدا ہونے والا جھاگ ایک طرح کا سقیہ ہوتا ہے۔ سکتہ کے برعکس جھاگ کے بعد دورہ میں سکون ہو جاتا ہے۔ سکتہ کے اندر جھاگ کا آجانا بے حد خراب ہے۔ مگر صرع کے اندر یہ افاقہ کے وقت آتا ہے۔

صرع کے مریضوں کو ایک شہر سے دوسرے شہر کی جانب منتقل ہونا اور ایک تدبیر سے ہٹ کر دوسری تدبیر اختیار کرنا انتہائی مفید ہے۔ خاص کر جبکہ زیادہ گرم شہر کی جانب منتقل ہوں اور زیادہ گرم تدبیر اختیار کریں۔ نیز شہر اور تدبیر دونوں خشکی پیدا کرنے والے بھی ہوں۔ کیونکہ صرع پیدا کرنے والا مادہ سرد اور غلیظ ہوتا ہے۔ سن صبا سے سن شباب کی جانب منتقل ہونا بھی صرع کی ایک عظیم دوا ہے۔

ہوا کا دفعۃً ایک حالت سے تبدیل ہونا، صرع کے دوروں کا سب سے بڑا معاون ہے۔ صرع ماکول و مشروب میں حد سے زیادہ تجاوز کرنے، زمین پر بلا بستر سونے اور دھوپ اور سرد ہوا میں زیادہ رہنے کی وجہ سے بالعموم پیدا ہوا کرتا ہے۔

زیر ناف بال اگنے سے پہلے جن کو صرع ہو جاتا ہے ان میں بال اگنے کے بعد صرع منتقل ہو جائے گا۔ مگر پچیس سال کی عمر میں جنہیں صرع ہو جاتا ہے وہ موت تک باقی رہتا ہے۔ (بقراط) صرع کے اندر جھاگ کا آنا شدت حرکت سے اور سکتہ میں شدت تکلیف سے ہوتا ہے۔ بقراط کی وہ فصل پڑھو جس کا آغاز اس طرح ہوتا ہے۔ ”اختناق کی وجہ سے جن کے منہ میں جھاگ اٹھتا ہے۔“ ”من ظہرفی فیہ زبد من خنق۔“ (مؤلف)

صرع کی حالت سکتہ سے قریب تر ہے۔ دونوں کو وجود میں لانے والی خلط ایک ہی ہے۔ یہ غلیظ بار دخلط ہوتی ہے۔ البتہ صرع میں اضطرابی حرکت ہوتی ہے۔ مگر سکتہ کے اندر اعصاب میں دوڑنے والی قوت بالکل معدوم ہوتی ہے۔ سکتہ اس وقت ہوتا ہے جب خلط کے ساتھ بکثرت مادہ ہوتا ہے جو راستوں کو قطعی مسدود کر دیتا ہے۔ چنانچہ یہاں کسی چیز کا گذر ناممکن نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے اندر حرکت نہیں ہوتی۔ صرع کے اندر مادہ کم ہوتا ہے۔ اس لئے اس میں نفوذ تو ہوتا ہے مگر مکمل طور پر نہیں۔ صرع کے اندر جس قدر زیادہ سکون ہوگا اسی قدر وہ خراب ہوگا۔ اس حقیقت سے یہ معلوم ہو جائے گا کہ سکتہ کے اندر جھاگ کا آ جانا آخر کیوں خراب ہے۔

جس خلط سے صرع لاحق ہوتا ہے وہ بارد بلغم ہوتی ہے۔ رطوبت سے پوست کی جانب عمر کے منتقل ہونے، ریاضت، خشکی پیدا کرنے والی تدبیر اور ایسی ہی ادویہ سے اس خلط میں درستگی پیدا ہوتی ہے۔

بال اگنے سے پہلے جسے یہ بیماری ہو جاتی ہے بال اگنے پر صحت اسی وقت ہوگی جب اس وقت خصوصیت سے دواؤں اور عمدہ تدبیروں سے کام لیا جائے۔ باقی پچیس سال کی عمر میں

جسے یہ بیماری لاحق ہوتی ہے وہ بالعموم صحت یاب نہیں ہوتا۔

صرع کے مریض کا دماغ قدرتنا کمزور ہوتا ہے۔ مگر یہ کوئی ضروری نہیں ہے کہ جس کا دماغ کمزور ہوا ہے یہ بیماری لاحق ہو ہی جائے۔ بشرطیکہ بد تدبیری سے کام نہ لے۔ صرع کے علاج میں بلغمی اخلاط کا اخراج لازم ہے۔ صرع خود مرض کا لاحق عرض ہے۔

صرع کے مریض ایک بچہ کے بارے میں ہدایات :

شدید سردی اور گرمی سے بچائیں۔ نیز تیز ہواؤں، ہولناک آوازوں، تیز خوشبوؤں، چربیوں، رہٹوں، لٹوؤں، گرم چشموں، خراب حمامات، بے خوابی، ہیضہ، غم، غصہ وغیرہ سے جن سے جسم کے اندر شدید ہیجان پیدا ہو جائے محفوظ رکھا جائے۔ ان باتوں سے اچانک دورہ پڑ جانے کا اندیشہ ہے۔ خدا نخواستہ کوئی بات پیش آجائے تو بچہ کو سکون اور قرار سے رکھیں کہ اثر زائل ہو جائے۔ تدبیر لطیف سے کام لیں کہ بچہ دورہ کے وقت محفوظ رہے، تمام حرکتوں کو ترک کرادیں۔ صرع کے لئے موزوں دواؤں کے ذریعہ منج دینے کے بعد موسم بہار کے شروع میں جسم کا حقیقہ کریں۔ تھکانے سے پہلے بچے کو راحت پہنچائیں۔ اور ریاضت کرائیں۔ طاقتور ریاضت سے پرہیز کرائیں کیونکہ اس سے سر بھاری ہو جاتا ہے۔ سر لٹکا ہوا نہیں بلکہ کھڑا رہنا چاہیے۔ یہ زیادہ حرکت میں نہ رہے۔ البتہ نچلے اعضاء کی حرکت زیادہ ہو۔ پہلے انہیں رومالوں سے رگڑیں کہ سرخ ہو جائیں۔ سب سے پہلے دونوں بازوؤں کو رگڑیں پھر سینہ اور معدہ کو، پھر پنڈلی کو تاکہ مادہ کا اغذاب جسم کے نچلے حصوں کی جانب ہو سکے۔ ریاضت اور جسمانی سکون کے بعد سر کی مالش کریں، کنگھا کریں، اس کے بعد ملین شکم سبزیاں صبح کو تین روز کھانے میں دیں۔ تلہین شکم کو عشاء تک مؤخر کریں۔ سبزیوں میں کاہو، بھتوا، جنازی بستانی، چندر، بندگو بھی، کراث دگندنا اور کرفس سے پرہیز کرائیں۔ پھلوں میں جو تیزی سے شکم سے خارج ہو جائیں انہیں استعمال کریں۔ باقی دیر میں خارج ہونے والے پھل مثلاً سیب اور بی دانہ وغیرہ استعمال نہ کریں۔ الغرض سبزیوں، غذاؤں اور پھلوں میں ان اشیاء سے پرہیز کرائیں جن سے بلغم کی تولید ہوتی ہو۔ سلق (چندر) وغیرہ دینے کی بات جو میں نے اوپر لکھی ہے وہ اس لئے نہیں کہ تمام غذا ایسی ہو بلکہ قبل از طعام کچھ ان میں سے لے لی جائے۔ تاکہ شکم ملین ہو سکے اور فضلات تیزی سے خارج ہو جائیں۔

پھل اور سبزیاں جو بلغمی خلط پیدا کریں اور شکم کے اندر دیر تک رکی رہیں وہ خراب ہیں۔ مثلاً سیب، ناشپاتی، شلجم اور اس کے مشابہ اشیاء۔ یہ سب غلیظ اور دشوار ہضم ہیں، الایہ کہ ان کے ساتھ چر پر اپن بھی ہو۔ اور فطر (۱) سے قطعی بچائیں۔ ان میں سے وہ چیزیں بھی ترک کر دیں جن میں چر پر اپن ہو اور وہ چیزیں بھی جن کے اندر ایسا سخت چر پر اپن ہو جو اوپر چڑھ کر سر کے اندر بھر جائیں۔ مثلاً خردل، کرفس، لہسن اور پیاز۔ کیونکہ یہ ضرورت سے زیادہ ٹخنوت اور خراب خلط پیدا کرتی ہیں۔ خردل گواخلاط غلیظہ کو قطع کرتا ہے مگر سر تک یہ پہنچتا ہے اس لئے مضر ہے۔ البتہ کچنیں ستھتہ کے لئے استعمال کریں۔ خاص کر ایسی جو سرکہ عصلی اور سرکہ و شمد کے اندر بھگوئی ہوئی کبر کے ذریعہ تیار کی گئی ہو۔ گرمی میں سرد اور سردی میں نیم گرم پلائی جائے صرع کے ایک مریض بچے کو میں نے یہ کچنیں بار بار پلائی، اس سے وہ مکمل صحت یاب ہو گیا۔ ساتھ میں اس کا ستھتہ بھی ہوتا رہا۔ غذا میں مریضوں کو جنگلی چڑیاں کا گوشت دیں۔ پالتو اور فرہ چڑیوں کے گوشت سے پرہیز کریں۔ چوپایوں میں بکری کے بچوں اور خرگوش کا گوشت الگ سے یا سویا اور گندنا میں بھون کر دیں۔ بقیہ تمام گوشتوں سے پرہیز کرائیں۔ مچھلی دیں۔ (جالینوس)

الغرض ہر ایسی چیز سے پرہیز کرائیں جو غلیظ خلط، نفخ اور بکثرت فضلات پیدا کرتی ہیں نیز دشوار ہضم ہوں۔ ستھتہ جسم کے بعد روزانہ خفیف مسهل کے ساتھ دواء عصلی دیں۔ کیونکہ اس سے ایک بچہ جو صرع کا مریض تھا چالیس دن میں صحت یاب ہو گیا۔ نسخہ یہ ہے :

تر عصل کاٹ کر مٹی کے ایک مرتبان میں جس کے اندر شمد رکھی گئی ہو ڈالیں اور سر پر گیلی مٹی سے لیپ کر دیں، پھر اسے ایک ایسے گوشہ میں رکھیں جو سخت گرمی کے موسم میں جنوب کی جانب ستارہ کلب کے طلوع کے وقت چالیس دن پڑا رہے، شمال کی جانب قطعاً نہ رہے۔ روزانہ اسے الٹتے پلٹتے رہیں۔ تاکہ گرمی کا اثر تمام گوشوں تک پہنچ جائے۔ اس عمل کے بعد عصل کا پانی ڈھیلا ہو چکا ہو گا۔ اس پانی کو شمد خالص سے خوشگوار بنالیں اور بچے کو ایک چھوٹا چمچہ اور بالغ کو ایک بڑا چمچہ استعمال کرائیں۔ عصل کا پھوک کوٹ کر نچوڑ لیں، نچوڑے ہوئے پانی کے اندر شمد ملا لیں۔ اثر میں یہ دوسرے نمبر پر ہے۔ عصل پکا کر جو لوگ نچوڑتے ہیں وہ اس کے اثر کو زائل کر دیتے ہیں (مؤلف)

اونٹ کا بھیجہ خشک کر کے سرکہ کے ساتھ پلانا صرع میں مفید ہے، نولے کا بھیجہ بھی مفید ہے۔ (رسالہ قیصر)

صرع کے مریضوں میں گوا امتلاء کی علامات موجود نہ ہوں مگر موسم بہار کے ایام میں بہ عجلت ان کی فصد کھولیں۔ صرع سے محفوظ رکھنے کے لئے بہار میں فصد کھولنا چاہیں تو پیروں کی فصد کھولیں۔ ایساہ سردرد اور سر کی بیماریوں میں بھی کریں۔ (الضد)
کچنجن عسلی اس سے بھی طاقتور ہے۔ مگر مریض بچہ ہو تو میں اسے شہد کے ساتھ تیار کرتا ہوں۔ (جالینوس)

صرع سر سے یا معدہ سے یا بعض اعضاء سے اٹھنے والی کسی چیز سے ہوتا ہے جو دماغ تک آتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔

صرع معدی کی علامات اختلاج قلب، خفقان اور معدہ کے اندر سوزش کا پیدا ہونا۔ غذا میں تاخیر سے بھوک بھڑک اٹھتی ہے۔

بعض اعضاء سے اٹھنے اور محسوس ہونے والی بیماری کی علامت یہ ہے کہ عضو ماؤف سے وہ اٹھتی ہوئی محسوس ہوگی۔ یہ بیماری مرطوب مزاج والوں اور بچوں کو ہوتی ہے۔ بچوں کا علاج نہ ہوگا۔ کیونکہ بڑے ہونے پر بیماری از خود رفع ہو جائے گی۔ کچھنے، خردل کا استعمال، دورہ کے وقت سر پر داغ دینا اور ناک کے اندر تیز اشیاء کا نفوخ اس بیماری میں مفید ہے۔ (اسکندر)
بخ صرع اور افیون کزاز پیدا کرتی ہے۔

صرع کے لئے مستعد مریضوں کی علامات :

گرانی سر، سخت درد سر، حرکتوں میں سستی، احتباس شکم، ترش روئی، چہرہ کا اختلاج تفصیل کے لئے کتاب العلامات کا مطالعہ کریں۔

صرع، سر، معدہ، رحم، پیٹ کے کچھوڑوں یا کسی بھی عضو سے اٹھتے ہوئے ردی اخراجات سے لاحق ہوتا ہے۔ ان تمام اقسام میں علامات اور علاج کے پہلو سے امتیاز رکھنا ضروری ہے۔

صرع سے تحفظ کی جملہ بات یہ ہے کہ ہر تدبیر سر سے مادے کا ہمیشہ امانہ کیا جائے۔ تحفظ ہمیشہ ہلکے طور پر ہو، فضلات کم کئے جائیں۔

صرع کا دورہ ہو پھر تیزی سے ختم ہو جائے۔ یہ صورت پہلے دورہ کے دن سے لے

کر بحران کے دن واقع ہو تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ مریض صرع سے نجات پا جائے گا۔
صرع کا مریض بچہ بالعموم زیر ناف بال اگنے پر بیماری سے نجات پا جاتا ہے۔ الا یہ کہ اس کے لئے غذا صحت کا انتظام خراب ہو۔ بالعموم یہ بیماری مزاج بارد کے سبب ہوتی ہے جو دماغ پر غالب آ جاتا ہے اور اکثر اس کے ساتھ رطوبت ہوتی ہے کیونکہ کسی بھی دیگر عضو سے پیدا ہونے والا صرع کم ہی عارض ہوتا ہے۔ بچوں میں صرع کی بیماری یوم ولادت ہی سے شروع ہو سکتی ہے۔ ایسا دماغی مزاج کی بیش رطوبت سے ہوتا ہے۔ بچے جیسے جیسے بڑھتے جاتے ہیں بیماری ہلکی ہوتی جاتی ہے حتیٰ کہ بالعموم وہ صحت یاب ہو جاتے ہیں۔ اور حالت بلا کسی علاج کے رفع ہو جاتی ہے۔ بچہ کی جوانی میں جو صرع لاحق ہوتا ہے وہ سوء تدبیر کا نتیجہ ہوتا ہے۔ علاج کے لئے بلوغت کا انتظار نہ کرنا چاہئے۔ بلکہ عجلت کرنی چاہئے۔

صرع کے مریضوں کے لئے جماع مضر ہے۔ یہ بیماری خصوصیت کے ساتھ بچوں کو لاحق ہوتی ہے۔ اسی لئے اسے ”مرض صبیانی“ (بچوں کی بیماری) کہتے ہیں۔

صرع کبھی کسی عضو سے دماغ کی مشارکت سے پیدا ہوتا ہے مگر بالعموم خود دماغ کی کسی خاص بیماری سے لاحق ہوتا ہے۔ جس سبب سے یہ بیماری ہوتی ہے وہ ایک غلیظ بارد خلط ہوتی ہے جو بطن دماغ میں جمع ہو جاتی ہے۔ اور اعصاب کے اگنے کے مقامات پر مسلط ہو جاتی ہے۔ خاص کر نخاع کے پہلے عصب پر۔ اس خلط کے تحلیل ہو جانے میں بخاروں خاص کر چوتھیا اور عرصہ تک باقی رہنے والے بخاروں کا خاص دخل ہے۔ چوتھیا بخاروں میں بھی اس بخار کو خصوصیت حاصل ہے جو طویل المدت اور شدید النافض (سخت کچکی والے) ہوتے ہیں۔ جوڑی خود اس خلط کو مضطرب کرتی ہے۔ جو نخاع کی جڑ میں چپک کر اس کی نالیوں کو سرد کر دیتی ہے۔ جوڑی کے بعد بخار کی گرمی سے یہ خلط پکھلتی ہے، لطیف ہوتی ہے اور پورے جسم کے مزاج کو حرارت اور بیہوشی میں تبدیل کر دیتی ہے۔ کیونکہ سخت طاقتور جوڑی کے بعد جسم سے فضلات خارج ہوتے ہیں۔ ایسا بالعموم پسینہ آنے کے بعد اور کبھی بول و براز اور قے کی وجہ سے ہوتا ہے۔

صرع ایک تشنج ہوتا ہے جو پورے جسم کو لاحق ہوتا ہے۔ اس تشنج کے بعد بخار کا آ جانا موافق ہوتا ہے۔ اسی لئے بقراط کا یہ قول ہے کہ جسے چوتھیا بخار ہوتا ہے اسے صرع نہیں ہوتا۔ چوتھیا بخار صرع کے کسی مریض کو لاحق ہو جائے تو یہ تکلیف جاتی رہتی ہے۔
دوسرے سوداوی کے مریض بالعموم صرع کے شکار ہو جاتے ہیں اور صرع کے مریض

گاہ و سوسہ سودای کی جانب منتقل ہو جاتے ہیں۔

ایسا سوداوی صرع کے اندر ہوتا ہے۔ صرع اصل میں ایک ایسی خلط سے پیدا ہوتا ہے جو نخاع کی جڑ کو بھگودیتی ہے۔ اگر اس خلط کے ساتھ حرارت اور بخار بھی ہو تو صرع نہ ہوگا۔ ورنہ ہوگا۔ یہ خلط بلغم سے یا سودا سے پیدا ہوتی ہے۔ (جالینوس)
صرع اور دیگر بیماریاں بچوں کو زیادہ تر جنوبی ممالک میں اور مرطوب شہروں کے اندر لاحق ہوتی ہیں۔ (بقراط)

سودا سے جو صرع پیدا ہوتا ہے وہ پہلے مائلو لیا یا مائلو لیا سے صرع میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ بلغم سے پیدا شدہ صرع فالج اور فالج صرع کی جانب منتقل ہو جاتا ہے۔ صرع کے ساتھ جب کبھی امتلاء سر اور چہرہ میں سرخی اور گردن کی رگوں میں امتلائی کیفیت موجود ہو تو صافن کی فصد کھولیں۔ اس کے بعد سر کی رگوں خاص کر ناک کی رگوں کی فصد کھولیں اور گدی پر پھٹنے لگائیں۔

جس صرع کے اندر شکم سے چڑھتا ہوا بخار محسوس ہو اس میں ان دونوں شریانوں کی قطع و برید سے زیادہ مؤثر علاج اور کوئی نہیں ہے جو سیدھے طور پر کھوپڑی کے اندر داخل ہوتی ہیں، کیونکہ دماغ تک بخار اصل میں انہی دونوں شریانوں کی راہ داخل ہوتا ہے۔ سر پر قابض خوشبوؤں کا ضادر کھیں۔

صرع بلغمی میں سر کو موٹھ میں اور اس پر خردل، قطور یون، شحم حظل، بیٹ کبوتر، شمد، عاقر قرحا، کا طلاء کریں۔ اور ایک مدت تک طلاء کر کے چھوڑ دیں۔ پھر اسے جو شانہ بابونہ و صمغ سے دھوئیں۔ ایارج و شحم حظل کا مسهل دیں۔ فصد قیال یا ناک کی رگ کی فصد کھولنے کا کوئی راستہ ہو تو ایسا کریں ورنہ گدی پر پھٹنے لگائیں۔ تیز قسم کے سعوط استعمال کریں اس کے بعد روزانہ ایارج ہر مس صبح و شام ۲ گرام دیں۔ عود صلیب کا مسلسل بخور اور شوم استعمال کرنا بے حد نفع بخش ہے۔

عظیم تر نفع گرم سعوط سے پہنچتا ہے۔ افاقہ کے بعد جو مریض کو دکر چلتا ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ بیماری کا تسلط کم ہے۔ دماغ کے باعث صرع، معدہ کے باعث پیدا ہونے والی غشی کے منزلہ ہے۔ یہ ایک موذی خلط کی وجہ سے ہوتا ہے جو منقبض ہو کر دفع کرنے کے لئے اٹھتی ہے۔ جیسا کہ قے کے اندر ہوتا ہے۔ چنانچہ بے ترتیب انقباض سے پورے جسم کے اندر تشنج اور بے ترتیب حرکتیں وجود میں آنے لگتی ہیں۔ (ہیودی)

صرع بچوں اور عورتوں کا تیز قاتل ہے۔ الغرض ان لوگوں کا تیز قاتل ہے جن کے اندر خون کم اور رگیں تنگ ہوتی ہیں۔ صرع کا مریض جب مردہ کی طرح گر پڑتا ہو اور اضطراب اس کے اندر کم ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ دماغ کے اندر بہت زیادہ بلغم موجود ہے۔ اور اگر منہ سے نکلنے والے جھاگ سے زمین میں جوش اٹھنے لگے تو یہ سوداوی صرع کی علامت ہے۔ عطوس وغیرہ سے جس مریض کو آفاقہ ہو جاتا ہو تو یہ بیماری کے ہلکے ہونے کی علامت ہے۔ علاج آسان ہے۔ سداب کے مسلسل استعمال سے قطعی شفاء ہوگی۔ معدہ کے سبب صرع ہو تو قے کرائیں۔ پھر ایارج فیقراء دیں۔ اس کے بعد مقوی فم معدہ ادویہ استعمال کریں۔ اور اگر جسم کے کسی عضو سے اٹھنے والے مادہ کی بدولت ہو تو اس عضو کی مالش کریں اسے سینکلیں۔ اس پر خردل کا ضماد رکھیں، سر کو تقویت دیں تاکہ اخراجات کو قبول نہ کرے۔

صرع میں اسکندر کا مجرب نسخہ مفید ہے۔ عاقر قرح اکوٹ کر عسل میں معجون بنائیں اور اس کے گیارہ مشروب پلائیں۔ (طبری)

صرع میں امالہ مادہ یا عضو مآؤف کا جہاں سے مادہ اٹھ رہا ہو علاج کرنے کے بعد نفس دماغ کا علاج مقوی ادویات سے کریں تاکہ یہاں پہونچنے والی اشیاء کو وہ قبول نہ کرے۔

صرع سے پیدا ہونے والا تشنج امتداد و تناؤ کے نہیں اختلاج کے مشابہ ہے۔ یہ تیزی سے تحلیل ہو جاتا ہے۔ اس میں عقل اور حسن زائل ہو جاتا ہے۔ صرع کا بہ سرعت پیدا ہونا اور تحلیل ہو جانا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ بیہوشی سے قطعاً لاحق نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کی پیدائش کی ذمہ داری وہ ردی رطوبات ہوتی ہیں جو گر کر بننے لگتی ہیں۔ یا تیزی سے دور ہو جاتی ہیں۔ صرع سوداوی کا انجام اختلاط عقل (خرابی عقل) ہے۔ صرع بلغمی میں تشنج جس قدر زیادہ ہوگا اسی قدر بیماری زیادہ ہوگی۔ (اہرن)

اضطراب کی کمی بیماری کے زیادہ ہونے کی دلیل ہے۔ یہ دونوں قسمیں اسی قدر زیادہ ہوں گی جس قدر تشنج یعنی بیماری زیادہ ہوگی۔ پہلی قسم بیماری کے زیادہ ہونے اور طبیعت کی خود سپردگی کی دلیل ہے جبکہ دوسری قسم میں طبیعت کو مجاہدہ زیادہ کرنا پڑتا ہے۔ بایں ہمہ اس قسم کے تحلیل ہونے کی رفتار سست ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ بیماری سخت ہے۔

صرع دماغ کے تشنج کا نام ہے۔ دفع کرنے کیلئے دماغ موذی خلط کو سمیٹتا ہے۔ شدید تشنج اور بہ کثرت جھاگ آ رہا ہو تو یہ سمجھنا چاہئے کہ دماغ کے اندر سخت غلیظ برودت موجود ہے جو بہ مشکل تحلیل ہو پاتی ہے، ایسی صورت میں بیماری دشوار ہوگی۔

صرع سوء مزاج بلا مادہ سے ہو تو مسهل دیں نہ استفراغ کریں بلکہ دلک اور ضادوں کے ذریعہ سر کی تسخین کریں۔ ۲۵۰ ملی گرام عود صلیب، روغن رازقی (روغن زنبق) اور شیر جاریہ میں گھس رگڑ کر پلائیں یہ بے حد مفید ہے۔ کنبین، تمام پرندوں کے پت اور گرم سوط بھی مفید ہیں۔ (طبری)

اکتمت (کرنجہ) گردن میں لٹکانا صرع میں مفید ہے۔ (کندی)

صرع بلفی خلط سے ہوا کرتا ہے، کبھی سوداوی خلط سے بھی ہوتا ہے مگر کم ہوتا ہے۔ کبھی یہ خلط جرم دماغ کے اندر کبھی بطون دماغ میں ہوتی ہے۔ گاہ معدہ یا بعض اعضاء مثلاً ہاتھ پیر کے اشتراک سے صرع ہوتا ہے۔ کبھی اس کیفیت کا باعث رحم ہوتا ہے۔ کبھی بیماری دوران حمل ہوتی ہے۔ وضع حمل کے بعد عورت خود بخود صحت یاب ہو جاتی ہے۔ بچوں کو بالعموم خاص کر ننھے بچوں کو ہو جایا کرتی ہے۔ گاہ نوجوانوں کو بھی عارض ہوتی ہے بوڑھوں اور ادھیڑ عمروں کو کم ہوتی ہے۔ بیماری سے پیشتر تنفس یا جسم میں تغیر مثلاً نسیان یا خلطی اضطراب یا صرع، مسلسل گرانی سر، بالخصوص عرصہ کے وقت اور زبان کی حرکت میں ضعف پیدا ہو جاتا ہے۔ معدہ کے سبب بیماری ہو تو اس میں بوقت روزہ اور کھانے میں تاخیر سے اختلاج نیز معدہ کے اندر سوزش، چھین اور قے ہوتی ہے مریض دورہ کے وقت گرتے ہیں، چیختے ہیں۔ اور جھاگ نکالتے ہیں۔ جھاگ ایسے مریضوں کی خصوصیت ہوتا ہے۔ کچھ مریضوں سے بلا ارادہ بول و براز خارج ہو جاتا ہے۔ دورے مسلسل و متواتر ہونے لگیں تو فوری ہلاکت کے باعث ہوتے ہیں۔ مردوں کو بوقت بلوغ اور عورتوں کو بوقت طمث یا اس کے بعد عارض ہو جائے تو مسلسل رہتا ہے۔ الا یہ کہ مؤثر علاج ہو جائے۔ اگر بلوغ سے پہلے عارض ہو جائے تو ازالہ کی امید ہوتی ہے۔ شراب یا بکری کی سینگ کی تدخین کرنے سے صرع کا پتہ چل جاتا ہے۔ مریض بکرے کا جگر کھالے یا اس کی بوسوگھ لے تو اسے صرع ہو جائے گا۔ بیماری بچوں کو ہو تو علاج کے لئے اس سے زیادہ ضرورت نہیں کہ دورہ کی اصلاح کر دی جائے کیونکہ دورہ چھوڑنے یا عمدہ غذا استعمال کرنے کے بعد بچے صحت یاب ہو جایا کرتے ہیں۔ مریض صرع کے بعض اعضاء مزجائیں تو روغن، پانی اور ملیات کے ذریعہ مالش کریں اور دبا کر باندھ دیں۔ دورہ کے وقت روغن سوسن میں لت کر کے ایک پر کے ذریعہ قے کرائیں تاکہ پوشیدہ بلغم کا اخراج ہو جائے۔ حلیت، شراب قطران، زفت کا شوم استعمال کریں۔ مریض کا منہ مل کر صاف کریں۔ آرام ہو جائے تو سب سے پہلے فصد کھولیں۔ پھر اطراف پر عمر ادویہ کا ضاد کریں۔ اور

پسلیوں کے سروں کے نیچے پچھنے لگائیں۔ بوقت صرع منہ کے اندر سرکہ اور شہد کے ساتھ حلیت اور جندبید ستر داخل کریں۔ بوقت آرام مسهل دیں، حقنہ کریں، اور مدت تک پینے میں مریضوں کو صرف پانی دیں۔ فصد کرنے کے بعد ایک ہفتہ آرام دیں۔ اس کے بعد خربق سیاہ، سقمونیا، حظل، متاء الحمار اور اسطوخودوس کا مسهل دیں۔ طاقتور دواؤں کے ذریعہ قے کرائیں پھر کچھ دنوں آرام دیں۔ اور حمام میں لے جائیں۔ تیسرے دن کے بعد پسلیوں کے سروں کے نیچے اور شانوں کے مابین پچھنے لگائیں۔ اس کے بعد آرام دیں اور ایارج روفس پلائیں، پھر سر میں نقرہ اور فاس کے مقام پر پچھنے لگائیں۔ بعد ازاں سر موٹھیں اور اس پر سرکہ، خردل اور سداب کا ضماد رکھیں۔ اس کے بعد چند دن آرام دینے کے بعد دوبارہ مسهل خاص کر شحم حظل کا مسهل دیں۔ بعد ازاں جندبید ستر کا عطوس دیں۔ سرکہ، عسل سے غرغره کرائیں تیز حقنہ بھی کریں۔ خردل کا ضماد استعمال کریں۔ اسی طرح درمیان میں آرام دے دے کر مذکورہ بالا تدبیر کئی بار اختیار کریں۔ مریضوں کو روزانہ کچھ عسل پلائیں۔ کبر اور نمکین مچھلی کا استعمال متواتر رکھیں۔ گوشت، حبوب، شراب، جماع، حمام، خردل، پیاز، لہسن اور ان تمام چیزوں سے جو سرعت کے ساتھ سر تک پہنچتی ہیں پرہیز کرائیں۔ نیز سر کے اندر جو اشیاء امتلا پیدا کر دیتی ہیں مثلاً خالص طاقتور شراب، ان سے بھی مریضوں کو دور رکھیں۔ سر کے نچلے حصوں کی ریاضت کرائیں اور ان کی مالش کریں۔ ریاضت اس طرح ہو کہ سر کھڑا رہے۔ جسمانی دھک کے بعد سر کی مالش کریں۔ معدہ کی جانب سے پیدا شدہ صرع کے اندر ہاضمہ درست کریں غذا ہلکی رکھیں۔ ہر سال کئی بار فقیر پلائیں۔ قدرتی طور پر اس بیماری کے اندر عود صلیب، غاریقون، انجیدان رومی، شمر ستولو قدریون، بخ زراوند مدحرج کا مشروب ہمراہ آب اور مسلسل پنڈلیوں پر پچھنے لگانا مفید ہے۔ بعض اعضاء سے اوپر کی جانب چڑھنے والے مادہ کی وجہ سے جو صرع پیدا ہوتا ہے اس میں مناسب یہ ہے کہ آغاز میں جس جگہ سے ابتدا ہوئی ہو وہاں سے اوپر کس کر باندھ دیں اس کے بعد دورہ رک جائے گا۔ بوقت آرام اس عضو کے اوپر محرم ادویہ کا طلا کریں۔ ان دواؤں کے اندر ذرا ریح (تیلنی مکھی) شامل کریں۔ تاکہ اس مقام پر چھالے پڑ جائیں۔ ایسے تمام مریضوں کے لئے گرم چشمے مفید ہیں۔ سوء ہضم اور غلیظ غذاؤں سے مریض ہمیشہ پرہیز کریں۔ دیر تک کھانا نہ کھانا ایسے مریضوں کے لئے خراب ہے۔ جسم پر غلبہ مرار سے دورہ پڑنے لگتا ہے۔ شراب نوشی بالخصوص خالص شراب، اور چہری چیزوں کی بھی یہی تاثیر ہے۔ حمام میں دیر تک نہ رہیں نہ ہی دھوپ کے اندر سروں کو

گرم ہونے دیں۔ اس سے بھی دورہ پڑنے لگتا ہے۔

مدہوشوں کو اور جو حضرات مسلسل فساد ہضم کے شکار ہوتے ہیں انہیں کابوس عارض ہو جاتا ہے۔ علامات یہ ہیں کہ اوپر کوئی بھاری شے گرتی ہوئی محسوس ہوتی ہے، مریض چیخنے پر قادر نہیں ہوتا۔ کبھی کبھی چیخنے کا وہم ہوتا ہے۔ مگر چیخنا نہیں ہے۔ اس کیفیت سے تغافل برتنا روا نہیں ہے، کیونکہ مسلسل رہنے کی صورت میں صرع اور فالج ہو جاتا ہے۔ بہ عجلت فصد اور مسهل کا انتظام کریں۔ سب سے عمدہ علاج خربق سیاہ ہے۔ خربق سیاہ نصف، سقمونیا ۲ گرام اور کچھ عمدہ تخمیں میں ملا کر استعمال کریں۔ ایارج فیترا، رو فس، بجد مفید ہے۔ تدبیر لطیف سے کام لیں۔ حب فاوانیا مفید ہے۔ اس کا پندرہ سیاہ دانہ رگڑ گھس کر پلائیں اور متواتر پلائیں۔ (بولس)

حسب ذیل حب سے زیادہ مؤثر میرے نزدیک صرع کا اور کوئی علاج نہیں ہے :

سقمونیا ۴ گرام، خربق نصف، فریون نصف، مقل ایک، نظردن نصف، صبر ایک، حنظل چار، مقدار خوراک بچوں کے لئے ۵۔ ۴ گرام، بالغوں کیلئے ۵۔ ۷ گرام۔
اس طرح کی طاقتور مخرج بلغم و سوداء، گولی وغیرہ استعمال کرنے کے بعد میرا دستور یہ ہے کہ اس عضو کو مسلسل عرق آلود رکھتا ہوں، اس کی مالش کرتا ہوں اور اس پر شیطرج لگاتا ہوں۔ اس لئے مریض بالکل شفا یاب ہو جاتا ہے۔

حسب ذیل دوا گو ہلکی ہے مگر بے حد مفید ہے :

عاقرقر حاتچی طرح کوٹ پیس کر ہم وزن شمد کے ساتھ پلائیں۔ کل گیارہ خوراک، ہر دو خوراکوں کے درمیان چند دنوں کا فاصلہ دیں۔ مجرب ہے۔ اسے حقیر خیال نہ کریں صرع کے پتہ یوں چلے گا کہ مریض کی ناک کے نیچے بکری کی سینگ کی تبخیر کی جائے۔ اور تھوڑا دھواں ناک کے اندر جانے دیں۔ مریض پر فوراً مرگی طاری ہوگی۔ کہا جاتا ہے کہ مریضان صرع کی زبانوں کے نیچے رگیں سبز ہو جاتی ہیں۔

انسان پر مرگی طاری ہو تو اس کے اعضاء و جوارح کو سیدھے طور پر محفوظ کریں۔ اور سر پر نہایت گرم عقمید کریں۔ سداب جنگلی سونگھائیں۔ اس سے افاقہ ہو جائے گا۔ مسلسل اس کا استعمال کریں تو دورہ سے تحفظ بھی ہوگا۔ یہ مجرب ہے۔ مریض صرع کی جملہ تدبیر یہ ہے کہ باضمہ خراب نہ رہے۔ جو دت ہضم کا اہتمام کیا جائے۔ شراب بالخصوص خالص اور طاقتور شراب سے پرہیز لازم ہے۔ نیز دودھ، پنیر، دودھ سے بنی ہوئی اشیاء اور تمام خوشبودار دہبودار چیزیں

بھی۔ مریض ہو ادار جگہ پر نہ بیٹھے، کسی اونچے مقام سے نیچے کی جانب نہ جھانکے۔ سر پر کبل ہمیشہ ڈالے نہ رکھے حتیٰ کہ اچھی طرح صحت یاب ہو جائے۔ دھوپ میں نہ بیٹھے، آگ سے قریب نہ ہو، حمام میں زیادہ دیر تک نہ رہے، سر پر گرمی پیدا کرنے والی چیزیں نہ انڈیلے۔ حمام کے قریب تب ہی جائے جب ہاضمہ مکمل ہو چکا ہو۔ حلوہ نہ کھائے، میٹھے شربت جو بلغم پیدا کریں استعمال نہ کرے اس طرح کی تدابیر کا جو شخص پابند ہو گا اسے علاج کی ضرورت نہ ہوگی۔ (اسکندر)

صرع کے ساتھ ارتعاش و اضطراب بھی ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ مادہ بلغمی ہے۔ کیونکہ بلغم کے لئے یہ ممکن نہیں ہے کہ روح کی تمام نالیوں کو مسدود کر دے۔ باقی جس صرع کے اندر مریض کے تمام اعضاء گر پڑیں وہ سوداوی ہوتا ہے۔ اور پہلی قسم کے مقابلہ میں زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔ کیونکہ اس سے روح کے تمام راستوں کے مسدود ہو جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔ مریض تیزی سے ہلاک ہو جاتا ہے۔ فصد کے ذریعہ استفراغ، اسہال، غرارے، چھینک لانے والی اشیاء سے زیادہ مؤثر علاج اور کوئی نہیں ہے مریض روزانہ معجون شادریطوس ایک جھری کے برابر دن اور رات میں لے اور اس کا استعمال برابر رکھے۔ اس علاج سے بہت زیادہ لوگ صحت یاب ہو چکے ہیں۔ صرع بلغمی کا علاج یہ ہے کہ سر مونڈ کر اس پر خردل اور تفسیلا کا خماد رکھیں۔ تخم حنظل کا مسلسل دیں۔ پہلے بازو پھر ناک کی فصد کھولیں۔ اسی کے بعد عطاس استعمال کریں۔ روزانہ صبح و شام تھوڑا تھوڑا معجون شادریطوس کھلائیں۔

کابوس میں جب فادانیا ہمراہ آب پلانا مفید ہے۔

مختصرات :

ام الصبیان یوست سے پیدا ہونے والا تشنج ہے۔ صرع کے اندر حمام سے پرہیز کرنا لازم ہے۔ علاج بذریعہ قے ہوگا۔ (شمعون)

جند بید ستر اور کندس مریض صرع کی ناک میں پھونک دینے سے عمدہ افاقہ ہوتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

افقیون کوٹ کر آرد جو اور سرکہ شراب کے ساتھ معجون تیار کریں۔ اس معجون کو مریض کو ہر وقت سوگھاتے رہیں۔ بے حد مفید ہے۔ بکری کا گوشت مسلسل استعمال کرنا مفید ہے۔ اس سے بیماری ہلکی ہو جاتی ہے یا پھر اونٹ کی پنڈلی کا گودار و غن گل میں پگھلا کر کینٹی، گردن کے مروں، سینہ، پشت اور معدہ پر اس کی تریح کریں۔ بیحد مفید اور مجرب ہے۔ مریض کو صبح و

شام کف دریا یا جعدہ پائیں۔ یہ اپنی خاصیت سے عجیب الاثر ہیں۔ یا گدھے کی پیشانی کی کھال سے رسیاں تیار کر کے پورے سال پیشانی پر پہنی جائیں۔ اور ہر سال بدل دی جائیں۔ یہ بھی مجرب اور دورہ کے لئے مفید ہے۔ ہر ماہ کے شروع میں مریض کو ایک بار پالتو گدھے کا گوشت کھلائیں۔ یا اقوان سفید (بابونہ) پلائیں۔ اس کے اندر حیرت انگیز سر بلع الاثر خاصیت موجود ہے۔ (حسین)

شیخ زدہ اعضاء کو سیدھا کریں پھر ان کی تمرغ روغن سے کریں۔ حلق کے اندر ایک پر داخل کر کے قے کرائیں۔ عطوس استعمال کریں۔ افاقہ نہ ہو تو یہ سمجھیں کہ بیماری سخت اور خراب ہے۔ بوقت آرام فصد کھولیں فصد کا امکان نہ ہو تو اطراف اور ان اعضاء پر خردل کا نماد رکھیں۔ جہاں سے مادہ اوپر چڑھ رہا ہو۔

افاقہ مشکل ہو تو جند بید ستر، سرکہ اور حلتیت کا سقوط کریں۔ دورے کے وقت قطور یون اور حظل کا حقنہ کریں۔ ہر ہفتہ ایک بار شحم حظل اور خربق کا مسهل دیں۔ پنڈلی پر مسلسل چھنے لگانا اور عود صلیب گلے میں باندھنا مفید ہے۔ غاریقون، ساسالیوس، زراوند مدحرج اور حب فاوانیا کا مشروب بیحد مفید ہے۔ (اریاسیوس)

سب سے عمدہ علاج عود صلیب کو سونگھنا اور اس کے بعد تر عود صلیب کو گلے میں لٹکانا ہے۔ صرع میں غاریقون، ساسالیوس، خنثی اور زراوند مدحرج مفید ہیں۔ بالمشول کا علاج قے، اسہال اور تبدیل مزاج کرنے والی دواؤں سے کریں۔ بچوں کے لئے موخر الذکر دواؤں کا سیب تیار کر کے برابر سونگھائیں۔ اور ان کا بڑا سا ہار بنا کر گلے میں لٹکا دیں۔ اس کی تبخیر بھی کریں۔ (ساہر)

کابوس عارض ہو تو فوراً قے، اسہال، لطافت تدبیر اور عطوس وغرغری کے ذریعہ سر کا استفرغ کریں۔ بعد ازاں سر پر جند بید ستر وغیرہ کا طلاء کریں۔ تاکہ صرع کی حالت پیدا نہ ہو۔ مریض ان صرع کے اندر برص کی نمود صحت یابی کی سب سے بڑی دلیل ہے بالخصوص جبکہ برص سر، حلق اور گردن پر ظاہر ہو۔ (روفس)

شمع ۸، قنسیا ۵ گرام، جند بید ستر ۳، فریون ۵، گرام، زیتون بقدر کفایت رگڑ کھس کر مرہم بنالیں اور اس عضو پر طلاء کریں جس سے صرع اٹھ رہا ہو۔ سر پر بھی طلاء کریں بشرطیکہ بیماری کا سرچشمہ یہی ہو۔ (تیاذوق)

صرع خود دماغ سے ہو تو اس کے ساتھ سر کی گرانی، دوار، ظلمت بصر، زبان اور آنکھوں کی حرکت دشوار، چہرہ اور آنکھیں زرد اور زبان میں اضطرابی حرکت ہوگی۔ اشتراک

معدہ سے ہو تو صرع کے ساتھ اختلاج معدہ، معدہ کے اندر سوزش، متلی، گاہ قے، بالخصوص بھوک کے وقت ہوگی۔ کبھی مریض مرگی کے پہلے سخت چیخ مارے گا۔ کبھی ایسا نہ ہوگا۔ کبھی بھی عضو کے اشتراک سے پیدا ہونے والی بیماری میں اس عضو سے اوپر چڑھتی ہوئی کوئی شے محسوس ہوگی۔ صرع کا مریض دودھ پیتا بچہ ہو تو علاج نہ کریں کیونکہ وقت اس کا علاج کر دے گا۔ بس دودھ کی اصلاح کر دیں۔ اور اسے جلد چھڑا دیں۔ ہمراہ آب شابابک یا مرز نجوش ثلث کا سعوٹ دورے سے پہلے کریں۔ جب تک بچہ ہے اس کی یہی تدبیر کریں۔ بالغ ہونے پر تدبیر لطیف سے کام لیں۔ ریاضت کرائیں۔ دھنیا کا استعمال کرائیں۔ اس سے سر کی جانب بخارات نہ اٹھیں گے۔ کر دل سے پرہیز کرائیں کیونکہ اس سے بہ کثرت بخارات سر کی جانب اٹھتے ہیں۔ اسی طرح لہسن، پیاز، باقلا، کرنب سے بھی پرہیز لازم ہے۔ تمام رطوب فواکہ، مجور، اخروٹ اور غلیظ غذائیں مریض کو نہ دیں۔ حمام سے قطعی پرہیز کرائیں۔ گرم سے گرم تر شہروں کی جانب منتقل ہونے سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے۔ حتیٰ کہ جائے پناہ ایسا گرم شہر ہو جائے جو قلیل الغذاء ہو۔ خشک ہو، قلیل الماء ہو، جیسے مدینہ، مکہ اور دیہی علاقے (بادیہ) ایسا ممکن نہ ہو تو یکے بعد دیگرے گرم سے گرم تر دوائیں استعمال کریں۔ مزاج تبدیل ہو جانے پر انہی دواؤں پر قائم رہیں، آگے نہ بڑھیں، انہی دواؤں کا مسلسل استعمال رکھیں۔ یہ مضر نہ ہوں گی۔ شراب بہت کم استعمال کریں، خالص ہو تو ہرگز نہ لیں۔ کیونکہ اس سے سر کے اندر امتلاء پیدا ہو جاتا ہے۔ سنگجین عصبی یا شربت الفستق استعمال کریں۔

دورہ کے وقت مریض کا منہ کھول کر اس میں گیند رکھ دیں۔ روغن سوسن میں ایک پر ڈبو کر قے کرائیں۔ قے لانا آسان نہ ہو تو بحالت ہوش قے کرائیں۔ اور مسلسل کرائیں۔ بوقت راحت چہرہ سرخ اور بھرا ہوا نظر آئے تو پیر کی فصید کھولیں یا پنڈلی پر ہتھنہ لگائیں۔ بعد ازاں بلغم یا سودا کا مسہل دے کر علاج شروع کریں۔ اور متواتر کئی بار بکثرت دیں۔ مسہل، جو شانہ افتیمون، غازیقون، اسطوخودوس، ہسفانج، تربد، شاہترہ، اور ہلیلہ کا ہو کیونکہ یہ سودا کا مسہل ہے اور سختی نہیں پیدا کرتا۔ بلغمی خلط کے لئے تربد، تخم حظل، غازیقون، اسطوخودوس، قناء الحمار اور ایارج روغن استعمال کریں۔ ایارج روغن کے تنہا مسہل سے نہ جانے کتنے مریض صحت یاب ہو چکے ہیں۔

جودت استفرغ کے بعد غرغره اور عطوس دیں۔ دورہ سے محفوظ رہنے کے لئے بعد از طعام قاطع اشیاء کے ذریعہ قے کرادیں اور یہ عمل مسلسل جاری رکھیں۔ کیونکہ مسلسل

استعمال سے فضلات جمع نہ ہو سکیں گے۔ بھوک کی حالت میں بیماری کے اندر پہچان پیدا ہو تو روزانہ بہ عجلت غذا دیں۔ غذا میں ایسی روٹی دیں جس کو آبِ انار میں بھگو لیا گیا ہو۔ تھوڑی سی شراب زیادہ سا پانی ملا کر پلائیں یا رب سبب کھلائیں۔ میرے خیال میں سوداوی سبب سے پیدا ہونے والے صرع کے اندر شراب مضر نہیں ہے۔

صرع اگر بعض اعضاء کے اشتراک سے لاحق ہو تو عضوِ ماؤف پر خردل، شیطرج، تقسیا اور جند بید ستر کا ضماد رکھیں، سوداء اور بلغم کے استفرغ اور سقیہ کا پوری طرح اہتمام کریں۔ بہت ساری رگوں کو کھول دیں۔ ان پر شکاف لگائیں۔ مالش کریں، ریاضت کرائیں، عضو کو اوپر سے باندھ دیں۔ پورے جسم کی اصلاح کریں۔ اور حسب ذیل قسم کی دوائیں روزانہ استعمال کریں :

دواءِ فائق :

سالیوس ۳، حب الغار ۳، زراوند حرج ۲، اسارون ۲، عود صلیب ۲، جند بید ستر ۱، اقراص الأطفال ۱، تمام ادویہ کو عمدہ سرکہ شراب میں لت کر کے ایسے شمد کے اندر معجون بنالیں جس کا جھاگ اتار لیا گیا ہو۔ مقدار خوراک ۲۱ گرام ہمراہ ماء العسل اور سکینین عصبی۔

ہلکی آسان دوا یہ ہے کہ عاقر قرقا کوٹ کر جھاگ اڑائے ہوئے شمد کے ساتھ موجود بنائیں اور ۲۱ گرام استعمال کریں۔ اسے حقیر خیال نہ کریں۔ کیونکہ یہ سب سے عمدہ دوا ہے۔ ایارج روفس سے ایسے بہت سارے مریض صحت یاب ہو چکے ہیں جن سے اطباء مایوس ہو چکے تھے۔ (سرایون)

صرع کی بیماری سر کے سبب ہو تو صحت مشکل ہے، مگر بعض اعضاء مثلاً ہاتھ پیر کی وجہ سے ہو تو آسان ہے۔ (بقراط)

ام الصبیان نامی بیماری دراصل ایک تشنج ہے۔ جو تیز، خشک، سخت، شعلہ بار بخار کی وجہ سے پیدا ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت میں پیشاب سفید ہو جاتا ہے۔ رطوبت اعصاب کے باعث بچے بالعموم اس بیماری میں مبتلا ہوتے ہیں، جن بچوں کو سات سال کی عمر کے بعد اس طرح کی کوئی طاقتور شے لاحق ہو جائے تو انہیں آہن کرائیں۔ سر پر دودھ کی دھار ماریں۔ روغن گل، کدو، بنفشہ اور شیر جارح کا سقوط کریں۔ سر پر روغن اور دودھ برابر رکھیں۔ پشت کے تمام مہروں پر اور گردن پر غلطی، روغن، بخشہ اور آرد ختم کتاں کا نیم گرم ضماد رکھیں۔

سرد ہونے پر روغن بنفشہ نیم گرم کی تمریح کریں پھر ضماد گرم کر کے دوبارہ رکھیں۔ مرضہ کو تیز بیماریوں کے اندر پلائی جانے والی دوائیں پلائیں۔ مریض بیماری کا عرصہ خانہ زیر زمین میں یا ایسی جگہ گزارے جو بردت اور رطوبت میں زیر زمین خانہ کے برابر ہو۔ (جور جس) یہ بیماری ایک ایسی رطوبت سے لاحق ہوتی ہے جو دماغ کو بھگودیتی ہے۔ اس کا علم ان بکریوں سے ہوتا ہے جنہیں یہ مرض لاحق ہو جاتا ہے۔ بکریوں میں یہ مرض زیادہ ہوتا ہے۔ بیماری کے بعد ان کا دماغ کھول کر دیکھیں تو رطوبت سے بھیگا ہوا ملے گا۔ (بقراط) صرع کے ساتھ حمی (بخار) بھی ہو تو یہ مراری خلط کا نتیجہ ہوتا ہے۔ مگر ایسا کم ہی ہوتا ہے۔ جسم سیاہ خلط کا، کمزور و نحیف، خشک، متھنے اور آنکھیں خشک، فضلات کا سیلان کم، رگیں بڑی اور بھری ہوئی، غذائی انتظام ایسا کہ جس سے سیاہ خلط پیدا ہو اور حرارت نقصان دہ ہو تو ایسی صورت میں مریض کی فصد کھولیں۔ سوداء کا مسلسل متواتر دیں۔ اس کے بعد سارے اہتمام ایسے ہوں جن سے رطوبت پیدا ہو۔ صرع پیدا کرنے والی تدابیر اور تلطیف غذا سے احتراز کریں۔ اس کے برعکس تبرید و ترطیب کا اہتمام کریں تاکہ جسم کے اندر خلط سیاہ کی تولید کم ہو۔ (جالینوس)

سخت چیخ اور کپکپی کے ساتھ جو شخص اچانک گر پڑے اور بول و براز خارج ہو جائے، کثرت سے جھاگ نکلنے لگے اور اعضاء بری طرح اینٹھ جائیں تو بیماری بے حد سخت اور مہلک ہوگی۔ جس شخص کو صرع عارض ہو جائے اور اس سے پیشتر اس طرح کی کیفیت نہ رہی ہو تو شروع میں قے کرائیں۔ پھر مسلسل پھر غرغره، بعد ازاں قیقل کی فصد کھولیں۔ حلیت کا مسلسل شوم دیں۔ پسلیوں کے سروں پر پچھنے لگائیں۔ فیقراء کا مسلسل استعمال رکھیں۔ یہ تدبیریں صرع کے مستحکم ہونے کی راہ میں مائع ہیں۔ مستحکم نہ ہو تو یہ مفید ثابت ہوتی ہیں۔ مستحکم ہونے کی صورت میں مسخن اور بخفت تدبیریں لازم ہیں۔ پنڈلیوں پر مسلسل پچھنے لگانا مفید ہے۔ معدہ کے سبب جسے صرع لاحق ہوا ہے تیسری گھڑی میں کسلی شراب کے ساتھ سفید آلے کی روٹی کھلائیں۔ اور ایارج فیقراء مسلسل پلائیں۔

کابوس کا جہاں تک تعلق ہے یہ صرع کا پیش خیمہ ہوتا ہے۔ جسم میں کثرت خلط کے باعث بہ کثرت بخار سر کی جانب اٹھتا ہے۔ کبھی کثرت خون سے ایسا ہوتا ہے۔ اس کا علاج فصد اور لطافت تدبیر سے کریں۔

غار یقون صرع میں مفید ہے۔ زراوند مدحرج مفید ہے۔ عود صلیب کا گردن میں لڑکانا

مفید ہے۔ میں نے بہر پہلو اس کا تجزیہ کیا ہے۔ چنانچہ بے حد مفید پایا ہے۔ تازہ عود صلیب کا لڑکانا اور زیادہ مفید ہے۔ ایک اور بڑی دوا سا سالیوس ہے، اس کے اندر تھونت پیدا کرنے کی کیفیت بھی موجود ہے۔ اور بکثرت لطافت بھی۔ جس سے صرع کے اندر نفع ہوتا ہے۔

تمام دواؤں میں صرع کے لئے سب سے مفید بنداد یقون ہے۔ چر پرے، خوشبودار کراویہ کو ہی کا مشروب نافع ہے۔ حب بلسان صرع کے لئے عمدہ ہے۔ زفت خشک کا بخور دینے سے مریض صرع کو درد سر ہو جاتا ہے۔ اور اس کی تکلیف ظاہر ہو جاتی ہے۔ صرع کے لئے انجیر عمدہ چیز ہے، خردل کوٹ کر نفوخ کرنے سے مریض صرع اور اختناق الرحم کے مریضہ کو آفاقہ ہو جاتا ہے۔ غار یقون ۲ گرام کا مشروب صرع میں مفید ہے۔

سکجنین کے ساتھ حلتیت کا مشروب صرع میں نافع ہے۔ صرع میں سکجنین پلائی جاسکتی ہے تخم بادروج صرع میں مفید ہے، بادیان مریض مصرع کے لئے نفع بخش ہے۔ تخم کرفس مریض صرع کیلئے مضر ہے۔ (ابن ماسویہ)

مہر قشیشا بچے کی گردن میں لٹکا دی جائے تو نیند میں نہ چوٹے گا۔ (ثالیوس)

سا سالیوس کا مشروب یا سعوٹ صرع سے صحت کا ضامن ہے۔ (ماسرجویہ)

سکجنین کا سعوٹ صرع میں مفید ہے (خوز)

ناک میں عود صلیب کی تدخین سے مریض صرع صحت یاب ہو جاتا ہے۔ ایک دانہ

گل رنگین کے ساتھ چند دن کھانا بے حد مفید ہے۔ (یہودی)

پوست بیرون (ریٹھا) کا سعوٹ صرع کے لئے بے حد عمدہ ہے۔ (ابن بطریق)

صرع کے لئے معجون کا ایک حیرت انگیز نسخہ :

زر اوند مدحرج، سقند لیون، اسطوخودوس، تمام ادویہ ہم وزن، غار یقون تمام ادویہ

کے ثلث سب کو شمد میں معجون بنا کر استعمال کریں۔ (مؤلف)

صرع میں حسب ذیل ادویہ مفید ہیں :

غار یقون، فنجکشت، سا سالیوس، جطیان، حب بلسان، قردمانا، قند، سکجنین، (حنین)

صرع اس وقت ہوتا ہے جب بطون دماغ انتہائی حد تک مسدود نہیں ہوتے۔ انتہائی

حد تک مسدود ہو جانے پر صرع نہیں سکتا ہوگا۔

صرع کی بڑی قسمیں دو ہیں۔ ایک تیز مراری خلط سے پیدا ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ بخار

ہوتا ہے۔ یہ غلیظ صفراء یا خون سے وجود میں آتی ہے۔ دوسری قسم باردا خلط سے پیدا ہوتی ہے،

اس کے ساتھ بخار نہیں ہوتا۔ یہ بلغم اور سوداء سے لاحق ہوتا ہے۔ اس قسم کے اندر تازہ سداب کا بکثرت شوم اور اسے مسلسل گردن سے لٹکائے رکھنا بے حد مفید ہے۔ (جالینوس)

جالینوس نے جھاگ کے باب میں ایک ایسی بات کہہ دی ہے جس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ صرع میں اس کا آنا موزوں اور درست ہے۔ مگر بایں طور سمجھنا مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ جھاگ اس بات کی علامت ہے کہ طبیعت سخت معرکہ لے رہی ہے۔ بے بسی تو دور کے وقت ہوتی ہے کیونکہ اس کے بعد پھر کوئی حد نہیں رہتی۔ اسی لئے اس کے بعد افاقہ ہو جاتا ہے یا موت طاری ہو جاتی ہے۔ افاقہ بالعموم ہوتا ہے، غالباً مریض کی قوت کے کمزور ہو جانے سے ایسا ہوتا ہے۔ باقی جھاگ جتنا زیادہ آئے گا بیماری اتنی ہی دشوار اور خراب ہوگی۔ اور جتنا کم ہوگا بیماری بھی اتنی ہی کم ہوگی۔ جس بیماری کے اندر جھاگ بالکل ہی نہ ہو وہ ہلکی ہوتی ہے۔ (مؤلف)

سر پر جو شانہ مرزنجوش اور فوج کا نطول، خردل کا ضاد، کندس کا سعوط، خشک مقام کی جانب منتقل ہو جانا اور ایارج شحم حظل کے ذریعہ اس سال لانا صرع میں مفید ہے۔ کسی انسان کو دیکھیں کہ کھانے میں دیر ہو جانے سے صرع میں مبتلا ہو گیا ہے اور کھانے کے بعد صرع بالکل لاحق نہیں ہوتا تو سمجھیں کہ بیماری کا تعلق فم معدہ سے ہے۔ لہذا روزانہ مقوی فم معدہ غذائیں بہ عجلت کھلائیں۔ اور ایارج مر کے ذریعہ استفراغ کریں۔ (طبری)

صرع کے لئے نہایت مؤثر سعوط، جس سے ایک جماعت صحت یاب ہو چکی ہے۔ کندس، خربق سفید، عرطنعہ، اور شحم حظل کا سعوط کریں۔ درد موقوف ہو جائے تو تین گھنٹوں کے بعد یہی سعوط دوبارہ استعمال کریں۔ اس کے بعد مریض کو سو جانے کا حکم دیں۔ عود صلیب، قردمانا، پوست ریٹھا، سالیوس تازہ اسطوخودوس، برابر اجزاء، سکینچ، نصف حصہ، سکینچ حل کر کے اس سے دواؤں کا شیا ف تیار کریں۔ کبھی سرمہ کے مانند مرکب بنا لیتے ہیں اور بطور سعوط استعمال کرتے ہیں۔ اس میں سے کچھ بطور نفوخ ہمراہ آب سداب بھی استعمال کرتے ہیں۔

صرع کے لئے مفردات :

عاقہ قرحہ، اسطوخودوس، سکینچ، حلتیت، اشق، حب بلسان، تخم بادردج، بھیجہ اونٹ، خون کھوا جنگلی، اصابع صفر، (پنچہ مریم) استخوان سر سوختہ، شکم نیولا، افطہ خرگوش،

غار یقون، خاکستر سم خر، مرارہ پچھ، ایرہ سا، کاکج، زر اوند، سالیوس، فاشرا، وج، کف دریا،
جند بید ستر، سداب۔ (مؤلف)

صرع میں مفید ہونا صالبع صفر (پنجہ مریم) کی خاصیت ہے۔ (بالغورس)
اظفار الطیب (ناخن پریاں) کا بخور صرع کے لئے نافع ہے۔ (بولس)
میں ایک ایسے شخص سے واقف ہوں جو صرع کے مریضوں کو انسان کی سوختہ ہڈیاں
کھلاتا تھا۔ اس سے مریضوں کا ایک جم غفیر صحت یاب ہو چکا ہے۔ (جالینوس)
نیولے کا خون صرع میں مفید ہے۔ کچھ اطباء کا قول ہے کہ نیولے کو خشک کر کے
کوٹ لیا جائے اور شراب استعمال کیا جائے تو صرع میں نافع ہے۔ کیونکہ اس کے اندر تحلیل کی
زبردست قوت ہوتی ہے۔ نیولے کے شکم میں دھنیا بھر کر خشک کر لیں تو اس کے استعمال سے
صرع جاتا رہتا ہے۔ (جالینوس)

جالینوس کا قول ہے کہ صرع میں پورا نیولا بقول بعض اس کا بھیجہ سرکہ کے ساتھ
پینے سے صحت ہو جاتی ہے۔ (بولس)
نیولے کا گوشت صرع کے لئے مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

کتاہوں کے اندر مذکور ہے کہ خرگوش کا انگھہ سرکہ کے ساتھ پینا صرع میں نافع ہے۔
عاقراً اور سکنج کے ساتھ صرع کے مریض کو اسطو خود دس پایا جائے اور اسطو خود دس
ملا ہوا سرکہ دیا جائے تو بے حد مفید ہے اشنق کو شمد کے ساتھ ملا کر چائنا صرع میں نافع ہے۔
روغن بنفشہ صرع اور ام الصبیان میں مفید ہے۔

ناک کے اندر جند بید ستر کی تدنھین سے صرع میں نفع ہوتا ہے۔ (جالینوس)
جالینوس کا قول ہے کہ ادنٹ کا بھیجہ سرکہ کے ساتھ پینے سے صرع میں صحت ہو جاتی
ہے۔ جنگلی کچھوے کا خون صرع میں مفید ہے۔ صرع کے مریضوں میں جو حضرات مسهل
دواؤں کی حدت برداشت نہیں کر سکتے انہیں ماء الحن کا مسهل دینا مفید ہے۔

زہرہ نامی پودا صرع میں مفید ہے۔ (بولس)
حجر القمر کے بارے میں لوگوں کو یقین ہے کہ صرع کی شافی دوا ہے۔ اسے حل
کر کے مریض کو پلانا مفید ہے۔ (جالینوس)
صرع کے مریضوں کے لئے شراب سے زیادہ بہتر پانی ہے۔ نیم گرم پانی صرع
میں مفید ہے۔ خواہ پیئیں یا غسل کریں۔ (روفس)

رہے کچھ کا پتہ صرع میں مفید ہے۔ (روفس)

اگر صرع میں مفید ہے۔ (جالینوس)

سنگین صرع میں مفید اور نہایت عمدہ ہے۔ بیخ فاشرا سات گرام کا یومیہ مشروب صرع میں بے حد نفع بخش ہے۔ گوگل کے بخور سے صرع میں نمایاں فائدہ ہوتا ہے۔ ہر روزہ (قند) کا بخور صرع میں مفید ہے۔

خشک انجیر مریض صرع کے موافق ہے۔ خردل اچھی طرح کوٹ کر سونگھنے سے صرع کا مریض بیدار ہو جاتا ہے۔

چندر کے ساتھ خردل کھانا صرع میں مفید ہے۔ تخم خشکاش جنگلی ۵ گرام قند اور ہے اور صرع کے مریضوں کے لئے موافق ہے۔ اس کا استعمال خاص کر قند کے لئے ہوتا ہے۔ ابا بیلوں کے مخزنوں میں موجود کنکریاں مریض صرع کو مکمل طور پر صحت یاب کر دیتی ہیں۔ خربق سیاہ کا مسلسل بے حد مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

عود صلیب اچھی طرح سرکہ میں گھس کر روغن گل میں گوندھ لی جائے اور تشنج کے مریض بچوں کے جسم پر ملی جائے تو نہایت مفید ہے۔ صرع کے مریض مسلسل شکم اور جھٹ جسم غذا میں لیں۔ جسم کو فرہ اور ان کے اندر بھراؤ پیدا کرنے والی غذاؤں سے اجتناب کریں۔ (روفس)

(الطیحا) (مانع حس و حرکت تشنج) کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ بیماری خون سے پیدا ہوتی ہے۔ اس طبع کا قول ہے کہ اس بیماری کا مریض خواب میں بہت زیادہ چونکتے ہیں ان پر کا بوس طاری ہو جاتا ہے۔ یہ بیماری کی ابتداء ہے۔ کا بوس جب مستحکم ہو جاتا ہے تو صرع ہو جاتا ہے۔ صرع کا مسلسل حملہ انسان کو تیزی سے ہلاک کر دیتا ہے۔ ظویل و قفوں سے ہونے والا صرع دیر میں ہلاک کرتا ہے۔ صرع کے مریضوں کو درم ہو جائے تو اس سے صرع جاتا رہتا ہے یا کمزور ہو جاتا ہے۔ بالعموم بچوں میں سن بلوغ تک رہتا ہے۔ بہت کم جوانوں اور بوڑھوں کو عارض ہوتا ہے۔ عورتوں کو خاص کر ان عورتوں کو جو مطمئن نہیں ہوتیں عارض ہوتا ہے۔ موسم سرما اور موسم بہار میں ابھرتا ہے۔ شمالی اور جنوبی ہواؤں سے تیز ہو جاتا ہے۔ شمالی ہواؤں سے اس لئے کہ یہ رطوبات جمع کرتی ہیں۔ اور جنوبی ہواؤں سے اس لئے کہ یہ اخلاط کو رقیق کر دیتی ہیں۔ سکون اور آرام طلبی صرع میں اضافہ کرتی ہے۔ غذا زیادہ لینا، خوف، دھڑکن، اچانک چیخ اور بھینی خوشبو، یہ ساری باتیں صرع کو ابھار دیتی ہیں۔ بھینی خوشبو سے

صرع کے ابھرنے کی دلیل یہ ہے کہ زفت کی تدخین سے صرع ہو جاتا ہے۔ فقر اور میعہ کا بھی یہی اثر ہے۔ بلند مقامات سے جھانکنے اور چرخیاں وغیرہ کو دیکھنے سے بھی صرع ابھر آتا ہے۔ (ذیو جالس (۱))

رطوبت کی وجہ سے بچوں کو صرع لاحق ہوا کرتا ہے۔ لہذا لطافت پیدا کرنے والے ختموں اور لطیف غذاؤں کے ذریعہ بچوں کے دودھ کو لطیف بنائیں۔ مرضہ اور بچے کو بعد از غذا حمام سے روک دیں۔ اطراف کی مالش کریں۔ کرفس کی تمام اقسام سے پرہیز کرائیں۔ کیونکہ یہ خراب ہے۔ حوصی (۲) شراب اور ان تمام اشیاء سے بھی جو سر میں امتلاء پیدا کرتی ہیں پرہیز لازم ہے، کھانے میں چکنائی کم کریں۔ ہلکے پھلکے کثیر الحركت اور قلیل الرطوبت جانوروں کا گوشت کھائیں۔ مسور، باقلا، لہسن، پیاز، دودھ اور ہر ممتنع غذا سے پرہیز کریں۔ چلغوزہ (فستق) اور مویز شیریں مفید ہے۔ ترشیوں کے قریب نہ جائیں۔ یہ نہایت خراب ہوتی ہیں۔ کنجین عمدہ شے ہے، یہ لطافت پیدا کرتی ہے، پیشاب آور ہے۔ کھانے میں شبت (سویا) شامل کیا جائے تو عمدہ ہے۔ افقیون، غاریقون، تخم حظل، اسطوخودوس، ہسفانج، خربق سیاہ کے حبوب، شربت افستین اور طبع زودقا مفید ہیں۔ کیونکہ ان سے بول و براز کھل کر آتے ہیں۔ وجہ اپنی خاصیت سے مفید ہے۔ فونج، زودقا اور صعتر کو کنجین میں پکا کر غرغره کرنا بے حد مفید ہے۔ کیونکہ اس سے بہ کثرت بلغم نیچے آتا ہے۔ سودا اور بلغم کا مسهل بچوں کے لئے لائق اعتماد ہے۔ غذاؤں اور مسهل دواؤں میں صبح کو عود صلیب ڈال دیں۔ ایک قیف کے اندر رکھ کر عود صلیب کا بخور لیں۔ اس کا دھواں کھینچیں۔ کوہستانی گوریوں، تیز اور جنگلی فاختاؤں جیسی خشکی پیدا کرنے والی چڑیوں کے گوشت کھائیں۔ تخم حظل، فریون، خربق، ہسفانج، تربد، غاریقون اور حجرار منی کا مسهل لیں۔ (طیب نامعلوم)

بچے کو سر میں، کانوں میں یا رخسار پر زخم آجائے، کثرت سے لعاب اور ریشہ خارج ہونے لگے تو یہ صرع سے بہت دور ہوگا۔ کیونکہ اس کا دماغ رطوبات سے صاف ہوتا رہتا ہے۔ کچھ بچوں کا دماغ رحم کے اندر صاف ہوتا ہے اور کچھ کا باہر۔ مگر جس بچہ کا دماغ نہ اندر صاف ہو نہ باہر اسے صرع ہو جاتا ہے۔ یہ بیماری صرف بلغم سے ہوتی ہے۔ مرہ (صفراء) سے قطعاً نہیں۔ مرض اگر طاقتور ہوتا ہے تو اکثر مریض مر جاتے ہیں۔ کیونکہ رگیں تنگ اور زیادہ

۱۔ بقراط اور جالینوس کے درمیان عہد میں پیدا ہونے والا ایک طبیب۔ فرانی اسی کا لقب ہے۔

۲۔ حوصی شراب، گنے کی شراب۔

ہوتی ہیں۔ گاڑھے بلغم کی متحمل نہیں ہوتیں۔ بچہ جب بڑھ جاتا ہے اور حرارت میں قوت پیدا ہو جاتی ہے تو بیماری کمزور پڑ جاتی ہے۔ ایک سال کی عمر ہو جانے کے بعد بیماری نہیں ہوتی۔
الایہ کہ بچپن ہی سے لاحق ہو۔

یہ بیماری بھیڑ اور بکریوں کو بھی ہوتی ہے۔ ان کا بھیجہ نکال کر دیکھو تو بدبودار پانی سے بھرا ہوا ملے گا۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ بیماری رطوبت سے پیدا ہوئی ہے۔ بیماری ہواؤں کے تبدیل ہونے کے بعد عارض ہوتی ہے۔ شمالی ہوا دماغ کو دبا کر رطوبت بہاتی ہے۔ جنوبی ہوا دماغ کو مرطوب کرتی ہے اور امتلا کی کیفیت پیدا کرتی ہے۔ (بقراط)

مریض کو تھوڑی قے کا عادی بنانا مناسب ہے، بعد ازاں خربق کے ذریعہ باب الیق کے مطابق قے کرائیں، ایک یا دو یا تین بار میں مریض صحت یاب ہو جاتا ہے، کمزور مریضوں کو گنجین کے ساتھ طبع خربق کے ذریعہ قے کرائیں۔ گو خربق کا عظیم اثر ہوتا ہے تاہم پس گوش دھڑکتی ہوئی رگ کی فصد کھول دینا اس باب میں شربت خربق سے بھی زیادہ مؤثر ہے۔ بالخصوص جب کہ مریض جوان ہو۔

سب سے زیادہ مؤثر علاج یہ ہے کہ سر موٹڈنے کے بعد اس پر محرم ادویہ رکھیں اور ایک دن تک پڑا رہنے دیں۔ پھر سر کو دھو کر مرہم سے مندمل کریں۔ اسی طرح کئی بار کریں۔ قے کا استعمال خواہ خربق کے بغیر ہو مسلسل کرنا نہایت موزوں ہے۔ کنپٹی کی رگوں کی فصد عمدہ علاج ہے۔ (ارکیفانس)

مریض ان صرع کو تریاق سولادوس کا سوط دینا مناسب ہے۔ شراب روی ہے، کیونکہ دماغ کو مرطوب کر دیتی ہے۔ (اشلمن)

صرع میں ایارج ارجیانس اور لوغاذیا کا مشروب شافی علاج ہے۔ کیونکہ ان دونوں سے سر کا سقیہ ہو جاتا ہے۔ سقیہ سر کے لئے کثرت سے چلنا پھرنا لازم ہے۔ اس سے بیماری کا قلع قمع ہو جائے گا۔ حقن استعمال کریں۔ یا مریضوں کے پیشاب کو دواؤں سے گاڑھا بنادیں۔ اس سے بے حد فائدہ ہوگا۔ پورے ایک سال خالص پانی پینے کو نہ دیں۔ جماع اور گرم حمام سے پرہیز کرائیں۔ غذا لطیف رکھیں، قے کرائیں، خربق پلائیں۔

صرع کا علاج بارہا میں نے فقط اسہال کے ذریعہ کر دیا ہے۔ (فیلفریوس)
جو صرع خاص سر کی وجہ سے ہوتا ہے اس میں تکدر حواس، چونکے، آنکھوں پر پردہ پڑنے، اور سخت بزدل ہو جانے کی علامات ملتی ہیں، معدہ کی وجہ سے لاحق ہونے والے صرع

میں خفقان اور معدہ کی سوزش ہوتی ہے۔ کسی عضو سے چڑھنے والے صرع میں اس عضو سے چڑھتی ہوئی شے محسوس ہوگی۔ یہ قسم زیادہ تر بچوں کو پیش آتی ہے۔ سوداوی ہو تو صافن کی پھر قیقل کی فصد کھولیں۔ افتیون کا مسهل دیں۔ دن میں تین بار مرطب غذائیں دیں۔ پیٹے میں پانی نیم گرم دیں حتیٰ کہ جسم اندر رطوبت پیدا ہو جائے۔ معدہ کی وجہ سے لاحق ہونے والے صرع میں کئی بار صبر کا مسهل دیں اور قے کرائیں۔ پسلیوں کے نیچے کچھنے لگائیں معدہ کی صحت پر توجہ دیں۔ دماغ کی وجہ سے عارض صرع کے اندر ریاضت کرائیں۔ ایارج روفس مسلسل پلائیں کسی عضو کی وجہ سے پیدا ہونے والے صرع میں عضو کو باندھنا، ٹمر دواؤں کے ذریعہ مالش کرنا، تخمہ سے پرہیز اور مسلسل حمام کرنا ضروری ہے۔ (ابن ماسویہ)

عود صلیب کو ریشمی کپڑے سے چھان کر میعہ ساکلمہ میں گوندھنے کے بعد اس کی دھونی دینا صرع میں مفید ہے۔ جسم کو لاغر کرنا نافع ہے۔ (روفس)

صرع کی ایک قسم شکم کے کچھوؤں سے پیدا ہوتی ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ صرع سے پہلے شکم کے اندر شدید جلن ہوگی۔ بہ کثرت لعاب خارج ہوگا۔ اور کیڑے گریں گے۔ (مؤلف)

ام الصبیان نامی بیماری یبوست سے پیدا ہونے والے تشنج کا نام ہے۔ اس سے نجات صرف بچے پاسکتے ہیں۔ مریض بہت زیادہ روتا ہے۔ ساتھ میں تیز بخار ہوتا ہے۔ جلد خشک اور زبان سیاہ ہو جاتی ہے۔ سر پر دودھ کی دھار ماریں۔ سغوط استعمال کریں۔ دودھ اور پانی کا آبزنا استعمال کرائیں۔ مہروں پر روغن اور عمدہ لعابون کی تمرغ کریں۔ (طیب نامعلوم)

آٹھواں باب

تشنج، تمدد، کزاز

ہیوست کی وجہ سے جو شخص اذیت ناک درد میں مبتلا ہو کر تشنج کا شکار ہو جاتا ہے۔ وہ رطوبت کا محتاج ہوتا ہے۔ البتہ یہ ایک ایسا مرض ہے کہ بخار کے سبب واقع ہو تو اصلاً صحت تقریباً نہیں ہوتی۔ یہ مرض بالعموم ورم دماغ سے پیدا ہونے والے بخار کے بعد عارض ہوتا ہے۔ اس کی وجہ سے جسے تشنج لاحق ہوا صحت یاب ہوتے ہوئے میں نے اسے نہیں دیکھا۔ وجہ یہ ہے کہ تشنج زیادہ تر حسب ذیل وجوہ سے پیدا ہوتا ہے۔

۱۔ اعصابی اعضاء میں امتلا کی کیفیت پیدا ہو جائے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے کسی کو شدید ورم لاحق ہو جائے۔

۲۔ تیز خلط جو اعصابی اعضاء کے اندر سوزش پیدا کر دے۔

۳۔ سخت طاقتور برودت جس کی موجودگی میں اعصاب کے اندر جمود نما کیفیت پیدا

ہو جائے۔ (مصنف ایسی کزاز ہے۔)

مزکورہ اقسام میں زیادہ تر صحت ہو جاتی ہے۔ مگر ہیوست کی وجہ سے جو تشنج پیدا ہوتا

ہے وہ اصلاً درست نہیں ہوتا۔ تشنج کبھی حد سے زیادہ استفرانغ کے باعث بھی ہو جاتا ہے۔

ہیوست سے پیدا ہونے والا تشنج سخت درد، بے خوابی، بخار یا استفرانغ وغیرہ کے بعد

لاحق ہوتا ہے۔

امتلائی سبب سے پیدا ہونے والا تشنج اچانک لاحق ہوتا ہے۔ مگر استفراغ یعنی یبوست کے سبب عارض ہونے والا تشنج رفتہ رفتہ وجود میں آتا ہے۔ جسم اگر آگے کی جانب مائل ہو تو تشنج اگلے عضلات کے اندر واقع ہوگا۔ اور پیچھے کی جانب مائل ہو تو پیچھے کے عضلات ماؤف ہوں گے۔ اگر تمدد (تناؤ) ہو (یعنی اگلے اور پچھلے دونوں عضلات کی جانب جسم کا میلان ہو) تو دونوں ہی عضلات کے اندر تشنج واقع ہوگا۔ حرارت کے باعث تشنج سے اعصاب خشک ہو جاتے ہیں۔ اور برودت کے سبب پیدا ہونے والے تشنج سے اعصاب کے اندر سمشاء پیدا ہو جاتا ہے۔ رطوبت کی وجہ سے اعصاب کے اندر غلظت پیدا ہوتی ہے جو اعصاب کو قاصر کر دیتی ہے، سوزش پیدا کرنے والی شے سے عارض ہونے والے تشنج کی صورت یہ ہے کہ اعصاب سمٹنے اور سکڑنے پر مجبور ہو جاتے ہیں، چنانچہ پیدا شدہ جھجھن سے ان کے اندر انقباض پیدا ہوتا ہے جیسا کہ ہچکی کی حالت میں دیکھا جاتا ہے۔ (جالینوس)

اس نوعیت کے تشنج کا تدارک بہت جلد ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ایسی صورت میں عضو مضطرب ہو کر تشنجی حرکت کرتا ہے۔ پھر پھیلتا ہے، پھر تشنجی حرکت کی جانب واپس آ جاتا ہے اور پھر پھیلتا ہے، یہ عمل برابر ہوتا رہتا ہے حتیٰ کہ اجنبی خلط کا ازالہ ہو جاتا ہے، جس کے بعد عضو پھیل جاتا ہے، پھر دوبارہ تشنج نہیں ہوتا، یا تشنج سے وہ زیر نہیں ہوتا، نہ ہی اس کو دفع کرنے کے لئے حرکت میں آتا ہے۔ اس طرح بیش انبساط کی کیفیت بھی پیدا نہیں ہوتی۔ (مؤلف)

دماغ پر جب باردمزاج کا غلبہ ہو جائے تو اعصاب کے اندر امتداد واقع ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

امتلائی سبب سے جن اعضاء کے اندر تمدد پیدا ہوتا ہے وہ متورم اعضاء کے ممزولہ ہیں، لہذا ان کا استرخاء استفراغ سے ہوگا۔ باقی جن اعضاء کے اندر تمدد برودت کے باعث پیدا شدہ جمود سے واقع ہو وہ سخت پیدا کرنے والی تدبیروں سے صحیح ہوں گے۔ نیز جن اعضاء کا تمدد یبوست سے ہو ان کے اندر نرمی رطوبت پہونچانے سے آئے گی۔

بچوں میں تشنج اسی وقت پیدا ہوتا ہے جب بخار تیز ہو، ایسی حالت میں شکم بند ہوتے ہیں، بچے بے خوابی میں مبتلا ہوتے ہیں۔ چونکے اور روتے ہیں۔ رنگ سبز، سرخ اور خاکستر ہو جاتا ہے۔ دودھ پینے کے زمانہ سے لے کر سات سال کی عمر تک بچے تشنج کے شکار بہ آسانی ہو جاتے ہیں۔ باقی بڑے بچے اور بالغ حضرات تشنجی بخاروں میں مبتلا نہیں ہوتے۔ الا یہ کہ کوئی نہایت سخت کیفیت پیدا ہو جائے جیسا کہ برسامی صورت حال کے اندر ہوتا ہے۔ ننھے بچوں کو تشنج اس لئے ہو جاتا ہے کہ ان کے اعصاب کمزور ہوتے ہیں۔ کثرت سے کھاتے پیتے ہیں۔ طبعی حالت کی

جانب ان کا واپس آ جانا سہل ہوتا ہے۔ بالغ حضرات کا جہاں تک تعلق ہے جس طرح تشنجی کیفیت میں وہ مشکل سے مبتلا ہوتے ہیں اسی طرح اس سے بمشکل نکل بھی پاتے ہیں۔ بخار کے بغیر بھی تشنج ہو جاتا ہے۔ یہ اس وقت ہوتا ہے جب جسم پر بردت کا غلبہ ہو جاتا ہے اور کثرت سے غلیظ اور بارداخلاق منے لگتے ہیں۔ شرکت دماغی سے اعصاب و ادتار کے اندر درم حار پیدا ہو جانے کے سبب بھی تشنج ہو جاتا ہے۔ طاقتور نوجوان کا حال دیگر ہے۔ یہاں تشنجی بخاروں کے اندر مبتلا ہونے کے لئے طاقتور اسباب کی ضرورت ہوتی ہے جیسا کہ خبیث اور ردی قسم کے برسام میں ہوتا ہے۔ (اس کی واضح مثال برسام کی ہے) (مؤلف)

علامات میں آنکھوں کا کج ہونا، دانت پینا، آنکھوں کا بہ کثرت پھڑکنا اور بھیگنا پن داخل ہے بچوں میں صرف بے خوابی یا چونکنا یا جسم کا تھوڑا شکم کارک جانا یا رنگ کا خراب ہونا علامت کے لئے کافی ہے۔ بخاروں میں مذکورہ کسی علامت سے تشنج کا پتہ چل جائے گا۔ خاکستری رنگ سے اخلاق کی خرابی اور سرخ رنگ سے کثرت خون کا پتہ چلتا ہے۔

تشنج کے بعد بخار آ جانا، بخار کے بعد تشنج عارض ہونے سے بہتر ہے۔ (بقراط)
تشنج استفرغ یا امتلاء سے لاحق ہوتا ہے۔ تندرست کو اچانک تشنج عارض ہو جائے تو یقینی طور پر امتلاء کے سبب ہوگا۔ کیونکہ تغذیہ والے لیڈار کیموس سے اعصاب بھراٹھتے ہیں، اس تشنج کے بعد بخار آ جائے تو بالعلوم کیموس گرم ہو کر تحلیل ہو جاتا ہے۔ حمی محرقہ یا استفرغ کے بعد تشنج عارض ہو جائے تو مریض کو تقریباً صحت نہیں ہوتی۔ کیونکہ ایسی صورت میں اعصاب کے اندر بیوست پیدا ہو جاتی ہے۔ جن کے مرطوب ہونے کے لئے کافی وقت لگتا ہے۔ بیماری کی حدت سخت درد کا موقعہ نہیں دیتی۔ البتہ دورہ تیزی سے لاتی ہے۔ (جالینوس)

جسے تشنج یا تمدد ہو جائے اور پھر اس کے بعد بخار آ جائے تو اس کی بیماری تحلیل ہو جاتی ہے۔ (بقراط)

تمدد تشنج کی ایک قسم ہے۔ البتہ تمدد میں اعضاء تشنج زدہ نہیں ہوتے کیونکہ یہاں تناؤ آگے کی جانب ہوتا ہے یا پیچھے کی جانب۔

بقراط کے قول کے مطابق تمدد اور تشنج کی جملہ اقسام اعصابی اعضاء کے امتلاء سے ہوتی ہیں یا استفرغ سے۔ حمی محرقہ سے جو تشنج لاحق ہوتا ہے وہ بیوست سے ہوتا ہے۔ ابتداء جو تشنج ہوتا ہے اس کی تولید قطعی طور پر امتلاء سے ہوتی ہے۔ تشنج کی اس قسم میں بعد کو بخار آ جائے تو کچھ رطوبتیں اور فضلات تحلیل اور کچھ بردتیں پختہ ہو جاتی ہیں۔ اور یہی

اس بیماری میں اطباء کے مقصود ہوا کرتے ہیں۔ لہذا بخار کے بعد تشنج کا ہونا روی اور تشنج کے بعد شروع میں بخار کا آنا عمدہ ہے۔ (جالینوس)

تمد کے ساتھ شدید درد نہ ہو تو تمد محسوس نہ ہوگا۔ کیونکہ عضو کسی ایک جہت کی جانب مائل نہیں ہوتا بلکہ قائم رہتا ہے۔ اسے دیکھ کر ماہر اطباء کو معلوم ہو جاتا ہے کہ قائم رہنے کے باوجود یہ عضو متا ہوا ہے۔ ایسا لگے گا جیسے لمبا ہو گیا ہو۔ (مؤلف)

تشنج، خربق کے استعمال، زنجیری مرارہ کی قے اور نم معدہ کے اندر سخت سوزش پیدا کرنے والی چیز سے پیدا ہو جاتا ہے۔ ہیضہ میں تشنج خاص کر پنڈلیوں کے عضلات میں ہوتا ہے۔ (بقراط)

اعصاب کے اندر چھن کے بعد ورم آجائے تو اس کے سبب تشنج واقع ہو جائے گا۔ اور یہ امتلائی تشنج ہوگا۔ کیونکہ یہ اعصاب کے اندر ورم پیدا ہو جانے سے عارض ہوتا ہے۔ علاج کا طریقہ یہ ہے کہ ورم کو تحلیل کر دیا جائے۔ (مؤلف)

خربق پینے اور بکثرت خون خارج کرنے والے زخم کی بدولت عارض ہونے والا تشنج مسلک ہے۔ کیونکہ دونوں قسم کے تشنج یبوست کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ جراثیم کی وجہ سے تشنج، جراثیم کے بعد اعصابی اعضاء کے اندر ورم پیدا ہو جانے سے واقع ہوتا ہے۔ اعضاء کے اندر تشنج وہاں کم سے کم نظر آئے گا جہاں ورم لاحق ہوگا۔ پھر بیماری بڑھ کر اصلی اعضاء تک پہنچتی ہے اور اعصاب کی جڑیں متاثر ہونے لگتی ہیں۔ اس وقت اس کا تسلط پورے جسم پر ہو جاتا ہے۔ (بقراط)

شراب نوشی کے بعد پیدا ہونے والا تشنج، امتلائی تشنج ہے۔ کیونکہ شراب اعصاب کے اندر بری طرح سرایت کرتی ہے لہذا سختی کے بالمقابل اعصاب کے اندر رطوبت جب زیادہ ہو جائے تو تشنج لاحق ہو جائے گا۔ برعکس ازیں سختی زیادہ ہوگی تو تشنج تحلیل ہوگا۔ جیسا کہ بخاروں کا اثر ہوتا ہے۔

غذا کے بعد تلخ شراب اگر خالص تھوڑی سی پی لی جائے تو امتلائی تشنج کی تحلیل میں معاون ہوگی۔ بہ کثرت آمیز شراب خراب ہے۔ (مؤلف)

تمد کا مریض چار دنوں کے اندر ہلاک ہو جاتا ہے۔ اس سے زیادہ زندہ رہا تو بچ جاتا ہے۔ کیونکہ تمد داگلے اور پچھلے دونوں حصوں کے تشنج کا مرکب ہوتا ہے۔ لہذا چونکہ طبیعت شدید تمد کو برداشت نہیں کر سکتی اس لئے تشنج کے بحران اور ازالہ کا بہ سرعت تمام ہو جانا ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بحران کے پہلے دور میں اس بیماری کا بحران خطرناک ہوتا ہے۔ تشنج حد سے بڑھے ہوئے اکثر استفراغ کی راہ میں مانع ہے خاص کر جبکہ آفت کسی

عصبی عضو کے اندر واقع ہو۔

جسے چوتھیا بخار ہوتا ہے اسے امتلائی تشنج نہیں ہوتا۔ اگر کسی کو تشنج ہو اس کے بعد چوتھیا کی بخار آجائے تو وہ تحلیل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ بخار کی سخت جوڑی سے اعصاب ہل جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں حرارت بھی تیز ہوتی ہے چنانچہ جوڑی سے اعصاب کے اندر موجود اخلاط خارج ہو جاتے ہیں اور حرارت سے یہ اعصاب پختہ ہو کر تحلیل ہو جاتے ہیں۔

تشنج امتلا اور استفراغ سے عارض ہوتا ہے جیسا کہ اوٹار مرطوب ہو جاتے ہیں تو غلیظ ہو کر عرض میں اس حد تک پھیل جاتے ہیں کہ سکڑ کر ٹوٹ جاتے ہیں، اوٹار جب آگ سے قریب ہوتے ہیں تو سکڑ کر سمٹ جاتے ہیں۔ یہی حال اعصاب کا ہے، رطوبت اور یبوست سے اس کے اندر تشنج پیدا ہو جاتا ہے۔

تشنج نام ہے اعصاب کا اصل کی جانب بلا ارادہ کھنچ جانے کا۔ یہ کبھی سوداوی کبھی بلغمی خلط سے لاحق ہوتا ہے۔

بخار، کسی بڑے آپریشن، داغنے یا ہوا کی بیش حرارت سے تشنج ہو جائے تو جلد موت کی ایک علامت ہے۔

حمیات مطبقہ میں عارض ہونے والا تشنج خراب ہے بالخصوص جبکہ ہمراہ اختلاط ذہن بھی ہو۔ پیٹ چلنے کی دوا (دواء مسهل) کے بعد جس شخص کو آگے پیچھے سے کزاز ہو جائے وہ مر جائے گا۔ ضربہ سے لاحق ہونے والا کزاز قاتل ہے، ذات الجنب، ذات الریہ اور ام میں عارض ہونے والا کزاز مہلک ہے۔ کزاز کے ساتھ مروڑ، قے، ہلکی اور ذہول عقل ہو تو یہ بھی قاتل ہے۔ آگے اور پیچھے کی طرف کزاز ہو اور مریض کو ہنسی آجائے تو فوراً مر جائے گا۔ (بقراط)

دونوں طرف سے تشنج ہو تو اس کو امتداد کہیں گے۔ یہ بیماری اس وقت ہوتی ہے جب اعضاء نفاخ ریاخ سے پھیل جاتے ہیں۔ بیرون جسم طلاء نیز ملطف ریاخ اور جلد سے ہوا خارج کر کے جلد کو گرم کرنے والی مسکن دوائیں اس ریاخ کو تحلیل کر دیتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بخار سے اس طرح کی بیماریوں کو بے حد فائدہ پہنچتا ہے۔ کیونکہ بخار سے جسم بیرون سے لے کر اندرون تک گرم ہو جاتا ہے۔ (طیساؤس)

سامنے کی دونوں جنتوں کے دونوں عضلات کے تمدد سے تشنج ہوتا ہے۔ ہر جزء اپنے سرے کی جانب پھیلتا ہے۔ (حرکات العضل کے پہلے مقالہ سے)

مرطوب بارد ہوا تشنج کے لئے معاون ثابت ہوتی ہے۔ خاص کر بچوں اور ان

حضرات کے حق میں جن کے اعصابی مزاج کمزور ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تشنج بچوں کے اندر تیزی سے پیدا ہوتا ہے اور ان میں سب سے کم خطرناک ہوتا ہے۔ (بقراط)
 یوست سے پیدا ہونے والا تشنج رفتہ رفتہ ظہور میں آتا ہے۔ برعکس ازیں رطوبت سے عارض ہونے والا اچانک رونما ہوتا ہے۔

تشنج زدہ عضو کے لئے مفید یہ ہے کہ اس پر لکڑی کا ایک ٹکڑا رکھ کر باندھ دیا جائے، اور اسے تب ہی ہٹائیں جب وہاں ورم آجائے۔ اس کے بعد بدل کر دوسرا ٹکڑا باندھیں۔ تشنج اور فالج کے مریضوں کو گرم چشموں میں غوطہ زنی سے حیرت انگیز طور پر فوری صحت ہوتی ہے۔ (یسودی)

تشنج کے ساتھ جسمانی امتلاء اور رگیں خون سے بھری ہوئی نظر آئیں تو فصد کھول کر صالح خون تک نکال دیں اس کے بعد مسهل دیں اور مقوی دواؤں کا حقنہ کریں۔ اعصاب کے نکلنے کے مقام پر ورم آجانے کے باعث تشنج واقع ہو تو اس عضو پر توجہ دیں۔ اس پر ملیں، ملطف، اور محلل ضماد رکھیں۔ جو لطیف اور مسخن دواؤں سے تیار کئے گئے ہوں۔ تشنج پورے جسم میں ہو تو نہایت گرم دواؤں کا عطوس استعمال کریں۔ کیونکہ یہ بے حد مفید ہے۔ سعو ط تیز تر اور گرم تر ہو، تشنج امتلائی کے مریض کو ملطف اور مسخن غذائیں مثلاً سویا کے ساتھ چنے کا پانی، خردل، مرچ، بالائی، اور زیتون دیں۔ مریض کی قوت کمزور ہو تو غذا میں خشک گوشت مثلاً چڑیوں میں چکور اور چکادک وغیرہ کے گوشت دیں۔

دوسری قسم کا علاج مرطب سعو طوں، روغنیات، لطیف چکنائی والے شوربوں اور ماء الشعیر سے کریں۔ سر پر طبخ بنفشہ و شعیر کا نطول کریں، دودھ کی دھار ماریں اور اسی کا سعو ط استعمال کریں۔ اس میں نیم گرم پانی ملا کر مریض کو بٹھائیں، آبز ن کرائیں، باہر آجائے تو تمریح کریں۔ یہی طریقہ یکے بعد دیگرے استعمال کریں۔ بشرطیکہ بخار نہ ہو۔ (اہرن)

ایسا لگتا ہے کہ بخار کے باعث مذکورہ طبیب مریض کو آبز ن سے خارج کر رہا ہے۔ حالانکہ تشنج بخار سے زیادہ اہم ہے۔ آبز ن رطوبت پیدا کرتا ہے اور اس جہت سے وہ ہرگز خشکی پیدا نہیں کرتا۔ (مؤلف)

مرطب تشنج میں زیت النعلب میں بیٹھنا مفید ہے جو گرم تھموں کے ہمراہ جوش دے لیا گیا ہو۔ کیونکہ اس میں غایت درجہ کی تحلیل قوت موجود ہوتی ہے اس سے صحت جلد ہوتی ہے۔ روغن سوسن میں شحم سباع پکھا کر تمریح کریں بشرطیکہ بخار نہ ہو۔ بخار ہو تو بخار ہی

علاج کے لئے کافی ہے۔ یوست کے باعث پیدا ہونے والے تشنج میں روغن بنفشہ، روغن نیلو فر، روغن کدو اور موم کی مالش کریں۔

عمدہ ضما د :

روغن سوسن، شمع زرد، لبنی (ایک قسم کی گوند) جند بید ستر، فریون، مرہم بنا کر غلیظ یا بارد ہو جانے والے عصب کے مہدا پر رکھیں اس سے عضو آزاد ہو جائے گا۔ (یعنی تشنج دور ہو جائے گا۔) (اہرن)

جند بید ستر، حلتیت اور شمد بقدر ۲۱ گرام مرطوب تشنج کے مریضوں کو پلائیں اس سے بخار ہو گا اور تشنج فوراً تحلیل ہو جائے گا۔ (طبری)

تشنج اچانک عارض ہو جائے تو لازمی طور پر امتلاء کا نتیجہ ہو گا۔ برعکس ازیں رفتہ رفتہ واقع ہو یا کسی استفراغ یا حمیات کے بعد عارض ہو تو صحت یابی مشکل ہے۔ مناسب یہ ہے کہ جو اعضاء کھنچ اٹھے ہوں انہیں برعکس پھیلا یا جائے۔ پھر ان کی مالش روغن سداب اور روغن قہاء الحمار وغیرہ سے کی جائے۔ شمد کا شربت دیا جائے۔ استفراغ کے عارض ہونے والے تشنج میں روغن اور نیم گرم پانی سے مالش کی جائے۔ کوئی مانع موجود نہ ہو تو آبزین کر دیا جائے۔ پانی نیم گرم ہو، گرم نہ ہو، نرم مردخات سے تمریح کی جائے۔ نرم کھانے اور پینے کی اشیاء دی جائیں۔ رقیق ریحانی شراب ایسی پلائی جائے جو تیزی سے نفوذ کرے۔ بشرطیکہ بخار نہ ہو۔ بخار کی موجودگی میں ماء الشعیر دیں۔ اور نیند لانے کا اہتمام کریں۔

جو تمد امتلاء یا جوڑے کے درم حار سے پیدا ہو اس کا علاج استفراغ سے کریں۔ درم حار کا علاج ادویہ سے اور مخصوص علاج کے ذریعہ کریں۔ (درم حار یعنی درم صلب۔ مؤلف)

تمد کبھی سخت قے سے ہوتا ہے۔ تمد میں بخ شوکہ یعنی یہودیہ، تخم شوکہ سفید، اور تخم شوکہ مصریہ مفید ہے۔ کچھ لوگوں کو امتلاء کے باعث پیدا ہونے والے تمد میں عصارۂ قطور یون دقیق سے شفا ہوتی ہے یہ عصارہ نہ صرف پلائیں بلکہ باہر سے جسم پر اسکا لٹوخ بھی کریں۔ نیز روغن قہاء الحمار اور جند بید ستر کے ذریعہ تمریح کریں۔ سکون نہ ہو تو شکاف دے کر پچھنے لگائیں۔ ساقین میں تمد ہو تو عجز اور نچلے مہرے پر جسم میں تمد ہو تو دونوں شانوں کے درمیان اس جگہ سے نیچے والے مہرہ پر اور شانہ کی ہڈی کے اوپری جوڑ پر پچھنے لگائیں۔ پورا جسم صحت مند ہو اور تمد صرف ہونٹ، پلک یا زبان میں ہو تو بیحد خراب ہے۔ نقرہ

(سہی کے نیچے کا گڈھا) اور پہلے مہرہ سے خون خارج نہ کریں۔ کزاز کسی بھی طرح کے تمد کو کہتے ہیں، یہ عضلات جسم بالخصوص ان عضلات کے جمود سے عارض ہوتا ہے جو مہروں پر واقع ہیں۔ اس طرح کا جمود خلط بارد سے لاحق ہوتا ہے۔ مریض مڑ نہیں سکتا۔ (بولس)

یہ کزاز اور تشنج کا باہمی فرق ہے۔ کزاز مکمل طور پر یہ ہے کہ اپنے سرے کی جانب پھیل جانے کے باعث عضلہ میں جمود پیدا ہو جائے۔ ایسی صورت میں تشنج کی صلابت محسوس نہ ہوگی۔ بالخصوص عضلہ کے سرے پر۔ (مؤلف)

تمد کبھی جسم میں آگے کی جانب، کبھی پیچھے کی جانب کبھی دونوں جانب میں برابر، ایسی صورت میں تمد برابر برابر ہوگا۔ مریضوں کا علاج خشک حکمید سے کریں۔ ایسے لوگوں کے لئے بخار آجانا بہترین علاج ہے

اس بخار کی علامات حسب ذیل ہیں :

ٹھنڈی سانس جیسا تنفس، بطن متفادت صغیر، چہرے پر ہنسی نما کیفیت، مگر ہنسی نہ ہوگی، چہرہ میں سرخی یہ بولس کی کتاب میں ہے۔ بخار ایسے مریض کا عظیم علاج ہے۔ کزاز کبھی تکان سے، خشک زمین کے اوپر سونے سے، کسی بھاری چیز کو اٹھانے سے، سقط یا جراثیم یا کٹی نار (آگ سے داغنا) سے ہو جاتا ہے۔ اس سے بلا ارادہ ہنسی نما کیفیت عارض ہوتی ہے۔ چہرہ میں سرخی اور آنکھوں میں وقار نہیں ہوتا۔ اصلاً پیشاب نہیں ہوتا۔ ہوتا بھی ہے تو ماء الدم جیسا، جس کے اندر بلبلے ہوتے ہیں۔ شکم رک جاتا ہے، بے خوابی طاری ہو جاتی ہے۔ تمد کے سبب مریض زیادہ تر بستر سے نیچے گر جاتے ہیں۔ کبھی شروع میں ہچکی اور درد سر ہوتا ہے۔ کچھ لوگوں میں دونوں مونڈھوں کے اندر اور پشت میں درد ہوتا ہے۔ کچھ مریضوں پر ریشہ طاری ہو جاتا ہے۔

ان تمام مریضوں کا علاج وہی ہے جو علاج استفراغ کے باعث پیدا ہونے والے تمد کا ہے۔

جس شخص کو کزاز تمد عارض ہو بیماری کے شروع میں سب سے پہلے اس کی فصد

کھولیں، پھر ماؤف اعضاء پر پرانے زیتون اور چند بید ستر کے ساتھ روغن قنار الجمار میں ڈبو کر گاز رکھیں۔ ایک چوڑے برتن میں گرم زیتون بھر کر گردن کے اعصاب پر رکھیں۔ شکاف دے کر پھنک لگائیں۔ پھنک بلا شکاف مضر ہوگا۔ پھنکے گردن پر، دونوں طرف سے مہروں پر، سینہ پر، کثیر العضلات مقامات پر، پسلیوں کے سروں پر اور مثانہ اور گردوں کے مقامات پر لگائیں۔ خون نکالنا ممنوع نہیں ہے مگر یکبارگی نہ نکالیں۔ کئی بار نکالیں۔ زیتون میں تر کر کے ایک گاز کے ذریعہ رگ کو خشک کریں تاکہ مریض کو ٹھنڈک نہ پہونچے۔ کزاز پھر بھی مسلسل

باقی رہے تو مریض کو دن میں کئی بار گرم زیتون کے آبزین میں داخل کریں۔ اس میں کسی طرح کی غفلت سے کام نہ لیں۔ مریض کو بتائیں کہ اس سے بے حد طاقت پیدا ہوگی۔ پانی اور شہد اتنا پکا کر پلائیں کہ نصف رہ جائے۔ جاؤ شیر ۲ سے ۵ گرام تک ہمراہ حلتیت بقدر ایک گرام یا ۵ گرام ہمراہ ماء العسل پلائیں۔ ان سب سے زیادہ مؤثر علاج جند بید ستر ہے۔ اسے تھوڑا تھوڑا تین بار دیں۔ کیونکہ اس طرح کے مریضوں کے لئے نگلنا مشکل ہوتا ہے۔ پینے والی چیزیں زیادہ تر نتھنوں سے خارج ہو جاتی ہیں۔ اس سے اضطراب پیدا ہوتا ہے اور تمد میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ معدہ پر روغن سداب اور جاؤ شیر کا لٹوخ کریں اور حقنہ دیں۔ بقراط کے قول کے مطابق آب سرد انڈیلنا بے حد خطرناک ہے۔ اسی لئے بقراط کے بعد جو اطباء آئے انہوں نے اسکا تذکرہ نہیں کیا ہے۔ لہذا ہم بھی اسے ترک کریں گے۔ لطیف تدابیر اختیار کریں اور قابض لطیف روغنیات کے ذریعہ ترمیم کریں۔ (حنین)

تشنج کبھی اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ گردن کو کھینچ کر سر کو موڑ دیتا ہے۔ دانت باہم رگڑاٹھتے ہیں۔ کبھی وہ پشت اور سینہ کو موڑ کر ٹیڑھا کر دیتا ہے۔ (چرک)

تشنج کے مریض پر ملنیاں اور روغن تخم کتاں و عطمی کا ضاد کریں۔ اس کے بعد تمام مہروں کی مالش کریں۔ بعد ازاں گردن میں اون کا ایک بڑا سا نرم قلاوہ پسندادیں اور اس پر ہر وقت مسخن روغن چھڑکتے رہیں۔ مہروں سے لے کر کمر تک موم اور گرم روغن ملیں، اسی سے جسم کی مالش کریں اور مریض کو گرم زیتون کے آبزین میں بٹھائیں۔ (شمعون)

روغن کا آبزین محل نظر ہے۔ میرے خیال میں یہ خشکی پیدا کرتا ہے۔ خشک مریض کے لئے موزوں نہیں ہے۔ (مؤلف)

امتلای تشنج کے مریض کو خشک حمام میں بیٹھائیں۔ کیونکہ اس کیلئے نہایت مؤثر ہے۔ روغن زنبق میں جند بید ستر توڑ کر مالش کریں، روغن ارنڈ، ماء العسل اور حلتیت پلائیں۔ کسی پتھر کو گرم کر کے اس پر شراب چھڑکیں۔ پھر مریض کو ایک کھل اوڑھا کر اس کا بھپا رہ دیں تاکہ پسینہ آجائے۔

مختصرات :

بچوں کو خشک تشنج عارض ہوا کرتا ہے۔ عوام اس بیماری کو ام الصبیان کہتے ہیں۔ انہیں نیم گرم روغن بنفشہ کے آبزین میں بٹھائیں۔ سروں پر دودھ کی دھار ماریں، بنفشہ اور

دودھ کا سحوط کریں۔ موم، روغن اور لعاب اسپنول کا لطوخ کریں۔ حلق کے اندر ماء الشعیر اور لعابات پیکائیں۔ طبیعت میں خشکی ہو تو شیاف کا حمول کریں۔ دست لانے کے لئے مسهل ہرگز نہ دیں۔

رطوبی تشنج کے اندر مریض کو ٹلیٹا اور تریاق پلائیں۔ عطوس استعمال کریں۔ برگ غار، برنجاسف، برگ اترج، سعد، اور قصب الزریہ کے جوشاندہ میں مریض کو بٹھائیں۔ طاقتور مسہلات کے ذریعہ استفراغ کریں۔ بعد ازاں روغن قسم کی تمریح کریں۔ اس سے فوری فائدہ ہوگا۔ روغن جندبیدستر، فریون، عاقرقرا اور خردل کے ذریعہ بھی تمریح کریں۔ اعصاب کے نکلنے کی جگہوں پر نمک اور حمرل جیسی خشک چیزوں کی عکمد کریں۔ مراروں کا سحوط کریں۔ اور میعہ اور سندر دس کا بخوردیں۔ (شمعون)

تشنج بچوں کے اندر تیزی سے پیدا ہوتا ہے مگر تکلیف دہ کم ہوتا ہے۔ چونکہ بچوں کے اعصاب کمزور ہوتے ہیں اس لئے معمولی سبب سے تشنج جلد لاحق ہو جاتا ہے۔ لہذا ان میں کم خطرناک ہوتا ہے۔ تمام ہی تشنج یوست کے باعث نہیں ہوتے۔ کیونکہ یہ ممکن ہے کہ بخار رطوبتوں کو پکھلا دے اور اس کی وجہ سے مرطوب کزاز پیدا ہو جائے۔ ایسی حالت بخار کی شروعات میں ہو سکتی ہے۔ مگر بخار کے بعد جو تشنج عارض ہوتا ہے وہ یوست کے سبب ہوتا ہے۔ سخت ٹھنڈک سے کبھی تمد پیدا ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

اسی کو کزاز کہتے ہیں۔ (مؤلف)

تشنج زیادہ تر بچوں کو لاحق ہوتا ہے۔ ان کے اندر مکمل صحت یابی کے لئے یہ آسان تر ہوتا ہے۔ سات سال کی عمر سے زیادہ ہو جانے پر تشنج ہو جائے تو مریض بچتا نہیں ہے۔ بچتا بھی ہے تو خطرہ کے بعد۔ اس درد میں حسی حادثہ مطبقہ لازمہ، بے خوابی، شکم کی خشکی، زردی رنگ، منہ اور ہونٹ کی خشکی، اور زبان کی جلد کا پھیلاؤ اور اس کا سیاہ ہو جانا لازم ہو جاتا ہے۔ پیشاب پہلے سرخ پھر سفید ہو جاتا ہے۔ کیونکہ حرارت سر کی جانب چڑھتی ہے۔ کبھی پیشاب سفید ہوتا ہے۔ دست نہ آتے ہوں تو حلیین شکم کے لئے شیاف کا حمول اور گدھی اور بکری کے دودھ کا نطول کریں۔ پشت کے مردوں کی تمریح پھر سر پر دودھ اور روغن بنفشہ میں تر کر کے گزر رکھیں۔ روغن کدو شیریں اور روغن بادام شیریں کا سحوط دیں۔ تمد نہ ہو تو برگ تل، کدو، عظمی اور نیلو فر جیسے مملیات کے پانی کا آبزین اور نطول استعمال کریں۔ حالت مشکل ہو تو مریض کو ایسے آبزین میں بٹھائیں جس میں نیم گرم روغن حل ہو۔ لعاب اسپنول اور

آب اتار ہر وقت روغن بنفشہ کے ساتھ پلائیں۔ سر کو خطمی، بنفشہ اور روغن حل کے ذریعہ لت پت کریں۔ کدو کے ٹکروں کے ساتھ ماء الشعیر پلائیں۔ بخار تیز نہ ہو تو گدھی کا دودھ ۶۰ گرام، روغن بادام شیریں ۴۰ گرام شکر کے ساتھ دیں۔ سکون کے بعد کسی عضو کے اندر تہ در ہجائے تو اس پر پچھنے لگائیں اور روغن نرگس میں پگھلا کر چربیاں رکھیں۔

مرطوب تشنج یکبارگی پیدا ہو جاتا ہے اس کے ساتھ اعضاء ڈھیلے پڑ جاتے ہیں، اس لئے علاج میں گرم حبوب کا مسهل دیں۔ گولیاں صبر، جند بید ستر، فریون، حلتیت، جاؤ شیر سے تیار کی گئی ہوں اس کے بعد گرم محلل چشموں میں بٹھائیں۔

حسب ذیل نسخہ کے ذریعہ تدہین کریں :

موم زرد ۸۰ گرام، زیت الانفاق ۸۰ گرام، فریون تازہ ۴۰ گرام، تشنج زدہ عضلات کے سروں پر اس روغن کے ذریعہ مالش کریں۔ تشنج اور فالج میں بھی بے حد مفید ہے۔ لطیف تدہیریں اختیار کریں۔ (سرایون)

تشنج جب پورے جسم میں ہو جاتا ہے تو اس کے علاج کے لئے اطباء عام طور سے گردن کے بعد واقع ہونے والے مہروں کا قصد کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ چہرہ کے اعضاء میں بھی تشنج ہو تو وہ دماغ کا قصد کرتے ہیں۔

دونوں ہونٹوں، آنکھوں، پیشانی کی جلد، تمام داڑھوں اور زبان کی جڑ میں تشنج کئی بار عارض ہوتا ہے۔ اس کے علاج کیلئے دماغ کا قصد کیا جاتا ہے۔ بے خوابی، استفراغ، ٹکان، غم اور حمی محرقہ کے بعد جو تشنج ہوتا ہے اس کا موجب یہوست ہوتی ہے۔ تھمد ہوشی، کثرت حمام، خاص کر زیادہ شراب نوشی، کمی ریاضت اور کثرت سے سونے کے بعد جو تشنج ہو جاتا ہے۔ اس کا موجب رطوبت ہوتی ہے۔ (جالینوس)

حمی اور کئی کے بعد تشنج کا ہو جانا خراب ہے کیونکہ اس سے اعصاب خشک ہو جاتے ہیں۔ یہ سب سے زیادہ خراب تشنج ہوتا ہے۔

علامات :

پیشتر از تمد جسم بو جھل، اختلاج، صلابت جسم، ثقل کلام، (گفتگو کے اندر بھاری پن) گدی سے لے کر عصص تک چھین کا احساس، منہ میں درد، نکلنے میں دشواری، زبان بو جھل، خارش ہوتی ہے مگر کھجلا نا اچھا نہیں لگتا، درد شروع ہوتا ہے تو گردن، داڑھ اور

عضلات میں پھیل جاتا ہے۔ چہرہ سرخ ہو جاتا ہے، نیچے کی داڑھ بو جھل ہو جاتی ہے، پسینہ زیادہ آتا ہے، اطراف ٹھنڈے پڑ جاتے ہیں اور ان پر ریشہ طاری ہو جاتا ہے۔ نبض فاسد، تنفس تنگ و تیز اور گردن مڑ جاتی ہے، اگر باندھ کر گردن کو سیدھی کرنا چاہیں تو اسے آگے پیچھے کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ (بقراط)

مرطوب تشنج شکم کے اندر ریاہ بھر دیتا ہے، اس لئے خراب علامت ہوتی ہے۔
مسلک تشنج کی علامت یہ ہے کہ شکم پھول جاتا ہے، (رؤف)

ایک عورت کا میں نے معائنہ کیا۔ اس کا زیریں جڑ ابالائی جڑے سے مسلسل رگڑا لٹھتا تھا۔ واپسی میں پھر رگڑ پیدا ہوتی۔ ہر چند کہ واپس نہ آنے کے لئے پوری طاقت صرف کرتی مگر قدرت نہ پاتی۔ شکم اس حد تک پھولا ہوا تھا کہ پھٹ جانے کے قریب تھا۔ حالت نہایت حیرت انگیز تھی۔ مرطوب تشنج شروع ہوا۔ پھر دانت ٹکرائے حتیٰ کہ مریضہ وفات پا گئی۔ (مؤلف)

مرطوب تشنج کا علاج :

تیز حقن استعمال کریں۔ رومالوں سے اتنی مالش کریں کہ مریض سرخ ہو جائے، پھر اسے برگ غار، شیخ مرزنجوش کے جو شانہ میں بٹھائیں۔ بعد ازاں ماؤف اعضاء کی بورہ اور خاکستر فلفل کے ذریعہ مالش کریں جسم سرخ ہو جانے کے بعد روغن قسط اور روغن سوسن سے تمریح کریں۔ کوئی قابض شے قریب نہ جانے دیں۔ اس کے ذریعہ علاج کرنا ہی ہو تو گرم ہو اور ساتھ ہی مرخی بھی ہو۔ کوشش کریں کہ مریض گرم رہے۔ اس کے لئے ۰۵ گرام حلتیت دیں۔ (ابن ماسویہ)

مفرد ادویات :

تنج امتلائی کے لئے شراب کے ساتھ جندبید ستر کا استعمال اور پرانے زیتون کی تمریح سب سے مؤثر علاج ہے۔

فلفل اور سداب کے ساتھ حلتیت پلانا تشنج میں بے حد مفید ہے۔ (جالینوس)
بخار کے بعد عارض ہونے والا ہر تشنج ردی نہیں ہوتا۔ مگر حمی محرقة اور طویل المدت حمی کے بعد عارض ہونے والا تشنج ردی ہوتا ہے۔ (حنین)
ردی اور یاہس کی حیثیت کو فہم میں رکھیں۔ (مؤلف)

دانتوں کا سمنٹا اور جڑے کا چپکنا داڑھ کے عضلات میں تشنج واقع ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ (جالینوس)

کوئی آدمی تشنج میں مبتلا ہو اور قبل ازیں متلی اور کرب کی شکایت رہی ہو تو یہ تشنج کی وہ قسم ہے جو فم معدہ کے ساتھ دماغ کے اشتراک سے پیدا ہوتی ہے۔ اس کا تذکرہ جالینوس نے العلل والأعراض کے چوتھے مقالہ میں کیا ہے۔

طبخ حب بلساں اعصابی تشنج میں مفید ہے۔ (مؤلف)

بارد تشنج کے لئے جند بید ستر سب سے مفید دوا ہے۔ روغن حنا اس تشنج میں مفید ہے جس میں گردن مائل ہو کر سکڑ جاتی ہے۔ یہی کزاز کہلاتا ہے۔ (بقراط)

گندھک کا پانی اعصاب کو بے حد نرم کرتا ہے۔ (روفس)

ایر سا اعصابی تشنج میں مفید ہے، زیتون کے ساتھ عاقر قرحا کی تریخ بھی یہی اثر رکھتی ہے۔ زراوند امتلائی تشنج میں مفید ہے۔ (جالینوس)

قابض سیاہ شراب کے ساتھ خصیۃ الثعلب پلایا جائے تو پیچھے تک ہونے والے تشنج کے لئے دوائے شافی ہے۔ (بولس و جالینوس)

کزاز اور گردن کی کبھی میں روغن سوسن یا روغن زرگس یا روغن خیری کے ساتھ مومیائی کا سقوط کریں۔ اور مہرون پر کچھوے کی چربی ملیں۔ (عبدوس)

ابتدائی طور پر تشنج کا سبب رطوبت ہوتا ہے۔ مگر بخار یا استفراغ کے بعد واقع ہونے والا تشنج یبوست سے ہوتا ہے۔ رطوبی تشنج میں فصد کھولیں۔ جند بید ستر اور فلفل پلائیں۔ یا بلس تشنج میں لعابات، گرم پانی، چربیاں، روغن حنا، اور روغن سوسن استعمال کریں۔ بشرطیکہ حرارت زیادہ نہ ہو اس سے بے حد تلخین ہوتی ہے۔ گرم پانی کا مسلسل نطول کریں۔ اس کے بعد روغن کی تریخ کریں تاکہ رطوبت کی حفاظت ہو سکے۔ (اشلمن)

سینہ کے عضلات کو تشنج لاحق ہو تو جسم آگے کو کھینچ اٹھتا ہے۔ پشت کے عضلات تشنج میں مبتلا ہوتے ہیں تو جسم پیچھے کی جانب کھینچتا ہے مگر سینہ اور پشت دونوں کے عضلات تشنج لاحق ہو تو بے حد پھیل کر قائم ہو جاتے ہیں اور مریض فوری طور پر ہلاک ہو جاتا ہے۔ تشنج کا مریض کوئی چیز نکل نہیں سکتا۔ دانت ٹکراتے ہیں۔ رطوبی تشنج کے لئے گرم چشمہ کے پانی سے زیادہ مفید اور کوئی چیز نہیں ہے۔ اس بیماری کا استیصال ہو جاتا ہے اور اربول اور بے حد پرانی شراب کا بھی یہی اثر ہے۔ (فلیغریوس)

امتلاء کے باعث پیدا ہونے والا تشنج اچانک رونما ہوتا ہے۔ مگر استفراغ کی وجہ سے پیدا ہونے والا تشنج رفتہ رفتہ وجود میں آتا ہے۔ تشنج پورے جسم میں ہو تو بیماری دماغ کے اندر ہوتی ہے۔ اور چہرے کے علاوہ پورے جسم میں ہو تو بیماری نخاع کے مبداء میں ہوتی ہے۔ بعض اعضاء کے اندر ہو تو اس عصب کے اندر ہوتی ہے جو ماذف عضو تک آتا ہے۔ جسم کے مقدم حصہ میں ہو تو بیماری ان عضلات کے اندر ہوتی ہے جو آگے ہوتے ہیں۔ اور اگر پچھلے حصے میں ہو تو بیماری پچھلے عضلات کے اندر ہوتی ہے۔ رطوبت سے پیدا ہوتی ہے تو اعصاب عرض میں پھیل جاتے ہیں۔ اور بیہوشی سے عارض ہوتی ہے تو اعصاب طول میں پھیل جاتے ہیں۔ ان دونوں پر اس تشنج کا اطلاق ہوتا ہے۔ جو ابتدائی طور پر لاحق ہوتا ہے۔ (جالینوس)

بالعرض لاحق ہونے والا تشنج اعصاب کو خشک کر دینے والی حرارت یا انہیں سکڑنے اور سخت کرنے والی برودت یا مقام ماذف پر اجتماع رطوبات، یا کسی ڈسنے والی شے سے عارض ہوتا ہے۔ ڈسنے والی شے سے تشنج اسی لئے ہوتا ہے جیسے ہنگی کے اندر عارض ہونے والی شے۔ مرطوب تشنج کثرت مدہوشی، کثرت جماع، غذائی امتلاء اور راحت سے، اور یا بس تشنج تکان، استفراغ اور بخار کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے۔ تشنج اور صرع کا باہمی فرق یہ ہے کہ صرع میں وقفہ ہوتا ہے۔ مگر تشنج میں ایسا نہیں ہوتا۔ نیز اس کے اندر ذہن کو نقصان نہیں پہنچتا۔

فوری موت کی علامات :

ضربہ کے باعث کزاز کا مریض مر جائے گا۔ کزاز کے ساتھ مردہ، قے، ہنگی اور ذہول عقل (عقل کی غفلت) موجود ہو تو موت طاری ہو جائے گی۔ (جالینوس)

بچہ اور خشک تشنج کے لئے مستعد حضرات کو روزانہ آہن میں داخل کیا جائے اور روغن سے تمرین کی جائے، مرض سے تحفظ ہوگا۔ (بقراط)

تشنج کے مریض مر جاتے ہیں تو بھی ان کے جسم گرم رہتے ہیں۔ (جالینوس)

تشنج کے ساتھ کوئی اور بیماری ایسی ہو جس میں اخراج خون ضروری ہو تو خون کا اخراج بقدر ضرورت بلکہ اس سے بھی کم کریں۔ کیونکہ استفراغ جسم سے تشنج کا مریض مر جاتا ہے۔ (اغلو قن) (۱)

اور ام کے ساتھ پایا جانے والا تشنج بالعموم املائی ہوتا ہے۔ (جالینوس)

بقراط کے نظریات کے مطابق شراب نوشی کے بعد پیدا ہونے والا تشنج زیادہ تر فصد کا محتاج ہوتا ہے۔ تمدیہ ہے کہ عضودوں کی جانب سے برابر برابر قائم ہو اور ہرگز مائل نہ ہو۔ (مؤلف)

تمد کے اندر عضو کسی ایک جانب قطعاً مائل نہیں ہوتا بلکہ برابر برابر پھیلتا ہے۔ (جالینوس)

کسی شخص کو متلی اور دست میں مبتلا دیکھیں اور اسے تشنج ہو جائے تو بہ کثرت گرم پانی پلا کر قے کرائیں۔ تیز مرہ کی قے ہو کر صحت ہو جائے گی۔ یہ تشنج کی وہ قسم ہے جو فم معدہ سے دماغی اشتراک کے سبب لاحق ہوتی ہے۔ اسکا تذکرہ جالینوس نے الاعضاء الآلمہ کے پانچویں مقالہ میں کیا ہے۔ (مؤلف)

اور امی بیماریوں کے اندر عارض ہونے والا تشنج امتلاء کے سبب سے اور حمیات محرقہ یا ہرہ کے اندر پیدا ہونے والا تشنج یبوست کی وجہ سے ہوتا ہے۔ ابو محمد کو یہ کہتے سنا ہے کہ حمیات محرقہ میں پیدا ہونے والا ہر تشنج یبوست سے نہیں ہوتا۔ بلکہ کبھی بخار کے سبب بھی ہوتا ہے، چنانچہ جسم کے بعض اخلاط جب پکھلتے ہیں اور کسی عضو تک آتے ہیں تو درم اور تشنج لاحق ہو جاتا ہے۔

دونوں کا باہمی فرق عذر کر کے معلوم کریں۔ اگر بخار جسم کو اس حد تک پکھلا دے کہ جسم کے تمام مزاج پر یبوست کا غالب آ جانا جائز ہو تو یہ یبوست سے ہوگا۔ ورنہ ایسا ہی ہوگا جیسا کہ اوپر ہم نے بیان کیا ہے۔ (جالینوس)

لاغر ہوئے بغیر بچہ کو اچانک تشنج عارض ہو جائے تو لامحالہ اسکا سبب رطوبت ہوگا۔ تشنج، درد پشت اور وجع المفاصل میں مفید یہ ہے کہ سویا کو اچھی طرح پانی اور زیتون میں ابال لیں پھر اس میں لومڑی یا بجو، یا کتوں کے پلے اس حد تک پکائے جائیں کہ گل جائیں۔ بعد ازاں صاف کر کے اس کے اندر دوبار دن میں مریضوں کو بٹھائیں۔ نکلنے کے بعد گور خرقہ چربی یا کوئی لطیف چربی، گرم لطیف دواؤں مثلاً روغن اخروٹ، روغن غار، روغن سوسن، روغن قسط، روغن سنبل کے ساتھ ملا کر جسم پر مالش کریں۔ تشنج میں افیتون مفید ہے۔ (مسح)

ایک شخص کو دیکھا کہ دھوپ میں زیادہ دوڑ دھوپ کر رہا ہے، اسے تشنج ہو گیا۔ اسکی وجہ سے چند دن وہ چت پڑا رہا پھر انتقال کر گیا۔ (مؤلف)

کزاز شروع ہوتا ہے تو منہ بند ہو جاتا ہے، آنکھوں سے اشک جاری ہوتا ہے، نگاہ جھک جاتی ہے چہرہ سرخ ہو جاتا ہے۔ مریض ہاتھ پیر سمیٹ نہیں سکتا۔ درد شدت کا ہوگا۔ موت کے قریب نتھنوں سے پلائی ہوئی شے اور دواء معقی خارج ہو جائے گی۔ مریض قے کے

اندر تھوڑا بلغم خارج کرے گا۔ اور پانچویں دن ہلاک ہو جائے گا۔ بچ گیا تو صحت یاب ہو گا۔ لہذا بکثرت گرم روغن سے اس کی تمریح کریں۔ کسی جھلی میں یا مشکیزے کے اندر پانی یا روغن بھر کر جتلانے دردمقومات کی تمریح کریں۔ تمریح اور حکمید کثرت سے بار بار کریں۔ (مؤلف)

پوست بخی فاشرا اور برگ فاشرا اپنی حدت اور لطافت کی وجہ سے تشنج میں مفید ہیں۔ فلفل اور سداب کے ساتھ حلیت ہمراہ شراب کے استعمال سے کزاز میں سکون ہو جاتا ہے۔ طبع حب بلسان اعصابی تشنج میں مفید ہے۔ (دیا ستوریدوس)

تخم باد آوردا اپنی لطافت کی وجہ سے تشنج میں مفید ہے۔ (دیا ستوریدوس و جالینوس) جندبید ستر امتلاء کے باعث پیدا ہونے والے تشنج میں بے حد مفید ہے۔ مروخ یا مشروب مستعمل ہے۔ (جالینوس)

بارد تشنج کے لئے جندبید ستر تمام دواؤں سے زیادہ مفید ہے۔ اس کے جسم کے اندر خونت اور اعصاب میں قوت پیدا ہوتی ہے۔ یہ اعصاب کے لئے بے حد نافع ہے۔ روغن حنا اس تشنج میں مفید ہے جس کے ساتھ گردن پیچھے کی طرف مڑ جاتی ہے۔ (بقراط) شربت کماد ریوس تشنج میں مفید ہے۔ جالینوس کا قول ہے کہ کبریٰ (گندھک کا پانی) اعصاب کو نرم کرتا ہے۔ (دیا ستوریدوس)

ایر سا تشنج میں مفید ہے۔ (روفس) عاقر قرحا کو زیتون اور روغن میں ملا کر استعمال کرنا اس کزاز میں مفید ہے جو انسان کو زیادہ تر عارض ہوتا ہے۔ سیسی (قنط) کا گوشت تشنج میں مفید ہے۔ (جالینوس) زراوند امتداد میں نافع ہے۔ (ابن ماسویہ)

خصیۃ العنبل کچھ اطباء کے مطابق پیچھے کی جانب عارض ہونے والے تشنج کی شافی دوا ہے۔ شراب سیاہ قابض کے ہمراہ مستعمل ہے۔ (بولس) تشنج اور کزاز کا نسخہ :

روغن سوسن یا روغن نرگس میں مومیائی شامل کر کے استعمال کی جائے۔ طاقتور دشوار تشنج کے لئے : وہ مہرہ جو اصلاً عصب قفا کا مخزج ہے، تشنج رطوبی میں جتلا ہو تو اس پر جندبید ستر فریون وغیرہ کا ضاد کریں اور اگر پوست سے تشنج واقع ہو تو گندھک کے زرد پانی، روغن شیرج اور چربیوں سے دن میں پورے مہرے پر کئی بار مالش کریں۔ آبز

اور ترکیب سے کام لیں۔ (ابن عبدوس)
عصبی تشنج کا نسخہ :

حلبہ، قسط ہمراہ روغن تل پارو غن الیہ و پیہ بظ، گودہ ساق گاؤ، پیہ اونٹ، گودہ ساق اونٹ، ہمراہ روغن زرگس سرخ، تشنج زدہ مقام پر ضاد کریں۔ اور حلبہ، تخم کتاں، بنج سوسن، ناخونہ کے جو شانہ کا نطول کریں۔ طبخ اصول ہمراہ روغن ارٹھ لیں۔ یا روغن سوسن و شمد ہمراہ بنج سوسن کا طلاء کریں۔

امتلا سے پیدا شدہ تشنج کا نسخہ :

جند بید ستر، روغن سوسن ہمراہ آب گرم لیں اور عضو ماؤف پر اسکیما لٹ بھی کریں۔ برگ عظمیٰ ترکوٹ کر ضاد کریں۔

تشنج اور انقباض جو کزاز کہلاتا ہے کے لئے :

روغن خیری اور روغن زرگس کے ہمراہ مومیائی کا سحوط کریں۔ یا ہمراہ مطبوض کچھوے کا خون پلائیں۔ یا کچھوے کا گوشت کھلائیں اور اس کی چربی سارے جسم پر ملیں۔ (ابن عبدوس)
تشنج بخار یا استفرغ کے بعد ظاہر ہو تو یبوست کی وجہ سے اور ابتدائی طور پر ظاہر ہو تو رطوبت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ فصد کی طاقت ہو تو فصد کریں۔ جند بید ستر اور فلفل پلائیں۔ روغنیات فالج کے ذریعہ تمریح کریں۔ یبوست سے پیدا شدہ بیماری میں لعابات کے مرہم، آب گرم، چربیوں اور کبھی روغن سوسن کے ذریعہ کبھی اس کے بغیر جسم کو نرم کریں۔ اس سے اچھی طرح لیٹ (نرمی) پیدا ہوتی ہے۔ روغن حناء، روغن فریون اور روغن ہلساں پہلی قسم کے لئے مصلح ہے۔ یہ بے حد طاقتور دوائیں ہیں، خاص کر روغن فریون، اعصاب پر گرم پانی کا مسلسل نطول کریں۔ رطوبت سے تحفظ کے لئے تمریح کریں۔ (اشعمن)

عصبی تشنج کے لئے نسخہ :

موم سرخ ۲ حصہ، پیہ خنزیر ۳ حصہ، پیہ بظ ۲ حصہ، پیہ مرغابی ۲ حصہ، پیہ دندان گاؤ ۲ حصہ، گودہ ساق گاؤ ۲ حصہ، روغن الیہ ۱.۵ حصہ، پیہ اونٹ ۲ حصہ، گودہ ساق اونٹ ۲ حصہ، روغن زرگس میں پکا کر عضو پر ملیں اور طبخ حلبہ، تخم کتاں، بنج سوسن، ناخونہ کا نطول کریں۔

عصو پر مرغابی کی کھال باندھیں۔ نیز حسب ذیل جو شاندر استعمال کریں۔

ناخنہ ۴۰ گرام، حلبہ ۸۰ گرام، تخم کتاں ۸۰ گرام، اصل السوس ۶۰ گرام، سپستان ۲۴ گرام، انجیر سفید فرہ ۷ عدد، بخ کر فس ۲۵ گرام، پوست بادیان ۲۵ گرام، شیخ ار منی ۲۱ گرام، قصب الذریرہ ۲۵ گرام، انیسون ۷ گرام، مصطکی ۷ گرام، شویلا (برنجاسف) ۳۵ گرام، ۲ کلو ۴۰۰ گرام پانی میں اس قدر جوش دیں کہ پانی ۹۶۰ گرام رہ جائے۔ پھر اسے چھان کر ایک تھائی لے لیں اور اسے ہمراہ روغن ارٹھ ۵ گرام و روغن بادام شیریں ۷ گرام نوش کریں۔ کھانے میں بھینز کے پچہ کا شورہ اور پینے میں ہمراہ آب منقی، شکر کا پانی (رس) دیں۔

اعصابی تشنج کے لئے حسب ذیل نسخہ بھی مفید ہے :

بخ سوسن سفید کو شمد اور روغن سوسن سفید میں شامل کر کے شمد کریں اور مریض کو جندبید ستر، ۲ گرام ہمراہ آب گرم و روغن سوسن پلائیں۔ مقام ماؤف پر روغن سوسن کی مالش کریں۔ (ابن ماسویہ)

یہ سست سے پیدا ہونے والا تمد نہایت دشوار ہوتا ہے۔ بخار بھی ہو تو ناقابل شفا ہے۔ زیادہ تر اور ام دماغی کے ساتھ بخاروں کے بعد لاحق ہوتا ہے۔ یہ بخار مہلک ہوتے ہیں۔ اس بیماری میں تشنج سے کوئی صحت یاب ہو گیا ہو میرے علم میں اب تک نہیں آیا نہ ہی کسی نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔ تشنج زیادہ تر امتلا کی وجہ سے ہوتا ہے۔ یعنی وہ امتلاء جو اعصابی اعضاء کے اندر ہو جاتا ہے۔ یہ ممزولہ اس عارضہ کے ہے جو کسی کو سخت ورم کی وجہ سے لاحق ہو جاتا ہے۔ یا پھر یہ کسی ایسی لطیف خلط کے باعث ہوا کرتا ہے جو سوزش پیدا کرتی ہے اور اعصابی اعضاء کو کھا جاتی ہے۔ یا پھر سخت برودت سے لاحق ہو جاتا ہے جو جمود نما کیفیت پیدا کر دیتی ہے۔ اسی کو کزاز کہتے ہیں۔

ان تینوں اقسام سے زیادہ تر شفا ہو جاتی ہے۔ اعصابی اعضاء کی یہ سست سے جو تشنج عارض ہوتا ہے وہ ناقابل شفا ہے۔ (جالینوس)

پورے جسم میں تشنج کا واقع ہونا ممزولہ صرع، اور نصف جسم کا تشنج ممزولہ اس تشنج کے ہے جو آگے یا پیچھے سے نصف عضلات کے اندر عارض ہوتا ہے۔ ایک عضو کا تشنج صدر درپے کی تحریک سے پیدا ہونے والے لقوہ کے ممزولہ ہے۔

جس تنفس سے ذی روح کو تشنج ہوتا اور مر جاتا ہے۔ (جالینوس)

ابو بکر کی یہ بات میرے حافظے میں موجود ہے کہ تشنج میں گلا گھٹنے سے موت واقع ہو جاتی ہے۔ اسی طرح انہوں نے یہ کہا ہے کہ جس تنفس سے ذی روح کا گلا گھٹتا ہے۔ پھر تشنج میں مبتلا ہوتا اور مر جاتا ہے۔ (مؤلف)

سات سال کی عمر کے درمیان جن بچوں کو تیز بخار سے تشنج ہو جاتا ہے وہ کم ہی بچتے ہیں۔ بچوں میں تشنج حسب ذیل علامات سے شروع ہوتا ہے۔ مسلسل حمی حادہ، ساتھ میں بے خوابی، رونا، ریاچ، شکم خشک، جسمانی رنگ کا زردی اور سرخی میں تبدیل ہونا، تھوک خشک، زبان سیاہ اور حلق پھیلی ہوئی، پیشاب شروع میں سرخ مگر جب بخار میں شدت آجائے گی اور اس کے ابخرات سر کی جانب چڑھنے لگیں گے تو سفید رگوں میں دھڑکن نہایت تیز، رگیں خشک، ایسی صورت میں تشنج طاری ہو جائے گا۔ سب سے پہلے گدھی کا دودھ روغن گل، اور روغن بنفشہ مبرد جسم پر انڈیلیں اور شیر جاریہ اور روغن کدو کا سقوط کریں۔ لعاب اسپنول ہمراہ روغن بنفشہ پلائیں اور سر پر رکھیں۔ یہ عمل تین دن تک جاری رہے۔ چوتھے دن آرد جو، بنفشہ، ناخونہ، بابونہ پکا کر روغن شیرج میں حلوے کی مانند بنالیں اور اس سے سر کو لت پت کر دیں کھوپڑی سے گردن تک اور تمام گردن پر ضماد کریں۔ افاقہ نہ ہو تو نیم گرم روغن بنفشہ میں بٹھادیں۔ ایسا کرنا ممکن نہ ہو تو گدی کے نیچے مرہ پر روغن کا مسلسل نطول کریں۔ شکم کو شیاف دے کر ملیں کریں۔ ماء الشعیر، شکر، روغن بادام شیریں صبح کو چٹائیں اور رات کو اسپنول اور روغن گل دیں۔ دو سال کی عمر سے زیادہ کا ہو تو اسے تھوڑی ترخین پلائیں۔ یا پھر مرضہ کو مسلسل پلائیں۔ جوڑوں پر اور سر پر دودھ کی دھاریں ماریں۔ ضماد رکھیں، انشاء اللہ شفاء ہوگی۔ (یسودی)

یہ تدبیر اس تشنج کے لئے موزوں ہے جو تمام عمروں میں استفرغ ہونے کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے (مؤلف)

تمام عمروں میں تشنج زدہ عضو کا علاج یہ ہے کہ اسے تازہ مرطوب الیہ (چکتی دنبہ) پہنادیں اور جب تک بدبودار نہ ہو جائے الگ نہ کریں، بدبو پیدا ہو جانے کے بعد دوسری تبدیل کر دیں۔ چربیوں سے بنے ہوئے مرہم اور مروحات استعمال کریں۔ واضح رہے کہ پیوست سے جو تشنج لاحق ہوتا ہے وہ رفتہ رفتہ بتدریج ہوتا ہے مگر رطوبت سے پیدا ہونے والا تشنج اچانک ہو جاتا ہے۔ مرطوب تشنج کے علاج کا ذکر ہم باب السکتہ میں کر چکے ہیں کیونکہ دونوں کا علاج ایک ہی ہے۔

فوری موت کی علامات :

ضربہ سے لاحق ہونے والے کزاز کا مریض مر جاتا ہے۔ اسی طرح کزاز کے ساتھ مردہ، قے، ہچکے، اور غفلت پائی جائے تو مریض ہلاک ہو جاتا ہے۔ نیز کزاز کی موجودگی میں خواہ آگے سے ہو یا پیچھے سے جب مریض پر ہنسی طاری ہو جاتی ہے تو فوراً مر جاتا ہے۔ (یہودی)

پرہیز اور علاج :

شیریں گرم پانی کے آبزین میں روزانہ داخل ہونے، بہ کثرت روغن کے ذریعہ تمریح اور اچھی طرح مالش سے انسان تشنج سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ (بقراط)

بچوں کی تدبیر :

اپنی رطوبت اور ضعف اعصاب کی بدولت مرطوب تشنج کے لئے مستعد ہوا کرتے ہیں، اس میں یہ بہت کم تکلیف دہ ہوا کرتا ہے۔ (بقراط)

بچوں میں تشنج واقع ہونے سے پہلے مسلسل حمی محرقہ، بے خوابی، شکم خشک، رنگ زرد، تھوک خشک، زبان سیاہ، جلد پھیلی ہوئی، اور آخر میں پیشاب کم ہو جاتا ہے۔ گدھی یا بکری کے دودھ کے ہمراہ روغن گل و روغن بنفشہ کے ذریعہ علاج کریں۔ اسے سر پر رکھیں اس کا نیز روغن کدو کا بھی سعوٹ کریں۔ لعاب اسپول، ہمراہ روغن بنفشہ میں سر کو غرق کر دیں۔ یہ عمل تین دن تک جاری رہے۔ عطی، آرد جو اور بنفشہ خشک پکا کر بعض لعابی اشیاء شامل کر کے سر کو لت پت کریں۔ سر پر رکھے جانے کے وقت یہ نیم گرم ہو۔ کچھ گردن پر بھی رکھیں۔ اور مریض کو روغن بنفشہ نیم گرم میں بٹھائیں۔ کوشش کریں کہ ملین اشیاء کے ذریعہ شکم نرم رہے۔ ماء الشعیر، روغن بنفشہ، سکر طبرزد پلائیں۔ زبان پر لعاب رکھیں۔ اور اگر زیادہ ہو اور مریض برداشت بھی کرے تو پلائیں بھی۔ خیار خنجر اور ترنجبین پلائیں۔ دودھ کے ذریعہ سر کی اچھی طرح مالش کریں۔ نرم حقن دیں۔ روغن کی تمریح مسلسل کریں۔ تشنج زدہ مقام پر تازہ الیہ رکھیں۔ اور جب تک اس میں بدبو پیدا نہ ہو اسے دور نہ کریں۔ خشک تشنج رفتہ رفتہ مگر مرطوب یکبارگی ہوتا ہے۔

مرطوب تشنج کا علاج :

تریاق کبیر ہمراہ آب نیم گرم، شلیٹا ہمراہ عرق سویا پلائیں۔ عطوس دیں۔ طبع مرزنجوش، برگ غار، شج، سعد، برگ اترج، سویا، ناخوند کا بھپارہ دیں۔ تیز حقوں، طاقتور حبوب، ایارج روغن کلکالنج، شاذریطوس، ایارج جالینوس، سداب جنگلی، صعتر بحری کے ذریعہ علاج کریں۔ روغن جندبیدستر، روغن زیتون کی مالش کریں۔ تمام روغنیات میں سب سے فوری نفع روغن قسط سے ہوتا ہے۔

پیہ سانپ اور پیہ کبوتر سے بھی علاج ہوتا ہے۔ قابض روغنیات مثلاً روغن نار دین وغیرہ خواہ گرم ہوں قطعاً مناسب نہیں ہیں۔ گرم حکمید اور مرارہ کر کی ہمراہ آب چقندر وغیرہ اور شلیٹا ہمراہ آب شابانک کا سحوط بے حد مفید ہے۔ صحت یاب ہو جانے کے بعد زیادہ ترماؤف مقام پر فالج ہو جاتا ہے۔ (جور جس)

بخار تشنج کے لئے شفا ہے۔ کیونکہ بخار کے بعد تشنج خشک ہوتا ہے، مرطوب نہیں۔ بخار سے پہلے تشنج اکثر حالات میں مرطوب تشنج ہوتا ہے۔ یہ بخار اعصاب سے فضلات کو تحلیل کر دیتا ہے۔ (بقراط)

عضلات اور اس کے سرے آگے کی جانب پھیل جاتے ہیں تو اسے تشنج قدامی کہتے ہیں۔ پیچھے کی جانب پھیلتے ہیں تو تشنج خلفی کہلاتے ہیں۔ دونوں طرف پھیلتے ہیں تو مطلق تمدد کا نام دیا جاتا ہے۔

یہ صورتیں اس وقت ہوتی ہیں جب نفاخ ریاخ کی وجہ سے اعضاء پھیل جاتے ہیں۔ ریاخ مسخن ادویہ کے طلاء اور اندرونی استعمال سے تحلیل ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ ایسی صورت میں جلد باریک ہو کر لطیف ہو جاتی ہیں۔ پھر انہیں تحلیل ہو کر نکل جانے کا موقع مل جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس بیماری کے بعد بخار آجائے تو سب سے زیادہ نفع بخش ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ جسم کو اندر تک گرم کر دیتا ہے۔ چنانچہ موجود ریاخ تحلیل ہو جاتی ہے اور تمدد کا ازالہ ہو جاتا ہے۔

بچوں کو حمی حادہ (تیز بخار) بندش شکم، بے خوابی، چونکنے کی حالت، رنگ کبھی سرخ، کبھی سبز کبھی خاکستر ہو جائے تو حالت برقرار رہنے کی صورت میں تشنج ہو جاتا ہے۔ زمانہ رضاعت سے لے کر سات سال کی عمر تک تشنج میں زیادہ آسانی سے وہ بچے مبتلا ہوتے

ہیں جو عمر میں سب سے زیادہ چھوٹے ہوتے ہیں۔ بڑے بچے اور بالغ حضرات کو حمیات کے اندر تشنج نہیں ہوتا۔ الا یہ کہ کوئی طاقتور سبب موجود ہو اس وقت تشنج ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ برسامی حالت میں ہوتا ہے تشنج سے بالخصوص دودھ پیتے بچے بہت جلد صحت یاب ہو جاتے ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ بچے کم عمر ہوتے ہیں۔ خاص کر وہ بچے جلد صحت حاصل کر لیتے ہیں جو مرطوب الجسم ہوں، ان میں بھی خاص کر وہ جن کی ماؤں کا دودھ گاڑھا ہو۔ اوپر کی عمر والوں کو تشنج اس لئے عارض ہوتا ہے کہ وہ وقت بے وقت کثرت سے کھاتے پیتے رہتے ہیں۔ کھانے پینے کے سوا ان کا کوئی مشغلہ نہیں ہوتا۔

بچوں کا ضعف اعصاب بیماری کے لئے معین و مددگار ہوتا ہے۔ ان کے اندر دراصل دو طاقتور قوتیں موجود ہوتی ہیں ایک جگر کی دوسرے دل کی۔ دماغ کا جہاں تک تعلق ہے وہ بے حد کمزور ہوتا ہے۔ اسی لئے بچے آسانی سے تشنج میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اور آسانی سے طبعی حالت کی جانب واپس آ جاتے ہیں۔

مردوں میں اعصاب چونکہ نہایت سخت ہوتے ہیں اس لئے تشنج میں مبتلا ہونا بھی اور اس سے ٹکنا بھی آسان نہیں ہوتا۔ جسمانی مزاج پر برودت کا غلبہ ہوتا ہے تو بخار کے بغیر بھی تشنج عارض ہو جاتا ہے ایسی صورت میں کچے غلیظ اخلاط کثرت سے پیدا ہونے لگتے ہیں۔ اوتار و اعصاب کے اندر ورم خار ہو اور بیماری میں دماغ بھی شریک ہو تو اس سے بھی تشنج لاحق ہو جاتا ہے۔ جن ردی علامات کے بعد بخاروں میں مردوں کو تشنج ہو جاتا ہے وہ حسب ذیل ہیں۔ خصوصیت سے چہرہ کا کج ہو جانا، دانت پینا، آنکھوں کا بکثرت حرکت کرنا۔

بچوں کے اندر بے خوابی، چونکنا، جسم کے شدید کھینچاؤ اور بندش شکم کی وجہ سے رونا کافی علامات ہیں۔ سبز اور خاکستر رنگ اس بات کا پتہ دیتے ہیں کہ جسم کے اندر ردی اخلاط موجود ہیں۔ کون مرے گا، کون بچے گا اس کا اندازہ دیگر تمام علامات سے کریں۔ صرف ایک علامت سے ہرگز کوئی فیصلہ نہ کریں۔

تشنج کے بعد بخار کا آ جانا، بخار کے بعد تشنج ہونے سے بہتر ہے۔ تشنج اچانک واقع ہو تو یہ ضروری ہے کہ اس کا سبب امتلاء ہو۔ اصل میں بارد لیسدار کیموس جو مریض کی غذا ہوتا ہے سے اعصاب بھر جاتے ہیں تشنج کے بعد بخار آ جاتا ہے تو عام طور پر یہ کیموس پکھل کر لطیف ہوتا ہے اور تحلیل ہو جاتا ہے۔ حمی محرقہ کے بعد پورے جسم میں خشکی پیدا ہو جائے، اور خشکی کی وجہ سے تشنج ہو جائے تو بیماری سخت ہوتی ہے۔ کیونکہ اس سے تقریباً صحت نہیں

ہوتی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک مدت تک اعصاب کو مرطوب ہوتے رہنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ مگر بیماری کی شدت اس کے لئے مہلت نہیں دیتی۔ بلکہ وہ تیزی سے قوت کو تحلیل کر دیتی ہے۔ چنانچہ بہت جلد موت طاری ہو جاتی ہے۔

اعصاب کے اندر خشک اور ام حارہ یا برودت اور سخت بیوست کی وجہ سے تشنج اور تمدد عارض ہوتے ہیں۔ تشنج یا تمدد کے بعد بخار آجائے تو یہ اس کے ازالہ کا موجب ہوتا ہے۔ تمدد تشنج کی ایک قسم ہے۔ البتہ تمدد میں اعضاء تشنج زدہ نہیں ہوتے بلکہ آگے اور پیچھے کی جانب برابر پھیلتے ہیں۔ اسی لئے یہ کیفیت تمدد کے نام سے مخصوص ہے۔ اس طرح تشنج کی تمام قسمیں تین ہوتی ہیں۔ ۱۔ تشنج پیچھے کی جانب۔ ۲۔ تشنج آگے کی جانب۔ ۳۔ تمدد۔ یہ تمام قسمیں اعصابی اعضاء کے امتلاء سے، یا استفراغ سے لاحق ہوتی ہیں۔ جو تشنج حمی محرکہ کے بعد لاحق ہوتا ہے وہ بیوست کا لازمی نتیجہ ہوتا ہے۔ ابتدائی طور پر پیدا ہونے والا تشنج امتلاء کے باعث ہوا کرتا ہے۔ مؤخر الذکر قسم کے بعد بخار آجائے تو عضلات کی بعض رطوبتیں اس سے تحلیل ہو جاتی ہیں۔ نیز بعض برودتیں پختہ ہو جاتی ہیں اور یہی دونوں مقاصد اطباء کے ہوا کرتے ہیں۔ (بقراط)

تشنج یہ ہے کہ عضو چھوٹا نظر آئے مگر تمدد یہ ہے کہ کسی جانب اس طرح پھیل جائے کہ سکڑ کر چھوٹا نظر نہ آئے۔ (مؤلف)

بارہا اپنا یہ مشاہدہ ہے کہ فم معدہ پر سخت سوزش سے تشنج واقع ہو گیا ہے۔ ایک نوجوان رنجاری مرارہ کی قے کر رہا تھا، مراری قے سے فم معدہ میں سخت سوزش پیدا ہو گئی۔ چنانچہ تشنج میں مبتلا ہو گیا۔ اس خلط کی قے پورے طور پر ہو گئی تو بخار اور تشنج دونوں جاتے رہے۔

استفراغ کے ذریعہ امتلائی تشنج جاتا رہتا ہے۔ مگر استفراغ کے باعث پیدا ہونے والا تشنج تقریباً رفع نہیں ہوتا۔ (بقراط)

تشنج یہ ہے کہ عضو چھوٹا نظر آئے اور تمدد یہ (۱) ہے کہ کسی جانب عضو اس طرح پھیل جائے کہ سکڑ کر چھوٹا نظر نہ آئے۔ خشک تشنج سے اگر کوئی چیز بچا سکتی ہے تو حسب ذیل تدبیر۔

مریض کو نیم گرم روغن میں بٹھادیں۔ سر مونڈ کر اس پر پانی اور لعابوں کا ضمد ہمراہ ملین اشیاء رکھیں۔ مردوں اور جوڑوں کے تمام مقامات پر ایہ رکھ کر باندھیں۔ پھر اسے کھول

۱۔ گنا ہے عہارت چھوٹ گئی ہے۔ ہم نے مفہوم اوپر والے قول سے اخذ کر لیا ہے۔ گویاں بھرا رہے مگر عہارت کا سہاق اسی کا متقاضی ہے۔ آگے عہارت بھی درست ہو جاتی ہے۔ (مترجم)

کر اس مقام کی مالش کریں۔ سخت پیونچائیں اور بار بار یہ عمل دہرائیں۔ نیم گرم پانی سے مذکورہ تدبیر کی جانب اور مذکورہ تدبیر سے نیم گرم پانی کی جانب منتقل ہوتے رہیں۔ روغن کدو کا سحوط کریں اور اسی میں سر کو غرق کر کے روئی رکھیں۔ مریض کو نہایت ٹھنڈے گھر میں رکھیں۔ جہاں اسے پسینہ ہرگز نہ آئے۔ ماء الشعیر، روغن بادام اور شکر سے تیار شدہ نرم چکنا مشروب امکان کی حد تک چنائیں۔ اس کے بعد روئی کے لباب، ماء اللحم اور شراب سے تیار شدہ مالیدہ دیں۔ شراب میں پانی زیادہ ملا کر پلائیں۔ روغن اور لعابوں سے جوڑوں اور زروں کی ترمیم مسلسل کریں، پانی، روغن بنفشہ اور لعاب اسپنول کا حقنہ کریں۔

سوزش کی وجہ سے تشنج دو صورتوں میں عارض ہوتا ہے۔ ایک تو یہ ہے کہ پہلے ہی فم معدہ میں سوزش پیدا ہو جائے۔ چنانچہ سوزش کا ازالہ ہو جانے سے صحت اور سکون ہو جاتا ہے۔ دوسری یہ کہ شدت استفرغ سے سوزش لاحق ہو جائے۔ اس سے تقریباً شفا نہیں ہوتی۔ یہ موت کی علامات میں داخل ہے۔

آپریشن سے پیدا شدہ تشنج بالعموم موت کی علامات میں داخل ہے۔ آپریشن کے بعد جو ورم پیدا ہو جاتا ہے۔ اسی سے یہ تشنج ہوتا ہے۔ بشرطیکہ ورم عصبی عضو میں ہو۔ تشنج ایسی صورت میں سب سے پہلے مقام ورم کے بالمقابل جگہوں پر ہوتا ہے۔ اس کے بعد پورے جسم میں اچانک تہد ہو جاتا ہے اور مریض چار دنوں کے اندر ہلاک ہو جاتا ہے۔ اس سے زیادہ زندہ رہ سکا تو صحت یاب ہو جاتا ہے۔

جالیئوس کا قول ہے کہ تہد امراض حادثہ میں داخل ہے۔ کیونکہ یہ پیچھے اور آگے کی جانب دونوں تشنجوں سے مرکب ہوتا ہے۔ اس لئے اس کا بحر ان اور خاتمہ دونوں بہت جلد واقع ہوتے ہیں۔ کیونکہ طبیعت اچانک زیادہ مدت تک کے لئے متحمل نہیں ہوتی۔ لہذا بحر ان اولین دور میں واقع ہو جائے گا۔

موسم گرما کے وسط میں ٹھنڈے پانی کی بکثرت مقدار تروتازہ جسم والے انسان کے سر پر انڈیلا جائے تو ممکن ہے امتلا کی تشنج تحلیل ہو جائے، کیونکہ اس سے حرارت اندر کی جانب مڑ کر سخت پیدا کرتی ہے۔ اور تشنج پیدا کر کے تحلیل کا سامان کرتی ہے۔ کسی زخم سے پیدا شدہ تشنج میں ٹھنڈے پانی کے استعمال سے بچنا مناسب ہے۔ کیونکہ ٹھنڈا پانی اس کے لئے مضر ہے۔ کسی شخص کے اعصابی اعضاء کے اندر زخم آ جانے سے تشنج عارض ہو جائے تو اس کے حق میں ٹھنڈا پانی سب سے زیادہ موافق ہے۔ البتہ گرم پانی طاقتور اثر رکھتا ہے۔

جس شخص کو چوتھیا بخار ہو اس پر تشنج تقریباً طاری نہیں ہوتا۔ چوتھیا بخار سے پیشتر جسے تشنج ہو جائے پھر یہ بخار آجائے تو تشنج میں سکون پیدا ہو جاتا ہے۔
استفراغ کی وجہ سے ہونے والا تشنج سب سے زیادہ تیز اور مملک ہوتا ہے۔
اعصابی اعضاء کے امتلاء سے ہونے والا تشنج مثلاً تشنج بوقت صرع نہ تیز ہوتا ہے نہ ہی پہلی قسم کی طرح خطرناک ہوتا ہے۔

اس جگہ بقراط نے جس تشنج کا ذکر کیا ہے وہ امتلاء سے پیدا ہونے والا تشنج ہے۔ حقیقت بھی وہی ہے جو اس نے بیان کی ہے۔ کیونکہ چوتھیا بخار کے اندر سخت جوڑی اور طاقتور حرارت ہوتی ہے جو اخلاط کا اخراج اور اس کے اندر نفع پیدا کر دیتی ہے اور ضرورت بھی اسی کی ہوتی ہے۔
بخار، داغے، آپریشن، ہوا کی سخت گرمی، شعلہ یا کرب سے لاحق ہونے والا تشنج ردی ہوتا ہے کیونکہ یہ پوست کی وجہ سے ہوتا ہے۔
بے خوابی سے پیدا شدہ تشنج ردی ہوتا ہے۔ کیونکہ جسم کو خشک کرنے اور اس کے استفراغ میں بے خوابی کو سب سے زیادہ دخل ہے۔

منتخبات :

پیچھے سے لاحق ہونے والے عصبی تشنج کے لئے مشروب :

تنخ پینہ ۷۰ گرام، ۹۶۰ گرام پانی میں اس قدر پکائیں کہ ایک تہائی باقی رہ جائے۔
اسے چھان کر ۱۲۰ گرام نیم گرم ہمراہ ۷ گرام روغن بادام نوش کریں۔
مرطوب اعصابی تشنج کے لئے مفید مشروب :

عود بلسان ۳۵ گرام، ۹۶۰ گرام پانی میں اس قدر پکائیں کہ ایک تہائی باقی رہ جائے
اسے چھان کر روزانہ ۱۲۰ گرام ہمراہ روغن بادام شیریں ۷ گرام استعمال کریں۔ انشاء اللہ
صحت ہوگی۔ یا فوج جنگلی ۳۵ گرام ۹۶۰ گرام پانی میں اتنا پکائیں کہ ۴۸۰ گرام رہ جائے پھر
چھان کر اس میں ۲۴۰ گرام شکر اور اسی قدر شہد شامل کریں پھر پکائیں اور جھاگ اتار کر
روزانہ ۸۰ گرام جلاب کی صورت میں استعمال کریں۔ (حنین)
تمد کے مریض کو یقین ہو جائے کہ اس کا جسم ریاح سے بھر گیا ہے تو یہ بے حد
خراب ہے۔ (ردفس)

کچھوے کا خون جندبید ستر کے ساتھ حقنہ کیا جائے تو تشنج میں بے حد مفید ہے۔ (اطمور معس)

کسی مریض کو تشنج ہو اور اخراج خون کی ضرورت ہو تو بقدر ضرورت اخراج کے لئے امتلاء دم کا انتظار نہ کریں بلکہ بقدر ضرورت اخراج کر دیں۔ واضح رہے کہ یہ بیماری درد و ربے خوابی دونوں کے ذریعہ مریض کا استفراغ کر دیتی ہے۔ (اغلو قن)

ماہرین اطباء کا قول ہے کہ چہرہ کے علاوہ دیگر اعضاء تشنج میں مبتلا ہوں تو علاج کے لئے مہد انخاع اور جسم کے ساتھ چہرہ بھی تشنج زدہ ہو تو دماغ کا قصد کریں۔

بارہا ایسا ہوا کہ ہم نے ہونٹوں، آنکھوں، پیشانی کی کھال، زبان کی جڑ، اور تمام داڑھوں میں تشنج دیکھا تو علاج کے لئے دماغ کا قصد کیا۔

کچھ حضرات کے معدوں کے تمام حصوں پر ذکاوت حس طاری ہوتی ہے۔ چنانچہ کھانے میں تاخیر ہوئی، نہایت تکلیف وہ خلط (جس کے اندر سوزش ہو) کی قے ہوئی، یا خراب دست آگئے تو تشنج میں مبتلا ہو گئے، لہذا کھانے میں تاخیر سے جنہیں تشنج ہو جائے انہیں غذا سے پہلے قابض اشیاء جو مقوی فم معدہ ہوں سے پکائی ہوئی صاف روئی کھلائیں، اس کے بعد ایارج کا مسلسل دیں تاکہ اندر پیدا ہونے والی خراب خلط سے معدہ پاک و صاف ہو جائے۔

کچھ مریض ایسے بھی نظر آئے جنہیں بخاروں کے اندر تشنج لاحق ہو گیا۔ حالانکہ پیشتر تشنج واقع ہونے کی کوئی تھیں ہی علامت موجود نہ تھی۔ ان مریضوں نے مرارہ کی قے کی تو انہیں فوری آرام ہو گیا۔ ان میں سے کچھ مریضوں کو کراچی (گندنا کے مشابہ) اور نیلگوں قے ہوئی۔ ان تمام مریضوں کے لئے منہا جب یہ تھا کہ فم معدہ کو مذکورہ اخلاط سے صاف کرنے اور ایارج فیقراء کے ذریعہ تقویت پہنچانے کا اہتمام کیا جاتا۔ ایارج فیقراء معدہ کو قوت دیتی، اخلاط سے پاک و صاف کرتی اور مخصوص افعال کی ادائیگی میں معدہ کو معاونت کرتی ہے۔

اور ام کی موجودگی میں لاحق ہونے والا تشنج بالعموم امتلائی تشنج ہوا کرتا ہے۔

بقراط کا قول ہے کہ جسے آگے، پیچھے یا دونوں جانب سے تشنج یا اختلاج یا ارتعاش یا پورے جسم میں استرخاء ہوتا ہے، لوگ اس کے علاج کے لئے سر کے مؤخر حصے کا قصد کرتے ہیں۔ جسم کا تشنج آگے کی جانب ہو تو پیچھے کے عضلات تشنج زدہ ہوتے ہیں۔ اور جسم کا تشنج پیچھے کی جانب ہو تو آگے کے عضلات تشنج سے متاثر ہوتے ہیں۔ اور اگر دونوں پہلوؤں سے جسم کے اندر تشنج ہو تو دونوں جانب تشنج میں مبتلا ہوتے ہیں۔ شراب نوشی کے بعد تشنج امتلاء کے باعث ہوا کرتا ہے۔

امتلائی تشنج کے لئے مشروب :

حلیت بقدر بادام، یا جند بید ستر ہمراہ شہد مفید ہے۔ امتلاء ظاہر ہو جائے تو فصد کھولیں اور تیز حقن استعمال کریں۔ (جالینوس)

بچوں کو بخار کے بعد تشنج ہو جاتا ہے تو کم ہی بچتے ہیں، بے خوابی، مسلسل رونا، شکم خشک، رنگ متغیر بہ زردی و سبزی، زبان خشک، جلد پھیلی ہوئی اور سیاہ، پیشاب میں پہلے سرخی پھر سر تک حرارت کے چڑھ جانے کے بعد سفیدی ہوگی۔ (ابن ماسویہ)

روغن شبت میں جند بید ستر پگھلا کر جسم پر طلاء کریں۔ اور سر ریح البہنم غذاؤں کے ذریعہ لطافت تدبیر سے کام لیں۔ (طیب نامعلوم)

منک تشنج کی علامت یہ ہے کہ اس کی موجودگی میں شکم پھول جائے گا۔ (روفس)

تنج کے مریض مر جاتے ہیں تو اس کے بعد بھی ان کے جسم گرم رہتے ہیں۔ (جالینوس)

بطی کتابوں سے ظاہر ہے کہ عضلات کا اپنی اصل کی جانب سمٹ جانا تشنج ہے۔ مگر ایسا کسی غیر ارادی حرکت کے تحت ہوتا ہے۔ تمدیہ ہے کہ عضلات اپنی اصل کی جانب پورے سکون کے ساتھ پھیل جائیں اور ان میں قطعاً حرکت نہ ہو۔ (مؤلف)

خشک تشنج رفتہ رفتہ ظاہر ہوتا ہے مگر مرطوب تشنج اچانک رونما ہوتا ہے، صورت یہ ہوتی ہے کہ عضلات تک کسی شے کا انصباب ہوتا ہے۔ اس سے عرض میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ لہذا عضو عضلہ کی اصل کی جانب کھینچ اٹھتا ہے۔ خشک تشنج کو پیدا کرنے میں عمر، ملک اور بیماری معاون ہوتی ہے۔ اور اس کے برعکس، برعکس اشیاء سے مدد ملتی ہے۔

امتلاء سے پیدا شدہ تشنج سہل العلاج ہے۔ استفراغ کی بدولت پیدا ہونے والا تشنج دشوار اور مشقت طلب ہے۔ مرطوب تشنج میں طاقتور مسهل جبوب استعمال کریں۔ (ابن سرافیون)

مناسب یہ ہے کہ یہ جبوب نہایت طاقتور مسهل ہوں۔ خاص کر اعصاب سے مادہ جذب کرنے کی ان کے اندر صلاحیت موجود ہو۔ بایں ہمہ مسخن بھی ہوں۔ اس طرح کے جبوب شحم حظل، قشع الحمار، قطور یون، عاقر قرحا، خردل، جند بید ستر، دھتورا، حلیت، اور سکنبینج سے تیار کئے جاسکتے ہیں۔ (مؤلف)

اس کے بعد باب اللقوہ کے مطابق روغن ارنڈ پلائیں۔ روغن سوسن اور روغن جند بید ستر کی مالش کریں خشک تشنج میں مریض کو حرکت کرنے سے روک دیں۔

حسب ذیل دوائیں جن کے اندر غلظت ہوتی ہے مرطوب تشنج کے علاج کے لئے موزوں ہیں:

پرانارکابی زیت ۴۸۰ گرام، موم سرخ ۸۰ گرام، فریون ۴۰ گرام ان دواؤں کے ذریعہ عضو کی جڑ اور اعصاب کی ترمیم کریں۔ اور لطیف غذائیں دیں۔ تمد بالعموم بچوں کو سات سال کی عمر تک لاحق ہوتا ہے۔ (اس نے علامات وہی ظاہر کی ہیں جو ابن ماسویہ نے بچوں کے تشنج میں بیان کی ہے۔) (مؤلف)

سر اور مہروں پر لازماً نطول کریں۔ گدھی کے دودھ میں گازتر کر کے سر پر رکھیں۔ دودھ کے ساتھ روغن بنفشہ شامل کر لیں۔

شیر جاریہ، روغن کدو یا روغن نیلو فر یا روغن بنفشہ یا روغن بادام شیریں ہمراہ شیر گدھی بطور سحوط استعمال کریں۔ طبع برگ تل، بنفشہ، خس نیلو فر میں مریض کو مسلسل بٹھائیں۔ دشواری ہو تو روغن حل مقشر کے آبزین میں بٹھائیں۔ لعاب اسپنول، آب انار شیریں، اور روغن بادام شیریں مسلسل چٹائیں۔ عظمیٰ، بنفشہ خشک، نیلو فر اور روغن حل کا ضاد سر پر مسلسل رکھیں۔ خیار خنجر ہمراہ روغن بادام شیریں پلائیں، نرم جتنے دیں۔ بخار بھی ہو تو ماء الشعیر اور آب کدو پلائیں۔ عفونت سے جسم محفوظ ہو تو سب سے زیادہ موزوں چیز گدھی کا دودھ ہے۔ کوئی بھی دودھ ہو ۱۶۰ گرام ہمراہ روغن بادام شیریں ۲۰ گرام، شکر ۶۰ گرام پلائیں۔ چند یا پر مسلسل دودھ کی دھار ماریں۔ کوئی عضو تشنج کا شکار ہو تو روغن الیہ (چکٹی) پکھلا ہوا ہمراہ روغن زگس سے ترمیم کریں۔ چاہو تو تلچھٹ روغن کجند، تلچھٹ روغن بادام، روغن ختم کتاں، لعاب حلب، روغن الیہ خوب اچھی طرح پیس کر ضاد کریں۔ اعضاء کی تلمین و تسخین میں انشاء اللہ یہ عجیب الاثر ثابت ہوگا۔ (ابن سرافیون)

نوال باب

لیٹرغس ۱، قرا نیطس ۲، قادس ۳ لیٹرغس
 اور قرا نیطس کا باہمی فرق۔ لیٹرغس کا
 قرا نیطس اور قرا نیطس کا لیٹرغس میں
 منتقل ہو جانا

سبات کا مریض بے حس و حرکت پڑا ہوتا ہے۔ البتہ اس کا تنفس صحیح رہتا ہے۔
 سبات اور سکتہ کا یہی فرق ہے۔ بالعموم تحلیل ہو کر عافیت ہو جاتی ہے۔ قادس یعنی جمود و تشویش
 کے اندر بیماری عام طور پر موخر دماغ میں ہوتی ہے۔ ساتھ ہی پلکیں کھلی ہوئی ہوتی ہیں۔ مگر
 سبات میں بند رہتی ہیں۔ (جالینوس)

الاعضاء الآلمہ کے دوسرے اور تیسرے مقالات کا نیز تیسرے مقالہ کے جامع

۱۔ نسیان کی بیماری۔ روح دماغی کی نالیوں میں پیدا شدہ متعفن بلغمی ورم۔ یہ بیماری دماغ کے پردوں یا جرم دماغ کے
 اندر کم ہی پیدا ہوتی ہے۔

۲۔ یعنی ہڈیاں۔ اس بیماری میں حجاب دماغ یا دونوں میں ورم ہو جاتا ہے اس سے ذہن اور خیال متاثر ہوتا ہے۔

۳۔ قادس بمعنی جمود۔

کلمات کا مطالعہ کریں۔ (مؤلف)

سہات اور جمود کا باہمی فرق یہ ہے کہ سہات میں آنکھیں کھلی اور جمود میں بند رہتی ہیں۔ سہات برودت اور رطوبت سے اور جمود برودت و پیوست سے عارض ہوتا ہے۔ (جالینوس) جن لوگوں کو سہات عارض ہوتا ہے ان میں بالوں میں اکھاڑنے سے نفع ہوتا ہے۔ دماغ پر طاقتور برودت غالب ہو، پھر اس میں رطوبت بھی مل گئی ہو تو لیٹرئس اور پیوست شامل ہو گئی ہو تو جمود عارض ہوتا ہے۔ (بقراط) لیٹرئس ایک ایسی بیماری ہے جو بلغم کے سبب سر کے اندر پیدا ہوتی ہے۔ جیسا کہ قرائط صفراء کی وجہ سے سر کو اپنا نشانہ بناتا ہے۔

ساتھ ہی دماغ بھاری ہو جاتا ہے حتیٰ کہ مریض کو وہ بات یاد نہیں رہتی جو بول چکا ہوتا ہے۔ اس میں آنکھوں کو مسلسل بند رکھنا اور سکون سے رہنا لازم ہے۔ اس خلط کے اندر صفراء کا جس قدر غلبہ ہوگا اتنا ہی اعراض کم ہوں گے، اور اتنا ہی بلغم سے یہ خلط خالی ہوگی۔ اسی طرح برودت کا جس قدر غلبہ ہوگا اسی قدر اعراض زیادہ ہوں گے۔ دونوں برابر ہوں گے تو بے خوابی اور ہذیان کا حال اسی کے مطابق ہوگا۔ جس مریض کی بیماری طاقتور ہوگی وہ کسی سوال کا جواب دے گا نہ ہی اس کے اندر کسی طرح کی حرکت ہوگی۔ نبض صغیر اور لبطی ہوگی۔ باقی جس کی بیماری کمزور ہوگی وہ سوال کا جواب بھی دے گا اور آواز دینے پر آنکھیں بھی کھولے گا۔ مگر پھر بند کر لے گا۔ لہذا قوت کا اندازہ کریں۔ ممکن ہو تو فصد کھولیں۔ بعد ازاں سر کے دروغن گل سر پر انڈیلیس۔ چند دنوں کے بعد جب بیماری انحطاط پر ہو تو پیشانی پر جند بید ستر، فوج، صخر، محرقہ کے ہمراہ سر کے دروغن گل کا نطول کریں۔ کیونکہ یہ بے حد مفید ہے۔ بعد ازاں قدرے جند بید ستر کے ہمراہ کندس کا عطوس دیں۔ سر پر روغن تشاء الحمار ہمراہ سر کے عصسل رکھیں۔ کیونکہ یہی ایک چیز سہات میں شافی ہوتی ہے۔ اطراف کو دبا کر باندھیں۔ حالت مزمن ہو جائے تو سر موٹ کر اس پر سوزش پیدا کرنے والی ادویہ رکھیں۔ مسخات پلائیں۔ بیماری کے خاتمہ پر شراب دیں، اسہال لائیں اور مریض کو حمام میں داخل کریں۔

میں نے کچھ حضرات کو دیکھا ہے کہ صرف حمام ان کے لئے شافی علاج ثابت ہوا۔ توئی اگر کمزور ہوں تو گردن تک انہیں گرم پانی میں بٹھا دو۔ پانی سر کے قریب ہرگز نہ پہنچے۔ ورنہ ضعف پیدا ہوگا۔ فوراً خشکی طاری ہو جائے گی اور بڑا نقصان ہوگا۔ فارس نام کے سہات کا علاج تقریباً وہی ہے جو لیٹرئس کا ہے۔ یہ سر کے مقدم حصہ

میں ہوتا ہے اور قوت حواس کو فاسد کر دیتا ہے۔ درد دماغ کے اندر عارض ہونے والے شدید
درد سے پیدا ہوتا ہے۔ کھوپڑی کے اندر سوراخ کرتے وقت غلطی سے حجاب دماغ متاثر
ہو جائے تو بھی یہ درد پیدا ہو جاتا ہے۔

علامات :

لیٹر عس، قرائطس کے مشابہ ہے۔ باہمی فرق کا اندازہ درد، تنفس، نبض اور شدت
حمی سے ہوتا ہے۔ چنانچہ لیٹر عس میں حرارت کمزور، تنفس صغیر و بطنی، نبض موجی، مریض
اپنے پیروں کی جانب فرش پر گرتے ہیں، قرائطس کے مریض سروں کی جانب اوپر چڑھتے
ہیں۔ قرائطس میں آنکھیں دھنسی ہوئی، مسلسل بند، تھوک جاری، اور نبض بطنی ہو تو یہ
لیٹر عس کی جانب منتقل ہو چکا ہوتا ہے (اسکندر)

لیٹر عس میں مبتلا ہوجانے کی علامات سب ذیل ہیں۔

گرانی سر، کانوں میں بھنبھناہٹ، نبض ست، نرم بخار، مسلسل جمائیاں، چہرے پر تھج،
گہری نیند، نسیان اور کند ذہنی، جواب دینے میں سستی، نیز زبان کا باہر نکالنا مشکل ہوتا ہے۔
قاطو خس، ایسے شخص یعنی پتھرا جانے کی بیماری ہے جس کے ساتھ بخار ہوتا ہے۔
جب تک دورہ ختم نہیں ہوتا تب تک ممکنگی (شخص) بندھی رہتی ہے۔ خاتمہ پر آنکھیں حرکت
کرتی ہیں۔ ان میں آنسو بھر آتے ہیں۔ اور سوج جاتی ہیں۔ مریض خوشبو سونگھنا پسند کرتے
ہیں۔ بدبودار شے سے چہرے پھیر لیتے ہیں۔ گہریا باہر کا کوئی شخص چھو دیتا ہے تو اسے ناپسند
کرتے ہیں۔ اور اس سے خود کو محفوظ کر لیتے ہیں۔ بخار اترتے وقت بہ کثرت گرم پسینہ آتا ہے
ایک گھڑی کے لئے بخار اترتا ہے اور پھر چڑھ جاتا ہے۔

اس بیماری کے اندر بخار تیز، تنفس بلند، آنکھیں الٹی ہوئی، پسینہ گرم اور بہ کثرت،
چہرہ اور سینہ پر گول گول دانے اور ہاتھ پیر ٹھنڈے نظر آئیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ
مریض مر جائے گا۔ ان میں اور لیٹر عس کے مریضوں میں فرق یہ ہے کہ مقدم الذکر کی
آنکھیں کھلی ہوئی اور مؤخر الذکر کی بند ہوں گی۔ اول الذکر میں مریضوں کے چہرے سرخ
اور لیٹر عس میں زرد یا رصاصی (سیسہ جیسا) ہوں گے۔

مریضان لیٹر عس کی آوازیں منقطع ہوتی ہیں، ان سے کوئی لفظ قطعاً سنا نہیں جاسکتا۔ (اسکندر)
برسام کے موضوع پر اسکندر کی کتاب کا مطالعہ کریں۔ (مؤلف)

لیٹر عس میں آنکھیں زیادہ تر بند ہوتی ہیں۔ مریض ڈوبے ہوئے خراٹے لیتے رہتے ہیں۔ طویل مدت تک اس طرح رہتے ہیں کہ آنکھیں کھلی ہوتی ہیں۔ ٹھنکی بندھی رہتی ہے۔ آنکھیں واپس نہیں آتیں۔ جیسا کہ قادس یعنی جمود کے اندر ہوتا ہے۔ کوئی بات پوچھی جائے یا گفتگو کرنے کے لئے کہا جائے تو جواب دینا پسند نہیں کرتے۔ زیادہ تر بولنے میں غلطی کرتے ہیں، صحیح جواب نہیں دیتے۔ خاموش رہتے ہیں۔ بولتے بھی ہیں تو لایعنی باتیں کرتے ہیں۔ یہ ہے لیٹر عس کا حال۔ مریضوں کے جسم مردوں کی طرح سو جے (تہج) ہوتے ہیں۔ مگر جمود کے مریضوں پر برودت کا بالکلیہ غلبہ نہیں ہوتا۔ جیسا کہ لیٹر عس میں ہوتا ہے۔ دونوں میں پسینہ جس جگہ آتا ہے وہ جگہ جسم کے دیگر حصوں کے مقابلہ میں زیادہ گرم ہوتی ہے۔

جمود ناوقت ٹھنڈا پانی پینے یا مناسب وقت میں برف کے استعمال کے بعد برودت پیدا کرنے والے فواکھات لینے سے عارض ہوتا ہے۔ الغرض جمود ہر اس چیز سے پیدا ہوتا ہے جو جسم کے اندر بے حد سرد بلغم کی تولید کرتے ہیں، یہ بلغم زجاجی ہوتا ہے۔ (جالینوس) مذکورہ بیماریوں کے لئے مستعد حضرات کے لئے مناسب یہ ہے کہ برودت پیدا کرنے والی تمام اشیاء سے پرہیز کریں۔ (مؤلف)

سبات اور جمود جیسی بیماریوں کے اندر جن میں فکر کمزور ہو جاتی ہے مفید یہ ہے کہ مریض غم انگیز چیزوں کو دیکھے اور سنے تاکہ فکر کے اندر ہیجان پیدا ہو اور مریض طبعی حالت پر واپس آجائے (بقراط)

لیٹر عس میں بخار، سبات، نبض عظیم، متفاوت، مرتش، تنفس عظیم، متفاوت، لطیف، بیدار ہونے اور جواب دینے میں سستی، اختلاط عقل (عقل کی خرابی) بہ کثرت جمائیاں، جمائی کے وقت منہ کھلا رہ جاتا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ مریض منہ بند کرنا بھول گیا ہے، اکثر مریضوں کو جمائی کے بعد مرطوب براز ہوتا ہے۔ شکم خشک ہوتا ہے، مگر ایسا کم ہوتا ہے۔ پیشاب گدھے کے پیشاب کے مانند ہوتا ہے۔

کچھ مریضوں کو ارتعاش (کچکی) ہوتی ہے اور ہاتھ پیر عرق آلود ہو جاتے ہیں۔ برداشت ہو اور ممکن بھی ہو تو پہلے فصد کھولیں۔ ورنہ تیز حقن دیں۔ مریض کو کشادہ جگہ پر جہاں روشنی معتدل ہو رکھیں، سر پر جند بید ستر روغن کے ساتھ رکھیں۔ جند بید ستر کے ساتھ سر کے اور روغن گل بھی رکھا جاتا ہے۔ مؤخر الذکر دونوں چیزوں سے سر میں قوت اور جند بید ستر سے گرمی پیدا ہوتی ہے۔ زیتون، فطر دن، یا عاقر قرحا، فلفل اور حب مازیون کے

ذریعہ ہاتھ پیر کی مالش کی جائے، تاکہ سوزش پیدا ہو، چرپری اشیاء مثلاً سرکہ، حاشا اور فوج کے ساتھ پکائی ہوئی صعتر سونگھائیں۔ خردل، عصل اور شہد سے جسم کو رگڑیں۔ کنبین، خردل اور فوج کا غرغره کرائیں۔ رفیق خالص شراب ہمراہ آب و سرکہ ایک چمچہ پلائیں۔ بیماری مزمن ہو اور ساتھ ہی ارتعاش بھی ہو تو جند بید ستر ۶ گرام سے ۹ گرام تک دیں۔ خلط زیادہ ہو تو اس کے ساتھ ۳ گرام سقمونیا بھی دیں۔ بیماری برقرار رہے تو سر موٹ کر نمک اور جاؤ شیر کے ذریعہ عمید کریں۔ اس کے بعد خردل کا لطوخ کریں۔ عطوس دیں۔ نقرہ (زیر گدی) اور مردوں پر شکاف لگائے بغیر اور بعض اوقات شکاف دے کر پیچنے لگائیں۔ مدربول اشیاء اور حقوں کے ذریعہ اور اربول اور اسہال لانا نہ بھولیں۔ زیر ناف روغن سداب اور روغن قنارہ الحمار ہمراہ جند بید ستر مالش کریں۔ تھوڑی گرم ملطف شراب کے ساتھ گرم پانی کے گھونٹ بار بار دیں۔ پھر بھی مریض بیدار نہ ہو تو ہاتھوں اور پیروں پر اتا دباؤ ڈالیں کہ مریض تکلیف محسوس کرنے لگے۔ سر کے بال جلادیئے جائیں، اکھیڑ دیئے جائیں، مریض کو چھو کر اکسایا جائے تاکہ سونہ سکے۔ ران اور پنڈلی کی اس قدر مالش کریں کہ سرخ ہو جائیں۔ یہ بے حد مفید ہے حتیٰ کہ جب بیماری انحطاط پر ہو تو نرمی سے ریاضت کرائیں اور ایسی تدبیر استعمال کریں جو کمزوروں کے لئے اختیار کی جاتی ہے۔

قادس سکتہ کے مانند ہے۔ پلک اوپر کو اس حد تک کھینچ اٹھتی ہے کہ اسے بند کرنے کی قدرت نہیں ہوتی۔ تنفس ظاہر نہیں ہوتا بلکہ مریض مردہ کی طرح پڑا رہتا ہے۔ مگر آنکھیں کھلی ہوتی ہیں۔ نبض صغیر ضعیف، اور متدارک ہوتی ہے۔ بیماری سخت ہوتی ہے تو حلق سے کوئی چیز نیچے نہیں اترتی۔ بیماری کا مادہ سرد خشک ہوتا ہے۔ یہ بیماری کسی انسان کو لاحق ہوتی ہے تو جس حال میں ہوتا ہے اسی حال میں پڑا رہتا ہے۔ علاج سکتہ کے مانند ہے۔ بیماری سکتہ کے بعد لاحق ہو جائے تو قاتل ہے، کھانے کا فساد یا تخمہ عارض ہو تو قے کرنا حکم کی عمید اور جرعہ لینا مناسب ہے۔ (بولس)

سرکہ شراب اور روغن گل باہم ملا کر سر پر رکھنا لیٹر عس کا بہترین علاج ہے۔ بلغم سرد ہو تو اس کے ساتھ طح فوج و جند بید ستر شامل کریں۔ پیشانی پر جند بید ستر یا آدمی کا سوختہ بال طلا کر دیں، مریض کے بیدار ہونے میں دشواری ہو تو عطوس استعمال کریں۔ سر پر سوزش پیدا کرنے والی اشیاء مثلاً سرکہ عصل رکھیں کیونکہ سخت سہات کے اندر یہ عمدہ چیز ہے۔ ضرورت ہو تو سر کو موٹ دیں اور اس پر دواء محمر کا طلا کر دیں۔ میں نے کچھ مریضوں کو

دیکھا ہے کہ صرف اسی ایک چیز سے وہ نجات پا گئے۔ غذا لطیف دیں، تیز نہ ہو، نہ سر کے لئے نقصان دہ۔ بلکہ عصارۂ بادام ہمراہ شہد یا عصارۂ جو مقشر ہمراہ شہد یا ماء الشعیر ہمراہ شربت شہد دیں۔ بیمار کا سر قطعاً نہ بھگوئیں۔ کیونکہ ادھر سر بھیگا ادھر غشی طاری ہوئی۔ یہ مضر ہے۔ سر دھونے کی ضرورت بار بار محسوس ہوتی ہی دھوئیں۔ (اسکندر)

قادس کے معنی ”اخذہ“ (گرفت میں لینے والی) کے ہیں۔ وجہ تسمیہ یہ ہے کہ بیماری جس وقت عارض ہوتی ہے مریض جس حال میں بھی ہو کھڑا ہو، سویا ہو، بیٹھا ہو اسی حال میں قائم رہتا ہے۔ دماغ کے بطن مؤخر میں سوء مزاج بار دیا بس ہو جائے اور نبض لیٹرغس کے مریضوں کے مقابلہ میں زیادہ صلب اور قوی ہو تو طاقت کمزور ہونے کی صورت میں حقنہ ورنہ مخرج سوداء ادویہ کا مسهل دیں۔ لطیف اور سهل البہنم تدبیر اختیار کریں۔ فصد کی ضرورت ہو تو فیقال کی فصد کھولیں۔ مریض اسے برداشت نہ کر سکے تو پنڈلی پر پٹھنہ لگائیں۔ لیٹرغس عارض ہو جائے تو کبھی اس کے ساتھ صفراء کا مزاج ہوتا ہے۔ اعراض قرائطس اور لیٹرغس کے اعراض کا مرکب ہوتے ہیں۔ اسی کے مطابق علاج بھی ہونا چاہئے۔ خالص لیٹرغس کا سبب بلغم ہوتا ہے۔ جو دماغ کے اندر تھوڑا متعفن ہوتا ہے۔ اور اسی تعفن کے باعث بخار ہوتا ہے۔ بلغم کی وجہ سے سہات طاری ہو جاتا ہے۔ ممکن ہو تو فصد کھولیں، ممکن نہ ہو تو حقنہ دیں تاکہ مادہ نیچے کی جانب اتر آئے۔ اس کے بعد سر کا علاج کریں۔ روغن گل ہمراہ سرکہ شراب و جند بید ستر سر پر رکھیں۔ روغن ہمراہ نظرون و عاقر قرحا سے ہاتھوں اور پیروں کی مالش کریں۔ حاشا اور فوج سو گھنائیں۔ طاقتور غرغریے کرائیں۔ درد کا عرصہ لمبا ہو جائے تو جند بید ستر پلائیں۔ سر موٹ کر نمک اور چاورس کی محمید کریں۔ تلین شکم اور ادرا بول کی تدبیر مسلسل کریں۔ بیماری انحطاط پر ہو تو مریض کو حمام میں داخل کریں۔ (سرایون)

قادس کے مریضوں کو ضرورت ہوتی ہے کہ ان کے معدوں پر مسخن اور قابض ضاد رکھے جائیں۔ (ابن ماسویہ)

پیاز کے کثرت استعمال سے لیٹرغس ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

لیٹرغس کے مریضوں کے سر موٹ کر کوٹے ہوئے خردل کا طلاء اس حد تک کرنا مفید ہے کہ آبلے پڑ جائیں۔ خردل کی قوت نہایت تیز ہوتی ہے۔

سرکہ میں نمک پکا کر ہمراہ روغن گل سر پر رکھنا لیٹرغس اور قرائطس میں مفید ہے۔

کیونکہ تقویت دماغ اس کی تاثیر ہے۔ (دیا ستوریدوس)

لیٹر عس اور قرائطس کے علاج میں صبر کا علاج مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ اس سے سبات لاحق ہو جاتا ہے۔ (مؤلف)

بیماری میں قرط استعمال کریں۔ یہ دیگر مستعمل دواؤں کے مقابلہ میں زیادہ عمدہ ہے۔ (دیا ستوریدوس)

اس بیماری میں بخار، سرسامی حمی مطبقہ کے مقابلے میں زیادہ نرم ہوتا ہے، بخار کے ساتھ خشکی نہیں ہوتی، کھال بھی خشک نہیں ہوتی، نہ ہی نبض عظیم ہوتی ہے۔ حس جاتی رہتی ہے، رنگ رصاصی (سیسہ جیسا) ہو جاتا ہے۔ حرکت کے اندر سستی، جسم میں بوجھ اور سبات کی کیفیت ہوتی ہے۔ بیدار ہونے پر مریض چونکتا ہے۔ کیا بات کہہ چکا ہے بھول جاتا ہے۔ گفتگو واضح نہیں ہوتی۔ گدی کے بل لیٹا ہوتا ہے۔ بیماری میں جتلا ہونے سے پہلے سر کا اختلاج سخت ہوتا ہے۔ تنفس تنگ، پسلیوں کے سرے سکڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ بیماری کثرت شراب، میوہ خوردنی اور تخمہ سے لاحق ہوتی ہے۔ اعراض طاقتور ہوتے ہیں تو بیماری سے پیشتر بہ کثرت پسینہ آتا ہے۔ کیونکہ پسینہ سے طاقت گر جاتی ہے۔ کبھی جسم کے اندر خشکی اور سخت لاغری پیدا ہو جاتی ہے۔ کسی مریض کی حرکتوں میں سکون آگیا ہو، فہم اور یادداشت واپس آچکی ہو اور صنیق تنفس میں ہلکا پن آگیا ہو، پس گوش پھوڑے نکل آئے ہوں تو سمجھیں کہ مرض سے نجات پا گیا ہے۔ بیماری کی اس قسم سے کبھی بچھڑہ فاسد ہو جاتا ہے۔ (ردفس)

سب سے پہلے اس سال پھر تیز حقن دینا مناسب ہے۔ پھر تیز دواؤں کا ضاد رکھیں۔ جند بید ستر اور فونج سونگھائیں۔ تالو پر ایارج کا طلاء اور سر پر نمک کی محمید کریں۔ کندس کا عطوس دیں۔ امتلاء کی علامات نمایاں ہوں تو فصد کھولیں۔ (طیب نامعلوم)

سرکہ اور ردغن گل ان مریضوں کے سردوں پر رکھیں۔ کیونکہ یہ سر کو خراب خلط سے محفوظ کر کے قوت پہونچاتے ہیں۔ اور اسی کی ضرورت ہوتی ہے۔ جس شخص کی بیماری کثرت خواب اور حرکاتی سکون و ضعف کے ساتھ ہو اسے بید کرنا، گرمی پہونچانا اور غلیظ خلط کو توڑ دینا مناسب ہے۔ کیونکہ جسم کے اندر گرمی نہ ہوگی اور مریض اپنی حالت پر رہ جائے گا تو بخار کے بغیر گرمی نیند کے انواع و اقسام لاحق ہوں گے۔ ”بغیر بخار کے گرمی نیند کو رسکات، جمود اور استغراق کہا جاتا ہے۔ اس طرح کی تکالیف بخار کے ساتھ کسی وقت بھی لاحق ہو سکتی ہیں۔ اس وقت بیماری کا نام لیٹر عس ہوگا۔ یہ وہ بیماری ہے جو مریض پر نیند غالب کر دیتی ہے۔ اسی لئے ناک سے طبع فونج و حاشا ہمراہ سرکہ قریب کیا جاتا ہے تاکہ انجرات کے

ذریعہ دماغ کی غلیظ خلط کا ازالہ ہو جائے۔ تیز دواؤں کا عطوس دیں اور انہی دواؤں کو ناک پر رگڑیں سر پر نمہ دوائیں رکھیں۔ بیماری طویل ہو جائے تو سچھنے لگائیں۔ اس کے علاج اور قرائطس کے علاج میں جند بید ستر استعمال کریں۔ کیونکہ جند بید ستر چند دنوں کے بعد ان دونوں بیماریوں کے اندر فصیح پیدا کر دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انحطاط پر ہو تو قرائطس کا علاج لیٹر عس جیسا ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

د سوال باب

منفرد اور مشترک قرائنطس

جنون، قطرب، ہذیان ہمراہ بے خوابی،
بے خوابی کی تمام اقسام، اختلاط (عقل)
ہمراہ حرارت، یاسر اور دیگر اعضاء کے
اور ام حارہ

جن لوگوں کے سردھوپ سے گرم ہو جاتے ہیں ان کی عقلیں زیادہ تر خراب ہو جاتی
ہیں (اختلاط - جالینوس)

اختلاط (خرابی عقل) کا دھوپ کی وجہ سے لاحق ہو جانا لازمی ہے، جس طرح پاگل
پن خود دماغ کی مخصوص بیماری سے لاحق ہوتا ہے۔ اسی طرح مذکورہ کیفیت سے دیگر امراض
کے تابع اعراض بھی وجود میں آتے ہیں۔ دماغ کے گوشوں میں ورم حار کے بعد مثلاً کثیر
الحرارت چوتھیا بخار حمیات محرقہ کے آخر میں قرائنطس، ورم حجاب، ذات الجنب، ورم مثانہ یا
سخت درد کے موقعہ پر مذکورہ بالا کیفیت رونما ہو جاتی ہے۔ (مؤلف)

خرابی ذہن کی بیماری کبھی بیمار فم معدہ کے سبب لاحق ہو جاتی ہے۔ حمیات محرقہ، ذات الجنب، ذات الرء، ورم حجاب اور ورم دماغ میں بھی یہ بیماری پیدا ہو جاتی ہے۔ البتہ ورم حجاب سے پیدا شدہ خرابی عقل اس ورم حار کے مشابہ ہوتی ہے جو خود دماغ میں اور دماغ کی تھلیوں کے اندر پیدا ہو جاتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ دیگر بیماریوں میں اور حمیات محرقہ کے اندر پیدا ہونے والا اختلاط جب انتہا سے آگے بڑھ جاتا ہے تو اس میں سکون پیدا ہو جاتا ہے۔ مگر قرائطس کا اختلاط مسلسل رہتا ہے۔ کیونکہ اس میں دماغ فی نفسہ متاثر ہوتا ہے۔ اسی لئے ایسے مریض کا اختلاط ذہن اچانک رونما نہیں ہوتا۔ جیسا کہ بعض دیگر اعضاء کی بیماری میں رونما ہو جایا کرتا ہے۔ یہاں اختلاط ذہن لاحق ہونے سے پہلے کچھ اعراض بھی ہوتے ہیں جو کم نہیں ہوتے۔ اور یہ سب کے سب قرائطس کے علامات ہوتے ہیں۔ چنانچہ کبھی ب خوابی طاری ہوتی ہے۔ کبھی ظاہری خیالات کی خرابی کے ساتھ مریض تشویشناک اور اضطراب انگیز نیند سوتا ہے۔ حتیٰ کہ چیخنے اور کودنے لگتا ہے، بعض اوقات نسیان طاری ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ پیشاب کرنے کے لئے طشتری مانگتا ہے۔ پھر بھی پیشاب نہیں کرتا۔ یہاں تک کہ یادداشت واپس آجائے۔ جرأت اور بے شرمی خلاف معمول بڑھ جاتی ہے، پانی کم پیتا ہے، تنفس عظیم اور متفاوت ہوتا ہے۔ نبض عظیم نہیں ہوتی۔ پٹھے کی طرح سخت ہوتی ہے۔ وہ وقت جب قریب ہوتا ہے جس میں بیماری طاری ہونی ہوتی ہے تو سر کے پچھلے حصہ میں مریض درد محسوس کرتا ہے۔ اور بیماری شروع ہو جاتی ہے تو آنکھیں بے حد خشک ہو جاتی ہیں۔ ایک آنکھ سے گرم آنسو نکلتے ہیں اور اس میں کیچڑ آ جاتا ہے۔ رگوں میں خون بھر جاتا ہے، ناک سے بھی خون ٹپکتا ہے۔ بخار بحالہ باقی رہتا ہے۔ اس میں نہ انحطاط ہوتا ہے نہ وقفہ۔ زبان کھردری ہو جاتی ہے۔ اسی طرح حجاب کی بیماری میں اختلاط لازم سار ہوتا ہے۔ اس کے اور قرائطس کے باہمی فرق کا اندازہ تنفس سے اور ان اعراض سے ہوتا ہے جو آنکھ میں ظاہر ہوتے ہیں، تفصیل یہ ہے کہ جس شخص کا دماغ خراب ہوتا ہے اس کا تنفس عظیم متفاوت ہوتا ہے، مگر حجاب کی بیماری میں مختلف ہو جاتا ہے، کبھی مختصر، کبھی متواتر، کبھی عظیم اور کبھی زفرہ (لمبی سانس) کے مشابہ ہو جاتا ہے۔ اختلاط ظاہر ہونے سے پہلے، ورم حجابی کی ابتداء میں تنفس ورم دماغی کے مریضوں کے برعکس صغیر و متواتر ہوتا ہے کیونکہ ورم دماغ کے مریضوں کا تنفس عظیم و متفاوت ہوتا ہے۔ ورم حجابی میں پسلیوں کے سروں کا اوپر کھینچ اٹھنا شروع ہی سے مگر دماغ کی بیماری میں یہ کیفیت آخر میں ہوتی ہے۔ دماغ کی بیماری میں حرارت

سر کے اندر زیادہ تر مگر درم حجابی میں حرارت شکم کے اندر ہوتی ہے۔ (جالینوس)
 سر سام کی جملہ اقسام مملک ہیں۔ جن بخاروں کے اندر عقل خراب ہو جاتی ہے اور
 پردہ صماخ کے اندر پھوڑا نکل آتا ہے ان میں ادھیڑ عمر کے لوگوں اور بوڑھوں کے مقابلہ
 میں بچے زیادہ تیزی سے مر جاتے ہیں۔

جسے غیر محسوس شدید درد ہوتا ہے، اس کی عقل میں اختلاط (خرابی) پیدا ہو جاتا ہے۔
 موسم خریف میں جس کثرت سے رقیق ردی صفرادی اختلاط پیدا ہوتے ہیں۔ اسی کے
 مطابق جنون عارض ہوتا ہے۔ (جالینوس)

مرگی، مالنخو لیا اور اختلاط عقل کے مریضوں کو عوام مجنوں کہتے ہیں، مگر ان تینوں کے
 درمیان بڑا فرق ہے۔ تفصیل یہ ہے کہ مرگی کے مریض باری کے علاوہ ہر حال میں تندرست
 رہتے ہیں۔ مالنخو لیا میں نہ بے خوابی رہتی ہے، نہ لوگوں پر حملے ہوتے ہیں، نہ گفتگو میں بہ کثرت
 خرابی ہوتی ہے بلکہ بسا اوقات مالنخو لیا کے مریض تندرستوں سے مختلف نہیں ہوتے۔ بس کچھ
 باتوں کے اندر ان کے خیالات ردی ہوتے ہیں۔ مرض کی مدت طویل ہو جاتی ہے تو بہ
 کثرت خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں، تاہم ان تمام خرابیوں کے اندر مریض کی عقل سالم رہتی
 ہے۔ خوف، غم اور گھبراہٹ اس کا لازمہ ہوا کرتا ہے۔

جنون کے اندر مریض حملہ کرتا ہے، اس کے اندر تیز طاقتور حرکتیں ہوتی ہیں، بے
 خوابی ہوتی ہے۔ اختلاط عقل مسلسل ہوتا ہے مگر سخت نہیں ہوتا۔ (ابوبکر)
 جس اختلاط کے اندر جرأت، اقدام اور خباثت نفس موجود ہو اس کا سبب سوداء ہے۔
 بایں ہمہ غلبہ سوداء کی دیگر علامات سے بھی پتہ کریں۔ (بقراط)

یہ وہ سوداء ہے جو اختراق صفراء کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے۔ صفراء بھی وہ جو سیاہ خلط
 سے بنا ہوتا ہے۔ درم دماغی میں بخار کے ساتھ پیشاب سفید اور رقیق القوام ہو تو یہ ہلاکت کی
 علامت ہے میرے علم میں کوئی ایسا شخص نہیں آیا جس کی یہ حالت رہی ہو اور وہ بچ گیا ہو۔ یہ
 بیماریاں مراری ہوں تو بہتر یہ ہے کہ ان کے اندر پیشاب پر غالب شے مرار پر نظر کی جائے۔
 سر سام کی ابتداء میں پیشاب سفید ہو تو عنقریب اختلاط پیدا ہو جائے گا۔ نہ پیدا ہو تو
 بعد میں پیدا ہو جائے گا۔ (مؤلف)

عورت کی چھاتیوں میں خون گاڑھا ہو جائے تو یہ جنون کی علامت ہے کیونکہ اس بات
 کی دلیل ہے کہ بہ کثرت گرم خون جسم کے بالائی حصوں میں داخل ہو چکا ہے مگر خون اور جسم

کی حرارت سے دودھ نہیں بن رہا ہے۔ ایسی حالت میں انخربات دماغ تک پہنچتے ہیں اور اختلاط عقل لاحق ہو جاتا ہے۔

جو اختلاط خوشی کے ساتھ ہو وہ زیادہ محفوظ ہوتا ہے۔ مگر جو اختلاط غم و فکر کے ساتھ ہو وہ نہایت خراب ہوتا ہے۔ جس اختلاط کے اندر جرأت، حملہ اور اقدام ہو وہ بھی نہایت برا ہے کیونکہ پہلی قسط کا اختلاط سیاہ خون یا ردی خلط کے بغیر حرارت کا نتیجہ ہوتا ہے، جیسا کہ شراب سے لاحق ہونے والے اختلاط میں دیکھا جاتا ہے۔ جس اختلاط کے ساتھ غم و فکر ہوتا ہے وہ سودا سے پیدا ہوتا ہے اور جس اختلاط کے اندر حملہ آور ہونے کی کیفیت ہے وہ احتراق صفراء سے پیدا شدہ سوداء کا نتیجہ ہوتا ہے۔ یہ خلط بے حد خراب ہوتی ہے۔

بلغم کی حالت میں جنون نہیں ہوتا۔ کیونکہ جنون کے لئے ضرورت یہ ہوتی ہے کہ خلط باعث لذاع (سوزش پیدا کرنے والی) اور ہیجان انگیز ہو۔ صفراء کا ہمیشہ یہی حال ہوتا ہے۔ سوداء کا جہاں تک تعلق ہے جب وہ بے حد جل جاتا ہے، متعفن ہو جاتا ہے اور اس میں حدت پیدا ہو جاتی ہے اس وقت وہ مذکورہ کیفیت میں داخل ہوتا ہے۔ (جالینوس)

جالینوس نے یہاں یہ بیان کیا ہے کہ صفراء جیسا کچھ ہوگا جنون بھی ویسا ہی ہوگا۔ (مؤلف) آنکھوں کی سرخی، ورم دماغی حار کا ایک نہ جدا ہونے والا عرض ہے۔ کبھی کبھی یہ کیفیت ورم فم معدہ میں بھی پائی جاتی ہے۔ (جالینوس)

اسی کے ساتھ سر کے اسباب میں سے کوئی سبب موجود ہو تو بیماری دماغ کے اندر سمجھی جائے گی۔ (مؤلف)

جنون کے بعد خون کا دست یا استقاء یا حیرت لاحق ہو تو یہ عمدہ علامت ہے۔ استقاء اور خونی دست کے ذریعہ جنون سے شفا ہوتی ہے۔ یہ شفا عرض کے منتقل ہو جانے اور سر سے فضلہ کے شکم کی جانب آ جانے کا نتیجہ ہوتی ہے۔ حیرت سے مراد بے حد سخت جنون کا لاحق ہو جانا ہے۔ جنون سخت ہوگا تو بحران ہو سکتا ہے جیسا کہ دیگر بیماریوں میں ہوا کرتا ہے۔ (جالینوس)

استقاء انتقال فضلہ کے مشابہ نہیں ہے۔ مگر اس میں جو حالت ہوتی ہے وہ مشابہ ہو سکتی ہے۔ کیونکہ جگر سرد ہو جاتا ہے۔ چنانچہ تمام جسم سرد اور مرطوب ہو کر ڈھیلا ہو جاتا ہے۔ لہذا انخربات منتقل ہونے لگتے ہیں۔ (مؤلف)

اختلاط کی ایک قسم خلوص شکم اور استفرغ سے لاحق ہوتی ہے۔ یہ سخت نہیں ہوتی مگر

اس کا مقام وہی ہے جو فالج میں ریشہ کا ہے۔ (جالینوس)
 اس کی وجہ یہ ہے کہ اس حالت میں روح نفسانی کا جو مادہ دماغ کی جانب آتا ہے دماغ
 اسے نہیں پاتا۔ نہ یہ کہ دماغ کے اندر فی نفسہ کوئی بیماری ہو جاتی ہے، یا اس کی وجہ یہ ہے کہ
 کوئی لطیف بخار کم مقدار میں شکم کی حرارت کے باعث ابھر آتا ہے۔ چنانچہ ٹھنڈے پانی وغیرہ
 کے مشروب سے جاتا رہتا ہے۔ (ابوبکر)

ذات الرء سے پیدا ہونے والا قرائط خراب ہے، کیونکہ یہ اس وقت ہوتا ہے جب
 ذات الرء لاحق کرنے والی خلط بکثرت ہو اور اس کے ساتھ گرم بھی ہو۔ جس شخص کے
 دماغ میں سقاقلوس (۱) ہو جائے اور تین دن تک نہ مرے وہ صحت یاب ہو جائے گا۔ کیونکہ یہ
 بیماری دوسرے مقام پر ہوتی ہے تو بھی مملک ہوتی ہے۔ یہ عضو کو فاسد کر دیتی ہے یا عفونت
 اور موت کا راستہ اختیار کرتی ہے۔ ہماری مراد یہاں اس مریض سے ہے جو اس بیماری کے
 قریب ہوتا ہے۔ یہ بیماری عظیم ورم حار کے بعد آتی ہے۔ تین دنوں کے اندر بیمار نہیں مرنے والا تو
 بیماری کے انحطاط پذیر ہو جانے میں کوئی شک نہیں رہتا۔ کیونکہ عضو کی شرافت کا تقاضا یہ ہے
 کہ اس طرح کی بیماری تین دنوں سے زیادہ نہ رہے۔ (جالینوس)

برسام کا شمار امراض حادہ میں ہے۔ دماغ کی جھلی جس کا نام میجس ہے کے اندر مرہ
 صفراء جب ورم حار پیدا کر دیتا ہے تو برسام لاحق ہو جاتا ہے۔ اس کے اور ہڈیان کے درمیان
 جو ورم دماغی سے خالی حیات کے اندر لاحق ہوتا ہے فرق یہ ہے کہ اس طرح کا ہڈیان
 مسلسل رہتا ہے۔ مگر حمی محرقہ اور حمی غب میں جو ہڈیان ہوتا ہے وہ بخار چڑھنے کے وقت تو
 ہوتا ہے مگر اترتے وقت زائل ہو جاتا ہے۔ برسامی ہڈیان اور جنون کے درمیان فرق یہ ہے
 کہ جنونی ہڈیان کے ساتھ بخار نہیں ہوتا۔ قرائطس کے ساتھ بخار ہوتا ہے، اس کی خباثت اور
 خرابی مرہ فاعلہ کے مطابق ہوتی ہے۔ مرہ جتنا تیز ہو گا اتنا ہی یہ بخار خراب ہو گا۔

برسام کی پیشگی علامات میں طویل بے خوابی، مضطرب اور چونکنے والی نیند داخل ہے۔
 کبھی کبھی نسیان کا عارضہ ہوتا ہے۔ مریض کسی بات کا حکم دے کر بھول جاتے ہیں، آنکھیں
 سرخ اور اشک آلود، نبض صلب، وحشت بھری مسلسل نگاہ، آنکھوں میں تکلیف، زبان
 کھردری اور خشک، اس میں اور ورم حار حجاب میں فرق یہ ہے کہ ورم حار حجاب میں سوء
 تنفس، پیاس، سینہ کے گوشہ میں اور شکم میں زیادہ تر حرارت ہوتی ہے، مگر دماغ کا جہاں تک

۱۔ ایسا ورم ہے جو ایک رومی مادہ سے پیدا ہوتا ہے اور عضو کو فاسد کر دیتا ہے۔ اس ورم کی موجودگی میں حس باقی نہیں رہتی

تعلق ہے اس میں حرارت سر کے اندر ہوتی ہے۔ آنکھیں سرخ ہوتی ہیں اور نکسیر ٹوٹتی ہے۔ مرہ کے اندر کچھ بلغم شامل ہوتا ہے تو یہ اعراض لشرعس کے اعراض کے ساتھ ملے جلے ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ مریض کبھی جاگتا ہے، کبھی اس پر سبات طاری ہو جاتا ہے۔ ایسا بھی ہے کہ برسام خالص جب مزمن ہو جاتا ہے تو خواہ صفرادی ہو مذکورہ اعراض کے اندر سکون ہو جاتا ہے کیونکہ دماغ کی حالت دقتی ہو جاتی ہے۔ تکلیف کا احساس جاتا رہتا ہے۔ کیونکہ سوء مزاج مساوی ہو جاتا ہے۔ اس وقت نہ اضطراب باقی رہتا ہے نہ ہڈیاں۔ مگر مریض کمزور دنا تو اس ہو کر پڑے رہتے ہیں۔ شروع میں کمزور نہ ہوں تو فصد کھولیں۔ کیونکہ یہ سب سے افضل علاج ہے۔ اگر مریض ہاتھ نہ دے، یا ہاتھ کے ہلنے اور بندھن کھل جانے کا اندیشہ ہو تو پیشانی کی رگوں کی فصد کھولیں اور اگر اندیشہ ہو کہ دوبارہ فصد نہ کھول سکیں گے تو ایک ہی بار میں خون نکال دیں۔ سر پر سرکہ شراب اور روغن گل رکھیں کہ یہ سر کو ٹھنڈا کرتا اور تقویت بخشتا ہے۔ لہذا خون اس جانب نہ آ سکے گا۔ سر ٹھنڈا ہو گا تو خون کی کثرت بھی نہ ہو گی۔ سر پر طبع خشخاش کا نطول کریں۔ اور نیند لانے کی تدبیر کریں۔ شوم، نطول اور مشروب اس بیماری کے افضل علاج ہیں۔ مریض سوئے گا تو بخار میں سکون ہو گا۔ اور سر ٹھنڈا ہو گا۔ لہذا شربت خشخاش پلائیں۔ یہ منوم اور مبرد حتمی ہے۔ اگر اس کی ضرورت نہ ہو تو استعمال نہ کریں۔ خصوصیت سے جبکہ برسام بلغم کی موجودگی میں ہو اور اس کے اعراض تیز نہ ہوں، ایسی صورت میں ہر اس چیز سے بچیں جو تیزی سے سر تک پہنچتی ہے اور سدر اور نیند کی کیفیت پیدا کر دیتی ہے۔ نیز حد درجہ برودت کا موجب بھی ہوتی ہے۔ مریض کی طاقت کمزور ہو تو شربت خشخاش سے بھی احتراز کریں۔ اس کی جگہ وہ چیز دیں جو اس باب میں معتدل ہو۔ تاکہ مسامات میں انقباض پیدا نہ ہو۔ وہ شے گرم نہ ہو تاکہ سر میں امتلاء پیدا نہ ہو۔ گنگو کے لئے اس شخص کو بلائیں۔ جس سے مریض شرما تا ہو۔ جسم کے نچلے حصوں کو دبائیں۔ دونوں پیروں کو باندھ کر گرم پانی کا نطول کریں۔ جسم کے نچلے حصوں پر پچھنے لگائیں۔ تاکہ خون نیچے کی جانب جذب ہو سکے۔ یہ عمل بخار آتر جانے یا باری آنے سے پہلے کریں۔ غذا میں ماء الشعیر کا سنی میں دھو کر سفید آٹے کی روٹی، خس، لب خیار، چٹانوں کے اندر رہنے والی مچھلیاں، اور فواکھات میں انار ترش اور آلو بخارا دیں۔ ٹھنڈا پانی نہ دیں بالخصوص جبکہ درم احتشاء میں ہو۔ قے کرانا ممکن ہو تو قے کرائیں۔ (یہ بات محل نظر ہے۔ مؤلف۔)

نرم اشیا اور حقنوں کے ذریعہ اسہال لائیں۔ حمام میں داخل کریں۔ خاص کر جبکہ بے

خوابی غالب ہو تو حمام مفید اور خواب آور ہے۔ پیشاب میں فنج نظر آجائے تو احتیہ کریں۔ شراب پلائیں بالخصوص جبکہ مریض عادی رہا ہو۔ معدہ سرد اور کمزور ہو تو شراب مفید ہوگی۔ رطوبت پیدا کرے گی اور خواب لائے گی۔ اس سے بے حد نفع ہوگا۔ ورم شکم ہو تو شراب نہ دیں۔ البتہ قوت کی حفاظت کریں۔ اگر یہ کمزور ہو گئی تو کوئی علاج کارگر نہ ہوگا۔

فوری موت :

اختلاط عقل کی موجودگی میں مریض ایک گھنٹہ روئے اور ایک گھنٹہ ہنسے تو اس کی موت یقینی ہے۔ بیماری میں عقل معدوم ہو جائے یا بائیں انگوٹھے میں چھوٹا سخت باقلا نما پھوڑا نکل آئے اوپر اور نیچے سے بہ کثرت مردڑ ہو تو مریض چھ دنوں کے اندر مر جائے گا۔

علامات :

اختلاط صفر اوی کی علامات حسب ذیل ہیں :

جسم کو بہ کثرت حرکت دینا، آنکھوں میں پردہ پڑنا اور چنگاری نظر آنا، ناک کا پتلا ہونا خاص کر کناروں کا، سر میں شدت حرارت، رنگ زرد، پیشانی کی کھال کا پھیل جانا، آنکھوں کا دھنسا ہوا ہونا، بستر پر اس طرح ہلنا جیسے کسی سے معرکہ آرائی ہو رہی ہو۔

اختلاط سوداوی کی علامات :

پاگل پن کی کیفیت، کپڑے پھاڑنا، گلیوں میں دوڑنا، بلند مقامات پر چڑھنا، ناقابل فہم چیخ مارنا، آنکھیں خشک، رنگ سیاہ، زبان کا چھوٹا ہو جانا، شیخ طاری ہونا، زمین کی جانب جھکے رہنا۔

اختلاط دموی کی علامات :

آنکھیں اور چہرہ سرخ، زبان اس قدر بوجھل کہ گفتگو نہ کر سکے۔ بلا ضرورت تیزی سے اٹھنا بیٹھنا، چہرہ کی رگوں کا ممتلی ہونا، ناک کھجلا نا، جسم سے خون جاری ہونے اور کپڑوں کا خون سے رنگین ہو جانے کا احساس ہونا۔

اختلاط بلغمی کی علامات :

اختلاط، بلغم کی عفونت اور حدت سے پیدا ہوتا ہے۔ چنانچہ مریض پوٹوں کو ہاتھوں

سے رگڑے گا۔ سر میں بوجھ محسوس کرے گا، وہم ہوگا کہ چوپایہ ہو گیا ہے۔ گہری نیند سوئے گا اور کوئی چیز پکڑے گا تو اس سے جدا نہ ہوگا۔

سرسام کے لئے مستعد ہونے کی علامات :

مسلل بخار جو سطح جسم میں آہستہ آہستہ نفوذ کرے گا۔ نبض صغیر، چہرہ خون سے بھرا ہوا۔ مسلل بے خوابی، مضطرب گفتگو، شدید حزن، کسل، بستر پر ہمیشہ الٹنا پلٹنا، آنکھیں سرخ و اشک ریز، ہاتھ پیر سرد، مگر مریض کو احساس نہ ہوگا۔ پیشاب رقیق، کچھ مریضوں کو یہ احساس ہوگا کہ جیسے سر پر ہتھوڑے پڑ رہے ہوں، کانوں میں بجھنا ہٹ، درد دل کا احساس، پسلیوں کے سروں میں فغ، ٹھنکی باندھنا، مریض کا مزاج حار، بد ہضمی، دھوپ میں چلنا، سر کا امتلاء، یہ ساری باتیں انسان کو سرسام میں مبتلا کر دیتی ہیں۔

سرسام ہو جانے پر علامات حسب ذیل ہوں گی :

تیز بخار، نبض صغیر و کثیف، کپڑوں کے ٹکڑے چننا، کثرت سے بے خوابی، نیند کا مضطرب اور کم ہونا، چوتھے دن میں عقل میں فتور واقع ہو جانا، اس بیماری کے اندر زیادہ تر عقل چوتھے دن خراب ہو جایا کرتی ہے۔ اندرون جسم التهاب، سخت غم و غصہ، نگاہ اجنبی، بلا آواز کان لگانا، ہاتھوں کو پھیلاتا، روشنی ناگوار، درد تیز ہو تو پیٹ چلنے لگتا ہے۔ آنکھوں اور چہرہ پر ورم ہو جاتا ہے، دونوں ہاتھ کاپنے لگتے ہیں، نبض میں ارتعاش پیدا ہو جاتا ہے۔ پسلیوں کے سرے پھیل جاتے ہیں۔ زبان پر ورم آ جاتا ہے، آواز منقطع ہو جاتی ہے۔

ورم دماغی کی علامات :

آنکھوں کے سامنے چنگاری، گدی کے بل سونا، گھڑی گھڑی اعضاء کا اختلاج (اسکندر) قرائطیس، لیٹر عس اور دق کی جانب منتقل ہو جاتا ہے۔ لیٹر عس کی جانب انتقال کی علامات یہ ہیں۔ آنکھوں کا چھوٹا ہونا، حرارت کے اندر ضعف پیدا ہو جانا۔ دق کی جانب انتقال کی علامات میں آنکھوں کا دھنس جانا اور بدن کا خشک ہونا داخل ہے۔ بخار میں سکون اور نبض صغیر اور صلب ہوگی۔

قرائطیس گاہ عوس کی جانب منتقل ہو جاتا ہے جس کی علامت یہ ہے کہ آنکھوں میں شرارے ہوں گے۔ دونوں طرف سے سیاہی غائب ہوگی۔ اس جگہ سفیدی آجائے گی،

مریض گدی کے بل سوئے گا، پسلیوں کے سرے پھیل جائیں گے۔ شکم، پھول جائے گا۔ گھڑی گھڑی اعضاء کے اندر اختلاج پیدا ہوگا۔ (مؤلف)

برسام دماغ کی رقیق جھلی میں یا حجاب میں ہوتا ہے۔ یہ صفر اوی درم ہوتا ہے جس کے بعد بخار اور اختلاط عقل رونما ہو جاتا ہے۔ نفس دماغ کے اندر درم ہو جانے سے بھی برسام لاحق ہو جاتا ہے۔

برسام کے مریض کو درد، سر اور گردن میں مسلسل بوجھ محسوس ہو تو تشنج عارض ہوگا اور زنجاری قے آئے گی۔ مرارہ احتراق صفراء سے پیدا ہوتا ہے۔ زیادہ تر مریض مراری قے کرتے وقت مر جاتے ہیں۔ کچھ مریض اپنی طاقت کی وجہ سے ایک یا دو دن زندہ رہتے ہیں۔ برسام حار کو قرائط کتے ہیں اور برسام بارد موسوم بہ برسام لیثر عکس کہلاتا ہے۔ یہ کم مدت کا اور خطرناک ہوتا ہے۔

بوڑھے قرائط میں مبتلا ہو جاتے ہیں تو تقریباً نجات نہیں پاتے۔ (جالینوس) نطول اور سر کی ترتیب کے بعد اختلاط کے مریضوں کو اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ کنٹھیوں پر منوم دواؤں کا طلاء اور تھوڑی افیون کا سحوط کیا جائے۔

قطرب کے مریض راتوں کو کتوں کی طرح چکر لگاتے ہیں۔ بے خوابی سے چہرہ زرد ہو جاتا ہے، جسم خشک ہو جاتا ہے، ہر وقت پیاس لگتی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے ان پر غبار کے اثرات ہیں، فصد کھول کر اتنا خون نکالیں کہ غشی طاری ہو جائے۔ اس کے بعد سریع البضم مرطوب غذائیں دیں، شیریں پانی بے اندر بٹھائیں، ماء الشیر پلائیں، مرطب اور منوم اشیاء کا سر پر نطول کریں، یہی ان کے لئے مناسب علاج ہے۔ مسهل دینا ہو تو ایارج وغیرہ کا مسهل دیں۔

مرض طویل ہو جائے، کوئی علاج کارگر نہ ہو تو مریض کے شانوں کو باندھ کر بری طرح پیٹیں کہ درد ہونے لگے، چہرے پر اور سر پر تھپڑ ماریں، چند یا پرداغ دیں۔ اس سے افاقہ ہوگا۔ یہ عمل ایک بار کافی نہ ہو تو دوبارہ کریں۔ (یہودی)

حرارت اور ہبوست سے لاحق ہوتا ہے۔ سر کو مرطوب کریں، کچھ لوگ ارد گرد بیٹھ کر کبھی دھمکائیں، کبھی فصیحت کریں۔ اور بتائیں کہ اس کی غلطیاں کیا کیا ہیں۔ پیشانی کی رگ کی فصد کھول دینا بے حد مفید ہے۔ کیونکہ اس سے اکثر تکلیف کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ مرطب غذاؤں کے ذریعہ تمام جسم کے بعد سر کو مرطوب ہو چنائیں۔ (طبری) ہبوست کے باعث جو اختلاط عقل واقع ہو اس کا پتہ نیند کی کمی اور نعتنوں کی خشکی سے

کریں۔ برعکس حالت کو برعکس علامات سے معلوم کریں۔ کیونکہ نتھنے مرطوب ہوں گے تو بیماری مرطوبت کا نتیجہ ہوگی۔ حدت، چیخ اور ہڈیان کے ساتھ اختلاط صفراوی ہو تو اس کا علاج فصد سے کریں۔ پھر سر مونڈ کر مرطب اشیاء کا نطول کریں اور سعوط دیں۔ سر پر سرد تیل رکھیں، سروں اور پایوں کے شوربہ کا نطول کریں۔ دودھ کی دھار ماریں۔ اختلاط بخار کے ساتھ نہ ہو تو سر کو زیادہ ٹھنڈا نہ کریں۔ کیونکہ اندیشہ ہے کہ موجودہ خلط جڑ پکڑ لے اور دماغ کے اندر کوئی مستقل بیماری پیدا ہو جائے۔ اس کے بجائے ایسی دواؤں سے علاج کریں جو لطیف ہوں اور جن کے اندر شدید برودت نہ ہو۔ بیماری بخار کے ساتھ ہو تو ترطیب اور تبرید سے اندیشہ نہ کریں۔ ساتھ میں بے خوابی بھی ہو تو تبرید و ترطیب لازم ہے۔ مبرد و مرطب سعوط وغیرہ استعمال کریں۔

خون سے جو اختلاط ذہن ہوتا ہے اس میں مستی اور بکثرت ہنسی آتی ہے۔ رگیں خون سے بھر جاتی ہیں، اس کا علاج یہ ہے کہ خون جاری کر دیا جائے۔ ضماہوں اور تسکین بخش غذا کے ذریعہ سر کو ٹھنڈا کریں۔ سر پر سرکہ، مخم، جی العالم اور پوست انار، مسور وغیرہ رکھی جائے۔ کبھی کبھی دماغ کے اندر درم حار عظیم پیدا ہو جاتا ہے جسے سقاقلوس کہتے ہیں، مریض چوتھے دن مر جاتا ہے۔ چوتھے دن نہ مرا تو بچ جاتا ہے۔ علامات قرانیٹس جیسی ہوتی ہیں۔ علاج فصد، کچنے، اسہال اور سر پر عنب الثعلب، بنفشہ، جی العالم وغیرہ کا ضماہ۔ (اھرن)

میرے خیال میں مجوسی بچے کے اندر جو بیماری دیکھی ہے اور جس سے وہ صحت یاب ہو گیا وہ یہی ہے۔ برگ انگور، لفاح، عنب الثعلب، کوٹ پیس کر سرکہ شراب اور عرق گلاب میں شامل کر کے سر پر ضماہ رکھنا اور کافور اور بنفشہ کا مسلسل سعوط کرنا مناسب ہے۔ (مؤلف)

برسام ایک درم حار ہے جو دماغ یا دماغ کی جھلی میں پیدا ہوتا ہے۔ دموی اور صفراوی دو قسم کا ہوتا ہے۔ کبھی کبھی صفراء جل کر سودا ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں نہایت خبیث اور ردی قسم کا برسام لاحق ہوتا ہے۔ برسام دموی ہے تو اس کے ساتھ مریض پر ہنسی طاری ہوگی۔ اور اگر خالص صفراوی ہے تو ساتھ میں گھبراہٹ اور اکتاہٹ ہوگی۔ بیماری کا سبب صفرا محترقہ ہے تو سخت تیز اور خبیث ہوگی۔ مریض پر تقریباً ہنسی طاری نہ ہوگی۔ تنفس عظیم متفاوت، نبض صغیر صلب اور وہ سلامتی علامات ملیں گی جن کا تذکرہ اسکندر اور جالینوس نے کیا ہے۔

مریض کے اندر شدید اضطراب اور نحویات نہ ہوں تو ہاتھ کی، اور اندیشہ ہو کہ ہاتھ کی حفاظت نہ کر سکو گے تو پیشانی کی فصد کھولیں، نرم جھنے دیں، سر پر نطول کریں، اور مریض

جس جگہ رہتا ہو اس جگہ کو ٹھنڈا رکھیں۔ یہاں نقش و نگار اور تصویریں نہ ہوں۔ کیونکہ یہ چیزیں غفلت طاری کریں گی۔ مریض کے پاس دوستوں کو لائیں جو کبھی اس سے نرم گفتگو کریں کبھی اس پر ہول طاری کریں۔ بیماری پختہ ہونے سے پہلے اسے شراب کے قریب نہ جانے دیں۔ ماء الشعر، دھوئی ہوئی اور بھیگی ہوئی روٹی، ابالا ہوا خس، کامنی، لب خیار، خربوز اور خوبانی دیں۔ ٹھنڈے پانی سے پرہیز کرائیں۔ بالخصوص جبکہ بیماری درم حجاب کی وجہ سے ہو، جس بول ہو تو گرم پانی کا نول کریں۔ ہاتھ سے مثانہ دبائیں۔ مریض کی حرکتیں اور لغویات زیادہ ہوں تو انہیں روک دیں کیونکہ اس سے قوت تحلیل ہو جائے گی۔ خدر اور سدہ پیدا کرنے والی تمام چیزوں سے پرہیز کریں۔ ساتویں دن کے بعد ایسے نطول اور شوم استعمال کریں جن میں تحلیل کی طاقت ہو، پختگی اچھی طرح ظاہر ہو جائے تو حمام، سداب، فوج، استعمال کریں، شروع میں گدی پر پچھنے لگائیں۔ پوست زیادہ ہو تو شیریں پانی کے حمام کرائیں۔ روغن اور پانی بکثرت استعمال کریں۔ طاقت کم ہو تو ایسا مالیدہ دیں جس میں رقیق شراب ملی ہو۔ تاکہ قوت محفوظ رہے۔ برسام کی وجہ سے کمزور ہو جانے والے مریضوں کو دوسری باتوں کے مقابلے میں ماکول و مشروب کے فساد سے بچنا چاہئے۔ ہر چیز سے زیادہ دھوپ کی حرارت سے اجتناب کرنا چاہئے۔ مبادا بیماری عود نہ کر آئے۔ قرائط حجابی ہو تو اس کی علامات میں پسلیوں کے سروں کا پھیلاؤ، اور سینہ کا تنگ ہونا داخل ہے۔ تنفس زیادہ سخت ہوگا۔ ایسے مریضوں کی فصد کھولیں۔ حقے دیں۔ ساتویں دن کے بعد تخم کتاں وغیرہ سے تیار کر کے ملین ضاد پسلیوں کے سروں پر رکھیں۔ قرائط کے مریضوں میں ناک کی رگ کی فصد کھولیں۔ کیونکہ یہ محمود ہوتی ہے۔ سبھی جنون کا علاج مالتو لیا جیسا ہے۔ البتہ ایسے مریضوں کے سروں پر سرکہ شراب اور روغن گل خصوصیت سے رکھیں۔ سر کی فصد کھولیں، فیقراء کا مسهل دیں۔ بادیاں جنگلی اور بنج انگور سفید ۵ گرام ہمراہ آب روزانہ پینا بے حد مفید ہے۔ (بولس)

ایک طبیب نے مجھے بتایا کہ اس کی بیوی کو نہایت مزمن اختلاط تھا۔ کچھ دواؤں سے علاج ہوا، کارگر نہ ہوا مگر چند دن فاشراپینے سے صحت یاب ہو گئی۔ فاشرا دن میں کئی بار پلایا گیا۔ (مؤلف) دوائیں پینے سے مریض گریز کریں تو ساتھ میں روٹی، انجیر یا کھجور شامل کر دیں۔ قطرب کے مریض رات بھر صبح ہونے تک سرگرداں رہتے ہیں، خاص کر قبرستانوں میں گھومتے پھرتے ہیں، رنگ زرد اور بصارت کمزور ہو جاتی ہے۔ آنکھیں دھنسی ہوئی۔ اشک ریز نہیں ہوتیں۔ سر اور زبان میں خشکی ہوتی ہے۔ آنکھوں میں غبار کا اثر اور پنڈلیوں میں زخم

ہوتے ہیں جو تقریباً مند مل نہیں ہوتے، اس کا شمار سوداء کی بیماریوں میں ہے۔ لہذا پہلے فصد کھولیں اور خون اتنا خارج کریں کہ غشی طاری ہو جائے، بعد ازاں غذاؤں اور حمام کے ذریعہ رطوبت پہنچائیں۔ چنے کا پانی چند دن پلا کر پھر ایارج رو فس کئی بار پلائیں۔ سر پر نیند آور نطول کریں۔ نتھنے پر افیون ملیں۔ بیماری انحطاط پر ہو، تھوڑی تھوڑی قوت آچکی ہو اور صحت واپس آجائے تو تریاق نیز سودا میں دی جانے والی ساری دوائیں دیں۔ (بولس)

بے خوابی کی ان بیماریوں میں افیون پلائی جاتی ہے کیونکہ یہ خواب آور ہے۔ لہذا حرکتوں میں سکون آجائے گا۔ اور تحلیل بھی کم واقع ہوگی۔ اس کے ساتھ ترطیب اور سر کی تقویت مناسب ہے۔ (مؤلف)

جسم میں خالص صفراء کی مقدار زیادہ ہوتی ہے تو برسام لاحق ہو جاتا ہے۔ علامات میں مزید علامت یہ ہوگی کہ گرمی مریض کے لئے اذیت ناک ہوگی۔

سب سے عمدہ علاج فصد ہے۔ میں نے ایک شخص کو رسیوں میں باندھ کر فصد کھولی اور ایک ہی بار میں بہت سارا خون نکال دیا۔ چنانچہ وہ تیزی سے صحت یاب ہو گیا۔ فصد کے بعد سر پر سرکہ شراب اور روغن گل رکھیں۔ اس سے سر میں قوت اور انجرات میں رکاوٹ ہوگی۔ نطول، بخور اور طلاؤں کے ذریعہ نیند لانے کی ہر تدبیر اختیار کریں۔ کیونکہ ایسے مریضوں کے لئے اور ہڈیان کے تمام مریضوں کے لئے نیند بے حد شفا بخش ہے۔ درد اور بے خوابی مسلسل باقی ہو تو شربت خشکاش پلائیں۔ کیونکہ بخار اور بے خوابی کے لئے یہ عمدہ چیز ہے۔ سر کے اندر حرارت آگ کی طرح ہو تو کئی بار شربت خشکاش پلائیں۔ حرارت تیز نہ ہو تو شربت خشکاش نہ دیں۔ نہ ہی سخت ٹھنڈا پانی پلائیں۔ کیونکہ ان چیزوں سے انجام میں بخار اور زیادہ تیز ہو جائے گا۔ البتہ نیم گرم پانی بہتر ہوگا۔ شکم سخت ہو تو پسیلوں اور شکم پر پانی اور روغن کا نطول کریں اس سے مرہ کی حدت میں سکون ہوگا۔ شکم میں درم اور سختی ہو تو اسے نرم کریں۔ گرانی سے بچیں۔ حرارت اور بخار تیز نہ ہو تو حمام مفید ہے۔ یہ خواب آور ہے اور تکلیف میں سکون پیدا کرے گا۔ حمام گرم نہ ہو، اسی طرح شراب بھی گرم نہ ہو۔ الایہ کہ حرارت تیز اور شکم میں درم ہو۔ ورنہ یہ عمدہ ہے، منوم اور مسکن ہے، قوت کی حفاظت کرنا لازم ہے۔ کیونکہ مریض کمزور ہو گئے تو علاج قطعاً ممکن نہ ہوگا۔ (اسکندر)

ایسے ہڈیان اور پاگل پن کا علاج جس میں چہرہ سخت ہو جائے۔

سر اور پایوں کا طبع بطور نطول استعمال کریں۔ سر پر دودھ کی دھار ماریں اور اس پر بالائی

رکھیں۔، بنفشہ اور عورتوں کے دودھ کا سحوط کریں۔ ہر ٹھنڈی، تر، اور چکنی چیز جو دماغ کا تواگر اور مرطوب کرے کھانے میں دیں۔ ناک کی فصد کھول کر بہ کثرت خون خارج کریں۔ ورم دماغ کا اس سے زیادہ مؤثر علاج کوئی اور نہیں ہے۔ اسی طرح افیون کا پینا اور سونگھنا قطرب کا سب سے زیادہ مؤثر علاج ہے۔ بلکہ اس سے زیادہ مؤثر علاج اور کوئی نہیں ہے۔ (شمعون)

بے خوابی ورم حار دماغ سے یا دماغ کے اندر مراری خلط پیدا ہو جانے سے لاحق ہوتی ہے۔ (جالینوس) یہ بات محل نظر ہے۔ (مؤلف)

ورم دماغ سے جو بے خوابی لاحق ہوتی ہے وہ مستقل ہوتی ہے اور مراری خلط سے جو بے خوابی ہوتی ہے اس میں وقفے ہوا کرتے ہیں۔ (جالینوس)

بے خوابی سے مراد اختلاط عقل ہے۔ (مؤلف)

سرسام شروع سے تیز نہیں ہوتا۔ (جالینوس)

جنون کے اندر بخ بادیاں اور ختم بادیاں خصوصیت سے مفید ہے۔ اسے پانی کے ساتھ شرباً

استعمال کریں۔ اسی طرح بخ فاشر لپا پچرام روزانہ پینے سے نفع ہوتا ہے۔ (اریپاسیوس)

برسام کے جن مریضوں کی طاقت کمزور ہو انہیں افیون نہ دیں۔ کیونکہ کبھی یہ مملک

ہوتی ہے اور جن مریضوں کے اندر طاقت بہتر ہو ان کے لئے افیون سے زیادہ مفید اور کوئی شے نہیں ہے۔ (اسکندر)

اکثر حالات میں ایک درد قرائطس کے مشابہ ہوتا ہے، اسے مانیا (جنون سببی) کہتے

ہیں، اس کا مفہوم ہے ہیجان انگیز جنون، یہ جلے ہوئے صفراء یا جلے ہوئے سوداء سے جس کی تخونت بعد میں اور گرم ہو جاتی ہے پیدا ہوتا ہے۔

اس کے اور قرائطس کے مابین فرق یہ ہے کہ بالعموم اس درد کے ساتھ بخار نہیں

ہوتا۔ البتہ مریض کو بے خوابی، خرابی عقل اور چونکنا گھبراہٹ لاحق ہوتا ہے۔ نبض صلب

ہوتی ہے۔ سر کو موٹ کر مرطب اشیاء کے ذریعہ نطول کریں۔ دواؤں میں بیروج، پوست،

خشخاش شامل کریں۔ اور نطول دن میں پانچ بار کریں۔ اس کے بعد دماغ کو روغن بادام،

روغن کدو اور روغن بنفشہ سے مرطوب کریں، ان کا سحوط بھی دیں اور ان کے اندر سر کو

غرق بھی کر دیں۔ سر پر دودھ کی دھار ماریں۔ نیند لانے کی تدبیر کریں تاکہ حدت میں سکون

ہو۔ بیداری میں مریض کے ارد گرد ایسے لوگوں کو جمع کر دیں جن سے وہ شرماتا ہو تاکہ

بکواس نہ کر سکے۔ فواکھات کے ذریعہ نچلے اعضاء کی مالش کریں اور حقن دیں۔ شکم مرطوب

اور تھوڑا افاقہ ہو جائے تو فصد کھولیں۔ جسم میں صفر ادیت ہو تو آب ہلیلہ کا مسہل دیں۔ شراب کا عمدہ مکسچر بنا کر دیں کیونکہ یہ نیند لاتا اور سہات طاری کرتا ہے۔ کھانے میں پہلے سبزیاں، پھر چڑیاں، اور آخر میں بکری کے بچوں کا گوشت دیں۔

حمی حادثہ کے آخر میں قرائطس خالص نہیں غیر خالص ہوتا ہے، حجاب یا پسلیوں کو استر کرنے والی جھلی میں جب درم ہوتا ہے تو بھی قرائطس غیر خالص لاحق ہوتا ہے۔ قرائطس خالص اس وقت ہوتا ہے جب دماغ کی موٹی جھلی یا خود دماغ کے اندر اس قدر شدید حرارت ہو کہ مزاج خراب ہو جائے۔ کیونکہ نفس دماغ کے اندر درم نہیں ہوتا۔ حرارت جرم دماغ یا عروق دماغ کے اندر ہوتی ہے تو اعراض، تھلیوں میں درم کے بالمقابل زیادہ سخت اور مشکل ہو جاتے ہیں، اسی طرح سر کو چھونے پر تھلیوں کے مقابلہ میں درد کم ہوتا ہے کیونکہ اس حالت کے اندر کھوپڑی کو چھونے پر درد ہوتا ہے، پہلے فصد کھولیں۔ ممکن نہ ہو تو پیشانی یا ناک کی رگیں کھول دیں سر پر سرکہ شراب اور روغن گل رکھیں، بیماری سخت ہو تو سر پر نطول کریں۔ اور دودھ کی دھار ماریں۔ گھر کے اندر نقش و نگار اور تصویریں نہ ہوں۔ مریض کے پاس ان لوگوں کو لائیں جن سے وہ ڈرتا ہو۔ شکم کو نرم رکھیں۔ یہ کسی وقت بھی خشک نہ ہونے پائے۔ کدو اور خشکاش کے ساتھ ماء الشعیر پلائیں۔ سبزیاں کھلائیں، یہ نہ ہو سکے تو آب انار اور سبزیوں کے شوربوں میں روٹی کا خیساندہ دیں۔ بیماری حجاب کے اشتراک سے ہو تو برف نہ دیں۔ ایسے مریضوں کو پیشاب بالعموم مشکل سے آتا ہے۔ کمزوری اور نقاہت ہو تو ٹکان اور دھوپ سے بچائیں۔ دیگر نقاہت زدہ مریضوں کے مقابلہ میں ان کے اندر غذا کا فساد زیادہ ہوتا ہے۔ (ابن سرائیون)

بچوں کو درم دماغ لاحق ہو تو ان کے سروں پر بخالہ کدو، قشّاء، عنب الثعلب اور روغن گل جیسی سرد چیزیں رکھیں۔ (اریبا سیس)

سہات ثقیل (بو جھل نیند) یعنی اغماء (غشی) حمیات حادثہ جیسی کسی تیز بیماری سے یا سر پر مثلاً کنپٹیوں کے عضلات پر کسی چوٹ کے آجانے سے یا بطون دماغ پر دباؤ پڑنے سے عارض ہوتا ہے۔ قرائطس اشتراک حجاب کی وجہ سے ہو تو اس کی موجودگی میں مراق اوپر کھینچ اٹھتا ہے۔ تنفس ردی ہوتا ہے۔ شروع میں سرسامی اعراض نمایاں نہیں ہوتے۔ قرائطس اگر نفس دماغ کی وجہ سے ہو تو اس طرح کی بیماری میں بے خوابی، مضطرب نیند، نسیان، گرم آنسو، آنکھوں میں کچھڑ اور گدی میں درد ہوتا ہے اور ہر وقت آنکھوں میں سرخی، اختلاط

عقل، زبان سیاہ اور خشک ہوتی ہے۔ (جالینوس)

الأعضاء الآلمہ (مؤلفہ جالینوس) کے چوتھے مقالہ میں یہ پڑھا ہے کہ حمی محرقہ میں مریض کپڑوں کے ٹکڑے اور دیواروں سے گھاس چنار ہٹاتا ہے۔ اختلاط ذہن مستحکم نہیں ہوتا۔ لہذا بہ عجلت سر پر نطول کریں۔ اور دماغ کو قوت پہنچائیں۔ اس سے مکمل اختلاط نہ ہو سکے گا۔ (مؤلف)

قرا نیطس ایک درم حار ہے جو دماغ اور دماغ کی تھلیوں میں ہوتا ہے۔

شفا خانہ کے تجربات :

طاقتور اختلاط ہو اور اس کے ساتھ بے خوابی کا غلبہ نہ ہو، چہرہ اور سر سرخ اور ممتلی ہوں تو صافن کی فصد کھولیں۔ (بقراط)

بے خوابی کے باعث جس مریض کے قوی کمزور ہو چکے ہوں ان کے لئے افیون پینا شفا ہے۔ کیونکہ یہ خواب آور ہوتی ہے۔ اس لئے زائل قوتیں واپس آجائیں گی۔ (جالینوس)

یہاں یہ اشارہ ہے کہ بے خوابی اور حرکات میں شدت کے وقت جبکہ قوتوں کے کمزور ہو جانے کا اندیشہ ہو افیون استعمال کریں گے۔ (مؤلف)

خس کوٹ پیس کر چند یا پر ضماد کیا جائے تو اس سے حرارت اور ہڈیاں میں سکون پیدا ہوگا اور نیند آئے گی۔ (ابن ماسویہ)

طبیعت میں خشکی ہو تو ماء الشعیر میں تخم شفاصل، تخم خس اور بنفشہ شامل کر کے پلائیں۔ (مؤلف)

سر سام کے مریضوں میں متواتر تنفس عمدہ علامت ہے، کیونکہ تنفس متواتر ہی وہ شے ہے جس کو اس سے خصوصیت حاصل ہے۔ (جالینوس)

شکم اور نختوں کو ٹول کر تنفس کی جستجو کریں کیونکہ اسی پر بیماری کی زیادتی اور کمی کا انحصار ہے۔ (مؤلف)

حمیات محرقہ کے مریضوں کی عقلیں خون کی وجہ سے جلد خراب ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ سر کے اندر بہ کثرت بخارات اٹھتے ہیں جو نہایت تیز ہوتے ہیں۔ (جالینوس)

قرا نیطس کے مشابہ ایک بیماری ہوتی ہے اس میں شدید بے چینی، حملہ آور ہونے کی کیفیت اور ضیق تنفس ہوتا ہے۔ مریض خود کو الٹا پلٹتا ہے، اسے قطعاً قرار نہیں ہوتا۔ ادھر ادھر کو دتا پھاندتا ہے۔ جو چیز پاتا ہے اس سے لٹک جاتا ہے۔ دیواروں پر چڑھنا چاہتا ہے، یہ کیفیت مسلسل رہتی ہے۔ اسی طرح کے دیگر تشویشناک امور پیش آتے ہیں۔ مریض کو بے

حد پیاس لگتی ہے مگر پیتا نہیں ہے۔ کیونکہ جب بھی پیتا ہے تنفس کی شدید ضرورت کے تحت گلا گھٹنے لگتا ہے۔ میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ یہ حجاب کا درم حار ہے جس کے ساتھ حرارت ہوتی ہے نہ ہی جسم کے اندر کوئی بخار ہوتا ہے۔ پانی پیتا ہے تو گھونٹ گھونٹ لیتا ہے مگر جلد ہی اگل دیتا ہے جو جھاگ کی صورت میں خارج ہو جاتا ہے۔ کسی شخص کو اس سے نجات پاتے نہیں دیکھا زیادہ تر مریض اسی دن مر جاتے ہیں۔ اگر طاقتور ہوتے ہیں تو چوتھے دن ہلاکت ہو جاتی ہے۔ کبھی زبان اور چہرہ بیماری سے قبل سیاہ ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ مریض کا گلا گھٹ رہا ہوتا ہے۔ مجھے اس کا کوئی کامیاب علاج نظر نہیں آیا۔

خشک تشنج کا علاج ذہن میں آتا ہے۔ اس بیماری کا نیز اس کے علاج کا تجربہ کرنا چاہئے۔ میں قیاس سے ایک بات کہہ رہا ہوں۔ اکثر مریضوں کی نبض ذنب الفار متر اجمع ہوتی ہے۔ موت کے وقت متحسّی ہو جاتی ہے۔ آنکھیں جامد اور نہایت سختی کے ساتھ کھلی ہوتی ہیں۔ خشکی (جفاف) کی وجہ سے پلکوں کے بالائی عضلات کو بند کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ جسم خشک ہو جاتے ہیں، کیونکہ عضلات کے اندر بے حد خشکی ہوتی ہے۔ زیادہ تر گفتگو بے معنی ہوتی ہے۔ نگاہ، تنفس اور مختلف حرکات کے اندر مریضوں کی حالت سوختہ دل انسانوں کی جیسی ہوتی ہے۔ حرکتوں میں نرمی اور نبض میں گراوٹ آ جاتی ہے تو دیا تین گھنٹوں کے بعد مریض ہلاک ہو جاتے ہیں۔

ایسی ہی حالت کے ایک شخص کو دیکھا کہ دوڑنے پھرنے لگا اور فوراً ہی اس کی وفات ہو گئی۔ دوڑنے اور مرنے کے درمیان دس منٹ سے زیادہ کا عرصہ نہ تھا۔ اس وقت اس کی نبض بھی معلوم نہیں کی جاسکتی تھی۔ میرے نزدیک دوڑنا کسی قوت کے تحت نہیں بلکہ شدت تکلیف کے باعث تھا۔ غور کرنا چاہئے کہ یہ تکلیف کیا ہے۔ جسم خشک ہو جاتے ہیں، لہذا اس بیماری سے ہوشیار رہنا چاہئے۔ میرے خیال میں تمام حرارتیں دماغ کی جانب چڑھ جاتی ہیں۔ یاد پڑتا ہے کہ داؤد رومی، بوڑھا اور مجوسی بچہ سب کے سب صفراء کے مریض، نیند سے محروم تھے البتہ بے خوابی کے ساتھ تکان اور تھکدرو اس بھی ہو تو یہ سوداوی قسم کا مرض ہو گا۔ (مؤلف)

درد سر کا مریض سوتا نہ ہو تو ایفون کا پینا فوری شفا کا باعث ہے۔ (جالینوس)
اختلاط کی بیماری میں دوائیں استعمال نہ کی جاسکیں تو مناسب یہ ہے کہ مریض کو سخت تھپڑ ماریں، کوڑے لگائیں۔ اس تدبیر سے افاقہ ہو گا۔ اور عقل واپس آجائے گی۔ اس سے

بھی فائدہ نہ ہو تو سر کو صلیبی طور پر داغ دیں۔ ہڈیاں کے لئے سب سے فوری نفع سر اور بایوں کے طعج سے پہونچتا ہے جس کا سر پر نفلول کریں گے۔

جو شخص پاگل پن کے قریب ہوتا ہے اس کے پیروں میں ورم آجاتا ہے، اور وہ خون سے بھر جاتے ہیں (بقراط)

اس بات کی جستجو ہم نے کی اور برحق پایا۔ (جالینوس)

بچوں کی چند یا پر خربزہ کا ضاد ورم حار دماغ میں مفید ہے۔ عنب الثعلب کوٹ پیس کر روغن کے ساتھ چند یا پر ضاد رکھنا کورہ بیماری میں نافع ہے۔ یہی اثر کدو، طحلب (کائی) اور خیار زہ کا بھی ہے۔ (قیصر)

برسام کے ساتھ اختلاط عقل جوڑی بخار کے ساتھ پایا جاتا ہے۔ نصف شب اور نصف النہار میں بخار تیز ہو جاتا ہے۔ بخار ہلکا ہونے پر جس مریض کی علامات میں سکون ملے اس کے لئے صحت یابی کی زیادہ امید ہوتی ہے۔ مگر اس کے برعکس حالت نہایت بری ہوتی ہے۔ سن شباب میں اور زیادہ کھانے پینے سے بیماری لاحق ہوتی ہے۔ مریض روشنی سے ناگواری محسوس کرتا ہے۔ آنکھیں سرخ ہوتی ہیں۔ ہاتھ پاؤں سرد ہو جاتے ہیں۔ کپڑوں کے ٹکڑے چننا پھرتا ہے۔ (رودفس)

بچوں کے دماغوں میں ورم حار کی تشخیص کریں۔ سر کی اگلی ہڈی پست ہو جائے گی۔ نمندی سہریوں سے علاج کریں گے۔ انہیں سر پر رکھیں۔ (اسحاق)

نسخہ برائے نزول یا فوخ الصبیان :

بچوں کے دماغوں میں یہ ایک قسم کا ورم حار ہوتا ہے، اس کے ساتھ رنگ زرد، زبان و شکم خشک ہو جاتے ہیں۔ انڈے کی زردی اور روغن گل کا ضاد کریں۔ قے ہو جانے پر دوبارہ ضاد کریں۔ یا عرق عنب الثعلب میں روغن گل ملا کر ضاد کریں۔ (ابن عبدوس)

بے خوابی اور اختلاط عقل بڑھ جائے، مریض کپڑوں کے ٹکڑے چننے لگے۔ ساتھ ہی التہابی بخار بھی ہو تو یہ برسام کی کیفیت ہے۔ سر پر سرکہ اور روغن گل رکھیں۔ شدت اضطراب سے مطلوبہ علاج ممکن نہ ہو تو مخدر دوائیں پلائیں۔ سر موٹڈ کر برگ علیق (۱) کا ضاد رکھیں۔ کندھے پر پچھنے لگائیں۔ مالش کریں اور دباؤ ڈالیں (فیلفریوس)

اختلاط حمیات مادہ کے آخر میں اور ورم دماغ، ورم فم معدہ، ورم صماخ، ورم حجاب،

ورم غشاء الصور، ورم شانہ اور ورم رحم میں ہوتا ہے۔ ان تمام بیماریوں میں فرق مقام درد اور حجاب کے اعراض سے کریں گے۔ ورم حجاب میں تنفس صغیر متدارک ہوگا۔ ورم دماغ میں عظیم متفاوت ہوگا۔ فم معدہ میں کرب اور متلی ہوگی۔ (مؤلف)

روغن بندق سر کے ہلکے پن کے لئے عجیب و غریب ہے۔ اسے کھائیں اور سحوط کرائیں۔ روغن بادام، روغن بندق اور روغن تل ہم وزن ملا کر سحوط کرنے سے نیند آتی ہے۔ برسام کے مریضوں کے لئے روغن مفید ہے، حلق کے اندر روغن بادام ڈالیں۔ (خوز)

دوسرے کے مریضوں میں بے خوابی اس وقت طاری ہوتی ہے جب بیوست کا غلبہ ہو جاتا ہے یہ غلبہ اس حد تک ہوتا ہے کہ غریزی حرارت آتشی ہو جاتی ہے۔ چنانچہ اس طرح کی بیوست بہ حد افراط و کثرت میں تبدیل ہو کر ظاہر ہونے لگتی ہے۔

قراٹیس دماغ کی جھلی کے اندر اور لیٹر عس خود دماغ کے اندر پیدا ہوتا ہے۔ (جالینوس) برسام کے اندر سر کی جانب حمی محرقہ کے مقابلہ میں زیادہ توجہ دی جانی چاہئے۔ دماغ کو ٹھنڈا کرنے کی تدبیر کریں اور اس پر ایسی دوائیں رکھیں جو نیند آور ہوں۔

سوداء سے خبیث ترین برسام لاحق ہوتا ہے۔ نیز برسام بھی جو بے چینی، سر کو جنبش دیتے رہنے بہ کثرت چیخ و پکار اور منخرن حرکتوں کے بعد لاحق ہوتا ہے۔ زبان سخت سیاہ ہو جاتی ہے۔ الغرض مریضوں کے اندر ایسا برسام نہایت سخت ہوتا ہے۔ انہیں زیادہ سے زیادہ ترطیب پیونچانی ضروری ہے۔ فصد کھولیں کہ خون خراب ہو جاتا ہے۔ مہر دھتے کثرت سے استعمال کریں۔

طبیعت کی خشکی میں برسام کا سب سے مفید علاج یہ ہے کہ ماء الشعیر اور آب فواکھات پلانے کے بعد گرم پانی پھر سرد پانی سے دھو کر سفید آٹے کی روٹی کالب، جس پر شکر یا گلاب چھڑک کر برف میں ٹھنڈا کر لیا گیا ہو دیں۔ برسام کے مریضوں میں تمام قسم کے ستو عمدہ اثر رکھتے ہیں۔ بالخصوص جو کاستو، خاص کر ان مریضوں میں جو ٹھنڈا پانی پینے کے عادی ہوں، اور احشاء کے اندر ورم نہ ہو۔ شکم پر مہر دھتادوں کا رکھنا، کافور وغیرہ سرد خوشبوؤں کا سونگھنا اور جائے سکونت کو سرد رکھنا بے حد مفید ہے۔

جو مریض عرصہ تک سونہ سکے تھے ان کے سروں پر طبع بنفشہ، خشخاش، کدو کے تراشوں اور گل سرخ کا چند دنوں تک بہ کثرت نطول کیا گیا تو صحت یاب ہو گئے۔ بہتر یہ ہے کہ برتن کا منہ بند کر کے جو شانہ کو اچھی طرح اور دیر تک جوش دیا جائے تاکہ دوا کی تمام

طاقت باہر آجائے۔ نطول کی دھار بھی دیر تک رکھی جائے استعمال شدہ پانی کو دوبارہ استعمال کرنا جائز ہے۔ ان میں وہ مریض بھی تھے جو اس عمل کے بعد چوبیس گھنٹوں سے زیادہ سوتے رہے اور بیدار ہوئے تو بالکل تندرست تھے۔ قرائط کا انجام ورم دماغ ہوتا ہے جس کا باعث سرسام ہوا کرتا ہے۔ حمی ہمراہ ورم دماغ، بچوں کے دماغ میں پیدا ہونے والا ورم دماغ، غیر مستقل اختلاط ذہن سب کے سب تعریف، اسباب، تقسیم، علاج، استعداد (کی علامات) انتباہ، اور پرہیز (کی ہدایات) کے محتاج ہیں۔ فنجیشت، سرکہ اور زیتون میں شامل کر کے قرائط کے مریض کے سر پر رکھیں۔ پوست خرپزہ کا ضاد بچوں کی چند یا پر رکھنا ان کے دماغوں میں پیدا شدہ ورم حار کے لئے مفید ہے۔

روغن زعفران برسام کے موافق ہے۔ نٹھوں پر اس کا طلاء کرنا، سونگھنا یا اس کی مالش کرنا مفید ہے۔ یہ ہذیان میں راحت دیتا ہے۔ عنب الثعلب نچوڑ کر اس میں روغن گل شامل کریں۔ اور روئی کا پھایہ ڈبو کر بچوں کی چند یا پر رکھیں اور ہر گھنٹہ پر بدلتے رہیں۔ یہ بچوں کے دماغوں میں پیدا شدہ ورم حار کے لئے مفید ہے۔ چند یا پر کدو کے ضاد کی بھی یہی تاثیر ہے۔ پوست خرپزہ اور طحلب (کائی) کے ضاد کا بھی یہی اثر ہے۔ (قسط)

برسام سے اختلاط عقل لاحق ہوتا ہے، ساتھ میں بخار اور بے خوابی بھی ہوتی ہے۔ بخار نصف شب اور نصف النہار میں بڑھ جاتا ہے۔ جس مریض میں بخار ہلکا ہونے پر علامات میں سکون ہو جائے اس کی صحت کی امید ہوتی ہے، برعکس ازیں امید نہیں ہوتی۔ جوانی میں اور زیادہ کھانے پینے سے یہ بیماری عارض ہوتی ہے۔ برسام کے مریض کو روشنی ناگوار ہوتی ہے۔ آنکھیں دھنسی ہوتی ہیں، ہاتھ پیر ٹھنڈے ہوتے ہیں، کپڑوں کے ٹکڑے چننا رہتا ہے۔ (روغن)

بچوں کے دماغوں میں پیدا شدہ ورم کی تشخیص یوں ہوگی کہ سر کا اگلا حصہ پست ہو چکا ہو گا کدو کے چھلکے، خرپزہ کے چھلکے یا آب قلہ، عنب الثعلب اور روغن گل سر پر رکھیں۔

نزوع یا فوج الکسی کا نسخہ :

یہ ورم حار ہوتا ہے۔ مریض کا رنگ زرد ہو جاتا ہے۔ مرہ کی قے ہوتی ہے۔ انڈے کی زردی اور روغن گل سر پر رکھیں اور کئی بار تبدیل کریں۔ یا صامریو مانامی بونی رکھیں۔ پوست کدو، پوست خرپزہ، عرق عنب الثعلب، ہمراہ روغن گل مفید ہیں۔ (اسحاق) بائلس کے تلامذہ ایک شخص کو ایک گھنٹہ تک کپڑوں کے ٹکڑے اور دیواروں سے

گھاس چنتے دیکھتے رہے۔ اس کے سر پر انہوں نے روغن گل اور سرکہ رکھا جس میں انہوں نے ابارما (کذا) توڑ کر شامل کر دیا تھا۔ (جالینوس)

بے خوابی اور اختلاط ذہن کی کیفیت بڑھ جائے، مریض کپڑوں کے ٹکڑے چنتے لگے۔ ساتھ میں پوشیدہ بخار بھی ہو، تو یہ برسام کی بیماری ہے۔ سرکہ کے اندر زیتون شامل کر کے سر پر رکھیں۔ اضطراب کی وجہ سے یہ علاج نہ ہو سکے تو مخدر ادویہ سے علاج کریں۔ سر مونڈ کر برگ علیق کا ضماد رکھیں، کندھے پر کچھنے لگائیں، مالش کریں، اور (جسم کو روغن میں) ڈبو دیں۔ برسام گاہ لیش عس میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ (فلیغریوس)

قرائطس ایک درم حار ہے جو دماغ کے اندر مرہ صفراء سے پیدا ہوتا ہے۔ ساتھ میں بخار ہوتا ہے۔ (جالینوس)

قرائطس کا خاتمہ پسینہ خارج ہونے سے یا نکسیر کے ٹوٹنے سے ہو جاتا ہے۔ درم حار کے مریض کو گرانی اور درد سر دماغ کے کسی گوشے میں عارض ہو جائے تو یہ تشنج کی علامت ہے۔ (جالینوس)

صفراء سر کی جانب چڑھ کر جب دماغ یا ام صلبہ کو متورم کر دیتا ہے تو برسام ہو جاتا ہے۔ بیشتر طویل بے خوابی اور پریشان کن نیند آئے گی۔ کبھی کبھی ساتھ میں نسیان بھی ہوتا ہے۔ مریضوں پر غیظ و غضب کی کیفیت طاری ہوگی، آنکھیں سرخ ہوں گی۔ تنفس مسلسل ہوگا، نبض سخت ہوگی۔ مریض ہمیشہ دیکھتے ہوں گے، آنکھیں کبھی بند نہ کریں گے، اشک ریزی ہوگی، آنکھوں میں کس و خاشاک سا اور کچھڑ ہوگا، مریض کپڑوں کے ٹکڑے اور دیواروں سے گھاس چنتے ہوں گے، زبانیں کھر دری، بخار خشک ہوگا۔ پوست دماغ کے باعث اعصاب خشک ہوں گے۔ جس کی وجہ سے کبھی حس غائب ہوگی اور کبھی ریشہ ہوگا۔ یہ علامات برسام خالص کی ہیں جو دماغ کی بیماری سے لاحق ہوتا ہے، کچھ لوگوں کو اشتباہ ہو گیا ہے چنانچہ ان کے خیال میں درم حجاب سے بھی برسام ہو جاتا ہے، مگر درم حجاب سے صرف ہذیان کی بیماری ہوتی ہے۔

ہذیان اور برسام کے مابین فرق یہ ہے کہ ہذیان میں حرارت پسلیوں کے سردوں کے نیچے زیادہ ہوگی۔ ساتھ میں ضیق تنفس بھی ہوگا۔ مگر برسام میں حرارت سر کے اندر ہوگی۔ بخار مسلسل رہے گا۔ آنکھیں سرخ اور سر کی کھال بے حد گرم ہوگی۔ مریض کو بکثرت نکسیر پھولے گی۔

برسام اور جنون کا باہمی فرق بخار کے ذریعہ معلوم ہوگا۔ جنون میں بخار نہیں ہوتا، برسام میں بخار مسلسل رہے گا۔ یہ علامات برسام خالص صفرادی کی ہیں۔ اس کے ساتھ بلغم بھی شریک ہو تو اعراض ملے جلے ہوں گے۔ چنانچہ سکون بھی ہوگا اور بعد میں سہات طاری ہوگا۔ اور اس کے ساتھ خاموشی بھی طاری ہوگی۔ شروع میں برسام کی علامات تیز اور طاقتور ہوتی ہیں کیونکہ دماغ صفراء کی سوزش برداشت نہیں کرتا۔ اسی لئے مریض بالکل مجنوں کی طرح ہو جاتے ہیں۔ امتداد زمانہ سے علامات میں کمی آتی ہے، اضطراب اور ہڈیان کم ہوتا ہے اور طاقت گھٹتی ہے۔ حتیٰ کہ مریض آنکھوں کو مشکل سے اوپر اٹھاپاتے ہیں۔ نبض اس وقت صغیر اور سخت ہو جاتی ہے۔

طاقت موجود ہو تو ایسے مریضوں کا سب سے عمدہ علاج فصد ہے۔ فصد میں کوئی رکاوٹ ہو تو پیشانی کی رگ کھولیں۔ مریض کے مضطرب ہونے کا اندیشہ ہو تو خون ایک ہی دفعہ میں خارج کر دیں۔ سر کو سرکہ اور روغن گل سے مسلسل تر رکھیں کیونکہ یہ عمل مقوی دماغ بھی ہے، اخراجات کا استیصال بھی کرتا ہے، سر کی حرارت بھی کم کرتا ہے اور اخراجات کو دماغ کی جانب چڑھنے سے روکتا بھی ہے۔ سرکہ میں کچھ مخدر اشیاء شامل کر لیں اور نیند لانے کی تدبیر کریں یہ سب سے بہتر علاج ہے۔ شربت خشخاش پلائیں۔ یہ منوم ہونے کے علاوہ مبرد و مرطب بھی ہے اور بخار میں تسکین بھی پیدا کرتا ہے۔

کثرت بے خوابی کے باعث مذکورہ شربت نہ ہو تو استعمال نہ کریں۔ بالخصوص برسام میں جبکہ بلغم کے ہمراہ نہ ہو اور نہ ہی اعراض بے حد گرم ہوں۔ مریض کی طاقت کم ہو تو کوئی مخدر چیز قطعاً نہ دیں۔ کیونکہ اس سے سخت نقصان پہونچے گا۔ مریض کبھی اس سے ہلاک ہو جاتا ہے۔ آب و ہوا معتدل رکھیں گرم ہو اس کے اندر امتلاء اور سرد ہو ابہ کثرت حرارت جمع کر دے گی۔ پیروں کو دبا کر باندھ دیں تاکہ بخار اتر جائے۔ اطراف پر گرم پانی کا نطول کریں، ان تدبیروں کا سب سے افضل وقت بخار کی باری آنے سے پہلے اور بخار اترنے کے بعد ہے، جسم کے نچلے حصوں پر پچھنے لگائیں تاکہ بخار نیچے کی طرف کھینچ اٹھے، ماء الشعیر، لب خیار، چھوٹی مچھلیاں اور انار دیں۔ گرم پانی کئی بار پلائیں۔ اس سے پیاس میں تسکین ہوگی۔ پانی گھونٹ گھونٹ دیں۔ سرد پانی سے دور رکھیں خاص کر جبکہ ورم حجاب کے اندر ہو اور مریض بعد میں حمیات حادہ کا شکار رہ چکا ہو۔ اگر مذکورہ عمل سے مریضوں کو شروع ہی میں آرام ہو گیا ہو، کثرت بیہوشی اور کثرت حرارت کے پیش نظر انہیں پانی اور

روغن بھی پلا دیا گیا ہو۔ اور اس کے نتیجہ میں پسلیوں کے سرے ڈھیلے پڑ چکے ہوں۔ شکم بھی چل چکا ہو، قے میں ہیجان آگیا ہو، صفراء کا استفراغ ہو چکا ہو تو سمجھیں چند ہی دنوں میں یہ صحت یاب ہو جائیں گے۔ بیوست اور بے خوابی غالب ہو تو اس حالت میں خصوصیت کے ساتھ نیم گرم پانی کا حمام کرائیں۔ برسام کا مریض پھر بھی صحت یاب نہ ہو اور بے خوابی اور اضطراب بڑھتا جائے تو نیم گرم پانی کا حمام کرائیں۔ یہ مرطب اور مسکن ہے۔ مریض اس سے بیدار ہو جائے گا۔ دیکھیں کہ نفع ہو گیا ہے اور بخار ہلکا ہو چکا ہو تو شراب پلائیں بالخصوص جبکہ مریض اس کا عادی رہا ہو۔ اس سے وہ بیدار ہو گا اور سکون ہو گا۔ (اسکندر)

سر کا ایسا مریض جو سوتانہ ہوا فیون پینے سے فوراً شفا یاب ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)
قرا نیطس یعنی ورم دماغ اور ورم حجاب ہائے دماغ کے مریضوں میں سر اور گردن کی گرانی مسلسل باقی رہے۔ ساتھ ہی تشنج اور زنجاری قے بھی لاحق ہو تو اکثر فوراً مر جاتے ہیں۔ کچھ اپنی طاقت کے بل پر ایک یا دو دن اور زندہ رہتے ہیں۔ (بقراط)

حمیات محرقہ جس خلط سے پیدا ہوتے ہیں وہ خلط جب بھی عروقی تجویف والے خون میں شامل ہوگی (اسی کو ایلنے والا آتش صفراء کہتے ہیں) اور اس کا رخ اتفاق سے سر کی جانب ہو جائے تو اس سے ہر سام ناکام برسام لاحق ہو گا۔ برسام کا اطلاق دو چیزوں پر ہوتا ہے۔
۱۔ شوصہ۔ ۲۔ ورم دماغ۔ ورم دماغ کو سرسام کہتے ہیں۔ (مؤلف)

یہ خلط سر کے اندر جب تک مستقل نہ ہوگی بلکہ وقفہ وقفہ سے سر کی رگوں میں دوڑتی رہے گی، تب تک اختلاط بھی وقفہ وقفہ سے ہو گا۔ بخاروں کے آخر میں جو کیفیت ہوتی ہے اسی کیفیت کی اسے مثال سمجھیں، مگر یہ خلط مستحکم ہو کر سر کے اندر راسخ ہو جاتی ہے تو اس سے سرسام ہو جاتا ہے۔ قرا نیطس نیز قسم کے سرسام کو کہتے ہیں۔

لیٹر عس کی جانب قرا نیطس کے منتقل ہونے کی علامات کا تذکرہ ہم کر چکے ہیں۔ دق کی جانب اس کے منتقل ہونے کی علامات میں ظاہر جسم کا خشک ہونا، نبض کا صغیر اور صلب ہونا، اعراض کے اندر سکون اور مریض کا راحت محسوس کرنا داخل ہے۔ ورم دماغی کی علامات حسب ذیل ہیں۔

آنکھوں کے سامنے چنگاری محسوس ہونا، آنکھ کی سیاہی کا غائب ہونا، سفیدی اوپر کی جانب کبھی نیچے کی جانب، پسلیوں کے سروں میں پھیلاؤ، سینہ کے اندر نفع، مریض گدی کے بل سوئے گا۔ اعضاء کے اندر وقفہ وقفہ سے اختلاج ہو گا۔ (جالینوس)

سر سام کے مریضوں میں تنفس اعتدال پر ہو تو یہ عمدہ حالت کی علامت ہے۔ کیونکہ مریض اختلاط کے باعث طویل سانس لیتے ہیں۔ معتدل تنفس اس بات کی علامت ہے کہ آلہ تنفس عمدہ حالت کے اندر آچکا ہے۔ (بقراط)

قرا نیطس، سر سام حار اور لیٹر عس سر سام بارد کا نام ہے۔ جن مریضوں کو شروع ہی سے بخار کے ہمراہ سر سام لاحق ہو ان میں سے کسی کو میں نے پچتے ہوئے نہیں دیکھا۔ یہ سب مر جاتے ہیں۔ تھوڑی تعداد ایسی ہے جو ساتویں دن سے پہلے قرا نیطس اور لیٹر عس سے شفا پاتے ہیں۔ (جالینوس)

قرا نیطس کے مریض کچھ باتوں کے مسلسل شکار ہوں تو یہ نہایت ردی علامت ہے۔ ورم حار دماغ کے بعد آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں۔ (بقراط)

قرا نیطس کی انتباہی علامات حسب ذیل ہیں :

بے خوابی یا مضطرب نیند جس کے اندر مریض چونک اٹھتا ہے۔ باطل خیالات حتیٰ کہ مریض کبھی کبھی چنٹتا اور کودتا پھاندتا ہے۔ کثرت نسیان حتیٰ کہ پیشاب کرنے کے لئے مریض طشت مانگتا ہے پھر گریز کرتا ہے۔ جوابی گفتگو تشویشناک، جرأت و اقدام، تنفس عظیم متفاوت، ہنس صغیر صلب، جیسے کوئی عصب ہو۔ اختلاط عقل کے قریب، آنکھیں خشک اور آخر میں اشک ریز، گرم گرم آنسوؤں، کچھڑ اور خون سے بھری ہوئی نکسیر، مریض کپڑوں کے ٹکڑے چنے گا، بخار سخت ہو گا خاص کر آخر میں۔ نرمی اور سکون سے اترے گا۔ زبان کھردری ہوگی۔

بزرگان قدیم کے خیال میں قرا نیطس کا سبب حجاب صدر کا ورم ہے۔ کیونکہ حجاب صدر اور دماغ کے مابین شدید شرکت ہوتی ہے۔

اختلاط ذہن کبھی کبھی مذکورہ حجاب کے ورم سے بھی ہوتا ہے۔ حجاب صدر اور دماغ کی تھلیوں کے ورم سے پیدا ہونے والے اختلاط کے مابین فرق آنکھوں کے اندر ظاہر ہونے والے اعراض، نختوں سے خون ٹپکنے اور تنفس کی نوعیت سے کریں گے۔ ورم دماغ میں تنفس عظیم متفاوت ہوتا ہے اور اسی حالت پر باقی رہتا ہے۔

مگر ورم حجاب میں تنفس کبھی صغیر متواتر ہوتا ہے کبھی عظیم ہوتا ہے۔ اور کبھی ٹھنڈی سانس کے مشابہ ہو جاتا ہے۔ نیز اختلاط ذہن کی حالت پیدا ہونے سے پہلے درد حجابی کی شدت سے تنفس صغیر متواتر بھی ہو جاتا ہے دماغی بیماری کے مریضوں کا تنفس اختلاط سے پہلے بھی

عظیم متفاوت ہوتا ہے۔ الغرض دماغی بیماری والے قرائطس کے پہچاننے کی جو علامات ہم نے دی ہیں ان میں سے تھوڑی بہت یا تو درم حجاب کی ابتداء میں عارض ہو جاتی ہیں یا بالکل ہی عارض نہیں ہوتیں۔ یہ سب کی سب زیادہ تر درم دماغ کی ابتدا میں عارض ہوتی ہیں۔ حجابی بیماری میں پسلیوں کے سرے اوپر کو کھینچ اٹھتے ہیں۔ سر اور چہرہ میں بڑھی ہوئی شدید حرارت نہیں ہوتی۔ مگر دماغی بیماری کے اندر پسلیوں کے سرے نہ ہی کھینچتے ہیں نہ ہی سر اور چہرہ میں بڑھی ہوئی شدید حرارت موجود ہوتی ہے۔

غیر مستقل اختلاط حمیات محرکہ، اور ام ریہ، ذات الجنب اور فم معدہ کے سبب سے بھی ہوتا ہے۔ اس اختلاط کے اندر اعراض مذکورہ بیماریوں کے لازمی اعراض ہوا کرتے ہیں۔ مگر خود دماغ کی بیماری میں جو اختلاط ہوتا ہے وہ مستقل ہوتا ہے، بخار رفع ہونے سے نہ ہو رفع ہوتا ہے نہ ہی اچانک پیش آتا ہے بلکہ رفتہ رفتہ ظاہر ہوتا ہے۔ پیشگی علامات وہ ہوتی ہیں جنہیں ہم بیان کر چکے ہیں۔ اختلاط کی ان تمام قسموں کے درمیان فرق کرنا چاہئے۔ میرا کہنا یہ ہے کہ جو اختلاط بخاروں کے ساتھ ہوتا ہے وہ بخاروں کے چڑھنے پر ابھرتا ہے اور اترنے پر ساکن ہوتا ہے اور جو فم معدہ سے لاحق ہے اس کے پہلے متلی، فم معدہ کی سوزش اور کرب ہوتا ہے اور جو ذات الجنب اور ذات الریہ کے سبب ہوتا ہے وہ معروف ہے اور ان دونوں بیماریوں کے بعد ظہور میں آتا ہے۔

باقی جو اختلاط درم حجاب کے باعث ہوتا ہے وہ اس وقت ہوتا ہے جب ذات الجنب اور ذات الریہ کی علامات موجود نہیں ہوتیں۔ ان کے بجائے درم حجاب کی علامات ملتی ہیں۔ (جالینوس) مریضوں کی آنکھیں خونیں ہو جاتی ہیں اور ابھر آتی ہیں، مریض آنکھوں کی گہرائی میں شدید درد محسوس کرتے ہیں، انہیں رگڑتے ہیں خاص کر جبکہ درم نفس دماغ کے اندر ہوتا ہے۔ مگر جب غشاء دماغ کے اندر ہوتا ہے تو یہ کیفیت کم ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایسی صورت میں تمام اعراض ہلکے ہوتے ہیں۔ سب سے عمدہ علاج یہ ہے کہ پہلے فصد کھولیں۔ ہاتھوں کی فصد کھولنا ممکن نہ ہو تو پیشانی کی کھولیں۔ اس کے بعد سر پر سرکہ اور روغن گل رکھیں اور مرطب تدابیر اختیار کریں۔ ایسے مریضوں کا پیشاب دشواری سے خارج ہوتا ہے۔ لہذا براہ راست مثانہ پر طبعی بابونہ کا نطول کریں۔

قطرب کی بیماری میں مریض قبرستانوں میں چکر لگاتا ہے۔ یہ بیماری سر کے اندر ہوتی ہے۔ چہرہ متغیر ہوتا ہے، نگاہ کمزور اور آنکھیں خشک اور دھنسی ہوئی ہوتی ہیں۔ اشک ریز

نہیں ہوتیں۔ زبان اور پورا جسم خشک ہوتا ہے۔ سخت پیاس لگتی ہے۔ زبان پر زخم آجاتے ہیں، بہ کثرت خراب اعراض کے باعث بیماری سے صحت نہیں ہوتی۔ مریض زیادہ تر چہرہ کے بل اوندھا ہوتا ہے۔ چہرہ اور پنڈلیوں پر غبار اور کتے کے کاٹنے کے اثرات دیکھے جاتے ہیں۔ یہ درد مرہ سودا کی وجہ سے ہوتا ہے۔ مریض شب میں حیران اور سرگشتہ رہتا ہے۔ بھیڑیا نظر آتا ہے۔ زبان بے حد خشک ہوتی ہے۔ لعاب قطعاً جاری نہیں ہوتا۔ یہ سوداوی دوسرے کی ایک قسم ہے۔ سب سے قابل تعریف علاج یہ ہے کہ بیماری کے شروع میں مریض کی فصد کھول دی جائے، ابتداء اس وقت کی جائے جب دورہ زیادہ بڑھ جائے اور اتنا استنفار غ کیا جائے کہ غشی طاری ہو جائے، بشرطیکہ اس کی ضرورت ہو۔ اس کے بعد تین دن ماء الجبن دیا جائے۔ اس عمل کے بعد ایارج ہمراہ تخم حنظل کے ذریعہ دو یا تین بار جسم کا تھقیہ کیا جائے۔ بعد ازاں تریاق افاعی اور وہ ساری دوائیں استعمال کی جائیں جن کے ذریعہ مانگو لیا کے مریضوں کا علاج ہوتا ہے۔ بیماری تیز ہو جانے کی صورت میں سر پر خواب آور نطول کئے جائیں۔ نٹھوں پر افیون وغیرہ کا طلا کیا جائے۔ بولس نے بھی بعینہ یہی لکھا ہے۔ (سرایون)

گیارہواں باب

صداع و شقیقہ اور ان کے محرکات،
 کلانی سر اور سر کی کجی، ضربہ سے دماغ کا ہل
 جانا، سر میں پانی کا بھر جانا اور اس کا محرک،
 سر کا مقدار سے بڑا ہونا اور پھولنا، درازوں
 کا کھل جانا اور سر پر آبلوں کا پڑنا۔

”اصناف حمیات میں صداع و شقیقہ کی وہ قسم بھی شامل ہے جس کا دورہ وقفوں سے
 ہوا کرتا ہے۔“ (جالینوس)

حلیۃ البرء کے دسویں مضمون میں وارد ہے کہ انسان کو درد سر ہوتا ہے تو قم معدہ
 میں مرارہ کی تولید ہوتی ہے جس سے درد اٹھتا ہے۔ علامت یہ ہے کہ روزانہ خلوع معدہ اور
 سوکراٹھنے کے بعد نہار منہ یہ درد ہوا کرتا ہے صبح کو روٹی اور آب انار خشک یا تر سے تیار کردہ
 مالیدہ لے لینا کافی ہے۔ اس سے معدہ کے اندر قوت ہوتی ہے اور مرارہ کا استیصال ہو جاتا
 ہے۔ انار کی وجہ سے یہ مالیدہ معدہ کے اندر دیر تک رہتا ہے۔ اس لئے تھوڑا تھوڑا دیں۔ اس

طرح انار کی وجہ سے نہ درد سر ہو گا نہ معدہ کی جانب مرارہ اترے گا۔ ہم نے مریضوں کو صبح و شام بھی دانہ اور کچھ قابض اشیاء کھانے کا حکم دے کر تجربہ کیا ہے۔ چنانچہ درد میں سکون ہو گیا۔ اور پھر لاحق نہیں ہوا، کیونکہ ہم معدہ میں طاقت آگئی تھی۔ لہذا مرارہ کو اس نے قبول نہیں کیا۔ تاہم غذاؤں کے ساتھ قابض اشیاء شکم کے اندر دیر تک رہیں اور بتدریج نفوذ کریں تو یہ زیادہ بہتر ہے۔ (مؤلف)

مراری خلط سے سر میں درد ہو تو اس خلط کی قے ہوتے ہی سکون ہو جائے گا۔ جس درد سر کو بیضہ کہتے ہیں اس میں باریاں اور سکون کے وقفے ہوتے ہیں۔ اس میں کسی چیز کو ثبات نہیں ہوتا۔ باریاں بے حد سخت ہوتی ہیں حتیٰ کہ مریض سخت چونکا دینے والی آواز کو برداشت نہیں کرتا۔ نہ ہی کسی طول طویل گفتگو کو سننے اور پھیلی ہوئی روشنی کو دیکھنے کی تاب رکھتا ہے۔ کسی تاریک مکان کے اندر لیٹے رہنا اس کا محبوب ترین مشغلہ ہوتا ہے۔ درد کا دائرہ پھیلتا ہے حتیٰ کہ اکثر مریضوں کی آنکھوں کی جڑوں تک پہنچ جاتا ہے۔

یہ درد کبھی دماغ کی جھیلوں میں ہوتا ہے۔ علامت یہ ہے کہ درد آنکھوں کی جڑوں تک پہنچتا ہے، درد کبھی باہر سے کھوپڑی پر استر کرنے والی جھلی میں ہوتا ہے، یہ آنکھوں کی جڑوں تک نہیں پہنچتا۔ بخاری ریاح سے پیدا ہونے والا درد سر پھیلتا ہے۔ مراری فضلات سے لاحق ہونے والے صداع میں چھن ہوتی ہے۔ بہ کثرت اخلاط کے باعث رونما ہونے والے صداع میں گرانی ہوتی ہے۔ گرانی کے ساتھ سرخی اور حرارت ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اخلاط گرم ہیں۔ برعکس ازیں موجب مرض اخلاط بارد ہوں گے۔ کچھ لوگوں کو درد سر شراب نوشی اور خوشبو سے ہو جاتا ہے، کچھ لوگوں کا درد سر حساسیت کا نتیجہ ہوتا ہے۔

کبھی درد سر فقط سوء مزاج سے لاحق ہوتا ہے، یہ مادی ہوتا ہے۔ کبھی یہ امتلاء سے عارض ہوتا ہے۔ ایسا بخارات کی نالیوں میں سدے پڑ جانے سے ہوتا ہے۔ شدید درد سر، حرارت اور بردوت سے لاحق ہوتا ہے۔ یبوست سے پیدا ہونے والا درد سر کمزور ہوتا ہے۔ باقی جہاں تک رطوبت کا تعلق ہے اس کی کیفیت سے درد سر قطعاً عارض نہیں ہوتا۔ الا یہ کہ مرطوب خلط جب زیادہ ہو جاتی ہے تو اس کے پھیلنے سے صداع لاحق ہو جاتا ہے۔ اس وقت درد، سر کے کچھ اجزاء میں ہوتا ہے تاہم خفیف ہوتا ہے۔ کبھی یہ صورت تھلیوں میں، کبھی عروق کے اندر، کبھی کھوپڑی کے باہر کبھی اندر ہوتی ہے۔ حقیقت کیا ہے اسے معلوم کرنا مشکل ہے، تاہم ابتدائی سبب سے اسے دریافت کیا جاسکتا ہے۔

دھوپ کی حرارت اور ہوا کی ٹھنڈک سے پیدا شدہ درد سر کا علاج جلد کیا گیا تو یہ آسانی رفع ہو جاتا ہے۔ علاج نہ کیا گیا اور مزمن ہو گیا تو مشکل ہو جاتا ہے۔ (جالینوس) اسہال شکم کرنا چاہئے۔ کھانے پینے، نیند، سکون، خوشی و مسرت، شراب اور گفتگو سے رک جانا مناسب ہے۔ (بولس)

دھوپ کی سوزش سے پیدا ہونے والے صداع میں چند یا اور پیشانی کے تمام اطراف کو برف میں سرد کئے ہوئے روغن سے تر کر دیں۔ سر کا پچھلا حصہ ٹھنڈا نہ کریں اس سے اعصاب سے نکلنے کی جگہ کو نقصان لاحق ہو گا اور درد سر کو نفع نہ ہو گا کیونکہ برودت چند یا سے دماغ اور درز اکلیلی تک چند یا کے نرم ہونے کی وجہ سے پہونچتی ہے۔ عصارۂ بیرونج، خشخاش، عنب الثعلب جیسی چیزوں سے اجتناب کریں کیونکہ ان سے خراب حالات پیدا ہو جاتے ہیں، مجبوراً استعمال کرنا ہی پڑے تو تھوڑا استعمال کریں اور نہایت احتیاط کے ساتھ۔

ہوا کی برودت سے لاحق ہونے والے صداع کا علاج روغن سداب مسخن (گرم) سے کریں۔ زیادہ حرارت کی ضرورت ہو تو اس کے اندر فریون شامل کر لیں۔ یہی اثر روغن مرزنجوش اور روغن غار کا بھی ہے۔ روغن بلسان کا اثر میرے تجربہ میں کم ہوا ہے۔ صداع گرم ہو یا سرد دیر تک رک جائے تو گرم صداع کی صورت میں مریض کا سر مونڈ کر اس پر مہر دقیر و طیوں اور مہموں کا طلاء کریں۔ سرد صداع کی صورت میں قیر و طی کے اندر قیر و طی کے وزن کا دسواں حصہ فریون شامل کر لیں۔

شراب سے پیدا ہونے والے درد سر میں مریض کے سر پر روغن گل جو زیادہ سرد نہ ہو رکھیں، دن بھر نیند اور سکون طاری کریں اور شام میں حمام کے اندر داخل کریں۔ اس کے بعد روٹی، بیضہ، نیم برشت، خس، بندگو بھی مسور غذا میں دیں۔ خواہش ہو تو ناشپاتی اور بھی دانہ دیں۔ کھجور سے پرہیز لازم ہے۔ کیونکہ یہ اپنی خاصیت سے درد سر پیدا کر دیتی ہے۔ مریض رات میں سوئے۔ صبح کو جلد غذا لے اور حمام میں داخل ہو۔ سر پر گرم پانی بہ کثرت انڈیلے۔ حمام کے بعد سو جائے۔ پھر دوبارہ حمام میں داخل ہو اور مذکورہ غذا میں استعمال کرے۔ درد سر جب تک ہلکا نہ ہو خالص پانی نہ پئے۔ ہلکا ہو جانے پر پانی پینا مضر خیال کریں تو پانی میں شراب ملا کر پینے کی اجازت دیں۔ کھانے میں مرغ کے خضیے، پر، رضر اضی مچھلیاں اور چوزوں کے شوربے دیں جن میں مصالحہ جابت کم ڈالے گئے ہوں۔ درد کم ہو جائے تو چند

مقامات کی سیر کرائیں۔ بترید کی ضرورت ہو تو قبل از طعام ہو ادار جگہوں پر رکھیں۔ مریضوں میں جن میں گرمی کی ضرورت ہو وہ گرم ہوا کے مقامات پر جائیں مرض کچھ باقی رہ جائے تو روغن بابونہ نیم گرم، اس کے بعد روغن سوسن نیم گرم سے علاج کریں۔ حمام میں گرم پانی انڈیلنا مفید ہے۔ کیونکہ اس سے بخارات تحلیل ہوتے ہیں، اور نیند آتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دن میں تین بار حمام میں مریض کو داخل کریں گے تو غلط نہ ہوگا۔ بیماری کی شدت کم ہو جائے تو حسب مذکور مسخن روغنیات استعمال کریں۔

سقطہ، ضربہ یا ورم سے پیدا شدہ صداع کا سبب ورم ہوتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ فصد اور حقنہ سے کام لیا جائے، فصد ممکن نہ ہو تو حقنہ ہی سہی، تاکہ مرارہ نیچے کی جانب مائل ہو جائے۔ سر کی کھال محفوظ ہو تو اس پر سرکہ اور روغن گل رکھیں۔ ورم اور صداع زیادہ ہو تو سرکہ سے پرہیز کریں۔ صرف روغن گل نیم گرم استعمال کریں۔ انخطاط مرض کے وقت مرخی روغنیات استعمال کریں اور ورم صلب ہو تو روغنیات کے اندر فوج اور اسنتین وغیرہ بھی شامل کر لیں۔ (جالینوس)

دھوپ، حمام، کثرت غذا اور شراب سے بالکل مریض کو بچائیں۔ زیادہ بولنا، کھٹی، چرہ پری اور نمکین غذاؤں سے دور رکھیں، روغن گل نیم گرم اور سرکہ نیم گرم میں روئی جذب کر کے سر پر چپکا دیں۔ ناخونہ پکا کر اس کا ضما د کریں۔

یہ تسکین درد کے لئے موزوں ہے۔ (مؤلف)

یا پھر برگ آس شراب کے ساتھ پکا کر ضما د کریں۔ (بولس)

شراب کے ساتھ پکا کر استعمال کی جائے تو یہی اثر برگ علیق کا بھی ہے۔ (مؤلف)
افیون کے استعمال کا مشورہ نہیں دوں گا کیونکہ اس سے نگاہ میں تاریکی اور دماغ کو نقصان پہونچتا ہے۔ نیز کنپٹیوں میں درد ہونے لگتا ہے۔ قو لنج کی طرح غشی طاری ہو جائے اور ایسا کم ہی ہوتا ہے، ایسی حالت میں خبیص طلا اور نطول درد کو سکون دیتا ہے۔ تاہم صداع جو شدید تر ہوتا ہے وہ بہر حال آنکھوں، کانوں اور دانتوں کے درد سے کم ہوتا ہے۔

قو لنج کا درد نہایت سخت ہوتا ہے حتیٰ کہ شدت درد سے بعض مریضوں نے خودکشی کر لی ہے۔ کچھ مریضوں کو دیکھا ہے کہ ان پر غشی طاری ہوئی اور فوت ہو گئے۔ مگر صداع کے اندر اس طرح کی صورت کم ہی پیش آتی ہے۔ (جالینوس)

صداع میں سب سے عمدہ چیز یہ ہے کہ اسہال لایا جائے، غذا کم اور شراب ترک

کر دی جائے۔ کچھ لوگوں کے معدہ میں مرارہ جمع ہونے لگتا ہے، اگر روزانہ غذا لینے میں عجلت نہ کی جائے تو صداع لاحق ہو جاتا ہے۔ علاج یہ ہے کہ آسان ہو تو گرم پانی کے ذریعہ قے کرائیں، قے کرانا مشکل ہو تا معدہ کو عمدہ غذا دی جائے مگر مقدار کم ہو۔ پورے دن عشاء تک حمام کرائیں، شام کا کھانا ہلکا دیں۔ بعد ازاں غذا میں قسمیں دیں۔ اس کے بعد جب یہ معلوم ہو جائے کہ کھانا ہضم ہو چکا ہے تو کوشش کریں کہ مریض کو اصلاً دفاع نہ کرنا پڑے بلکہ روٹی ہمراہ دار چینی یا زیتون یا اسی طرح کی قابض اشیاء استعمال کریں۔ اس سے درد موقوف ہو جائے گا۔ میں نے اس تدبیر کا تجزیہ کیا ہے۔ چنانچہ مفید پایا ہے (بولو نہیں)

ایسے مریضوں کو طبع ہلبلہ و ثمر ہندی کا مسهل دیں۔ اس کے بعد روزانہ درد سر عارض ہونے سے پہلے آب انار کے ساتھ روٹی کھلائیں۔ روٹی کی مقدار تھوڑی ہو، تاکہ درد لاحق نہ ہو سکے۔ اس کے بعد چاہیں تو حمام کرائیں، پھر غذا دیں، دوسرے دن درد میں مبتلا ہونے سے پہلے اسہال لائیں۔ دیگر ایام میں صفراء کا مسهل اور مقوی فم معدہ غذا لیں دیا کریں۔

جو صداع تمدد (پھیلاؤ) کے ساتھ لاحق ہوتا ہے اس میں کھانے پینے سے رک جانا مفید ہوتا ہے باقی جن مریضوں کے فم معدہ میں سوزش پیدا کرنے والے اخلاط موجود ہوں ان کے لئے کھانا پینا ترک کرنا مضر ہے۔ معدہ کے اندر مراری اخلاط کی مداخلت ہو تو ایارج کے ذریعہ متقیہ کریں، اس میں زعفران کم شامل کریں۔ کیونکہ اس سے درد پیدا ہوتا ہے۔

مریضان درد سر سے یہ سوال کرنا میرا معمول ہے کہ درد کیسا ہے؟ کچھ یہ کہتے ہیں کہ ایسا لگتا ہے کہ جیسے سر میں کوئی چیز ہے جو بری طرح کھا رہی ہے۔ کچھ یہ بتاتے ہیں کہ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے سر پر بھاری بوجھ آ پڑا ہے۔ کچھ یہ خبر دیتے ہیں کہ سخت حرارت یا بردت محسوس ہو رہی ہے۔ چھین اور اکالیت کا احساس ہو تو یہ سمجھیں کہ اس کا سبب حدت اخلاط اور حدت ریاح ہے۔ سوزش کے بغیر تمدد کا احساس ہو تو اس کا سبب امتلا ہو گا۔ گرانی کے ساتھ نہ ہو تو سر میں پھیلاؤ کا احساس ریاح سے پیدا ہو رہا ہو گا۔ فلمونی (۱) اور اورام کے بعد ثقل اور حرارت ملے گی۔ لہذا قیاس آرائی اور تخمین سے اچھی طرح کام لیں سبب کی تشخیص ہو جائے تو ناکامی کی صورت میں بھی اس کی تدبیر نہ بدلیں۔ کیونکہ کبھی بیماری سخت ہوتی ہے۔ دوا کا اثر ایک زمانے کے بعد ہوتا ہے۔ اثر ظاہر ہونے کے لئے مؤثر اور طاقتور علاج کی ضرورت ہوتی ہے۔ لہذا شروع میں مادہ کی ضد اور اسے روکنے والی دوائیں استعمال

کریں۔ آخر میں محلات سے کام لیں اور درمیان میں مضمت سے، واضح رہے کہ طاقتور حقے اپنی حدت کی وجہ سے اس درد کے لئے بے حد مؤثر ہیں۔ سر کی جانب جو چیز مائل ہوتی ہے وہ نیچے کی جانب مائل ہو جاتی ہے۔ سرد بیماریوں میں نمک کی حکمید اور طویل المدت بیماریوں کے اندر جند بید ستر اور قوت قایا جیسی طاقتور ادویات کا استعمال مفید ہے۔

جالینوس کہتا ہے کہ جادرس کی حکمید نمک کی حکمید سے بہتر ہے۔ تخم کتان اور زوفا کا آمیزہ عمدہ ہے۔ اس کے بعد مرعز (۱) روغن شبت نیم گرم اور روغن بابونہ مین ڈبو کر سر پر چسپاں کر دیں۔ اس علاج سے درد میں بے حد تسکین ہوگی۔

سر اور مزمن بیماریوں کے لئے عمدہ نسخہ :

کبریت (گندھک) جند بید ستر، حب الغار ہم وزن گھی اور روغن گل میں گھس کر روئی کے پھایہ پر لگا کر اور پیشانی پر رکھ دیں۔

تخونت اور لطافت پیدا کرنے کے لئے سر کو قطران سے لت پت کر دینا کافی ہے۔ درد دیر تک قائم رہے تو پیشانی یا ناک کی رگ کھول دیں۔ اور گدی پر پچھنا لگائیں، عطاس پیدا کریں، پھر بھی بیماری قائم رہے تو خردل سے علاج کریں۔ (مؤلف)

گرم بیماریوں کے اندر اسے ہرگز استعمال نہ کریں۔ اکثر حضرات کو یہ بیماریاں زیادہ تر بردت سے لاحق ہوا کرتی ہیں۔ دوا کے بار بار استعمال سے کامیابی ہوتی ہے۔ اطباء اس کی جانب اسی طرح لپکتے ہیں جس طرح بڑے سمندروں کی گہرائی میں ڈوبنے والے ہاتھ پیر مارتے ہیں۔ بابونہ کا تجربہ میں نے کیا ہے۔ یہ صداع بارد میں مفید ہے۔ اس کا روغن خفص اور حکمید معمول رہا ہے۔ ناک سے بہ کثرت رطوبات خارج کرنے والے سعوط مثلاً عصارۃ قشائہ الحمار، بنجور مریم، شونیز، نوشادر وغیرہ مفید ہیں۔

شقیقہ پر غور کر کے دیکھیں، ضرورت فصد کی ہے یا اسہال کی۔ اسہال کی ہے تو کس خلط کا اسہال کیا جائے۔ پورے جسم کا مہقہ ہو جائے تو ماؤف حصہ کو رومال سے اتار گڑیں کہ سرخ اور گرم ہو جائے۔ اور اس کے اندر حرارت پھیل جائے، باری آنے سے پہلے ایسا کریں اور طلا استعمال کریں۔ مریض حرارت محسوس کرے تو ایسی دوائیں استعمال کریں جن میں تھوڑی بہت بردت پیدا کرنے کی تاثیر ہو۔ ورنہ بیحد مسخن ادویہ دیں اور ان میں حسب ذیل

مقوی سر قابض اشیاء شامل کر لیں۔

پرانے درد سر اور شقیقہ کا نسخہ :

فلفل سفید ۱۰ گرام، خلط (محلول) (۱) زعفران ۱۰ گرام، فریون ۵.۳ گرام، بیٹ کبوتر جنگلی ۵.۳ گرام گرمادوے گرام طلاء کرنا مفید ہے۔

دوسرا نسخہ :

خافیا (۲) ۱۸ گرام، فریون ۱۸ گرام، حلتیت ۱۵ گرام، مر ۵.۳ گرام، جاذ شیر ۵.۳ گرام، سرکہ میں گوندھ کر طلاء کریں، بشرطیکہ سرکہ ضروری ہو۔

میں نے فریون سے ایک ایسی دوا بنائی ہے جس کے استعمال کے بعد کسی اور دوا کی ضرورت نہیں ہوئی۔

نسخہ حسب ذیل ہے :

فریون ۱۰ کسی لطیف روغن میں قیروطی بنالیں اور شقیقہ والی شق پر طلاء کریں۔ اگر شقیقہ کے ساتھ حرارت بھی ہو تو یہ دوا ہرگز استعمال نہ کریں۔ بارد شقیقہ کے اندر یہ فوری اثر کرتی ہے۔ قدرے زیت کے اندر فریون حل کر کے ماؤف حصہ کی جانب کان میں پکنا بھی مفید ہے۔ فریون زیت کا دسواں حصہ ہونا چاہئے۔ (جالینوس)

یہ بیماری زیادہ تر بردت اور اخلاط غلیظہ کا نتیجہ ہوتی ہے۔ جو صرف طاقتور مسخن ادویات کے ذریعہ ہی جاسکتی ہے۔ یہ بھی اور بیضہ کا مرض بھی۔ (مؤلف)

صداع مزمن کا علاج باب عرق النساء کے مطابق ضماد شطیرج سے کریں۔ یہ ضماد، ضماد خردل کا قائم مقام ہے۔ (جالینوس)

ساری ادویات ناکام ہو جائیں تو ضماد خردل سے علاج کیا جائے گا۔ سر پر جس قدر توجہ دینی مقصود ہو اس کے مطابق حفظ الصحت (۳) کے جامع کلمات کا مطالعہ کریں۔ (مؤلف)

صداع اور شدید شقیقہ کے اندر دونوں کنپٹیوں کی تڑپتی ہوئی رگوں کو مضبوطی کے ساتھ باندھ دینا مؤثر علاج ہے۔

درد سر جب کچے اخلاط کی وجہ سے ہو تو اس میں باندھنا اور معتدل ٹونٹ بہم پہنچانا

درد کو سکون اور اخلاط کے اندر نفع پیدا کرتا ہے۔

بیماری خون اور بخارات کی وجہ سے ہو اور قوت بہتر ہو تو فصد کھول کر اتنا خون بہائیں کہ غشی طاری ہو جائے۔ اس کے بعد ہاتھ پیروں کا دلک کریں انہیں باندھیں اور انہر گرم ادویات رکھیں۔

طویل بیداری سے صداع لاحق ہو جاتا ہے کیونکہ اس سے فساد ہضم ہوتا ہے اور سر کی جانب گرم بخارات چڑھتے ہیں، طویل نیند بھی صداع کی موجب ہے۔ کیونکہ کثرت ہضم سے سر کے اندر رطوبت بھر جاتی ہے۔

صداع ایک ایسی شدید حرارت سے پیدا ہوتا ہے جو کسی غلیظ مادہ پر اثر کر کے غلیظ ریاح پیدا کر دیتی ہے اور یہ ریاح سر کی جانب چڑھنے لگتی ہے۔ صداع بغیر مادہ فقط حرارت سے بھی لاحق ہوتا ہے۔ یہ کبھی صفراء سے ہوتا ہے جو خاص کر سر کے اندر یا معدہ میں پیدا ہوتا ہے۔ کبھی بکثرت رطوبتوں سے لاحق ہوتا ہے جو سر کے اندر مشترک ہوتی ہیں۔ کبھی سر کے اندر سدہ پڑ جانے یا اس کے اندر ریاح کی پیدائش سے درد سر ہو جاتا ہے۔

سر کے پچھلے حصہ میں درد ہو تو پیشانی کی رگ کاٹ دینے سے نفع ہوتا ہے۔ اسی طرح سر کے اگلے حصہ میں درد ہو تو مؤخر دماغ سے خون خارج کر دینا مفید ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ عمل مادہ کو برعکس جذب کر لیتا ہے۔

درد دموئی کی وجہ سے سر کے اگلے حصہ میں درد ہو یا اس کے سبب سر کے اندر جمع شدہ ناپختہ رطوبات ہوں اور کانوں یا نتھنوں سے خون، پیپ یا پانی بہہ جائے تو درد میں سکون اور بیماری کا ازالہ ہو جائے گا۔ درد سر کا سبب ریاح غلیظ، کثرت خون، سر کے اندر سوزش پیدا کرنے والا مرہ صفراء یا مزاج بارد ہو تو صحت یابی کے اسباب دیگر ہوں گے۔

کچھ لوگوں کو صداع پانی سے بالخصوص سرد پانی پینے سے ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس پانی سے معدہ کی قوت منجمد ہو جاتی ہے۔ اور یہاں جگر سے پیپ آنے لگتی ہے۔ تھوڑی قابض سفید شراب سے یہ درد رفع ہو جائے گا اور اس درد کا بھی ازالہ ہو جائے گا جو معدہ کی ردی خلط سے پیدا ہوتا ہے، جو گرم نہیں ہوتی۔ کیونکہ شراب اس خلط کے اندر تعدیل پیدا کرے گی پھر اسہال کے ذریعہ اسے خارج کر دے گی۔

افیون پرانے ردی درد سر جو سخت بے خوابی کے ہمراہ ہوتا ہے سے نجات دے دیتی ہے۔ صداع کے شروع میں سب سے پہلے ہاتھ کی، پھر سر میں مخالف جت کی فصد

کھولیں، سر کے اگلے حصہ میں گرانی اور درد سر کے لئے فاس پر پچھنا لگائیں۔ گدی میں ثقل اور درد کے لئے پیشانی کی رگ کھول دیں۔ درد اور گرانی تمام سر میں ہو تو سب سے پہلے ہاتھ کی فصد کھولیں۔ مزمن ہو تو خود سر سے خون کا استفراغ کر دیں، قدرت ہو تو مقام ماؤف سے خون نکالیں۔ سر پر پچھنا تب ہی لگائیں جب پورے جسم کا تھپتھپا ہو چکا ہو۔

درد سر کا سبب نہ شراب ہو نہ بخار، نہ سر کی دائمی بیماری مثلاً بیضہ وغیرہ، سب حالات ٹھیک ہوں، پھر بھی درد سر ہو تو مریض کو چاہئے کہ معتدل مزاج کی شراب میں روٹی بھگو کر کھائے۔ کیونکہ اس نوعیت کا درد سر بالعموم معدہ کے اندر جمع شدہ گرم فضلات سے ہوتا ہے جس کے بخارات سر تک پہنچتے ہیں۔ معدہ کے اندر جب بھی مذکورہ مسکن اور عمدہ غذائیت کی حامل شے پہنچے گی فضلات کے اندر تعدیل ہو جائے گی۔

درد سر کبھی ورم رحم اور دم نفاس سے ہوتا ہے، اس کا اثر چند یا پر محسوس ہوتا ہے۔ ریا ح غلیظہ سے پیدا شدہ درد سر عطاس سے رفع ہو جاتا ہے۔ (جالینوس) جن حضرات کے نبض کی حس شدید ہوتی ہے وہ درد سر کے شکار ہوتے ہیں، جیسا کہ قم معدہ کی حس شدید ہوتی ہے تو قم معدہ کے اندر درد اٹھا کرتے ہیں۔

جن لوگوں کو بیضہ نامی درد سر لاحق ہوتا ہے، میرا معمول ہے کہ ان کا علاج مسلسل لب صبر اور مصطکی سے کرتا ہوں، کہ اس کو کب کا سحوط دیتا ہوں۔ فلو نیا سے بھی علاج کرتا ہوں۔ اس کے سحوط سے مریضوں کو تسکین ہوتی ہے۔ درد سر حرارت کے ساتھ ہوتا ہے تو مریض کو لب خیار شمر اور روغن بادام چند روز مسلسل پلاتا ہوں۔ برودت کے سبب ہوتا ہے تو روغن ارنڈ دیتا ہوں اور اسی کا طلا کرتا ہوں۔ تھوڑی عمدہ غذا دیتا ہوں اور ہضم اور نیند کی تدبیر کرتا ہوں۔ آنکھوں میں سرخی، سر میں چھین اور درد کے ساتھ صداع مسلسل ہوتا ہے تو کپٹیوں کی دونوں رگیں کاٹ دیتا ہوں۔

سر بڑا، لمبا اور اس کی ہڈیوں کے ملنے کی جگہیں کج ہوں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ سر کے اندر رطوبت کی وجہ سے غلیظ ریا ح پیدا ہو جاتی ہیں۔ (یہودی)

مرزنجوش سونگھنے اور ناک میں ڈالنے کا جو عادی ہوتا ہے اسے درد سر لاحق نہیں ہوتا۔ (مراد غلیظ ریا حی درد سر ہے) (مؤلف)

روحانی شقیقہ والے حصہ پر طلاء کرنا عجیب الاثر ہے۔ درد آنکھوں کی گہرائی تک پہنچ جائے تو اس کا مطلب ہے کہ بیماری کھوپڑی کے اندر پہنچ چکی ہے۔ ایسی صورت میں اسہال کی

ضرورت ہوگی۔

بخاروں کے اندر درد سر شدید ہو جائے تو ہاتھ پیر اور خسیوں کو سختی سے باندھ دیں۔ کھولنے کے بعد انہیں گرم پانی میں رکھیں، اس حرارت سر سے نیچے آجائے گی۔ گرانی ہو تو وہ بھی زائل ہو جائے گی۔ صداع میں بے حد نفع ہاتھ پیروں پر گرم پانی ڈالنے اور ہلکی غذا میں لینے سے ہوتا ہے۔ (طبری) (۱)

صداع کا سبب معلوم کرنے کے لئے دیکھیں کہ دماغ کا مزاج کیسا ہے اور پہلے تدبیر کیا کی گئی ہے۔ اس سے دلیل فراہم کریں۔ کھوپڑی کے نیچے درد ہو تو یہ آنکھوں کی جڑ تک پہنچے گا۔ کیونکہ بعض طبقات چشم کا تعلق اسی فضا سے ہوتا ہے۔

جس صداع کو بیضہ کہتے ہیں وہ پورے سر میں ہوتا ہے۔ درد آنکھ کی جڑ تک پہنچتا ہے اور آنکھوں میں اندھیرا چھا جاتا ہے۔ درد سخت ہوتا ہے۔ علاج اسہال ہے، جو حب صبر کے ذریعہ ہر تیسری رات پر دیں۔ پہلی بار رات کے شروع میں، دوسری بار وسط میں دیں۔ تو قایا کا مسسل بھی دیں گے اس کے بعد خیارشمر ۸ گرام ہمراہ روغن ارند ۱۰ ملی لٹر پلائیں۔ افلونیا (۲) کا سعوط اور درد تیز ہو تو اقراص کوکب کا سعوط ہمراہ شیر جاریہ دیں۔ نیند لانے کے لئے بھی اسے دیں۔ مشک، کافور، صبر اور شکر وغیرہ مقوی راس کا سعوط اسہال کے بعد دیں۔ کھانے کے لئے وہ چیزیں دیں جن سے تبخیر قطعانہ ہو، مثلاً مسور و روغن بادام شیریں، کدو اور بھوے کے شوربے جیسی سرد چیزیں جن سے تبخیر نہیں ہوتی۔ انار، ہی دانہ اور سیب دیں۔ ہلکے گوشت کھلائیں، گرم حقن دیں۔ سروں پر مقوی نطول کریں۔ کنپٹی سے کنپٹی تک قابض، بارد اور نفخ پیدا کرنے والی ادویات مثلاً دم الاخوین، افیون، زعفران، مر، اور صمغ عربی کا طلاء کریں۔

صداع کبھی شدت حس سے لاحق ہوتا ہے، اس میں حس کو سن کر دینے سے اور نیند

۱۔ ابو بکر رازی کا استاد ابو الحسن علی بن سل بن ربن طبری۔ معصم باللہ کے ہاتھ پر اسلام لایا۔ متوکل نے اسے ہم

لشینوں کی صف میں داخل کیا۔ اب میں اس کا بڑا مقام تھا۔ عیون الانباء ۳۰۹

۲۔ افلونیا۔ منسوب بہ اہلن۔ یہ ایک مہجون ہے جو رومی طیب اہلن کی جانب منسوب ہے۔ اسی نے سب سے پہلے یہ

مہجون تیار کیا تھا۔ خاصیت تسکین درد ہے۔ (بحر الجواہر)

آورد و اوں سے سکون ہو جاتا ہے۔ صداع کے لئے سب سے زیادہ تسکین بخش یہ ہے کہ برف میں ٹھنڈا کر کے دودھ اور روغن بنفشہ کا سعوٹ کریں۔ ٹھنڈا پانی پلائیں، سر پر بارداشیاء رکھیں۔ مریض زیادہ سرد مقام پر رہے۔

صداع بارد کے ساتھ بخار نہ ہو تو مریض کو پرانی شراب طبع بزور ملا کر پلائیں، یہ مفید ہے۔ پرانی شراب تنہا بھی نفع بخش ہے۔

صداع، جسم کے دموی استفراغ سے بھی لاحق ہوتا ہے۔ جیسا کہ عورتوں میں ولادت کے بعد زیادہ خون نکل جانے سے درد سر ہونے لگتا ہے۔ علاج یہ ہے کہ سعوٹ اور سر پر بارد اور مرطب اشیاء کا ضمیں نیز مرطب غذائیں مثلاً بھیڑ بکریوں کے بچوں کا بھنا ہوا گوشت اور انڈے کی زردی وغیرہ دی جائیں۔

معدہ کی وجہ سے پیدا ہونے والا درد سر، معدہ کے ہلکا ہونے سے ہلکا ہوتا ہے۔ اور فساد غذا اور معدہ کے بوجھل ہونے سے تیز ہو جاتا ہے۔ علاج کی ابتداء سے کریں پھر مسلسل دیں، سر یع البہضم غذائیں دیں۔ بیماری کے برعکس اثر کرنے والا ایسا ضاد استعمال کریں جو مقوی دماغ بھی ہو۔ یہ ضاد خالص اور خوشبودار چیزوں سے تیار کیا گیا ہو۔ معدہ کے اندر بلغا ہو تو یہ چیزیں گرم ورنہ سرد ہوں۔ تبخیر پیدا کرنے والی غذاؤں سے پرہیز کریں۔ تمام غذائیں ملین شکم ہوں۔ معدہ کے اندر بلغم ہو تو یہ غذائیں گرم اور صفراوی خلط ہو تو سرد ہونی چاہئیں۔ مثلاً کدو، سرمق اور ماش۔ جن مریضوں کے معدوں میں صفراء ہو یا راج کے ذریعہ اور جن کے اندر بلغم ہو کمونی وغیرہ کے ذریعہ تحفظ کریں۔ سحیہ معدہ کے بعد مقوی معدہ غذائیں دیں۔ تاکہ یہاں اترنے والے مادوں کو معدہ قبول نہ کر سکے۔ اس کی علامت باب المعده سے معلوم کی جاسکتی ہے۔ (اھرن)

پرانا درد سر

پرانا مستقل درد سر کا علاج :

یہ بیماری رطوبت، بردت اور اخلاط غلیظہ سے لاحق ہوتی ہے، پہلے سر موٹیں، اس کے بعد فریون ۹ گرام، خردل ۹ گرام، بورق سرخ ۹ گرام، سداب جنگلی ۹ گرام، ختم حرمل ۵۔۴ گرام کوٹ پیس کر آب مرزنجوش میں شامل کر لیں اور نیم گرم سر پر طلاء کریں۔

سر میں پچھناگانے کا حکم دیں اور تیز جتنے استعمال کریں کپٹیوں کی دونوں رگیں کاٹ کر خون نکال دیں، گدی کے نیچے گڈھے (نقرہ) پر پچھناگائیں اور چرپری گرم اشیاء کا سحوط دیں۔ یہ کام سوچ سمجھ کر کریں۔ نوجوانوں اور محروم المزاج کو استعمال نہ کرائیں۔ ان کے لئے عطوس ایسی دواؤں سے تیار کریں جو ریح خارج کر دیں۔ مثلاً جند بید ستر، جاؤ شیر، سکینچ، عاقر قرحا آب مرزنجوش، چڑیوں کے تمام مرارے، باب اللقوہ و الفالج کے سحوط اور مقوی غرغریے۔ (بولس)

سر ریح اور رطوبت کی وجہ سے بڑا ہو جاتا ہے۔ ریح اور رطوبت باہم مخلوط ہو کر ماؤف مقامات پر چپک جاتی ہیں۔ علاج وہی ہے جو تشنخ کا ہے۔ (اھرن)

منتخبات :

بچوں میں کلائی سر لئے سحوط کا عمدہ، مؤثر اور مجرب نسخہ :

مرارہ کرکی (۱)، مرارہ نسر (۲)، مرارہ عقاب (۳)، مرارہ شبوط (۴)، جند بید ستر، عیدان اغزامی، یاہسابہ ایک حصہ، زعفران ایک حصہ، سکر طبرزد ۲ حصہ ریشمی کپڑے سے چھان کر آب اسپغول تر میں مسور کے برابر گولیاں بنالیں اور سایہ میں خشک کر لیں۔ منہ میں تیز دن روزانہ ایک گولی ہمراہ آب سرد سحوط کریں۔ اور سر کو جس دن سے چاند کم ہوتا ہے اس دن سے اور جس دن طلوع ہوتا ہے اس دن تک ناپ کر اندازہ کرتے رہیں۔ نسخہ کے مطابق یہی سحوط کئی بار استعمال کریں۔ سر اپنی طبعی حالت پر واپس آ جائے گا۔ دیگر :

مرارہ ذئب (۵) مرارہ کرکی، مشک، عود ہندی، سکر طبرزد ہم وزن، مسور کے برابر ہمراہ شیر جاریہ سحوط کریں۔

ضماد کا نسخہ :

رائی پیس کرپانی میں ملائیں اور کپڑے کے ایک ٹکڑے پر اس کا طلاء کر کے سر پر بطور ضماد رکھیں یا جہاں کہیں درم یا سر میں ابھار ہو وہاں چسپاں کریں۔ بے حد مفید ہے۔ (کندی)

۱۔ کرکی : کلنگ (۲) نسر : کرگس (۳) عقاب : طاقتور باز (۴) شبوط : ایک قسم کی مچھلی جس کا سر چھوٹا اور نیچلا حصہ

چوڑا ہوتا ہے۔ ۵۔ ذئب : بھیڑیا

رکھیں یا جہاں کہیں ورم یا سر میں ابھار ہو وہاں چسپاں کریں۔ بے حد مفید ہے۔ (کندی)
حرارت اور برودت سے ہونے والا درد سر شدید ہوتا ہے۔ یبوست سے ہونے والا
درد ہلکا ہوتا ہے۔ رطوبت سے صداع لاحق نہیں ہوتا۔ الا یہ کہ اس کے ساتھ کوئی مادہ
موجود ہو۔

جن لوگوں کو کسی مادہ کے بغیر حرارت سے درد سر ہوتا ہے۔ چھوٹے پران کے
سرگرم خشک اور آنکھیں سرخ ہوتی ہیں۔ مریض سرد اشیاء پسند کرتے ہیں اور اسی سے انہیں
نفع ہوتا ہے۔ سرکہ شراب، روغن گل اور بادروج سے علاج کریں۔ بادروج، سرکہ شراب
اور روغن گل میں پیس کر سر پر رکھیں کچھلی تدبیریں کیا کی گئیں ہیں انہیں اور تمام علامات کو
پہچان کر علاج کریں۔ سرد صداع میں روغن سداب گرم حمام اور محمید مفید ہے۔ جسم میں
امتلاء ہونہ کوئی ایسا مادہ جو سر کی جانب آرہا ہو تو یہ بارد کیفیت ہوگی۔ ایسی صورت میں تازہ
فریون، بیٹ کبوتر، اور فلفل ہم وزن کٹے سرکہ میں شامل کر کے سر پر لٹوخ کریں۔ درد سر
مادی ہو اور مادہ صفراء کی پیپ ہو تو مسهل دیں۔ بعد ازاں حمام اور ملطف اشیاء استعمال
کریں۔ ضرورت ہو تو مخدر اشیاء کا طلاء کریں۔ شدت درد ہو تو انہی اشیاء کا معوط کریں۔
گرم درد سر میں پانی ملی ہوئی رقیق شراب پینا مفید ہے۔ سر کے سوء مزاج حار میں اس سے
تسکین ہوتی ہے۔

کسی عضو کی شرکت سے درد وقت ہو تو اس عضو کے علاج پر توجہ دیں۔ معدہ کے
ردی اخلاط سے جو درد سر ہوتا ہے اس میں قے کرنا مفید ہے۔ شراب نوشی سے پیدا ہونے
والے صداع کا بیان باب النمر میں ملے گا۔

ضربہ سے پیش آنے والے صداع کے اندر اگر ضربہ سخت ہو تو فوراً فصد کھولیں۔
پھر اس جگہ قدرے مرخی دوائیں رکھیں تاکہ درد میں سکون ہو۔ مثلاً روغن شیرج، روغن
گل نیم گرم وغیرہ۔ بس اتنا استعمال کریں کہ تھوڑا ڈھیلا پن پیدا ہو جائے۔ شراب نوشی سے
قطعاً رک دیں۔ الغرض ایسی تدبیر کریں جیسی ورم حار میں کی جاتی ہے۔ اور مسهل دیں۔
برودت سے پیدا ہونے والے درد سر کے مریضوں کا چہرہ لاغر نہیں بلکہ فرہ ہوتا
ہے، سر کی سطح گرم نہیں ہوتی، چہرہ بھی گرم نہیں ہوتا۔

امتلاء سے پیدا شدہ درد سر میں سب سے پہلے فصد کھولیں، پھر اس کے بعد ناک کی
رگ کھول دیں۔

بلغھی اخلاط کی کثرت ہو تو مسهل، پھر سر ہلکا کرنے والا عطوس دیں جس سے رطوبات کا اخراج بھی ہو جائے۔ مثلاً قماء الحمار، تخم حظل، شو نیز وغیرہ نیز طاقتور حقے دیں۔ یہ صداع کے لئے مفید ہے۔

درد سر مزمن ہو تو مخمر ادویہ استعمال کریں، درد تیز ہو تو مخدر دوائیں دیں۔ درد مستقل ہو اور دیکھیں کہ ساتھ میں سخت تڑپ اور حرارت کا احساس بھی ہے اور قیاس میں یہ آئے صورت حال خون کی وجہ سے ہے تو پس گوش شریان کو قطع کریں یعنی اس کی فصد کھولیں۔ (بولس)

درد سر زیادہ تر حرارت سے ہوتا ہے۔ بیوست سے ہونے والا حرارت کی طرح زیادہ سخت نہیں ہوتا۔ مرطوب المزاج کو درد سر لاحق نہیں ہوتا۔ الایہ کہ اس کے ساتھ طاقتور حرارت یا بردت کا غلبہ ہو۔

گرم درد سر میں سر کی سطح اور چہرہ گہم اور آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں، مریض سرد پانی کا مشتاق ہوتا ہے، چہرے پر اسے چھڑکنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

اس طرح کے درد سر کے علاج میں سرکہ شراب اور روغن گل بے حد مفید ہیں۔ حرارت زیادہ تیز ہو تو مذکورہ دواؤں میں سرد سبزیوں کا عصارہ مثلاً حنی العالم اور آب کدو وغیرہ شامل کریں۔ یا ان کے ذریعہ مذکورہ بالا دواؤں کے بعد علاج کریں۔ بے خوابی ہو تو ادویہ مخدرہ استعمال کریں۔ سر میں گرانی ہو تو گدی پر پچھنے لگائیں تاکہ بیماری سر کے نیچے جذب ہو سکے۔ سرکہ کے ساتھ کاسنی کھانا اور سرکہ اور پانی پینا بے حد مفید ہے۔ کیونکہ جن کے اندر مستقل دائمی حرارت ہوتی ہے ان میں یہ چیزیں مفید ہوتی ہیں۔

صداع کبھی جگر کی حرارت سے پیدا ہوتا ہے۔ حرارت کی وجہ سے روزانہ سر کی جانب گرم بخارات چڑھتے ہیں، علاج یہ ہے کہ مریض کو روزانہ درد اٹھنے سے پہلے تھوڑے پانی اور سرکہ کے اندر بھگو کر روئی کھلائی جائے۔ اس سے بخار دماغ کی جانب چڑھ نہ سکے گا۔ یا مریض بھی دانہ یا سیب یا کچھ میوہ جات لے۔ قدرت نہ ہو تو ٹھنڈا پانی پیئے۔ یہی علاج اس مریض کا بھی ہے جسے حرارت معدہ یا حرارت طحال سے درد لاحق ہو۔ غلیظ بلغم سے لاحق ہونے والا صداع ان لوگوں میں ہوتا ہے جن کے جسم بلغھی اور صامی رنگ (سیسہ کے رنگ) کے ہوتے ہیں۔ اس کا علاج روغن بلسان، روغن سداب اور مخمر ادویات سے کریں یعنی جاذب بلغم غرغرے استعمال کریں۔ نیز حمام اور شراب استعمال کریں۔ اور مولی کے ذریعہ

قے کرائیں۔ یہ مفید ہے بلغم تھوڑا ہو تو اس تفصیلی علاج کی ضرورت نہیں ہے۔

عمدہ طلاء :

فلفل سفید ۱۰ گرام، روغن زعفران کا تلچھٹ ۱۰ گرام، فریون تازہ ۵.۳ گرام، بیٹ کبوتر ۹ گرام، خالص سرکہ بقدر ضرورت میں سب کو اچھی طرح پیس کر شامل کر لیں، اس کے بعد ماؤف حصہ کو اس طلاء کے ذریعہ اتنی مالش کریں کہ وہ مقام سرخ اور گرم ہو جائے۔

صفراء سے پیدا شدہ درد سر کا علاج یہ ہے کہ سقمونیایا جائے، بار در طب غذا کیں لی جائیں اور شیریں پانی سے حمام کیا جائے۔ بانگی درد سر کا علاج ایارج شحم حظل اور رقت و لطافت پیدا کرنے والی موافق اشیاء کے ذریعہ کریں۔

صداع کے ساتھ اگر ر عشه بھی ہو تو یہ سمجھیں کہ دماغ میں درم ہے۔

کبھی لسن کے استعمال سے شقیقہ اور دانگی بار در صداع کا استیصال ہو جاتا ہے۔

یبوست سے پیدا ہونے والے درد سر میں کوشش کریں کہ مریض سوئے اور مزاج

مرطوب ہو۔

شقیقہ، درد سر اور سر کی جملہ سرد اور مزمن بیماریوں مثلاً صرع و دوار کے لئے حسب ذیل نسخہ عجیب و غریب اور بے نظیر ہے :

صبر ۴۰ گرام، فریون ۲۰ گرام، حظل ۴۰ گرام، سقمونیا ۴۰ گرام، نظرون ۲۰ گرام، مقل ۴۰ گرام، پوست خربق سیاہ ۴۰ گرام، عصارہ کرنب میں گوندھ لیں۔ مقدار خوراک ۱۰ گرام استعمال کریں۔

صفراء سے پیدا ہونے والے شقیقہ میں صبح سویرے روٹی، سرکہ اور پانی، نیز حمام اور

مخرج صفراء وائیں لینا بے حد مفید ہے۔ (اسکندر)

سر کے اندر کیڑا پیدا ہونے سے بھی درد لاحق ہو جاتا ہے۔ علامت یہ ہے کہ مریض

سر کے اندر اکالیت (کسی چیز کے کھانے کا احساس) ہوگی، بدبو ہوگی، سر ہلانے پر درد سخت

ہوگا۔ علاج یہ ہے کہ قاتل کرم دواؤں کا عطوس و سوط استعمال کریں۔ (چرک ہندی)

ایسی بیماری کا ہونا بعید از امکان ہے۔ (مؤلف)

کلانی سر اور درزوں کے کھلنے کے لئے عجیب و غریب نسخہ :

عروق صفر (زرد چوب) اچھی طرح کوٹ پیس کر روغن بادام تلخ میں معجون بنالیں اور کئی بار طلاء کریں۔ زرد چوب کا بخور دیں۔ بعد ازاں روغن کے ہمراہ اس دوا کا معجون بنائیں اور سر اور پیشانی پر طلاء کریں۔ دویا تین بار کے استعمال سے شفا ہوگی۔
صداع حار کا نسخہ :

عنب الثعلب پتیوں، پتلے ڈنٹھلوں اور پھل سمیت نچوڑ کر ناک کے اندر تین قطرے چکائیں، اس کے بعد روغن بنفشہ کے چند قطرات فوراً چکائیں۔ مریض انشاء اللہ شفا یاب ہوگا۔ (مجمول)
شقیقہ کے لئے میرا اپنا تجربہ :

افیون، پوست بنجیرو ج، گل نیلوفر، کافور، پیس کر معجون بنالیں اور سر کہ میں خشک کر کے شیا ف تیار کریں اور ایک شیا فہ عرق گلاب میں حل کر کے ناک میں چکائیں۔ (ابو بکر) نیلوفر نچوڑ کر اس کا عصا رہ خشک کر لیں اور محفوظ رکھیں، اس کے بعد پانی میں حل کر کے ناک کے اندر چکائیں۔ (مؤلف)

سعوط کے بعد نرم چکنا مالیدہ چاٹ لینا درد سر میں مفید ہے۔ (مجمول)
درد سر کا مریض گرانی اور امتلا کی کیفیت محسوس کرے تو ماؤف حصہ کی جانب سے ناک کی فصہ کریں، اور کافی خون نکال دیں۔ پھر کنپٹیوں کی رگ کھول دیں، مسهل دیں اور سر پر سرکہ اور روغن گل رکھیں۔ اس سے زیادہ موزوں علاج اور کوئی نہیں ہے۔
شقیقہ کے لئے زعفران اور مازو کا ضاد بنا کر یا بطور طلاء استعمال کریں۔

برگ فنجعشت کو نچوڑ کر اس کا سعوط لینا پرانے درد سر میں مفید ہے۔ (شمعون)
تندرستوں کو عارض ہونے والا صداع بالعموم فم معدہ میں سوزش پیدا کرنے والے اخلاط سے ہوتا ہے۔ مخلوط شراب کے اندر گرم روٹی بھگو کر لینے سے تسکین ہو جاتی ہے۔ دھوپ کی تمازت سے سر کے اندر احتراقی کیفیت ہو تو سر پر گرم پانی گرانا مفید ہے۔ درد یا گرانی محسوس ہو تو پانی اتا گرائیں کہ دونوں پیر تک ڈوب جائیں۔ (جالینوس)

۸۰ گرام روغن نیم گرم میں ۲۰ گرام فریون ملا لیں اور بوقت ضرورت کان میں

ٹپکائیں تو شقیقہ میں مفید ہے۔

دماغ کے ہل جانے میں اسطو خود دس ہمراہ آب تازہ یا ہمراہ شربت شہد استعمال کرنا بیماری سے نجات کا باعث ہے۔ (ارپاسیوس)

کسی شخص کو درد سر ہو اور ساتھ میں کرب، متلی اور دل میں ٹیس بھی ہو تو اسے قے کرنے کا حکم دیں۔ وہ مراری یا بلغمی یا دونوں طرح کی قے کرے گا۔ معدہ کے اندر کسی عارضہ کا احساس نہ ہو تو غور کریں کہ درد امتلاء کے باعث ہے یا سہہ یا کسی جگہ درم کی وجہ سے ہے۔ مریض سے پوچھیں کہ پورے سر کے اندر درد ایک ہی نوعیت کا ہے یا کسی جگہ پر زیادہ سخت ہے۔ نیز یہ دریافت کریں کہ درد گرانی اور تمد کے ساتھ تو نہیں ہے۔ اگر تمد اور گرانی کے ہمراہ ہے تو یہ امتلاء کی علامت ہے۔ سوزش کے ساتھ ہے تو گرم بخارات اور گرم اخلاط کی علامت ہے، رگوں کے اندر تڑپ ہے تو درم حار کی دلیل ہے۔ تمد کے ساتھ گرانی ہو، تڑپ نہ ہو تو یہ کثرت ریاح کی علامت ہے جو نفخ پیدا کر رہی ہیں۔ ساتھ میں تڑپ موجود ہو تو یہ تھلیوں جیسے جرم کے اندر درم حار کی علامت ہے۔ اس کے ساتھ گرانی بھی ہو تو دماغی تھلیوں کے جوف میں کوئی فضلہ اٹک گیا ہے۔ سر کی بیماری بخارات کے باعث ہو تو یہ دیکھیں کہ اس کا سبب بخار کی زیادتی تو نہیں ہے۔ کیونکہ بخار اپنی حرارت سے اخلاط کو پگھلا کر انہیں سر کی جانب چڑھنے پر مجبور کر دیتا ہے، یا اس کا سبب محض ضعف راس ہے۔ یا پورے جسم کے اندر غالب امتلائی کیفیت۔ پورے جسم کی امتلائی کیفیت سے درد سر ہے تو اس کا علاج پورے جسم کے استفرارغ کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔

ضعف سر کی وجہ سے لاحق ہونے والے درد سر کا علاج یہ ہے کہ مواد کو برعکس جانب مائل کیا جائے۔ یعنی سر سے دیگر گوشوں کی جانب اس کا امالہ کیا جائے۔ امالہ کا عمل تیز حقوں، مسہلات اور فصد کے ذریعہ نیز نچلے اعضا کو باندھنے، ان کی مالش کرنے اور سر پر دافع درد ادویہ رکھنے سے ہوگا۔ اس کے بعد محملات اور استفرافات سے کام لیں۔ شروع میں روغن گل دسر کہ جیسے مہر دات اور آخر میں مریض پر شبت اور فنام میں روغن پکا کر نیم گرم نطول کریں۔ ازالہ ہو گیا تو فہماور نہ عطوس اور غرارے استعمال کریں۔ درد میں زیادتی ہو تو مریض کو حمام میں داخل کریں اور نظرون، بورق، سرکہ اور خردل سے سر کی مالش کریں۔ یہ ضعف سر کا علاج ہے۔

حمی کے باعث عارض ہونے والے درد سر میں عرق گلاب، روغن گل، سرکہ اور خشخاش

استعمال کریں۔ بحرانی کیفیت میں جب تک بحران مکمل نہ ہو جائے علاج نہ کریں۔ (اغلو قن)

ضربہ سے دماغ کے ہل جانے کا عمدہ اور مؤثر نسخہ :

آس، مرزنجوش، نمام، برگ انگور تمام کو اچھی طرح کوٹ کر عصب کے سرے پر ضامد کریں (مجبول)۔

سو کر اٹھنے کے بعد عارض ہونے والے درد سر میں کھاپی لینے سے فوری افاقہ ہوگا۔ شراب نوشی سے پیدا شدہ درد سر کا علاج یہ ہے کہ نیند لائی جائے۔ سر پر تھریڈ پیدا کرنے والی چیزیں رکھی جائیں۔ درد کے دن غذا ترک کر دی جائے۔ عشاء کے وقت حمام کریں اور سو کر اٹھنے کے بعد رقیق غذا لیں۔ حمام میں کثرت سے پانی انڈیلیں۔ تاکہ بخارات تحلیل ہوں، سکون پیدا ہو، مریض کھاپی سکے۔ بیماری کچھ رہ جائے تو روغن بابونہ نیم گرم یا روغن سوسن استعمال کریں۔ ایسے موقعہ پر بے حد مفید ہے۔ مذکورہ روغنیات نہ ہوں تو روغن شبت استعمال کریں۔

سقطہ سے عارض ہونے والے درد سر میں تدبیر لطیف سے کام لیں، فصد کھولیں، حکمید کریں۔ بعد ازاں روغن نیم گرم سے تر کریں۔ حمام، دھوپ اور ٹکان اور گرم، ترش، چرپری اور نمکین غذاؤں سے پرہیز کریں درد سر حرارت کے ہمراہ ہو تو روغن پردم الاخوین چھڑک پر استعمال کریں۔ (فیلغریوس)

شقیقہ کا عجیب و غریب نسخہ :

حمام میں گرم کا بھپا رہاں۔ بعد ازاں روغن فستق کا سعوٹ استعمال کریں۔ درد میں فوری سکون ہوگا۔ یہ درد گردن کی طرف اتر آئے گا۔ شدید بیہوش ہو تو روغن کدو شیریں کا سعوٹ لیں۔ (مجبول)

صداع کا آخری علاج :

کنپٹی کا شریان کاٹ کر ام الدماغ کو داغیں۔

ضربہ سے لاحق ہونے والے درد سر میں قیقل سے دو یا تین دنوں میں تھوڑا تھوڑا کر کے چار بار خون نکالیں۔ تاکہ مادہ کھینچ اٹھے۔ بعد ازاں سر پر برگ خلاف، عنب الثعلب،

زعفران، اور صندل کا شمار کریں۔ ماء الشعیر اور آب انار شیریں استعمال کریں۔
صداع حار کا مفید طلاء :

صندل سفید، صندل سرخ، گل سرخ ہر ایک ۱۰ گرام، زعفران ۲ گرام، شیاف مایسا
۷ گرام، برگ نیلوفر ۱۰ گرام، کوٹنے کے بعد سب کو آب خلاف یا روغن خلاف میں شامل
کریں اور کنپٹی سے کنپٹی تک طلاء کریں، اسے آب خس، یا آب عنب المخلب یا آب حی العالم
میں بھی شامل کر سکتے ہیں۔

صداع بارد کا طلاء :

مر، صبر، فریبون، جندبیدستر، افیتون، قسط، عاقرقرحہ، فلفل، پرانی شراب کے
اندر شامل کر کے طلاء کریں۔ (ابن ماسویہ)

کلانی سر کے لئے عجیب و غریب سعوٹ کا نسخہ :

برگ صعتر ۷ عدد، رائی ۷ دانہ، اچھی طرح پیس کر روغن بنفشہ میں ملا کر سعوٹ کریں۔

کلانی سر کے لئے ایک اور مجرب نسخہ :

مرارہ کرکی، مرارہ نسر، مرارہ شبوط، جندبیدستر، ہباسبہ، زعفران ہم وزن سکر طبر
زد دو حصہ آب اسپنول تر میں گوندھ کر مسور کے برابر گولیاں بنالیں۔ اور تین ماہ تک مسلسل
سعوٹ کریں۔ ہر شب ایک گولی کا سعوٹ ہمراہ آب سرد تیار کریں۔ سعوٹ سے پہلے سر کو ناپ
لیں پھر دوسرے مہینہ ناپ لیں۔ کم ہوتا نظر آئے گا۔ حتیٰ کہ اپنی طبعی حالت پر واپس آجائے
گا۔

ایک اور مجرب نسخہ :

عود ہندی ۳.۵ گرام، مر ۳.۵ گرام، صبر ۳.۵ گرام، کف دریا ۳.۵ گرام،
فستق ۳.۵ گرام، صنوبر ۳.۵ گرام، مشک ۳.۵ گرام، عنبر ۳.۵ گرام، زعفران ۲ گرام۔ تمام
دواؤں کو روغن سوسن میں پکھلائیں اور مسور کے برابر گولیاں بنالیں۔ پھر ایک گولی کا مہینہ کے
شروع میں ایک کا وسط میں اور ایک کا آخر میں سعوٹ کریں۔ عجیب اثر ہے (قراہادین)

سر کے اندر کثرت بخارات سے پیدا ہونے والے درد سر کی علامت یہ ہے کہ کانوں میں بھنبھناہٹ اور سنسناہٹ کی آواز ہوگی۔ گردن کی رگیں ابھری ہوئی ہوں گی۔ چھینک لانے، خورد و نوش خاص کر کھجور کھانے اور نیند کو ترک کر دینے اور سر کہ شراب اور روغن گل سے سر کو تقویت پہونچانے سے شفا ہوگی۔

تخمہ سے پیدا ہونے والے درد سر کی علامت یہ ہے کہ بھوک جاتی رہے گی، نیز کسمندی ہوگی۔ نیم گرم پانی پلائیں، قے کرائیں اور جوارش شہریاراں کا مسهل دیں۔

شراب نوشی سے پیدا ہونے والا درد سر سخت ہوتا ہے۔ وسط سر سے مائل ہو کر سر کے اگلے حصہ میں پہونچتا ہے۔ آنکھوں میں درد ہوتا ہے۔ سر پر روغن گل لگائیں۔ سونے اور عشاء کے وقت حمام کرنے کا حکم دیں۔ سرد پانی پلائیں۔ غذا کے بعد دوبارہ حمام کرائیں۔ مرض مزمن ہو جائے تو روغن یا بونہ گرم یا روغن سوسن یا روغن شبت کا سقوط کریں۔ اور سر پر رکھیں۔ اس سے بقیہ غلیظ بخار تحلیل ہو جائے گا۔ (فیلمغریوس)

دست آنے کی صورت میں درد سر بڑھ جائے تو سمجھیں کہ اس کا سبب یبوست ہے۔ لہذا تعذیہ اور ترطیب لازم ہے۔ (اسکندر)

حمام میں داخل ہونا اور سر پر تیل رکھنا شراب نوشی سے پیدا ہونے والے درد سر کے لئے باعث سکون ہے۔ (جالینوس)

شرکت کی وجہ سے ہونے والا درد سر کبھی ابھرتا ہے کبھی ساکن ہوتا ہے۔ یا کسی چیز کے ہیجان سے ابھرتا اور اس کے ساکن ہونے سے ساکن ہو جاتا ہے۔ جس درد کو سر سے خصوصیت ہوتی ہے وہ کسی دوسرے عضو کی بیماری میں ہیجان کے بغیر بھی قائم رہتا ہے۔ معدہ کی وجہ سے پیدا ہونے والا درد سر چند یا پر محسوس ہوتا ہے۔ گردوں کی وجہ سے درد سر گدی کے مقام پر ہوتا ہے۔ درد دونوں گردوں کے اندر بھی ہوتا ہے۔ ہاتھ، پیر اور دیگر اعضاء کی وجہ سے لاحق ہونے والے درد میں مریض پہلے بدبو محسوس کرتا ہے۔ پھر درد اٹھتا ہے۔ سوء مزاج مفرد ہو یا مادی مرکب، تمام اعضاء کو اس کی اقسام سے تکلیف لاحق ہوتی ہے۔ لہذا علامات دریافت کریں۔ تنہا سر کی وجہ سے پیدا ہونے والا درد سوء مزاج مادی اور غیر مادی دونوں کا نتیجہ ہوتا ہے۔

صفر اووی درد سر کی علامات :

شدت کی جلن، نتھنے خشک، گرانی کے بغیر بے خوابی، رنگ زرد، منہ خشک، پیاس،

تے صفراوی اسباب و اوقات میں ہیجان، صفراء کے لئے پیشتر موافق تدبیر کا ہونا۔

صداع و موی کی علامات :

گرانی کے ساتھ حرارت، چہرہ اور آنکھوں میں سرخی، رگوں کا پر ہونا اور دیگر اسباب ثابتہ۔

بلغمی درد سر کی علامات :

گرانی، سہات، سرخی اور نحتوں میں خشکی غائب، بلغم کے لئے پیشگی موافق تدبیر کا ہونا۔ (بلغم سے شدید درد تقریباً نہیں ہوتا۔ مؤلف)

سوداوی درد سر کی علامات :

بے خوابی و حرارت، گرانی اور شدید جلن نہ ہوگی۔ پیشتر موافق تدبیر ملے گی۔

تبخیری درد سر کی علامات :

سنسناہٹ اور بھٹکناہٹ، درد سر کا ایک جانب سے دوسری جانب منتقل ہونا۔
ورم سے پیدا ہونے والا درد سر سخت ہوتا ہے حتیٰ کہ اس کا اثر آنکھوں کی جڑوں تک پہنچتا ہے، عقل خراب اور آنکھیں ابھر آتی ہیں، بلغمی درد سر کا علاج یہ ہے کہ کئی بار تے کرانے کے بعد خیساندہ صبر پلائیں۔ سکون نہ ہو تو ایارج ار کا غنیمس ہمراہ جو شانندہ افتیون ایک مشروب اور نمک لفظی ۵. ۳ گرام پلائیں اور ایک بار قوقا یا استعمال کریں۔ غذا عمدہ دیں۔ پنڈلی سے اٹھنے والے درد سر میں صافن کی فصد کھولیں یا دونوں پنڈلیوں پر پچھنے لگائیں۔ بعد ازاں اسٹیمپل کے ذریعہ جسم کا ہتھیر کریں، اور ران سے پیر تک باندھ دیں۔ نمک اور روغن خیری سے پیروں کی مالش کریں۔

معدہ کی وجہ سے پیدا ہونے والے صفراوی درد میں صفراء کا ہتھیر کریں۔ بعد ازاں صفراء کو بجھانے والے جو شانندہ پلائیں۔ طبع ہلیلہ و سقمونیا دیں، کھانے میں مرغی کے چوزے دیں، اس سے حرارت بجھے گی۔ پینے میں لب انجیر اور لب حصرم دیں۔ سر پر روغن نیلوفر وغیرہ رکھیں۔

نیلو فرد غیرہ رکھیں۔

سوداوی درد سر کا علاج لیارج جالینوس، لیارج رودفس، حب قر نفل اور طبع افتیون سے کریں۔
 ضربہ سے پیدا شدہ درد سر میں پہلے فصد کھولیں پھر آس رطب اور خلاف نچوڑیں اور
 روغن سوسن، قدرے مطبوخ ریحانی، قدرے مر، قدرے ناخونہ، قصب الذریرہ، شب
 یمانی اور گل ارمنی کا ضاد بنا کر استعمال کریں۔ ملین طبع دوائیں دیں، تدبیر لطیف سے کام
 لیں۔ زخم آگیا ہو تو پہلے بازو کو باندھیں۔ جماع کے سبب درد سر عارض ہو تو اسہال کے
 ذریعہ جسم کا ستھہ کریں۔ امتلائی کیفیت ہو تو فصد کھولیں۔ اس کے بعد مسهل دیں۔ بعد ازاں
 شیریں پانی جس کے اندر گل سرخ اور آس جوش دیا گیا ہو سر پر انڈیلیں۔ اور سرکہ شراب اور
 روغن گل رکھیں تاکہ اس حد تک قوت پیدا ہو جائے کہ بخارات کو سر قبول نہ کر سکے۔
 امتلائی صورت میں جماع نہ کرنے دیں۔ تاکہ بہ کثرت بخارات نہ اٹھ سکیں۔ ٹکان کے زیادہ
 کاموں سے اجتناب کرائیں۔

درد شقیقہ کھوپڑی کے اندر ہوتا ہے، کیونکہ دماغ دو حصوں میں منقسم ہے۔ میلان مادہ کے
 مطابق شقیقہ بھی ہوگا۔ شقیقہ کسی بھی نوعیت کا ہو اس کا علاج وہی ہے جو صداع کا ہے۔ (ابن ماسویہ)
 درد مزمن ہو جائے تو سر مونڈ کر اس پر فریون، نمک اور بورق کا طلاء کریں۔ (تیاذوق)
 ضاد خردل مستعمل ہے، کھانا اور کثرت سے سونا فی الجملہ درد سر میں مفید ہے۔ (مؤلف)
 درد سر ضربہ کی وجہ سے ہو اور زخم نہ ہو تو حکمید، اور روغن نیم گرم سے علاج
 کریں۔ حمام، شراب نوشی، غصہ اور گرم غذاؤں سے پرہیز کریں۔

صداع بارد کا سعوط :

مشک بقدر قلیل، میعہ سائلہ، اور غنبر کی گولیاں بنالیں اور ایک گولی کا سعوط کریں۔
 اونچکھ کے بعد پیدا ہونے والے درد سر میں دونوں کنپٹیوں اور پیشانی پر سرکہ کے
 اندر راکھ گوندھ کر ضاد کرنا مفید ہے۔

ماکولات میں جو چیزیں درد سر پیدا کرتی ہیں وہ حسب ذیل ہیں :

توت، شمرہ عوج، حب صنوبر کبار، شمدانہ، کماۃ (سانپ کی چھتری) کھجور، حلبہ، تخم

منہج : مصار، انور جو اتنا جوش دیا گیا ہو کہ ایک چوتھائی بخار ہے۔ ایک قول کے مطابق ماء العصر جوش دینے کے بعد
 ایک تہائی بخار ہے اور اس پر شکر یا شمد ذال دی گئی ہو تو اسے منہج کہتے ہیں۔

صداع معروف بہ بیضہ :

یہ درد اس جلد کے اندر جو خارج سے کھوپڑی کو ڈھانکتی ہے یا دماغ کی دونوں تھلیوں میں سے کسی ایک کے اندر عارض ہوتا ہے۔ کھوپڑی کے نیچے والی جھلی میں ہوتا ہے تو درد آنکھوں کی گہرائی تک پہنچتا ہے اور مریض کو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے اس کی آنکھوں کی گہرائی اندر کی جانب کھینچ رہی ہے۔ آنکھوں کی گہرائی تک درد نہ پہنچے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ درد کھوپڑی کے اوپر والی جلد میں ہے۔ یہ درد شرکت کے طور پر بھی ہوتا ہے۔ اور انفرادی طور پر بھی۔ شرکت کے طور پر ہونے والا درد کبھی اٹھتا ہے اور کبھی ساکن ہوتا ہے۔ منفرد طور پر ہونے والا درد مستقل ہوتا ہے۔ درد کے ساتھ گرانی کے بغیر تہد ہو تو اس کا سبب غلیظ ریاح ہوتی ہے، گرانی کے ساتھ تہد ہو تو سبب اخلاط ہوتے ہیں۔ بایں ہمہ حرارت اور رگوں کے اندر تڑپ بھی ہو اور درد، تہد، ثقل، حرارت اور تڑپ سب اکٹھا ہو جائیں تو اس کا سبب درم حار ہوتا ہے۔ اگر صرف قلیل التہد، گرانی ہو تو قلیل الریاح اخلاط سبب ہوں گے۔ تہد زیادہ ہو تو ریاح زیادہ ہوگی۔ شدید حرارت ہو مگر گرانی اور تڑپ ہو، نہ تہد تو اس کا سبب سوء مزاج حار ہوگا۔ یہی صورت بارد میں بھی ہوگی۔ درد کسی خلط یا درم حار کی وجہ سے ہو تو اس کا علاج اسہال یا فصد ہے۔ بشرطیکہ پورے جسم میں امتلائی کیفیت رونما ہو، اور اگر یہ کیفیت صرف سر کے اندر موجود ہو جس کا پتہ اس طرح چلے گا کہ ثقل، تہد اور عروقی امتلاء کا اظہار صرف سر کے اندر ہوگا۔ تو ایسی صورت میں عطوس اور غرور کے ذریعہ حقیقہ کریں۔ اور اگر درد کا سبب ریاح غلیظہ ہوں تو سر پر محملات کے جو شانہ کا نطول کریں۔ فقط حرارت ہو تو سر پر سرد چیزیں انڈیلیں۔ اسی طرح برودت ہو تو گرم اشیاء سر پر رکھیں۔ مثلاً ردغن سداب وغیرہ، غلیظ خلط سبب ہو تو بعد از اسہال سر کی مالش کریں اور سر موٹنے کے بعد فطردن اور خردل جیسی طاقتور محلل ادویہ رکھیں، مسلسل عطوس دیں۔

حقیقہ کے بعد شقیقہ میں مفید یہ ہے کہ کنپٹی کے عضلات کو اس حد تک رگڑیں کہ سرخ ہو جائیں۔ اس کے بعد انہیں باندھ دیں اور برودت ہو تو فریون کی قیروطی اور حرارت ہو تو افیون کے ذریعہ طلاء کریں۔

شرکت سے پیدا ہونے والا درد سر :

متعلقہ عضو کی اصلاح پر توجہ دیں۔ بیماری مزمن ہو جائے تو دونوں کنپٹیوں کی شریانوں کو

متعلقہ عضو کی اصلاح پر توجہ دیں۔ بیماری مزمن ہو جائے تو دونوں کپٹیوں کی شریانوں کو کاٹ دیں۔ کپٹیوں کو نیزام الدماغ اور موخر دماغ کو بھی داغ دیں۔ (ابن سرائیون)

درد سر اور بے خوابی کے لئے مثلث الزاویہ ٹکلیاں :

زعفران۔ مر۔ افیون، تخم بھنگ، پوست بنج لفاح، ہم وزن آب خس میں گوندھ کر نزد (۱) کے مانند بنالیں۔ اور بوقت ضرورت رگڑ کر طلاء کریں۔ (سابور)

مزمن درد سر اور شقیقہ کا نسخہ قراہا دین سے :

فلفل سفید ۷ گرام، زعفران ۷ گرام، فریون، ۳۱ گرام، بیٹ کبوتر صحرائی ۱۰ گرام، سرکہ میں گوندھ کر پیشانی پر طلاء کریں۔ (حنین)

مزمن درد سر ہو تو مذکورہ بالا نسخہ کی اور دواء خردل کی ضرورت ہوتی ہے۔ (مؤلف)

شقیقہ اس لئے ہوتا ہے کہ بخار دماغ کے دونوں بطوں میں سے کسی ایک بطن کے اندر ہوتا ہے کیونکہ دماغ کی ایک لکیر ہوتی ہے جو اسے دو حصوں میں تقسیم کرتی ہے۔ امتلاء سر کے لئے تیزی سے مستعد وہی جسم ہوتے ہیں جن میں گرم بخاری ریاچ پیدا ہوتی ہیں۔ ان ریاحات کی وجہ سے فم معدہ میں مراری اخلاط جمع ہوتے ہیں۔ (جالینوس)

خیساندہ صبر نطولات اور جملہ درد سر کی تدبیر کے لئے نسخہ :

۴۰ گرام صبر، ۴۸۰ گرام عرق کاسنی میں بھگو کر شیشہ کے ایک برتن میں منہ بند کر کے دھوپ میں تین دن رکھیں۔ درد اگر نیچے کے حصہ میں ہو تو ۴۰ گرام یا زیادہ سے زیادہ ۱۲۰ گرام ہمراہ کثیر ۳۵۱ گرام نوش کریں۔ یہ گرم صداغ کے لئے ہے۔ بار درد سر کے لئے خوشبودار عطریاتی ادویہ جو ریاچ میں استعمال ہوتی ہیں انہیں اور جڑوں اور تخموں کو پکائیں۔ زعفران نہ پکائیں۔ پکانے کے بعد چھان کر اس میں صبر بھگو دیں اور نوش کریں۔

گرم درد سر میں بنفشہ، گل سرخ، جو، خشخاش اور خس پکانے کے بعد نطول کریں، سرد صداغ میں شیخ، غار، مرزنجوش، بابونہ، نمام اور صقر کا نطول کریں۔ (ابن سرائیون)

سر کے اندر گرم اور شعلہ جیسا درد ہو تو اسپغول میں جو کاستو ملائیں اور عرق عسی الراعی میں گوندھ لیں۔ اور سر پر مناد کریں۔ گرم ہو جائے تو تبدیل کریں۔ یا اسپغول عصارہ کشیز میں ملا کر استعمال کریں۔ یہ عمدہ ہے۔ (بولس)

خطمی اور سرکہ دیں نیز سرکہ اور پانی سرکہ کے ہمراہ اسپغول عمدہ دوا ہے۔ (مؤلف)

جو درد نبض کے مشابہ تڑپ کے ساتھ ہو اس طرح کا درد شقیقہ کی وجہ سے ہوتا ہے۔ تو اس میں سداب اور پودینہ کو روٹی اور روغن گل میں ملا کر ضاد کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اس سے تسکین نہ ہو تو سر موٹ کر طلاء استعمال کریں۔ اور زیر گدی (نقرہ) پر پچھنا لگائیں۔ ہاتھ پیروں کو باندھ کر دبائیں۔ اور کنپٹیوں پر جو تک لگائیں۔ درد کبھی کبھی نزلہ اور زکام سے ہوتا ہے۔ اس کے لئے نزلہ کا علاج کریں۔ سکون ہوگا۔ (مؤلف)

درد سر پیدا کرنے والی چیزیں حسب ذیل ہیں :

توت، قاتل ابیہ (قطلب)، حب العرعر، حب صنوبر کبار، شمدان، جرجر، حلب، زعفران، لسن، مر، کر فس، کراث، پیاز، شراب ریحانی، انگور جو رسوں کے تلچھٹ میں رکھا گیا ہو۔ شقیقہ میں سر کے اندر زیادہ بڑھی ہوئی حرارت نہ ہو تو گرم ادویہ سے علاج کریں۔ مریضوں کے لئے ۸۰ گرام روغن نیم گرم میں ۲۰ گرام فریون ڈال کر مریض کے کان میں ٹپکائیں۔ (ارپاسیوس)

جوامع الاعضاء الآلمہ کے چوتھے مقالہ کے آخر میں وارد ہے کہ ضعف سر سے درد سر کبھی کبھی دائمی ہوتا ہے۔ کثرت حس سے بھی ایسا ہوتا ہے۔ کوئی مزمن درد سر علاج سے رفع نہ ہوتا ہو نہ ہی اس کے ساتھ ظاہری علامات موجود ہوں تو یقین کر لیں کہ مذکورہ بالا دونوں قسموں میں سے کوئی قسم ضرور ہے۔ اس وقت دونوں کے درمیان فرق کریں۔ ذکات حس کے باعث جو درد سر ہوگا اس میں حواس صاف ستھرے اور نالیاں صاف اور خشک ہوں گی۔ لہذا علاج مقویات اور مخدرات سے کریں۔ (مؤلف)

شقیقہ میں ماؤف حصہ کی جانب سے روغن بادام تلخ مربی عرق مرزنجوش میں شامل کر کے سعوٹ کریں، اس حصہ کی مالش اور محمید کریں۔ عمدہ علاج ہے۔ (ابوبکر) امراض حادہ کے بعد باقی رہ جانے والے درد سر کا علاج یہ ہے کہ صبح و شام ہاتھ اور پیر پر کثرت سے گرم پانی انڈیلا جائے۔ اس کے بعد بنفشہ سے مالش کی جائے۔ غذا میں سرد لطیف اشیاء دی جائیں۔ (جور جس)

صداع اور شقیقہ کے مریضوں کو افیون سے بنائی ہوئی نکلیاں استعمال کرائی جائیں۔ اگر دیکھیں کہ بیماری حرارت کی وجہ سے ہے تو استفراغ کے بعد غذا خواہ کم ہی کیوں نہ دینا پڑے، مگر دیں۔ بیماری برودت کی وجہ سے ہو تو استفراغ اور سر کی تسکین کے بعد غذا دینا ضروری ہے۔ یہ بے حد خواب آور ہے۔ مریض صحت یاب ہو جائے گا۔ (جالینوس)

جو درد سر مادہ کے ساتھ ہو اس کی تمام قسموں میں علاج یہ ہے کہ ماکول و مشروب ترک کر دیا جائے سوء مزاج اور معدی صفراء سے پیدا ہونے والے درد ^{مستثنیٰ} ہیں۔ (مؤلف)
صداع دموی ہو اور مزمن ہو جائے تو فصد کھولیں۔ گدی اور گردن کی دونوں پوشیدہ رگوں (اخذ عین) پر شگاف لگا کر پچھنا لگانا ممنوع نہیں ہے۔ خاص کر جبکہ سر کی رگوں میں امتلائی کیفیت ہو۔ (ابن ماسویہ)

شقیقہ کے لئے طاقتور عجیب الاثر نکلیاں :

تفسیا ایک حصہ، مر نصف حصہ، جاء شیر چوتھائی حصہ، فریون چوتھائی حصہ، نظردن پانچواں حصہ حلیت پانچواں حصہ، فلفل چھٹا حصہ، ^{سکینچ} چھٹا حصہ نکلیاں بنالیں اور بوقت ضرورت سر کہ میں گھس کر طلا کریں اور چھ گھنٹے چھوڑ دیں، نہایت عجیب الاثر ہے۔ (بولس)
نقاع اور جو کی شراب درد سر پیدا کرتی ہیں۔ محمراودیہ کی طرح شقیقہ اور پرانے درد سر کا علاج ان چیزوں سے بھی کیا جاتا ہے۔

عصارۃ الخمار ہمراہ شیر سحوط کرنے سے پرانا درد سر جو بیضہ کے نام سے معروف ہے، جاتا رہتا ہے۔

حناء سر کہ کے اندر پیس کر پیشانی پر لٹوخ کرنے سے درد سر میں سکون ہو جاتا ہے۔ حناء کو سر کہ اور روغن میں ملا کر کنپٹی اور پیشانی پر لٹوخ کرنے سے درد کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)
صبر کو سر کہ اور روغن گل میں شامل کر کے کنپٹی اور پیشانی پر لٹوخ کرنے سے درد میں سکون ہو جاتا ہے۔ (مؤلف)

کشینز سر کی جانب بخارات کو چڑھنے سے روکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ التهاب معدہ سے پیدا ہونے والے درد سر کو رفع کرتی ہے۔ کراث درد سر پیدا کرتا ہے، جریر درد سر پیدا کرتی ہے، کھجور سے درد سر لاحق ہوتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

بارد درد سر کا مریض تھوڑی زنبق کے ساتھ مومیائی کا سحوط لے تو بے حد مفید ہے۔ (ماسرجویہ، خوزہ ابن ماسویہ) تھوڑی زنبق کے ساتھ مومیائی کا سحوط بارد صداع میں مفید ہے۔ (جور جس)

عصارۃ الخمار کا سحوط پرانے درد سر میں جو بیضہ کے نام سے معروف ہے، بے حد مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

مزمن درد سر میں افیون پینا موت سے نجات کا باعث ہے۔ (جالینوس)
 باری میں انحطاط آجائے تو سر پر موسم گرما میں روغن گل اور سرکہ سرد اور موسم سرما میں نیم گرم رکھیں خاص کر جبکہ بخار نہایت تیز ہو، کبھی کبھی اس میں خشخاش اور افیون بھی شامل کر دیتے ہیں۔ مگر جب حرارت نہ ہو، سدے اور غلظت موجود ہو تو روغن اور نماد میں اسے پکائیں۔ درد تیز ہو تو حرارت کی موجودگی میں سر پر گل سرخ، جو کے ستو، عصی الراعی، اسپول، آب کشیز، آب حلبہ کا ضماد کریں اور پیشانی اور چہرہ پر سرکہ اور نمک کا لٹوخ کریں۔ ریح غلیظہ اور سدے ہوں تو مر، نماد، اشق اور روغن زعفران کے تلچھٹ، اور مر کا ضماد کریں۔ جن دردوں میں نبض کے مشابہ تڑپ ہو ان میں سداب پودینہ، روئی اور روغن گل کے ساتھ مفید ہے۔ ان علاقوں سے سکون نہ ہو تو سر مونڈ کر نرم سرد اشیاء کا ضماد کریں، زیر گدی فقرہ پر پچھنا لگائیں کنپٹیوں پر جو تک لگائیں اور ہاتھ پیروں کو باندھ کر دباؤ ڈالیں۔ (بولس)

جس درد کے ساتھ سر کے اندر سخت الہتاب ہو اس میں پیشاب سفید ہو جاتا ہے۔ کیونکہ سر کی جانب مرارہ زیادہ چڑھنے لگتا ہے۔ (اغلو قن)
 اس کا جائزہ لیں۔ (مؤلف)

ایسے لوگ بھی ہیں جنہیں نہایت سرد پانی پینے سے درد سر لاحق ہو جاتا ہے کیونکہ ان کے معدہ کی طاقت بالکلیہ گر جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے یہاں مرارہ کا انصباب ہونے لگتا ہے۔ علاج یہ ہے کہ شراب پلائی جائے۔ (حنین)
 شراب مصلح ہے۔ (مؤلف)

شراب نوشی سے پیدا شدہ درد سر کا علاج :

مریض پر لمبی نیند طاری کر دیں حتیٰ کہ شراب ہضم ہو جائے۔ اس کا اندازہ یوں ہو گا کہ پیشاب کا رنگ بدل جائے گا۔ اس کے بعد حمام میں داخل کریں۔ اور سر پر گرم پانی کثرت سے انڈیلیں، پھر مرغ کے چوزے آب حصرم میں پکا کر دیں۔ یا موسم گرما میں عددی اور موسم سرما میں کرنبی غذائیں دیں۔ نیند بھی لائیں۔ سیب اور بھی دانہ کھلائیں۔ سرد خوشبوئیں سنگھائیں۔ درد میں سکون نہ ہو اور دوسرے دن بھی باقی رہے تو طبع باہونہ کا نطول کریں۔ اور دوبارہ حمام میں لے جائیں۔ مسخن و محلل روغنیات استعمال کریں۔ سر پر گرم پانی انڈیلیں۔ (اہرن)

یہ مصلح ہے۔ (مؤلف)

سر پر سخت چوٹ آجائے تو فصد کھولیں، پھر حقوں کا مسلسل دیں۔ تیز بخار نہ ہو تو جو شانہ شخم حظل جیسی اشیاء کا مسلسل دیں۔ بخار ہو تو ملین چیزیں دیں۔ بخار نہ ہو تو حب قویا پلائیں۔ واضح رہے کہ اس بیماری کے اندر طاقتور اسہال ضروری ہے۔

اس لئے حسب ذیل نسخہ کا حقنہ دینا چاہئے :

شخم نسخہ : حظل ۲ گرام، نمک ۳ گرام، بورق ۳ گرام، ماء العسل ۱۲۰ گرام میں حل کر کے حقنہ دیں۔ ورم حار اور بخار ہو تو مذکورہ دوا میں روغن گل اور تھوڑا سرکہ شامل کریں۔ ورنہ ۲ گرام روغن گل میں اسے توڑ کر عمدہ قابض نبیذ بنالیں، اور سر پر نیم گرم رکھیں۔ ورم ہونے لگے تو گل سرخ، گلنار، عدس، آملہ، سماق اور پوست انار کو جوش دے کر سرد ہونے کے بعد اس کا نطول کریں یا اس کے ثقل کا ضاد کریں۔ آس، مر، کندر، طر فاء اور بی دانہ ہمراہ سرکہ کا ضاد بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

سر میں زخم کا مخصوص مرہم : روغن گل اور پگھلائی ہوئی موم پر صبر، قایا، مر، دم الاخوین سرکہ میں پیس کر چھڑکیں۔ اور سب کو یکجا کر لیں، مفید ہے۔ (اہرن)

مزمن درد سر کا عجیب الاثر نفوخ :

عصارۃ قتاء الحمار، بخور مریم اور نظردن ناک میں پھونکیں۔ سوسن ۷ گرام، عصارۃ قتاء الحمار ۷ گرام ملح اندرانی ۵۔ ۳ گرام، ہمراہ روغن سوسن یا ایسے روغن کے ساتھ جس میں شخم حظل جوش دے لیا گیا ہو ناک پر لٹوخ کرنا، صداع مزمن اور صرع اور رد مزمن میں عجیب الاثر ہے۔

شقیقہ میں چہرہ گرم ہو تو پیشانی اور ناک کی رگ کی فصد کھول کر شراب اور روغن گل رکھیں ورنہ بے حد تیز حقنہ دیں۔ سر کی مالش کریں، شخم حظل کندس، بخور مریم، حب قویا، وغیرہ جیسے گرم عطوس اور مخمر مرہم استعمال کریں۔ مسلسل گرم غرغرے کرائیں۔

حسب ذیل نسخہ کا ضاد کریں :

حب انعار مقشر، برگ سداب ہم وزن، خردل نصف حصہ پانی میں پیس کر نطول کریں اور حمام کے بعد ضاد کریں، عجیب الاثر ہے۔ اگر چھالے پڑ جائیں اور چھالے گدی تک پہنچ جائیں تو مرہم سفیدہ سے علاج کریں، صحت ہوگی۔ اس سے بھی زیادہ مؤثر یہ ہے کہ

ذرا تسخ، تغصغ، اور روغن میں قیر و طلی بنا کر اتنا ضاد کریں کہ چھالے پڑ جائیں۔
 علامات کا تعلق سر کے اندرون سے ہوتا ہے۔ کبھی کھوپڑی کے باہر سے بھی ہوتا ہے۔ تعلق کھوپڑی کے اندرون سے ہو تو آنکھیں ابھر آئیں گی اور سرخ ہو جائیں گی۔ ان میں ہیجان اور سخت درد ہو گا۔ آخر میں تشنج ہو جائے گا۔ علاج بولس کی کتاب سے معلوم کرو۔ اور تعلق اگر خارج سے ہو تو علامات ظاہر اور کھلی ہوئی ہوں گی۔ (بولس)

درد سر حسب ذیل اسباب سے لاحق ہوتا ہے :

۱۔ دھوپ میں جلنا۔ ۲۔ بردت۔ ۳۔ سر کے اندر کثرت بخارات۔ ۴۔ ماکولات و مشروبات سے معدہ کا متاثر ہونا۔ ۵۔ مکدر، غلیظ، نجاری اور جنوبی ہوا۔ ۶۔ شراب نوشی۔ ۷۔ سقطہ۔ ۸۔ ذکاوت معدہ اور معدہ پر مرارہ کا انصباب۔ ۹۔ تخمہ

داخلی یا خارجی اسباب کی بنا پر سر میں بکثرت بخارات پیدا ہو جائیں تو اس کے اندر درد کے ساتھ شریانوں کی سخت تڑپ بھی ہوگی۔ اس کے علاوہ سرد، آنکھوں کے اندر غیر مرئی محسوسات اور کانوں کے اندر سنسناہٹ ہوگی۔ ایسے مریضوں کو مسہل دیں۔ ٹھنڈے لطیف شمالی مقامات پر بٹھائیں، اس سے نفع ہوگا۔ یہ ان کا سب سے بڑا علاج ہے۔ دن میں سونے نہ دیں۔ خاص کر کھانے کے بعد، کثرت خورد و نوش سے پرہیز کرائیں۔ بخارات چڑھ رہے ہوں تو سر کہ اور روغن گل کی مالش کریں۔ تخمہ کی وجہ سے ہونے والے درد میں گرم پانی کے ذریعہ قے کرائیں۔ اس کے بعد دیر تک سونے کا اہتمام کریں۔ سو کر اٹھنے کے بعد درد سر لاحق ہو تو فوراً کھاپی لینا چاہئے۔ سخت درد سے کبھی کبھی آواز بند ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت اچانک پیش آجائے تو سر پر بکثرت گرم پانی کا نطول کریں۔ کان کے اندر ٹپکائیں اور روئی سے بند کر دیں۔ (فیلغریوس)

ایک لڑکی کو سخت درد کے باعث یہ صورت حال اچانک پیش آگئی تھی مگر جوں ہی نطول کیا گیا افاقہ ہو گیا۔ عارضہ یہ تھا کہ بولنا بالکل بند ہو چکا تھا۔ (مؤلف)
 سر میں زخم کی وجہ سے پیدا شدہ درد سر کا علاج یہ ہے کہ سر کو شراب سے دھوئیں پھر اس پر دم الاخوین چھڑک کر باندھ دیں۔ عجیب الاثر ہے۔ (فیلغریوس)
 درد سر کے مریض کو سر منڈوا لینا مناسب ہے۔ (جالینوس)

پیروں کی مالش سے سر کی گرانی کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ (کندی)
 ایک شخص کو درد سر کی شکایت تھی۔ دن رات اس کے پیروں کی مسلسل مالش کی گئی

چنانچہ صحت ہو گئی۔ سر سام، زکام اور صرع کا بھی یہی علاج ہے۔ (مؤلف)
 سر کی درازوں کے کھل جانے پر بچوں کو ہونے والے درد سر کا نسخہ :
 عروق صفر کو اچھی طرح کوٹ پیس کر روغن بادام تلخ میں گوندھ لیں۔ سر کو نمک
 کے پانی سے دھونے کے بعد طلاء کریں۔

پرانے درد سر کے لئے مفید نسخہ :

برگ خوش پانی کے بغیر کوٹ کر نچوڑ لیں اور دونوں نختنوں کے اندر تین قطرے
 پکائیں۔ ایک گھنٹہ کے بعد خالص بنفشہ پکائیں، یہ عمل نہار منہ ہونا چاہئے۔ اس کے بعد ہلکی
 چکنائی والا شور بہ گھونٹ گھونٹ پلائیں۔ سر میں ایسا ہی کریں کیونکہ اس طرح استعمال کرنا
 مریض کے لئے بہتر ہے۔ شقیقہ میں مفید یہ ہے کہ اگر ام سندروس کی دھونی دی جائے۔ سخت
 درد اور شقیقہ میں مفید یہ ہے کہ سر کہ میں راکھ ملا کر ضماد کیا جائے۔ عجیب الاثر اور مجرب
 ہے۔ نیز کبابہ کوٹ پیس کر عرق گلاب میں گوندھیں اور سر پر رکھیں۔ (مؤلف)

کبابہ کے بارے میں یہ تحقیق ظنی ہے۔ (مؤلف)

شقیقہ میں مفید یہ ہے کہ چقدر کی جڑ کا چھلکا اتار کر نچوڑ کر تین قطروں کا سعوط کریں۔
 جس مریض کی آنکھ میز ہی ہو گئی ہو اور پھیل جانے اور لقوہ کی صورت اختیار کرنے
 کے قریب ہو تو اس کی ناک کے اندر حسب ذیل دوا پھونکیں۔

سکنجین اور بوق پیشاب میں گوندھ کر ایک طشتری پر طلاء کریں اور خشک ہونے کے
 لئے دھوپ میں رکھ دیں۔ پھر اسے رگڑ کر اس پر چوتھائی حصہ کندس چھڑکیں اور پھونکیں۔
 بعد ازاں قدرے بنفشہ کا سعوط کریں۔ (مؤلف)

انیسون کی بھاپ ناک میں لینے سے درد سر میں سکون ہوتا ہے۔
 فنجیخت کا ضماد درد سر میں مفید ہے۔ خرفہ کا پانی روغن گل میں شامل کر کے چندیا پر
 رکھنا معمول ہے۔ (جالینوس)

برنجاسف کی عحمید کی جائے تو سر کے بارود درد میں مفید ہونا اس کی خاصیت ہے۔
 جو شانہ اور نجارات سے عحمید کی جائے۔ اس کے بعد گرم ابالا ہوا برنجاسف بھی سر پر رکھا
 جائے یہ اور زیادہ موثر ہے۔ بنفشہ سوکھنے سے اس درد سر کا ازالہ ہو جاتا ہے جو حرارت اور تیز

خون سے لاحق ہوتا ہے۔ (بدلیغورس)

اس بات میں نیلو فر زیادہ قوی ہے۔ روغن گل ابتدائے درد سر میں مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)
بیضہ کے اندر بیٹ کبوتر صحرائی ہمراہ تخم رائی کا استعمال میرا معمول ہے۔ پیشانی پر حماما
کے ضماد سے درد میں سکون ہوتا ہے۔ سرکہ کے ساتھ برگ حناء کا پیشانی پر ضماد کرنے سے درد
ساکن ہو جاتا ہے۔ عصارہ حوی العالم روغن گل کے ساتھ سر پر طلاء کرنا درد سر میں مفید ہے۔ گرم
خون اور صفراء سے پیدا ہونے والے درد سر میں لفاح کا سوگھنا مفید ہے۔ (جالینوس)
بلغم لزج سے ہونے والے درد سر میں یاسمین کا سوگھنا مفید ہے۔ برگ انگور یا انگور
کے ریشوں کا ضماد درد سر میں سکون پیدا کرتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

روغن بادام تلخ درد سر میں مفید ہے۔ (دیاستوریس)
بنج بادام کو پکا کر اور اچھی طرح کوٹ کر اس میں سرکہ اور روغن گل شامل کریں اور
پیشانی پر ضماد کریں، درد سر میں مفید ہے۔ (جالینوس)

آب دریا کی بھاپ صداع میں مفید ہے۔ نیم گرم پانی بھی مفید ہے۔ (دیاستوریس)
جو کے ستو کے ہمراہ پودینہ پیشانی پر رکھنے سے درد سر میں سکون ہو جاتا ہے۔ نم
جنگلی کے پتوں کا کنپٹی اور پیشانی پر ضماد رکھنے سے درد سر کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ ایرسا ہمراہ سرکہ
درد روغن گل کا ضماد صداع مزمن میں مفید ہے۔ (روفس)

ایرسا صداع مزمن میں شافی ہے۔ (دیاستوریس)
میرے خیال میں محللہ مچھلی زندہ سر پر رکھی جائے تو چونکہ محذر ہے اس لئے درد سر
کو شفا ہوگی۔ مردہ حالت میں اس کا میں نے تجربہ کیا تو کچھ مفید ثابت نہیں ہوئی۔ مگر زندہ
حالت میں اثر ہوتا ہے

سقمونیاسرکہ اور روغن گل میں شامل کر کے سر پر رکھنے سے درد سر مزمن کا ازالہ
ہوتا ہے۔ (جالینوس)

سداب جنگلی کا سرکہ اور روغن گل کے ساتھ استعمال صداع میں مفید ہے۔ (بولس)
عنب الثعلب اچھی طرح کوٹ کر ضماد کیا جائے تو درد سر سے صحت ہو جاتی ہے۔
ایضاً: سرکہ اور روغن گل میں صبر ملا کر پیشانی اور کنپٹی پر طلاء کرنے سے درد سر
میں سکون ہوتا ہے۔

ایضاً: عصارہ قنارہ ہمراہ شیر کا سوط درد سر مزمن کو زائل کر دیتا ہے۔ عصارہ

تثناء الجمار ہمارا شیر معوط کرنے سے بیضہ رفع ہو جاتا ہے۔ یہ درد پورے سر کو بالکل یہ محیط ہوتا ہے۔ برگ تثناء الجمار کا اثر عصارہ سے کمزور ہے۔ پیشانی پر شو نیز کا ضما د درد سر کے موافق ہے۔

ایضاً: روغن غار درد سر میں مفید ہے۔ افیون روغن گل میں شامل کر کے سر پر رکھنا درد سر کے لئے موزوں ہے۔ سرکہ روغن گل میں اچھی طرح پھینٹ کر اس میں دھلا ہوا اون تر کر کے رکھنا صداع حار میں مفید ہے۔ (دیا ستوریدوس)

صداع بارد میں مفید دوائیں:

مرزنجوش، نمام، ناخونہ، بنج سوسن آسمانجونی، شبت جوش دے کر سر پر انڈیلیس، جاؤ شیر، صبر اور چند بید ستر کی نسوار لیں۔

صداع حار میں مفید دوائیں:

آب خرفہ، آب کدو معصور، آب عسی الراعی، روغن گل، سرکہ، آب لسان الحمل، سرپر الگ الگ یا اکٹھا رکھنا نیز طحلب (کائی)، روغن نیلوفر، روغن بنفشہ، روغن خلاف اور روغن طلع بھی مفید ہے۔

درد سر پیدا کرنے والی چیزیں: کھجور، دودھ، شمدانہ، پرانی زرد حوضی شراب (ابن ماسویہ) جلن سے پیدا شدہ صداع کا علاج سرد روغنیات اور بارد صداع کا علاج گرم روغنیات مثلاً روغن ناروین وغیرہ سے کیا جاتا ہے۔ جس درد کا سبب فم معدہ کی گرم خلط ہو اور کوئی دشواری نہ ہو تو علاج قے کے ذریعہ اور دشواری ہو تو ایسا مسهل دے کر کریں جس میں افسنتین بھگو دی گئی ہو۔ خلط حار اگر معدہ کے طبقات میں سرایت کر چکی ہو تو علاج ایارج کے ذریعہ کریں۔

درد سر اگر بخار کے ساتھ ہو تو حتی الامکان سر کو ٹھنڈا کریں۔ الایہ کہ بحران موجود ہو۔ خمار سے پیدا ہونے والے درد سر کا علاج ہم نے باب الخمار میں لکھا ہے۔ ضربہ سے درد سر لاحق ہو تو فصد کریں۔ بعد ازاں نرم حقن دیں۔ روئی کے ایک ٹکڑے میں روغن گل نیم گرم ڈبو کر سر کی عکمد کریں۔ بچوں کو درد سر ہو تو اس کا علاج باب السرسام میں دیکھیں،

جہاں ہم نے اس کا تذکرہ کر دیا ہے۔ (اسحاق)

صداع کے ساتھ نزلہ ہو تو روغنیات سے سر کو نہ تری پہنچائیں نہ ٹھنڈا کریں، بلکہ ہاتھ پیروں کو باندھ کر اور ان کی مالش کر کے علاج کریں۔ ہاتھ پیروں کو گرم پانی میں رکھ کر مالش کریں اور مسلسل کریں اور کھانسی زکام نہ ہو تو سر کو تری پہنچائیں اور ٹھنڈا کریں۔ ساتھ میں بے خوابی ہو تو مخدرات سے مدد لیں۔ روغن کدو، کافور اور نیلوفر اور شیر زناں کا سعوٹ کریں، معدہ کے سبب درد ہو تو توتے کرائیں، برودت کی وجہ سے ہو تو سر کو حب انعار، مرزنجوش، نمام، شیج، قیصوم، وغیرہ جوش دے کر سر پر انڈیلیں۔ اور ان کا تیل رکھیں۔ سر میں گرانی ہو تو ملطف روغنیات کا سعوٹ کریں۔ غذا کے اندر گرم مصالحہ جات ڈالیں اور ہاتھ پیروں کو گرم لطیف اشیاء کے جوشاندہ میں رکھیں۔

صداع بارد کے لئے عمدہ روغن کا نسخہ :

شبت، بابونہ دس گنے پانی کے اندر اتنا ابالیں کہ ایک تہائی پانی رہ جائے، اسے صاف کر کے اس میں روغن خیری زرد پانی کا دسواں حصہ ڈال کر نرم آنچ پر پکاؤں۔ حتیٰ کہ صرف روغن رہ جائے، اس روغن کو سر پر رکھیں۔ اسی طرح یہ علاج بھی ہے کہ سر کو روغن سوسن میں غرق کر دیں اور گرم سعوٹ استعمال کریں۔

صداع حار کی دوائیں :

حی العالم، شل (سفرجل ہندی) عصارہ عصبی الراعی، لسان الحمل، سرکہ شراب، روغن گل، آب خشخاش، برگ خلاف، عرق گلاب، آب خرفہ، آب پوست کدو، آب ڈنخل کدو، آب حماض اترج، آب نیلوفر، خس، کافور، اقاقیا، ایون، زرگس، ختم بھنگ۔

گرم دوائیں :

شبت، نمام، مرزنجوش، غار، شیج، ناخوند، برگ نسرین، ترمس، کندس، راتج، سکنبج، جاؤ شیر، حلتیت، جند بیدستر، عدس، مر، ختم حماما، کاذی، صعتر اور کرسنہ۔
سعوٹ کے لئے سرد روغنیات : روغن کدو، روغن بنفشہ، روغن حناء، روغن خلاف،

ردغن گل، ردغن نیلو فر۔

گرم رو غنیات :

ردغن خیری زرد، ردغن سوسن، ردغن بابونہ، ردغن ناردین، ردغن غار، ردغن سداب، ردغن مرزنجوش، ردغن جندبیدستر۔

سر کے پرانے سخت درد میں سعوٹ کا مفید نسخہ :

مرارہ ثور سرخ، اگرام، مومیائی ۷ گرام، مشک ۱۳ گرام، کافور ۲ گرام، سعوٹ کریں۔
طاقتور گرم صداع کے لئے افیون ہمراہ آب عنب الثعلب سعوٹ کریں۔ (مجبول)
مرزنجوش، نمام، ناخونہ، صبر، مر، گل بابونہ، قسط، حماما، زعفران، سازج، اشنہ، بخ
سوسن، حب الغار، کنپٹیوں پر طلاء کریں۔ بلغھی اور سوداوی درد سر کے لئے مفید ہے۔

صداع حار کے لئے طلاء :

صندلین، گل سرخ، زعفران، شیاف مامیہ، افیون، تخم خس، بخ لفاح، برگ
نیلو فر، عرق، گلاب، عرق خلاف، طلاء کریں۔

صداع بلغھی کے لئے :

مر، صبر، فریون، صمغ عربی، زعفران، جندبیدستر، افیون، قسط، کندر، انزروت،
عرق سداب میں گوندھ کر طلاء کریں۔ (عبدوس)

شدید مزمن صداع اور سرد کے لئے :

فصد اور اس سال کے بعد کندھے پر پچھنے لگائیں اور کثرت سے خون کا اخراج کریں۔ پھر پچھنے
کی جگہوں پر پے ہوئے نمک سے مالش کریں۔ بعد ازاں یہاں ردغن میں ڈبو کر اون رکھیں۔
دوسرے دن گرم جاذب دوار رکھیں، حمام مسلسل نہ کرائیں۔ اس سے سر کے اعصاب کمزور ہو جائیں
گے۔ جماع کرنا اور باقلی کا استعمال ایسے مریضوں کے لئے مضر ہے۔ (ارکافانیس)

حد سے زیادہ گرم صداع کے لئے۔ کنپٹی سے کنپٹی تک سرکہ شراب میں افیون حل
کر کے طلاء کریں، فوری سکون ہوگا۔ (مجبول)

صداع کے ساتھ کرب اور التهاب ہو تو مریض کو قے کرائیں۔ قے کے اندر بلغم یا صفراء یا دونوں ہی چیزیں خارج ہوں گی۔ تیز حقوں کے ذریعہ نیز نچلے اعضاء کی مالش کر کے سر کا درد جذب کریں۔ نچلے اعضاء کی تمریخ بھی کریں۔ اور ان کی فصد بھی کھولیں، اس کے بعد چھینک لانے والی دوائیں دھام کریں اور سر کو رومال سے رگڑیں۔ (ابن اللہج)۔

میرا ایک مشاہدہ ہے۔ ایک شخص کو سر میں مسلسل درد تھا۔ صبح کو کھانا شروع کرتا تو یہ درد نہیں اٹھتا تھا۔ بعض اطباء نے اسے نہار منہ بھی دانہ وغیرہ مقوی معدہ اشیاء کھانے کا حکم دیا۔ چنانچہ درد میں سکون ہو گیا۔ اطباء کے مطابق مریض کے فم معدہ کے اندر ایک موذی خلط موجود تھی۔ اس کی مشارکت سے سر میں تکلیف تھی۔ چنانچہ جب قوت آگئی تو تکلیف جاتی رہی۔ (مؤلف)

صداع حار میں فصد کرنا اور پنڈلی پر پچھنا لگانا بشرطیکہ کوئی مانع موجود نہ ہو اور جو شانہ کے ذریعہ اس سال لانا مفید ہے۔ صداع مسلسل اور پرانا ہو تو زیر گدی (نقرہ) پچھنا لگائیں۔ چند دن خیساندہ صبر پلائیں۔ سعوط دیں، خیسہ استعمال کریں۔ مبردات کا نطول کریں، صداع بارد کی مخالف تدابیر اختیار کریں۔ خیساندہ ایارج ہمراہ روغن ارغہ مفید ہے۔ صداع مزمن ہو تو کنپٹیوں تک جانے والی دونوں تڑپتی ہوئی رگوں کو کاٹ دینا اور داغ دینا مفید ہے۔ قطع و برید کے بعد سکون نہ ہو تو گردن کو بھی، دونوں جانب اور وسط میں داغیں نیز ام الراس کو بھی۔ ہر قسم کی شراب سے پرہیز لازم ہے۔ سر کے درم سے جو صداع لاحق ہو اور حرارت اور بردت کے ہمراہ ہو تو مذکورہ بالا ہدایات کے مطابق عمل کریں۔

صداع حار کے لئے طلاء :

صندلین ۳ حصہ، گل سرخ ۳ حصہ، زعفران ۷ گرام، شیاف مایسا ۵ گرام، ختم خس ۵ گرام، بخ لفاح ۷ گرام، گل نیلوفر ۱۰ گرام، افیون ۸ گرام، عرق خلاف وغیرہ میں گوندھ کر پیشانی اور کنپٹیوں پر ضاد کریں۔

خیساندہ ایارج کا نسخہ صداع میں مفید ہے :

ہلیہ زرد منق ۷ گرام، ہلیہ کابلی ۷ گرام، ہلیہ سیاہ ۷ گرام، ہلیہ ۷ گرام، آملہ ۷ گرام، مصطکی ۱۰ گرام، ختم کٹوٹ ۷ گرام، شاہترہ ۵ گرام، انستین ۷ گرام، ایک لٹ ۸۳۰ ملی لٹ پانی میں اس حد تک جوش دیں کہ پانی ۴۸۰ ملی لٹ رہ جائے۔ اس میں ایارج

فیقراء ۴۰ گرام بھگو دیں۔ روزانہ ۲۰ ملی لٹریا ۱۶۰ ملی لٹر مسلسل ایک ہفتہ یا پانچ دن استعمال کریں۔

حب صبر کا نسخہ جو سر اور معدہ کے لئے مفید ہے :

صبر ۶ حصہ، مصطکی ۴ حصہ، تربد ۳ حصہ، گل سرخ ۳ عدد۔ عرق کاسنی میں چنے کے برابر گولیاں بنالیں۔ مقدار خوراک ۴ گولیاں بوقت خواب۔

سر اور معدہ کے متقیہ کے لئے حب ایارج کا نسخہ :

ایارج فیقر ۲ گرام، ہلیہ زرد ۵.۳ گرام، تربد ۱۰ گرام، ملح (نمک) ۱۰ گرام بڑی گولی بنالیں۔ یہ ایک خوراک ہے۔ (ابن ماسویہ)

سر کے اندر بیماری کسی فضلہ کے باعث ہو تو اسہال سے بے حد نفع ہوتا ہے۔ نیز فصد قیال کی جائے۔ سر کے اگلے حصہ میں بیماری ہو تو زیر گدی (نقرہ) اور پچھلے حصہ میں ہو تو پیشانی کی رگوں پر پچھنا لگائیں۔

سر کے اندر مسلسل درد اس عصب کی حرارت حس سے ہو جو سر سے نکل کر معدہ تک جاتا ہے تو یہ معدی قسم کا درد سر ہوگا۔ کیونکہ معدی کی جانب مواد آرہے ہوں گے۔ معدہ کے اندر نہایت کثیر الحس عصب موجود ہوتا ہے۔ لہذا اس عصب کے متاثر ہونے سے سر میں درد پیدا ہوگا۔

اس نوعیت کے درد کو روکنے کے لئے مناسب یہ ہے کہ معدہ کی جانب مراری خلط کے انصباب کو روکا جائے۔ یا بوقت انصباب اس خلط کا استفراغ جلد سے جلد کیا جائے۔ تاکہ اذیت نہ ہو سکے۔ نیز اس بات کا اہتمام کیا جائے کہ معدہ کی جانب اصلاً اس کا انصباب نہ ہو سکے۔ کھانا تھوڑا کھایا جائے جو معدہ کے موافق ہو۔ کیونکہ ایسا نہ کیا گیا تو مرارہ کی تولید کرنے والے اجسام کے اندر معدہ کی جانب مرارہ کا انصباب ہو کر رہے گا۔ اس سے گرم ابخرات انھیں گے اور سر کے اندر درد لاحق ہوگا۔ بعض لوگوں میں اس انصباب کی کیفیت وہی ہوتی ہے جو نزول الماء کی ہوتی ہے۔ بعض حضرات کو عرضی تشنج لاحق ہو جاتا ہے۔ تدبیر یہ ہے کہ ایسی برودت پیدا کی جائے جس میں بہ کثرت رطوبت ہو۔ قے اور اسہال کے ذریعہ معدہ کے اندر انصباب شدہ چیزوں کا استفراغ کیا جائے۔ معدہ کی جانب انصباب ہونے سے پیشتر بہ غلبت کھاپی کر معدہ کو تقویت پہونچائی جائے۔ گاہے گاہے ایارج فیقراء کے ذریعہ

معدہ کا ستھتہ کر دیا جائے تاکہ طبقات معدہ کے اندر مذکورہ خلط موجود ہو تو زائل ہو جائے۔
خارج سے روغن بھی، روغن مصطکی اور سردیوں میں روغن نار دین کے ذریعہ معدہ کو تقویت
پہونچائی جائے۔ (جالینوس)

پیشانی کی رگ کی فصد کرنا، سر پر پچھنے لگانا، ہاتھ پیروں کی مالش اور انہیں گرم پانی
کے اندر رکھنا، تھوڑی چہل قدمی، اور نفخ پیدا کرنے والی بطی الہنم غذاؤں کو ترک کر دینا درد
سر کے لئے بیحد مفید ہے۔ (فیلغریوس)

صداع کی ایک قسم وہ ہے جو مستقل اور مسلسل ہوتی ہے۔ اسے بیضہ کہتے ہیں۔ سبب یا
توسر کی کمزوری ہوتی ہے یا کثرت ریح۔ یہ دونوں اسباب کسی ردی خلط سے یا کثرت ریح
سے پیدا ہوتے ہیں صداع کی ایک قسم وہ ہے جو مسلسل نہیں ہوتی۔ یہ بھی کسی ردی خلط سے یا
ریح سے پیدا ہوتی ہے۔ خلط گرم اور سرد دونوں قسم کی ہوتی ہے۔ صداع پورے سر میں اور
مستقل ہو تو اسے بیضہ کہیں گے۔ غیر مستقل ہو خواہ پورے سر میں ہو تو اسے صداع کہیں
گے۔ سر کے بعض حصہ میں ہو تو شقیقہ کہلائے گا۔ صداع کی تمام قسمیں دماغ کی جھلی میں پیدا
شدہ خلط کی وجہ سے یا اس خلط کے سبب واقع ہوتی ہیں۔ جو سر کی کھال کے نیچے موجود جھلی کے
اندر پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ جھلی کھوپڑی کو اوپر سے استر کرتی ہے۔ بیماری ردی خلط یا ریح کی وجہ
سے لاحق ہوتی ہے۔ یہ خلط بھی گرم یا سرد ہوتی ہے۔ (جالینوس)

امراض حادہ میں عارض ہونے والے صداع کا علاج۔ سر پر طبع جو، بنفشہ اور خشخاش
کا نطول کریں۔ سکون نہ ہو تو سر پر دودھ کی دھار ماریں۔ روغن کدو، روغن بنفشہ، اور روغن
نیلو فر کا سحوط کریں۔ یہ تدبیر اس وقت کریں جب بیماری تیز بخارات کی بدولت ہو۔ لیکن اگر
سر کے اندر پتلے مرطوب بخارات بکثرت موجود ہوں تو یہ علاج نہ کریں کیونکہ اس سے درد
میں اضافہ ہوگا۔ اس نوع کے مرض کا اندازہ یوں ہوگا کہ درد سے گرانی محسوس ہوگی۔ پہلے
قسم کے درد میں ہلکا پن اور سر میں اڑنے کی کیفیت سی محسوس ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں
سحوط اور خبیصہ کی جو تدبیر بتائی گئی ہے اسے اختیار کریں اور مخطمی، بنفشہ اور آرد جو کے طبع کا
نطول کریں۔ درد سر کے ساتھ بکثرت غلیظ بخارات موجود ہوں جس کا پتہ گرانی اور تہد سے
ہوگا تو خوشبوؤں کے بخارات کا بھپارہ دیں۔ روغن سے پرہیز کریں۔ ہاتھوں اور پیروں کو
بار بار گرم پانی کے اندر رکھیں۔ ہاتھ پیروں پر گرم پانی انڈھلنے سے مریض کو محسوس ہوگا کہ
درد پشت کے مہروں پر اتر رہا ہے۔ چہرے کا رنگ پہلے سرخ ہوگا۔ مگر اب مریض پر سکون

طاری ہوگا۔ وہ راحت اور ہلکا پن محسوس کرے گا۔ سکون نہ ہو تو اطراف کو دردناک حد تک باندھ دیں۔ سخت درد میں ضرورت ہو تو خسیوں کو بھی باندھ دیں۔ واضح رہے کہ آب حصرم، سرکہ شراب اور ردغن گل، یہ سب (اگر درد صرف بخار کی وجہ سے ہو تو) سر سے بخارات کو دفع کر دیتے ہیں۔ (ابن ماسویہ)

پیشانی کی رگ کھول دینا گرانی سر میں مفید ہے۔ نیز ان دردوں میں بھی مفید ہے جو اترنے والے مادوں کے باعث نہ ہوں۔ (جالینوس)

بعد میں مادہ کا انصباب ہونے لگے تو گدی پر پچھنا لگائیں۔ بشرطیکہ درد سر میں اگلے حصہ میں واقع ہو۔ زیادہ تر اس نوع کی بیماری میں پچھنے بلا شکاف کافی ہوتے ہیں۔ کبھی کبھی شکاف کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ پچھنے پورے جسم کے استفراغ کے بعد لگائے جائیں۔ اسی طرح پیشانی کی رگوں کی فصد کھولنا سر کے پچھلے حصہ کی گرانی میں مفید ہے۔ فصد بیماری کے شروع اور آخر میں کھولی جائے۔ یہ بھی پورے جسم کے استفراغ کے بعد عمل میں لائی جائے۔ تاکہ سر کے اندر کوئی اور بات پیدا نہ ہو سکے۔ (جالینوس)

درد سر ہلکا ہوتا ہو، ابھرتا ہو اور تخمہ اور شراب نوشی کے بعد زیادہ بڑھ جاتا ہو۔ نیز صبح کو اور سرد دنوں میں زیادہ سخت ہو جاتا ہو۔ ڈکاریں خراب اور قے بلغمی اور مراری ہو تو یہ سمجھیں کہ بیماری معدہ کے اندر ہے۔ درد سر اگر مسلسل ہو، دماغ کی نالیوں سے بہ کثرت سیلان رطوبت ہو، آنکھوں میں ظلمت یا ان سے اشک ریزی ہو، نیند بکثرت آرہی ہو، اور کسمندی ہو تو سمجھیں کہ درد کا تعلق خاص دماغ سے ہے۔ دونوں کا علاج یہ ہے کہ لطافت پیدا کی جائے، حب صبر کا مسل دیا جائے۔ مرارہ کرکی، شلشیا، اور مومیائی کا سحوط کیا جائے۔ کنپٹیوں پر مرزنجوش، برگ غار، اور شبت وغیرہ کا ضماد رکھا جائے۔ یہ علاج تین دن تک جاری رہے۔ گرانی اور برودت کی موجودگی میں درد سر کا یہ علاج ہے۔

سنناہٹ اور سر میں گرانی کے ساتھ جو درد سر واقع ہو، اگر جلن اور حرارت بھی ہو ہلید اور سقمونیا کا مسل دیں، باردوقا بعض اشیاء کا ضماد رکھیں۔ سرد روغنیات استعمال کریں۔

تیز اور مزمن بخاروں کے بعد بھی کبھی درد سر ہو جاتا ہے۔ یہ یبوست دماغ کی شدت کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اس کا علاج وہی ہے جو بے خوابی کا ہے۔ کیونکہ ایسے درد کے ساتھ بے خوابی ہوتی ہے۔ بیضہ کا مریض نرم خسیوں اور مومیائی اور بنفشہ کے سحوط سے آرام پاتا ہے۔ دواء المسک، شلشیا، فلو نیا اور قرص مسکی بہ کوکب کے مسلسل استعمال اور کنپٹیوں پر اس کا

طلا کرنے سے بے حد فائدہ ہوتا ہے۔ مریض گرم اور نمکین غذاؤں سے پرہیز کرے۔ صرف لطیف اور سرسبز البھنم غذاؤں پر اکتفا کرے۔ اگر کامیابی نہ ہو تو کی کریں۔ بیضہ کا مریض روشنی پسند نہیں کرے گا۔ تنہائی پسند ہو گا۔ اسے ایسا معلوم ہو گا۔ جیسے شور و غل کی آوازیں سن رہا ہو، اور اس کے سر پر ہتھوڑے برس رہے ہوں۔ خیار شمر اور روغن بادام سے زیادہ ترقاقتہ ہوتا ہے۔ سر کو خبیصہ سے لت پت کر دیا جائے۔ (جور جس)

تمام حالات میں تندرست ہو پھر بھی درد سر لاحق ہو تو مریض کو چاہئے کہ شراب خالص میں روٹی بھگو کر کھائے کیونکہ اس طرح کا درد سر اکثر حالات میں ان گرم فضلات کی وجہ سے ہوتا ہے جو معدہ کے اندر اکٹھا ہو جاتے ہیں، معدہ کے اندر جب عمدہ قسم کی مسخن غذا داخل ہوگی تو ان فضلات کے اندر تعدیل پیدا کر دے گی۔ اور ہضم اور فضلات دفع کرنے میں معاون ہوگی۔

شراب کو خالص نہ ہونا چاہئے کیونکہ مزوج شراب ضرورت کی حد تک معتدل ہوتی ہے درد سر جو رحم کی شرکت سے ہوتا ہے وہ چند یا پر محسوس ہوتا ہے۔ زیادہ تر یہ ولادت، اسقاط اور دم نفاس سے عدم صفائی کے باعث پیدا ہونے والے دم حار رحم کا نتیجہ ہوتا ہے۔ بیٹ کبوتر صحرائی ہمراہ تخم رائی درد شقیقہ مزمن میں استعمال کریں۔ راسن کا استعمال شقیقہ میں ہوتا ہے۔ تاکہ اس کے ذریعہ عضو کا مزاج تبدیل ہو۔ روغن گشلی کشمش گرم خشک شقیقہ میں مفید ہے۔ (جالینوس)

شقیقہ کے لئے نسخہ :

دودھارے پودوں کا دودھ تندرست حصہ پر طلا کیا جائے۔ ماؤف حصہ پر نہیں۔

اوجاع مزمنہ اور شقیقہ کے لئے سعوٹ :

جند بیدستر، جاؤ شیر، زعفران، مرارہ دب (ریچھ) ہم وزن مسور کے برابر گولیاں بنالیں، دودھ یا روغن بنفشہ کے ہمراہ ایک گولی کا سعوٹ کریں۔

شدید پریشان کن گرم ضربان (۱) کے لئے مفید نسخہ :

شکر طبرزد، زعفران بہت کم مقدار میں کافور سب کو اچھی طرح کوٹ پیس کر ہمراہ

عرق تلاء، یا عرق خیار، یا عرق عنب الثعلب سحوط کریں، یا افیون اور سکر طبرزد عرق کا سنی اور انڈے کی سفیدی میں گوندھ کر سحوط کریں۔

شقیقہ کے لئے سحوط کا نسخہ :

فریون کورد غن ناروین میں پکھلا لیں۔ درد کی ابتدا ہو تو تندرست جانب اور مزمن ہو تو بیمار جانب والے کان میں پکائیں۔

صداع حار کا ایک اور نسخہ :

کافور، عرق تلاء، عرق خیار یا عرق عنب الثعلب میں پکھلا لی جائے یا افیون اور سکر طبرزد عرق کا سنی میں گوندھ لی جائے۔ سحوط کریں۔ (ابن ماسویہ)

شقیقہ کے لئے مریض گرم پانی کے حمام میں داخل ہو، اور حمام ہی میں گرم پانی کا بھپارہ لے، اس کے بعد رد غن فستق کا سحوط کرے۔ تمام درد گردن کی جانب اتر آئے گا۔ بعد ازاں خشکی محسوس ہو تو رد غن کدو کا سحوط لے۔

کبھی درد سر سے لقوہ عارض ہو جاتا ہے۔ یہ کیفیت کنپٹیوں کے امتلاء کے ساتھ ہو تو فصد کھول دینا ہیجہ مفید ہوگا۔ (جور جس)

سر کے پچھلے حصہ میں درد ہو تو پیشانی میں آنے والی رگ کی فصد کھول دینا مفید ہے۔ خالص شراب کا پینا سدوں سے اور برودت کی وجہ سے پیدا ہونے والے درد سر میں مفید ہے۔ کیونکہ اس سے معتدل نیند آتی ہے، اس کے بعد درد کا بالکل ازالہ ہو جاتا ہے۔ شراب قبل از طعام نہیں بلکہ بعد از طعام پینی چاہئے۔ کیونکہ اس سے یکبارگی بکثرت بخارات اٹھتے ہیں، جس سے درد میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ زیادہ بہتر یہ ہے کہ شراب میں روٹی بھگو کر یا کھانے میں شراب ملا کر استعمال کی جائے۔ اس طرح بخارات تھوڑے تھوڑے انھیں گے۔ درد میں سکون ہوگا۔ اور سبب کا ازالہ ہوگا۔ تنہا شراب پینے سے یکبارگی بکثرت بخارات انھیں گے جس سے سخت تہہ کی کیفیت پیدا ہوگی۔ اور درد اٹھنے لگے گا۔ (بحوالہ ایہذیمیا از بقراط)

مذکورہ بالا تدبیر بھی سکون پیدا کر دے گی۔ (مؤلف)

اخلاط غلیظہ سے پیدا شدہ درد سر، تہہ دلور تشدد سب عطاس سے بھی رفع ہو جاتے ہیں۔ (بقراط)

گرم درد سر میں سر پر برف سے ٹھنڈا کر کے سرد روغنیات رکھیں اور ٹھنڈے پانی کا نطول کریں غذا کی مقدار متوسط رہے کم نہ لیں۔ ایک دن کا وقفہ دیں۔ بعد ازاں سر پر بکثرت پانی انڈیلیں اور مراچھی طرح کوٹ پیس کر سر کے میں ملا کر دونوں کنپٹیوں پر ضما د کریں۔ بالخصوص اس وقت جبکہ درد انہی کنپٹیوں کے اندر ہو۔ یہ مفید ہے۔ قلت غذا کا جہاں تک تعلق ہے یہ بھی مفید ہے مگر صداع حار میں تکلیف بڑھا دیتی ہے۔ بارد صداع کے اندر مریض حمام کرے اور روغن غار، روغن سوسن اور روغن سداب اور روغن بابونہ استعمال کرے۔ گھر کو مرزنجوش اور نعام سے پر رکھے، یہ مفید ہے۔ یا پھر نانخواہ یا مشک سے کام لے بشرطیکہ مذکورہ بالا دونوں چیزیں موجود نہ ہوں۔ گمان یہ ہو کہ معدہ کے اندر بلغم ہے تو قے کرائیں۔ اس سے فوری سکون ہو جائے گا۔ بلغم کا پتہ یوں چلے گا کہ درد سر کے ساتھ اونگھنے کی کیفیت ہوگی صداع کسی بھی نوعیت کا ہو اس میں شراب نوشی سے پرہیز لازم ہے۔ (روفس) گدھوں کے پیشاب سے مشابہ پیشاب اس بات کا انتخاب دیتا ہے کہ درد سر ہو گیا ہے یا ہو جائے گا۔ کوئی ضروری نہیں کہ درد سر ہو تو پیشاب مذکورہ نوعیت کا ہو جائے۔ کیونکہ درد سر حسب ذیل اشیاء میں سے کسی شے کے ساتھ موجود ہوا کرتا ہے۔

۱۔ حد سے زیادہ حرارت۔ ۲۔ خاص کر سر کے اندر صفراء کی موجودگی۔ ۳۔ معدہ کے اندر صفراء کا وجود۔ ۴۔ سر کے اندر چمکی ہوئی بہ کثرت رطوبات۔ ۵۔ سر کے اندر سدوں کی موجودگی۔ ۶۔ سر کے اندر ریاخ غلیظہ کی پیدائش۔
مذکورہ بالا اسباب میں سے کوئی ایک سبب بھی ایسا نہیں ہے جس کی وجہ سے پیشاب مذکورہ بالا نوعیت کا ہو جائے۔

مصلحہ جات تمام کے تمام درد سر لاحق کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ نہایت خفوت پیدا کرتے ہیں۔ اور ہر وہ چیز جو زیادہ خفوت پیدا کرتی ہے، درد سر کا موجب ہوتی ہے۔ مصلحہ جات سب کے سب گرم ہوتے ہیں، بالخصوص سلینے، قسط، دار چینی اور حماما۔

ایارج سے اجتناب کرنا مناسب ہے الا یہ کہ بیماری کا باعث برودت ہو۔ (مؤلف)
سر کے پچھلے حصہ میں درد واقع ہو تو فصد کھول دینا مفید ہے۔ اسی طرح پیشانی میں درد ہو تو فصد کے ساتھ یہ اہتمام کریں کہ گدی کی جانب سے انجذاب ہو سکے۔ سر میں صداع یا شدید درد ہو اور نعتنوں یا کانوں سے پیپ یا پانی خارج ہو جائے تو سمجھیں کہ بیماری کا ازالہ ہو جائے گا۔

ورم دموی یا سر کے اندر مجتمع ناپختہ رطوبات کی کثرت سے درد ہو جائے اور اس حالت کے اندر ورم سے پیپ خارج ہونے لگے تو درد میں سکون ہو جائے گا۔ ریاح غلیظ یا کثرت خون، یا سر کے اندر سوزش پیدا کرنے والے صفرا یا فی الجملہ ردی مزاج کے حامل صفراء کی وجہ سے درد ہو تو بیماری کے اسباب اور ہوں گے۔

درد سر حسب ذیل اسباب سے لاحق ہوتا ہے :

۱۔ سوء مزاج غیر مادی۔ ۲۔ خلط واحد۔ ۳۔ کثرت اخلاط۔ ۴۔ رطوبات اور بخارات کے راستوں میں سدہ پیدا ہو جانا۔

شدید درد سر حرارت اور برودت سے پیدا ہوتا ہے۔ بیوست سے پیدا ہونے والا درد ہلکا ہوتا ہے۔ رطوبت سے درد لاحق نہیں ہوتا۔ درد سر کا سبب سر کے اندر کثرت اخلاط ہو تو تمد کی وجہ سے درد ہو گا۔ یہ اخلاط بارد ہوں گے یا حار جب بھی ہوں گے درد کے اندر شدت ہوگی صداع امتلاء اخلاط کے باعث ہو تو اس کے ساتھ گرانی ہوگی۔ صداع کی ایک اور قسم ہے اس کے اندر شدید ضعف طاری ہو جاتا ہے۔ یہی اس کی امتیازی علامت ہے۔ علاج کے لئے طاقتور ادویات کی ضرورت ہوتی ہے۔ درد سر خارجی سبب مثلاً خارجی حرارت اور خارجی برودت سے بھی لاحق ہو جاتا ہے۔ معتدل جب تک رہے گا سہل العلاج ہے۔ ابتدا میں نرمی سے مسہل دیں۔ پھر نطولات استعمال کریں۔ غذا کم کر دیں۔ سکون اور نیند لازم کریں۔ شراب قطعی ترک کر دیں۔ مریض کو حرارت، حمام، چیخ پکار، فکر و تردد اور جماع سے اجتناب کرائیں اور اسے سرد ہوا میں رکھیں یہ صداع حار کی تدبیر ہے۔

بارد صداع میں سر پر نطول کریں۔ یا روغن سوسن، روغن غار، روغن سداب یا روغن مرزنجوش میں نیم گرم اون تر کر کے رکھیں۔ مرعزی نمده اور خوشگوار روغن کے ذریعہ عجمید کریں۔ اور کمبل اوڑھادیں۔ غذا روک دیں۔ مسہل دیں، نیند، خوشی اور مسرت کا اہتمام کریں۔ چیخ و پکار، فکر و تردد، شراب نوشی، جسم کو سرد رکھنے اور سردی میں رہنے سے بچائیں۔

صداع حار تازہ ہو تو اس کے لئے عمدہ روغن گل سے بڑھ کر مفید اور کوئی چیز نہیں ہے۔ کیونکہ یہ کثرت سے برودت پیدا کرتا ہے۔ سر پر قحطہ وہ پردائہ کی طرح پوٹوں تک ایک ادنی کپڑا لپیٹ کر روغن سے تر کریں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سر کا پچھلا حصہ تیزی سے جلن قبول کرتا ہے۔ اسی طرح مہد انخاع ہونے کی وجہ سے وہ ٹھنڈی اشیاء کو بھی برداشت نہیں

کرتا۔

جہاں تک چند یا کا تعلق ہے چونکہ درزا کلیلی کے نرم ہونے کی جگہ ہے۔ نیز یہ بے حد نرم اور ڈھیلی بھی ہوتی ہے اس لئے حرارت اور برودت دونوں یہاں تیزی سے سرایت کر جاتی ہیں لہذا یہ جگہ ضرورت کے تحت گرم اور سرد دواؤں کے لئے سب سے زیادہ موزوں ہے۔ جلن اور حرارت سے پیدا شدہ درد سر کی سب سے عمدہ تدبیر یہ ہے کہ برف میں ٹھنڈا کر کے عمدہ تازہ روغن گل استعمال کیا جائے۔ جن جسموں میں شدت اور برودت کا اندیشہ ہو، مثلاً خواجہ سراؤں وغیرہ کے جسم تو ان کے لئے روغن بابونہ استعمال کریں۔ یہ تمام استعمال و تدبیر بیماری و ہیئت جسمانی کے مطابق ہونی چاہئے۔ واضح رہے کہ بخارات، سوء مزاج حار اور سر کی جانب چڑھنے والے بہ کثرت اخلاط کو استیصال کرنے کے لئے برف میں ٹھنڈا کیا ہوا روغن گل نہایت مفید ہے۔ اس کی موجودگی میں، میں ہمیشہ دوسری چیزوں سے بے نیاز رہا۔ ملک گرم ہو اور روغن گل کو برف میں ٹھنڈا نہ کیا جائے تو رات بھر اسے ہوا کے اندر رکھ کر سرد کر دیں اور اس کے ساتھ عصارۃ حی العالم یا عصارۃ الخلب یا اسپغول یا حصرم شامل کر لیں۔ عصارۃ بیرونج اور خشکاش صرف بوقت ضرورت شامل کیا جاسکتا ہے اور وہ بھی تھوڑی مقدار میں۔ یہی معاملہ عصارۃ کدو وغیرہ کے ساتھ بھی ہوگا۔

جس طرح دھوپ کی تمازت سے جلنا سہل العلاج ہے۔ اسی طرح سر میں برودت پیونچ جائے اور مزمن نہ ہو تو یہ بھی سہل العلاج ہے۔ بس سر پر روغن سداب مسخن انڈیل لینا کافی ہے۔ یہ عمل چند یا پر کیا جائے اس سے مکمل صحت ہو جائے گی۔ زیادہ طاقتور بنانا چاہیں تو اس کے اندر فریون، روغن سوسن، روغن اقوان اور روغن نار دین شامل کر لیں۔ روغن بلساں زیادہ مفید نہیں ہے۔ روغن مرزنجوش اور روغن غار میرے تجربہ میں مؤثر ثابت ہوئے ہیں۔ جو درد سر زیادہ مدت تک باقی رہے اس میں گرم ہو یا سرد سر کو مونڈ کر اس پر گرم ہونے کی صورت میں مذکورہ بالا مہر دھنا اور سرد ہونے کی صورت میں گرم قیر و طیوں کا دھنا رکھیں۔ فریون کی قیر و طی کے اندر ۸۶ گرام قیر و طی میں ۴۰ گرام فریون شامل کر کے استعمال کریں۔

شراب نوشی سے پیدا شدہ درد سر میں جب میں نے دیکھا کہ جو شراب زیادہ گرم ہوتی ہے، اس سے درد سر زیادہ ہوتا ہے تو معلوم ہوا کہ یہ درد صرف اس لئے ہوتا ہے کہ سر کے اندر تیز بخارات یا تیز اخلاط بھر جاتے ہیں۔ اسی لئے اس میں عمومی فصد کی ضرورت ہوتی

ہے۔ چونکہ ان بخارات اور اخلاط کے اندر حدت ہوتی ہے اس لئے ایسی چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے جو تہرید پیدا کر سکیں۔ مثلاً روغن گل وغیرہ، بشرطیکہ انہیں زیادہ ٹھنڈا نہ کیا گیا ہو۔ اسی کے ساتھ دن بھر سکون سے رہنے اور نیند کی ضرورت ہوتی ہے۔ پورے دن نیند میں اور سکون کے ساتھ رکھنے کے بعد عشاء کے وقت مریض کو حمام میں داخل کریں۔ اور ایسی غذائیں دیں جو تخونت پیدا کئے بغیر عمدہ خون کی تولید کر سکیں۔ مثلاً ماء الشعیر، پانی میں بھگوئی ہوئی روٹی، بیضہ نیم برشت، خس، اور کرنب، یہ اپنی خاصیت سے بخارات کو بجھا دیتی ہیں۔ نیز عدس (مسور) بھی۔ مریض صرف پانی پیئے۔ پانی سے معدہ کے اندر استرخاء پیدا ہو تو کھانے کے بعد اتار اور بھی دانہ پختہ استعمال کرے۔ کھجوروں سے پرہیز کرے، یہ درد سر پیدا کرتی ہیں۔ کھانے کے بعد عمدہ نیند آگئی ہو تو دوسرے دن صبح سویرے تیزی سے حمام کرے اور سر پر گرم پانی بار بار انڈیلے حمام کے بعد تھوڑی دیر سوئے اور آرام کرے۔ پھر دوبارہ حمام میں داخل ہو اور کچھلی غذا استعمال کرے درد سر میں سکون ہو جائے اور شراب کی ضرورت محسوس ہو تو رقیق پانی استعمال کرے۔ مریض کے لئے سب سے زیادہ موافق غذائیں مرغ کے خسیے، رضراضی مچھلیاں، مرغ اور مرغابی کے بازو ہیں۔ کبوتر کے بچے کھلائیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔ کھانے کے اندر بہ کثرت مصالحہ جات شامل نہ کریں۔ درد سر جب تک دور نہ ہو مریض کو حرکت کرنے نہ دیں۔ درد کم ہونے لگے تو ہوا خوری کے لئے مریض کو حکم دیں۔ حرارت اور التهاب ہو تو سرد دور نہ معتدل ہوا میں چلنا پھرنا مفید ہے۔ ہوا خوری قبل از طعام ہونی چاہئے۔ کھانا کم مقدار میں کھایا جائے۔ اس کے بعد تین گھنٹوں تک چلنا پھرنا ممنوع ہے۔ بعد ازاں نرمی کے ساتھ تھوڑا چلنا پھرنا چاہئے۔ قبل از طعام ہوا خوری کے مقابلہ میں یہ ہوا خوری کم ہو۔ بیماری باقی رہ جائے تو اس میں روغن گل سے پرہیز کرائیں۔ اس کی جگہ روغن بابونہ نیم گرم اور روغن سوسن استعمال کریں۔ حمام میں سر پر گرم پانی انڈیلیں۔ تاکہ بقیہ بیماری تحلیل ہو اور نیند آ سکے۔ مریض سر کہ لینا چاہے تو بہت تیز نہ ہو۔ کیونکہ تیز سر کہ کے اندر لطافت اور شدت ہوتی ہے۔ سونے کے بعد ایسی اشیاء استعمال کرے جو زیادہ مسخن اور موافق ہوں، مثلاً روغن نار دین اور خوشگوار روغنیات۔ (جالینوس)

ضررہ یا سقطہ سے پیدا شدہ درد سر میں سر پر روغن گل دسر کہ نیم گرم رکھیں۔ یا برگ آس، مر اور سداب کے ہمراہ کوٹ کر یا بھی دانہ کو شراب میں جوش دے کر شامہ کریں۔ گرم پانی اور مر عزی نمہ کے ذریعہ مسلسل عجمہ کریں۔ جسم کو آرام پہنچائیں۔ دھوپ، حمام، شراب،

چیخ و پکار، فکر و تردد اور کھٹی، چرپری اور نمکین غذاؤں سے مریض کو دور رکھیں۔ (بولونیس)
 واضح رہے کہ اس دردِ سر کی حیثیت ورمِ حار سے زیادہ نہیں ہے۔ ساتھ میں زخم بھی
 ہو تو ایک اور چیز کا اضافہ ہو جائے گا۔ ضربہ کا اثر دماغ کی پھیلاؤں تک پہنچ چکا ہو تو یہ
 خطرناک ہوتا ہے۔ علاج کے لئے سب سے زیادہ بہتر فصد ہے۔ ممکن نہ ہو تو حقنہ دیا جائے۔
 تاکہ اخلاط کا میان نیچے کی جانب ہو سکے۔

روغنِ گل کے ساتھ سرکہ کا استعمال اصل میں دماغ اور دماغی پھیلاؤں کے اورام میں
 کیا جاتا ہے۔ کیونکہ سرکہ ایسی صورت میں ورم میں مفید ہوتا ہے۔ ورم میں مفید ہونے سے
 زیادہ اس کا کام یہ ہے کہ وہ سب سے زیادہ تیزی سے نفوذ کرتا ہے۔ کیونکہ اس کے اندر نہ
 قوتِ مسخنہ ہوتی ہے نہ استرخاء پیدا کرنے کی صلاحیت۔ بس روغنِ گل کو کھوپڑی کے نیچے
 پہنچا دیتا ہے۔ لہذا ضرورت ہوتی ہے کہ بدرقہ لطیف ہو۔ بایں ہمہ ایک طرف وہ سرد بھی
 ہے۔ لہذا ایک جانب سرکہ اور دوسری جانب گرم چیز جیسے فریون شامل کر دیتے ہیں۔
 صداع اگر کھوپڑی کے باہر ہو تو سرکہ مضر ہے۔ یہ درد مختصر ہوتا ہے۔ کھوپڑی کے اندر ہو تو
 سرکہ مفید ہے۔ کیونکہ روغن کے لئے بدرقہ کے طور پر کام کرتا ہے۔ نیز گذرگاہ کے اندر
 روغن کی تیزی کو کم بھی کر دیتا ہے۔ یہ شروع مرض میں موزوں ہے۔ انحطاط پر مسخن اور
 مرنی چیزیں موزوں ہوں گی۔

مرتد رستوں کے اندر دردِ سر پیدا کر دیتی ہے چہ جائیکہ دردِ سر کے مریض۔
 صداع بالجملة تھکس، طلاء اور نطول سے ساکن ہو جاتا ہے۔

کچھ لوگ ایسے ہیں جن کے معدوں کے اندر گرم فضلات مجتمع ہو جائیں تو انہیں فوراً
 دردِ سر ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا کھانا مؤخر نہیں کیا جاسکتا ہے۔ کیونکہ مؤخر کیا جانا
 باعثِ درد ہے۔ کھانے سے رکنا تنہا ایک سبب ایسا ہے جس سے دردِ سر میں اضافہ
 ہو جاتا ہے۔ ایسے مریضوں کا علاج سرکہ کا نہیں اخلاط کا استفراغ کرنا ہے۔ لہذا جن لوگوں کے
 لئے قے آسان ہو انہیں گرم پانی کے ذریعہ قے کرائیں۔ جن لوگوں کے لئے قے مشکل ہو تو
 ان اخلاط کا استفراغ کرنا زیادہ دشوار اور سخت ہوگا۔ جنہیں سخت دردِ سر ہوا نہیں بہ عجلت ایسا
 عمدہ کھانا دیں۔ جو نم معدہ میں قوت بخشے۔ اور عمدہ خون پیدا کرے۔ اگر ممکن ہو تو یہ تدبیر
 حمام میں داخل ہونے کے بعد اختیار کریں۔ حمام دیر تک نہ کرنے دیں۔ عشاء کا کھانا ہلکا
 رکھیں اور ہضم پر توجہ دیں۔ روٹی کے ساتھ خشک کھجور یا زیتون جو بھی مناسب سمجھیں یا جے

مریض خود بہتر سمجھے استعمال کرائیں۔ یہ تدبیر ان کے لئے مفید ہے جنہیں درد سر معدہ کی جانب سے لاحق ہو۔

مریض درد سر کے ساتھ تمدد کی کیفیت محسوس کرے تو ایسا بالعموم کثرت شراب نوشی سے ہوتا ہے۔ کھانے سے رک جانا اس میں مفید ہے۔

مگر معدہ کے اندر سوزشی درد محسوس ہو جس کی وجہ مراری اخلاط ہوں تو کھانے پینے سے رک جانا مضر ہے۔ اخلاط اگر تجویف معدہ کے اندر گر رہے ہوں تو پت اور قے کے ذریعہ ان کا نکل جانا آسان ہے سب سے زیادہ دشواری اس وقت ہوتی ہے جب یہ اخلاط جرم معدہ کے اندر سرایت کر چکے ہوتے ہیں۔ ایسے مریضوں کے لئے سب سے مفید دو ایارج ہے جس میں زعفران تھوڑی مقدار میں شامل کی گئی ہو کیونکہ ان مریضوں میں زعفران درد سر پیدا کر دیتی ہے۔

ایسے مریضوں کے لئے ایارج کی مقدار خوراک ۷۰ گرام ہمراہ آب تازہ ۱۶۰ ملی لیٹر ہے معدہ کی وجہ سے پیدا شدہ درد سر کے لئے یہ کافی ہے۔ صداع بارد میں دونوں نکتوں پر ایسے گرم روغن کا طلاء کریں جس سے سر میں گرمی پیدا ہو۔ مریض کو سر کے اندر چیبن محسوس ہوتی ہو تو اس کی وجہ اخلاط یا بخارات کی حدت ہوتی ہے۔ اگر شدید چیبن ہو تو خلطی امتلاء اس کا سبب ہوگا۔ اگر ریاحی تمدد ہو تو گرانی موجود نہ ہوگی۔ تمدد اخلاط کی وجہ سے ہو تو گرانی موجود ہوگی۔ بیماری پہچان لیں، علاج میں فوراً کامیابی نہ ہو رہی ہو تو اسی علاج پر قائم رہیں۔ کیونکہ ایسی صورت میں تنگ راستوں پر ریاحی دباؤ ہوگا۔ کبھی خلط کے اندر سخت غلظت بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ لطافت پیدا کرنے اور راستوں کی توسیع میں ذرا دیر لگے گی۔

واضح رہے کہ حقنہ درد سر کے اقسام میں عمدہ چیز ہیں، مگر انہیں طاقتور ہونا چاہئے۔ کیونکہ طاقتور حقنوں ہی کی یہ شان ہے کہ مقعر کبد میں جو کچھ ہوتا ہے اس کا استفراغ ہو جاتا ہے۔ (جالینوس) بایں طور وہ معدہ کے لئے مفید ہوں گے۔ (مؤلف)

غردر اور مضمون کے ذریعہ سر کا حقیقہ کریں۔ بیماری مزمن ہو جائے تو اس پر نہایت طاقتور اشیاء مثلاً جندبیدستر وغیرہ کے ذریعہ فطول کریں اور خبیثہ استعمال کریں۔ ناک اور پیشانی کی رگیں کھولیں۔ درد مسلسل ہو تو شروع میں زیر گدی (نقرہ) پچھنا لگائیں۔ صداع مزمن میں عطوس بھی دیں۔ پھر بھی ازالہ میں دیر ہو تو ٹمرادویہ استعمال کریں۔ اور اس کے بعد داغ دیں۔ (مؤلف)

سرد بیماریاں جب مزمن ہو جاتی ہیں تو اپنا معمول یہ ہے کہ نمراد وہ کے ذریعہ جن میں خردل اور ٹافسیا (۱) شامل ہوتی ہیں علاج کیا کرتا ہوں۔ گرم بیماریوں میں ایسا نہیں کرتا۔ (جالینوس) حالانکہ صداع اس حد تک مزمن نہیں ہوتا۔

صداع بارد میں مفید یہ ہے کہ مریض دھوپ کے اندر اسی حد تک رہے کہ سکون ہو جائے۔ بشرطیکہ امتلا کی کیفیت نہ ہو اور نہ تھمہ ہو۔

صداع بارد مزمن کا مفید سعوٹ :

ٹافسیا ۱۲ گرام، بنج سوسن ۷ گرام، شمد ۱۲ گرام جھاگ اتار لیا گیا ہو۔ سب کو عصارہ بنج سلق میں گوندھ کر مٹر کے بقدر سلائی سے ناک میں ڈالیں تاکہ چھینک آجائے۔ (مؤلف) فریون ۴۵ گرام، حفص ہندی (رسوت) عصارہ سلق کے اندر گوندھ کر ناک کے اندر پانی کے ہمراہ قطور کریں۔ یہ جالینوس کا مجرب نسخہ ہے۔

قوی سعوٹ استعمال کریں تو ہر جگہ تدریج سے کام لیں۔ سب سے پہلے انہیں دودھ کے اندر، پھر شیریں زیت پھر آب چقدر، پھر آب آذان الغار، پھر آب شبت میں شامل کر کے سعوٹ کریں۔ تدریج سے غفلت نہ برتیں۔ مریض بہ آسانی برداشت کرے گا۔

مزمن بیماریوں کے اندر مستعمل سعوٹ کا نسخہ :

شونیز سر کے اندر ایک شب اچھی طرح بھگودیں۔ دوسرے دن اسے کوٹ پیس کر روغن کے ہمراہ سعوٹ کریں۔ باب اللقوہ کے اندر بیان شدہ یہ تدبیر ذہن میں محفوظ رکھیں۔

سر کے اندر ایک تکلیف دہ درد و پھر کے وقت اٹھتا ہے۔ اور بالعموم دوروں کے ساتھ ہوتا ہے۔ کسی مریض کا اگر یہ حال ہو چکا ہو کہ ہاتھ سے سر کو چھونا ممکن نہ ہو تو یہ سمجھیں کہ سر کا احاطہ کرنے والی جھلی ماؤف ہو چکی ہے سر کی کھال بھی آفت سے محفوظ نہ ہوگی۔ لہذا اچھی طرح پہچان کر لیں اور غور کر کے دیکھیں کہ اسہال کی ضرورت ہے یا فصد کی، جس کی بھی ضرورت ہو اسے شروع کریں۔ پھر دورہ آنے سے پہلے جسم اور سر کا ستھیرہ کر لینے کے بعد یہ عمل کریں کہ جانب ماؤف کی کنپٹی کو اتار گڑیں کہ سرخ اور گرم ہو جائے۔ پھر دورہ کے بعد کنپٹی پر شقیقہ کی دوائیں رکھیں۔ مریض حرارت محسوس کرے تو ایسی دوائیں

استعمال کریں جس سے تھوڑی بہت برودت پیدا ہو، حرارت محسوس نہ کرے تو غایت درجہ سخت پیدا کرنے والی دوائیں استعمال کریں۔ ہر دونوں قسم کے اندر کچھ ایسی چیزیں بھی شامل کریں جو اپنی قابض کیفیتوں سے سر کو تقویت دے سکیں۔

شقیقہ کے لئے مفید قرص :

خافیا ۲۲ گرام، فریون ۳۰ گرام، حلیت ۲۲ گرام، مرے ۱۲ گرام، جاؤ شیرے ۱۲ گرام قرص بنالیں اور سرکہ میں حل کر کے طلاء کریں۔ جہاں تک میرا تعلق ہے فریون کا طلاء استعمال کرتا ہوں، اس کی موجودگی میں کسی اور دوا کی ضرورت نہیں ہوتی۔

لطیف زیت جس میں قبضیت نہ ہو ۳۸۰ گرام، موم ۱۲۰ گرام، فریون تازہ ۳۰ گرام، کنپٹی کے عضلہ سمیت (ماؤف) شق پر طلاء کریں۔ اگر یہ گمان ہو کہ شقیقہ تیز بخارات کی وجہ سے ہے تو اس دوا کو ہر گز استعمال نہ کریں۔ بارد شقیقہ ایک ہی بار کے استعمال سے رفع ہو جائے گا۔ روغن کے ساتھ تھوڑی فریون شامل کر کے کان میں قطور کرنا مفید ہے۔ تناسب اس طرح رکھیں کہ ۳۸۰ گرام روغن میں ۲۰ گرام فریون شامل ہو۔ مریض ذکی الحس نہ ہو تو فریون زیادہ مقدار میں بھی شامل کرنا غلط نہ ہوگا۔ (جالینوس)

درد سر معدہ کی وجہ سے ہو تو درد چند یا پر، سر کے وسط میں اور معدہ کے مقابل میں محسوس کرے گا۔ پھر یہ بھی ہے کہ درد سر ایسی صورت میں ایک عرض کے مانند ہوگا۔ (اصل مرض نہ ہوگا) خاص کر سر کی بیماری سے جو درد لاحق ہو وہ برقرار رہے گا۔ اور شرکت سے جو درد واقع ہو وہ عضو شریک کی بیماری رفع ہو جانے سے رفع ہو جائے گا۔ تمام حالات کے اندر برقرار نہ رہے گا۔

صفراء سے پیدا شدہ درد سر کی علامت یہ ہے کہ سر کے اندر شدید حرارت اور نختوں کے اندر خشکی ہوگی۔ سر کے اندر گرانی کے بغیر بے خوابی ہوگی، چہرہ زرد ہوگا، زبان خشک ہوگی، پیاس کا مسلسل احساس ہوگا، نبض متواتر ہوگی۔ بایں ہمہ مقدم الذکر تمام چیزوں کو اور سن اور مزاج کو معلوم کریں۔

دموی صدام کے اندر حرارت کے ساتھ گرانی کا احساس ہوگا، چہرہ اور آنکھوں کی رگوں میں سرخی ہوگی۔ پیشانی کی رگیں پر ہوں گی، نبض عظیم ہوگی، وقت اور عمر سے اندازہ کریں۔ صدام ہلغی میں سبات اور گرانی ہوگی، رگیں پر نہ ہوں گی، منہ اور نختوں میں

رطوبت محسوس ہوگی اسی کے ساتھ دیگر علامات کو بھی شامل کر لیں۔
 سوداوی درد سر میں بیہوشی لازم ہوگی، ظاہری حرارت نہ ہوگی۔ دیگر علامات کو بھی اس کے ساتھ معلوم کریں۔

ریاحی درد سر میں مریض درد کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتا ہوا اور گرم اشیاء سے لذت محسوس کرے گا۔ سر کے درم سے پیدا ہونے والا صداع نہایت سخت ہوگا، اس کا اثر آنکھوں تک پہنچے گا، عقل خراب ہو جائے گی، آنکھیں ابھر آئیں گی۔ اس طرح کی صورت حال کبھی ضربہ یا سہلے کے بعد پیش آتی ہے۔ بعض لوگوں کو جماع کے بعد بھی درد سر ہو جاتا ہے۔ یہ ضعف دماغ اور جسمانی امتلاء کے باعث ہوتا ہے۔ درد سر نیز، بحران کی وجہ سے بھی عارض ہوتا ہے۔ بحرانی درد سر کا علاج نہیں ہوتا۔

بلغی کا علاج یہ ہے کہ پہلے قے کرائیں، پھر ایارج، خیساندہ صبر اور روغن ارند کے ذریعہ علاج کریں۔ مزمن ہو جائے تو ایارج ارکاغانیس ۳۰ گرام ہمراہ عرق افتیمون پلائیں اور گرم معجون دیں۔

امتلاء جسمانی کی بدولت پیدا ہو جانے والے درد سر میں فصد کھولیں، لطیف تدبیر اختیار کریں۔ پیر اور پنڈلی سے درد اٹھ رہا ہو تو ان پر پٹی باندھ کر گرم پانی میں رکھیں۔ قدم کے زیریں نمک اور روغن خیری سے مالش کریں۔

صداع صفاوی میں ہلبلہ اور سقمونیا کا مسهل دیں اور غذا میں ٹھنڈی اشیاء دیں۔ سوداوی میں سوداء کا مسهل دیں۔ صداع کا علاج یہ ہے کہ شریانوں کی فصد کھولیں اور بہ انداز ضرورت حقن استعمال کریں (ابن ماسویہ)

بخار سے پیدا شدہ درد سر کی علامت یہ ہے کہ سنسناہٹ اور بھنسنہٹ ہوگی۔ گردن کی رگیں پر ہوں گی، پہلے عطوس دیں۔ زیادہ چھینک آ جانے پر درد ہلکا ہو جائے گا۔ اس کے بعد ضروری چیزیں سر پر رکھیں، سونے نہ دیں، کثرت خورد و نوش سے منع کریں، بالخصوص مرطوب غذا دیں اور خاص کر شراب سے پرہیز کرائیں۔

تئمہ سے پیدا شدہ صداع کی علامت یہ ہے کہ بھوک غائب ہوگی، کسلمندی اور استرخاء ہوگا۔ ضعف معدہ کی شکایت ہوگی۔ نیم گرم پانی بہ کثرت پلائیں۔ آنکھیں بند کر کے قے کرائیں۔ پھر سر پر رکھی جانے والی موافق چیزوں کے ذریعہ علاج کریں۔ درد شدید ہو تو سر پر گرم پانی زیادہ سے زیادہ انڈیلیں، کان کے اندر روغن گرم میں اون بھگو کر رکھیں۔

شہریاراں کے ذریعہ مسهل دیں، شراب نوشی سے پیدا شدہ درد میں سر کوردغن گل میں غرق کر دیں۔ مریض کو سونے کا حکم دیں، دن بھر وہ سکون سے رہے، شام کو پھر حمام میں داخل کریں۔ انڈے، خس، اور کرب کھلائیں، سرد پانی پلائیں، غذا کے بعد دوبارہ حمام میں داخل کریں۔ پھر بھی درد مسلسل رہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ کچھ غلیظ بخارات باقی رہ گئے ہیں۔ لہذا روغن بابونہ یا روغن سوسن یا روغن شبت کے ذریعہ معوط کریں۔ مالتی تحلیل ہو جائے گا۔ ضربہ سے لاحق ہونے والے درد سر میں اون روغن مسخن کے اندر ڈبو کر سر کی تکمید کریں۔ نرمی سے اسہال لائیں۔ دھوپ، حمام شراب نوشی، مکان، کھٹی اور چرپری غذاؤں سے مریض کو دور رکھیں، گرم پانی کا سر پر نطول کریں۔ زخم آگیا ہو تو اس پر راتخ یا صبریا کندر شمد اور نبیذ کے ساتھ گوندھ کر چھڑکیں۔ (فیلغریوس)

کوئی شخص درد سر کی شکایت کرے اور اسے کرب، متلی اور دل میں چھین بھی ہو تو قے کرنے کا حکم دیں، قے کے اندر مرہ ہو گایا بلغم، یادوں ایک ساتھ، معدہ کے اندر واضح طور پر چھین کا احساس نہ ہو تو دیکھنا چاہئے کہ یہ صورت حال سر کے امتلاء سے پیدا ہوئی ہے یا سدہ یا سر کے بعض مقامات میں درم کے باعث۔ اس کا علم دریافت کرنے پر ہوگا۔ مریض سے پوچھا جائے کہ درد پورے سر کے اندر برابر ہو رہا ہے یا بعض جگہوں پر زیادہ سخت ہے۔ گرانی، لذع (سوزش)، تمد یا تڑپ بھی ہے۔ گرانی کے ساتھ جو درد ہو گا وہ امتلاء کی علامت ہے۔ یہی حال اس درد کا بھی ہے جو گرانی کے ساتھ تمد کی وجہ سے ہو۔ سوزش کے ساتھ جو درد ہو گا اس کا سبب تیز بخارات یا تیز اخلاط ہوں گے۔ تڑپ کے ساتھ جو درد ہو گا وہ درم حار کی علامت ہے۔ تمد کی وجہ سے جو درد ہو مگر گرانی ہو نہ تڑپ تو یہ کچی ناپختہ، غلیظ اور نفاخ بہ کثرت ریا ح کی علامت ہے۔ ساتھ میں تڑپ بھی ہو تو یہ تھلیوں کے جرم میں درم حار کا پتہ دیتی ہے۔ اور ساتھ میں گرانی ہو تو تھلیوں کے جوف میں محبوس فضلات کی دلیل ہے۔ تمام علامات کی تشخیص کر لیں اور پھر تشخیص ہو جائے تو علاج میں ازالہ سبب کا قصد کریں۔ بیماری بخارات یا سر کے اندر محبوس خلط کی وجہ سے ہو تو دیکھیں شاید اس کا سبب یہ ہو کہ بخار کی حرارت سے اخلاط پگھل گئے ہیں، یا سر کے اندر ضعف اور پورے جسم کے اندر غالب امتلاء کی کیفیت پیدا ہو گئی ہے۔ لہذا امتلاء کا علاج پورے جسم کے استفراغ سے کریں۔ تناسر کے امتلاء کا علاج حقوں سے اور اطراف کو باندھ کر کریں۔ ضعف سر کا علاج پہلے امالہ خلط سے پھر قابض روغنیات کے ذریعہ تقویت دماغ سے کریں۔ فضلات بار و اور غلیظ ہوں تو

سر پر لطیف روغنیاں رکھیں، بعض لوگوں میں عطوس اور غرور استعمال کریں۔ سر کو خشک رومالوں سے رگڑیں، اس پر نمک یا خردل اور بورق چھڑکیں۔ یہ ضعف سر کے باعث پیدا شدہ درد سر کا علاج ہے۔

بخار کے بعد عارض ہونے والے درد سر میں سر پر روغن گل اور سرکہ رکھیں۔ بحران سے پہلے ہونے والا درد بہتری کی علامت ہے۔ (اغلو قن)

بیضہ لاحق ہو جائے تو کہا جاتا ہے کہ یہ بیماری عسیر العلاج ہے، مریض کسی چیز کے کھانسنے کی آواز برداشت کر سکتا ہے نہ کوئی زوردار گفتگو سن سکتا ہے، نہ کسی تیز روشنی کا اور نہ کسی حرکت کا متحمل ہوتا ہے، درد کی شدت کے باعث سکون سے کسی تاریک مقام میں لیٹے رہنا پسند کرتا ہے۔ آنکھوں کی جڑوں تک درد پہنچتا ہے اور باریوں سے ہوتا ہے۔

جن لوگوں کے سروں کے اندر تیزی سے امتلاء ہو جاتا ہے اور جو اس امتلاء کو قبول کرنے کے لئے مستعد ہوتے ہیں وہ خراب تدبیروں کی وجہ سے درد سر میں مبتلا ہو جاتے ہیں، اس طرح کا درد کبھی دماغی تھلیوں کے اندر ہوتا ہے کبھی اس جھلی کے اندر ہوتا ہے جو کھوپڑی کا احاطہ کرتی ہے۔ درد آنکھوں کی جڑوں تک پہنچ رہا ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ بیماری کھوپڑی کے اندر ہے۔

درد سر کے مستعد جسم وہ ہوتے ہیں جن کے اندر بہ کثرت گرم بخاری ریاہ پیدا ہوتی ہیں اور قم معدہ کے اندر مراری فضلات جمع ہو جاتے ہیں۔ رنجی درد میں تہد نہیں ہوتا، مراری خلط کی وجہ سے پیدا ہونے والے درد میں سوزش (لذع) ہوتی ہے۔ کثرت اخلاط سے پیدا شدہ درد تہد کے ہمراہ ہوتا ہے۔ گرانی کے ساتھ رنگ سرخ اور حرارت حس ہو تو اخلاط گرم ہوں گے۔ ایسا نہ ہو تو اخلاط سرد ہوں گے۔ درد سر کبھی ذکات حس سے اسی طرح پیدا ہوتا ہے جس طرح شدید الحس قم معدہ کے اندر کسی معمولی چیز سے لذع کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ (جالینوس)

آب حی العالم، آب خلاف، آب عنب العلب، آب خرفہ، نچوڑ کر عرق گلاب میں شامل کریں اور ایک کتانی کپڑے کو اس میں بھگو کر چند یا، کنپٹی اور پیشانی پر رکھیں۔ گرم درد سر کو سکون ہو جائے گا۔

صداع حار کے لئے طلاء کا نسخہ :

صندل، کل سرخ، نیلوفر، بنفشہ، عنب العلب، تخم خس، بنج لفاح، افیون، بھنگ،

شوکران، عصارۂ خلاف، عصارۂ حی العالم، کافور۔ طلاء بنالیں۔

صداع حار کے لئے سعوٹ کا نسخہ :

روغن نیلو فرو کا فور یا روغن خلاف و آب شوکران کا سعوٹ کریں۔

ضررہ اور سقطہ کے لئے ضما د کا نسخہ :

آب خلاف، آب اثل، گل ارمنی، ناخونہ اور روغن گل سب کو باہم ملا کر سر پر ضما د کریں۔

صداع بارد کے لئے نطول :

مرزنجوش، شیخ، بابونہ، ناخونہ جوش دے کر سر پر نطول کریں۔

صداع بارد کے لئے طلاء :

فریون ۳ گرام، جندبیدستر ۳ گرام، قسط ۳ گرام، مر ۳ گرام، صبر ۳ گرام،

افیون ۵ گرام، زعفران ۵ گرام، شراب میں گوندھ کر سر پر طلاء کریں۔

صداع بارد اور ریا ح کے لئے سعوٹ :

مومیائی، جندبیدستر، مسک، فریون، زنبق میں سب کو یکجا کر کے ناک میں قطور

کریں۔ (ساہر)

شقیقہ میں روشنائی کا طلاء کرنا حیرت انگیز اثر رکھتا ہے۔ حد سے زیادہ بڑھے ہوئے

بیضہ کے لئے فلو نیا بقدر مرچ یا اقراص کو کب کا سعوٹ کریں۔

دائمی پرانے درد سر کے لئے۔ سر کو موٹ کر فریون، خردل اور تفسیا کا طلاء کریں،

چند یا پر شکاف دے کر پچھنا لگائیں۔ اور تیز حقن دیں۔ یہ بیضہ کا علاج ہے۔ کبھی کنپٹی اور پیشانی

کی رگ کاٹ کر داغ دیتے ہیں۔ سوداوی بلغمی اور ضعف سر سے پیدا شدہ درد سر مزمن میں

زیر گدی گڈھے (نقرہ) پر پچھنا لگاتے ہیں۔ (طبری)

صداع کی ایک قسم نیند سے بیدار ہونے کے بعد لاحق ہوتی ہے۔ کھانا کھا لینے سے

فوری سکون ہو جاتا ہے۔ (فیلغریوس)

ایک شخص کو ہر صبح درد سر ہو جاتا تھا۔ میرے ایک رفیق نے مشورہ دیا کہ صبح کو روٹی اور کوئی قابض چیز کھالے۔ چنانچہ درد میں سکون ہو گیا۔ اس نے کہا کہ کھجور درد سر پیدا کرتی ہے لہذا اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔ (مؤلف)

شراب نوشی سے لاحق ہونے والے درد سر کا علاج یہ ہے کہ سویا جائے اور غذا لطیف لی جائے۔ دیر تک سونے کے بعد شام کو حمام کیا جائے۔ دوسرے دن بھی حمام کیا جائے تاکہ بخارات کے فضلات تحلیل ہوں۔ کچھ فضلات رہ جائیں تو روغن بابونہ استعمال کریں۔ اور سر پر کثرت سے گرم پانی انڈیلیں۔ بیماری اور زیادہ سخت ہو تو روغن سوسن اور روغن شبت بھی استعمال کریں تاکہ بقیہ بخارات تحلیل ہو جائیں۔ اگر خمار دو یا تین دن تک باقی رہے تو ان کا مزید استعمال کریں۔ ممکنہ حد تک حمام ترک نہ کریں، مرغ کے چوزے، عدس، کرنب (مسور اور بند گو بھی) اور وہ تمام چیزیں لین جن سے تبخیر نہ ہو اور جو بخارات کا استیصال کریں۔ پینے میں صرف پانی پیئیں۔

ضررہ سے پیدا شدہ درد سر کا علاج یہ ہے کہ گرم زیت میں نمده بھگو کر سر کی حکمید کریں، سکون سے رہیں غذا کم لیں، اسہال کے ذریعہ شکم کا استفراغ کریں۔ حمام، ٹکان، دھوپ، شراب، کھٹی، چرپری اور نمکین غذاؤں سے پرہیز کریں، ساتھ میں اگر کچھ زخم ہو تو اس پر دم الاخوین یا صبر چھڑکیں۔ (فیلم یوس)

درد سر خصوصیت سے سر کی وجہ سے یا بعض اعضاء کی شرکت سے ہوتا ہے۔ جس درد کا تعلق بالخصوص سر سے ہو وہ چاروں مزاجوں، ریاح، ضررہ اور ورم کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اور جو شرکت سے ہوتا ہے وہ معدہ گردوں اور بعض اعضاء کی شرکت سے ہوتا ہے۔

شرکت کی وجہ سے پیدا شدہ درد کی علامت یہ ہے کہ متعلقہ عضو میں ہیجان ہو تو درد سر کے اندر ہیجان اور سکون ہو تو درد کے اندر سکون ہوگا۔ معدہ کی شرکت سے جو درد ہوتا ہے وہ چند یا پر اور گردوں سے جو درد اٹھتا ہے وہ گدی میں محسوس ہوتا ہے۔

صداع صغراوی کی علامت یہ ہے کہ نتھنے خشک ہوں گے، پیاس ہوگی، بے خوابی، سر میں ہلکا پن، نبض میں سرعت، زبان اور مزاج میں خشکی ہوگی وغیرہ، ان کے ذریعہ اپنی علامات کو حتمی بنائیں۔

دموی صداع کی علامات میں رگوں کا پر ہونا، آنکھوں کا ابھر آنا، نبض کا عظیم ہونا، اور سر کی گرانی داخل ہے۔ سوء مزاج سے ماخوذ دیگر علامات کے ذریعہ قطعی فیصلہ کریں۔

بلغھی صداع کی علامات حسب ذیل ہیں :

گرانی سر، سبات، بلا سوزش نختوں کی رطوبت، ترغذا، سستی پیدا کرنے والی تدبیر، موسم سرما، اور مریض کا بوڑھا ہونا وغیرہ۔

سوداوی درد سر کی علامات درج ذیل ہیں۔

خشکی، التهاب کے بغیر بے خوابی، رنگ خاکستری، طبیعت میں سستی، اور درد سوداوی پیدا کرنے والی تدبیر کا پیشتر ہونا۔

ریاحی درد کے اندر مریض، حرارت، ہلکا پن، تمدد، گرانی کانہ ہونا اور مختلف گوشوں میں درد منتقل ہوتے ہوئے محسوس کرتا ہے۔

درد کی وجہ سے پیدا ہونے والے درد سر میں درد شدت کا ہوتا ہے۔ ایسا لگتا ہے جیسے ہتھوڑے پڑ رہے ہوں، درد آنکھوں کی جڑ تک پہنچتا ہے۔ بالعموم ہڈیاں اور بخار ہو جاتا ہے۔ نبض منشاری ہوتی ہے۔ آنکھیں بے حد ابھر آتی ہیں، ان کی رگیں ابھری ہوئی اور سرخ ہو جاتی ہیں۔

جماع کے بعد پیدا شدہ درد سر میں فصد اور اسہال کے ذریعہ جسم کا استفراغ کر دینا اور سر کو قوت پہنچانا مناسب ہے۔ مریض جماع تب ہی کرے جب کچھ ایسی مقوی فم معدہ قابض اشیاء لے لے جس سے بخارات نہ اٹھ سکیں۔ (ابن ماسویہ)
تسخیرائے صداع مزمن معروف بہ بیضہ نیز ہر درد سر مزمن کے لئے عجیب الاثر :

سر کو مونڈیں پھر ۲۴ گرام نمک ۸۰ گرام پانی میں حل کریں اور اس میں حناء گوندھ کر سر پر خضاب کریں اور رات بھر چھوڑ دیں۔ درد سر جاتا رہے گا۔

صداع اور شقیقہ استفراغ سے بھی پیدا ہو جاتا ہے، اسی طرح جیسے دم نفاس اور دم طمٹ زیادہ جاری ہو جانے پر درد سر لاحق ہو جاتا ہے۔ علاج یہ ہے کہ سر پر آرد حواری (۱) اور روغن حل کے ذریعہ قلعہ کریں۔ روغن بنفشہ اور روغن بادام شیریں کا سحوط کریں۔ انڈے اور لباب گندم، شکر اور بادام کا مالیدہ کھائیں۔ بکری اور مرغ کے بچوں کا گوشت دیں۔ صداع و شوار اور مزمن ہو جائے تو دونوں کنپٹیوں کی شریانیں کاٹ کر داغ دیں۔ سر کے اگلے حصہ میں درد ہو تو زیر گدی (نقرہ) پچھنا لگانا اور پس

۱۔ حواری: گیسوں کو پھیل کر اچھی طرح دھولیں کہ سفید ہو جائے، پھر سایہ میں خشک کر کے چیں لیں، یہی آرد حواری ہے۔ (صاحب البحر)

گوش دونوں رگوں کو قطع کر دینا مفید ہے۔ پچھلے حصہ میں درد ہو تو پیشانی کی رگ کھول دینا مفید ہے۔
درد کے ہمراہ گرانی ہو تو یہ رطوبت کا نتیجہ ہوتی ہے۔ گرانی کے ساتھ حرارت ہو تو خون کا
نتیجہ ہے، حرارت کے ساتھ بے خوابی ہو تو یہ صفراء وجہ صدارع ہے۔ اور اگر امتداد (پھیلاؤ) ہو تو
ریاح باعث درد ہوگا۔ (مجمول)

طرفاء کوفتہ، سکر سلیمانی، مر، گھٹلی خوخ (۱)، لب خوخ، سندروس، سب ہم وزن، طرفاء
تین حصہ، جوش دے لیں اور مریض کے سر اور آنکھوں پر پٹی باندھ کر بھپارہ دیں۔ منہ کو کھلا رکھیں
اور سر پر ایک چادر ڈال دیں تاکہ بھاپ منہ، ناک اور کان کے اندر داخل ہو سکے۔
کلانی سر میں مفید سعوط کا نسخہ :

برگ صعتر ۷ عدد، رائی سفید کا دانہ ۷ عدد کوٹ پیس کر روغن بنفشہ میں شامل
کرے، یا شلشیر و روغن بنفشہ اور عورت کے دودھ میں ملا کر سعوط کریں۔
دیگر :

مرارہ کرکی، مرارہ نسر، مرارہ شبوط، جندبیدستر، ہسباسہ، زعفران، سکر طبرزد، آب
مرزنجوش میں گوندھ کر مسور کے برابر گولیاں بنالیں۔ اور ہر ماہ تین دن اس کا سعوط کریں۔ سر کو
ناپ لیں تاکہ کمی کا علم ہو سکے۔ سر اپنی طبعی حالت پر واپس آجائے گا۔
ورم کا نسخہ جوزیر جلد اور کھوپڑی کے اوپر ہو، چھونے میں نرم ہو اور بہ آسانی دفع ہونے
لگے، جیسے کوئی آبی شے حرکت میں آگئی ہو۔

پوست انار، جوز السرد، سرکہ میں اچھی طرح کوٹ پیس کر سر پر باندھیں، اس سے
رطوبت فنا ہو جائے گی۔ اور مقام ماؤف میں سختی پیدا ہوگی۔ یہ عمل ہمارے یہاں کے تجربہ کار
حضرات کرتے ہیں۔

سر کی درزوں میں وسعت آجائے تو اس کے لئے ناک اور تالو سے جس حد تک ہو سکے،
سر کا تنقیہ کریں، کشادہ درزوں کے مقام پر قابض ادویہ رکھ کر باندھیں۔ حالت زیادہ بڑھی ہوئی ہو
تو ان درزوں کے اوپر داغنے کے سوا اور کوئی علاج نہیں ہے۔ نیز ہڈیوں کو اتار گڑا جائے کہ بخارات
نکل جائیں اور درزیں نہ کھل سکیں۔ پیشانی، صدغین اور گردن کی دونوں رگوں کی فصد کھولیں۔
انشاء اللہ نفع ہوگا۔ (چرک ہندی)

حصہ اول جو امراض سر پر مشتمل ہے، مکمل ہوا۔ اس
کے بعد امراض چشم پر دوسرا حصہ آرہا ہے۔

امراض، اسباب امراض اور معالجات کی
شہرہ آفاق تالیف "الحاوی الکبیر فی الطب" کا اردو ترجمہ

کتاب الحاوی

موسوم بہ

حاوی کبیر

حصہ دوم (امراض چشم)

تالیف

ابوبکر محمد بن زکریا رازی

۶۸۶۵ — ۶۹۲۵

شائع کردہ

سینٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن

(وزارت صحت و خاندانی بہبود، حکومت ہند نئی دہلی)

فہرست مضامین

پیش لفظ

7

پہلا باب

9

چشم پلکوں اور چشم کے اورام، قسمیں
 چشم کا عمومی علاج، اجمالی گفتگو اور ادویہ چشم
 جلیدیہ کے امراض
 ثقب عنیبہ کے امراض
 قرنیہ کے امراض
 عنیبہ کے امراض
 بیھیہ کے امراض
 تمام امراض چشم میں کتاب العین اور کتاب العلل
 والا عراض سے چند باتیں
 چشم کی دواؤں کا علیحدہ علیحدہ بیان
 پلکوں کے امراض
 گوشہ ہائے چشم کے امراض
 ملتحمہ کے امراض

قرنیہ کے امراض
 عنیبہ کے امراض
 ثقبہ عنیبہ کے امراض
 جلیدیہ کے امراض
 بیضیہ کے امراض
 زجاجیہ کے امراض
 عصبہ مجوفہ کے امراض
 ثقب عنیبی کے امراض

دوسرا باب

آشوب چشم، درد چشم وورد شیخ
 قرنیہ میں مواد کا آنا
 سرطان اور اس کی علامت
 رخ کی وجہ سے آنکھوں کے اورام
 مٹی اور دھوپ سے پیدا شدہ خشکی
 چشم کا ورم حار، پپٹوں کا پھولنا اور متورم ہونا
 حاد آشوب چشم اور اس کی تکلیف
 آنکھوں کے اندر پیدا ہونے والے آبلوں جیسے دانے
 پپٹوں کے اورام رخوہ
 صفاق میں عارض ہونے والا سرطان
 آنکھوں میں عارض ہونے والا سرطان
 وہ دوائیں جو آنکھ کے اورام حارہ

حار آشوب چشم اور اس کی تکلیف میں سکون پہنچاتی ہیں
چشم اور ام اور او جاع حادہ کا بیان

تیسرا باب

107

ظفرہ، طرفہ، رشح یعنی دمہ، سبل، جرب، جساء، کمہ، شعیرہ،
بردہ، شرتاق، قمل، شترہ، التزاق، تجر، توشہ، آشوب چشم خشک، سرخ رگیں، جیوظ،
غرور، حول، سیل العین، صغ الزرقہ، ضربہ، جس سے آنکھیں زخمی
ہو جائیں یا کچلی جائیں، جیوظ یعنی پوری آنکھ کا ابھر آنا،

عشاء (رتوندہ)..... اندھیرے میں نظر نہ آنا، روز کوری (دنوندہ)..... تیز
روشنی میں نظر نہ آنا، قریب کی بصارت درست اور دور کی خراب، دور کی
درست اور قریب کی کمزور، آنکھوں میں کسی چیز کا پڑ جانا، آنکھوں کو لاحق ہونے
والی ٹھنڈک۔

سلاق، پپوٹوں کی چپکن، سرمہ لگانے سے آنکھ میں، پپوٹوں اور آنکھوں کی بڑی
عروق میں لحم زائد کا پیدا ہو جانا، پپوٹوں کی خشونت، جرب، پپوٹوں کی خشونت اور
غلظت۔

چوتھا باب

126

آنکھوں کے عضلات کے تشنج، استرخاء اور ٹوٹنے کی وجہ سے آنکھوں کے اندر
پیدا ہونے والی بیماریاں، آنکھوں کا ابھر آنا، حول، زوال شکل، شتر، تشنج۔

پانچواں باب

157

انتشار، امراض ثقب العین، ضیق حدقہ، ثقب عنیبہ کے جملہ امراض، نزول الماء،
اس کا علاج، آپریشن اور نزول الماء وغیرہ میں آنکھ کے معائنہ کا طریقہ اور

بڑھاپے میں آنکھوں کے اندر شدت کی نیلگوئی۔

188

چھٹا باب

بصارت کی کمزوری (جب کہ آنکھیں اپنی اصل شکل میں ہوں)
 نگاہ کی حفاظت اور اسے تیز رکھنا، ضعف بصر کے محرکات و اسباب، دور کی بصارت
 درست اور قریب کی کمزور، قریب کی درست اور دور کی کمزور، چیزیں سوراخ
 دار، چھوٹی یا بڑی یا بے رنگ نظر آئیں،
 عشاء (رتوندہ)..... اندھیرے میں نظر نہ آنا،
 روز کوری (دنوندہ)..... تیز روشنی میں نظر نہ آنا،
 وہ دوائیں جو بصارت کو صاف اور تیز کرتی ہیں، غرب یعنی آنکھوں کا
 ناصور، اخیلوس نام کا پھوڑا، گوشہ ہائے چشم کا فتن، لحمہ کی کمی اور زیادتی۔
 پلکوں کا اگانا، خوبصورت بنانا، چپکانا، کاٹنا، سلاق (پپٹوں کی سرخی و ورم کے ساتھ
 پلکوں کا گر جانا) کا بیان۔
 پلکوں کو اگانے کے لئے عجیب و غریب سرمہ۔

پیش لفظ


کتاب الحاوی جس کا اصل عنوان ”الحاوی الکبیر فی الطب“ ہے اسکوریال لائبریری اسپین اور خدا بخش لائبریری پٹنہ کے مخطوطوں کی بنیاد پر مدون کر کے دائرۃ المعارف العثمانیہ، حیدر آباد نے ۱۹۵۸ء اور ۱۹۷۱ء کے درمیان ۲۳ جلدوں میں شائع کی تھی۔ ابو بکر محمد بن زکریا رازی کی یہ تالیف معالجات کے موضوع پر یونانی طب کی قدیم کتابوں میں بڑی اہمیت کی حامل ہے۔

زکریا رازی کی معالجانہ حیثیت مسلم ہے۔ اس نے اپنی عمر کا ایک طویل حصہ ’بیمارستان‘ بغداد، کے افسر الاطباء کی حیثیت سے گزارا۔ یوں اسکی تصانیف کی تعداد دو سو سے زائد بتائی جاتی ہے لیکن سب سے اہم اور ضخیم کتاب یہی ”کتاب الحاوی الکبیر فی الطب“ ہے جو معالجات کے موضوع پر اور رازی کے اپنے تجربات پر مشتمل ہے۔ سینٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن نے دوسرے تحقیقی کاموں کے ساتھ علمی ذخائر کی تحقیق، ترتیب، تدوین اور جدید زبانوں میں ان کے تراجم کا کام بھی اپنے ہاتھ میں لیا ہے اور لٹریچر ریسرچ پروگرام کے تحت بعض نادر طبی کتابوں کے تراجم سے پہلی بار دنیا کو روشناس کرایا ہے مثلاً رسالہ جو دیہ از ابن سینا (فارسی متن ترجمہ، حواشی وغیرہ)، کتاب الکلیات از ابن رشد (عربی متن کی ترتیب اور اردو ترجمہ الگ الگ جلدوں میں)، کتاب الابدال از زکریا رازی (عربی متن، ترجمہ و حواشی)، کتاب العمده فی الجراحت از ابن القف (اردو ترجمہ مکمل دو جلدوں میں)، کتاب التفسیر از ابن زہر (اردو ترجمہ) کتاب المصوری از زکریا رازی (اردو ترجمہ) عیون الانباء فی طبقات الاطباء از ابن ابی اصمیر (اردو ترجمہ۔ چار جلدوں میں سے دو شائع ہو چکی ہیں باقی دو زیر ترجمہ وزیر اشاعت ہیں) معالجات بقرطیہ از ابو الحسن احمد ابن محمد طبری (حصہ اول کے طور پر پہلے پانچ مقالات کی اشاعت ہو چکی ہے باقی پانچ مقالات حصہ دوم کے طور پر عنقریب شائع ہوں گے۔

”کتاب الحاوی الکبیر فی الطب“ کی مدونہ دائرۃ المعارف، حیدر آباد کے اردو ترجمہ کا منصوبہ بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے چنانچہ پہلی جلد کا ترجمہ حال ہی میں شائع ہوا ہے جو ’امراض راس‘ کے موضوع پر ہے۔ پیش نظر کتاب ”الحاوی الکبیر فی الطب“ کی دوسری جلد کے ترجمے پر مشتمل ہے۔ اس جلد میں آنکھوں کی

مختلف بیماریوں پر تفصیلی مباحث ملتے ہیں۔ حیرت ہوتی ہے کہ تقریباً گیارہ سو سال پہلے زکریا رازی نے آنکھوں کی مختلف بیماریوں کے علاوہ آنکھوں کے سرطان کے اسباب اور علامات اور علاج کا بیان بھی کیا ہے نیز نزول الماء (Cataract) کے علاج اور آپریشن کا بیان بھی بڑی تفصیل سے کیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ موجودہ علم جراحیات اسی دور کے طریقہ علاج کی ایک ترقی یافتہ شکل ہے۔ اگر ان کارناموں کو سامنے رکھ کر آج طلباء مزید تحقیق و جستجو کریں تو ہو سکتا ہے کہ بعض نئی باتیں منظر عام پر آئیں۔ الحاوی الکبیر جیسی کتابوں کا شمار طب یونانی کے اصل مآخذ میں ہوتا ہے اور عربی سے اردو میں ایسی کتابوں کو منتقل کرنے سے آج کے طلباء، اساتذہ اور معالجین یقیناً مستفید ہوں گے۔

جیسا کہ پہلی جلد کے پیش لفظ میں عرض کیا گیا تھا کو نسل نے کتاب الحاوی کی چھ جلدوں پر کام مکمل کر لیا ہے جس میں سے دوسری جلد کا ترجمہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ باقی جلدوں کا ترجمہ بھی عنقریب شائع کیا جائے گا اور آئندہ جیسے جیسے مزید جلدوں کے تراجم کا کام مکمل ہوتا جائے گا انہیں شائع کیا جاتا رہے گا۔ یہ ایک عظیم منصوبہ ہے اور کو نسل کی پوری کوشش ہے کہ یہ جلد از جلد پایہ اختتام کو پہنچے۔ اس سلسلے میں آپ کے مفید اور کارآمد مشوروں کا استقبال کیا جائے گا۔


(حکیم محمد خالد صدیقی)

ڈائریکٹر

پہلا باب

چشم، پلکوں اور چشم کے اور ام، قسمیں، چشم کا عمومی علاج، اجماعی گفتگو اور ادویہ چشم

امراض چشم کے باب میں مادہ کی کثرت، قلت، سوزش کی شدت، آنکھوں کی سرخی، عروق چشم میں خون کی کثرت، قلت، غذا کی کثرت، قلت، آنکھوں کے اندر پیدا ہونے والے مختلف رنگوں کی نوعیت، پلکوں کا کھر درا پن اور درد کی کیفیت نگاہ میں رکھی جاتی ہے۔

توتیا مغسول سوزش پیدا کئے بغیر خشکی پیدا کرتی میپ۔ یہی وجہ ہے کہ توتیا سے اس وقت علاج کیا جاتا ہے جب لطیف اور تیز مادہ آنکھوں کے اندر اترنے لگتا ہے۔ تاہم یہ علاج مسہل اور فصد کے ذریعہ پورے سر اور جسم کا نتیجہ کر لینے کے بعد کیا جاتا ہے۔ سر کا استفراغ خصوصیت کے ساتھ غرور، مصنوع اور عطوس کے ذریعہ کرتے ہیں۔ توتیا مغسول کی شان یہ ہے کہ وہ رطوبتوں کو اعتدال کے ساتھ خشک کرتی ہے استفراغ سے خود طبقات چشم کے اندر مادہ کے سیلان و نفوذ کو روکنا مقصود ہوتا ہے تو اس کے استعمال سے عروق چشم کے اندر تجسس فضلاتی رطوبت کی ریزش رک جاتی ہے۔ سر کا نتیجہ، یا رطوبتیں پیدا ہونے اور اس کے بعد

چشم تک ان رطوبتوں کے گرنے کے وقت سر کے اندر جو فضلہ موجود ہوتا ہے اس کا استفراغ کرنے سے پہلے مذکورہ بالا مسدود مغری ادویہ استعمال کی گئیں تو مریض کو شدت کا درد لاحق ہوگا۔ کیونکہ سیلان رطوبت سے طبقات چشم کے اندر تناؤ پیدا ہوگا، کبھی کبھی تناؤ اتنا شدید ہو جاتا ہے کہ طبقات کے اندر دراڑ اور کھلی پیدا ہو جاتی ہے۔

ادویہ کی اس قسم میں انڈوں کی لطیف سفیدی بھی داخل ہے۔ اس بایں معنی یک گونہ فضیلت بھی حاصل ہے کہ وہ سوزش پیدا کرنے والی رطوبتوں کو دھو دیتی ہے لیپ کرتی ہے (تغریہ) اور آنکھوں کے اندر پیدا شدہ کھردرے پن کو ہموار کر دیتی ہے۔ البتہ مذکورہ ادویہ کی طرح مسامات اور باریک سوراخوں کے اندر پیوست نہیں ہوتی۔ نہ ہی ان دواؤں کے مانند خشکی پیدا کرتی ہے۔ لہذا بروقت درد کا موجب نہیں ہوتی۔ عصیر حلبہ کا جہاں تک تعلق ہے یہ گولز وجہ میں انڈوں کی سفیدی کے مانند ہے مگر اس کے اندر تحلیل کی قوت اور معتدل سخونت پیدا کرنے کی تاثیر ہوتی ہے۔ اس لئے عام طور پر آنکھوں کے درد کے لئے مسکن ہے۔ یہ ادویہ کی ایک قسم ہے۔

دوسری قسم ان دواؤں کے متضاد ہے۔ یہ تیز اور چرہ پری ہوتی ہے۔ مثلاً مومیای، حلیت، سکینج، فریون، الغرض وہ تمام ادویہ جو آنکھوں کے اندر سخونت پیدا کئے بغیر طاقتور سخونت پیدا کریں۔

ایک اور قسم ہے۔ یہ محلی ادویہ ہیں۔ مثلاً پوست نحاس، قلعظار بریاں، نحاس بریاں، سرخ پھپکری، سرمہ اور نحاس۔

ایک اور قسم ایسی ہے جو عفونت پیدا کرتی ہے مثلاً زرغین۔ پھپکری کے اندر اس کی تھوڑی تاثیر ہوتی ہے۔

ایک قسم قابض ادویہ کی ہوتی ہے۔ ان دواؤں میں جو اعتدال کے ساتھ قابض ہوتی ہیں وہ آنکھوں کی جانب کھینچ کر آنے والے مادوں کو روکتی اور ان کا استیصال کر دیتی ہیں۔ مگر جو شدید قابض ہوتی ہیں وہ اکثر مضر ہوتی ہیں کیونکہ ان سے آنکھوں کے اندر کھردہ پن پیدا ہو جاتا ہے لہذا مادہ کے استیصال میں فائدہ سے زیادہ نقصان ہوتا ہے۔ تاہم بعض اوقات ان دواؤں کے اندر تھوڑی شامل کو لی جاتی ہیں جو نگاہ کو تیز کرتی ہیں۔ تاکہ ان کی وجہ سے آنکھوں کا جرم سمٹ کر طاقتور ہو جائے۔ اس طرح فعل بصارت کے اندر قوت پیدا ہو جاتی ہے۔

معتدل قابض ادویہ آشوب چشم، قروح چشم اور شور چشم کے لئے عمدہ ہوتی ہیں۔ ان دواؤں کے اندر مثال کے طور پر گل سرخ، تخم گلاب، عصارہ گلاب، سنبل، ساذج، زعفران، شیاف مایٹا اور عصارہ تھیہ الیتس داخل ہیں۔

مر، زعفران، جند بید ستر، کنڈرا اور عصارہ حلبہ جیسی میٹھ اور ام و قروح ادویہ کی شان یہ ہے کہ وہ مواد کو پختہ کر کے تحلیل کر دیتی ہیں۔ بالخصوص مر کی تاثیر یہ ہے کہ پختہ کرنے کے ساتھ مواد کو تحلیل بھی کر دیتی ہے۔

سوزش پیدا کئے بغیر خشک اور ہموار کرنے والی ادویہ میں گل شاموس، توتیا مغسول، قلمیا محرق مغسول، ابار سوختہ مغسول شامل ہیں۔ قلمیا میں تھوڑی جلائی قوت بھی ہوتی ہے، اسی لئے زخموں کے اندر گوشت بھرنے کے لئے یہ موافق ہوتی ہے۔ مذکورہ دواؤں کے علاوہ نشاستہ مغسول بھی اس فہرست میں داخل ہے۔ سفیدہ رصاص (سیسہ سے بننے والا سفیدہ) کو جلا کر دھو دیا جائے تو ابار سوختہ مغسول کے مانند ہو جاتا ہے۔ (میرے خیال میں سفیدہ کے اندر سرکہ کا کچھ اثر رہ جاتا ہے۔ لہذا اسے دھو دیا جائے تو بہتر ہے۔ مؤلف) یہ حیثیت مجموعی کسی دوا کے اندر مزہ کی کوئی کیفیت نہیں ہوتی۔ زیادہ سے زیادہ کچھ ہے بھی تو نہایت کمزور ہے۔ دواؤں کے اثرات دیر میں ظاہر ہوتے ہیں، کیونکہ ان کے اندر کوئی طاقتور کیفیت ایسی نہیں ہوتی جو مؤثر ہو سکے۔ بس ارضی خاصیت کی وجہ سے خشکی پیدا کر دیتی ہیں، تاہم اطباء اس لئے استعمال کرتے ہیں کہ تیز بیماریوں کے اندر اور چر پرے مواد اور زخموں میں یہ لذع کی کیفیت نہیں پیدا کرتی ہیں۔ نیز ادویہ چشم میں کوئی صنف ایسی نہیں ہے جو ان دواؤں کے مقابلہ میں مذکورہ بیماریوں کے لئے موزوں تر ہوں۔

قروح، آنکھوں کی طرف بہہ کر آنے والے تیز مواد، عثر اور مواد حادثہ پر ابتدائی گفتگو:

ان بیماریوں کے اندر یعنی جن میں آنکھوں کی جانب خراب اور تیز مواد بہہ کر آتے ہیں اور مزمن ہو کر خراش پیدا کرتے ہیں نیز زخموں میں سب سے پہلے فصد اور اسہال سے کام لیتے ہیں پھر سر پر چھ لگاتے ہیں شریان پس گوش کی فصد کھولتے ہیں اور کپنی کی شریانی رگوں کو کاٹ دیتے ہیں بشرطیکہ بیماری اس حد تک خراب ہو کہ سیلان مواد نہ رکنا ہو۔ فصد و اسہال اور قطع و برید کے بعد مریض اس کیفیت میں آجائے کہ خود

آنکھوں کے اندر تکلیف رہ جائے تو رہ جائے مگر اور کوئی دوسری معتبہ شے باقی نہ رہے۔ اس کے بعد ہم مذکورہ دواؤں سے علاج کریں گے۔ جن کی افادیت یہ ہے کہ دیرینہ روی مواد اس طرح خشک ہو جاتے ہیں کہ مریض کوئی اذیت محسوس نہیں کرتا۔ ان بیماریوں کے اندر آنکھوں کے لئے ان دواؤں کے سوا دواؤں کا کوئی اور گروپ موزوں نہیں ہے۔ ان دواؤں کی افادیت بھی ایسے وقت میں ممکن نہیں ہے جبکہ مواد مسلسل بہہ رہے ہوں۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ قابض دوائیں درد میں اضافہ اور آنکھوں کے اندر کھردراپن پیدا کرتی ہیں۔ حاد دواؤں کا حال یہ ہے کہ وہ موجب فساد اخلاط کی خرابی اور ان کی حدت میں اور عروق چشم کی کشادگی اور ابھار میں اضافہ کرتی ہیں۔ زخموں کو مندمل نہیں کرتیں، نہ ہی یہاں گوشت اگاتی ہیں۔ اسی طرح مٹج ادویہ بھی ان بیماریوں میں موزوں ہیں نہ ہی تلخ اور چرپری دوائیں مفید ہیں، اس نوعیت کی بیماریوں میں مذکورہ دوائیں موزوں ہونے سے کوسوں دور ہیں۔ لہذا ان بیماریوں کے اندر بس وہی دوائیں رہ جاتی ہیں جنہیں اطباء شیاف ابیض کہتے ہیں۔ اور جن پر سفیدہ غالب ہوتا ہے۔ زخموں کی دوائیں دودھ کے ساتھ ملائی جائیں تو یہ زخموں کے حق میں نہایت موافق ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ دودھ کے اندر جلانی تاثیر ہوتی ہے۔ اور جیسا کہ زخموں کے ضابطوں میں ہم نے وضاحت کی ہے جلاء کا اثر ان زخموں کے لئے موافق ہوا کرتا ہے جنہیں اندمال کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر دودھ کی قدرت نہ ہو تو شیاف کو طبع حلبہ سے رگڑ لو، کہ اس کے اندر کچھ جلانی تاثیر ہوتی ہے۔

انڈوں کی سفیدی کا جہاں تک تعلق ہے اس جلانی تاثیر بالکل نہیں ہوتی۔ چشم کی جن بیماریوں کا ہم نے تذکرہ کیا ہے وہ دشواری سے اور ست رفتار سے جاتی ہیں۔ (یعنی قروح و زخم) ثبور (دانے) پھسیاں اور لطیف تیز مواد جو آنکھوں کے اندر مسلسل اترتے رہتے ہیں۔ بایں ہمہ پلکوں کے اندر خشونت بھی ہو تو یہ بیماریاں اور زیادہ خراب اور بری ہوتی ہیں۔ کیونکہ خشونت سے طبقات چشم کو اذیت لاحق ہوتی ہے۔ اور یہ ممکن نہیں ہے کہ قرحہ چشم کا علاج ان دواؤں سے کیا جائے جو خشونت کے اندر جلاء پیدا کرتی ہیں۔

آشوب چشم کا جہاں تک تعلق ہے یہاں کبھی کبھی یہ ممکن ہے کہ پلکوں کو الٹ کر کسی ایسے شیاف سے رگڑ دیا جائے جو خشونت کے لئے موزوں ہو۔ کبھی بعض دواؤں کو ہم آشوب چشم کی دواؤں میں ملا سکتے ہیں۔ مگر زخموں کی صورت میں ایسا نہیں کر سکتے۔ زخموں کے ساتھ پلکوں کے اندر خشونت بھی ہو تو صرف یہی ممکن ہے کہ سلائی کی ڈوئی یا بیٹی ہوئی رسی سے

پلکوں کو اس حد تک رگڑ دیں کہ صاف اور نرم ہو جائیں۔ بہنے والے مواد کو جذب کر کے صاف کر لیں، پھر آنکھوں کو بند کر دیں۔

زخموں کے علاج میں پلکوں کو رگڑ کر آنکھیں بند کرنا مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ زخموں کے اندر پھنسیوں سے بہہ کر آنے والے مواد کے لئے ضروری ہے کہ پٹی باندھی جائے اور چسپنے سے بچایا نہ جائے۔ تکلیف اگر زیادہ نہیں ہے تو صحت تک قطعاً نہ رگڑیں۔ رگڑنا اگر ضروری ہو تو اس کے بعد صاف کر کے کسی لعاب وغیرہ سے چکنا کر دیں۔ تاکہ پلکیں چپک نہ سکیں۔ رگڑیں بھی نہایت تیزی کے ساتھ۔ سختی سے اور دیر تک کھینچے نہ رکھیں حتیٰ کہ وہ محفوظ رہے۔ (مؤلف)

آنکھوں سے مادہ منقطع ہو جائے تو قرحہ میں گوشت لانے کے لئے شیاف کنڈر استعمال کریں، آنکھیں رطوبتوں سے صاف ہو جائیں گی تو گوشت تیزی سے آئے گا اور زخم آسانی سے مندمل ہو جائے گا۔

رد (آشوب چشم) ملتحمہ میں پیدا ہونے والا ایک ورم ہوتا ہے۔ ملتحمہ خارج سے کھوپڑی پر ڈھانکنے والی جھلی کا ایک جزء ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شدید آشوب چشم میں ورم آنکھوں کے ارد گرد دکھائی دیتا ہے حتیٰ کہ رخسار تک پہنچ جاتا ہے۔

ورم کا علاج عمومی ہونا چاہئے۔ کیونکہ یہ ورم ہوتا ہے، نیز آنکھوں میں شدید حس ہوتی ہے اور یہاں تیزی سے تحلیل واقع ہوتا ہے اس لئے کچھ دیگر اعراض بھی وجود میں آسکتے ہیں۔

رد کا علاج ایسی ادویہ سے کیا جائے گا جو استیصال کر دیں، اور آنکھوں کے اندر خشونت پیدا نہ کریں۔ یہ اسی وقت ممکن ہے جب ادویہ طاقتور قابض نہ ہو۔ بلکہ سوزش پیدا کئے بغیر خشک کر دینے کا اثر رکھتی ہوں۔ انہی دواؤں کے ساتھ بعض مسکن رطوبتیں بھی شامل کی جائیں مثلاً انڈوں کی سفیدی، دودھ اور طبعِ حلوہ۔ دودھ استعمال کرنا ہو تو خیال رہے کہ یہ نوجوان تندرست عورت کا دودھ ہو اور چھاتی سے سان کے اوپر دوبا جائے جس پر شیاف رگڑیں، تاکہ قطرات آنکھوں کے اندر نیم گرم داخل ہو سکیں۔

اس طرح کے علاج کی ضرورت اس وقت ہوتی ہے جب درد تیز اور ناقابل برداشت ہو، سبب خواہ بڑا ورم ہو یا بہہ کر آنے والی تیز رطوبتیں۔ ویسے عام طور پر آشوب چشم کے علاج میں بس یہ کافی ہے کہ انڈوں کی سفیدی ہمراہ شیاف یومیہ استعمال کر لیں۔ ان شیافوں سے ہم نے بارہا سخت آشوب چشم کے علاج میں بس یہ کافی ہے کہ انڈوں کی سفیدی

ہمراہ شیاف یومیہ استعمال کر لیں۔ ان شیافوں سے ہم نے بارہا سخت آشوب چشم کا فوری علاج کر دیا ہے۔ حتیٰ کہ مریض اسی دن شام کو حمام میں داخل ہو گیا۔ دوسرے دن شیاف سنبل کا سرمہ لگایا چنانچہ مکمل صحت ہو گئی۔ آشوب چشم کے علاج کے بعد سنبل شیاف استعمال کریں تو مناسب یہ ہے کہ شروع میں اس کے ساتھ تھوڑا تیز شیاف اصطرطیان بھی ملا لیں۔ دوسری بار تھوڑا اور زیادہ ملا لیں۔ اس طرح دو بار استعمال کر لینا کافی ہو گا۔ حمام میں داخل کرنے سے پہلے مناسب یہ ہے کہ مریض زیادہ نہیں تھوڑی چہل قدمی کرے۔

یومیہ شیافوں کے اندر اقاقیا، تھوڑا نحاس سوختہ، زعفران، مر، رسوت، جند بید ستر اور کندر پڑتا ہے۔ دیکھیں اگر قبضیت غالب ہو تو اس میں سفیدی بیضہ مرغ اور رطوبات شامل کر لیں۔ بالخصوص جبکہ قابض ادویہ پر معدنیت کا غلبہ ہو۔ مگر جن پر مر، زعفران، کندر اور رسوت کا غلبہ ہوا نہیں نہایت گاڑھا استعمال کریں۔ درد ہلکا ہو تو ایک یا دو بار اور شدید ہو تو کئی بار بالخصوص طویل موسم گرما میں آنکھوں کی اسفنج کے ذریعہ تکمید کریں۔ تکمید ناخونہ اور حلبہ کے جو شانہ سے کریں۔ آشوب چشم میں بس اتنا علاج انشاء اللہ کافی ہو گا۔

قروح:

آنکھوں کے زخم فی الجملہ عام طور پر مذکورہ علاج کے محتاج ہیں۔ چشم کی وجہ سے ادویہ بالخصوص وہ ہونی چاہئے جو قطعاً سوزش پیدا نہ کریں۔ مثلاً توتیا مغسول اور مذکورہ عصارہ جات، شدید درد میں ادویہ مخدرہ استعمال کریں۔

مقصد یہ ہے کہ قرحہ کی حفاظت بایں طور ہو سکے کہ وہ صاف رہیں۔ صاف رہیں گے تو طبیعت اسے بھر دے گی اور وہ مندمل ہو جائے گا۔ آنکھوں کے اندر ورم یا درد ہو تو علاج شیاف کندر، سوختہ مغسول معدنی دواؤں اور ان عصاروں سے کریں جو سوزش پیدا نہ کریں، قرحہ پھٹ جائے تو اس وقت ان دواؤں کے اندر شیاف زعفران اور ایسی معدنی ادویہ شامل کریں جو ہلکے طور پر جلاء پیدا کریں۔ جو زخم طبقہ قرینہ میں خراش پیدا کریں اور اندیشہ ہو کہ عنیبہ میں ابھار آجائے گا تو ایسی دواؤں سے علاج کریں جو قبض اور جذب کی کیفیت نہ پیدا کریں اور اس حد تک ان کا اثر نہ ہو کہ خشونت پیدا ہو۔

آنکھوں کے اندر پیدا ہونے والے دانوں اور قرینہ کے نیچے بننے والی پیپ جو ”سکنہ مدہ“ کے نام سے معروف ہے یہ سب محلل ادویہ کے محتاج ہیں۔ یہ بیماریاں قریب زمانے کی

ہوں، بعد میں ورم بھی آگیا ہو تو علاج شیاف مروکندر روزعفران سے کریں۔ طویل ہوں تو زیادہ طاقتور محلل ادویہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ جیسا کہ طبقات چشم کے اندر پیدا ہونے والے اور ام جب صلب ہو جاتے ہیں تو زیادہ طاقتور محلات ناگزیر ہوا کرتے ہیں۔ ان بیماریوں میں وہی ادویہ مفید ہوتی ہیں جن کے اندر تیز صمغیات شامل ہوتی ہیں۔ جیسا کہ نزول الماء کے باب میں اختیار کیا جاتا ہے، ظفرہ اور جرب کا علاج طاقتور محلل ادویہ سے کیا جائے گا اور ان کے اندر ادویہ معصنہ شامل کریں گے۔ ظفرہ کو رقیق اور اس کا ازالہ کرنے والی ادویہ کو بید طاقتور ہونا چاہئے۔

ادویہ چشم کے جملہ افعال کا حاصل :

ادویہ چشم کی پہلی قسم سوزش سے خالی ہوتی ہے۔ ان میں سوختہ معدنیات جو دودھ سے دھوئی جاتی ہیں، سفیدی بیضہ مرغ، حلبہ، صمغ، کیترا اور نشاستہ داخل ہیں۔ دوسری قسم وہ ہے جس میں تھوڑی سوزش ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ ایسی ادویہ کا مرکب ہوتی ہے جن میں تھوڑا قبض اور تھوڑی جلاء کی تاثیر ہوتی ہے۔ مثلاً گلاب، کندر، زعفران، مر، انزروت، رسوت وغیرہ

کندر کے اندر معتدل حرارت اور معتدل جلاء ہوتا ہے۔ اسی لئے یہ نفخ پیدا کرتی ہے، پیپ کو سمیٹتی ہے، درد میں تسکین پیدا کرتی ہے، قرحہ کو صاف کرتی ہے، گوشت اگاتی ہے، زعفران کے اندر تحلیل کی تاثیر بھی ہوتی ہے اور انفتاح کی بھی۔ یہی حال مرکب بھی ہے۔ البتہ زعفران کے اندر قبضیت معتدل ہوتی ہے۔ مرکب محلل ہے۔ رطوبات کو چوستی اور خشک کرتی ہے، قبض نہیں کرتی۔ اس کا اثر طاقتور ہوتا ہے۔ تحلیل میں زعفران کندر سے زیادہ طاقتور ہے۔ مر زعفران سے زیادہ طاقتور ہے۔ البتہ کندر زخموں کو زیادہ صاف کرتا ہے کیونکہ زعفران اور مر کے اندر جلائی تاثیر نہیں ہوتی۔

رسوت ہندی، جند بیدستر، غزروت مذکورہ ادویہ سے قریب تر ہیں، افزروت محلل اور منج ہے۔ اس بات میں بارزد انزوات سے زیادہ طاقتور ہے ناخونہ اور طبع ناخونہ زعفران کی لوح منج اور قابض ہے۔

شاذہ رطوبتوں کو خشک کرتی ہے، یہ قلمیہ سے زیادہ نرم ہوتی ہے۔ کیونکہ اس کا جوہر پتھریلا نہیں ہوائی ہوتا ہے یہ تحلیل ہو جاتا ہے۔ سمطوس بھی اسی طرح کی دوا ہے۔

کحل کو دھویا نہ جائے تو قابض ہے۔ دھودیا جائے تو اس کا شمار ان ادویہ کے اندر ہوگا جو سوزش نہیں پیدا کرتیں۔

پوست نحاس، تو بال نحاس (نحاس کے اڑتے ہوئے شرارے) اور قلعہ طار سوختہ طاقتور محلی ہیں دھودی جائیں تو اثر کمزور ہو جاتا ہے تاہم بروقت تھوڑی جلا پیدا کرتی ہیں، پھٹکری اور زنجار نہایت طاقتور محلی ہیں اور صلابت اور جرب صلب کے لئے موزوں ہے۔ ان ادویہ کے ساتھ کچھ لوگ عرص (مازو) اور کچھ لوگ قلعہ شامل کر دیتے ہیں، مؤخر الذکر تمام ادویہ میں سب سے زیادہ قابض اور کم تر محلی ہے۔ زیادہ طاقتور قابض ادویہ ارضی خاصیت کی حامل ہوں، جرم سخت اور پتھریلا ہو تو جرب اور صلاحیت کو پگھلا کر فنا کر دیتی ہیں۔ عصارہ حصوم، لحتیہ انیس اور قاقیا وغیرہ عصارہ جات آنکھوں سے بہت جلد خارج ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ آنسو انہیں دھل دیتے ہیں۔ (جالینوس)

اسی وجہ سے ان کی تاثیر ان امراض میں کم ہوتی ہے۔ سوختہ عروق ان دواؤں میں شامل ہیں جو خشکی پیدا کرتی ہیں اور سوزش پیدا کئے بغیر جالی ہوتی ہیں۔ ارمانیہ اور جالی ہے۔ یہی خاصیت مواد ہندی کی بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ورم نہ ہو تو قرحہ میں مضر نہیں ہوتی ہیں، صبر جالی اور قابض ہے، چنانچہ زخموں کو مندمل کرتی اور گوشت اگاتی ہے۔ گلرغ کا اثر بھی یہی ہے۔ البتہ دونوں باتوں میں صبر سے اس کا اثر کمزور ہوتا ہے۔

نوشادر، گل سوسن، اور پوست سینوت جرب کی دوائیں ہیں، زاج، زنجار، زرخ جرب کی دواؤں میں داخل ہیں، سلیخ، سازج، دارچینی، اور حماما میں دارچینی محلل، حماما منج اور بقیہ قابض اور محلل ہیں۔ (مؤلف)

وہ تمام دوائیں جن کے اندر جلائی تاثیر کم ہوتی ہے وہ کمزور جرب کے لئے اور جن کے اندر جلاء کی تاثیر زیادہ ہوتی ہے وہ طاقتور جرب کے لئے موزوں ہوتی ہیں یہ سب زخموں کے اثرات کی اصلاح کرتی ہیں۔ کیونکہ یہ انہیں رقیق و لطیف کر کے اوپر سے کچھ جلاء پیدا کر دیتی ہیں۔ طبقات چشم صلب کے لئے جو ادویہ مناسب ہیں وہ رشت، مر، زعفران اور بارزد سے مرکب ہوتی ہیں، اور ان میں وہ دوائیں شامل کی جاتی ہیں جو ان سے زیادہ طاقتور ہوتی ہیں۔ (جالینوس)

بصارت معدوم یا کمزور حسب ذیل جہتوں سے ہوتی ہے :

- ۱۔ حاسہ اول یعنی دماغ کی جانب سے
- ۲۔ دماغ سے آنکھوں کی جانب آنے والی نالیوں کے پہلو سے
- ۳۔ مذکورہ اثر کو قبول کرنے والی اشیاء مثلاً رطوبات اور طبقات کی جانب سے۔
- دماغ کے پہلو سے ضرر لاحق ہوا ہو تو اس کے ساتھ تنخیل کے اندر بھی ضرر لاحق ہوگا۔ کیونکہ مقدم دماغ کے مریض ہونے کا لازمی اثر یہ ہے کہ تنخیل بھی ماؤف ہو جائے۔
- ۴۔ کوئی سدہ سوء مزاج حار یا مار دکا پتہ دے رہا ہو۔
- ۵۔ بعض اور ام موجود ہوں۔

سوء مزاج کا جہاں تک تعلق ہے سوء مزاج حار کا اندازہ عدم بصارت کے ساتھ آنکھوں میں شدت التهاب سے ہوگا۔ اور سوء مزاج بارد کا پتہ برودت سے ہوگا۔ آنکھوں کے اندر عدم بصارت کے ساتھ برف جیسی ٹھنڈک محسوس ہوگی۔ رطوبت بچوں اور مرطوب المزاج حضرات میں بیوست بوڑھوں میں عارض ہوتی ہے۔

ورم عصبہ، فقدان بصارت کے ساتھ ثقل اور ضربان (دھڑکن) کی کیفیت سے معلوم ہوگا۔

ورم سوداوی اور بلغمی میں عدم بصارت کے ساتھ بوجھ محسوس ہوگا۔ ضربان (دھڑکن) اور حرارت غائب ہوگی۔ وقت سے بھی پہچان کی جاسکتی ہے۔ ورم صلب آہستہ آہستہ طویل مدت ہی میں ظاہر ہوتا ہے۔

سدہ کی پہچان اس طرح ہوگی کہ مقام مرض پر اچانک بوجھ محسوس ہوگا۔ نیز آنکھ کا ڈھیلا نہ کشادہ ہوگا نہ آنکھیں بند کرتے وقت اور نہ ظلمت و روشنی میں تنگ ہوگا۔ عصبہ (مجوفہ) بھی منتشر ہو سکتا ہے۔ اس کی وجہ سے عدم بصارت کے ساتھ آنکھ دفعتاً ابھر آئے گی۔ کیونکہ آنکھوں میں ابھار موجود ہو اور بصارت علی حالہ باقی ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آنکھوں کی جزو گرفت میں رکھنے والے عضلات میں استرخاء پیدا ہو گیا ہے۔ مگر عدم بصارت کے ساتھ آنکھیں ابھر آئی ہوں تو اس کی وجہ یا تو یہ ہے کہ عصبہ مجوفہ توٹ گیا ہے۔ یا بری طرح پھیل گیا ہے۔

جلید یہ کے امراض

یہ امراض سوء مزاج کی آٹھوں قسموں سے یا جلید یہ کے اپنی جگہ سے ہٹ جانے سے لاحق ہوتے ہیں۔ اپنی جگہ سے دائیں اور بائیں ہٹ جانے سے بصارت کو کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ مگر اوپر اور نیچے کی جانب ہٹ جانے سے مریض ایک چیز کو دودیکھنے لگتا ہے۔ رطوبت جلید یہ اندر کو دھنس جائے تو آنکھ سرگیں اور بلند ہو کر ابھر آئے تو آنکھ نیلگوں ہو جاتی ہے۔

ثقب عنیبہ کے امراض

تنگی۔ کشادگی اور کجی۔ پتلی اگر پیدائشی طور پر تنگ ہے تو نگاہ کے بجمد تیز ہونے کا موجب ہے اور اگر اکتسابی طور پر تنگ ہے تو بصارت کو نقصان پہونچائے گی۔ تنگی اس لئے عارض ہوتی ہے کہ طبقہ عنیبہ مرطوب ہو جانے کے بعد مسترخی ہو کر سخت ہو جاتا ہے۔ یا یہ کہ رطوبت بیضہ مرطوب ہو جاتی ہے۔ لہذا طبقہ عنیبہ کو پھیلانے سے عاجز رہتی ہے۔ اس طرح سورخ تنگ ہو جاتا ہے۔ یہ نقصان دہ ہے کیونکہ یہ رطوبت شعاع کو جلید یہ پر دفعہ پڑنے سے روکتی ہے اسے تر رکھتی ہے اور اس کے مزاج کی حفاظت کرتی ہے مگر ان باتوں کی عدم موجودگی میں جلید یہ کے اندر یبوست پیدا ہوگی اور بصارت زائل ہو جائے گی ایسے ہی جیسے آفتاب کی جانب نگاہ ڈالنے والے کا حال ہوتا ہے۔

رطوبت بیضہ جو طبقہ عنیبہ میں محصور ہوتی ہے کہ استفرارغ سے آنکھ کے اندر عارض ہونے والی تنگی کا علاج مشکل ہے۔ مگر عنیبہ کے مرطوب ہو جانے سے جو تنگی عارض ہوتی ہے وہ سہل العلاج ہے۔

لہذا یبوست کے باعث پتلی کی تنگی ناقابل صحت ہے۔ یہ حالت زیادہ تر بوڑھوں کو پیش آتی ہے۔ اگر عنیبہ میں رطوبت کی کمی سے جو تنگی لاحق ہوتی ہے وہ صحیح ہو جاتی ہے۔ ثقب عنیبہ کی کجی سے بصارت کو قطعاً نقصان نہیں پہونچتا۔ کجی قرنیہ کے کسی زخم کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ قرحہ اگر کم ہے تو عنیبہ کا کچھ حصہ ابھر آئے گا۔ اسی کو مورسرج کہتے ہیں۔ اس کی وجہ سے ثقبہ کج ہو جائے گا مگر بصارت کو نقصان نہ پہونچے گا۔ لیکن ابھار زیادہ ہو جائے گا تو بصارت جاتی رہے گی۔ کیونکہ عنیبہ کا ثقبہ بالکل بیکار ہو جاتا ہے اور جلید یہ، عنیبہ کے جرم کے محاذ میں آ جاتا

ہے، کبھی کبھی پورا طبقہ عنیبہ ابھر آتا ہے اور ثقب (سورخ) قطعاً بیکار ہو جاتا ہے۔

قرنیہ کے امراض

زخموں کے آثار دبیز ہو جاتے ہیں۔ اس طرح کی کیفیت سورخ کے اندر نہ ہو تو بصارت کو قطعی نقصان نہیں پہنچتا۔ مگر یہ آثار خشک ہو کر بیوست کی وجہ سے ہلکے ہو جاتے ہیں، اور شفافیت کم ہو جاتی ہے تو نگاہ کمزور ہو جاتی ہے۔ یہ کیفیت بوڑھوں کو پیش آتی ہے، مرض کی ایک نوعیت یہ ہے کہ عنیبہ کا سورخ کشادہ ہو جائے۔ یہ کیفیت عنیبہ کی خشکی سے پیدا ہوتی ہے۔ عنیبہ خشک ہو جاتا ہے تو پھیل کر اس کا سورخ کشادہ ہو جاتا ہے۔ ایسی کیفیت بجمد عمیر العلاج ہوتی ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ رطوبت میضیہ بڑھ جاتی ہے، چنانچہ طبقہ عنیبہ کو پھیلا دیتی ہے جس کی وجہ سے سورخ کشادہ ہو جاتا ہے ایک اور سبب یہ بھی ہوتا ہے کہ طبقہ عنیبہ میں کوئی ورم پیدا ہو جائے۔ یہ دونوں صورتیں سہل العلاج ہیں۔ (جالینوس)

علامت بیان نہیں کی۔ (مؤلف)

عنیبہ کے امراض

طبقہ عنیبہ پھٹ جاتا ہے تو رطوبت جلید یہ بہہ جاتی ہے۔ ایسی صورت میں جلید یہ سے روشنی کی ملاقات قریب ہو جاتی ہے۔ چنانچہ تیزی کے ساتھ وہی کیفیت پیدا ہوتی ہے جو آفتاب کی جانب نظر کرنے سے پیدا ہو جاتی ہے۔ دوسرے یہ کہ اس زخم کی راہ سے روح خارج ہو جاتی ہے۔ (جالینوس)

یہ غلط ہے۔ (مؤلف)

میضیہ کے امراض

رطوبت میضیہ سے بصارت کو نقصان حسب ذیل وجوہ سے لاحق ہوتا ہے:

۱۔ مقدار کی بیشی سے

رطوبت میضیہ مقدار سے زیادہ ہو جائے گی تو جلید یہ کو پھیلا دے گی۔ اس طرح

سورخ کشادہ ہو جائے گا۔ لہذا گہرائی کی وجہ سے بصارت کا نفوذ نہ ہو سکے گا۔ ایسی صورت میں جلد یہ خود کو چھپا کر اپنا تحفظ نہ کر سکے گا۔ علاوہ ازیں اس سے بھی وہی صورت حال پیدا ہوگی جو آفتاب سے پیدا ہوتی ہے۔

۲۔ کیفیت سے

رطوبت بیضیہ گاڑھی ہو جائے تو دور کی چیز انسان دیکھ سکے گا نہ قریب کی اگر زیادہ گاڑھی ہو جائے گی اور گاڑھاپن خود سورخ کے پاس واقع ہو تو بصارت معدوم ہو جائے گی۔ اس کی مثال نزول الماء کی سی ہوگی۔ ایک قول کے مطابق اسی کو نزول الماء کہتے ہیں۔ گاڑھاپن تھوڑا ہو اور سورخ کے چپ و راست میں ہو تو انسان بیک وقت بہت ساری چیزوں کو نہ دیکھ سکے گا۔ وجہ یہ ہے کہ اور اگر یہ گاڑھاپن وسط میں ہو اور چپ و راست کھلے ہوں تو انسان شے مرئی کو اس طرح دیکھے گا جیسے اس کے اندر کوئی روشندان ہو۔ اگر اس طبقہ کے اندر گاڑھے غلیظ متفرق اجزاء موجود ہوں تو آنکھوں کے سامنے بال جیسی چیز اور بھنگے اڑتے ہوئے نظر آئیں گے۔ طبقہ کارنگ تبدیل ہو کر گدلا ہو گیا ہو تو چیزیں کیا نظر آئیں گی جیسے ان پر کھریا دھواں چھایا ہوا ہو۔ اسی طرح طبقہ کارنگ سرخ ہو گیا ہو تو چیزیں سرخ، اور زرد ہو گیا ہو تو زرد نظر آئیں گی۔

قرنیہ غلیظ ہو کر باہم چپک جائے تو اس سے ظلمت بصر لاحق ہوگی اور مرطوب ہو جائے اشیاء کھراؤد اور دفانی نظر آئیں گی۔ ایک تیسری صورت یہ ہے کہ طبقہ قرنیہ میں نقص واقع ہو جائے۔ جیسا کہ بوڑھوں کو پیش آتا ہے۔ یہ کیفیت خود قرینہ کے اندر بیوست اور خود ثقب قرینہ کے اندر سخت گر فگی سے لاحق ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں ثقب عنیبہ اپنی اصل حالت پر باقی رہتا ہے۔ یا یہ کیفیت اس لئے لاحق ہوتی ہے کہ بیضیہ میں نقص واقع ہو جاتا ہے۔ چنانچہ نتیجہ کے طور پر ثقب عنیبہ تنگ ہو جاتا ہے۔ اگر اس کارنگ تبدیل ہو کر سرخ یا زرد ہو جائے تو اشیاء سرخ اور زرد نظر آنے لگتی ہیں۔

کتاب العلل والاعراض کے چوتھے مقالہ، اس کی تقسیموں اور جامع کلمات نیز کتابت العین کا مطالعہ کریں۔ پہلے سے موجود کسی قرحہ کے باعث قرنیہ میں ابھار پیدا ہو گیا ہو تو یہ بصارت کے لئے مضر ہے کہ جیسا کہ روشنی سے جلد یہ کے قریب ہو جانے کی صورت میں ہوتا ہے۔ یہی وہ حالت ہے جس میں آفتاب سے پیدا شدہ شب کوری جیسی کیفیت رونما ہو جاتی ہے۔ قرنیہ غلیظ ہو جائے تو بصارت جاتی رہے گی۔ یہ کیفیت اس وقت

لاحق ہوتی ہے جب قرحہ کے اثر سے وہ دھبہ ہو جائے (یعنی اس کی جراثیم پر کوئی غیر عضوی اور اجنبی شے جم جائے)۔ (جالینوس)

آنکھوں کے اندر محتسب اخلاط کا استفراغ مقصود ہو تو رشک آوری مناسب ہے، مگر جہاں آنسوؤں کی حدت سے آرام اور قرحے پیدا ہونے لگیں وہاں اشک آوری ممنوع ہے۔ (جالینوس)

عرصہ دراز سے انصباب رطوبات کے باعث آنکھوں کے اندر پیدا ہونے والی بیماریوں کا علاج ہم نے بیشتر اس طرح کیا ہے کہ گدی کے نیچے گڈھے اور اس کے اوپر پیچنے لگا کر خون کا استفراغ کر دیا۔ (جالینوس)

جس شخص کی آنکھوں پر نزلہ کی بکثرت ریزش ہو وہ سر کو نہ ہی گرم اور نہ ہی بھدے پانی کے اندر حرکت دے۔ سر پر تیل رکھنا بھی ممنوع ہے۔ (اسکندر)

سب سے عمدہ پتلی وہ ہوتی ہے جو اعتدال کے ساتھ بڑی ہو۔ کیونکہ تنگ چھوٹی پتلی سے یہ پتہ چلتا ہے کہ عصبہ (مجوفہ) میں ابھرنے والی روح کی قلت ہے۔ جبکہ کشادہ پتلی کے اندر روشنی بکھر جاتی ہے۔ (بقراط)

ادویات چشم میں جو دوا پسلی ہوتی ہو اسے دھو کر صاف کر لیں۔ اور جو دوا پسلی ہوئی نہ ہو اسے ایک صاف کوزہ کے اندر رکھ کر کوئلہ میں بھونیں حتیٰ کہ جل اٹھے۔ جیسے سوار ہندی وغیرہ انہیں اسی طرح جلا دیں۔ پھر دھوئی ہوئی دوا لے کر جب تک چاہیں پیئیں۔

زنجار چونکہ آنکھ کے پردوں کو کھا کر پھاڑ دیتا ہے خاص کر عورتوں اور بچوں کی آنکھیں اس سے متاثر ہو جاتی ہیں اس لئے اس میں زیادہ مقدار میں سفیدہ شامل کریں۔

مغربی ادویہ نشاستہ، سفیدہ اور قلمیاتب ہی استعمال کریں جب مادہ کا ازالہ ہو جائے۔ کیونکہ قبل استعمال کر لی جائیں گی تو تحلیل نہ ہو سکے گا اور طبقات چشم کے تناؤ کی وجہ سے درد پیدا ہوگا۔ البتہ قرحوں میں ان کی ضرورت ہوتی ہے۔ کیونکہ ان کے لئے بھدہ مفید ہوتی ہیں۔ پھر ان کے سوا قرحوں کی کوئی اور دوا ہے بھی نہیں۔

کمال آنکھ کے اندر کوئی دوا ڈالیں تو اس حد تک صبر کریں کہ دوا کی تکلیف اور اس کا اثر جاتا رہے، اس کے بعد دوسری سلائی پھیرے۔ تاہم توڑ سلائیاں پھیرنے سے یہ طریقہ زیادہ مفید اور مؤثر ہے۔

سرد ملکوں اور سرد مزاج مریضوں کے اندر آشوب چشم زیادہ مدت تک باقی رہتا

ہے۔ لہذا علاج میں صبر سے کام لیں۔ ایسے مریضوں کی آنکھوں کے پردے بجد کثیف ہوتے ہیں۔

ازالہ مادہ کے بعد آنکھ کے تمام دردوں کا عمومی علاج یہ ہے کہ غذا لطیف رکھیں مسلسل اسہال لائیں۔ شراب کم کریں، جماع ترک کرادیں، ہاتھوں اور پیروں کو باندھ کر مالش کریں۔ آب گرم سے اطراف کی تھمید کریں، پنڈلیوں کو باندھیں، پیروں کی مالش کریں خاص کر شدت درد کے موقع پر۔ پلکوں، کنپیوں اور پیشانی پر طار رکھیں۔ اس سے نزلہ رک جائے گا۔

آنکھیں تندرست ہوں یا بیمار انہیں حسب ذیل چیزوں سے سب سے زیادہ نقصان پہونچتا ہے:

- ۱۔ شکم کی مسلسل خشکی
- ۲۔ روشنی کی جانب مسلسل دیکھنا
- ۳۔ باریک خط پڑھنا۔
- ۴۔ کثرت جماع
- ۵۔ نمکین مچھلیاں کثرت سے کھانا۔
- ۶۔ مسلسل مدہوشی
- ۷۔ شکم پری کے بعد سونا۔

آنکھیں کمزور ہوں تو کھانا نیچے جانے سے پہلے کبھی نہ سوائیں۔ آشوب چشم اور قرعہ چشم میں آب سرد سے آنکھوں کو نہ دھوئیں اس سے مادہ محتبس ہو جاتا ہے اور قرحوں کی پیڑیاں زائل نہیں ہو پاتیں۔ آب سرد سے نفع کم ہی ہو رہے۔ البتہ جو شخص سوء مزاج حار بلا مادہ میں مبتلا ہوتا ہے اسے آب سرد سے فائدہ ہوتا ہے۔ آشوب چشم گرم کامریض یا جس کی آنکھوں میں دانے پڑ گئے ہوں وہ سیاہ کپڑے کا ٹکڑا آنکھوں پر مسلسل رکھے، کم روشن مقام پر رہے، بستر سفید استعمال نہ کرے۔ آس پاس میں سبزیاں رکھ لے۔ قرعہ داہنی آنکھ کے اندر ہو تو مریض داہنی جانب اور بائیں جانب میں ہو تو بائیں جانب سوئے۔ نہ چپخے، نہ چھینکے، بیماری پختہ ہو جانے کے بعد ہی حمام میں داخل ہو۔ اس سے پہلے نہیں۔ حمام میں زیادہ دیر تک

نہ رہے۔ آنکھوں میں پانی ہو تو مریض غرغره، چھینک اور دوا اور چیخ پکار سے پرہیز کرے۔ کیونکہ یہ باتیں جلب مادہ کا باعث ہوتی ہیں۔ ایسے مریضوں کے لئے ایارج کی مسواک کرنا مناسب ہے۔

جس آنکھ کے اندر سرخی زیادہ ہو اور رطوبت اور کچھڑ بہ کثرت ہو، اس کا مادہ خون ہوتا ہے۔ زیادہ سرخی کے ساتھ آنکھوں کے اندر خشکی ہو، کچھڑ نہ ہو تو اس کا مادہ صفراء ہوتا ہے۔ سرخی کم ہو اور کچھڑ زیادہ تو مادہ بلغم مضر ہوتا ہے۔ سرخی اور کچھڑ کم ہو تو مادہ سوداء ہوتا ہے۔ خون اور بلغم سے پیدا شدہ آشوب چشم میں بوقت خواب مادہ چپک جاتا ہے۔ مگر صفراء اور سوداء سے لاحق ہونے والے آشوب چشم میں ایسا نہیں ہوتا۔ اس میں مادہ بجد کم ہوتا ہے۔ سب سے پہلے آنکھوں کے اندر ہیجان پیدا کرنے والے مادہ کا استفراغ کرنا چاہئے۔

آنکھوں کی سفیدی میں جو پھوڑا نکلتا ہے وہ ”شمر“ اور سیاہی میں جو پھوڑا نکلتا ہے وہ قرح کہلاتا ہے۔ قرح اس لئے کہ اس میں مضرت زیادہ ہوتی ہے۔ شمر اور قرحے تین قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک قسم ملحمہ میں نکلتی ہے۔ یہ بڑ کہلاتی ہے۔ دو قسمیں قرنیہ میں نکلتی ہیں۔ ملحمہ میں نکلنے والی قسم کل کی کل سرخ ہوتی ہے اور قرنیہ میں نکلنے والی قسمیں سفید ہوتی ہیں، اگر یہ غبار آلود مائل بہ سیاہی ہوں تو زیادہ خطرناک ہوتی ہیں۔ باندھی ہوئی پٹی کے اوپر سفید مادہ آجائے تو آنکھوں میں سخت درد اور ٹیس ہوگی۔ یہ مادہ مائل بہ زردی، خاکستری یا نیلگوئی ہو تو درد اور ٹیس کم ہوگی۔ مائل بہ سرخی ہو تو بھی درد اور ٹیس کم ہوگی۔

تمام حجریاتی سرموں کا استعمال اسی وقت جائز ہے جب انہیں جلا کر خوب اچھی طرح دھو کر صاف کر لیا جائے اس کے بعد پیس لیا جائے۔ ورنہ نقصان بہت ہوگا۔ سرمہ کی سلائی نہایت چکنی ہونی چاہئے۔ (جملہ کمالین)

(سلائی) جلد کے اندر نہایت آہستہ آہستہ ایک مدت تک گزاری جائے حتیٰ کہ وہ خوب نرم ہو جائے۔ کمال کے لئے مناسب یہ ہے کہ پلکوں کو اٹھا کر آہستہ آہستہ چھوڑے۔ جلدی نہ کرے۔ دونوں پلکوں کے درمیان گوشہ ہائے چشم میں ذرور ڈالے۔ آشوب چشم اور درد چشم میں آنکھوں کے اندر سلائی نہ پھیرے۔ پھڑیوں کو اکھیڑنا ہو تو دورے تلخ کا قصد کرے۔ اسے پھڑیوں پر اچھی طرح گزارے۔ پلکوں کو الٹے تو تھوڑا تھوڑا کر کے واپس

کرے۔ ہاتھوں کو چھوڑ نہ دے کہ پلکیں از خود واپس آجائیں۔ جس بیماری کے اندر ٹیس اور سخت درد ہو مثلاً آشوب چشم اور قرعہ چشم میں خشک اور تڑوہ دوائیں استعمال کریں جو نرم ہوں اور ہر وہ بیماری جو مزمن، جس میں درد نہ ہو مثلاً جرب، سبل، آثار قروح، حکہ، پردہ، کمہ، آشوب چشم کی باقیماندہ بیماری، سلاق، ظفرہ، ان سب کا علاج محلی اور اور منقہ ادویہ سے کریں۔ دواؤں کا انتخاب حسب ضرورت کریں۔ دو بیماریاں یکجا ہو جائیں تو سب سے پہلے اس بیماری کا علاج کریں جو تکلیف دہ ہو۔ (مؤلف)

مواد کا انصباب آنکھوں کی جانب مسلسل ہو رہا ہو تو آنکھوں کا علاج فی ثقلہ بیکار ہے سب سے پہلے یہ دیکھیں کہ مواد پورے جسم سے آرہا ہے یا محض سر کی جانب سے۔ پورے جسم سے آرہا ہو تو استفراغ کریں، محض سر سے آرہا ہو تو جسم کا استفراغ کریں یا سر کا استفراغ کریں اور سر پر طلاء رکھیں۔ کھوپڑی کے باہر مواد آرہا ہو تو دونوں شریانوں کو قطع کر کے ان پر طلاء رکھیں، اور اگر مواد کھوپڑی کے اندر سے آرہا ہو تو اس کی علامت یہ ہے کہ چھینکیں آئیں گی، خارش اور سوزش ہوگی۔ ایسی صورت میں فصد کھولیں۔ اسہال لائیں، اور سر کا استفراغ کریں۔ ضعف بصارت ہو اور آنکھ کی شکل بحالہ قائم ہو تو دیکھیں اس کا تعلق نفس دماغ سے ہے یا عصبہ (مجوفہ) میں سرہ واقع ہو جانے سے یا قرنیہ کی یبوست سے۔ قرنیہ کی یبوست سے پتلی کی شکل میں تغیر واقع ہو جاتا ہے۔ لہذا خوب سمجھ بوجھ کر علاج کریں۔ تمام قروحوں اور ثبور کا اولین علاج ایسی مختلف مہر د ادویات کے مرکبات کا محتاج ہے جن میں دوائیں کا سرحدت بھی ہوں مثلاً سفیدہ، نشاستہ، ضمغ اور منج بھی ہوں جیسے انزروت، مر، کندر، زعفران، آب حلب، نیز مخدر بھی ہوں جیسے افیون۔ بیماری طویل ہو اور پختہ نہ ہو رہی ہو تو مذکورہ دواؤں کے ساتھ اشق، جندبیدستر جیسی قوی الانضاج ادویہ شامل کریں۔ (جملہ کمالین)

ہر قسم کی بیماری کے لئے شیاف تیار کئے جائیں۔ فنج میں تاخیر ہو رہی ہو تو فقط دفع کرنے کے لئے ابتدائی شیاف، پھنسیوں کو روکنے کے لئے شیاف، فنج پیدا کرنے کے لئے شیاف، گوشت اگانے کے لئے شیاف، پھڑپھڑ کو اکھیڑنے کے لئے شیاف (الگ الگ) بنائے جائیں۔ (مؤلف)

امراض چشم میں کچھ بیماریاں ایسی ہیں جن میں فصد یا حجامت یا اسہال کے ذریعہ جسم کا استفراغ اور سرموں کے ساتھ غذائے تلطیف دینا ضروری ہے۔ کچھ بیماریاں ایسی

ہیں جن میں سرمہ کافی نہیں ہوتا۔ جن بیماریوں کے اندر تلطیف کی ضرورت ہوتی ہے ان میں شبور، قرعے، آشوب چشم گرم اور سبل داخل ہیں۔ بشرطیکہ ساتھ میں نچ، ورم یا شدت کی سرخی، کثرت رطوبت اور قذی (کچڑ وغیرہ) ہو، جن بیماریوں کے اندر استفراغ کی ضرورت نہیں ہوتی ان میں قرحوں کے آثار (پھڑیاں) جو محتاج جلاء ہوتے ہیں اور وہ تمام درد داخل ہیں جن کے ساتھ نہ امتلائی کیفیت موجود ہو نہ عروق چشم کے اندر نچ نہ ہی بہ کثرت بہنے والی رطوبت ہو۔ زخموں کی صفائی اور گندگی کے مطابق ان کی ادویہ مختلف ہوتی ہیں۔ آنکھ کے پردوں کے ورم طویل ہو جائیں پختہ نہ ہوں اور نہ ہی پیپ جمع کریں تو آنکھوں میں انزروت مربی، زعفران، جندبیدستر، کندس، رسوت ہندی او آب حلب کا سرمہ لگائیں۔ اور اگر ہو (۱) تو مذکورہ دواؤں کے اندر حلیت، سکینچ، اشق، دارچینی، سازج، سنبل شامل کریں، آنکھوں کے پردے متاثر ہونے اور بری طرح پھٹ کر رطوبت بہانے سے پہلے پہلے ان دواؤں کو استعمال کریں۔ ورم کھل جائیں تو پیپ جذب اور گڈھوں کو پر کرنے والی دواؤں کے ذریعہ علاج کریں۔ مثلاً ملاکیہ (ذروہ ابیض) کے ذریعہ۔ شیاف ابیض کو دودھ اور آب حلب میں گھس لیں۔ اثر باقی ہو تو پوسٹ بیضہ مرغ، کف دریا، پنیر مایہ خرگوش، صنب (گوہ) کی میٹنی، اور مسقونیا (۲) وغیرہ کے ذریعہ علاج کرنا ملازم ہے۔

آنکھوں کے اندر درد امتلاء کے سبب ہو تو استفراغ کرائیں۔ سکون نہ ہو تو یہ سمجھیں کہ مادہ عضو کے اندر مستحکم ہو چکا ہے۔ لہذا مسکن درد اشیاء اور بجمید وغیرہ محلل تدبیروں سے علاج کریں۔ اس سے بھی سکون نہ ہو تو مخدرات کا استعمال لازم ہے۔ آنکھ کے اندر سب سے بڑی پیدا ہونے والی آفت قرحوں کا پیدا ہو جانا ہے۔ ایسی صورت میں کثرت سے رشک رواں ہوں گے۔ سخت چھین ہوگی۔ درد ہوگا۔ قرحوں کے پھٹنے سے پہلے نرم، لیسدار اور مفری ادویات کی ضرورت ہوگی جن کے اندر نہ سوزش ہو نہ جلانی تاثیر، شبور کا علاج ایسی چیزوں سے کریں جو مواد کو کھینچ کر سمیٹ سکیں۔ سب سے عمدہ

۱۔ ایک نسخہ کے اندر عزی عبارت پر شل کا نشان ہے۔ حاشیہ میں تصحیح کی گئی ہے مگر ورق پھٹ جانے کی وجہ سے پڑھا نہیں جا سکا۔
۲۔ مسقونیا۔ آب زجاج (رازی) تیز ہونے ہوئے گھڑوں کا پانی (اہرن فوس) شجرہ یعنی نمک اور اینٹ سے تیار شدہ غلط۔ (سلیمان بن حسان) کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ یہ بیحد گرم ہوتی ہے۔ آنکھوں سے سلیدہ وازالہ کر دیتی ہے۔ رطوبتیں خشک کر دیتی ہے۔ حمام کے اندر جسم پر اس کا طلا کیا جائے تو جرب اور جھ میں مفید ہیں۔

چیزیں اس کے لئے توتیا، شاذنہ اور اشد ہیں۔ انہیں ہمارے بارہا بیان کر وہ طریقہ کے مطابق دھو کر پیش لیں۔ (جملہ کھالین)

آنکھوں کے اندر قرح پیدا ہو جائیں تو فصد، ممکن نہ ہو تو پنڈلیوں کی حجامت، ترک نہ کریں، اور ممکن ہو تو دونوں عمل کریں۔ ہر چار دن پر ہلبلہ یا تمر ہندی یا خیار شمر و ترنجبین و آلو بخارا یا پھر حسب ذیل نسخہ کے ذریعہ مسہل دیں:

کیترا یا رب السوس ایک جزد، سقمونیا مشوی نصف جزء گولیاں بنالیں۔ مقدار خوراک

۳۲ گرام۔

تدبیر کارخ لطافت کی جانب ہو۔ زیادہ لطافت نہ پیدا کریں۔ کیونکہ بیماری طول کھینچتی ہے بس پیپ کے سمٹنے اور قرح کے پھٹنے کی حد تک لطافت رکھیں۔ اس کے بعد ذرا غلظت پیدا کر دیں، یعنی قرح پھٹنے کے بعد چوزے، اور بکری کے بچے کے پاپے دیں۔ تاکہ مریض کی قوت گرنے نہ پائے۔ قوت گر جائے گی تو جسم میں کثرت سے فضلات بنیں گے۔ نتیجہ کے طور پر آنکھوں کے اندر بھی ان کی کثرت ہوگی۔ کثرت کی وجہ سے طبیعت جو کمزور ہو جاتی ہے ان اخلاط کو پختہ نہ کر سکے گی۔ چھوٹی پھنسیاں سمٹی اور پھٹتی اسی وقت ہیں جب مادہ کے اندر شدت کی جلن پیدا ہو جاتی ہے۔ شیاف ابیض صحت کا ضامن ہے۔ یہ ان پھنسیوں کو خشک کر دیتا ہے۔

استفراغ کے بعد قرحوں اور بثور پر ایسے نرم شیاف ابیض کا سرمہ لگانا مفید ہے جس کے اندر قلمیانہ ہو بلکہ انزروت، نشاستہ، صمغ، کندر اور افیون سے رقیق سفیدی بیضہ مرغ میں تیار کیا گیا ہو۔ اسے عورتوں کے دودھ کے ساتھ آنکھوں کے اندر چکایا جائے۔ اس کیفیت میں یہ عمدہ ہے۔ البتہ درد شدید ہو تو آنکھوں کے اندر کثیرا، نشاستہ، افیون اور سفیدہ سے بنا ہوا شیاف ڈالیں۔ قرح پھٹ جائے تو نرم سرخ اور سفید شیاف کا سرمہ لگائیں جس کے اندر قلمیا، شادنج اور دیگر مجفف جہریات داخل کئے گئے ہوں۔ سوزش، درد کم ہو جائے اور قرح کو صاف کرنے کی ضرورت ہو تو مذکورہ دواؤں کے ساتھ جلانی ادویہ شامل کریں۔ تاکہ قرح صاف ہو جائے اور اسی کے ساتھ گوشت اگ آئے۔ قرح آنکھوں کے سامنے نظر نہ آئے تو یہ سمجھیں کہ بصارت کی راہ میں ہرگز رکاوٹ ثابت نہ ہوگا۔

اگر بثور پیدا ہو جائیں تو پٹی باندھنا اور اکسیرین کا استعمال مناسب ہے جن کا تذکرہ

ہم کر چکے ہیں۔ اس سے سکون اور اطمینان حاصل ہوگا۔ قرحہ کے اثر سے رہ جانے والی بقیہ سفیدی کا علاج کرنا چاہیں تو مریض کو روزانہ حمام میں داخل کریں، اور حمام سے نکلنے کے بعد سرمہ لگائیں۔ یہ بقیہ سفیدی کو نرم کر دے گا۔ سہولت سے کام لیں۔ پھوہڑپن نہ کریں، تاکہ عنیبہ نہ پھٹ سکے۔ اور یہاں ابھار پیدا نہ ہو۔ کسی حالت میں ابھار پیدا ہو جائے تو اشد، شاد نہ اور سفیدہ سے علاج کریں۔ پٹی باندھیں۔

(مرانا، علی کبیر، عیسیٰ باب الطوق، ابن جنید اور کحالوں کی ایک معتد بہ تعداد)
کبھی کبھی کسی جسمانی بیماری کے سبب حمام ممکن نہ ہو تو مریض کو گرم پانی کا بھپارہ دیں، مریض دیر تک آنکھیں کھولے رکھے تاکہ چہرہ پر پسینہ اور سرخی آجائے۔ اس کے بعد سرمہ لگائیں۔ (مؤلف)

آشوب چشم:

استفراغ اور انقطاع مادہ سے پیشتر کسی مفید شدید قبضیت پیدا کرنے والے شیاف کا سرمہ ایسے آشوب چشم میں نہ لگائیں جو متورم ہو اور جس میں شدت کا درد ہو رہا ہو۔ املائی آشوب چشم کا علاج شیاف ابیض سے کریں جو کثیرا، نشاستہ، صمغ، سفیدہ اور افیون سے عرق ناخونہ میں گوندھ کر تیار کیا گیا ہو۔ اسے رقیق سفیدی ہمینہ مرغ میں ملا کر آنکھوں کے اندر قطور کریں۔ اسے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ کیونکہ دودھ بجد گرم ہوتا ہے۔ اس میں سوزش قطعاً نہیں ہوتی۔

بیماری کے شروع میں قابض ادویہ کی ضرورت ہو تاکہ آنکھوں کے اندر مادہ اتر نہ سکے تو یہ بجد قابض نہ ہوں۔ آشوب چشم اور قرحوں کے شروع میں تیز محلل ادویات ہرگز استعمال نہ کریں۔ الایہ کہ درد شدت کا ہو۔ کیونکہ یہ دوائیں مادوں کو کھینچ کر آنکھوں کے اندر بھر دیتی ہیں۔ شدت درد کے اندر مخدر ادویہ مفید ہیں۔ اگر زیادہ دنوں تک ان کا استعمال نہ رکھیں۔ کیونکہ امراض کو یہ ثابت اور نگاہ کو بجد کمزور کر دیتی ہیں۔ مورد کے اندر سکون اور کمی آجائے تو حمام اور محلل سرمے مفید ہیں۔ تیز سرمے شروع ہی میں کبھی استعمال نہ کریں۔ ورنہ آنکھوں کے اندر تغیر آئے گا۔ بتدریج تیز سرمے استعمال کریں۔ وردیخ یعنی شدید آشوب چشم کے اندر زور ابیض پھر ذرور اصفر استعمال کریں۔ آشوب چشم میں درد شدت کا ہو رہا ہو تو نرم شیاف ابیض بجد مفید ہے۔ اس کے اندر معدنیات میں صرف سفیدہ

ہوتا ہے۔ اسے رقیق سفیدی بیضہ مرغ میں شامل کر کے آنکھوں میں قطور کریں۔ درد شدید ہو تو کثرت سے ٹھمید کریں۔ کم ہو تو ٹھمید ایک یا دو بار کافی ہے۔ ٹھمید آب ناخونہ اور آب حلبہ سے کریں۔

ضمادوں کا جہاں تک تعلق ہے یہ زعفران، ناخونہ، دھنیا، برگ دھنیا، زردی بیضہ مرغ اور انگور کے گاڑھے اس کے اندر بھگوئی ہوئی روٹی سے تیار کریں۔ درد شدید ہو تو ان دواؤں کے اندر پوست خشخاش اور افیون شامل کر لیں۔

طلے زعفران، مایٹا، رسوت، صمغ عربی اور صبر سے تیار کر کے پلکوں پر رکھیں۔ نزلوں کو روکنے کیلئے جو طے پیشانی پر رکھے جاتے ہیں انہیں اگر سیلان رطوبت گرم ہو تو عدسج، بہی، جو کے ستو، خرفہ، اسپغول اور غلب الثعلب وغیرہ سے الغرض ایسی دواؤں سے تیار کریں جو مبرد اور قابض ہوں۔

سیلان رطوبت میں حرارت زیادہ نہ ہو تو طلا چکی کی گرد، اور مر سے تیار کریں کندر کو سفیدی بیضہ مرغ میں شامل کریں۔

سیلان رطوبت بارد ہو تو اسے کبریت، زفت، فلونیا اور تریاق سے تیار کریں۔ شج سوختہ گڈھوں کو اچھی طرح پر کرتا ہے۔ کیونکہ اس کے اندر سوزش پیدا کئے بغیر جلاء اور خشک کرنے کی تاثیر ہے۔

آنکھوں کے اندر آشوب اور قرحوں کے باعث سرے سے نہ ورم ہو نہ درد ہو تو شیاف احمر اور ذرور اصغر استعمال کریں تاکہ آشوب کے بقیہ مادے اور غلظتیں تحلیل ہو جائیں۔

(مرانا، علی کبیر، عیسیٰ باب الطوق، ابن جنید اور کحالوں کی ایک معتد بہ تعداد)

ادویہ چشم کی قسمیں سات ہیں:

مسدود، مسحج، جلاء، معفن، قابض، مسحج، مخدر:

مسدود ادویہ میں کچھ خشک اور ارضی خصوصیت کی حامل ہوتی ہیں کچھ ترسیدار اور سیال ہوتی ہیں۔ پہلی قسم کی ادویات خشک کرنے کے لئے اور ہلکے تیز سیلان کے لئے موزوں ہیں، بالخصوص جبکہ جسم و سر کے استفرانغ اور سیلان کے منقطع ہو جانے کے بعد قرحہ موجود

ہو، یہ ادویات اعتدال کے ساتھ خشکی پیدا کرتی ہیں اور قرحہ کو طبقات چشم کے اندر بڑھنے سے روکتی ہیں۔ سیلان رطوبت منقطع نہ ہو تو ان دواؤں کو نہ استعمال کریں۔ ورنہ درد شدید ہوگا۔ کیونکہ ان دواؤں کے اندر جس قدر تغریہ کی صلاحیت ہوتی ہے اس کے زیر اثر اس بات کے لئے معین و مددگار ہوتی ہیں کہ مذکورہ رطوبت کو تحلیل ہونے سے روک دیں، لہذا بہ کثرت رطوبتیں جمع ہو جانے سے آنکھ کے پردے پھیلیں گے اور کبھی کبھی پھٹ بھی جائیں گے۔ ان ادویات کا اثر عرصہ کے بعد ظاہر ہوتا ہے۔ پھر بھی ہم انہیں استعمال کرنے کے لئے مجبور ہیں۔ آنکھوں کے اندر قرحہ ہو اس کی جانب تیز قسم کی رطوبت بہہ کر آرہی ہو، اور مذکورہ دواؤں کے سوا کسی اور دوا کو استعمال کرنا ممکن نہ ہو کیونکہ شدت کے ساتھ سینے اور سیلان رطوبات کو روکنے کی وجہ سے قابض ادویات درد میں اضافہ کرتی ہیں، حار دواؤں سے مادہ کی خرابی اور تیزی میں اضافہ ہوتا ہے۔ مرخی، محلل اور مٹخ ادویات گور رطوبات کو کھینچ لیتی ہیں مگر ان سے قرعے بھرتے ہیں اور نہ ہی ابھار مٹتے ہیں۔ حامض اور بورق ادویات چونکہ سوزش پیدا کر کے بیماری میں ہیجان برپا کر دیتی ہیں اس لئے اس بیماری میں موزوں نہیں ہیں۔ اس میں موزوں وہی دوا ہوتی ہے جو حرارت اور برودت میں معتدل ہو اور بلا کسی تکلیف اور سوزش کے خشکی پیدا کرتی ہو۔ جیسے توتیا مغسول، نشاستہ، قلمیا مغسول سوختہ، رصاص سوختہ سفیدہ مغسول، اشد مغسول، سفیدی بیضہ مرغ، دودھ وغیرہ بیماری کے علاج میں اس لئے شامل کرتے ہیں کہ یہ مفری ہوتے ہیں اور حریف مادہ جو کھر در اپن پیدا کر دیتے ہیں اسے یہ مٹا دیتے ہیں۔ کیونکہ اسے وہ دھو کر ہموار کر دیتی ہیں۔ چنانچہ درد میں سکون پیدا ہو جاتا ہے۔ ان دواؤں کی لزوجت (لیمدار ہونا) انہیں آنکھوں کے اندر دیر تک باقی رکھتی ہے۔ اگر یہ میسر نہیں ہوں تو ان کی جگہ ہم پانی استعمال کریں گے۔ مگر مذکورہ دوائیں چونکہ آنکھوں کے اندر دیر تک باقی رہتی ہیں اس لئے آنکھوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ وہ گھڑی گھڑی بے چین نہیں ہوتیں۔ اس طرح کی بے چینی سے درد میں اضافہ ہوتا ہے۔ وہ دوائیں یہ ہیں۔ رفیق سفیدی بیضہ مرغ، آب حلبہ مغسول، دودھ، آب صمغ، کتر۔ دودھ اپنی جلانی تاثیر کے باعث قرحوں کے لئے موزوں تر ہے۔ تحلیلی قوت اور درد شدید کو تسکین دینے میں حلبہ لاجواب ہے۔ سفیدی بیضہ میں صرف غرائی تاثیر ہوتی ہے۔ نہ گرمی پیدا کرتی ہے نہ سردی نہ جلاء۔ صمغ اور کتر اجریاتی ادویات کو گوندھنے کے لئے موزوں ہیں۔ ان دواؤں کو نرم کر کے اچھی طرح چکنا کر دیتی ہیں۔ اور حل ہو جائیں تو لازماً رطوبات کو دھونے کیلئے موزوں بھی ہیں۔

سفیدی بیضہ بھی اس کے لئے موزوں ہے۔

ادویات چشم کی دوسری ادویہ مفتہ قرنیہ کی مزمن پیپ اور مزمن اور ام حلبہ کیلئے موزوں ہیں۔ تعدیل کے لئے ادویہ منجہ بھی ان میں شامل کر دیتے ہیں۔ ان دواؤں کے اندر حلتیت، سکنج، اشق، فریون، دار چینی، حماما، وج، سلجی، سازج اور سنبل داخل کریں۔

جلائی ادویات کے اندر جو کم جلا رکھتی ہیں اور سوزش پیدا نہیں کرتیں وہ باریک سفیدی اور قرحوں کے جلاء کے لئے موزوں ہیں۔ جیسے قلمیا، کندر، قرن ایل سوختہ، صبر اور گلاب۔

اور جن ادویات کے اندر شدید جلائی اثر ہوتا ہے وہ غلیظ بہہ دیوں، ظفرہ اور جرب کے لئے موزوں ہوتی ہیں۔ جیسے ریزہ نحاس، زاج، زنجار، نوشادر، قلندیس، نحاس سوختہ، یہ دھودی جائیں تو ان کی سوزش کم ہو جاتی ہے۔ مگر جس قدر دھوئی جائیں گی اسی قدر ان کی جلائی تاثیر کم ہو جائے گی۔

مغصہ ادویات مزمن ظفرہ، جرب، حہ اور قروح صلبہ کے لئے موزوں ہیں۔ یہ زرخ اور زاج ہیں۔

قابض ادویات میں معتدل ہوتی ہیں وہ آشوب چشم میں سیلان رطوبت اور قرحوں کے لئے موزوں ہیں۔ جیسے گلاب، تخم گلاب، سنبل، سلاخہ (۱)، زعفران، عرق گلاب، مایٹا اور شادنج، اس کے اندر تھوڑی اقا قیا اور ہوسفید اس (۲) شامل کر دیتے ہیں۔ آب حصرم ان دواؤں سے زیادہ قابض ہے۔ البتہ عصارہ جات کی خاصیت یہ ہے کہ وہ آنکھوں سے جلد نکل جاتے ہیں مگر ارضی خصوصیت رکھنے والی ادویہ زیادہ دیر تک باقی رہتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حجریاتی ادویات کو اگر بے محل استعمال کیا جائے تو ان سے آنکھوں کو جو نقصان پہنچتا ہے وہ عصارہ جات سے نہیں پہنچتا۔

قابض ادویات میں کچھ شدید قابض ہیں، یہ دفع سیلان کے لئے موزوں نہیں ہوتیں۔ کیونکہ دفع سیلان میں جتنا یہ مفید ہیں کھر درے پن کی وجہ سے اس سے زیادہ وہ

۱۔ سلاخہ: جوڑی کھانے کے دنوں میں بکروں کا پیشاب کو ہستانی چٹانوں پر گر کر جم جاتا ہے۔ اور زفت کے مانند ہو جاتا ہے۔ اسی کو سلاخہ کہتے ہیں۔ تیسرے درجہ میں گرم خشک ہے۔ طلاء کرنے پر اور ام اور پھوڑوں کو توڑ دیتا ہے۔

۲۔ ہوسفید اس: طراشیت کی ایک چھوٹی قسم ہے۔

درد پیدا کرتی ہیں۔ تاہم یہ دو قسموں میں مستعمل ہیں۔ چنانچہ بصارت کو تیز کرنے والی بعض ادویہ میں تھوڑا داخل کی جاتی ہیں اس سے آنکھ کے اندر روح باصرہ سمٹ کر طاقت حاصل کرتی ہے۔ ان دواؤں کے ذریعہ پلکوں کا کھر درا پن اور خارش بھی دور کی جاتی ہے۔

یہ دوائیں حسب ذیل ہیں:

گلنار، مازو، لوہ چن، قلقدیس،

یہ سب سے زیادہ طاقتور اور ازالہ خشونت میں سب سے زیادہ کامیاب ہے۔ عصارہ جات میں عصارہ الحیۃ الیتس، اقا قیا اور آب حصرم چونکہ آنکھوں سے تیزی کے ساتھ خارج ہو جاتی ہیں اس لئے خشونت کا ازالہ نہیں کرتیں۔

منج ادویات کو ہم اور ام چشم اور قروح میں جبکہ پیپ قرنیہ کے اندر محتسب ہوتی ہے، سب سے پہلے تنہا تنہا استعمال کرتے ہیں۔ کامیابی نہیں ہوتی تو اس کے ساتھ طاقتور محلل ادویات شامل کرتے ہیں۔ مذکورہ امراض کے علاوہ اور ام چشم صلبہ میں بھی انہیں استعمال کرتے ہیں

یہ دوائیں حسب ذیل ہیں:

زعفران، مر، جندبیدستر، کندر، آب حلبہ، رسوت، انزروت، بارزو، ناخونہ،

طبخ ناخونہ۔

محرر ادویات میں افیون، بھنگ اور لجاج داخل ہیں خاص کر جبکہ حدت، خشکی اور زخم ہوں یہ مستعمل ہیں۔ انہیں ہوشیاری سے استعمال کریں کیونکہ بصارت کو کمزور اور کبھی کبھی تلف کر دیتی ہیں، لہذا سخت ضرورت پر ہی انہیں استعمال کرنا اور ہے۔ استعمال بھی مسلسل نہ کریں۔ بلکہ درد کی حد تک تھوڑا استعمال کریں۔ درد موقوف ہو جائے تو ترک کر دیں۔ ان دواؤں کے بعد ہم دار چینی سے بنے ہوئے گرم سرے استعمال کرتے ہیں۔ (رازی)

اگر دیکھیں کہ آنکھیں سرخ اور متورم ہیں اور کیچڑ پھینک رہی ہیں تو یہ سمجھیں کہ آشوب چشم تر ہے۔ آنکھیں اگر صاف ہوں اور رات میں چپک جاتی ہوں تو یہ سمجھیں کہ آشوب چشم خشک ہے۔ بیحد خالص سرمہ شافی علاج ہے۔

آشوب چشم طویل ہو جائے اور کوئی علاج کارگر نہ ہو تو پلکوں کو الٹ دیں، یہاں خارش ہوگی۔ خارش (جرب) نام ہے چھوٹی چھوٹی پھنسیوں کا۔ صبح کو اٹھنے کے بعد زیادہ دیر

تک رگڑے بغیر آنکھیں نہ کھلتی ہوں تو اس کا علاج خالص سرمہ سے کریں۔ آنکھوں کے گوشوں کو سرخ دیکھیں تو یہ سمجھیں کہ سلاق ہے۔ اس کا علاج شیاف بارد ہے۔ اسے نہ چھوڑیں، آنکھوں میں سرد سرمہ لگائیں۔ (طیب نامعلوم)

صبر اور ام چشم کے لئے مفید ہے۔ اس کی خاصیت یہ ہے کہ آنکھوں کے اندر مادہ کو آنے سے روکتی ہے اور جو مادہ آچکا ہوتا ہے اسے تحلیل کر دیتی ہے۔ (جالینوس)

کتاب العین کا جامع باب پڑھیں تو جوامع العلل والاعراض میں اعراض العین کا مطالعہ ضرور کریں۔ کیونکہ یہاں نہایت عمدہ ترتیب اور تلخیص ملے گی۔ پھر ایک اور مرض کا اضافہ بھی ملے گا جو مجھے کسی اور کتاب کے اندر نہیں ملا ہے۔ یہ ہے ”قرنیہ کا مرطوب ہونا“۔ (مؤلف)

ناخونہ، زردی بیضہ مرغ، آرد حلبہ، آرد کتان اور میفنج کے ساتھ ملا کر ورم چشم حار صلب کے لئے ضامد بنائیں۔ (جالینوس)

آنکھوں پر زعفران کا طلاء کرنے سے مواد آتارک جاتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

زعفران نج کے ساتھ قبض پیدا کرتا ہے۔ (مسج)

یہی وجہ ہے کہ پلکوں پر اس کا طلاء کیا جائے تو ورم کے لئے عمدہ ہوتا ہے۔ (مؤلف)

تمام چشم کے امراض میں کتاب العین اور کتاب العلل والاعراض سے چند باتیں :

امراض چشم کی دو قسمیں ہیں :

۱۔ نگاہ کی قوت فاعلہ میں پیدا ہونے والی بیماری۔

(۲) آلہ کے اندر لاحق ہونے والی بیماری جس کے ذریعہ بصارت، حس یا حرکت کا

فعل انجام پاتا ہے۔

قوت کے اوپر آفت حسب ذیل وجوہ سے اثر انداز ہوتی ہے :

(۱) فساد مزاج (۲) ورم (۳) دماغ کے اندر خاص کر اس مقام پر جہاں عصبہ مجوفہ یا

عصب حس اکتا ہے یا آلہ کے اندر شکاف پیدا ہو جانا۔ آلہ کا اولین جزء عصبہ مجوفہ ہے۔

اس میں حسب ذیل چیزیں پیدا ہو سکتی ہیں:

۱۔ آنحوں اقسام کا تغیر مزاج ۲۔ چاروں اقسام کے اور ام ۳۔ شکاف ۴۔ تمدد اور طولانی ۵۔ تشنج ۶۔ ورم وغیرہ کا سدہ۔

اس کے بعد طبقہ جلید یہ آتا ہے۔ اس میں بھی حسب ذیل چیزیں رونما ہو سکتی ہیں:

۱۔ جفاف و خشکی، ۲۔ رطوبت، ۳۔ انتقال مکانی، ۴۔ رنگ کا تغیر، ۵۔ مقدار سے بڑا ہو جانا، ۶۔ چھوٹا ہو جانا، ۷۔ تفرق اتصال۔

جلید یہ دائیں یا بائیں مڑ جائے تو حول (بھینکا پن لاحق ہو جاتا ہے۔ یہ کیفیت زیادہ تر بچوں کو پیش آتی ہے۔ نیچے یا اوپر کی جانب مڑ جائے تو ایک چیز دو نظر آنے لگتی ہے۔ (جالینوس) اگر یہ اندر کی جانب دھنس جائے تو اس کا بیان طول عمل ہے۔ ہو سکتا ہے اس کی وضاحت ہم کتاب العین کے آخر میں کریں جہاں ہم منقسم مضمون کے بیان سے فارغ ہو رہے ہوں گے۔ (مؤلف)

آنکھوں کے اندر تھج نام کا ورم پیدا ہو جائے تو آنکھوں پر سرکہ اور گرم پانی میں اسفنج ڈبو کر بطور ضماد کئی بار رکھیں، درد موجود ہو تو صرف گرم پانی کی پھمید کریں، اور ہلکی سی پٹی باندھ دیں۔

پرانے سبل، جرب، سلاق احمر وغیرہ جیسے مزمن امراض چشم میں گوشہ ہائے چشم اور پیشانی کی رگ کی فصد کھول دینا میرے مشاہدہ میں مفید ہوتا ہے۔ مریضوں کی ایک جماعت کو سبل کی تکلیف تھی۔ میرے سامنے ان کی فصد کھول دی گئی جس سے انہیں آرام و سکون ہو گیا۔ گوشہ ہائے چشم کی رگیں یعنی پیشانی کی رگیں دو قسموں میں منقسم ہیں، البتہ پیشانی کی رگ دونوں آنکھوں کو اور گوشہ ہائے چشم کی فصد صرف ایک آنکھ کو مفید ہوتی ہے تاہم اس کی افادیت زیادہ مؤثر ہوتی ہے۔ گوشہ ہائے چشم کی رگیں نہ ملیں تو پیشانی کی رگ بیحد مفید ہوتی ہے۔ (مؤلف)

ادویات چشم کی قسمیں سات ہیں:

۱۔ مسد، مغرتی، ملس، ۲۔ مفتح، ۳۔ جلاء، ۴۔ مچ، ۵۔ مخدر، ۶۔ معطن، ۷۔ قابض

مسدود مفری ادویہ کی دو قسمیں ہیں۔ ایک ارضی یا بس۔ یہ سوزش پیدا کئے بغیر خشک کرتی ہے۔ خشک کرنے کے لئے ”تیز لطیف سیلان میں موزوں ہے۔ بالخصوص جبکہ یہ حالت قرحوں کی موجودگی میں ہو۔ جسم و سر کے استفرار اور انقطاع سیلان کے بعد یہ موزوں ہوتی ہے۔ کیونکہ اس کے اندر اعتدال کے ساتھ خشک کرنے کی تاثیر ہوتی ہے۔ نیز آنکھوں کی وریدوں میں جو رطوبت ہوتی ہے اسے طبقات چشم کے اندر سرایت کرنے سے روکتی ہے۔ سیلان رطوبت منقطع نہ ہو تو اسے استعمال کرنا مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ ایسی صورت میں درد کے اندر شدت پیدا ہوگی۔ آنکھ کی وریدیں کثرت امتلاء سے پھیل کر پردوں میں تناؤ پیدا کر دیتی ہیں۔ کبھی کبھی پردے فاسد ہو جاتے ہیں، گاہ پھٹ جاتے ہیں۔ اس قسم کی ادویات کا فائدہ دیر میں ظاہر ہوتا ہے۔ تاہم اس کی ضرورت اس وقت لازم ہوتی ہے جب آنکھوں کے اندر قرحہ، قرنیہ کے اندر فساد اور عنیبہ کے اندر ابھار پیدا ہو جاتا ہے نیز جب آنکھوں کی طرف تیز قسم کی رطوبت بہہ کر آنے لگتی ہے۔ کیونکہ ایسی حالتوں کے اندر ان دواؤں کے علاوہ کسی اور دوا کا استعمال ممکن نہیں ہوتا۔ قابض ادویات جو رطوبتوں کو بہنے سے اچھی طرح روک دیتی ہیں مگر یہ آنکھوں کو شدت سے سکڑ دیتی ہیں جس سے درد میں زیادتی ہو جاتی ہے۔ دواء حار رطوبتوں میں خرابی اور تیزی پیدا کرتی ہے۔ مرخی، محلل اور منج ادویات سیال رطوبتوں کو خارج کر دیتی ہیں مگر قرحوں کو نہ بھرتی ہیں، نہ مندمل کرتی ہیں، نہ ابھار کو زائل کرتی ہیں۔ اس طرح کی بیماری کے لئے صرف وہی دوائیں موزوں ہوتی ہیں جو اعتدال سے قریب ہیں اور کسی حد تک سرد ہوتی ہیں، یہی ادویہ تھوڑی خشکی پیدا کرتی ہیں۔ اور سوزش سے بالکل خالی ہوتی ہیں۔ اس قسم میں توتیا مغسول، سفیدہ، اشد مغسول، قلمیا سوختہ مغسول رصاص سوختہ مغسول داخل ہیں۔ (حنین)

قلمیا کے اندر بایں ہمہ تھوڑی جلانی تاثیر بھی ہوتی ہے۔ بشرطیکہ دھوئی گئی ہو، سوختہ یا نہ ہو۔ توتیا کے اندر تھوڑی قبضیت ہوتی ہے۔ اسی طرح رصاص سوختہ مغسول اور سفیدہ میں بھی تھوڑی قبضیت ہوتی ہے البتہ نشاستہ کو اچھی طرح دھولیا جائے تو اس کے اندر نہ تو کچھ قبضیت ہوتی ہے نہ تیزی۔ ان ادویات میں مرطب دوائیں مثلاً سفیدی بیضہ رقیق، عورتوں کا دودھ، طبع حلب، آب حلب، آب صمغ، کستور سوزش پیدا نہیں کرتیں۔ یہ مفری ہوتی ہیں۔ کھر درے پن کو ہموار کرتی ہیں۔ تیز رطوبتوں کی حدت میں سکون پیدا کرتی ہیں۔

لہذا درد میں سکون ہو جاتا ہے۔ پھر لزوجت کے باعث آنکھوں کے اندر ان دواؤں کی فاضل مقدار رہ جاتی ہے۔ اس کی ضرورت بھی ہوتی ہے۔ کیونکہ تمام دوائیں دیگر تمام اعضاء کے مقابلہ میں آنکھوں سے زیادہ تیزی کے ساتھ دھل اٹھتی ہیں۔ اسی لئے اطباء نے ادویات چشم میں زیادہ تر جریاتی دوائیں شامل کی ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ آنکھوں کے اندر دیر تک رکیں۔ ان کی لزوجت انہیں دیر تک قائم رکھتی ہے۔ یہ سب سے عمدہ بات ہے۔ کیونکہ اس کی ضرورت نہیں ہوتی کہ آنکھیں ہمیشہ ابھرتی رہیں اور ہر معمولی بات پر پلکوں کے اندر سیلان ہو تا رہے۔ ایسی حالت میں درد کے اندر ہیجان نہایت آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ آنکھوں کو سکون اور راحت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اطباء صمغ وغیرہ کو معدنیات کے ساتھ شامل کرتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کھر درے پن میں نرمی پیدا ہوتی ہے جس کے بعد اس کی اذیت آنکھوں سے دور ہو جاتی ہے لطیف سفیدی بیضہ فقط مغری ہے۔ آب حلبہ بایں ہمہ مسکن اور اعتدال کے ساتھ محلل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس سے بیشتر درد چشم میں سکون پیدا ہو جاتا ہے۔

دودھ کے اندر مائیت کے باعث جلانی تاثیر ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرحوں کو بھرنے والی ادویات میں حلبہ کے ساتھ دودھ شامل کرتے ہیں۔ کیونکہ قرحوں کو بھرنے والی ادویات جلانی ہونے کی محتاج ہوتی ہیں۔

مُخَّج ادویات امراض چشم اور طبقہ قرنیہ کے اندر محتسب پیپ کے لئے ابتدائی طور پر تنہا مستعمل ہیں۔ کیونکہ یہ دوائیں ان امراض کو پختہ کر کے جذب کر لیتی ہیں، مدہ (پیپ) اور اورام مزمن ہو جائیں اور مذکورہ نوعیت کی دوائیں کارگر نہ ہوں تو ان کے اندر تیز قسم کی مفتخ ادویات شامل کرتے ہیں، مُخَّج ادویہ میں مر، زعفران، جندبیدستر، کندر، آب حلبہ، رسوت، انزروت، بارزد، اب ناخونہ داخل ہیں۔ مُخَّج ہونے کے ساتھ یہ محلل بھی ہیں، مر کے اندر سب سے زیادہ تحلیل قوت موجود ہے، زعفران میں اس سے کم مگر اس میں معتدل قبضیت ہوتی ہے۔ کندر میں زعفران سے کم تحلیل اثر ہوتا ہے مگر اس کے اندر جلانی تاثیر موجود ہے۔ اسی لئے قرحوں کو بھرتا ہے۔ رسوت کے اندر بھی جلانی اثر اور قبضیت ملتی ہے۔ جندبیدستر سب سے زیادہ کاٹنا اور لطافت پیدا کرتا ہے۔ انزروت کے اندر بھی تحلیل قوت ہے۔ بارزد میں یہ قوت انزروت سے زیادہ ہوتی ہے۔ ناخونہ زعفران کے مانند ہے آب حلبہ محلل ہے قابض نہیں ہے۔

مذکورہ ادویات کے ساتھ مفتح و محلل دوائیں شامل کرتے ہیں اور اس وقت استعمال میں لائی جاتی ہیں جب مدہ (پیپ) دیر تک قائم رہتی ہے پختہ نہیں ہوتی ہے اور مذکورہ ادویات تحلیل و جذب سے عاجز رہتی ہیں۔ منج ادویات تحلیل نہیں کرتی ہیں تو طبقات چشم کے اور ام میں بھی مذکورہ مرکبات استعمال کئے جاتے ہیں۔ مفتح و محلل ادویات میں حلیت، سکینچ، فریون، اشق، دارچینی، حماما، وج، سلجہ، سنبل اور سازج، شامل ہیں۔ سلجہ، سنبل اور سازج کے اندر تھوڑی قبضیت ہوتی ہے۔ دیگر ادویات میں ذرا بھی قبضیت نہیں ہوتی۔ وہ دوائیں جو نزول الماء کے شروع میں موزوں ہوتی ہیں وہ ایک ہی قسم کی ہیں، اور یہ ہیں مرارے، اور عرق بادیان۔ جو دوائیں تھوڑا جلاء پیدا کرتی ہیں اور سوزش سے خالی ہوتی ہیں وہ ان پھڑیوں کو صاف کرتی ہیں جو دبیز نہیں ہوتیں نیز قرحوں کو بھر دیتی ہیں۔ ان میں قلمہا، کندر، قرون سوختہ، صبر، گلاب اور اشد شامل ہیں۔ قلمہا حرارت اور برودت میں معتدل ہے۔ کندر حرارت کی جانب زیادہ مائل ہے۔ چنانچہ درد کو تسکین دیتا اور مورد کو پختہ کرتا ہے۔ اس کے اندر جلائی اثر بہت کم ہوتا ہے صبر کے اندر گلاب کی طرح مرکب تاثیر ہے۔ کیونکہ اس کے اندر تلخی ہوتی ہے جس کے ذریعہ جلاء پیدا کرتی ہے اور قبضیت بھی ہوتی ہے جس کی وجہ سے سمٹ کر مندمل کر دیتی ہے۔ قرون سوختہ باردیابس ہوتی ہیں تاہم اپنی جفاقت (خشکی کی تاثیر) سے قرحوں کو مندمل کرتی ہے۔ کیونکہ رطوبتوں کو خشک کر دیتی ہے۔ باقی جو دوائیں مذکورہ ادویات سے زیادہ جلائی اثر رکھتی ہیں۔ اور یہ وہی ہیں جن کے اندر شدید جلائی اثر ہوتا ہے اور ان کا شمار جلائی ادویات کے دوسرے اور تیسرے طبقہ پر ہوتا ہے۔ یہ سب ظفرہ، جرب، حکۃ، الاجفان اور دبیز پھڑیوں کے لئے موزوں ہیں۔ ان میں ریزہ نحاس، زاج، زنجار، نوشادر، سریقون جو دوائے خارش ہے، قلقلہ لیس نحاس سوختہ اور زھرۃ نحاس داخل ہیں۔ یہ سب سوزش پیدا کرتی ہیں، سب سے کم سوزش نحاس سوختہ کے اندر ہوتی ہے۔ ان تمام دواؤں کو دھودیا جائے تو سوزش کم ہو جاتی ہے، مگر جس قدر سوزش کم ہوتی ہے اسی قدر جلائی اثر بھی کم ہو جاتا ہے۔ معفن ادویات کھر درے پن جرب مزمن صلب ظفرۃ مزمن اور حکۃ مزمن کے ازالہ کے لئے موزوں ہوتی ہیں۔ ان میں زرنغ اور زاج داخل ہیں۔ انہیں طاقتور بنانے کے لئے جلائی ادویات میں شامل کرتے ہیں۔

قابض ادویات میں جو معتدل قابض ہیں وہ آشوب چشم میں سیلان رطوبت کو دفع

کرنے اور قروح و ثبور کے ازالہ کے لئے موزوں ہیں جیسے گلاب، تخم گلاب، سنبل، ساذج، مامشیا، زعفران، اور عرق گلاب۔

طاقتور قابض ادویات شدت سے سمیٹنے اور کھر دراپن پیدا کرنے کی وجہ سے دفع مادہ میں جتنا مفید ہیں اس سے زیادہ اس حالت میں درد پیدا کرتی ہیں۔ درد کی وجہ سے وہ جلب مواد کا باعث ہوتی ہیں، اس طرح شدید نقصان پہونچاتی ہیں۔ تاہم تھوڑی مقدار میں ان ادویات کے اندر شامل کرتے ہیں جو بصارت کو تیز کرتی ہیں۔ یہ جوہر چشم کو سمیٹ کر طاقتور بناتی ہیں۔ نیز ان دواؤں میں بھی شامل کرتے ہیں جو صحت چشم کی محافظ ہوتی ہیں۔ اور ان دواؤں کے اندر بھی داخل کرتے ہیں جو پلکوں کے کھر دراپن کا ازالہ کرتی ہیں۔ کیونکہ پلکوں کو قوت پہونچاتی ہیں۔ کھر درے پن کو اکھیڑنے میں مدد کرتی ہیں خاص کر جبکہ کھر درے پن کے ساتھ حدت بھی ہوتی ہے۔ گلنار، مازو نا پختہ، برادہ آہن، قلقنت، اور زنگار آہن ان ادویات میں شامل ہیں۔ قلقنت سب سے زیادہ طاقتور قابض ہے۔ کھر درے پن کے ازالہ میں سب سے کارگر دوا وہی ہوتی ہے جو قلقنت کے مانند ارضیت اور قبضیت کی صلاحیت رکھتی ہو۔ قاقیا، عصارہ حصرم اور پختہ التیس تیزی سے دھل اٹھتی ہیں۔ اس لئے ان کا اثر قوی نہیں ہوتا۔

مخدر ادویات اس وقت استعمال کی جاتی ہیں جب شدت درد سے مریض کے تلف ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ بالخصوص جب کہ درد کے ساتھ حدت اور زخموں کا فساد بھی ہو۔ ممکن حد تک اس سے بچیں۔ کیونکہ ان سے بصارت کمزور ہو جاتی ہے اور کبھی زائل بھی ہو جاتی ہے۔ استعمال کرنا ضروری ہو تو تھوڑی دیر کے لئے اور اس حد تک استعمال کریں کہ درد میں سکون ہو جائے۔ اس کے بعد دار چینی سے بنے ہوئے مسخن اور افیون، بھنگ، آلفاح اور پوست لفاح سے بنے ہوئے مخدر سرے استعمال کریں۔ (جالینوس)

روغن بلساں، عصارہ سداب، رازیانج اور مرارہ حیوان وغیرہ جو ظلمت بصر اور نزول الماء کے شروع میں مفید ہیں استعمال کریں تو انہیں اور دوسرے تیز سرے اس وقت استعمال کریں۔ جب سر کے اندر امتلاء نہ ہو، ہوا صاف ستھری ہو، زیادہ ٹھنڈی نہ ہو نہ زیادہ گرم ہو، ان تمام تیز اور سوزش پیدا کرنے والے سرموں کے بعد عورتوں کا دورہ بطور قطور آنکھوں میں ڈالیں، اور بھمید کریں حتیٰ کہ سوزش میں سکون پیدا ہو جائے۔ اس کے بعد تہتہ کریں۔ (مؤلف)

سلخ (۱) (چشم) کی ایک بیماری ہے جو آنکھوں کے اندر حدید یا قصب وغیرہ تیز ادویہ کی وجہ سے حجاب آجانے سے لاحق ہوتی ہے۔ (حنین)

سلخ کبھی ردی جرب سے بھی لاحق ہو جاتا ہے۔ اس طرح اس کی تین قسمیں ہوں گی۔ ۱۔ حدید سے پیدا ہونے والا۔ ۲۔ دواؤں سے لاحق ہونے والا۔ ۳۔ جرب کی وجہ سے عارض ہونے والا۔ سرطان صرف ایک قسم ہوتا ہے۔ یہ مرۃ سوداء کے درم سے لاحق ہوتا ہے۔ (مؤلف)

چشم کی دواؤں کا علیحدہ علیحدہ بیان:

حلتیت بوجد قوی ہوتی ہے اور وہاں مستعمل ہے جہاں قوت کے ساتھ بہ کثرت تحلیل کی ضرورت ہوتی ہے۔ سکنج گرم ہوتی ہے۔ حلتیت لطیف اور آنکھوں کی پھڑکیوں کے لئے جالی ہے۔ نزول الماء اور غلظت کے سبب لاحق ہونے والی ظلمت بصر میں مفید ہے۔ مرد درجہ دوم میں جاریا بس ہے اور آنکھوں کے قروحی آثار کو صاف کرتی ہے۔ کھر دراپن نہیں پیدا کرتی۔

کندر درجہ دوم میں گرم اور درجہ اول میں خشک ہے۔ جالی اور منج ہے۔ زخموں کو بھرتی ہے، درد میں سکون پیدا کرتی ہے۔ ضمع یا بس لا حرارت و برودت میں معتدل ہے۔ مغری اور ملین ہے۔ ستر کی بھی یہی خاصیت ہے۔ مگر خشکی پیدا کرنے کی تاثیر ضمع سے کم رکھتی ہے۔

رسوت درجہ دوم میں خشک اور حرارت و برودت میں معتدل ہے۔ اس کے اندر تھوڑی قبضیت جلاء اور پتلی کے اندر پیدا ہونے والی غلظت کو لطیف کر دینے کی تاثیر ہے۔ اشق محلل اور ملین ہے۔ بارزد ملین، محلل، درجہ دوم میں کھر دراپن اور درجہ اول میں خشکی پیدا کرنے والی ہے۔ انزروت سوزش پیدا کئے بغیر خشکی پیدا کرتی ہے اور گوشت اگاتی ہے۔

حلبہ درجہ دوم میں گرم اور درجہ اول میں خشک ہے۔ اور ام صلبہ کو تحلیل کرتی ہے۔ گلاب کے اندر قبض، تحلیل اور خشک کرنے کی تاثیر ہے۔ مامثیا قبضیت کے ساتھ

برودت پیدا کرتی ہے۔ لحمیۃ التمس استرخاء کی حالت میں اعضاء کو خشک کرتی ہے۔
 قاقیا دھوئی نہ جائے تو درجہ سوم میں بیحد خشکی پیدا کرتی ہے، دھودینے کے بعد یہ
 اثر درجہ دوم میں ہوتا ہے۔

بادیان درجہ سوم میں گرم اور درجہ اول میں خشک ہے۔ نزول الماء کے لئے مفید
 ہے۔ بابونہ درجہ اول میں گرم خشک ہے۔ لطیف محلل اور مرخی ہے۔
 صبر درجہ سوم میں خشک اور درجہ اول میں گرم ہے۔ عمیر الاندمال قرحوں کو
 چپکاتی ہے۔ دافع، جالی اور محلل ہے۔

نشاستہ سرد خشک اور مقری ہے۔ مازو درجہ سوم میں خشک درجہ دوم میں سرد
 ہے۔ سنبل اور سازج درجہ اول میں گرم درجہ دوم کے آخر میں خشک ہے قبض اور حدت
 پیدا کرتی ہیں۔ سلفیہ درجہ سوم میں خشک ہے۔ حدت، قبض، تحلیل و تقطیع کے اثرات کے
 ساتھ لطیف ہوتی ہے۔

دار چینی مسخن و مجفف ہے بطباط قرحوں کو چپکاتی، برودت پیدا کرتی اور دفع کرتی
 ہے۔ حماما دوسرے درجہ میں مسخن و مجفف ہے۔ نفج پیدا کرتی ہے۔

شادہ مجفف و قابض اور پلکوں کے کھر درے پن اور قرحوں میں بد گوشت کے
 لئے مفید ہے۔ نمک جالی مجفف اور محلل ہے۔ نوشادر زیادہ لطیف اور اثر میں اس سے زیادہ
 طاقتور ہوتی ہے۔ زرخ محرق ہے۔ زنجار گوشت کو کم کرتی ہے۔ قلمیا مجفف، قابض، اور
 جالی ہے۔ حرارت و برودت میں معتدل ہوتی ہے۔ سوختہ کر کے دھودیا جائے تو سوزش
 پیدا کئے بغیر مجفف ہے۔

بورق ملطف ہے اور لیسدار غلیظ فضلہ کو قطع کرتی ہے۔ زاج سوختہ شدید قابض
 اور آنکھ اور تمام بدن کے محتاج اندمال قرحوں میں مفید ہے بالخصوص تر قرحوں کے اندر
 رصاص سوختہ مجفف ہے، ساتھ ہی اس کے اندر سوزش اور تیزی ہوتی ہے دھودیا جائے تو
 سوزش کے بغیر خشک کرتا ہے۔ اشمہ مجفف اور قابض ہے۔ قلقت طاقتور قابض ہے، ساتھ
 ہی تیز بخونیت پیدا کرتی ہے اور مرطوب گوشت کو خشک کرتی ہے۔ قلقت یس بیحد قابض
 ہے۔ جلن پیدا کرتی ہے لطیف ہوتی ہے سوختہ کردی جائے تو لطافت بڑھ جاتی ہے اور
 سوزش کم ہو جاتی ہے۔ نحاس سوختہ حار قابض ہے۔ دھودیا جائے تو نرم جسموں کے

زخموں کو مندمل کر دیتا ہے۔ سفیدہ بارد مغری ہے۔ زہرہ نحاس (۱)، نحاس سوختہ اور ریزہ نحاس سے زیادہ تیز اور لطیف ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پلکوں کے کھر درے پن کے لئے جالی ہے۔ قسر یفوق جو دواء جرب ہے قلعہ لیس سے زیادہ خشکی پیدا کرتی ہے اور سوزش میں اس سے کم اور زیادہ لطیف ہوتی ہے۔ توتیا مغسول سوزش کے بغیر خشک کرتی ہے بثور اور قروح روئیہ اور سیلان رطوبت میں مفید ہے۔ لوہ چن (برادہ آہن) مجفف، قابض اور قروح روئیہ میں مفید ہے۔ ریزہ نحاس لحم زائد کا ازالہ کرتا ہے اور پگھلاتا ہے۔ تمام ریزوں میں سوزش اور لطافت ہوتی ہے۔ مرارے نگاہ کو تیز کرتے ہیں۔ سفیدی بیضہ مغری ہے۔ اس کے اندر جو رطوبت ہوتی ہے اس کی وجہ سے وہ جالی ہے۔ استخوان سوختہ مغسول بار دیا بس اور مسد د ہے۔ جند بید ستر مقطع و منج ہے۔ فلفل اور سنبل اشک آوری اور ظلمت بصر میں مفید ہیں۔ حجر افروچی، انزروت، صبر، مایثا، قلمیہ، اشد، زعفران آنکھوں کی حفظان صحت اور ان کی جانب انصاب نزلہ کو روکنے کے لئے مفید ہیں۔ عصارہ سداب، عصارہ بادیان، جانوروں کے مرارے، حلتیت وغیرہ ظلمت بصر اور نزول الماء کے آغاز میں مفید ہیں۔ کیونکہ ان کے اندر تلطیف، تنقیہ اور تسخین کی تاثیر ہے۔ یہ دوائیں اور دیگر تیز سرے اسی وقت استعمال کئے جائیں جب سر کے اندر امتلاء کی کیفیت نہ ہو، ہوا بجد صاف ہو نہ زیادہ ٹھنڈی ہو نہ زیادہ گرم ہو۔ تمام تیز اور سوزش پیدا کرنے والے سرموں کے بعد آنکھوں کے اندر عورتوں کا دودھ پکائیں۔ تہمید کریں حتیٰ کہ درد اور سوزش میں سکون ہو جائے۔ اس کے بعد آنکھوں کو دھو کر صاف کر دیں۔ (جالینوس)

پلکوں کے امراض

پلکوں کے مخصوص امراض:

جرب، برد، تجر، التصاق، شترہ، شیعہ، انتشار لاشفار، قمل، وردیج، سلاق، حکہ، ثائیل (مے) شرتاق اور توش

۱۔ زہرہ نحاس۔ تانبے کو پگھلا کر زمین کے کھدوں میں بہا دیا جائے اور پس پانی چھڑک دیا جائے تو اس کے اجزاء ایک دوسرے کے ساتھ ضم ہو جاتے ہیں اور ان کے درمیان پانی دب جاتا ہے۔ گرم کرنے پر تانبے کے اوپر صاف جھاگ بن کر ابھر آتا ہے۔ کیا معلوم ہوتا ہے جیسے نمک، اسی کو زہرہ نحاس کہتے ہیں اکال، لذاع اور قابض ہوتا ہے۔

جرب کی چار قسمیں ہیں :

- ۱۔ سرخی اور پلکوں کے اندرونی حصہ میں تھوڑا کھر دراپن ہونا۔
 - ۲۔ کھر دراپن زیادہ ساتھ میں درد اور ثقل کا ہونا۔
 - ۳۔ پلکوں کو الٹ کر دیکھنے کے بعد انجیر جیسی پھن کا ظاہر ہونا۔
 - ۴۔ پھن کے ساتھ شدید صلابت کا ہونا۔
- برد کی صرف ایک قسم ہے۔ یہ پلکوں کے ظاہری حصہ پر ایک غلیظ رطوبت، اور باطنی حصہ میں اولہ نما ایک کیفیت کا نام ہے۔
- تجر کی ایک قسم ہے۔ یہ برد کے فضلہ سے زیادہ سخت فضلہ کو کہتے ہیں جو آنکھوں کے اندر پتھر جاتا ہے۔

التصاق کی دو قسمیں ہیں :

- ۱۔ آنکھ کی سیاہی یا سفیدی سے پلکوں کا چمٹ جانا۔
- ۲۔ پلکوں کا باہم ایک دوسرے کے ساتھ چپک جانا۔ یہ قسم قرحہ اور ناخونہ کو کاٹ دینے کے بعد عارض ہوتی ہے۔

شترہ کی تین قسمیں :

- ۱۔ بالائی پلک کا اس حد تک اوپر اٹھ جانا کہ آنکھ کی سفیدی کو ڈھک نہ سکے۔ یہ طبعی طور پر اور پلک کی نامناسب سوزن کاری سے عارض ہوتی ہے۔
 - ۲۔ تمام پلکوں کا چھوٹا ہو جانا۔
 - ۳۔ تمام پلکوں کا بیرونی جانب الٹ جانا۔ (خنین)
- اور وہ حالت بھی جس میں زیریں پلک نیچے اس حد تک الٹ جائے کہ سفیدی کو ڈھک نہ سکے (مؤلف)
- شعیرہ کی ایک قسم ہے۔ یہ شعیرہ (چھوٹے بال) نما ایک مستطیل ورم ہوتا ہے جو پلک کے کنارے پیدا ہو جاتا ہے۔ شعیرہ زائد کی ایک قسم ہے۔ یہ پلک کے اندر اٹے طور پر اگا ہوا ایک بال ہوتا ہے جو آنکھ کے اندر چبھتا ہے۔

انتشار الافشار کی دو قسمیں ہیں :

- ۱۔ پلکوں کی طرف تیز رطوبت کا آ جانا۔ جب کہ داء العطب کی حالت ہوتی ہے۔
- ۲۔ پلکوں کی عدم غذائیت جیسا کہ صلع (گنچے پن) میں ہوتا ہے۔ ان دونوں قسم کی بیماریوں میں پلکوں کے اندر سرخی اور صلابت نہیں ہوتی۔ ایک اور قسم ہوتی ہے جس میں پلکیں دبیز ہو جاتی ہیں ان میں سرخی اور صلابت بھی ہوتی ہے۔

قمل کی صرف ایک قسم ہے :

اس میں پلکوں کے حاشیوں پر چھوٹی چھوٹی جوئیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ یہ حالت ان لوگوں کو پیش آتی ہے جو بسیار خور ہوتے ہیں اور حمام اور ورزش سے کم سروکار رکھتے ہیں۔

وردیخ کی دو قسمیں ہیں :

- ۱۔ کوئی مادہ بہہ کر پلک کی جانب آ جائے۔ یہ مادہ تیز مادہ کی قسم کا ہوتا ہے۔ پلکوں کا رنگ سرخ، ان میں شدید غلظت، ثقل اور بہ کثرت رطوبت آ جاتی ہے۔
- ۲۔ مری خون سے بہ کیفیت پیدا ہو جائے۔ پلکوں کا رنگ مائل بہ سرخی ہو جاتا ہے۔ ورم اور سرخی بہت کم اور چھن اور تیزی زیادہ ہوتی ہے۔

سلاق کی صرف ایک قسم ہے :

یہ لطیف بورقی (سہاگہ جیسی) رطوبت سے پیدا ہوتی ہے۔ ساتھ میں گوشہ ہائے چشم کے اندر خارش ہوتی ہے۔

حصہ کی ایک قسم ہے :

یہ آنکھوں کے دونوں گوشوں یا پلک کے اندرونی حصہ میں پیدا ہوتی ہے۔ ٹائیل (مے) صلب اور خشک ورم ہوتے ہیں جو زیریں یا بالائی پلکوں کے اندرونی یا بیرونی یا دونوں پلکوں کے اندر بیک وقت پیدا ہو جاتے ہیں۔ شرتاق بالائی پلک کا سلعہ ہوتا ہے جو مریض کو اپنی نگاہ اوپر بلند کرنے میں مانع ہوتا

ہے۔ یہ سلعہ اعصاب سے بنا ہوا الیہدار خمی جسم ہوتا ہے۔ تو یہ ایک خشک ورم ہوتا ہے جس کی شکل توت کے مانند ہوتی ہے۔ زیادہ تر بالائی پلک میں عارض ہوتا ہے اور اسی سے معروف ہے۔

گوشہ ہائے چشم (آماق) کے امراض تین ہیں

(۱) عذہ، (۲) سیلان، (۳) غرب۔

عذہ مآق اکبر (بڑے گوشہ چشم) کے لحمہ (گوشت) کے اپنی طبعی مقدار سے بڑھ جانے کو کہتے ہیں۔

سیلان مذکورہ لحمہ میں نقص سے پیش آنے والے دمہ زائدہ کو کہتے ہیں۔ اسی لحمہ کے اندر نقص واقع ہو جاتا ہے تو آنکھ اور منخرین (نقٹنوں) کے درمیان سوراخ کا سرا کھل جاتا ہے۔ اور اسی حد تک کھل جاتا ہے کہ رطوبات کا بہاؤ آنکھوں کی جانب رکتا نہیں ہے۔ یہ کیفیت یا تو اس لئے پیدا ہو جاتی ہے کہ ناتجربہ کار طبیبوں نے عذہ کو کاٹنے میں افراط سے کام لیا ہوتا ہے یا ظفرہ اور جرب کو کاٹنے میں تیز دوائیں حد سے تجاوز کر جاتی ہیں۔

غرب ایک پھوڑا ہوتا ہے جو گوشہ چشم اور ناک کے درمیان نکل آتا ہے۔ کبھی کبھی یہ ناصور بن جاتا ہے۔ یہ ہیں گوشہ ہائے چشم کے تین امراض۔

ملحمہ کے امراض

رمد، طرفہ، ظفرہ، انتفاخ، جساء، حکہ، سبل، ودقہ، دمہ، دبیلہ۔

رمد کی چار قسمیں ہیں :

- ۱۔ عمدہ دم حار سے پیدا ہونے والا یہ مقدار میں ہوتا ہے۔
- ۲۔ دم بلغمی کے عارض ہونے والا۔ ۳۔ دم صفاوی سے لاحق ہونے والا۔
- ۴۔ دم سوداوی سے پیدا شدہ۔ علامات کا تذکرہ باب الرمد میں آچکا ہے۔

طرفہ ایسی کیفیت کا نام ہے جس میں خون کا انصباب ملتئمہ میں ہوتا ہے۔ یہ خون ملتئمہ کی رگوں کو پھاڑ دیتا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں :

۱۔ ساتھ میں ملتئمہ پھٹ جائے۔

۲۔ ملتئمہ تو نہ پھٹے مگر اس کے اندر موجود بعض وریدی پھٹ جائیں۔ یہ صورت حال ضربہ وغیرہ سے لاحق ہوتی ہے۔

ظفرہ ملتئمہ میں ایک زیادتی کا نام ہے جو بالعموم مآق اکبر سے شروع ہوتی ہے۔ کبھی کبھی یہ پھیل کر پورے ملتئمہ پر آجاتی ہے حتیٰ کہ قرنیہ تک پہنچ کر پتلی کو ڈھک لیتی ہے۔

انتفاخ کی چار قسمیں ہیں :

۱۔ ریاخ سے پیدا ہونے والی۔ یہ کیفیت مآق اکبر میں اچانک عارض ہو جاتی ہے۔ جو کسی مکھی یا مچھر کے کاٹنے سے پیش آتی ہے۔ بالعموم اس کے شکار بوڑھے حضرات موسم گرما میں ہوتے ہیں رنگ بلغم سے پیدا شدہ اور ام کا ہوتا ہے۔

۲۔ رنگ سب سے زیادہ خراب ہوتا ہے۔ ثقل بھی زیادہ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ برودت میں زیادہ ہوتی ہے۔ انگلی سے دبائیں تو اثر ایک گھنٹہ تک رہتا ہے۔

۳۔ رنگ جسم کا ہوتا ہے۔ انگلی اس کے اندر غائب ہو جاتی ہے۔ مگر اس کا اثر بہت جلد بھر جاتا ہے۔

۴۔ انتفاخ صلب ہوتا ہے درد نہیں ہوتا۔ رنگ خاکستری، زیادہ تر یہ کیفیت جدری (چچک) میں پیش آتی ہے۔

جساء پلکوں کے ساتھ آنکھوں کے اندر صلاہت کا پیدا ہو جانا۔ اس کے ساتھ درد وغیرہ ہوتا ہے اس کی وجہ سے سو کر اٹھنے پر آنکھوں کو کھولنا دشوار ہوتا ہے۔ آنکھوں میں سخت خشکی پیدا ہو جاتی ہے۔ صلاہت کی وجہ سے پلکوں کو الٹا نہیں جاسکتا۔ زیادہ تر آنکھوں کے اندر خشک اور صلب کیچڑ جمع ہو جاتا ہے۔

حہ کو یونانی میں آخروس کہتے ہیں۔ اس کیفیت کے اندر نمکین سہاگہ جیسے فضلہ کی وجہ سے ملتئمہ میں خارش ہو جاتی ہے۔ کبھی کبھی یہ بیاری پلکوں میں پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کا تذکرہ ہم نے پلکوں کے بیان میں کر دیا ہے۔

سبل کی دو قسمیں ہیں :

- ۱۔ کھوپڑی کے نیچے موجود دو ریدوں کی وجہ سے لاحق ہونے والی۔
- ۲۔ کھوپڑی کے باہر سے لاحق ہونے والی۔ دونوں کا فرق باب السبل میں ہم بیان کر چکے ہیں۔

ودقہ : ملحمہ کا خشک ورم۔ مقامات مختلف ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح رنگ بھی۔ کبھی یہ مآق اکبر کے گوشہ میں اور کبھی ماق اصغر میں۔ کبھی اکمیل کے پاس اور کبھی زیریں پلک کے نیچے لاحق ہوتا ہے۔ کبھی سفید اور کبھی سرخ ہوتا ہے۔

دفعہ : آنکھوں کی جانب سر سے سیلان رطوبت کا ہونا۔ کبھی کبھی کھوپڑی کے نیچے کی رگوں سے اور کبھی ان رگوں کے اوپری حصہ سے سیلان ہوتا ہے۔ علامت کا تذکرہ باب الدمعہ میں کر چکے ہیں۔

دبیلہ کی دو قسمیں نہیں ہوتیں :

ایک ہی قسم کا ہوتا ہے ملحمہ کے ایک روی اور اندر کو دھنسنے ہوئے قرحہ کو کہتے ہیں۔

قرنیہ کے امراض

بثور، قروح، اثر، سکنج، دبیلہ، سرطان، حضر، تغیر لون۔

قروح کی دو قسمیں ہیں :

۱۔ چار طرح کے قرنیہ کی سطح میں ہوتے ہیں۔

۲۔ تین قسم کے اندر کو دھنسنے ہوئے ہوتے ہیں۔

سطح قرنیہ میں عارض ہونے والی پہلی کارنگ دھواں جیسا ہوتا ہے۔ اس کا مقام کشادہ ہوتا ہے۔ دوسری قسم کا مقام چھوٹا رنگ سفید اور اس کے اندر گہرائی ہوتی ہے۔ تیسری قسم دو رنگوں کی ہوتی ہے۔ کیونکہ قرحہ ملحمہ کے ایک کنارہ پر ہوتا ہے۔ چنانچہ اکلیل السواد پر سرخ اور سفید ہو جاتا ہے۔ چوتھی قسم اس قرحہ پر مشتمل ہے جو قرنیہ کے

ظاہری حصہ میں سوراخ نما ہوتا ہے۔

غارہ (دھنسے ہوئے قرحوں) میں پہلی قسم وہ ہے جس میں قرحہ صاف اور گہرا ہوتا ہے، یونانی میں اسے لو بو یون کہتے ہیں۔ دوسری قسم پہلی قسم سے کشادہ ہوتی ہے، مگر اس میں گہرائی کم ہوتی ہے۔ یونانی میں اسے کیلوما کہتے ہیں۔ تیسری قسم میں وہ قرحہ ہے جو میلا کچھلا ہوتا ہے اور اپنے اندر بہ کثرت خشک ریشہ رکھتا ہے۔ یونانی میں اسے امقوما کہتے ہیں۔ یہ قرحہ مزمن ہو جاتا ہے تو اس کی وجہ سے آنکھوں کی تمام رطوبتیں بہہ جاتی ہیں۔ اس کو دبلہ کہتے ہیں۔

شمرہ اس وقت پیدا ہوتی ہے جب قرنیہ کو مرکب کرنے والے چھلکوں کے درمیان رطوبت جمع ہو جاتی ہے۔ اس کا رنگ سفید یا سیاہ ہوتا ہے۔ یہ پہلے چھلکے یا دوسرے چھلکے یا تیسرے چھلکے کے نیچے ہوتی ہے۔ اس طرح اس کی تین قسمیں ہوتی ہیں۔

اثر دو قسم کا ہوتا ہے:

۱۔ رقیق۔ یہ قرنیہ کے اوپر ہوتا ہے۔

۲۔ غلیظ یہ اندر کو دھنسا ہوتا ہے۔

سلخ کی ایک قسم ہے:

یہ حجاب (قرنیہ) سے لوہے، قصب وغیرہ یا تیز ادویہ کے مس ہونے سے پیدا ہوتی ہے۔ (حنین)

سلخ جرب زدی سے بھی لاحق ہوتی ہے، اس طرح اس کی تین قسمیں ہو جاتی ہیں:

۱۔ لوہے کی وجہ سے

۲۔ ادویہ کی وجہ سے۔

۳۔ اور جرب کی وجہ سے لاحق ہونے والی۔ (مؤلف)

سرطان ایک قسم کا ہوتا ہے:

یہ مرۃ سوداء سے پیدا شدہ ورم ہوتا ہے اور لا علاج ہوتا ہے۔

حضر آنکھوں کے اندر چھین سے لاحق ہوتا ہے۔ کبھی کبھی یہ پہلی پرت یا دوسری

پرت یا تیسری پرت تک پہنچ جاتا ہے۔ (حنین)
 حضر کبھی پیپ نکل آنے کے بعد بھی ہو جاتا ہے۔ اس لئے اس کی چھ قسمیں ہیں،
 تین تو ہمارہ اضافہ ہے۔ یہ بھی تینوں پرتوں کے اندر ہوتی ہیں۔ (مؤلف)

عنیبہ کے امراض

صنیق، التساع، نتوء، انخراق

التساع کی دو قسمیں ہیں:

- ۱۔ عنیبہ کا جرم منقبض ہو جائے اور اس کا سوراخ بڑھ کر پھیل جائے۔
- ۲۔ جرم عنیبہ میں استرخاء کی وجہ سے سوراخ کشادہ ہو جائے۔ پتلی کی نگلی (صنیق) حسب ذیل وجوہ سے پیش آتی ہے:

- ۱۔ ورم۔
- ۲۔ ارضی کیوس کا پتلی میں انصباب ہو جائے۔
- ۳۔ حد سے زیادہ حرارت پتلی کو سکڑ دے۔

نتوء (ابھار) کی چار قسمیں ہیں:

- ۱۔ قرنیہ کی پرتیں پھٹ جاتی ہیں چنانچہ عنیبہ سے تھوڑی چیز ابھر آتی ہے۔ اسے رائس المٹہ کہتے ہیں۔
 - ۲۔ ابھار زیادہ ہو جائے اسے راس الذباب کہتے ہیں۔
 - ۳۔ ابھار اس سے بھی زیادہ ہو جائے اسے راس المسمار کہتے ہیں۔ یہ حالت اس وقت پیش آتی ہے جب مژر مزمن ہو جاتے ہیں۔
 - ۴۔ کبھی قرنیہ ابھر آتی ہے مگر یہ مضر نہیں ہوتی۔ (حنین)
- مذکورہ طبیب نے کہا ہے کہ مژر کی پانچ قسمیں ہونی ضروری ہیں۔ چار تو نتوء کی ہیں، ایک اور قسم عنبد کے نام سے موسوم ہے۔ یہ زیادہ ابھرتی نہیں ہے تو مسمار کہلاتی ہے۔ نتوء قرنیہ کی قسم کو ہم شمار نہیں کرتے۔ کیونکہ یہ نقصان دہ بیماری نہیں ہوتی۔ (مؤلف)

ثقب عنیبہ کے امراض

اس میں نزول الماء داخل ہے جو چھ قسموں پر مشتمل ہے :

- ۱۔ سرخ رنگ کا پانی۔
- ۲۔ آسمانی رنگ کا پانی۔
- ۳۔ ہر اپانی۔
- ۴۔ نیلگوں پانی۔
- ۵۔ بلوری رنگ کا پانی۔
- ۶۔ کانچ کے رنگ کا پانی۔

جلید یہ کے امراض

- ۱۔ جلید یہ کا دائیں اور بائیں جھک جانا۔ اس سے حول (بھینگا) لاحق ہوتا ہے۔
- ۲۔ نیچے یا اوپر کو مائل ہو جانا۔ اس کی وجہ سے ایک چیز دو نظر آتی ہیں۔
- ۳۔ سرخی میں تبدیل ہو جانا۔ اس کی وجہ سے اشیاء سرخ نظر آتی ہیں۔
- ۴۔ زردی میں تبدیل ہو جانا۔ اس سے چیزیں زرد نظر آتی ہیں۔
- ۵۔ سیاہی میں تبدیل ہو جانا۔ اس سے چیزیں سیاہ نظر آتی ہیں۔
- ۶۔ سفیدی میں اضافہ ہو جانا۔ اس سے چیزیں سفید نظر آتی ہیں۔
- ۷۔ ابھر آنا۔ اس سے چیزیں اپنی مقدار سے بڑی نظر آتی ہیں۔
- ۸۔ بڑی ہو جانا۔ اس سے بھی چیزیں اپنی مقدار سے بڑی نظر آتی ہیں۔
- ۹۔ اندر کو دھنس جانا۔ اس کی وجہ سے چیزیں چھوٹی نظر آتی ہیں۔
- ۱۰۔ چھوٹی ہو جانا۔ اس کی وجہ سے بھی چیزیں چھوٹی نظر آتی ہیں۔

بہیضہ کے امراض

رطوبت بہیضہ کا رنگ تبدیل ہو جاتا ہے تو بصارت کو نقصان پہنچتا ہے مگر جاتی نہیں ہے۔ آنکھوں کے اندر خشکی پیدا ہو جاتی ہے۔ خشکی مختلف مقامات پر ہو تو دیکھنے والے کو ہر چیز میں روشندان اور سوراخ نظر آتے ہیں۔ لیکن کسی ایک مقام پر ہو تو اسے ہر چیز میں ایک سوراخ دکھائی دیتا ہے۔ کل آنکھ خشک ہو کر چھوٹی ہو جائے تو آدمی کو اصلاً کوئی چیز نظر نہیں آتی۔ آنکھیں مرطوب ہو جائیں تو بڑی ہو جاتی ہیں، اسی طرح ان کے اندر رطوبت کم ہو جائے تو چھوٹی ہو جاتی ہیں۔

زجاجیہ اور صفاقہ شبکیہ کے امراض

یہ امراض زجاجیہ کے فساد مزاج سے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ دو قسم کے ہوتے ہیں۔
بسیط۔ مرکب۔ (حنین)

عصبہ مجوفہ کے امراض

- ۱۔ سوء مزاج سے لاحق ہونے والے امراض۔ ان کی آٹھ قسمیں ہیں :
- ۲۔ آلی امراض۔ مثلاً سدہ، ضفطہ اور ورم کا پیدا ہو جانا۔
- ۳۔ فرد کا کھل جانا۔ مثلاً عصبہ کا بٹھنا۔

ثقب عنیبہ کے امراض

ثقب عنیبہ کے امراض چار ہیں :

التساع، صنیق، زوال، انحر اق۔

التساع (کشادہ ہونا) طبعی اور اکتسابی ہوتا ہے۔ اکتسابی حسب ذیل وجوہ سے لاحق

ہوتا ہے:

۱۔ عنیبہ کے اندر خود کوئی تکلیف ایسی ہو جس سے وہ پھیل جائے۔ یہ کیفیت بیوست سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ سوء مزاج یا بس کی بسیط بیماری ہے۔

۲۔ رطوبت ہیمیہ زیادہ ہو جائے۔ یہ مادی مرض ہے۔ مثلاً اورام کا پیدا ہو جانا۔ صنیق (تنگی) بھی طبعی اور اکتسابی ہوتا ہے۔ اکتسابی عنیبہ کے استرخاء سے لاحق ہوتی ہے۔ استرخاء دو بیماریوں کی وجہ سے ہوتا ہے۔

۱۔ مزاج پر غالب رطوبت کی وجہ سے۔

۲۔ رطوبت ہیمیہ کی قلت سے

عنیبہ کی تنگی اگر طبعی ہے تو بصارت کی حدت اور جودت کے اعتبار سے ہمیشہ محمود ہوتی ہے۔ مگر اکتسابی نوعیت کی تنگی ردی ہوتی ہے بالخصوص جبکہ ہیمیہ کی کمی سے ہوتی ہے کیونکہ ایسی صورت میں جلد یہ کوروشنی سے کوئی چیز پوشیدہ نہ رکھ سکے گی۔ چنانچہ اس سے نقصان پہونچے گا۔ نیز یہی غذا بھی فراہم کرتی ہے۔ چنانچہ کمزور ہوگی تو بدتر تاج اس کا مزاج فاسد ہو جائے گا۔ اکتسابی تنگی عنیبہ کے استرخاء کی وجہ سے ہے تو یہ بھی ردی ہے۔ کیونکہ اس سے وہ تمام بیماریاں لاحق ہوں گی جن کا تذکرہ آگے آرہا ہے۔

پتلی کا جھلکنا اور منخرف ہونا اس وقت پیش آتا ہے جب قرحوں کی وجہ سے عنیبہ میں کوئی چیز ابھر آتی ہے۔ یہ بصارت کے لئے مضر ہے۔ یا اسے تلف کر دیتی ہے۔ جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے۔

عنیبہ کا انحراف (پھٹنا) اگر تھوڑا ہے تو مضر نہیں ہے زیادہ ہے تو رطوبت ہیمیہ بہہ جائے گی اور بصارت جاتی رہے گی۔

رطوبت ہیمیہ کے اندر آفت کیمیت اور کیفیت میں رونما ہوتی ہے۔ آفت زیادہ ہوتی ہے تو جلد یہ اور روشنی کے مابین حائل ہو کر بصارت تلف کر دیتی ہے۔ کم ہوتی ہے تو روشنی کو روک نہیں پاتی۔ اس سے نقصان ہوتا ہے۔ غذائیت کم ہونے پر ہیمیہ دہلی اور پتلی بھی ہو جاتی ہے۔ برعکس ازیں غلظت ہو جاتی ہے۔ غلظت تھوڑی ہوتی ہے تو دور کی چیز دکھائی نہیں دیتی۔ قریب کی چیز بھی پوری طرح نظر نہیں آتی۔ غلظت زیادہ ہوتی ہے اور تمام رطوبت کے اندر ہوتی ہے تو آدمی دیکھ نہیں سکتا۔ اسی کو نزول الماء کہتے ہیں۔ بیش

غلظت اگر رطوبت کے کسی ایک حصہ میں ہوتی ہے تو اس کی حسب ذیل شکلیں ہوتی ہیں :

۱۔ پیش غلظت اجزاء متصلہ میں ہو۔ ۲۔ اجزاء متفرقہ میں ہو اجزاء متصلہ میں ہے تو یا تو وسط میں ہوگی یا وسط کے ارد گرد ہوگی۔ وسط میں ہے تو ہر چیز کے اندر سوراخ نظر آئے گا۔ کیونکہ جو چیز آدمی دیکھے گا اسے گہری اور عمیق خیال کرے گا۔

پیش غلظت اگر وسط کے ارد گرد ہے تو آنکھ بیک دفعہ بہت ساری چیزوں کو نہ دیکھ سکے گی۔ بلکہ ہر ایک کو الگ الگ دیکھنے کی محتاج ہوگی۔ کیونکہ اس کی شکل چھوٹی ہو چکی ہوتی ہے۔ ہم یہ کہیں گے کہ ایسا شے مرئی کے راستہ کے چھوٹا ہو جانے سے ہوا کرتا ہے۔

غلظت اگر اجزاء متفرقہ میں ہے تو اجزاء غلیظہ اور ان کے قوام کی شکلیں پتھروں اور بال وغیرہ کی طرح دکھائی دیں گی۔ جیسا کہ سوکراٹھنے کے بعد بچے اور مریضان تپ کو دکھائی دیتا ہے۔

رطوبت ہیضہ کے رنگ کا جہاں تک تعلق ہے اگر رطوبت کل کی کل تبدیل ہو گئی ہے تو چیز اسی تبدیل شدہ رنگ جیسی دکھائی دے گی۔ رنگ مٹا لا ہوگا تو چیزیں تمام کیا معلوم ہوں گی جیسے کھرے اور دھوئیں کے اندر ہوں۔ الغرض جو رنگ ہوگا اسی رنگ کی چیزیں نظر آئیں گی۔ لیکن بعض اجزاء رطوبت کا رنگ تبدیل ہوا ہوگا تو آنکھ کے سامنے چیزیں تبدیل شدہ اجزاء کے رنگ کی دکھائی دیں گی۔ اس طرح کا مریض نزول الماء کے مریض کے مشابہ ہوتا ہے۔ (حنین)

الایہ کہ مذکورہ کیفیات میں رنگ مختلف اور نزول الماء میں ہمیشہ سفید ہوتا ہے۔ (مؤلف)

نورانی روح کے اندر آفت کیمیت اور کیفیت میں لاحق ہوتی ہے۔ مگر ہم یہ کہیں گے کہ نورانی روح کو آفت پیش نہیں آتی۔ بلکہ شکل کو قبول کرنے والی جلید یہ کے اندر عارض ہوتی ہے۔ جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔

آفت کیمیت کے اندر کم ہے تو چیز دور سے نظر آئے گی۔ زیادہ ہے تو دور سے نظر آئے گی۔ نورانی روح لطیف ہے تو اشیاء بھرپور نظر آئیں گی۔ اور سختی کے ساتھ ثابت ہوں گی، غلیظ ہے تو صورت حال اس کے برعکس ہوگی۔

ہم یہ کہیں گے کہ جلید یہ کا جوہر نہایت صاف شفاف اور باریک ہے تو اس میں

دور کی چیزیں ثابت ہو جائیں گی۔ برعکس ہوگی تو برعکس صورت حال ہوگی۔ اور اگر اس میں چمک اور چمکنائی زیادہ ہوگی تو دیکھی جانے والی چیز کا کوئی حصہ نظر سے محروم نہ ہوگا۔ خواہ کتنا ہی لطیف اور باریک کیوں نہ ہو۔ برعکس حالت میں برعکس صورت ہوگی۔

قرنیہ کے محاذ میں ثقب عنیبہ کا جو حصہ ہوتا ہے اس کی تمام آفتیں بصارت کو نقصان پہنچاتی ہیں۔ یہاں تین طرح کی آفتیں پیش آتی ہیں۔ (۱) سوء مزاج (۲) آلۃ مرض (۳) فرد کا کھل جانا۔

جو بیماریاں سوء مزاج کی پیداوار ہوتی ہیں ان میں جو سوء مزاج رطب سے ہوتی ہیں مریض چیزوں کو ایسا دیکھتا ہے جیسے وہ کھرے یا دھواں کے اندر ہوں۔ رنگ بدل جائے تو تبدیل شدہ رنگ کے مطابق اشیاء نظر آتی ہیں۔ جیسا کہ یرقان کا مریض تمام اشیاء کو زرد اور طرفہ کا مریض سرخ دیکھتا ہے۔ سوء مزاج یا بس سے پیدا ہونے والی بیماریوں کے اندر یہاں سلوٹیں پیدا ہو جاتی ہیں جن سے بصارت کمزور ہو جاتی ہے۔ اس طرح کی کیفیت بوڑھوں کو آخر عمر میں زیادہ لاحق ہوتی ہے۔ کبھی قرنیہ کے اندر فی نقسہ بیوست کی وجہ سے نہیں بلکہ رطوبت ہیضہ کی کمی سے تشنج پیدا ہو جاتا ہے۔ دونوں حالتوں میں فرق یہ ہے کہ ہیضہ کی کمی سے قرنیہ میں جو تشنج واقع ہوتا ہے اس سے پتلی تنگ ہو جاتی ہے۔ مگر بیوست سے اس کے اندر جو سلوٹیں پیدا ہو جاتی ہیں اس کے بعد یہ تنگی عارض نہیں ہوتی۔ اس کے اندر غلظت پیدا ہو جاتی ہے تو کم ہونے کی صورت میں بصارت کو تھوڑا نقصان پہنچتا ہے۔ جیسا کہ قرحوں کے اندمال کے بعد ہلکے اثرات رہ جانے کی صورت میں ہوتا ہے۔ غلظت اگر زیادہ ہوتی ہے تو بصارت کو سخت نقصان لاحق ہوتا ہے۔ حد سے زیادہ ہو جانے کی صورت میں بصارت تلف ہو جاتی ہے۔

بنا برائیں ثقب عنیبہ کا انخراق (پھٹ جانا) اگر کم ہے اور پھٹا ہوا حصہ قرنیہ کے محاذ میں ہے تو بصارت کو نقصان ہوگا اور اگر زیادہ ہے تو بصارت بالکل تلف ہو جائے گی۔ آنکھوں کی ارادی حرکتوں میں جو آفتیں آتی ہیں وہ یا تو بصارت کو کمزور کر دیتی ہیں جیسے ریشہ میں یا تلف کر دیتی ہیں جیسے فالج میں یا بصارت کا فعل واقع تو ہوتا ہے مگر مناسب جیسا کہ تشنج میں ہوتا ہے۔ ان سب کا سبب یا تو دماغ ہوتا ہے یا آنکھوں سے متعلق اعصاب۔ (حنین)

عصبہ مجوفہ کے امراض حسب ذیل ہیں :

۱۔ آنکھوں قسم کے سوء مزاج۔ ۲۔ ورم۔ ۳۔ سدہ۔ ۴۔ انتشار۔ ۵۔ اس عصب کا منقطع ہو جانا جس سے چل کر روح عصبہ مجوفہ میں دوڑتی ہے۔ (جالینوس)
 آشوب چشم جس میں ضربان (پھڑکن) نہ ہونے کے لئے دوا معتدل قابض اشیاء سے تیار کریں بشرطیکہ درد کے ساتھ اس میں حد سے زیادہ رطوبت موجود ہو، حد سے زیادہ رطوبت نہ ہو تو ایسی میخ دوائیں شامل کریں۔ کیونکہ اس سے درد میں تسکین ہوتی ہے۔ پھڑکن زیادہ تیز ہو اور پریشان کن ہو تو ان دواؤں کے ساتھ مخدرات شامل کریں۔ مخدرات کا استعمال مسلسل نہ رکھیں۔ کیونکہ بیماری کے پختہ اور ختم ہونے کے بعد بھی یہ باقی رہتی ہیں۔ آشوب جاتا رہے تو ادویہ کے اندر محلات کو زیادہ رکھیں۔ طویل آشوب چشم میں مستعمل شیافوں کے ساتھ نحاس سوختہ، زاج سوختہ اور شادہ ملائیں۔ کیونکہ ایسی حالت میں یہ بیحد مفید ہیں۔

مذکورہ بیماری میں توتیا، شادہ، توبال، زرخ، مر قشیشا، سبل، لؤلؤ، اشم، سفیدہ، پپی سوختہ اور تمام معدنیات استعمال کرنا چاہیں تو ریشمی کپڑے سے چھاننے کے بعد رات میں ایک گھنٹہ تک انہیں پانی کے ساتھ ہاون میں پیسیں۔ اس کے بعد اوپر سے پانی ڈال کر حرکت دیں اور صاف کریں۔ صفائی بار بار کریں۔ اس کے بعد خشک کر کے پیسیں۔ یہ سب سے زیادہ محکم طریقہ ہے۔

زنجار آنکھوں کے حجاب کو متاثر اور خشک کرتا اور پھاڑ دیتا ہے۔ لہذا اس کے استعمال میں نرمی سے کام لیں۔ بالخصوص جبکہ بچوں اور نرم جسم کے مریضوں کا مسئلہ ہو۔ اس کے ساتھ کتیرا، سفیدہ اور نشاستہ شامل کریں۔ اور پانی میں ملا کر رقیق کر لیں تاکہ حدت کم ہو جائے۔

سبل، جرب، ظفرہ جیسی بیماریوں میں اور قرحوں کے اثرات کو رقیق کرنے کے لئے جالی ادویات استعمال کرنا چاہیں تو سرمہ لگانے کے بعد ایک گھنٹہ صبر کریں حتیٰ کہ دوا کی تیزی جاتی رہے۔ پھر دوبارہ استعمال کریں، تاکہ زیادہ مؤثر ہو سکے۔ کیونکہ ان ادویہ کی سلائوں پر سلائیاں متواتر استعمال کرنے سے مطلوبہ سہیہ نہیں ہو پاتا۔ بایں ہمہ آنکھوں کو

نقصان بھی ہوتا ہے۔

قرحوں اور آشوب کے آغاز میں ہر طرح کا ذرور ردی ہوتا ہے۔

سرد ملکوں میں اور سرد ملکوں کے اندر پرورش پانے والوں میں درد چشم ہوتا ہے تو اس کے صحت کی رفتارست ہوتی ہے، درد بھی زیادہ تیز ہوتا ہے۔ کیونکہ ان کی آنکھوں کے حجاب کھلے ہوتے ہیں۔ لہذا گھبراہٹیں نہیں، اصول علاج پر قائم رہیں۔

تمام درد چشم کے لئے قدیم ہوں یا نئے پلکوں کے اندر ہوں یا طبقات چشم کے اندر سب سے عمدہ یہ ہے کہ غذا کو لطیف رکھیں، اسہال لائیں، شراب اور جماع کم کریں، گرم پانی سے ہاتھوں اور پیروں کی تھمید کریں، پنڈلیوں کو باندھیں، پیروں کی مالش کریں بالخصوص شدت درد میں، کنپٹیوں پر قابض ادویہ کا طلاء رکھیں، مزمن بیماریوں کے اندر کبھی کبھی پلکوں پر محلل ادویہ کا طلاء کرتے ہیں۔

درد چشم کے مریضوں کے لئے مناسب یہ ہے کہ اپنے سامنے سفید نہیں سبز یا سیاہ کپڑے کا ٹکڑا ڈالے رکھیں۔ رمحار اور بثر کے مریض کم روشن مقام پر بیٹھیں، بستر کو رنگین رکھیں، چپ و راست میں سبز آس اور بید سادہ بچھالیں۔

تمام کحالوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جن ادویات کو بطور سرمہ استعمال کیا جاتا ہے وہ تمام اس حد تک ہوں کہ ان کی کھٹک محسوس نہ ہو۔ ورنہ آنکھوں کو سخت نقصان پہونچے گا۔ سب سے مفید سلائی وہ ہوتی ہے جو مضبوط اور سخت چکنی ہوتی ہے۔ پلکوں کو اٹھا کر نہایت آہستہ الٹیں، اور اسی طرح واپس کریں۔ الٹ کر چھوڑ نہ دیں کہ خود پلٹ آئیں بلکہ آہستگی سے واپس لائیں۔ ذرور گوشہ چشم کے پاس آہستگی کے ساتھ رکھیں۔ سلائی کے ذریعہ آنکھوں کے اندر رگڑیں نہیں۔ سفیدی کو دور کرنا چاہیں تو اسے صرف سفیدی کے اوپر رکھیں اور آنکھوں کو ایک گھنٹہ تک گرفت میں لئے رکھیں۔

ہر اس درد کا علاج جس کے ساتھ پھڑکن ہو مبرد اور مسکن درد ادویہ کے ذریعہ ہوگا۔ سبل، ظفرہ، سلاق، حہ اور آشوب کا مالتی اور قرحوں کے اثرات جیسے مزمن امراض اور ہر اس درد کا علاج جس کے ساتھ پھڑکن نہ ہو ادویہ معقیہ مدیہ کے ذریعہ ہوگا۔

درد مزمن کے ساتھ تیز درد ہو تو سب سے پہلے تیز درد کا علاج کریں، اس کے

ازالہ کے بعد دوسری جانب رخ کریں۔ (جالینوس)

قروح، مٹور، رمد حار، سبل جس میں نفخ ہو، ورم، شدید سرخی، بہ کثرت ذرات، اور رطوبت کے لئے فصد، پچھ اور اسہال لانا ضروری ہے۔ دیگر بیماریوں میں صرف سرمہ کا استعمال کافی ہے۔ (یوشع)

دماغ کے فساد مزاج کی وجہ سے بصارت میں رکاوٹ ہو جائے تو اس سے دیگر تمام حواس فاسد ہو جائیں گے دونوں عصبہ مجوفہ میں ورم ہو تو عام طور پر اس کے ساتھ اختلاط (فساد عقل) ہوتا ہے۔ کیونکہ دماغ شرکت کی وجہ سے متورم ہو جاتا ہے اور اگر کسی سدہ کی وجہ سے ہے تو کوئی ایک پتلی کشادہ نہ ہوگی (مسح)

دوسرا باب

آشوب چشم، درد چشم، ووردینج، قرنیہ میں مواد کا
 آنا، سرطان اور اس کی علامت، تنفخ کی وجہ سے
 آنکھوں کے اورام، مٹی اور دھوپ سے پیدا شدہ
 خشکی، چشم کا ورم حار، پپوٹوں کا پھولنا اور متورم
 ہونا، حادثہ آشوب چشم اور اس کی تکلیف، آنکھوں
 کے اندر پیدا ہونے والے آبلوں جیسے دانے،
 پپوٹوں کے اورام رخوہ، صفاق میں عارض ہونے
 والا سرطان، آنکھوں میں عارض ہونے والا
 سرطان، وہ دوائیں جو آنکھ کے اورام حارہ، حار
 آشوب چشم اور اس کی تکلیف میں سکون پہنچاتی
 ہیں، چشم اورام اور اوجاع حادثہ کا بیان۔

رد (آشوب چشم) کی قسمیں:

۱۔ ایک دن کا ناغہ کر کے ہونے والا۔ (۲) روزانہ ہونے والا۔ آشوب چشم قوی تر اعضاء کی جانب سے آنکھوں میں اترنے والے فضلات کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے۔ بیماریوں کے مساوی ہونے کی وجہ سے یہ فضلات ادوار (مساوات) کو لازم ہوتے ہیں۔ ہم نے اس کا علاج بارہا کھالوں کے برخلاف کیا ہے۔

یہ حضرات بلا وجہ اپنے علاج سے آنکھوں کو پریشان کرتے ہیں۔ ہم نے علاج حمام کے ذریعہ، کبھی اسہال، کبھی خالص شراب پلا کر اور کبھی فصد و حقنہ کے ذریعہ کیا ہے۔ جس سے صحت ہو گئی۔ سرمہ کی ضرورت نہیں رہی۔ ضرورت بھی ہوئی تو بہت کم سرموں کی۔ (جالینوس)

جالینوس کی گفتگو کے دوران یہ بات ملتی ہے کہ آشوب چشم آنکھوں کے اوپر موجود اعضاء کے غذائی فضلات سے لاحق ہوتا ہے حقیقت اگر یہی ہے تو غذا سے رک جانا اور حمام استعمال کر لینا مطلوب کے لئے کافی ہے۔ کیونکہ محرک فضلات کم ہو جائیں گے۔ اور جو آنکھوں کی جانب آچکے ہیں وہ تحلیل ہو جائیں گے۔ (مؤلف)

ہر مادہ جو آنکھوں کی طرف آتا ہے اس کا انصباب سر سے ہوتا ہے۔ چشم کے بیحد دشوار اور صعب دردوں کا میں نے حمام، شراب، فصد، اسہال یا تنکید کے ذریعہ کر دیا ہے۔ افیون، بیرون اور بھنگ کے ذریعہ جملہ اطباء ان دردوں کا علاج بہتر نہیں کرتے، ان دواؤں کی مضرت آنکھوں کے لئے بیحد ہے ان کا فعل بس یہ ہے کہ حس کو مردہ کر کے درد میں سکون پیدا کر دیتی ہیں۔ میرے علم میں کچھ ایسے مریض بھی ہیں جن کے علاج میں اطباء نے مذکورہ دواؤں پر اصرار کیا، مگر ان کی بصراتیں طبعی حالت پر واپس نہ آسکیں۔ بلکہ اسی وقت سے ان کی آنکھوں میں اندھیرا آنے لگا۔ اس حالت میں زیادہ مدت گزر گئی تو بعض کی آنکھوں میں پانی اتر آیا۔ بعض کو ضعف بصرات کی شکایت ہو گئی بعض کو آنکھوں کا سل ہو گیا۔ سل کی بیماری میں آنکھیں چھوٹی اور پتلی تنگ ہو جاتی ہے۔ یہ آنکھوں کی رطوبتوں کے خشک ہو جانے سے لاحق ہوتی ہے۔ رطوبتوں کے اندر خشکی قلت غذائیت سے پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ رطوبتیں سرد ہو کر خشک ہو جائیں گی تو غذائیت بھی کم ہو جائے گی۔

آنکھوں کی جانب اترنے والے مواد کو قرہی عضو کی جانب منتقل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تو ہم اسے منخرین (نقنوں) کی جانب منتقل کرتے ہیں۔ (جالینوس)

یہ صورت اس وقت اختیار کی جائے گی۔ جب مواد آکر آنکھوں کے اندر جم گئے ہوں، شروع

میں نہیں، جم جانے کی صورت میں مواد کو قریبی عضو تک منتقل کر دینا زیادہ آسان ہوتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ بعید تر عضو کی جانب منتقل کیا جائے۔ منتقل کرنے کا فعل عطوس، نکسیر، اور ناک کے اندر گرم چیزوں کو انڈیل کر انجام دینا چاہئے۔ (مؤلف)

معاملہ حد سے زیادہ بڑھ جاتا ہے تو درد چشم کے علاج میں مندرجات استعمال کرتا ہوں۔ خلط غلیظ سے پیدا شدہ نفاخ ریاخ سے درد چشم کا موجب ہو تو علاج جاو رس کی تنکید سے کریں۔ ریاخ خلط سے پیدا شدہ درد کی تسکین کیلئے افیون کے استعمال سے بچیں، کیونکہ گو درد میں تسکین ہو جاتی ہے مگر اس سے زیادہ ہیجان پیدا ہو جاتا ہے۔ اس باب میں تنکید کا طریقہ استعمال کریں، اور حمام و شراب کے ذریعہ نفع پیدا کریں۔ باقی خلط اکال کے باعث درد ہو رہا ہو تو افیون کا استعمال نہ صرف یہ کہ بالعرض مسکن درد ہے بلکہ علاج شافی بھی ہے۔

جند بید ستر اور افیون سے بنائی ہوئی دوکانوں کے اندر بطور قطور استعمال کی جائے تو درد چشم میں سکون ہو جاتا ہے۔ ضما کی ضرورت ہو تو پانی میں خشخاش پکالیں، اور اس پانی کے اندر آرد حلبہ اور آرد کتان شامل کر کے ضما کریں۔

تمام لوگوں کے علم میں یہ بات ہے کہ افیون سے بنا ہوا شیاف آنکھوں کے بیحد شدید درد کو سکون پہونچاتا ہے۔ مگر جب ضرورت نہایت سخت ہو تبھی استعمال کریں، کیونکہ کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ مریض مدۃ العمر ضعف بصارت میں مبتلا ہو جاتا ہے اور کبھی بصارت زائل بھی ہو جاتی ہے۔ درد شدید ہو تو اس طرح کا علاج کریں یعنی افیون استعمال کریں۔ مگر اس کے بعد مزاج واپس لانے والی دوا دیں۔ اس سلسلہ میں شیاف دار چینی سب سے عمدہ چیز ہے۔

آنکھوں کے اندر شدید درد حسب ذیل وجوہ سے پیدا ہوتا ہے:

۱۔ خلط لذاع کا انصباب آنکھوں کی جانب ہونے لگے جس سے طبقات چشم متاثر ہوں۔

۲۔ خلط کثیر طبقات چشم کو پھلادے۔ ۳۔ غلیظ بخار سے طبقات چشم میں تمد ہونے لگے۔

خلط لذاع کا علاج یہ ہے کہ اس خلط کو نیچے کی جانب جذب کریں۔ اور ادویہ مسہلہ سے استفراغ کر دیں۔ پلکوں کو آہستگی سے اٹھا کر آنکھوں کے اندر سفیدی بیضہ ڈالیں، کیونکہ قدماء نے سوزش چشم کے لئے سفیدی بیضہ کی دریافت نہایت عمدہ اور بھرپور بحث و تحقیق کے بعد کی ہے۔ اس کے اندر لزوجت ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے وہ دیر تک آنکھوں کے اندر باقی رہتی ہے پھر ہر طرح کی سوزش سے خالی بھی ہوتی ہے۔ لہذا موجب سوزش کو دھو دیتی ہے اور خلط لذاع کی تکلیف میں سکون

پیدا کر دیتی ہے جیسا کہ چربی سے امعاء کی سوزش دور ہو جاتی ہے۔ اس باب میں دودھ سے زیادہ یہ محمود ہے۔ کیونکہ دودھ کے اندر کسی قدر جلانی تاثیر ہوتی ہے۔ کبھی یہ فاسد ہوتا ہے اور اس کے اندر ناگوار مزہ ہوتا ہے۔

ورم پختہ اور پختگی مستحکم ہو جائے اور پورا جسم صاف ہو تو حمام مفید ہے، بلکہ اس باب میں سب سے زیادہ مفید ہے۔ کیونکہ اس سے درد فوراً رفع اور آنکھوں کی جانب سیلان مواد منقطع ہو جاتا ہے۔ کیونکہ بیشتر کا حمام کے اندر استفرغ ہو جاتا ہے۔ بقیہ گھل مل جاتا ہے بلکہ حمام کی رطوبت سے معتدل ہو جاتا ہے۔ امتلاء کی وجہ سے صفائی تناؤ سے جو درد پیدا ہوتا ہے اس میں خون نکال دیں مسہل دیں، نچلے اعضاء کی مالش کریں، ہاتھوں اور پیروں کو باندھیں، یہ بیحد مفید ہے، مادہ جذب ہو جائے تو معتدل حرارت والے شیریں پانی سے عضو کی تکمید کریں۔ ریح غلیظہ کا علاج وہی ہے جو امتلائی تمد کا ہے۔ علاج اس حد تک کریں کہ اخلاط جذب ہو جائیں۔ اس کے بعد نفس مقام ماؤف کا علاج کریں۔ ادویہ راوعہ (دافعہ) نہیں ادویہ محللہ بایں طور استعمال کریں، کہ مذکورہ بیان کردہ طریقہ کے مطابق آنکھوں کی تکمید کریں۔ اس سے قبل حلبہ خوب اچھی طرح دھوپا کر آنکھوں کے اندر قطور کریں۔ یہ ایسی دوا ہے جو ادویہ چشم میں سب سے زیادہ تحلیل کا اثر رکھتی ہے، جسم کے اندر امتلاء موجود ہو تو تحلیل کا قصد نہ کریں سوائے جسم کے استفرغ کریں۔ پھر تحلیل کا قصد کریں۔

کبھی جس کے اندر کوئی امتلائی کیفیت نہیں ہوتی، البتہ کسی ایک یا دو عضو سے آنکھوں کی جانب مادہ کا انصباب ہونے لگتا ہے، آنکھ کی بیماری طویل ہو جائے اور جسم کے اندر کچھ بھی فضلات نہ ہوں تو سر کا تنقیہ کریں، بشرطیکہ کوئی مادہ موجود ہو۔ اگر کوئی سوء مزاج بلا مادہ لاحق ہو تو علاج بالصد اختیار کریں۔ مزاج حار ہے تو تبرید اور بارد ہے تو محرر ضماووں سے کام لیں۔ سوء مزاج حار ہے تو خلط لذاع کے تبدیل مزاج کے لئے شیریں پانی اور روغن گل کا حمام کریں۔ آنکھوں کی جانب جو مادہ آ رہا ہو اس کا محرک خود دماغ ہو تو دماغ کا تنقیہ کریں۔ پھر مزاج کی تعدیل کریں۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اس فضلہ کو ایسی وریدیں اور شریانیں دفع کرتی ہیں جو کمزور ہو چکی ہوتی ہیں۔ اور اس مقام کے مانند ہو جاتی ہیں، جہاں پانی دھنستا ہے۔ چنانچہ یہاں جو مادہ جمع ہو جاتا ہے انہیں وہ آنکھوں کی جانب دفع کر دیتی ہیں ایسی حالت میں ان رگوں کو اٹھا کر گہرائی تک کانٹے چلے جائیں۔ اگر دافع فضلہ باطنی رگیں ہیں تو علاج بالقطع ناممکن ہے۔ یہ صورت کھوپڑی کے اندر کی رگوں کی ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ اس طرح کے سیلان و شوار علاج ہوتے ہیں۔ باقی جن رگوں سے مادہ بہہ نکلا ہو۔ وہ ظاہری ہوں تو انہیں کاٹنا ممکن ہے۔ ورنہ پھر قابض ضماووں سے کام لیں۔ درد چشم کا سبب کبھی بہ کثرت دم حار ہوتا ہے جو سر کی

جانب چڑھتا ہے، اور خاص کر شریانوں میں زیادہ ہوتا ہے اس کا ایک مؤثر علاج ہے وہ یہ کہ شریان پس گوش کو کاٹ دیا جائے مناسب یہ کہ سر کو مونڈ دیں، پھر پس گوش اور پیشانی اور کنپٹیوں کے پیچھے کی رگوں کو دیکھیں کہ ان میں کون بڑی اور نبض و حرارت میں زیادہ تیز ہے۔ اسے کاٹ دیں۔
چھوٹی رگیں جو جلد میں استر کرتی ہیں انہیں کاٹ دیں تو صحیح ہے، کبھی کنپٹی کی بڑی شریان کو کاٹ دیتے ہیں۔ (جالینوس)

بیماری آنکھوں کی جانب کوئی مادہ جذب کر رہی ہو تو سب سے مفید یہ ہے کہ شروع میں کھانا پینا کم کر دیں، شراب ترک کر دیں اور خالص پانی پر اکتفا کریں، سب سے مؤثر یہ ہے کہ جماع سے رک جائیں، مسہل لیں، چہرے کو پہلے آب سرد پھر پانی اور سرکہ سے دھوئیں۔ گرم خوشبوؤں، کھٹی اور نمکین چیزوں کو کھانے، دھواں، آفتاب اور چراغ کی روشنی سے بچیں۔ رات میں آنکھوں پر شراب قابض میں بھگو کر اون رکھیں، یہ مسکن ہے اس تدبیر سے سیلان میں سکون نہ ہو تو فصد کھولیں اور کھانے سے بالکل رک جائیں۔ بھوک اور پیاس پر صبر کریں، الا یہ کہ شدید جلن ہونے لگے، قوی تردوا کا مسہل اور حقنہ استعمال کریں۔ پیشانی پر قابض ضماد رکھیں۔

حسب ذیل تجویزیں درد چشم کے لئے مسکن ہیں:

انگور کے گاڑھے رس میں ناخونہ جوش دیکر آنکھوں پر رکھیں، جو کاستو عصارۃ انار کے ساتھ گوندھ کر آنکھوں پر رکھیں۔ انار شیریں کو شیریں پانی میں اتنا پکائیں کہ انار کے دانے پھٹ جائیں، پھر اسے آنکھوں پر رکھیں۔ آنکھوں پر تازہ پنیر کا ضماد رکھیں۔ میٹھے مشروب میں خشخاش جوش دے کر آنکھوں پر رکھیں۔ میچ میں ناخونہ جوش دے کر رکھیں۔ اس کے ساتھ زعفران اور تھوڑی افیون شامل کر کے ضماد بنائیں اور آنکھوں پر رکھیں یہ بیحد مفید ہے۔ شراب میں روئی گوندھ کر روغن گل کے ہمراہ آنکھوں پر رکھیں۔ اس سے درد چشم کو بیحد سکون ہوگا۔ خار خشک ترکوٹ کر تنہا یا جو کے ستو کے ساتھ آنکھوں پر بطور ضماد استعمال کریں۔ اس کا عظیم اور بسرعت فائدہ حیرت انگیز ہے۔

الغرض وہ تمام چیزیں مفید ہیں جو اعتدال کے ساتھ مانع اور قابض ہوں۔ اور یہ ہیں:
عنب الثعلب، خرفہ، حی العالم، برگ خشخاش، اسپغول، خاص کر اسے جب پانی میں گوندھ کر اس آنکھ پر بطور ضماد استعمال کریں جسکی جانب گرم مادہ کا انصباب ہو رہا ہو۔ یہی اثر طحلب کا بھی ہے۔ یا پیہ بیل کے برگ سداب کا ضماد بنا کر استعمال کریں۔ (ارنچانس)

مذکورہ دواؤں میں تسکین درد بالخصوص بار درد کے لئے ان ادویہ کا استعمال مناسب ہے، جن

کے اندر معتدل حرارت ہو۔ (مؤلف)

کثیر مادہ کے سیلان کے لئے مانع بھنگ اور جو کا ستو ہے سر کہ اور پانی میں اس کا ضما د استعمال کریں۔ ابتدا کا وقت گزر جائے اور انتہا کا وقت آجائے تو اس وقت آنکھوں کی تنکید کریں۔ نہایت مفید، محلل ورم، مفشی روم، پھیلاؤ اگر کچھ رہ گیا ہے تو اس کا ازالہ کر دینے والی حسب ذیل تدبیر ہے:

کتانی کپڑے کا ایک ٹکڑا گھی میں ڈبو کر آنکھوں پر رکھ دیں۔

وردیخ درد آشوب چشم جس میں آنکھ کی سفیدی سیاہی کے اوپر چڑھ کر اسے ڈھک دے اور پلکیں الٹ جائیں اس کیلئے زردی بیضہ کو پیہر پیچھ میں اتنا گھوندھیں کہ مرہم کی صورت ہو جائیں۔ اس کے بعد کپڑے کے ایک ٹکڑے پر طلاء کریں اور اسے آنکھوں پر رکھ دیں درد میں فوری سکون ہوگا۔

درد کے لئے:

انگور کے گاڑھے اس میں گلاب بھگو دیں پھر اس کے ساتھ زردی بیضہ پیس کر آنکھوں پر رکھیں۔ زردی بیضہ، زعفران اور بھنگ کی پتیاں گرم شراب میں پیس کر آنکھوں پر رکھیں۔ درد شدید ہو تو عمدہ زعفران دودھ میں پیس کر آنکھوں کے اندر پکائیں، یا عصارہ کشیز کے اندر افیون اور زعفران کے ساتھ معتدل شیاف حل کر کے بطور قطور استعمال کریں۔

مانع مواد:

کندر کے تراشے، مر، دونوں کو سفیدی بیضہ میں پیس کر پیشانی پر طلاء کریں، مریض پر بیداری کی کیفیت طاری ہو تو منوم دوائیں سونگھائیں۔ نیند اس کے لئے عمدہ ہے۔

آنکھوں کی جانب آنے والے مادہ کثیرہ کے لئے:

کھوپڑی پر فونج اور سر کہ کا ضما د رکھ کر ہلکے طور پر باندھ دیں۔

تسکین درد کے لئے:

افیون، گلاب، ناخونہ، اور زردی بیضہ۔

مادہ روکنے کے لئے:

فوخلیاس نام کا گھونگا جشہ سمیت اتنا پیسیں کہ لاسے کے مانند ہو جائے۔ پھر اسے کپٹی پر طلاء کریں اور اس حد تک چھوڑے رکھیں کہ خود گر جائے۔ یہ اسی وقت گرے گا جب صحت ہو جائے گی۔

اس کے بعد کنپٹی سے کنپٹی تک سر کہ کے ہمراہ خشک کرنے والے مرہموں کا طلاء کر کے چھوڑ دیں۔
منی اور آفتاب سے آنکھوں کے اندر پیدا ہونے والی پوست کیلئے مفید یہ ہے کہ مریض گرمی
میں بہ کثرت صاف شیریں سرد اور سردی میں گرم پانی سے غسل کرے۔ نیم گرم پانی اور طبع مسور کی
تکمید بھی مفید ہے۔ (ارخیجانس)

مواد کو روکنے اور درد آشوب چشم کی تسکین کے لئے مسکن درد تخموں کی ٹکیاں موزوں ہیں۔
یہ ٹکیاں مدربول ادویہ اور مخدرات سے بنائی جائیں گی۔

مثال: تخم کرفس، انیسون، تخم بھنگ، افیون، سلجھ، ہم وزن۔
قرص بنالیں۔ ایک قرص روزانہ صبح و شام لیں، یہ مانع نزلہ، مسکن درد اور منوم ہے۔ (جالینوس)
شربت خشخاش نیند کے لئے عجیب شے ہے آشوب چشم میں اس پر بھروسہ کریں۔ (مؤلف)
آشوب چشم کے مریض میں قوت زیادہ ہو تو ہم اس کی فصہ کھول دیتے ہیں اور خون اتنا نکال دیتے ہیں کہ
غشی طاری ہو جاتی ہے پھر آب گرم سے آنکھوں کی تکمید کرتے ہیں اس لئے خشک کرنے والے سرے استعمال
کرتے ہیں۔

ملحتم میں سرخی حسب ذیل وجوہ سے پیدا ہو جاتی ہے:

۱۔ ورم حار دماغ۔ ۲۔ دماغ کی دونوں جھلیوں میں ورم حار۔ ۳۔ امتلاء دماغ۔
جن کی آنکھیں بڑی ہوتی ہیں کیا بات ہے کہ آشوب چشم میں اس کی آنکھیں زیادہ
ابھر آتی ہیں۔ ایسا آنکھوں کے بڑی ہونے اور ان کی بکثرت رطوبتوں کی وجہ سے ہوتا ہے۔
آشوب چشم میں آنسو سرد ہوتے ہیں کیونکہ غیر منہضم ہوتے ہیں، بحالت صحت گرم ہوتے
ہیں کیونکہ منہضم ہوتے ہیں۔

آشوب چشم کی کثرت میں سر کو مؤذدینا مفید ہے۔ بالوں کی کثرت مضر ہے الایہ کہ بال بہت
زیادہ بڑھے ہوئے ہوں، اس وقت وہ اپنی جانب کھینچ کر سر کی رطوبتوں کو جذب کر لیتے ہیں۔ مگر جب
تک بڑھے ہوئے نہیں ہوتے، سر میں امتلاء پیدا کرتے ہیں اور اسے خشک نہیں ہونے دیتے۔

موسم گرمی میں آشوب چشم زیادہ ہوتا ہے۔ بخاروں کے ساتھ بہت کم ہوتا ہے۔ موسم گرما
میں آشوب چشم کا مریض تپ زدہ ہو جائے تو یا تو صحت ہو گی یا مریض اندھا ہو جائے گا۔

رفیق گرم فضلہ جب آنکھوں کے اندر کیچڑ کے بغیر اترتا ہے تو بالعموم مریض کو اندھا کر دیتا

ہے۔ جس فضلہ کے ساتھ کیچڑ نہیں ہوتا وہ گرم اور لطیف نہیں ہوتا بلکہ غلیظ بارد ہوتا ہے۔ یہ مریض کو اندھا نہیں کرتا، نہ ہی اس سے پیدا ہونے والا قرحہ ردی ہوتا ہے۔ (جالینوس)
 آشوب چشم کے مریض کو دست آنے لگیں تو آشوب چشم جاتا رہتا ہے۔ کسی آدمی کو آشوب چشم ہو اور دست آجائیں تو یہ محمود ہے کیونکہ جسم کے اندر غالب خلط نیچے کی جانب اتر کر خارج ہو جائے گی۔ (بقراط)

یہی وجہ ہے کہ آشوب کے مریض کو مسہل اور حقنہ دے کر اس کا استفراغ کرتے ہیں۔ (جالینوس)
 خالص شراب، حمام، تنمید، فصد اور دواء مسہل، ان میں سے ہر ایک تدبیر درد چشم کو تحلیل کرتی ہے۔ (بقراط)

میں نے بقراط کی یہ فصل جب پڑھی تو معلوم ہوا کہ اس نے غلط نہیں لکھا ہے۔ البتہ یہ فرق و امتیاز کی محتاج ہے۔ چنانچہ سب سے پہلے میں نے تمام دردوں کے اسباب پر غور کیا۔ یہ روشنی میں آگئے، پھر علامات معلوم کیں، یہ بھی روشنی میں آگئیں۔ پھر علاج کا تجربہ کیا۔ سب سے پہلے ایک نوجوان تجربہ میں آیا۔ اس کی آنکھوں میں درد تھا۔ درد شروع ہونے کے دوسرے دن اس کی فصد کھول دی گئی تھی۔ یہ صحیح تھا، فصد کھولنے والا ان ادویہ سے علاج کر رہا تھا جس کے ذریعہ بالعموم ورم حار چشم کا علاج ہوتا ہے۔ اوقات درد میں مریض کو بے چینی لاحق ہوتی تھی۔ وہ کہتا تھا کہ کیا معلوم ہوتا ہے جیسے تیز رطوبتیں اچانک آنکھوں کے اندر داخل ہو جاتی ہیں۔ پھر یہ رطوبتیں آہستہ آہستہ خارج ہونے لگتی ہیں اور درد کی شدت میں سکون ہو جاتا ہے تاہم درد کی تکلیف بالکل رفع نہیں ہوتی۔ یہی کیفیت پورے دن ہوتی ہے۔ پھر بڑھ جاتی ہے۔ اس نے مجھے اور ایک رئیس کمال کو بلایا۔ کمال نے مشورہ دیا کہ کچھ ایسے سرے استعمال کرے جو مفری ہونے کے ساتھ مسکن درد بھی ہوں۔ مثلاً سفیدہ مغسول نشاستہ اور افیون سے بنا ہوا شیاف، اس طرح اسے امید تھی کہ مفری ادویہ سے سیلان رک جائے گا۔ اور مبرد دوا سے حس تھوڑی سن ہو جائے گی۔

میں اس طرح کی ادویات کو ہمیشہ مورد الزام ٹھہراتا تھا۔ کیونکہ کثرت سے انصباہ ہو رہا ہو تو یہ دوائیں اسے روک نہیں سکتیں۔ البتہ خارج ہونے سے روک دیتی ہیں۔ اسی طرح یہ مادہ گرم ہو تو قرنیہ کو متاثر کر دیتا ہے۔ زیادہ ہو تو قرنیہ کے اندر جہان پیدا کر دیتا اور اس کے اندر اتنا شدید تناؤ پیدا کرتا ہے کہ مریض کو اس کے پھٹ جانے کا احساس ہونے لگتا ہے۔ صورت حال یہ ہو اور دوا کے اندر اخراج کی وہ طاقت نہ ہو جو آنکھوں سے ورم کے احساس کو زائل کر دے تو درد میں قطعاً سکون نہ ہو گا۔ بالفرض دوا کے اندر اخراج کی وہ طاقت موجود ہو جو آنکھوں سے گھمبیر گرم ورم کی تکلیف کا احساس

زائل کر دے تو ایسی صورت حال میں قوت باصرہ کو نقصان پہنچ جانا لازمی ہے۔ حتیٰ کہ آشوب کا مریض تکلیف کے رفع ہو جانے کے بعد یا تو کچھ نہ کچھ دیکھ سکے گا۔ یا بصارت کمزور ہو جائے گی۔ یا طبقات چشم میں غلظت آجائے گی جس کا ازالہ مشکل ہو گا۔ یہ حقائق روشنی میں تھے۔ اس کے ساتھ مجھے یہ بھی معلوم تھا کہ آنکھوں کی جانب اترنے والا مادہ قلیل المقدار نہیں ہے۔ بایں ہمہ وہ قوی الحدت اور بیش حرارت کا حامل بھی ہے۔ لہذا میں نے تنہید کرنے کا فیصلہ کیا۔ تاکہ جانچ کر کے اصل حقیقت معلوم کروں اور بیماری کی پوری کیفیت سے باخبر ہو جاؤں۔ کیونکہ اس طرح کے مریضوں میں تنہید کی فطرت یہ ہوتی ہے کہ درد کو ایک مدت تک لئے ساکن کر دیتی ہے۔ پھر آنکھوں کے جانب دیگر مادہ کھینچ لیتی ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ جس راہ سے وہ آنکھوں کے اندر موجود مادوں کو تحلیل کرتی ہے اسی راہ سے دوسرے مادوں کو قریبی مقامات سے کھینچ لاتی ہے۔ گرم پانی اور اسفنج منگایا تو مریض نے کہا ”دن بھر بکثرت اسی علاج کا تجربہ کرتا رہا ہوں۔ درد ساکن ہو جاتا ہے مگر پھر اس سے بھی زیادہ تیز ہونے لگتا ہے“ یہ بات سنی تو میں نے دواء مخدر کے بغیر اس کے لئے تسکین دہن کی ضمانت دی۔ چنانچہ اسے فوراً حمام میں داخل کیا۔ درد میں اس حد تک سکون ہو گیا کہ پوری رات مریض سو تا رہا۔ اور قطعاً بیدار نہ ہوا۔ جب مجھے پورا یقین ہو گیا کہ آنکھوں کی جانب تیز رطوبتیں آتی ہیں۔ جسم کے اندر کوئی امتلاء میں ہوتا تو اس وقت سے تیز رطوبات سے پیدا شدہ درد کا علاج میں حمام سے کرنے لگا۔

اس کے بعد ایک اور نوجوان معائنہ میں آیا۔ اس کی آنکھوں پر غور کیا تو اس حد تک خشک نظر آئیں کہ اندر کی رگیں بیحد پھولی ہوئی اور خونے پر تھیں۔ اسے حمام میں داخل ہونے کا حکم دیا۔ اس کے بعد قلیل المزاج شراب پیئے اور خوب سونے کی تاکید کی۔ وہ خوب گہری نیند سویا۔ اور دوسرے دن بیدار ہوا تو آنکھوں کے درد میں سکون ہو چکا تھا۔ اس واقعہ سے مجھے یہ روشنی ملی کہ جب بھی صورت حال یہ ہو کہ عروق چشم کے اندر غلیظ خون چپک جائے، اور پورے جسم میں امتلائی کیفیت موجود نہ ہو تو علاج میں مریض کو شراب پلاؤں۔ کیونکہ شراب نوشی سے یہ خون پگھل کر خارج ہو جاتا ہے شراب اپنی شدت حرکت کے ذریعہ خون کو ان رگوں سے کھینچ لیتی ہے جن کے اندر وہ چپکا ہوتا ہے۔ علاج چشم کے یہ دوا سلوب اگر بر محل استعمال کئے جائیں تو بیحد افادیت کے حامل ہیں اور بر محل استعمال نہیں کئے گئے تو جس قدر فائدہ ہوتا ہے اسی قدر نقصان بھی ہو گا۔

تنہید کا طریقہ نہایت محفوظ اور خطرہ سے دور ہے کیونکہ یہ ایک ایسی علامت ظاہر کرتا ہے جس سے طبیب مطلوبہ کامیابی کے لئے استدلال کرتا ہے۔ یا پھر باعث صحت ثابت ہوتا ہے۔ اس

اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ آنکھوں کی جانب اترنے والا مادہ بروقت معلوم ہو جاتا ہے تو تکمید سے آنکھوں کے اندر حاصل شدہ تحلیل ہو جاتا ہے۔ اور مریض صحت کی جانب لوٹ آتا ہے۔ مادہ پھر بھی اترتا ہے تو درد میں تو تھوڑی بہت تسکین تکمید کے ذریعہ فقط بخونت پہنچ جانے سے ہو جائے گی۔ یہ ابتدائی فائدہ ہے۔ بعد میں درد کے اندر اضافہ ہو گا تو مرض کی علامت بنے گا۔ اس سے معلوم ہو جائے گا کہ پورا جسم استفراغ کا محتاج ہے۔ مطلق امتلائی کیفیت ہے تو فصد اور اس کے اندر خلط ردی ہے تو اسہال کے ذریعہ ازالہ کر دیں گے۔ اس صورت حال کو سمجھنا پھر آپ کے لئے مشکل نہ ہو گا۔ جسم کے اندر امتلائی کیفیت نوشی اور حمام کی متحمل نہیں ہوتی۔ یہ دونوں تدبیریں اس وقت موزوں ہوتی ہیں جب خون جسمانی امتلاء کے بغیر کسی عضو کے اندر چپک گیا ہو۔

جسمانی امتلاء میں شراب اور حمام کے استعمال سے بعید نہیں کہ آنکھوں کی جھلیاں پھٹ جائیں۔ درد کا سبب جسمانی امتلاء کے نہ ہوتے ہوئے دم غلیظ کی شدت رداءت ہو تب تو شراب اور حمام کا استعمال درست ہے۔ فصد کھولنا درست نہیں ہے۔ (جالینوس)

یہ گفتگو ان حضرات کے جواب میں کی جا رہی ہے جن کا خیال ہے کہ فصد، شراب نوشی اور حمام تمام تدبیریں اکٹھا درد چشم کے مریضوں کے لئے استعمال کی جائیں (مؤلف)

آنکھ کی دموی بیماریوں میں بیمار آنکھ کے محاذ میں شانے کے عظیم رگ کی فصد حیرت انگیز طور پر سریع الشفع خصوصیت کی حامل ہے۔

ایک نوجوان جس میں زیادہ خون تھا کی آنکھوں میں بیحد بڑا اورم ہو گیا تھا۔ مادہ کا انصباب کثرت سے ہو رہا تھا۔ پلکیں دبیز ہو چکی تھیں۔ ان کے اندر خشونت آپچی تھی جو آنکھوں میں لذع کی کیفیت پیدا کر رہی تھی اس سے پھر کن اور درد میں اضافہ ہو رہا تھا۔ میں نے اس کی فصد کھول دی۔ اور تقریباً بارہ سو گرام خون نکال دیا۔ نو بجے پھر چار سو گرام خون نکالا۔ مریض صحت یاب ہو گیا۔ (جالینوس)

اس نکتہ سے کچھ لوگ یہ استدلال کرتے ہیں کہ دوسری فصد ۹ بجے ہونی چاہئے۔ مریض کی آنکھ فوراً کھل گئی۔ دوسرے دن ہم نے کچھ شیافات کا سرمہ لگایا۔ جس کے ساتھ تھوڑا شراب سے بنا ہوا شیاف شامل کیا۔ جیسا کہ ہمارا دستور ہے۔ کچھ شیاف ہم نے پلکوں پر رکھا۔ اس کے بعد سات بجے سرمہ لگایا۔ نو بجے پھر سرمہ لگا کر ہم نے مریض کو تقریباً غروب آفتاب کے وقت حمام کے اندر داخل کیا۔ تیسرے دن ہم نے شیاف لبن کے ساتھ شراب سے بنا ہوا شیاف کافی مقدار میں شامل کیا (جالینوس)

یہ شیاف احمر و ابیض ہے۔ (مؤلف)

ہم نے مریض کی پلکیں تیسرے دن الٹ کر گر دیں۔ چوتھے دن وہ صحتیاب ہو گیا۔
 آشوب چشم کے ساتھ پلکوں کے اندر کھر دراپن، اور غلظت موجود ہو تو بعض ایسے دواؤں کی ضرورت ہوتی ہے جس کے اندر حدت ہو۔ اور استفرغ بدن کے بعد ہی انہیں استعمال کرنا ممکن ہو۔ آنکھوں کے ابتدائی ورم حار کا سب سے مؤثر علاج فصد قیغال ہے۔ مابقی مزمن ورم کا علاج فصد آماق ہے۔

آشوب چشم آنکھ کی سفیدی پر عارض ہونے والی ایک سرخی کا نام ہے ساتھ کثرت سے آنسو، ورم، سرخی، تمد (تناؤ) اور ثقل ہوتا ہے۔ ساتھ میں آنسو نہ ہو تو یہ از قسم حرہ ہے۔ اس میں ورم زیادہ ثقیل اور ست ہوتا ہے۔ بیحد ثقیل اور بڑا نفخہ منونی ہوتا ہے۔ آنکھوں کے اندر بلغھی ورم اس حد تک ہوتا ہے کہ سفیدی سیاہی کے اوپر چڑھ جاتی ہے۔ البتہ اس کے ساتھ نہ سرخی ہوتی ہے نہ آنسو بہتے ہیں۔ ثقل موجود ہوتا ہے۔

نزہہ باہر سے اترتا ہے تو اس کے ساتھ پیشانی کی رگیں اور چہرہ سوج جاتا ہے آنکھوں کی ظاہری رگیں بھری اور پلکیں بھاری ہو جاتی ہیں۔ نزہہ اگر کھوپڑی کے اندر سے اترتا ہے تو ظاہری رگوں کے اندر امتلائی کیفیت رونما نہیں ہوتی۔ عطاس اور تالو اور ناک کے اندر خارش ابھرتی ہے۔ (جالینوس)

نرم کپڑے کے ایک ٹکڑے میں جاوڑس رکھ کر آنکھوں کی تنہید کرنی چاہئے۔
 درد چشم کے ساتھ پورے جسم کے اندر امتلاء موجود ہو تو ہم قیغال کی فصد کھولیں گے، پھر اس کے بعد نہایت نرم قسم کے سرے استعمال کریں گے۔ دن بھر مریض کو کھانا نہ دیں گے، شام کو حمام میں داخل کریں گے۔ جسم کے اندر امتلاء نہ ہوگا۔ تو بعض مذکورہ بالا مسکن ادویہ استعمال کریں گے۔ مریض کو حمام کرائیں گے۔ بشرطیکہ فصد کی ضرورت ہو نہ اسہال کی۔ (بقراط)

آنکھوں کے اندر جو آشوب ہوتا ہے اس میں سرخ رگیں ہوتی ہے اور وہ خشک ہوتا ہے، خانہ چشم کے اندر نگاہ کے دھنس جانے کے اوقات میں شانی علاج شراب نوشی، حمام اور وہ ساری تدابیر جو معتدل حرارت کے ساتھ ترتیب پیدا کریں۔ (جالینوس)

جنوبی ملکوں میں رہنے والوں کو آشوب چشم بہ کثرت عارض ہوتا ہے۔ مگر یہ زیادہ دیر تک رہتا ہے۔ نہ زیادہ سخت ہوتا ہے کیونکہ ایسے لوگس کی آنکھوں کی نالیاں اور جسم پو لے (مخفل) ہوتے ہیں۔ پیٹ چلتے ہوتے ہیں، اتفاق سے ہوا کے اندر اچانک برودت آ جاتی ہے تو آشوب عدیل اور سخت ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس سے آنکھیں اور جسم کثیف ہو جاتے ہیں۔ (بقراط)

تکمید اور حمام اس موقع پر واجب ہے۔ (مؤلف)

سرد ملکوں میں اور موسم سرما میں آشوب چشم زیادہ نہیں ہوتا۔ اور ہو گیا تو دُشوار اور حد سے زیادہ ہوتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ طبقات چشم کثیف اور سخت ہوتے ہیں، لہذا کھلتے نہیں ہیں۔ ان کے اندر تناؤ پیدا ہو جاتا ہے۔ تناؤ کی شدت سے زیادہ تر آنکھوں کی جھلیاں پھٹ جاتی ہیں۔ نرم جسم اور گرم ملک کے باشندے گو آشوب چشم کے زیادہ شکار ہوتے ہیں۔ مگر محفوظ رہتے ہیں۔ مدت طویل نہیں ہوتی۔ سرد اور کثیف ملکوں کے باشندے آشوب چشم میں بہت کم مبتلا ہوتے ہیں۔ مبتلا ہو جاتے ہیں تو تقریباً محفوظ نہیں رہتے۔ زیادہ دیر تک ان کے اندر وہ رہتا ہے۔ (بقراط)

ورم حار اور استرخاء جفان کے لئے مصلح طلاء:

صبر، اقاقیا، شیاف مایٹا، افیون، زعفران، اپنے پاس رکھیں۔ بوقت ضرورت عرق کاسنی میں ملا کر طلا کریں۔ بجمد حیرت انگیز اثر رکھتا ہے۔
دیگر:

عدس مقشر، صندل، گلاب خشک، کافور، عرق کاسنی میں طلاء کریں۔ (یہودی)

ورم حار چشم کے لئے مفید نسخہ ہے:

کاسنی کوٹ لیں، پھر اس کے ساتھ تھوڑا روغن گل، ریشمی کپڑے سے چھان کر جو کا آنا اور بیضہ کا گودا شامل کریں اور ورم پر رکھیں۔ عمدہ ہے۔

سر سے آنکھوں کے اندر اترنے والے مواد میں:

کھوپڑی کے باہر سے جو مواد اتر کر آتے ہیں ان کا طلاء وں کنپیٹیوں کی دونوں رگوں اور شریانوں پس گوش کی فصد اور ان کی ذریعہ علاج آسان ہے کھوپڑی کے اوپر سے آنے والے مواد کی علامت یہ ہے کہ چہرے میں سرخی، پیشانی میں حرارت اور عروق کے اندر امتلاء ہوگا۔

کھوپڑی کے اندر سے جو مواد اترتے ہیں اس کے ساتھ عطاس اور دغذغہ ہوتا ہے، یہ عسیر العلاج ہے۔ (اھرن)

اس کا علاج فصد، قلت غذا، تقویت دماغ اور تقویت چشم ہے۔ پیر کی فصد، تیز حقنوں اور مکمل طاقتور اسہال کے ذریعہ مادہ کو نیچے جذب کریں۔ مادہ کو ناک کی جانب جذب کرنا سب سے زیادہ مفید اور مؤثر ہے۔ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کی ناک سے تیز رطوبتیں بہہ رہی ہیں۔ چنانچہ

آشوب سے یہ ہمیشہ محفوظ رہا۔ میرے خیال میں اگر آشوب چشم ایسے مواد کے باعث ہے جو آنکھوں کی جانب اتر رہے ہوں تو ناک کی جانب امالہ مادہ کے لئے اس کے اندر تیز ادویہ کے نفوخ اور شوم سے زیادہ مؤثر علاج اور کوئی نہیں ہے۔ (مؤلف)

آشوب چشم اور قرحوں کا علاج قلت خور و نوش، سکون اور جماع بالکھیر ترک کر دینا اور درد کے شروع فصدا کھولنا ہے۔ (اھرن)

آنکھ میں درد ہو تو دیکھیں فلمونی کی وجہ سے ہے یا خلط حار کی وجہ سے جس کا انصباب آنکھوں میں بلا کسی ورم کے ہو رہا ہے یا اخلاط غلیظہ کے باعث صفاق کے تناؤ اور امتلاء کے سبب سے ایسا ہے۔ یا اس کا باعث نفاخ ریاخ ہے۔ مزاج کی تعدیل کرنے والی اشیاء کے ذریعہ علاج کریں۔ ورم فلمونی ہے تو خون کا استفراغ کریں۔ مسہل دیں، نچلے اعضاء کی مالش کریں۔ حتیٰ کہ ورم میں لُج پیدا ہو جائے۔ ورم حاد میں لُج آجائے اور جسم کے اندر بکثرت فضلات موجود نہ ہوں تو اس وقت حمام موافق ہے۔ ورم فلمونی ہو تو استفراغ دم، اسہال شکم اور دلک اعضاء سفلی کے ذریعہ علاج کریں۔ تناؤ کی تمام قسموں کا علاج پورے جسم کے استفراغ سے کریں۔ پھر صفاق کے اندر محتبس مادہ کو تحلیل کریں۔ گرم چیزوں کے ذریعہ تنمید کریں۔ جن کے اندر طبع حلوہ شامل ہو۔ تناؤ عروق چشم کے اندر دم غلیظہ کی وجہ سے ہو اور جسم کے اندر امتلائی کیفیت نہ ہو تو مریض کو شراب پلائیں کہ اس کے اندر تسخین، تنقیح اور استفراغ کی قوت ہوتی ہے۔

آشوب چشم آفتاب کی حرارت اور آنکھوں کے اندر داخل ہونے والے غبار اور روغن جیسے ظاہری سبب کی وجہ سے ہو سبب کے رفع ہو جانے سے بسرعت رفع ہو جاتا ہے۔

مگر جو آشوب ظاہری سبب کے بغیر ابھرتا ہے اور حد سے زیادہ نہیں ہوتا وہ تین یا چار دنوں میں تحلیل ہو جاتا ہے۔ اس کا علاج آسان ہے۔ وہ یہ کہ مریض خارجی اسباب محرکہ سے بچے۔ خور و نوش اور حرکت کم کرے۔ شکم کو نرم اور جسم کا استفراغ کرے۔ آشوب پھر بھی باقی رہے مانع شیاف استعمال کرے۔ شدت میں کمی آجائے تو دواء سنبل کا سرمہ لگائے۔ اور طبع ناخونہ و حلوہ کے ذریعہ تنمید کرے۔ آشوب چشم کا موجب مادہ غلیظہ ہو اور شدید الحرارة نہ ہو تو یہ شیاف استعمال نہ کریں۔ کیونکہ اس سے مادہ کی غلظت میں اضافہ ہوگا۔ بلکہ ایسی دوائیں استعمال کریں جن کے اندر تحلیل اور ترقیق کی طاقت ہو۔ مثلاً حنا قون نام کا شیاف۔ شیاف کا استعمال پورے جسم کے استفراغ سے بعد کریں۔ اگر سر کے اندر رطوبت شدت کے ساتھ مجبوس ہو تو شکاف دے کر زیر گدی گڈھے (نفرة القفا) پر پچھ لگائیں۔ اس کے بعد ماؤف آنکھ کے پہلو کی پیشانی پر جو تک لگائیں۔ شدید درد میں زعفران،

کشیڑ، ایون، روغن گل، اور خشخاش سے بنا ہوا ضماد آنکھوں پر رکھیں۔ آشوب چشم حار نہ ہو اور مادہ دفع کرنا چاہیں تو آنکھوں میں تنہا صبر کا سرمہ لگائیں۔ کیونکہ مطلوب کے لئے یہ دوا مستعد رہتی ہے۔

نزلوں کے باب میں:

نزله ابتدا میں آنکھوں پر گرے تو ممکن حد تک خورد و نوش روک دیں، مریض پینے میں پانی پئے۔ حرکت اور جماع ترک کر دے۔ فصد کھولیں، شکم کو نرم کریں، پیشانی اور پلکوں پر مانع قابض اور بارداشیاء کا لطوخ استعمال کریں، نزله اگر بار دہے اور آنکھوں کا رنگ سفید نظر آئے تو استفراغ اور غذائے لطیف دینے کے بعد پیشانی پر حسب ذیل طلاء رکھیں:

کبریت زرد، بورق، وغیرہ اور تریاق پانی کے اندر حل کریں۔ اور پیشانی پر طلاء کریں۔ یہ نزله بار د میں مفید ہے۔ اس کا مشروب بھی بیحد نفع بخش ہے۔

نزله اگر گہرائی میں اتر رہا ہے تو یہ نہایت قلیل المدت ہو گا۔ جسم کا استفراغ کریں۔ اس کے بعد سعوط، مسلسل عطوس اور غرغره کرائیں۔ سر مونڈ کر اس پر محمر اشیاء کا طلاء کریں۔ اس طرح کے مریضوں کی رگیں بھی کاٹ دی جاتی ہیں۔ علاج بالید بھی کیا جاتا ہے جس کا ہم تذکرہ کریں گے۔ وسط سر میں اس طرح داغیں کہ اثر ہڈی تک پہنچ جائے۔ زیر گدی گڈھے پر پھنکے بھی لگائیں۔ پھنکے کی یہاں بڑی تاثیر ہے۔ باہر کی جانب مادہ کا مالہ کریں۔

نزله اگر کھوپڑی کے باہر سے اتر رہا ہے تو اس کا پتہ چہرہ کے عروقی امتلاء اور کنپٹی اور پیشانی کے متصل حصہ میں عروقی تناؤ سے ہو گا۔ مجتہد ضما دوں اور پٹیوں سے فائدہ ہو گا۔ نزله کی مذکورہ علامات قریب العبد نہ ہوں بلکہ مزمن ہوں، ساتھ میں تکلیف دہ عطاس اور ناک کے اندر دغدغہ بھی ہو تو یہ باطن میں بنے گا۔

پلکوں کے اندر پیدا ہونے والے ورم اخو میں سر کہ اور پانی کے ذریعہ تنمید مفید ہے یا اس کے لئے مسور اور گلاب کو ابال کر تنمید کریں۔ سوتے وقت پلکوں پر زیتون کا لطوخ استعمال کریں۔

سرطان

آنکھوں کے اندر سرطان پردہ صفاق میں عارض ہوتا ہے ساتھ میں درد تناؤ، سرخی، صفاق میں چھن ہوتی ہے، درد کنپٹیوں تک پہنچتا ہے۔ بالخصوص حرکتیں کرتے وقت۔ کھانے کی خواہش

جاتی رہتی ہے۔ تیز اشیاء سے بیماری میں پہچان ہوتا ہے۔ یہ لا علاج بیماری ہے۔ دودھ اور دودھ اور گیہوں سے بنی ہوئی اشیاء کے ذریعہ درد کو تسکین پہونچائیں۔ نیز اس کے لئے وہ غذائیں دیں جو کیموس جید پیدا کرتی ہیں اور تسکین ذرا بھی ان کے اندر نہیں ہوتی، آنکھوں کے اندر مسکن درد نرم شیاف ڈالیں۔ یعنی یہ کہ جسم تمام جید الخلط ہو، امتلاء نہ ہو اور نہ حاد الدم۔ (تیز خون والا) (بولس)

حمام حار آشوب چشم کا باعث ہے۔ آشوب کے لئے جو حضرات مستعد ہوں وہ حمام میں داخل نہ ہوں۔ (اسکندر)

شروع میں درد چشم کا علاج تین دن سرموں سے نہ کریں۔ تاکہ بیماری میں نفع پیدا ہو سکے۔ اس کے بعد علاج کریں۔ (چرک)

صحیح یہ ہے کہ ابتدائی ایام میں آشوب چشم کے علاج میں فصد، اسہال، دلک اعضاء (اعضاء کی مالش) قلت غذا اور سکون و آرام پر اکتفا کریں، مادہ طاقتور ہو تو تقویت چشم لازم ہے۔ (مؤلف)

حرارت چشم سے پیدا ہونے والا آشوب چشم حار کی علامت ورم اور کچھڑ اور علاج شیاف و ذرور ابیض ہے۔ آشوب بارد کی علامت یہ ہے کہ ورم کے ساتھ آنکھوں کے اندر ثقل اور حرارت کم ہوگی۔ ذرور اصفر، غر ز اور شیاف احمریں استعمال کریں۔

وردیخ:

یہ زیادہ تر بچوں کو عارض ہوتا ہے۔ آنکھیں اور خاص کر پلکیں متورم نظر آئیں گی حتیٰ کہ یہ پھٹ جاتی ہیں اور خون نکل آتا ہے۔ ذرور اصفر استعمال کریں۔ حمام، آبزین سے آشوب کا مریض پر ہیز کرے۔ حتیٰ کہ صحت حاصل ہو جائے۔

آشوب کے مریض کے لئے سرکہ عمدہ نہیں ہے۔ (ابن ماسویہ)

میرے تجربہ میں حصرم اور ساق جیسی حامض و قابض اشیاء اس باب میں نہایت مؤثر ثابت ہوئی ہیں۔ (مؤلف)

میرے یہاں لطوخ کا ایک نسخہ ہے ورم اجفان کے لئے اسے استعمال کیا جائے تو مواد کے انصباب کو روک دیتا ہے۔

رسوت ۹ گرام، صندل سرخ ساڑھے چار گرام، اقافیا ایک گرام، شیاف مایثا ۲ گرام، زعفران ۵۰۰ ملی گرام، شیاف بنالیں اور متورم آنکھوں میں درد اور ورم ہو تو سب سے پہلے فصد یا اسہال، یا

دونوں کے ذریعہ تنقیہ کریں۔ دن بھر مریض کو غذا سے روکے رکھیں، شام کو حمام میں داخل کریں۔ اور ایک مدت تک ایسی دواؤں کا سرمہ لگائیں جو سوزش پیدا نہ کریں۔ مادہ زیادہ نہ ہو تو کھانے سے پرہیز کر دینا کافی ہے اس کے بعد حمام کرائیں۔

جہاں مادہ بہت زیادہ ہو وہاں سرموں اور ضمادوں سے تبرید پیدا نہ کریں، کیونکہ سرمہ اور ضماد محبوس ہو کر طبقات چشم میں تناؤ پیدا کریں۔ اور درد میں بیجان پیدا ہو جائے گا۔ (بقراط)

مادہ طبقات چشم کے اندر راسخ اور آشوب اور درد مزمن ہو جائے، تو ایسی صورت میں اخذ عین پر چنہ لگانا، اور کنپٹیوں اور آنکھوں کے متصل مقامات پر جو نکلیں لگانا مفید ہے۔

آشوب میں نچ پیدا ہو جائے تو مریض کو حمام میں داخل کریں۔ وردنچ شدید آشوب ہے۔ تین چار دن تک سرمہ نہ لگائیں۔ دودھ کے قطور اور استفراغ پر اکتفا کریں۔ نچ پیدا ہو جانے کے بعد سرمہ لگائیں۔ حمام موافق ہے۔ آشوب چشم میں ایسی چیزوں سے بچیں جو خناق اور ضیق النفس پیدا کریں۔ استفراغ اور طلاؤں اور ترک غذا کے ذریعہ پلکوں کے اورام تحلیل کریں۔ شروع میں تھوڑی قابض اور آخر میں محلل ادویہ سے علاج کریں۔ (اریبا سیوس)

آشوب کی ابتدا ہو تو کم روشن مقام میں رہنے کا التزام کریں۔ غذا کم کر دیں، صرف پانی پیئیں کثرت سے سوئیں۔ اس سے حرارت میں تسکین ہوگی۔ پلکوں پر گلاب، رسوت اور زعفران کا طلاء کریں۔ رات میں آنکھیں چپک جائیں تو پانی اور سرکہ سے دھوئیں۔ شیاف مجفف کا سرمہ لگائیں۔ یہ کافی ہے۔ شدید ہو جائے تو اسہال اور فصد سے کام لیں۔ جماع درد چشم کو ابھار دیتا ہے۔ سوتے وقت سر اونچا رکھیں۔ آنکھوں کے اندر دودھ بطور قطور استعمال کریں۔ آنکھوں میں درد سخت ہو تو گلاب خشک کو طبخ ناخونہ میں گوندہ کر ضماد کریں۔

دواء اصفر محلل:

غزورت ۳۵ گرام، صبر ۷ گرام، زعفران ۷ گرام، رسوت ۷ گرام، مر ساڑھے تین گرام، زنجبیل ساڑھے تین گرام۔ (ابن طلاؤس)

کسی بچے کو وردنچ ہو گیا ہو اور آنکھیں کھولنے پر قادر نہ ہو تو دیکھیں اگر قرحہ ہے تو غزروت، زعفران، شیاف مایثا، اور افیون کا سرمہ لگائیں۔ اس سے قرحوں کو کوئی نقصان نہ ہوگا۔ یہ وردنچ میں عمدہ ہے۔ (واسطی)

درد چشم میں فصد اور اسہال سے علاج شروع کریں۔ بعد ازاں حلبہ کو کٹی بار دھوئیں۔ اور پھر

درد چشم میں فصد اور اسہال سے علاج شروع کریں۔ بعد ازاں حلبہ کو کئی بار دھوئیں۔ اور پھر جوش دے لیں اور بطور قطور استعمال کریں۔ یا دودھ یا انڈے کی سفیدی کا قطور کریں۔ زردی بیضہ، ناخونہ، روغن کل اور روٹی سے بنے ہوئے ضما کے ذریعہ اور ام کو ساکن کریں۔ درد تھوڑا سا کن ہو جائے تو شفاف ابیض استعمال کریں۔ کچھ آہستہ سے صاف کریں۔ لطیف تدبیر اختیار کریں۔ استفراغ کے بعد سر کے اندر ثقل باقی ہو اور سر پر بہت زیادہ بال ہوں تو اسے مونڈ دیں تاکہ سر سانس لے سکے۔ تکلیف دہ حد تک کثرت سے شگاف دے کر اخذ عین پر پہنچنے لگائیں۔ جالب بلغم غرغریے کرائیں۔ اس کے لئے نہایت عمدہ ہے۔ طبعی طور پر مریض مرطوب الراس ہو تو عطوس استعمال کریں۔ (فیلر یوس)

دھوپ سے آشوب چشم لاحق ہو تو شراب پلائیں کیونکہ یہ مریض کو سلائے گا۔ اس نوعیت کے آشوب کا علاج طویل نیند ہے۔ (روفس)

آشوب چشم کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ ظاہری سبب مثلاً غبار دھواں، آنکھوں کے اندر پڑ جانے والے روغن، سر پر دائمی دھوپ سے عارض ہو۔ آخری سبب سب سے زیادہ ہلکا ہوتا ہے۔ یہ آشوب ظاہری سبب کے رفع ہونے سے رفع ہو جاتا ہے۔

۲۔ ۳۔ دونوں ایک ایسے مادہ سے پیدا ہوتے ہیں جو ملتئمہ میں اتر کر اسے متورم کر دیتے ہیں تمام متورم اعضاء کی طرح اس میں بھی نفخ، درد، صلابت اور سرخی عارض ہوتی ہے۔ بہت زیادہ آنسو جاری ہوتے ہیں۔ سرخی سخت ہوتی ہے۔ عروق چشم کے اندر خون بھر جاتا ہے۔ یہی اعراض آشوب چشم کی تیسری قسم میں بھی ہوتے ہیں البتہ زیادہ شدید اور بڑے ہوتے ہیں دونوں پلکیں سوج جاتی ہیں اور باہر کو الٹ جاتی ہیں اور حرکت دشوار ہو جاتی ہے آنکھوں کی سفیدی، سیاہی سے اونچی ہو جاتی ہے (حنین)

آنکھوں کی سفیدی، سیاہی کے اوپر جس قدر چڑھے گی۔ اسی قدر آشوب سخت اور مادہ کے اندر کثرت ہوگی۔ چہنچہن اور درد جس قدر ہوگا اسی قدر کیفیت بھی ردی ہوگی۔ میرے مشاہدہ میں بارہا ایسا آیا ہے کہ سفیدی اس قدر چڑھ گئی کہ قرنیہ کا بیشتر حصہ ڈھک گیا۔ حتیٰ کہ صرف تھوڑی نظر آئی یا بالکل ہی غائب ہو گئی۔ اسی حالت کے اندر کچھ بھی نہ دیکھ سکے گا۔ یہ صرف حال قرحوں کے اندر سے پہلے بالعموم ہوا کرتی ہے۔ (مؤلف)

نفخ کے باب میں:

یہ چار قسم کا ہوتا ہے۔

۱۔ رقیق آبی فضلہ سے پیدا ہو جائے۔ یہ اچانک پیش آتا ہے زیادہ تر اس سے پیشتر گوشہ ہائے چشم کے اندر ایسی ہی صورت پیش آتی ہے جسی مکھی یا مچھر کے کاٹ لینے سے پیش آتی ہے یہ بالعموم موسم گرما میں بوڑھوں کو عارض ہوتا ہے۔ نفخ کا رنگ ورم بلغھی کے رنگ کا ورم ہوتا ہے۔

۲۔ یہ نفخ زیادہ گدلا ہوتا ہے، دھندلا پن زیادہ اور برودت سخت ہوتی ہے۔ انگلی سے دبائیں تو اثر ایک گھنٹہ تک باقی رہتا ہے۔

۳۔ اس میں انگلی غائب ہو جاتی ہے۔ مگر بہت جلد واپس آ جاتی ہے درد نہیں ہوتا۔ رنگ جسم کا ہوتا ہے۔
۴۔ پلکوں اور تمام آنکھ کے اندر ہوتا ہے۔ کبھی بڑھ کر ابروؤں اور رخساروں تک بھی پہنچ جاتا ہے۔ صلب ہوتا ہے۔ درد نہیں ہوتا، رنگ ہلکا پیلا ہوتا ہے۔ بالعموم چیچک، رمد مزمن، اور خاص کر عورتوں کو لاحق ہوتا ہے۔ (حنین)

انتفاخ کا شمار امراض ملتئمہ میں ہے۔ میرے خیال میں اسے پلکوں کے امراض میں شمار کرنا چاہئے۔ (مؤلف)

سرطان

آنکھوں میں جو سرطان ہوتا ہے اس میں شدید درد ہونا لازم ہے۔ عروق چشم اس حد تک پھیل جاتی ہیں کہ فرسوس نما صورت پیدا ہو جاتی ہیں۔ صفاقات چشم اور اغشیہ چشم میں سرخی اور شدید چھین ہوتی ہے جو کنپٹیوں تک پہنچتی ہے، خاص کر جب کہ بیمار چلتا یا کوئی سخت حرکت کرتا ہے درد سر لاحق ہوتا ہے۔ آنکھوں کی جانب تیز رقیق قسم کا مادہ بہہ کر آتا ہے۔ بھوک غائب ہو جاتی ہے۔ تیز سر سے ناقابل برداشت ہوتے ہیں ان سے سخت درد ہوتا ہے۔

آنکھوں کی جانب سیلان مواد کبھی ان عروق کے اندر ہوتا ہے جو کھوپڑی کے اوپر ہوتی ہیں۔ اور کبھی ان میں ہوتا ہے جو کھوپڑی کے اندر ہوتی ہیں، کھوپڑی کے باہر کی عروق میں سیلان مواد کی علامت یہ ہے کہ پیشانی اور کنپٹیوں کی عروق میں تناؤ اور نفخ کی کیفیت ہوگی۔ سر پر پٹی باندھیں، پیشانی پر قابض ضما چپکائیں۔ مذکورہ علامات میں سے کوئی علامت ظاہر نہ ہو، سیلان دیر سے موقوف اور مزمن ہو، ساتھ میں ناک کے اندر خارش اور عطاس ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ سیلان کھوپڑی کی داہنی عروق کے اندر ہے۔

درد چشم شدید حسب ذیل وجوہ سے ہوتا ہے :

۱۔ حدت رطوبت جو آنکھ کو متورم کر دیتی ہے۔

۲۔ رطوبی امتلاء سے صفاقات چشم میں تناؤ پیدا ہونا۔

۳۔ ریاخ غلیظ کا الجھنا۔

حدت رطوبت کا علاج یہ ہے کہ مسہل ادویہ سے استفراغ کریں۔ حقنوں، بکثرت مالش اور ہاتھوں پیروں کو باندھ کر مادہ کو نیچے کی جانب جذب کریں، آنکھوں سے جو مواد بہہ رہا ہو اسے سفیدی بیضہ سے دھوئیں، ورم پختہ ہونا شروع ہو تو حمام گو سیلان منقطع نہ ہو، مفید ہے۔ کیونکہ درد میں اس سے فوری سکون ہو جاتا ہے، نیز سیلان کو بھی یہ منقطع کر دیتا ہے کیونکہ بوقت حمام پورے جسم سے اس کا اکثر حصہ تحلیل ہو جاتا ہے اور باقی شیریں پانی کی رطوبت کی وجہ سے معتدل ہو جاتا ہے۔ صفاقات چشم کے امتلاء اور تمدد کی وجہ سے درد ہو رہا ہو تو فصد، اسہال، نچلے اعضاء کی مالش کے ذریعہ اور انہیں باندھ کر جسم کا استفراغ کریں۔ بعد ازاں معتدل انحراف شیریں پانی کے ذریعہ تنکید کریں، درد کا باعث ریاخ غلیظ ہوں تو جسم کے استفراغ اور نیچے کی طرف جذب مادہ کے بعد تنکید اور آب حلبہ کے قطور جیسی محلل ادویہ استعمال کریں۔ استفراغ بدن سے پہلے دواء محلل کا استعمال مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ تحلیل سے زیادہ یہ جذب کرے گی۔ اچھی طرح غور کر لیں۔ کیونکہ فضلہ کا سیلان کبھی سر سے آنکھ کی جانب اور کبھی تمام جسم سے سر کی جانب ہوتا ہے۔ بالخصوص جبکہ جسم کے اندر امتلاء موجود ہو۔ سر کی جانب سیلان ہو رہا ہو تو فضلات کا استفراغ اور مزاج کی اصلاح کریں۔ تاکہ مزید خراب قسم کے فضلے پیدا نہ ہو سکیں۔ زیادہ تر فضلہ سر کی پیدائش مرطوب یا بارود سر سے ہوتی ہے۔ کبھی سر گرم ہوتا ہے تو گرم فضلات پیدا کرتا ہے لہذا ہر ایک مزاج کا علاج بالضد کریں۔ کبھی فقط دماغ خود فضلہ کا باعث ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں بھی دماغی مزاج کی اصلاح بالضد کے اصول پر کریں۔ کبھی فضلہ کھوپڑی کے اندر اور کبھی باہر سے آتا ہے۔ باہر سے آنے والے فضلہ کے لئے ادویات مجففہ استعمال کریں۔ نہر کے تو قطع و برید سے کام لیں۔ کبھی آنکھوں کے اندر دم غلیظ سے سخت درد ہوتا ہے۔ یہ دم غلیظ عروق چشم میں الجھا ہوا ہوتا ہے۔ یہ عروق ممتلی نظر آئیں گی اور آنکھیں دہلی، پرانی خالص شراب پلائیں، یہ مسجن اور محلل ہے۔ شراب حمام کرنے کے بعد پلائیں۔

آشوب چشم کا علاج:

شروع میں اگر درد شدید نہ ہو تو قابض ادویات میں جو زیادہ قابض نہ ہوں انہیں استعمال کریں، اس طرح کی قابض ادویات کو مثلاً یوں ترکیب دیں۔ اقاقیا قابض، زعفران، رسوت ہندی، قبض کے ساتھ منج و محلل، مر، جند بیدستر، کندر ذکر، محلل بلا قبض۔ ترکیب پر غور کریں، قابض زیادہ ہیں تو اس میں سفیدی بیضہ یادودہ یا آب حلبہ شامل کریں۔ اور قابض کم ہوں تو غلیظ بنادیں۔ اس طرز ترکیب سے بیماری پہلے دن سے کم ہونا شروع ہوگی، سکون ہو جانے کے بعد اعتدال کے ساتھ چہل قدمی کرائیں، پھر حمام میں داخل کریں اس کے بعد فروالیون کا سرمہ یا نار دینون جیسا سرمہ استعمال کریں، تاکہ آنکھیں سکڑ کر تقویت حاصل کریں۔ اسکے بعد تھوڑا تیز قسم کا سرمہ شامل کریں جسے یونانی میں اصططیقان کہتے ہیں۔ اس میں بتدریج اضافہ کریں۔ جب بھی سرمہ لگانے کا ارادہ کریں اسے خوب اچھی طرح پیس لیں اور پلکوں کو آہستہ اٹھائیں، آنکھوں میں شدید درد ہو تو تیز قسم دوائیں ہرگز استعمال نہ کریں، کیونکہ آنکھوں کی حس تیز ہوتی ہے ایسی صورت میں نقصان زیادہ ہوگا۔ آشوب چشم غلیظ صعب کا علاج پہلے وردی ابیض سے کریں۔ درد میں سکون اور ورم کم ہو جائے تو وردی اصفر سے کام لیں۔

درد شدید ہو تو تنکید زیادہ سے کریں۔ کم ہو تو ایک یا دو بار پراکتفا کریں، تنکید آب ناخونہ اور آب حلبہ سے کریں، ضماد، زعفران، کشیز، زردی بیضہ اور انگور کے گاڑھے رس میں بھگوئی ہوئی روٹی سے کریں۔ درد میں شدت ہو تو اس میں خشخاش سیاہ یا تخم خشخاش سیاہ اور خشخاش سفید کا جو شانہ شامل کریں۔ طلاء زعفران، مایٹا، رسوت، صبر اور صمغ سے تیار کریں۔

سیلان حار ہو تو اسے روکنے کے لئے برگ عوج، خرفہ، بہی، ستو، اسپغول اور عنب الثعلب پیشانی پر رکھیں۔ سیلان میں حرارت زیادہ نہ ہو تو چکی کی گرد، مر، کندر، اور سفیدی بیضہ، اور سرد ہو تو کرنب زفت، فاوانیا اور تریاق رکھیں۔

ہلکے اور درمیانی آشوب چشم کی ابتدا میں صحت بخش شیاف:

مایٹا ۳۶ گرام، انزروت ساڑھے چار گرام، زعفران ساڑھے چار گرام، سفیدہ رصاص ساڑھے چار گرام، افیون ڈھائی گرام، شیاف بنائیں۔ یہ یومیہ استعمال کئے جانے والے شیافات میں ایک ہے۔ (سنبل)

شیاف نار دینون:

سفیدہ رصاص ساڑھے چار گرام، گلاب ساڑھے چار گرام، زعفران سوادو گرام، شیاف مایٹا ساڑھے چار گرام، سنبل شامی ساڑھے چار گرام، صبر ساڑھے چار گرام، مر ساڑھے چار گرام، رسوت ساڑھے چار گرام، شیاف بنالیں۔

وردی احمر:

گلاب ۱۸ گرام، زعفران ۹ گرام، ایون ساڑھے چار گرام، صمغ ساڑھے چار گرام، سفیدہ ۹ گرام، شیاف بنائیں اور شیر جاریہ کے ہمراہ استعمال کریں۔

وردی ابیض جو شدید آشوب چشم کے آغاز میں مستعمل ہے:

سفیدہ رصاص ۱۸ گرام، شادہ ۱۸ گرام، گلاب ۱۸ گرام، زعفران ۹ گرام، سنبل ۹ گرام، شیاف بنائیں۔ یہ میا مر کا نسخہ ہے۔ (حنین)

اطباء شیاف ابیض، پھر شیاف احمر لیں اور مزمن ہونے کی صورت میں اصططیقان استعمال کرتے ہیں۔ ذرور میں پہلے ابیض پھر اصفر کو کام میں لیتے ہیں۔ (مؤلف)

رات میں جس مریض کی آنکھیں چپک جاتی ہوں۔ اس کے لئے قوی اسہال اور قلت غذا سے بڑھ کر عمدہ علاج اور کوئی نہیں ہے۔ (جالینوس)

آشوب چشم کے علاج میں ابتدا فصد، اسہال اور قلت غذا سے کریں۔ غذا صرف ایک بار دیں۔ شراب، جماع، ریاضت اور روشنی کی جانب دیکھنا ترک کرادیں۔ آنکھوں کو سرکہ اور پانی سے دھوئیں۔

ورد چشم شدید کے لئے تسکین کا حیرت انگیز نسخہ:

آب حلبہ مغسول میں تھوڑا کیترا حل کریں۔ اور قطور کریں۔ گدی پر پچھنے لگائیں۔ (تیاذوق) طاقتور آشوب چشم میں فصد کھولیں اور صالح خون دن کے شروع میں لگائیں۔ پھر دن کے آخر میں نکالیں۔ سرمہ کے طور پر دن کے آخر میں شیاف لیں، دوسرے دن صبح کو شیاف لیں، پھر ۴ بجے اور پھر ۹ بجے استعمال کریں۔ غروب آفتاب کے وقت مریض کو حمام میں داخل کریں۔ یہی تدبیر تیسرے دن بھی کریں۔ بشرطیکہ ضرورت ہو۔ (قسطا، جالینوس سے روایت)

آشوب چشم صعب ہو تو آنکھ کے محاذی پہلو کی قیقال کھول دیں۔ بیماری دشوار ہو تو دوسرے

دن بھی خون نکالیں۔ اس کے بعد ہلیلہ اور تربد کا مسہل کئی بار دیں تاکہ سر کو شفا ہو۔ حدت نہ ہو اور رطوبت زیادہ ہو، آنکھیں سختی کے ساتھ چپک جاتی ہوں تو عرق کا سنی کے اندر صبر بھگو کر استعمال کریں۔ مابقی رطوبتوں اور نکالیف کے لئے جب قوت یا کئی بار استعمال کریں۔

بیماری کے بڑھنے کے وقت شب و روز مسلسل آنکھوں کے اندر سفیدی بیضہ رقیق کا قطور کریں۔ کیونکہ یہ تعدیل پیدا کرتی اور آنکھوں کو دھو دیتی ہے۔ یا پھر شیاف ابیض کے دودھ کا قطور کریں۔ آنکھوں پر مہر دادویہ کا ضماد رکھیں۔ درد تیز ہو تو مخدرات استعمال کریں۔ بیماری انتہا پر ہو تو زور ابیض استعمال کریں۔ انحطاط پر ہو تو ذرور اصفر کام میں لائیں جس میں مایثا، زعفران اور تھوڑا مر شامل ہو۔ (ابن سرائیون)

آشوب چشم حار میں مستعمل شیاف کا نسخہ :

عمدہ سے عمدہ رصاص لے کر آب گلاب میں اچھی طرح پیس لیں اور ایک پیالہ پر لگا کر اسے کافور کا بخور دیں۔ تین بار ایسا کریں۔ بعد ازاں اس کا ایک حصہ، نشاستہ نصف حصہ، کثیر اسوا حصہ، عرق گلاب میں ملا کر شیاف بنائیں۔ بیحد عجب الاثر ہے۔ اس سے زیادہ ہلکا بنانا چاہیں تو سفیدہ عرق گلاب میں پیس کر تین بار خشک کر لیں۔ پھر دسواں حصہ کافور کے اخلاط میں شیاف بنائیں۔ کافور کو سفیدہ کے ساتھ عرق گلاب میں پیس لیں تاکہ اچھی طرح گل مل جائے، اس شیاف کے استعمال سے آنکھوں میں بیحد ٹھنڈک اور سرور پیدا ہوگا۔

مذکورہ مقصد کے لئے ذرور کا نسخہ :

انزروت کو گدھی کے دودھ میں تین بار جذب کر کے اچھی طرح پیس لیں، پھر اس کے اوپر چوتھائی حصہ نشاستہ، دسواں حصہ کافور ڈال کر پیس اور محفوظ کر لیں۔ انشاء اللہ مفید ثابت ہوگا۔ (مؤلف)

آشوب چشم شدید ہو جائے تو فصد کھول کر اتنا خون نکالیں کہ غشی طاری ہو جائے۔ بشرطیکہ مریض کے اندر طاقتور قوت موجود ہو۔ فوراً غذا نہ دیں۔ بروقت آب گرم کے ساتھ اسفنج کی تنکید کریں۔ اس کے بعد مجتہد سرے استعمال کریں۔ تمام سرمہ خشکی پیدا کرتے ہیں۔ (جالینوس)

بعض کمالوں کا خیال ہے کہ شیاف ابیض رطوبت پیدا کرتا ہے مگر یہ غلط ہے (مؤلف) ترکیب محفوظ ہوتا ہے مگر صحت دیر میں ہوتی ہے خشک کچھڑ میں صحت سرعت ہوتی ہے مگر اس سے قرعہ چشم کا اندیشہ ہوتا ہے کچھڑ سبز اور آنسو رقیق اور بیحد گرم ہوں تو آنکھوں میں قرعہ

پڑ جاتا ہے۔ خواہ کچھ کا سیلان، آنسو، ورم عرصہ سے ہوں۔ کیونکہ بالائے ہو جاتے ہیں۔ یا طبیب کی
 نا تجربہ کاری قرحہ کا باعث ہو جاتی ہے۔ (بقراط)
 اساتذہ میں کسی کو بکثرت خالص شراب پلا کر درد چشم کا علاج کرتے ہوئے نہیں دیکھا، جیسا کہ
 میں کرتا ہوں۔ (جالینوس)

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ درد چشم میں وہ شراب بکثرت استعمال کرتا ہے۔ (مؤلف)
 آشوب چشم ابھرے تو فصد یا اسہال کے ذریعہ علاج شروع کریں۔ بشرطیکہ امتلائی کیفیت یا
 خلط کی خرابی نمایاں ہو۔ ورنہ پہلے اسفنج اور آب گرم کے ذریعہ تنمید کریں۔ درد میں سکون ہو۔ اور بعد
 میں ہیجان بھی نہ ہو تو یہی علاج ہے۔ ہیجان ہو جائے تو دیکھیں اگر امتلاء یا خلط کی خرابی موجود ہے تو
 فصد و استفرغ سے کام لیں۔ امتلائی کیفیت یا خلط کی خرابی کی عدم موجودگی میں فصد کھول دی ہے اور
 مسہل دے دیا ہے تو مریض کو حمام میں داخل کریں۔ ایسا ہوتا ہے کہ کچھ اخلاط آنکھوں کے اندر
 اترتے ہوتے ہیں، بایں ہمہ جسم امتلاء سے خالی ہوتا ہے۔ (بقراط)

حمام اس وقت موزوں ہے جب مادہ آنکھوں کے اندر اتر رہا ہو۔ اور جسم کے اندر امتلاء نہ ہو۔
 اور پہلے فصد و اسہال سے کام لے لیا گیا ہو۔ خون کا جوش اور حدت ساکن ہو چکی ہو۔ ابتدا کا زمانہ گذر
 گیا ہو، یعنی بیماری تیزی کے ساتھ بڑھتی ہوئی نظر نہ آرہی ہو۔ برعکس ازیں حمام اور شراب نوشی
 نہایت پر خطر ہے۔ بالخصوص جبکہ جسم خالی ہو۔ لہذا ایسی صورت میں صحیح یہ ہے کہ فصد و اسہال، غلت
 غذا اور آشوبی ہیجان کی تسکین کے بعد ہی حمام اور شراب استعمال کریں۔ فصد و اسہال کے بعد تنمید
 کریں، دودھ کی دھار ماریں، کیونکہ یہ ایک طرح کی تنمید ہے۔ بایں ہمہ گرم رطوبتوں کو دھو بھی دیتا ہے
 کفایت کر جائے تو فہماور نہ مذکورہ شرطوں کے مطابق حمام استعمال کریں۔ شراب پینا خشک مزمن
 آشوب میں موزوں ہے۔ اس میں آنکھ خشک اور سرخی ہوتی ہے۔ لہذا فصد کے بعد ایسے مریض کو
 خالص شراب دیں، اور دیر تک ان پر نیند طاری کریں۔ یہ ان کے لئے مفید ہے۔ شیاف ابھی کبیر
 استعمال نہ کریں کیونکہ قرحوں کے علاوہ اس کا استعمال کوئی معنی نہیں رکھتا۔ (مؤلف)

خشک مزمن آشوب چشم میں ایک آنجورہ گرم پانی سے بھر دیں، اور آنکھوں کو اس پر
 رکھیں ٹھنڈا ہو جائے تو پھر گرم پانی سے بھر دیں، حتیٰ کہ چہرہ کے اندر آتشی حرارت جیسا التهاب
 آجائے۔ اس کے بعد آنکھوں کے اندر بطور قطور دودھ استعمال کریں۔

تحقیق کے بعد کثیر السیان مرطوب آشوب سرعت سے ختم ہوتا ہوا نظر آیا حتیٰ کہ انتہائی
 ہیجان میں بھی ایک ہی رات کے اندر مکمل انحطاط پر آگیا۔ برعکس ازیں قلیل السیان خشک آشوب

مشکل ہوتا ہے حتیٰ کہ کبھی کبھی ایک مہینہ تک باقی رہتا ہے۔ (مؤلف)

انصاب شدہ کسی مادہ سے آنکھوں کے اندر تکلیف ہو تو کثرت مادہ کی علامات کی موجودگی میں ہم قیصال کی فصد کھولتے ہیں ورنہ مسہل سے کام لیتے ہیں۔ بعد ازاں کچھ مغربی ادویات جو سوزش سے دور اور بیحد نرم ہوتی ہیں استعمال کرتے ہیں۔ مریض کو پورے دن کھانے سے باز رکھنے اور شام کو حمام میں داخل کرتے ہیں۔ امتلائی کیفیت موجود ہو نہ ہی خرابی خلط تو ایسی صورت میں فصد واسہال ترک کر کے مذکورہ تمام تدبیریں اختیار کرتے ہیں۔ (جالینوس)

مذکورہ گفتگو کے دوران یہ بات ملتی ہے کہ جن دواؤں کی جانب اشارہ کیا گیا ہے وہ دودھ، سفیدی بیضہ اور آب حلبہ ہیں، سرمہ نہیں، سرمہ ہو بھی تو ان دواؤں کے ساتھ شیاف ابیض کا اضافہ کریں گے۔ (مؤلف)

درد چشم شدید کے مریض کو افیون، تخم بھنگ، زعفران اور مر سے بنے ہوئے اقراص بقدر سوا دو گرام دیں گے۔ (جالینوس)

یہ عمدہ تدبیر ہے کیونکہ درد چشم کا مریض استفراغ کے بعد نفخ کا محتاج ہوتا ہے۔ لہذا فصد کھولیں، مسہل دیں، غذا کم کریں، پھر یہ دوائیں دیں، یا شربت خشخاش پلائیں۔ یا افیون تنہا ۲۵ ملی گرام دیں۔ اس سے مریض پوری طرح اور گہری نیند سوئے گا۔ چنانچہ بیماری نچ پائے گی۔ قونج میں ان دواؤں کے استعمال کا جو ناگوار اثر ہوتا ہے۔ وہ اس بیماری میں نہیں ہوتا۔ (مؤلف)

کچھڑ میں دانے چھوٹے ہوں تو بڑے دانوں کے مقابلہ میں زیادہ خراب ہوتے ہیں۔ کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نچ مادہ میں تاخیر ہو رہی ہے۔ خشک، کم کچھڑ اور کم رطوبت والا آشوب دیر میں نچ پاتا ہے۔

پلکوں کا چپکنا آشوب چشم میں غایت درجہ نچ کی علامت ہے۔ (جالینوس)

آشوب چشم کا مریض مشروبات میں پانی لے۔ کیونکہ یہ مسکن حرارت ہے۔ زیادہ سوئے۔ کیونکہ سونا مسکن حرارت اور نچ ہے۔ غذا کم لے۔ پیشانی اور پلکوں پر گلاب کا طلاء کرے۔ غذا سے پرہیز کرے۔ چہرے کو پانی اور سرکہ سے دھوئے۔ اور ایسے شیاف استعمال کرے جو سوزش پیدا کئے بغیر خشک کریں۔ مسہل لے۔ سوتے وقت تکیہ اونچا رکھے۔ سر موٹا لے، تاکہ سر سانس لے سکے، مسلسل کنگھی کرے۔ (ابن طلاؤس)

آنکھیں جب تک چپکتی رہیں احمر کا سرمہ نہ لگائیں، ابیض کا ضرور استعمال کریں، کیونکہ ابیض مسکن حدت اور ناشف رطوبت ہے جبکہ احمر حدت اور رطوبت میں اضافہ کرتا ہے۔

بصارت کے لئے سب سے مفید رنگ نیلگوں پھر مائل بہ سیاہی رنگ ہے۔ کیونکہ یہ دونوں رنگ بصارت کو سختی اور ناگواری پیدا کئے بغیر سمیٹ دیتے ہیں۔ سیاہ رنگ مضر ہے، کیونکہ یہ سختی اور ناگواری کے ساتھ بصارت کو سمیٹتا ہے۔ اس سے زیادہ نقصان دہ سفید رنگ ہے کیونکہ یہ بصارت کو شدت سے بکھیر دیتا ہے۔ (جالینوس)

بیمار کو کمال حضرات دیکھتے اور سیاہ کپڑے کا ٹکڑا دیتے ہیں۔ یہ صحیح ہے، کیونکہ ایسی حالت میں مریض اپنی طبعی حالت سے نکل چکا ہوتا ہے لہذا ضرورت ہوتی ہے کہ بصارت کو سختی سے سمیٹنے اور قوت پہنچانے کے لئے کوئی تدبیر کی جائے۔ (مؤلف)

بصارت کے لئے جب تک آدمی تندرست ہے سب سے درست رنگ نیلگوں اور مائل بہ سیاہی رنگ ہے۔ آفت زدہ ہونے پر سیاہ رنگ مفید ہے کیونکہ ہر افراط کا شافی علاج افراط بالفسد ہے (جالینوس)

سفیدی بیضہ، دودھ، روغن گل باہم پھینٹ کر مقام ماؤف پر پوری رات رکھیں، اس سے آشوب میں نچ پیدا ہوگا۔ (بقراط)

ایسی اور اس طرح کی دیگر ادویہ خشک اور عمیر الیخ آشوب میں استعمال کریں۔ عمدہ یہ ہے کہ آنکھوں پر کاسنی، روغن گل اور آب خرفہ کا ضماد رکھیں۔ (مؤلف)

آنکھوں سے ذرات نکالنے کے لئے سب سے مؤثر دوا انزورت ہے۔ بالخصوص جبکہ اس کے ساتھ نشاستہ اور شکر شامل کر دی گئی ہو۔ (ابو جریج)

کف دریا کا سب سے عظیم الشان اثر یہ ہے کہ وہ آنکھوں کا شدت سے تنقیہ کر دیتی ہے اس باب میں اسکی کوئی نظیر نہیں ہے (ابن ماسویہ)

فوفل جسے فارسی میں نشمیرج کہتے ہیں حرارت چشم میں عمدہ ہے۔ یہ آشوب چشم اور چشم کے اورام حارہ میں مفید ہے۔ (خوز)

امص (کیچڑ) چھوٹے چھوٹے دانے ہوں تو بڑے دانوں کے مقابلہ میں زیادہ برا ہے۔ کیونکہ اس پر پتہ چلتا ہے کہ جس مادہ سے خلط پیدا ہو رہی ہے اس کے نچ میں تاخیر ہو رہی ہے۔

پودینہ کوہی، خردل اور زوفا جیسی تیز گرم چیزوں سے غرغره کرنا آنکھ سے مادہ کو تالو تک لیجانے میں آسانی پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح ان دواؤں کے ذریعہ ناک کا علاج کیا جائے تو عطاس میں اضافہ ہوتا ہے۔ (جالینوس)

یہ دیکھیں کہ آشوب چشم نے انسان کو گھر کر لیا ہے اسے پرہیز کا احساس ہو گیا ہو۔ معاملہ

طول پکڑ چکا ہے، فصد اور اسہال سے کوئی فائدہ نہ ہوا تو یہ سمجھیں خود طبقات چشم کے اندر کوئی ردی خلط موجود ہے جو ہر وارد شے کا احاطہ کر دیتی ہے۔ اگر یہ چیز ہے تو تو تیا مغسول، نشاستہ اور سفیدہ کا طلاء کریں، کیونکہ اس سے آہستہ آہستہ ردی رطوبت خشک ہو کر فنا ہو جاتی ہے۔ اس نوعیت کی بیماری کا علاج اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔ (مؤلف)

آشوب چشم دشوار (رد صعب) جس میں ورم اور سرخی آنکھوں کے گرد اور رخسار کی ہڈی تک پہنچ جاتی ہے۔ ایسا ملتحمہ کے اندر شدت ورم سے ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ طبقہ رخسار کی ہڈی سے متصل بیرون سے آتا ہے۔ اس میں سب سے مؤثر علاج فصد، پھر پچھنہ، پھر نیند کا التزام ہے۔ فوری نفع ہو گا۔ (مؤلف)

نزلات حارہ جو آنکھوں پر گرتے ہیں ان کی وجہ سے پلکوں کے کنارے منتشر ہو جاتے ہیں ان کے اندر رگڑ پیدا ہوتی ہے، آنکھوں کو گرم کر کے قرعہ پیدا کر دیتے ہیں (بقراط)

اور ام، پھڑکن اور جراثیموں میں آنکھوں پر بیضہ، روغن گل، اور ناخونہ کا ضماد رکھیں، شیاف ابض لیں کا قطور کریں۔ آشوب چشم میں سلانی پر روئی لپیٹ کر گرم پانی سے کچھڑ کو صاف کریں۔ قلیل الغذاء اشیاء دیں، سر کو مونڈ دیں، گہرا اشکاف دے کر کندھے پر پچھنہ لگائیں۔ آشوب زیادہ ہو تو پیشانی کی رگوں کی فصد کھول دیں۔ رات میں آنکھوں کے اوپر سرکہ اور پانی میں ڈبو کر اسفنج یا برگ انگور، علیق اور بھی سرکہ میں پیس کر رکھیں۔ مناسب یہ ہے کہ یہ مانع ادویہ خود آنکھوں پر نہیں پیشانی پر رکھی جائیں۔ کیونکہ اس سے درد میں بیجان ہوتا ہے۔ گرم ہو جائے تو ضماد کو ہر گھنٹہ تبدیل کرتے رہیں۔ یہ نہایت مفید ہے خود آنکھوں پر زردی بیضہ، روغن گل، اور شراب رکھیں، اور ہر گھڑی تبدیل نہ کریں بلکہ دیر تک باقی رکھیں۔ یا ناخونہ اور حلبہ کا جو شاندر رکھیں۔ اور نچلے اعضاء کو باندھ دیں۔ خون نکالیں، مسہل دیں، بشرطیکہ آنکھوں کے اندر شدید تناؤ ہو۔ یہ بے نظیر علاج ہے۔ آنکھوں کے اوپر قابض، مرخی اور مخدر ادویہ رکھیں۔ عمدہ ضماد، کشیز تر، خشخاش پوست سمیت، زردی بیضہ، روغن گل، زعفران، شراب، ناخونہ، افیون، خشخاش اور ناخونہ کو شراب اور پانی میں اتنا جوش دیں کہ پھٹ جائیں، پھر اکٹھا کر کے استعمال کریں۔

آشوب چشم کے مریض کے لئے سرمونڈالینا مناسب ہے۔

مفید اور اسہال کے بعد آشوب چشم کا جملہ علاج یہ ہے کہ شیافات یومیہ رگڑ کو بطور قطور استعمال کریں۔ یہ رسوت، زعفران، گلاب اور سفیدہ، وغیرہ قابض منج دواؤں سے تیار کئے جائیں۔ ابتدا میں قابض ادویہ اور انتہا میں منج ادویہ زیادہ رکھیں۔ درد جب بھی شدید ہو ان ادویہ کو بڑھا دیں۔

دودن کے بعد اس میں شیاف سنبل شامل کریں، پھر اسکے اندر اصططیقان تھوڑا تھوڑا داخل کریں۔ پھر اسے اور بڑھا دیں۔ پلکوں کے اندر خشونت ہو تو اسے ایک ایسے شیاف سے رگڑیں جو آب صمغ میں گوندہ کر سک یا سنبل سے تیار کیا گیا ہو۔ اسکا سرمہ نہ لگائیں بلکہ فقط پلکوں کے حک (رگڑنے) پر اکتفا کریں۔

دو یا تین بار آب بابونہ اور آب حلبہ کے ذریعہ آنکھوں کی تکمید لازم ہے۔ بالخصوص جبکہ درد چشم تیز ہو۔ اور دن بڑا ہو۔

ابتدا میں آشوب کا علاج ایسی ادویہ سے کرنا مناسب ہے جو استیصال کریں۔ اور مانع ہوں مگر آنکھوں کے اندر کھر دراپن نہ پیدا کرتی ہوں۔ یہ وہ دوائیں ہیں جن کے اندر شدید قبضیت قطعانہ ہو۔ (جالینوس)

مثلاً شیاف ابیض۔ (مؤلف)

آنکھوں کے اندر زیادہ ورم اور پھنسیاں نہ ہوں، اور سوزش زیادہ ہو تو بے مزہ غذاؤں سے مزاج کی تعدیل کریں۔ سر اور آنکھوں پر شیریں پانی، سفیدی بیضہ جس میں دودھ اور لعابات شامل ہوا نڈیلیں۔ عمدہ مسکن ضاد:

زعفران، ناخونہ، برگ دھنیا، زردی بیضہ مشوی، افیون، لب خبز، خس، منج، عرق گلاب، عمدہ اور مؤثر ہے۔

ایضاً:

سفیدی بیضہ مشوی، روغن گل، روئی میں استعمال کریں۔

ایضاً:

حلبہ کو پانی سے کئی بار دھولیں۔ پھر اسے پانی کے اندر ڈبو کر دودن چھوڑ دیں۔ پھر صاف کر کے دھولیں پھر اس کے اوپر اسی مقدار میں پانی بیس بار ڈالیں اور جوش دیں حتیٰ کہ نصف رہ جائے۔ پھر صاف کر کے ۲۰۰ گرام لے لیں اور اس میں پسا ہوا زعفران ساڑھے تین گرام ڈالیں۔ انتہا مرض میں اس کے ذریعہ علاج کریں۔ منج اور تسکین کے لئے عمدہ ہے۔

دیگر حسب ذیل نسخہ:

بطور سرمہ استعمال کریں۔ منج، محلل او مسکن درد ہے۔

زاج الاسافہ، شہد سفید، طبخ حلبہ، ہم وزن۔

زاج کو شہد میں سرمہ کی طرح اچھی طرح گھس کر تمام ادویہ کو اس قدر جوش دیں کہ گاڑھے شہد کے مانند ہو جائیں۔ اور پھر ایک شیشی میں رکھ لیں۔ سرمہ لگائیں اور پٹکوں پر طلاء بھی کریں۔ (مسح)
 آشوب خشک تیز غلیظ مرہ سے ہوتا ہے۔ (جالینوس)

آشوب خشک کے لئے نسخہ :

زاج البحر ریشمی کپڑے سے چھان لیں پھر اس کے ساتھ کف دریا کو پکائیں۔ پکانے میں نمک نہ ہو حتیٰ کہ جم جائے۔ پھر حل کر کے طلاء کریں۔ (خوز)

اور ام حارہ چشم، آشوب چشم حار اور پھڑکن کے لئے مسکن ادویات

سکیران (بھنگ) کے ہمراہ حب الّاس کا ضاد مسکن اور ام چشم ہے۔ کندر کا دھواں طاقتور مسکن اور ام چشم ہے۔ اسی طرح اصطرک (میعہ سائلہ) کا دھواں اور عورتوں کا دودھ درد چشم میں قطور کرنے سے درد کی حدت موقوف ہو جاتی ہے۔ اور ازالہ ہو جاتا ہے۔ بالخصوص جبکہ بچوں کی آنکھوں میں مسلسل قطور کیا جائے۔ ایک نرم اون کو دودھ میں ڈبو کر آنکھوں پر رکھنا بھی یہی اثر رکھتا ہے۔ دودھ کو سفیدی بیضہ میں اچھی طرح ملا کر نرم اون کے اندر آنکھوں پر رکھا جائے تو اور ام تحلیل ہو جاتے ہیں۔ اس مخلوط کا قطور مسکن درد ہے۔ افسنتین کو میفجج میں جوش دے کر آنکھوں پر، ضاد کیا جائے تو ضربان (پھڑکن) میں سکون ہو جاتا ہے۔

شراب سکنجین کے ہمراہ بادروح کا ضاد ضربان (پھڑکن) میں سکون پیدا کرتا ہے۔ آرد باقلی شراب میں گوندہ کر استعمال کرنا، ضربہ سے لاحق ہونے والے اور ام چشم میں مفید ہے۔ جو کے ستو میں خرفہ ملا کر ضاد کرنا اور ام حارہ چشم میں نفع بخش ہے۔ یہ سیلان مواد کے لئے مفید اور جذب ہونے والے مواد کے لئے مانع سرموں میں داخل ہے۔ سفیدی بیضہ رقیق اور ام چشم حار میں مستعمل ہے۔ (دیسقوریڈوس و جالینوس)

ابالے ہوئے انڈے کی زردی، زعفران اور روغن گل میں شامل کر کے استعمال کرنا ضربان چشم میں بیحد مفید ہے۔ خربوزہ کا گودا درد چشم حار کو تسکین دیتا ہے۔ (جالینوس)

بھنگ کی پتی، ڈنٹھلوں اور تخم کا عصارہ مسکن درد شیا فوں میں شامل کرتے ہیں۔ عصارہ کو جو کے ستویا آٹے میں شامل کر کے استعمال کرنا، اور ام چشم حار میں مفید ہے۔ یہی اثر بیج کا بھی ہے۔

برگ بنفشہ تنہایا جو کے ساتھ ضما د کرنا، اور ام حارہ چشم میں نافع ہے۔ تازہ تر چیز جس میں نمک نہ ڈالا گیا ہو کا ضما د ورم حار چشم میں مفید ہے۔ عصارہ خبیطیانہ سے ورم حار چشم کے لئے مفید لٹوخ تیار کیا جاتا ہے۔ یہ عصارہ بارہ شیافوں کے اندر افیون کے بجائے شامل کرتے ہیں۔ کاسنی سے مانع ضما د بنتا ہے۔ (دیسقوریڈوس)

میرا ایجاد کردہ علاج:

آنکھوں کے اندر شدید الحدت آشوب ہو تو شیاف ابیض عرق کاسنی میں گھول کر قطور کریں۔ عرق کاسنی سفیدہ رصاص کے ہمراہ برودت پیدا کرنے میں مؤثر ہو جاتا ہے۔ اس سے بھی زیادہ طاقتور نسخہ حسب ذیل:

کاسنی کوٹ کر تھوڑے روغن گل کے ساتھ ضما د کریں۔ یہ بیحد مفید ہے۔ اسے گرم ہونے کے لئے چھوڑ نہ دیں بلکہ ہمیشہ برف پر سرد رکھیں۔ حسب ذیل تدبیر قروح چشم کو روکنے کے لئے مفید ہے۔ گلاب کی سرخ پتیوں کو سفید اطراف سے الگ کر لیں اور اس کا عصارہ لے لیں۔ اور ام حارہ کے لئے آنکھوں پر اس کا طلاء بیحد مفید ہے۔ (مؤلف)

ہمراہ منقی حماما کا ضما د اور ام حارہ چشم میں مفید ہے۔ حی العالم اور ام چشم حارہ میں نافع ہے۔ حی العالم کا سرمہ آشوب چشم میں بیحد نافع ہے۔ برگ بیرونج کا ضما د اور ام حارہ چشم میں مفید ہے۔ انگور جنگلی کا پھل ٹھیکری پر سوختہ کریں۔ درد چشم کے لئے عمدہ ہے۔

دخان کندر کی قوت اور ام حارہ چشم کے لئے مسکن ہے۔ روئی اور شیکران (بھنگ) کے ہمراہ کرفس کا ضما د اور ام حارہ چشم کو سکون دیتا ہے۔ (دیسقوریڈوس)

تنہا دودہ کا قطور آنکھوں کی جانب آنے والے مواد حادہ کے لئے مفید ہے شیاف لین کے ساتھ استعمال کرنا بھی یہی اثر رکھتا ہے۔

آشوب چشم کا مریض سوتے وقت دودہ ہمراہ روغن گل و بیضہ رکھے تو مفید ہے۔ کیونکہ اس سے ورم عین میں نفخ پیدا ہوتا ہے۔ دودہ تازہ ہونا چاہئے۔ (جالینوس)

نوجوان تندرست عورت کا دودہ تازہ لے کر روغن گل خام، اور سفیدی بیضہ میں حل کیا جائے اور ایک نرم اون میں جذب کر کے سوتے وقت پلکوں پر رکھا جائے تو اس سے ورم حار تحلیل

ہو جاتا ہے۔

برگ گاؤ زبان کا عرق شیا فوں میں ملا کر قطور کرنا آشوب چشم حار میں مفید ہے۔ شیا ف مایٹا اور ام حارہ چشم میں مفید ہے۔ (اریباسیوس)

گر مپانی آشوب چشم مزمن میں مفید ہے۔ (دیسقوریڈوس و جالینوس)

گل بھی تر ہو یا خشک کا ضما د اور ام حارہ میں چشم میں مفید ہے۔ (روفس)

اور ام حارہ کے لئے برگ سرو کا تنہا یا ستو کے ساتھ ضما د استعمال کرتے ہیں۔ ساق کو عرق گلاب میں بھگو کر سرمہ لگانا ورم حار مادی کی ابتدا میں مفید ہے۔ اس وقت پتلی کو تقویت بھی پہنچتی ہے۔ (دیسقوریڈوس)

جو کے ستو کے ہمراہ سداب کا ضما د ضربان چشم کے لئے مسکن ہے۔ (ابن ماسویہ و دیسقوریڈوس)
مسور (عدس) پکا کر عرق ناخونہ و روغن گل میں شامل کریں۔ اس طرح ورم چشم حار میں تسکین ہوتی ہے۔ عرق عنب الثعلب میں شیا ف ابیض حل کر لیا جائے تو اور ام حارہ کے لئے بیحد مفید ہے۔ آشوب چشم، اور ضربان میں بھی مفید ہے۔ صبر اور ام حارہ چشم میں مفید ہے۔
کدو کا ضما د اور ام حارہ چشم کے لئے مسکن ہے۔ درد چشم کے لئے عصارہ شوکران مسکن شیا فوں میں شامل کرتے ہیں، آنکھوں کی پھڑکن کے لئے تیر بہدف ہے۔ ورم حار کو نرم کرتا ہے۔
شادہ ہمراہ شیر نسواں، آشوب چشم، جرب چشم اور دموی حمہ مزمنہ میں مفید ہے۔
زردی بیضہ مشوی اور زعفران کے ساتھ افیون ملا کر ضما د کیا جائے تو یہ اور ام حارہ چشم کے لئے موزوں ہے۔ (دیسقوریڈوس)

آنکھوں میں ورم اور ضربان (پھڑکن) ہو تو مریض کو مزیورات (لحی غذا) پر اکتفا کریں۔ سکون اور ترک حرکت کی تاکید کریں، سوتے وقت سر کو اونچا رکھنے اور روشنی کی جانب نگاہ نہ ڈالنے کا حکم دیں۔ چیخنے اور شور مچانے سے پرہیز کریں، ہاتھوں اور پیروں کو زیادہ سے زیادہ دبائیں اور مالش کریں۔ نہایت شدت کے ساتھ باندھ کر پھر کھول دیں۔ آنکھوں پر برگ بنفشہ تر رکھیں۔ یا شیر جاریہ فوراً دودھ کر ہمراہ روغن گل روئی میں بھگو کر رکھ کر باہر سے پٹی باندھیں۔ آنکھوں سے بہنے والی رطوبت نمکین ہو تو دودھ یا سفیدی بیضہ کا قطور کریں۔ آہستہ سے کچھ صاف کر دیں۔ درود تیز ہو تو گلاب خشک ۱۸ گرام، زعفران ساڑھے چار گرام پیس کر طبخ ناخونہ میں گوندھیں اور بطور ضما د استعمال کریں۔ کمال کے آنے تک یہ ابتدائی علاج ہے۔ (دیسقوریڈوس)

بشر اور ورم حار چشم کے لئے:

ساق کو پانی کے اندر ڈبو دیں۔ جو ہر اتر آئے تو صاف کر کے اسقدر جوش دیں کہ منجمد ہو جائے۔
شیاف بنا کر بطور سرمہ استعمال کریں۔

برف اور ٹھنڈک کی وجہ سے درد چشم کے لئے:

لہسن کے ایک دانہ میں سلائی دھنسا کر بار بار گزاریں، پھر بطور سرمہ استعمال کریں۔ (طیب: معلوم)
شدید درد اور آنکھ کے ورم اور ضربان کے لئے:

شراب شیریں میں اتار شیریں جوش دے کر ضما د بنائیں۔ ان شاء اللہ مفید ہوگا۔ اس کا سقوط
درد چشم میں مفید ہے کیونکہ اس سے دموی رطوبات کا اخراج ہو جاتا ہے۔ (اسحاق)
ورم چشم کے لئے:

زر دی بیضہ، مر، زعفران، روغن گل، اس میں اون کا ٹکڑا ڈبو کر آنکھوں پر رکھیں۔ آشوب
میں جماع اور غصہ سے پرہیز مناسب ہے کیونکہ سر کی جانب ان سے بکثرت بخارات اٹھنے لگتے ہیں،
نقل و حرکت کا بھی یہی اثر ہے۔ شکم کو نرم کریں، گدی شریان سبانی اور کندھے پر پچھنے لگائیں۔ سکون
اور قلت غذا کا التزام رکھیں۔ نبیذ قطعاً ترک کر دیں۔ (ابن عبدوس)
آنکھوں کی جانب مائل ہونے والے مادوں کے لئے:

برگ دلب کو سرکہ میں جوش دے کر آنکھوں پر رکھیں، بشرطیکہ مادے حار ہوں۔ غیر حار
ہوں تو کسی طبخ کے ساتھ استعمال کریں۔ (ابن ماسویہ)
مخدرات ازالہ سبب نہیں بلکہ حس کو مار دیتی ہیں اس لئے درد چشم صعب کو سکون دیتی ہیں۔
مریضوں کی ایک جماعت ایسی نظر آئی جن کے علاج میں اطباء نے مخدرات پر اصرار کیا تھا چنانچہ ان
کی بصارت کمزور ہو چکی تھی اور آنکھوں میں پانی اتر آیا تھا۔
افیون سے بنے ہوئے شیاف مسکن درد چشم ہیں مگر بعد میں ضعف بصارت کا اندیشہ رہتا ہے،
اس کے ذریعہ علاج کریں۔ اور حدت درد میں سکون ہو جائے تو اس کے بعد مسکن شیاف استعمال
کریں، سب سے عمدہ اس باب میں شیاف دار چینی ہے۔
بہت سارے حضرات ایسے نظر آئے جن کی آنکھوں میں ورم شروع ہوا مگر محض اسہال کے

ذریعہ مکمل صحت یاب ہو گئے۔

فاس پر پیچنے لگانا، آنکھوں کی جانب اترنے والوں مادوں کے لئے سب سے طاقتور تدبیر اور سب سے زیادہ مفید ہے۔ اسہال و فصد کے ذریعہ پورے جسم کا ستھقہ کر دینے کے بعد ہی پیچنے لگائیں۔ کیونکہ پورے جسم کے اندر امتلاء موجود ہو اور پیچنے لگائے گئے تو پورے سر میں امتلاء ہو جائے گا۔ چونکہ آنکھ کثیر الحس عضو ہے اس لئے درد کے موقع پر دواؤں کا قطور نہایت آہستگی سے کرنا چاہئے۔ جو دوا قطور کریں اسے سوزش کی کیفیت پیدا کرنے سے بہت دور ہونا چاہئے۔ سفیدی بیضہ بیحد موافق ہے۔ کیونکہ سوزش اس میں نہیں ہوتی۔ نیز لیس دار ہوتی ہے۔ اس لئے ایک مدت تک باقی رہتی ہے درد میں تسکین پیدا کرتی ہے۔ کیونکہ کھر درے پن کو ہموار کر دیتی ہے۔ سفیدی بیضہ کے اندر جو رطوبتیں ہوتی ہیں۔ ان کی کیفیت اور قوام سب تیز قسم کے مادہ سے پیدا شدہ کھر درے پن کو ہموار کر دیتے ہیں۔ اور چونکہ دیر تک باقی رہتی ہے اس لئے ہر گھڑی استعمال کرنے کی ضرورت پیش نہیں آتی، یہ اس بات سے بہتر ہے کہ ہر معمولی تکلیف پر پلکوں کو الٹتے رہیں۔ اس سے آنکھوں کو تکلیف ہوتی ہے پھر آنکھوں کی ذکاوت حس کا تقاضا بھی ہے کہ قطور وہی استعمال کیا جائے جو چکنا ہو اور کھر درے پن سے خالی ہو۔ یہی وجہ ہے کہ ادویات چشم اچھی طرح پیس لیا جاتا ہے۔

آنکھوں کے اندر شدید درد حسب ذیل وجوہ سے لاحق ہوتا ہے:

۱۔ آنکھوں کی جانب اترنے والی خلط میں حدت کا ہونا۔

۲۔ امتلاء کی وجہ سے طبقات چشم کے اندر تناؤ پیدا ہونا۔ امتلاء رطوبت یا بخاری ریا ح

سے ہوتا ہے۔

ان تمام حالات کے اندر مناسب یہ ہے کہ فصد اور اسہال کے ذریعہ جسم کا استفراغ کریں۔ استفراغ، دلک اور شد (باندھنا) کے ذریعہ امالہ مادہ مخالف سمت کریں۔ خلط حاد کی سوزش سے درد ہو تو آنکھوں میں سفیدی بیضہ کا قطور کریں۔ تاکہ مادہ کی حدت ٹوٹ جائے۔ سفیدی بیضہ اور صبح دودھ کے ذریعہ آنکھوں کو دھوئیں۔ مادہ نچ پا جائے اور نچ مستحکم ہو جائے۔ نیز پورا جسم امتلاء سے خالی ہو کر صاف ہو جائے اس وقت حمام سب سے مفید ہے کیونکہ اس سے درد کے اندر فوری سکون ہو جاتا ہے۔ آنکھوں کی جانب بہہ کر آنے والی رطوبت کا سیاہ رنگ جاتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ حمام کے اندر پورے جسم سے تمام مادہ کا استفراغ ہو جایا کرتا ہے مابقی گھل مل کر معتدل ہو جاتا ہے۔ استفراغ دلک اور ربط اطراف (ہاتھوں پیروں کو باندھنا) کے بعد تمد (تناؤ) کا علاج عضو متورم کی تکمید اور درد کا

ازالہ معتدل الحرارة شیریں پانی کے ذریعہ کریں۔ رطوبت اور بخاری ریاح کا علاج استفرغ کر دینے کے بعد طبعِ حلبہ سے کریں۔ حلبہ کو کئی بار دھو کر جوش دیں۔ دیگر محلل ادویات چشم کے مقابلہ میں حلبہ کے اندر تحلیل کی زیادہ قوت ہوتی ہے۔

کبھی آنکھوں کے اندر آفت محض سر سے پیدا ہوتی ہے۔ گو جسم کے اندر امتلاء نہیں ہوتا۔ مگر سر سے مواد آنکھوں کے اندر آنے لگتا ہے۔ اسلئے جب بھی آنکھوں کی جانب سیلان مواد طویل ہو جائے تو آنکھوں کو چھوڑ کر سر کی جانب توجہ کریں اور اس کے سوء مزاج کی اصلاح کر دیں۔ عام طور پر یہ سوء مزاج فاعل بار دیار طب یا بار در طب مرکب کی وجہ سے ہوتا ہے۔ سوء مزاج حار کم لاحق ہوتا ہے جو آنکھوں کی جانب تیز مادہ کے اترنے کا سبب بنتا ہو۔ چونکہ یہ مزاج نادر الا حق ہوتا ہے اسلئے طاقتور ادویہ سے علاج نہ کریں۔ بلکہ روغن گل، یازیت الانفاق ادویہ کثرت شیریں پانی کی حمام سے ازالہ کر دیں۔ سوء مزاج بارد میں خردل اور شونیز جیسی طاقتور محمر ادویات استعمال کریں۔ اس طرح کا مادہ کبھی خود دماغ دفع کرتا ہے اور کبھی وریدیں اور شریانیں۔ ایسی حالت میں عروق کو اچھی طرح کاٹ دیں اور کاٹتے ہوئے گہرائی تک چلے جائیں۔ بشرطیکہ مذکورہ کیفیت ظاہری رگوں کے اندر ہو۔ اوپر سے اترنے والی باطنی عروق کے اندر یہ کیفیت ہو تو مذکورہ عمل ممکن نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان عروق کے اندر اترنے والا مواد عسیر العلاج ہوتا ہے۔ باقی ظاہری رگوں میں اتر کر سطح جسم تک آنے والے مواد کو محض رکھی جانے والی دواؤں کے ذریعہ بھی قوت پہنچانا ممکن ہے۔ اس طرح قطع و برید کے بغیر سیلان کو روکا جاسکتا ہے۔ ضربان چشم اور درد چشم کا سبب کبھی دم حار ہوتا ہے جو سر کی جانب چڑھتا ہے، شریانوں کے اندر خصوصیت سے زیادہ ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں سر اور کنپٹیوں کے اندر اور پس گوش ان رگوں کو تلاش کرنا چاہئے۔ سر کو مونڈ دیں۔ تاکہ تفتیش مکمل ہو سکے۔ پھر دیکھیں کہ کس رگ کے اندر ضربان اور حرارت زیادہ تیز ہے۔ اسے کاٹ دیں۔ کنپٹیوں کی رگوں کو کاٹ دینا ممکن ہوتا ہے۔ یہ ایک مفید علاج ہے۔ جس رگ کو کاٹنا چاہتے ہیں وہ بڑی ہو اور اسکی نبض زیادہ طاقتور ہو تو احتیاط کی بات یہ ہے کہ اسے متصل سے ابریشم کے دھاگے سے باندھ دیں تاکہ جلد متعفن نہ ہو سکے، پھر کاٹ دیں۔ گوشت اگ آنے کے بعد متعفن ہو جائے تو بلا خوف دھاگہ کاٹ دیں۔ وریدوں کے باب میں بہتر یہ ہے کہ بڑی ہوں تو انہیں بھی باندھ دیں۔ یہ کھڑی ہوں اور مریض حرکت نہ دے تو کاٹے ہوئے مقام پر گوشت بہت جلد آجائے گا۔ مگر یہ ساری تدبیریں جملہ جسم کے استفرغ کے بعد انجام دی جائیں۔

مناسب یہ ہے کہ فضلات چشم کو زیادہ ترناک کی جانب منتقل کیا جائے، یہ ممکن نہ ہو تو منہ کی

طرف غرور کے ذریعہ، ناک کی جانب مادہ کو مفتوح سد اور معطس ادویہ کے ذریعہ منتقل کیا جائے۔
 اقاقیا ۱۰، مایٹھا ۵، رسوت ۱۰، افیون ۳، صندل ۱۰، قر نفل ۵، زعفران ۵، مرہ گرام، شیاف بنالیں
 اور سرکہ یا شراب اور سرکہ میں ملا کر ورم بلغمی اور عرق عنب الثعلب میں ملا کر ورم حار پر طلاء کریں۔
 آنکھوں سے بہ کثرت رقیق گرم آنسو جاری ہوں تو یہ ابتدائی حالت ہوتی ہے، آنسو گاڑھے
 اور کم ہونا شروع ہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ نچ شروع ہو چکا ہے۔ حتیٰ کہ غلیظ ہو کر کیفیت یہ پیدا
 ہو جائے کہ پلکیں چپکنے لگیں تو حالت کمال کو پہنچ جاتی ہے۔ حتیٰ کہ کچھ کم ہو کر غلیظ ہو جائے تو بھی
 نچ میں تکمیل ہو جاتی ہے۔ (جالینوس)

ورم احمر، ورم حار، بثر اور سلاق کے لئے گلاب کا مفید لطوخ:

برگ گلاب، ساڑھے بائیس گرام، صندل سفید ساڑھے بائیس گرام، قاقہ سوادو گرام، سفیدہ
 ساڑھے چار گرام، نشاستہ ساڑھے چار گرام، کافور ۵ ملی گرام، زعفران سوادو گرام، عرق کاسنی میں گوندہ لیں۔
 ورم حار چشم کے لئے ضماد:

عدس مقشر، گلاب سرخ، قردمانا اس قدر جوش دیں کہ دوائیں پھٹ جائیں۔ پانی صاف کر کے
 سفیدی وزردی بیضہ وروغن گل میں پھینٹ لیں اور آنکھوں پر رکھیں۔ (یہودی)
 ایک شخص کی آنکھوں کے اندر بیس دنوں شکایت تھی۔ قرحہ نہیں تھا۔ البتہ ورم بہت زیادہ
 تھا۔ اترنے والا مادہ زیادہ تھا پلکیں دبیز ہو چکی تھیں۔ ایک آنکھ کی پلکوں میں کھر دراپن پیدا ہو چکا تھا۔ یہ
 آنکھ کے اندر چبھتا تو شدید درد ہوتا تھا۔ ضربان (پھر کن) میں اضافہ ہو جاتا تھا۔ اترنے والا فضلہ کی
 سوزش بڑھ جاتی تھی۔ جو شخص علاج کر رہا تھا اس نے فصد سے منع کر دیا تھا۔ مگر میں نے پہلے ہی دن
 فصد کھول دی۔ اس کے بعد ایک گھنٹہ علاج کیا، پانچویں گھنٹہ وہ ایک جگہ آیا۔ میں نے ایک ہی دفعہ
 میں ۱۲۰۰ گرام خون نکال دیا۔ نویں گھنٹہ ۴۰۰ گرام خون نکالا۔ چنانچہ اسی دن آنکھ کھل گئی۔ دوسرے
 دن صبح کو ایک شیاف لین کا سرمہ لگایا۔ شیاف کو شراب سے بنے ہوئے شیاف لین میں ملا لیا تھا۔ اس
 کے ذریعہ میں نے اس کی پلک کو رگڑا۔ اس کے بعد چوتھے پھر نویں گھنٹے دوبارہ سرمہ لگا کر
 غروب آفتاب کے وقت مریض کو حمام میں داخل کیا۔ تیسرے دن اسکی پلکیں کھڑی ہو
 گئیں۔ مریض کا علاج دوبارہ کیا۔ جس شیاف میں شراب شامل تھا اس کی مقدار زیادہ کر دی۔
 چوتھے دن وہ بالکل صحت یاب ہو گیا۔

ورم چشم جب تک ابتداء میں ہو قیغال کی فصد مناسب ہے۔ باقی کے ازالہ کے لئے ماقین

(گوشہ ہائے چشم) کی فصد کھول کر کثرت سے خون نکال دیں۔ (جالینوس)
 موسم سرما اور سخت جسم کے لوگوں میں عارض ہونے، آشوب چشم طاقتور اور نہایت ردی ہو
 اور یہ کم ہی پیش آتا ہے مگر عارض ہو جائے تو صفاق چشم بہت زیادہ پھٹ جاتا ہے کیونکہ کاخراج نہیں
 ہو پاتا۔ (بقراط)

آنکھوں کی جانب جب بھی خلط لذاع حار کا انصباب ہو اور جسم میں امتلاء موجود ہو تو ہم فصد
 قیصال پھر تنقیہ کا قصد کرتے ہیں۔ اس کے بعد ایسی ادویات استعمال کرتے ہیں۔ جو بیحد نرم اور سوزش
 پیدا کرنے کی کیفیت سے دور ہوتی ہیں۔ مریض کو دن بھر کھانے سے روک دیتے ہیں، اس کے بعد
 شام میں اسے حمام میں داخل کرتے ہیں۔ فصد اور اسہال کی ضرورت نہیں ہوتی تو ادویات، دیگر تدبیر
 اور شراب خاص استعمال کرتے ہیں، اس سے اور ام کی شدت میں سکون ہو جاتا ہے۔
 اسہال معدی آشوب چشم کا شافی علاج ہے۔ آشوب چشم میں عروق چشم کے اندر بہت زیادہ
 خون بھر جاتا ہے۔ ایسا زیادہ تر بارش کے رک جانے کے اوقات میں ہوتا ہے۔ شافی علاج حمام،
 شراب، اور ساری تدبیریں ہیں جو معتدل حرارت کے ساتھ رطوبت پیدا کرتی ہیں۔ (جالینوس)
 جسم طاقتور ہو، بخار بھی نہ ہو، اور حد سے زیادہ آشوب چشم ہو تو ہم خون اتنا بہا دیتے ہیں کہ
 مریض پر غشی طاری ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ حمی محرقہ میں ہوتا ہے۔ اس کے بعد گرم پانی کے ذریعہ
 نرم اسٹنچ سے تنکید کرتے ہیں۔ پھر کچھ مجفف سرمہ استعمال کرتے ہیں۔ سرمہ تو کبھی مجفف ہوتے
 ہیں۔ (بقراط)

دھواں اور غبار سے پیدا ہونے والے آشوب چشم میں آنکھوں کو شیریں پانی سے دھوئیں۔ پھر
 راحت، قلت طعام اور اندھیری جگہ رکھنے کا اہتمام کریں۔ بس اس قدر کافی ہے۔ آشوب چشم کی تمام
 قسموں میں بھی یہی تدبیر کریں۔ پلکوں پر زعفران اور گلاب کا طلاء کریں۔ یہ مفید اور کافی ہے۔ انہیں
 دونوں دواؤں کے ذریعہ آنکھوں کو دھوئیں بھی۔ زعفران اور گلاب کے ذریعہ پلکوں پر طلاء کرنا بیحد
 مفید ہے۔

آنکھوں کے اندر ورم فلغمونی ہو تو سر کو اونچا رکھیں، ممکن حد تک آواز سنیں نہ احساس کریں۔
 پیروں کی مالش کریں۔ اطراف کو باندھ دیں۔ پیشانی پر مانع ادویات رکھیں۔ چشم کا علاج ایسی مجفف
 ادویہ سے کریں جن کے اندر سوزش نہ ہو۔ مادہ اگر نمکین اور آکال ہو تو دودھ، سفیدی بیضہ، اور نیم
 گرم پانی کے ذریعہ کریں۔ علاج میں غلٹ سے کام لیں۔ مبادا قرعہ پیدا نہ ہوں۔

شہد وغیرہ کی طرح وہ تمام اشیاء جو تیز اور سر کی جانب کھینچ اٹھتی ہیں آشوب چشم لاحق کرتی

ہیں۔ (روفس)

امتلاء سر کی آشوب چشم لازماً ہو جاتا ہے۔ الایہ کہ آنکھیں بیحد طاقتور ہوں۔ کسی آدمی کو آشوب ہو، اور دست آنے لگیں تو یہ محمود ہے۔ کیونکہ اس سے خلط نیچے کی جانب جذب ہو جاتی ہے طبیب کو چاہئے کہ وہ دست لائے۔ یہی وجہ ہے کہ اطباء حقنہ استعمال کرتے ہیں اور اسہال کے ذریعہ اوپر سے مادہ نیچے کی جانب کھینچتے ہیں۔

درد چشم کو شراب خالص، تنمید، حمام، فصد یا دوا تحلیل کر دیتی ہے۔ (بقراط)

اطباء کے معمولات میں یہ ہے کہ آشوب چشم سے لاحق ہونے والے دردوں میں ایسے سرے استعمال کرتے ہیں جو تسکین درد کے ساتھ مغری ہوں۔ جیسے سفیدہ، افیون اور نشاستہ سے بنے ہوئے شیاف۔ کیونکہ انہیں امید ہوتی ہے کہ ادویات مغریہ کے ذریعہ وہ آنکھوں کی طرف مواد کی آمد روک دیں گے۔ ادویات مخدرہ کے ذریعہ آنکھوں کو مس کرنے سے وہ بچتے ہیں۔ جہاں تک میرا تعلق ہے اس طرح کی ادویات میرے نزدیک ہمیشہ محل نظر رہی ہیں۔ کیونکہ آنکھوں کی جانب اترنے والا مادہ اگر قوی ہے تو یہ ادویہ اسے روک نہیں سکتیں، اور نہ ہی دفع کر سکتی ہیں۔ البتہ اتنا کر سکتی ہیں کہ مادہ کے خارج ہونے کی راہ میں روکاؤٹ بن جائیں۔ خلط حاد ہوگی تو طبقہ قرنیہ زخمی ہو جائے گا۔ زیادہ ہوگی تو سخت تناؤ پیدا ہوگا حتیٰ کہ تفرق اتصال جیسی کیفیت پیدا ہو جائے گی۔ اس سے درد میں اضافہ ہوگا۔ مغری ادویات کا یہ حال ہو پھر مخدرات بھی زیادہ اثر نہ رکھتی ہوں تو درد ناقابل برداشت ہو جائے گا۔ ادویات مغریہ کے ساتھ مخدرات اس حد تک ہوں کہ ان کے اثر سے آنکھوں کو ورم حار عظیم کی تکلیف محسوس نہ ہو تو لازماً یہ بات پیش آئے گی کہ قوت باصرہ کو نقصان پہنچ جائے۔ آشوب میں سکون ہو جانے کے بعد مریض کی یا تو بصارت چلی جائے گی یا کمزور ہو جائے گی۔ بایں ہمہ طبقات چشم کے اندر ایک سخت خلط باقی رہے گی جس کا ازالہ مشکل ہوگا۔ یہ معلوم ہو جائے کہ آنکھوں کی جانب اترنے والا مادہ زیادہ ہے اور طاقتور ہے یا حاد اور سوزش پیدا کر رہا ہے یا دونوں باتیں اکٹھا ہوں تو فصد یا اسہال کے ذریعہ پورے جسم کا طاقتور استفراغ کریں، حتیٰ کہ جسم کے اندر کچھ بھی امتلاء نہ رہ جائے۔ گرم پانی کے اسٹنج سے آنکھوں کی تنمید کریں۔ تنمید سے فوری سکون ہو جاتا ہے مگر پھر اس سے بھی زیادہ شدید درد ابھر آتا ہو تو یہ سمجھیں کہ جو مادہ آنکھوں کی جانب آرہا ہے وہ تھوڑا نہیں ہے۔ جتنا وہ تحلیل ہو رہا ہے اس سے زیادہ جمع ہو جاتا ہے۔ لہذا دوبارہ استفراغ کریں اور مریض کو حمام میں داخل کریں۔ میں نے ایک ایسے شخص کو دیکھا جس کی فصد آشوب کے شروع ہی میں کھول دی گئی تھی۔ تنمید سے علاج کے وقت درد میں سکون ہو جاتا مگر دوبارہ شدید درد شروع ہو جاتا۔

میں نے اسے حمام میں داخل کیا۔ چنانچہ درد میں اس حد تک تسکین ہوئی کہ دن بھر سوتا رہا۔ حالانکہ کئی دنوں اور راتوں سے درد کی وجہ سے اس پر نیند حرام تھی۔

آنکھوں کی جانب گرم رطوبتیں بہہ کر آتی ہیں، جسم میں کوئی امتلاء نہیں ہوتا۔ ایسی صورت میں حمام، تنمید اور شراب خالص کا اسی دن استعمال کریں۔ اس کی وجہ سے جسمانی استفرغ کی ضرورت نہیں ہوتی۔

مجھے ایک نوجوان ایسا نظر آیا جسے عرصہ سے آشوب چشم تھی۔ غور کرنے پر اس کی دونوں آنکھیں خشک نظر آئیں۔ البتہ رگیں بھری ہوئی اور نہایت شدت سے پھولی ہوئی تھیں۔ میں نے اسے حمام میں داخل ہونے، اس کے بعد قلیل المزاج شراب پینے، پھر دیر تک سونے کا حکم دیا۔ چنانچہ اس نے ایسا کیا اور بیدار ہوا تو درد میں سکون ہو چکا تھا۔ اس تجربہ سے مجھے یہ تحریک ہوئی کہ جب بھی دیکھتا کہ عروق چشم کے اندر دم غلیظ ابھر آیا ہے۔ اور جسم میں کوئی امتلائی کیفیت موجودہ نہیں ہے تو علاج میں مریض کو شراب پلاؤں، کیونکہ شراب کا اثر یہ ہے کہ دم غلیظ کو پگھلا کر خارج کر دیتا ہے۔ نیز ان عروق کے اندر جن میں وہ دم غلیظ چپک جاتا ہے شراب شدت کی حرکت پیدا کرتی ہے جس کی وجہ سے خون کو سخت ہيجان لاحق ہو جاتا ہے۔

دونوں قسم کے علاج بر محل کئے جائیں تو عظیم افادیت کے حامل ہیں، مگر استعمال بے موقع اور غلط ہو تو اسی قدر خطرناک بھی ہیں۔ تنمید کا طریقہ محفوظ اور خطرہ سے دور ہے۔ اسے استعمال کرنے والا بہر حال فائدہ اٹھاتا ہے۔ وہ یہ کہ اس کے ذریعہ ایک ایسی علامت سامنے آ جاتی ہے۔ جس کی روشنی میں مطلوبہ علاج کا پتہ چل جاتا ہے یا پھر اس سے آنکھوں کو صحت حاصل ہو جاتی ہے۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ کوئی مادہ جو آنکھوں کی جانب آرہا ہے تنمید سے منقطع ہو جاتا ہے، چنانچہ صحت ہو جاتی ہے۔ مریض صحت کی جانب واپس آ جاتا ہے۔ مادہ پھر بھی جاری ہو۔ تنمید سے گرمی پہونچ جانے پر تھوڑا سکون ہو جانے، پھر تھوڑی دیر کے بعد پہلے سے بھی زیادہ درد شروع ہو جائے تو یہ ایک ایسی علامت ہے جس سے بیماری کا پتہ چل جائے گا۔ جسم میں مطلق امتلائی کیفیت ہوگی تو فصد کے ذریعہ اور ردی خلط ہوگی۔ تو اسہال کے ذریعہ بیماری کا ازالہ کر دیں گے۔ ان باتوں کو معلوم کر لینا مشکل نہ ہوگا۔ جس کے اندر امتلائی کیفیت موجود ہو تو استفرغ سے پہلے درد چشم میں شراب نوشی اور حمام دونوں میں یہ خطرہ موجود ہے کہ تناؤ کی شدت سے طبقات چشم پھٹ جائیں۔ درد چشم جسم کے اندر امتلائی کیفیت کے بغیر ہے تو اس کا استعمال صحیح ہے۔ کیونکہ اس سے خلط تحلیل ہو جاتی ہے اور مریض کو مکمل صحت حاصل ہو جاتی ہے۔ (جالینوس)

شدید درد چشم کے لئے مفید ضما د:

ابالے ہوئے انڈے کی زردی، روغن گل، زعفران، حماما، ضما د کریں۔ بیحد شدید درد میں تسکین ہوگی۔

کاسنی اور ام حارہ چشم میں مفید ہے، ناخونہ کو انگور کے گاڑھے رس میں جوش دیں، اور استفرغ جسم کے بعد ورم حار پر رکھیں۔۔۔ بے حد مفید ہے۔ بابونہ بھی بیحد مفید ہے۔ آرد حلبہ، ختم کتاں ہمراہ زردی بیضہ مفید ہے۔ (ختیشوع)

توتیا مغسول سوزش پیدا کئے بغیر خشک کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آنکھوں میں تیز لطیف مادہ اترتا ہے تو اس کے ذریعہ علاج کرتے ہیں۔ یہ علاج فصدا یا اسہال کے ذریعہ سر اور پورے جسم کا استفرغ کر دینے کے بعد اختیار کیا جاتا ہے۔ ہلکا خاص طور پر غرور، مضوغ، اور عطوس کے ذریعہ استفرغ کریں۔ توتیا مغسول کا اثر یہ ہے کہ وہ رطوبتوں کو اعتدال کے ساتھ خشک کرتی ہے۔ اور جہاں استفرغ، نفوذ اور خود طبقات چشم کے اندر گزرتا مطلوب ہوتا ہے، وہاں عروق چشم کے اندر محبوس فضولی رطوبتوں کو روکتی ہے۔ اسی طرح وہ راکھ بھی جو ان جگہوں پر ہوتی ہے۔ جہاں نحاس کو خالص بنا یا جاتا ہے نشاستہ کے ساتھ استعمال کی جائے تو یہی اثر رکھتی ہے۔ تنقیہ سر، اور چشم کی جانب رطوبتوں کے جذب ہونے کے وقت سر کے اندر موجود فضلے کے استفرغ سے پہلے ان مسدود مغری اودویہ کو استعمال کریں گے تو مریض سخت درد میں مبتلا ہو جائے گا۔ کیونکہ طبقات چشم کے اندر آنکھوں کی جانب بہہ کر آنے والی رطوبتوں کی وجہ سے تناؤ پیدا ہو گا۔ کبھی تناؤ کی شدت کے سبب طبقات کے اندر شگاف اور فساد پیدا ہو جاتا ہے۔ لطیف سفیدی بیضہ اس جنس کے اندر داخل ہے بلکہ فضیلت رکھتی ہے۔ کیونکہ لاذع رطوبتوں کو دھوتی۔ آنکھوں کے اندر جو خشونت پیدا ہو جاتی ہے اسے ہموار کرتی اور غرائی تاثیر رکھتی ہے۔ البتہ نہ چپکتی ہے نہ ثقب اور باریک مسامات کے اندر رسوخ پاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مذکورہ جنس کی دواؤں کی طرح خشک نہیں کرتی۔ عصارہ حلبہ لزوحہ میں سفیدی بیضہ کے مشابہ ہے مگر اس کے اندر تحلیل اور اعتدال کے ساتھ خشونت پیدا کرنے کی تاثیر بھی ہوتی ہے۔ اسی لئے درد چشم کو سکون دیتی ہے۔

طاقتور قابض ادویات درد چشم میں مضر ہیں۔ کیونکہ استیصال مادہ کا جو فائدہ دیتی ہیں اس سے زیادہ طبقات چشم کے اندر خشونت پیدا کرتی ہیں۔ تھوڑی مقدار میں ادویات چشم کے اندر شامل کر دی جاتی ہے تاکہ آنکھ کو قوت حاصل ہو سکے۔ اسکی تاثیر اور عظیم منفعت ظاہر ہوتی ہے۔ کم قابض ادویہ

بالخصوص آشوب چشم اور بالعموم دیگر تمام امراض چشم قرحہ، بثر، مواد سائلہ سب میں عمدہ ہوتی ہیں۔ گلاب، تخم گلاب، عصارہ گلاب، سنبل، سازج، زعفران، مر، مایثا، جند بید ستر، کندر، عصارہ حلبہ، یہ سب کی سب اور ام چشم دیگر تمام امراض چشم کے لئے منج اور محلل ہیں۔ بالخصوص مر۔

ابتدا میں سب سے پہلے فصد کے ذریعہ عمدہ استفراغ کریں۔ تاکہ پگھل کر، تحلیل ہو کر، آنکھوں کی جانب اخلاط کا انصباب ہو رہا ہے تو اس وقت ان کا علاج نہ ہو سکے تو کبھی ہم پس گوش گدی کی جانب موجود دونوں شریانوں کو فصد کھول دیتے ہیں اور گدی پر پچھنے لگا دیتے ہیں۔ کبھی کنپٹی کی شریان کاٹ دیتے ہیں تاکہ بہنے والی کوئی چیز باقی نہ رہے۔ پھر ادویات سے علاج شروع کرتے ہیں۔ کیونکہ ان مواد کا سیلان دیر تک ہو تا رہے گا تو طبقات چشم کے اندر سوء مزاج مستحکم پیدا ہو جائے گا جو اپنے ماتحت اشیاء کا حالہ کرے گا خواہ وہ جید ہی کیوں نہ ہوں۔ اس طرح کا درد ادویات حادہ اور زیادہ ردی ہو گا اور سوزش پیدا کریگا۔ اسی طرح طاقتور قابض ادویات بھی ایسی چیزوں کی محتاج ہوتی ہیں جو سوزش پیدا کئے بغیر خشک کرتی ہوں۔ جیسا کہ بیان کر چکا ہوں۔ ان کا اثر ایک مدت کے بعد ظاہر ہوتا ہے۔ اس لئے گھبراہٹ نہیں چاہئے۔ بنا بریں ہر نوعیت کی دوا بر محل استعمال کریں۔ جہاں آنکھوں کو سکینے اور ابھارنے کا ازالہ کرنے کی ضرورت ہو وہاں تھوڑی طاقتور ادویہ، جہاں انفاج کی ضرورت ہو وہاں مر، کندر، زعفران، اور حلبہ، اور جہاں استفراغ کی ضرورت ہو وہاں تیز قسم کی ادویات استعمال کریں۔ سوزش پیدا ہو جاتی ہے تو اس کی پروا نہ کریں۔

واضح رہے کہ قروح جیسی حادثات بیماریوں کے لئے کوئی ایسی دوا موافق نہیں ہوتی جس میں نمایاں مزہ کی کیفیت موجود ہو۔ مر، حامض، اور طاقتور دوا اس طرح کی بیماریوں میں درد کے اندر اضافہ کر دیتی ہیں۔ موافق صرف وہی ہوتی ہیں جن کا مزہ پھیکا ہو۔ جیسا کہ عرض کر چکا ہوں۔ ان بیماریوں کا علاج شفاف ابض سے کیا جائے گا۔ جسے ہمراہ سفیدی بیضہ بطور قطور استعمال کریں گے۔ کیونکہ معالجات چشم میں یہ دودھ سے زیادہ موافق ثابت ہوتا ہے۔ آشوب چشم پلکوں کے کھر درے پن کی وجہ سے ہو تو ہم ادویات جرب کے ذریعہ پلک کو کھر پتے ہیں۔ اصلاح ہو جاتی ہے پھر آشوب کا علاج کرتے ہیں۔ قرحوں میں یہ بات ممکن نہیں ہے۔

رمد، (آشوب) ملتئمہ کا ورم حار ہے۔ ملتئمہ کھوپڑی پر ڈھانکنے والی جھلی کا ایک ٹکڑا ہے۔ اس کا اور اورام کا علاج مشترک ہے۔ مخصوص عضو کی وجہ سے اس کے ساتھ ایک چیز خاص ہے۔ وہ یہ کہ اس کا علاج ایسی دوا سے کریں جو سب سے پہلے مانع ہو، کھر در اپن نہ پیدا کرتی ہو۔ یہ انہی ادویات سے ممکن ہے جو طاقتور قابض ہوتی ہیں۔ استفراغ کے بعد ایسی دوائیاں استعمال کریں۔ جن کے اندر

سوزش سے دور رطوبات موجود ہوں۔ سفیدی بیضہ اور آب حلبہ دونوں موافق ہیں۔ درد ہلکا ہو تو دن میں دو بار، تیز ہو تو کئی بار تکمید کریں۔ ظاہر ہے اسے جودت استفرغ کے بعد ہی ہونا چاہئے۔ درد میں سکون ہو جائے اور ختم ہو جائے تو شیاف سنبل کا سرمہ لگائیں۔ اس کو آہستگی کے ساتھ مس کریں۔ اور مریض کو حمام میں داخل کریں۔ آشوب کے لئے بس اتنا کافی ہے۔ بعض اوقات شدید درد، آشوب اور قرحوں میں شیاف کو عصارہ بیرونج، بھنگ وغیرہ میں گھستے ہیں۔

امراض حادہ چشم کی جملہ ادویات، معدنیات مفصولہ، نشاستہ، کیترا، صمغ، سفیدی بیضہ، دودھ اور طبعی حلبہ ہیں۔

حفظان صحت چشم کے لئے سرمہ کا ایک نسخہ :

حجر افرو جی لے کر ناریل کی طرح توڑ لیں۔ اور ایک کٹھالی یا ہانڈی میں رکھ کر اوپر کوئلے دھکادیں حتیٰ کہ آگ کی صورت ہو جائے، اور اندر دھواں نظر نہ آئے۔ اس کے بعد اسے مٹی کے ایک برتن میں الٹ دیں۔ اور اوپر سے گھی انڈیلیں جو پرانا نہ ہو۔ اور اسے اس حد تک الٹیں پلٹیں کہ حرارت بجھ جائے۔ پھر اسے دوسری بار گرم کریں اور عمدہ سرخ لطیف شراب کے اندر ڈال دیں حتیٰ کہ حرارت بجھ جائے۔ اس کے بعد تیسری بار گرم کریں۔ اور اوپر سے شہد انڈیلیں۔ پھر محفوظ کر لیں۔ یہ نرم ہو جائے گی اور لزوجت پیدا ہو جائے گی۔ اس کے بعد حسب ذیل ادویات کو لیں۔ یہ ادویات کئی دنوں تک گھس پیس کر گرد کے مانند بنائی گئی ہوں۔

نحاس سوختہ، ۱۰ گرام ساونج، فلفل سفید ۳۳ گرام، اشد ۵۰ گرام، سوختہ دوا ۴۰۰ گرام۔ سب کو ایک ساتھ ملا کر اچھی طرح پیس لیں۔ اسے محفوظ کرنا چاہیں تو صاف روغن بلسان تنہا ۵۰ گرام اوپر سے انڈیلیں اور اتنا پیسیں کہ یک جان ہو جائے۔ اب اسے خشک سرمہ کے طور پر محفوظ کر لیں۔ آنکھوں کے اندر کوئی کدورت وغیرہ دیکھیں تو اس بات کا انتظار نہ کریں کہ آشوب آجائے بلکہ آنکھیں کھولیں اور مذکورہ سرمہ میں سلائی ڈبو کر پلکوں پر گزاریں۔ بس اتنا کافی ہے کہ سلائی، سرمہ کو گرد کی طرح اٹھالے۔ طبقات چشم سے یہ قریب نہ پہنچے۔ سرمہ لگانے کے بعد پلکوں کو بند کریں، عام طور پر بس اتنا کافی ہوتا ہے کہ سلائی زیریں پلک پر گزار دی جائے۔ سرمہ زیادہ لگانا چاہیں تو بالائی پلک پر بھی لگادیں۔ حفظان صحت چشم کے لئے اسے ہمیشہ استعمال کر سکتے ہیں۔ درد شدت کا ہو تو زردی بیضہ مشوی کے ساتھ لگائیں۔

پیشانی پر مانع انصباب مواد، ضہاد کی دواؤں میں، کرنب، جو کاستو ہیں۔ ان سے بنا ہوا ضہاد خود

آنکھوں پر رکھا جائے گا۔ درد شدید ہو تو زردی بیضہ مشوی، آب ناخونہ ابالا ہوا۔ شراب یا انگور کے گاڑھے رس، یا عصارہ انار شیریں کے ہمراہ گوندھے ہوئے جو کاستولیں۔ ناخونہ کو میٹج میں جوش دیں، پھر اس کے ساتھ زعفران اور تھوڑی افیون ملائیں۔ اور روغن گل میں گوندہ کر ضماہ کریں۔ مانع ادویہ کو پیشانی پر اور مسکن درد ادویات کو خود آنکھوں پر رکھیں۔ بایں طور۔

گلاب، زردی بیضہ، زعفران، روغن گل، یکجان کر کے رکھیں۔ درد تیز ہو تو ان کے ساتھ مخدرات یا آرد گندم کا اضافہ کریں۔ آرد گندم انگور کے گاڑھے رس میں پکا کر رکھنے سے درد میں سکون ہو جائے گا۔ یا ابالے ہوئے انڈے کی زردی، تھوڑی افیون، اور تھوڑا زعفران، شراب میں یکجان کر کے آنکھوں پر ضماہ کریں۔ درد سخت ہو تو زعفران گھول کر دودھ میں شامل کریں اور بطور قطور استعمال کریں۔ عجیب النفع ہے۔

شدید درد چشم کے لئے شیاف:

زعفران، افیون، زعفران کا پانچواں حصہ، انگور کے گاڑھے رس میں شیاف بنالیں۔ استعمال کرنا چاہیں تو ایک شیاف عورت کے دودھ میں حل کر کے بطور قطور استعمال کریں۔ خارج سے طلاء بھی کریں نہایت عمدہ ہے۔ حرارت اور سوزش زیادہ ہو تو آنکھوں اور پیشانی پر اسپغول، جی العالم، کاسنی، عنب الثعلب، روغن گل، اور سفیدی بیضہ وغیرہ رکھیں۔ (جالینوس)

بارد اور لین ادویات تسکین درد میں اس سے بھی زیادہ عمدہ ہیں۔ مریض کو سلانے کی تدبیر کریں۔ نہایت مفید ہے پیشانی پر طلاء کرنے کے لئے آرد سمید، کندر سفید، سفیدی بیضہ استعمال کریں۔ لزوجتہ الصدف، صبر، اور سفیدی کا کپٹی سے کپٹی تک لطوخ کریں۔ واضح رہے کہ طاقتور قابض ادویات شدت سے نچوڑنے کی وجہ سے عضو متورم میں اور زیادہ ورم اور فسخ کی کیفیت پیدا کر دیتی ہیں۔ لہذا اور ام میں انہیں ترک کر دینا چاہئے ان سے شدید درد ابھرتا ہے طاقتور محلل ادویات درد کو ابھار کر فساد پیدا کرتی ہیں۔ لہذا ان دونوں قسم کی ادویات میں جو معتدل ہیں وہی فلفمونی ورموں، خصوصیت سے آنکھ جیسے حساس اور نہایت بارک عضو کے لئے زیادہ موافق ہیں۔ (مؤلف)

انتہا کے بعد آشوب چشم میں اور بچوں کے لئے ذروا الصغر عمدہ ہے:

انزروت ۲۵ گرام، شیاف مایٹا ۱۳ گرام، مر ۲ گرام، صبر استوطری ساڑھے تین گرام، افیون ۷ گرام، زعفران ۷ گرام۔

آشب چشم کے ساتھ سفیدی اور سفید کچھڑ نظر آئے، سرخی نظر نہ آئے تو ریارج دیں، سرخی

موجود ہو اور ثقل بھی ہو تو فصد کھول دیں۔ پنڈلی، زیر گدی گڈھے اور شانوں ک درمیان پچھنے لگائیں۔

آشوب چشم کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ گدلا پن کا ہونا، یہ آنکھوں کے اندر غبار یا دھوئیں کی وجہ سے عارض ہوتا ہے۔ زیادہ اثر نہیں ہوتا تو ان محرک اشیاء کے رفع ہو جانے سے آشوب کا ازالہ ہو جاتا ہے۔

۲۔ ملتحمہ میں ورم حار پیدا ہو جائے۔

۳۔ پیدا شدہ ورم ملتحمہ کے لئے سخت دشوار ہو جائے۔ شدت صعوبت اور ورم سے وہ قرنیہ پر

حاوی ہو جائے۔

آنکھوں کے اندر شدید درد حسب ذیل وجوہ سے لاحق ہوتا ہے:

۱۔ باعث ورم رطوبت کی حدت۔

۲۔ امتلاء کے باعث صفاقات چشم میں تناؤ۔

۳۔ غلیظ رطوبت کا الجھاؤ

۴۔ آنکھوں کے اندر ریا ح کا پیدا ہو جانا۔

حدت رطوبت ہے تو نیچے کی جانب جذب کرنے والی مسہل ادویہ سے استفراغ کریں۔ آنکھوں سے بننے والے مادے کو سفید، بیہیہ سے دھوئیں جسم کا استفراغ کریں اور ورم کے اندر نفخ آنا شروع ہو تو گوسیلان منقطع نہ ہو حمام مفید ہے۔ کیونکہ حمام سے درد میں فوری سکون ہو جاتا ہے اور سیلان کو بھی وہ کاٹ دیتا ہے۔ کیونکہ زیادہ تر مواد تو حمام کے اندر تحلیل ہو جاتا ہے۔ باقی شیریں پانی کی رطوبت سے معتدل ہو جاتا ہے۔ درد کا سبب رطوبی امتلاء کے باعث صفاقات چشم کا تناؤ ہو تو فصد واسہال سے کام لیں۔ نچلے اعضاء کو باندھ کر اور مالش کر کے مادہ کو نیچے کی جانب جذب کریں۔ نیم گرم پانی سے آنکھوں کی تنمید کریں۔ اس کے بعد محلل ادویہ مثلاً تنمید اور آب حلبہ کی تقطیر استعمال کریں۔

استفراغ جسم سے پہلے خبردار! تنمید اور اس کے بعد محلل ادویہ استعمال نہ کریں کیونکہ یہ تحلیل سے زیادہ مواد جذب کرتی ہیں۔ کبھی کبھی سیال فضلات خود سر سے آتے ہیں۔ کیونکہ سر میں امتلاء ہوتا ہے اسوقت جسم امتلاء سے خالی ہوتا ہے۔ لہذا ایسی صورت میں سر کا استفراغ کریں۔ بالعموم فضلات چشم پیدا کرنے والا دماغی مزاج سرد یا تر ہوتا ہے۔ بہت کم گرم اور کم گرم فضلات پیدا کرتا ہے اس کے مزاج کی اصلاح کریں۔ اور اسے تقویت دیں۔ تاکہ استفراغ کے بعد ضروری

حد تک فضلات نہ پیدا کر سکے۔ واضح رہے بعض اوقات خود ان فضلات چشم کا باعث ہوتا ہے۔ یہ کھوپڑی کے نیچے بنتے ہیں۔ لہذا اس کا استفراغ کریں۔ پھر اس کی مزاجی اصلاح کریں۔ کبھی فضلہ کھوپڑی کے باہر سے آتا ہے۔ ایسی صورت میں مجھت ادویات کا طلاء کرنا مفید ہوتا ہے۔ علاج کارگر نہ ہو تو ان ادویات کے اجزاء کو توڑ کر الگ کر دیں۔ کبھی وریدوں کے اندر الجھے ہوئے دم غلیظ سے درد چشم لاحق ہوتا ہے۔ چنانچہ عروق چشم کے اندر تناؤ پیدا ہو جاتا ہے۔ اس حالت میں رگیں تو پر نظر آئیں گی مگر آنکھیں دہلی، اس کا علاج ایسی طاقتور خالص شراب کا استعمال ہے جو سخت بہو نچانے اور تشنگی کی طاقت رکھتی ہو۔ حمام میں داخل ہونے کے بعد اس کا استفراغ ہو جاتا ہے۔ یہ ہے درد چشم کا علاج۔

رد (آشوب چشم) ملتئمہ کے ورم حار اور آنکھوں کے اندر بالکھہ ورم حار سے کم درجہ نیز کثیر الحس عضو ہونے کی وجہ سے آنکھوں سے خصوصیت رکھنے والی کیفیت کا نام ہے۔ کثیر الحس ہونے کی وجہ سے آنکھیں سرعت کے ساتھ متاثر ہوتی ہیں۔ طاقتور ادویہ کا بوجھ ان پر ڈالنا مناسب نہیں ہے۔ انہیں نرم کریں اور اچھی طرح گھس پیس لیں۔ پلکوں کو نہایت آہستگی سے اٹھائیں۔ درد شدید نہ ہو تو آشوب چشم کے شروع میں ایسی قابض ادویہ استعمال کریں جن کے اندر قبضیت بخدا فراطنہ ہو۔ جیسے ”اکحال یومہا“ نام کے سرمے۔ مثال کے طور پر انہیں اس طرح ترکیب دیں کہ قابض میں اقا قیا، منج اور قبض کے ساتھ محلل میں زعفران اور رسوت ہندی، منج اور محلل بلا قبض میں مرہ جند بید ستر، کندر ذکر ہو۔ ترکیب کا جائزہ لے لیں۔ قبضیت زیادہ ہو تو اس میں سفیدی بیضہ اور دودھ شامل کریں۔ کم ہو تو دواؤں کو گاڑھا کر دیں۔ یہ دوائیں استعمال کے دن ہی بیماری کم کر دیں گی۔ بیماری میں سکون ہو جائے تو اعتدال کے ساتھ چہل قدمی کے بعد حمام کریں۔ پھر مذکورہ دواؤں سے زیادہ طاقتور دواؤں کا سرمہ استعمال کریں تاکہ آنکھیں سکڑ کر قوت حاصل کریں۔ اس طرح سرموں کو نار دینوں کہتے ہیں۔ یہی سنہلی ہیں۔ شروع میں ان سرموں کے اندر اسطاطیقانی سرموں میں سے تھوڑا شامل کریں۔ آگے پھر اضافہ کر دیں۔

شدید آشوب چشم جس میں ملتئمہ قرنیہ کے اوپر چڑھ جاتا ہے سب سے پہلے اس میں سرمہ وردی ابیض استعمال کریں۔ ورم کم ہو جائے وردی اصغر لگائیں۔ درد زیادہ ہو تو زیادہ سے زیادہ تنکید کریں۔ تھوڑا ہو تو ایک بار تنکید کرنا کافی ہے۔ تنکید ناخونہ اور حلبہ کے جو شانہ سے کریں۔ ضداد، زعفران، ناخونہ، برگ کشیز، زردی بیضہ، انگور کے گاڑھے رس میں بھگوئی ہوئی روٹی سے تیار کریں۔ درد تیز ہو تو اس کے ساتھ طبع پوست خشخاش شامل کر لیں۔ طلاء، زعفران، مایشا، رسوت، صبر اور صمغ سے تیار کریں۔ سیلان مواد کو روکنے کے لئے پیشانی پر استعمال کرنے کے لئے

فضلہ گرم ہو تو آب عوج، بھی، ستو، عنب الثعلب، اور اسپنخول۔ الغرض ان تمام ادویہ کو کام میں لیں جو مبرد اور قابض ہوں۔ (حنین)

یہاں اگر مازو، گلنار، سماق، صمغ، اور افیون استعمال کریں تو زیادہ بہتر ہے کیونکہ یہ موقع طاقتور قبضیت کا طالب ہے۔ (مؤلف)

فضلہ شدید الحرارة نہ ہو تو چکی کی گرد، مر، خاک کندر، اور سفیدی بیضہ استعمال کریں۔ بار د ہو تو کبریت، زفت، فلو نیا، زنجبیل اور تریاق وغیرہ کام میں لائیں۔ (حنین)

یہ مقام ایک ایسی چیز کا محتاج ہے جو مقام ماؤف پر قبض پیدا کرے۔ اسے قطعاً گرم نہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ ایسی صورت میں وہ مرنی ہوگی لہذا نشانہ خطا کر جائیگا۔ اس کا استعمال صرف معتدل مزاج کے لئے ہوتا ہے۔ مگر بایں ہمہ ردی مزاج کے برعکس ہے تو سب سے بہتر ہے۔ (مؤلف)

یومیہ شیاف:

مایشا ۳۶ گرام، انزروت ساڑھے چار گرام، زعفران ساڑھے چار گرام، افیون ۲ گرام پانی میں پیس کر شیاف بنالیں۔

شیاف سنبل:

قلیمیا ۱۶۲ گرام، کلکس سوختہ ۴۵ گرام، اٹھ ساڑھے چار گرام، اقا قیا ساڑھے چار گرام، سنبل شامی ۵۴ گرام، افیون ۷۲ گرام، مر ۷۲ گرام پانی میں شیاف بنالیں۔

شیاف وردی ابیض:

اقلمیا سوختہ مغسول ۴۰۰ گرام، سفیدہ رصاص ۴۰۰ گرام، نشاستہ ۱۰۰ گرام، صبر ۷۰ گرام، کیترا ۱۰۰ گرام، صمغ عربی ۱۰۰ گرام، زعفران ۵۰ گرام، گلاب برگ دور نمودہ بہ ناخون ۲۰۰ گرام۔ تمام دواؤں کو بارش کے پانی میں پیس لیں۔

وردی دیگر:

گلاب تر ۱۸ گرام، زعفران ۹ گرام، افیون ساڑھے چار گرام، صمغ عربی ساڑھے چار گرام، پانی میں پیس کر شیاف بنالیں۔ (حنین)

وردی شیافوں میں یہ سب سے عمدہ اور سب سے ہلکا ہے۔ (مؤلف)

دیگر عمدہ:

قلیبا ۲ گرام، گلاب تر ۲ گرام، سفیدہ رصاص ۳۵ گرام، زعفران ۳۵ گرام، افیون ۹ گرام، پانی میں پیس لیں۔ اور بطور سرمہ دودھ یا سفیدی بیضہ کے ساتھ استعمال کریں۔ یہ قرحوں اور آنکھ میں اترنے والے مواد میں مفید ہے۔ (حنین)

جس علاج کا حنین مشورہ دے رہا ہے اور جو اس کا معمول بھی ہے اس کے برعکس کچالوں کا طریقہ ہے وہ شیاف ابیض اور شیاف احمر لین سے علاج کرتے ہیں، ابیض سے شروع کرتے ہیں، آشوب چشم ختم ہو جاتا ہے اور ورم انحطاط پر ہوتا ہے تو احمر لین استعمال کرتے ہیں۔ (مؤلف)

رد، (آشوب) کی چار قسمیں ہیں:

۱۔ آنکھوں میں دم کثیر کا ہونا۔ سرخی اور شدید حرارت ہوگی، نبض ممئی عظیم اور ضربان چشم تیز ہوگا۔

۲۔ دم صفاوی کا ہونا، سخت چھین، تلخ آنسو، بہ حد افراط حرارت وغیرہ ہوگی۔

۳۔ کیوس بلغمی کا ہونا۔ رطوبت چشم اور حالات برعکس صفراء ہوں گے۔

۴۔ سوداء کا ہونا، بیوست اور اعراض برعکس اعراض آشوب ہوں گے۔ (حنین)

جس آنکھ کے اندر سخت سرخی، بہ کثرت ذرات اور رطوبت ہوگی اس کا محرک خلط یہی خون ہوتا ہے۔ سخت سرخی کے ساتھ خشکی ہو تو محرک صفراء ہوتا ہے۔ سرخی نہ ہو کثرت سے رطوبت ہو تو محرک بلغم، بایں غیر مرطوب بلکہ خشک ہو تو سوداء محرک ہوتا ہے۔ دموی اور بلغمی میں سوتے وقت آنکھیں چپکتی ہیں۔ صفاوی اور سوداوی میں ایسا نہیں ہوتا۔ آنکھیں چپکتی بھی ہیں تو تھوڑی اور غیر مسلسل طور پر۔

مادی درد کی علامت یہ ہے کہ عروق کے اندر امتلاء، پلکوں اور ملتئمہ میں ورم، عطاس، اور آنکھوں کے اندر بہ کثرت ذرات محسوس ہوں گے۔ ایسی حالت میں جسم کا استفراغ کریں اور سرمہ کا قصد کریں۔ اسی طرح درد کے ساتھ آنکھوں کے اندر ورم ہو تو استفراغ سے علاج شروع کریں، سخت درد آشوب میں طاقتور قابض معدنی جبریات میں کوئی چیز قریب نہ آئے۔ بالخصوص جبکہ جسم میں امتلاء ہو۔ قرحوں کی حالت میں بھی کوئی جبریات چیز قریب نہ آئے۔ کیونکہ یہ ادویات ہر وقت تحلیل کو روک دیتی ہیں۔ اس سے درد بڑھ جاتا ہے۔ اور طبقات چشم میں فساد پیدا ہو جاتا ہے۔

آشوب چشم حار، ضربان اور رطوبت کے لئے طلاء:

گلاب خشک پوست انار شیریں، عدس مقشر پانی میں جوش دیکر خبیصہ بنالیں۔ پھر اس پر روغن گل ڈال کر آنکھوں پر رکھیں۔ چھین اور گرم رطوبتوں میں روغن گل کے ہمراہ ابالی ہوئی کاسنی مفید ہے۔ یا عنب الثعلب اور روغن گل آنکھوں پر رکھیں یا مرطوب روئی یا اسپنخول رکھیں یا دودھ، لباب خبز، افیون اور زعفران کا آنکھوں پر طلاء کریں۔

شدید مزمن، کثرت سے چھبنے والے آشوب چشم کا مادہ اگر بہہ کر ملتقمہ کی جانب آتا ہے اور ورم پیدا کرتا ہے تو یہ سمجھیں کہ کھوپڑی کے باہر سے آرہا ہے، علامت یہ ہے کہ ظاہری رگیں پھولی ہوں گی، رنگ سرخ ہوگا، وہاں کی رگوں کی نبض تیز ہوگی، پیشانی پر حرارت ہوگی۔ اور جو مادہ اندر سے بہہ کر آرہا ہو اس کی علامت یہ ہے کہ عطاس، اور پیشانی میں خارش ہوگی۔ داخلی سیلان مواد کا علاج مشکل ہے۔ خارجی سیلان میں پس گوش رگوں کی فصد، اور انہیں داغنا مفید ہے۔ علاج اور سرموں کے استعمال کے بعد آنکھوں کے اندر درد راسخ ہو جائے تو غرغروں کے ذریعہ سر کا تنقیہ، کنپٹیوں پر ضما، تیز حقن اور اطراف کو باندھنا لازم ہے۔ (اھرن)

چشم اور اورام و اوجاع حادہ:

آنکھوں کے گرم مقامات، اورام حارہ، اور تیز دردوں کے اندر پوست انار، عدس، گلاب ہم وزن شیریں پانی میں جوش دے کر اور روغن گل میں گاڑھا بنا کر آنکھوں اور پیشانی پر رکھنا مفید ہے۔
ایضاً:

افیون، زعفران، آب بھنگ، یا آب کشیز میں گوندہ کر طلاء کریں۔ (اھرن)
آنکھوں کی جانب اترنے والے مواد حارہ میں سرد پانی پینا، اور پیشانی پر ختم شوکران رکھنا مفید ہے۔ برگ بادروج اور جو کا ستور رکھیں۔ یا خشخاش ختم بھنگ، جو کا آٹا رکھیں۔ پہلے آنکھوں کی تنکید کریں پھر رکھیں۔ (فیلمغریوس)

آشوب چشم کے مریض کو تاریک مکان میں رہنا، سونا اور سرد پانی پینا لازم ہے۔ اس سے حرارت اور آشوب بجھ جاتا ہے۔ حمام بھی لازم ہے۔ یہ مابقی کو تحلیل کر دیتا ہے۔

چشم کے ذرات کے لئے دوا:

چہرہ کو پانی اور سرکہ سے دھوئیں۔ بشرطیکہ تکلیف رات میں پیش آئے۔ پھر ایسے شیاف استعمال

کریں۔ جو سوزش پیدا کئے بغیر خشک کرتے ہوں۔ (جالینوس)
 سرخی اور حرارت آنکھوں کے اندر غالب ہو اور مریض کو ایسا احساس ہو جیسے آنکھوں کی جڑ
 اکڑ جائے گی۔ تو ایسی صورت میں فصد اور کنپٹیوں کی رگوں کو کاٹ دینا مفید ہے۔ ان رگوں کو کاٹیں
 جو پس گوش ہوتی ہیں۔ (ختیشوع)

آشوب چشم میں فصد کریں۔ آشوب غالب ہو اور دوبارہ فصد کی ضرورت محسوس کریں تو کر
 دیں۔ مریض کو ہلبلہ، تمر ہندی اور ثرید کا طبخ پلائیں۔ آشوب کے ساتھ بہ کثرت رطوبت ہو تو
 مریضوں کو عرق کاسنی یا عرق عنب الشعلب، میں خیساندہ صبر پلانانہ بھولیں۔

بیماری انحطاط پر اور حدت میں سکون ہو تو قویا اور جب صبر دیں۔ جسم کا پوری طرح تنقیہ
 ہو جائے تو پھر آنکھوں کے اندر پورے دن اور پوری رات رقیق سفیدی بیضہ کا قطور کریں۔ یا شیف
 ابیض کے ہمراہ عورتوں کا دودھ ڈالیں۔ مادہ کا پھر بھی انصباب جاری ہو تو عنب الشعلب کی شاخوں، عصا
 الراعی اور کاسنی وغیرہ کا ضماد رکھیں اور ضماد ہر گھڑی تبدیل کرتے رہیں۔ چہرے کو عرق گلاب اور
 نہایت سرد پانی جسم میں تھوڑا سرکہ شامل کر لیا گیا ہو سے دھوئیں۔ ایسے مریضوں کے لئے ابتداء میں
 دافع ادویہ مفید ہوتی ہیں۔ بیماری انحطاط پر ہو دافع ادویہ کے ساتھ محلل دوائیں شامل کریں۔ اور
 ضماد آرد جو، ناخونہ، زرستہ کلی بابونہ، کشیز ترکا بنائیں۔ معروف سرموں میں ملکایا استعمال کریں۔

نسخہ حسب ذیل ہے:

انزروت مربی در شیر خرمادہ، نشاستہ، شروع میں اس کا سرمہ لگائیں۔ بیماری انحطاط پر آئے تو
 اس میں مایٹا، تھوڑے زعفران اور مر کا اضافہ کریں۔ (ابن سرائیون)

شدید درد اور درد بخ کیلئے مفید ضماد، زعفران، اکلیل الملک، کشیز تر، گودہ بیض، لب خبز، عقید
 عنب، (انگور کا گاڑھا رس) افیون، عرق گلاب۔ ضماد بنائیں۔ (مسح)

میرے خیال میں اس مقام پر شدید درد کے لئے حسب ذیل شیف مفید ہوگا:

زعفران شعرہ، گل ناخونہ، لعاب کتان خشک، اسپغول خشک، افیون، عصارہ کشیز خشک،
 زعفران اور ناخونہ کو شیشہ کے ہاون۔ شراب کے ساتھ گھس لیں۔ حتیٰ کہ نرمی آجائے۔ پھر سب کو
 یکجا کر کے شیف بنالیں۔ ایک شیف گھول کر قطور کریں۔ (مؤلف)

درد چشم کے لئے طبخ حلبہ :

حلبہ پر پانی انڈیل کر نصف یوم چھوڑ دیا جائے۔ پھر صاف کر کے دوبارہ پانی ڈالا جائے۔ اس کے بعد حلبہ کی مقدار سے بیس گنا پانی میں جوش دیں حتیٰ کہ نصف پانی بچے۔ اس میں تھوڑا سا ہوا زعفران ڈالیں جو پانی کا بیسواں حصہ ہو۔ اور پھر آنکھوں میں بطور قطور استعمال کریں۔

تسکین درد کے لئے طلاء شیاف :

شیاف مایٹا، تخم گلاب، گل سرخ تر، رسوت، عدس مقشر، صندل سرخ، پلکوں پر طلاء کریں۔

اور ام حارہ رخوہ پر طلاء کرنے اور سرمہ لگانے کے لئے شیاف کا نسخہ :

صبر، زعفران، هموزن، افیون نصف، شیاف، مایٹا ثلث، انزروت دو جزء شیاف اور طلاء کے طور پر استعمال کریں۔ (مسح)

آبنوس ان ادویہ کے ساتھ شامل کی جاتی ہے۔ جو پتھر کے لئے موزوں ہوتی ہیں۔ رسوت، آنکھوں کے اندر پیدا شدہ آبلوں کے لئے مفید ہے۔ (جالینوس)

برگ ارند کو اچھی طرح کوٹ کر شوکران میں شامل کریں۔ اس سے اور ام بلغیہ چشم کو سکون ہوتا ہے۔ تنہا عظمیٰ کا، یا شراب میں اسے جوش دے کر، ضما د بنائیں۔ پلکوں کے اندر پیدا ہونے والے اور ام نطخ کو تحلیل کرتا ہے۔

آشوب چشم میں پلکوں کے پھول جانے کا مفید علاج :

صبر، فیلو ہرج، رسوت، شیاف مایٹا، فوفل، زعفران، عرق غلبہ میں طلاء کریں۔ (فریغوریوس)

انتفاخ (پھولنا) کی چار قسمیں ہیں :

۱۔ ریجی

۲۔ بلغی فضلہ جو دبیز نہ ہو اس سے پیدا ہونے والا۔

۳۔ آبی فضلہ سے عارض ہونے والا۔

۴۔ سوداوی غلیظ فضلہ سے لاحق ہونے والا۔

ان چار قسموں کے درمیان فرق و امتیاز حسب ذیل علامات سے کریں گے :

رنگی اچانک رونما ہوتا ہے اس کا زیادہ تر حصہ پہلے گوشہ چشم اسی طری عارض ہوتا ہے جس طرح کسی مکھی یا چمچھر کے کاٹنے سے ہوتا ہے۔ زیادہ تر یہ موسم گرما میں بوڑھوں کو عارض ہوتا ہے اس انتفاخ کا رنگ بلغم سے پیدا شدہ اور ام کے رنگ کا ہوتا ہے۔ (حنین)

بایں ہمہ کوئی محسوس ثقل نہیں ہوتا۔ عارض تیزی کے ساتھ ہوتا ہے۔ (مؤلف)
دوسری قسم کا رنگ زیادہ خراب ہوتا ہے۔ اس میں ثقل زیادہ اور برودت سخت ہوتی ہے۔ انگلی سے دبائیں تو انگلی اندر غائب ہو جائے گی۔ اور اثر ایک گھنٹہ باقی رہے گا۔ تیسری قسم جو آبی فضلہ سے پیدا ہوتی ہے میں انگلی تیزی سے غائب ہو جاتی ہے مگر اثر زیادہ دیر تک باقی نہیں رہتا۔ کیونکہ یہ مقام جلد بھر جاتا ہے۔ ساتھ میں درد نہیں ہوتا۔ رنگ جسم کا رنگ کا ہوتا ہے۔ چوتھی قسم جو سوداوی فضلہ کی پیداوار ہوتی ہے یہ تمام آنکھ اور تمام پلکوں کو گرفت میں لیتی ہے۔ کبھی پھیل کر ابروؤں اور رخسار کی ہڈیوں تک پہنچ جاتی ہے۔ صلب ہوتی ہے ساتھ میں درد نہیں ہوتا۔ رنگ دھندلا ہوتا ہے۔ زیادہ تر چچک، رمد، مزمن میں اور خاص کر عورتوں کو عارض ہوتی ہے۔

علاج :

علاج ورم جیسا ہے جسم کا استفراغ کریں۔ آنکھوں کے اندر پوشیدہ فضلہ کو تحلیل کریں۔ سرموں اور ضادوں کے ذریعہ جن کا تذکرہ ہم باب الرمد میں کر چکے ہیں فضلہ کو پختہ کریں۔ البتہ اس نوعیت کی بیماریوں میں مسدوداویہ اور نہ ہی وہ قابض دوائیں استعمال کی جائیں جو آشوب کی ابتدا میں مستعمل ہیں۔ لیکن استفراغ جسم کے بعد وہ دوائیں استعمال کی جائیں جو تمام اوقات میں مفشی اور محلل ہوتی ہیں۔ (حنین)

پلکوں کے اور ام رخوہ میں اسفنج کے ذریعہ گرم پانی کی تکمید مسلسل کریں۔ حتیٰ کہ خوب نرم ہو جائیں۔ اس کے بعد سرکہ اور پانی میں دوسرا اسفنج جذب کر کے رکھیں اور باندھ دیں۔ ان شاء اللہ اس سے ورم تحلیل ہو جائے گا۔ (فیلغریوس)

آشوب چشم کے بعد باقی انتفاخ حسب ذیل نسخہ استعمال کریں :

فیلز ہرج، مایٹا، صندل، قاقیا، صبر، صمغ، افیون، فوفل۔

ورم کے اندر سرخی رہ گئی ہو تو اسے عرق عنب المصلب یا عرق کاسنی کے ساتھ

استعمال کریں۔ (ابن سرائیون)

دخان کندر سرطانی ورم کے لئے مسکن ہے اسی طرح دخان میعہ سائلہ بھی اس میں سکون پیدا کرتا ہے۔

برگ مرزنجوش خشک کو بطور ضماد آنکھوں کے اور ام صلبہ میں استعمال کرتے ہیں۔ سازج کو شراب میں جوش دے کر اور گھس کر آنکھ کے اور ام صلبہ پر رکھنا عمدہ ہے۔

تل کا پودا شراب میں جوش دے کر ورم صلب چشم پر بطور ضماد رکھنا شافی علاج ہے۔ ورم میں پھڑکن ہو یا نہ ہو۔ خود تل کا یہی اثر ہے۔

ساق اور شقائق جنگلی شراب میں جوش دیکر بطور ضماد استعمال کیا جائے۔ تو چشم کے اور ام صلبہ کو صحت دیتا ہے۔ برگ ارٹھشیرن کے ساتھ پکا کر بطور ضماد استعمال کرنا اور ام صلبہ چشم میں مفید ہے۔ (دیسقوریوس)

آنکھوں کے اندر سرطان ہوتا ہے تو اس کے ساتھ شدید درد اور رگوں کے اندر تناؤ اس قدر ہوا کرتا ہے کہ دوا کی نہایت پیش آجائی ہے صفاقات چشم میں سرخی اور شدید چھین صدغین تک پہنچ جاتی ہے۔ بالخصوص جبکہ مریض نے کوئی نقل و حرکت کی ہوتی ہے۔ درد سر لاحق ہوتا ہے آنکھوں کی جانب رقیق تیز قسم کا مادہ بہہ بہہ کر آتا ہے۔ کھانے کی خواہش جاتی رہتی ہے تیز قسم کا سرمہ لگانے سے سخت تکلیف ہوتی ہے اور کوئی فائدہ بھی نہیں ہوتا۔ (حنین)

ورم صلب چشم کے لئے:

جرجیر کوٹ کر گائے کے گھی میں جوش دیں اور آنکھوں پر رکھیں۔ یا آب حبق جو کے آٹے اور روغن گل میں شامل کر کے رکھیں۔ یا روٹی کے جوف کو طلاء اور روغن گل کے ساتھ کوٹ کر رکھیں۔ (اھرن)

تیسرا باب

ظفرہ، طرفہ، رشح یعنی دمعہ، سبل، جرب، جساء،
 کمہ، حکہ، شعیرہ، بردہ، شرناق، قمل، شترہ، التزاق،
 تجر، توشہ، آشوب چشم خشک، سرخ رگیں، ججوظ، غرور،
 حول، سیل العین، صبح الزرقہ، ضربہ جس سے آنکھیں
 زخمی ہو جائیں یا کچلی جائیں، ججوظ یعنی پوری آنکھ کا ابھر
 آنا، عشاء (رتوندہ)..... اندھیرے میں نظر نہ آنا،
 روز کوری (دنوندہ)..... تیز روشنی میں نظر نہ آنا،
 قریب کی بصارت درست اور دور کی خراب، دور کی
 درست اور قریب کی کمزور، آنکھوں میں کسی چیز کا پڑ

جانا، آنکھوں کو لاحق ہونے والی ٹھنڈک، سلاق،
 پپوٹوں کی چپکن، سرمہ لگانے سے آنکھ میں، پپوٹوں
 اور آنکھوں کی بڑی عروق میں لحم زائد کا پیدا ہو جانا، پپوٹوں
 کی خشونت، جرب، پپوٹوں کی خشونت اور غلظت۔

رخی مسلسل سیلان اشک کو کہتے ہیں۔ ماق اعظم کا لحمہ (گوشت کی کھال) کم ہو جاتا ہے تو یہ
 پیش آتا ہے۔ اصلاً فنا ہو جائے یا بہت کم ہو جائے تو لا علاج ہے۔ بصورت دیگر پورے جسم پھر سر کا
 تنقیہ پھر اعتدال کے ساتھ قابض شیاف کے استعمال سے صحت ہو جاتی ہے۔ شیاف، مایثا، زعفران،
 اور شیاف سنبل کو شراب میں گوندہ کر تیار کریں۔

ظفرہ چھوٹا ہوتا ہے تو جالی ادویہ اسکا استیصال کر دیتی ہیں، یہ ادویات جرب کی طرح ہیں۔
 بڑے اور صلب ہو جانے پر علاج بالحدید سے رفع ہوتا ہے۔

آبی پچھو لے جو پلکوں کے اوپر ہوتے ہیں، چھوٹے ہونے کی صورت میں مجفف ادویات کے
 ذریعہ بڑے ہونے کی صورت میں علاج بالحدید سے رفع ہوتے ہیں۔

عصبہ مجوفہ کی جڑ سے چپکا ہوا عضلہ مسترخ ہو جاتا ہے تو آنکھوں میں جو غلظ (ابھار) پیدا
 ہو جاتا ہے۔ تھوڑا ہوتا ہے تو تناؤ کم پیدا ہوتا ہے اس سے آنکھوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ زیادہ
 ہوتا ہے تو بصارت جاتی رہتی ہے۔

آنکھوں کا بعض گوشوں کی جانب میلان حسب ذیل وجوہ سے ہوتا ہے:

۱۔ عضلہ محرکہ چشم میں تشنج

۲۔ بالمقابل عضلہ کا استرخاء

پتلی اوپر یا نیچے کی جانب مائل ہو جاتی ہے۔ تو ایک چیز دو نظر آتی ہے۔ ماق اعظم و اصغر کی

جانب مائل ہوتی ہے۔ تو کچھ بھی نظر نہیں آتا۔

آنکھوں کی غذائیت اور رطوبتیں کم ہو جاتی ہیں تو سیل عارض ہوتا ہے۔ آنکھوں کا نیلا ہونا، پوست اتار شیریں نچوڑ کر قطور کریں۔ اس کے ایک گھنٹہ بعد گل بھنگ کا قطور کریں۔ گل بھنگ مناسب وقت پر لے کر محفوظ کر لیں۔

دیگر:

شر اقا قیا اور تھوڑا مازو خوب اچھی طرح پیس لیں۔ پھر عصارہ شقائق النعمان میں اس قدر گوندھیں کہ گاڑھے شہد کے مانند ہو جائیں۔ اسکے بعد ایک کپڑے سے نچوڑ لیں۔ عصارہ آنکھوں کے اندر قطور کریں۔

شعیرہ کے لئے:

تھوڑا بورق اور اس سے زیادہ تھوڑا بارزد لے کر شعیرہ پر رکھیں۔ ازالہ ہو جائے گا۔ یا زاج میں گوندھ کر موم یا شراب مغسل میں انجیر جوش دے کر بارزد میں پیسیں اور شعیرہ پر رکھیں۔ یا شراب مغسل میں جو کا آنا جوش دیں اور اسے بارزد میں شامل کر کے شعیرہ پر رکھیں۔
بردہ اور شعیرہ کے لئے:

سرکہ میں سکینچ پیس کر طرفہ پر طلاء کریں۔ پر تاپا ندر کی جڑ سے کبوتر کے بچے کا خون لے کر بطور قطور استعمال کریں۔ طبع ناخونہ کا قطور کریں۔ بیماری لمبی ہو جائے تو کندر اور گائے کا فضلہ ہم وزن کا آنکھوں کو بخور دیں یا ناخورہ، اور زوفا ہم وزن گائے کے دودھ میں پیس کر لعاب کتان کے ساتھ سرمہ لگائیں۔

ضرر بہ سے عارض ہونیوالی بیماری:

نرم اسفنج کے ٹکڑے سے مسلسل تھمید کریں اور کئی بار کریں۔ بیحد مفید ہے۔ پھر سرکہ اور تھوڑے پانی میں اسفنج ڈبو کر مقام ماؤف پر رکھیں۔ یہ بھی مفید ہے کہ پرانا خردل پانی میں پیس کر رکھیں۔ اور بار بار دور کرتے ہیں۔ زیادہ مقدار میں یہاں باقی نہ رکھیں یا ٹھیکری کپڑے کے ٹکڑے سے آنکھوں کی مسلسل تھمید کریں۔

جرب:

زیادہ تر دھوپ اور غبار سے جرب اور کھلا حق ہوتی ہے۔ علاج یہ ہے کہ فضلہ کو جذب کیا جائے۔ نیم گرم پانی سے تکمید کریں۔ اور تیز اور قابض اشیاء سے پرہیز کریں۔

ظفرہ:

قلقت اور نوشادر کا شیاف بنا کر سرمہ استعمال کریں۔ عجیب الاثر ہے
عشاء۔ بکری کے بھنے ہوئے جگر کی پیپ کا سرمہ لگائیں۔ جگر کو کھلائیں اور اس کا
بھپارہ دیں، یا بکری کے پت، یا گدھے کے خون یا پت، یا عصارہ قثاء الجمار کا سرمہ لگائیں۔ بیمار کو
چقندر کھلائیں۔ یہ عمدہ ہے۔

شعیرہ:

موم سفید سے تکمید اور سر کاٹ کر مکھی کا جسم اس پر رگڑیں۔

سبل:

عروق چشم اس حد تک سرخ ہو سکتی ہیں کہ اشیاء سرخ نظر آنے لگیں، یہ دماغ اور
دماغ کی دونوں جھلیوں کے امتلاء کی دلیل ہے۔ یا پھر یہاں ورم حار ہوگا۔ ایسی حالت میں
دماغ کا استفرغ کریں۔ مقویات کے ذریعہ اسے تقویت پہنچائیں۔ اور امتلاء پیدا کرنے
کے اسباب سے بالکل دور رہیں۔

(۱) سحاق کا عروق سمیت ملحمہ سے ملتا ہے۔ بنا بریں توجہ اندر کی جانب نہیں باہر کی جانب
ہونی چاہئے۔ لہذا اسی صورتیں طلاء عمدہ ثابت ہوں گے۔۔ (جالینوس)

جرب اور پلکوں کا کھر دار پن اور غلظت:

یہ بیماریاں ایسی دواؤں کی محتاج ہیں جن کے اندر حسب ضرورت حدت موجود ہو۔
فصد وغیرہ کے ذریعہ جسمانی استفرغ کے بعد ہی انہیں استعمال کریں۔ بالخصوص جبکہ آنکھوں کے

اندر ہیجان موجود ہو۔ کیونکہ یہ ادویات جن کے اندر حدت ہوتی ہے خون کا اچھی طرح استفرغ کرنے سے پہلے استعمال کی گئیں تو آنکھوں کے اندر ورم حار پیدا ہوگا۔ کیونکہ ان سے درد اور ضربان چشم میں اضافہ ہوتا ہے۔ آنکھوں کی جانب مواد کھینچ اٹھتے ہیں۔ کبھی پلکوں کے اندر خاص کر سوتے وقت شدید صلابت اور جمود پیدا ہو جاتا ہے۔ مریض پانی یا تھوک سے ترکے بغیر انہیں بند نہیں کر سکتا۔ آنکھوں کی صلابت شدید طور پر اس وقت ظاہر ہوتی ہے جب مریض کھلی پلکوں کو بند کر سکے نہ بند پلکوں کو کھول سکے۔ تاوقتیکہ انہیں پانی سے تر نہ کر دے۔

بل نام ہے پتلی کے اندر کمی عارض ہو جانے کا۔ اس کی وجہ سے آنکھوں کا جرم کم ہو کر چھوٹا ہو جاتا ہے۔ زیادہ تر یہ ایک ہی آنکھ کے اندر عارض ہوتا ہے۔ اسے پہچان لینا آسان ہے۔ کیونکہ تندرست آنکھ سے مریض آنکھ کا پتہ چل جاتا ہے۔

سر پر ضربہ یا نقطہ سے آنکھ کے اندر ابھار آجائے اور بصارت باقی ہے تو عضلہ ممرکہ میں تناؤ یا شکاف پیدا ہو جائے گا۔ بصارت چلی گئی ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ عصبہ مجوفہ پھٹ گیا ہے۔ یہ کیفیت ضربہ کے بغیر پیدا ہوئی ہے تو یہ سمجھیں کہ عضلہ میں استرخاء پیدا ہو گیا ہے۔ اور بصارت چلی گئی ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آفت عصبہ مجوفہ کے اندر بھی داخل ہو چکی ہے۔

رشح، دمہ، اور سیلان (اشک) یہ ہے کہ مآق اکبر سے فضلات مسلسل جاری ہوں۔ یہ صورت حال مآق اکبر کے اندر موجود لحمہ میں کمی سے پیدا ہوتی ہے۔ لحمہ میں نقص حسب ذیل وجودہ سے پیدا ہوتا ہے:

۱۔ دواء حاد۔ اس کے ذریعہ جرب یا ظفرہ کا علاج کیا گیا ہو۔

۲۔ علاج بالمعد۔

۳۔ طبعی نقص، کیونکہ اس مقام پر ناک سے متصل ایک سوراخ ہوتا ہے جس سے فضلات بہتے رہتے ہیں۔ لحمہ مآق سے ناک اور ناک سے منہ تک معلق رہتا ہے۔ ناک تک آنکھ کا سوراخ اس جگہ ہوتا ہے۔ جہاں سے سوراخ ناک سے منہ تک ہوتا ہے۔

صبر مرطوب آنکھ کو خشک کرتی ہے۔ (جالینوس)

رطوبت چشم کے لئے شیاف:

توتیا، صبر، ہلیہ، سنبل اور زخمبیل سے ترکیب دے کر تیار کریں۔ (مؤلف)

دمعہ اور رطوبت چشم کے لئے:

شادہ، توتیا، مر قشیشا، رو سنج، ہم وزن، بسد نصف، لؤلؤ نصف، شیاف مایثار، صبر رلع، سرمہ بنالیں۔ نہایت مؤثر ہے۔

صلا بت اور استرخاء اجفان کے لئے:

پلکوں کے اندر تھوڑا باہر کی طرف جو باریک سوراخ ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں مستحکم بنایا ہے۔ یہ سوراخ دونوں نھنوں کی جانب کھلتے ہیں، یہاں سے وہ رطوبت مختلف اوقات میں جذب کرتے ہیں یہ انتظام پلکوں کی اصلاحی چیزوں کے اندر داخل ہے۔ یہ احسن وجوہ پلکوں کی حرکت کے بقاء کے لئے یہ نہایت ضروری اور قابل تعریف نظم ہے۔ یعنی رطوبت زیادہ ہو جاتی ہے تو پلکیں ان سوراخوں کی راہ دفع کر دیتی ہیں اور کم ہوتی ہیں تو جذب کر لیتی ہیں۔ حد سے زیادہ یوست ہوتی ہے تو پلکوں کے اندر اس سے صلا بت آ جاتی ہے۔ صلا بت سے پلکوں کی حرکت اور ان کا بند ہونا مشکل ہو جاتا ہے۔ زیادہ رطوبت پلکوں کی حرکت کے اندر اضطراب پیدا کر دیتی ہے۔ طبعی حرکت کے لئے پلکوں کی سب سے افضل حالت وہ ہوتی ہے۔ جو بیچ کی ہوتی ہے۔ (طیب نامعلوم)

حول (بھینگا) اور انقلاب چشم حرارت اور یوست کی وجہ سے ہوتا ہے۔ حول پیدا نئی نہیں اکتسابی ہوتا ہے تو اس کی وجہ سے صرع، سدر، سحر، دوار وغیرہ سر کی بیماریوں میں سے کوئی بیماری مڑ جاتی ہے۔

پلکوں کے اندر جرب کا عارضہ ہوتا ہے تو میں انہیں سنگ سیاہ پائے مال یا سلائی کی ڈوئی سے کھرچ دیتا ہوں۔ اس کے بعد سرمہ استعمال کرتا ہوں۔

کچھ حضرات کو اندھوں کے برعکس صورت لاحق ہو جاتی ہے۔ چنانچہ رات اور تھوڑے اندھیرے میں وہ دن کے مقابلے میں زیادہ دیکھتے ہیں۔ عربی میں اسے ”جبر“ کہتے ہیں۔

اندھے (عشاء) کا سبب کثرت رطوبت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جن لوگوں کی آنکھیں کشادہ ہوتی ہیں۔ انہیں یہ عارضہ زیادہ ہوتا ہے کیونکہ آنکھیں زیادہ مرطوب ہوتی ہیں۔ یہ صورت حال سرمہ سے بھی پیدا ہوتی ہیں۔

”جبر“ کا سبب رطوبت کا زیادہ تحلیل ہونا ہے۔ یہ حالت نیلگوں اور گہری نیلگوں آنکھوں کو زیادہ پیش آتی ہے۔ رات میں چاندنی کے اندر سرگیں آنکھیں جتنا دیکھتی ہیں اس سے زیادہ مذکورہ آنکھیں دیکھتی ہیں۔ سرمہ گیس آنکھیں دن کی روشنی میں نیلگوں آنکھوں سے زیادہ دیکھتی ہیں۔

کیونکہ روشنی نیلگوں آنکھوں کے اندر تحلیل زیادہ ہوتی ہے۔ (جالینوس)
 جرب کو کھر چھیں تو ہمیشہ اس حد تک کھر چھیں کہ غلظت جاتی رہے۔ اور پلکیں اپنی سابقہ نرمی پر واپس آجائیں۔ اسکے بعد پیسا اور ریشمی کپڑے سے چھانا ہوا زعفران بطور زور استعمال کریں۔ گودہ بیضہ اور روغن بنفشہ آنکھوں پر رکھ کر آٹھ گھنٹوں تک باندھے رکھیں۔ پھر کھول کر دوسرے دن احمر لین کا سرمہ لگائیں۔ (یہودی)

سبل میں سب سے خراب کارگیری میرے نزدیک یہ ہے کہ کچھ سیل کو میڑھی سوئی سے معلق کر کے کاٹ دیں، اور پھر دوبارہ معلق کر کے کاٹیں۔ جیسا کہ ہمارے دوستوں کا آج دستور ہے۔ کیونکہ اس سے خون نکل کر لت پت کر لیا اور رکاوٹ ثابت ہو گا۔ میڑھی سوئی سے لٹکا کر اندر سوئی سے دھاگہ ڈالیں اور اپنی طرف کھینچیں۔ پھر دوبارہ لٹکا کر دھاگہ داخل کریں، حتیٰ کہ جس قدر کاٹنا مقصود ہوا اتنا دھاگے سے معلق ہو جائے۔ پھر اسے اپنی طرف کھینچیں اور یکبارگی کاٹ دیں۔ یہ نہایت عمدہ طریقہ اور آسان ہے۔ دھاگہ سے ایک یا دو ٹکڑا معلق کر لیں گے تو آنکھ کا پورا سبل آب کی جانب کھینچ آئے گا۔ اس طرح وہ قابو میں آجائے گا۔ مگر ایک قطعہ معلق کر کے کاٹیں گے تو انتخاب پیدا ہو جائے گا پھر بقیہ کو معلق کرنا انتخاب اور خون کی وجہ سے دشوار ہو جائے گا۔ (مؤلف)
 سبل شدید الحرات مرطوب ملکوں میں عارض ہوتا ہے۔ متعدی اور موروٹی ہوتا ہے۔ (یہودی)

ظفرہ کے لئے شیاف:

جبکہ درد میں سکون ہو مگر اثر باقی ہو۔ زرخ زرد، ایک جزء، انزروت نصف جزء، حجر الفلفل نصف جزء، شیاف بنائیں اور آنکھوں میں آب کشیز کے ساتھ بطور قطور استعمال کریں۔ (مؤلف)
 سبل عروق چشم کا امتلاء ہے جو گاڑھا ہوتا ہے۔
 پلکوں کی صلابت میں گرم پانی کے ذریعہ تنمید اور سوتے وقت آنکھوں پر روغن گل یا پیہ بط میں پھینٹ کر بیضہ رکھیں۔ سر پر بہ کثرت روغن انڈیلیں۔

جرب کا علاج:

یعنی جرب کا علاج خارج کا علاج اور حمام ہے، سر پر روغن استعمال کریں۔ غذا تر رکھیں۔ اشک آور ادویہ کا سرمہ استعمال کریں۔ آنکھوں کے ابھار کے لئے۔ آنکھوں پر قابض ادویہ کا طلاء کریں، رصاص رکھیں۔ گدی کے بل سوئیں، عطاس اور قے سے بچیں۔ تالو میں جالب بلغم ادویہ استعمال کریں۔ اطرینفل لیں۔ غذا خشک رکھیں انشاء اللہ فائدہ ہو گا۔ (طبری)

دور سے جو شخص بہتر طور پر دیکھ لیتا ہے اس کے طبقات چشم میں غلیظ بخار ہوتا ہے اس میں وہی چیز مفید ہے جو عشا (اندھے پن) میں مفید ہوتی ہے۔ تمام مرارے، شہد اور بادیاں وغیرہ مفید ہیں۔ (اھرن)

ابونصر کو دور کی چیز دکھائی نہیں دیتی تھی۔ رات میں ستاروں اور چاند کو بھی نہیں دیکھ پاتا تھا۔ اس نے روغن بنفشہ کے ہمراہ طباشیر بقدر عدسہ کا سعوٹ لیا، چنانچہ پہلے ستارے تھوڑا نظر آئے۔ تیسرے دن مکمل صحت ہو گئی، دوسروں نے بھی اس کا تجربہ کیا۔ چنانچہ یہی اثر پایا۔ یہ اندھے پن کے لئے انشاء اللہ بیکہ عمدہ ہے۔ (بولس)

طرفہ کے لئے:

آنکھوں میں کبوتر کا خون، یا عورت کا تازہ دودھ تھوڑے کنڈر کے ساتھ قطور کریں۔ یا تھوڑا کنڈر پیس کر پانی اور نمک میں یکجان کریں اور قطور کریں۔ یا ملح اندرانی تھوڑی مقدار میں قطور کریں۔ طبع زوفائے خشک کے ذریعہ تھمید کریں۔ ضربہ سے ہونے والے خون اور ورم کے لئے موزوں یہ ہے کہ سرکہ اور پانی کے ذریعہ تھمید مسلسل، کئی بار کریں۔ سرکہ اور پانی کے اندر اسفنج ڈبو کر آنکھوں پر رکھیں۔ اندیشہ ہو کہ ورم میں اضافہ ہو گا تو مانع اشیاء کا ضیاع استعمال کریں۔

صلابت کا علاج:

صلابت آنکھوں کی بیوست سے پیدا ہوتی ہے۔ اس کی وجہ سے آنکھیں خشک ہو جاتی ہیں۔ ان کا حرکت کرنا دشوار ہو جاتا ہے۔ گرم پانی میں بھگو کر مسلسل تھمید کرنا مفید ہے۔ بوقت خواب سفیدی بیضہ، روغن گل اور پیہ بٹ، آنکھوں پر رکھیں۔ بارداشیاء سے پرہیز کر انہیں۔ سر کو ڈھانکیں اور روغن لگائیں ام شکم کو نرم کریں۔

آنکھوں کی غیر مادی حکہ کا علاج حمام و روغنیات اور دم جید رطب پیدا کرنے والی تدبیروں کا اہتمام کرنا ہے۔ تمام اشک آور ادویہ حکہ اور صلابت کا ازالہ کر دیتی ہیں اور آنکھوں کی بیوست کو رفع کر کے ان میں رطوبت پیدا کرتی ہیں۔

شاد نہ جرب کے لئے عمدہ ہے۔ زعفران سے بنا ہوا سرمہ بھی یہی اثر رکھتا ہے۔ پلکوں کو الٹ کر مفید دواؤں کا طلاء کریں۔ اور ایک گھنٹہ روکے رکھیں پھر چھوڑ دیں۔ جرب میں گاڑھا پن ہے تو کف دریا یا سنگ سیاہ پائے مال، یا قنادین کے ذریعہ کھر چیں۔ بردہ نام ہے پلکوں کے اندر غلیظ صلب اجتماع رطوبت کا۔ اشق اور قندہ سرکہ میں ملا کر طلاء کریں۔

شعیرہ:

ایک مستطیل لیسدار چیز ہوتی ہے۔ جو بالوں کے اگنے کی جگہ جمع ہو جاتی ہے۔ موم سفید گرم سے تنمید، یا طبع صغیر کا نطول کریں۔
قمل میں پلکوں سے ان کا تنقیہ کرنے کے بعد شب کا لٹوخ استعمال کریں۔

ظفرہ مزمنہ:

فلقدیس، ملح اندرانی، دو جزء، صمغ نصف جزء، آب اشق میں شیاف بنائیں اور بطور سرمہ استعمال کریں۔

عشاء (شب کوری) میں کہنی پھر آماق کی فصہ کھولیں۔ پھر مسہل دیں، پھر غر غرے کرائیں اور مسلسل عطوس استعمال کریں۔ کھانے سے پہلے شربت روفو سد اب دیں۔ بیماری میں افاقہ نہ ہو تو دوبارہ مسہل دیں۔ سقمونیلا جند بید ستر ایسے شہد کے ساتھ ملا کر جس کا جھاگ اتار لیا گیا ہو بطور سرمہ استعمال کریں۔ آنکھوں کو بند کریں تاکہ اندر کی رطوبت نچڑ جائے۔ یا شب مصری سوختہ دو جزء، ملح اندرانی اجزاء سرمہ کے ساتھ پیس کر سرمہ لگائیں۔

حول کا علاج:

بوقت ولادت حول میں نوزائیدہ کے چہرہ پر برقعہ رکھ دیں تاکہ وہ سیدھے طور پر دیکھے۔ ایک چراغ سامنے رکھیں۔ مقابل کے مآق پر سرخ اون چپکا دیں۔ تاکہ نگاہ اسی جانب رہے۔ (بولس)
قلقطار یا قلمیا سوختہ ۱۶ گرام، زعفران ساڑھے چار گرام، فلفل ۷ گرام، زرنج سرخ ۱۶ گرام، نوشادر ساڑھے چار گرام، شیاف بنائیں۔ پلکوں کی غلظت اور جرب کے لئے بیحد عمدہ ہے۔
شب کوری کا علاج یہ ہے کہ پانی میں نظرون شامل کر کے سرمہ لگائیں۔ (اسکندر)
دمعہ کے لئے مفید سرمہ:

فلفل ایک جزء دار فلفل ۲ جزء، کف دریا نصف جزء، ملح ہندی ایک جزء، اشد تمام دواؤں کا تین گنا وزن۔ پیس کر سرمہ بنالیں۔ حقہ اور دمعہ کو کاٹنے کے لئے عمدہ اور مفید ہے۔ (چرک)
شب کوری کبھی معدہ اور دماغ کی مشارکت سے ہوتی ہے، اگر تمام اوقات میں ایک ہی حالت

پر رہے تو یہ آنکھ کی خاصیت سمجھی جائے گی۔ لیکن بعض حالات میں تبدیل ہوتی رہے۔ تو مشارکت کا نتیجہ تصور کی جائے گی۔ ساتھ میں درد سر اور ثقل حورس بھی ہو تو اس کا تعلق دماغ سے ہوگا۔ معدہ کے ہلکے اور بھاری ہونے سے ہلکی اور بھاری ہو تو سبب معدہ ہوگا۔ آنکھ کی خاصیت سبب ہو لطیف گرم ادویات کا سرمہ لگائیں۔ معدہ سبب ہو تو ایارج استعمال کریں۔ مرطوب غذاؤں اور رات کے کھانے سے پرہیز کرائیں۔ قے لائیں۔ دماغ سبب ہو تو دانغیں اور محلل اشیاء کا سعوٹ استعمال کریں۔

روز کور:

اس کا سبب مذکورہ بیماری کے برعکس ہے۔ یہ آنکھ کی شدت یوست سے لاحق ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان میں بصارت کمزور ہو جاتی ہے۔ کیونکہ دن ضرورت سے زیادہ گرم ہوتا ہے۔ علاج ترتیب راس و دماغ ہے۔ دودھ اور روغن بنفشہ کا سعوٹ دیں۔ اور سر پر رکھیں۔ نیم گرم آب شیریں کا حمام کریں۔

ظفرہ

ظفر کی حسب ذیل قسمیں ہیں:

۱۔ صلب ۲۔ لین ۳۔ زرد ۴۔ سرخ

سفید رخوہ ہو تو قطع بالحدید سے کام لیں، صلب اور خشک ہو تو قطع و برید سے کام نہ لیں۔ قطع و برید کردی ہو تو آنکھوں کے اندر نمک کے ساتھ زیرہ چبا کر قطور کریں، انڈے کا گودا اور روغن گل نئی روئی کے ساتھ دو یا تین دن آنکھوں پر رکھیں۔ آنکھوں کو زیادہ سے زیادہ کھولتے اور اٹتے پلٹتے رہیں تاکہ پلکوں سے چپک نہ سکے۔ تین دنوں کے بعد باسلیقون، شیاف اخضر اور روشنائی وغیرہ تیز سرے لگائیں تاکہ اصل مادہ کا استیصال ہو جائے اور دوبارہ عود نہ کرے۔

قمل میں تنقیہ کے بعد پلکوں پر شیاف زیتق گذاریں، اس شیاف کے اندر زیتق مقتول شامل کیا جاتا ہے۔ (طیب نامعلوم)

کمہ ریاح غلیظ کا نام ہے جس میں سوکرائنے کے بعد مرلیض آنکھوں میں ریت اور مٹی جیسی چیز محسوس کرتا ہے۔ طرخماطیقون کا سرمہ لگائیں۔

جرب میں پلکوں کو الٹ دیں۔ جرب تھوڑا ہے تو طبرزد کے ذریعہ، زیادہ ہو تو نوشادر کے ذریعہ پلکوں کو کھرچیں، اس کے بعد تین دن ضرور استعمال کریں۔ موسم سرما ہو تو بادام اور زیرہ کے ذریعہ اور گرما ہو تو انڈے کے مغز اور بنفشہ کے ذریعہ کھرچنے کے بعد تضمید کریں۔

سبل کی علامت یہ ہے کہ پتلی پر ایک جھلی نظر آئے گی جس پر دھوئیں کی طرح سیاہی ہوگی۔ اس کے اندر سرخ رگیں دکھائی دیں گی۔ مریض دھوپ اور چراغ کی روشنی میں اچھی طرح نہ دیکھ سکے گا۔ اس کا مچھنے سے استیصال کریں۔ پھر زیرہ اور نمک چبا کر قطور کریں۔ اوپر بیضہ اور بنفشہ کا ضماد رکھیں، دو دن کے بعد ضرور اصغر اور شیاف اُر میالوس کا دو یا تین دن سرمہ لگائیں تاکہ زخم مندمل ہو جائے۔ اس کے بعد شیز شیاف کا سرمہ لگائیں۔ پتلیوں کو کثرت سے الٹتے پلٹتے رہیں تاکہ چپک نہ سکیں۔

بعض امراض چشم میں شدید درد سر لاحق ہو تو صدغین کی دونوں رگوں کو کاٹنے اور درد سر میں سکون پیدا کرنے سے پہلے کوئی علاج نہ کریں۔ ورنہ بڑی مصیبتیں آجائیں گی۔ بالائی اور زیریں پلک میں پھوڑا نظر آئے جس میں مواد آگیا ہو تو اسے کھول کر صبر اور رسوت کا طلاء کریں۔

ودقہ :

ودقہ کی علامت یہ ہے کہ آنکھیں بکھری ہوئی جہان میں ہوں گی۔ اشک جاری ہوں گے۔ سفیدی کے اندر ایک سرخ نقطہ نظر آئے گا۔ ساتھ میں آشوب بھی ہو تو ملاک یا کا ذرور استعمال کریں۔ اور شیاف ابیض کے ذریعہ اسے رد کریں۔ آشوب نہ ہو تو ودقہ کو کافور سے بنے ہوئے شیاف ابیض سے بہادیں۔

شرناق :

شرناق ایک سلحہ ہے جو بالائی پلک میں نمودار ہوتا ہے۔ اور پلک کو بری طرح اٹھنے سے روکتا ہے۔ باہر سے پلک کو شکاف دے اسے نکال دیں۔

توشہ :

توشہ فاسد ردی خون سے بنتا ہے۔ پلک کے اندر سبز سیاہ یا سجد سرخ پلپلا گوشت نظر آئے گا۔

اس سے ہر وقت خون رستا ہو گا صناعہ (ٹیڑھی سوئی) سے پھنسا کر کھینچیں اور جڑ سے کاٹ دیں، اس کے بعد زیرہ اور ملح کا قطور کریں۔ اور انڈے کا مغز اور بنفشہ کا، ضماد رکھیں۔ چند دنوں کے بعد اس پر شیاف قلی یا شیاف زنجار جیسے گرم شیاف گذاریں۔

شبکہ:

شبکہ کے مریض کو دار فلفل کا شیاف بطور سرمہ دیں۔ رات کا کھانا بالکل ترک کر دیں۔ دار فلفل کو بکری زائدہ بھدی کے ہمراہ پیس کر گوندہ لیں۔

۲۔ شبیار یعنی جب صبر و یارح استعمال کریں۔ (جالینوس)

دفعہ میں میرے نزدیک مفید حسب ذیل نسخہ ہے:

رسوت ہندی، حلیہ زرد، صمغ عربی، اقاقیا، شیاف مایٹا، عصارہ ساق، دخان کندر، پانی میں سب کو پیس لیں اور شیاف بنائیں۔ کھرچ کر سرمہ لگائیں۔ انشاء اللہ مفید ہو گا۔ (مؤلف)

کلی نورستہ بھنگ سایہ میں خشک کر لیں۔ پھر اس قدر پکائیں کہ شہد کے مانند گاڑھی ہو جائے اس کا سرمہ استعمال کریں۔

پلکوں اور چشم کے ارد گرد خون کے مرجانے میں۔ نمک ڈال کر گرم کئے ہوئے پانی میں روئی کا ایک ٹکڑا بھگوئیں اور آنکھوں پر ہر گھنٹہ رکھتے رہیں۔۔ (طیب نامعلوم)

پلکوں کے کناروں میں پیدا ہونے والے قمل کے لئے شمعون کی کتاب میں حسب ذیل علاج موجود ہے:

کناروں کو گرم پانی سے صاف کریں۔ پھر آب شب سے دھوئیں، یا کناروں کی جڑوں پر شب کا طلاء کریں۔ (مؤلف)

روز کو یہ ہے کہ قلیل النور نگاہ ادنیٰ روشنی سے بکھر جائے جیسا کہ چمکاؤر کو پیش آتا ہے یہی وجہ ہے کہ کمزور روشنی میں نگاہ کام کرتی ہے۔

شب کو یہ فلفل اور مشک کا سرمہ لگائیں۔ عجیب الاثر ہے۔ یاروغن بلساں، یا آب کراٹ، یا بچوں کا پیشاب بطور سرمہ استعمال کریں۔

حول میں عصارہ برگ زیتون کا سحوط استعمال کریں۔ (شمعون)

سبل کی علامت یہ ہے کہ قرنیہ اور ملتحمہ پر ایک جھلی نظر آتی ہے جو دو دن نما ہوتی ہے۔ سیاہی کے ارد گرد رگیں نظر آتی ہیں۔ مریض دھوپ اور چراغ کی روشنی میں دیکھ نہیں سکتا۔ (عبداللہ بن سحی)

۱۔ شبکہ، عشاء۔ دن کو نظر آئے رات کو نظر نہ آئے۔ ۲۔ شبیار۔ صبر نیم ساڑھے چار گرام، پوست حلیہ زرد ساڑھے چار گرام، تربد ساڑھے چار گرام، زعفران و آنگ گل سرخ ۱۴ گرام سب کو آہستہ سے کوٹ پیس کر گلاب میں ۹ گولیاں بنالیں ۳۔ گولی بوقت خواب استعمال کریں۔ کلی نورستہ بھنگ سایہ میں خشک کر لیں۔ پھر اس قدر پکائیں کہ شہد کے مانند گاڑھی ہو جائے۔ اس کا سرمہ استعمال کریں۔

سبل کا مریض دھوپ اور چراغ کی روشنی میں آنکھیں کھولنے کی قدرت اسلئے نہیں رکھتا کہ روشنی سے اسے تکلف ہو چکتی ہے، سبب معلوم کرنا چاہئے۔ (مؤلف)
دمعہ کا حیرت انگیز برود:

اس سے غرب تک کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ خستہ ہلیلہ سیاہ۔ اسے اس قدر جلائیں کہ پینے کے قابل ہو جائے۔ آملہ، مازو، خستہ سوختہ کے ہم وزن، ریشمی کپڑے سے چھان کر اچھی طرح دوبارہ پیس لیں اور سرمہ لگائیں۔
ایسا ہی ایک نسخہ اور:

ہلیلہ زرد بھگو لیں، پانی میں تین دن تک پڑا رہے۔ بعد ازاں چھان کر کھل مصول میں تین دن تک جذب کرائیں۔ پھر اچھی طرح پیس لیں۔ (ابن ماسویہ)
دمعہ کے لئے:

باب الحرب کے مطابق اولاً کھرچنا (تخشین) پھر وہ سرمے مستعمل ہیں جو اس کا استیصال کرتے ہیں احمر سے کچھ سلائیاں، پھر اخضر سے پھر باسلیقون سے سرمہ لگائیں۔ شب کو ر بالعموم بڑی مرطوب المزاج سرمہ گیں آنکھوں میں عارض ہوتا ہے۔
کبھی یہ رطوبت بیضہ کی کثرت اور اس کے ابھر آنے سے لاحق ہوتا ہے۔ کبھی یہ ان حضرات کو بھی لاحق ہو جاتا ہے جن کی پتلیاں چھوٹی اور بیحد تنگ ہوتی ہیں، نیز جن کی آنکھوں کے رنگ مختلف ہوتے ہیں کیونکہ آنکھوں کا مختلف الاوان ہونا اختلاف مزاج کی دلیل ہے، پتلی کا چھوٹا پن روح باصر کی قلت کی دلیل ہے۔ (جالینوس)

شعیرہ اور برد کے لئے عجیب و غریب نسخہ:

کندر، مر، دو جزء، لاون نصف جزء، شمع جزء، شب نصف جزء، بورق ارمنی نصف جزء، روغن سوسن کے تلچھٹ میں ملا کر طلاء کریں۔

پوری آنکھ کے اندر ابھار پیدا ہو جائے تو سب سے پہلے فصد کھولیں اور اس کے بعد طاقتور مسہل دیں۔ پھر اخدریین پر پچھنے لگائیں اور آنکھوں پر قابض ادویہ رکھیں۔ انہیں باندھے رکھیں۔ آنسو کی کثرت موافق ہے۔ آنکھوں کے اندر سرمہ اور پانی کا قطور کریں۔

حول کے لئے عجیب الاثر:

عصارہ برگ زیتون کا سحوط استعمال کریں۔ (اریباسیوس)

دمعہ کے لئے نہایت حالبس سرمہ:

قلیمیا، توتیا، مر قشیشا، بسد، لؤلؤ، سرطان بحری، روج، فلفل، دار فلفل، نوشادر، ہر ایک ۹ گرام، سفیدہ ۱۸ گرام، صاف پانی کے ساتھ سب کو شیشہ کے ہاون میں تین دن تک گھسیں، اس کے بعد سرمہ لگائیں۔ عجیب الاثر ہے۔ (طیب نامعلوم)

اپنے تجربہ کے مطابق اس سرمہ میں مجھے کوئی عیب نظر نہیں آیا، شعیرہ کے لئے یہ عمدہ اور مؤثر ہے۔ (مؤلف)

حول کے لئے حیرت انگیز دوا:

یہ ہے کہ عصارہ برگ زیتون کا سحوط کریں۔ یہ عمدہ ہے۔ (طیب نامعلوم)

شعیرہ کے لئے:

موم سفید پگھلا کر شعیرہ پر رکھیں۔ قنہ اور نظرون باہم گوندہ کر اور تھوڑا مرو دے کر اس پر رکھیں۔ روئی پانی میں اس قدر بھگو لیں کہ گوندھے ہوئے آٹے کے مانند ہو جائے اور شعیرہ پر رکھیں۔ یہ اسے منتشر کر دے گا۔

طرفہ کے لئے:

برگ کرنب کو ابال کر آنکھوں پر ضماد کریں۔ بشرطیکہ خون لہ سفید نہ ہو رہے ہوں۔ صحت پانی میں جوش دے کر کئی بار تجمید کریں، کپڑے کا ایک ٹکڑا اس جو شانہ میں تر کر کے آنکھوں پر رکھیں۔ یا آنکھوں کو اس کا مسلسل بھپارہ دیں۔ اس کے بعد سر کہ اور پانی میں اسفنج بھگو کر آنکھوں پر رکھیں۔ پھر بھی صحت نہ ہو، ورم اور سرخی علی حالہ بھی باقی ہو، تو پانی میں خردل پیس کر رکھیں۔

آنکھوں میں غبار یا دھواں پڑ جائے تو دودھ کا قطور کریں۔ نہ ہو سکے تو صرف پانی کا بار بار قطور کریں۔ یہ صاف کر دے گا، آنکھوں میں جو کچھ ہو گا اسے نکال دے گا۔ یا کسی سلائی کے سرے پر راتینج لے کر بال یا تنکا جو کچھ ہو اسے چپکا کر نکال لیں۔ (ابن طلاؤس)

ظفرہ کے لئے:

کندر کے ساتھ عورت کا دودھ بطور قطور استعمال کریں۔ ضربہ سے ملتہ کا کچھ حصہ پھٹ جائے تو زیرہ اور نمک چبا کر ایک کتانی ٹکڑے کے ذریعہ آنکھوں کے اندر نچوڑیں، خون کا اثر گاڑھا رہ جائے تو اس عصارہ کے اندر پانی میں زرخ احمد پیس کر اور نیم گرم کر کے ڈالیں۔ نیم گرم اس حد تک کریں کہ حل ہو جائے۔ پھر صاف حصہ کو اوپر سے لیکر قطور کریں۔

دواء حاد کے ذریعہ توشہ کا علاج:

توشہ زیریں پلک میں ہوتا ہے علاج کرنا چاہیں تو زیریں پلک کو کھینچ کر آنکھ کے اندر نرم روئی پتلی کے اوپر تک بھر دیں، تاکہ دوا کا کوئی اثر نہ پہنچے۔ پھر توشہ کو دواء حاد سے مسح کر کے دو گھنٹے چھوڑ دیں حتیٰ کہ توشہ سیاہ ہو جائے، ضرورت ہو تو اعادہ کریں، اچھی طرح سیاہ ہو جائے تو اسے صاف کر دیں آنکھوں کو دودھ سے کئی بار دھو دیں، تاکہ دوا کا کچھ اثر ان تک نہ پہنچے، کیونکہ شدت درد سے غشی طاری ہو سکتی ہے۔ اور قرحہ بن سکتا ہے بعد ازاں بنفشہ کا قطور کریں تاکہ درد میں سکون ہو جائے۔ کاسنی کوٹ کر روغن گل میں گوندھیں، اور رکھیں دن میں کئی بار تبدیل کرتے رہیں۔ حتیٰ کہ سکون ہو جائے ضرورت ہو تو یہی عمل دوبارہ کریں۔ (جامع الکحالیین)

یہ تدبیر غلط ہے کاٹ دینا زیادہ بہتر ہے۔ کانٹیں اور روزانہ اسے الٹتے پلٹتے رہیں، زنجاری کا سرمہ لگائیں، یہ مؤثر ہے۔ یا شیاف زرخ استعمال کریں۔ (مؤلف)

عشا (شبکور) کے لئے:

عصارہ قحاء الجمار اور تخم خرفہ ہم وزن پیس کر سرمہ لگائیں عجیب الاثر ہے۔ (جامع الکحالیین)
ظفرہ سرخ آنکھوں کے قریب یا سبز ہو تو نمک کے پانی سے تکمید کریں۔ آرد باقلی، افسنتین، زوفا، فوج وغیرہ، پوست مولیٰ، اور منقی استعمال کریں۔ سیاہ مزمن ظفرہ کے لئے خردل اور اس کا دو گنا لحم التین (انجیر کا مغز) بطور ضماد استعمال کریں۔ (فیلگریوس)

ناشف دمعہ برود کا عجیب نسخہ:

توتیا سگری، توتیا ہندی اس سے بہتر ہوگا، ۲۸ گرام، کل اصفہانی ساڑھے تین گرام، قلمیائے زر ۲ گرام، شاد نہ ۵ گرام، کوٹ پیس کر ریشمی کپڑے سے چھان لیں، پھر ایک صاف ہاون میں پیس لیں، حلیہ زرد کچل کر ایک حلیہ ۷ گرام پانی میں شب و روز بھگوئیں۔ پھر اس کے ساتھ تمام دواؤں

کو پیس کران میں آب حصرم ۲ گرام اور آب سماق ۲ گرام، اور کافور ۱۲۵ ملی گرام شامل کریں۔ اور استعمال کریں۔ عجیب الاثر ہے اور مجرب ہے۔ (عبدوس) مسخن ادویات سے دمعہ کا ازالہ ہو جاتا ہے۔

شعیرہ:

شعیرہ ایک ورم حار ہوتا ہے پلک کے اندر طول میں ہوتا ہے۔ اسے پانی سے بار بار دھوئیں۔ پھر موم پگھلا کر اس میں سلائی داخل کریں اور شعیرہ پر رکھیں، ازالہ ہو جائے گا۔ یا روٹی اچھی طرح گرم کر کے رکھیں۔ (روفس)

جسأ:

جسأ ایک صلابت ہوتی ہے جو پلکوں سمیت آنکھوں کو عارض ہوتی ہے۔ اس کی وجہ سے آنکھوں کی حرکت دشوار ہو جاتی ہے۔ درد اور سرخی ہوتی ہے۔ بیدار ہونے کے وقت آنکھوں کو کھولنا دشوار ہوتا ہے، آنکھیں بید خشک ہو جاتی ہیں۔ صلابت کی وجہ سے پلکیں الٹی نہیں جاسکتیں، آنکھوں میں خشک اور سخت کیچڑ جمع ہو جاتا ہے۔
حکم میں نمکین بورتی دمعہ، خارش، پلکوں میں سرخی اور قرعے لازماً ہو جاتے ہیں۔

سبل:

سبل یہ ہے کہ رگوں کے اندر غلیظ خون بھر جاتا ہے۔ چنانچہ یہ دبیز اور سرخ ہو جاتی ہے۔ بالعموم سیان، حکم اور سرخی پائی جاتی ہے۔ یونانی میں ایک ایسے نام سے موسوم ہے جو دوالی سے مشتق ہے۔

شرناق:

بالائی پلک کے بیرون میں عارض ہونے والی ایک چیز ہے، یہ ایک لیسدار، شخمی، اعصاب اور غشاؤں سے بنا ہوا ایک پھوڑا ہوتا ہے۔ پلک کو کھولنا اور اوپر اٹھانا مشکل ہوتا ہے۔

جرب:

اسکی چار قسمیں ہیں:

۱۔ سرخی میں سب سے ہلکی، پلک کے اندر تھوڑی خشونت کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے۔ یہ سب سے ہلکی قسم ہے۔

۲۔ خشونت زیادہ ہوتی ہے۔ ساتھ میں درد اور ثقل ہوتا ہے۔

یہ دونوں قسمیں آنکھوں کے اندر بہ کثرت رطوبت پیدا کرتی ہیں۔

۳۔ خشونت اس میں اور زیادہ ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ پلک کے باطنی حصہ میں انجیر جیسی سلونٹیں دکھائی دینے لگتی ہیں۔

۴۔ خشونت نہایت سخت ہوتی ہے۔ اور زیادہ دیر تک رہتی ہے۔ خشونت کے ساتھ سخت صلابت موجود ہوتی ہے۔ (حنین)

یہاں یہ تذکرہ نہیں کیا کہ ان دونوں آخری قسموں میں آنکھوں کے اندر رطوبت ہوتی ہے (مؤلف)

بردہ:

بردہ ایک غلیظ رطوبت ہوتی ہے، جو پلک کے باطنی حصہ میں اولے کے مانند منجمد ہو جاتی ہے۔

تجر:

تجر ایک چھوٹا نرم ہوتا ہے جو پتھر جیسا ہوتا ہے اور خون ریز ہوتا ہے۔

التزاق:

التزاق سفیدی چشم یا سیاہی چشم سے پلکوں کے، یا پلکوں سے پلکوں سے چپک جانے کو کہتے ہیں

پہلی قسم قرحہ، یا ظفرہ کی قطع و برید وغیرہ سے لاحق ہوتی ہے۔ (حنین)

دوسری قسم میں کسی ایک پلک کے اندر قرحہ عارض ہوتا ہے۔ ایسا اس وقت ہوتا ہے جب

طیب آپریشن کر کے کنارے کا کوئی سلعہ نکال دیتا ہے اور اسے بند کر کے باندھ دیتا ہے۔ چنانچہ چپکنے

کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ (مؤلف)

شترہ:

شترہ کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ بالائی پلک اتنا اوپر اٹھ جائے کہ سفیدی چشم کو ڈھک نہ سکے۔ یہ پیدائشی یا کسی ہوتا ہے۔ کسی، شعر کی بیماری میں پلک کو حد سے زیادہ کاٹ دینے یا خیاطت کرنے (سوزن کاری) سے لاحق ہوتی ہے۔

۲۔ بالائی پلک سفیدی چشم کے کچھ حصہ کو ڈھک نہ سکے۔ یہ پلکوں کا چھوٹا پن ہے۔ یہ بیماری پہلی جیسی ہے۔ البتہ اس سے کم ہوتی ہے۔

۳۔ پلک کے اندرونی حصے میں کسی بیماری کے علاج سے فضولی گوشت اگ آیا ہو۔ چنانچہ اس سے پلک اٹھ گئی ہو اور حسب ضرورت بند نہ ہوتی ہو۔

شعر:

بال الٹ کر آنکھوں میں چبھنے لگتا ہے۔

انتشار الاشعار:

دو قسم کا ہوتا ہے۔

۱۔ ساتھ میں پلک کے اندر غلظت، سرخی اور صلابت پائی جائے۔

۲۔ پلک علی حالہ ہو۔ یہ داء المہلب یا کسی ردی مادہ کا نتیجہ ہوتا ہے۔

قمل:

جوئیں کے مشابہ ایک چیز پلکوں کے کناروں کی جڑوں میں پیدا ہو جاتی ہے۔ زیادہ خوردو نوش کا اہتمام کرنے اور ریاضت و حمام کم کرنے والوں میں اس طرح جوئیں پیدا ہو جاتی ہیں۔

شعیرہ:

پلک کے کنارے ایک مستطیل ورم، شعیرہ (چھوٹے بال) کی طرح ہوتا ہے۔

چوتھا باب

آنکھوں کے عضلات کے تشنج، استرخاء اور ٹوٹنے کی وجہ سے آنکھوں کے اندر پیدا ہونے والی بیماریاں، آنکھوں کا ابھر آنا، حول، زوال شکل، شتر، تشنج۔

پوری آنکھ نیچے کے جانب مائل ہو جائے تو یہ سمجھیں کہ جو عضلہ اسے اوپر کی جانب اٹھاتا ہے وہ مسترخی ہو چکا ہے۔ اوپر کی جانب مائل ہو جائے تو اسے تشنج سمجھیں۔ کسی ایک گوشہ چشم کی جانب مائل ہو تو اس عضلہ کا تشنج سمجھیں جو آنکھ کو اس جانب کھینچتا ہے اور مقابل کا عضلہ مسترخی ہو گیا ہے۔ ضربہ کے بغیر آنکھوں کے اندر ابھار آگیا ہو اور بصارت صحیح و سالم ہو تو یہ سمجھیں کہ اصل عضلہ مجوفہ کو کنٹرول کرنے والا عضلہ متاثر ہو کر پھیل گیا ہے۔ بصارت زائل ہو گئی ہو تو یہ عصبہ نوریہ کے استرخاء کا نتیجہ ہے۔ ضربہ کی وجہ سے بصارت چلی گئی ہو تو عضلہ ماسکہ کے ساتھ عصبہ مجوفہ بھی پھٹ چکا ہو گا۔ بصارت موجود ہو تو یہ سمجھیں کہ صرف عضلہ کے اندر شگاف آیا ہے۔

بالائی پلک کا محرک عضلہ تشنج میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ تو بند نہیں ہوتا۔ اور شترہ لاحق ہو جاتا ہے۔ اس کے اندر استرخائی کیفیت پیدا ہو جائے تو پلک اوپر نہ اٹھ سکے گی۔ پلک کو نیچے کھینچنے والا عضلہ متاثر ہو تو برعکس صورت پیدا ہوگی۔ کبھی پلک کا کچھ حصہ بند ہوتا ہے کچھ نہیں ہوتا۔ یہ اس وقت ہوتا ہے جب عضلہ کا بعض حصہ مر یض ہوتا۔

طرفہ کا علاج:

آنکھوں کے اندر کبوتر کا خون یا عورت کا گرم دودھ ساتھ میں تھوڑا کنڈر پیس کر قطور کریں۔
یا آنکھوں میں نمک کا پانی قطور کریں۔ طبع زد فائے خشک و صغیر سے تمکید کریں۔ آنکھوں کے اندر
ورم ہو تو ماء العسل کے ساتھ منقی کا ضماد کریں، تحلیل نہ ہو تو اس کے ساتھ کوئی ہوئی مولیٰ کا اضافہ
کریں۔ پھر بھی تحلیل نہ ہو تو تھوڑی بیٹ کبوتر کا اضافہ کریں۔

انتفاخ:

اس کا علاج وہی ہے جو ورم کا ہے۔ یعنی جسم کا استفرغ کریں، آنکھوں کے اندر پوشیدہ فضلہ
کو تحلیل کریں اور اس کے اندر سرموں اور ضمادوں سے نچ پیدا کریں۔ البتہ اس نوعیت کی بیماری میں
ادویہ مسدودہ، بارودہ، یا قابضہ استعمال کرنا مناسب نہیں ہے۔ صرف محلل اور مفشی ادویہ سے سروکار
رکھیں۔

جس کا علاج:

گرم پانی کی تمکید کریں، سوتے وقت آنکھوں پر روغن گل یا پیہ بڑ کے ساتھ انڈا پیٹ کر
رکھیں۔ سر پر بہ کثرت روغن انڈیلیں۔

حک کا علاج:

حمام، تدحیٰ اور تسنیل غذا، حک اور جساً (صلابت چشم) دونوں میں وہ تمام دوائیں مفید
ہیں جو تیز اور اشک آور ہوں۔ کیونکہ ان سے ردی فضلات کا استفرغ ہوتا ہے۔ حک کے ساتھ
رطوبت بھی ہو تو دواء اسطرطسن اس کے لئے مفید ہے۔

شترہ کا علاج:

اگر پلکوں کی قطع و برید سے پیدا ہوا ہے تو لا علاج ہے۔ عضلہ کے تشنج سے ہوا ہے تو اسے
روغن، روغن ارند کے مروح، حمام اور ترتیب سے ڈھیلا کریں۔ پلک کے اندر روئی حصہ میں گوشت
اگ آنے سے لاحق ہوا ہے تو قطع و برید کے ذریعہ یا زنجار و کبریت جیسی اکالی دواؤں سے ازالہ کریں۔
قطع و برید سے کام لیں تو نہ کورہ ادویہ سے داغ دیں۔ تاکہ فاضل گوشت اگنے نہ پائے۔ اور اسکی نگرانی
کرتے رہیں۔ اسے باندھنا ضروری ہے تاکہ اسکی کیفیت معلوم ہوتی رہے۔ اسی طرح غدہ کا علاج بھی

ہے۔

سیلان:

اگر لحمہ اصلاً فنا ہو گیا ہے تو یہ نہیں اگے گا۔ کم ہو گیا ہے تو خود ماق پر کندر، صبر، مایشتا اور زعفران کا سرمہ لگائیں۔

بردہ:

سرکہ میں اشق پس کر اس کے ساتھ بارزد شامل کریں اور بردہ پر طلاء کریں۔

شعیرہ:

اس پر سرکاٹ کر مکھی کو رگڑیں۔ اور موم سفید کا ضماد رکھیں۔

قمل:

قمل کو نکال کر نمک کے پانی سے دھوئیں پھر اشقار پر شب یمانی اور مویزج چکا دیں۔

ظفرہ اور جرب کا علاج:

دونوں صلب اور مزمن ہو چکے ہوں تو قطع و برید اور حگ (کھرچنا) کے ذریعہ علاج کریں اگر ابتدائی حالت میں ہوں اور رقیق ہوں تو نحاس سوختہ، قلقند، نوشادر اور مرارہ غز جیسی جالی ادویہ کے ذریعہ علاج کریں۔ اگر یہ کارگر نہ ہوں تو ساتھ میں اکالی اور معفن دوائیں شامل کریں۔ جرب کا استیصال شدید قابض ادویہ کر دیتی ہیں۔ ساتھ میں قرحہ یا آشوب چشم ہو تو پہلے رد (آشوب چشم) اور قرحہ کا علاج ان کی اپنی دواؤں سے کریں۔ اس کے بعد جرب کا علاج کریں۔ عشا (شب کور) فصد و اسہال، پھر غرغره، عطوس استعمال کریں۔ ماقین کی رگوں کا کاٹ دیں۔ قبل از طعام زوفائے خشک اور سداب پلائیں۔ شب اور نوشادر کے ساتھ شہد اور اس رطوبت کا سرمہ لگائیں جو بھنے ہوئے جگر سے نکلتی ہے۔ آنکھوں کو بھنے ہوئے جگر کے اخراجات کے رو برو رکھیں۔

جھوظ کا علاج:

فصد یا اسہال کے ذریعہ جسم کا استفراغ کریں۔ گدی پر پچھنے لگائیں، آنکھوں کو باندھیں اور ان پر نمکین ٹھنڈی پانی، عرق کاسنی، عرق بطباط اور تمام قابض ادویہ کے عرق انڈالیں۔ تیز اور مدرد مع ادویہ جھک اور جسا میں مفید ہیں۔ زنجار، قلعطار، فلافل، زنجبیل، سنبل سے انہیں تیار کیا جاسکتا ہے۔ یہ ظلمت بھر اور سدہ میں مفید ہیں۔ سر میں امتلائی کیفیت ہو اور ہوا جنوبی چل رہی ہو تو مذکورہ سرمہ استعمال نہ کریں۔

شرناق:

بالائی پلک کے اندر ایک شخمی شے نکل آتی ہے۔ اور پلک کو اوپر اٹھنے سے روکتی ہے۔ خاص کر بچوں کو پیش آتی ہے۔ کیونکہ ان طبیعتوں میں رطوبت ہوتی ہے۔ بالائی پلک مرطوب اور مسترخ ہو جاتا ہے۔ اگر اس مقام کو ہم اشارہ اور نیچ کی انگلیوں سے دبائیں اور پھر الگ کر لیں تو نیچ میں ابھار پیدا ہو جائے گا۔

مریضوں کو نزلہ ہو جاتا ہے۔ دمعہ تیزی سے ہوتا ہے، آشوب چشم کا عارضہ بھی بہ کثرت ہوتا ہے۔

علاج:

مریض بیٹھ جائے، کوئی خادم اس کا سر پکڑ کر پیچھے کی جانب کھینچے اور پیشانی کی کھال آنکھ کی جانب سے گھسیٹے، تاکہ پلک اوپر اٹھ جائے۔ معالج پلک اور پلک کے کنارے کو اشارہ اور نیچ کی انگلیوں کے درمیان لے لے پھر ان دونوں انگلیوں کے درمیان تھوڑا دبائے تاکہ رطوبت مجتمع ہو کر دونوں انگلیوں کے درمیان دب جائے۔ خادم جلد کو پوٹے کے وسط سے کھینچے، شرناق ہاتھ آجائے، جیسے بھی سہل ہو جائے اسکے بعد ہم آہستگی سے شکاف کر کے شرناق الگ کر لیں گے۔ جاہل اور نادان حضرات کبھی پوری پلک کی گہرائی تک کاٹ دیتے ہیں۔ شرناق نمایاں ہو گیا تو فبہا ورنہ ہم بھی گہرائی تک جائیں گے۔ ہمارا یہ عمل عرضی ہو گا۔ حتیٰ کہ شرناق نمایاں ہو جائے۔ نمایاں ہوتے ہی اپنی انگلیوں پر ہم ایک کتانی ٹکرا لپیٹیں گے تاکہ شرناق ہماری انگلیوں سے پھسل نہ سکے۔ پھر دائیں بائیں اور اوپر کھینچیں گے، حتیٰ کہ وہ سکڑ کر نکل آئے اور کچھ بھی نہ رہ جائے۔ اگر یہ گمان ہو کہ کچھ رہ گیا ہے تو اس پر نمک چھڑک دیں تاکہ مابقی گل جائے، پھر اس پر سرکہ میں تر کر کے کپڑے کا

نکڑا رکھ دیں، دوسرے دن ورم حار سے محفوظ رہیں تو چپکانے (ملزقہ) ادویہ سے علاج کریں۔ جن کے اندر رسوت، شیاف مایٹا اور زعفران شامل ہیں حتیٰ کہ مریض بہ معیشت ایزدی شفا یاب ہو جائے۔ (انطلیس و بولس)

کبھی یہ صفاق چشم کو پکڑ لیتا ہے۔ چنانچہ اس کے ساتھ صفاق بھی نکل آتا ہے قطع و برید کی جائے تو خطرہ کا اندیشہ ہوتا ہے۔ (انطلیس)

اندازہ ہو جائے کہ معاملہ ایسا ہی ہے تو ضروری ہے کہ اسے زائل نہ کریں۔ بلکہ جو حصہ صفاق سے چمٹا ہوا نہ ہو اسے تو نکال دیں بقیہ کو نمک چھڑک کر ضائع کریں۔ (مؤلف)

ظفرہ:

ظفرہ کچھ چمٹا ہوا ہوتا ہے، یہ معلق کر دیا جائے تو زائل ہو جاتا ہے۔ کچھ متحد ہوتا ہے۔ یہاں ضرورت ادھیڑنے کی ہوتی ہے علاج یہ ہے کہ ایک کم خمیدہ تیز سوئی لیں اور اس سے ظفرہ کو معلق کر دیں۔ پھر ایک سوئی داخل کریں جس کا سوراخ تھوڑا ٹیڑھا ہو اور جس کے اندر دھاگہ یا بال پڑا ہوا ہو، ایک یا دو مقام پر جو بہتر ہو ایسا کریں۔ اور سوئی کو کھینچیں تاکہ ظفرہ معلق ہو جائے۔ اگر متحد نہ ہو گا تو کھینچنے کے ساتھ وہ بھی چلا آئے گا۔ متحد ہو گا تو آہستہ سے ایسی چھری سے ادھیڑ دیں گے جو زیادہ تیز نہ ہو۔ (انطلیس و بولس)

شفا خانہ میں میرا مشاہدہ ہے کہ ادھیڑنے کے لئے نشتر کا نچلا حصہ لجمہ آماق تک پہنچ گیا، پھر کاٹا گیا۔ ظفرہ کا کچھ بھی حصہ چھوڑ دینا مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ چھوڑ دیا گیا تو دوبارہ عود کر آئے گا۔ اور لجمہ سے آگے نہ بڑھنا چاہئے ورنہ رشح ہو جائے گا۔ بس ظفرہ کو جڑ سے کٹ دیں۔ ظفرہ اور لجمہ میں فرق یہ ہے کہ ظفرہ عصبی ساخت کا سفید اور صلب ہوتا ہے جبکہ لجمہ نرم سرخ اور گوشت کا بنا ہوتا ہے۔ مذکورہ عمل کے بعد آنکھوں کے اندر نمک اور زیرہ چبا کر قطور کریں۔ سفیدی بیضہ رکھ کر پٹی باندھیں اور دوسرے دن کھول دیں، بندھی ہوئی حالت میں آنکھوں کو کثرت سے حرکت دیتے رہیں تاکہ چپک نہ سکیں۔ کھولنے کے بعد نمک کا پانی قطور کریں، پھر بقیہ سارے علاج کریں۔ ورم حار ہو جائے تو مسکن دوائیں استعمال کریں۔ (مؤلف)

اشیاف دینار جون ظفرہ کے لئے مجرب ہے۔ اس میں زرخ شامل ہوتا ہے۔

ظفرہ رقیق ہے تو اس کا علاج روختج، نوشادر، قلقد لیس اور اصل السوس سے کریں۔ اس بھی زیادہ مفید شیا ف قیصر، باسلیقون حاد اور روشنائی ہے۔

شب کو رکے لئے اور اس کے لئے جس کی نگاہ دور کی صحیح ہو اور قریب کی صحیح نہ ہو۔
 قفل، دار قفل، قنبیل ہموزن۔ ریشمی کپڑے سے چھان کر برابر سرمہ لگائیں۔ (ابن سرائون)
 سب زیادہ تر ایک ہی آنکھ میں عارض ہوتا ہے۔ اور تقریباً پوشیدہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ تندرست آنکھ مریض آنکھ کو بتا دیتی ہے۔ اسمیں پتلی کم ہو کر تنگ ہو جاتی ہے۔ حالانکہ صافق قرنیہ کے اندر کوئی بیماری نہیں ہوتی۔

متعدد قراہادین میں مجھے شیا ف کا ایک نسخہ نظر آیا ہے جو دینار جون اور شیا ف قیصر کے مابین ہے یہ نسخہ حسب ذیل ہے:

اصل السوس ۵ گرام، روختج ساڑھے ۷ گرام، قلعطار ساڑھے ۱۰ گرام، زنجارے گرام، نوشادر ساڑھے ۳ گرام، زرخ اصفر ۵ گرام، شیا ف یا زور بنائیں اور ظفرہ پر چھڑکیں۔
 ظفرہ کے لئے عجیب الاثر:

زرخ اصفر، حجر الفلفل، ملح اندارنی، شیا ف بنائیں، اور آب کشیز تر میں حل کر کے قطور کریں (آثار) پڑیوں کو تحلیل کرنے والی ادویہ سے شیا ف تیار کرتے ہیں۔
 عمل بالحدید سے بے نیاز کر نیوالا مجرب نسخہ:

پنبہ دانہ کے لب کاروغن نکال لیں۔ پھر ایک غضاری (۱) برتن لیں، اور غضار کو دور کر کے بقیہ حصہ اچھی طرح پیس لیں۔ اس کے بعد اسے روغن میں شامل کریں۔ اور دونوں کو خوب گھونٹیں۔ پھر سلائی سے دوالے کر ظفرہ پر رگڑیں۔ دن میں کئی بار حتیٰ کہ نرم ہو جائے۔ انشاء اللہ شفا ہوگی۔
 ظفرہ کے لئے دواء کاتب یعنی برود:

کف دریا ساڑھے تین گرام، بورہ ارمنی ساڑھے تین گرام، ملح اندارنی ساڑھے تین گرام، زنجار دو گرام، نوشادر دو گرام، سفیدہ رصاص سات گرام، اصل السوس ۱۰ گرام، بار بار پیسیں، خاص کر اصول شونیز، (غالباً اصل السوس ہے) کو۔ صبح و شام بطور ضرور استعمال کریں۔ اور سلائی سے رگڑیں۔ بہتر ہے کہ یہ عمل حمام کے بعد ہو۔

ظفرہ کا علاج:

سب سے بہتر علاج یہ ہے کہ گرم پانی کا بھپارہ لیں حتیٰ کہ آنکھیں گرم اور چہرہ سرخ ہو جائے۔ یا پھر حمام میں داخل ہوں۔ اور اس دوا کو یا جرب کی کوئی دوا اسلامی سے لے کر ظفرہ پر رگڑیں۔ کچھ دیر تک پلک کو پکڑے رکھیں پھر چھوڑ دیں، درد تیز ہو تو گرم پانی سے تنمید کریں، اور دھو دیں۔ یہی عمل کئی دن تک دہرائیں حتیٰ کہ ظفرہ نرم ہو کر نکل جائے۔ اگر حد سے زیادہ غلیظ ہو تو شیاف قیصر، باسلیقون اور روشنائی حاد سے کام لیں۔ یہ ظفرہ کی نہایت اچھی دوائیں ہیں۔ (جالینوس)

ظفرہ کے لئے مجرب نسخہ:

کندر پیس کر اس پر گرم پانی ڈالیں اور ایک گھنٹہ چھوڑ دیں، پھر اس پانی کا سرمہ لگائیں، عجیب الاثر ہے۔

حکمہ کے لئے مفید، جالی، قاطع دموع، مبرد اور بصارت روشن کرنے والی دوا:

توتیا اخضر مصولی دو جزء، ہلبیلہ زرد محلوک ایک جزء، صبر احمر ایک جزء، فلفل ایک جزء، دار فلفل ایک جزء، مامیران ایک جزء، عروق ایک جزء، حصرم کا پانی نچوڑ کر صاف ہونے کے لئے چھوڑ دیں۔ پھر اس میں دوائیں ڈبو کر پیسیں پھر انہیں ایک ہفتہ بھینکنے کے لئے چھوڑ دیں، پھر خشک کر کے پیس لیں اور محفوظ کر لیں۔ مفید ہے۔ (طیب نامعلوم)

یہ مسئلہ متفق علیہ ہے کہ آنکھ اور کان کی خارش (حکمہ) کے لئے مفید تیز قسم کے برودات ہیں۔ دواء حصرم اس کے لئے مفید ہے۔ (مؤلف)

شرناق پر گہرے آپریشن سے بڑی غلطی ہو جاتی ہے۔ وہ یہ کہ پلک کی کھال ایک گوشہ میں کھینچ کر کھال اور کھال کے نیچے جھلی کو یکبارگی کاٹ دیں تو کانٹے کے مقام سے چربی ابھر آئے گی۔ جس انگلی کو کھال کے ارد گرد گھمایا ہے اور جو پلک سے پھیلی ہوئی ہے۔ اس کے ذریعہ ابھری ہوئی چربی کو دبائیں تو اس سے شدید درد اور ورم حار پیدا ہو جائے گا۔ کچھ رہ بھی جائے گا جو صلب ہو گا۔ اور پلک کو کھولنے کی راہ میں شرناق سے بھی بری رکاوٹ ثابت ہو گا۔ برائی یہ ہے کہ عضلہ کا بہت سا راحصہ کٹ جائے گا جس کی وجہ سے پلک کو اٹھانے میں وہ کمزور ہو جائے گا۔ (جالینوس)

اس سلسلہ میں احتیاط کی بات یہ ہے کہ سلع کی طرح اسے بھی تھوڑا تھوڑا قطع کیا جائے حتیٰ کہ چربی نمایاں ہو جائے۔ یا پھر قطع طول میں کیا جائے۔ (مؤلف)

عمل تشریح میں شریاق کے اخراج کے باب میں ایک ضروری بات ہے، جسے ہم نے تشریح العین میں ضبط کر دیا ہے لہذا اس کا مطالعہ کریں۔ (جالینوس)

پلکوں کے کھر درے پن اور جرب میں ضرورت اس بات کی ہوتی ہے کہ ایسی دواؤں سے کھر چا جائے جس کے اندر حدت ہو۔ یہ ممکن تب ہی ہے کہ جب فصد کا اقدام کریں، ورنہ جتنا نکالیں گے اس سے زیادہ یہاں پیدا کر دیں گے۔

ظفرہ کے لئے:

بزرخ احمر کو دودھ میں رگڑ کر تین قطرے صبح و شام قطور کریں۔ عجیب الاثر ہے۔ (جالینوس)

ظفرہ کے ازالہ کے لئے:

میڑھی سوئی سے معلق کریں اور پھر باریک سرے والی قینچی کے سرے سے اس کا وہ حصہ کاٹ دیں جو آلہ کا مدخل ہے۔ آلہ فرج نما ایک آلہ لیں، البتہ اس کا سر حوضی، چکنا، گنگھیوں کے دندانہ کی طرح ہو، تیز نہ ہو، فقط مقدح (۱) کی تیزی کی حد تک ہو۔ مقام مطلوب میں داخل کریں اور ادھیڑیں۔ نہ ہو سکے تو صنارہ (میڑھی سوئی) کو ظفرہ پر گذاریں اور احتیاط سے کام لیں۔ اس کے بجائے مضبوط دھاگہ استعمال کریں۔ انشاء اللہ کامیابی ہوگی۔ (مؤلف)

جرب نام ہے پلکوں کے اندرونی حصہ کی خشونت (کھر درے پن) کا۔ یہ غلیظ نہ ہو تو شیاف احمر کافی ہے۔ تیز ہو تو اس کے بعد شیاف اخضر استعمال کریں۔ غلیظ ہو، پلک کے ساتھ دیکھا جاسکے، سرخی کے ساتھ بہت زیادہ غلظت پتھر کے مانند ہو تو حک کرنے کی ضرورت ہے اس کے بعد شیاف استعمال کریں۔ خفیف ہو تو شیاف احمر، حمام، سفیدہ اور توتیا کافی ہیں، اسی طرح ذرور ابیض بھی، یہ سب مجرب ہیں۔ مگر اس کی ضرورت تب ہی ہوتی ہے جب آنکھوں کے اندر آشوب یا قرح ہوں۔ ان سے صحت ہو جانے کے بعد ادویہ حادثہ کے ذریعہ علاج کریں۔ پلکوں کی غلظت اور شدید سرخی کے ساتھ سلاق کے لئے نسخہ۔ شحم رمان کوٹ کر ضماد کریں۔ یہ مسکن اور اس باب میں عجیب الاثر ہے۔

جفن پلک کو حد سے زیادہ رگڑنا استرخاء کا باعث ہے۔ یہ بیحد ردی ہے۔ کیونکہ بال اندر کو الٹ جاتے ہیں۔ حک کی حد یہ ہے کہ کھر دراپن جاتا رہے۔ اور اس سے پلکوں کی نرمی ظاہر ہو جائے اور بس۔

سبل:

سبل کا مریض نہ سعوٹ لے، نہ روغن کے قریب جائے نہ کوئی چیز سر پر رکھے۔

شعیرہ کے لئے:

پوری شب داخلیون کا ضماد رکھیں، عمدہ ہے۔

جرب کا علاج:

جرب کا عمدہ علاج یہ ہے کہ چند سلائیاں اتمر، پھر اخضر، پھر باسلیقون کا لگائیں۔ رمادی کا اس باب میں نہایت عمدہ اثر ہے۔ کوئی شخص شیاف کا متحمل نہ ہو، یا مخالفت کرنا چاہتا ہو تو احمر و اخضر کے بجائے ان بیماریوں میں رمادی استعمال کریں۔

سبل کو چپٹی سے نکال دینے کے بعد دودن ذرور اصفر کا سرمہ لگائیں۔ اس کے بعد حاد ادویہ استعمال کریں۔ جرب کو رگڑنے کے بعد حادوائیں استعمال کریں، کیونکہ اسے ایسی چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے جو پوشیدہ کر کے اس کا ازالہ کر دیں۔

اصل السوس کو خشک کر کے اچھی طرح کوٹ پیس لیا جائے تو یہ ظفرہ کی نہایت عمدہ دوا ہوگی۔ دحان المر، میعہ اور قطر ان کے لائق کے لئے موزوں ہیں۔

مر سے بنا ہوا شیاف ظفرہ میں تیر بہدف ہے۔ اس کے بعد شیاف کندر، پھر شیاف زعفران کا درجہ ہے۔ پھر کیا ضروری ہے کہ ہم خون کبوتر کا قطور کریں۔ حلبہ اس خون سے بھی بہتر ہے۔ ماء الجہن بھی اس کے لئے عمدہ ہے۔ (جالینوس)

صلابت کے لئے:

پیہ مرغ، لعاب اسپغول، موم، روغن، ضماد کریں۔ اس سے بھی زیادہ مؤثر لعاب کتاں، حلبہ موم اور روغن کے ساتھ، حمام، گرم پانی کا بھپارہ آنکھوں میں دودھ کی دھار مارنا، پلکوں کو دھونا، بعض سبزیوں اور جھاگ کے ساتھ گرم پانی کی تسمید ہے۔ (مؤلف)

انڈے کی زردی اور سفیدی روغن گل میں پھینٹ کر آنکھوں پر رکھیں جبکہ ورم حار اور ضربہ یا جراحت سے درد ہو۔ عمدہ مؤثر اور مفید ہے۔ (جالینوس)

پچھڑے کی ہڈی کا گودہ، روغن حل، موم سب کو پگھلا کر سخت، صلب اور بطنی الحرکت پلکوں پر رکھیں، مفید ہے۔ (اطہور سفس)

رسوت جرب سے صحت دیتی ہے اور رطوبت مزمنہ منہ کو دفع کرتی ہے (دستوریدوس)۔
یہ وہاں مستعمل ہے جہاں حدت، حرارت اور سلاطات ہوتے ہیں۔ اقاقیا، آنکھوں کے جملہ
ابھار کو روکتی ہے۔

باقلی، کندر، گلاب اور سفیدی بیضہ کے ساتھ مخلوط کر کے استعمال کرنا، پتلی اور جملہ آنکھ کے
ابھار (نتوء) کو مفید ہے۔ صبر، چشم اور گوشہ چشم کی حدت کے لئے بیجد مسکن ہے۔ (مؤلف)
بسد دمعہ کے لئے عمدہ ہے کیونکہ آنکھوں کو بیجد خشک کرتی ہے۔ (ابن ماسویہ)
سکینچ کو پیس کر شعیرہ اور بردہ پر طلاء کرنا دونوں کو زائل کر دیتا ہے۔ (خوز)
آب انار شیریں کا سرمہ ظفرہ کے لئے عمدہ۔ (ابن ماسویہ)
رتہ پیس کر اسکا پانی اشہ کے ساتھ بطور سرمہ استعمال کرنا حول کے لئے عمدہ۔ (ابن بطریق)
سحقو نیا اور شوق دونوں گرم ہیں اور ظفرہ کا استیصال کر دیتے ہیں۔ (خوز)
آنکھوں کا سل یہ ہے کہ آنکھ اصل حالت سے ہلکی چھوٹی اور پتلی کی تنگ نظر آئے۔ (بقراط)
شیاف زرخ ظفرہ اور سرخ عروق چشم کے لئے مفید ہے۔ یہ شیاف دینار جون کے نام سے
معروف ہے۔

نسخہ حسب ذیل ہے:

قلیمیا ساڑھے تین گرام، زنجفر ساڑھے تین گرام، زرخ سرخ ساڑھے تین گرام، سکر طبرزد
ساڑھے تین گرام، مر ۵۰۰ ملی گرام، عروق ۵۰۰ ملی گرام، زعفران ۵۰۰ ملی گرام، اشق ۲ گرام، کندر ۲
گرام، اشق کو پانی میں ملا کر شیاف بنائیں۔ (قراہادین کبیر)
کمہ سرخ، خشک اور مزمن آشوب چشم ہے جس کے ساتھ کچھ نہیں ہوتا، عروق چشم نمایاں
ہو جاتی ہیں۔ سبل عروق چشم کا امتلاء اور تمام عروق پر جھلی نما پردہ کے آجانے کا نام ہے۔ (تیاذوق)
شب کو رکے لئے:

سداب زیادہ کھائیں، قبل از طعام طبخ سداب پیئیں، اس طبخ کے ساتھ شیاف مرارات یاروغن
بلساں کا سرمہ لگائیں۔ فصد یارج اور صدید سجد پہلے استعمال کریں۔
شعیرہ کے لئے:

سکینچ سرکہ میں حل کر کے طلاء کریں، عجیب الاثر ہے کسی کو مسلسل دمعہ کی شکایت ہو۔ درد

نہ ہونہ کوئی ظاہری سبب موجود ہو تو یہ سمجھیں کہ اس کے عضلات چشم کمزور ہو چکے ہیں۔ (مسج)
 ان کا علاج طاقتور، مجتہد اور مسکن ضاد ہیں۔ برف سے جس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہوں تو
 اپنے ہاتھوں میں سیاہ کپڑے کا ٹکڑا رکھ لے۔ آنکھوں پر گیہوں کے ڈنٹھل کا جو شانہ انڈیلے، ایک اون
 اس میں تر کر کے نیم گرم تھمید کرے۔ یا کسی پتھر کو گرم کر کے اس پر شراب انڈیلے اور آنکھوں کو اس
 کے محاذ میں قائم کرے، یا کسی گرم اون کے ذریعہ غبذ کی تھمید کرے، یا بابونہ او شواصر، کی تھمید کرے،
 مرز بخوش، شبت اور اذحر آفتابہ میں جوش دے کر بھپا رہ لے اور معطس ادویہ کا عطوس استعمال
 کرے۔ (مؤلف)

سبل کے لئے:

نحاس قبرسی کے پترے پیشاب میں ڈال کر شب و روز چھوڑ دیں پھر ملیں، اس پیشاب کا سرمہ
 استعمال کریں۔ (مسج)

رمد حاد کے ساتھ آنکھوں کے اندر سبل ہو تو تنہا ساق کا شیاف بنا کر سرمہ استعمال کریں۔ یہ
 اسے بالکلیہ کاٹ دے گا، اور آشوب میں بھی مفید ہے۔ (ابو عمرو)

جالینوس کا قول ہے کہ جس کی آنکھوں میں بڑی رگیں خون سے پر ہوں، مگر شدت کا امتلاء
 نہ ہو اسے شراب پلائی جائے اور سونے کی تاکید کی جائے۔ صحت ہو جائے گی۔ (حکیم بن حنین)

سبل سرخ رگوں کا نام ہے جو خون سے بھر کر غلیظ ہو جاتی ہیں اور ابھر آتی ہیں، اکثر اس کے
 ساتھ سیان، دمعہ، خارش اور سرخی ہوتی ہے۔ یونانی میں اس کا اسم دوالی سے مشتق ہے۔ (حنین)
 سبل مزمن ہو جائے تو آماق اور پیشانی کی رگوں کی فصد کھول دینا ضروری ہے۔ (مؤلف)

سبل کی قسمیں:

۱۔ کھوپڑی کے اندر جو نالیاں ہوتی ہیں وہاں سے پیدا ہوا ہو قرنیہ کے اندر رگوں کی سرخی بادل
 کی طرح نظر آئے گی، اس کے ساتھ خارش، متواتر چھینکیں، کثرت سے آنسو، اشعار (پلگوں کے
 کنارے) میں انتشار اور آنکھوں کی گہرائی میں پھڑکن ہوگی۔

۲۔ کھوپڑی کے باہر جو رگیں ہوتی ہیں وہاں سے یہ پیدا ہو۔ اس کے ساتھ پوٹوں میں حرارت
 کا احساس، رخساروں میں سرخی، کنپیوں کی رگوں میں شدید ضربان (پھڑکن) قرنیہ اور ملتحمہ کو

ڈھانکنے والی رگیں خون سے پر بادل کے مانند ہوتی ہیں۔ انہی کو سبل کہتے ہیں۔

ہمارے نقطہ نظر کے مطابق سبل کا اخراج، ٹیڑھی سویوں (صنافیر) کی ساخت ایک سوئی لے کر اس میں باریک دھاگے پروئیں۔ اور سبل میں داخل کر کے دھاگہ نکالیں۔ سبل کو اسی طرح جس حد تک چاہیں پکڑ کر معلق کریں۔ اسکے بعد دھاگہ کھینچ لیں تاکہ سبل ملتحمہ سے الگ ہو جائے اور فوراً قینچی کی دھار سے کاٹ دیں۔ قرنیہ کا جہاں مقام ہے وہاں بہت زیادہ ہوشیار رہیں۔

ملتحمہ کے مقام کو نگاہ میں رکھیں، سبل کل کا کل نکال لیں اور دیکھیں ملتحمہ صاف ہو چکا ہے تو نمک اور زیرہ چبا کر آنکھوں میں قطور کریں۔ ایک روئی کے اندر سفیدی بیضہ اور روغن گل لٹ کر کے آنکھوں پر رکھیں۔ گدی کے بل مریض کو سونے کا حکم دیں۔ کچھ دنوں کے بعد جب کہ شفاء ہو چکی ہو۔ شیاف احمر کا سرمہ لگائیں۔ انشاء اللہ صحت ہوگی۔

کبھی سبل کو دھاگوں سے نہیں ٹیڑھی سویوں سے معلق کرتے ہیں مگر دھاگوں سے معلق کرنا زیادہ بہتر اور احتیاط کے مطابق ہے۔ (حنین)

اخراج سبل کے موقع پر نمک اور زیرہ کو چبا کر کپڑے کے ایک ٹکڑے سے قطور کرنا اور زردی بیضہ مرغ کی تضمید کرنا لازم ہے۔ مناسب یہ ہے کہ مریض آنکھوں کو ہر گوشہ کی جانب آہستہ حرکت دیتا رہے تاکہ تشنج اور یکطرفہ انقباض پیدا نہ ہو۔ اخراج سبل کے دوسرے دن اقراماطیقان اکبر کا پھر اس کے بعد شیاف کا سرمہ لگائے۔ (شیوع نجت)

اخراج سبل کے دوسرے دن درد محسوس ہو۔ اور اخراج کا معاملہ تکلیف دہ اور سخت رہا ہو تو بیضہ جب تک درد میں سکون نہ ہو جائے۔ الگ نہ کریں، انشاء اللہ آرام ہو جائے گا۔ (مؤلف)

سبل ایک امتلائی کیفیت ہے جو آنکھوں کی وریدوں میں دم غلیظ سے لاحق ہو جاتی ہے۔ اسکی وجہ سے درم اور سرخی آ جاتی ہے۔ اکثر اسکے ساتھ خارش ہوتی ہے۔ اولاً فصد و اسہال کے ذریعہ استفراغ کریں۔ پھر رد مزمن اور جرب میں جو دوائیں مستعمل ہیں مثلاً شیاف احمر و اخضر کا سرمہ لگائیں۔ (ابن سرائیون)

سبل کا بالکلیہ ازالہ کر دینے والا شیاف:

ترش مزہ کی پھنکری جو سیاہ نہ ہوئی ہو۔ گلنار، عصارہ، لحیۃ التمس، ملح اندرانی، عصارہ حصرم، خشک کر کے صمغ ہماق یا صمغ قرظ کے ساتھ شیاف بنائیں اور مسلسل بطور سرمہ استعمال کریں۔ (مؤلف)

ظفرہ پر سلائی سے زنجار الحدیدر گڑنا مفید ہے۔ (دیسقوریوس)

حجر جشی بشر طیکہ زیادہ صلب نہ ہو۔ ظفرہ کا ازالہ کر دیتا ہے۔ (دیسقوریڈوس و جالینوس)
 زنجار مخلوک یک جزء، اشق نصف جزء، اسے علیحدہ پیس لیں۔ پھر دونوں کو اکٹھا پیسیں۔ اس
 دو اسے پانچ سلاخیاں صبح کو اور پانچ سلاخیاں شام کو آنکھوں میں پھیریں۔ اسکے بعد اصل السوس غبار کی
 طرح پیس کر ذرور کریں۔ ظفرہ کے لئے عجیب الاثر ہے۔ (ابو عمر کمال)

بتوع (دودھ کا پودا) کا دودھ ظفرہ کا استعمال کر دیتا ہے۔ شہد کے ساتھ انگور ظفرہ سے صحت
 کے لئے عمدہ ہے۔ نمک ظفرہ کو پگھلاتا اور آنکھوں کے لحم زائد کو گلا دیتا ہے۔

سرطان بحری اور زمین سے کھودا ہوا نمک باہم ملا استعمال کرنے سے ظفرہ پگھل جاتا ہے۔ (ابو عمر کمال)
 مچھلی کی سوختہ کھال نمک کے ساتھ ظفرہ کو پگھلا دیتی ہے۔ (جالینوس)
 اصل السوس خشک کر کے پیس لی جائے تو اس کا استعمال ظفرہ کے لئے عمدہ ہے۔

(دیسقوریڈوس، بروایت جالینوس)

آب انار ترش کا سرمہ ظفرہ میں مفید ہے۔ (ایضاً)

شب کی تمام اقسام پلکوں کے لحم زائد کو پگھلا دیتی ہیں۔ (ابن ماسویہ)

ظفرہ اور سفیدی کے لئے کوئی سرمہ استعمال کریں تو دواء سلاخی کے سر پر لیں اور مقام ماؤف
 کو فقط عمدہ طور پر رگڑیں۔ یا پلک کو ہاتھوں سے تھوڑی دیر کے لئے پکڑ لیں پھر چھوڑ دیں تاکہ دوپوری
 آنکھ میں نہ جاسکے۔ (مؤلف)

انجیر کو شہد کے ساتھ جوش دیں اور سمیدی روٹی میں آمیز کریں۔ تھوڑا قدر بھی شامل کریں۔
 اور شعیرہ پر ضماد کریں۔ صحت ہوگی۔ سبب ہمراہ سرکہ کا لطوخ شعیرہ اور بردہ کو تحلیل کر دیتا ہے۔
 (جالینوس بروایت حکیم بن حنین)

شعیرہ ایک سرخ مستطیل ورم ہوتا ہے جو پلکوں کی گہرائی میں طولاً عارض ہوتا ہے۔ پانی سے
 بکثرت دھوئیں۔ موم پگھلا کر اس میں سلاخی داخل کریں۔ اور شعیرہ پر گزاریں حتیٰ کہ چپک جائے۔ یا
 لب خبز کی تنکید کریں۔ حدت موجود ہو تو سر کا مسح کریں۔ (روفس)

ظفرہ کا علاج طاقتور جالی ادویات سے کیا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ اس میں ادویہ معفنہ تک داخل
 کی جاتی ہیں۔

شعیرہ کے لئے:

بارزد ایک جزء، بورق ارمنی چھٹا جزء، دونوں کو مخلوط کر کے شعیرہ پر رکھیں۔ یا موم تھوڑی

زاج میں گوندہ کر رکھیں۔ یا طبع تین بار زد ملا کر رکھیں۔ اس میں اور بردہ میں سکنج ہمراہ سرکہ کا طلاء مفید ہے۔ آرد جو شراب محسل کے ساتھ جوش دے کر اس میں بار زد شامل کریں اور شعیرہ پر ضیاد کریں۔ مفید ہے۔

ظفرہ کے لئے:

قلقت، نوشادر، تھوڑی صمغ، شیاف بنائیں اور ایک سلائی سے رگڑیں۔ انشاء اللہ مفید ہوگا۔

شعیرہ کے لئے:

اس پر صبر رکھیں، یہ ادویات حاضرہ میں ہے۔ (جالینوس)
افشار میں قمل (جوئیں) کے شکار وہ حضرات ہوتے ہیں جو کثرت سے کھاتے ہیں اور ریاضت اور حمام سے کم سروکار رکھتے ہیں۔
”غده“ ماق اکبر کے لحمہ کے بڑے ہو جانے کو کہتے ہیں۔

شرناق:

عصبی اور غشائی بناوٹ کا ایک لیس دار شحمی جسم ہے جو بالائی پلک کی اوپری سطح پر نمودار ہوتا ہے

بردہ:

ایک غلیظ رطوبت ہوتی ہے جو اولے کی مانند پلک کے اندرونی حصہ میں منجمد ہوتی ہے۔ تجر۔
پلک میں پیدا ہونے والا پتھر جیسے فضلہ کو کہتے ہیں۔

التمام:

یہ ہے کہ پلک آنکھ کے ساتھ، پلک پلک کے ساتھ، یا آنکھ کی سفیدی، یا سیاہی، یا دونوں کے ساتھ چپک جائے۔

شرہ کی تین قسمیں ہیں

۱۔ بالائی پلک اس قدر اوپر اٹھ جائے کہ آنکھ سفیدی کو ڈھانک نہ سکے۔ یہ طبعی بھی ہوتا ہے اور

نا مناسب سوزن کاری کے نتیجہ میں بھی پیدا ہو جاتا ہے۔

۲۔ طبعی طور پر پلکوں کے چھوٹے ہونے سے لاحق ہوتا ہے۔

۳۔ پلکوں کے باہر کی جانب الٹ جانے سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ قرحوں کی وجہ سے ہوتا ہے۔ جو

صلب پڑیاں یا لحم زائد پیدا کر دیتے ہیں۔

شعیرہ:

بال نما ایک مستطیل ورم کو کہتے ہیں، یہ پلک کے کنارے پیدا ہوتا ہے۔ قرحہ کے اثر سے شترہ لاحق ہوا ہو تو ناقابل علاج ہے۔ عمل بالحدید بے اثر ہے۔ اور اگر لحم زائد کے نتیجہ میں ہوا ہے تو زنجار اور کبریت وغیرہ جیسی حاد داؤں کے ذریعہ فنا کر دیں۔ غدہ کو بھی اسی طرح زائل کیا جاسکتا ہے۔

بردہ کا علاج:

سرکہ میں اشق اور بارزد پیش کر بردہ پر طلاء کریں۔

شعیرہ:

پلکوں کے اطراف میں بال نما ورم مستطیل کو سرکئی مکھی کے جسم سے رگڑیں اور موم سفید کی تنمید کریں۔

قمل:

پلکوں سے نکال کر نمک کے پانی سے دھوئیں۔ پھر کناروں پر شب ورمد تھوڑا مویزج پیش کر

چپکا دیں۔

ظفرہ کا علاج:

صلب اور مزمن ہے تو قطع و برید کے ذریعہ علاج کریں۔ ابتدائی حالت میں ہو تو جالی ادویہ سے کام لیں۔ مثلاً نحاس سوختہ، قلقنت، نوشادر، مرارے، یہ کارگر نہ ہوں تو اس کے ساتھ اکال اور معفن ادویہ شامل کریں۔ (جالینوس)

شرناق اصل میں بالائی پلک کے اندر ایک چیز ہوتی ہے۔ سلحہ کی طرح یہ حرکت نہیں کرتی۔ نہ گول ہوتی ہے۔ علاج یہ ہے کہ ایک کتان کی کپڑے کا فتیلہ اس کے چاروں طرف اس طرح لپیٹ دیں، کہ اگر دبائیں تو شرناق دب جائے۔ پھر پلک کی کھال میں شکاف دے کر اسے الگ کریں۔ اسپر دباؤ آپ

کا موجودہ رہے۔ یہ ظاہر ہو جائے تو ایک مریضی خرقة یا ایسے کپڑے کا کوئی ٹکڑا لیں جس میں اسی طرح کی جھلک ہو۔ اور اسے گرفت میں لیں۔ اور کھینچیں۔ کبھی ہاتھ کو اسکی پشت کی طرف کبھی اندر کی جانب لے جائیں۔ اس طرح انہیں پلٹیں، حتیٰ کہ دونوں پہلوؤں سے اکھڑ جائے۔ اوپر کی جانب کھینچیں گے تو کنارے رہ جائیں گے۔ قطع کر لیں تو اوپر کو کھینچیں۔ جڑ سمیت نکل آئے گا۔ اسکے بعد اس پر ذرور اصفر کے ساتھ ایک خرقة (دججی) رکھ دیں۔ (مؤلف)

ظفرہ کی قطع و برید کے باب میں:

اگر کچھ کاٹنے کے بعد چھوٹ جائے تو دوبارہ عود کر آتا ہے۔ اور جہالت سے اس کا استیصال کیا گیا تو اس کے ساتھ لحمہ ماق بھی کٹ جاتا ہے۔ اس سے دمعہ ہو جاتا ہے۔ لحمہ اور ظفرہ میں فرق یہ ہے کہ ظفرہ سفیدہ اور لحمہ سرخ ہوتا ہے۔ لحمہ رخو ہوتا ہے اور ظفرہ صلب۔ مناسب یہ ہے کہ سبل کی طرح دھاگوں کے ذریعہ اسے معلق کر دیں پھر نشتر سے چھیلے ہوئے لحمہ کے پاس پہنچیں تو کاٹ دیں۔ اس کے بعد زیرہ اور نمک کا قطور کریں۔ سفیدی بیضہ اور روغن گل رکھیں۔ چند دنوں کے بعد احمر کا سرمہ لگائیں۔ (انطیلس)

پلکوں میں شمولوں کے مشابہ صلابت کے لئے:

روغن کے تلچھٹ کا لطوخ کریں اور اس کے ذریعہ مالش کریں۔ (فیلغریوس)
ظفرہ کی ادویات میں وہ دوائیں شامل ہیں جن کے اندر حدت کے ساتھ جلا بھی ہوتی ہے۔ مثلاً نحاس سوختہ، نوشادر، قلقدیس، اصل السوس، ان سے بھی زیادہ مفید شیاف قیصر، باسلیقون حاد اور روشنائی ہیں۔

قمل پلکوں کے اندر آتش حرارت سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ حرارت رطوبت پر اثر انداز ہوتی ہے جب صبر اور توقایا کے ذریعہ سر کا ستقیہ کریں، مریض کو پھر حمام اور غرور کا التزام کرائیں۔ بعد ازاں پلکوں کو قمل سے صاف کریں دریا یا نمک کے پانی سے دھوئیں۔ اس کے بعد سرکہ کے ہمراہ شب، صبر اور بورہ کا طلاء کریں۔ (ابن سراجیون)

شعیرہ کے لئے:

سکینج سرکہ کے بعد ساتھ حل کر کے شعیرہ پر طلاء کریں۔ بالکھیز ازالہ ہو جائے گا۔ جنگلی فاخہ، اور کبوتر کا گرم خون بطور سرمہ استعمال کیا جاتا ہے۔ (مسح)

طرفہ کے لئے:

ایک شخص طرفہ والی آنکھ کے اندر کبوتر کا وہ خون قطور کرتا تھا جو پر کے پاس کی رگوں میں ہوتا ہے۔ کئی بار قطور کرنے پر صحت ہو گئی۔

ایک اور شخص کبوتر کے بچوں کا پر جو سخت نہیں ہوتا تھا کھینچ لیتا اور اس کی جڑوں کو آنکھ کے اندر نچوڑ دیتا تھا شیاف مر، شیاف کندر، شیاف زعفران، طرفہ کا شافی علاج ہیں۔ لعاب حلبہ کبوتر وغیرہ کے خون سے زیادہ مؤثر ہے۔ عورتوں کے دودھ میں کندر شامل کر کے قطور کریں۔ (جالینوس)

برگ خلاف اور گل خلاف کا ضمد اس درد سر میں مفید ہے جو ضربہ کی وجہ سے پتلی کے متاثر ہوئے لاحق ہوتا ہے آنکھوں پر ضربہ کی وجہ سے پیدا شدہ حالت میں سب سے مؤثر علاج یہ ہے کہ زردی بیضہ کو روغن گل میں پھینٹ کر روئی کے ساتھ آنکھوں پر رکھیں۔ مسکن درد اور بیحد مفید یہ ہے کہ انار کو شراب شیریں کے ساتھ جوش دے کر ضمد کریں۔ اس کے لئے ضربہ، سقطہ، اور اورام حادہ کے ابواب کا مطالعہ کریں۔ (جالینوس)

ورم چشم کی مفید دوا:

زردی بیضہ، زعفران، روغن گل، اچھی طرح پھینٹ کر آنکھوں میں قطور کریں اور روئی کے ساتھ لت پت کر کے آنکھوں پر رکھیں (ابن ماسویہ)

شیاف ذراغ طرفہ میں مفید ہے:

زرغ احمر ۲ گرام، انزروت ساڑھے چار گرام، سکر طبرزد ۲ گرام، مامیران ۲ گرام، شادہ ۲ گرام، اقلیمیا ۲ گرام، صبر ۲ گرام، شیاف بنالیں۔ (یہودی)

طرفہ سخت قے، کھانسی، بلند آواز سے بھی پیدا ہو جاتا ہے (جالینوس)

ضربہ میں بیحد مسکن درد، سفیدی بیضہ روغن گل میں پھینٹ کر مقام ماؤف پر رکھیں۔

طرفہ کے لئے:

ساتھ میں درد نہ ہو تو نمک سے ٹھمکید کریں۔ درد شدید ہو تو کبوتر کے پر کا خون استعمال کریں۔ (روفس)

بچوں کے پروں کی جڑ کا خون قطور کریں، سفیدی بیضہ اور روغن گل اولن میں لت پت کر کے آنکھوں پر رکھیں۔ ابالے ہوئے انڈے کی زردی اور ناخونہ اس پر رکھا جاتا ہے، برگ کرنب شراب

میں پیس کر رکھتے ہیں، بیماری طویل ہو جائے تو آنکھوں کو کندر، کا بھپارہ دیں۔ یا افسنتین ایک پونلی میں رکھ کر بالے ہوئے گرم پانی میں دھوئیں اور اس سے آنکھوں کی تنہید کریں۔ اس سے تمام خون نکل آئے گا۔ یا ناخونہ اور زوفائے خشک گائے کے دودھ میں پیس کر صاف کریں اور سرمہ لگائیں یا لعاب تخم کتاں کو بطور سرمہ استعمال کریں۔ (جالینوس)

لعاب حلبہ کا سرمہ لگائیں۔ جملہ آنکھ میں ضربہ سے ورم آجائے تو نیم گرم پانی میں اسفنج ڈبو کر مسلسل تنہید کریں۔ بیحد مفید ہے۔ (مؤلف)

طرفہ کے لئے آنکھوں کے اندر کبوتر یا جنگلی فاختہ کا خون قطور کریں۔ یہ خون گرم حالت میں ہو۔ عورت کا گرم دودھ میں تھوڑی پیسی ہوئی کندر شامل کر کے قطور کریں۔ یا نمک کا پانی قطور کریں۔ یا صعتر اور زوفائے جو شانہ سے آنکھوں کی تنہید کریں۔ (حنین)

یہاں آنکھوں کی تنہید سے مراد طبع (جو شانہ) کا بھپارہ دینا ہے۔ (مؤلف)
آنکھوں کے اندر ورم ہو تو منقہ کو ماء العسل یا سرکہ میں گوندہ کر خمد کریں۔ ورم تحلیل نہ ہو تو کوئی ہوئی مولی شامل کر دیں پھر بھی تحلیل نہ ہو تو تھوڑی بیٹ کبوتر کا اضافہ کر دیں۔ (حنین)

ضربہ سے ملختہ کے اندر شگاف پڑ گیا ہے تو زیرہ اور نمک چبا کر ایک کتانی پارچہ میں رکھیں اور آنکھوں کے اندر نچوڑ لیں، اون کا ایک ٹکڑا سفیدی بیضہ اور گل روغن میں ڈبو کر پلکوں پر آہستہ رکھیں۔ ملختہ میں خون کا تحلیل ہونا دشوار ہو تو زرخ احمر نیم گرم پانی میں ڈال کر صاف ہونے کے لئے چھوڑ دیں۔ اس نیم گرم پانی کا قطور کریں، اس سے خون تحلیل ہو جائے گا۔ (حنین)

طرفہ کا علاج آب صبر یا آب مر تک (۱) سے کریں، انہیں بطور قطور استعمال کریں۔ (اھرن)

صبر کے اندر تحلیل سے زیادہ قبض کی تاثیر ہوتی ہے۔ (مؤلف)
بخسبویہ (۲) کا سرمہ یا سر سفوف تیار کیا جاتا ہے۔ ایک لائق اعتماد شخص نے خبر دی ہے کہ اس نے اس کا تجربہ کیا ہے۔ بخسبویہ ۷ گرام، فلفل ساڑھے تین گرام، عروق الصباغین ۲۵۰ ملی گرام، ناخواہ ۵۰ ملی گرام، سرمہ بنائیں، بیحد عجیب الاثر ہے۔ سلائی بڑے سیاہ خنفس کی چربی میں ڈبو کر پانچ بار سرمہ لگائیں، کچن عرق بادیان میں گوندہ کر زعفران کے ساتھ شیا ف بنائیں، اور رقیق حالت میں سرمہ لگائیں۔ یہ بیحد گرم ہوتا ہے۔ بکری کا جگر بھونیں اور اس سے بہنے والی رطوبت استعمال کریں۔ اس کے انخراات کے روبرو آنکھیں کھولے رکھیں۔ مذکورہ تمام علاج شب کو کر کے ہیں۔ (ابو عمر۔ دیسقوریدوس)

بکری کے جگر میں دار فلفل اور وچ گڑو کر بھونیں اور جو صدید اس سے نکلے اس کا سرمہ استعمال کریں۔ شب کو رکازالہ ہوگا۔ (دیسقوریوس)

جنگلی بکری کا مرارہ خصوصیت سے اسی طرح بکرے کا مرارہ بطور سرمہ استعمال کریں۔ شب کو رک سے نجات مل جائے گی۔ (ابن ماسویہ)

کچھ لوگ شب میں اچھی طرح نہیں دیکھتے، اور کچھ لوگ دن میں اچھی طرح نہیں دیکھتے انہیں خفاش کہا جاتا ہے۔ (جالینوس)

شب کو رک میں باسلیقون اور شیاف کا فائدہ واضح ہے (جور جس)

جاورس سے بنے ہوئے اور اکسیرین حاد کا بھی۔ (مؤلف)

شب کو رک کا سبب رطوبت ہے۔ کچھ لوگ دن میں اس طرح نہیں دیکھتے جس طرح رات میں دیکھتے ہیں۔ (بقراط)

شب کو رک کے لئے:

صدید سبکد اور کبوتر کا خون بھی مفید ہے۔ بکری کا مرارہ اور عصارہ قنار الحمار اس کے لئے عمدہ ہیں۔ سب کو بطور سرمہ استعمال کریں۔ کھانے میں چقندر لیں۔ (جالینوس)

شب کو رک روح باصرہ کی غلظت سے ہوتی ہے۔ (حنین)

یہ غلط ہے بصارت کے مسئلہ سے جہاں ہم نے بحث کی ہے وہاں اسے ہم نے واضح کر دیا ہے۔ یہ جلدیہ کی کدورت سے ہوتی ہے۔ چنانچہ اس میں مرئی اشیاء کی تصویر نہیں آتی جیسا کہ مخالف شیشہ کے اندر چیزوں کی تصویریں نہیں چھپتی ہیں۔ (مؤلف)

پلکوں کے اندر ٹولول (مہ گو مڑی) سے مشابہ صلابت کے لئے۔ تلچٹ کا لطوخ اور اس سے مالش کریں۔ (فیلریوس)

ورم چشم کی مفید دوا:

زردی بیضہ، زعفران، روغن گل، اچھی طرح پھینٹ کر قطور کریں اور روئی میں لت پت کر کے آنکھوں پر رکھیں۔ (ابن ماسویہ)

شیاف زرخ طرفہ میں بیجد مفید ہے۔ اس کا ذکر آچکا ہے۔ (یہودی)

شب کو رک کے علاج میں فصد ساعد کھولیں، دوا اور حقنہ کے ذریعہ مسہل دیں، ماقین کاٹ دئے جائیں۔ قبل از طعام خشک زوقا و سداب پلائیں، شب اور نوشادر کے شہد اور بکری کے جگر کی صدید جو

بھوننے پر نکلے کا سرمہ لگائیں۔ اور بھنتے وقت جو اخراجات انھیں ان کے سامنے لگا ہوں کورکھیں اسے کھائیں بھی۔ (یہودی)

جو لوگ دور کی چیز دیکھ لیتے ہیں اور نزدیک کی نہیں دیکھتے ان کا علاج وہی ہے جو شب کور کا علاج ہے۔ (طیب نامعلوم)

عشا (شب کور) اور جو لوگ قریب کی چیز نہیں دیکھ پاتے ان کا سبب ایک ہی ہے، اور وہ ہے جو ہر جلد یہ کا غلیظ ہونا۔ (اھرن)

شب کور میں مفید قیال کی پھر آماق کی فصد، اسہال، تیز حقن پھر گدی پر پھنہ، کنپٹیوں پر جو تک لگانا اور سر لیج البضم غذاؤں کا استعمال اور آخر میں معطس دواؤں کو لینا، نہار منہ قئے کرنا، اور ان تمام علاجوں کے بعد جالی سرمے لگانا ہے۔ (یشوع بخت)

شب کور بوڑھوں اور جو بعد کی چیزوں کو نہیں دیکھتے انہیں پیش آتا ہے۔ علاج فصد، اسہال، پھر حقن، پھر غرغرے اور معطس ادویہ کا استعمال کرنا ہے۔ شب کور مستحکم ہو جائے تو جالی ادویہ استعمال کریں۔

مغرب نسخہ حسب ذیل ہے:

فلفل، دار فلفل، قنبیل، ہم وزن، ریشمی کپڑے سے چھان کر مسلسل سرمہ لگائیں۔ بکرے کا جگر حیرت انگیز اثر رکھتا ہے۔ (ابن سرائیون)
شب کور کے لئے:

تریاق افامی شہد میں ملا کر سرمہ کے طور پر استعمال کریں۔ (ایضاً)
رمد یا بس، ححم، خشونت اجفان اور جرب میں آبنوس سوختہ کر کے دھو دیا جائے تو رمد یا بس اور ححم کے لئے موزوں ہو جاتا ہے، اسفنج سوختہ رمد یا بس کے لئے موزوں ہے۔ سوختہ کئے جانے بعد دھو دیا جائے تو ان دھلے کے مقابلے میں زیادہ عمدہ ہو جاتا ہے۔ (دیسقوریوس)

آنکھوں کے اندر دورہ کا مسلسل قطور خشونت اجفان میں بھی مفید ہے۔ (اطہور سفس)
اشق پلکوں کو عارض ہونے والی خشونت کو نرم کر دیتا ہے۔ پیشاب کا رسوب پلکوں کے کھر درے پن کو ملائم کرتا ہے۔ (دیسقوریوس)

آب پیاز میں ہم وزن تو تیا ححم چشم کے لئے مسکن ہے۔ روغن گل کا سرمہ غلظت اجفان کے لئے موزوں ہے۔ (جالینوس)

عصارہ برگ زیتون بری، آنکھوں کی جانب انضباب رطوبت کو روک دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سلاق اور پلکوں کے فساد میں مفید شیافوں کے اندر داخل کیا جاتا ہے۔
 دخان صمغ صنوبر، صمغ بطم، اور مصطکی ان سرموں میں داخل کی جاتی ہیں جو متاکلہ، دمعہ، اور سلاق میں پانی کے لئے موزوں ہوتے ہیں۔ رسوت جرب اور حکہ کو صحت دیتی ہے۔ زنجار الحدید (زنگار فولاد) خشونت اجفان میں مفید ہے (دیسقوریڈوس)

قاقیا اور صمغ سے بنے ہوئے بلوط سے کھر چیں، صحت ہوگی، انشاء اللہ (ابو عمر کمال)
 کندر کی چھیلن سوختہ کر دی جائے تو حکہ چشم کے لئے موزوں ہوتی ہے۔ مر خشونت اجفان کے لئے مفید ہے۔ اسی طرح اس کا دھواں بھی۔ (ابو عمر کمال)
 خشونت اجفان کو تو بال نحاس تحلیل کر دیتا ہے۔

زنگار کو شہد میں ملا کر سرمہ لگائیں تو صلابت جفن میں مفید ہے۔ مناسب ہے کہ اس کے بعد گرم پانی سے بخمید کریں۔ جس شیاف میں تو بال نحاس پڑتا ہے۔ وہ جرب کی شدید قسم کو تحلیل کر دیتا ہے۔ (دیسقوریڈوس)

سرطان بحری کو پلکوں پر اتار گڑیں کہ خون آجائے، ایسی صورت میں شیاف کا اثر نہایت عمدہ ہوگا۔ سقنا نام کی مچھلی کی کھال کھر در پلکوں پر رگڑنے کے لئے عمدہ ہے۔ آب حصرم جرب کے لئے مفید ہے۔ (جالینوس)

فساد آماق کیلئے حصرم مفید ہے۔ دخان صنوبر، دخان مصطکی اور دخان صمغ بطم فاسد آماق کے لئے عمدہ ہیں، صبر حکہ چشم میں مفید ہے۔ قلعطار اور قلقد لیس کو سوختہ کر دیں اور پیس کر سرمہ کے طور پر استعمال کریں۔ تو جرب میں مفید ہے۔

شاد نہ کو شہد کے ساتھ ملا کر استعمال کرنے سے خشونت اجفان کا ازالہ ہو جاتا ہے۔

(دیسقوریڈوس)

خشونت اجفان کے علاج میں اسے تنہا استعمال کر سکتے ہیں۔

خشونت کے ساتھ اور ام حارہ بھی ہیں تو رقیق سفیدی بیضہ، یا آب حلبہ کے ساتھ ورنہ پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ جیسا کہ کتاب الادویہ المفردہ میں مذکور ہے۔ (جالینوس)

برگ انجیر سے پلکوں کو رگڑتے ہیں۔ خردل پانی میں گھونٹ کر شہد کے ساتھ استعمال کی جائے تو خشونت اجفان میں مفید ہے۔

پلکوں کی غلظت اور کھر درے پن میں ضرورت یہ ہے کہ بعض ادویہ حارہ میں استعمال کی

جائیں۔ یہ فصد کے ذریعہ استفراغ جسم کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ ایسا نہیں کیا گیا تو گرم دوائیں عضو کے اندر ورم حار پیدا کر دیں گے۔ (جالینوس)

مناسب یہ ہے کہ بار بار فصد کھولی جائے اور مسہل دیا جائے۔ بعد میں ماقین کی فصد کھولیں۔ اس کے بعد پلک کو حدید سے رگڑیں۔ پھر ماقین میں شیاف کا سرمہ لگائیں۔ صحت ہوگی انشاء اللہ (مؤلف)

حکم چشم کے لئے ماسلیقون بجمد مفید ہے۔ (جور جس) مناسب یہ ہے کہ سب سے پہلے پلک کو فٹیک یا سلائی کی ڈائی سے کھرچ کر کھر در ابنا دیں۔ پھر اس پر دوائیں رکھیں۔ (بقراط)

خارش اور آنکھوں کے اندر سوزش پیدا کرنے والی تمام بیماریوں کا علاج یہ ہے کہ سرکہ کے ساتھ پانی ملا کر استعمال کریں۔ ٹھنڈا پانی سوزش پیدا کئے بغیر خشک کرنے والی ادویات صبح کو سر سبز مقامات کی سیر اور اسہال شکم سب مفید ہیں (روفس) حکم چشم اور سلاق کے لئے مفید دوا:

توتیا ۵ گرام، اقلیمیازر ۵ گرام، مامیران ۵ گرام، کف دریا ۵ گرام، پیس چھان کر آب حصرم میں مربی بنائیں۔ اور استعمال کریں۔ جرب میں ضرورت ہوتی ہے کہ علاج طاقتور جالی ادویات سے کیا جائے۔ (ایضاً)

ادویات جرب کے اندر نوشادر، گل حجر اسیوس، زنگار، اور زاج و زرخ وغیرہ شامل کیا جاتا ہے۔ (جالینوس)

اشق کا سرمہ جرب چشم کے لئے مفید ہے: (ابو جریج)

جرب کا بالکلیہ قلع قلع کریں۔ زنگار ساڑھے تین گرام، سفیدہ ۲ گرام، اشق ۲ گرام اسکو عرق سداب میں بھگولیں۔ اور گوندہ کر شیاف تیار کریں۔

۱۔ جرب کی سب سے ہلکی قسم پلک کی باطنی سطح پر عارض ہوتی ہے۔ اس میں سرخی اور کھر در اپن کم ہوتا ہے۔

۲۔ دوسری قسم میں کھر در اپن زیادہ ہوتا ہے اس کے ساتھ درد اور ثقل ہوتا ہے۔ دونوں قسمیں آنکھوں کے اندر رطوبت پیدا کرتی ہیں۔

۳۔ اس میں پلک کو الٹ کر دیکھیں تو شکاف نظر آئیں گے۔

۴۔ تیسری قسم سے زیادہ طویل المدت، صلب، رمد کھر درے پن کے ساتھ شدید سختی ہوتی ہے۔ (حنین)

جرب مزمن ہو جائے تو فصد کھولیں۔ فصد ذراع کے بعد ماق اور پیشانی کی رگ کی فصد کریں۔ پلکوں پر یکے بعد دیگرے جو نکیں لگائیں۔ حک کرنے کے بعد اندر سے سرمہ لگائیں۔ جو تک لگانے کے بعد دوبارہ حک کریں۔ پھر فصد بھی آماق کی کھولیں کہ اصل علاج یہی ہے۔ (مؤلف)

حک اور سلاق کے لئے مفید برود:

توتیا ۵ گرام، اقلیمیاذہب ۵ گرام، مامیران ۵ گرام، کف دریا ۵ گرام چھان کر استعمال کریں۔

جساء:

یہ ایک صلابت ہے جو تمام آنکھوں کو بالخصوص پلکوں کو عارض ہوتی ہے۔ اس کی وجہ سے آنکھوں کی حرکت دشوار ہو جاتی ہے۔ مریض سو کر اٹھنے کے بعد آنکھیں بمشکل کھول پاتا ہے۔ کبھی اسکے ساتھ درد اور سرخی ہوتی ہے پلکیں اور آنکھوں کے اندر سخت خشکی پیدا ہو جاتی ہے۔ صلابت کی وجہ سے پلکیں الٹی نہیں جاسکتیں۔ عام طور پر آنکھوں کے اندر تھوڑا سخت کیچڑ جمع ہو جاتا ہے۔ علاج یہ ہے کہ گرم پانی سے تھمید کریں۔ سوتے وقت آنکھوں پر روغن گل یا پیہ بٹ کے ساتھ انڈاپھینٹ کر رکھیں۔ اور سر پر بہ کثرت روغن انڈیلیں۔

حک:

حک کے اندر نمکیں بورتی دمعہ، حک، پلکوں میں سرخی، اور قرح جیسے اعراض پیدا ہوتے ہیں۔ حک کا علاج یہ ہے کہ حمام کریں، روغن استعمال کریں۔ اور غذا میں تعدیل پیدا کریں۔ حک اور جساء دونوں میں اشک آور گرم ادویات مفید ہیں۔ کیونکہ ان سے ردی رطوبتوں کا استفرغ ہو جاتا ہے اور ان کی جگہ معتدل رطوبتیں آ جاتی ہیں۔ حک کے ساتھ رطوبت بھی ہو تو اس کے لئے دواء ارسیمپٹر اٹس مفید ہے۔

نافع جرب و حک اس دواء ارسیمپٹر اٹس کا نسخہ حسب ذیل ہے:

نحاس سوختہ ۷۲ گرام، زاج سوختہ ساڑھے تیرہ گرام، مر ساڑھے تیرہ گرام، زعفران ۷۲ گرام، نحاس فلفل ساڑھے چار گرام، زنگار ۲ گرام، شراب لطیف ۴۰۰ گرام، ادویہ کو شراب میں اتنا پیسین کہ جذب اور خشک ہو جائیں۔ پھر اس پر بیج انڈیل کر پیتل کے برتن میں اس قدر جوش دیں کہ

گاڑھی ہو جائیں۔ اس کے بعد پیتل کے برتن میں محفوظ کر لیں اور استعمال کریں۔
 جرب مزمن ہو چکا ہو تو حک کے ذریعہ علاج کریں۔ اگر رقیق ابتدائی حالت میں ہو تو نحاس
 سوختہ، قلقنت، نوشادر اور مرارہ غز سے علاج کریں۔ کارگر نہ ہو تو اس کے ساتھ اکال اور معفن ادویہ
 شامل کریں۔ اسکا استیصال وہ ادویات بھی کرتی ہیں جن کے اندر شدید قبض ہوتا ہے جرب کے ساتھ
 آشوب بھی ہو تو ہم ادویہ رمد کے ساتھ کچھ دوائیں جرب کی بھی شامل کرتے ہیں، اگر بیماری کیساتھ
 اکالیت اور حدت بھی ہو تو تیز دوا کے ذریعہ علاج ممکن نہیں ہوتا۔ لہذا پلک کو الٹ کر حک
 کریں۔ پھر چھوڑ دیں۔ تاکہ آنکھوں کی خشونت اور درد میں اضافہ ہو اور سیلان رطوبت بڑھ
 جائے۔ (حنین)

کتاب مد اورۃ الاستقام میں مجھے جرب کا حسب ذیل نسخہ ملا ہے:

زنگار ۴۲ گرام، اشق ۲۱ گرام، دونوں کو ایک ساتھ اچھی طرح پیسیں، پھر پانی سے گوندہ لیں،
 اور اس سے حک کریں، عجیب الاثر ہے۔ تخالیط اور فصول کو نظر انداز کر دیں۔
 شیاف احمر، آب شادنج، زاج سوختہ، مر، شراب میں گھول کر تیار کریں اس میں تمام ضروری
 چیزیں آگئی ہیں۔ یہ نہایت عمدہ ہے۔ (مؤلف)
 جساء کے لئے:

روغن گل میں گائے کا گودا پگھلا لیں۔ (مد اورۃ الاقسام)
 حکم جس کے اندر سرخی نہ ہو اس کا سب سے عمدہ علاج حمام، سر پر روغن رکھنا اور تیز دوائیں
 استعمال کرنا ہے۔ (حنین)
 جرب چشم کے لئے:

قرنفل کا پھول لے کر اچھی طرح پیس لیں، پھر آلہ سبر سے چھان لیں۔ اس کے بعد
 پلک کو الٹ کر اس پر ضرور کریں۔ یہ نہایت تیزی سے جلائے گا۔ اور جرب کو تیزی سے
 صحت دے گا۔ (اھرن)

میرے خیال میں یہ قرنفل کا تخم ہے۔ (مؤلف)

جساء کے لئے:

ایک پارچہ پر بالائی طلاء کریں اور پلوں پر رکھیں۔ (فیل فریوس)

آشوب چشم بوسست سے ہوتا ہے اس کے ساتھ شدید کھجلی، سرخی اور کچھڑ کم ہوتا ہے۔ کچھڑ ہوتا بھی ہے تو تھوڑا خشک اور سخت ہوتا ہے۔ جسم اور چہرہ اس کے ساتھ خشک ہوتا ہے۔
علاج:

نیم گرم شیریں پانی کا حمام اور تربیب جسم ہے۔ اس درد میں فصد سے پرہیز کریں۔ (اسکندر)
جرب کا عمدہ سے عمدہ علاج:

پلک الٹ کر اس پر ماز و پانی کے بغیر گرد کی مانند پسا ہوا زردور کریں۔ اور تدبیر کریں کہ پلک الٹی حالت دو یا تین گھنٹے باقی رہے۔ بہتر یہ ہے کہ مریض اسی طرح سو جائے۔ جرب کا بالکل یہ استیصال ہو جائے گا۔ اس کے بعد کوئی مادہ انشاء اللہ جذب نہ ہو سکے گا۔ (حنین)

جرب کی چار قسمیں ہیں :

۱۔ سب سے ہلکی قسم ہے یہ پلک کی داخلی سطح پر ہوتی ہے۔ اس میں سرخی کے ساتھ کھر در اپن ہوتا ہے۔

۲۔ اس میں خشونت زیادہ اور نمایاں ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ درد اور ثقل ہوتا ہے۔

۳۔ پلک کے بطن میں انجیر کے جونی شگافوں کی طرح شگاف ہوتے ہیں۔

۴۔ یہ تیسری قسم سے زیادہ طویل المدت ہوتا ہے اس میں کھر در اپن زیادہ ہوتا ہے۔

پہلی دونوں قسموں کا علاج اشک آور تیز ادویات سے کیا جاتا ہے۔ مثلاً احمر جو تیز اشک آور ہوتا اور اخضر۔ آخری قسمیں میں سکر، حدید، یافنیک سے حک کریں۔

چشم سے سیلان رطوبت، بلہ اور دمعہ کا استیصال کرنے والی ادویات۔ دخان کندر رطوبات چشم کے سیلان کو قطع کر دیتا ہے۔ اسی طرح دخان اسطرک بھی۔ آبنوس، چشم کی مزمن رطوبتوں کا سیلان قطع کر دیتی ہے۔ انزروت ان رطوبتوں کو قطع کرتی ہے۔ برگ دلب طری سرکہ شراب میں جوش دیکر بطور ضماد آنکھوں پر رکھنے سے سیلان رطوبت رک جاتا ہے۔ دخان کندر مرطوب آنکھوں کے لئے مفید ہے۔ ورم نہ ہو گا تو آنکھیں دخان قطران کی متحمل ہوں گی۔ (ابن سرائیون)

آنکھوں کے مزمن سیلان کے لئے قاطع ادویات کے ساتھ اسے شامل کرتے ہیں۔ (جالینوس)

انزروت آنکھوں کی طرف بہہ کر آنے والی رطوبتوں کو قطع کرتی ہے۔ قرن ایل سوختہ

مغسول سیلان رطوبت کو روکنے کے لئے عمدہ ہے۔ جیسا کہ دیا ستور دوس کا خیال ہے اسے شیاف مانع مواد کے اندر شامل کرتے ہیں۔ کیونکہ مجفف اثر رکھتی ہے۔ (جالینوس)

آرد باقلی مقشر سیلان فضلات کو قطع کرنے کے لئے پلکوں پر رکھا جاتا ہے۔ سفیدی بیضہ کو کندر کے ساتھ ملا کر پیشانی پر لٹوخ کریں تو نزلہ حاد کو روک دیتا ہے۔ پیشانی پر پوست خرپڑہ کا لٹوخ سیلان فضلات کے لئے استعمال کریں۔ عصارہ بنج فضلات حارہ کے سیلان کو روکنے والی ادویات میں شامل کریں تو مفید ہوتا ہے، بزرالنج، سیلان رطوبت کو قطع کرتا ہے۔

برگ دلب طری، سرمہ شراب میں جوش دے کر آنکھوں پر بطور ضماد استعمال کرنے سے آنکھوں کا سیلان رطوبت رک جاتا ہے۔ دخان کندر مرطوب آنکھوں کے لئے مفید ہے۔ ساتھ میں ورم نہ ہو تو آنکھیں دخان قطران کی متحمل ہوتی ہیں۔ (دیسقوریوس)

زعفران سیلان رطوبات چشم کو روکتا ہے۔ لٹوخ کریں۔ یا عورت کے دودھ میں شامل کر کے سرمہ لگائیں۔ (جالینوس)

برگ زیتون بری کا ضماد سیلان رطوبات چشم میں مفید ہے۔ (دیسقوریوس)
دخان دند (حب السلاطین) رطوبات چشم کو قطع کرتا ہے۔ دخان صمغ لطم اور راتج کو قاطع دمہ سرموں میں شامل کرتے ہیں۔ رسوت سیلان رطوبت چشم مزمن کو قطع کرتی ہے۔ نشاستہ سیلان مواد چشم کے لئے موزوں ہے۔ حجر افریقی سے جو رطوبت نکلتی ہے اس کا سرمہ استعمال کرنا سیلان فضلات چشم کے لئے موافق ہے۔ (جالینوس)

دخان کندر قاطع سیلان رطوبت چشم ہے۔ انگوری بری کا پھل جو کے ستو کے ساتھ سیلان فضلات چشم میں بطور ضماد استعمال کرتے ہیں۔ تخم لینا فطوس جو چہرہ پر اہوتا ہے۔ اچھی طرح پیس کر سر پر ذرور کریں۔ اور تین دن کے بعد دھوئیں تو نزلات کو آنکھوں کی جانب اترنے سے روکتا ہے۔ لوفہ افس چشم کے سیلان مواد میں مفید ہے۔ بڑے دانہ والے صنوبر کا دخان دمہ اور رطوبت قذف میں مفید ہے۔ اس کے اندر کندر، مر، صبر، سب یا کچھ شامل کر کے گاڑھا طلاء بنائیں اور پیشانی اور کنپٹی پر طلاء کریں، تو آنکھوں کی جانب والے مواد رک جاتے ہیں۔

حکاک اسرب سیلان رطوبت چشم کا قاطع ہے۔ دخان انجیر دمہ کے لئے عمدہ ہے۔ طبع اصل الشیل اور عصارہ اصل الشیل مجفف ہے۔ چنانچہ ادویات چشم میں شامل کیا جاتا ہے۔ (دیسقوریوس)

رشد المعده :

یہ مایق اعظم کے لحم کی کمی سے ہوتا ہے۔ اگر لحم زیادہ کم ہو گیا ہے اور بالکل زائل ہو چکا ہے۔ تو لا علاج ہے۔ تھوڑا کم ہوا ہے تو صحت ہو سکتی ہے۔ پورے جسم کا تنقیہ کریں۔ پھر سر کا خاص طور پر استفرغ کریں۔ بعد ازاں ایسی دواؤں سے علاج کریں۔ جن کے اندر اعتدال کے ساتھ قبض کی طاقت ہو۔ مثلاً مایثا، زعفران، اور سنبل و شراب سے تیار کی جانے والی ادویات۔ (جالینوس)

یہ لحمہ، دخان کندر وغیرہ گوشت اگانے والی ادویہ کے ذریعہ بڑھتا ہے۔ روزانہ اسے آہستگی سے حک کریں۔ یہی اصل علاج ہے۔ بڑا ہو جائے گا تو دمہ کو روک دے گا۔ (مؤلف)

درد چشم مزمن نزولوں کی وجہ سے ہوتا ہے نزلے آنکھوں کی کھال کے باہر اترتے ہیں ان سے پلکوں کے اندر کھر دراپن اور ورم غلیظ ہوتا ہے۔ آنکھوں میں ثقل اور پیشانی کی جلد میں تناؤ پیدا ہوتا ہے۔ قابض ادویات یہاں رکھنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ نزلے آنکھوں کے اندر اترتے ہیں تو اس سے تیز قسم کا دمہ، جرب اور ملتحمہ میں سرخی پیدا ہو جاتی ہے۔ لطو خات سے نفع نہیں ہوتا۔ عاقر قرح اور زہیب الجبالی جیسی ادویہ کو چبائیں..... (۱) تمام آنکھ کے اندر حتی کہ اسے پلٹ کر منہ تک لائیں۔

آنسوؤں کے استفرغ کی ضرورت اس وقت ہوتی ہے جب آنکھوں کا تنقیہ کرنا چاہیں، اور اس وقت ہوتی ہے جب دماغ سے آنکھوں کی جانب ایسے تیز مواد آنے لگتے ہیں جو فساد اور قرحہ پیدا کرتے ہیں اور آنسوؤں کو روکنا مقصود ہوتا ہے۔ صبر مرطوب آنکھوں کو خشک کرتی ہے۔ (جالینوس)

مفید طلاء :

کنپٹی اور پیشانی پر طلاء کرنے سے آنکھوں کی جانب انصباب مواد رک جاتا ہے۔ کندر، صبر زندہ صدف کی رطوبت میں شامل کریں، یعنی اس کی لزوجت میں۔ اور طلاء کریں۔ (ختیشوع)

اشق کو بطور سرمہ استعمال کرنے سے بلہ چشم آنکھوں کا بھیگنا رک جاتا ہے (ابو جریج)

دمہ مایق اکبر کے لحمہ کی کمی سے ہوتا ہے۔ یا غدہ کی قطع و برید میں نام نہاد و طبیبوں سے جو زیادتی ہو جاتی ہے اس کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے۔ ”غد“ اسی لحمہ کو کہتے ہیں کہ جو بڑا ہو جاتا ہے۔ یا پھر ظفرہ کے علاج میں قطع و برید اور ادویہ حادہ کے ذریعہ جو پابندی کی جاتی ہے اس کی وجہ سے دمہ

(۱) مطبوعہ نسخہ کے اندر نقطہ ہیں یہاں عبارت پڑھی نہیں جاسکتی۔ اس لئے چھوڑ دی گئی ہے۔

عارض ہو جاتا ہے۔

سیلان رطوبت چشم کھوپڑی کے اوپر سے ہوتا ہے یا نیچے سے۔ اوپر سے ہونے والے کی علامت یہ ہے کہ پیشانی اور کنپٹیوں کی رگوں میں تناؤ ہو گا۔ سر کو باندھ کر پیشانی پر قابض ادویہ کا طلاء کریں۔ یہ علامات ظاہر نہ ہوں اور سیلان کا وجود عرصہ سے ہو، ساتھ میں کثرت سے عطاس ہو تو یہ سمجھیں کہ سیلان کھوپڑی کے نیچے سے ہو رہا ہے۔

سیلان رطوبت کا علاج:

ثقب ماق کا لحمہ فنا ہو چکا ہے تو دوبارہ نہیں اگ سکتا اور اگر کم ہو گیا ہے تو ان ادویہ سے اگ آئے گا جن سے گوشت اگتا ہے۔ اور جو قابض ہوتی ہیں۔ مثلاً زعفران، مایٹا، فسمغ اور شراب و شب سے بنی ہوئی دوائیں۔

لزوجات:

لزوجات جو پیشانی پر چپکائے جاتے ہیں ان اشیاء سے تیار کئے جاتے ہیں جو پیشانی پر چپک جاتی ہیں۔ اور چپک کر اسے خشک کرتی ہیں۔ نیز ان کی تیاری میں وہ دوائیں بھی شامل کی جاتی ہیں جو مقام ماؤف کو سکڑتی اور برودت پہونچاتی ہیں۔ مثلاً چکی کی گرد، دقاق کندر، مر، اقا قیا، افیون، سفیدی بیضہ، اور بری صدف کا لزوج، یہ سب کھوپڑی کے باہر سے بہنے والی رطوبتوں میں مفید ہیں۔ (حنین)

دمعہ کا عجیب سرمہ:

گوندھے ہوئے ہلیلہ کو پچا رادے کر (لبوس) ایک اینٹ کے اوپر بھونیں اور سرخ ہونے تک چھوڑ دیں پھر اس کا لب (گودہ) لے کر خوب اچھی طرح زعفران ۵۰۰ ملی گرام کے ساتھ پیسیں اور سرمہ لگائیں۔ بجمد حیرت انگیز اثر رکھتا ہے۔ (شفاخانہ کے معمولات)

آنکھوں کا ابھر آنا، حول، زوال، شکل، شتر، اور تشنج

فاقیا چشم کے ابھار (نتوء العین) کی اصلاح کرتی ہے۔ آرد باقلی کو گلاب کندر، اور سفیدی بیضہ کے ساتھ شامل کر کے استعمال پتلی کے ابھر آنے میں خاص کر اور آنکھوں کے ابھر آنے میں بالعموم مفید ہے۔ عصارہ برگ زیتون بری نتوء العین کو واپس کر دیتا ہے۔ تمر بری کی سوختہ گٹھی اور سنبل دونوں نتوء العین کے لئے عمدہ ہیں۔ برگ علیق کی تضمید سے نتوء العین درست ہو جاتا ہے۔ عصارہ علیق کو دھوپ میں خشک کر کے سرمہ وغیرہ کے طور پر استعمال کریں تو زیادہ طاقتور ہوتا ہے۔ (دیسقوریڈوس) نتوء العین میں اسہال بیحد مفید ہے۔

آنکھوں کے اندر ابھار اس وقت پیدا ہوتا ہے جب وہ تینوں عضلات مسترخ ہو جاتے ہیں جن کا فعل یہ ہے کہ وہ آنکھوں کو ثابت رکھتے ہیں۔ ضبط کرتے ہیں اور گھماتے ہیں۔ (جالینوس) جبکہ تینوں عضلات میں سے کوئی ایک عضلہ آنکھ کو ماق کے گوشہ میں کھینچ لاتا ہے۔ آنکھوں کو حرکت دینے والے عضلات چھ ہیں۔ ایک اوپر کو حرکت دیتا ہے۔ ایک نیچے کی جانب، ایک ماق اصغر کی طرف، ایک ماق اکبر کی جانب، دو آنکھوں کو تمام گوشوں میں گھماتے ہیں۔ پلک کو حرکت دینے والے عضلات تین ہیں۔ دو اسے نیچے کی جانب حرکت دیتے ہیں اور ایک اوپر کو کھینچتا ہے۔ حول (بھینگا) اس وقت ہوتا ہے جب اوپر یا نیچے کی جانب ہو جائے۔ اس وقت ایک چیز دو نظر آنے لگتی ہیں۔ قرنیہ کبھی لمبائی میں پھٹتی ہے۔ ایسی صورت میں سفیدی نہیں ہوتی۔ بلکہ ایسا ہوتا ہے جیسے فقہا شگاف ہو۔ اس سے پتلی کے لمبی ہونے کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ (مؤلف)

عصب مجوفہ کی جڑ سے لگنے والے عضلات کا تشنج آنکھوں کے لئے مضر نہیں ہے۔ کیونکہ اس سے آنکھوں کے فعل میں معاونت ہوتی ہے۔ مگر ان کے استرخاء سے آنکھیں ابھر آتی ہیں۔ آنکھوں کو ابھری ہوئی دیکھیں جس کی وجہ کوئی ضربہ نہ ہو۔ اور بصارت باقی بھی ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ عصب مجوفہ، عضلہ ضابطہ کے استرخاء کی وجہ سے پھیل گیا ہے۔ بصارت اگر تلف ہو چکی ہے تو یہ سمجھیں کہ نوری عصب مسترخ ہو چکا ہے۔ نتوء چشم ضربہ کی وجہ سے ہو۔ اور بصارت موجود ہو۔ تو ایسی صورت میں عضلہ پھٹ چکا ہوتا ہے۔ لیکن بصارت جا چکی ہے تو عصب کا پھٹ جانا بھی یقینی ہے۔

شتوہ العین کا علاج:

فصد اور اسہال کے ذریعہ جسم کا استقرار کریں۔ گدی پر پچھنے لگائیں۔ آنکھوں کو باندھیں۔ اور ان پر ٹھنڈے نمکین پانی، عرق کاسنی، عرق بطباط اور قابض و جامع اشیاء کا نطول کریں۔
آنکھوں کے تشنج کا علاج:

پہلے فصد کھولیں پھر آنکھوں کے اندر جنگلی فاختہ یا کبوتر کا خون قطور کریں۔ سفیدی بیضہ اور روغن گل اور شراب میں بھگو کر آنکھوں پر روئی رکھیں۔ اور باندھ دیں۔ دوسرے دن بھی ایسا کریں۔ تیسرے دن بھمید کریں۔ آنکھوں میں دودھ کا قطور کریں۔ اور ان پر ضماد رکھیں اور شیا فون نام کا سرمہ استعمال کریں۔

آنکھوں کے اندر عصب مجوف سے لگا ہوا ایک عضلہ ہوتا ہے۔ اس میں استرخاء ہو جاتا ہے تو پوری آنکھ ابھر آتی ہے۔ استرخاء کم ہو تو بصارت کو نقصان اور زیادہ ہو تو تلف ہو جاتی ہے۔ کیونکہ عصب کے اندر بیحد تناؤ پیدا ہو جاتا ہے۔ (حنین)
عنبہ میں مفید یہ ہے کہ ذرات چمچوڑ کر آنکھوں کے اندر قطور یا اس کے پانی کا سرمہ استعمال کریں۔ (اھرن)

بچہ آنکھوں کے صرف ایک گوشہ سے دیکھتا ہو تو دوسرے گوشہ میں ایک سیاہ اون کا ٹکڑا لٹکا دیں۔ آنکھ برابر ہو جائے گی۔ دونوں آنکھوں سے دیکھتا ہو مگر سیدھے طور پر نہ دیکھتا ہو تو اس کے سامنے ایک چراغ رکھ دیں۔ چراغ کی جانب سیدھے طور پر دیکھتے رہنے سے نگاہ درست ہو جائے گی۔ انشاء اللہ۔ (کندی)

پتلی کی سرمہ:

آنکھوں کے ابھر آنے میں قاقیا بیحد مفید ہے۔
بندق سوختہ روغن میں ملائیں اور نیلگوں آنکھوں والے بچہ کی چند یا کورش میں غرق کر دیں۔ (اسکندر)

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ان کی پتلیاں سیاہ ہوتی ہیں۔
روغن زعفران اور خود زعفران کا پانی کے ہمراہ سرمہ لگانا زرقہ (نیلگوں) کے لئے موزوں ہے۔
اس کا روغن بچوں کی پتلیوں کو ٹھنڈا رکھتا ہے۔ (دستوریدوس)

تر حنظل کے شکم میں سلائی داخل کریں اور سرمہ لگائیں۔ اس سے پتلی سیاہ ہوتی ہے۔ اس کا سرمہ لگاتے رہنے سے پتلی کی سیاہی روشن اور پتلی سرگئیں ہو جاتی ہے۔ (طیب نامعلوم)
 نیلگوں آنکھوں میں پوست جلوز (بادام کوہی) پیس کر پانی کے ساتھ سرمہ لگائیں تو وہ سیاہ ہو جاتی ہیں۔ عصارہ حنظلہ کا قطور نیلگوں آنکھوں کو سیاہ کر دیتا ہے۔ (دیسقوریدوس)
 پیدائشی نیلگوں آنکھوں کے لئے سرمہ :

پوست انار شیریں کا پانی قطور کریں۔ ایک گھنٹہ کے بعد کسی انار کے اندر برگ بنج نچوڑ کر قطور کریں۔ یا قاقیا ایک جزء، اور مازو چھٹا جزء، عصارہ شقائق السمان میں کوٹ کر ایک کپڑے سے نچوڑیں اور آنکھوں میں قطور کریں۔

عصارہ عنب الشعلب کا آنکھوں میں قطور کرنا پتلی کو سیاہ کر دیتا ہے۔ زرقہ نام کی بیماری ایک مرض کا نتیجہ ہوتی ہے۔ یہ رطوبت جلدیہ کے خشک ہو جانے سے لاحق ہوتی ہے۔ جس کے نتیجہ میں آنکھیں نیلگوں ہو جاتی ہیں۔ (جالینوس)

پانچواں باب

انتشار، امراض ثقب العین، ضیق حدقہ، ثقب عنیہ کے جملہ امراض، نزول الماء، اس کا علاج، آپریشن اور نزول الماء وغیرہ میں آنکھ کے معاینے کا طریقہ اور بڑھاپے میں آنکھوں کے اندر شدت کی نیلگوئی۔

پتلی کی تنگی، کم غذائیت یا طبقات چشم کے اندر ٹخمرے کی کیفیت پیدا ہو جانے سے رطوبات چشم کے خشک ہونے سے لاحق ہوتی ہے۔ نزول الماء شروع میں ادویہ اور تدبیر سے تحلیل ہو سکتا ہے۔ مستحکم ہو جانے کے بعد نہیں۔

خیالی صورتیں جو پانی کی وجہ سے اور جو معدہ کی وجہ سے بنتی ہیں ان دونوں میں فرق آنکھوں کے اندر بننے والی خیالی صورتیں تین اسباب کے تحت بنتی ہے۔

۱۔ آنکھوں سے دماغی مشارکت

۲۔ فم معدہ سے ان کی مشارکت

۳۔ پانی کا ظاہر ہونا۔

جو صورتیں معدہ کی وجہ سے بنتی ہیں وہ دونوں آنکھوں کے اندر برابر ہوتی ہیں، مگر جو پانی کی وجہ سے بنتی ہیں دونوں آنکھوں میں ایک جیسی نہیں ہوتیں۔ تین یا چار مہینوں سے مریض اگر

صور توں کو اچھی طرح اخذ کرتا رہا۔ پھر آنکھوں کے اندر سے کوئی دھندلا پن نظر نہ آئے تو بیماری کا تعلق معدہ سے ہوگا۔ کیونکہ اس مدت کے اندر اگر پانی موجود ہے تو پتلی کے اندر گدلا پن کا ظاہر ہو جانا ضروری ہے۔ اگر مذکورہ وقت بیماری کے اندر نہ گذرے مریض سے دریافت کریں کہ خیالی صورتیں ہمہ وقت مسلسل باقی رہتی ہیں یا کبھی اس حد تک کم ہو جاتی ہیں کہ بالکل ہی غائب ہو جاتی ہیں۔ صورتوں کا مسلسل باقی رہنا۔ دماغ کی جانب سے ہونے کا ثبوت ہے۔ غیر مسلسل رہنا معدہ کی وجہ سے ہوتا ہے۔ بالخصوص جبکہ غذا کے جودت ہضم کے وقت صورتیں ہلکی ہو جاتی ہوں۔ اس سے بھی زیادہ مضبوط دلیل یہ ہوگی کہ جس وقت میں خیالی صورتوں کا احساس ہو فم معدہ کے اندر سوزش ہونے لگے۔ اس سے بھی زیادہ مضبوط ثبوت یہ ہے کہ قے کرنے کے بعد مذکورہ امراض کا پوری طرح ازالہ ہو جائے۔

کسی ایک آنکھ پتلی میں کدورت زیادہ ہو یا دونوں ہی گدلی اور صاف نہ ہوں تو یہ نزول الماء کی ابتداء ہوگی۔ کدورت اگر طبعی ہے اور دونوں پتلیاں نہ صاف ہوں تو دونوں پتلیوں کے تسویہ پر نگاہ کریں۔ اگر کوئی ایک زیادہ گدلی ہو تو بیماری پانی کی ہے۔

خیالی صورتوں کے آنے پر زیادہ زمانہ نہیں گزرا ہے تو ایسی صورت میں کدورت دونوں پتلیوں کی طبعی ہوگی۔ پانی کی وجہ سے نہیں۔ تحقیق کے لئے مریض کو معمول سے کم جید الخلط غذا دیں۔ پھر دوسرے دن اگر اس نے غذا کو اچھی طرح ہضم کر لیا ہو تو پوچھیں کہ کیا خیالی شکلیں آرہی ہیں؟ اگر نہیں تو ایسا معدہ کی وجہ سے ہوگا، علی حالہ باقی ہوں تو اس کا سبب نزول الماء ہوگا۔ یہ حقیقت پایہ ثبوت کو اس وقت پہنچ جائے گی جب مریض کو یارج دیں۔ اس کے بعد خیالی تصویریں زائل ہو جاتی ہیں۔ تو معدہ سبب ہے۔ باقی رہتی ہیں تو سبب خود آنکھوں کے اندر ہوگا۔

خیالی تصویروں کا سبب معدہ ہے تو یارج قیتر اسے صحت ہو جائے گی۔ اور بہت کم مدت میں۔ بشرطیکہ جودت ہضم کا اہتمام بھی ہو۔ (جالینوس)

مریض کی غذا چند دن کم رکھیں۔ جودت ہضم کا اہتمام بھی کریں۔ اس کے بعد پوچھیں کہ کیا خیالی تصویریں مسلسل آرہی ہیں، اس کی ضرورت اس وقت ہوتی ہے جب طبعی طور پر آنکھیں ناصاف ہوں۔ (مؤلف)

پانی کے نہ ہونے کے دلائل:

دونوں آنکھیں ایک ہی انداز کی ہوں گی۔ جودت ہضم کے بعد خیالی صورتیں کم ہو جائیں گی۔ غذا ہضم نہ ہوگی تو یہ صورتیں طاقت کے ساتھ ابھریں گی۔ مریض بار بار قے کرے گا تو خیالات رفع

ہو جائیں گے، چھ ماہ یا لگ بھگ زمانہ گزر جانے پھر بھی پتلی میں کدورت نہ آئے۔ بایں ہمہ معاملہ مشکوک ہے۔ پتلی صاف ہو۔

دماغی مشارکت سے عارض ہونے والی خیالی صورتیں دماغ کی جانب مراری اخلاط کے چڑھنے کے وقت، حمیات محرقہ اور ورم دماغ میں پیدا ہوتی ہیں۔ (جالینوس)

اور قئے کے وقت، یہ سرلیح الزوال ہوتی ہیں۔ نکلتی نہیں ہیں۔ (مؤلف)
یہ خیالی تصویریں ان مریضوں کو زیادہ پیش آتی ہیں۔ جن کی رطوبات چشم نہایت صاف اور قوت باصرہ نہایت حساس ہوتی ہے۔ (جالینوس)

یہ مریض ان مریضوں کی مثال ہیں جن کے کانوں میں ذکاوت حس کی وجہ سے طین عارض ہوتی ہے جس کے لئے مخدر ادویہ کے استعمال کی ضرورت ہوتی ہے۔ (مؤلف)

پتلی پیدا نشی طور پر تنگ ہے تو تیزی بصارت کا موجب ہوگی، اور اکتسابی طور پر تنگ ہوئی ہے تو یہ ردی ہے۔ پتلی پیدا نشی یا اکتسابی طور پر کشادہ ہے۔ تو یہ بھی ردی ہے، پتلی کی کجی سے بصارت کو کچھ بھی نقصان نہیں ہوتا۔ پتلی بارہا تنگ کھاتی ہے مگر بصارت بحال رہتی ہے۔ پتلی کے اندر تنگی اس وقت ہوتی ہے جب رطوبت بیضہ کم ہو جاتی ہے۔ اس سے بصارت کو نقصان پہنچتا ہے۔

طبقہ عنیبہ اس حال میں ہو کہ اس میں کوئی چیز تناؤ نہ پیدا کرتی ہو اس سے پتلی چھوٹی ہو جاتی ہے اس بیماری کے اندر پتلی کے تنگ ہونے سے بصارت میں خرابی پیدا نہیں ہوتی بلکہ خرابی رطوبت کے کم ہو جانے سے پیدا ہوتی ہے۔

ثقب عنیبہ کے اندر تنگی یبوست کی وجہ سے ہوتی ہے۔ زیادہ تر سے بوڑھوں کو پیش آتی ہے۔ اور ناقابل علاج ہے، رطوبت کی وجہ سے بھی ہوتی ہے۔ یہ قابل علاج ہے، رطوبت اور یبوست سے پتلی تنگ اس لئے ہوتی ہے کہ مرطوب اور خشک ہونے سے طبقہ عنیبہ کے اندر کمی اور تشنگ ہو جاتا ہے۔ ابتداء کے لئے مراروں اور شہد سے مرکب تیار کریں۔ یہ اطباء کا قول ہے۔ یہ ”مرارہ سفاروس“ کی زیادہ تعریف کرتے ہیں۔ (جالینوس)

(سفاروس) شبوط (۱) کو کہتے ہیں۔ (مؤلف)

مذکورہ ادویات کی ضمانت عظیم ہے مگر اثر معمولی ہے (جالینوس)

مرارہ بازی، نزول الماء، کو صحت دیتا ہے۔ مرارہ اق الحمر، (بحری کچھوا) بھی صحت دیتا ہے۔ (ارنچانس)

پانی کا ازالہ مقدح کے ذریعہ کرنا ہو تو مناسب یہ ہے کہ طویل مدت تک مقدح اس جگہ رکھا

(۱) شبوط۔ ایک قسم کی مچھلی ہے، ہار یک دم، چھوٹا سر، دور میانی حصہ چوڑا، چھوٹے میں نرم ہوتی ہے۔

جائے جہاں اسے برقرار رکھنا مطلوب ہو۔ (بقراط)
آنکھوں کے اندر جو پانی جمع ہو جاتا ہے وہ اس کھڑی رطوبت، رطوبت جلدیہ اور اس رطوبت کے درمیان رکھتا ہے جسے میں نے سفیدی بیضہ نما کہا ہے۔

کسی بیماری کے سبب نزول الماء کی شکایت ہو گئی ہے تو وہ ناقابل علاج ہے۔
بڑھاپے میں عارض ہونے والی نیلگوئی پوست چشم کی زیادتی سے لاحق ہوتی ہے۔ نیلگوئی در اصل رطوبت چشم کے اندر عارض ہونے والی خشکی کا نام ہے جسے نادان حضرات آنکھوں کے اندر پیدا ہونے والے پانی کی ایک قسم تصور کرتے ہیں۔

نزول الماء کے مریضوں کو پسو، مکڑی کے جالے، چراغ کو دو چراغ دیکھنے اور ضعف بصارت جیسے اعراض امتلاء راس کے وقت، سکتہ کے آغاز میں اور معدہ کی وجہ سے صرع کی کیفیت میں عارض ہوتے ہیں۔ مذکورہ کے حالات کے اندر مذکورہ اعراض موجود ہوتے ہیں مگر آنکھوں کے اندر کدورت نہیں ہوتی۔ ان اعراض کے ساتھ خوفناک خواب، نیند کے اندر اضطراب کی کیفیت، کانوں میں بھنبھناہٹ، اور ثقل راس ہوتا ہے۔ بشرطیکہ سبب سر کا امتلاء ہو۔ امتلاء معدی سبب ہے تو مذکورہ اعراض کے ساتھ معدہ کے اعراض موجود ہوں گے۔

پانی سفید، سیاہ، نیلگوں، سونے کے رنگ کا، اور مائل بہ سیاہی ہوتا ہے۔ کچھ حصی اور کچھ جامد ہوتا ہے جو حرکت نہیں کرتا ہے۔ اطباء پلکوں کو اوپر اٹھا کر اور آنکھوں کو رگڑ کر دیکھتے ہیں، رگڑنے سے پانی منتشر ہو کر پھر واپس آکر جمع ہو جاتا ہے۔ تو قدح کا طریقہ کار گر نہیں ہوتا۔ ہوشیار! یہ طریقہ بیحد خراب ہے۔ اسے اختیار نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ اسکی وجہ سے پانی ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتا ہے۔ اور اسے ردی، عسیر القدح اور سرلیع الانتقال بنا دیتا ہے۔

پانی کو دیکھیں، اگر صاف، روشن اور مجتمع ہو اور نگاہ تقریباً اس میں چار ہو جاتی ہو تو قدح کریں۔ ناصاف، غلیظ جامد اور سخت ہو تو قدح نہ کریں۔ (جالینوس)
قدح سے مانع دو چیزیں ہیں۔

۱۔ پانی کی شدت غلظت اور لزوجت و سخت گاڑھا اور لیس دار ہونا) حتیٰ کہ نکل جانا ممکن نہ ہو۔
۲۔ پانی کا سخت رقیق ہونا حتیٰ کہ دور ہو جانے کے بعد دوبارہ واپس آجائے۔ (مؤلف)
جسم میں امتلاء موجود ہو، یا ردی اخلاط ہوں، یا مریضوں کو درد سر لاحق ہو، تو ان وجوہ کے ازالہ سے پیشتر قدح کے اقدام سے ان طبقات میں ورم پیدا ہو جائے گا۔ جن کے اندر سوراخ کریں گے۔ اور تمام سر کو آنکھوں کی بیماری میں شریک کریں گے۔ لہذا قبل ازیں مذکورہ بیماریوں کا ازالہ

کریں اور قدح کے بعد آنکھوں کی حفاظت کریں، تاکہ ان میں ورم نہ پیدا ہو اور سر کا خیال رکھیں کہ اس میں درد پیدا نہ ہو۔

پانی صفاق قرنیہ اور رطوبت جلید یہ کے درمیانی مقام پر ہوتا ہے۔ مقدح کا دائرہ وسیع ہوتا ہے۔ وہ اوپر نیچے، دائیں اور بائیں چلتا ہے۔ الغرض یہ تمام جہتوں میں چلتا ہے۔ اور کوئی چیز رکاوٹ نہیں بنتی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہاں ایک وسیع فضا موجود ہوتی ہے۔

صفاق قرنیہ میں شگاف دینے کے بعد سب سے پہلے رطوبت بیضہ ملتی ہے۔ یہ رطوبت بہہ کر اس سوراخ سے نکل جاتی ہے جو قدح کے موقع پر زیادہ ہوتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں آنکھیں ٹھنک کر دھنس جاتی ہیں۔

رطوبت بیضہ، جلید یہ اور صفاق عنیبہ کے باطنی حصہ سے خشکی کا دفاع کرتی ہے۔ (جالینوس) اس مقام سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ بیضہ عنیبہ کے اندر ہوتی ہے۔ پہلی بات جو جالینوس نے یہ کہی ہے کہ وہ یہ کہ شگاف دینے پر سب سے پہلے رطوبت بیضہ ملے گی۔ مطلب یہ کہ رطوبتوں میں، نہ کہ طبقات میں۔ قدح کے وقت بیضہ کے زیادہ بہنے کا جہاں تک تعلق ہے یہ حالت اس وقت پیش آتی ہے جب عنیبہ میں سوراخ ہو جائے۔ عنیبہ کے باریک ہونے کی وجہ سے اس کا اندیشہ رہتا ہے۔ اسی وجہ سے مقدح کا سرا تیز نہیں رکھا جاتا۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو مقدح کے سرا بھید تیز ہوتا حتیٰ کہ اس بات کہ ضرورت نہ ہوتی کہ زخم نہایت قوت کے ساتھ لگایا جائے گا۔ اس سے مطلوب بس اتنا ہوتا ہے کہ قرنیہ کے اندر داخل ہو تو عنیبہ کو دفع کر دے اور وہ دفع ہو جائے۔ کیونکہ وہ تیز نہیں ہوتا۔ رفیق ہونے کے باوجود عنیبہ پر ایک طرح کی لزوجت ہوتی ہے جو سفیدی بیضہ کی جھلی کے مانند ہوتی ہے۔ چنانچہ مقدح اس سے ہٹ کر اترتا ہے۔ (مؤلف)

زر قہ (نیلگوئی) رطوبت بیضہ کی خشکی کو کہتے ہیں۔ (جالینوس) ایک شخص قدح کرانے کے لئے آیا۔ بیماری پختہ نہ تھی۔ میں نے اس کو مسلسل مچھلی کھانے اور پیچنے لگانے کا حکم دیا۔ تاکہ پانی پختہ ہو جائے پھر قدح کرائے۔ کیونکہ پختہ ہونے سے پہلے قدح کر دیا جائے تو اس جگہ مابقی سرعت سے واپس آ جاتا۔ (مؤلف)

سبز، سیاہ، زرد اور بیحد گدے پانی کا کوئی علاج نہیں ہے۔ قدح کرانے کے لئے کوئی شخص آئے تو اس سے ایک کرسی پر بیٹھائیں اور اسے حکم دیں کہ ہاتھوں کی انگلیاں دونوں پنڈلیوں سے پھنسالے۔

مقدح قرنیہ کے نیچے داخل ہوتا ہے۔ اور رطوبت بیضہ عنیبہ کے نیچے ہوتی ہے۔ قدح کریں

تو آنکھوں پر بنفشہ کے ساتھ انڈے کا گودا اور روغن پھینٹ کر ایک روئی میں لت پت کر کے رکھ دیں، مریض تین دن گدی کے بل سوئے، پھر اسکی آنکھوں اور چہرہ کو دھو دیں۔ ورم آجائے اور پانی عود کر آئے تو دوبارہ قدح کریں۔ اور مریض کو سات دن گدی کے بل سلائیں۔ (یہودی)

جسے نزول الماء کا اندیشہ ہو اس کے لئے مرزنجوش کا شوم بہتر ہے۔ اس کا روغن بھی ناک کے اندر لے۔ پانی حرکت کرتا ہوا نظر آئے تو قابل صحت ہے۔ اپنی جگہ سے نہ ہلتا ہو تو ناقابل علاج ہے۔ نزول الماء کی ابتداء میں کنپٹیوں پر جو تک لگانا مفید ہے۔ اتصاع حدقہ (پتلی کی کشادگی) میں گدی کے اوپر پچھ لگانا مفید ہے۔ (طبری)

پانی (آنکھوں کے اندر کا) کئی قسم کا ہوتا ہے۔ بید لطیف سفید، گاڑھا، شکر بھی سفید ہوتا ہے، خاکی رنگ کا، سبز، گہرا، نیلگوں۔

جن کا قدح کیا جاتا ہے وہ سفید اور خاکی رنگ کے ہیں، ان میں سے پلک پر دباؤ ڈالکر جسے بھی انگوٹھے سے رگڑیں گے اور جلدی سے ہٹالیں گے تو وہ حرکت نہ کرے گا، بلکہ اپنی جگہ باقی رہے گا۔ منتشر نہ ہوگا، مگر پلک پر دباؤ ڈال کر رگڑنے اور جلدی سے انگوٹھا ہٹالینے کے بعد جو متفرق اور منتشر ہو جائے پھر واپس آکر جمع ہو جائے وہ بید ردی ہے۔ (اھرن)

نزول الماء کی ایک عمدہ دوا:

شحم حنظل جوش دینے کے بعد عصارے کو گاڑھا کر لیں۔ پھر اس کا ایک جزء، روغن بلسان نصف جزء، فریبون نصف جزء، اور نوشادر نصف جزء، بکری کے ایسے مرارے میں گوندہ لیں جسے دھوپ دکھا کر گاڑھا کر لیا گیا ہو۔ اور شیاف بنائیں۔ اور عرق بادیان کے ساتھ استعمال کریں۔ ازول الماء میں نوشادر کا سرمہ لگانا عجیب الاثر ہے۔ (مؤلف)

تخم تم خوب اچھی طرح پیس کر سرمہ لگائیں۔ نزول الماء کو تحلیل اور اس کا ازالہ کرنے میں بید مفید ہے۔ یہ بمنزلہ اسرار درون پردہ ہے۔ (کندی)

کبھی پتلی کشادہ ہو جاتی ہے۔ اس کی وجہ سے انسان اشیاء کو اصل کے مقابل میں چھوٹی دیکھنے لگتا ہے۔ کبھی بصارت بالکلیہ زائل ہو جاتی ہے۔ فصد اور اسہال کے ذریعہ علاج کریں۔ پھر ماقین کی فصد کھولیں۔ زیر گدی نقرہ پر پچھ لگائیں۔ آنکھوں اور چہرہ پر نمک کے پانی اور تھوڑے سرکہ کا نطول کریں۔ چہرے کو بار بار دھوئیں۔ کبھی پتلی تنگ ہو جاتی ہے چنانچہ انسان چیزوں کو اصل سے زیادہ بڑی دیکھتا ہے۔ اس کا علاج ریاضت، سر، چہرہ اور آنکھوں کی مسلسل مالش، اور چہرہ پر نیم گرم پانی اور روغنیاں

کانطول ہے۔ تیز سرے لگائیں۔ اسی طرح کے مریضوں کے لئے عمدہ ہے۔ کبھی رطوبت بیضہ میں یوست پیدا ہو جاتی ہے اس سے اس کی شفافیت جاتی رہتی ہے منظر پانی جیسا ہو جاتا ہے۔ مگر پانی نہیں ہوتا یہ بالکل ناقابل علاج ہے۔ (بولس)

پختہ ہونے سے پہلے نزول الماء کا علاج فصد اور حنظل و قنطاریون کے ذریعہ مسلسل اسہال سے کریں۔ ممکن حد تک حمام اور پانی پینے سے روک دیں۔ لطیف تدبیر کریں۔ اور غرغریے کرائیں۔ خیالی صورتیں معدہ کی وجہ سے ہوں۔ بہ کثرت اور مسلسل ایارج کے ذریعہ علاج کریں۔ نزول الماء کی ابتداء میں سرمہ لگائیں۔

نزول الماء کی ابتداء کے لئے :

سکینچ ۳ جزء، حلتیت ۱۰ جزء، خربق سفید ۱۰ جزء، شیاف بنالیں اور سرمہ لگائیں۔ اس میں روغن بلساں، مرارے شہد، پرانا زیتون وغیرہ مفید ہیں۔

اس میں (یعنی پانی کی ابتداء) اور پانی کے درمیان فرق یہ ہے کہ پانی نہایت سفید غیر شفاف، سخت اور غیر متحرک ہوتا ہے۔ (مؤلف)

پانی کی ابتداء کے لئے :

خربق سفید ۱۳ گرام، فلفل سفید ساڑھے ۱۶ گرام، اشق ایک گرام، عصارہ مولیٰ میں شیاف بنالیں۔ ابتداءئے نزول الماء کے لئے مفید ہے۔ (اسکندر)

پانی کے رنگ مختلف ہوتے ہیں۔ کوئی دھواں کی طرح سیاہ، کوئی سفید، کوئی زرد، کوئی سبز، اور کوئی سرخ ہوتا ہے۔ ان میں سے بہتر وہ ہوتا ہے جو صاف رنگ کا چمکتے ہوئے موتی کی طرح ہو۔ اس کے برعکس رنگ کا پانی ناقابل علاج ہے۔ نزول الماء کے مریض کو حکم دیں کہ سیدھے کھڑا ہو جائے اور نگاہ کو آپ کی نگاہ کی جانب برابر رکھے۔ اپنا انگوٹھا بالائی پلک کے اوپر رکھیں اور دبا کر رگڑیں اور فوراً اٹھائیں۔ اگر ثقب عنیبہ کی رطوبت پھیل کر متحرک ہوتی اور سکڑتی ہے تو قدح کریں، متحرک نہیں ہوتی، ثابت رہتی ہے، اور پلکوں کا رنگ لئے ہوئے ہوتی ہے تو قدح نہ کریں،

یا آنکھوں پر روئی کا ایک ٹکڑا رکھ کر زور سے پھونکیں۔ اس طرح پھونکیں کہ گرم ہو جائے پھر جلدی سے بنالیں۔ پانی میں حرکت پیدا ہو جائے اور صاف ہو تو قدح کریں۔ نیم بیماری کے ساتھ درد سر ہو تو قدح نہ کریں کیونکہ اس میں اضافہ ہو جائے گا۔ سفید، عمدہ، صاف اور متحرک پانی وہی ہے جس میں مریض دھوپ اور روشنی کو دیکھتا ہوتا ہے۔ قدح کے بعد مریض پشت کے بل تاریک مقام

پر سوئے اور آنکھوں کو باندھ لے تاکہ پانی زائل ہو جائے۔ ہلکا کھانا لے۔ آنکھوں پر صاف روئی کے ذریعہ انڈے کا گودا اور روغن بنفشہ کا ضماد رکھے اور اوپر سے نرم پٹی باندھے۔ روزانہ اسکی ایک یا دو مرتبہ درجہ حرارت کے مطابق تجدید کرے۔ آنکھوں میں ایک ہفتہ تک نغمہ شیر جاریہ اور سفیدی بیضہ کا قطور کرے۔ کورس پورا اور درد میں سکون ہو جائے تو شیاف ابیض کا قطور کرے اور برودلین کا ضرور استعمال کرے۔

جو پانی مثل دانہ موتی کے ہو اور شعاع اس سے دیکھی جاسکتی ہو وہ عمدہ ہوتا ہے۔ سبز رنگ کا پانی جس سے شعاع نہیں جاسکتی ردی ہوتا ہے۔ اس کا قدح نہ کریں۔ (طیب نامعلوم)
قدح کی ضرورت اس وقت ہوتی ہے جب مریض نہ رات میں دیکھ سکے نہ دن میں، نہ اسے درد سر ہو اور نہ کھانسی، قدح کے بعد پشت کے بل اس طرح لیٹا رہے جیسے کوئی بے حس و حرکت مردہ۔ غصہ، جماع اور شراب سے پرہیز کرے۔
ابتداء نزول الماء کے لئے:

مرارہ مرغ کا سحوط کریں۔ یا زعفران بھگو کر استعمال کریں۔ یا آب فوجج بری، یا فلفل یا مسک کا سرمہ لگائیں۔ (شمعون)
پانی کئی رنگ کا ہوتا ہے۔ عمدہ طیب اور قابل قدح وہ ہوتا ہے جو سفید، صاف چمکتے ہوئے موتی کی طرح ہو۔ مریض دن میں تو تھوڑا دیکھتا ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ پانی اکٹھا نہیں ہوا ہے لہذا قدح تب ہی کریں جب وہ اکٹھا ہو جائے۔

اودے، زجاجی، سیاہ، اور خاکی رنگ کے پانی کا قدح نہ کریں، قدح کے بعد مریض پشت کے بل لیٹ جائے، سر کو باندھ لے تاکہ حرکت نہ کرے۔ مریض کو ہلکا اور سریع الہضم کھانا دیں۔ روغن بنفشہ کے ساتھ انڈے کا گودا آنکھوں پر رکھنے کے بعد پٹی سے باندھ دیں۔ دن کے شروع اور آخر میں اسکی تجدید کرتے رہیں۔ تین تک۔ اسکے بعد ایک ہفتہ تک آنکھوں میں دودھ کا قطور کریں۔ ساتویں دن درد میں سکون ہو جائے تو شیاف ابیض کا قطور کریں۔ قدح کا عمل موسم سرما کے شروع یا آخر میں ہونا چاہئے۔ (عبداللہ بن یحییٰ)

جمع ہونے سے پہلے نزول الماء کا قدح نہ کریں۔ اجتماع سے قبل قدح کریدیں گے تو پانی دوبارہ واپس آجائے گا۔ (ابن ماسویہ)

پتلی کشادہ تین اسباب کے تحت ہوتی ہے:

۱۔ طبقہ عنیبہ کی یوست،

۲۔ طبقہ عنیبہ کے اندر ورم کا پیدا ہو جانا،

۳۔ طبقہ عنیبہ کے اندر رطوبت کی کثرت۔ یوست سے پیدا ہونے والی کشادگی لا علاج ہے۔ ورم سے لاحق ہونے والی سہل العلاج ہے۔ اسی طرح اندرونی رطوبت سے پیدا شدہ کشادگی بھی آسان ہے۔ استفراغ کے ذریعہ اس کا علاج کریں۔

ثقب قرنیہ کے محاذ میں جو حصہ ہوتا ہے۔ وہ حسب ذیل وجوہ سے سکڑتا ہے۔

۱۔ یوست، جیسا کہ بوڑھوں کو پیش آتا ہے۔

۲۔ رطوبت بیضہ کا استفراغ۔

دونوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ ثانی الذکر کے ساتھ پتلی تنگ ہوتی ہے اور اول الذکر میں ایسا نہیں ہوتا۔ (جالینوس)

ابتدائے نزول الماء کے لئے:

عصارہ بادیان، شہد عصارہ کی چوتھائی مقدار کے ساتھ اس قدر ابالیں کہ گاڑھا ہو جائے اور مسلسل سرمہ کے طور پر استعمال کریں۔ عجیب الاثر ہے۔

ثقب عنیبہ کے اتساع (کشادگی) سے بصارت کمزور ہو جاتی ہے چنانچہ انسان چیزوں کو اصل سے چھوٹی دیکھتا ہے۔ آخر کار بصارت تاریک ہو جاتی ہے۔ فصد و اسہال سے کام لیں، ماقین کی رگوں کی قطع و برید کریں۔ اخد عین پر پیچنے لگائیں۔ اور چہرہ اور آنکھوں پر نمک اور پانی انڈیلیں۔

پتلی کی تنگی ایک یہ ہوتی ہے کہ ساتھ میں تمام آنکھ چھوٹی ہو جاتی ہے اور ایک یہ ہوتی ہے صرف پتلی تنگ ہوتی ہے۔ نیم گرم پانی سے علاج کریں۔ حمام میں داخل ہوں، صاف پانی میں ڈوب کر آنکھیں کھولیں، پانی کا سرمہ لگائیں۔ (اریبا سیوس)

مراروں کے شیاف خلعت بصر، انتشار اور نزول الماء میں مفید ہیں۔ مراروں کے علاوہ اس میں سانپ کی پتلی، ابابیل سوختہ، زنجبیل، فلفل سفید، سکنج اور مر کا اضافہ کریں۔ (ابن ماسویہ)

ثقب عنیبہ کے اندر کشادگی حسب ذیل اسباب سے پیدا ہوتی ہے:

۱۔ شدید ضربہ، جو کسی تیز بیماری کی موجودگی میں ہو۔ عنیبہ میں ورم آ جاتا ہے، جس سے

کشادگی پیدا ہو جاتی ہے۔

۲۔ بلا کسی ظاہری سبب کے۔ یہ زیادہ تر عورتوں اور بچوں کو لاحق ہوتی ہے۔ مریض کچھ نہیں دیکھتا۔ دیکھتا بھی ہے تو تھوڑا۔ یہ مزمن بیماری ہے۔ (حنین)

ثقب کے اتساع (کشادگی) کے اسباب حسب ذیل ہیں:

- ۱۔ رطوبت بیضیہ کی کثرت۔ اس سے عنیبہ میں تناؤ پیدا ہو جاتا ہے۔
 - ۲۔ عنیبہ کے اندر شدید یوست، چنانچہ ثقب میں کشادگی پیدا ہو جاتی ہے۔
 - ۳۔ عنیبہ کے اندر ورم کا پیدا ہونا۔
- اس میں تنگی یا تورطوبت بیضیہ کی قلت سے پیدا ہوتی ہے۔ (مؤلف)

نزول الماء کی علامات:

پانی جمع ہو کر پختہ ہو جائے تو اچھی طرح پہچانا جاسکتا ہے۔ مجتمع ہونے سے اس کا سبب پوشیدہ ہوتا ہے۔ اسکی کچھ علامات ہیں۔ مثلاً آنکھوں کے سامنے چھوٹے چھوٹے بھنگے اڑتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں یا بال یا شعاعوں جیسی چیز نظر آتی ہے۔ پانی جمع ہو کر مکمل ہو جاتا ہے تو بصارت جاتی رہتی ہے

قسمیں حسب ذیل ہیں:

۱۔ شدید نیلگوں اور صاف و شفاف۔

۲۔ زجاجی۔

۳۔ اولے کی طرح سفید۔

۴۔ آسمانی رنگ کا۔

۵۔ سبز۔

۶۔ مائل بہ نیلگوئی۔

رطوبت جلید یہ کے اندر کبھی پانی جیسا جمود ہوتا ہے۔ اس کا قدح کرنا مناسب نہیں ہے۔ پانی کے ساتھ کبھی سدہ ہوتا ہے۔ ایک آنکھ بند کر کے اسے معلوم کریں۔ پانی سے پیدا شدہ اعراض اور معدی اخراجات سے پیدا ہونے والے اعراض کے درمیان امتیاز کریں۔ اگر خیالی تصویر دونوں آنکھوں میں معاور یکساں آتی ہے تو یہ معدہ کی کارروائی ہے۔ اور صرف ایک آنکھ میں آتی ہے تو اس کا سبب

نزول الماء ہے۔

پھر وقت پر بھی غور کر لیں کیا خیالی تصویریں جب سے عارض ہوئی ہیں اس وقت سے تین یا چار مہینہ گذر چکے ہیں؟ اس مدت کے بعد پتلی کا جائزہ لیں۔ اگر یہاں کدورت موجود نہیں ہے تو اس کا سبب معده ہوگا۔ کیونکہ نزول الماء میں ایسا ہونا ممکن نہیں ہے۔ اس مدت میں حدقہ (پتلی) گدلی نہیں ہوتی۔

نیز یہ دیکھیں کہ خیالی تصویریں تمام اوقات میں ایک ہی حالت میں ثابت رہتی ہیں تو ایسا پانی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ لیکن کبھی ہلکی اور کبھی بھاری ہو جاتی ہیں۔ تو اس کا ذمہ دار معده ہوتا ہے۔ خصوصیت کے ساتھ جبکہ بھوک کے وقت ہلکی اور تخمہ میں بھاری ہو جائیں۔ نیز جبکہ قے کے بعد ان میں سکون ہو جائے۔ اس باب میں حتمی فیصلہ اس طرح ہوگا کہ فیرا کے استعمال سے مریض کو سکون ہو جائے اور خیالی صورتیں آنا بند ہو جائے۔ فیرا کے استعمال سے نزول الماء میں سکون نہیں ہوتا۔ معده کے سبب پیدا ہونے والی اس کیفیت کا شافی علاج فیرا ہے۔ (حنین)

دماغی تکلیف سے کبھی اس طرح کی خیالی تصویریں آنے لگتی ہیں۔ البتہ ایسا حاد بیماریوں کے اندر ہوتا ہے۔ مقدم دماغ میں ورم ہو تو قے کرتے وقت اس طری کی تصویریں آنے لگتی ہیں۔

ابتداءء ماء کا علاج:

فصد، اسہال اور لطافت غذا کے ذریعہ جسم اور سر کا استفرغ کریں۔ مراروں، عرق بادیان، شہد، سکنبج، حلتیت، کندش، روغن بلساں، پرانے زیتون، عصا رہ بادیان، سب کی سب ظلمت بصر، اور نزول الماء کی ابتداء میں مفید ہیں۔ کیونکہ یہ لطافت پیدا کرتی ہیں اور تنقیہ کرتی ہیں۔ سر ہلکا ہو باد شمالی چل رہی ہو۔ نہ زیادہ حرارت ہو نہ زیادہ برودت ہو اس وقت یہ اور اس طرح کے تیز سرمہ استعمال کریں۔ امتلاء سر میں استعمال نہ کریں۔ دواؤں کے بعد آنکھوں میں عورتوں کے دودھ کا قطور کریں۔ اور سکون درد کی حد تک ٹھمکید کریں۔ (حنین)

پانی قرنیہ کے نیچے جمع ہوتا ہے۔ پختہ ہو جاتا ہے تو بصارت کو بالکل روک دیتا ہے۔ اچھی طرح جمع نہیں ہوتا تو بصارت کمزور ہو جاتی ہے۔

بوڑھوں میں بخارات کی تحلیل اور حرارت چونکہ کمزور ہوتی ہے، اسلئے انہیں یہ عارضہ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ سخت ٹھنڈی ہوا، شدید قے، ضربہ، سقط، صداع، یا کوئی مزمن مرض بھی اس کا باعث ہوتا ہے۔ ثقب عنیہ میں ایک گاڑھی اور سخت قسم کی چیز جم جاتی ہے۔ یہ لا علاج ہے۔ مگر اس

سے آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں۔ دونوں کا امتیازی فرق یہ ہے کہ نزول الماء میں مریض شب و روز میں امتیاز کر لیتا ہے۔ سورج کی ٹکیہ کہاں ہے اسے دیکھ لیتا ہے مگر مؤخر الذکر مریضوں میں یہ بات نہیں ہوتی۔

مناسب یہ ہے کہ جس آنکھ میں پانی ہو اس کو بند کریں اور انگوٹھے سے آنکھ پلک کو نچوڑیں، اور ادھر ادھر دبا کر اسے حرکت دیں۔ پھر آنکھ کھول کر دیکھیں۔ پانی جمع اور پختہ نہ ہوا ہو گا تو انگلی سے نچوڑنے پر منتشر ہو کر ٹوٹ جائے گا۔ جمع ہو چکا ہو گا تو پہلے سے زیادہ عریض اور کشادہ ہو جائے گا پھر اپنی سابقہ شکل اور حجم میں واپس آ جائے گا۔ پانی منجمد ہو گیا ہو گا تو دبانے سے قطعاً عرض میں حرکت کرے گا نہ شکل میں۔

رنگ بھی اس کی علامت ہے۔ حدیدی اور اسربی (لوہے اور پارہ کارنگ) اس بات کی علامت ہے کہ پانی متوسط طور پر جمع ہو گیا ہے اور علاج کے لئے موافق ہے۔ باقی جو پانی جس (۱) اور اولے کی طرح نہایت سفید ہو وہ شدت سے منجمد ہوتا ہے اور قدح کے لئے موزوں نہیں ہوتا۔ (بولس) جسی اور سیاہ پانی دونوں ردی ہوتے ہیں، قدح کے قابل نہیں ہوتے۔ رکا ہو پانی جو دبانے اور نچوڑنے سے حرکت کرتا ہو، نہ ہی اپنی شکل سے ہٹتا ہو۔ اس کا قدح مفید نہیں ہوتا۔ کیونکہ شدت سے منجمد ہونے والا پانی پتلی سے دور کیا جائے تو کسی چیز سے چمٹتا نہیں ہے بلکہ فوراً واپس آ جاتا ہے۔ اور رفع ہو جاتا ہے۔ کیونکہ شدید الملوستہ ہوتا ہے اس میں رطوبت کچھ بھی نہیں ہوتی۔

پانی کی ایک قسم ایسی ہے جو کبھی رکتا نہیں ہے۔ اس کی ایک نوعیت وہ ہے جو سالہا سال کے بعد رک جاتا ہے۔ قابل قدح پانی وہ ہے جو اعتدال کے ساتھ جمع ہوتا ہے۔ بیکر رقیق پانی کا قدح نہ کریں۔ رقیق پانی کی علامت یہ ہے کہ دبانے اور نچوڑنے سے ٹوٹ جاتا ہے۔ جامد کی علامت یہ ہے کہ اس کے اندر حرکت قطعاً نہیں ہوتی۔ معتدل انجمود پانی کی علامت یہ ہے کہ عرض میں پھیلتا اور کشادہ ہوتا ہے پھر اپنی شکل پر واپس آ جاتا ہے۔

شدید سفیدی والے بردی پانی کا قدح نہ کریں۔ کیونکہ یہ شدت سے منجمد ہوتا ہے۔ حدیدی اور اسربی کا قدح کیا جاتا ہے کیونکہ اعتدال کے ساتھ یہ منجمد ہوتے ہیں۔

علاج:

مریض سایہ میں آفتاب کے سامنے بیٹھے۔ کیونکہ ایسی حالت میں پانی صاف دکھائی دیتا ہے۔ دھوپ یا زیادہ روشنی میں دکھائی نہیں دیتا۔ بعد ازاں تندرست آنکھ کو بند کریں۔ تاکہ مریض جو کچھ

دیکھے اس کی وجہ سے بھاگ نہ سکے۔ مریض کو حکم دیں کہ ناک کی جانب زاویہ عظمیٰ کی جانب نظر کرے۔ زاویہ صغریٰ کی جانب التفات نہ کرے۔ پھر سلائی کے کنارے کی مقدار میں آنکھ کی سیاہی سے دور رہے۔ (اظہار)

ایسا اس لئے تاکہ مقدمہ داخل ہو تو ثقب عنیبہ تک پہنچ کر رہ جائے۔ (مؤلف)
جگہ کو مقدمہ کی دم سے اس طرح متعین کریں کہ وہاں اتنا دباؤ ڈالیں کہ اس میں گڈھا ہو جائے۔ یہ عمل دو باتوں کے پیش نظر ہوتا ہے، ایک یہ کہ مریض صبر کا عادی ہو سکے، اور اسکی آزمائش ہو جائے۔ دوسری یہ کہ تیز سرے کے لئے ایک جگہ ہو جائے جہاں وہ قائم ہو سکے اور تیزی سے دفع کریں تو پھسلے نہیں۔ اب تیز سر اس جگہ رکھ کر طاقت سے دبائیں حتیٰ کہ یہ محسوس ہو جائے کہ مقدمہ ایک عریض فضا کے اندر داخل ہو گیا ہے۔ مناسب یہ ہے کہ گہرائی کے اندر مقدمہ کے داخل ہونے کی مقدار اتنی ہی ہو جتنی دوری عنیبہ سے سیاہی کے آخر تک ہوتی ہے۔

اس کے بعد مقدمہ پانی کے اوپر لایا جائے۔ کیونکہ پیتل قرنیہ کی صفائی کی وجہ سے نمایاں رہتا ہے۔ بعد ازاں مقدمہ کو اس غشاء قرنیہ کے پیچھے اتاریں جس میں پانی ہوتا ہے۔ تار سے نیچے کی جانب دبائیں۔ اور مقدمہ کو کچھ دیر روکے رکھیں پھر اٹھائیں۔ پانی چڑھ آئے تو پھر دبائیں حتیٰ کہ نہ چڑھ سکے۔ اسکے بعد مقدمہ آہستہ آہستہ ہٹتے ہوئے نکالیں۔ اور آنکھ کے اندر تھوڑے نمک اور پانی کا قطور کریں۔ اور اس سے آنکھ کو دھوئیں۔ اور روئی کے ساتھ زردی بیضہ اور رغن گل رکھ کر باندھ دیں۔ تندرست آنکھ کو بھی ساتھ ہی باندھ دیں تاکہ اس کی حرکت سے دوسری آنکھ حرکت نہ کر سکے۔ مریض کو تاریک گھر میں سلائیں۔ عطاس، سخت گفتگو اور حرکتوں سے بالکل پرہیز کرائیں۔ غذا ساتویں دن تک لطیف دیں۔ اور اسی مدت تک بندھن پڑا رہنے دیں۔ الا یہ کہ درد اور ورم حار وغیرہ کی کوئی بات پیدا ہو جائے۔ بعد ازاں کھول کر تجربہ کریں۔ کہ مریض دیکھتا ہے یا نہیں۔ مناسب نہیں ہے کہ بصارت کا تجربہ قدم کے فوراً بعد کرنے لگیں۔ کیونکہ اس سے پانی تیزی سے چڑھ آئے گا۔ ایسا اس لئے کہ پتلی کے پاس آنکھ کی طاقت مجتمع ہو جائے گی۔ مریض کو حرارت ہو جائے تو ساتویں دن سے پہلے پٹی کھول دیں اور صورت حال کی اصلاح کریں۔

مقدمہ داخل ہو تو تیز سر از زاویہ صغریٰ کی طرف مائل ہو کیونکہ اس طرح بقیہ ساری جھلیاں محفوظ رہیں گی۔ اس کے بعد مقدمہ آہستہ آہستہ گھما کر پانی کے اوپر لائیں اور پھر نیچے کو دبا دیں۔ پانی اگر گدلا اور دبے میں دشوار ہو، چمٹ جاتا ہو، واپس ہو جاتا ہو، تو مقدمہ کے ذریعہ تمام گوشوں میں سے اسے منتشر کر دیں۔ اس طرح مکمل صحت ہو جائے گی۔ پانی کو زاویہ صغریٰ یا زاویہ

کبریٰ یا اوپر کی جانب دفع کر دیں۔ دیکھیں کہ کس جگہ بہتر طور پر محبوس ہوتا اور چمکتا ہے وہاں دفع کریں۔ بارہا پانی اوپر چمٹ گیا ہے، مگر مریض صحت یاب ہوا اور مرض دوبارہ عود کر نہیں آیا۔

واضح رہے کہ کبھی مقدم بہت اندر تک چلا جاتا ہے، چنانچہ خون نکل کر آنکھ کے سوراخ میں منجمد ہو جاتا ہے اور اس سے ایک عارضہ ہو جاتا ہے جس سے صحت قطعاً نہیں ہوتی۔

قدح کے بعد دونوں آنکھوں کو باندھ دیں۔ اور ان پر روغن گل اور بیضہ رکھ دیں۔ ہر تین دن کے بعد ہی کھولیں۔ الا یہ کہ کوئی درد یا ورم ہو جائے۔ کھولنے کے بعد طبع کلسرخ یا طبع برک خلاف کے ذریعہ تکمید کر کے آنکھوں کو تھوڑا گرم کریں۔ ساتویں دن یا درد میں مکمل سکون ہونے تک یہ عمل رہے، اس کے بعد پٹی کھول دیں۔ اس مدت میں پانی واپس آجائے تو بقیہ اسی سوراخ میں مقدم دوبارہ داخل کریں۔ دوسرے میں نہیں، کیونکہ یہ سوراخ بالکل بند نہیں ہوتا۔ کیونکہ غصہ و ف کے اندر رہتا ہے۔ (انطلیس)

نزول الماء کا مریض پہنچے، مچھلی، بھیڑ کے گوشت، روزہ، نبیذ، اور سبزیاں کھانا ترک کر دے۔ نصف النہار میں صرف ایک دفعہ کھائے۔ نزول الماء کے شروع میں اور بصارت کو تیز کرنے کے لئے شہد کے ساتھ تھوڑی حیننگ پیس کر سرمہ لگائیں۔ درد کا مریض اسے کھائے بھی۔ اور فریون یا کما ذریوس کا سرمہ لگائے۔ (تیاذوق)

انتشار کسی ضربہ سے لاحق ہو تو سب سے پہلے فصد کے ذریعہ علاج کریں، پھر قاس پر پہنچے لگائیں، اس کے بعد اشیاء بارہ رکھیں اور آنکھوں میں اس کا قطور کریں۔ کیونکہ دراصل یہ عنیبہ کا ورم حار ہوتا ہے۔ اکثر مریضوں کو بیس دنوں کے اندر بغیر کسی علاج کے سکون ہو جاتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ علاج کریں، مریض روشن مقام پر نہ رہے تاکہ دیکھ کر روشنی سے آنکھوں کے اندر تکان پیدا نہ ہو۔ برگ ہندیاء سخی بہ سطونی کا ضاد انتشار کے لئے موزوں ہے۔ (مؤلف)

یہ ضربہ سے لاحق شدہ انتشار کے لئے عمدہ ہے۔ اپنی خاصیت سے اثر کرتی ہے۔ گل سرخ تر و خشک، صندل، فلفل، قرنفل، نیلوفر، برگ خلاف اور گل خلاف، یہ تمام دوائیں بیحد مفید ہیں۔ حدت میں سکون ہو جائے تو آرد باقلی شراب میں گوندہ کر اس پر رکھیں۔ دیستوریدوس کے مطابق انتشار کے لئے مفید ہے۔

اس عجیبی غلام کو میں نے دیکھا ہے جس کی آنکھوں میں انتشار کا مرض ہو گیا تھا۔ ابن علی نے جب وردی کے ذریعہ علاج کیا تو دس دنوں کے اندر صحت یاب ہو گیا۔ چنانچہ انہوں نے وردی جید کا نسخہ یہاں ارسال کیا۔ جو لوگ ضربہ سے انتشار میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ وہ کم دیکھتے ہیں،

چنانچہ مذکورہ غلام اور ایک دوسرا مقرب بنی شخص جس کی آنکھ کے اندر تیر چھنے سے انتشار ہو گیا تھا کم دیکھتے تھے۔ (عشیتشوع)

زر قہ نام کی بیماری دراصل نام ہے رطوبت جلید یہ کی پوست کے حدت زیادہ بڑھ جانے کا۔ یہ آنکھوں کی آفتوں میں سب بڑی آفت ہے۔ (جالینوس)

نزول الماء کو دیکھنے میں اس کی مشابہت ہے البتہ سفیدی حصی ہوتا ہے غیر شفاف، رکا ہوا، اور اپنی جگہ سے قطعاً حرکت نہیں کرتا ہے۔ لہذا علم میں رکھیں اور اس کا قدح نہ کریں۔ (مؤلف)
مقدحہ ایک کشادہ جگہ میں آتا جاتا ہے تمام گوشوں سے اسے دیکھا جاسکتا ہے۔ (جالینوس)
یہ وہ جگہ ہے جہاں قرنیہ کو عنیبہ سے الگ کر کے محبوس کیا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ اسکی مشابہت کھڑتال سے ہو جاتی ہے۔ (مؤلف)

کتاب کے اس مقام سے ان حضرات کے خلاف دلیل ملتی ہے جن کا خیال یہ ہے کہ پانی عنیبہ کے اندر ہوتا ہے۔ جالینوس نے اس کی تصریح کر دی ہے۔ (مؤلف)

اس نے ”مابال“ میں کہا ہے کہ ضربہ کی وجہ سے نزول الماء کا مریض صحتیاب نہیں ہوتا۔ ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ بیضہ پر جو نلکی رکھی ہوئی ہے وہ پھٹ جاتی ہے چنانچہ دوسرے پانی کا قدح کرتے وقت یہ پانی سوراخ کے اندر داخل ہو جاتا ہے۔ (مؤلف)

ابن فراس ایک زمانہ تک بھنگے جیسی خیالی صورت دیکھتا رہا حالانکہ اس کی آنکھوں کے اندر کدورت نہیں تھی۔ البتہ یہ حالت دائمی تھی۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ بیضہ یا قرنیہ کے کنارے جلید یہ کے سامنے کوئی چیز موجود تھی جو اس کیفیت کا باعث بنی ہوئی تھی۔ (مؤلف)

ثقب عنیبہ کا مقدار رطوبتوں کے مطابق ہوتا ہے۔ رطوبتیں زیادہ ہوں گی تو شدید تناؤ پیدا کریں گی۔ جس کی وجہ سے سوراخ کشادہ ہو جائے گا برعکس حالت کیفیت پیدا کرے گا۔ (جالینوس)
عنیبہ کے دونوں سوراخوں کی تنگی رطوبتوں کی کمی سے ہوتی ہے۔ چنانچہ تناؤ ختم ہو جاتا ہے۔ یا طبقہ عنیبہ میں مرطوب ہو جاتا ہے جس سے وہ سکڑ جاتا ہے۔

پتلی کشادگی حسب ذیل وجوہ سے ہوتی ہے:

۱۔ رطوبت بیضہ کی کثرت سے عنیبہ میں تناؤ پیدا ہو جاتا ہے۔

۲۔ یہ تناؤ خود طبقہ عنیبہ میں پیدا ہو جاتا ہے۔

طبقہ عنیبہ میں تناؤ حسب ذیل اسباب سے پیدا ہوتا ہے :

۱۔ طبقہ میں ورم ہو جائے۔

۲۔ اس میں یبوست پیدا ہو جائے۔

۳۔ اس میں رطوبت زیادہ ہو جائے جس کی وجہ سے تناؤ پیدا ہو جائے۔

عنیبہ کی یبوست اور خشکی سے جو حالت پیدا ہوتی ہے وہ عسیر العلاج ہے۔ ورم حار وغیرہ کے

سبب سے پیدا ہونے والی کشادگی علاج سے درست ہو جاتی ہے۔ (جالینوس)

جالینوس کی گفتگو سے یہ ظاہر ہے کہ انتشار کے تین اور تنگی کے دو اسباب ہیں۔ (مؤلف)

رطوبت بیہمیہ گاڑھی ہو جاتی ہے تو جودت بصارت میں کمی آ جاتی ہے۔ بہت زیادہ گاڑھی

ہو جائے اور نزول الماء جیسی کیفیت لاحق ہو جائے تو بصارت کو سزا دیتی ہے۔ گاڑھاپن پورے

سورخ میں مگر ارد گرد ہو تو مریض اشیاء کو اصل سے چھوٹی دیکھے گا۔ کیونکہ پتلی تنگ ہو چکی ہوتی ہے۔

گاڑھاپن وسط میں ہوا ہو تو مریض مرنی شے کو روشن دان دیکھے گا۔ کیونکہ اس کی نگاہ شد مرنی کے

بعض حصے پر نہیں پڑے گی، اس کے ارد گرد کے مقامات پر پڑے گی۔ لہذا جسے وہ نہیں دیکھ رہا ہوتا

ہے اسے خیال کرے گا کہ روشن دان نہیں ہے۔ یہ غلیظ اور گاڑھی رطوبت پتلی کے روشن دان

کے مختلف مقامات پر بکھری ہوئی ہو تو مریض کو ایسا نظر آئے گا جیسے کوئی بھنگاڑ رہا ہو یا کوئی

ذرہ ہو یا کوئی صورت۔

ایک لڑکے کی آنکھ میں ایک تیز لوہا دھنس گیا جس کی وہ سے رطوبت بیہمیہ بہہ گئی، اور پتلی کا

سورخ فوراً ہی سکڑ گیا۔ قرنیہ بھی پورا کا پورا سکڑ گیا مگر علاج کے بعد یہ رطوبت مجتمع ہو گئی، اور وہ

صحت یاب ہو گیا، مگر اس طرح کی بات نادر الوقوع ہے۔ عام طور پر سیلان رطوبت کے بعد اندھاپن

عارض ہو جاتا ہے۔

نزول الماء کے مریضوں میں یہ معائنہ کرنا مناسب ہے کہ دوسری آنکھ بند کر دی جائے تو کیا

پتلی کشادہ ہوتی ہے؟ کشادہ نہیں ہوتی، تو قدح کرنا مفید نہ ہوگا۔ کیونکہ اس کیفیت کے ساتھ سدہ

موجود ہوگا۔ (جالینوس)

یہ محل نظر ہے۔ (مؤلف)

ضربہ سے پیدا شدہ انتشار کے لئے عمدہ دوا:

آرد باقلی گوندہ کر ضماد کریں۔ بیحد عمدہ ہے۔ (مؤلف)

پتلی کی تنگی کے لئے موزوں آس اور زعفران سے بنا ہوا شیاف ہے۔ (اریبا سیس)

اس شیاف کی بنیاد طاقتور ملینیات پر ہے کیونکہ طاقتور صلب ہوتا ہے۔ (مؤلف)

زر قہ نام کی بیماری یہ ہے کہ ثقب عینی میں دیکھیں تو نظر آئے گا کہ یہ جگہ سخت نیلگوں ہے۔ یہ پختہ ہو جاتی ہے تو مریض کی بصارت معدوم اور ابتدائی حالت میں ہوتی ہے تو کمزور ہو جاتی ہے۔ دراصل یہ جلد یہ کی خشکی اور غلظت ہوتی ہے۔ (اریبا سیس)

پتلی کی تنگی یبوست کے نتیجہ میں ہوتی ہے۔ (مؤلف)

قدح کرتے ہوئے کبھی آنکھوں کے اندر خون آ جاتا ہے، اس کی قطعاً پرواہ نہ کریں۔ بلکہ مقدحہ کے ذریعہ اس خون کے اندر پانی ملا دیں اور سب کو نیچے کی جانب دبائیں۔ کبھی پانی مشکل سے رکتا ہے۔ ایسی صورت میں عمد اخون نکالیں بایں طور کہ مقدحہ کو زاویہ صفری کے گوشہ تک زیادہ دبائیں۔ پھر سب کو باہم مخلوط کر کے نیچے کی جانب دبائیں۔

واضح رہے کہ پتلی کی تنگی یبوست اور رطوبت کا نتیجہ ہوا کرتی ہے۔ لہذا بیشتر کی گئی تدبیر اور حالت و کیفیت کو معلوم کریں پھر علاج کریں۔ (مؤلف)

پتلی کی تنگی کے ساتھ ضعف بصارت بھی ہے تو اس کا سبب یبوست ہے، کیونکہ سوراخ کی تنگی کسی حال میں بھی سوء بصارت کا سبب نہیں ہوتی۔ (مؤلف)

بلکہ یہ کیفیت بالعرض ہوتی ہے کیونکہ تنگی ایک ایسی یبوست کا پتہ دیتی ہے جو جلد یہ کو بھی رطوبت بیہیہ کی قلت سے پیش کی گئی ہے۔ اور صورت حال یہ ہو کہ پتلی رطوبت بیہیہ کی کثرت سے تنگ ہو گئی ہے تو جلد یہ اپنی طبعی حالت پر باقی رہے گی۔ سوراخ کی تنگی سے جودت بصارت میں اضافہ ہوتا جائے گا۔

کبریوں کی آنکھوں کا قدح ایک باریک آلہ سے کیا جاتا ہے۔ مگر یہ انسانوں کی آنکھوں کے لئے مفید نہیں ہے۔ (جالینوس)

پتلی کی تنگی کے ساتھ پوری آنکھ کمزور اور دلی نظر آئے تو یہ سمجھیں کہ بیماری رطوبات چشم کی خشکی اور قلت غذائیت کی وجہ سے ہے۔ تنگی کے ساتھ آنکھ قریب اور پھولی ہوئی ہو، کم ہی ایسا ہوتا ہے تو بیماری کا سبب عنیبہ کا مرطوب ہو جانا ہے۔ جس کی وجہ سے اس میں استرخاء پیدا ہو جاتا ہے اور سوراخ سکڑاٹھتا ہے۔ (مؤلف)

کئی مریضوں کا میں جائزہ لے چکا ہوں، ان کی پتلیاں بالکل صاف نہ تھیں، گدلی اور کبر آلود تھیں۔ روز کور کو میں برعکس تصور کرتا ہوں۔ (مؤلف)

جن لوگوں کی آنکھوں کے اندر پانی وغیرہ ایسی شکایتیں موجود ہوں جن کا علاج بالحدید ہوتا ہے انہیں سورج کے سامنے نہ آنے دیں، اس سے انہیں پرے رکھیں۔ غرض یہ بات ان تمام مریضوں کے ساتھ روا رکھیں جس کی آنکھوں میں کوئی بیماری موجود ہو۔ کیونکہ یہ ممکن نہیں ہے کہ آنکھوں کے اندر جتنی بیماریاں عارض ہوتی ہیں۔ ان سب کا تعارف مکمل طور پر ہمیں حاصل ہو، جبکہ علاج کی تکمیل میں مریض روشنی کے سامنے بھی آجاتا ہو اسی لئے مناسب ہے کہ چشم کے علاج بالید اور امراض چشم کے معائنہ میں روشنی سے دور رہیں۔ کوشش کریں کہ روشنی پیچھے رہے یا اس کے سامنے سے کج ہو کر رہیں۔ میری گفتگو گوپلوں کے داخلی حصہ سے متعلق ہے۔ کیونکہ روشنی کے سامنے رہتے ہوئے بھی پلوں کا علاج کیا جاتا ہے۔ جیسے ان کی قطع و برید اور شریان کا ازالہ۔ غرض وہ تمام علاج جس میں طبیب کو ضرورت ہوتی ہے کہ آنکھیں کھلی ہوئی ہوں۔ مگر شدید آشوب چشم یا قرحہ کی موجودگی میں مریض کیلئے مناسب ہے کہ روشنی سے اصلاً چہرے کو دور رکھے، الا یہ کہ طبیب آنکھوں کی اندر کسی دوا کا قطور کرنا چاہے۔ ایسے وقت میں مناسب یہ ہے کہ مریض روشنی کی جانب مائل رہے تاکہ طبیب اچھی طرح دیکھ سکے۔ مگر روشنی کے محاذ میں نہ رہے۔ اسی طرح ظفرہ کے ازالہ، قدح اور اسی طرح کے معالجات میں مناسب ہے کہ مریض اس طرح بیٹھے کہ روشنی کے مقابلے سے پتلی محفوظ رہے۔ بایں ہمہ طبیب اور جودت معائنہ کے مابین روشنی کا معاملہ حائل بھی نہ ہو۔

قدح کے وقت کسی مریض کی وہ ہیئت محفوظ نہ ہو، جس کی طبیب کو ضرورت ہے، مریض حرکت کرنے اور شدت سے پھیلنے لگے حتیٰ کہ چہرہ خون سے بھر جائے تو یہ بھردردی ہوگا۔ (بقراط)

ثقب (سوراخ) میں کشادگی حسب ذیل وجوہ سے پیدا ہوتی ہے:

۱۔ طبعی طور پر

۲۔ بیماری کی وجہ سے۔

بیماری عنیبہ کے امتداد (پھیلاؤ۔ تناؤ) سے پیدا ہوتی ہے اس میں تناؤ پیدا ہونے کے اسباب حسب ذیل ہیں:

۱۔ یوست

۲۔ عدم

۳۔ رطوبت بیضیہ کی کثرت

تنگی کے بھی دو وجوہ ہیں:

۱۔ طبعی طور پر

۲۔ بیماری کی وجہ سے

بیماریاں دو ہیں۔ ۱۔ رطوبت بیضیہ کی قلت ۲۔ طبقہ عنیبہ کا مرطوب ہونا۔ (حنین)
قدح شدہ آنکھوں کے اندر قرنیہ اور پتلی کے نیچے یا اس کے ارد گرد حرکت کرتا ہوا
پانی دیکھیں، اس کے لئے اور انتشار اور پانی کی ابتداء کے لئے حلتیت کا سرمہ لگائیں اور اسے
کھائیں۔ جلانے بصارت کے لئے عجیب الاثر ہے۔ بہت سارے مریض صحتیاب ہو چکے
ہیں۔ (شفاخانہ کے تجربات)

ابتداء الماء کے لئے معجون کا عمدہ نسخہ، صحت ہوگی۔ انشاء اللہ:

مروج، حلیت، زنجبیل، تخم بادیان، شہد میں ملا کر روزانہ ساڑھے چار گرام استعمال
کریں۔ (مؤلف)

نزول الماء میں عصارہ پیاز کا سرمہ بیحد مفید ہے۔ تخم رازیانچ، رازیانچ تمام کا تمام، نزول الماء
میں مفید ہے۔ نزول الماء کے لئے سب سے مؤثر دوا سنگینج ہے۔ (حنین)
انتشار میں برگ خلاف مستعمل ہے۔ کوٹ کر آنکھوں پر ضماد رکھا جائے تو ضربہ سے ہونے
والے انتشار میں مفید ہے۔ (مؤلف)

اس کے لئے نچوڑ کر اور خشک کر کے گلاب کے ساتھ شیا ف یا سرمہ تیار کریں۔ مؤثر ہے۔
مرارے نگاہوں کو تیز کرتے ہیں جو مرارے سرخ رنگ کے ہوتے ہیں انہیں سبز رنگ کے مراروں
پر بیحد فوقیت حاصل ہے۔ آنکھوں کے لئے ان کے ساتھ عرق بادیان، روغن بلساں سنگینج اور شہد
شامل کرتے ہیں۔ (مؤلف)

زر قہ نام کی بیماری جلید یہ کی بیوست سے پیدا ہوتی ہے۔ (جالینوس)

ایک ضعیف البصر شخص کو دیکھا، اس کی پتلی پر غور کیا تو گدلی اور نیلگوں نظر آئی۔ اس کے بعد
مہینوں نظر کرتا رہا اور دیکھتا رہا کہ نزول الماء کی ابتداء کا گمان مجھے ہے اس سے تقویت ملتی ہے یا نہیں۔
مگر کیفیت بحالہ باقی رہی۔ قیاس آرائی کی کہ یہ زر قہ ہے چنانچہ تدبیر کے ذریعہ یہ لگا جو یہاں ترطیب

کرنے لگا۔ جو موزوں ثابت ہوئی۔ مگر مریض کو مکمل صحت نہیں ہوئی۔ (مؤلف)
 جلید یہ کی بوست سے پیدا شدہ زرقہ بیحد عسیر الزوال ہے۔ (جالینوس)
 نطفہ نزول الماء کے لئے عمدہ ہے۔ آرد باقلی شراب میں گوندہ کر ضامد کیا جائے تو ضربہ سے
 لاحق شدہ انتشار میں بیحد مفید ہے۔

عصارہ بخور مریم یا برگ شہد یا کسی سرمہ میں شامل کر لیا جائے تو اس سے نزول الماء بالکلیہ جاتا
 رہتا ہے۔ شونیز پیس کر روغن ایرسا کے ساتھ سعوٹ کرنا پانی کی ابتداء میں مفید ہے۔ شہد کے
 ساتھ حلتیت کا استعمال یا سرمہ لگانا ابتداء الماء کا ازالہ کر دیتا ہے۔ (سکینچ) سے ابتداء الماء جاتا رہتا ہے یہ
 اس میں بیحد مؤثر ہے (دیسقوریڈوس)

قریبوں کے اندر آنکھ کے اندر پانی کے لئے جالی تاثیر رکھتی ہے مگر سوزش پیدا کرتی ہے جو
 پورے دن باقی رہتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شہد وغیرہ کے ساتھ شامل کی جاتی ہے اور شیا فوں ڈالی جاتی
 ہے تاکہ حدت ٹوٹ جائے۔ (مؤلف)

زعفران کی خاصیت یہ ہے کہ کسی بیماری کے بعد عارض ہو جانے والے زرقہ کا ازالہ کر دیتا
 ہے۔ (ابن ماسویہ)

یعنی پانی کا۔ (مؤلف)

ثقب عنبیہ کا عرضی اتساع (کشادگی) تناؤ پیدا کرنے والی ایک چیز کی وجہ سے ہوتا ہے۔ یہ تناؤ
 ضربہ وغیرہ سے عنبیہ کے اندر پیدا شدہ کسی ورم یا رطوبت بیضہ کی کثرت یا بوست سے پیدا ہوتا ہے۔
 بوست کی وجہ سے شبہ کے اندر تناؤ پیدا ہو جاتا ہے۔ اس میں تنگی عنبیہ کی رطوبت یا رطوبت بیضہ کی
 قلت سے پیدا ہوتی ہے۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ مریض بھنگے جیسی یا بال جیسی چیز دیکھنے لگتا ہے۔ ایسا
 ابتداء ماء (پانی کی ابتداء) کی وجہ سے نہیں بلکہ بعض مقامات پر رطوبت بیضہ کے خشک ہو جانے سے
 ہوا کرتا ہے۔ (حنین)

دونوں میں فرق ہے کہ یہ جسم کو پہونچنے والی بخونت نیز آنکھ کی کسی کمی اور رطوبت بیضہ کی
 اس حد تک قلت کے بعد ہوتی ہے کہ کمی کا اثر اس پر ظاہر ہو جاتا ہے۔ اسے انشاء اللہ ضبط تحریر میں
 لائیں گے۔ (مؤلف)

خیالی تصویریں تمام کی تمام چار قسم کی ہوتی ہیں:

۱۔ پانی کی ابتداء سے بننے والی۔

۲۔ معدی سبب سے پیش آنے والی

۳۔ بیہیہ کی خشکی سے رونما ہونے والی

۴۔ ذکاوت حس کے نتیجہ میں ابھرنے والی۔ (مؤلف)

ایک نادر کتاب کے مطابق حیرت انگیز ایجاد کردہ شیاف کا نسخہ :

شحم حنظل کو پانی میں بھگو دیں۔ پھر اس پانی کو گاڑھا کر لیں۔ مرارہ تیس لے کر ایک جام میں خشک کر لیں۔ مرارہ خشک کردہ ۵۳ گرام، پانی میں گاڑھا کیا ہوا شحم حنظل ۷ گرام، نوشادر ساڑھے چار گرام، فریبون ساڑھے چار گرام۔ سب کو سکینچ ساڑھے تین گرام، میں شامل کریں اور شیاف بنالیں۔ عرق بادیان میں اسے حل کر کے سرمہ لگائیں۔ انشاء اللہ مفید ہوگا۔ شکاری تغذیہ کے اوپر کی کھال صاف کر کے سایہ میں خشک کر لیں پھر اچھی طرح پیس کر شہد کے ساتھ بطور سرمہ استعمال کریں۔ نزول الماء مفید ہیں۔

مراروں کا مختصر مفید شیاف :

زنجبیل، فلفل، دار فلفل، دار چینی، دردی سوختہ، وج، صمغ زیتون بری، عروق البصافین، خاکستر خفاش، خاکستر ابابیل سوختہ، ان سب کو نوشادر، فریبون، حلتیت اور سکینچ کے ساتھ ہاون میں اچھی طرح کوٹ پیس لیں۔ پھر مرارہ ماعز اور مرارہ شہوط میں سیراب کر کے گوندھیں اور شیاف بنائیں۔ پھر ایک شیاف مرارہ ماعز اور مرارہ شہوط کے ساتھ لے کر عرق سداب کے ساتھ سرمہ لگائیں۔ یہ کافی ہے۔ (مؤلف)

مرض معروف بہ زرقہ مزمنہ رطوبت جلید یہ کے جامد اور منعقد ہو جانے کا نام ہے۔ اس سے مکمل اندھا پن عارض ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

مراروں کے شیاف میں پانی کی داخل ہونے والی مزید دوائیں :

ورل (بڑی زہریلی چھپکلی) کا خون، زنجبیل، خاکستر ابابیل، شرفق، سانپ کی کینچلی، رنگ تبدیل ہوئے بغیر اگر پتلی کشادہ ہو جاتی ہے تو مریض کو اشیاء چھوٹی دکھائی دیتی ہے۔ اس جانب کی قیغال کی فصد کھولیں۔ یا اخذ عین پر پچھنے لگائیں۔ اس کے بعد مسہل دیں، پھر سر اور آنکھ پر دریا کے پانی یا پانی، نمک اور سرکہ کے محلول کا نطول کریں۔ آنکھوں میں سنہلی سرمہ لگانے کے بعد عورت کے دودھ کا قطور کریں۔ اشیاء چھوٹی نظر آنے پر مریض کا سر اور اس کی آنکھیں ڈھانک کر نیم گرم پانی کا مسلسل

نطول کریں۔ سر پر روغن بنفشہ و خیری رکھیں اور تیز قسم کا سرمہ لگائیں۔
پانی کے لئے:

شکاری تغدار کے اوپر کی سبز کھال صاف کر کے سایہ میں خشک کر لیں پھر اچھی طرح پیس کر
سرمہ لگائیں۔ عجیب الاثر ہے۔ (مسح)

آب پیاز کا شہد کے ہمراہ سرمہ استعمال ابتداء الماء میں مفید ہے۔ حلتیت شہد کے ساتھ ملا کر
بطور سرمہ استعمال کرنا ابتداء الماء میں مفید ہے۔ (دیسقوریڈوس)

افعی کی چربی نزول الماء کے لئے مانع ہے۔ طاقتور مرارے نزول الماء کی ابتداء کے لئے موزوں
ہیں۔ سکینچ نزول الماء کا شافی علاج ہے۔ (بولس)

سکینچ نزول الماء کی سب سے افضل دوا ہے۔ عقرب بحرہ بہتر ہے۔ (دیسقوریڈوس)

عروق الصباغین اور اس کا عصارہ ابتداء الماء کے لئے عمدہ ہے۔ (دیسقوریڈوس)

جالینوس کے مطابق شہد کے ساتھ عصارہ بخور مریم کا سرمہ نزول الماء میں مفید
ہے۔ (مؤلف)

فریون۔ اس صمغ کے اندر نزول الماء کے لئے جالی تاثیر ہوتی ہے۔ البتہ اس کی سوزش
پورے دن رہتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شہد کے ساتھ اور مؤثر شیا فوں میں شامل کی جاتی ہے۔ نقطہ

آنکھوں میں پانی کے لئے مفید ہے۔ رازیانج نزول الماء کے لئے منفعت بخش ہے۔ (دیسقوریڈوس)

شونیز ہمراہ روغن ایرسا کا سعط نزول الماء کی ابتداء میں موافق ہے۔ (جالینوس)

انجیر بری کا دودھ اور عصارہ برگ کو شہد کے ساتھ بطور سرمہ استعمال کرنا ابتداء نزول الماء
کیلئے مفید ہے۔ (دیسقوریڈوس)

جالینوس کا خیال ہے کہ چگاڈر کا دماغ شہد کے ساتھ استعمال کیا جائے تو نزول الماء کی ابتداء
میں مفید ہے۔ (بولس بروایت حنین)

ایجاد۔ مراروں کا مختصر مفید شیاف:

زنجبیل، فلفل، دار فلفل، دار چینی، وردی سوختہ، وج، صمغ زیتون مری، عروق الصباغین،
خاکستر، خفاش، خاکستر ابابیل سوختہ، نوشادر، فریون، حلتیت، سکینچ، ایک حاون میں اچھی طرح
پیس کر مرارۃ ماعز اور مرارۃ شبوط میں سیراب کریں، پھر گوندہ کر عرق سداب کے ہمراہ سرمہ
لگائیں۔ یا فریون ایک جزء، فلفل چار جزء، مرارۃ ماعز، و مرارۃ شبوط میں شیاف بنا کر عرق سداب کے

ہمارہ سرمہ لگائیں مفید ہے۔ (بولس)

نزول الماء کے مریض کا معائنہ کرتے ہوئے سب سے پہلے یہ دیکھیں کہ کسی آنکھ کا سوراخ کشادہ تو نہیں ہے۔ معائنہ میں دوسری آنکھ کھلی رکھیں۔ اگر ایسا ہے تو غور کر لیں کہ قدح کریں یا نہیں۔ کیونکہ پہلی چیز نہیں ہے تو قدح کے باوجود مریض دیکھ نہ سکے گا۔ کیونکہ یہاں عصب مجوفہ کے اندر سدہ ہوتا ہے۔ نزول الماء سے اور رطوبت جلدیہ کے اندر ٹوٹی ہوئی غلظت سے پیدا شدہ بھنگے وغیرہ جیسی خیالی تصویروں کے درمیان فرق کیا جاتا ہے۔ نزول الماء سے پیدا شدہ صورتیں ایک ہی حالت پر مسلسل باقی رہتی ہے۔ رطوبت جلدیہ سے پیدا شدہ بعض حالات میں زیادہ ہلکی ہو جاتی ہیں۔ (جالینوس)

نزول الماء سے پیشتر جو خیالی تصویریں آنے لگتی ہیں ان کا سبب دماغ ہوتا ہے۔ یہ تصویریں دائمی نہیں ہوتیں۔ دماغ کے مقام تخیل پر آفت آتی ہے تو یہ صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ علاوہ ازیں معدہ کی مشارکت سے بھی یہ صورت حال پیدا ہو جاتی ہے۔ اس میں اور نزول الماء سے پیدا شدہ تصویروں میں فرق یہ ہے کہ معدہ کی وجہ سے جو صورتیں بنتی ہیں۔ وہ دونوں آنکھوں کے اندر یکساں ہوتی ہیں۔ مگر آنکھ سے تعلق رکھنے والی صورتیں یا تو صرف ایک آنکھ کے اندر یکساں نہ ہوں گی۔ بیماری طویل المدت ہے تو آنکھ سے مخصوص سمجھی جائے گی۔ مگر قریب العہد ہے تو معدی مشارکت اور دماغ سے اس کا تعلق سمجھنا جائز ہوگا۔ اگر وہ ایک ہی حالت پر برقرار رہتی ہے تو بیماری آنکھ کے اندر سمجھی جائے گی مگر کم و بیش ہوئی ہوں تو اس کا تعلق معدہ سے تصور کیا جائے گا۔ مریض یارح فیقر کے استعمال سے فائدہ محسوس کرے تو بیماری کا تعلق معدہ سے سمجھا جائے گا۔ فائدہ محسوس نہ کرے تو تعلق آنکھ سے ہوگا۔

مرقال کے ساتھ کچھ قاتل دودھارے پودوں کا دودھ شامل کریں۔ یہ پانی کو زائل کر دیتا ہے بشرطیکہ پانی رقیق اور ابتداء میں ہو۔

خفاش (چمگاڑ) کا خون شہد کے ہمراہ بطور سرمہ استعمال کر نزول الماء کے لئے مفید ہے۔ اسی طرح بکری کا بھچہ بھی مفید ہے۔ مادہ لنگڑی (۱) لکڑ بھگے کا مرارہ شہد کے ساتھ سرمہ کے طور پر استعمال کریں۔ نزول الماء میں مفید ہے۔

نزول الماء کا معائنہ کرنا چاہیں تو بالائی پلک کو اٹھائیں اور مریض کو حکم دیں کہ نیچے منہ کی جانب دیکھے۔ آنکھ کو انگوٹھے سے رگڑیں۔ کیونکہ حرکت کے وقت پانی کا مزاج ظاہر ہو جائے گا۔ اگر دیکھیں کہ صاف شفاف ہے نگاہ اس میں پار ہو جاتی ہے تو عمدہ ہے اور اگر گاڑھا اور گدلا ہے تو خراب ہے۔

نزول الماء کی سب سے پرانی دوائیں مرارے اور مر کے شیاف ہیں۔ مراروں کی ضمانت عظیم ہے مگر ان کا اثر بہت کم ظاہر ہوتا ہے۔

مغرب سرے:

ابتداء نزول الماء کے لئے شیاف۔ یہ سفیدی کا استیصال کرتا ہے اور انتشار میں مفید ہے۔ مرارہ نسر ایک طشتری میں رکھیں۔ اور ساڑھے تین گرام حلتیت ایک پوٹلی میں باندھ کر گرم کر کے مرارہ میں رگڑیں۔ حتیٰ کہ سب تحلیل ہو جائے۔ پھر اس میں ساڑھے تین گرام روغن بلساں ڈال کر چھوڑ دیں۔ حتیٰ کہ گاڑھا ہو جائے۔ شیاف بنا کر محفوظ کر لیں۔ یہ عجائبات میں سے ہے۔ (جالینوس)

یہ اس کا مصلح ہے۔ (مؤلف)

نزول الماء کے مریض کو آفتاب کے محاذ میں رکھ کر کھڑا کریں۔ اور اپنا انگوٹھا اس کے بالائی پلک پر رکھیں اور پھر جلدی سے اٹھالیں اور پانی کو دیکھیں، ہاتھ اٹھانے اور حرکت دینے کے بعد متحرک نظر نہ آئے تو قدح کریں۔ منتشر ہو کر مجتمع ہو جاتا ہو تو لا علاج ہے۔ (طیب نامعلوم)

پانی طبقہ عنبیہ اور رطوبت جلدیہ کے مابین ہوتا ہے۔ یہ ایک گاڑھی رطوبت ہوتی ہے جو ثقب عنبیہ میں جامد ہو جاتی ہے اور الیدیہ اور بصارت کے درمیان حائل ہو جاتی ہے۔ ابتداء میں اس کی پہچان مشکل ہے۔ پختہ ہو جانے کے بعد پہچان آسان ہو جاتی ہے۔ وہ اس طرح کہ مریض آنکھوں کے سامنے چھوٹے چھوٹے بھنگے اڑتے ہوئے یا بال نما چیز یا شعاع دیکھتا ہے۔ بیماری مکمل ہو جاتی ہے تو بصارت معدوم ہو جاتی ہے۔ پانی کے رنگ مختلف ہوتے ہیں۔ کچھ ہوا کے مشابہ، کچھ شیشہ کے مشابہ، کچھ سفید، کچھ سبز، کچھ آسمان کے رنگ اور کچھ مائل بہ نیلگوئی ہوتے ہیں۔ مائل بہ نیلگوئی رنگ اس وقت ہوتا ہے جب پانی شدت سے جم جاتا ہے۔ یہ قدح سے تقریباً شفا یاب نہیں ہوتا۔ قدح سے پہلے مریض کو حکم دیں کہ ایک آنکھ بند کر لے۔ دوسری مریض آنکھ کا سوراخ کشادہ نہ ہو تو قدح متعین نہ ہوگا۔ کیونکہ کامیابی کے ساتھ قدح کر بھی دیا گیا تو مریض دیکھ نہ سکے گا۔ کیونکہ زوال بصارت کا سبب ایسی صورت میں پانی نہیں بلکہ نفس عصب مجوفہ ہوتا ہے۔ نزول الماء کی ابتداء میں کبھی خیالی تصویریں معدی بیماریوں کی وجہ سے آنے لگتی ہیں۔ دونوں میں فرق خیالی تصویر کے دونوں آنکھوں کے اندر معایا صرف ایک آنکھ کے اندر آنے سے کرتے ہیں۔ ایک آنکھ کے اندر جو خیالی تصویر آرہی ہے وہی برابر طور پر دوسری آنکھ کے اندر بھی آرہی ہے تو بیماری شرکت معدہ کی جانب سے

سمجھی جائے گی اور اگر خیالی تصویر صرف ایک آنکھ کے اندر آرہی ہے یا دونوں آنکھوں کے اندر برابر نہیں آرہی ہے تو بیماری کا تعلق آنکھ سے سمجھا جائے گا۔ خیالی صورت دونوں آنکھوں میں برابر طور پر آرہی ہو تو بیماری کا علاقہ معدہ سے ہوگا۔

وقت کے بارے میں بھی دریافت کریں۔ تصویریں آنے کے بعد تین یا چار ماہ گذر چکے ہوں پھر بھی پتلی پر کبر ہو نہ گدلا پن۔ بلکہ صاف و شفاف ہو تو بیماری کا تعلق معدہ سے ہوگا۔ تصویروں کی آمد پر زیادہ زمانہ نہ گذرا ہو تو دیکھیں کہ یہ مسلسل آتی ہیں یا کبھی ہلکی اور کبھی بھاری ہو جاتی ہیں۔ مسلسل آنا پانی کی علامت ہے۔ گا ہے بگا ہے سکون ہو جانا معدہ کی کیفیت کا پتہ دیتا ہے۔ خاص کر تھمہ پر تصویروں میں ہیجان اور جودت ہضم یا قلت غذا پر سکون ہونا معدہ کی دلیل ہے۔ خیالی تصویریں بننے کے وقت مریض معدہ کے اندر سوزش محسوس کرے۔ یا تیز قسم کا فضلہ قے کرنے کے بعد تصویروں کی آمد میں سکون ہو جاتا ہو تو یہ معدہ کی دلیل ہے لیکن فیقر اسے مریض کو نفع ہو اور خیالی تصویروں کے آنے میں سکون ہو جاتا ہو تو یہ بھی معدہ کی دلیل ہے۔ یہی دواء اس کا علاج بھی ہے۔ نزول الماء کی وجہ سے جو خیالی صورتیں آتی ہیں ان میں فیقر کے استعمال سے سکون نہیں ہوتا۔

پانی کا علاج:

جسم کا پھر سر کا استفرغ کریں۔ غذا لطیف دیں۔ وہ دوائیں استعمال کریں۔ جن میں مرارے، عرق بادیان، حلتیت، شہد، روغن بلساں، فلفل اور اشق جیسی دوائیں پڑتی ہوں۔ نزول الماء کے لئے مفید دوائیں مراروں، عصاۃ بادیان، حلتیت، شہد، اور روغن بلساں وغیرہ سے تیار کی جاتی ہیں۔ یہ ساری دوائیں ضعف بصارت اور پانی کی ابتداء میں مفید ہیں۔ کیونکہ ملطف، مسخن اور منقی ہیں۔ (حنین) ابتداء نزول الماء میں اور معدہ کے سبب بننے والی خیالی تصویروں کے درمیان فرق یہ ہے کہ معدہ سے بننے والی دونوں ہی آنکھوں کے اندر ایک ہی طرح کی ہوتی ہیں۔ اور آنکھ سے خصوصیت رکھنے والی دونوں میں ایک ساتھ مجتمع نہیں ہوتیں، مجتمع ہوتی بھی ہیں۔ تو دونوں کی حالت یکساں نہیں ہوتی۔ خیلی صورتوں پر تین یا چار ماہ گذر چکے ہوں پھر بھی پتلی صاف اور روشن ہو، کبر آلود نہ ہو تو سبب معدہ ہوگا۔ اس قدر مدت نہ گذری ہو تو یہ دیکھیں کہ یہ تصویریں شروع سے مسلسل آرہی ہیں؟ مسلسل آنے والی نزول الماء کی علامت ہیں۔ غیر مسلسل معدہ کی علامت ہیں۔ بالخصوص جبکہ پیٹ ہلکا ہو۔ غذا عمدہ پر ہضم ہو گئی ہو تو مریض انہیں محسوس نہ کرتا ہو۔ معدی سوزش پر ان تصویروں کا احساس ہونے لگے۔ قے کرنے کے بعد فوراً ان میں سکون ہو جاتا ہو تو یہ مضبوط دلیل معدہ کی

ہو گی۔ کچھ لوگ ایسے ملیں گے جن کی پتلیاں طبعی طور پر صاف و شفاف نہ ہوں گی۔ لہذا عجلت سے کام نہ لیں۔ حتیٰ کہ دیگر سارے دلائل اور علامات مہیا ہو جائیں۔ غور کر کے دیکھیں کہ دونوں ہی آنکھیں ایک ہی انداز کی ہیں؟ ایک ہی انداز کی ہیں تو گمان غالب یہ ہے کہ نزول الماء کی وجہ سے نہیں بلکہ طبعی حالت کی وجہ سے آنکھوں میں کدورت موجود ہے۔ جن مریضوں کو خیالی صورتیں نظر آتی ہوں ان کی غذا کم کر کے ہضم ہونے کے بعد پوچھیں کیا تصویریں دیکھ رہے ہیں۔ یا ان میں کمی آگئی ہے۔ کمی آگئی ہے تو سبب معدہ ہو گا۔ معدی سبب میں ایارج کے استعمال اور جودت ہضم سے بہ آسانی صحتیابی ہو جائے گی۔ (جالینوس)

نزول الماء کی معاون برودت مزاج، برودت ہوا، اور رطوبت چشم ہے۔ قابل قدح وہ پانی ہے جو اعتدال کیساتھ جامد ہوا ہو۔ جامد اور بجمد رقیق ناقابل قدح ہے۔ جامد کون ہے؟ وہ ہے کہ پلک پر اپنا انگوٹھا دبا کر حرکت دیں۔ اور پلک اٹھا کر دیکھیں تو نظر آئے کہ پانی منتشر ہوا نہ واپس آ کر مجتمع ہوا بلکہ علی حالہ اپنی جگہ غیر متحرک رہا۔ اسی کو جامد کہیں گے۔ جس پانی کا رنگ لوہے اور اسرب جیسا ہو وہ معتدل المجمود (اعتدال کے ساتھ جامد) ہوتا ہے اور یہی قابل قدح ہے۔ جبین یا نبرد (اولے) جیسے رنگ کا پانی شدید المجمود ہوتا ہے۔ یہ قدح کے قابل نہیں ہوتا۔ (انطلیس)

کتاب المجموع کا یہ مقام قابل غور ہے۔ (مؤلف)

نزول الماء کا مریض قے نہ کرے۔ کیونکہ قے سے آنکھوں کی طرف مادہ کھینچے گا۔

قدح کا طریقہ :

مریض سایہ میں اور ایک ایسی جگہ بیٹھے جہاں اس کا چہرہ آفتاب کے سامنے ہو۔ اس کا سر پکڑ لیں اور حکم دیں کہ پتلی کو زاویہ عظمیٰ کی طرف سلائی کے قطر میں پھیلائے، زاویہ صغریٰ کی طرف التفات نما شکل ہو۔ اور مقدم کے کنارہ کو آنکھ کی سیاہی سے دور رکھے۔ تاکہ کنارہ کل کا کل آنکھ کی طرف داخل ہو تو پتلی تک پہنچ جائے۔ اب سر کی چکی گرفت میں لیں اور اس جگہ دباؤ ڈالیں جہاں مقدم رکھنا چاہئے تاکہ اس کے لئے جگہ بن جائے۔ دباؤ ڈالیں، تو مقدم کا سر امانکل نہ ہو، سرے کا اندازہ اس مقدار سے کر لیں جو پتلی تک ہو نچے یا اسے بال برابر اپنے جیٹھ میں لے سکے۔ اس سے زیادہ اس کا سر ا نہ ہو۔ اس سے زیادہ ہو گا تو ایک اور مصیبت کھڑی ہو جائے گی۔ بہتر یہ ہے کہ یہ پیتل کا برما ہو۔ جیسے جب چاہیں جوڑ لیں اور جب چاہیں نکال لیں۔ بعد ازاں مقدم پر دباؤ ڈالیں حتیٰ کہ ملتحمہ اور قرنیہ کو پھاڑ دے اس لئے کہ قرنیہ دفع ہو جاتا ہے۔ مقدم اسے پھاڑتا نہیں۔ کیونکہ اس طبقہ پر لزوجت ہوتی

طبقہ پر لزوجت ہوتی ہے اس لئے دفع ہو جاتا ہے پھر مقدح کا سرا بھی تیز نہیں ہوتا۔ مقدح اندر داخل ہو جائے تو آنکھ پر روئی کا ایک ٹکڑا رکھ کر بند کر دیں پتلی برابر ہو جائے۔ مقدح کو اپنی جگہ رہنے دیں پھر آنکھ کو کھول کر دیکھیں کہ اس کا سرا کہاں ہے، اگر پانی کے مقام تک نہیں ہے تو اس پر تھوڑا اور دباؤ ڈالیں، حد سے آگے بڑھ گیا ہے تو پیچھے کھینچ لیں، حتیٰ کہ پانی کے برابر آجائے۔ ایسا کر لینے کے بعد پھر آہستہ آہستہ مقدح کے نچلے حصہ کو کھینچیں، کیونکہ اس کا سرا معکوس ہوتا ہے۔ مقدح کی دم کیساتھ حسب ضرورت ایسا ہی کرتے رہیں۔ مقصد یہ ہو کہ پانی نیچے کی جانب اتر آئے، اگر دشوار ہو، دبانے پر ولپس ہو جاتا ہو تو جہاں آسان ہو گوشوں میں اسے منتشر کر دیں حتیٰ کہ مریض فوراً دیکھنے لگے۔ فارغ ہونے کے بعد آنکھ پر سفیدی بیھیہ اور روغن گل تین دن رکھیں، مریض گدی کے بل سویا رہے۔ اس کے بعد شیاف ابیض کا سرمہ لگائیں، کیونکہ آنکھ کے اندر ہیجان ضرور پیدا ہو گا۔ قدح کے وقت قدح نہ کی جانے والی آنکھ کو باندھ دیں۔ اسی طرح گدی کے بل سوتے وقت بھی دوسری آنکھ کو باندھ دیں۔ مریض اندھیرے مکان میں سوئے۔ اس پر نگاہ رکھیں، تاکہ حال معلوم ہو تا رہے۔ خیال رکھیں کہ چھینک نہ آئے، مریض گفتگو نہ کرے۔ کھانے نہیں۔ تین دن تک پٹی نہ کھویں۔

الایہ کہ ضرورت پیش آئے دوبارہ مقدح کے اعادہ کی ضرورت ہو تو بعینہ اسی سوراخ میں داخل کریں۔ کیونکہ وہ جلد مندمل نہیں ہوتا ہے۔ (انظلیس)

قدح کو ضرورت ہوتی ہے کہ مقدح کے نیچے پانی کو ایک طویل مدت تک اس مقام پر روکے رکھے جہاں اسے وہ برقرار رکھنا چاہتا ہے حتیٰ کہ اس جگہ وہ بری طرح چمٹ جائے۔ (جالینوس)

قدح کی تمام خوبی یہ ہے کہ اس میں درد کم ہو۔ مناسب یہ ہے کہ نہایت روشن مقام پر یہ عمل انجام دیا جائے۔ مریض آفتاب کے سامنے نہ آئے بلکہ اس کے سامنے ذرا کنارے رہے۔ (جالینوس)

کچھ لوگوں نے پتلی کے نیچے شکاف لگا کر پانی نکال دیا۔ لطیف پانی میں اس نوعیت کی مداخلت کی جاسکتی ہے۔ غلیظ اور گاڑھے پانی میں نہیں۔ کیونکہ پانی کے ساتھ رطوبت جلدیہ بھی بہہ جائے گی۔ کچھ لوگوں نے قدح کی جگہ پر شیشہ کی ایک ٹکلی داخل کر کے پانی چوسنا شروع کیا، ساتھ میں انہوں نے رطوبت بیھیہ بھی چوس لی۔ (انظلیس)

لکڑی کے کمرارہ نزول الماء میں مفید ہے اسی طرح بھڑیے کا مرارہ بھی مؤثر ہے کیونکہ طاقتور ہوتا ہے پانی کے اندر اور آنکھ کی تمام جھلیوں میں سرایت کر جاتا ہے مرارہ نرس فراسیون کے ہمراہ اور مرارہ ارنب کا آنکھوں میں قطور صحت کا ضامن ہے۔ آنکھوں میں مردہ گوشت آجائے تو کتے کا مرارہ مفید ہے یہ نزول الماء کی ابتداء اور قدیم نزول الماء کو روکتا ہے۔ سفیدی بیضہ مفید ہے۔ عصارہ انا

غالس شہد اور عرق بادیان کے ساتھ بیحد مفید ہے۔ سب سے عمدہ چڑیوں کا مرارہ ہے۔ (اسکندر)
مراروں کا شیاف:

مرارہ ماعز کو گاڑھا کر کے تیرہ گرام میں ساڑھے تین گرام حلتیت اور ساڑھے تین گرام عصارہ اناغالس شہد اور زبل الفار (چوہے کا گو) کے ساتھ ملا کر (شیاف بنالیں) پانی کے لئے عمدہ ہے۔ (مؤلف)
 جو پانی منتشر ہو کر بہت جلد اپنی سابقہ حالت پر واپس آجاتا ہے اس میں قدح کارگر نہیں ہوتا (ایشوع بخت)

پانی طبقہ عنبیہ سے رطوبت جلد یہ تک کے درمیان واقع ثقب عنبیہ میں ہوتا ہے۔ (ابن سراہیون)

اس نے حق کے قریب بات کہی ہے۔ اب ہم پانی کی جگہ سے فارغ ہو چکے ہیں۔ (مؤلف)
 صاف روشن پانی کی قدح کریں گے۔ گد لے پانی کا نہیں۔ ابتداء میں اس بیماری کے لئے ایارجات کبار وغیرہ موزوں ہیں۔ شیافوں میں اصططیقان اور غریز موزوں ہیں۔ سب سے مفید مراروں کے شیاف ہیں۔ جو مرارہ شہد اور عرق بادیان کے ساتھ مخلوط کیا جائے گا۔ وہ بیحد مفید ہے۔ سب سے عمدہ چڑیوں کا مرارہ ہوتا ہے۔ (ابن سراہیون)

مراروں کا شیاف:

مرارہ ماعز لے کر گاڑھا کر لیں، اور اس میں ہر ۳ گرام پر ساڑھے تین گرام حلتیت اور ساڑھے تین گرام فریون ڈال کر عرق سداب میں حل کر لیں اور مل کر شیاف بنالیں۔ عجیب الاثر ہے۔ (مؤلف)

خیالی صورتیں ایک ہی طرح کی ہمیشہ آئیں تو بیماری کا آنکھ سے تعلق ہوگا۔ حالت برعکس ہوگی۔ (مسیح)

پانی پختہ ہو جائے، مریض کو نہ دن میں دیکھائی دے نہ رات میں، تندرست اور طاقتور ہو، درد سر نہ ہو، نہ کھانسی وزکام ہو، غصہ، نقل و حرکت، شراب اور جماع پر قابو رکھتا ہو، تو اعتماد کے ساتھ اس کا قدح کریں، ورنہ علاج بیکار ہے۔ کیونکہ مذکورہ اسباب کے تحت پانی واپس آجائے گا۔ یا پھر درد تیز ہوگا۔ بالخصوص جبکہ درد سر موجود ہو۔ آرد باقلی شراب میں گوندہ کر استعمال کرنا ثقب حدقہ کی کشادگی میں مفید ہے۔ (مسیح)

پرانے قراہادین کے مطابق مراروں کے شیاف انتشار میں مفید ہیں، جامع وغیرہ کتابوں کے

اندر یہ بات میرے نزدیک پائے صحت کو پہنچ چکی ہے کہ نزول الماء میں جو دوائیں مفید ہیں وہی بعینہ انتشار میں بھی مفید ہیں۔

سرمد کا ایک نسخہ مجھے الجامع میں دستیاب ہوا ہے۔ یہ نزول الماء اور انتشار کی ابتداء میں مفید ہے۔ کتاب کے اندر یہی صفت بیان کی گئی ہے۔ یہ شیاف مراروں کے شیاف کے قائم مقام ہے۔ انتشار میں مفید ہے۔ اس میں مرارے بھی مفید ہیں، مفرد طور پر انھیں شہد اور عرق بادیان وغیرہ کے ساتھ شیاف تیار کر کے تر حالت میں استعمال کریں۔ صمغیات وغیرہ نزول الماء کی ادویہ بھی مفید ہیں۔

سرمد کا نسخہ حسب ذیل ہے:

ساڑھے دس گرام سداب بری یا بستانی اگر بری دستیاب نہ ہو۔ بورہ ارمنی ساڑھے دس گرام، تخم ترب ساڑھے دس گرام، صبر ساڑھے دس گرام، زعفران ساڑھے دس گرام، ملح ہندی ساڑھے دس گرام، خردل ساڑھے دس گرام، فلفل سیاہ ساڑھے دس گرام، تخم نانخواہ ۹ گرام، نوشادر ۹ گرام، زنجار ۹ گرام، ہلیلہ کابل کی سوختہ گٹھلی ۱۴ گرام، تخم بادیان ۱۴ گرام، فلفل سفید ۱۴ گرام، کف دریا ۱۴ گرام، قلیما ذہب ساڑھے ۷ گرام، مر قشیشا، ساڑھے سترہ گرام، نحاس سوختہ ساڑھے سترہ گرام، رسوت ساڑھے سترہ گرام، ابابیل کے سوختہ بچے ۳۵ گرام، پوست غرب ۳۵ گرام، آب غرب ۳۵ گرام، مر ۲۱ گرام، دار فلفل ۹ گرام، شونیر ۹ گرام، توتیا ہندی ۹ گرام، یہ دوائیں سداب کے نچوڑے ہوئے پانی میں، آب ترب، اور آب بادیان میں ایک ہفتہ تک اچھی طرح پیسیں۔ پھر شیاف بنا کر سایہ میں خشک کر لیں۔ روزانہ نہار منہ اور سوتے وقت سرمد لگائیں۔ شکم سیر ہونے کی حالت میں نہ لگائیں۔ نہایت مفید ہے۔

عمدہ ایجاد:

فریون، حلتیت، زخمبیل، فلفل، وردی سوختہ، مرارہ شبوط میں پیس کر شیاف بنائیں اور عرق سداب کے ہمراہ سرمد لگائیں۔ انتشار کے لئے بیحد مفید ہے۔ یاریشمی کپڑے سے چھانی ہوئی فلفل ایک جز، فریون نصف جز، مرارہ معزز میں شیاف بنائیں۔ یا تنہا فلفل مرارہ کے ساتھ عرق سداب یا عرق بادیان کے ہمراہ سرمد لگائیں۔ مفید ہے۔ (دیکھو ریدوس)

قابض ادویات بار نہ ہوں تو انتشار کیلئے عمدہ اور مفید ہیں۔ یہ تمام گوشت کو سخت کرتی ہیں۔ اس لئے میرے خیال میں ملح اندرانی کا سرمد اس بیماری کے اندر سب سے بہتر ہے۔ ایسے ہی مثبت اور

قاقیا وغیرہ سے تیار کردہ سرمے بھی ہیں۔

مراروں کا شیاف:

مرارہ شبوط، مرارہ نسر، بکری کے بچوں کا مرارہ، ہم وزن خشک کریں اور آب بادیان مروق میں گوندہ کرشیاف بنائیں۔

مرارہ تمیں کو ہی، دستیاب نہ ہو تو اہلی تمیں کا مرارہ خشک کر کے آب بادیان مروق میں گوندہ کرشیاف بنائیں۔ (مؤلف)

آنکھوں کو غذا نہیں ملتی اور خشک ہو جاتی ہیں تو پتلی تنگ ہو جاتی ہے۔ رطوبتیں معتدل ہوتی ہیں تو اعتدال سے ساتھ پتلی کو پھیلاتی ہیں۔ زیادہ ہو جاتی ہیں تو پتلی کو بری طرح سختی کے ساتھ اور وسیع پیمانہ پر پھیلاتی ہیں۔ (جالینوس)

برگ سطوی۔ یہ ہندباء کی ایک قسم ہے۔ ضربہ سے لاحق ہونے والے انتشار میں مفید ہے۔ (بختشیوع)

انتشار کسی ظاہری سبب یا ضربہ یا سخطہ سے ہوتا ہے۔ ضربہ سے لاحق ہونے والا مرض حاد ہوتا ہے جو عنیبہ کے متورم ہو جانے سے پیدا ہوتا ہے۔ ظاہری سبب سے پیدا ہونے والا انتشار مزمن ہوتا ہے۔ اور زیادہ تر بچوں اور عورتوں کو عارض ہوتا ہے۔ اکثر مریض کچھ بھی نہیں دیکھتے۔ دیکھتے بھی ہیں تو کم دیکھتے ہیں۔ اور جن چیزوں کو دیکھتے ہیں اصل سے چھوٹی دیکھتے ہیں۔

مراروں کا شیاف:

درندوں اور پرندوں کا مرارہ، حرذون، کاخون، ابانیل سوختہ، افعی کی کینچلی، زنجبیل، قلفل، آب بادیان میں شیاف بنائیں۔ اور آبنوس کی لکڑی پر رگڑ کر نزول الماء کی ابتداء کے لئے سرمہ لگائیں۔ (حنین)

ثقب عنیبہ کشادہ اور تنگ ہوتا ہے۔ کشادگی پیدا کنشی یا اکتسابی ہوتی ہے۔ اکتسابی رطوبت بیضیہ کی کثرت سے لاحق ہوتی ہے۔ یہ رطوبت عنیبہ کو بری طرح پھیلا دیتی ہے جس سے سورخ کشادہ ہو جاتا ہے۔ یہ عرضی کشادگی ہوتی ہے۔ اس کی ایک خود عنیبہ کا ہلکا ہو جانا ہے۔ چنانچہ اس کا سورخ پھیل جاتا ہے۔ یہ عرضی نہیں جو ہری کشادگی ہوتی ہے۔ ثقبہ کی تنگی بھی پیدا کنشی اور اکتسابی ہوتی ہے۔ اکتسابی جو ہری اور عرضی دونوں ہوتی ہے۔ جو ہری یہ ہے کہ غالب رطوبت کی بوجہ سے عنیبہ مسترخ ہو جائے۔ عرضی یہ ہے کہ رطوبت بیضیہ میں کمی ہو جائے۔ چنانچہ اس کی وجہ سے سورخ تنگ ہو جاتا

ہے۔ (جالینوس و حنین)

یہ حالت ہم نے آخری درجہ میں دیکھی ہے چنانچہ یوست اور رطوبت کی وجہ سے بصارت معدوم ہو جاتی ہے۔ (مؤلف)

اس سلسلہ میں میرا یہ خیال ہے کہ عنیبہ کا سوراج کشادہ اور تنگ کسی فضلہ کی وجہ سے نہیں بلکہ روشنی زیادہ ہوتی ہے تو تنگ اور وہ بیماری کم ہو جاتی ہے جس کا تذکرہ ہم طبعی مباحث کے اندر کریں گے تو کشادہ ہو جاتا ہے۔ یہ حضرات جو نقطہ نظر پیش کر رہے ہیں اگر حقیقت وہی ہوتی یعنی پھیلانے والی رطوبت یا غالب یوست یا سوراج کی جانب بند آنکھ کی روح آنے کی وجہ سے ثقب عنیبہ کشادہ ہوتا ہے تو ظلمت میں وہ کشادہ نہ ہوتا۔ مگر روشنی میں تنگ ہو جاتا ہے۔ (مؤلف)

ان بیماریوں کے اندر ہمیشہ پیشتر کی گئی تدبیر اور مزاج کے بارے میں معلوم کریں۔ پھر اس کے مطابق علاج کریں۔ پتلی کی تنگی کا علاج مرطب، محلل اور مرخی ادویہ سے کریں۔ جیسے آنکھ کے اندر دودھ کی دھار ماریں، مرطب اشیاء کا سحوط، حمام اور شراب استعمال کریں۔ انتشار کا علاج اس علاج کے برعکس کریں۔ (مؤلف)

پتلی کی تنگی پیدا کنشی ہوتی ہے تو تیزی بصارت کا موجب ہوتی ہے اکتسابی ہوتی ہے تو بیحد خراب ہوتی ہے کیونکہ رطوبت کے کم ہو جانے سے پیش آتی ہے عنیبہ کی رطوبت اور استرخاء کے باعث پیدا ہونے والی پتلی کی تنگی نہایت سہل العلاج ہے۔ کیونکہ مرطب کو خشک کو مرطب کرنا آسان ہے۔ (جالینوس)

یہاں جالینوس کی گفتگو مربوط و منظم نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے نزدیک پتلی کی تنگی حدت بصارت کا موجب ہے۔ رومی اس وقت ہوتی ہے جب یوست کے باعث ہو، اس کا مطلب یہ ہے کہ رطوبت کی وجہ سے تنگی ہو تو بصارت کے لئے نقصان دہ نہیں بلکہ اضافہ کا موجب ہوگی۔ (مؤلف)

پتلی تنگی ہو جاتی ہے تو مریض اشیاء کو اصل سے بڑی دیکھتا ہے۔ جب قوقایا، سر اور چہرہ پر گرم پانی انڈیلنا اور مسخن مصالحہ جات مفید ہیں۔

اس کے لئے حسب ذیل شیاف مستعمل ہے:

جاؤ شیر ساڑھے تین گرام، خاکستر ابا تیل ۱۴ گرام، زنگار ساڑھے تین گرام شیاف بنالیں۔ (ایشوع بخت)

ہمارے نزدیک پتلی کی کشادگی استرخاء اور تنگی تشنج ہے اسی کے مطابق تدبیر بھی ہونی چاہئے۔ نزول الماء اور انتشار کا باب مکمل ہوا۔ (مؤلف)

چھٹا باب

بصارت کی کمزوری (جبکہ آنکھیں اپنی اصل شکل میں ہوں)، نگاہ کی حفاظت اور اسے تیز رکھنا، ضعف بصر کے محرکات و اسباب، دور کی بصارت درست قریب کی کمزور، قریب کی درست اور دور کی کمزور، چیزیں سوراخ دار، چھوٹی یا بڑی یا بے رنگ نظر آئیں، عشاء (رتوندہ)..... اندھیرے میں نظر نہ آنا، روز کوری (دنوندہ)..... تیز روشنی میں نظر نہ آنا، وہ دوائیں جو بصارت کو صاف اور تیز کرتی ہیں، غرب یعنی آنکھوں کا ناصور، اخیلوس نام کا پھوڑا، گوشہ ہائے چشم کا فتق، لحمہ کی کمی اور زیادتی، پلکوں کا

اگانا خوبصورت بنانا، چپکانا، کاٹنا، سلاق (پپوٹوں کی
 سرخی و ورم کے ساتھ گر جانا) کا بیان۔
 پلکوں کو اگانے کے لئے عجیب و غریب سرمہ۔

آنکھ کے اندر کوئی آفت نظر نہ آئے پھر بھی بصارت مفقود ہو تو ورم، صلابت، سدہ یا کسی بھی
 سوء مزاج کے باعث یہ عصب مجوفہ کی بیماری ہوتی ہے۔ (جالینوس)

لوگوں کا اس امر پر اتفاق ہے کہ بہ کثرت نمکین اشیاء کا استعمال بصارت کو کمزور کر دیتا ہے۔
 میرے خیال میں ایسا فقط خشکی پیدا ہو جانے سے ہوتا ہے کیونکہ مرطوب جسم والوں پر اس کا نقصان
 ظاہر نہیں ہوتا، لوگوں کا اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ جماع بصارت کو کمزور کر دیتا ہے اس باب میں
 بھی میرے نزدیک بات وہی ہے جو اوپر گذر چکی ہے۔ (مؤلف)

بصارت پر آفت آئے اور اس کی شکل بحالہ محفوظ ہو تو اس کا سبب عصب یا روح باصرہ ہے۔
 عصب کے اندر آفت ورم یا سوء مزاج سے لاحق ہوتی ہے۔ عصب مجوف کے اندر ورم حار کا فقدان
 بصارت کے ساتھ ضربان (پھڑکن) سرخی اور ثقل سے معلوم کیا جاسکتا ہے، بلغمی اور سوداوی ورم
 میں ثقل ہوگا۔ حرارت نہ ہوگی۔ دونوں کے درمیان طول وقت سے فرق کیا جاتا ہے کیونکہ ورم
 صلب آہستہ آہستہ دیر میں ظاہر ہوتا ہے عصب کے اندر سوء مزاج حار کا پتہ فقدان بصارت کے
 ساتھ آنکھوں کے اندر شدید التهاب سے لگایا جاسکتا ہے۔ سوء مزاج بارد کا اندازہ عدم بصارت کے
 ساتھ آنکھوں کے اندر برف سی سرد کیفیت سے ہو سکتا ہے۔ یوست اور رطوبت عمروں میں لاحق
 ہوتی ہے۔ چنانچہ بوڑھوں میں یوست اور بچوں میں رطوبت کی وجہ سے بصارت مفقود ہوتی ہے۔
 عصب کے اندر سدہ کی موجودگی کا پتہ اس طرح چلے گا۔ کہ اس جگہ ثقل اچانک پیدا ہوتا ہے۔

جن لوگوں نے سورج گرہن کے وقت نگاہ کو آفتاب کی جانب جمائے رکھا ان میں سے اکثر کی

آنکھیں بالکھلیہ جاتی رہیں۔ یا بالکل ہی کمزور ہو گئیں۔ اور کمزوری گئی نہیں۔

فقدانِ بصارت کے ساتھ دیگر حواس کو بھی نقصان پہنچا ہو تو یہ دماغی آفت کا نتیجہ ہے۔ دماغ کے اندر کوئی آفت موجود نہ ہو تو ممکن ہے عصبہ مجوفہ میں کوئی سدہ موجود ہو۔ ایک آنکھ کو بند کر کے اور روشن فضا سے تاریک فضا میں مریض کو لا کر جانچ کریں۔ قرنیہ کے نقص، ٹخٹھرنے، اس کی بیوست اور صلابت سے کبھی بصارت کمزور ہو جاتی ہے۔ یہ کیفیت بوڑھوں کو زیادہ پیش آتی ہے۔ نوجوانوں کو بھی کبھی پیش آ جاتی ہے۔ ضعفِ بصارت پتلی کی تنگی کے ساتھ ہے تو آفت ایک ایسی بیوست ہوتی ہے جو پوری آنکھ کے اندر طاری ہو جاتی ہے۔ پتلی کے تنگ ہوئے بغیر یہ کیفیت موجود ہو تو تنہا اس طبقہ کے اندر بیوست کار فرما ہوگی۔ جب کہ بڑھاپے میں ہوتا ہے۔

علاجِ ترطیب:

نیم گرم پانی کے اندر آنکھ کھولنا، اور مرطوب غذائیں وغیرہ لینا ہے۔ جو ادویات حادہ بصارت کو تیز کرتی ہیں ان میں کبھی بیحد قابض طاقتور دواؤں میں سے تھوڑا شامل کر دیتے ہیں تاکہ جو ہر چشم طاقتور اور نتیجہ میں اس کا اثر قوی ہو جائے۔ (جالینوس)

مثلاً زنجبیل، نو شادر، فلفل، اور ہلیلہ سے مرکب کر کے محفوظ کریں۔ (مؤلف)

آنکھوں کے اندر کسی بیماری کے پیدا ہونے کے لئے مانع ہو جو ادویات ملتی ہیں۔ وہ وہی ہیں جو سیلانِ رطوبت کے لئے مانع ہوتی ہے۔ گوسیلانِ رطوبات کی وجہ امراضِ چشم میں نزاکت کیوں نہ پیدا ہو گئی ہو۔ یہی وجہ ہے کہ تجربات سے مجھے سب سے افضل اور سب سے عمدہ وہ دوا ملی ہے جسے میں نے حجرِ افروجی سے تیار کی ہے۔ اس کا نسخہ المیامر کے تیسرے مقالہ میں گذر چکا ہے۔ (جالینوس)

جہاں تک ہمارا تعلق ہے اس کے عوض ہم تو تیا، کحل، شادہ، روغنِ حنظل اور قلمیہ کو اچھی طرح پیس کر استعمال کرتے ہیں۔ اور پلکوں پر سلائی سے انہیں گزار دیتے ہیں کیونکہ یہ بیحد خشک ہوتی ہے۔ مناسب یہ ہے کہ آبِ پوستِ انار کو اس کے ثقل میں سیراب کیا جائے پھر گوندھ لیا جائے پھر پیس کر محفوظ کر لیا جائے۔ انشاء اللہ مفید ہے۔ اس کا سرمہ آنکھوں کو مرطوب کئے بغیر نہیں چھوڑتا، مسلسل استعمال نہ کریں۔ کیونکہ بیحد خشکی پیدا کرتا ہے اور پلکوں کو بکھیر دیتا ہے۔ متفقہ طور پر یہ بات کہی گئی ہے کہ روغنِ بلساں جب شیافوں میں شامل کر دیتے ہیں تو وہ نگاہ کو تیز کرتا ہے اور اسکی صحت کا محافظ ہو جاتا ہے۔

ضعف بصارت کے لئے:

مرارہ حباری ہمراہ عصارہ فراسیون و شہد خالص بہت جلد ضعف بصارت کا ازالہ کرتا ہے۔ یا مر، فلفل ہم وزن شیاف بنا کر بطور سرمہ استعمال کریں۔ یا زعفران اور فلفل، ہمراہ مرارہ ثور کے ذریعہ علاج کریں (مؤلف)

بوڑھوں کا صفاق قرنیہ کم ہو جاتا ہے اسلئے یہ ضعف بصارت کا سبب بنتا ہے۔ (جالینوس) کثرت سے رونا بصارت کو کمزور و اسبل کی بیماری پیدا کرتا ہے۔ (طبری) حفظان صحت چشم کے لئے مناسب یہ ہے کہ ہر جمعہ کو ایک بار رسوت کا سرمہ لگائیں۔ اس سے آنکھوں کے اندر موجود تمام غلیظ رطوبتوں کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ (یہودی بحوالہ بعض کتب ہندیہ) بصارت مفقود مگر آنکھ کی شکل بحالہ موجود ہو تو دیکھیں اس کے ساتھ کوئی اور آفت دیگر جو اس کے اندر ہے تو سبب دماغ کے اندر موجود ہوگا۔ ورنہ دونوں عصبہ مجوفہ میں ہوگا۔ عصبہ میں سدہ ہوگا۔ دوسری آنکھ کو بند کرنے پر پتلی کشادہ نہ ہوگی۔ (اُھرن) اقلیمیا، اور توتیا وغیرہ کا فعل رطوبت اور آنکھ کو خشک کرنا ہے اسی طرح سرطان بحری، کحل، شادہ وغیرہ اور مر قشیشا، موتی اور صدف کا اثر بھی ہے (ماسرجویہ)

سرمہ:

بصارت کو تیز اور اس کی حفاظت کرتا ہے۔ توتیا کو سات بار پانی سے دھونے کے بعد خشک کریں۔ خشک کرنے کے بعد ساڑھے بائیس گرام، کحل اور مر قشیشادونوں کو ایک یاد و بار دھو کر ۹ گرام لے کر پانی کے ساتھ تین دن، ہر دن ایک گھنٹہ پیئیں، بعد ازاں اسے آب مرزنجوش مرقق بالنار میں سیراب کریں۔ پھر اس کے ساتھ ساڑھے چار گرام نسک، اور ۲۵ ملی گرام کافور ملا کر اچھی طرح پیئیں اور محفوظ کریں۔ عجیب الاثر ہے۔ (کندی)

بصارت کی کمزوری اور تکان میں کہنی پھر ماق کی فصہ کھولیں۔ کنپیوں پر جو تک لگائیں اور اطراف کی مالش کریں۔ طویل المدت ہو جائے تو عطوس استعمال کریں۔ نہار منہ قئے کریں۔ اسکے بعد اسکے لئے معروف سرمہ استعمال کریں۔ جیسے مرارہ یا شہد و بادیان و فلفل وغیرہ۔ (بولس)

عمدہ شیاف:

توتیا و اشق گوندہ کر سرمہ لگائیں۔ کیونکہ اشق ضعف بصارت میں مفید ہے۔ (مؤلف)

بصارت میں رکاوٹ کا سبب دماغ ہو تو مریض درد سر اور سر میں بھنبھناہٹ کی کیفیت محسوس کرے گا۔ اس سے پیشتر ضربہ وغیرہ کی حالت پیش آپچی ہوگی۔ اگر اس آلہ کے اندر خرابی ہے جہاں سے روشنی ابھرتی ہے تو اس کی علامت یہ ہے کہ آنکھ بند کرنے کی صورت میں پتلی کشادہ نہ ہوگی۔ اگر نہ یہ خرابی ہو نہ مذکورہ بالا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ بیماری تمام آلات چشم کے اندر ہے اس وقت سوراخ اور دیگر تمام آلوں کا جائز لیں۔ نزول الماء کی ابتداء اور انتشار وغیرہ کی بدولت ضعف بصارت ہے تو اس میں سب سے مفید مراروں کا سرمہ، ایارجات کا مشروب، اور غلیظ کھانوں کو ترک کر دینا ہے۔ ساتھ میں درد سر بھی ہو تو دیکھیں اگر اس کا تعلق گدی سے ہے تو اخذ عین کو داغ دیں۔ اور اگر مقدم دماغ سے ہے تو صدغین کی دونوں شریانوں کو کاٹ دیں۔ اس سے بصارت بحال ہو جائے گی۔ (طیب نامعلوم)

ضعف بصارت پیدا کرنے والی اشیاء:

شبث، کرنب، عدس، بادروح، ملح، غلیظ لحمیات، سرکہ، پچھ لگانا۔ جماع کرنا۔ (مؤلف)

برودرمان مسکمی بہ جلاء عیون التفاشمین کا نسخہ:

انار شیریں، انار ترش، کچی ترش والا، دونوں کو ہاتھ سے ایک صاف چینی کے برتن میں نچوڑیں اور دونوں کو الگ الگ شیشی میں رکھ کر ڈاٹ بند کریں۔ پھر انہیں شروع جون سے آخر اگست تک دھوپ میں رکھیں۔ ہر ماہ طفل الگ کر کے پھینک دیں۔ پھر دونوں کو ہم وزن اکٹھا کریں۔ اور ۴۰۰ گرام میں صبر ساڑھے تین گرام، فلفل ساڑھے تین گرام، اور نو شاہ ساڑھے تین گرام ڈال کر اچھی پیس لیں۔ اور دونوں انار کے پانی میں ڈال کر محفوظ کر لیں۔ جتنا پرانا ہو گا اتنا ہی عمدہ ہو گا۔ بطور سرمہ استعمال کریں۔ عجیب الاثر ہے۔ (حنین)

برود:

آنکھ کی حفاظت اور بصارت کو تیز کرتا ہے۔ تو تیار آب مرزنجوش میں ایک ہفتہ تک پیسیں، پھر خشک ہونے لئے چھوڑ دیں، خشک ہو جانے کے بعد پھر پیسیں اور استعمال کریں۔

شیاف از نقوش:

نگاہ کو تیز کرتا ہے، سکنج، جاوشیر، ملح اندرانی، زنگار، فلفل سفید، حلتیت، روغن بلساں، مرارہ ثور، دار فلفل، زخمبیل سب کو عصارہ بادیان میں شامل کریں۔ (بولس)

نگاہوں کو تاریک ہونے سے بچانے اور بصارت کی حفاظت کے لئے:

موسم سرما میں ٹھنڈے پانی کے اندر غوطہ لگائیں اور پانی کے اندر دیر تک آنکھیں کھولے رکھیں یہ عمل آنکھوں کو بیدار و روشن کرتا ہے۔ کتابوں کا مطالعہ مسلسل کریں۔ اس سے بصارت میں قوت پیدا ہوتی ہے۔ شراب غلیظ شیریں خاص کر اور وہ غذائیں ترک کریں۔ جو فم معدہ میں دیر تک رکھتی ہیں، عسیر الهضم ہوتی ہیں۔ اخلاط غلیظ ہیں اور سر میں تبخیر پیدا کرتی ہیں۔ مثلاً پیاز، کرات، (گندنا) جرجیر وغیرہ گدی کے بل عرصہ تک نہ سونئیں۔ احتیاط کریں کہ شمالی ہوا آنکھوں پر نہ لگے، اولاً، برف، دھواں اور غبار سے بچیں۔ آنکھوں میں روزانہ چند قطرے خیساندہ بادیان پکائیں۔ بادیان ترکو ایک شیشی میں بارش کے پانی کے اندر بھگو دیں اور چند دن چھوڑ دیں۔ پھر صاف کر کے قطور کریں (اریباسیوس) بوڑھوں کے ضعف بصارت کے لئے:

اطراف کی مالش کریں، سر کو ہمیشہ کنگھی کریں۔ قبل از طعام شربت افسنتین اور سکنجبین عنصلی پلائیں۔ عطوس دیں۔ شہد اور خردل کے ذریعہ غرغریے کرائیں۔ (ابن طلاؤس)

بصارت کی تیزی کے لئے حسب ذیل دوا خود اپنے لئے بنائی اور فائدہ اٹھایا:

انار میخوش کا پانی نچوڑا اور ابالا حتیٰ کہ نصف جاتا رہا۔ پھر اس میں اس کے وزن کی نصف مقدار میں جھاگ اتاری ہوئی شہد ڈالی اور جوش دیا حتیٰ کہ وہ یکجان ہو کر گاڑھا ہو گیا۔ اس کے بعد بیس دن تک دھوپ میں رکھا پھر سرمہ کے طور پر استعمال کیا۔ اس سے بصارت اپنی روشن ہو گئی۔

ایک دوسرا عمدہ نسخہ:

آب انار ترش، آب بادیان معصور، مرارہ بقر، شہد ہم وزن اکٹھا کر لیں، شہد کا جھاگ اتار لیں۔ اور سرمہ لگائیں۔ (ساہر)

بصارت کی تیزی کے لئے شیاف کا نسخہ:

مرارہ بقر خشک کردہ، دار فلفل، توتیا، آب بادیان میں اکٹھا کر کے شیاف بنائیں۔ اور گھس کر سرمہ لگائیں۔ انشاء اللہ مفید ہو گا۔ (مؤلف)

دیگر

باسلیقون، ہلیہ زرد ۵ گرام، زنجبیل ۵ گرام، فلفل سفید ۷ گرام، نوشادر سارھے تین گرام
 ظلمت بصر اور دمہ کے لئے نہایت حیرت انگیز ہے۔ (ابوسدی)
 ظلمت بصر جس میں انگوٹھی کا نقش پڑھنا دشوار ہو آب پیاز اور شہد کو ملا کر بطور سرمہ استعمال
 کریں۔ (طیب نامعلوم)
 ظلمت بصر کے لئے:

وج، دار چینی، عود بلساں، حب بلساں، موتی، بادام تلخ، لبان، قنطور یون دق، فلفل،
 زنجبیل، عرق بادیان، آب غرب، آب ترب، دار فلفل، حلتیت، ان کا سرمہ استعمال کریں یا کھائیں۔
 نگاہ تیز ہوگی۔ مولی کھائیں، اس کا سرمہ استعمال کریں۔ قطران، روغن بلساں، ابانیل کے سوختہ بچے،
 آب پیاز، شہد، آب خردل تر، استمن، آب حاشا، جاؤ شیر سب مفید ہیں (عبدوس)
 سرمے جو بصارت کے محافظ ہیں وہ کھل، توتیا، مر قشیشا، بسد، شادند، جیسے خشک پتھروں سے
 تیار کئے جاتے ہیں۔ سرطان بحری، مربی بہ آب باراں، پر تھوڑی سنبل، ساؤج ہندی اور صبر، ڈال کر
 سرمہ استعمال کریں۔ موسم سرما میں سرطان کو آب گلاب میں مربی کریں۔ نگاہ کو تیز کرنا مقصود ہو تو
 عرق بادیان اور عرق سداب میں مربی کریں۔
 آشوب چشم سے حفاظت کے لئے آب حصرم اور ساق کا سرمہ لگائیں۔ سرمہ آشوب چشم اور
 حرارت سے آنکھ کی حفاظت کرتا ہے یہ گرمائی سرمہ ہے۔

سرطان بحری ۳ گرام، شادند ۳ گرام، مولی ۳ گرام، نشاستہ ۷ گرام، بسد سارھے پانچ گرام،
 سفید رصاص ۷ گرام، تخم گلاب ساڑھے ۱۰ گرام، شیاف مایٹا ساڑھے تین گرام، دب حصرم ساڑھے
 تین گرام، کافور ساڑھے تین گرام، حجریات کو آب گلاب میں مربی کر لیں پھر سب کو اکٹھا کر کے آب
 گلاب میں ڈبوئیں۔ موسم سرما میں ٹھنڈے پانی میں ڈبو کر استعمال کریں۔ (مؤلف)

آفتاب کی جانب دیکھنے سے پیدا شدہ ضعف بصارت کا شافی علاج طویل نیند اور شراب نوشی
 ہے۔ بصارت میں ضعف آنا شروع ہو تو اس کی علامت یہ ہے کہ آنکھ تاریک ہونا شروع ہوگی، آنکھ
 کے کنارے قدس قزح کی طرح منتشر رنگوں کے ہوں گے۔ مریض اپنے سامنے چمک دیکھے گا۔ یہ
 ضعف بصر کا پیش خیمہ ہے۔ ایسی حالت میں بجلت سرمہ کاسیقیہ اور غذا کی اصلاح کریں۔ (روفس)
 بصارت مفقود یا کم ہو جائے اور بظاہر آنکھ کے نیچے کوئی آفت موجود نہ ہو تو اس کی وجہ عصب

مجوفہ ہو گا یا دماغ۔ عصبہ مجوفہ کے امراض سوء مزاج، ورم، سدہ مضغظ یا کسی فرد کے کھل جانے مثلاً عصبہ میں شگاف پیدا ہونے کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ دیکھیں کہ بصارت چلی گئی ہے اور آنکھ بحالہ محفوظ ہے۔ اور ساتھ ہی سر میں ثقل بالخصوص گہرائی کے اور قعر چشم کے ارد گرد میں ہے تو یہ سمجھیں کہ کثرت رطوبت بہہ کر عصبہ مجوفہ کی جانب آگئی ہے اور مضغظ پیدا کر کے اسے متورم کر دیا ہے۔ بیمار اگر بتائے کہ اولاً اس کے سامنے وہی خیالی صورتیں آتی رہی ہیں۔ جو نزول الماء کا مریض دیکھتا ہے، اس کے بعد بصارت چلی گئی ہے، آنکھ کے اندر کوئی آفت بھی نہیں ہے۔ قعر چشم میں کوئی ثقل ہے نہ سر میں تو یہ سمجھیں کہ بیماری کا تعلق سے عصبہ مجوفہ کے سدہ سے ہے۔ سدہ کی پہچان اس طرح بھی کی جاسکتی ہے کہ ایک آنکھ کو بند کریں تو دوسری کشادہ نہ ہوگی۔ (حنین)

دوسری کی علامتیں نہیں دیں، علامتیں دینا مناسب تھا۔ (مؤلف)

سقطہ، ضربہ، یا شدید قے کے بعد بصارت چلی گئی ہو اور آنکھ اولاً تب ہو، پھر اندر دھنس جائے تو یہ سمجھیں کہ عصبہ مجوفہ پھٹ گیا ہے۔

کوئی مریض نزدیک بین ہو، دور بین نہ ہو یا چھوٹی چیزوں کو دیکھ لیتا ہو، مگر بڑی چیزوں کو نہ دیکھتا ہو تو یہ کیفیت اس روح کے ضعف کی وجہ سے ہوتی ہے جو دماغ سے ابھرتی ہے۔ برعکس حالت ہو حتیٰ کہ دور بین ہو نزدیک بین نہ ہو جیسا کہ بوڑھوں کو عارض ہوتا ہے یا دن میں دیکھتا ہو مگر رات میں نہ دیکھتا ہو جیسے شب کو مریض، تو یہ تصور کریں کہ یہ کیفیت نفسانی روح کی غلظت فضلات کے نتیجہ میں پیدا ہو گئی ہے جو روح گھل مل گئے ہیں۔ ضعف بصارت میں خاص کر یہی وجہ ہوتی ہے کہ ماقین کی رگوں سے خون نکال لیں اور کنپٹیوں پر جو تک لگائیں۔ (حنین)

ضعف بصر کی کسی بھی نوعیت میں اسے محفوظ رکھنا مناسب ہے۔ (مؤلف)

ظلمت بصر اور سدہ میں باسلیقون مفید ہے۔ یہ قلعطار، نحاس سوختہ، زنجار، فلفل، زنجبیل، سنبل ہری، عرق بادیان کے ساتھ تیار کیا جاتا ہے۔ (حنین)

یہ عمدہ ہے لہذا بھروسہ کریں اس میں تھوڑی کا فور کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ جو سرے آنکھوں کی حفاظت کرتے ہیں اور سیلان کو روکتے ہیں وہ حجر افروچی، اشم یا قلمیا، صبر، مایٹا، زعفران، اور زردہ ت سے تیار کئے جاتے ہیں۔ (مؤلف)

باسلیقون اور اس جیسی حاد ادویات کا استعمال اس وقت روا نہیں ہے۔ جب سر میں امتلاء ہو، ہوا جنوبی ہو، سرما و گرما کا شباب ہو۔ آنکھوں میں ان کے استعمال کے بعد ہمیشہ دودھ کا قطور کریں، تاکہ سوزش میں سکون حاصل ہو۔ (حنین)

جن چیزوں کا مسلسل استعمال بصارت کو تارک کر دیتا ہے وہ خس، عدس، بادرونج، کراث، بٹلی اور شامی ہیں۔

تیزی بصارت کے لئے:

آب بادرونج اور تھوڑی جاؤ شیر کا سرمہ لگائیں۔ پختہ زیتون بصارت کے لئے مضر ہے۔ (ابن ماسویہ)
سقوط اشعار اور حفظان صحت بصارت و دمہ کے لئے حیرت انگیز سرمہ:
قد میا (قلیمیا) بلکے طور پر کوٹ لیں، حدت بصارت پیش نظر ہو تو شحم افاعی کے ساتھ اور خاص کر حفاظت بصارت مطلوب ہو تو شہد کے ساتھ گوندہ لیں۔ پھر اسے ایک کوزہ کے اندر رکھ کر اتنا جلائیں کہ سوراخ سے دھواں نکلتا ہو اقطعاً دیکھائی نہ دے۔ دھواں نکلتا بند ہو جائے تو گل حکمت زائل کر کے اس پر مطبوخ کا چھڑکاؤ کریں۔ اور اچھی طرح پیس لیں۔ پھر اس کا ایک جزء، اور وختنج نصف جزء، کحل نصف جزء، اور لازورد نصف جزء، لے کر سرمہ بنالیں۔ عجیب الاثر ہے۔ (قریطن)
صحت چشم کا محافظ اور مانع نزلہ:

رسوت پانی میں گھول کر قطور کریں۔ مواد ردیہ کو قبول کرنے سے آنکھوں کو روکتا ہے۔ اسی طرح کی بڑی تاثیر ان شیافوں کی بھی ہے جو سنبل اور رسوت سے تیار کئے جاتے ہیں۔
بصارت کے لئے مضر:

دائمی مدہوشی، جماع، شراب شیریں، کثیر الغذائیت، ماکولات، بطی الخ غذا میں، مصدع، مہج باہ، چرپری، سوداوی اشیاء ہیں۔ ضعف بصارت کے ساتھ سر میں ثقل بھی ہو تو پیشانی یا ناک، یا آفاق سے خون نکالیں۔ بکثرت نیند اور بے خوابی آنکھوں کے لئے مضر ہے۔ نگاہ کو مطالعہ اور انگونٹیوں کے نقوش دیکھنے میں مصروف رکھیں۔ یہ آنکھوں کی ریاضت ہے۔ کسی ایک چیز کو طویل مدت تک مہبوت کی طرح دیکھنا ضروری ہے۔ مختلف اشیاء کو دیکھیں، شلم کو ہمیشہ نرم رکھیں، نیند سے بیدار ہونے کے بعد آنکھوں کو آہستہ آہستہ رگڑیں۔ بعض حالات میں اشک آور تیز سرموں کا استعمال مفید ہوتا ہے۔ اس سے آنکھوں کے اندر جلاء پیدا ہوتی ہے اور رطوبتیں نکل جاتی ہیں۔ تیز سرموں کو استعمال زیادہ نہ کریں۔ (جالینوس)

محافظ چشم سازج کا سرمہ :

اشد ۶ گرام، توتیا ۴ گرام، اقلیمیا ۷ گرام، بسد ۷ گرام، موتی ۲ گرام، زعفران ۲ گرام، مسک ۲۵۰ ملی گرام، سازج ہندی ساڑھے تین گرام، اچھی طرح پیس کر استعمال کریں۔ خشک دوائیں پانی کیساتھ حاون میں چند دن پیسی جائیں گی۔ پھر خشک کر کے اس پر دوسری دوائیں ڈال دی جائیں۔ (سابور)
دواء الکاتب :

سرمہ صحت چشم کی حفاظت، رطوبت کو جذب اور آنکھوں کو روشن کرتا ہے۔ شیاف مایٹا، ساڑھے تین گرام، تخم گلاب ساڑھے تین گرام، ہلیہ زرد ۲ گرام، عصارہ حصرم ساڑھے تین گرام، کل مرئی بہ آب باراں، ۷ گرام، کافور ۵۰۰ ملی گرام، سنبل الطیب ۱ گرام، کئی بار پیسیں اور سرمہ لگائیں۔ انشاء اللہ مفید ہوگا۔ (ایضاً)

سدہ یہ ہے کہ کوئی اک پتلی دوسری کے بند کرنے اور کھولنے نہ کشادہ ہونہ تنگ ہو۔ پتلی کی شکل محفوظ ہو اس میں کشادگی یا تنگی نہ ہو۔ (جالینوس)

عمدہ مؤثر سرمہ، دمعہ کے لئے عجیب الاثر آنکھوں کی حفاظت کرتا ہے قوت بخشنا ہے اور دمعہ کو کاٹتا ہے :

اشد بارش کے پانی میں ۲۱ شب تک بھگوئیں۔ پھر یہ بھگویا ہوا اشد ۷۰ گرام، مر قشیشا ۲۸ گرام، توتیا سبز ۴۲ گرام، قلمیا ۴۲ گرام، لولؤ صغار ۷ گرام، مسک ۵۰۰ ملی گرام، کافور ۱ گرام، زعفران ساڑھے تین گرام، سازج ساڑھے تین گرام۔ اشد، مر قشیشا، توتیا اور موتی کو بارش کے پانی میں تین دن تک دن میں دس بار پیسیں اور بقیہ دوائیں الگ سے پیس کر ریشمی کپڑے سے چھان کر اوپر سے ڈالیں اور دوبارہ پیسیں۔ اور محفوظ کر لیں۔ صبح و شام بطور سرمہ لگائیں۔ عمدہ اور مؤثر ہے (سابور)

تیزی بصارت کے لئے :

رازیانج طری شیشہ کے برتن میں پانی کے اندر رکھ کر ایک ہفتہ چھوڑ دیں۔ پھر روزانہ صبح و شام چالیس دن تک بطور قطور استعمال کریں۔ غذاء لطیف رکھیں۔ (اریبا سیوس)
کمزوروں کو ضعف بصارت کی شکایت ہو جائے تو سرمہ نہ لگائیں بلکہ گرم پانی کا کئی بار بھپارہ دیں اور باغات میں چلنے پھرنے کا حکم دیں۔ (جالینوس)

میرے پاس ایک بچہ لایا گیا جسے قرائطس کی بیماری تھی۔ وہ صحت یاب تو ہو گیا مگر دیکھتا قطعاً نہ تھا۔ حالانکہ پتلیوں میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی تھی۔ دونوں صاف و شفاف تھیں، نہ ان کے اندر کشادگی تھی، نہ خشکی، میں نے سر پر نطول اور روغن بنفشہ کا سحوط لینے کا مشورہ دیا۔ چنانچہ صحت یاب ہو گیا۔ بایں ہمہ نیند اسے کم آتی تھی۔ (مؤلف)

اپنے تجربے کے مطابق حسب ذیل معجون نگاہ کو بیکرد تیز کرتا ہے:

زخمبیل، ورج، ایارج فیقرا، ہم وزن، حلتیت چوتھائی جز، عرق بادیان تریا طبع ختم بادیان اور شہد کے ساتھ گوندھ کر روزانہ ساڑھے چار گرام، مسلسل استعمال کریں۔ انتشار، ظلمت بصر اور نزول الماء کی ابتداء میں عمدہ ہے۔ (مؤلف)

طبقہ قرنیہ ضرورت سے زیادہ مرطوب ہو جاتی ہے تو بصارت کز زور اور آنکھ مکدر ہو جاتی ہے۔ خشک ہو جاتی ہے تو کم ہو جاتی ہے۔ ساتھ ہی بصارت کے اندر بھی نقص پیدا ہو جاتا ہے جیسا کہ بڑھاپے میں ہوتا ہے۔ (جالینوس)

پہلی حالت کے لئے مرارے مفید ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ چیزیں کھر آلود نظر آئیں گی۔ حالانکہ پتلی مکدر نہیں ہوتی۔ دوسری حالت کی علامت یہ ہے کہ قرنیہ کے رنگ میں مائیت کم ہو جاتی ہے اسپر غور سے نگاہ ڈالیں گے تو آپ کی آنکھ بڑی مشقت سے نظر آئے گی۔ علاج ترطیب ہے۔

عصارہ کمون بری بصارت کو بہتر بناتی اور آنکھوں سے بہ کثرت رطوبات اخراج کرتی ہے اس باب میں حیرت انگیز اثر رکھتا ہے (مؤلف)

جو بصارت غلیظ رطوبتوں سے فاسد ہو چلی ہو۔ اسے تیز کرنے میں عصارہ پیاز کا سرمہ عجیب الاثر ہے، عصارہ فراسیون کا سرمہ استعمال کرنے سے بصارت بیکرد تیز ہوتی ہے ککچ، اخلاط غلیظ کی وجہ سے پیدا شدہ ضعف بصارت میں نگاہ کو تیز کرنے کی سب سے مؤثر دواء ہے۔ (دیسقوریڈوس) تو تیا مغسول تمام دواؤں میں سب سے زیادہ خشکی پیدا کرتی ہے۔ اور سوزش پیدا نہیں کرتی، لہذا مواد کو روکنے اور آنکھوں کی تقویت کے لئے عمدہ اور مفید ہے۔ (جالینوس)

ججرا فروجی کے بجائے اس پر اعتماد کریں۔ سرمہ میں خشک کرنے کے ساتھ قبض کی تاثیر ہے۔ لہذا آنکھوں کی جانب مواد آنے سے روکنے کے لئے عمدہ اور مؤثر ہے روغن بلساں کا سرمہ نگاہ کو تیز کر دیتا ہے۔ (مؤلف)

آبنوس ظلمت بصر میں طاقتور جلاء پیدا کرنے کا اثر رکھتی ہے۔ سیلان مواد کو دفع کرتی ہے۔ رسوت ظلمت بصر کے لئے عمدہ ہے۔ (دیسقوریڈوس)

جہاں حدت اور مواد سائلہ ہوتے ہیں وہاں اسے میں استعمال کرتا ہوں۔ چنانچہ ان مواد کو آنے روک دیتی ہے۔

عدس کا مسلسل استعمال بصارت کو تاریک کر دیتا ہے۔ کرنب کا کثرت استعمال ظلمت بصر کا موجب ہے۔ جس کو مسلسل کھانے سے نگاہ پر پردہ پڑ جاتا ہے۔ بادرورج کا کثرت استعمال نظر پر پردہ ڈال دیتا ہے۔ (مؤلف)

آب بادرورج کا سرمہ نگاہ کو تیز کرتا ہے۔ سیلان رو طبیعت کو روک کر طاقت سے خشک کر دیتا ہے۔ کراث شامی بہ کثرت کھانے سے نظر تاریک ہو جاتی ہے اسی طرح اسکی تمام قسموں کا حال بھی ہے۔ آب پیاز شہد کے ساتھ ملا کر سرمہ کے طور پر استعمال کیا جائے تو ضعف اور ظلمت بصارت میں مفید ہے۔ قلفل ظلمت بصر میں جلاء پیدا کرتی ہے۔ زنجبیل ظلمت بصر کے لئے عمدہ ہے۔ کھانے میں صحر کا استعمال ظلمت بصر کے لئے عمدہ ہے، سداب کھانے سے بصارت تیز ہو جاتی ہے۔ عرق سداب عرق بادیان کے ہمراہ بطور سرمہ استعمال کرنا ظلمت بصر میں مفید ہے۔ شبت کا مسلسل استعمال ضعف بصارت کا موجب ہے عرق بادیان دھوپ میں خشک کر کے آنکھوں کے سرمہ میں شامل کیا جائے تو فائدہ ہوتا ہے۔ بادیان کے تنے سے جو قسمنگ نکلتا ہے وہ بادیان سے بھی زیادہ طاقتور ہوتا ہے۔ کینج ظلمت بصر میں جلاء پیدا کرتی ہے خرفہ نگاہ کو تیز کرتا ہے۔ روفس نے دو مقامات پر کہا ہے کہ اس کا مسلسل استعمال بصارت کو کمزور کر دیتا ہے۔ (دیسقوریڈوس)

پیاز کا کثرت استعمال بصارت کو تاریک کر دیتا ہے۔ (خوز)

کھانے میں دار چینی کا استعمال یا اس کا سرمہ نگاہ کو تیز کر دیتا ہے۔ یہ اس کی خاصیت ہے۔ (ماسرجویہ وابن ماسویہ)

زعفران نگاہ کو تیز کرتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

امراض حادہ کے بعد پیدا ہونے والی ظلمت بصر کا علاج میں نے ماء الجہن، پھر درد سر کی تدحین حمام اور غذاؤں کے ذریعہ ترطیب پہنچا کر کر دیا ہے مسک مقوی چشم ہے۔ یہ آنکھوں کی رطوبات کو جذب کر لیتی ہے۔ (ساہر)

سرکہ کا مسلسل استعمال نگاہ کو کمزور کر دیتا ہے۔ (سندھشار)

نگاہ پر غلبہ یوست سے کبھی بصارت کمزور ہو جاتی ہے۔ علامت یہ ہے کہ آنکھ دہلی اور مکدر

ہوگی۔ اور اسپر غبار نما کیفیت طاری ہوگی۔ سیاہ خیالی تصویریں آئیں گی۔ اس بیماری کو ”تجیر العین“ کہتے ہیں

مغرب سرمد:

بصارت کو تیز کرتا اور جلا بخشتا ہے۔

اقلیمیا نقرہ ساڑھے تین گرام، توتیا ساڑھے تین گرام، اشد ساڑھے تین گرام، شاد نہ ساڑھے تین گرام، سرطان بحری سوختہ مغسول ساڑھے تین گرام، نحاس سوختہ ساڑھے تین گرام، پوست نحاس مغسول ساڑھے تین گرام، صبر ساڑھے تین گرام، زعفران ساڑھے تین گرام، ساؤج ہندی ساڑھے تین گرام، فلفل ۲ گرام، دار فلفل ۲ گرام، نوشادر ۲ گرام، برابر استعمال کریں۔

قریب کی نگاہ کمزور ہو اور دور بینی نہ ہو تو یہ خراب ہے۔ اس حالت کا نوزائیدہ ناقابل علاج ہوتا ہے۔ بعد میں پیدا شدہ حالت کا علاج کثرت اسہال سے ہو سکتا ہے۔ (مسج)

عمدہ سرمد:

نگاہ کو تیز کرتا ہے۔ توتیا ہندی ساڑھے دس گرام، روتج ساڑھے دس گرام، مرتشیا ساڑھے دس گرام، مر ساڑھے دس گرام عرق بادیان میں تین بار پیسیں۔ پھر اس پر فلفل ساڑھے تین گرام، دار فلفل ساڑھے تین گرام، صبر ساڑھے تین گرام، دار چینی ساڑھے تین گرام، زنجبیل ساڑھے تین گرام، مامیران ساڑھے تین گرام، نوشادر ساڑھے تین گرام، ڈال کر پیسیں اور محفوظ کر لیں۔ عمدہ اور مؤثر ہے۔ (مؤلف)

شب کور، کثرت رطوبت اور ظلمت میں مفید، مقوی حدقہ اور نگاہ کو تیز کرنے والا سرمد:

عصارہ انار شرین وترش، جھاگ اتارا ہوا شہد ہم وزن، عرق بادیان نصف جزء، شیشی میں رکھ کر تھوڑا زعفران شامل کریں۔ اور دھوپ میں اس حد تک خشک کریں کہ گاڑھا ہو جائے گا پھر سرمد لگائیں۔

حفاظت اور تیزی بصارت کے لئے:

تدمیری درخت جس سے الو مالی برآمد ہوتی ہے کی شاخوں سے نکالا ہوا روغن سرمد کے طور پر استعمال کرنا ظلمت بصر کے لئے موزوں ہے۔ اس کا سرمد ظلمت بصر میں موزوں ہے۔ (مسج)

آبنوس ظلمت بصر میں نگاہ کو طاقتور جلا بخشتی ہے۔ اس کی سان بنا کر، اسپر شیاف گھسیں تو اثر

عمدہ ہوتا ہے۔ استعمال کرنا چاہیں تو براہ کو اچھی طرح پیس کر رہی کپڑے سے چھان کر شراب
ریحانی میں بھگو دیں، پھر اچھی طرح پیس کر شیا ف بنالیں۔ (دیسٹوریڈوس)
لوگوں کو اعتماد ہے کہ آنکھوں کے سامنے بصارت کو روکنے والی چیز اس کے ذریعہ دور ہو جاتی
ہے۔ (جالینوس)

آنکھوں پر عارض ہونے والے پردہ کو وہ رطوبت جلا بخشتی ہے جو شجرہ غرب سے نکلتی ہے،
بشرطیکہ پھول آنے کے وقت اسے چھیل دیا گیا ہو۔ پھر رطوبت کو اکٹھا کر کے سرمہ استعمال کیا گیا
ہو۔ اس سے ظلمت بصر کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ (بولس)

سرکہ عنصل کا مشروب بصارت میں لطافت پیدا کرتا ہے۔ عصارہ اناغلس شہد کے ساتھ
ضعف بصارت میں مفید ہے۔ افسنتین پردہ چشم میں مفید ہے۔ حلتیت کو شہد کے ساتھ بطور سرمہ
استعمال کرنا نگاہ کو تیز کرتا ہے۔ روغن بلساں نگاہ کو تیز اور ظلمت کو دور کرتا ہے۔ عصارہ بادروج کا
سرمہ بصارت کو تیز کرتا ہے۔ (دیسٹوریڈوس)

وج کا سرمہ بصارت کو تیز اور ظلمت کا ازالہ کرتا ہے۔ (ایضاً)

آب پیاز شہد کے ساتھ بطور سرمہ استعمال کرنا، ضعف بصارت میں مفید ہے۔ (دیسٹوریڈوس)
باب العشاء کے مطابق بکری کے جگر کا استعمال بصارت کو تیز اور ظلمت کا ازالہ کرتا ہے (دیسٹوریڈوس)
اخلاط غلیظہ سے پیدا ہونے والی ظلمت بصارت کا ازالہ عصارہ پیاز کے سرمہ سے ہو جاتا ہے۔
جاوشیر کا سرمہ نگاہوں کو تیز کرتا ہے۔ (جالینوس)

دار چینی ظلمت بصر کو صاف کر دیتی ہے۔ (دیسٹوریڈوس)

اس کو بطور غذا اور بطور سرمہ استعمال کرنے کی خاصیت یہ ہے کہ کمزور نگاہ میں تیزی آ جاتی
ہے۔ (ابن ماسویہ)

دردی سوختہ کبھی توتیا کے بدل کے طور پر استعمال کی جاتی ہے تو آنکھوں کے پردہ کا ازالہ
ہو جاتا ہے۔ (دیسٹوریڈوس)

اس کا مطلب یہ ہے کہ توتیا سے آنکھ کے پردہ کا بھی ازالہ ہوتا ہے۔ (مؤلف)

اسے جلانے کے بعد دھو کر جالی ادویات چشم میں شامل کرنا مناسب ہے۔ (بولس)

پرانے زیتون کا سرمہ نگاہ کو تیز کرتا ہے۔ صمغ زیتون بری جو زبان میں سخت سوزش پیدا کرتا
ہے بطور سرمہ استعمال کریں۔ تو اس سے ظلمت بصر صاف ہو جاتی ہے۔ زخمیل کا سرمہ رطوبت سے
پیدا شدہ ظلمت بصر کا ازالہ کر دیتا ہے۔ مربی زخمیل اس میں مفید ہے (دیسٹوریڈوس)

گاجر کا بیج شہد کے ساتھ کوٹ کر سرمہ استعمال کرنا پردہ کو دور کر دیتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

رسوت ظلمت بصر کو شفا دیتی ہے۔ (جالینوس)

کھانے میں حاشا کا استعمال ظلمت بصر میں مفید ہے۔ (دیسقوریڈوس)

حاشا ظلمت بصر کو شفا دیتی ہے۔ (روفس)

شہد، شراب، مرارہ مرغ اور عرق بادیان کے ساتھ حرمل پیس کر استعمال کرنا ضعف بصارت میں مفید ہے۔ عصارہ حند قوتی شہد کے ساتھ استعمال کرنا ظلمت بصر میں مفید ہے۔ سانپوں کے اطراف کاٹ کر اور شکم صاف کر کے دیکھیں مرارہ نہ پھٹنے پائے۔ اور اچھی طرح دھو کر پانی، تھوڑے نمک، شبت اور شراب کے ساتھ پکایا جائے اور گوشت کھالیا جائے تو ضعف بصر میں مفید ہے۔ اس سے نگاہ تیز ہو جاتی ہے۔ (دیسقوریڈوس)

سانپوں کی کینچلی شہد کے ساتھ پیس کر سرمہ لگایا جائے تو نگاہ کو بیدار کرتی ہے کندر ظلمت بصر کو صاف کرتی ہے۔ (بولس بروایت دیسقوریڈوس)

عصارہ کمون کر بانی نگاہ کو بیدار کرتا ہے۔ کرنب کا کھانا نگاہ کو تیز کرتا ہے۔ یہ ضعف بصر میں مفید ہے کرنب ظلمت بصر پیدا کرتی ہے۔ الایہ کہ آنکھ اصلاً معتدل مزاج سے زیادہ مرطوب ہو۔ (جالینوس)

روغن بادام کدورت بصارت میں مفید ہے۔ لسیاٹوس پودے کے تمام اجزاء شہد میں ملا کر سرمہ کے طور پر استعمال کئے جائیں تو بصارت تیز ہوتی ہے۔ تخم لسیاٹوس کا مشروب بھی یہی اثر رکھتا ہے۔ مرکاسرمہ ظلمت بصر کو جلا دیتا ہے۔ (دیسقوریڈوس)

مرقشیشا سوختہ و ناسوختہ سب کے اندر ظلمت بصر کے لئے جالی تاثیر ہوتی ہے۔ (جالینوس)

روح آنکھ کے پردہ کو دور کر دیتا ہے۔ (حنین)

گل نحاس کی بھی یہی تاثیر ہے۔ (دیسقوریڈوس)

شہد کے ساتھ نظروں کا سرمہ نگاہ کو تیز کرتا ہے۔ ادویات چشم جو حدت بصر کے لئے استعمال کی جاتی ہیں ان میں سلجہ عمدہ ہے۔ شراب میں ملا کر سندروس کو بطور سرمہ استعمال کرنا ضعف بصارت کا ازالہ کر دیتا ہے۔ گنے کے اوپر منجمد شکر کا سرمہ ضعف بصارت میں مفید ہے۔ یہ نمک کی طرح ٹوٹ جاتی ہے۔ حجاز سے در آمد شکر ملخ اورانی کے مشابہ ہوتی ہے۔ یہ اور سکر العشر دونوں کو سرمہ کے طور پر استعمال کرنا ضعف بصارت میں مفید ہے۔ (دیسقوریڈوس)

سجین کا سرمہ استعمال کرنے سے بصارت صاف اور ظلمت و پردہ دور ہو جاتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

اخلاط غلیظہ سے پیدا شدہ ظلمت بصر کے لئے یہ افضل دوا ہے۔ عصارہ سداب کا سرمہ نگاہ کو تیز

کرتا ہے۔ (جالینوس)

سدا ب بصارت کو تیز کرتی ہے۔ (روفس بروایت ابن ماسویہ)

سدا ب نمکین وغیرہ نمکین کھانا بصارت کو تیز کرتا ہے۔

عصارۃ عنصل کو عصارۃ بادیان اور شہد کے ساتھ سرمہ کے طور پر استعمال کریں تو نگاہ تیز ہوتی ہے۔ عقرب بحری پردہ چشم کے لئے عمدہ ہے۔ شہد سے بصارت میں جلاء ہوتا ہے۔ آب حصرم کا سرمہ بصارت کو تیز کرتا ہے۔ عروق الصباغین بصارت کو تیز کرنے میں مفید ہے۔ پتلی کے پاس ایک چیز جمع ہو جاتی ہے جسے تحلیل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ عروق الصباغین سے یہ ضرورت پوری ہو جاتی ہے۔ (دیسقوریڈوس)

عروق الصباغین کی خاصیت تقویت چشم اور نگاہ کو تیز کرنا ہے۔ عصارۃ کاج کو شہد کے ساتھ ملا کر سرمہ استعمال کریں۔ تو نگاہ تیز ہو جاتی ہے۔ (بدیعورس بروایت دیسقوریڈوس)

مولی سے نگاہ تیز ہوتی ہے۔ (دیسقوریڈوس)

عصارۃ فراسیون حدت بصر کے لئے مستعمل ہے۔ (ابن ماسویہ)

فلفل ظلمت بصر کے لئے جالی ہے۔

عصارۃ بخور مریم کا شہد کے ساتھ سرمہ ضعف بصارت میں مفید ہے۔ صمغ کمزور نگاہ کو تیز کرتی ہے۔ (دیسقوریڈوس)

جبکہ رطوبت کی وجہ سے ہو۔ (ابن ماسویہ)

صدف سلطسی جلا کر دھودی جائے تو رطوبت سے نگاہ کو صاف کر دیتی ہے۔ صمغ قراسیا نگاہ کو تیز کرتی ہے۔ عصارۃ قنطوریون صغیر شہد کے ساتھ شامل کر کے استعمال کی جائے تو ظلمت بصر کو دور کر دیتا ہے۔ قیسوم آنکھ کا پردہ دور کرتی ہے۔ عرق بادیان دھوپ میں خشک کر کے بصارت کو تیز کرنے والے سرموں میں شامل کیا جائے تو بیحد مفید ہے۔ اس کا ترپانی بھی یہی اثر رکھتا ہے کاٹنے کے بعد اس کے تنے سے جو گوند نکلتی ہے۔ وہ بصارت کو تیز کرنے کے لئے بڑی طاقتور ہے۔ قطران بصارت کو تیز کرنے والے سرموں میں داخل کرتے ہیں۔ شحم سمک نہری کو دھوپ میں پکھلا کر شہد کے ساتھ ملائیں اور سرمہ لگائیں تو نگاہ تیز ہو جاتی ہے۔ شحم افعی، قطران، شہد اور پرانے زیتون کے ساتھ آنکھ کے پردہ میں مفید ہے شب کی تمام قسمیں آنکھ کے پردہ کو صاف کرتی ہیں۔ دخان کندر بصارت کے لئے عمدہ ہے۔

اخلاط سے پیدا شدہ ضعف بصارت کے لئے دخان زفت عمدہ ہے۔ تین جلی کا دودھ اور اس کی

کلب، مرارہ نعامہ، مرارہ معز، شحم افعی، الو کا بھجہ، ابانیل کا بھجہ، نیولے کا بھجہ، جند بیدستر، روج، پوست کندر، شیخ، دار چینی، عاقر قرحا، اور فریبون۔ ان ساری دواؤں کا سرمہ جالی ہے اور آنکھوں کو فائدہ کرتا ہے۔ وج، آب وج، دار چینی، حب بلساں، عود بلساں، بادام تلخ، لبان، آب بادیان، قنطور یون دقیق، روغن بلساں عود بلساں، ان تمام دواؤں کا سرمہ بصارت کو تیز کرتا ہے۔ اسی طرح فلفل، دار فلفل، زنجبیل اور آب غریب یعنی غریب کے دودھ کا سرمہ جالی بصر ہے۔ مولی کھانے اور اس کے پانی کا سرمہ لگانے سے نگاہ تیز ہوتی ہے۔ سداب کا کھانا اور اس کے پانی کا سرمہ اور اسی طرح حلیتیت بھی جالی بصر ہے۔ پوست سلیخہ کو پیس چھان کر یا قطران، یا پیسے اور ریشمی کپڑے سے چھان لینے کی بعد سانپ کی کینچلی، یا جلا پیس کر ابانیل کے بچوں کا سرمہ یا مولی یا سداب کا کھانا یا آب سداب کا سرمہ لگانا، یا آب پیاز شہد کے ساتھ، یا آب خردل طری یا پیس چھان کر فلفل، یا آب اسنتین، یا آب حاشا، یا صعتر رطب یا یا بس کا کھانا، یا جاؤ شیر کا سرمہ سب آنکھوں کا جلا دیتے ہیں۔ آب بارونہ میں یا ند کورہ پانیوں میں تھوڑی جاؤ شیر شامل کر کے سرمہ لگانا مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

شہد کے ساتھ نظرون کا سرمہ نگاہ کو تیز کرتا ہے۔ عصا شراب کا سرمہ بصارت کو تیز کرتا ہے۔ شہد ظلمت بصر کے لئے جالی ہے۔ اسی طرح خردل بصارت اور تمام حاسوں کو تیز کرتی ہے۔ صمغ فراسیا نگاہ کو تیز کرتی ہے۔ خردل کوٹ کر پانی میں پھینٹ لی جائے اور شہد کے ساتھ بطور سرمہ استعمال کی جائے تو آنکھ کے پردہ میں مفید ہے۔ (دستوریدوس)

خاکستر خفاش نگاہ کو تیز کرتی ہے۔ (بولس برودت ابن ماسویہ)

دوسرے بصارت میں ضعف آگیا ہو تو اس کا علم ہو جانے کے بعد مریض نیند، ٹھنڈک، سخت روشنی حد سے زیادہ بے خوابی اور نیند سے پرہیز کرے۔ حمام کا ہمیشہ اہتمام کرے، شراب کے بعد قے کرے۔ (ارکیغالس)

ظلمت بصر کے لئے:

آب ترب یا روغن بلساں کا سرمہ لگائیں طاقتور ہے۔ مولی کھانا مفید ہے۔ رسوت اور شقائق العنان کے پانی کا سرمہ لگانا نگاہ کو تیز کرتا ہے۔ زنجبیل خشک چند دنوں تک سرمہ کے طور پر استعمال کریں۔ انشاء اللہ ظلمت بصر کا ازالہ ہے۔ (عبدوس)

ظلمت بصر کے ساتھ رطوبت موجود ہو تو زنجبیل خشک اور حلیلہ سیاہ ہم وزن بطور سرمہ استعمال کریں۔ زیادہ نہ کریں۔ (طیب نامعلوم)

بوڑھوں کو ٹھنہرا لائق ہوتی ہے۔ اس لئے ان کی آنکھ روشنی کو اچھی طرح قبول نہیں کرتی یہ بوسہ سے ہوتی ہے۔ علاج یہ ہے کہ حمام اور روغنی مرطب غذاؤں کے ذریعہ ترطیب اور نیم گرم صاف پانی کے اندر آنکھیں کھولیں۔ آنکھیں کمزور ہوں۔ وریڈوں کی کشادگی اور سرخی، سبل اور جرب وغیرہ کی وجہ سے بہت جلد ہیجان میں آجاتی ہوں تو مریض شکم پر ہونے کے بعد نہ سوئے۔ فم معدہ کے لئے مضر اشیاء، پیاز، گند نے اور بادروج سے بنی ہوئی غذائیں ترک کر دے۔ حمام سے پرہیز کرے۔ جسم کے نچلے حصوں کی مسلسل مالش کرے۔ انہیں اور دونوں ہاتھوں کو باندھ دے اور گرم پانی میں رکھے۔ باریاں جن کا وہ عادی ہے۔ آنے سے پہلے فصد اور دواء المشی (پیٹ چلنے کی دوا) استعمال کرے۔ بچے۔ مسہل اور حقن استعمال کرے۔ (تھیلو لاؤس)

بصارت معطل اپنے مخصوص عضو کی وجہ سے ہوتی ہے۔ یا اس عضو کے خدام کی وجہ سے قوت باصرہ کا فعل سدہ کی وجہ سے رک جاتا ہے۔ یہ سدہ عصبہ مجوفہ میں پیدا ہو جاتا ہے۔ علامت یہ ہے کہ ایک آنکھ بند کرنے کے بعد دوسری آنکھ کشادہ نہیں ہوتی۔ اس کا فعل اس لئے بھی رک جاتا ہے کہ عصبہ مذکورہ میں تفرق اتصال ہو جاتا ہے۔ رطوبت جلد یہ کا سیلان کسی ایک گوشہ چشم کی جانب ہو جائے گا تو نگاہوں کو نقصان نہیں پہونچا سکتا۔ اوپر یا نیچے کی جانب مائل ہو جائے تو ایک چیز دو نظر آنے لگتی ہے۔

ثقب عنیبہ چار جہتوں سے نگاہوں کو نقصان پہونچاتا ہے۔

۱۔ کشادہ ہو جائے۔

۲۔ تنگ ہو جائے۔

۳۔ اپنی جگہ سے ہٹ جائے۔

۴۔ پھٹ جائے۔ کشادگی طبعی ہو یا اکتسابی بصارت کے لئے مضر ہے۔ تنگی اگر طبعی ہے تو عمدہ

ہے۔ کیونکہ اس سے بصارت نہایت تیز ہو جاتی ہے۔ اکتسابی ہے تو خراب ہے کیونکہ رطوبت بیہمیہ کے اندر دھنس جانے سے لائق ہوتی ہے زیادہ تر یہ حالت بوڑھوں کو اور خشک تدبیر کی موجودگی میں پیش آتی ہے۔ طبقہ عنیبہ کے مرطوب ہونے سے بھی یہ حالت پیش آجاتی ہے۔ مگر اس سے صحت ہو جاتی ہے۔ پہلی حالت میں صحت نہیں ہوتی۔ کیونکہ خشک بیماری عسیر العلاج ہوتی ہے۔ رطوبت بیہمیہ جب زیادہ ہو جاتی ہے تو یاکم غلیظ ہو جاتی ہے۔ تو بصارت کو نقصان پہونچاتی ہے۔ اسکی قلت و کثرت ثقب عنیبہ کو نقصان پہونچاتی ہے۔ غلظت سے نگاہ میں گاڑھ پین آ جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے اثر کو بمشکل قبول کرتی ہے۔

رطوبت بیہیہ اپنے رنگ کو چھوڑ کر دوسرا رنگ اختیار کرے تو چیز تبدیل شدہ رنگ جیسی دکھائی دیتی ہے۔ زرد ہو گئی ہے تو چیزیں زرد دکھائی دیں گی۔ اسی طرح دیگر رنگوں کا بھی حال ہے۔ یہ غلطی رطوبت کے اندر ثقب عنبیہ کے مرکزی محاذ پر ہوتی ہے تو مریض شے مرئی کو روشن دان تصور کرتا ہے۔ رطوبت غلیظہ مرکز کے ارد گرد محیط کے قریب میں ہوتی ہے کو زیادہ چیزیں بیک دفعہ نظر نہیں آتی ہیں۔ جیسا کہ تندرستوں کو دکھائی دیتی ہیں رطوبت غلیظہ بکثرت مقامات پر پراگندہ اور بکھری ہوئی ہوتی ہے تو مریض کو آنکھوں کے سامنے اڑتے ہوئے بھنگے نظر آتے ہیں۔ اس طرح کی خیالی تصویریں مدہوشوں کو اور قے کرنے کے بعد دکھائی دیتی ہیں۔ نیز جنہیں نکسیر ٹوٹنے والی ہوتی ہے انہیں بھی اس طرح کی تصویریں نظر آتی ہیں۔ نزول الماء کے برعکس یہ حالت دائمی نہیں ہوگی۔ رطوبت بیہیہ سب کی سب گاڑھی ہو جاتی ہے۔ حتیٰ کہ وہ حصہ بھی جو ثقب عنبیہ کے محاذ میں ہوتا ہے غلیظہ ہو جاتا ہے تو بصارت مفقود ہو جاتی ہے۔ بطون دماغ کی وجہ سے بھی بصارت میں رکاوٹ ہو جاتی ہے حالانکہ آنکھ بحال ہوتی ہے اور کسی سدہ وغیرہ کا نشان نہیں ملتا۔

جملہ رطوبت بیہیہ گاڑھی ہو جائے مگر گاڑھا پن اس حد تک نہ ہو کہ یکبارگی بصارت میں رکاوٹ آجائے تو مریض دور سے چیزوں کو نہیں دیکھ پاتا۔ گو قریب سے جتنا گاڑھا پن ہوتا ہے اسکے مطابق دیکھ لیتا ہے۔ طبقہ قرنیہ میں غلیظت آ جاتی ہے۔ تو آنکھوں کو نقصان پہنچتا ہے۔ یہ رطوبت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ جو گاڑھا ہو کر امتلائی کیفیت پیدا کر دیتی ہے۔ چنانچہ شفافیت ان چیزوں کو قبول کرنے کی بات کم ہو جاتی ہے۔ رطوبت کے اندر شدید بوست پیدا ہو جانے سے تشنج اور سلوٹیس پیدا ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ آنکھ ضروری حد تک چیزوں کو قبول نہیں کرتی۔ یہ حالت بوڑھوں کو زیادہ پیش آتی ہے۔ اس کا رنگ تبدیل ہو جائے تو تبدیل شدہ رنگ کے مطابق چیزیں نظر آنے لگی ہیں۔ جیسا کہ یرقان کی حالت میں زرد ہو جاتی ہے تو چیزیں زرد اور طرفہ میں سرخ ہو جانے سے چیزیں سرخ نظر آنے لگتی ہیں۔ طبعی کیفیت سے زیادہ رطوبت رقیق ہو جاتی ہے تو بصارت کو نقصان پہنچاتی ہے کیونکہ روشنی کو جلدیہ کی جانب اپنی وسعت سے زیادہ ارسال کرنے لگتی ہے۔ قرنیہ کے اندر پیدا شدہ تشنج رطوبت بیہیہ کی کمی کے نتیجہ میں عارض ہوتا ہے۔ تو ساتھ ہی سورخ بھی تنگ ہو جاتا ہے۔ یہ کیفیت بوڑھوں کو پیش آتی ہے۔ خاص قرنیہ کی کسی بیماری کے ساتھ یہ صورت حال ہو تو سورخ بحال رہتا ہے۔

سفید رنگ نور چشم کے اتصال کو پراگندہ کر دیتا ہے۔ اس سے آنکھ کو تکلیف ہوتی ہے۔ سیاہ رنگ طبقات چشم کو بری طرح سمیٹ دیتا ہے۔ چنانچہ اس سے بھی تکلیف ہوتی ہے آسمانی اور اس کے

بعد مائل بہ سیاہی رنگ اعتدال کے ساتھ بصارت کو سمیٹتے ہیں۔ اس لئے آنکھ تندرست ہے تو آسانی رنگ سب سے بہتر ہوتا ہے۔ بیماری ہونے کی صورت میں سیاہ رنگ سب سے مفید ہوتا ہے کیونکہ ہر افراط کا شافی علاج اسکے برعکس حالت کے ذریعہ ہوتا ہے۔ آنکھوں کو آفت عصب کی وجہ سے پیش آتی ہے۔ یا روح باصرہ کی وجہ سے۔ عصب کو آفت، ورم، سدہ، یا سوء مزاج سے لاحق ہوتی ہے۔ عصب چشم کے اندر پیدا شدہ ورم اگر فلفلمونی ہے تو ضربان اور ثقل بھی ہوگا۔ اور اگر یہاں سرخی ہے تو حرارت کی شدت بھی ہوگی۔ اسی طرح سوداوی ورم کے ساتھ ثقل ہوگا۔ ورم بلغمی کیساتھ بھی ثقل ہوگا۔ (جالینوس)

علامت نہیں دی۔ (مؤلف)

اور ام حارہ اور اورام باردہ میں فرق بیماری کی طول مدت سے کیا جائے گا۔ (جالینوس)
بیماری کی طول مدت اس بات کی دلیل ہے کہ ورم سوداوی ہے یا بلغمی۔ علاوہ ازیں سوداوی ورم کے ساتھ ثقل ہوگا۔ اور بلغمی ورم میں ثقل نسبتاً کم ہوگا۔ (مؤلف)

عصب کے اندر پیدا ہونے والا سوء مزاج اگر حار ہے تو ساتھ میں التهاب اور اگر بارد ہے تو برف کے مانند برودت ہوگی۔ سوء مزاج یا بس سابقہ خشک تدبیر اور بوڑھوں کی عمر اور سوء مزاج رطب، سابقہ مرطب تدبیر اور بچوں کی عمر سے معلوم ہوگا۔

سدہ کی پتہ اس طرح چلے گا کہ سر اور مقام ماؤف میں یکبارگی ثقل پیدا ہوگا۔ روح باصرہ کو آفت آہستہ آہستہ لاحق ہوتی ہے چنانچہ رفتہ رفتہ منقطع ہوتی ہے جیسا کہ بوڑھوں کو پیش آتا ہے۔ باصرہ کو یہ آفت یکبارگی بھی لاحق ہوتی ہے جیسا کہ سکتہ کی حالت میں پیش آتا ہے۔ (جالینوس)

نگاہوں کا منقطع ہونا کسی دماغی بیماری کے سبب سے ممکن نہیں ہے۔ کوئی ضربہ بھی ہوگا۔ تو مقدم دماغ سے اگنے والے عصب کا فعل ہی متاثر ہوگا۔ باقی روح باصرہ کے اندر آہستہ آہستہ آفت کا پہونچنا تو یہ ممکن ہے۔ جیسا کہ بوڑھوں میں دیکھا جاتا ہے۔ (مؤلف)

صحت چشم کی حفاظت اس طرح ہوگی کہ فضلات چشم کو نختوں اور منہ کی جانب عطوس اور غرور کے ذریعہ کھینچ لیا جائے، حجر افرو جی جس کی صفت المیامر میں یہاں ہو چکی ہے سے بنے ہوئے خشک سرموں کے ذریعہ آنکھوں کو تقویت پہونچائی جائے۔ المیامر میں یوں بیان کیا گیا ہے۔ کہ سلائی میں یہ سرمہ لے کر فقط پلک پر گزارا جائے۔ طبقات چشم پر اس کا اثر نہ ہو۔ یہ عمل روزانہ کیا جائے۔ (جالینوس)

بکثرت رونے سے بصارت میں جو ضعف پیدا ہوتا ہے۔ وہ یوست اور جلیدیہ کے خشک

ہو جانے سے لاحق ہوتا ہے۔ (یہودی)

تاریکی میں دیکھائی دینا اور روشنی میں دیکھائی نہ دینا یسوت سے ہوتا ہے۔ برعکس صورت برعکس حالت کی وجہ سے ہوتی ہے۔ پہلی کیفیت کی دلیل یہ ہے کہ روشنی کی جانب دیکھتے رہتے ہیں ان کی پتلیاں تنگ ہو جاتی ہے۔ انسان روشنی میں نہیں دیکھتا تو یہ پتلی کی تنگی ہوتی ہے۔ روشنی کو دیکھنے کا یہی نچہ ہے۔۔ (مؤلف)

سانپ کی کھال شہد کیساتھ پیس کر سرمہ لگانا ضعف بصارت میں مفید ہے۔ (جالینوس)
بوڑھوں کو جو ظلمت عارض ہوتی ہے اس میں موزوں یہی ہے کہ آہستہ خرامی کے ساتھ چلیں پھریں۔ مالش کریں۔ غذا سے شکم پر نہ کریں۔ چرپری غذائیں نہ لیں۔ ہر اس چیز سے پرہیز کریں۔ جس سے سر کی جانب انحراف اٹھتے ہوں۔ کھانے اور پینے کے بعد آہستہ سے قے کریں۔ ناک کے اندر اعتدال کے ساتھ زکام ہو جائے تو ظلمت بصر میں مفید ہے۔ اسی طرح جالب بلغم عطاس اور غرغره بھی مفید ہے۔ ضعف بصارت کی انتہا ہی علامت یہ ہے کہ اشعار چشم (آنکھ کے کناروں) کا رنگ قوس قزح جیسا ہو جائے گا۔ ایسی صورت میں ناقابل بیان حد تک بصارت کے اندر ضعف شروع ہو جائے گا۔ آنکھوں کے سامنے بھنگے جیسی چیزیں نظر آئیں گی۔ شقیقہ اور درد سر عارض ہو گا۔ غذا کم کر دیں۔ ریاضت کرائیں اور تنقیہ کریں۔ انشاء اللہ صحت ہو گی۔ (روفس)

خس، کراث، باد روج، کرنب، عدس، جریر، اور شبث کا کثرت استعمال بصارت کو تاریک کر دیتا ہے۔ (ختیشوع)

عمدہ مجرب عزیر:

قلبیہ ۲۸ گرام، لؤلؤ ۷ گرام، مرے گرام، مرارہ نسر ۵۰۰ ملی گرام، مرارہ جل ۵۰۰ ملی گرام، فلفل سفید ایک گرام، نوشادر ۵۰۰ ملی گرام، مسک ۵۰۰ ملی گرام، کافور ۵۰۰ ملی گرام، پیس کر استعمال کریں۔
برود انار مسمی بہ جلاء عیون القاشمین، انار شیریں و ترش کو ہاتھ سے ایک صاف چینی کے برتن میں الگ الگ نچوڑ لیں۔ پھر الگ الگ شیشہ کے ایک برتن میں رکھ کر ڈاٹ لگا دیں۔ اور جون کے شروع میں دھوپ میں رکھیں۔ ہر ماہ ثقل (درد) نکال کر پھینک دیں۔ اس کے بعد صبر ساڑھے تین گرام، فلفل ساڑھے تین گرام، دار فلفل ساڑھے تین گرام، نوشادر ساڑھے تین گرام، مذکورہ آب ۴۰۰ گرام میں خوب اچھی طرح پیس اور حل کر کے آب انارین میں ڈال دیں۔ اور بطور سرمہ استعمال کریں۔ عجیب الاثر ہے۔ پرانا جتنا ہو گا۔ اتنا ہی عمدہ ہو گا۔ عمدگی میں انشاء اللہ اس کی کوئی نظیر نہیں ہے۔

نسخہ عزیر بے نظیر:

قلیمیاے زر ساڑھے تین گرام، شادہ ساڑھے تین گرام، توتیا ہندی ساڑھے تین گرام، تو بال شبہ (نحاس) ساڑھے تین گرام، سرطان بحری ساڑھے تین گرام، ساونج ہندی ساڑھے تین گرام، کل اصفہانی ساڑھے تین گرام، دار فلفل ۲ گرام، فلفل ۲ گرام، نوشادر ۲ گرام، زعفران ۱ گرام، سرمہ بنالیں۔

تو بال کا اثر:

تو بال شبہ (نحاس) کو گرم کر کے ٹھنڈا کریں۔ پھر کوٹ کر نر کریں۔ اور بقدر ضرورت لے کر اچھی طرح پیس لیں۔ بوڑھوں اور مرطوب آنکھوں کے لئے موزوں ہے۔ (مختیشوع) حیرت انگیز سرمہ، صحت چشم کا محافظ:

شادہ ۹ جزء، توتیا ۳ جزء، قلیمیاے زر یک جز۔ مغسول کر کے (پانی سے صاف کر کے) سب کو یکجا کریں اور سرمہ کے بطور استعمال کریں۔ یہ حجر افروجی جالینوس سے بنے ہوئے سرمہ کے قائم مقام ہے۔ آنکھ کی شکل باقی اور بصارت مفقود ہو تو سب سے پہلے یہ دیکھا جائے گا کہ پتلی کشادہ ہے یا تنگ۔ دونوں مشابہ ہوں تو ایک کو بند کر دیں۔ دوسری کشادہ نظر آئے تو یہ سمجھیں کہ نقص ثقب عنیبہ میں آفت ہے۔ ورنہ کوئی دوسری بیماری ہوگی۔

یہ سب کی وجہ سے لاحق ہونے والی بصارت کی کمزوری عمیر العلاج ہے۔ سب سے مفید چیز روغن نیلو فر کا سعوٹ، اور غذا، شراب اور حمام کے ذریعہ جسم کو ترطیب پہنچانا ہے۔ روغن کدو شیریں کا سعوٹ استعمال کریں۔ سر پر وہ طبخ انڈیلین جو وسو سے کے لئے تیار کیا جاتا ہے۔ آنکھوں کے اندر سفیدی بیضہ کا قطور کریں۔ اور کئی بار دودھ کی دھار ماریں۔ یہ مفید ہے۔ (طیب نامعلوم) ابانیل کے بچوں کو لے کر ٹکڑے ٹکڑے کریں۔ اور پینے کی حد تک جلا لیں۔ اور تھوڑی سنبل ملا کر سرمہ تیار کریں۔ یہ آنکھوں کو خوبصورت بنادیتا ہے۔ اس کا سرمہ لگانے کے بعد آنکھیں بڑی معلوم ہوں گی۔ پتلی کو سیاہ کرتا ہے۔ جرب اور حہ کا استیصال کر دیتا ہے۔ آنکھوں کی جانب آنے والی کسی اجنبی رطوبت کو بخشتا نہیں ہے۔ (اطہور سفوس)

بصارت چلی گئی ہو اور آنکھوں کی شکل میں قطعاً کوئی غیر معروف چیز نظر نہ آتی ہو اور ساتھ ہی سر کے اندر ثقل خاص کر کہرائی میں اور قعر چشم کے متصل ثقل موجود ہو تو یہ سمجھیں کہ بصارت

کو مصیبت بکثرت رطوبت سے بہو نچی ہے جو بہہ کر عصب چشم تک آگئی ہے۔ بیماری یہ خبر دے کہ نگاہوں کے سامنے شروع میں اسی طرح کی خیالی صورتیں آتی ہیں جو نزول الماء کی مریض کو آتی ہیں۔ اور اس کے بعد اچانک بصارت معدوم ہو گئی ہے۔ پتلی میں کوئی بیماری ہے نہ آنکھ میں تو یہ سمجھیں کہ عصب میں سدہ پڑ گیا ہے۔ اس کا پتہ یوں چلے گا کہ ایک آنکھ بند کر دیں، اگر دوسری کشادہ نظر نہ آئے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ سدہ موجود ہے۔ زوال بصارت سے پہلے سقطہ یا سر پر شدید ضربہ یا شدید قے کی ہسٹری ملتی ہے۔ جس کی وجہ سے آنکھ ابھر آئی ہو، پھر دھنس گئی ہو۔ اور دہلی ہو گئی ہو تو یہ سمجھیں کہ عصب مجوفہ پھٹ گیا ہے۔ (حنین)

ہو سکتا ہے مریض قریب کی شے دیکھتا ہو، دور کی نہ دیکھتا ہو، چھوٹی چیز نظر نہ آتی ہو، اسی طرح برعکس حالت بھی ہو سکتی ہیں۔ لہذا سب پر غور کر لیں۔ امراض، تشخیص اور علاج سب غور و فکر کے محتاج ہیں۔ (مؤلف)

ضعف بصارت کا علاج:

ماقین کی فصہ کھولیں۔ کنپیوں پر جو نکلیں لگائیں۔ جو دوائیں اور ارشک کرتی ہیں۔ اور سدہ اور ظلمت بصر میں مفید ہیں وہ طاقتور جالی دواؤں سے ترکیب دی جاتی ہیں مثلاً قلعطار، زنگار، فلافل اور سنبل الطیب اور جو دوائیں صحت چشم کی حفاظت اور آنکھوں کے اندر پیدائش امراض سے روکتی ہیں۔ وہ فروجیہ کی جانب منسوب پتھر، انزروت، صبر، مایٹا، اقلیمیا، اشد اور زعفران سے تیار کی جاتی ہیں۔ ظلمت بصر میں روغن بلساں، مراروں، حلیتیت، شہد اور رازیانج وغیرہ سے بنائی ہوئی دوائیں بھی مفید ہیں۔ (حنین)

بصارت چلی جائے اور آنکھ کے اندر کوئی غیر معروف چیز نظر نہ آتی ہو تو اس کا سبب عصبہ مجوفہ ہوتا ہے۔ یہ کیفیت عصب مجوف کے سوء مزاج، یا سدہ اور ورم جیسے امراض یا عصبہ مجوفہ سے تالیوں کے انقطاع کی وجہ سے لاحق ہوتی ہے۔

بوزھوں کے اندر ضعف بصارت کا سبب طبقہ قرنیہ کا ٹھٹھرا یا رطوبت بیہیہ کی کمی ہے۔ پتلی کا سورخ تنگ ہے تو اس کا سبب رطوبت بیہیہ کی قلت ہے۔ نگاہ بحالہ صاف ہے تو ممکن ہے کہ اس کا سبب طبقہ قرنیہ کا انقباض ہو۔ یہ محتاج علامت ہے۔ علاج دشوار ہے۔ کیونکہ اس طبقہ کو ترطیب بہو نچانا، کوئی آسان نہیں ہے۔ بصارت کے لئے سب سے عمدہ رنگ آسمانی پھر مائل بہ سیاہی ہے۔ کیونکہ یہ دونوں رنگ سفیدی اور سیاہی سے مرکب ہوتے ہیں۔ لہذا سفید رنگ کی طرح دونوں تفریق نہیں پیدا

کرتے۔ اسی طرح سیاہ کی طرح دنوں سختی کے ساتھ اور ناگوار انداز میں سمیٹتے نہیں ہیں۔ یہ حکم آنکھ کے تندرست ہونے کے ساتھ مشروط ہے۔ آنکھوں کے اندر کمزوری دھوپ کی روشنی وغیرہ سے آتی ہے۔ تو سیاہ رنگ ان کے لئے عمدہ ہے۔ علاج بالضد کے اصول پر۔ (جالینوس)

ماء الجبن خلط مراری سے اور امراض حادہ کے بعد پیدا شدہ ظلمت بصر میں مفید ہے۔ (ساہر)

دودھ کا پینا بوسست سے پیدا شدہ ضعف بصارت کے لئے عمدہ ہے۔ (مؤلف)

بزرگان قدیم کا قول ہے کہ حسب ذیل باتوں سے بڑھ کر تندرست آنکھوں کے لئے نقصان دہ اور کوئی چیز نہیں ہے۔ ان کا نقصان مریض آنکھوں سے بھی زیادہ سخت ہے:

۱۔ پیٹ کو مسلسل خشک رکھنا۔

۲۔ روشن چیزوں کو مسلسل دیکھنا۔

۳۔ باریک خط کو جھک کر پڑھنا۔

۴۔ حد سے زیادہ جماع کرنا۔

۵۔ سرکہ، نمکین اور مچھلی کا مسلسل استعمال۔

۶۔ بسیار خوری کے بعد سونا۔

کھانے کے بعد ہضم سے پہلے آنکھوں کے مریض کو سونا مناسب نہیں ہے۔ (انطلیس)
جسے اپنی آنکھوں کے ضیاع کا اندیشہ ہو وہ کچا اور پکا شلجم، نہار منہ کھانے کے بعد، جس قدر کھا سکے کھائے۔ یہ اس کے لئے مفید ہے۔

کحل اکبر صحت چشم کی حفاظت اور رطوبت کا ازالہ کرتا ہے یہی برود فارسی ہے:

کحل، توتیا، مر قشیشا، قلمیا، ساڑھے سترہ گرام کے برابر ہم وزن، یہ سب دھو کر صاف کر لی گئی ہوں۔ لولو مصول ۷ گرام، سازج حندی ساڑھے تین گرام، زعفران ساڑھے تین گرام، سنبل ساڑھے تین گرام، کافور ایک گرام، مسک ۵۰۰ ملی گرام، سب کو اکٹھا کر کے صبح و شام سرمہ لگائیں۔ (طیب نامعلوم)

نسخہ کے اندر کحل، کافور اور سنبل انشاء اللہ کافی ہوں گے۔ (مؤلف)

کحل مصول ساڑھے سترہ گرام، مسک ساڑھے تین گرام کافور ۵۰۰ ملی گرام مستعمل ہے۔

آنکھیں بحال اور بصارت معدوم ہو تو سب سے پہلے یہ دیکھیں کہ کوئی سدہ تو نہیں ہے اسکا اندازہ اس طرح ہو گا کہ مرض کو ایک آنکھ بند کرنے کا حکم دیں۔ بائیں آنکھ کو بند کرنے کے بعد دایہی آنکھ

طرح ہو گا کہ مرض کو ایک آنکھ بند کرنے کا حکم دیں۔ بائیں آنکھ کو بند کرنے کے بعد داہنی آنکھ کشادہ ہو جائے تو کوئی سدہ نہ ہو گا۔ اور کوئی آنکھ کشادہ نہ ہو تو جالینوس کی رائے کے مطابق آفت عصبہ مجوفہ میں ہوگی۔ ہماری رائے کے مطابق عنیبہ متاثر ہوگی۔ بصارت کا ضعف یا زوال اور آنکھوں کا بحال رہنا۔ بیماری کی وجہ سے ہوتا ہے جسے جالینوس نے سدہ کہا ہے مگر ہم اسے آنکھوں کے منقبض اور کشادہ ہونے سے موسوم کریں گے۔ جالینوس جسے روح باصرہ کی غلظت کہتا ہے وہ ہمارے نزدیک درحقیقت رطوبت جلید یہ کی غلظت کا نام ہے مذکورہ بالا کیفیت کا ایک سبب اور ہے۔ اور وہ ہے قرنیہ کا ٹھٹھرا نا اور اس میں کدورت کا پیدا ہونا۔ یہ بوڑھوں کو عارض ہوتی ہے۔ مذکورہ کیفیت کا ایک تیسرا سبب آنکھوں کے خشکی اور رطوبت بیہیہ کی قلت ہے۔ یہ بھی اصل میں بوڑھوں کو اور طویل اور حاد بیماریوں کے اندر عارض ہوتی ہے۔ جس چیز کا نام جالینوس نے سدہ رکھا ہے اسے آپ سمجھ چکے ہیں مریض کو ظلمت سے روشنی میں لا کر اسکی پتلی کا جائزہ لیں گے۔ یہی سب سے صحیح اور بہتر ہے۔ جالینوس نے اس کے علاج کا تذکرہ نہیں کیا ہے یہ دراصل عمیر العلانج ہے۔ کیونکہ یہ اس عضلہ میں ہوتا ہے۔ جو عنیبہ کو پھیلاتا ہے اور سکڑتا ہے۔ اس پر اچھی طرح غور کرنا چاہئے۔ اس کے علاج کا طریقہ وہی ہے جو بیکار جانے والے عضلات کا ہے۔

رطوبت بیہیہ کی کمی کی علامت یہ ہے کہ آنکھ میں نقص ہو گا اور وہ دھنس جائے گی۔ علاج ترغذا، حمام، نیند، راحت، سر کی تدھین اور سحوط کے ذریعہ کریں۔ قرنیہ کے ٹھٹھرنے اور مکرر ہو جانے کی بات کھلی آنکھوں دیکھی جاسکتی ہے۔ یہ عمیر العلانج ہے۔ گرم پانی کے حمام اور نقصان بیہیہ کے علاج کے ذریعہ حالت کی دیکھ بھال کی جاسکتی ہے۔

جو ہر جلید یہ کے مکرر ہونے پر تصویریں بآسانی نہیں چھپتی ہیں۔ اسی کو جالینوس نے روح باصرہ کے غلیظ ہو جانے سے تعبیر کیا ہے۔ اس سے شب کو رہتا ہے۔ نزدیک بینی اور دور بینی دونوں اس لئے مفقود ہوتی ہے کہ غلظت کی وجہ سے دور کی تصویر آنا آسان نہیں ہوتا۔ نزدیک کی چیز بھی مؤثر نہیں ہوتی۔ جیسے سو گنگھی جانے والی چیز ناک میں رکھتے ہیں پھر بھی سو گنگھی نہیں جاتی۔ اس کا ایک طبعی سبب بھی ہے وہ یہ ہے کہ لطافت کی وجہ سے جلید یہ کے لئے جب ممکن ہوتا ہے تب بھی اسکے اندر تصویروں کا آنا آسانی سے ممکن نہیں ہوتا، مگر جب جلید یہ اور نگاہ کے درمیان واسطہ کا فاصلہ موجود ہو تو نگاہ بروئے کار لانے میں اور زیادہ سخت ہوگی۔ کیونکہ تصویر کے واسطہ ہی میں محکم ہوتی ہے۔ یہی اس کا راستہ ہے۔ اس پر بحث و گفتگو طبعی مباحث کے اندر مکمل کریں گے۔

جلید یہ کے نہایت لطیف اور رقیق یا نہایت چھوٹے اور کمزور ہونے کا جہاں تک تعلق ہے ایسی

صورت میں وہ بیدار و روشن اشیاء کو تصور میں نہیں لاسکتی۔ اس لئے دن بھی اچھی طرح دکھائی نہیں دیتا۔ کیونکہ شکلیں اس وقت روشن ہو کر پھیلی ہوئی ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ بصارت کے لئے دیگر نقصان دہ بیماریوں کے اندر آنکھوں میں قابل احساس تغیر کم ہی نظر آتا ہے۔ ان بیماریوں میں ایک بیماری ”علت مشتبہ“ ہے۔ یہ ثقب عنیبہ کی تنگی ہوتی ہے۔ اس کا پتہ تب ہی چل سکتا ہے جب ایک ہی آنکھ کے اندر ہو، یا مشاہدہ کرنے والے نے بحالت صحت آنکھ کو دیکھا ہو۔ ورنہ اس کا مشاہدہ پتلی کے تنگ ہونے کی دلیل نہ بن سکے گا۔ (مؤلف)

سب سے عمدہ آنکھ وہ ہوتی ہے جو چھوٹی، تھوڑی دھنسی ہوئی اور مائل بہ بیہوش ہوتی ہے۔ ابھری ہوئی بڑی آنکھوں میں زمانہ بھر رطوبت اور تکلیف غائب نہ ہوگی۔ بصارت کو تیز کرنے کے لئے انار شیریں، نچوڑ کر ایک شیشی میں رکھیں اور ڈاٹ بند کر کے دھوپ میں سکھائیں حتیٰ کہ عصا رہ گاڑھا ہو جائے۔ اسے سرمہ کے طور پر استعمال کریں۔ اور پاس میں محفوظ کر لیں کہ جس قدر پرانا ہوگا اتنا ہی عمدہ ہوگا۔ انشاء اللہ۔

جودوائیں سفیدی اور صحت چشم کی حفاظت کے لئے مستعمل ہیں وہ سرمائیں محکمہ اور گرمائیں کافور یہ استعمال کی جاتی ہیں۔ یعنی ان کے ساتھ سرمائیں مسک اور گرمائیں کافور شامل کرتے ہیں۔ (اھرن)

سب سے پہلے جملہ طور پر زوال بصارت اور بیہوش بصارت کو دھیان میں لائیں۔ کیونکہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بصارت مفقود یا کمزور ہوتی ہے۔ مگر آنکھوں کی شکل میں بہت زیادہ تغیر نہیں ہوتا۔ ہوتا بھی ہے تو کم ہوتا ہے۔ انسان دیکھتا نہ ہو، پتلی میں نہ کشادگی نہ واضح طور پر تنگی موجود ہو، نہ کمزورت ہو، آنکھ بحال ہو تو دیکھیں کہیں سدہ تو نہیں ہے۔ مریض کو روشنی سے تاریکی میں لے آئیں۔ ایک آنکھ کو بند کر کے پتلی کی کشادگی کا جائزہ بھی لیں، طبعی حالت باقی ہو تو پھر دیکھیں شاید ثقبہ زیادہ کشادہ یا زیادہ تنگ ہو گیا ہو۔ یہ بات اسلئے ظاہر نہ ہوگی کہ پتلی کو آپ نے بحالت صحت دیکھا نہ ہوگا۔ بس اتنا معلوم کر لینا ممکن ہوگا کہ دونوں پتلیوں کی حالتیں مشابہ نہیں ہیں۔ ایک زیادہ تنگ یا زیادہ کشادہ ہوگی۔ ثقبہ کے بارے میں معائنہ مکمل کر چکیں اور یہ معلوم ہو جائے کہ کوئی غیر طبعی تنگی یا کشادگی موجود نہیں ہے۔ تو پھر آنے عصب کا معائنہ کریں۔ سر میں ثقل اور تمام حواس کے اندر سستی۔ یہ ساری باتیں حاسوں کے ضرر کا نتیجہ ہیں۔ ہو تو یہ سمجھیں کہ بیماری دماغ سے تعلق رکھتی ہے۔ ایسی صورت میں سابقہ تدبیر، جسمانی حالت، اور نوم و یقظہ کی کیفیات کا جائزہ لیں تاکہ پتہ چلے کہ بیہوش وجہ ہے یا رطوبت، آنکھ کو دیکھیں۔ اندر دھنسی ہوئی، سکڑی ہوئی، اور دبلی ہے یا اس کے برعکس ہے ان باتوں سے علامت حاصل کریں ان باتوں سے پہلے یہ دیکھیں کہ پتلی مکدر ہے یا نہیں،

مکدر ہے تو مذکورہ کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے۔ واضح رہے کہ جو نزدیک نہیں ہے۔ دور بین نہیں ہے۔ اس کی رطوبت جلدیہ گاڑھی ہو جاتی ہے۔ وہ لطافت تدبیر کا محتاج ہے۔ مگر جو دور بین ہے نزدیک بین نہیں ہیں اس کی بیماری کا ذکر ہم کر چکے ہیں، اسے تدبیر میں غلظت کی ضرورت ہوتی ہے شب کور کے مریض کی رطوبات گاڑھی ہو جاتی ہے۔ لہذا لطافت تدبیر کا محتاج ہے۔

روز کور میں غلظت اور رطوبت میں اضافہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ چیزوں میں جسے روشندان نظر آتا ہے، اس کی کچھ رطوبتیں جلدیہ کے ارد گرد گاڑھی ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح جو اشیاء کو یکبارگی نہیں دیکھ پاتا۔ اسکی رطوبتوں کا بھی یہی حال ہے۔ جو اشیاء کو سرخ دیکھے۔ مگر نہ طرفہ ہونہ یرقان تو مسہل و فصد کے ذریعہ اس کے جسم سے وہ خلط نکال دیں جو رنگ پیدا کر رہی ہے۔ ایک چیز دو نظر آتی ہو اور کیفیت بڑھی ہوئی ہو تو لا علاج ہے۔ کیونکہ اسکے دونوں جلدیہ ایک ہی سمت میں موجود نہیں ہوتے بلکہ دوسرے سے بلند ہوتا ہے۔ علاج کریں تو اس طرح کریں کہ بھینگلی آنکھ کے اوپر کوئی چیز باندھ دیں تاکہ اس کی جانب نگاہ بکثرت اٹھتی رہے۔ اس طرح برابر ہو جائے گی۔

جن لوگوں کی دونوں جلدیہ یہ آماق کی جانب مائل ہو جاتی ہیں مگر ایک دوسرے کے اوپر چڑھتی نہیں ہیں۔ وہ بصارت کے لئے کچھ بھی مضرت نہیں ہیں، جن کی آنکھیں پھٹ جاتی ہیں ان کی بصارت زائل ہو جاتی ہے کیونکہ رطوبت جلدیہ بہہ جاتی ہے۔ اور آنکھیں اندر دھنس جاتی ہیں۔ کہرا اور دھواں دیکھائی دینے کی حالت میں قرنیہ مرطوب ہو جاتی ہے۔ زرد یا سرخ رنگ اسلئے نظر آتا ہے کہ خود آنکھیں زرد یا سرخ ہو جاتی ہیں۔ قرنیہ میں نشیج ہو جاتا ہے۔ تو بصارت کمزور ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اس کی شفافیت کم ہو جاتی ہے۔ یہ کیفیت بڑھاپے کی وجہ سے ہوتی ہے یا رطوبت بیضیہ کے کم ہو جانے سے دونوں حالتوں میں آنکھیں دہلی ہو جاتی ہیں۔

ہر آلہ چشم میں آفتیں:

عصبہ کے اندر شگاف پڑ جانے سے آنکھیں ابھر آتی ہیں، اندر دھنس جاتی ہیں، اور بصارت زائل ہو جاتی ہے، ناقابل تحلیل سخت سدہ پیدا ہو جاتا ہے تو بصارت زائل ہو جاتی ہے۔ قرنیہ پھٹ جاتا ہے تو عنیبہ ابھر آتا ہے۔ عنیبہ پھٹ جاتا ہے تو بیضیہ بہہ جاتی ہے اور آنکھ اندھی ہو جاتی ہے۔ ملتحمہ تھوڑا پھٹ جاتا ہے تو نقصان دہ نہیں ہوتا۔ (مؤلف)

عنیبہ دبلا پن نہ ہو پھر بھی طبقہ قرنیہ ٹھنڈا ہو تو ایسا رطوبت بیضہ کے کم ہو جانے سے ہوتا ہے عنیبہ میں دبلا پن کا نہ ہونا، طبقہ قرنیہ کے اندر بیوست اور ضعف کی وجہ سے ہوتا ہے۔ یہ عمیر

العلاج ہے۔ اور بڑھاپے میں ہوتا ہے۔
 ضعف بصارت میں بوڑھوں کے لئے ہمیشہ روزانہ کئی بار کنگھی کرنا قبل از طعام طبع افسستین پینا،
 سکنجبین عنصلی، عطوس اور غرور کا استعمال مفید ہے۔ (جالینوس)
 توتیا ہندی، کل، ہلیہ زرد، زنجبیل چینی، مرارہ قح، آب مرزنجوش میں پیس کر اوپر سے
 تھوڑی مسک اور تھوڑی کافور ڈالیں۔ اور سرمہ کے طور پر استعمال کریں۔ آنکھوں کی تقویت اور جلا
 کے لئے مفید ہے۔ (مسح)

غرب یعنی آنکھ کا ناصور، اخیلوس نام کا پھوڑا، فتق اُماق، لحمہ کی کمی اور زیادتی

ماق اعظم کا لحمہ بڑا ہو جاتا ہے۔ تو فضلات چشم کو ناک کی جانب بہنے سے روک دیتا ہے چنانچہ
 فضلات یہاں محتبس ہو جاتے ہیں جس سے غرب نام کی بیماری پیدا ہو جاتی ہے۔
 برادہ نحاس، نوشادر اور شب سے تیار کی ہوئی دوانا صور چشم کے لئے باعث شفا ہے۔ یہ دواء
 حاد ہوتی ہے۔ جسے ”باب مایق اللحم“ میں رقم کیا جا چکا ہے۔

ماق اعظم کے پاس ایک چھوٹا سا پھوڑا نکل آتا ہے۔ جو سوزش کے بغیر پھٹ جاتا ہے۔ یہ آنکھ
 کے گوشہ تک ہوتا ہے۔ اس لئے عمیر العلاج ہوتا ہے۔ لہذا بہ عجلت ایسی دواؤں کے ذریعہ علاج
 کریں۔ جو سوزش پیدا کئے بغیر محلل ہوں۔ کیونکہ حاد ادویہ آنکھ کے اندر درد پیدا کریں گی جس کی وجہ
 سے ورم بڑھ جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ بیماری عمیر العلاج ہوتی ہے۔ کیونکہ طاقتور ادویہ کے ذریعہ
 علاج کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ اور یہ بھی ممکن نہیں ہوتا کہ طویل مدت تک اس پر دوا باندھ کر رکھی
 جائے۔ کیونکہ ساتھ میں آنکھوں کو باندھنا بھی ضروری ہے۔ اور اس مدت تک آنکھوں کو باندھے
 رکھنا مشکل ہے۔ (جالینوس)

آرد کر سنہ شہد کے ساتھ، یا خاکستر انگور شہد میں گوندہ کر، یا کندر بیٹ کبوتر تازہ میں شامل
 کر کے بطور ضماد رکھیں۔ یا مویزج اور اشق کو پیس کر پھٹنے سے پہلے رکھیں۔ یا پھٹکر پیس کر پھٹنے سے

پہلے رکھیں۔ اگر صحت نہ ہو تو شکاف دے کر سوراخ کے دونوں کناروں کو الگ کر دیں۔ اس کے بعد مشق رقیق کے ذریعہ اس جگہ باریک باریک سوراخ کر دیں۔ بعد ازاں اس پر دواء الر اس نام کی دوا رکھ دیں۔ یہ اوپر کا چھلکا اتار دے گی۔ اور صحت ہو جائے گی۔ یا ہڈی کو کھول کر نمایاں کر دیں اور اسے آگ سے داغ دیں، ایسا کرنے سے ایک چھلکا اتر آئیگا اور صحت ہو جائے گی۔ کبھی اس طرح بھی داغتے ہیں کہ یہاں چھوٹی سی قیف نیچے آنکھ کی ہڈی کے اوپر رکھ کر پگھلا ہوا سیسہ انڈیل دیتے ہیں۔ جس سے داغنے کی کیفیت حاصل ہو جاتی ہے اور مریض شفا یاب ہو جاتا ہے۔ (ارنچانس)

کبھی ساق چشم میں ایک پھوڑا نکل آتا ہے۔ اس پر انگلی رکھتے ہیں۔ تو غائب ہو جاتا ہے، انگلی ہٹا لیتے ہیں اصل حالت پر واپس آ جاتا ہے۔ رنگ جسم کا ہوتا ہے۔

خیلوس نام کا ورم دو قسم کا ہوتا ہے۔ (۱) ورم کے اندر جو کچھ ہوتا ہے وہ بہہ کر ناک کی جانب آتا ہے۔ بالخصوص انگلیوں سے آنکھوں کو رگڑتے ہیں۔

(۲) ورم کے اندر جو کچھ ہوتا ہے وہ بہہ کر ناک کی طرف نہیں آتا۔ ناک کی جانب بہہ کرنے کی صورت میں وقت زیادہ گزر جاتا ہے تو مادہ متعفن ہو جاتا ہے۔ اور ناصور کی طرح ہو جاتا ہے (جالینوس)

ناصر چشم کو داغنا:

اچھی طرح اور کشادہ کھول لیں۔ تاکہ کیا کرنا ہے معلوم ہو سکے۔ پھر اس بات کا قصد کریں جہاں تک ممکن ہو سوراخ پتلی کے کہیں نیچے مقام پر پڑے، کیونکہ اوپر پڑنا مفید نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ یہاں سے ناک تک ایک سوراخ ہوتا ہے۔ مشق کو دبا کر لے جائیں حتیٰ کہ ناک کا غضروف اعظم مل جائے۔ پھر جس حد تک ہو سکے بہا دیں۔

ہاتھ کو ناک کے گوشہ کی جانب رکھیں۔ آنکھ کے گوشہ کی جانب اسے قطعاً مائل نہ کریں ورنہ طبقات کٹ جائیں گے اور آنکھوں کی جانب رطوبت بہہ جائے گی۔ اس وقت موقف پر آ جانے کے بعد مشق پر اتنی قوت کے ساتھ دباؤ ڈالیں کہ ناک اور منہ سے خون نکل آئے۔ اس وقت سوراخ کو تلاش کر کے قوی الحرات اور نہایت گرم مکواتوں کے ذریعہ داغ دیں۔ حتیٰ کہ ارد گرد اچھی طرح کھول اٹھے۔ دو یا تین بار۔ ہر بار چھلکا اتر آئے۔ پھر یہاں روئی کے ساتھ شیرج رکھ دیں تاکہ خشک ریشہ گر جائے۔ بعد ازاں صحت تک مرہم کے ذریعہ علاج کریں۔ (مؤلف)

نواصیر کے بارے میں گل ارمنی پر جالینوس نے جو کچھ کہا ہے اسکے مطابق۔

ایک ضروری بات یہ ہے کہ ناصور کا آپریشن کر کے نچوڑیں، صاف کریں، اور اس کے تمام ردی گوشت کا استیصال کریں۔ پھر آب خرنوب نمطی رطب میں کئی بار روئی ڈبو کر یہاں رکھیں اس سے اندمال ہو جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

برگ سداب بستانی خشک کو آب رماد میں پیس کر اخیلوس پر رکھیں۔ خواہ ہڈی تک پہنچا ہوا نہ پہنچا ہو۔ اس سے نہایت عمدہ اور مؤثر اندمال ہو جائے گا۔ اندمال کا اثر ہڈی تک پہنچے گا۔ شروع میں سوزش پیدا ہوگی۔ پھر نہیں ہوگی۔ سب سے حیرت انگیز بات یہ ہے کہ اس سے کوئی برا اثر نہیں ہوتا۔ حیرت انگیز دوا ہے۔

دیگر:

صبر اور مر گھونگھے کی رطوبت میں پیس کر اخیلوس میں بھر دیں، عمدہ ہے۔

ناصر چشم اور دیگر تمام ناصوروں کے لئے عمدہ دوا:

تمام صلابتوں کو بھی تحلیل کر دیتی ہے۔ نیز پیپ کو تحلیل کر کے منتشر کر دیتی ہے۔

زیتون ۴۰۰ گرام، مروار سنگ ۷۰ گرام، زرخ ۱۳ گرام۔

مروار سنگ اور زیتون کو اچھی طرح جوش دے لیں پھر اس پر زرخ چھڑک کر آگ سے اتار

لیں زرخ کے جلنے سے پہلے پہلے۔ پھر استعمال کریں۔ (بولس)

ابن سوادہ کو غرب ہو گیا تھا مگر کمزور تھا۔ میں نے دبایا تو کچھ بھی نہ نکلا۔ حتیٰ کہ اسے آشوب

آگیا، چنانچہ اس کی آنکھوں کو چند دن باندھ دیا گیا۔ اس کے بعد دبایا تو بہہ نکلا اور اصل معاملہ روشنی

میں آیا۔ لہذا جب تک تین دن آنکھوں کو باندھے نہ رکھیں بھروسہ نہ کریں۔ اس کے بعد دبائیں

بشرطیکہ ابھار نظر نہ آئے، ابھار نظر آجائے تو صحت کے لئے کافی ہے۔ (مؤلف)

رستے ہوئے ناصور کے لئے:

سکنج سرکہ کے ہمراہ پیس کر استعمال کریں۔ (اریبا سیوس)

غرب میں خربق اسود داخل کریں۔ یہ بد گوشت کا استیصال کر دیتی ہے۔ یا زنگار ۴۲ گرام، اشق

۲۱ گرام، لے کر شیاف بنالیں اور غرب میں رکھ کر زاج اور شہد سے بھر دیں۔ (ابن طلاؤس)

مذکورہ اشیاء کے ذریعہ علاج اس طرح کرتے ہیں کہ غرب میں حقنہ دے کر آپریشن کرتے

ہیں۔ پھر ان دواؤں کو بھرتے ہیں۔

دواءِ حادان سب سے بہتر ہے۔ (مؤلف)

ناصور چشم کے لئے:

زرخ، قلی، نورہ، زنجار، اور زاج استعمال کریں۔ (ساہر)

ہم نے جو بات کہی ہے وہ صحیح ہو گئی ہے۔ (مؤلف)

غرب ایک پھوڑا ہے جو گوشہ چشم اور ناک کے درمیان نکلتا ہے۔ اس میں پیپ پڑ جاتی ہے تو رس کر ناک کی طرف آتی ہے اور ناک سے بدبودار پیپ خارج ہونے لگتی ہے۔ کبھی رس کر ماق اعظم اور آنکھوں کی طرف جاری ہوتی ہے۔ یہ برا ہوتا ہے۔ اس سے غفلت برتنے پر ناصور ہو جاتا ہے اور ہڈی کو تباہ کر دیتا ہے۔ کبھی پیپ پلک کے نیچے بہتی ہے۔ اور اس کے غصہ و فوں کو تباہ کرتی ہے۔ ماق پر دباؤ ڈالیں گے تو پیپ نکلے گی۔ ”عذہ“ اس گوشت کے غیر معتدل طور پر بڑھ جانے کو کہتے ہیں جو آنکھ اور دونوں نتھنوں کے درمیانی سوراخ کے سرے پر ہوتا ہے۔ رخ اس وقت ہوتا ہے جب یہ لحمہ (گوشت) اس حد تک کم ہو جاتا ہے کہ خود آنکھ کی جانب سیلان رطوبت روک سکے نہ ہی رطوبتوں کو متخیرین کی جانب جانے والے سوراخ کو واپس کر سکے۔ یہ کمی ظفرہ اور جرب کا علاج کرتے ہوئے ادویاتِ حادہ کے بکثرت استعمال سے پیدا ہو جاتی ہے۔

رخ اور عذہ کے علاج کا تذکرہ ہم نے ”باب ادواء العیون الصغار“ میں کر دیا ہے۔ لہذا اس کی

جانب رجوع کریں۔

غرب کا علاج:

سب سے پہلے وہ علاج کریں گے جو ورم کا کیا جاتا ہے، یعنی ادویاتِ مانعہ و محللہ استعمال کی جائیں گی۔ اگر مفید ثابت نہ ہوں تو ایسی دوائیں استعمال کی جائیں گی جو اسے توڑ دیں۔ ٹوٹ جانے کے بعد ”باب القروح“ کے مطابق قرحہ کا علاج کریں۔ اطباء اس سلسلہ میں مایثا، زعفران، برگ سداب، ہمراہ آب رماد، اور آلانٹس سمیت صدف سوختہ ہمراہ مرو صبر استعمال کرتے ہیں۔ (حنین)

ماق اکبر کے پاس کبھی ایک پھوڑا نکل آتا ہے۔ کبھی یہ باہر کی جانب مائل ہو جاتا ہے حتیٰ کہ اسکی سو جن محسوس ہوتی ہے۔ کبھی اندر کی جانب مائل ہوتا ہے۔ اس وقت ورم قطعاً ظاہر نہیں ہوتا۔ جس پھوڑے کا ورم ظاہر ہوتا ہے۔ اس سے پیپ بہتی ہے۔ مگر گوشت کو تباہ نہیں کرتی، کبھی بہہ کر یہ پیپ ناک کی طرف آتی ہے۔ اور یہاں سے رس کر آنکھوں میں آتی ہے۔ کبھی اس کو اندر اور باہر دونوں پہلوؤں کی جانب بہتی ہے۔ کچھ اندر گہرائی تک دھنستی ہے۔ کچھ نہیں دھنستی ہے۔

جو پیپ زیادہ اندر نہیں دھنستی ہے وہ ہڈی کو تباہ نہیں کرتی۔ برعکس ازیں ہڈی کو تباہ کرتی ہے۔ کبھی ناک کی پوری ہڈی برباد ہو جاتی ہے۔ جو پیپ باہر کی جانب مائل ہوتی ہے۔ یسیر العلاج ہوتی ہے۔ بالخصوص جبکہ اس کا منہ بن گیا ہو۔ جہاں سے انصباب ہو رہا ہو۔ آنکھوں کی جانب مائل ہونے والی پیپ کی علامت یہ ہے کہ ہر معمولی بات پر آنکھوں کے اندر بلا سبب درد ہوتا ہو گا۔ ماق سے آنسو بہے گا۔ اور آخری علامت یہ ہے کہ آماق پر دباؤ ڈالنے سے ان سے پیپ جاری ہوگی۔

علاج:

ورم اگر اندر کی جانب نہ ہو، نہ مزمن ہو تو اس سے ہڈی تباہ نہ ہوگی لہذا آپریشن کر دیں اور دیکھیں کہ ہڈی تک نہ پہنچا ہو تو تمام بد گوشت نکال کر بقیہ کو مندمل کریں۔ اور اگر ہڈی تک پہنچ گیا ہو تو اسے داغ دیں۔ داغ ہڈی تک پہنچ جائے حتیٰ کہ اس سے کوئی چھلکا اتر جائے یا بد گوشت تباہ ہو جائے۔ داغنانہ چاہیں۔ تو دواء حاد سے کام لیں۔ (انطلیس)

پھوڑا اگر باہر کی جانب مائل ہو تو آپریشن کر دیں۔ اور گوشت کو خشک کریں۔ حتیٰ کہ ہڈی تک پہنچ جائے۔ ہڈی تباہ نہ ہوئی ہو تو اسے کھرچ دیں۔ تباہ ہو چکی ہو تو آنکھ پر نمکین پانی کے ساتھ اسفنج رکھ کر ہڈی کو داغ دیں۔ کچھ لوگ بد گوشت کا نکال لینے کے بعد پیپ کو ناک تک بہانے کے لئے ثقب استعمال کرتے ہیں۔ ہم صرف داغ دینے پر اکتفا کرتے ہیں۔

غرب اگر آماق کی جانب مائل ہے اور اندر کی جانب دھنسا ہوا نہیں ہے۔ تو پھوڑے کو آماق تک کاٹ دیں اور جو بد گوشت بن گیا ہو، اسے ادویات سے خشک کر دیں۔

حیرت انگیز طور پر حسب ذیل ذرور خشک کرتا ہے:

زاج غبار کی طرح پیس کر مقام ماؤف پر چھڑک دیں۔ صبر بھی پوست کندر کے ساتھ پیس کر چھڑکی جاسکتی ہے۔ (بولس)

غرب کے لئے سرمہ کا نسخہ:

قلیمیا کو دھو کر پانی کے ساتھ چند پیسیں، پھر قلندیس پانی میں گھول کر صاف شدہ پانی لے لیں اور منجمد کر لیں۔ پھر دونوں دواؤں کو ہم وزن اکٹھا کر کے پیسیں اور مٹی کے ایک نئے کوزے میں رکھیں۔ نیچے سرکہ رکھ دیں۔ پھر کوزے کا سر باندھ کر بند کر دیں اور پندرہ دن تک چھوڑ دیں۔ حتیٰ کہ کوزہ کے اندر سرکہ کی تری داخل ہو اور وہ دونوں دوائیں تر ہو جائیں۔ پھر نکال کر پیس لیں اور

خشک کر لیں۔ بوقت ضرورت سلائی کے ذریعہ خود ماق میں لگائیں۔ انشاء اللہ مفید ہوگا۔
میں نے اپنے ایک دوست کو جسے غرب تھا مشورہ دیا کہ ہلیلہ محلوک خود ماق کے اندر قطور کرے۔ چنانچہ اس نے ایسا کیا۔ پیپ کم ہو گئی، اور غرب خشک ہو گیا، مریض صحت کے قریب جا رہا تھا۔ مری تجویز کے مطابق شاید اسے مکمل صحت ہو جاتی، میری تجویز یہ تھی کہ دواء الراس کا اس کے لئے سرمہ بنادیا جائے، دواء الراس وہی جو ننگی ہڈیوں پر گوشت اگاتی ہے۔ (تیاذوق)
صبر، انزروت، مایثا، تراب کندر سوختہ، زاج، مرا چھی طرح پیس کر تھوڑا ماق کے اندر داخل کریں۔ انشاء اللہ مفید ہوگا۔ (مؤلف)

مرہم:

غرب کو داغ دیتا ہے۔ قنطور یون دقیق ساڑھے چار گرام، زر اوند ساڑھے چار گرام، مرتین گرام، شب دو گرام، مازو دو گرام، ایرہ ساڑھے چار گرام، انزروت ساڑھے چار گرام، زنگار ایک گرام، مایثا دو گرام، شہد کے ساتھ گوندھ علاج کریں، ہر ناصور کا شافی ہے۔

غرب میں مفید یہ ہے کہ جاذب مرہموں کے ذریعہ جن کا تذکرہ ”باب تحلیل المدة“ میں ہم بیان کر چکے ہیں تصمید کریں۔ یہ غرب کو تحلیل اور رطوبتوں کو چوس لیتے ہیں۔

حسب ذیل نسخہ اس کے لئے خاص ہے:

زیتون میں مروار سنگ جوش دیں۔ ہم وزن نمک اور نوشادر ڈال کر اتنا پکائیں کہ لسی آجائے، اسے غرب پر رکھیں۔ (جالینوس)
رستے ہوئے ناصور کے لئے:

سکنج سرکہ میں پیس کر استعمال کریں، عجیب الاثر ہے۔ (اریبا سیوس)
سدا ب کوٹ کر گوشہ چشم کے اور ام پر ضماد رکھیں۔ مفید ہوگا۔ چپکا کر خشک کر دے گا۔ بلبوس سرکہ کے ساتھ کوٹ کر بطور ضماد استعمال کرنا ان اور ام میں تمام دواؤں سے زیادہ مفید ہے جو ماق اعظم میں ہوتے ہیں۔ تنہا اس کا ضماد استعمال کریں تو چپکا کر خشک کر دیتا ہے۔ (جالینوس)
بابونہ کا ضماد رستے ہوئے ناصور کو صحت دیتا ہے۔

جوز زرخ کا اندرونی حصہ آنکھ کے نواصیر پر رکھنا مفید ہے۔ روغن جوز کے ذریعہ غرب کا علاج کیا جاتا ہے۔ آٹے کے ہمراہ دوسرے کا ضماد رستے ہوئے ناصور کو صحت دے دیتا ہے۔ اس کے لئے آٹے

کے ساتھ عصا رہ بھی مستعمل ہے۔ (دیسٹوریڈوس)
یہ ماق کے نواصیر کو شفا دیتا ہے انگور بری کا پھل شہد، زعفران اور روغن گل کے ساتھ پیس کر ضاد کرنا ابتداء میں رستے ہوئے ناصور میں مفید ہے۔

زیتون کے ساتھ کماذریوس کا سرمہ اخیلوس کا ازالہ کر دیتا ہے۔ (جالینوس)
لسان الحمل نمک کے ساتھ ضاد کرنے سے آنکھ کے نواصیر زائل ہو جاتے ہیں۔ (دیسٹوریڈوس)
ایک معتمد شخص نے بتایا کہ اس نے آنکھ کے ناصور کا ازالہ اس طرح کیا کہ اسے مر سے بھر دیا، چنانچہ اسے مند مل کر کے طاقت دیدی، مریض مکمل طور پر صحت یاب ہو گیا۔ (مؤلف)
عنب الثعلب کو اچھی طرح کوٹ کر ضاد کیا جائے تو رستا ہوا ناصور صحیح ہو جاتا ہے۔ عصا رۃ عنب الثعلب روٹی کے ساتھ رستے ہوئے ناصور کے لئے مفید ہے۔ (دیسٹوریڈوس)

ماق اعظم کا لحمہ بڑا بھی ہو جاتا ہے اور چھوٹا بھی۔ بڑا ہو جاتا ہے تو آنسوؤں کو اور دیگر فضلات چشم نختوں تک بہہ کر آنے سے روک دیتا ہے۔ چنانچہ یہ سب یہاں محبوس ہو جاتے ہیں۔ جس سے غرب ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

آنکھوں کے نواصیر کا علاج کئی سے کیا جاتا ہے۔ نشتر سے کھولیں اور اندازہ کریں کہ سلائی کتنی اندر جا سکتی ہے۔ اسکے بعد سلائی جیسے کمواتوں سے داغ دیں۔ ان کمواتوں کو بہت سرخ ہونا چاہئے، ورنہ اندیشہ ہے کہ چپک جائیں، پہلا داغ دینے کے بعد ایک دھجی سے رگڑ دیں، پھر دوسری بار داغیں، تین بار داغنا کافی ہے۔

کئی کا معیار یہ ہے کہ مکواة کے ارد گرد شدت سے کھولنے لگے۔ اس کے بعد شیرج کے ساتھ یہاں روئی رکھ دیں اور کاسنی کا ضاد کر دیں، اس حد تک علاج کریں کہ خشک ریشہ گر جائے۔ پھر مرہم سے علاج کریں۔ انشاء اللہ صحت ہوگی۔

ناصور پر شدید دباؤ ڈالیں تو چٹ جاتا ہے۔ اور اماق سے پیپ نکل آتی ہے۔ آنکھوں کے ناصور کا علاج اس طرح بھی کیا جاتا ہے کہ سوراخ کر کے داغ دیں۔ یہ نہایت مؤثر طریقہ علاج ہے، صحت تقریباً اسی سے ہوتی ہے۔ کبھی داغ بغیر سوراخ کر دینے سے صحت ہو جاتی ہے۔ اشفی جیسے لوہے سے سوراخ کریں، البتہ اسے دبیز اور گول سر کا ہونا چاہئے۔ سوراخ ناک کے گوشہ تک کریں۔ بایں طور کہ اس پر دباؤ ڈال کر اتنی شدت سے چکر دیں کہ ناک اور سوراخ سے خون نکل آئے۔ خون نکل آنے پر سوراخ مکمل ہو جائے گا۔ اس کے بعد داغیں، میرے خیال میں اس حالت کے اندر صرف زاج سے پر کر دیں۔ تو انشاء اللہ صحت ہو جائے گی۔

آنکھ کے ناصور کے لئے:

صمغ عربی، اور اس کا تین گنا مر، مرارۃ بقر میں گوندھیں اور ناصور میں بھر کر اوپر سے چپکا دیں۔ صحت ہو جانے کے بعد ہی یہ اکھڑے گا۔ (مؤلف)

ایضاً:

آٹے کے ساتھ مر گوندھ کر بھر دیں، مکمل صحت ہوگی (مؤلف)

”الادایۃ المقابله الادواء“ میں ذکر کردہ دواؤں کے مطابق ایجاد۔

مر ایک جزء، ایر سا ایک جزء، جاؤ شیر بوٹی کا چھلکا ایک جزء، آرد کر سنہ ایک جزء، زر او ند طویل ایک جزء، مردو جزء، دردی خمر سوختہ ایک جزء، زنگار ایک جزء، سب کو دبق کے ساتھ اکٹھا کریں ان سب دواؤں کو کھریرے پر رکھیں اور کسی کھر درے کپڑے میں لپیٹ کر ناصور کو اس سے رگڑیں اور پھر یہی دوا کسی فیتلے کے ذریعہ سے ناصور میں رکھ دیں۔ ایک دن رکھا رہنے کے بعد اسے نکال لیں پھر رگڑیں اور صاف کریں اور دوا رکھ کر دوا تین دن کے لئے چھوڑ دیں، اللہ کے حکم سے شفا ہوگی۔ دبق اس بیماری میں مستعمل ہے۔ (مؤلف)

گوشہ چشم میں ایک درم ہوتا ہے۔ گوشہ کو دبائیں تو اندر دھنس جاتا ہے اور چھوڑ دیں تو دوبارہ واپس آ جاتا ہے۔ ماق اعظم میں کچھ رطوبتیں پیدا ہوتی ہیں، اگر اس کا بہاؤ اس سوراخ سے نہیں ہوتا جو ناک تک جاتا ہے تو متعفن ہو جاتا ہے۔ اس میں پیپ پڑتی ہے اور مزمن ہونے کے بعد ناصور ہو جاتا ہے۔ انگلی سے رگڑنے پر زیادہ تر ناک کی جانب بہہ کر آتی ہے بشرطیکہ ناک کھلی ہوئی ہو۔ (جالینوس)

آنکھ کے ناصور میں آس بھر دی جائے تو جاتا رہتا ہے۔ جو زرخ کو بھرنے سے آنکھ کا ناصور انشاء اللہ زائل ہو جائے گا۔ (بختشیوع)

ناصور کے لئے:

کندر، مر، ہم وزن، شب اس کا نصف، نظرون اس کا نصف، پیس کر ناصور کر اندر بھر دیں۔ ناک اور ماق اکبر کے درمیان کبھی ایک پھوڑا نکل آتا ہے۔ انخیلوس کہتے ہیں۔ یہ ایک چھوٹے سے دبیلے کی طرح ہوتا ہے۔ کبھی رس کر آنکھوں کی جانب آتا ہے۔ عمیر العلانج ہے۔ لہذا اسے پھوڑے کا علانج بعجلت ایسی محلل ادویات سے کریں جو سوزش نہ پیدا کرتی ہوں۔ (جالینوس)

شہد کے ساتھ آرد کر سنہ کا ضماہ استعمال کریں۔ یا کندر اور بیٹ کبوتر باہم ملا کر ضماہ کریں۔

عمدہ اثر کرتا ہے۔ پھوڑا پھر بھی نہ ٹوٹے تو مویزج اور اشق کو شہد کے ساتھ ملا کر اس پر رکھیں۔ یا زاج
پیس کر رکھ دیں۔

ناصر کے لئے مجرب سرموں کے دوا:

دیگ بردیگ میں فٹیلہ لت پت کر کے کسی دجی سے ناصر کو رگڑنے کے بعد اس میں داخل
کر دیں۔ اور آنکھ پر روزانہ کئی بار مبرد ضماد رکھیں حتیٰ کہ اثر ہونے لگے۔ اس کے بعد اس کے اندر
روغن شیرج ڈالا جائے تاکہ خشک ریشہ نکل جائے۔ ضرورت ہو تو دوبارہ یہی عمل کریں۔ حتیٰ کہ
صفائی ہو جائے۔ (ارخچانس)

بیٹ کبوتر پیس کر غرب میں بھرنا یا اس پر رکھنا بیحد مفید ہے۔ (اطہو سفوس)

غرب ایک پھوڑا ہے جو ماق اکبر سے ناک تک کے درمیان نکلتا ہے اور بالعموم گوشہ چشم تک
رساؤ ہوتا ہے۔ غفلت برتی جائے تو ناصر ہو جاتا اور ہڈیوں کو تباہ کر دیتا ہے۔ پیپ کا بہاؤ کبھی نختوں
کی جانب اس سوراخ کے ذریعہ ہوتا ہے۔ جو آنکھ کے اندر ناک تک ہوتا ہے۔ کبھی پیپ پلک کی کھال
کے نیچے بہہ کر اس کے غصروں کو تباہ کر دیتی ہے۔ پلک کو دبانے پر پھوڑے سے پیپ نکل کر بہتی
ہے۔ (حنین)

زاج ۳۲ گرام، اشق ۲۱ گرام، گوندہ کر قرص بنالیں اور اس سے غرب کو بھر دیں شفاء ہوگی۔ (حنین)

یہ دوا تنہا غرب کے لئے مفید، عمدہ، مؤثر اور عجیب الاثر ہے۔ (مؤلف)

آنکھ کے ناصر وں کے لئے:

اشق اور زنگار کے فٹیلے بنا کر ناصر میں رکھ دیں۔ (ساہر)

آماق کے ناصر وں کے لئے:

صمغ حبہ خضراء، تھوڑی کتان دجی کے ساتھ کوٹ کر مرہم کی صورت میں ناصر کو
بھر دیں۔ (طیب نامعلوم)

سناور دیکھا ہے۔ جراحوں کے یہاں سو جے ہوئے ناصر کا مریض آتا ہے تو اسی جگہ کو شکاف

دے کر کشادہ کر دیتے ہیں۔ پھر داغ دیتے ہیں۔ سو جا ہوا نہیں ہوتا تو دوا تین دن اسے نچوڑا نہ جائے
حتیٰ کہ پیپ جمع ہو جائے جس کی وجہ سے وہ پھول کر اوپر اٹھ آئے، اور وہ جگہ نمایاں ہو جائے جسے
کھول دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح آپ بھی کریں۔ اسے دواء سے بھرنا چاہیں تو چند دن

چھوڑ دیں، کہ پیپ جمع ہو جائے حتیٰ کہ وہ مقام نمایاں ہو جائے جس میں اچھی طرح شکاف لگایا جاسکے۔ پھر اسے شکاف دے کر صاف کریں اور اپنی دوا کھیں بھر دیں، انشاء اللہ شفا ہوگی۔

اس کا علاج کرنا چاہیں تو کچھ دنوں تک چھوڑ دیں، نچوڑیں نہیں حتیٰ کہ وہ مقام ابھر آئے جسے کھولنا چاہتے ہوں۔ اسکے بعد نشتر سے اسے کھول دیں، اور زیادہ نہیں تھوڑی گہرائی تک لے جائیں۔ پھر ایک لوہے سے اس کا اندازہ کریں۔ وہ اس طرح کہ اسے ہڈی تک لے جائیں۔ صلابت سے اندازہ ہو جائے گا۔ کہ لوہا ہڈی تک پہنچ گیا ہے۔ اب مقدار معلوم کر لیں۔ داغنے کے بعد مکواتوں کو اسی مقدار میں داخل کر کے ہڈی تک پہنچا دیں۔ گوندھا ہوا آنا برف سے ٹھنڈا کر کے آنکھوں پر یکے بعد دیگرے مرد حالت میں رکھتے ہیں۔ منظبوطی کے ساتھ داغ دینے کے بعد خشک ریشہ کا استیصال کریں۔ (مؤلف)

غرب کا شافی علاج یہ ہے کہ پیپ پڑنے سے پہلے اس پر شحم حنظل دن میں دو بار رکھیں۔ پیپ پڑنے کے بعد اس میں شحم حنظل بھر دیں۔ (کناش فارسی) شیا فوں سے غرب کا مکمل علاج:

زاج، صبر، پوست کندر، قلیمیا، مازونا پختہ، انزروت شیا ف بنا کر ماق کو دن میں تین بار نچوڑنے اور صاف کرنے کے بعد قطور کریں۔ اور اسی پہلو سونے کا حکم دیں۔ مزمن نہ ہونے کی صورت میں یہ کافی ہے۔ مزمن ہے تو چند دن چھوڑ دیں، تاکہ یہاں پیپ آکر جمع ہو جائے۔ پھر آپریشن کریں۔ اور مذکورہ بھر دیں۔ زیادہ مزمن نہ ہو، اور کوئی گاڑھی چیز بار بار اس سے بہتی ہو۔ خشک نہ ہوتی ہو۔ تھوڑی تھوڑی رستی رہتی ہو تو ہڈیاں تباہ نہ ہوئی ہوں گی۔ ایسی صورت میں آپریشن کریں۔ کبھی تھوڑا بد گوشت بھی ہوتا ہے۔ یہ ایسی صورت میں ہوتا ہے جب غرب زیادہ مزمن نہیں ہوتا۔ نہ ہی اس سے بہنے والی رطوبت خرابی ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں آپریشن کرنے کے بعد مذکورہ شیا فوں سے بھر دینا کافی ہوگا۔ آپریشن کے بعد گوشت خراب اور فاسد نظر آئے۔ تو دواء حاد استعمال کریں تاکہ سارے گوشت کا ازالہ کر دے۔ اس کے بعد خشک ریشہ گرا دینے کے بعد مند مل کریں۔ ایک مخلوق کو اسی سے صحتیاب ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔ ہڈی ظاہر ہو جائے اور فاسد ہو تو اسے داغ دینا ضروری ہے۔ فاسد نہ ہو تو گوشت اگانے والی دوا استعمال کریں، بشرطیکہ مجس سے ٹٹولنے پر ہڈی پر پھسلن ہو یہ کچنی ہوگی۔ فاسد نہ ہوگی۔ کھر در می محسوس ہو تو اس کا مطلب ہے کہ ہڈی میں سوراخ ہو چکا ہے اور وہ فاسد ہو چکی ہے۔ (مؤلف)

آنکھ کے ناصور کو زائل کرنے کے لئے دوا حاد اخضر استعمال کریں۔ شیاف بنا کر استعمال کریں تو اور زیادہ بہتر ہے۔ (مؤلف)

دوسرے ماق کے پاس کا ناصور زائل کر دیتا ہے۔ روغن جوز کثرت سے قلیل کرتا ہے۔ چنانچہ اس کے ذریعہ غرب کا علاج کیا جاتا ہے۔

بابونہ کا پھول اور جڑ ضماد کے طور پر استعمال کرنے سے رستا ہوا ناصور درست ہو جاتا ہے۔ بشرطیکہ مزمن نہ ہو اور مزمن ہونے کی صورت میں ہڈی تباہ ہو جاتی ہے۔ (جالینوس)

پھوڑ جب تک ٹوٹ کر پیپ خارج نہ کرنے لگے۔ دوسرے اور جوز زنج وغیرہ طاقتور محلات سے علاج کریں۔ ٹوٹ جانے کے بعد مر، اقا قیا، زنگار اور انزروت وغیرہ استعمال کریں۔ مزمن ہو گیا ہو

حتیٰ کہ ہڈی برباد ہو چکی ہو تو کی، ثقب، (سوراج کرنا) اور قلقد لیس کے ذریعہ علاج کریں۔ (مؤلف)

غرب کی ایک قسم ایسی ہوتی ہے جس کا رساؤ نہ آنکھ کی طرف ہوتا ہے نہ ناک کی جانب، یہ آماق کے قریب محض ایک ابھار ہوتا ہے۔ دبانیے پر آماق اور ناک سے پیپ خارج نہ ہوگی، مریض درد محسوس کرتا ہے۔ آنکھوں میں ہر وقت آشوب رہتا ہے۔ آنسو بہتا رہتا ہے۔ ایسی صورت میں یہ سمجھیں کہ

پھوڑے کے رساؤ آنکھ کی جانب نہیں ہو رہا ہے۔ اس پر شکاف دے کر علاج کریں۔ (انطلیس)

بولس کے مطابق:

جو پھوڑے آماق کے پاس ہوتے ہیں نسیج تک ان کا انتظار نہ کرنا چاہئے بلکہ بعجلت آپریشن کر دیں، خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہوں۔ تاکہ آنکھوں کی جانب سیلان نہ ہو سکے اور ٹوٹ کر نواسیر بن جائیں۔ (مؤلف)

دواء اصقیر کے ذریعہ علاج کریں۔ اس کا شیاف بنالیں اور ماق کے اندر ماق کو معروف طریقہ پر نچوڑنے کے بعد قطور کریں۔ یہ دواء حاد کی قائم مقام ہے۔ (مؤلف)

نسیج کبر آماق کے نواسیر کو صحت دے دیتی ہے۔ (خوز)

ماش چبا کر غرب پر رکھتے ہیں۔ اس کی حیرت انگیز خاصیت ہے۔ غرب کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ (ہند بروایت خوز)

پلکوں کو اُگانا، خوبصورت بنانا، چپکانا، کاٹنا، سلاق (پوٹوں کی سرخی و ورم کے ساتھ پلکوں کا گر جانا) کا بیان، پلکوں کو اگانے کے لئے عجیب و غریب سرمہ۔

بالوں کو راتینج سے چپکایا جاتا ہے۔ (جالینوس)
 روغن چینی اور مصطکی سے چپکایا جاتا ہے۔ یا بالوں کی جانب کوئی گرم لوہا قریب کیا جاتا ہے، پھر بالوں پر لٹوخ کر کے چپکا دیتے ہیں۔ (مؤلف)
 دبیز سرخ پلکوں کے لئے جن میں کنارے نہیں ہوتے۔
 چوہے کی میٹنی، بکری کی میٹنی، رماد قصب، ہم وزن لے کر سرمہ لگائیں۔ عجیب الاثر ہے۔
 پلکوں کو مفید ہے اور کناروں کو بھی اگا دیتا ہے۔ کاٹنے کے بعد جو دوائیں بال کو واپس لاتی ہیں انہیں ”باب ابطال الشعر“ میں تلاش کریں۔ (جالینوس)
 پلکوں کی غلطی کے ساتھ کنارے زائل ہو جائیں اور سرخی اور جھ موہود ہو تو یہی سلاق (باہمنی) ہے۔ یہ ایک خراب خلط کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے جن کا پلکوں کی جانب انصباب ہونے لگتا ہے مذکورہ حالت میں پلکیں بحال ہوں تو اس کا سبب بیوست ہے۔ (یہودی)

یہ سرمہ کناروں کو اگاتا اور خوبصورت بناتا ہے:

کھجور کی گٹھلی ساڑھے دس گرام، سنبل رومی سات گرام، پیس کر استعمال کریں۔ عمدہ طور پر کنارے اگائیں گے۔ سلاق میں نہایت مفید یہ ہے کہ چوہے کی میٹنی شہد کے ساتھ پیس کر سرمہ لگائیں۔ کناروں کو اگانے کے لئے ”باب ابنات الشعر“ اور باب دواء الشعلب کا مطالعہ کریں۔ اس میں مفید یہ ہے کہ پلکوں کو رگڑیں۔ اس کے بعد شحم روز، یا شحم سے اس کی مالش کریں۔ بیحد مفید ہے۔ (بولس)

سرہ کناروں کو نہایت عمدہ پر اگاتا ہے۔ خاص کر بچوں کے کناروں کو۔ انہیں خوبصورت بناتا اور نشوونما دیتا ہے :

اشد ایک جزء، رصاص سوختہ نصف جزء، تو بال نحاس ربع جزء، زعفران ربع جزء، گلاب ربع جزء، مر ربع جزء، سنبل ہندی ربع جزء، کندر ربع جزء، دار فلفل ربع جزء، کھجور کی گٹھلی ساڑھے دس گرام سب کو مٹی کے ایک برتن میں پیسنے کی حد تک جلا لیں اور خوب اچھی طرح پیس کر تھوڑی روغن بلساں میں لت کریں اور استعمال کریں۔ عجیب الاثر ہے۔ (اریبا سیوس)

کناروں کو اگانے اور خوبصورت بنانے کے لئے :

شع جلا کر پیس لیں اور سرہ کے طور پر پلکوں پر گذاریں۔ انشاء اللہ مفید ہوگا۔ (طیب نامعلوم)

کناروں کے جھڑنے کے لئے :

چوہے کی میٹنی جلا کر شہد کے ساتھ گوندھیں اور کناروں پر طلاء کریں۔ یہاں بال بہت جلد آگیں گے اور لمبے ہوں گے۔ (ابن طلاؤس)

کناروں کو اگانے کے لئے حیرت انگیز سرہ :

کل ۵۶ گرام، رصاص سوختہ ۲۸ گرام، پوست نحاس ساڑھے دس گرام، زعفران ساڑھے تین گرام، گلاب ساڑھے تین گرام، مردو گرام، کندر ذکر ساڑھے تین گرام، سب کو ایک برتن میں اکٹھا کر کے اچھی طرح بھون لیں۔ پھر نکال کر اچھی طرح پیس اور اوپر سے دو چمچہ روغن بلساں ڈالیں اور خشک کر کے استعمال کریں۔ (بولس)

عمدہ سرہ :

انتشار اجفان کے لئے جبکہ اس کے ساتھ پلکوں کے اندر غلظت نہ ہو۔ کھجور کی گٹھلی سوختہ، ساڑھے دس گرام، فنجوشہ ۷ گرام، سرہ لگائیں۔

غلظت اجفان کے ساتھ انتشار میں مفید یہ ہے کہ شہد کے ساتھ چوہے کی میٹنی پیس کر سرہ لگائیں۔

بالوں کا علاج یہ ہے کہ کاٹ دیئے جائیں یا داغ دیئے جائیں یا چپکا دیئے جائیں یا اکھیڑ دیئے جائیں۔ (حنین)

کناروں کو خوب اگانے والا (طلاء):

خستہ تمر سوختہ پیس کر ریشمی کپڑوں سے چھان لیں اور اسکے ساتھ تھوڑی لاؤن ملا کر روغن آس میں گوندھ لیں اور رات میں دوبار پلکوں کی جڑوں پر طلاء کریں۔ مفید ہے۔

نہایت مفید یہ ہے کہ سنبل الطیب اور پوست صنوبر دو جزء، پیس کر ریشمی کپڑے کے ذریعہ چھاننے کے بعد سرمہ لگائیں۔ عمدہ اور موثر ہے۔ (ابن ماسویہ)

شعر زائد کا علاج شفا خانائی مشاہدہ کے مطابق:

اس کے چار طریقے ہیں:

(۱) الزاق۔ چپکانا۔ (۲) کی (داغنا)۔ (۳) پرونا۔ (۴) پلکوں کی تقصیر (چھوٹا کرنا)

پلکوں کی تقصیر (چھوٹا کرنا) کے سلسلہ میں بہتر یہ ہے کہ اگر ان کے کنارے چھوٹے ہیں اور اچھی طرح ضبط میں نہیں آرہے ہیں تو پلک کے بیچ میں سوئی داخل کریں۔ سوئی میں ایک دھاگہ ڈال کر کھینچیں۔ اور پلک کو ضبط کریں اور پلک کو اشارے کی انگلی اور انگوٹھے سے پکڑیں اور سلائی سے اتنا دبائیں کہ الٹ جائے۔ پھر اندر اس جگہ شگاف دیں جو اجانہ کہی جاتی ہے۔ اجانہ اس لئے کہ یہ جگہ اجانہ (خاکدان) کے شکم کے مشابہ ہوتی ہے۔ شگاف ماق سے ماق تک دیں۔ اس کے بعد پلک کی کھال کے اندر اوپر سے تین دھاگے تین جگہوں میں داخل کریں۔ ایک بیچ میں دو آماق کے گوشوں میں اور اپنی طرف کھینچیں تاکہ قطع و برید کی مقدار کا اندازہ کر سکیں۔ اگر دیکھیں بال سب کے سب اوپر اٹھ کر باہر کی طرف نکل گئے ہیں اور اس مقدار کا اندازہ کر لیا ہے جسے کاٹ دینا کافی ہو تو اسی مقدار میں کاٹ دیں۔ تاکہ شترہ پیدا نہ ہو سکے۔ اس کے بعد تین جگہوں پر سی دیں۔ قطع صرف ظاہری پلک کی جلد میں ہونا چاہئے۔ پھر ایک دھجی میں ذرورہ صغریہاں رکھ کر اوپر سے سرکہ اور پانی میں بھیگی ہوئی ایک دھجی رکھ دیں۔ تاکہ ورم کو روک سکے۔ تین دن کے اندر صحت ہو جائے گی۔ یہ ہے شفا خانہ میں اپنا مشاہدہ۔ (مؤلف)، (افطیس اور بولس)

کبھی اجانہ میں شگاف لگا کر پلک کو عضلہ کے ذریعہ پھیلا دیتے ہیں، عضلہ کو دھق (سخت جسمانی) اذیت دینے کے لئے پنڈلی پر کسی جانے والی دو لکڑیاں کی طرح تراشی ہوئی دو لکڑیوں کے درمیان رکھ کر اچھی طرح باندھ دیں۔ اس طرح یہ عضلہ کم و بیش دس دنوں کے اندر مردہ ہو کر گر جائے گا۔ اور پلکیں چھوٹی ہو جائیں گی۔ اگر پلکیں زیادہ چھوٹی ہو گئی ہیں تو مرخیات کا استعمال کریں ان سے نرم ہو

کر تھوڑی لمبی ہو جائیں گی۔ اور اگر یہ صورت ہو گئی ہو کہ ضروری حد سے انہیں کم ہونا چاہئے تو قابض ادویات استعمال کریں۔

کئی کرنا ایک یا دو بال کے لئے جائز ہے۔ سوئی نما لوہے سے داغیں گے، پہلے بال کو اکھاڑ لیں اور اس جگہ گرم مکوا کر رکھ دیں۔ (بولس)

کناروں کو اگانے اور خوبصورت بنانے کے لئے عمدہ سرمہ:

خستہ تمر سوختہ ساڑھے ۲۴ گرام، سنبل ردی ۸ گرام، سرمہ بنالیں۔ بیحد عمدہ ہے۔ یہ جرب کے لئے بھی مفید ہے۔ (قریطن)

خستہ تمر سوختہ، سنبل، لازورد، دخان کندر، سرمہ بنائیں۔

قربادین کے مطابق یہ سلاق اور کناروں کو اگانے کے لئے ہے۔ (مؤلف)

سرمہ کناروں کو بیحد خوبصورت بناتا ہے:

اشد ۵۶ گرام، اسرب سوختہ بہ کندر ۲۸ گرام، روئج ساڑھے چار گرام، مر ساڑھے چار گرام، زوفائے خشک ساڑھے چار گرام، سنبل ساڑھے چار گرام، کندر ذکر ساڑھے چار گرام، فلفلسفید ساڑھے چار گرام، خستہ تمر سوختہ ۳۰ عدد، سب کو الگ الگ کوٹیں پھر ملا کر تھوڑے روغن بلساں کے ساتھ پیسین اور استعمال کریں۔ (تیاذوق)

جو عضلہ پلک کو اوپر اٹھاتا ہے اس کا سرا تھوڑا بڑھانچے جاتا ہے اور پلک کے وسط میں نہیں ہوتا۔ اور جو بالائی کے محاذ میں نیچے تک جاتا ہے۔ اس کا سرا خاص کر ماق کے اندر وہاں جاتا ہے جہاں کنارے ہوتے ہیں۔ پلک کو کاٹتے ہوئے ماقین کو بچائیں، خاص کر اگر قطع و برید نیچے کی جانب ہو رہی ہو باقی ماقین کے بیچ میں اور جسم کے طول یعنی ابرو اور کناروں کے درمیان آپریشن ہو رہا ہو تو کوئی اندیشہ نہیں ہے۔ (جالینوس)

برادہ کندر، کناروں کا اگانے اور سلاق میں عمدہ ہے۔ سلاق کے لئے خاص طور پر موزوں ہے زفت قطران، میعہ، لازورد جیسی چیزوں کا دخان جو پلکوں کی جانب آنے والی رطوبتوں کو خشک کرتا ہے۔ سوء مزاج صالح ہے۔ یہ بال اگاتا ہے۔

سنبل بالوں کو اگانے کے لئے عمدہ ہے۔ یہ پلکوں کو بیحد طاقت دیتا ہے اور بال اگاتا ہے۔ (دیسقوریوس)
سنبل اسود پیس کر ایک شیشہ کے برتن میں محفوظ کر لیں۔ سلائی سے اسے پلکوں پر گذاریں۔ کنارے اگ آئیں گے۔ (ابن ماسویہ)

پروتا:

رفوگروں کی سوئی لیں اور اس کے سوراخ میں عورتوں کے بال کے دونوں سرے داخل کریں۔ دونوں سروں کو کھینچیں تاکہ دستہ نما ہو جائیں۔ پھر اس دستہ میں ایک اور بال داخل کریں کیونکہ اس کی ضرورت پڑے گی۔ اس کے بعد مریض کو گدی کے بل سلا دیں۔ پلک کو اپنی جانب کھینچیں اور سوئی کو پلک کے اندر سے باہر لے آئیں۔ پھر سوئی اور بال کو اس حد تک کھینچیں کہ وہ بال پلک کے اندر داخل ہو جائے۔ جس کا سر اسوئی عروہ نما (دستہ نما) ہے۔ بعد ازاں اس بال کو کاٹ دیں جو چبھتا ہے اور اسے دستہ کے اندر داخل کریں۔ اور ایک سلائی سے نکال دیں۔ دستہ کو تھوڑا تھوڑا کھینچیں تاکہ ممکن حد تک کھینچ اٹھے۔ پھر یک بارگی کھینچ لیں تاکہ بال پلک کے باہر آجائے۔ اگر یہ ٹوٹ جائے تو جو بال دستہ کے شکم میں ہے۔ اسے کھینچیں۔ کیونکہ دستہ سرے سے پلک کے اندر ونی حصہ میں واپس آجاتا ہے لہذا اس دستہ میں سرے کی طرف سے پلک کا بال داخل کریں۔ اپنا عمل دہرائیں حتیٰ کہ وہ نکل کر اندر آجائے، نکل آئے تو اس پر موم سے سات بار ملیں تاکہ ٹوٹ نہ سکے۔ دستہ کے اندر کے جو بال داخل کرتے ہیں۔ اس کی ضرورت اس لئے ہے کہ بال نہ نکل سکے اس کے ذریعہ دستہ کو کھینچ سکیں۔ آہستہ سے کام کریں تاکہ وہ ٹوٹنے نہ پائے۔ ورنہ سوئی دوبارہ داخل کرنی پڑے گی۔ اور وہ ایک طاقتور بال کی طرح باقی رہے گا۔ سوئی کو دوبارہ داخل کریں تو دوسری جگہ سے کریں کیونکہ اسی پہلی جگہ پر دوبارہ بھی داخل کریں گے تو یہ جگہ کشادہ ہو جائے گی۔ اور بال کو ضبط میں نہ لایا جاسکے گا۔ (انظلیس بروایت بولس)

شترہ:

میڑھی سوئی یا دھاگہ کے ذریعہ اسے کھال سے غضروف ادھیڑنے کے بعد معلق کریں۔ جیسا کہ پلکوں کی قطع و برید میں ہوتا ہے۔ پھر یہ مقدار غضروف ثانی سے کاٹ کر الگ کر دیں اس سے پہلے آپ پلک کے اندر دو دھاگے داخل کر چکے ہوں گے، ان دھاگوں کو کھینچ کر پیشانی سے چپکا دیتا کہ کھال کھینچ اٹھے۔ شترہ اگر بالائی پلک میں ہو تو کھینچیں۔ مگر بالائی پلک کے اندر بہت کم ہوتا ہے۔ (شفاخانہ کا مشاہدہ از انظلیس بروایت بولس)

حیرت انگیز سرمہ:

کناروں کو اگاتا دمعہ کو کاٹا اور چشم کی رطوبت غریبہ کو خشک کرتا اور اس کی صحت کا

محافظ ہے۔

قلیمیا شہد میں گوندہ کر ایک کوزہ میں جس کا سرابند ہو سوختہ کریں۔ حتیٰ کہ سوراخ سے دھواں نکلتا بند ہو جائے۔ پھر ڈھکن کو ہٹا کر اس پر شراب ریحانی چھڑکیں اور ایک صلاہ (کھل) میں انڈیل کر پیسیں اور خشک کر لیں۔ یہ خشک کردہ قلیمیا ایک جز، روہج نصف جز، کل مغسول ایک جز، لازم و نصف جز، محفوظ کریں اسے کناروں پر گزاریں عمدہ، موثر اور بیحد عجیب الاثر ہے۔

دیگر عجیب الاثر اور مجرب ہے :

کل ۴۰۰ گرام، رصاص سوختہ ۲۰۰ گرام، تو بال نحاس ۱۳ گرام، کندر ۱۳ گرام، نار دین ہندی ۱۳ گرام، فلفل سفید ۱۳ گرام، زعفران ۱۳ گرام، خستہ تمر سوختہ ۵۰ عدد، مٹی کے کوزے میں رکھ کر نیچے آگ روشن کر دیں تاکہ کوزہ سرخ ہو جائے۔ بعد ازاں اچھی طرح پیس کر اوپر سے روغن بلساں اس قدر پکائیں کہ بو آجائے۔ بچوں کے آشوب چشم، سلاق، اشقار، اور پلکوں کو خوبصورت بنانے کے لئے ناقابل بیان حد تک حیرت انگیز ہے۔ شام کو پلکوں پر اس کا طلاء کر کے سونیں اور صبح کو ٹھنڈے پانی سے دھو دیں۔ سلاق پلکوں کی غلظت کو کہتے ہیں ساتھ میں سرخی اور ماق کا فساد ہوتا ہے اور پلکوں کے کنارے جھڑ جاتے ہیں۔ (قریطن)

دخان قطران سلاق کے لئے عمدہ ہے۔ دخان صمغ صنوبر و صمغ بطم و مصطلکی فساد زدہ کے لئے عمدہ ہے۔

عصارہ برگ زیتون بری آنکھوں کی جانب انصاف رطوبات کو روکتا ہے، اسی لئے فساد اجفان اور فساد ماق کے لئے مانع شیانوں میں داخل کیا جاتا ہے۔ روغن گل کو بطور سرمہ استعمال کرنا غلظت اجفان کے لئے موزوں ہے۔

صمغ بطم لئے بال پر چپکایا جاتا ہے۔ دخان بطم، مصطلکی اور راتنج وغیرہ ان سرموں میں شامل کرتے ہیں جو آنکھوں کی پلکوں کو خوبصورت بنانے میں اور فساد زدہ ماق اور گرے ہوئے کناروں کو درست کرتے ہیں۔

شحم افعی آنکھوں کے اگنے کو روکتی ہے۔ (دیسقوریوس)

دخان کند آنکھ کے کناروں کو خوبصورت بناتا ہے۔ (بولس)

لازورد پلکوں کے بال اگاتا ہے پلکوں کے انتشار میں اور جب کہ وہ پتلی اور کمزور ہو جاتی ہیں اس وقت مفید دواؤں کے ساتھ لازورد کو شامل کرتے ہیں۔ اور اس کا تنہا سرمہ بھی مستعمل ہے۔ لازورد عضو کو اس کے اصل مزاج کی طرف واپس لاتی ہے۔ (جالینوس)

مصطکی آنکھوں کے جانب اٹھے ہوئے بالوں کو چپکا دیتی ہے۔ سقوط اشعار (کناروں سے بالوں کا گرنا) میں نار دین عمدہ ہے۔ یہ اس کے لئے مفید بھی ہے اور بال بھی اگاتی ہے۔ پلکوں کو خوبصورت بنانے والے سرموں میں خستہ تمر سوختہ، شراب میں بجھا کر دھونے کے بعد استعمال کرتے ہیں۔

آب حصرم آماق کے فساد میں بیحد مفید ہے۔ بڑے دانوں والے صنوبر کا دھواں منتشر اشعار، اور فساد زدہ آماق کے لئے مفید ہے۔ صبر پلک کی خارش کو سکون دیتی ہے۔ صدف نمطی جلا کر دھولی جائے تو پلکوں کو دبیز کرتی ہے۔ شام میں جس صدف کو طلسمیس کہتے ہیں جلا کر قطران میں مخلوط کی جائے اور اس پلک پر قطور کریں جس سے کوئی بال اکھاڑ لیا گیا ہو تو دوبارہ اگنے نہیں دیتی۔ صدف کی رطوبت بال کو چپکا دیتی ہے۔ (دیستوریڈوس)

چھوٹی خشک سیپیوں کو جلا دیا جائے تو اس کا اثر اس حد تک ہوتا ہے کہ قطران کے ساتھ شامل کر کے اس جگہ قطور کریں جہاں سے بال اکھاڑ لیا گیا ہو تو اگنے سے روک دیتی ہے۔ کبھی صدف کی رطوبت سے پلک کے بال کو چپکا دیتے ہیں۔ قمر پلک کے بال چپکا دیتی ہے۔ (جالینوس)
قلاقطار آماق چشم کا ستقیہ کرتی ہے۔ (دیستوریڈوس)

اسے جلا کر اور پیس کر سرمہ استعمال کیا جائے تو غلظت اجفان کے لئے مانع ہوتی ہے۔ (جالینوس)
زوفائے صوف (۱) فساد زدہ مآقین اور سخت پلکوں کے لئے موزوں ہے جن کے کنارے گر چکے ہوں۔ دخان ینوت پلکوں کو خوبصورت بناتا ہے۔ کناروں کے گرنے اور مآق کے فساد کے لئے موزوں ہے۔ دخان زفت کا بھی یہی اثر ہے۔

انتشار اشعار میں ایک مفید دوا:

سنبل الطیب پیس کر ریشمی کپڑے سے چھان لیں۔ یہ اور پوست صنوبر ہم وزن سرمہ کے طور پر استعمال کریں۔ عمدہ ہے۔ (دیستوریڈوس)
پلکوں کے کناروں کو خوبصورت بنانے کے لئے:

خستہ تمر سوختہ، چھان کر لاؤن کے ساتھ روغن آس میں گوندہ لیں اور پلکوں پر طلاء کریں۔ پلکوں میں بال اگنے سے جو دوائیں روکتی ہیں۔ انہیں معلوم کرنے کے لئے ”باب منع انبات الشعر“ کا مطالعہ کریں۔ (ابن ماسویہ)

شعر زائد کیلئے ایک تدبیر:

سوئی کی طرح پتلا ایک لوہا بالشت برابر لے کر سرے کو قادیہ (۱) قائمہ پر ایک گرہ کے برابر موڑ لیں۔ پھر اس ٹیڑھے سرے کو اچھی طرح گرم کر لیں۔ اب پلک کو الٹ کر اپنی جانب کھینچیں اور الٹے بال کی جڑ پر گرم سرار کھ کر داغ دیں۔ یہ جل جائے گی۔ بال پھر نہیں اگے گا۔ بال زائد ہوں تو ہر بار ایک یا دو کو داغیں، اور جب تک پہلا داغ ٹھیک ہو جائے دوسرا نہ داغیں۔ یہ لطیف طریقہ ہے۔ (مؤلف)

اشفار کو اگانے اور جرب کے ازالہ کے لئے:

خستہ تمر سوختہ ۷ عدد، نار دین قلیطی ۷ گرام، سرمہ بنائیں۔

عمدہ دوا:

اشفار کے گرنے، جرب اور سلاق کے لئے، صحت چشم کی حفاظت بھی کرتی ہے قلیما ۴۰۰ گرام، موٹے آنے کی طرح کوٹ لیں۔ اور شہد میں گوندھ کر کونکے کی آگ میں رکھیں۔ حتیٰ کہ دھواں نکلتا بند ہو جائے۔ پھر کوزہ اٹھا کر مطبوخ میں بجھا دیں اور پیس لیں۔ یہ اور نحاس سوختہ مغسول، کھل مغسول اور لازورد اچھی طرح پیس کر استعمال کریں۔ (قریطن)

بال اکھاڑ کر اس کی جگہ مرارۃً ہد ہد کا طلاء کریں۔ یہ کافی ہے۔ دوسری دوا کی ضرورت نہیں ہوتی۔ (حنین)

دھکتے ہوئے انگارے پر کندر رکھیں اور اس کے اوپر ایک طشتری اوندھا کر دھواں لے لیں۔ اس دھواں کو شحم بڑ اور زوقائے تر کے ساتھ ملا کر سرمہ بنائیں پلکوں کے کنارے بالوں کو اگانے اور کناروں کو خوبصورت بنانے میں نہایت عجیب الاثر ہے۔ (اطہور سفوس)

پلکوں کے بال کبھی ورم اور سرخی کے بغیر بھی جھڑ جاتے ہیں۔ پلکوں میں داء المصلب جیسی ایک گرم رطوبت پیدا ہو جاتی ہے۔ کبھی سرخی، غلظت اور قرعہ اجفان کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے۔ سلاق محض آماق کے فساد کو کہتے ہیں۔ وردنچ میں سرخی کے ساتھ پلکیں دبیز ہو جاتی ہیں۔

سرمہ:

پلکوں میں غلظت نہ ہو تو انتشار اشفار میں مفید ہے۔ خستہ تمر ساڑھے دس گرام، موسوسہ (سنبھل روحی) ۷ گرام، پیس کر سرمہ لگائیں۔

(۱) قادیہ۔ نیزے کے نچلے پاؤ پر والے حصہ کو کہتے ہیں۔ ایک دوسرے نسخہ میں "زاویہ" ہے

دیگر:

اشد، قلمیہ، قلقدیس، زاج، ہم وزن کوٹ کر شہد میں گوندہ لیں پھر جلا کر پیس لیں، اور سرمہ کے طور پر استعمال کریں۔

دیگر:

پلکوں میں غلظت اور سرخی کے ساتھ سقوط اشعار میں مفید ہے۔ چوہے کی میٹنی شہد کے ساتھ بطور سرمہ استعمال کریں۔

بال کا علاج:

بال کا علاج یہ ہے کہ پلک کو کاٹ دیں۔ (حنین)

بال کے لیاس جگہ شکاف لگائیں جسے اجانہ کہتے ہیں۔ یہ پلک کی جگہ اجانہ (خاکدان) سے مشابہ ایک کنارہ ہوتا ہے۔ اجانہ میں فالٹو گوشت بال کے علاوہ آگ آتا ہے تو بال کو آنکھوں کی جانب اٹنے نہیں دیتا۔ (اسرن)

یہ ہمارے خیال کے مطابق نبطین (۱) کی عمدگی پر فیصلہ کن دلیل ہے۔ ہماری یہ رائے ہے کہ دو چھوٹے قناد لئے جائیں۔ اور پلک کو الٹ دی جائے، اسے اجانہ کے نیچے برابر کر دیں اور شکاف لگائیں۔ شکاف لگانا اسی وقت واجب ہے۔ جب ماقین کے دونوں زایوں کے قناد علم میں آجائیں۔ بیچ کے حصہ میں شکاف لگا دیں۔ اور وہ دونوں زایوں کے پاس مختلف ہوں تو بیچ میں شکاف دینے سے کوئی زیادہ فائدہ نہ ہوگا۔ یہ اسکی بنیادی بات۔ مذکورہ بالا انداز میں شکاف لگا دینے سے نبطین کو مستحکم کر دیں گے۔ اب پلک کو جس قدر اوپر اٹھانا چاہتے ہیں اس کی مقدار کا اندازہ کر لیں۔

اگر بال کسی بھی جگہ آنکھ کے اندر بری طرح الٹا ہوا ہو تو اس جگہ اچھی طرح کاٹیں اس کے بعد پلک میں دھاگوں کے ساتھ ایک سوئی تین جگہ پر داخل کریں جو باہم آمنے سامنے خطہ استوا پر ہوں۔ دھاگوں کو اپنے ہاتھ سے پکڑ کر اپنی جانب کھینچیں، حتیٰ کہ جو چیز کاٹنی ہے۔ اسے دیکھ سکیں۔ اور نادانی سے پلک کو کاٹ کر نہ رکھ دیں کیونکہ یہاں ضرورت صرف یہ ہے کہ بالائی پلک کی جلد کاٹ دی جائے۔ بعد ازاں دھاگوں کے نیچے جو حصہ موجود ہے اسے کاٹ دیں۔ پھر مختلف مقامات پر، ہر مقام پر دو یا تین گرہیں دے کر سی دیں۔ اس کے بعد ذرور اصفر چھڑکیں۔ اور ایک دھجی تر کر کے اس پر رکھ دیں، جو مند مل ہونے تک پڑی رہے۔ ایک یا دو یا تین یا پانچ بال ہوں تو روزانہ ایک یا دو اکھاڑیں اور اس جگہ سوئی کے مانند باریک خمیدہ سر مکواۃ جس کی صفت ہم بیان کر چکے ہیں کے

ذریعہ اس جگہ کو داغ دیں۔ مکواۃ کو اتنا گرم کریں کہ خون کے رنگ کی طرح سرخ ہو جائے۔ بعد ازاں پلک پر سفیدی بیضہ اور روغن گل رکھیں۔ داغا ہوا مقام صحیح ہو جائے تو بال پھر اکھاڑیں اور پھر داغیں۔ اس طرح انشاء اللہ صحت ہو جائے گی۔ (مؤلف)

سلاق کے لئے انطلیس اسکندری کا علاج:

مفید اور عجیب الاثر ہے پوست صنوبر، حجارہ ارمنی، سرمہ بنائیں۔ اشفار کو اگانے میں سب سے زیادہ مؤثر ہے۔ (انطلیس)

اشفار کے زوال کے ساتھ غلظت اور سرخی نہ ہو تو یہ داء الشعلب یا قرع جیسی بیماری ہے۔ غلظت، صلابت اور سرخی بھی ہو تو یہ سلاق ہے۔ پہلی قسم یعنی داء الشعلب کا علاج سر کے تنقیہ اور پلکوں پر ادویات حادہ کے طلاء سے کریں۔ دوسری قسم کا علاج ادویات محللہ سے شروع کریں۔ پھر حجرار منی کا سرمہ لگائیں۔ یہ خلط حاد سے پیدا شدہ انتشار اشفار میں بے حد مفید ہے۔ اس سے خلط کی اصلاح ہوتی ہے۔ اور عضو کو قوت پہنچتی ہے۔ (ابن سرائیون)

چشم پر گفتگو تمام ہوئی۔ اور کتاب الحادی کی پہلی جلد (سفر) بحمد اللہ و عونہ والصلاة علی النبی رسولہ وعبده وعلی آلہ وصحبہ وسلم تسلیما پائیہ تکمیل کو پہنچی۔ اس سے فراغت ۱۲ محرم ۱۴۰۰ھ بروز دوشنبہ محمد بن ولید بیاسی مامور طلیطلہ کے ہاتھوں ہوئی۔ جس نے اسے طلیطلہ کے کتب خانہ مملوکہ وزیر حکیم ابو سلیمان دی ابن نمیش اسرائیلی وفقہ اللہ ونفعہ بہ کے لئے نقل کیا۔

اس کے بعد انشاء اللہ جلد ثانی میں کان، کان کے اندر انجماد خون، کان کے امراض علامات، اور معالجات پر گفتگو ہوگی۔

أسهل الله تعالى العون عليه بكنه وكرمه الآن به قوة.

کتابیات

- ۱۔ المیام چوتھا مقالہ جالینوس
- ۲۔ المیام تیسرا مقالہ جالینوس
- ۳۔ مجموع العلل والاعراض والجوامع جالینوس
- ۴۔ الاخطا پہلا مقالہ جالینوس
- ۵۔ الفصول پانچواں مقالہ جالینوس
- ۶۔ مسائل ابذیمیا چھٹا مقالہ جالینوس
- ۷۔ جامع الکالین المحدثین انطلیس
- ۸۔ کتاب العین حنین
- ۹۔ کتاب مجهول طبیب مجهول
- ۱۰۔ قرابادین کبیر حنین
- ۱۱۔ اجناس ادویۃ العین حنین
- ۱۲۔ الاعضاء الآلمہ جالینوس
- ۱۳۔ کتاب البصر فی المجموع فی العین جالینوس
- ۱۴۔ کناش مسیح مسیح
- ۱۵۔ کتاب اصناف الحمیات جالینوس
- ۱۶۔ حیلۃ البرء دوسرا مقالہ جالینوس
- تیسرا مقالہ جالینوس

- ۱۷۔ حیلۃ البرء پانچواں مقالہ جالینوس
- ۱۸۔ حیلۃ البرء بارہواں مقالہ جالینوس
- ۱۹۔ حیلۃ البرء تیرہواں مقالہ جالینوس
- ۲۰۔ المیامر ساتواں مقالہ جالینوس
- ۲۱۔ الاخطاط دوسرا مقالہ جالینوس
- ۲۲۔ تقدمۃ المعرفة پہلا مقالہ جالینوس
- ۲۳۔ کتاب المسالۃ والجواب فی العین جالینوس
- ۲۴۔ الفصول چوتھا مقالہ بقراط
- ۲۵۔ الفصول چھٹا مقالہ بقراط
- ۲۶۔ کتاب الفصد جالینوس
- ۲۷۔ کتاب العلامات جالینوس
- ۲۸۔ ابیذ یمیا چھٹا مقالہ بقراط
- ۲۹۔ ابیذ یمیا چھٹے مقالہ کا ساتواں تشریحی مضمون جالینوس
- ۳۰۔ الابدیۃ والبدان بقراط
- ۳۱۔ کناش الاختصارات عبداللہ بن یحییٰ
- ۳۲۔ مسائل ابیذ یمیا چھٹا مقالہ بقراط
- ۳۳۔ کتاب الواسطی واسطی
- ۳۴۔ کتاب روفس الی العوام روفس
- ۳۵۔ کتاب فی سیاسة الصحة جالینوس

- ۳۶۔ کتاب فی الفصد
قسطا
- ۳۷۔ الاخطا
دوسرا مقالہ جالینوس
- ۳۸۔ الاخطا
تیسرا مقالہ جالینوس
- ۳۹۔ الطب القدیم
جالینوس
- ۴۰۔ المیامر
ساتواں مقالہ جالینوس
- ۴۱۔ فصول ابذیمیا
جالینوس
- ۴۲۔ تجارب الیمارستان
جالینوس
- ۴۵۔ جوامع العلل والاعراض
جالینوس
- ۴۶۔ منافع الاعضاء
گیارہواں مقالہ جالینوس
- ۴۷۔ المیامر
تیسرا مقالہ جالینوس
- ۴۸۔ المسائل الطبیعیۃ
جالینوس
- ۴۹۔ تذکرہ ابن عبدوس
ابن عبدوس
- ۵۰۔ الکمال والتمام
ابن ماسویہ
- ۵۱۔ حفظ الاصحاء
جالینوس
- ۵۲۔ ازمان الامراض
جالینوس
- ۵۳۔ احتیارات حنین
حنین
- ۵۴۔ الادویۃ الموجودة بكل مکان
حنین
- ۵۵۔ التقاسیم
حنین
- ۵۶۔ الکتاب المجموع فی العین
انطلیس

- جالینوس ۵۷۔ مداوۃ الاسقام
- ۵۸۔ قرابادین قدیم
- ۵۹۔ قاطیطریون
- ۶۰۔ الادویۃ العتیقۃ للادواء
- ۶۱۔ التریاق الی قیصر
- ۶۲۔ آراء بقراط وفلاطن
- ۶۳۔ قرابادین سابور کبیر
- ۶۴۔ الادواء المزمنة
- ۶۵۔ فلسفہ ارسطوطالیس
- ۶۶۔ من لایسجد طبیباً
- ۶۷۔ المقالة فی شفاء الاسقام
- ۶۸۔ قاطا جانس
- ۶۹۔ مداوۃ الاسقام للغرب
- ۷۰۔ المنقیۃ
- جالینوس
- بقراط
- جالینوس
- جالینوس
- جالینوس ساتواں مقالہ
- ارکیخانس
- تیقولاؤس
- روفس
- جالینوس
- جالینوس پانچواں مقالہ
- حنین
- ابن ماسویہ

امراض، اسباب امراض اور معالجات کی
شہرہ آفاق تالیف ”الحاوی الکبیر فی الطب“ کا اردو ترجمہ

کتاب الحاوی

موسوم بہ

حاوی کبیر

حصہ سوم (کان، ناک، دانت اور حلق کے امراض)

تالیف

ابوبکر محمد بن زکریا رازی

۸۶۵ء — ۹۲۵ء

شائع کردہ

سینٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن

(وزارت صحت و خاندانی بہبود، حکومت ہند) نئی دہلی

فہرست مضامین

7

پیش لفظ

9

پہلا باب

کان کے امراض

کان، کان کے اندر خون کا جمنا، کمی سماعت، بہراپن، ثقل سماعت، کیڑا، درد، بھنبھناہٹ، سنسناہٹ، زخم، پھنسیاں، حرارت، برودت، چوٹ یا کان کے جوف کے کچل جانے سے ورم کا پیدا ہونا، سدے، ریاچ، پیپ کا اخراج، سیلان رطوبت، پانی کا اندر داخل ہو جانا، میل کا جمع ہونا، اس میں دوسری چیزوں کا پڑنا، کان کی جڑوں کے اندر پھوڑوں کا نکلنا اور زخم پیدا ہونا۔ سماعت میں دشواری اور بہراپن۔

56

دوسرا باب

ناک کے امراض

ناک میں بدبو، سونگھنے کی صلاحیت کا مفقود ہونا، زخم، سدے، بواسیر، نکسیر وغیرہ، حرارت سے پیدا شدہ بیماریوں کا علاج — سعط، عطوس اور خنان، ناک کا بدگوشت جسے ”بیش پایہ“ اور ”بسفانج“ کہتے ہیں، سرطان، نکسیر کا محرک، خارش، سوزش، تیز مادہ کا سیلان اور خشک ریشہ۔

تیسرا باب

دانتوں کے امراض

دانت، مسوڑھے، دانتوں کو اکھاڑنے کی تدبیر، داغنا، زنجیروں وغیرہ سے باندھنا، فساد، ریزہ نکلنا، کیڑے، مسوڑھوں کا گوشت اگانے والی دوا، مسوڑھے کا آکلہ، دانتوں اور مسوڑھوں کی حفاظت صحت، بچوں کے دانت، ان دانتوں کو بہ آسانی اگانا، منجنوں کے ذریعہ دانتوں کو صاف کرنا، بچوں اور مردوں کے منہ سے سیلان لعاب کو خشک کرنے والی دوائیں۔ منہ میں استعمال کئے جانے والے منجنوں اور کلیوں کی سات قسموں کا بیان۔

چوتھا باب

آواز کی بیماری، قصبۃ الریہ کے کھر درے پن کا علاج اور آواز کا پھٹنا۔
ورم لبہۃ میں مستعمل جلاب۔
آواز ٹوٹنے کی عمدہ گولی۔

کھر دری آواز

بالغی حلق

خشک بخودت (آواز کا بیٹھنا)

پانچواں باب

منہ کے اندر حلق اور مسوڑھے تک کے تمام زخم، چھالے، فصد کے ذریعہ بہنے والا خون، منہ کے اور ام، آکلہ اور بخور وغیرہ۔

جو تک، حلق کے اندر چبھنے والی چیز، نالی کے اندر رکاوٹ، گلا گھٹنے اور ڈوبنے پر مریض کا علاج۔

176

چھٹا باب

زبان، زبان کی جس و حرکت کا زائل ہونا، زبان کے زخم، خراب مزے، ورم، زبان کا ”ف“ کلمہ بہ کثرت نکلنا، کسی حرف کے بجائے دوسرا حرف نکلنا، تلباہٹ اور ست کلامی۔
حس ذوق (چھکنے کی حس)

186

ساتواں باب

حلق کے اور ام، زخم، نغص (حلق کے اندر گوشت کا ابھار)، خناق، زبان، کو، گلا گھٹنا، ڈوبنا، اور نکلنے کے مقام میں تنگی۔
کثرت رطوبت سے پیدا ہونے والا خناق۔

237

آٹھواں باب

تنفس، تنفس کی پیشگی علامات اور جسم میں تنفس کا فعل۔
تنفس کی قسمیں

پیش لفظ

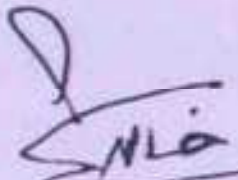
پیش نظر کتاب، مشہور طبیب ابو بکر محمد بن زکریا رازی کی مشہور ضخیم تالیف ”الحاوی الکبیر فی الطب“ کی تیسری جلد کا اردو ترجمہ ہے۔ معالجات کے موضوع پر اس اہم کتاب کو ”دائرة المعارف“ حیدر آباد نے ایڈٹ کر کے ۲۳ جلدوں میں شائع کیا تھا۔

سنٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن کے لٹریری ریسرچ پروگرام میں قدیم علمی ذخائر کی تحقیق، ترتیب، تدوین اور جدید زبانوں میں ان کے تراجم شامل ہیں۔ ”کتاب الحاوی“ کا ترجمہ بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جس کی پہلی اور دوسری جلدیں جو بالترتیب امراض راس (سر کی بیماریاں) اور امراض عین (آنکھ کی بیماریاں) کے موضوع پر ہیں پہلے ہی شائع ہو کر منظر عام پر آچکی ہیں۔ زیر نظر تیسری جلد میں امراض اذن (کان کی بیماریاں)، امراض انف (ناک کی بیماریاں) امراض انسان (دانتوں کی بیماریاں) اور امراض تنفس (سانس کی تکالیف) کا بیان ہے۔ زکریا رازی کی ہمہ جہت شخصیت اور کارناموں کا مختصر تذکرہ، کتاب الحاوی (اردو ترجمہ) کی پہلی اور دوسری جلد کے پیش لفظ میں کیا جا چکا ہے۔ دراصل ”کتاب الحاوی“ کے علاوہ معالجات کے موضوع پر کوئی اور کتاب اتنی ضخامت اور اس قدر تفصیلی معلومات کی حامل نہیں ہے۔ یہ کتاب زکریا رازی کے طویل مطالعے، مشاہدات اور علمی تجربات پر مشتمل ہے۔ یونانی اور سریانی زبانوں میں دستیاب علمی ذخائر سے استفادے کے ساتھ ہی اس نے طب ہندی کا بھی گہرا مطالعہ کیا تھا جس کے حوالے چاہجا ”کتاب الحاوی“ میں ملتے ہیں۔ آج کے دور میں بھی جبکہ سائنسی ترقیاں عروج پر ہیں اس قدیم کتاب کی اہمیت و افادیت اپنی جگہ مسلم ہے اور اگر اس کے مندرجات کا یکسوئی اور مجموعی سے مطالعہ کیا جائے تو معالجات سے متعلق مختلف پہلوؤں پر ہمیں بہت اہم اور مفید معلومات حاصل ہونے کے ساتھ ہی تحقیق کی نئی راہیں کھل سکتی ہیں۔ کتاب الحاوی کی تمام جلدوں کا ترجمہ دراصل اب سے

دودھانی پہلے کا منصوبہ ہے جس کی تکمیل بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پر تاخیر سے ہو پائے گی۔ یہ ایک طویل منصوبہ ہے تاہم اس کی اہمیت کے پیش نظر کونسل کی کوشش ہو گی کہ یہ کام جلد پایہ تکمیل کو پہنچے تاکہ یونانی معالجات کی یہ انسائیکلو پیڈیا، معالجوں، اساتذہ، طلباء اور معالجات میں تحقیق کرنے والوں کے لئے مشعل راہ بن سکے۔

اہل علم واقف ہیں کہ اس طرح کے کام و شوار طلب ہوتے ہیں پھر بھی کونسل چاہتی ہے کہ یہ ذمہ دارانہ طور پر انجام دیئے جائیں۔ منقریب چوتھی جلد کا اردو ترجمہ بھی منظر عام پر آنے کی توقع ہے۔

امید ہے علمی و فنی حلقے اس اشاعت کی پذیرائی کریں گے۔


(حکیم محمد خالد صدیقی)

ڈائریکٹر

سینٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن

پہلا باب

کان کے امراض

کان، کان کے اندر خون کا جمنا، کمی سماعت، بہراپن، ثقل سماعت، کیرا، درد، بھنبھناہٹ، سنسناہٹ، زخم، پھنسیاں، حرارت، برودت، چوٹ یا کان کے جوف کے کچل جانے سے ورم کا پیدا ہونا، سدے، ریا، پیپ کا اخراج، سیلان رطوبت، پانی کا اندر داخل ہو جانا، میل کا جمع ہونا، اس میں دوسری چیزوں کا پڑنا، کان کی جڑوں کے اندر پھوڑوں کا نکلنا اور زخم پیدا ہونا۔

درد گوش میں کچھ ایسے ہیں جو وروں سے ہوتے ہیں۔ (جالینوس) جراحوں میں سے ایک شخص دن کے ایک پرانے زخم کا علاج قلمیہ سے بنے ہوئے مرہم سے کر رہا تھا۔ مگر وہ روز افزوں متعفن اور بہ کثرت پیپ سے پر ہوتا رہا۔ اسے خیال ہوا کہ سماعت کے انتہائی سوراخ کے اندر ورم ہے۔ چنانچہ چاروں دواؤں سے بنے ہوئے مرہم کے ذریعہ علاج کیا، جس سے عفونت کے اندر بری طرح اضافہ ہوا۔ ایسا وہ اس لئے کر رہا تھا کہ قلمیہ ہاتھ اور پیر کے زخموں کو اچھی طرح مند مل کر دیتا ہے۔ مگر یہ بات یہاں نہیں ملی، ادویات کا کوئی علم بھی نہ یں تھا، نہ ہی اعضاء کا حال معلوم تھا، چنانچہ اس نے کان کے زخم کو اسی دوا سے بھرنا چاہا جس کے ذریعہ ظاہر جسم کے زخموں کو مند مل کیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں ان حضرات کے نزدیک یہ بھی ہے کہ ورم جہاں کہیں اور جب بھی ہو

اسے ان چیزوں سے تحلیل کرنا چاہتے ہیں جو ڈھیلا پن پیدا کرتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس کا علاج ردی علاج ثابت ہوا۔ میں چونکہ جانتا تھا کہ کان ایک نہایت خشک عضو ہے اس لئے اس کے علاج کے لئے بیحد مجفف ادویات کی ضرورت ہے، مگر چونکہ طبیب نے کان کو مرہم باسلیقون کا عادی بنادیا تھا جو مرخی ہوتا ہے اس لئے میں نے اسے بعینہ طاقتور مجفف دوا کی جانب منتقل کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ کیونکہ معمول پر میری نگاہ ہوتی ہے اور اسی سے دلیل اخذ کرتا ہوں، میں نے شیاف مایٹا لیا اور اسے سرکہ میں ملا کر کان کے اندر قطور کیا۔ چنانچہ ایک ہی دن کے اندر اصلاح شروع ہو گئی، دوسرے دن قرص اندرون کے ذریعہ چار دن تک علاج کیا۔ میرا خیال تھا کہ مریض کو قوی تر مجفف دوا کی ضرورت ہے اس لئے اس کا علاج خبث الحدید جیسی دوا سے کروں، کان کے باہر بھی ایسی چیز استعمال کروں جو بیحد خشکی پیدا کرتی ہوں۔ مثلاً غریب یا قرص اندرون سے تیار شدہ دواء۔ مگر یہ شخص صحتیاب ہو چکا تھا اور اسے اب ان دواؤں کی ضرورت باقی نہ تھی۔ گو غلط علاج کی بدولت کان قطعی طور پر متعفن ہو جانے کے قریب ہو چکا تھا۔ مذکورہ طبیب کا خیال تھا کہ استعمال شدہ دواؤں کے ذریعہ متورم کان کا علاج کیا گیا تو مریض کو تشنج ہو جائے گا، کیونکہ اس کا یہ نظریہ تھا کہ ورم تمام مقامات پر ارجاء کے محتاج ہوتے ہیں۔ یہاں کان میں بھی ورم تھا، مگر چونکہ مجھے معلوم تھا کہ تمام اعضاء کے مقابلہ میں کان زیادہ خشک ہوتا ہے اس لئے اس کے علاج میں حد درجہ خشکی پیدا کرنے والی دواؤں کی ضرورت ہے۔ (جالینوس)

قلیمیا اس لئے غیر موزوں ثابت ہوئی کہ مغری اور کان کی ضرورتوں کے اعتبار سے کم خشک کرنے والی دوا ہے۔ (مؤلف)

کان کی جانب بہہ کر آنے والے مواد کو مرہم قرہی عضو کی جانب منتقل کرنا چاہیں تو نختنوں کی جانب منتقل کریں گے۔ باقی زخم کے کچھ مریضوں کو اس سے زیادہ طاقتور تدبیر کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کی وجہ ہے کہ بعض مریضوں کے کان ایک یا دو سال سے زخمی ہوتے ہیں، میں نے مذکورہ ادویات سے زیادہ طاقتور دوا کے ذریعہ ان کا علاج کیا یعنی خبث الحدید بیحد موٹے کپڑے سے چھان کر بار بار لکھساحتی کہ غبار کے مانند ہو گیا۔ اس کے بعد بیحد کھٹے سرکہ کے اندر جوش دیا گیا حتیٰ کہ نبٹ الحدید اور سرکہ دونوں شہد کے مانند گاڑھے ہو گئے۔ سرکہ خبث الحدید کا چار گنا یا پانچ گنا مقدار میں رکھا گیا۔ یہ بیحد طاقتور دوا ہے۔ اس کی کوئی نظیر نہیں ہے (جالینوس)

سماعت کی نالی دماغ سے اگنے والے عصبہ کے قریب واقع ہے۔ اس لئے طاقتور مجفف ادویات کے ذریعہ علاج کیا جاسکتا ہے۔ (جالینوس)

درد گوش بڑھا ہوتا ہے تو اس کا علاج میں مخدر ادویہ سے کرتا ہوں مگر اندیشہ رہتا ہے کہ مبادا مریض تشنہ اور فساد عقل کا شکار نہ ہو جائے۔ (جالینوس)

افیون، جند بید ستر کو شراب شیریں میں ملا کر درد گوش کا علاج کریں۔ اسے کان کے اندر انڈیلیں۔ درد کا سبب ٹھنڈے اخلاط غلیظہ سے پیدا شدہ ریا ح غلیظہ ہوں تو ہرگز ہرگز افیون استعمال نہ کریں۔ جاو رس اور محلل ریا ح ادویات کے ذریعہ تکمید، لطافت تدبیر اور ترک غذا سے کام لیں۔ پانی قطعی طور پر پیئیں۔ کیونکہ نفخ پیدا کرتا ہے اور تحلیل ہو جاتا ہے۔ اس دواء کا استعمال جائز ہے جس میں افیون کے ساتھ جند بید ستر شامل ہو۔ عناد کی ضرورت ہو تو پانی میں خشکاش پکا کر، پانی پر آرد حلبہ اور تخم کتاں چھڑکیں اور عناد کریں۔

محذرات کے استعمال سے جب کبھی کان کو نقصان پہونچے تو اس کے بعد، تنہا جند بید ستر استعمال کریں، کان میں اس کا قطور کریں۔ (جالینوس)

خبیصہ، طلاء اور نطول سے درد گوش میں سکون ہو جاتا ہے، محذرات کا استعمال تب ہی ہوتا ہے جب غشی کا اندیشہ ہوتا ہے۔

درد گوش برودت سے لاحق ہوتا ہے، برودت ٹھنڈی ہوا جو راستہ میں لگ جانے سے اور ٹھنڈے پانی کا حمام کرنے سے لاحق ہوتی ہے۔ اندر پانی داخل ہو جانے سے بھی درد ہونے لگتا ہے۔ بالخصوص جبکہ پانی دوائی قسم کا ہو۔ ورم سے بھی درد ہونے لگتا ہے۔ یہ ورم کبھی کان کو ڈھکنے والی جلد میں اور کبھی کان کے اندرونی حصہ صماخ میں ہوتا ہے۔ یہ کیفیت اس وقت لاحق ہوتی ہے۔ جب ورم عصبہ سماعت کے اندر ہوتا ہے۔ ورم اسی تیز خلط کی بدولت لاحق ہوتا ہے جو جسم سے انصباب پا کر کان کے اندر داخل ہوتی ہے یا کان کے اندر ریا ح غلیظہ کے پھنس جانے سے یہ کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔

درد گوش بارد ہو تو اس کا ازالہ گرم ادویات فوری طور پر کر دیں گی۔

اس جگہ میں فریون تھوڑی مقدار میں، زیادہ زیتون کے ہمراہ شامل کر کے کان کے اندر چھوڑتا ہوں۔ کبھی اس کے ساتھ تھوڑی فلفل خوب اچھی طرح پیس کر شامل کر دیتا ہوں، کیونکہ ٹھنڈے دردوں کو طاق تور گرمی پہونچانے والی دواؤں سے بیحد نفع ہوتا ہے۔

روغن اقوان کا قطور بھی ان مریضوں کے لئے مفید ہے۔ روغن کے اندر سداب جوش دے کر قطور کیا جائے تو واضح طور پر فائدہ ہوتا ہے۔ درد کا سبب کان کے اندر داخل ہونے والے دوائی پانی کا تیز مادہ ہوتا ہے یا کوئی تیز مادہ یہاں آگیا ہو اور کان کو روغن شیریں سے بھر دے تو اسے گرا کر اور

جذب کر کے صاف کر لیں۔ یہ عمل بار بار کریں حتیٰ کہ موجود خلط دھواٹھے، پھر اس کے اندر دودھ یا سفیدی بیضہ کئی بار داخل کریں۔ انہیں نیم گرم ہونا چاہئے۔ اس طرح پر ہونے والا درد گوش اس تدبیر سے سکون پاتا ہے۔ پیہ بٹ اس کے لئے مفید ہے۔ اسی طرح لومڑیوں کی چربیاں بھی مفید ہیں۔ درد کا سبب ورم ہو تو سب سے مؤثر مرہم باسلیقون ہے جسے روغن گل میں استعمال کیا جائے۔ درد بیکہ سخت ہو اور مجبور ہو جائیں تو محذرات استعمال کریں۔ درد سے سخت چوٹ لگے تو اس میں افیون ایک جزء اور جند بید ستر نصف جزء یا ہم وزن شامل کریں۔

درد گوش میں حسب ذیل دوا اور خاص کر چربیاں مستعمل ہیں:

پیہ بٹ، پیہ مرغ، میرے خیال میں ان کا استعمال تو ممکن درد ہے مگر انجام اچھا نہیں ہوتا، لہذا شدت درد کے موقع ہی پر استعمال کریں۔ فصد اور اسہال سے درد گوش ہو تو اسکے بعد شیاف مایٹا اور سرکہ استعمال کریں۔ (جالینوس)

حسب ذیل نسخہ مستعمل ہے:

جند بید ستر کو پہلے اچھی طرح پیس لیں، پھر اس پر افیون ڈال کر شراب شیریں میں پیسیں، قرص کے طور پر استعمال کریں اور محفوظ کر لیں۔ بوقت ضرورت شراب شیریں میں ملا کر نیم گرم کر لیں اور کان میں ڈالیں۔ کان میں ڈالنے کے لئے اون کے ٹکڑے میں جذب کر کے نچوڑیں۔ کان کے اندر جو چیز بھی ڈالیں نیم گرم ڈالیں، مریض جس قدر برداشت کر سکے اتنا اسے گرم کر لیں۔ پہلے تھوڑا تجربہ کر کے دیکھ لیں۔ مریض زیادہ گرم برداشت کر سکے تو قوت برداشت کی حد تک گرم کر لیں۔ ممکن درد روغنیات کے ذریعہ تکمید کرنی ہو تو انہیں نیم گرم کر کے کان میں بھر دیں اور ایک گھڑی کے لئے چھوڑ دیں، اس کے بعد خارج کر دیں۔ اسی طرح بار بار کریں، اس کے بعد روغن سے بھر کر کے روئی ٹھوس دیں، ضرورت ہو تو یہی عمل دوبارہ کریں۔

کان کے اندر ریاخ غلیظ بھر گئی ہوں تو روغن کے ہمراہ بعض قاطع اور کاسر ریاخ دوائیں شامل کر لیں۔ کان کے اندر ریاخ غلیظ ہیں یا کوئی لیسیدار خلط غلیظ، اس کا پیہ شروع کا سبب پوچھ کر معلوم کریں۔ سابق میں مریض کو ٹھنڈک پہونچنے کی کہانی ملے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ کان کے اندر ریاخ غلیظ بھر گئی ہیں لیکن ثقل محسوس کرے۔ اور سابق میں غلیظ کھانے نہیں کھاتا رہا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ کان کے اندر سرد غلیظ اخلاط مجتمع ہو گئے ہیں۔ آدمی جب بھی غلیظ کھانے استعمال کرتا ہے اور

اسے ٹھنڈک لگ جاتی ہے تو چونکہ مائع تحلیل تحلیل نہیں ہو پاتا اس لئے درد ابھر آتا ہے۔ ایسی صورت میں معالجاتی دواؤں کے ساتھ بورق کے جھاگ، نظرون، روغن بادام، خربقین، کندش، بادام، زراوند، دارچینی، اور وہ تمام ادویات شامل کریں جو گردوں کے سدے کھولتی ہیں۔ اسی طرح ہر وہ دوا شامل کریں جو لطیف ہو اور سوزش نہ پیدا کرتی ہو، مثلاً بخ قشاء الحمار، بخ انگور سیاہ و سفید، بخ لوف، غرض وہ تمام ادویات جن کے اندر صفر اویت ہوتی ہے اور سوزش پیدا نہیں کرتیں۔ اس سے کان کا میل صاف ہو جائے گا، مسامات کھل جائیں گے۔ اخلاط غلیظہ ٹوٹ جائیں گے اور سدے کھل جائیں گے۔

جس کان کے اندر تڑپ موجود ہو اس کا علاج طاقتور حرارت والی ادویات سے ہرگز نہ کریں۔ شدید تڑپ میں شیاف مایٹا اور سرکہ اور روغن گل استعمال کریں کیونکہ ورم گوش کیلئے یہ عمدہ ہیں۔ کان کے زخم تازہ ہوں تو مایٹا سرکہ میں پیس کر استعمال کرنے سے تنہا شافی ہے۔ شیاف وردی اور شیاف مایٹا بھی مفید ہیں۔ زیادہ پیپ آر ہی ہو تو قرص اندرون کے ذریعہ علاج کریں۔ یہ ناکام ہو تو خبث الحدید کھٹے سرکہ کے اندر چند دنوں تک دھوپ میں گھسیں اور پورے اعتماد کے ساتھ قطور کریں۔

نیم گرم، خوشبودار روغنیات، روغن نار دین اور مرہم باسلیقون کے ذریعہ تکمید کرنے سے درد گوش میں سکون ہوتا ہے۔ جہاں سوزش اور تڑپ بھی موجود ہو وہاں سفیدی بیضہ اور دودھ کے استعمال سے سکون ہوگا۔ قرص اندرون وغیرہ ایک بار شراب شیریں اور ایک بار سرکہ وپانی اور ایک بار فقط سرکہ کے ہمراہ حسب شدت درد استعمال کریں۔ درد سخت ہو تو سرکہ کے استعمال مناسب نہیں ہے۔

عمدہ دوا کا نسخہ :

تکلیف پہونچائے بغیر تحلیل کرتا ہے اور سرد دردوں میں مفید ہے۔

قند کور و روغن سوسن میں حل کر کے نیم گرم قطور کریں۔ تڑپ کے وقت داخلی یا خارجی طور پر تکمید کریں۔ داخلی تکمید کا طریقہ اوپر گذر چکا ہے۔ دوا نیم گرم کان کے اندر داخل کر کے اندیل دی جائے گی۔ ایسا کئی بار کریں۔

تکمید مرطوب کے مقابلہ میں خشک تکمید کان کے لئے بہتر ہے۔ یعنی گرم جاورس یا گرم مرغزی قطعہ مندہ کے ذریعہ تکمید کریں، یہی خشک تکمید ہے۔ مرطوب تکمید یہ ہے کہ زیتون اور

سر کہ میں سدا ب جوش دیں اور ایک تسلی میں رکھ کر اوپر سے قیف لگا دیں۔ قیف کی دم کان کے اندر رکھیں۔

برائے درد گوش ہمراہ سیلان پیپ:

پوست انار، شب، زعفران، افیون، جند بیدستر، مر، کندر، سرکہ اور شہد میں گوندہ کر استعمال کریں، مفید دوا ہے کیونکہ خشک کرتی ہے۔ درد کو بچہ تسکین دیتی ہے۔

کان کی پیپ کے لئے عمدہ دوا:

سبزی گلاب، پوست انار، قلعطار، زاج، مازو، توبال نحاس، ایک ایک جزء، مر، کندر، شب، قلقت، نصف نصف جزء، سرکہ میں چند دن اس حد تک پسیں کہ غبار کی صورت ہو جائیں، پھر قرص بنالیں اور سرکہ کے ہمراہ حل کر کے کان کے اندر قطور کریں۔

بھنسنہاٹ اور سنسنہاٹ کے لئے:

نفاخ ریاچ اور ذکاوت سماعت کے صاف ہونے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں، نفاخ ریاچ سبب ہو تو قاطع اور ملطف ادویات کے ذریعہ علاج کریں۔ ذکاوت حس وجہ ہو تو علامت یہ ہے کہ مریض طبعا ذکی الحس ہو گا اور علاج قاطع اور ملطف ادویات کے ذریعہ کیا گیا ہو گا۔ ان دواؤں سے فائدہ نہ ہو تو تھوڑی محذر حس مثلاً بخ اور افیون کے ذریعہ علاج کریں، صحت ہو گی۔

بھنسنہاٹ کے لئے:

عصارہ قشع الحما، خربق سیاہ سرکہ میں جوش دے کر قطور کریں، یاروغن غار، روغن کراش یا روغن گل، یازیتون جس میں شمع حظل جوش دے دی گئی ہو، یاروغن بان، یا پیہ بٹ یا روغن بادام تلخ کا قطور کریں۔

کان کے قرحہ اور پیپ کے لئے:

شہد کے اندر ایک بتی تر کر کے اسے پھٹکری سے لت پت کر لیں اور کان کے اندر رکھیں۔ کسی پھونکنی کے ذریعہ پھٹکری یا مازو کان کے اندر پھونکیں۔

گراں گوشى کے لئے:

مزمن ہو جانے کی صورت میں بہر اپن پیدا ہو جاتا ہے۔ مریض ساذج اور شمم حظل کان پر پھرائے، غرغره کرے، ہر تدبیر سے سر کو خشک رکھے۔ لطیف تدابیر اختیار کرے۔ کان کے اندر قاطع ادویہ کا قطور کرے، چلنے پھرنے میں نرمی اختیار کرے۔ سر کو خشک کرنے کے لئے یہ عمدہ تدبیر ہے۔ (جالینوس)

ایک قیف کے ذریعہ افسنتین:

برگ غار، زوفائے خشک کے جو شانہ یا عصارہ قشاء الحمار کی تکمید کریں۔ اسے کان کے اندر چھوڑیں، یا خربق سیاہ کان کے اندر داخل کریں۔

کان سے خون سے بہنے میں باب نرف الدم اور باب جمود الدم کا مطالعہ کریں۔ سیلان خون کی بندش اس طرح ہو سکتی ہے کہ عصارہ..... سرکہ میں شامل کر کے کان کے اندر قطور کریں۔ اسے روکنے کے لئے مازو کو سرکہ میں جوش دے کر قطور کریں۔ مازو کو سرکہ میں پیس کر شیاف بنالیں اور اسے کان کے اندر پانچ دن رکھنے کے بعد نکال لیں۔

دیگر:

حرف ایک جزء، بورق چوتھائی جزء، دونوں کو انجیر کے چھلکے میں گوندہ کر لمبا شیاف استعمال کریں۔ ہر تیسرے دن ایک بار اسے نکالیں۔ اس سے کان کے اندر سے بہت سارا میل خارج ہو گا اور کان فوری طور پر خشک ہو جائے گا۔ کان کے سوراخ کے اندر شہد کو داخل کرنا مفید ہے۔ اس سے میل بھی دور ہو جائے گا اور سیلان خون بھی بند ہو جائے گا۔ گراں گوشى میں متواتر مسہل، لطافت غذا، سر کو ڈھانکے رہنا۔ گرم پانی اور ماء العسل پینا مفید ہے۔

کان کے اندر مسلسل بلند آواز سے چیخا جائے اور روغن جس میں بنج خشخاش جوش دے لیا گیا ہو یا عصارہ مومی یا عصارہ قشاء الحمار کا قطور کریں۔

کان کے اندر پانی داخل ہونے کے لئے:

ماؤف جانب لنگڑے ہو کر چلیں، یا کسی نلکی سے پانی چوس کر کان کے اندر کوئی خوشبودار روغن چھوڑیں۔

کان کے اندر کنکر داخل ہونے کے لئے:

کان کے اندر صمغ بطم، یا دبق وغیرہ میں سلائی لت پت کر کے داخل کریں، اور کنکر نکال لیں۔ نہ نکل سکے تو ناک اور منہ بند کر کے چھینک لائیں۔ اس سے کان پھیل جائیگا اور کنکر خارج ہو جائے گی، یہ تدبیر بار بار کریں۔ کنکر کان کے اندر رہ جائے گا تو ورم پیدا کر دے گی، یا پھر تشنج کا اندیشہ ہوگا۔ لہذا حتی الامکان کان کو ڈھیلا کرنے کی کوشش کریں۔

کیڑوں وغیرہ کے لئے:

کان میں عصارہ حنظل و قشع، الجمار یا سرکہ و بورق، یا عصارہ کبر، یا عصارہ فوج پکائیں۔

کان کے میل کے لئے:

کان کے اندر بورق پھیلا دیں پھر اس پر سرکہ اندیل کر رات بھر کان بند کر کے چھوڑ دیں۔ بعد ازاں دوسرے دن صبح کو حمام میں داخل کریں۔ یہی طریقہ چند رات استعمال کریں۔

ورم گوش کے لئے:

کان کے اندر عصارہ بنج اور روغن گل پکائیں۔

سنسناہٹ کے لئے:

کان میں پیہ بڑ پکائیں، شراب میں انار شیریں جوش دے کر پیئیں اور ضماد رکھیں، یہی مفید ہے۔ مسور پانی میں جوش دیں اور ضماد کریں، یا مروارل سنگ، مسور، زعفران اور افیون سے کان کو لت پت کریں۔ عمدہ ہے۔ ایسے مریضوں کے لئے کھانے سے رک جانا، اسہال شکم، اور سکون سے رہنا مفید ہے۔ دھوپ، حمام، حرکت، قے، اور چیخ و پکار سے پرہیز کریں۔

کان کی جڑ میں نکلنے والے پھوڑے:

ڈھیلے گوشت کے اندر جو روم ہوتے ہیں انہی کی مثال کان کے پھوڑے بھی ہوتے ہیں۔ لہذا مناسب نہیں ہے کہ دفع اور منع مواد کے ذریعہ علاج کیا جائے۔ یہ علاج اصل میں آخری علاج کا ابتدائی نقطہ ہوتا ہے۔ جو پھوڑے خاص کر کان کی جڑ میں پیدا ہوتے ہیں۔ ان کا علاج تو ہم دفع اور منع مواد کے برعکس جاذب ادویات کے ذریعہ جذب کر کے کرتے ہیں۔ اگر ان ادویات سے خاطر خواہ

فائدہ نہیں ہوتا تو پیچنے لگاتے ہیں۔

وجہ یہ ہے کہ ہماری توجہ خلط موذی کو جسم کے اندرونی حصہ سے بیرونی حصہ کی جانب جذب کرنے پر مبذول ہوتی ہے۔ بالخصوص جبکہ بیماری سرے اندر یا بخاروں کی شکل میں ہوتی ہے۔

ان دونوں حالتوں کے اندر طبیعت جس خلط کو دفع کرتی ہے ہماری کوشش یہ ہوتی ہے کہ جسم کے بیرونی حصہ کی جانب دفع کرنے پر طبیعت کی مدد کریں تاکہ اس خلط کو وہ دماغ سے خارج کر دے اور بخار کو توڑ دے۔ پھوڑانی نفسہ طاقتور ہو تو جذب کرنے کے ذریعہ مدد نہ کریں بلکہ اس وقت اسے

طبیعت کے حوالے کر دیں۔ وجہ یہ ہے کہ پھوڑے کے اندر مادہ کا کھینچاؤ جب طاقتور ہوتا ہے اور ایسی صورت میں پیچہ یا کوئی جاذب دواء استعمال کی جاتی ہے تو مریض کو چوٹ پڑنے سے مقام ماؤف پر کثرت سیلان کی وجہ سے بیحد سخت درد ہونے لگتا ہے، بخار تیز ہوتا ہے اور طاقت کمزور ہو جاتی ہے۔

ایسی حالت کے اندر مرنخی ادویات کے ذریعہ درد کو سکون پہونچانے کی کوشش کریں۔ کیونکہ ان دواؤں کی معتدل حرارت اور رطوبت سے درد میں تسکین ہوتی ہے، اخلاط کے اندر نفخ پیدا ہوتا ہے۔

اور پیپ اکٹھا ہونے لگتی ہے۔ پیپ جمع ہو جائے تو آپریشن کر کے مواد خارج کر دیں۔ بشرطیکہ پیپ کا اجتماع زیادہ ہو جائے۔ ورنہ لطیف اور جاذب ادویات کے ذریعہ پیپ کو تحلیل کریں، ان دواؤں کو

پھوڑے پر رہنے دیں روزانہ دو بار دواؤں کو استعمال کریں، تکمید کریں اور بار بار انہیں استعمال کریں حتیٰ کہ ”باب تحلیل المدہ“ کے مطابق پیپ تحلیل ہو جائے۔ اسکے بعد اس باب کے اندر بیان کردہ

صورت کے مطابق ملین ادویات استعمال کریں۔ پھوڑے اگر طاقتور نہ ہوں، ان کے ہمراہ شدید درد نہ ہو تو علاج آسان ہوتا ہے، پیپ بنانے میں جلدی نہ کریں، نہ شدت کا درد پیدا کریں بلکہ سچ کے ذریعہ

تکمید کر دینا اور زیادہ گرم اور زیادہ محلل ضادوں کو استعمال کرنا اس موقع پر کافی ہے۔

پھوڑا کان کی جڑ میں ہو اور ابتدا شدید درد سے ہوئی ہو تو مسکن درد ضادوں اور خالص پانی کے ذریعہ جس کے اندر تھوڑا نمک شامل کر لیا گیا ہو، مسلسل تکمید کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس ورم

کی کچھ مخصوص اور محلل دوائیں ہوتی ہیں۔ انہیں باب الخنازیر میں تلاش کریں۔ یہاں صرف فوجیلا کا قانون چلتا ہے۔ کچھ پھوڑے ایسے ہوتے ہیں جو بڑے ہونے اور شدت کی تڑپ رکھنے کی وجہ سے

تحلیل نہیں ہوتے۔ اس لئے جلد از جلد ان کے اندر مواد پیدا کرنے کی کوشش کریں، مگر ورم تھوڑا ہو تو مواد پیدا نہ کریں۔ مرہم واخلیون، مایٹا اور مر کے مرہم اس کا شافی علاج ہیں۔ (ابولوعلس)

کان کی جڑ میں جو پھوڑے ہوتے ہیں ان میں دیکھنا یہ چاہئے کہ پھوڑا اس قدر بڑا ہے، کتنی تڑپ ہے اور جسم کی حالت کیا ہے۔ جسم کے اندر امتلائی کیفیت ہو، تڑپ زیادہ اور پھوڑا بڑا ہو تو مسکن درد

ادویات دیں اور طبیعت کو اپنا کام کرنے دیں۔ سر کے اندر کوئی خراب بیماری، یا بخار ہو، اور دیکھیں کہ دفع مادہ کی حالت کمزور ہے تو جاذب ادویات اور پچھوں کے ذریعہ طبیعت کی مدد کریں۔ ابتدائی حالت میں یہی عمل کرنا مناسب ہے، پھوڑا نکل آئے اور اپنے منتہا کو پہنچ جائے تو دیکھیں کہ اگر پیپ بنے بغیر پھوڑا تحلیل ہو سکتا ہے تو واخلیون وغیرہ کے ذریعہ تحلیل کر دیں۔ واخلیون سے بھی زیادہ طاقتور دوائیں مثلاً زفت، خاکستر کربن، یا فورہ اور پرانی چربی استعمال کی جاسکتی ہے۔ تحلیل نہ ہو تو منجھ نما دوں کے ذریعہ نچ پیدا کریں۔ اگر شروع ہی سے نچ ہو رہا ہو تو اس کے لئے مدد پہنچائیں۔ پھر تھوڑے ورم کی وجہ سے پیپ بن رہی ہو تو ادویات کے ذریعہ اسے تحلیل کریں ورنہ آپریشن کر کے علاج کریں۔

(مؤلف)

کان کے اندر بڑے اور گرم پھوڑے پیدا ہو جائیں اور ان کی وجہ سے ایسا شدید بخار ہو جائے جس سے ذہن فاسد ہو جائے تو بوڑھوں کے مقابلہ میں بچے زیادہ ہلاک ہو جاتے ہیں، کیونکہ بوڑھوں کے اندر بخار زیادہ نرم، اور فساد ذہن کم ہوتا ہے لہذا وہ اس حد تک باقی رہتے ہیں کہ پیپ بن جائے چنانچہ نچ جاتے ہیں۔ باقی نوجوانوں میں چونکہ حرارت زیادہ ہوتی ہے اس لئے اس کا فساد ذہن اور درد بڑھا ہوا ہوتا ہے اس لئے وہ پیپ پڑنے سے پہلے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ (جالیئوس)

کان کے گرم درد جو مسلسل طاقتور بخار کے ساتھ ہوں ردی علامت ہوتے ہیں۔ مریض کی عقل فاسد اور وہ ہلاک ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ (جالیئوس)

اس درد سے مراد وہ درد ہے جو کان کے پردہ میں لاحق ہو کیونکہ کان کی کرویوں کے اندر جو درد ہوتا ہے وہ اس قدر خطرناک نہیں ہوتا۔ کان کا پردہ چونکہ دماغ سے قریب ہوتا۔ اس لئے مذکورہ قسم کا درد تیزی سے پیدا ہوتا ہے اور تکلیف مادہ اچانک جب دماغ تک پہنچتا ہے تو اچانک سکتہ طاری ہو جاتا ہے۔ لہذا ہلاکت کی تمام علامات نگاہ میں رکھیں اور اس کے مطابق عمل کریں۔

نوجوان اس بیماری میں کبھی ساتویں دن ہی ہلاک ہو جاتا ہے۔ بوڑھے اس کے مقابلہ میں کم متاثر ہوتے ہیں کیونکہ ان کے اندر بخار زیادہ نرم اور فساد عقل کم ہوتا ہے۔ یہ حالت ان کے کانوں تک پہنچ کر پیپ پیدا کر دیتی ہے۔ تاہم ان عمروں کے اندر مرض کے مہلک حملے ہوا کرتے ہیں۔ نوجوان تو پیپ پڑنے سے پہلے ہی ہلاک ہو جاتے ہیں مگر کوئی حالت ایسی پیدا ہو جائے جس میں ان کے کانوں کے اندر پیپ پڑ جائے تو محفوظ رہتے ہیں بشرطیکہ دیگر عمدہ علامات بھی موجود ہوں۔

(جالیئوس)

کان کے کچل جانے میں مفید دوائیں:

مر، صبر، کندر، سفیدہ رصاص، خارج سے طلاء کریں، چوٹ سخت ہو اندر ورم ہو جائے اور درد پیدا ہو جائے تو کان کے اندر پیہ بٹ اور گھی پکائیں۔ خون جاری ہو جائے تو عصارہ کراٹ اور باد روج کا قطور کریں۔ (جالینوس)

کان کے زخم میں ایسی دواؤں کی ضرورت ہو اگر تھی ہے جو دماغ سے قربت کے باوجود نہایت تیزی سے خشکی پیدا کرنے والی ہوں۔ (جالینوس)

کان کے سے بہت زیادہ پیپ آنے پر ہمارے یہاں ”مانین“ کا طریقہ یہ ہے کہ وہ کان کے اندر بری طرح روئی ٹھونس دیتے ہیں اور مریض کو مائوف جانب سونے نہیں دیتے۔ اس طرح وہ مادہ کو روک دینا چاہتے ہیں۔ دو یا تین دن مادہ رک رہتا ہے، تو کان کی جڑ میں پھوڑا نکل آتا ہے، اسے وہ پکا کر آپریشن کر دیتے ہیں، چنانچہ مریض صحتیاب ہو جاتا ہے۔

کان سے پیپ کا آنا بند ہو جاتا ہے۔ (مؤلف)

کان کے شدید درد میں ہم پستان سیہ نچوڑ کر دودھ ڈالتے ہیں تاکہ معتدل حرارت کی وجہ سے درد میں سکون اور اس کا تغذیہ ہو جائے۔ یہ مفید ہوتا ہے۔ (جالینوس)

اس جگہ درد شدید کے موقع پر کان کے اوپر پچھل لگانا غلط ہے۔ یہ غلطی گفتگو کے باہم مل جانے کی وجہ سے واقع ہوئی ہے۔ اس کا یہاں کوئی سوال نہیں ہے۔ چاہیں تو اس مقام کا مطالعہ کر لیں تاکہ روشنی میں آجائیں۔ (مؤلف)

درد گوش بھینگنے اور سدہ پڑنے سے ہو تو کان کے اندر عرق افسستین تریا خشک پکائیں یا عرق پوست مولی کا قطور کریں۔ بہر اپن کھولنے کے لئے حسب ذیل نسخہ استعمال کریں۔

نسخہ:

برگ حنظل کوٹ کر اس کا نیم گرم پانی کان میں پکائیں، یا مرازوں کے شیاف کا قطور کریں۔ برسام کے بعد بہر اپن ہو اور آرد جو، ناخونہ، بابونہ، اور روغن حل نیم گرم سے خبیصہ تیار کر کے استعمال کریں۔ یہ اعصاب کو نرم کرتا ہے اور سماعت کو کھول دیتا ہے۔ (یہودی)

ملنیات کا ضما د استعمال کرنا چاہئے کیونکہ صورت حال کان کی جانب آنے والے عصب میں خشکی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ (مؤلف)

مذکورہ بیماری میں نطول بھی انشاء اللہ مفید ہو گا۔ (یہودی)

کان کے زخموں کے لئے عمدہ دوا:

انزروت، دم الاخوین، پوست کندر، شیاف مایٹا، مر، کف دریا، بورہ ارمنی، کان کے اندر سرکہ انڈیل کر بار بار دھوئیں، پھر ایک بتی داخل کر کے داخل صاف کر لیں۔ بعد ازاں مذکورہ دوا شہد کے اندر لت پت کر کے کان کے اندر نیم گرم رکھیں، صبح و شام۔ اس سے فاسد چیز کا ازالہ ہو گا اور مر یض کو صحت ہو جائے گی۔

کان کے اندر خون جمنے کے لئے:

عصارہ کراٹ اور سرکہ کا قطور کریں یا سرکہ کے ہمراہ انٹھ خرگوش کان کے اندر پکائیں۔
(اھرن)

محللات دم ادویہ خون کے باب میں تلاش کریں۔ (مؤلف)
جس کان کے اندر کثرت سے پیپ پڑ گئی ہو اس میں زاج (پھٹکری) پھونک کر چھوڑیں۔

کیڑوں کے لئے:

عصارہ پیاز، عصارہ افسنتین اور عصارہ کراٹ نمطی پکائیں۔ افسنتین ترنہ ملے تو اس کا جو شانہ استعمال کریں۔

بہرے پن اور گراں گوشی کے لئے:

عصارہ برگ صنظل، یا عصارہ جند بید ستر اور روغن غار پکائیں۔ دونوں غلیظ سرد درد کے اندر مفید ہیں۔ (اھرن)

درد گوش کے لئے نہایت عمدہ دوا:

پیہ اوز، افیون، زعفران، چربی کو پگھلا کر اور صاف کر کے سب دواؤں کو یکجا کریں، چربی کا حصہ زیادہ رکھیں۔

گرم امراض کے بعد عارض ہونے والی گراں گوشی کے لئے:

گرم سرکہ ہمراہ عصارہ افسنتین پکائیں۔ کان کے اندر پانی داخل ہو جانے پر کھانسی پیدا کریں۔ اس سے پانی کان سے نکل جائے گا۔ (طبری)

بہرے پن کے ساتھ دیگر حواس کے اندر فساد بھی ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ بیماری دماغ کے اندر ہے۔ برعکس ازیں بیماری صرف کان کے عصبہ میں ہوگی صورت حال یہ ہے کہ آفت نالی کے اندر نہ ہو اور گراں گوشتی لاحق ہو جائے تو کچھیلی تدبیر اور علامات پر نظر کریں۔ دموی امتلاء کی کیفیت ہو تو فصد کھولیں، اور لطافت تدبیر سے کام لیں، سنسناہٹ اور ثقل ہے مگر نہ حدت ہو نہ پسینہ آئے، تو سر سے بلغم خارج کرنے والا مسہل دیں۔ اس کے بعد تیز غرغرے اور عطوس استعمال کریں اور سر پر خشخاش کے ساتھ جوش دے ہوئے عرق مثلاً برہنی سف، عرق مرزنجوش و برگ غار و بابونہ وغیرہ انڈیلیں۔ قیف کے ذریعہ ان کا بھپارہ دیں اور گرم روغنیا استعمال کریں، اس سے خلطی فضلے تحلیل اور کان خشک ہو جاتا ہے۔ مذکورہ دوائیں اور روغنیا کان کے اندر رکھیں۔ گراں گوشتی ہو مگر نہ ثقل ہو نہ امتلا کی کیفیت، تو اسکی وجہ سدہ ہوگا۔ مریض کو لطیف اشیاء کے جو شانہ کا بھپارہ دیں، کان کے اندر افسستین وغیرہ تلخ اشیاء پکائیں، اس سے سدہ کھل جائے گا۔ لطیف اشیاء میں شونیز، مولی، عصارہ حنظل تر، سدہ اور اخلاط غلیظہ سے پیدا شدہ بہرے پن اور جندبید ستر اور روغن غار و دوت، اور اعصاب کے سن ہو جانے سے پیدا شدہ بہرے پن کے لئے عمدہ ہیں۔ یا پھر اس کے لئے درندوں کے مرارے، لطیف گرم روغن کے ہمراہ استعمال کریں، ریا ح سے پیدا شدہ درد میں جس کی علامت یہ ہے کہ ثقل کے بغیر تناؤ ہوگا، لطیف جڑی بوٹیوں کا بھپارہ لینا مفید ہے۔

حرارت کے ساتھ درد ہو تو اس میں فصد اور جو شانہ کے ذریعہ مسہل استعمال کریں۔ کان کے اندر ایسی دوائیں پکائیں جو مقوی، مسکن اور برودت پیدا کرنے والی ہوں۔ درد کسی قرحہ کی وجہ سے اٹھ رہا ہو تو تخم بنج یا افیون، پیہ بڑ کے ہمراہ پیس کر سفیدہ رصاص کے ساتھ کان کے اندر رکھیں۔ یا عنب الثعلب، سفیدی بیضہ مرغ اور روغن گل میں بتی لت پت کر کے کان کے اندر رکھیں۔

یہی طریقہ ورم ہار اور گرم درد کے اندر بھی استعمال کریں۔ قرحہ کے درد میں سکون ہو جائے تو پھر ایسی ادویات استعمال کریں، جو طاقتور خشکی پیدا کرنے اور پیپ کا ستقیہ کر دینے والی ہوں، مثلاً زاج، خبث الحدید، وغیرہ۔ درد جب تک شدت کا ہو یہ دوائیں نہ دیں۔ مزمن درد جس میں حرارت نہ ہو اس کا علاج گرم لطیف ادویات سے کریں۔ کسی شخص کے کان سے خون نکل آئے پھر گراں گوشتی کی کیفیت پیدا ہو جائے تو غالباً یہ پیپ کی وجہ سے ہوگا جو کان کے پردہ میں جم گئی ہو۔ جسے ہوئے خون کو جو دوائیں تحلیل کر دیتی ہیں وہ دوائیں استعمال کریں، کان کی رطوبت اور پیپ میں سرکہ، مر، برگ آس کا جو شانہ، شبت وغیرہ خشکی پیدا کرنے والی ادویات مفید ہوتی ہیں۔

کان کے کیڑوں کو ہلاک کرنے کے لئے:

افسنتین، حنظل، مرارے، عصارہ کبر، سقمونیہ، سرکہ، عصارہ مولی، قطران، عصارہ سداب، فوج، استعمال کرتے ہیں۔ کان کے میل کے لئے بورہ و سرکہ اور کنکری و دیگر اشیاء جو کان کے اندر داخل ہو جائیں گے لئے چھینک لانا مفید ہے۔ (اھرن)

کان کے اندر روغن ڈال کر ایک رات اسی طرح رہیں پھر حمام میں داخل ہوں، گرم پانی کی تنکید کریں حتیٰ کہ مقام ماؤف سرخ ہو جائے، پھر اچھی طرح اس جگہ کو نرم کریں، پھر زوردار چھینک لائیں، اس سے آفت زدہ مقام کشادہ ہو جائے گا اور کنکرو غیرہ انشاء اللہ نکل جائے گی۔ (مؤلف)

درد کا سبب کیا ہے؟ اس سے سابقہ غذائی تدبیر، عمر، زمانہ، اور مزاج سے معلوم کریں۔ گرم درد غیر مادی کے ساتھ تناؤ ہو گا نہ ثقل ہو گا، نہ امتلائی کیفیت پیدا کرنے والی سابقہ کوئی غذائی تدبیر ہو گی۔ اس میں حرارت اور سرخی ہو گی۔ اس حالت میں دودھ کا قطور کریں، عنب الثعلب، روغن گل اور خلاف کان کے اندر پکائیں۔ سرد دردوں میں روغن سداب کا قطور کریں، درد کے ساتھ ثقل اور امتلائی کیفیت بھی ہو تو استفرغ کر دینے کے بعد علاج کریں۔ تناؤ بغیر ثقل کے ہو، تو ایسی دوائیں استعمال کریں جو ریاخ کو تحلیل کر دیں، مثلاً صمغ صحر، نماد اور مرزنجوش کا جو شانہ۔ یہی جو شانہ کان میں پکائیں بھی۔

ایک مفید علاج:

کان گرم پانی سے بھر کر پھینا رکھیں، کان کے اندر ثقل، تناؤ، تڑپ اور حرارت ہو تو فلغونی حالت ہو گی، لہذا پہلے فصد کھولیں، اس کے بعد مسکن درد، نیم گرم روغنیات کان کے اندر ڈالیں۔ روغنیات کے اندر روغن گل، پیہ بطلو مڑی کی چربی ہونی چاہئے۔ ضرورت ہو تو محذر شے بھی استعمال کریں۔ کیونکہ ورم حار میں شدت کی تڑپ ہوتی ہے، جو دماغ سے قریب ہونے کے باعث بیحد خطرناک ہوتی ہے، جسمانی استفرغ کے بعد روغن نیم گرم کے ذریعہ مسلسل تنکید کریں، کان کے اندر اسے انڈیلیس پھر باہر خارج کریں۔ اس سے درد میں سکون ہو گا۔ سکون نہ ہو تو محذرات استعمال کریں۔ ورم حار کے ساتھ قرحہ بھی ہو تو رسوت اور افیون پیس کر اسے شہد اور اون کی بتی کے ہمراہ کان کے اندر داخل کریں۔ قرحہ کے ساتھ شدت کی تڑپ ہو تب ہی یہ دوا استعمال کریں۔ تازہ زخموں کے لئے شیاف مایٹا کافی ہے۔ مزمن زخموں کے لئے ضرورت یہ ہوتی ہے کہ قطران شہد

میں ملا کر کان کے اندر داخل کریں اس سے اچھی طرح صفائی ہو جائے گی۔

کان کے اندر جو بھینھناہٹ بخاروں میں پیدا ہوتی ہے اس کا علاج نہ کریں، کیونکہ بخار اترتے ہی اس میں سکون ہو جائے گا۔ بخار کے بعد بھی باقی رہے، یا بخار آئے بغیر پیدا ہو گئی ہو تو آب نیم گرم سے کان کی تکمید کریں جس کے اندر افسنتین جوش دی گئی ہو۔ سرکہ، روغن گل، یا عصارۃ مولیٰ ہمراہ روغن گل، یا خربق کا جو شانہ ہمراہ سرکہ کان میں ڈالیں۔ کیفیت مزمن ہو اور لیس دار خلط غلیظ کی پیداوار ہو تو اسکی علامات یہ ہوگی کہ زیادہ تیز نہ ہوگی، اس میں سرکہ، نظرون اور شہد استعمال کریں۔

عمدہ نسخہ :

خربق سفید ۳، زعفران ۳، جندبید ستر ۳، نظرون ۱۰، سرکہ کے ہمراہ استعمال کریں۔

شدید بھینھناہٹ کے لئے :

جندبید ستر اور شوکران، سرکہ میں پیس کر کان میں پکائیں۔ (مؤلف)

سماعت میں دشواری کا ہونا اور بہر اپن :

پیدائشی اور مزمن مریض صحتیاب نہیں ہوتے، تیز بیماروں کی وجہ سے پیدا ہونیوالی کیفیت خود بخود تیز مسہل دینے سے رفع ہو جاتی ہے۔ کچی خلط غلیظ سے پیدا شدہ صورت حال کا علاج فصد، اسہال، غرغروں اور سعط ہے۔ پرہیز کریں، کان کے اوپر عرق سداب، مرارے، خربق، قند، جند بیدستر، وغیرہ انڈیلیں۔

کان کے کچلنے اور پھٹنے کے لئے باب الرض کا مطالعہ کریں۔ (مؤلف)
بقراط نے کوئی علاج نہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ نوجوان مر، صبر، کندر اور قاقیا ہم وزن لے کر سرکہ، یاسغیدی بیضہ میں لت پت کر کے، یاروئی کالب شہد کے اندر گوندہ کر ضماد کریں، ورم حار عارض ہو تو کوفتہ تل کا ضماد رکھیں۔ کان کی نالی کے اندر روغن میں تر کر کے اون کی بتی رکھیں، نہایت ضروری ہو تو کان کو ہلکے طور پر بند کریں۔

کان کی جڑ میں جو پھوڑے پیدا ہوتے ہیں ان کیلئے باب الفنازیر کا بھی مطالعہ کریں۔ (بولس)
تیز امراض کے اندر بحر ان کی وجہ سے پھوڑا نکل آیا ہو تو اسے روکیں نہیں بلکہ پیچنے لگا کر اور ادویات جاذبہ دے کر اور مسلسل تنمید کے ذریعہ اس کا ازالہ کریں۔ کیونکہ یہ اندر کی جانب مائل ہو گیا تو بالخصوص جبکہ اس کا کوئی تیز سرانہ ہو، نہایت خراب اور ردی ہو گا۔ یہ نہایت سختی سے دفع کرے گا۔ پیپ خارج کرنے والی ادویات کا استعمال اس حالت میں کافی ہے۔ سرخی اور سر میں ورم کی عدم موجودگی میں فصد کھولیں اور ورم حار کا علاج کریں، پیپ پڑ گئی ہو تو لہسن سے تیار کردہ دوا کے ذریعہ اسے تحلیل کریں۔

بیماری ہلکی ہو تو تنہا نمک کی تنمید سے تحلیل ہو جائیگی۔ یا اس پر اقوان سے تیار کردہ دوا رکھیں۔ کیونکہ اس دوا سے پیپ کا ازالہ درد کے بغیر ہو جائے گا۔ کان کی جڑ میں پیدا ہونے والا پھوڑا مزمن ہو جائے تو خاکستر صدف، چربی اور شہد میں گوندہ کر، یا دریا کے پانی میں انجیر جوش دے کر یا فراسیون اور نمک اس پر رکھیں۔ تحلیل ہو جائے گا۔ اشق یا مقل، لبنی (میعہ) رحبان، زفت، بنیل کی چربی، اونٹ کا مغز وغیرہ بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اس لئے سلسلہ میں باب تحلیل الاورام کا مطالعہ کریں۔

درد کے بغیر کان کا بند ہونا:

مریض ایسا محسوس کرے جیسے کان کو روئی سے سے بند کر دیا گیا ہو۔ عصارہ سلق اور مرارہ ثور کان میں داخل کریں یا روغن سوسن رکھیں۔ (جالینوس)
یا روغن مرزنجوش میں روئی تر کر کے رکھیں۔ (مؤلف)

کان کے پردہ میں جو ورم ہوتا ہے وہ ردی ہوتا ہے اس کے ساتھ بخار اور عقل کا فساد لاحق ہو جاتا ہے۔ نوجوان تیزی سے ہلاک ہوتے ہیں، بوڑھوں میں چونکہ بخار نہیں ہوتا اس لئے ان میں پیپ پڑتی ہے، جس کی وجہ سے وہ بچ جاتے ہیں۔ کبھی پیپ پڑنے کے باوجود وہ ہلاک ہو جاتے ہیں، کیونکہ پیپ کا سیلان دماغ کی جانب ہو جاتا ہے۔ نوجوانوں کا علاج اس طرح کریں کہ روغن گل سرکہ شراب میں ملا کر نیم گرم تھوڑا کان کے اندر ڈالیں، اس کے بعد کان میں کبھی پوست کدو ہمراہ روغن گل بھی پکاتے رہیں۔ ضرورت ہو تو افیون اور شیر زن بھی شامل کر لیں۔

فصد ایسی حالت میں بجد مفید ہے، مسہل لینا، کم کھانا، اور پانی پینا بھی مفید ہے۔ (مؤلف)
لبان شراب میں حل کر کے پکائیں اس سے مردار گوشت کا ازالہ ہوگا اور زندہ گوشت اگ آئے گا۔ (جالینوس)

انزروت اور شہد کا استعمال صحیح معنوں میں مؤثر ہوگا۔ الغرض ضرورت یہاں یہ ہے کہ پیپ پڑنے سے روکا جائے۔ (مؤلف)

یہ دوائیں ممکن ہوں تو نکلی کے ذریعہ بخارات پہنچا کر کان کی تکمید کریں، نیم گرم روغن اور مرہم باسیلقون استعمال کریں۔ کھل جانے پر پیپ کا سیلان ہوگا اسے پانی سے دھو کر صاف کریں، پھر زوردار خشکی پیدا کرنے والی دوا کے ذریعہ تیزی سے اسے مندل کریں۔ (جالینوس)

زرشخ سرخ شہد میں اچھی طرح پیس کر اس میں ایک بتی داخل کریں اور اسے کان کے اندر رکھیں، یہ نہایت مفید اور مؤثر دوا ہے۔ صاف کر کے زخموں کو خشک کر دیتی ہے اور مریض کو تکلیف نہیں پہنچاتی۔ اعتماد کے ساتھ اسے معمول بنائیں۔ مجرب ہے۔ (مؤلف)

کان پر چوٹ لگنے کے لئے باب الضربہ کا مطالعہ کریں۔ مر، دقاق کندر پر بھروسہ کریں، ان سے کان کو لت پت کریں، کان کو سختی سے نہیں نرمی سے بند کریں۔ کیونکہ دوا جاذب ہوتی ہے۔

(جالینوس)

برودت اور ریا ح سے کان کے اندر جو درد اٹھتا ہے اس کے لئے کان میں روغن خردل پکائیں،

جس کے اندر حلتیت، زنجبیل اور سفرجل ہندی جوش دی گئی ہو۔ عجیب الاثر ہے (شرک)
گراں گوشتی کے لئے:

صبر، جند بیدستر، شحم حنظل، فرفیون، گائے کے پت میں گوندہ کر شیاف بنالیں، بوقت
ضرورت گھس کر کان کے اندر پکائیں، انشاء اللہ مفید ہوگی۔ (طیب نامعلوم)

بہرے پن کے لئے بیحد مفید:

عمدہ سے عمدہ کا فورے کر اچھی طرح پیس لیں اور اس کا فقیہ بنا کر کان کے اندر داخل کریں۔
بیحد مفید ہے۔ (طیب نامعلوم)
کبابہ اور قاقلہ مجرب ہے۔ (مؤلف)

بہرے پن کے لئے:

مولیٰ اور نمک کوٹ کر یا بکری کا مرارہ کان میں پکائیں، اللہ کے حکم سے یہ عمدہ ثابت
ہوں گی۔ خردل کا روغن نکال کر کان میں پکائیں، روئی کا ایک ٹکڑا اس میں لت پت کر کے کان میں
ٹھوس دیں۔ اور رات میں اس کان کے بل سونیں۔ بہرے پن کے لئے مفید ہے۔ یا روغن بادام کو
ہی پکائیں۔

درد گوش کے لئے بیحد عجیب نسخہ:

کچا گلاب لے کر اس پر تیز سرکہ ڈالیں اور چند بار جوش دے کر چھوڑ دیں حتیٰ کہ نیم گرم
ہو جائے۔ اس کے چند قطرے کان میں پکائیں۔ درد میں سکون ہوگا، تڑپ کے لئے بھی مفید ہے۔
(طیب نامعلوم)

کان کے تمام دردوں کے لئے موافق علاج:

اسہال اور خالص کر غلیظ چیزوں سے شکم پر کرنا ترک کر دیں، کھانے میں لطیف اور سریع البہضم
استعمال کریں۔ شکم ہمیشہ نرم رکھیں۔ ٹھنڈک اور ہوا کان کے اندر نہ جانے دیں، بچنے کے لئے کان پر
کوئی حفاظتی شے رکھیں۔ ٹھنڈک پہنچ جائے تو کبھی کبھی تکمید کریں۔

گراں گوشى کے لئے :

تنقیہ کے بعد عصارہ کراٹ، گائے کا مرارہ، یا شحم حنظل کا جو شانہ کان کے اندر ٹپکائیں۔ کان کے اندر خربق سیاہ ہمراہ سرکہ کا یا خردل، بورہ اور انجیر کا فٹیلہ رکھیں اور تین دن تک باقی رکھیں۔ بعد ازاں کان میں تیزی سے چھینیں، مسلسل چیخ، ٹوٹنے نہ پائے۔ اس کے بعد کسی نلکی سے کان میں نہایت تیزی سے پھونکیں حتیٰ کہ دونوں کان سوج جائیں۔ یا حب جند بید ستر، یا حب غار کو سرکہ میں گوندہ لیں اور رگڑیں۔ روغن بادام تلخ کو ہی کا قطور کریں، صحت ہوگی۔ یا کان کے اند اس کی رفتار کے مطابق نلکی ڈالیں، اور کئی بار شدت سے چوسیں۔ سخت بہرے پن کے لئے مفید ہے۔ (شمعون) بہرے پن میں پرانا روغن کاوی مفید ہے۔ بکری کا مرارہ ہمراہ روغن گل اور خردل کا فٹیلہ بھی مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

بھنھناہٹ، سنناہٹ، اور گراں گوشى کے لئے اللہ تعالیٰ نے سب سے مفید دوا فوج مغسول کی دوا پیدا کی ہے جس کا نسخہ باب حفظ الصحة میں بیان کیا گیا ہے کان میں ٹپکائیں بشرطیکہ حرارت اور ورم حار نہ ہو۔ ورنہ اس دوا سے حرارت اور ورم بڑھ جائے گا۔ (فیلغریوس)

روغن گل ہمراہ سرکہ سنناہٹ، ریاخ غلیظہ اور سردرد میں جند بید ستر، فلفل، فریون اور شونیز مفید ہے اس کی مسور کے برابر گولیاں بنالیں اور ایک گولی روغن رازقی میں حل کر کے کان میں ٹپکائیں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

گراں گوشى کے لئے حیرت انگیز مفید دوا :

تل، خردل، ہم وزن، لے کر تیل نکال لیں اور کان کے اندر ٹپکائیں اور ہمیشہ بند رکھیں، سر کے بری طرح بھیک جانے سے جو بہر اپن پیدا ہوتا ہے اس کے لئے سب سے زیادہ مفید یہ ہے کہ سر کو مونڈنے کے بعد اس پر خردل کا ضماد رکھیں۔ (طیب نامعلوم)

افستہین کا جو شانہ یا عصارہ مولیٰ یا سرکہ و روغن گل کا قطور کان کی بھنھناہٹ میں مفید ہے۔ کیفیت مزمن ہو جائے تو آب قشّاء الجمار ٹپکائیں، یا خردل اور انجیر کا فٹیلہ بنا کر کان کے اندر رکھ دیں، اس سے کان خشک ہوگا۔

کان کے اندر پتھر یا گھٹلی پڑنے نہ دیں۔ اس سے ورم، درد، پھر تشنج اور موت واقع ہو سکتی ہے کسی لیس دار چیز سے انہیں نکال لیں۔ نہ نکل سکے تو چیچک لاکر اور سانس کو روک کر نکالیں۔

پھر بھی نہ نکل سکیں تو کان کے اندر نیم گرم روغن ڈال دیں۔ پھر حمام میں داخل کر کے چھینک لائیں۔ (ابن طلاؤس)

درد گوش گرم کے لئے قطور کا عمدہ اور مجرب نسخہ :

روغن گل ایک جزء، سرکہ شراب یک جزء، اس قدر جوش دیں کہ سرکہ جل جائے۔ اسے کان کے اندر پکائیں۔

کان کی پھنسیوں کو پکانے کے لئے قطور کا نسخہ :

انجیر اور گندم کا جوشاندہ کان کے اندر پکا کر بھر دیں۔ پھر اس میں بتی رکھ دیں، تیزی سے پھنسیاں پک جائیں گی۔ (ساہر)

ان پھنسیوں کا وہی حال ہوتا ہے جو پھوڑوں کا ہوتا ہے تسکین پہونچا کر پیپ پیدا کرنا چاہیں اور تسکین نہ ہو سکے اور تڑپ تیز ہو جائے تو مفتوح دوا استعمال کریں۔ (مؤلف)

سر دریاچ اور ٹھنڈے پانے سے حمام کرنے کے نتیجہ میں درد گوش لاحق ہوتا ہے۔ گراں گوش کے لئے شتم حظل اور ایارج کا مسہل دیں، خردل کا مسلسل غرغره کرائیں، پھر کسی ٹکلی کے ذریعہ افسنتین یا برگ غار کے جوشاندہ سے تکمید کریں۔ اس کے بعد خربق سیاہ سرکہ میں ابال کر کان کے اندر پکائیں۔ (فیلغریوس)

گراں گوش کے لئے بکری کا مرارہ، اور اس کا پیشاب اور بھنھناہٹ کے لئے عصارہ افسنتین یا عصارہ مولی گرم کان کے اندر پکائیں۔ (عبدوس)

دوائے مفید :

گلنار کا قطور کریں۔ آب کدو اور روغن گل عجیب الاثر ہیں۔ (ابن ماسویہ)

بھنھناہٹ کے لئے دوائے مفید :

روغن سوسن، تھوڑا آب سداب، یاروغن بادام تلخ اور سرکہ شراب پکائیں..... درد گوش اور بھنھناہٹ کا مرلیض عشاء کے کھانے اور غلیظ غذاؤں سے پرہیز کرے۔ (ابن ماسویہ)

کان کے اندر پھنسی کے ہمراہ حرارت، سوزش اور شدید تڑپ ہوتی ہے۔ شروع میں علاج یہ ہے کہ فصہ کھولیں، دودھ، روغن گل، آب کدو وغیرہ استعمال کریں۔ سکون نہ ہو اور پکاتا چاہیں تو کان کے

اندر انجیر اور تخم مرو کا جو شانہ اتنا پکائیں کہ پک جائے۔ ٹوٹنے کے بعد سرکہ شراب، مروار سنگ، سفیدہ، روغن گل، انزروت اور دم الاخوین کا مرہم استعمال کریں، مزمن ہو جائے تو وہ دوائیں استعمال کریں، جن میں عروق ہوں؟ زیادہ مزمن ہو جائیں تو زرخ زرد بھی شامل کریں۔ (ابن ماسویہ)

مردار سنگ، سرکہ اور روغن گل میں پیس لیں حتیٰ کہ پھول جائے، بعد ازاں اس پر سلیقون، انزروت، عروق اور زرخ ڈال دیں، کان کی پیپ کا علاج اسکے ذریعہ حیرت انگیز ہوتا ہے۔ مرہم باسلیقون کا فیلہ کان کے اندر رکھنے سے ورم پختہ ہو کر پھٹ جاتا ہے۔ (مؤلف)

کیونکہ اس کے اندر مردار سنگ جیسا اسرنج، دم الاخوین ایک جزء، انزروت ۲ جزء، عروق نصف جزء، زرخ چوتھائی جزء، اور ادویہ موجودہ پڑتی ہیں۔

درد گوش ریاح بارہ، ٹھنڈک، حمام سے نکلنے کے بعد، ورم، ریاح غلیظہ یا کان کے اندر خراب چیزوں کے داخل ہونے سے لاحق ہوتا ہے، حرارت کا پتہ چہرہ کی سرخی، اور مقدم غذائی تدبیر سے چلے گا۔ کسی چیز کے اندر داخل ہونے کی وجہ سے درد پیدا ہو تو کان کے اندر روغن گرم اندیل کر اوپر سے گرم روغن گل کے روئی بھگو کر رکھ دیں۔ درد اگر ایسی ریاح سے پیدا ہوا ہو جس کے نکلنے کا راستہ نہ ہو تو اس میں عضو کے اندر تباؤ ہوگا۔ چھینک لائیں اور کان کی مالش کریں۔ مالش کے بعد مرزنجوش، اور فونج کا بھپارہ دیں، بوقت خواب روغن بابونہ و شبث سے تدحسین کریں۔ (ابن ماسویہ)

ٹھنڈک سے پیدا شدہ درد گوش کے لئے:

آب تخم بنج ابیض یا آب برگ غرب پکائیں۔ (ابن ماسویہ)

کان کی حفاظت صحت اور نزلوں سے بچانے کے لئے گل سرخ، زعفران، سنبل اور اس کی سنسناہٹ میں سب سے زیادہ مفید مسہل دینا اور غرغره کرانا ہے۔ (جالینوس)

کان کے اندر ریاح کے لئے اس سے زیادہ مفید اور کوئی چیز نہیں ہے کہ مسور برابر جند بید ستر روغن نار دین میں حل کر کے کان کے اندر پکایا جائے۔ کان میں بجھسناہٹ حرارت کی وجہ سے ہو سکتی ہے جو روغن گل کے قطور سے جاتی رہے گی۔ (تیاذوق)

اس کا امتحان اس طرح کریں کہ پہلے پکا کر اس کے اثر کا مشاہدہ کر لیں۔ (مؤلف)

کان کے جملہ دردوں میں کم کھانا، اسہال شکم، سکون اور آرام کرنا مفید ہے۔ گر اس گوشی کے بہت سارے مریضوں کو میں نے روغن مولی یا عصارہ مولی سے صحتیاب ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔ کان کے اندر کسی نلکی ذریعہ زور سے پھونکنا بھی مفید ہے۔ (تیاذوق)

درد گوش کے لئے پیہ اوز سے زیادہ مفید اور مؤثر دوا میرے علم میں نہیں آئی۔ (خوز)
 گراں گوشی جو سدہ کے باعث ہو، اور درد نہ ہو اس کے لئے خربق سفیدے گرام، ۵۶.....
 گرام، زعفران ساڑھے دس گرام، مفید ہے، ان دواؤں کو سرکہ میں گوندہ کرکان کے اندر
 پکائیں۔ آب افسنتين نیم گرم ہمراہ روغن بادام تلخ کا قطور مفید ہے۔ (ابن سرائیون)
 درد گوش بارد کے لئے غالیہ ۵ ملی گرام روغن بان یا روغن خیری ۴۰ گرام میں حل کر کے کان
 کے اندر پکائیں۔ یہ دوا مرگی زدہ مریضوں کے موافق ہے۔ (مؤلف)

درد گوش کیلئے مفید دوائیں:

زیت العقارب، قطور کے طور پر۔ روغن شہد انہ جب کان سے پیپ بہنے لگے۔

درد گوش حار کے لئے:

روغن گل ماورد (عرق گلاب) اور سرکہ میں اتنا جوش دیں کہ فنا ہو جائے پھر اسی میں فلو نیا
 تازہ داخل کر کے قطور کریں۔ علامات ورم حار کی ہوں تو پہلے فصد کھولیں۔ کیونکہ مریض خطرہ کی زد
 پر ہوتا ہے، بشرطیکہ ورم کان کے پردہ میں ہو۔ بعد ازاں افیون پانی کے اندر گھول کر، یا سرکہ اور
 روغن گل کان کے اندر پکائیں، پیپ پڑ جائے اور بہنے لگے تو شہد اور انزروت استعمال کریں۔ بیماری
 لمبی ہو جائے اور پیپ کے اندر بدبو پیدا ہو جائے تو مرہم زنجار استعمال کریں۔

پرانی گراں گوشی جس پر دسیوں سال گذر چکے ہوں اور پیدا کنشی دونوں لاعلاج ہیں۔ صحت
 پذیر حالت بھی مسلسل استفراغ اور غرغروں سے دیر میں جاتی ہے، اس کے لئے کان کے اندر روغن
 شہد کے ہمراہ جند بید ستر یا عرق سداب ہمراہ شہد یا بکری کاپت ہمراہ بارزد کان میں پکاتے ہیں۔
 کان کے اندر سنناہٹ، کمزور، ذکی الحس اور محبوس ہو جانے والی ریاخ غلیظہ کے مریضوں کو
 لاحق ہوتی ہے۔ سنناہٹ میں ہیجان اور سکون ہوتا ہو تو اس کا سبب ریاخ ہوتا ہے۔ ہیجان مسلسل
 ہوتا ہے تو اس کا سبب اخلاط غلیظہ ہوتا ہے۔

کمزوروں کے اندر یہ حالت ہو تو سرکہ شراب اور روغن گل کا قطور کریں تاکہ عضو کے اندر
 طاقت آئے۔ ریاخ غلیظہ کے لئے روغن حنا میں تھوڑی فریون پیس کر قطور کریں۔ یا جند بید ستر
 روغن سداب کے ہمراہ کان کے اندر پکائیں۔

اخلاط غلیظہ کے لئے خربق، عاقر قرحا، بورہ کی ٹکیاں بنالیں اور سرکہ میں ملا کر کان کے اندر پکائیں، یا

کندش ۵. ۴ گرام، زعفران ۵. ۴ گرام، جند بیدستر ۵. ۴ گرام، خربق سفید ۱۸ گرام، بورہ ۱۸ گرام، کی
ٹکیاں بنالیں اور بوقت ضرورت قطور کریں۔ سنناہٹ اور گراں گوش کی لئے عمدہ ہے۔

درد گوش حار کی دوا:

میہ سائلہ ۱۴ گرام، بارزدہ گرام، روغن خیری ۵ گرام، میں اچھی طرح حل کر لیں، بوقت
ضرورت نیم گرم کر کے کان کے اندر پکائیں۔

ریاح غلیظہ کے لئے:

افستہین، شیخ، فوج اور صحر کا بھپارہ دیں۔ بعد ازاں کان کے اندر روغن مولی پکائیں۔

سنناہٹ کے لئے:

قرنفل ذکر ۲ گرام، مسک ۵ ملی گرام، عرق مرزنجوش اور عرق سداب میں گھول کر کان کے
اندروں پکائیں۔ (ابن سرائیون)

کان کی سنناہٹ کے لئے بیحد عمدہ دوا:

روغن سوسن کے ساتھ تھوڑا عرق سداب، یا روغن بادام تلخ اور سرکہ شراب کان اندر
پکائیں۔ (حسین)

چوٹ سے پیدا شدہ درد کے لئے:

کندر سفید کا ایک ٹکڑا دودھ کے اندر حل کریں اور قطور کریں فوری سکون ہو گا۔ (جالینوس)
چوٹ سے پیدا شدہ درد گوش میں کان کی تکمید کریں۔ وہ اس طرح کہ فٹمشک، حرمل، اور آس
کو جوش دیں اور روغن شیرج کے ذریعہ کان کی تھمیں کے بعد اس جو شانہ کا کان کے اندر بھپارہ دیں
، نہایت عمدہ اور مؤثر ہے۔ تھمیں کان کے ارد گرد کی جائی گی۔ (قرباویں)

کان کا زخم جتنا پرانا ہو گا اتنا ہی برا ہو گا۔ خراب ہونے کی علامت یہ ہے کہ کان کا سوراخ کشادہ
ہو جائے گا۔ رقیق بدبودار پیپ آئے گی۔ ایسی حالت میں کان کی کچھ ہڈیاں کھلے بغیر نہ رہیں گی۔

(روفس)

ایسی حالت کے اندر ضرورت ہوتی ہے کہ کان کے اندر وہی مرہم داخل کئے جائیں، بعد ازاں
ایسی دوائیں رکھی جائیں جو ننگی ہڈیوں پر گوشت اگاتی ہیں۔ آغاز انہی دواؤں سے کریں، کامیابی ہو تو

فہماور نہ کاوی ادویات استعمال کریں۔ (مولف)

عصارۂ فونج نہری، کر مہائے گوش کو ہلاک کر دیتا ہے۔ سدہ کی وجہ سے درد گوش ہو تو روغن شادنج مفید ہے۔ عصارۂ کبر سے دیدان گوش ہلاک ہو جاتے ہیں قطران کا بھی یہی اثر ہے۔ عصارۂ شاح کدور و روغن گل کے ہمراہ کان میں پڑکانے سے درد اور ورم حار میں سکون ہو جاتا ہے۔ رسوت کان کے زخموں اور پیپ کے لئے عمدہ ہے۔

درد گوش طویل اور پرانا ہو جاتا ہے تو اس میں عصارۂ فراسیون استعمال کیا جاتا ہے۔ بشرطیکہ ضرورت یہ ہو کہ کان کھل جائے اور سماعت کا سوراخ نیز وہ تمام چیزیں صاف ہو جائیں جو دماغ پر موجود دونوں جھلیوں کی جانب سے عصب سماعت کے ہمراہ آتی ہیں۔ (جالینوس)

یہ گراں گوشی کے لئے عمدہ ہوتا ہے۔ (مولف)

روغن ارند درد گوش کے لئے عمدہ ہے۔ (دیا سقوریدوس)

روغن بادام تلخ، درد گوش، بھنھناہٹ او سنناہٹ، اسی طرح روغن بان اور روغن بنج سفید درد گوش کے لئے عمدہ ہے۔ (دیا سقوریدوس)

درد گوش اور بہنے اولی پیپ کے لئے عمدہ شیاف:

افیون ساڑھے دس گرام، جندبید سترے گرام، مایٹا ۱۴ گرام، عجیب الاثر ہے۔

مر، لحم صدف کے ساتھ ملا کر کان کے سیپ نما غار پر ضما د کرنے سے چوٹ اور کان کے ٹوٹنے پھوٹنے کا علاج ہو جاتا ہے۔ (دیا سقوریدوس)

کندر، شراب شیریں کے ساتھ ملا کر کان کے اندر پڑائیں، اس سے عام درد گوش کو سکون ہو جاتا ہے۔ یہ بے خطا درد ہے۔ (دیا سقوریدوس)

کندر، زفت میں ملا کر طلاء کرنے سے کان کی سیپ کی فشر دگی (کچل جانا) جاتی رہتی ہے۔

(دیا سقوریدوس)

شیر قطران کے ذریعہ طلاء کرنا چاہئے۔ کان کے اندر اس کے قطور سے کیڑے ہلاک ہو جاتے ہیں اور بھنھناہٹ اور سنناہٹ میں سکون ہو جاتا ہے۔ (مولف)

روغن غار، گراں گوشی کے لئے نہایت عمدہ ہے۔ اس میں روغن گل اور سرکہ شراب پرانا شامل کر لیا جائے، تو کان کی بھنھناہٹ، درد اور سنناہٹ میں مفید ہے لاون ہمرہ شراب و روغن گل کان کے اندر پڑکانے سے درد گوش میں سکون ہو جاتا ہے۔ سانپ کی کینچلی شراب میں جوش دے کر کان

کے اندر پکنا درد گوش میں بیحد مفید ہے۔

آب پیاز کا قطور، طنین (سنناہٹ) گراں گوشتی، سیان مواد، اور اندر داخل ہو جانے والے پانی کے لئے مفید ہے۔

زوفاف اور صحر کے جو شانہ سے کان کی تبخیر کی جائے تو ریح اچھی طرح تحلیل ہو جاتی ہے۔
عصارۂ سداب، پوست انار مسوق (پسے ہوئے) کے ہمراہ کان کے اندر پکانے سے درد قطعاً ساکن ہو جاتا ہے۔ (دیا ستوریدوس)

یہ درد بارد، اور ایسے درد میں جس میں سخت حرارت نہ ہو عمدہ اور مؤثر ہے۔ (مؤلف)
انیسون پیس کر روغن گل کے ہمراہ کان کے اندر پکانے سے کان کا وہ شگاف دور ہو جاتا ہے جو سقطہ اور ضربہ سے لاحق ہوتا ہے۔ روغن میں کھولا کر اسے کان میں پکایا جائے تو درد گوش میں بیحد مفید ہے۔ (دیا ستوریدوس)

کان میں داخل ہونے والے پانی کے لئے عصارۂ پیاز مفید ہے۔ اس سے بہتر اور کوئی دوا نہیں ہے۔ (ماسر جوہی)

کان سے پیپ کا بہنا مزمن ہو جاتا ہے تو بعض ہڈیوں کے کھل جانے کا اندیشہ ہوتا ہے خاص کر جبکہ پیپ رقیق اور بدبودار ہوتی ہے۔ (روفس)

کان سے بہنے والے مادہ کو تیز غروں کے ذریعہ گوشۂ دہن کی جانب مائل کر دیا جاتا ہے۔
(بقراط)

ایک شخص کو عرصہ تک سر اور کان پر ٹھنڈی باد شمالی پڑتی رہی۔ میں نے اسے حمام میں داخل کیا۔ بعد ازاں باہر سے کان کی تکمید کی اور کان میں روغن مولی گرم پکایا۔ اس سے سکون ہو گیا۔ (مؤلف)

مزمن رطوبتیں کان سے اس لئے بہتی ہیں کہ سر اسکی جانب ہمیشہ فضلات پھینکتا رہتا ہے یا پھر یہ ناصور کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ دونوں حالتوں میں فرق یہ ہے کہ کبھی پیپ نہ بہے گی، کبھی کوئی اور چیز، بالخصوص جبکہ سر کے اندر گرانی موجود ہو۔ ایسی صورت میں سر کا تنقیہ کریں۔ فضلات کو غروں کے ذریعہ کان کی جانب سے کھینچ تالو کی جانب لائیں۔ ناصور کی صورت میں مواد روکیں، کان کی جڑ کی تکمید کریں اور پیپ آور ادویہ استعمال کریں پھر اصلاح کریں۔ بعد ازاں آپریشن کر کے صاف کر دیں، مریض صحتیاب ہو جائے گا۔

کان کے زخموں کے لئے عجیب و غریب مرہم:

دم الاخوین، انزروت، کف دریا، بورہ ارمنی، کندر، مر، شیاف مایثا کان کو سرکہ سے یا شراب سے کئی بار دھوئیں۔ اس کے بعد دو اول کو شہد و سرکہ یا شراب میں گھول کر کان کے اندر انڈیلیں اور روئی ڈال دیں۔ دن میں دو بار، اس حد تک استعمال کریں کہ صحت ہو جائے، عجیب الاثر ہے۔ پیپ کا ازالہ کر دے گا، اور صحیح گوشت اگادے گا۔ (مولف)

کان کے زخموں کا باجملہ علاج، بیحد عمدہ ہے:

ناک اور منہ کی جانب مادہ کا امالہ کریں، طاقتور اور بہ حد افراط مسہل دیں، بعد ازاں مذکورہ دوائیں کان کے اندر انڈیلیں، صحت نہ ہو تو حسب ذیل دوائیں انڈیلیں۔
زنجار، زرنج، قلقت، قلقطار، سرکہ یا سکنجبین میں حل کر لیں۔ انہیں کان کے اندر اس حد تک انڈیلے رہیں کہ رطوبت بالکلیہ رک جائے۔ اسکے بعد کان میں روغن گل ڈالیں تاکہ خشک ریشہ جاتا رہے پھر مندمل اور گوشت اگانے والی دوائیں داخل کریں۔ پھر بھی صحت نہ ہو تو حقنہ دیکر کھول دیں۔ (مولف)

کان سے پانی نکالنے کے لئے:

جس کان کے اندر پانی ہو اس جانب سوئیں اور سر کو بلونے کی طرح بار بار تھوڑے تھوڑے وقفہ سے حرکت دیتے رہیں۔ کل پانی نکل جائے گا۔ پھر بھی کچھ رہ جائے تو اسی پہلو سو رہیں، دھیرے دھیرے کر کے کل نکل جائیگا۔ (مولف)

ایک شخص نے یہ کہا کہ کان میں پانی چلا گیا تھا، نکل نہیں رہا تھا۔ طبیب نے کہا ”اس میں اور پانی ڈال دو“ حتیٰ کہ کان پر ہو جائے، پھر اسی کے بل سو جائیں، چنانچہ پہلا پانی نکلا، پھر اسی کے ساتھ دوسرا بھی نکل گیا۔ (مولف)

پانی کے اچھی طرح داخل ہو جانے کے بعد عفونت کی وجہ سے صبحان پیدا ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں مفید یہ ہے کہ پچکاری داخل کی جائے، اس کے سرے پر روئی لپیٹ کر پانی کھینچا جائے۔ شہد میں لت پت کر سوئے کے ذرخصل اور تکمید بھی مفید ہے۔ نیز یہ مفید ہے کہ کان کو روغن سے بھر کئی بار انڈیلا جائے۔ پانی اسی کے پیچھے چلا آئے گا۔ یا پھر ایسا کریں کہ کان کے اندر کوئی ایسی چیز داخل کر دیں جو قوت سے پانی کو جذب کرے۔ یا پھر کان کی جڑ پر مسلسل تکمید کریں، اس سے اندر کا پانی خشک ہو جائے گا۔ انشاء اللہ۔ (مولف)

کان سے کیڑے نکلی کے ذریعہ اور چوس کر نکالے جاسکتے ہیں، درد گوش میں بالجمہ کم کھانا، جودت ہضم اور سبزیوں جیسی ہلکی غذائیں لینا ہر وقت حقنہ کے ذریعہ تلخین شکم کرتے رہنا، آرام کرنا، ترک جماع، اور ہوا سے بچنا مفید ہے۔ سر پر ٹوپی یا عمامہ اسی طرح باندھنا کہ کان اسکے اندر آجائے لازم ہے، یا اس کے بجائے آرد جو، تخم کتان، ناخونہ، حلب، بابونہ، مرزنجوش، شبت، بنفشہ، بنغ خطمی، روغن و سرکہ اور پانی میں رکھ کر آگ پر رکھیں، اور خبیصہ بنا کر نیم گرم ضماد کریں۔

بھنھناٹ کیساتھ کپکپی اور بخار بھی ہو تو یہ ورم کا نتیجہ ہوتا ہے (مسح)

کان سے لہاب عمدہ کی طرح ایسی رطوبتیں بھی بہتی ہیں جن کا سلسلہ ٹوٹتا نہیں ہے۔

(مؤلف)

کان سے کوئی ایسا پانی بہے جو رقیق، بدبودار، زرد اور گرم ہو تو اسے روکیں نہیں، بلکہ کان میں ایسی چیزیں پکائیں جو دھوکہ صاف کر دیں۔ مثلاً شہد اور مردوغیرہ تھوڑے روغن گل کے ہمراہ۔

(مسح)

ایسی حالت میں ضرورت ان چیزوں کی ہوتی ہے جو مرض کو توڑ کر اسے دھو دیں، مثلاً دودھ۔

(مؤلف)

ورم پس گوش اگر تکلیف دہ ہو تو مسکن، گرم، اور لین ادویات استعمال کریں۔ یہ ورم اگر صلب ہو اور نضح نہ ہو رہا ہو تو بکری کی میٹنی سرکہ کے ہمراہ کا ضماد رکھیں، اسے یہ تحلیل کر دے گا۔ خنازیر کو بھی تحلیل کر دیتا ہے۔ (مسح)

بہرے پن کے لئے:

عمدہ قسم کی کافور پس کر شیاف تیار کر لیں اور اسے کان کے اندر داخل کریں، بہرے پن کے لئے مفید ہے۔ یا مولی اور نمک کوٹ کر نچوڑ لیں اور اسے کان میں پکائیں۔ (طیب نامعلوم)

ابہل روغن جل میں اتنا ابالیں کہ گھٹلی سیاہ ہو جائے۔ کان میں اسے پکانا بہرے پن کے لئے نہایت مفید ہے۔ (ادویہ مختارہ)

شدید تڑپ جس میں تشنج کا اندیشہ ہوتا ہے۔ مرخی اور محلل ادویہ کا قطور استعمال کریں۔ مثال کے طور پر گائے کا پرانا گھی گرم کر کے پکائیں۔ (نخشیو)

ابو عبد اللہ جبہالی کو چھین کا درد اور سخت تڑپ لاحق ہوئی۔ اس نے روغن گل کے ذریعہ نہیں بلکہ کافور کے ہمراہ روغن بنفشہ سے تسکین حاصل کی۔ پھر بابونہ، ناخونہ، بنفشہ خشک، خطمی اور آرد جو

سے تیار کردہ ضماد استعمال کیا۔ اسی طرح کے ضمادوں کا تذکرہ کناش سرابیون کے باب وجع الاذن میں وارد ہے۔ اس نے داڑھی کے نچلے حصہ میں پوری طرح نیم گرم ضماد کیا چنانچہ درد میں سکون ہو گیا۔

ضماد کا بعینہ نسخہ :

آرد باقلی، بابونہ، بنفشہ خشک، آرد جو، خطمی اور ناخونہ، سب کو نیم گرم پانی میں بھگو لیں پھر روغن بنفشہ ملا کر نیم گرم ضماد کریں انشاء اللہ مفید ہو گا۔ (مؤلف)

برگ غرب اور پوست غرب کا ترکوٹ کر پوست انار کے ساتھ روغن گل میں اہال لیں اور گرم راکھ کے اندر گرم ہونے تک پکایا جائے گا۔ اس کا استعمال درد گوش میں مفید ہے۔

عورتوں کا دودھ، گرگٹ کا چربی میں ملا کر کان میں پکایا جائے تو ضربہ اور ورم حار سے لاحق شدہ کان کی تکلیف میں مفید ہے، اطہور سفوس نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔ مذکورہ دو نیم گرم پکائی جائے گی۔ ورم حار میں یہ مفید ہے۔ جو شانہ افسستین کا بھپارہ درد گوش کے لئے مفید ہے۔ انیسون روغن گل میں ملا کر پکانے سے سقطہ یا ضربہ سے کان کے اندر پیدا شدہ درد جاتا رہتا ہے۔ (مسح)

روغن نار دین چربی کے ساتھ ملا کر کان کے اندر پکایا جائے تو درد گوش اور بخنناہٹ کے موافق ہے۔ (دیا ستوریدوس)

زیتون کے اندر نبات وردان پکا کر استعمال کرنا درد گوش میں مفید ہے۔ (جالینوس)

ہمارے زمانے میں اطباء بیل کے پیشاب میں مرگھول کر کان کے اندر رقیق حالت میں پکاتے ہیں۔ اس سے درد گوش میں سکون ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

آب پیاز کا قطور سنناہٹ میں اور کان کے اندر پانی داخل ہونے میں مفید ہے۔

بلبوس (پیاز بحری) ستو کے ساتھ ملا کر کان کے کچلنے میں استعمال کرتے ہیں۔ یہ مفید ہوتی ہے۔ عصارہ بنج سفید تمام درد گوش میں مفید ہے۔

روغن بنج تمام قسم کے درد گوش میں مفید ہے۔

روغن میں وہ کیڑا پکایا جائے جو پانی کے گھڑے میں ہوتا ہے اور جسے چھوا جائے۔ تو گول صورت اختیار کر لیتا ہے اور استعمال کیا جائے تو درد گوش کے لئے عمدہ ہے۔ جو شانہ زوفاء کے بخارات سے کان کی تکمید کرنے سے کان کی ریح تحلیل ہو جاتی ہے۔

سانپ کی کینچلی شراب میں پکا کر کان کے اندر پکایا جائے تو درد گوش میں بیحد عمدہ ہے۔

بنج حماض (چو کا) شراب میں جوش دیکر ضماد کیا جائے تو ورم گوش کو تحلیل کر دیتا ہے۔ کندر کو

زفت کے ساتھ ملا کر استعمال کرنا کان کے کچلنے میں مفید ہے۔ اسے شراب میں ملا کر پکایا جائے تو دردوں میں مفید ہوتا ہے۔ (دیا سقوریدوس)

کبریت کو شراب اور شہد میں ملا کر کان کے کچلنے میں لطوخ کرنے سے صحت ہو جاتی ہے۔ (حنین)
آب کراٹ، سرکہ، شراب، کندر، دودہ یا روغن گل میں ملا کر کان میں پکانے سے درد،
بجھناہٹ اور سنسناہٹ میں سکون ہو جاتا ہے۔ (دیا سقوریدوس)

آب کراٹ، سرکہ و کندر و روغن گل کے ہمراہ کان کے اندر انڈیلنا، بروقت اور رطوبت کی
وجہ سے عارض شدہ درد گوش میں مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

عصارہ برگ بارنگ کام میں پکانے سے درد میں سکون ہو جاتا ہے۔ عصارہ بلباب عظیم کان
کی جانب آنے والے مزمن مادہ اور اس کے پرانے زخموں میں مفید ہے۔ بعض اوقات یہ حالتیں تیز
(حاد) ہوں تو اس میں روغن گل شامل کر لیں۔ (دیا سقوریدوس)

آب بلباب روغن گل میں ملا کر کان کے اندر پکانے سے گرم درد میں سکون ہوتا ہے یہی کے
گوشت کے ہمراہ مرکا طلاء کچلے ہوئے کان پر طلا کیا جائے تو صحت ہو جاتی ہے (ابن ماسویہ)

مر، افیون، جند بید ستر، مایٹا کو کان میں رکھنے سے ورم حار کو سکون ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)
سرکہ کے ہمراہ نمک درد گوش کے لئے مستعمل ہے۔ سنسناہٹ کے لئے تیل کاپت آب
کراٹ کے ہمراہ کان کے اندر پکاتے ہیں۔

عصارہ نفاع کو ہمراہ ماء العسل و شراب یا پانی کے اندر پکانے سے ریاح، سنسناہٹ اور
بجھناہٹ کا ازالہ ہو جاتا ہے۔

روغن ایرسا، سرکہ، سداب اور بادام تلخ کے استعمال سے کان کی بجھناہٹ اور سنسناہٹ دور
ہو جاتی ہے۔

عصارہ سلق درد گوش میں مفید ہے۔ عصارہ سداب کو پوسٹ اتار پر پکائیں پھر کان میں قطور
کریں۔ اس سے بجھناہٹ اور کان کے دردوں میں سکون ہو جاتا ہے۔

عصارہ عنب الثعلب کان کے اندر پکانا درد میں مفید ہے۔ (دیا سقوریدوس)
عصارہ فراسیون درد گوش مزمن میں مستعمل ہے۔ میرے خیال میں جو درد زمانہ سے مزمن
ہو اس میں یہ مفید ہوتا ہے (جالینوس)

عصارہ جرادہ پوسٹ کدو ہمراہ روغن گل کے استعمال سے کان کے اس درد میں فائدہ ہوتا ہے
جو ورم حاد کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے (دیا سقوریدوس)

عصارہ قثاء الحمار کا ٹپکانا درد گوش میں مفید ہے۔ (جالینوس)
 تازہ شہدانہ کا پانی نکال کر کان میں ٹپکانے سے درد میں سکون ہو جاتا ہے۔ روغن شہدانہ،
 بروقت سے پیدا شدہ درد گوش میں مفید ہے۔ (دیا سقوریدوس)
 روغن شہدانہ کان کی مزمن بیماریوں میں بھی مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)
 عصارہ دانہ اتار شہد کے ساتھ جوش دیکر استعمال کرنا درد گوش میں عمدہ ہے۔ (ابن ماسویہ)
 ہمارے زمانے کے اطباء درد گوش میں سنجاہ کی افادیت پر متفق ہیں۔ (مؤلف)
 قطران کو جو شانہ زوفاء میں ملا کر استعمال کرنے سے کان کی بھنھناہٹ اور سنسناہٹ میں
 سکون ہو جاتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

مرغ اور بڑی بٹخ کی چربی درد گوش میں مفید ہے۔
 لومڑی کی چربی درد گوش میں نافع ہے۔
 خشک انجیر کوٹ کر خردل کے ساتھ جو پانی میں پیس لی گئی ہو کان میں رکھنے سے کان کی
 بھنھناہٹ اور خارش کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ (دیا سقوریدوس)
 لومڑی کی چربی پگھلا کر کان کے اندر ٹپکانے سے درد گوش میں سکون ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)
 عصارہ حب الغار پرانی شراب اور روغن گل کے ساتھ کان میں ٹپکانے سے درد اور بھنھناہٹ میں
 سکون ہو جاتا ہے۔
 روغن غار درد گوش میں مفید ہے۔
 عصارہ برگ غرب، یا پوست غرب تر، عصارہ پکالیا جائے، یا پوست کو پیس کر، پوست اتار میں
 روغن گل کے ہمراہ گرم راکھ پر جوش دیں۔ یہ درد گوش میں مفید ہے۔ (دیا سقوریدوس)
 خردل کان کے درد کے لئے مفید ہے۔ (دیا سقوریدوس)
 خردل انجیر میں ملا کر کان کے اندر رکھنے سے بھنھناہٹ دور ہو جاتی ہے۔ روغن خردل مزمن
 دردوں کے لئے موزوں ہے۔ (جالینوس)

افیون روغن بادام، زعفران اور مر میں حل کر کے کان کے اندر ٹپکانا درد گوش کیلئے موزوں
 ہے۔ (ابن ماسویہ)
 بھونروں کے شکم پیس کر روغن میں جوش دیں اور کان ٹپکائیں، درد میں سکون ہو گا۔
 سرکہ کا بھپارہ بھنھناہٹ اور سنسناہٹ میں مفید ہے۔ (دیا سقوریدوس)

پوست پنج خنشی میں گڈھا بنا کر زیتون ڈالیں اور گرم کریں۔ پھر اسے کان کے اندر پکائیں،
درد میں سکون ہوگا۔ (جالینوس)

درد گوش میں مفید وہ شیاف ہے جس کا تذکرہ ہم نے (باب مانتی الاذن) میں کیا ہے۔ آب
کراث ہمراہ سرکہ مفید تب ہے جب بیماری ٹھنڈک کی وجہ سے ہو۔ اسی طرح آب پیاز، ہمراہ پیہ
مرغ، سرکہ شراب، روغن گل اور ایسی عورت کے دودھ کے ساتھ استعمال کرنا جس کی گود میں بچی
ہو درد حار میں مفید ہے۔

سنناہٹ میں مفید روغن فستق ہے۔ اسے پیہ اوز کے ہمراہ یاروغن سوسن ہمراہ سرکہ شراب و
روغن بادام تلخ و قطران ہمراہ قدرے جوشاندہ زوفائے خشک یا آب سداب کان کے اندر
پکائیں۔ بشرطیکہ بیماری رطوبت اور ریاح غلیظہ کی وجہ سے لاحق ہوئی ہو۔

برودت سے پیدا شدہ درد گوش میں روغن ارند، یاروغن بادام تلخ، یاروغن فستق و پیہ اوز
(بڑی بٹ) یاروغن غار، یا شراب میں حل کردہ کندر، کان میں پکائیں، شراب پرانی ہونی چاہئے۔ یا
لومڑی کی چربی پگھلا کر اور صاف کر کے، یا مکڑی کا جالا روغن میں اہال کر کان
میں پکائیں۔ (دیا سقوریدوس، ابن ماسویہ)

کان کے اندر درد کسی تیز قسم کے مادہ کی وجہ سے ہو تو کان میں روغن گل نیم گرم انڈیل کر
چھوڑ دیں، پھر اسے صاف کر کے دوبارہ ڈالیں، یا سفیدی بیضہ نمک گرم یا شیر جاریہ انڈیلیں۔ کان کے
اندرورم ہو تو تھوڑا مرہم باسلیقون روغن گل میں ملا کر پکائیں۔ درد برودت یا سرد ریاح کی وجہ سے
ہو تو روغن نار دین پکائیں، یا سرکہ شراب اور بورہ میں روئی تر کر کے کان کے اندر رکھیں۔ کان سے
پیپ آرہی ہو تو سرکہ شراب میں مایٹا ملا کر قطور کریں۔ (اسحاق)

کان کی بھنبھناہٹ کیلئے:

روغن سوسن، آب سداب، اور روغن بادام تلخ، تھوڑے سرکہ شراب کے ہمراہ قطور کریں۔ یا
نیل کاپت اور آب کراث پکائیں۔ کان کے گرم درد کے لئے عورتوں کا دودھ اور شیاف ابیض استعمال
کریں۔

درد بارد کیلئے مسکن، عمدہ، موثر نسخہ۔ خواہ مزمن ہو:

روغن شہدائے قنہ جوش دے کر کان میں پکائیں، اور نرم روئی سے پونچھ دیں۔ اور اسے
کان کے سوراخ پر رکھ دیں، چند بید ستر، افیون،، چند بید ستر کا چھٹا حصہ دونوں کو کسی جوشاندہ میں

ملائیں اور نیم گرم کان کے اندر ڈالیں۔ حرارت کیلئے روغن خلاف، سرکہ شراب، اور روغن گل کا قطور کریں۔ سخت بار درد، بخجھناہٹ اور گراں گوشتی کیلئے جو بروقت کے باعث ہو کان میں قطران صبح و شام پکائیں۔

درد گوش کے لئے عمدہ دوا:

شیاف مایٹا، شیر جاریہ، سفیدی بیضہ رقیق، افیون، عصارہ جی العالم، روغن گل اور سرکہ شراب قطور کریں۔ (طیب نامعلوم)

کان کے بار درد کیلئے مفید روغن، ریح غلیظہ میں بھی مفید ہے:

صبر، مصطلی، مر، رسوت، جندبیدستر، روغن سوسن میں پکائیں۔ (عبدوس)
روغن خردل، کان کے بار درد میں بیحد مفید ہے۔ (طیب نامعلوم)

اور ام گوش میں مقصود یہ ہوتا ہے کہ مادہ کو خارج کی جانب جذب کیا جائے، نہ کہ اس کا استیصال کیا جائے جیسا کہ دیگر اور ام ہوتا ہے۔ لہذا شروع میں دیگر اور ام کی طرح دافع ادویات کے ذریعہ علاج نہ کریں۔

ورم گوش کی دوا:

پیہ ۵ گرام، پیہ مرغ ۵ گرام، پیہ ثعلب (لومڑی) ساڑھے تین گرام، سب کو روغن گل میں جوش دیں اور کان میں صبح و شام اور دوپہر کو پکائیں۔
درد گوش کا علاج ہم اس طرح کرتے ہیں پیچنے وغیرہ کے ذریعہ اسے خارج کی جانب جذب کرتے ہیں، مانع اور دافع ادویات کے ذریعہ اس کا علاج نہیں کرتے۔ (ابن ماسویہ)

کان کے بار درد کے لئے:

کسی جو شانہ میں خراطین پکائیں اور اس کے ساتھ تھوڑی پیہ بٹ شامل کر کے قطور کریں۔ یا اس میں تھوڑا قشع الحمار نیچوڑ لیں۔ درد میں سکون ہوگا، کیڑے ہلاک ہو جائیں گے۔ درد گوش کیلئے شہدائہ ترکوت کر قطور کریں۔ بار درد میں قطران کا قطور کریں۔ (ابن ماسویہ)

درد گوش کے لئے مسکن:

جند بید ستر، افیون ہم وزن، میٹھج میں گوندہ کر شیاف بنالیں، پھر ایک شیاف گھس کر قطور کریں۔ بہر اپن پیدا ہو جائے تو اس کے بعد تنہا جند بید ستر ہمراہ شراب استعمال کریں۔

اسہال سے جبکہ سر کے اندر امتلائی کیفیت موجود ہو بیجد نفع ہوتا ہے۔ (جالینوس) کانوں کی حفاظت صحت اس طرح کریں کہ فضلات کو عطوس کے ذریعہ نقتنوں کی جانب اور غرغروں کے ذریعہ منہ کی جانب کھینچ لیں۔ تقویت کے لئے تنہا مایٹا استعمال کریں۔ اسے حل کر کے شیم گرم پکائیں۔

دیکھیں کہ طاقت آچکی ہے، بننے والی کسی چیز کو وہ قبول نہیں کر رہے ہیں تو پھر روغن نار دین فائق پکائیں۔ تقویت کے لئے مایٹا، نیز گلاب سے بنے ہوئے شیاف، شیاف زعفرانی، اور سنبل و شراب سے بنے ہوئے شیاف بھی مفید ہیں۔ (جالینوس)

بھونرے کوزیتوں میں جوش دے کر کان کے اندر پکانے سے درد میں فوری سکون ہو جاتا ہے کان میں جب بھی تیز درد ہو عورت کی چھاتی سے دودھ نکالتے ہی پکائیں، یہ نہایت عمدہ دوا ہے۔ اپنی معتدل حرارت سے درد کو رفع کر دیتا ہے۔ مغری اور ملین بھی ہوتا ہے، اور ان مقامات کو جو کھر درے اور درد میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اپنی تلمین، چکنائی، اور شیرینی سے شفا دیتا ہے۔ بچہ اس وقت کانوں پر لگاتے ہیں۔ جب درد شدید ریاح کی وجہ سے ہوتا ہے۔

کان پر پچھ لگانا، دشوار ہوتا ہے۔ بڑا بچہ تو کام کر دیتا ہے۔ میرے خیال میں درواگر ورم کا نتیجہ ہو تو پچھ نہیں لگانا چاہئے۔ بالخصوص ابتدائی حالت میں، کیونکہ اس سے ہیجان پیدا ہوتا ہے، اور درد میں اضافہ ہو جاتا ہے، پچھ غلیظ سرد ریاح میں موزوں ہوا کرتا ہے۔

سدہ اور برودت کی وجہ سے پیدا شدہ درد گوش کے لئے:

تھوڑی غذا دینے کے بعد مرلیض کو خالص شراب پلائیں۔ اس سے وہ سو جائیگا، اور سو کر اٹھے گا تو تمام درد میں سکون ہو گا۔ اس سلسلہ میں سب سے طاقتور علاج کا تذکرہ باب الشقیقہ میں کیا جا چکا ہے۔ (جالینوس)

مواد کا میلان کان کی جانب ہو گرم غرغروں اور مصنوع کے ذریعہ اس کا منہ کی جانب مالہ کریں۔ (بقراط)

کان کے اندر شدید درد شاذ و نادر پیدا ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے بخار آ جاتا ہے، عقل زائل

ہو جاتی ہے اور فوری ہلاکت ہو جاتی ہے۔ کان کے اکثر درد گرم اور تیز ہوتے ہیں۔ اس کے ہمراہ بے خوابی اور تڑپ ہوتی ہے اور سرعت کے ساتھ پیپ پڑتی ہے۔ توجہ اس بات پر مرکوز رہے کہ کان میں فلغمونی نہ ہو جائے کیونکہ اس سے صحت ہونا دشوار ہوتا ہے۔

دردوں کے شروع میں ہم کان کے اندر روغن گل یا نیم گرم شراب ہمراہ زیتون، یا عصارہ گلاب یا عصارہ قطور یون صغیر اور سانپ کی کینٹلی کا جو شانہ، روغن گل کے ہمراہ پکاتے ہیں، کیڑا جو پانی کے گھڑوں کے اندر ہوتا ہے اسے زیتون میں جوش دے کر یا عصارہ افسنتین ہمراہ روغن گل کان میں قطور کرتے ہیں۔ (روفس)

درد گوش کے لئے:

کان پر شراب اور تھوڑے زیتون میں آرد جو جوش دے کر گرم گرم رکھیں، اور ٹھنڈا ہونے سے پہلے اتار کر پھر گرم کر کے رکھیں، درد مسلسل اور دائمی ہو تو زیادہ گرم کر دیں۔ غذا کم کریں، آرام سے رہنے کی تاکید کریں، کان کے اندر کوئی تکلیف دہ چیز نہ ڈالیں۔ بعد ازاں کوئی چیز سختی سے نہ رکھیں، ورنہ بڑی مصیبت ہو جائے گی۔ درد انحطاط پر ہو تو آرد جو اور ناخونہ، انگور کے گاڑھے رس میں جوش دے کر اس کا ضماد رکھیں۔ کبھی عصارہ عنب العلب، یا روغن بادام تلخ اور مرارے پکائے جاتے ہیں۔ سب سے زیادہ موزوں بکری، گائے، خنزیر اور کبک کاپت ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ روغن گل یا روغن بادام یا دودھ ملا لیں۔

درد گوش کو سکون پہونچانے میں پیشاب سب سے مؤثر ہوتا ہے۔ یہ فلغمونی کو تسکین دیتا ہے اور سیلان کو تیزی سے کاٹ دیتا ہے۔ لہذا اسے استعمال کریں۔ (اسحاق)

درد کا سبب کبھی نہایت میلا کچھلا مرارہ ہوتا ہے۔ لہذا اسے دھیان میں رکھیں۔ بھنھناہٹ کا ازالہ عصارہ پیاز کا قطور خاص طور پر کرتا ہے۔ یا پھر عصارہ کراث ہمراہ شراب یا سداب ہمراہ روغن سوسن پکائیں۔ پیپ بنے لگے تو اسے پرانی شراب، آب افسنتین، شبت، عصارہ عصبی الراعی، شبد، مازو کوفتہ، سرکہ کے ہمراہ قطران، پرانے پیشاب کے ساتھ دھونا اور نظر دن ہمراہ شراب خشک کرے گی۔ کچلنے کی وجہ سے کان میں جو ورم ہوتا ہے اس میں کان کے اوپر دقاق کندر ہمراہ آرد گندم بیضہ میں گوندہ کر رکھتے ہیں۔ اوپر سے کوئی چیز باندھتے نہیں ہیں۔ ورنہ درد ہو گا۔ (اسحاق)

جن اسباب سے درد گوش ہوتا ہے ان میں ایک سبب بردت ہوتا ہے جو راستہ چلتے وقت، یا سرد پانی سے حمام کرنے، اور پانی بالخصوص دوائی پانی کے اندر داخل ہونے سے کان

کو لاحق ہو جاتی ہے۔

ورم گوش سے بھی درد پیدا ہو جاتا ہے۔ ورم اگر اندر ہوتا ہے تو خود عصب سامعہ کے پردہ میں یہ ورم ہوتا ہے۔ کبھی یہ سرد ہوتا ہے، ورم کی وجہ سے تناؤ پیدا ہو جانے سے بھی درد ہونے لگتا ہے۔ کان کے اندر ریاچ نکلنے کا راستہ نہیں پاتی تو اس سے بھی درد ہوتا ہے، جس طرح چبھنے والی رطوبات بیرون سے کان کے اندر داخل ہو کر درد پیدا کرتی ہیں، اسی طرح یہ رطوباتیں اندر سے یہاں پہنچتی ہیں تو درد اٹھنے لگتا ہے۔ برودت کے سبب کان میں جو حالت بھی پیدا ہوگی اس کا ازالہ گرم ادویات فوری طور پر کر دیتی ہیں۔ دیہاتی حضرات بڑی پیاز کے اندر گڑھا بنا کر اس میں زیتون رکھتے ہیں، پھر اسے گرم رکھ کر رکھنے کے بعد کان کے اندر پکاتے ہیں یا لہسن کا اور پیاز کا پانی زیتون میں جوش دے کر استعمال کرتے ہیں۔

جہاں تک میرا تعلق ہے میں فریون پر اعتماد کرتا ہوں۔ چنانچہ تھوڑی فریون زیادہ زیتون ملا کر استعمال کرتا ہوں۔ کبھی فلفل سیاہ کو غبار بنا کر تھوڑی اس میں شامل کر دیتا ہوں۔ کیونکہ کان کے بارودردوں میں اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ اس میں بیجد گرمی ہوتی ہے۔ روغن اقوان کا قطور بھی مفید ہے۔ اسی طرح روغن ناروین بھی فائدہ مند ہے۔ صاف زیتون میں سداب جوش دے کر کان کے اندر پکائیں تو بیجد نفع ہوتا ہے۔

درد اگر کان کے اندر داخل ہونے والے کسی دوائی طاقت کے حامل پانی، یا کسی چھین والے مادہ کی وجہ سے ہو جو جسم سے کان کی جانب آرہا ہو، تو اس کا علاج یہ ہے کہ کان میں مینھا تیل اتنا ڈالیں کہ بھر جائے، نرم روئی سے اسے صاف کر دیں، یہی عمل بار بار کریں۔ سفیدی بیضہ سے اس طرح کے درد میں سکون ہو جاتا ہے۔ عورتوں کے دودھ میں بھی یہی تاثیر ہے۔ کان کا علاج جس چیز کے ذریعہ بھی کیا جائے اسے تھوڑا اعتدال کے ساتھ نیم گرم ہونا چاہئے۔ پیہ بظ بیجد مفید ہے، کیونکہ اس کے اندر درد کو تسکین دینے کی بڑی قوت ہوتی ہے۔ لومڑیوں کی چربیوں کا بھی یہی حال ہے۔

درد کا سبب ورم ہو تو اس کا علاج روغن گل ہے۔ اس کے ساتھ تھوڑی باسلیقون شامل کر لی جائے۔ چربیوں کے مرہم بھی مفید ہیں۔

درد زیادہ تیز ہو اور مخدرات کی ضرورت ہو تو سفیدی بیضہ اور عورتوں کے دودھ کے ساتھ ہم افیون استعمال کرتے ہیں۔ افیون کیساتھ جندبید ستر شامل کر دیتے ہیں۔

بہتر یہ ہے کہ افیون اور جندبید ستر کو مخلوط کر لیا جائے اور انہیں دو وزنوں کے ساتھ اپنے یہاں تیار رکھیں۔ افیون، جندبید ستر کا نصف وزن۔ اور دونوں ہم وزن۔ زیادہ تیز درد اور اس درد میں

جو زیادہ سکون کا طالب ہو وہ وزن استعمال کریں جس میں جند بید ستر زیادہ ہو۔ دوا کو انگور کے جوش دے ہوئے گاڑھے رس میں تیار کریں کیونکہ درد کو تسکین دینے میں یہ سجد موثر ہے۔ دوا بنا کر اپنے پاس محفوظ رکھ لیں۔ کیونکہ تھوڑی مدت گزرنے کے بعد اور زیادہ بہتر ہو جائے گی۔ ان کی کیفیتیں باہم دیگر مل کر معتدل ہو جائیں گی۔ انہیں اچھی طرح پیس لیں۔ پہلے جند بید ستر کو اچھی طرح پیسیں پھر اس پر افیون اور انگور کا رس ڈال کر اتنا کھیسیں کہ اچھی طرح کھل مل جائیں۔ پھر اس پر پسا ہوا جند بید ستر ڈال کر سب کو اچھی طرح پیسیں۔ اور قرص بنا کر محفوظ کر لیں۔ بوقت ضرورت میٹھی میں ملا کر نیم گرم کان کے اندر پکائیں۔ اور بار بار پکائیں۔ پچکاری استعمال نہ کریں۔ اس سے درد بڑھ جائے گا۔ پکائی جانے والی دوا میں گرمی اسی حد تک ہے کہ اس سے مریض سکون محسوس کرے۔ مریض کو حکم دیں کہ ذرا محسوس کرے۔ اگر زیادہ برداشت کر لے تو اور زیادہ گرم کر دیں، حتیٰ کہ تکلیف محسوس کئے بغیر برداشت کر سکے۔ خیال رہے کہ پکانے اور دوا پونچھنے میں کان کی کسی چیز کو تکلیف نہ پہونچے۔ اگر تشخیص یہ ہو کہ کان میں غلیظ ریاح یا کوئی لیسدار خلط موجود ہے تو علاج میں مفتخ ادویات استعمال کریں اور مریض سے سوالات کر کے معلوم کریں کہ درد کا سبب غلیظ ریاح میں ہے یا لیسدار خلط۔ مریض کو پچھلے دنوں ٹھنڈک پہونچنے کی ہسٹری ملے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ غلیظ اور نفاخ ریاح کا کان کے اندر اجتماع ہے۔ برعکس ازیں مریض نقل کی شکایت کرے اور یہ بھی کہ اس نے بلغمی غذا میں استعمال کی ہیں اور کر رہا ہے تو یہ کان میں سرد اور لیسدار خلط کے جمع ہونے کی علامت ہو گی۔ جن مریضوں کی یہ حالت ہو تو صحیح طریقہ کار یہ ہے کہ معالجاتی ادویات کے ہمراہ بورہ کا جھاگ، نظرون، خربقین، روغن بادام تلخ، کندش، زراوند، دارچینی، اور ہر تلخ مزہ کی دوا شامل کریں جو سوزش نہ پیدا کریں، مثلاً وہ دوائیں جو مفتت حصاة (پتھری کو ریزہ ریزہ کرنے والی) ہوں، یہ کان کے سوراخ کو اذیت پہنچائے بغیر صاف کر دیتی ہے، ان کے اندر جو میل کچیل ہوتا ہے، انہیں دور کر دیتی ہیں۔ نیم اخلاط غلیظہ کو قطع اور فضلات کی وجہ سے پیدا شدہ سدوں کو کھول دیتی ہیں۔ کان کے اندر کچھ گرم ورم موجود ہو تو شیاف مایٹا آب باراں میں پیس کر قرص بنالیں اور خشک کر لیں، تھوڑا اس کے ساتھ صمغ عربی بھی شامل کر لیں تاکہ دوائیں یکجا ہو سکیں۔ اس کی مقدار شیاف مایٹا کے وزن کا بار ہواں حصہ رہے۔ قرص کو سرکہ میں پیس کر بطور قطور استعمال کریں۔

بھضناہٹ اور سنسناہٹ:

یہ کچھ نفاخ ریاح اور کچھ سامعہ کی صفائی اور اس کی ذکاوت حس کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔

سنسناہٹ تھوڑی ہو پھر رفتہ رفتہ بڑھ گئی ہو، یا اچانک پیدا ہوئی ہو اور دونوں حالتوں کے درمیان شروع میں امتیاز نہ ہو سکے، غرغروں اور مصنوعات کے استعمال کے باوجود مرض میں کمی نہ ہوئی ہو تو اس کا نتیجہ ذکاوت حس کو قرار دینا چاہئے، بالخصوص جبکہ مریض ذکی الحس اور تیز سماعت کا ہو۔ میں نے ایسی ہی حالت کا ایک مریض دیکھا ہے اس کا علاج میں نے کچھ مخدرات کے ذریعہ کیا چنانچہ صحتیاب ہو گیا۔ مخدرات ہم نے بہت کم دیا تھا۔

درد کا سبب کیا ہے؟ اسے ظاہری سبب، چہرہ اور جسم کی حالت سے معلوم کر لیں، بارود درد میں مفید یہ ہے کہ لہسن روغن یا پیاز میں ابال کر قطور کر لیں۔ کان کے اندر پانی داخل ہونے پر نہایت گرم روغن میں روئی تر کر کے کان کے اندر رکھیں اور اوپر سے مرہم باسلیقون جیسے گرم مرہم رکھ دیں، حرارت کی وجہ سے پیدا شدہ درد میں کان کے اندر دودھ، روغن خلاف اور نیلو فرپکائیں، اور اوپر سے سردی پیدا کر نیو الامرہم رکھیں۔ ریاچ سے پیدا شدہ درد میں جس کا اندازہ سخت تناؤ سے ہو گا، عطوس استعمال کریں، مالش کریں۔ مالش کے ایک گھنٹہ بعد لطیف خوشبودار چیزوں کے پانی کا بھپارہ دیں۔ درد تیز ہو جائے تو کسی روغن میں جند بید ستر ملا کر قطور کریں اور گرم اسفنج سے تکمید کریں۔ سر کہ کیساتھ بورہ استعمال کریں۔ اس سے سدہ تحلیل ہو جائیگا اور ریاچ نکل جائے گی۔ بارود درد ہو تو زیرہ کاشیاف شہد میں بنا کر کان کے اندر داخل کریں۔ (جالینوس)

کان کے اندر کچھ دنوں سخت درد، تڑپ اور ارد گرد سرخی رہی ہو، پھر اس کے بعد درد میں سکون ہو گیا ہو اور کان رطوبت یا مدت کا سیلان ہوا ہو تو واضح رہے کہ اس کا سبب کوئی پھوڑا رہا ہے جو کان کے پردہ میں پیدا ہو گیا تھا اور پک گیا تھا۔ کبھی یہ پکتا نہیں ہے بلکہ تحلیل ہو جاتا ہے۔ تڑپ پھوڑے کی وجہ سے ہے یا سوء مزاج بلا مادہ کی وجہ سے، اسکی پہچان امتلاء جسم اور رگوں کے پر ہونے سے کریں گے۔ (مؤلف)

ٹھنڈک، ریاچ، یا ہوا کی خنکی سے پیدا شدہ درد میں روغن غار میں جند بید ستر ملا کر، یا روغن بلسان تین قطرے کان میں ٹپکائیں۔ (أھرن)

کان میں سدہ یا پھنسی ہوئی غلیظ ریاچ یا ورم یا پھنسی کی وجہ سے ہوتا ہے جو کان کے پردے میں نکل آتی ہے۔ جو درد ورم کی وجہ سے ہوتا ہے اس میں شدید تڑپ، تناؤ، التهاب اور بسا اوقات بخار ہوتا ہے۔ اخلاط بارودہ اور سدہ کی وجہ سے پیدا شدہ درد میں خود سر کے اندر ثقل اور پیشتر غلیظ، ٹھنڈک اور فضلات پیدا کرنے والی تدبیریں ملیں گی۔ اخلاط غلیظ سے درد گوش کا علاج فصد اور مسہل کے ذریعہ جسمانی استفرغ، اور غرغروں اور ایارج ایجائنس کے ذریعہ تنقیہ کریں، موخر الذکر عمدہ ہوتی

ہے اس کے ذریعہ مسہل دیں۔ عطوس کے ذریعہ علاج کرنے سے فائدہ بہت زیادہ ہوتا ہے۔ درد گوش سرد میں نفلٹ نیلگوں اور روغن کاوی کا قطور کریں۔

درد گوش کے علاج میں ان میں سب سے زیادہ بہتر روغن عقارب کا قطور ہے۔ اونی ٹکڑے کے اندر دوا کو لت پت کر کے کان پر رکھیں بھی۔ کان سے پیپ کا اخراج ہو تو روغن شہدانہ مفید ہے۔ درد گوش گرم ہو تو شیر جاریہ اور شیاف ابض کے ہمراہ سفیدی بیضہ کا قطور کریں۔ درد تیز ہو تو افیون، فلونیارومی، ہمراہ سفیدی بیضہ و روغن خلاف و روغن نیلو فر قطور کریں۔ ورم جب پردہ کے اندر ہوتا ہے تو درد شدید اور خطرناک ہوتا ہے۔ ان امراض یعنی خاص کر اورام کے امراض حادہ میں قیفال کی فصد کھولیں اور ہلبلہ کے ذریعہ اس کا اخراج کریں۔ کان میں آب پوست کدو پکائیں۔ یہ ورم حار کے لئے نہایت مؤثر ہے۔ یا مایاثر میں افیون ملا کر قطور کریں۔ خارج میں ضماد خطمی و ناخونہ وغیرہ جیسے مسکن ضماد رکھیں۔ پھنسی کا تدبیر قطور کے ذریعہ اور فصد سے کریں، جب یہ پک جائے تو کان میں مرہم باسلیقون داخل کریں۔ خارج میں آب کرنب، آرد باقلی، اور روغن سوسن کا ضماد رکھیں۔ یہ دوائیں تیج میں مدد دیتی ہیں۔ حتیٰ کہ پھنسیاں پختہ ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح ورم نمایاں ہو تو جب تک تحلیل نہیں ہوتا ضرورت اسے پختہ کرنے کی ہوتی ہے۔ اگر بدبودار اور خراب پیپ آجائے تو چند دن سرکہ کے اندر نبٹ الہد کھس کر اوپر اوپر سے سرکہ ڈال دیں اور دھوپ میں خشک کریں تاکہ گاڑھا ہو جائے۔ پھر ایک فتیلہ لت پت کر کے کان کے اندر داخل کریں۔ بیماری لمبی ہو جائے اور تاصور کی صورت اختیار کرے تو دواء مصری استعمال کریں، یعنی زنجار، شہد اور سرکہ ہم وزن اسقدر پکائیں کہ شہد کے قوام کی طرح ہو جائیں۔ انہیں ایک فتیلہ کے ذریعہ کان کے اندر داخل کریں۔

سنناہٹ کا جہاں تک تعلق ہے تو یہ کبھی کان کی کمزوری سے پیدا ہوتی ہے جیسا کہ کمزوروں کو لاحق ہو جاتی ہے یا کثرت حس کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اس کیفیت کے شکار وہ لوگ ہوتے ہیں جو بیحد ذکی انجس ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں یہ بیماری بحر ان کے وقت یا پھنسی ہوئی غلیظ ریاح کی وجہ سے لاحق ہوتی ہے۔ دونوں میں امتیاز سابقہ تدبیر سے کیا جاسکتا ہے۔ سابقہ تدبیر اگر غلطت اور بروہت پیدا کرنے والی نیز سوء ہضم کا سبب رہی ہے تو کان میں سنناہٹ غلیظ اور خراب کیموس سے لاحق ہو جاتی ہے۔ کیفیت مسلسل رہتی ہے تو اس سے بھی اندازہ کریں۔ اگر اس میں پہچان اور سکون دوروں کی شکل میں ہو تو اس کا سبب ریاح ہے۔ کان کی ذکاوت حس کی وجہ سے سنناہٹ ہو تو اس میں تھوڑا شوکران، ہمارا چند بید ستر ہم وزن سرکہ میں پیس کر نیم گرم قطور کریں۔ ضعف کے سبب ہو

جیسا کہ کمزوروں کو پیش آتا ہے تو سب سے پہلے کان میں مسستین کا جو شانہ پکا کر کان کو دھوئیں اس کے بعد اس میں روغن گل اور سرکہ شراب نیم گرم پکائیں۔ اس سے کان کے اندر طاقت پیدا ہوگی۔ کیفیت نفاخ ریاحوں کی وجہ سے ہو تو تھوڑی فریفون روغن حناء کے ہمراہ پیس کر یا جند بید ستر و روغن سداب کان میں پکائیں۔

گراں گوشی او سنسناہٹوں کے لئے دوائے عجیب:

خریق سفید ساڑھے چار گرام، جند بید ستر ۳ گرام، نظرون ایک گرام ۶۵ ملی گرام، سب سرکہ میں گوندہ لیں اور استعمال کریں، نہایت عجیب الاثر ہے۔

درد گوش شدید کے لئے دوائے عجیب:

مرارہ ثور، اسی کے برابر روغن خیری، دونوں کو گرم راکھ یا نرم آنچ پر جوش دیں حتیٰ کہ پت اڑ جائے۔ اسے محفوظ کر لیں۔ سخت درد کے موقعہ پر کان کے اندر پکائیں۔ بحر ان کے طور پر کان سے خون آجائے تو اسے روکیں نہیں۔ الا یہ کہ حد سے زیادہ آنے لگے۔ خون بحر ان کے بغیر، یا بحر ان پر زیادہ آنے لگے تو مازو کا جو شانہ آب کراث، مایٹا اور قاقیا وغیرہ کے ذریعہ قطور کر کے روک دیں۔ کان میں خون جم گیا ہو تو سرکہ اور عصارہ کراث پکائیں۔

کان میں درد یا غلیظ ریاخ موجود ہو تو مفید یہ ہے کہ کان کو شبث، بابونہ، ناخونہ، برگ غار، فونج، مرزنجوش کے جو شانہ پر معلق کریں۔ جو شانہ کو ایک بوتل میں رکھ کر سر کو اچھی طرح بند کر دیں۔ پختہ ہو جانے کے صورت میں بوتل میں ایک نکلی لگا کر اسے کان میں رکھیں۔ اس کے بعد کان میں روغن مولی نیم گرم اور روغن جس میں جند بید ستر حل کر لیا گیا ہو قطور کریں۔ یا صمتر چبا کر کان میں ڈالیں۔ (ابن سرائیون)

شتم حنظل، لہسن ۳ جو، آب سداب ۳۰ گرام، انہیں زیتون میں ڈبو کر نرمی سے چند بار جوش دیں، پھر صاف کر کے درد گوش کے لئے پکائیں۔

کان کے زخموں کے لئے عمدہ اور مؤثر نسخہ:

شہد میں ایک بتی لت پت کر کے انزروت سائیدہ میں ملوث کر لیں اور کان کے اندر رکھیں۔ چند دنوں میں صحت ہوگی۔ آس، برگ آس، حب لآس، عصارہ آس اور عورتوں کے دودھ کے ہمراہ

شہد پوست انار میں گرم کر کے کان میں پکائیں۔ اس سے کان کی بدریاحی میں بچہ فائدہ ہوگا ہے۔
اطہور سفوس نے اس کا ذکر کیا ہے۔ (کناش فارسی و ہندی)

درد گوش میں انسان کا پیشاب موزوں کر کے، بطور قطور استعمال کرنا مفید ہے۔ افسستین شہد
میں ملا کر کان کے اندر رکھی جائے۔ تو سیلان رطوبت رک جاتا ہے (اطہور سفوس)

انسان کا اصلاح شدہ پیشاب کان سے پیپ کے سیلان کو روک دیتا ہے۔
پورت انار میں اسے گرم کر کے قطور کرنے سے کیڑے خارج ہو جاتے ہیں۔ روزہ دار انسان
کا لعاب کان میں پکانے سے کیڑے فوراً خارج ہو جاتے ہیں۔ (دیا ستوریدوس)

جالینوس کا قول ہے کہ انسان کا پیشاب کان کو صحیح کر دیتا ہے جس سے پیپ خارج ہو رہی ہو۔
آب پیاز کان سے پیپ کے سیلان میں صحت بخش ہے۔ برگ زیتون بری شراب میں کوٹ کر نچوڑ لی
جائے، اور عصارہ کو خشک کر کے ٹکیا بنالی جائیں۔ اسے شہد میں اور زیتون میں ملا کر زخم خوردہ کان
کے اندر پکانے سے سیلان رطوبت کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ (اطہور سفوس)

برگ جوز کا عصارہ نیم گرم کر کے کان میں پکانا پیپ آنے میں مفید ہے۔ رسوت پیپ کے
سیلان میں کان کے لئے مفید ہوتی ہے۔ (دیا ستوریدوس)

خبث الحدید تمام برادوں سے زیادہ خشکی پیدا کرتا ہے۔ اسے سرکہ شراب خالص میں پیس کر
اسی کے ساتھ پکائیں تو ایسی دوا تیار ہو جائے گی جو کان سے آنے والی مزمن پیپ کو خشک کر دیگی۔
آب کبر نچوڑ کر کان میں ڈالنے سے کیڑے مر جاتے ہیں۔ (جالینوس و دیا ستوریدوس)

مرکوبیون، جند بید ستر اور مایٹا کے ساتھ ملا کر استعمال کرنے سے کان سے پیپ کا سیلان جاتا
رہتا ہے۔ (دیا ستوریدوس)

مرارہ ثور (نیل کاپت) عورت کے دودھ اور بکری کے دودھ کے ساتھ ملا کر کان میں پکایا
جائے تو کان میں پیپ کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ (روفس)

قطرون ہمراہ سرکہ کان میں رکھنے سے سیلان رطوبت کا ازالہ ہو جاتا ہے اور میل کچیل صاف
ہو جاتا ہے۔ سماق کو جوش دے کر کان میں پکائیں۔ ماء الحصرم کا قطور کریں، عصاء الراعی کا قطور، یہ
سب کا سب کان کے زخموں اور سیلان مواد میں مفید ہیں۔ زیادہ پیپ آرہی ہو تو خشک کرنے کا اہتمام
کریں۔ (دیا ستوریدوس)

عصارہ فونجنجان کے کیڑوں کو ہلاک کر دیتا ہے۔ قطران ہمراہ سرکہ کا قطور بھی کیڑوں کو ہلاک
کرتا ہے۔ (دیا ستوریدوس)

زوفائے رطب (نرم اور گندے اون کے اندر موجود چکنائی) پیہ اوز کے ہمراہ استعمال کرنا کان کے زخموں میں مفید ہے۔ عصارۂ برسیان دارو میں زوفائے رطب ملا کر استعمال کرنا کان سے سیلان مواد میں سب سے زیادہ مفید ہے۔ (جالینوس)

زفت رطب کارو غن گل کے ہمراہ استعمال کرنے سے کان سے سیلان رطوبت میں مفید ہے۔ آب برگ خوش کان کے اندر انڈیلنے سے کیڑے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ (دیا ستوریدوس)۔ جو شاندہ خلاف کان سے سیلان مواد میں کان کے اندر انڈیلتے ہیں۔ عصارۂ بنج خفشی، شراب مر، کندر، اور شہد میں ملا کر نیم گرم کر کے کان میں چکانا کان سے سیلان مواد میں مفید ہے۔ تنہا عصارہ بھی مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

کان کے کیڑوں کے لئے مہلک دوا:

برگ خوش تر، قطران دو قطرے، سرکہ شراب دو قطرے، بورہ قدر قلیل۔ (ابن ماسویہ)۔ کان سے پیپ آرہی ہو تو مایٹا سرکہ میں ملا کر قطور کریں۔ کیڑوں کے لئے برگ کبر اور بنج کبر کاپانی اور برگ خوش اور تیز پیاز کاپانی نچوڑ کر کے قطور کریں۔ (اسحاق)

کان کے زخموں کے لئے:

عس مقشر، آس خشک، انار کا خول، (اقماع رمان) مازو کچا، عوج کا پھل، پانی کے اندر اچھی طرح جوش دے کر کان کو بار بار دھوئیں۔ پھر شیاف ایش، شیر جاریہ میں ملا کر کان کے اندر رکھیں۔

سرد زخموں کے لئے:

صبر ۷ گرام، شہد جھاگ اتار اہوا تین گرام، مطبوخ ریحانی ۴۰ گرام، جوش دیں۔ حتیٰ کہ مطبوخ ۷ گرام باقی رہے۔ اس سے کان کو بار بار دھوئیں۔ پھر دم الاخوین اور انزروت گوندہ کر کان کے اندر صبح و شام رکھیں۔

سرد زخموں کے لئے:

زاج سوختہ ساڑھے چار گرام، سفیدہ رصاص ساڑھے چار گرام، گل سرخ ساڑھے چار گرام، سبزی دوا نمودہ ساڑھے چار گرام، زرنج سرخ ساڑھے چار گرام، شب ساڑھے چار گرام، خبث الحدید ۸ گرام، ریشمی کپڑے سے چھان کر روغن گل میں گوندہ لیں اور کان کے اندر رکھیں۔

کان سے پیپ آنے کے لئے:

زنجار، سرکہ، شہد سب کو اتنا جوش دیں کہ گرم ہو جائیں۔ اس میں ایک بتی تر کر کے کان کے اندر داخل کریں۔ عمدہ اور مؤثر ہے۔ (اسحاق)

زنجار ایک جز، سرکہ ۸ جز، شہد ۶ جز، یہ سب قرحہ گوش، ناک کے زخم، اور تمام اکال پھوڑوں اور پھنسیوں کے لئے مفید ہیں۔

کان سے سیلان مواد کا بے خطا نسخہ:

زانج سوختہ، سفیدہ، صبر، کندر، گل سرخ، زرخ، خبث الحدید، شب یمانی سرکہ کی مانند بنالیں۔ اس میں کوئی بتی ایک بار مرہم سفیدہ میں اور ایک بار مرہم باسلیقون میں لت پت کریں اور کان کے اندر رکھیں۔ انشاء اللہ مفید ہوگی۔ (اسحاق)

قرحہ گوش غیر مزمن کا علاج شیاف مایٹا اور سرکہ کے ذریعہ کریں۔ زخم زیادہ گہرے ہوں تو قرص اندرون کے ذریعہ اس کا ازالہ کریں۔

ایک یا دو سال کے مزمن قرحہ کے لئے:

خبث الحدید کوٹ کر ریشمی کپڑے سے چھان لیں اور چار گنا سرکہ خالص میں جوش دیں حتیٰ کہ شہد جیسا گاڑھا ہو جائے اور ایک فتیلہ میں لت پت کر کے کان کے اندر رکھیں۔ چونکہ یہ عضو نہایت خشک ہوتا ہے اس لئے زخموں کے ضابطوں کے مطابق نہایت خشکی پیدا کرنے والی ادویات کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ (جالینوس)

کان کے زخموں کا علاج دواء اندرون وغیرہ سے کریں، فضلہ کو عطاس کے ذریعہ نختوں کی جانب اور غرغروں کے ذریعہ منہ کی جانب جذب کریں اور وہ علاج کریں جس کا تذکرہ ہم باب الجراحات میں کر چکے ہیں۔

سیلان مواد مزمن ہو گیا ہو اور کوئی تدبیر کارگر نہ ہوتی ہو تو بایبلہ کی گھٹلی اور مازو سوختہ کر کے روغن خیری یا دردی بزر کے ساتھ یکجا کر لیں پہلے کان کو ایک بتی سے صاف کریں پھر اس میں یہ دوا رکھ دیں۔ زیادہ مزمن ہو جانے صورت میں کبھی کان کے اندر تیز دوا صاف کرنے کے لئے ڈالتے ہیں پھر علاج کرتے ہیں۔ متوسط حضرات اسود (۱) کے ذریعہ اور جدید حضرات ایفیس کے ذریعہ

بالخصوص جبکہ مذکورہ کیفیت ورم کے ہمراہ ہو علاج کرتے ہیں۔ (جالینوس)

کان کے زخموں میں جو زخم قریب زمانہ کا ہو اس میں مایٹا سرکہ میں پیس کر قطور کرنا صحت بخش ہے بشرطیکہ اس سے مواد تھوڑا آ رہا ہو۔ زیادہ مواد آنے کی صورت میں قرص اندرون جیسی دوائیں کارگر ہوتی ہیں تو ان سے بھی فائدہ نہ ہو۔ سرکہ خالص میں خبث الحدید پیس کر کئی دنوں تک دھوپ میں رکھیں اور اس کا قطور کریں۔ کامیاب علاج ہے۔ پینا اچھی طرح چاہئے۔

درد گوش میں چربیوں، باسلیقون اور تکمید سے سکون ہوتا ہے۔ تیز قسم کے گرم درد میں دودھ اور سفید میہنہ مفید ہے۔ افیون مسکن درد ہے۔ اس کے اندر افادیت اس پہلو سے ہے کہ مریض کو سلا دیتی ہے۔ چنانچہ بیماری پختہ ہو جاتی ہے۔ ممکن حد تک اسے ترک کریں کیونکہ نقصان زیادہ ہے۔ حتیٰ کہ سماعت بالکلیہ جاتی رہتی ہے۔

کان کے مواد کے لئے دوا:

چوب سوختہ، مر، دونوں کو پیس لیں پہلے کان سے پیپ کو صاف کر لیں پھر دوا کا فٹیلہ بنا کر کان میں رکھیں۔ قیاس میں یہ آئے کہ درد گوش خشک زخموں کی وجہ سے ہے تو کان کے اندر چربیوں اور باسلیقون کے مرہم رکھیں۔ کان سے بہ کثرت رطوبات خارج ہو رہی ہوں تو اس کے اندر مازو، یا زاج، یا شب یمانی سوختہ پھونک کر داخل کریں۔ (جالینوس)

اون کا ٹکڑا شب، یا پرانی نیبذ، یا شہد اور ترمس میں لت پت کر کے کان کے اندر رکھیں۔ بچوں کے کان میں جو رطوبت ہوتی ہے جہلاء اسے پیپ خیال کرتے ہیں۔ یہ فضلہ غذائی ہوتا ہے۔ ایسا دیکھیں تو رات میں دودھ پینے سے منع کر دیں، اس سے بہ کثرت رطوبت کا ازالہ اور کان خشک ہو جائے گا (روفس)

بچوں کے کان میں قرحہ اور رطوبت کے لئے مفید دوا:

مرہم سفیدہ، مرہم باسلیقون، ہم وزن، باہم یکجا کر لیں، اور اسکے ذریعہ علاج کریں۔ تجربہ سے اسے مفید پایا گیا ہے۔

ایضاً:

خبث الحدید اور رسوت کو پیس کر سرکہ شراب خالص میں بھگو لیں اور کان کے اندر قطور کریں۔ بیحد مفید ہے۔ (حنین)

رطوبت اور کان سے سیلان مواد کے لئے:

خشک کرنا چاہیں تو خبث الحدید اور تیز سر کہ ملا کر چھوڑ دیں حتیٰ کہ شہد کی طرح گاڑھا ہو جائے، پھر کان کے اندر قطور کریں۔ خبث الحدید اچھی طرح پیس میں پھرا سے سر کہ میں ڈالیں۔ یا شب سوختہ اور مر روزانہ دو بار ایک بتی کے ذریعہ کان میں رکھیں۔

کان کے اندر جو پھنسیاں ہوتی ہیں۔ ان کے لئے ابتداء میں مرہم سفیدہ مفید ہوتا ہے۔ اگر پختہ کرنا چاہیں تو مرہم باسلیقون استعمال کریں حتیٰ کہ تنقیہ ہو جائے پھر خشک کرنے کیلئے مرہم عروق استعمال کریں۔ مزمن ہو کر ناصور کی صورت اختیار کر لیں تو مرہم زنجار سے کام لیں حتیٰ کہ تنقیہ ہو جائے پھر مرہم احمر استعمال کریں۔

مواد مزمن ہو جاتا ہے اور اس میں بدبو آ جاتی ہے تو کبھی چند دنوں تک کان کے اندر دواء حاد رکھتے ہیں حتیٰ کہ وہ صاف ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد پھر مرہم سفیدہ اس کے اندر رکھتے ہیں۔ واضح رہے کہ زاج کان کی پیپ اور رطوبت کے لئے عمدہ اور موثر ہوتی ہے۔ یہ اُھرن کا قول ہے۔

کان کی پیپ اور رطوبت کے لئے عمدہ دوا:

صبر، مر، افیون، زاج یہ سب سر کہ میں گوندہ کر ایک بتی بنالیں اور کان میں پکائیں۔ زخم مزمن ہو جائیں اور ان میں بدبو آ جائے تو نمک میں بنائے ہوئے مربائے زیتون کا اور صحنۃ کا پانی دن میں تین بار صحت یابی تک استعمال کریں یا چند دنوں تک مری (آبکامہ) کان میں پکائیں۔ یہ تمام ادویات رطوبت اور مواد کو خشک اور جذب کرتی ہیں اور اس وقت استعمال ہوتی ہیں جب درد نہیں ہوتا۔ کان سے خون نکل آئے اور اس کے منجمد ہو جانے کے اندیشہ ہو تو کان میں عصارہ کراث وغیرہ محملات دم کا قطور کریں۔ برگ آس کا جو شانہ کان کی رطوبت اور پیپ کو خشک کرتا ہے۔

(اُھرن)

سر کہ متصل کا کان کے اندر انڈیلنا، آب پیاز کا قطور اور آب سمندر کی بھاپ گراں گوشی کے لئے مفید ہے۔

زہرہ نحاس ابیض چمیں کر کسی پھونکنے کے آلہ سے کان کے اندر پھونکا جائے تو مزمن بہرے پن میں مفید ہے۔

پیپ کے ازالہ کے لئے عصارہ فراسیون مستعمل ہوتا ہے یہ کان کے سورخ اور عصبہ کا تنقیہ کرتا ہے۔ (دیاستوریدوس)

حب الغار کا ثفل (پھوک) پرانی شراب اور روغن گل میں ملا کر قطور کرنا گراں گوشی میں

مفید ہے۔ خردل کو انجیر میں ملا کر کان کے سوراخ میں رکھنا گراں گوشتی میں مفید ہے۔ خربق سیاہ گراں گوشتی کے اندر کان میں رکھ کر دو یا تین بار چھوڑ دیا جائے تو بیحد مفید ہے۔ سرکہ کی بھاپ گرم گرم عسر سماعت میں مفید ہے۔ (جالینوس)

کان کے اندر شہد کے قطور کرنے سے میل صاف ہو جاتا ہے۔ اس کا ایک بتی کے ذریعہ استعمال کرنے سے کان کا تنقیہ ہو جاتا ہے۔ روغن بادام تلخ یا روغن جوز یا پیہ ابط، کنجبین، روغن سوسن، روغن صنوبر، یا روغن زوفائے خشک کے ہمراہ استعمال کرنے سے کان کا تنقیہ ہوتا ہے اور بارود درد کا ازالہ ہو جاتا ہے۔

برودت کی وجہ سے گراں گوشتی کے لئے:

بکری کا پت، پیشاب، آب سداب، جند بید ستر، عصارہ افسنتين، بیخ آسمانجونی، حب الفار، ہم وزن روغن سوسن یا روغن شہد و روغن ناروین کے ساتھ یکجا کریں۔ اور آب برگ سداب کے ہمراہ کان کے اندر ۲ گرام داخل کریں، انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔ یہ بارود درد کے لئے بھی مفید ہے۔

کان کے میل کے لئے:

قرمانا ساڑھے چار گرام، بورہ ارمنی سوادو گرام، انجیر سفید گوندہ کرکان کے اندر رکھیں، انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

کان کے اندر پانی داخل ہو جائے تو ایک ٹکلی سے پانی چوس کر روغن بادام شیریں کا قطور کریں (ابن ماسویہ)

گراں گوشتی کے لئے:

خردل اور انجیر سے بنائے گئے فتیلہ سے علاج کریں۔ اسکے بعد روغن میں بیخ خنثی ابال کر گرم گرم استعمال کریں۔ (عبدوس)

گراں گوشتی میں روغن بادام شیریں، روغن بابونہ، پیہ ابط، نیل کے پت کے ہمراہ استعمال کریں (دیا ستوریہ وس)

گراں گوشتی کے لئے:

بکری کا پیشاب اس کے تھوڑے پت کے ہمراہ یا عصارہ سداب، تھوڑی شہد کے ہمراہ قطور کریں۔ یہ مفید ہے بشرطیکہ کان کے اندر اور باہر سے جند بید ستر، روغن شہد، یا روغن غار، یا روغن ناروین کے ہمراہ افسنتين کا جھاگ، یا روغن سوسن طلاء کریں، یہ ساری تدبیریں اسہال، تنقیہ، بشرط

ضرورت خون کے اخراج اور زیر گدی پھنک لگانے کے بعد اختیار کی جائیں۔

ایک مشہور و معروف اور مجرب کتاب کے اندر میں نے پڑھا ہے کہ بچھوؤں کا تیل اگر کان میں پڑا جائے تو بہر اپن جاتا رہتا ہے۔ بادنجان نامی پرندے کی چربی پگھلا کر کان میں قطور کی جائے تو اس سے بھی بہر اپن زائل ہو جاتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

سماعت کا مفقود ہونا اور اس کی خرابی آلہ سماعت پر کسی آفت کے آجانے سے عارض ہوتی ہے۔ یہ آلہ دماغ کا وہ جز ہوتا ہے جس سے کان کی جانب آنے والا عصبہ الگتا ہے یا پھر یہ کیفیت اس معند (نالی گزرگاہ) پر آفت آجانے پیدا ہوتی ہے جس کے اندر آلہ سماعت کی جانب طاقت آکر رواں دواں ہوتی ہے۔ یہ وہی مذکورہ عصبہ ہوتا ہے۔ ان دونوں مقامات کی بیماریاں سوء مزاج کی اقسام میں داخل ہیں۔ یا پھر آفت سماعت کے سورخ پر آتی ہے۔ سورخ میں سدے پڑ جاتے ہیں جو یہاں پر آگ آنے والے گوشت یا میل یا میل کچیل کے مشابہ کوئی چیز ورم کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں۔ (جالینوس)

گراں گوشی کی بیماری سے ایک مخلوق روغن مولیٰ اور روغن مویزج کے ذریعہ صحتیاب ہو چکی ہے۔ ان کے کان میں چیخا اور بھونپو بجایا گیا۔ بہر اپن ہو جائے مگر تمام حواس بحالہ قائم ہوں، نالیاں محفوظ ہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آفت عصب دماغی کی کسی خاص روح پر آپڑی ہے۔ حواس بھی اس کے ساتھ ماؤف ہوں تو آفت دماغ کے اندر سمجھی جائے گی۔ اسی طرح باقی حواس کے باب میں بھی قیاس کر لیں۔ یعنی جب حاسہ ہی تنہا بیمار ہو، تو جو عصبہ اس کے اندر آتا ہے آفت اسی میں ہوتی ہے۔ شرکت کے طور پر کوئی دوسرا ہو تو آفت اسی کے اندر سمجھی جائے گی۔ اسی طرح تمام حواس مشترک ہوں تو دماغ کو مریض تصور کیا جائے گا۔ برسام کے بعد گراں گوشی لاحق ہو جائے تو روغن نیلوفر وغیرہ مرطبات کا سقوط استعمال کریں۔ (فیلاغریوس)

میل کچیل سے کان کے اندر درد، سنناہٹ اور سماعت کی کمی پیدا ہوتی ہے۔ میل خشک ہو تو ملین کئے بغیر یہ صاف نہیں ہوتی۔ صاف کرنا چاہیں گے تو تکلیف دہ ہوگی۔ لہذا کان میں سرکہ کے ہمراہ فطر و نر چھیں۔ نرم ہو جائے تو صاف کریں۔ اسی صورت میں یہ تحلیل ہو جائے۔ صفائی بار بار کریں اس کے بعد روغن بادام تلخ کا قطور کریں اس سے جو میل کچیل گاڑھے اور خشک ہوں گے وہ سب تحلیل ہو جائیں گے۔ (روفس)

کان میں کبریت کی دھونی دینے سے گراں گوشی میں فائدہ ہوتا ہے۔ (بفتیشوع)

گراں گوشی کے علاج میں تاخیر نہ کرنی چاہئے کیونکہ اس کا انجام مکمل بہر اپن ہوتا ہے۔ لہذا یارج شحم حنظل کے ذریعہ جسم کا استفراغ کریں، سر کو خشک کریں، ہر طرح سے اسے تقویت پہونچائیں غذائیں لطیف دیں، کان کے اندر قاطع اور ملطف ادویات کا قطور کریں۔ حرف، اجزاء، بورہ

چوتھائی جزو دونوں کو پیس کر انجیر میں گوندہ لیں اور اس سے لمبے لمبے شیاف تیار کریں، اور کان کے اندر داخل کریں۔ ہر تیسرے دن ایک بار نکالیں۔ اس سے کافی میل نکلے گا۔ اور کان خشک ہو گا۔ ریاضت کریں، ایک بتی کے اندر شہد لت پت کر کے کان میں رکھنا مفید ہے۔ کان میں گوشت اگانے کے لئے بھی یہ مفید ہے۔

تکمید کا نسخہ :

گراں گوشتی کے لئے مفید ہے۔ افسنتین ایک پتیلی میں جوش دے کر ایک قیف کے ذریعہ تکمید کریں۔ یا خربق سیاہ شہد میں ملا کر کان کے اندر داخل کریں۔ حتیٰ کہ وہ کان میں سماعت کی روکاوت کا ازالہ کر دے۔ کان قوت شامہ میں آفت سوء مزاج کی وجہ سے لاحق ہوتی ہے جو دماغ دونوں مقدم بطنوں میں پیدا ہو جاتا ہے۔ یا پھر یہ اس سدہ کا نتیجہ ہوتی ہے جو تھلنی سے مشابہ ہڈی کے اندر پیدا ہو جاتا ہے (جالینوس)

ناک کے سدہ کے لئے :

سرکہ شراب میں شونیز چند دنوں تک بھگوئیں، پھر اسے اچھی طرح پیس لیں، اور ناک کے اندر پکائیں۔ مریض کو حکم دیں ممکن حد تک اوپر کودا کھینچے اس سے سدے کھل جائیں گے۔ (جالینوس) اس علاج سے انشاء اللہ ضیق النفس بھی کھل جائے گا۔ (مؤلف)

ناک کی بدبو میں :

تھوڑی متعفن رطوبتیں نقتوں کی جانب آ جاتی ہیں، ان رطوبتوں میں حدت ہوتی ہے تو زخم پیدا کر دیتی ہیں۔ بدبو اگے ہوئے گوشت اور زخموں کا علاج یہ ہے کہ سب سے پہلے تمام سر کی جانب توجہ دیں۔ اسے خشک کریں، غرغروں اور مضوع اور عطوس اور خشک مریضوں کے ذریعہ اس کا نتیجہ کریں اس کے بعد نقتوں کے علاج کی جانب متوجہ ہوں، بدبو کے لئے قابض اور تلخ دواؤں کا قصد کریں تاکہ تحلیل تجفیف اور دفع سارے اثرات یکجا ہو جائیں۔ (جالینوس)

فونج خشک کو پیس کر اس کا عصا رہ ناک میں پکائیں۔ یا خربق سفید اور صدف سوختہ روز آندہ ناک کے اندر پھونکیں۔ یا ناک کے اندر انور یقون کا طلاء کریں۔ یہ خارش کے دوا ہے۔ یا طلاء قلعہ طار کا کریں۔ (ارنجبانس)

متواتر تیز تیز چیخیں، اس کے لئے بھونپو استعمال کر سکتے ہیں۔ سماعت واپس آجائے گی۔ کان میں پانی داخل ہو گیا ہو تو ماؤف جانب لٹڑے ہو کر چلیں یا کسی ٹمکی کے ذریعہ اسے چوس لیں۔ (جالینوس)

دوسرا باب

ناک کے امراض

ناک میں بد بو، سونگھنے کی صلاحیت کا مفقود ہونا، زخم، سدّے، بواسیر، نکسیر وغیرہ، حرارت سے پیدا شدہ بیماریوں کا علاج — سعوط، عطوس اور خنان، ناک کا بد گوشت، جسے ”بیش پایہ“ اور ”بسفانج“ کہتے ہیں، سرطان، نکسیر کا محرک، خارش، سوزش، تیز مادہ کا سیلان اور خشک ریشہ۔

ناک ایک ایسا عضو ہے جو خشکی میں معتدل اور آنکھ اور کان کے مابین واقع ہے۔ یہ آنکھ سے زیادہ خشک اور کان سے زیادہ تر ہے۔ اس لئے ناک کے زخم کا علاج خشک کرنے والی ادویات یعنی قروح چشم کی معالجاتی ادویات کے ذریعہ کیا جائے جو کان کے زخموں کی دواؤں سے کم خشک ہوں۔ کان کے زخم کا علاج ان ادویات سے کیا جاتا ہے۔ جو بیحد خشک ہوتی ہیں، مثلاً قرص اندرون و موساس وغیرہ۔ (جالینوس)

ناک کے اندر اگنے والے گوشت جو بیش پایہ کے نام سے موسوم ہے کی وجہ سے ناک کا داخلی طبقہ کاٹ دیا جاتا ہے۔ (جالینوس)

ناک کی بد بو اور بد گوشت کے لئے:

شب ایک جز، مر ایک جز، قلعطار چوتھائی جز، مازو چوتھائی جز، ناک کو شراب سے دھو کر یہ دوائیں اس کے اندر پھونکیں، ایک فٹیلہ بھی دواؤں سے لت پت کر کے اندر داخل کریں۔ بد بو پرانی ہو تو قلعطار، زرخ سرخ، سنبل، یاسمین، زعفران، مر اور حماما کے ذریعہ علاج کریں۔ یہ دوائیں خشک کریں گی اور ناک میں خوشبو لائیں گی۔

57.

بد گوشت کا علاج اس طرح کریں کہ اسے اکھاڑ دیں پھر دواء امقتر کی مالش کریں یہ دوا ”باب قلع اللحم الزائد“ میں لکھ دی گئی ہے۔ (ارنجبانس)

دواء حار اس طرح بنائیں:

اقاقیا، زاج، زرنج، نورہ، قلی، دھوپ میں چند دن پروردہ کیا ہوا سرکہ، تھوڑی دواناک کے اندر داخل کریں۔ اس سے زائد گوشت اکھڑ جائے گا۔

دوائے امقتر:

زنجار، نوشادر، شب، سرکہ دھوپ میں اچھی طرح تیار کیا ہوا۔ سب کو پیس لیں اور ناک میں پھونکیں، اس وقت منہ میں اچھی طری پانی بھر دیں۔

دیگر:

باسور کو اکھاڑ دیتا ہے۔ زرنج، قلعنت، سرکہ میں پیس کر خشک کر لیں اور ناک میں پھونکیں۔

ناک کے زخموں کے لئے:

حبث الاسرب (کمنہ) شراب اور روغن آس، اچھی طرح گھوٹ لیں، آس کوٹ کر کوئلے کی نرم آنچ پر اس حد تک پکائیں کہ دوا گاڑھی ہو جائے۔ اسے ایک پیتل کے برتن میں محفوظ کر لیں اور ناک کے زخموں کا اس کے ذریعہ علاج کریں۔ یا آب انار ترش کو کسی پیتل کے برتن میں اس حد تک پکائیں کہ نصف رہ جائے۔ اس میں ایک فتیلہ لت پت کر کے ناک کے اندر لٹوخ کریں۔ یا انار شیریں مع پوست، شراب کے اندر جوش دے کر ناک کے باہر رکھیں، یا مردار سنگ ایک جز، سفیدہ ایک جز، پوست انار نصف جز، شراب ۵ جز، روغن آس ۵ جز۔ دواؤں کو شراب میں اچھی طرح پیس لیں، حتیٰ کہ جذب ہو جائیں۔ پھر روغن آس میں پیسیں، پھر اسے سیسہ کے ایک برتن میں محفوظ کر لیں اور علاج کریں۔

ناک کے خشک ریشہ کا علاج:

زوفاء، پیہ بیل، موم زرد، پیہ بارہ سنگھا وغیرہ۔ شہد ایک فتیلہ کے ذریعہ استعمال کرنے سے خشک ریشہ کا ازالہ ہو جائے گا۔

شدید درد کے ساتھ قرحوں کا علاج:

اسرب (سیسہ) سوختہ مغسول، سفیدہ، مردار سنگ، روغن گل، موم۔

بد گوشت کے لئے:

دواء حاد مفید ہے۔ ورم ہو تو چھوڑ دیں حتیٰ کہ خشک ریشہ پیدا ہو جائے اس کے بعد موم اور روغن یا شہد استعمال کریں۔ اس کے بعد مذکورہ بالا دوا دوبارہ ناک میں پھونکیں، بار بار ایسا کریں حتیٰ کہ بد گوشت اکھڑ جائے۔ (مؤلف)

بد گوشت کے لئے میرا معمول نسخہ:

انار شیریں و ترش ہم وزن، پوست سمیت کوٹ کر نچوڑ لیتا ہوں، پھر اسے تھوڑا جوش دیتا ہوں، اور ایک سیسہ کے برتن میں محفوظ کر لیتا ہوں۔ نچوڑنے کے بعد جو ثقل رہ جاتا ہے اسے آٹے کی طرح گوندھ لیتا ہوں۔ پہلے تھوڑا عصا رہ پلاتا ہوں پھر اس سے لمبے لمبے شیاف کر کے ناک کے اندر داخل کرتا ہوں، پھر وقفہ سے اسے نکال کر مریض کو خالی رکھتا ہوں، شیاف نکالنے کے بعد ناک اور تالو پر عصا رہ کو طلا کر دیتا ہوں پھر اسے جذب کر لیتا ہوں۔ پھر دوبارہ طلا کرتا ہوں، یہ عمل اور دیگر ناک کی تمام دواؤں کو مسلسل استعمال کرتا ہوں، کیونکہ یہ بہت جلد تحلیل ہو کر خارج ہو جاتی ہیں۔ اس لئے جو دوا یہاں رکھی جاتی ہے اس کی تجدید کرتا رہتا ہوں۔ جیسا کہ امراض چشم میں چشم کے علاج کے سلسلہ میں رویہ اختیار کیا جاتا ہے۔ اس طرز عمل سے بد گوشت کا ازالہ ہو جاتا ہے اور ایک مدت کے بعد تکلیف کے بغیر بد بو جاتی رہتی ہے۔

ناک کے اندر کوئی چیز داخل ہو جائے تو ناک میں کوئی چھینک لانے والی دوا رکھیں منہ اور صحیح پہلو کو گرفت میں لے لیں، اس طرح وہ چیز نکل جائے گی۔ اس عمل کا اعادہ بار بار کریں۔

ناک کے زخموں کا علاج:

ناک کے زخموں کے علاج میں قرص فراسیون و قرص اندران کے ذریعہ ایک بار سرکہ کے پانی کے ہمراہ، ایک بار شراب کے ہمراہ اور ایک بار سرکہ کے ہمراہ کرتا ہوں۔

نتھنوں کی بد بو:

ایک مالدار شخص کا علاج میں نے اندرو خون نامی دوا کے ذریعہ ہمراہ شراب خوشبودار ریحانی

کے ہمراہ کیا۔ چنانچہ حیرت انگیز طور پر وہ نہایت تیزی کے ساتھ صحستیاں ہو گیا۔ یہ وہی دوا ہے جو تریاق میں داخل ہے۔ زخموں کے قوانین میں جو بیان وارد ہے اس کا مطالعہ کریں۔ یہ علاج معالجہ کی قابل اعتماد بنیاد ہے۔ ناک کے اندر زانج بہت زیادہ پھونکئیں اور ایک گھنٹہ تک ناک میں پھونک کو روکے رہیں منہ میں خون آجائے تو تھوک دیں۔ یا آب زانج میں فٹیلہ لت پت کر کے ناک کے اندر داخل کریں۔ پیشانی کو سرد، سر کو بلند رکھیں۔ دونوں بازوؤں، کہنیوں، خصیوں، اور گھٹنوں کو باندھ دیں۔ منہ میں برف کا ڈالا پکڑے رکھیں۔ کان کو اچھی طرح باندھ دیں۔ شکم کے اندر کچھ خون اتر آئے تو قاطع دم دوائیں پلائیں، حقن دیں تاکہ خون نکل جائے ورنہ معدہ میں نفخ ہو گا اور سوزش پیدا ہو گی۔ صنار فارسی کا پھل سایہ میں خشک کر لیں۔ پھر اسے ایک کھل پر رکھ کر دستانے سے اس قدر رگڑیں کہ اس کے روئیں سب نکل جائیں پھر اسے مٹی کے جدید کوزوں میں محفوظ کر لیں، جہاں وہ خالص ہو سکیں۔ ان پر اس برتن کی مٹی چھڑک دی جائے تو اور بہتر ہے۔ برتن کا منہ بند کر دیا جائے۔ نکسیر ٹوٹنے پر غبار کی طرح پیس کر ناک میں اسے پھونکئیں۔ خون آنا فوراً بند ہو جائے گا۔ مناسب یہ ہے کہ ناک کے اندر نکلی رکھ کر دوا پھونکی جائے تاکہ دور تک پہنچ جائے۔ یہ عمل بار بار کریں۔

نورہ، زانج، مازوے سبز، زرنج سرخ، اچھی طرح پیس کر اس میں ایک فٹیلہ لت پت کریں اور ناک کے اندر داخل کریں۔ ناک کو باندھ دینا اس کے لئے بہتر ہوتا ہے۔ (جالینوس)

بارہا آپ نے مجھے دیکھا ہے کہ نکسیر میں، جس میں خون اہل کر آتا ہے، سخت غار بن جاتا ہے خون مشکل سے بند ہوتا ہے، بحرانی کیفیت کے مانند حالت ہوتی ہے۔ میں خون اس حد تک نکال دیتا ہوں کہ غشی طاری ہو جاتی ہے کیونکہ اس حالت میں طاقت زیادہ ہوتی ہے تو مذکورہ مقام تک خون کا بہاؤ منقطع نہیں ہوتا ہے۔ مگر قوت میں ڈھیلا پن پیدا ہو جاتا ہے تو اس کا بہاؤ کمزور ہو جاتا ہے۔ بعد ازاں میں ہچکنہ استعمال کرتا ہوں تاکہ خون جذب ہو کر تلی، جگر یا دونوں کی جانب آجائے۔ (بقراط)

جسم کو طاقتور اور امتلائی حالت میں پائیں تو ہچکنہ سے مذکورہ مقاموں تک خون کا مالہ نہیں کر سکتے کیونکہ خون کے اندر بہ کثرت فضلات موجود ہوتے ہیں۔ لہذا پہلے استفراغ کریں پھر ہچکنہ استعمال کریں۔ (مولف)

نکسیر میں دیکھیں کہ خون غار بنا کر ”شدت کے ساتھ آ رہا ہے تو نہ طلاء رکھیں نہ مدافعت کریں ورنہ طاقت گر جائے گی اور علاج ممکن نہ ہو گا۔ مقابل جانب کی فصد فوراً کھولیں، بھر بغل سے لیکر ہتھیلی تک اور حالب سے لیکر قدم تک ہاتھ اور پیروں کو باندھ دیں باندھنا اس طرح شروع کریں جس طرح اطباء نے کہا ہے۔ ناک کے اندر دوا پھونکنا اور پیشانی اور سر پر طلاء کرنا سب کمزور

علاج ہے۔ (جالینوس)

ناک کے اندر اگنے والا گوشت کبھی ڈھیلا اور سفید ہوتا ہے اس کا علاج زیادہ آسان ہے۔ اس کے ساتھ درد نہیں ہوتا۔ کبھی اس گوشت کا رنگ مائل بہ خاکستر و سرخی ہوتا ہے اس میں درد شدید ہوتا ہے اور علاج زیادہ مشکل ہوتا ہے بالخصوص جب کہ اس سے خراب قسم کی، بدبودار پیپ بہ رہی ہو، کبھی یہ گوشت بڑھ کر ناک یا تالو سے باہر آ جاتا ہے، اس وقت اسے ”مغلق“ کہتے ہیں۔ (جالینوس)

سدہ کا علاج جس سے قوت شامہ مفقود ہو جاتی ہے:

ایک شخص کو زکام اور مزمن نزلہ کے باعث قوت شامہ کی بیماری لاحق ہو گئی۔ شو نیز کے ذریعہ علاج کیا گیا۔ شو نیز کو پیس کر غبار کے مانند بنایا گیا اور پرانے زیتون میں ملا کر نرمی کے ساتھ پیسا گیا، پھر بیمار کو حکم دیا گیا کہ منہ بھر کر سر کو پیچھے کی جانب ممکن حد تک جھکا لے، اور درد کا سحوظ لے۔ اسے یہ بھی حکم دیا گیا کہ سانس کو اندر کی جانب ممکنہ حد تک شدت سے کھینچے، اس سے اسے بیحد فائدہ ہوا۔ علاج تین دن متواتر ہوتا رہا۔

اس علاج سے بعض لوگوں کو سر کے اندر شدید سوزش ہونے لگتی ہے مگر شب و روز کے اندر ہی سکون ہو جاتا ہے۔ بعض لوگوں کو اس طرح کی کوئی کیفیت بالکل ہی پیدا نہیں ہوتی۔ (جالینوس)

فصد کھولنا، اور کئی بار تھوڑا تھوڑا خون نکال دینا نہایت زوردار علاج ہے۔ اس سے بھی زیادہ طاقتور علاج اس پہلو پر چکنہ لگانا ہے جس سے خون آرہا ہو۔ (جالینوس)

ناک کے بد گوشت کیلئے:

خرنوب نبطی تر کو نچوڑ کر ایک اون میں لے لیں اور ناک کے اندر رکھ دیں۔ سارا بد گوشت زائل ہو جائے گا۔ اس کی علامت سے ہیں۔ (مؤلف)

جس کی نکسیر میں سخت زردی نہ آئے، اور پہلے نہایت سرخ آچکا ہو تو اسے بہت زیادہ نقصان پہونچے گا۔ خواہ خون کتنا ہی زیادہ نکل کیوں نہ آئے، رنگ میں زیادہ تبدیلی نہ ہوگی تو نقصان پہونچے گا۔ جن کی نکسیر کا رنگ بیحد تبدیل ہو جاتا ہے اور پہلے سرخ رنگ نہ رہا ہو، بعد میں بری طرح تبدیل ہو چکا ہو اور جسم بری طرح ٹھنڈے ہو گئے ہوں تو وہ حضرات استقاء میں مبتلا ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ تبدیل شدہ رنگ پر غور کرنا چاہئے کیونکہ بعض اوقات عرصہ تک خون کے ابھار میں یہ باقی رہتا ہے اور کبھی پہلے کی طرح باقی نہیں رہتا لہذا غور کر کے دیکھ لیں کہ تبدیل شدہ رنگ پر صغراء غالب

ہے یا بلغم یا سوداء، اور اس کی مقدار کیا ہے؟ (جالینوس)

اسے جسم کے رنگ سے پہچانا جاسکتا ہے بلکہ زردی یا سفیدی، اور سبزی یا سیاہی سے ملی جلی زردی کی جانب تبدیلی سے اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ (مؤلف)

کیونکہ جن جسموں پر صفراء غالب ہوتا ہے ان میں خون کے زیادہ ابھار سے پیدا شدہ آفت کم ہوتی ہے مگر جن پر بلغم غالب ہوتا ہے یا جو بالجملہ سرد ہوتے ہیں انہیں خون کے زیادہ ابھار سے سب سے بڑی آفت لاحق ہوتی ہے، شراب خون کو ابھار دیتی ہے مگر طاقت کو بھی ابھارتی ہے، لہذا کسی مریض کو دیکھیں کہ خون میں ابھار ہے مگر طاقت گر چکی ہے اور پورا جسم سرد ہے تو اسے تھوڑی (Mixed) شراب پلائیں کیونکہ اس سے طاقت پہونچے گی اور خون کے اندر جوش پیدا نہ ہوگا۔ بہتر یہ ہے کہ شراب انہیں مریضوں کو پلائی جائے جن کا رنگ نکسیر سے پہلے سرخ نہ رہا ہو یا نکسیر سے پہلے تبدیل ہو چکا ہو۔ باقی نکسیر سے پیشتر جن کا رنگ سرخ رہا ہو اور نکسیر نے زیادہ تبدیلی پیدا نہ کی ہو تو شراب انہیں نہ پلائیں کیونکہ خون کے جوش مارنے سے نقصان تقویت پہونچنے کے مقابلہ میں زیادہ ہوگا۔ (جالینوس)

یہ تدبیر اس نکسیر کی ہے جو دوروں کی شکل میں ہوتی ہے، مناسب یہ ہے کہ رفع ہونے کے بعد خلط غالب کے برعکس طرز عمل اختیار کریں۔ (مؤلف)

بدبو کے لئے ناک کے اندر ذرور کا نسخہ :

قصب الزریرہ ساڑھے تین گرام، تخم نسرین ساڑھے تین گرام، تخم گلاب ساڑھے تین گرام، قرنفل ساڑھے تین گرام، مشک قدرے، کافور ناک کے اندر عرصہ تک پھونکیں۔ (یہودی)

بواسیر الانف اور ناک کے بدگوشت کے لئے :

زاج ہبز سرمہ کے مانند پیس لیں اور صبح و شام ناک کے اندر پھونکیں صحت ہوگی۔ (طیب نامعلوم)
ادویات مخدرہ کے سعوٹ سے قوت شامہ مفقود ہو جاتی ہے۔ ناک کے اندر کوئی اگی ہوئی چیز نظر نہ آئے، نہ خنان کی بیماری ہو، نہ نیتھنے متاثر ہوں اور شامہ مفقود ہو تو بیماری کا اصل تعلق دماغ سے ہوگا۔ سبب اور سابقہ تدبیر معلوم کریں تاکہ دماغ کے فاسد مزاج کا پتہ چلے۔ بعد ازاں سعوٹ اور ادویات ضد کے ذریعہ علاج کریں۔ اگر یہ کیفیت، عظیم مسنی میں رطوبتوں کے ثقل سے تعلق رکھتی ہو تو شوینز وغیرہ استعمال کریں۔ ناک کے اندر بواسیر کا ازالہ کرنے والی تیز ادویات رکھیں تو ایسی حالت میں مریض کے سر پر گرم پانی رکھیں اور اسے گرم گرم رو کے رکھیں۔ دودھ، روغن کدوار و غن

سکر کا سعوٹ کریں۔ اس سے چھینک کا ازالہ ہو گا اور سوزش کے اندر سکون ہو گا۔ (اُہرن)
 نقتنوں کے اندر لحم زائد کی پیدائش پر غغناہٹ کا ہونا اس لئے علامت بنتی ہے کہ گفتگو کے پیچھے
 کچھ آواز بھی نکلتی ہے، جھنجھناہٹ کے طور پر۔ ناک اور منہ کی درمیانی نالی کھلی ہوئی ہوتی ہے تو اس
 نالی سے یہ جھنجھناہٹ نکلتی ہے اور گفتگو کے لئے صاف ہوتی ہے۔ نالی بند ہو جاتی ہے اور ناک سے
 آواز نکلنے کی ضرورت ہوتی ہے تو اس کی وجہ سے گفتگو کے اندر غغناہٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ سانس کی
 یہی وہ مقدار ہوتی ہے جو گفتگو کی حالت میں نکلنے کی محتاج ہوتی ہے۔ اسے ضبط تحریر میں انشاء اللہ لایا
 جائے گا۔ (مؤلف)

نکسیر کے لئے:

برف کا پانی ناک میں اس قدر چپکائیں کہ ٹھنڈک سے سن ہو جانے کا احساس ہونے لگے۔ یہ
 ایک طاقتور علاج ہے مگر میرے نزدیک اندیشہ ناک ہے۔ اس سے دماغ پر کسی حادثہ کے واقع ہو جانے
 کا اندیشہ ہوتا ہے مگر ہے یہ علاج عمدہ اور مؤثر۔ بولس نے حکم دیا ہے کہ نقتنوں پر اسے خارج سے رکھا
 جائے۔ علامت یہ ہے کہ نکسیر ہو جائے تو اس سے فائدہ پہونچے۔ (مؤلف)
 نکسیر کا سب سے عمدہ علاج یہ ہے گلنار کو اچھی طرح کوٹ کر چھان لیں پھر آب لسان الحمل
 کے ہمراہ اس کا سعوٹ کریں۔ (شرک)

تنفس کی راہ میں مانع ریاہ کی وجہ سے ناک کے اندر سدہ پڑنے میں مفید ہے کہ ناک کے اندر
 روغن بادام تلخ تو ہی صفاء قطور کریں، حرمل اور فلفل سفید پیس کر بطور نفوخ استعمال کریں۔
 (طیب نامعلوم)

بد گوشت کو چاقو سے کاٹ کر چھوڑ دیا جائے تو بہت جلد آگ آتا ہے لہذا ضروری یہ ہے کہ اسی
 کے ساتھ تیز ادویات سے داغ بھی دیا جائے۔
 نکسیر کے لئے پورے جسم کو سرد پانی میں منی بھگو کر اچھی طرح لیپ دیں۔ اس سے خون سرد
 ہو کر رک جائے گا۔

نکسیر کی محرک دوا:

فوج بری کا شافہ تیار کر کے نقتنوں میں رکھیں، یا نورستہ کلی انجرہ کا شیا ف بنا کر نحتوں میں رکھیں
 یا کندش اور فریفون کا شیا ف تیل کے پت میں بنا کر استعمال کریں۔ (شمعون)

ناک کے سدہ اور شامہ کے فقدان کے لئے :

شو نیز کو خالص سرکہ میں ایک دن بھگو کر نکال لیں اور پرانے زیتون میں پیس لیں، اور ناک میں قطور کریں، عجیب الاثر ہے۔ (کندی)۔

جو لوگ صفراوی ہوتے ہیں انہیں نکسیر زیادہ ٹوٹتی ہے کیونکہ صفراء اپنی حدت کی وجہ سے رگوں کا منہ کھول دیتا ہے۔ ان لوگوں کو نکسیر سے اسی طرح فائدہ ہوتا ہے جس طرح بوا سیر سے۔ ایسی صورت میں علاج قطعی ضرورت نہیں ہوتی۔ (جالینوس)

اس کا علاج صفراء کا اسہال اور غذائی تدبیروں کے ذریعہ خون کی تعدیل ہے، (مؤلف)
خون کے پتلے ہونے کی وجہ سے جنہیں نکسیر ٹوٹتی ہے انہیں گاڑھا خون پیدا کرنے والی غذائیں دیں۔ دودھ پلائیں اور پیئر تر کھلائیں۔ ناک میں نہایت قابض دوائیں رکھی جائیں۔ ناک کے اندر دواؤں کو اس حد تک رکھیں کہ نکالیں تو سفید ہوں۔ (جالینوس)

شامہ مطلقاً مفقود ہو جانے کی حالت دماغ کے دونوں مقدم بطنوں کے سوء مزاج کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے یا کوئی مکمل سدہ ہوتا ہے جو عظم مسفی یا نالی میں واقع ہو جاتا ہے شامہ کم ہو جاتی ہے تو ان مقامات میں کوئی ضرر پہونچا ہوا ہوتا ہے۔ (جالینوس)

ناک کی کسی رگ کے پھٹنے سے نکسیر ہو تو نختوں کے اندر بطور نفوخ استعمال کی جانے والی ادویات کا استعمال کریں۔ (اغلو قن)

اس کی تحقیق و جستجو کر لینا مناسب ہے کیونکہ اس نوعیت کی دوائیں استفراغ اور خون کو جذب کرنے کے مقابلہ میں زیادہ مفید ہوں گی۔ مقام موقوف کو دیکھنا ممکن نہ ہو تو اس حالت کی علامت یہ ہے کہ خون تیزی سے بہتا ہوگا، مسلسل ٹپکتے رہنا کسی رگ کے پھٹنے کی شان نہیں ہوتی۔ (مؤلف)
کبھی سر اس حد تک گرم ہو جاتا ہے کہ بچنے کی شان اختیار کر لیتا ہے چنانچہ جسم سے وہ رطوبات کو جذب کر لیتا ہے۔ (اغلو قن)

موسم گرما میں جو بیماریاں لوگوں کو لاحق ہوتی ہیں یعنی خارش، ناک میں سوزش، تیز قسم کا سیلان مواد، آنکھوں سے اشک ریزی، ان میں مفید یہ ہے کہ سر کو اچھی طرح ٹھنڈا کیا جائے اور پیدا شدہ حالت پر نظر رکھی جائے۔ (مؤلف)

ناک کی بدبو کبھی اس تعفن کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے جو مسفی سے مشابہ ہڈی یعنی خیا شیم کے اندر ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

یہ ناقابل علاج ہے، یوں خوشبودار خشک کرنے والی ادویات سے ہمیشہ علاج کرنا مناسب ہے۔
(مؤلف)

قرص کا نسخہ :

اسے پیس کر ناک کے اندر نفوخ کرنے سے نکسیر کا ازالہ ہوتا ہے۔ قرطاس سوختہ، زاج،
گلنار، مازو، اقا قیا، شب، دم الاخوین، افیون۔ قرص بنالیں، بوقت ضرورت ناک کے اندر نفوخ
کریں۔ (ساہر)

حسب ذیل نفوخ مناسب ہے :

نورہ سفید نرم، یا خرف سفید یا کوزوں کا غبار یہ عمدہ ہے۔ یا بانس (قصب) اور مکالیس کے
سرے۔ (مؤلف)
کانوں کو باندھ دینے سے نکسیر رک جاتی ہے خصلوں، چھاتیوں اور ہاتھ پیر کو باندھ دینا بھی
یہی اثر رکھتا ہے۔ (فیلگریوس)

ناک کے اندر اگا ہوا گوشت ہوتا ہے جو کبھی باہر نکل آتا ہے، کبھی ناک کی شکل کو خراب
کر کے تناؤ کی وجہ سے درد پیدا کرتا ہے۔ اس طرح کے زخموں میں جو سخت ٹھوس خاکستری رنگ کے،
اور خراب صورت کے ہوں ان کا علاج کریں۔ آپریشن کرنے کی جرأت نہ کریں کیونکہ یہ سرطانی قسم
کے ہوتے ہیں جو گوشت سے الگ ہوتے ہیں، تنگی اور شدت پیدا کرتے ہیں۔ (بولس)

ان میں جو سفید یا ڈھیلے نرم اور نمی ساخت کے ہوں ان کا علاج یہ ہے کہ باریک چاقو سے کاٹے
جائیں پھر چاقو ان کے اندر داخل کر کے اچھی طرح صاف کر دیئے جائیں۔ خراب قسم توٹی اور
متعفن ہونے والے ہوں تو دواؤں کے ذریعہ انہیں داغ دیں۔ دواؤں سے کام نہ چلے تو آگ سے
داغے جائیں۔ آگ سے داغنے کے لئے چھوٹے باریک قسم کے مکواۃ استعمال کئے جائیں۔ اس کے بعد
نقٹوں کے اندر سرکہ اور پانی انڈیل دیئے جائیں۔ تنفس بہتر آنے لگے تو فبہا ورنہ ذہن میں یہ رہے
کہ گہرائی میں کوئی چیز موجود ہے اس کے لئے ایک دھاگہ لیں اور اس پر گرہیں لگالیں پھر سیسہ کی ایک
میڑھی سوئی کے ذریعہ اسے نقٹوں کے اندر داخل کر کے تالو سے نکال لیں اور دونوں ہاتھ سے اسے
آری کی طرح کھینچیں تاکہ گہرائی کے اندر جو گوشت رہ گیا ہے وہ کٹ جائے بعد ازاں سیسہ کی
نملکیوں پر یا پر کے اوپر دھجی لپیٹ کر ناک کے اندر رکھیں تاکہ تنفس کا مقام کھلا رہے اور سانس رک نہ
سکے، دھجی کو قرص اندرون، اور دواء قرطاس وغیرہ کے ذریعہ رگڑیں تاکہ زوردار خشکی پیدا ہو، اور

گوشت دوبارہ نہ اگ سکے۔ (بولس)

شفاخانہ کے اندر میراجو مشاہدہ ہے وہ یہ ہے کہ ناک کی سلائی سے ناک کو طاقت سے کھرچتے ہیں۔ کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ اس عمل سے ۲۵۰ گرام بد صورت چیزیں مرغیوں کی بیٹ کی طرح، نیز بلبلے، زجاجی بلغم اور ڈھیلے گوشت خارج ہوئے ہیں اس کے بعد بال، یا کسی کھر در ی چیز کا دھاگہ استعمال کیا گیا۔ بہتر یہ ہے کہ جیسی ہماری اپنی رائے ہے ویسا ہی کیا جائے وہ یہ کہ (۱) کیونکہ اس صورت سے کھرچنے کا عمل اوپری حصوں میں ہوگا اور تالو محفوظ رہے گا۔ دیگر صورتوں سے تالو بالعموم خراب ہو جاتا ہے۔ کیونکہ زور زیادہ تر اس حالت میں تالو پر پڑتا ہے۔ شفاخانہ میں مذکورہ عمل کے بعد ناک کے اندر مرہم زنجار رکھتے ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ بولس کے مطابق اس کے اندر بتی رکھی جائے۔ اس کی ایک قسم نہایت خراب سرطانی قسم کی بلکہ سرطان ہی ہوتا ہے۔ علامت یہ ہے کہ ناک کے اندر گہرائی میں ہوتا ہے اور گہرائی اور تالو پر اس کی گرفت ہوتی ہے۔ اس کی وجہ سے تنفس اور آواز میں تنگی لاحق ہوتی ہے پس ایسی حالت میں کھرچنے کی جرأت نہ کریں۔ اپنے ملک کے ایک آدمی کی ناک اور چہرہ اس کی وجہ سے بالکل فاسد ہو گیا۔ ڈھیلے گوشت کو کھرچنے کے لئے چھیڑنا چاہئے۔ سخت اور ٹھوس گوشت کے لئے روغنیاں اور ملینات مناسب ہیں۔ اس سے تکلیف کسی حد تک کم ہو جاتی ہے۔

(مؤلف)

تکسیر میں رانوں پر پچھنے لگانا، ٹھنڈے پانی کے اندر بیٹھنا اور اسے پینا مفید ہے افیون گھول کر قصور کریں بدبودار چیزوں کو سونگھنے سے بھی خون رک جاتا ہے۔ (تیاذوق)
تندرست جسم کے لڑکے کو تکسیر زیادہ ٹوٹے (۲) ابالا ہوا انڈا، وغیرہ گاڑھا خون پیدا کرنے والی غذائیں۔ (جالینوس)

نیز کسبیلی اور خشک ٹھنڈک پیدا کرنے والی چیزیں بھی۔ کیونکہ ترش چیزیں تھوڑی لطافت پیدا کرتی ہیں لہذا مریض کو ابالا ہوا دودھ پلائیں اور تر پخیر کھلائیں۔ بچپنوں سے خون نہ ر کے تو دوسرے بچپنے مقام پر رکھیں (مؤلف)

ناک کے اندر مسلسل نفوخ کی دوائیں استعمال کریں (مؤلف)

ایک شخص کو تکسیر ٹوٹی، ہر چند بہت ساری چیزوں کے ذریعہ علاج کیا گیا مگر خون نہ رکا آخر میں کافور کے ہمراہ آب بادروج کا سحوط دیا گیا، چنانچہ خون حیرت انگیز طور پر فوراً رک گیا۔ (مؤلف)
شدت کی ٹھنڈک پہنچ جانے سے کوہستانی کی قوت شامہ مفقود ہو گئی یہ ٹھنڈک اسے سر میں

کسی سفر کے اندر پہونچی تھی۔ اس طرح کے مریض شو نیز کے ذریعہ علاج کے محتاج ہوتے ہیں۔ (مؤلف)

تخم لوف، بوا سیر الانف، گوسرطانی قسم کا ہو، کاشانی علاج ہے۔ دار شیشعان کا شراب میں جو شانہ یا اس کا فتیلہ ناک کی بدبو کے لئے عمدہ دوا ہے (مفردات)

کندر اس نرف الدم کا قاطع ہے جو دماغ کے پردوں سے ہو، یہ نکسیر کی ایک طاقتور قسم ہوتا ہے۔ یہ سب سے زیادہ طاقتور نکسیر ہے۔ میخس کی شریانوں کے کھل جانے سے عارض ہوتی ہے۔ کندر سرمہ کی طرح پیس کر کسی آلہ نفع کے ذریعہ ناک کے اندر زوردار نفوخ کرنا مفید ہے اس میں بقیان تر کر کے ناک کے اندر بھر دیں تاکہ اس کی بومقام ماؤف تک پہونچے۔ اس قسم کی حالت میں کافور، آب بادروج، آب لید خر (گدھے کے گوبر کا پانی) مفید ہے کیونکہ یہ دوائیں عظیم مصفی سے ہو کر ماؤف مقام تک پہونچ جاتی ہیں اور تھوڑا داغ دیتی ہیں۔ اس طرح کی نکسیر تیز بیماریوں اور شدت درد سر کے بعد عارض ہوتی ہے۔ گدھے کی لید کا پانی میرے تجربے میں آچکا ہے۔ ایک نوجوان پر اس کا میں نے استعمال کیا تو حیرت انگیز اثر کا مشاہدہ ہوا۔

آب کراٹ تھوڑے سرکہ اور کندر کے ٹکڑوں کے ساتھ ملا کر استعمال کرنے سے نکسیر کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ یہ بے نظیر دوا ہے۔ تخم لوف اولن میں رکھ ناک کے اندر ٹھونس دیا جائے تو بوا سیر لانف، سرطان الانف اور نکسیر کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ (دیا ستوریدوس)

سب سے شدید اور سخت نکسیر وہ ہوتی ہے جو ان وریڈوں "شریانوں کے کھلنے سے عارض ہوتی ہے جن سے شبکہ بنتا ہے۔ یہ کیفیت کسی شدت، درد سر، تیز بیماری، سقظہ اور ضربہ کے بعد لاحق ہوتی ہے۔ آب بادروج اور کافور مفید ہے، مومیائی کا سعوٹ بھی مفید ہے۔ گل مختوم، کبرباء، اور کندر کا شیا ف بنائیں پھر حل کر کے سعوٹ کریں، یہ عمدہ ہے۔ (مؤلف)

میرے خیال میں اس نکسیر کے ہمراہ ذہنی فساد، خوابیدگی، یا دماغ کا کوئی خراب عارضہ ہوتا ہے کیونکہ اس کی وجہ سے روح نفسانی کا مادہ بری طرح کم ہو جاتا ہے (مؤلف)

کافور عاف (نکسیر) کا مانع ہے (ماسر جو یہ اور مسج)

ناک کی بوا سیر اور سرطان میں فرق یہ ہے کہ دبائے پر صلابت، نبض گرم، تالو میں حدت ہوگی۔ اس سلسلہ میں سیلان مادہ سے امتیاز کیا جائے گا۔ زکام، سر کی بیماریوں اور ناک سے سیلان کے بعد کیفیت واقع ہو تو بوا سیر ہوگی، برعکس ازیں نتھنے صاف ہوں، شروع میں ابھر نے والی چیز چنے کے برابر ہو، پھر بڑھنے لگے تو یہ سرطان ہوگا۔ تالو کو ٹٹول کر اس کی صلابت کا جائزہ لے لیں۔ تمام

تحقیقات سے فارغ ہو جائیں تو خیال کریں کہ ناک کے اندر سب کے مانند کوئی سر نہیں ہوتا۔ ناک کے اندر یہ شے نظر آئے تو کسی آلہ سے ٹولیں اور اس کے ڈھیلے پن اور سختی کا اندازہ کریں۔ رنگ، اس سے بہنے والی اور ناک سے حلق کی جانب بہہ کر آنے والی رطوبت کو بھی دیکھیں، یہ بواسیر کی علامت ہوگی۔ سرطان خشک اور سخت ہوتا ہے۔ بالجملہ سرطان تقریب ناک کی تجویف کے اندر پیدا ہوتا ہے، نہ اس میں بڑھتا ہے بلکہ وہ ہمیشہ تالو کی جانب رخ کرتا ہے، مگر سلائی کے ذریعہ دبا کر اس کے دبے کا اندازہ کریں تاکہ صلابت اور سرعت اندمال کا پتہ چلے۔ تالو کو بھی ٹولیں اگر ڈھیلا نظر آئے جیسا کہ طبعی حالت میں ہوتا ہے تو یہ سرطان نہ ہوگا۔ (مؤلف)

عصارہ سلق (چقندر) ناک کے زخموں کو اچھی طرح صحت دیتا ہے (قسطن)

بیرونی پوست رتہ (بندق ہندی) بقدر مرچ کا سعوط ناک کے سدہ اور فقدان شامہ میں مفید ہے (ابن بطریق)

مریے خیال میں حسب ذیل طریقہ موزوں ہے۔ (انطلیس)

ایک ایسا باریک چاقو لیں جو ناک کے اندر داخل کیا اور الٹا پلٹا جاسکے۔ اس کا فقط ایک کنارہ تیز ہو سر اتیز نہ ہو بلکہ کاغذی ہو جیسا کہ کاغذوں کا چاقو ہوا کرتا ہے اس کے لئے ایک پیتل کا آلہ ٹھیک مسعود (ظرف سعوط) کے پرنا لہ جیسا لیں، اس کا سر ناک کی سلائی جیسا نہ ہو بلکہ ٹھیک مسعود کے پرنا لہ کی طرح کٹا ہوا ہو۔ بعد ازاں مریض کو روشنی کے روبرو کر سی پر بیٹھائیں ایک خادم پیچھے کھڑا ہو جائے اور اس کے سر کو پیچھے کی جانب پلٹے، اور ناک کا کنارہ پکڑ کر اسے اوپر کی جانب اٹھائے۔ ناک کا بایاں کنارہ ہو تو ہم بائیں ہاتھ سے پکڑ کر باہر اور اوپر کی جانب پھیلانیں لیکن اگر داہنی جانب کا کنارہ ہو تو خادم اسے پھیلانے۔ کیونکہ ہمیں داہنے ہاتھ سے دستکاری کرنی ہے۔ اس کے بعد وہ چاقو داخل کریں اور تیار شدہ گوشت کاٹ دیں۔ جو کچھ کاٹ دیں اسے کوٹ کر خارج کر دیں حتیٰ کہ تیار شدہ سب خارج ہو جائے۔ اس کے بعد کھرچنے کا آلہ داخل کریں اور بقیہ جو کھرچ دیں۔ پھر قلعطار، مازو اور زنجار پیس لیں اور روئی کا ایک ٹکڑا کاٹے ہوئے پر اور ایک نلکی پر لپیٹیں تاکہ مریض سانس لے سکے۔ اس میں مذکورہ دوالت پت کر دیں اور ناک کے اندر داخل کریں۔ یہ سب ناک کو پانی اور سرکہ سے اچھی طرح دھونے کے بعد کریں۔ پھر بھی اندر کوئی چیز رہ جائے گی تو بعد میں اسے چھیل دیں گے۔ (مؤلف)

زنجار، قلعطار، دونوں سرکہ شراب خالص میں ملا کر آنے کے قوام کی طرح بنالیں اور ناک

کے اندر رکھیں بے حد مفید ہے۔ (حرباء)

یہ داغنے جیسا عمل کرے گی۔ لہذا بیماری سخت ہو تب ہی اسے استعمال کریں۔ قلت مفید ہے کیونکہ بیحد قابض ہے۔ پھر اس کے اندر حدت اور داغنے کا اثر بھی ہے۔ (مؤلف)

ادویات مفردہ:

وہ دوائیں جو عظیم مصفی کے سدوں کو کھولتی اور بیحد غلیظ رطوبتوں کو توڑ دیتی ہیں حسب ذیل ہیں:

سرکہ، شونیز، بھیڑ کے بچے کا پیشاب، کندش، عرطنیشا، عاقر قرحا، فلفل، شحم حنظل، یہ بیحد حیرت انگیز ہے۔ تخم انجرہ، مرارے، مرزنجوش، فونج، سلق، عصارۂ خردل۔ (مؤلف)

سدہ ہو جائے تو سب سے پہلے سرکہ کی بھاپ سے علاج کریں۔ اسے گلابی پانی کے اندر گرم کر کے برتن کا سراناک کے قریب کریں۔ صحت ہو جائے تو فہماور نہ رس شونیز جوش دیں۔ اگر اس سے بھی کام نہ ہو تو اس میں کچھ پت پکائیں۔ درد سرائٹھے تو اس کے بعد نفشہ سے علاج کریں، مجبور ہوں تو بعد میں شونیز کے ذریعہ علاج کریں۔ (مؤلف)

نکسیر کا سب سے طاقتور علاج یہ ہے کہ جسم میں امتلائی کیفیت دیکھیں تو فصد کھول دیں، امتلائی کیفیت نظر نہ آئے تو بازو اور رانوں کو سختی سے باندھ دیں تاکہ دونوں خون سے بھر جائیں، کانوں کو بھی باندھ دیں کہ خون سے سرخ ہو جائیں، خسیوں کو بھی باندھ دیں۔ شکم پر پیچنے لگائیں۔ سکون ہو جائے تو فہماور نہ ناک میں دواؤں کا نفوخ کریں۔ (مؤلف)

ایک نوجوان کو نکسیر کا بحر ان ہوا۔ تقریباً ۲ کلو خون بہہ گیا، میں نے اس کے جسم کو اوپر اٹھایا، برف میں ٹھنڈا کیا ہوا سرکہ سونگھایا، اسے پلایا بھی پیشانی پر اس سرکہ کے اندر تر کر کے اون بھی رکھا، جوڑوں کو باندھ دیا، پھر بھی مفید نہ ہوا، تو پسلیوں کے نیچے ماؤف جانب پیچنے لگایا۔ ایسا کرتے ہی خون رک گیا۔ (جالینوس)

نقنوں کے اندر جو جامد خون موجود ہوتا ہے اس سے نتھنے صاف نہیں ہوتے۔ شدید نکسیر ٹوٹنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ (بولس)

ایک شخص کی نکسیر ٹوٹی۔ میں نے دیکھا کہ تین دن کے اندر اس سے تقریباً دس کلو خون نکل گیا، مریض کی موت لاحق ہو گئی۔ (مؤلف)

آب کا فور اور آب بادروج کو تجربہ سے عمدہ پایا۔ (مؤلف)

شفابخانہ میں کچھ بچوں کو دیکھا کہ خنان کی بیماری میں مبتلا ہیں سر جن اسے اچھی طرح جانتا تھا مگر اس سے زیادہ اس نے اور کوئی علاج نہیں کیا کہ ناک کے اندر اس نے موم، روغن اور شنکار رکھ دیا۔ حتیٰ کہ چالیس دن کے اندر مرض خود بخود جاتا رہا۔ اس نے کوئی علاج نہیں کیا۔ (مؤلف)

خنان کے لئے نسخہ :

مازو کوٹ کر آب انار شیریں میں جوش دیں، پھر اسپر شراب انڈیل کر اس قدر جوش دیں کہ سیر ہو جائے۔ پھر خشک کر کے اس کے نصف کنڈر اور انزروت شامل کریں، اور آب انار جس میں مازو جوش دیا گیا ہے اس کے بقیہ پانی کے ہمراہ شیا ف بنالیں۔ بوقت ضرورت خنان کے مریض کو اس کا سعوٹ دیں۔ اسے حل کر کے غرغره کرائیں۔ (تین دن) (ابو بکر محمد بن خلیل رقی)

ناک کی بدبو کے ہمراہ رطوبت بھی ہو تو قلعہ طار، مازو، فلفیون اور طاقتور مجففات استعمال کریں۔ اور دیکھیں کہ فلفیون کس طرح زخموں کی بدبو کا ازالہ کر دیتا ہے۔ (مؤلف)

خون شدید غار بنا کر آ رہا ہو اور رقیق و سرخ ہو تو اس کا تعلق شبکہ کی شریانوں کے کھلنے سے سمجھا جائے گا۔ (مؤلف)

تکسیر نہایت زوردار طور پر اور زیادہ ٹوٹ رہی ہو تو سرعت فصد کھولیں، اس میں تاخیر نہ کریں، باقی جہاں تھوڑا تھوڑا خون خارج ہو رہا ہو تو وہاں سرعت کے ساتھ طاقت دیگر علاجوں کے ذریعہ نہ گرے گی۔ (مؤلف)

عضو کی جڑ میں باندھنا چاہئے تاکہ وہ خون سے پر ہو جائے، پورے عضو کو باندھنا سخت غلطی ہے۔ (مؤلف)

ناک کے زخم خشک ریشہ دشوار علاج ہیں۔ ان میں کثرت سے تلہین کی ضرورت ہوتی ہے۔ روغن گل مفید ہے۔

کتاب المیامر کے ”باب قروح الانف“ میں حسب ذیل نسخہ ملا ہے۔

نہایت کامیاب دوا کا نسخہ :

پیہ بظ ۴، وچ ڈیڑھ، اونٹ کی ہڈی کا گودا ۲، موم زرد ۳، سیسہ سوختہ مغسول ۴، سرمہ سوختہ مغسول ۸، لادن ۲، پچھڑے کی چربی ۲، صمغ بظم ۴، سفیدہ رصاص ۲، مردار سنگ ۱، روغن گل بقدر ضرورت۔ روغن میں موم گھلا کر دواؤں کو یکجا کر لیں، بوقت ضرورت روغن گل میں رقیق کر کے نشتوں پر طلاء کریں۔ (مؤلف)

مذکورہ بالا نسخہ خشک ریشہ کے لئے عمدہ ہے۔ جن تر زخموں کے اندر بدبو ہو اس کے لئے موزوں نہیں ہے۔ اس کے لئے عمدہ، زاج، زرخ، مردار سنگ، اور زنجار وغیرہ ہے۔ کتاب میاں کے اندر شیاف کا عجیب و غریب حسب ذیل نسخہ مجھے ملا ہے:

نسخہ:

رسوت ۲ جزء، صبریک جز، صمغ عربی چوتھائی جز، شیاف بنالیں، بوقت ضرورت پانی میں خوب اچھی طرح گھول کر اس میں ایک بتی لت پت کریں اور ناک کے اندر رکھ دیں۔ دوا کے ذریعہ ناک کو بار بار لت پت کریں۔ پھر اس میں ایک بتی کو اچھی طرح لتھیر کر ناک کے اندر داخل کریں۔ اور نختنوں کے دونوں کناروں کو پکڑ لیں۔ اس مغری دوا کا طریق اثر یہ ہے کہ اپنی غرائیت سے مقام ماؤف پر جھلی جیسی چیز پیدا کر دیتی ہے۔ یہ ذروروں کے مقابلہ میں زیادہ مؤثر ہے۔ مناسب یہ ہے کہ استعمال سے پہلے ناک کو منجمد خون سے صاف کر دیا جائے، پھر طلاء کیا جائے۔

نکسیر میں مفید یہ ہے کہ مریض منہ میں برف کا ڈالا پکڑے رکھے۔ شکم میں خون کافی مقدار میں جانے گئے تو فوراً حقنہ استعمال کریں۔ کیونکہ یہاں خون جم گیا تو شکم میں نفخ پیدا ہو جائے گا اور غشی طاری ہوگی۔ (مؤلف)

نکسیر کے لئے:

ہاتھ اور پیروں کو گرم پانی میں رکھیں۔ خون زیادہ آ رہا ہو تو داغنے والی دوا کا قطور کریں۔ یہ دوا خطرناک ہوتی ہے۔ (مسح)

میرے بھائی کی نکسیر آب کشیزتر کے ذریعہ رفع ہو گئی۔ اس کا ناک میں قطور کیا گیا۔ اس نے فوراً ہی خون جذب کر لیا۔ ناک میں خشک ریشہ زخموں کی عمدہ دوا حسب ذیل ہے:

موم اور روغن کے ہمراہ حلیہ زرد پیس کر مرہم بنالیں، اور اس کے ذریعہ علاج کریں۔ میرے خیال میں مازو اس سے بہتر دوا ہے ہم نے اس کا تجربہ کیا ہے چنانچہ مرہم ابیش کے مقابلہ میں اس کی کوئی اور دوا زیادہ نفع بخش ہمیں نہیں ملی۔ (مؤلف)

ناک کی بدبو میں سر کے وسط میں ایک بار داغ دیں پھر آس، قصب الزیرہ، نسرین، گل سرخ، قرنفل، ہم وزن، مر، مازو، نصف نصف، مسک ۳۲ ملی گرام، کافور ۳۲ ملی گرام، مذکورہ دوائیں ساڑھے چار گرام میں اقلیم، نمک اندرانی ۲۵ گرام شامل کر کے نفوخ کے طور پر استعمال کریں اور اک بتی کے ذریعہ ناک کے اندر رکھیں۔

خشک ریشہ مزمن میں ناک کے کنارے کی رگ کھول دیں، یا فصد قیفال کے بعد ناخون سے اسے کاٹ دیں۔

دودھ پیتے بچے کی چھینک روکنے کے لئے:

تندرست بکرمی کا گردہ بھون لیں، پختہ نہ کریں، پھر اسے نچوڑ کر روغن بنفشہ کے ہمراہ بطور سعوط استعمال کریں، چھینک رک جائیگی۔ (خوز)

ناک کی بدبو کے لئے:

ناک کے اندر بالائی تین بار داخل کریں، عجیب الاثر ہے۔

تنفس کی راہ میں رکاوٹ بننے والا سدہ:

عدس ساڑھے تین گرام، مر ساڑھے تین گرام، جند بید ستر ۲۵۰ ملی گرام، افیون ۲۵۰ ملیگرام، زعفران ۲۵۰ ملی گرام، مسک ۲۵۰ ملی گرام، گولیاں بنالیں۔ ایک گولی ہمراہ عرق مرزنجوش ترکا سعوط کریں۔ روغن بنفشہ سدہ، بدبو، اور نختہ کی تکلیف کے لئے عمدہ ہے۔ بوا سیر کے لئے اس کا ایک قطرہ ہمراہ آب باقلی تر و زانہ قطور کریں۔ (خستیشوع)

خلعتیت، قلقنت اور زنجار کے ساتھ نختوں کے اندر چند دن رکھنے سے بد گوشت کا ازالہ ہوتا ہے۔ دواء سے بد گوشت مردہ ہو جائے تو اسے کلہتین (۱) کے ذریعہ نکال دیں۔ دار شیشعان شراب میں جوش دیں۔ اور اس میں ایک جتی تر کر کے ناک کے اندر رکھیں۔ بدبو کے لئے عمدہ ہے۔ زرخ کے زخموں کے لئے موافق ہے۔

کندش کی خاصیت یہ ہے کہ نختوں کی ریاح تحلیل کر دیتی ہے۔ (دیا ستوریدوس) انگور کا گچھا جو لوف الحیہ کے کنارے پر ہو اسے نچوڑ کر اون میں لت کریں، اور نختوں کے اندر داخل کریں۔ بد گوشت اور سرطان کا ازالہ ہوگا۔ (بدیغورس)

عمدہ تخم لوف، ناک کی بوا سیر اور سرطان کے لئے شافی ہے۔ عصارۃ لبلا ب ناک کے پرانے زخموں کی شافی دوا ہے۔ ابن ماسویہ فرماتے ہیں کہ روغن گل کے ہمراہ قطور کرنے سے ناک کی بد ریاح خارج ہو جاتی ہے اور میل کچیل صاف ہو جاتا ہے۔ گرم پانی ناک کی بدبو اور اس میں گوشت

(۱) کلہتین۔ ایک آلہ ہوتا ہے جس کے ذریعہ لوہا گرم ہو پا کڑتا ہے۔ اسی طرح کلابہ ایک آلہ ہوتا ہے جس کے ذریعہ بوسیدہ دانت نکالے جاتے ہیں۔

اگانے کے لئے عمدہ ہے۔ (جالینوس)

زہرہ نحاس، (تانبا) ناک کے بد گوشت کو زائل کر دیتا ہے۔ (روفس، دیاستوریڈوس)
روغن ایرسا کی تدھین سے نتھنوں کی بدبو جاتی رہتی ہے۔

جوزالسر و انجیر کے ہمراہ اچھی طرح کوٹ کر ناک میں داخل کی جائے تو بد گوشت میں

مفید ہے۔

فلجمشک کو کھانے یا سونگھنے سے نتھنوں کے سدے کھل جاتے ہیں۔ (دیاستوریڈوس)

عبر، نتھنوں کے اندر پیدا ہونے والے ورم اور زخموں میں مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)
عصارہ انار ترش سرکہ کے ہمراہ جوش دے کر استعمال کرنا ناک کے اندرونی زخموں میں

مفید ہے۔ (جالینوس)

قوت شامہ زائل ہو جائے تو مریض کو چھینکیں لائیے اور خالص سرکہ برابر سونگھاتے رہیں۔
سرکہ کی بھاپ بھی کسی قیف کے ذریعہ پہنچائیں۔ مزمن ہو جائے اور صحت نہ ہو تو سرکہ کے
ساتھ ارغامن جوش دیں۔ ایک پتھر گرم کر کے اسمیں ڈال دیں، اور سونگھیں۔ کبریت کی دھوئی
لیں۔ نمک کے ہمراہ اس کا شمار کھیں۔ صحت ہو جائے گی۔

ناک کی بدبو کے لئے سعوط :

عود ہندی، سک، رسوت، عدس، مر، کافور، زعفران، سکر، آب قرافل کے ہمراہ سعوط
کریں۔ (دیاستوریڈوس)

ناک کی بدبو کے لئے مفید نسخہ :

مر، راتین، مازو، نحاس سوختہ، کزماراج جنگلی، انار، بورہ، نمک، عاقر قرحا، قردمانا، پوست بخی کبر،
دبق، قیسوم، زیرہ کرمانی، زراوند طویل، اشق، کندر، کبریت، کف دریا، علك البطم، حب الغار، برگ
انگور خشک، خمیر علك، روغن بنفشہ۔ مرہم بنائیں اور بتی کے ذریعہ استعمال کریں۔

بسفانج (بیش پا) کے لئے :

جوزالسر و انجیر کوٹ کر بھگو لیں اور ناک کے اندر رکھیں۔

ناک کے بد گوشت کے لئے:

توبال نحاس جو شانہ کے ہمراہ، اور مصری دوا جو سرکہ، شہد اور زنجار سے تیار ہوتی ہے۔
(دیا ستوریدوس)

ناک کی بد بو کے لئے:

مر ساڑھے تین گرام، صبر سمجانی ساڑھے تین گرام، ماش مقشر ۲۱ گرام، زعفران ۵ گرام، گل ارمنی، سک، راکم العفص، آب اثل کے ہمراہ طلا کریں، انشاء اللہ مفید ہوگا۔
ناک کے زخم اگر تر ہیں تو روغن گل یا آس، مردار سنگ، حبث الفصلاہ اور سفیدہ کو قیرو طی میں ملا کر طلا کریں، خشک ہو تو قیرو طی کو گائے کی پنڈلی کے گودے کے ساتھ ملائیں، قیرو طی روغن بنفشہ، یاروغن سسم اور روغن بادام شیریں میں تیار کریں، یہ نہایت عمدہ ہوگی۔ اسے بہت سارے کتیرا، حب السفرجل، اور عظمیٰ اور جھاگ اور اسپغول میں ملا لیں۔ زخموں پر اسے دن میں کئی بار طلا کریں زیر گدی چپنے لگائیں۔ اور مسہل دیں، ناک کو چھیڑنے سے پرہیز کریں۔

ناک کی بد بو کے لئے:

دار شیشعان، ریحانی شراب میں جوش دے کر کافی دنوں تک ناک کے اندر ناس لیں۔

بد گوشت کے لئے:

جوز السرو کوٹ کر کافی دنوں تک ناک کے اندر رکھتے ہیں، زائل ہو جائے گا۔ (ابن ماسویہ)
قوت شامہ پر آفت اس طرح بھی آتی ہے کہ سونگھنے کی اصل قوت جاتی رہے۔ یا مریض سونگھتا تو ہو مگر ہلکے طور پر، یا پھر بد بو محسوس کرنے لگے، اس صورت حال کا تعلق یا تو دماغ سے ہوتا ہے۔ یا مصفہ سے مشابہ ہڈی سے یا نتھنے کی نالی سے۔ بد بو اس تعفن سے رکھتی ہے۔ جو مذکورہ ہڈی وغیرہ میں پیدا ہوتی ہے۔ قوت شامہ میں رکاوٹ نمی سدہ یا درم وغیرہ سے ہوتی ہے۔ (جالینوس)
سونگھنے کی صلاحیت مفقود ہو تو سر پر گرم پانی کا نطول کریں، پیچنے لگائیں۔ سر کی اچھی طرح مالش کریں، گرم چیزوں کا غرغہ اور کندش و خربق کا عطوس دیں۔ (فیباغریوس)
قوت شامہ کا فقدان بطون دماغ کی بیماری یا مسفی سے مشابہ ہڈی کے اندر سدہ پیدا ہو جانے سے لاحق ہوتا ہے۔ (جالینوس)

میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا ہے کہ ان کے دونوں نختوں کے درمیان میں سورخ ہو گیا۔ علامت یہ ہے کہ دونوں مقابل جانب کا خشک ریشہ نظر آئے گا۔ علاج یہ ہے کہ موم، روغن استعمال کریں، تاکہ فقط تلمین ہو جائے۔ (مؤلف)

فقدان شامہ کا استعمال شونیز سے:

شونیز کوٹ کر غبار کے مانند بنالیں پھر اسے گاڑھے روغن زیتون میں ملا لیں۔ بعد ازاں مریض کو حکم دیں کہ اپنا منہ پانی سے بھر کر سر کو پیچھے ممکن حد تک جھکائے، پھر مذکورہ دوا کا سعوٹ کریں۔ مریض کو حکم دیں کہ وہ تیزی سے دوا کو اندر سڑکے۔ صبح کو تین دن متواتر استعمال کرنے سے بچہ مفید ہو گا۔ کبھی اس علاج سے مریض کے سر کے اگلے حصہ میں شدید سوزش ہونے لگتی ہے۔ (جالینوس) قوت شامہ مفقود اس لئے ہوتی ہے کہ منہ تک آنے والی تالی کا نچلا حصہ یا اوپری حصہ متاثر ہو جاتا ہے۔ نچلا حصہ بیکار ہوا ہو تو رکاوٹ گوشت یا کوئی دوسری چیز بنے گی۔ اس سے تنفس میں بھی رکاوٹ ہوگی۔ اگر بالائی حصہ بیکار ہوا ہو تو تنفس میں رکاوٹ ہوگی اور اس تالی کے اندر کوئی چیز دیکھائی نہ دے گی۔ ایسی صورت میں یا تو مصفی کے اندر یا مقابل کی ام صلبہ میں سدہ پڑ گیا ہو گا۔ یا پھر دماغی مزاج ہی فاسد ہو گیا ہو گا۔ البتہ حسب معمول نختوں سے فضلات جاری ہوں تو سدہ نہ مصفی کے اندر ہو گا نہ ام غلیظ کے اندر۔ فضلات کا بہاؤ رک گیا ہو تو ممکن مذکورہ صورت میں دماغ کی خشکی کا نتیجہ ہو، اگر یہ بات نہ ہو تو اس کے علاوہ اور کوئی وجہ نہ ہوگی کہ سدہ پڑ گیا ہے۔

سدہ، مصفی کے اندر یا ام غلیظ کے اندر ہو تو اس کا علاج تیز محلل ادویات ہیں۔ مثلاً اونٹ کا پیشاب، کندش، شونیز، گرم بخارات، مثلاً سرکہ کی بھاپ اور حمام میں فوج کی بھاپ، یہ علاج جسم کی تلمین اور سر پر گرم پانی کے انطول کے بعد کیا جائے۔ اگر دماغ سے اگی ہوئی ان گھنڈیوں (حلمہ) کے مزاجی فساد سے مذکورہ صورت لاحق ہو جن کے ذریعہ سو گھنے کا عمل ہوتا ہے تو مزاجی فساد بارد ہو گا۔ جیسا کہ حس اعصاب کے مفقود ہونے کی صورت میں ہوتا ہے۔ علاج یہ ہے کہ مسخن روغنیات اور جند بیدستر اور کچھ فرنیون وغیرہ اور مسک کے ذریعہ سعوٹ کریں۔ (مؤلف)

ناک کے زخموں میں مفید مازو، شہد، حب الّاس، ہمراہ شراب اور آب انارین ہیں۔ آب انارین کو جوش دے کر گاڑھا کر لیا گیا ہو۔

ناک میں بدبو:

قریب زمانے کی ہو تو ناک میں عصارہ فوج کا قطور کریں۔ یا اس کا خشک نفوخ استعمال کریں۔ یا

سعد، شب، مر، زعفران، زرخ، سرکہ کے ہمراہ ناک کے اندر رکھیں۔

ناک کے کچل جانے میں سب سے مفید علاج یہ ہے کہ ناک کو اندر سے بھر کر باہر سے برابر کر دیں۔ بیرونی جانب سے تھوڑی تھریج کر کے اسے برابر کریں۔ انشاء اللہ مفید ہوگا۔ (روفس)

ناک کی بدبو کبھی ان متعفن رطوبتوں کی وجہ سے ہوتی ہے جو ناک کی جانب آ جاتی ہیں۔ ان رطوبتوں کا مادہ تیز ہوتا ہے تو بدبودار زخم پیدا کرتا ہے۔ مادہ متعفن نہ ہو مگر تیز ہو تو اس سے غیر بدبودار زخم پیدا ہوتے ہیں۔ اس کا اور ناک کے اندر بد گوشت کا علاج یہ ہے کہ تمام سر کو قوت پہنچائی جائے۔ اس کے بعد نحتنوں کا علاج کیا جائے۔ علاج کے سلسلہ میں ایسی ادویات استعمال کی جائیں جو خشکی پیدا کرنے کیساتھ مانع اور محلل بھی ہوں۔

ناک کی نرمی کے لئے:

برگ چنبیلی کو پانی میں پیس کر ناک پر طلاء کریں، بواسیر الانف کا علاج کاوی ادویات سے کر رہے ہوں تو اس کے بعد عطوس استعمال کریں تاکہ دواؤں سے بوسیدہ ہو جانے والے اجزاء خارج ہو جائیں۔

ناک کے زخموں کے لئے مرہم کا عمدہ نسخہ:

نخبت الاسرب، (سیسہ) پرانی شراب، اور روغن آس، سب کو اکٹھا پیس کر کسی تانبے کے برتن میں نرم آنچ پر رکھیں اور محفوظ کر لیں۔ اس سے زخموں کا علاج کریں۔ یا سیسہ سوختہ مغسول کو شراب میں اور روغن آس میں ملا کر مرہم بنالیں عمدہ ہوگا۔

ناک کی بدبو کے لئے:

آب انار شیریں وترش، کسی تانبے کے برتن میں اتنا پکائیں کہ گاڑھا ہو جائے۔ پھر اس میں کچھ خوشبودار مصالحہ جات شامل کر کے فٹیلہ بنا کر ناک پر رکھیں۔

ناک کے اندر اگنے والے گوشت کے لئے:

قلقت، زنجار، حلتیت، آہستہ آہستہ پیس کر طلاء کریں۔ پانچ دن کے ناغہ سے دوبارہ طلاء کریں۔ بعد از آں کسی آلہ کے ذریعہ اسے اکھاڑ دیں، ناک میں کوئی چیز پڑ جائے تو طاقتور عطوس کے ذریعہ اسے خارج کر دیں۔

مفید مجرب نسخہ :

انار شیریں، انار ترش اور انار قابض تینوں کو ایک تعداد میں اور ایک سائز کا لیں۔ انہیں خوب پختہ اور تروتازہ ہونا چاہئے۔ پوست سمیت اچھی طرح کوٹ کر نچوڑ لیں اور تھوڑا جوش دیں، اور تانبے کے ایک برتن میں رکھ لیں پھر اس کا درد لے کر اچھی طرح کوٹیں اور اس سے لمبے لمبے شیا ف بنالیں اور ناک سے اندر داخل کریں۔ تھوڑے عرصہ میں اس سے باسور اکھڑ جائے گا۔ سوزش اور درد ہو گا نہ ہی ورم پیدا ہو گا جیسا کہ گرم ادویات کے استعمال سے ہوا کرتا ہے۔ باسور سخت ہو، تو انار ترش کی تعداد زیادہ کر دیں اور اگر کثرت سے رطوبتیں لئے ہوئے ہو قابض انار زیادہ کر دیں، شیا فوں کو وقفوں سے نکال دیا کریں اور اس کی جگہ عصارہ استعمال کریں ناک پر اس کا طلاء بھی کریں اور اس کے اندر قطور بھی۔ تالو پر بھی اسی جگہ کسی پر سے طلا کریں جو ناک کے اندر جاتی ہے۔ یہ میرا تجربہ ہے یہ محفوظ علاج ہے اس سے درد نہیں ہوتا۔ (جالینوس)

مناسب یہ ہے کہ مذکورہ دوا صرف انار ترش سے تیار کی جائے۔ یہ طاقتور ہوگی۔ اس میں نوشادر کا رنگار شامل کر دیں، اس سے اثر اور زیادہ بڑھ جائے گا۔ اور درد قطعاً نہ ہو گا۔ انشاء اللہ۔ (مؤلف)

انار کے شیا فوں کو خشک کر کے پیس لیں، اور بطور نفوخ استعمال کریں تو بھی جائز ہے ہر گھڑی دوبارہ نفوخ کریں، اس سے سیلان ہو گا، اور باسور نکل جائے گا۔ ہر عصارہ اور نفوخ کے طور پر استعمال کی جانے والی خشک دوا کا یہی حال ہوتا ہے۔ تھوڑے وقفہ کے بعد اس کے اعادہ کیا جاتا ہے۔

ناک کے زخموں کے علاج میں قرص اندرون وغیرہ کے ذریعہ کیا کرتا ہوں، اسے ایک بار شراب، ایک بار (Mixed) سرکہ میں اور ایک بار خالص سرکہ میں بقدر ضرورت حل کریں۔ (جالینوس)

ناک کی بدبو کے لئے :

مر، ۱۲ گرام، سلیخہ ۴ گرام، حماما ۴ گرام، شہد میں کوٹ کر ناک پر طلاء کریں۔

دیگر :

میخہ سانکہ ۱۶ گرام، حماما ۸ گرام، سلیخہ ۴ گرام، مذکورہ طریقہ کے مطابق استعمال کریں۔

دیگر :

نار دین ۹ گرام، مر ۴ گرام، شہد یا ملبوخ ریحانی میں گوندہ لیں۔ (قریطن)

ناک کے سدوں کو تیزی سے کھولنے والی دوا :

شونیز کو سرکہ خالص میں شب و روز بھگوئیں پھر نکال کر پرانے منقی کے ساتھ پیس لیں اور ناک

میں قطور کریں۔ ممکن حد تک ہوا کو ناک سے خارج کر لیں، یہ عمدہ علاج ثابت ہو گا۔ انشاء اللہ (حنین)
 قوت شامہ کو پیش آنے والی آفت مزاجی فساد پیدا ہو جانے سے دونوں بطن دماغ مقدم کو لاحق ہوتی
 ہے یا کوئی سدہ یا آفت ایسی ہوتی ہے جو مصفی نما ہڈی کو عارض ہو جاتی ہے۔ یہ ہڈی وہ ہوتی ہے جس میں
 سوکھی جانے والی اشیاء کی بھاپ داخل ہوا کرتی ہے۔ (جالینوس)

ناک کے اندر خشک زخم ہو تو موم ایک جزء اور گائے کی پنڈلی کا گودالے کر اس پر روغن بنفشہ
 انڈیل کر پگھلائیں، پھر اس میں کیترا یا کوئی نرم جھاگ شامل کریں اور ایک فٹیلہ کے ذریعہ ناک کے
 اندر داخل کریں۔ زخم تر ہو تو مذکورہ دوا کے اندر مردار سنگ، روغن آس، اور گلاب کے ہمراہ مرہم
 سفیدہ شامل کریں۔ (ساہر)

آب لبلا ب کا ناک کے اندر قطور کرنا بدبو کے لئے مفید ہے۔ (طبری)

شامہ حسب ذیل اسباب سے مفقود ہوا کرتی ہے:

- ۱- دماغ کے بطن مقدم کو کوئی آفت لاحق ہو جائے۔
 - ۲- ناک کی نالیوں کو کوئی آفت لاحق ہو جائے۔
 - ۳- یا کوئی آفت ناک کی نالی میں حاسہ شامہ کے قریب لاحق ہو جائے۔
 - ۴- یہ مذکورہ آفت گہرائی میں واقع ہو جائے جسکی موجودگی میں مریض ناک سے بولنے لگے۔
 - ۵- مذکورہ اسباب میں سے کوئی سبب نہ ہو تو آفت بطن دماغ کے اندر ہوگی۔
- ایسی صورت میں دیکھیں کہ دماغ سے بننے والی رطوبت پختہ ہے یا نہیں۔ گاڑھی ہے یا پتلی،
 مقدم تدبیر پر بھی نظر کر لیں۔ اس سے پتہ چلے گا کہ کون سا سوء مزاج نقصان کا باعث ہو رہا ہے۔
 ناک سے کوئی چیز نہ بہہ رہی ہو تو یہ حالت سوء مزاج پر موقوف سمجھی جائے گی۔ اگر حالت غیر مادی
 ہو تو اس کا علاج مزاج کو تبدیل کرنا ہے۔ مادی حالت کا علاج یہ ہے کہ مسہل، عطوس، اور غرغریے
 استعمال کریں۔ عظیم مصفی کے اندر پیدا شدہ سدوں کا علاج طا قور چھینک لانے والی دواؤں اور سدوں
 کو کھولنے والی بھاپ کے ذریعہ کریں۔ اونٹ کا پیشاب خشک کر کے پیسیں اور ناک میں پھونکیں۔
 زرخ سرخ کو اونٹ کے پیشاب میں پگھلا کر گوند حیس اور اس کا تیل کسی قیف کے ذریعہ ناک کے اندر
 داخل کریں۔

ناک کو کھرچنے کے باب میں:

ناک میں ناک کی سلائی جو ڈراپر کی زبان کے مانند ہوتی ہے داخل کریں، اور اوپر کی جانب سے

طاقت سے پلٹ کر پورے زور سے گہرائی تک کھرچیں، اس طرح عمل کرنے سے میں نے دیکھا ہے کہ بہت ساری چیزیں ڈھائی سو گرام کی قریب مچھلی کے آنتوں کے مانند خارج ہو گئی ہیں۔ تنفس کھل جائے تو فبہا ورنہ ناک کے اندر مرہم اخضر کا فٹیلہ چند دنوں تک رکھیں۔ اس سے باقی ماندہ بوسیدہ ہو کر خارج ہو گا۔

ورنہ کوئی دھاکہ یا اون لیکر اس پر تین یا چار گرہیں لگائیں، یہ اس کا کام تمام کر دے گا۔ انشاء اللہ۔
(ابن سرائیون)

عود بلسان پیس کر ناک کے اندر نفوخ کرنا بدبو میں مفید ہے۔ (طیب نامعلوم)
گنگناہٹ کی آواز اس لئے نکلتی ہے کہ ناک سے ہوا ترتیب سے نہیں نکلتی ہے۔ بلکہ ٹوٹ کر ناک کے اندر گردش کرنے لگتی ہے، پھر وہ منہ کی جانب آتی ہے۔ جیسا کہ کھوکھلی لکڑیوں کے اندر دیکھا جاتا ہے۔ لہذا گنگناہٹ کی آواز کسی سدھیا بالائی جانب کسی ورم کی علالت ہوتی ہے۔ (مؤلف)
دماغ کے اوپر جو حجاب ہوتے ہیں ان میں پیدا شدہ نکسیر کھل اور برگ انجیر کوٹ کر سختوں میں رکھنے سے ٹوٹ جاتی ہے۔ آب باروج میں نکسیر کے لئے قاطع ہے۔

ابن ماسویہ کے مطابق مرغ کا بھیجہ شراب کے ساتھ پینے سے اس زنف الدم کا ازالہ ہو جاتا ہے جو دماغی حجابوں میں ہوتا ہے۔

دماغی حجابوں سے جاری شدہ نکسیر کبوتر کے خون سے جاتی رہتی ہے۔ زیرہ سرکہ میں پیس کر سو گھنٹے، اس کا فٹیلہ استعمال کرنے اور ناک کے اندر اسے رکھنے سے نکسیر جاتی رہتی ہے۔

ابن ماسویہ کے مطابق زیرہ کو اچھی طرح کوٹ کر ناک کے اندر نفوخ کرنا نکسیر کو زائل کر دیتا ہے۔ کراث شبلی، کندر کے ٹکڑوں کے ساتھ شامل کر لیا جائے تو اس سے نکسیر کا ازالہ ہو جاتا ہے۔

ابن ماسویہ کے مطابق آب کراث شبلی کے اندر کندر کے ٹکڑے ڈال کر پیس لیا جائے اور سرکہ کے ساتھ اس کا سوط لیا جائے تو نکسیر زائل ہو جاتی ہے۔

سندروس کی خاصیت یہ ہے کہ یہ خون کو روک دیتی ہے۔ سداب پیس کر ناک میں رکھنے سے نکسیر زائل ہو جاتی ہے۔ اسی طرح قلعطار کو آب کراث

میں شامل کر کے استعمال کرنے سے نکسیر کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ عصارہ ذنب الخیل بھی نکسیر کے لئے قاطع ہے۔ جالینوس کا بھی یہی خیال ہے۔ (دیا سقوریدوس)

ازالہ نکسیر کے لئے ابن ماسویہ کا مشاہدہ:

مازو سوختہ جو سرکہ شراب میں بھجایا گیا ہو ۵۳ گرام، پوست کندر ۲۵ گرام، عصارہ مازو ۲۱ گرام،

عصارہ بلخ ۲۱ گرام، اقا قیا ۸ گرام، عصارہ لحيۃ السبیس ۲۵ گرام، قرطاس سوختہ ۵۳ گرام، چھان کر آب کراٹ اور آب باور و ج میں گوندہ لیں اور ناک کے اندر رکھیں۔ سر پر عظمیٰ، اور آرزو کو سر کہ شراب اور عرق گلاب میں پیس کر طلاء کریں۔ (مشاہدہ ابن ماسویہ)
 شدید نکسیر جس میں دوائیں کام نہ کریں کے لئے شانہ کی قیغال تلاش کر کے فصد کھول دیں۔
 خون انشاء اللہ فوراً رک جائے گا۔ (شنیدہ مؤلف)

ضرر یا سقطہ کے باعث دماغ سے خارج ہونے والے خون میں مرغ کا بھیجہ پلائیں اور کثرت سے بار بار پلائیں۔ آب انار ترش پلائیں، سر پر برسیاں دارو (عصا الراعی) روغن گل کے ساتھ کوٹ کر رکھیں۔ (ابن ماسویہ)

نکسیر کے لئے:

منی یا خرف ریزہ کسی ٹھنڈی دوا کی رطوبت میں پیس کر پیشانی پر رکھیں، اور پسے ہوئے کندر کو جو آب کراٹ میں بھگو لیا گیا ہو، ایک بتی لت پت کر کے نختنوں میں داخل کریں۔ بازوؤں اور پنڈلیوں کو باندھ دیں۔ سر پر ٹھنڈا پانی اور عرق گلاب اندیلیں۔ (اسحاق)
 قرطاس سوختہ، زاج سوختہ، اقا قیا، گنار، عصا الراعی، سپیدہ مہرہ سوختہ، فیون، عصارہ مازو، لسان الحمل، اسفنج سوختہ، ختم بادروج، پوست کندر، عصارہ لحيۃ السبیس مازو سوختہ سر کہ شراب میں بھجایا ہوا۔ دم الاخوین، شب، مر، صبر، دمام باریک، طلع، آب لسان الحمل میں قرص بنالیں اور آب باروج یا برف کے پانی میں تھوڑی کافور کے ہمراہ سعوٹ کریں۔ یہ مکمل نسخہ ہے۔

نکسیر کی دیگر ادویات:

کبریت، گلاب مع سبزی، شاح گوزن سوختہ، عصا الراعی، حی العالم، مدار، جنیس، مکڑی کا جالا، گدھے کی لید، آب کراٹ، قلعطار، خرگوش کا بال، سفیدی بیضہ، نورہ، گرم پتھر یا لوہے پر چھڑ کے ہوئے سر کہ کی بھاپ، دار شیعان، رسوت۔ کثرت طعام سے مریض کو روکا جائے۔ شراب اور جماع کے قریب بھی نہ جانے دیں۔ سونار کی بھٹی کی راکھ۔ سر کہ شراب میں گوندہ کر سر پر طلاء کریں۔ اس سے حیض اور نکسیر سب بند ہو جائیں گی۔ ایک علاج یہ ہے کہ جگر اور تلی پر پیچنے لگائیں۔ آب خیار تلخ کا سعوٹ دیں، دھنیا، جفت بلوط، جس لوہے پر گوشت لٹکایا جاتا ہے اس کا میل، زیرہ کرمانی، کبریا، کافور، کتابت کی روشنائی، ملح جرش، ان دواؤں کا ضماد پورے سر پر رکھیں۔ (طیب نامعلوم)

نکسیر کے لئے:

باقلا، پوست کندر، مر، قرطاس سوختہ، زاج، سعوط کریں، یاناک کے اندر مینڈک سوختہ کی راکھ پھونکیں، یا برف کے پانی یا کافور کے ہمراہ آب خیار تلخ کا سعوط کریں، یاناک کے اندر روشنائی، زاج اور کافور کا فتلہ رکھیں۔

ناک کے ٹوٹ جانے پر:

صبر، مر، زعفران، ماش، عصار گل ارمنی و رومی سک، عظمیٰ اور کابا آب اثل میں طلا کریں۔ (عبدوس)

قاقلی کا پانی نچوڑ کر سعوط کریں، اس سے نکسیر رک جائے گی۔ سر پر جھنڈا کا ضیاد عرق گلاب میں گوندہ کر رکھیں۔ حنا سرکہ میں پیس کر طلاء کریں، اور پیشانی پر اس کا ضیاد بھی رکھیں۔ ناک کے اندر آب خیار تلخ تھوڑی کافور کے ہمراہ قطور کریں اور مینڈک کی راکھ پھونکیں۔

تیز بیماری کی وجہ سے پیدا شدہ نکسیر میں برف کے پانی اور عرق کافور کا سعوط کریں۔ صندل اور عرق گلاب کے ذریعہ اسے لت پت کر دیں۔ آب خیار تلخ تھوڑی کافور کے ہمراہ سعوط دیں، اس سے نکسیر کا بری طرح ازالہ ہو جائے گا۔ ناک کے اندر کافور کا نفوخ کریں۔ پیشانی پر افیون اور عرق گلاب لت پت کریں۔ کافور کو مسلسل سونگھنا عاف (نکسیر) کو توڑ دیتا ہے۔ بخار کے بغیر نکسیر ہو تو فصد سے اس کا ازالہ ہو جائے گا۔ پہلے دن تین بار تھوڑا تھوڑا خون خارج کریں، اسی طرح دوسرے دن بھی۔ پنڈلیوں پر پچھلے لگانا بھی نکسیر کا قلع قمع کر دیتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

نکسیر سے کافی خون نکلتا ہو اور یکھیں تو اسے نہ روکیں، قوت گر جانے دیں، البتہ محاذ میں فصد کھول دیں، بعد ازاں ہاتھ اور پیر کو کسی مضبوط کتانی کپڑے سے مضبوطی کیساتھ باندھ دیں۔ اس کے بعد شکم کے اسی حصہ کی جانب پسلیوں کے سروں کے نیچے پچھلے لگائیں۔ اس سے خون کا آنا بند ہو جائے گا جب کہ ہمارا تجربہ ہے۔

جن دواؤں کے ذریعہ ناک کا علاج کیا جاتا ہے وہ علاج کمزور ہوتا ہے۔

فصد نکسیر کا طاقتور علاج ہے، نکسیر کے مریض کی فصد کھولیں اور رگ طاقتور اور امتلائی کیفیت میں نہ ہو تو تھوڑا خون بہانے کے بعد رک جائیں۔ اور خون کا گاڑھا کرنے کی تدبیر کریں۔ (جالینوس)

کمزور مریضوں میں خون تھوڑا بہائیں۔ بعد ازاں سر کو اور پورے جسم کو ٹھنڈا کریں۔ اس کے

لئے ٹھنڈا پانی اور ٹھنڈی غذائیں استعمال کریں۔ حتیٰ کہ خون گاڑھا ہو جائے۔ دوسرے دن اور تیسرے دن خون تھوڑا تھوڑا بہائیں۔ یہ سب سے بہتر معمول ثابت ہو گا انشاء اللہ (مؤلف)

کہنی کے فصد کھولنے کے مقابلہ میں شانے کی رگ کی فصد پیچھے سے کھولنا زیادہ مفید ہے۔ کیونکہ ایسی صورت میں خون کا بہاؤ ٹوٹ کر سر کی جانب آجائے گا۔ اس سے نکسیر رک جائے گا۔ البتہ شریانوں سے خون آ رہا ہو تو الگ بات ہے۔

نوجوانوں میں نکسیر تیزی سے ٹوٹتی ہے۔ کیونکہ ان کے اندر خون زیادہ ہوتا ہے۔ اور نشوونما پہلے کے مقابلہ میں کم ہو جاتا ہے۔ اس لئے خون زیادہ ہو جاتا ہے۔ (مؤلف)

نکسیر زیادہ ٹوٹنا بلغمی مریضوں کے لئے زیادہ اور صفر اووی مریضوں کے لئے کم مضر ہے۔ جس مریض کا رنگ سرخ ہو نکسیر کا نقصان اس کے لئے کم ہوتا ہے۔ بشرطیکہ خون کا اخراج اس حد تک نہ ہو جائے کہ جسم سرد ہو جائے۔ مگر جس مریض کا رنگ متغیر ہو نکسیر اس کے لئے زیادہ نقصان دہ ہوتی ہے۔ جس مریض کے اندر نکسیر سے یہ حال ہو جائے کہ اس کا رنگ تبدیل ہو جائے جسم سرد ہو جائے، قوت گر جائے تو اسے لازماً شراب پلائیں، بالخصوص جبکہ نکسیر سے پہلے اس کا رنگ متغیر ہو، باقی جس کا رنگ سرخ ہو اور بوقت نکسیر وہ طاقتور ہو خون کافی ہو، خون زیادہ نکل جانے سے اس پر کمزوری طاری نہ ہو تو اسے شراب نہ پلائیں۔ کیونکہ اس سے نکسیر میں تحریک ہوگی۔ مقدم الذکر مریض سخت گرمی کی وجہ سے اس حالت کو نہیں پہنچ سکتا کہ نکسیر میں اضافہ ہو، کیونکہ اس کا جسم سخت سرد ہو جاتا ہے۔ نکسیر حد سے زیادہ ہو جائے تو گدی پر پچنے لگائیں اور جملہ جسم کے بعد سر کو ٹھنڈا کریں۔ (جالیئوس)

باقی ماندہ بحر ان کی وجہ سے پیدا شدہ نکسیر میں میرا معمول یہ ہے کہ فصد کھولتا ہوں حتیٰ کہ مریض پر غشی طاری ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اس طرح کی نکسیر نہایت طاقتور ہوتی ہے۔ غشی طاری ہو جاتی ہے یا طاقت میں ڈھیلا پن پیدا ہو جاتا ہے تو مریض سکون محسوس کرتا ہے۔ طبیعت کے طاقتور ہوتے ہوئے اس نکسیر کے اندر سکون پیدا نہیں ہوتا جو حضر کی کیفیت پیدا کرتی ہے۔ سکون طاقت کے اندر ڈھیلا پن پیدا ہونے کے بعد ہی پیدا ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ پچنے بھی استعمال کریں۔

پیشانی اور سر کو برف کے ذریعہ ہمیشہ ٹھنڈا رکھیں۔ مریض کا سر بلند رکھیں، بازو، کہنی، جگاہ، مونڈھے اور کان کو عمدہ طور پر، حصیتین کو بھی باندھ دیں، منہ میں برف اور ٹھنڈا پانی پکڑے رکھیں۔ جو زولب (اخروٹ دلب) کو سایہ میں خشک کریں پھر دستانہ پہن کر کسی کمبل پر اس اخروٹ کو رگڑیں اور اس کا زہرہ مٹی کے کسی نئے برتن میں محفوظ کر لیں۔ اور خیال رکھیں کہ تری نہ پہنچنے

پائے۔ اسے ناک کے اندر نفوخ کریں۔ بیحد حیرت انگیز دوا ہے۔ (جالینوس)
 نکسیر کے مریض کو نکسیر کبھی اس حالت میں کر دیتی ہے کہ وہ کمزور ہو جاتا ہے۔ چنانچہ پشت
 کے بل لیٹ جاتا ہے خون شکم کی جانب آکر جم جاتا ہے۔ اس سے اس کی طاقت گر جاتی ہے۔ شکم پھو
 ل جاتا ہے۔ اور تقریباً اختتامی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ باب القئے کے مطابق قئے کے ذریعہ علاج
 کریں۔ (فیاغروس)

نکسیر کے لئے:

خصیوں، ہاتھ اور بازوؤں کو باندھ دیں۔ (ساہرن)

تیسرا باب

دانتوں کے امراض

دانت، مسوڑھے، دانتوں کو اکھاڑنے کی تدبیر، داغنا، زنجیروں وغیرہ سے باندھنا، فساد، ریزہ نکلنا، کیڑے، مسوڑھوں کا گوشت اگانے والی دوا، مسوڑھے کا آکلہ، دانتوں اور مسوڑھوں کی حفاظت صحت، بچوں کے دانت، ان دانتوں کو بہ آسانی اگانا، منجنوں کے ذریعہ دانتوں کو صاف کرنا، بچوں اور مردوں کے منہ سے سیلان لعاب کو خشک کرنے والی دوائیں۔

افیون اور جندبیدستر سے بنی ہوئی دوا کا کان کے اندر قطور کرنا درد دانت کو سکون بخشتا ہے۔ دانتوں پر خشکی غالب ہو جاتی ہے تو ریزہ ریزہ ہو کر جلد ٹوٹ جاتے ہیں، دانتوں کے اندر فساد، دانتوں پر گرنے والے گرم اخلاط کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔

دانتوں کا درد تکمید اور دانتوں اور داڑھی پر خبیصہ رکھنے سے سکون پاتا ہے۔ دانتوں میں صرف درد ہی کا احساس نہیں ہوتا بلکہ جس طرح ورم کے باعث گوشت کے اندر تڑپ ہوتی ہے۔ اسی طرح ان میں بھی تڑپ پیدا ہو جاتی ہے۔ درد زیادہ تر اس عصب کی جڑ میں ہوتا ہے جو دانت کے اندر ہوتا ہے۔ اس وقت خیال ہوتا ہے کہ درد دانت کے اندر ہے حالانکہ یہ درد خود دانت کے اندر نہیں ہوتا۔ دانتوں کو اکھاڑ دینے کے بعد جو درد رہ جاتا ہے۔ وہ اصل میں اس ورم کی وجہ سے ہوتا ہے جو دانتوں کی جڑ میں آنے والے عصب کے اندر پیدا ہو جاتا ہے۔ دانتوں کو اکھاڑ دینے کے بعد درد کے اندر سکون اسلئے ہو جاتا ہے

کہ ایسی صورت میں عصبہ پھیلتا نہیں ہے اور جو مادہ یہاں آتا ہے وہ نفوذ کر کے تحلیل ہو جاتا ہے۔
دانتوں کا سبزی اور سیاہی کو قبول کر لینا اس بات کی علامت ہے کہ وہ مواد کو قبول کرنے کے لئے تیار ہیں۔ وہ غذا حاصل کر کے بڑھتے ہیں۔ اس کا پتہ اس طرح چلتا ہے کہ دانت کو اکھاڑ دیا جاتا ہے تو اوپر اور نیچے سے اس کے مقابلہ میں زائدہ نظر آتا ہے، کیونکہ یہ پستا نہیں ہے۔ بوڑھوں کے اندر دانتوں کے دبلے پن اور باریک ہونے کا کوئی علاج نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے دانت ہلنے لگتے ہیں۔ کیونکہ یہاں کا گوشت دور ہونے لگتا ہے ایسی حالت میں قابض ادویات کے ذریعہ مسوڑھوں کو قوت پہونچانی چاہئے۔

دانتوں کے اندر فساد کسی تیز مادہ کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اس کا علاج خشک کرنے والی ادویات ہیں۔ دانتوں کی جانب آنے والا یہ مادہ تھوڑا ہو تو قابض ادویات کو دانتوں پر رکھنا کافی ہے۔ ورنہ سر کے تنقیہ یا اسے خشکی پہونچانے کی ضرورت ہوگی۔ تاکہ یہاں سے کوئی مادہ دانتوں کی جانب جذب نہ ہو سکے۔ یہ مادہ اگر سر پورے جسم سے قبول کر رہا ہو تو پورے جسم کا تنقیہ استفراغ کے ذریعہ کریں گے۔
دانتوں کا ریزہ ریزہ ہو کر ٹوٹنا دانتوں کی نرمی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ لہذا قابض ادویات کے ذریعہ قوت پہونچائیں۔

بگین وغیرہ کا رنگ قبول کرنے کی وجہ یہ ہے کہ خراب رطوبتیں دانتوں کے اندر پہونچنے لگتی ہیں، لہذا اس کا علاج وہی کریں، وہ دانتوں کے فساد کا ہے۔

مسوڑھوں کے درد میں:

ورم کی وجہ سے مسوڑھوں کے اندر جو درد ہوتا ہے اس کے لئے سب سے موافق علاج یہ ہے کہ مصطلگی کا درخت معتدل طور پر گرم کر کے منہ کے اندر رکھیں۔ درخت کو تازہ اور نیا ہونا چاہئے۔ منہ کی فضا کے اندر ورم سے جو بھی درد پیدا ہوتا ہے اس کے لئے یہ مفید ہے۔ یہ درد کو توڑتا اور روکتا ہے اور قابض ادویات کی طرح کھر در اپن پیدا نہیں کرتا۔ بایں ہمہ اس طرح تحلیل کرتا ہے کہ تکلیف نہیں ہوتی۔

دانتوں کی درد کے لئے:

فونج سر کہ میں جوش دے کر کلی کریں یا عاقر قرہ حلا شمع حنظل جوش دے کر منہ کے اندر رکھیں۔
سر کہ کو عمدہ ہونا چاہئے تاکہ کثرت سے بلغم خارج کر سکے۔ یا کینچ جوش دے کر منہ کے اندر رکھیں۔

تمام قاطع اور طاقتور ملطف ادویات مفید ہیں، حسب ذیل جو شانہ فوری سکون دیتا ہے۔
ابولونیس نے اسکی شہادت دی ہے۔

لہسن ۵ جو، کندر ۵، ۴ گرام، برگ آس ۲۴ گرام سب کو کوٹ کر ۷۰۰ ملی لیٹر سرکہ میں جوش دیں اور ایک روغنی صنوبر کی لکڑی سے حرکت دیں۔ یا صنوبر کی سبزی جوش پانی کے بعد، اسے منہ میں دیر تک رکھیں۔ اس دوا سے پہلے اور بعد میں ماؤف دانت پر روغن بلسان، یا جاؤ شیر رکھ دانتوں سے دبائیں اور دوسری جگہ سے کلی کریں اور بلغم کو بہنے دیں۔ اس کے بعد روغن گل سادہ سے کلی کریں اور جو کا دلایا جائیں۔

فساد زدہ دانتوں کے لئے:

پسے ہوئے فوج اور صمغ بطم سے دانتوں کو بھر دیں یا ان کی جگہ کبریت و رسوت یا زاج اور صمغ بطم استعمال کریں۔ یا دانتوں کے اندر روغن بادام تلخ رکھیں، اور فساد زدہ دانت کی جانب والے کان میں روغن بادام کا قطور کریں۔ یا شونیز زیتون کے اندر پیس کر بھر دیں، یا ارد گرد میں اس کا طلا کریں اور مریض کو دیر تک منہ کو بند کئے رہنے دیں۔ پھر کھولنے کا حکم دیں کہ لعاب بہہ جائے۔

بوسیدگی کے لئے:

فلفل، بورہ کی جھاگ، بارزد، شہد منہ میں رکھیں یا عاقر قرحا، فلفل، مر، حلتیت، بارزد، شونیز، لہسن اور نمک سب کو گوندہ لیں یا جیسے چاہیں دانتوں کے اندر بھر دیں۔ یا مازو اور قطران دانتوں میں بھریں۔

جو دانت ریزہ ریزہ ہو رہے ہوں اور مریض درد محسوس کر رہا ہو تو دانتوں کو داغ کر نہ کورہ بالا ادویہ ان پر رکھیں۔

مویزج چبانے سے کافی بلغم نکلتا ہے اور درد میں سکون ہو جاتا ہے۔
دانتوں کے درد میں نمک اور جاو رس کی خارجی تکمید کریں، یا تکمید کسی وجہی کو نہایت گرم کر کے اس کے ذریعہ کریں، خارج میں زردی بیضہ اور تھوڑی دیر گرم زیت رکھ کر چھالا ڈالیں۔
دانتوں پر موم رکھ کر بار بار کسی گرم لوہے کے قریب لائیں۔ دانتوں پر تکمید کھانے سے دو گھنٹہ پیشتر اور چار گھنٹہ بعد میں کرنی چاہئے۔

درد تیز ہو جائے تو مریض کے منہ کو دھونی دیں، سکون نہ ہو تو ایک بار ایک آلہ سے دانت

کے بیچ میں سوراخ کر دیں اور کئی بار ابالے ہوئے روغن کا قطور کریں پھر بھی سکون نہ ہو تو دانت کو اکھاڑ دیں۔

دانت اکھاڑنے والی ادویات:

عاقراً قرحاً نہایت عمدہ سرکہ کے اندر چالیس یوم تک بھگوئیں، پھر بوقت ضرورت پیس کر دانتوں پر طلاء کریں، حتیٰ کہ ماؤف دانت نرم ہو جائے۔ ماؤف دانت پر موم طلاء کر کے ایک گھنٹہ چھوڑ دیں، پھر اسے نکال کر نہایت کھٹے سرکہ کے ہمراہ زاج سبز کا کئی دنوں تک طلاء کریں۔ یا تیووع کے دودھ کا طلاء کریں۔ یہ طاقتور ہوتا ہے۔

بوسیدہ دانتوں کی حفاظت، ٹوٹنے اور تنقیہ سے روکنے کیلئے:
خریق سیاہ شہد میں گوندہ کر دانتوں پر رکھیں۔

درد دندان کے لئے:

بربر یہ تدمری یعنی تیخ بیرون، اور تیخ شرباب میں جوش دے کر منہ میں پکڑے رکھیں۔

درد دندان کے لئے مصنوع کا نسخہ:

فونج کوہی، عاقراً قرحاً، فلفل سفید، مر، لحم زیت میں گوندہ کر گولیاں بنالیں، اور ایک گولی چبانے کے لئے مریض کو دیں۔

میں نے اسے استعمال کیا ہے۔ یہ بوسیدہ دانتوں کی حفاظت کرتی ہے اور درد کو روکتی ہے۔ زنجبیل سرکہ اور شہد میں جوش دے کر اچھی طرح پیسیں اور بوسیدہ دانتوں کے اندر بھر دیں، ارد گرد میں اس کا طلاء بھی کریں، یا اسی طرح تیووع کے دودھ کے ذریعہ علاج کریں۔ یا افیون، مر، بارزد اور عصارہ تیخ استعمال کریں۔ (جالینوس)

درد تیز ہو تو داڑھی کی تکمید جاو رس یا گرم دھجی سے کریں، تکمید خود داڑھ کے دانت کی گرم کئے ہوئے زیت سے کریں، گرم زیت میں ایک لکڑی بھگو کر دانت پر پکائیں یا دانت کے اپور مسلسل پکھلا ہو ا موم رکھیں۔ تکمید داخل سے اور خارج سے کھانے سے پہلے اور بعد میں کافی دیر سے کریں۔

دانتوں کا فساد روکنے کیلئے منجن کا حیرت انگیز نسخہ:

بورہ، حرف السفا (سہن) ہم وزن، منجن کریں۔

حیرت انگیز دوا:

صمغ زیتون ۹ گرام، خربق سیاہ ساڑھے چار گرام، روغن بلسان ساڑھے چار گرام، میعہ رطبہ ساڑھے چار گرام، فلفل ساڑھے چار گرام، بنج ساڑھے چار گرام، افیون ساڑھے چار گرام، جند بید ستر ساڑھے چار گرام، عظمیٰ ۱۴ گرام، حلتیت ساڑھے چار گرام، جاوشیر ساڑھے چار گرام، سکنبج ساڑھے چار گرام، عاقرقرح ساڑھے چار گرام، لبنی ساڑھے چار گرام، مویزج ساڑھے چار گرام، قطران بقدر ضرورت۔ مرہم کی طرح بنالیں۔ بھاری مخلوق نے اس دوا کا تجربہ کیا ہے اور بے حد مفید پایا ہے۔ (روفس) صمغ زیتون اور روغن بلسان نہ بھی ملے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ (مولف)

دانت اکھاڑنے کے لئے:

عاقرقرح اسر کہ شراب میں تین دن تک بھگوئیں، پھر اسے پیس کر خوشبو کی طرح کر لیں۔ دو یا تین دن روزانہ کئی بار دانتوں کی جڑ پر طلاء کریں۔ اس سے وہ حرکت میں آکر ڈھیلے ہو جائیں۔ مطلوبہ حد تک اثر ہو جائے تو دانت بغیر کسی درد کے اکھڑ جائے گا۔ یا یہی عمل بنج قشاء الحمار کے ذریعہ کریں۔

دانتوں کا ابھر کر زائدہ بن جانا:

دانتوں کے اندر امتلائی کیفیت پیدا ہونے کے بعد جب وہ لمبے ہو جاتے ہیں تو بوقت گفتگو اور چبانے کے وقت تکلیف ہوتی ہے۔ مناسب یہ ہے کہ سختی سے گرفت میں لے کر انہیں پیسا جائے یا کسی نہایت باریک ریتی سے ریتا جائے ریتنے کے وقت انہیں اچھی طرح گرفت میں رکھا جائے تاکہ ان میں حرکت نہ ہو سکے۔ ورنہ درد پیدا ہو گا۔ ریتنے کے وقت ان کے اندر درد پیدا ہو تو ریتتا چھوڑ دیں، چند دن درد میں سکون ہونے دیں، پھر ریتنے کا کام کریں۔ ریتنے میں سختی سے کام نہ لیں اور دانتوں کو استعمال نہ کریں۔ حتیٰ کہ ان کے اندر طاقت پیدا ہو جائے۔

داڑھ کے لئے:

خرفہ چبائیں یا منہ کے اندر گرم کیا ہوا زیت رکھیں۔

بچوں کے دانت نکلنے میں:

مسوڑھوں پر خرفہ گوش کا بھیجہ طلاء کریں۔ یا فوحلیاس نام کی صدف، چمڑے کے ایک ٹکڑے

میں رکھ کر بچے کے بازو پر باندھ دیں، دانت کسی تکلیف کے بغیر نکل آئیں گے۔
 درد دنداں میں بیمار کے بازو پر برگ کینچ بیمار دانت کی جانب رکھیں، درد میں فوری سکون
 ہو جائیگا۔ عصبہ کے اندر زخم ہو جائے تو اس کے بعد علاج کرنا چاہئے۔ (روفس)
 تجربہ کی بنیاد پر عوام کا اس پر اور مقدم الذکر علاج پر بھروسہ ہو چکا ہے۔ (جالینوس)

مسوڑھوں کے درد کے لئے:

سرکہ کے اندر بیخ بنج جوش دیکر کلی کریں۔

مسوڑھوں کے ورم کے لئے:

مسوڑھوں پر شب اور نمک چپکائیں، سوزش پیدا ہو جانے کے بعد اچھی طرح رگڑیں، برگ
 زیتون کے جو شانہ یا کسلی شراب کی کلی کریں۔

جو مسوڑھ پھول کر سرخ اور متورم ہو گیا ہو اور فاسد ہو رہا ہو اسے داغ دیں، داغنے کے لئے کسی
 سلائی کے کنارے پر کھولتے ہوئے روغن میں ڈبوایا ہوا لون رکھ کر استعمال کریں۔ مسوڑھ پتلا ہو کر سفید
 ہو جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ فساد زدہ حصہ گر جائے گا اور اس کی جگہ تندرست گوشت پیدا
 ہو جائے گا اس کے بعد مازو ۵۶ گرام اور مرڈیڑہ گرام کا منجن بنا کر استعمال کریں۔ اس سے مسوڑھے کا
 گوشت اگے گا بھی اور اس میں سختی بھی پیدا ہوگی۔ دانت اگنے کے وقت درد ہو تو سعد، گھی اور روغن
 سوسن لیکر ملا لیں اور اگنے کی جگہ اسے رکھیں۔

مسوڑھوں میں گوشت بڑھ جائے تو اس کے لئے اس پر قلقت رکھیں، ریزہ ریزہ ہو کر نکل
 جائے گا، دانتوں کو درد اور فساد سے محفوظ رکھنے کے لئے بیخ تیوے کر شراب میں جوش دیکر مہینہ دو بار
 کلی کریں اس سے دانتوں کے اندر درد ہرگز پیدا نہ ہوگا۔ مہینہ میں ایک بار ترمس رکھ کر مالش کریں۔
 یا شب یمانی اور تھوڑا مر مسوڑھوں اور دانتوں پر رگڑیں، اس سے فساد کبھی پیدا نہ ہوگا۔ ان دواؤں کے
 ذریعہ فائدہ ہو جائے تو اس کے بعد شہد استعمال کریں۔

فساد زدہ دانتوں کے لئے:

عاقہ قرعہ، تیوے کا دودھ، بارزدہ اور فلفل میعہ میں گوندھ کر فساد زدہ دانت پر رکھیں، درد میں
 فوراً سکون ہوگا۔

درد دندان کے لئے:

افیون، بنج، انکور کے گاڑھے رس میں یا شہد میں گوندھ کر شام کو ڈیڑھ گرام مریمض کو دیں، نیند آجائے گی اور درد میں سکون ہو جائے گا۔ (روفس)

یہ تھوڑی مقدار میں دانتوں کے اندر بھی رکھی جائے۔ (مؤلف)

اس میں مخدرات کا استعمال مناسب اور محفوظ نہیں ہے، کیونکہ ان کا یہاں کوئی کام نہیں ہوتا۔ لہذا اس کا اہتمام ترک غذا اور دیر تک سوتے رہنے کے ساتھ رکھیں۔ (مؤلف)

دانتوں کے فساد اور درد کے لئے:

بنج کبر کو سرکہ میں جوش دیں حتیٰ کہ نصف رہ جائے اسے منہ میں اندر پکڑے رکھیں۔ فساد اور درد کے لئے مانع ہوگی۔ (روفس)

دانتوں کے اندر فساد نظر نہ آئے نہ ہی حرارت اور حد سے زیادہ برودت کی علامات موجود ہوں تو سر کا تنقیہ و استفرغ کریں اور دانتوں کو طاقت پہنچائیں۔ (مؤلف)

ماؤف داڑھ کے اندر سکون داڑھ کو اکھاڑ دینے کے بعد ہوتا ہے۔ کیونکہ شدت سے اسے حرکت دیں گے اور اکھاڑیں گے نہیں تو درد میں اور زیادہ اضافہ ہوگا۔

درد میں مبتلا فساد زدہ دانت، مادہ کے رک جانے کے بعد ان کے اندر فلفل بھر دیں بلکہ آخر میں مذکورہ دانتوں کے اندر فلفل، یا دردی سوختہ یا عاقر قرقہ یا حایا فرنیون ضرور بھر دیں، الغرض جن دواؤں سے طاقتور گرمی پہنچتی ہو یا جو دوائیں حس کو سن کر دیتی ہیں انہیں استعمال کریں۔ شدت سے بھرنا نہیں چاہئے، کیونکہ ایسی صورت میں درد بہت تیز ابھرے گا۔

ابتدا میں دانتوں کے درد کا علاج مانع ادویات سے کریں، اس طرح کام تمام ہو جائے یعنی یہ ادویات خلط کو روک دیں تو فہبہا، علامت یہ ہے کہ مقام ماؤف پر ورم نہ ہوگا، ورم ہو جائے تو ایسی ادویات استعمال کریں جو سوزش پیدا کئے بغیر محلل ہوں، یہ حار و طب اشیا ہو ا کرتی ہیں، ان اشیا کے ذریعہ علاج کے بعد بھی درد میں سکون نہ ہو تو ایسی صورت میں دردی اور فلفل سوختہ کے ذریعہ علاج کریں گے الغرض وہ تمام ادویات کام میں لائیں گے جو سخت گرمی پیدا کرتی ہیں۔ (جالینوس)

دانت اگنے کا وقت قریب آجائے تو مسوڑھوں پر ہمیشہ شہد کی مالش کریں، مسوڑھوں پر ستر چھڑکیں اور مسلسل چھڑکتے رہیں، اس سے نالیاں کشادہ ہوتی ہیں اور دانتوں کا ٹکنا آسان ہوتا ہے،

اس وقت بچوں کا شکم نرم ہو جاتا ہے جس کا ذکر ہم نے باب تدبیر الاطفال میں کیا ہے۔

نیند کے اندر دانتوں کو پینا جڑوں کے عضلات کی وجہ سے ہوتا ہے یہ بچوں کو لاحق ہوتا ہے، بڑے ہونے پر خود بخود رفع ہو جاتا ہے۔

دانتوں کے اندر کا فور بھر دینے سے دانتوں کا فساد پھیلنے سے رک جاتا ہے یہ اس باب میں حیرت انگیز اثر رکھتی ہے۔

دانتوں کا درد بروقت کی وجہ سے ہو تو ان پر سونٹھ اور شہد مل دیں، یہ بست کی وجہ سے ہو تو ہمیشہ ان پر جھاگ اور پیہ بظ کا طلاء کریں، بھیگ جانے کی وجہ سے درد ہو تو سرکہ اور نمک کا طلاء کریں۔ وجہ کوئی سدہ یا خلط غلیظ ہو تو سرکہ اور شحم حنظل کا طلاء کریں اور عاقر قرحا کے ذریعہ کلی کریں۔ حرارت وجہ ہو تو عرق عنب الثعلب وغیرہ استعمال کریں۔ اکثر حالات کے اندر دانتوں کو زیادہ تر فائدہ خشکی پیدا کرنے سے ہوتا ہے کیونکہ دانتوں کے مزاج خشک ہوتے ہیں۔ خشکی ہی سے دانتوں کی صحت محفوظ رہتی ہے خشک کرنے والی ادویات نمک، سوختہ ہڈیوں، اقاقیا، آملہ، مازو، فلفل وغیرہ اور سک وسعد سے تیار کی جاسکتی ہیں۔

دانتوں کے اندر زخموں جیسا فساد نظر آئے تو کھولتے ہوئے روغن سے داغ دیں، کھولتا ہوا روغن ایک اون میں جذب کر کے دانتوں پر پٹکا دیں، صحت ہو جائے گی۔ (یہودی)

نخ حنظل سرکہ میں اچھی طرح پیس کر لیں، پھر دانتوں کو صاف کر کے اس کا تین دن تک طلاء کریں۔ عاقر قرحا چالیس دن تک سرکہ شراب میں بھگو کر خوب اچھی طرح پیس لینے کے بعد داڑھ کی جڑ پر رکھیں اور ایک گھنٹہ کے بعد گرم حالت ہی میں اسے کھینچ لیں تندرست دانتوں پر موم کا طلاء کر کے یہ عمل کریں۔ (یہودی)

درد دندان میں داڑھی کے نیچے شکاف دیکر بچہ لگا دینا مفید ہے (طبری)

دانتوں میں درد سوء مزاج حار یا بار دیا یا بس یا کسی تیز رطوبت کی وجہ سے ہوتا ہے جو دانتوں کی جڑوں پر گرنے لگتی ہے، یا اس کی وجہ غلیظ ریاح ہوتی ہے جو دانتوں کو جڑوں میں پھنس جاتی ہے اور نکلنے کا راستہ نہیں پاتی، یا پھر کچھ غلیظ فضلات کا انصباب مسوڑھوں پر ہونے لگتا ہے جس کی وجہ سے دانتوں کا درمیانی گوشت متورم ہو جاتا ہے اور اسکی وجہ سے دانتوں کے اندر درد ہونے لگتا ہے۔

درد کا سبب فقط سوء مزاج ہو تو علامات تلاش کریں، جسم کے اندر امتلاء موجود ہو تو پہلے فصد کھول دیں، فضلات کا انصباب کسی بھی عضو سے ہو رہا ہو بہر حال اسے روک دیں۔ بعد از آن زبان کے نیچے جو رگیں ہوتی ہیں ان سے خون کا اخراج کر دیں۔ دانتوں میں درد مخ معد کی خراب رطوبت کی

وجہ سے ہو یا ہو تو مریض کو یار ج پلائیں درد میں گرم چیزوں کے ذریعہ علاج نہ کریں بشرطیکہ درد انصباہ فضلات کے باعث ہو رہا ہو، غور کر کے دیکھیں کہ فم معدہ کا فضلہ بلغمی ہے یا مراری، اور اسی کے مطابق فیقر اور سقمونیا جیسی موزوں ادویات کے ذریعہ اس کا اخراج کریں۔ ہر ایک کے لئے جو غذا اور دوا مناسب ہو وہ دیں۔ درد کے ساتھ سر کے اندر گرانی بھی ہو تو خیال رہے کہ دانتوں کی جانب فضلات کا انصباہ سر سے ہو رہا ہے لہذا فیقر ادیں یا غرغہ کرائیں۔ مریض مسہل برداشت نہ کر سکے تو دن میں کئی بار غرغہ کر لیں، یہ کافی ہو گا۔ غرغہ سکچہین کے ذریعہ دن میں کئی بار کرائیں اس سے سر اور مسوڑھوں کا سہیہ ہو گا۔ کندس وغیرہ کے ذریعہ چیچنک لائیں علاج کے بعد مادہ نکل جائے تو ایسی حالت میں درد کا سبب برودت رہی ہو تو خود دانتوں کا علاج شہد اور زنجبیل سے کریں اور سبب حرارت رہی ہو تو عصارہ کانسے و عنب الثعلب وغیرہ کی کلی کرائیں۔ درد کا سبب یوست رہی ہو تو جھاگ اور پیہ بڑ اور روغنیات کے ذریعہ مسوڑھوں اور دانتوں کو نرم کریں۔ سبب رطوبت رہی ہو تو سرکہ اور نمک کے ذریعہ کلی کرائیں۔ پھنسی ہوئی ریاح غلیظہ سبب ہوں تو عاقر قرحا، شحم حنظل، جاو شیر، مر، اور بورہ کے ذریعہ علاج کریں، یوست سے دانتوں کے اندر درد اس لئے ہوتا ہے کہ درمیانی گوشت خشک ہو جاتا ہے۔ (أھرن)

زرد چوب، صبر، پوست، توت، ہم وزن، زرخ مذکورہ دواؤں کے ہم وزن پیس کر شہد میں گوندھ لیں اور داڑھ کے ارد گرد ایک مدت تک رکھیں، اس سے وہ بہ آسان اکھڑ جائے گی۔ (أھرن)

درد دندان میں یہ دیکھیں کہ مسوڑھ متورم ہے، متورم ہے تو کیا ورم حار ہے؟ ایسی حالت ہو تو فصد کھولنا لازم ہے۔ منہ کے اندر سرکہ عرق گلاب اور روغن گل رکھنا ضروری ہے۔ درد شدید ہو، مگر داڑھی میں نہ ورم ہو نہ ہی مسوڑھے سرخ ہوں تو ماؤف دانت پر عاقر قرحا، فلفل اور نوشادر اچھی طرح رگڑیں، یہ عمل بار بار کریں۔ بعد ازاں اسی پر میعہ، جند بیدستر اور افیون رگڑیں۔ داڑھی کی مسلسل تکمید کرتے رہیں۔ (مؤلف)

دانتوں کے درد میں اگر مسوڑھوں کے اندر ورم حار نہ ہو تو کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ خود دانتوں کے اندر یہ درد ہوتا ہے، کبھی درد اس عصبہ میں ہوتا ہے جو دانتوں میں آتا ہے۔ ایسی حالت میں طاقتور ادویات کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس سلسلے کی ادویات حکماء کھٹے سرکہ کے اندر تیار کرتے ہیں، ورم شد جار کی وجہ سے دانتوں میں درد ہوتا ہے تو اس کا سب سے عمدہ علاج روغن درخت مصطکی نیم گرم ہے، اسے منہ کے اندر رکھیں۔ مصطکی غنی ہونی چاہئے، مصطکی جس قدر پرانی ہوگی اتنی ہی اس کی خوبی کم ہوگی۔

دانتوں کے نیچے عصبہ میں درد کے لئے:

مازو، زرخ، نیخ کبر، نیخ قشاء، الحمار، شحم حنظل اور عاقر قرحا سرکہ میں جوش دے کر منہ میں رکھیں۔
دانتوں کے فساد میں افیون کے ہمراہ لبنی الر حبان (صمغ میحہ سائلہ) یا رسوت کے ہمراہ قنہ اور کبریت زرد رکھیں، یا کسی قیف کے ذریعہ تخم نیخ کی دھونی لیں۔

دانتوں پر نزلوں کا انصہاب ہو رہا ہو تو منہ کے اندر قابض ادویات کے جوشاندے گرفت میں لیں اور دانتوں پر تھوڑا نمک اور شب چھڑکیں۔ شب کو جلا لیں اور سرکہ میں بجھا کر اچھی طرح پیس لیں، بعد ازاں شراب میں ملا کر کلی کریں۔

تکلیف کے بغیر دانت اکھاڑنا چاہیں تو آٹا تیوے کے دودھ میں گوندہ کر دانت پر رکھیں اس کے بعد برگ بلباب عظیم حاد اس پر رکھ کر ایک گھنٹہ چھوڑ دیں۔ دانت خود بخود ریزہ ریزہ ہو کر نکل جائے گا۔

داڑھ میں خرفہ چبانا موزوں ہوتا ہے یا دانتوں پر زیت انفاق کی مالش کریں، یا زیت کو طنبیر (ایک برتن ہے) میں ابال کر شہد جیسا قوام بنالیں اور اس کا لطوخ استعمال کریں۔

دانتوں کو ٹھنڈک لگ جانے پر حب الغار، شب، زراوند طویل استعمال کریں۔ (یہودی)
اس حالت کو دانت کا پانی زائل ہو جانا کہتے ہیں۔ (مؤلف)

فساد زدہ مسوڑھے کے لئے:

روغن گل ایک جز، مازو چار جز، مردو جز، مسوڑھ پر رکھ کر دو گھنٹہ چھوڑ دیں۔ اس کے بعد گدھی کے دودھ کی کلی کریں، اس سے فساد اور عفونت رک جائے گی۔ گلنار، اور نجبث الحدید کی پرت دانتوں پر چڑھا کر سرکہ متصل سے یا ایسے سرکہ سے کلی کرنا بھی مفید ہے جس میں برگ زیتون نمک دیا ہو جوش دے لیا گیا ہو۔ روغن مصطلکی کے ہمراہ عصارہ سداب کی کلی کرنا بھی مفید ہے۔ (یہودی)
دانتوں کی جڑوں سے بلغم جذب کرنے اور درد کو تسکین دینے میں سرکہ کے اندر شحم حنظل کے جوشاندہ سے بڑھ کر مؤثر دوا اور کوئی نہیں ہے۔ برودت ہو تو شراب میں شحم حنظل جوش دیں۔
سرکہ کے اندر حلیہ کا جوشاندہ اس میں نہایت مؤثر ہوتا ہے۔

دانتوں کے سن ہونے میں منہ کے اندر طلاء حار رکھنا اور سداب، فلفل، اور عاقر قرحا کے ذریعہ انہیں رگڑنا مفید ہے۔ (شمعون)

یعنی برودت کی وجہ سے دانتوں کو جو تکلیف لاحق ہوتی ہے، اس میں مذکورہ دو امفید ہے۔
(مؤلف)

دانتوں کی حفاظت صحت کے لئے :

شہد اور سر کہ جوش دے کر منہ میں کئی دن کلی کریں۔ عاقر قرحا، پوست توت اور کبر اچھی طرح پیس کر سر کہ میں جوش دے لیں پھر داڑھ کے ارد گرد شکاف لگائیں اور مذکورہ دو اکا طلا کریں۔ اور تھوڑا انتظار کریں، دانت گر جائے گا۔ یا دانت کے ارد گرد سر کہ کے اندر تیار کیا ہوا زرخ کا مربی طلا کریں۔ اس سے دانت ڈھیلا ہو جائے گا۔ دانتوں کے اندر کیڑوں کو تلاش کرنا چاہئے۔

بچوں میں دانت نکلنے کا وقت آئے تو انہیں چبانے والی کوئی چیز نہ دیں، دایہ ہر گھڑی اپنی انگلی داخل کر کے بچے کا مسوڑہ اچھی طرح رگڑے تاکہ وہ خراب رطوبت بہہ جائے جو درد کا سبب ہوتی ہے اس کے بعد وہ مرغ کی چربی اور خرگوش کا بھیجہ مسوڑھوں پر ملے۔ درد تیز ہو تو روغن گل گرم کے ہمراہ عصارہ عنب الثعلب کا طلاء کرے۔

دانت تھوڑے نکل آئیں تو بچے کی گردن، سر اور جڑوں پر روغن کے اندر اولن ڈبو کر ضماد کریں۔ کان کے اندر روغن پکائیں، پیٹ چلنے لگے تو اس پر خارج ممسک دو اولن کالیپ کریں، قابض عصارے پلائیں، غذا کم کر دیں، پیٹ بری طرح بند ہو جائے تو مسہل شیاف کا حمول کریں، کھانے میں ہلاب کا شوربہ دیں۔ ڈراپر کے ذریعہ اسے حلق کے اندر پکائیں۔ (شمعون)

واضح رہے کہ دانتوں کے درد بالعموم ریاچ کی وجہ سے ہوتے ہیں، لہذا منہ کے اندر روغن شیرج گر میا گائے کا گھی گرم یا مسکن ریاچ ادویات کا جو شانہ منہ کے اندر لیں۔ (سندھشار)

دانت کے تمام درد اصل میں اس عصب کے اندر ہوتے ہیں جو دانت کی جڑ میں ہوتا ہے۔ روغن گرم اس عصب کے تناؤ کو ڈھیلا کر دیتا ہے۔ (مؤلف)

دانت اکھاڑنے کے لئے :

ختم انجرہ اور قنہ ہم وزن اس داڑھ کی جڑ میں رکھیں جسے اکھاڑنا مقصود ہو۔ یہ تیزی سے اکھڑ جائے گا۔ (طیب نامعلوم)

دانتوں کا درد تیز ہو تو داڑھی کو جاورس گرم کے ذریعہ برابر سینکتے رہیں۔ تکلیف کے بغیر دانتوں کو اکھاڑ دینا چاہیں تو آنا شہرم کے دودھ میں گوندھیں اور دانتوں کے ارد گرد اسے تین گھنٹوں تک رکھیں۔ دانت اکھڑ جائیں گے۔ (ابن طلاؤس)

اپنا نقطہ نظر:

ایک لمبا آلہ لیا جائے جس کا سر (ف) کی طرح خمیدہ ہو، دائرہ کا درد تیز اور سختیابی سے مایوسی ہو تو اس آلہ کا خمیدہ سر گرم کر کے دائرہ پر بار بار رکھیں حتیٰ کہ داغنے کا عمل تمام ہو جائے۔ درد فوری سکون ہو گا۔ الا یہ کہ دائرہ ریزہ ریزہ ہونے لگے، بہتر یہ ہے کہ اس حالت کے اندر ایک طرف سے منہ میں دھجیوں سے بنی ہوئی ایک گیند رکھ دیں۔

اس سے بھی زیادہ لطیف طریقہ یہ ہے کہ مسوڑھ پر گوندھا ہو آثار رکھ دیا جائے اور اچھی طرح باندھ دیا جائے۔ پھر ایک چھوٹی سی کٹھالی ویسی ہی جیسی کان کا میل نکالنے کے لئے استعمال کی جاتی ہے لیں اور اس میں کھولتا ہو اور وخن بھر دیں، پھر اسے دائرہ کے بیچ میں بار بار انڈیلیں۔ یہ عجیب الاثر ہے۔

سفید منجن:

طباشیر، حجر ابیض نرم (رخام) کف دریا، نمک اندرانی، بارزد، اشنان مربی بکا فور، پیس کر منجن تیار کریں۔ (مؤلف)

صمغ زیتون مصری کو دانتوں پر چپکا دیا جائے تو دانت بلا مشقت گر جائیں گے۔

(طیب نامعلوم)

دانت اکھاڑنے کی مجرب دوا:

تخم قریص (انجرہ) برنجاسف، عاقر قرحا، مقل، حلتیت، بنج حظل، ہلتے ہوئے دانت پر چپکائیں۔

برودت کی وجہ سے پیدا شدہ درد دندان کے لئے:

فونج، نانخواہ، اور شبت سرکہ میں جوش دیں اور منہ میں لیں۔

فساد زدہ دانتوں کے لئے:

زر بنج سرخ، زیت میں پگھلا کر ابالیں اور دائرہ کی جزا اور اس کے فساد پر چپکائیں۔ مفید ہے۔

(یوسف شاگرد مؤلف)

دانت اکھاڑنے کے لئے:

بنج برنجاسف ساڑھے دس گرام، تخم قریص ساڑھے دس گرام، عاقر قرحا ساڑھے دس گرام،

بخ حنظل ساڑھے دس گرام، کندر سفید ساڑھے دس گرام، مقلے گرام، حلتیتے گرام، اچھی طرح پیس کر ملتے ہوئے دانت پر چپکا دیں، اکھڑ جائے گا۔ دانتوں کی جڑوں پر پسا ہوا مازریون چپکا دیں۔ ایک گھنٹہ کے بعد کسی نلکی کے ذریعہ ہلائیں دانت اکھڑ جائیں گے۔ (قرا بادین الصنف)

دانتوں کی جڑوں کی پر تیں نکلنے میں:

زجاج، اور قنبیل ہم وزن کوٹ کر چھان لیں اور اس سے دانتوں کو رگڑیں، مسوڑھوں کو بچائیں، مذکورہ بیماری کے لئے نہایت عجیب الاثر ہے۔ اس کے بعد اور کوئی دواء نہیں ہے، یہی دوا موزوں ہے۔ (ابن ماسویہ)

دانتوں اور مسوڑھوں کی حفاظت صحت کے لئے:

دانتوں اور مسوڑھوں کی حفاظت صحت کے لئے معدہ کے اندر فساد غذا سے بچیں، کثرت قے بالخصوص کھٹی قے سے خود کو محفوظ رکھیں۔ اسی طرح سخت چیزوں اور مصالحہ دار اور انجیر جیسی لیس دار غذا سے پرہیز کریں۔ اخروٹ اور بلوط جیسی سخت اشیاء کو کثرت سے استعمال نہ کریں۔ کیونکہ یہ چیزیں سخت ہوں گی تو دانتوں کی جڑوں کو ہلا دیں گی، چنانچہ دانت ہل کر اکھڑ جائیں گے اور ان میں مختلف قسم کی بیماریاں پیدا ہو جائیں گی۔ اسی طرح ان تمام چیزوں سے اجتناب کریں جو داڑھ کو نقصان پہونچاتی ہوں۔ مثلاً گدر کھجور، حمض اترج، اور کھٹی اور قابض اشیاء کے مرکبات۔ دانتوں کو سخت ٹھنڈی چیزوں مثلاً برف، ٹھنڈے میوؤں بالخصوص گرم چیزوں کو استعمال کرنے کے بعد محفوظ رکھیں۔ اسی طرح ان تمام چیزوں سے پرہیز کریں جو تیزی سے تعفن پیدا کرتی ہیں۔ مثلاً دودھ، نمکین مچھلی، مچھلیوں کے شوربے، چٹنیاں دانتوں کے درمیان جو غذا رہ جاتی ہے اس سے بھی انہیں بچائیں۔ دانتوں کو پریشان کئے بغیر اور مسوڑھے کو نقصان پہونچائے بغیر حتی الامکان ان غذائی اجزاء کو نکال دیں۔ کیونکہ خلال مسلسل کرنے اور اس سے کھیلنے رہنے سے مسوڑھ زخمی ہو جاتا ہے۔ مذکورہ باتوں کا لحاظ کرنے والا اور اپنے دانتوں اور مسوڑھوں کو محفوظ رکھے گا۔ کوئی شخص اور زیادہ محتاط رہنا چاہے تو منجن استعمال کرے۔ (حنین)

غذا کا فساد کس کس طرح پیدا ہوتا ہے۔ اس کا تذکرہ ہم باب المعده میں کر چکے ہیں (مؤلف) سب سے عمدہ منجن وہ ہوتا ہے جس میں اعتدال کے ساتھ خشکی پیدا کرنے کی طاقت ہوتی ہے۔ نہ گرمی پیدا کرتا ہے، نہ سردی۔ خشکی پیدا کرنا یہ دانتوں کے لئے سب سے زیادہ موافق ہوا کرتا

ہے کیونکہ ان کا مزاج خشک ہوتا ہے۔ لہذا ان کی قوت و صلابت کا انحصار خشکی پر ہے۔ سر سے بہ کثرت رطوبتیں نیچے آتی ہیں، اور پچھپھڑے اور معدہ سے بہ کثرت رطوبتیں اوپر چڑھتی ہیں۔ علاوہ ازیں ماکول و مشروب کی بہت ساری رطوبتیں دانتوں میں لگتی ہیں۔ لہذا دانتوں اور مسوڑھوں کو خشکی کی ضرورت ہوتی ہے۔ گرمی اور سردی کی انہیں ضرورت نہیں ہوتی۔ البتہ کبھی کبھی اور اس وقت ان باتوں کا ضرورت ہوتی ہے۔ جو وہ اپنے مزاج سے بری طرح دور ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ جب کبھی دانت برودت کی جانب مال ہوں تو منجنوں کے اندر گرمی پہنچانے کی طاقت رکھی جائے۔ برعکس حالت میں برعکس صورت اختیار کی جائے۔ یہ تو حفظانِ صحت کے پیش نظر منجنوں کا استعمال ہوا، باقی کچھ منجن زینت کے طور پر بھی استعمال کئے جاتے ہیں۔ جو حسب ذیل مقاصد کے حامل ہوا کرتے ہیں:

- ۱- میل کچیل صاف کرنا۔
- ۲- دانتوں کی زردی دور کرنا
- ۳- دانتوں کو سفید کرنا
- ۵- مسوڑھوں کو مضبوط بنانا (حنین)

آخر الذکر ایک بیماری ہے۔ (مؤلف)

دانتوں کو صاف و غیرہ کرنے کے لئے یہ بھی ضروری ہے منجنوں کے اندر صاف کرنے کے علاوہ خشکی پیدا کرنے کی صلاحیت بھی ہو بشرطیکہ دانت حرارت اور برودت میں اپنے مزاج پر باقی ہوں۔ منجنوں کے اندر حرارت اور برودت کا میاں حسب ضرورت رکھیں۔

بنا برائیں وہ تمام ادویات جو دانتوں کے لئے موزوں ہوتی ہیں مناسب یہ ہے کہ ان کے ساتھ جیسا کہ کہا جا چکا ہے خشکی پیدا کرنے کی قوت بھی ہونی چاہئے۔ البتہ اپنے مزاج سے دانت دور نہ ہوئے ہوں تو ایسی حالت میں صرف انہی ادویات کی ضرورت ہوتی ہے جن میں خشکی پیدا کرنے کی طاقت ہو۔ دانتوں کو کوئی آفت لاحق ہو گئی ہو تو خشکی کیساتھ آفت کے بالعکس ادویات کی ضرورت بھی بحسب ضرورت ہوتی ہے۔

جو ادویات حرارت اور برودت پیدا کئے بغیر خشکی پیدا کرتی ہیں ان میں جوز دلب، چھال صنوبر اور شاخ گوزن سوختہ وغیرہ بھی شامل ہیں۔ (حنین)

یعنی وہ دوائیں جن کے اندر نمایاں کوئی مزہ ہونہ ارضی صلابت پائی جاتی ہو۔ (مؤلف)

منجن کا نسخہ جو دانتوں اور مسوڑھوں کو مضبوط کرتا ہے، نہ زیادہ حرارت لاتا ہے نہ برودت۔

شاخ گوزن سوختہ ۳۵ گرام، برگ سرو سوختہ ۳۵ گرام، جوز الدلب نا سوختہ ساڑھے سترہ

گرام، بٹافلن ۳۵ گرام، پر سیاہ شاں سوختہ ساڑھے سترہ گرام، گل سرخ سبزی دور نمودہ ساڑھے دس گرام، سنبل الطیب ساڑھے دس گرام، اچھی طرح پیس کر منجن کریں۔

دانتوں کو صاف ستھرا رکھنے کے علاوہ دیکھیں کہ دانتوں اور مسوڑھوں پر زائدرطوبتوں کے فضلات موجود ہیں اور ضرورت مخلصات کے اضافہ کی ہو تو مذکورہ نسخہ کے اندر خطمی کا اضافہ کریں، اور زیادہ صفائی ستھرائی مطلوب ہو تو بیج ہلیون کا، تحلیل اور دفع مادہ ایک ساتھ مقصود ہو جبکہ دانتوں کی جڑوں اور مسوڑھے میں موجود رطوبت کے اندر اضافہ ہو رہا ہو تو مذکورہ دواؤں کے بجائے بیج حماض کا اضافہ کریں۔ زیادہ طاقتور بنانا چاہیں تو چھال قوت داخل کریں، اس سے بھی زیادہ طاقت برگ طر فاء اور برگ آس پیدا کرے گی۔ دانت اور مسوڑھے برودت کی جانب سیلان رکھتے ہوں تو مذکورہ دواء کی جگہ حب کبر اور اس سے بھی زیادہ طاقتور پوست بیج کبر کا اضافہ کریں۔ برودت کا اس حد تک غلبہ ہو کہ دانتوں میں تکلیف ہو رہی ہو جو برف میں ٹھنڈی کی ہوئی اشیاء اور خود برف اور برف کے پانی کے استعمال سے پیدا ہوتی ہے۔ یا اس کی وجہ سر کی کوئی بیماری ہو تو خشکی پیدا کرنے والی ادویات کے ساتھ سخت گرمی پیدا کرنے والی ادویات استعمال کریں۔ مثلاً فونج، جعدہ، فراسیون، سداب، صقر، عاقر قرحا، میویزج، فلفل، مر، حب الغار، ابھل، اور ایسے منجن استعمال کریں، جن کے اندر حسب ذیل اشیاء ڈالی گئی ہوں۔..... (۱) اور عاقر قرحا سب کے سب منجن کے ہمراہ یا مصطلکی کے ہمراہ میویزج چبانا، حتیٰ کہ منہ میں کثرت سے رطوبت نچڑ آئے۔ اس کے بعد منجن استعمال کریں۔ یہ زیادہ مؤثر اور تیر بہدف ہے۔

مسوڑھوں کو طاقت کے ساتھ گرمی پہونچانے والا منجن:

خاکستر فونج ۱۰ گرام، پودینہ کوہی و جنگلی ۱۰ گرام، برگ سرو ۵ گرام، ابھل ساڑھے دس گرام، ایرسا ساڑھے سترہ گرام، مر ساڑھے دس گرام، سنبل الطیب ۴ گرام، عاقر قرحا ۷ گرام، سلیخہ ۷ گرام، دار چینی ۷ گرام، مصطلکی ساڑھے دس گرام، نمک اندرائی ۵۰ گرام شہد میں گوندھا ہوا سوختہ۔ سب کو یکجا کر کے منجن کریں۔

حسب ذیل نسخہ بھی مذکورہ اثر رکھتا ہے:

ابھل، بیج کبر، پوست کبر، عاقر قرحا، ہم وزن پیس کر دانتوں پر رگڑیں۔

مسوڑھے جب بھی مائل بہ سرخی و گرمی ہوں تو مازو، شمر طر فاء، گل سرخ، گلنار اور شب سے

مربک سرد منجن استعمال کریں۔ شب سے طاقت بالخصوص برودت کو قوت پہونچتی ہے۔ مسوڑھے جب بھی دانتوں سے الگ ہو جائے گا۔ یہاں گرم فضلات آکر رہیں گے۔

ٹھنڈے منجن کا نسخہ :

ختم گلاب ساڑھے سترہ گرام، آس ساڑھے دس گرام، طر فاء کا پھل ۳۵ گرام، شب میانی ۷ گرام، کافور ۲ گرام، صندل ۷ گرام، اس حالت کے اندر روغن گل سے مسوڑھے کو ملنے کی ضرورت ہو تو مل سکتے ہیں۔ اس سے ردی خلط کی تیزی ٹوٹ جائے گی۔ کبھی آب کدو و سرکہ وغیرہ کے ذریعہ کلی کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ الا یہ کہ مریض کا گوشت مرطوب ہو، ایسی حالت میں رطوبت پہونچانے والی سبزیوں کے آب سے کلی نہ کریں بلکہ مقصود یہ ہو کہ برودت کی موجودگی میں خشکی زیادہ پیدا نہ ہو۔ جیسا سرکہ کے اندر قابض ادویات کو جوش دے کر استعمال کرنے سے یہ بات پیدا ہو جاتی ہے۔ (حنین)

میں یہ راستہ اسی وقت اختیار کرتا ہوں جب حرارت کی وجہ سے دانتوں میں درد پیدا ہو جاتا ہے۔ (مؤلف)

سرکہ کا استعمال گرم اور سرد تمام بیماریوں کے اندر ہوتا ہے۔ کیونکہ گرم بیماری اس سے سرد اور سرد بیماری میں لطافت پیدا ہو جاتی ہے۔ علاوہ ازیں سرکہ ادویات کے اثرات کو جسم کے اندر دور دور تک لے جاتا ہے۔ لہذا گرم بیماری میں تنہا یا پانی کے ہمراہ اور سرد بیماری میں شہد اور دیگر تمام اشیاء کے ہمراہ اسے استعمال کریں جو برودت کو توڑتی ہیں۔

گرم بیماریوں کے اندر اطباء مخدر ادویات استعمال کرتے ہیں مگر میں انہیں ناپسند کرتا ہوں کیونکہ دانتوں کے اندر ان سے کوئی خراب بیماری پیدا ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ کچھ شکم کے اندر بھی جاسکتی ہے۔ اسی طرح ادویات کے اندر خربق یا حنظل وغیرہ شامل کرنے سے مجھے شکم کا اندیشہ رہتا ہے۔

درد اگر صرف تنہا مسوڑھے کے اندر ہو تو دبانے کے بعد مسوڑھے کے اندر درد ہوگا۔ لہذا ایسی حالت میں فضلات صرف مسوڑھے کے اندر ہوا کرتے ہیں۔ ایسی صورت میں مناسب نہیں ہے کہ کوئی دانت اکھاڑنے کی کوشش کی جائے۔ کبھی درد صرف دانتوں کی جڑوں میں محسوس ہوتا ہے۔ یہ اس وقت ہوتا ہے جب فضلہ داڑھوں سے متصل عصب کے اندر ہوتا ہے۔ اگر بروقت دانت اکھاڑ دیا جائے تو درد میں افاقہ ہو جائے گا مگر سکون بالکل یہ نہ ہوگا۔ افاقہ اس لئے ہوگا کہ جو تباؤ

عصبہ کو لاحق ہوا ہے وہ جاتا رہتا ہے۔ نیز تحلیل کی راہ کشادہ ہو جاتی ہے۔ ادویات کی ملاقات بھی ایسی صورت میں براہ راست ہونے لگتی ہے۔ درد اگر خود داڑھ کے اندر محسوس ہو رہا ہو تو دانت اکھاڑنے کے بعد درد میں بالکل سکون ہو جائیگا۔

دانت گو بڑے ہوں مگر فضلات قبول کرتے ہیں۔ علامت یہ ہے کہ کبھی داڑھ سیاہ ہو جاتی ہے اور سیاہی پورے جسم کے اندر پھیل جاتی ہے۔ بایں ہمہ داڑھوں کے اور نشوونما بھی دیکھیں گے۔ علامت یہ ہے کہ کوئی داڑھ گرتی ہے تو اس کے محاذ والی داڑھ لمبی ہو جاتی ہے۔ کیونکہ گرنے والی داڑھ چونکہ رگڑ ختم ہو جاتی ہے اسلئے اس کا نشوونما ظاہر ہو جاتا ہے۔ نشوونما اسی لئے ہوتا ہے کہ غذا داڑھ کے جسم میں داخل ہو کر صورت بناتی ہے۔

دانت چونکہ غذا حاصل کرتے اور نشوونما پاتے ہیں۔ اس لئے بکثرت انصاب مواد کی وجہ سے یہاں مرض پیدا ہوتا ہے جیسا کہ تمام اعضاء کو پیش آتا ہے۔ پیدا ہونے والا مرض ورم ہوتا ہے۔ بیماری غذا کی قلت سے بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ داڑھ خشک ہو کر باریک ہو جاتی ہے حتیٰ کہ ہلنے لگتی ہے، جیسا کہ بوڑھوں کو عارض ہوتا ہے۔ پہلی حالت کو وہی ضرورت ہوتی ہے جو دیگر اور ام کو ہوتی ہے یعنی طاقتور دفع اور محلل اور مسوڑھوں کو مضبوط کرنے والی دواؤں کی ضرورت ہوتی ہے جو اپنی گرمی اور خشکی پیدا کرنے والی کیفیات کے ذریعہ مرض کو فنا کر دیں۔ مسوڑھوں کو مضبوط کرنے اور دفع مواد کی بات درد کی ابتداء میں ہونی چاہئے۔ مسوڑھ، منہ اور تمام سر کے اندر حرارت کی علامتیں نظر آئیں تو آخر میں محلل ادویات کا استعمال کریں۔ اور اگر برودت کی علامتیں پائی جائیں تو بڑھاپے کی وجہ سے دانتوں کا ہلنا علاج ہے۔ البتہ قابض ادویات کے ذریعہ مسوڑھے کو مضبوط کیا جاسکتا ہے۔ مسوڑھ کو سکڑ دینے کے بعد تھوڑا دانتوں کو روکا جاسکتا ہے۔ دانت کسی چوٹ یا بہ کثرت رطوبت کی وجہ سے بھی ہلنے لگتے ہیں، رطوبت دانت کی جڑ سے متصل عصبہ کو بھگو کر ڈھیل کر دیتی ہے۔ ایسی صورت میں چار قسم کی دواؤں کی ضرورت ہوتی ہے۔

- ۱- خشکی پیدا کرنے والی ادویات، مثلاً شاح گوزن، بکری کی مینگنی، پر سیاوشاں، توتیا وغیرہ۔
 - ۲- خشکی کے ساتھ تحلیل کرنے والی ادویات مثلاً مر، سداب، قطران، زفت، سرکہ، عسل۔
 - ۳- خشکی کے ساتھ قابض ادویات مثلاً مازو، شب، حصرم۔
 - ۴- قابض ہونے کے ساتھ محلل ادویات مثلاً مصطلی سنبل، سازج، زعفران، نمک۔ (حنین)
- قابض اور کسبیلی دواؤں کی ضرورت ضربہ اور دانت کے ہلنے میں خشکی کے ساتھ تحلیل اور قبض کرنے والی دواؤں کی ضرورت عصبہ کے بھیگ جانے میں ہوتی ہے۔ دونوں کے درمیان فرق یہ

ہے کہ دانت کسی آواز کے بغیر بلیں گے۔

دانتوں پر سبزی، سیاہی، اور میل بھی جم جاتا ہے۔ جالی ادویات مثلاً زراوند مدہرج، سرطان، بحر می سوختہ، صدف سوختہ، نمک شہد میں ملا کر سوختہ کیا ہوا، نظردن، بورہ، کندر۔ سبز زیادہ بہتر ہے۔ کف دریا، زجاج، سنبادہ، قیشور، اور صغیر سوختہ کے ذریعہ علاج کریں۔

دانتوں پر مسواک نہ کرنی چاہئے، کیونکہ اس سے دانتوں کی چکنائی اور کھر دراپن جاتا رہتا ہے علاوہ انہیں دانتوں پر سبزی اور میل بھی آ جاتا ہے۔

وجہ یہ ہے کہ گرم منجنوں سے دانتوں کے اندر کھر دراپن پیدا ہو جاتا ہے چنانچہ یہاں میل آ جاتا ہے۔ لہذا مناسب یہ ہے کہ دانتوں کی چکنائی زائل نہ ہو۔ زائل ہونے کی صورت میں تسخ اور دانتوں پر سبزی بہت جلد آ جاتی ہے۔ مسواک اور گرم منجنوں سے باریک مسوڑھے کا کنارہ بھی جو دانتوں سے متصل ہوتا ہے متاثر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ مسوڑھے کے کناروں میں لیس دار، چسکنے والی طبعی رطوبت موجود ہوتی ہے۔ جو مسوڑھے کو دانتوں سے چپکائے رکھنے میں مدد کرتی ہے۔ گرم منجن سے یہ رطوبت فنا ہو جاتی ہے اور مسوڑھ دانتوں سے الگ ہو جاتا ہے۔

بوقت خواب دانتوں کی تدھین سے دانتوں پر سبزی پیدا نہیں ہوتی۔ دانت برودت کے شکار ہوں تو تدھین روغن نار دین ورنہ روغن گل سے کریں۔ دونوں روغنوں کو ملا کر بھی دانتوں پر مل سکتے ہیں، تدھین سب سے زیادہ مؤثر اس وقت ہوتی ہے جب پہلے شہد سے دانتوں کو صاف کریں پھر روغن اندر اور باہر سے لگائیں۔

دانتوں کو صاف اور سبزی کو دور کرنے کا منجن:

زجاج سوختہ ۱۴ گرام، قیشور سوختہ ۱۴ گرام، نمک شہد میں گوندہ کر سوختہ کیا ہوا ساڑھے دس گرام، ریشمی کپڑے سے چھان کر استعمال کریں۔

کبھی دانتوں کے اندر فساد پیدا ہو جاتا ہے اور وہ ریزہ ریزہ ہو کر نکلنے لگتے ہیں ایسی حالت گرم رطوبتوں کے انصباب سے ہوتی ہے۔ خشکی پیدا کرنے والی ادویات کے ذریعہ علاج کریں۔ فضلات اس حد تک زیادہ ہوں کہ ان کا فنا ہونا ممکن نہ ہو تو سر کے تنقیہ کی ضرورت ہوتی ہے جو غروں، مصنوع اور سعوٹ کے ذریعہ پوری کی جاسکتی ہے۔ فضلات سر کی جانب تمام جسم سے آرہے ہوں تو جسم کا تنقیہ اسہال یا فص دیدہ نوں کے ذریعہ کریں۔ اس کے بعد وہ تدبیر کرنی لازم ہے جس سے عمدہ خون پیدا ہو جو تیز نہ ہو۔ اس بیماریوں کے اندر ضرورت طاقتور خشکی پیدا کرنے والی اور محلل

ادویات کی ہوتی ہے۔ مثلاً سانپ کی کینچلی، صمغ بطم، بادام تلخ، شونیز، فلفل، زنجبیل، بورہ، قطران، شہد، قنہ، جاؤ شیر، عاقر قرحا، مر، حلتیت، انجدان، لبسن، نمک، کبریت، یتوغ کا دودھ، پوست بچ کبر، نیز جن کے اندر خشکی پیدا کرنے کے علاوہ طاقتور قبض کی تاثیر موجود ہو، مثلاً مازو، صمغ صماق، زاج، شب۔ ان دواؤں کو فساد کے علاج میں داخل یا انہیں پوری دائرہ پر طلاء کرنے سے نفع ہو گا۔ فساد پیدا کرنے والے فضلات جذب ہو کر فنا ہوں گے، اور درد میں سکون ہو جائے گا۔ فساد زیادہ ہو گا تو مذکورہ دواؤں میں کچھ ایسی ہیں جو دانتوں کو صاف کر کے اکھاڑ دیں گی، مثلاً عاقر قرحا کا استعمال سر کے کے ہمراہ اسے سر کے کے اندر چالیس دن بھگو کر پیس لیں اور دائرہ پر رکھیں۔ دائرہ اکھڑ جائے گی۔ اسی طرح یتوغ کا دودھ ہمراہ آرو کر سنہ یا آرو تر مس، یا قنہ یکجا کر کے اس پر زاج سرخ یا قشع الحمار، کبریت، مویزج رکھیں۔ یہ سب دائرہ کو اکھاڑ دیں گی۔ طلاء کرنا چاہیں تو بقیہ پر موم کا استر چڑھا دیں۔ (حنین)

کوئی نقصان نہ ہو گا، روزانہ طلاء کریں حتیٰ کہ دانت اکھڑ جائے، زیادہ فساد کا علاج یہی ہے کہ دانت کو اکھاڑ دیا جائے۔ کم فساد کا علاج یہ ہے کہ ایسی ادویات استعمال کریں جن کے اندر تحلیل کے ساتھ قبض کی تاثیر ہو، مثلاً رسوت، صبر، آس، روغن ناروین، وغیرہ۔

دانتوں کے اندر شکاف اور خشکی بھی لاحق ہوتی ہے۔ سبب یہ ہے کہ دانتوں کی رگیں نرم ہو جاتی ہیں۔ علاج یہ ہے کہ انہیں قابض ادویات کے ذریعہ سخت اور طاقتور بنایا جائے۔ مسوڑھے میں ورم ہو جاتا ہے تو کبھی شدید درد ہونے لگتا ہے۔ روغن گل خالص ۴۰ گرام، مصطکی ساڑھے دس گرام، مصطکی پیس کر روغن میں جوش دیں، پھر اسے نیم گرم ہونے دیں اور کھلی کریں۔ منہ کے کسی حصہ میں بھی درد ہو اس سے سکون ہو گا۔ کیونکہ فضلات آہستہ سے دفع ہوں گے اور سوزش پیدا کئے بغیر تحلیل ہوں گے۔ روغن آس، صبر، ہمراہ شہد و شراب جس میں گل سرخ جوش دے لیا گیا ہو بھی یہی اثر رکھتا ہے۔

اس جگہ اطباء غلطی کرتے ہیں کیونکہ وہ طاقتور قابض ادویات استعمال کرتے ہیں کیونکہ شدت سے نچوڑ کر یہ دوائیں عضو ماؤف کو مجبور کر دیتی ہیں، اس جگہ اصل میں ضرورت ایسی دواؤں کی ہوتی ہے جو آہستگی سے دفع اور تھوڑا تحلیل کریں اور ڈھیلا پن پیدا کریں۔ درد کے اندر سکون اس نسخہ سے ہوتا ہے جو ہم بیان کر چکے ہیں۔ مسوڑھے میں کبھی رطوبت آ جاتی ہے جس سے وہ ڈھیلا ہو جاتا ہے۔ خشک کرنے اور مسوڑھے کو مضبوط بنانے کے لئے حسب ذیل نسخہ استعمال کریں:

نسخہ :

گلنار کو سرکہ میں جوش دے کر کلی کریں، یا مسوڑھے پر شہد کے ساتھ شب یمانی ملا کر طلاء کریں۔ نمک اور نوشادر اس کے لئے دونوں موزوں ہوتے ہیں۔ مصیبت کی تلچھٹ میں تھوڑا مویزج ملا لیں تو بھی موزوں ہے۔ شراب میں برگ اجاص جوش دے کر یا آب زیتون نمکین کے ذریعہ کلی کرنا بھی موزوں ہے۔

مسوڑھے کو مر اور فوج جنگلی سوختہ مضبوط بناتا ہے۔

قدماء کا کہنا ہے کہ گدھی کا دودھ مسوڑھے کو مضبوط کرتا ہے۔ اس کا تجربہ میں نے نہیں کیا ہے کیونکہ مجھے یہ معلوم نہ ہو سکا کہ آخر کس اثر سے گدھی کا دودھ مفید ہوتا ہے۔ مسوڑھے سے کبھی خون بہنے لگتا ہے۔ اس کا سب سے زیادہ مؤثر علاج ہے کہ منہ کے اندر آب لسان اکھمل رکھیں اور سرکہ کی کلی کریں۔

مسوڑھے کے اندر پیدا شدہ زخموں کا سب سے کامیاب علاج رسوت ہے، اسے شہد کے ساتھ مسوڑھے پر طلاء کریں۔ مسوڑھے کے زخموں میں کبھی تعفن پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کا سب سے مؤثر علاج مسک خشک یا ابھل ہے۔ انہیں پیس کر شہد کے ساتھ طلاء کریں۔

کچھ منجن جو مسوڑھے کو سکڑ کر مضبوط کرتے اور منہ میں خوشبو پیدا کرتے ہیں تیار کئے جاتے ہیں، مثلاً مصطلی، عدد، ساذج، ابھل، گلنار، اور ساق۔

ایسی صورت کے اندر بقدر ضرورت گرمی اور سردی پیدا کرنے والی ادویات بھی شامل کرنا

چاہئے۔

کبھی ایسا ہوتا ہے مسوڑھے کا گوشت کم ہو جاتا ہے، گوشت اگانے کے لئے حسب ذیل نسخہ استعمال کریں:

نسخہ :

کندر ذکر، دم الاخوین، ایرسا، کرسنہ، اور شہد۔

مسوڑھے کا گوشت اگانے والا منجن :

آرد کرسنہ، شہد میں گوندہ کر قرص بنالیں اور کسی نئے ٹھیکرے پر رکھ کر انگارے پر رکھ دیں، حتیٰ کہ پینے کے قابل اور جلنے کے قریب ہو جائے۔ یا اسے تندور کے اندر روٹی کی طرح پکائیں۔ یا

تندور کی کسی اینٹ پر رکھیں۔ پھر اسے پیس کر دم الاخوین ۱۴ گرام، کنڈر ذکر ۱۴ گرام، ایر سائے گرام، زراوند حرج ۷ گرام۔ سب پیس لیں اور منجن کریں۔ پیشتر اور بعد میں سرکہ معنصل کی کلی کریں۔ بعد از آں تنہا شہد مسوڑھے پھر ملیں۔

مسوڑھوں اور دانتوں کا سب سے عمدہ علاج شہد ہے۔ کیونکہ اس سے مسوڑھ اور دانت صاف ہوتے ہیں اور اعتدال کے ساتھ ان کے اندر جلا پیدا ہو جاتی ہے۔ دانتوں میں چکنائی اور چمک آ جاتی ہے۔ بایں ہمہ مسوڑھے کا گوشت بھی اگتا ہے۔ اس طرح وہ تمام خوبیاں اس کے اندر جمع ہیں جن کی مسوڑھوں اور دانتوں کو ضرورت ہوتی ہے شہد کا استعمال تمام دواؤں میں سب سے زیادہ آسان بھی ہے کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ شہد سے مسوڑھے ڈھیلے پڑ جاتے ہیں مگر اس کا یہ اثر نہیں ہے۔ برعکس ازیں وہ مسوڑھوں کو مضبوط کرتی ہے کیونکہ درجہ دوم میں خشکی ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں اس کے اندر تیزی اور طاقتور جلاء پیدا کرنے کی قوت ہوتی ہے۔ نمک اور شکر کا عمل بھی شہد جیسا ہوتا ہے۔ شکر اور نمک اپنے کھر درے پن کی وجہ سے دانتوں کو صاف کر دیتے ہیں۔ سکر طبرزد خاص کر پیس لینے کے بعد شہد میں ملا لیں تو ایسا منجن تیار ہو جاتا ہے جو دانتوں کا صاف کرتا، سکوڑتا، چکنا بناتا اور مسوڑھے کو صاف کر کے مضبوط بناتا ہے۔ (حنین)

تمام ہڈیوں کے درمیان دانتوں کو واضح طور پر حس ہوتی ہے کیونکہ یہ دماغ سے کسی نرم عصبہ کو قبول نہیں کرتے ہیں۔ (جالینوس)

نمک داڑھ کے لئے بیحد مفید ہے۔ کیونکہ یہ مضر ترشی کی ضد ہوتا ہے۔ (ابن ماسویہ)
حنظل ۷ گرام، حرمل ۱۴ گرام، سرکہ شراب میں جوش دیں اور کلی کریں، اور دندان میں عمدہ اور مجرب ہے۔ اذخر، ایر سا، جوز السرد کا طاقتور شراب میں جو شانہ مر کے ہمراہ منہ کے اندر لئے رہنا بھی درد میں مفید ہے۔ (تیاذوق)

بیگنی سیاہ دانتوں کے لئے:

سک سوختہ ۱۳۲ گرام، فلفل ۱۴ گرام، حماما ساڑھے دس گرام، سادج ہندی ۷ گرام، جس سوختہ ۲۸ گرام، استعمال کریں۔ متعفن سیاہ مادہ کا ازالہ ہو جائیگا۔

آکلہ اور فساد زدہ داڑھ کے لئے:

داڑھ کو سک مسک فائق سے بھر دیں درد میں سکون ہوگا۔ فساد رک جائے گا اور بو خوشگوار

ہو جائے گی۔ (ابن ماسویہ)

منجن:

درد کو سکون اور منہ کو خوشگوار رکھتا ہے۔ بادشاہوں کے لئے موزوں ہے۔

سک، مر، سنبل، ابہل، جوزالسرو، عاقر قرحا، پیسکر دانتوں پر اچھی طرح رگڑیں، اور منہ میں لئے رکھیں۔ درد میں سکون ہوگا۔ قوت پیدا ہوگی، دانتوں پر انصابت مواد ہو رہا ہو تو اسے دفع کرے گا۔

دانتوں کے درد میں نہایت مؤثر دوا:

عاقر قرحا، پوست بیج کبر، جوزالسرو، نہایت کھٹے سرکہ میں جوش دیں اور کلی کریں، اور دیر تک منہ میں لئے رکھیں۔ یا زراوند طویل یا سانپ کی کینچلی کا جو شانہ استعمال کریں۔ یہ نہایت طاقتور خشکی پیدا کرتی ہے۔ (مؤلف)

مسورہ مضبوط نہ ہو سکے اور دانت ہلتا رہے تو دانت کی جڑ کو داغ کر سنہری زنجیر سے باندھ دیں۔ داڑھ کا درد ترش قابض اشیاء کے استعمال سے پیدا ہوتا ہے۔ ابتدا میں ہو تو یہ معدہ کے اندر ترش بلغم کی وجہ سے ہوتا ہے۔ غذاؤں سے پیدا شدہ درد میں اخروٹ اور فندق کے ساتھ فرغیر چبائیں۔ اور روغن غابہ منہ کے اندر رکھیں۔ موم اور علك چبائیں۔

دواؤں سے پیدا شدہ درد میں زراوند طویل، حب الغار، حلتیت، لبن الاعبہ اور عصل دانتوں پر رگڑیں۔ (ابن ماسویہ)

یہ دوائیں دانتوں کا پانی اتر جانے میں مفید ہے۔ (مؤلف)

ایک عمدہ دوا جالینوس کی نظر آئی ہے۔ یہ دانتوں کے اندر حد سے زیادہ درد اور تکلیف کے لئے ہے۔ جو مزمن ہو چکی ہو اور مریض اس کا عادی ہو گیا ہو۔ دوا طاقتور خشکی اور گرمی پیدا کرتی ہے۔ فوج خشک، قسط، عاقر قرحا، مر، زنجبیل، سعد، سنبل، ابہل، میویزج۔ اچھی طرح پیس کر دانتوں پر صبح و شام اچھی رگڑیں۔ پانی نہ نگلیں۔ نہایت عمدہ اور مؤثر دوا ہے۔ (مؤلف)

میرا اپنا تجربہ ہے کہ دانتوں کا پانی اتر جانے کے بعد دانتوں کے اندر درد ہوتا ہے۔

پانی اترنا پیش خیمہ ہوتا ہے۔ درد اٹھنے والا سرد ہوتا ہے۔ اصل میں دانت اور عصبہ کبھی سرد ہو جاتے ہیں لہذا دانتوں کو گرمی پہنچانا چاہیے۔ زردی بیضہ گرم کے ذریعہ تکمید کریں۔ دانتوں کو حرارت پہنچائے بغیر نہایت خشک کرنے والی دوا۔

اقاقیا، گلنار، شب، منجن کریں۔ پوست بیضہ، سینک سوختہ مغسول وغیرہ۔ (بیاض)

بید ح عمدہ فلو فون آکلہ کے لئے:

اقاقیا ۴۲ گرام، چونان بجھا ۲۸ گرام، شب ۲۴ گرام، سرکہ میں قرص بنالیں، اور ضرورت کے لئے محفوظ کر لیں۔ (مؤلف)

فلغل ۳۵ گرام، عاقر قرحا ۱۴ گرام، مویزج ۱۴ گرام، زنجبیل ۱۴ گرام، بورہار منی ۲۱ گرام، اچھی طرح پیس لیں۔ اور دانتوں اور مسوڑھوں پر رگڑیں، دانتوں کے درد کو حیرت انگیز طور پر سکون دیتا ہے۔ (سابور)

ورم حار کے بغیر داڑھ کے اندر تڑپ ہو تو خردل پیس کر جڑ پر رکھیں۔ انشاء اللہ حیرت انگیز اثر دیکھیں گے۔ (طیب نامعلوم)

اوپر سے بہہ کر آنے والے رقیق مادہ سے دانتوں کے اندر جو درد ہو رہا ہو اس کا علاج شروع میں مانع ادویات سے کریں۔ تاکہ مسوڑھوں کے اندر ورم نہ ہونے پائے، بدن کا استفراغ کریں اور غذا لطیف اور معتدل دیں۔ ورم ہو جائے تو گرم تر ادویات جو مادہ کا استفراغ سوزش پیدا کئے بغیر کر دیں کے ذریعہ کریں۔ سکون نہ ہو اور بے خوابی لاحق ہو جائے تو مخدرات کا استعمال کریں، اس سے بھی سکون نہ ہو تو ازالہ سبب کی کوشش کریں، فلغل، عاقر قرحا، دردی سوختہ اور فریون کی باریک پرت دانتوں پر چڑھائیں۔ (جالینوس)

میرے خیال میں دانتوں کے اندر درد اس لئے ہوتا ہے کہ مسوڑھ متورم ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں فصد اور ایسی مانع ادویات کی ضرورت ہوتی ہے جو کھر در اپن پیدا نہ کریں کبھی درد اس عصب کے اندر ہوتا ہے۔ جو دانت کے نچلے حصے میں آتا ہے۔ جالینوس نے اس کی کوئی علامات بیان نہیں کی ہے۔ درد خود دانت کے اندر ہو تو درد کا احساس دانت کے کنارے اور عصب کے اندر ہو تو گہرائی میں محسوس ہو گا۔ اس میں داڑھ کے درد سے کچھ مشابہت ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ جڑا بھی متاثر ہو جاتا ہے۔ جڑا متاثر ہو اور مسوڑھ متورم نہ ہو تو یہ حالت عصب کے تناؤ کی وجہ ہوتی ہے اور نہایت طاقتور دواؤں کی محتاج ہے۔ اسکیم سرکہ، فونج اور عاقر قرحا سے بنی ہوئی دوا استعمال کریں۔ یہ آخر میں تحلیل ہونے کے وقت استعمال کریں۔ شروع میں روکنا چاہیں تو سرکہ اور مازو استعمال کریں۔ دانتوں میں جس وقت درد ہو رہا ہو تو یہ دیکھیں کہ مسوڑھے میں ورم ہے یا نہیں۔ آخری دونوں قسموں کا علاج ایک ہی ہے۔ اسے دیکھنے کے بعد دیکھیں دانتوں کی جڑ میں یا مسوڑھ میں ورم کی

علامت موجود ہیں تو مانع ادویات استعمال کریں پھر ورم میں روغن گل نیم گرم اور مصطکی اور دانت کی جڑ میں ورم کے لئے مازو اور سرکہ استعمال کریں۔

اس کے بعد محلات کے ذریعہ علاج کریں، پہلی حالت میں گرم شراب اور دوسری حالت میں سرکہ، فونج اور عاقر قرحا دیں، درد کا سبب اخلاط غلیظ یا نفاخ ریاخ ہوں تو تنکید، تریاق، بھوکار کھنے اور مسہل سے کام لیں۔

تیز درد کی دوا:

افیون، مر، فلفل، شہد میں گوندہ کردانت پر طلاء کریں اور منہ میں رکھیں۔
ٹھنڈ پانی پینے پر درد ہو تو نہایت گرم زردی بیضہ کے ذریعہ تنکید کریں اور گرم کھانے کی جگہ اسے استعمال کریں۔ سکون ہو جائے تو فہا ورنہ یارج فیر ادانتوں پر رگڑیں۔ صحت نہ ہو تو تریاق سے رگڑیں۔ (مؤلف)

درد تیز ہو تو مریض کو فلو نیا پلائیں، منہ کے اندر بھی وہ لئے رکھے تاکہ نیند آجائے۔ نیند آنے پر درد پختہ ہو گا اور سکون ہو جائیگا۔ (ابن طلاؤس)

دیکھیں کہ درد دانت سے لے کر مسوڑھے تک ہو رہا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہاں ورم موجود ہے لہذا فصد کھولیں، مسہل دیں، روغن گل اور خلاف جیسی تھوڑی قابض اور مرخی ادویات کی کلی کرائیں۔ دانتوں پر گلاب، مسور، طباشیر، تخم گلاب اور کافور چپکائیں۔ زیادہ قابض اور تیز دوائیں ہرگز استعمال نہ کریں۔ درد تیز ہو تو گرم پانی کی کلی کرائیں۔ داڑھی کی تنکید کریں۔ اور تیز ہو تو ایک گرام افیون دیں تاکہ مریض سو جائے، سو کر اٹھے گا تو درد میں سکون ہو گا۔

کیونکہ ورم پختہ ہو چکا ہو گا۔ درد ورم کے بغیر ہو تو وہ سرکہ استعمال کریں جن کے اندر چہری چیزیں جوش دی گئی ہوں۔ بعد ازاں دانتوں پر فلفل وغیرہ ملیں۔ غذا قطعی ترک کر دیں۔ حتیٰ کہ سکون ہو جائے۔ تھوڑی خالص شراب پیئیں۔ کثرت سے غرغہ کریں۔ پھر فلفل اور یارج دانتوں پر رگڑیں۔ ورم لثہ میں مفید یہ ہے کہ ایک سلائی پر اون لپیٹ کر گرم روغن میں ڈبوئیں اور مسوڑھے پر رکھیں۔ درد اور خود ورم میں تیزی سے سکون ہو گا۔ یہ نہایت خیرت انگیز دوا ہے۔ (مؤلف)

داڑھ کے درد میں کوئی دوا کام نہ کرے اور درد تیز ہو رہا تو زیت میں مرزنجوش، اور حرمل کھولائیں۔ اور اس میں دو بڑی خمیدہ سرسویاں گرم کر کے ڈبوئیں۔ ایک کو منہ کے اندر داخل کر کے داڑھ پر رکھیں۔ سرد ہو جائے تو دوسری رکھیں۔ اس طرح یکے بعد دیگرے چھ داغ لگائیں۔ درد میں

حیرت انگیز طور پر سکون ہو جائے گا۔ (یوسف ساہر)

دانتوں کے درد میں فوری سکون کے لئے :-

کبچ کی جڑ اور پتہ، خربق سفید، میویزج، شیطرج، عاقر قرحا، فلفل، کندش، سک، سعد، سنبل، زراوند طویل، ازخر، تخم حنظل، بیج کبر، اچھی طرح پیس کر ماؤف دانتوں کی جڑوں پر چپکائیں۔ خیال رکھیں کہ شکم میں کوئی چیز داخل نہ ہو۔

پانی تھوک دیں، اس طرح دو بار بار چپکائیں۔ اس طرح غلیظ سرد درد میں سکون ہو جائے گا۔ بہتر یہ ہے کہ دوا کے ہر بار استعمال کے بعد عمدہ سرکہ کی کھلی کریں، جس میں عاقر قرحا اور شیطرج جوش دے لیا گیا ہو۔ علاج کے طور پر اس سے درد میں سکون ہو گا مگر دانت ریزہ ریزہ ہونے لگے گا، کیونکہ اس سے بری طرح خشکی پیدا ہوگی۔

ورم لثہ کے لئے مفید روغن :

روغن گل میں سنبل، گل سرخ حبک اور مصطلی بھگو کر یا جوش دے کر کھلی کریں۔

درد دندان کے لئے کلی کا عجیب نسخہ :

خربق سفید، کندش، عاقر قرحا، شیطرج ہندی، سرکہ میں جوش دیں اور بار بار منہ میں لیں۔ (مؤلف)

فسادہ زدہ داڑھ کے اندر قطران پکانے سے درد میں سکون ہوتا ہے پوری داڑھ کا تھقیہ اور ازالہ ہو جاتا ہے۔ (حنین)

برودت کی وجہ سے داڑھ میں درد ہو تو اس پر گرم قطران بار بار رگڑیں۔ اس طرح درد میں تیزی سے سکون ہو گا، یا اس کی جگہ روغن خردل استعمال کریں۔ (مؤلف)

تیز دواؤں میں دار چینی سے زیادہ اور کوئی دوا خشکی پیدا نہیں کرتی نہ ہی کوئی دوا اس سے زیادہ گرم ہے۔ حالانکہ دار چینی میں طاقتور گرمی پہنچانے کا تاثیر نہیں ہے۔ (حنین)

داڑھوں کے نہایت تیز درد میں دار چینی عمدہ ہوتی ہے۔ اسے دانت پر رگڑیں یا اس کا عصاہ دانتوں پر گرائیں۔ (مؤلف)

بیج باد آور اور بیج شکاع پانی میں جوش دے کر درد دندان میں کھلی کریں۔ زراوند مدحرج میلے

دانتوں کی صفائی کرتی ہے اور غلیظ ریاح کے سبب پیدا شدہ درد کو تسکین دیتی ہے۔ لسان الجمل کو چبانایا پانی میں جوش دے کر کھلی کرنا درد دندان میں مفید ہے۔ (حنین)

یہ دوا خشکی پیدا کرتی ہے۔ بایں ہمہ برودت بھی پیدا کرتی ہے۔ لہذا وہاں استعمال کریں، جہاں حرارت ہو۔ (مؤلف)

اسفارغین کی جڑ اور بیج درد دندان کا شافی علاج ہے۔ کیونکہ اس سے طاقتور خشکی پیدا ہوتی ہے۔ گرم نہیں کرتی۔ یہ سب سے بڑی دوا ہے جس کی دانتوں کو خاص طور پر ضرورت ہوتی ہے۔ کینچ کی جڑ اور اس کا پتہ خشک کر کے دانتوں کے علاج میں استعمال کیا جائے تو درد میں سکون ہوتا ہے، نیز دانتوں کا اس سے تنقیہ ہوتا ہے کیونکہ اس کے اندر طاقتور خشکی پیدا کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ (حنین)

روغن مصطکی اور روغن تو دیری نیز روغن حبہ سبز و روغن اذخر ہر ایک ملیں و مخلل اور ساتھ میں تھوڑا قابض ہوتا ہے۔ (مؤلف)

لہذا ورم لثہ میں بیحد مفید ہے۔ (مؤلف)
پوست تیخ کبر سے بلغم بہ کثرت خارج ہوتا ہے۔ لہذا اس کا چبانایا ایک بار سرکہ اور ایک بار شراب میں جوش دے کر غرغره کرنا یا حسب ضرورت تنہا اسے چبانادرد دندان میں مفید ہے۔ (مؤلف)

قطران فساد زدہ داڑھ کے اندر پکانے سے درد میں سکون ہو جاتا ہے۔ (حنین)
کسی فساد زدہ داڑھ کو نکالنے کی ضرورت ہو تو مذکورہ دوا اس کے اندر کئی بار بھریں۔ داڑھ ریزہ ریزہ ہو کر اکھڑ جائے گی۔ (مؤلف)

عصارہ توٹ اور رب توٹ مسوڑھے کے در دوں میں عمدہ ہے کیونکہ اعتدال کے ساتھ قبض پیدا کرتا ہے۔

چھال درخت لب میں اس قدر خشکی ہے کہ سرکہ میں جوش دے کر کھلی کی جائے تو درد دندان کا شافی علاج ہے۔ بیج عاقر قرحا جوش دے کر استعمال کی جائے تو برودت کی وجہ سے پیدا شدہ درد دندان میں سکون ہو جاتا ہے۔

تیوعات کی جڑ سرکہ میں جوش دے کر منہ میں رکھنا درد دندان کا شافی علاج ہے۔ اس کا دودھ فاسد دانت کے اندر پکانا شفا دیتا ہے۔ یہ دانتوں کا تنقیہ کرتا ہے۔

عروق صفر کا چبانادرد دندان کے لئے بیحد مفید ہے، گھی کو تھوڑا گرم کر کے مسوڑھے پر کئی بار

ملا جائے تو بچے کا دانت بہ آسانی نکل آتا ہے۔ یہ ورم لثہ میں بیحد مفید ہے۔ گرم دودھ کی بار بار کھلی کرنے سے مسوڑھے کے ورم کا ازالہ ہوتا ہے۔ سیان رک گیا ہو تو گھی منہ کے تمام اور ام کو پختہ کرتا ہے اور درد کو سکون دیتا ہے۔ خرگوش کا بھچہ بھون کر کھانا، بچوں کے دانت نکلنے میں مفید ہے۔ یہ وہی کام کرتا ہے جو گھی اور شہد کا ہوتا ہے۔ (مؤلف)

پوست صنوبر کوٹ کر سرکہ میں جوش دیں اور گرم گرم کھلی کریں، تو دانتوں کے درد میں سکون ہوتا ہے۔ کفر الیہود گرم کر کے ماؤف داڑھ پر رکھنے سے درد میں سکون ہو جاتا ہے۔ پوست توٹ و قطران کا جو شانہ فساد دانت پر گرم پکانا دانتوں کے درد میں مفید ہے۔ یہ فاسد دانت کو ریزہ ریزہ کر دیتا ہے۔ سرکہ کے ہمراہ اس کی کھلی کرنے سے درد میں فوری سکون ہوتا ہے۔ برگ طر فا کا جو شانہ دانتوں کے درد کو سکون بخشتا ہے۔ پوست توٹ کا جو شانہ درد دندان کے لئے عمدہ ہوتا ہے۔ (حنین) صمغ توٹ درد دندان کے لئے عمدہ ہے۔ کھود کر درخت کی جڑ میں شکاف لگائیں اور ایک دن چھوڑ دیں۔ اس سے پانی نکل کر جم جائے گا، یہی صمغ ہے۔ (دیا ستوریدوس)

نیخ حماض شراب میں جوش دے کر، ہلیون یا اس کے بیج کا جو شانہ کھلی کے طور پر استعمال کرنے سے دانتوں کے درد میں سکون ہوتا ہے۔ (دیا ستوریدوس) لہسن کندر اور صنوبر کی چکنی لکڑی کے ہمراہ جوش دے کر منہ میں رکھنے سے درد دندان میں افادہ ہوتا ہے۔ (دیا ستوریدوس)

کبر کا پھل سرکہ میں جوش دے کر منہ میں رکھنے سے دانتوں کا درد جاتا رہتا ہے۔ تازہ شیطرج گردن میں لٹکانے سے دانتوں کے درد میں سکون ہوتا ہے۔

حرمل کے چبانے سے دانتوں کے درد میں سکون ہو جاتا ہے۔ اس کے برابر کوئی چیز نہیں ہے۔ صعتر کا جو شانہ درد دندان کو صحت دیتا ہے۔ عاقر قرحا کو جوش دے کر کھلی کرنے سے دانتوں کے درد میں سکون ہوتا ہے۔

شونیز صنوبر کی چکنی لکڑی کے ہمراہ سرکہ میں جوش دے کر منہ میں رکھنے سے دانتوں کا درد جاتا رہتا ہے۔ (دیا ستوریدوس)

دانتوں کو اکھاڑنے کے لئے میرے خیال میں سرکہ سے بڑا کوئی اور مؤثر دوا ہے نہ ہی اس کے مقابلہ میں دانتوں کو ہلانے کے لئے کوئی طاقتور دوا ہے۔ دردی سرکہ کا طلا کریں، حلیت دانتوں کے فساد میں استعمال کریں۔ اس سے درد میں سکون ہوگا۔ اس کے ہمراہ صعتر کو جوش دے کر استعمال کرنا مفید ہے۔ درخت انجدان کا پتہ بھی یہی اثر رکھتا ہے۔ نیخ عظمیٰ سرکہ کے ہمراہ جوش دے کر منہ میں

رکھنے سے درد میں سکون ہوتا ہے۔ (مؤلف)

بچہ کا دانت ٹکنا محسوس ہو تو روزانہ کئی بار اس کے مسوڑھے پر بالائی کا طلاء کریں۔ تکلیف کے بغیر دانت نکل آئے گا بالخصوص جبکہ شہد کے ساتھ استعمال کی جائے۔ (اریبا سیوس)

دانتوں کے فساد میں کزما زج مفید ہے۔ (مسح)

بچے کے مسوڑھے پر روزانہ بالائی کا طلاء کریں اور اس پر جو اس طرح گذاریں جیسے بالائی کو تحلیل کیا جا رہا ہو، دانت بہ آسانی نکل آئے گا۔ (یہودی)

بچے کو پات گو بھی کھلائی جائے تو دانت کا ٹکنا آسان ہو جاتا ہے۔ (فلاحت)

کراث کی خاصیت یہ ہے کہ دانتوں اور مسوڑھوں کو خراب کر دیتی ہے۔ (یہودی)

مرکی مالش یا دانتوں کے اندر اسے بھرنا دانتوں کے فساد کو مانع ہے۔ کیونکہ اسکے اندر حد درجہ خشکی پیدا کرنے کی تاثیر ہے، ساتھ ہی تھوڑی گرمی بھی پہونچتی ہے۔ لہذا اس پر اعتماد کریں۔ (دمشقی و مسح)

فوفل خشک دانتوں کے لئے عمدہ ہے۔ (خوز)

درد دندان میں سندراس کے مقابل کوئی اور دوا نہیں ہے۔ (خوز)

پان اہل ہند دانتوں اور مسوڑھوں کو بیجد مضبوط بنانے کے لئے چباتے ہیں۔ (خوز)

دانت پر لہسن رگڑنے سے درد میں فوری سکون ہو جاتا ہے بشرطیکہ درد ٹھنڈک کی وجہ سے ہو۔ (ابن ماسویہ)

درد دندان میں مسکن دوا:

جند بیدستر، فلفل، حلتیت، عاقرقرحہ، زخمیل، خردل، زراوند، شہد اور سونٹھ میں گوندہ کر بوقت ضرورت ماؤف دانت پر کئی بار رگڑیں۔ (مؤلف)

دانت کے کند ہو جانے کی بات ہمارے سامنے تب ہی آتی ہے جب مریض نے کٹھی چیزیں کھالی ہوں۔ (جالینوس)

درد بارد ہو تو انگلی میں کوئی کھردری دھجی لپیٹ کر دانت کی جڑ پر اندر اور باہر سے رگڑیں، بعد از حسب ذیل منجن انگلی کے ذریعہ دونوں گوشوں سے دانت کو رگڑیں۔ نصف گھنٹہ تک یہ عمل کرتے رہیں حتیٰ کہ درد میں سکون ہو جائے۔

منجن کا نسخہ :

فلفل، مر، عاقر قرحا، فرفیون، نظرون، ہم وزن، حیرت انگیز نسخہ ہے۔ درد گرم ہو جسکی علامت یہ ہے کہ مسوڑھے میں ورم ہوگا، اور دانت..... تو فصد اور پچھنے اور منہ میں سرکہ لئے رکھنا بے نظیر علاج ہے۔ بار درد میں سرکہ کا استعمال سب سے زیادہ مضر ہے۔ فصد کے بعد گرم درد شروع ہو تو حسب ذیل نسخہ استعمال کریں :

نسخہ :

بابونہ، خطمی، حلبہ، تخم کتاں، شبت، کے جو شانہ یاروغن میں ضماد بنالیں اور سینکنے کے بعد داڑھی پر رکھیں۔ یہاں کا طریقہ علاج بقیہ تمام اعضا سے مختلف ہے۔ مادہ باہر نکل کر داڑھی میں آجائے اور داڑھی کے متورم ہو جانے کے بعد درد میں بالکل سکون ہو جائیگا۔ (مؤلف)

برف کا نہایت سرد پانی منہ میں اس حد تک کے لئے رکھنا کہ دانت سن ہو جائے۔ بیحد مفید ہے۔ کبھی درد اس سے بڑھ جاتا ہے۔ پھر بالکلیہ سکون ہو جاتا ہے۔ اس سے زیادہ مؤثر کوئی اور علاج نہیں ہے۔

ورم لثہ کی وجہ سے دانتوں میں درد کے لئے :

پرانے منقہ کی بنیڈ، روغن گل خام جوش دے کر منہ میں رکھیں، عجیب و غریب علاج ہے۔ (مؤلف)

ایک شخص کو شدید درد تھا میں نے اس کی داڑھی پر مسلسل جمید کی حتی کہ وہ سرخ ہو گئی۔ اس کے بعد دانت کے اوپر گرم روغن پکایا اور حکم دیا کہ دانتوں سے کوئی گرم چیز دبائے جو تند در سے نکلی ہوئی گرم روٹی کے بیچ میں ہو۔ اس سے داڑھی میں ورم آگیا اور درد جاتا رہا۔

ایک اور مریض کی داڑھی پر تخم کتاں، حلبہ، شبت، خطمی، بابونہ، کا ضماد رکھا، کبھی داڑھی کی زیتون، جند بیر ستر اور فرفیون کے ذریعہ تمریح کی۔ دانت کی جڑ پر اسے رگڑا بھی۔

بہولت دانت اکھاڑنے کے لئے :

عاقر قرحا، حنظل، شہرم مازیون، بورہ ضفادع، ریشہ پوست توٹ، زریخ زرد، پوست کبر، تخم انجرہ، برنجاسف، مقل، حلتیت۔ (مؤلف)

کوئی مریض دانتوں میں درد کی شکایت کرے تو سب سے پہلے یہ دیکھیں کہ لثہ متورم ہے یا نہیں کیونکہ عام طور پر درد دندان اور ورم و درد مسوڑھے کے درمیان امتیاز نہیں کیا جاتا۔ مسوڑھے

کے اندر ورم نہ ہو تو ایسی صورت میں خود دانت کے اندر درد ہو گا۔ زیادہ تر یہ حالت غذائی فضلہ کی وجہ سے ہوتی ہے۔ لہذا طاقتور تحلیل کی ضرورت ہوتی ہے۔ نیز مریض کو بھوکا رکھا جاتا ہے۔ کیونکہ دانتوں اور عصب کی غذا لیس دار اور سرد ہوتی ہے، اس لئے اس میں گرم لطیف اور توڑنے والی غذا مفید ہوتی ہے۔ الغرض دانتوں کے باب میں اصل راہ یہ ہے کہ مسوڑھے کی جانب سے پیدا شدہ کیفیت ہو تو طاقتور گرمی اور توڑنے والی ادویات کے ذریعہ علاج کیا جائے۔ بالخصوص وہ ادویات جو بلغم کو جذب کر لیتی ہوں۔ مثلاً شحم حنظل، قنطاریون، خربق سفید وغیرہ۔ مگر ان دواؤں کو نگلنا نہیں چاہئے۔ دانت اس لئے ملتے ہیں کہ آس پاس کے گوشت میں کشادگی ہوتی ہے یا یہ کہ اس سے متصل عصب مرطوب ہو کر ڈھیلا ہو جاتا ہے۔ علاج میں قابض ادویات استعمال کریں۔ البتہ دوسری حالت میں اسی کے ساتھ گرمی پہنچانے کی ضرورت بھی ہوتی ہے۔

دانت بذات خود ٹھنڈا پانی، برف اور سرد غذاؤں کے استعمال سے درد میں مبتلا ہو جاتے ہیں، لہذا درود کا سبب سوء مزاج بارد بلا مادہ ہوا کرتا ہے۔ ایسی صورت میں گرم پانی کی تنمید و دلک کی اور اسے منہ میں رکھ کر گرمی پہنچانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ کبھی یہ حالت سوء مزاج بارد مادہ کی وجہ سے ہوتی ہے۔ مادہ سر کی جانب سے یا پھر پورے جسم کی جانب سے آتا ہوتا ہے۔ جسم اور سر کا ستقیہ کرنے کے بعد گرم مضوغات وغیرہ کے ذریعہ ایسے محلات کو استعمال کریں جو مقام ماؤف تک پہنچ سکیں۔ بہتر یہ ہے کہ سر اور جسم کا ستقیہ کرنے کے بعد محلل مضوغات، تنمید اور دلک سے کام لیں۔ (جالینوس) نہایت گرم اور سرد کھانا اور دانتوں کے لئے نہایت برا ہے۔ یہ بھی برا ہے کہ گرم کے بعد سرد اور سرد کے بعد گرم چیز کا استعمال کی جائے۔

دانتوں کے سوراخ میں مصطلگی یا میعہ کے ساتھ مر بھر دیں، مسوڑھے کے اندر ورم نہ ہو، دانتوں میں بیجد تکلیف دہ درد ہو رہا ہو تو فلفل اور فریون جیسی بیجد گرم ادویات استعمال کریں۔ باہر سے نمک کی تنمید کریں، فساد زدہ اور مبتلائے درد مقام کو حلتیت سے بھر دیں، فوری سکون ہو گا۔

حیرت انگیز فلا فیوان:

۸۰۰ گرام سرکہ منی کے ایک نئے برتن میں رات بھر بند کر کے تنور کے اندر رکھیں۔ ٹھنڈا ہو جانے پر اسے کھولیں، پھر زرخ سرخ، نور دو جزء کو اس سرکہ میں گوندہ لیں۔ بوقت ضرورت اس کی مالش کریں، اس سے مسوڑھے کے اندر بیجد ختی پیدا ہوگی۔ سال میں تین بار استعمال کر لینا کافی ہو گا۔ دوا کے بعد سرکہ عنصل سے کلی کریں، انشاء اللہ صحت ہوگی۔

دانتوں کے خطر (سبزی) میں بوقت خواب دانتوں کی تدھین کریں۔ کھردری چیزوں سے پرہیز کریں۔ (مسح)

صفائی کے لئے شب عصر استعمال کریں۔ دانت صاف، نرم اور ساتھ ہی چکنا ہوگا۔

دانتوں میں درد کے لئے مجرب نسخہ :

مازو، شب، نوشادر، عاقر قرحا، ہم وزن، قطران میں گوندھیں اور محفوظ کریں۔ بوقت درد دانتوں پر رگڑیں اور فساد زدہ مقام کو بھر دیں۔

عجیب و غریب مجرب نسخہ :

عمدہ ہونے کی وجہ سے برآمد کیا جاتا ہے۔ لب نوی خون، فلفل، لب کے نصف مقدار میں، قطران کے اندر گوندھیں اور دانت پر اس کی مالش کریں، یا فاسد مقام میں اسے بھر دیں، اور اس پر ایک روئی کا ٹکڑا رکھ کر دانت سے دبائیں۔ (مؤلف)

کندر کو توٹ کے دودھ میں گوندھ کر داڑھ پر چپکا دیا جائے تو ایک گھنٹہ کے اندر داڑھ اکھڑ جائے گی۔

منجن کا حیرت انگیز نسخہ :

جو کی دلیا لچک کر شہد اور تھوڑے شامی قطران میں لت پت کر کے قرص بنالیں اور ایک کاغذ میں لپیٹ کر تندور کے اندر ایک اینٹ پر رکھ دیں۔ رنگ سیاہ ہو جائے تو نکال کر حل کر لیں پھر عود کی چھیلن، گھنار، پوست انار، سعد اور نمک ہر ایک ۳۵ گرام شامل کر کے منجن کریں۔ اسی طرح جو کو بھی سوخت کریں۔ (بقراط)

داڑھ کی سرعت کے لئے :

برف، سرکہ حامض قابض، شہد میں ملا کر مالش کریں، شکر، بادام، ناریل خاص کر چکنی گرم غذاؤں اور خالص شراب سے پرہیز کریں۔ (مؤلف)

مسوڑھ کو مضبوط، دانتوں کو صاف اور منہ کو خوشبودار بنانے کیلئے :

آرد جو، ملح عجین، ہم وزن شہد میں لت پت کر کے ریحانی جو شاندر، اور قطران شامی میں گوندھیں اور تندور کے اندر کسی اینٹ پر رکھ کر بطور روئی کے اس قدر پکائیں کہ جل جائے۔ اسے

پیس کر اوپر سے ۷ گرام کزمازج، سعد ۱۵ گرام، فوفل، اور ۱۵ گرام زنجبیل ڈال کر استعمال کریں۔
فاسد داڑھ کے لئے اس میں ایون یا فلونیا بھر دیں۔ (جبرئیل بن عتیثوع)

شاخ گوزن سرکہ میں جوش دے کر کل کرنے سے داڑھ کی تکلیف رفع ہو جاتی ہے۔ سوخت
شاخ گوزن دانتوں کو بھلی کرتی ہے۔ عصاۃ اناغلس درد کے مخالف نتھنے میں قطور کرنے سے درد میں
سکون ہو جاتا ہے۔ دانتوں کے فساد میں حلیت کے استعمال سے درد میں سکون ہوتا ہے اس کندر کے
ساتھ شمال کر کے ایک دجھی پر لت پت کر کے ماؤف دانت پر رکھتے ہیں جس سے درد رفع ہو جاتا ہے۔
اس کے ہمراہ زو فاء اور انجیر پانی ملے ہوئے سرکہ میں جوش دے کر کھلی کرنے سے یہی اثر ہوتا ہے۔
بنج باد آورد کے جو شانہ کی کھلی کر نادر دندان میں مفید ہے۔

جالینوس کا قول ہے کہ مذکورہ جو شانہ کی کھلی کرنے سے دانتوں کا درد رفع ہو جاتا ہے۔ بنج یا بنج
کے بنج کے جو شانہ کی کھلی کرنا بھی باعث سکون ہے۔ بنج بوسیر کے جو شانہ کو منہ میں لئے رکھنے سے
دانتوں کے درد میں سکون ہوتا ہے۔ جاوشیر دانتوں کے فساد میں رکھنے سے درد میں سکون ہو جاتا ہے۔
پوست دلب سرکہ میں جوش دے کر کھلی کرنے سے درد جاتا رہتا ہے۔ (دیاستوریدوس)
بنج ہیون کے جو شانہ کی کھلی کر نادر دندان میں مفید ہے۔

ہیلون کا بنج اور اس کی جڑ دانتوں کے درد کو اس لئے رفع کرتی ہے کہ دونوں میں گرمی پیدا کئے
بغیر خشکی پیدا کرنے کی تاثیر ہوتی ہے۔ اس کی بالعموم خاص کر ضرورت ہوتی ہے۔ روغن گل کی کھلی
کرنا بھی درد میں مفید ہے۔ زیت الانفاق سے دانتوں کو قوت پہونچتی ہے، اسے منہ میں رکھا جاتا ہے
صمغ زیتون جنگلی جوز بن کو سخت سوزش پہونچاتی ہے دانتوں کے فساد میں رکھی جائے تو اس کا درد جاتا
رہتا ہے۔ سرکہ میں زو فاکا جو شانہ بنا کر کھلی کرنے سے دانتوں کے درد میں سکون ہوتا ہے۔ (جالینوس)
زاج سرخ جسے سوری کہتے ہیں فاسد دانتوں کے اندر رکھنے سے صحت ہو جاتی ہے حنظلہ کا گودا
نکال دینے کے بعد اس میں سرکہ بھر کر گرم راکھ پر رکھیں اور اس سے کھلی کریں۔ یہ درد دندان میں
موافق ہوتا ہے۔ شراب میں سانپ کی کینچلی جوش دے کر کھلی کی جائے تو دانتوں کے درد میں مفید
ہے۔ (دیاستوریدوس)

سانپ کی کینچلی بید خشکی پیدا کرتی ہے۔ اس لئے سرکہ میں جوش دے کر کھلی کی جائے تو
دانتوں کا درد زائل کر کے رکھ دیتی ہے۔ بنج عظمی شراب میں جوش دے کر کھلی کر نادر دندان میں
مفید ہے۔ بنج یووع سرکہ میں جوش دے کر کھلی کریں، درد میں مفید ہے بالخصوص دانتوں کے درد میں
جس میں دانت ہٹائے فساد ہو جاتے ہیں۔ یووع کا دودھ اور زیادہ طاقتور ہے۔ اس لئے خود فساد دندان

میں مستعمل ہے۔ استعمال کرتے وقت دانتوں کے اوپر موم منڈھ دیتے ہیں تاکہ اثر مسوڑھے پر نہ پڑے۔ کیونکہ اس سے فوری طور پر زخم ہو جاتا ہے۔ مناسب یہ ہے کہ دانتوں کے ارد گرد موم چڑھادیں پھر دودھ پکائیں اور ہوشیاری سے کام لیں۔ بیج کر فسن جنگلی گردن میں لٹکانے سے دانتوں کے درد میں سکون ہو جاتا ہے مگر بایں ہمہ دانتوں کو ریزہ بھی کرتی ہے۔ کیونکہ اس کے اندر خشکی پیدا کرنے کا زبردست اثر ہوتا ہے۔ (بولس)

تخم کراٹ پیسنے کے بعد قطر ان میں گوندھیں اور جن داڑھوں کے اندر کیڑے ہوں ان میں اس کی دھونی دیں تو درد میں سکون ہو جاتا ہے اور کیڑے گر جاتے ہیں۔ (جالینوس)

کبر کا پھل اور اس کی جڑ کی چھال سرکہ میں جوش دے کر کھلی کرنے سے دانتوں کا درد جاتا رہتا ہے۔ (دیاستوریوس)

بیج کبر تر کو ماؤف دانتوں سے دبانا بھی مفید ہے۔

جالینوس کا قول ہے کہ پوست بیج کبر کو ایک بار سرکہ، ایک بار شراب میں جوش دے کر کھلی کرنا اور ایک بار فقط بیج کبر کو دانتوں سے بقدر ضرورت دبانا، درد دندان میں مفید ہے۔ لسان الحمل جوش دے کر کھلی کرنا یا خود بیج لسان الحمل کو چبانا، دانتوں کے درد کو سکون بخشتا ہے۔

جالینوس کا قول ہے کہ لسان الحمل دانتوں کے تمام دردوں میں مستعمل ہے۔

مریض کو اس کی جڑ چبانے کے لئے دیتے ہیں، نیز جڑ کو پانی میں جوش دے کر کھلی بھی کراتے ہیں۔ مویزج سرکہ میں جوش دے کر کھلی کرنے سے دانتوں کا درد جاتا رہتا ہے۔ نیم گرم پانی دانتوں کے فساد میں مفید ہے۔ (دیاستوریوس)

سندروس درد دندان کے ازالہ کے لئے بے نظیر شے ہے۔ بیج سوسن جنگلی جوش دے کر کھلی کرنے سے دانتوں کے درد میں سکون ہوتا ہے کیونکہ اس کی جڑ ایک ہی ساتھ قابض اور محلل ہے۔ (روفس)

صمغ سماق دباغین فاسد دانتوں کے اندر رکھنے سے درد میں سکون ہوتا ہے۔ سرکہ مازو کی دوا (دواء غل العنصر) فاسد دانت کے درد کا ازالہ کر دیتی ہے عروق الصباغین کا چبانا درد دندان میں بیحد مفید ہے۔ (جالینوس)

چھپکلی کا جگر فاسد دانتوں کے اندر رکھنے سے درد میں سکون ہوتا ہے۔ (جالینوس)

عاق قر حاسر کہ میں جوش دے کر کھلی کرنا درد دندان میں مفید ہے۔

جالینوس کا قول ہے کہ اسی طرح سوختہ سینگ برودت کی وجہ سے پیدا شدہ درد کو سکون دیتی

ہے۔ پوست کا کچھ خواب آور جوش دے کر منہ میں لئے رکھنے سے دانتوں کے درد میں سکون ہوتا ہے۔
پوست صنوبر سرکہ میں جوش دے کر کلی کرنے سے دانتوں کا درد جاتا رہتا ہے۔

(دیا ستوریدوس)

قفر کو ماؤف دانت میں رکھنے سے درد زائل ہو جاتا ہے۔ (بولس)
سرکہ کے اندر قثاء الجمار جوش دے کر کلی کرنا درد دندان کے لئے عمدہ ہے۔ قنہ کو ماؤف دانت
جب کہ فساد کے دائرہ میں داخل ہو چکا ہو، کے اندر رکھنے سے دانت ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے۔
اگر سرکہ کے ہمراہ اس کی کلی کی جائے تو درد بھی جاتا رہتا ہے۔
نیچ شیطرج کو دانتوں کے مریض کی گردن میں لٹکا دیں تو وہ درد کو پر سکون ہوتا ہوا محسوس
کرے گا۔

شو نیز شب اور صنوبر کی چکنی لکڑی کے ہمراہ سرکہ میں جوش دے کر گرم گرم کلی کرنے سے
دانتوں کے درد میں سکون ہوتا ہے۔

برگ توٹ کو اچھی طرح کوٹ کر سرکہ کے اندر جوش دیں اور گرم گرم کلی کریں تو دانتوں
کے درد سکون دیتا ہے۔

اسی طرح توٹ کی لکڑی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کاٹ کر جوش دے کر استعمال کریں تو
مفید ہے۔ درخت توٹ اور برگ توٹ کا جو شانہ درد دندان میں مفید ہے۔ توٹ کا آنسو (گوندہ) درد
دندان کے لئے موزوں ہے۔

انجیر کا دودھ دانتوں کے فساد میں استعمال کرنے سے درد ساکن ہو جاتا ہے۔

لہسن، صنوبر کی لکڑی اور کندر جوش دے کر منہ کے اندر لئے رکھنا درد دندان میں مفید ہے۔
نیچ عظمی سرکہ میں جوش دے کر کلی کرنے سے دانتوں کے درد میں سکون ہوتا ہے۔ خراطین
کو زیت میں جوش دے کر ماؤف دانت کے مخالف کان میں پکانا باعث صحت ہے۔
سرکہ کی کلی کرنا دانتوں کے درد میں مفید ہے۔

دانتوں کے تمام درد میں سرکہ عمدہ چیز ہے۔ دربارد ہو تو سرکہ کو گرم کر کے کلی کریں۔

(دیا ستوریدوس)

عصارۃ نیچ خنثی ماؤف دانت کے مخالف کان میں پکانے سے درد میں سکون ہوتا ہے۔

(ابن ماسویہ)

خریق سیاہ سرکہ میں جوش دے کر کلی کرنے سے دانتوں کا درد ساکن ہوتا ہے۔ (دیا ستوریدوس)

دونوں خربلق کا یہی اثر ہے۔ دانتوں کو فائدہ ان سے اسلئے ہوتا ہے کہ ان کے اندر شدت سے خشکی اور گرمی پیدا کرنے کی تاثیر ہوتی ہے۔ (جالینوس)

داڑھوں کے فساد میں مفید یہ ہے کہ مقام ماؤف پر قطر ان ہمراہ شکم مازو، و تخم کراٹ پیس کوٹ کر قطر ان میں گوندھ کر رکھیں۔ یہی اثر حلتیت کا بھی ہے۔ (ابن ماسویہ)

داڑھ کے اندر فساد پیدا ہو جائے تو شونیز کھٹے سرکہ کے اندر گھس کر داڑھ کے اندر بھر دیں، درد اگر برودت کی وجہ سے ہو تو اس کے بعد عاقر قرقا اور مویزج چبانیں اور کچنیں یا ایسے ماء العسل کی کلی کریں، جس میں زو فاء اور فوج جنگلی جوش دے لیا گیا ہو، درد حرارت کی وجہ سے ہو تو عرق گلاب، عرق سماق اور سرکہ موافق ہوگا۔

دانتوں کے اندر شدید ٹھنڈک محسوس ہو رہی ہو تو برگ غار اور حب الغار ہم وزن پیس کر دانتوں پر رکھیں۔ (اسحاق)

درد دندان کے لئے:

خربلق سیاہ سرکہ میں جوش دے کر کلی کریں، یا بوطافلن یا مویزج سرکہ کے اندر جوش دے کر منہ میں رکھیں۔ یا برگ دلب یا برگ غار سرکہ یا مازو (عفص) میں جوش دے کر منہ میں رکھیں۔

فاسد اور مبتلائے درد دانتوں کے لئے:

زرش سرخ، زیت میں اہال کر پگھلا لیں اور فاسد دانتوں کے اندر پکائیں۔ بیحد مفید ہے۔ (عبدوس)

جند بیدستر اور افیون کا شراب شیریں اور میٹج میں شیاف بنالیں اور فاسد دانتوں کے اندر پکائیں نیز برابر کان کے اندر بھی پکائیں، درد میں سکون ہو جائے گا۔ جسم پر خشکی کے غلبہ سے کبھی دانت ٹوٹ جاتے ہیں۔

دانتوں کے اندر درد، ورم، فساد، یا سخت حرارت کی وجہ سے اٹھتا ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ سر کی جانب سے آنے والے فضلات درد پیدا کر دیتے ہیں۔

فاسد دانتوں کا علاج:

درد کے شروع میں مادہ کو دفع کریں۔ اس کے لئے دانتوں کے اندر گرم مرطوب اشیاء رکھیں۔ درد بیحد مزمن ہو جائے تو اس کے بعد پسپی ہوئی مرچ دانتوں کے اندر بھر دیں۔ سختی سے نہ بھریں

کیونکہ تکلیف اور نقصان پہونچے گا۔ کسی حالت کے اندر درد میں زیادتی ہو تو دانتوں کے اندر مخدر ادویات بھریں۔ (جالینوس)

داڑھ اور بتلائے درد دانت ملنے لگیں تو انہیں نہایت آہستگی سے اکھاڑ دیں اور خیال رکھیں کہ نہ ملنے والے دانت نہ اکھڑیں۔ کیونکہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ گوشت کھل جاتا ہے۔ پھر متعفن ہوتا اور اس سے سخت درد ہونے لگتا ہے۔ کبھی اس سے آنکھوں کے اندر بھی درد ہونے لگتا ہے۔ پیپ پیدا ہو جاتی ہے اور خمار اٹھتا ہے۔ درد دندان میں مفید یہ ہے کہ اس پر شب یمانی رکھ کر اس سے دانت کو منڈھ دیں۔ الگ ہو جانے کے بعد دوبارہ اسے چڑھا دیں۔ رکھی ہوئی شب یمانی کو جلد تحلیل نہ ہونے دینا چاہئے۔ چاہیں تو اوپر ایک دھجی لپیٹ دیں۔ سرکہ کے اندر کراٹ یا برگ جعدہ یا صنوبر کی چکنی لکڑی یا شراب میں مویزج یا سرکہ میں بیخ آس یا برگ لاعب و عاقر قرح یا فونج کا جو شانہ بھی مفید ہے۔ ان دواؤں کا گرم گرم ضماد رکھیں یا دانتوں پر صمغ عوف و اتر، ہمراہ سداب یا جاؤ شیر رکھیں۔ یا حلتیت تھوڑی قفل میں ملا کر رکھیں اور موم چپکا دیں۔ دانت کے اندر یا اوپر قنہ رکھیں۔ فاسد دانت کے اندر مذکورہ ادویات میں تھوڑی رکھیں، یا ان کی جگہ انجیر کا دودھ، یا افیون و قنہ یا زرخ ہمراہ موم، یا پہاڑ کا منقی، قفل، صمغ اور موم استعمال کریں۔ تیوے کا دودھ ہمراہ قطران کام میں لائیں۔ قطران سے دانتوں کے ٹوٹ جانے کا اندیشہ ہے، انہیں ٹوٹنے سے بچائیں کیونکہ نقصان اور درد بڑھ جائے گا۔

مجرّب دوا:

شب اور شہد کو تانے کے کسی برتن میں جوش دے کر گرم گرم فاسد دانتوں کے اندر پکائیں۔ یا دانتوں کے اندر علق البطم بھر دیں۔ یا برگ قوقور یعنی برگ مینوت اور برگ زیتوں کو صمغ البطم میں گوندہ کر دانتوں کے اندر رکھیں۔ (روفس)

فاسد دانتوں کے اندر حلتیت رکھ کر ارد گرد موم چڑھا دیں تاکہ دوا نکلنے نہ پائے۔ فوری سکون ہو گا۔ جاؤ شیر کی تاثیر بھی یہی ہے۔ (ختیشوع)

دانت بذات خود بتلائے درد ہوتا ہے۔ اصل ایک عصب ہر دانت کی جڑ میں آتا ہے یہی عصب بتلائے درد ہوتا ہے، دانت کے اکھاڑ دینے کے بعد سکون ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس کے بعد عصب کے اندر تناؤ باقی نہیں رہتا ہے۔ اس بندھن اور ہڈی سے اس کا رشتہ ڈھیلا پڑ جاتا ہے۔ جس کے سبب عصب کے اندر تناؤ پیدا ہوتا ہے اور ایک ایسی جگہ بنتی ہے جس سے تحلیل ہونے والی شے سرایت کرتی ہے اور دوا کے لئے ممکن ہوتا ہے کہ یہاں پر داخل ہو۔ جس طرح تمام دانت سبز ہو کر بیگنی

رنگ تک اختیار کر لیتے ہیں اسی طرح یہ کوئی حیرت انگیز بات نہیں ہے کہ ورم کے مشابہ کوئی کیفیت ان کے اندر پیدا ہو جائے۔

دانتوں کے اندر نشوونما ہوتی ہے۔ اس کے اندازہ یوں ہوتا ہے کہ جو دانت اکھاڑ دیا جاتا ہے۔ وہ اسی دانت کے اوپر ہوتا ہے۔ جو مقابل میں موجود ہوتا ہے۔

طبعی دانت اس لئے ہلنے لگتے ہیں کہ دبلے ہو کر ان کے مراکز کشادہ ہو جاتے ہیں۔ یہ لاعلاج کیفیت ہوتی ہے جیسا کہ بڑھاپے میں پیش آتی ہے۔ بوڑھوں کے مسوڑھوں کو فقط تقویت پہونچانی چاہئے تاکہ دانتوں کی حفاظت بہتر ہو سکے۔ دانتوں کا جو درد بقیہ سارے جسم کی فلغمونی کیفیت کے مشابہ ہوتا ہے وہ نوجوانوں کو پیش آتا ہے۔ دانتوں کے اندر فساد دانتوں پر گرنے والے اخلاط ردیہ کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ اخلاط تھوڑے ہوں تو خود دانت کا علاج خشکی پیدا کرنے والی ادویات کے ذریعہ کریں۔ اخلاط زیادہ ہوں تو جملہ بدن پھر سر کے تنقیہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو دانت تیزی سے ٹوٹتے ہیں وہ رطوبت کی وجہ سے ٹوٹتے ہیں۔ لہذا خشکی پیدا کرنے والی ادویات کے ذریعہ انہیں طاقت پہونچائیں۔ اسی طرح جن دانتوں کا رنگ سبز ہو جاتا ہے تو اس کا سبب ردی رطوبتیں ہوتی ہے، ان کا علاج بھی خشکی کے ذریعہ کریں۔

مسوڑھے کے اندر درد ہوئے بغیر جن دانتوں کے اندر درد ہوتا ہے۔ اس میں یہ امکان ہے کہ درد خود دانتوں کے اندر ہو اور یہ بھی امکان ہے کہ درد اس عصب کے اندر ہو جو دانتوں کی جانب آتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قابض محلل اور بیحد طاقتور ادویات کی ضرورت ہوتی ہے۔ چنانچہ اس کے لئے نہایت کٹھاسر کہ استعمال کیا جاتا ہے۔ (جالینوس)

کیونکہ درداگر بذات خود دانت کے اندر ہے تو یہ ہڈی کے اندر ہوگا۔ کس طاقت کی دوا استعمال کی جائے؟ مناسب یہ ہے کہ اس کے لئے اعضاء کے پیش نظر معیار بنایا جائے۔ دانتوں کی جانب آنے والے عصب کے اندر درد ہو تو دوا ایسی ہونی چاہئے جو دانت اور مسوڑھے کے اندر گھس کر عصب تک پہونچ سکے لہذا اسے طاقتور ہونا چاہئے۔ اس کے لئے ایسا سر کہ استعمال کریں، جس کے اندر عاقر قرحایا شحم حنظل جوش دیا گیا ہو۔ بار بار اس کی کلی بھی کریں اور دیر تک اسے منہ کے اندر بھی لئے رکھیں۔ یا شونیز پیس گوندہ کرماؤف دانت کے اندر اور اوپر رکھیں۔ فاسد دانت کے اندر فلفل، مازو اور شہد یا حلیت یا شونیز یا لہسن، یا قطر ان کے اندر گوندہ کرمازور رکھیں۔ درد دراز ہو جائے تو ایک لوہا گرم کر کے دانت پر بار بار رکھیں۔ اس سے دانت اس حالت میں آجائیں گے کہ درد قبول نہ کریں۔

شدید درد کے اندر جاورس کے ذریعہ جبرے کی اور گرم روغن کے ذریعہ ماؤف دانت کی

تکمید کریں۔ یا موقوف دانت کے اوپر موم رکھیں۔ اور روغن گرم سے بار بار قریب کریں۔ درد تکلیف دہ ہو تو کسی آلہ کے ذریعہ دانت کے اندر سوراخ کر دیں پھر علاج کریں۔ ایسی صورت میں دوا سرایت کرے گی۔ شب یمانی، مر، باہم ملا کر دانتوں پر رگڑیں۔ اس طرح دانت کبھی فاسد نہ ہوں گے اور درد کبھی نہ ہو گا۔ دفعۃً مسوڑھے کے اندر شدت پیدا ہو جائے تو مذکورہ علاج کے بعد شہد استعمال کریں۔ یا شونیز اہال کر کھٹے سرکہ میں پیسیں اور فاسد کے اندر داخل کریں۔ درد موقوف ہو جائے گا اور بڑھے گا نہیں۔ (مؤلف)

دانتوں کی اصلاح کے لئے:

دانت فضلات قبول کر رہے ہیں۔ اس کی علامت یہ ہے کہ وہ سیاہ ہو جائیں گے۔ فضلات نہ قبول کرنے کی صورت میں سیاہ نہ ہونگے۔ دوسری بات یہ ہے کہ دائرہ نیچے سے اکھاڑ دی جائے گی تو مقابل کا اوپر کا دانت لمبا ہو جائے گا۔ اس کے برعکس بھی صورت حال ہوا کرتی ہے۔ پہلی حالت کے اندر مقابل کا دانت چباتے وقت پیس رہا ہوتا ہے۔ یہ اکھاڑ دیا جاتا ہے۔ تو پینا بند ہو جاتا ہے۔ لہذا معلوم ہو گا کہ یہ ہمیشہ نشوونما پاتا ہے۔ لہذا اسے درد پیش آنا کوئی غیر معروف نہیں ہے۔

مریض دانتوں کی جڑ میں درد محسوس کرتا ہو تو دانتوں کو اکھاڑ دینے کے بعد درد میں افاقہ ہو جائیگا کیونکہ جو عصب یہاں آتا ہے اسے تناؤ سے نجات مل جائے گی۔ خلط بھی بہ آسانی تحلیل ہو جاتی ہے۔ ادویات بھی بہ آسانی تحلیل ہو جاتی ہے۔ دوائیں بھی براہ راست ملاقات کرتی ہیں۔ لہذا خشکی پیدا کرنے والی ادویات مانع درد ہوا کرتی ہیں۔ خلط اگر زیادہ ہو تو جسم پھر تمام سر کا تنقیہ کریں، کیونکہ تیز قسم کی ہوتی ہے۔

جو دوائیں فساد سے روکتی ہیں وہ زاج، مازو، نمک، شونیز، فلفل، زنجبیل، بورہ وغیرہ ہیں جن کے اندر خشکی پیدا کرنے کی طاقتور تاثیر ہوتی ہے۔ ضرورت کے مطابق گرم اور سرد دوائیں استعمال کریں۔ دانت کی جڑ میں ان دواؤں کو طلاء کرنے یا بھرنے سے فساد نہیں پیدا ہو گا۔ (حنین)

بھیڑے کے گوہر میں تیز قسم کی ہڈیاں ہوتی ہیں انہیں لے کر صاف کر لیں، تیز نہ ہوں تو ان کے سروں کو کسی چاقو سے تیز کر لیں۔ درد دندان میں مقام درد پر اس سے شکاف لگائیں حتیٰ کہ خون جاری ہو جائے۔ درد فوراً ساکن ہو جائے گا۔ (اطہور سفس)

میرا تجربہ ہے کہ دانت کا درد مزمن ہو جائے اور کوئی دوا کام نہیں کرے تو اس شکل (—) کا مکوا لیں، اور اسے اس حد تک گرم کریں کہ چنگاریاں چھوڑنے لگے، پھر ایک بار چبانے کی جگہ پر اور

دوبارہ دونوں پہلوؤں پر رکھ کر تین، پانچ یا سات بار داغیں، درد میں سکون ہو جائے گا اور پھر نہ ہوگا۔
زیادہ داغیں گے تو دانت اچانک ریزہ ریزہ ہو جائے گا۔ (مؤلف)

دانتوں کو شیریں، ترش، زیادہ گرم و سرد، گرم کے بعد سرد اور سرد کے بعد گرم چیزوں کے استعمال سے نقصان لاحق ہوتا ہے۔ دائرہ کے اندر درد ہو خواہ فساد ہو یا نہ ہو اور کوئی دوا کام نہ کرے تو اسے باریک خمیدہ سر لوہے سے داغ دیں، فاسد دانت ہو تو فساد کی جگہ اور اس کے گرد و پیش مکواۃ رکھیں۔ (طبری)

برودت کی وجہ سے پیدا ہونے والے درد میں دانت کو شہد اور زخمیل وغیرہ سے اس حد تک رگڑیں کہ گرم ہو جائے۔ یوست میں بالائی اور پیہ بظ وغیرہ سے رگڑیں اور رطوبت میں سرکہ اور نمک کا غرغره کرائیں۔ سدون کی صورت میں حنظل، مر، بورہ وغیرہ جیسی لطیف ادویات کام میں لائیں۔ (اھرن)

برودت کی وجہ سے پیدا شدہ درد ہی کو دانتوں کا پانی اترنا اور یوست کی وجہ سے پیدا ہونے والا درد دائرہ کا کند ہونا (ضرر) کہلاتا ہے۔ (مؤلف)

دائرہ کے درد میں دانت کی جڑوں پر آب کا فور رکھیں۔ عجیب الاثر ہے۔ (دیا ستوریدوس)
نیز شربت برگ آس اور برگ اجاس جنگلی کا جو شانہ بھی۔ (دیا ستوریدوس)
شاخ گوزن سوختہ مسوڑھے کو مضبوط کرتا ہے۔ (جالینوس)
عنصل ڈھیلے مسوڑھے کو مضبوط کرتی ہے۔ تخم گلاب کو اچھی طرح کوٹ کر اسے اور اس کی کلی کو جو وسط میں ہوتی ہے دانت پر چھڑکیں۔ زیت الانفاق کو منہ میں لئے رکھنے سے مسوڑھ مضبوط ہوتا ہے۔ (دیا ستوریدوس)

نمک جس میں زیتون لت پت کر دی جائے مسوڑھے کے ڈھیلے پن میں مفید ہے۔

ڈھیلے خون آلود مسوڑھے کے لئے:

ایک سلائی ہر روغن لپیٹ کر زیتون بری کے گرم روغن میں ڈبوئیں اور مسوڑھوں پر بار بار رکھیں، حتیٰ کہ وہ سفید ہو جائے۔ (دیا ستوریدوس)
یہ داغنے کا عمل ہے۔ (مؤلف)

سرکہ عنصل ملتے ہوئے دانتوں کو مضبوط کرتا ہے۔ زاج سرخ جسے مسوری کہتے ہیں ملتے ہوئے دانتوں اور دائرہوں کو مضبوط کرتی ہے۔ رسوت درد مسوڑھے میں مفید ہے۔ حنک کو شہد میں

ملا کر استعمال کرنے سے درد مسوڑھے کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ لوہے کا زنگار، مسوڑھے کو مضبوط کرتا ہے۔ مازو اور طر فاکا پھل، جنگلی انگور کا پھل شہد میں ملا کر استعمال کرنے سے وہ مسوڑھے ٹھیک ہو جاتا ہے، جس سے خون بہہ رہا ہو۔ بادام ترکی اندرونی پوست کھانے سے مسوڑھے مضبوط ہوتا اور دہتا ہے۔

(دیا سقوریدوس)

گدھی کے دودھ کی کٹی کرنے سے دانت اور مسوڑھے مضبوط ہوتے ہیں۔ (ابن ماسویہ)
عصارہ برگ لسان الحمل کی کٹی کرنے سے ڈھیلے خون آلود مسوڑھوں کی اصلاح ہوتی ہے۔ مصطلکی چبانے سے مسوڑھے مضبوط ہوتا ہے۔ برگ مصطلکی چبانے سے مسوڑھوں کے اندر مضبوطی پیدا ہوتی ہے۔ مرکب شراب میں جوش دے کر کٹی کرنے سے مسوڑھے اور دانت مضبوط ہوتے ہیں۔ مویزج کے جو شانہ کی کٹی سے مسوڑھے کی رطوبت جاتی رہتی ہے۔ ٹھنڈے پانی کے ساتھ نمک کا ضماد مسوڑھے کو مضبوط کرتا ہے۔ (دیا سقوریدوس)

زنگار مسوڑھوں کے ورموں اور سوجن میں مفید ہے۔ (روفس)

نظرون آئے میں ملا کر روٹی پکا کر استعمال کرنے سے دانتوں کی استرخانی کیفیت کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ مسوڑھے کے جھڑنے میں سندروس ایک بے نظیر دوا ہے۔ ساق کے خیساندے کی کٹی کرنے سے مسوڑھے اور ہلے ہوئے دانت مضبوط ہوتے ہیں۔ (دیا سقوریدوس)

سنبادج ڈھیلے مسوڑھے کی شافی دوا ہے کیونکہ اس میں جلانے والی ادویات کی خاصیت ہوتی ہے۔ (ابن ماسویہ)

مازو پیس کر مسوڑھے پر چھڑکنے سے سیلان مواد رک جاتا ہے۔ آب حصرم ڈھیلے مسوڑھوں کے لئے عمدہ ہے۔ بکری کی سینگ اس حد تک سوختہ کر لی جائے کہ سفید ہو جائے تو اسکے استعمال سے مسوڑھے کا بیجانی درد جاتا رہتا ہے۔ (دیا سقوریدوس)

علیق چبانے سے مسوڑھے مضبوط ہوتا ہے۔ (بولس)

صبر مسوڑھے کو مضبوط کرتی ہے۔ صدف صلب کا جشہ جلا کر استعمال کرنے سے ڈھیلے مسوڑھے مضبوط ہو جاتا ہے۔ قلعطار اور قلعہ لیس، مسوڑھے کے ورموں اور اس کے اندر پیدا ہونے والے قروح خبیثہ کے لئے مفید ہے۔

قیسوم مسوڑھے کو سکڑتی ہے۔ گنار کا جو شانہ مسوڑھے اور ر ہلے ہوئے دانتوں کے لئے مفید ہے آب انارین چربی سمیت مسوڑھے کو مضبوط کرتا ہے۔ (دیا سقوریدوس)

شب، مسوڑھے کو مضبوط کرتی ہے۔ سرکہ کے ساتھ یا شہد کے ساتھ اس کے استعمال سے

دانت رک جاتے ہیں۔

شاہترہ مقوی اور درد مسوڑہ کا دافع ہے۔ (ابن ماسویہ)

سرکہ خون ریز مسوڑھے اور ترشے ہوئے دانتوں کو مضبوط کرتا ہے۔ (دیا سقوریدوس)

مسوڑھے اور دانتوں کو مضبوط کرنے والی ادویات حسب ذیل ہیں:

ساق، گلاب سبزی سمیت، تخم گلاب، رسوت، مازو سوختہ جو سرکہ شراب میں بجھایا گیا ہو، فلفل، انار کی سبزی، حب آس پختہ، نمک اندرانی بھونا ہو اور سرکہ شراب میں بجھایا ہو۔ راکم، اور مازو ہم وزن کوٹ کر دانت پر چپکادیں، اور اس کے بعد سرکہ شراب اور عرق ساق کی کلی کریں۔ (ابن ماسویہ)

مسوڑھے اور دانتوں کو مضبوط بنانے کے لئے برو دکا نسخہ:

گلنار، مازو، حب آس سبز، گل سرخ، سبزی سمیت، ساق، جفت بلوط، مسوڑھے پر چھڑکیں۔

منجن کا نسخہ:

دانتوں کو سفید اور مضبوط کرتا ہے۔ حرارت کو بجھاتا ہے۔

مازو، تخم گلاب، سنبل الطیب، خرف سبز کا شکم، نمک، ہم وزن منجن کریں۔ (اسحاق)

مسوڑھے کے استرخاء اور دانتوں کے ہلنے میں:

آس خشک، مازو سبز، ساق، دانہ نکال دیا گیا ہو۔ گلنار، صبر، بنج عو سج، ثمر، عوج، شب، نمک، گل سرخ سبزی سمیت، اچھی طرح پیس کر منجن کریں، اور اس کے بعد ایسے پانی کی کلی کریں جس میں کھجور اور دھنیا جوش دے لی گئی ہے مگر کلی مذکورہ دوا کے دیر تک باقی رکھنے کے بعد کریں۔

مسوڑھے کے استرخاء میں یہ نسخہ بھی:

برگ سرو، مازو، گلنار، سرکہ میں جوش دے کر مسلسل کلی کریں۔

دانتوں کی زردی کے لئے:

زجاج اور قیسور اچھی طرح پیس کر زردی پر رگڑیں، گوشت متاثر نہ ہو۔ مسوڑھے اور دانتوں کے درمیانی گوشت کے ورم اور مسوڑھے کے استرخاء اور نکلنے والے خون کے لئے منہ کے اندر آس کاپانی برابر لئے رکھیں جو منہ کے اندر نچوڑا جائے یا منہ کے اندر عصا برگ زیتون تر اور دودھ ترش

(دہی) لیں۔

زردی کے لئے:

سبازج پیس کر چند دن اس کی مسواک کریں۔ زردی اور مسوڑھے کا مردہ گوشت زائل ہو جائے گا۔

مسوڑھے کے اندر ایسی سرخی پیدا ہو جائے جس میں مائل بہ سیاہی پیلا پن ہو اس کا علاج بلکہ طور پر فلافیون کے ذریعہ کرنا لازم ہو جاتا ہے۔ سیاہ، ڈھیلا یا فاسد ہو جانے کے بعد علاج بس یہی ہے کہ سختی کے ساتھ اسے رگڑ کر نصف گھنٹہ چھوڑ دیا جائے پھر سرکہ اور نمک جو چند دنوں تک بھگوئے گئے ہوں کی کلی کریں۔ سرکہ اور نمک دونوں مسوڑھے کا فساد دفع کر دیتے ہیں۔ اور طاقتور تعفن میں دواء حاد کے قائم مقام ہوتے ہیں۔ (طیب نامعلوم)

مسوڑھے کے درد کے لئے:

شب، ساق، جفت بلوط، گل سرخ سبزی سمیت، گلنار، راکم، طرفاء کا پھل، برگ حناء کی، عود کا ذکی، حب آس، ہلیلہ کابلی سوختہ، مازو، اقا قیا، عرق گلاب اور عرق آس کے ہمراہ کلی کریں۔ مسوڑھے کے فساد میں مسوڑھے کو فلافیون کے ذریعہ رگڑیں جس میں اقا قیا، روغن، زرخ، نورہ جو سرکہ میں ایک ہفتہ تک تیز دھوپ میں مر بی کیا ہوا ہو، حتیٰ کہ خون جاری کر دے اور اس حد تک چھوڑ دیا جائے کہ مسوڑھ بہنے لگے۔ مالش بھی کی جائے، اس کے بعد سرکہ کی کلی کریں۔

(عبدوس)

درد مسوڑھ اور ورم مسوڑھ میں بخ بنج کو سرکہ میں جوش دے کر کلی کرنا مفید ہے۔ یا مسوڑھے پر شب، اور ملح اندرانی شب کا چوتھائی چپکا کر چھوڑ دیں حتیٰ کہ سوزش پیدا ہو جائے، پھر برگ زیتون کے جوشاندہ کی کلی کریں۔

مسوڑھے کے آکلہ، سرخی اور سوجن کے لئے:

کسی سلامتی کے سرے پر اون لپیٹ کر کھولتے ہوئے روغن میں ڈبوئیں اور مسوڑھے پر رکھیں۔ یہ عمل اس حد تک کرتے رہیں کہ مسوڑھے سفید ہو کر برابر ہو جائے، سوجن جاتی رہے اور مقام ماؤف سفید ہو جائے۔ آکلہ زائل ہو جائے گا۔ تندرست گوشت سے تندرست گوشت اگنا شروع ہو جائے گا۔ اسکے بعد منجن کا حسب ذیل نسخہ استعمال کریں۔ اس جگہ یہ نہایت مفید ہوتا ہے۔ مازو ۹ گرام، مر، ڈیڑھ گرام، خشک خشک استعمال کریں۔

منجن کا نسخہ :

دانتوں کو سفید، منہ کو خوشبودار اور دانتوں کو فساد اور درد سے روکتا ہے۔ بورہ، مر السیفا (سقن) مر، ہم وزن پیس کر استعمال کریں۔ (جالینوس)

عمدہ نسخہ ہے :

سقن دستیاب نہ ہو تو صدف سوختہ استعمال کریں۔ (مؤلف)

منہ جیسے گرم تر مقامات پر زخم ہو جائیں تو تقفن تیزی سے پیدا ہوتا ہے۔ منہ کے اندر رکھی جانے والی طاقتور ادویات تحلیل ہو جاتی ہے۔ لہذا مذکورہ دونوں بیماریوں کے اندر جہاں طاقتور ادویات کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہیں سوختہ کرنے والی ادویات بھی ضروری ہوتی ہیں۔

مسوڑھے کے اندر تمام فسادوں کا علاج فلد فیون کے ذریعہ کریں۔ فلد فیون کی دوائیں بتائی جا چکی ہیں۔ اس کے علاوہ علاج کی کے ذریعہ بھی کریں۔ دانیس تو اس حد تک دانیس کہ زخموں سے رطوبتوں کا بہاؤ رک جائے۔ منہ کے تمام زخموں میں ایسا ہی کریں۔ قریب کی جگہوں کو آٹے وغیرہ سے ڈھک دیں۔ اس کے بعد کی کے نشانات کو مٹانے کے لئے شہد استعمال کریں کیونکہ ان نشانات کو شہد سرکہ کے ہمراہ نہایت عمدہ طور پر دور کر دیتی ہے۔

نہایت حیرت انگیز منجن کا نسخہ :

تجربہ کے بعد حنین نے اس کی تعریف کی ہے یہ حنین کے منتخبات میں شامل ہے۔ گل سرخ ۱۰ گرام، سعد ۸ گرام، ہلیہ زرد ۵۳ گرام گٹھلی دور نمودہ، پوست دار چینی ۷ گرام، شب ۷ گرام، عاقر قرحا ۲۵ گرام، نوشادر ساڑھے تین گرام، فلفل ساڑھے تین گرام، سک ساڑھے تین گرام، زعفران ساڑھے تین گرام، نمک ۸ گرام، ساق الد باغیہ ۷ گرام، طر فاء کا پھل (مائیں کلاں) ۱۰ گرام، قاقا۔ (الاپچی خورد) ۱۴ گرام، زرنباد ۵۶ گرام، گنار ۱۴ گرام، پیس کر سب کو یکجا کر لیں اور استعمال کریں۔ (جالینوس)

مسوڑھے اور زبان کی اصلاح کے لئے :

جو شخص اپنے دانتوں کو ہمیشہ محفوظ رکھنا چاہتا ہے وہ عمدہ کے اندر کھانے کو فاسد ہونے سے بچائے، اور قے پر اصرار نہ کرے۔ بالخصوص کٹھی قے سے پرہیز کرے۔ کیونکہ یہ دانتوں کے لئے نقصان دہ ہوتی ہے۔ قے ہو جائے تو دانتوں اور مسوڑھوں کو اسی چیز سے دھو لے جو ضرر کا ازالہ

کردے۔ خشک اور لیس دار اشیاء کو چبانے سے بھی پرہیز کرے کیونکہ دانت کبھی ان سے ٹوٹ جاتے ہیں اور کبھی ان کی جڑیں برباد ہو جاتی ہیں۔ سرعت سے متعفن ہو جانے والے کھانوں سے بھی پرہیز کرنا لازم ہے۔ مثلاً دودھ، پنیر، نمکین اشیاء، نمکین مچھلیوں کے شوربے، انہیں کھائیں تو کھانے کے بعد دانتوں کو اچھی طرح دھولیں شدید ٹھنڈی چیزوں سے بھی پرہیز کریں۔ بالخصوص گرم کھانوں کے بعد۔ دانتوں کے درمیان جو غذائی اجزاء پھنس جاتے ہیں ان سے بھی ہوشیار رہیں کیونکہ یہ تعفن کا باعث ہوتے ہیں۔ مذکورہ باتوں کا لحاظ کریں گے تو دانت ہمیشہ محفوظ رہیں گے۔ بشرطیکہ اصلاً عمدہ ہوں۔ مزید چاہتے ہوں تو منجن استعمال کریں۔

سب سے عمدہ منجن وہ ہوتا ہے جو اعتدال کے ساتھ خشکی پیدا کرتا ہے اور گرم اور سرد نہیں ہوتا۔ کیونکہ خشکی فساد پذیر دانتوں کے لئے موافق ہوتی ہے۔ اسی طرح مسوڑھے کے لئے بھی، لہذا خشکی کی ہمیشہ ضرورت ہوتی ہے۔ گرمی اور سردی کی ضرورت دانتوں کو تب ہی ہوتی ہے جب وہ اپنے مزاج سے خارج ہو جاتے ہیں مگر جب تک وہ صحت مند ہوتے ہیں۔ منجن کو گرم یا سرد نہیں ہونا چاہئے۔ البتہ مزاج سے ہٹ جانے کے بعد بقدر ضرورت گرمی اور سردی پہنچانے کا اہتمام کریں۔ ٹھنڈے کھانوں سے دانتوں کو ٹھنڈک لاحق ہو گئی ہو تو صعتر اور سداب جیسی گرم ادویات چبائیں۔ اور منجن کے طور پر استعمال کریں۔

دانت جو ٹھنڈے ہو چکے ہوں ان کے لئے ابھل، پوست بیج کبر، عاقر قرحا، ہم وزن دانتوں پر رگڑیں۔ مسوڑھے کے اندر گوشت اگانا چاہیں تو اس کے لئے منجن کے اندر ایرسا، آرد کر سند، جو وغیرہ ڈالیں۔ اس سے مسوڑھے کا گوشت اگ آئے گا۔ مسوڑھ مائل بہ سرخی و رطوبت ہو تو گلنار، مازو، شب، ٹھنڈے اور قابض پانی جیسی قابض ادویات کام میں لائیں۔

مسوڑھے کے ابتدائی فساد میں :

فلد فیون کے ذریعہ ہلکی مالش، خون بڑھ جائے تو محلل ادویات، ان ادویات کے بعد گل سرخ، تخم گلاب، کافور، صندل، جیسی ٹھنڈی اور قابض ادویات کے ذریعہ مالش کریں تاکہ ورم نہ آئے۔ مسوڑھ فاسد ہو جائے تو فسادہ زدہ حصہ کو داغ دیں تاکہ وہ گر جائے۔ اس کے بعد گوشت اگانے والی ادویات کے ذریعہ علاج کریں۔ تاکہ مسوڑھ مند مل ہو کر پہلی حالت پر آجائے۔

میں نے دیکھا ہے کہ نچلا جبر اگر جانے کے بعد یہاں تعفن نہایت سرعت کے ساتھ آیا ہے۔ داڑھ کے نیچے نواسیر پیپ بن جائے اور جلد کوئی علاج نہ ہو تو اس کو اکھاڑ دیں بالعموم اس کی وجہ

سے داڑھی میں سوراخ ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ ناصور کا ایک سر تھوڑی سے اس دانت کے محاذ میں بن جاتا ہے جس کے نیچے پیپ ہوتی ہے۔ یہ ناصور جاتا رہتا ہے جب مذکورہ دانت پہلے اکھاڑ دیا جائے پھر اس کے بعد دواءِ حاد اور گھی کے ذریعہ علاج کیا جائے۔ جبراً فاسد ہو جاتا ہے تو اس کا علاج صرف گھی ہے۔ حتیٰ کہ وہ گر جائے۔ یا اس کے اندر سے نکلنے والا کھانا نکل جائے۔ فساد اگر اوپر کی جانب ہو تو یہاں سے کچھ ہڈیاں ہی اکھاڑی جائیں گی کیونکہ اوپر کی داڑھ کل کی کل فاسد بمشکل ہی ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں رخسار کی کچھ ہڈیاں تراشی جائیں گی۔ (حنین)

منہ میں استعمال کئے جانے والے منجنوں اور کلیوں کی سات قسموں کا بیان:

- ۱- فقط بارد (سرد) ہو اور زیادہ قبض پیدا نہ کرتا ہو مثلاً تخم گلاب، تخم خس، کافور، صندل، تھوڑی افیون، عدس مقشر وغیرہ، یہ دوائیں حرارت کے شروع میں استعمال ہوتی ہیں۔
- ۲- طاقتور قبض پیدا کرنے والا ہو، نہ سرد ہونہ گرم، مثلاً استخوان سوختہ، الکاس، اینٹ وغیرہ
- ۳- قابض بھی ہو اور گرمی بھی پیدا کرے مثلاً ابہل، سرد، سعد، قابض منجنوں میں صحر اور پوست کبر جیسی شامل ہونے والی گرم چیزیں۔
- ۴- طاقتور قابض بھی ہو اور ساتھ ہی سرد بھی۔ مثلاً سماق، گلنار، مازو، اور تھوڑی افیون۔
- ۵- جلانے اور داغنے والا ہو۔ یہ مسوڑھے اور دانتوں میں فساد رونما ہو جانے کے بعد استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً فلد فیون۔
- ۶- فقط جالی ہو۔ مثلاً

قیسوم، سبازج، اینٹ، اور خرف ریزہ۔

منجن کے تمام نسخے انہی ساتوں (۱) اقسام کے اندر داخل ہیں۔

دبانے کے بعد مسوڑھے پر درد ہو یا مریض مسوڑھے کے اندر درد محسوس کرے تو ایسی حالت میں دانت نہ اکھاڑے جائیں کیونکہ اس طرح درد میں اضافہ ہوگا۔ البتہ درد دانتوں کی جڑ میں ہو تو اکھاڑ دینے کے بعد درد میں افاقہ ہو جائے گا۔ علاج کرنے پر دوائیں بھی مقامِ ماؤف تک

پہو نہیں گی۔ اس لئے مؤثر ہوں گی۔

کھر درے اور گرم منجن سے پرہیز کرنا مناسب ہے۔ کیونکہ مسوڑھے کے باریک مقام کو جو دانتوں سے متصل ہوتا ہے نقصان پہونچتا ہے۔ اس لئے یہ ایک ایسی حالت ہو جائے گی جس سے طویل مدت میں بھی نجات نہ ملے گی۔

دانتوں کی زردی کو اس طرح روکا جاسکتا ہے کہ انہیں اچھی طرح ایک دھبے کے ذریعہ خشکی پیدا کرنے والی دوا سے دھویا جائے۔ موسم سرما یا غلبہ برودت میں دانتوں کی تھین روغن بان سے بوقت خواب کی جائے۔ موسم گرما اور غلبہ حرارت میں دانتوں کے اوپر اور نیچے روغن گل لگایا جائے۔ ورم لاحق ہونے پر مسوڑھے کے اندر درد ہوا کرتا ہے۔ سکون اس طرح ہوگا کہ روغن گل خالص ۱۰۰ گرام، مصطکی ۱۰ گرام لے کر، مصطکی کو پیس کر روغن میں ابال دیں۔ پھر نیم گرم ہونے دیں اور اس کی کلی کریں۔ اس دواء سے منہ کے تمام اجزاء کا ورم جاتا رہتا ہے۔ کیونکہ یہ فضلات آہستہ سے اس طرح دفع کر دیتی ہے کہ احساس نہیں ہوتا۔ جیسا کہ تمام طاقتور دواؤں کا فعل کرتا ہے۔ علاوہ ازیں دوا سوزش پیدا کئے بغیر تحلیل بھی کرتی ہے۔ اس جگہ ایسی ادویات کا استعمال مناسب نہیں ہے جو طاقتور قابض ہوں کیونکہ ان سے درد میں اضافہ ہوگا۔ اور ورم بڑھے گا۔ اسی طرح طاقتور محلل ادویات کا استعمال بھی مناسب نہیں ہے (حنین)

(حنین نے آگے ان باتوں کا تذکرہ کیا ہے جو جالینوس نے اس باب میں کہی ہیں ہم انہیں باب الاورام میں لکھ چکے ہیں)۔ (مؤلف)

مذکورہ بالا قسم کی دوا میں روغن آس اور وہ شراب بھی (شامل کرتے ہیں) جس میں گل سرخ خشک جوش دے لیا گیا ہو۔ مسوڑھے کے اندر تری پیدا ہو جاتی ہے تو وہ ڈھیلا ہو جاتا ہے۔ اس کے لئے گلنار کے جوشاندہ کی کلی کریں اور اسی جیسی چیز مسوڑھے پر چپکائیں۔ آب زیتون نمکین کے ذریعہ کلی کرنا مسوڑھے کو مضبوط اور تعفن کو دور کرتا ہے۔ جس مسوڑھے سے خون بہہ رہا ہو اس کا سب سے مؤثر علاج حسب ذیل ہے:

آب لسان الحمل کی کلی کریں، انگور جنگلی گچھے کی شکل اختیار کرے تو کونکہ کی آگ پر تھوڑا جلا کر پیس لیں۔ اور آب لسان الحمل میں پیس کر طلا کریں اور سرکہ کی کلی کریں۔ مسوڑھے کے زخموں کا سب سے عمدہ علاج یہ ہے کہ شہد میں رسوت پیس کر یا صغیر سوختہ،

بورہ، جو سوختہ، سب کی راکھ شہد میں ملا کر، اسی طرح ابھل کو بھی بطور طلاء استعمال کریں۔
 مسوڑھے کا گوشت اگانے اور یہاں زیادہ گوشت لانے کے لئے کندر، زراوند مدحرج، دم
 الاخوین، ایرسا، آرد کرسنہ، سرکہ، عنصل اور شہد استعمال کریں۔

گوشت اگانے کے لئے منجن:

آرد کرسنہ ۵۶ گرام، شہد میں گوندہ کرقرص بنالیں، اور اسے کسی نئی ٹھیکری پر رکھ کر آگ پر
 رکھ دیں کہ جلنے کے قریب ہو جائے۔ یا اسے تندور کے اندر روٹی کی طرح پکائیں، پھر اسے پیس
 کر اس میں دم الاخوین ۱۴ گرام، کندر ذکر ۴ گرام، ایرسا ۷ گرام، زراوند مدحرج ۷ گرام، پیس کر شامل
 کریں اور منجن کریں۔ منجن کرنے سے پہلے سرکہ، عنصل کی کلی کریں اور بعد میں مسوڑھے پر شہد
 رگڑیں۔

مسوڑھوں اور دانتوں کا سب سے عمدہ علاج:

شہد سے دونوں کور گڑیں کیونکہ شہد کے اندر تنقیہ اور جلا پیدا کرنے کی تاثیر بھی ہے اور اس
 حد تک ان مقامات کو صاف ستھرا کر دیتی ہے کہ مسوڑھے میں گوشت آگ آتا ہے۔ یہ سب سے مفید
 اور سب سے سہل علاج ہے۔

کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ شیریں ہونے کی وجہ سے مسوڑھے کو شہد ڈھیل کر دیتا ہے مگر انہیں
 معلوم نہیں ہے کہ شیرینی وہی ڈھیل پن پیدا کرتی ہے جس کے مزاج میں رطوبت ہوتی ہیں۔ شہد اس
 کے برعکس خشک ہوتا ہے۔ شیریں اشیاء تب ہی ڈھیل پن پیدا کرتی ہیں جب مفرد ہوتی ہیں۔ کیونکہ
 ان کے اندر جلانے کی کیفیت ہوتی ہے جیسا کہ شہد کا معاملہ ہے۔ یا قبض پیدا کرنے کی بات ہوتی ہے
 جیسا کہ مر کا معاملہ ہے۔ اس میں جلاء نہ ہوگی۔ ایسی صورت میں لا محالہ ڈھیل پن پیدا ہوگا۔ شہد
 کا خشک ہونا معلوم ہے۔ یہ دانتوں کے میل پچیل کو صاف کرتی ہے۔

طبرزد گرم کر کے شہد کے ساتھ شامل کر لی جائے تو دانتوں کے اندر جلاء بھی پیدا ہوگی۔
 قبض بھی، اور مسوڑھ صاف اور مضبوط بھی ہوگا۔ (حنین)

دانتوں کی تدبیر:

مسواک زبان کو خشک کرتی ہے منہ کو خوشبودار بناتی ہے، دماغ کو صاف کرتی ہے، حواس کو لطیف بناتی ہے۔ دانتوں کو چمکاتی ہے اور مسوڑھوں کو مضبوط کرتی ہے۔ ہر شخص موافق چیز کی مسواک کرے۔ محرور المزاج شخص کے لئے خلاف (بید سادہ) اور جن لوگوں کا مسوڑھ کمزور ہو ان کے لئے طر فاء (جھاڑ) کی مسواک مفید ہوتی ہے۔ مسواک کو عرق گلاب میں ڈبوئیں، صندل سرخ ایک جز، کبابہ ایک جز، خاکستر قصب آدھا جز، کشت دریا آدھا جز، عاقر قرحا ۱/۲ جز، میوینج ۱/۲ جز، برادہ عود پونے تین جز، بطور منجن استعمال کریں، یہ مفید ہے۔ (عیسیٰ بن ماسر)

مذکورہ بالا طریقہ سے اصلاح ہوتی ہے۔ (ساهر اور مؤلف)

منہ کے اندر حرارت اور ڈھیلے پن کے لئے منجن کا عمدہ نسخہ:

صندل، تخم گلاب، جھاڑ کا پھل، گلنار، ملح اندرانی، مسک، کافور، اس کے علاوہ بید سادہ کی مسواک کریں۔ منجن کے نسخہ میں طباشیر کا اضافہ کر لیں۔ (عیسیٰ بن ماسر)

سیاہ ہو جانے والے دانتوں کا علاج خشک کرنے والی ادویات کے ذریعہ کریں کیونکہ سیاہی اصل میں ان خراب رطوبتوں کی وجہ سے ہوتی ہے۔ جو دانتوں پر گرتی ہیں۔ دانتوں کے ہلنے میں اگر قابض ادویات سے کام نہ چلے تو دانتوں کی جڑوں کو داغ دیں یا انہیں ستھری زنجیر سے کس دیں۔

(ابن سرائیون)

مسوڑھے کے ڈھیلے ہونے میں چہار رگ کو کاٹ دینا اور ٹھوڑی پر حکمت کے تحت پچھ لگانا مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

ڈھیلے سرخ خون آلود مسوڑھے کو تحلیل کیا جاتا ہے۔ تحلیل یہ ہے کہ نشتر سے شگاف لگائیں اور خون کو بہنے دیں۔ اس کے بعد زاج اور دواء حاد کے ذریعہ رگڑیں اور سرکہ کی کلی کریں۔ (مؤلف)

ہلتے ہوئے دانتوں کو مضبوط بنانے کے لئے مازو، زرخ سرخ، نورہ، سرکہ کچھ مربی کر کے دانتوں پر چپکائیں۔ (کناش فارسی)

ملا قنور قابض فلد فیون دانتوں کے ہلنے میں مفید ہے۔

دانتوں کے ہلنے میں منجن کا عمدہ شاہی نسخہ :

سک، شب ہم وزن، منجن کریں، سک، گل سرخ، صندل اور سعد سے دانتوں کے تمام دردوں میں ایک معتدل اور عمدہ منجن تیار کر لیں۔

داڑھ اور دانتوں کے پانی اترنے میں خرفہ مفید ہے۔ جالینوس کا قول ہے کہ یہ سبزی داڑھ کا شافی علاج ہے۔ (مؤلف)

داڑھ کے درد کیلئے منہ کے اندر روغن، گدھی کا دودھ رکھنا اور خرفہ چباننا عمدہ ہے (اسحاق)

داڑھ کے درد کے لئے :

مصطکی، دردی زیت سوختہ، ہم وزن، برگ غار نصف جز، مذکورہ دواؤں میں شامل کریں۔ نیز اخروٹ، بادام اور پنیر عمدہ ہیں۔ (طیب نامعلوم)

داڑھ میں تکلیف ترش یا کسلی چیزوں کے استعمال سے ہوتی ہے۔ داڑھ کی تکلیف برودت کی وجہ سے لاحق ہوتی ہے۔

نمکین شے سے داڑھ کی تکلیف رفع ہو جاتی ہے کیونکہ ترش کی بیحد ضد ہوتی ہے۔ (جالینوس)
داڑھ کی تکلیف کے لئے علق البطم اور موم یا شراب کے منکوں کے اندر موجود زفت (سخت سیاہ مادہ) کا چباننا مفید ہے۔ (اھرن)

علق اور شراب کے منکوں سے حاصل کردہ زفت چبائیں، تلچھٹ کا ملنا، زراوند طویل، حب الغار، اور حلتیت کا چباننا مفید ہے۔ (ابن سرائیون)

جالینوس نے سچ کہا ہے کہ داڑھ کی تکلیف ترش اور کسلی اشیاء سے لاحق ہوتی ہے۔ ترش اور کسلی اشیاء مثلاً انجیر خام، کشمش، حصرم (کچا انگور) وغیرہ کھئے سرکہ جس میں کیلا پن کم ہو جاتا ہے، کے مقابلے میں زیادہ تیزی سے داڑھ میں تکلیف پیدا کرتی ہیں۔

دانتوں کو اکھاڑنے اور ریزہ ریزہ کرنے کے لئے :

تلچھٹ، حصرم کے ساتھ اس قدر جوش دیں کہ شہد کے مانند گاڑھا ہو جائے اور فساد زدہ دانتوں پر طلا کر دیا جائے تو دانت اکھڑ جاتے ہیں۔

دانتوں کو اکھاڑنے کے لئے:

آگے اور پیچھے مازریون چبا کر ایک گھنٹہ چھوڑ دیں۔ اس کے بعد اکھاڑ دیں تو دانت اکھڑ جائیں گے۔

ایضاً:

ریشہ حنظل لباب کھٹے سرکہ کے ہمراہ تین دن پیس لیں، اسے چند دن دانتوں پر طلاء کریں۔ یہ ڈھیلا ہو جائیں گے حتیٰ کہ ہاتھوں سے اکھاڑے جاسکتے ہیں۔
ویسے عاقر قرحا کو بھی تیار کر کے استعمال کریں تو چند دنوں کے اندر دانتوں کو اکھاڑ دے گا۔

ایضاً:

بنج برنجاسف، عاقر قرحا، ختم قریص، کندر، مقل، حلتیت بدبودار، بنج جنطیانا، مازریون، اچھی طرح کوٹ کر دانتوں پر چپکا دیں اور تھوڑی دیر چھوڑ دیں، دانت انشاء اللہ اکھڑ جائیں گے۔ (مؤلف)

فاسد دانت کو اکھاڑنے کی دوا:

ختم انجرہ، برنجاسف، کندر، عاقر قرحا، مقل، بنج حنظل، حلتیت، ملنے والے دانت پر چپکائیں، انشاء اللہ دانت اکھڑ جائے گا۔ صمغ زیتون اگر دانتوں پر چپکا دیں تو وہ بغیر مشقت کے گر جائیں گے۔ (عبدوس)
مینڈک کی چربی کچھ لوگوں کے مطابق اگر دانت پر رکھی جائے تو وہ اکھڑ جائے گا۔ بالخصوص جبکہ دانت ماؤف ہو اور چربی اس کے اندر بھر دی جائے۔ گھاس کھاتے وقت جانور مینڈک کی چربی کھا لیتے ہیں تو ان کے دانت گر جاتے ہیں مناسب یہ ہے کہ تندرست دانتوں کو اس سے بچایا جائے۔

(طیب نامعلوم سماعاً)

عاقر قرحا کو چالیس دن تک کھٹے سرکہ کے اندر بھگوئے رکھیں۔ پھر اسے آنے کے ساتھ پیس کر ماؤف دانت پر طلاء کریں، تندرست دانتوں پر موم چڑھا دیں اور ایک گھنٹہ تک انتظار کریں۔ پھر کلبتین (ایک آلہ) سے کھینچ کر دانت کو اکھاڑ لیں۔ (جالینوس)

مناسب یہ ہے کہ طلاء کو طاقتور بنائیں اور ہر گھنٹہ کے بعد اس کا اعادہ کریں اور ہر بار مقدار میں اضافہ کر دیں۔ ضرورت ہو تو طلاء کئی دن کریں۔ حتیٰ کہ ڈھیلا ہو کر دانت اکھڑ جائے۔
زاج سرخ کھٹے سرکہ کے ہمراہ چند دن طلاء کریں۔ اس سے بھی دانت گر جائیں گے۔ اس کا

اثر طاق تور ہوتا ہے۔ یتوع کا دودھ اور زاج سرخ پیس کر بھی طلا کرتے ہیں۔

عاق قرحاتین دن سرکہ میں بھگو کر دانت پر تین دن طلاء کریں۔ حتی کہ اکھڑ جائیں۔ یا بنخ قثاء الجمار کو کام میں لائیں۔ (جالینوس)

مو، یتوع کے دودھ میں مسلسل گوندہ کر داڑھ پر چپکائیں، ایک بار چھوڑ دیں اور دوسری بار یہ عمل دہرائیں۔ بار بار ایسا کریں حتی کہ جذب ہو جائے۔ اس طرح کی ضرورتوں میں یہ سب سے عمدہ علاج ہے۔ (مؤلف)

حلیت فساد زدہ دانت کے اندر رکھی جائے تو طاق تور اثر ہوتا ہے یہی اثر قطران کا بھی ہے۔

(مؤلف)

داڑھ کے اندر فساد زیادہ ہو جائے تو اسے ایسی چیزوں سے اکھاڑیں جو درد پیدا کئے بغیر اکھاڑ سکیں مثلاً عاق قرحاتین کے اندر کافی دن بھگو کر استعمال کریں۔

یتوع کا دودھ آرد کر سنہ یعنی ترمس یا قنہ و زاج سرخ، کے ہمراہ، یا بنخ قثاء الجمار، کبریت اور زہیب کو بھی استعمال کریں۔ ایسی حالت میں دانتوں پر موم چڑھادیں۔ فساد تھوڑا ہو تو خشک کرنے والی ادویات کا طلاء کریں اور انہی دواؤں کو اندر بھر بھی دیں۔

دیا ستوریدوس کے مطابق خرگوش کا دماغ کھانے سے بچوں میں دانت بہ آسانی نکلتا ہے۔

(حنین)

خرگوش کا بھیجہ دانتوں کے اگنے کی جگہوں پر رگڑنے سے دانتوں کے بہولت نکلنے میں بیحد فائدہ ہوتا ہے۔ مسوڑھے کے اندر اس سے درد اٹھتا نہیں ہے۔ (جالینوس)

شہد بچوں کے مسوڑھے کو اچھی طرح نرم کرتی ہیں۔ (اریبا سیوس)

گائے کا گھی یا بھیڑ کا مغزی یا خرگوش کا مغز رگڑنے سے بچوں کا دانت تیزی سے نکل آتا ہے۔

چوہیا بھون کر بچوں کو کھلائیں تو ان کے منہ سے بہنے والا لعاب خشک ہو جاتا ہے۔

(ابن ماسویہ)

مازو اور غلب الشعلب سرکہ میں جوش دے کر منہ کے اندر رکھنے سے اس کی رطوبت خشک ہو جاتی ہے۔ اسی طرح کراث سرکہ میں جوش دے کر اور شراب قابض میں برگ انار جوش دے کر استعمال کرنے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔ (روفس)

منہ سے بہ کثرت تھوک معدہ کی رطوبت کی وجہ سے خارج ہوتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

علاج یہ ہے کہ قے کے ذریعہ، اور مصطکی، ابہل، یارج وغیرہ چبا کر خشک کریں۔ زنجبیل مرہی

اس کے لئے مفید ہے۔ (مؤلف)

جن لوگوں کے منہ سے بہ کثرت لعاب خارج ہوتا ہوا نہیں ضیاسندہ صبر، پلائیں اور اس کے بعد آب زیتون نمکین اور سرکہ عنصل کی کٹی کرائیں۔ (بولس)

لعاب معدہ سے آرہا ہو تو مریض کو اطر یقل یارج اور حب صبر دیں، غرغره اور قے کرائیں، نہار منہ ستو دیں۔ اس کے بعد پیاس برداشت کرائیں۔ بھنے ہوئے گوشت اور خشک کھانے دیں۔ لعاب کا تعلق سر سے ہو تو فوہ دیں اور تالو کو قابض ادویات کے ذریعہ مضبوط کریں۔

بہ کثرت لعاب کے لئے:

منہ کے اندر اقا قیا، عصارہ آس، و عوج، یا عصارہ سفر جل یا جو شانده مازو یا فوہ یا پوست کندر رکھیں۔

چوتھا باب

آواز کی بیماری، قصبہ الریہ کے کھر درے پن کا علاج اور آواز کا پھٹنا

موسم سرما میں ایک شخص کا علاج حدید (لوہے) کے ذریعہ ہو رہا تھا۔ چنانچہ اوپر کو جانے والا عصب راجع سرد ہو گیا، جس سے اس کی آواز ٹوٹ گئی، ہم نے اس عصب کا علاج گرمی پیدا کرنے والی دوا کے ذریعہ کیا چنانچہ آواز واپس آ گئی۔ خنازیر کے علاج میں بالعموم یہ عصب کٹ جاتا ہے۔ چنانچہ ایک جانب سے کٹتا ہے تو نصف آواز جاتی رہتی ہے۔

آواز مفقود یا کمزور ایک ایسی آفت کی وجہ سے ہوتی ہے۔ جو عضلہ حنجرہ کی جانب آنے والے عصب کو لاحق ہوتی ہے، یا یہ کیفیت ایسے نزلہ کے وقت پیش آتی ہے جو حلق اور حنجرہ کے قریب گرتا ہے یا سخت چیخ یا ورم حار کی وجہ سے لاحق ہوتی ہے۔ ورم پہلے پیدا ہوتا ہے۔ پھر یہ مذکورہ اعضا کو متوزم کر دیتا ہے یا مذکورہ کیفیت کسی مادہ کے منقطع ہو جانے سے رونما ہوتی ہے جیسا کہ ضیق تنفس کی حالت میں یا آلات تنفس پر فالج یا سینہ کے زخموں کی صورت میں دیکھا جاسکتا ہے۔

آواز کا ٹوٹنا کبھی ان نزلوں سے بھی ہوتا ہے جو سر سے اتر کر دیر تک رک جاتے ہیں کبھی سینہ کی فضا میں پیپ کے محبوس ہو جانے یا پھیپھڑے کے اندر زخم یا چیخنے کی وجہ سے بھی آواز منقطع ہو جاتی ہے۔

آواز کا بیٹھنا:

آواز کبھی بعینہ مذکورہ بالا اسباب کی وجہ سے بیٹھ جاتی ہے۔ کبھی سرد ہوا میں سانس لینے کی وجہ سے بھی آواز بیٹھ جاتی ہے۔ آواز کا ٹوٹنا اور بیٹھنا ایک ہی قسم ہے۔ فرق قلت اور کثرت کا ہے۔ آواز ٹوٹتی تب ہے جب آواز کے آلات بھیگ کر رطوبت سے اس طرح تر ہو جاتے ہیں کہ ان کا تحلیل ہونا دشوار ہوتا ہے۔ آواز اس وقت بیٹھتی ہے۔ (بحوقہ) جب یہ آلات تھوڑا بھیگتے ہیں۔ تیز بڑی آواز جو پیدا ہوتی ہے۔ وہ اصل میں قصبہ الریہ اور حنجرہ کے اندر ورم لاحق ہونے سے ہوتی ہے۔ مکان لاحق ہونے پر جس طرح خارجی اعضاء کو حمام اور نرم مالش سے نفع ہوتا ہے۔ اسی طرح اس عضو کو بھی حمام اور ملیں ادویات سے فائدہ پہنچتا ہے۔ ملیں ادویات وہی جو عضو سے ملاقات کر سکیں۔ یہی وجہ ہے کہ منادی کرنے والے اور زور سے آواز دینے والے خادموں کو دیکھا جاسکتا ہے کہ وہ کثرت سے

حمام کرتے ہیں اور مرضی غذا کی استعمال کرتے ہیں خلق کے اندر کچھ کھر در اپن محسوس کرتے رہیں تو مہر د اور مغری اشیاء استعمال کرتے ہیں، افاقہ نہیں ہوتا تو اس کے بعد حلقی ادویات استعمال کرتے ہیں اور غذا میں دودھ، نشاستہ، انڈے اور اطر یہ (سویاں) لیتے ہیں۔ اس سے بھی صحت نہیں ہوتی تو زبانوں کے نیچے ایسی گولی رکھتے ہیں جو ورم کا ازالہ کرتی اور اسے منتشر کر دیتی ہے۔ چنانچہ شراب شیریں، صمغ کیترا، اور رب السوس سے تیار کردہ گولی استعمال کرتے ہیں۔ ان دواؤں سے بنی ہوئی گولی کھر درے پن کو نرم، بقیہ ورم کو پختہ اور مکمل صحت عطا کرتی ہے۔ مریض کو گدی کے بل سونا لازم ہے جگرہ کے عضلہ کو آزاد کر دے تاکہ تھوڑا تر آئے۔ تاہم اس کے باوجود آواز صاف نہیں ہو سکتی تاوقتیکہ اس کے بعد ایسی ادویات استعمال نہ کی جائیں جو سوزش پیدا کئے بغیر آواز کو صاف کر دیتی ہیں۔ مثلاً باقلی، آب دلیہ جو، اور تخم کتاں سے تیار کردہ حریرہ۔ یہ دوائیں مغری اور طاقتور جلا پیدا کرنے والی ادویات کے مابین ہوتی ہیں۔ ان سے بھی طاقتور دوائیں صمغ بلطم، کندر، جھاگ دور کیا ہوا شہد، بادام تلخ اور ان سے بھی زیادہ طاقتور آرد کر سنہ وغیرہ ہیں۔ جن لوگوں کے جگرہ میں ورم ہو ان کے لئے انگور کا گاڑھارس موزوں ہے کیونکہ یہ مغری ہوتا ہے اور اس کے ساتھ جالی اور سکون کے ساتھ ملیں بھی۔ جو شاندہ انجیر ان سے بھی زیادہ تحلیل اور جلاء کی تاثیر رکھتا ہے۔ جگرہ کے عضلہ میں جب چیخنے سے مکان لاحق ہو جائے تو سب سے زیادہ موزوں نرم غذا کی اور مغری ادویات ہیں۔ شراب قطعاً ترک کریں حتیٰ کہ ورم میں افاقہ ہو جائے۔ افاقہ ہو جانے کے بعد ایک بار شراب شیریں پی لینا ممکن ہے۔

ورم میں افاقہ ہو جانے کے بعد مذکورہ ادویات کے ساتھ تھوڑی جالی ادویات کا اضافہ کریں اور جلاء کی طاقت میں رفتہ رفتہ اضافہ کریں حتیٰ کہ جلالی طاقت حدت اور جلن تک جا پہنچے۔

پہلی ادویہ کی مثال:

دودھ (سویاں) اور نشاستہ۔

دوسری کی مثال:

کھی، اصل السوس، انگور کا گاڑھارس۔

تیسری کی مثال:

شہد، باقلی، جو کی دلیہ، جو شاندہ انجیر۔

اس کے بعد اور زیادہ طاقتور دوا ہے جو مر اور عضلہ وغیرہ سے تیار ہوتی ہے۔ اس حاد بیماری

کے اندر ہم سب سے نرم دوائیں استعمال کرتے ہیں۔ بوقت ضرورت رفتہ رفتہ زیادہ طاقتور دواؤں تک پہنچتے ہیں۔

آواز کے لئے جو ادویات مستعمل ہیں وہ مثال کے طور پر حسب ذیل ہیں:

زعفران ساڑھے چار گرام، مر ۳ گرام، فلفل اگرام، شہد بقدر ضرورت انگور کے گاڑھے رس میں مر اور زعفران شامل کر دیں، تو ابتداء میں آواز کھولنے کے لئے موزوں ہے۔ اسی طرح شروع میں خشک طاقتور ادویات بھی موزوں ہوتی ہیں۔

آواز ٹوٹنے میں:

بند گو بھی کے ڈنٹھلوں کا چھلکا لے لیں اور مریض کو چبانے کے لئے دیں۔ وہ اسے چوسے بھی اور رتھوڑا نگل لے۔

دیگر:

عصارہ بند گو بھی شہد اور خشک گدر کھجور کے ہمراہ جوش دے کر استعمال کریں۔ فوری نفع ہو گا۔ (جالینوس)

یہ دوا ہمیشہ اپنے یہاں تیار رکھیں۔ استعمال کے بعد اثر نہ دیکھیں کہ تو اس میں تھوڑی حلتیت شامل کریں۔ (مؤلف)

دیگر:

زعفران ایک جز، حلتیت نصف جز، شہد ۱۰ اجز، اتنا جوش دیں کہ گاڑھا ہو جائے، پھر اسے پر بقیہ دواؤں کو چھڑکیں اور مریض کو ڈیڑھ گرام کی مقدار میں دیں۔

دیگر:

بارزدے ۲ گرام، فلفل ساڑھے چار گرام، بورہ ساڑھے چار گرام، شہد ۲.۴ گرام۔ شہد کو جوش دے کر گاڑھا کر لیں اور اس پر دواؤں کو چھڑک دیں۔

دیگر:

زعفران، مر، کندر، رب السوس، لب منقی۔

دیگر اور زیادہ نرم:

کتیرا، مر، کندر، عصارہ سوسن، فرہ کھجور کے گودہ میں گوندہ لیں اور یہ ادویات بھی۔ مر،

فلفل، زعفران، حلتیت بارزد، صمغ بطم و غیرہ۔

قصۃ الرئیہ کی جھلی اور آلات صوت کے بھیگ جانے سے آواز بیٹھ جاتی ہے اور ان کے زیادہ خشک ہو جانے سے لمبی گردن والے جانور کی طرح آواز تیز ہو جاتی ہے۔ خجڑہ کی کریاں اچھی طرح بھیگ جاتی ہیں تو آواز منقطع ہو جاتی ہیں، کم بھیگتی ہیں تو آواز تاریک اور بیٹھ جاتی ہے۔ بخود الصوت (آواز کا بیٹھ جانا) جب بوڑھوں کو لاحق ہوتا ہے تو ناقابل علاج ہوتا ہے۔ (جالینوس)

روزہ دار کی آواز عمدہ اور صاف ہوتی ہے۔ جو شخص اپنی آواز نکالنے میں تھکتا ہو اسے گرم، ترش اور نمکین چیزیں چھوڑ دینی چاہئیں۔ البتہ حلق کے اندر بہ کثرت رطوبت ہو تو اسے گرم چیزیں استعمال کرنی چاہئیں۔ (یہودی)

آواز بیٹھ اس لئے جاتی ہے کہ سر سے برابر نزلہ کا انصباب ہو تا رہتا ہے۔ لہذا مریض کو خشکاش وغیرہ مانع نزلہ ادویات دیں۔

رطوبت سے پیدا شدہ بیٹھی آواز کو صاف کرنے والی گولی:

خردل بھنا ہوا، اگر ام، فلفل ساڑھے تین گرام، شہد میں گوندہ کرپنے کے برابر گولی بنا کر زبان کے نیچے رکھیں، رطوبت کے لئے عمدہ ہے۔ (اھرن)

آواز کو صاف کرنے کا مفید نسخہ:

منہ کے اندر کہا بہ رکھیں۔ (طبری)

اپنی آواز کو باقی رکھنا چاہیں تو بہ کثرت چیخ و پکار، تیز چر پرے، ترش، نمکین، قابض اور کھردرے کھانوں سے پرہیز کریں، البتہ اگر نزاوں وغیرہ کی رطوبتوں کی وجہ سے آواز میں کوئی آفت آجائے تو ایسی صورت میں زنجبیل، فلفل اور خردل جیسی گرم چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ کھانے جو بالقوہ زیادہ گرم اور سرد ہوں انہیں نہ کھائیں۔ گرم کھانوں کی وجہ سے پیدا شدہ صورت حال میں تلہین اور چکنا پن اور سرد کھانوں کی صورت میں ہلکے شوربے استعمال کریں۔

آواز کے مقام کو معتدل گرم اور لطیف چیزوں سے فائدہ پہنچتا ہے۔

آواز کی دوائیں اور غذائیں:

نشاستہ، شکر، بادام، شیریں طلاء، بھتوا، گلزی، کدو، اور باقلی کے شوربے، کثیر، منقہ، صنوبر، صمغ، انجیر، حلبہ، تخم کتاں، چنا، ماء الشعیر، بخ سوسن، کھجور، اور آخر میں لبان، مر، بارزد، شہد، حلتیت،

فلفل، فوج، علك الانباط۔

آواز کو سرد ہوا سے نقصان پہنچتا ہے اس کے لئے مذکورہ کچھ دوائیں، شراب شیریں میں گوندہ کر مرلیض کو دیں کہ زبان کے نیچے رکھ لے۔ تخم انجرہ، ان دواؤں میں شامل کریں۔

حرارت کی وجہ سے اور چیخنے سے بیمار ہو جانے والی آواز کی عمدہ دوا:

حب القثاء، کثیر، رب السوس، نشاستہ، لعاب اسپغول اور تھوڑے جلاب میں گوندہ کر گولیاں بنالیں، اور بادام تلخ کو دوسری قسم کی دواؤں میں سے شامل کر لیں۔ (اھرن)

آواز کا بیٹھ جانا اس رطوبت کی وجہ سے ہوتا ہے کہ جو آلات صوت کو غرق کئے رہتی ہے۔

(جالینوس)

مری کی خشکی سے آواز کٹ جانے میں مفید یہ ہے کہ بوقت خواب ایک چمچہ روغن بنفشہ منھ میں لیں۔ یہ عمدہ ہوتا ہے۔ رطوبت کی وجہ سے آواز ٹوٹ جائے یا بیوست کی وجہ سے، حسب ذیل علاج کریں:

انجیر خشک اجز، فوج نصف جز، دونوں کو یکجا جوش دیں، اور صاف کر کے اس میں تھوڑی صمغ عربی شامل کریں حتیٰ کہ شہد کے مانند ہو جائے، پھر بوقت خواب چائیں۔

آواز کے بیٹھنے میں روغن بنفشہ میں لیں اور اسے تھوڑا اندر جانے دیں۔ (تیاذوق)

آواز بیٹھتی صرف رطوبت کی وجہ سے ہے۔ تیز اور صاف آواز حجزہ کی خشکی ہی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے جیسا کہ حمی حادہ محرقہ کے مریضوں میں دیکھا جاتا ہے۔ ان کی آواز سختی میں سارس کی آواز کی طرح ہو جاتی ہے۔

الاعضاء الآلمہ (مؤلفہ جالینوس) میں جہاں بیمار آواز پر گفتگو کی گئی ہے اس کا مطالعہ کریں۔

(مؤلف)

آواز بیٹھ جاتی ہے یا تو خلق کے اندر باہمی اتصال سے یا آلات صوت میں پیدا شدہ رطوبت سے جو آلات کو بھگودیتی ہے۔ (جالینوس)

میرے خیال میں کتاب الصوت کا جو نسخہ ہمارے پیش نظر ہے، اس میں جہاں عضلہ کے باہمی اتصال کی بات درج ہے وہ غلط مرقوم ہے۔ آلہ کے باہمی اتصال سے تو آواز عمدہ ہو جاتی ہے۔ آواز بیٹھتی ہے رطوبت کی وجہ سے۔ (مؤلف)

یہی وجہ ہے کہ کھانے، پینے سے پہلے ان کی آواز صاف ہوتی ہے مگر پی لیتا یا تر کھانا کھا لیتا ہے تو

آواز کی صفائی میں کمی واقع ہو جاتی ہے، آواز تاریکی کی جانب مائل ہو جاتی ہے۔ زیادہ پی لینے کی صورت میں آواز بیٹھ جاتی ہے۔ تاریک آواز گرفتاری آواز کا پیش خیمہ ہوتی ہے۔ دونوں ہی صورتیں بوڑھوں کو زیادہ پیش آتی ہیں کیونکہ عرضی رطوبتیں ان کے اندر زیادہ ہوتی ہیں۔ جن بوڑھوں کو یہ قدرت ہوتی ہے کہ وہ اپنی حفاظت کریں اور بہ کثرت فضلات اپنے اندر پیدا نہ ہونے دیں، ان کی آواز نوجوانوں کی آواز سے بھی زیادہ عمدہ اور صاف ہوتی ہے کیونکہ آلات صوت ان کے خشک ہوتے ہیں۔ الغرض آواز کا صاف ہونا حجرہ کی خشکی کے تابع ہے۔

آواز کا پہلا آلہ لسان المزمار سے مشابہ جسم ہے، بقیہ آلات اس کے خادم ہیں۔ کمزوروں اور مریضوں کی حلق تنگ اور آواز باریک اس لئے ہوتی ہے کہ ان کے سینہ کی حرکت بوجھل ہو جاتی ہے۔ اس وجہ سے وہ زیادہ ہوا خارج نہیں کر پاتے، چنانچہ حجرہ سے تنگ آ جاتے ہیں مگر یہ تھوڑی آواز بھی تیز ہوتی ہے۔ اس لئے واضح ہوتی ہے۔ کیونکہ کمزور تھوڑے تنفس کے لئے حجرہ کشادہ نہ ہو تو آواز قطعاً سنائی نہ دے گی۔ (جالینوس)

الاعضاء الآلمہ کے اندر مریض آواز پر جو گفتگو کی گئی ہے وہ منسلک حسب ذیل ہے:

آواز کمزور یا مفقود اس آفت کی وجہ سے ہوتی ہے جو پھونک مارنے والے عصبہ کو لاحق ہوتی ہے کیونکہ آواز کا مادہ یہی پھونک ہوتی ہے۔ پھونک مارنے والا عضلہ پسلیوں کے مابین واقع ہے۔ یا پھر مذکورہ صورت حال عضلہ حجرہ کو پیش آنے والی آفت کی وجہ سے ہوتی ہے۔ کیونکہ اسی عضلہ کے ذریعہ پھونک سے دستک ہوتی ہے۔ اسی صورت میں انسان کے لئے آواز نکالنا ممکن ہوتا ہے۔ اور آواز میں کھڑکھراہٹ نہیں ہوتی۔ آواز کے اندر آفت حجرہ کے بھیگ جانے سے بھی لاحق ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں آواز بیٹھ اور تاریک ہو جاتی ہے۔ نیز آواز زیادہ چیخنے کی وجہ سے بھی بیٹھ جاتی ہے۔

نزلوں کے بعد بھی آواز بیٹھ جاتی ہے۔ نزلوں کی وجہ سے ورم بھی ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں حلق کے اندر درد ہوتا ہے۔ مذکورہ عصب کو آفت سوء مزاج، علان بالحدید، یا ضربہ و سقطہ کی وجہ سے لاحق ہوتی ہے۔ آواز کو عمدہ بنانے کے سلسلہ میں اطامیدس نے جو کتاب لکھی ہے۔ اس میں وہ رقم طراز ہے۔

”ارتعاش میں مریض ایک مدت تک نہ چیخے نہ ایک ماہ تک گانا گائے، نہ گفتگو میں آواز بلند کرے نہ گفتگو زیادہ کرے۔ اس کے بعد صبح سے پہلے بستر پر لیٹا ہوا گانا گائے۔ اور لحاف سینے کے اوپر برداشت کی حد تک سیرسہ کی ایک اینٹ رکھ لے۔ پھر ایک مدت تک ایسی آوازوں سے پرہیز کرے جن کے اندر سخت چیخ ہوتی ہو، پھر بتدریج آواز میں چیخ پیدا کرے۔ اینٹ بہر حال سینہ کے اوپر

رہے۔ غذا میں پہلوؤں کو مضبوط کرنے والی چیزیں، مثلاً بکری کے پائے، عضلات، طاقتور چیزیں، قسب (ایک قسم کی بڑی کھجور) اور بھی دانہ لے۔ دوڑنے، زیادہ چلنے پھرنے، نیچے اوپر آنے جانے، سواری، زیادہ ہنسنے، غصہ ہونے، خاص کر ہاتھوں اور تمام جسم کو تھکانے سے پرہیز کرے۔ اس طرح طاقت پیدا ہوگی اور آواز کے اندر ارتعاش پیدا نہ ہوگا۔“

آواز ٹوٹنے میں کراث شامی، دلیہ، عصارہ پیاز، شہد، بھجے، انڈے اور وہ تمام میوے استعمال کریں جس سے آواز صاف ہوتی ہے۔ مثلاً چلغوزہ۔

آواز کا ٹوٹنا یہ ہے کہ آدمی بولنے میں تھوڑا رک جائے۔ یہ حالت مستحکم ہونے سے پہلے علاج کر لیں۔ زردی بیضہ ابالی ہوئی، تل مقشر، تازہ دودھ، ایک چمچ پانی کے ہمراہ تین دن لیں۔ غذا میں انگور سفید سرمائی شیریں استعمال کریں۔ اسے پانی میں جوش دے لیں۔ اور اسی جو شانہ میں روٹی بھگو کر لیں۔ یا دودھ کی بالائی اتار لیں، اور دودھ میں شہد کا چوتھائی حصہ شامل کر کے صبح و شام استعمال کریں اور اعتدال کے ساتھ چلیں۔

آواز بیٹھنے میں کراث شامی استعمال کریں۔

بحوجۃ الصوت کا عجیب نسخہ :

آرد سمید، لب حب صنوبر، زرخ، زرخ، ۱۸ یا ۲۰ گرام، اور سداب کوٹ کر شہد میں گوند حیس اور تین دن چائیں، پھر حالت زیادہ چیخنے کی وجہ سے پیدا ہوئی ہو تو حمام میں داخل ہوں، سینہ اور حلق پر روغن لگائیں، صبح کو دلیہ یا تازہ دودھ یا آب نخالہ دیں، حالت ثابت رہے تو جو شانہ حلبہ کا غرغہ کریں۔

بحوجۃ الصوت کی عمدہ دوا:

باریک چھلکے والا شیریں اور امیلیسی ایک اتار لیں، اور اسے گرم رکھ میں دفن کر دیں۔ نرم ہو جانے کے بعد اس کی قیف اکھاڑ کر اندر ایک صاف لکڑی سے حرکت دیں، اسی طرح جس طرح بیضہ نیم برشت پھیننا جاتا ہے۔ پھر اس میں تھوڑا جلاب انڈیلیں اور مر یض کو اسے چاٹنے کا حکم دیں۔ اور ایک حواری (۱) حاشاروٹی لے کر اچھی طرح کوٹ لیں اور دودھ میں ڈال کر حریرہ بنالیں۔ بایں ہمہ یہ زکام اور نزلہ کے لئے عمدہ ہے۔ سر پر معتدل گرم پانی انڈیلیں، یا پانی کے اندر بھگوا ہوا چنا شہد میں لت پت کر کے سموچے تین یا چار دانے نگل لیں۔ بعد میں پانی نہ پیئیں۔ یہ بجد مفید ہے۔

آواز میں کھر در اپن برودت اور مسلسل گاتے رہنے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ علاج یہ ہے کہ گرم پانی کا غرغہ کرائیں۔ سینہ پر روغن گرم کی ہلکی مالش کریں۔ گانے سے روک دیں۔ میچ میں بھگوئی ہوئی فرہہ انجیر کھلائیں۔ اپنی آواز کو بدستور باقی رکھنا چاہیں تو قابض نمکین، ترش، چرپری اور کھر در می چیزوں سے پرہیز کریں، آرد سمیذ اور بادام شیریں کا دودھ کے اندر حریرہ بنا کر استعمال کرنا نیز شہد کے ہمراہ مرکی چٹنی یا انگور کے ڈنٹھلوں کو راکھ میں بھون کر اور پائے، بیجد مفید ہیں۔ حلبہ، منقہ، صمغ، سبیر، مچھلی، مرغ بغیر نمک کا بھونا ہوا گرم گرم، رب السوس، حمام، گردن اور سینہ کی ہلکی مالش بذریعہ نیم گرم روغنیاں، بے خوابی اور جماع کی کثرت سے پرہیز کرنا مفید ہے۔ مولیٰ کا استعمال شہد کے ہمراہ زیادہ پیچنے سے پیدا شدہ بخوجہ الصوت فوری طور پر جاتا رہتا ہے۔

عمدہ دوا:

کتیرا جزء، خشخاش سفید چوتھائی جز، بادام شیریں آدھا جزء رب السوس چوتھائی جزء، لعاب اسپغول میں گوندہ کر گولیاں بنالیں اور کھر در می اور بری حالت سے متاثر حلق، جو گرم اور التہابی کیفیت میں ہو، کے لئے استعمال کریں۔ اسی قدر سکر طبرزد اور جلاب بھی شامل کریں۔ مؤثر دوا ہے۔

دیگر:

گل ارمنی اجزء، گل سرخ ۵ جزء، رب السوس آدھا جزء، سکر طبرزد آدھا جزء گوندہ کر چائیں۔ گرم تر خون کی وجہ سے مبتلائے ہیجان حلقوں جن کے اندر ورم ہو، کے لئے موزوں ہے۔ ورم لباقہ (سکوائے کے ورم) میں جلاب مستعمل ہے۔

دیگر:

زنجبیل مربی کوٹ کر گودے کی طرح کر لیں پھر اس پر اس کے نصف دار فلفل سرمہ کی طرح اور چوتھائی حصہ زعفران، اور سب کے وزن کے برابر نشاستہ ڈال کر آب سکر طبرزد محلول یا شہد میں پیس لیں۔ بکثرت باغی رطوبتوں والے حلقوں کے لئے عمدہ دوا ہے۔ حلق خشک، بد حال اور گرم ہو تو مرینس کو بکثرت جلاب کے ہمراہ لعاب اسپغول پلائیں۔ اور کھانے میں فرہہ مرغ کی بخنی یا دودھ اور روغن گل میں روٹی مل کر بطور مالیدہ دیں۔ (جالینوس)

میوہ بخوجہ الصوت میں حیرت انگیز طور پر مؤثر ہے۔ مر، زبان کے نیچے بقدر ذریعہ گرام رکھ کر جیسے جیسے تحلیل ہوتی رہے، ویسے ویسے نکلتے رہیں، اس سے قصہ الریہ نرم پڑتا ہے اور آواز صاف ہو جاتی ہے۔ میوہ ساکنہ بخوجہ الصوت اور آواز کے ٹوٹنے میں عمدہ ہے۔ انگور کے ڈنٹھل چبا کر

اس کا پانی چوسنا ٹوٹی ہوئی آواز کے لئے موزوں ہے۔ کراٹ غبٹلی کے کھانے سے قصۃ الرئیہ صاف ہوتا ہے (جالینوس)

لہسن کچا، بھون کر، یا جوش دے کر کھانے سے حلق صاف ہوتا ہے۔ خردل کوٹ کر ماء العسل میں شامل کر لینے کے بعد غرغره کرنے سے قصۃ الرئیہ کا پرانا کھر در اپن دور ہو جاتا ہے۔ حلتیت کو پانی میں گھلا کر جرہ لینے سے ضربہ کی وجہ عارض بخوۃ الصوت کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ (دیا ستوریدوس) مرغ کا گوشت آواز کو صاف کرتا ہے۔ آواز حجرہ کے بھگنے سے، یا کسی ایسے حادثہ سے بیٹھ جاتی ہے جس سے اس عضلہ کا فعل موقوف ہو جاتا ہے جو دستک دیتا ہے۔ باقی پھونکنے کی کیفیت علی حالہ باقی رہتی ہے۔ جس آلہ کے ذریعہ دستک ہوتی ہے وہ عضلہ اور عصب ہے جو حجرہ پر ہوتا ہے کیونکہ دستک حجرہ کے اندر ریح کے دباؤ سے واقع ہوتی ہے۔ اس کے بعد فرق کریں، آیا مقامات پر رطوبت کا کسی اگلی تدبیر کے نتیجہ میں پیدا ہوئی ہے یا نہیں۔ (ابن ماسویہ)

بے خوابی سے آواز بیٹھ جاتی ہے۔ کھانے کے بعد چیخنے سے آواز خراب ہو جاتی ہے۔ کراٹ اور لہسن جوش دے کر استعمال کرنے سے آواز صاف ہوتی ہے اور بخوۃ کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ (جالینوس) اصطرک اور سرکہ عنصل آواز کو صاف کرتے ہیں، اور اسے قوت بخشتے۔ ہیں حلتیت حلق کے مزمن کھر درے پن میں مفید ہے۔ پانی میں گھلا کر اس کا جرہ لینے سے وہ آواز فوری طور پر صاف ہو جاتی ہے جو ضربہ کے باعث بیٹھ جاتی ہے۔

بیضہ قصۃ الرئیہ کی عمدہ ادویات کا مادہ ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اور یہ نفس نفیس گرم کر کے استعمال کیا جائے تو چیخ و پکار یا کسی تیز خلط کی وجہ سے پیدا شدہ حلق کے کھر درے پن میں مفید ہے کیونکہ ماؤف مقامات پر یہ چپک کر درد کو سکون دیتا ہے۔

سرکہ عنصل چائے سے حلق عمدہ ہو جاتا ہے اس کا گوشت سخت ہو جاتا ہے۔ (دیا ستوریدوس) جب آواز حرارت کی وجہ سے ٹوٹ جاتی ہے اور سب سے زیادہ اسے چکنا بنانے کی ضرورت ہوتی ہے تو سرکہ عنصل کا استعمال مضر ہوتا ہے مگر عضلات کے بھیگ جانے اور ان کے استرخاء سے آواز ٹوٹتی ہے تو اس میں وہ مفید ہوتا ہے۔ (مؤلف)

بلبوس تالو اور زبان کو کھر در اپن کر دیتی ہے۔ (دیا ستوریدوس)

ایسا اس کی طاقت کی طرح ہوتا ہے۔ (مؤلف)

زرخ، شہد کے ہمراہ چائے سے آواز صاف ہوتی ہے۔ بند گو بھی کا پتہ اگر اس کا پانی چوسا جائے تو ٹوٹی ہوئی آواز کے لئے موزوں ہوتا ہے۔ کراٹ غبٹلی کے کھانے سے قصۃ الرئیہ کا ستقیہ ہوتا ہے

مرزبان کے نیچے رکھا جائے، اور جیسے جیسے گھلتا جائے اس کا پانی نکلنے رہنے سے آواز صاف ہو جاتی ہے۔
میعہ آواز بیٹھنے کا شافی علاج ہے۔ لعاب بھی دانہ قصبۃ الرئیہ کی خشکی کو ترک کرتا ہے۔ روغن ایرسا سے
قصبۃ الرئیہ کا کھر دراپن نرم پڑتا ہے اور آواز عمدہ ہو جاتی ہے۔ نمکین گرگٹ کھانے سے رطوبی حلق کا
تنقیہ ہو جاتا ہے۔ غیر نمکین گرگٹ قصبۃ الرئیہ کو صاف کرتا اور آواز کو بہتر بناتا ہے۔ (دیا ستوریدوس)
گنا سینہ کے کھر درے پن کو دور کرتا ہے۔ (بولس)

عصارۂ سوس کا مشروب قصبۃ الرئیہ کے کھر درے پن کے لئے موزوں ہے۔ (ابن ماسویہ)
خشک انجیر قصبۃ الرئیہ کے موافق ہے۔ لہسن کچا کھایا جائے یا جوش دے کر حلق کو صاف کرتا
ہے۔ خردل کوٹ کر پانی میں پھینٹ کر اور اس میں ماء العسل شامل کر کے غرغره کرنا قصبۃ الرئیہ کے
مزمن کھر درپن میں مفید ہے۔ خبازی کو کھانے سے قصبۃ الرئیہ کی خشونت (کھر دراپن) دور ہو جاتی
ہے۔ (دیا ستوریدوس)

اپنا استنباط :

آواز رطوبت یا بیہوشی کی وجہ سے زائل ہوتی ہے۔ بیہوشی میں پیشتر اسباب بارود، بکثرت
چیخ و پکار اور گرم کھانوں کا استعمال ملے گا۔ اس کے ہمراہ حلق کے اندر درد اور کھر دراپن ہو گا۔ آواز
بیٹھے گی تو اسکے ساتھ گرانی نہ ہو گی، بلکہ صفائی ہو گی۔
رطوبت میں پیشتر اسباب تری پیدا کرنے والے ملیں گے۔ آواز تقریباً مفقود نہ ہو گی بلکہ بیٹھ
جائے گی، گدلی ہو گی اور اس کے ہمراہ درد نہ ہو گا۔ (مؤلف)
آواز کے لئے نرم معتدل چیزیں مفید اور چرپر ی، ترش اور نمکین چیزیں مضر ہوتی ہیں۔ نرم
چیزیں۔ سپستان، انگور کا گڑھارس، عناب، انار
شیریں، جو تھوڑے روغن بنفشہ میں جوش دے لیا گیا ہو سکر طبرزد، انڈے کا گودا، بھوے اور
کدو کا شورہ، نشاستہ، زعفران، شکر، روغن بادام، کتیرا، منقی، حب صنوبر، صمغ عربی، انجیر، حب القثاء،
حلبہ، تخم کتاں بھونا ہوا، جرجیر بھونی ہوئی، وغیرہ۔

آواز بیٹھنے اور حلق کے کھر درے پن کی عمدہ دوا:

چنا بھنا ہوا مقشر، جرجیر، مقشر پسا ہوا، تخم کتاں بھنا ہوا ہر ایک ۳۵ گرام، صنوبر مقشر ۲۸ گرام،
کتیرا ساڑھے سترہ گرام، منقی ۲۰ عدد، بڑی بڑی گولیاں بنالیں، صبح و شام تین گولیاں منہ میں رکھیں،

حتیٰ کہ وہ گھل کر نیچے اتر جائے۔

درد حلق جو رطوبت کی وجہ سے ہو اور آواز بیٹھنے کی نہایت عمدہ دوا:

علک الانباط، کندر، زعفران، مر، کثیر، دار چینی، حماما، صنوبر، عصارہ سوس، ہم وزن، سنبل الطیب آدھا جز، بارزد چوتھائی جز، شہد چار جز، تمر صیرون، شہد، علك اور تمر کو پگھلا کر دو اوّل پر چھڑک دیں، اور سب کو اکٹھا کر کے گولیاں بنالیں۔ تمر نہ بھی شامل کریں تو جائز ہے اسے آب زوفا کے ہمراہ پلائیں۔

بحوۃ الصوت کا نوایجاد نسخہ:

کندر، مر، حلتیت، فلفل، زعفران، حماما، رب السوس، سب کو سکر طبرزد میں ملا کر گولیاں بنالیں اور زبان کے نیچے رکھیں۔

آواز ٹوٹنے کی دوا:

انجیر خشک، حب نہری جوش دیکر صاف کر لیں۔ اور اس میں صمغ پیس کر لعوق کے مانند کر لیں۔ صبح و شام استعمال کریں۔

برودت کی وجہ سے پیدا شدہ کھانسی اور آواز کے فقدان کی عمدہ دوا:

کندر ۱۴ گرام، مر ۷ گرام، طلاء مطبوخ ۰۰ گرام۔ طلاء کو اس قدر جوش دیں کہ گاڑھا ہو جائے اور اس پر دو اوّل کو چھڑک دیں، تھوڑا تھوڑا چائیں، درد شکم، پھیپھڑے کے زخموں میں بھی مفید ہے۔

حلق کے کھر درے پن سے آواز مفقود ہو جائے تو اس کی عمدہ دوا:

زعفران ۷ گرام، نمطی بند گو بھی کا نچوڑا ہو پانی ۰۹ گرام۔ جھاگ اتارا ہوا ۰۹ گرام پانی جوش دیں حتیٰ کہ گاڑھا پن پیدا ہو جائے پھر اس پر زعفران چھڑک کر صبح و شام چائیں۔

برودت کی وجہ سے آواز ٹوٹنے اور اس میں کھر درے پن کی مفید دوا:

زعفران ساڑھے دس گرام، مر ۵ گرام، لبان، عصارہ شونیز ہر ایک ساڑھے سات گرام، حلتیت ۲ گرام، طلاء میں گوندہ کر خبیصہ بنا لیں اور مذکورہ بالا طریقہ کے مطابق استعمال کریں۔ سوتے

کی جانب اترنے والی رطوبتوں کی وجہ سے آواز بیٹھ گئی ہو تو ادویات کے اندر قابض دوائیں بھی شامل کریں۔ مثلاً لبان، علك البوط، گلنار، ہر ایک ساڑھے تین گرام، صمغ عربی خشخاش ہر ایک ۷ گرام، زعفران ایک گرام، طلا میں گوندہ کر خبیصہ بنائیں اور استعمال کریں۔

کثرت رطوبت سے پیدا شدہ بحوۃ الصوت کی گرم دوا:

یہ دوا رطوبت کو پگھلاتی ہے۔ خردل بھنی ہوئی ساڑھے دس گرام، فلفل ساڑھے تین گرام، پیس کر جھاگ اتارے ہوئے شہد میں گوندہ کر خبیصہ بنائیں اور زبان کے نیچے رکھیں۔ بیحد مفید ہے۔
دوا گرم:

بحوۃ الصوت، حلق کے کھر درے پن میں مفید ہے۔ حلق کو بلغم سے صاف کرتی ہے۔ دونوں بادام مقشر، بارزد، لبان، دونوں باداموں کا نصف، زعفران، دونوں باداموں میں سے ایک کا نصف، شہد میں گوندہ کر شیشہ کے ایک برتن میں رکھ لیں اور استعمال کریں۔ حلق کے اندر جو غلیظ رطوبات اور خراب قسم کی تری لاحق ہوتی ہے۔ اس کے لئے بیحد مفید ہے۔ مسکن درد بھی ہے۔

آواز ٹوٹنے کی عمدہ معتدل دوا:

حلبہ، دونوں بادام مقشر، ایک ایک جزء، تخم کتاں بھنا ہوا دو جزء، لباب گندم، صمغ عربی، کثیر، اصل السوس، حب صنوبر، ہر ایک ایک جزء، طلا میں گوندہ لیں۔ بحوۃ الصوت اور حلق کی خشکی اور تری سب کے لئے عمدہ اور معتدل دوا ہے۔ (ابن ماسویہ)

کھر دراپن حلق کے اندر کھانے پینے کی چیزوں اور زیادہ بولنے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ تیز آواز جو سارس کی آواز سے مشابہ ہوتی ہے وہ آلات صوت کی خشکی سے پیدا ہوتی ہے۔
آلات صوت، حنجرہ، حنجرہ کا عضلہ محرکہ، لسان المزمار سے مشابہ جسم اور اوپر کو جانے والا عصب راجع ہے۔

آواز حنجرہ، عضلہ محرکہ، عضلہ تنفس، پھیپھڑے یا قصبۃ الرئیہ کی کسی بیماری یا دماغ یا اس بڑی رگ نے ہمسایہ عصب جس سے اوپر جانے والا عصب راجع اگتا ہے، کے اندر کسی آفت کے لاحق ہونے سے مفقود ہوا کرتی ہے۔

آواز کے ٹوٹنے کی وجہ عضلہ کے اندر پیدا شدہ کوئی آفت ہوتی ہے جیسا کہ خناق میں دیکھا جاتا ہے۔ یا اس کی وجہ اوپر کو جانے والا عصب راجع، یا کو اہوتا ہے جو جڑ سے کٹ گیا ہو۔ نیز اس کی وجہ تالو کا بالائی حصہ بھی ہوتا ہے جو شدید رطوبت کا شکار ہو جاتا ہے جیسا کہ نزاوں کے اندر صورت حال ہو جاتی ہے۔

بہ کثرت چیخنے کی وجہ سے جو آواز ٹوٹتی ہے اس کی وجہ بوسست ہوتی ہے۔
 آواز کی باریکی بائیں پنڈلی اور داہنے خصبہ کے اندر مرض دوالی کے پیدا ہو جانے سے تحلیل
 ہو جاتی ہے۔ ان دونوں صورتوں کے بغیر وہ تحلیل نہیں ہوتی۔ (جالیئوس)
 مبعہ آواز کے کھر درے پن اور ٹوٹنے میں مفید ہے۔ (حشیش)
 جو ادویات قصبہ الریہ کے لئے مستعمل ہیں وہ تین قسم کی ہیں:

- ۱۔ مملسہ۔ چکنا بنانے والی ادویہ
 - ۲۔ لذاعہ۔ سوزش پیدا کرنے والی دوائیں۔
 - ۳۔ مملسہ اور لذاعہ کے درمیانی ادویات جو طاقتور جلاء پیدا کرتی ہیں۔
- مملسہ وہ ہیں جو انگور کے گاڑھے رس، صمغ، کثیر اور اصل السوس سے تیار ہوتی ہیں۔ لذاعہ وہ
 ہیں جو فلفل، سلیجہ، دار چینی اور بارزد سے تیار کی جاتی ہیں۔ درمیانی جالی ادویات جو کادلیہ، بادام اور
 آرد باقلی وغیرہ سے تیار ہوتی ہیں۔
 آواز کی شکستگی بہت ساری چیزوں کے تابع ہوتی ہے چنانچہ کبھی یہ نزلوں سے کبھی پھیپھڑے
 کے زخم سے، کبھی سخت چیخ سے اور کبھی ہوائے سرد میں سانس لینے کی وجہ سے لاحق ہوتی ہے۔ آواز
 میں شکستگی اس وقت ہوتی ہے جب آلات صوت رطوبتوں سے بری طرح بھگیگ جاتے ہیں اور ان کا
 ازالہ مشکل ہو جاتا ہے، اور آواز میں گر فگی اس وقت ہوتی ہے جب مذکورہ کیفیت ناقص ہوتی ہے۔
 بہ کثرت چیخ و پکار سے آواز کی شکستگی اعضاء کے اندر پیدا شدہ تکان کے مشابہ ہے، حمام سے فائدہ
 بہو نچتا ہے جیسا کہ تکان میں تمام ہی اعضاء کو حمام سے نفع ہوتا ہے۔ اس کے بعد منہ کے اندر شراب
 شیریں، صمغ، اور سوس جیسی اشیاء رکھی جاتی ہیں۔ ان سے چیخنے کی وجہ سے قصبہ الریہ کے اندر پیدا
 شدہ ورم تحلیل ہو جاتا ہے۔

کھانے میں انہیں دواؤں کا حریرہ دیں۔ مریض کھانسی کو برداشت کرے اور بلا وجہ نہ کھانے،
 جو کچھ پگھلتا جائے رفتہ رفتہ اسے نگھتا جائے۔ گدی کے بل سوئے تاکہ سر سے بہت کچھ اتر کر قصبہ
 الریہ میں آجائے۔ ان مریضوں کی صحت کی تکمیل تب ہی ہوگی جب سوزش پیدا کئے بغیر جالی قسم کی
 ادویات استعمال کریں مثلاً باقلی، آب دلیہ جو اور تخم کتاں جیسے تیار کردہ حریرہ۔ یہ معتدل دوا ہے۔ اس
 سے زیادہ طاقتور آرد کر سنہ اور بنج جو شیر ہے۔ جو شائدہ انجیر کی طاقت معتدل ہوتی ہے۔ انگور کا گاڑھا
 رس ایسی مملس ادویات میں شمار ہوتا ہے جو سوزش پیدا نہیں کرتیں۔ چیخنے کی وجہ سے زائل ہو جانے
 والی آواز کا علاج سب سے پہلے نرم غذاؤں کے ذریعہ کرنا لازم ہے۔ افادہ ہو جانے کی صورت میں

اعتدال کے ساتھ جلاء پیدا کرنے والی دوائیں استعمال کریں اور آخر میں جس قدر آواز میں گرفتاری ہو تو اسی قدر محلات استعمال کریں۔ ضرورت ہو تو طاقتور محلات تک جائیں۔ مجلس ادویات میں سوئیاں، دودھ، انڈے، صنوبر اور تخم کتاں شامل ہیں۔ ایسی حالت کے اندر شراب سے پرہیز کریں۔ ورم میں افاقہ ہو جائے تو شراب پی سکتے ہیں۔ (جالینوس)

سخت چیخنے سے آواز ٹوٹ جاتی ہے تو اصل میں سخت مشقت پہنچنے کی وجہ سے قصہ الریہ میں ورم ہو جاتا ہے۔ ورم میں افاقہ ہونے کے بعد شراب شریں استعمال کریں۔ نیز گھی اور بادام، شہد، نشاستہ، اور سمیذ سے تیار کردہ حریرہ لیں ورم میں لامحالہ افاقہ ہو جائے گا۔ کراث کا جو شانہ اس کے لئے عمدہ چیز ہے۔

آواز کے ٹوٹنے کے لئے گولی کا عمدہ نسخہ :

کثیر، صمغ عربی ہر ایک چھ گرام، زعفران ایک گرام، کندر ایک گرام، رب السوس دیرھ گرام، فلفل سفید ۵۰ عدد، قرہ کھجور کا گودا تین گرام، ستیرا کو انکور کے گاڑھے رس میں بھگو کر تحلیل کر لیں، پھر سب کو یکجا کر کے دیرھ گرام کی گولیاں بنالیں اور زبان کے نیچے رکھیں۔ (مولف)

آواز میں ارتعاش ہو تو ایک ماہ تک بولنا ترک کر دیں، گفتگو کم کریں، پھر لیٹے لیٹے، ہلکے ہلکے گائیں حتیٰ کہ آواز معمول کے مطابق واپس آجائے۔ پہلوؤں کو طاقت پہنچانے کے لئے بکری کے پائے، کراث شامی، دلیہ، عصارہ پیاز، بھیڑ کے بچوں کے بھیجے، صنوبر اور قسب (ایک قسم کی کھجور) لیں غذا کے بعد حمام کریں اور غذا سے پہلے معتدل قسم کی ریاضت کریں۔ سر کی اچھی طرح مالش کریں، حالات بہتر طور پر معمول پر آجائیں گے۔

کھردری آواز کے لئے دوا:

آواز کے اندر کھردار پن برودت اور مسلسل گانے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ نمکین، ترش، اور شراب چند دنوں تک کے لئے ترک کر دیں، باریک چھلکے والے انار کا پانی لیں وہ اس طرح کہ انار کو گرم راکھ کے اندر رکھ دیں جس میں چنگاریاں موجود ہوں نرم ہونے کے بعد کسی خلال سے اس کا غلاف اتار دیں حتیٰ کہ اندر کی چیز آنے کے مانند ہو جائے پھر اس کے اندر شہد بھر کر بند کر دیں۔

یا خشک روٹی پیس کر دودھ کے اندر اس کا حریرہ تیار کر لیں۔ زکام، آواز اور نزلوں کے لئے مفید ہے یا کراث شامی کو پانی کے اندر اچھی طرح ابال لیں۔ نرم ہو کر پک جائے تو اس پر شہد انڈیل کر جوش دیں حتیٰ کہ گاڑھا ہو جائے۔ اسے بطور لعوق استعمال کریں۔ آواز بیٹھنے میں مفید ہے۔

گر فٹلی آواز کے ازالہ کے لئے:

چنے کو پانی میں اس قدر بھگوئیں کہ چپکنے لگے، پھر سمو پے چنوں پر شہد ڈال کر تین یا چار دانے نکل لیں اور پھر سے پانی نہ پیئیں۔ مسلسل استعمال سے تکلیف جاتی رہے گی۔

گاڑھی آواز کے لئے:

گاڑھی آواز باہم رگڑنے کے بعد سیسہ کے اندر جس طرح آواز پیدا ہوتی ہے اسی طرح تاریک اور گدلی ہوتی ہے۔ مریض شبنم پر چلے، اونچے مقامات پر بیٹھ کر سانس کو روکے، چھوڑے اور جلد جلد یہ عمل کرے۔ پھر حمام میں داخل ہو کر کسی کتانی دھجی کے ذریعہ اچھی طرح جسم کی مالش کرے۔ غذا میں نمکین اشیاء، شراب، کھٹا سرکہ اور مرچ استعمال کرے۔ باریک آواز اس آواز کے برعکس ہوتی ہے اور بالعموم بے خوابی سے پیدا ہوتی ہے، نیز کھانے کے بعد ترنم ریز ہونے سے لاحق ہوتی ہے۔ طاقتور سبب اس کا ضعف آواز ہے۔ شکم چلنے سے بھی یہ صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ بولنا ترک کریں۔ صبح کو حمام اور سواری کا اہتمام کریں۔ غذا معتدل لیں زیادہ مقدار میں غذا لے کر معدہ پر بوجھ نہ ڈالیں۔ جماع اور خشک کھانوں نے پرہیز کریں، آواز واپس آجائے گی۔

آواز کے اندر کھر دراپن، کوئے کے ٹوٹ جانے سے عارض ہوتا ہے۔ ایسی حالت کے اندر آواز کے مبداء پر شدید دغندہ پیدا ہوتا ہے۔ کھنکھار اور ریٹھ میں تحریک ہوتی ہے۔ مریض زیادہ دیر تک گانہ نہیں سکتا حتیٰ کہ کچھ دنوں کے بعد حلق میں سدہ پیدا ہو جاتا ہے۔ انگور کارس اور شہد کو اس قدر جوش دیں کہ جھاگ نکل آئے، پھر اسے آب گرم میں ملا کر غرغره کریں اور نوش بھی کریں۔ یہ شروب جتنا پرانا ہو گا اتنا ہی عمدہ ہو گا۔ لہذا اسے زیادہ سے زیادہ استعمال کریں۔ منہ اور حلق کے تمام دردوں میں مفید ہے۔ آواز کو صاف کرتا اور عمدہ بناتا ہے اور آواز کی اکثر بیماریوں کے لئے موزوں ہوتا ہے۔

مختصر تنفس گانے والوں کے لئے مضر ہے، لہذا تنفس کو بتدریج لمبا کریں لمبے تنفس کی عادت ہو جائے گی تو مقصود پورا ہو گا۔ طبیعت مختصر تنفس پائے گی تو اس میں اضافہ کرے گی۔ مریض تھوڑی دوڑ لگائے، زیادہ نہیں، زیادہ لگائے گا تو آواز چلی جائے گی۔ دوڑ صبح و شام دونوں وقت لگائے۔ حمام میں دیر تک رکے۔ سر پر حمام کے اندر آب گرم انڈیلے، حمام میں چلتے وقت تنفس کو روکے، نکلنے کے بعد شراب پیئے، شراب پانی سے زیادہ غذا ہو نچاتی ہے، ایک ہی سانس میں بڑے بڑے گھونٹ لے۔ اس کے بعد تنفس کو دیر تک روکنے کی کوشش کرے حتیٰ کہ بتدریج ایک ہی سانس کے اندر

زیادہ سے زیادہ لمبا سانس پلٹا پلٹا کر لینے لگے۔ زینوں پر چڑھے اور اترے اور تھوڑی سانس لے۔ علق کا چباناس کے لئے عمدہ ہے کیونکہ منہ، پیچھے پڑے، اور سینہ کی بیماریوں میں یہ مفید ہوتی ہے۔ نیز لمبا سانس لینے میں معاونت بھی کرتی ہے۔ آواز کی ادویات میں تازہ دودھ کے ہمراہ جوش دیکر آرد سمیڈ کا حریرہ شامل ہے۔ گرم راکھ کے اندر بھون کر الگ سے اور شہد کے ہمراہ بھی بند گو بھی کا ڈنٹھل کھائیں۔ سب سے مؤثر غذا گائے کے پائے ہیں، مریض صرف اس کے اعصاب لے۔ سب سے بہتر یہ ہے کہ کر یہ اعصاب شہد میں اس حد تک جوش دئے جائیں کہ پخت ہو جائیں پھر استعمال کئے جائیں۔ حلبہ بھی مفید ہے، مچھلی، مرغ، غذا کی تالی الگ کر کے پکا کر گرم گرم کھانا، حمام تمام گردن کو روغن سے ملنا بھی نفع بخش ہے، حمام میں رہ کر منہ کے اندر روغن بادام رکھیں اور آب گرم کے اندر دونوں پیر گھٹنوں تک ڈبوئیں۔

کسی خراب عارضہ کے تحت آواز مونی ہو جائے تو اس کا علاج آسان ہے، مگر بہ کثرت چیخنے سے آواز مونی ہوئی ہو تو اس کا علاج آسان نہیں ہے۔ اسی طرح بھونپو زیادہ بجانے والے چونکہ پیچھے پڑے کے اندر تنفس روکتے ہیں اس لئے ان کا علاج بھی مشکل ہے۔ (ارطامیدس) بتدریج لمبا سانس پیدا کرنے والے کے لئے سب سے بہتر نیند ہے۔ (مؤلف)

آواز کثرت باہ اور بے خوابی سے بھی کھر دری ہو جاتی ہے، ایسی صورت میں بوقت خواب زردی بیضہ مرغ، شہد اور دودھ اور مر استعمال کریں اور سو جائیں، بالعموم بیدار ہونے کے بعد آواز واپس آ جاتی ہے۔ تھوڑی بہت تکلیف رہ جائے تو زبان کے نیچے کتیر رکھیں اور حمام میں داخل ہوں۔ چیخنے کی وجہ سے آواز گرفتہ ہو جاتی ہے تو کبھی مریض شہد کے ہمراہ مولی کھانے سے ایک ہی گھڑی کے اندر صحتیاب ہو جاتا ہے۔ (ارطامیدس)

مولی مربی عمدہ چیز ہے لہذا اس پر اعتماد کریں۔

خرابی آواز کی یہ قسم بالخصوص بوڑھوں کو لاحق ہو جائے تو اس کا علاج مشکل ہے۔ بوڑھوں کا علاج نہیں کیا جائے گا کیونکہ جوں جوں علاج کریں گے خرابی بڑھتی جائے گی۔ ان حضرات میں بلغم زیادہ ہوتا ہے۔ نوجوانوں کا علاج البتہ اعتماد کے ساتھ کر سکتے ہیں اس سلسلہ میں علاج سر سے شروع کریں۔ اس کی مالش کریں، روغن نار دین میں روئی کا پچایہ ڈبو کر نختوں میں رکھیں اور ایک ایک گھنٹہ کے بعد نکالتے اور رکھتے رہیں۔ چہل قدمی کرائیں۔ شہد یا دودھ کا غرغہ کرائیں۔ زبان کے نیچے برابر صمغ عربی رکھیں، شیریں شراب پلائیں۔ زردی بیضہ مرغ اور شہد و اندوں کو پکا کر حریرہ کی صورت

میں دیں۔ حلق کی گرم پانی کے ذریعہ سینکائی کریں۔ تخم کتاں، زوفا، روغن گل اور موم کا ضماو بنا کر گردن پر رکھیں۔

کھردری اور گرم خشک حلق کے لئے دوا:

کتیرا ایک جزء، صمغ عربی ایک جزء، افدون $\frac{1}{4}$ ، خشخاش سفید ایک جزء، بادام مقشر $\frac{1}{2}$ جزء۔
سب کو کوٹ کر لعاب بھی دانہ میں ملا کر گولیاں بنالیں۔ اور استعمال کریں۔ حیرت انگیز دوا ہے۔

دیگر بلغمی حلقوں کے لئے:

فلفل، زعفران، مر، زنجبیل مرئی۔ زنجبیل کو کوٹ کر گولیاں بنالیں اور زبان کے نیچے رکھیں، عمدہ دوا ہے۔

دیگر۔ آواز کے لئے عمدہ ہے:

آب کراٹ شامی، لعاب اسپغول، پیہ مرغ، شہد، جوش دیکر لعوق بنالیں، عمدہ دوا ہے، شکر اور بادام کا استعمال آواز کو صاف کرنے کے لئے عمدہ ہے۔

خشک گرفتگی آواز کی دوا:

چنا اور شہد، جسے ہم لکھ چکے ہیں، خشک گرفتگی کے لئے عمدہ دوا ہے۔ (ارطامیدس)
عضلات آواز کے اندر سب سے شریف وہ عضلہ ہے جو اوپر کو جانے والے عصب راجع اور اجزاء دماغ میں چھٹے زوج کے فوقانی عصب راجع کو حرکت دیتا ہے۔ کوئی معالج جہالت سے بلا سمجھے بوجھے چھٹے زوج نہ کاٹے۔ فوقانی دونوں عصب راجع کو معالج کبھی لا علمی میں علاج بالحدید کرتے ہوئے کاٹ دیتے ہیں، کبھی پھاڑ دیتے ہیں، کبھی یہ دونوں اعصاب کھل جانے کی وجہ سے ٹھنڈے پڑ جاتے ہیں چنانچہ آواز کو نقصان پہنچتا ہے۔

وہ طبقہ جو حلق اور حنجرہ پر مشتمل ہوتا ہے جب بہ کثرت رطوبتوں سے بھیگ جاتا ہے تو آواز کو شدید نقصان لاحق ہوتا ہے۔ سر سے اترنے والے تمام نزلوں سے آواز کو نقصان ہوتا ہے۔ بہ کثرت چیخنے سے بھی حنجرہ کے عضلات میں ورم نمایدا ہو جاتا ہے۔ نیز مری کے اندر اس سے تمام ورم لاحق ہوتے ہیں اور چونکہ قصبۃ الریہ اور حنجرہ پر دباؤ پڑتا ہے اس لئے آواز کو فوراً ہی نقصان پہنچتا ہے۔ (جالینوس)
آواز صاف کرنے کے لئے منہ کے اندر کبابہ لیں۔ (طبری)

کثرت رطوبات کی وجہ سے گر فکلی آواز میں مفید یہ ہے کہ خردل تھوڑی بھنی ہوئی ۱۰ ا۱۱ گرام، فلفل ۱۳ گرام شہد میں گولیاں بنا کر منہ کے اندر رکھیں۔ اس سے بلغم صاف ہو گا۔ حلتیت اس میں مفید ہے۔ آواز خشکی اور رطوبت کی وجہ سے خراب ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ حمی حادہ محرقہ کے بعد جس کا جگرہ اور قصبہ الرئیہ خشک ہو جاتا ہے اس کی آواز سارس اور لمبی گردنوں والے جانوروں کی آواز کی طرح ہو جاتی ہے یعنی سخت ٹھوس ہو جاتی ہے۔ رطوبت کی وجہ سے خراب ہونے والی آواز ویسی ہی ہے جیسی نزلہ اور زکام کے وقت ہو جاتی ہے۔

بدبودار تنفس: آلات تنفس کے اندر متعفن اخلاط کے پیدا ہو جانے کی علامت ہے۔ بشرطیکہ یہ اخلاط منہ کے اندر نہ ہوں۔

متواتر تنفس: ضغیر ہو تو بعض آلات تنفس، ان آلات سے متصل اعضاء کے اندر داد کی علامت ہے۔ متواتر تنفس عظیم ہو تو ان اعضاء کے اندر سخت التهاب کا پتہ دیتا ہے۔ ٹھنڈا تنفس خراب ہوتا ہے کیونکہ یہ قلبی حرارت کے بجھنے اور خود درد دل کا پتہ دیتا ہے۔ (جالینوس)

تنفس متواتر ہو تو یہ بالائے حجاب مقامات میں درد اور التهاب کی علامت ہے تنفس عظیم اور لمبے وقفہ سے ہو تو اختلاط ذہن کی دلیل ہے اور تنفس اگر ناک اور منہ سے سرد سرد خارج ہو تو بیحد مہلک ہوتا ہے۔

متواتر تنفس عظیم ہو تو بیش حرارت اور صغیر ہو تو حرارت کے ساتھ آلہ تنفس میں درد ہونے کا پتہ دیتا ہے، متفاوت تنفس عظیم ہو تو فساد ذہن اور صغیر ہو تو حرارت کے بجھنے اور حرارت کی کم ضرورت ہونے کی علامت ہوتا ہے۔ امراض حادہ میں سوء تنفس کی یہ سب سے مخصوص قسمیں ہیں۔ عمدہ تنفس اس بات کی نہایت طاقتور علامت ہے کہ تمام حاد امراض جو بخار کے ہمراہ ہوتے ہیں، میں سلامتی ہوگی۔ کیونکہ عمدہ تنفس درد اور اورام حارہ کے باوجود آلات تنفس کے محفوظ ہونے کی علامت ہوتا ہے۔ اسی طرح عمدہ تنفس میں معدہ جگر طحال جیسے قریب ترین اعضاء میں اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ یہاں نہ شدید حرارت موجود ہے نہ ہی ورم حار۔ لہذا عمدہ تنفس ہونے کی صورت میں سلامتی کا ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ ایسی حالت میں احشاء کے اندر کوئی خراب غریب حرارت موجودہ نہیں ہے، البتہ غریزی حرارت کمزور اور ساقط ہو چکی ہوتی ہے۔ امراض حادہ کے اندر اندیشہ حرارت کے بیش ہونے یا عظیم التهابی ورم یا زوال قوت کا ہوتا ہے۔ عمدہ تنفس میں ان تمام باتوں کی جانب سے اطمینان ہوتا ہے۔

پھیپھڑے کے اندر ہوا داخل اور خارج کرتے وقت سانس اس طرح ٹوٹ جاتی ہو کہ ہوا دو یا دو

سے زیادہ بار لینا پڑے تو یہ تشنج کی خبر دیتا ہے، کیونکہ یہ ضرورت تب ہی پیش آتی ہے جب عضلہ تنفس کو کچھ تشنج ہو جاتا ہے۔ حالت زیادہ بڑھ جانے پر تمام جسم کے اندر کھلا ہوا تشنج عارض ہو جائے گا۔ جس تنفس کے اندر دوبارہ سینہ مکمل طور پر نہیں پھیلتا، جیسا کہ بچے کے رونے کے وقت کی حالت ہو ا کرتی ہے تو یہ سینہ کے عضلات کے کمزور ہو جانے سے پیش آتا ہے کیونکہ طاقت گر چکی ہوتی ہے۔ یا پھر یہ صورت حال آلات تنفس میں خشکی پیدا ہو جانے سے لاحق ہو ا کرتی ہے۔ کبھی دونوں ہی اسباب یکجا ہو جاتے ہیں۔ کبھی سینہ کے آلات کے اندر تازہ تشنج سے یہ صورت پیدا ہوتی ہے کیونکہ کمزور قوت یکبارگی بقدر ضرورت سینہ کو پھیلانے سے عاجز رہتی ہے تو آرام کرنے کے لئے ایک وقفہ چاہتی ہے۔ پھر وہ واپس آکر اپنا فعل پورا کرتی ہے۔ سخت آلہ بہ سلامتی پھیلانے والی قوت کے موافق نہیں ہوتی تو انبساطی حالت کے اندر مجبور آرک جاتی ہے۔ تازہ تشنج کے اندر تنفس تب ہی پیدا ہوتا ہے جب سینہ کے عضلات اور اعصاب پر برودت غالب آ جاتی ہے۔ بخار سے یہ حالت رفع ہو جاتی ہے۔ بخار کے ہمراہ یہ صورت حال ہو تو آلات تنفس کے اندر صلابت یا ان پر یبوست کا غالب ہونا لازم ہے۔ امراض حادہ کے اندر یہ صورت حال خراب تصور کی جاتی ہے۔ جو تنفس اپنا دوبارہ میں مکمل کرتا ہے امراض حادہ کے اندر بیحد خراب ہوتا ہے۔

اخراج تنفس یعنی سینہ کو سمٹانے کی شدید ضرورت، غباری اخراجات کے کثرت اجتماع یا ان کی حدت کی وجہ سے ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں بہ کثرت حرارت یا خرابی اخلاط کی وجہ سے ہوتی ہے۔ خوابیدہ شخص کا سانس بالخصوص جبکہ اس نے بسیار خوری سے کام لیا ہو، زیادہ عظیم ہوتا ہے کیونکہ دھانی اخراجات اجتماع حرارت کی وجہ سے اسکے شکم میں بڑھ جاتے ہیں۔

بلا تکلف سانس کا اخراج ان آلات کے ذریعہ ہو ا کرتا ہے جو سانس کو زبردستی خارج کرنے والے آلات کے علاوہ ہوتے ہیں یعنی وہ آلات جو شدت حرکت اور یا صفت میں کام کرتے ہیں۔ اسی طرح بلا تکلف ہو ا کا اخراج ان عضلات کے ذریعہ ہوتا ہے جو زبردستی خارج کرنے والے عضلات کے علاوہ ہوتے ہیں۔

عظیم تنفس میں سینہ پورا حرکت میں آتا ہے۔ صغیر تنفس میں فقط حجاب اور وہ مقامات حرکت میں آتے ہیں جو پسلیوں کے مابین واقع ہوتے ہیں۔

ذبحہ (درد حلق) کے مریضوں کے تنفس کا قصیر ہونا اچھی علامت ہے۔ سرسام اور ذہنی فساد کے مریضوں کا تنفس متواتر ہو تو یہ بھی محمود علامت ہے۔ ذہنی فساد کے مریض کا تنفس متفادوت اور عظیم ہوتا ہے۔ اس کے برعکس تنفس بیماری کے کم ہونے کی علامت ہے۔ ذبحہ کے مریض چونکہ

سانس لینے پر قدرت نہیں رکھتے اس لئے ان کے لئے ہوا کو خارج اور داخل کرنے کی مدت طویل ہوتی ہے۔ لہذا ان کا تنفس لمبا وقت لیتا ہے۔ کم وقت لینے کا مطلب یہ ہے نالی کے اندر کوئی کشادگی ہو چکی ہے۔ الغرض بیماری کے برعکس تنفس کا ہونا عمدہ ہے۔ آلہ کا تنگی کی وجہ سے ذبحہ کے مریضوں میں ہوا کو داخل اور خارج کرنے کی مدت لمبی ہوتی ہے۔ اس لئے اس کا متواتر ہونا لازم ہے۔ تاکہ طول مدت کی وجہ سے مافات کی تلافی کر سکے۔ مگر ان کے اندر تنفس کا متفاوت ہونا عمدہ علامت ہے کیونکہ یہ اس بات کی علامت ہے کہ ہوا کو خارج اور داخل کرنے کا زمانہ کم ہو چکا ہے یہ کمی صرف کسی کشادگی ہی کی بدولت ہو سکتی ہے۔

تنفس کے اندر اگر ناک کا بانسہ حرکت میں ہو تو ایسا اس لئے ہو گا کہ طاقت گر چکی ہے یا پھر مریض اختتامی حالت کے قریب آچکا ہے یا پھر ذبحہ، یا پیپ، یا سینہ اور پیچھے پڑے کے اندر کوئی خلط جمع ہو گئی ہے۔ اس تنفس کے اندر سینے کے بالائی حصوں سے لے کر شانوں کے قریبی حصے سب متحرک ہوتے ہیں۔

انسان جب تک طبعی حالت میں ہوتا ہے اور حرکت نہیں کرتا اور سانس لیتا ہے تو یہ حالت دراصل سینہ کے زیریں حصوں سے پیدا ہوتی ہے جو حجاب سے متصل ہوتے ہیں۔ ہم نے اپنی کتاب علل التنفس میں اس امر کی وضاحت کر دی ہے۔ مذکورہ حالت سے زیادہ حرکت کی ضرورت ہوتی ہے تو مذکورہ حصوں کے علاوہ سینہ کے بالائی حصوں کی بھی ضرورت ہوتی ہے جو شانوں سے متصل ہوتے ہیں حتیٰ کہ پورے سینہ کو مجبوراً حرکت دینی پڑتی ہے۔

یہ بات بحالت صحت اس وقت پیش آتی ہے جب شدید حرکت ہوتی ہے۔ ضرورت زیادہ ہونے کی صورت میں اس تنفس کی ضرورت ہوتی ہے۔ ذات الریہ وغیرہ میں یہ ضرورت آلہ کے تنگ ہو جانے سے پیش آتی ہے کیونکہ آلہ تنگ ہو جانے کی صورت میں مافات کی تلافی کا ضرورت مند ہوتا ہے۔ لہذا انبساطی کیفیت بڑھ جاتی ہے۔

متفاوت صغیر تنفس حیوانی قوت کے مرجانے کے وقت پیش آتا ہے۔ یہ ناک اور منہ سے سرد سرد خارج ہوتا ہے اور لامحالہ مہلک ہوتا ہے۔ متفاوت قصیر تنفس آلات تنفس یا آلات تنفس کی حرکت سے حرکت میں آنے والے اعضا کے اندر کسی درد کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ طاقتور بخاروں کے اندر تنفس عظیم متواتر ہوتا ہے۔ (جالینوس)

خرابی تنفس کی ایک قسم جو آلات تنفس کے اندر کسی بیماری کی وجہ سے پیدا نہیں ہوتی زیادہ تر اسلئے پیش آتی ہے کہ حجاب اوپر کواٹھ اور نیچے کو گر جاتا ہے۔ (اھرن)

155

فرض کر لیں کہ ایک شخص تنفس کے اندر اپنے پورے سینہ کو حرکت دیتا ہے حتیٰ کہ یہ حرکت اوپر کو چڑھ کر آگے کی جانب دونوں ہنسلوں تک دونوں پہلوؤں سے شانہ کے بڑے گوشت تک اور پیچھے سے شانوں کے بڑے حصہ تک پہنچتی ہے تو ایسی حالت میں تین باتوں کی علامت تصور کی جائے گی۔

۱- دل یا پیچھڑے کے اندر التہانی حرارت

۲- بعض آلات تنفس کے اندر تنگی

۳- قوت محرکہ عضلات صدر کا ضعف

لہذا نبض دیکھیں کہ کیا کثرت حرارت موجود ہے۔ پھر دیکھیں کہ تنفس کا اخراج یعنی انتہائی کیفیت دفعہ ایک پھونک میں زیادہ ہوتی ہے۔ یہ حالت کثرت حرارت کی خبر دے رہی ہوگی۔ اور اسی کے ساتھ سینہ کا بخار بھی۔ بایں ہمہ وہ گرم اور پرسوز ہو تو تشخیص صحیح ہوگی کہ ایسا حرارت کی وجہ سے ہے۔ مزید ثبوت اس بات سے فراہم ہوگا کہ دونوں آنکھیں اور چہرہ سرخ ہوگا، پیاس ہوگی، سر میں حرارت، زبان میں خشکی، اور کھر دراپن ہوگا۔ مریض یہ بتائے گا کہ اسے سخت جلن ہو رہی ہے۔ اگر حرارت کی علامت نمایاں نہ ہو۔ اور سینہ بری طرح پھیلتا ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آلات تنفس کے اندر تھوڑی تنگی موجود ہے۔ یہ تنگی یا تو جگر کے اندر ہوگی لہذا ہوا داخل نہ ہوگی، یا سینہ اور پیچھڑے ورم یا رطوبت کی وجہ سے اخلاط یا ورم ہوگا۔ صورتحال یہ ہو کہ پورا سینہ حرکت میں ہو، بالائی اور زیریں دونوں ہی حصے ناک کے دونوں پہلو مل جاتے ہوں، پورے سینہ کو حرکت ہونے کے باوجود پھیلاؤ زیادہ نہ ہوتا ہو بلکہ صرف حرکت ہی حرکت ہو۔ تو ایسی حالت عضلات صدر کے ضعف کی وجہ سے ہوگی۔ کیونکہ ضعف سینہ کے مریض اس بات کے لئے مجبور ہوتے ہیں کہ تمام عضلات کو استعمال کریں تاکہ مافات کی تلافی طاقت کے ذریعہ کثرت سے کر سکیں۔

بچوں کا تنفس زیادہ اور سخت متواتر ہوتا ہے۔ کیونکہ ان کے اندر ناک کی رطوبت زیادہ ہوتی ہے لہذا وہ فالتو اخلاط کو نکالنے کے لئے ضرورت مند ہوتے ہیں۔

بوڑھوں کے اندر تفاوت کم اور ست اور سخت ہوتا ہے۔ درمیانی عمر کے لوگوں میں حسب عمر تواتر و تفاوت ہوا کرتا ہے۔ یہی حال زمانوں اور مزاجوں کا بھی ہے۔ چنانچہ گرم مزاج اور گرم زمانہ زیادہ تنفس کا طالب ہوتا ہے۔ غذائی امتلائی کے اندر چونکہ حجاب معدہ کی وجہ سے تنگ ہو جاتا ہے اس لئے تنفس صغیر متواتر ہوتا ہے۔ یہی حال قلیوں اور ناک کے اندر سانس کھینچنے والوں کا بھی ہوتا ہے۔ (جالینوس)

جاندار بحالت صحت اپنے پیچھڑے کو فقط سینہ کے نچلے حصہ سے حرکت دیا کرتا ہے۔ (جالینوس)

پانچواں باب

منہ کے اندر حلق اور مسوڑھے تک کے تمام زخم، چھالے،
فصد کے ذریعہ بہنے والا خون، منہ کے اورام، آکلہ اور بثور وغیرہ۔

قوانین القروح الباطنہ (باطنی زخموں کے قوانین) اور باب الانسان کا مطالعہ کریں۔

باب اللہ کو باب الانسان میں شامل کر دیا گیا ہے۔ (مؤلف)

منہ کے جو زخم زیادہ پیپ والے ہوتے ہیں ان میں دیفرو جس تنہا یا شہد یا شہد ملی ہوئی شراب
کے ہمراہ اور ایارج نیز برود العین نامی دوا خشک یا شہد میں پیس کر استعمال کریں۔ (جالینوس)
اس میں افراط طیقون، شہد میں ملی ہوئی شراب میں یا خامی شراب میں گھول کر اضافہ کریں، یا
ان زخموں پر اقراص موشاس، عصارۃ سماق، حصرم اور ان تمام ادویات کا لطوخ استعمال کریں جو زیادہ
خشکی پیدا کرتی ہوں۔ (مؤلف)

جن زخموں کے اندر رطوبت کم ہوتی ہے، اور وہ خرابی سے دور ہوتے ہیں، ان میں کم خشکی
پیدا کرنے والی ادویات استعمال کریں جو ضرورت کو پورا کر دیں۔ مثلاً توت، شمرہ علیق اور عصارۃ
پوست اخروٹ تر سے تیار شدہ دوا۔ اس دوا سے بھی زیادہ مؤثر وہ دوا ہے جو عصارۃ انگور اور جوز
السرو سے تیار کی جاتی ہے جن زخموں کے اندر رطوبت بے حد زیادہ ہوتی ہے حتیٰ کہ ہڈی تک پہنچ
جاتی ہے۔ ان میں ہڈی فاسد ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ یہاں ضرورت بجمد خشکی پیدا کرنے والی ادویات
کی ہوتی ہے۔ ایسا ہڈیوں کے مزاج کی وجہ سے ہوتا ہے جو خشک ہوتا ہے۔ اسی طرح میں اقراص
موشاس پیس کر مقام ماؤف پر خشک خشک رکھتا ہوں۔ (جالینوس)

اس طرح کا مرض فلد فیون کا محتاج ہے جس میں اچھی مقدار میں افاق یا جفت بلوط نیز ان
جگہوں کے لئے کوئی مناسب دوا شامل کر لی گئی ہو کیونکہ اس سے تعفن قطعاً رک جاتا ہے۔ سرکہ اور
نمک دھوپ میں رکھ کر عمدہ اور خوشگوار بنالیا گیا ہو تو اسکی کلی کرنا اور منہ کے اندر لئے رکھنا تعفن کے
لئے مانع ہے۔ (مؤلف)

زبان کو چھوڑ کر منہ کا گوشت خشک ہوتا ہے۔ لہذا یہ گمان نہ ہو کہ منہ کے اندر طاقتور خشکی

پیدا کرنے والی ادویات کے استعمال کا مشورہ دے کر جالینوس نے تضاد بیانی سے کام لیا ہے۔ بایں ہمہ اس کا یہ قول بھی ہے کہ منہ ایک ایسا عضو ہے جس کے اندر حرارت اور رطوبت ہمیشہ رہتی ہے۔ اس لئے وہ تعفن سے قریب تر رہتا ہے۔ یہاں کھلے ہوئے مقامات کی طرح روح نہیں پہنچتی ہے، لہذا زیادہ خشکی کا محتاج ہوتا ہے تاکہ تعفن سے محفوظ رہے۔ (مؤلف)

جالینوس کی تصنیف المیامر میں منہ کے گرم زخموں، قلاع، کج اور ورم حار کا حسب ذیل نسخہ درج ہے:

نسخہ:

گل سرخ، تخم گلاب، صندل، ساق، طباشیر، زعفران، عدس متشر، عرق گلاب، زعفران اور عرق گلاب اس بیماری کے لئے مفید ہے۔ (مؤلف)

منہ کے اندر پیدا ہونے والے اور ام عام طور پر فصد، حقنہ، اور اسہال کے محتاج ہوا کرتے ہیں جبکہ تمام ہی ورموں کا حال ہوا کرتا ہے۔ علاوہ ازیں منہ کے اندر کی جھلی سب کی سب اس جلد کے مقابلہ میں خلل اور نرمی زیادہ رکھتی ہے جو تمام جسم میں ہوتی ہے۔ منہ کی ادویات کے ضمن میں ہوشیار رہیں کہ یہ ایسی چیزیں نہ ہوں کہ حلق میں پہنچ کر نقصان پہنچائیں۔

منہ کے اندر زخم پیدا ہو جاتا ہے تو تیزی سے تعفن آتا ہے کیونکہ یہاں حرارت اور رطوبت ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دوائیں زیادہ طاقتور استعمال کی جاتی ہیں حتیٰ کہ کاوی ادویات بھی دی جاتی ہیں۔

منہ اور تمام اعضاء میں پیدا شدہ تعفن کی دوا:

قلقطار دو جزء، نورہ ایک جزء، زرخ نصف جزء، سب کو پیس کر استعمال کریں۔ (جالینوس)
کتنا عمدہ مرکب ہے، اس پر بھروسہ کریں۔ کھٹے سرکہ کے اندر نمک ڈال کر منہ کے اندر رکھیں۔ اس سے تعفن وغیرہ کا ازالہ ہوگا۔ تعفن غالب ہو تو تمام مقام ماؤف کو داغ دیں۔ اس کے بعد خشک ریشہ پر گل سرخ و تخم گلاب کے ہمراہ شہد رکھیں اور بار بار رکھیں حتیٰ کہ خشک ریشہ دور اور صحت ہو جائے۔ (مؤلف)

قلاع:

قلاع ان زخموں کو کہتے ہیں جو منہ کے اندر استر کرنے والی جھلی میں پیدا ہو جاتے ہیں، اس کے ساتھ آتش سوزش ہوتی ہے۔ زیادہ تر بچوں کے منہ میں یہ زخم ہوتے ہیں۔ بالخصوص جبکہ دودھ خراب یا عضلات دودھ کو اچھی طرح قبول نہیں کرتے۔ بالعموم یہ کیفیت سہل العلاج ہوا کرتی ہے۔

اعتدال کے ساتھ جو دوائیں قابض ہوتی ہیں ان کے استعمال سے مرض میں افادہ اور سکون ہو جاتا ہے۔ کبھی مرض لمبا ہو جاتا ہے اور منہ میں فساد پیدا ہو جاتا ہے۔ اس وقت علاج مشکل ہوتا ہے۔ زیادہ طاقتور ادویات کی ضرورت ہوتی ہے۔

قلاع خبیث کے لئے نسخہ :

شب، مازو، غبار کی طرح پیس لیں اور منہ کو اس سے اچھی طرح رگڑیں۔ چھلکا اتر کر صحت ہو جائے گی۔ انگلی کو کسی روغن میں ڈبوئیں پھر منہ کو رہ دوائے انگلی کو لت پت کر کے منہ کو اچھی طرح رگڑیں۔ زنگار اور سرکہ کی کھلی کریں اور مازو اور سرکہ کے ذریعہ منہ کو رگڑیں۔

قلاع سیاہ کے لئے عمدہ مجرب نسخہ :

منفی، انیسون، شہد گوندہ کر فقط قلاع کے مقام پر طلاء کریں۔

دیگر :

رسوت، ساق، شہد، گل سرخ، عدس مقشر، وغیرہ قلاع کی ہلکی ادویات۔ مازو، زنگار، قلقت، زاج، وغیرہ ردی قلاع کی دوائیں ہیں۔ شہد بھی انہی کے ساتھ شامل ہے۔

قلاع خفیف میں خفیف دوائیں اور قلاع شدید میں طاقتور ادویات استعمال کریں۔ مازو کو سرکہ میں پیس کر گاڑھی صورت میں قلاع پر طلاء کریں۔ یہ قلاع ردی کی طاقتور دوا ہے اور پیہ بڑ بھی۔ یہ متعفن قلاع کے لئے موزوں نہیں ہے۔ نیز کیسے اور گرم کے لئے بھی جو عفونت کے ہمراہ ہو۔

بہ کثرت سیلان لعاب طاقتور بیماری کی علامت ہے۔ قلاع سرخ فلفلمونی، چمکدار قلاع زرد سرخی اور سفید قلاع بلغم کی جنس کا ہوتا ہے۔ مزمن خاکستری، سوداوی ہوتا ہے۔ اسی طرح سبز اور سیاہ بھی۔ جو قلاع التهاب اور حرارت کے ہمراہ ہو، اس میں صفراء غالب ہوتا ہے۔ اس کی تشخیص کر لیں اور ادویات کی طاقتوں اور جسم اور اعضا کے مطابق ان کے استعمال کو بھی سمجھتے ہوں تو علاج آسان ہو جائے گا۔

کھاتے پیتے بچوں کو قلاع ہو جاتا ہے تو میں تھوڑی روٹی کے ہمراہ انہیں مسور دیتا ہوں، نیز بارہ سنگھے اور بچھوے کی ہڈیوں کا مغز، ہی دانہ، سیب، زعفران، اور سبب دیتا ہوں۔ قلاع کے اندر سوزش ہوتی ہے تو خس اور کاسنی کھاتا ہوں۔ جو بچے کھاتے پیتے نہیں ہیں، ان کی ماؤں کو یہی چیزیں دیتے ہوں۔ بچوں کے اندر مائل بہ سرخی قلاع میں ان کے جسموں پر ابتداء میں تھوڑی قابض اور زیادہ پا۔

دواؤں کا طلاء کریں۔ اس کے بعد ایسی ادویات استعمال کریں جو سوزش پیدا کئے بغیر محلل ہوں۔
چمکدار سرخی کی جانب مائل قلاع کے اندر طلاء کی تدبیر میں اضافہ کریں۔ سفید قلاع میں جالی ادویات
استعمال کریں۔ سیاہ خاکستری قلاع کے لئے طاقتور محلل ادویات سے کام لیں۔ ان سے بڑے بچوں کا
علاج میں مذکورہ ادویات سے کرتا ہوں اور دواؤں کے اثر کو تیز کر دیتا ہوں۔ مکمل جسموں والے
مریضوں کا علاج مذکورہ جنس کی زیادہ طاقتور ادویات سے کیا کرتا ہوں۔ ان لوگوں کے علاج میں، میں
ہمیشہ زاج پر اکتفا کرتا ہوں۔

قبل ازیں شراب قابض میں زاج شامل کر کے علاج کرتا تھا۔ قلاع کے اندر میل کچیل ہو تو
زاج کو شہد میں ملی ہوئی شراب میں پیس کر اس کی طاقت میں اضافہ کرتا ہوں اور بقدر کم کر کے رقیق
و گاڑھا بناتا ہوں اور مقام ماؤف پر طلاء کرتا ہوں۔ طاقتور مکمل جسم والے مریضوں میں موثر دوا
حسب ذیل ہے

قلقطار کوروغن میں پیس لیں، اور استعمال کریں، البتہ یہ بیحد طاقتور دوا ہے۔

ابتدائی قلاع میں عصارہ حصرم کو شراب اور ساق میں گھس کر استعمال کریں۔ بچوں کے لئے
ختم گلاب، گل سرخ، اور خفیف قابض ادویات کا جو شانہ مفید ہے۔ اسی طرح قلاع خفیف ہو تو نرم تر
جسم والے مریضوں کے لئے بھی یہی نسخہ استعمال کریں۔ ردی قلاع خاص کر سخت جسم والوں جو تر نہ
ہوں زیادہ طاقتور ادویات کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ طاقتور قابض اور شدید سوزش پیدا کرنے والی
ادویات ہوتی ہیں۔

روغن تنہا قلاع کے لئے خراب ہے کیونکہ ڈھیلا پن اور رطوبت پیدا کرتا ہے۔ نیز میل کچیل
لاتا ہے۔ البتہ اسے قلقطار میں ملا لیں تو قلقطار کی مضرت نکل جاتی ہے اور دونوں ایک ساتھ موزوں
ہو جاتے ہیں کیونکہ قلقطار میں سخت سوزش ہوتی ہے اور یہ موم، روغن اور زنگار کی طرح مفید ہوتی
ہے۔ قلاع کے اندر تعفن ہو جائے اور زخم کی صورت بن جائے تو ایسی حالت میں اسے قلاع نہ
کہیں گے بلکہ تعفن زخم کہیں گے۔ ایسی صورت میں متعفن زخموں کی ادویات استعمال کریں۔ (جالینوس)
یہ وہ دوائیں ہیں جو طاقتور خشکی پیدا کرنے والی، جلانے والی، کاوی، اور طاقتور قابض ہوتی ہیں
اسی قسم کی وہ تیز دوا (دواء حاد) بھی ہے جو قلقطار، زنگار اور نورہ سے بنتی ہے۔ نیز جو سرکہ، نمک وغیرہ
سے تیار کی جاتی ہے۔ (مؤلف)

ایک شخص نے بچوں کے قلاع کا نسخہ بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ مناسب نہیں ہے کہ بچے
نمکین، ترش اور قابض دوائیں نہ کھائیں۔

اس شخص نے صحیح کہا ہے کہ ترش غذا کے بارے میں غور کر لینا مناسب ہے (جالینوس) منہ کے اندر جو زخم بنتے ہیں یہ بات بالکل واضح ہے کہ وہ غلبہ صفراء کی وجہ سے بنتے ہیں۔ منہ کے زخم مقام ماؤف کی رطوبت کی وجہ سے بیکہ طاقتور خشکی کے محتاج ہوتے ہیں۔ زبان میں چونکہ بہ کثرت حس و حرکت ہوتی ہے اور وہ نرم بھی ہوتی ہے۔ اس لئے اس طرح کی دوا وہ برداشت نہیں کر سکتی۔ (جالینوس)

منہ اور زبان کے دانوں کا بہترین علاج حسب ذیل ہے :
مامیران چینی پھر فونج، گل سرخ، ساق، گلنار، کافور۔

عفونت اور آکھ کے لئے فلقدیون کا نسخہ :

فونج، مامیران، گلنار، زرخ، کافور، قاقا، کباب، طباشیر، مقام ماؤف پر چھڑکیں۔ مانع تعفن اور مسکن ہے۔ (یہودی)

منہ کے لئے برود کا عمدہ نسخہ :

گل سرخ، طباشیر، عدس مقشر، طرخون خشک کردہ سائیدہ، برگ طرخون بنج طرخون، کباب مقام ماؤف پر چھڑکیں۔

برود کا نسخہ :

نم، ساق، گلنار، عدس مقشر، طباشیر، تخم خرفہ، کباب، بنج طرخون، گل سرخ، صندل، کافور تھوڑی زبان پر رکھیں اور سرکہ حصرم، عرق گلاب، اور روغن گل کی کلی کریں بشرطیکہ درد ہو۔ (جالینوس)
قلاع اسود جو خراب آکھ ہوتا ہے کا علاج حسب ذیل نسخہ کے قلعہ فیون سے کریں :

نسخہ :

زر تخمین، اتاقیا، قاقا، گل سرخ، صندل، کافور، سیاہ مقام پر چھڑکیں۔ قلاع ابیض ہو تو کزمازج یعنی جھاؤ کے پھل سے علاج کریں۔

منہ کے لئے برود کا نسخہ :

ساق، تخم گلاب، نشاستہ، تخم خرفہ، طباشیر، سکر طبرزد، کافور زعفران، منہ میں کئی دن دواؤں کو پھونکیں۔ قلاع فاسد اور ردی کے لئے مفید یہ ہے کہ مازیون سوختہ کر کے اس کی راکھ درد کے مقام اور

دانوں پر رکھیں یا مازریون کو سرکہ میں جوش دے کر کھلی کریں۔ حلق کے نیچے اسے نہ اتاریں۔
 کوئے کی تکلیف میں مازو سرکہ میں پیس کر بچوں کی چند یا پر طلاء کریں تکلیف رفع ہو جائے گی۔
 اس میں یہ بھی مفید ہے کہ قابض آبیات کے ذریعہ مسلسل غرغره کریں۔ نیز یہ بھی مفید ہے کہ ماء الجبن
 اور نمک استعمال کریں اور چھانج کا غرغره کریں۔ (یہودی)

منہ کے لئے برود:

تخم گلاب یا گل سرخ صاف کردہ ۶۔ نوشادر ۲ گرام، زعفران آدھا گرام، طباشیر ڈیزہ گرام،
 کبابہ ڈیزہ گرام اچھی طرح پیس کر استعمال کریں۔ (طیب نامعلوم)

حلق اور منہ کے لئے برود:

طباشیر ۷ گرام، نشاستہ ۷ گرام، تخم گلاب ۷ گرام، زعفران ۷ گرام، تخم فرغیر ساڑھے دس
 گرام، مازو ۲ گرام، سماق ۲ گرام، قاقہ ۲ گرام، سکر تمام دو اوں کے ہم وزن۔ سب کو کوٹ کر حلق اور
 منہ کے اندر پھونکیں۔ (اھرن)

منہ کے دانوں کے لئے برود کا عمدہ نسخہ:

تخم گلاب، طباشیر، سماق، کبابہ، عدس مقشر، عاقر قرحا، کافور، برگ طرخون خشک کردہ، اچھی
 طرح پیس کر منہ میں رکھیں۔ وہ تمام چیزیں منہ کے اندر طرخون کے اثرات پیدا کرتی ہیں مثلاً کبابہ و
 عاقر قرحا وہ سب منہ کے دانوں کے لئے مفید ہوتی ہے۔ (مؤلف)

قلاع کے لئے برود کا جامع نسخہ:

سماق، تخم گلاب، زعفران، نشاستہ، سکر طبرزد، طباشیر، تخم فرغیر، ہم وزن۔ بچوں وغیرہ کی
 زبان پر اگر دانے سرخ ہوں تو آب نار شیریں، اور قلاع سفید ہو تو سکنجبین، یا شہد کے ہمراہ طلاء کریں۔
 قلاع ردی انیض ہو تو زاج سوختہ، ایرسا، شب، مر، اور شہد سے علاج کریں۔

بچوں کے منہ میں دانوں، قلاع اور ان کیلئے عطاش اور حمی حادثہ کا نسخہ:

طباشیر، گل سرخ، تخم خیار، ایک ایک جزء، حیو فاریقون نصف جزء، عصارہ کشر، تر میں گوندہ
 کر نکلیاں بنا کیں اور تھوڑی مقدار میں بچے کو پلائیں۔

ایک بچہ دودھ نہیں پی رہا تھا۔ میں نے منہ پر سکر طبر زد ملنے کے لئے کہا چنانچہ منہ کے دانوں میں سکون ہو گیا۔ بچے نے دودھ پینا شروع کر دیا۔

قلاع جب گرم اور التهابی ہوتا ہے تو اسکی دواؤں پر برو دت کو غالب رہنا چاہئے۔ مثلاً یہ نسخہ استعمال کریں۔

تخم گلاب، تخم رجلہ، عدس مقشر، نشاستہ، مایٹا، صندل، سماق، تھوڑی کافور۔ التهابی کیفیت کم ہو تو قابض ادویات طاقتور شامل کی جائیں۔ مثلاً گل سرخ، سماق، گلنار، مازو تازہ، جھنڈا کا پھل، قلاع ابض ہو تو حسب مقدار قلاع کی ادویات میں سے گرم دوائیں اضافہ کریں مثلاً گل سرخ، عدس مقشر، گلنار، مازو، شب، سعد، زعفران، کبابہ، قاقلہ، عاقر قرحا، استعمال کریں۔ قلاع کی ادویات میں مؤخر الذکر پانچ دوائیں گرم ہیں یعنی سعد، زعفران، کبابہ، قاقلہ اور عاقر قرحا۔ انہی کے ساتھ ابھل اور جوز السرو بھی شامل کی جاسکتی ہیں۔ قلاع خالص سفید یا مائل بہ سیاہی ہو تو سیاہ ہونے کی صورت میں ادویہ محرقہ مثلاً قلعطار، زنگار، شب وغیرہ کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ (اھرن)

منہ سے نرف الدم ہونے لگے تو کراث کوٹ کر اس پر رکھیں۔ روغن جوش و بیکر گاڑھا کر لیں اور اس میں گرم اسفنج پیس کر مقام ماؤف پر ضاؤ کریں، بالفعل نہایت ٹھنڈی دواؤں کا غرغہ کریں۔ تلی کے فساد سے کبھی مسوڑھے کے اندر بیحد خراب زخم آجاتے ہیں۔ (بولس)

نرف الدم کے سارے علاج کریں۔ (مؤلف)

منہ کے زخم متعفن ہو جائیں تو زرخ، نورہ، اور قلعطار اور زنگار وغیرہ سے بڑھ کر اسکی اور کوئی دوا نہیں ہے۔ یہ دوائیں نہایت خشکی کرتی ہیں۔

میرے ایک دوست نے بتایا کہ اس نے حنظل کھا لیا تھا، چنانچہ اسکے منہ میں شدید سلاق ہو گیا۔ بعض لوگوں نے حب الضرہ منہ میں لینے اور ایک گھنٹہ تک رکھنے کا مشورہ دیا۔ حتیٰ کہ منہ میں امتلاء پیدا ہو جائے، پھر چھوڑ دوں جو کچھ بہنا چاہے سب بہہ جائے۔ اس طرح تکلیف بالکلیہ جاتی رہی۔ (بولس)

معدہ سے جواخرات اٹھتے ہیں کبھی ان کی وجہ سے منہ میں زخم اور خراب قسم کے دانے نکل آتے ہیں۔ منہ کے اندر جو چھالا پڑتا ہے اس کا رنگ خلط غالب کا رنگ ہوتا ہے۔ چنانچہ سرخ ہو تو دموی، زرد ہو تو صفراوی، سفید ہو تو بلغمی سبز یا سیاہ ہو تو سوداوی ہوگا۔ (شمعون)

بچوں میں کبھی دودھ کی حدت سے قلاع پیدا ہو جاتا ہے۔ تھوڑی قابض دواؤں کے علاج سے اس میں فوری تسکین ہو جاتی ہے۔ (جالینوس)

منہ کے دانوں کے لئے سب سے مؤثر دوا یہ ہے کہ روغن اذخر نیم گرم منہ کے اندر رکھیں۔
 روغن وج بھی عمدہ ہوتا ہے۔ متورم مسوڑھے کے لئے جس میں حرارت ہو دن میں تین بار حمام،
 گرم شیریں پانی غسل، اور ایسی غذائیں لینے سے بہتر اور کوئی چیز نہیں ہے جن کے اندر حدت نہ ہو۔
 سر پر روغن گل اور سرکہ شراب رکھیں اور پیئیں۔ منہ کے اندر شربت خشکاش سیاہ لیں، (فیلفریوس)

قلاع سرخ کے لئے:

تخم گلاب، طباشیر، صندل، کشیز، تخم رجلہ، گلنار، زعفران، کافور، سماق، کبابہ، سب ہم وزن۔
 (ساہر)

التهابی قلاع گرم کے لئے:

تخم گلاب، سماق، طباشیر، تخم رجلہ، عدس، سعد، برگ حنا کی، گلنار، کافور۔

قلاع سفید کے لئے:

بلبلہ زرد، مایٹا، طباشیر، گلنار، قاقلہ، عاقر قرحا، کبابہ، زعفران تھوڑا، سعد استعمال کریں۔

قلاع سیاہ کے لئے:

قلقطار، شب، گلنار۔

آکلہ کے لئے:

فلد فیون، سورنجان، رگڑیں۔ اس کے بعد عرق گلاب روغن گل اور سرکہ کی کلی کریں۔
 لعاب دھن کے سیان کی کثرت قلاع میں شدید درد ہونے کی علامت ہے۔ قلاع سرخ بھی
 ہوتا ہے زرد بھی، سفید بھی، اور سیاہ بھی۔ (سرایون)

ابتدا میں منہ کے دانوں کا علاج صندل، سماق، کافور، گلنار، اور عرق گلاب جیس چیزوں کے
 ذریعہ مادہ کو دفع کر کے کریں۔ بیماری کے انتہا میں حناء کی کو آب کشیز سبز میں جوش دے کر اس
 میں تھوڑا زعفران اور شہد شامل کریں اور کلی کریں۔ شکم کو بلبلہ کے جوشاندہ سے نرم کریں، ٹھوڑی
 کے نیچے پچنے رکھیں۔ مزمن ہو جائے اور ضرورت محمل کی ہو تو مایٹا، عاقر قرحا اور ایرسا، سکنجبین یا
 مثلث (انگور کا پانی جوش دینے کے بعد ایک تہائی باقی رہے۔ مثلث) میں جوش دے کر کلی کریں۔

(ابن ماسویہ)

مسوڑھے متعفن ہو جائے اور کاوی ادویات سے کام نہ چلے تو باریک مکواتوں سے داغیں۔ تاخیر نہ

کریں ورنہ مسوڑہ خراب ہو جائے گا۔ (بولس)
 قلعہ میں کافور چپکاتے ہیں۔ (تیاذوق)

منہ کے گرم دانوں کیلئے:

نشاستہ ساڑھے سترہ گرام، سکر طبرزد ساڑھے سترہ گرام، طباشیر ۷ گرام تخم کلاب ساڑھے
 دس گرام، تخم رجلہ ساڑھے دس گرام، عدس مقشر ساڑھے دس گرام، زعفران ایک گرام، کافور ایک
 گرام، قاقلہ ایک گرام، پیس کر محفوظ کر لیں۔ عمدہ اور مؤثر دوا ہے۔

مسوڑھے کے تعفن کیلئے:

اقاقیا ۴۲ گرام، زرخین ۴۲ گرام، نورہ ان بجھا ۲۸ گرام، مر ۲۱ گرام، شب ۲۱ گرام۔ سرکہ میں
 قرص بنالیں۔ حیرت انگیز نسخہ ہے۔ (سابور)

مسوڑھے سے زیادہ خارج ہونے والے خون کو بند کرنے کیلئے منجن کا نسخہ:

جھاؤ کا پھل ۳، سک ۳، عصارہ لحيہ التيس ساڑھے تین گرام (مولی کی شکل ایک باریک سبزی
 جس کے پتے گندنا کے پتے سے مشابہ ہوتے ہیں۔ اس کی موٹی جڑوں کو پکا کر کھاتے ہیں) گل ارمنی
 ساڑھے تین گرام، دارچینی ۲ گرام، ابھل ساڑھے تین گرام۔ مسوڑھے پر رگڑیں۔
 مسوڑھے کے تعفن کو دور کرنے کے لئے جو دوائیں مستعمل ہیں ان میں ایک حسک خشک ہے
 اسے ماء العسل یا ابھل کے ہمراہ پیس کر استعمال کریں۔ (حنین)

ایڈیمیا کے دوسرے مقالہ کے تیسرے تشریحی مضمون میں جالینوس کا یہ بیان درج ہے
 ”کسی بچے کو قلعہ ہو جائے تو ماں کو دودھ کا مصلح پلائیں کیونکہ دودھ کے اندر حدت ہو جاتی
 ہے۔ بچے کو منہ کو اعتدال کے ساتھ سکڑیں۔“

مفردات

زر او ندمد حرج مسوڑھے کے زخموں کا ازالہ کرتا ہے اور مانع تعفن ہے۔ بر حاشیٰ کو جوش دے کر اس کا جوشاندہ خشک کر لیں۔ تعفن کی وجہ سے منہ میں پیدا ہونے والے زخموں کے لئے بیحد عمدہ اور مفید دوا ہے۔ سعد منہ کے زخموں میں مفید ہے کیونکہ طاقتور خشکی پیدا کرتی ہے۔ برگ حنمانہ کے زخموں قلاع میں بیحد مفید ہے بالخصوص بچوں کے منہ کے لئے۔ اسی طرح رسوت بھی مفید ہے۔ (جالینوس)

عصارۂ توٹ، گل ارمنی، اور گرم دودھ منہ کے اندر لئے رکھنا مسوڑھوں کے ورموں میں مفید ہوتا ہے۔

جو کے استعمال سے منہ کے فاسد زخموں کو نفع ہوتا ہے۔ شراب میں دار شیعان کو جوش دے کر کلی کرنا قلاع میں مفید ہے۔ اسی طرح خراب قروح ساعیہ میں بھی فائدہ ہوتا ہے۔ عصارۂ گلاب درد مسوڑھے کے لئے عمدہ چیز ہے۔ مسوڑھے کی جانب بہہ کر آنے والے مواد میں مسوڑھے پر تخم گلاب چھڑکنا عمدہ ہے۔ رسوت مسوڑھے کے زخموں کے لئے عمدہ ہے۔ اقا قیامہ کے زخموں کے لئے عمدہ ہے۔ مازو کچا قلاع میں مفید ہے۔ یہ مسوڑھے کی جانب بہہ کر آنے والے مواد کو دفع کرتا ہے۔ آب برگ لسان الحمل کی مسلسل کلی کرنے سے زخم خواہ کتنے ہی خراب کیوں نہ ہوں اچھے ہو جاتے ہیں۔ ڈھیلے خون ریز مسوڑھے بھی صحتیاب ہو جاتے ہیں۔ (دیا سقوریدوس)

خرفہ اور تخم خرفہ قلاع کے لئے عمدہ ہیں بالخصوص جبکہ قلاع بچوں کو ہو۔ طباشیر قلاع اور بچوں کے منہ کے دانوں کے لئے عمدہ ہے۔ (ماسر جویہ)

دھنیا کی خاصیت یہ ہے کہ چبانے سے قلاع کو نفع ہو۔ (ابن ماسویہ)

گاؤزباں اور برگ گاؤزباں سوختہ کر کے استعمال کریں تو قلاع، مسوڑھے کے فساد اور منہ کی حرارت میں مفید ہوتے ہیں۔ (خوز)

منہ اور مسوڑھے کے درد کے لئے مصطلگی عمدہ ہے۔ (مسج)

مٹی کے پیالے میں مصطلگی کو پگھلایا جائے۔ یہ شہد کے مانند پگھل جائے گی۔ اس پر روغن گل نیم گرم تھوڑا سا ڈالا جائے اور چاہیں تو مصطلگی سرمہ کی طرح پیس کر اور اس پر روغن گل ڈال کر دھوپ میں دو ماہ تک رکھیں۔ پہلی صورت میں زیادہ بہتر ہے۔ کیونکہ مؤخر الذکر طریقہ میں مصطلگی

حل نہ ہوگی۔ پہلے طریقہ میں حل ہو جائے گی اور چاہیں تو روغن گل کو جوش دے کر اس پر مصطکی چھڑک دیں اس طرح مصطکی حل ہو جائے گی۔ (مؤلف)

قلاع کے لئے حیرت انگیز نسخہ :

ضرر ایک جڑی ہے جو مکہ سے در آمد کی جاتی ہے۔ یہ قلاع کے لئے حیرت انگیز ہے۔ منہ میں رکھیں فوری سکون ہوگا۔ منہ کی بعید ترین فضاؤں میں پھیلے ہوئے تکلیف دہ ورم کے لئے مستعمل ہے۔ (مؤلف)

فصد کھولیں، پچھنہ لگائیں، مسہل دیں، کان کے اندر روغن بادام نیم گرم ایک جانب پکائیں، اور خارج میں تخم کتان، حلبہ اور آرد جو کا ضماد رکھیں۔ ان ہی دواؤں کے جو شاندرے کا غرغره کریں۔ معتدل نرم غذا لینے کے بعد زیادہ ملی ہوئی عمدہ شراب پیئیں۔ سکون ہوگا۔ (مسح)

تالو میں دانوں کے لئے :

گل سرخ ۵، عاقر قرح ساڑھے تین گرام، شب ساڑھے تین گرام، قاقہ ساڑھے تین گرام، کبابہ ساڑھے تین گرام۔

قلاع کے دانوں کے لئے :

منہ میں رسوت، اقا قیا، کاغذ کی رکھ رکھیں۔

قروح ساعیہ کے لئے عمدہ نسخہ ہے :

برطانیقی یعنی بستان افروز کا عصا رہ نکال کر محفوظ کر لیں۔ منہ اور منہ کے زخموں کے لئے مفید دوا ہے۔ بابونہ چبانہ قلاع اور زخموں کے لئے صحت بخش ہے۔ دار شیشعان شراب میں جوش دے کر کھلی کر ناقلاع میں مفید ہے۔ (حنین)

جالینوس نے کہا ہے کہ منہ کے زخموں میں، میں نے دیفرو خس تنہا اور شہد کے ہمراہ استعمال کیا ہے کیونکہ یہ گرم تر اعضاء کے لئے عمدہ ہوتی ہے۔ برگ زیتون جنگلی کا چبانہ قلاع اور زخموں کے لئے صحت بخش ہے۔ اس کے عصا رہ اور جو شاندرے کا بھی یہی اثر ہے زرخ منہ کے زخموں کے لئے موافق ہے۔ (دیا ستوریدوس)

گھی پختہ کرتا اور منہ کی ان تمام بیماریوں کو تحلیل کرتا ہے جو از قسم اور ام ہوتی ہیں، بشرطیکہ مادہ

کا انصباب رک گیا ہو۔ (جالینوس)

برگ حنا کا چبانا، زخم، تعفن اور حمراء بن (ایک زخم) کے لئے صحت محسوس ہے۔ آب کشیز سبز کی خاصیت یہ ہے کہ اس کی کلی کرنے سے منہ اور زبان کے دانے زائل ہو جائیں۔ حنک کو شہد کے ہمراہ استعمال کرنا قلاع اور تعفن صحت کا ضامن ہے۔ (دیا سقوریدوس)

مناسب یہ ہے کہ مذکورہ دواؤں سے انتخاب کے طور پر ایسی چیزیں تیار کر لی جائیں جو پیچیدہ کام کر سکیں، اور جو شانہ بنالینا چاہیں تو بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ (مؤلف)

بادام تر اندرونی پوست سمیت کھانے سے گوشت کی حرارت میں سکون ہوتا ہے۔ منہ اور تالو کے زخموں کے لئے دودھ کی کلی کرتے ہیں۔ (ابن ماسویہ)

یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ منہ کے ورموں میں صحیح و سالم دودھ کی کلی کی جائے تو مفید اور باعث سکون ہے۔ اسکی افادیت حیرت انگیز ہے۔ (جالینوس)

عصارہ برگ لسان الحمل کی مسلسل کلی کرنا منہ کے زخموں کیلئے باعث شفا ہے۔ مویزج ہمراہ شہد استعمال کرنے سے قلاع جاتا رہتا ہے۔ (دیا سقوریدوس)

نمک کو جو کے ستو کے ہمراہ خمداد کرنے سے منہ کے آکھ میں فائدہ ہوتا ہے۔ نیم گرم پانی مسوڑھے کے فساد اور اس کے زف الدم میں مفید ہے۔ (دیا سقوریدوس)

تالو اور کوئے کے زخموں کے لئے:

کچھوے کا پت بچوں کے منہ میں پیدا ہونے خراب زخموں کے لئے موزوں ہے۔ (روفس)

تانے کی کانوں میں بہنے والا پانی بھی اس کے لئے مفید ہے۔ (دیا سقوریدوس)

سعد بھی اسکے لئے اور منہ کے فساد کے لئے نافع ہے۔ (روفس)

چھوٹی چھوٹی مچھلیوں سے تیار کردہ آبکامہ کی کلی کرنا منہ کے خبیث زخموں میں مفید ہے۔ مازو

قلاع میں مفید ہے۔ (جالینوس)

صبر منہ کے زخموں اور دانوں میں مفید ہے۔ (جالینوس و دیا سقوریدوس)

دواء الحصرم قلاع کے لئے عمدہ ہے۔ (دیا سقوریدوس)

علیق کے پتوں اور ڈنٹھلوں کو چبانا قلاع میں مفید ہے۔ صبر منہ کے ورموں اور زخموں میں

مفید ہے۔ عصارہ دانہ انار ترش کا جو شانہ ہمراہ شہد بیحد مفید ہے۔ (دیا سقوریدوس و جالینوس)

شب کو شہد کے ساتھ ملا کر استعمال کرنا قلاع میں مفید ہے۔ پان کی خاصیت منہ کو تقویت

بہو نچانا ہے۔ خیری کا جو شانہ بیحد طاقتور نہ ہو اور شہد کے ساتھ ملا کر استعمال کیا جائے تو قلاع میں مفید ہے۔ بڑے کتے کا خصیہ خشک استعمال کرنا منہ کے خبیث زخموں کے لئے باعث صحت ہے۔ حنا کی کاچبانا قلاع میں مفید ہے۔ (دیا ستوریدوس)

دار شیشعان منہ کے اندر چھڑکنا منہ کے مرطوب دانوں کیلئے مفید ہے۔ حناء کا بھی یہی اثر ہے۔ اقا قیا، مازو، توٹ تازہ و خشک، جو شانہ حنا اور جو شانہ گل سرخ سے کلی کرنا مفید ہے۔ اشنان گرم منہ کے لئے جو تعفن کے قریب ہو موزوں ہوتا ہے۔ اشنان، گل سرخ، صندل، قرفہ، کافور دانوں کے اندر رکھیں۔

قلاع اور دانوں کے لئے:

ایک نئے کوزے میں گاؤزباں جلا کر اس کی راکھ لے لیں اور ایک کے ذریعہ دانوں پر رکھیں۔

حرارت دہن کے لئے برود کا نسخہ:

گل سرخ، طرفا، مازو سبز، نیلوفر، برگ عوج، صندل، طباشیر، ساق، عدس مقشر، گلنار ایک ایک جزء، کافور اہم جزء، حصرم، ختم خس ایک ایک جزء منہ پر چپکائیں۔ یہ ایک عمدہ برودہ ہے، چپایا جاتا ہے یا اس کا ایک جزء اور حصرم خشک کے دو جزء لئے جاتے ہیں۔

قلد فیون:

اقا قیا ۵، لیم نورہ ۱۰، زرخ زرد و سرخ ہر ایک ۳، شب ۵، مر ۲، مازو ایک، عصارۃ لسان الحمل میں قرص بنا کر استعمال کریں۔ نیز قلعطار، زنگار، ہم وزن اچھی طرح پیس کر فساد اور آکلہ کا علاج کریں۔ ایضاً، مویزج، قسط، پنج شبت، پیس کر علاج کریں۔

حرارت دہن اور دانوں کے لئے برود کا عمدہ نسخہ:

گل سرخ، ختم گلاب، جھاؤ پھل، مازو سبز، گل نیلوفر، برگ عوج، صندل، طباشیر، عدس مقشر، گلنار، حصرم خشک، توٹ شامی، ختم خس، کافور، عرق گلاب میں گوندہ کر نکلیاں بنالیں اور بوقت ضرورت ورموں اور دانوں پر رکھیں۔ (ابن ماسویہ)

منہ کے دانوں میں برگ عوج مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

کتیر، نشاسہ، مامیران، زعفران، کافور، حناء کی، ساق، ختم گلاب، کشیز خشک بھنی ہوئی، کبابہ، برگ زیتون، فونج، جوز السرو، مازو، رسوت، شیاف مایٹا، صندل۔ (عبدوس)

شب، کثیر، گاؤزبان، زعفران، کافور، حناء مکی، سماق، تخم گلاب، تخم خیار، کشیز خشک بھنی ہوئی، کبابہ، برگ زیتون، فونج، عدس تقشتر، باقلا، جوز السرو، مازو، رسوت، لسان الحمل، صندلین، طباشیر، کتے کا گو، خاص کر شدید الرطوبت دانوں میں فونل، ان دواؤں میں سے کچھ دوائیں مرض کے ابتدائی ٹھنڈے اور گرم ماحول میں استعمال کریں طباشیر، عاقر قرحا، برسیان دارو، داڑھی کے نیچے پچھلے لگائیں، جھاؤ کا پھل، پنخ سوسن، فصد کھولیں، اور بالخصوص شاہترہ کا مسہل دیں۔ (ابن ماسویہ)

جوز خرم تر اور بہ کثرت پیپ والے ہوں، زخموں کی طرح ان کا علاج طاقتور خشکی پیدا کرنے والی دواؤں سے کریں۔ دواء ماسواس تنہا اور شہد و یارح کے ہمراہ، برود دہن شہد یا شراب کے ہمراہ یا تنہا۔ دواء ماسواس، عصارۃ سماق و حصرم اور تمام طاقتور خشکی پیدا کرنے والی ادویات سے فائدہ پہونچتا ہے۔ زخموں میں رطوبت کم ہو تو نمد کورہ دواؤں سے کم تر اثر رکھنے والی دوائیں کافی ہوتی ہیں۔ مثلاً ثمرۃ علیق، عصارۃ پوست جوز، زیادہ رطوبت ہو اور مقام ماؤف ہڈی سے قریب تر ہو تو ہڈی کے اندر تعفن پہونچے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ایسی صورت میں ہڈی کے خشک ہونے کی وجہ سے بھید طاقتور دواؤں کی ضرورت ہوگی۔ (جالینوس)

بچوں کا قلاع خراب نہ ہو تو ان کے دہن کو اعتدال کے ساتھ سکوز دینا ہی کافی ہے۔ (بقراط)
بھید خراب زخم دہن کے لئے خراب ہوتے ہیں بالخصوص بچوں اور نوجوانوں میں کیونکہ ان میں تعفن تیزی سے آتا ہے اور زیادہ تر دہن کے حاشیوں کا گوشت گر جاتا ہے۔ ایسی حالت میں ضروری یہ ہے کہ کسلی چیزوں مثلاً آس، عوج، گل سرخ، اور طراشیٹ کے جو شانہ سے غرغری کر کے تعفن کو روکا جائے بہتر یہ ہے کہ ان دواؤں کو شراب میں جوش دیا جائے اور اوپر نحاس سوختہ، زاج، قرطاس سوختہ اور مازو ہمراہ شہد کے طلاء کیا جائے، بشرطیکہ مرض خراب ہو ورنہ خشک ادویہ بھید طاقتور ہوں گی۔

فونج اور پودینہ وغیرہ، کا غرغری بھی مفید ہے مستعمل دواؤں میں ٹھیکری شامل کر لیں تو زخموں میں اور فائدہ ہوگا۔ یہ بری طرح صاف ہو جائیں گے۔

قلاع مائل بہ سفید زخموں کو کہتے ہیں۔ زیادہ تر بچوں کو عارض ہوتا ہے۔ عصارۃ عنب الثعلب یا عصارۃ برگ زیتون یا خود برگ زیتون، یار سوت کے ذریعہ رگڑنا یا ابتداء میں گدھی کے دودھ کا غرغری کرنا مفید ہے۔ مسوڑھے میں فلغمونی کے لئے گدھی کا دودھ اور باردقاً بعض اشیاء کا جو شانہ استعمال کریں۔

مسوڑھے سے نکلنے والے خون میں نہایت تیز کھٹا سہر کہ اور شب استعمال کریں، مسوڑھے اور

دہن کے ڈھیلے زخموں میں پوست نحاس، یا زرخ یا قفر اور مر کو شراب میں پیس کر زخموں میں طلاء کریں۔ بشرطیکہ مسوڑھے کے جل جانے کا اندیشہ نہ ہو یا ان زخموں پر شہد، پوست نحاس طلاء کریں، یا زنگار پانی میں گھول کر کلی کریں۔ یہ زخموں کا شافی علاج ہے۔ کوئے کے ورد اور منہ کے تمام زخموں میں سکون ہو جائے گا۔ (روفس)

مذکورہ دواؤں کو استعمال کرتے وقت خیال رکھیں کہ کوئی چیز حلق سے نیچے نہ اترے (مؤلف) کوئے کے درد میں زاج، قمو لیا، اور نمک سے سکون ہوتا ہے انہیں کوئے پر چپکایا جائے گا۔ مسوڑھے کی خارش گھی اور شہد کے استعمال سے جاتی رہے گی۔ (روفس) دہن کے زخم غلبہ صفراء کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ (بقراط)

قلاع کے لئے:

خاص کر بچوں میں مفید ہے۔ ساق اور شہد کی منہ میں مالش کریں۔ قلاع ابض شہد اور قلاع احمر قابض ادویات کا محتاج ہے۔ قلاع اسود روی اور متعفن ہوتا ہے۔ اس میں زاج اور قلعطار جیسی خشکی پیدا کرنے والی ادویات کی ضرورت ہوتی ہے۔ چمکدار قلاع سرخ از قسم حمزہ اور جس قلاع میں التہاب پیش ہوتا ہے وہ از قسم بلغم ہوتا ہے۔ خراب اور سیاہ قلاع مانکل بہ سیاہی ہوتا ہے۔ قلاع احمر غلبہ خون، چمکدار غلبہ صفراء، سفید بلغم، اور سبز و سیاہ، سوداء کی علامت ہے۔ ساتھ میں التہاب اور حرارت موجود ہو تو وہ خلط حار کا نتیجہ ہوتا ہے۔ برعکس صورت برعکس حال کا پتہ دیتی ہے لہذا ہر ایک کا علاج موزوں اشیاء سے کریں۔ (بقراط)

جن بچوں کو قلاع ہوتا ہے انہیں میں بھی دانہ، سیب، مسور، ناشپاتی، اور زعفرور وغیرہ کھلاتا ہوں۔ جو بچے کھاتے پیتے نہیں ہیں یہ چیزیں میں ان کی ماؤں کو دیتا ہوں۔ قلاع احمر ہو تو تھوڑی قابض دواؤں کا طلاء کریں۔ چمکدار ہو تو ان دواؤں کا طاقت بڑھادیں۔ سفید ہو تو محلل دواؤں کا طلاء کریں۔ سبز ہو تو طاقتور محلل دواؤں کا طلاء کریں۔ مکمل جسم والے مریضوں کا علاج اسی طرح کریں۔ البتہ ان کی دواؤں کو زیادہ طاقتور ہونا چاہئے۔ شراب اور زاج پر اکتفا کریں۔ زیادہ طاقت درکار ہو تو شراب اور زاج کے ہمراہ منہ پر زنگار کا طلاء کریں۔ ابتدا میں عصارہ حصرم اور ساق موزوں ہوتے ہیں۔ بچوں میں ابتدائی طور پر خود تخم گلاب کافی ہوتا ہے۔ سخت جسم میں قلاع ہوتا ہے تو طاقتور دواؤں کی ضرورت ہوتی ہے۔ برعکس حالت میں اس کے برعکس دواؤں کی ضرورت ہو ا کرتی ہے۔ حتیٰ کہ سوزش پیدا کرنے والی دواؤں تک کی ضرورت ہو جاتی ہے۔ روغن ہمراہ قلعطار نہایت مفید دوا ہے۔

روغن تنباخراہ ہے۔ یہ میل کچیل پیدا کرتا ہے۔ (جالینوس)

قلاع اسود بچوں کے لئے مہلک ہے۔ یہ بچوں کو بالعموم عارض ہوتا ہے۔ اسی لئے اس کا نام قرحہ مصریہ ہے۔ غیر اسود قلاع میں بچوں کے منہ میں بیخ سوس پیس کر، یا گل سرخ خشک، زعفران، فلفل، مر، مازو اور کندر چھڑکتے ہیں۔ یہ دوائیں مفرد اور مرکب سب بچوں کے لئے مفید ہیں۔ ان کے ہمراہ شہد استعمال کی جائے تو نفع ہوتا ہے۔ علاج کے بعد بچوں کو شہد مکسچر، یا عصاۃ انار شیریں پلائیں۔ (روفس)

قلاع حار کے لئے:

تخم گلاب، طباشیر، عدس مقشر، کشیز خشک بھنی ہوئی، تخم رجلہ، کافور، صندل سفید، فوفل پیس کر استعمال کریں۔ (ساہر)

قلاع اور سرخ دانوں کے لئے:

ساق ساڑھے تین گرام، تخم گلاب ساڑھے تین گرام، زعفران ساڑھے تین گرام، نشاستہ ساڑھے تین گرام، سکر ساڑھے تین گرام، طباشیر ساڑھے تین گرام، تخم کرفس ساڑھے تین گرام۔ قلاع سرخ ہو تو عصاۃ انار شیریں اور قلاع ابیض ہو تو عرق گلاب میں پیس کر گنجنین کے ہمراہ طلاء کریں۔ بوقت درد حلق کے اندر اسے پھونکیں بھی۔

جونک، حلق کے اندر چبھنے والی چیز، نالی کے اندر رکاوٹ اور گلا گھٹنے اور ڈوبنے پر مریض کا علاج:

کسی شخص کو کھنکھارنے یا قے کرتے وقت صدیدی خون (پیپ دار خون) دیکھیں تو پوچھیں کہ اس نے کسی ایسی جگہ کا پانی تو نہیں پیا ہے جہاں جو نمکیں رہتی ہیں۔ حلق کا توجہ کے ساتھ معائنہ کریں۔ شروع میں جونک لگ جانے سے ممکن ہے احساس نہ ہو مگر کچھ دنوں کے بعد احساس ہونے لگے گا کیونکہ جو نمکیں بڑی ہو کر پھول جائیں گی۔ جو نکوں کی وجہ سے جو خون بہے گا وہ رقیق اور پیپ دار ہوگا۔ حلق کو آفتاب کی شعاعوں کے روبرو رکھیں اور توجہ کے ساتھ معائنہ کریں۔ سر پر چوٹ وغیرہ کے سابقہ سبب کے بغیر کھنکھار کے اندر خون آئے، سر کے اندر نہ بوجھ ہو نہ درد ہو اور نذکورہ قسم کا رقیق پیپ دار خون قے میں نکل رہا ہو اور مریض نے اقرار کر لیا ہو کہ اس نے جو نکوں والا پانی پیا ہے تو اسے قے آور دوا دیں۔ قے کے ذریعہ جونک نکل جائے گی۔ (جالینوس)

گلا گھٹنے پر مریض کو غشی ہو جائے اور موت واقع نہ ہو مگر منہ سے جھاگ نکل رہا ہو تو مریض کے بچنے کی تقریباً امید نہیں ہوتی۔ لیکن جھاگ آنے کی نوبت نہ ہو تو مریض بچ جائے گا کیونکہ جھاگ داخلی طور پر روح اور رطوبت میں شدید حرکت اور اضطراب ہی کی وجہ سے آتا ہے۔ حتیٰ کہ پانی کے جوش مارنے کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کے ساتھ دل کا مزاج بالعموم فاسد ہو جاتا ہے۔ (بقراط)

جونک لگنے پر برف کا پانی پینا اور برف کھانا مفید ہے۔ ایک ماہر طبیب حمام کا حکم دیتا تھا پھر برف کے پانی میں اسٹنچ ڈبو کر حلق کے اندر داخل کرتا تھا۔ اس طرح جونک نکل جاتی تھی۔ حمام میں داخل ہونے کا وہ بار بار حکم دیتا تھا۔ حمام سے جسم ڈھیلا ہو جاتا تو مریض کو باہر نکالتا اور مسور سے بنا ہوا حریرہ دیتا۔ گردن کے باہر ٹھنڈی ادویہ کا ضماد رکھتا تھا۔ عمدہ سرکہ اور نمک کا جرعہ لینا مفید ہے۔ اس سے جونک گر جاتی ہے۔ جونک شکم کے اندر داخل ہو گئی ہو تو مسہل دیں۔ جونک خارج ہو جائے گی۔ (جالینوس)

گلا گھٹنے پر منہ سے جھاگ نکل آئے تو مریض فوراً ہلاک ہو جائے گا یا ڈوبنے کے بعد چہرہ سبز اور آنکھوں کے گڈھے سیاہ ہو جائیں تو بھی مریض ہلاک ہو جائے گا۔ (یہودی)

جونک لگنے پر مریض کا منہ آفتاب کے روبرو رکھ کر کھولیں اور زبان کو سلائی کے ذریعہ نیچے

دبائیں۔ جو تک نظر آئے اور آلہ سے پکڑ لینا ممکن ہو تو آلہ جو تک کے سر پر رکھیں تاکہ وہ کٹ نہ سکے۔ جو تک نظر نہ آئے نہ ہی کھینچ کر اسے نکالنا ممکن ہو تو خردل ۷ گرام اور بورہ ۴ گرام پیس کر حلق کے اندر پھونکیں اور بار بار پھونکیں نیز افسستین اور شونیز پیس کر حلق کے اندر بار بار پھونکیں یا اسے جوش دے کر غرغہ کرائیں۔ جو تک معدہ کے اندر ہو حزمس اور افسستین کا جوشاندہ یا سرکہ میں لب اترج ۵۲ گرام جوش دے کر پلائیں۔ جو تک ہلاک ہو جائے گی یا نکل جائے گی۔ حلق کے اندر زاج پھونکنا، یا لہسن کھلانا مفید ہے۔ مریض کو رکھ کر سخت پیاس کی حالت میں اس کے منہ کے اندر برف کا پانی رکھیں۔ جو تک منہ کی جانب آجائے گی۔ جو تک کے نکلنے کے بعد خون زیادہ آئے تو قابض دوائیں استعمال کریں۔ (احرن)

گلا گھٹنے، ڈوبنے یا دواؤں کی وجہ سے گلا گھٹنے سے منہ سے بکثرت جھاگ خارج ہونے لگے تو مرض لاعلاج ہے۔ دیگر حالت ہو تو منہ کے اندر سرکہ اور فلفل یا کھٹے سرکہ میں پس ہوئی قریص کے ہمراہ سرکہ انڈیلنے سے افاقہ ہو جاتا ہے۔ یہی علاج ڈوبنے والے کا بھی ہے۔ گردن سے متصل سرخی تحلیل ہو جانے پر مریض آنکھیں فوراً کھول دیتا ہے اسی طرح ڈوبنے والا بھی۔ (بولس)

نقٹوں سے سانس لینا ممکن نہ ہو اور مریض ضربہ یا درد کے بغیر عرصہ سے خون تھوک رہا ہو تو یہ سمجھیں کہ تالو کے اندر کوئی جو تک لگی ہوئی ہے۔ لہذا اسے تلاش کریں۔ جو تک اگر تالو سے ناک کے درمیان سوراخ کے اندر ہو تو شونیز و سرکہ یا عصارہ قشہاء الہمار کا عطوس دیں اور دھوپ میں حلق اور ناک کا معائنہ کریں۔ (فیلمغریوس)

سرکہ، نمک اور حلتیت کے غرغہ سے جو تک نکل جاتی ہے۔ (ابن ماسویہ)

جو تک کی وجہ سے نفث الدم:

دھوپ میں حلق کا معائنہ کریں۔ زبان کو سلائی کے ذریعہ دبائیں۔ جو تک نظر نہ آجائے تو آلہ سے پکڑ کر دھیرے دھیرے کھینچیں تاکہ کٹ نہ سکے۔ نظر نہ آئے تو سرکہ شراب ۷ گرام، بورہ ساڑھے دس گرام اور لہسن دو جو لیں۔ بورہ اور لہسن کوٹ کر سرکہ میں گھول لیں اور غرغہ کرائیں۔ یا خردل ۷ گرام اور بورہ ۴ گرام حلق کے اندر پھونکیں۔ جو تک معدہ کے اندر جا چکی ہو تو قیصوم، افسستین، شونیز، ترمس، قسط، مر، لب اترج، سرخس ہر ایک ساڑھے تین گرام چھان کر سرکہ کے مکچر میں گھول لیں اور مریض کو پلائیں۔ جو تک نکلنے کے بعد نفث الدم ہونے لگے تو قابض ادویات

کے ذریعہ علاج کریں۔ (سرایون)

دکھائی نہ دینے والی اور معدہ کے اندر داخل ہو جانے والی جو نگوں کی علامات دینی چاہئے۔

(مؤلف)

جانداروں میں تنفس معدوم ہو جائے اور گلا گھٹنے کی حالت قریب ہو جائے تو تشنج، پھر اختناق پھر موت واقع ہو جائے گی۔ (جالینوس)

جو تک لگنے کی وجہ سے ایک شخص کو حمام میں داخل کیا گیا، پھر اسے گرم کمرے میں رکھا گیا، حتیٰ کہ اس پر غشی طاری ہو گئی۔ منہ میں پھر برف کا پانی بھر دیا گیا۔ چنانچہ جو تک نکل گئی۔ (طبری)

خراسانی حضرات حلق کے اندر کوئی چیز چبھنے پر کمان کی دونوں تانیں استعمال کرتے ہیں۔ اسے موڑ کر وہ چبھنے والی چیز کو دفع کر دیتے ہیں۔ آپریشن سے یہ طریقہ زیادہ عمدہ ہے۔ (طبری)

حلق کے اندر چبھنے پر خاص کر غرب کا درخت مستعمل ہے۔ برگ غرب کا غرغہ کرنے سے جو تک نکل جاتی ہے۔ سرکہ کے ہمراہ حلتیت کا غرغہ کرنے سے جو تک حلق سے اکھڑ جاتی ہے۔ (جالینوس)

ہم لہسن کھلا کر حلق سے جو تک ہمیشہ نکالتے ہیں۔ (دیا سقوریدوس و جالینوس)

سرکہ کے اندر عمدہ نمک ڈال کر عرصہ تک رکھ کر عمدہ بنالیں یہ جو تک کو نکال دیتا ہے۔ سرکہ چاٹنے سے جو تک حلق سے نکل جاتی ہے۔ نمک بھی ڈال دیں اور عرصہ تک رکھ کر اسے عمدہ بنالیں اور زیادہ بہتر ہے۔ اس سے جو تک نکل جائے گی۔ (دیا سقوریدوس)

حلق کے اندر کوئی کاٹنا چھ جائے تو ایک گوشت لے کر اسے کاٹ لیں اور اس میں ایک مضبوط دھاگہ باندھ کر مریض کو دیں کہ نکل جائے پھر اسے کھینچیں، نہ نکلے تو بار بار یہی عمل دہرائیں۔ مریض کو نکلنے کے لئے نرم روٹی کا شکم دیں، تھوڑا چبا کر انجیر خشک دیں، اور میٹج جس میں انجیر جوش دے لی گئی ہو اور خمیر شامل کر لیا گیا ہو، کا غرغہ کرائیں۔ کبھی یہ کاٹنا قے کے ذریعہ خارج ہو جاتا ہے۔ اگر سخت گٹھلی اور پتھر کی طرح ہو تو مریض کی گدی پر چوٹ لگائیں، نکل جائے گا۔ (اسحاق)

جو تک لگنے پر برف کا پانی پلاتے ہیں، برف کھلاتے ہیں۔ حمام میں اس حد تک رکھتے ہیں کہ مریض گرم ہو جائے پھر آب سرد میں بھگو کر اسٹنچ مریض کی حلق کے اندر داخل کرتے ہیں۔ اس سے جو تک چٹ جاتی ہے، پھر اسے نکال لیتے ہیں۔ اس کے بعد مسور کا حریرہ دیتے ہیں۔ گردن کے باہر ٹھنڈی ادویات کا ضماد رکھتے ہیں۔ یا نمک کے ہمراہ نہایت عمدہ سرکہ پلاتے ہیں۔ جو تک شکم کے اندر داخل ہو جاتی ہے تو مسہل دیتے ہیں، سرکہ اور نمک دیں، تاکہ جو تک مر جائے۔ (جالینوس)

مریض کو خردل یا لہسن کھلائیں، پانی نہ پلائیں پھر منہ کو ٹھنڈے پانی سے بھر دیں، جو تک نکل

آئے گی۔ حلق کے اندر زاج پھونک دیں، اس سے وہ ہلاک ہو جائے گی۔ (یہودی)
حلق میں جو تک کے لگنے سے نفث الدم، کرب اور غم عارض ہوتا ہے۔

علاج برف کا پانی، حلتیت ہے، مریض کھٹے سرکہ کا جرعہ لے اور قلعقار اور پانی کا مسلسل
غرغره کرے، نہایت گرم آنبرن میں بیٹھے اور منہ کے اندر برف کا پانی بھر لے یا جسم کو گرم کرے۔
جو تک نکل کر منہ میں آجائے گی۔ (جالینوس)

بحالت صحت نفث الدم ہو تو منہ کو روشنی میں دیکھیں، زبان کو سلائی سے نیچے دبا دیں اور حلق
کا معائنہ کریں کہ کہیں جو تک تو نہیں ہے۔ (جالینوس)

نفس (نیولا) کا بیٹ منہ اور حلق پر طلاء کریں۔ ہڈی یا کانٹا لگنے کے صورت میں یہ
شافی علاج ہے۔ (اطہور سفس)

حلق کے اندر لوہا وغیرہ چبھ جائے تو روزانہ آب گرم میں حرف ساڑھے تین گرام پیس کر پییں اور قے
کریں۔ اس سے وہ باہر آجائے گا۔ ہنگی سے لوہا وغیرہ اکھڑ کر حلق سے نکل جاتا ہے۔ (طیب نامعلوم)

حلق میں جو تک لگنے کا خیال ہو تو مریض کا منہ آفتاب کے روبرو کریں، زبان کو سلائی کے
ذریعہ نیچے دبائیں، جو تک نظر آجائے تو قالب البواسیر کے ذریعہ اس کا سر گرفت میں لیں ورنہ وہ ٹوٹ
جائے گی۔ اگر وہ اندر ہو اور نظر نہ آتی ہو تو سرکہ شراب ۰۷ گرام اور بورہ ساڑھے دس گرام، لہسن چھ
جولیں اور انہیں کوٹ کر سرکہ میں گھول لیں پھر غرغره کرائیں۔ خردل اور بورہ پیس کر حلق کے اندر
پھونکیں۔ (سرایون)

چھٹا باب

زبان، زبان کی حس و حرکت کا زائل ہونا، زبان کے زخم، خراب مزے، ورم، زبان کا ”ف“ کلمہ بہ کثرت نکلنا، کسی حرف کے بجائے دوسرا حرف نکلنا، تلتاہٹ اور سست کلامی۔

زبان کے اندر رطوبت غریبہ کا امتلاء ہو جاتا ہے تو اسے بدلے ہوئے مزے کا احساس ہونے لگتا ہے چنانچہ کھاتے وقت اسی رطوبت کا مزہ وہ محسوس کرتی ہے۔ کیونکہ خارج سے جو چیز زبان کے پاس آتی ہے وہ اس خلط کو تحریک دیتی ہے جو زبان کے اندر دھنسی ہوئی ہوتی ہے۔ یہ بھی پیش آتا ہے کہ کھائے پئے بغیر ہی آدمی منہ میں کسی چیز کا مزہ محسوس کرنے لگے۔ یہ زبان کی جو دت حس کی وجہ سے ہوتا ہے۔

زیر زبان جو رباط (بندھن) ہوتا ہے جب بھی اس کا اتصال زبان کے سرے سے قریب تر ہو گا تو گفتگو کو نقصان پہونچے گا۔ برعکس حالت برعکس صورت میں پیش کرے گی۔

یہ رباط زبان کے سرے سے متصل ہوتا ہے تو ہم اسے کاٹ دیتے ہیں تاکہ زبان چلنے لگے۔ مزار کو ضرورت یہ ہوتی ہے کہ وہ تالو کے بالائی اور منہ کے گوشوں سے چپکا رہے۔ یہ ضرورت اس وقت ہوتی ہے جب انسان کوئی کلمہ نکالنے کے لئے آواز خارج کرتا ہے۔

ایک شخص بولتے وقت آواز بہ آسانی خارج نہیں کر پاتا تھا۔ کوئی کلمہ نکالنا چاہتا تو زبان عجیب و غریب انداز سے چلنے لگتی۔ یہ حالت حنجرہ کی ایک خراب کیفیت کی وجہ سے تھی۔ اطباء دوائیں دیدے کر اسے عذاب میں مبتلا کئے ہوئے تھے۔ میں نے اسے مشورہ دیا کہ گفتگو کے شروع میں سینہ کو تھوڑا سکورے۔ اس کے بعد ایسا ہوا کہ وہ جب اچھی طرح سکورنا چاہتا تو سکور لیتا تھا۔ اس نے کہا کہ کتنا عمدہ مشورہ آپ نے دیا ہے۔ اسے خود اپنی ذات پر تعجب ہوا کہ آخر وہ کیوں نہیں سمجھ سکا کہ اسے کیا عارض ہوا ہے۔ کیونکہ اس نے بتایا کہ کسی جھگڑے کے سلسلہ میں خطاب کرتا یا خطبہ دیتا تھا تو آواز ٹوٹ جاتی تھی۔ اب جبکہ اس نے نہایت آہستگی سے گفتگو کرنا شروع کی تو آواز بلا مشقت نکلنے لگی۔ (جالینوس)

بچے بولنے میں تاخیر کریں تو زبان پر سرکہ، شہد اور نمک درانی ملیں اور بعض اوقات زبان کو

الٹیں پلٹیں اور اس سے کھیلیں۔

’ف‘ کلمہ نکالنا زبان کی جڑ میں موجود رطوبت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ معاملہ جب سخت ہوتا تو بولنے والے کا سانس مقید ہو جاتا ہے۔ اس سے گرمی پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ زبان چلنے لگتی ہے۔ لہذا یہ لوگ ایک مدت کے بعد چلتے ہیں۔ جیسے گانے والے لوگ وغیرہ۔

کوئی عورت ’ف‘ کلمہ نہیں نکالتی، نہ ہی کوئی عجمی ’ر‘ کی جگہ کوئی دوسرا حرف نکالتا ہے۔ گو ننگے لوگوں کی زبانیں بڑی ہوتی ہیں منہ کے اندر چکر نہیں لگا سکتیں۔ زبان جب بڑی ہوتی ہے تو وہ مادہ کمزور ہو جاتا ہے جس سے کان اور اس کا عصب بنتا ہے۔ لہذا وہ بہرے رہتے ہیں۔

سب سے عمدہ زبان وہ ہے جو لمبائی میں معتدل اور چوڑی، باریک کنارے والی، کنارے کی باریکی میں چڑیوں کی زبان سے مشابہ ہوتی ہے۔ بڑی زبان والا حرف کا اخراج کرتا ہے نہ ہی اسے عمدہ طور پر چھوڑ پاتا ہے۔ یہ ہکلا کر بولتا ہے۔ زیادہ چوڑی زبان لکنت کرتی ہے۔ چھوٹی زبان ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف نکالتی ہے کیونکہ وہ حروف کی ادائیگی میں قاصر ہوتی ہے۔ جیسا کہ بچوں میں دیکھا جاتا ہے کہ زبان چھوٹی ہوتی ہے تو ادائیگی حروف میں کچھ کا کچھ کر دیتے ہیں۔ بڑے ہونے پر یہ کیفیت ختم ہو جاتی ہے۔

زبان میں جو سوء مزاج پیدا ہوتا ہے اسے زبان کے رنگ، حرارت، برودت اور ثقل سے پہچانا جاسکتا ہے۔ لکنت اگر رطوبت کی وجہ سے ہوتی ہے اور جو کیفیت یبوست کی وجہ سے لاحق ہوتی ہے۔ اس کی پہچان سکڑنے، چھوٹے پن اور تشنج سے ہوتی ہے۔ اسی طرح زبان کے اندر جو مزے پیدا ہوتے ہیں وہ زبان کے اندر پوشیدہ اخلاط کی نشاندہی کرتے ہیں۔ صاف بخاروں کے اندر گفتگو نہ کر سکتا، عضلات کی خشکی اور تشنج کی وجہ سے ہوتا ہے۔ سر پر دودھ کی دھار مار کر، گردن کے مہروں کی ہلکی مالش اور روغن کا نطول کر کے علاج کیا جاتا ہے۔

برسام کے بعد کبھی زبان کا ثقل باقی رہتا ہے۔ اس کے لئے زبان کے نیچے کی دونوں رگوں کی فصد کھولیں۔ دماغ کو روغن نیلوفر وغیرہ کے ذریعہ رطوبت پہونچائیں۔

بچے گفتگو میں تاخیر کرے اور عورت و مرد کی زبان میں ثقل ہو تو عاقر قرحا، پوست کندر، میویزج، فلفل، جندبیدستر، مفید ہیں۔ انہیں زبان کے نیچے اوپر اچھی طرح ملنا چاہئے۔

زبان کے نیچے ایک سخت ورم ہوتا ہے۔ جو پھیلتا ہے۔ اسے ضفدعہ کہتے ہیں۔ ضفدعہ ہو جاتا ہے تو زیر زبان رگیں موٹی ہو جاتی ہیں اور ان میں امتلاء ہو جاتا ہے۔ فصد سے ہلاک کا خطرہ ہے۔

ضفدہ کا علاج:

کم خشکی پیدا کرنے والی دوائیں جیسے زنگار، بورہ، مر، اشان، مازو، اور شب کو اس پر چپکائیں۔

زیادہ محفوظ طریقہ:

مازو ایک جز، شب نصف جز، بنج سو سن نصف جز، زعفران نصف جز، ضفدہ پر رکھیں۔
زبان کے استرخاء میں ایارج اور خردل کا غرہ کریں۔ بچے گفتگو میں تاخیر کریں تو ان کی
زبانوں کے کناروں پر مالش کریں اور گفتگو کر کے ان سے جواب مانگیں۔ (یہودی)

زبان کے نیچے پیدا ہونے والے ضفدہ کا حیرت انگیز نسخہ:
صخر فارسی، پوست انار، نمک، کوٹ کر بچوں کے لئے زبان کے نیچے رگڑیں۔ ضفدہ جاتا
رہے گا۔ (طیب نامعلوم)

زبان کے ثقل کے لئے:

نوشادر، فلفل، زنجبیل، عاقر قرحا، میویزج، بورہ، صخر، نمک ہندی، شونیز، مر زنجوش
خشک، کوٹ کر آب گرم میں ڈالیں، اور نہار منہ کئی دن تک مسلسل غرہ کریں یا ان میں جو دوا بھی
چاہیں اس کا غرہ کرتے رہیں۔ سببہین عتصلی کے ہمراہ ایارج کا غرہ بھی کرتے ہیں۔ (طبری)

زبان میں حرارت کی علامت:

سخت سرخی، یاسیابی، یازردی اور سخت خشکی۔

برودت کی علامت:

سخت سفیدی اور سن ہو جانا۔

رطوبت کی علامت:

استرخاء، کثرت رطوبت، زبان کا بڑا اور ثقیل ہو جانا۔

یبوست کی علامت:

زبان کا سکڑنا اور خشک ہونا۔

زبان کے اندر جو مزہ ملتا ہے۔ وہ خلط غالب کی علامت ہوتا ہے۔ ہر قسم کا علاج بالفصد ہوتا ہے۔ سب سے پہلے فصد و مسہل، پھر رکھی جانے والی دوا پھر غرغہ۔ زبان میں امتلائی کیفیت موجود ہو تو زیر زبان دونوں رگوں کی فصد کھولیں مگر پہلے قیفال سے فصد کریں۔ اور ایسی چیزوں کا غرغہ کریں جو فضلات کو کھینچ لیتی ہوں۔ یہ ایسی حالت کا علاج ہے۔ جس میں زبان مرطوب اور ڈھیلی پڑ جاتی ہے۔ مادہ سیال اور مریض کمزور ہو تو ایسی چیزیں استعمال کریں جو مضبوطی پیدا کریں۔ عضلہ کے اندر تشنج یا غلظت موجود ہو، بایں ہمہ برو دت بھی ہو تو گردن پر پہلے مہرے کے پاس ناخونہ اور بابونہ کے جو شاندر کے ذریعہ تکمید کریں۔ ثقل کا خبیصہ بنا کر اس جگہ رکھیں۔ ورم حار عارض ہو تو عرق عنب الثعلب کا غرغہ رکھیں۔ یہ بار د اور لطیف ہوتا ہے۔ نیز عرق کاسنی اور چھانج کا بھی غرغہ کریں۔ ورم صلب عارض ہو جائے تو تازہ دودھ اور اصل السوس و حلبہ و کھجور کے جو شاندر یا شراب کا غرغہ کریں۔ زبان پر دانے نکل آئیں تو عرق سماق اور عرق گلاب کا غرغہ کریں۔ زخم پیدا ہو جائے تو عصارة عنب الثعلب، روغن گل، عدس مقشر اور گل سرخ کا مرہم بنا کر اس پر رکھیں۔

زبان کے استرخاء کے لئے:

زبان کے اوپر اور نیچے حرکتیت اور علیک الانباط کی بقدر چٹائی ہوئی گولیاں تین عدد دن پر رکھیں۔ جو لعاب پیدا ہوا اسے تھوک دیں۔ صبح کو اور نصف النہار میں گولیاں لینے کے نصف گھنٹہ بعد خردل کا غرغہ کریں، اور مسلسل حمام میں جا کر پسینہ نکالیں۔ (اسھرن)

مسہل اور مقنی ادویات کی بدولت زبان منہ سے باہر نکل آئے، لمبی اور بڑی ہو جائے تو زنجبیل، فلفل، دار فلفل، نمک درانی لے کر اچھی طرح کوٹیں اور اسے زبان اور اس جیسی چیزوں پر رگڑیں۔ زبان وغیرہ اندر چلی جائے گی۔ یا ترش پھل جو پسندیدہ ہوں اور زبان کو کھینچتے ہوں، انہیں استعمال کریں۔ مثلاً شفتالو وغیرہ۔ انہیں چاقو سے کاٹ کر زبان پر رگڑیں۔ اس سے بہ کثرت بلغم تحلیل ہوگا۔ زبان سکڑ کر اندر داخل ہو جائے گی۔ (کتاب ہندی)

یہ خناق کی بیماریوں میں بھی موزوں ہے۔ (مؤلف)

ضفدعہ زبان کے نیچے پیدا ہونے والے ورم حار کو کہتے ہیں جو خاص کر بچوں میں ہوتا ہے۔ مقام ماؤف پر زاج اور زنگار رگڑیں۔ ہو سکے تو زیر زبان رگوں کی فصد کھولیں۔ زنگار، مازو، اور قلقطار ہم وزن لے کر اس پر رکھیں۔ قابض آیات جن کے اندر تحلیل کرنے کی قوت ہو مثلاً برگ زیتون اور بیج کبر کے جو شاندر کی کلی کریں۔ (بولس)

زبان کھولنے اور اس کا ثقل دور کرنے کے لئے جوارش کا نسخہ :

زیرہ سیاہ سوادو گرام، زیرہ کرمانی سوادو گرام، نمک ہندی سودو گرام، قرفہ سوادو گرام، دار فلفل ۱۰۰ عدد، فلفل ۲۰۰ عدد، سکر ۸۲ گرام، سفوف بنالیں۔ اس کے استعمال سے زبان کھل جائے گی۔ طحال اور بواسیر وغیرہ کے موٹے ہونے میں بھی مفید ہے۔ (چرک)

زبان کا کنارہ اس طرح پر ہو کہ اس کے بندھن لمبے ہو گئے ہوں تو کھینچ کر ایک خمیدہ سر سوئی سے اسے معلق کر دیں۔ پھر اسکے اندر ایک سوئی داخل کر دیں اور اچھی طرح باندھ دیں، حتیٰ کہ بندھا ہوا گٹھر خود بخود ٹوٹ کر نکل جائے۔ اسے کاٹیں نہیں ورنہ خون ابلے گا۔ مقام ماؤف پر تیز دوائیں رکھیں تاکہ دوبارہ یہ حالت پیدا نہ ہو۔ اس طرح وہ تیزی سے چمٹ جائے گا۔ (شمعون)

خون اصل میں اسلئے ابلنے لگتا ہے کہ زیرہ زبان سبز رگوں میں سے کوئی رگ کٹ جاتی ہے۔ نرمی سے کام لیں گے تو ایسا نہیں ہوگا۔ ہم نے ہوشیاری سے بارہا اسے کاٹا ہے مگر خون نہیں ابلتا ہے۔ ابلے گا بھی تو سہل العلاج ہوگا۔ (مؤلف)

اس کا علاج فلڈ فیون بلا وجہ ہے۔ علاج کے لئے ابتداء میں زاج سے کام لیں کیونکہ بایں ہمہ وہ قابض بھی ہے۔ مریض کی گفتگو بند ہو جائے تو معلوم کریں کہ یہ حالت دماغی شرکت سے ہے یا نہیں۔ اگر صورت حال کے ساتھ حواس کو بھی نقصان پہنچ رہا ہے تو سبب شرکت دماغی ہے۔ حواس کو نقصان نہ پہنچ رہا ہو تو دیکھیں تشنج ہے یا استرخاء یا زبان کے اندر کوئی پیدا ہو جانے والی صلابت جس نے زبان کو حرکت دینا دشوار بنا دیا ہے یا رطوبت، یا غلظت یا کوئی ورم ہو گیا ہے جس نے ثقل پیدا کر دیا ہے۔ یبوست کا علاج ملین طلاؤں، نیم گرم پانی لباب حلبہ کے جوشاندوں جیسی چیزوں کے ذریعہ غمغروں سے کریں۔ استرخاء کا علاج تیز طاقتور ادویات اور جوشاندوں سے کریں۔ زبان کے باغی ورم کا علاج محلل طلاؤں سے کریں یعنی وہ طلاء جو خناق کے آخری درجہ میں مستعمل ہیں۔

سست کلام بچوں اور ثقل لسانی کے مریض مردوں کی دوا:

عاقہ قرحہ ۲ گرام، پوست بیج کبر ۲ گرام، میویزج ساڑھے تین گرام، فلفل ۵ ملی گرام، جند بیدستر، زبان پر نیچے اوپر اچھی طرح رگڑ کر اس پر چپکائیں دیں یا۔

نوشادر، دار فلفل، عاقہ قرحہ رگڑیں اور مہروں پر روغن، یا موم کا ضمار رکھیں خردل یا فونج، زوفائے خشک اور صعتر اور ان کے جوشاندہ کا غرغره کریں۔ گفتگو پر مریض کو زور دیں، سختی کے ساتھ ڈرائیں دھمکائیں حتیٰ کہ بولنے پر مجبور ہو جائے۔ استرخاء کا علاج مذکورہ علاج کے ساتھ مہروں پر ضمار

رکھ کر کریں۔ تشنج کے لئے ملین ضماد وغیرہ استعمال کریں۔ اسے منہ کے اندر پکڑے رکھیں۔ ضفدعہ شدت رطوبت سے ہوتا ہے۔ اس کا علاج زاج، گلنار، شب، مازو، جیسی خشکی پیدا کرنے والی ادویات ہیں۔ ان کا استعمال مسلسل کریں۔ یہ خشکی پیدا کرتی ہیں، کائیں نہیں۔ ورنہ نفث الدم کا اندیشہ ہے۔

مختصرات:

زبان کے عضلات میں تشنج واقع ہو جائے تو گدی کے متصل حصہ کو بابونہ، ناخونہ اور شبث کے ذریعہ سینکیں۔ پھر اس پر طار رکھیں۔ پھر بابونہ، ناخونہ، شب اور آرد حواری کا ضماد رکھیں۔ زبان میں ورم صلب ہو جائے تو حلبہ، تخم کتان، انجیر اور شہد کے جو شانہ کا غرغہ کریں۔ زبان کے تمام ورموں میں خنق کی بیماریوں کا علاج پیش نظر رکھیں۔ تیاذوق نے اس میں ایرسا اور مقل کا اضافہ کیا ہے۔ مذکورہ جو شانہ میں اس کا اضافہ کریں اور منہ کے اندر لئے رکھیں۔ (جالینوس)

زبان کے اندر ورم حار ہو جائے تو خنق کا طرز علاج اختیار کریں۔ گفتگو میں استرخائی کیفیت پیدا ہو جائے تو کئی بار تو قایا کا پھر یارج کبیر کا مسہل دیں۔ طاقتور غرغہ مسلسل کرائیں۔ گفتگو کی مشق کرائیں اور فالج کے علاج کے طرز پر علاج کریں۔ (سرایون)

زبان کے کھر درے پن کے لئے:

گدی کے بل نہ سوئیں، منہ تھوڑا کھولیں منہ کے اندر پیاس رفع کرنے والی گولیاں لیں۔ زبان کو لعاب حلبہ اور کتانی دھجی کے ذریعہ رگڑیں حتیٰ کہ کھر در اپن جاتا رہے۔ منہ کے اندر آلوچہ کی گٹھلی رکھ کر التے پلتے رہیں یا سپتال یا پس ہوئی سکر حجازی استعمال کریں۔

ثقل لسانی کے لئے اپنے تجربہ سے بنائی ہوئی معجون کا نسخہ:

زنجبیل اور ورج شہد میں گوند حیس اور صبح و شام ساڑھے چالیس گرام لیں۔ اس سے زبان کو رگڑیں بھی۔ منہ کے اندر ورج کا ایک ٹکڑا مسلسل رکھیں، عجیب الاثر ہے۔ رب الجوز بھی مفید ہے۔

(سرایون)

ثقل لسانی کے غرغہ کا نسخہ:

خردل ۳، صتر ۳، زنجبیل ۳، فلفل ۳، عاقر قرحا ۳، دانہ انار بھنا ہوا ۵۱، سکنجبین کے ہمراہ

غرغہ کریں۔ (ابن ماسویہ)

ثقل لسانی کے لئے ورج عمدہ دوا ہے۔ (خوز)

آب کرب نہیلی کی خاصیت زبان کو خشک کرنا ہے۔ (ابن ماسویہ)

ثقل لسانی کی خاص دوا:

دار چینی، قسط، حمام، سنبل، ہم وزن، سازج، زواوند، تخم کرفس، نانخواہ، تخم شبت، مر، ایک تہائی جزء، لو قسطیقون، گلنار، سیسالیوس، دوقو، زیرہ، انیسون، ہر ایک تہائی جزء، لؤلؤ، کبریاہ ہر ایک دو تہائی جزء، شہد میں گوندہ کر ساڑھے چار گرام کی مقدار میں دیں۔

ایضاً:

حلتیت ساڑھے تین گرام، علك البطم ۷ گرام، گولیاں بنالیں اور زبان کے نیچے رکھیں۔ خردل کا غرہ کریں اور گرم چشمہ میں غسل کریں۔ (مسح)
ثقل لسانی کے لئے وجعہ دوا ہے۔ (خوز)

زبان کی پھٹن کے لئے:

لعاب اسپغول دن میں کئی بار منہ میں رکھیں۔ اسکے ساتھ روغن گل اور ماء الشعیر نوش کریں۔
مچھلی اور پائے بطور غذا لیں۔

صلابت اور ورم لسان کے لئے:

منہ کے اندر حلبہ کا خیساندہ یا تخم کتان اور ایر سا کا خیساندہ، یا انجیر اور حلبہ کا جو شاندر رکھیں۔
ورم لسان میں خاص کر مفید یہ ہے کہ بخ بادیان جلا کر زبان پر چپکائیں۔ یا حب الغار یا منقی کوٹ کر اس پر چپکائیں۔ عصا رہ کرنب کی خاصیت یہ ہے کہ وہ ثقیل زبان کا بلغم خشک کر دیتا ہے۔

(طیب نامعلوم)

میویزج چبانے اور اسکی کلی کرنے سے ثقیل زبان کی رطوبت خشک ہو جاتی ہے۔ کیونکہ منہ سے مادہ کو تیزی سے کھینچتی ہے۔ اسی طرح عاقر قرحا، خردل، اور نعناع کو زبان پر رگڑنے سے اسکی کھردرے پن میں نرمی آ جاتی ہے۔ (ابن ماسویہ)

سماق الدباغین کو شہد میں ملا کر استعمال کرنے سے زبان کی خشونت صاف ہو جاتی ہے۔

(دیا ستوری دوس)

ثقیل زبان کو خشک کر دینا خردل کی خاصیت ہے۔ (ابن ماسویہ)

اس میں مفید وہ دوائیں ہیں جو منہ، تالو، ثقیل زبان کی جزا اور سر کا تنقیہ کرتی ہیں۔ غرغروں اور

مضوغات کے لئے انہیں استعمال کریں۔ یہ باب اللسان میں مذکور ہیں۔ (دیا ستوری دوس)

زیر زبان ضفدہ کے لئے :

زاج سوختہ، اور سورنجان، سفیدی بیضہ مرغ کیساتھ یکجا کر کے زیر زبان رکھیں۔ (دیا ستوریوس)
زاج سوختہ، سوری، سفیدی بیضہ مرغ کے ساتھ یکجا کر کے زبان کے نیچے رکھیں۔

(عبدوس)

ثقل کلام کے لئے :

فریون، کندش، بند زبان اور ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف نکالنے والے زبان پر رگڑیں،
تھوک نہ نگلیں۔ (طیب نامعلوم)

ثقل لسانی اور جودت دھن کے لئے :

جند بیدستر، افیتیون، زنجبیل، قط، مر، تخم حسد قوقا (بسکھرا)، اسطوخودوس، شحم حنظل،
قرمانا، عاقر قرحا، میویزج، شہد، زنجبیل مربی میں گوندھ کر رات میں ممکن حد تک زیر گدی
گڈھے اور دونوں شریان سباتی پر رکھیں جبکہ معدہ خالی ہو اور پھر مرزنجوش اور نمام کے جو شانہ سے
دھوئیں۔ (ابن ماسویہ)

زبان کا رباط جو بندھا ہوا ہوتا ہے دانتوں کی تکلیف سے قریب تر ہو تو گفتگو میں نقصان زیادہ
ہوتا ہے۔ بچہ کے اندر سب سے پہلے اسی چیز کا معائنہ کریں۔ (جالینوس)

حس ذوق (چکھنے کی حس):

اس پر آفت آنے کے اسباب حسب ذیل ہیں:

- ۱- دماغی مقام کی کوئی بیماری۔
- ۲- دماغ سے زبان کی جانب آنے والے عصب کے مقام کی کوئی بیماری۔
- ۳- خود زبان کا گوشت ماؤف ہو جائے۔
- ۴- زبان کو ڈھانکنے والی جھلی پر کوئی آفت آجائے۔

یہ باتیں سوء مزاج یا تفرق اتصال یا کسی آلی بیماری کی وجہ سے لاحق ہوتی ہیں۔ زبان کو کوئی خراب مزہ مثلاً نمکینیت یا تلخی محسوس ہو تو دراصل یہ اس ردی خلط کی وجہ سے ہوتا ہے جو بحد طاقتور ہوتی ہے کہ اس کے مزہ کا احساس ہونے لگتا ہے۔ یہ خلط کمزور ہوتی ہے تو فقط کچھ کھانے کے وقت احساس ہوتا ہے کیونکہ یہ چیز واقع ہونے والے تغیر کی وجہ سے زبان میں جو مزہ ہوتا ہے اسے واضح کر دیتی ہے۔ (جالینوس)

حس ذوق معدوم ہو جائے تو طاقتور ادویات کا غرغره کریں اور انہی ادویات کے ذریعہ دماغ کا تنقیہ کریں۔ بعد ازاں پیاز، لہسن، سرکہ، خردل اور ہرچہری چیز کھلائیں۔ گفتگو مفقود ہو تو غرغروں، تیز اور جاذب لطو خات کے ذریعہ علاج کریں۔ مریض کو تاکید کریں کہ سخت گفتگو کرے، زبان کو بری طرح باہر نکالے یا اسے آگ سے داغنے کی دھمکی دیں غرغره استعمال کریں۔ میو یزج اور فلفل کے ہمراہ کندر گوندہ کر چبانے کے لئے دیں (فیلگر غورش)

زبان کی حس اور اس کے ذوق میں کوئی آفت آتی ہے تو دراصل یہ آفت اعصاب کے تیسرے جوڑے میں ہوتی ہے۔ زبان کی حرکت میں آفت ہوتی ہے تو اس کا تعلق ساتویں جوڑے سے ہوتا ہے۔

گفتگو کے آلات:

زبان، دانت، ہونٹ اور نتھنے۔ (جالینوس)

سب سے عمدہ زبان وہ ہوتی ہے جو پتلی اور باریک کنارے والی ہوتی ہے اور باریکی میں چڑیوں کی زبان سے مشابہ ہوتی ہے۔ بڑی اور چھوٹی زبانوں کو نقصان پہنچتا ہے۔ بڑی زبان حرف نکال نہیں سکتی نہ ہی تیزی سے گھوم سکتی ہے۔ اسی طرح چھوٹی زبان ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف نکالتی ہے کیونکہ ادائیگی حروف سے قاصر ہوتی ہے جیسا کہ ان بچوں میں دیکھا جاتا ہے جن کی زبانیں چھوٹی

ہوتی ہیں۔ یہ تلاتے ہیں۔ بڑے ہونے پر یہ حالت رفع ہو جاتی ہے۔ زبان کی جڑ میں تشنج واقع ہو تو علاج کریں۔ گدی کے پاس سے آب بابونہ اور آب مرزنجوش کے ذریعہ گردن کی تکمید کریں۔ آرد حواری، بابونہ اور روغن گل کا خبیصہ بنا کر گردن پر رکھیں۔ برسام کے بعد مریض گونگا ہو جائے تو زیر زبان دونوں رگوں کی فصہ کھول دیں۔

ثقل لسانی اور بچوں وغیرہ میں ست کلامی کی مجرب دوا:

عاققرحہ، پوست بخی کبر، ہر ایک آدھا جز، میویزج ساڑھے تین گرام، دار فلفل ۵ ملی گرام، جند بیدستر ۵ ملی گرام، اچھی طرح پیس کر اچھی طرح زبان کے نیچے اوپر ملیں اور زبان پر رکھیں بھی۔ یا فلفل، دار فلفل، عاققرحہ، نوشادر، جند بیدستر، پوست بخی کبر، کام میں لائیں۔ بچوں کو کثرت سے بات کرنے پر مجبور کریں، اور برابر سوالات کرتے رہیں۔ (یہودی)
پیہ بٹ، یا پیہ مرغ شہد کے ہمراہ زبانوں پر جو کسی بیماری میں کھردری ہو گئی ہوں ملنے سے نرم پڑ جاتی ہیں۔ (اطہور سفوس)

زبان کے ہلکے پن کے لئے:

زنجبیل، خردل، بورہ، شحم حنظل اور فلفل وغیرہ جیسے جالی غریروں پر اعتماد کریں۔ حب شیطرج ثقل لسانی کے لئے عمدہ چیز ہے۔ ایارج فیراکا پینایا اسے زبان پر رکھنا ثقل میں مفید ہے۔ (ساہر)
ثقل لسانی کے لئے:

خردل، عاققرحہ، اور پوست کبر وغیرہ کا غرہ مسلسل کریں۔ مریض کو بیماری کے شروع میں ہلکی اور گفتگو اور انتہائے مرض میں دشوار گفتگو کی مشق کرائیں۔ علاج جو ہی ہے جو فالج کا ہوتا ہے۔ (سرا بیون)
گرانی سر جو سوء مزاج بارد کی وجہ سے ہو۔ منہ کے اندر عاققرحہ، خردل رکھیں اور ایارج کا غرہ کریں۔

زبان کا ورم حار اور اس کا علاج:

ابتدا میں غلب اور آخر میں تازہ دودھ کا غرہ کریں۔ مزمن ہو جانے کی صورت میں زیر زبان رگ کی فصہ کھولیں۔

ثقل لسانی کے لئے گولی کا نسخہ:

عاققرحہ، دار چینی، میویزج، خردل، جند بیدستر، قسط، ہم وزن، اعاب خزل میں ملا کر چوڑی چوڑی گولیاں بنالیں۔ اور زبان کے نیچے رکھیں۔ (طیب نامعلوم)

ساتواں باب

حلق کے اور ام، زخم، نُغْنَع (حلق کے اندر گوشت کا اُبھار)، خناق، زبان، کوہ، گلا گھٹنا، ڈوبنا اور نکلنے کے مقام میں تنگی۔

قروح باطنہ اور اورام باطنہ کے اصول و قوانین کا مطالعہ کریں، باب المعده میں جو بیان گزار ہے اس کو پیش نظر رکھیں۔ (مؤلف)

جو امراض مذکورہ بالا مقامات میں ہوتے ہیں ان کا علاج غرہ کرنا ہے۔ قرحہ کا علاج کرنا چاہیں تو ماء العسل وغیرہ استعمال کریں جن میں تھوڑی جلائی قوت ہو کر تھی ہے۔ اندمال زخم کے لئے قابض اور مغری ادویات استعمال کریں۔

ایک شخص کی زبان میں ورم ہو گیا، حتیٰ کہ منہ میں اس کے لئے گنجائش باقی نہ رہی۔ اسے میں نے قویا دیا تا کہ مادہ نیچے کو جذب ہو جائے اس نے خواب میں دیکھا کہ عصارہ خس لینے کی اسے تاکید کی جا رہی ہے۔ چنانچہ اس نے استعمال کیا اور صحتیاب ہو گیا۔

ادویہ کے ذریعہ کوہ کو اسکے فطری مقام پر لانے کی ہر تدبیر کریں مگر اسے کانٹے کی عجلت نہ کریں۔ حتیٰ کہ کوہ پتلا ہو کر رسی کے مانند ہو جائے تو لوہے یا محرق ادویہ سے کاٹ دیں اور پھر داغ دیں اور مختلف مقامات پر داغیں۔

حلق کا التهاب (خوائق) جس میں گردن کے مہرے ہٹ جاتے ہیں، مری کے تنگ ہو جانے کی وجہ سے ٹگنا د شوار ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ کبھی ناک سے مشروب کا انصباب ہونے لگتا ہے۔ کوہ اکاٹ دیا جاتا ہے تو کاشا کبھی لفظ کے مخارج کو نقصان پہونچا دیتا ہے۔ پھپھڑا اور سینہ سرد ہو جاتے ہیں۔

منہ اور حلق کے اندر پیدا ہونے والے ورم ابتدا میں دیگر اورام کی طرح فصد اور مسہل کے محتاج ہوتے ہیں۔ اسکے بعد مانع ادویات استعمال کی جاتی ہیں جو شکم میں جانے والی غذاؤں کی طرح طاقت پہونچا سکیں۔

بیماری کے آخر میں محلل ادویات اور دونوں کے درمیان، اوسط دوائیں دی جاتی ہیں۔

مر اور زعفران طاقتور دوائیں ہیں۔ رب التوت بھی محلل ہے۔ یہ اور زعفران دونوں ورم کو پکاتے ہیں۔

ابتدا میں رب التوت کے ساتھ میں عصارہ سماق، حصرم وغیرہ اور گلنار وغیرہ شامل کرتا ہوں، تحلیل رک جاتی ہے تو اس کے اندر مر اور زعفران ورم کو پکانے کے لئے شامل کرتا ہوں۔ انتہا میں رب التوت کے اندر بورہ، مر، اور کثیر اور کبھی فوج کو ہی اور زعفران کے ہمراہ اور صحر اور نفع داخل کرتا ہوں کیونکہ ابتدا میں مانع ادویات کی ضرورت ہوتی ہے۔ مادہ کا آثار ک جاتا ہے تو منج محلل ادویات کی ضرورت ہوتی ہیں۔

میں ابتدا میں ماء الحصرم، سماق، اور رب التوت وغیرہ استعمال کرتا ہوں اور انتہا میں انجیر کھیم کا جو شانہ وغیرہ جس سے درد میں سکون اور ورم میں فوج آئے استعمال کرتا ہوں۔ آخر میں فوج اور حاشا وغیرہ کا جو شانہ ماء العسل، مر، بورہ اور کبریت کے ہمراہ دیتا ہوں۔ اور مذکورہ بالا تمام دواؤں کا غرہ کرتا ہوں۔ حلتیت اس وقت اور صلابت ورم میں مفید ہے۔ حرمل، عاقر قرحا، انجیر کا جو شانہ، سبوس کا جو شانہ، ماء العسل جس میں فوج پڑی ہو ورم کو فوج دیتے اور تحلیل کرتے ہیں۔ ماء العسل میں بورہ کا جھاگ، کبریت، حلتیت اور حرف شامل ہوں تو تحلیل کی طاقت اور زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ یہ بیماریوں کے آخر میں موزوں ہیں۔ فلفل اس جگہ بیحد محلل ہے۔

مر میں ایسی طاقتور تحلیل کی قوت ہے کہ کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ بایں ہمہ اس کے اندر تسکین اور فوج پیدا کرنے کی بات بھی ہوتی ہے۔ لہذا بیحد موافق ہے۔ سرکہ تحلیل کرتا، توڑتا اور بایں ہمہ مانع بھی ہے۔ لہذا موافق تر ہے۔ یہ خاص کراثر کرتا ہے۔

مغرب نسخہ:

ابانیل کے بچے ان پر نمک چھڑک کر تندور میں سوختہ کریں۔ اس کا ایک چوتھائی حصہ مر شامل کریں۔ سخت اختناق میں اس طرح استعمال کریں کہ حلق کے اندر یکے بعد دیگرے پھونکیں۔ کتے جو ہڈیاں کھاتے ہیں ان کا گوشت اختناق کے موافق ہے۔ لوگوں کا پائخانہ بیحد مفید ہے۔ کسی بچے کو روٹی اور ترمس کھلائیں اور کوشش کریں کہ وہ ہضم کرے۔ پھر اس کا پائخانہ محفوظ کر لیں۔ (جالینوس) صرف خالص ترمس کھلانے کے بعد اس کا پائخانہ خنق کیلئے حیرت انگیز ہوگا۔ یہ حلق کے اندر پھونکایا بطور لٹوخ شہد کے ہمراہ ملا کر حلق پر استعمال کیا جائے۔ اس کا غرہ بھی کریں۔ (مؤلف)

کوئے کے باب میں:

اس سلسلہ میں ضابطہ گذر چکا ہے ورم کی ابتدا میں بقدر ورم قابض ادویات استعمال کریں۔ ساق، گلنار، جھاؤ کے پھل کے جو شاندر کا غرغہ کریں۔ واضح رہے کہ قابض ادویات وغیرہ یکجا کر دی جاتی ہیں تو مفرد کے مقابلہ میں زیادہ طاقتور ہو جاتی ہیں۔ حیرت ہے کہ آخر ایسا کیسے ہو جاتا ہے۔

جو غد نفاخ (ہوائی اور غذائی نالیوں کے درمیان کا گوشت) اور تالو کے دونوں پہلوؤں سے متصل حصوں میں ہوتے ہیں وہ رطوبتوں کو بہت جلد قبول کرتے ہیں۔ اندر سے انگلی سے ان کو دبائے پر یہ رطوبتیں دفع ہو جاتی ہیں۔ ہم حسب ذیل علاج کرتے ہیں:

انہیں دبا کر پچکا دیا جائے کیونکہ یہ ڈھیلے اور اسفنجی ہوتے ہیں۔ شروع میں انگلی پر رب التوت جیسی قابض چیزیں جو اس سے بھی زیادہ قابض ہوں رکھ لیں۔ ورم پک جائے اور ان غدودوں کے اندر لیسدار رطوبت بھری ہوئی ہو تو اس دوا میں ہم بورہ کا جھاگ، یا نمک یا کبریت یا کوئی لاذع (سوزش پیدا کرنے والی) محلل، اور استفرغ کرنے والی چیز ڈال دیتے ہیں۔ ان ادویات کو شروع میں استعمال کرنا لازم نہیں ہے۔ ورم خود حلق کے اندر ہو تو انگلی سے نہ دبائیں اور نہ ہی مذکورہ طاقتور محلل ادویات استعمال کریں۔ انگلی کے ذریعہ دفع کرنا اس ذبح کا طاقتور علاج ہے جس سے مہرے اندر کو چلے جاتے ہیں کیونکہ باہر کی جانب دفع کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ ذبح کا ایک علاج زیر زبان رگوں کی فصد کھولنا ہے۔

جسم طاقتور ہو اور خناق میں کوئی بخار بھی نہ ہو تو فصد کھولیں حتیٰ کہ غشی طاری ہو جائے۔ مرطب غرغے استعمال کریں یہ مفید ہوتے ہیں۔ مسکن درد ادویات اور خارج سے ضماہ استعمال کریں۔ آخر میں اندر سے خشکی پیدا کرنے والے غرغے اور ورم کو خارج کی جانب جذب کرنے والے مرہم کام میں لائیں۔ (جالینوس)

خنق کے مریضوں کی فصد نہ کریں تو پنڈلی پر پیچنے لگائیں اور زیادہ خون نکال دیں۔ فوری افاقہ ہوگا۔ (روفس)

اس سلسلہ میں بار بار شکاف لگانا چاہئے ضرورت ہو تو دوسرے اور تیسرے دن بھی پچنے لگائیں۔ پانی، روغن، نظرون اور نمک کا حقنہ مذکورہ علاج و عمل کرنے والے کیلئے موافق ہے۔ نظروں آہستہ آہستہ جذب کرتا ہے۔ (مؤلف)

مسہل بھی مستعمل ہے۔ شہد کے ہمراہ پتلے ماء الشعیر یا فوج و کراث کے جو شاندر کا غرغہ

کریں۔ اس سے اس بلغم کا ستھتہ ہوتا ہے جو حلق میں پہنچتا ہے تو یہ بیماری لاحق ہو جاتی ہے۔ خارج سے گردن پر روغن و پانی میں سداب و شحم کتاں وغیرہ جوش دے کر صنادور کھیں۔ باہر گردن میں فلغمونی ظاہر ہو جائے تو یہ صحت کی علامت ہے۔ خارج میں کوئی چیز بھی ظاہر ہو اس کی پرانے گھی، اور زوفا کو لہسن اور روغن میں گوندہ کر تہ حسین کریں۔

حلق یا کوئے کے کسی ورم سے کوئی چیز حلق تک یا نیچے بہہ کر آجائے تو سخت سوزش پیدا کرتی ہے۔ تھوک کے ساتھ زنف الدم بھی ہوتا ہے۔ غذا کم کر دیں، بنج بادیاں جلا کر داخلی طور پر اس پر چپکا دیں۔ مازو، گل سرخ، نشاستہ، چپکائیں۔ عصارہ انار ترش، مازو یا شب و گل سرخ و سرکہ میں جوش دے کر اس پر طلاء کریں۔ یہ مفید ہے۔ ماء الشعیر کا اور عدس کے جو شانہ کا مسلسل غرغره کرنا بھی مفید ہے۔

چونکہ ان مریضوں کے حلق میں بلغم جمع ہو جاتا ہے۔ اس لئے مفید یہ ہوتا ہے کہ شراب شہد کے ہمراہ زوفا، حاشا اور فوتج نہری جوش دے کر طلاء کریں۔ اس سے بلغم صاف اور بہت جلد افاقہ ہو جاتا ہے۔ اگر یہ بیماری بار بار ہوتی ہو تو سرکہ، نظرون اور شہد یا پانی میں حلتیت گھول کر طلاء کریں، یہ بحد مفید ہے۔ یہ بھی مفید ہے کہ زفت رطب یا عرق سداب کا طلاء کریں۔ (روفس)

کوئے کی عمدہ دوا:

شب، گل سرخ، طراشیت، شہد میں گوندہ کر مسوڑھے پر طلاء کریں۔ بحد مفید ہے۔ آب گرم سے مسلسل غرغره کریں اور ہر دو گھنٹہ کے بعد مذکورہ دوا کے دو طلاء کریں۔ درد تیز ہوں تو آب گرم سے غرغره کریں کوئے کو دبا کر دانتوں کی طرف کھینچیں۔ یہاں آجانے کے بعد وہ حلق کو پریشان کرے گا نہ تکلیف دے گا۔ (اریبا سیس)

موزتین میں بلغمی ورم ہو جائے یا مہرے داخل ہو جائیں یا تالو کی ہڈی میں استرخاء ہو جائے تو دبا کر اوپر کی جانب کھینچ لیں۔ خناق کی تمام قسموں میں یا جن میں خجرہ دردناک حد تک متورم ہو دبانے سے پرہیز کریں۔ اس سے درد بڑھ جائے گا اور معاملہ سنگین ہو جائے گا۔ کہاں دبانے کی ضرورت ہے کہاں ضرورت نہیں ہے اس کا فیصلہ درد اور درد کی عدم موجودگی سے ہو گا۔ عدم درد میں ورم ڈھیلا اور بلغمی، مگر درد میں فلغمونی ہو گا۔ مہروں کے داخل ہونے میں ہمیشہ دبانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ دبانے کے لئے کسی آلہ سے کام لینا ضروری ہے۔ (چالینوس)

میرے خیال کے مطابق خناق کے لئے شیاف اور شحم حظل سے بنے ہوئے طاقتور دھنوں سے

زیادہ مفید اور کوئی چیز نہیں ہے۔ بیل کے پت اور بورہ کے مرہم اور فصد کا طریقہ اس لئے تجویز کیا جاتا ہے کہ انصباہ مادہ سے مریض محفوظ رہے۔ اس کے بعد محلل غرغره استعمال کئے جاتے ہیں سنگین اور خردل کے ذریعہ غرغره کرنا بیحد مفید ہے (مؤلف)

ذبحہ کی سب سے بڑی اور سب سے مہلک قسم وہ ہے جس میں حلق کے اندر اور نہ ہی خارجی طور پر گردن میں کسی ورم کا پتہ چلے نہ سرخی کا، سخت درد ہوتا ہو اور انتصابی تنفس۔ یہ پہلے دن سے چوتھے دن تک مریض کو ہلاک کر دیتی ہے۔ باقی درد اور تنگی تنفس کے ساتھ دیکھنے پر اندر باہر ورم دکھائی دے تو یہ بھی شدت درد اور تنگی تنفس کے باعث مہلک ہے کیونکہ یہ دونوں عرض خراب ہوتے ہیں مگر ان میں تاخیر ہوا کرتی ہے۔ مگر شدید درد، تنگی تنفس اور داخلی ورم واضح ہو، خارج میں سرخی بھی نمایاں ہو، گردن میں بھی اور سینہ کے اندر بھی تو مریض کبھی اس سے محفوظ رہتا ہے۔ مگر ایسا تب ہی ہوتا ہے جب نمایاں چیز اندر کو غائب نہ ہو جائے۔ (جالینوس)

محفوظ شکل وہ ہے جس میں تنگی تنفس شدید نہ ہو۔ (مؤلف)

خناق آہستہ آہستہ یا اچانک رونما ہوتا ہے۔ اچانک رونما ہونے والے میں آفت خنجرہ کے اندر اور آہستہ آہستہ رونما ہونے والے میں آفت بعض آلات تنفس کو لاحق ہوتی ہے۔ خنجرہ والے خناق کی ایک قسم وہ ہے جو درد کے بغیر ہوتی ہے۔ یہ خنجرہ کے اندر ورم کے محسوس ہو جانے سے پیدا ہونے والے ورم، یا عضلہ خنجرہ کے فالج، یا دونوں حالتوں کے مجتمع ہو جانے یا عضلہ خنجرہ پر یوست کی زیادتی کی وجہ سے پیش آتی ہے۔ دوسری قسم وہ ہے جو درد کے ساتھ ہوتی ہے۔ یہ خنجرہ کے اندر ورم حار کی وجہ سے عارض ہوتی ہے۔ پہلی قسم میں نورہ سخت ہو جاتا ہے یا اس کی وجہ سے نالی تنگ ہو جاتی ہے۔

درد کے بغیر پیدا ہونے والے خناق کو تدبیر سابق سے پہچانا جاسکتا ہے۔ سابقہ تدبیر سے یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ آیا یہ یوست کی وجہ سے ہے یا رطوبت کی وجہ سے، یا منہ کی یوست و رطوبت کی وجہ سے، نیز آب گرم سے غرغره کرنے پر پہلی ہی بار فائدہ محسوس ہوگا۔

آلات تنفس کی وجہ سے پیدا ہونے والے خناق کا تعلق سینہ یا حلق سے ہوگا۔ عضلات سینہ کے فالج یا فضاے سینہ کی تنگی یا پھیپھڑے کے اندر کسی ورم یا خلط غلیظ کے نتیجہ میں رونما ہوگا۔ ورم حار یا بارد ہوگا۔ تنفس کی نوعیت سے اس کی علامات معروف و مشہور ہیں۔ عنتی خناق مری سے خنجرہ اور قصبۃ الریہ کے اشتراک کا نتیجہ ہوتا ہے۔ مری میں جس وقت ہوتا ہے نگلنے میں تنگی، تنگی تنفس سے زیادہ سخت ہوتی ہے۔ ورم آگہ تنفس میں ہو تو حالت برعکس ہوگی۔ ایسی صورت میں ورم یا تو داخلی یا خارجی عضلات کے اندر ہوگا۔ (جالینوس)

مریض خناق کے قریب جا پہنچا ہو تو قیفال کی فصد کھول کر ۳۵ گرام خون نکال دیں۔ اس کے بعد زیر زبان رگ کی فصد فوراً کھولیں، قیفال کی دونوں رگوں سے ہر گھنٹہ کے بعد ۳۵ گرام سے ۱ کلو ۵۰ گرام تک خون نکال دیا کریں بشرطیکہ مریض برداشت کر سکے۔ اس کے بعد بقیہ علاج کریں۔ صلتیت سے متورم کوئے کو نفع پہنچتا ہے۔ میرے خیال میں اسے متواتر سونگھتے رہنا مفید ہوتا ہے۔ اس کا فائدہ فاوانیا جیسا ہے لہذا اسے سونگھیں، یا گردن میں لٹکائیں (مؤلف)

بہ کثرت ریشے بالخصوص ارجون جو دریا سے ابھرتا ہے کے ریشے لے کر رنگ لیں اور افعی (سانپ) کی گردن میں پھنسا کر اسے گھونٹ دیں۔ پھر ہر ایک ریشہ کو اس مریض کی گردن میں پیٹ دیں جسے ورم نفاخ وغیرہ کی شکایت ہو۔ یہ حلق اور گردن کے تمام ورموں میں مفید ہے۔ میں نے اس کا حیرت انگیز اثر دیکھا ہے۔ (جالینوس)

کوئے کے فوری اندمال کی ضرورت ہو تو اس کے لئے سب سے عمدہ چیز ”دیفر و خش“ ہے لوزتین کا ورم تڑپ رہا ہو اور اس میں بجمد درد ہو تو اس کے لئے دودھ مفید ہے۔ یہ اس دود کو سکون دیتا ہے۔ (جالینوس)

جہاں درد میں تسکین مقصود ہو وہاں استعمال کریں۔ اس کے اندر کچھ تحلیل کا اثر ہے تو اس کی وجہ سے اسے معمولی خیال نہ کریں کیونکہ اختناق کا اندیشہ نہیں ہوتا۔ اس جگہ آپ کو فقط تسکین درد مطلوب ہے۔ (مؤلف)

سفید کتا جو ہڈیاں کھاتا ہو اس کا گود درد حنجرہ کے لئے عمدہ ہے۔

ایک شخص جسے ہر سال خناق کی وجہ سے فصد کی ضرورت ہوتی تھی اس پر ایک شخص نے کسی دوا کو طلاء کر دیا۔ اس سے وہ اختناق کے قریب جا پہنچا مگر صحتیاب ہو گیا۔ اسے پھر فصد کی ضرورت نہیں ہوئی۔ اس نے مذکورہ طلاء کئی بار استعمال کیا اور حالت بہتر رہی۔ ہوا یوں کہ ایک بچے کو خمیری روٹی اور ترمس کھلایا، پرانی شراب پلائی، غذا کم کی، تاکہ کھائی ہوئی چیزوں کو اچھی طرح ہضم کرے، پھر بچے کا پانچخانہ لے کر خشک کر لیا۔ یہ شخص بچے کا پانچخانہ تیسرے دن کا لیتا رہا۔ اس طرح اس کے اندر کوئی بونہ ہوتی تھی اسے پس کر وہ حنجرہ کے ورم پر پھونکتا اس نے یہ تجربہ بھی کیا کہ روٹی اور مرغ کا گوشت کھلایا مگر اس طرز عمل سے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ (جالینوس)

ابابیل کی راکھ شہد کے ہمراہ داخلی طور پر خوانیق پر طلاء کرتے ہیں۔ زفت رطب، تالو پر لگانے سے خوانیق، اس کی تمام قسمیں اور کوا عمدہ طور صاف ہو جاتا ہے۔ قطران کو ایک پر کے ذریعہ داخلی طور پر طلاء کرنا خوانیق میں مفید ہے۔ رسوت کو تالو پر لگانا خوانیق کے لئے عمدہ ہے۔ شہد ورم

لوز تین کے لئے عمدہ چیز ہے۔ تخم ترب سرکہ میں جوش دے کر گرم گرم کلی کرنا خناق میں مفید ہے۔
خردل کوٹ کر ماء العسل میں ملا کر غرغره کرنا خوائیق کے لئے باعث صحت ہے۔ فلفل شہد کے ہمراہ
تالو پر لگانا خوائیق میں باعث شفا ہے۔ تالو پر آب پیاز استعمال کرنا خوائیق میں مفید ہے۔ حلتیت شہد
کے ساتھ ملا کر تالو پر استعمال کی جائے تو کوئے کا ورم جاتا رہتا ہے۔ ماء العسل میں ملا کر استعمال کریں
تو خوائیق..... (جالینوس)

حسد قوی (بسکھرا) خوائیق پیدا کرتا ہے، لہذا اس کے بعد کاسنی یا خس استعمال کیا جائے۔
(ابن ماسویہ)
عصارہ کرنب کا غرغره کرنا خوائیق میں مفید ہے۔ نچوڑے ہوئے کرنب نبطی کے آب سے
ہمراہ سببخبین غرغره کرنے سے بلغم خارج ہوتا ہے جس سے خوائیق جاتا رہتا ہے۔ (فلاحہ)
کھولتا ہوا آب گرم درد حلق اور خوائیق کے لئے عمدہ ہے۔ (سندھشار)
کھولتا ہوا آب گرم درد حلق اور خوائیق کے لئے عمدہ ہے۔ سرکہ کا غرغره کرنے سے کواسکڑتا
ہے۔ منقی اور انجیر کے ہمراہ خیارشہر خوائیق کے لئے عمدہ ہے۔ (ابن ماسویہ)

معالج انطلیس کا خوائیق کے لئے ایک خوفناک علاج دیکھا ہے مگر وہ یہ علاج اسی وقت کرتا تھا
جب اسے اختناق سے واقع ہونے والی موت کا علم ہو جاتا تھا۔ میں نے حلق کے کچھ زخم ایسے دیکھے
ہیں جو تنفس سے خارج ہوئے، پھر وہ مندمل ہوئے، اور مریض زندہ ہے۔ مذکورہ علاج یہ کہ حلق اور
قصۃ الریہ کے درمیانی جھلیوں کو پھاڑ دیں، تاکہ اس سے سانس داخل ہو سکے۔ بعد میں انسان کے بچ
جانے کی امید ہو سکتی ہے۔ تنفس کے مانع اسباب میں تسکین اس طرح ہوگی کہ تنفس کو گھیر کر اس کی
حالت کی جانب واپس کیا جائے۔ علاج کا طریقہ یہ ہے کہ سر کو پیچھے کھینچیں اور کھال کو پھیلا کر
پھاڑ دیں۔ پھر دو دھاگوں کو اوپر اور نیچے کھینچیں حتیٰ کہ قصۃ الریہ کھل جائے، پھر غصرونی حلقوں میں
دو حلقوں کے درمیان اس جھلی کو پھاڑ دیں جو ان دونوں حلقوں اور حلق کے نیچے متصل ہوتی ہے، تاکہ
سلانی کیلئے جگہ موجود رہے۔ ورم میں سکون ہو جائے اور سانس داخل ہو رہی ہو تو سلانی کر دیں۔
تھوڑا رگڑ دیں اور اس پر ذرور اصغر رکھیں۔ منہ کو کھولنے پر لوز تین ابھرے ہوئے نظر آئیں گے۔

دونوں کو ایک خمیدہ سر سوئی سے معلق کر کے گولائی میں کاٹیں بالکل جیسے انڈے کی شکل ہوتی
ہے۔ چوتھائی حصہ کاٹ دیں حتیٰ کہ ایک بڑا ٹکڑا گرے، کافی خون نکل جانے کے بعد اسے چپکا دیں اور
سر کو نیچے کی جانب جھکائیں تاکہ خون حلق کے اندر داخل نہ ہو، سرکہ اور پانی کی کلی کرائیں، تنقیہ
ہونے تک کلی کراتے رہیں۔ پھر اس پر زاج اور قلعطار چپکائیں۔ یہ مشکل علاج ہے حنجرہ سے نیچے

قصہ الریہ کو پھاڑنا زیادہ بہتر ہے۔ اس کا طریقہ بولس سے اخذ کریں۔ (ابن ماسویہ)

خوائیق کی ایک قسم حلق میں ورم پیدا ہونے کے وقت عارض ہوتی ہے۔ حلق وہ مقام ہے جہاں حنجرہ کا کنارہ ختم ہوتا ہے۔ دوسری وہ ہے جس میں منہ، حلق اور خارج میں کوئی چیز متورم نہیں ہوتی۔ مریض کو اختناق کا احساس نختوں کے اندر ہوتا ہے۔ تیسری وہ ہے جس میں حنجرہ کا بیرونی حصہ ویسا ہی ہو جاتا ہے جیسا بیماری میں اس کا اندرونی حصہ ہوتا ہے۔ چوتھی قسم وہ ہے جس میں کسی ورم یا مہروں کے عام عضلہ میں پیدا ہو جانے والے کسی پھوڑے کی وجہ سے مہرہ آگے کی جانب ہٹ جاتا ہے۔ یہ زیادہ تر اس وقت بھی عارض ہوتی ہے جب مذکورہ عضلہ کے ہمراہ مری میں بھی حادثہ ہو جاتا ہے۔ کبھی اس وقت بھی یہ عارض ہوتی ہے جب کوئی بیماری اسی عضلہ کو لاحق ہوتی ہے جو مری کو حنجرہ سے ملاتی ہے نیز اس وقت بھی عارض ہوتی ہے جب کوئی حادثہ حنجرہ کے عضلہ خصوصی جو اسے کھولتا ہے میں پیش آ جاتا ہے۔ یہ بیماریاں عسر تنفس پیدا کر دیتی ہیں۔ البتہ مریض اختناق کے قریب نہیں پہنچتا۔ ان مریضوں کے لئے ٹنگنا مشکل ہو جاتا ہے، درد کا احساس بھی ہوتا ہے۔ بالخصوص جبکہ پی جانے والی چیز ناک کی جانب چڑھتی ہے، بالعموم ورم پھیلتا ہے۔ چنانچہ حلق اور زبان کے مختلف مقامات معاً متورم ہو جاتے ہیں جیسا کہ بقرطی نے اپنی کتاب کے اندر تذکرہ کیا ہے۔ دبانے پر مری گردن کے مہروں کو تنگ کر دیتی ہے۔ خود مری کے اندر کوئی ورم ہو جاتا ہے تو اس کے سبب نگلنے کی جگہ تنگ ہو جاتی ہے۔ نگلتے وقت شدید درد ہوتا ہے۔ مریض تن کرنے بیٹھے تو خاص کر ٹنگنا د شوار ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بیمار تن کر بیٹھنے پر مائل نہیں ہوتا۔ نگلنے کی جگہ اور تنفس کے درمیان فرق کریں پھر ہر ایک کو تقسیم کریں۔ (جالینوس)

خوائیق کی پانچ قسمیں ہیں :

- ۱- مری کے کنارے ہو۔
- ۲- قصہ الریہ کے کنارے جہاں دیکھا جاسکے۔
- ۳- قصہ الریہ کے اندر ہو جہاں دیکھا جانا سکے۔
- ۴- مہرہ اندر داخل ہو جائے۔
- ۵- ؟

ورم دموی ہو تو مریض منہ کے اندر شراب کا مزہ اور باغی ہو تو نمکینیت محسوس کریگا اور کثرت لعاب سے دوچار ہوگا۔ ورم رخوہ نمایاں ہو تو نرم ہوگا۔ دموی سرخ ہوتا ہے۔ پرانا ہو جائے

بورہ، کبریت، حلتیت، دونوں دار چینی اور فلفل سکجنہین کے ہمراہ غرہ کریں۔

کوئے کے لئے:

مازوسر کہ میں پیس لیں۔ پھر اس میں ایک پر داخل کر کے کوئے پر بار بار رکھیں۔ یہ سکڑ جائے گا۔ کو اگر جائے تو بچہ کی چند یا پر اسی کا طلا کریں، عجیب الاثر ہے۔ بڑوں کے لئے بھی مفید ہے مگر بچوں کے لئے زیادہ مؤثر ہے۔ حلق اور کوئے کا ورم کوئی بھی ہو ایک ہفتہ کے بعد حلتیت سواد و گرام، سر کہ ۳۴ گرام میں ڈال کر کھلی کریں۔ کوئے کی تکلیف رفع ہوگی اور خوائق تحلیل ہوگا۔ (اھرن) روفس کا حسب ذیل بیان میری نظر سے گذرا ہے:

”خوائق میں دیکھیں کہ حرارت تیز، سرخی، تڑپ اور فلغمونی پیدا کرنے والے اسباب تو موجود نہیں ہیں؟ اگر نہ ہوں تو فوراً ماء العسل، انجیر، فوج کا غرہ کریں۔ کیونکہ بالعموم یہ بلفمی ورم ہوتا ہے جسے نفاغ پھیلا دیتے ہیں۔ بالخصوص جب منہ سے بہ کثرت سیلان لعاب دیکھیں تو وقت سے پہلے استفرغ کریں اور عطوس دیں۔ خبردار حلق کی جانب ایسے جذب نہ کریں۔ بلکہ طاقتور چیزوں کے ذریعہ غرہ کرائیں ضرورت ہو تو سر کی مالش کریں اور اس پر خردل رکھیں۔“ (مؤلف)

خوائق کا نفع:

کبری کا دودھ کا غرہ کریں جسمیں تخم مرو بھگو لیں۔ خیار شہر کے ہمراہ انجیر کا جو شانہ استعمال کریں۔ (ابن ماسویہ)

سر کہ اور پانی دونوں مؤثر ہیں کیونکہ دونوں فلغمونی اور اوزیما (ڈھیلا ورم) میں مفید ہیں۔ ان دونوں بیماریوں سے خوائق ہوتا ہے۔ (مؤلف)

کوئے کے اترنے میں حیرت انگیز نسخہ:

بانس یا بردی یا کھجور کے پتے کی راکھ پانی میں بھگو کر صاف کر لیں۔ پھر اس کے اندر مازو، یا پوست اتارو شب و ساق ڈالیں اور غرہ کریں۔ ورم حلق کے درجے ہوتے ہیں۔ پختہ ہوتے دیکھیں تو اسے پھوڑنے کی کوشش کریں۔ غرہ کر کے اور دبا کر اسے پھوڑا جاسکتا ہے۔ (مسج)

آلوچہ کی خاصیت میں کوئے کو نفع پہنچاتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

خوائق میں کندس، قسط، برگ دفلی اور مرزنجوش کا عطوس استعمال کرنا مفید ہے۔ (طب قدیم)

کوے کو ٹھوس اور سیاہ ہونے کے لئے چھوڑ دیا جائے تو قریب میں ہونے کی وجہ سے نفاق کو گرم کر دے گا۔ کیونکہ ٹھوس اور سیاہ ہونے کے زمانہ میں یہ گرم ہو جاتا ہے۔ لہذا بہ کثرت خون جذب کر لیتا ہے۔ خوائق کا عادی مریض خناق میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ لہذا امتلا کی حالت میں سر کو گرم ہونے سے بچائیں۔ امتلا کی کوے کے ہمراہ خوائق ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ حلق کے اندر ورم اور بہ کثرت بلغم موجود ہے۔ بچنے پہلے؟ پر لگائیں۔ سر مونڈ دیں۔ دونوں کانوں کے اوپر پیچنے چپکا کر ایک عرصہ تک چھوڑ دیں۔ اس کے بعد ہٹالیں۔ سرکہ، نظروں، سداب اور حرف کو شیشہ کی بوتل میں قیف لگا کر حلق کی تکمید کریں۔ اسفنج اور آب گرم کے ذریعہ داڑھی اور رخسار کی تکمید کریں۔ صغتر، فیجن، نظرون، سرکہ، پھر ماء العسل کا غرہ کرائیں۔

آس کے ڈنٹھل پر ایک نرم اون لپیٹ کر باند دیں اور تکمید کے بعد اسے حلق کے اندر داخل کر کے حرکت دیں تاکہ یہاں چپکی ہوئی شے اکھڑ جائے۔ مرض کو حقنہ دیں اگر خارج کی طرف کسی جگہ بھی اس کا میلان ہو تو سلق، اور روغن گل کا ضماد رکھیں، حمام سے بچائیں۔ یہ ردی قسم کے خوائق ہوتے ہیں۔ حلق کا ورم دیکھا جا رہا ہو تو انگلی سے ٹھونک کر دیکھیں۔ اگر نرم اور بھرا ہوا محسوس ہو تو نشتر سے آپریشن کر دیں۔ اس کے ساتھ کوئی کوالٹک رہا ہو تو اس کاٹ دیں اور سرکہ کا غرہ کرائیں۔ حلق کے اندر ایک ٹکلی داخل کر دیں تاکہ مریض اس سے سانس لے سکے۔ غرہ کے ذریعہ تھوک میں ابھار پیدا کریں۔ گرم ادویات کے ذریعہ زبان اور حلق وغیرہ رگڑیں۔ ٹھوڑی اور چھاتی کے نیچے طاقتور شکاف لگا کر بچنے لگائیں۔ یہ بری طرح جذب کر لے گا اور بیماری کو ہلکا کرے گا۔ زیر زبان، کہنی، اور ٹھوڑی کی فصد کھولیں۔ شراب سے قطعی پرہیز کرائیں۔ صرف ماء اشعیر دیں۔ افاقہ ہو جانے کے بعد قشء الحمار تازہ کا مسہل دیں تاکہ مرض دوبارہ عود نہ کرے۔ (بقراط)

اس میں شربت آس مفید ہے۔ برگ اجاص کو شراب میں جوش دے کر غرہ کرنے سے کوے لوز تین اور اسی طرح مرئی کی جانب سیلان مواد ہونے سے رک جاتا ہے۔ (دیا ستوریدوس) مر، حلتیت، بورہ، نوشادر، تخم ترب، خردل، فلفل، حرمل، فوج، کتے کا گو، ابابیل کی راکھ، آدمی کا پانچخانہ۔ یہ ہے دواء الخطاطیف۔ اس میں بیل کا پت اور عصاۃ قشء الحمار کا اضافہ بھی کرنا چاہئے۔ (مؤلف)

تمام درخت جن میں کیلا پن ہوتا ہے۔ ان کے پتے اور کسیلی شاخیں جوش دے کر استعمال کرنا کوے اور نفاق کے ورم میں مفید ہے۔ (جالینوس) لوز تین، حلق اور کوے میں ورم ہو جائے تو آدمی کا خوشبودار کیا ہوا پیشاب پینا مفید ہے۔

آدمی کا پاخانہ ورم لوز تین میں مفید ہے۔ (اطہور سفس)
 عصا رہ برگ انجرہ کی کلی کرنے سے کوئے کا ورم پتلا ہو جاتا ہے۔ نظرون میں افسستین شامل
 کر کے شہد میں گوند چیں اور تالو پر لگائیں، عضلات حلق کے ورم میں مفید ہے۔ حلتیت شہد میں ملا کر
 تالو پر لگانے سے کوئے کا ورم تحلیل ہو جاتا ہے۔ آب قراطین کے ہمراہ اس کا غرغہ کرنا مفید ہوتا
 ہے۔ (دیا ستوریدوس)

حلتیت کا کوئے کے ورم میں وہی اثر ہے جو صرع میں فاوانیا کا ہوتا ہے۔ (جالینوس)
 کوئے کو کاٹنے کے بعد میں نے اس کا علاج دیتر و خش سے کیا۔ یہ دوا بار بار استعمال کی حتیٰ کہ وہ
 مند مل ہو گیا۔ اس باب میں یہ طاقتور اثر رکھتی ہے۔ خوانیق کے علاج میں آدمی کا پاخانہ خشک استعمال
 کیا، اسے شہد میں ملا کر تالو پر لگایا، چنانچہ خناق میں مفید ثابت ہوا۔ کتوں کا گو جنہیں عرصہ تک ہڈیاں
 کھلائی گئیں، انہیں اس حد تک پابند رکھا گیا کہ گو سفید اور غیر بدبودار آیا، مفید ادویات کے ہمراہ اور ام
 حجرہ میں اس کا تجربہ کیا، چنانچہ عجیب الاثر ثابت ہوا ہے۔

ہمارے یہاں ایک شخص خوانیق کا شافی علاج ایسے بچے کے پاخانہ سے کرتا تھا جسے عمدہ پکی ہوئی
 روٹی اور ترمس کھلائی جاتی۔ (الادویہ المفردہ میں پورا واقعہ درج ہے) زوفا انجیر کے جو شانہ کے ہمراہ
 غرغہ کرنا داخلی عضلات کے ورم کی وجہ سے پیدا شدہ خناق میں قابل تعریف ثابت ہوتا ہے۔
 (جالینوس)

روغن حنا خناق میں مفید ہے۔ شہد میں حسک ملا کر استعمال کرنے سے حلق کے دونوں جانب
 کے عضلاتی ورم کو صحت ہو جاتی ہے۔ (دیا ستوریدوس)

بہت سارے دھاگے بالخصوص ار جوان کے بنے ہوئے جو دریا سے ابھرتا ہے لے کر کسی
 سانپ کی گردن میں ڈال کر اس کا گلا گھونٹ دیں اور پھر ہر ایک دھاگے کو ورم نفاغ یا حلق کے تمام
 ورموں کے مریض کی گردن میں لپیٹیں۔ حیرت انگیز اثر کا مشاہدہ کریں گے۔

بے آمیز دودھ جس وقت دوبا جائے کوئے کے ورم حار میں بیحد مفید ہے۔ نفاغ اور خوانیق کو
 تسکین دیتا ہے۔ ان کے لئے بیحد مفید ہے۔ مقل عربی خا کر حنصرہ کے اور ام میں مستعمل ہے۔ ان
 اور ام کو ”نبیل قصبة الریہ“ کہتے ہیں۔ استعمال کا طریقہ یہ ہے کہ روزہ دار کے تھوک سے ورموں کو
 نرم کر کے اس دوا کو اوپر رکھیں۔ (جالینوس)

گردن کا ورم جس کا نام ”نبلة قصبة الریہ“ ہے جیسا کہ جالینوس نے کہا ہے، اس ورم میں
 مستعمل یہ ہے کہ نمک شہد و سرکہ و روغن میں ملا کر تالو پر لگائیں۔ خناق میں تسکین ہوگی۔ شہد میں ملا

کراستعمال کرنے سے کوئے اور نافع کے اور ام اور دانوں کے مواد..... کچھوئے کے پت کے ہمراہ اس کا استعمال موزوں ہے۔ تانبہ بھی اس کے لئے مفید ہے۔ (اریبا سیس)

روغن امیر سالتو پر لگانا یا شہد کے ہمراہ اس کا غرہ غرہ کرنا خناق کے مریض کے لئے موزوں ہے۔ (روفس و دیاستوریدوس)

ایک شخص نمکین چھوٹی چھوٹی مچھلیوں کے سروں کو جلا کر کوئے اور منہ من سخت ورم کا علاج کرتا تھا۔ آب دریا سے تیار کردہ سنبھین کا غرہ غرہ کرنا خناق کے لئے عمدہ ہے۔ سنبھین کا پینا غرہ کرنا ذبحہ میں مفید ہے۔ (دیاستوریدوس و جالینوس)

مازو، کوئے کی جانب سیلان رطوبت کو روک دیتا ہے۔ شہد کو تالو پر لگانے یا اس کا غرہ غرہ کرنے سے اور ام حلق کو صحت ہو جاتی ہے۔ ماء الحصرم، ماء العسل اور شراب کے ساتھ استعمال کرنے سے خوائق میں فائدہ ہوتا ہے۔ تخم ترب سنبھین کے ہمراہ جوش دے کر گرم گرم غرہ کرنا خناق میں مفید ہے۔ بخ فاشر اسے شہد کے ہمراہ لعوق تیار کرتے ہیں۔ یہ خوائق کے لئے مفید ہے۔ تخم ترب، سنبھین اور بخ فاشر میں جوش دے کر غرہ غرہ کرنا خناق میں مفید ہے۔ شہد کے ہمراہ فلفل کے حماد سے خوائق تحلیل ہو جاتے ہیں، تخم ترب خوائق کے لئے بالخاصہ مفید ہے، حلتیت کا ایک ٹکڑا متورم کوئے کے مریض کی گردن پر باندھنے سے سکون ہوتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

صبر، شہد اور شراب کا مخلوطہ زبان کی جڑ کے دونوں جانبی عضلات کے ورم کے لئے موافق ہے۔ عصارہ قشعہ الہمار شہد یا پرانے روغن یا نیل کے پت کے ہمراہ تالو پر لگانے سے خناق میں بیحد اثر ہوتا ہے۔ قلعطار، قلعہ لیس ورم نافع کے لئے عمدہ ہیں۔ (جالینوس)

حلق پر قطران کو رکھنا خناق اور ورم لوز تین میں مفید ہے۔ زفت رطب کو تالو پر لگانا خوائق اور کوئے کے ورم میں عمدہ ہے۔ عصارہ توت میں شہد میں ملا کر استعمال کرنا عضلات حلق کے ورم حار میں مفید ہے۔ اگر اس میں شب، مازو، مر، سعد، زعفران، جھاؤ کا پھل، بخ سوسن آسمانجونی شامل کر دیں تو طاقت بیحد بڑھ جاتی ہے۔ توت ترش حلق کے ورم حار میں مفید ہے بالخصوص جبکہ عصارہ، عنب، مر، زعفران، افاقیا، شب، مازو اور جھاؤ کے پھل کے ہمراہ جوش دے لیا گیا ہو۔ (دیاستوریدوس)

انجیر خشک حلق کے موافق ہے۔ (ابن ماسویہ)

انجیر خشک کے جو شانہ کا غرہ غرہ قصہ الریہ اور حلق کے ورم حار کے لئے عمدہ ہے۔ خردل کوٹ کر پانی میں گھولیں اور ماء العسل کے ساتھ ملا کر غرہ غرہ کریں، یہ زبان کی جڑ کے دونوں جانب عارض ہونے والے اور ام میں موافق ہے۔ ابانیل کی راکھ کے ہمراہ اسے تالو پر لگانا، خناق اور کوئے

کے درم میں مفید ہے۔ اسے نمکین کر کے خشک کر لیں اور شراب کے ہمراہ ساڑھے چار گرام نوش کریں تو خناق میں مفید ہے۔ (دیا ستوریدوس)

ابابیل کی خاکستر شہد میں ملا کر خناق کے مریض کے حنجرہ پر طلاء کرتے ہیں۔ کوئے اور حلق کے تمام اورام میں یہ مفید ہے۔ اسے نمکین کر کے ساڑھے چار گرام پلاتے ہیں۔ سرکہ کا غرہ حلق کے جانب سیلان خلط کو روک دیتا ہے۔ خناق کا ازالہ کرتا ہے اور گرے ہوئے کوئے کو صحت دیتا ہے۔ سرکہ سے کوا سکڑتا ہے۔ (دیا ستوریدوس)

اس کا غرہ کریں۔ (ابن ماسویہ)

بلغم اور مرہ سوداء کی وجہ سے پیدا ہونے والے خوانیق کے لئے:

ابابیل ذبح کر کے اور جلا کر اسکی راکھ پیس لیں۔ ماء العسل ۱۰۲ گرام کے ساتھ استعمال کریں۔ (ابن ماسویہ)

خوانیق کا مشاہدہ کیا ہوا علاج:

خوانیق کا مریض خناق میں مبتلا ہو تو ایک شیشی میں آگ رکھیں اور زیر گدی گڈھے پر پیچنے کی طرح رکھیں۔ گرنے سے پہلے اسے دور نہ کریں۔ ضرورت ہو تو بار بار یہ عمل دہرائیں، صحت ہوگی۔ (دیا ستوریدوس)

متورم کوئے کے درد میں:

جوز السرو، نمک درانی، نوشادر، نورہ، عروق ساق، مازو، طراشیٹ، جھاؤ پھل، شیاف مایثا، رسوت، گلنار، عدس، کشیز، طباشیر، اقا قیا، گل ارمنی، برگ عوج، کافور، تخم گلاب، قیولیا، صندل، حنا۔ یہ حار و بارد میں مشترک ہے۔ خستہ ہلبلہ سیاہ یہ بھی مشترک ہے۔ حب الآس، عرق گلاب، عنب الثعلب، رجلہ، تخم خس، ماء الآس، یہی حالت شور (دانوں) میں بھی ہوتی ہے۔ (دیا ستوریدوس)

خوانیق میں قیصال کی فصد بعجلت کھولیں اور حسب طاقت خون نکال دیں، اس کے بعد حقنہ دیں، ضروری کھانے ہی دیں، ماء الشعیرہ دقیق اور آب خیار شمر کے ہمراہ سکر کا غرہ کرائیں۔ الہبابی حرارت موجود نہ ہو، انجیر سفید فرہ کا جو شانہ استعمال کریں۔ حرارت موجود ہو تو عدس، گلاب، اور روغن بادام شیریں کا جو شانہ دیں۔ سفید کتے کا گو جلاب میں گوندہ کر خشک ہونے کے بعد تالو پر استعمال کرنا بیحد مفید ہے۔ اس بیماری میں یہ دوا سب سے زیادہ طاقتور ہے۔ کتے کو کسی گھر میں بند کر دیں اور اسے کھانے کے لئے ہڈیاں دیں۔ بیمار رب التوت اور تازہ دودھ کا غرہ کرے۔ رطوبت

بھی موجود نہ ہو تو سکنجبین کا غرہ کرے۔ بیماری میں انحطاط شروع ہو جائے تو آب کشیز کے ہمراہ
منج کا غرہ کرے۔ (اسحاق)

نفاع کے ورم حار کے لئے:

انار ترش ۳۶ گرام، شب ۷ گرام، مازو سہرے ۷ گرام، تخم گلاب ۱۳ گرام، غرہ کرے۔
پانی میں تیار کئے ہوئے سخت ترشی والے خمیر کے خیساندہ جو صاف کر لیا جائے اور ۶۸ گرام
میں ساڑھے چار گرام اقا قیا اور اسی مقدار میں عصارہ لحيۃ المستیس، گل سرخ، شب، اور طباشیر اس
کے اندر گھول کر مسلسل غرہ کرنا بھی مفید ہے۔ اس کی ادویات میں کتے کا گو، ابانیل سوختہ اور آدمی
کا پانخانہ شامل ہے۔

اس کے لئے بارد غرہ:

رب التوت، آب تمر عدج، ہم وزن ۲۰۴ گرام، عدس مقشر ۹ گرام، (انار کا خول)، کتے کا گو،
تازہ دودھ، روغن گل، سکر سفید، ۹، ۹ گرام۔ مسلسل غرہ کریں۔ (طیب نامعلوم)
خوائق میں خیار شہز پانی میں گھونٹ کر، کشیز ترنچوڑ، ابال کر صاف کریں اور غرہ کریں۔
لعاب اسپغول، روغن بنفشہ، تازہ دودھ یا آب خمیر، روغن گل کے ہمراہ، یا عرق گلاب میں سماق بھگو کر
غرہ کرے۔ پیپ پڑ جائے تو کتے کے گو، یا آدمی کے پانخانہ یا مرغ کی بیٹ کا غرہ کرانیں۔
(عبدوس)

ذبحہ سر میں موجود کیموس کا گردن کی رگوں کی جانب سیلان ہونے لگتا ہے تو عارض ہوتا ہے۔
یہ سیلان موسم سرما میں ہو یا موسم بہار میں، لیسدار رطوبتیں زیادہ ہو جاتی ہیں تو یہ موسم کثرت سے
رطوبتیں کو جذب کرتے ہیں۔ یہ رطوبتیں سرد اور لیسدار ہوتی ہیں۔ چنانچہ ہو اور خون کی نالیوں کو
باندھ کر روک دیتی ہیں۔ اس طرح ان کی حرکت بند ہو جاتی ہے۔ اسکی وجہ سے زبان سیاہ اور گول
ہو جائے تو انسان پر اختناق حالت طاری ہو جاتی ہے۔ کوئے کی دونوں عظیم رگیں جب بھر جاتی ہیں تو
زبان کو چمٹا دیتی ہیں۔ زبان ایک خشک اسٹیفی ساخت کی ہوتی ہے اور ان دونوں رگوں سے بہ کثرت
جذب کرتی ہے چنانچہ اس کی لمبائی چوڑائی میں تبدیلی ہو جاتی ہے۔ زبان کی سرخی زیادہ ہو جاتی ہے اور
وہ سخت ہو جاتی ہے تو ایسی صورت میں مریض اختناق کا شکار ہو جاتا ہے۔ (کندی)
خوائق میں زبان اور کوئے کا رنگ دیکھیں، دونوں سفید ہوں اور چہرہ بھی سرخ ہو تو خون زیادہ
نکالنے پر توجہ دیں، اور دونوں رطوبتیں جذب کرنے کا اہتمام کریں۔ (مؤلف)

خناق کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ لوز تین اور حنجرہ کے ورم کے ہمراہ:

اس میں تنفس ورم کے مطابق تنگ ہوتا ہے۔ قے کرنے کی خواہش ہوتی ہے۔ ہاتھ اندر داخل کرنے پر مذکورہ اعضاء سخت اور خشک معلوم ہوتے ہیں۔ درد تیز ہو، گردن تمام کی تمام سوج جائے، چہرے پر ورم ہو، سیلان لعاب ہو، آنکھ سرخ، زبان لٹکی ہوئی، نبض صغیر و کثیف ہو، مریض لیٹنے پر قادر نہ ہو۔.....

۲۔ ورم کے بغیر خناق:

اس کے ساتھ گردن دبلی ہو جاتی ہے۔ مریض مختلف جانب گردن کو مائل نہیں کر سکتا۔ آنکھ دھنس جاتی ہے، پیشانی کی کھال پھیل جاتی ہے۔ حلق کے اندر ورم نہ داخلی طور پر نہ خارجی طور پر نمایاں ہوتا ہے۔ گردن میں خارش ہوتی ہے۔ گردن میں لمبی سرخی عارض ہو جائے تو یہ عمدہ علامت ہوتی ہے۔ یہ سرخی اچانک زائل ہو جائے تو خراب علامت ہے۔ ہم درد حلق کا علاج شروع ہی میں دافع ادویات کے ذریعہ نہیں کرتے جب کہ دیگر اعضاء کے ورموں میں اختیار کیا جاتا ہے بلکہ موم، روغن بنفشہ جیسی دواؤں کے ذریعہ نرمی پیدا کرتے ہیں تاکہ مریض اختناق کا شکار نہ ہو سکے۔ یہ علاج بھی ہے۔

مرغ کی بیٹ ۷ گرام، رب التوت ۲۰ گرام میں ملا کر غرغره کریں۔ (چالینوس)

خوائق اور کوئے کے لئے:

جوزالسرو، نمک درانی، نوشادر، نورہ، مازو، ساق، اقاقیا، شب، برگ سوسان، مامیران، رسوت، مر، جھاؤ پھل، عروق، گلنار، گل سرخ، خاکستر ابابیل، قیصوم سوختہ جلا کر خوائق اور کوئے کے ورم میں اسے ناک کے اندر پھونکیں، خوائق کے لئے زفت رطب رب التوت میں ملا کر غرغره کریں۔ خوائق حرارت کی موجودگی میں ہو تو فصد کھولیں اور بیماری کے شروع میں پہلے ہی پینہ لگائیں، طبیعت کو ملین اور بار د چیزوں سے نرم کریں۔ بالخصوص اس کے لئے عنب الثعلب کو کام میں لائیں۔ غذا میں بتھوا، ماش اور مسور اور چولائی روغن بادام شیریں کے ساتھ دیں۔ خیار شہز کے ہمراہ رب التوت اور خیار شہز اور تھوڑے زعفران کے ہمراہ عرق عنب الثعلب کا غرغره کرائیں، یا غرغره کیلئے ماء الحصرم یا آب انار ترش میں خمیر حل کر کے اور سکر کے ہمراہ بکری کا دودھ دوہ کر یا آب کشیز و

روغن بنفشہ و خیار شہز و سکر، یا عدس مقشر، گل سرخ، بنخ سوس کے جو شاندر یا آب ر جلہ کا غرہ کرائیں۔ شروع میں حلق کے اندر گلنار، شب، پھونکلیں اور برف کے پانی کا مسلسل غرہ کرائیں۔ برودت کی وجہ سے بیماری ہو تو ابتدا میں تھوڑی شب کے ہمراہ رب لجوز کا اور انتہا میں تھوڑے عاقر قرحا کے ہمراہ مثلث کا یا کھولتے ہوئے عرق بادیان مصفی کے ہمراہ دواء الخطاطیف کا غرہ کرائیں۔ سفید کتے کا گوساڑھے تین گرام، گل سرخ ۷ گرام، زعفران ۲ گرام، جلاب میں گوندھیں اور کسی پر کے ذریعہ حلق کے اندر طلاء کریں اور بکری کا دوسے ہوئے گرم گرم دودھ کا غرہ بھی کرائیں۔ غذا میں چنے کا پانی اور بلاب دیں۔ حلق کے ورم کو تخم مرد صاف کر کے گرم پانی میں بھگو نے کے بعد پیس کر غرہ کرنا یا بالائی، یا گھی کا غرہ کرنا توڑ دیتا ہے۔ ورم ٹوٹ جانے کے بعد نشاستہ، گل ارمنی اور کیترا کے ہمراہ زردی بیضہ نیم برشت دیں۔ ورم کو حسب ذیل دوائیں بھی توڑ دیتی ہیں:

ماء الشعیر کے ساتھ انجیر کا جو شاندر:

انجیر کے جو شاندر کے ساتھ خیار شہز، پیاز زرگس کا جو شاندر، کتے کا گو، دو گنے مثلث میں گھول کر موم، روغن بنفشہ اور کیترا کے ساتھ حلق کے باہر تمر بنخ (ہلکی مالش) کرنا، مؤخر الذکر نسخہ ورم کو تیزی سے توڑ دیتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

کثرتِ رطوبت سے پیدا ہونے والا خناق:

حلق کے اندر شہد کے ساتھ کتے کا گو اور بیل کا پت یا شہد کے ہمراہ انسان کا پانچا نہ ایک پر کے ذریعہ ظلاء کریں۔ خارجی استعمال بھی مفید ہوتا ہے، یا اسے سر کہ کے ہمراہ سببجین میں بھگو کر غرہ کریں۔ خناق رطب کے لئے یہ عمدہ دوا ہے۔ (ابن ماسویہ)

منہ، حلق اور زبان پر جب ورم آئے تو اس حالت میں غرہ کرنا ایسا ہی ہے جیسے ورم امعاء میں مسہل لینا۔ یہ ایک غلطی ہے اس سے اجتناب کریں، اس سے مواد کھینچ آتا ہے۔ ابتدائے ورم میں بہتر یہ ہے کہ ورم نختوں کی جانب جذب ہو۔ اس طرح اس کے لئے شانے کی رگ کی فصد کھولتے ہیں۔ یہ نمایاں نہ ہو پہلے اکھل پھر زیر زبان دونوں رگوں کی فصد کھولیں۔ (جالینوس)

جالینوس کا یہ قول دراصل ایسے غرہ کے بارے میں ہے جس میں حدت اور حرارت ہوتی ہے اور مقامات کی جانب مادہ کھینچ کر لاتا ہے۔ بارد غرہ کے کا جہاں تک تعلق ہے اس بارے میں یہ اندازہ کر لینے کے بعد کہ ابتداء میں کثرتِ غرہ سے عضو کا عصب نہیں تمھکے گا جذب مادہ سے بہتر یہ ہے کہ ابتداء میں اسے ممنوع قرار دے دیا جائے، کیونکہ ممکن ہے کہ یہ جذب مادہ کا سبب بن جائے۔ (مؤلف)

ایک شخص کی زبان اس قدر بڑھ چکی تھی کہ منہ کے اندر اس کے لئے گنجائش باقی نہ تھی۔ وہ فصد کا عادی بھی نہ تھا۔ میں نے حب قویا لینے کا مشورہ دیا۔ اس نے یہ دوا استعمال کی۔ اس کے بعد مشورہ دیا کہ زبان پر کوئی ٹھنڈی چیز رکھے۔ ایک دن اس نے تاخیر کی مگر پھر منہ میں آب خس رکھ کر علاج کیا چنانچہ صحتیاب ہو گیا۔

خوائق کی پانچ قسمیں ہیں:

- ۱- کسی نمایاں بیماری سے پیدا شدہ خناق۔
 - ۲- وہ خناق جس کے ہمراہ حلق کے اندر سرخی ہوتی ہے۔
 - ۳- وہ خناق جس کے ہمراہ حلق کے باہر سرخی ہوتی ہے۔
 - ۴- وہ خناق جس کے ہمراہ گردن میں سرخی ہوتی ہے۔
 - ۵- مہروں کے ہٹ جانے سے پیدا شدہ خناق۔
- مرئی کی بندش مہروں کے ہٹ جانے یا اندرونی ورم یا بیرونی ورم کی وجہ سے ہوتی ہے۔ (جالینوس)

یہ حالت اس وقت پیدا ہوتی ہے جب دونوں باتیں..... تو ان کی علامت ظاہر ہوتی ہے۔
مرئی خود ورم کی تمام قسموں سے مسدود ہو جاتی ہے۔ دموی اور صفراوی ورموں کے ہمراہ بخار اور
پیاں ہوتی ہے۔ مرئی کے مسدود ہونے کی علامت یہ ہے کہ غذا کا اندر داخل ہونا رک جائے گا۔

(مؤلف)

مہروں کے ہٹ جانے سے پیدا شدہ خناق یہ ہے کہ مریض گدی کے بل سوئے گا تو کوشش
کے باوجود غذا اتار نہ سکے گا کیونکہ یہ ورم ڈھیلا ہوتا ہے۔ ورم صلب آہستہ آہستہ اور ورم حار وغیرہ
کے بعد پیدا ہوتا ہے۔

ورم حار کے باب میں جو قانون ہم نے بیان کیا ہے اس کے مطابق ورم جب تالو کے درمیان
سے قصبہ الریہ تک ہو تو سب سے پہلے قیغال کی فصد کھولیں اور اچھا خاصا خون نکال دیں۔ خون کا بہنا
بند ہو جائے تو زیر زبان رگوں کی فصد کھولیں۔

خوایق کے مریض کی گردن کا سرخ رنگ تبدیل ہو کر سفید اور سبز ہو جائے اور بغل اور
جنگا سوں میں ٹھنڈا پسینہ آجائے تو وہ اسی دن یا دوسرے دن مر جائے گا۔ (جالینوس)

ذبحہ ہر وہ ورم کہلاتا ہے جس کے ہمراہ نکلنے میں تنگی ہو۔ اس کی چند قسمیں ہیں۔
سب سے عمدہ قسم وہ ہے جس میں منہ کھول کر اور زبان کو نیچے دبا کر دیکھنے پر حلق کے اندر کوئی
ورم ظاہر نہ ہو اور نہ ہی باہر کوئی ورم دکھائی دے۔ بایں ہمہ گردن کا رنگ معمول کے مطابق ہو۔ گدی
کے اندر گڈھا پڑ جائے، اس جگہ دبائے پر درد تیز ہو، کیونکہ یہ فنجریہ کے داخلی عضلات یا مرئی سے
متصل داخلی مقام یا پس مرئی عضلات کا ورم ہوتا ہے۔ منہ میں اچھی طرح دیکھنے کے باوجود یہ نظر
نہیں آتا۔ مذکورہ تمام مقامات سے وہ رباط متصل ہوتے ہیں جو گردن کے مہروں میں پھیلتے ہیں۔ اس
کی وجہ سے مہرے اور نخاع اندر کی جانب کھینچ اٹھتے ہیں یہی وجہ ہے کہ یہ مقام خارج سے نہیں دھنتا۔
درد کے اعتبار سے خوایق کی یہ سب سے زیادہ سخت قسم ہے اور اسی کو ذبحہ کہتے ہیں۔

اس کی ایک قسم میں درد بہت کم ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ حلق کے اندر ورم اور سرخی ہوتی
ہے۔ یہ بھی نہایت مہلک ہے۔ البتہ یہ پہلے کے مقابلے میں ذرا دیر سے ہلاک کرتی ہے۔ جس خناق
میں گردن اور حلق کے اندر سرخی نہیں ہوتی۔ وہ زیادہ مدت تک رہتا ہے۔

جس ذبحہ میں گدی کا مہرہ کھینچ اٹھتا ہے اس میں چھوٹے پر شدید درد ہوتا ہے۔ یہ دوسرے
مہرے وغیرہ پر ہوتا ہے کیونکہ یہ مہرہ سیدھا کھڑا ہوتا ہے اور دماغ سے قریب ہوتا ہے۔ ذبحہ کی جن
بیماریوں میں گردن کے مہرے متورم نہ ہوں ان میں خون کی کثرت نہیں ہوتی۔ یہاں بارہ قسم کے

غلیظ اور لیس دار اخلاط ہوتے ہیں، خصوصیت کے ساتھ جب کہ مقام ماؤف کی سطح گرم نہ ہو بلکہ ٹھنڈی ہو۔ درد کی کمی برودت کی علامت ہے۔ اس میں تنفس جب طبعی ہو۔ اور مرنی کے اس حصہ میں جو قصبۃ الریہ سے لمس کرتا ہے ورم نہ ہو بلکہ ورم اس حصہ میں ہو جو اس نے لمس نہیں کرتا اور نکلنے کے وقت تنفس بدل جاتا ہے گو اس حصہ میں ورم نہ ہو، اسی کو عوام نختنوں سے گفتگو کرتا کہتے ہیں۔ یعنی نغے جو نختنوں سے نکلتے تھے ان کا نکلنا بند ہو جائے۔ انہیں ضبط کے ساتھ سمجھا جاسکتا ہے۔ کیونکہ ایسی صورت میں وہ لفظ نہ نکلے گا جس میں 'ر' ہو، نہ ہی کلمہ "ز" وغیرہ نکلے گا۔ اس کے ساتھ زیادہ تر کنپٹیوں اور چہرہ کی رگیں پسینہ چھوڑیں گی۔ (بقراط)

مرنی کے اندر ورم زیادہ بڑا نہ ہو تو ان اوقات میں جن میں کوئی چیز نگلی نہیں جاتی، تنفس میں تنگی نہیں ہوتی۔ اس بیماری میں زیادہ تر آنکھ باہر کو ابھر آتی ہے۔ جو بیماری برودت سے پیدا ہوتی ہے وہ حرارت سے پیدا ہونے والی کے مقابلہ میں زیادہ لمبی ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ بخار نہیں ہوتا۔ یہ ورم جو مہروں کو ایک جانب پھیلا دیتا ہے، ہو جاتا ہے تو اس جانب میں زیادہ تر فالج لاحق کر دیتا ہے۔ بچے میں اس کا اثر نہیں ہوتا۔ ڈھیلے جانب کے مقابل جانب میں جذب کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ یہ استرخاء اور تمدد (پھیلاؤ) ان لوگوں میں زیادہ نمایاں ہوتا ہے جنہیں حادثہ چہرہ میں دوسری جانب اور نچلی دائرہ میں پیش آتا ہے۔ بالعموم یہ فالج جسم سے ہاتھ تک جا پہنچتا ہے کیونکہ جو عصبہ گردن سے پھیلتا ہے اس مقام سے آگے نہیں بڑھتا۔

خناق دو قسم کا ہوتا ہے:

۱۔ ورم کے ساتھ۔

اس میں کوا، لوز تین قصبۃ الریہ کا کنارہ یا مرنی اور اس کے مختلف گوشے متورم ہو جاتے ہیں۔ منہ کھول کر انگلی داخل کرنے پر ورم کی موجودگی میں مذکورہ مقامات بےحد خشک محسوس ہوں گے۔ درد تیز ہونے پر گردن تمام کی تمام سوج جائے گی۔ چہرہ پر ورم آجائے گا، سیلان لعاب ہوگا، زبان نکل آئے گی المراف سرد پڑ جائیں گے، نبض صغیر ہو جائے گی، مریض لیٹنے پر قادر نہ ہوگا۔

۲۔ ورم کے بغیر۔

ایسی صورت میں گردن پتلی، پیشانی پھیلی ہوئی، اور تنگی تنفس بڑھی ہوئی ہوگی۔ ورم نہ اندر ہوگا نہ باہر ہوگا۔ گردن سے متصل مقام پر خارش ہوگی۔ گردن میں سرخی آجائے اور دیر تک رہے تو عمدہ علامت ہے اور تیزی سے زائل ہو جائے تو ردی علامت ہے۔ (جالینوس)

خناق کی دو قسمیں ہیں، ورم کے ساتھ اور ورم کے بغیر:

ورم کے ساتھ جو خناق ہوتا ہے اس میں داخلی طور پر آنکھ شامل ہوتی ہے یا نہیں ہوتی ہے۔ یا ورم داخلی اور خارجی دونوں طور پر ہوتا ہے۔

اور ام دموی، بلغھی، سرخ والے یا سقیر و س ہوں گے۔ سقیر و س اس ورم صلب کو کہتے ہیں جس کا مادہ سوداء ہوتا ہے یہ تقریباً نہیں پایا جاتا۔ یہ اور ام کوئے، لوز تین، عضلات حنجرہ یا مرکی کے اندر و باہر ہوتے ہیں۔ آخری نوعیت میں گردن کے مہرے اندر داخل ہو جاتے ہیں۔ ورم کے بغیر جو خناق ہوتا ہے اس میں قابل غور یہ ہے کہ جب ورم نہیں ہوتا تو آخر خناق کیوں ہوتا ہے۔ میرے خیال میں یہ فقط حرارت اور یبوست سے عبارت ہے۔ (مولف)

ورم حلق خون کے نتیجہ میں ہوتا ہے۔ مریض اپنے منہ کے اندر پرانی شراب بھری ہوئی گمان کرتا ہے یا ورم صفراء کا نتیجہ ہوتا ہے۔ مریض حلق کے اندر عمدہ سرکہ سا محسوس کرتا ہے۔ یا یہ بلغھ کی وجہ سے ہوتا ہے۔ مریض کو منہ میں نمک یا بورہ کا گمان ہوتا ہے۔ مرہ کی وجہ سے ورم حلق نہیں ہوتا۔ سوداء تیزی سے عارض نہیں ہوتا بلکہ بتدریج آتا ہے۔ (جور جس)

یہ سرطانی حالت ہوتی ہے جو بڑھ جائے تو لامحالہ مہلک ہوتی ہے۔ (مولف)

صفراء اور دم کا علاج غرغروں اور چھڑکی جانے والی ٹھنڈی دواؤں کے ذریعہ کریں۔ بلغھی میں سب سے مفید پانچانہ ہے۔ اسے شہد میں، پھر کتے کے گو میں ملا کر استعمال کرتے ہیں۔ اس کے دواء الخطاطیف دیتے ہیں، اور خیساندہ صبر پلاتے ہیں۔ (جور جس)

ذبحہ کے مریضوں کا تنفس تبدیل ہو کر قصیر ہو جائے تو یہ عمدہ علامت ہے کیونکہ حنجرہ کی تنگی سے وہ زیادہ ہوا دیر ہی میں داخل کر پاتے ہیں۔ اس لئے ان کا تنفس طویل ہو جاتا ہے۔ تنفس قصیر ہو جانے کا مطلب یہ ہے کہ آلات طبعی حالت پر واپس آچکے ہیں۔

بیماری کے اوائل میں دواؤں کو قبضیت کی جانب اور آخر میں تحلیل کی جانب زیادہ مائل ہونا چاہئے۔ خالص بہر حال نہیں ہونی چاہیے۔ شروع میں یہ بھی ضروری ہے کہ قابض ادویات کے ہمراہ تھوڑی محلل بھی ہوں، آخر میں یہ ضروری نہیں ہے کہ خالص محلل ہوں بلکہ ان کے ساتھ کچھ قابض بھی ہوں۔ البتہ مزمن حالت میں خالص محملات کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ اسی طرح ضعف قوت کے باعث فصد کھولنا ممکن نہ ہو تو بعینہ یہی تدبیر کریں۔ غذا میں حریرہ دیں۔

ورم بڑا ہو تو داخلی ادویات ہی پر اکتفا نہ کریں بلکہ خارج میں ضما د بھی رکھیں۔ شروع میں ورم

پر آب گرم استعمال کریں نہ ہی حمام انحطاط مرض پر آب گرم و حمام کثرت سے استعمال کریں۔ شراب کے قریب بھی نہ جائیں۔ نبیذ کا پینا اور ام کے لئے سب سے برا ہے۔ شراب نقتنوں کی راہ خارج ہو جائے تو خوائق میں اس بات کی علامت ہے کہ نکلنے کی جگہ بھید تنگ ہو چکی ہے اور ہلاکت قریب ہے۔

گوشہ کے بالمقابل پہلو میں مریض ذبحہ کو ورم ہو جائے تو اس کی وجہ سے کسی قدر تحلیل ہوگی۔

ذبحہ میں کنپٹیوں کی رگوں سے پسینہ آجائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اختناق کی کیفیت قریب ہے۔ یہ غایت درجہ امتلائی کیفیت کی علامت ہے۔

کوئے کی جانب سر سے بہہ کر رطوبتیں آجاتی ہیں تو وہ ڈھیلا ہو کر لمبا ہو جاتا ہے۔ متورم ہوتا ہے اور تنفس کو روکتا ہے اور کبھی پھیل جاتا ہے اور اپنے مقام پر واپس آنے کی اسے قدرت نہیں ہوتی۔ ضرورت کے تحت اسے کاٹ دیں۔ یہ اوقات اور اس بات سے پہچانا جاسکتا ہے کہ ورم کم ہو کر زائل ہو رہا ہے مگر وہ خود کم ہو کر اپنی جگہ واپس نہیں آ رہا ہے۔ جو کو بار یک لمبا چوہے کی دم کے مشابہ، زبان پر چڑھا ہوا ہوتا ہے۔ وہ سرخ اور سیاہ نہیں ہوتا۔ اسے کاٹ دینے میں خطرہ ہے۔ کبھی اسے کاٹ کر جلانے والی ادویہ سے داغ دیتے ہیں۔ اس کوئے کو کاٹ دینا بہتر ہوتا ہے، جس میں اندیشہ نہیں ہوتا۔ طبعی مقدار میں اسے چھوڑ کر باقی کو کاٹ دیں۔ جڑ سے ہرگز نہ کاٹیں جو تالو کے پاس ہوتی ہے کیونکہ اس سے آواز کو نقصان پہونچے گا اور سیلان خون ہوگا۔ کی (داغنے) کا طریقہ یہ ہے کہ دو ایک سانچے میں رکھ کر کوئے پر سکڑیں اور ایک گھنٹہ روکے رکھیں حتیٰ کہ اثر ہو جائے پھر دوبارہ یہی عمل کریں حتیٰ کہ کو سیاہ ہو جائے۔ سیاہ ہونے کے تین دن بعد وہ گر جائے گا۔ الحذر یہ دوا کچھ بھی منہ کے اندر نہ جائے۔ منہ میں کچھ چلی جائے تو علاج چھوڑ کر فوراً کلی کرائیں حتیٰ کہ صفائی ہو جائے پھر علاج شروع کریں۔ روغن بابونہ سے سر کی مالش دو رات کریں درود نہ ابھاریں، خون ابل پڑے تو لوزہ کے کاٹنے پر جو علاج کیا جاتا ہے وہی علاج کریں۔ (انطلیس و بولس)

ذبحہ کے مریض کی حلق میں دوا اڑکانا چاہیں تو اس کا منہ کھول کر زبان باہر کھینچیں اور نیچے کی جانب دبا کر حلق کو دیکھیں، (اور دوا اڑکائیں) دیگر تمام ادویات سے مفید یہ ہے کہ بچے اور کتے کا پانخانہ، ابابیل کی خاکستر، کیکڑوں کی خاکستر سب پیس کر ماء العسل کے ہمراہ یا دواء الحار مل کا غرہ کریں۔

(تیاذوق)

خوائق کے مریضوں کی بیماری شدید ہو جاتی ہے تو ان کے منہ کھلے رہتے ہیں، نکلنے کی طاقت

نہیں ہوتی۔ زبردستی کی جائے تو ناک سے وہ چیز نکل جاتی ہے۔ مریض غنہ کی آواز نکالتا ہے۔ جس مریض کے منہ سے جھاگ نکل آتا ہے وہ لاعلاج ہوتا ہے۔ پہلے قیصال کی فصد کھول کر ہر گھنٹہ کے بعد تین دنوں تک ۳۵ گرام خون نکال دیں۔ اس سے فضلہ پوری طاقت سے نکل جائے گا اور قوت میں ضعف بھی نہ آئے گا۔

ان مریضوں کا خون زیادہ سے زیادہ نکال دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ یکبارگی نکالنا ممکن نہیں ہوتا کیونکہ غشی طاری ہو جائے گی۔ کمزوری کی حالت میں حقنہ دینے کے قابل بھی نہیں ہوتے کیونکہ غذا کم ہوتی ہے۔ درد پھر بھی باقی رہے تو زبان کی دونوں رگوں کی فصد اسی دن کھول دیں۔ دوسرے دن کے لئے مؤخر نہ کریں۔ نیز حقنہ دیں تاکہ وہ نیچے کی طرف جذب ہو جائے۔ بخار نہ ہو تو حقنہ کے لئے شحم حنظل، انجیر، سبوس، قنطاریون، بورہ، سکر اور روغن حل استعمال کریں اور بخار ہو تو شکم کو خیار شہر کے ذریعہ نرم کریں، جس میں عدس مقشر، اور خشخاش حل کر لیں۔ اس سے مادہ کا استیصال ہو گا اور نزلے رک جائیں گے۔ اس کے بعد قابض غرغره مثلاً گل سرخ، گلنار، عنب الثعلب، صندل سرخ، اور فوفل کا جو شاندر استعمال کریں جو عرق الثعلب میں تیار کیا ہو۔ حدت سے متجاوز ہو جائے اور انتہا کا وقت آجائے تو اس کے ساتھ محلل ادویات شامل کر دیں۔ آخر میں انجیر، ناخونہ، دودھ کا جو شاندر، خیار شہر مروق بہ جو شاندر سبوس کے ہمراہ استعمال کریں۔ اس سے بھی طاقتور ماء العسل ہے جس میں فوج جوش دی گئی ہو۔ اس کے بعد کچھ مرض رہ جائے تو دواء الحرحل، دواء قشع، النمار دواء الخطاطیف، کبریت، کتے کا گو، آدمی کا پاخانہ استعمال کریں۔ ان ادویات سے حلق کے اندر کھر در اپن اور درد ہو جائے تو تازہ دودھ کا غرغره کریں۔

کوئے کے اندر ورم ہو جائے اور التهاب نہ ہو تو غور کر کے دیکھیں اگر انصباب ہونے والا فضلہ زیادہ ہو تو اعتدال کے ساتھ مانع ادویات مثلاً سرو، پانی، سرکہ اور رب التوت کا جو شاندر استعمال کریں اور اگر ورم حار ہو تو عرق عنب الثعلب وغیرہ کا غرغره کریں۔ بعض ادویات کے اندر محلات شامل کر دی جاتی ہیں اس سے بچیں بشرطیکہ جسم میں امتلائی کیفیت ہو۔ کوئے کو سلائی سے اوپر اٹھائیں، سلائی کی پیالی میں قابض اور محلل دوائیں ہوں، اسی کے ساتھ باہر کی جانب کھینچیں، پیالی کا سراخط مستقیم پر ہو۔ اس میں رکھی جانے والی دوا حسب ذیل ہے :

گلنار، یک جزء، شب نصف جزء، کافور، کبھی نو شادر بھی مفید ہوتی ہے۔ شدید قابض ادویات کی وجہ سے کوئاغائب ہو جائے تو نشاستہ، کیتر، صمغ، استعمال کریں۔ ماء الشعیر اور ماء النخالہ کا غرغره کریں، اور طلاء نفرا استعمال کریں۔

ورم ختم ہو جائے تو ان ادویات کے ساتھ سعد، زعفران، گل اذخر، اور اشنہ کا اضافہ کریں۔ کوئے کی جڑ باریک اور اس کا سر بڑا اور سیاہ ہو جائے تو اسے کاٹ دیں مگر شرط یہ ہے کہ جسم میں امتلائی کیفیت ہو نہ وقت و موسم گرم، ورنہ زور دار زنف الدم ہو گا۔ ایسی صورت میں دیگر علاجوں سے کام لیں۔ (ابن سرائیون)

.....جب خوائق میں نکلنے کی جگہ مرنی کے گوشہ میں بچہ تنگی ہو جائے۔ تنفس زیادہ تنگ ہو تو بیماری کو آلات تنفس میں تصور کریں۔ بایں ہمہ یہ بھی ممکن ہے کہ دونوں ہی باتیں مشترک طور پر موجود ہوں، مگر پہلی ہی شکل زیادہ ہوا کرتی ہے۔ درد کے ہمراہ ہو تو ورم حار ورنہ برعکس حالت ہوگی۔ یعنی درد کے بغیر ہو تو ورم بار د ہو گا۔ (مؤلف)

خوائق کے باب میں مجھے بزرگان قدیم سے مخالفت کرتے ہوئے وحشت ہوتی ہے کیونکہ میرے سامنے خوائق کا عارضہ نہایت دشوار صورت میں آتا ہے جب کہ جسم میں امتلائی کیفیت نہیں ہوتی۔ نیز کم گوشت والے جسموں میں اس کا عارضہ شدید ہوتا ہے۔ یہ اور دیگر وجوہ کی بناء پر میرے خیال میں اس طرح کے جسموں میں بیماری عارض ہو تو اس کی اچھی طرح تشخیص کرنی چاہئے۔ مریض کو نہایت ٹھنڈے کمرے میں بٹھائیں تاکہ جسم سے کوئی چیز تحلیل نہ ہو سکے۔ بھوک اور پیاس سے دور رکھیں، فصد نہ کھولیں تاکہ خون باقی رہے اور ان دنوں میں غذا کا کام دیتا رہے جن دنوں میں غذا لینا ممکن نہ ہو۔ مریض طاقتور ہو گا اور ٹھنڈی جگہ رہے گا تو ممکن ہے بیس دن تک زندہ رہ سکے، گو کچھ کھاپی نہ سکے۔ خردل، فوج، سببہ، بورہ، وغیرہ کے ذریعہ علاج شروع کریں۔ ان دواؤں کا غرغہ کرائیں۔ دو دن تک مسلسل غرغہ کرانے کے بعد حلق کے اندر کشادگی آجائے گی۔ باقی فصد کھول دی جائے اور خون زیادہ نکال دیا جائے اور اس کے بعد مریض تین دن تک غذا نہ لے سکے تو یقیناً ہلاک ہو جائے گا۔ اس لئے میرا خیال یہ ہے کہ فصد کا عمل کمزور جسموں کے لئے ترک ہی رکھیں اور اس بات کی کوشش کریں کہ جسم سے کوئی چیز تحلیل نہ ہو سکے تاکہ مریض کو ترک غذا پر قدرت حاصل رہے۔ گرم اور قابض وغیرہ ادویات کے ذریعہ ورم تحلیل کرنے پر توجہ دیں گرم اور قابض دواؤں کا مرکب مفرد دوا سے زیادہ طاقتور ہو جائے گا۔ مازو اور گلنار جیسی خشک دواؤں کو سلائی کی پیالی میں رکھ کر کوئے کو اوپر اٹھائیں اور اس عمل میں اسے باہر کی جانب تھوڑا کھینچیں ساتھ اسے اوپر کی طرف دبائیں۔ تیز قابض دواؤں کے ذریعہ علاج ہرگز نہ کریں یہ بیجان انگیز ہوتی ہیں مشلاً قلقت وغیرہ۔ غور کر کے ورم اور حرارت، سیلان نیز امتلاء جسمانی کی مقدار کا اندازہ کریں۔ اور اسی کے مطابق دوائیں استعمال کریں کیونکہ کبھی ضرورت ہوگی کہ شدت کے باعث مسکن درد ادویات

شامل کریں۔ کبھی یہ ضرورت ہوگی کہ کثرت انصباب کے باعث شروع ہی سے مانع ادویات کے ہمراہ محلل ادویات شامل کریں۔ کوٹے کے پرانے ورم صلب میں حلتیت بیحد مفید ہے۔ مازو اور شب شروع میں عمدہ ثابت ہوتی ہیں۔ (مؤلف)

منہ، نغفع، کوٹے اور حلق کے ورم میں کھانا ترک کر دینا، سکون اختیار کرنا اور سر کہ پانی ملا ہوا، گل سرخ وغیرہ کا جو شاندر، ساق اور اتار موزوں ہے نیم گرم سر کہ تالو کے لئے بیحد عمدہ ہوتا ہے۔ (ارجیناس)

نمک شروع میں نہیں بیماریوں کے آخر میں استعمال کریں کیونکہ یہ محلل ہوتا ہے (جالینوس) خوائق میں بیحد فائدہ اس طرح ہوتا ہے کہ کان کے اندر روغن بادام ڈالیں اور خارج میں تخم کتاں، حلبہ، اور آرد جو کا ضماد رکھیں، ورم نغفع مجتمع ہوتے ہوئے دیکھیں تو جو شاندر انجیر یا ماء العسل کے مسلسل غرغره سے اسے مدد پہنچائیں۔ خوائق مشکل ہو جائیں اور مریض پر اختناق کیفیت قریب ہو تو طاقتور حقنہ دیں، ہاتھ کی فصد کھولیں، گدی اور ٹھوڑی پر شکاف دے کر چپنے لگائیں اور متواتر تکمید اور ضماد سے کام لیں۔ اس سے صحت نہ ہو تو زیر زبان رگوں کی فصد کھولیں نیز گوشہ چشم اور پیشانی کی رگ بھی کھول دیں۔ حلق پر بیل کے پت، عصاۃ قشاء الحمار، قنطوریوں کا کھٹے سر کہ کے ہمراہ طلاء کریں۔ ابابیل کی راکھ بھی استعمال کریں۔ ابابیل بھون کر کھلائیں۔ کہا جاتا ہے کہ اس سے درد میں فوری سکون ہوتا ہے۔ سر کہ میں فوج جوش دیکر اس پر ایک قیف رکھیں اور اس کی بھاپ گرم گرم ممکن حد تک حلق کے اندر داخل کریں۔ (ارجیناس)

خوائق کے لئے:

ایسے بچے کا پانخانہ جس نے ترمس کھایا ہو کتے کا گو، خاکستر ابابیل، حلتیت، مر، پس کر حلق کے اندر کئی بار بھونکیں۔ (مؤلف)

مسترخی کوٹے کے لئے:

مازو سبز، دو جزء، شب، نوشادر، ہر ایک، ایک جزء یکجا کر کے سلائی کی پیالی میں رکھیں اندر اس سے کوٹے کو کھینچ کر اوپر اٹھائیں۔ شروع بیماری میں کو جب تک سرخ ہو نوشادر استعمال نہ کریں کیونکہ یہ طاقتور محلل ہے۔ آخر میں البتہ یہ موزوں ہے۔ (ابولیوس) جسم میں زیادہ فضلات کی عدم موجودگی میں محلل اشیاء زیادہ تر خشکی پیدا کرتی ہوں تو اطباء کا معمول یہ ہے کہ محلات کو قابض ادویہ کے ساتھ دیتے ہیں کیونکہ دونوں نوعیتوں کی دوائیں جب

یکجا ہو جاتی ہیں اور کوئی دوسری چیز جذب نہیں ہوتی تو درد میں افاقہ ہو جاتا ہے لہذا محلل ادویات کے ساتھ قابض دوائیں مثلاً مازو اور نو شادر استعمال کریں بشرطیکہ ورم زیادہ بڑا نہ ہو، اور جسم کے اندر امتلائی کیفیت موجود نہ ہو کیونکہ یہ عمدہ ہوتی ہیں، کیونکہ حد درجہ قابض بھی ہوتی ہیں اور محلل بھی۔ (مؤلف)

کسی مریض کو خناق ہو اور وہ طاقتور بھی ہو تو غشی کی حد تک فصد کرنے کے بعد شروع میں ایسے مسکن درد ضاد استعمال کریں جو ترکیب دے سکیں پھر آخر میں خشکی پیدا کرنے والے اور ورم کے اندر محبوس فضلات کو اندر سے باہر خارج کر دینے والی دوا استعمال کریں۔

بخار کے ہمراہ حلق کا زخم ردی علامت ہے، نقدیہ المعرفہ میں بیان کر دہ ردی علامتوں میں سے اس کے ساتھ کوئی اور علامت بھی موجود ہو تو مریض کی حالت بری ہو جائے گی کیونکہ بخار کے ہمراہ زخم کا ہو جانا اس بات کی علامت ہے کہ جسم کی خلط حار ردی ہے۔ کسی چیز کو پانے کے بعد درد ابھر آئے گا اور بخار میں اضافہ ہو گا۔ اس کے ساتھ کوئی ردی علامت ہو گی تو مریض ہلاک ہو جائے گا۔

سب سے خراب اور تیزی سے مہلک ذبحہ وہ ہے جس کا کوئی نمایاں اثر نہ حلق میں ظاہر ہونہ گردن میں، بایں ہمہ اس کے ہمراہ سخت درد اور تنگی تنفس ایسی ہو کہ مریض کو تن کر بیٹھنا پڑے۔ چونکہ دن بالعموم اشتقاق کی شکایت ہو جائے گی۔ پہلے، دوسرے اور تیسرے دن بھی ہو سکتی ہے۔ منہ کھولنے اور زبان کو نیچے دبانے کے بعد نہ یہاں کوئی غلظت (گاڑھاپن) ظاہر نہ گردن کے باہر، نہ طبیعت سے خارج کوئی شے موجود ہو۔ اسی کے ساتھ ضیق تنفس بھی ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ورم اندرونی اعضاء کے اندر ہے۔ سانس لیتے وقت مریض گردن کو سیدھا قائم رکھنے کے لئے مجبور ہو گا۔ ورم حار میں شدت کی وجہ سے درد بھی لاحق ہو گا۔ درد زیادہ ہو گا اور مریض اشتقاق کا شکار ہو جائے گا۔ زبان کو نیچے دبانے کے بعد منہ کے اندر ورم اور سرخی ظاہر ہو تو ایسی حالت میں ورم کا میلان اوپر کی جانب زیادہ ہو گا۔ عضلات حنجرہ میں نہ ہو گا۔ اس لئے ایسی صورت کے اندر تنفس میں دشواری کم ہو گی اور اسی کے مطابق پہلی حالت کے مقابلہ میں ہلاکت کے اندر تاخیر بھی ہو گی۔

(جالینوس)

حتیٰ کہ یہ بھی بڑھ کر عضلات حنجرہ تک جا پہنچے۔ کبھی یہ تنفس کو بالکل روک دیتا ہے۔ جس ذبحہ میں حرارت اور ورم منہ کھول کر دیکھنے کے بعد واضح اور صاف نظر آئے اور اس کے ساتھ

گردن اور سینہ بھی سرخ ہو تو یہ زیادہ مدت تک رہتا ہے۔ سرخی گردن اور سینہ کے اندر زیادہ گہرائی تک نہ ہو تو اس سے بچ جانا زیادہ سزاوار ہے۔ (مؤلف)

ذبحہ کی سب سے بری قسم وہ ہے کہ جس میں تنفس تب ہی ممکن ہے جب مریض تن کر بیٹھے۔ درد زیادہ تیز نہ ہو، حلق اور گردن میں سرخی نمایاں نہ ہو اور نہ واضح طور پر کوئی عرض محسوس ہو۔ سب سے کم خراب قسم وہ ہے جس میں گو حلق اور گردن کے ورم کے ساتھ درد سخت ہو مگر تنفس میں دشواری نہ ہو۔ لہذا سب سے کم بری وہ ہے جس میں شدید درد ہو نہ عسر تنفس۔ ایسے ذبحہ کے اندر حنجرہ محفوظ ہوتا ہے۔ اس کے اندر حلق یا گردن یا دونوں میں بس ایک ورم ہوتا ہے۔ حلق کے اندر اس ذبحہ کو پیدا کرنے والی خلط پر غالب مرارہ اور خون ہوتا ہے۔ ورم رخو بلغمی پیدا ہوتا ہے تو مریض محفوظ ہوتا ہے، صحت جلد ہو جاتی ہے اور بیماری تیز اور بعجلت نہیں ہوتی۔ (جالینوس)

باہر سے سرخی کا اندر کی جانب غائب ہو جانا، حلق اور حنجرہ کی جانب مادہ کے مائل ہو جانے کی علامت ہے۔ یہ خراب علامت ہے۔ باہر کی جانب سرخی کا نمایاں ہو جانا عمدہ ہے۔ یہ بحرانی کیفیت ہوتی ہے۔ ورم اندر موجود ہو اور سرخی بحران کے دن غائب ہو جائے تو زیادہ برا ہے۔ الا یہ کہ اخراج آسان ہو اور ورم پک چکا ہو اور مادہ بہ آسانی بہہ رہا ہو۔ ایسی صورت میں موت کا حکم نہیں لگایا جاسکتا۔ گردن کے باہر سے ورم اور سرخی غائب ہو کر اندر چلی جائے اور مذکورہ علامات میں سے کوئی علامت پیدا نہ ہو بلکہ درد اور تنگی تنفس میں اضافہ ہو جائے تو یہ صورت مہلک ہے۔ خواریق اور گردن کے پھوڑوں میں بہتر یہ ہے کہ مادہ اندر کی جانب نہیں باہر کی جانب مائل ہو۔ کیونکہ طاقت حاصل کر لینے اور نہ پکنے کی صورت خناق ہو جائے گا یا پکنے کی صورت میں پیپ پڑ جائے گی اور پیپ قصبۃ الریہ کی جانب بہہ کر آئیگی۔

کوئے کے امراض:

کوئے سرخ اور بڑا ہو تو اس کا آپریشن کرنا یا کاٹ دینا خطرناک ہے کیونکہ اس کے بعد اور بڑے ورم لاحق ہوں گے، خون ابلے گا اس طرح کی کیفیت میں دواؤں کا ضماور کھیں۔ کوئے میں پتلا پن آجائے اور کنارہ زیادہ بڑا، موٹا اور خاکستری رنگ کی جانب مائل ہو جائے، بلند حصہ زیادہ باریک ہو جائے تو ایسی حالت میں اعتماد کے ساتھ کاٹیں۔ بہتر یہ ہے کہ ایسی حالت میں شکم کے استفرغ کے بعد مسلسل اس کا علاج کریں، پھر کاٹیں۔ (مؤلف)

بتلائے ورم حار کوئے کو کاٹنا اور آپریشن کرنا خطرناک ہے کیونکہ خون تیزی سے ابلے گا پتلا

ہو جانے کے بعد کائیں بالخصوص اس سے قبل طبیعت کے اندر کافی انحطاط آجائے۔ خوشبو سے بچائیں۔ (جالینوس)

موسم خزاں میں عارض ہونے والا ذبحہ مراری اور موسم بہار میں پیش آنے والا بلغمی ہوتا ہے۔

منہ کھول کر دیکھنے کے بعد حلق کے اندر کوئی ورم نہ ہو اور اچانک اختناق ہو جائے تو آفت اس وقت فقط حنجرہ کے اندر ہوتی ہے کیونکہ اچانک اختناق حنجرہ کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے۔ پھیپھڑے کے اندر پیدا ہونے والا ورم اچانک نہیں بلکہ آہستہ آہستہ بڑھ کر اختناقی حالت پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح اس کے اندر اور فضاء سینہ کے اندر پیپ بھی مدت لیتی ہے۔ قصبۃ الریہ کا ورم چونکہ یہاں فضا وسیع ہوتی ہے اور وہ غضرونی ساخت کا ہوتا ہے اس لئے ہڈی تک پہنچ کر مسدود نہیں کر سکتا لہذا اب صرف حنجرہ ہی رہ جاتا ہے جس کی وجہ سے اختناق اچانک ہو سکتا ہے کیونکہ یہاں تنفس تنگ ہوتا ہے۔ حنجرہ کے اندر جو عضلات ہوتے ہیں ان کے جوف میں ورم ہو جائے تو ممکن ہے یہ تجویف مسدود ہو جائے اور تنفس کی راہ کو آزاد کر دے حنجرہ کے اندر اختناق ورم حار کے نتیجہ میں جس کے ساتھ درد ہو یا ورم صلب کے نتیجہ میں لاحق ہوا کرتا ہے (بقراط)

یہ تیز نہیں ہوتا، یا ورم رخو کے باعث پیدا ہوتا ہے، اس کے ساتھ درد نہیں ہوتا، حنجرہ کے اندر کبھی اختناق اس لئے بھی پیدا ہو جاتا ہے کہ حنجرہ کو کھولنے والے عضلہ کی حرکت مفقود ہو جائے۔ اس طرح اس کی نالی تنگ ہو جاتی ہے جس سے اختناقی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے، یا حنجرہ کے اندر موجود عضلہ کی یوست سے اختناق ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت میں بہ کثرت تناؤ پیدا ہوتا ہے جس سے اس کی نالی تنگ ہو جاتی ہے۔ ہم نے کتاب الصوت میں واضح کر دیا ہے کہ یہ عضلہ کون سا عضلہ ہے۔ کیسے معلق ہے اور کس طرح حنجرہ کو مسدود کرتا ہے۔ (مؤلف)

لازم ہے کہ یہ ساری باتیں واضح کر دی جائیں اور اس کی علامات و دلائل تلاش کئے جائیں۔ اسی سے خوانیق کا معاملہ سمجھ میں آ سکے گا کیونکہ حلق کے اندر ورم نظر نہ آئے گا اور عضلہ حنجرہ کی وجہ سے کھولنے والا اختناق پیدا ہو جائے تو ورم کا تمام علاج بیکار ہو جائے گا۔ اسی طرح جس یوست کا تذکرہ ہوا ہے اس کا بھی یہی حال ہو گا لہذا ان امور کی علامات اور ان کے علاج معلوم کر لینا ضروری ہے۔ ان خوانیق کے میلان کے وقت سخت حرارت والے بخار کاربنا بھی ممکن ہے لہذا موت آکر رہے گی کیونکہ بخار کی شدت زیادہ تنفس کی مطالب ہے اور تنفس کا راستہ بند ہے اس سے نہایت تیزی سے سوء مزاج قلب پیدا ہو گا۔ شدید بے چینی کے ساتھ حلق کے اندر بیحد درد ہو اور وہ پتلی بھی ہو تو

خناق تیزی سے آتا ہے۔ (مؤلف)

آدمی نگل نہ سکے، منہ کھول کر دیکھنے پر حلق کے اندر اور باہر کوئی ورم بھی ظاہر نہ ہو، تو یہ بے حد مہلک ہے کیونکہ ورم ایسی صورت میں مرئی کو استر کرنے والے عضلات یا خود مرئی کے اندر ہوگا۔ یہاں ورم ہو جانے پر کبھی گردن کے مہرے اسی طرح پھیل جاتے ہیں جس طرح زیر پشت ورم پشت کے مہروں کو پھیلا دیتے ہیں۔ اس سے گردن کے اندر شکستگی پیدا ہوتی ہے۔ واضح رہے کہ یہ حالت بچہ خراب ہوتی ہے علامات کو معلوم کرنا مشکل ہوتا ہے کیونکہ بیماری کی جگہ کو معلوم کرنا دشوار ہوتا ہے بالخصوص جب کہ عضلات میں فالج یا بوسست یا مہروں کا زوال ہو ایسی صورت میں یہ مہلک ہے۔

مانع تنفس بیماری اس بیماری کے مقابلہ میں زیادہ تیزی سے مہلک ہے جس میں نگلنا موقوف ہو مگر تنفس بحال ہو اور بیماری مرئی کے کنارے پر ہو۔ مذکورہ معیار حاجت تنفس کے زیادہ ہونے کے مطابق قائم ہوگا۔ مرئی کے کنارے پر ایسے بڑے ورم کا پیدا ہونا ممکن ہے جو تنفس کو روک دے۔ اسی طرح حنجرہ کے کنارے کسی بڑے ورم کا ہونا ممکن ہے جس سے نگلنا موقوف ہو جائے۔ مرئی اور قصبۃ الریہ کے کناروں پر نہ ہو بلکہ پیچ میں ہو تو مذکورہ حالت رونما نہ ہوگی کیونکہ مرئی کے اندر پھر کوئی ایسا ورم نہ ہوگا جو قصبۃ الریہ کے کناروں پر دباؤ ڈال کر اسے ضائع کر دے اور ہو اس سے داخل نہ ہو سکے دوسری حالت یہ ہے کہ اس طرح کی صورت حال قصبۃ الریہ میں پیدا نہ ہو۔ (جالینوس)

ذبحہ پختہ ہو جائے اور پیپ پھیپھڑے کے اندر پہنچ جائے تو مریض سات دن کے اندر اختناق کا شکار ہو جائے گا۔ (بقراط)

یہ حالت نہایت بڑے ورموں میں ہوتی ہے (مؤلف)

ذبحہ کے مریض میں ورم گردن کے باہر رونما ہو تو یہ عمدہ ہوتا ہے کیونکہ بیماری کا اندر سے باہر کی جانب آنا زیادہ بہتر ہوتا ہے۔ (بقراط)

برعکس ازیں باہر سے اندر کو ورم یا سرخی غائب ہو جائے تو خراب ہے (مؤلف)

نگلنا دشوار ہو اور منہ کو بری طرح کھول کر دیکھنے کے باوجود ورم ظاہر نہ ہو یا زبان داڑھی سے بری طرح چمٹ جائے تو ایسی حالت کے اندر بیماری مرئی کے باطنی طبقہ میں ہوتی ہے، یہ طبقہ حنجرہ پر استر بھی کرتا ہے، اور مرئی اور حنجرہ دونوں میں مشترک ہوتا ہے۔

ہم واضح کر چکے ہیں کہ اس طبقہ کو معدہ نیچے کی جانب کھینچتا ہے جب کہ منہ سے کھانے کا نفوذ ہو رہا ہوتا ہے۔ اس طبقہ کو حنجرہ اوپر کھینچ کر قائم کر دیتا ہے حنجرہ میں بڑا ورم ہو جاتا ہے تو یہ طبقہ

کبھی معدہ کی موافقت قطعاً نہیں کرتا۔ کبھی بمشکل موافقت کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بیمار قطعاً نگل نہیں پاتا، شاذ و نادر لگتا بھی ہے تو نہایت دشواری کے ساتھ۔ (بقراط)

موسم بہار میں جسے خوائق ہو جائے..... پس اگر امتلا کی کیفیت رونمانہ ہو۔ ابتدا میں سب سے مؤثر فصد قیفال کی ہے۔ مزمن ہو جانے کے بعد زیر زبان رگوں کی فصد کھولیں۔ یہی اصول علاج منہ کی فضا میں ہونے والے تمام ورموں کا ہے۔

خوائق میں جس کی گردن کے پچھلے حصہ کا رنگ اپنی سرخی کی مقدار سے بدل کر سفید ہو جائے اور بغل اور جنگاں پر ٹھنڈا پسینہ آنے لگے تو مریض اسی دن یا دوسرے دن ہلاک ہو جائے گا۔

خوائق کی دو قسمیں ہیں:

(۱) ورم کے ساتھ (۲) ورم کے بغیر۔

ورم کے ساتھ جو خناق ہوتا ہے اس میں لوز تین، کوایا قصبہ الریہ کا کنارہ متورم ہوتا ہے۔ تنفس میں تنگی اور قے کو تحریک ہوتی ہے۔ منہ کھول کر انگلی داخل کرنے پر یہ اعضاء بیحد سخت محسوس ہوں گے۔ درد تیز ہو جانے پر پوری گردن پھول جاتی ہے، چہرے پر ورم آجاتا ہے، سیان لعاب ہوتا ہے، لگنا موقوف ہو جاتا ہے، زبان نکل آتی ہے ہاتھ پیر ٹھنڈے ہو جاتے ہیں، نبض صغیر اور زیادہ سریع ہو جاتی ہے۔ مریض لیٹ نہیں پاتا، التا پلنتا رہتا ہے۔ تن کر بیٹھنے سے سکون حاصل کرتا ہے۔ جو خناق ورم کے بغیر ہوتا ہے اس میں گردن میں دبلا پن اور کھنچاؤ ہوتا ہے۔ مریض اسے مختلف جانب گھما نہیں سکتا۔ چہرہ کا رنگ خاکستری ہو جاتا ہے، آنکھ دھنس جاتی ہے، پیشانی کی کھال پھیل جاتی ہے۔ اس کا رنگ سیسہ جیسا ہو جاتا ہے۔ تنفس تنگ ہو جاتا ہے۔ گردن اور اس کے گرد و پیش میں خارش ہوتی ہے۔ گردن میں سرخی آجائے اور یہ سرخی قائم رہے تو عمدہ علامت ہے مگر کسی سبب کے بغیر غائب ہو جائے تو ردی علامت ہے۔

بہت سے لوگوں کے کونے جڑ سے کاٹ دیئے گئے، جس سے ان کی آواز کو نقصان پہونچا۔ بایں ہمہ جس ہوا کو بھی وہ اندر داخل کرتے اسے سخت ٹھنڈی محسوس کرتے تھے۔ اس سے انہیں تکلیف ہوتی تھی حتیٰ کہ اکثر کو سینہ اور پیچھے کے اندر حد سے زیادہ برودت پہونچی اور وہ مر گئے۔ لہذا یہ لازم نہیں ہے کہ کونوں کو جڑ سے کاٹا جائے بلکہ جڑ کا کچھ حصہ چھوڑ کر کاٹا جائے۔

صلجہ قصبہ الریہ کا کنارہ ہے، مرنی کا کنارہ قصبہ الریہ کے پیچھے گدی کے گوشہ تک اس سے

متصل ہوتا ہے۔ مرنی کے پیچھے وہ عضلہ جو گردن کو آگے کی جانب موڑتا ہے مرنی سے متصل ہے اور اندر تمام مہروں کے ساتھ پھیلا ہوا ہے۔ منہ کو اچھی طرح کھول کر زبان کو دبائے پر حنجرہ اور مرنی کا کنارہ ظاہر ہوگا۔ ذبحہ کے اندر منہ کو اچھی طرح کھولیں اور زبان کو نیچے دبائیں پھر بھی ورم ظاہر نہ ہو تو ورم اس کے عضلہ میں جو حنجرہ کے اندر ہے یا مرنی سے متصل مقام یا اس عضلہ میں ہوگا جو مرنی کے پیچھے واقع ہے۔ مؤخر الذکر عضلہ سے متصل وہ رباط ہیں جو گردن کے مہروں سے اگتے ہیں اور وہ اعصاب ہیں جو نخاع سے اگ کر اس میں تقسیم ہوتے ہیں۔ یہ رباط اور اعصاب ورم عضلہ سے پھیل جاتے ہیں چنانچہ مہرے اور نخاع ان کی جانب کھینچ اٹھتے ہیں اور اس کی وجہ سے گردن کا بیرونی حصہ پست ہو کر بھرا اٹھتا ہے جس کے بعد آنکھ سے اور چھو کر اسے دیکھا جاسکتا ہے۔ اس جگہ دبائے سے درد ہوگا۔ ورم تیسرے مہرے جس کا نام سینہ ہے کے مقام پر اور اس کے اوپر ہو تو نہایت خطرناک ہوتا ہے کیونکہ یہاں نخاع دماغ سے قریب ہوتا ہے۔ لہذا تیزی سے ہلاک ہوئے بغیر مریض نہیں رہ سکتا مگر ورم مذکورہ مقام پر ہوگا تو مریض زیادہ محفوظ رہے گا۔ اس طرح کی بیماریوں میں غدد متورم نہ ہوں تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ یہ بیماریاں دموی نہیں بلغمی ہیں۔ ان کا تعلق لیسیدار بارو اختلاط سے ہے۔ اسی طرح درد کی عدم موجودگی یا کمی اس بات کی علامت ہے کہ بیماری دموی نہیں بلغمی ہے۔ زیر زبان ان رگوں کے اندر کبھی شدید امتلاء ظاہر ہوتا ہے۔ یہ کیفیت کسی کی مرنی کے اندر ہو تو کوئی چیز وہ نکل نہیں سکتا، نکلنے پر زور دے گا تو ناک سے نکل جائے گی۔ کبھی یہ حالت اس ورم کے دباؤ سے پیدا ہوتی ہے جو مرنی کے پیچھے واقع عضلہ کے اندر ہوتا ہے، ساتھ میں تنگی تنفس نہ ہو تو خود حنجرہ اور اس کا گرد و پیش متاثر نہیں ہوتا۔ کبھی حنجرہ میں ورم نہیں ہوتا، الا یہ کہ مرنی کا ورم حنجرہ کو تنگ کر دیتا ہے۔ چونکہ قصبۃ الریہ کے اندر ورمی حصہ پر دباؤ ڈالتی ہے اس لئے تنگی تنفس پیدا ہو جاتی ہے۔ ورم جب مرنی کے پیچھے واقع عضلہ کے اندر ہوتا ہے تو تنفس فقط نکلنے کے وقت تنگ ہوتا ہے۔ (جالینوس)

اور ورم حنجرہ کے اندر ہوگا تو ہر خناق میں تنگ ہوگا۔ مرنی میں ورم ہونے کے وقت یہ تنگی اور زیادہ سخت ہوگی۔ گوہر خناق کے اندر یہ کیفیت لازم سی ہے مگر زیر بحث صورت میں نہایت بڑھ کر ہوتی ہے۔ اخلاط باروہ سے جو صورت حال پیدا ہوتی ہے وہ زیادہ لمبی حتیٰ کہ چالیس دن یا اس سے زیادہ ہوتی ہے۔ اسکے ساتھ بخار نہیں ہوتا۔ کبھی اس کی وجہ سے کسی ایک ہونٹ پر فالج گرتا ہے کیونکہ ورم جب مہروں کے کسی ایک پہلو پر ہوتا ہے تو اسے وہ ایک جانب کھینچ لیتا ہے۔ باقی ورم بیچ کے حصہ میں اور مہروں کو برابر برابر کھینچے تو مذکورہ صورت نہ پیدا ہوگی کیونکہ اعصاب مہروں کے

دونوں پہلوؤں سے نکلتے ہیں، چنانچہ ورم جب کسی پہلو کے سامنے ہوتا ہے تو اس پہلو کو بری طرح کھینچ کر نخاع پر دباؤ ڈالتا اور مائل مہرہ کو باندھ دیتا ہے۔ ایسا زیادہ تر چہرہ کی طاقت کی وجہ سے اور ہاتھ کی جانب ہوتا ہے۔ جسم کے تمام حصوں کی جانب نہیں ہوتا، کیونکہ گردن سے نکلنے والا عصب چہرہ اور ہاتھوں ہی میں تقسیم ہوتا ہے۔ (مؤلف)

ورم حلق میں سب سے پہلے فصد اور قابض ادویات استعمال کریں، پھر اس کے بعد اس میں تھوڑی وہ دوائیں شامل کریں جن میں تحلیل کا اثر ہو، پھر محلات کے اندر اضافہ کریں۔ مزمن ہو جائے اور ورم کے اندر صلابت اور سختی پیدا ہو جائے تو صرف محلات دیں۔ طاقت فصد کھولنے کے لئے موافق نہ ہو تو وہی دوائیں دیں جن کا استعمال اس پر ہوتا ہے۔ بیماری کے انحطاط پر شراب اور نیم گرم پانی کے ذریعہ حمام استعمال کریں۔ گرم پانی کا نطول کریں، محلل ضماد رکھیں، غذا میں مفید چیزوں کا حریرہ لیں۔ ابتدا میں مانع اور انتہا میں محلل ادویات اس پر رکھیں۔ وقت انحطاط تک پانی پینے پر اکتفا کریں۔

نفخ اور تالو کے پہلو کے متصل حصوں میں جو ورم ہوتے ہیں انہیں ورم کی بعض مانع ادویات کا انگلیوں پر طلاء کر کے دونوں گوشوں کے مابین تک دبایا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ گوشت ڈھیلا اور استغنی ساخت کا ہوتا ہے۔ یہ تیزی سے فضلات قبول کرتا ہے اور پھول جاتا ہے۔ متورم ہونے کے بعد اس میں باغمی رطوبت جمع ہو جاتی ہے۔ اس لئے اعتدال کے ساتھ انگلیوں سے دباتا اسے دفع کرتا اور اسے اس کی جڑوں سے چپکا دیتا ہے جیسا کہ قابض ادویات کا اثر ہوتا ہے۔ ہم قابض دوائیں اور دباؤ کا طریقہ اس وقت تک استعمال کرتے ہیں جب تک ورم ابتدائی حالت میں ہوتا ہے۔ دبانے کے ساتھ رب التوت اور اس سے بھی زیادہ قابض دوا استعمال کریں۔ بیماری طویل ہو جائے، ورم پختہ ہو جائے، غدود کے اندر رطوبت بھر گئی ہو تو رب التوت میں بورہ یا اس کا جھاگ یا نمک یا کبریت تھوڑی مقدار میں شامل کرتے ہیں، یا اس کے علاوہ کسی اور چیز کا اضافہ کرتے ہیں جس میں تحلیل، سوزش اور زجاجی بلغم کو جذب کرنے کی تاثیر ہو۔ ورم خود حلق کے اندر ہو تو اس طرح کی ادویات استعمال کریں نہ دباؤ ڈالیں۔ نادان حضرات غلطی کرتے ہیں چنانچہ جہاں ضرورت نہیں ہوتی وہاں وہ مذکورہ علاج اختیار کرتے ہیں، اور یہ خیال کرتے ہیں کہ ایسے مریضوں کو دباؤ کا طریقہ نقصان پہنچاتا ہے۔ (جالینوس) غور کریں، ورم حلق کے اندر ہو تو دباؤ کا طریقہ ناپسند نہیں اور مذکورہ ادویات بھی ناپسند نہیں، بہتر تو یہ تھا کہ دباؤ کے طریقہ کے ساتھ ذکر کردہ قابض دواؤں کو ناپسند کرتے بشرطیکہ ورم حلق کے اندر ہو۔ (مؤلف)

مذکورہ مریضوں کو نہ کھانے پینے سے فائدہ ہوتا ہے کیونکہ انہیں جسم کے آہستہ آہستہ نہیں یکبارگی استفراغ کی ضرورت ہوتی ہے، اندر سے دباؤ کا طریقہ خوانیق کے علاج میں مفید ہے جس میں گردن کے مہرے اندر کی جانب مائل ہوتے ہیں، کیونکہ مہروں کو یہ طریقہ اپنے مقام پر واپس لاتا ہے۔ مگر ان بیماریوں میں یعنی اورام حلق میں جو فلفلمونی قسم کے ہوں، مضر ہے۔ البتہ لوز تین کھل جائیں اور قے آور دواؤں کے استعمال پر بلغم سے پر ہو جائیں تو مفید ہے۔ ایسے غرغرے اور عطوس مفید ہیں جو کثرت سے بلغم جذب کریں نیز زیر زبان رگوں کی فصد کھولنا بھی نافع ہے۔ گردن کی رگیں، کنپٹیاں، پیشانی کی رگیں، اور چہرہ کی رگیں بھر جائیں اور مریض تن کر ہی سانس لے سکے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اختناق کی منزل قریب ہے۔ ان کے حق میں شکم کو چلا دینا بیکہ مفید اور فصد اور زیادہ مؤثر ہے۔ (جالینوس)

جالینوس کا قول ہے کہ خوانیق کی پانچ قسمیں ہیں:

- ۱۔ قصبۃ المرئی کے اندر کوئی ورم حار ہو جائے۔
- ۲۔ قصبۃ الریہ کے کنارے اندر سے ورم حار ہو جائے۔
- ۳۔ مذکورہ بالا دونوں مقامات کو گھیرنے والے عضلہ میں باہر سے، یعنی اس گوشت میں جو ان کے درمیان پھیلاؤ پیدا کرتا ہے، ورم حار ہو جائے۔
- ۴۔ مہرے اندر داخل ہو جائیں۔
- پہلی دونوں قسمیں زیادہ مصیبت لاتی ہیں۔ ان میں کوئی چیز اندر داخل نہیں ہو پاتی تیسری اور چوتھی زیادہ کشادہ ہوتی ہے اور کم مصیبت لاتی ہے۔
- ۵۔ پانچویں قسم سب سے زیادہ بری ہے یہ اس وقت عارض ہوتی ہے جب عضلات حلق میں شدید ورم ہو جاتا ہے۔ اس سے مہروں میں تناؤ پیدا ہو جاتا ہے۔
- اس جگہ ورم زیادہ تر دموی ہوتا ہے، بلغمی اور صفراوی بھی ہوتا ہے، سوداوی نہیں ہوتا کیونکہ ذبحہ تیزی سے ہوتا ہے مگر سوداوی ورم سست ہوتا ہے۔
- دموی کی علامت یہ ہے کہ چہرہ میں امتلاء و سرخی ہوگی۔ بیشتر خونی پیپ خارج ہوئی ہوگی، منہ میں شراب شیریں کا مزہ محسوس ہوگا۔ ایسی حالت میں فصد کھولیں۔ صفراوی میں مریض پیاس اور حرارت زیادہ محسوس کرے گا، حلق کے اندر چرپری چیزوں اور تیز سرکہ جیسی سوزش محسوس ہوگی۔ لہذا فصد نہ کھولیں۔ (یہودی)

یہ غلط ہے۔ (مؤلف)

ورم بلغمی ہوگا تو زیادہ ہوگا اور زیادہ ڈھیلا محسوس ہوگا۔ حلق کا مزہ نمک جیسا ہوگا کیونکہ نمکین بلغم سے یہ پیدا ہوتا ہے۔

خون اور صفراء سے پیدا شدہ خوانیق کا سب سے عمدہ علاج فصد، پھر خیار شنبر اور حقنہ ہے۔ سب سے پہلے سماق، گل سرخ، گلنار، عرق عنب، الثعلب اور رب التوت وغیرہ سے کریں۔ انتہا میں گل ارمنی کے جو شاندر، خیار شنبر، گرم تازہ دودھ وغیرہ سے اور تیزید (پیری کا بڑھنا) میں لہسن، عصارہ کرنب، شہد، فلفل جیسی گرم لطیف چیزوں کے ذریعہ علاج کریں۔ دار چینی سنگھین اور ماء العسل میں ملا کر مسلسل غرغره کرنا مفید ہے۔ چھڑکنے کی دواؤں میں گل سرخ، گلنار، مایثا، رسوت وغیرہ اور تھوڑی کا فور استعمال کریں۔ انتہاء مرض میں کتے کا گو، ابابیل سوختہ، نوشادر، کندر، اور مر مفید ہے۔ (یہودی)

غرغره سے فارغ ہونے کے بعد۔ (مؤلف)

مریض کے لئے ٹکنا مشکل ہو جائے تو شانوں کو بری طرح دبائیں۔ اس سے نالی کشادہ ہو جائے گی اور پانی اتر جائے گا۔ (یہودی)

ذبحہ کی ابتداء میں نفوخ کا نسخہ :

تخم کلاب، سماق، عدس مقشر، ہلیلہ سیاہ، قاقلہ صغیر، قاقلہ کبیر، کبابہ ہر ایک، ایک ایک جزء، عاقرقرہ نصف جزء، طباشیر، عصارہ سوس، نوشادر، چوتھائی جزء، حلق میں پھونکیں۔ (اہرن)
بقراط کا قول ہے کہ ذبحہ میں بخار اور نکلنے میں تنگی ہوتی ہے۔ جس مریض کا تنفس متواتر ہو اور آواز مفقود یا باریک یا کمزور ہو جائے تو یہ سمجھیں کہ گردن کا مہرہ گر گیا ہے اس میں جو حمہ اور فلغمونی ہوتے ہیں ان میں درد ہوتا ہے۔ فلغمونی میں درد زیادہ اور بلغمی میں کم ہوتا ہے۔

بقراط کہتا ہے کہ دوسرے مہرے سے پہلے مہرے تک پہنچنے لگائیں۔ حلق پر ورم کا دباؤ زیادہ ہو اور تھوک خشک ہو جائے تو حلق کے اندر کوئی پر یا کچلی ہوئی شاخ داخل کریں، اس پر کوئی دھجی پیٹ کر کچ کریں۔ اس سے بلغم کا سقیہ ہوگا، ورم سٹے گا۔ آخر میں جو شاندر، فودنج کا غرغره کریں۔ پرانے ہونے پر حلتیت اور دار چینی کا غرغره کریں۔ (طبری)

شدید حالت میں حلق کے نفوخ کا نسخہ :

ایسے بچے کا پاخانہ جو تر مس کھاتا ہو، سفید کتے کا گو، ابابیل سوختہ، نوشادر اختناق کے اندیشہ میں دن میں کئی بار مسلسل استعمال کریں۔ ابتدا میں مازو، ناپختہ، اقا قیا، ساق، گل سرخ، حصرم خشک، انار کی پیالیاں (آقماع رمان) جھاؤ پھل، حلق میں مسلسل پھونکیں۔

بلغمی ورموں کا عمدہ نفوخ :

عاقہ قرحہ، فلفل اچھی طرح پیس کر حلق میں پھونکیں بلغم پکھل جائے گا۔ تحلیل کرنا چاہیں تو ورم کے لئے مفید جو شانہ حسب ذیل ہے :

جو شانہ :

منقی سیاہ، حلبہ مغسول، تھوڑی فوٹج، جوش دے کر صاف کر لیں اور تھوڑی اس کے اندر حلتیت گھول کر غرغره کریں۔

دیگر :

لطیف اور مفید ہے۔ عرق کاسنی میں خیارشمبر حل کر کے غرغره کریں۔

دیگر :

ماء العسل میں حلبہ جوش دے کر غرغره کریں۔ (مؤلف)

مرئی میں اس کے کنارے اندر سے یا قصبۃ الریہ میں اندر سے ورم ہو جاتا ہے تو مشکل اور خراب ہوتا۔ اول الذکر نگلنے اور مؤخر الذکر تنفس میں دشواری پیدا کرتا ہے۔ ان دونوں کو گھیرنے والے عضلہ کے اندر ورم ہوتا ہے تو اور زیادہ سخت ہوتا ہے۔ نگلنے کی جگہ اور تنفس میں ہونا اور گردن کے مہروں کا اندر داخل ہونا بیکہ خراب ہے۔ اس جگہ پر ورم سوداء کے علاوہ تمام اخلاط سے پیدا ہوتا ہے۔ سوداوی ورم تھوڑا اور ست ہوتا ہے۔ ہر قسم کے ورم کی علامات مخصوص ہوتی ہیں، چنانچہ فلمونی میں رگوں کا امتلاء، چہرہ کی سرخی اور باعث مرض پیشتر کی تدبیریں ملتی ہیں۔ مریض منہ کے اندر شراب کا مزہ اور حمہ میں کرب، پیاس اور حلق کے اندر تیز سرکہ محسوس کرتا ہے۔ بلغمی میں سیلان لعاب اور درازی زبان ملتی ہے، منہ میں نمک کا مزہ ہوگا۔ اس کا علاج سب سے پہلے فصد، اسہال، غرغره اور مریض کو بھوکا رکھنا ہے۔

ورم حار حلق کے لئے چھڑکنے کی دوا:

گل سرخ، طباشیر، تخم رجلہ، ماز، سماق، قاقلہ، سکر، حلق کے اندر پھونکیں۔ (اھرن)
تخم گلاب، گلنار، تھوڑی کافور پھونکیں۔ (مؤلف)

عمدہ غرغره:

نیچ سوسان اور کبابہ پانی میں جوش دے کر غرغره کریں۔ ابتداء میں ورم حار کے مریضوں کو عرق عنب، الثعلب، گل سرخ، اور سماق کا، تزیید میں طلاء، بلغمی مریضوں کو سکنجبین یا ماء العسل کا اور آخر میں ماء العسل کیساتھ مرزنجوش اور فوج کے جو شانہ کا غرغره کرائیں۔

مزمن اور طویل المدۃ ورم کے لئے بخور (چھڑکنے کی دوا):
دارچینی، فلفل، حلتیت پیس کر تھوڑی پھونکیں۔

ابابیل سوختہ طاقتور ہوتی ہے۔ زیادہ انگاروں والے تندور کے اندر اسے جلا لیں۔ مناسب یہ ہے کہ ابابیل کو ذبح کر کے اس کا خون پروں پر چھڑکا جائے، پھر اس پر نمک چھڑک کر، اسے مٹی کے ایک کوزہ میں بند کر دیں اور نہایت گرم تندور کے اندر اس حد تک رکھیں کہ جل جائے۔ (اھرن)

ذبحہ کی ابتداء میں مانع اور مسکن پیاس، زیر زبان رکھنے کیلئے گولی:

تخم گلاب، تخم رجلہ، لعاب اسپغول، نشاستہ، طباشیر، سماق، کیترہ، تھوڑی کافور، چھٹی گولیاں بنا کر زبان کے نیچے رکھیں۔

بوقت انتہا گولی کا دیگر عمدہ نسخہ:

مر نصف جز، اصل السوس دو جز، حلتیت چوتھائی جز، عصارۃ کرنب یا انگور کے گاڑھے رس میں گوندہ کر زبان کے نیچے رکھیں۔

منہ کے پرانے ورم میں جب کہ لازم رہے اور تحلیل نہ ہو، مفید یہ ہے کہ زیر زبان رگ کی فصہ کھولیں۔ بقدر ضرورت خون نکل جائے تو سرکہ اور نمک کا غرغره کرائیں۔

کوئے پر دو قسم کی دوائیں رکھی جاتی ہیں:

۱۔ وہ دوائیں جو کوئے کو سمیٹ کر قائم کر دیں۔ مثلاً سرکہ میں مازو پیس کر ایک پر کے ذریعہ

کوٹے پر چپکا دیں، یا سرکہ میں مازو پیسکر کاغذ پر طلاء کریں اور اسے چند یا پر رکھیں۔ اس سے کو اسیدھا ہو جائے گا۔

۲- وہ دوائیں جو کوٹے کو کاٹ دیں، مثلاً حلتیت اور شب کوٹے کی جڑ پر رکھ دیں۔ اس سے وہ کٹ جائے گا۔ اس پر شہد کا طلاء کر دیں۔ یا مریض کو شب کی لکڑیوں کی دھونی دیں۔ اس سے کو ۲ بری طرح سمٹ جائے گا۔ یا بانس یا کھجور کا پتہ جلا کر اس کی راکھ سرکہ سے دھوئیں اور پانی میں شب، مازو اور ساق گھول کر غرغہ کریں۔ یہ کوٹے کو سمیٹ دیگا۔ یا چھانچ میں نمک ملا کر کلی کریں۔

حلق اور کوٹے کا ہر غلیظ ورم جو دس دن سے آگے بڑھ جائے اس میں مفید یہ ہے کہ حلتیت سوادو گرام، سرکہ ۳۴ گرام کا روزانہ غرغہ کریں۔ (مؤلف)

خوائیق کی ابتداء میں تیر بہدف، حیرت انگیز نسخہ :

رب خشخاش جو قابض دواؤں سے تیار کیا گیا ہو۔ خشخاش ۴۰۰ گرام، پانی ۴ کلو میں شب و روز بھگوئیں اور پھر اس قدر جوش دیں کہ ۸۰۰ گرام رہ جائے۔ صاف کر کے اس پر اقا قیا، ساق، گلنار، اور تھوڑی سکر ڈالیں اور جوش دیں حتیٰ کہ قوام بن جائے۔ اسے استعمال کریں۔ نزلوں میں بیحد مفید ہے۔ (اھرن)

نغانغ میں ورم ہو کر پیپ پڑ جائے تو شراب شہد سے غرغہ کریں تاکہ پیپ کا ستقیہ ہو جائے۔ پھر عدس، گل سرخ کے جو شانہ کا غرغہ کریں۔ لوز تین کو انگلیوں سے مس نہ کریں۔ مس بھی کریں تو نرمی سے رفتہ رفتہ سکون پہنچائیں۔

لوز تین کے لئے :

انار شیریں مع پوست کوٹ کر اسکا عصارہ چھ جز، شہد ایک جز، جوش دے کر شہد جیسا گاڑھا کر لیں اور لوز تین پر بطور لٹوخ استعمال کریں۔ کوٹے کو سختی سے مس نہ کریں، لٹوخ کسی پر کے ذریعہ کریں۔ عضلات کے اندر ورم ہو جائے تو یہ ورم عضلہ مرنکی اور قصبہ الریہ کے داخلی عضلہ میں یا خارج میں یا داخلی یا خارجی حنجرہ میں ہوگا۔ اس کے ساتھ تنگی تنفس اور درد ہوگا۔ کبھی اس کے ہمراہ چنگاری سی، گردن اور چہرہ کے اندر سرخی اور ورمی تناؤ ہوتا ہے۔ سقطہ یا ضربہ کی وجہ سے گردن کے مہروں کے اندر داخل ہو جانے سے ذبحہ ہو جائے تو لا علاج ہے۔ ذبحہ کی دیگر قسموں میں فوراً فصد کھولیں۔ اور خون بکثرت بار دوسرے اور تیسرے دن نکال دیں، کیونکہ ان میں خون کے بہ کثرت

استفراغ کی ضرورت ہوتی ہے۔ یکبارگی خون نکال دینے سے غشی طاری ہوگی، تو فوراً اختناق ہو جائے گا کیونکہ عسر تنفس سے قوت برقرار نہ رہ سکے گی۔ بیماری میں سکون نہ ہو تو زیر زبان فصد کھولیں یا خود زبان پر شگاف لگا دیں۔ حقنہ کے ذریعہ شکم کو نرم کریں۔ ہاتھ پیروں پر آب نیم گرم کا نطول کریں۔ انہیں اچھی طرح باندھ دیں۔ یا گردن پر روغن کے اندر اون ڈبو کر رکھیں۔ ٹھنڈی چیزوں کا غرغہ کریں۔ حدت نہ ہو اور مرض انتہا پر ہو تو غرغہ کی دواؤں میں فطرون اور تھوڑی کبریت زرد شامل کریں۔ کتوں کا گوشہد میں ملا کر ورم پر لٹوخ کرنے سے بچہ فائدہ ہوتا ہے۔ اسی طرح ابابیل کی راکھ اور دواء الحرمل بھی فائدہ کرتی ہے۔ تھوڑی پر جو تک لگائیں۔ اس پر اور زیر گدی بچہ بھی لگائیں۔ سوس، صنوبر، شیخ، ایرسا، انجیر اور سداب کے جو شانہ کا غرغہ کریں۔ یہ تمام غرغے طاقتور ہوتے ہیں۔ یا خردل اور سکنجبین کا غرغہ کریں۔ ان چیزوں سے حلق کے اندر حدت اور حرارت محسوس ہو تو روغن گرم دیں، مگر تھوڑا دیں۔ ماء الشعیر عمدہ شے ہے۔ تیسرے دن تک ماء العسل کے سوا کھانے میں کچھ نہ لیں۔ تیسرے دن کے بعد ماء الشعیر اور ساتویں دن کے بعد بیضہ کا گودا اور نرم حریرے استعمال کریں۔ (بولس)

طاقت اور بیماری کی درازی کا اندازہ کر کے غذا اسی کے مطابق دیں۔ کیونکہ بیماری اگر بچہ گرم اور بیمار طاقتور ہے تو غذا نہ دینا نہایت بہتر ہے برعکس ازیں برعکس طریقہ بہتر ہے۔ (مؤلف)

بیماری کے انحطاط پر حمام کریں اور گردن پر ایسی قیر و طی کی مالش کریں جس میں عرق سداب جذب کر دیا گیا ہو۔ (بولس)

مشکل خوانیق میں سرکہ، شہد اور خردل کا اکٹھا غرغہ کریں۔ ورم سخت ہو تو سب سے مفید دواء الحرمل ہے، اس کا غرغہ کریں۔ اندرونی اور بیرونی طور پر طلاء بھی کریں۔ حرمل سے تیار شدہ دوا کے اندر حسب ذیل تین دوائیں بھی شامل کر لیں۔ تو نہ فصد کی ضرورت ہوگی نہ اسہال کی۔ کتے کا گو، بچہ کا پاخانہ، اور عصاۃ قششاء الحمار ہر ایک ساڑھے چار گرام، مذکورہ دوا کے ہر ۳۴ گرام میں۔ کتے کے گو اور قششاء الحمار سے علاج کرنا کافی ہے۔ ممکن ہو تو اس کا طلاء کریں۔ ورنہ حلق کے اندر پھونکیں۔ بچہ مفید ہے۔ اگر پاخانہ بدبو سے دور کرنا چاہیں تو کتے کو تھوڑی خشک ہڈیاں چند دنوں تک اور بچے کو روٹی اور ترمس کھلائیں۔ فصد کریں کئی بار میں تھوڑا تھوڑا خون نکالیں تاکہ مریض پر غشی طاری نہ ہو۔ غشی طاری ہوگی تو ہلاک ہو جائے گا اور اختناق میں مبتلا ہو جائے گا اس سے زیادہ خون نکال دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ فصد کریں اور بیماری کو رک کی ہوئی دیکھیں تو اس دن زیر زبان کی

فصد کھولنا نہ چھوڑیں۔ میں نے ایسا بارہا کیا ہے اور مفید پایا ہے تاہم بیماری میں فصد اسراف کے ساتھ نہ کھولیں۔ کسی عورت کو خناق ہو اور حیض کا خون رک چکا ہو تو صافن کی فصد کھولیں۔ اسی طرح بواسیری خون کے رک جانے کے بعد کریں۔ میں نے تجربہ کیا ہے چنانچہ بیحد مفید پایا ہے۔ جسم کے اندر امتلائی کیفیت موجود نہ ہو تو بچہ لگانا مفید ہے کیونکہ یہ ماؤف گوشوں سے جذب کرتا ہے اور خناق میں افاقہ ہو جاتا ہے۔ گردن پر روغن کی ترمیم کریں۔ اس پر پہلے روغن اون ڈبو کر رکھیں پھر ایسی دوائیں رکھیں جو طاقت کے ساتھ مادہ کو باہر کھینچ لائیں۔ یہ طریقہ علاج بیماری کے آخر میں اختیار کریں۔ نظردن، انجیر اور کبریت وغیرہ ورم پر چپکائیں۔ اسی طرح تکمید بھی کریں۔ اس سے وسعت ہوتی ہے اور مادہ باہر کی جانب جذب ہوتا ہے۔ ورم حلق میں ان چیزوں کی لازماً ضرورت ہوتی ہے۔ یہ بیحد مفید ہیں کیونکہ خلط کو باہر کھینچتی ہیں۔ تین دن کے بعد غذا میں ماء العسل دیں۔ تین دن کے بعد سات دن تک ماء الشعیر، پھر بیماری کے تمام ہونے تک بیضہ کا گودا اور مرغ کے چوزے دیں۔ (اسکندر)

کندش، برگ دقلی، اور قسط جیسی تیز دواؤں کے ذریعہ عطوس دینے سے خوائق میں افاقہ ہوتا ہے۔ (طیب نامعلوم)

ورم نمایاں نہ ہو، مریض پر اضطراب کی کیفیت طاری ہو۔ پانی اندر اتارنے کی قدرت نہ ہو تو دونوں شریان سہاتی پر بچہ لگا کر تھوڑا انتظار کریں۔ پھر سر پر ایک بچہ لگائیں۔ بیماری پھر بھی باقی رہے تو زبان کی رگ، ہونٹوں اور نعتوں کی فصد کھولیں، اور حتی الامکان زیادہ کھولیں۔ یہ فصد قیال کی فصد کے بعد کریں۔ اور زیادہ سے زیادہ خون کا استفراغ کر دیں شاید کہ مریض بچ جائے۔ محلل ادویات کے غرغہ میں سستی نہ کریں، مریض کو سونے نہ دیں، کوئے کے ورم میں زیادتی سے خراب قسم کے خوائق لاحق ہوتے ہیں۔ کوئے اور خوائق میں شکم کا اسہال بہر حال مفید ہے۔ فصد بھی نافع ہے۔

ذبحہ کی حیرت انگیز دوا:

خاکستر ابابیل ۷ گرام، زعفران ساڑھے تین گرام، ناردین ۲ گرام، شہد میں یکجا کر کے علاج کریں۔

حسب ذیل نسخہ اس سے بھی عمدہ ہے:

خاکستر ابابیل، بچوں کا پائخانہ، کتے کا گو، خاکستر سرطان۔ ہم وزن طلاء کریں اور ہم وزن حلق

کے اندر داخل کریں۔ ابابیل کے فرہہ بچے ذبح کر کے ان پر نمک چھڑکیں اور ایک ہانڈی میں رکھ کر اسے مٹی سے بند کر دیں۔ پھر اسے تندور کے اندر اس حد تک رکھیں کہ پیسے جانے کے قابل ہو جائیں۔

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ باعث خوائق خلط حلق سے نکل کر پیچھے پڑے اور معدہ و دیگر اعضاء اور قلب پر گر جاتی ہے اور مریض ہلاک ہو جاتا ہے۔ بالخصوص جبکہ یہ خلط قلب تک جا پہنچتی ہے۔ لہذا اچھی طرح تفتیش کر لینا ضروری ہے۔ یہ خلط معدہ تک پہنچتی ہے تو درد اور قے، پیچھے پڑے پر گرتی ہے تو کھانسی اٹھتی ہے مگر درد غائب ہوتا ہے۔ قلب پر گرتی ہے تو خفقان پھر موت آ جاتی ہے۔ گردن کا مہرہ اندر کی جانب مائل ہو جائے تو انکلی حلق تک لجا ئیں اور پوری طاقت سے باہر کی جانب دفع کریں۔ اس سے مریض کو آرام ہو گا اس کا لعاب ہمیشہ پونچھتے رہیں، اس کا ٹکنا اور سرعت سے فضلہ کا تنقیہ ہونا زیادہ اولیٰ ہے۔ حلق میں نوشادر پھونکیں اس سے خوائق میں سرعت افادہ ہوتا ہے۔ (شمعون)

خوائق کے شروع میں قابض اور آخر میں محلل دوائیں مستعمل ہیں۔ قابض دوائیں محلل سے اور محلل دوائیں قابض دواؤں سے خالی نہ رہیں۔ البتہ آخر میں جب ورم میں سختی اور صلابت آ جاتی ہے تو مرخی ضماد اور آب نیم گرم حلق پر رکھیں۔ ضماد اور نطول کی اصل میں اس وقت ضرورت ہوتی ہے جب ورم بڑا ہوتا ہے۔

ذبحہ کا طاقتور علاج:

انگلیوں سے ورم کو اوپر کی جانب دبانا، شکم کا اسہال، قیال اور زیر زبان رگوں کی فصد، کثرت سے بلغم خارج کرنے والے غرغرے اور سحوط۔ ورم حار اور درد ہو تو دباؤ کے طریقہ سے اجتناب کریں کیونکہ یہ مضر ہو گا۔ کثرت سے رطوبت موجود ہو، لوز تین پھول گئے ہوں اور گہرے اندر داخل ہو گئے ہوں تو دباؤ کا طریقہ استعمال کریں۔ تالو کی ہڈی یا شبکہ سے مشابہ ہڈی لیں استرخا ہو تو اوپر کی جانب دبائیں یہ ہڈیاں منہ کو سختی سے کھولنے میں آسانی پیدا کرتی ہیں۔ (جالینوس)

مہروں اور مذکورہ مقامات کو دبانے کے لئے لوہے کا آلہ استعمال کرنا ضروری ہے۔ (مؤلف)
جسم سخت اور سوداوی ہوں تو خوائق میں محلل اور زیادہ نرم ادویات کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے برعکس ادویات کی بچوں اور عورتوں میں ضرورت ہوتی ہے۔ دواء الحار مل استعمال کریں، چاہیں تو بورہ، عصارۃ قشع الحمار، حلتیت، کتے کے گو اور خردل کے ذریعہ اسے طاقتور بنادیں۔ ابابیل

کی بیٹ خوائیق کا شافی علاج ہے۔ دوسری دوا کی ضرورت نہیں ہوتی۔ نرم کرنا چاہیں تو اس میں نشاستہ، گل سرخ وغیرہ کا اضافہ کریں۔

مشکل خوائیق کے اندر گدی پر پچھنے، زبان کی رگوں کی فصد، کندھے پر پچھنے اور گردن اور حلق پر نطول کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

مریض اختناق کے قریب ہو تو حلق کے اندر بچے کا پانخانہ شہد کے ساتھ لت پت کریں۔ فصد ممکن نہ ہو اور خناق کا اندیشہ ہو تو مذکورہ بچے کا پانخانہ استعمال کریں۔ میں نے تجربہ سے اسے بیحد موثر پایا ہے۔ پانخانہ کو بو سے دور کرنا چاہیں تو بچے کو گرم غذائیں اور تیز اور مرغ کا گوشت دیں۔ اس سے تاثیر اور بڑھ جائے گی اور ناگوار بو بھی اس کے اندر نہ ہوگی۔ (فیلم غورس)

زبان سیاہ ہو کر گول ہو جائے تو مریض خناق میں مبتلا ہو جائے گا۔ یہ کثرت امتلاء کی علامت ہے کیونکہ زبان سیاہ ہے، لمبائی کم ہو گئی ہے۔ کیونکہ عرض بڑھ چکا ہے۔ (کندی)

ورم حلق کو پکا کر پھوڑنے کے لئے ضرورت یہ ہوتی ہے کہ پکانے کے لئے انجیر و خیار شہر کے جو شانہ کا اصل السوس اور بنفشہ کے ہمراہ غرہ کریں۔ حلق کے اندر دودھ کی دھار مارنا مفید ہے۔ پھوڑنے کے لئے کتے کا گو، خاکستر ابا تیل، بورہ اور خردل استعمال کریں۔ مشکل خوائیق میں کتے کا گو، آدمی کا پانخانہ اور مولیٰ سبجین میں بھگو کر غرہ کریں۔ (ابن ماسویہ)

خوائیق کے باب میں جامع اصول:

- ۱- فصد۔ مستعمل طریقوں میں سب سے زیادہ ضروری ہے۔
- ۲- پنڈلی پر پچھنے لگانا۔ اس کے ذریعہ زیادہ خون نکال دینے سے بیماری کے اندر فوری افاقہ ہو جاتا ہے۔
- ۳- تیز ہٹنے۔ اس کا فائدہ فوری ہوتا ہے۔
- ۴- مخرج بلغم غرہ۔

خوائیق میں فصد کھولیں یا پنڈلی پر پچھنے لگائیں۔ اس کے بعد تیز ہٹنے دیں، اور مخرج بلغم مثلاً فوج اور خردل وغیرہ کو ماء العسل میں جوش دے کر غرہ کریں۔ بیماری میں تیزی سے افاقہ ہوگا۔ گردن پر سداب جنگلی اور خردل وغیرہ ماء العسل میں جوش دے کر نطول کریں۔ اس سے ورم میں بیجان ہوگا اور ورم نکل جائے گا اس کا نکل جانا ہی صحت کی علامت ہے۔ (روفس)

دوران گفتگو یہ بھی ہے کہ خوائیق، نفاق میں بلغمی ورم کی وجہ سے بھی ہوتے ہیں۔ شروع ہی

سے ماء العسل کے ذریعہ غرغره کرنا مناسب ہے۔ (مؤلف)

لوزتین اور خوائنق کا علاج آپریشن ہے۔ نرف الدم ہونے کو قریب ہو تو گردن پر پیچھے اور سینہ پر ہچکنہ لگائیں۔ ان مقامات کی رگوں کی ہم نے فصد کھول دی ہے تاکہ خون جذب ہو جائے۔
آب زان کا غرغره کریں اور تھوڑی اس پر چھڑکیں۔ (انطلیس)

بولس نے بھی انطلیس ہی جیسی بات کہی ہے مگر اطمینان بخش نہیں ہے۔ (مؤلف)

سب سے برا اور تیزی سے ہلاک کرنے والا وہ ذبحہ ہے جس میں نہ حلق کے اندر نہ گردن میں، نہ باہر نہ اندر کوئی ورم نمایاں ہو، تاہم درد نہایت تیز ہو، اور اسی کے ساتھ انتصاب تنفس بھی ہو۔ پہلے، دوسرے، تیسرے یا چوتھے دن خناق ہو جائے گا۔

(مزید برآں جالینوس کہتا ہے کہ) ورم ظاہر نہ رنگ میں ہو، نہ حرارت میں نہ سوجن میں، نہ باہر سے نہ اندر سے۔ حلق وہ مقام ہے کہ زبان کو دبا کر منہ کو دیکھیں تو اس فضا کے اندر دو نالیاں نظر آئیں گی، ایک مرنی دوسری حنجرہ، حنجرہ قصبة الریہ کا کنارہ ہوتا ہے۔ یہاں کوئی ورم ظاہر نہ ہو تو یہ سمجھیں کہ وہ حنجرہ کے داخلی اعضاء کے اندر ہے۔ خناق کا باعث یہی ہوتا ہے کیونکہ تنفس کی نالی تنگ ہوتی ہے اور اس سے بھی زیادہ تنگ ہو جائے تو اختناق ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مریض پر اضطرابی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ وہ تن کر رہتا ہے تاکہ حنجرہ کی نالی کھل جائے اور ہو جذب ہونے لگے۔ گردن کے عضلہ میں ورم کے سبب تیز درد ہوتا ہے۔ اس حالت کے اندر جس ذبحہ میں درد ہوتا ہے اور اس کے ساتھ سرخی اور ورم حلق بھی ظاہر ہو تو وہ بیحد مہلک ہوتا ہے۔ البتہ پہلی صورت کے مقابلہ ہلاکت ذرا دیر میں آتی ہے۔ انتصاب نفس بھی ایسا پہلی صورت میں نہیں ہوتا۔ کیونکہ حنجرہ کا عضلہ اس حالت میں حد سے زیادہ متورم نہیں ہوتا۔ جس سے حلق اور گردن پر سرخی آجائے۔ (جالینوس)

یعنی گردن پر سرخی خارج ہے۔ اس میں تاخیر ہوتی ہے (مؤلف)

اس سے زیادہ محفوظ شکل وہ ہوتی ہے جس میں گردن اور سینہ کی سرخی اچانک اندر نہیں چلی جاتی۔ اس قسم کے اندر تنفس دشوار نہیں ہوتا۔ البتہ حلق اور گردن میں ورم اور سرخی کے ساتھ سخت درد ہوتا ہے۔ اس سے کم خراب وہ صورت ہوتی ہے۔ جس میں مذکورہ باتوں کے باوجود درد نہیں ہوتا۔ سرخی گردن اور حلق میں نمایاں ہوتی ہے۔ مگر ٹٹلی تنفس ہوتی ہے اور نہ درد۔ ذبحہ کی اس حالت میں حنجرہ مونا ہونے سے محفوظ رہتا ہے۔ بس حلق کے اندر مادہ جمع ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

میرے خیال میں مراد یہ ہے کہ مرنی، گردن، یا دونوں کے اندر مادہ جمع ہو جاتا ہے۔ (مؤلف)

اس مادہ کے اوپر غالب بالعموم مرارہ ہوتا ہے۔ بلغمی ورم یہاں ہوتا ہے تو سہل العلاج ہوتا ہے۔ سرخی کا غلبہ ورم کے پکنے سے پہلے گردن اور سینہ میں رہتا ہے۔ مریض پیپ خارج کرتا ہو یا جسم کے ظاہری حصہ میں کوئی پھوڑا نکلنے سے پہلے کی حالت ہو اور بحر ان کا دن ہو۔ مرض کو معلوم ہو جیسے اس کو درد ہو رہا ہے تو یہ صورت موت یا مرض کے اندر دھنس جانے کی علامت ہے کیونکہ ایسی صورت میں ورم پختہ نہ ہوگا بلکہ ضعف اعضاء کی وجہ سے اندر دھنس گیا ہوگا۔ مریض کے اندر طاقت نہ ہوگی تو ہلاک ہو جائے گا ورنہ بیماری عود کر آئے گی۔ بہتر یہ ہے کہ سرخی اور دیگر تمام پھوڑے باہر کی جانب مائل ہوں۔ اندر کی جانب اس کا میلان فساد ذہن پیدا کرتا ہے اور اکثر انجام یہ ہوتا ہے کہ پیپ پڑ جاتی ہے۔ کو جب تک سرخ اور بڑا ہو اسے آپریشن کر کے کاٹ دینا خطرناک ہے کیونکہ اس کے بعد ورم ہوتا ہے اور خون بہتا ہے۔ لہذا تمام تدبیروں سے پتلا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ غرغرے کے بعد عنبہ نام کی رطوبت جمع ہو جاتی ہے اور کوئے کا کنارہ بڑا مائل بہ خاکستری رنگ اور بالائی حصہ نہایت پتلا ہو جاتا ہے ایسی حالت میں اعتماد کے ساتھ اسے کاٹیں۔ بہتر یہ ہے کہ پہلے شکم کا استفرغ کریں بشرطیکہ موسم اور وقت سازگار ہو۔ (جالینوس)

کوئے میں فلغمونی ورم ہو اور اسے کاٹ دیا جائے تو نزف الدم ہوتا ہے اور بڑے ورم پیدا ہو جاتے ہیں۔ آپریشن کرنے سے بھی صورت حال یہی ہوتی ہے۔ ورم میں سکون اور افاقہ ہو جائے تو اسے بھروسہ کیساتھ کاٹیں، بالخصوص جبکہ طبعیت خود آمادہ ہو یا علاج کریں۔ خوائق کی بیماریوں میں جسم کا ظاہر طبعی حالت پر ہو تو جسم کا اندرون صاف سمجھا جائیگا۔ برعکس ازیں استفرغ کا محتاج ہے۔ موسم بہار میں ہونے والے خوائق بلغم سے قریب تر ہوتے ہیں، مگر موسم خزاں میں ہونے والے مرارہ سے قریب ہوتے ہیں۔ خوائق کے اندر ورم نہ اندر نہ باہر ظاہر ہو تو ورم ایسی حالت میں مرئی پر استر کرنے والے عضلہ یا خود مرئی میں ہوگا۔ دونوں اعضاء اور نخاع کے درمیان، گھیرنے والی جھلیاں ہوتی ہیں۔ مہروں کے درمیان اعصاب اور رباطوں کی شرکت ہوتی ہے۔ ان اعصاب اور رباطوں میں تناؤ اس عضو کی جانب ہو جس میں ورم ہوتا ہے تو مہرہ کھینچ اٹھتا ہے یعنی اندر کی جانب اور ایک طرف کھینچ اٹھتا ہے۔ پھیلاؤ ایک جانب ہو تو ایک جانب اور اگر دونوں جانب عرض میں ہو تو اندر کی جانب کھینچتا ہے۔ داخلی ورم ذبحہ کے اندر باہر کی جانب نمایاں ہو تو یہ عمدہ علامت ہے کیونکہ بہتر یہ ہوتا ہے کہ بیماری اندرونی اعضاء سے باہر کی جانب منتقل ہو۔ (جالینوس)

ماء العسل کے ہمراہ حلیت کا غرغره کرنا خناق میں تیزی کیساتھ نہایت مفید ہے۔

(نخستین شوع)

حلق کے اندر ورم فلغمونی ہونے کا اندازہ ہو تو فصد کے ذریعہ قیصال اور حبل سے خون نکال دیں۔ پنڈلی پر پچھنے لگائیں۔ ہاتھ اور پیر کو باندھ کر اوپر آب گرم کی مالش کریں۔ عرق عنب الثعلب، برگ خلاف، طر فاء، رب التوت اور رب الجوز وغیرہ جیسی مانع و رادع ادویات کا غرغره کریں۔ گردن کے باہر رادع ادویات کا غرغره کریں۔ گردن کے باہر رادع دوائیں کا ضمانہ رکھیں کیونکہ اس سے فضلہ اندر داخل ہوگا۔ گردن کے باہر تخم کتان، بابونہ، روغن شیرج اور آرد جو وغیرہ جو جسم سے مادہ جذب نہ کریں بلکہ حلق سے باہر جذب کریں، کا ضمانہ رکھیں۔ درد کی شدت میں مجبور ہو جائیں تو گرم دودھ، فانید، شربت بنفشہ، لعاب تخم کتان، اور میٹھیج کا غرغره کریں۔ یہ مسکن درد ہوتا ہے۔ بیماری انتہا پر ہو تو گردن کی رگوں اور زیر زبان دونوں رگوں کی فصد کھولیں۔ زو فاء، حاشا، خردل، حلتیت، کے جو شانہ کا بتدریج غرغره کریں۔ گردن پر طاقتور سرخی لانے والے مرہم کا طلاء کریں تاکہ ورم اور سرخی باہر کی جانب آجائے۔ یہ گرم خوائیق یعنی صغراوی اور دموی خوائیق کا علاج ہے۔ بلغمی خوائیق میں طاقتور مسہل کے ذریعہ شکم کا اسہال کریں، حقنہ دیں۔ دونوں قسم کے خوائیق میں غذا ترک کر دیں۔ پہلے خوائیق میں ماء الشعیر اور دوسرے میں ماء العسل استعمال کریں۔ اس کے بعد گردن پر محلل ضمانہ رکھیں۔ حلتیت، ماء العسل، زو فاء و خردل وغیرہ کے جو شانہ کا غرغره کرائیں۔ سوداوی خناق تقریباً شبیں ہوتا ہے۔ ہوتا ہے تو مہلک ہوتا ہے۔ (مؤلف)

سرکہ کا مسلسل غرغره بالخصوص شب، مازو، یا جھاؤ پھل کے ہمراہ کرنا گرے ہوئے کوٹے کے لئے عمدہ ہے۔ (نخستینوع)

منہ کے اندر عارض ہونے والے ورم تمام منہ کے اندر ہوتے ہیں۔ ابتداء میں کبھی اور ام مانع دواؤں کے محتاج ہوتے ہیں۔ مانع دوائیں سب کی سب ٹھنڈی ہوتی ہیں۔ البتہ ان میں کچھ وہ ہوتی ہیں جن میں برودت کے ساتھ قبضیت بھی ہوتی ہے اور یہ زیادہ طاقتور ہوتی ہیں۔ پھر خود عضو کے اندر دیگر علامات بھی ہوتی ہیں۔ وہ یہ کہ منہ پر ڈھانکنے والی جھلی جسم کو ڈھانکنے والی جلد کے مقابلہ میں زیادہ پولی ہوتی ہے۔ چنانچہ دواؤں سے یہ کراحت محسوس کرتی ہے۔ اندیشہ ہوتا ہے کہ مہادی کوئی محالجاتی دوا مرئی اور پھیپھڑے کے اندر چلی جائے۔ مسخر سے حفاظت کرنی چاہیے۔ اسی لئے وہ دوا جس میں فلد فیون ہوتی ہے اس سے منہ کے علاج میں نقصان پہنچتا ہے۔ کوئی چیز اس کے انتخاب میں آتی ہے تو اس سے مرئی، معدہ اور پھیپھڑے کو بے حد نقصان پہنچتا ہے۔ اس کی خراب بو منہ کے اندر زمانے تک باقی رہتی ہے۔ اس طرح کھانے کا مزہ بگڑ جاتا ہے۔ اسلئے منہ کی اس طرح کی ادویات سے اجتناب کریں، الا یہ کہ شدید ضرورت ہو۔

گرم ورموں کی ابتداء میں عصارہٴ توت و سازج کے ذریعہ علاج کرنا نہایت عمدہ ہے۔ شہد سے تیار کردہ رب التوت، زیادہ مدت تک باقی رہتا ہے کیونکہ جس میں شہد نہیں ہوتا اس میں فساد تیزی سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ سازج سے عمدہ ہوتا ہے۔ ورم کی انتہا پر شروع میں دوا پر قابض اثرات کو غالب اور آخر میں قابض و محلل کو مساوی ہونا چاہئے۔ بیماری کے انحطاط پر محلل ادویات استعمال کریں۔ ورم میں کوئی سخت چیز باقی رہ جائے تو ایسی صورت میں تمام دواؤں کو خالص محلل ہونا چاہئے۔ مر اور زعفران کا رب التوت میں عمدہ اثر ہوتا ہے کیونکہ زعفران اپنی قبضیت کے باعث مر کو تیز کر دیتا ہے اور مر، اپنی لطافت کی وجہ سے اندر ڈوب کر اثر اعضاء کی گہرائی میں پہنچاتی ہے اور اس سے بیماری کو اکھاڑ پھینکتی ہے۔ عصارہٴ توت میں قبضیت زیادہ ہوتی ہے۔ اسی طرح زعفران کے اندر بھی۔ مر لطیف ہوتی ہے چنانچہ ہر ایک دوسرے کی مدد کرتی ہے۔ ابتدا میں رب التوت کے ساتھ عصارہٴ حصرم یا عصارہٴ سماق یا تخم گلاب یا عصارہٴ گلاب و گلنار شامل کرتا ہوں۔ اس میں وہ چیزیں شامل ہو جاتی ہیں جو ابتدا میں طاقتور ثابت ہوتی ہیں۔ انتہاء میں ایسا نہیں ہوتا مگر ورم پکانے کے لئے اس میں فقط زعفران اور مر شامل کرتے ہیں۔ انحطاط پر اسکے اندر زوفا، فوج، بورہ کا جھاگ، حاشا اور صحر جیسی محلات داخل کریں۔

پوست جو ز سے تیار کردہ رب میں قبضیت کے ساتھ لطیف قوت بھی ہوتی ہے۔ جس کا اثر گہرائی تک پہنچتا ہے۔ میرے نزدیک منہ کے لئے یہ سب سے افضل دوا ہے۔ میں اسے چار قسم کی بناتا ہوں۔ پہلی قسم کی بعض اجزاء میں قابض، دوسری میں زعفران و مر، تیسری میں کبریت و بورہ، سازج والا جزء چھوڑے رکھتا ہوں۔ سازج کو میں بچوں کے لئے قابض کو ابتدا میں، منضج کو انتہا اور محلل کو آخر میں استعمال کرتا ہوں۔ (جالینوس)

رب التوت کی ترکیب:

عصارہٴ توت یک جزء، شہد ایک جزء، مر و زعفران ۱۰۲۰ کلو میں ۱۴ گرام۔ اگر اس میں قابض دوائیں شامل کرنا چاہیں تو ۱۰۲ گرام عصارہٴ حصرم خشک، یا سماق ڈالیں اور آخر میں زعفران اور مر شامل کریں۔ کیونکہ طول فوج سے اس کی طاقت کمزور ہو جاتی ہے۔ محلل دوائیں اس میں داخل کرنا چاہیں تو بورہ کا جھاگ اور کبریت داخل کریں۔ بورہ شہد کے مقدار برابر اور عصارہ ۸ گرام اور کبریت ساڑھے چار گرام ہونی چاہئے۔ رب الجوز کا مرکب بھی اسی طرح تیار کریں۔ البتہ شہد اس میں زیادہ سے زیادہ داخل کریں۔ مذکورہ بیماریوں میں بوقت تحلیل موزوں یہ ہے کہ فوج کو ہی کو اہل کر اسے انگور کے

گاڑھے رس میں ملائیں اور غرغره کریں۔ یا فونج یا حاشا استعمال کریں۔ انتہا اور پکنے کے وقت انجیر کا جو شانہ، انگور کا گاڑھا رس، اور ابتدا میں ماء الحصرم، ماء السماق اور رب الجوز موزوں ہوتا ہے۔

منہ کے اندر رکھنا اور غرغره کرنا موزوں ہے، نگلنا نہیں۔ کیونکہ آب انار اور بھی دانہ کی طرح یہ معدہ کے لئے مفید نہیں ہوتیں۔ رب الجوز کا عصا رہ جوش دے کر تھوڑا گاڑھا کر لیں اور پھر اس میں شہد زیادہ نہیں بقدر ضرورت شامل کر کے جوش دیں اور سماق کو انگور کے گاڑھے رس میں جوش دے لیں تو یہ درد حلق کی ابتدا اور انتہا میں ایک مفید دوا ہوگی۔

حلتیت بھی حلق اور شکم کے اور ام صلبہ میں مفید ہے۔ تحلیل کے وقت جو دوائیں موزوں ہوتی ہیں وہ حسب ذیل ہیں:

انجیر کا جو شانہ، سبوس کا جو شانہ، ماء العسل جس کے اندر فونج یا بورہ یا کبریت یا حلتیت جوش دی گئی ہو۔ لوزتین میں مفید جنگلی ابا تیل ہے۔ اسے جلا کر راکھ ۸ گرام، زعفران ساڑھے چار گرام، سنبل ساڑھے چار گرام شہد میں گوندھیں اور حسب ضرورت علاج کریں۔ ابا تیل کے بچے لے کر پروں سمیت ان پر نمک چھڑکیں اور ہانڈی میں اس کا منہ بند کریں، اور پھر انگاروں کی آگ میں اس حد تک رکھیں کہ جل کر راکھ ہو جائیں۔

کوئے پر شب اور تخم گلاب وغیرہ جیسی رکھنا ہو تو سلائی کی پیالی کے ذریعہ رکھیں اور پیالی کو دبائیں۔ دبانے کا طریقہ یہ ہے کہ پیالی کو زبان کے گوشہ میں گھسیٹیں کیونکہ یہ حصہ حنجرہ کی جانب مائل حصہ سے زیادہ بہتر ہوتا ہے۔ جس ورم سے اندیشہ خناق ہو اس میں سفید کتے کے گو سے زیادہ طاقتور دوا میرے علم میں نہیں ہے۔ اسے خشک کر کے ریشمی کپڑے سے چھانیں اور شہد میں ملا کر حلق پر لٹوخ کریں۔ بچہ کو روٹی اور ترمس کھلائیں اور اچھی طرح ہضم کرانے کا اہتمام کریں۔ پھر اس کا پاخانہ بھی شہد میں ملا کر استعمال کریں۔

باہر کی جانب دبا کر کوئے کا علاج قابض دواؤں سے کیا جاتا ہے۔ سب سے عمدہ دوا شب یمانی ہے کیونکہ یہ لطیف تر ہوتی ہے۔ قلقنت اور زاج سرخ، جہان پیدا کرتی ہیں۔ کوئے کی بیماری مختصر ہو اور جسم صاف ہو تو صحت کے لئے قابض دوائیں کافی ہیں مگر جسم کے اندر امتلاء موجود ہو اور کوا کمزور ہو تو مذکورہ دوائیں مہلک ہوتی ہیں۔ مانع ادویات کے ہمراہ محلل ادویات سے علاج کیا جاتا ہے۔ درد زیادہ تیز ہو تو مخدر دوائیں بھی شامل کر دیں۔ محلات کے ذریعہ علاج زیادہ نرم دواؤں سے شروع کرتے ہیں تاکہ جہان پیدا نہ ہو۔ دواؤں کا مرکب کوئے کی حرارت و سرخی، یا اٹھے ہوئے حصہ اور جسمانی امتلاء کے مطابق تیار کریں۔ جو کو آمدت سے متورم رہ کر سخت ہو جاتا ہے۔ اس کے علاج

میں حلتیت سب سے عمدہ اور طاقتور ہوتی ہے اس باب میں خوائق کا اصول علاج اختیار کریں۔
 حلق اور کویے کے اندر ورم زیادہ دشوار ہوتا نظر آئے تو کان میں روغن بادام شیریں ڈالیں
 اور انجیر کا جوشاندہ سے مسلسل غرغره کرنا کر پیپ پڑنے میں مدد پہنچائیں۔ مریض پر غشی طاری
 ہو جائے اور اختناق کا اندیشہ ہو تو طاقتور حقنہ دیں اور زیر زبان اور پیشانی کی رگوں کی فصد کھولیں۔
 زیادہ شکاف لگا کر گدی اور ٹھوڑی کے نیچے بچھنے لگائیں۔ خارج سے مسلسل تکمید کریں۔ نیم گرم اشیاء
 کا ضمار رکھیں۔ ورم پر نیل کا پت اور عصارہ قشعہ الحمار طلاء کریں۔ یہ دونوں دوائیں نہایت مؤثر اور
 طاقتور ہوتی ہیں، ان کے ساتھ شہد بھی شامل کریں۔ ابانیل کی راکھ کا طلاء بھی کریں۔ منہ کو ایک
 قیف کے ذریعہ فوج کے جوشاندہ کا بھپارہ دیں تاکہ بھاپ اندر زیادہ سے زیادہ داخل ہو، قیف کی دم پر
 ایک نلکی رکھ کر لیٹ دیں تاکہ بھاپ حلق کے اندر داخل ہو سکے۔ (جالینوس)
 اختناق میں مریض کو بورہ، پانی اور روغن پلائیں، (ارنجیان)
 میرے نزدیک یہ مستعمل نہیں ہے کیونکہ کویے کے لئے تجربہ اور قیاس سے میں نے اسے
 عمدہ نہیں پایا۔

خوائق کیلئے:

مازو، شب، ہم وزن، نوشادر نصف جزء۔ (جالینوس)

خوائق کے لئے برود کا عمدہ نسخہ:

طباشیر، تخم گلاب، دو جزء، فوج ایک جزء، عدس مقشر ایک جزء، عاقر قرح جالہ جزء، برگ زیتون
 ایک جزء، سب کو پیس کر ریشمی کپڑے سے چھان لیں اور حلق کے اندر پھونکیں۔ بیحد مفید ہے۔
 (حنین)

بیماریوں کے علاج میں:

کتے کا گو، چڑیوں کا بیٹ، خردل، عصارہ قشعہ الحمار تحلیل کرنا چاہیں تو خوائق میں انہیں
 بوقت انتہا استعمال کرتے ہیں۔ وقت انتہا کے بعد خوائق کے مریض کو خردل اور شہد کا غرغره
 کرادیں تو پھر دوسری دوا کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ یہی اثر اس وقت بھی ہوگا جب مذکورہ دواؤں
 میں سے کسی دوا کو پیس کر حلق پر چسپاں کر دیں۔ خناق کی دواؤں میں عصارہ قشعہ الحمار، آدمی کا
 پانچخانہ اور کتے کو گو شامل کر دیں تو خناق کا ازالہ ہو جائے گا خواہ فصد نہ لیں اور غذا نہ کم کریں۔ ان

دواؤں کے استعمال کے بعد گدی اور شانے پر بچہ لگانے کی ضرورت باقی رہتی ہے نہ زیر زبان رگوں کی فصد کی۔

خوائق کے اندر آدمی کا پانخانہ اور کتے کا گو کا تجربہ میرا پرانا ہے۔ تنہا یہی علاج کیا جائے تو کافی ہے۔ اس کا حیرت انگیز اثر مشاہدہ میں آچکا ہے، بالخصوص اس بچے کا پانخانہ جس نے روٹی اور ترمس کھائی ہو۔ مریض مہلک خناق سے نجات پا جاتا ہے۔ (فیلگریوس)

ابابیل کو جلا کر راکھ کر لیں اور دن میں کئی بار طلاء کریں اور حلق کے اندر پھونکیں، صحت ہو جائے گی۔ ابابیل کو دو بار جلائیں حتیٰ کہ راکھ ہو جائے وہ اسی طرح مفید ہوتی ہے بلکہ اس طرح وہ مفید تر ہوتی ہے۔ گرم دودھ کا غرغہ کرنا خوائق میں عمدہ ہے کیونکہ یہ پکا دیتا ہے۔ کتے کو تب ہی کاٹیں جب اسے ڈھیلا، مرجھایا ہوا، رستی کے مانند دیکھیں۔ ایسی صورت میں کانٹے سے نزع الدم ہوتا ہے نہ خراب قسم کے اعراض پیدا ہوتے ہیں۔ (اطہور سفس)

کتانی دھاگے سے سانپ کا گلا گھونٹیں اور اس دھاگے کو خوائق کے مریض کی گردن میں باندھیں تو اس سے ورم لوزیتین میں سکون ہو جائے گا۔ (اطہور سفس)

ذبحہ ایک فلغمونی ہے جو حلق کے اندر ہوتا ہے۔ (اغلو قن)

گردن کے مہروں کے اندر داخل ہو جانے سے جو ذبحہ ہوتا ہے وہ زیادہ تر بچوں کو پیش آتا ہے۔ سب سے سخت ذبحہ وہ ہوتا ہے جو گردن کے پہلے مہرہ کی وجہ سے ہوتا ہے۔ یہ جس قدر نیچے آتا ہے اسی قدر خرابی کم ہوتی جاتی ہے۔ پہلا مہرہ زیادہ شریف ہوتا ہے۔

ذبحہ کی پانچ قسمیں ہیں:

- ۱۔ حلق کا ورم یہ وہ مقام ہے جو منہ کے اندر داخل ہے اور حنجرہ کے کنارے ختم ہوتا ہے۔
- ۲۔ کوئی ورم اصلاً اس جگہ دیکھا جائے نہ منہ کے اجزاء میں سے کسی جزء میں، نہ حلق میں، نہ گردن کے باہر، پھر بھی مریض کو خناق کا احساس ہو۔
- ۳۔ ورم خود حلق کے اندر نہ ہو بلکہ حلق کے مقام سے باہر ہو۔
- ۴۔ حلق کے اندر ہو اور اس سے باہر، باہر سے مراد گردن کی ظاہری سطح نہیں بلکہ وہ مقام ہے جو منہ میں حلق کے مقام سے متصل ہوتا ہے۔
- ۵۔ مہروں کا ٹل جانا۔ مہروں کے مقام پر کوئی پھوڑا ہو جاتا ہے جس سے مہرے کھینچ کر اندر

داخل ہو جاتے ہیں جیسا کہ حدبہ (گبڑے پن) میں ہوتا ہے۔

خوائق کے مریض سخت دشواریوں میں ہوتے ہیں۔ لپٹتے ہیں تو ننگے میں سخت دشواری، تن کر بیٹھتے ہیں تو آسانی ہوتی ہے۔ تن کر بیٹھنے پر کھانا اچھی طرح نیچے اتر پاتا ہے۔ (جالینوس)

لبے پتلے کوئے کو جو چوہے کی دم کے مشابہ ہو کاٹ دیں۔ باقی چھوٹے، گول، سیاہ، سرخ کو کاٹ دینا خطرناک ہے۔ کاٹنے کا طریقہ یہ ہے کہ زبان کو نیچے دبائیں اور کوئے کو قالب البواسیر کے ذریعہ پکڑ کر نیچے کھینچیں اور کاٹ دیں۔ جڑ سے نہ کاٹیں، کیونکہ تالو کے قریب سے کاٹ دیں گے تو خون ابل پڑے گا۔ کل کا کل نہ کاٹیں بلکہ تھوڑا کاٹیں حتیٰ کہ اصل کو باقی رہے۔ خون ابلنے لگے تو دوا حاد استعمال کریں اور خیال رکھیں کہ یہ دوا حلق کے نیچے اترے نہ زبان پر لگے۔

حلق کے لئے مفید برود کا نسخہ :

ورم حار میں، گل سرخ، طباشیر، انشاستہ، تخم گلاب، تخم رجلہ، مازو، سماق، سکر طبرزد، ذرور بنالیں۔ (انطلیس)

جن کے کوئے جڑ سے کاٹ دیئے گئے ان میں اکثر کی آواز کو نقصان پہونچا۔ کچھ ناک میں پانی ڈالنے سے سخت ٹھنڈک محسوس کرنے لگے۔ اس کی وجہ سے انہیں کھانسی آنے لگی۔ انہیں معمولی غبار یا دھواں لگ جانے سے بھی کھانسی آتی رہی۔ کیونکہ کٹنے کے سے پہلے کو ۲ گردو غبار اور دھواں کو قصبہ الریہ میں داخل ہونے سے روکتا تھا کیونکہ ان چیزوں کے داخلہ کے وقت وہ چپک جاتا تھا، ہوا کو بھی روکتا تھا کیونکہ ہوا کو ضرورت یہ ہوتی ہے چکرا کر اور الٹ پلٹ کر قصبہ الریہ کے اندر داخل ہونے سے پہلے لطیف اور معتدل طور پر گرم ہو جائے۔ (جالینوس)

دشواری میں حلق کے اندر ابانیل سوختہ، نوشادر، سوختہ ابانیل کا ایک تہائی یکجا کر کے اندر خوائق کی بیماری میں پھونکیں۔ شروع میں اس کا مانع ادویات پھر مٹج دواؤں کا غرغہ کریں۔ پیپ پڑ جائے تو لعاب خردل، خمیر، انجیر وغیرہ جیسی پھوڑا پھاڑنے والی دواؤں کا غرغہ کریں۔ پھٹ جانے کے بعد منقہ، پھر مجلف (خشک کرنے والی) دواؤں کا غرغہ کریں جن کے اندر سوزش نہ ہو۔ (ساہر)

سک اور نوشادر کا ذریعہ کوئے کو کھڑا کریں۔ یہ حیرت انگیز دوا ہے۔ (ابوداؤد، یہودی) میرا اپنا تجربہ مازو اور نوشادر کا ہے۔ مگر ابوداؤد کا نسخہ زیادہ لطیف اور زیادہ عمدہ ہے۔ (مؤلف) خوائق کی چار حدیں ہیں۔ پہلی حد یہ ہے کہ مانع مادہ ادویات کا غرغہ کریں۔ مانع مادہ دوائیں قابض اور سرد آیات ہیں۔ مثلاً عرق کاسنی، عنب الثعلب، خلاف، جھاؤ، عدس کا جو شانہ وغیرہ۔

بوقت انتہا تحلیل کرنا چاہیں تو شراب، مر، زعفران، وغیرہ کا غرغہ کریں۔ پکانا چاہیں تو تازہ دودھ، سکر کا، انگور کے گاڑھے رس کا، اور سبوس، سمید، سکر، شیرج، انجیر، کا غرغہ کریں اور زیادہ طاقتور چاہیں تو انجیر کے جو شانہ جس میں خردل پڑی ہو کا غرغہ کریں، پھوٹ کر بہنے لگے تو ماء العسل جیسی پیپ کو صاف کرنے والی دوا کا غرغہ کریں۔ صفائی کے بعد قابض ادویات استعمال کریں۔ تاکہ مقام ماؤف طاقت پا کر مند مل ہو جائے۔ (منج)

کوئے کو اس تک نہ کاٹیں جب تک اس کی جڑ باریک، کنارہ موٹا اور کنارے میں پیپ جیسی رطوبت نہ آجائے۔ ایسی حالت میں جیسے چاہیں چاقو اور حلتیت و شب جیسی دواؤں کے ذریعہ کاٹ دیں۔ (اھرن)

کو اکٹ جانے کے بعد مریض پیاس کو برداشت نہیں کر سکتا۔ غبار، دھواں اور ٹھنڈی ہوا کے معمولی سبب سے جو حلق کے اندر تیزی سے داخل ہو جاتے ہیں، مریض کھانسی کے لئے مستعد ہو جاتا ہے۔ (مؤلف)

دواء اھرن کوئے کے استرخاء اور گرجانے میں:

مازو سبز ناشفتہ سرکہ میں پیس کر نیم گرم کوئے پر چپکائیں، کو اکٹ کر اٹھ جائے گا۔ یہی دوا چندیا پر رکھیں۔ اسے کاغذ پر طلاء کر کے بالخصوص بچوں کی چندیا پر رکھیں۔ یا منہ کھول کر شاخ شبث کی دھونی دیں۔ اس سے بھی سکڑ کر کو اکٹھ جائے گا۔ یا ماء الکھین یا نمک کے ساتھ چھاج کا غرغہ کریں۔ کوئے کی تکلیف، حرارت اور بخور میں نیز گرم خوائق میں مفید یہ ہے کہ تازہ دودھ کے اندر ساق بھگو کردن میں دس بار غرغہ کریں۔ ہر قسم کے ورم حلق میں جو ایک ہفتہ سے زیادہ کا ہو، سرکہ میں حلتیت بھگو کردن میں غرغہ کرنا مفید ہے۔ (اھرن)

میں نے خود اپنے اوپر تجربہ کیا ہے۔ چنانچہ سب سے بہتر یہ پایا ہے کہ جس وقت آدمی کو خوائق اور کوئے کے نیچے گرجانے کا احساس ہو جائے قابض اور کٹھے اس سے بہ کثرت لیس دار بلغم خارج ہو جانے کے بعد کو فوراً سمٹ جائے گا۔ حلق کا ورم بالعموم بلغمی ہوتا ہے اور سرکہ اسے توڑنے کے لئے بیحد موافق ہوتا ہے۔ مادہ کور وکتا اور دفع کرتا ہے۔ لہذا اس سے زیادہ عمدہ کوئی اور شے نہیں ہے۔ بیماری کے اندر جس قدر حدت ہوتی ہے اتنا ہی سرکہ زیادہ قابض ہوتا ہے۔ بیماری تیز نہیں ہوتی تو سرکہ زیادہ تیز اور کم قابض ہوتا ہے۔ (مؤلف)

خوائق کے مریضوں کے منہ سے جھاگ آجائے تو ناقابل صحت ہوتے ہیں۔

خوانیق میں قیہال کی فصد کریں اور تیسرے اور چوتھے دن تک کئی بار میں تھوڑا تھوڑا خون نکال دیں کیونکہ ایک بارگی استفراغ غشی طاری کر دیتا ہے۔ کیونکہ فضلہ حلق کی جانب بہ سرعت جذب ہوتا ہے اور خوانیق کے مریض کمزور ہوتے ہیں کیونکہ وہ غذا نہیں لے پاتے۔ لہذا ان کی طاقت گر جاتی ہے۔ کمزور ہو جائیں اور بیماری دشوار ہو تو زیر زبان رگوں کو فصد کھولنا مؤثر نہ کریں۔ دوسرے دن پر اسے ہر گز نہ ٹالیں۔ تیز ہٹنے دیں جن میں شحم حنظل موجود، الایہ کہ تیز بخار ہو۔ ہلکا بخار ہو تو مریض کو ماء الشعیر جس میں جو کی آدھی مقدار مسور جوش دی گئی ہو، پلائیں، اس سے خون کی حدت کا ازالہ ہو جائے گا۔ ابتداء میں عرق عنب المصلب، گل سرخ، ساق، رب الجوز اور توت کے جوشاندہ کا غرہ کرائیں۔ وسط مدت میں انجیر، خیار شہر، سبوس سمید کے جوشاندہ، ماء العسل اور مینج کا اور آخر میں کتے کا گو، کبریت، دواء الحرمل، دواء الخطاطیف، آدمی کے پانخانے اور عصارۃ قشۃ الحمار کا غرہ کرائیں۔ (سرایون)

خوانیق سوداء سے عارض نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس کا اثر بہت دیر میں ہوتا ہے۔ ورم سوداوی طویل مدت کا محتاج ہوتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

بتلائے خناق کو جھاگ آجائے تو علاج نہ کریں، کیونکہ اسے صحت نہ ہوگی، جھاگ نہ آئے تو حلق کے اندر بہ کثرت مرج کے ساتھ دودھ اور تیز سرکہ کے اندر پسا ہوا تخم قریص (تخم انجرہ) ڈالیں۔ باہر سرخی آجائے تو مریض لامحالہ صحتیاب ہو جائے گا۔

ڈوبنے والے شخص کے سر کو نیچا کریں تاکہ پانی نکل جائے، پھر اسے دھونی دیں حتیٰ کہ چھالے پڑ جائیں۔

دیگر:

کوئے کو بالعموم استرخاء لاحق ہوتا ہے۔ کبھی استرخاء پورے کوئے کے اندر ہوتا ہے کبھی کنارے اور جڑ پر ہوتا ہے۔ علاج یہ ہے کہ فصد کرنے کے بعد کاٹ دیں اور مبر دادویات کا غرہ کرائیں۔ زبان کی جڑ میں ورم ہو تو فولادی دراندازی سے اجتناب کریں کیونکہ نزف الدم کا اندیشہ ہوتا ہے۔ ورم اگر زبان کے کنارے پر ہو تو نزف الدم کا اندیشہ نہیں رہتا۔ کوئے کے اندر استرخاء کا علاج مازو وغیرہ ہے۔ (طیب نامعلوم)

کوئے کے استرخاء کی علامت یہ ہے کہ ورم کے بغیر لمبا ہو جاتا ہے۔ متورم کوٹا موٹا ہو جاتا ہے۔ (مؤلف)

خناق صفاوی کی علامت:

تیز درد، پیاس، التہابی کیفیت، حلق کے اندر کھٹے سرکہ کا احساس، شدید جلن، علاج و شوار ہوتا ہے۔ دموی خناق میں چہرہ پر سرخی، عروقی امتلاء اور منہ کے اندر شراب کا مزہ۔ بلغمی ورم میں اکثر درد نہیں ہوتا ہے۔ زبان ڈھیلی پڑ جاتی ہے اور باہر کی جانب نکل آتی ہے۔ علاج ابتداء میں چوتھے دن تک۔ فصد اور دافع ادویات، چوتھے دن کے بعد میٹج، خیارشمبر، بادیان، اور زیر زبان رگوں کو کاٹ دینا۔ شہد کے ہمراہ حلقیت کا استعمال بیماری کے آخر میں مفید ہے۔ فصد کھولیں تو کئی دنوں میں خون تھوڑا تھوڑا خارج کریں تاکہ مادہ جذب ہو اور طاقت میں انحطاط نہ آئے۔ ہاتھ پیروں کو مالہ مادہ کی خاطر باندھ دیں۔ (طیب نامعلوم)

کوئے میں استرخاء پیدا ہو جائے تو نوشادر، ہلیلہ، عاقر قرحا، شب مفرد و مرکب کے ذریعہ اسے اچھی طرح دبائیں اس کے ساتھ مسوڑھے کے اندر بھی استرخاء موجود ہو تو چہار رگ کی فصد کھولیں اور چہرہ کے نیچے پچنے لگائیں، سرکہ اور سماق کا غرغره کرائیں۔ انشاء اللہ صحت ہوگی۔ (ابن ماسویہ)

آٹھواں باب

تنفس، تنفس کی پیشگی علامت اور جسم میں تنفس کا فعل

تنفس دو حرکتوں سے مرکب ہے۔ ایک حرکت سے ہوا اندر کو کھینچتی ہے اور دوسری سے باہر کو خارج ہوتی ہے۔ ان دونوں حرکتوں کے درمیان دو وقفہ ہوتے ہیں۔ ایک انبساط کے اجزاء اور انقباض کے شروع میں ہوتا ہے، یہ دونوں وقفوں میں مختصر وقفہ ہوتا ہے۔ دوسرا وقفہ انقباض کے آخر اور انبساط کے شروع میں ہوتا ہے، یہ زیادہ لمبا ہوتا ہے۔ دخانی فضلہ زیادہ جمع ہو جاتا ہے تو ہوا کی حرکت خارج کی جانب ہوتی ہے۔ یہ سریع و عظیم انقباض ہوتا ہے۔ برعکس صورت برعکس حالت پیش کرتی ہے کیونکہ ایسی صورت میں طبیعت کے لئے حالت طبعی کے مقابلہ میں انقباض کے ذریعہ دفع کرنے کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ اگر ہوا کے ذریعہ ٹھنڈک پہنچانے کی ضرورت شدید ہوتی ہے تو انبساط اسی طرح رہتا ہے۔ ہر ایک کو طاقت طبعی کے پیش نظر قیاس کرنا چاہئے کیونکہ انقباضی حرکت نوجوانوں میں طبعی طور پر طاقتور ہوتی ہے۔ کیونکہ انہیں دخانی اخراجات خارج کرنے کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے۔ اسی طرح مختلف موسموں اور مزاجوں میں بھی ضرورت ہوتی ہے۔ چنانچہ گرم مزاج عظیم و متواتر تنفس اور سرد مزاج اس کے برعکس کا طالب ہوتا ہے۔ بحالت خواب انقباض زیادہ تیز اور بڑا ہوتا ہے کیونکہ اس وقت ہضم کا عمل ہوتا ہے لہذا دخانی اخراجات زیادہ ہوتے ہیں۔ گرم حمام سے تنفس سریع و عظیم ہو جاتا ہے۔ بارد حمام اس کے برعکس تنفس پیدا کرتا ہے۔ تمام گرم امراض تنفس کو سریع و عظیم اور متواتر کر دیتے ہیں بالخصوص جب کہ امراض تنفس کے ہوں۔ عظیم وہ تنفس ہوتا ہے جس میں بہ کثرت انبساط و انقباض ہوتا ہے۔ سریع وہ ہے جو ہوا کو تیزی سے داخل و خارج کرتا ہے۔ متواتر وہ ہے جس میں زمانہ سکون یعنی زمانہ انقباض کم ہوتا ہے۔ امراض بارد میں برعکس حالت ہوتی ہے سینہ میں تکلیف ہوتی ہے تو تنفس صغیر اور متواتر ہو جاتا ہے کیونکہ صغیر حرکت میں ہوتا ہے اور حرکت درد کی وجہ سے کم ہوتی ہے۔ متواتر اس لئے ہو جاتا ہے کہ تواتر سے تلافی مافات کرے۔ دل وغیرہ کے اندر التهابی کیفیت اور حرکت نہ ہو تو تواتر

کم ہو جاتا ہے سینہ کی حرکت سست ہو جاتی ہے کیونکہ اسے سرعت کی ضرورت ہوتی ہے مگر درد کی وجہ سے یہ ضرورت پوری ہونی دشوار ہو جاتی ہے۔ التهاب مسلسل موجود ہو تو زیادہ ہوا اندر داخل کرنے کی ضرورت موجود رہتی ہے کیونکہ تنفس عظیم جس قدر کم ہوگا اسی قدر تواتر میں اضافہ ہوگا۔ کیونکہ تواتر زیادہ ہلکا اور حرکت کے بڑی اور طویل المدت ہونے کی وجہ سے اس لئے کم ہوتا ہے کہ درد کی وجہ سے انبساطی حرکت زیادہ نہیں ہو پاتی۔ چنانچہ سینہ کے ان امراض میں جن میں دل پر التهابی کیفیت طاری نہیں ہوتی انبساط کی زیادتی کم اور تواتر میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

اس کے ساتھ دل متواتر ہو اور تنفس اور ام صلبہ، سدوں الغرض آلات تنفس میں تنگی کے باعث ہو تو وہ صغیر و متواتر ہو جاتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ دل جو ہوا جذب کرتا ہے وہ کم ہوتی ہے لہذا انالی کی کشادگی میں جو ہوا پہونچتی ہے اسے وہ سرعت کے ساتھ جذب کر لینا چاہتا ہے۔ تنگی آلات تنفس کے اندر دو صورتوں میں ہوتی ہے۔ یا تو خود آلات تنفس میں ہوتی ہے جیسا کہ ربو اور ورموں میں پیش آتی ہے یا آلات تنفس پر کسی چیز کا دباؤ پڑتا ہے جیسا کہ استقاء، حمل، ورم جگر، ورم تلی، شکم سیری، یا آگے یا پیچھے کی جانب کھینچ اٹھنے کی وجہ سے لاحق ہوتی ہے۔ درد کے ہمراہ ہونے والی تنگی اور جس تنگی کے اندر درد نہیں ہو تا دونوں میں فرق یہ ہے کہ جس میں درد ہوتا ہے اس میں حرکت کم ہوتی ہے۔ الا یہ کہ بخار بھی ہو، بخار بھی ہو تو تواتر بڑھ جاتا ہے۔ گو تنفس کے ذریعہ خارج ہونے والی ہوا زیادہ گرم ہو، یہ حالت فقط اسی تنگی کے اندر نہیں ہوتی جس کے ساتھ درد نہیں ہوتا۔ تنفس عظیم و متفاوت فساد ذہنی کی دلیل ہے کیونکہ فساد ذہنی کا مریض کچھ ایسی باتوں میں مصروف ہوتا ہے جو تنفس کی راہ میں رکاوٹ ثابت ہوتی ہیں۔ اس کے لئے کوئی تدبیر کر دی جاتی ہے تو یکبارگی مافات کی تلافی کرنے لگتا ہے جس کی وجہ سے تنفس عظیم ہو جاتا ہے اور انقباض کی مدت لمبی ہو جاتی ہے۔ یہ حالت تنفس سے رکنے کا نتیجہ ہوتی ہے۔ تنفس اس بیماری کی وجہ سے مختلف ہوتا ہے جس کی وجہ سے نبض مختلف ہوتی ہے۔ یہ اختلاف نبض ہی کی طرح بھی ایک نظام کے تحت اور کبھی بغیر کسی نظام کے تحت ہوتا ہے۔ ہوا کے داخلہ اور خارجہ میں تکمیل سے پہلے سکون ہو جائے یا دوبارہ داخل یا خارج ہو رہی ہو تو ایسی صورت میں قصبۃ الریہ اخلاط اور رطوبتوں سے پُر ہوتا ہے۔ یہ حالت شوصہ یا ذات الریہ میں ہوتی ہے۔ مختلف تنفس کے اندر قصبۃ الریہ کا تنگ ہونا ضروری ہے کیونکہ مختلف تنفس تب ہی پیدا ہوتا ہے جب آلات تنفس کے اندر در دیا پھیلاؤ میں مانع کوئی چیز ہوتی ہے۔ چنانچہ طاقت کبھی درد کو ہلکا کرنے کی جانب مائل ہوتی ہے۔ اس سے انبساط صغیر ہو جاتا ہے۔ اختناق کے قریب حالت پہونچتی ہے تو یہ طاقت تنفس کو بڑا کرنے پر توجہ دیتی ہے اس سے انبساط عظیم ہو جاتا ہے۔ جن لوگوں کو درد ہوتا ہے ان کا تنفس صغیر ہو جاتا ہے بایں ہمہ انبساط کو عظیم بنانے کی

ضرورت بھی درپیش ہو تو مریض کا تنفس کھلے طور پر عظیم ہو جاتا ہے کیونکہ عظیم سے انہیں تکلیف ہوتی ہے مگر اختناق کے قریب پہنچنے پر ضرورتاً اسے استعمال کرنا پڑتا ہے۔

اختلاط ذہن کا مریض عظیم انبساط کا سانس لیتا ہے۔ حرارت غریزہ جس کی کم ہوتی ہے اس کا تنفس صغیر ہوتا ہے۔ اسی کے ساتھ تنفس کی واپسی سست ہوتی ہے۔

تنفس کی زیادہ ضرورت کے ساتھ ساتھ جسے درد بھی ہوتا ہے اس کا انبساط عظیم اور متواتر ہوتا ہے۔ اسی طرح جس کے آلات تنفس میں تنگی ہوتی ہے وہ بھی عظیم و متواتر تنفس کا حامل ہوتا ہے۔ اسی کے ساتھ حرارت بھی ہو تو تواتر تیز ہو جاتا ہے۔ کبھی ضرورت داعی ہوتی ہے کہ مذکورہ بیماری کے سبب تنفس عظیم ہو جائے۔

سوء تنفس کی ایک قسم رہ جاتی ہے وہ ہے عظیم و سریع۔ یہ شدت ضرورت اور آلہ تنفس کے موافق ہونے کی صورت میں ہوا کرتی ہے۔ (جالینوس)

سوء تنفس کی قسمیں:

عظیم متواتر، عظیم متفاوت، صغیر سریع متفاوت:

یہ قسمیں انبساط اور ایسی ہی قسمیں انقباض میں بھی ہوتی ہیں۔ انقباض فی الجملہ خارجہ کو جو ضرورت ہوتی ہے اس ضرورت پر اور انبساط داخلہ کی ضرورت پر دلالت کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دل پر دخانی حرارت کا غلبہ ہوتا ہے تو انقباض یعنی تنفس کا خارجہ عظیم و سریع ہو جاتا ہے۔ فرض کر لیں کہ ہوا کا اندر جذب ہونا نہایت سست اور صغیر اور اس کا خارج اور دفع ہونا زیادہ عظیم اور طاقتور ہو گیا ہو تو ایسی صورت میں، میں یہ کہوں گا کہ مریض کی حرارت غریزہ کم اور حرارت دخانی زیادہ ہو گئی ہے۔ برعکس ازیں برعکس حکم ہو گا۔ انبساط عظیم، تواتر کے ہمراہ ہو تو شدت ضرورت اور تفاوت کے ہمراہ ہو تو اختلاط ذہن کا پتہ دیتا ہے۔ تنفس صغیر در دیا تنگی یا قلت حاجت اور تواتر در دیا تنگی یا قلت حاجت کی علامت ہے۔ (جالینوس)

درد اور تنگی میں فرق یہ ہے کہ تنگی میں تنفس صغیر مسلسل رہتا ہے اور درد میں کبھی درمیان میں کوئی عظیم ہو جاتا ہے کیونکہ اکثر حالات میں اس کے ساتھ یادر کے محبوس ہونے کی وجہ سے ضرورت تیز ہو جاتی ہے نیز تنگی کے اندر تنفس کو تنفس عظیم پر مجبور کیا جائے تو ممکن نہیں ہے مگر درد میں یہ ممکن ہے لیکن تکلیف دہ ہوتا ہے۔ (مؤلف)

اس کی بھی سرعت کی وہی قسمیں ہیں جن کا تذکرہ ہم کر چکے ہیں۔ سرعت کے معنی یہ ہیں کہ ہوا کو داخل اور خارج سریع متواتر، سریع متفاوت، بطئی متواتر اور بطئی متفاوت کیا جائے۔ اسی طرح کی کیفیت انقباض میں ہوتی ہے یعنی ہوا کو خارج کرنے میں۔ اس طرح سولہ قسمیں بنتی ہیں۔ آٹھ

انبساطی اور آٹھ انقباضی۔ مفرد تنفس چھ ہوئے۔ عظیم و صغیر، سریع و بطئی، متفاوت و متواتر۔ عظیم و صغیر تنفس داخل اور خارج کرنے کی کیفیت میں، سریع و بطئی داخل و خارج کرنے کی حرکت میں سرعت کے اندر اور تواتر و تفاوت اس زمانہ کا ہوتا ہے جو انقباض کے آخر اور انبساط کے شروع کے درمیان ہوتا ہے۔ تنفس کثیر المتواتر، قلیل السرعة درد کی وجہ سے ہوتا ہے جس میں ضرورت زیادہ ہوتی ہے۔ قلیل المتواتر کثیر السرعة ضرورت کے بیش ہونے کی دلیل ہے ضرورت اس میں عظیم تنفس ہوتا ہے۔ پہلے تنفس میں ضرورت صغیر ہوتا ہے۔ متواتر بطئی ساقط ہوتا ہے کیونکہ اس کے ذریعہ جس خبر کی آگاہی دی جاتی ہے وہ ہمارے پیش کردہ بیان کے مطابق بالکل واضح ہے۔ متفاوت سریع بھی ساقط ہوتا ہے کیونکہ اس کا معاملہ اول الذکر سے بھی زیادہ واضح ہے۔ بطئی متفاوت مذکورہ بیان سے معلوم ہے۔ علامت پیش کرنے والی صرف چھ قسمیں ہیں، بقیہ ساقط ہیں کیونکہ ان کا علامات ان چیزوں میں داخل ہیں جن کا بیان گزر چکا ہے۔

عظیم متواتر، عظیم متفاوت، صغیر متواتر، صغیر متفاوت، بطئی متواتر، سریع متفاوت، یہ مختلف ہوتی ہیں۔ بقیہ ساقط ہو جاتی ہیں اختلاف اسی بات کی علامت بنتا ہے جس کا ذکر ہم کر چکے ہیں۔

تنفس کے باب میں آدمی کی عادت کیا؟ اسے اچھی طرح سمجھ لینے کے بعد ہی مذکورہ اقسام پر دھیان دیں کیونکہ لوگ کئی طرح کی سانس لیتے ہیں جب کہ آلہ تنفس استرخاء و تشنج کی کیفیات سے محفوظ ہوتا ہے۔ کبھی اختلاط ذہن ہوتا ہے مگر تنفس عظیم و متفاوت نہیں ہوتا ایسی حالت میں کوئی درد عظیم تنفس کی راہ میں حائل ہو گا لہذا یہ صغیر ہونے اور صغیر متواتر ہونے کے لئے مجبور کر دے گا۔

سوء تنفس ہمیشہ تمام آلات تنفس، سینہ، پہلو، پیچھڑا، حجاب کے ورم حار، اور جگر کے گرم فلفلمونی ورم بالخصوص جب کہ محدب حصہ میں ہو، تلی کے بڑے گرم ورم بالخصوص اس کے بالائی حصہ میں ہو، کے ساتھ عارض ہوتا ہے۔ تلی کا بالائی حصہ وہ ہوتا ہے جو سر سے قریب ہوتا ہے ایسے تمام مریضوں کو تنفس صغیر متواتر ہوتا ہے۔ ورم امعاء خواہ قولون کے اندر ہو جب ورم فلفلمونی ہو، مریضان استقاء، حاملہ عورتوں، بڑے شکم والوں، امتلائی کیفیت میں مبتلا حضرات، ربو اور پیپ کے مریضوں اور پشت کی کچی میں بھی یہی تنفس ہوتا ہے یعنی صغیر و تواتر تنگی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اول الذکر حضرات میں یہ درد کی وجہ سے ہوتا ہے۔ درد شدید ہوتا ہے تو اختلاط ذہن کا باعث ہوتا ہے اور تنفس کو صغیر متواتر کر دیتا ہے اختلاط ذہن زیادہ ہوتا ہے اور درد بید کمزور تو تنفس عظیم و متفاوت کی جگہ تبدیل نہیں ہوتا۔ تلی کا ورم تقریباً حجاب میں مزاحمت نہیں کرتا۔ الا یہ کہ بڑا ہو۔ (جالینوس)

تنفس حسب ذیل قسموں کا ہوتا ہے:

صغیر متواتر، صغیر متفاوت، عظیم متواتر، عظیم متفاوت عظیم خارج کی جانب اور صغیر اندر کی

جانب، عظیم اندر کی جانب اور صغیر خارج کی جانب، زیادہ مدت والا اور تیز، سانس پر سانس لینا، حار و بارد متواتر تنفس سے پھیپھڑا خشک ہو جاتا ہے اور پسلیوں کے سروں کے نیچے کا حصہ اور پردہ شکم پر ٹکان طاری ہو جاتی ہے۔ (بقراط)

بقراط کا مذکورہ بالا قول خراب تنفس کی قسموں کی وضاحت کرتا ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ تنفس دو اجزاء سے مرکب ہوتا ہے۔ ایک ہوا کو داخل کرنا دوسرا ہوا کو خارج کرنا۔ اس میں بالعرض دو سکونوں کا ہونا لازم ہے۔ ایک ہوا کو داخل کرنے کے بعد اسے نکالنے کا ارادہ کرنے سے پہلے، دوسرا ہوا کے نکلنے کے بعد اسے داخل کرنے سے پہلے۔ تنفس عظیم وہ ہے جس میں ہوا خارج ہونے کے مقابلہ میں زیادہ داخل ہوتی ہے۔ صغیر اس کے برعکس ہے، متفاوت وہ ہے کہ سینہ سکون میں ہو تو طبعی سکون سے زیادہ سکون لے۔ مدت تھوڑی ہو تو تنفس متواتر ہوتا ہے ان سب کو مرکب کر دیں تو چار مرکبات بنتے ہیں۔ متواتر صغیر، متفاوت عظیم، متواتر عظیم۔ اندر کی جانب عظیم اور باہر کی جانب صغیر وہ ہے جو زیادہ اندر لے جاتا ہے مگر کم خارج کرتا ہے، اس کے برعکس ممتد ہوتا ہے یعنی ایک طویل مدت کے اندر واقع ہوتا ہے۔ مسرع اس کے برعکس ہوتا ہے۔ یہ تھوڑی مدت میں ہوتا ہے۔ تنفس جس میں دو بار سانس لی جاتی ہے اور تنفس جو ہوا کو دو بار خارج کرتا ہے۔ یہ اور اس کے علاوہ دیگر امور کو ایک باب کے اندر ذکر کرنے حق ہے۔ ہم نے انہیں اسی باب کے لئے اٹھا رکھا ہے۔

جس مریض کے آلات تنفس سرد ہو گئے ہیں اور اس سے سوء تنفس ہو گیا ہو تو تنفس صغیر اس کے لئے عمدہ ہوتا ہے۔ وہ تنفس جس سے ناک کے دونوں کنارے حرکت ہیں اسے عارض ہوتا ہے جو ذبحہ، ذات الریہ یا دیگر امراض سینہ میں حالت اختناق تک جا پہنچتا ہے یا اسے عارض ہوتا ہے جس کی طاقت کمزور ہو چکی ہوتی ہے۔ ان مریضوں کے اندر اوپر سے دونوں شانوں کے متصل حصوں تک حرکت کرتے ہیں۔ اطباء اس تنفس کو تنفس عالی کہتے ہیں کیونکہ جب تک حالت صحت پر رہتا ہے اور پریشان کن ارادی حرکت سے فرار اختیار کرتا ہے تو حجاب سے متصل سینہ کے نیچے حصوں سے سانس لیتا ہے۔ زیادہ سانس لینے کی ضرورت ہوتی ہے تو سینہ کے نچلے حصوں کے ساتھ اوپر سے متصل حصوں کو بھی حرکت دیتا ہے اور زیادہ شدید ضرورت ہوتی ہے تو اسی کے ساتھ وہ سینہ کے بالائی حصوں کو بھی جو شانوں سے متصل ہوتے ہیں حرکت دیتا ہے حتیٰ کہ سینہ کو اضطراری طور پر متحرک کرتا ہے یا جیسا کہ بہ حالت صحت تیزی سے دوڑ لگانے والے کو پیش آتا ہے۔

متواتر اور عظیم تنفس اس وقت عارض ہوتا ہے جب بہ کثرت مجتمع کھانوں کی وجہ سے حجاب دب جاتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ حجاب پر معدہ کے دباؤ پڑنے سے داخل کرتے وقت ضرورتاً ہوا کا کم ہونا واجب ہے۔ پس ضرورت کی تکمیل کے لئے یا تو سینہ اچھی طرح پھیلے یا متواتر حرکت ہو۔

تنفس، انبساط و انقباض اور دو وقفوں سے مرکب ہے۔ ایک وقفہ انبساط اور دوسرا انقباض سے پہلے ہوتا ہے۔ جو وقفہ انبساط سے پہلے ہوتا ہے وہ اس وقفہ سے زیادہ لمبا ہوتا ہے جو انقباض سے پہلے ہوتا ہے بشرطیکہ جسم حالت طبعی پر ہو۔ اسی طرح انبساط کی مدت زیادہ لمبی اور اس کا ہوا کا داخل کرنا نہایت دیر میں اور انقباض کی مدت زیادہ مختصر اور اس کا ہوا کا خارج کم وقت میں ہوتا ہے۔ دونوں وقفے طول اور اختصار میں وقت انبساط اور وقت انقباض کی طولانی کے تابع ہوتے ہیں۔ چنانچہ دونوں طویل اور مختصر ہیں تو وقفے بھی طویل و مختصر ہوں گے۔ اس کا معاملہ نبض سے مشابہ ہے لہذا باب النبض کا مطالعہ کریں اور اس کی روشنی میں سمجھیں۔

خارج کی جانب تنفس سریع ہوتا ہے تو قبل کا وقفہ مختصر اور تنفس بطئی ہوتا ہے تو وقفہ طویل ہوتا ہے کیونکہ اندر کی جانب تنفس یعنی انبساط کے اندر دراصل سریع اس وقت ہوتا ہے جب سرد ہوا کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے اسی طرح انبساط اور انقباض کے درمیان وقفہ کی مدت کم ہوتی ہے کیونکہ طبیعت سرد ہوا کو داخل کرنے کیلئے عجلت کرتی ہے۔ اندر کی جانب تنفس ست ہو تو قبل کے وقفہ کا معاملہ برعکس ہو گا کیونکہ ہوا کو سرعت سے جذب کرنے کیلئے طبیعت کو کوئی چیز آمادہ نہیں کرتی۔ علیٰ ہذا القیاس۔ باہر کی جانب تنفس یعنی انقباض کا معاملہ بھی ہوتا ہے۔ اس میں سرعت دراصل اس وقت آتی ہے جب قلب اور رگوں کے دخانی بخار کو خارج کرنے کے لئے طبیعت کو متحرک کیا جاتا ہے۔ نبض کی انبساطی اور انقباضی حرکتوں کے باب میں بھی اسی انداز پر سمجھیں۔ (جالینوس)

متواتر تنفس بالائے حجاب مقامات پر درد کی علامات ہوتا ہے۔ عظیم اور ساتھ ہی طویل مدتی ہو تو اختلاط ذہن کی علامات ہے۔ نختوں اور منہ سے سرد سرد نکلتا ہے تو مہلک ہے کیونکہ درد کے وقت تنفس صغیر متواتر ہو جاتا ہے۔ التهاب کے وقت عظیم متواتر ہوتا ہے۔ متفاوت یعنی طویل مدتی۔ عظیم ہو تو اختلاط ذہن پتہ دیتا ہے اور صغیر ہو تو حرارت کے بجھنے اور ہوا کی قلت حاجت کی دلیل ہے۔ اس حالت میں جو تنفس سرد خارج ہوتا ہے وہ قلب، پھیپھڑے اور حجاب کی سلامتی کی دلیل ہے یعنی جو اعضاء قلب و حجاب وغیرہ سے متصل ہوتے ہیں۔ ان میں کوئی تکلیف دہ بیماری ہوتی ہے اور نہ کوئی ورم حار ہوتا ہے۔ متصل اعضاء معدہ، جگر اور تلی ہیں۔ یہ سب حجاب سے چمٹے ہوتے ہیں۔ ان کے اندر شدید التهاب اور امراض حادہ کے تحت کوئی ورم حار نہ ہو تو سلامتی کی بڑی امید ہوتی ہے۔ (جالینوس)

تکمیل سے پہلے تنفس انبساط یا انقباض کے وقت یا دونوں میں منقطع ہو جائے تو یہ تشنج کی دلیل ہے کیونکہ ایسا اس وقت ہوتا ہے جب عضلات سینہ کو تشنج کا ایک حصہ لاحق ہوتا ہے۔ معمولی

سایہ اضافہ ہونے پر مریض تشنج کا شکار ہو جائے گا۔ (جالینوس)

تنفس ہوا کے داخلہ یعنی انبساط اور وقفہ جو اخراج ہوا کے آغاز سے پہلے ہوتا ہے یعنی انقباض سے اور اس وقفہ سے جو انبساط کے آغاز تک انقباض سے پہلے ہوتا ہے، مرکب ہوتا ہے اس طرح چار اجزاء ہوئے۔ دو حرکتیں انقباضی اور انبساطی اور دو سکون، قبل انقباض اور قبل انبساط۔ وقفہ قبل از انقباض قدرتی طور پر قبل از انبساط سے مختصر ہوتا ہے گویا تنفس کے تین اجزاء ہوئے۔ انبساط اور اس کے بعد کا سکون اور انقباض کیونکہ ایک تنفس انہی تینوں معانی سے تکمیل پاتا ہے۔ سکون قبل از انبساط دو سانسوں کے درمیان مشترک ہوتا ہے مگر تین کے پہلو سے یہ کہا جاتا ہے کہ تنفس کے چار اولین اجزاء ہیں۔ حرکت کے پہلو سے تنفس کو دو چیزیں لازم ہوتی ہیں ایک سرعت اور دوسری عظیم و سرعت۔ دونوں کی ضد ہوا کو مختصر ترین مدت کے اندر داخل اور خارج کرنا ہے۔ عظیم یہ ہے کہ سینہ کو عظیم ترین مسافت میں پھیلا یا سکڑا جائے۔ سکون کے پہلو سے متفاوت اور متواتر تنفس ہوتا ہے۔ اس طرح تنفس کی چھ قسمیں بنتی ہیں۔ عظیم، صغیر، سریع، بطئی، متفاوت، متواتر۔ مرکب تنفس کی قسمیں سولہ بنتی ہیں کیونکہ عظیم کی صغیر، سریع کی بطئی اور متفاوت کی متواتر کے ساتھ ترکیب ساقط ہو جاتی ہے۔ کیونکہ یہ اضداد ہیں اسی طرح بہت ساری معکوس صورتیں ساقط ہو جاتی ہیں۔ (مؤلف)

بعض حالات کے اندر نبض کے مقابلہ میں تنفس سے تشخیص کرنا زیادہ صاف اور واضح ہوتا ہے۔ تنفس کو سریع داخل و خارج ہوتے دیکھیں تو یہ حرارت کی علامت ہوتا ہے۔ ساری تقسیم احاطہ کے ساتھ عمل میں آنا چاہئے۔ (مؤلف)

سوء تنفس جس میں وقفے ہوں اور خارجہ و داخلہ میں سخت تکلیف ہوتی ہو، وہ سکتہ کے سبب ہوا کرتا ہے۔

ربو، بالجملة آلہ کی تنگی اور ضعف قوت میں سینہ بہت زیادہ پھیلتا ہے مگر ہوا زیادہ داخل نہیں ہوتی اور خارج بھی یکبارگی نہیں ہوتی۔ جیسا کہ سینہ میں زیادہ حرارت کی موجودگی میں ہوا کرتا ہے۔ عظیم تنفس جس میں تمام سینہ حرکت کرتا ہے سینہ کی شدید حرارت، تنگی، ضعف قوت، یا ان تمام ہی تکلیفوں سے ہوتا ہے البتہ یہ تمام تکلیفیں یکجا ہو جاتی ہیں تو مریض فوراً مر جاتا ہے۔ دو تکلیفیں یکجا ہوں تو بچنا مشکل ہوتا ہے۔ حرارت ہو اور ساتھ میں تواتر، نچہ اور سرعت ہو اور تنفس گرم خارج ہو تو ٹھنڈی ہوا سے آرام ملے گا۔

طاقت کمزور ہو تو تنفس میں تواتر ہو گا نہ سرعت نہ نچہ الایہ کہ اسی کے ساتھ شدید حرارت بھی ہو۔ اس سے خصوصیت کے ساتھ ناک کے دونوں کناروں میں انقباض ہو گا۔ اسی طرح تنگی کے سبب جس کا سینہ زیادہ سے زیادہ پھیلے گا تو اس کے ساتھ گرم نچہ خارج نہ ہو گا۔ الایہ کہ ساتھ میں

حرارت بھی ہو جیسا کہ ذات الریہ میں ہوتا ہے۔ اس طرح کے مریضوں کا تنفس بیکہ عظیم اور متواتر و سریع ہوتا ہے۔ دوسری نوعیت کا تنفس تو کیا خود یہ تنفس ان کے لئے کافی نہیں ہوتا، ربو کے مریضوں کا تمام سینہ پھیلتا ہے مگر نہ تواتر ہوتا ہے نہ نچھ اور نہ گرم ہوا۔ سینہ میں جن مریضوں کے پیپ ہوتی ہے گرم ہوا اور نچھ نہیں ہوتا۔ یہ تیزی اختناق کے شکار ہوتے ہیں کیونکہ ان کی طاقت گر چکی ہوتی ہے۔ کیونکہ جن کے سینوں میں پیپ جمع ہو جاتی ہے انہیں لازماً ضعف ہو جاتا ہے۔ ذات الریہ اور ربو کے مریضوں میں قوت باقی رہتی ہے۔ الغرض نچھ بیش حرارت کے ساتھ خاص ہوتا ہے۔ ذبحہ کے مریض بھی ایسا ہی سانس لیتے ہیں مگر سرعت و تواتر کے ساتھ لیتے ہیں کیونکہ تنفس تھوڑا اندر داخل ہوتا ہے۔ لہذا اتلانی مافات کی ضرورت ہوتی ہے۔ نچھ نہیں ہوتا۔ عظیم متفاوت تنفس فقط اختلاط ذہنی کی دلیل ہوتا ہے۔ صغیر متفاوت برودت قلبی اور تنفس سے بے نیازی کی دلیل ہے۔ صغیر متواتر آلات تنفس کے اندر درد کا پتہ دیتا ہے۔ تھوڑے سکون کے بعد جو تنفس منقطع ہو جاتا ہے اور پھر واپس آ جاتا ہے جیسا کہ رونے والے کا تنفس ہوتا ہے۔ وہ آلات تنفس کے تشنج یا بہ کثرت حرارت کی وجہ سے ہوتا ہے جس میں مریض سانس کو داخل اور خارج کرنے میں متواتر شدت پیدا کرنے کے لئے مجبور ہوتا ہے۔ تنفس کا معطل ہونا، یعنی جس تنفس کا صفر اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ آدمی کو احساس نہیں ہوتا وہ دماغ میں پیدا ہونے والے کسی مرض کی وجہ سے ہوتا ہے۔

جس تنفس کے اندر پواسینہ پھیلتا ہے وہ بخار کے بغیر ہو تو اس کی وجہ یا تو یہ ہے کہ پیپھڑے کے اندر خلط غلیظ، یا پیپھڑے کے گرد و پیش میں یا قصبہ الریہ میں پیپ بھر جاتی ہے۔ ایسی حالت میں دونوں کیفیتوں کے درمیان امتیاز کریں کیونکہ جس تنفس کے ہمراہ حیرت اور پریشانی ہوگی وہ اس بات کی علامت ہے کہ پیپھڑے کے اندر جو رطوبتیں ہیں وہ دراصل قصبہ الریہ کے اندر ہیں اور جس تنفس کے اندر تحیر اور پریشانی نہ ہو تو ایک ایسے ورم کا پتہ دیتا ہے جو پیپھڑے یا اس کے گرد و پیش میں پیپھڑے کے باہر پختہ نہیں ہوتا۔ یا پیپھڑے کے گرد و پیش باہر موجود رطوبتوں کا اس سے اندازہ ہوتا ہے۔ اس طرح کا تنفس اچانک رونما ہو جائے تو اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ سر سے یا کسی اور عضو سے کوئی مادہ بہہ کر پیپھڑے کی جانب آ گیا ہے۔ باقی اس کے ساتھ قبل ازیں ذات الحب رہا ہو اور وہ اچھی طرح صاف نہ ہو تو یہ مادہ یقینی طور پر پیپ سمجھا جائے گا۔ (جالینوس)

تنفس دو سکونوں کے ساتھ ہوا کو داخل اور خارج کرنے سے مرکب ہے۔ ایک سکون ہوا داخل کرنے کے بعد، جو چھوٹا ہوتا ہے اور دوسرا سکون ہوا کو خارج کرنے کے بعد ہوتا ہے جو کثرت کے لحاظ سے لمبا ہوتا ہے۔ معتدل تنفس وہ ہے جو مذکورہ اجزاء کو محفوظ رکھے۔ اعتدال سے خارج ہونا

دونوں حرکتوں یعنی ہوا کے داخلہ و خارجہ کو کمیت اور کیفیت دونوں میں لازم ہوتا ہے کیونکہ حرکت اس کے اندر موجود مسافت کی مقدار اور زمانہ کی مقدار سے مرکب ہوتی ہے۔ سکون صرف انبساط کا ہوتا ہے لہذا اعتدال اور عدم اعتدال دراصل کمیت یعنی اس کے اندر موجود زمانہ کی مقدار میں ہوتا ہے۔ یہاں سے یہ بات خصوصیت حاصل کرتی ہے کہ سوء مزاج کی بسیط قسمیں چھ ہیں۔ سریع، بطئی، عظیم، صغیر، متفاوت متواتر۔ ہم ان کی تعریف پیش کریں گے، پھر ان کے اسباب بیان کریں گے، پھر مرکبات پر گفتگو کریں گے۔

سرعت، بطئی، عظیم و صغیر دونوں حرکتوں یعنی ہوا کو اندر داخل کرنے اور خارج کرنے میں ہوتے ہیں۔ ہوا زیادہ داخل ہو اور سینہ مسافت میں لمبا پھیلے تو اسے عظیم کہتے ہیں۔ برعکس ازیں صغیر کہلائے گا۔ ہوا مختصر زمانہ میں داخل ہو اور مختصر زمانہ میں خارج ہو تو سریع اور طویل زمانہ میں داخل ہو تو بطئی کہلائے گا۔ تفاوت اور تواتر ان دونوں سکونوں کے بارے میں کہے جائیں گے جو قبل از انبساط اور قبل از انقباض ہوتے ہیں۔ تنفس کا التباس اسباب فاعلہ سے ماخوذ ہوگا۔ اسباب فاعلہ تین ہیں:

۱۔ تنفس کی قوت فاعلہ۔

۲۔ آلہ جس سے تنفس ہوتا ہے۔

۳۔ ضرورت جس کے تحت تنفس ہوتا ہے۔

یہ تینوں اسباب معتدل حالت میں ہوں تو تنفس طبعی اور معتدل ہوگا۔ ان میں سے کوئی سبب متاثر ہوگا تو لامحالہ تنفس کو اتنا ہی نقصان پہنچے گا جتنا متاثر کرنے والی بات زیادہ اور کم ہوگی۔

واضح رہے کہ علم تنفس منفعت میں نبض سے کم نہیں ہے۔ یہ نبض سے زیادہ واضح اور کھلا ہوا ہے اور بہ کثرت اسباب میں اس کا ہم شریک ہے۔ کتاب النبض کے اندر میں نے واضح کر دیا ہے کہ حرکت کی تیزی ضرورت کے پیش ہونے، موافقت کی طاقت اور آلہ سے موافقت کرنے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ ضرورت شدید تر ہے تو سرعت ممکن ہے مگر قوت زیادہ نہیں ہے تو ممکن نہیں ہے البتہ سرعت کا پتہ تواتر دے گا کیونکہ تمام کاموں کے اندر تواتر دراصل اس وقت ہوتا ہے جب فعل حاجت کی مقدار سے عظیم و سرعت کے باعث کم ہو۔ اس وقت ضرورت کو مہمیز کیا جائے گا کہ ترک فعل کی مدت کم کرے تاکہ بہ سرعت سے واپسی ہو سکے۔ (جالینوس)

نبض کے اندر جو بات واضح ہے وہ یہ ہے کہ عظیم طاقتور قوت، موافق آلہ اور ضرورت داعیہ کی محتاج ہے۔ ضرورت زیادہ ہو تو ایسی صورت میں سرعت بڑھ جائے گی۔ (مؤلف)

عظیم تنفس بھی اس بات کا محتاج ہے کہ ضرورت داعی، طاقت زیادہ اور آلہ موافق ہو صغیر

اور بطئی تنفس کو ضرورت صرف ان میں سے کسی ایک کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ ضرورت کو کافی نقصان ہو تو اس کی وجہ سے عظیم و سرعت میں کمی آجائے گی، گو طاقت زیادہ ہو۔ کیونکہ ایسی صورت میں بے نیازی ہوتی ہے، پھر آلہ اور طاقت بھی استعمال آتے ہیں۔ اسی طرح طاقت کم ہو اور آلہ موافق اور ضرورت شدید ہو اور اسی طرح حالت کے اندر کوئی رکاوٹ اور ایسے ہی ضرورت اور طاقت باقی ہو تو موجودہ چیز کے مطابق عظیم و سرعت کم ہو جائے گی۔

تمام چیزوں میں کوئی علت نہ ہو تو پہلے عظیم بڑھے گا، ضرورت زیادہ ہو جائے تو سرعت بڑھے گی۔ ایسی حالت میں یہ سمجھیں کہ حرارت بڑھ گئی ہے۔ ضرورت تھوڑی بڑھے تو انبساط پہلے سے زیادہ کھلے طور پر زیادہ عظیم جائے گا۔ حرارت زیادہ بڑھ جائے تو عظیم ہونے کے ساتھ سرعت بھی ہوگا۔ سرعت بھی بڑھ جائے تو تنفس متواتر ہو جائے گا۔ حرارت یعنی ضرورت کم ہو جائے اور آلہ و قوت حسب حال ہوں تو سب سے پہلے تو اترا پھر سرعت، پھر عظیم کم ہو جائے گا۔ حتیٰ کہ نبض طبعی سے زیادہ مقدار میں متفاوت، معتدل مقدار میں بطئی اور تھوڑی مقدار میں صغیر ہو جائے گی کیونکہ طاقت جب تک قوی رہے گی تو یہ ممکن نہیں ہے کہ انبساط طبعی مقدار سے زیادہ صغیر ہو، نہ بہت زیادہ ست ہو مگر تفاوت اگر ضرورت بہت کم ہو جائے تو بیکد لمبا ہو جائے گا۔ یہی حال انقباض کا بھی ہے۔ البتہ اس میں شدت ضرورت ان دخانی اخراجات کے زیادہ ہو جانے کی وجہ سے ہوتی ہے جو نکلنا چاہتے ہیں۔ کثرت یا حدت کی وجہ سے ضرورت ان اخراجات کو نکالنے کی شدید ہو جاتی ہے تو انقباض یعنی تنفس کا خارجہ سریع، عظیم، متواتر اور اس حالت کے برعکس بطئی، صغیر متفاوت ہو جاتا ہے۔ اسی حالت کی مثال پر اس جگہ انبساط میں بھی ہوتا ہے کیونکہ ضرورت جاتی رہتی ہے تو پہلے زمانہ میں سکون قبل از انبساط، پھر سرعت، پھر عظیم کم ہو جاتا ہے۔

روح نفسانی کے استفرغ و تحلیل کا وہی حال ہوتا ہے جو حرارت کے زیادہ ہونے میں ہوتا ہے۔ استفرغ کی صورت میں تنفس عظیم، سریع، متواتر ہو جاتا ہے۔ استفرغ نہ ہو تو برعکس حالت ہوتی ہے۔ حرارت کی زیادتی کے ساتھ استفرغ روحانی بھی موجود ہو تو اندر کی جانب تنفس کا داخلہ زیادہ سریع و عظیم اور سخت متواتر ہوگا۔ برعکس حالت برعکس صورت پیش کرے گی۔ انقباض عظیم، سریع متواتر تب ہوتا ہے جب یہ دخانی فضلات زیادہ ہوتے ہیں۔ فضلات کم ہو جاتے ہیں تو انقباض صغیر، بطئی اور متفاوت ہو جاتا ہے۔

جس عمر میں جاندار نشو و نما پاتا ہے اس میں تنفس نہایت عظیم اور سخت متواتر انبساط اور انقباض دونوں ہی کے اندر ہوتا ہے کیونکہ نشو و نما پانے کی عمر میں حرارت زیادہ ہوتی ہے اس لئے

آکسیجن لینے ضرورت زیادہ ہوتی ہے۔ دھانی فضلات بھی زیادہ ہوتے ہیں کیونکہ یہ فضلات کثرت ہضم کے مطابق بنتے ہیں۔ یہی حال موسموں، ملکوں اور مزاجوں کا بھی ہے۔ گرم موسم میں تنفس عظیم، سریع، متواتر، اور سرد موسم میں اس کے برعکس ہوگا۔ کاموں، حالتوں، اور تصرفات کا بھی یہی حال ہے۔ گرم پانی سے حمام کرنے پر تنفس سریع، عظیم، متواتر ہو جاتا ہے۔ سرد پانی سے غسل کرنے پر برعکس حالت ہو جاتی ہے۔ نیند میں، انقباض، انبساط کے مقابلہ میں زیادہ عظیم و سریع ہو جاتا ہے کیونکہ نیند کی حالت میں ہضم کا کام زیادہ ہوتا ہے۔ حرارت جسم کے اندر مجتمع ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے دھانی فضلات بہ کثرت جمع ہونے لگتے ہیں۔

تمام امراض جن کے اندر حرارت زیادہ ہو جاتی ہے۔ مثلاً بخاروں کے اندر تنفس سریع عظیم اور متواتر ہو جاتا ہے۔ بالخصوص ایسی حالتوں کے اندر جن میں زیادہ حرارت خود دل کے اندر یا قریب کی جگہوں میں ہو۔ باقی جن امراض کے اندر حرارت کم ہوتی ہے تو تنفس بھی کم ہوتا ہے حتیٰ کہ بعض حالات کے اندر محسوس بھی نہیں ہوتا جیسا کہ اختناق الرحم میں دیکھا جاتا ہے۔ ان تمام باتوں کے اندر نبض تنفس کی شریک و سہیم ہے مگر چونکہ تنفس ارادی اور نبض طبعی فعل ہے اس لئے چند چیزوں کے اندر یہ دونوں باہم مختلف ہوتے ہیں مثلاً نبض طاقتور، آہ موافق اور ضرورت دائی ہو تو ارادہ سے اسے صغیر نہیں بنایا جاسکتا مگر تنفس میں ایسا کر سکتے ہیں کیونکہ آلات تنفس کے اندر درد ہوتا ہے تو سینہ عظیم کے اندر کم پھیلتا ہے کیونکہ زیادہ پھیلنے سے درد کے اندر شدت ہوگی۔ انبساطی حرکت صغیر ہو تو ضرورت پوری نہیں ہوتی چنانچہ عوض پورا کرنے کے لئے تنفس متواتر ہو جاتا ہے تاکہ ہوا کے ذریعہ انبساطی حرکت کے عظیم نہ ہونے کے وجہ سے مافات کی تکمیل ہو جائے۔ اسے ایک ایسے شخص کے ذریعہ سمجھیں جو ایک جرم لے کر سیر نہ ہوتا ہو چنانچہ بہ کثرت جرعات مسلسل و متواتر لے کر تھوڑے وقفہ سے اسے تشنگی رفع کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ سینہ کے اندر درد کے جو حالات ہوتے ہیں ان کی وجہ سے تنفس مکمل طور پر یعنی اس کی انبساطی اور انقباضی دونوں حرکتیں بطنی، صغیر اور متواتر ہوتی ہیں اعتدال سے ہٹی ہوئی صغیر ہونے کے بعد کی حالت اس حالت سے زیادہ ہوتی ہے جو سرعت کے بعد ہوتی ہے تکلیف دہ ہوتی ہے۔ مدت کم ہونے کی وجہ سے تکلیف کم ہوتی ہے کیونکہ سرعت مریض کو اس حالت تک پہنچا دیتی ہے جس کا وہ مشتاق ہوتا ہے اور جس سے سینہ کو آرام ملتا ہے، یعنی سکون۔ انبساط کا عظیم ہونا بہ ہر پہلو تکلیف دہ ہوتا ہے کیونکہ اس میں حرکت کے اندر شدت ہوتی ہے۔ ورم میں تناؤ اور اس پر دباؤ پڑتا ہے لہذا ہر پہلو سے درد ہوتا ہے۔ لہذا شدید درد کے اندر سرعت کے مقابلہ میں تنفس زیادہ کم نہیں ہوتا۔ سینہ

کا درد حرارت کے بغیر ہے تو عظیم تنفس کا طالب ہے بشرطیکہ دل کی حرارت طبعی حالت پر ہو۔ اس میں واضح طور پر سینہ کی حرکت یعنی تنفس سست ہو جاتا ہے۔

لیکن اگر درد کے ہمراہ دل کے اندر التهابی کیفیت موجود ہو تو سرعت پائی جائے گی کیونکہ ضرورت شدید ہوتی ہے اور حرارت بجھانے کے لئے دل کو غلت ہوتی ہے۔ لہذا سرعت کم نہ ہوگی مگر عظیم کے اندر بچہ کی ہوگی۔ نیز تواتر ضرورت کے داعی ہونے کی وجہ سے پایا جائے گا۔

تواتر کو فقط قلبی التهاب کی وجہ سے تنفس کو لاحق ہوتا ہے جو ضرورت کے داعی ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے اور درد کی وجہ سے بھی لاحق ہوتا ہے مگر دونوں حالتوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ آلات تنفس کے باب میں ہم جو کچھ کہہ چکے ہیں اس کے مطابق درد تنفس کو صغیر متواتر یہ تنفس کو زیادہ صغیر بنائے رکھنے کے علاوہ اسے زیادہ سست بھی کر دیتا ہے جو صغیر ہونے کے مقابلہ میں کم ہو۔

قلبی التهاب کی موجودگی میں درد کی وجہ سے پیدا شدہ تنفس التهابی حالت کے مقابلہ میں فقط صغیر کے اندر ممتاز ہوتا ہے کیونکہ یہ درد کے بغیر پیدا شدہ التهاب کے مقابلہ میں زیادہ صغیر ہوتا ہے۔ یہ فقط درد سے پیدا شدہ تنفس کے مقابلہ میں مختلف ہوتا ہے کیونکہ اس میں تواتر سخت ہوتا ہے۔ تنفس زیادہ سریع و عظیم اور سست ہو جاتا ہے۔ پس جس کمزوری کے اندر درد کی وجہ سے تنفس تبدیل ہو جاتا ہے اس میں تنفس کا معاملہ نبض سے مشابہ نہیں ہوتا۔ بقیہ حالتوں کے اندر مشابہ ہوتا ہے۔ خواہ سبب کا معاملہ ہو یا تغیر و تبدیلی کا۔

سردوں، اور ام صلبہ، دباؤ یا پھیپھڑے اور سینہ کی کسی بھی تنگی کی وجہ سے تنفس کے اندر پیدا ہونے والی تبدیلی، نبض کے تغیر کی طرح تنفس کے اندر تبدیلی پیدا کر دیتی ہے۔ ان حالتوں یعنی تنگی کی حالتوں کے اندر تنفس اور نبض دونوں صغیر، سریع اور متواتر ہو جاتے ہیں۔ متواتر اس لئے کہ جذب ہونے والی ہوا آلہ جاذبہ کی تنگی کے باعث کم ہو جاتی ہے۔ سریع اس لئے کہ عظیم نہ ہونے کی صورت میں جو ضرورت باقی رہتی ہے۔ اس کی تکمیل تیزی سے ہو سکے اور اس بیماری کے اندر بھی یہ ضرورت موجود رہتی ہے۔

کتاب النبض کے اندر ہم یہ واضح کر چکے ہیں کہ جب ہوا کے داخلہ کی ضرورت پوری ہو جاتی ہے تو ذی روح کو سرعت کی طلب نہیں ہوتی، ایسی صورت میں انبساطی حرکت کا عظیم ہونا، بشرطیکہ طاقت زیادہ ہو سرعت کی جانب منتقل ہو جاتا ہے۔ ضرورت پوری ہو جائے تو نبض متواتر نہیں ہوتی پوری نہ ہو تو متواتر ہو جاتی ہے۔ تنگی کی حالتوں کے اندر نبض اور تنفس مختلف بھی ہوتے ہیں۔ اختلاف کا ہونا ان بیماریوں کی خاص علامت ہے۔ (جالینوس)

امراض، اسباب امراض اور معالجات کی
شہرہ آفاق تالیف ”الحاوی الکبیر فی الطب“ کا اردو ترجمہ

کتاب الحاوی

موسوم بہ

حاوی کبیر

حصہ چہارم

امراض ریہ (پھیپھڑے کی بیماریاں)

تالیف

ابوبکر محمد بن زکریا رازی

۶۸۶۵ ————— ۶۹۲۵

شائع کردہ

سینٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن
(وزارت صحت و خاندانی بہبود، حکومت ہند) نئی دہلی

فہرست مضامین

5

پیش لفظ

9

پہلا باب

ربو، ضیق النفس، تنفس کی خرابی، تنفس میں سہولت پیدا کرنے اور پھیپھڑے سے اخلاط غلیظ و پیپ وغیرہ کو ختم کرنے والی چیزیں۔

40

دوسرا باب

نقث الدم، قئے الدم اور منہ سے خارج ہونے والے خون کی تمام قسمیں۔

65

تیسرا باب

سینہ اور پھیپھڑے سے پیپ تھوکنا، سل، ربیہ کا ورم حار، ربیہ، قصبۃ الریہ اور سینہ کے تمام مقامات میں قرحوں کے اندر پیپ پڑنا و جمع ہو جانا، سینہ کی فضا اور اورام کے اندر پیپ کا جمع ہونا۔ سینہ، پھیپھڑے اور آلات تنفس سے نقث الدم، پھیپھڑے کا نکل آنا اور اس کا سوء مزاج۔

84

چوتھا باب

ذات الریہ اور ذات الجنب کا فرق۔

104

پانچواں باب

ذات الجنب، ذات الجنب اور ورم مہد میں فرق
اور ورم ریہ نیز ورم حجاب میں فرق۔

113

چھٹا باب

سینہ کی فضا سے پھیپھڑے کے اندر پیپ داخل ہونے کا سبب۔

144

ساتواں باب

ذات الجنب کے مریض کی فصد کھولنے کا مناسب وقت۔

پیش لفظ

طب یونانی کی تاریخ صدیوں پر محیط ہے۔ ہندوستان میں بھی اس فن کی تاریخ کم و بیش ایک ہزار سال پر محیط ہے۔ اس دوران اس فن نے مختلف نشیب و فراز دیکھے ہیں لیکن عوام کی بے لوث خدمات کے باعث یہ ہر دور میں مقبول و محبوب رہا ہے۔ اس فن کے حاملین نے اس کو زندہ رکھنے اور مزید ترقیاں دینے کے لئے جو کوششیں کیں ان کو بھلایا نہیں جاسکتا۔ تعلق اور اودی دور کے اطباء ضیاء محمد مسعود رشید فرنگی محلی اور بہوہ بن خواص خاں ہوں یا مغلیہ زمانہ کے حکیم علی گیلانی اور اکبر ارزانی وغیرہ، گزشتہ صدی کے حکیم عبدالعزیز لکھنوی اور حکیم محمد اعظم خاں ہوں یا موجودہ صدی کے مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں اور حکیم محمد کبیر الدین، ان سب کی فنی خدمات کے ساتھ ساتھ علمی خدمات بھی ہیں۔ ہندوستان کی آزادی کے بعد کے پچاس سالہ دور میں طب یونانی کو دوسرے طریقہ ہائے علاج کی طرح حکومت کی سرپرستی کے باعث ترقی کے مواقع ملے ہیں خاص طور پر تصنیف و تالیف کے میدان میں شخصی خدمات کے علاوہ بعض اداروں نے بھی بہت کام کیا ہے۔ ان اداروں میں سر فہرست وزارت صحت و خاندانی بہبود کے تحت قائم شدہ سنٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن ہے جس نے اس میدان میں نمایاں پیش رفت کی اور اپنے لٹریچر ریسرچ پروگرام کے تحت قدیم اور نادر مخطوطات و کتب کی تدوین و ترتیب اور تراجم کے کام کیے ہیں مثلاً کتاب الکلیات (ابن رشد)، کتاب الجامع لمفردات

الادویہ والاغذیہ (ابن برطار)، کتاب العمدہ فی الجراحۃ (ابن القف مسیحی) وغیرہ۔ یوں تو مختلف تحقیقی موضوعات پر کونسل کی مطبوعات کی تعداد بہتر تک پہنچ گئی ہے مگر قدیم کتابوں کی تدوین و تراجم پر مشتمل کتابوں کی تعداد اکتیس ہے۔ یہ کام اور آگے بڑھ رہا ہے۔ طبی کتابوں کی اشاعت میں ترقی اردو بیورو (اب قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان) وزارت فروغ انسانی وسائل، حکومت ہند نے بھی خاطر خواہ کام کیا ہے اور بعض اچھی کتابیں اس کونسل کے ذریعے منظر عام پر آئی ہیں۔ بعض ریاستوں کی اردو اکیڈمیوں کے مالی تعاون سے بھی کچھ کتابیں شائع ہوئی ہیں۔ جامعہ ہمدرد، نئی دہلی کے اشاعتی پروگراموں میں خاص اہمیت شیخ الرکیم بوعلی سینا کی مشہور زمانہ تصنیف القانون فی الطب کی از سر نو تدوین اور اس کے انگریزی ترجمے کو حاصل ہے۔ دائرۃ المعارف العثمانیہ، عثمانیہ یونیورسٹی، حیدرآباد نے عربی زبان میں قدیم طبی مخطوطات کی ترتیب و تدوین کر کے اس صدی کی چھٹی دہائی میں انہیں شائع کیا ہے۔ جن میں سب سے زیادہ ضخیم کتاب 'الحاوی الکبیر فی الطب' ہے جو عظیم المرتبت طبیب محمد ابن ابو بکر زکریا رازی (۸۶۵-۹۲۵ء) کی تالیف ہے۔ اسے تین جلدوں میں شائع کیا گیا ہے۔

سنٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن کی زیر نگرانی اس عظیم کام کے اردو ترجمے کا منصوبہ رو بہ عمل ہے۔ اب تک تین جلدیں چھاپی جا چکی ہیں۔ پہلی جلد امراض راس (سر کی بیماریاں)، دوسری جلد امراض عین (آنکھ کی بیماریاں) اور تیسری جلد امراض اذن، انف و حلق (کان، ناک اور گلے کی بیماریاں) پر مشتمل ہے۔ چوتھی جلد آپ کے پیش نظر ہے جس میں امراض ریہ (پھیپھڑے کے امراض) کا بیان ہے۔

پھیپھڑے کی بیماریوں کے بارے میں اتنی تفصیلی معلومات کسی قدیم طبی کتاب میں نہیں ملتیں۔ یہ زکریا رازی کے تبحر علمی، معالجہ تجربہ بات اور فنی حذاقت کا ناقابل تردید ثبوت ہے۔ اس نے جن فنی باریکیوں کی طرف توجہ دلائی ہے وہ ہر معالج کے لئے نشان راہ ہے۔ اس نے نہ صرف ربو، ضیق النفس اور نفث الدم کی تفصیلات بیان کی ہیں بلکہ پھیپھڑے کے زخم، سل، ذات، الریہ اور ذات الجنب کی تشخیص فارقہ، ان کے اسباب، علامات اور علاج نیز سل کے بارے میں

حیرتناک معلومات اور اس کا علاج تحریر کیا ہے۔ اس نے اپنے تجربات کے ساتھ ساتھ دیگر قدیم اطباء مثلاً بقراط، جالینوس، سرائیون، ابن ماسویہ، دیاسقوریڈوس وغیرہ کے معالجانہ تجربات کا تذکرہ بھی کیا ہے۔

کتاب الحاوی کی ان چار جلدوں کے اردو ترجمہ کی اشاعت ہندوستان کی آزادی کے پچاس سال پورے ہونے یعنی جشن زریں سال کے موقع پر ہوئی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ اس اہم کتاب کی تمام جلدوں کا ترجمہ حتی الامکان جلد مکمل کر لیا جائے گا۔ ان تراجم کی اشاعت سے، معالجین، اساتذہ طب اور طلبائے طب کو یقیناً فائدہ پہنچے گا۔ اس کتاب کا گہرائی سے مطالعہ کیا جائے تو تحقیق کی نئی نئی راہیں سامنے آسکتی ہیں۔

امید ہے کتاب الحاوی الکبیر فی الطب کی چوتھی جلد کے ترجمے کو ارباب نظر کے حلقوں میں مقبولیت حاصل ہوگی۔

خالد

(حکیم محمد خالد صدیقی)

ڈائریکٹر

سنٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن

نئی دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلا باب

ربو، ضيق النفس، تنفس کی خرابی، تنفس میں سہولت پیدا کرنے اور پھیپھڑے سے اخلاط غلیظہ و پیپ وغیرہ کو ختم کرنے والی چیزیں۔

الأعضاء الآلمہ کے چوتھے مقام میں جہاں امراض شش کا تذکرہ ہے اس کا مطالعہ کریں۔ تنفس میں اچانک تنگی پیدا ہو جائے، ساتھ میں سینہ کے اندر ورم بھی ہو تو ایسی کیفیت میں سینہ کی جانب اچانک بہ کثرت نزلوں کا انصباب ہوتا ہے یا قرب وجوار سے مادہ سینہ کی جانب اترنے لگتا ہے۔ علاوہ ازیں ضيق تنفس کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ قصۃ الرئہ کے شعبے اخلاط سے پر ہو جاتے ہیں۔ نیز ایک سبب یہ بھی کہ پھیپھڑے کے ارد گرد پیپ یا خون جمع ہو کر پھیپھڑے کو انبساطی حرکت سے روک دیتا ہے۔ مذکورہ بالادونوں اسباب میں فرق یہ ہے کہ مؤخر الذکر میں پیش تر ذات الجنب یا نفث الدم کی بیماری ہوتی ہے۔ ان میں سے کوئی چیز موجود نہ رہی ہو تو ضيق تنفس اور ربو کا سبب اخلاط بلغمی ہوں گے۔

کسی چیز کو بہ مشکل تھوکنے کے اسباب حسب ذیل ہوتے ہیں۔

۱۔ شے کا غلیظ ہونا۔

۲۔ شے کا رقیق ہونا۔

۳۔ ضعف قوت۔

اس مقالہ میں ان مقامات کا مطالعہ کریں جہاں تنفس کی خرابی پر استدلال پیش کیا گیا ہے۔

دوا:

پھیپھڑے سے پیپ، قرحوں کی پرتوں اور جھلیوں کا ازالہ اور مؤثر طور پر ستیہ کرتی ہے۔ سل کے لئے بھی مفید ہے۔
سیکنج، ۹ گرام، مر ۹ گرام، قردمانا ۹ گرام، حرف ۹ گرام، آس ساڑھے چار گرام، شراب شیریں میں گوندھا ہوا جند بید ستر، گولیاں بنالیں۔ ڈھائی گرام نیم گرم پانی کے ہمراہ لیں۔ (جالینوس)

نہایت عمدہ ستیہ کرنے والے قرص:

سیکنج، تخم انجرہ، حرف، قردمانا، فلفل، ترمس، طبع انجیر میں گوندھیں۔ مقدار خوراک ساڑھے چار گرام ہمراہ ماء العسل ۱۳ گرام جسے فودنج میں جوش دے لیا گیا ہو۔
۴۰۰ گرام شہد کو جوش دیں۔ گاڑھا ہو جائے تو اوپر سے فلفل ۱۳ گرام پیس کر چھڑکیں اور دونوں کو اچھی طرح آمیز کر لیں۔ اسی مقدار میں مر (داخل کریں) روزانہ ساڑھے چار گرام استعمال کریں۔
بیحد منقہ ہے۔ (مؤلف)

نقل و حرکت کئے بغیر اور بخار کی عدم موجودگی میں جسے متواتر تنفس کا عارضہ ہو اسے ربو کی بیماری ہوتی ہے اسے نفس الانقباض کہتے ہیں کیونکہ ایسی کیفیت میں مریض ایستادگی کے لئے مجبور ہو جاتا ہے۔ (انقباض۔ ایستادہ ہونا، کھڑا ہونا) بوقت خواب کیفیت بڑھ جاتی ہے۔ سینہ بہت زیادہ ابھر آتا ہے کیونکہ اس وقت تنفس زیادہ سہل ہوتا ہے۔ سینہ تمام کا تمام پھیلتا ہے۔ البتہ قصبۃ الرئہ یا پھیپھڑے کے ارد گرد پیپ یا غلیظ رطوبت ہوتی ہے لہذا جو ہوا جذب ہوتی ہے وہ کافی نہیں ہوتی۔
پھیپھڑے کے اندر از قسم دبیلہ ورم اور قصبۃ الرئہ میں ورم پیدا ہو جانے سے بھی راستہ کے تنگ ہو جانے سے ضیق تنفس ہو جاتا ہے۔ ان دونوں میں قصبۃ الرئہ کے اندر مادہ کی وجہ سے جو ضیق تنفس عارض ہوتا ہے اس میں فرق کرنا ضروری ہے کیونکہ علاج مختلف ہو جاتا ہے فرق یہ ہے کہ قصبۃ الرئہ کی وجہ سے جو تنگی لاحق ہوتی ہے اس کی وجہ سے بہت جلد ہوا داخل نہیں ہو پاتی۔ لہذا ہوا کھینچنے کے وقت سانس گہری ہو جاتی ہے اور جس میں پھوڑا ہوا اس کے ساتھ بخار ہوتا ہے۔ اگر یہ بارد ہو تو شدید ثقل ہو گا اور جو ضیق تنفس قصبۃ الرئہ میں ہوتا ہے اس کے ساتھ تھوک خارج ہوتا ہے۔ اس سے آرام ہوتا ہے مریض کھانا سنا چاہتا ہے۔ سینہ کے پھوڑے کی وجہ سے جو ضیق تنفس ہوتا ہے اس میں

سینہ کو دبانے سے تکلیف ہوگی۔ پھیپھڑے کے ارد گرد اخلاط کی وجہ سے جو ضیق تنفس ہوتا ہے اس میں ایک مدت کے بعد نفث ہوگا مریض پہلو بدلے گا تو نفث اور انصباب کی کیفیت محسوس کرے گا۔

قصبۃ الرئہ خلط غلیظ کا علاج یہ ہے کہ مقطع ادویات کے ذریعہ لطافت پیدا کریں۔ دہیلہ کا علاج یہ ہے کہ ملطف ادویہ کو کام میں لائیں۔ لطیف اور پتلی شراب پینا موافق ہے۔ البتہ پھیپھڑے کے اندر پھوڑا ہو تو کم لی جائے۔ قصبۃ الرئہ میں خلط غلیظ ہو تو بہ کثرت لی جائے کیونکہ جو دوائیں اس طرح کی رطوبتوں کو متقیہ کرتی ہے وہ لازماً کھانسی پیدا کرتی ہیں۔ کیونکہ شہ غلیظ اپنی لزوجت کے باعث آسانی سے اوپر نہیں چھڑھتی۔ اسی طرح مریض کو زائد رطوبت کی بھی ضرورت ہوتی ہے کہ اس کے ذریعہ خلط کا اوپر چڑھنا آسان ہو جائے۔ (جالینوس)

سینہ کا متقیہ حسب ذیل وجوہ سے دشوار ہوتا ہے :

۱۔ سینہ کے اندر موجود شے کا غلیظ ہونا۔ اس میں تلطیف کی ضرورت ہوتی ہے۔

جو ادویات مقطع سے پوری ہو سکتی ہے یا وہ بہت زیادہ غلیظ اور خشک ہو تو رطوبات لطیفہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

۲۔ سینہ کے اندر موجود شے کا رقیق ہونا کیونکہ یہ ہوا سے نکل کر آتی ہے۔ علاج یہ ہے کہ نشاستہ اور کثیر کے ذریعہ اسے غلیظ کیا جائے۔

۳۔ موجود شے کی کثرت۔ غذا کم کی جائے زیادہ نہ لی جائے۔ روزہ رکھیں، قے کریں، مسہل لیں اور تخم انجرہ، ہبائج، ثناء الحمار، شحم حنظل اور بڑھے مرغ کا شوربہ استعمال کریں۔

۴۔ ضعف قوت۔ عطا سے مدد لی جائے۔ (مؤلف)

قصبۃ الرئہ کی خلط غلیظ سے جو ربو لاحق ہوتا ہے اس میں خلط لزج کو توڑنے والی ادویات دی جائیں۔ بایں ہمہ دواؤں اور غذاؤں کے ذریعہ اس خلط کی رطوبت میں اضافہ کیا جائے۔ پھوڑوں میں ملطف اور مخفف ادویات کی ضرورت ہوتی ہے۔ سب سے مفید دوائیں وہ ہوتی ہیں جو از قسم افادہ (مصلحہ جات) ہوتی ہیں کیونکہ یہ سب ملطف اور مخفف اور کچھ مسخن بھی ہوتی ہیں۔ ربو کے اندر وہی دوائیں سب سے زیادہ مفید ہوتی ہیں جو ملطف ہوں اور طاقتور مسخن نہ ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ سرکہ عصل، خود عصل اور سکنجبین عصلی اس میں سب سے زیادہ مفید ہے۔ طاقتور مسخنات سے اجتناب کریں کیونکہ خلط کو غلیظ کرتی ہیں۔ اس کا تھوکنہ دشوار ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ان دواؤں سے پرہیز کریں جو سخت برودت پیدا کرتی ہیں کیونکہ یہ خلط کے اندر خمار پیدا کرتی ہیں اور اسے گاڑھا کر کے

جذب ہونے اور پگھلنے میں دشوار بنا دیتی ہیں اور تھوکنہ مشکل ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ربو کے لئے ان ادویات کے وہی مرکبات عمدہ ہوتے ہیں جن کے اندر نہ افیون نہ بیرونج وغیرہ اور نہ اسپغول۔ حتیٰ کہ اور زیادہ یہ مرکبات عمدہ ہوتے ہیں جب ان میں کوئی بھی قابض دوا شامل نہ کی جائے کیونکہ اس طرح کی دوائیں اس بیماری میں نہایت برعکس اثر کی حامل ہوتی ہیں۔ (جالینوس)

جالینوس نے واضح کر دیا ہے کہ ضرورت ہو تو خلط رقیق کو کیسے غلیظ کیا جاتا ہے۔ اسی طرح اس امر کی بھی وضاحت کر دی ہے کہ ان ادویات میں وہ دوائیں پلائیں جو طاقوتور مجتہت ہوتی ہیں۔ تلطیف پیدا کرنا چاہیں تو بہ کثرت لطیف رطوبات شامل کریں۔ نیم گرم پانی کے ذریعہ حمام، ماء العسل، اور رقیق شراب لطیف کے ذریعہ جسم کی تربیب کریں۔ اس کے بعد ان ادویات کا اعادہ کریں جو نفث کے ذریعہ استیصال کرتی ہیں حتیٰ کہ تمام خلط کا صفایا ہو جائے، فلفل، قردمانا اور خردل کا استعمال صرف شہد ہی کے ساتھ کریں۔ پانی اور شہد ربو کے لئے موزوں ہیں۔ (مؤلف)

ربو کے لئے:

بصل عنصلی (جنگلی پیاز) کو نچوڑ لیں، پھر عصارہ پر اتنا ہی شہد ڈال کر کوئلہ کی آگ پر گاڑھا کر لیں اور استعمال کریں۔ ۵۲ گرام قبل از طعام و ۵۲ گرام بعد از طعام۔

دیگر:

فودنج، حاشا، ایرسا، فلفل، دار فلفل، انیسون، شہد میں گوندھ کر ساڑھے چار گرام صبح و شام استعمال کریں۔ یا زریب و حلبہ مغسول اتنا جوش دیں کہ پھٹ جائیں۔ پھر صاف کر کے کئی بار استعمال کریں۔ یا شیخ، سداب کی شاخیں، جوش دیں اور شہد کے ساتھ گاڑھا کر لیں۔ مقدار خوراک ۱۳ گرام ہمراہ سکجہ بنیں۔

ربو کے مریضوں کے لئے حب سہل:

یاد رہے کہ ربو نام ہے قصبۃ الریہ میں خلط غلیظ کا۔ شحم حنظل ۲.۲۵ گرام، انیسون ۷.۵ گرام پانی میں گوندھ لیں اور گولیاں بنالیں۔ استعمال سے ایک روز پہلے سادے حقنہ دیں اور دوسرے دن تمام دوا ماء العسل کے ہمراہ پلا دیں۔

دیگر:

حنظل، شیخ ہم وزن۔ بور نصف جزء اصل اسوس دو جزء، جو شیر دو جزء گولیں بنالیں مقدار خوارک ۵۰۔ ۳ گرام سے ۵۰۔ ۲۵ گرام تک۔ ایک گھنٹہ کے بعد ماء العسل ۷۵ گرام دیں۔ پہلی دواء کے ساتھ بھی یہی طریقہ اختیار کریں۔

دیگر:

خردل ۵۔ ۳ گرام، ملح النخین ۲۰۔ ۲۵ گرام، عصارة قشاة الحمار ۲۰۔ ۲۵ گرام۔ آٹھ قرص بنالیں اور روزانہ پلائیں۔ ساتھ میں ماء العسل نہ دیں۔ (جالینوس)

ربو کے لئے مسہل:

شحم حنظل اگرام، تخم انجرہ ۵۔ ۳ گرام، بورہ ۵۰۔ ۷۵ گرام، افیتون ۷۵۔ ۱۰۰ گرام۔ ماء العسل میں گوندھ بطور شربت لیں اور تین گھنٹوں کے بعد ۷۰۰ گرام یا ۱۰۵۰ گرام ماء العسل نوش کریں۔

معجون:

ترید، تخم انجرہ، لب قرطم، افیتون، سباتج، خردل، عصارة عسل اور شہد میں گوندھ کر ۱۰ تا ۱۵ گرام کر دیں۔ مسہل ہے۔ بید سقیہ کرتا ہے۔ اسہال مقصود نہ ہو تو ۵۰۔ ۳ گرام دیں۔

حب مسہل نفث غیر مسہل:

مر، فلفل، تخم انجرہ، سبکج، خردل، عصارة عسل اور شہد میں گوندھ کر صبح اور بوقت خواب دیں۔ (مؤلف)

پھیپھڑے کی صفائی کھانسی کے ذریعہ ہوتی ہے کیونکہ وہ تمام چیزیں جو مائی اور حد درجہ رقیق ہوتی ہیں ہوا کے ارد گرد بہتی ہیں۔ ہوا کھانسی کے ذریعہ خارج ہوتی ہے۔ مذکورہ اشیاء کا انصباب اس جہت کے مخالف ہوتا ہے جس جہت میں ہوا چلتی ہے کیونکہ کھانسی کے اندر خارج ہونے والی ہوا کے ساتھ یہ اخلاط موجود ہوتے ہیں، ظاہر ہے کہ اخلاط کی غلظت اسی مقدار میں ہوگی جس مقدار میں ہوا کو دفع کرنا ممکن ہو۔ یہ اس کیچڑ کے مانند نہ ہوگی جو قصبہ الرئہ کے اندر بیٹھ جاتی ہے یا اس رقیق پانی کی

طرح نہ ہوگی جو ہوا کے اثر سے متفرق ہو جاتا ہے بلکہ غلیظ اور رقیق ہونے میں معتدل ہوگی۔ لہذا لیسڈار خلط کو ترطیب ہی کی نہیں بلکہ تجلیہ کی ضرورت بھی ہوتی ہے۔ جلاء کا کام میٹھی چیزیں کرتی ہیں۔ اسی طرح تقطیع کا کام بھی میٹھی چیزوں کے ذریعہ ہوتا ہے۔ کٹھی چیزوں سے ہوشیار رہیں یہی وجہ ہے کہ ماء العسل اخلاط غلیظہ کے اخراج کے لئے بیحد موافق ہے۔ کچھ لیسڈار خلطوں کے لئے ہے۔ ماء العسل کے بعد دوسرا نمبر ماء الشعیر کا ہے۔ اس کے بعد شراب شیریں کا درجہ ہے بشرطیکہ سینہ کے اندر کی چیز پختہ ہو چکی ہو اور اخراج کی ضرورت ہو۔

ربو اور سعال بوڑھوں کو عارض ہو تو تقریباً شفا نہیں ہوتی کیونکہ ان بیماریوں کا پختہ ہونا نوجوانوں میں دشوار ہوتا ہے چہ جائے کہ بوڑھوں میں۔
ربو کے مریضوں کا علاج ایسی چیزوں سے کریں جو کثرت سے بلغم کا اخراج کرتی ہوں۔

تدبیر ملطف:

شیریں شراب ملطف اشیاء کے ساتھ استعمال کی جائے تو سینہ کے مادوں کا اخراج کرنے کے لئے عمدہ ہے کیونکہ مسخن محلل اور مرقق ہوتی ہے۔ سینہ کے مادے سخت ہوں تو سہولت اخراج کے لئے ترطیب کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ سخت چیز کا اخراج مشکل ہوتا ہے۔ یہ زیادہ طاقت ور شے کی محتاج ہوتی ہے۔ اس میں شدید کھانسی سے ہيجان پیدا ہو اور بیحد خشک اور زیادہ بھی ہو تو شدت سعال سے رگوں کا پھٹ جانا یقینی ہے۔ لہذا خلط کو رقیق کریں، تھوڑی لطافت پیدا کریں تاکہ اخراج آسان ہو سکے۔
بھیمپردے کی تمام رگیں ایک ہی جڑ تک پہنچتی ہیں۔ اور وہ ہے قلب کی تجویف ایسر۔

(جالینوس)

اسی لحاظ سے ضیق تنفس میں سب سے پہلے بائیں پہلو کی فصد کھولی جاتی ہے کیونکہ دل کی اسی تجویف سے شریانیں نکلتی ہیں اور اسی سے قلب کو ہوا کے ذریعہ راحت پہنچتی ہے۔ اس پہلو میں خون ہلکا ہو جائے گا تو جگر کشادہ ہو جائے گا اور انبساطی حرکت زیادہ سے زیادہ آسان ہو جائے گی۔ قلب کی داہنی تجویف اس خون کے لئے خاص ہے جو جگر سے دل کی جانب سے آتا ہے۔ اسی لئے خفقان قلب اور امتلاء دموی میں اس جانب کی فصد کھولنا اولیٰ ہوتا ہے۔ (مؤلف)

ضیق النفس کی ایک قسم سر سے سینہ کی جانب اترنے والے داہنی نزلوں کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ ادویہ موصوفہ جن کے اندر بچ اور افیون ہوتی ہے کے ذریعہ نزلوں کو روک دیا جائے۔ سب سے عمدہ دوا گل ارمنی ہے کیونکہ یہ نزلوں کو قطعی طور پر روک دیتی ہے۔

پھیپھڑے کے اندر کوئی چیز نکل جانے کے محتاج ہو تو ایسی صورت میں کھانسی مفید ہے۔ اسے حسب ضرورت پیدا کریں۔ طبع زوفا اخراج کو آسان کرتی اور شکم کو چلا دیتی ہے۔ انجیر سفید ۵.۷۰ گرام، زوفائے خشک ۵.۷۰ گرام، منقہ ۵.۷۰ گرام، بیج سوسن ۵.۷۰ گرام، بیج کرفس ۵.۷۰ گرام، کشنیز بٹر، ۵.۷۰ گرام، سباج ۵.۷۰ گرام، تربد مقشر ۵.۷۰ گرام، جوش دیں۔ پانی ایک چوتھائی رہ جائے تو چھان کر نوش کریں۔

بلا بخار سینہ کے مزمن دردوں میں حلبہ فرہہ کھجور کے ساتھ جوش دیں اور اس میں زیادہ شہد شامل کریں اور انگاروں پر گاڑھا کر لیں۔ حتیٰ کہ اعتدال کے ساتھ گاڑھا پن آجائے۔ کھانے سے بہت پہلے استعمال کریں۔ (جالنیوس)

ربو کی کچھ قسمیں سینہ کے اندر محبوس ریاہ سے ابھرتی ہیں جو سینہ کے اندر نفخ پیدا کر دیتی ہیں۔ ان کا علاج ان ادویات سے کریں جو مفتوح سدہ ہوتی ہیں۔ شبث، بابونہ، مرزنجوش، جوش دے کر اس کے ذریعہ سینہ اور پہلوؤں کی تکمید کریں، پہلوؤں پر روغن نار دیں، روغن غار، روغن سداب اور گرم روغنیاں کی تمریح کریں۔ شحذ نایا (۱) اور امروسیا (۲) پلائیں۔ قے کرائیں اور ۳.۵ گرام سبکبخ یا جاؤ شیر پلائیں۔

ربو رطوبی کے لئے:

فلغل سفید ۴۰۰ گرام، نانخواہ ۰.۵ گرام، فودنج ۰.۵ گرام، بیج کرفس ۳۵ گرام، حاشا ۳۵ گرام۔ شہد میں گوندھ کر گولیاں بنالیں۔
مقدار خوراک:

۴۰۵ گرام ہمارا ماء العسل نوش کریں۔

سینہ کے اندر محبوس ریاہ سے پیدا شدہ ربو کے لئے:

جند بید ستریک جزء، اشق یک جزء، باہم ملا کر ۵.۷۰ گرام ہمارا ماء العسل پلائیں۔

دیگر:

حبث، حاشا، ایرسا، فلغل سفید، انیسون، ہم وزن شہد میں گوندھ کر مریض کو ۵.۷۰ گرام ہمارا ماء

(۱) نایا بھرنیا، بمعنی دواء حاد۔ (۲) امر ارض شہد میں مفید ایک معجون ہے۔

العسل پلائیں۔

قے آور، مخرج فضول اور مسکن ربو، بے نظیر دوا:

خردل ۵.۳ گرام، نمک ۵.۳ گرام، بورہ ارمنی نصف، نظرون ۵۰۰ ملی گرام۔ مقدار خوراک ۵.۳ گرام ہمراہ آب تازہ و شہد ۵۰۵ گرام۔ شہد ۳۵ گرام ہونی چاہئے۔ ربو کے ساتھ غلظت کبہ بھی ہو تو دواؤں کے اندر عافیت، افسنتین، فوہ اور زراوند وغیرہ شامل کریں پھیپھڑے اور سینہ کے چھوٹے ہونے کی وجہ سے ربو عارض ہو تو انبساط پر اکتفانہ کریں اس کے لئے تنفس کا تذراک کریں۔ جیسا کہ چھوٹے معدہ میں حالت ہوا کرتی ہے۔ (اھرن)

بلغم غلیظ کے لئے:

اسقو لو قدر یون ۵.۳ گرام نوش کریں۔ ملطف اور مخرج بلغم ہے۔ اس باب میں عجیب الاثر ہے۔ پھیپھڑے کی شدت یوست و حرارت سے پیدا شدہ ربو کے لئے جس میں اخراج نہ ہو رہا ہو تو گدھی اور بکری کا دودھ استعمال کریں۔ بتدریج تین ہفتے۔ (طبری)

ضیق تنفس کے ساتھ سینہ میں حرارت بھی ہو تو مبرد ملین مرہم اور قروطیوں کو استعمال کریں۔ مثلاً روغن بنفشہ، لعاب رطلہ اور اسپغول وغیرہ سے تیار کردہ قیروطیاں۔ غالب برودت بھی ساتھ ہو تو گرم روغنیاں اور صمغیات مثلاً روغن زگس، روغن سوسن، بابونہ و ناخونہ وغیرہ استعمال کریں۔ ضعف عضلات تنفس جس میں مریض ایستادہ ہوئے بغیر سانس نہیں لے سکتا۔ روغن سوسن مفید ہے۔ (اھرن)

یہ سوء تنفس کی ایک ایسی قسم ہے جو فقط ضعف عضلات سے لاحق ہوتی ہے۔ علامت یہ ہے کہ سرخی ہوگی نہ کھانسی، صرف سانس میں تنگی ہوگی۔ ضیق النفس کبھی یوست کی وجہ سے بھی ہوتی ہے۔ اس میں جسم کمزور اور سخت ہوتا ہے۔ مقدم تدبیر سے بھی اس کا پتہ چل سکتا ہے۔ گرم پانی سے علاج کریں۔ پیسہ بڑا اور روغن کدو کے ذریعہ تمریح کریں۔ دودھ اور پانی ہم وزن میں تھوڑا بنفشہ اور فانیڈ جوش دے کر پلائیں، مفید ہوگا۔ شدید حرارت سے ضیق تنفس عارض ہو عرق کا سنی، عنب الصلب، سکر اور بنفشہ سے علاج کریں۔ رطوبت غلیظہ سے پیدا شدہ تنفس میں شہد نایا اور عرق

سدا ب دیں۔ رطوبت غلیظہ کا اخراج مطلوب ہو تو حلبہ اور منقہ بارش کے پانی میں جوش دے کر پلائیں۔ منقہ ۲۰ گرام، حلبہ مغسولہ ۲۰ گرام بارش کے ایک کوزے (تقریباً ۱۰۰ ملی لٹر) پانی میں خوب اچھی طرح جوش دے کر صاف کریں اور صبح و شام روزانہ نیم گرم استعمال کریں۔ نفث الدم کی کسی قسم سے قصہ الریہ کے اندر انجماد خون سے کبھی نہایت شدید قسم کا ضیق تنفس ابھر آتا ہے۔ اس کے لئے کچھ ایسی چیزیں دیں جو خون کو پگھلا دیں۔ یہ ملطف ہوتی ہیں۔ اخراج خون تک قابض ادویہ سے پرہیز کریں۔ سینہ تنگ اور پھپھڑا چھوٹا ہو تو آدمی طبعی طور پر مبتلائے ضیق التنفس ہوتا ہے۔ (مؤلف)

ربو جو انتصاب نفس کا نام ہے کا علاج یہ ہے کہ لیسدار کیموس کو لطیف بنا دیا جائے، اس کے لئے ایسی دوائیں استعمال کریں جو خلط لزج (لیسدار) کو رقیق کر دیتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مریض کو سرکہ، عنصل، سنگبین، عنصلی ایارج فیکرا، مسلسل اسہال، طاقتور دواؤں اور مولی کے ذریعہ قے کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ دواؤں میں زراوند مد جرح، قنطاریون کبیر، تخم فودنج، زوفاء اور شونیز استعمال کی جاتی ہیں۔ فصد کی ضرورت ہو تو ان دواؤں کے استعمال سے پہلے فصد کھولیں۔ سینہ کو حرکت دیں، مرقق و ملطف ادویہ مثلاً روغن سداب، روغن شبث وغیرہ سے تمریح کریں۔ روغنیات میں حسب ذیل نسخہ شامل کریں۔

نسخہ :

انیسون، دردی شراب سوختہ، کلی نوریہ، اذخر، زرخ، بورہ، روغن میں شامل کریں اور سینہ سے متصل اعضاء پر مالش کریں۔ وہ ضماہ بھی مستعمل ہے جو مائی قسم کے فضلات کو جذب کر لیتے ہیں۔ بالکل ویسے ہی جیسے استقاء کے لئے استعمال میں لائے جاتے ہیں۔ کبھی شربت عمل کے ساتھ بورہ بطور مشروب استعمال کرتے ہیں۔

دیگر :

بورہ ۵۰ گرام، قنفل ۵۰ گرام۔ بخ انجمدان ۲۱ گرام۔

مقدار خوراک :

ایک چمچہ (۹ گرام) ہمراہ آب تازہ۔

ربو کے مریضوں کے لئے قے کی دوا :

خردل ۳۰ گرام، بورہ ۲۲۰ گرام، عصارۃ قثاء الحماہ ۵۰ ملی گرام۔ اسی وزن کے برابر

روغن بادام۔ بکثرت فضلات کا اخراج ہو گا اور کسی تکلیف کے بغیر جسم کا ستھتہ ہو جائے گا۔ شدت ربو میں اگر اختتاتی کیفیت پیدا ہو جائے تو ۱۴ گرام بورہ، پانی اور شہد ۵ گرام اور حرف ۷ گرام کے ہمراہ فوری افاقہ ہو گا۔ یہ عرق النساء میں بھی مفید ہے۔ (بولس)

کثرت بول پیدا کرنے والی ہر چیز سینہ کی محتاج ستھتہ غلظت کے لیے خراب ہے کیونکہ اس سے رقیق بلغم تو نکل جائے گا لیکن سینے کے اندر باقی رہ جائے گا۔ ایسی صورت میں مرطوب رقیق غذائیں استعمال کریں۔ (اسکندر)

حرارت کی موجودگی میں ربو کا علاج:

دودھ کے ساتھ پودینہ پکا کر پلائیں۔ مریض بچہ ہے اور بلغم خارج نہیں کر سکتا تو پودینہ ماں کے دودھ کے ساتھ پکا کر حلق میں ٹپکائیں یا دودھ میں عرق بادیان شامل کر کے پکائیں اور بچے کو پلائیں (ابن ماسویہ)

ربو کا سب سے اعلیٰ علاج:

زر او ند مد جرج، اور تخم پودینہ۔ (اریبا سیوس)

بحت الصوت (گلا بیٹھنا) کی عدم موجودگی میں بلغم کا اخراج مشکل سے ہو رہا ہو تو اس کی وجہ سے سست ہوتی ہے۔ اور بحت الصوت کی موجودگی میں یہ کیفیت رطوبت کا نتیجہ ہوتی ہے۔ (لجلانج) خربق سفید، پودینہ کوہی، تخم انجرہ، فلفل بقدر قلیل گوندھ کر گولیاں بنالیں اور مریض کو دیں۔ (ابن ماسویہ)

آدمی کو متواتر تنفس کی شکایت ہو اور وہ کیفیت معلوم ہو جو حالت نزع میں ہوتی ہے تو یہ ربو کی بیماری ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں لطافت پیدا کرنے والی تدبیر اور پھپھڑے سے غلیظ خلط کا اخراج کرنے والی شے موزوں ہوتی ہے۔ پھپھڑے کو معتدل طور پر گرمی پہونچائیں۔ اس کے لئے ریاضت، دلک (مالش) اور دواؤں سے کام لیں۔ مالش رومال کے ذریعہ کریں تیل کے قریب بھی نہ جائیں۔ الا یہ کہ دلک سے ٹکان کی کیفیت پیدا ہو گئی ہو۔ ریاضت سست ہونی چاہیے۔ آخر میں تیز کریں۔ حمام سے روک دیں خاص کر موسم سرما میں۔ تمام مرطب اشیاء سے پرہیز لازم ہے۔ پختہ گرم روٹی جس کے اوپر انیسون، شونیز، زیرہ، اور (۱) طرح خعقیق چھڑک دی گئی ہو مفید ہے۔ سبزیوں میں رشاد، مولی،

(۱) باشت کے برابر مھوئی مچھلی، آذرباجان میں پائی جاتی ہے۔ پرانی کو پینے سے قے آتی ہے۔

صحر، انیسون، نعناع، چقندر، اور خردل مفید ہے، خرگوش، ہرن اور بارہ سنگھوں کے گوشت بھی مفید ہیں کیونکہ خشک ہوتے ہیں، لومڑیوں کے گوشت خاص طور پر مفید ہیں۔

موٹا اور نفخ پیدا کرنے والا اناج مضر ہے کیونکہ اس سے ضیق تنفس پیدا ہوتا ہے۔ شراب ریحانی پرانی اور ماء العسل استعمال کریں۔ شراب ہر قسم کی کم استعمال کریں۔ ٹھنڈی شراب استعمال نہ کریں۔ کھانے کے بعد شراب نہ پیئیں۔ یکبارگی بھی نہ پیئیں بلکہ ممکن حد تک مؤخر کریں اور تھوڑا تھوڑا پیئیں، کم سوئیں کیونکہ زیادہ سونے سے مریض تو کجا تندرستوں کو ضیق تنفس ہو جاتا ہے۔ کھانے کے بعد اور دن میں نہ سوئیں۔ الایہ کہ دن میں نہ سونے سے کمزوری اور حرارت اور ٹکان لاحق ہو جاتی ہو۔ ایسی صورت میں دن کے اندر تھوڑا سو لیں۔ روزانہ ایک یا دو دست غذاؤں یا ملین اشیاء کے ذریعہ آ جانا چاہئے۔ بڑھے مرغ کا شوربا، مغز قرطم، بلبلاب، چقندر، کبر نمکین، طرح غنغ عتیق موزوں ہے۔ کھانے سے قبل استعمال کریں۔

ماء الشحیر میں تھوڑی فریون ملا کر پلائیں یہ بیحد مفید ہے۔ افتیمون کی بیحد تعریف کی گئی ہے۔ ۷ گرام طلاء (۱) کے ساتھ پلائیں۔ یہ تدبیر تلبیں طبع کے لئے کافی ہیں، سینہ پر روغن سوسن، روغن غار، روغن شبث، سداب اور خوشبودار گرم روغنات کی تمریح (مالش کر کے نرم کرنا) کریں۔ ان روغنوں کے ساتھ تھوڑی موم بھی حل کر لیں۔ تاکہ وہ سرعت سے تحلیل نہ ہو سکیں۔ روزانہ ڈھائی گرام زراوند جرح عرق سداب تر میں ساڑھے تین گرام کے برابر گولی بنا کر پلائیں۔ سرکہ میں ختم قریص بھگو دیں اور یہ سرکہ پلائیں۔ ۷ گرام رشاد، روغن بادام شیریں کے ساتھ پلائیں۔ شروع میں قنطوریون غلیظ پلائیں۔ اور آخر میں قنطوریون رقیق دیں۔ یہ بیحد مفید ہے۔ اسے شہد میں گولی بنا کر دیں نہایت عمدہ ہے۔ اس سے بھی زیادہ مفید حسب ذیل جو شانہ ہے:

جو شانہ:

زوفائے خشک، فراسیون، اصل السوس، ایرسا، کماذریوس، جعدہ، حاشا، فوذنج، اسپر روغن بادام تلخ یا روغن حب صنوبر پکا کر پلائیں۔ حب الفار، عنصل، بناست، (صمغ بطم) اور عاقر قرحا، موزوں ہیں۔ جاؤ شیر، سب سے زیادہ مؤثر ہے، مگر احتیاط سے دی جائے۔ کیونکہ اعصاب کو متاثر کر دیتی ہے۔ ایک دوا سے دوسری دوا کی جانب منتقل ہوتے رہیں تاکہ طبیعت کسی ایک دوا کی عادی نہ ہو سکے۔ زیادہ مؤثر دوا تھ لگ جائے تو اسے پابندی سے استعمال کریں۔ ربو میں سب سے بہتر نمک،

(۱) پکایا ہوا عصارہ انگور۔ عجم میں اسے میفختج کہتے ہیں۔

مولیٰ اور سکجنین عنصلی کے ذریعہ بالخصوص غذا کے بعد قے کر دینا ہے۔ خربق پر انحصار کریں تو یہ اور زیادہ مؤثر ہے۔ بایں ہمہ یہ ناپسندیدہ بھی نہیں ہے۔ نیز سینہ کے امراض میں اس سے کوئی اندیشہ نہیں ہوتا۔ چاہیں تو خربق کو مولیٰ میں گڑو کر سکجنین کے اندر بھگودیں، اس کے بعد مولیٰ کھالیں۔ اس میں کوئی اندیشہ نہیں رہتا۔

مریض سینہ کا کمزور ہو تو قے کرانا قطعاً ترک کر دیں، اس کی جگہ قثاء الحمار، فراسیون، غاریقون اور افیتون کے ذریعہ مسلسل اسہال لائیں۔ اسہال کے ساتھ یہ دوائیں بالخاصہ مفید ہیں لہذا مہینہ میں چار بار استعمال کریں۔ میں نے اس کے ذریعہ ایک کثیر مخلوق کو صحتیاب کیا ہے۔ یہ مہیانہ ہو تو قنطوریون اور حنظل وغیرہ کے ذریعہ حقنہ استعمال کریں۔

ربو کے لئے عمدہ سفوف:

رشاد ۱۰۵ گرام، سمسم (قل) ۷۵ گرام، قریص ۳۵ گرام، زوفائے خشک ۳۵ گرام، فانیز ۳۵ گرام۔

منقی صدر گولی کا نسخہ:

غاریقون ۳، اصل السوس مقشر ساڑھے تین گرام، فراسیون ساڑھے تین گرام، تربد ۵، لیارج ۴، شحم حنظل ۲، عنزروت ۲، مر ساڑھے تین گرام، میٹج کے ساتھ گولیاں بنالیں۔
مقدار خوراک:

۷ گرام ہمراہ آب نیم گرم۔

بخار نہ ہو تو لعوق حلبہ اور انجیر بیحد مفید ہے۔ ربو کے ساتھ بخار بھی ہو تو علاج بیحد دشوار ہے۔ ضرورت ہوتی ہے کہ حرارت کی مقدار میں نرمی برتی جائے۔ اس بیماری میں باری طویل ہونے سے گھبرائیں نہیں کہ اس میں باری طویل ہوتی ہی ہے۔

ربو اور پرانی کھانسی کیلئے بخور کا نسخہ:

زرخ، کبریت، ہم وزن پیہ گردہ میں گوندھ کر ایک قیف کے ذریعہ بخور (دھونی) دیں۔

مذکورہ بیماری اور سل کیلئے دیگر نسخہ:

پچھڑے کو خشک کرتا ہے۔ مر، سلجہ، زعفران ہم وزن، شراب میں گوندھیں اور ساڑھے تین

گرام لے کر بخور دیں۔

دیگر سعال مزمن کے لئے:

اس تنفس میں فوری کشادگی پیدا ہوتی ہے۔ زرخ زرد زراوند طویل پیس کر گائے کے گھی میں گوندھیں اور گولیاں بنالیں۔ ساڑھے تین گرام کی مقدار لے کر دھونی دیں۔ عجیب الاثر ہے۔ روزانہ تین بار دس دن تک یا اس کے لگ بھگ صبر ستو طری کے ذریعہ دھونی دیں۔ یاد دھونی کے لئے لبنی ساکھ، بارزد، اور زرخ استعمال کریں۔ یہ سب عمدہ ہیں۔ (ابن سرائیون)

حب منقی خصوصیت سے آلہ تنفس کے لئے:

غار یقون ۳، ایر سا، فراسیون، تربد ۳، یارج فیقر ۴، شحم حنظل ۲، انزوت ۲۔ مقدار خوراک ۱۰ گرام سے ۲۰ گرام تک (حنین) مدربول ادویات سینہ کے مادہ کو خارج کرنے کے لئے موزوں نہیں ہے کیونکہ یہ اس سے بھی زیادہ گرم ہوتی ہیں۔ لہذا ہمیشہ خشکی پیدا کریں گی۔ ان دواؤں کو قاطع ہونا چاہئے۔ اور وہ بھی اس حد تک گرم نہ ہوں کہ شدید خشکی پیدا کریں۔ نیز انہیں مرطب چشموں اور مشروبات کے ساتھ استعمال کرنا لازم ہے۔ (جالینوس)

جالینوس نے پھیپھڑے کے امراض پر جہاں الاعضاء الآلمہ میں لکھا ہے وہاں یہ لکھا ہے کہ ربو جو تھوڑا تھوڑا کر کے شروع ہوتا ہے اور پھر مریض کو گرفت میں لے لیتا ہے سوء مزاج بارد کا نتیجہ ہوتا ہے اور ایک زمانہ کے بعد پھیپھڑے کو رطوبتوں سے پُر کر دیتا ہے۔ یہ کیفیت زیادہ تر بوڑھوں کو پیش ہوتی ہے۔ اس کا علاج ممکن حد تک سینہ کو گرمی پہونچانا ہے۔ ضرورت پر خردل اور انجیر کا گرم ضماد بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ نیز علق، مر، اور جاؤ شیر سے بنی ہوئی گولیاں رات کو منہ میں رکھی جاسکتی ہیں۔ (مؤلف)

ربو کے لئے ایک عمدہ دوا:

خردل انجیر کے ساتھ کوٹ کر گولیاں بنالیں اور استعمال کریں۔ یہ انتہائی علاج ہے۔

ملطف تدبیر :

مسلل لطافت پیدا کرنے والی تدبیر سے ربو کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ (مؤلف)

ربو اور بہت زیادہ مرطوب کھانسی کے مادہ کو توڑنے کے لئے اس سے زیادہ مؤثر تدبیر اور کوئی نظر نہیں آئی کہ مریض کو قے کرائی جائے اور اسے ہدایت کی جائے کہ باواز بلند طویل قراءت کرے۔ اس سے بلغم کا بیحد اخراج ہوتا ہے۔ (مؤلف)

پرساؤ شاں سینہ سے لیسدار غلیظ اخلاط کا اخراج بزور کر دیتی ہے۔ یہی اثر بادام تلخ کا بھی ہے۔ زراوند حرج کی بھی یہی شان ہے۔ (جالینوس)

قیاس آرائی میں یہ بات آپکی ہو کہ مادہ زیادہ ہے اس کی وجہ سے اخراج رکا ہوا ہے تو ایسی حالت میں دواء مسہل کے ذریعہ جسم کا استفراغ کریں۔ (جالینوس)

مخرج بلغم لعوقوں کے اندر راسن شامل کر دی جائے تو اس کا عمدہ اثر ہوتا ہے۔ (جالینوس)
حاشا بلغم کے اخراج میں سہولت پیدا کرتی ہے۔ پودینہ نہری خلط سینہ کے باعث پیدا شدہ ضیق النفس میں مفید ہے۔ پودینہ کو ہی اس سے بھی زیادہ طاقتور اور بیحد مفید ہے۔ حرف اور خردل ربو کے لئے عمدہ ہیں۔ قنطاریوں کبیر کی جڑ ضیق النفس اور پرانی کھانسی میں مفید ہے۔ شونیز ربو کے لئے عمدہ ہے۔ زفت رطب ربو کے لئے بیحد عمدہ ہے۔ قنضم قریش اخراج بلغم میں معاون ہے۔ فراسیون اخراج کے ذریعہ سینہ کو صاف کر دیتی ہے۔ زراوند سے اخراج میں سہولت ہوتی ہے۔ بایں ہمہ نفث الدم کے لئے عمدہ ہے۔

ساسالیوس انتصاب النفس میں مفید ہے۔ مُر ربو اور پرانی کھانسی کے لئے عمدہ ہے۔ ربو کے لئے سب سے زیادہ مفید دوا ستولو قدریون ہے۔ ریزہ الثعلب (لومڑی کا پھپھڑا) خشک کر کے پینا ربو میں مفید ہے۔ (دیا ستوریوس)

ریزہ الثعلب ترکونصف وزن راکھ کے ساتھ کوٹ کر دھوپ میں خشک کر لیں۔ پھر شہد کے ساتھ گوندھ کر محفوظ کر لیں۔ روزانہ ۱۸ گرام ۱۰۸۰ ملی لیٹر خالص شراب کے ساتھ استعمال کریں۔ نہایت عجیب الاثر ہے۔ چار دن استعمال کریں۔ (اطہور سقس)

ایر سا اخراج میں بیحد سہولت پیدا کرتی ہے۔ سینہ کی غلیظ رطوبتوں میں لطافت پیدا کرتی ہے۔ قردمانا سینہ کی غلیظ رطوبتوں کے لئے عمدہ ہے۔ حب بلساں ربو اور ضیق النفس کے لئے عمدہ ہے۔ ربو اور ضیق النفس کے لئے مُر کا مشروب بقدر نصف گرام استعمال کیا جاتا ہے۔ حب الغار ربو اور ضیق

النفس کے لئے عمدہ ہے۔ انجیر ربو کے لئے عمدہ ہے۔

مولی ربو اور ضیق النفس کے لئے عمدہ ہے۔ کراث شامی سینہ کے غلیظ اخلاط کا اخراج کرتی ہے۔
فلفل کو لعوقوں میں شامل کرنے سے خلط غلیظ کا اخراج ہوتا ہے۔ یہ سعال مزمن میں مفید ہے۔
عنصل، ربو، سعال مزمن، اور سینہ کے کھر درے پن میں عمدہ ہے۔ قرحہ شکم ہو تو اس سے اجتناب
کریں۔ غاریقون ربو میں مفید ہے۔ زراوند حرج ربو کے لئے عمدہ ہے۔ قنطور یون کبیر ربو سعال
مزمن اور نفث الدم کے لئے عمدہ ہے۔ (دیا سقوریدوس)
نفث الدم کے ہمراہ ربو ہو تو یہ مفید ہے۔ (مؤلف)

ماء العسل کے ساتھ زوفاربو، سعال مزمن اور عسر تنفس میں مفید ہے۔ پودینہ ربو اور ضیق
النفس کے عمدہ ہے۔ حاشاربو اور ضیق النفس کے لئے عمدہ ہے۔ سالیوس سعال مزمن کی شافی دوا
ہے اور عسر تنفس میں بیحد مفید ہے۔ عسر تنفس جس میں مریض کھڑے ہونے پر مجبور ہو جاتا ہے، کے
لئے زیرہ سرکہ میں ملا کر پانی کے ہمراہ استعمال کرتے ہیں۔ نظرون کے ساتھ شونیز استعمال کرنے
سے عسر تنفس جس میں مریض کھڑے ہونے پر مجبور ہو جاتا ہے، کو تسکین ہوتی ہے۔ سبجنج درد سینہ اور
سعال مزمن کیلئے عمدہ ہے۔ یہ سینہ کے غلیظ فضلات کا قلع قمع کر دیتا ہے۔ قنہ سعال مزمن، عسر تنفس اور
ربو میں مستعمل ہے۔ (دیا سقوریدوس)

جس مریض کے سینہ میں بخار کے بغیر مزمن درد ہو اس کے لئے حلبہ، فربہ کھجور، کے ساتھ
پکا کر اس کا شیرج (عصارہ) لے لیں اور ہم وزن شہد کے ساتھ ملا کر آگ پر اس قدر پکائیں کہ معتدل
طور پر گاڑھا ہو جائے۔ اس گاڑھے عصارہ کو کھانے سے بہت پہلے استعمال کریں۔ (جالینوس)
حلبہ سینہ کو صاف کرتی ہے۔ (خوز)

زیرہ سرکہ کے ساتھ پیٹاربو میں مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)
گرم پانی پیٹاربو اور سعال میں عمدہ ہے (سندھار)

میرے اپنے تجربہ کے مطابق معجون قنہ کا نسخہ :

زوفار، قردمانا، ایرہ سا، تخم انجرہ، غاریقون، افیتون وزن سب کے وزن کے برابر شہد میں معجون
بنائیں۔ مقدار خوراک ہفتہ وار، ۱۸ گرام۔ حتیٰ کہ درد کا ازالہ ہو جائے۔ عجیب الاثر ہے۔ روزانہ
ساڑھے تین گرام ماء العسل کے ساتھ استعمال کیا جاسکتا ہے۔ (مؤلف)

امراض سینہ کے علاج کے لئے عمدہ مرکب:

کف دریا، مر، نظرون، روغن بلساں، فریون، میعہ سائلہ، ہم وزن (۳۳-۳۳ گرام) یکجا کر کے سینہ کی تمریح کریں۔ یہ حسب ذیل بیماریوں کے لئے مفید ہے:

۱۔ قصۃ الرئہ کی تنگی، جس کی وجہ سے ہوا جلد داخل نہ ہوتی ہو اور ہوا داخل کرتے وقت صاف طور پر گہری سانس لینا پڑتا ہو۔

۲۔ سینہ میں بخار کے ساتھ پھوڑا ہو تو ٹھنڈک کی موجودگی میں شدید ثقل محسوس ہوتا ہو۔

۳۔ قصۃ الرئہ میں پھوڑے کے ساتھ اخراج بلغم بھی موجود ہو اور کھانسی کی تحریک ہو۔ اخراج سے سکون محسوس ہوتا ہو۔

۴۔ سینہ میں پھوڑا ہو اور دبانیے پر درد محسوس ہوتا ہو۔

۵۔ پھیپھڑے کے ارد گرد اخلاط موجود ہونے سے ایک مدت کے بعد اخراج ہوتا ہو۔ ثقل

محسوس ہوتا ہے۔ پہلو بدلنے پر انتصاب النفس پیدا ہو جاتا ہو۔ (جالینوس)

افیتون کی طرح اقحوان خشک حالت میں بغیر پھول کے استعمال کرنا ربو میں مفید ہے۔

اطہور سقس کے مطابق انسان کا ہڈا اپیشاب سانس کی تنگی اور انتصاب النفس میں مفید ہے۔

(جالینوس)

تخم انجرہ کوٹ کر شہد کے ساتھ چاٹنے سے عسرس جس میں مریض انتصاب (سینہ پھلانے) کے لئے مجبور ہو جاتا ہے، رک جاتا ہے، یہ فضلات سینہ کا اخراج کر دیتا ہے۔ برگ انجرہ ماء الشعیر کے ساتھ پکا کر استعمال کرنے سے سینہ کے اخلاط غلیظ کا اخراج ہوتا ہے۔ (دیا سقوریدوس)

تخم انجرہ کا مشروب سینہ اور پھیپھڑے سے اخلاط غلیظ کا اخراج کرتا ہے۔ (جالینوس)

انجرہ سینہ اور پھیپھڑے سے غلیظ رطوبتوں کے اخراج میں معاون ہے۔ (اریبا سیوس)

ربو میں برگ ارغوان ۹ گرام مشفع کے ساتھ استعمال کرتے ہیں۔ اشقیل ۳ عدد۔ شہد کے

ساتھ استعمال سے ربو میں فائدہ ہوتا ہے۔ کچایا بھون کر کھانا بھی مفید ہے۔ ابالے ہوئے کا بھی یہی اثر

ہے۔ شہد کے ساتھ چاٹتے ہیں۔ (دیا سقوریدوس)

ربو میں مفید ہوتا ہے اشقیل کا خاصہ ہے۔ اشق شہد کے ساتھ استعمال کرنے سے یا ماء الشعیر

کے ساتھ چاٹنے سے ربو عسرس جس میں مریض سینہ کھڑا کرنے پر مجبور ہوتا ہے اور سینہ کی

رطوبت میں فائدہ ہوتا ہے۔ (دیاستوریڈوس)

روغن بلساں چونکہ فضلات کو پختہ کر دیتا ہے اس لئے عسر تنفس کو موافق ہے۔ حب بلساں کا مشروب انتصاب النفس میں مفید ہے۔ نابالغ بچوں کا پیشاب چائنا عسر تنفس کے لئے موافق ہے۔

(دیاستوریڈوس)

ضیق النفس میں بچوں کا پیشاب مجرب ہے۔ مگر اس کا فائدہ دیگر مفید ادویہ کے مقابلہ میں زیادہ نہیں ہے۔ (دیاستوریڈوس و جالینوس)

باقلی سینہ اور پھیپھڑے کے اخلاط کے اخراج میں مددگار ہے۔ (دیاستوریڈوس)
بلبوس (بصل الزیر) ایک بار ابال کر استعمال کرنا سینہ سے تھوڑے اخراج مادہ کی ضرورت کو پورا کر دیتا ہے۔ دوبار ابالنے سے اثر کم ہو جاتا ہے۔ (دیاستوریڈوس و جالینوس)

پرسیاوشاں کا جو شانہ سینہ اور پھیپھڑے سے لیسدار اخلاط غلیظہ کے اخراج میں معاون ہے۔ باب التولنج جیسا کہ تذکرہ ہو چکا ہے پرانے مرغ کا شوربہ بسفانج اور قرطم کے ساتھ استعمال کرنے سے ربو میں بیحد نفع ہوتا ہے۔ بشرطیکہ اس کے ذریعہ بار بار اسہال لایا جائے۔ (دیاستوریڈوس)
یا ابن ماسویہ کے مطابق اسے پکایا جائے۔ کراث ربو میں بیحد عمدہ ہے۔ زراوند مدحرج کا مشروب مفید ہے۔ انجیر، شہد اور سداب کے ساتھ زوفا کا جو شانہ ربو اور انتصاب النفس میں نافع ہے۔ (دیاستوریڈوس)

کسی مریض کے سینہ سے پیپ کے اخراج کی ضرورت ہو تو زرخ ماء العسل کے ساتھ پلاتے ہیں۔ کبھی اسے راتینج میں گولیاں بنا لیتے ہیں جو ربو میں بیحد مفید ہوتی ہیں، (دیاستوریڈوس)
بیماری کو پختہ کرنا چاہیں تو سینہ اور پھیپھڑے سے اخراج مادہ کے لئے گھی کا استعمال بیحد مفید ہے۔ تنہا چائے سے بیماری زیادہ پختہ ہوتی ہے۔ مگر شہد اور بادام تلخ کے ساتھ چائے سے اثر کم ہو جاتا ہے۔ بایں ہمہ اخراج زیادہ ہوتا ہے۔ صمغ حبہ حضراء شہد کے ساتھ ملا کر چائنا سینہ سے اخراج کے لئے موافق ہو۔ حلبہ کا جو شانہ انجیر کے عصارہ کے ساتھ گاڑھا کر لیا جائے تو سینہ سے اخراج بلغم کے لئے بیحد مفید ہے۔ (دیاستوریڈوس)

چشموں میں حرف شامل کر دیا جائے اور چائنا جائے تو سینہ سے فضلات کا اخراج کر دیتا ہے۔ (ابن ماسویہ)
ربو کی ادویات میں حرف شامل کرتے ہیں کیونکہ خردل کی طرح یہ بھی اخلاط غلیظہ کا ازالہ کر دیتی ہے۔ (دیاستوریڈوس و جالینوس)

حرف سینہ کے مادوں کے لئے جالی اور پھپھردے سے لیسدار خلط کا اخراج کر دیتی ہے۔

(جالینوس)

شہد کے ساتھ حاشا کا جو شانہ اس عسر تنفس میں مفید ہے جس میں مریض سانس لینے کے لئے سینہ پھلانے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

سینہ اور پھپھردے سے اخراج میں حاشا معاون ہے (دیا سقوریڈوس و جالینوس)
پھپھردے کی جانب انصباب نزلہ کے باعث بار بار پیش آنے والے عسر تنفس میں گل ار منی مفید ہے۔ (جالینوس)

ختم کتاں شہد کے ساتھ ملا کر چاٹنے سے سینہ کے فضلات خارج ہو جاتے ہیں اور کھانسی میں تسکین ہوتی ہے۔ آرد کر سنہ شہد کے ساتھ سینہ سے اخراج مادہ میں معاون ہے۔ (جالینوس)
کبریت کی دھونی ربو میں مفید ہے۔ بیضہ کے ساتھ اسے چانا جائے تو سینہ کی پیپ کا سرعت اخراج کر دیتی ہے (جالینوس)

زیرہ کو سرکہ میں ملا کر عسر انصباب میں استعمال کرنا مفید ہے۔ ختم کرفس مسمی بہ سمرنیون عسر تنفس میں مفید ہے۔ کراث شامی ماء الشعیر کے ساتھ پکا کر پینے سے سینہ کی رطوبتوں کا اخراج ہو جاتا ہے۔ (دیا سقوریڈوس)

ماء الشعیر کے ساتھ اس کا جو شانہ سینہ کے اندر پیدا ہونے والے غلیظہ بلغم کو تحلیل کر دیتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

روغن بادام تلخ ربو میں مفید ہے۔ بادام تلخ سینہ اور پھپھردے سے اخلاط غلیظہ کو خارج کرتا ہے۔ (دیا سقوریڈوس)

بارجنگ ربو کے مریضوں کو کھانا موزوں ہے (جالینوس)

بخخوف الحیہ انصباب النفس میں مفید ہے (دیا سقوریڈوس)

اسے بھون کر شہد کے ساتھ استعمال کرنے سے سینہ کی مزمن رطوبت کا اخراج بہ آسانی ہوتا ہے۔ مرکو کوٹ کر اور شہد کے ساتھ گوندھ کر استعمال کرنے سے ایسی حالت میں نفع ہوتا ہے جب کہ مواد کا انصباب سینہ پر ہوتا ہو۔ (دیا سقوریڈوس)

انصباب النفس میں باقلہ کے برابر مر استعمال کریں۔ (دیا سقوریڈوس)

ساہناہ ایک معروف دوا ہے جو ربو اور عسر تنفس کے لئے مفید ہے (دیا سقوریڈوس)

ربو میں سندروس کھلائی جاتی ہے۔ (دیا سقوریدوس)

عصارہ سفرجل (بہی) ربو میں مفید ہے۔ بنخ سوسن آسمانخونی، اخلاط کے اخراج میں معاون

ہے۔ جوزالسر تازہ کوٹ کر شراب کے ساتھ استعمال کرنا ربو میں مفید ہے۔ (دیا سقوریدوس)

سبکینج سینہ کے غلیظ فضلات کا ازالہ کر دیتی ہے۔ ساسالیوس کا تخم اور جڑوں انقباض النفس

میں مفید ہے۔ (دیا سقوریدوس)

بنخ ساسالیوس اقریطشی شہد کے ساتھ بطور لعوق استعمال کرنے سے سینہ کے فضلات

نہایت تیزی سے خارج ہو جاتے ہیں۔ (دیا سقوریدوس)

ساسالیوس انقباض النفس میں مفید ہے اور سعلہ کی دھونی ربو میں مفید ہے۔ سعدربو میں مفید

ہے۔ (دیا سقوریدوس)

سدا ب تازہ اور سویا خشک کا جو شاندر د سینہ اور عسر تنفس کے لئے عمدہ ہے۔ (بولس)

عنا ب ربو میں مفید ہے (دیا سقوریدوس)

مولی ابال کر کھانا ربو اور سینہ کے اخلاط غلیظہ کے لئے عمدہ ہے۔ بنخ فاشرا شہد کے ساتھ ملا کر

لعوق تیار کرتے ہیں۔ یہ ربو میں مفید ہے فراسیون اخراج مادہ کے ذریعہ سینہ اور پھیپھڑے کا تنقیہ

کر دیتی ہے۔ (دیا سقوریدوس)

بنخ نبات، بنخور مریم ربو کے مریضوں کا شافی علاج ہے۔ پودینہ کا جو شاندر ربو میں مفید ہے۔

پودینہ کھانسی لا کر پھیپھڑے اور سینہ سے اخلاط غلیظہ کو خارج کر دیتا ہے۔ عصارہ پودینہ ضیق النفس

میں صحت بخش ہے۔ (جالینوس)

قیموم کا مشروب اور اسے کوٹ کر استعمال کرنے سے انقباض النفس میں فائدہ ہوتا ہے۔

(دیا سقوریدوس و جالینوس)

شراب کے ساتھ قمر کا مشروب ربو اور عسر تنفس میں مفید ہے۔ (دیا سقوریدوس)

عصارہ قثاء الحمار کے ذریعہ اسہال سوء تنفس کے مریضوں کے لئے بیحد مفید ہے۔

اس کا دو چند نمک اور تھوڑی اشد جس سے رنگ تبدیل ہو جائے اس میں شامل کر کے گولیاں

بناتے ہیں اور نیم گرم پانی کے ہمراہ استعمال کرتے ہیں۔ (دیا سقوریدوس)

قنطور یون کبیرے گرم شراب کے ساتھ پینا کمزروی میں مفید ہے۔ اس کی جڑ ضیق النفس میں

نافع ہے۔ قنہ ضیق النفس کے لئے عمدہ ہے۔ (دیا سقوریدوس)

راسن شہد کے ساتھ بطور لعوق استعمال کرنا عسر تنفس میں مفید ہے۔ (دیا سقوریدوس)

اخلاط غلیظہ کے اخراج کے لئے مفید عوقات میں راسن شامل کر دینا مفید ہے۔ (جالینوس)

زفت ترربو میں مفید ہے (دیا سقوریدوس)

اس کے لعوق کی مقدار ہمراہ شہد ۵۰ گرام ہے۔ (دیا سقوریدوس و جالینوس)

قضم قریش سینہ کے اخراج مادہ کے لئے مفید ہے۔ ذنب الجلیل ضیق النفس میں مفید ہے۔

تافیا فضلات کے اخراج میں مددگار ہے۔ انجیر خشک اخراج فضلات کے لئے عمدہ ہے۔ زوفا کے ساتھ پکا کر پیتے ہیں تو فضلات صاف ہو جاتے ہیں۔ زبیب الجلیل، ضیق النفس میں مفید ہے۔ ریزہ الشعلب (لومڑی کا پھیپھڑا) خشک کر کے پینے سے ربو میں فائدہ ہوتا ہے۔ شہد کے ساتھ اس کا لعوق ربو اور عسر تنفس میں مفید ہے۔ غار یقون ۷ گرام کا مشروب ربو میں مفید ہے۔ سرکہ چائنا ایسے عسر تنفس کے لئے موافق ہے جس میں مریض سینہ کھڑا کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

(دیا سقوریدوس)

سینہ اور پھیپھڑے کو صاف کرنے والی ادویات:

تخم انجر، تخم گذر جنگلی، تخم خشخاش سیاہ، تخم کتان، حاشا، تخم مولی، ملی کا کھانا، خردل، انیسون، قردمانا، تخم قثاء، تخم خرپڑہ، شونیز، برگ سداب، جعدہ، حب الغار، برگ غار، پوست سلیخ، دار چینی، قسط تلخ، قسط شیریں، حماما، سنبل الطیب، پوست بیج کبر، بصل الفار، بادام تلخ، شراب شریں، بیخ سوسن، جند بیدستر، رشنہ، ثمر طر فاء، ثمر صنوبر، ماء العسل، رشح، قیصوم، مقل یهود، صمغ انجدان، فراسیون، جاوشیر، زبیب شیریں کھٹلی نکالا ہوا، پودینہ نہری، زراوند طویل، زراوند مدحرج، قنہ، عصارہ فراسیون، بیخ پودینہ، قنطوریون، موم، علك الانباط، حب عرعر، اسطوخودوس، انجیر خشک، اصل السوس، کراث شامی، کوٹے ہوئے جو کے ساتھ پکا ہوا۔ قردمانا۔ عصارہ چقندر، انڈے کا مغز۔ ان سب دواؤں کو چائنا سینہ پھیپھڑے پرانی کھانسی، سینہ اور حجاب کے پھوڑوں کیلئے مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

عسر تنفس کے لئے مفید ادویات:

روغن بلسا ساڑھے تین گرام، عرق انجیر ۱۰۰ گرام کے ساتھ استعمال کریں۔ حب بلسا، یا عود بلسا یا ہر ایک ڈھائی گرام کھولائے ہوئے شکر کے پانی کے ساتھ لیں۔ ربو میں ریزہ الشعلب خشک کر کے اور چھان کر ساڑھے تین گرام انجیر کے جو شانہ میں پلائیں۔

اور اسی کا زیرِ باجہ (۱) بڈھے مرغ کے گوشت کے ساتھ جیسے سویا، پودینہ اور آبِ لبلاہ ہمراہ لبابِ قرطم پکا لیا گیا ہو، کھلائیں۔

ربو، بہر، اور سینہ کی لیسدار رطوبت کے لئے:

رنۃ الشعب ۷ گرام خشک، عرقِ انجیر میں کوٹ کر استعمال کریں۔ (ابنِ ماسویہ)
 بحت الصوت کے بغیر عسر تنفس ہو تو یہ یبوست کی علامت ہے۔ اور بحت الصوت موجود ہو تو رطوبت کا نتیجہ ہوتا ہے۔ ساتھ میں بخار بھی ہو تو پیچہ پھڑپھڑایا بعض آلات تنفس کے قریب کوئی ورمِ حار موجود ہوگا۔ (ابنِ جلاب)

ربو کے لئے:

مردار سنگ، زرخِ سرخ اچھی طرح کوٹ کر انڈے کی زردی کے ساتھ ایک نئے کتانے ٹکڑے پر طلاء کریں اور اسے بھگو کر محفوظ کر لیں پھر اس میں سے ایک ٹکڑا کاٹ کر مرتبان اور قیف کے ذریعہ دھونی دیں اور مریض کے منہ میں اسے گھماتے رہیں۔ ۲۱ دن میں اس سے مکمل صحت ہو جائے گی۔

تنفس اور سخت ہانپنے میں:

عصارۃ، اشقیل، شہد ہم وزن، شہد کا جھاگ اتار لیں، حتیٰ کم جم جائے پھر استعمال کریں۔
 (طیب نامعلوم)

تنفس جو دباؤ ڈال کر اور سخت جدوجہد سے ہوتا ہے وہ یا تو سخت کام کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے یا اس وقت ہوتا ہے جب دل کے اوپر آتش سوزش ہوتی ہے، یا راستہ میں کوئی سدہ حائل ہو جاتا ہے یا ورم کے باعث یا عضلاتی طاقت کے کمزور ہو جانے سے ایسی حالت پیش آتی ہے۔

ضیق تنفس سے تین بیماریوں کا پتہ چلتا ہے:

۱۔ ورمِ حارِ موی۔

۲۔ ہوائی نالیوں کا تنگ ہو جانا۔

(۱) زیرِ باجہ۔ سرکہ اور خشک پھلوں سے تیار کردہ شوربا جسے زعفران کے ذریعہ خوشبودار کر لیا گیا ہو اور اس میں زیرہ جیسی چیز ڈال دی گئی ہو نیز کچھ شیریں چیزوں کے ذریعہ میٹھا کر لیا گیا ہو۔

۳۔ قوت تنفس کی کمزوری۔

ورم کی علامت نبض سے پہچانی جائے گی۔ تنفس عظیم ہوگا۔ سینہ اور چہرہ پر سرخی ہوگی، پیاس ہوگی، مریض سرد ہوا کی خواہش کرے گا۔

آلات تنفس کی تنگی میں اگر کیفیت حلق کے اندر ہے تو مقامات کی حرارت معلوم ہوگی۔ جگرہ کے اندر ہے تو خناق کا پتہ چلے گا جو نمایاں نہ ہوگا۔ سینہ کے اندر ہے تو ہلکے ہلکے درد سے اس کا اندازہ ہوگا۔ پھیپھڑے کے اندر ہے تو پھیپھڑے کے گوشت میں ہونے کی صورت میں ضیق تنفس کے ساتھ ثقل اور تناؤ ہوگا اور پھیپھڑے کے غضروفوں میں ہے تو اس سے ایک درد اٹھے گا جس سے کھانسی آئے گی۔

ضیق تنفس کبھی ایسی چوٹ سے پیدا ہو جاتا ہے جو چٹھے مہرے پر پڑتی ہے کیونکہ تنفس کا عصبہ یہیں سے نکلتا ہے۔

ضیق تنفس اگر جگرہ کی وجہ سے ہے تو اس کے ساتھ خناق ہوگا۔ پھیپھڑے کے اندر اگر ہے تو قصبۃ الریہ کے شعبوں میں ہونے کی صورت میں کھانسی کی تحریک ہوگی۔ بالکل اسی طرح جس طرح انقباض نفس ہوتا ہے۔ پھیپھڑے کی شریانوں میں ہونے کی صورت میں جیسا کہ ربو کی حالت میں پیش آتا ہے اسے آپ نبض مختلف سے پہچان سکیں گے۔ نفس پھیپھڑے کے اندر ہے تو سانس میں گرم ہوا خارج ہوگی اور تنفس سرلیح متواتر ہوگا۔

ضیق تنفس کی قسمیں چار ہیں :

۱۔ ایسا عظیم متواتر جو اختلاط ذہن کی علامت ہے۔

۲۔ ایسا عظیم متواتر جو درد کی علامت ہے۔ (جالینوس)

ضیق تنفس کبھی سینہ کی تنگی اور سینہ کے کم پھیلنے یا پھیپھڑے کے چھوٹے ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ یہ پیدائشی ہوتا ہے اس کا دوائی علاج ناممکن ہے۔ علاج اس کا یہ ہے کہ مریض ہمیشہ ٹھنڈی ہوا کھینچے۔ تاکہ تھوڑی ہوا زیادہ ہوا کے قائم مقام ہو سکے۔ اس طرح دل کو روح پہنچ سکے گی۔ ورنہ دل کا مزاج گرم ہو جائے گا اور نتیجہ میں اختلاج ہونے لگے گا۔ (مؤلف)

ملطف تدبیر :

گرم شیریں ریحانی شراب، امراض سینہ و پھیپھڑے کے لئے بیحد افادیت کی حامل ہے۔ بشرطیکہ

بخار اور درد سر نہ ہو۔ بالخصوص جب کہ قے اور اسہال کے ذریعہ تنقیہ کی ضرورت ہو کیونکہ جس رطوبت کا اخراج مطلوب ہوتا ہے اس کے لئے صرف یہی ضروری نہیں کہ اسے توڑ دیا جائے بلکہ اعتدال کے ساتھ ترطیب (تر کرنا) اور تسخین (گرمی پہنچانا) کی ضرورت بھی ہوتی ہے۔ مذکورہ شراب کے اندر یہ اثر موجود ہے کیونکہ خشک حالت میں زیادہ مقدار کے اندر جو چیز خارجی ہوگی اس میں شدید ہیجان ہوگا جس کا سرایت کرنا مشکل ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں بعض اعضاء کا پھٹ جانا ممکن ہے بلکہ پھٹے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اس بیماری کے اندر شراب ایسی نہ ہو جو اصلاً قابض ہو۔ ملطف ادویات کے ساتھ استعمال کی گئی تو میرے خیال میں مذکورہ شراب سینہ کو صاف کر دے گی۔ (جالینوس)

نچلے اعضاء میں ورم پیدا ہو جانے سے ربو تحلیل ہو جائے گا۔ اسی سے ربو بھی ہوتا ہے جو ایک تیز تنفس کا نام ہے۔ ویسا ہی جیسا حالت نزع میں مرنے والے کا تنفس ہوتا ہے۔ انقباض النفس یہ ہے کہ مریض سوئے تو گلا گھٹ جانے کا اندیشہ ہے۔ لہذا وہ بعجلت کھڑا ہو جاتا ہے۔ بخار ربو کو شفا دیتا ہے۔ (جالینوس)

سینہ اور پیچھے دے اعتدال کے ساتھ اخلاط کا استفراغ مطلوب ہو تو مریض کو مصطکی کے ساتھ مرچ دیں جسے وہ چبالے۔ (جالینوس)

مذکورہ مریضوں کے لئے رقیق لطیف شراب مفید ہے۔ اسے وہ کثیر مقدار میں لیں کیونکہ اس طرح کی شراب کثرت سے پینے سے جس چیز کو اوپر چڑھنے کی ضرورت ہوتی ہے وہ اوپر چڑھ جاتی ہے۔ اس میں عصارہ عمصل مفید ہے۔ اس پر ہم وزن شہد ڈال کر پکائیں حتیٰ کہ قوام حاصل ہو جائے اور ایک خوراک بقدر ۴۰ گرام قبل از طعام اور بعد از طعام دیں یا اسی ترکیب کے مطابق پودینہ اور ایرسا سے رب تیار کر لیں۔ یہ بیماری بالجمہ گرمی پہنچائے بغیر اخلاط غلیظہ کے ازالہ کی محتاج ہوتی ہے اس لئے عمصل اور سکجنین عمصلی، موافق ہوگی۔ مگر قابض ادویات بحد مخالف ہوں گی۔ تخم حنظل، عصارہ ثناء الہمار اس بیماری کی دواؤں میں داخل ہیں۔ تخم حنظل ۷ گرام، اصل السوس ۹ گرام، بنخ جاو شیر ۹ گرام، شیخ ساڑھے چار گرام، بورہ ۷ گرام، پانی کے ساتھ باقلی کے مانند گولیاں بنالیں۔ اور چار گولیاں پلائیں۔ آدھے گھنٹہ کے بعد ماء العسل ۵۷۳۰ گرام دیں۔

دیگر:

خردل ۵ گرام، نمک ۲۵ گرام، ثناء الہمار ۲۵ گرام، سات قرص بنالیں۔ ماء العسل کے ہمراہ ایک روز کا ناغہ دے کر پلائیں۔ (جالینوس)

ریۃ الشعلب تازہ راکھ میں گوندھ کر دھوپ میں رکھ دیں۔ ۸ گرام شہد کے ساتھ پیس کر اس میں خالص شراب ۱۳۰ گرام شامل کر لیں۔ اور ربو کے مریض کو چار دن تک پلائیں۔ صحتیاب ہو جائے گا۔ (اطہور سقس)

سینہ سے غلیظ فضلات خارج کرنے والا لعوق:

لعاب خردل سفید پر ہم وزن شہد ڈال کر اس قدر پکائیں کہ لعوق ہو جائے اور استعمال کریں۔

ورم حار صدر کی وجہ سے لاحق شدہ سوء تنفس کیلئے:

ماء الشعیر، شکر سفید، اور آب کدو وغیرہ کے ذریعہ علاج کریں۔

ضعف عضلات کی وجہ سے جس میں سینہ پھیل جاتا ہے،

پیش آنے والے سوء تنفس کیلئے:

روغن زنگس، روغن سوسن، رازقی جیسے روغنیاں اور سلیج و سنبل جیسے مصالحہ جات کے ذریعہ علاج کریں۔ مذکورہ روغنیاں کی قروطی بنا کر اس پر یہ مصالحہ جات چھڑک دیں۔ اور اسے پہلو، سینہ، پشت کے مہروں اور گردن پر استعمال کریں۔ یہ اس طرح کا تنفس زیادہ تر ہوتا ہے۔ ناک کے دونوں سوراخ صرف حرکت کرتے ہیں۔ آب بابونہ، اور مرزنجوش سے تنکید بھی کریں۔ ورم حار میں سینہ پر برف کے پانی کی قروطی رکھیں۔ بیماری سرد ہو تو روغن سوسن کی قروطی استعمال کریں۔ سوء تنفس یبوست کا نتیجہ ہو تو پہلے گرم پانی پھر پیہ بپ، موم اور روغن حل کے ذریعہ تنکید کریں اور رطوبت کے باعث ہو تو ایسی دوائیں دیں جس سے اخراج میں سہولت ہو۔ سوء تنفس یبوسی میں دودھ اور فانیذ مفید ہے۔ بردودت سے پیدا شدہ سوء تنفس میں نیم گرم پانی کے بحر نیا مفید ہے۔ سوء تنفس رطوبی میں آب بابونہ مفید ہے۔ آب سویا ۸۰ گرام ربو میں مفید ہے۔

ادویات جو سخت گرمی پہونچاتی ہیں:

کحل عمصل، بصل عمصل، سکجین عمصل، قیثور یعنی فینک ہمراہ بورہ، عسکر الشراب (شراب کی تلچھٹ) سوختہ ہمراہ نورستہ کلی اذخر اور زریخ ہمراہ فریون بیحد مفید ہیں۔ یا حسب ذیل نسخہ استعمال کریں۔ قیثور ۲ جزء، بورہ یک جزء، کوٹ چھان کر روغن پر چھڑکیں اور اتنا آمیز کریں کہ خون کی

طرح سرخ ہو جائے۔ استعمال کریں یا پتلیں بشرطیکہ اس سے کھانسی اور پیپ میں تسکین ہوگی۔ اس سے بھی زیادہ مفید یہ ہے کہ طاقتور ادویات کے ذریعہ دائمی فائدہ حاصل کریں۔ مولیٰ کے ذریعہ قے کرائیں ایسے مرہم رکھیں جو سینہ کو سرخ کر دیں اور پیپ کو جذب کریں۔

ربو میں مفید زراوند مدحرج کا مشروب ہمراہ آب، بنخ قنطور یون اکبر، حب سقو لو قنڈریون، بنخ سقو لو قنڈریون، تخم ترب جنگلی، تخم پودینہ نہری و جنگلی، زوفا، سوسن آسانجونی، شو نیز، پانی کے گھڑوں کے نیچے پیدا ہونے والے کیڑے، ان کیڑوں کو مٹی کے برتن میں رکھ دیں حتیٰ کہ انڈے دے دیں، پھر ان کے ساتھ شہد ملا کر پکائیں اور قبل از طعام و بعد از طعام ۲-۳ چمچے دیں۔ (جالینوس)

بنخ قنطور یون کبیر ماء العسل کے ساتھ پکا کر پینا یا ایرسایا فراسیون کا مشروب بیحد مفید ہے۔ ربو نام ہے تنفس کے کھڑے ہونے کا۔ مریض اس بیماری میں (تنفس کو) کھڑا کرنے پر مجبور ہوتا ہے۔ بستر سے سینہ کے جو مقامات ملے ہوتے ہیں مریض انہیں بلند رکھتا ہے۔ ربو کے مریضوں کو جو سوء تنفس لاحق ہوتا ہے ویسا ہی کچھ ان مریضوں کو پیش آتا ہے۔ جن کے سینوں میں پیپ ہوتی ہے اور جن کے پیچھے پھڑے متورم ہوتے ہیں کیونکہ اس طرح کا سوء تنفس، آلات تنفس میں تنگی پیدا ہو جانے سے لاحق ہوا کرتا ہے۔ ربو درحقیقت وہ حالت ہوتی ہے جس کی وجہ سے پیچھے پھڑے کے شعبوں میں بکثرت لیسدار رطوبتیں پیدا ہوتی ہیں اور اس کی وجہ سے پیچھے پھڑے کے اندر ہوا کا پیر ہونا رک جاتا ہے علاج ایسی ملطف اور قاطع ادویات کے ذریعہ ہوتا ہے جو نمایاں طور پر گرمی نہ پیدا کرتی ہوں۔ ربو کے مریضوں کے لئے سب سے مفید رب عمصل، خل عمصل، سکجنین عمصل، نفس عمصل، اور پانی کے ساتھ زراوند مدحرج کا مشروب ہے۔ بنخ قنطور یون اور عصارہ قنطور یون کا مشروب مفید ہے۔ زفت تر مفید ہے۔ پودینہ نہری عمدہ ہے۔ شو نیز کا مشروب انتصاب النفس میں مفید ہے۔ رینہ الصلاب نمک لگا کر خشک کیا جائے اور بطور مشروب استعمال کیا جائے تو مفید ہے۔ زوفا، سوسن، پانی کے گھڑوں کے نیچے کے کیڑے ربو میں مفید ہیں۔ مناسب یہ ہے کہ ان کیڑوں کو آگ پر اتنا بھون دیں کہ سفید ہو جائیں پھر انہیں پیس کر شہد میں ملائیں اور جوش دے کر ۵۲ گرام دیں۔

ربو کے لئے:

عصارہ عمصل، شہد ہم وزن، انگارے پر جوش دے کر گاڑھا کر لیں قبل از طعام و بعد از طعام استعمال کریں۔ (دیا ستوری دوس)

بہر کا علاج یہ ہے کہ قاطع ادویات کے ذریعہ لیسدار خلط کو فنا کر دیا جائے۔ سرکہ عمصل، سکجنین

عنصلی، عمصل مشوی، شہد کے ساتھ استعمال کرنا مفید ہے ایارج اور ادویہ مسہلہ کے ذریعہ مسلسل اسہال، مولیٰ اور سکنجبین کے ذریعہ قے کرنا مفید ہے۔ زراوند مدحرج، قنطاریون کبیر، تخم پودینہ، زوفا ایرسا، شونیز، پانے کے گھڑوں کے نیچے کا کیزا، ان سب کا مشروب بھی مفید ہے فصد کی ضرورت ہو تو سب سے پہلے فصد کھولیں۔ حقنہ دیں، خارج سے سینہ پر انجیر آرد اصل السوسن، آرد جو، اور علك بطم کا ضماد رکھیں، ضماد کے اوپر آرد سوسن، روغن سداب اور روغن شبت چھڑک بھی دیں۔

روغنیات کے ساتھ استعمال کی جانے والی دوا:

قیشور ۱۴ گرام، درد شراب کے سوختہ ۱۴ گرام، زرخ یک جزء، نورستہ کلی اذخر ۲ جزء، فریون یک جزء، بورہ ۲ جزء کوٹ کر روغن میں پیسیں اور سینہ کے متصل مالش کریں وہ ضمادات بھی مستعمل ہیں جو آبی فضلات کو جذب کرنے کی طاقت رکھتے ہیں۔

ربو کے لئے:

جعدہ، شیخ ارمنی، کما فیلوس، اشق، جند بیدستر، ہم وزن، جھاگ اتارے ہوئے شہد میں گوندھ کر استعمال کریں۔ شربت شہد ۹۰ گرام کے ساتھ ایک چمچ بورہ بھی مرلیضوں کو دیا جاتا ہے۔ دیگر، بورہ ۳۲ گرام، فلفل ڈھائی گرام، محروث ۲۱ گرام، پانی کے ساتھ ایک چمچ دیں۔

دیگر

خردل ساڑھے تین گرام، بورہ ۲۰۲۵۰ گرام، قثاء الحمار، ۳۷۵ ملی گرام سب کی آٹھ ٹکیاں بنالیں۔ دو ٹکیاں دن کے شروع میں استعمال کریں، اس سے فضلات اوپر سے خارج ہو جائیں گے اور بغیر کسی تکلیف سے تنقیہ ہو جائے گا۔ مرض اس حد تک بڑھ چکا ہو کہ اختناق کی حالت پیدا ہو گئی ہو تو ۱۴ گرام بورہ، ساڑھے تین گرام حرف، پانی اور شہد ۹۰ گرام کے استعمال کریں، فوری افاقہ ہوگا۔ (بولس) حرارت، التهاب اور پیاس کی موجودگی میں ضیق تنفس ہو تو بنفشہ مربی، جھاگ اسپغول اور ماء الشعیر استعمال کریں، روغن بنفشہ اور موم سفید سے سینہ کی تمریح (نرمی سے مالش) کریں۔ ضیق تنفس برودت کے ساتھ ہو تو تخم کتاں، حلبہ، بادیان، بخ کر فس، اور انجیر کو جوش دے کر پکائیں اور پلائیں بیماری زیادہ یبوست کے ساتھ ہو تو سب سے عمدہ علاج ہے کہ تھوڑے شہد کے ساتھ دودھ استعمال کریں اور تھوڑی مقدار میں لیں۔ روغن نرگس و بابونہ سے سینہ کی تمریح کریں، اور

حسب ذیل جو شانہ نوش کریں۔ بیکہ مفید ہے۔

حلبہ، اور مویز منقی کو آب باراں میں جوش دیں اور ۵۰ گرام نیم گرم استعمال کریں۔

(طیب نامعلوم)

مفردات:

کچھ لوگ ضیق تنفس میں الو کا خون پلاتے ہیں کچھ اطباء الو کو اسفید باج کھلاتے ہیں۔ پھر اس کا خون شراب میں چکا کر پلاتے ہیں مگر ضیق تنفس کی کوئی بھی قسم ہو اس میں خون نہیں پلایا جاتا۔ میرا مشاہدہ ہے کہ اس خون سے ضیق تنفس کا ازالہ نہیں ہوتا۔ ربودہ اصل ایسی خلط غلیظ سے پیدا ہوتا ہے جو قصبہ الرئہ کے شعبوں کو مسدود کر دیتی ہے۔ علاج یہ ہے کہ اس خلط کا اخراج کیا جائے۔ جو کھانسی کے ذریعہ ممکن ہے۔ اس کے لئے گرم دوا کوئی بھی ہو ۸۰ گرام شہد کے ساتھ بار بار دی جائے ریح کی وجہ سے جو ربو پیدا ہوتا ہے اس میں بابونہ اور مرزنجوش جیسی لطیف ادویہ کے جو شانہ اور روغن قسط، روغن غار، روغن نار دین، روغن سداب سے سینہ کی تنکید کریں، مریض کو شجرینا اور قفر دیں، بکنج یا جو شیر، ساڑھ چار گرام پلائیں قصبہ الرئہ میں غلیظ رطوبت کے باعث ربو ہو تو مخرج اور منقی دوائیں استعمال کریں۔ سوء تنفس اور ربو کی یہی قسمیں ہیں، یعنی یہ حالت حرارت، برودت، رطوبت، بیوست ریح، ضعف عضلات، یا قصبہ الرئہ کی امتلائی کیفیت سے پیدا ہوا کرتی ہے۔

ربو کے لئے مجرب جو شانہ:

مویز منقی، حلبہ مغسول، بارش کے پانی میں جوش دیں، نرم آنچ پر اس حد تک جوش دیں کہ سرخ ہو جائے بعد از آں چھان کر روزانہ ۸۰ گرام پلائیں۔ کرشمہ نظر آئے گا۔ بخار کے ساتھ تنفس مسلسل اور تیز ہو تو اس بات کی علامت ہے کہ پھیپھڑے کے اندر ورم حار موجود ہے اور بخار موجود نہ ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ سینہ قصبہ الرئہ کے شعبوں میں غیر طبعی سرد خلافت، یا لیسدار رطوبت موجود ہے۔ قصبہ الرئہ سے باہر اس کی فضاء محیط میں یہ کیفیت ہو تو کھانسی کی عدم موجودگی میں پھیپھڑے سے باہر اور موجودگی میں پھیپھڑے کے اندر سمجھی جائے گی۔ پھیپھڑے اور اس کے ارد گرد کی فضاء میں جو رطوبت بہتی ہے وہ یا تو سر سے آتی ہے یا سینہ سے۔ سر سے آرہی ہو تو اچانک تیزی سے عسر تنفس لاحق ہو گا اور یہ کیفیت تھوڑی ہو تو اسے سینہ کی کارروائی تصور کی جائے گی۔ حلق کے اندر آواز درحقیقت ایک ایسی ریح سے پیدا ہوتی ہے جو رطوبت کو ڈھکیلتی

ہے رطوبت بھتی ہے تو ریح خارج ہوتی ہے اور رطوبت کے اندر سے ہو کر گزرتی ہے۔ رطوبت شدت کے ساتھ اسے روکتی ہے چنانچہ آواز پیدا ہو جاتی ہے۔ (جالینوس)

سخت نزع کی حالت میں جس طرح کافس ہوتا ہے اسی طرح کافس ہو تو یہ ربو ہے۔ انتصاب النفس اسی کی ایک قسم ہے۔ پھیپھڑے سے فضلات غلیظہ کو تحلیل کرنے والی ادویات کے ذریعہ علاج کیا جاتا ہے۔ یہ دوائیں وہ ہوتی ہیں جو اعتدال کے ساتھ سینہ کے اندر گرمی پہونچاتی ہیں ملطف تدبیر، ریاضت اور مالش کی دواؤں سے کام لیا جاسکتا ہے۔ کھر درے رومالوں سے مالش کریں۔ روغن کے قریب نہ جائیں حمام کے اندر نظرون وغیرہ سے مالش کریں۔ شروع میں ہلکی اور آخر میں سخت ورزش کرائیں سخت ریاضت شروع میں ربو کی تحریک پیدا کر دیتی ہے۔ ریاضت کے بعد غذا دیں۔ حمام سے بالخصوص سرما میں روک دیں۔ نیز تمام مرطوبت غذاؤں سے خواہ گرم کیوں نہ ہوں بھی پرہیز کرائیں۔ روٹی کے اندر شونیز، زیرہ، نانخواہ اور رشاد جیسے ملطف بیج ڈال دیں۔ پرانی نمکین مچھلی، مولی، صحر، پودینہ جنگلی اور خشک اور دبے جانوروں کے گوشت دیں۔ دانوں سے پرہیز کرائیں کیونکہ یہ نفاخ ہوتے ہیں اور ربو کی تحریک کرتے ہیں۔ پرانی ریحانی شراب، اور ماء العسل پلائیں۔ سب سے بہتر یہ ہے کہ کھانے کے بعد نہ پیئیں، کچھ دیر رکھیں، پیاس برداشت کریں اور تھوڑا تھوڑا کئی بار پیئیں۔ نیند تھوڑی تھوڑی لینی چاہئے کیونکہ لمبی نیند مریض تو کجا صحت مندوں کے اندر بھی ضیق تنفس پیدا کرتی ہے۔ کھانے کے بعد اور دن میں ہرگز سونے نہ دیں۔ دن میں غذا نہ لی ہو اور مریض تھکا ہو تو غذا سے پیشتر تھوڑا سولینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ خیال رہے کہ دن میں ایک یا دو بار مریضوں کو اجابت ضرور ہوتا کہ شکم میں اعتدال کے ساتھ نرمی آجائے۔ تلمین طبع کے لئے موزوں یہ ہے کہ بڑھے مرغ، قرطم، چندر، کبر نمکین، اور پرانی طریخ (ایک قسم کی مچھلی) کا جو شانہ دیا جائے۔ اس سے شکم میں اعتدال کے ساتھ اور کسی تکلیف کے بغیر نرمی پیدا ہو جائے گی۔ ان چیزوں کو قبل از غذا دیں۔ ان سے شکم نرم نہ ہو سکے تو ماء الشعیر میں تھوڑی فریوں شامل کر کے دیں۔ حرارت کے پہلو سے مریضوں کو فائدہ ہوگا۔ افیون ۷ گرام کا استعمال منجنج کے ساتھ اس بیماری کے اندر عجیب الاثر ہے۔ سینہ پر روغن سوسن، روغن غار، تھوڑی موم کے ساتھ ہلکی مالش کریں۔ موم اس لئے تاکہ سینہ پر باقی رہے۔ روزانہ ۲ گرام زراوند مدحج ہمراہ آب تازہ یا سکینج ۳ گرام ہمراہ آب سداب معصور دیں۔ انگو ر سیاہ اور نورستہ کلی قیسوم مفید ہیں۔ یا تخم انجرہ کو سرکہ میں ایک دن بھگو کر استعمال کریں۔ حب رشاد ساڑھے تین گرام ہمراہ روغن بادام پلائیں۔ لعوق عنصل دیں، حب الغار ہمراہ آب یا فیشون یا

قنطوریون غلیظ کا جو شانده بیماری کے شروع میں دیں۔ آخر میں قنطوریون رقیق دیں چاہیں تو قنطوریون شہد کے ساتھ چٹائیں۔ مذکورہ داؤں سے زیادہ مفید یہ ہے کہ زوفائے خشک، فراسیون، ایرسا، کماذریوس، جعدہ، حاشا، پودینہ جنگلی کا جو شانده روغن حب صنوبر، یاروغن بادام تلخ کے ساتھ دیں۔ اس پر بھروسہ رکھیں، نہایت حیرت انگیز ہے۔ نباست (علک البطم) تنہایا تھوڑی عاقر قرحا، بادروج اور لاشج کے ساتھ لگنا مفید ہے جاو شیر اس بیماری میں سب سے زیادہ مفید ہے مگر احتیاط لازم ہے کیونکہ اعصاب کو برباد کر دیتی ہے دیگر ادویات بھی جو وقتاً فوقتاً دی جائیں۔ اس کے دو فائدے ہیں ایک یہ کہ طبیعت ایک دوا کی عادی ہو جاتی ہے تو دوسری دوا سے اسے فائدہ نہیں ہوتا کیونکہ یہ دوا غذا کے قائم مقام ہو جاتی ہے۔ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ جڑی بوٹیاں درجات میں مختلف ہوتی ہیں چنانچہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کوئی ایک دوا زیادہ موافق اور مؤثر ثابت ہو جاتی ہے۔ انقباض النفس میں سب سے زیادہ مفید خاص کر کھانے کے بعد مولی کے ذریعہ قئے کرنا ہے۔ مولی کے ذریعہ قئے کرنا عام دستور ہے اس کے ساتھ خربق بھی شامل کر لی جائے تو اور زیادہ مفید ہوگا۔ البتہ سینہ کے دردوں میں سے خربق کا استعمال نا محمود ہے۔ اس سے محفوظ رہنا چاہیں تو جڑ کے بجائے اوپری حصہ لے کر پیس لیں اور پلائیں۔ مولی کے اندر خربق گڑو کر شب و روز چھوڑ دیں۔ بعد ازاں مولی کو استعمال کریں۔ ضعف جسم کے باعث مریض قئے کا متحمل نہ ہو تو تیز حقنہ استعمال کریں۔ بیماری کے اندر سب سے اچھی چیز یہ ہے کہ قثاء الحمار اور فریون کے ذریعہ تنقیہ کریں فیثون اور غاریقون کو اس سلسلہ میں خصوصیت حاصل ہے۔ ان کی گولیاں بنالیں اور مہینہ میں دو یا تین بار اس کے ذریعہ ہمیشہ تنقیہ کریں۔ غاریقون اور افیتون کے ذریعہ ایک کثیر مخلوق صحتیاب ہو چکی ہے۔

ربو کے لئے حب کا نسخہ :

غاریقون ساڑھے دس گرام، ایرسا ساڑھے دس گرام، فریون ساڑھے دس گرام، تخم انجرہ ساڑھے تین گرام، تربد محلوک ۵، ایارج ۴، شحم حنظل ۷ گرام، انزروت ۷ گرام، مہچ میں گولیاں بنالیں مقدار خوراک ۷ گرام ہمراہ آب نیم گرم۔

ربو کے لئے لعوق کا نسخہ :

عصل مشوی ساڑھے دس گرام، ایرسا ساڑھے تین گرام، فریون ساڑھے تین گرام، مر

ساڑھے تین گرام، زوفاء خشک ۷ گرام، زعفران ۷۵۔ اگر ام شہد میں گوندہ کراستعمال کریں۔ زعفران کو اس میں سے پھینک دینا ضروری ہے۔

ربو کے لئے :

حب الرشاد ساڑھے دس گرام، سمسم (قل) ۷۰ گرام، زوفاء خشک ساڑھے ۲۴ گرام، فانیند ۷۰ گرام، کوٹ کراستعمال کریں۔

لعوق حلبہ :

حلبہ کو تھوڑا جوش دے لیں پھر اسے چکنے انجیر کے ساتھ اس قدر جوش دیں کہ سب پختہ ہو جائیں، بعد ازاں صاف کر کے شہد کے ساتھ گاڑھا بنالیں اور قبل از طعام دیں۔ بیماری کے اندر دواؤں کا اثر کم ہوتا ہے تو اس سے گھبرائیں نہیں کیونکہ ان کا اثر یکبارگی نہیں ہوتا۔ ایک دوا سے دوسری دوا کی جانب کثرت سے منتقل ہوتے رہیں، بشرطیکہ اسے مفید تر خیال کریں۔ زرخ اور کبریت ہم وزن کا بخور دیں انہیں پیہ گردہ میں گوندہ کر قیف کے ذریعہ دھونی دیں، یامر، قسطا، سلجہ، زعفران اور لبنی ہم وزن لے کر گوندہ لیں اور اس کی دھونی دیں یا زرخ سرخ اور زراوند طویل کو گھی میں گوندھیں اور ایک گولی استعمال کریں۔ (سرایون)

ربو گولبی بیماریوں میں داخل ہے مگر صرع کی طرح اس کی بھی باریاں ہوتی ہیں اس بیماری کے اندر نبض کیسی ہوتی ہے اس کا تذکرہ ہم نے باب النبض میں کر دیا ہے افتیون تنفس کو کھول دیتی ہے۔ یہ کس نے کہا ہے اسے باب المسہلہ میں دیکھیں۔

سخت ربو کے لئے :

تربد ۳، اصل السوس ۱۰، بنفشہ ۵، ایرہ سا ۳، تخم انجرہ ۳، لب قرطم ۳، بنج قثاء الحمار ۳، حنظل ۳، غاریقون کے ساتھ جوش دیں، اور حب منشا استعمال کریں۔ (جالینوس)

بخور کا نسخہ :

زیتون سیاہ گشلی سمیت، بکری کی چربی، خرگوش کی میتنی، میعہ، زرخ، ہم وزن توت کے برابر۔ آرد جو، تخم سداب، زراوند، زرخ، انڈے کے گودے میں گوندہ کر بھی دھونی دیتے ہیں۔ (مسج)

زائد دواؤں کو بھی ضبط تحریر میں لانا ضروری ہے۔ (مؤلف)
 لازم ہے کہ دھونی لینے والا ممکن حد تک دھونی کو برداشت کر سکے۔ اس کی کوشش کریں۔
 ایک ہفتہ دھونی دیں اور چکنے شور بہ کے ساتھ روٹی کھلائیں، اس سے پرانی مزمن کھانسی دور ہو جائے
 گی مریض اس کے علاوہ کوئی اور چیز نہ لے۔ یہی روٹی شور بہ کے ساتھ ایک ہفتہ یا گھی اور شہد کے
 ساتھ حواری روٹی دیں۔

حسب ذیل ادویات بھی ہیں:

مر، قنطور یون، برگ نبق، پوست نبق، گائے کا گوبر، پوست صنوبر، پوست مر، قنہ، پرانی
 کھانسی اور مزمن بدبودار بلغم میں یہ سب مفید ہیں۔ (مسح)
 زعفران سے آلات تنفس کو تقویت اور تنفس میں بیحد سہولت ہوتی ہے۔ عضلہ باسطہ صدر (سینہ
 کو پھیلانے والا عضلہ) کے اندر تشنج ہو جائے تو دوبار میں تنفس کو اندر لیجانا کمزور ہو جاتا ہے برعکس
 حالت میں برعکس صورت ہوتی ہے (حنین)
 سوء تنفس کی یہ ایک قسم ہے اس میں ماؤف عضلہ اور اس کی تالیوں کی تمرخ (ہلکی مالش) مفید
 ہوتی ہے۔ (مؤلف)

ربو کی بیماری طویل ہو جاتی ہے تو مرگی کی طرح اس کی بھی تیز باریاں ہونے لگتی
 ہیں۔ (جالینوس)

ضیق تنفس کی ایک قسم ربو نما ہوتی ہے جو عضلات صدر کے استرخاء یا تشنج کی وجہ سے پیدا
 ہوتی ہے استرخائی صورت میں سوسن، نرگس اور قسط جیسے گرم لطیف روغنیات اور اسی طرح مرطوب
 اور خشک تشنج کی صورت میں روغنیات اور گرم پانی مفید ہیں۔ ربو کی ایک صورت ریاحی ہوتی ہے اس
 میں جند بید ستر، اشق ساڑھے تین گرام ماء العسل کے ساتھ پینا مفید ہے۔ بیحد مرطوب غلیظ ربو کے
 اندر کبریت، برگ سداب، مر، افسنتین، زراوند، شونیز، خردل مفید ہیں۔ چنے کے برابر گولیاں
 بنالیں اور صبح و شام ایک گولی استعمال کریں۔

دوسرا باب

نفث الدم، قئ الدم اور منہ سے خارج ہونے والے خون کی تمام قسمیں۔

باب المعدہ، باب السل، باب الدق، اور باب العلق میں جو کچھ بیان کیا جا چکا ہے اس کا اعادہ یہاں مناسب ہے۔ باب السل اور بالمعدہ کا مطالعہ کریں اور ضروری مباحث کو اس جگہ لائیں، نفث الدم اور سل کے بیانات کو ایک جگہ اکٹھا کر کے پھر انہیں الگ الگ بیان کرنا اس جگہ ہمارے پیش نظر ہے۔ عورت خون تھو کے اور دم طمشی میں ہیجان پیدا ہو جائے تو خون کی قئ آجانے سے سکون ہو جاتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ہم طبیعت کی پیروی کرتے ہیں۔ چنانچہ فصد کے ذریعہ خون کو مخالف جذب کرتے ہیں۔

پھیپھڑے سے آنے والا خون تمام حالات میں زبدی (جھاگ دار) نہیں ہوتا، جھاگ دار تب ہی ہوتا ہے جب وہ پھیپھڑے کے جوہر سے یعنی اس کے گوشت سے خارج ہوتا ہے۔ پھیپھڑے کی رگوں سے خارج ہونے والا خون جھاگ دار نہیں ہوتا۔ بعض حالات کے اندر ذاب الجنب کے مریض بھی جھاگ دار خون نکالتے ہیں۔ پھیپھڑے کے مریض ان کے مقابلہ میں اس طرح کا خون کم تھوکتے ہیں، یہ حالت اس وقت ہوتی ہے جب ماؤف مقامات پر افراط کی حد تک آتشی حرارت موجود ہو جاتی ہے۔

جو مریض بخار کی عدم موجودگی میں خون کی قئ کرے وہ محفوظ ہوتا ہے، اس کا علاج قابض اشیاء سے کر دیں مگر جو مریض بخار کی حالت میں خون کی قئ کرتا ہے وہ ردی ہوتا ہے۔ کچھ لوگوں کا قول ہے کہ یہاں مراد کھانسی کی قئ ہے مگر یہ غلط ہے کیونکہ اس بات کا برحق ہونا صحیح نہیں ہے کہ

نفث الدم ریوی کے ساتھ بخار نہ ہو تو مریض سالم رہتا ہے۔ ایسا مریض عدم صحتیابی سے مامون نہیں رہ سکتا۔ مرض مسلسل اور طویل ہو جاتا ہے تو لامحالہ آخر میں بخار کا آجانا لازم ہے۔ لہذا سمجھ لیں۔ قے ہوتی ہے تو درحقیقت قے سے مراد وہ چیز ہے جو معدہ سے خارج ہوتی ہے۔ قے الدم کے ساتھ بخار نہ ہو تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ یہاں کوئی ورم موجود نہیں ہے۔ ایسی حالت میں رگ کے پھٹنے یا قرحہ کی وجہ سے لاحق ہوتی ہے جو بغیر کسی ورم کے پیدا ہو گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مریض قابض ادویات سے بسرعت صحتیاب ہوتا ہے۔ باقی جن زخموں میں ورم اور بخار ہوتا ہے ان کا صحتیاب ہونا ممکن نہیں ہے۔ ایسی صورت میں یہ زخم اپنی مقدار پر باقی نہیں رہتے بلکہ ہمیشہ بڑھتے رہتے ہیں اور ان کے اندر خرابی پیدا ہوتی رہتی ہے۔ (جالینوس)

جس مریض کو نفث الدم کی شکایت رہی ہو اور صحتیاب ہو گیا ہو اور سینہ کی یہ کیفیت ہو کہ اجتماع خون کی وجہ سے اس کی رگوں کا برباد ہو جانا آسان ہو تو موسم بہار میں اس کی فصد بعجلت کھول دیں۔ خواہ امتلائی علامات موجود نہ ہوں ایسا کرنا مریض کی حفاظت صحت کے پیش نظر ضروری ہے۔ (جالینوس)

امتلائی علامات کے ظاہر ہوتے ہی فصد کھولنا ہرگز نہ بھولیں۔ یہ وہی مریض ہوتے ہیں جن کے سینے تنگ ہوتے ہیں۔ (مؤلف)

جس مریض کا سینہ تنگ ہو اور معمولی بیماری سے نفث الدم تیزی سے ہونے لگے تو صافن کی فصد کھول کر جسم کے نچلے حصوں کی جانب خون کا مالہ کر دیں۔ اس طرح اس کی صحت کی حفاظت کریں اور باسلیق کی فصد کھولیں۔ لازم ہے کہ باسلیق کی فصد پہلے پھر صافن کی کھولیں۔ بعد ازاں مانع اور سینہ کو خشک کرنے والی دوائیں پلائیں۔ (مؤلف)

نفث الدم کے لئے مستعد اور وہ مریض جن کے سینوں اور پھیپھڑوں سے خون آچکا ہو اور صحتیاب ہو چکے ہوں انہیں نزلوں، امتلاء دموی اور شور و ہنگامہ جیسے ظاہری اسباب سے محفوظ رکھیں۔ ان تینوں باتوں سے ان کی صحت کی حفاظت ہوگی۔ (مؤلف)

اگر کسی مریض کے بعض اعضاء کا جوڑ خاص کر سینہ خراب ہو تو فوراً فصد کھول دیں۔ کوئی شخص خون تھوکتا ہو تو دراصل وہ پیپ تھوکتا ہوتا ہے۔ پیپ کا تھوکتا اچانک بند ہو جائے تو مریض مر جائے گا۔

کبھی آدمی کے مقعد میں بواسیر ہوتی ہے۔ یہ وقتاً فوقتاً خون تھوکتا رہتا ہے، اس سے اسے فائدہ

ہوتا ہے۔ اس طرح کے مریض ہمیشہ زرد ہوتے ہیں۔

نفث الدم ریوی میں کبھی اس فصد سے نفع ہوتا ہے جس کے ذریعہ خون تھوڑا تھوڑا کئی بار نکال دیا جائے۔ مریض یکے بعد دیگرے سرکہ جرعد جرعد لے۔ دیگر تمام تدبیریں بازو اور پیروں کو باندھ کر اور مالش کر کے اختیار کریں۔ (جالینوس)

نفث الدم میں جوش دیا ہو اودھ مفید ہے کیونکہ یہ مفری ہوتا ہے اور چپکتا ہے۔ گائے کا مکھن بھی مفید ہے کیونکہ قابض اور مبرد ہوتا ہے۔ اسی طرح سینہ قابض ضماؤں کا استعمال بھی مفید ہے۔

نفث الدم کے لئے ضماؤ:

اسے سینہ پر رکھیں۔

صبر، مر، کندر، قاقیا، دم الاخوین، شیاف مایثا، جفت بلوط، مازونا پختہ، راکم، عرق آس میں پیس کر سینہ پر ضماؤ کریں۔ یا پوست انار خشک پیس کر سرکہ میں گوندھیں اور استعمال کریں۔ (اھرن)
قدرتی چیزوں میں ایک چیز یہ ہے کہ رجلہ چبا کر نگل لیں تو نفث الدم فوراً بند ہو جاتا ہے۔
(کندی)

کسی رگ کے کٹ جانے سے نفث الدم ہو تو ایسی صورت میں خون گاڑھا ہوگا۔ کبھی کسی رگ کے کٹنے سے اور سقطہ، شور و ہنگامہ اور ہوائے سرد کی وجہ سے نفث الدم ہو جایا کرتا ہے۔ کبھی عروقی امتلاء، عروقی فساد اور رگوں کے کھل جانے سے نفث الدم ہوتا ہے۔ فساد عروقی سے بیشتر چرپری چیزوں کا استعمال، تیز نزلہ، اور رگوں کے کھلنے سے پہلے امتلاء دموی اور مرطب تدبیر موجود ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ نہ بخار ہوگا نہ درد جیسا کہ فساد عروقی میں ہوتا ہے بلکہ مریض یہاں خون کے نکل جانے سے راحت اور لذت محسوس کرتے ہیں، مائل بہ سفیدی جھاگ دار خون پھیپھڑے کے جرم سے اور غلیظ سیاہ خون سینہ سے آتا ہے۔ بشرطیکہ ساتھ میں درد سینہ موجود ہو، پھیپھڑے سے جو خون آتا ہے وہ بلا درد کے ٹوٹا ہوا آتا ہے۔ اس طرح کے نفث الدم میں پہلے رشا پھر بخار مفید ہوتا ہے۔

ایک مریض کو نفث الدم کے بعد سخت کھانسی آئی اور کنکریاں خارج ہوئیں، پھر کھانسی ہلکی ہو گئی اس کے بعد وہ سل کی وجہ سے فوت ہو گیا۔

جس مریض کو تھوڑی کھانسی اور ہلکے جھاگ کے ساتھ بلغم آتا ہو تو ایسا قصہ الرء سے ہوتا ہے اور خون اگر ٹھوس اور سیاہ خارج ہو رہا ہو نیز سینہ کے اندر درد بھی ہو تو بیماری کا تعلق سینہ سے ہوتا ہے۔

سینہ کی جانب سر سے انصباب نزلہ کا علاج:

نزلہ کی وجہ سے نفث الدم عارض ہو تو رگ کی فصد فوراً کھول دیں البتہ بیحد تیز ہو تو ہاتھوں اور پیروں کو باندھیں اور گرم روغن یا روغن قشائہ الحمار کی مالش کریں۔ کسبیلی غذائیں دیں، قرص کبرباء پلائیں، سر مونڈ دیں اور بیٹ کبوتر صحرائی سے تیار شدہ ضما د اسپر تین گھنٹہ تک رکھیں پھر اتار لیں اور مریض کو حمام میں لیجائیں۔ سر پر روغن نہ رکھیں، اس کے بعد کھانے میں شوربہ دیں بوقت خواب تریاق دیں اور تمام جسم کی ہلکے طور پر مالش کریں۔ سر کو مستثنیٰ رکھیں، بیماری طول پکڑے تو گدی پر بچپنے لگائیں۔ یہ ہے علاج اس نفث الدم کا جو سر سے انصباب نزلہ کے باعث ہوتا ہے ٹھنڈک کی وجہ سے عارض ہونے والے نفث الدم کا علاج یہ ہے کہ مریض کو کمبل اوڑھائیں، گرم غذائیں قابض غذاؤں کے ساتھ دیں۔ اقراص کبرباء کے ساتھ دواء فلافل کھلائیں۔ امتلاء دموی کے سبب پیدا شدہ نفث الدم میں فصد کھولیں۔ مریض کو سیدھے لٹائیں، انہیں سخت گفتگو کرنے سے روک دیں، مقام ماؤف پر سر کہ اور نیم گرم پانی کے اندر ڈبو کر اسفنج رکھیں، خون اگر کثرت سے اور گاڑھا آ رہا ہو تو حسب ذیل ضما د استعمال کریں۔

ضما د:

اقاقیا، پوست انار، مازو، سرکہ، بھی دانہ، اور کسبیلی شراب، رجلہ کا کھانا مفید ہوتا ہے، سب سے زیادہ مؤثر عصارہ رجلہ ہے، گل مختوم بھی مفید ہے اور شاذنہ ۷۰ اء اگرام لینا بھی مفید ہے۔ تاقل کے باعث پیدا شدہ نفث الدم میں دواؤں کے ساتھ افیون بھی شامل کریں۔ قوت برداشت ہو تو چار دن تک کھانا ترک کرادیں، برداشت نہ ہو سکے تو آب سرد سے دھلی ہوئی روٹی دیں۔ تالو سے خون تھوکنے میں ان کسبیلی دواؤں کا غرغره کرائیں جو رعاف میں مستعمل ہیں، اس قسم کا بھی علاج ہے۔ نفث الدم کے علاج میں عجلت سے کام لیں کیونکہ تاخیر سے ہلاکت ہوگی۔ نفث الدم مسلسل سے انجام میں سل لاحق ہوتا ہے۔ نفث الدم میں سکون ہو جائے تو وہی تدبیر اختیار کریں جو کمزوروں کے لئے کرتے ہیں مچھلی دیں، سوروں کی گوڑیاں اور بھیجے کھلائیں، تمام جسم کی مالش کرائیں۔ کثرت حمام، شراب نوشی، خلو معدہ، غصہ اور جماع سے باز رکھیں۔ (بولس)

دید و شنید:

تخم بنج، پوست بنج لفاح، گل بحیرہ، کندر، اقاقیا، تخم رجلہ، تخم بادروج، گلنار، کافور، قرص بنالیں۔

مقدار خوراک ۷ گرام، ہمراہ عرق بادروج ۱۹ گرام و عرق خرفہ ۱۹ گرام۔ (مؤلف)

کبھی نفث الدم گرم یا نمکین چیز کے کھانے سے ہو جاتا ہے۔ شدید غم اور کثرت روزہ سے بھی ہو جاتا ہے۔ نکلنے والا خون گوشت کے مانند تھکے کی صورت ہو تو ایسا عفونت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ کثیر الغذاء گرم کھانوں کے مسلسل استعمال یا کسی گرم ملک و مقام میں داخل ہونے یا کثرت حمام سے نفث الدم ہو اور تھوڑا تھوڑا ہو تو ایسی حالت جو رگوں کے پھول جانے سے ہوتی ہے ضربہ کو دینے پھانڈنے، بھاری بوجھ اٹھانے یا سخت ٹھنڈک کی وجہ سے ہو اور زیادہ آ رہا ہو تو رگوں کے پھٹ جانے سے ایسا ہوتا ہے، زیادہ نکل رہا ہو اور خون پتلا ہو، مائل بہ سیاہی ہو، جھاگ دار ہو، درد نہ ہوتا ہو تو یہ پھیپھڑے سے آ رہا ہوتا ہے۔ سینہ میں درد بھی ہو اور خون مائل بہ سیاہی ہو نہ تو جھاگ دار ہو، نہ زیادہ ہو تو سینہ سے آ رہا ہوتا ہے۔ خون پھیپھڑے کے اندر پیپ کی طرح داخل ہوتا ہے۔ کھانسی کے بغیر خون قصبۃ الرئہ سے آ رہا ہو یعنی بلغم کے ذریعہ خارج ہو رہا ہو اور عروقی امتلاء سے یہ کیفیت لاحق ہو تو اکحل کی فصد کھول کر خون تھوڑا تھوڑا کئی بار خارج کریں۔ یہ زیادہ بہتر ہے۔ صافن کی فصد اس میں بیحد مفید ہے، اس کے بعد مریض کو سرکہ اور گرم پانی چاٹنے کی ہدایت کریں۔ اس کے ماؤف مقامات دہل انٹھیں گے اور جما ہوا خون صاف ہو جائے گا۔ مریض گفتگو نہ کریں نہ زیادہ سانس لیں، غذائیں بالفعول گرم نہ ہوں بلکہ مائل بہ برودت ہوں، رگوں کے پھولنے اور پھٹنے سے جن مریضوں کو یہ حالت درپیش ہوا انہیں قابض غذائیں کھانے کا حکم دیں۔ متعفن قرحہ یا شکاف کی وجہ سے جن مریضوں کی یہ حالت ہو گئی ہو انہیں مغری غذائیں دیں، کوئی ایسی چیز نہ پھینکیں جس کے اندر جلاء اور حدت اور چرچراپن پایا جائے۔ سرکہ مستثنیٰ ہے۔ نفث الدم میں عصارہ رجلہ پلائیں یہ بیحد بلند دوا ہے اسے کھلائیں بھی۔ پر سیاوشاں تمام نفث الدم میں مفید ہے۔ اسی طرح عصی الراعی عرق بارنگ بھی نافع ہے۔ حرارت نہ ہو تو عصارۃ راسن عصارۃ کراٹ اور سرکہ نفث الدم کو روک دیتے ہیں۔ روغن آس، تھوڑی قابض شراب اور سرکہ کے ساتھ قابض چیزوں کا ضماد رکھیں۔ نفث الدم کے ساتھ سیلان شکم، یا بے خوابی ہو تھوڑا قابض شراب پلائیں۔ نفث الدم کے لئے حسب ذیل نسخہ عمدہ ہے:

کندر 75.00 ملی گرام رب الآس یا عصارۃ انار کے ساتھ سرمہ کی طرح پیس لیں۔ یہ عمدہ اور مؤثر ہے (اسکندر)

کندر ساڑھے دس گرام کوٹ پیس کر رب الآس ۵۰.۵۰ گرام میں گوند چھیں اور پلائیں۔ یا بلوط اور کندر کا سفوف دیں یا حسب ذیل قرص استعمال کریں۔

طباشیر، گل مختوم اقا قیا، کافور، عرق باد روج میں پلائیں۔ شب یمانی کا سفوف دیں۔ صحت ہوگی۔ (مؤلف)

نفث الدم عفونت کے سبب ہو تو قابض اشیاء استعمال نہ کریں، بلکہ مغذی (تغذیہ بخش) اور معدل (تعديل پیدا کرنے والی) چیزیں دیں، تاکہ عفونت اور اس کی حدت میں سکون ہو۔ رگوں کو کاٹنے سے اس وقت پرہیز کریں جب یہ دیکھیں کہ عفونت سے خارج ہونے والا خون زیادہ ہے بالخصوص جب کہ بیمار دبلا اور نحیف ہو۔ سینہ خشک ہو چکا ہو اور گوشت زائل ہو گیا ہو، ایسی صورت میں رگوں کے کاٹنے سے سل ہو جائے گا۔ ماء الشعیر اور ملو خیا وغیرہ دیں، سرکہ، نمک، اور پیاز وغیرہ کے قریب نہ جانے دیں۔ تیز نزلہ کے سبب پیدا شدہ نفث الدم میں اس بات کے لئے کوشش کریں کہ سرکہ اور روغن گل و آب سرو کے ذریعہ سر کا مزاج سرد اور مرطوب رہے۔ ایسا کرنے سے گرم زکام ٹوٹ جائے گا اور تیز نزلہ جاتا رہے گا۔

نطول، ضماد، اور سر کے لئے سعوط بارد (ناک کے ذریعہ ٹھنڈک پہنچانا) کی برابر اور بھرپور کوشش کریں، بیمار کو بخ، عنب الصلب اور حی العام کے جو شانہ کا غرغہ کرائیں اور انہی ادویات کو روغن کے ساتھ سر پر رکھیں۔

جالینوس پر حیرت ہے کہ اس راہ کے برعکس رو یہ انہوں نے کس طرح اختیار کر لیا حتیٰ کہ مریض کو نقصان پہنچ گیا۔ میں تو اس کا تجربہ کر چکا ہوں۔ (بولس)

یہ بات محل نظر ہے۔ یہاں ایک غلطی ہے۔ تبدیل مزاج کے لئے سر کو ٹھنڈا کریں گے تو بہ کثرت نزلے سینہ کی جانب اتریں گے۔ اس کے برعکس سر کو گرم رکھیں گے تو سینہ کی جانب کسی چیز کا انصباب ہرگز نہ ہوگا۔ (مؤلف)

جالینوس نے مذکورہ مذہب کے برعکس سر پر ادویہ محرقہ (جلانے والی دوائیں) تک رکھی ہیں اور تریاق اور ایروساتک پلایا ہے۔ یہ ساری تدبیریں عفونت میں اضافہ کرتی ہیں۔ (بولس)

یہ گفتگو بھی غلط ہے کیونکہ یہ ادویات عفونت کو روکتی ہیں، ان سے سخت خشکی پیدا ہوتی ہے۔ بولس نے جن دواؤں کا ذکر کیا ہے ان سے قرحہ کے اندر میل آتا ہے۔ (مؤلف)

نفث الدم کے بہت سارے مریضوں کو میں نے شاذنہ کے ذریعہ صحتیاب کیا ہے اسے پیس کر اس کا غبار ۶۰۰۰ ملی گرام عرق انار یا عرق برسان دارا (عصی الراعی) کے ہمراہ پلایا، اسی طرح پیسہ دے کے قرحوں کا بھی علاج کیا ہے۔ شاذنہ اسے خشک کر دیتی ہے اس کا اثر دیگر ادویات کے مقابلہ میں زیادہ ہوتا ہے پھر کسی طرح کا ہیجان پیدا ہوتا ہے نہ کھانسی آتی ہے۔ قصہ الرء کے زخم بھی

اس سے ٹھیک ہو جاتے ہیں ان مقامات کے اندر خشکی پیدا کرنے کے لئے دوا سے بہتر کوئی اور چیز نہیں ہے۔ (بولس)

یہ بیان اس لئے ہے تاکہ قرحہ ریوی کو خشک کرنے والی ادویات کے باب میں جالینوس کی مخالفت کی جائے۔ مگر پیش کردہ دواؤں کی قوت اس حد تک نہیں ہے کہ وہ جالینوس کی دواؤں کے مقابلہ میں اثر کر کے تعفن کو روک دیں۔ (مؤلف)

شاذ نہ مل سکے تو علاج گل مختوم اور حجر ارنی سے کریں۔

نزلہ بارد ہو اور بہہ کر آنے والی چیز خام بارد ہو تو ایسی صورت میں مریض کو تریاق دیں۔ میں نے سر کے وسط میں داغ دیا ہے۔ جس سے مریض صحتیاب ہو گیا نزلہ جاتا رہا کھانسی میں سکون پیدا ہو گیا۔ نفث الدم کا ہر مریض جماع، غصہ، چیخ پکار، کرفس، صبر، پرانے پنیر، شراب، دھوپ، گرم پانی اور گرم کھانوں سے پرہیز کرے۔ دودھ پر گزارہ کرے، اسے غذا بنالے۔ تازہ مرطوب پنیر سے زیادہ مفید اور کوئی چیز نہیں ہے۔ ایک ایسا شخص میرے علم میں ہے جو سال بھر سمید روٹی کے ساتھ دودھ کھاتا اور پیتا رہا۔ شراب سے پرہیز کیا چنانچہ قرحہ رے سے صحتیاب ہو گیا۔ (بولس)

قنۃ الدم کی ایک قسم شدید امتلاء سے پیدا ہوتی ہے اس سے فائدہ ہوتا ہے، مریض کو اس سے کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ یہ ایک طرح کا فضلہ ہوتا ہے جسے طبیعت دفع کرتی ہے۔ مریض کے لئے ضروری ہے کہ وہ امتلاء سے بچے کیونکہ زیادہ ہو گیا اور طبیعت دفع نہ کر سکے تو اچانک موت طاری ہو جاتی ہے کیونکہ فضلہ سے قلب کے بطون بھر جاتے ہیں اور نبض رک جاتی ہے (قسط)

قصۃ الرے کے شعبوں اور شریانوں کے درمیان کچھ گذرگا ہیں ہوتی ہیں جن سے بخارات گزرتے ہیں طبعی حالت میں خون کا گذر یہاں سے نہیں ہوتا۔ یہ گذرگا ہیں کسی وقت کشادہ ہو جاتی ہیں تو قصۃ الرے میں کچھ خون آ جاتا ہے اور نفث الدم کی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔

کھانسی آنے پر جھاگ دار خون خارج ہو تو یہ پھیپھڑے سے خارج ہوگا۔ جھاگ دار نہ ہوگا تو اس کا تعلق پھیپھڑے سے نہ ہوگا کیونکہ جھاگ دار خون پھیپھڑے کے گوشت میں کسی قرحہ کے ہونے سے لاحق ہوتا ہے۔ خارج ہونے والا جو خون جھاگ دار نہیں ہوتا وہ پھیپھڑے کی کسی رگ کے پھٹ جانے سے خارج ہوتا ہے۔ (جالینوس)

پھیپھڑے اور سینہ سے آنے والے خون کے درمیان میں سیاہی سے امتیاز کرتا ہوں، خون سیاہ ہو اور تھوڑا تھوڑا آئے تو یہ سینہ سے آنے کی علامات ہیں (مؤلف)

تجربہ اور مشاہدہ سے معلوم ہوا ہے کہ نفث الدم میں سرخ رنگ بیماری کو بڑھا دیتا ہے۔ (جالینوس)

نفث الدم کے مریض کو دودھ نہ پلائیں گے البتہ کمزور ہو تو پلا سکتے ہیں۔
کیونکہ دودھ سے خون زیادہ ہو جاتا ہے اور مریض خون زیادہ تھوکنے لگتا ہے کیونکہ رگوں کے اندر خون بھر جاتا ہے۔

اسی طرح مونا تازہ چربی والا مریض کھانتا ہے تو رطوبتیں تھوکتا ہے تو اس کے لئے بھی دودھ بہتر نہیں ہے کیونکہ دودھ سے سینہ اور پھیپھڑے کے اندر رطوبات بھر جاتی ہیں۔ لہذا اس کے مریضوں کے لئے جو بیحد لاغر ہو چکے ہوں، خشک کھانسی میں اور خالص کر سوداء کے لئے دودھ موزوں ہے (مؤلف)

منہ سے خارج ہونے والا خون آلہ غذائی سے یا آلہ تنفس سے یا سر سے آتا ہے، معدہ اور اس کے ارد گرد سے آنے والا خون قے کی صورت میں ہوتا ہے۔ (ابن سرائیون)
اگر خون قریبی حصہ سے آرہا ہے تو قے کی تحریک کے شروع ہی میں معمولی حرکت سے خارج ہوگا۔ ایسے ہی آلہ تنفس سے آرہا ہوگا اور اس کا تعلق قریب سے ہوگا تو بلغم کے ذریعہ خارج ہوگا۔ (مؤلف)

آلہ تنفس سے آنے والا خون کھانسی کے ذریعہ خارج ہوگا۔ (ابن سرائیون)
اگر خون قریبی حصہ سے آرہا ہے تو قے کی تحریک کے شروع ہی میں معمولی حرکت سے خارج ہوگا۔ ایسے ہی آلہ تنفس سے آرہا ہوگا اور اس کا تعلق قریب سے ہوگا تو بلغم کے ذریعہ خارج ہوگا۔ (مؤلف)

آلہ تنفس سے آنے والا خون کھانسی کے ذریعہ خارج ہوگا۔ (ابن سرائیون)
آلہ تنفس میں خون کا تعلق جس قدر دور سے ہوگا اسی قدر سخت کھانسی بھی ہوگی۔ (مؤلف)
سر سے آنے والا خون تالو اور اس کے ارد گرد سے آتا ہے۔ یہ بلغم کے ذریعہ خارج ہوگا۔ سر سے آنے کی حالت میں ام الرأس کے اندر درد ہوگا۔ (ابن سرائیون)
اگر ایسا نہ ہو تو درد تالو اور اس کے ارد گرد ہوگا۔ (مؤلف)

آلہ تنفس سے آنے والا خون سینہ یا پھیپھڑے سے آتا ہے۔ پھیپھڑے سے آنے والا پھیپھڑے کے گوشت یا اس کی رگوں سے آتا ہے سینہ سے آنے والا خون گاڑھا جما ہوا اور مائل بہ سیاہی ہوتا ہے کیونکہ طول مسافت کی وجہ سے یہ منجمد ہو جاتا ہے۔ اس کے ساتھ سینہ میں درد بھی ہوتا ہے درد اس مقام پر ہوتا ہے جہاں شکاف ہوتا ہے۔ میں نے تجربہ کر کے دیکھا ہے کہ اس پہلو مریض لیٹا ہے تو خون اس نے بہ کثرت تھوکنے شروع کر دیا ہے۔ اس کے سبب کا تذکرہ ہم نے اس کے باب میں کر دیا

ہے۔ اس بیماری کا استنباط ہم نے حیلۃ الرء کے پانچویں مقالہ سے کیا ہے جہاں مصنف نے سینہ کے اندر ماء العسل کے سرایت کرنے کا تذکرہ کیا ہے۔

پھیپھڑے کے گوشت سے آنے والا خون، پھیپھڑے کی رگوں کے مقابلہ میں کم ہوتا ہے یہ مائل بہ سفیدی، پتلا پن لئے ہوئے اور جھاگ دار ہوتا ہے۔ یہ نہایت برا ہوتا ہے اور سل میں مبتلا کر دیتا ہے۔ پھیپھڑے کی رگوں سے آنے والا خون زیادہ ہوتا ہے اور سینہ اور پھیپھڑے کے گوشت کے مقابلہ میں سرخ، رقیق اور گرم ہوتا ہے۔ یہ پھیپھڑے کے گوشت کے مقابلہ میں زیادہ پتلا نہیں ہوتا بلکہ گاڑھا اور خون سے زیادہ مشابہ ہوتا ہے۔ پھیپھڑے کی رگوں سے خون، رگوں کا منہ کھل جانے، پھٹ جانے یا ان کے فاسد ہو جانے سے نکلنے لگتا ہے۔ منہ کھلنے کی وجہ عروقی امتلاء کثرت خون، سقطہ و ضربہ، چیخ و پکار یا خون کی حدت ہوتی ہے۔ عروقی فساد فقط خون کی حدت کا نتیجہ ہوتا ہے۔ لہذا مقدم تدبیر کثرت حمام، عمر درازی، جسمانی امتلاء، یکبارگی بہ کثرت گاڑھے خون کے چھڑنے، حمام کے بعد غذا لینے اور گرم کھانا کھانے سے امتلاء دموی کا پتہ کریں۔ ایسی حالت میں خون کا چڑھنا، اور تھو کنا آسانی سے ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ نہ درد ہوتا ہے نہ بخار۔

خون کی حدت سے رگوں کے کھل جانے میں تیز حرارت اور خون کے اندر بہت زیادہ لطافت ہوتی ہے۔ فساد عروق، تیز، تلخ نزلہ، یا تیز اور چریری غذاؤں کے استعمال کی وجہ سے ہوتا ہے۔ یکبارگی بہت زیادہ خون اس میں نہیں آتا۔ اس کے ساتھ درد اور بخار ہوتا ہے۔

رگیں پھٹتی ہیں، بیحد سخت ٹھنڈک یا بھاری بھر کم بوجھ کی وجہ سے۔ اس کی وجہ سے آنے والا خون گاڑھا اور زیادہ ہوتا ہے۔ اکثر حالات میں ورم موجود ہوتا ہے۔ اس سے چھنکارا مشکل ہوتا ہے۔ مریض صحتیاب نہیں ہوتا۔

رگوں کے کھلنے کا علاج:

ہمیشہ باسلیق ابطنی کی فصد کھول دیں، بقدر طاقت دوسرے اور تیسرے دن بھی خون نکالیں۔ مریض آرام کرے، گفتگو کرنا قطعاً ترک کر دے، جب بھی شدت تنفس پر مجبور ہو اور نفث الدم کے ساتھ سخت تکلیف دہ کھانسی نہ ہو تو تیز سرکہ پانی میں ملا کر جرعہ جرعہ لے تاکہ پھیپھڑا منجمد خون سے صاف ہو جائے۔ کھانسی تکلیف دہ ہو تو سرکہ سے پرہیز کریں۔ کیترا، صمغ وغیرہ مسکن دواؤں کے ذریعہ جیسے بھی ہو کھانسی روکنے کی تدبیر کریں۔ مریض سیدھا لیٹے، سیدھا نہ لیٹے گا تو سینہ کے بعض حصے بعض پر دباؤ ڈال کر کھانسی پیدا کریں گے۔ کھانسی اس طرح کے مریض کے لئے نہایت خراب

ہے کیونکہ اس سے ورم پیدا ہوگا اور مقام ماؤف بند نہ ہو سکے گا۔ دیکھیں جسم اگر صاف نہ ہو تو خلط غالب کے لئے مسہل دیں۔ خون آنا بند نہ ہو تو گل، پھٹکری، کہرباء، گلنار، جیسی مغری اور قابض ادویات عرق بھی کے ساتھ استعمال کریں۔ بخار نہ ہو تو شراب دیں۔ غذا کم دیں اور قابض دیں۔ خون سر کی جانب سے تالو میں آ رہا ہو تو سب سے پہلے قیصال کی فصد کھولیں پھر قابض اشیاء کا غرہ کرائیں اور ضمادوں کے ذریعہ سر کو ٹھنڈا کریں۔ (ابن سرائیون)

یہ علاج محل نظر ہے۔ یہاں گرمی پہونچانے کی ضرورت ہے اعتدال کے ساتھ نیند لانے کے لئے مخدر اشیاء دیں۔ کھانسی کو تسکین دیں، سینہ پر قابض ضمادر کھیں۔ (مؤلف)

پھیپھڑے کے گوشت سے آنے والے خون کا علاج مذکورہ بالا کریں۔ مگر یہاں سرکہ کی ضرورت نہیں ہے۔ گل، شاذنہ جیسی خشک، گوشت پر کرنے والی ادویات ماء العسل کے ساتھ دیں۔ فساد عروق کے لئے یہ علاج عمدہ ہے۔ شاذنہ کو کوٹ کر ذرہ بنادیں اور ۵ گرام پلائیں۔ مذکورہ بالا وضاحت کے مطابق کھانسی اور نزلوں کا تنقیہ کریں، مخدرات دیں۔ فساد عروق کا علاج کثرت سے جسم کا تنقیہ کر کے کریں، عمدہ غذائیں دیں۔ کیونکہ یہاں ردی اختلاط ہوتے ہیں۔ مسکن اور ٹھنڈی چیزیں دیں۔ فصد اور ملین اشیاء کے ذریعہ شکم کو نرم کرنا نہ بھولیں۔ شاذنہ، گل، کہرباء اور دم الاخوین پلائیں۔ شاذنہ کا اثر یہ ہے کہ زخم کو خشک کرتی اور تیزی سے صحت لاتی ہے۔ پیپ آنا شروع ہو تو شاذنہ کو پیس کر ذرہ کے مانند کر لیں اور اس کے بعد پلائیں۔ پینے میں بارش کا پانی نہ مل سکے تو ایسا پانی دیں جس میں گلاب، گل ار منی بھگو دی گئی ہو۔

حدت اور فساد عروق کے ساتھ نفث الدم کیلئے عمدہ سفوف:

طباشیر ۱۰، گل ار منی ۱۰، شاذنہ ۱۰، بسد ۵، کہرباء ۵، لؤلؤ ۵، صمغ ۶، کیترا ۶، خشخاش سیاہ ۳، تخم رجلہ ۳، تخم گلاب ۳، تخم خرفہ ۳، گلنار ۳۔
مقدار خوراک ساڑھے دس گرام ہمراہ آب باراں۔

دیگر:

کندر، گل مختوم، صمغ، دم الاخوین، قاقیا۔ مقدار خوراک ۷ گرام۔ (ابن سرائیون)

مفردات:

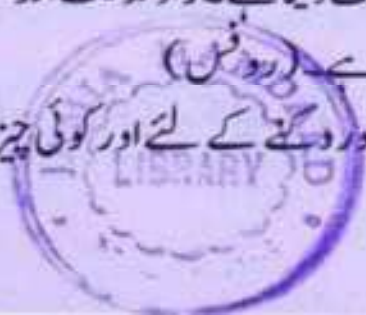
رجلہ کا کھانا نفث الدم کے لئے عمدہ ہے (جالینوس)
 رجلہ وہاں استعمال کریں جہاں نفث الدم کے ساتھ حرارت اور سخت پیاس ہو کیونکہ اس سے
 غایت درجہ حرارت بجھتی ہے اور قبض کے ساتھ رطوبت پیدا ہوتی ہے۔ (مؤلف)
 عصارۃ الحیۃ التیمیہ نفث الدم کے لئے عمدہ ہے۔ بیخ قنطاریوں کبیر ۹ گرام بخار ہو تو آب تازہ کے
 ساتھ ورنہ شراب کے ہمراہ لیں۔ نفث الدم میں مفید ہے (جالینوس)
 اس کی وہاں سخت ضرورت ہوتی ہے جہاں مذکورہ فعل کے ساتھ تھوکنے میں سہولت بھی پیدا
 کرنا ہو۔ لہذا یہ بات نوٹ کر لیں۔ (مؤلف)

جالینوس نے تقدمہ المعرفۃ میں لکھا ہے کہ نفث الدم کی ایک قسم ورم رنہ دموی سے لاحق ہوتی
 ہے۔ خون کا ترشح یہاں سے قصبۃ الرنہ پر ہوتا ہے اس قسم میں اور دیگر اقسام میں فرق یہ ہے کہ اس
 میں خون کم ہوتا ہے زیادہ نہیں ہوتا جب کہ پھیپھڑے کی رگوں کے پھٹ جانے میں ہوتا ہے۔ اس
 کے ساتھ سخت بخار، تنفس عظیم، نہایت طاقتور ہوتا ہے یا چہرہ سرخ ہوتا ہے یہ قسم اکثر چار دن یا ایک
 ہفتہ کے اندر پک جاتی ہے یہ مامون ہوتی ہے۔ ایک ہفتہ کے بعد علیٰ حالہ باقی رہے تو بیحد خطرناک
 ہو جاتی ہے۔ اس قسم کا علاج قابض اشیاء سے نہیں بلکہ سب سے پہلے فصد پھر منہج دے کر کیا جاتا ہے۔
 پوست کندر کا استعمال نفث الدم میں اطباء کثرت سے کرتے ہیں کیونکہ یہ مفید ہوتا ہے۔ نفث الدم
 کے لئے زراوند عمدہ ہے، گل مختوم اس کے لئے عمدہ ہے۔ (مؤلف)

گل مختوم کو کوٹ کر منہ میں چھڑک دیا جائے تو سیال خون رک جاتا ہے، خون کو قطعی روکنے
 کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی اور دوا نہیں ہے۔ گل لامی نفث الدم کے لئے بیحد عمدہ ہے۔ کندر کا
 مشروب نفث الدم میں مفید ہے۔ پوست اسی باب میں طاقتور ہے۔ آملہ نفث الدم کو عمدہ طور پر روک
 دیتا ہے حب الآس نفث الدم کے لئے عمدہ ہے۔ (خوز)

اس وقت جب کہ سینہ میں خشونت (کھر دراپن) موجود ہو (مؤلف)
 تخم کراٹھ ۷ گرام، سماق ۷ گرام نفث الدم اور مزمن کو توڑ دیتے ہیں، غاریقون کا مشروب
 پھیپھڑے اور سینہ سے آنے والے خون کو روک دیتا ہے۔ راوند نفث الدم کے لئے عمدہ ہے۔ (خوز)

عرق بادروج نفث الدم کے لئے عمدہ ہے۔ (مؤلف)
 گل مختوم خالص کے مقابلہ میں خون کو روکنے کے لئے اور کوئی چیز نہیں ہے۔ (خوز)



مومیائی عجیب و غریب شے ہے۔ (مؤلف)

سخت بھوک کے وقت معدہ پر مرہ سوداء کا انصباب ہونے لگتا ہے۔ خالص خون اس کی پرورش کرتا ہے سخت بھوک کے بعد خون کی قے ہو تو یہ خیال کریں کہ یہاں کچھ شگاف ہو گیا ہے اس سے کوئی حرج ہرگز نہ ہوگا۔ (خوز)

ٹھنڈک سے سینہ اور پیچھے کی رگیں لوگوں کی پھنتی ہیں جن کے مزاج خشک ہوتے ہیں۔ جسم دبلے اور سخت ہوتے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں مرطوب اور نرم جسم کم متاثر ہوتے ہیں۔

(جالینوس)

مسلل شدید کھانسی کا مریض نفث الدم سے چھٹکارا نہیں پاتا کیونکہ کھانسی کی شدت اور تسلسل سے کوئی رگ پھٹ کر رہتی ہے۔ ایسی صورت میں جلد فصد کھول دیں تاکہ رگوں پر بوجھ ہلکا ہو جائے۔ سینہ کی ہلکی مالش اور اس پر نطول کریں، گرم پانی کا جرہ دیں تاکہ مریض مذکورہ کیفیت پیدا ہونے سے محفوظ رہے۔ (مؤلف)

ایک عورت گاڑھاسیہ خون تھوک رہی تھی، خون کچھ جما ہوا اور کچھ جما ہوا نہیں تھا۔ تھوکنے وقت لذع اور مری کے اندر ناقابل برداشت سوزش محسوس کرتی اس وقت اُسے قے ہو جاتی تھی۔ یہی کیفیت کئی دن تک جاری رہی مگر اس سے اسے کوئی تکلیف نہیں ہوتی تھی بلکہ کلانٹی طحال جس کی وہ شکار تھی کم ہو گئی۔ اسی طرح ایک اور شخص سال بھر قے کرتا رہا چنانچہ اس کی حالت بہتر ہو گئی۔ لہذا واضح رہے کہ خون کی قے اور دست جگر اور طحال سے اس لئے ہوتی ہے کہ ردی فضلات کا ازالہ ہو جائے یا شدید امتلا کی کیفیت جاری رہے۔ اگر فضلات ردی نہ ہوں تو انہیں روکنے میں جلدی نہ کریں اور غور کر کے دیکھ لیں کہ آیا یہ عادت رہی ہے؟ کیا اس کے ازالہ کے لئے تدبیر کرنا ضروری ہے؟ اور تدبیر کے بعد کیا حالت بدتر ہو گئی ہے یا بہتر؟ (مؤلف)

نفث الدم ریوی میں فصد کھول دینا اور تھوڑا تھوڑا خون کئی بار نکال دینا مفید ہے، مریض کو حکم دیں کہ نہایت کٹھاسر کہ پانی میں ملا کر جرہ کئی بار لے، اس سے خون کا آنا بند ہو جاتا ہے اور منجمد خون تحلیل بھی ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

جالینوس کی یہ تدبیر اختیار کرنے سے پہلے شگاف کو بند کرنے کی تدبیر کر لیں۔ مریض کے دونوں بازوؤں اور ٹاک کے دونوں کناروں کو حسب قاعدہ باندھ دیں۔ اور اسے پانی ملا ہوا سرکہ تین بار دو یا تین گھنٹوں کے اندر دیں۔ اس کے بعد مغری، قابض، مخدر، اور نیند آور دوا میں سرکہ میں ملا کر دیں، یہ بہت مؤثر ہے سرکہ کے اندر پانی کثرت سے ملا ہوا ہو۔ دن میں دو بار عصارہ بھی دیں۔ مریض

میں طاقت ہو تو اس دن کھانا بالکل نہ دیں۔ کھانے میں پرندوں کا گوشت دیں اور مریض کو تاکید کریں کہ چیخنا اور تھکاوٹ کے کام کرنا تو درکنار بولے تک نہیں۔ اسی طرح ساتویں دن تک تدبیر کرتے رہیں، مریض کی گلو خلاصی ہو جائے گی۔

انسان کو کبھی یہ حالت پیش آتی ہے کہ سیاہ گاڑھا خون قے کرتا ہے، ساتھ میں شدید غشی اور سوزش ہوتی ہے۔ یہ دراصل ایک فضلہ ہوتا ہے جس کا طحال سے انصہاب ہوتا ہے۔ معدہ اور سینہ کے اندر خون کے جم جانے سے بھی انجماد خون کے مذکورہ اعراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ (جالینوس)

کوئی ایسا شخص نظر آئے جو سینہ سے خون خارج کرتا ہو یا خون کی قے کرتا ہو۔ اس طرح کی حالت پیشتر نہ رہی ہو بلکہ کوئی ایسا سبب رہا ہو جس کی وجہ سے نفث الدم یا خون کی قے آتی ہو، پھر یہ حالت ختم ہو گئی ہو۔ اس کے بعد رنگ میں زردی، جسم میں لاغری، غشی، نبض میں صغر، جسم میں گرمی اور استرخاء پیدا ہو گیا ہو تو خیال رہے کہ خون یا تو سینہ کے اندر یا پیچھے دے میں منجمد ہو گیا ہے۔ خون جوں ہی پیچھے دے کے اندر آتا ہے کھانسی کے ذریعہ خارج ہو جاتا ہے۔ فوراً ایسی چیزیں دیں جو خون کے تھکے کو تحلیل کر دیں تو سینہ کے اندر ہی کیوں نہ ہو۔ اسی کے ساتھ ایسی چیز بھی دیں جو خون کو دھو دیا کرے۔

قاطع اور مفتوح تمام دوا میں نفث الدم ریوی کے لئے خراب ہیں کیونکہ اس طرح کے مریضوں کو ان کے مخالف دواؤں کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ قابض ادویات ہوتی ہیں۔

ذات الجنب میں جب کیفیت ہلکی ہو یا سخمہ (چہرہ کی حالت) خراب میں فصد کھولنا جتنا ضروری ہے اس سے زیادہ ضروری نفث الدم میں ہے۔ نفث الدم میں فصد کھولنے کی ضرورت نہ بھی ہو تو بھی کھول دیں۔ خواہ مریض کمزور کیوں نہ ہو۔ (جالینوس)

نفث الدم کا ایک عمدہ اور مؤثر نسخہ :

منہ میں خباز کارس لے کر تھوڑا تھوڑا حلق سے نیچے اتار دیں۔ (تیاذوق)

اس کے ساتھ صمغ اور لعاب اسپغول شامل کر لیں۔ خباز میں عجیب و غریب لزرو جت (لسی) ہوتی ہے (مؤلف)

نفث الدم کے مریض کے یہاں آکر وہ طاقتور ریاضت کراتا تھا جو اس کی موت کا باعث ہو جاتی تھی۔ اس کا کہنا تھا کہ ایسا اس وقت کرنا چاہئے جب امتلاء دموی موجود ہو

(جالینوس بنام ارسطالیس)

نورستہ کلی اذ خرفث الدم میں مفید ہے، پوست غرب بھی اثر رکھتا ہے۔

اسفنج سوختہ پھیردے میں ڈبونے کے بعد نفث الدم کے لئے موزوں ہے۔ شاخ گوزن سوختہ ساڑھے دس گرام کا مشروب ہمراہ کیترا نفث الدم میں مفید ہے۔ نفث الدم میں آس تر اور خشک کھائی جاتی ہے۔ غرب کا پھل کھانا نفث الدم میں مفید ہے۔ (جالینوس)

جالینوس کا قول ہے کہ کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ شاخ گوزن خاص کر دوسری سینگوں کے مقابلوں میں زیادہ محمود ہے۔ اسے سوختہ کرنے کے بعد دھو کر استعمال کیا جائے تو نفث الدم کے لئے شافی ہوتا ہے۔ (دیا سقوریدوس)

کوئی انٹھ (بھیڑ بکری کے بچے کا تیزاب معدی) 1500 ملی گرام مشروب کے طور پر استعمال کیا جائے تو نفث الدم میں مفید ہے بلوط، جفت بلوط، اور بلوط کا جو شانہ بھی مفید ہے۔ (دیا سقوریدوس) رجلہ کا کھانا نفث الدم میں مفید ہے عصارہ رجلہ کا مشروب اور زیادہ مؤثر ہے (جالینوس)

نخ باد آور د کا مشروب نفث الدم کے لئے موزوں ہے۔ نفث الدم کو یہ قطعی طور پر توڑ دیتا ہے۔ اس میں یہ واضح طور پر مفید ہے۔ اسی طرح بادورد سیاہ بھی مفید ہے۔ بھونیں تو آتش بے دود پر بھونیں، اس کی افادیت بیحد بڑھ جاتی ہے۔ بیضہ کا چھلکا اتار کر چائنا نفث الدم میں مفید ہے۔ اس کے ساتھ کوئی مغری دوا جس میں یوست ہو، مثلاً کاسباء یا کوئی قابض شے مثلاً گلنار، خشکاش اور تخم بنج شامل کر ۱۰۰۰ ملی گرام شراب استعمال کی جائے تو حد سے بڑھے ہوئے نفث الدم میں مفید ہے۔ (جالینوس)

دار شیشعان کا جو شانہ نفث الدم کو روک دیتا ہے۔ (دیا سقوریدوس و جالینوس) سبزی گلاب (اقماع الورد) کا مشروب نفث الدم کو قطع کر دیتی ہے۔ کارباء کا بھی یہی اثر ہے رسوت کو ہمراہ آب نفث الدم میں استعمال کرتے ہیں، لباب گندم سے گاڑھی چٹنی بنا کر استعمال کرنا نفث الدم میں مفید ہے۔ (دیا سقوریدوس)

مقطون نفث الدم میں مفید ہے۔ (دیا سقوریدوس و جالینوس) طر فاء کے پھل کا مشروب نفث الدم میں مفید ہے طر اشیث اپنی خاصیت سے خون کو روک دیتی ہے۔ (دیا سقوریدوس)

گل مخنوم اور گل کوکب ساموس دونوں عمدہ ہیں (بدیغورس)

گل ارمنی نفث الدم میں بیحد مفید ہے۔ (دیا سقوریدوس)

عصارہ برگ انگور نفث الدم میں مفید ہے (جالینوس)

انگور صحرائی کے پھل کا مشروب نفث الدم میں مفید ہے کندر مفید ہے، اس کا چھلکا اور زیادہ

مفید ہے۔ بھنی ہوئی دھنیا اس کے لئے نفع بخش ہے (دیا سقوریدوس)

تخم کراٹ غبطی ۷ گرام کا مشروب ہمراہ حب الآس سینہ کے مزمن نفث الدم کو قطع کر دیتا ہے۔

(ابن ماسویہ)

بادام تلخ ہمراہ نشاستہ و پودینہ نفث الدم کے لئے عمدہ ہے۔ صمغ بادام نفث الدم میں مفید ہے۔

بادام تلخ نفث الدم میں نفع بخش ہے۔ (دیا سقوریدوس و جالینوس)

عصارہ برگ خرفہ سینہ اور پھیپھڑے سے آنے والے خون میں مفید ہے۔ طراشیث کا مشروب

سینہ اور پھیپھڑے سے ہونے والے نفث الدم میں نافع ہے۔ (ابن ماسویہ)

مصطکی نفث الدم میں عمدہ اور مفید ہے۔ (جالینوس)

پوست بنج مصطکی و برگ مصطکی دیر تک جوش دے کر صاف کیا جائے پھر اسے اتنا پکایا جائے کہ

شہد کے مانند گاڑھا ہو جائے اور اسے استعمال کریں۔ نفث الدم میں مفید ہے۔ شراب میں خاص پانی کی

جگہ بارش کا پانی شامل کر کے استعمال کرنا نفث الدم کے لئے عمدہ ہے۔ (دیا سقوریدوس)

قصب نفث الدم میں مفید ہے۔ کھجور کا مشروب نفث الدم کے موافق ہے۔ عصارہ نفع ہمراہ

سرکہ کا مشروب قاطع نفث الدم ہے۔ جالینوس کہتا ہے کہ ایسا اس لئے ہے کہ اس کے اندر کیلاپن

ہوتا ہے۔ پرانا نہ ہو تو سرکہ ملا کر پینے سے نفث الدم ٹوٹ جاتا ہے۔ (روفس)

عصارہ نفع کا مشروب ہمراہ شاذنہ نفث الدم میں بیحد مفید ہے۔ (یہودی) بھی مشوی کا کھانا نفث

الدم میں بیحد مفید ہے، سینہ کے اندر اس سے گھر دراپن بہت کم لاحق ہوتا ہے۔ گل بھی نیز عرق بھی

کا مشروب نفث الدم میں مفید ہے۔ (دیا سقوریدوس)

جوزالسر و اچھی طرح کوٹ کر اور شراب کے ساتھ استعمال کیا جائے تو نفث الدم میں مفید ہے۔

(ابن ماسویہ)

مچھلی سے بنی ہوئی غذا چٹینوں کے ساتھ استعمال کرنا نفث الدم میں مفید ہے (جالینوس)

آب حصرم نفث الدم غیر مزمن کے لئے مفید ہے، ضرورت ہے کہ کیلاپن زیادہ ہو اس سے

اثر میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

عصا الراعی اور گل علیق نفث الدم میں مفید ہے۔ صبر ساڑھے تین گرام ہمراہ آب سرد کا

مشروب نفث الدم کے لئے قاطع ہے۔ بنج قنطور یون ساڑھے تین گرام کا مشروب جب بخار نہ ہو تو

شراب کے ہمراہ، اور بخار ہو تو آب تازہ کے ہمراہ نفث الدم صدری میں مفید ہے۔ بنج قنطور یون کبیر

نفث الدم میں مفید ہے۔ مقدار خوراک ۹ گرام ہمراہ آب تازہ یا شراب دانہ انار ترش بارش کے پانی میں

بھگو کر پینا نفث الدم میں مفید ہے (دیا سقوریدوس)
 غار یقون 1500 ملی گرام مشروب ہمراہ آب تازہ نفث الدم کو قطع کر دیتا ہے (بولس)
 گلنار نفث الدم میں مفید ہے (دیا سقوریدوس)
 زراوند کا مشروب نفث الدم میں نفع بخش ہے (دیا سقوریدوس)
 شاذنہ کو رگڑ کر آب عصی الراعی میں پینا نفث الدم میں مفید ہے۔ (دیا سقوریدوس و جالینوس)
 ذنب الخیل نفث الدم صدری میں مفید ہے۔ قرن الثور سوختہ کا مشروب ہمراہ آب نفث الدم
 میں نفع بخش ہے۔ (جالینوس)
 تخم خطمی نفث الدم میں مفید ہے۔ بخ خطمی بھی اس میں مفید ہے کیونکہ قبض کی تاثیر رکھتی ہے۔
 (جالینوس)

نفث الدم میں مفید ادویات :

بخ اذخر، ریوند چینی، دار شیعان، پوست کندر، مصطکی، جوز السرو، پوست صنوبر، پوست شجرہ
 مریم، طراعیث، آملہ، گل ارمنی، گلاب مع سبزی، شاخ گلاب، انار ترش، دانہ انار بارش کے پانی میں
 جوش دیا ہوا، حب الآس، مصغ عربی، شاخ گوزن سوختہ، انفیہ الآرب، خرفہ، بقلہ حتماء، غار یقون، یہ تمام
 ادویات بوزن ۷ گرام، گلاب کی شاخوں کے عرق یا عرق خرفہ کے ہمراہ پینا نفث الدم میں مفید ہے۔
 (ابن ماسویہ)

ہمیشہ باسلیق کی فصد کھولیں۔ نفث الدم کو قطع کر دینے والی دوائیں حسب ذیل ہیں :

رجلہ، ریوند، گل مختوم، صمغ عربی، گلاب، گلنار، (اسحاق)۔

نفث الدم کے لئے سفوف کا نسخہ :

کزبرہ مقلو ۱۰، عصارہ خرفہ ۱۰، تخم رطلہ مقلو ۱۰، شاخ گوزن سوختہ ۱۰، کبرباء سفید ۱۰، گلنار ۱۰،
 نشاستہ مقلو ۱۰، جفت بلوط ۷، اقا قیام ۷، طباشیر ۷، گل سرخ مع سبزی ۷، ریوند چینی ۸، تخم حماض مقلو ۸،
 سادر وان ۸، بسد مغسول ۸، مرات (کئی بار دھلا ہوا) ۸، صمغ مخمس ۱۵، گل مختوم ۵۰، اسپغول ۳۰،
 اسپغول کے سوا تمام دواؤں کو کوٹ کر آب خرفہ میں شامل کریں اور صبح و شام ۷ گرام استعمال کریں۔
 غذا میں مسور مقشر بھنی ہوئی، سرکہ اور آب نار میں جوش دے کر لیں۔

نفث الدم چار پہلوؤں سے ہوتا ہے۔ ۱۔ شکاف ہو گیا ہو۔ کو دے پھانڈنے، چیخ و پکار یا ضربہ
 سے ۲۔ شدید غم و غصہ لاحق ہو جانے سے نفسانی تحریک ہو گئی ہو۔ ۳۔ تیز اخلاط نے فساد پیدا کر دیا

ہو۔ ۴۔ رگوں کے منہ کھل گئے ہوں۔ یہ حالت کثرت طعام و شراب، شیریں پانی میں کثرت حمام اور مسلسل بیکاری کی وجہ سے پیدا ہو جاتی ہے۔

خلطی فساد وغیرہ میں فرق یہ ہے کہ خون کے اندر سیاہی اور تعفن ہوگا۔ شکاف وغیرہ کے درمیان فرق کثرت و قلت خون سے کریں گے۔ عروق کے اندر جہاں کہیں شکاف ہو خون گاڑھا ہوگا۔ اس سے پہلے ظاہری سبب موجود ہوگا۔ پھیپھڑے سے خارج ہونے والا خون لطیف اور رقیق ہوگا۔ اس میں جھاگ ہوگا۔ بغیر کسی تکلیف کے خارج ہوگا۔ سینہ سے خارج ہونے والے خون میں جھاگ ہوگا مگر تکلیف کے ساتھ خارج ہوگا کیونکہ سینہ کے اندر بکثرت عضلات ہوتے ہیں پھیپھڑے میں کوئی عضلہ نہیں ہوتا۔ فساد و خلطی سے پیدا شدہ نفث الدم کا علاج حدت کے اندر تسکین اور مزاج کے اندر تعدیل پیدا کرنے والی دواؤں سے کریں گے۔ مثلاً پانی میں جوش دیا ہو ادودھ، آب کدو، رطلہ اور خرفہ دیں گے۔ بخار میں ہو تو دودھ، ماء الشعیر، اسٹیس کے ذریعہ علاج کریں گے۔ رگوں کے منہ کھل جانے میں فصد، قلت غذا اور مازو، ساق۔ گلنار حب الّاس، طباشیر، گل سرخ کے جو شانہ اور لوہے سے بجھائے ہوئے پانی کے ذریعہ کریں گے۔ یہ پانی بیحد قابض ہوتا ہے بخار نہ ہو تو یہ پانی خاص طور پر پلاتے ہیں۔ قسطا، فاخستہ، شیر، اور کم خون والے گوشت جیسے خشک گوشت غذا میں دیں۔ کم خون والے گوشت کو سرکہ، انار ترش اور ساق کے ساتھ ابال کر دیں۔ شکاف ہو جانے سے خون آ رہا ہو تو صمغ قرط، صمغ ام غیلان، صمغ اجاص جیسی مغری دوائیں دیں۔ یہ حیرت انگیز تاثیر رکھتی ہیں۔ گل ارمنی نشاستہ، استعمال کریں سرمق (بھٹوا) کھلائیں، مریض کو پائے دیں، ماء الشعیر اور نہری مچھلی کا اسفید باج پکا کر دیں۔ پائے نفث الدم کی تمام قسموں میں عمدہ ہوتے ہیں۔ (طیب نامعلوم)

رگوں کے اندر خون زیادہ ہو جائے تو اور اس سے کچھ رگیں پھٹ جائیں تو ایسی حالت میں نفث الدم، بواسیر وغیرہ کے عوارض لاحق ہوتے ہیں۔ مریض کی عروقی طاقت رگوں کا پھٹنا ممکن نہ ہو اور خون کی مقدار بڑھ گئی ہو تو اچانک موت طاری ہو جائے گی۔ جسمانی صحت اور جسمانی قوت کی موجودگی میں بھی نفث الدم وغیرہ ہو جاتا ہے۔ ایک شخص کو دیکھا کہ شراب کے بعد کافی خون کی قے کی اس سے اُسے فائدہ ہو گیا۔ وریدیں جسم کے تمام اعضاء کے اندر پھٹ سکتی ہیں، شریانیں نہیں پھٹتی ہیں کیونکہ شریانوں کے اوپر شریانیں ہوتی ہیں۔ ایک بیحد موٹی ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں ان میں شدید امتلاء نہیں ہوتا کیونکہ یہاں بہ کثرت روح ہوتی ہے پھیپھڑے جیسے کثیر الحریکتہ عضو کے اندر شکاف واقع ہو جائے اور یہ شکاف کشادہ ہو تو صحتیابی مشکل ہوتی ہے۔ (قسطا)

تھوک میں جب بھی جھاگ دار خون نکلتا ہے یہ سمجھیں کہ اس کا تعلق پھیپھڑوں سے ہے۔
اگر یہ صاف شفاف اور گاڑھا ہو تو اس کا تعلق سینہ سے ہوگا (ابن الجلاح)

نفث الدم کے لئے:

گل سرخ مع سبزی، عدس مقشر، طراشیٹ، گلنار، گل ارمنی، کافور، عرق گلاب میں گوندھ کر
سینہ اور پہلوؤں پر طلاء کریں اور ایک کتان سر دکھڑے سے ہر گھڑی ٹھنڈک پہنچاتے رہیں۔

نفث الدم کا جامع نسخہ:

بسد ۳، کبرياء ۳، لؤلؤ ۳، شاذنہ ۱۰، بارش کے پانی میں دھو کر خشک کیا ہوا نشاستہ بریاں ۴، صمغ عربی
بریاں ۷، گلنار ۳، گل سرخ سبزی دور نمودہ ۹ گرام، طباشیر سفید ۹ گرام، تخم رجلہ ۲۱ گرام، تخم گلنار ۵ گرام
، تخم خطمی بریاں ۵، گلی قبرسی ۱۵، گل ارمنی ۴۰، تخم خرفہ ۲۱ گرام، برگ خرفہ ۲۱ گرام، تخم خس ۱۴ گرام،
سنبل ساڑھے ۷ گرام۔ شاخ گوزن سوختہ خشک کردہ ۱۰، تخم حماض منقی بریاں ساڑھے تین گرام، ریوند
چینی ساڑھے ۷ گرام، زعفران ۵ گرام، خشکاش سیاہ ساڑھے ۷ گرام، عصارہ آبر بارلیس ۵، لک مغسول
۳، کیترہ ۵، کزبرہ بریاں ۱۰، کندر ۳، برگ نفع خشک ۳، طلق ۵، شب ۳، قاقیا ۴ بارش کے پانی میں دھلا
ہوا، طراشیٹ، انصہ الارنب والجدی ۵ (خرگوش اور بکری کے بچے کی رطوبت معدی)، سرطان سوختہ
۷ گرام، دم الاخوین ۵، گاؤزبان ۱۰۔ مقدار خوراک ۷ گرام ہمراہ عرق خرفہ۔

حد سے بڑھے ہوئے نفث الدم کے لئے:

حب الآس، تخم کراث نبلی، گلاب کی شاخوں اور ڈنٹھلوں سے نچوڑے ہوئے پانی کے ساتھ
استعمال کریں یا پھر آب نفع سرکہ کے ساتھ استعمال کریں۔

عمدہ دوا:

تخم بخی سفید، ساڑھے تین گرام ہمراہ ماء العسل۔

جالینوس نے حیلۃ البر میں لکھا ہے کہ نفث الدم کے مریض فصد اور سہل استعمال نہ کریں اور
سر کو گرم نہ رکھیں گے تو سل میں مبتلا ہو جائیں گے۔ اس کی وضاحت ہم قروح رے کے بیان میں
کر چکے ہیں۔ (ابن ماسویہ)

منہ سے نکلنے والا خون سر سے آتا ہے جو قے اور کھانسی کے بغیر خارج ہوتا ہے۔ کھانسی کے ساتھ آ رہا ہو تو قصبہ الرئہ سے آنے کی صورت میں تھوڑا ہو گا اور جھاگ دار ہو گا مگر پھیپھڑے سے آنے کی صورت میں زیادہ ہو گا اور رقیق ہو گا۔ سینہ سے آنے کی صورت میں زیادہ ہو گا۔

پیٹ سے خارج ہو گا تو کھانسی کے بغیر خارج ہو گا۔ پھیپھڑے سے خون آنے کی صورت میں سر کہ کا استعمال اندرونی نہیں بیرونی کریں گے۔ سینہ پر پیچنے لگا ضروری ہے۔ حمام، حرکت، غصہ، چیخ و پکار، غم، تیز چربی غذاؤں، دھواں اور غبار سے مریض کو محفوظ رکھیں۔ مریض اگر عورت ہے تو نہایت طاقت سے اس کا ادراک کر دیں گے اور ارطمٹ ہی اس کا جملہ علاج ہے۔

منہ سے نکلنے والا خون مری سے آتا ہے یا فم معدہ سے یا قعر معدہ سے یا منہ سے یا حلق سے یا قصبہ الرئہ سے یا سر سے یا پھیپھڑے سے یا سینہ سے مری سے خون آ رہا ہے تو اس کی علامت یہ ہے کہ دونوں شانوں کے درمیان درد ہو گا۔ فم معدہ سے آ رہا ہے تو اس کی علامت یہ ہے کہ درد بحد شدید ہو گا۔ حلق سے آنے کی صورت میں خون کھنکھار کے ساتھ خارج ہو گا۔ قصبہ الرئہ سے آنے کی حالت میں تھوڑی کھانسی کے بعد یکے بعد دیگرے تھوڑا تھوڑا آئے گا سینہ میں درد کم ہو گا۔ سر سے آنے کی صورت میں پیشتر سر کے اندر بوجھ محسوس ہو گا۔ چہرہ پر سرخی ہو گی یہ بھی کھنکھار کے ساتھ نکلنے گا۔ پھیپھڑے سے آنے کی حالت میں درد کے بغیر یکبارگی کثیر مقدار میں نکلے گا۔ سینہ سے آنے کی حالت میں تھکا بن کر نکلے گا اور مقدار تھوڑی ہو گی اور دفعۃً خارج نہ ہو گا۔ ساتھ میں سینہ کے اندر درد ہو گا۔ آلات تنفس سے جو خون بھی خارج ہو گا اس میں کھانسی لازماً آئے گی۔ سر سے خون اتر کر آلات تنفس میں داخل ہو سکتا ہے۔ کتاب الاعضاء لآلمہ میں علامت ہم نے پہچان لی ہے اور جہاں علامت کا بیان ہے وہاں ہم نے تذکرہ کر دیا ہے۔ (جالینوس)

یہاں ایک ایسی علامت کی ضرورت ہے جو سر سے سر کی جانب آنے والے اور سینہ کی جانب آنے والے خون کے درمیان امتیاز پیدا کر سکے۔ (مؤلف)

نفت الدم کسی رگ کے پھٹنے یا فاسد ہونے یا حلق کے اندر جو تک لگنے سے ہوتا ہے۔ رگ پھٹنے کی علامت یہ ہے کہ پیشتر سخت چیخ و پکار، سینہ پر شدید چوٹ، یا سخت کھنچاؤ کی حالت ہو چکی ہو گی۔ فاسد ہونے کی علامت یہ ہے کہ نزلہ ہوا ہو گا۔ پہلے تھوڑا خون خارج ہوا ہو گا پھر یکبارگی کثرت سے خون نکلا ہو گا۔ قرحہ کی علامت یہ ہے کہ خارجی سبب کے بغیر دفعۃً خون خارج ہو گا۔ جسم میں امتلاء پایا جائے گا۔ ساتھ میں کسی قسم کا درد نہ ہو گا۔ جو تک لگنے کی علامت یہ ہے کہ خون لطیف اور پانی جیسا ہو گا۔ کبھی نفت الدم حد سے زیادہ بڑھی ہوئی برودت یا حرارت، یا حمام پر اصرار کرنے سے ہو جاتا

ہے۔ مسلسل میٹھے ماکول و مشروب، یا فساد پیدا کرنے والی مراری خلط یا نمکین بلغم کی وجہ سے بھی ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

کندر، گلنار، دم الاخوین، افاقیا، حیوسفطید اس، افیون، کبرباء، صمغ، نشاستہ، گل مختوم، صبح و شام اور نصف النہار میں آب سرد کے ہمراہ پلائیں۔ مقدار خوراک ۷ گرام ہمراہ ۱۹ گرام عرق بادروج، مریض کے سامنے گل ارمنی یا گل مختوم رکھیں جسے صاف کر کے چھلکے کے بغیر مصغ عربی میں گوندھ لیا گیا ہو اور تھوڑی کافور شامل کر کے خوشبودار بنا لیا گیا ہو تاکہ اس کے استعمال سے مریض حرکت کر سکے۔ غذا میں پائے، پائے کے روغن، پیہ معز کے ساتھ پکائی ہوئی غذا دیں، سینہ پر صندل، گلنار، گل سرخ، اور قاقیا کا ہمراہ عرق گلاب طلاء کریں۔ اسی دن خون آتارک جائے گا۔ (مؤلف)

قرص کبرباء نفث الدم میں مفید ہے :

کاربا، گلنار، گلاب، قافیا، رامک، طراشیث، صمغ عربی، کیترا، خشخاش، دم الاخوین، افیون، آب برسیاں دارا میں گوندھ کر ماء الشعیر کے ساتھ پلائیں۔ (یہودی)

بازو مائل اشخاص (مجنون) میں گاڑھی ریاہ کثرت سے پیدا ہوتی ہے اس سے نفث الدم کو مدد ملتی ہے۔ کیونکہ بہ کثرت گاڑھی ریاہ سے رگیں بار بار پھٹتی ہیں۔ میرے خیال میں حرارت غریزی کے کمزور ہونے سے ان میں یہ حالت پیدا ہو جاتی ہے کیونکہ ان کے دل چھوٹے اور سینے تنگ ہوتے ہیں۔ (بقراط)

منہ سے خارج ہونے والا خون، اوپر سے اور دماغ کے گوشہ سے آتا ہے یا تالو، حلق، حجرہ، قصبۃ الریہ، سینہ، مرئی، یا معدہ سے۔ نفث الدم کا مریض سرخ چیزیں نہ دیکھے کیونکہ یاد آتے ہیں نفث الدم ہونے لگے گا۔ (جالینوس)

نفث الدم صدری عرق بادروج سے ٹوٹ جائے گا۔ صقالہ، دبلغر اور قسطنطیہ کے درمیانی ملک خرز کے باشندے، نفث الدم کو توڑنے کے لئے بنخ قنطوریون کبیر کے جوشاندہ پر اکتفا کرتے ہیں۔ (روفس)

نفث الدم عرضی طور پر ضربہ، سقطہ وغیرہ یا بلا بستر کے زمین پر سونے سے اور جوہری طور پر بسیار خوری اور امتلائی کیفیت کے رونما ہو جانے سے ہوتا ہے۔ (جالینوس)

نفث الدم جو رگوں کے منہ گھل جانے سے ہوتا ہے کثرت اخلاط کی وجہ سے یہ منہ کھلتے ہیں یا

فاسد ہو جانے سے، ایسی صورت میں سوء مزاج دموی لاحق ہوتا ہے یا پھر نفث الدم کی حالت تفرق اتصال کا نتیجہ ہوتی ہے۔ (مؤلف)

جھاگ دار خون کا آنا پھیپھڑے سے ہوتا ہے پھیپھڑے کے اندر قرحہ ہو تو کوئی ضروری نہیں ہے کہ جھاگ دار خون آئے کیونکہ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ پھیپھڑے کی کوئی رگ پھٹ گئی ہو اور اس کی وجہ سے بلا جھاگ کا خون آجائے۔ (جالینوس)

جھاگ دار خون شکاف کی وجہ سے نہیں بلکہ ترشح سے ہوتا ہے۔ کھانسی کے ذریعہ اس میں جھاگ آجاتا ہے عورت کو خون کی قے آجائے اور حیض جاری ہو جائے جس سے خون کی قے آنا بند ہو جائے تو ایسا لازماً ہوتا ہے۔ اس حالت کے اندر اکتفاء کرتے ہوئے اطباء نے صافن وغیرہ کی فصد کھول دی ہے۔ پیپ تھوکنے کے بعد نفث الدم کا ہونا ردی ہے کیونکہ یہ اس بات کی علامت ہے کہ بیماری قرحہ کی جانب منتقل ہو چکی ہے۔ بخار کے بغیر خون کی قے آئے تو ایسی صورت میں مریض محفوظ رہتا ہے۔ بخار کے ساتھ خون کی قے آنا ردی ہے کیونکہ بخار نہ ہو گا تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ جہاں سے نفث الدم ہو رہا ہے وہاں ورم نہیں ہے۔ یہ محض رگوں کے کھل جانے یا قرحہ کے سبب ہوا ہے۔ قرحہ بھی وہ جس میں ورم نہ ہو۔ جن قرحوں میں ورم ہوتا ہے نہ بخار وہ قابض ادویات کے ذریعہ مسہل العلاج ہیں۔ ورم اور بخار کے ساتھ جو قرحے ہوتے ہیں ان کا صحتیاب ہونا ممکن نہیں ہوتا۔ ان میں اضافہ ہوتا ہے اور فساد پیدا ہوتا ہے پھیپھڑے سے خون آرہا ہو تو گو بخار نہ ہو مگر بیماری طویل ہو جانے کی صورت میں بخار آکر رہے گا۔

نفث الدم اور سل میں بکثرت استفراغ ممنوع ہے۔ نفث کی قسمیں تین ہیں۔
۱۔ بعض رگوں کا منہ کھل جائے۔ (۲) کسی رگ میں شکاف ہو جائے۔ (۳) کسی رگ میں فساد پیدا ہو جائے۔

رگوں کے کھلنے اور پھٹنے کا علاج قابض ادویات اور مغری اشیاء سے کریں۔ مغری ادویات کے ساتھ جن دواؤں کے اندر سوزش پیدا کئے بغیر خشک کر دینے کی صلاحیت موجود ہو انہیں استعمال کریں۔ فساد عروق کا علاج عمدہ غذاؤں، اور گوشت پیدا کرنے والی چیزوں سے کریں۔ نفث الدم کی ادویات میں یہی لازمی مطلوب ہوتا ہے۔ خون سینہ سے آرہا ہو تو لطیف الجوہر ادویات کی ضرورت ہوتی ہے جنہیں نفث الدم کی دواؤں میں شامل کیا جاتا ہے تاکہ دواؤں کے اثرات کو بھونچا سکیں کیونکہ نفث الدم کی دوائیں اپنا اثر ذرا دیر میں کرتی ہیں خون معدہ اور مری کی سے آرہا ہو تو مذکورہ مخلوط کی ضرورت نہیں ہے۔

لطیف ادویات اس بیماری کی بچد ضد ہوتی ہیں۔ انہیں شامل اس لئے کیا جاتا ہے کہ اثرات کو بہو نچا سکیں۔ کیونکہ قابض اور لیسدار دوائیں نالیوں کو مسدود کر دیتی ہیں اور اثرات کم بہو نچتے ہیں لہذا بدرقہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ مذکورہ دواؤں کے اندر مخدر ادویات بھی شامل کر دیتے ہیں تاکہ مریض سو جائیں اس سے بڑا فائدہ ہوتا ہے کھانسی نہیں آنے پاتی۔ اس طرح افادیت اور زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ پھر اپنی برودت سے یہ خون کو گاڑھا کر دیتی ہیں۔ لہذا اس بات میں یہ عمدہ ثابت ہوتی ہیں۔ ان ادویات کی ترکیب میں یہی مقصود ہے۔

نفت الدم کے لئے قرص:

افیون ۵ گرام، صمغ سوادو گرام، گلنار سوادو گرام۔ یہ ایک قرص کا وزن ہے۔ خون پھپھڑے سے آرہا ہو تو اس میں دار چینی ۲.۲۵ گرام سے ۳ گرام تک اضافہ کریں۔ (جالینوس)
نفت الدم کے مریض کو عصارہ بادروج پلا دیں تو نفت الدم فوراً رک جائے گا۔ (روفس)
افیون کا کام یہ ہے کہ پگھلے ہوئے خون کو جما کر گاڑھا کر دے لہذا اندرونی اعضاء کے تمام نزف الدم میں یہ عمدہ ہوتی ہے۔ (حنین)

جو خون معدہ سے نکلتا ہے وہ کھانسی کے بغیر نکلتا ہے۔ آلات تنفس سے جو خون نکلتا ہے اس میں کھانسی ہوتی ہے۔ حلق اور سوتے سے آنے والا خون کھنکھار کے ذریعہ نکلتا ہے جب کہ منہ کے بیرونی حصہ سے خون تھوک کے ذریعہ خارج ہوتا ہے۔

کیونکہ کھنکھارنے سے منہ کے اندر جو چیز تہ نشین ہوتی ہے وہ تھوک میں آجاتی ہے۔ سر سے آنے والا خون کھنکھارنے کے ذریعہ خارج ہوتا ہے بشرطیکہ سوتے کے باہر اترتا ہو اور کھانسی اور بہ کثرت پت کا محرک نہ ہو یکبارگی اوپر سے آئے اور جس جگہ آئے وہ سوتے کے پیچھے ہو تو خون کا اخراج کھانسی کے ذریعہ ہوگا۔ اس حالت میں ضروری ہے کہ اچھی طرح دیکھ بھال کر لی جائے تاکہ آپ وہ غلطی نہ کر سکیں جو خون کو آکھ تنفس سے آتا ہو لوگ گمان کر کے غلطی کر بیٹھتے ہیں۔ ان حضرات نے دیکھا ہے کہ بیماری بہت جلد شروع ہو جاتی ہے تو قدیم حکماء پر یہ الزام عائد کر بیٹھے کہ وہ پھپھڑے سے پیدا شدہ نفت الدم کو عمیر العلاج بیان کرتے ہیں تفصیل یہ ہے کہ خون جب سر سے آتا ہے بالخصوص جب کہ مقدار میں ہو اور سوتے کے پیچھے اتر رہا ہو اور تو حجرہ میں بہو نچ کر کھانسی پیدا کر رہا ہو تو یہ گمان ہوتا ہے کہ اس کا تعلق آلات تنفس ہے۔ دونوں حالتوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ پھپھڑے سے خارج شدہ خون جھاگ دار ہوتا ہے مگر سر کی جانب سے آنے والا خون ایسا نہیں ہوتا نیز قصبہ الرئہ

سے کوئی چیز بھی خارج ہوتی ہے جو اس بات کی سب سے بڑی دلیل ہے کہ خون کا تعلق پھیپھڑے سے ہے اور اس بات سے بھی وضاحت ہو جاتی ہے کہ آیا قبل ازیں کھانسی کے ذریعہ خون تھوڑا، یکے بعد دیگرے تھوڑی بار آیا پھر کھانسی کے ذریعہ کثرت سے آیا؟ اس میں یہ دلیل بھی ہے کہ اس طرح کی حالت پھیپھڑے کے فساد کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے نیز پھیپھڑے سے خون آنے میں درد نہیں ہوتا کیونکہ یہاں خون دماغ کے چھٹے عصبی جوڑے سے آتا ہے یہ دماغ کی کھال میں تقسیم ہو جاتا ہے اور گوشت کے اندر قطعاً دھنستا نہیں ہے۔ سینہ سے خون آنے میں درد اس لئے ہوتا ہے کہ یہاں عضلات اور بکثرت اعصاب ہوتے ہیں کسی شخص کے سینہ میں درد ہو اسی کے ساتھ ایسا خون تھوکتا ہو جو نہ زیادہ ہونہ سرخ ہو بلکہ سیاہ ہو گیا ہو اور منجمد ہو کر تھکے کی صورت اختیار کر لی ہو تو یہ سمجھیں کہ اس کا سینہ بیمار ہے۔

معدہ سے آنے والا خون صاف ہوتا ہے۔ کسی شخص کو خون تھوکتے دیکھیں مگر سر میں درد ہونہ بوجھ، نہ کسی چوٹ کی علامت، تو کبھی ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ کوئی جو تک منہ کے اندر لپٹ گئی ہو۔ معدہ سے اس وقت بھی خون آ جاتا ہے جب کوئی شخص جو تک نگل لیتا ہے۔ البتہ آنے والا خون پیپ جیسا اور رقیق ہوتا ہے۔ خواہ وہ معدہ سے آتا ہو یا ناک سے یا کسی اور جگہ سے یعنی جو تک والا خون۔ یہ صورت حال ہو تو مریض سے ظاہری سبب دریافت کریں۔ جواب دیتے ہوئے وہ کہے گا کہ پانی پیتے وقت کوئی چیز اندر چلی گئی ہے۔ لہذا آفتاب کی روشنی میں دونوں نقتنوں اور منہ کا معائنہ کر لیں۔

پھیپھڑوں کی رگوں میں بچھن چند چیزوں کے ذریعہ روشنی میں آتی ہے۔ ایک یہ کہ آنے والا خون زیادہ مقدار میں ہوتا ہے۔ دوسرے یہ کہ پیشتر چیخ و پکار، سقطہ یا ضربہ کی کیفیت پیش آچکی ہو، خاص کر اس وقت جب یہ حالت غیر متوقع طور پر پیش آگئی ہو۔ پھیپھڑا اس کے لئے تیار نہ رہا ہو اور اس کا زیادہ نرم حصہ اس کی زد میں آگیا ہو۔ چیخ اور آواز آہستہ آہستہ ہو تو پھیپھڑے کو وہی حالت پیش آتی ہے جو کشتی لڑنے والوں کے اعضاء کی ہلکی مالش سے پیش آتی ہے۔ یہاں رگوں کے اندر شگاف نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ آواز کے جو لوگ عادی ہوتے ہیں وہ منادی وغیرہ کی طرح ہو جاتے ہیں۔ انہیں مذکورہ حالت پیش نہیں آتی۔ رگوں کا منہ کھل جانے سے جو نفث الدم پھیپھڑے سے ہوتا ہے اس سے پہلے بیکاری، گرم حمام، گرم ملک اور گرم غذاؤں کے استعمال کی باتیں پوچھنے پر ملتی ہیں۔ (جالینوس)

مریض کے اندر قوت برداشت ہو تو دونوں اکھل کی فصد کھول دیں اور دیکھیں کہ سینہ کے کس مقام پر بوجھ اور درد زیادہ محسوس ہو رہا ہے۔ چانچہ وہاں فصد کھول دیں۔ اس کے بعد ہاتھ اور

پیروں کو باندھ کر گرم روغنیاں سے مالش کریں۔ قابض غذائیں دیں۔ اس سے نفث الدم رک جائے گا۔ نفث الدم کا تعلق معدہ سے ہو تو قابض ادویات استعمال کریں ساتھ میں بعض ایسی دوائیں شامل کر دیں جو معدہ کو خوشبودار کر دیں۔ مثلاً قرفل وغیرہ۔ سینہ سے خون آرہا ہو تو قابض دواؤں کے ساتھ لطیف چیزوں کی بھی ضرورت ہوتی ہے تاکہ دواؤں کے اثرات مقام ماؤف تک پہنچ سکیں۔ نیز مخدرات کی بھی ضرورت ہوتی ہے تاکہ مریض سو سکے اور کھانسی میں سکون ہو۔ فلو نیا اس کے لئے عمدہ ہے۔ پوست انار جلا کر سرکہ میں ملائیں اور نفث الدم کے مریض کے سینہ پر طلاء کریں یا تخم کتاں، صبر، افیون، شب، زاج، سرکہ میں ملا کر طلاء کریں۔ (اُہرن)

خون کے باب میں:

خون معدہ یا جگر سے ضربہ جیسے خارجی سبب یا رگوں کے پھٹنے اور فاسد ہونے کی وجہ سے آتا ہے۔ (فرق ظاہر نہیں کیا ہے) خون کہیں سے بھی آرہا ہو تو اس کے لئے سب سے پہلے باسلیق کی فصد کھولیں۔ اس کے بعد کبریا اور گل ارمنی مختوم کی نکلیاں بارش کے پانی میں ڈال کر طباشیر کے ساتھ پیئیں۔ صمغ لوز رودی ۵۔ ۷ گرام، کبریا ۷، بسد ۷، دھنیا خشک ۷، طباشیر ۷، گرد سماق ۷، تخم رجلہ ۷، گلنار ۷، لہجۃ التسیس ۷، نشاستہ ۷، شاخ گوزن سوختہ ۷، اقا قیا مغسول ۷، شب یمانی ساڑھے ۱۰ گرام، افیون ۷ گرام۔ مقدار خواراک ۵۔ ۱۰ گرام ہمراہ آب باراں۔ کھانے میں چاول مسور مقشر، اور رجلہ دیں۔ معدہ اور جگر پر قابض ٹھنڈے ضمادر کھیں۔

منہ سے خون کا نکلنا قے کے ذریعہ سے ہو تو اس کا تعلق معدہ اور اس کے اطراف سے ہوتا ہے۔ قے کے ساتھ ان مقامات پر درد ہوتا ہے اور اگر خون کا تعلق آلہ تنفس سے ہو تو یہ کھانسی کے ذریعہ نکلتا ہے۔ اس میں درد سینہ، اور حلق کے آگے سے ہوتا ہے۔ کھنکھار کے ذریعہ خون خارج ہو تو اس کا تعلق تالو کے بالائی حصہ وغیرہ سے ہوتا ہے۔ اس میں درد سر کے اندر ہوتا ہے۔ آلہ تنفس سے خارج ہونے والا خون یا تو پھیپھڑے سے ہو گا یا سینہ کی تجویفوں سے، سینہ سے آنے والا خون مائل بہ سیاہی ہو گا۔ یہ جما ہوا اور گاڑھا ہوتا ہے کیونکہ طویل مسافت طے کر کے آتا ہے اسی لئے منجمد ہو جاتا ہے پھیپھڑے سے آنے والا خون پتلا اور چمکدار ہوتا ہے۔

کھانسی کے ذریعہ خارج ہونے والا جھاگ دار خون اس بات کی علامت ہے کہ پھیپھڑے کے

اندر زخم ہے کیونکہ خون پتلا اور مائل بہ سفیدی اسی وقت ہوتا ہے جب پھیپھڑے کے گوشت میں زخم ہوتا ہے۔ جھاگ دار سفید خون انجام کار میں لامحالہ پیپ میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ کھانسی کے ذریعہ چمکدار اور سرخ خون خارج ہو تو اس کا تعلق پھیپھڑے کی شریانوں سے ہوتا ہے۔ امتلاء اور فساد کی وجہ سے شریانیں جب پھٹتی ہیں تو یہ صورت حال پیدا ہوتی ہے۔ رگیں فاسد ہو جاتی ہیں تو خون سرخ نہیں سیاہ ہوتا ہے۔

مذکورہ بالا کیفیتوں کا عمومی علاج یہ ہے کہ قابض، چپکانے اور خشک کرنے والی دوائیں استعمال کی جائیں۔ اس کے ساتھ کچھ لطیف چیزیں بھی اثرات کو بہو نچانے کے لئے شامل کی جائیں۔ نفث الدم کا تعلق مرئی وغیرہ سے ہو تو گرم لطیف اشیاء کی نہیں بلکہ تھوڑا حس کو سکون بہو نچانے کے لئے مخدرات کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ یہ مقامات بیحد حساس ہوتے ہیں۔ ابتدا فصد سے کریں، جسم پر غالب کیموس کو کم کریں، مریض کو کم بولنے کی تاکید کریں، وہ بیٹھے یا سوئے تو تن کر رہے تاکہ سینہ کے بعض حصے بعض حصوں پر نہ آپڑیں۔ ایسی صورت میں کھانسی میں تحریک ہوگی اور مقام ماؤف کا اندمال مشکل ہو جائے گا۔ خون تالو سے آتا ہو تو سر پر قابض اور سرد دوائیں رکھیں اور اس بات کی تدبیر کریں کہ خون جذب ہو کر تالو اور پھر ناک کی جانب آجائے بشرطیکہ اس کا امکان ہو سینہ سے خون آنے پر سینہ کے اوپر پوست کندر، پوست انار، گنار، گردچکی، وغیرہ سے تیار کردہ ضماد رکھیں۔ بارد اور مرطوب تدبیر ایسے مریضوں کے لئے جو حدت دم کی وجہ سے خون تھوکتے ہیں مفید ہیں۔ رگوں کے اندر شگاف سخت ٹھنڈک اور چوٹ سے پیدا ہوتا ہے۔ سخت ٹھنڈک کی وجہ سے آئے ہوئے شگاف میں نرم جحمید سے کام لیں، مغری دوائیں مصالحہ جات کے پانی کے ہمراہ استعمال کریں۔ نفث الدم میں بارش کا پانی مفید ہے یا وہ نسخہ مفید ہوتا ہے جس میں گلاب، طباشیر اور گل ارمنی شامل کی گئی ہو۔ حرارت کی وجہ سے نفث الدم ہو تو ابتدا میں فصد سے کام لیں۔ صفراء کا بار بار مسہل دیں، یہ بنیادی علاج ہے۔ اس کے بعد ماء الشعیر وغیرہ جس سے خون کے اندر تبرید اور تعدیل ہوتی ہو پلائیں۔ نفث الدم میں شاذ نہ ۵ گرام غبار کی طرح بنا کر پلائی جاتی ہے۔ یہ مفید ہوتی ہے۔ سینہ پر ٹھنڈے ضماد رکھیں۔

مفرد ادویات:

تلخ ادویات نفث الدم میں نقصان دہ ہیں چونکہ یہاں قاطع کی نہیں قابض اور مغری ادویات کی ضرورت ہوتی ہے (سرا بیون)۔ بعض حالات کے اندر ورم جگر کی وجہ سے نفث الدم ہوتا ہے۔ اس کا تذکرہ جالیونس نے نہیں کیا ہے۔ (ار سطر اطیس)

تیسرا باب

سینہ اور پھیپھڑے سے پیپ تھوکنہ، سل، رے کا ورم حار، رے
 قصبۃ الرے اور سینہ کے تمام مقامات میں قرحوں کے اندر پیپ پڑنا
 و جمع ہو جانا، سینہ کی فضا اور اورام کے اندر پیپ کا جمع ہونا، سینہ،
 پھیپھڑے اور آلات تنفس سے نفث الدم، پھیپھڑے کا نکل آنا اور
 اس کا سوء مزاج۔

ذات الرے، ذات الجنب، اور نفث الدم کو سل سے الگ کرنا ضروری ہے کیونکہ سل ایک ایسی
 بیماری ہے جو مذکورہ کیفیات، نزلوں اور طویل کھانسی کا لازمہ ہوتی ہے اور ہلکے طویل بخاروں اور
 تحلیل اعضاء (اعضاء کا پگھلنا) کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ لہذا سل کی علامات وغیرہ کا الگ سے ایک باب
 ہونا ضروری ہے۔ چاہیں تو اس پر غور کرتے رہیں کیونکہ ایسا زیادہ تر ہوتا ہے کہ ذات الرے سل کے
 بغیر پڑا رہتا ہے۔ جالینوس نے اندرونی زخموں کے باب میں جو کچھ کہا ہے اس کا ذکر ہم نے بھی کر دیا
 ہے۔ اس کا تذکرہ جالینوس نے یہاں لا کر کیا ہے تاکہ علاج اور علامات سب اکٹھا بیان ہو جائیں۔

اطباء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ قے کے ذریعہ خون کا آنا معدہ سے ہوتا ہے یا مرئی سے۔ کھانسی
 کے ذریعہ خون آلات تنفس اور کھنکھار کے ذریعہ خارج ہونے والا حلق اور کوئے کے قرب و جوار
 سے آتا ہے۔ بارہا مشاہدہ ہو چکا ہے کہ سر سے بکثرت خون سر سے نیچے آتا ہے بالخصوص جب کہ حلق
 آس پاس کوئے سے داخل ہو کر گرتا ہے تو مریض خون تھوکتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ جس وقت خون حجرہ
 کے اندر آتا ہے تو کھانسی پیدا ہوتی ہے۔ لہذا یہاں اچھی طرح غور کر کے دیکھ لیں تاکہ تیزی سے
 خون بلا کسی تکلیف کے بند ہو جائے تو جاہلوں کی طرح یہ گمان نہ ہو سکے کہ اطباء حاذقین کا یہ خیال کہ

کھانسی کے ذریعہ خون کا نکلنا خراب بیماری ہے یہ باطل خیال ہے کیونکہ پھیپھڑے کے اندر نہایت سخت آفت آچکی ہوتی ہے کیونکہ ایسی حالت میں کسی چھوٹی رگ کا ٹوٹنا ممکن نہیں ہوتا ہے بایں ہمہ یہ ممکن ہے کہ کھانسی کے ذریعہ عروقی فساد کی وجہ سے اچانک بہ کثرت خون چڑھ آئے۔ تھوڑے تھوڑے عرصہ کے بعد انسان خون تھوکتا ہے تو اس کے بعد یہ حالت پیش آسکتی ہے کہ چیخ و پکار اور سقلہ کے ظاہری سبب کے بغیر بھی انسان کثرت سے خون تھوکنے لگے۔ بعض اوقات اس حالت میں پھیپھڑے کے کچھ اجزاء بھی نکل آتے ہیں۔ اسی لئے طبیب کے لئے ضروری ہے کہ نکلنے والے خون کا توجہ سے جائزہ لے اور دیکھے کہ آیا خون کے ساتھ کوئی چیز بھی شامل ہے نیز کیا خون جھاگدار ہے۔ جھاگ دار خون اس بات کی سب سے بڑی دلیل ہے کہ خون پھیپھڑے سے آرہا ہے، اسی طرح خون کے ساتھ پھیپھڑے کا کچھ حصہ، عروقی طبقات کی کوئی چیز یا پھیپھڑے کے گوشت کا کوئی ٹکڑا موجود ہو تو یہ حالت اس شخص کی ہر گز نہیں ہو سکتی جو سینہ سے خون خارج کرتا ہو۔ اسی طرح پھیپھڑے سے خون خارج کرنے والے مریض کو کچھ بھی درد نہیں ہوتا کیونکہ سینہ میں اعصاب زیادہ اور پھیپھڑے میں کم ہوتے ہیں۔ پھیپھڑے کے اندر جو اعصاب بھی ہیں وہ بھی صرف اس کی جھلی کے اندر منقسم ہو جاتے ہیں آگے نہیں بڑھتے گردن تک پھیلتے نہیں ہے۔ سینہ کے اندر کثرت سے اعصاب ہوتے ہیں یہ تمام کا تمام عضلات کا مجموعہ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں شدید حس ہوتی ہے۔ پھر یہ سخت ہوتا ہے اور پھیپھڑے نرم ہوتا ہے۔ مدافعت نہیں کرتا اسی لئے اس میں درد کم ہوتا ہے۔

سینہ کے کسی بھی حصہ میں انسان درد محسوس کرے، ساتھ ہی کھانسی کے ذریعہ خون بھی تھو کے مگر خون زیادہ مقدار میں نہ ہو سرخ ہو، بلکہ سیاہ اور منجمد ہو کر تھکا بن چکا ہو تو ایسی صورت میں بیماری سینہ کے اندر ہوتی ہے۔ سینہ سے پھیپھڑے کے اندر خون اسی طرح آ جاتا ہے جس طرح پیپ آ جاتی ہے۔ نفث الدم کے بعد زخم پیدا ہوتے ہیں، جو زخم پھیپھڑے کے اندر ہوتے وہ مشکل العلاج ہوتے ہیں یا اصلاً ان سے صحت نہیں ہوتی۔ سینہ کے زخموں کا حال یہ ہے کہ اس میں اکثر رگیں جو پھنتی ہیں وہ باریک ہوتی ہیں۔ یہیں سے خون آتا ہے۔ مزمن ہونے کے باوجود یہ مندمل ہو جاتی ہیں، لہذا یہ زخم ایسے نہیں ہیں کہ صحتیابی ان سے مشکل ہو۔

پھیپھڑے کے زخم گو کسی وقت درست ہو گئے ہوں مگر ان کی مدت دراز ہو جاتی ہے تو سینہ کے اندر ایک سخت قسم کا ناسوری بقایا موجود رہتا ہے جس پر ایک پرت پڑ جاتی ہے جو معمولی سبب سے کھل جاتی ہے چنانچہ نفث الدم دوبارہ ہونے لگتا ہے۔ آلات غذائی سے اوپر آنے والے تمام خون قے کے ذریعہ اوپر آتے ہیں کھانسی کے ذریعہ نہیں۔ جائزہ لے کر دیکھ لیں ہو سکتا ہے حلق کے اندر کوئی

جو تک لپٹی ہو۔ کسی شخص کو دیکھیں کہ مسلسل خون تھوک رہا ہو سابق میں بھی کوئی درد محسوس کیا ہو نہ سر میں بوجھ، نہ اسے چوٹ آئی اور اس وقت بھی اسے درد محسوس نہ ہو رہا ہو تو اس کے نختوں کا جائزہ لے لیں اور حلق کو بھی روشنی میں دیکھ لیں، جائزہ اچھی طرح لیں ہو سکتا ہے ایسی حالت یہاں کسی جو تک کے لپٹ جانے سے پیدا ہو گئی ہو۔ مریض سے پوچھ لیں کہ کوئی ایسا پانی تو نہیں پیا تھا جس میں جو تک رہی ہو۔ (جالینوس)

منہ سے خون یا قے کے ذریعہ نکلتا ہے یا کھانسی کے ذریعہ یا ہلکے طور پر یا سختی کے ساتھ کھنکھارنے کے بعد۔ کھانسی کے ذریعہ نکلنے والا خون پھیپھڑے سے تعلق رکھتا ہے یا سینہ سے۔ قے کے ذریعہ آنے والا خون مری، فم معدہ یا قعر معدہ سے آتا ہے۔ یہ صورت حال پھیپھڑے میں نہیں ہوتی کیونکہ قصہ الرء کے اندر کوئی ایسی رگ نہیں ہوتی جس سے معتد بہ مقدار میں خون نکلے کھنکھارنے سے خون کا آنا تو کوئے، حلق اور اطراف حلق سے ہوتا ہے یا سر سے آتا ہے۔ جائزہ لے کر دیکھ لیں پھر اسی کے مطابق تدبیر کریں۔ اس کا ذکر ہم باب المعده میں اور کھنکھارنے کے ذریعہ خون کے آنے کا ذکر باب الحلق میں کریں گے۔ (مؤلف)

پھیپھڑے کے اندر کسی وقت بھی شدید درد نہیں ہوتا۔ باقی بوجھ کا احساس اس جگہ بہت ہوتا ہے۔ تناؤ کا احساس تو عظم القص تک اور یہاں عظم الصلب تک پہنچتا ہے کیونکہ پھیپھڑے کی جھلیاں اس جگہ باہم مربوط ہوتی ہیں۔ جھاگ دار خون کے ساتھ سینہ کے اندر بوجھ کے اور تیزی بخار بھی ہو تو ایسی صورت میں پھیپھڑے کے اندر رورم حار ہوتا ہے۔ بوجھ کم ہو، اسی طرح ضیق نفس بھی کم ہو مگر التهاب تیز اور ناقابل برداشت حد تک ہو تو پھیپھڑے کے اندر رورم کا پتہ دیتا ہے اسی کی حرہ کہتے ہیں۔ خون زیادہ آئے یا کسی ظاہری سبب کے بعد آئے تو یہ پھیپھڑے کی کسی رگ کے کھل جانے کی علامت ہے۔ شریانوں کو زیادہ تر تیز آواز کھول دیتی ہے۔ بشرطیکہ تیز آواز رفتہ رفتہ نہ ہو کیونکہ رفتہ رفتہ آواز کا ہونا وہی کام کرتا ہے جو جسم کے لئے ہلکی مالش کا ہوتا ہے۔ اس سے جسم ریاضت کے لئے تیار ہو جاتا ہے ورنہ جسم میں پھٹ جائیں۔ یہ حالت تیزی سے ان لوگوں میں پیدا ہوتی ہے جو تیز آواز سننے کے عادی نہ ہوں، باقی چیخ و پکار سننے کے جو حضرات عادی ہوتے ہیں تو ان میں رگیں کم پھٹتی ہیں جیسا کہ ریاضت کے جو حضرات عادی ہوتے ہیں وہ اس کے کم شکار ہوتے ہیں۔ رگیں سخت ٹھنڈک سے بھی پھٹ جاتی ہیں سخت ٹھنڈک عروقی طبقات کو ٹھوس بنا دیتی ہے۔ یہ مشکل سے پھیل پاتے ہیں۔ اس طرح یہ طبقات پھٹنے کیلئے تیار ہو جاتے ہیں۔

باقی جو خون شور و ہنگامہ اور چوٹ کے ظاہری سبب کے بغیر اور کثرت سے گرم پانی کے حمام،

گرم ملک کے اندر قیام اور گرم ماکولات و مشروبات کے استعمال سے تھوکنے میں خارج ہوتا ہے وہ پھیپھڑے کی رگوں کے پھٹنے سے خارج ہوتا ہے۔ تھوڑا تھوڑا خون تھوکنے کے بعد دفعہ زیادہ مقدار میں خون خارج ہو جائے اور ساتھ میں پھیپھڑے کے کچھ اجزاء یا کسی زخم کے چھلکے بھی آجائیں تو اس کا صحتیاب ہونا ممکن نہیں ہے زخم اگر قصبۃ الریہ میں ہو تو مریض کو درد محسوس ہوگا۔ پھیپھڑے میں ہونے کی صورت میں درد نہیں ہوتا۔ نیز نفث الدم بھی تھوڑا ہی ہوگا۔ قصبۃ الریہ سے خون آنے میں بھی درد زیادہ سخت نہ ہوگا۔ بہر حال درد ہوگا مگر پھیپھڑے سے خون آ رہا ہوگا تو درد بالکل نہ ہوگا۔

سل کی ایک اور قسم ہے جس کی ابتداء نہ نفث الدم سے ہوتی ہے نہ پھوڑوں سے۔ یہ بہت کم ہوتی ہے۔

میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس نے اچانک کھانسنے کے بعد رقیق مراری خلط خارج کی۔ یہ خلط شوخ سرخ اور زرد کے مابین تھی اس کے ساتھ حدت قطعانہ تھی اسی طرح کی خلط وہ برابر خارج کرتا رہا۔ اس کے بعد اسے ہلکا بخار رہنے لگا۔ پھر اسے دق ہو گیا۔ بعد ازاں کھانسی کے ذریعہ اس نے تھوڑی پیپ خارج کی۔ چار ماہ کے بعد پیپ کے ساتھ اس نے تھوڑا خون خارج کیا۔ جس کے بعد جسم پکھلنا شروع ہوا اور بخار بڑھنے لگا۔ طاقت گھٹنے لگی اور سل زدہ مریض کی طرح اس کی وفات ہو گئی۔

اسی طرح کچھ اور مریض سامنے آئے۔ میں نے ہر چند ان کا علاج کیا مگر فائدہ نہ ہوا۔ یہ تمام مریض پھیپھڑے سے ایسے ٹکڑے خارج کرتے رہے جو متعفن تھے۔ اس سے مجھے اندازہ ہوا کہ ان کے پھیپھڑوں کے اندر اسی طرح کی متعفن حالت پیدا ہو گئی جو خارج میں پیدا ہو جاتی ہے۔ البتہ پھیپھڑے کے اندر آپریشن کرنا اور اسے داغنا خارجی اعضاء کی طرح ممکن نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ یہ مریض ہلاک ہو جاتے ہیں۔ ایک تیسرے مریض پر میں نے بڑی توجہ کی۔ شہوم اور ماکول و مشروب کے ذریعہ اس کے پھیپھڑے کو بری طرح خشک کرنا شروع کیا۔ چنانچہ دن بھر اسے اندر و خوردن نام کی دوا سونگھنے اور سوتے وقت خوشبودار روغنیات کی نتھنوں پر مالش کرنے کا حکم دیا مشرود یطوس، امروسیا، اٹاناسیا اور تریاق پلایا مگر یہ مریض ایک سال کے بعد مر گیا غالباً زیادہ دیر تک زندہ مذکورہ تدبیر کی وجہ سے اور موت کے معین وقت کے باعث رہا۔ (جالینوس)

پھیپھڑے کے زخم تر ہوں تو معالج کا کام یہ ہے کہ انہیں مندمل کرے۔ پرانے ہو جائیں تو انہیں خشک کرنے کا اہتمام کرے۔ میرے خیال میں دودھ اس حالت میں مضر ہے۔ اس کا فائدہ شروع میں ہوتا ہے۔ (مؤلف)

رگوں کے کھل جانے سے جو نفث الدم ہوتا ہے وہ انجام کے اعتبار سے نفث الدم کی قسموں

میں داخل ہے اس کا علاج ممکن حد تک فصد کھولنا اور جسم کو ٹھنڈک پہنچانا ہے۔ نیز اس حالت میں مبرد اور مغری ادویات استعمال کی جائیں۔ (مؤلف)

ناخن کا میڑھا ہونا پھیپھڑے کے اندر زخم ہو جانے کی علامت ہے۔ چہرہ کی سرخی ورم رے کی علامت ہے۔ ورم حارے سے رگوں کے اندر تڑپ نہیں پیدا ہوتی کیونکہ پھیپھڑے کے اندر کوئی جس نہیں ہوتی۔ ذات الرے کے ساتھ عسرس، کھانسی اور ثقیل درد ہوتا ہے جو پورے سینہ کے اندر پھیلا ہوا ہوتا ہے۔ نبض موجی ہو جاتی ہے، زیادہ تر تبدیل شدہ بلغمی چیزیں خارج ہوتی ہیں۔ تنفس گرم ہوتا ہے ساتھ میں تیز بخار اور تنفس عظیم ہوتا ہے۔ ورم رے زیادہ تر بلغمی ہوتا ہے کیونکہ عضو کھل (پولا) ہونے کے باعث پھیپھڑا صرف غلیظ مادہ ہی قبول کرتا ہے۔ لطیف مادہ یہاں چپک نہیں پاتا بلکہ تحلیل ہو کر بآسانی بہہ جاتا ہے۔ نفث الدم کا تعلق سر سے ہو تو کھنکھارنے کے ذریعہ خون خارج ہوگا، پیشتر سر میں بوجھ اور چہرہ میں سرخی ہوگی خون کا تعلق قصبہ الرے سے ہو تو تھوڑا تھوڑا خون تھوڑی کھانسی کے ذریعہ خارج ہوگا، سینہ میں ہلکا ہلکا درد ہوگا۔ خون کا تعلق پھیپھڑے سے ہو تو اس کے ساتھ بغیر کسی درد کے زیادہ مقدار میں خون خارج ہوگا۔ گرم اور جھاگ دار ہوگا۔ خون کا تعلق سینہ سے ہو تو یکبارگی خارج ہوگا۔ تھکے کی صورت ہوگا۔ سینہ کے اندر درد محسوس ہوگا۔ خون کھانسی کے ذریعہ خارج ہوگا۔ کوئی رگ پھٹ گئی ہے تو اس کا اندازہ کسی ظاہری سبب کے تحت کثرت سے خون خارج ہونے سے ہوگا۔ عروقی فساد کی پہچان یہ ہے کہ زیادہ خون آئے گا۔ تھوڑا تھوڑا آئے گا تو سیاہ اور جھاگ دار ہوگا۔ رگوں کے منہ کھل جانے کی پہچان جو جسم میں دموی امتلاء اور استفراغ کے بند ہو جانے کے باعث ہوا کرتا ہے یہ ہے کہ خون تھوڑا تھوڑا درد کے بغیر آئے گا۔

نفث الدم ریوی، چوٹ، چیخ و پکار، از حد برودت، اور گرم غذاؤں، حرارت امتلاء، کثرت حمام، یا بالفعل گرم ماکول و مشروب کی وجہ سے رگوں کے منہ کھل جانے سے واقع ہوتا ہے۔

نیز یہ نفث الدم عروقی فساد سے بھی ہوتا ہے جو گرم مزاج اور نمکین بلغم سے رونما ہوتا ہے۔ مریضان سل کی آنکھیں دھنس جاتی ہیں ناک کے کنارے تیز ہو جاتے ہیں، کنپٹیاں چپک جاتی ہیں۔ دونوں شانے اور کہنیاں ابھر آتی ہیں۔ ایسا لگتا ہے جسے معلق ہو گئی ہوں۔ دونوں پنکھوں کی طرح جسم سے الگ نمایاں ہو جاتی ہیں، ناخون میڑھے ہو جاتے ہیں۔ (جالینوس)

اسی کو مخج سمجھیں کیونکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ کہنیاں پہلوؤں سے دور ہو جائیں۔ یہی پٹھے (پر) کی شکل ہوتی ہے۔ (مؤلف)

مریضان سل کا تنفس بدبودار ہوتا ہے۔

پھیپھڑے کے زخم مزمن ہو جائیں اور تیزی سے مند مل نہ ہوں تو انہیں لطیف، اور خشک کر دینے والی دواؤں کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ زخم خشک ہو جائے۔ مریض کے رہنے کی جگہ خشک مقام ہو۔ اسی طرح کی تدبیریں اختیار کی جائیں اور اسی طرح کی ادویات استعمال کی جائیں تو مریض کی عمر اللہ کے حکم سے بڑھ جائے گی۔ ان ادویات میں سب سے پہلی دوا اندروما خش ہے جو حلقوی ادویات میں داخل ہے۔ اسے دار چینی، سنبل، زعفران، ساذج، لبان، مر، اذخر، جیسی لطیف و قابض رب السوس جیسی مغری اور بنج اور افیون جیسی مخدر ادویات کے ساتھ مرکب کریں، نزلہ زیادہ ہو اور تکلیف دہ ہو تو مخدرات میں اضافہ کر دیں۔ اسی طرح سخت تکلیف دہ خشونت موجود ہو تو مغری ادویات میں اضافہ کریں۔

عمدہ دوا کا نسخہ :

دار چینی ۳۷.۵ گرام، کندر ۳۷.۵ گرام، عصارہ سوس ۳۷.۵ گرام، مر ۱۸ گرام، کیترا ۲۷ گرام، حماما ۱۸ گرام شہد خالص بقدر ضرورت۔

یہ درحقیقت ایک عمدہ دوا اس شخص کے لئے ہے جس کے پھیپھڑے میں زخم ہو نیز پھیپھڑے کے تمام مزمن امراض میں یہ مفید ہے کیونکہ دار چینی کا جوہر لطیف اور مجفف ہوتا ہے۔ حماما اس کے بعد دوسرا نمبر ہے چونکہ یہ دونوں خشکی پیدا کرتی ہے لہذا اس کے ساتھ عصارہ سوس اور کیترا شامل کیا گیا جو مغری میں، مر و زعفران بنج پیدا کرتے ہیں۔ تحلیل کرتے ہیں اور تھوڑی خشکی لاتے ہیں۔

ان دواؤں میں جن کو پھیپھڑے کے زخم خشک کرنے کیلئے تیار کیا جاتا ہے، حسب ذیل دوائیں شامل ہیں :

دار چینی، سلیجہ، مر، زعفران، نورستہ کلی اذخر، روغن بلسان، سنبل، حماما، کندر، گلنار، بیجہ التیس، سک، گل مختوم، صمغ، افیون، بنج، مغاث، وغیرہ۔
لطیف مدربول تخموں، مصالحہ جات، مغری اور تھوڑی مخدر ادویات سے مرکب دوائیں پھیپھڑے کے زخموں میں مفید ہیں۔

پھیپھڑے کے زخموں میں مفید امیر و سیا کا نسخہ :

سنبل ۳، زعفران ۳، مر ۳، قسط ۳، سلیجہ ۳، دار چینی ۳ گرام، اذخر ۳، فلفل سیاہ ۳، فلفل سفید ۳،

جند بید ستر ۳، زراوند ۳، صمغ بطم ۳، میہ ۳، تخم بنج سفید ۳، انیسون ۴.۵ گرام، تخم کرفس ۴.۵ گرام، کیترا ۷ گرام، ۴۱ گرام شراب کے اندر کیترا کو حل کریں۔ تمام دواؤں کو شہد میں شامل کر لیں۔ مقدار خوراک ۷ گرام، بخار کی صورت میں پانی اور سرکہ، ورنہ ماء العسل کے ہمراہ۔

پھیپھڑے کے زخموں کو خشک کرنے کی عمدہ دوا:

طراشیت ۲۵ گرام، مر ۲۵ گرام، جند بید ستر ۲۱ گرام، کندر ۲۵ گرام، عصارہ سماق ۳۲ گرام، سکینج ۲۱ گرام، انیسون ۳۲ گرام، افیون ۲۸ گرام، تخم کرفس ۲۸ گرام، جاوشیر ۸ گرام، تخم بنج ۲۸ گرام، معیہ ۲۸ گرام، زعفران ۳۲ گرام، حلتیت ۴.۵ گرام، جوزبوا ۲۸ گرام، فراسیون ۴.۵ گرام، پوست بیرونج ۳۵ گرام، دار فلفل ۲۸ گرام، فلفل سفید ۸ گرام، رعی الحما ۴.۵ گرام، شہد بقدر ضرورت۔

نفث الدم کے لئے:

- ۱۔ نفث الدم زیادہ ہونے پر استفراغ ممنوع ہے۔
- ۲۔ نفث الدم کے لئے جو بیماری مفید ہے وہ رگوں کا کھلنا، پھٹنا، یا فاسد ہو جانا ہے۔ عروقی فساد کا علاج یہ ہے کہ مقام ماؤف پر گوشت اُگ آئے، رگوں کا منہ قابض ادویہ سے بند کیا جائے، رگوں میں شگاف ہونے پر گل بجیرہ جیسی مند مل کرنے والی ادویہ استعمال کی جائیں۔ فاسد مقام پر گوشت ایسی دواؤں سے اگتا ہے جو جید الکیموس ہوں اور گوشت اگانے والی ہوں۔ سینہ اور پھیپھڑے سے پیپ آنے میں مذکورہ دواؤں کے ساتھ گرم لطیف دوائیں شامل کی جائیں تاکہ اثرات پہونچ سکیں، گویہ لطیف دوائیں بجمد خراب اور نفث الدم کے مخالف ہوتی ہیں مگر دیگر دواؤں کے اثرات پہونچانے کے لئے ضروری ہوتی ہیں۔ معدہ اور اطراف معدہ سے خون آنے میں ان دواؤں کی ضرورت نہیں ہوتی۔ مذکورہ بالا دواؤں کے اندر اس قدر سرد ادویات بھی شامل کر دی جاتی ہیں جو سن کر دینے کی حد تک نہیں ہوتی ہیں۔ یہ دوائیں برودت پہونچا کر مفید ہوتی ہیں نیز گہری نیند لاتی ہیں، جس سے فائدہ اور زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ اس سے کھانسی میں سکون بھی ہو جاتا ہے۔ خون کا بہاؤ بھی رک جاتا ہے۔ خون گاڑھا ہو جاتا ہے۔ یہ ہے نفث الدم کی دواؤں کا ضابطہ، مثلاً عصارہ لہیہ الستیس، حب الآس، گلنار، قیایا، مازو، گل مخنوم، صمغ عربی، کہرباء، نشاستہ، افیون، تخم خشخاش، بنج، مر، دار چینی، سلیخہ، قرص بنا کر شراباً استعمال کریں۔

نفث الدم کی دوائیں:

افیون ۲ گرام، صمغ عربی ۴.۵ گرام، نشاستہ ۲.۲۵ گرام، قاقیا ۲.۲۵ گرام۔ یہ ایک خوراک ہے نوش کریں۔ یہ معدہ کے لئے موزوں ہے۔ ان میں تھوڑی دار چینی شامل کر دی جائے تو پھپھڑے کے لئے موزوں ہو جائے گی۔ نفث الدم ریوی میں پینے والی دواؤں کو میں نے دیکھا ہے کہ ان کے اندر گرمی پیدا کرنے والی دوائیں داخل نہیں کی جاتیں۔ لہذا یاد رکھیں اور اس کے مطابق عمل کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

نفث الدم کے لئے قرص کا عمدہ نسخہ:

قاقیا، گنار، عصارہ بحیۃ السیس، تخم گلاب، گل مختوم، کندر، صمغ عربی، تخم بجز، افیون، عصارہ پرسیان دار میں قرص بنالیں اور سرکہ کے ساتھ استعمال کریں۔ خون زیادہ آ رہا ہو تو عصارہ لسان الحمل کے ہمراہ استعمال کریں۔

نفث الدم کے لئے طاقتور نسخہ:

تخم شوکران ۹ گرام، تخم بجز ۴.۵ گرام، نشاستہ ۴.۵ گرام، سنبل ۲.۲۵ گرام، گل بحیرہ ۴.۵ گرام، انیسون ۳ گرام۔ مقدار خوراک ۴.۵ گرام۔ بارش کا پانی یا پانی کے اندر طباشیر شامل کر کے پینا مفید ہے۔ (جالینوس)

بادروج سینہ اور پھپھڑے کو بیحد خشک کرتا ہے۔ لہذا اس کے دوسرے اسٹیج جہاں زخم کو خشک کرنا مقصود ہو اس کا استعمال موزوں ہے (مؤلف)
نفث الدم کے اندر ہونے والے درد کے لئے مسکن ادویہ مخدرات اور ایسے تخموں سے تیار کی جاتی ہیں جو مدربول ہوتے ہیں۔

نفث الدم میں استعمال کی جانے والی دواۓ المزور کا نسخہ:

تخم کرفس اجزاء، بادیان اجزاء، سلیجہ لہم جزاء، افیون لہم جزاء۔ پانی کے ساتھ قرص بنالیں۔

دیگر:

تخم بنج اجزاء، تخم کرفس اجزاء، افیون اجزاء، گلاب خشک اجزاء، زعفران $\frac{1}{2}$ جز۔ ۵۔ ۴ گرام کی قرص تیار کریں۔

تکو نے قرص:

تخم بنج ۴، تخم کرفس ۴، افیون ۵۔ ۴ گرام، انیسون ۵۔ ۴ گرام۔ قرص بنالیں۔ ایک قرص صبح و شام ہمراہ آب سرد۔

مذکورہ قرص نفث الدم میں مفید ہیں خواہ مریض سل کے قریب کیوں نہ پہنچ گیا ہو۔ اطباء نے اسے مخدرات اور مدربول ادویہ سے تیار کیا ہے۔ تمام مادوں کو کھینچنے کے لئے بھی یہ عمدہ ہیں۔ تمام دردوں کے لئے مسکن ہیں صرف قولنج میں مفید نہیں ہیں۔ ازالہ قولنج کے لئے مخدرات کو طاقتور اور غالب ہونا چاہئے۔

نفث الدم، سل اور ان مریضوں کے لئے مفید قرص کا نسخہ جن سینہ پر انصباب نزلہ ہوتا ہو اور خراب مواد اترتے ہوں۔

نسخہ:

تخم قثاء مقشر، تخم کتاں، تخم خشخاش، تخم کرفس، تخم بنج، افیون، خیساندہ کندر میں گوندھ کر دیں۔ (جالینوس)

حرارت اور پیاس غالب ہو تو حسب ذیل تخموں سے کام لیں:

تخم خیار، تخم قثاء، تخم کدو، تخم رجلہ، خشخاش، تخم بنج، افیون۔ اسے تخم کرفس اور انیسون کے ہمراہ پلائیں تاکہ اثرات اندر پہنچ سکیں۔ حرارت نہ ہو تو اس کے ساتھ ناخواہ، سنبل، مر، دار چینی، شامل کریں۔ باب الربو میں ہم ایسی دواؤں کا تذکرہ کر چکے ہیں جس تھوکنے اور ازالہ مادہ وغیرہ میں سہولت ہوتی ہے۔ (مؤلف)

پچھڑے کے اندر دبیلہ (پھوڑے) کا علاج یہ ہے کہ لطیف اور خشک کرنے والی دوائیں اور

رقیق شراب استعمال کی جائے۔ شراب تھوڑی پی جائے۔

مخدر تخموں کی ادویات سخت کھانسی کے وقت موزوں ہیں جیسا کہ نفث الدم اور خراب نزلوں میں کھانسی کے لئے یہ استعمال ہوتی ہیں (جالینوس)

میرے خیال میں دودھ پینے سے پھیپھڑا صاف ہو جاتا ہے اور اس کی پنیریت سے تغزیہ حاصل کرتا ہے۔ پھیپھڑے کو مرطوب نہیں کرتا ہے۔ جسم کو البتہ مرطوب کر دیتا ہے۔ دودھ زخم کو مرطوب کر دے تو ضرورت کے برعکس اس کا عمل ہو گا کیونکہ پھیپھڑے کے زخم میں بنیاد یہ ہے کہ ممکن حد تک وہ خشک ہو جائے بایں ہمہ سل کے مریض کو اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ جسم کے اندر رطوبت آئے اور اعضاء کی اصلی رطوبتوں کی حفاظت کی جائے۔ دل کے اوپر خشک مزاج غالب نہ ہونے دیا جائے کیونکہ جس کو پھیپھڑے کا زخم ہوتا ہے وہ دق میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ لہذا اس کا باب میں دودھ بیکہ موافق ہو گا۔ متفقہ طور پر یہ سینہ، پھیپھڑا اور پھیپھڑے کے اطراف کے لئے مفید ہے۔ (مؤلف)

قصہ الرء میں زخم ہو تو مریض کو گدی کے بل لٹائیں اور حکم دیں کہ وہ دوا کو منہ میں رکھ کر رفتہ رفتہ اندر داخل کرے۔ اپنے تمام عضلات کو ڈھیلا کر دے۔ اس طرح قصہ الرء میں کھانسی کی تحریک ہوئے بغیر دوا کا ایک عمدہ حصہ داخل ہو جائے گا۔ اس بات کا شدت سے خیال رکھیں کہ قصہ الرء میں یکبارگی بہت ساری چیز داخل نہ ہو۔ ورنہ کھانسی اٹھے گی اور سخت نقصان ہو گا۔ واضح رہے کہ دیوار پر پانی جس طرح بہتا ہے اسی طرح قصہ الرء کی دیوار پر رطوبت بہے گی تو کھانسی پیدا نہ ہوگی مگر قصہ الرء کی تجویف جو ہوا کی گذر گاہ ہے اور جس کے ذریعہ تنفس ہوتا ہے کے وسط میں کوئی دوا گرے گی تو گرتے ہی کھانسی پیدا ہوگی۔

شہد کی چیزیں سینہ اور پھیپھڑے کے تمام زخموں کے لئے ہم نے جو ایجاد کیا ہے اس کا مقصد یہی ہے کہ قابض دوائیں داخل کرتے ہیں تو معدہ میں وہ دیر تک رک جاتی ہیں۔ اور ان کے اثرات آگے نہیں بڑھتے، لہذا شہدان ادویات کے لئے ایک تیز رفتار سواری کی مانند ہوتی ہے جو ان ادویات کو مقام ماؤف تک پہنچاتی ہے بایں ہمہ شہد کے اندر کوئی ایسی چیز بھی نہیں ہے جو زخموں کے لئے مضر ثابت ہو۔

سینہ اندر دبیلہ (پھوڑا) ہو اور پیپ اور سینہ کے گوشت میں تعفن پیدا ہو گیا ہو تو اکثر ہڈیاں متاثر ہو جاتی ہیں حتیٰ کہ متعفن ہڈیوں کو مجبوراً کاٹ دینا پڑتا ہے اکثر حالات کے اندر اس پسلی کے اوپر جو پسلیوں پر استر کرنے والی متعفن جھلی کی وجہ سے عفونت زدہ رہ جاتی ہے کوئی چیز چسکی ہوئی ہوتی ہے۔

اس حالت کے اندر ہمارا معمول یہ ہے کہ زخم کے اندر جب ہم ماء العسل کی پچکاری دیتے ہیں تو مریض کو حکم دیتے ہیں کہ بیمار پہلو کے بل لیٹے اور بار بار لیٹے، بعض دفعہ اس پہلو کو ہلکے طور پر حرکت بھی دے، پھر قرحہ کے جوف میں جو کچھ ماء العسل رہ جاتا ہے جو اسے ”جاذبہ القح“ آلہ کے ذریعہ نکال لیتے ہیں۔ ایسا کر لینے کے بعد جب ہمیں یہ یقین ہو جاتا ہے کہ پیپ تمام کی تمام قرحہ کی ریزش سمیت خارج ہو چکی ہے تو اس وقت یہاں ہم دوا کیں بہو نچاتے ہیں۔

پھیپھڑے کے زخموں کو ہم شہد کھلا کر اور ماء العسل کے ذریعہ صاف کرتے ہیں۔ (جالینوس)
پھیپھڑے کے زخموں کو صاف کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تو شہد اور ماء العسل سے صاف کئے جاتے ہیں کیونکہ یہ تنقیہ کے علاوہ غذا کا کام بھی دیتے ہیں، نیز اندرونی زخموں کے لئے مضر نہیں ہوتے۔ (مؤلف)

کھانسی کے ذریعہ قصبۃ الرئہ کے چھلے کی کوئی چیز نکل آتے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ پھیپھڑے کے اندر کوئی بڑا زخم موجود ہے کیونکہ قصبۃ الرئہ کا چھلہ اپنے بندھن سے آزاد ہو جائے گا تو اس سے پہلے ہی انسان مر جائے گا۔ یہ بڑے بڑے چھلے ہوتے ہیں۔ پھیپھڑے کے اندر فساد اور تعفن گرم رطوبتوں سے بہت جلد پیدا ہوتا ہے، کھانسی کے زور سے پھیپھڑے کی کوئی بڑی رگ کٹ کر نکل آئے گی۔ یہ رگ پھیپھڑے کی ہوگی قصبۃ الرئہ کی نہ ہوگی کیونکہ قصبۃ الرئہ کی رگیں بال کی طرح باریک ہوتی ہیں۔ پھیپھڑے کو زخموں اور ورموں کا احساس نہیں ہوتا۔ کیونکہ یہاں کوئی عصب نہیں آتا ہے۔ (جالینوس)

یہاں اعصاب بھی آتے ہیں تو ناقابل اعتناء، اور وہ بھی پھیپھڑے کی جھلی میں تقسیم ہو جاتے ہیں۔ (مؤلف)

پھیپھڑے کے ورم کے نتیجہ میں ضیق تنفس لاحق ہوتا ہے حتیٰ کہ مریض گھلا گھٹنے کی کیفیت محسوس کرنے لگتا ہے چنانچہ بیٹھ کر خود کو سیدھا کر لیتا ہے تنفس سے جو کچھ خارج ہوتا ہے وہ بے حد گرم ہوتا ہے۔ بالخصوص جب کہ ورم حمہ قسم کا ہوتا ہے۔ عظیم تنفس اور سرد ہوا لینے کے بعد مریضوں کو آرام ہوتا ہے۔ انہیں مائل بہ سرخی، یازردی یا جھاگ دار، یا سبز یا سیاہ نفث الدم ہوتا ہے۔ اکثر اس حالت کے ساتھ انہیں سینہ کے جوف میں بوجھ اور ایسا درد ہوتا ہے جو جسم کی گہرائی سے شروع ہو کر عظم القفس اور پھر عظم الصلب کے گوشہ تک محسوس ہوتا ہے بخار تیز ہو جاتا ہے نبض موجی چلتی ہے۔ رخسار کی ہڈی بیحد سرخ ہو جاتی ہے جس آدمی کے پھیپھڑے میں کوئی بیماری ہوتی ہے اس کا چہرہ ڈھیلا اور سفید ہو جاتا ہے بشرطیکہ ورم حار نہ ہو۔

نفث الدم کا مریض سرخ چیزوں کو دیکھنا پسند نہیں کرتا کیونکہ خون جسم کے ظاہری حصوں کی جانب کھینچ اٹھتا ہے۔ اس سے رنگ کی مشابہت پیدا ہو جاتی ہے (جالینوس)

میرے خیال میں ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ مریض کو خون یاد آ جاتا ہے۔ (مؤلف)

جن مریضوں کی کہنیاں پروں کی مانند ہو جاتی ہیں (یعنی مریضان سل) چونکہ ان کے سینے تنگ ہوتے ہیں اس لئے معمولی سبب سے انہیں نفث الدم تیزی سے ہونے لگتا ہے۔

ذات الرئہ کے جن مریضوں کے بالائے جسم یا سینہ کے مقامات کے زیریں حصوں میں پھوڑے نکل آتے ہیں تو یہ پھوڑے پیپ لے کر نواصیر بن جاتے ہیں اور مریض نجات پا جاتے ہیں۔ (جالینوس)

کیونکہ سینہ کی فضا میں پیپ کا انصباب ہونے لگتا ہے۔ (مؤلف)

ذات الرئہ میں بخار ہو جو زائل نہ ہوتا ہو، درد اور الم کم نہ ہوتا ہو، مریض قابل اعتناء کوئی چیز تھوکتا نہ ہو۔ اچھی طرح شکم بھی نہ چلے، نہ ایسا پیشاب ہو جس کے اندر بہت زیادہ رسوب پایا جائے۔ ایسے حالات کے اندر بیماری محفوظ ہو، تو مذکورہ بالا پھوڑے کی امید رکھیں کیونکہ مذکورہ باتوں میں سے کسی ایک بات کی موجودگی بحر ان کا پتہ دیتی ہے پھر مریض کو کسی اور چیز کی ضرورت نہیں ہوتی۔

پسیلوں کے سروں کے نیچے تھوڑا التهاب پایا جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ مذکورہ پھوڑے سنیہ کے نیچے ہیں۔ جو پھوڑے سینے کے بالائی حصوں میں نمایاں ہوتے ہیں اور مریض کی پسیلوں کے سروں کے سامنے کا حصہ پتلا ہو، سوء تنفس ایک مدت تک رہ کر کسی ظاہری سبب کے بغیر زائل ہو جائے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ مواد اوپر کو چڑھ رہا ہے جیسا کہ پسیلوں کے سروں کے نیچے حرارت کا ہونا اور ان کا تناؤ مواد کا نیچے کی طرف گرنا ظاہر کرتا ہے۔

پھیپھڑے کی خطرناک بیماریوں میں جو پھوڑے پیروں میں نکل آتے ہیں وہ سب کے سب مفید ہیں۔ سب سے افضل پھوڑے وہ ہوتے ہیں جو اس وقت نکلتے ہیں جب تھوک کے اندر غلج بالکل نمایاں ہونا چاہئے۔ ہوتا یہ ہے کہ تھوک کی جانے والی چیز پہلے سرخی پھر پیپ کی صورت اختیار کر لیتی ہے اور باہر کی جانب ابھرنے لگتی ہے تو اس کے بعد عرض اور الم جب بھی ظاہر ہوں گے تو مریض یقینی طور پر محفوظ اور سالم رہے گا۔ پھوڑے کے اندر تسکین نہ ہوگی تا وقتیکہ درد تیزی کے ساتھ رفع نہ ہو جائے۔ تھوک کی جانے والی چیز ناپختہ ہوگی، غیر واجبی طور پر ہوگی، پیشاب کے اندر عمدہ رسوب نہ ہوگا تو وہ جوڑ فاسد ہوئے بغیر نہ رہے گا جس میں پھوڑا نکلے گا یا پھر اس کی وجہ سے سخت سدہ لاحق ہوگا۔ ذات الرئہ کی مشکل بیماریوں میں پنڈیوں کے اندر پھوڑوں کا نکلنا لامحالہ محمود ہے۔ بات یوں

ہے کہ یہ مقام ماؤف سے دور اور نیچے کی جانب مائل ہوتے ہیں خاص کر جب کہ نچ بھی ہو چکا ہو۔ نچ کی علامت یہ ہے کہ تھوک تبدیل ہو جاتا ہے اور بغیر کسی دشواری کے بکثرت استفراغ ہوتا ہے۔ مریض کے نچ سے پہلے پنڈلی کے اندر پھوڑا نکلنے سے مریض اس خطرے سے باہر نکل آتا ہے جس کا ذات الریہ میں اندیشہ ہوتا ہے۔ البتہ اس کا جوڑ کی صحت ذرا مشکل سے ہوتی ہے۔ بعض اوقات یہ حالت مزمن بھی ہو جاتی ہے۔ نکلنے کے بعد یہ پھوڑے غائب ہو جائیں اور جس چیز کو باہر خارج کرنا ضروری ہو وہ خارج نہ ہو سکے، بخار بھی مسلسل ہو تو یہ صورت خراب ہوتی ہے۔ یہاں مریض کی عقل خراب ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی کیونکہ پھوڑا تحلیل نہیں ہوتا۔ یہ صورت حال نہ ہو تو بخار ساکن ہو جاتا ہے بلکہ اندر کی جانب لوٹ جاتا ہے۔ اس حالت کے ساتھ ضیق تنفس بھی ہو تو مریض مر جائے گا۔

پھیپھڑے کی وجہ سے جو پیپ پیدا ہو جاتی ہے اس سے زیادہ تر مشائخ (بوڑھے) اور ذہلی عمر کے لوگ مر جاتے ہیں۔ پیپ کے بقیہ سارے حالات میں نوجوان زیادہ مرتے ہیں کیونکہ پھیپھڑے اور سینہ کے مریض اس بات کے محتاج ہوتے ہیں کہ اس حالت سے بچ کر باقی رہ سکیں ایسا اس وقت ممکن ہے جب طاقت زیادہ موجود ہو۔ ضعف قوت کی وجہ سے بوڑھے حضرات مذکورہ صورت حال سے بہت کم بچ پاتے ہیں۔ نوجوانوں کے اندر چونکہ طاقت زیادہ ہوتی ہے اس لئے وہ تیزی سے صاف ہو جاتے ہیں۔ پیپ کی بقیہ قسموں سے مراد وہ ہیں جن کے ساتھ شدید بخار ہو، مثلاً کان کے اندر پھوڑا ہے۔ یہاں نوجوان خطرے کی زد میں زیادہ رہتے ہیں کیونکہ کثرت حرارت کی وجہ سے ان کے بخار زیادہ سخت ہوتا ہے۔ (جالیئوس)

نفث الدم، چوٹ، اچھل کود، شور ہنگامہ، سخت ٹھنڈک یا زمین پر بستر کے بغیر سونے سے لاحق ہوتا ہے۔ (جالیئوس)

کسی آدمی کو سل ہو اور کھانسی کے ذریعہ آنے والی شے بدبودار ہو، سر کے بال بھی جھڑ رہے ہوں تو یہ موت کی علامت ہے کیونکہ اس وقت بال اس لئے گرتے ہیں کہ غذا کم ہو جاتی ہے اور جسم میں جو کچھ مہو چھتی ہے وہ فاسد ہو جاتی ہے۔ بال گرنے کے بعد دست آنے کی بیماری ہو جائے تو مریض مر جاتا ہے کیونکہ بالوں کا گرنا اس بات کی علامت ہے کہ اخلاط کم ہو گئے ہیں، مریض کمزور ہو چکا ہے۔ اسی کے ساتھ دست بھی آنے لگیں تو اس حالت کی سرحد موت سے قریب تر ہو جاتی ہے کیونکہ اس سے طاقت اصلاً زائل ہو جاتی ہے۔ (جالیئوس)

تھوک میں جھاگ دار خون ہو تو اس کا تعلق پھیپھڑے کے گوشت سے ہوتا ہے۔ یہ پھیپھڑے

کے اندر زخم ہونے کی خصوصی علامت ہے۔ چیخنے وغیرہ کی وجہ سے شوخ سرخ خون زیادہ مقدار میں خارج ہو اور جھاگ دار نہ ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ پھیپھڑے کی کوئی رگ پھٹ گئی ہے۔ جھاگ دار خون کا تعلق پھیپھڑے کے گوشت کے جوہر سے خصوصی ہوتا ہے۔ سل کے مریض کو دست آجائے تو مر جاتا ہے۔ (جالینوس)

برف، پالا اور اس پر ٹھنڈی ہونے والی چیزوں کے استعمال سے بہ کثرت خون پھوٹ جاتا ہے کیونکہ سینہ کی رگیں اس سے پھٹ جاتی ہیں اور پھیپھڑے اور سینہ کو نقصان پہونچنے لگتا ہے۔ (جالینوس)

ذات الجنب، ذات الرئہ کا سبب بن جائے تو خراب ہوتا ہے۔ ذات الجنب کے سبب کا ذکر ہم کر چکے ہیں، ذات الرئہ قرائطس کا سبب بن جائے تو یہ بھی خراب ہوتا ہے کیونکہ یہ حالت تب ہی ہوتی ہے جب ورم کی موجب خلط بہت زیادہ ہو جاتی ہے۔ (جالینوس)

سل کا مریض برابر دبلا ہوتا جاتا ہے۔ جب تک اسے کھانسنے کی طاقت ہوتی ہے زندہ رہتا ہے، اس سے پھیپھڑا صاف ہوتا رہتا ہے۔ کھانسنے کی طاقت کم ہو جاتی ہے تو پھیپھڑے کی رگیں مسدود ہونے لگتی ہیں اور اختناق کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اس طرح مریض مر جاتا ہے۔ سل سے مرنے کی وجہ یہی ہوتی ہے (جالینوس)

مریض سل کے دونوں جڑوں پر باقلا جیسے دانے نکل آئیں تو باون دنوں کے اندر مر جائے گا۔ گدی کے اوپر سیاہ باقلا جیسا کوئی دانہ نکل آئے اور سائے نہیں نیز اسی کے ساتھ کثرت سے نیند بھی آنے لگے تو چالیس دنوں کے اندر سل کا یہ مریض مر جائے گا۔

کسی کے قدم کے بیرونی حصہ پر سیاہ ورم انڈے کے برابر نمایاں ہو جائے اور اسے بول کی شکایت بھی ہو جائے، لمبی نکلڑی اور خربوزہ کھانے کی خواہش بھی ظاہر کرنے لگے تو یہ تین مہینوں کے اندر مر جائے گا۔ (جالینوس)

ذات الرئہ کی علامات :

تیز بخار، سینہ کے اندر بوجھ کا احساس، شانوں اور پہلوؤں اور پشت میں درد، مریض گدی کے بل سوئے گا، پہلوؤں کے بل نہیں لیٹے گا۔ اختناق کی کیفیت تقریباً نہ ہوگی۔ چہرہ گلاب کی طرح سرخ ہوگا۔ تنفس بلند اور تیز ہوگا، آنکھیں مرطوب ہوں گی اور ٹھنڈک کی خواہش کرے گا۔ زبان کھردری ہو جائے گی، نبض صغیر ہوگی، گردن موٹی ہوگی چہرہ پھولا ہوا ہوگا۔ آنکھوں کی حرکت سست ہوگی

اطراف ٹھنڈے اور ان کا رنگ بدلا ہوا ہو گا۔ زبان بڑھ جائے گی۔ بیماری ذات الجنب کی منتقل ہو جائے تو تنفس خفیف ہو جائے گا۔ (جالینوس)

پھیپھڑے کے اندر پیدا ہونے والے زخم خبیث ہوتے ہیں کیونکہ پھیپھڑے میں مسلسل حرکت ہوتی رہتی ہے۔ اس لئے یہاں دوائیں دیر میں پہنچتی ہیں۔ (جالینوس)

پھیپھڑے کے زخم دو قسم کے ہوتے ہیں ان میں ایک وہاں ہوتا ہے جو پھیپھڑے کا تر حصہ ہوتا ہے یہاں ورم حار اور بخار ہو جانے سے پہلے پہلے چنہ لگانے کی فوری ضرورت ہوتی ہے اس کے بعد وہ زخم ہیں جن سے مریض کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ ان کا مندل ہونا ممکن نہیں ہوتا۔ مریض کو مفید دوائیں پلا کر یہاں خشکی طاری کی جاتی ہے تاکہ پھیپھڑے کے اندر زخم کے باوجود وہ دیر تک زندہ رہ سکے۔ پھیپھڑے کے اندر دائمی نزلہ جو رقیق اور تیز ہونے کی صورت میں پھیپھڑے پر مسلسل گر رہا ہو زخم پیدا کر دیتا ہے۔ اس سے آلات تنفس کے اندر فساد پیدا ہو جاتا ہے فساد ابتدائی حالت میں اور کم ہو گا۔..... (۱)

ابتدا میں مناسب علاج میں عجلت سے کام لیا جائے تو مریض مکمل طور پر صحتیاب ہو جائے گا۔ برداشت کی طاقت ہو تو اس علاج کے لئے فصد کھولیں، سر کو گرمی پہنچائیں، استرے سے سر کو مونڈ دیں اور خشک دوا سے اسے لت پت کر دیں۔ اس کے بعد اترنے والی پیپ کو خشک کریں، یہ دوا تافسیا کے نام سے معروف ہے۔ اس سلسلہ میں استعمال کی جانے والی دواؤں میں سب سے زیادہ طاقتور یہی دوا ہے۔ مستعمل ادویات میں تخم حرف، اور بیٹ کبوتر اس سے کم تر ہیں۔ میں اس دوا کو زیادہ تر استعمال کرتا ہوں۔ ایسے تخموں کو پلانا بھی مفید ہے جن میں سلیفہ اور افیون شامل کر دی گئی ہوں، اس طرح کی دواء سے سر سے اترنے والا مواد گاڑھا ہو کر خشک ہو جائے گا۔ مکمل علاج کا تذکرہ ہم نے شریف خاتون کے علاج کا ذکر کرتے ہوئے کر دیا ہے۔ (جالینوس)

کچھ لوگوں کے اندر سل کی بیماری اس طرح بھی پیدا ہوتے ہوئے دیکھی ہے کہ پیشتر نفث الدم بالکل نہ تھا۔ ایسا بہت کم ہوتا ہے کچھ لوگوں کو مراری خلط کی قے کرتے دیکھا ہے۔ یہ قے مسلسل ہوتی رہی حتیٰ کہ وہ سل کی بیماری میں مبتلا ہو گئے۔ اس کا تذکرہ ہم نے کر دیا ہے باقی سل کے تمام اسباب کا تذکرہ تو یہاں کریں گے۔ (مؤلف)

نمکین بلغم جو سر سے اتر کر پھیپھڑے میں آتا ہے وہ نہایت خراب قسم کی سل پیدا کرتا ہے۔ (طیماوس)

جو حضرات سینوں پر انصہاب نزلہ کے کثرت سے شکار ہوتے ہیں وہ سل کے لئے تیار رہتے ہیں، بالخصوص جب کہ نزلہ کے اندر حدت اور سینہ تنگ ہو، مزاج مراری ہو، مریض کم گوشت ہو، نزلے سینوں پر زیادہ اترتے ہوں تو یہ وہ حالت ہے جس میں انسان سل کے لئے بیحد مستعد ہوتا ہے کیونکہ یہ نزلے گرم اور تیز ہوتے ہیں۔ (مؤلف)

پھیپھڑے کی کریوں کے حاد (Acute) امراض ابتدائی ہوتے ہیں یا پھر ایسے ہوتے ہیں جن سے صحت مشکل ہوتی ہے۔ ان کریوں کو جو جھلی ڈھانکتی ہے یعنی اندر سے قصبہ الرئہ پر استر کرنے والی جھلی کے حاد امراض میں صحتیابی جلد ہوتی ہے البتہ یہاں سخت تعفن پیدا ہو جائے جس سے فساد اس حد تک رونما ہو جائے کہ کریوں کے نیچے کے حصے کھل جائیں تو صحت ہونا مشکل ہوتا ہے۔

(جالینوس)

پھیپھڑے میں قصبہ الرئہ کی شاخوں تک جو شریانیں ہوتی ہیں وہ دراصل ایسے راستے ہیں جن سے ہوا تو گزرتی ہے مگر جسم جب تک طبعی حالت میں رہتا ہے ان سے خون نہیں گزرتا ہے۔ اگر یہ راستے غیر طبعی حالت میں ہو جائیں حتیٰ کہ ان سے خون گزرنے لگے تو پھیپھڑے کی شاخوں تک خون بہو ٹپنے لگے گا۔ اس سے کھانسی اور نفث الدم کی شکایت پیدا ہوگی۔ (جالینوس)

واضح رہے کہ کھانسی کے ذریعہ انسان خون تھوکے اور معاملہ خطرناک نظر آئے تو کوئی ضروری نہیں ہے کہ اس کا علاج مشکل اور صحت کا ہونا دشوار ہو کیونکہ یہ حالت ہو سکتا ہے کہ مذکورہ بیماری کی وجہ سے ہو، یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بواسیر وغیرہ کی طرح رگوں کے کھل جانے سے لاحق ہوئی ہو البتہ نفث الدم کے ساتھ خراب اعراض نظر آئیں اور سابق میں خراب اسباب رہے ہوں تو اس وقت بیماری کے خراب ہونے کی فیصلہ کیا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ حالات کے اندر اندیشہ نہ کریں۔ علاج یہ ہے کہ نفث الدم بہ افراط ہو تو قابض ادویہ استعمال کریں۔ فصد کھولیں اور امتلائی حالت کو ہلکا کریں۔ (مؤلف)

پھیپھڑے کے زخم میں گل ار منی بیحد مفید ہے کیونکہ پھیپھڑے کے زخم کو خشک کرتی ہے حتیٰ کہ اس کے بعد مریض کو کھانسی نہیں آتی۔ الا یہ کہ تدبیر کے اندر کوئی غلطی واقع ہو گئی ہو۔ یہ خشک کرنے میں بیحد مؤثر ہے۔ پھیپھڑے کے زخم کو بیحد خشک کرنے والی ادویات سے فائدہ ہوتا ہے حتیٰ کہ مریض خود کو مکمل طور پر صحتیاب تصور کرنے لگتے ہیں۔ اسی طرح خشک ہوا بھی مفید ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مریض روم سے نو بہ کو ہجرت کر جاتے تھے۔ یہاں جو مریض آگیا ہے اور تدبیر کے اندر کوئی غلطی واقع نہیں ہوئی تو سالوں زندہ رہا۔ باقی جن لوگوں نے خود کو آزاد رکھا، تدبیر کے اندر بگاڑ پیدا

کر لیا وہ مرض کی جانب واپس ہو گئے۔ میرے خیال میں پھیپھڑے کے زخم خشک کرنے والی ادویات سے زرد اور خشک ہو جاتے ہیں، حتیٰ کہ گو مند مل نہ ہوں مگر ڈھک جاتے ہیں۔ جیسا کہ نواصیر میں حالت ہوتی ہے کیونکہ انہیں بھی صاف کر کے خشک دوا کے ذریعہ علاج کیا جائے تو سکڑ کر ڈھک جاتے ہیں۔ (جالینوس)

مریض برابر تندرست معلوم ہوتا ہے الا یہ کہ امتلائی کیفیت یا تدبیر کے اندر کوئی غلطی واقع ہو جائے تو الگ بات ہے۔ (مؤلف)

نفث الدم کی سب سے بری، خبیث اور پھیپھڑے کو جلد خراب کر دینے والی قسم وہ ہے جو بعض لوگوں کے اندر فساد پیدا ہو جانے سے وجود میں آتی ہے۔ دوسری وہ ہے جو خود پھیپھڑے کے اندر کسی آفت کے لاحق ہونے سے پیدا ہو جاتی ہے۔ اکثر یہ حالت نفث الدم سے اور بالخصوص اس وقت ہوتی ہے جب یہ کسی رگ کے پھٹ جانے سے واقع ہوتی ہے۔ (جالینوس)

جو جسم سل کے لئے مستعد ہوتے ہیں وہ وہی ہوتے ہیں جن کے سینے تنگ، کم ابھرے ہوئے اور شانے ابھرے ہوئے، پیچھے کی جانب نمایاں ہوتے ہیں، یہ شانے کیا معلوم ہوتے ہیں جیسے پر۔ جن جسموں کے سر تیزی سے بھر جاتے ہیں وہ ان سے تیز نزلے اتر کر پھیپھڑے میں اترنے لگتے ہیں ان میں ان دونوں چیزوں کے بیک وقت اجتماع سے مریض، سل کے بالکل قریب آ جاتا ہے کیونکہ مسلسل نزلہ کا اترنا دیر تک اترتے رہنے سے سل کا باعث ہو جاتا ہے۔ یا پھر ایسا ہو گا کہ ضعف اور جگہ کی تنگی کی وجہ سے پھیپھڑے کی کوئی رگ پھٹ جائے گی۔ (جالینوس)

مذکورہ مریضوں میں انصباہ نزلہ سے کھانسی پیدا ہوگی، سینہ کی تنگی کی وجہ سے کھانسی ان کے لئے مضر ہے۔ یہ کھانسی رگوں کے پھٹ جانے کا باعث بنے گی اس کے بعد حادثہ نزلہ کا انصباہ ہونے لگے تو بیماری اور مستحکم ہو جائے گی۔ (مؤلف)

پھیپھڑے کی بیماری اور خاص کر نفث الدم کی تیاری کے لئے سینہ کی تجویف کا تنگ ہونا کافی ہے سل کی بیماری میں گرفتار ہونے والے زیادہ تر ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کے سر کے بال کم، بکھرے ہوئے، سفید، جلد پر دھبے، شانے پروں کے مانند پیچھے کو ابھرے ہوئے، پیشاب مائل بہ سرخی اور آنکھیں ہموار ہوتی ہیں۔ بارد مزاج والے خاص کر مرطوب المزاج حضرات سر سے انصباہ نزلہ کے لئے مستعد رہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ وہ سل کی بیماری کے لئے بھی تیار رہتے ہیں۔ مزاج چونکہ سرد اور سینے تنگ ہوتے ہیں اس لئے عورتیں مردوں کے مقابلہ میں سل کی بیماری میں زیادہ گرفتار ہوتی ہیں۔ (جالینوس)

جن حضرات کے شانے پیچھے کی جانب پروں کی مانند ابھرے ہوئے ہیں وہ سینہ سے ہونے والے نفث الدم میں تیزی سے مبتلا ہوتے ہیں۔ ان کے اندر ریح اور نفث کثرت سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ اپنا مشاہدہ ہے چنانچہ یہی بات بیماری میں مبتلا ہونے کے لئے سازگار ہوتی ہے۔ میرے خیال میں چونکہ ان حضرات کے دل چھوٹے ہیں اور ایسا محض سینوں کے چھوٹے ہونے سے ہوتا ہے اس لئے ان میں ریح زیادہ پیدا ہوتی ہے۔ دل جب چھوٹا ہوتا ہے تو پورے جسم کی حرارت کم ہو جاتی ہے۔

جن نزلوں کے اندر حدت اور حرارت ہوتی ہے وہ پھیپھڑے کے اندر پختہ ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ نفث الدم بھی ایسی صورت میں لازم ہے کیونکہ یہ نزلے آگے بڑھ کر پھیپھڑے کے اندر اپنی حدت سے فساد پیدا کر دیتے ہیں یہی وجہ ہے کہ یہ خبیث اور خراب ہوتے ہیں۔ باقی جن نزلوں کے اندر حدت نہیں ہوتی وہ پختہ ہو کر بلغم کے ذریعہ خارج ہو جاتے ہیں۔ شدت سوزش کی وجہ سے اگر یہ کسی حال میں باقی رہ جاتے ہیں تو سخت کھانسی کے باعث ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ اس سے سر بری طرح ہل جاتا ہے۔ اس کی وجہ سے امتلائی کیفیت رونما ہو جاتی ہے چنانچہ اس کیفیت سے بھی نزلہ کا انصباب ہونے لگتا ہے۔ کھانسی کی شدت سے کبھی پھیپھڑے کی کوئی رگ پھٹ جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایسی حالت ناپسندیدہ اور خراب ہوتی ہے کیونکہ خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ لہذا معلوم ہوا کہ یہ حالت خراب ہوتی ہے۔ نفث الدم ہو یا نہ ہو۔ (جالینوس)

اطباء کا معمولی ہے اور صحیح معمول ہے کہ قرحہ رے کے مریض کو خشک ملک میں منتقل کر دیتے ہیں جیسا کہ سل کے مریضوں کو وہ روماسے نوبہ میں منتقل کر دیا کرتے ہیں۔ (جالینوس)

اس مسئلہ پر غور کر لینا ضروری ہے یہ بات ظاہر ہے کہ اطباء ان مریضوں کو جن کے پھیپھڑے کا زخم مستحکم ہو جاتا ہے خشک ہوا میں منتقل کر دیتے ہیں اور صحت سے مایوس ہو جاتے ہیں۔ علاج صرف خشک کر دینے کا ہوتا ہے چنانچہ پھیپھڑہ خشک حالت میں پڑا رہتا ہے (مؤلف)

پھیپھڑے کے زخموں میں قدمات کا طریقہ یہ تھا کہ گرم مکواتوں کو سینہ پر رکھ کر داغ دیتے تھے۔ اس میں عجلت کرنی چاہئے۔ یہاں یہ انتظار روا نہیں ہے کہ پھیپھڑے کے زخم خراب ہو جائیں درد بڑھ جائے۔

سل کے مریض موت کے قریب پہنچتے ہیں تو تنفس اس قدر صغیر ہو جاتا ہے کہ بڑے غور کے بعد ہی محسوس ہوتا ہے۔ (جالینوس)

سخت جسم کے لوگ اور ٹھنڈے ملک، گرم ملک اور نرم جسم کے لوگوں کے مقابلہ میں اس بات کے لئے زیادہ مستعد ہوتے ہیں کہ پھیپھڑے کی زیریں رگیں ان کی پھٹ جائیں۔ (بقراط)

نفثہ الدم کی دوا:

کندر، دم الاخوین، گلنار، کہرباء، خشخاش سیاہ، مصغ عربی، گل ارمنی، زراوند چینی، سب کے سب معتدل اجزاء کے ساتھ۔ مقدار خوراک ۵، ۴ گرام، مشروب کے طور پر۔ دہی، لوہے کے ذریعہ گرم کیا ہوا دودھ پینا اور سینہ پر مازو کا ضماد رکھنا مفید ہے۔ (جالینوس)

جالینوس کا کہنا ہے کہ پھیپھڑے کے بڑے زخم میں مریض کو میں مصالحہ جات اور خشک دوائیں پلاتا تھا۔ مقصود یہ تھا کہ اس سے زخم کی بعض عفونتیں خشک ہو جائیں۔ مریضوں کو امر و سیا، مشر و دیطوس تریاق، اور سحر نانا دیتا تھا تاکہ رطوبت خشک ہو جائے۔ پھیپھڑے کے پرانے زخموں میں قطران ایک چھوٹا چمچہ صبح کو چانتے ہیں۔

بدبودار بلغم اور پرانی کھانسی کے لئے مفید بخور کا نسخہ:

زرش سرخ کو بھیڑ کے گھی میں پیس کر جھربیری کے پتے پر طلاء کریں اور خشک کر لیں پھر ایک یادو پتوں کا جب چاہیں بخور دیں۔

دیگر:

زرش زرد، زراوند طویل، پوست، بیج کبر، گھی میں پیس لیں اور ۵، ۴ گرام کی گولیاں بنا کر روئی میں محفوظ رکھ لیں۔ بوقت ضرورت دن میں تین بار مریض کو دھونی دیں یا پھر قنہ کی دھونی دیں، یا زرش یا جوز بوا صغیر کو روغن شیرج میں گوندھیں اور ۵، ۴ گرام لے کر دھونی دیں۔ (أہران)

نفثہ الدم کے لئے:

دودھ کو چھانچھ کی صورت میں پیئیں وہ اس طرح کہ دودھ دودھ کر اس کی بالائی اتار لیں پھر اس کے اندر لوہے کے گرم ٹکڑے ڈال کر جوش دیں۔ اور تھوڑا تھوڑا استعمال کریں۔ (طبری)

پھیپھڑے کے اندر ورم جارہا ہو جاتا ہے تو قبل اس کے کہ اس کے اندر پیپ پڑے، پختہ اور سرخ ہو گرم بخار پکڑ لیتا ہے۔ ورم پختہ ہو جاتا ہے اور اس میں ہیجان آ جاتا ہے تو بخار کم ہونے لگتا ہے اور پھر ہلکا ہو کر مسلسل باقی رہتا ہے جسم کمزور ہو جاتا ہے اور ناخون کبڑے ہو جاتے ہیں۔ (أہرن)

چوتھا باب

ذات الرء اور ذات الجنب میں فرق

ذات الرء میں ضیق تنفس زیادہ ہوگا حتیٰ کہ مریض کو اپنا گلا گھٹتا ہوا محسوس ہوگا۔ تنفس بھی

مشقت کے بعد لیتا ہے۔ (طبری)..... (۱)

جو مریض بلغم تھو کے گا، سینہ میں درد ہوگا۔

ذات الجنب میں مریض کو عظیم تنفس لینے کی قدرت ہوگی گو تنفس حسب مادہ مختلف ہوگا۔

سینہ کے اندر درد پہلو میں ہوگا۔ ان دونوں حالتوں کے درمیان اچھی طرح فرق کر لیں۔ (مؤلف)

ذات الرء میں نبض لین اور موجی ہوگی۔ ذات الجنب میں صلب، کمزور اور متواتر ہوگی۔ رخسار

کی ہڈیاں سرخ نہ ہوں گی۔ (جالینوس)

خون کے باب میں غور کریں خواہ کسی پہلو ہو مگر نفث الدم پر درد ہوتا ہو تو فصد کھول دیں اگر

درد پورے سینہ میں ہو رہا ہو تو دونوں ہاتھوں کی اکھل کی فصد کھول دیں، اگر نفث الدم زیادہ ہو جائے تو

پنڈ لیاں، بازو باندھ کر پیروں بالخصوص تلوؤں کی مالش کریں اور گرم روغن اس پر لگائیں۔ (أھرن)

نفث الدم کے بعد بجد سخت ضیق تنفس ہو، کرب اور بے چینی ہو، ٹھنڈا پسینہ آئے تو یہ جان

لیں کہ خون منجمد ہو چکا ہے۔ ایسی حالت میں قابض ادویات ہرگز نہ دیں۔ ملطف ادویات سے کام

لیں۔ سکنجبین اور بزور دین حتیٰ کہ خون کے اندر لطافت پیدا ہو کر اس کا تنقیہ ہو جائے۔ دواء الکرکم،

سکنجبین، گرم پانی ۵۔ ۳ گرام، اسی طرح عرق کراث وغیرہ محلات خون مفید ہیں۔ نفث الدم میں لوہے

کے ذریعہ پکا ہوا چھا چھ اور سینہ پر قابض ضہاد مفید ہیں۔ اس میں یہ بھی مفید ہے کہ سرکہ میں اون تر

کر کے یا پوست انار سرکہ میں پیس کر سینہ پر رکھا جائے۔ (مؤلف)

عمدہ ضماؤ:

اس کو سینہ پر رکھا جائے تو نفٹ الدم، معدہ پر طلاء کیا جائے تو قے اور آنتوں پر رکھا جائے تو اسہال کو روک دیتا ہے۔ مقوی اور قابض ہے۔

لبان، گلنار، اقا قیا، مایٹا، شب، راسن، گل سرخ، تخم بنج، پوست بیرونج، مر، صبر، زعفران سب کو پیس کر عمدہ سرکہ میں گوندھ لیں اور بطور طلاء استعمال کریں۔ (مؤلف)

سینہ کے پرانے زخموں کے لئے:

قطران کا ایک چھوٹا چمچہ مریض کو صبح کو دیں۔ یہ عمدہ ہے یا قندہ سائلہ تھوڑا لے کر تھوڑی شہد میں ملائیں اور چٹائیں۔

کئی ایک کی زبانی سنا بھی ہے اور مسلسل خبروں سے ثابت بھی ہے کہ کچھ لوگوں کو نفٹ الدم کے بعد پیپ تھوکنے کی شکایت ہوئی تو ان میں سے کچھ بکری کے دودھ کچھ گدھی کے دودھ سے صحتیاب ہو گئے۔ ایک مریض تو صرف بیس دنوں کے اندر صحتیاب ہوا۔ اس کے والد گدھی کا دودھ دوہ کر فوراً نہیں آدھے گھنٹہ یا اس سے بھی زیادہ عرصہ کے بعد پلاتے تھے، اسے فوری افاقہ ہوا۔ یہ ایک نوخیز نوجوان تھا۔ (أهرن)

ذات الرئہ ایک ورم حار ہوتا ہے جو پھیپھڑے کو لاحق ہوتا ہے۔ زیادہ تر شدید نزلہ، یا ذبحہ، یاربو، یا شوصہ، یا دیگر بیماریوں کی موجودگی میں لاحق ہوتا ہے کبھی اس بیماری کی شروعات اپنے تئیں خود ہوتی ہے۔ ساتھ میں عسرس، محرقة، نماتیز بخار، سینہ میں بوجھ، کھنچاؤ، چہرے میں بیش امتلائی کیفیت، التهاب اور شعلوں کی طرح اوپر چڑھتے ہوئے بخارات موجود ہوتے ہیں۔ رخسار کی دونوں ہڈیاں، آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں، پلکیں اوپر تک نیچے کی جانب مائل ہوتی ہیں۔ پلکوں کی رگوں میں امتلائی کیفیت ہوتی ہے۔ آنکھوں کی جھلیاں کیا لگتی ہیں جیسے ابھری ہوئی چربیاں ہوں۔ ان اعراض کے اندر جس قدر حرارت ہوتی ہے اسی قدر ورم میں حرارت ملتی ہے۔ بیماری کسی اور بیماری کے نتیجہ میں پیدا ہوئی ہو تو مریض فصد سے پرہیز کرے بالخصوص جب کہ سابقہ بیماری مزمن ہو چکی ہو اور شروع میں مریض فصد لے چکا ہو۔ آرام کی حالت میں حقن اور پیچنے استعمال کریں۔ سینہ اور پسلیوں پر شکاف لگا کر کثرت سے پیچنے لگائیں۔ بیماری ابتداء میں ہو تو علاج فصد سے کریں، یا پنڈلی پر چھن لگائیں۔ تدبیر میں لطافت سے کام لیں، مرخی ادویات کا ضماؤ سینہ پر رکھیں تاکہ درد میں سکون ہو شکم کو نرم کریں، اور کھانسی میں دی جانے والی نرم غذائیں استعمال کریں۔

سینہ سے پیپ تھوکنے کی وجہ سینہ کا کوئی پھوڑا، نفث الدم جو زائل نہ ہوا ہو، ذات الجنب، یا سر سے اترنے والا تیز قسم کا دانگی نزلہ ہوتا ہے۔

سینہ کا پھوڑا اگر ہے تو اس کی علامت شدید خشک کھانسی، سینہ کے اندر بوجھ، شدید درد کے ساتھ کھانسی کا آنا اور کبھی رطوبت کا اخراج ہوا کرتا ہے اخراج رطوبت کے بعد مریض ہلکا پن محسوس کرتا ہے مگر اس سے صحت نہیں ہوتی۔ بخار کے ساتھ کپکپی ہوتی ہے۔ گفتگو تیز ہوتی ہے ایسا تنفس کی اذیت سے بچنے کے لئے ہوتا ہے۔ پھوڑا پھوٹتا ہے تو کبھی پیپ خارج ہوتی ہے کبھی دردی نما چیز باہر آتی ہے۔ مریض کبھی کھانسی، پیشاب یا پاخانہ آنے سے صاف ہو جاتے ہیں، اس طرح سل میں مبتلا ہونے سے بچے جاتے ہیں۔ تیز قے اگر نہیں آتی تو مریض سل میں مبتلا ہو جاتے ہیں کیونکہ اس اثناء میں پھیپھڑے کے اندر زخم ہو چکا ہوتا ہے۔ سل میں مبتلا ہو جانے کے بعد رخسار کی دونوں ہڈیاں بے رنگ ہو جاتی ہیں گوشت کم ہو جاتا ہے، ناخن ٹیڑھے ہو جاتے ہیں۔ آنکھیں چکنائی لئے ہوئے سفیدی اور زردی کی جانب مائل ہوتی ہیں۔ اس بیماری کے اندر مریض اگر مبتلا نہیں ہوتے تو شکم میں گڑگڑاہٹ ہوتی ہے، پسلیوں کے سروں کا نچلا حصہ اوپر کی جانب کھینچ اٹھتا ہے۔ شدید پیاس لاحق ہوتی ہے۔ بھوک جاتی رہتی ہے جن لوگوں کو قے ہوتی ہے ان کی قے میں بیحد خراب بو ہوتی ہے۔

ایسے مریضوں کا علاج یہ ہے کہ انہیں پھوڑے پکانے کی دوائیں دی جائیں۔ اس کے لئے گرم اسفنج کے ذریعہ سینکائی کی جائے۔ آرد جو، انجیر خشک پکا کر، تھوڑی عسل، بیٹ کبوتر، نظردن اور خطمی کا ضماد رکھا جائے۔ مریض اسی پہلو لیٹے جس پہلو میں پھوڑا ہو۔ وقتاً فوقتاً شربت شہد اور آتش جو گھونٹ گھونٹ لیتا رہے۔ مریض میں جب بھی قوت آجائے شربت زوفا و حاشا ہمراہ شہد استعمال کرے۔ پھوڑے کے پھٹنے میں نمکین مچھلی کھانے اور بوقت خواب اس گولی کے استعمال سے مدد ملتی ہے جس میں لیارج اور حنظل پڑا ہو۔ پیپ کا خارج ہونا شروع ہو جائے تو زوفا ابال کر، اصل السوس اور ایر سا شربت شہد، زیت اور خربوز میں پکا کر دیں۔ زخم کی صفائی میں دشواری ہو تو مرکب دوائیں مثلاً وہ دوا جو فراسیون مفرد سے اور وہ مرکب جو کر سنہ سے تیار کیا گیا ہو دیں۔ سل کی جانب منتقل ہو جانے والے مریض کو چٹنی میں کراث شامی ملا کر دیں، چٹنی جو اور خندروس کی بنائیں، پینے میں بارش کا پانی اور ماء العسل استعمال کریں۔ سینوں پر پہلے تخم کتاں اور آٹے سے مرکب ادویہ استعمال کریں۔ دونوں کا حلبہ، خیار، زیت، شہد اور برگ خطمی کے جو شانہ میں ضماد بنائیں اور استعمال کریں۔ پھر ایک زمانہ کے بعد مرہم استعمال کریں جو موم، گھی، روغن غار، بنج سوسن اور مرہم سالیوس سے تیار کئے گئے ہوں سینہ پر دانگی نزلہ کے اندر خلاف سے تیار شدہ ضماد رکھیں اور نہار منہ سادہ شربت

استعمال کریں جو مانع نزلہ ہوں۔ سل مزمن میں مریضوں کو کبھی مٹروڈیلٹوس اور تریاق افاعی دیں۔ ان کے لئے گل ارمنی بھی مفید ہے گو سل کی بیماری کھانسی سے شروع ہوئی اور مسکن سعال گولیوں سے کھانسی کو تسکین ہو جاتی رہی ہو پھر بھی گل ارمنی مفید ہے کیونکہ یہ قرحہ کی محافظ ہوتی ہے۔ اسے بڑھنے سے روک دیتی ہے مریضان سل کو اطراف میں ورم رخواسی طرح پیدا ہو جاتا ہے جس طرح یہ صبن (مرض استقاء) میں لاحق ہوتا ہے۔ نیز سوء مزاج بھی ہو جاتا ہے۔ (بولس)

ایک ایسا شخص میرے علم ہے جس کے پھیپھڑے کے اندر زخم ہو گیا تھا۔ اس نے مسلسل دودھ استعمال کرنا شروع کیا، دودھ کے ساتھ سمیند روئی اور اطرہ (۱) کھاتا تھا۔ شراب بالکل ترک کر دی تھی شراب کی خواہش ہوتی تو دودھ پی لیتا تھا۔ چنانچہ خراب قسم کے متعفن زخم سے اسے نجات مل گئی۔ اور مکمل طور پر صحتیاب ہو گیا۔

پسیلوں پر استر کرنے والی جھلی اور جسم کے تمام داخلی حصوں میں موجود ورم ریوی کے پیپ زدہ ہونے کی علامات:

شدید بخار، مختلف اوقات میں طاری ہونے والی کچی، ثقل، مقام ماؤف پر چبھن، تڑپ، ان علامات کی موجودگی یہ بتاتی ہے کہ ورم سمٹنا چاہتا ہے۔

بیمار طاقتور نظر آئے، تھوکی جانے والی پیپ پتلی ہو تو یہ سمجھیں کہ اس کا تعلق سینہ سے ہے۔ یہ چودہ دنوں کے اندر صحتیاب ہو جائے گا۔ پیپ کل کی کل گاڑھی اور جامد ہو تو صحتیابی کے لئے چودہ دنوں سے زیادہ مدت کی ضرورت ہوگی۔ بایں ہمہ مریض کمزور ہو تو ساٹھ دن تک پیپ کا اثر رہے گا۔

نفث الدم میں خیال کر کے دیکھیں کہ پیپ گاڑھی آرہی ہے یا پتلی اور کیا پیپ ہے بھی یا نہیں۔ پیپ موجود ہو اور بخار بھی ہو تو مریض کو ماء الشعیر دیں۔ شکم خشک ہو تو عصا رہ بادام یعنی بادام سے تیار شدہ چٹنی دیں اور اس کے مشابہ سبزیاں کھلائیں۔ شکم نرم ہو تو امکان کی حد تک حفاظت کریں۔ چٹنیاں نہ دیں، صاف روئی کسی عصا رہ کے ہمراہ دیں۔ تھوکی جانے والی پیپ گاڑھی ہو مگر ساتھ میں مرہ (پت) نہ ہو نہ بخار ہو تو ماء العسل پلائیں کیونکہ یہ مفید ہے۔ پیپ خراب ہو جاتی ہے تو ماء العسل سب سے زیادہ مفید ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ اس وقت زخم پر میل آ جاتا ہے۔ ایسی حالت میں عصا رہ حلبہ گھی یا دودھ کے ساتھ پکا کر پلائیں۔

پیپ کے خارج ہونے میں سہولت پیدا کریں، اس کے ساتھ شہد یا گھی میں شامل کر دیں تو

(۱) اطرہ ایک قسم کا کھانا، دھاگے کے مانند، آنے سے تیار کرتے ہیں (سویاں)

بہتر ہے۔ یہ جو شانہ قبل از طعام پلائیں۔ ماء العسل تمام اوقات میں دیں اور نیم گرم دیں۔
 سل کی بیماری طویل ہو جاتی ہے تو مریض کی طاقت گر جاتی ہے۔ اخراج بلغم کی طاقت کمزور ہو
 جاتی ہے۔ اس کی وجہ سے تنفس میں تنگی آ جاتی ہے۔ اس صورت حال کے اندر جو کی دلیہ کے ساتھ
 کبوتر کا بچہ اور چوزہ پکا کر مریض کو پلائیں۔ مرغ کا خسیہ کھلائیں تاکہ مریض میں طاقت پیدا اور گلا گھٹنے
 کی کیفیت نہ ہونے پائے۔ امکان کی حد تک مریض کی طبیعت کی حفاظت کریں۔ طبیعت نرم ہوگی تو
 دی جانے والی غذا مفید نہ ہوگی۔ شکم نرمی دے تو مریض کو چوزے بھون کر دیں۔ ٹھنڈی غذا میں جن
 سے رطوبتیں جاری ہوں، دیں۔ اس سے شکم کو قوت ہوگی اور وہ رکے گا۔ طاقت زیادہ کمزور ہو تو
 تھورے نمک کے ساتھ بھیجے بھون کر دیں۔ زیادہ نمک شکم کو نرم کر دیتا ہے، تاہم تھوڑا نمک شامل
 نہ کیا جائے تو غذا ہضم نہ ہوگی۔ پائے، بادام، چلغوزہ، منقہ تھوڑی طاقت آ جانے کے بعد دیں۔ زیادہ
 کمزوری دیکھیں حتیٰ کہ مریض کھانہ سکے تو یہ قیاس آرائی کریں کہ پیپ سینہ کے اندر ٹوٹ چکی ہے۔
 کیفیت ہلکی ہو تو دودھ پلائیں، اس سے طاقت پہونچے گی۔ الایہ کہ شدید حرارت ہو، اسی صورت میں
 دودھ مفید نہ ہوگا البتہ بخار نرم ہو تو دودھ پلا کر قوت واپس لاتے ہیں۔ (اسکندر)

دودھ کے بارے میں :

پیپ بدبودار ہو تنقیہ کی ضرورت ہوتی ہے اور دودھ پلانا ضروری ہو تو گدھی کے دودھ کا
 انتخاب کریں۔ کیونکہ تنقیہ کی اس کے اندر بحد صلاحیت موجود ہوتی ہے، نیز اونٹنی کا دودھ دیں اس
 سے تھوکنے اور تنفس میں سہولت پیدا ہوگی البتہ شدید بخار کی حالت میں دودھ نہ دیں۔ بیماری کے شروع
 میں دودھ نہ پلائیں۔ مذکورہ دودھ مریض کو ناپسند ہوں تو بکری اور گائے کا دودھ دیں۔ دودھ سے
 اسحال آنے لگے تو دودھ کا چھاچھ پکا کر پلائیں اور بطور غذا کے بھی استعمال کریں۔ بعض اوقات اس
 کے اندر سمیڈ روٹی، سوئیاں یا جاورس یا چاول ڈال کر کھلائیں۔ اس سے تنقیہ ہوگا اور زخموں کا گوشت
 اگے گا۔ بخار کی موجودگی میں ٹھنڈی غذا میں دیں۔ اگر یہ نہ ہو تو کثرت شامی کا پتہ، بند گو بھی اور بلیون
 (Asparagus) دیں۔ یہ تنقیہ کرتی ہیں۔ چڑیوں کا گوشت بھون کر دیں شور بہ سے زخموں پر میل
 آ جاتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ مرغیاں، تیتڑ، بئیر، چکور، اور گوریاں جو فر بہ نہ ہوں دی جائیں۔ مریض
 شور با پسند کرے تو اس میں شہد اور کراث شامی کا پتہ شامل کر دیں۔ خشکی پیدا کرنا مقصود ہو تو مسور،
 بند گو بھی، اطریہ (سوئیاں) نشاستہ وغیرہ شامل کریں۔ نمکین ایک یا دو بار کھالی جائے تو اس سے اخراج
 بلغم وغیرہ میں آسانی ہوتی ہے کثرت استعمال سے زخم خواہ کتنے خراب ہوں خشک ہو کر سخت ہو جاتے

ہیں۔ لہذا نمکیں سے پرہیز کریں۔
جن لوگوں کا بلغم تیز اور نمکین ہوتا ہے ان کے لئے بے مزہ غذائیں نہایت عمدہ ہوتی ہیں، باقی جو مریض لاغر نہ ہوئے ہوں ان کے لئے مفید ہے کہ سیر و سیاحت کریں، جہازوں پر سمندر کا لطف اٹھائیں اور حمام کریں، جو لاغر ہو چکے ہوں ان کے لئے دودھ، روغنیاں اور چربیوں کی ہلکی مالش، اور سوپ مفید ہے (بولس)

پھیپھڑے کے اندر ورم جارہا ہے تو ورم جارہا معدہ کی طرح مریض کو پیاس نہیں لگتی۔ تنفس ٹھنڈا، رنگ سرخ اور زبانیں سخت کھردری ہوتی ہیں، مریض ٹھنڈی ہوا میں رہنا چاہتا ہے۔ ٹھنڈے پانی سے محروم ہونے کے باعث یہ بات نہایت سکون بخش ہوتی ہے۔ (اسکندر)
کتابوں کے مطالعہ سے حسب ذیل دوا میں نے ترتیب دی ہے۔

غذاء دوائی:

ایسے مریض کے لئے جو کھانسی کی وجہ سے کمزور ہو گیا ہو یا جسے رطوبت کی ضرورت ہو۔ آرد چنا، آرد باقلا اور نشاستہ۔ گائے کے دودھ میں حلوہ بنالیں اور روغن بادام اور شکر ملا کر استعمال کریں۔ اس کے بعد دوسرے دن آبزین میں بیٹھیں۔ آبزین میں خشخاش ڈال دیں تو اور بہتر ہوگا۔ حرارت غالب ہو تو مذکورہ چیز عصارۂ جو اور دودھ سے تیار کریں۔ بخار زیادہ تیز ہو تو دودھ خارج کر کے عصارۂ جو، روغن بادام، شکر اور اطر یہ یا اس کے اندر حواری کی بھوسی ڈال کر استعمال کریں۔ (مؤلف)

گدھی کا دودھ استعمال کرنے کا طریقہ:

اس سے پھیپھڑے کی تمام بیماریوں کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ گدھی کا دودھ دوہ کر استعمال کریں، اور نصف النہار تک انتظار کریں پھر چڑیوں کے گوشت کی بخنی لیں اور اس کے اوپر ملی ہوئی (Mixed) شراب پی لیں، شراب سے ثقل اور کھٹاس محسوس ہو تو اس میں شکر ملائیں اسی طرح تین ہفتہ علاج کریں۔ (طیب نامعلوم)

سل کی بیماری انہیں پیش آتی ہے جن کے سینہ تنگ، گردن لمبی اور شانے پروں کی طرح معلق ہوتے ہیں۔

سل کے مریض کے اندر طاقت ہو تو اسے گدھی کا دودھ پلائیں۔ (شمعون) اس لئے کہ

گدھی کے دودھ سے شکم چلنے لگتا ہے۔ اس کی شہادت خود شمعون نے دی ہے۔ (مؤلف)
 پیپ تھوکنے کی پرانی بیماری، پرانی کھانسی اور بدبودار تھوک کے لئے صبح کو قطران ایک چھوٹا
 چمچ استعمال کریں۔ (ابن ماسویہ)

سل کی تین قسمیں ہیں:

- ۱۔ سر سے اترنے والے نزلہ کی وجہ سے پیدا شدہ
- ۲۔ نفث الدم کے بعد پیدا ہونے والی بیماری کی وجہ سے پیدا شدہ
- ۳۔ کسی عضو کے فضلہ کو پھیپھڑا قبول کر لے، جو پھیپھڑے میں چپک کر متعفن
 ہو جائے اور قرحہ پیدا کر دے۔

نفث الدم کی وجہ سے جو لوگ سل کے لئے مستعد ہوتے ہیں، وہی ہوتے ہیں جن کے
 جسموں میں حرارت کی وجہ سے امتلائی کیفیت سر تک پہنچ جاتی ہے اور نزلے سینہ کی جانب اترنے
 لگتے ہیں۔

سل کی موجودگی میں ہونے والے بخار دقتی ہوتے ہیں جو کبھی جدا نہیں ہوتے نیز وہ
 باریک (دقیق) بخار بھی ہوتے ہیں جو روزانہ باری سے آتے ہیں۔

سل کے اندر بلغم تقریباً پختہ نہیں ہوتا۔ اس کا اوپر چڑھنا اور تھوکنہ بھی مشکل ہوتا ہے۔ بلغم
 خارج ہوتا بھی ہے تو تھوڑا، بدرنگ، خراب اور تیزی سے تلف ہو جاتا ہے۔ جس سل میں بلغم تیزی
 سے پختہ ہوتا ہے اور اخراج بہ آسانی ہوتا ہے وہ زیادہ دیر تک باقی رہتا ہے۔

بخار کی عدم موجودگی میں گول بلغم کا خارج ہونا اس بات کی علامت ہے کہ مریض دبلا
 ہو جائے گا۔ اس طرح کا بلغم خارج کرتے ہوئے ایک مخلوق کو میں نے دیکھا ہے کہ ایک زمانہ تک ان
 کے جسم دبلے ہوتے رہے اور سل کے مریضوں کی طرح فوت ہو گئے۔ بیماری کے شروع میں جن
 لوگوں کے سینوں میں پیپ ہوتی ہے پھیپھڑے کے فاسد ہونے سے پہلے یہ حالت ہوتی ہے۔

اطباء قدیم نے قرحہ ریوی کے مریضوں کو حکم دیا کہ کثرت سے گرم ہواناک کے اندر داخل
 کریں۔ زیادہ داخل کرنے سے زخم صاف ہو گا اور گرم ہوا سے پھیپھڑا خشک ہو گا۔ بیماری کے شروع
 میں حالت گمبیر ہو جانے اور ڈھیلا پن پیدا ہونے سے پہلے پہلے یہ عمل کیا جائے گا۔ (جالینوس)

دودھ پینے کے بارے میں:

عورتیں مریضوں کو دودھ پلائیں تو تیزی سے آسانی پیدا ہوتی اور پھیپھڑے کا زخم سرعت

سے مند مل ہو جائے گا۔

سینہ کی پیپ کے بارے میں:

ذات الجنب وغیرہ کی وجہ سے کوئی پھوڑا پک کر پھوٹ جاتا ہے تو سینہ کے اندر پیپ آ جاتی ہے۔ شروع میں، یعنی پھوڑا نکلتے وقت سینہ کے اندر بوجھ، تناؤ اس کے بعد باریک بخاروں کا ہیجان، خشک کھانسی، ذات الجنب کی ابتدائی حالت کی طرح، لاحق ہوتی ہے۔

پھوڑا پختہ ہو کر پیپ زدہ ہو جانے کا رجحان رکھتا ہے تو پیپ کی وجہ سے وہ پھوٹ جائے گا اور شدید کچکی طاری ہوگی۔ غدہ کے اندر سرخی آجائے گی کھانسی ابھرے گی، انگلیاں گرم ہو جائیں گی حاصل کر انگلیوں کے اندر نی حصے۔ پیپ تھوڑی ہوتی ہے تو کبھی اخراج کے ذریعہ صاف ہو جاتی ہے اور زیادہ ہوتی ہے تو انجام سل تک پہنچتا ہے کبھی ایسا ہوتا ہے پیپ بول اور براز کی نالیوں میں چلی جاتی ہے اور کسی طرح کی خون آشامی نہیں ہوتی۔ کبھی یہ بات طبیعت کے مخفی راستوں سے ہو جایا کرتی ہے پیپ اور بلغم کے اندر فرق یہ ہے کہ آگ پر رکھنے سے پیپ کے اندر سے بخارج ہوگی کیونکہ یہ بدبودار ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ پانی میں تہ نشیں ہو جائے گی بلغم تیرتا رہے گا۔ کس جانب پیپ ہے اس کا اندازہ یوں ہوگا کہ مریض کو یکے بعد دیگر مختلف پہلوؤں پر لٹائیں جس جانب وہ اوپر کی جانب کوئی ثقل معلق (لٹکا ہوا) محسوس نہ کرے، اس میں پیپ نہ ہوگی ہر پیپ کی آواز بھی آئے گی۔

ضماد رکھیں، ماء الشعیر یا ماء اللین پلائیں۔ پیپ پیدا کرنا چاہیں تو یہ دیکھیں کہ لٹج ہو گیا ہے یا نہیں۔ لٹج کی علامت یہ ہے کہ بخار میں سکون ہو جائے گا۔ ایسی صورت میں فراسیون، حاشا، انجیر، اور شہد کا جو شانہ پلائیں تمکین مچھلی کے کھانے اور بوقت خواب قویا پینے سے پیپ بسرعت بنتی ہے۔

قے سے پیپ کو مد ملتی ہے مگر اس میں بیحد بڑا شگاف ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے خالص پیپ کرنے لگتی ہے اور گلا گھٹنے کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اس میں خطرہ ہے۔ پیپ پھٹے تو یہ دیکھیں کہ اگر کم ہے اور تھوکنے سے سہیہ ہو سکتا ہے تو ماء العسل، ایرسا، حاشا اور زوفادیکر اخراج میں طبیعت کے لئے سہولت پیدا کر دیں۔ غذا ملین اور مسہل دیں۔ چالیس دن تک اخراج ہوتا رہے تو فہا ورنہ سل ہو جائے گا اور یہ دیکھیں کہ مشکل ہو تو جاذبہ اللع (پیپ کھینچنے کا آلہ) کے ذریعہ پیپ کھینچ لیں اور یہ دیکھیں کہ پیپ بہت زیادہ ہے تو باریک داغنے کے آلہ کو گرم کریں اور اس کے ذریعہ سینہ کو چھید کر جاذبہ اللع کے ذریعہ رفتہ رفتہ پیپ کو چوس لیں، اور اسے ماء العسل سے دھوتے رہیں پیپ جذب

کرنے کے بعد جگہ کو مندل کرنے کی جانب توجہ دیں (روفس)

ذات الرءۃ فلغمونی پھیپھڑے میں ہوتا ہے۔ زیادہ تر زکام، خناق اور ربو کے بعد ہوتا ہے نیز ذات الجنب یا سر سے اترنے والے بعض تیز قسم نزلوں کے بعد بھی ہوتا ہے جو پھیپھڑے کی جانب آتے ہوں اور پھیپھڑا انہیں دفع کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ بعض اوقات پھیپھڑے کے اندر یہ حالت ابتدائی طور پر پیدا ہوتی ہے۔ درد کے ساتھ ضیق تنفس، تیز بخار، ثقل، سینہ کے اندر تناؤ، امتلائی کیفیت، سرخی، چہرے میں سرخی خاص کر رخسار کی دونوں ہڈیاں سرخ ہو جاتی ہیں کیونکہ یہاں تیز بخارات چڑھ کر آتے ہیں۔ ذات الرءۃ بعض ان بیماریوں کے بعد پیدا ہو جن کا اوپر تذکرہ کیا گیا ہے۔ اور اس حالت میں مریضوں کی فصد کھول دی گئی ہو تو اب فصد نہ کھولیں اس کے بعد پیٹ کو خالی کر کے روغن بادام تلخ اور فانیذ کے ساتھ ماء الشعیر دیں۔ درد اور حرارت میں سکون ہو جائے تو جو کا حلوہ جو روغن بادام اور شہد سے تیار کیا گیا ہو دیں، اخراج ہونا شروع ہو جائے تو زوفا اور ایرسا کا جو شانہ دیں۔ حرارت جب تک رہے سینہ پر بنفشہ، موم سفید اور لعاب اسپغول کے ذریعہ ہلکی مالش کریں حرارت اوپر آجائے تو گھی، ہڈی کے گودے وغیرہ کے ذریعہ مالش کریں۔

(ابن سرائیون)

کتاب الفصول میں بقراط کا حسب ذیل بیان پڑھا ہے:

حرارت غریزی کمزور ہو جائے حتیٰ کہ بجھنے کے قریب ہو، پھر مریض سل کا خود معمول یہ ہو کہ اس باب میں اس کی حالت افزوں ہو جاتی ہو تو کبھی اسے اختلاط (بد عقلی فساد عقل) کی بھی شکایت ہو جاتی ہے۔ (مؤلف)

ذات الرءۃ کے مریض کا تنفس سخت متواتر اور عظیم ہوتا ہے۔

زخموں کی وجہ سے پھیپھڑے کے اندر درد نہیں ہوتا۔ البتہ ثقل ہوتا ہے۔ تناؤ کثرت سے ہوتا ہے جو عظم القس سے پشت کی ہڈی تک پہنچتا ہے کیونکہ پھیپھڑے کو جو جھلیاں احاطہ کرتی ہیں وہ مذکورہ مقامات سے مربوط ہیں۔ اس میں فلغمونی قسم کا جو ہوتا ہے اس میں ضیق تنفس بہ کثرت ثقل، بخار اور رخسار کی ہڈیوں میں سرخی ہوتی ہے البتہ التهاب ناقابل برداشت ہو اور مریض کمزور و ناتواں ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ درم حمہ ہے (جالینوس)

اور اگر التهاب کم، بخار میں سکون اور ثقل زیادہ ہو تو درم بلغمی ہو گا۔ (مؤلف)

سوء مزاج رءۃ بلامادہ غیر مساوی ہو تو کھانسی پیدا کرے گا اور مساوی ہو تو تھوڑا ہونے کی صورت میں تنفس تبدیل کر دے گا۔ تیز اور گرم ہونے کی صورت میں ہوائے سرد میں سانس لینے

اور آب سرد پینے کی خواہش پیدا کرے گا۔ زیادہ مدت گزر جانے کے بعد بخار بھی آئیں گے۔ سرد ہونے کی صورت میں برعکس اسباب لاحق ہوں گے۔ یعنی ہوائے گرم میں سانس لینے اور آب گرم پینے کی خواہش ہوگی بشرطیکہ سوء مزاج تھوڑا ہو، زیادہ ہونے کی صورت میں پھیپھڑے کے اندر مواد بھر جائے گا۔ (جالینوس)

اس کے بعد ربو لاحق ہوگا۔ یہاں ایسے ربو کا علاج کرنا درست ہوگا جس کے ساتھ بخار نہیں ہوتا۔ (مؤلف)

گول بلغم مریض کو زیادہ عرصہ گزرنے کے بعد سل اور لاغری کی حد تک مہو نچا دیتا ہے کیونکہ اس سے سینہ کے اندر بہ کثرت حرارت کا پتہ چلتا ہے۔ سر سے اترنے والا دائمی نزلہ مریضوں کے اندر کھانسی اور گلا بیٹھنے کی کیفیت پیدا کرتا ہے۔ زیادہ مدت گزرنے پر کھانسی کے اندر سکون پیدا نہ ہو تو سل ہو جاتا ہے۔

سل کی بڑی قسمیں دو ہیں:

- ۱۔ سر سے متواتر اترنے والے نزلہ سے پیدا شدہ سل۔
- ۲۔ نفس رے کے اندر پیدا شدہ آفتوں سے لاحق ہو جانے والا سل۔ زیادہ تر یہ قسم نفث الدم کا نتیجہ ہوتی ہے بالخصوص نفث الدم جب کہ درد سر سے لاحق ہو ہو۔

سل کی بنیادی قسمیں تین ہیں:

- ۱۔ سر سے اترنے والی چیز سے پیدا شدہ سل۔
- ۲۔ کسی بھی عضو سے اتر کر پھیپھڑے میں آنے والے مادہ کی وجہ سے پیدا ہونے والا سل۔
- ۳۔ پھیپھڑے کے اندر ابتدائی طور پر ہونے والا سل۔ جیسے نفث الدم ریوی، پھیپھڑے کی جانب جو مادہ آتا ہے وہ زیادہ تر سینہ اور حجاب سے آتا ہے۔ کبھی جگر اور معدہ سے بھی آتا ہے۔ (جالینوس)

میاں میں حسب ذیل بیان پڑھ چکا ہوں:

کھانسی کی ایک قسم ایسی ہے جو قصہ الرے کے کھر درے پن سے پیدا ہوتی ہے اس میں ملس ادویات مثلاً انگور کا گاڑھار س، نشاستہ، انڈا اور کیترا استعمال کریں۔ (مؤلف)

مرطوب کھانسی کے لئے بالخصوص عمدہ دوا:

شب ۶، افیون ۴، بار زد ۶، میعہ ۴۔ مقدار خوراک ۵۔ ۳ گرام۔ (جالینوس)

کبھی سینہ اور پیچھے مرطوب ہو جاتے ہیں، ایسی حالت میں زاج سے زیادہ مفید اور کوئی چیز نہیں ہے۔ مقدار خوراک ۵ گرام۔ میرے نزدیک سل کو خشک کرنے کے لئے عجیب و غریب ہے۔ اسی طرح مذکورہ گولی بھی۔ (مؤلف)

سل کے جن مریضوں کا مزاج خشک ہوتا ہے خزاں کا موسم جس کے اندر شمالی ہوا موجود ہو انہیں مضر ہوتا ہے۔ اس کی وجہ سے سینہ اور پیچھے کے اندر اہتر از پیدا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح شمالی ہوا جس کے اندر رطوبت نہ ہو مثلاً موسم سرما، اور حرارت نہ ہو، تو تھوڑا تحلیل کر دیتی ہے۔ اس لئے یہ نقصان پہنچانے کے لئے موافق ہوتی ہے۔ (مؤلف)

عروقی فساد کی وجہ سے نفث الدم ہو تو فصد نہ کھولیں۔ شہد جیسی غذاؤں اور ماء الشعیر جیسی معدل اشیاء کے ذریعہ تنقیہ کریں۔ خشک کرنے والی ایسی ادویات پلائیں جن سے سوزش نہ ہو۔ اور قرص کہرباء جیسی قابض دوائیں دیں۔ (ابن ماسویہ)

سل کی بیماری نفث الدم، ذات الجنب، ذات الرئہ یا سر سے اترنے والے تیز نزلوں کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ نفث الدم سے بالخصوص سل کی جو بیماری ہوتی ہے وہ کسی رگ کے کھل جانے سے ہوتی ہے۔ اس میں نفث الدم زیادہ اور تیز ہونے لگتا ہے۔ نفث الدم کے لئے مستعد جو مریض ہوتے ہیں وہی سل کی بیماری کے لئے بھی مستعد ہوتے ہیں۔ یہ وہی لوگ ہوتے ہیں جن کے سینے تنگ، کم گہرے اور شانے گوشت سے خالی، اور پشت سے ابھرے ہوئے ہوتے ہیں کیا لگتا ہے جیسے پر ہوں، یہ لوگ نفث الدم کے لئے مستعد ہوا کرتے ہیں۔ اسی طرح وہ لوگ جن کی گردنیں لمبی ہوتی ہیں جنجرے ابھرے ہوتے ہیں، جسموں کے سرے تیزی سے بھر جاتے ہیں اور ان سروں سے ہمیشہ نزلہ اترتے رہتے ہیں۔ وہ طویل کھانسی اور سل کے لئے مستعد ہوتے ہیں۔ ساتھ میں ضعف سر بھی موجود ہو۔ اور اس سے بہ کثرت نزلہ کا انصباب ہوتا ہو۔ تیز سینہ کی بناوٹ بھی خراب ہو تو ایسے لوگ شدت سے سل کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ نفث الدم سے وہ حضرات دور ہوتے ہیں جن کے شانے سینوں سے چپکے ہوئے، گوشت کھر درے اور جسم ابھرے ہوئے ہوتے ہیں، انہیں نفث الدم نہیں ہوتا۔ ہوتا بھی ہے تو کم ہوتا ہے اور وہ بھی کسی بڑے سبب کے باعث جو اس حالت تک مجبوراً پہنچا دیتا ہے۔ اور وہ بھی جب یہ سبب گوشت اور رگوں کے اندر لاحق ہو جاتا ہے۔ ایسا

مریض جلد صحتیاب ہو جاتا ہے کیونکہ اس کی پیپ کے لئے ایک جگہ ہوتی ہے۔ جہاں اس کا انصباب ہوتا ہے۔ نیز اس لئے بھی کہ سینہ کی رگیں چھوٹی ہوتی ہیں۔ ان میں کوئی بڑا شگاف پیدا نہیں ہوتا کیونکہ یہاں کمی اجزاء زیادہ ہوتے ہیں۔ پھیپھڑے اور پھیپھڑے کے گوشت میں پیدا ہونے والا شگاف مشکل سے اچھا ہوتا ہے کیونکہ یہاں کی رگیں بڑی ہوتی ہیں گوشت کم اور ڈھیلا ہوتا ہے اور کریاں بڑی ہوتی ہیں۔ یہاں سے پیپ صرف کھانسی کے ذریعہ چوسی جاسکتی ہے۔ ترقرحہ کو مندرجہ ہونے کے لئے سکون کی ضرورت ہوتی ہے۔ کھانسی سے اس میں حرکت ہوتی ہے اور وہ پھٹ جاتا ہے بایں ہمہ کھانسی اسے متورم بھی کر دیتی ہے۔ یہ ورم پیپ اکھٹا کرنے لگتا ہے جسے تھوکنے کے لئے کھانسی کی ضرورت ہوتی ہے اس طرح معاملہ گھوم جاتا ہے۔ نیز یہ بات بھی ہے کہ جن ادویات کے ذریعہ پھیپھڑے کا علاج ہوتا ہے انہیں ضرورت یہ ہوتی ہے کہ مقام ماؤف تک پہنچنے کے لئے بہت سارے مقامات سے گذریں، چنانچہ ان کا اثر کمزور ہو جاتا ہے۔ پھیپھڑے کے زخموں کو دیگر زخموں کی طرح خشک ہونے کے لئے گرم اور طیف دواؤں کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ وہ دواؤں کو قرحہ تک پہنچا سکیں۔ قرحہ ریوی زیادہ تر بخار کے ساتھ ہوتا ہے اور بخار، مذکورہ اثر کو روکتا ہے لہذا کئی وجوہ سے پھیپھڑے کے زخموں کا علاج مشکل ہوتا ہے۔

حدت، ورم، یا عروقی فساد سے جن لوگوں کو سل ہو جاتا ہے انہیں مسلسل نرم بخار رہتا ہے، جسم لاغر ہو جاتا ہے، ناخون میڑھے ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ ناخون کے نیچے گوشت پکھل جاتا ہے۔ حالت دیر تک باقی رہتی ہے تو بال جھڑنے لگتے ہیں۔ ستقیہ سے اور زیادہ جھڑنے لگیں گے۔ اس کے بعد نفث الدم (اخراج) بند ہونے لگتا ہے یہ حالت موت کے قریب پیش آتی ہے کیونکہ اس وقت مریضوں کو دست آنے لگتے ہیں اور وہ مر جاتے ہیں۔ اس سے قبل اشتہا ختم ہو جاتی ہے، شکم تحلیل ہونے لگتا ہے۔ اخراج بلغم ناممکن ہو جاتا ہے۔ یہی صورت سل کے مریضوں کی ہوتی ہے جب وہ مر رہے ہوتے ہیں۔ طاقت بالکل گر جاتی ہے ایسی صورت میں شروع سے مذکورہ علامات کے رونما ہونے کے وقت تک اخراج رک جاتا ہے تو یہ بیماری کے خراب ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے کیونکہ شروع ہی سے اخراک کارک جانا خراب سل کے اندر ہوتا ہے جس میں پختگی قطعاً نہیں آتی۔

(ابن سرائیون)

بخار کی موجودگی میں پھیپھڑے کے زخم کا علاج:

آطفہ، تبرید، اور ترطیب کے ذریعہ، پھر زخم کو خشک کر دینے کے بعد بخار میں سکون ہو جاتا

ہے، واضح رہے کہ عروقی فساد کے باعث پیدا شدہ پھیپھڑے کا زخم مندمل نہیں ہوتا کیونکہ اس طرح کا زخم صحت کے لئے لمبی مدت چاہتا ہے۔ اس مدت کے اندر زخم متعفن ہو کر سخت ہو جاتا ہے چنانچہ پورا پھیپھڑا فاسد ہو جاتا ہے یا پھر فساد کے وقت پھیپھڑا خشک ہو کر سخت ہو جاتا ہے اور ناقابل اندمال صورت اختیار کر لیتا ہے۔ واضح رہے کہ عروقی فساد کے باعث پیدا شدہ زخم کا فوری تدارک نہ ہو تو سل کا مذکورہ بالا انجام ہو کر رہتا ہے۔ ایسی حالت میں یعنی جب کہ عروقی فساد کا فوری علاج نہ کیا گیا تو ممکن حد تک زخم کو خشک کرنے پر توجہ دیں اور اس سے ہوشیار رہیں کہ سر سے پھیپھڑے کی جانب کسی چیز کا انصباب نہ ہونے پائے۔ اس کے لئے سر کا ستھتہ کر دینے والا مسہل استعمال کریں نیز مانع نزہ ادویات سے کام لیں۔ اس مقصد کے لئے مریض کو دیا قوزہ دیں سر میں شدید امتلا کی کیفیت موجود ہو تو قیقل کی فصد کھولیں۔ اس کے بعد سر کا ستھتہ کر دینے والا مسہل دیں بشرطیکہ بخار یا نرم بخار نہ ہو، بخار اور نرم بخار ہونے کے صورت میں حسب ذیل نسخہ استعمال کریں:

نسخہ :

ترید سفید ۵. ۳ گرام، صبر مغول ۵. ۳ گرام، رب السوس ۲ گرام۔

حرارت بالکل نہ ہو تو حب افادیہ ماست کے ہمراہ دیں۔ حرارت شدید ہو اور کھر دراپن ہو تو بنفشہ، اصل السوس، مویز منقی، سپتال، عناب، خیار شہز، اور ترنجبین کا جو شانہ دیں۔ جسم کا ستھتہ ہو جانے پر سرطان کے ہمراہ ماء الشعیر جیسی مغری، معدل اور مجتہ دوائیں استعمال کریں۔ بوقت خواب اسپغول اور گل ار منی دیں۔ یہ بیحد مفید ہیں۔ پینے میں بارش کا پانی یا ایسا پانی دیں جس میں گل ار منی، گل سرخ، طباشیر شامل کیا گیا ہو۔ کھر دراپن بڑھا ہو اور اخراج رکا ہو تو نرم غذاؤں اور دواؤں کا مسہل دیں اور حالت بہتر ہو تو ممکن حد تک مجتہ و خشک کر دینے والی دوائیں دیں۔ بخار نہ ہو یا ہو مگر تھوڑا ہو تو دودھ استعمال کریں۔ جس جانور کا دودھ دیں اسے خشک چیزیں کھلائیں۔ عورتوں کا دودھ افضل ہے۔ جو مریض بیحد کمزور اور لاغر ہو چکا ہو اس کے لئے دودھ عمدہ ہوتا ہے۔

سل کی ایک قسم بخار کے بغیر ہوتی ہے پہلے طویل کھانسی اور بیحد لیسدار غلیظ بلغم خارج ہوتا ہے جو مچھلی کے سریش کی طرح ہوتا ہے۔ حرارت بالکل نہیں ہوتی۔ سل کی وجہ پھیپھڑے کا زخم بھی نہیں ہوتا بلکہ دائمی نزہ ہوتا ہے جس کا انصباب پھیپھڑے پر کثرت سے ہوتا ہے قصبۃ الرئہ کی وجہ سے پھیپھڑا خشک ہو جاتا ہے۔ مسلسل کھانسی اور ضیق نفس سے مریض کمزور اور لاغر ہو جاتے ہیں علاج ان کا ربو کے علاج جیسا ہے۔ کراث شامی، ابہل، آب نخالہ، بادام صنوبر، اور بادام جیسی

مسهل دوائیں دیں۔ کثرتِ اخراج (بلغم) کا اہتمام کریں۔ حرارت جس قدر کم ہو اسی قدر ملطف کی قوت بڑھا دیں۔ اخراجِ بلغم کی کثرت سے مریض بچ جائیں گے۔ ان کی موت اس لئے بھی ہوتی ہے کہ اخراج کی طاقت کمزور ہو جاتی ہے۔ ادویات اور ضماد کے ذریعہ خشکی پیدا کرنے سے احتراز کریں۔ اس کے برعکس ترطیب سے کام لیں۔ دودھ پلائیں تو اس کے ساتھ کچھ قاطع ادویات شامل کر لیں۔ زخم کی وجہ سے جو سل ہوتا ہے اسے ممکن حد تک ادویات اور ضماد کے ذریعہ خشک کریں۔ سینہ پر صبر، مر، اقاقیا، جوز السرو، راکم، کبریا، اور خاکستر بند گو بھی کا ضماد رکھیں۔ روغن آس یا روغن گل کے ذریعہ تدہین کریں، حرارت موجود ہو تو برگِ خلاف، طر فاء، گل سرخ اور صندل استعمال کریں (اسحاق)

یہاں اسحاق کی جو گفتگو پیش کی گئی ہے وہ مکمل خلاصہ ہے یہ ضرورت سے کم ہے۔

بہتر یہ ہے کہ فسادِ ریوی سے ابتداء یا ابتدا کے بعد رگ کے پھٹ جانے سے پھیپھڑے کی جو حالت ہوتی ہے اس کا نیز پیپ اور پھیپھڑے کے پھوڑے کا علاج ہم خود پیش کر دیں۔ سل غلیظ کا جو علاج اسحاق نے پیش کیا ہے وہ برحق ہے یعنی اس کا علاج وہی ہے جو ربو کا ہے البتہ اس کے ساتھ حرارت بھی ہوتی ہے لہذا تھوڑی فصہ کھول دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ (مؤلف)

یہ ارادہ کر لیں کہ سینہ سے پیپ کی صفائی منہ کے ذریعہ اخراج سے کرنی ہے تو تدبیر بھاری (غلیظ) اور ابھارنے والی کریں۔ اس موقع پر قاطع ادویات کی ضرورت نہیں ہوتی۔ سینہ کا ستھیرہ اخراج کے ذریعہ کرنا ہو تو ابھارنے کے ساتھ اس بات کی بھی ضرورت ہوتی ہے کہ چیزیں ملین اور ملطف ہوں کوئی چیز مغلف (گاڑھاپن پیدا کرنے والی) ہرگز نہ ہو۔ استفرغ تھوڑا تھوڑا کرنا چاہئے تاکہ طاقت نہ گرے خارج ہونے والی پیپ سفید ہو تو مریض کا بچ جانا اور اس کے زخموں کا مند مل ہو جانا زیادہ سزاوار ہے۔ پیپ اگر بدبودار اور خراب ہو تو یہ حالت اس بات کی زیادہ سزاوار ہے کہ فاسد زخم کا ستھیرہ کیا جائے۔ (ابن سرائیون)

سل کے مراتب اور ابواب حسب ذیل ہیں :

۱۔ نفث الدم مزمن، ذات الجنب، پیپ کے بننے، ذات الریہ اور ذات الحجاب کی ابتدا۔

۲۔ پیدا ہونے والا تیز نزلہ جو پھیپھڑے کو فاسد کر دے۔

۳۔ بکثرت غلیظ مادہ جس سے پھیپھڑا بھر جائے۔ یہ جھاگ دار سل ہوتی ہے مؤخر الذکر دونوں

قسمیں سر سے انصہاب نزلہ کی پیداوار ہوتی ہیں۔

سینہ کی تجویف تک سرایت کرنے والے پھوڑے سے صحت ہو جاتی ہے، امعاء اور معدہ تک سرایت کرنے والے پھوڑے سے صحت تقریباً نہیں ہوتی، کوشش یہ ہونی چاہئے کہ پھوڑے کے شگاف کے مندمل ہونے سے پہلے وہ جگہ مندمل نہ ہو جس کا ستقیہ کیا جا رہا ہے۔ (مؤلف)

سل کے مریضوں کی آنکھیں دھنس جاتی ہیں۔ ناک کا کنارہ تیز ہو جاتا ہے کنپٹیاں چپک جاتی ہیں۔ شانے اور کہنیاں اس حد تک اوپر اٹھ جاتی ہیں کہ جسم سے الگ ہو کر معلق ہو جاتی ہیں، کیا معلوم ہوتی ہیں جیسے پر لگے ہوئے ہیں۔ (جالینوس)

واضح رہے کہ مخنن (وہ مریض جن کے شانے وغیرہ پر جیسے معلوم ہوں) وہ لوگ ہوتے ہیں جن کی کنپٹیاں اور تمام بازو پہلوں سے دور ہو جاتے ہیں۔ ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ دونوں شانے پشت کے اندر سے ابھر کر اوپر اٹھ جاتے ہیں، کیونکہ بالا ارادہ یہ صورت اختیار کرتے ہیں تو بازو پہلو سے دور کرنا پڑتا ہے بالخصوص جب کہ اسی کے ساتھ اسے اوپر اٹھالیں۔ (مؤلف)

جس تھوک کے اندر زیادہ خون شامل نہ ہو، خون نہایت سرخ اور ایسا ذات الریہ کے شروع میں ہو تو یہ سلامتی کی نہایت اعلیٰ علامت ہے۔ بیماری کی اس حالت پر ایک ہفتہ یا اسے زیادہ عرصہ گزر جائے اور ٹھنڈک کا یہی حال ہو تو اس میں ہلاکت کا کم سے کم امکان ہوتا ہے (بقراط)

اس طرح کا تھوک اس بات کی علامت ہے کہ پھیپھڑے کا ورم دموی ہے یہ ورم چار سے سات دنوں کے اندر پک جاتا ہے۔ ساتویں دن کے بعد بھی علیٰ حالہ باقی رہے تو یہ معلوم ہو گا کہ اس کا پکنا دشوار ہے۔ پکنے میں دیر ہو تو ایسا مریض یا طبیب کی غلطی سے ہو گا یا پھر یہ بات ہو گی کہ مریض کی طاقت پہلے ہی گر چکی تھی۔ ورم کا بحالہ باقی رہنا عمدہ نہیں ہے (جالینوس)

مفردات:

زفت رطب نفث الدم کے مریض کے لئے عمدہ ہے۔ دوسرے مریضوں میں اسے ۳۷.۵ گرام پلاتے ہیں اس سے زیادہ نہیں۔ پیپ تھوکنے میں سہولت پیدا کرنے کے لئے شہد مفید ہے۔ ربو کے لئے وہ مٹی تجویز کی گئی ہے جو مریض سل کے زخموں کو خشک کر دیتی ہے حتیٰ کہ کھانسی بند ہو جاتی ہے۔ صرف تھوڑی رہ جاتی ہے الا یہ کہ علاج میں کوئی غلطی واقع ہو جائے۔ نو اصیر جس طرح چپک کر خشک ہو جاتے ہیں اسی طرح پھیپھڑے کے زخموں کو بھی خشک کر دینے والی دواؤں سے فائدہ بہو نچتا ہے حتیٰ کہ اکثر لوگوں کو اس کے استعمال سے اپنے صحتیاب ہونے کا گمان ہونے لگتا ہے۔ اس کے بعد وہ خشک آب و ہوا میں منتقل ہوئے اور اپنے تحفظ کی باتیں ترک کر دیں۔ علاج چھوڑ

دیا تو کھانسی دوبارہ عود کر آئی جیسا کہ نواصیر بھی جسمانی امتلاء سے مرطوب ہو جایا کرتے ہیں۔
(جالینوس)

قطران ۵۵ گرام چائے سے پھیپھڑے کے زخم صاف اور تبدیل ہو جاتے ہیں۔ حب الغار پھیپھڑے کے زخم اور عسر تنفس کے لئے عمدہ ہے۔ غار یقون پھیپھڑے کے زخموں میں طلاء کے ہمراہ پلاتے ہیں۔ کراث نبطی قرحہ ریوی کے لئے عمدہ ہے۔ (دیا سقوریدوس)

جھاگ (کف دریا) سینہ اور پھیپھڑے کی بیماریوں کو پختہ کر دیتا ہے اور کھانسی میں مفید ہے۔
(اریباسیوس و بولس)

سرطان نہری کا شوربا اور گوشت سل کے مریضوں کے لئے عمدہ ہے۔ (ابن ماسویہ)
سوس سینہ کی پیپ کو تحلیل کر دیتا ہے۔ (خوز)

صمغ عربی بجمد ٹھنڈی اور خشک ہوتی ہے یہ پھیپھڑے کے زخموں کی مضر توں کا ازالہ کر دیتی ہے۔ (ابو جرتج)

نوجوان سل کی بیماری میں مبتلا ہو جاتے ہیں تو بوڑھا ہونے پر مر جائے گا۔ (بقراط)
بقراط نے یہ بات اس لئے کہی ہے کہ لوگوں کے اس خیال کو غلط بتایا کہ مریض سل کی عمر اتنی ہی لمبی ہوتی ہے جتنی اس کی عمر ہوتی ہے۔ (مؤلف)

ذات الرء کے مریضوں کو حکم دیا جائے کہ عورت کی چھاتی سے دودھ پیئیں۔ (آرومن و ابودیقس)
اس کا مطلب یہ ہے کہ سل کی ابتدا میں دودھ استعمال کیا جائے کیونکہ ذات الرء نام ہے سل کی ابتدا کا۔ الایہ کہ خیال ہو کہ تھوکی جانے والی شے میں اس سے ہمیشہ نفع ہوتا ہے یا تھوک کے اندر بہت کم چیز ملتی ہو۔ تھوکی جانے والی چیز مہشت تھوڑی تھوڑی تھوکی جا رہی ہو۔ یہ حالت پختہ ہونے کے لئے بہت کم ہے برعکس حال برعکس نتیجہ کا حامل ہے۔

حرارت اور بخار کی موجودگی میں پیپ تھوکنے والے مریض کیلئے
معجون کا عمدہ نسخہ:

لومڑی کا پھیپھڑا، بادیان، رب السوس، عصاۃ پر سیا و شاں، شکر پانی کے اندر شامل کر کے اور
پکا کر گاڑھا کر لیں۔ (مؤلف)

البحران کے تیسرے مقالہ کے شروع میں جالینوس کا بیان ہے۔
”رعاف (نکسیر ٹوٹنا) درم ریوی کے مشابہ نہیں ہے، یہ ذات البتب کے مشابہ ہے۔“ مراد یہ ہے

کہ یہاں عمدہ بحر ان نہیں ہوتا۔ یہیں سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ذات الجنب کے باب میں فصد کھول دینا۔ ذات الرء کے مقابلہ میں زیادہ ضروری ہے ذات الرء میں فصد کی ضرورت نہیں ہوتی۔
الایہ کہ فصد کے لئے اکثر علامات نمایاں ہو گئی ہوں۔ (مؤلف)

سل کی ایک قسم نہایت خراب، خبیث اور سرعت موت طاری کر دینے والی ہوتی ہے۔ اس قسم میں یا تو اصلاً تھوکی جانے والی شے پختہ نہیں ہوتی یا ہوتی ہے مگر بد گودار اور کم ہوتی ہے مریض اوپر آنے والی چیز کو تھوڑا تھوڑا کھینچ پاتا ہے۔ اس کی ایک اور قسم ہوتی ہے، یہ خراب نہیں ہوتی ہے اور تادیر قائم رہتی ہے۔ یہ خوب پکتی اور تھوک کے ذریعہ بہ آسانی خارج ہوتی ہے۔ (جالینوس)
بچے دانت نکلنے کی عمر تک چونکہ ان کے اندر نشوونما کی قوت زیادہ ہوتی ہے اسلئے بیحد دشوار امراض سے بچے رہتے ہیں بالخصوص دانت نکلنے وقت وہ کسی مشکل بیماری میں مبتلا نہیں ہوتے۔

(جالینوس)

یہ پھیپھڑے کے زخموں سے بالخصوص بچے رہتے ہیں۔ زخم ہو بھی جاتے ہیں تو تیزی سے مندمل ہو جاتے ہیں چونکہ مزاج مرطوب ہوتا ہے اس لئے ان کے اندر دق کی بیماری تقریباً نہیں ہوتی۔ کئی بچوں کے اندر ذات الرء کا مستحکم زخم میں نے دیکھا ہے۔ یہ بچے مکمل طور پر صحتیاب ہوئے۔ (مؤلف)
بچوں کے تمام امراض بہت جلد پختہ ہوتے ہیں ان سے وہ بہت جلد صحتیاب ہو جاتے ہیں۔

(جالینوس)

سل کی بیماری دقیق لازم بخار سے خالی نہیں ہوتی۔ یہ بخار کئی بخاروں سے مرکب بھی ہوتا ہے، مثلاً پانچویں دن آنے والا بخار اور ناغہ دیکر آنے والا بخار (شطر الغب) روزانہ آنے والا اور ناغہ دے کر آنے والا بخار۔ سب سے زیادہ برا اور مہلک بخار وہ ہوتا ہے جو پانچویں دن آنے والے بخار سے مرکب ہوتا ہے۔ اس کے بعد ناغہ دے کر آنے والا بخار پھر روزانہ آنے والا بخار۔ (جالینوس)
سر کو منڈا کر اس پر خردل، تافشیا، اور بیٹ کبوتر کا طلاء اس وقت کرتے ہیں جب مادہ سر کی جانب اتر کر گرم گرم پھیپھڑے کی جانب آتا ہے اور بخار نہیں ہوتا۔ اس وقت فصد سے ابتدا کرنی چاہئے۔ سر منڈا جائے اور مذکورہ ادویات کا اس پر طلاء کیا جائے۔ نزلہ کو روکنے کے لئے منوم، مخدر اور مغری ادویات استعمال کی جائیں۔

یہ عمل بیماری کے شروع میں کیا جاتا ہے بشرطیکہ نزلہ پھیپھڑے کو زخمی کرنے کی حد تک نہ بڑھ گیا ہو۔ مریض اس علاج سے مکمل صحتیاب ہو جاتا ہے۔ زخم ہو جانے کی صورت میں پھیپھڑے کو خشک کرنے کی تدبیر کرنی چاہئے، مگر صحتیابی کے لئے کوئی راہ نہیں ہے۔ (جالینوس)

سل کی یہ تیسری قسم نہایت خبیث اور خراب قسم ہے۔ شروع میں مذکورہ تدبیر کے ذریعہ نزلہ روک کر اور خشک کرنے والی اور مخدر ادویات کے استعمال سے صحت لائی جاسکتی ہے۔ اس سل کی علامت یہ ہے کہ کھانسی کے بغیر نفث الدم ہوگا۔ نفث تیز نہ ہوگا حالت دیر تک باقی نہ رہے گی، نفث الدم بھی بار بار نہ ہوگا۔ البتہ نفث کی ابتدا میں یہ کیفیت رہے گی۔ (مؤلف)

پھیپھڑے کا ایک پھوڑا مشاہدہ میں آیا جو سکڑ کر خون کرنے لگا پھر یہ خون پیپ بنا اور مریض صحتیاب ہو گیا۔ یہ پانچ سال کا بچہ تھا۔ (مؤلف)

سل کی بیماری حسب ذیل اطوار سے لاحق ہوتی ہے

- ۱۔ ابتدائی طور پر پھیپھڑے میں پھوڑا ہو جائے۔
 - ۲۔ پہلو میں پھوڑا ہو جائے اور پیپ کا انصباب سینہ کی جانب ہونے لگے اور سینہ صاف نہ ہو سکے۔
 - ۳۔ نزلہ کا انصباب سر کے جانب ہونے لگے۔
 - ۴۔ ربو مزمن باعث بن جائے۔
 - ۵۔ نفث الدم سبب بن جائے۔
- یہ ساری قسمیں علاج سے جاتی رہتی ہیں، بہ شرطیہ کہ فساد پیدا نہ ہو۔ فساد پیدا ہو جانے کی صورت میں پھیپھڑے کو فقط خشک کیا جاتا ہے۔ دودھ سب سے عمدہ دوا ہے اس سے سل کی تمام قسموں کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ یہ ردی خلط کی تعدیل کرتا ہے۔ اخراج کے اندر سہولت پیدا کرتا ہے۔ طاقت کو بڑھاتا ہے۔ قرحہ کو دھو کر صاف کر دیتا ہے اور مندمل بھی کر دیتا ہے کیونکہ یہ قرحہ کو سکڑ دیتا ہے۔ (مؤلف)

ایک شخص کو ذات الریہ کی بیماری ہو گئی۔ صحتیاب ہوا تو بازو پیچھے کی جانب سے، داخلی پہلو سے اور پیش بازو کے دونوں مقامات انگلیوں تک بے حس ہو گئے۔ بعض لوگوں کی حرکت کے اندر بھی تھوڑی مضرت لاحق ہوئی ہے، ایسا اس لئے کہ جو مقامات..... (۱) کے درمیان واقع ہیں ان میں پہلے اور دوسرے مقام سے نکلنے والے اعصاب کو مضرت لاحق ہوئی۔ (جالینوس)

ذات الریہ اور ذات الجنب کے مریض کو صحتیابی کے بعد کبھی حس و حرکت کے اندر دشواری پیش آتی ہے۔ اسے سمجھنے کے لئے باب الفالج کا مطالعہ کریں۔ (مؤلف)

دودھ کے بیان میں :

دودھ پھیپھڑے کے زخم کو صحتیاب کر دیتا ہے کیونکہ اپنی مائیت سے اس کی صفائی کر دیتا ہے۔
پنیر سے قرحہ پر مہر لگا دیتا ہے یہ سل کے مریضوں کو قطعی طور پر صحتیاب کر دیتا ہے۔ البتہ جس مریض
کا بخار طاقتور ہوتا ہے وہ لاغری کی حد تک پہنچ جاتا ہے تو دودھ کو ہضم کرنا اس کے بس سے باہر ہوتا
ہے۔ دیگر لوگوں میں بخار کی حرارت سے دودھ میں تبدیلی واقع ہو جاتی ہے۔ (فلاذیوس)

گدھی کا دودھ لکڑی کے پیالہ میں پینا چاہئے۔ جس پانی کے ہمراہ اسے پیا جائے وہ بارش کا پانی
ہونا چاہئے۔ سینہ پر ایک بار تازہ مرہم بیرون تک رکھیں اور دوسری بار چاہیں تو طلاء کریں۔ احتباس
تنفس میں ماء العسل دیں۔ رب السوس نہایت مؤثر ہے۔ اسے شب میں دیں، مریض اسے زبان کے
نیچے رکھے۔ (فیلغریوس)

پرانے سل اور کبڑے پن کے لئے نہایت عمدہ نسخہ :

روزانہ ایک کیکڑا آش جو کے ہمراہ جوش دیں۔ کھانے میں بیضہ کا گودا اور پیہ مرغ اور روغن
بادام کے ساتھ نرم بخنی دیں۔ کھانے کے بعد مریض کو تھوڑا آبزین میں بٹھائیں۔ زیادہ دیر تک
نہیں۔ اس کے بعد روغن بنفشہ سے ہلکی مالش کریں۔ (بختیشون)

قصۃ الرئہ میں پھوڑے اور ورم کی علامت یہ ہے کہ بخاری سخت ہوگا، پشت کے وسط میں
تڑپ، جسم میں خارش، آواز ٹیٹھی ہوئی اور منہ کے بو مچھلی جیسی ہوگی۔ پھیپھڑے کے اندر کبھی پانی
آ جاتا ہے، اس کے ساتھ ہلکا بخار مسلسل ہوتا ہے سوء تنفس، اطراف میں ورم، مواد کا اخراج ہوتا ہے اور
دیر تک ہوتا رہتا ہے۔ کبھی ایسے محسوس ہونے لگتا ہے جیسے استقاء کی بیماری ہو گئی ہے۔ کبھی یہ پانی
شکم کے نیچے اتر آتا ہے ایسی صورت میں تنفس پہلے ہلکا پھر بھاری ہو جاتا ہے پہلو سے آپریشن کر کے
پیپ کے علاج کی طرح علاج کریں۔ (بقراط)

پھیپھڑے کے پھوڑے کے ساتھ شدید بخار، گرم تنفس متواتر، منہ کی بدبو، طاقت میں ڈھیلا
پن، شانے کے نیچے ہنسی اور چھاتی میں تڑپ، سینہ کے اندر بوجھ اور مریض پر ہڈیانی کیفیت طاری
ہوتی ہے۔ کچھ مریضوں میں ایسا ہوتا ہے کہ وہ کھانسی کی حد تک تڑپ محسوس نہیں کرتے۔ جھاگ
سفید مادہ کا اخراج کرتے ہیں۔ شروع میں زبان سرخ پھر سیاہ ہو جاتی ہے۔ سیاہی تیزی سے نہ آئے تو
پھوڑا پھوٹنے کے لئے بے قرار ہوگا زبان پر ہاتھ رکھیں گے تو وہ چپک جائے گا۔ مرطوب المزاج

مریضوں کے اندر درد زیادہ تیز ہوتا ہے۔ تھوک کے اندر شیرینی محسوس ہونے لگے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ پھوڑے کے اندر پیپ پیدا ہو گئی ہے۔ چالیس دنوں کے اندر پیپ صاف ہو گئی تو ہو گئی ورنہ ایک سال تک باقی رہے گی۔ مریض کا تھوک بدبودار ہو گا تو ہلاک ہو جائے گا۔ (البقراط)

علاج سر کے استفرغ سے کریں تاکہ پھیپھڑے کی جانب بہہ کر کوئی چیز نہ آ سکے۔ مریض کو شیریں حلوہ دیں تاکہ پھوڑا پک اور دھل جائے۔ چار یا پانچ دن تک یہ عمل کریں اور شیرینی ترک کر دیں اور کوشش کریں کہ مادہ اوپر آئے، شکم سہل ہو جائے تاکہ بخار کے لئے کوئی قابل قدر طاقت باقی نہ رہے۔ ورنہ طاقت گر جائے گی اور صحت ہونا ممکن نہ ہو گا۔ پیپ بہ کر سینہ کی جانب آ جائے تو ایسا محسوس ہو گا کہ افاقہ ہو گیا ہے مگر کچھ ہی دنوں کے بعد حالت خراب ہو جائے گی پندرہ دنوں سے پہلے پہلے جلد سے جلد پانی گرم کرو پھر مریض کو نہار منہ ایک کرسی پر بٹھا دو۔ ایک شخص شانوں کو پکڑ کر حرکت دے، آپ اپنا ہاتھ مریض کے سینہ کے دونوں جانب رکھ کر دیکھیں کہ پیپ کس پہلو ہے جس پہلو ہے اسے قطع کر دیں۔ بائیں پہلو کی پیپ زیادہ محفوظ ہوتی ہے۔ جس مریض کی بھی پیپ سینہ کی جانب آئے اور کچھ بھی اس کا اخراج نہ ہو اور نہ ہی ادویات کے ذریعہ اسے اوپر چڑھانے کی امید باقی ہو تو اس کا آپریشن کر دیں۔ کتاں کی ایک دھچی لیکر گل سرخ میں ڈبو کر پہلو پر چھڑک دیں جو مقام جلد از جلد خشک ہوتا ہے وہ وہی ہے جہاں پیپ کا اجتماع ہوتا ہے۔ اس کے سخت ہونے سے اس کی جگہ معلوم ہو جائے گی۔ لہذا وہیں آپریشن کریں۔ سر کو نزلوں سے محفوظ رکھیں۔ معدہ کو ٹھنڈی غذاؤں کے ذریعہ تقویت پہنچائیں۔ اس کے لئے مثال کے طور پر وہ غذا دیں جو قوس والے استعمال کرتے ہیں۔ (مؤلف)

پانچواں باب

ذات الجنب، ذات الجنب اور ورم سبب میں فرق
اور ورم رء نیز ورم حجاب میں فرق

ذات الجنب میں جو چیزیں اکٹھا ملتی ہیں وہ حسب ذیل ہیں:

۱۔ تیز بخار۔

۲۔ پسلیوں کے اندر جھین جیسا درد۔

۳۔ تنفس میں تبدیلی۔

۴۔ اور کھانسی۔

کھانسی تو آتی ہے مگر مریض کوئی چیز کھانسی کے ذریعہ تھوکتا نہیں ہے۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ مرض قطعی طور پر پختہ نہیں ہوا ہے۔ دوسرے یہ کہ کوئی چیز تھوکتا بھی ہے تو وہ چیز نامحسوس ہوتی ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ تھوکی جانے والی شے کے اندر فقط نچ نہ ہو۔

۲۔ ناپختہ ہونے کے علاوہ فی نفسہ ردی اور خراب ہو۔

پختہ تھوک ان دونوں کے برعکس ہوتا ہے۔ اسی کو اطباء خصوصیت سے ”بزاق“ کہتے ہیں۔ ان کا معمول یہ ہے کہ ”بزاق“ اس تھوک کو وہ نہیں کہتے جو خون، مرارہ، بلغم یا جھاگ سے مشابہ ہو۔ ان تمام چیزوں کو وہ ”نفث“ سے تعبیر کرتے ہیں۔ ”نفث“ کے اندر خون، صفراء، اور سوداء کچھ بھی نہیں ہوتا ہے تو اسے وہ بزاق کا نام دیتے ہیں مرض پیدا ہونے کے بعد یہ بزاق تیزی سے پیدا ہو جاتا ہے تو کم ہوتا ہے۔ نفث کچھ بھی نہ ہو یا ہو مگر ناپختہ ہو تو مرض کے طویل ہونے کی علامت ہوتا ہے۔

خراب ہونے کے ساتھ خبیث بھی ہو تو موت کی خبر دیتا ہے۔ (جالینوس)

گفتگو کا حاصل یہ ہے کہ بیماری کے بعد نفث کا نہ ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ پیپ قطعاً پختہ نہیں ہوتی ہے۔ جس قدر نفث میں تاخیر ہوگی نچ کا زمانہ بھی اسی قدر دراز ہوگا۔ نفث ہونا کسی بیماری کے ہونے کی دلیل نہیں ہے البتہ یہ پختہ، محمود، اور ردی کیفیات سے خالی ہو حتیٰ کہ بزاز سے کہا جاسکے اور بیماری کے بعد جلد رونما ہوا ہو تو بیماری کے کم ہونے کی دلیل ہے۔ ان صفات کے برعکس ہو تو اس بات کی علامت ہوگا کہ مرض فقط طول کھینچے گا بشرطیکہ نفث صرف نا پختگی کی حد تک ہو یعنی بزاز کے بعد برعکس کیفیات کم ہوں، جیسا کہ آگے ہم بیان کریں گے یا پھر وہ اس بات کی علامت ہوگا کہ موت قریب ہے۔ ایسا اس وقت ہوگا جب نا پختہ ہونے کے ساتھ ”نفث“ ردی اور خبیث ہوگا۔ (مؤلف)

جن چیزوں کو ”نفث“ کہتے ہیں ان میں شوخ سرخ رنگ، زرد رنگ، جھاگ دار یا پتلا اس بات کی علامت ہے کہ محض نفع نہیں ہو سکتا ہے۔ ان سے کسی خطرہ کا اندازہ نہیں ہوتا مگر جس نفث کا رنگ نہایت سرخ، نہایت زرد، نہایت سبز، بیحد جھاگ دار، لیسدار، یا گول ہو گا وہ ردی ہونے کی علامت ہے۔ ان میں جو زیادہ سیاہ ہو گا وہ اور زیادہ ردی ہوگا۔ اسی کے ساتھ یہ دیکھیں کہ تنفس میں آسانی ہو رہی ہے مشکل۔ اگر اخراج سہولت ہو رہا ہے تو عمدہ اور محمود اور برعکس ہے تو ردی ہوگا۔ (جالینوس)

اخراج میں آسان ہونا عمدہ ہونے کی علامت ہے، خارج ہونے والی شے کا عمدہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ سبز یا سیاہ نفث سہولت خارج ہو رہا ہو تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ نفث محمود ہے۔ اخراج کی جہت محمود ہے۔ مثلاً دو نفث خراب ہونے میں برابر ہوں مگر ایک زیادہ آسانی سے خارج ہو رہا ہو تو اس کے اندر فساد کم ہوگا۔ برعکس صورت حال برعکس ہوگی۔ (مؤلف)

تقدمہ المعرفة میں بقراط کا ایک بیان ہے کہ اسے یہاں میں پیش کر رہا ہوں، وہ لکھتا ہے کہ ”سینہ پیچھے اور پسلیوں کے تمام دردوں میں بزاز کو بہ آسانی خارج ہونا چاہیے۔ سرخ رنگ بزاز کے اندر بری طرح شامل ہوگا۔“

اس گفتگو نے ثابت کر دیا ہے کہ بقراط کے نزدیک ایک مذکورہ بالا ”نفث طبعی“ یہ ہے کہ سرخ رنگ اس کے اندر اچھی طرح شامل ہو۔ (جالینوس)

مذکورہ گفتگو سے واضح ہو گیا ہے کہ عمدہ اور قابل تعریف ”نفث“ اس بیماری کے اندر وہ نہیں ہے جس کے اندر سرخی اور کوئی تبدیلی موجود ہو بلکہ وہ ہے جس میں تھوڑی سرخی اچھی طرح ملی جلی

ہو۔ عمدہ قسم کا اختلاط طاقت میں زیادہ ہونے کا پتہ دیتا ہے۔ اختلاط جس قدر عمدہ ہوگا اسی قدر نفٹ ردی ہونے سے دور ہوگا۔ برعکس صورت برعکس ہوگی۔ اور جو شے بزاق سے اچھی طرح ملی جلی نہ ہوگی وہ ردی ہوگی۔ (مؤلف)

بقراط کا خیال ہے کہ تمام چیزوں کے اندر اختلاط غیر مساوی اور مختلف ہی اختلاط ہوگا۔ تجربہ سے اس کی شہادت ملتی ہے کیونکہ سرخ رنگ اگر خالص ہے تو یہ خطرے کی علامت ہوتا ہے۔ ”خالص“ سے اس کی مراد یہ ہے کہ بزاق کے اندر ملی جلی نہ ہو۔ اس کے بعد اس نے کہا ہے کہ لیسدار سفید اور گول ”نفٹ“ غیر مفید ہے۔ اس کے بعد آگے اس نے بیحد خراب نفٹ کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ نفٹ جب بیحد سبز یا جھاگ دار ہو اور نہایت خالص ہو حتیٰ کہ سیاہ ہونے کا گمان پیدا کرنے لگے تو یہ مذکورہ نکثوں سے بیحد خراب ہے۔ اسی مثال پر اس نے ذات الجنب سے خصوصیت رکھنے والی چیز کا استدلال کیا ہے۔ انہی کے ساتھ تیز امراض کے ساتھ اس کی عمومی چیزوں پر بھی غور کریں۔ عمدہ علامتیں یہ ہیں کہ مریض مرض کو برداشت کر لے، تنفس صحیح ہو، درد نہ ہو، بزاق بہ آسانی خارج ہو، جسم متوازن طور پر گرم ہو، نرم ہو، پیاس نہ ہو، بول و بزار، نیند اور پسینہ محمود ہو۔ آلات تنفس کی مخصوص عمدہ اور تمام تیز امراض کی مشترک علامات کا تذکرہ ہم کر چکے ہیں۔ اس کے بعد بقراط نے ردی علامات کا تذکرہ کیا ہے وہ لکھتا ہے کہ ”ردی علامات یہ ہیں کہ بیماری کو برداشت کرنا مریض کے لئے گراں ثابت ہو۔ تنفس عظیم متواتر ہو، درد کے اندر سکون نہ ہو۔ (جالینوس)

مراد وہ درد ہے جو چھین کی طرح پہلو میں محسوس ہوتا ہے۔ (مؤلف)
بزاق کا اخراج محقت ہو، زور دار چھینک آتی ہو، جسم کے اندر بخار کی حرارت مختلف ہو، شکم اور دونوں پہلو بیحد گرم ہوں، پیشانی دونوں ہاتھ اور پیر سرد ہوں، بول و بزار، نیند اور پسینہ سب خراب اور نامحمود ہوں۔

سیاہ نفٹ ناچنتہ ہونے کے علاوہ موت اور ہلاکت کی علامت بھی ہے۔ ذات الجنب کے مریض میں نفٹ تیزی سے اور متداول طور پر رونما ہو تو مرض کی مدت کم ہوتی ہے لیکن یہ بیماری کے آخر میں رونما ہو تو بیماری طویل ہوگی۔ ذات الجنب میں آنے والے بخار بالعموم ناغہ دیکر آتے ہیں۔ سچ کی کوئی بھی علامت نظر آئے جو دوسری باری کے آنے سے پہلے رہی ہو تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ مرض کی مدت کم اور مریض محفوظ رہے گا۔ تندرستوں کے بزاق سے مشابہ بزاق آلات تنفس کے بیحد محفوظ ہونے کے علامت ہے۔ اس کے مخالف بزاق جس قدر مخالف ہوگا اسی

قدر آلات تنفس متاثر ہوں گے۔ طبعی بزاق کے برعکس بزاق اس بات کی علامت ہے کہ مادہ ناپختہ ہے نیز یہ کہ آلات تنفس بیکرد کمزور ہیں۔ اس کے اندر کوئی ردی چیز بھی موجود ہو تو یہ موت کی علامت ہے۔ (جالینوس)

نچ کی علامتیں جتنی مقدم ہوں گی اتنی ہی بیماری کی مدت کم ہوگی اور جس قدر ان کے اندر طاقت ہوگی اسی قدر بیماری محفوظ ہوگی۔ بزاق کی بات، ذات الرئہ اور ذات الجنب کا پختہ ہونا ”باب الزماں الامراض“ میں بیان کیا گیا ہے۔ یہیں حسب ضرورت تمام تفصیلات پیش کی گئی ہیں۔ اجمالی طور پر یہ بتا دینا یہاں کافی ہے کہ جس بزاق کے اندر خالص سرخی، زردی، جھاگ، اور لسی نہ ہو وہ اخراج میں آسان اور بے درد ہوگا۔ جس مادہ سے ذات الجنب ہوا ہے اس کے پختہ ہونے پر مذکورہ بزاق کے علامت بننے کا مقام وہی ہے جو مقام پیشاب کے اندر سفید، چکنے اور بیٹھ جانے والے ثقل کا ہوتا ہے۔ مریض مادہ کا اخراج قطعاً نہ کرے گا۔ کھانسی اسے خشک آئے گی جیسا کہ بول مائی کا حال ہوا کرتا ہے۔ اگر پتلا اور تھوڑا اخراج ہو رہا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ مریض آہستہ آہستہ بیکرد پختگی کی جانب منتقل ہو رہا ہے۔ یہ اس بات کی علامت نہیں ہے کہ ان علامات کو موجودگی میں ذات الجنب کی شروعات کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ ذات الجنب کا بڑھنا تو دور کی بات ہے۔ نفث بکثرت اور گاڑھے پن میں زیادہ بڑھنے لگے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ پختگی کی راہ شروع ہو گئی ہے۔ نفث، پختہ، زیادہ آسان اور بغیر کسی درد کے ہونے لگے تو یہ مکمل نچ کی علامت ہے۔ یہ وقت انتہائے مرض کا ہوتا ہے۔ اس نفث کی مقدار کم ہو جائے تاہم گاڑھا پن اور اخراج کی آسانی باقی ہو اور کچھ بھی درد موجود نہ ہو تو اس حد تک بہو نچنے کے بعد بیماری کا خاتمہ یا انحطاط ہونے لگتا ہے۔

(مؤلف)

ورم جس مقام پر ہوتا ہے وہ مقام پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی ہوتا ہے۔ ورم کی وجہ سے یہاں درد ہوتا ہے جو چھبنے والا ہوتا ہے اور اس کا حلقہ پھیلا ہوا ہوتا ہے کیونکہ ورم جھلی کے مقام پر ہوتا ہے اور حساس جھلیوں میں ورم کی یہی کیفیت ہوا کرتی ہے۔ علاوہ ازیں جھلی آلات تنفس کا چیز ہوتی ہے۔ تنفس کے اندر اس پہلو سے تبدیلی واقع ہوتی ہے کہ یہ دل سے قریب ہوتا ہے لہذا ورم کی التہابی کیفیت سے دل کو تھوڑا نقصان بہو نچتا ہے۔ قلب کو اس طرح کا التہابی اثر بہو نچنے سے بخار کا ہو جانا لازم ہوتا ہے۔ مقام تنفس پھیپھڑے سے بھی قریب ہوتا ہے۔ پھیپھڑے کے اندر چونکہ تھقل، نرمی، رقت اور ہر مرطوب جوہر کی بہ آسانی اور بہ سرعت قبول کر لینے کی صلاحیت ہوتی ہے اس لئے جھلی کے اندر جو مرطوبت موجود ہوتی ہے پھیپھڑہ لازمی طور پر اس کا کچھ حصہ قبول کر لیتا ہے ایسی

صورت میں لازماً کھانسی پیدا ہوگی۔ عام حالات میں یہ ضروری نہیں ہے کہ کچھ اخراج بھی ہو، البتہ غشائی ورم کی وجہ سے پھیپھڑے کی جانب بہ کثرت غلیظ مادہ بہہ کر آ رہا ہو تو کھانسی کے ساتھ اخراج بھی ہوگا۔ مادہ تھوڑا اور رقیق ہوگا تو ہیجان تو پیدا کرے گا۔ کھانسی بھی آئے گی مگر اجتماع مادہ اور نچ کے بغیر اخراج نہ ہو سکے گا۔ اس طرح اس میں اضافہ اور گاڑھا پن پیدا ہوگا۔ ذات الجنب چونکہ ایک ایسے عضو کے ورم کا نام ہے جو سخت، تنگ، اور اپنے اندر کی تمام رطوبتوں کو محبوس کر لیتا ہے اس لئے شروع میں اخراج نہیں ہوتا مگر یہ عضو نرم ہو کر ڈھیلا پڑتا ہے اور کوئی چیز پھیپھڑے کی جانب بہہ کر آنے لگتی ہے تو کھانسی بڑھ جاتی ہے اور اس وقت اخراج ہونے لگتا ہے۔ نکلنے والے مادہ کے رنگ سے ورم کی باعث خلط کو پہچانا جاسکتا ہے چنانچہ مادہ جھاگ دار ہوتا ہے تو خلط بلغمی ہوتی ہے۔ مائل بہ سرخی ہوتا ہے تو مادہ صفراوی ہوتا ہے۔ اسی طرح مائل بہ سخت زردی ہوتا ہے تو اس بات کی علامت ہوتا ہے کہ صفراء کے اندر بہ کثرت مائی رطوبتیں شامل ہو گئی ہیں۔ یہ مادہ مائل بہ باریک زردی ہوتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ خالص مرارہ کے اندر جو رطوبت شامل ہوئی ہے وہ زیادہ شامل ہو گئی ہے۔

مادہ سیاہ ہوتا ہے تو خلط مائل بہ سیاہی ہوتی ہے۔ شوخ سرخی کی جانب مائل ہوتا ہے تو زیادہ تر شوخ رنگ کا میلان رکھتا ہے۔ یہ زیادہ تر خون اور کم تر صفراء ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس طرح کا مادہ کم تکلیف دہ اور ہلاکت کا زیادہ رجحان رکھتا ہے۔ مذکورہ اعراض یعنی چیخ، بخار، ضیق تنفس کی قوت مریض کی قوت کا پتہ دیتی ہے۔ یہ اعراض کمزور ہیں تو مریض کے کمزور ہونے کا پتہ چلتا ہے۔ ذات الجنب میں نبض تناؤ کے ساتھ صلب ہوتی ہے کیونکہ کسی عصبی عضو کی بیماری مساوی ہوا کرتی ہے۔ بیماری یہاں ورم کی ہوتی ہے چونکہ اس کے ساتھ شدید بخار ہوتا ہے اس لئے نبض سریع متواتر اور عظیم ہو جاتی ہے۔ نبض مذکورہ اعراض کے تحت بیماری کے سخت ہونے کا پتہ دیتی ہے۔ برعکس صورت سے برعکس حالت کا پتہ چلتا ہے۔ (جالینوس)

سینہ اور پھیپھڑے کے ورم کو پکانے کیلئے قرص کا عمدہ نسخہ :

ختم خطمی، خیار، خبازی، خرپڑہ، کدو، رب السوس، کلی ناخونہ، بنفشہ، کیترا، لعاب ختم کتاں میں قرص تیار کریں اور عرق انجیر کے ساتھ استعمال کریں۔ (جالینوس)

نچ کا پتہ دینے والا براق پھر بھی براق سفید، لیسدار، مائل بہ زردی یا خون آمیز نہیں ہوا کرتا۔ ان بزاقوں کے اندر بعض خطرہ کی علامت ہیں مثلاً مائل بہ زردی اور پان کے رنگ کا براق۔ تھوڑا سیاہ

بزاق بھی موت کی بڑی علامت ہوتا ہے بشرطیکہ سیاہ ہونے کے ساتھ بدبودار بھی ہو۔ کچھ بزاق موت کی ہلکی علامت ہوتے ہیں۔ مثلاً سیاہ جو بدبودار نہ ہو۔ یہ ہیں ہر خارج ہونے والے مادہ کی چار علامتیں۔ خارج ہونے والی اشیاء جو منجمد ہوتی ہیں، میں مقدار، کیفیت اور اخراج مادہ کا وقت اور اخراج دیکھا جاتا ہے۔ مقدار کم بھی ہوتی ہے اور زیادہ بھی۔ کیفیت کا جہاں تک تعلق ہے اس کی چار قسمیں ہوتی ہیں۔

۱۔ قوام یہ غلیظ پانی ہوتا ہے۔

۲۔ رقیق (پتلا)۔

۳۔ رنگ۔ سفید۔ آتش، سخت سرخ یا سیاہ ہو سکتا ہے۔

۴۔ بو۔ بدبودار یا غیر بدبودار ہوگی۔ شکل گول یا گول نہیں ہوگی۔ اخراج مادہ کا وقت ابتدا میں ہوتا ہے اور انتہا میں بھی۔ طریق اخراج یہ ہے کہ کھانسی کے بغیر مادہ بہ آسانی یا سخت کھانسی کے ساتھ خارج ہوتا ہے۔

مادہ کی قسمیں تین ہیں:

۱۔ پختہ یہ ایک ہی قسم کا ہوتا ہے۔ ۲۔ ناپختہ اس کی بے شمار مختلف قسمیں ہیں۔ قوام اور رنگ۔ قوام پتلا اور گاڑھا دونوں ہوتا ہے۔ یہ دونوں اس بات کی علامت ہیں کہ مادہ تھوڑا ہے۔ رنگ سرخ یا بے حد آتش ہوتا ہے۔ دونوں ہی بڑے خطرے کی علامت ہیں، کچھ رنگ ایسے ہیں جو موت کا پتہ دیتے ہیں۔

تھوکنے سے بزاق کا تھوڑا اور پختہ خارج ہو تو ایسی صورت میں بیماری کے اعراض بھی موجود رہیں تو بیماری میں اضافہ ہوگا۔ برعکس ازیں اعراض میں سکون ہو تو انحطاط مرض کی دلیل ہے۔ (جالینوس)

ذات الجنب میں جس چیز کا اخراج ہوتا ہے وہ ورم پیدا کرنے والی خلط کی پیپ ہوتی ہے۔ دستور کے مطابق یہ پیپ جاری نہیں ہوتی تو اس کا ترشح ہونے لگتا ہے۔ نکلنے والی چیز کبھی سیاہ ہوتی ہے جو ابتدا میں نہیں ہوتی بلکہ مرض پر ایک مدت گزر جانے کے بعد ہوتی ہے۔ اس سے پہلے بالعموم زرد چیز کا اخراج ہوتا ہے۔ (جالینوس)

ذات الجنب میں ورم حار ضربان (تڑپ) سے محسوس نہیں ہوتا کیونکہ ورم پسلیوں کو استر کرنے والی جھلی میں ہوتا ہے اور اس سے شریانوں کی ملاقات مدافعت کی حد تک نہیں ہوا کرتی۔ ورم حار اگر

پسلیوں کے مابین عضلہ کے اندر ہوتا ہے تو اس کی موجودگی میں دردناک حد تک تڑپ موجود ہوتی ہے کیونکہ شریانوں کے انبساط سے ورم پر دباؤ پڑتا ہے۔ (جالیئوس)

اس مقام پر تڑپ کا ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ ورم باہر کی جانب مائل ہے۔ لہذا یہ ذات الجنب نہیں ہوتا۔ ہو سکتا ہے اس کا منہ باہر کی جانب کھل جائے۔ کھانسی کے ساتھ تھوڑی چھین بھی ہو جو سخت اور دردناک حد تک نہ ہو، ضیق تنفس اور بخار بھی ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ورم اندر سے پسلیوں کو ڈھانکنے والی جھلی کے اندر ہے۔ یہ حقیقی ذات الجنب ہوتا ہے۔ باہر کی جانب پھٹ کر بہنے کی اس سے امید رکھنا مناسب نہیں ہے۔ (مؤلف)

کیونکہ پسلیوں کو استر کرنے والی جھلی پسلیوں کے سروں کے نیچے سے چل کر ہنسی تک پہنچتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ذات الجنب میں درد کبھی ہنسی کی جانب ہوتا ہے۔ ایسا اس وقت ہوتا ہے جب ورم ادھر کے اجزاء میں ہوتا ہے۔ درد کبھی حجاب کے نزدیک ہوتا ہے۔ یہ اس وقت ہوتا ہے جب کہ ورم نچلے اجزاء کے اندر ہوتا ہے۔

ذات الجنب کے مریض سینہ کے اندر بوجھ اور ایک ایسا درد محسوس کرتے ہیں جو غیر صدری حصہ سے شروع ہو کر عظم القصد کے گوشہ تک اور یہاں سے پشت کی ہڈی تک جاتا ہے، ساتھ میں تیز بخار، چھین والا درد، رنگین یا جھاگ دار مادہ خارج ہوتا ہے۔ بالعموم مادہ کے اوپر مراریت غالب ہوتی ہے۔

فرض کر لیں کہ کوئی شخص تنفس کے وقت پیچھے کی پسلیوں میں درد محسوس کر رہا ہے اس پر ذات الجنب کے ہونے کا حکم لگانا مناسب نہیں ہے۔ یہاں یہ دیکھیں کہ مریض کھانستے وقت کوئی چیز خارج کرتا ہے یا نہیں۔ اگر کوئی چیز مذکورہ بیان کے مطابق تبدیل شدہ رنگ کے ساتھ خارج کرتا ہے تو ذات الجنب کا فیصلہ کریں گے۔ کھانسی بالکل نہ آتی ہو تو ذات الجنب کا ہونا جائز ہے۔ الا یہ کہ ورم میں نفع نہ ہوا ہو، مادہ بجد کثافت کے ساتھ جھلی کے اندر محتسب ہو حتیٰ کہ کسی چیز کا ترشح نہ ہوتا ہو۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ پیچھے کی پسلیوں میں جو درد اٹھ رہا ہو وہ ورم کبد کے نتیجہ میں ہو۔ ہوتا یہ ہے کہ جگر میں معلق ہونے والے اعضاء جو بعض جسموں کے اندر پسلیوں کے ساتھ مربوط ہوتے ہیں وہ اندر کی جانب کھینچتے اور پھیلتے ہیں تو اس سے یہ حالت پیدا ہو جاتی ہے کہ درد پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی تک پہنچتا ہے۔ البتہ ذات الجنب رگوں کی نبض، ورم کبد کے اندر پیدا ہونے والی نبض سے مشابہ نہیں ہوتی۔ اسی طرح یہ بھی ہے کہ جو چیزیں ورم کبد میں براز کے اندر خارج ہوتی ہیں وہ ذات الجنب میں خارج نہیں ہوتیں البتہ اس طرح کے استفرغات اور ارام کبدی میں ہمیشہ نہیں بلکہ ضعف کبد کی

موجودگی میں پائے جاتے ہیں۔ ایسی صورت میں داہنی جانب ٹول کر دیکھیں، ورم ہے تو فہما، جگر متورم ہوگا۔ ورم محسوس نہ ہو تو ممکن ہے کہ سبب میں ورم ہو مگر مقعر حصہ میں یا محدب حصہ میں اس مقام پر ہو جسے پیچھے کی پسلیاں پوشیدہ رکھتی ہیں۔ ایسی صورت میں مریض کو حکم دیں جس قدر ہو سکے لمبا سانس لے۔ اس کے بعد پوچھیں کہ ثقل بالائی اعضاء میں معلق ہے یا ان اعضاء کے اندر کسی مقام پر محسوس کر رہا ہے جو جگر پر مشتمل ہیں۔ (جالینوس)

ٹھیک ہے لمبے سانس پر مریض ثقل محسوس کرے تو یہ ورم سبب کی، اور درد محسوس کرے تو ذات الجنب کی علامت ہے۔ کبھی تنگی تنفس بھی ہوتی ہے کیونکہ ورم سبب سے حجاب پر دباؤ پڑتا ہے۔ حجاب اس کی مزاحمت کرتا ہے اور مریض کچھ کھانسنے لگتا ہے مگر نبض سے امتیاز ہو جائے گا ذات الجنب میں نبض صلب مساوی اور ورم سبب میں لین ہوتی ہے۔ (مؤلف)

(جالینوس) نے وہ علامات پیش نہیں کی ہیں جن کے ذریعہ ورم سبب اور ذات الجنب میں امتیاز قائم کرنا ممکن ہو کیونکہ ورم کی موجودگی میں کھانسی، ضیق تنفس، پیچھے کی پسلیوں میں درد اور بخار بھی ہو سکتا ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ یہ درد چھنے والا بھی نہیں ہوتا۔ (مؤلف)

مرض طویل ہو جاتا ہے تو اصل بات روشنی میں آتی ہے۔ ورم سبب میں زبان سیاہ، اور ذات الجنب کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پورے جسم میں تغیر واقع ہو جاتا ہے (جالینوس)

ذات الجنب میں پیپ کی علامات:

تنفس سے ربو کے مریض کی طرح سینہ بری طرح پھیلتا، تیز اور متواتر ہوتا ہے۔ بخار اور اس کی شدت ہو، پسلیوں کے اندر مریض بوجھ کا اثر محسوس کرتا ہو، ایک پہلو ہو تیزی سے دوسرا پہلو بدلے تو پیپ کی آواز میں اضطراب پیدا ہوتا ہو، کبھی یہ آواز خود نہیں بلکہ مریض سن لیتا ہو، تو سمجھ لیں پیپ پیدا ہو گئی ہے۔ اس کا یقین اس طرح ہو جاتا ہے کہ مریض کی بیماری سخت تو ہو مگر وہ کوئی لائق اعتنا چیز نہ تھوکتا ہو۔ (جالینوس)

ورم اگر پسلیوں پر چپکنے والے ظاہری عضلات ہو تو اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کوئی زخم ہو جسے حس لاحق ہوتی ہو، ورم اگر پسلیوں کے مابین واقع ہونے والے عضلات کے اندر ہو تو دبانے پر مریض درد محسوس کرے گا۔ چھین، بخار، اور تنگی تنفس کا احساس ویسا نہ ہوگا جیسا پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی کے اندر ورم ہونے کی صورت میں ہوتا ہے۔ پسلیوں پر استر کئے والی جھلی کے اندر ورم ہوتا ہے تو مریض حس کے ذریعہ درد محسوس نہیں کرتا۔ خالص ذات الجنب یہ ہے کہ یہ جھلی مریض

ہو جائے (جالینوس)

میرے خیال میں یہ جھلی متورم نہیں ہوتی بلکہ عضلاتی سطح متورم ہوتی ہے جو اس جھلی سے اتصال رکھتی ہے۔ (مؤلف)

بیماری اس جھلی کے اندر دوسرے بالائی حصہ میں ہوتی ہے تو درد سینہ کی ہڈیوں تک پہنچتا ہے۔ نچلے حصوں میں ہوتا ہے تو درد پسلیوں کے سروں تک پہنچتا ہے۔ ان تمام ورموں میں لازمی طور پر تیز بخار ہوتا ہے کیونکہ یہ دل سے قریب ہوتے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی غلاف قلب سے متصل ہوتی ہے نبض سے پتہ چلے گا کہ ورم پسلیوں کو ڈھانکنے والی جھلی میں ہے۔ یا اس جھلی سے چپکنے والے عضلات میں ہے۔ چنانچہ نبض کے اندر صلابت اور پھیلاؤ جھلی کے اندر ورم ہونے کی علامت ہے۔ ورم غشاء اور ورم رے کے درمیان فرق یہ ہے کہ ورم رے کے اندر نبض کے اندر صلابت نہ ہوگی۔ اس ورم سے جو پیپ بہتی ہے وہ پھیپھڑے کے اندر داخل ہوتی ہے اور کھانسی کے ذریعہ رفع ہو جاتی ہے۔ اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ بیماری کے باعث خلط کارنگ کیا ہے۔ طاقتور اور سخت بیماری کے اندر سخت پیپ تھوکنے والے کی پیپ کو جمع کیا جائے تو آٹھ قوطی وزن ہوگا۔ ایک قوطی ۹ اوقیہ کا ہوتا ہے۔ کبھی پیپ اس سے زیادہ بھی خارج ہوتی ہے۔

چھٹا باب

سینے کی فضا سے پھیپھڑے کے اندر پیپ داخل ہونے کا سبب

اعضاء آلمہ کے پانچویں مقالہ کے اندر اچھی طرح اور مکمل طور پر بیان کیا جا چکا ہے۔ پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی اور اس سے چپکنے والے عضلات کے اندر ورم ذات الجنب کی بیماری میں لاحق ہوتے ہیں۔ اس بیماری کے کچھ لازمی عوارض ہوتے ہیں۔ مثلاً تیز بخار، چھینے والا درد، تناؤ تنفس صغیر اور متواتر، نبض صلب اور متمدد، کھانسی جو بالعموم رنگین تھوک کے ساتھ ہوتی ہے کبھی تھوک کے بغیر بھی ہوتی ہے۔ یہ کیفیت فوری موت کا باعث ہوتی ہے یا دوسری بیماری کے مقابلہ میں زیادہ طویل ہوتی ہے۔ تھوک کی عدم موجودگی کبھی فقط قلت مادہ کی وجہ سے ہوتی ہے، بیماری کی خباثت وجہ نہیں ہوتی۔ خبیث بیماری کی علامت یہ ہے کہ درد اور بخار میں شدت ہوتی ہے۔ اس بیماری کے اندر درد ہوتا ہے مگر کسی مادہ کا اخراج نہیں ہوتا۔ درد اور بخار پر اٹھ کر ہنسی کی ہڈیوں تک پہنچتا ہے یا نیچے پسلیوں کے سروں تک آتا ہے۔

پسلیوں کے اندر دیگر اور ام بھی ہوتے ہیں جن کے ساتھ بخار ہوتا ہے، ان میں تنفس بھی متواتر اور صغیر ہوتا ہے۔ البتہ مریض کو چیز تھوکتا نہیں ہے۔ یہ کیفیت خالص ذات الجنب جس کے ہمراہ اخراج مادہ نہیں ہوتا کے لئے انتہا ہوتی ہے۔ دونوں کیفیتوں میں فرق یہ ہے کہ خالص ذات الجنب میں گو مریض کچھ تھوکتا نہیں ہے مگر اس کے ساتھ خشک کھانسی لازماً ہوتی ہے مذکورہ کیفیت میں کھانسی شروع میں ہوتی ہے، نبض کے اندر صلابت ہوتی ہے نہ تمدد، بخار تیز ہوتا ہے، تنگی تنفس کم ہوتی ہے، پسلیوں پر دبانے سے درد پیدا ہوتا ہے پھوڑا بیرونی کی جانب مائل ہوتا ہے۔ پختہ ہو جائے اور پیپ نہ پڑے تو آپریشن کی ضرورت ہوتی ہے (جالینوس)

یہ ہے خالص ذات الجنب جس میں ورم پسلیوں پر چپکنے والے عضلات کے اندر ہوتا ہے۔

(مؤلف)

ذات الجنب میں تڑپ (ضربان) پیدا نہیں ہوتی، گو ورم حار ہی کیوں نہ ہو کیونکہ پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی کے اندر تڑپنے والی کوئی رگ نہیں ہوتی۔ (جالینوس)

اس میں چھین ہوتی ہے۔ چھین پھلیوں کے دردوں میں خصوصیت سے ہوتی ہے۔ ذات الجنب کے اندر ورم پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی کے بالکل بالائی جزء میں ہو تو یہاں ہنسی کی ہڈی اپنی صلابت کے باعث درد کا سبب بنتی ہے۔ درد نچلے جزء کے اندر ہو تو اس کا سبب اپنی حرکت کی وجہ سے حجاب بنتا ہے۔ ذات الجنب میں نبض منشاری ہوتی ہے کیونکہ ورم سخت جھلی کے اندر ہوتا ہے۔ ذات الجنب اور ورم جگر میں ہنسی کی ہڈی نیچے کی جانب کھینچ رکھتی ہے۔ ذات الجنب میں اسے پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی کھینچتی ہے اور ورم جگر میں ورید اجوف کیونکہ یہ جب سخت ہوتی ہے تو ہنسی کی ہڈی پر لپٹ اٹھتی ہے۔ پھیپھڑے کے اندر پیپ تب ہی داخل ہوتی ہے جب اسپر سینہ کا دباؤ نہایت سخت اور تیز ہو جاتا ہے۔ طبیعت طاقتور ہوتی ہے تو اپنے دفاع کے لئے ایسا کرتی ہے جب کہ موذی اشیاء کو دفع کرتے وقت طبعی قوتیں ماثر پیدا کر دیتی ہیں۔ ہنگی اور چھینک کی لوح۔ پیپ طاقتور کھانسی کے ذریعے ہی دفع ہو سکتی ہے، ایسا اسی وقت ممکن ہے جب جسم کے اندر سخت طاقت موجود ہو۔ یہی وجہ ہے کہ طاقت کمزور ہوتی ہے تو پیپ زدہ اکثر مریض مر جاتے ہیں کیونکہ شدید دباؤ سخت طاقت کے بغیر ممکن نہیں ہوتا۔ (مؤلف)

ورم داخلی عضلات میں ہوتا ہے تو اس کے ساتھ مریض تھوکتا ہے کیونکہ اس میں کبھی مادہ بہہ کر جھلی اور معدہ تک آتا ہے۔ دبانے پر درد بہت کم مگر سانس لیتے وقت تیز ہوتا ہے۔ نبض میں زیادہ صلابت ذات الجنب خالص میں ہوتی ہے۔ پھر ان ورموں میں ہوتی ہے جو جھلی سے متصل عضلات کے اندر ہوتے ہیں۔ تنگی تنفس، کھانسی اور صلابت نبض بہت کم ہوتی ہے حتیٰ کہ صلابت بالکل ہی نہیں ہوتی۔ سب سے زیادہ درد ان ورموں میں ہوتا ہے جو بیرونی عضلات میں ہوتے ہیں۔ جھلی سے متصل عضلہ میں درد جھلی کے اشتراک اور جھلی میں درد متصلہ عضلہ کے اشتراک سے ہوتا ہے۔

ذات الجنب اور ذات الرئہ میں فرق:

عسر تنفس، کھانسی، تھوکی جانے والی شے کے رنگ میں تغیر اور بخار میں دونوں مشترک ہیں مگر ذات الجنب میں درد پہلو میں اور ذات الرئہ میں درد سینہ کے اندر ہوتا ہے۔ ذات الجنب میں درد چھیننے والا اور ذات الرئہ میں فقط بیماری کی حد تک ہوتا ہے۔ ذات الجنب میں نبض صلب اور منشاری مگر ذات الرئہ میں موجی اور لین ہوتی ہے۔ ذات الجنب میں ورم بالعموم مراری ہوتا ہے کیونکہ مؤلف جھلی صرف

لطیف خلط کو قبول کرتی ہے۔ ورم اگر جھلی سے خالی مقام پر ہو تو فصد کھولیں۔ علامت یہ ہے کہ درد پیچھے کی پسلیوں میں ہوتا ہے۔ ورم پسلیوں کو ڈھانکنے والی جھلی میں نہ ہو بلکہ پسلیوں سے چپکنے والے گوشت کے اندر ہو تو نبض صلب اور منشاری نہ ہوگی۔ نہ ہی بخار زیادہ ہوگا، نہ ہی تنگی تنفس سخت ہوگی، ٹولنے پر ورم کا نکلا ہوا سر محسوس ہوگا۔ (جالینوس)

بقراط کہتا ہے کہ ذات الجنب کے اندر درد پسلیوں کے سروں کے نیچے ہو، مریض ہنسی کی ہڈی میں کوئی تکلیف محسوس نہ کرے تو خربق سیاہ یا ہلیون دے کر شکم کو نرم کریں۔ (جالینوس)

ہلیون حب النسیل کو کہتے ہیں۔ اس میں شک ہے (مؤلف)

خارج ہونے والی بزاق تندرست انسانوں کے بزاق سے غایت درجہ مشابہت رکھتا ہو تو یہ آلات تنفس کی حد درجہ صحت کی علامت ہوتا ہے۔ تندرستوں کے بزاق سے مشابہت جس قدر کم ہوگی اسی قدر آلات تنفس طبعی حالت سے دور ہوں گے۔ ناپختہ تھوک، بیشتر اعضاء تنفس کے ضعف کی علامت ہوتے ہیں۔ اس کے ساتھ ”نفث سیاہ“ جیسی ردی علامت بھی ہو تو ہلاکت کی یہ نہایت زوردار علامت ہوگی۔ (جالینوس)

ذات الجنب کے بارے میں ایک مثال پیش کرنا چاہتا ہوں، اس پر دیگر امراض کی پیشگی دریافت پر قیاس کیا جاسکتا ہے۔ اس جھلی کے اندر پیدا ہونے والا ورم خالص دموی ہوا کرتا ہے البتہ یہ ورم حار ہوتا ہے۔ دم صغراوی اور دم بلغھی سے بھی یہ ورم ہوتا ہے۔ دم بلغھی سے پیدا شدہ، جھاگ دار ہوگا۔ دم سوداوی سے بھی ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں وہ ”اسبروس (۱)“ ہوتا ہے۔

دم سوداوی سے ہونے والا ورم پکنے میں دشوار اور طویل المدت ہوتا ہے۔ تحلیل بھی دیر میں ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ بیماری کے شروع میں کھانسی کے ذریعہ جو تھوک خارج ہوتا ہے اس کا رنگ بھی تبدیل نہیں ہوتا۔ تبدیل ہوتا بھی ہے تو بہت تھوڑا۔ کیونکہ ناپختہ ورم سے کسی چیز کا ترشح بالکل نہیں ہوا کرتا۔ زیادہ عرصہ گزر جانے کے بعد مریض ”نفث سیاہ“ خارج کرتا ہے۔ سیاہی، خون کے اندر سوداء کا جس قدر غلبہ ہوگا اسی قدر ہوگی۔ کبھی نفث مقدرا میں کم اور کبھی زیادہ ہوتا ہے۔ خون پر جب بھی مرہ صغراء کا غلبہ ہوگا نفث کا رنگ زرد یا زردی سے مشابہہ یا پیپ کے رنگ کی حد تک شوخ زردی سے ملا جلا ہوگا۔ شوخ رنگ لازماً تمام قسموں میں زیادہ سخت ہوتا ہے اسی لئے زیادہ ردی ہوتا ہے۔ خون پر بلغم کا غلبہ ہوگا تو نفث جھاگ کے مشابہہ ہوگا۔ نفث سرخ اس وقت ہوتا ہے جب ورم فلفمونی ہوتا ہے۔، نفث، بیماری کے شروع میں یا آخر میں، آسان یا دشوار، کم یا بیش ہوتا ہے۔ ذات

الجنب کی اس بیماری میں کبھی تناؤ چھین سے زیادہ اور کبھی چھین زیادہ ہوتی ہے۔ چھین میں سوزش اور بخار بھی ہو تو یہ بیماری کے حسب حال ہوگا۔ یعنی بیماری جس قدر زیادہ ہوگی اسی قدر سوزش اور بخار بھی ہوگا۔ اسی طرح جس قدر بیماری زیادہ ہوگی پیاس میں شدت بھی اسی قدر ہوگی۔ بے خوابی، فساد عقل، ضعف قوت اور استرخائی کیفیت سب بیماری کے حسب حال ہوں گے۔ لہذا ان تمام باتوں کو نظر میں رکھیں۔ نجات کی علامتیں غالب ہوں گی تو مریض بچ جائے گا۔ برعکس صورت برعکس انجام کی ذمہ دار ہوگی۔ بخار، بے خوابی، پیاس، فساد عقل، ضعف قوت، بھوک کے اندر گراوٹ، دشواری تنفس، اور نفث کے اندر بجد مذموم علامتیں ہوتی ہیں۔ برعکس علامات محمود ہوتی ہیں۔

موجب ورم خلط کی خرابی اور کثرت ردی علامات ہیں، برعکس کیفیت، عمدہ علامت ہے۔ خرابی کی پہچان نفث کے رنگ سے مگر مقدار کی پہچان نفث کی مقدار سے نہ ہوگی، ہوتا یہ ہے کہ ابتداء میں مریض زیادہ چیز خارج نہیں کرتا کیونکہ یہ چیز پختہ ہو رہی ہوتی ہے۔ خلط کبھی زیادہ ہوتی ہے، پھر مریض آخر میں زیادہ چیز خارج کرنے لگتا ہے۔ خلط کبھی کم ہوتی ہے۔ مگر نفث شروع میں زیادہ ہوتا ہے کیونکہ شروع ہی میں مریض کل کا کل خارج کر دیتا ہے یہ صورت عمدہ ہوتی ہے۔ پہلی صورت بجد خراب ہے۔

خلط کی مقدار کتنی ہے؟ اسے یہ دیکھ کر معلوم کریں کہ ”نفث“ کے ساتھ نفع (پختگی) ہو چکا ہے۔ حتیٰ کہ نفث گوسیاہ ہو مگر پختہ بزاق کے ساتھ ملا جلا ہو اور کھانسی سے بہ آسانی اوپر آجاتا ہو۔ تنفس آسان ہو، درد تھوڑا اور بے خوابی کم ہو۔ نفث شروع ہونے سے پہلے بزاق میں ملی جلی کیفیت ہو تو یہ کیفیت کم اور پھر بالکل ختم ہو جائے گی۔ سب سے بڑی علامت یہ ہے کہ نفث کے لئے مریض ہلکا ہوگا، اسے برادشت کرے گا، جسم اور حرکتیں ہلکی ہوں گی۔

خلط زیادہ ہو جائے گی تو یہ نا پختہ تھوک کے ہمراہ ملے گی، بزاق میں ملی جلی نہ ہوگی، عسرتنفس ہوگا، بخار آئے گا، سحر اور فساد عقل لاحق ہوگا۔ یا پھر مریض بحالہ باقی رہے گا اور آخر میں مریض کی قوت برادشت اور طاقت گھٹ جائے گی۔ ایسی کیفیت کو نبض سے پہچانا جاسکتا ہے۔

لہذا علامتوں کی طاقت پر نظر کریں۔ ذات الجنب کے مریض میں درد سینہ کے سب سے شریف حصہ اور دل سے قریب ہو، اس کے ساتھ عسرتنفس شدید، بخار تیز، بے خوابی، درد، زوال اشتہا اور فساد عقل بھی موجود ہو، ساتھ میں نفث سیاہ ہو، نہ مراری شوخ، بلکہ شروع میں سرخ، زرد یا جھاگ درد ہو تو تھوڑی ہی مدت کے بعد تبدیلی ہو کر بچ کی جانب مائل ہوگا۔ ایسی حالت کے اندر یہ مناسب نہیں ہے کہ ان بیماریوں کی شدت سے گھبرا جائیں۔ یہ یاد رکھیں کہ یہ سب کچھ اس لئے ہے

کہ ورم نے پیپ جمع کر لی ہے۔ بقرط کا قول ہے کہ پیپ کی پیدائش کے وقت درد اور بخار بہت زیادہ اور خراب علامتیں ملنے لگتی ہیں۔ قوت معاونت کرتی ہے تو صحیح نفث ہوتا ہے، مریض صحتیاب ہونے لگتا ہے، چنانچہ نہایت پختہ مادہ خارج کرتا ہے۔ اور پھر مذکورہ اعراض سب کے سب ساکن ہونے لگتے ہیں۔ ہوتا یہ ہے کہ نضح سرعت بحر ان کا پتہ دیتی ہے اور صحت کی حقیقت کی جانب رہنمائی کرتی ہے۔ لہذا نفث کے اندر نضح کی طاقت کو دیکھیں کہ اسی بیماری کے اندر کس طرح وہ مذکورہ علامات پر غالب ہے۔ یہی بات ہر اس بیماری کے اندر دیکھیں جہاں نضح مطلوب ہوتا ہے کیونکہ سینہ کے جو امراض بھی ہیں ان میں یہی ایک علامت پائی جاتی ہے۔ یعنی نفث کا نضح طاقت میں تمام ردی علامتوں سے مقدم ہوتی ہے۔ قوت ارادی معاونت کرتی ہے تو مریض پختہ مادہ سب کا سب خارج کرنے لگتا ہے۔ اس طرح نضح تمام کو پہنچتا ہے۔ قوت مساعدت میں کرتی تو قوت طبعیہ کا دوش نہیں ہوتا، یہ ارادی قوت ہوتی ہے جو تنقیہ کرنے سے عاجز ہو جاتی ہے۔ قوت طبعیہ کا کیا فرض ہے وہ معلوم ہے۔ یہ بات ان امراض کے اندر ہوتی ہے جن کا تنقیہ قوت ارادی سے ہوتا ہے۔ باقی وہ امراض جن میں نضح کے بعد فضلات کا اخراج طبعی قوت کے ذریعہ ہوتا ہے تو ان میں ایسا نہیں ہے۔ نضح اچھی طرح مکمل ہو جاتا ہے تو فضلات ایک طاقتور قوت کے ذریعہ دفع ہو جاتے ہیں مگر سینہ اور پیچھے پھڑے کے اندر جو چیز نضح پاتی ہے وہ کھانسی کے ذریعہ اخراج کی، اور عضلاتی قوت کی صحت کی محتاج ہو کر کرتی ہے۔

ذات الجنب میں موجب مرض، مراری خلط ہوتی ہے تو فصد کھولنا ممنوع ہے۔ مراری خلط کا علم ”نفث“ (تھوکی جانے والی شے) سے ہو گا۔ (جالینوس)

یہ بات محل نظر ہے۔ (مؤلف)

بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ نفث دُموی ہوتا ہے پھر مراری ہو جاتا ہے تو بیماری بحر ان کی جانب رواں دواں ہوتی ہے۔ (جالینوس)

یہ بھی محل نظر ہے۔ (مؤلف)

سینہ، پیچھے پھڑا، اور پسلیوں پر ہونے والی تمام بیماریوں میں مناسب یہ ہے کہ ”بزاق“ نفث، سہل اور تیزی سے خارج ہو۔ تیزی سے خارج ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ابتداء مرض میں ایسا ہو، نفث جب اس کیفیت کا حامل ہو گا تو بالعموم سہل اور آسان ہو گا۔ بزاق کا خارج کرنا مشکل اس لئے ہوتا ہے کہ سینہ میں درد کی تکلیف ہوتی ہے۔ لہذا رقیق ہونے کی وجہ سے اور ضعف قوت کے باعث بزاق منجمد نہیں ہو پاتا، یا پھر یہ کیفیت غلیظ مادہ کی وجہ سے ہوتی ہے کیونکہ غلیظ مادہ چپکتا ہے اور توڑنے کے لئے شدید طاقت درکار ہوتی ہے۔ یا اس کی وجہ رقیق مادہ ہوتا ہے کیونکہ رقیق مادہ محرک ہوا کے ذریعہ

نہیں ہوتا۔ یہ ہوا کے اثر سے آزاد رہتا ہے اور ہوا کے ارد گرد آسانی سے بہتا رہتا ہے۔ پس آسانی کے ساتھ نفث کا ہونا مذکورہ بالا آفات سے محفوظ ہونے کی علامت ہے اور اس کا تیزی سے خارج ہونا بیماری کی مدت کے کم ہونے کی بشارت دیتا ہے۔

نفث کے اندر ایک سرخی نظر آئے گی جو تھوک سے بری طرح ملی جلی ہوگی۔ مرارہ جو خارج ہوتا ہے وہ براق کے اندر بری طرح ملا جلا ہوتا ہے، یہ خالص نہیں ہوتا کیونکہ خالص ہونا بیماری کی خرابی اور کثرت کی علامت ہے۔ ابتدائے مرض میں سجد تاخیر سے ہونے والا نفث سرخ اور خالص زرد ہوتا ہے۔ یہ سخت کھانسی کے ذریعہ خارج ہوتا ہے اور ردی ہوتا ہے۔ سرخ جب خالص ہوتا ہے تو ردی ہوا کرتا ہے۔ سفید، لیسدار، اور گول عمدہ نہیں ہوتا کیونکہ یہ سوختہ بلغم سے بنتا ہے۔ مادہ جس قدر خبیث ہوگا اسی قدر خبیث اس سے پیدا ہونے والا ورم ہوگا۔ بلغم طبعی سے جس قدر ہٹا ہوا یہ بلغم ہوگا اسی قدر اس سے بننے والا ورم خراب ہوگا۔ الغرض دموی اور بلغمی مادہ نسبت کم خراب ہوتے ہیں۔ صفراوی اور سوداوی دونوں خراب ہوتے ہیں کیونکہ اعضاء کو فاسد کر دیتے ہیں۔ صفراوی سخت بخاروں کے ہمراہ اور سوداوی دشوار اور طویل المدت ہوتا ہے۔ سبز جھاگ دار بھی خراب ہوتا ہے کیونکہ سبز زنجاری پیپ کا نتیجہ ہوتا ہے۔ جھاگ دار کثرت رطوبت کی آئینہ دار ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ شدید اضطراب اور اضطرابی حرارت بھی ہوتی ہے۔ ان سب سے زیادہ خراب، سیاہ ہوتا ہے۔ پھیپھڑے سے خلط خارج نہ ہوتی ہو بلکہ پھیپھڑے کے اندر بھری ہوتی ہے اور حلق کے اندر جوش کی کیفیت پیدا کرتی ہو تو یہ بھی خراب ہوتی ہے۔ کوئی بھی نفث ہو اس کے ذریعہ درد میں سکون نہ ہوتا ہو تو خراب ہوتا ہے بالخصوص نفث سیاہ۔ اور ہر وہ نفث جس کے ذریعہ درد کے اندر سکون ہو جاتا ہو وہ محمود ہوتا ہے کیونکہ درد کے اندر سکون ہو جانا ہے اس بات کی علامت ہے کہ وہ چیز جسم سے خارج ہو کر صاف ہو رہی ہے۔ مذکورہ بالا تمام کیفیتوں کے اندر سکون نفث سے ہوتا ہو نہ اسہال شکم سے نہ فصد سے، نہ علاج بالادویہ سے، تو انجام یہ ہے کہ ورم کے اندر پیپ پڑ کر رہے گی۔ (جالینوس) واضح رہے کہ یہ حالت اس ورم حار کی طرح ہے جس کی تڑپ بالکل خاموش نہیں ہوتی۔ جس طرح یہ حالت موت و ہلاکت کی سچی علامت ہے۔ اسی طرح مذکورہ کیفیت بھی موت کی علامت ہے۔ یہ صورت حال ذات الجنب میں دیکھیں تو یقین کر لیں کہ یا تو پیپ پڑے گی یا مریض ہلاک ہو جائے گا۔ (مؤلف)

یہ بیماری خراب اور خبیث الخلط نہ ہو تو انجام یہ ہے کہ پیپ پڑے گی اور ردی ہونے کی صورت میں مہلک ہوتی ہے۔

پیپ پڑ جائے اور بزاق اس پر مرارہ کے بعد غالب ہو جائے اور مراری نفٹ اور پیپ دونوں کے اخراج ایک ساتھ ہونے لگیں تو یہ حالت بحد خراب ہے۔ لیکن نفٹ مراری اور پیپ یکے بعد دیگرے خارج ہو تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ خلط ردی ہے کچھ تو نچ پا چکی ہے اور بقیہ کے لئے موافق حالات نہیں پارہی ہے۔ طبیعت نچ پیدا کرنا چاہتی ہے مگر اس کے لئے موقع میسر نہیں ہوتا۔ بالخصوص اس وقت جب کہ ساتویں دن پیپ ظاہر ہو اور ساتھ میں مراری نفٹ بھی موجود ہو۔ ایسے مریضوں کی موت چودھویں دن متوقع ہے۔ الا یہ کہ اس کے بعد کوئی بہتر حالت رونما ہو جائے۔ (جالینوس)

بہتر حالت یہ ہے کہ بیماری میں ہلکا پن آجائے، درد کے اندر سکون پیدا ہو جائے، اعراض کم اور کمزور ہو جائیں، نفٹ عمدہ ہو جائے۔ برعکس ازیں حالات کے اندر موت بڑی تیزی سے آئے گی کیونکہ ساتویں دن ردی تغیرات رونما ہوں گے۔ عمدہ اور مذموم علامات کے ظاہر ہونے کے مطابق موت مقدم اور مؤخر ہو سکتی ہے۔ فرض کر لیں کہ ساتویں دن مریض نے پیپ اور مرارہ دونوں یکجا خارج کیا، حالات سب کے سب درمیانی ہیں نہ خراب ہیں نہ اچھے ہیں۔ اس وقت موت کے وقت درمیانی ہوگا یعنی چودھویں دن۔ ساتویں دن کے بعد آٹھویں یا نویں دن سیاہ نفٹ ظاہر ہو گیا تو مریض گیارہویں دن مر جائے گا اگر کوئی اچھی علامت رونما ہو گئی تو اس علامت کے اندر جتنی قوت ہوگی موت میں اتنی ہی تاخیر ہوگی۔ واضح رہے کہ نجات کے لئے قوت سب سے بڑی علامت ہے۔ اس کی حیثیت سب چیزوں سے بڑھ کر ہے لہذا قوت پر غور کرتے رہیں۔ (مؤلف)

پیپ کا خالص نفٹ (تھوک) ذات الجنب کے اندر غیر خالص نفٹ سے زیادہ عمدہ ہوتا ہے۔

(مؤلف)

اطباء کا آخری اتفاقی فیصلہ :

باطنی اور ام میں جب پیپ پڑتی ہے تو پیپ پڑتے وقت کچکی پیدا ہوتی ہے، اس کے بعد بخار آتا ہے۔ کچکی اس لئے طاری ہوتی ہے کہ پیپ سے اعضاء کے اندر ویسی ہی سوزش پیدا ہوتی ہے جیسی سوزش زخموں کے اندر تیز دوائیں پیدا کرتی ہیں۔ اس میں بخار قبل ازیں حالت کے مقابلہ میں زیادہ دشوار ہو جاتا ہے۔ اس وقت مریض بوجھ محسوس کرتا ہے کیونکہ پیپ ایک جگہ پر سمٹ کر جمع ہو رہی ہوتی ہے۔ اس وقت سے لیکر بیسویں، چالیسویں، ساٹھویں دن تک پیپ کا پھٹنا متوقع ہوتا ہے۔ یہی وہ دن ہوتا ہے جس میں کچکی اور شدید بخار پہلے سے زیادہ لاحق ہوتا ہے۔ ثقل بھی بڑھ جاتا ہے۔ (جالینوس)

ایک دوسرے مقام پر اس نے یہ کہا ہے کہ اطباء اس بات پر متفق ہیں کہ پیپ جب بن چکتی ہے تو بخار اور درد میں سکون ہو جاتا ہے۔ درد اور بخار اس وقت سب سے زیادہ ہوتا ہے جب پیپ بن رہی ہوتی ہے لیکن بن چکنے کے بعد بخار اور درد میں سکون ہو جاتا ہے۔ اس کی جگہ نقل پیدا ہو جاتا ہے۔ پیپ جب پھٹتی ہے تو کچکی اور سخت بخار ہوتا ہے کیونکہ پیپ سے ان اعضاء کے اندر سوزش پیدا ہوتی ہے جن پر وہ گرتی ہے۔ غلط فہمی نام میں اشتراک ہو جانے سے پیدا ہوئی ہے۔ اس نے تفسیح کا لفظ استعمال کیا ہے اور کہتا ہے کہ ”تفسیح کے وقت“ تفسیح اس طرح کا ہوتا ہے۔ اس نے واضح نہیں کیا کہ تفسیح سے مراد پیپ کا جمع ہونا یا پھٹنا ہے (۱) (مؤلف)

یہ ظاہر ہے کہ تفسیح سے پیپ کا پھٹنا ہی مراد ہے کیونکہ اس کے بعد وہ لکھتا ہے کہ مریض اگر کسی پہلو بوجھ محسوس کرتا ہے تو تفسیح ہوگی۔ پھر اس کے کچھ دیر بعد لکھتا ہے کہ تفسیح کے بعد تنفس تنگ ہو جاتا ہے کیونکہ جس فضاء کے اندر پھیپھڑا ہوتا ہے وہ پیپ کے انصباب سے تنگ ہو جاتی ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ پھر لکھتا ہے کہ تفسیح پیدا ہو جانے کے بعد وہی مریض محفوظ رہتے ہیں جن کا بخار جاتا رہتا ہے اور بھوک لگنا شروع ہوتی ہے۔ اس کے چند فصلوں کے بعد جو بات میں کہہ رہا ہوں وہ بالکل واضح ہے جو کوئی پڑھنا چاہتا ہے وہ اس کتاب کو پڑھ کر دیکھ لے۔ معلوم ہو جائے گا کہ جالینوس تفسیح کا لفظ پیپ کے جمع ہونے کے لئے نہیں پھٹنے کے لئے استعمال کرتا ہے۔ (مؤلف)

تفسیح (پیپ کا ٹپھنا) کس جانب ہے اسے اس طرح معلوم کر سکتے ہیں کہ وہ پہلو زیادہ گرم ہوگا، مریض سترست پہلو پر سوئے گا تو ایسا معلوم ہوگا کہ ماؤف پہلو سے کوئی چیز معلق ہے۔ (جالینوس) پیپ کا انصباب سینہ کی کسی ایک تجویف میں ہوتا ہے۔ پھیپھڑے کی بیماریوں میں دونوں طرف ہوتا ہے۔ پیپ کس پہلو ہے اس کا اندازہ گرمی اور ثقل سے ہوگا۔ (جالینوس)

اس کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ درد کا ہونا شروع ہی میں امتیاز پیدا کر دیتا ہے کہ پھوڑا پھیپھڑے کے اندر ہے یا سینہ کی جھلی میں۔ درد اور دیگر علامات سے اس کا اندازہ بخوبی ہو جائے گا۔

(مؤلف)

سل کا علامت:

بقراط کا قول ہے کہ پیپ کے مریضوں کو حسب ذیل علامات سے پہچانیں۔ ہلکا بخار برابر رہے،

(۱) عبارت سے یہ بیان مؤلف کا معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے ہم نے اسے مؤلف کی جانب منسوب کر دیا ہے۔ جالینوس نے اصل میں اطباء کا آخری اتفاق پیش کیا ہے۔ اس لئے اگر اس نے کسی اور جگہ اطباء کا اتفاق پیش کیا ہے تو مذکورہ بیان سے اس اتفاق سے ان کا رجوع ثابت ہوتا ہے۔ (مترجم)

شب میں تیز ہو گا۔ کثرت سے پسینہ آئے گا، کھانسی سے سکون ملے گا مگر کوئی قابل ذکر مواد خارج نہ ہو گا۔ آنکھیں دھنسی ہوں گی۔ رخسار سرخ ہوں گے، ناخون بڑے ہو جائیں گے، انگلیاں بالخصوص ان کے کنارے گرم ہوں گے، جسم میں پہلے درم پیدا ہوں گے پھر یہ چپ کر اندرونی طور پر پیدا ہوں گے، بھوک غائب ہو گی، جسم کے اند چھالے پڑ جائیں گے۔ (جالینوس)

پیپ پھٹ کر سینہ کی فضا میں جب بھی پہونچے گی اور آسانی سے اور بہ سرعت خارج نہ ہو گی تو انجام سل ہو گا اور مریض ہلاک ہو جائے گا۔ سل کے شروع ہی سے مسلسل ہلکار بخار رہتا ہے جو رات میں خاص کر تیز ہو جاتا ہے۔ یہ خصوصیت ان تمام مریضوں کی ہوتی ہے جو دق کے بخار میں مبتلا ہوتے ہیں۔ (جالینوس)

کیونکہ رات میں جسم مرطوب ہو جاتا ہے، ایسے ہی جیسے غذا لینے کے بعد جسم مرطوب ہوتا ہے۔ مریض کو مختلف اوقات میں معمول کے مطابق جب بھی غذا دیں گے بخار تیز ہو جائے گا۔ پسینہ ضعف کی وجہ سے ہوتا ہے کیونکہ ایسے مریضوں کی غذا تیزی سے تحلیل ہو جاتی ہے۔ کھانسی کی خواہش اس لئے ہوتی ہے کہ پیپ سے چھین پیدا ہوتی ہے۔ کوئی مادہ خارج اس لئے نہیں ہوتا کہ کوئی قابل قدر چیز خارج ہو جائے تو پیپ کا صفایا ہو جائے گا مگر ایسا اس لئے نہیں ہوتا کہ پیپ لیسدا رہتی ہے، غلیظ اور کثیف ہوتی ہے پھر پھیپھڑے کو محیط جھلی بھی کثیف ہوتی ہے اور مریض کمزور بھی ہوتا ہے۔ آنکھیں اس لئے دھنسی جاتی ہیں کہ مزمن بخاروں کے تمام مریضوں کا یہ ایک لازمی عرض ہوتا ہے خاص کر جن بخاروں کی خشکی بالکل ظاہر ہوتی ہے ان میں یہ کیفیت اور زیادہ ملتی ہے۔ چہرہ سرخ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ پھیپھڑا گرم ہوتا ہے۔ کھانسی اس لئے آتی ہے کہ جسم کی جانب پھیپھڑے سے بخارات اٹھ کر آنے لگتے ہیں۔

علاوہ ازیں کھانسی چہرے کے اندر خون کی کثرت کو دبا بھی دیتی ہے۔ ناخون ٹیزھے اس لئے ہو جاتے ہیں کہ جو گوشت اسے دونوں جانب سے مضبوطی کے ساتھ گرفت میں رکھتا ہے وہ پکھل جاتا ہے انگلیاں گوبالعموم مزمن امراض کے اندر سرد ہوتی ہیں مگر دق بخاروں میں گرم رہ جاتی ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ یہ بخار اصلی اعضاء کے اندر ہوا کرتا ہے۔ بیماری پر عرصہ گزر جاتا ہے تو پیر متورم ہو جاتے ہیں کیونکہ یہ عضو چونکہ دل سے دور ہوتا ہے اس لئے اس کی موت جلد شروع ہو جاتی ہے۔ اس وقت بھوک جاتی رہتی ہے کیونکہ قوت غاذیہ میں فساد پیدا ہو جاتا ہے۔ جسم کے اندر چھالے اس لئے پڑتے ہیں کہ اکال قسم کی خلطیں مجتمع ہو جاتی ہیں۔ (مؤلف)

سینہ کی فضا میں پیپ کا انصباب جب عرصہ سے ہوتا رہتا ہے تو ند کورہ علامات نمودار ہوتی

ہیں مگر ابتدا میں کچکی اور شدید بخار ہوتا ہے۔ ثقل اور سانس میں تنگی ہوتی ہے کیونکہ سینہ کی فضا میں جب پیپ کا انصباب ہوتا ہے تو پھیپھڑے کی نالیوں کے تنگ ہو جانے سے سانس کے اندر تنگی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کی وجہ سے نیز پیپ کی سوزش سے مریض کھانسی کا مشتاق ہو جاتا ہے۔ کچکی کیوں پیدا ہوتی ہے اس کا سبب بیان کیا جا چکا ہے۔ (مؤلف)

ورم پیدا ہو جاتا ہے تو ذات الجنب کے اوقات اور حدود ہوا کرتے ہیں۔ اس وقت مناسب یہ ہے کہ ورم کو روکا جائے اور مادہ کا امالہ کیا جائے۔ ورم ہو جانے کی صورت میں اسے نفع دینا اور نفث کے ذریعہ اس کا تنقیہ کر دینا ضروری ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں سرعت سے کام لیا جائے۔ نفع و تنقیہ کا انحصار خلط کے عمدہ ہونے، طبیعت کی قوت اور طبیب کے ایسے عمل پر ہے جس کے ذریعہ وہ نفع دے سکے اور قوت کی حفاظت کر سکے اور غذا کی مقدار میں اس سے غلطی سرزد نہ ہو سکے۔ اگر نفث رک جائے، کوئی قابل قدر چیز خارج نہ ہو، پہلے سے بخار زیادہ ہو جائے اور درد بھی ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ پیپ بننے کا عمل شروع ہو چکا ہے۔ بخار کی تیزی اس کے بعد جاتی رہے تو اس کا یہ مطلب ہے کہ پیپ بن چکی ہے۔ کچکی آنے لگے اور اس کے بعد بخار بھی آجائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ پھوڑا پھٹ چکا ہے۔ اگر نفث کے ذریعہ جلد تنقیہ ہو جاتا ہے تو فہماور نہ سل ہو جائے گا۔ ذات الجنب میں جو چیز جمع ہونا چاہتی ہے اس کی علامت یہ ہے کہ نفث تھوڑا، درد اور بخار تیز ہو گا۔ برعکس کیفیت برعکس علامات کا مظہر ہو گی۔ (مؤلف)

پیپ بننے کا عمل تیز ہوتا ہے یا سست، اس کا اندازہ درد، عسر تنفس، تھوک اور کھانسی سے ہو گا۔ تفصیل یہ ہے کہ یہ علامات مسلسل، تیز اور طاقتور ہوں گی تو جس پیپ بننے کا عمل مکمل ہوا ہے۔ اس دن سے لیکر بیسویں دن یا اس سے کم تک پھوڑے کے پھٹنے کی توقع کریں اور یہ علامات کم تر ہوں تو اسی کے مطابق ذات الرئہ میں پیپ سے متاثر ہوڑھے اور ذات الجنب میں اسی سے متاثر ہو جو ان زیادہ مریں گے۔ پیپ پھٹ کر جن کے پسینوں میں داخل ہوتی ہے ان میں سے اکثر وہ حضرات محفوظ رہتے ہیں جنہیں پیپ پھٹنے کے بعد بخار تیزی سے چھوڑ دیتا ہے اور بھوک لگنا شروع ہو جاتی ہے۔ جن حضرات کے پہلو میں پھوڑے نکلتے ہیں او پھٹ کر نواصیر کی صورت اختیار کر لیتے ہیں وہ نجات پاتے ہیں۔ ذات الجنب اور ذات الرئہ کے مریضوں میں اگر درد اور بخار نہیں جاتا اور وہ کوئی قابل قدر چیز خارج بھی نہیں کر پاتے، شکم بھی بار بار نہیں چلتے، پیشاب بھی زیادہ نہیں ہوتا نہ اس میں کثرت سے رسوب پائے جائیں۔ بایں محفوظ ہونے کی تمام علامات بھی ملتی ہوں تو یاد رکھیں کہ ورم پھوڑے کی جانب مائل ہو کر باہر کی جانب پھوٹ کر بہہ جانے والا ہے۔ (جالینوس)

کیونکہ ان علامات سے یہ پتہ چلتا ہے کہ خلط کا استسراغ نہیں ہو رہا ہے۔ ان علامات کے ساتھ سلامتی کی علامات نہ ہوں تو موت کا پتہ چلتا ہے۔ ورم اندر کی جانب مائل ہو گیا ہو۔ بصورت دیگر یہ اس بات کی علامت ہے کہ ورم باہر کی جانب پھٹے گا۔ (مؤلف)

کبھی نفث پختہ ہوتا ہے اور ضعف قوت یا مادہ کے گاڑھے ہونے کی وجہ سے زیادہ نہیں ہوتا۔ کبھی نفث زیادہ ہوتا ہے مگر پختہ نہیں ہوتا۔ صحتیابی کے لئے ضروری یہ ہے کہ وہ پختہ ہو اور نکل جائے اور کثرت سے نکلے تاکہ تنقیہ ہو جائے۔ ہلاکت کیلئے بس یہ کافی ہے کہ نفث ناپختہ ہو۔ (جالینوس)

ذات الجنب کی ابتدا میں مقصود یہ ہوتا ہے کہ ورم کو بننے سے روکا جائے، اس کے لئے فصد اور استسراغ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے بعد اگر چیخ تیز ہو، بخار اور اعراض بھی لاحق ہوں تو پھر اس بیماری کو وجود میں آنے سے روکنا ممکن نہیں ہوتا۔ ایسی صورت میں کثرت سے خون خارج کرنا ضروری نہیں ہوتا کیونکہ اس سے طاقت کم ہو جائے گی اور نفع کا معاملہ مؤخر ہو جائے گا۔ نفث بھی کمزور ہو گا۔ ورم پختہ ہو جانے کے بعد پیپ بننے سے پہلے تنقیہ ہوا کرتا ہے۔ پیپ بن جاتی ہے تو مقصود نفث کے ذریعہ پھیپھڑے کے فصد ہونے سے پہلے پیپ کا تنقیہ ہوتا ہے۔ ایسے مریضوں کیلئے تدبیر وہی کی جاتی ہے جو امراض حادہ کے مریضوں کے لئے کی جاتی ہے۔ یعنی ماء الشعیر، اور ماء العسل وغیرہ دیا جاتا ہے۔ (مؤلف)

ذات الجنب خشک ہو، نفث تھوڑا آتا ہو، مریض پر مسہل اور فصد کا فوری عمل بھی کر چکے ہوں اور اسے صبح و شام ماء الشعیر دو بار باب الامراض الحادہ کے مطابق دینا ضروری ہو تو دوسری بار اسے کم مقدار میں دیں۔ اس سے پہلے ماء العسل یا سفید رقیق شراب جو بھی زیادہ مفید ہو جیسا کہ آگے ہم بیان کریں گے اس کے مطابق دیں کیونکہ جن مریضوں کی بیماری زیادہ خشک ہوتی ہے ان کی بیماری طول پکڑتی ہے یا مریض ہلاک ہو جاتا ہے جن مریضوں کی بیماری مرطوب اور نفث بہ سہولت ہوتا ہے ان کے اندر حرارت آسانی اور تیزی سے آتی ہے۔

جس قدر نفث زیادہ ہو مریض کو غذا کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ طاقت پہنچائیں کیونکہ نفث کی زیادتی میں مریض خطرے کی زد پر ہوتا ہے۔ اس وقت اسے طاقت کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ فضلہ کو دفع کر سکے۔

تھوک کے ذریعہ ضروری حد تک نفث ہو جائے، فصد، اسہال اور حقنہ کی ضرورت باقی نہ ہو تو مریض کو غذا میں جو کی دلیہ دیں مگر فصد و اسہال اور حقنہ کی ضرورت ہو تو اسے نہ دیں نہ اس کا پانی دیں حتیٰ کہ مذکورہ تدبیروں کا اثر مکمل ہو جائے۔ اس کی ضروری ہے یا نہیں؟ اس سلسلہ میں شک ہو جائے

تو دلیہ کا پانی دیں تاکہ معاملہ واضح ہو جائے، پھر جیسا حال ہو اس کے مطابق تدبیر اختیار کریں۔

بزاق کے ذریعہ مناسب نفث ہو رہا ہو اور مریض کو کسی دوا یا حقنہ کی ضرورت نہ ہو تو بقرطاجہ جو کی دلیہ کھلانے کا حکم دیا کرتا تھا۔ ضرورت کے مطابق جو کی دلیہ دینے سے مریضوں کا نفث آسانی سے ہوتا ہے۔ اس میں سکون ہوتا ہے، تنقیہ ہوتا ہے، بحر ان تیزی سے آتا ہے۔ پیپ بھی آجاتی ہے تو دوسری تدبیروں کے مقابلہ میں اس تدبیر کی وجہ سے بیحد کم ہوتی ہے کیونکہ جو کی دلیہ رطوبت پیدا کرتی ہے اور ان اخلاط کو توڑ دیتی ہے جن کا اخراج ضروری ہوتا ہے چنانچہ نفث بہ آسانی ہونے لگتا ہے۔ بایں ہمہ طاقت بھی پیدا کرتی ہے۔ ماء العسل گورطوبت پیدا کرتا ہے مگر دلیہ کی طرح طاقت نہیں پیدا کرتا۔ گاڑھی غذائیں گو طاقت زیادہ پیدا کرتی ہیں مگر یہ نفث کو گاڑھا بنا کر اخراج کے اندر مشکل پیدا کرتی ہیں، لہذا ان سے پرہیز کرنا لازم ہے کیونکہ مکمل انخطاط کے بعد حتیٰ کہ اخلاط کے اخراج کے سوا کسی اور چیز کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ طبیب اگر شوصہ کے مریض کو سرکہ کے اندر بھگوئی ہوئی مسور دے دیتا ہے تو اس سے نفث رک جاتا ہے اور مریض مر جاتا ہے کیونکہ دوسری شب میں اسے اشتقاق ہو جاتا ہے مگر ماء الشعیر اور جو کی دلیہ اخلاط کے اندر کثافت نہیں رطوبت پیدا کرتی ہے اور انھیں توڑ کر رکھ دیتی ہے۔ مریض کو زیادہ طاقت کی ضرورت ہو تو اس کے لئے سب سے زیادہ موزوں چٹانوں کی مچھلی ہے جسے پانی، کراث (گندنا) شبث (سویا) نمک، اور تھوڑے معتدل روغن کے ذریعہ تیار کیا گیا ہو۔ اس سے پہلے مریض کو سکنجبین دیں۔ الایہ کہ مریض کے اعصاب کمزور اور بیمار ہوں اور مریض عورت ہو تو اس کا رحم کمزور ہو۔ ایسی صورت میں سکنجبین کی جگہ فراسیون، اور اصل السوس سے تیار شدہ دوا دیں کیونکہ تنہا یہی دوا ماء العسل کے ساتھ جب بھی پی جائے گی تو سینہ کے فضلات خارج ہو جائیں گے۔ تھوک کے ذریعہ نفث آسان ہو جائے گا۔ اعصابی بیماری نہ ہو تو سکنجبین اخلاط کو توڑ دینے کے لئے کافی ہوگی بایں ہمہ معدہ کے لئے مضر نہیں ہوتی۔

نہایت عمدہ جو کا دلیہ لیں اور اچھی طرح اسے پکالیں کیونکہ پکنے سے یہ اور زیادہ عمدہ ہو جاتا ہے۔ مری کے اندر رکتا نہیں نہ ہی یہاں پر چپکتا ہے۔ برعکس ازیں گاڑھی غذاؤں کا حال ہوا کرتا ہے۔ ذات الجنب کی بیماری میں یہ بیحد نفع کرتی ہے کیونکہ ذات الجنب اور ذات الرئہ میں حرارت سینہ کے اندر زیادہ ہوتی ہے۔ مری کے اندر کوئی چیز چپک جائے گی تو تیزی سے خشک ہو جائے گی اور کرب پیدا کرے گی اس کا زائل ہونا مشکل ہوگا۔ نتیجہ میں پیاس اور غم لاحق ہوگا۔

جو کا دلیہ پیاس زائل کرتا ہے پھسلتا ہے اور تیزی سے ہضم ہو جاتا ہے بشرطیکہ اچھی طرح پکایا گیا ہو۔ ضروری حد تک استعمال کیا جائے تو بیحد نفع کرتا ہے۔

اب میں یہ بتاؤں گا کہ کیسے اس کا استعمال ہو گا۔ مریض کے شکم میں کھانے کا بوجھ زیادہ عرصہ سے ہو اور ایسی حالت استفرغ سے پہلے ہو تو لازمی طور پر یہ ضروری ہے کہ اس کی وجہ سے امعاء کے اندر پیدا شدہ سدوں کے باعث پانخانہ خشک ہو جائے اور آنتوں کے اندر مجبوس ہو کر رہ جائے کیونکہ دلیہ لینے کے بعد ریاخ خارج ہونے کے لئے نیچے نہیں جاسکے گی بلکہ سب سے نیچے مقام تک یہ ریاخ خراب حالت میں بہو نیچے گی۔ چنانچہ لازماً درد سخت ہو گا۔ تھوڑی دیر کے لئے اس میں سکون بھی ہو گا تو پھر دوبارہ ہونے لگے گا۔ اور ماضی میں قطعی طور پر ساکن رہا ہو تو اب اور زیادہ تیزی سے ہونے لگے گا کیونکہ ریاخ پیدا ہوں گی اور خارج نہ ہو سکیں گی۔ پانخانہ کے اب خراب بیمار پہلو میں بہو نیچیں گے اور درد پیدا کریں گے۔ شدت درد کی وجہ سے تنفس متواتر ہو جائے گا۔ تنفس کے اندر جتنی شدت سے تواتر ہو گا اتنی ہی متواتر حرکت کی وجہ سے آلات تنفس میں حرارت پیدا ہو گی اور پھیپھڑا اور حجاب خشک ہو گا، درد اور زیادہ بڑھے گا۔

بقراط کہتا ہے کہ ”ذات الجنب کا درد سینکے سے ہلکا نہ ہو اور تھوک خارج نہ ہو بلکہ اور زیادہ لیسدار ہو جائے اور شکم کو نرم کرنے اور ضرورت کی حد تک فصد کھولنے اور ماء الشعیر دینے کے باوجود درد زائل نہ ہو تو مریض اس حالت میں جلد مر جائے گا۔“

بزاق (تھوک) کے اندر لسی بڑھ جائے اور مشکل ہو جائے۔ نفث نہ ہو تو یہ ردی شوصہ کی علامتیں ہوں گی۔ لیسدار نفث کے اندر تھوڑی لسی بھی پیدا ہو جاتی ہے مگر بہت زیادہ لسی پیدا نہیں ہوتی۔ بایں ہمہ اخراج بھی آسان ہوتا ہے۔ مگر نفث مسلسل لیسدار ہوتا جائے اور اس کے ساتھ اخراج بھی مشکل ہو جائے تو یہ ایک خبیث اور ردی علامت ہے۔ شوصہ کا درد سینکائی، فصد، یا تلمین شکم سے زائل ہو جاتا ہے۔ اگر ان باتوں سے زائل نہ ہو سکے تو ردی ہوتا ہے۔ اس حالت میں ازالہ درد سے پہلے جو کا دلیہ دیدیا گیا تو مریض تیزی سے مر جائے گا۔ محذر ادویات سے شوصہ کا درد اس لئے ساکن نہیں ہوتا کہ فاعلی سبب کا ازالہ ہو جاتا ہے بلکہ اس لئے ہوتا ہے کہ حس زائل ہو جاتی ہے۔

(جالینوس)

جالینوس کے دوران کلام میں یہ بات آتی ہے کہ حالت سخت ہو تو محذر ادویات استعمال کی جاسکتی ہیں۔ (مؤلف)

مذکورہ حالات کے اندر جو کا دلیہ استعمال کیا گیا تو مریض ساتویں دن مر جائے گا۔ اس سے پہلے اور اس کے بعد بھی مر سکتا ہے۔ بعض مریضوں کے اندر فساد عقل اور بعض کو اشتقاق ہو جاتا ہے۔ اسی اس وقت ہوتا ہے کہ جب تھوک کے اندر لسی زیادہ ہو جاتی ہے۔ یہ لسی اس وقت زیادہ ہو جاتی ہے

جب تنفس میں توازن زیادہ ہو جاتا ہے۔ درد بیکہ زیادہ اور خراب ہوتا ہے تو مرنے کے بعد مریض کا پہلو سبز ہو جاتا ہے بالکل ایسے ہی جیسے چوٹ کی جگہ سبز ہو جاتی ہے کیونکہ مریض مرتا ہے تو اس مقام پر آنے والا خون مرتا ہے چنانچہ سبز ہو جاتا ہے۔ ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ ازالہ درد سے پہلے ہی مریض مرتا ہے کیونکہ ان کا تنفس عظیم اور متواتر ہو جاتا ہے۔ تھوک کے اندر لسی پیدا ہو جاتی ہے اور تیزی سے ان کا گلا گھٹ جاتا ہے۔ مذکورہ دونوں باتیں ایک دوسرے کی معاون ہوتی ہیں۔ تھوک کا رک جانا تنفس کو عظیم اور متواتر کر دیتا ہے اور تنفس کا عظیم اور متواتر ہونا، تھوک کے اندر لسی بڑھا دیتا ہے۔ محسوس ہونے کی صورت میں لسی کے اندر اور زیادہ اضافہ ہو جاتا ہے کیونکہ تھوک جب بھی رک جائے گا قصبہ الریہ تنگ ہو جائے گا اور مریض عظیم اور متواتر تنفس کے لئے مجبور ہو جائے گا۔ ایسی حالت میں سینہ زیادہ گرم ہو جائے گا۔ اخلاط شدت سے خشک ہو جائیں گے۔ اخلاط شدت سے خشک ہو جائیں گے تو لسی اور زیادہ ہو جائے گی۔ اس طرح دور چلتا رہے گا۔

بقراط کہتا ہے ”نا وقت جو کادلیہ استعمال کرنے ہی سے یہ صورت نہیں پیدا ہوتی بلکہ دیگر اشیاء کے استعمال سے بھی جو دلیہ کے مقابلہ میں کم موافق ہوتی ہیں یہ صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ الغرض جب بھی پہلو میں چھین کے ساتھ بخار شروع ہو اور مریض نے کھانا جلد ہی لیا ہو اور شکم کا استفرغ نہ ہو ہو تو اسے قطعی طور پر حساء دیں تاکہ کھانا نیچے اتر سکے۔ (جالینوس)

نیز تاکہ درد کے اندر سکون ہو جائے۔ (مؤلف)

فصد کھولی جائے، مسہل دیا جائے۔ ذات الجنب کے مریضوں کو سرد موسم میں سکجنین نیم گرم اور گرم موسم میں ٹھنڈی کر کے پلائیں۔ پیاس سخت ہو تو پانی بھی پلائیں۔ واضح رہے کہ اس بیماری میں سرد پانی پلانا بہتر نہیں ہے، مجبوراً پلایا جاسکتا ہے مگر ممکن حد تک کم سے کم۔ پیاس کے اندر سکجنین اور سرد پانی سے سکون نہیں ہوتا کیونکہ سرد پانی سے ورم کے اندر نفع پیدا ہونے میں دیر ہوتی ہے۔ نفع کے اندر رکاوٹ بھی بنتا ہے سکجنین کے ساتھ اس کی موجودگی دو اسباب کے تحت اندیشہ سے خالی ہوتی ہے۔ ایک یہ کہ اس کی مقدار کم ہوتی ہے کیونکہ پیاس بجھانے کے لئے جب کہ ورم میں ہلکا پن پیدا نہ ہو جو سرد پانی پیا جاتا ہے وہ بہت زیادہ ہوا کرتا ہے دوسرے یہ کہ سکجنین پانی کا مصلح ہے کیونکہ سکجنین کے اندر توڑنے اور لطافت پیدا کرنے کی تاثیر موجود ہوتی ہے۔

فرض کر لیں کہ ایک ایسا شخص ہے جس کا جسم کثیف، قوی خشک، رگیں کشادہ، قوت حیوانی میں بھوک براداشت کرنے کی اہلیت موجود ہے وہ ایک ایسے وقت میں بیمار ہوتا ہے جس میں اس کا فم معدہ زیادہ سرد نہیں ہوتا۔ بیمار ہونے سے پہلے وہ کثیر غذا کھانے استعمال کرتا رہا ہے۔

ایک دوسرا شخص مرطوب الجسم ہے، جسم کے اندر تھنل ہے، رگیں تنگ ہیں، قوت اور نرم
معدہ کمزور ہیں۔ یہ گرم موسم میں بیمار ہوتا ہے۔ قبل ازیں وہ قلیل الغذاء کھلانے استعمال کرتا رہا ہے
فرص کر لیں دونوں ذات الجنب کے مریض ہوتے ہیں، پہلے مریض کو آپ غذا نہ دیں اور صرف
مشروبات پر اکتفا کریں۔ یہ طریقہ اس وقت اختیار کریں جبکہ آپ کو امید ہو کہ مرض کی انتہا اس سے
زیادہ مؤخر نہیں ہوگی۔ دوسرے مریض کو آپ شروع سے جو کی دلیہ دیں۔ تو ایسی صورتوں میں آپ
کا طریقہ بالکل صحیح ہوگا۔ یہ دونوں مرض سے نجات پا جائیں گے مگر تدبیر الٹ دیں گے تو ساتویں
دن سے پہلے پہلے دونوں کو مار ڈالیں گے۔ ان میں ایک کا گلا تیزی سے گھٹ جائے گا، دوسرے پر غشی
طاری ہو جائے گی اور قوت زائل ہو جائے گی۔ بالخصوص جبکہ پہلا مریض بوڑھا اور دوسرا مریض بچہ
ہو ایسی صورت میں دونوں کو موت نہایت تیزی سے آئے گی۔

آنتوں کے اندر رکا ہوا ثقل (فضلہ) موجود ہو، دوسرا کھانا قریب ہی مریض نے کھایا ہو اور وہ
نوجوان ہو تو حقنہ دے دیں۔ بچہ ہو تو شیاف دیں۔ الایہ کہ کھانا خود سے نیچے آجائے اور اچھی طرح
نیچے آجائے۔ تکمید سے مقام ماؤف ہلکا ہو کر تحلیل ہو جاتا ہے۔ ورم حار میں اس سے خون لطیف اور
پتلا ہو جاتا ہے، بعض کا استفراغ ہو جاتا ہے، چنانچہ تناؤ کم ہو جاتا ہے اور درد کے اندر سکون پیدا ہو جاتا
ہے۔ تکمید کا یہ اثر نہ ہو یا درد بڑھ جائے تو یہ سمجھیں کہ جسم اخلاط سے پر ہے اور تحلیل سے زیادہ مختلف
مقامات سے مادے جذب کر رہا ہے۔ ایسی صورت میں فصد یا مسہل کے ذریعہ جیسی ضرورت ہو
پوری طاقت سے استفراغ کر دیں۔ (جالینوس)

یعنی بیماری اوپر ہو تو فصد کے ذریعہ استفراغ کریں۔ اور نچلی پسلیوں میں ہو مسہل دیں احتیاط
کا تقاضا یہ ہے کہ کہ اچھی طرح استفراغ کے بعد ہی تکمید کریں۔ (مؤلف)
مثانہ ماؤف ہو تو تکمید گرم پانی، اسفنج یا پیتل کے برتن کے ذریعہ کریں۔ ورم سبب تلاش
کریں، سبب اگر سرخی ہو تو مرطوب تکمید زیادہ بہتر ہے۔ فلفلمونی ہو تو خشک تکمید عمدہ ہے۔ اس کا اندازہ
نفث اور وقت سے ہوگا۔

یہ اور ام چونکہ اندر کی جانب دور ہوتے ہیں اس لئے طاقت و خشک تکمید استعمال کریں۔ درد
میں سکون نہ ہو تو جسم کا استفراغ کریں۔ البتہ مرطوب تکمید کا استعمال مفید نہیں ہوتا تو زیادہ مضر بھی
نہیں ہوتا۔ خشک تکمید میں بہت زیادہ مضرت ہوتی ہے۔ طاقتور تکمید وہ ہوتی ہے جو سرکہ اور کر سنہ
کے ذریعہ کی جاتی ہے۔ ہو شیار رہیں کہ تکمید کے وقت مریض کے چہرے تک بہ کثرت بخارات نہ
اٹھنے لگیں کیونکہ اس سے کرب اور تنفس میں تنگی پیدا ہوگی۔ البتہ بیماری شدید خشکی والی ہو تو اس

وقت اس کا تھوڑا فائدہ ہو گا چنانچہ مریض مرطوب بخار سانس کے ذریعہ اندر لے جائے گا جس سے نفث میں اس کو مد ملے گی۔ (بقراط)

اس نکتہ سے وہ یہ بتانا چاہتا ہے کہ شوصہ کا مریض گرم پانی کا بھپارہ لینے یا باب التخمید کے مطابق سر کہ اور کر سنہ کے ذریعہ سینکائی کا محتاج ہوتا ہے۔ یہ ضرورت اس وقت ہوتی ہے جب قیاس آرائی میں یہ بات آجائے کہ اخلاط گاڑھے اور لیسدار ہیں ورنہ تخمید جاورس اور نمک کے ذریعہ ہوگی۔ لہذا تخمید سے پسلیوں کے درد کا ازالہ ہوتا ہے خواہ وہ اوپر کی ہوں یا نیچے کی۔ فصد کے ذریعہ درد کا ازالہ تب ہی ہوتا ہے جب درد اوپر ہنسل کی ہڈیوں تک جاتا ہو۔ تخمید سے درد زائل نہ ہو دیر تک اس کا استعمال نہ کریں کیونکہ اس سے پھیپھڑے کے اندر خشکی پیدا ہوتی ہے اور پیپ اکٹھا ہونے لگتی ہے۔ ورم پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی کے بالائی حصوں میں ہوتا ہے تو درد میں ہنسل کی ہڈی، بازو اور چھاتی بھی شریک ہو جاتی ہے۔ زیریں حصوں میں ہوتا ہے تو درد میں حجاب حاجز اور پسلیوں کے سروں کے نچلے حصے شریک ہو جاتے ہیں۔ بالائی اعضاء کی جانب درد اٹھ رہا ہو تو باسلیق کی فصد کھولیں۔ ایسی صورت میں مناسب یہ ہے کہ مابقی رگوں میں اس رک کی فصد کھولیں جو ممکن حد تک عضو ماؤف سے خون کھینچ کر اس جہت کے مخالف کر دے جس کی جانب خون مائل ہوتا ہے۔

(جالینوس)

بنا برائیں مخالف کی فصد کھولی جائے مگر یہ بات کتاب الفصد میں دیئے گئے بیان کے مخالف ہے۔ یہاں یہ کہا گیا ہے کہ تاکہ خربق کو اسی جہت کے مخالف کھینچ لے جس کی جانب وہ مائل ہوتا ہے۔ درد زیریں حصوں میں ہو تو خربق وغیرہ کے ذریعہ مسہل دیں۔ فصد باسلیق کا سبب کتاب البشتریح میں ہے کیونکہ اسی جگہ اس نے یہ بیان کیا ہے کہ یہ اعضاء کہاں سے سیراب ہوتے ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ اس رگ کا کھول دینا بیحد نفع بخش ہے۔ اس کا سبب تشریحی ہے۔ جہاں مناسب ہو گا اس کا تذکرہ ہم کریں گے۔ (مؤلف)

خون کا اخراج اس حد تک ہو گا کہ رنگ اس کا بدل جائے کیونکہ رنگ کی تبدیلی اس بات کی علامت ہے کہ متورم عضو کے اندر جو کچھ موجود ہے اور چپکا ہوا ہے اس کا استفراغ ہو گیا ہے۔ ورم کو بالعموم زیادہ سرخ اور کم تر سیاہ پائیں گے حتیٰ کہ پورے جسم کا خون بلغھی بھی ہو تو بھی یہ خون مائل بہ سرخی و سیاہی ہو گا کیونکہ جس جگہ یہ چپکا ہوتا ہے وہاں حرارت آ جاتی ہے۔ لہذا خون کی تبدیلی اس بات کی دلیل ہے کہ یہاں جو موجود آچکا ہے اس کا استفراغ ہو گیا ہے مگر چونکہ مریض کی طاقت کبھی اس استفراغ کی راہ میں حائل ہے لہذا مناسب یہ ہے کہ چھوڑ دیا جائے۔ ایسی صورت میں

فائدہ کم ہوگا۔ مگر طاقت کے گر جانے کے اندیشہ سے یہ مناسب نہیں ہے کہ اسے اختیار کیا جائے۔ اگر یہ رگ ظاہر نہ ہو بازو کے اندرونی شعبوں میں ابطنی نام کی رگ کھولیں۔ یہ بھی ظاہر نہ ہو تو اکھل کی فصد کھولیں۔ یہ بھی ظاہر نہ ہو تو بہر حال قیفال کی فصد اپنی زبردستی سے کھول دیں۔ فائدہ ست اور کم ہوگا۔

سینہ کے بالائی گوشہ کی جانب ورم کے میلان کی علامات یہ ہیں کہ ہنسی، بازو اور چھاتی کے اندر ثقل ہوگا۔ سینہ کے زیریں گوشہ میں پیدا ہونے والا ورم حجاب حاجز کے قریب ہوتا ہے۔ اس کی مثال وہی ہے جو اس حصہ کے اندر پیدا شدہ دردوں کی ہے۔ لہذا فصد کے لئے پسلیوں کے سروں سے نیچے کا قصد کریں۔ اس بیماری کے اندر ہاتھ کے مابض کی فصد کا کوئی بڑا فائدہ نہیں ہوتا کیونکہ قلب ان دونوں کے بیچ میں ہوتا ہے۔ سینہ کے نیچے گوشہ میں جو رگ ہوتی ہے وہ قلب سے متصل ہونے سے پہلے وریدا عظم سے نکلتی ہے۔ (جالینوس)

غالباً گھٹنے کے مابض کی فصد اس جگہ مفید ہوتی ہو۔ (مؤلف)

درد اگر پسلیوں کے سروں کی جانب ہو تو خربق سیاہ کا مسہل دیں۔

شوصہ کے ہمراہ درد، اور شدید بخار ہو تو دواء مسہل ہر گز ہر گز نہ دیں۔ فصد کے ذریعہ استفرغ کریں۔ درد زیریں حصوں میں ہو تو منقّی ادویہ دیں۔ اسہال کے مقابلہ میں فصد کے اندر کم خطرہ ہو تو زیادہ احتیاط اور اعتماد کی بات یہ ہے کہ فصد کھولیں بلکہ فصد کے اندر کوئی بڑا خطرہ نہیں ہوتا۔ بالخصوص جبکہ مریض کا مزاج معلوم نہ ہو اور یہ بھی معلوم نہ ہو کہ دواء مسہل کی کتنی مقدار دی جائے۔ مسہل دینا، کسی ایسی چیز کو حرکت دینا جو خارج نہ ہو سکے اور کثرت سے استفرغ کرانا یہ ساری باتیں برے نقصانات کا باعث ہیں۔ بیمار کا مزاج معلوم ہو اور بخار زیادہ تیز نہ ہو تو مسہل دیں یا تو وہ مسہل دیں جسے بقراط نے تجویز کیا ہے یا دوسرا کوئی، سب سے عمدہ دوا یارج ہے جس میں خربق شامل ہو اور سقمونیا شامل نہ ہو۔ دوا دینے کے ایک گھنٹہ بعد ماء الشعیر دیں کیونکہ اس سے دوا کا اثر دھل جاتا ہے اور کیفیت میں اعتدال پیدا ہو جاتا ہے۔ مسہل کے وقت نہ دیں کیونکہ اس سے اسہال رک جائے گا۔ مسہل کے ساتھ ماء الشعیر دینے سے مسہل کا نقصان رفع ہو جاتا ہے اور اسہال تیزی سے ہوتا ہے۔ اسہال شروع ہو گیا ہو اور ماء الشعیر دیدیا جائے تو اسہال رک جائے گا۔ (جالینوس)

سینہ کے اندر اخلاط غلیظ صفائی کے محتاج ہوتے ہیں اور اخلاط لزجہ (لیمسدار) ایسی چیزوں کے محتاج ہوتے ہیں جو انھیں توڑ دیں۔ یہی وجہ ہے کہ ماء العسل بصادق (تھوک) کے ذریعہ اخلاط غلیظ کے اخراج کے لئے بیحد موافق ہے اور کچھین اخلاط لزجہ کے لئے موافق ہے۔ ماء العسل کے اخلاط

غلیظہ کو صاف کرنے میں ماء الشعیر پھر شراب شیریں کا نمبر ہے۔ شراب اس وقت پینا ضروری ہے جب پھیپھڑے اور پہلو میں ورم پختہ ہو جائے۔ ان اور ام کے سخت اور متورم ہونے کے وقت نہیں پینا چاہئے۔ شراب شیریں کے پینے سے بیمار کو پیاس لگتی ہو تو یہ کم موافق ہوگی۔ الغرض گرم امراض کے اندر بزاق کے ذریعہ ضروری مادہ کو خارج کرنے کے لئے شراب شیریں موافق ہے کیونکہ یہ رطوبت اور اعتدال کے ساتھ جلا پیدا کرتی ہے۔ نیز مقوی بھی ہے۔ وہ ایسی بات میں بھی مفید ہے جس کا سینہ اور پھیپھڑے سے کچھ خارج کرنے والا محتاج ہوتا ہے۔ تھوڑا اس سے شکم بھی چلتا ہے۔ ذہن پر اس کا اثر خمیری مشروب سے کم ہوتا ہے۔ اس لئے اس سے فساد عقل کا اندیشہ نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ پھیپھڑے کی بیماری کے ہمراہ جسے بخار ہو اس کے لئے اس سے زیادہ موافق مشروب کی کوئی اور قسم نہیں ہے۔ ناموافقت کم ہوتی ہے، پیاس اور گرمی کم لاتی ہے البتہ جگر اور تلی مریض ہوں تو ایسی صورت میں یہ ردی ہے۔ شہد کو چھوڑ کر ہر چیز سے زیادہ یہ صفراء پیدا کرتی ہے۔ اسی لئے اس سے چھینک آتی ہے۔ لہذا جسم میں اسی کے فوائد اور نقصانات معلوم کر کے اسی کے مطابق عمل کریں۔ مراری (صفراوی) جسموں کے باب میں اس سے زیادہ ہوشیار رہیں۔ شراب شیریں گاڑھی نہ ہو تو نفث کے لئے معین و مددگار ہوتی ہے۔ اس کے بعد سفید مائی شراب کا نمبر ہے۔ البتہ شراب ایک حالت میں پانی سے زیادہ مقوی، قاطع اور ملطف ہوتی ہے۔

شراب شیریں سے پیاس لگتی ہو تو شراب ابیض، شیریں کے مقابلہ میں نفث کے لئے زیادہ معین ثابت ہوگی کیونکہ پیاس سے تھوک میں بیحد لسی پیدا ہوتی ہے۔ سیاہ قابض اور خوصی شراب کا استعمال اس بیماری میں اس وقت صحیح ہے جب سر میں نقل نہ ہو اور یہ اندیشہ بھی نہ ہو کہ فساد عقل لاحق ہوگا۔ نفث کے اندر لسی پیدا ہوگی اور پیشاب میں دشواری لاحق ہوگی۔ ماء العسل شوصہ کے مریضوں کے لئے عمدہ ہے۔ الا یہ کہ احشاء میں ورم ہو اور مزاج شدید گرم ہوں۔ احشاء میں ورم ہو تو اسے نہ دیں مگر المزاج مریضوں کے لئے اس میں تھوڑی ملاوٹ کر دیں حتیٰ کہ پانی کے قریب ہو جائے۔ ماء العسل بالعموم، شراب شیریں کے مقابلہ میں کم پیاس لاتا ہے۔ اس سے نفث میں اعتدال کے ساتھ معاونت ہوتی ہے۔ کھانسی میں سکون پیدا ہوتا ہے۔ البتہ مریض اگر اس میں دلچسپی رکھتا ہے تو اسے پیاس لگے گی اور تھوک میں لسی پیدا ہوگی۔ (جالینوس)

اپنی رقت اور کثرت مائیت کے سبب ماء العسل، شراب ابیض کے مقابلہ میں کم پیاس لاتا ہے۔ البتہ اگر معدہ میں پڑا رہے تو پیاس لاتا ہے۔ نفث کے لئے کچھ معین کے مقابلہ میں اس سے طاقتور معاونت حاصل نہیں ہوتی۔ کچھین بصاق (تھوک) کے ذریعہ ضروری نفث کے لئے معین ہوتی ہے

اور تنفس میں آسانی پیدا کرتی ہے۔ یہ وہی سکجنین ہے جو ماء العسل اور تھوڑے سرکہ سے تیار کی جاتی ہے۔ کھٹی طاقتور ہوتی ہے اور اخلاط کا اخراج زیادہ کرتی ہے۔ اخراج کی قدرت نہ ہو تو لسی میں اضافہ کر دیتی ہے۔ کبھی بصاق کو لیسدار کر کے نقصان پہونچاتی ہے کیونکہ سرکہ اخلاط کو لطیف کر دیتا ہے مگر خشک کرتا ہے۔ پس سکجنین کے اندر کسی قدر ترشی ہو۔ البتہ وہ اس حد تک نہیں پہونچتی کہ بیمار جو کچھ خارج کرتا ہے اسے توڑ دے۔ اگر یہ ترش نہ ہو تو بہتر ہے کیونکہ ترش ہونے کی صورت میں لطافت پیدا نہیں کر سکتی ہے البتہ تھوک کو خشک کر دے گی کیونکہ سرکہ سے خشکی پیدا ہوتی ہے۔ (جالینوس)

سکجنین نفث کے اندر آسانی پیدا کرنے میں کوئی معتدل رول نہیں بلکہ طاقتور رول ادا کرتی ہے کیونکہ سرکہ توڑ دیتا ہے، نیز سرکہ کے ہمراہ خشک کر دینے کا اثر ہوتا ہے۔ اخلاط اگر بیحد غلیظ ہوں حتیٰ کہ سکجنین حامض نفث کے ذریعہ ان کو خارج کرنے سے عاجز ہو تو ایسی صورت میں زیادہ ردی ہوگی۔ کیونکہ خشکی پیدا کرے گی۔ (مؤلف)

سکجنین ترش سے بالعموم بیماری کے اندر خرابی اور خباثت پیدا ہوتی ہے لہذا ایسی صورت میں بیمار کی تمام علامات پر غور کر کے دیکھیں گے کہ وہ نکل سکتا ہے یا نہیں کیونکہ خراب بیماریوں کے اندر سکجنین ترش اگر خلط کو لطیف کر کے نفث کے ذریعہ خارج نہ کر سکی تو اس کے اندر اور زیادہ گاڑھا پن پیدا کر دے گی اور اگر اپنی طاقت سے وہ خلط توڑ سکی تو توڑی ہوئی خلط کو خارج کرنے کے لئے اور زیادہ طاقت کی ضرورت ہوگی ورنہ گلا گھٹ کر مریض کی موت واقع ہو جائے گی۔

جن مریضوں کی بیماری خراب اور پختہ ہونے میں دشوار ہو مناسب یہ ہے کہ انہیں سکجنین ترش نیم گرم تھوڑی تھوڑی دی جائے۔ نیم گرم ہونے کی وجہ سے پختگی میں مدد ملے گی تھوڑی تھوڑی اس لئے کہ طاقت میں اضافہ ہو جائے گا۔ جو سکجنین ترش نہیں ہوتی وہ منہ اور تالو کو مرطوب کر کے اعتدال کے ساتھ اخلاط کا اخراج کرتی ہے۔ بایں ہمہ اس نقصان سے مریض محفوظ بھی رہتا ہے جو مراری بیماریوں کے اندر ماء العسل سے لاحق ہوتا ہے۔ البتہ ماء العسل سے صفراء کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ (بقراط)

یہ واضح ہے کہ ماء العسل کے اندر تھوڑا سرکہ شامل کر دیا جائے تو یہ مرکب بیحد مفید ہو جاتا ہے کیونکہ اس سے ماء العسل کی خوبیاں باقی رہتی ہیں۔ نیز اس سے نفث بہ آسانی ہوتا ہے، نہ حد سے زیادہ ہوتا ہے نہ ہی اس کے اندر لسی رہ جاتی ہے۔ صفراء کے اندر تحریک بھی نہیں ہوتی۔ احشاء کے لئے غیر مضر ہے، ریاح اور پیشاب خارج کر دیتا ہے۔ البتہ خراش پیدا کرتا ہے۔ ماء الشعیر کے ساتھ اسے پلانا چاہیں تو دو گھنٹہ یا اس سے زیادہ وقفہ کے بعد پلائیں کیونکہ اس مدت میں وہ ضروری

مقامات تک پہنچ کر سرایت کر چکا ہو گا۔ ماء الشعیر کے ہمراہ اسے پلانا خراب ہے۔ اضطراب پیدا کرتا ہے۔ سکنجبین کا استعمال اس وقت ضروری ہے جب ماء العسل سے کرب اور پیاس لاحق ہوتی ہو، خارج ہونے والے مادہ میں لسی زیادہ ہو۔ ماء العسل میں تھوڑا سرکہ شامل کر کے جوش دے لیں۔ ایسی صورت میں اس کا نقصان کم ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

ماء العسل کے بجائے جلاب کا استعمال مناسب ہے۔ جلاب کے پیاس لگتی ہو تو اس میں کچھ سرکہ ملا لیں، دوبارہ پکالیں حتیٰ کہ مؤثر ہو جائے۔ پھر پلائیں۔ جس سکنجبین کا تذکرہ بقراط نے کیا ہے وہ ماء العسل اور سرکہ سے تیار کی جاتی ہے۔ اس کے استعمال کا حکم اس نے اس وقت دیا ہے جب ماء العسل سے پیاس لگتی ہو اور زیادہ اخراج مادہ کی ضرورت ہو۔ پانی سے اخلاط کے اخراج میں مدد ملتی ہے نہ ہی اس سے پیاس کے اندر تسکین ہوتی ہے بشرطیکہ تنہا پیاجائے۔ البتہ سکنجبین اور ماء العسل کے درمیانی وقفہ میں پیاجائے تو اخراج مادہ میں معین ہوتا ہے۔ اس جہت کے سوا اور کسی چیز میں مفید نہیں ہے۔ اس سے پیاس میں اضافہ ہوتا ہے اور احتشاء بڑھ جاتے ہیں کیونکہ شکم میں دیر تک رکتا ہے۔ لہذا بہت زیادہ گرمی پیدا کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پیاس میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ پھر اعضاء کے اندر تیزی سے سرایت بھی نہیں کرتا کہ انھیں مرطوب کر دے۔ زیادہ دیر تک رکتا ہے۔ اعضاء کے اندر ڈھیلا پن پیدا کر دیتا ہے۔ سکنجبین کی طرح اس کے اندر پیاس بچھانے کی طاقت نہیں ہوتی۔ اس لئے اس کا ڈھیلا پن اعضاء کے اندر باقی رہتا ہے۔ سکنجبین کا اثر برعکس ہے، یہ رطوبتوں کو لیکر سرعت سے جسم کے دور دراز حصوں تک پہنچ جاتی ہے اور مادہ کو توڑ دیتی ہے۔ حمام سے پہلو کے درد میں تسکین ہوتی ہے۔ اس سے اخلاط کے اخراج میں مدد ملتی ہے۔ تنفس بہتر ہوتا ہے، پہلو، سینہ کی ہڈی اور شانوں کے اندر عارض ہونے والے درد میں سکون ہو جاتا ہے۔ لہذا ذات الجنب اور ذات الرئہ کے مریضوں کے لئے یہ بیحد مفید ہے جو مریض بحالت صحت حمام کے عادی ہوں انھیں دوبار حمام کرائیں۔ حمام کی برداشت سب سے زیادہ ان مریضوں کے اندر ہوتی ہے جن کی بیماری زیادہ گرم نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی باب الحمام کے مطابق ساقط القوت ہوتے ہیں۔ ورم کے پختہ ہونے سے پہلے اگر بیماری بیحد گرم نہیں ہے تو گو طاقت گری ہوئی ہو مرض ہلکا ہو اور غذاؤں کا استعمال جاری ہو تو حمام سے فائدہ پہنچتا ہے کیونکہ اس سے درد میں سکون ہوتا ہے، مادہ پختہ ہوتا ہے اور اس کے اخراج میں آسانی ہوتی ہے۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ اس کا استعمال جسمانی استفرغ کے بعد ہی ہو کیونکہ قبل استفرغ، حمام سے مواد کھینچ کر ماؤف مقامات تک آنے لگتے ہیں۔ استفرغ کے بعد اس کے استعمال سے مادہ کے پختہ ہونے میں مدد ملتی ہے۔ پختہ ہونے کے بعد اس کا استعمال تو بے خطر ہے، اخلاط کے اخراج میں بھی اس سے بیحد

مدد ملتی ہے۔ (مؤلف)

ان بیماریوں کے اندر اخراج اخلاط کے ساتھ ہی مرض انتہا پر آجاتا ہے کیونکہ یہ وقت پختگی کا ہوتا ہے اور مادہ خارج ہونے کے بعد اعراض کے اندر اضافہ قطعاً نہیں ہوتا۔ (جالینوس)

ذات الجنب میں مادہ کا اخراج بسرعت ہو تو بیماری کی مدت مختصر ہوگی۔ تاخیر سے ہو تو بیماری دراز ہوگی۔ کتاب ایڈیمیسیا میں مذکورہ مریض آٹھویں دن تک کوئی شے خارج نہ کر سکنے کی وجہ سے پلٹ گیا اور خشک کھانسی کھانستارہا تو اس کی بیماری چونتیس دن تک باقی رہے گی حالانکہ ذات الجنب کا بحر ان بالعموم چودہویں دن شروع ہو جاتا ہے۔ اس لئے آگے تو بیسویں دن لامحالہ آئے گا۔ بیماری کے تیسرے دن سے مریض مادے کا اخراج کرنے لگا ہو تو بحر ان ساتویں اور نویں دن اور زیادہ سے زیادہ گیارہویں دن آکر رہتا ہے۔ تیسرے دن مادہ کا اخراج ہونا شروع ہو تو بیماری چودہ دن سے آگے نہ بڑھے گی۔

ذات الجنب ایک ورم ہے۔ مریض کوئی چیز خارج نہ کرے اور کھانسی خشک ہو تو اس کا یہ مطلب ہے کہ ورم میں نفع قطعاً نہیں آیا ہے۔ یہ عدم نفع کا پہلا اسٹیج ہے۔ اب اگر کوئی مادہ خارج ہوتا ہو مگر رقیق ہو تو عدم نفع کا یہ دوسرا اسٹیج ہوگا۔ یہ بھی نفع کی علامت ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ پہلے کے مقابلہ میں یہ کم درجہ رکھتا ہو۔ مریض اگر گاڑھا مادہ خارج کر رہا ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ نفع شروع ہو چکا ہے اور غلظت اپنے کمال کو پہنچ جائے تو یہ کمال نفع کی علامت ہے۔ ایسی صورت میں بیماری ساتویں دن سے آگے نہیں بڑھے گی۔ بیماری کس قدر مختصر اور کتنی دراز ہوگی اس کا انحصار لازماً نفع کی مقدار اور اس کی تاخیر پر ہے۔

ذات الجنب میں کمال نفع کی علامت یہ ہے کہ مریض سفید، مساوی اجزا کا اور متوسط القوام تھوک خارج کرے گا۔ گاڑھے پن کی جانب اس تھوک کا میلان ہوگا، بالکل ہی گاڑھا نہ ہوگا۔ یہی کیفیت بیماری کے تمام ایام میں ہوگی۔ پتلا اخراج اس بات کی علامت ہے کہ نفع ہلکا اور پوشیدہ ہے۔ خالص سرخ وزرد مادہ کا اخراج نامحمود ہے۔ خاکستری سیاہ اور زنجاری قسم کا مادہ موت کی علامت ہے۔ ماؤف پہلو کے بل مریض کا آسانی سے سونا نیز بیماری کے زیادہ ہونے اور خراب ہونے کی صورت میں مریض کا بیمار پہلو کے بل بہ آسانی آرام کرنا بیماری کے کم ہونے کی دلیل ہے۔ برعکس ازیں برعکس حالت کی علامت ہے۔ (بقراط)

بیماری کے زیادہ اور خراب ہونے کی جملہ علامات یہ ہیں کہ کیفیت کے اعتبار سے بخار نہایت تیز ہوگا، تنفس میں شدت ہوگی۔ شدید چھین کے ساتھ درد ہوگا جو ہنسی کی ہڈیوں سے شروع ہو کر

پیچھے کی پسلیوں تک جائے گا۔ پیاس سخت ہوگی، انتخاب ہوگا۔ شکم میں حرارت زیادہ اور ہاتھ پیر ٹھنڈے ہوں گے۔ اضطراب اور بے چینی کے ساتھ شدت کا درد ہوگا بیمار پہلو پر لیٹنے سے درد ہوگا۔ عرصہ تک خشک کھانسی آئیگی۔ کھانسی بھی نامحسوس اور بمشکل اخراج مادہ کے بعد آئیگی۔ فساد عقل اور بے خوابی پائی جائے گی۔ (مؤلف)

ذات الجنب اور نفث دونوں باہم متضاد ہیں۔ ایک ہی آدمی کو دونوں بیماریاں لاحق ہوں تو ان میں سب سے خطرناک بیماری کی جانب توجہ دینے کی ضرورت ہوگی۔ (بقراط)

متضاد اس لئے کہا ہے کہ نفث الام میں غلظت (گاڑھاپن) اور تخریہ (پالش چڑھانا) کی اور ذات الجنب میں رنج، جلاء اور قطع مادہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ (مؤلف)

ذات الجنب کے مریض چودہ دنوں کے اندر اخراج مواد کے ذریعہ صاف نہیں ہو گئے تو پیپ آجائے گی۔ پیپ زدہ مریض پیپ کے پھٹنے سے لیکر چالیس دنوں کے اندر صاف نہیں ہوئے تو سل میں مبتلا ہو جائیں گے کیونکہ مذکورہ مدت سے آگے بڑھ گی تو پیپ سے پھیپھڑے کے اندر فساد پیدا ہو جائے گا۔

زیادہ اور کم ہونے کی صورت میں، پسلیوں کے اندر درد کتنا ہو رہا ہے اس کی مقدار معلوم کریں کیونکہ پسلیوں کے اندر جب بھی چھنے والا درد زیادہ ہوگا تو سب سے پہلی بات جو معلوم کرنے کی ہے وہ یہ ہے کہ یہ بیماری تب ہی لاحق ہوئی ہے جب پسلیوں کے ساتھ پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی کے اندر بھی راحت ہو چکی ہے۔ ظاہر ہے بیماری خطرہ سے باہر نہیں ہے۔ تیسرے یہ کہ علامات کی وجہ سے طاقتور اخراج کی محتاج ہے۔ درد اٹھ کر ہنسی کی ہڈیوں تک پہنچ رہا ہو تو فصد کی ضرورت ہوگی مگر پسلیوں کے سروں سے آگے نہیں بڑھ رہا ہو تو مسہل کی ضرورت ہوگی۔ پسلیوں کے اندر درد تھوڑا ہو بایں چھین نہ ہو نیز ہنسی کی ہڈی تک پہنچ نہ ہی نیچے پسلیوں کے سروں تک آئے تو یہ ممکن ہے کہ پسلیوں کے اندر موجود لحمی اعضاء کے اندر بیماری ہو، یہ بے خطر ہے۔ کسی بڑے علاج کی ضرورت نہ ہوگی۔

ذات الجنب یا ذات الرء کے مریض کو مرض مستحکم ہو جانے کے بعد کھانے وغیرہ کے اسباب کے بغیر دست آنے لگے تو یہ ردی ہے کیونکہ اس سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ جگر کمزور ہو چکا ہے لہذا کیلوس جذب نہیں کر رہا ہے یا معدہ بھی طول مرض کی وجہ سے کمزور ہو چکا ہے بیماری کے شروع میں دست کا آنا مفید ہے۔ بالخصوص جبکہ مرض کے بعد آئے۔ پیپ زدہ مریضوں کو داغنے کے بعد اچانک پیپ کا اخراج زیادہ ہو جائے تو ہلاک ہو جائیں گے۔

پیپ زدہ مریض وہی ہوتے ہیں جن کے سینوں کی فضا میں پیپ اکٹھا ہو چکی ہو۔ ان میں وہ مریض داغنے کے ضرورت مند ہوتے ہیں جن میں پیپ زیادہ ہو حتیٰ کہ منہ سے اخراج مایوس کن ہو۔ ایسے مریضوں کو نہایت سخت قسم کا ضیق تنفس لاحق ہوتا ہے۔ ضیق تنفس کی وجہ سے مجبوراً انھیں داغا جاتا ہے۔ کٹھی ڈکار والے مریضوں کو ذات الجنب کم ہوتا ہے کیونکہ کٹھی ڈکار انہیں کو آتی ہے جن کے مزاج بلغمی ہوتے ہیں۔ ذات الجنب نام ہے پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی کے ورم کا۔ یہ جھلی اپنی کثافت کے باعث بلغمی خلط کو کم ہی ہلاک کر پاتی ہے۔ (بقراط)

مذکورہ بیان سے یہ ظاہر ہوا کہ صفراوی حضرات اس بیماری کے لئے مستعد رہتے ہیں۔

(مؤلف)

ذات الجنب سے ذات الرئہ ہو جائے تو ردی ہے کیونکہ ایسا تب ہی ہو گا جب ذات الجنب کی خلط اتنی زیادہ ہو کہ سینہ اور پھیپھڑے کی درمیانی فضا سے زیادہ پر ہو جائے۔ چنانچہ لازمی طور پر یہ خلط پھیپھڑے کے اندر داخل ہوگی۔ اس طری ذات الجنب سے ذات الرئہ تو پیدا ہو سکتا ہے مگر ذات الرئہ سے ذات الجنب پیدا نہ ہو گا کیونکہ ذات الرئہ سخت ہے تو مریض کا گلا قبل اس کے کہ بیماری کا اثر سینہ میں بہونے لگے گھٹ جائے گا۔ اسی طرح اگر ذات الرئہ کی خلط تھوڑی ہے اور کمزور ہے تو مریض تھوڑی کھانسی کے ذریعہ اسے خارج کر دے گا۔

پیپ زدہ مریضوں کو داغنے کے بعد پیپ صاف سفید خارج ہو تو یہ سلامتی اور بدبودار سیاہ خارج ہو تو ہلاکت کی علامت ہے۔ (بقراط)

یہ بات ہر پھوڑے کے باب میں لازم ہے، صرف سینہ ہی کی حد تک نہیں بلکہ تمام اعضاء کے سلسلہ میں یہ عام قانون ہے۔ یہاں پیپ زدہ لوگوں کا اضافہ کیا گیا ہے جن کے سینوں کی فضا میں پیپ اکٹھا رہتی ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے باب میں کی کا استعمال قدیم اطباء کا معمول رہا ہے۔ (جالینوس)

ذات الجنب اور ذات الرئہ کی بیماریوں میں ردی ہونے کی علامات حسب ذیل ہیں:

۱۔ سیاہ تھوک ۲۔ نہایت سرخ تھوک ۳۔ جھاگ دار تھوک ۴۔ بدبودار تھوک ۵۔ شدید درد دیا
سوء تنفس کے ساتھ مشکل کے ساتھ تھوک کا اخراج۔ (جالینوس)

ذات الجنب اور ذات الرئہ اور اسی جیسی بیماری میں امتلائی علامت ظاہر ہوتی رہی ہو تو موسم بہار میں فصید ادواء کے ذریعہ استفراغ کریں۔ خواہ جسم کے اندر امتلائی کیفیت بظاہر موجود نہ ہو۔

شوصہ کے مریض میں فصد متورم پہلو کے محاذ میں کھولی جائے تو اس کا فائدہ بہت ہو گا مگر مقام مرض کے مقابل ہاتھ میں فصد کرنا پوشیدہ فائدہ رکھتا ہے، یہ فائدہ ایک زمانہ کے بعد ظاہر ہو گا۔ (جالینوس) ذات الجنب کا مریض پیپ تھوکتا ہو اور چودہ دنوں کے اندر شفا یاب نہیں ہوتا تو اس کے پیچھے پھر دے کے اندر پیپ جمع ہو جائے گی اور سل کا شکار ہو کر فوت ہو جائے گا۔ (جالینوس) بات یوں نہیں ہے بلکہ یہ ہے کہ ذات الجنب کا مریض اخراج کے ذریعہ صاف نہ کیا جائے تو پیپ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ پیپ ہونے کی صورت میں یا چالیس دن تک سستی نہ کرنے کی شکل میں پیچھے پھر از خمی ہو جائیگا۔ (مؤلف)

جس مریض کے حجاب عاجز میں غلیظ ورم ہو اور اس کا اخراج بلا کسی سبب کے غائب ہو تو وہ ورم پیچھے پھر دے کی جانب منتقل ہو جاتا ہے اور مریض سات دن سے پہلے مر جاتا ہے۔ ذات الجنب اور ذات الریہ کے مریض کا شکم چلنے لگے تو یہ ردی ہے کیونکہ یہ قوت طبعی کی موت کی علامت ہے۔ شفا خانہ میں ایک ایسے بچے کو تشخ ہو گیا جسے ذات الجنب تھا۔ ذات الجنب پختہ ہو چکا تھا۔ پیپ کا اخراج بہ آسانی ہو رہا تھا مگر وہ مر گیا۔ اخراج چونکہ بہ آسانی ہو رہا تھا اس لئے ہمیں اس کے بچ جانے کی امید تھی۔

ذات الجنب اور ذات الریہ کزاز کا ہو جانا مہلک ہے۔ (جالینوس)

ذات الجنب کی علامات حسب ذیل ہیں :

تیز بخار، پسلیوں کے اندر چھین جو ہنسی کی ہڈی اور پسلیوں کے سروں تک پہنچتی ہے، تنفس، شروع میں خشک کھانسی پھر جھاگ وار شے کا اخراج جو پیپ کی جانب مائل ہوتی ہے۔ بیمار پہلو پر سونہ سکنا، بے خوابی، زبان میں خشکی اور کھر دراپن، درد بڑھ جانے کی صورت میں ہاتھ پیر ٹھنڈے، رخسار کی ہڈیاں اور آنکھیں سرخ، رہ رہ کر پسینہ آتا ہے، پیٹ چلنے لگتا ہے، کسی پہلو مریض لیٹ نہیں سکتا، بیماری بڑھ جانے کی صورت میں تنفس تیز، اور پسلیوں کے سرے پھیل جاتے ہیں، نبض مختلف ہوتی ہے۔ خارج ہونے والی شے سیاہ یا گلابی رنگ کے مشابہ یا بدبودار ہوتی ہے۔ تنفس سخت ہو جاتا ہے۔ بعض اطباء کا قول ہے کہ بائیں پہلو میں ورم ہو گا تو قلب سے قربت کی وجہ سے تنفس نہایت سخت ہو گا بعض کا یہ قول ہے کہ داہنے پہلو میں بیماری ہونے پر تنفس زیادہ دھواں ہو گا۔ کیفیت پیپ کے مجتمع ہو جانے کی جانب منتقل ہو جاتی ہے تو مذکورہ اعراض ساکن ہو جاتے ہیں۔ مریض ہمیشہ گدی کے بل سوتا ہے، ہاتھ پیر گرم ہو جاتے ہیں اور رخسار کی ہڈیاں سرخ ہو جاتی ہیں۔ (جالینوس)

تجربوں کی روشنی میں:

تیز بخار، تنگی تنفس، ذات الجنب اور ذات الرئہ میں رنگین مادہ کا ٹکنا عام ہے۔ چھین کا درد بھی پسلیوں کے اندر ہونے لگے اور نبض کے اندر صلابت پیدا ہو جائے تو یہ ذات الجنب ہو گا۔ اسی کے ہاتھ نبض کے اندر نرمی یا عدم صلابت پائی جائے، انتصابی تنفس ہو، مریض کو ایسی تنگی محسوس ہونے لگے جیسے اس کا گلا گھٹ جائے گا تو یقین کر لیں کہ یہ ذات الرئہ کی بیماری ہے۔ (جالینوس)

ذات الجنب میں ورم صفر اوی ہو تو گرم قسم کے آتشِ اِخْراب انھیں گے۔ اس کی وجہ سے فساد عقل ہو جاتا ہے۔ ورم بلغھی ہو گا تو بخار زیادہ نرم، اور ساکن ہو گا۔ بخارات مرطوب اور روشن انھیں گے، نیند اور بے خوابی دونوں ہوں گی۔ (جالینوس)

کوئی ایسا مریض جس کی نبض بیکد صلب رہی ہو حتیٰ کہ صلابت کے سبب ذات الجنب کے مریضوں کی نبض سے بھی زیادہ صغیر ہو گئی ہو اسے موت سے نجات پاتے نہیں دیکھا۔ (جالینوس)

فساد عقل، پسلیوں کو استر کرنے والی جھلی کے ورم کے مقابلہ میں ورم حجاب سے زیادہ ہوتا ہے کیونکہ جو عصب اس سے متصل ہوتا ہے وہ دماغ سے زیادہ قریبی تعلق رکھتا ہے۔ (جالینوس)

پہلو میں گہرا درد ہو تو زیادہ تر پچھلے لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ البتہ درد کے بعد ورم نہ ہو گیا ہو اور اچھی طرح پورے جسم کا استفراغ کر لیا گیا ہو۔ اس عمل کے بعد پچھلے لگانے کی افادیت بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے کیونکہ اس سے مرض پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی سے دور ہو جاتا ہے اور کھینچ کر جلد کی جانب آ جاتا ہے اور اس طرح باہر نکل جاتا ہے۔ اس گوشہ میں مہو نچنے کے بعد اسے تحلیل کر دینا ممکن ہوتا ہے پھر بھی باقی رہے اور تحلیل نہ ہو سکے تو بھی ان مقامات کے نرم ہونے کی وجہ سے درد کم ہو گا۔ علاوہ ازیں یہاں اعصاب بھی کم ہوتے ہیں جبکہ پسلیوں کے درمیان اعصاب زیادہ ہوتے ہیں۔ نیز اس لئے بھی کہ مرض ہڈی سے دور ہو جاتا ہے کیونکہ ہڈیاں ورم سے مزاحمت کرتی ہیں چنانچہ اس سے درد اٹھنے لگتا ہے ویسے ہی جیسے داخس (Whitlow) ہیں گوشت سے ناخن کی مزاحمت ہوتی ہے اور درد تیز ہونے لگتا ہے۔ (جالینوس)

یہ مجتمع کر لیا جائے تو زیادہ بہتر ہے، اس سے داخلی طور پر اجتماع سے محفوظ رہا جاسکتا ہے اور ورم پھٹ کر سینہ کی فضا میں پیپ داخل نہیں کر سکتا۔ (مؤلف)

پچھنے سے اور اس بات سے زیادہ مفید کوئی اور چیز نہیں ہے کہ بہ کثرت سہیہ کرنے کے بعد مقام درد کو ظاہر میں نرم کر لیا جائے تاکہ خلط کو بیرون کی جانب جذب کیا جاسکے اسے انجام دینا کوئی

معمولی بات نہیں ہے۔ اسی طرح میرا یہ خیال بھی ہے کہ جو پھوڑے تجویفوں پر ہوتے ہیں انہیں باہر کی جانب ممکن حد تک پھیلا یا جائے۔

ذات الجنب میں سب سے کمزور حالت وہ ہوتی ہے جس میں اخراج مادہ نہیں ہوتا۔ (جالینوس) ایسا قلت غذا کے باعث ہوتا ہے نہ کہ امتناعی طور پر۔ اسے اس طرح سمجھا جاتا ہے کہ اس کے ساتھ کوئی درد نہ ہو اور نہ ہی مرض کے اعراض کی کوئی مقدار موجود ہو۔ مرض کے اعراض زیادہ ہوں، تنفس نہ ہو تو یہ عدم نچ کی وجہ سے ہوتا ہے نہ کہ بیماری کے ضعف اور قلت کی وجہ سے۔

(مؤلف)

”بزاق“ جو گول شکل اختیار کر لیتا ہے فساد ذہن کا پتہ دیتا ہے۔ گول شکل اس لئے اختیار کر لیتا ہے کہ اخلاط کے اندر گاڑھا پن اور لسی پیدا ہو جاتی ہے اور پھر قصبۃ الریۃ میں اس کا اجتماع ہو جاتا ہے۔ سبب فاعلی اس کا یہ ہے کہ مذکورہ مقامات پر حرارت زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ میرا مشاہدہ ہے کہ جب یہ پیدا ہوتا ہے اور عرصہ تک موجود رہتا ہے تو سل کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ خلطی علامات کے ہمراہ ہوتا ہے تو فساد ذہن کا پتہ دیتا ہے۔ تنہا ہوتا ہے تو اس پر اعتماد نہ کریں۔ نیچے کی رگوں میں پیپ پڑ جائے تو ذات الجنب اور ذات الریۃ سے آدمی محفوظ رہتا ہے۔ (جالینوس)

حجاب کے اندر ورم ہو، بایں ہمہ سخت عسر تنفس اور کرب ہو پھر فساد عقل بھی لاحق ہو جائے تو مریض چوتھے دن انتقال کر جائے گا۔ بیماری کے اندر مریض کا ہونٹ اور ناک کا کنارہ سبز ہو جائے اور پیشاب بیماری کے شروع میں سخت سرخ ہو تو ناک کے سبز ہوتے ہی مریض مر جائے گا۔ موت چھٹے یا ساتویں دن واقع ہوگی۔ ذات الجنب کے ساتھ سخت غشی ہو اور مسلسل اس کا حملہ ہو تو یہ کیفیت مہلک ہے۔ (یہودی)

ذات الجنب سے بوڑھے بالعموم مر جاتے ہیں کیونکہ ضعف قوت کے باعث اخراج کے ذریعہ وہ خلط کا ستقیہ کرنے سے عاجز ہوتے ہیں۔ ذات الجنب خالص میں ورم ان عضلات کے اندر ہوتا ہے جو داخلی طور پر پسلیوں سے چپکے ہوتے ہیں، سب سے زیادہ درد ان مریضوں کو ہوتا ہے جنہیں یہ بیماری صفراء کی وجہ سے لاحق ہوتی ہے۔ سب سے زیادہ سخت بیماری وہ ہوتی ہے جو نچ میں تاخیر کرتی ہے۔

ذات الجنب میں پیش آنے والے نامانوس خراب اعراض حسب ذیل ہیں:

عشی، زبان کی خشکی، بے خوابی، فساد عقل، اختلاج قلب۔

ایسی حالت میں مناسب طریقہ سے ان اعراض کا مقابلہ کریں۔ یہ ضروری ہے۔ (اھرن)

ذات الجنب کے ہمراہ مسلسل بخار، ہنسی کی ہڈی اور پسلیوں کے سروں تک درد، کھانسی، دشواری تنفس، اور پسلیوں کے نیچے سخت چبھنے والا درد ہوتا ہے۔ یہ تمام اعراض ورم مہجد حار میں بھی ہوتے ہیں۔ البتہ ذات الجنب میں درد چبھنے والا اور نبض صلب ہوتی ہے۔ جگر کی بیماری میں جو کھانسی ہوتی ہے اسی میں اخراج مادہ کبھی نہیں ہوتا۔ شوصہ کی حالت میں شروع میں ایسا ہوتا ہے ورم مہجد میں چہرہ نہایت زرد اور خراب ہوتا ہے۔ ورم اگر پسلیوں پر چسکنے والے عضلات کے اندر باہر سے ہوتا ہے تو ذات الجنب غیر صحیح ہوتا ہے۔ اس حالت میں کھانسی، ہچکلی، اور صلب نبض نہیں ہوتی۔ دبائے پر درد ہوتا ہے۔ تحلیل نہیں ہوتا تو اس کا سر باہر نکل آتا ہے۔ اس وقت آپریشن کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ کیفیت ذات الجنب خالص میں کبھی نہیں ہوتی۔ ذات الجنب کا پھوڑا اندر کو پھوٹتا ہے۔

درد ہنسی کی ہڈی تک پہنچتا ہو تو فصد کر دینا اولیٰ ہے مگر پسلیوں کے سروں کے نیچے تک جا رہا ہو تو مسہل دینا چاہیے۔ نا تجربہ کار اطباء ایسے تمام مریضوں کو خراب کر دیتے ہیں کیونکہ اسحال سے جو اضطراب اور بے چینی پیدا ہوتی ہے اس سے وہ ڈر جاتے ہیں۔ ضعف قوت کے سبب فصد اور اسحال نہ ہو سکے تو ایسے مسہل حقن استعمال کریں جن کے اندر حدت ہو، پھر ماء العسل اور ماء الشعیر دیں حتیٰ کہ بیماری میں انحطاط آجائے۔ انحطاط پر مذکورہ اشیاء میں کراٹ اور فوڈنج شامل کر کے پکالیں۔ تخم انجرہ ہمراہ شہد چنائیں، پہلو میں شدید درد ہو تو روغن، نخالہ، گرم دھجیوں اور گرم پانی کی تکمید کریں۔ شیریں نیم گرم روغن نمکین پانی اور دریا کے پانی میں اون ڈبو کر رکھیں۔ اس اون پر کبریت چھڑک لیں یا وہ ضمد استعمال کریں جو پانی کے ہمراہ بزور سے تیار کیا جاتا ہے۔ پانی کے اندر بابونہ، عظمیٰ اور تمام مرنخی اور محلل ادویہ شامل کر لی گئی ہوں۔ مریضوں کو چودہویں دن تک صرف ماء الشعیر یا ماء العسل دیں اس کے بعد بادام، حب القریص اور شہد سے تیار کردہ یا اسی جیسے منضٹ و ملین لعوق چنائیں۔ رات میں منہ کے اندر وہ گولیاں رکھیں جو کھانسی کے لئے تیار کی جاتی ہیں۔ چربیوں، لعابوں اور تخموں جیسے نرم منضجات کا ضمد مقام ماؤف پر رکھیں۔ بے خوابی ہو تو لعوق خشخاش استعمال کریں۔ چودہویں دن پچھن لگادیں۔ تدابیر میں لطافت پیدا کریں حتیٰ کہ مرض میں انحطاط واضح طور پر آجائے۔ اس کے بعد مریض کو حمام کرائیں۔ ٹھنڈے پانی سے پرہیز کرائیں۔ تدابیر میں تھوڑی غلظت پیدا کریں۔ (یعنی کھانے پینے کی اشیاء میں ذرا موٹی غذا کرائیں دیں) پھوڑا بڑھ کر پیپ پیدا کرے تو اس کا علاج وہی مذکورہ بالا ہے۔ پہلو میں ریاحی درد بخار کے بغیر ہو تو محلل ریاح ادویہ استعمال کریں۔ (بولس)

فصد کر کے جسم کو صاف کر لیں اور پھر مقام درد پر پچھن لگادیں تو فوری شفا کا حیرتناک منظر دیکھیں گے۔ کسی اور علاج کی ضرورت محسوس نہ کریں گے۔ درد بالکل جاتا رہے گا۔ تجربہ سے یہ

علاج مفید پا کر آرمینیا کے غیر طبیب حضرات تک نے اس پر اعتماد کیا ہے۔ مرنخی ضماہوں اور تنکید کا بھی یہی اثر ہے۔ تنکید سے درد میں اضافہ ہو تو اسے استعمال نہ کریں کیونکہ جسم میں امتلائی کیفیت ہوگی۔ غذا میں ماء العسل پر اکتفا کریں۔ اس سے زیادہ مفید اور کوئی شے نہیں ہے۔ بخار التہابی قسم کا ہو تو ماء الشعیر دیں۔ بے خوابی زیادہ ہو تو تھوڑا خشخاش دیں ورنہ نہ دیں کیونکہ اس سے اخلاط میں دشواری پیدا ہوتی ہے۔ ایسے مریضوں کے لئے ماء الشعیر عمدہ پکا ہوا ہونا چاہئے۔ بچ پیدا کرنے والی چیزیں بیکہ مضر ہیں۔ عصارۂ بادام اور روٹی کے چھلکے ضعف کی حالت میں دیں۔ انار سے پرہیز کریں کیونکہ سینہ کے لئے خراب ہوتا ہے۔ نیز تمام سرد چیزوں اور ٹھنڈے پانی سے پرہیز کریں۔ مذکورہ حالت کے ساتھ دست آرہے ہوں تو فصد نہ کریں، شکم کا علاج کریں حتیٰ کہ دستوں کا آنا بند ہو جائے۔ ذات الجنب خالص میں جس کے ساتھ بخار ہو فصد اور نرمی سے اسحال کے ذریعہ تنکید لازم ہے۔ غیر خالص میں مقامات ماؤف پر زفت کے ذریعہ ضماہ رکھ کر مالش کریں، پیچنے لگانیں تاکہ پھوڑے کو بیرونی جانب کھینچ لیں، بیج کرنب جلا کر چربی میں گوند لیں اور ضماہ کریں۔ (اسکندر)

پیپ کے اخراج میں دشواری ہو تو تنکید اور نطول زیادہ کریں۔ (شمعون)

ذات الجنب میں درد بیکہ کم ہو اور مریض خون جیسی چیز خارج کر رہا ہو تو یہ جائز ہے کہ فصد نہ کھولیں کیونکہ یہ دیگر دوسرے علاجوں کے ساتھ چلتی ہے۔ (جالینوس)

ذات الجنب اور کھانسی کے لئے مفید ضماہ کا نسخہ۔

پیپہ لبط، پیپہ مرغ، گائے کا گھی، بکری کا گھی، زوفائے تر، نیز حتم کتان، حلبہ، ناخونہ، عظمی، کلی نورستہ اذخر، بابونہ، آرد رجو ریشمی کپڑے سے چھانا ہوا، پانی اور روغن شیرج یا روغن زکس میں اگر بلغھی ہو پکا کر ایک دھجی پر طلاء کریں اور پہلو پر رکھیں۔ خارج ہونے والا مادہ صاف سفید ہو اور اس میں خون شامل ہو تو درد کا سبب خون ہوتا ہے۔ (تیاذوق)

بقراط کا قول ہے کہ حجاب میں درد ہو اور مریض ہنسی کی ہڈی میں کسی طرح کا اثر محسوس نہ کرے تو خر بقی سیاہ اور بقلہ بریہ کے ذریعہ شکم کو نرم کریں۔ (جالینوس)

یہ دو ایک زہر ہے (۱)۔ (مؤلف)

(۱) لفظ تیوع استعمال ہوا ہے۔ تیوع ہر اس پنے والے دودھ کو کہتے ہیں جو جسم کو زخمی کر دیتا ہو۔ مثلاً سقمونیا شہرم لاعیہ۔ اس کی سات قسمیں ہیں۔

ذات الجنب اور درد جگر میں فرق:

پسیلوں کے اندر درد اور کھانسی ہو تو کوئی ضرورت نہیں ہے کہ یہ ذات الجنب ہو۔ البتہ اس کے ساتھ رنگین مادہ بھی خارج ہو تو ذات الجنب ہو گا۔ اخراج مادہ نہ ہو تو ممکن ہے کہ ذات الجنب میں کچھ نہ ہوا ہو۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ورم جگر ہو کیونکہ جگر کی ذوریوں میں جب تناؤ پیدا ہوتا ہے تو حجاب، پسیلوں اور ان کی جھلی سب کے اندر درد ہونے لگتا ہے۔ مگر ذات الجنب میں نبض صلب ہوتی ہے جو ورم جگر کی نبض جیسی نہیں ہوتی۔ ذات الجنب میں ورم جگر کی طرح شکم سے نہیں ابھرتی۔ شکم سے کوئی چیز بہہ رہی ہو تو اس کے بعد غالباً ورم جگر نہ ہو گا۔ حراق کو ٹولیں، اگر یہ بات ہو تو ورم جگر ہو گا۔ اگر نہ ہو تو ہو سکتا ہے کہ ورم حد بہ میں ہو جسے پیچھے کی پسلیاں ڈباکتی ہیں، کچھ مریضوں کا تنفس بیحد بڑا ہوتا ہے دیکھیں کہ پسیلوں کے گوشہ اور ہنسی میں کوئی بوجھل لٹکی ہوئی چیز تو مریض محسوس نہیں کر رہا ہے کیونکہ ورم جگر، حجاب پر جگر کے دباؤ پڑنے سے پیدا شدہ تنگی تنفس کے باعث بھی لاحق ہو جاتا ہے۔ ذوریوں کے درد اور دغدغہ سے کھانسی کی تحریک ہوتی ہے چنانچہ شروع میں یہ حالت ذات الجنب سے مشابہ ہو جاتی ہے۔ عرصہ گزرنے کے بعد انکشاف ہوتا ہے کیونکہ ورم جگر میں زبان سیاہ یا سرخ ہوتی ہے اور ذات الجنب میں مادہ کا اخراج ہوتا ہے۔ (ابن سرائیون)

جلد کے رنگ، غذائی تدبیر اور درد کی نوعیت سے فرق قائم کرنا ممکن ہے۔ ورم جگر میں رنگ خراب ہوتا ہے، غذائی تدبیر مولد سوادِ ر ہی ہوگی، درد حد سے زیادہ اور بوجھل قسم کا ہو گا۔ ذات الجنب میں رنگ سرخ ہو گا کیونکہ یہ بیماری ان لوگوں میں زیادہ ہوتی ہے جو شراب پیتے ہیں اور جن میں خون زیادہ ہوتا ہے درد سخت چھین کے ساتھ ہو گا۔ سانس لیتے وقت درد زیادہ سخت ہو جائے گا۔ (مؤلف)

ذات الجنب کے بارے میں:

ذات الجنب صحیح اور غیر صحیح ہوتا ہے۔ صحیح وہ ہوتا ہے جس میں ورم داخلی طور پر پسیلوں سے چپکنے والی جھلی میں ہوتا ہے غیر صحیح وہ ہوتا ہے جس میں ورم پسیلوں کے مابین عضلات کے اندر ہوتا ہے۔ دونوں میں فرق یہ ہے کہ ذات الجنب صحیح میں درد تیز چھینے والا ہوتا ہے کیونکہ ورم جھلی کے اندر ہوتا ہے۔ ذات الجنب غیر صحیح میں درد چھینے والا اور تیز نہیں ہوتا بلکہ تڑپ ہوتی ہے کیونکہ یہ ورم جھلی کے اندر نہیں گوشت کے اندر ہوتا ہے، نیز ذات الجنب صحیح میں درد بوجھل قسم کا ہوتا ہے، غیر صحیح میں تڑپ پسیلوں کی کسی ایک جگہ پر مستقل ہوتا ہے۔ صحیح میں نبض بیحد صلب اور منشاری

ہوتی ہے۔ غیر صحیح میں صلابت نہیں ہوتی۔ علاوہ ازیں کھانسی کے ساتھ مادہ بھی خارج ہو رہا ہو تو یہ ذات الجنب صحیح ہے۔ مادہ خارج نہ ہو تو یہ غیر صحیح ہو گا۔ انگلیوں سے مقام ماؤف چھونے پر درد ہو تو ذات الجنب غیر صحیح ہے، درد نہ ہو تو صحیح ہے۔ مادہ کی پہچان رنگ سے ہو گی۔ اس کی لمبائی اور چھوٹائی کی پہچان اخراج مادہ کی تیزی، سستی، پتلے پن اور گاڑھے پن سے ہو گی۔ اسی طرح ذات الجنب کے اعراض یعنی بخار، چھین کا درد اور تنگی تنفس ذات الجنب صحیح میں زیادہ سخت ہو گی۔ بالخصوص جبکہ مریض کا ستقیہ نہ ہو گا تو اسے سل کی بیماری ہو جائے گی۔ میرا خیال ہے کہ بیماری ابتدائی مرحلہ میں ہو تو مخالف میں فصد کھول دی جائے۔ مادہ کا استفراغ ہو جانے کے بعد خود ماؤف پہلو کی جانب کھولیں۔ درد جگر اور ہنسی کے گوشوں میں پہونچ رہا ہو تو فصد اور نیچے اتر رہا ہو تو مسہل استعمال کریں۔ اس کے بعد عناب، سپتال، انجیر، خشخاش، کیترا، بنفشہ مرئی اور روغن بادام کا جو شانہ صبح کو پلائیں۔ مریض بہتر حالت میں آجائے تو ماء الشعیر دیں۔ اس طرح کھانسی کے اندر تسکین بھی ہو گی اور مادہ بہ آسانی خارج بھی ہو گا اور حرارت کے اندر سکون بھی ہو گا۔ چوتھے، پانچویں یا اس کے لگ بھگ دنوں کے بعد جو شانہ کے اندر اصل اسوس، اور پر سیاہ شاں ڈال دیں تلمین طبع کی ضرورت محسوس ہو تو بنفشہ جوش دیگر اس میں خیار شہر اور فانیذ املائیں اور مریض کو دیں۔ زیادہ مشکل ہو تو نرم حقنہ دیں بالخصوص جبکہ درد نیچے کی جانب پھیل رہا ہو۔ سینہ شمع مصفی، روغن بنفشہ اور کیترا کی قیروطی ملیں۔ آخر میں جب نچ مکمل ہو جائے، حرارت اوپر آجائے تو ماء العسل پلائیں۔ سینہ پر بابونہ، بنج عظمی، بنفشہ، آرد جو، روغن حل کا ضماد رکھیں۔ غذا میں بیمار کی ابتدا سے لیکر آخر تک نیم گرم مرطوب اشیاء دیں تاکہ نچ اور اخراج مادہ میں مدد ملے۔ سخت بخار نہ ہو تو شہد شامل کر لیں۔ شدید بخار کی صورت میں فانیذ، روغن بادام شیریں، باب السعال میں مذکورہ سبزیوں کے ساتھ آپ نخالہ (سبوس گندم کا پانی) شامل کریں۔ شراب ریحانی اور اس جیسی دوسری شراب استعمال نہ کریں۔ زیادہ سے زیادہ پانی کے ساتھ ماء العسل دیں۔ حرارت اور حدت ہو تو جلاب اور شربت بنفشہ استعمال کریں۔ سخت درد اور بے خوابی ہو تو شربت خشخاش دیں۔

اخراج، مادہ شروع ہو گیا ہو تو شربت خشخاش استعمال نہ کریں کیونکہ یہ مانع ہے پھر اس سلسلہ میں بیحد ردی ہے۔ جگر قلیل الحس ہوتا ہے۔ تنگی تنفس اور بخار کے ساتھ پسلیوں کے اندر دردناک حد تک سخت چھین بھی ہو تو یہ درد ذات الجنب کا ہو گا کیونکہ ورم سجد میں درد محض سخت ہوتا ہے۔ (مؤلف)

پسلیوں کے مابین عضلات کے اندر ورم حار ہو تو مریض کو دردناک نہیں محسوس ہو گی کیونکہ

یہاں نبض کی حرکت محسوس ہوتی ہے اگر یہ ٹیس اور تڑپ زیادہ تیز ہوگی تو پیپ پڑے بغیر نہیں رہ سکتی لیکن ورم پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی کے اندر ہوگا تو تڑپ محسوس نہ ہوگی کیونکہ یہاں شریانیں کشادہ ہوتی ہیں، اور دہتی نہیں ہیں۔ (جالینوس)

ذات الجنب کا ذب کی مخصوص علامت اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے کہ کھانسی نہیں ہوگی۔ تاہم چونکہ ایسی صورت میں ذات الجنب صحیح بھی ہو سکتا ہے، جو پختہ نہیں ہوتا اس لئے کھانسی نہیں ہوتی۔ اس لئے بقیہ تمام علامات کو دیکھ کر فیصلہ کرنا چاہئے یعنی پسلیوں پر دبا کر اور دیگر مذکورہ علامات کے ذریعہ پہچان کر لیں۔ دوسرے یہ کہ ذات الجنب کا مرض شدت اعراض میں مساوی نہیں ہوتا۔ کہیں بچہ سخت بخار ہوتا ہے کہیں شدت کی چھین ہوتی ہے بخار کم ہوتا ہے کسی میں کھانسی سخت ہوتی ہے۔ لہذا ضروری ہے کہ شدت اعراض کو دیکھ کر مرض کے مقابلہ کے لئے دلیل فراہم کریں۔ کچھ حالتوں میں طاقت گری ہوئی ہوتی ہے لہذا دن میں کئی بار تھوڑی تھوڑی غذا دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس طرح پر کہ اخراج مادہ میں دشواری پیدا نہ ہو سکے۔ (جالینوس)

مادہ خارج ہو رہا ہو تو ذات الجنب کا بھروسہ طاقت پر ہوتا ہے۔ طاقت کمزور ہوگی تو مریض کچھ بھی خارج نہ کر سکے گا اور مادہ پختہ ہوگا تو اسکی وجہ سے اس کا گلا گھٹ جائے گا۔

اس کی مثال ہم نے اپنے بھائی حامد بن عباس عامل میں دیکھی ہے۔ وہ پختہ مواد خارج کر رہے تھے۔ یہ شخص اصل میں کمزور اور خراب مزاج کا تھا۔ اطباء کو ایک زمانہ کے بعد ہی معلوم ہو سکا کہ اسے ذات الجنب ہے۔ کیونکہ وہ درد معدہ اور درد جگر کا شکار تھا۔ ذات الجنب کا علم ہوتے ہی انہوں نے دستور کے مطابق انجانے میں فصد کھول دی، چنانچہ وہ فوت ہو گیا۔ میں نے فصد نہ کھولنے کا مشورہ دیا تھا کیونکہ مجھے نبض بچہ کمزور نظر آئی تھی۔ اسے فصد کی ضرورت شروع میں تھی۔ ورم پختہ اور اخراج مادہ کے وقت غذا بہونچانی ضروری تھی تاکہ طاقت میں اضافہ ہوتا۔ فصد کی ضرورت نہ تھی کیونکہ مریض کی سلامتی اس وقت اسی بات میں تھی کہ کثرت سے مادہ کا اخراج ہو جو سخت طاقت کے بغیر ممکن نہ تھا۔ (مؤلف)

ذات الجنب میں سکجین بالکل آخر میں دینی چاہئے کیونکہ اس وقت کھانسی کے اندر تحریک خلط کو توڑنا اور اخراج مادہ مقصود ہوا کرتا ہے۔ شروع میں جہاں تسکین کی ضرورت ہوتی ہے سکجین نہیں دینی چاہئے کیونکہ یہ کھانسی کو تحریک دیتی ہے۔ (جالینوس)

ساتواں باب

ذات الجنب کے مریض کی فصد کھولنے کا مناسب وقت

کیش نام کے آدمی کی فصد آٹھویں دن کھولی گئی اور بہ کثرت خون حسب ضرورت خارج کر دیا گیا چنانچہ درد میں کمی ہو گئی۔ خشک کھانسی آنے لگی کھانسی کی ابتدا سترھویں دن ہوئی۔ (جالینوس) فصد کا وقت اس بیماری میں اس وقت تک ہے جب تک تنگی تنفس اور چھین کا اندیشہ ہو نہ ہی مادہ خارج ہونا شروع ہوا ہو۔ (مؤلف)

حسین وضاح کو ذات الجنب کی شکایت ہو گئی۔ ساتھ میں بیش حرارت بخار، صفراء، خشکی، زبان خشک، تکلیف دہ کھانسی، اور تنگی تنفس لاحق تھی۔ بخار بیحد تیز تھا۔ اعراض سب کے سب ہولناک تھے۔ البتہ عقل اور خارج ہونے والا مادہ بہتر تھا کیونکہ مادہ عمدہ اور پختہ تھا۔ اس کے اندر سرخی تھی۔ میں نے اس کی فصد کھول دی اور ماء الشعیر، لعاب اسپغول اور آب خیار کا استعمال لازم قرار دیا چنانچہ اس بیماری سے چودھویں دن مکمل طور پر باہر آ گیا۔ لوگوں کو حیرت ہوئی۔ وجہ یہ تھی کہ مریض اچانک بیماری کی گرفت سے آزاد ہو گیا تھا۔ ساتویں دن اسے پر قان ہو گیا تھا۔ (مؤلف)

ذات الجنب کوئی علاج قبول نہ کرے، نہ اخراج مادہ سے تحلیل ہو اور پیپ کار۔ حجان رکھتا ہو تو میرے مشاہدہ کے مطابق چوبیس دن کے اندر پیپ پڑ جائے گی۔ علامت یہ ہے کہ شدت بخار اور چھین ہوگی۔ مادہ کا اخراج نہ ہوگا۔ ان باتوں کے ساتھ مریض بیحد طاقتور ہو تو وہ مریگا نہیں بلکہ پیپ جمع کرے گا۔ تکلیف دہ پیپ کی علامت یہ ہے کہ شدت کا بخار اور چھین ہوگی حتیٰ کہ پیپ مکمل طور پر جمع ہو جائے گی تو بخار اور چھین میں سکون ہو جائے گا۔ اس وقت بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ وہ پھٹ کر خارج ہو۔ علامت یہ ہے کہ اس حالت میں کپکپی، تنگی تنفس، اور نبض کے اند تنگی ہوگی۔ کبھی متلی ہوتی ہے بشرطیکہ پھوڑا بڑا ہو۔ پھوڑا پھٹ کر سینہ کی فضا میں پیپ داخل کرے گا تو اس وقت پیپ کا

اخراج منہ کے ذریعہ ہوگا۔ پیپ زیادہ ہو اور طاقت کم تو مریض مادہ خارج نہ کر سکے گا بلکہ گلا گھٹ کر مر جائے گا۔ علامت یہ ہے کہ مریض پھوڑا پھٹنے کی علامت کے بعد کچھ بھی منہ سے خارج نہ کرے گا، تنفس سخت سے سخت ہوگا۔ مواد کا اخراج ہوگا تو متواتر ہوگا، مریض مواد کی قے بھی کرے گا اور بچ جائے گا ورنہ سل میں مبتلا ہو جائے گا۔ علامت یہ ہے کہ رنگ سرخ، تنفس مسلسل اور انتہائی کیفیت ہوگی۔ یہ فساد کی علامت ہے۔ جو پھیپھڑے کو لاحق ہو جائے گا۔ پھوڑا پھٹنے کے بعد اس طرح کی کوئی بات رونمانہ ہو بلکہ مادہ کا اخراج ہو، مریض افاقہ محسوس کرے، تنفس میں کشادگی ہو، حرارت اور پیاس میں سکون ہو جائے تو مریض بچ جائے گا، پھیپھڑے کے اندر کوئی آفت پیدا نہ ہوگی۔ (مؤلف)

سخت اور دشوار ذات الجنب میں درد نیچے سے پردہ شکم تک اور اوپر سے ہنسی کی ہڈی تک پہنچتا ہے اور ماؤف پسلیوں کے اندر منتقل ہو کر محفوظ پسلیوں تک جاتا ہے۔ (اغلو قن)

تنگی تنفس، تڑپ اور چھین میں جتنی شدت ہو اسی قدر فصد کا قصد کریں اور یہ باتیں جس قدر کم ہوں نیز بخار کی انتہائی شدت موجود ہو تو فصد سے اسی قدر گریز کریں۔ انتہائی بخار جسم سے بہت ساری چیزوں کو تحلیل کر دیتا ہے اور طاقت کو تیزی سے زائل کر دیتا ہے۔ شدید انتہائی کیفیت موجود ہو تو پلانے کے لئے سب سے عمدہ چیز عناب، سپتال، اصل السوس ہے، انہیں جوش دیکر صبح سے پلائیں۔ اس کے بعد صبح میں ماء الشعیر دیں۔ حرارت ہو اس میں انجیر شامل کر دیں۔ اس کے ساتھ مربی بنفشہ دیں۔ دست آجائے تو رات میں خیار شہر، سپتال، یارب السوس کے جو شانہ میں ملا کر دیں۔ مریض کے منہ میں ترنجبین کے ٹکڑے، سکر حجازی، کیترا، رب السوس خالص رکھیں طاقتور اسہال کی ضرورت محسوس کریں تو بنفشہ، اصل السوس، خیار شہر اور ترنجبین لیں۔ بنفشہ اور اصل السوس کو جوش دیکر اس میں بقیہ دونوں دواؤں کو ملا کر استعمال کریں۔ یہ نہایت عمدہ نسخہ ہے۔ اس سے بھی طاقتور نسخہ حسب ذیل ہے۔

نسخہ :

اصل السوس ۳۵ گرام، بنفشہ ساڑھے سترہ گرام، ۸۰۰ گرام پانی میں اتنا جوش دیں کہ ۴۰۰ گرام رہ جائے۔ پھر اس میں فلوس خیار شہر ساڑھے چوبیس گرام، اور ترنجبین ۳۵ گرام ملا کر پلائیں۔

ضرورت ہو تو اس میں تربد بھی شامل کر سکتے ہیں۔ (مؤلف)

ورم جگر کی جامع علامات جو کسی حال میں الگ نہیں ہوتیں۔

درد بوجھل قسم کا۔ بنض لین، زبان کارنگ تھوڑے عرصہ کے بعد بدل جاتا ہے۔ ذات الجنب

میں چھین کا درد، نبض صلب، تھوڑے عرصہ کے بعد مادہ کا اخراج، کھانسی بڑھ جاتی ہے۔ (جالینوس)
 دونوں بیماریوں کے اندر تنگی تنفس ایک جیسی ہوتی نہ کھانسی، نہ پسلیوں کے نیچے ہونے والا
 درد۔ گو یہ ساری علامات دونوں کی مشترک ہیں۔ ضیق النفس ذات الجنب میں زیادہ سخت ہوتا ہے۔
 نصف یوم یا ایک یوم کے اندر بڑھ جاتا ہے حتیٰ کہ سابقہ حالت سے کہیں زیادہ بڑھ جاتا ہے مگر ورم جگر
 بحالہ قائم رہتا ہے۔ بڑھتا بھی ہے تو تھوڑا تھوڑا، کھانسی بھی اسی طرح زیادہ سخت ہوتی ہے، تیزی
 سے ابھرتی ہے اور مادہ کے اخراج کا باعث ہوتی ہے۔ یہ باتیں ورم جگر میں نہیں ملتیں۔ درد کبھی تھوڑا
 ہوتا ہے اس لئے اشتباہ ختم ہو جاتا ہے، ہاں چھین کا ہوتا ہے۔ ذات الجنب کا امتیاز یہ ہے کہ دبانے پر
 درد ہوگا، درد جگر میں ایسا نہیں ہوتا۔ اس کا میلان باہر کی جانب ہوتا ہے کیونکہ اس میں کھانسی اور تنگی
 تنفس نہایت کم ہوتی ہے۔ (مؤلف)

شوصہ کی چار قسمیں ہیں :

۱۔ پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی میں ورم پیدا ہو جائے۔ اس بیماری کو ذات الجنب خالص کہتے
 ہیں۔ اس میں چھین کا درد، صلب اور منشاری نبض اور تیز بخار لازماً رہتا ہے۔ ۲۔ داخلی عضلات میں
 ورم آجائے۔ ۳۔ خارجی عضلات متورم ہو جائیں۔ ان دونوں قسموں میں ٹرپ ہوتی ہے، یہ ٹرپ
 اگر سانس اندر داخل کرتے وقت ہو تو اس بات کی علامت ہے کہ بیماری ان بیرونی عضلات کے اندر
 ہے جو سینہ کو پھیلاتے ہیں اور اگر ٹرپ سانس باہر نکالنے کے وقت ہوتی ہے تو بیماری سینہ کو سکڑنے
 والے عضلات کے اندر ہوگی۔ ۴۔ وہ عضلات متورم ہو جائیں جن کا مقام پسلیوں سے باہر کا ہے۔
 اس کے ساتھ جلد بھی متورم ہو جاتی ہے۔ چھونے پر ورم محسوس ہوگا۔ (جالینوس)

بخار، تنگی تنفس اور کھانسی دیکھ کر ذات الجنب کا فیصلہ کر دینا مناسب نہیں ہے۔ ذات الجنب
 اور ورم جگر کے مابین امتیاز کریں۔ ورم جگر کا تذکرہ تو بار بار ہو چکا ہے ذات الرئہ میں درد پسلیوں میں
 نہیں وسط میں ہوتا ہے، چھین نہیں بوجھ محسوس ہوتا ہے، تنفس بیکد کمزور، تنفس سے خارج ہونے والی
 ہو اگر م، ذات الجنب میں کبھی سرد ہوتی ہے مگر بہت کم، رخسار کی ہڈیاں سرخ ہوتی ہیں، مریض سرد
 ہو اکا خواہشمند ہوتا ہے بالخصوص جبکہ ورم میں سرخی زیادہ ہوتی ہے۔ ساتھ خارج ہونے والا مادہ
 بالعموم بدلا ہوا ہوتا ہے، البتہ ذات الجنب کے مقابلہ میں کم ہوتا ہے۔ درد سینہ کی گہرائی سے شروع
 ہو کر عظم القص کے گوشہ اور یہاں سے عظم الصلب کے گوشہ تک پہنچتا ہے۔ بخار ہوتا ہے، نبض
 موجی چلتی ہے۔ ذات الجنب کی نبض صلب اور منشاری ہوتی ہے۔ ورم حجاب کو اسی فرق سے معلوم کریں

کہ اس میں پردہ مراق اور پر کو کھینچ اٹھتا ہے۔ ذہنی فساد اور اعراض کے اندر شدت ہوتی ہے۔ سینہ پھیلتا ہے تو درد تیز ہو جاتا ہے۔ درد اسی گوشہ کے اندر ہوتا ہے۔ مذکورہ بالا امور کے درمیان فرق کرتے ہوئے ذات الجنب کی مختلف قسموں کے درمیان بھی فرق کریں۔ ذات الجنب میں خارج ہونے والے مادہ پر بالعموم جالینوس کے مطابق صفراویت اور ذات الرء میں بلغمیت غالب ہوتی ہے۔ (مؤلف)

درد کم ہو، ذات الجنب کے اعراض تھوڑے ملتے ہوں، خارج ہونے والا مادہ دُموی ہو تو فصد کی ضروری نہیں ہوتی۔ بقیہ دوسرے علا جوں پر اکتفا کریں۔ ذات الجنب میں صفراء کو غالب دیکھیں تو فصد نہ کھولیں اسی طرح وقت سخت گرم ہو تو بھی فصد سے اجتناب کریں۔ (جالینوس)

اس کی علامت یہ ہے کہ بخار میں شدت، پیشاب میں سوزش، جسم میں خشکی اور ہڈیانی کیفیت طاری ہوگی۔ ان حالات کے اندر فصد نہ کھولیں۔ ورنہ اخلاط میں خرابی جسم کے خشک ہو جانے سے بڑھ جائے گی۔ ذات الجنب زیادہ تر برف کا پانی پینے اور طاقتور خالص شراب کے مسلسل استعمال سے اور سرد ملکوں کے اندر ہوتا ہے۔ (مؤلف)

بیماری جب پختہ ہو جائے تو غذائی طاقت بہو نچا نا لازم ہے۔ غذا کے اندر اتنا اضافہ کریں کہ اخراج کے ذریعہ بیمار اپنا تنقیہ کر سکے۔ غذا سے تنقیہ کے لئے مدد ملتی ہے۔ ذات الجنب میں مرطب اور اعتدال کے ساتھ قطع مادہ کرنے والی چیزوں کا استعمال ضروری ہے تاکہ اخراج مادہ میں آسانی ہو اس کے بعد طاقت کو بڑھائیں تاکہ مریض مواد سے خود کو صاف کرے۔ یہ دونوں خوبیاں ماء الشعیر کے اندر یکجا ہیں۔ البتہ ماء العسل ترطیب اور قطع کرنے میں اور ماء الشعیر تقویت بہو نچانے میں مؤثر رول ادا کرتے ہیں۔ ذات الجنب میں نفاخ چیزوں سے پرہیز کریں بالخصوص جبکہ طبیعت کے اندر خشکی ہو، کیونکہ غذا کی وجہ سے نفخ پیدا ہو جائے گا اور خشک فضلہ ریا ح کو نیچے آنے سے روکے گا تو ایسی صورت میں پہلو کا درد بڑھ جائے گا۔ تنفس متواتر پہلو بچید گرم، اور درد تیز ہو جائے گا۔ مرض کی انتہا میں غذا نہ بہو نچائیں کیونکہ اس وقت سینہ کے اندر سختی ہوتی ہے۔ علامت یہ ہے کہ درد میں شدت اور تسلسل ہوتا ہے، لہذا اس وقت مریض کو غذا نہ دیں۔ پیاس تیز ہو تو جلاب اور سبک بخین ٹھنڈا کر کے دیں۔ ممکن نہ ہو تو سرد پانی دیں۔ مریض یکبارگی بہت سارے پانی نہ پیں۔ اس سے نفع میں تاخیر ہوگی، تھوڑا تھوڑا پینے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ ورم تک بہو نیچے بہو نیچے یہ گرم ہو جائے گا۔

(جالینوس)

درذات الجنب کیلئے ضما کا نسخہ :

اشق، زوفائے تر، جمع، آنخوڑے کا میل، بکری کی میتنی، جاد شیر، بارزد، کندر، یہ ضما رکھ کر دیکھیں۔ مقام سرخ ہو جائے تو پھر اس پر ایک گھنٹہ کے مزید رکھ دیں اور اس بار اس کے اندر بیٹ کبوتر، نظروں اور کبریت شامل ہو (بقراط)

شوصہ کے لئے ضما کا نسخہ۔

بشلفہ، سبوس حواری، آرد جو چھانا ہوا، آرد باقلی، خطمی، بابونہ، ناخونہ، ہم وزن۔ ریشمی کپڑے سے چھان کر یکجا کریں پھر موم اور روغن شرج میں ملا کر ضما کریں۔ نچ کی ضرورت ہو تو اس میں کرنب بٹلی، انجیر، حلبہ اور تخم کتان کا اضافہ کر دیا جائے۔ (قرا بادین قدیم)

ذات الجنب اور ذات الرء سب سے کمزور وہ ہوتا ہے جس میں بذریعہ منہ اخراج مادہ نہیں ہوتا۔ (جالینوس)

جالینوس نے ایک دوسری جگہ کہا ہے "اخراج مادہ کبھی رک جاتا ہے مگر ایسا مادہ کے خراب اور دشوار ہونے کی وجہ سے نہیں ہوتا۔ لہذا دونوں حالتوں کے درمیان فرق و امتیاز قائم کریں۔ عدم اخراج یا قلت اخراج کے ساتھ بیماری ہو تو نہ بخار ہوگا، نہ سخت تنگی تنفس، نہ چھین وغیرہ۔ مریض کو بیماری کی پرواہ نہ ہوگی۔ ایک وقت اس پر ایسا بھی آچکا ہوتا ہے کہ بیماری اس کے نزدیک کچھ نہ تھی کیونکہ یہ ابتدائی مرحلہ میں تھی۔ یہ حالت بیماری کے بلکہ ہونے کے باعث تھی۔ برعکس صورت برعکس حالت پیدا کرتی ہے۔

حسن الحمید کو ذات الجنب کی بیماری تھی، بیماری اگیار ہوئی دن میں داخل ہو چکی تھی۔ آنکھیں پتھرا گئی تھیں۔ ہاتھ پیر برف کی طرح سرد تھے۔ نبض بمشکل ظاہر ہوتی تھی۔ تھوک کے چپکنے سے تنفس متواتر ہو چکا تھا۔ مگر عقل بالکل صحیح تھی۔ اسی دن اس کی موت واقع ہو گئی۔ لہذا توجہ ہمیشہ طبعی اور حیوانی طاقتوں پر زیادہ رکھیں۔ نیز خاص طور پر عضومؤف کو نگاہ میں رکھیں۔ تنفس کا حال یہ ہو کہ رطوبت کے ساتھ سخت متواتر ہو جائے تو ہر گھڑی چپکاؤ میں اضافہ ہوگا۔ رطوبت کے زیادہ ہونے کی علامت یہ ہے کہ ہر گھڑی چپکاؤ پیدا ہوگا۔ تنفس کے لئے اس کا دفع ہونا مشکل ہوگا۔ چنانچہ اس سے آواز بھاری بھر کم ہو جائے گی۔ (مؤلف)

عمل کے لئے باب ذات الجنب کا جملہ حسب ذیل ہے:

درد ہو، چھین ہو، اور بخار کمزور ہو تو مسہل دیں، الا یہ کہ اس کی ضرورت نہ ہو۔ فصد کی ضرورت نہیں ہوتی۔ درد اگر نچلے گوشہ کے اندر ہو تو مسہل دیں، بالائی گوشہ میں ہو تو فصد کھولیں۔ تکمید سے درد تیز ہو جائے تو فصد بھی کھولیں اور مسہل بھی دیں۔ اخراج مادہ خراب ہے یا عمدہ ہے، بخاروں میں شدت ہے، ان سب کا جائزہ لیں ماء الشعیر دینے سے پہلے ایسی دوا دیں جس سے اخراج مادہ میں آسانی ہو۔ ذات الجنب خالص نہ ہو تو پچھنے لگائیں۔ یہ ہے جملہ حاصل۔ (مؤلف)

ذات الجنب میں درد ہنسی تک جا پہنچتا ہے تو اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی ہنسی تک پہنچتی ہے۔ درد اگر پسلیوں کے سروں کے نیچے ہو رہا ہو تو اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ یہاں جھلی حجاب پر پڑی ہوتی ہے۔ چنانچہ سانس کی حرکت کے وقت یہ محسوس ہوتی ہے کیونکہ سانس لینے سے حجاب حرکت میں آتا ہے۔ درد ہنسی کے پاس اس لئے ہوتا ہے کہ اپنی صلابت کے باعث ہنسی کی ہڈی، پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی کو تکلیف پہنچاتی ہے۔ ورم جگر میں ہنسی کے اندر درد ہو تو کیفیت ہمیشہ داہنی ہنسی میں ہوتی ہے۔ ایسا ورید اجوف کے تناؤ سے ہوتا ہے نہ کہ جھلیوں کے تناؤ سے۔ ذات الرء میں مادہ پر ہمیشہ بلغمیت غالب ہوتی ہے۔ ذات الجنب میں مراریت (صفراویت) کا غلبہ ہوتا ہے۔ (جالینوس)

حدت اور حرارت میں دونوں بیماریاں مساوی ہوں تو ایسا ہوتا ہے۔ ذات الجنب میں تنگی نفس ملتی ہے۔ (مؤلف)

وضاحت نام کے ایک شخص کو شوصہ ہو گیا۔ اس کی فصد نہیں کھولی گئی۔ ضما در کھا گیا چنانچہ درد میں سکون ہو گیا۔ چند دنوں کے بعد دن میں کئی بار اسے جوڑی بخار آنے لگا، بخار اس کے بعد موجود رہا۔ میں نے بخار کی جانب توجہ نہیں دی کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ بخار کیوں ہے۔ میں نے اپنی تمام تر توجہ مریض کو قوت پہنچانے پر صرف کی کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ جلد ہی وہ پیپ کا اخراج کرے گا۔ اسے طاقتور قوت کی ضرورت ہے تاکہ تنقیہ کر سکے۔ چنانچہ اسے روٹی اور بھیڑ کا گوشت معتدل مقدار میں کھلایا۔ چنانچہ وہی ہو ا جو میرا اندازہ تھا۔ دیگر اطباء کا خیال تھا کہ بخار ایک اور بیماری ہے لہذا تدبیر میں لطافت اختیار کرنا چاہئے۔ ایسا کیا گیا ہوتا تو مجھے مریض کے مرجانے کا اندیشہ ہوتا کیونکہ اس کی طاقت اخراج پیپ تک گر جاتی۔ بخار اور جوڑی کی وجہ یہ تھی کہ پھوڑا پکنا شروع ہو گیا تھا۔ پیپ بننے کا کام مکمل ہوا تو درد کے اندر سکون ہو گیا۔ مزید یقین اس لئے بھی ہو گیا کہ اس کے بعد اصلاً بخار نہیں آیا۔ اسے سخت بخار، بے خوابی اور ذات الجنب کے اعراض لاحق تھے۔ اس کے بعد سب میں سکون ہو گیا۔ پھر کوئی ایسی تدبیر بھی نہیں کی گئی جس سے کوئی اور بخار آ جاتا۔ بخار آ گیا تو معلوم ہوا کہ بات

وہی صحیح تھی جس کا میں تذکرہ کر چکا ہوں۔ فصد نہیں کھولی جاتی ہے تو نفع زیادہ تر ہوتا ہے۔ شوصہ سخت ہو تو ضما د سے درد ہوتا ہے۔ (مؤلف)

حمام کے باب میں بقراط کا قول ہے۔ شوصہ کے مریضوں کو حمام سے فائدہ ہوتا ہے۔ اس سے درد میں سکون اور اخراج مادہ میں سہولت پیدا ہو جاتی ہے ذات الرئہ کے مریض زیادہ فائدہ اٹھاتے ہیں اس بیماری میں حمام سے اخراج مادہ میں بیحد آسانی پیدا ہو جاتی ہے۔ ماء الشعیر کے اندر شہد کی شمولیت زیادہ ہونی چاہئے بشرطیکہ مقصود سینہ کا ستقیہ ہو۔ یہاں شکر کا استعمال زیادہ کیا جاتا ہے۔ اخراج مادہ میں آسانی کے لئے ترتیب پر اعتماد کریں۔ اس کا باقاعدہ اہتمام کریں کیونکہ خارج ہونے والے مادہ میں بیحد خشکی ہوگی تو زوردار کھانسی ہی کے ذریعہ اس کا ازالہ ہو سکے گا اس سے بعض نالیوں کے پھٹنے کا اندیشہ ہے۔ (حنین)

شوصہ کی بیماری زیادہ خشک ہو تو ماء الشعیر سے پہلے جلاب دیں اور جس حد تک ممکن ہو رطوبت بہو نچائیں۔ ماء الشعیر دیر تک پکا دیا جائے تو اس کے اندر سے نفخ کا اثر جاتا رہتا ہے۔ عمدہ طور پر نہ پکا ہو تو جس قدر پکا ہو گا اسی قدر نفخ پیدا کرے گا۔ لہذا ذات الجنب میں بیحد مضر ہو گا۔ درد اس سے بڑھ جائے گا۔ (جالینوس)

ذات الجنب میں تنفس بیحد متواتر ہو تو لعوق اسپغول اور جلاب سے مسلسل رطوبت بہو نچاتے رہیں کیونکہ تنفس کے متواتر ہونے سے سینہ کے اندر بیحد خشکی پیدا ہوتی ہے۔ اس سے اخراج مادہ رک جاتا ہے۔ تنفس صغیر یا پہلو میں شدید درد ہو تو پہلو کی ہلکی مالش کریں، نیم گرم پانی کا نطول کریں تاکہ درد ہلکا ہو سکے اور اس طرح نفس کا تواتر جاتا رہے۔ تھوک کے لسی پیدا ہو تو امکانی حد تک رطوبت بہو نچائیں۔ حدت اور سخت پیاس کی وجہ سے ذات الجنب میں کوئی ٹھنڈی چیز پلانا چاہیں تو برودت میں وہی چیزیں پلائیں جن میں کچھ جلاء کی تاثیر بھی موجود ہو۔ مثلاً آب خیار، آب خرپزہ اور آب کاسنی۔ آب کدو نہ دیں کیونکہ مدربول ہوتا ہے۔ آب خرفہ بھی نہ دیں کیونکہ بیحد کاشف ہے۔ اخراج مادہ نہ ہو رہا ہو تو مفید ہوتا ہے۔ رطوبت بہو نچانے کے لئے ضروری ہے کہ مریض کو گرم پانی کا بھپارہ دیں، ہواناک کے اندر داخل کرنے کا حکم دیں اور اسے حساء دیں۔ اس سے اخراج مادہ میں آسانی ہوتی ہے۔ (مؤلف)

تکمید سے وہ درد تحلیل ہوتے ہیں جن کا میلان نیچے کی جانب ہوتا ہے اس سے وہ درد کم تحلیل ہوتے ہیں جو اوپر کی جانب رجحان رکھتے ہیں کیونکہ مذکورہ بالا دردوں کے مواد زیادہ گاڑھے ہوتے ہیں۔ فصد سے وہ درد زیادہ تحلیل ہوتے ہیں جو اوپر کی جانب مائل ہوتے ہیں کیونکہ ان کے مادے

لطیف ہوتے ہیں۔ تکمید کی کثرت سے تسخ ہوتی ہے۔ درد ساکن نہ ہو تو تکمید زیادہ نہ کریں۔ ذات الجنب میں پیاس زیادہ ہو تو کچھ بنین استعمال کریں۔ سکون ہو جائے تو فہماور نہ خالص پانی دیں۔ پانی تھوڑا تھوڑا ایک بار کی زیادہ نہ دیں۔ (جالینوس)

برسام کے مریض کو گرم پانی کئی بار جرہ جرہ مسلسل دیں۔ اس سے پیاس میں سکون ہوگا۔ مریض کو زیادہ پینے سے روک دیں۔ (اسکندر)

اس طرز عمل سے تھوک کے اندر لسی پیدا نہیں ہوتی۔ اخراج مادہ میں آسانی ہوتی ہے اور مادہ پختہ ہوتا ہے۔ (مؤلف)

جوامع اغلو قن میں حسب ذیل بیان نظر سے گذرا ہے۔ خارج ہونے والے مادہ کی پختگی کو دو باتوں سے جانچیں۔ ۱۔ اجزاء میں مساوی ہونا، ۲۔ قوام میں اعتدال۔ چکنا پورے امتلاء کے اندر برابر قسم کا اور پتلے پن اور گاڑھے پن میں معتدل مادہ ہی پختہ ہوا کرتا ہے۔ رنگ سے مادہ کی خرابی اور عمدگی کا پتہ چلتا ہے اور کچھ نہیں۔ مذکورہ وصف سفید رنگ کے ہمراہ ہو تو یہ بحد سلامتی کی دلیل ہے۔ مگر سیاہ رنگ لئے ہوئے ہو تو مہلک ہے۔ زرد رنگ ہو تو اس سے کم تر ہے۔ سرخ رنگ ہو تو سلامتی میں سفید رنگ سے قریب تر ہے۔ ورم میں پیپ پڑنے کا علم اس طرح ہوگا کہ بیماری میں مادہ کا اخراج نہ ہوا ہو، بخار نہ ہو، زیادہ اخراج مادہ بھی نہ ہو اور درد بھی ہو، پہلو میں بوجھ موجود ہو۔ (مؤلف)

شراب پلانے سے چھین اور استھابی کیفیت میں سکون ہر گز نہ ہوگا لہذا اس بیماری کے اندر جبکہ چھین اور استھابی کیفیت موجود ہو شراب ہر گز نہ پلائیں کیونکہ ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔

(شفاخانہ کے تجربات)

کٹھی ڈکار والوں کو ذات الجنب تقریباً نہیں ہوتا کیونکہ بلغمی حضرات تو بالعموم ذات الجنب کی شکایت نہیں ہوا کرتی۔ (جالینوس)

میں نے جانچ کر دیکھا ہے کہ صفراوی یا دموی حضرات کو یہ شکایت زیادہ ہوتی ہے۔ (مؤلف)

ذات الجنب کے درد کو سکون دینے والا ضاد:

بابونہ، شبث، تخم کتاں، آرد جو، خطمی، سبوس، آرد حلبہ۔ حرارت زیادہ نہ ہو تو سب کو پانی میں اتنا جوش دیں کہ دوائیں پھٹ جائیں۔ اس کے بعد شیرج میں خبیص بنا کر نیم گرم ضاد کریں۔ کسی وقت زیادہ تحلیل کی ضرورت محسوس کریں اور ممکن بھی ہو کرنب شامل کر دیں۔ اس سے بھی زیادہ اثر مطلوب ہو تو خاکستر کرنب اور چربی شامل کریں۔ جالینوس کا قول ہے کہ خاکستر کرنب جب بھی

پرانی چربی کے ساتھ شامل کر کے استعمال کی جائے گی پسلیوں کا مزمن درد جاتا رہے گا کیونکہ اس کے اندر تحلیل کی زبردست قوت ہے۔ (مؤلف)

گھی تنہا کھایا جائے تو ذات الریہ اور ذات الجنب کو پختہ کرنے اور مادہ کے اخراج میں مفید ہوتا ہے۔ شہد اور بادام تلخ کے ساتھ استعمال کرنے سے اخراج مادہ میں قوت مگر پختگی میں کمی ہوتی ہے۔ (جالینوس)

میرے خیال میں مراد گھی نہیں بالائی ہے۔

آرد جو ناخونہ اور پوست خشکاش کے ساتھ استعمال کرنے سے پہلو کے درد میں سکون ہوتا ہے۔ (دیا سقوریوس)

میرے خیال میں خردل کا ضماد جب پیپ پڑنے کا اندیشہ ہو تو بیحد مفید ہے کیونکہ یہ خلط کو باہر کی جانب خارج کرتا ہے۔ اسے اس حد تک باقی رکھا جائے کہ چھالے پڑ جائیں۔ (مؤلف)
بخار تھوڑا ٹوٹ جائے تو شوصہ کے مریض کو اس کی تمام غذائیں دیں۔ روٹی بالائی اور سکر طبرزد کے ساتھ دیں۔ اس سے پختگی میں مدد ملتی ہے اور مادہ تیزی سے خارج ہوتا ہے۔ (خوز)

بقراط اور افلاطون کے نظریات سے :

ذات الجنب کے مریض کے بارے میں بقراط نے حکم دیا ہے کہ پہلو میں درد کا احساس شروع ہوتے ہی سب سے پہلا علاج یہ کریں کہ ٹھنڈ اور گرمی پہنچانے کے بعد بیماری کی نوعیت معلوم کریں۔ اس سے اگر بیماری ٹوٹ جاتی ہے تو فہماور نہ پھر یہ غور کریں گے کہ درد کھانے کے بعد فوراً شروع ہوا ہے یا خالی پیٹ شروع ہوا ہے۔ نیز ساتھ میں دست آرہے ہیں یا نہیں۔ اس کے بعد یہ دیکھیں گے کہ فصد کی ضرورت ہے یا مسہل کی۔ کچھ مریض ایسے ہوں گے جنہیں ماء الشعیر یا جو کی دلیہ اور کچھ ایسے ہوں گے جنہیں ماء العسل اور کچھ ایسے ہوں گے جنہیں حمام کی ضرورت ہوگی۔ (جالینوس)

میرے خیال میں ٹھنڈ کی ضرورت اسی وقت ہے جب درد سے کھانسی ہونہ متعلق تنفس۔

(مؤلف)

کتاب البحران وغیرہ میں جالینوس کی جو گفتگو درج ہے اس سے حسب ذیل وضاحت ملتی ہے :

”خارج ہونے والا مادہ ذات الجنب کے اندر مائل بہ سیاہی ہوتا ہے تو یہ سوداویت کی دلیل ہوتا

ہے۔ اس سے غلبہ حرارت اور اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ خون بیحد جل چکا ہے (مؤلف)

لہذا یس میں حسب ذیل بیان ہے:-

ذات الجنب خشک کے اندر حمام، نطول، حمام، دھوا، دھوا، وہ تمام چیزیں استعمال کی جائیں جو اعتدال کے ساتھ گرمی پہونچاتی ہیں۔ یہ طرز عمل وہاں اختیار کریں جہاں حرارت ہو مگر رطوبت زیادہ اور حرارت کم ہو۔ یہی طرز عمل ان نزلوں کے اندر بھی اختیار کریں جن کا پختہ ہونا مشکل ہو گیا ہو اور کھانسی آہستہ آتی ہو۔ (مؤلف)

سینہ اور پھیپھڑے کی بیماریوں میں مواد کا پختہ ہونا اور پیشاب میں اس کی علامات تلاش کریں۔ بیماری سے گلو خلاصی کی یہ نہایت زبردست علامت ہے۔ ایک شخص ایسا ہی ذات الجنب کا مریض تھا۔ اگیار ہوں دن تک وہ کوئی مادہ خارج نہ کر سکا تھا۔ بارہویں دن اس کی فصد کھولی گئی۔ ان جانوروں کی طرح نہیں جو حکم دیا کرتے ہیں کہ چوتھے دن فصد کھولی جائے۔ (جالینوس)

یہ اصلاحی قدم ہے۔ (مؤلف)

ذات الجنب شدید کھانسی سے مریض کو بچائیں۔ اس سے کبھی کوئی رگ پھٹ جاتی ہے اور خون جاری ہو جاتا ہے۔ ذات الجنب اور نفث دونوں متضاد بیماریاں ہیں کیونکہ ایک میں اوپر چڑھنے والے مادہ کی رکاوٹ کی جاتی ہے اور دوسرے میں اس مادے کے اندر آسانی لائی جاتی ہے۔ لہذا الحذر سینہ پر نطول کریں نہ بلکے طور پر اس کی مالش کریں۔ ذات الجنب میں جن کی فصد نہیں کھولی جاسکتی ہوا نہیں گرم پانی جرعدہ مسلسل دیں، خارج ہونے والا مادہ جس مریض کا سرخ یا سفید ہو، درد تھوڑا، اعراض میں سکون ہو، وہ مسہل، ماء الشعیر اور پرہیز سے صحتیاب ہو جائے گا۔ (جالینوس)

خالص کھانسی ورم سہد کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔ جن کھانسیوں میں مریض کو سکون ہوتا ہے وہ چھوٹی اور باہم مختلف کھانسیاں ہوتی ہیں، دو کھانسیوں کے درمیان لمبا وقفہ ہوتا ہے اور وہ سب خشک ہوتی ہے۔ (جالینوس)

ذات الجنب کی کھانسیاں صلب اور تواتر میں بیش از بیش ہوتی ہیں۔ (مؤلف)

ہم نے تمہیں ذات الجنب میں کسی نوجوان کی فصد کھولتے دیکھا ہے مگر نہ تمہیں نہ دوسروں کو کسی عمر دراز اور بچے کو جو ذات الجنب کا مریض رہا ہو اور ماؤف پہلو پر سوتا رہا ہو تو زیادہ کھانسی اور مادہ خارج کرتا رہا ہو فصد کھولتے نہیں دیکھا۔ وجہ یہ ہے کہ پھیپھڑے موجود خلط سے چیک جاتا ہے۔ مریض اسی پر ٹھیک لگاتا ہے تو زیادہ سوزش ہوتی ہے۔ تنقیہ مطلوب ہو تو ایسا کریں کیونکہ حیلۃ الرء کے پانچویں مقالہ کے اندر جالینوس لکھتا ہے کہ ”سینہ کے متعفن پھوڑوں کے اندر جب ہم ماء العسل کی پچکاری کرتے ہیں تو مریض کو ماؤف پہلو پر لیٹنے اور کھانسنے کا حکم دیتے ہیں۔ کبھی ہم اسے آہستہ

سے ہلا بھی دیتے ہیں۔ بعض اوقات آلہ جاذبہ القح کے ذریعہ اس ماء العسل کو چوس لیا جاتا ہے جسے ہم مریض کے اندر داخل کر چکے ہوتے ہیں۔“ (مؤلف)

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ پیپ کو دھونے والے ماء العسل کا تھوڑا باقی ماندہ حصہ جسے چوسنے سے ”آلہ جاذبہ القح“ عاجز رہ گیا ہو جب رہ جاتا تھا تو جالینوس مریض کو اسی پہلو سلاتا، ہلاتا، اور کھانسنے پر مجبور کرتا تھا تا کہ پھیپھڑے کے اندر وہ جلد پہنچ کر اوپر چڑھ جائے۔ میں نے کئی مریضوں کو جو ذات الجنب اور نفث الدم کے مریض تھے دیکھا ہے کہ جب تکلیف دہ پہلو کے بل سوئے تو کھانسی انھیں زیادہ آئی۔ (مؤلف)

ذات الجنب اور ورم سجد کا فرق:

جگر کے مریض کا رنگ خراب اور ذات الجنب کے مریض کا رنگ نہایت عمدہ، اور خون اچھی طرح نمایاں ہوتا ہے۔ مریض جگر کا بول گاڑھا استقاء کے مریضوں کے پیشاب کی جانب مائل ہوتا ہے۔ ذات الجنب کے مریض کا پیشاب پختہ اور صحت کی راہوں سے منحرف نہیں ہوتا۔ ذات الجنب میں ہنسی کی ہڈی کھینچ اٹھتی ہے تاکہ ورم کو جملی کے بالائی اجزاء کی جانب مائل کر دے۔ ورم جگر میں ورید اجوف یعنی قیضال کا شعبہ عظمیٰ تر قوہ (ہنسی کی ہڈی) سے متصل ہوتا ہے۔ ورم کے ثقل سے تر قوہ اسے نیچے کی جانب کھینچ لیتی ہے۔ اسی لئے بڑھی ہوئی حالت کے اندر یہ کیفیت ملتی ہے۔

(مؤلف)

ذات الجنب میں ایک نوجوان کا بخار اتر گیا مگر حقیقی تنفس بڑھ گئی، بعد ازاں پیپ پڑنے کی علامات ظاہر ہوئیں۔ اور وہ پیپ تھوکنے لگا۔ ہم نے اسے ایک ایسی دوا دی جس سے اخراج مادہ میں آسانی ہوئی۔ چنانچہ ایک یا دو کھانسی سے پیپ بہ آسانی اس قدر خارج ہوئی کہ ایک تسلہ بھر گیا حتیٰ کہ مجھے خیال آنے لگا کہ آخر پیپ کا یہ معاملہ کیا ہے۔ روزانہ ایک یا دو بار اسی مقدار میں پیپ خارج ہوتی رہی۔ اس کے بعد کھانسی میں بالکل سکون ہو گیا نوجوان کا سینہ صاف ہو گیا اور بیماری سے نجات مل گئی۔

دیگر مریضوں کو بھی دیکھا جن کے مادہ کا اخراج نہ ہو سکا تو سب کے سب مر گئے۔ مذکورہ نوجوان سے پیپ کی مقدار اندازہ کے مطابق دس کلو گرام خارج ہوئی۔ جالینوس نے لکھا ہے کہ ذات الجنب کے مریض روزانہ ۶ سے ۷ قو طول پیپ خارج کرتے ہیں۔ ایک قو طول ۹ اوقیہ (۱) کا ہوتا ہے۔

(مؤلف)

ذات الجنب میں مخدر ادویہ صرف حس کو سن کرتی ہیں۔ (جالینوس)

اس گفتگو سے یہ اشارہ مقصود ہے کہ کچھ لوگ مخدرات استعمال کرتے ہیں جو ہمارے نزدیک بہت بڑی غلطی ہے کیونکہ مخدرات کو دینے میں تدبیر کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ اس طرح پردی جاتی ہیں کہ اگر تکلیف دہ چیز باقی بھی رہ جائے تو مخدرات نقصان دہ نہ ہو سکیں۔ البتہ جہاں تکلیف دہ چیز کا رہنا خطرناک ہے وہاں اس کا استعمال روا نہیں ہے۔ علاوہ ازیں یہ دوائیں مادہ کے اخراج اور پختہ ہونے کو روکتی بھی ہیں۔ جالینوس نے کہا ہے کہ فراسیون اور ایریسا سے بنی ہوئی دوا ماء العسل کے ہمراہ مریض کو دینے سے سینہ اور پیچھے پھرنے کی بیماریاں عمدہ طور پر پکتی ہیں اور مادہ کا اخراج بہ آسانی ہوتا ہے۔

(مؤلف)

ایک شخص کو ذات الجنب کی شکایت تھی۔ مادہ کے اخراج میں سجد آسانی ہو رہی تھی مگر پیشاب میں شدت کا رنگ، نبض میں سرعت اور زبان میں کھر دراپن تھا۔ سخت حرارت مسلسل تھی۔ کم ہوتی تھی نہ خشک ہوتی تھی۔ چودہویں دن اس کا انتقال ہو گیا۔ بخار کے اندر مؤثر تطفہ نہ ہو سکا۔ اس شخص کی موت حمی محرقہ کی بدولت واقع ہوئی تھی نہ کہ ذات الجنب کی وجہ سے اس کے اندر ذات الجنب کا بخار اور رگوں کے اندر سخت تعفن سب مجتمع ہو گئے تھے۔ جب طاقت گری ہے تو گو مادہ سہل الخروج تھا مگر مریض اس کا اخراج نہ کر سکا۔ مریض کی فصد مرض کے شروع میں کھول دی گئی تھی۔ یہ اور برا ہوا تھا کیونکہ حمی محرقہ کو اس سے اور زیادہ تقویت پہونچی پھر مریض نحیف و کمزور اور صفراوی مزاج کا حامل تھا۔ ذات الجنب کے لئے یہ بات گو مفید ہوئی تھی مگر دیگر حالات کے لئے تشویش کن ثابت ہوئی۔ اسے سہل دیا گیا ہوتا اور طاقتور مطلق دوا سے کام لیا گیا ہوتا تو بچ جاتا۔ لہذا حمی ذات الجنب کی شدت اور گرمی کو نگاہ میں رکھیں اور اسی کے مطابق عمل کریں۔ (مؤلف)

تیز بخاروں میں کبھی رنگین مادہ کا اخراج ہونے لگتا ہے۔ یہ ذات الجنب یا ذات الریہ کی بیماریاں نہیں ہوتیں۔ دونوں میں فرق یہ ہے کہ تنفس اپنی طبعی حالت سے تبدیل نہیں ہوتا۔ تنفس میں تبدیلی اس وقت رونما ہوتی ہے جب پیچھے پھرنے کی جانب تھوڑے ایسے اخلاط کھینچ کر چلے آتے ہیں جنہیں پیچھے پھرا تھوڑا تھوڑا کر کے خارج کرتا رہتا ہے۔ یہ اخلاط کسی بھی عضو سے کھینچ کر آتے ہیں، کبھی سر سے اترتے ہیں اور کبھی کچھ پھوڑا سینہ کے بالائی مقام پر ہو جاتا ہے ایسی صورت میں سوء تنفس نہیں ہوتا۔ نہ ہی سینہ کے اندر درد ہوتا ہے۔ ایسی کیفیت میں اخراج مادہ اپنی اسی حالت میں رہتا ہے۔ (جالینوس) سرخ مادہ اس بات کی علامت ہے کہ ورم دموی ہے، زرد صفراوی اور سفید بلغمی ورم کا پتہ دیتا ہے۔ (جالینوس)

مادہ زرد ہو تو سہل صفراء دینے اور شدت سے تطفہ کرنے کا رجحان رکھیں۔ سرخ ہو تو خون

نکالنے اور سفید ہو تو تکمید کا اہتمام کریں۔ (مؤلف)

جالینوس لکھتا ہے کہ آرد جو کوناخونہ اور پوست خشخاش کے ساتھ ضماد بنا کر استعمال کرنے سے پہلو کے درد میں سکون ہو جاتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ بنفشہ، خطمی، ناخونہ، پوست خشخاش، آرد جو، تخم کتان، بابونہ، حلبہ، آرد باقلی، پیہ ریچھ، کرسنہ، استعمال کریں۔ یہ حیرت انگیز اثر رکھتا ہے۔ عجم کے یہاں یہ نسخہ معمول ہے۔ (مؤلف)

مسح نے شوصہ میں استعمال کئے جانے والے ضماد کے بہت سے نسخوں کا ذکر کیا ہے ایک نسخہ وہ ہے جو گرمی پیدا کئے بغیر درد کو سکون دیتا ہے۔ یہ اس وقت استعمال ہوتا ہے جبکہ شوصہ میں بخار تیز ہوتا ہے۔ ایک وہ ہے جو بخار کے ہلکے اور تنگی تنفس کے تیز ہونے میں مستعمل ہے۔ دواؤں میں منضجات، ملنیات، گودے، چربیوں اور مقل وغیرہ شامل ہیں۔ وہ لکھتا ہے کہ کبھی سخت شوصہ بخار کے بغیر ہوتا ہے۔ اس میں ضماد زفت، فلوینا، موم اور روغن زرگس سے بنا کر استعمال کریں۔ (مؤلف)

مؤخر الذکر نسخہ ان مریضوں میں استعمال کرنا چاہئے جن کی تنگی تنفس سخت، چھین، اور بخار نرم ہو اور تشنج ہو گیا ہو۔ میرے خیال میں ان کے لئے مفید یہ ہے کہ منضج ضمادوں کا انھیں بھپارہ دیں۔ اس کے بعد اس نے محلل ضمادوں کا جن کے اندر ملنیات شامل ہوتی ہیں تذکرہ کیا ہے یعنی آرد ترمس، انجیر اور حلبہ کا جو شانہ۔ بعد ازاں حب الغار، قطران، رشتق کے ضمادوں کا ذکر کرتے ہوئے کیا ہے کہ یہ مزمن اور سرد دردوں کے لئے مفید ہیں۔ (مؤلف)

پہلو پر سخت چوٹ پڑنے کیلئے نسخہ :

خیار شنبہ، روغن بادام، عرق کاسنی کے ہمراہ۔ (خوز)

ذات الحب کے مریض کے لئے سرد پانی بیکہ نقصان دہ ہے۔ کبھی اس مقام پر غلیظ ریاہ تو بر تو اکٹھا ہو کر ذات الحب کا شبہ پیدا کر دیتی ہیں۔ تکمید سے یہ تحلیل ہو جائیں گی۔ ذات الحب خالص کے لئے علق البطم ۷ گرام، روغن بنفشہ ۳۳ گرام میں حل کر کے پہلو کی مالش کریں۔ یہ بیکہ گرم دوا ہے۔ تکمید کے وقت ایک دھجی پر اسے بکھیر کر باندھ دینے سے درد میں فوراً فاقہ ہو جاتا ہے۔

(نخستینوع)

شوصہ کے مریض کو شراب ابیض اچھی طرح (Mixed) کی ہوئی پلائیں۔ شوصہ کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ ساتھ میں جوڑی ہو اور خارج ہونے والا مادہ مائل بہ زردی سفید ہو۔

۲۔ ساتھ میں جوڑی نہ ہو، اور خارج ہونے والا مادہ زرد یا سرخ ہو۔

۳۔ خارج ہونے والا مادہ نہایت سرخ ہو۔ شانوں کے درمیان سرخی ہو، مادہ رک جانے پر کھانسی سخت اور براز زرد ہو جائے اور اس کے اندر بیجد بد بو پیدا ہو جائے۔ کم ہی مریض اس میں بچتے ہیں۔

پھوڑے کا پھٹنا دشوار ہو تو مریض کو خردل اور ماء العسل دیں اور نمکین مچھلی اور کچھ چرپری غذائیں کھلائیں۔ مریض کو کرسی پر بٹھا کر جسم کو ہلائیں۔ شانوں کو سختی سے جھنجھوڑیں برگ موی کے دودھ ہنیک دیں، پہلو کی مسلسل تھمید کریں۔ مادہ کے اخراج میں آسانی نہ پیدا ہوتی ہو تو جلد کو پھاڑ دیں اور نشتر سے کھال کو اوپر کریں تاکہ پیپ کھل جائے، پھر اُسے تھوڑا تھوڑا روز خارج کریں۔ اندر زیتون اور شراب ڈال دیں۔ اور پیپ کے ساتھ نکال لیا کریں۔ پیپ عمدہ رہی اور رنگ سفید رہا تو مریض بچ جائے گا۔ ردی اور خراب رہی تو ہلاک ہو جائے گا۔ آپریشن کے لئے گڑا گڑا ہٹ اور درد سے ماؤف پہلو کو معلوم کر لیں۔ سقیہ ہو جانے کے لئے مند مل کریں۔

پہلو کا درد جو پشت کے گوشہ سے شروع اول کے مخالف ہوتا ہے کیونکہ پشت میں ایسا درد ہوتا ہے جیسے اس پر چوٹ لگ گئی ہو۔ فوراً ہی مادہ خارج ہونے لگتا ہے، یکبارگی سانس خارج ہوتی ہے۔ پیشاب خون اور پیپ جیسا ہوتا ہے۔ مریض پانچویں اور بالعموم ساتویں دن مر جاتا ہے۔ بچ گیا تو زندہ رہتا ہے۔ دوسرے دن تک اندیشہ باقی رہتا ہے۔ ذات الجنب کی ایک قسم میں تھوک صاف، پیشاب بے پانی کی طرح، تڑپ ہنسی سے مراقب تک بیجد سخت ہوتی ہے۔ ساتویں دن تک مریض باقی رہا تو صحتیاب ہو جاتا ہے۔ ذات الجنب کے بعد پیٹھ سرخ، شانے گرم ہو جائیں، بیٹھنا بوجھل ہو، پانچانہ زرد بدبودار ہو تو ساتویں دن کے آخر میں مریض مر جائے گا اگر آگے بڑھ گیا تو صحتیاب ہو جائے گا۔

بہت ساری قسموں کا مادہ تیزی سے لاحق ہو جائے اور درد سخت ہو تو تیسرے دن موت واقع ہو جائے گی۔ مریض بچ گیا تو صحتیاب ہو جائے گا۔ جس مریض کی زبان کھردری ہو جائے تو اس کا پیپ زدہ ہونا لازم ہے۔ اس کا بچنا مشکل ہے۔ درد پسلیوں کے سروں کی جانب مائل ہو تو بقدر ضرورت حقنہ دیں۔ گرم پانی کا حمام کرائیں۔ سر کو پانی سے بچائیں۔ اسپر گرم پانی نہ پڑنے پائے۔ مادہ کا اخراج شروع ہو جائے تو مرطب مادہ کے اخراج میں آسانی پیدا کرنے والی دوا دیں۔ اچھی طرح ملائی ہوئی شراب پیچھے پھردے کو مرطوب اور مادہ کے اخراج میں آسانی پیدا کرتی ہے اس سے درد کم ہو جاتا ہے۔ بکری کا دودھ اور شہد اس سلسلہ میں عمدہ ہیں۔ پیچھے پھرد اچھی طرح مرطوب ہو جائے گا تو درد اور تنفس ہلکا ہو جائے گا، مادہ کے اخراج میں آسانی ہوگی۔ جو مریض کمزور اور دبے ہوں انھیں دھوپ، ہوا، نمکین اشیاء، نفخ شکم، دھواں، چکنائی اور شکم سیری سے بچائیں۔ ان باتوں کی خلاف ورزی کے

نتیجہ میں مریض بیماری کی جانب دوبارہ عود کر آیا تو مر جائے گا۔ جماع اور تکان سے بھی پرہیز کرائیں۔ مادہ رک جائے، درد اور تنفس تیز ہو جائے تو زنجار ایک چمچ، شہد، حینک اور گل طریفلن یا فلفل ۵ عدد، حلیت ۰.۵ اگر ام، شہد، سرکہ اور نیم گرم پانی کے ہمراہ دیں، اس سے تڑپ میں سکون ہوگا۔ یہ دوا میں نہار منہ اور جس وقت درد تیز ہو اس وقت دیں۔ زنجار اس وقت دیں جب مادہ رک جائے۔ مادہ کی رکاوٹ اس حد تک ہو جائے کہ مریض میں کھر دراپن اور خرخراہٹ کی آواز پیدا ہو جائے تو زنجار ۰.۵ اگر ام، اسی قدر نظرون مشوی، تین انگلیوں کی برداشت بھر۔ زوفاء لیں اور اسپر شہد پانی اور تھوڑا زیتون ڈالیں اور مریض کو چنائیں تاکہ اختناق کیفیت پیدا نہ ہونے پائے۔ مریض کھنکھار نہ سکے تو نورسہ کلی کبرے گرم، تھوڑا نظرون، فلفل، سرکہ، شہد، پانی، سب کو نیم گرم کر کے دیں۔ دوسرے دن سرکہ اور شہد میں ابال کر زوفادیں۔ یہی عمل ہر اس مریض کے ساتھ کریں جو خرخراہٹ میں مبتلا ہو جائے اور مادہ خارج نہ کر سکے۔ اس سے بھی زیادہ طاقتور دوا استعمال کرنا چاہیں تو زوفاء، خردل اور حرف، پانی اور شہد میں ابال کر صاف کریں۔ مریض کو زردی بیضہ مرغ دیں۔ شوصہ کے لئے بقدر حساء یہ عمدہ ہے۔ (بقراط)

شربت بنفشہ، اور شربت نیلوفر، ذات الجنب اور شوصہ میں جلاب سے زیادہ بہتر ہے۔ (مؤلف)
عصارہ خبطیانامے گرم ذات الجنب میں مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)
جاوشیر، ذات الجنب میں مفید ہے۔ تخم گذر جنگلی کا مشروب شوصہ کے لئے موافق ہے پیہ
خنزیر خاکستر یا چونہ میں ملا کر ضاد کرنا شوصہ میں مفید ہے۔ آرد جو ناخونہ اور پوست خشخاش کا ضاد
شوصہ میں مفید ہے۔ (دیاستوریوس)
مذکورہ بالا بیان قلمبند کرنے کا مقصد یہ ہے کہ شوصہ کے شروع میں یہ مفید ہے۔

(دیاستوریوس)

بھنا (ذره) حجاب کو عارض ہونے والے شگافوں میں مستعمل ہے۔ (بولس)
شوصہ میں درد ہنسی سے متصل ہوتا ہو تو فصد کے ذریعہ اور پسلیوں کے سروں سے متصل
ہو تو اسہال اور فصد باسلیق کے ذریعہ استفرغ کریں۔ بیماری میں مسہلات وہی دیں جن کے اندر
حرارت ہونہ کھر دراپن پیدا کرنے کی بات ہو۔ مثلاً بلباب، آب فواکہ، خیار شہر، ترنجبین۔ پہلو میں
درد شدید ہو تو آرد جو، بنفشہ، گل سرخ، صندل وغیرہ اور موم مصفی و روغن بنفشہ کا ضاد رکھیں۔ درد ہلکا
ہو تو تھمید کریں۔ جملی کی ایک تھیلی کے اندر گرم پانی یا گرمی پیدا کرنے والا روغن رکھ کر تھمید کریں۔
شروع میں ماء الشعیر باقلی اور شکر سے تیار کردہ پتلے حساء کے ہمراہ دیں۔ پختہ ہو جانے پر زوفاکا

جو شانہ پلائیں۔ سینہ کے اندر مجتمع شے کا اخراج مشکل ہو جائے اور بخار میں سکون ہو تو زوفا کے جو شانہ کے ہمراہ ایر سادیں۔ (اسحاق)

شوصہ کے اندر ورم کے دل سے قریب ہونے کی صورت میں بخار اور چیخن ہوتی ہے چیخن اس لئے کہ ورم حجاب کے اندر ہوتا ہے اس کے علاوہ کھانسی بھی آتی ہے کیونکہ ورم آلات تنفس میں ہوتا ہے۔ تنگی تنفس بھی ہوتی ہے۔ (طیب نامعلوم)

ذات الجنب، پسلیوں کے اوپر موجود عضلہ کے اندر ورم کا نام ہے۔ یہ عضلہ بہ کثرت اعصاب رکھتا ہے اسی لئے درد بھی زیادہ ہوتا ہے۔ کبھی ورم پیچھے کی پسلیوں تک جا پہنچتا ہے، اس سے خشک کھانسی آتی ہے۔ کبھی نادر اشروع میں مسلسل بخار جو رات میں تیز ہو جاتا ہے اور تنگی تنفس ہوتی ہے۔ مریض ماؤف پہلو کے بل سوتا ہے اور تقریباً دوسرا پہلو نہیں بدلتا۔ زیادہ تر ورم بائیں پہلو اور کم تر داہنے پہلو میں ہوتا ہے۔ اخراج کے ذریعہ کوئی زرد شے باہر آئے تو یہ ردی اور سرخ و سفید آئے تو محفوظ کیفیت ہوتی ہے۔ زرد سے زیادہ خراب سیاہ مادہ ہوتا ہے۔ کوئی چیز خارج نہ ہو، بخار میں سکون نہ ہو، تنگی تنفس بیکہ شدید ہو، بلند خر خراہٹ ہو، نیز بخار میں شدت اور انتہائی کیفیت موجود ہو تو مریض جلد ہلاک ہو جائے گا۔ شروع مرض میں مادہ خارج ہونے لگے تو بحران تیزی سے آتا ہے، برعکس کیفیت برعکس انجام پیش کرتی ہے۔ بیماری بالعموم موسم خریف اور سرما میں پیش آتی ہے گرما میں کم واقع ہوتی ہے۔ بالعموم مسلسل شمالی ہواؤں میں مرض لاحق ہوتا ہے، جنوبی ہواؤں میں کم عارض ہوتا ہے۔ ورم پھٹ جاتا ہے تو درد میں سکون ہو جاتا ہے۔ سب سے عمدہ حالت یہ ہے کہ مادہ بہ آسانی خارج ہو رہا ہو۔ کیفیت ہلکی معلوم ہو، مریض آرام محسوس کرتا ہو۔ حاملہ عورتوں کو لاحق ہو جائے تو تیزی سے مہلک ہے۔ شراب خالص پینے اور قے سے بھی یہ بیماری عارض ہو جاتی ہے۔ بالخصوص جبکہ مدہوشی کے عالم میں کثرت سے دست آنے لگیں۔ ہاتھ پیر ٹھنڈے ہو جاتے ہیں، سینہ اور گردن پر پسینہ آتا ہے، بالخصوص حالت خواب میں۔ بخار دن کے نصف حصہ میں تیز ہو جاتا ہے، جس مریض کے اعراض طاقتور ہوتے ہیں اس کا بحران بھی تیزی سے آتا ہے۔ (روفس)

ذات الجنب کے ہمراہ تیز درد ہوتا ہے جو ہنسی کی تمام ہڈی اور شانے پر محیط ہوتا ہے۔ بخار تیز، تنگی تنفس، شروع میں خشک کھانسی، پھر جھاگ دار مادہ خارج ہوتا ہے۔ اس کے بعد خون آلود مادہ باہر آتا ہے۔ مریض ماؤف پہلو کے بل لیٹتا ہے۔ جاگتا رہتا ہے۔ زبان خشک اور کھر دری ہو جاتی ہے۔ ان اعراض کے اندر سکون، ہاتھ پیر ٹھنڈے، اور شکم چلنے لگے، رخسار اور آنکھیں سرخ ہو جائیں، نبض کثیف و سریع اور تنفس عالی ہو جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ مریض ذات الرئہ کی جانب منتقل ہو گیا

ہے۔ لہذا اب وہ گدی کے بل سوئے گا۔ (جالینوس)

ذات الجنب کے مریض کو تنگی تنفس، عسر تنفس، کھانسی، اور چیخن کا درد ہوتا ہے، کیونکہ عضو بیمار جھلی کی ساخت کا ہوتا ہے۔ عسر تنفس اور کھانسی اس لئے ہوتی ہے کہ آفت آلات تنفس میں ہوتی ہے۔ نبض منشاری ہوتی ہے کیونکہ بیماری سخت عضو کے اندر ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں ورم اس میں کچھ پختہ اور کچھ نا پختہ ہوتا ہے، اس لئے شریان کے اجزاء، مختلف النبض ہو جاتے ہیں، ساتھ میں تیز بخار ہوتا ہے کیونکہ متورم عضو دل سے قریب ہوتا ہے۔

ذات الجنب، ذات الرئہ سے الگ ہوتا ہے۔ ذات الجنب میں درد چیخن کا ہوتا ہے کیونکہ ورم جھلی کے اندر ہوتا ہے۔ ذات الرئہ میں درد بوجھل ہوتا ہے کیونکہ بیماری غیر حساس عضو کے اندر ہوتی ہے۔ ذات الرئہ میں نبض موجی نہیں ہوتی۔ ذات الجنب میں منشاری اور صلب ہوتی ہے کیونکہ آفت سخت اور یابس المادۃ جھلی کے اندر ہوتی ہے۔ مادہ خون کا ہوتا ہے تو خارج ہونے والا مادہ سرخ، بلغی ہوتا ہے تو سفید صفراوی ہوتا ہے تو زرد اور سوداوی ہوتا ہے تو سیاہ ہوتا ہے۔ ذات الجنب میں جس مادہ سے ورم خار ہوتا ہے وہ بالعموم صفراوی قسم کا ہوتا ہے کیونکہ اپنی کثافت کے باعث جھلی عام حالات میں صرف لطیف مادہ ہی کو قبول کرتی ہے۔ پھیپھڑے کے اندر جس مادہ سے ورم ہوتا ہے وہ بالعموم بلغی قسم کا ہوتا ہے۔ ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ عضو مخلخل ہونے کی وجہ سے پھیپھڑا بالعموم غلیظ مادہ ہی قبول کرتا ہے۔ لطیف مادہ کا پھیپھڑے کے اندر رکنا ممکن نہیں ہوتا کیونکہ یہ تیزی سے نکل جاتا ہے۔ ذات الجنب اور درد جگر کا باہمی فرق باب السکید سے تعلق رکھتا ہے۔

ذات الجنب میں ورم جب پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی کے بالائی اجزاء میں ہو فصد اور نیچے کی جانب ہو تو مسہل دیں۔

پہلو کا درد چار قسم کا ہوتا ہے :

۱۔ پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی میں ورم ہو جائے اسے ذات الجنب کہتے ہیں۔ اس میں تیز بخار، چیخن کا درد، نبض منشاری و صلب، کھانسی مادہ خارج کئے بغیر ہوتی ہے۔ داخلی عضلہ متورم ہوتا ہے تو سانس اندر داخل کرتے وقت درد ہوتا ہے۔ اس سے خارجی عضلہ جو سینہ کو پھیلاتا ہے کے ورم کا اندازہ چلتا ہے۔ سانس باہر نکالنے کے وقت درد ہو تو اس سے عضلہ قابض صدر کے ورم کا پتہ چلتا ہے۔

۲۔ ظاہری عضلہ کے ساتھ جلد بھی متورم ہو جائے۔ یہ چھو کر معلوم کیا جاسکتا ہے بشرطیکہ پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی کے اندر ورم ہو۔ مادہ خارج ہو رہا ہو تو اس کے رنگ سے خلط موجب کا پتہ چلے

گا۔ مادہ خارج نہ ہو رہا ہو تو ذات الجنب بلا مادہ ہوگا۔ لہذا اور مداخلی اور خارجی کے درمیان فرق اس بات سے کریں کہ داخلی میں درد زیادہ تیز ہوگا۔ خارجی ورم کا ایک سر بھی ہوگا جو باہر سے محسوس ہوگا۔

اس کے ساتھ مریض ایک چیز خارج کرتا ہے جو کبھی زرد، سفید، سرخ یا سیاہ ہوتی ہے۔ دراصل یہ متورم مقام کی پیپ ہوتی ہے جسے یہ مقام ضبط نہیں کر پاتا، بلکہ ترشح کے ساتھ اسے خارج کر دیتا ہے۔ سیاہ شروع ہی سے نہ ہوگی بلکہ پیشتر بالعموم زرد چیز خارج ہوتی ہے۔

خارج ہونے والا مادہ سرخ ہوگا تو دورہ اسے غائب کر دے گا۔ بے خوابی، فساد ذہن، بھوک میں کمی اور شدت کی پیاس ذات الجنب میں زیادہ ہوگی تو ذات الجنب بھی بڑا ہوگا۔ بے خوابی اور ذہنی فساد جو ذات الجنب کے آخر میں لاحق ہوتا ہے وہ دائمی نہیں ہوا کرتا۔ عمدہ تنفس اور پختگی کا ظاہر ہو جانا ذات الجنب میں اچھی علامت ہے۔ برعکس حالت برعکس حکم رکھتی ہے۔ خالص مادہ پختگی کی علامت ہے۔ سفید لیسہ اور مادہ اور وہ مادہ جو مائل بہ زردی ہوتا ہے نیز جس میں خون شامل رہتا ہے وہ پختگی کے زیادہ ہونے کی علامت ہے۔

تھوک جس کے اندر سرخی اور زردی سیر شدہ اور آتش فشاں کا مادہ خطرہ کی علامت ہے۔ سیاہ مادہ کے ہمراہ بدبو ہو تو موت کی سب سے مؤثر علامت ہے۔ بدبو نہ ہو تو کم زردی ہوتا ہے۔ عسر تنفس اور اسی طرح شدت کا درد زردی علامت ہے۔ برعکس کیفیت برعکس ہوتی ہے۔ ناپختہ مادہ نہایت سرخ ہو اور آتش مادہ نہایت برا ہے۔ نفٹ کے ذریعہ نکلنے والا مادہ تھوڑا اور پختہ ہو اور پھر بھی اعراض موجود ہوں تو مرض میں اضافہ ہونے کی علامت ہے۔ اعراض میں سکون ہو تو انحطاط حالات کی علامت ہے۔ یہ آلات تنفس کے دردوں اور ذات الجنب میں خصوصیت سے دیکھا جاتا ہے۔ مثلاً بخار زدوں کے اندر پیشاب ذات الجنب اور ذات الرئہ کی بیماریوں میں جب کوئی خارج ہونے والی چیز اوپر نہ چڑھے تو یہ کیفیت بخار زدوں میں بول مائی کی صورت ہوگی اور چڑھے مگر رقیق اور ناپختہ ہو تو یہ کیفیت بخار زدوں میں اس بول مائی کے مانند ہوگی جو گاڑھا خارج کیا گیا ہو اور اپنے حال پر باقی ہو۔ پختہ سفید ”بزاق“ خارج ہو مگر تھوڑا ہو اور غیر متصل ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ مریض ابتدا کی حد سے آگے بڑھ چکا ہے اور اب بڑھنا شروع ہو گیا ہے۔ یہ کیفیت اس بول کے مانند ہوگی جس میں سرخ بادل یا سرخ ریشے یا سرخ رسوب ہوتے ہیں۔ نفٹ جب سفید، پختہ، زیادہ اور متصل ہو تو چڑھنا اس کا آسان ہوگا۔ حالت تیز ختم ہو چکی ہوگی اور انتہائی مرض شروع ہو چکا ہوگا۔ یہ کیفیت اس بول کی صورت ہوگی جس میں سفید، پکنے اور مستوی قسم کے رسوب ہوتے ہیں۔ مریض کوئی چیز خارج نہ کرے یا خارج کرے مگر ناپختہ اور رقیق ہو تو دونوں حالتیں اس بات کی علامت ہیں کہ بیماری ابتدائی

حالت میں ہے۔

ذات الجنب اور ذات الرئہ میں بیماری کی بڑی علامات میں سیاہ، سخت سرخ، جھاگ دار، سخت بدبودار، اخراج میں دشوار، شدید درد اور سوء تنفس داخل ہیں۔

ذات الجنب بوڑھوں کے لئے مہلک ہے۔ اخراج مادہ میں تقدیم و تاخیر کے مطابق ذات الجنب کا خاتمہ ہوگا۔ ذات الجنب کے شروع اوقات میں فصد کھول دینا ضروری ہے۔ اس بیماری میں سب سے زیادہ موزوں ماء الشعیر ہے جس کے اندر تھوڑا اصل السوس، چند دانے عناب، سکر طبرزد، اور روغن بادام شیریں شامل کر دیا گیا ہو۔ کھانے میں بھوا، ماش کا شوربا، زردی بیضہ نمبرشت دیں۔ آرد جو، بنفشہ، بابونہ اور خطمی وغیرہ کا پہلو پر خبیضہ رکھیں۔ جس سے اطفال حرارت کے ساتھ درد میں سکون ہو سکے۔ (یہودی)

سوء تنفس، کھانسی اور رنکین تھوک کے علاوہ تیز بخار ذات الرئہ اور ذات الجنب میں عام طور پر ہوتا ہے۔ ان اعراض کے ساتھ پہلو میں چھین کا درد، صلابت نبض، تواتر نبض بھی ہو تو یہ ذات الجنب کی بیماری ہوگی اور اگر مذکورہ اعراض کے ہمراہ نبض کے صلابت نہ ہو تو مریض کو اختتامی کیفیت محسوس ہو تو یہ ذات الرئہ ہوگا۔ (جالینوس)

درد پہلو کے ساتھ نفث الدم ہو تو چودہ دنوں کے اندر صحت نہ ہونے پر پھیپھڑے کے اندر پیپ جمع ہو جائے گی اور مریض سل میں مبتلا ہو کر انتقال کر جائے گا۔ جن مریضوں میں حجاب کے اوپر ورم ہو اور بلا کسی معروف سبب کے اچانک پوشیدہ ہو جائے تو ورم پھیپھڑوں کی جانب منتقل ہو جائے گا اور یہ لوگ ساتویں دن یا اس کے بعد انتقال کر جائیں گے۔ ذات الرئہ اور ذات الجنب کے ساتھ شکم بھی چلنے لگے تو بہت برا ہے کیونکہ اس سے طبعی قوت کی موت کا پتہ چلتا ہے۔ ذات الجنب اور ذات الرئہ کے ساتھ کزاز، الغرض تمام ہی اور ام موت کا پتہ دیتے ہیں۔ (جالینوس)

نفث الدم مزمن ہو اور پھر پیپ میں تبدیل ہو جائے، خون اچانک رک جائے تو مریض اچانک فوت کر جائے گا۔ کو دنا پھاندا، جم کر بیٹھنا، ورم حجاب، ورم رے یا پسلیوں کے عضلات کے ورم کی علامت ہے۔ (جالینوس)

بارہا ایسے مریض نظر آتے ہیں جن کے پھیپھڑے کے اندر پیپ جمع ہوئی، چنانچہ انہوں نے اسے پیشاب یا پاخانہ کے ذریعہ خارج کر دیا تو صاف ہو گئے۔ لہذا یہ یاد رکھنا چاہئے کہ پیپ کا ایک عضو سے دوسرے عضو کی جانب اخراج، یا اخلاط کا منتقل ہونا، فقط اعضاء مجوفہ کے ذریعہ ہی نہیں ہوتا بلکہ جسم کے تمام اعضاء کے ذریعہ ہوا کرتا ہے حتیٰ کہ ہڈیوں اور اوتار (Tendons) کے ذریعہ بھی

ہوتا ہے۔ کلانی طحال میں زیادہ ورم کی وجہ سے درد پیدا ہوتا ہے حتیٰ کہ وہ بائیں ہنسی اور مونڈھے تک جا پہنچتا ہے لہذا ضروری ہے کہ اس کی جستجو کی جائے تاکہ غلطی نہ ہو سکے۔ (جالینوس)

تیز بخار، مسلسل شدید درد پہلو سے شروع ہو کر ہنسی اور شانوں تک پہنچتا ہے۔ شدید چھین ہوتی ہے تنگی تنفس اور شروع میں خشک کھانسی آتی ہے۔ اس نے بعد مریض جھاگ دار تھوک خارج کرتا ہے۔ اس کے بعد خونی یا صفر اوی تھوک آتا ہے۔ مریض ہمیشہ ماؤف پہلو کے بل سوتا ہے۔ بے خوابی، زبان میں خشکی اور کھر دراپن ہوتا ہے اعراض میں اضافہ ہو جائے اور انتہا پر پہنچ جائیں تو ہاتھ پیر ٹھنڈے ہو جاتے ہیں۔ رخسار اور آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں۔ پیٹ چلنے لگتا ہے، نبض پوشیدہ اور تیز ہو جاتی ہے۔ اسی طرح تنفس بھی تیز ہو جاتا ہے۔ ٹوٹ ٹوٹ کر پسینہ آتا ہے۔ اخراج مادہ مشکل ہو جاتا ہے کبھی آسان بھی ہوتا ہے۔ کبھی سیاہ، سرخ، اور زرد ہوتا ہے، کبھی گلابی یا سبز ہوتا ہے۔ کبھی بدبودار ہوتا ہے۔ نبض مختلف ہوتی ہے۔ دائیں پہلو میں درد بائیں پہلو کے مقابلہ میں زیادہ سخت ہوتا ہے کیونکہ پھیپھڑا قریب تر ہوتا ہے۔ بعض اطباء فرماتے ہیں کہ بائیں پہلو کا درد زیادہ تیز ہوتا ہے کیونکہ یہ دل سے قریب تر ہوتا ہے۔ مذکورہ اعراض میں افاقہ ہو اور مریض ہمیشہ گدی کے بل سوئے، ہاتھ پیر گرم نہ ہوں، رخسار کی ہڈیاں سرخ ہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ مرض ذات الرئہ کی جانب منتقل ہو گیا ہے۔ (جالینوس)

ذات الجنب میں بخار کی باریاں بالعموم نانہ دیکر آتی ہیں چھین کا درد ذات الجنب میں ہوتا ہے کیونکہ ورم جملی کے اندر ہوتا ہے۔ یہی حال حساس تھلیوں کے اندر پیدا شدہ دردوں کا ہوا کرتا ہے۔ چونکہ یہ جملی بعض آلات تنفس کا ایک جزء ہوتی ہے اس لئے تنفس میں تبدیلی بھی ضرور واقع ہوتی ہے۔ پھر چونکہ یہ دل سے قریب بھی ہوتی ہے اس لئے مذکورہ التهاب کی آنچ دل کو پہنچنے سے بخار بھی ہو جاتا ہے۔ پھیپھڑے کی ساخت، سخت اور تھفل ہوتی ہے اس لئے پھیپھڑے سے قریب ہونے کی وجہ سے ورم حار سے پیدا شدہ پیپ پھیپھڑے کے اندر بھی پہنچتی ہے اس طرح کھانسی بھی لاحق ہو جاتی ہے کیونکہ یہ پیپ کو خارج کرنے کے لئے پھیپھڑے کو حرکت دیتی ہے۔ شروع میں ہی اخراج مادہ کی تحریک نہیں ہوتی کیونکہ مادہ کم اور معمولی ہوتا ہے۔ اخراج مادہ تب ہی ہوتا ہے جب مادہ زیادہ جمع ہو جاتا ہے اور پختہ ہو جاتا ہے۔ ورم میں جس قدر صلابت ہوگی اور ترشح کم ہوگا اسی قدر اخراج مادہ میں تاخیر ہوگی۔

کیونکہ پھیپھڑے کے اندر داخل ہونے والی چیز ترشح نہیں پاتی مادہ تیزی سے نرم ہو کر پختہ ہوگا تو اخراج بھی تیز ہوگا۔ کیونکہ اس سے بہت سا مادہ بہہ کر نکلتا ہے ورم کی خلط کس قسم کی ہے اس کا

اندازہ خارج ہوئے مادہ کے رنگ سے ہوگا۔ کبھی یہ جھاگ وار، کبھی شوخ سرخ کبھی سیر شدہ زرد، کبھی اس کے اندر رقیق زردی، کبھی سخت سرخ، اور کبھی سیاہ ہوتا ہے۔ جھاگ دار ورم کے بلغمی، شوخ سرخ، خالص صفراء، رقیق زرد زیادہ بلغم ملے ہوئے صفراء، اور سیاہ سوداوی فضلہ کی علامت، سخت سرخ مذکورہ بالا رنگوں سے کم خراب ہوتا ہے اس لئے صفراء سے زیادہ فضلہ دمویہ کا پتہ دیتا ہے یہی وجہ ہے کہ مذکورہ بالا تمام مادوں کے مقابلہ کم تکلیف دہ ہوتا ہے اسی طرح سیاہ مادہ سب سے بڑی آفت اور ہلاکت کی سب سے بڑی علامت ہوتا ہے۔ ان مادوں کے اندر جتنی طاقت ہوگی اتنی ہی مریض کی قوت اور جتنی اس کے اندر کمزوری ہوگی اتنی ہی مریض کے اندر کمزوری سمجھی جائے گی۔ نبض کے اندر صلابت کی راہ سے تناؤ ہوگا تو اس بات کی علامت ہوگا کہ ورم کسی عصبی عضو کے اندر ہے۔ منشاری کے راہ سے ہو تو بیماری ورم کی صورت میں ہوگی۔ نبض سریع متواتر عظیم کی راہ سے ہو تو یہ کیفیت بخار کی علامت ہوگی۔ (جالینوس)

پہلو کے اندر ورم بڑی حد تک گہرا ہو تو سیلان مواد کے منقطع ہو جانے کے بعد پچھلے لگانا مفید ہے کیونکہ پچھلے مواد کو اندر سے جذب کر کے باہر لے آتا ہے اس وقت ورم کا تحلیل ہونا ممکن ہو جاتا ہے۔ خارج ہونے والا مادہ ذات الجنب میں صفراوی ہو تو مادہ دموی کے مقابلہ میں اسے فصد کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے کیونکہ مؤخر الذکر زیادہ محفوظ اور مقدم الذکر زیادہ خراب ہوتا ہے سینہ اور پہلو کے درد کے ساتھ جسے کھانسی نہ آتی ہو اسے ورم نہیں ہوتا۔ نہ ہی کوئی پھوڑا ہوتا ہے کیونکہ ورم سے کسی چیز کا بہنا لازم ہے۔ اس سے کھانسی اور اخلاط میں تحریک ہوگی۔ خارج ہونے والا مادہ سرخ ہو تو بیماری للغمونی ہوگی۔ شوخ سرخ ہو تو بیماری حمہ، جھاگ دار ہو تو بلغم سے ملا جلا خون اور سیاہ، ورم کے سوداوی کی علامت ہے۔ چھین سے زیادہ تناؤ تو کثرت اخلاط کی دلیل ہے، چھین سے اخلاط کی کیفیت کا علم ہوتا ہے۔ بیماری کس قدر ہے اس کا اندازہ بخار اور درد کی مقدار سے کریں اور خارج ہونے والا مادہ کی خرابی اور تاخیر اور اخراج مادہ کے اندر دشواری کا ہونا خراب ہے کیونکہ مادہ کے اندر تاخیر کا نہ ہونا اور بہ سہولت خارج ہونا عمدہ ہوتا ہے یہی حال بھوک کے زائل ہو جانے ظاہری لٹج کی کمی، عدم لٹج، تنفس، بے خوابی، فساد عقل اور مرض کو مریض کا کم برداشت کرنے کا بھی ہے۔

فرض کر لیں کہ اس بیماری کے اندر بخار، بے خوابی اور فساد عقل زیادہ ہے، مگر خارج ہونے والا مادہ خالص سرخ اور سیاہ نہیں، شروع بیماری سرخ، زرد یا جھاگ دار رہا ہے پھر تھوڑی ہی دیر کے بعد تبدیل ہو کر پختگی کی جانب آگیا ہو تو ایسی حالت میں بخار اور دیگر اعراض کی شدت سے گھبراتا مناسب نہیں ہے یہ ساری باتیں اس لئے پیش آتی ہیں کہ ورم پیپ جمع کر رہا ہوتا ہے۔ پیپ جمع

کرنے کے وقت اعراض بڑے اور سخت ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مریض کثرت سے مادہ خارج کرنے لگتا ہے، مقدم الذکر تمام اعراض اور سینہ اور پیچھے پڑے کے تمام امراض کے مقابلہ میں اخراج مادہ کے اندر تیزی لاتا ہے۔ مادہ خارج کرنے والے مریض کے اندر پختگی کا ظاہر ہونا تمام مہلک اعراض کا مقابلہ کرتا ہے۔ عضلات تنفس کی مدد بھی ہو تو مریض لامحالہ نجات پا جائے گا۔ (جالینوس) اخراج مادہ مناسب ہو رہا ہو، مریض کو حقنہ یا دواء مسہل کی ضرورت نہ ہو تو جو کے دلیہ کے پانی کا حقنہ دیں کیونکہ فصد، اسہال اور حقنہ کی ضرورت نہ ہو تو مناسب یہ ہے کہ یہ پانی دیا جائے۔

(جالینوس)

ان حالات کے بعد ماء الشعیر پلانے سے بہت زیادہ فوائد حاصل ہوں گے۔ اس سے اخراج مادہ میں آسانی، معدہ کو قوت اور آلات تنفس کا تنقیہ ہوتا ہے۔ قابض اشیاء سے مریض پر ہیز کرے کیونکہ اخراج مادہ کی راہ میں یہ چیزیں رکاوٹ ثابت ہوتی ہیں اور مریض پر اختناق کیفیت طاری ہو جاتی ہے اس کا تجربہ کیا جا چکا ہے مریض نے ماء الشعیر یا ماء العسل نہ پیا ہو تو ماء السعل ماء الشعیر ہی کا کام کرتا ہے البتہ ماء الشعیر کی طرح یہ قوت نہیں بہو نچا تا بلکہ اس کے ساتھ مریض کو چٹانی مچھلی عرق کراٹ و شبث اور نمک وزیتون میں ابال کر ایک معتدل مقدار میں دیں۔ البتہ اعصابی یا رحمی بیماری ہو تو اسے نہ دیں اصل السوس یا فراسیون ماء العسل کے ساتھ پینے سے سینہ کے فضلات اچھی طرح پختہ ہوتے ہیں اور اخراج میں سہولت ہوتی ہے۔ اس بیماری کے اندر جو لوگ برص اختناق کیفیت لاحق ہو جانے سے مر جاتے ہیں ان کے پہلو پر کیا معلوم ہو گا جیسے چوٹ پڑی ہو۔ وجہ یہ ہے کہ یہاں آنے والا خون جو ورم کا سبب بنتا ہے قوت حیوانی کی طرح مر جاتا ہے تو خارج سے اس جگہ کو سبز کر دیتا ہے۔

(جالینوس)

تخمید سے ذات الجنب کا درد خشک ہو جاتا ہے کیونکہ تخمید جلد کو سخت اور خون کے ایک حصہ کو تحلیل کر دیتی ہے البتہ جسم کے اندر امتلائی کیفیت ہو تو تخمید تحلیل سے زیادہ یہاں مواد کھینچ لائے گی اور اس جگہ میں بخاری کیفیت پیدا کرے گی چنانچہ اس مقام میں تناؤ پیدا ہو گا جس سے درد میں اضافہ ہو گا۔ تخمید کے ذریعہ ذات الجنب میں درد تحلیل نہ ہو تو فصد، یا مسہل کے ذریعہ جسم کا اچھی طرح استفرغ کر دیں۔ باب التخمید کا مطالعہ کریں تاکہ تخمید کی کیفیت کا علم رہے درد نیچے ہو رہا ہو تو تخمید کا سپر اثر ہو گا اور اگر ہنسی کی ہڈیوں تک جا رہا ہو تو فصد ہی اسے تحلیل کرے گی۔ نیچے درد میں فصد کرنا کم مفید ہے۔ تخمید سے درد تحلیل نہ ہو تو زیادتی نہ کریں بلکہ استفرغ کی جانب توجہ دیں کیونکہ تخمید سے پیچھے خشک ہوتا ہے اور پیپ جمع ہونے لگتی ہے۔ درد ہنسی تک پہنچے تو فوراً ہی یہاں یا چھاتی کی

طرف یا پورے حجاب کے اوپر ثقل محسوس ہوگا۔ باسلیق کی فصد کھول کافی مقدار میں خون خارج کر دیں حتیٰ کہ خارج ہونے والے خون کا رنگ بدل جائے۔ وجہ یہ ہے کہ اس وقت ورم پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی کے بالائی اجزاء میں ہوتا ہے، ورم جب اس گوشہ میں ہوتا ہے تو درد میں ہنسی اور بازو بھی شریک ہو جاتا ہے۔ درد پسلیوں کے سروں کی جانب متوجہ ہو تو مسہل ادویات کے ذریعہ استفرغ کریں کیونکہ فصد باسلیق اس گوشہ سے خون کو جذب کرتا ہے مگر سرعت سے نہیں۔ اس لئے بہ سرعت فائدہ نہیں پہونچتا۔ سینہ کا نچلا گوشہ ایسی رگوں سے غذا پاتا ہے جو دل تک پہونچنے سے پہلے گہری رگ (عرق عمیق) سے نکلتی ہیں۔ خون کا تغیر یہ بتائے گا کہ ورم کا خون بیشتر نکل چکا ہے اور اب رگوں کا خون خارج ہونے لگا ہے اخراج خون سے قوت گر جاتی ہے گو اس کا اخراج عظیم فائدہ کا حامل ہے۔ مگر حفظان قوت کی بات نگاہوں میں زیادہ رہنی چاہئے۔ (جالینوس)

درد اس مقام پر پہونچے جو پسلیوں کے سروں کے نیچے ہے تو مسہل استعمال کریں۔ (بقراط) شوصہ کے ہمراہ زور کا بخار ہو تو مسہل سے اجتناب کریں، فصد کھولیں کیونکہ اس حالت کے اندر فصد کھولنا ذات الجنب سے محفوظ رکھتا ہے۔ مراد وہ درد ہے جو نچلے حصوں میں ہوتا ہے۔ گو اس کا فائدہ ویسا نہیں ہے جیسا کہ اوپری حصہ میں ہونے والے درد میں ہوتا ہے مگر پھر بھی بے خطرہ ہے۔ مسہل بیحد خطرناک ہے۔ بالخصوص جب کہ مریض کا مزاج معلوم نہ ہو۔ اور نہ ہی دیئے جانے والے مسہل کی مقدار معلوم ہو۔ اس سے بڑے نقصانات لاحق ہوتے ہیں۔ مریض کو بخار ہو گیا تو ایسا یا تو اس لئے ہو گا کہ اسہال میں زیادتی سے کام لیا گیا ہو گایا خلط کے اندر تحریک کر دی گئی ہوگی اور مسہل نہ ہوا ہوگا۔ دوا کم کر دیں گے تو نقصان اور بڑھ جائے گا۔ البتہ مریض کا مزاج اچھی طرح معلوم ہو، دوا کی مناسب مقدار بھی معلوم ہو تو مسہل دیں۔ ایسے مریضوں کے لئے بہترین مسہل ایارج ہے۔ ایارج کے اندر خربق ہو تو یہ سقمونیا سے بہتر ہے۔ اسہال رک جائے تو مریض کو ماء الشعیر دیں۔ یہ مریض کے مزاج کی تعدیل اور جسم سے باقی ماندہ مادہ کو خارج کر دیتا ہے۔ ماء الشعیر کی مقدار اس دن عام معمول سے کم ہونی چاہئے۔ اس کے بعد حسب معمول دیں۔ درد میں سکون ہو جائے تو مزید اضافہ کر دیں۔ مادہ پک جانے کے بعد حمام کرائیں ایسی صورت میں حمام بیحد مددگار اور مفید ثابت ہوگا کیونکہ اخراج اخلاط میں آسانی پیدا کرے گا۔ (جالینوس)

حجاب میں پیدا شدہ ورم کے بعد چھین کا درد، غشی زیادہ ہو تو تشنج اور نبض صلب منشاری ہو جاتی ہے۔ ذات الجنب کے اندر نبض کی منشاریت تھوڑی ہو تو ورم آسانی سے پختہ ہوتا ہے اور تیزی سے بحران آ جاتا ہے لیکن اگر بیحد طاقتور عظیم اور واضح ہو تو اس بات کی علامت ہے کہ ورم ردی ہے اور

مشکل سے بچتے ہو گا۔ بایں ہمہ مریض طاقتور ہو تو انجام یہ ہے کہ پیپ پڑے گی، سل ہو گا اور مریض دبلا ہو جائے گا، کمزور ہو گا تو مر جائے گا۔ تو اثر نبض شدید ہو تو ذات الرئہ یا غشی لاحق ہو گی۔ تو اثر کم ہو مریض کو نیند آجائے گی یا پھر اعصاب کے اندر کوئی آفت آنے والی ہو گی۔

فلغمونی نام کا ورم حار پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی میں ہو تو یہی ذات الجنب ہے۔ یہ ورم مجتمع ہو کر پیپ پیدا کر کے اور پھٹ جائے تو اجتماع پیپ کہا جائے گا۔ اس قسم کا ورم پھیپھڑے کے اندر ہو تو ذات الرئہ اور پیپ پڑنے کے بعد پھٹ جائے تو سل کہلائے گا۔ (جالینوس)

پھیپھڑے اور پسلیوں کی بیماری میں خارج ہونے والا سب سے عمدہ مادہ وہ ہے جو سہل الخروج اور تیز ہو۔ تیز سے مراد یہ ہے کہ بیماری کی ابتدا سے تھوڑے ہی وقت کے بعد خارج ہونا شروع ہو جائے۔ یہ بیماری کے کم ہونے اور قریب الختم ہونے کی دلیل ہے۔ سہل الخروج سے مراد یہ ہے کہ خلط گاڑھی ہو نہ رقیق کیونکہ گاڑھی خلط مشقت ہی سے نکلتی ہے۔ اسے نکلنے کے لئے سخت طاقت درکار ہوتی ہے۔ رقیق خلط دباؤ پر پھسل کر نیچے چلی جاتی ہے اور ٹکڑے ٹکڑے ہو کر منتشر ہو جاتی ہے۔ لہذا اس کا نکلنا دشوار ہو جاتا ہے۔ خارج ہونے والا عمدہ مادہ وہ ہوتا ہے جس کے اندر سرخی سفیدی میں ملی جلی نظر آتی ہے۔ ملی جلی نہ ہو تو یہ صفراء خالص کی علامت ہے۔ بیماری کے ابتدائی مرحلہ سے خارج ہونے والا عمدہ نہایت تاخیر سے خارج ہو، پھر سرخ یا زرد ہو، تھوک کے اندر شدت سے ملا جلانہ ہو تو اس کا اخراج مسلسل کھانسی کے ذریعہ ہو گا۔ یہ ردی ہے۔

خالص سرخ مادہ جب کہ بلغم سے ملا جلانہ ہو خطرہ کی علامت ہے۔ سفید لیسدار گول مادہ غیر مفید ہے۔ خالص سرخ خطرہ کی علامت اس لئے ہے کہ بہ کثرت خالص صفراء کی دلیل ہوتا ہے۔ سفید لیسدار گول مادہ سوختہ بلغم سے بنتا ہے۔ پسلیوں کے اندر ورم کے سبب یہ دونوں پیدا ہوں تو عمدہ نہیں ہوتے۔ سبز اور جھاگ دار ردی میں کیونکہ ایک اس بات کی علامت ہے کہ ورم کا سبب تیز صفراء ہے دوسرا اس بات کی علامت ہے کہ ریاخ غلیظ رطوبتوں میں پھنس گئی ہے جس کا نکلنا مشکل ہے یا پھر اس بات کی علامت ہے کہ آتش حرارت موجود ہے جو خارج ہونے والے جھاگ کے مطابق ہے۔

مادہ سیاہ ہے تو مذکورہ بالا دونوں مادوں سے زیادہ خراب ہے کیونکہ یہ ورم کا سبب مرہ سوداء کو ظاہر کرتا ہے یہ سب سے بُرا سب سے دیر تک باقی رہنے والا اور مشکل سے تحلیل پذیر زخم ہوتا ہے۔ حلق سے اوپر کوئی چیز بہو نچے بغیر خارج ہو جانے پھر حلق میں امتلاء موجود ہو تو حتیٰ کہ اس میں کھولنے کی کیفیت پیدا ہو جائے تو یہ ردی ہے۔ زکام اور عطاس سینہ کی تمام بیماریوں میں دونوں ردی ہیں، خواہ بیماری سے پہلے لاحق ہوں یا بعد میں۔ زکام سے سینہ کی جانب اخلاط بہ کر آتے ہیں۔ چھینک

تحریک پیدا کر کے سینہ کو ہلا دیتی ہے۔ مرض یہ عرصہ گزرنے کے بعد یہ عارض ہوں تو پھیپھڑے کے اندر بیماری کے دراز اور بڑھی ہوئی ہونے کی خبر دیتے ہیں اور پتہ چلتا ہے کہ سر کو نقصان پہنچ گیا ہے۔ تھوک کے اندر کچھ خون شامل ہو مگر زیادہ نہ ہو اور سرخ ہو۔ بیماری ذات الریہ کی ہو تو اگر بیماری کے شروع میں ہے تو بے حد سلامتی کی علامت ہے۔ سات دن یا اس سے زیادہ گزر جانے کے بعد بھی علیٰ حالہ باقی ہو تو مریض کے بچنے کی امید کم رکھیں کیونکہ اعضاء کے اندر پیدا شدہ اور ام کی وجہ سے ورم پیدا کرنے والی خلط کے جنس کی پیپ بہتی ہے۔ یہ خلط صفراوی ہو تو خارج ہونے والا مادہ زرد، سرخ ہو تو خون شوح سرخ ہو تو صفراء اور خون سے ملا جلا اور سرخ ہو تو ورم پیدا کرنے والی شے خون ہوگی جو محمود علامات میں سے ایک ہے۔ اس کے بعد پھیپھڑے کی کسی رگ کے پھٹنے کے درمیان فرق یہ ہے کہ اس میں خارج ہونے والا مادہ خالص خون ہوگا اور زیادہ مقدار میں ہوگا مگر دوسرے میں خالص خون نہ ہوگا بلکہ رطوبتوں سے ملا جلا ہوگا اور زیادہ مقدار میں نہ ہوگا۔ خارج ہونے والا مادہ بالعموم چوتھے دن سے لیکر ساتویں دن تک پختہ ہو جاتا ہے۔ اسی لئے تبدیل ہو جاتا ہے۔ بحالہ باقی نہیں رہتا۔ پختہ نہ ہو سکے، ساتویں دن بھی مادہ علیٰ حالہ باقی رہے تو طول مرض کی آگاہی دیتا ہے کیونکہ اس کا پختہ ہونا دشوار ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ اس طول مدت میں طاقت گرے بغیر نہیں رہتی یا مریض پر جنون طاری ہو جاتا ہے۔ لہذا طبیعت کو طاقت پہنچانا لازم ہے۔ خارج ہونے والے ہر مادہ میں درد کے اندر سکون نہ ہو تو یہ ردی ہے۔ سیاہ سب سے زیادہ ردی ہے۔ مگر کسی بھی صورت درد میں سکون ہو جاتا ہو تو یہ سب سے عمدہ ہے۔ الایہ کہ مریض کی عقل فاسد ہو گئی ہو لہذا درد کا احساس نہ کر سکے۔ سرخ اور زرد مادہ سب سے کم خطرناک ہے سیاہ سخت خطرناک ہے۔ لازم ہے کہ رنگ، مادہ کے بہ آسانی خارج ہونے، طاقت، خارج ہونے والے مادہ کے ذریعہ مریض کو فائدہ یا نقصان پہنچنے، طاقت کی مقدار، اور پختہ ہونے کے زمانہ سب کی علامات کو پیش نظر رکھیں۔ پھر حکم لگائیں۔ اخراج مادہ، اسہال، فصد اور تکمید، کسی تدبیر سے بھی درد کے اندر سکون نہ ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ بیماری پیپ کی طرف بڑھ رہی ہے۔ اس کے ساتھ سلامتی کی علامات موجود نہ ہوں تو مریض موت کی جانب قدم بڑھا رہا ہوگا۔ وجہ یہ ہے کہ جس کیفیت میں سلامتی کی علامت موجود ہوں مگر علاج سے درد کے اندر سکون نہ پیدا ہوتا ہو وہ سہل اور مہلک امراض کے مابین مقام رکھتی ہے۔ پیپ پڑ جانے اور صفراء کے بعد تھوک اس پر غالب ہو تو یہ ردی ہے۔ خواہ کسی طرح خارج ہو۔ یعنی کبھی زرد مادہ خارج ہو، کبھی پیپ، یا کبھی دونوں ملے جلے کیونکہ جو اور ام جسم کے بالائی حصوں میں پیپ پیدا کرتے ہیں، پھر ان میں کچھ پیپ زدہ ہوں اور کچھ پیپ زدہ نہ ہوں۔ اسی کے

ساتھ کوئی ردی علامت بھی موجود ہو تو اس کی خرابی بیکار ہوگی۔ یہ اس بات کی علامت ہوتی ہے کہ طبیعت خلط کو پختہ کرنے کا ارادہ کیا مگر خلط نے اسے قبول نہیں کیا۔ (جالینوس) تمام اخلاط نے قبول نہیں کیا۔ (مؤلف)

بالخصوص وہ مریض جس میں پیپ پڑی ہو اور بیماری پر سات دن کا عرصہ گزر چکا ہو۔ اس طرح کا مادہ جو مریض خارج کر رہا ہو چودہویں دن اس کی موت کے منتظر رہیں۔ الا یہ کہ خارج ہونے والا مادہ محمود اور عمدہ ہو۔

فرض کر لیں کہ ایک مریض طاقت اور عمر میں متوسط الحال ہو۔ اس نے ساتویں دن، غیر خالص پیپ خارج کی ہو۔ پیپ صفراوی رطوبت سے ملی جلی ہو تاکہ اس باب میں بھی وہ متوسط الحال رہے۔ ایسے مریض کے حق میں کوئی عمدہ علامت ظاہر ہو تو کبھی اس کی موت چودہویں دن سے بڑھ کر آگے ہوگی اور اگر کوئی ردی علامت ظاہر ہو تو یہ کیفیت ردی ہوگی اور کوئی علامت ظاہر نہ ہو تو اس کی موت اس میں ہوگی کیونکہ یہ متوسط وقت ان دونوں اوقات کے مابین ہے جن میں ایک تو اس بیماری کا ہے جو بیکار رہی ہے اور دوسرا اس بیماری کا ہے جو کم ردی ہے۔ لہذا لازم ہے کہ ردی اور جید علامات کو تول کر مرتب کر لیں۔ مہلک تھوک کے ہمراہ بعض خراب علامات اور پہلا درجہ ظاہر ہو تو مریض اگیارہویں دن سے آگے باقی نہ رہے گا۔ باقی غیب کا علم تو اللہ کو ہے۔ اس سے بھی کم مدت میں مریض ہلاک ہو جائے گا بشرطیکہ ایک علامت سے زیادہ علامتیں ظاہری ہو جائیں مگر اس کے ساتھ بعض عمدہ اور محمود علامات موجود ہوں تو بیماری تیسرے ہفتہ تک خاتمہ پر ہوگی۔ علامتیں ملی جلی ہوں تو پھر اس پر وقت کا قیاس کر لیں۔ مریض کی قوت مزاج اور وقت بھی مریض کے حق میں اور مریض کے خلاف دلیل بنتے ہیں۔

پہلے مرحلہ میں پیپ ساتویں دن پڑ جاتی ہے حتیٰ کہ خلط بیکار گرم ہو جاتی ہے بالعموم دسویں دن سے لیکر چالیسویں اور ساٹھویں دن تک پڑتی ہے۔ پیپ پڑنے کی علامت یہ ہے کہ جوڑی ہوگی۔ اس کے بعد بخار آئے گا کیونکہ پیپ اعضاء شریفہ کے اندر سوزش پیدا کر کے انہیں فاسد کرے گی تو اس سے وہی کیفیت پیدا ہوگی جو زخموں کے اندر تیز دواکس پیدا کرتی ہیں۔ جوڑی کے بعد سخت بخار آئے گا۔ مریض کو بوجھ محسوس ہوگا کیونکہ خلط ایک ہی جگہ مجتمع ہوگی۔ اس دن سے لیکر بیسویں، چالیسویں اور ساٹھویں دن تک پھوڑے کے پھٹنے کا انتظار کریں۔

پیپ پڑنے کے خالص اعراض یہ ہیں کہ خلط تین مرحلوں سے گذرے گی۔ ۱۔ جوڑی، ۲۔ ثقل، ۳۔ سخت بخار۔ شوصہ کی بیماری سے بھی زیادہ۔ پیپ سینہ کی دونوں تجویفوں میں سے آخری تجویف

میں جمع ہوگی۔ پھیپھڑا کھل گیا ہو تو ممکن ہے کہ کبھی دونوں طرف جمع ہو اور صرف ایک جانب۔ پیپ کس جانب مجتمع ہوئی ہے اس کا پتہ اس جانب شدت حرارت ثقل سے چلے گا۔ مریض کو کسی ایک پہلو سلائیں۔ اگر اس نے بالائی جانب میں ثقل محسوس کیا تو پیپ اسی جانب ہوگی۔ پیپ پڑنے کی ابتدا کا اندازہ انہی علامات سے کریں جنہیں ہم نے بیان کیا ہے۔ یعنی جوڑی پہلے سے زیادہ شدید بخار، اور ثقل۔ باقی جن مریضوں کے اندر مرض مستحکم ہو چکا ہو تو اس کا معاملہ بالکل روشن ہوگا۔ علامات زوردار ہوں گی جو حسب ذیل ہوں گی۔ مسلسل بخار۔ دن میں چھپا ہوا ہار یک مگر رات میں تیز تر۔ بچہ پسینہ کا آتا۔ کھانسی سے آرام محسوس کرتا۔ کوئی قابل اعتنا چیز خارج نہ کرتا۔ آنکھوں کا دھنسا، رخسار کا سرخ ہو جانا۔ انگلیوں سے ناخنوں کا میڑھا ہو جانا۔ انگلیوں کا گرم ہونا بالخصوص ان کے کناروں کا گرم ہونا۔ پیروں میں ورم آ جانا کھانے کی خواہش کا زائل ہونا۔ جسم میں آبلوں کا پڑنا۔

جن کے پھیپھڑوں میں، یا سینوں کی آخری فضا میں یا دونوں میں یا پسلیوں پر استر کرنے والی جھلیوں کے اندر پیپ جمع ہو جاتی ہے اطباء انہیں اور ”متحین“ کہتے ہیں۔ اس پیپ کا بہ سہولت اور بہ سرعت اخراج نہ ہو تو انجام سل ہوتا ہے۔ سل ہو جاتی ہے تو دائمی بخار رہنے لگتا ہے جو رات میں تیز ہو جاتا ہے۔ حمی دق میں جو لوگ مبتلا ہوتے ہیں ان سب کی کیفیت یہی ہوتی ہے۔ رات میں حمی دق کے اضافہ کی وجہ یہ ہے کہ اعضاء اصلی زیادہ گرم ہو جاتے ہیں غذا اور نیند کے وقت یہ مرطوب ہوتے ہیں تو اسی طرح کھول اٹھتے ہیں جس طرح پانی کے اندر پڑنے پر چونا کھولتا ہے۔ پسینہ ضعف قوت کی وجہ سے آتا ہے کیونکہ غذا جسموں سے تحلیل ہو جاتی ہے۔ مریض کے اندر کھانسنے کا اشتیاق پیدا ہو جاتا ہے۔ سینہ کے اندر پیپ رکی ہوتی ہے اس کی وجہ سے ایک طرح کی امتلائی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔

مریض قابل اعتناء شے کا اخراج اس لئے نہیں کرتے کہ اگر ایسا ہو تو راحت پا جائیں۔ مادہ کا گاڑھا پن اور پھیپھڑے کو گھیرنے والی جھلی کی کشافت اور ضعف قوت سب اخراج کی راہ میں حائل ہوتی ہیں۔ پیپ کا مریض بچتا ہے یا سل میں مبتلا ہو جاتا ہے اسکی سب سے بڑی علامت یہ قرار دیں کہ مریض کے اندر طاقت کیا ہے۔ اگر طاقت موجود ہے تو ممکن ہے کہ تمام پیپ کو خارج کر دے۔ کبھی بذریعہ پیشاب کو وہ خارج کر دیتا ہے۔ پیپ شروع میں کسی نالی کے اندر نہیں بہتی بلکہ اعضاء کی تجویف تحلیل ہوتی ہے تو اس کا بہاؤ ہونے لگتا ہے۔ ایک شخص کو جس کے سینہ کے اندر پیپ پڑ چکی تھی میں نے خود دیکھا کہ وہ پیپ کا پیشاب اور پائخانہ کر رہا تھا۔ اس طرح وہ ہلکا ہو گیا۔ اس کا پھوڑا پھٹ کر سینہ کی تجویف میں جمع ہو گیا تھا۔

آنکھوں کا اندر دھنس جانا، یہ تمام حیات مزمنہ بالخصوص اس بخار کا جس کی بیوست شدید ہوتی ہے لازمہ ہے۔ رخسار کی سرخی پھپھڑے کے اندر پیدا شدہ حرارت کا نتیجہ ہوتی ہے نیز کھانسی بھی یہ کیفیت پیدا کر دیتی ہیں۔ یہ دونوں باتیں ملکر چہرے اور پورے سر کو سرخ کر دیتی ہیں سر کی جانب پھپھڑے کے اندر موجود مواد سے ابخرات اٹھتے ہیں اس لئے وہ سرخ ہو جاتا ہے ناخن میڑھے ہو جانے کا سبب یہ ہے کہ ناخن کا وہ گوشت گل جاتا ہے جو اسے دونوں طرف سے اپنی جگہ پر مضبوط رکھتا ہے۔ انگلیاں گو تمام بخاروں میں سرد ہو جاتی ہیں مگر دقتی بخاروں میں گرم رہتی ہیں کیونکہ یہ بخار اعضاء اصلیہ کے اندر ہوتے ہیں۔ گرمی بیرون سے زیادہ انگلیوں کے اندرونی حصوں میں ہوتی ہے کیونکہ یہاں رطوبت زیادہ ہوتی ہے۔ مریضان دق کی حرارت وہیں ظاہر ہوتی ہے جہاں رطوبت ہوتی ہے۔ پیر اس لئے متورم ہو جاتے ہیں کہ اعضاء کی موت یہیں سے شروع ہوتی ہے کیونکہ دل سے یہ دور ہوتے ہیں۔ کھانے پینے کی خواہش اور قوت غازیہ بھی مر جاتی ہے۔ جسم کے اندر چھالے اکال ظلوں کے اجتماع کی وجہ سے پڑتے ہیں۔

پھوڑے جلد پھٹے گا یا دیر میں اس کا اندازہ درد، سوء تنفس، اور کھانسی سے ہو گا۔ چنانچہ درد، سوء تنفس اور کھانسی جلد شروع ہو گئی ہے تو پھوڑا پیپ پڑے کے بعد تقریباً بیس دن میں پھٹ جائے گا۔ یہ اعراض دیر سے رونما ہوں گے تو اس مدت کے بعد ہی پھٹے گا۔ پھٹنے سے پہلے درد، سوء تنفس اور اخراج مادہ میں اضافہ ہو گا۔ (جالینوس)

پھوڑا جلد پھٹے گا یا دیر میں؟ اس کا انحصار درد، سوء تنفس اور کھانسی پر ہے تفصیل یہ ہے کہ اگر یہ باتیں مسلسل اور زوردار ہوں..... (جالینوس)

تو پیپ پڑنے کے بعد یہ خبر دیں گی کہ پھوڑا جلد پھٹے گا۔ ورنہ تاخیر ہو گی (مؤلف)
پیپ پڑنے سے پہلے اگر یہ باتیں مسلسل اور زوردار ہیں تو پھوڑا جلد پھٹے گا۔ برعکس حالت برعکس انجام پیش کرے گی۔ (مؤلف)

مادہ پھٹے گا تو لازماً متصل حصہ جسم میں فساد پیدا کرے گا، اس سے سوزش، بیش درد، اور درد کے زیادہ ہونے کی وجہ سے سوء تنفس بھی بڑھا ہو گا۔ کھانسی اس پتلی پیپ کی وجہ سے بڑھ جائے گی جو پیپ زدہ مقام سے خارج ہو گی۔ (جالینوس)

پیپ زدہ مریضوں میں سب سے محفوظ وہ مریض ہوتا جس کا پھوڑا پھٹتے ہی تیزی سے بخار غائب ہو جائے اور بھوک لگنے لگے۔ جسے ذات الرئہ کی بیماری ہو اور تدبیر علاج کے وقت نچلے مقامات پر پھوڑے نکل آئیں تو ان میں پیپ پڑ جاتی ہے اور یہ ناصور ہو جاتے ہیں، اس کی وجہ سے مریض بچ

جاتا ہے۔ اس طرح کے پھوڑے جو بیرونی جانب پھٹتے ہیں ان لوگوں میں متوقع ہوتے ہیں جن کی یہی حالت ہوتی ہے۔ یعنی بخار لگا رہتا ہے (بقراط)

بخار لگانہ رہے تو خلط کے اندر سستی ہوگی اور دیر لگے گی۔ (مؤلف)

جن مریضوں کے درد میں سکون نہیں ہوتا ہے وہ اس لئے کہ اگر درد میں سکون ہو جائے تو بیماری پر سکون ہوگی۔ طبیعت پھوڑا پیدا کر کے بیماری کا ازالہ نہ کر سکے گی۔ اس کے لئے مسلسل تحلیل سے اسے کام لینا پڑے گا۔ پیشاب کی مقدار زیادہ ہوگی نہ اس میں کثرت سے رسوب ملیں گے کیونکہ یہ بات ایک ایسے نچ کی علامت ہے جس کے باعث طبیعت پھوڑا بنانے سے بے نیاز ہو جاتی ہے۔ تھوک کا اخراج بھی مناسب نہ ہوگا کیونکہ مناسب ہو تو پھوڑا بنانے کی ضرورت بھی نہ ہو۔ نیز شکم سے ڈھلک کر آنے والی چیز پر غالب، خالص صفراء نہ ہوگا کیونکہ اس طرح کی بیماریاں گرم ہوا کرتی ہیں۔ بحران بھی اس کی وجہ سے پھوڑے کے ذریعہ نہیں بلکہ اسہال وغیرہ کے ذریعہ ہوگا۔ یہ تمام باتیں مذکورہ بیان کے مطابق اور دیگر علامات سے سلامتی کی خبر دے رہی ہوں تو پھوڑے بننے کی توقع کریں کیونکہ ایسی صورت میں طبیعت اس بات سے بے نیاز نہ ہوگی کہ کوئی محسوس طرح کے ازالہ کی توقع کرے۔ وہ اس لئے کہ بیماری بالکل سکون میں نہیں ہوتی، لہذا نہ سختی کے ساتھ ازالہ کر سکے گی، نہ ہی اتنی گرمی ہوئی اور کمزور ہوگی کہ ازالہ بالکل نہ کر سکے۔ بلکہ حالت متوسط ہوگی، لہذا ازالہ بھی متوسط ہوگا۔ یہ پھوڑے کہاں پیدا ہوں گے، کیا چھاتیوں کے پاس؟ سینہ کے نیچے۔ نیچے انہی مریضوں میں پیدا ہوتے ہیں جو پسلیوں کے سروں کے نیچے انتہائی کیفیت محسوس کرتے ہیں۔ جن مریضوں کی پسلیوں کے سروں کے نیچے نہ درد ہو، نہ مسلسل غلظت، اور پھر سوء تنفس عارض ہو تو ان میں کسی طرح کی پیپ نہیں ہوتی۔ انتہائی کیفیت بغیر کسی ظاہری سبب کے پر سکون ہو جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ پھوڑے چھاتیوں کے اوپر مائل ہو رہے ہیں، ذات الرئہ کی بیماریوں میں جو پھوڑے بڑے، خطرناک اور زوردار نکلتے ہیں وہ سب کے سب سفید ہیں۔ سب سے افضل پھوڑا وہ ہے کہ جو اخراج مادہ کے بعد نکلے۔ اس کے اندر تغیر نمایاں ہوتا ہے اور حمہ سے "تقیق" (پیپ پڑنے) کی جانب منتقل ہو چکا ہوتا ہے۔ (بقراط)

سرخ ہو یا زرد یا کسی رنگ کا بہر حال پہلی حالت سے منتقل ہو جانا ضروری ہے۔ (مؤلف)

کیونکہ یہ علامات غایت درجہ سلامتی کی ہیں۔ پھوڑا بہت جلد زائل ہو جائے گا اگر یہ بات نہ ہو، نہ ہی پیشاب گاڑھا اور اس کے اندر عمدہ رسوب ہوں تو گو مریض صحتیاب ہو جائے مگر پھوڑا اس

جوڑ کو..... (۱) کئے بغیر نہیں رہ سکتا جس کے اندر وہ پیدا ہوا ہوتا۔ اس طرح کے پھوڑوں میں شدید سرخی اس لئے ہوتی ہے کہ مقام مرض سے وہ دور ہوتے ہیں۔ پیشاب اور تھوک کے تغیر کے بعد یہ پھوڑے بہتر اس لئے ہوتے ہیں کہ گچ سے دور ہو جاتے ہیں (بقراط)

یہ پھوڑے جس جگہ پیدا ہوتے ہیں وہاں کم مضر اس لئے ہوتے ہیں کہ ناپختہ ہونے کے مقابلہ میں پختہ ہونے کی صورت میں کم برے ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ناپختہ حالت میں ان کا انصباب ہوتا ہے تو زخم خراب ہوتے ہیں۔ یہ پھوڑے اور بصاق (تھوک) کے ذریعہ مناسب اخراج مادہ کی راہ میں روکاؤٹ بنیں، پھر بخار بھی لازماً رہتا ہے اس لئے یہ کیفیت ردی ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں مریض کا فاسد العقل ہو جانا اور موت کے گھاٹ اتر جانا لازم ہے کیونکہ اس حالت کے اندر پھوڑوں کا اندر دھنسا ہوا ہونا یہ خبر دیتا ہے کہ اخلاط جسم کی گہرائی میں چلے گئے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ان مریضوں کے اندر یہ پھیپھڑے کی جانب پلٹیں گے۔ پھوڑے اندر کسی خیر کے تحت دھنس گئے ہیں تو بخار میں سکون ہو جائے گا۔ یہ کیفیت اخراج مادہ کے ذریعہ سہیہ کے بعد ہوگی۔ تاہم اسے دھنسا نہیں بلکہ تحلیل اور صحتیابی کہیں گے۔ (بقراط)

یہ اخلاط دوبارہ پھیپھڑے کی جانب پلٹیں گے تو ان کا زخم کمزوری کی وجہ سے زیادہ سخت ہوگا۔ سوء تنفس شدید تر ہوگا۔ حجاب پر شدت کا زخم بہو نچنے سے عقل فاسد ہو جائے گی (مؤلف)

ذات الرئہ کی وجہ سے پیدا ہونے والا پھوڑا نوجوانوں کے مقابلہ میں بوڑھوں کے لئے زیادہ مہلک ہے۔ باقی دیگر پھوڑے۔ (بقراط)

مراد ذات الجنب اور ان گوشوں کے اندر پیدا ہونے والے پھوڑے۔ یہ نوجوانوں کو زیادہ ہلاک کرتے ہیں۔ ذات الرئہ سے نجات تو اس لئے حاصل ہوتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ مادہ کا اخراج ہو یہ اخراج سخت طاقت کا طالب ہے۔ نوجوان طاقتور ہوتے ہیں اس لئے وہ زیادہ تر اس سے نجات پا جاتے ہیں کیونکہ اپنی طاقت کی وجہ سے وہ مادہ کا اخراج بہ سرعت کر دیتے ہیں۔ ذات الجنب کی بیماری نوجوانوں میں شدت کی ہوتی ہے۔ اس میں ان کے مزاجوں کا دخل ہوتا ہے۔ اس لئے امراض بڑھ جاتے ہیں، بوڑھے حضرات اپنے مزاج کے سبب زیادہ پر سکون ہوتے ہیں اس لئے وہ اس بیماری کے اندر زیادہ محفوظ رہتے ہیں۔ (مؤلف)

ذات الرئہ کے اندر تمام تر سہارا اس بات پر ہوتا ہے کہ پھیپھڑے کے اندر جو کچھ موجود ہے وہ نکل جائے کیونکہ مادہ دراصل اسی پھیپھڑے میں ہوتا ہے اور ابتدا اور م حار سے ہوتی ہے کیونکہ ذات

الرے کہتے ہی اس حالت کو ہیں جس میں ورم حار خود پھیپھڑے کے اندر پیدا ہو اور اسی میں پیپ پڑ جائے۔ ذات الجنب میں ورم کی ابتدا پسلیوں کو ڈبا نکلنے والی جھلی سے ہوتی ہے اور اس میں پیپ پڑتی ہے۔ لہذا مناسب یہ ہے کہ سلامتی کی علامات زیادہ تر اخراج مادہ کی آسانی کے پیش نظر ماخوذ ہوں۔ ذات الجنب کے اندر جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہیں سلامتی کی علامات ورم کے ساکن ہونے اور مادہ ورم سے خارج ہونے کے پیش نظر اخذ کی جائیں۔ (مؤلف)

مثلاً کسی مریض میں کوئی پھوڑا پیپ بننے کے بعد چالیسویں دن پھٹے اور مریض کی حالت پر غور کرنے کے بعد معلوم ہو کہ اس کا ورم حرارت اور برودت کے درمیان معتدل خلط سے اور معتدل وقت یا عمر میں بنا ہے۔ ایک دوسرے مریض میں ساٹھ دن کے اندر پھٹتا ہوا دیکھیں اور یہ معلوم ہو کہ اس کا ورم خلط بارد، بلکہ بخار، رطوبت، اور سوء مزاج بارد، کا نتیجہ ہے۔ اسی طرح کسی کا بیس دن کے اندر اور برعکس ازیں پائیں تو یہ اسی اصول کے مطابق ہوگا۔ جس مریض کا پھوڑا تیس اور پچاس دن وغیرہ میں جس کو بیان کیا جا چکا ہے اس کے تمام حالات پر غور کرنے سے حقیقت پوشیدہ نہ رہے گی۔ اس عضو کو بھی معلوم کیا جاسکتا ہے جس میں پیپ وغیرہ بنی ہے۔

اخراج مادہ ذات الجنب میں کسی دن رونما ہو جائے تو کمی مدت کی علامت ہے۔ برعکس حالت برعکس انجام پیش کرے گی۔

کیس نامی ایک شخص کو ذات الجنب کی بیماری ہو گئی آٹھویں دن تک اس نے کوئی چیز خارج نہیں کی۔ البتہ خشک کھانسی کھانسی کا بھراں آیا حالانکہ اس کے مرض کا بحر ان بالعموم چودھویں آجاتا ہے۔ آگے بڑھا تو بیسویں دن آکر رہتا ہے۔ تین دن سے پہلے اس مریض نے کچھ مادہ خارج کیا ہوتا تو بحر ان ساتویں یا نویں دن آتا۔ زیادہ سے زیادہ اگیار ہوں دن آتا۔ تیسرے دن اخراج مادہ کی ابتدا ہو گئی ہوتی تو بیماری چودہ دن سے آگے نہیں بڑھتی۔ وجہ یہ ہے کہ جن اعضاء کے اوپر کثیف سطح نہیں ہوتی مثلاً جسم پر ظاہری جلد کا ہونا۔ ان کے اندر پیدا ہونے والے اور ام حارہ داخلی اعضاء کے اندر پیدا ہو جاتے ہیں تو ابتداء میں پتلی پیپ کا ترشح ہوتا ہے، پھر وہ گاڑھی ہو جاتی ہے۔ ظاہری اعضاء میں پیدا ہونے والا ورم جب جلد کے اندر ہوتا ہے تو اسے وہ پھاڑ دیتا ہے، شروع میں کچھ رقیق شے کا ترشح ہوتا ہے اور جب ورم میں نچ پیدا ہو جاتا ہے تو یہ رقیق شے گاڑھی ہو جاتی ہے۔ کسی وقت اس ورم سے کوئی پیپ بننے لگے تو اس ورم کا پختہ ہونا مشکل ہو جاتا ہے۔ یہ دیر تک باقی رہتا ہے۔ یہی معاملہ داخلی ورم کا بھی ہوتا ہے۔ مریض جب کوئی چیز خارج نہیں کرتا تو اس کا مریض بچہ کچا ہوتا ہے کیونکہ اس کی مثال اسی خارجی ورم کی ہے جس سے کسی چیز کا ترشح نہیں ہوتا۔ خارج ہونے

والا مادہ اگر رقیق ہوگا تو عدم پختگی کے دوسرے درجہ میں، اور پہلے سے زیادہ گاڑھا ہوگا تو تیسرے درجہ میں ہوگا۔ خارج ہونے والا مادہ اگر غلیظ اور گاڑھا ہوگا تو اسے پختہ کہیں گے۔ یہی حال اس وقت ہوتا ہے جب مریض مساوی الاجزاء اور سفید تھوک خارج کرتا ہے اور اسی حالت کے اندر اپنی بیماری کے تمام ایام میں پتلے پن اور گاڑھے پن کے درمیان رہتا ہے، یہی نچ کا مل ہوتا ہے۔ اسی طرح مادہ کا رک جانا ایک ایسی علامت ہے جو اصل نچ کی خبر نہیں دیتی۔ مریض جب رقیق شے خارج کرنے لگتا ہے تو کمزور نچ ہوتا ہے خارج ہونے والے مادہ کا رنگ شوخ سرخ، یا سیر شدہ زرد ہو تو یہ محمود نہیں ہوتا خاکستری، زنجاری یا سیاہ ہو تو ہلاکت کی سب سے بڑی علامت ہے۔

استقاء کے ہمراہ بخار ویسا ہی ہے جیسے نفث الدم کے ہمراہ ذات الجنب کیونکہ دونوں ہی ایک دوسرے کے برعکس ہیں، نفث الدم کو اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ داخلی طور پر اخلاط کو روکا جائے اور ذات الجنب اس بات کا محتاج ہوتا ہے کہ اخلاط کو خارج کیا جائے اور مادہ کو آسان اور بسرعت نکل جانے کی راہ پیدا کی جائے۔ (جالینوس)

سینہ کی فضا کے اندر پیپ جب زیادہ مقدار میں یکبارگی داخل ہو جاتی ہے تو اختناقی کیفیت پیدا کر دیتی ہے۔ ذات الجنب کی بیماری چودہ دنوں کے اندر صاف نہ ہو جائے تو انجام کار پیپ بننے لگتی ہے۔ ایسی صورت کے اندر پھوڑا پھٹنے کے بعد چالیس دنوں میں مریض کا ستیہ ہو جائے تو بیماری ختم ہو جاتی ہے ورنہ مریض سل میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

پسیلوں پر استر کرنے والی جھلی کے اندر بننے والا پھوڑا اخراج مواد کے ذریعہ صاف ہو جائے تو پیپ نہیں بنتی، مریض صحت سے ہو جاتا ہے۔ صاف نہ ہو پیپ بنتی ہے اور پھٹنے کے بعد مریض پیپ خارج کرتا ہے۔ چالیس دنوں کے اندر پیپ صاف ہو جائے تو مریض نچ جاتا ہے۔ ورنہ پیپ سے پھیپھڑے کے اندر فساد پیدا ہو جاتا ہے۔

درد کے بیش ہونے سے علامت حاصل کی جاسکتی ہے پسیلوں کے اندر بیش درد ہو تو پہلی بات یہ ہوگی کہ بیماری پسیلوں پر استر کرنے والی جھلی کے اندر ہوگی اور خطرہ سے دور نہ ہوگی۔ اس کے لئے بیماری کے مطابق طاقتور علاج کی ضرورت ہوگی۔ درد کا حال یہ ہو کہ ہنسی تک پہنچ رہا ہو تو فصد کی ضرورت ہوگی، نیچے، پسیلوں کے سروں کے نیچے ہو رہا ہو تو مسہل دینا ضروری ہے۔ درد تھوڑا ہو اور اس حد تک محسوس نہ ہو رہا ہو کہ اس کا اثر ہنسی تک پہنچے نہ پسیلوں کے سروں کے نیچے تو ممکن ہے کہ درد پسیلوں کے مقام پر واقع اعضاء لحمی کے اندر ہو رہا ہو۔ اس لئے بے خطر ہے۔ کسی بڑے علاج کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (مؤلف)

درد میں چھین اس لئے ہوتی ہے کہ وہ پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی کے اندر ہوتا ہے اوپر اور نیچے بھی جاسکتا ہے یہی وجہ ہے کہ ذات الجنب اور ذات الرء کے مریض کو دست آنے لگتا ہے تو یہ خراب کیفیت ہوتی ہے۔ (مؤلف)

دست جب ذات الجنب اور ذات الرء میں آتے ہیں اور کم آتے ہیں تو پیشتر ہضم کی علامات موجود ہونے کی صورت میں مفید ہے۔ برعکس ازیں بیمار کے ضعف و نقاہت کے وقت آخر میں آرہے ہو تو شرکت کے طور پر ضعف سبب کی وجہ سے ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں پیٹ چلنے لگتا ہے جو ردی علامت ہے۔

پیپ زدہ مریضوں کو کی اور آپریشن کی ضرورت ہوتی ہے بشرطیکہ سینہ کی فضا پیپ سے پر ہو چکی ہو۔ ایسے مریضوں کو سخت تنگی نفس لاحق ہوتی ہے۔ عرس نفس کے سبب بھی انہیں داغنے کی ضرورت ہو ا کرتی ہے۔ کٹھی ڈکار والوں کو ذات الجنب تقریباً نہیں ہوتا۔

ہم یہ بات کہہ چکے ہیں کہ ذات الجنب، پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی کے ورم کا نام ہے۔ نیز یہ کہ خارج ہونے والے مادہ کے رنگ سے ورم پیدا کرنے والی خلط معلوم کی جاسکتی ہے۔ چنانچہ مادہ جھاگ دار ہوگا تو خلط بلغمی، مائل بہ سیاہی ہوگا تو خلط سوداوی، سرخ، زرد یا مائل بہ زردی و سرخی ہوگا تو خلط صفاوی، اور سیر شدہ سرخ ہوگا تو خلط دموی ہوگی۔ مؤخر الذکر مادہ خود خون پیدا کرتا ہے۔ یا پھر پسلیوں کو ڈبا کٹنے والی جھلی سخت اور کثیف ہوتی لہذا وہ صرف لطیف صفاوی خلط ہی قبول کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جن کے مزاج پر بلغمیت غالب ہوتی ہے انھیں ذات الجنب کی بیماری شاذ و نادر ہی ہوا کرتی ہے شاذ و نادر بھی اس وقت جبکہ بلغم کے اندر نمکینیت اور حدت پائی جاتی ہے۔ جس شخص کو کٹھی ڈکاریں آتی ہیں اس پر غالب بلغم ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جن کا مزاج نرم ہوتا ہے انہیں شوصہ کی بیماری کم ہی لاحق ہوتی ہے۔ بقیہ تمام امراض جو ذات الرء کی وجہ سے لاحق ہوتے ہیں وہ خراب ہوتے ہیں کیونکہ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ورم بڑا اور خلط زیادہ ہے۔ پیپ زدہ مریضوں کو داغنے کے بعد صاف سفید پیپ نکلے تو محفوظ رہتا ہے۔ گرم بدبودار پیپ نکلے تو ہلاک ہو جاتا ہے۔ قدام پیپ زدہ مریضوں کو داغا کرتے تھے تاکہ سینہ اور پھیپھڑے کے درمیان جمع شدہ پیپ خارج ہو جائے۔

(جالینوس)

کرنب سوختہ کر کے اس کی راکھ پیہ خر میں شامل کریں اور ماؤف پہلو پر ضما د کریں تو اس سے درد میں فوری سکون ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

ذات الجنب کا مرض طاقتور ہوتا ہے تو درد بالعموم مراق شکم کے نیچے سے ہنسی کی ہڈیوں تک

بہو نچتا ہے اور پہلو میں منتقل ہو کر بیمار پسلیوں میں پھیلتا ہوا ان پسلیوں تک بہو نچتا ہے جو بیمار نہیں ہوتیں۔ ذات الجنب کے بعد بالعموم صفراوی مادہ خارج ہوتا ہے مگر ذات الرئہ کے بعد بلغمی مادہ کا اخراج ہوتا ہے۔ (اغلو قن)

ورم حار پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی کے اندر ہے یا پچھلے پھر دے کے اندر، اس کا امتیاز نبض کے ذریعہ ہو گا۔ ورم جھلی کے اندر ہے تو نبض صلب اور بجمد تنی ہوئی ہو گی۔ ورم رے میں ایسا نہیں ہوتا۔ پیپ زدہ مریض کھانسی کے ذریعہ دن میں چھ یا آٹھ کمال یعنی قوطولی جو نواوقیہ کا ہوتا ہے پیپ خارج کرتا ہے کبھی اس سے زیادہ بھی خارج کرتا ہے۔ پیپ کا داخلہ قصۃ الرئہ کے شعبوں میں کیسے ہوتا ہے۔ یہ ایک طبعی بحث ہے، اس کا تذکرہ ہم نے طبعی مباحث کے اندر کیا ہے یہ طب کا موضوع نہیں ہے۔ ذات الجنب میں جو باتیں لازماً موجود رہتی ہیں وہ حسب ذیل ہیں:

گرم بخار، درد، جس میں مریض تناؤ یا چھین محسوس کرتا ہے۔ تنفس صغیر متواتر، نبض صلب بالعموم رنگین کھانسی کبھی یہ خشک ہوتی ہے۔

جس ذات الجنب میں کوئی مادہ خارج نہیں ہوتا اسے ذات الجنب خشک کہتے ہیں، اس نوعیت کا ذات الجنب دیگر ذات الجنب جس میں مادہ خارج ہوتا ہے کے مقابلہ میں زیادہ دیر سے تحلیل ہوتا ہے، یا پھر اسے علاج کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے اندر درد بھی ایک بار ہنسی کی ہڈیوں اور دوسری بار پسلیوں کے سروں تک بہو نچتا ہے۔ تنفس لامحالہ صغیر متواتر ہوتا ہے پسلیوں کے اندر دیگر نوعیت کے درد بھی ہوتے ہیں جن کے ساتھ بخار ہوتا ہے۔ اس میں بھی تنفس بھی متواتر صغیر رہتا ہے۔ البتہ کوئی چیز قطعاً خارج نہیں ہوتی۔ یہ درد ذات الجنب خشک کے مشابہ ہوتے ہیں دونوں کے درمیان امتیاز کرنا آسان ہے۔ مؤخر الذکر میں کھانسی بالکل نہیں ہوتی مگر ذات الجنب میں کھانسی کا آنا لازم ہے۔ کھانسی کے ساتھ یا تو مادہ خارج ہو گا یا وہ خشک ہو گا۔ نبض میں نہ تناؤ ہو گا نہ صلابت۔ نہ ہی حرارت والے بخار ہوں گے، تنفس سے ذات الجنب کے مقابلہ میں تکلیف کم ہو گی۔ اس طرح کی بیماری میں باہر سے مقام تکلیف پر دباؤ ڈالیں گے تو درد ہو گا۔ کوئی مادہ خارج نہ ہو گا کہ سہیہ ہو سکے کیونکہ ورم پیدا کرنے والی خلط میں ترشح ہوتا ہے۔ نہ وہ پھٹتی ہے کہ پھٹ کر سینہ کی فصا میں مواد اکٹھا ہو باہر کی جانب اس کا مالہ کریں۔ پختہ ہونے کے بعد آپریشن کی ضرورت ہو گی۔ کم ہونے کی صورت میں خود بہ خود تحلیل ہو جائے گا۔ (جالینوس)

یہ گفتگو ان پھوڑوں کے سلسلہ میں ہے جن کا میلان خارج کی طرف ہوتا ہے۔ یہ بھی ذات الجنب کی ایک قسم ہے۔ اس کے اور اس ذات الجنب کے درمیان امتیاز کریں جس کا میلان اندر کی جانب

ہوتا ہے۔ یہی ذات الجنب حقیقی ہوتا ہے۔ (مؤلف)
مریض سل کی ناک پتلی، اس کا سراتیز، کپٹیاں چپٹی، آنکھیں دھنسی ہوئی، شانے اور بازو لٹکے ہوئے، کیا معلوم ہوں گے جیسے پر ہوں۔ (جالیئوس)

ذات الجنب کے مریض کو تکمید، فصد، مسہل، ماء العسل، شراب، جو کا دلیہ، کی ضرورت ہوتی ہے۔ مگر ان اشیاء کو دینے کے لئے مختلف اوقات اور اسباب ہوتے ہیں تکمید کی ضرورت اس وقت ہوتی جب درد پسلیوں کے اندر محسوس ہو کیونکہ اس وقت یہ معلوم نہیں ہوتا ہے کہ بیماری ذات الجنب کی ہے یا کوئی اور ہے۔ تکمید سے تجربہ کیا جاتا ہے۔

ذات الجنب کی بیماری نہ ہوگی تو تکمید سے جاتی رہے گی تکمید سے نہ جائے، اپنی جگہ ثابت رہے اور درد کے اندر اضافہ ہو رہا ہو تو پھر دیگر بیماری پر غور کریں گے۔ یہ دیکھیں کہ دوا کھانے سے پیشتر یا اس کے بعد، یادست آنے کے بعد، یادست آنے کی وجہ سے ہوا ہے۔ دیگر چیزیں جن کا تذکرہ ہم نے کتاب ماء الشعیر میں کیا ہے وہاں ہم نے نقل کر دیا ہے۔ یعنی کسے فصد کی، کسے مسہل کی، کسے ماء العسل کی، کسے ماء الشعیر اور کسے حمام کی ضرورت ہوا کرتی ہے

شوصہ کے مریضوں کے لئے خربق کے ساتھ بقراط نے جس مسہل گولی کا تذکرہ کتاب الامراض الحادہ کے اندر کیا ہے وہ حسب النیل ہے۔ ادویہ مسہلہ کے پہلے مقالہ کے اندر ہم نے اسے پڑھا ہے۔ (جالیئوس)

جس پھوڑے کی وجہ سے پیپ سینہ کے اندر اکٹھا ہوتی ہے وہ حجاب یا پسلیوں کے اندر پیدا ہوتا ہے۔ سکون کی حالت میں بخار، تمدد (تناؤ) التھابی کیفیت، اور تنگی تنفس اور پھوڑا پھٹنے کے وقت جوڑی، اور کھانسی آتی ہے۔ چہرہ سرخ ہو جاتا ہے انگلیاں گرم ہو جاتی ہیں۔ پھوڑے کم ہوں اور طاقت زیادہ تو مریض انہیں خارج کر دیتا ہے زیادہ ہوں تو خارج ہو سکیں گے۔ کبھی بول و براز کے راستہ خارج ہو جاتے ہیں، کبھی حجاب کو خراب کر دیتے ہیں اور اختناق کی کیفیت پیدا کر کے موت طاری کر دیتے ہیں۔ پھوڑے کس پہلو میں اس کا پتہ بوجھ اور مقام ماؤف پر اضطرابی کیفیت سے چلے گا۔ جو غیر ماؤف پہلو کے بل سونے پر پیدا ہوگی۔ آواز کے اندر اضطراب ہوگا تکلیف دونوں پہلوؤں کے اندر ہو تو علامت دونوں کے اندر ملے گی۔

علاج:

جن مریضوں کے سینوں کے پھوڑے تحلیل ہوتے نظر نہ آئیں ان کے پھوڑوں کو ضاداتین

جیسے ضماہوں سے پختہ کریں۔ ماء العسل ماء الیٹن، اور زوفائے خشک کا جو شانہ دیں۔ پختہ ہونے کے بعد پیپ لانا مقصود ہو تو طاقتور قاطع اشیاء دیں۔ بوقت خواب حب فاوانیادیں۔ حلق کے اندر کسی نلکی کے ذریعہ لبنی کا بخور کریں۔ میرے خیال میں قئے آور دوانہ دیں کیونکہ اس سے کبھی بہت بڑا شگاف ہو جاتا ہے جس سے بہ کثرت مادہ بہہ کر اختناق کی کیفیت پیدا کر دیتا ہے۔ پیپ اوپر چڑھنا شروع ہو تو ملطفات کے ذریعہ اس کی مدد کریں۔ ہضم کامل شروع ہو جائے اور بیماری انحطاط پر ہو تو پیپ کے تنقیہ کے لئے مشرودیطوس اور آیاق افائی سے عمدہ کوئی اور چیز نہیں ہے۔ بخار نہ ہونہ جسم کمزور ہو اور پیپ اس قدر زیادہ ہو کہ خارج نہ ہو سکے تو سینہ کے اندر لوہے کی مکواۃ سے سوراخ کر کے خارج کریں، پھر علاج کر دیں۔ (ابن سرائیوں)

میرے خیال میں جوں ہی پہلو کے اندر پھوڑے کا اثر رونما ہو مقابل کے ہاتھ کی فصد کھول دی جائے اور ایک دن میں تین بار تھوڑا تھوڑا کر کے خون نکالا جائے اسی طرح دوسرے اور تیسرے دن بھی کئی بار نکالا جائے۔ رگیں بھی کھول دی جائیں۔ اس کے بعد ماؤف پہلو کے نچلے پیر کی فصد کھولی جائے اور اس پر پچھن لگایا جائے۔ بعد ازاں ماؤف پہلو کے ہاتھ کی فصد کھولی جائے یہ ساری تدبیریں مفید ثابت نہ ہوں تو پہلو پر گرم محلل ادویات رکھی جائیں اور پیچنے لگائے جائیں تاکہ پھوڑا باہر کی جانب کھینچ اٹھے۔ پھوڑے کا میلان بیرونی جانب ہے تو بہت بہتر ہے، میلان اندرونی جانب ہے تو مہلک ہے۔ (مؤلف)

ایک ذات الجنب صحیح ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ اس میں ورم پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی کے اندر داخلی طور پر ہوتا ہے۔ علامت یہ ہے کہ مادہ کا اخراج ہوگا۔ دبانیے پر پسلیوں کے باہر سے درد کا احساس نہ ہوگا۔ بیرونی جانب پیپ بنے گی یا ورم تحلیل ہو جائے گا۔ اس سے ساتھ اول سے آخر تک مادہ کا اخراج ہوگا۔ ذات الجنب صحیح کے اندر درد ہنسی تک پہنچے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ورم حجاب کے بالائی حصہ میں ہے، برعکس حالت برعکس انجام پیش کرے گی۔ سب سے طویل المدۃ ورم وہ ہے جس میں اخراج مادہ شروع چار دنوں تک نہ ہو اس کے بعد اس ورم کا نمبر ہے جس میں اخراج مادہ تو ہو مگر رقیق ہو۔ اس میں فصد کھولیں گے، ملیں اشیال کے ذریعہ طبیعت کو نرم کریں گے۔ ملیں حقن استعمال کریں گے۔ ماء الشعیر پلائیں گے۔

میرے خیال میں بیماری کے شروع میں فصد مخالف جانب ہی کھولی جائے۔ فراغت کے بعد موافق جانب کی کھولی جائے۔ ملیں اشیاء اور ماء الشعیر کے ذریعہ شکم کو نرم کریں اس سے کھانسی کے اندر سکون اور اخراج مادہ کے اندر آسانی ہوگی۔ شروع میں سینہ پر موم مصفی، روغن بنفشہ کچھ لعابوں

اور کثیر اکا اور آخر میں، بابونہ، آرد جو، پنج عظمی، اصل السوس، اور روغن حل کا ضماد رکھیں۔ غذا میں ہمیشہ ان چیزوں کی آیات استعمال کریں جن کے اندر رطوبت اور جلاء کی تاثیر ہو تاکہ پیپ کے اخراج میں آسانی ہو مثلاً سبوس گندم اور فانیذ کا خیساندہ روغن بادام کے ہمراہ بخار اور پیاس نہ ہو تو ماء العسل ورنہ شربت ہنفعہ اور جلاب دیں۔ (ابن سرائیون)

چکنا اور بے بو کا تھوک اس بات کی علامت ہے کہ پھوڑا صاف ہے، اور مند مل ہونا شروع ہو گیا ہے۔ بالخصوص جبکہ اس کے بعد اعراض کے اندر سکون پایا جاتا ہو۔

ذات الجنب اس ورم کا نام ہے جو پسلیوں کے اوپر موجود عضلہ کے اندر ہوتا ہے۔ یہ عضلہ بید حساس ہوتا ہے اس کا درد شانہ اور ہنسل تک پہنچتا ہے اور کبھی پسلیوں کے نیچے اتر آتا ہے۔ اس کے ساتھ خشک کھانسی اور بخار جورات میں تیز ہو جاتا ہے رہتا ہے۔ کبھی ہذیانی کیفیت اور متعلق تنفس بھی ہو جاتا ہے۔ مریض ہمیشہ ماؤف پہلو کے بل لیٹتا ہے دوسرے پہلو کی جانب پلٹنا ممکن نہیں ہوتا۔ بلغمی بزاز، خارج ہو رہا ہو تو مریض کو محفوظ سمجھیں۔ دموی بزاز کم خطرناک مگر صفر اوی ردی ہوتی ہے اور اس کے بھی ردی سوداوی ہوتا ہے۔ بہ کثرت تھوک اور مادہ خارج ہونے کے بعد درد اور بخار میں سکون ہو تو عمدہ ہے۔ برعکس حالت کا انجام برعکس ہے۔ مریض کچھ بھی مادہ خارج نہ کرے، متعلق تنفس مسلسل ہو، خرخر اہٹ اٹھ رہی ہو، بخار کی جلن تیز ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ موت قریب ہے۔ پہلے دن سے چوتھے دن تک مادہ خارج نہ کرے تو بیماری طول پکڑے گی۔ چوتھے دن سے پہلے مادہ خارج ہونے لگے تو جلد صحت ہوگی۔ اخراج مادہ کے ذریعہ مریض کا تھقیہ نہیں ہوتا تو سل میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ (روفس)

ذات الجنب ایک ورم خار ہوتا ہے کبھی پیپ اکٹھا ہوئے بغیر تحلیل ہو جاتا ہے۔ اس کے ہمراہ مادہ کا اخراج رقیق پیپ کی صورت میں ہوتا ہے۔ اس ورم کے اندر پیپ پڑ جاتی..... تو مریض مادہ خارج کرتا ہے۔ اسی کو سل کہتے ہیں۔ (مؤلف)

ذات الجنب زیادہ تر موسم خریف اور موسم سرما میں عارض ہوتا ہے، اور تمام عمروں میں عارض ہو سکتا ہے۔ عورتوں کو کم ہی عارض ہوتا ہے؛ بالخصوص ان عورتوں کو جن کا حیض مسلسل آتا رہتا ہے زیادہ تر یہ بیماری اس وقت عارض ہوتی ہے جب باد شمالی چلتی ہے۔ (مؤلف)

شوصہ کے لئے عمدہ ضماد کا نسخہ :

بشر طیکہ شدید التهاب اور حرارت موجود نہ ہو عصارہ کرنب، آرد حلبہ، ختم کتاں، عظمی، بابونہ

کی شاخیں، آرد حوری سب کو عصارہ کرنب اور تھوڑے روغن حل میں گوندہ لیں۔ اور ماؤف مقام پر رکھیں۔ اس سے ورم منتشر ہو جائے گا اور درد میں سکون ہو گا۔ ورم کو یہ ڈھیلا کر دے گا۔ (اُھرن)

شوصہ کے مریضوں میں نبض بیحد متواتر ہو تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ بیماری جلد پھیلے گی جانب مائل ہوگی۔ حتیٰ کہ ذات الرئہ پیدا ہو جائے گا یا پھر غشی طاری ہوگی اس بیماری کے اندر قلیل التواتر نبض میں خاص تواتر سے کم تواتر ہوا کرتا ہے کیونکہ اگر خاص تواتر موجود ہو سبات یا اعصاب کے اندر کسی آفت کے پیدا ہونے کی پیش خبری دے گی۔ بیماری کے اندر مختلف منشاری نبض دیگر اور ام کے مقابلہ میں زیادہ خصوصیت رکھتی ہے۔ اختلاف کم ہو تو پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی کے اندر تیزی سے نچ پیدا نہ ہو گا۔ اختلاف شدید ہو گا تو یہ مرض کے مشکل اور عسیر المنج ہونے کی علامت ہو گا۔ شوصہ کی یہ حالت ہو اور ساتھ میں طاقت بھی زیادہ ہو تو نچ میں کافی دیر لگے گی یا پھر انجام کار پیپ کا اجتماع ہو گا۔ یا پھر سل کی حالت شروع ہوگی جس میں مریض دبلا ہوتا جائے گا۔ برعکس طاقت کمزور ہوگی تو فوری موت کا باعث ہوگی۔ پیپ کے مستحکم ہونے کے بعد نبض کا اختلاف جاتا رہے گا اور نبض میں پیپ کے اجتماع کی علامت ملے گی۔ حالت مریض کے بدلے ہونے کی شروع ہو جائے تو نبض وہ ہو جائے گی جو حالت ذبول میں ہوتی ہے۔

شوصہ ایک ورم حار ہوتا ہے جو پسلیوں کو ڈھانکنے والی جھلی کے اندر داخل طور پر پیدا ہوتا ہے۔ اسے پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی کہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے بعد بخار ہوتا ہے کیونکہ ورم دل سے قریب ہوتا ہے۔ چونکہ بخار گرم ہوتا ہے اس لئے نبض سریع ہو جاتی ہے اور چونکہ متورم عضو عصبی ساخت کا ہوتا ہے اس لئے نبض واضح مقدار کے ساتھ صلب ہو جاتی ہے۔ صلابت کی وجہ سے بخار کی ضرورت کے مقابلہ میں نبض زیادہ صغیر ہو جاتی ہے۔ تواتر کے ذریعہ بڑھے ہوئے انبساط کی فوت شدہ حالت کا استدراک کرنے کے لئے صلابت موافقت نہیں کرتی۔ شوصہ کی ہر بیماری کے اندر تواتر یکساں نہیں ہوتا کیونکہ ورم کے وقت جو خلط پیدا ہوتی ہے اتفاق سے صفراوی ہو تو بخار زیادہ تیز اور بالقوة زیادہ ہلکا ہو گا۔ بلغمی ہو تو زیادہ سکون ہو گا اور ہذیائی کیفیت اور بے خوابی کی حالت پیدا ہونے کے مقابلہ میں سبات کا پیدا ہونا قریب تر ہوتا ہے۔

اس جھلی کی بیماری میں دماغ کی شرکت ہمیشہ رہتی ہے، کیونکہ جو اخلاط اس ورم کو پیدا کرتے ہیں ان کے ابخرات دماغ تک جاتے ہیں، خلط صفراوی ہوتی ہے تو دماغ کی جانب ابخرات گرم لطیف دھوئیں کے مانند چڑھتے ہیں۔ اس سے فساد عقل اور ہیجان لاحق ہوتا ہے۔ خلط بلغمی ہوتی ہے تو گدے کھرے کے مانند بخارات اٹھتے ہیں۔ یہ بدلی کے مانند ہوتے ہیں۔ دماغ تک پہنچ کر یہ اسے

مرطوب کر دیتے ہیں جس سے ثقل اور سہات لاحق ہو جاتا ہے۔ کبھی شدید متواتر نبض غشی کی خبر دیتی ہے یا ورم کھولتی ہوئی خلط حار کی وجہ سے پیدا ہوا ہو تو انجام کار میں ذات الرئہ ہو جاتا ہے۔ اس سے قوی کو نقصان پہنچتا ہے، جس سے غشی طاری ہوتی ہے۔ ورم رئہ سے نبض کے اندر تواتر پیدا ہو جاتا ہے کیونکہ ضرورت بڑھ جاتی ہے اور انبساط کم ہو جاتا ہے۔ ورم کثیر التواتر ہو جاتا ہے تو پھیپھڑے کی جانب مائل ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ یا پھر اس کے اندر شدید حرارت پیدا ہو جاتی ہے اور شدت کی وجہ سے کھولنے لگتا ہے۔ یہ طاقت کو بیحد خشک کر دیتا ہے۔ چنانچہ غشی طاری ہو جاتی ہے قلت تواتر سے سبب یا عصبی آفت اس لئے لاحق ہوتی ہے کہ یہ اس بات کی علامت ہوتی ہے کہ ورم پیدا کرنے والی خلط بلغم ہے اور جو اخراجات اس سے اٹھ کر دماغ تک پہنچ رہے ہیں وہ ٹھنڈے ہیں دماغ میں ان اخراجات کی کثرت ہو جاتی ہے تو دو صورتیں ہوتی ہیں۔ اگر دماغ طاقتور ہے تو انہیں دفع کر کے بعض متصل مقامات کی جانب روانہ کر دیتا ہے اس سے عصبی آفت لاحق ہو جاتی ہے اور اگر دفع کرنا اس کے لئے ممکن نہیں ہو تا تو سہات پیدا کر تا ہے۔ (جالینوس)

سینہ کے اندر پیپ کا اجتماع اور دبے ہونے کی بات کا جہاں تک تعلق ہے اس کا تذکرہ ہم نبض کے بیان میں کریں گے۔ یہاں جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے وہ اس لئے کیا کہ اس بیماری پر جو گفتگو ہو رہی ہے اس کی جانب کچھ اشارہ ہو جائے (مؤلف)

سینہ اور حجاب کے اندر بلغمی اور ام پیدا نہیں ہوتے البتہ غلیظ بلغم یہ حالت پیدا کر دیتے ہیں کیونکہ بلغمی اور ام پیدا نہ ہونے کا سبب یہ ہے کہ یہ اعضاء کثیف ہوتے ہیں اور ان اخلاط کو قبول نہیں کرتے۔ اور ام خلط صغریٰ یا بیحد لطیف خون سے لاحق ہوا کرتے ہیں حجاب کے اندر ورم ہو جاتا ہے۔ مریض فساد عقل میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ نبض بیحد صلب، صغیر اور متواتر ہو جاتی ہے۔ ورم حجاب کے بعد شروع میں بخار نہیں ہوتا فقط درد اور تنگی تنفس ہوتی ہے بعد ازاں فضلات کے اندر جب تعفن پیدا ہو جاتا ہے تو بخار آتا ہے۔ پسلیوں پر استر کرنے والی جھلی کے اندر ورم کی صورت میں نبض صلب، صغیر اور بیحد متواتر ہو تو مریض حضومیت سے نجات نہ پائے گا گو بیحد صلب ہو البتہ ذات الجنب کے مریضوں میں عقلی فساد ورم حجاب کے مریضوں کے مقابلہ میں کم ہوتا ہے کیونکہ حجاب کے جو چیز متصل ہوتی ہے وہ دماغ سے قریب تر ہوتی ہے۔ (جالینوس)

امراض، اسباب امراض اور معالجات کی
شہرہ آفاق تالیف ”الحاوی الکبیر فی الطب“ کا اردو ترجمہ

کتاب الحاوی

موسوم بہ

حاوی کبیر

حصہ پانچواں

امراض مری و معدہ

تالیف

ابوبکر محمد بن زکریا رازی

۸۶۵ھ ————— ۹۲۵ھ

شائع کردہ

سینٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن

(وزارت صحت و خاندانی بہبود، حکومت ہند) نئی دہلی

فہرست مضامین

پیش لفظ

5

پہلا باب

7

مری و معدہ وغیرہ کے امراض

دوسرا باب

118

ڈکار، ہچکی، قراقر، نیچے سے خارج ہونے والی ریاح، شکم اور پہلو کو متورم کرنے والی ریاح، معدہ میں نفخ پیدا کرنے والی سوداوی ریاح، درد پہلو، پسلیوں کے سروں کے نیچے نفخ اور اختلاج کا ہونا، پورے بدن کے اندر ریاح، مروڑ اور وہ بچے جن کے شکم پھول جاتے ہیں

تیسرا باب

144

جوع الکلب، جوع البقر، جوع و تحلل، کوئلہ جیسی خراب چیزیں کھانے کی خواہش اور بولیموس

چوتھا باب

156

ہیضہ، کھانے کے بعد ہمیشہ قے ہونا، متلی، سانس لوٹنا، مسکن صفراء اور
بھوک کی زیادتی میں استعمال ہونے والی دوائیں

پانچواں باب

194

پیس، پیاس کے لئے مسکن اور محرک چیزیں، اس کی علامات، فوائد اور
نقصانات، التهاب معدہ کے اسباب و علاج خراب مشروبات پینے کی خواہش

پیش لفظ

سنٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن کے لٹریری ریسرچ پروگرام کے تحت قدیم طبی نوادر کی تحقیق اور ان کے ترجمے کا کام جاری ہے۔ پیش نظر کتاب، ابو بکر محمد بن زکریا رازی کی اہم اور ضخیم تالیف، الحاوی فی الطب کی پانچویں جلد کا اردو ترجمہ ہے۔ جیسا کہ پہلی جلدوں کے پیش لفظ میں بتا یا جا چکا ہے، اس ضخیم تالیف کو دائرۃ المعارف العثمانیہ، عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد نے ایڈٹ کر کے تین جلدوں میں شائع کیا تھا۔ اردو ترجمہ اسی کو پیش نظر رکھ کر کیا جا رہا ہے۔ اس سے قبل پہلی، دوسری، تیسری اور چوتھی جلد کا اردو ترجمہ کونسل کی جانب سے شائع کیا جا چکا ہے۔ پہلی جلد امراض راس (سر کی بیماریاں)، دوسری جلد امراض عین (آنکھوں کی بیماریاں)، تیسری جلد امراض اذن، انف، اسنان و حلق (کان، ناک، دانتوں اور گلے کی بیماریاں) نیز چوتھی جلد امراض ریہ (پھیپڑے کی بیماریاں) پر مشتمل تھیں۔ پانچویں جلد میں امراض مری و معدہ (غذا کی نالی اور معدہ کی بیماریاں) کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

معالجات کے موضوع پر اتنے تفصیلی مباحث ہمیں کسی اور کتاب میں نہیں ملتے جتنے کتاب الحاوی میں — حیرت ہوتی ہے کہ زکریا رازی نے اپنی اس تالیف میں معالجات کی تفصیلات اور باریکیوں کو بیان کرتے ہوئے جزئیات تک کو نظر انداز نہیں کیا ہے موجودہ جلد میں قے الدم (خون

کی (قے)، ورم معدہ، قرحہ معدہ (معدہ کا زخم)، غذا کی نالی کی تنگی، ہضم کی خرابیاں، نفخ، بھوک کی کمی و زیادتی کے مسائل وغیرہ پر انتہائی عالمانہ پیرائے میں بحث کی گئی ہے۔ ان بیماریوں کے اسباب، علامات اور علاج کا بیان کیا گیا ہے اور اپنی روش کے مطابق زکریا رازی نے قدیم اطباء کے حوالے دیتے ہوئے اپنے تجربات کا تذکرہ بھی کیا ہے۔

کتاب الحاوی کی تمام تینیں جلدوں کے ترجمے کا کام ایک عظیم منصوبہ ہے جو کامیابی کے ساتھ روبہ عمل ہے۔ پانچویں جلد کا اردو ترجمہ مطبوعہ شکل میں آپ کے سامنے ہے۔ باقی جلدوں کا ترجمہ بھی رفتہ رفتہ شائع ہوتا رہے گا۔ کونسل کو شش کر رہی ہے کہ یہ منصوبہ ترجیحی طور پر جلد پایہ تکمیل کو پہنچے۔

امید ہے معالجین، طلباء اور اساتذہ طب نیز طب میں تحقیق کرنے والوں کے لئے اس جلد میں وافر مواد ملے گا اور اس کو مقبولیت حاصل ہوگی۔

خالد

(حکیم محمد خالد صدیقی)

ڈائریکٹر

سنٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن

نئی دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلا باب

”مری و معدہ وغیرہ کے امراض“

معدہ میں قرح ہو تو دوائیں استعمال کرائی جائیں لیکن اگر مری میں ہو تو دوا ایک ہی بار میں نہ دی جائے بلکہ تھوڑی تھوڑی مقدار میں بار بار دی جائے کیونکہ مری کو دوا اس میں گذرتے وقت ہی فائدہ پہنچا سکتی ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ دوا اس میں بہت دیر تک نہیں ٹھہر پاتی جیسا کہ معدہ میں ہوتا ہے۔ وہاں ٹھہرنے کے لئے دوا کو لیسیدار اور گاڑھا ہونا چاہئے تاکہ وہاں چپک جائے اور پھسلے نہیں اور وہاں گاڑھی دوا ٹھہر سکتی اور چپک سکتی ہے۔ (جالینوس)

تجربہ کار اطباء ضعف معدہ کے علاج کے لئے قابض باکل بہ تلخی دواؤں کے استعمال کی ہدایت کرتے ہیں نیز کڑوے اور گاڑھے مشروب کا استعمال اور افسنتین و عصارة بہی وغیرہ سے تیار کی گئی دوائیں بھی دیتے ہیں۔ قابض روغنیات جس میں افسنتین پکائی گئی ہو، کا معدہ پر نطول کریں اور اس جگہ پر اسی تیل میں یاروغن سفرجل یاروغن مصطلگی یاروغن تاردین میں کوئی اوئی کپڑا بھگو کر رکھیں۔ اس کے بعد ان روغنیات کی قیروطی لگائیں پھر اس سے زیادہ قوی دوائیں استعمال کرائیں یعنی ایسے ضادات جو قابض خوشبوؤں اور مزکورہ روغنیات سے تیار کئے گئے ہوں ساتھ میں وہ دوائیں دیں جو قوت میں مزکورہ دواؤں کے قریب ہوں جیسے سنبل، حماما، قصب الزیرہ، شیخ سوسن، لاذن، میعہ سائلہ، مقل یہودی، روغن بلساں، ختم بلساں اور عود بلساں و دیگر خوشبوئیں۔ اگر یہ سب نہ ہو سکے تو حمر ضادات سے کام لیں یعنی دوائے خردل اور تقسیا اور گرم چشموں میں غسل کرائیں۔ (جالینوس)

ضعف معدہ بھوک کی کمی یا ہضم کی کمزوری کو کہتے ہیں۔ قرائطش سے جو کوئی شکایت کرتا تھا کہ

بھوک کے باوجود وہ کھانا نہیں کھا سکتا تو وہ ہدایت کرتا تھا کہ پہلے ریاضت کی جائے پھر تھوڑا سا کھانا کھالیں اور غذا کی مقدار کم کر دیں اگر اس سے فائدہ نہ ہو تو لامحالہ تجربہ کار اطباء کا علاج کریں۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں ضعفِ معدہ کا علاج آٹھ طریقے سے کیا جاسکتا ہے۔ میں نے کچھ لوگوں کو ٹھنڈا پانی پلایا تو وہ ایک ہی دن میں کیا ایک گھنٹے کے اندر اندر ٹھیک ہو گئے۔ بہت سے لوگوں کو برف سے ٹھنڈا کیا ہو پانی پلایا اور ان کو ایسے کھانوں کی اجازت دی جن کو برف سے ٹھنڈا کیا گیا تھا اور اسی طرح برف سے ٹھنڈے کئے ہوئے پھلوں اور اچھی طرح پکی ہوئی آتش جو کو برف سے ٹھنڈا کر کے استعمال کرایا اور افسنتین نیز ہر قابض شہ کے استعمال کو روک دیا۔ میری غرض صرف یہ تھی کہ برودت پہنچائی جائے کچھ اور لوگوں کو اشیاء قابضہ کے استعمال سے روک دیا اور ہر طریقے سے ان کو گرمی پہنچائی چنانچہ ان کو نہایت قوی اور حار پرانی شراب پلائی اور ان کی غذا میں مرچ زیادہ گرمی کچھ اور لوگوں کو جن کے معدوں کو خشک کرنا مقصود تھا ان کو یابس غذائیں آگ سے گرم کر کے دیں۔ پانی کا استعمال کم کر دیا اور قابض چیزیں لازم کر دیں۔ ماضی قریب میں ایک ایسے شخص کا بھی علاج کیا جو بالکل لاغر ہو گیا تھا اور یہ لاغری سوء مزاج یا بس کی وجہ سے تھی اطباء نے غلطی سے افسنتین دی اور قابض اور تلخ کھانے کھلائے۔ اس علاج سے وہ دق کے قریب پہنچ گیا تو میں تری پہنچانے کا ارادہ کیا۔ حرارت و برودت کی طرف استحالہ آسان علاج ہے اور اس سے جلدی شفاء ہوتی ہے کیونکہ ان میں سے ہر ایک کی اصلاح کیفیت فاعلہ قویہ سے ہوتی ہے جبکہ رطوبت و بیوست کی طرف استحالہ مشکل علاج ہے اور شفاء بھی نہیں ہوئی کیونکہ یہ علاج کیفیات مفعلہ ضعیفہ سے ہوتا ہے۔ خصوصاً جب ترطیب کی ضرورت اور سوء مزاج حار یکساں ہو وہ سوء مزاج بار د اور وہ وقت جس میں اصلاح کی ضرورت ہو وہ بھی یکساں ہو لیکن انجام کا یقین یکساں نہ ہو اس کا سبب یہ ہے کہ جس عضو کے مزاج کی برودت مقصود ہے اس کا قوی حرارت کے ذریعہ علاج کیا جائے گا تو اشیاء بار دہ کے استعمال سے اسے سخت نقصان پہنچ سکتا ہے۔ (مؤلف)

یہ معدہ اور جگر وغیرہ کا عام علاج ہے۔ ان میں سوء مزاج یا بس اور سوء مزاج رطب دونوں کا انجام یکساں ہوتا ہے جہاں تک وقت کا تعلق ہے سوء مزاج یا بس کی اصلاح کی مدت سوء مزاج رطب کی اصلاح کے مقابلے میں کئی گنا زیادہ ہے۔

نقاہت کی ابتداء اور بیوست کی بیماری

سوء مزاج کا درجہ بڑھا پے کا سا ہے اسی لئے یہ ناقابل علاج ہے اور اگر اس میں استحکام آجائے تو

شفایابی ناممکن ہے۔ استحکام کی انتہا یہ ہے کہ اعضاء صلبہ کا جوہر مرکز کورہ یوست سے زیادہ خشک ہو جائے۔ یوست کے کئی درجات ہیں ان میں سے ایک درجہ پہلا ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ اعضاء جن کا جوہر رطب ہوتا ہے۔ مثلاً چربی و گوشت پکھلنے و تحلیل ہونے لگیں۔ دوسرا درجہ یہ ہے کہ وہ رطوبت جن سے اعضاء کا تغذیہ ہوتا ہے کم ہو جائے اور جسم خشک ہونے لگے۔ یہ رطوبت تمام اعضاء میں بارش کے قطروں کی طرح پھیلی ہوئی ہوتی ہے۔ اس رطوبت کا بدل صرف غذا سے حاصل ہوتا ہے لحاظ اس طرح کی بیماری کا علاج مشکل ہے۔ جسم میں یوست کا ایک اور درجہ بھی ہے جو خون کی کمی اور قابض غذاؤں اور مشروبات کے استعمال سے پیدا ہوتی ہے۔ اس طرح کی دواؤں کا استعمال خشکی کے تمام درجات میں مضر ہوتا ہے کیونکہ اعضاء کی باقی رطوبات ختم ہو جاتی ہیں۔ بعض رطوبات کو اعضاء جذب کر لیتے ہیں اور بعض کو جوفِ معدہ کے اندر خارج کر دیتے ہیں اور بعض کو اپنے قریبی اعضاء کی طرف دفع کر دیتے ہیں۔

بات یوں ہے تو مناسب یہ ہے کہ جو نالیاں تنگ اور چسکی ہوئی ہوں انہیں کشادہ کریں اور قریبی اعضاء کے اندر جو مادہ پہونچ چکا ہے اسے جذب کر لیں۔ نیز مقابضہ الاجزاء اعضاء میں سے ہر ایک کے اندر ایسی رطوبت بھر دیں جو مرطب غذا کے ہم جنس ہو۔ اسی طرح کا علاج میں نے اس شخص کا کیا تھا جس کو اطباء نے خشک کر دیا تھا۔ حرارت اور برودت کے اعتبار سے تو وہ محفوظ تھا اس کے پورے جسم اور معدہ کے اندر ان دونوں کیفیتوں میں کسی ایک کیفیت کا بھی غلبہ نہ تھا۔ البتہ یوست اور جسمانی کمزوری بیحد تھی کیونکہ معدہ کو سوء مزاج یا بس کی وجہ سے جو ضعف لاحق ہو چکا تھا اس کے باعث کھانا عمدہ طور پر ہضم نہیں ہوتا تھا اس کے علاج میں مقصود یہ تھا کہ معدہ اور پورے جسم کے اندر رطوبت پہونچائی جائے۔ یہاں میں علاج کی جزئیات کو بیان کر رہا ہوں۔

میں نے اسے حمام سے قریب رکھا اور ہر صبح بستر سمیت حمام میں داخل کرتا تھا۔ بستر سمیت اس لئے تاکہ حرکت نہ ہو، حرکت سے خشکی اور ضعف پیدا ہو جاتا ہے اور قوت تحلیل ہونے لگتی ہے۔ (جالینوس)

حمام قوت کے اندر استرخام پیدا کرتا ہے۔ (مؤلف)

مریض کو مرطب لباس پہناتا کیونکہ مطلوب یہ تھا کہ حمام کی گرم ہوا اسے نہ لگے۔ آبن کاپانی بیحد معتدل ہو اور حمام کا دروازہ منج کے قریب ہو کیونکہ زیادہ گرم پانی کمزور جسموں کے اندر غیر شعوری طور پر برودت پیدا کرتا ہے اور زیادہ سرد پانی ظاہر جسم کر سیتا اور مسامات کو تنگ و بند کر دیتا ہے۔ ہمارا مقصد تو یہاں یہ ہے کہ مسامات تنگ ہوں تو ان میں وسعت پیدا ہو اور بند ہوں تو کھل

جائیں۔ معتدل پانی کا یہی کام ہے وجہ یہ ہے کہ معتدل پانی سے لذت حاصل ہوتی ہے چنانچہ طبعی لذت حرکت میں آجاتی ہے اور پھر ہر اس گوشہ کی جانب جہاں اسے سرور کن شے ملتی ہے پھیلنے، کھلنے اور انبساط میں آنے کے لئے مریض کو حرکت دیتی ہے۔ اس باب میں اس کی حالت وہی ہوتی ہے جو مؤذی شے سے ملاقات کے وقت ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں طبیعت خطرہ محسوس کرے گی اور جسم کی گہرائیوں میں روپوش ہو جائے گی۔ (جالینوس)

”گرم پانی برودت پیدا کرتا ہے“ مفہوم یہ ہے کہ گرم پانی جسم کے اندر کچکی اور جسم کے مسامات میں کثافت پیدا کر دیتا ہے۔ (مؤلف)

اگر حقیقت وہی ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے تو کوئی تعجب نہیں کہ مؤذی شے سے کچکی پیدا ہو اور زیادہ پیدا ہو اور مسامات سخت ہو کر تنگ ہو جائیں۔ برعکس ازیں مؤذی شے کے مخالف شے سے ملاقات ہوگی یعنی باعث لذت چیز ملے گی تو اس کے برعکس حالت پیدا ہوگی۔ جسم میں انبساط پیدا ہوگا اور مسامات کشادہ ہوں گے۔ حمام سے نکلنے کے بعد مریض کو میں گدھی کا دودھ پلاتا تھا اور گدھیوں کو اس اندیشے سے کہ کھلی ہوا میں دودھ رک جائے گا گھر کے اندر لے جاتا تھا تاکہ دودھ جاری ہو جائے۔

ممکن ہو تو مریض گدھی کے تھن سے دودھ پیئے یہ زیادہ بہتر ہے۔ اس بیماری میں گدھی کا دودھ دوسرے جانوروں کے دودھ کے مقابلہ میں زیادہ بہتر ہے کیونکہ یہ دودھ سب سے زیادہ لطیف اور رقیق ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ معدہ میں اس کا پیڑ کم بنتا ہے اور جسم کے اندر تیزی سے سرایت کر جاتا ہے۔ اس طرح کے جسموں کو اس کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے کیونکہ انہیں جلد از جلد غذائیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ غذائی راستے چونکہ تنگ اور بند ہوتے ہیں اس لئے مناسب یہ ہے کہ صرف دودھ پلایا جائے۔ البتہ تھوڑا میٹھا گرم شہد اس کے ساتھ شامل کر لیں۔ دودھ اور شہد کو نہایت عمدہ ہونا چاہئے۔ اس طرح مناسب یہ ہے کہ گدھی کو کچھ مناسب غذادی جائے اور اسے معتدل ریاضت کرا دی جائے۔ ساتھ میں اگر بچہ ہے تو دونوں کو الگ کر دیں۔ گدھی نوجوان ہو اور مضطرب شباب پر ہو۔ مقصود یہ ہے کہ وہ غذا کو اچھی طرح ہضم کرنے کے قابل ہو۔ اس کا اندازہ لید کی بو سے ہوگا جو بدبودار نہ ہوگی اور بندھی ہوئی ہوگی۔ اسے ایسی گھاس کھلائی جائے جس میں زیادہ رطوبت نہ ہو۔ خشک گھاس اور جو دئے جائیں۔ گدھی کو باندھنا اور ریاضت کرانا نہ بھولیں۔ اگر لید پتلی، بدبودار اور ریاح سے بھری ہوئی ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ غذا ہضم نہیں ہوئی ہے ایسی صورت میں ریاضت بڑھادیں، چارہ کم کر دیں بلکہ کوئی اور موافق چارہ دیں لید اگر زیادہ سخت ہے تو اس کے برعکس راستہ

اختیار کریں۔

مریض کو دودھ پلانے کے بعد حمام میں داخل ہونے کے وقت تک آرام کرنے دیں۔ اس کے بعد معتدل روغن سے مالش کریں۔ بشرطیکہ غذا پوری طرح ہضم ہو چکی ہو۔ یہ بات شکم کے پھولنے کی کیفیت اور ڈکاروں سے ظاہر ہوگی۔ الغرض حمام میں پہلے اور دوسرے داخلہ کے چار یا پانچ گھنٹوں کا وقفہ دیں۔ بشرطیکہ حمام میں تیسری بار داخل کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ تیسری بار اس وقت داخل کریں جبکہ مریض کثرت سے حمام کا عادی ہو۔ تیسری بار مریض کو حمام میں داخل نہ کرنا ہو تو پہلے اور دوسرے داخلہ کے درمیان زیادہ گھنٹوں کا وقفہ دیں۔ ہر بار حمام کے بعد کپڑے پہننے سے پہلے روغن کی مالش کریں کیونکہ اس سے جسم میں قوت اور اعتدال پیدا ہوتا ہے جیسا کہ دلک سے ہوتا ہے۔ گرم پانی سے اعضاء پھول جاتے ہیں، شروع میں پھولتے ہیں پھر بعد میں سکڑ کر باہم ضم ہو جاتے ہیں، اسی طرح گوشت میں اضافہ کرنا چاہیں تو گرم پانی کا حمام کرائیں حتیٰ کہ جسم میں ضربہ بھی آجائے۔ گوشت کم کرنا چاہیں تو حمام کے بعد طلاء کریں تاکہ نفخ جاتا رہے۔ یاد رہے کہ گوشت کم کرنے اور اسے تحلیل کرنے کے لئے جس وقت کی ضرورت ہوتی ہے اس کے مقاصد زیادہ ہوتے ہیں مگر گوشت زیادہ کرنے کے لئے جس وقت کی ضرورت ہوتی ہے وہ تنگ ہوتا ہے کیونکہ جسم میں ابھار اور نفخ پیدا ہوتے ہی مناسب یہ ہے کہ بخونت (گرمی) توڑ دی جائے۔ نفخ اور ابھار کا جہاں تک تعلق ہے ہر جسم کے اندر اس کی ایک خاص حد ہوتی ہے۔ خشک جسم کو مرطوب صحت مند جسم کی طرح پھولنے اور ابھرنے کے لئے چھوڑ دینا ممکن نہیں ہوتا کیونکہ پھولتے ہی اس جسم میں تحلیل شروع ہو جاتی ہے مگر صحت مند جسموں میں پھولنا صالح مقصد کا حامل ہوتا ہے۔ اس لئے اس موقع پر سمجھ بوجھ کر کام کرنا مناسب ہے تاکہ غیر شعوری طور پر وقت ضائع نہ ہو سکے۔ اسی طرح کسی بیحد خشک جسم کی مالش کریں تو بس اتنا کافی ہے کہ وہ سرخ ہو جائے۔ گرم کرنا چاہیں تو بس اتنا گرم کریں کہ اعتدال کے ساتھ گرمی آجائے تجاوز کریں گے اور دیر تک مالش گرمی پہنچانے کا عمل جاری رکھیں گے تو اس سے جسم تحلیل ہو کر کمزور ہوگا۔ حمام کے بعد روغن لگائیں تاکہ بدن ضرورت سے زیادہ تحلیل نہ ہو اور جلد کے مسامات بند ہو جائیں اس سے ایک فائدہ اور ہے وہ یہ کہ آس پاس کی مضر ہوا کے اثرات نہ ہوں۔ مریض دودھ پینا پسند کرے تو دوسرے حمام کے بعد بھی دودھ دیں پسند نہ کرے تو ماء الشعیر اچھی طرح پکا ہو اچھائیں اور آرام کرنے دیں آرام کر لینے کے بعد تیسری بار اسے حمام میں داخل کریں اور مریض کو صاف پکی ہوئی روٹی دیں جو اعتدال کے ساتھ سرخ ہو گئی ہو۔ اسکے ساتھ چٹائی مچھلیوں کا شوربہ دیں۔ مرغ کے بازو، اور خبیہ جو انجیر میں پروردہ ہوں بھی مفید

ہیں۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو پالتو مرغ، نرم گوشت والی پہاڑی چڑیوں کے گوشت دیں، سخت گوشت والے پرندوں سے پرہیز کرائیں۔ الغرض کثیر غذا اشیاء کی ضرورت ہوتی ہے جو ہلکی اور سریع الہضم ہوں اور لیسدار نہ ہوں۔ جو غذا سریع الہضم ہوتی ہے اس کا کثیر غذا ہونا اور جو غذا کثیر غذا ہوتی ہے اس کا غیر لیسدار ہونا ممکن نہیں ہے غذا خود اپنے آپ کو ہضم کر کے جسم میں سرایت کرتی ہوتی اور طبیعت کو زحمت نہ دیتی ہوتی تو حد درجہ کثیر غذا چیز اس جسم کے لئے نہایت موافق ہوتی مگر چونکہ غذا کے لئے استحالة ضروری ہے لہذا مذکورہ جسموں کے لئے کثیر غذا چیزیں جو بطی الہضم ہوں مفید نہیں ہوں گی بیکہ سریع الہضم غذاؤں کی بھی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ان میں بکثرت غذایت نہیں ہوتی۔ لہذا دونوں باب میں انتخاب متوازن رہے۔ یعنی ایسی چیزیں مریض کو دیں جو کثیر غذا اور سریع الہضم ہوں، لیسدار اور سخت نہ ہوں۔

اور شراب دیں کیونکہ وہ تمام مریض جن کے جسم کو فرحت پہونچانا ہو ان کے لئے سمجھا شراب کے علاوہ کوئی اور مشروب موزوں نہیں ہوتا بشرطیکہ بخار نہ ہو شراب میں پانی ملا ہوا ہو اور تھوڑی قبضیت بھی اس کے اندر موجود ہو۔ قوی شراب سے پرہیز کرائیں، کیونکہ یہ نقصان دہ ہوگی۔ پانی ملی ہوئی اور پانی کو تھوڑا کم برداشت کرنے والی قابض شراب سب سے زیادہ ان مریضوں کے لئے مفید ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ شراب پانی ملی ہوئی ہوتی ہے اسلئے قوت کی حدوں کو پہنچتی اور اس سے ضرر بھی نہیں ہوتا۔ پانی اسقدر ملائیں جس قدر مذکورہ اغراض و مقاصد مطلوب ہوں۔ واضح رہے کہ پانی اپنی برودت کی وجہ سے معدہ اور پسلیوں کے سروں کے نچلے حصہ میں سست ہو جاتا ہے نفخ اور قراقر شکم پیدا کرتا ہے نیز معدہ کی طاقت پر بوجھ بنتا ہے۔ یہ بات سوء ہضم کا باعث بنتی ہے غذائی نفوذ کے لئے اس سے کوئی بڑی مدد نہیں ملتی۔ شراب کا معاملہ اس کے برعکس ہے یعنی شراب سریع الغذویت ہوتی ہے۔ نفخ کو تحلیل کرتی ہے، غذا کو بکھیرتی ہے، اور عمدہ خون پیدا کرتی ہے، سرعت سے غذا کو جزء بدن بناتی ہے، اعضاء کی طاقت میں اضافہ اور فضلات کو براز کی جانب منتقل کرتی ہے شراب مریض کو اسی قدر دیں کہ معدہ میں تیرنے نہ لگے۔ اس سے قراقر شکم پیدا نہ ہو، غذا اسقدر دیں کہ معدہ پر بوجھ نہ بن سکے تاکہ معدہ ہلکا رہے اور غذا سرعت کے ساتھ معدہ سے نیچے اتر جائے تاکہ معدہ کے اندر تناؤ اور نفخ نہ پیدا ہو۔ پہلے ہی دن جانچ کر لیں۔ اگر مذکورہ عوارض میں سے کوئی عارضہ لاحق ہو جائے تو دوسرے دن اس عارضہ کے بقدر غذا کم کر دیں اور اگر کوئی عارضہ نہ پیدا ہو تو غذا کے اندر دوسرے دن تھوڑا اضافہ کر دیں۔

اسی طرح تیسرے دن بھی اضافہ کریں یا واجب حد تک کم کر دیں جیسا کہ کمزوروں کے لئے

اختیار کیا جاتا ہے۔ جس مریض کے جسم کو فرحت پہنچانا مقصود ہو اس کے لئے ضروری یہ ہے کہ جسمانی زیادتی کے اعتبار سے چہل قدمی کرا کر اور سواری پر بیٹھا کر اس کی حرکت میں اضافہ کریں۔ الغرض فرحت کے لئے دیگر تدابیر اختیار کریں یعنی وہ تدابیر جو کمزوروں کے لئے اختیار کی جاتی ہیں کیوں کہ یہ دونوں تدبیریں ایک ہی طرح کی ہیں سوائے اس کے کہ فرحت پہنچانے کے لئے جو تدبیر اختیار کی جائے گی وہ مشکل ہوگی کیونکہ اس کے ساتھ ضعف ہضم بھی ہوتا ہے۔ فرق یہ ہے کہ کمزوری پورے جسم میں ہوتی ہے اور جن کو فرحت پہنچانا مقصود ہے ان کے معدہ میں کمزوری ہوتی ہے۔ کمزور مریض کا گوشت زائل ہو چکا ہوتا ہے کیونکہ جن رطوبتوں سے اعضاء غذا حاصل کرتے ہیں وہ طول ایام کی بدولت خشک ہو جاتی ہیں مگر زیر بحث مریض کا معدہ ہی طول کی بدلت جسم کے لاغر ہو جانے پر خشک ہوتا ہے کیونکہ اسے غذا نہیں پہنچتی ہے۔ دونوں مریضوں سے جو رطوبت زائل ہو جاتی ہے اس کا غذا کی بدولت واپس آ جانا ممکن ہے کیونکہ یہ رطوبت وہ نہیں ہوتی ہے جس کی وجہ سے اعضاء کے اجزاء متحد ہوتے ہیں بلکہ وہ ہوتی ہے جو اعضاء کے شگافوں میں چھینٹوں کی طرح بکھری ہوتی ہے۔

مریضوں میں تھوڑا افاقہ ہو تو طاقتور نشاط انگیز تدبیر میں اضافہ کریں۔ دلک (مالش)، سواری، غذا کی مقدار اور اس کی کیفیت میں اضافہ کریں تاکہ اس طرح زیادہ غذائیت کا انہیں عادی بنا سکیں۔ مریض صحت کے قریب پہنچ جائیں تو جو کادلیہ، دودھ اور خندروس (مکئی) کا حریرہ ترک کر دیں، اور مریض کو سابقہ غذا کی جانب واپس لائیں، بتدریج ایسی لطیف تر غذا تھوڑی تھوڑی دیں چنانچہ شروع میں پائے اور رات کا رکھا ہوا گوشت دیں پھر مریضوں کے معمول کے مطابق دیں لیکن شام کا کھانا مقوی ہو۔ (جالینوس)

یہ کمزور، سوء مزاج یا بس معدہ کے مریضوں، اور ان مریضوں کے لئے مناسب ہے جو لاغر ہونے کے قریب ہوں۔ کیونکہ یہ تدبیر ان میں عمومی طور پر اختیار کی جاتی ہے ان مریضوں کو زیادہ غذا کی ضرورت ہوتی ہے، زیادہ تو کیا یہ معتدل متوازن غذا کو بھی ہضم کرنے کی طاقت نہیں رکھتے، لہذا انہیں تھوڑی تھوڑی غذا بار بار دیں۔ صحت کی جانب آجائیں تو دن میں صرف دو بار غذا دینے پر اکتفا کریں۔ تاکہ پہلا کھانا دوسرے کھانے سے پہلے اچھی طرح ہضم ہو جائے۔ بایں صورت ضروری یہ ہے کہ پہلا کھانا ہلکا ہو تاکہ ہضم ہو جائے اور فضلہ سرعت کے ساتھ نیچے اتر جائے۔ دوسرا کھانا جب تک ہضم ہو کر نیچے اتر نہ جائے مریضوں کو کچھ بھی نہ دیں۔ صبح کو اجابت کے بعد تھوڑی چہل قدمی کر لیں، جسم کے گرم ہونے کی حد تک مالش ہو جائے تو سواری کریں، سواری سے اتریں تو پھر

مالش کریں اور دوپہر سے پہلے حمام کے اندر داخل کریں تاکہ شام تک کافی وقت رہے اور ہوا بھی معتدل رہے۔ کیونکہ کمزور مریضوں کی تدبیر تندرستوں اور مریضوں کی تدبیر کے مابین ہوتی ہے۔ کھانے کی کیفیت کیا ہو، ماکولات و مشروبات کے اوقات اور دیگر تدبیریں کیسی ہوں، ان تمام امور میں مریضوں کی عادت کا لحاظ رکھیں۔ کیونکہ عادت کا ایک مقام ہوتا ہے، صرف کمزوروں کے باب ہی میں نہیں بلکہ مریضوں کی تدبیر کے باب میں بھی۔ مثلاً یہ معمول ہو سکتا ہے کہ دن میں سوئیں اور رات میں جاگیں تو انہیں اسی معمول پر رکھیں، اسی طرح برعکس صورت میں برعکس معمول باقی رکھیں۔ واضح رہے کہ جو کی دلیہ سے کچھ لوگوں پر غشی طاری ہو جاتی ہے اسے پیتے ہی معدہ کے اندر کھٹاس پیدا ہو جاتی ہے لہذا اسی کے مطابق عمل کریں اور وقت کا خیال رکھیں۔

لاغری کی قسمیں واضح رہے کہ سوء مزاج یا بس معدہ جیسے کسی بھی عضو کا ہو جب حد کو پہنچ جاتا ہے تو مکمل طور پر اس کے لئے صحت کی کوئی راہ نہیں ہوتی، کیونکہ اس طرح کا معدہ گویا بوڑھوں کے معدہ کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ معمولی سبب سے بھی اسے تکلیف ہو جاتی ہے جیسا کہ بوڑھوں کو پیش آتا رہتا ہے۔ مریض واجباً طور پر کھانا ہضم نہیں کر پاتے۔ لہذا ان کے جسم کمزور ہو جاتے ہیں۔ یہ سوء مزاج اگر دل کے اندر پیدا ہو جاتا ہے تو جسم کے اندر لاغری بڑی تیزی کے ساتھ آتی ہے جو بجلت موت کا باعث بنتی ہے۔ معدہ کی وجہ سے پیدا ہونے والی لاغری کے بعد جگر کی لاغری کا درجہ ہے۔ باقی دیگر اعضاء کے اندر جو لاغری پیدا ہوتی ہے کم خطرناک ہونے کی وجہ سے اس کی مدت طویل ہوتی ہے۔ جرم قلب میں خشکی تھوڑی لاحق ہوتی ہے تو مریض تیزی سے لاغر ہونے لگتا ہے تاہم دل کے اوپر یوست کے شدید حملہ کے مقابلہ میں وہ زیادہ مدت تک زندہ رہتا ہے۔ ان مریضوں کے بعد ان مریضوں کا درجہ ہے جو معدہ یا جگر کے مریض ہوتے ہیں، اس کے بعد کا درجہ ان مریضوں کا ہے جنہیں یہ کیفیت دیگر اعضاء میں سے کسی ایک میں لاحق ہوتی ہے۔ جن لوگوں کو یہ یوست لاحق ہوتی ہے وہ ان رطوبتوں کو فنا کرنے لگتی ہے جو بعینہ ایک ہی قسم کے فقط اعضاء اصلہ کو غذا فراہم کرتی ہے۔ (جالینوس)

اس طرح کے مریضوں کی تدبیر اس امید میں کی جائے کہ تدبیر سے تھوڑا بہت انہیں فائدہ ہو سکے گا جیسا کہ بوڑھوں کے باب میں اختیار کیا جاتا ہے یعنی انہیں رطوبت بہہ نچائی جائے۔ (مؤلف) یہی حال ان مریضوں کا بھی ہے جنہیں مذکورہ بالا تیسری قسم کی یوست لاحق ہوتی ہے یعنی وہ حضرات جن میں لاغری کی ابتداء ہوتی ہے۔ البتہ یہ لاغری تازہ منجمد ہونے والے اعضاء کے اندر ہو۔ یوست کا سب سے آسان اور تیزی سے صحت کی جانب آنے والا درجہ چوتھا ہے جو باریک اور

چھوٹی رگوں کے رطوبتوں سے خالی ہو جانے کے بعد پیدا ہوتا ہے۔ (جالینوس)

جالینوس نے یبوست کی جن قسموں کا تذکرہ کیا ہے وہ سب کی سب چار ہیں۔ ان میں سب سے آسان قسم وہ ہے جس میں چھوٹی رگوں موٹی تجویف میں رطوبتیں خشک ہو جاتی ہیں۔ یہ پہلی یبوست ہے جو جسم کو لاحق ہوتی ہے اس میں اجزاء کے شگافوں میں جو رطوبتیں موجود ہوتی ہیں ان کا خشک ہونا ممکن نہیں ہوتا۔ اس کے بعد دوسری قسم وہ ہے جس میں اجزاء کے شگافوں کی رطوبتیں خشک ہو جاتی ہیں۔ تیسری قسم وہ ہے جس میں وہ رطوبتیں خشک نہیں ہوتیں جو اپنے جہر کے ساتھ مخصوص خود اعضاء کی ہوتی ہیں، تاہم وہ چربی اور ترگوشت جیسے تازہ منجمد ہونے والے اعضاء کی رطوبتوں کے بعد خشک ہو جاتی ہیں، چوتھی قسم وہ ہے جس میں قلب و معدہ وغیرہ جیسے سخت اعضاء کی رطوبتیں خشک ہو جاتی ہیں۔ (مؤلف)

چھوٹی رگوں کی تجویف میں جو رطوبتیں خشک ہو جاتی ہیں ان کا علاج یہ ہے کہ برودت جسم کے ازالہ والا طریقہ اختیار کریں۔ یبوست کے مقابلہ میں یہ زیادہ بہتر ہے کیونکہ برودت ہی جسم پر غالب ہوتی ہے۔ یبوست تو اس کے تابع ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کا علاج بہتر ہوتا ہے۔ مریضوں کی تدبیر اگر اس طرح کریں کہ دو دن انہیں متوازن گرمی پہنچائیں اور غذا دیں تو تیسرے دن انہیں تھوڑی زیادہ گاڑھی غذا دے سکیں گے جو مضر نہ ہوگی۔ چوتھے دن ان کی حالت زیادہ بہتر ہوگی، اسی طرح پانچویں دن اور اس کے بعد بھی حالت بہتر ہوتی جائے گی۔ (جالینوس)

جالینوس نے ان میں سے کسی کی امتیازی علامات بیان نہیں کی ہیں۔ (مؤلف)

اعضاء اصلیہ کی یبوست پر زیادہ عرصہ گزر جاتا ہے تو اس کے بعد برودت آ جاتی ہے کیونکہ اعضاء کا تغذیہ نہ ہونے کی صورت میں برودت تیزی سے آئے گی۔

مذکورہ بالا ہماری گفتگو یبوست کے علاج کے باب میں تھی، نہ کہ اس کے ہمراہ موجود برودت اور حرارت کے باب میں، لہذا اب ہم اس کے ساتھ اس برودت کو بھی بیان کریں گے جس کی علامات ظاہر ہوتی ہیں تاہم شدید نہیں ہوتیں۔

سوء مزاج سرد خشک:

یہ حالت ہو تو ایسی صورت میں علاج بسیط نہیں مرکب ہوگا کیونکہ ضرورت رطوبت اور گرمی دونوں پہنچانے کی ہوگی۔ تھوڑی یبوست کا علاج مشکل نہیں ہوتا، زیادہ یبوست کا علاج مشکل ہوتا ہے کیونکہ یہاں ضرورت علاج بالغذا کی ہوتی ہے۔ غذائی علاج میں ضرورت اس بات کی ہوتی

ہے کہ غذا حاصل کرنے والا عضو خود غذا کو چپکا سکے مگر غذا حاصل کرنے والا عضو ایسی حالت کے اندر کمزور ہوتا ہے۔ یوست تھوڑی ہوتی ہے تو زیادہ گاڑھی غذا لینا ممکن ہوتا ہے ایسی صورت میں غذائی مقدار کا گاڑھا پن اندیشہ ناک نہیں ہوتا۔ (جالینوس)

اس طرح کی یوست کے اندر حرارت اور اسی طرح برودت کا غلبہ قوت کو کیوں سرد نہیں کر سکتا؟ وجہ یہ ہے کہ طبیعت گویا رطوبت اور چپکاؤ سے مدد حاصل کرتی ہے۔ تاثر اسی سے ہوتا ہے، اور تنکون اس تاثر سے ہوتی ہے۔ یوست فنا کرنے والا سبب ہوتی ہے۔ (مؤلف)

یوست پہلی قسم کے مشابہ ہو اور ساتھ میں کچھ برودت بھی ہو تو برودت کی مقدار کے مطابق رطوبت پہونچانے والی تدبیر کے ہمراہ وہ اشیاء بھی استعمال کریں جو گرمی پہونچائیں۔ چنانچہ دودھ کے ساتھ شہد ملا کر دیں اور شراب میں ملاوٹ کم کریں یا شراب کو پرانی بنا کر استعمال کریں۔ یہ مذکورہ نوعیت سے تجاوز نہ کرے۔ غذا میں وہ چیزیں دیں جو بالقوہ اور بالفعل گرم ہوں، روغن نار دین کے ذریعہ معدہ کی مسلسل تکمید کریں۔ اسے تھین سے خالی نہ رکھیں کہ خشک ہو جائے۔ روغن نار دین میسر نہ ہو تو روغن مصطلی کو کام میں لائیں صرف روغن بلساں یا اس کے مخلوط کے ذریعہ بھی تکمید کی جاسکتی ہے۔ جسم پر روغن کا اثر دیر تک باقی رکھنا چاہیں تو اس میں موم ملا لیں۔ ہو اسر د ہو تو اس روغن کے اندر دھننے ہوئے اون کا ایک ٹکڑا تر کر کے شکم پر رکھیں، روغن بلساں کے اندر مصطلی پیس کر اس میں دھننے ہوئے اون کا ٹکڑا تر کریں اور شکم پر رکھیں۔ ضروری نہیں ہے کہ جس دوا کے ذریعہ جسم کو گرمی پہونچانا ہو وہ محلل اور زیادہ قابض ہو تاکہ خشکی پیدا نہ کر سکے۔ لہذا ان امراض کے اندر کیلی چیزوں سے احتراز کریں، یوست کے ساتھ برودت زیادہ طاقتور ہو تو خیال رہے کہ یہ سب سے زیادہ مشکل سوء مزاج ہے۔ لہذا کیلی اور زیادہ حرارت والی چیزوں کو ترک کر دیں کیونکہ یہ خشکی پیدا کریں گی۔ صرف ازالہ اور تخفیف کو لازم رکھیں۔ بیماری طول پکڑ لے تو بجد چکنی مصطلی لیکر اسے روغن نار دین میں پیس لیں پھر اس میں ار جوانی اون کا ٹکڑا ڈبو کر معدہ کے اوپر رکھیں۔ ممکن ہو تو اس میں بلساں بھی ملا لیں، مریض کو شہد کھلائیں جس کا جھاگ اتار لیا گیا ہو اور دودھ پہلے سے زیادہ مقدار میں دیں۔ واضح رہے کہ شہد کا جھاگ اتار لیا جاتا ہے تو اس کے فضلات کم اور غذایت زیادہ ہو جاتی ہے۔ شہد تنہا جوش دیکر استعمال کی جائے تو سرد معدہ کے مریضوں کے لئے سب سے عمدہ غذا ہو جاتی ہے۔ گرم معدہ کے مریضوں کے لئے یہ مضر ہے۔ لہذا سرد معدہ کے مریضوں کے لئے شہد پر کسی اور چیز کو مقدم نہ کریں اور گرم معدہ کے مریضوں کو اس سے دور رکھیں۔ بنا براین غذا میں زیادہ تر شہد دیں جس کا جھاگ اتار لیا گیا ہو اور اسے بلوط کے کوئلہ، انگور، یا بلوط کے انگاروں پر اچھی طرح

جوش دے لیا کیا ہو۔ شراب میں اس شراب کا انتخاب کریں جو پرانی ہو، تلخ نہ ہو، ورنہ ضرورت سے زیادہ خشکی پیدا کرے گی۔ روزانہ شکم پر اور معدہ پر زفت کا طلاء کریں اور ٹھنڈا ہونے پر اسے اتار لیں۔ دن میں دو بار یہ عمل کریں۔ اس سے زیادہ کا عمل تحلیل کرنے لگے گا۔ یہاں مقصود یہ ہے کہ جسم کی جانب عمدہ خون آئے۔ یہ زفتی لٹوخ ان اعضاء کے لئے سب سے عمدہ چیز ہے جو پرانے ہو جاتے ہیں اور جن کی غذا سلب ہو چکی ہوتی ہے۔ لیکن مقصد یہ ہے کہ حرارت کے جوہر میں زیادتی ہو کیفیت میں نہیں۔ یہ مقصد مذکورہ بالا غذاؤں اور شراب سے پورا ہو سکتا ہے۔ یہ چیزیں بیکھ موثر ہیں۔ کچھ چیزیں خارجی طور پر استعمال کریں۔

مثلاً کسی موٹے تازہ بچے کو مریض سوتے وقت اپنے معدہ کے پاس شکم سے چپکا لے، بچہ نہ مل سکے تو کتے کا تندرست پلار کھ لے۔ جن مریضوں کا معدہ صحت کی حالت میں کمزور ہو ان کے لئے یہ عمل مناسب ہے۔ شکم پر بچے کو چپکا کر اس حد تک رکھیں کہ بچے کو پسینہ آجائے۔ پسینہ آجانے پر مریض کا ٹھنڈا ہونا گرم ہونے سے زیادہ بہتر ہے۔ (جالیئوس)

اور بلیاں بھی۔ بچے کے جسم پر کوئی ایسی چیز مل دیں جس سے پسینہ نہ آئے۔ (مؤلف)
اس بیماری میں تکمید کرنا مضر ہے۔ کیونکہ خشک تکمید سے اعضاء اصلیہ کی رطوبت زائل ہوگی اور تر تکمید سے اعضاء اصلیہ کی رطوبت تحلیل ہوتی۔ جسم کے مسامات کشادہ ہوں گے، چنانچہ وہ برودت کو برست قبول کرنے لگیں گے۔ بالخصوص جبکہ یہ عمل زیادہ ہوگا۔ یوست کے ساتھ حرارت بھی ہو مگر بہت زیادہ نہ ہو تو یوست کے مریضوں کی صرف پہلی تدبیر اختیار کریں۔ شہد سے اجتناب کریں۔ گرمی میں شراب ٹھنڈی اور سردی میں نیم گرم استعمال کریں۔ معدہ پر زیت انفاق اور روغن بھی کی تمریح کریں۔ شراب کے اندر بالفعل کس قدر حرارت اور برودت ہے اس کے اعتبار سے تمریح کریں۔

سوء مزاج گرم خشک:

حرارت بہت زیادہ نہ ہو تو اسے یوست سے ممتاز کریں۔ اس بیماری سے صحتیابی بعینہ پہلی تدبیر سے جو یوست کے مریضوں کی ہے ہوتی ہے شراب تازہ تر استعمال میں رکھیں۔ گرم موسم میں غذا سرد اور سرد موسم میں گرم لیں، معدہ پر زیت انفاق اور روغن بھی کی تمریح کریں۔ حرارت حقدر ہو اسی قدر شراب کے اندر بالفعل ملاوٹ کریں۔ واضح رہے کہ یہ بیماری بخار کے مشابہ ہوتی ہے۔ اس بیماری کا پہلا مریض جو میں نے دیکھا اسے شدید پیاس کی شکایت تھی۔ گرم چیزوں کو پینا

پسند نہیں کرتا تھا۔ لی ہوئی غذا کو چار گھنٹوں کے بعد سنبھال پاتا تھا۔ جسم سخت اور بوسیدہ ہو چکا تھا، قابض غذاؤں سے فائدہ نہ ہوتا تھا۔ اطباء نے اسے سرد پانی پینے کی اجازت دی تھی حتیٰ کہ پیاس سے وہ پریشان تھا، چنانچہ نہایت سرد پانی پی کر فوری سکون حاصل کرتا تھا۔ یہی صحت کا باعث تھا، تاہم سرد پانی سے اس کی مرئی کو نقصان پہونچتا تھا اور اسی اذیت سے اس کی موت واقع ہو گئی۔ لہذا مناسب یہ ہے کہ علاج بتدریج ہو اور بیماری پر حملہ یکبارگی نہ ہو۔

ایک دوسرے مریض کے اندر سوء مزاج حار یا بس کی علامات دیکھنے میں آئیں تو اس کے معدہ پر میں نے مروخات رکھیں۔ اس سے فوراً سکون ہو گیا۔ البتہ تنگی تنفس کی شکایت ہو گئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ حجاب حار میں برودت پیدا ہو گئی ہے چنانچہ مذکورہ ضادوں کو دور کر کے حجاب کے اوپر روغن گرم رکھا، جس سے تنفس فوری معمول پر آ گیا۔ اسے دیکھتے ہی روغن کو صاف کر کے ضادوں کو نیچے کی جانب، ناف سے دور رکھنا شروع کیا، غذا میں بالفعل سرد چیزیں دیں، چنانچہ صحت ہو گئی اور سوء مزاج حار رطب پیدا نہ ہوا۔ بنا برائیں جس معدہ کو تھوڑی حرارت کے ساتھ سوء مزاج حار لاحق ہوتا ہے اس کا علاج میں بے خوف و خطر سرد پانی کے ذریعہ ان چیزوں سے کرتا ہوں جو رطوبت آمیز ہوتی ہیں کیونکہ معدہ سے قریب جو اعضاء ہوتے ہیں انہیں سرد پانی سے نقصان نہیں پہونچتا۔ کیونکہ یہ اعضاء معتدل ہوتے ہیں۔ معدہ کے اندر سوء مزاج یا بس ہو جاتا ہے تو لامحالہ سارے جسم کے ساتھ معدہ کے آس پاس کے اعضاء بھی کمزور ہو کر دبے ہو جاتے ہیں، معدہ کے اندر یوست نہ پیدا ہو تو اعضاء کمزور نہیں ہوتے، اسی لئے سرد پانی مضر نہیں ہوتا۔ حرارت کے ساتھ یوست بھی ہو تو کم ٹھنڈا پانی استعمال کریں، حالانکہ یہ اتنا محفوظ نہیں جتنا رطوبت کی موجودگی میں یا حرارت و رطوبت کی اعتدالی کیفیت میں ہوتا ہے کیونکہ یوست کی وجہ سے معدہ کے آس پاس کے اعضاء کمزور نہیں ہوتے۔ بعض حالات کے اندر معدہ میں سوء مزاج حار ہو جو معدہ سے قلب تک پہونچے تو مریض بخار میں مبتلا ہو جائے گا اور خطرہ کی زد پر ہو گا۔ اس کا تذکرہ ہم کتاب الحمیات کے اندر کریں گے۔ (جالینوس)

درم معدہ سے پیدا شدہ بخاروں کا تذکرہ ہم بیان کریں گے۔ (مؤلف)

سوء مزاج خواہ حرارت کے ساتھ ہو یا برودت کے ہمراہ اس کا علاج آسان ہے دیگر تمام مزاجوں کے مقابلہ میں فوری شفا کا حامل ہوتا ہے۔ معدہ کے اندر سوء مزاج رطب ہو تو ان غذاؤں کے ذریعہ علاج کریں جو گرمی پہونچائے بغیر خشکی پیدا کریں۔ مگر نہ زیادہ برودت پیدا کریں نہ زیادہ خونت، شراب کم کر دیں، سوء مزاج حرارت کے ہمراہ ہو تو قابض اور بارداشیاء استعمال کریں، ٹھنڈا

پانی پینا بھی مفید ہے۔ (جالینوس)

سر دپانی کیونکر مفید ہوگا جبکہ وہ رطب ہوتا ہے؟ (مؤلف)

سوء مزاج بار در رطب کا سب سے عمدہ علاج گرم چرپری غذا میں ہیں۔ ان چیزوں کے ساتھ ہمیشہ کیلی چیزیں شامل کریں بشرطیکہ ان کے اندر ظاہری طور پر برودت نہ ہو۔ شراب کم استعمال کرنا اس کا سب سے عمدہ اور مؤثر علاج ہے۔ تھوڑی شراب ہو، مگر اس کے اندر سخونت زیادہ ہو۔ تمام خارجی علاج اسی تدبیر کے مشابہ ہیں۔ (مؤلف)

سوء مزاج ہمراہ خلط:

معدہ کی تجویف میں کبھی کوئی روئی المزاج خلط ہوتی ہے جو سوء مزاج پیدا کر دیتی ہے۔ یہ خلط کبھی معدہ کے جرم میں ہوتی ہے۔ پہلی بیماری ایک ہی بار واقع ہوتی ہے تو قئے کے ذریعہ سرعت کے ساتھ زائل ہو جاتی ہے۔ اگر دوبارہ ہو تو کیوں واقع ہوئی ہے، اس کا حال معلوم کریں تاکہ اسی کے مطابق علاج کر سکیں۔ اس فضلہ کا موجب جو عضو ہوا ہے اس کی دریافت ہو جائے تو اس کی فصد کھول دیں پھر معدہ کو تقویت پہنچائیں۔ تاکہ فضلہ قبول نہ کر سکے۔ پہلے یہ دیکھیں کہ جسم کے اندر امتلائی کیفیت ہے یا نہیں پھر ایک ایک عضو کا معائنہ کریں اور یہ دیکھیں کہ استفراغ ہو جانے والی کوئی چیز تھپس تو نہیں ہو گئی ہے یا کوئی معمول رک گیا ہے۔ مثلاً دم طمٹ اور دم بوا سیر یا کسی ایسے عمل کی وجہ سے اٹھاس ہو گیا ہے جس کے ذریعہ مریض ریاضت کرتا رہا ہے یا کسی بھی معمول کے رک جانے سے یہ صورت پیدا ہوئی ہے یا کسی ایسے نامانوس استفراغ کے باعث صورت حال پیدا ہو گئی ہے جس کا مریض عادی رہا ہے، مثلاً ہیضہ یا وہ نزلے جو نختوں پر اترتے رہے ہوں مگر معدہ کی جانب مائل ہو گئے ہوں، اکثر ایسا ہوتا ہے کہ زکام کے مریضوں میں زکام رک جاتا ہے اور فضلہ معدہ کی جانب مائل ہو جاتا ہے۔ ان چیزوں کی تحقیق کر لیں۔ مادہ اگر معدہ سے زیادہ بے وقعت کسی عضو سے منتقل ہوا ہو تو اسے اسی عضو کی جانب واپس کر دیں، مگر کسی شریف تر عضو سے منتقل ہوا ہو تو اس عضو پر توجہ دیں حتیٰ کہ اس کا مزاج معتدل ہو جائے، معدہ پر بھی توجہ دیں تاکہ وہ فضلہ قبول نہ کرے۔ عضو مذکور کی تعدیل کے ذریعہ مادہ کو قطع کرنے پر توجہ زیادہ دیں۔ پورے جسم کے اندر امتلائی کیفیت ہو تو فصد کے ذریعہ علاج کریں جسم کے اندر کوئی ردی خلط موجود ہو تو اسے کم کریں اس کے بعد معدہ کا علاج کریں کیونکہ عرصہ سے معدہ پر اس خلط کے انصباب کی وجہ سے معدہ کے اندر اس کا کافی حصہ جمع ہو چکا ہوگا۔ اس طرح کے مریض کو مناسب وقت میں افسستین دی جائے۔ توجہ اس

بات پر دیں کہ معدہ کا مزاج حسب سابق معمول پر آجائے۔ وہ اس طرح کہ ایسی چیزوں کے ذریعہ علاج کریں جو خلط موجود کے مزاج کے مخالف ہوں۔ اگر معدہ کی جانب اس خلط کا انصباب نہ ہو رہا ہو۔ اور معدہ کے اندر اس کا وجود محض چند دنوں سے ہو تو علاج آسان ہے طویل المدت ہو جانے پر کبھی ایسا سوء مزاج پیدا ہو جاتا ہے جو علاج کا محتاج ہوتا ہے۔ ویسا ہی علاج جیسا کہ سوء مزاج کے ازالہ کا کیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ ختم ہو جائے۔ (جالینوس)

خلط رودی کا علاج:

اس نوعیت کی بیماری کا علاج ان نرم مسہلات سے کیا جاتا ہے جن کا اثر معدہ اور امعاء سے آگے نہیں جاتا۔ آگے جاتا بھی ہے تو زیادہ سے زیادہ ان رگوں کی نالیوں تک جن کے ذریعہ غذا جگر کی جانب سرایت کرتی ہے۔ اس طرح کا سب سے عمدہ مسہل فقط صبر ہے۔ صبر مغسول زیادہ طاقتور اور معدہ کو تقویت پہنچانے میں زیادہ مؤثر ہوتا ہے۔ غیر مغسول صبر تنقیہ معدہ کے لئے زیادہ مؤثر ہے۔ لیارج فیقرا اگر مسہل کے وقت لیا جائے اور اس کے بعد اعتدل کے ساتھ چہل قدمی کر لی جائے تو یہ سب سے عمدہ دوا ثابت ہوتی ہے۔ اس کی کوئی تدبیر بدلی نہ جائے نہ لیارج کو شہد میں گوندھا جائے کیونکہ شہد کی وجہ سے معدہ کی تقویت اور مضبوطی کم ہو جاتی ہے۔ معدہ کے اندر اگر بلغم تھپس ہو تو پہلے اسے توڑیں پھر مسہل دیں۔ قے کرانا آسان ہو تو سببخین اور مولی کے ذریعہ قے کرانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ معدہ کا بلغم گاڑھانہ ہو جو کے دلیہ کا پانی، پیانی اور شہد کے ذریعہ قے کرائیں۔ بلغم کے گاڑھے نہ ہونے کی صورت میں بھی لیارج استعمال کریں تو حمام سے نکلتے وقت آب دلیہ جو پلا دینا کافی ہے اس کے بعد دوسرے دن سحر میں لیارج دیں۔ ماء العسل بھی پلائیں جس کے اندر افسنتین جوش دے گئی ہو کیونکہ اس سے ان اخلاط کا اخراج ہوتا ہے جو جرم معدہ میں تھپس ہوتے ہیں بشرطیکہ رقیق ہوں۔ یہ گفتگو تندرستوں کی تدبیر کے باب میں بھی مشترک ہے۔ کیونکہ کمزور افعال کو تقویت پہنچانے والی تدابیر کے اندر یہ شامل ہے۔ افعال اگر مفقود ہو چکے ہوں تو اسی صورت میں یہ تدبیر کام نہ دے گی کیونکہ اس وقت مرض کے علاج کی ضرورت ہو گی۔ ان دونوں حالتوں میں فرق یہ ہے کہ کمزوری اس حد تک پہنچ گئی ہو کہ مریض کوئی کام کرنے سے قاصر ہو جائے۔

مذکورہ امراض جب مرکب ہوں تو ممکن ہے کہ معدہ کے اندر یہ تمام بیماریاں یکجا ہوں۔ خود معدہ کے اندر سوء مزاج ہو، اخلاط رودیہ ہوں جو طبقات معدہ کے اندر سرایت کر چکے ہوں، کچھ ایسے اخلاط رودیہ بھی ہوں جو تجویف معدہ کے اندر تیر رہے ہوں یا ان بیماریوں میں سے کوئی دو موجود

ہوں۔ ایسی صورت میں سب سے پہلے اس بیماری کا علاج کریں جو زیادہ خطرناک ہو یا جو دوسری بیماری کا باعث ہو جس کے ازالہ کے بغیر دوسری بیماری کا ازالہ ممکن نہ ہو۔ (جالینوس)

فم معدہ کمزور ہو تو روغن نار دین میں مصطکی گھس کر اس میں اون کا ایک ٹکڑا ڈبوئیں اور اسے اچھی طرح گرم کر کے معدہ پر رکھیں کیونکہ نیمگرم چیزیں تحلیل ہو جاتی ہیں اور فم معدہ کی قوت کو ڈھیلا کر دیتی ہیں۔ ایسے مریضوں کے لئے روغن نار دین میں پگھلائی ہوئی قیروطی میں مصطکی اور صبر شامل کر کے لگانا مناسب ہے۔ موم اور روغن نار دین ہم وزن اور صبر اور مصطکی ایک ایک جزء لے کر بھی قیروطی بنا سکتے ہیں۔ معدہ کے اندر شدید جلن ہو حتیٰ کہ درم حار کا گمان ہونے لگے تو روغن بہی سے تیار کردہ قیروطی مفید ہوگی۔ کچھ دیگر ادویات بھی ہیں جو معدہ کی تقویت اور تہرید کے لئے موزوں ہوتی ہیں۔ مثلاً طراہیث، گلنار، برف اور قسب۔ (جالینوس)

فم معدہ کی جانب کبھی گرم خلطوں کا انصباب ہوتا ہے جس سے غشی، تشنج اور نبض کا صغیر ہونا واقع ہو جاتے ہیں۔ ایسی حالت میں مریض کو کثرت سے نیمگرم پانی گھونٹ گھونٹ پلائیں اور قے کرائیں۔ قے میں گرم گرم تیز قسم کے اخلاط خارج ہوں گے اور جلدی سکون ہو جائے گا۔ (جالینوس)

کسی مریض کو دھانی بدبودار ڈکار آئے تو اس سے دریافت کریں کہ اس نے کوئی آگ سے جلی ہوئی مٹھائی یا بھنا ہوا انڈا یا مولیٰ تو نہیں کھائی ہے۔؟ اقرار کرے تو اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ معدہ کے اندر کوئی غیر طبعی خشک حرارت موجود ہے، اگر یہ دھانی بدبودار ڈکاران غذاؤں کی وجہ سے ہو جو معدہ کے اندر مذکورہ چیزیں پیدا نہیں کرتیں تو یہ سمجھیں کہ معدہ کے اندر آتش خشک حرارت موجود ہے لہذا جرم معدہ پر غور کریں، یہ آیا سوء مزاج کی وجہ سے ہے یا اس کے طبقات میں صفراء موجود ہے جو تیر رہا ہے یا معدہ کے اندر دھنسا ہوا ہے۔ پھر اس بات پر بھی غور کر لیں کہ آیا یہ خلط جگر سے معدہ کی جانب آرہی ہے کیونکہ ایسی حالت میں بیماری ردی ہوگی۔ یا یہ خلط پورے جسم کی جانب سے آرہی ہے یا فم معدہ کے اندر پیدا ہو رہی ہے۔

کھانا دھانیت کی جانب منتقل ہو رہا ہے جس کا سبب خود کھانا نہ ہو تو لامحالہ اس کا باعث کوئی گرم سبب ہوگا، کھانا کھناس کی جانب تبدیل ہو رہا ہو تو اس کا سبب سرد ہوگا۔ اس کے بعد یہ ظاہر نہ ہو سکے کہ فساد جرم معدہ کے اندر ہے یا خلط ردی ہے تو اس کا پتہ یوں چلے گا کہ نوعیت فساد کے برعکس مریض کو غذا دیں۔ چنانچہ دھانیت کی جانب منتقل ہونے کی صورت میں جو کی روٹی اور گوشت اور کھناس کی جانب تبدیل ہونے کی صورت میں شہد دیں، پھر براز کا معائنہ کریں اور یہ دیکھیں کہ پہلی غذا کے بعد کوئی مراری خلط اور دوسری غذا کے بعد کوئی بلغمی خلط خارج ہو رہی ہے یا کوئی بھی خلط

خارج نہیں ہو رہی ہے۔ اگر سوء مزاج حار معدہ ہو گا تو روٹی اور گوشت خارج ہوں گے مگر ان میں تھوڑا ہی تغیر واقع ہوا ہو گا۔ اگر مذکورہ خلط ہو گی تو یہ دونوں چیزیں بری طرح متغیر اور خارج ہونے والی خلط سے رنگین ہوں گی، اس کی صحت قے کے ذریعہ کر لیں۔ بشرطیکہ قے کرانا آسان ہو۔ تجویف معدہ کے اندر خلط اگر تیر رہی ہوتی ہو تو قے کرانا آسان ہوتا ہے لیکن طبقات معدہ کے سرایت کر چکی ہے تو متلی ہو گی قے نہیں ہو گی البتہ طبقات معدہ کے اندر داخل شدہ خلط گرم ہو گی تو متلی کے ساتھ پیاس بھی ہو گی اور سرد ہو گی تو متلی کے ساتھ شدید بھوک ہو گی۔ اسی کے ساتھ جگر، تلی کو بھی دیکھیں اور یہ بھی دیکھیں کہ بیمار کی غذا کیا رہی ہے اور اب کیا ہے۔ ہضم کی کیفیت کیا ہے، غذا کے خارج ہونے کا کیا حال ہے۔ بہتر یہی ہے کہ علاج کا کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ ہو۔ بیماری فقط سوء مزاج کی ہو تو علاج بالصد کا طریقہ اختیار کریں۔ اگر اس سے فائدہ ہوتا ہے تو تشخیص درست ہے کھٹی ڈکار دالے کے لئے شراب کے ساتھ جو ارش فلا فلی کا استعمال مفید ہے، دھانی ڈکار میں افسنتین اور ایارج مفید ہے۔ اگر پانچخانہ کے اندر کسی زخم کے چھلکے خارج ہوں اور معدہ کے اوپر درد ہو رہا ہو تو درد اگر جسم کے سامنے کے حصہ میں مرق میں ہو تو زخم معدہ میں ہو گا اور درد پیچھے کے حصہ میں ہو رہا ہو تو قرحہ مری میں ہو گا۔ اگر رائی ننگے پر درد ہونے لگے تو قرحہ نم معدہ میں ہو گا۔ قرحہ معدہ کے زیریں حصہ میں ہو تو درد سینے سے گذرنے وقت ہو گا۔ (جالینوس)

یہ غلط ہے کیونکہ قرحہ مری کے اندر ہو گا تو ننگے وقت نیچے کی جانب بہو نیچے سے پہلے پہل سوزش ہو گی اور اگر نم معدہ کے اندر ہو گا تو درد اس وقت ہو گا جب رائی سینہ کے قریب بہو نیچے کی اور اگر معدہ کے اندر ہو گا تو احساس قطعانہ ہو گا۔ یا ہو گا بھی تو بڑی دیر کے بعد ہو گا البتہ ننگے کے بعد گذرتے وقت نہیں ہو گا۔ (مؤلف)

فضلات دفع کرنے کے لئے معدہ کے دور استے ہیں۔ البتہ ردی فضلات معدہ کا ستقیہ قے کے ذریعہ ہوتا ہے، کیونکہ یہ فضلات معدہ کے اندر تیرتے ہوتے ہیں اور الجھتے ہیں تو قے کے ذریعہ خارج ہو جاتے ہیں۔ (جالینوس)

دوران گفتگو جالینوس نے کہا کہ معدہ کا ستقیہ قے اور امعاء کا ستقیہ اسہال کے ذریعہ ہوا کرتا ہے۔ (مؤلف)

قے کے اندر خون نکلے تو اس کا تعلق معدہ سے ہوتا ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ جو تک ننگے کے بعد یہ صورت پیدا ہوتی ہے۔ البتہ اس میں نکلنے والا خون پیپ لئے ہوئے ہوتا ہے، لہذا سب معلوم کریں، دریافت کریں کہ مریض نے کوئی ایسا پانی تو نہیں پیا ہے جس میں جو تک رہی ہو، اقرار

کرے تو قے کرائیں۔ قے کے ذریعہ جو تک خارج ہو جائے گی۔ (جالینوس)

غذا کی نالی کی تنگی اور خرابی:

اکثر خناق کی بیماریوں میں مری پر گردن کا دباؤ پڑتا ہے اور نگلنا ممکن نہیں ہوتا۔ ایسی حالت کے اندر مری میں کوئی درد نہیں ہوتا۔ لیکن اگر ورم ہو تو نگلنے میں رکاوٹ کے ساتھ ساتھ درد بھی ہوتا ہے اور سخت مشکل ہوتی ہے۔ لیٹ کر کوئی چیز نگلنا چاہیں تو اور زیادہ دشواری لاحق ہوتی ہے۔ بیمار کو کبھی یہ محسوس ہوتا ہے کہ مری کے اندر غذائیں کافی وقت میں تاخیر کے ساتھ نیچے اتر رہی ہیں اور قبل ازیں گذرتے ہوئے ان کے اندر کوئی زور نہیں رہا ہے یہ ضعف مری کی علامت ہے۔ کچھ مریض حسب معمول غذاؤں کو نیچے اترتے ہوئے محسوس کرتے ہیں مگر ایک جگہ پہنچ کر یہ غذائیں رک جاتی ہیں۔ جیسے یہاں تھوڑی دیر کے لئے چپک گئی ہوں، پھر کسی رکاوٹ کے بغیر حسب معمول گذر جاتی ہیں۔ یہ اس مقام پر ورم اور تنگی کی علامت ہے۔ ضعف مری کی اس سے بھی واضح علامت یہ ہے کہ ضعف صرف سوء مزاج کی پیداوار ہو اور ساتھ میں ورم نہ ہو تو پوری مری سے گذرتے ہوئے غذا تاخیر کے ساتھ سرایت کرے گی اس کے ساتھ درد نہ ہوگا۔ لیٹنے پر اور زیادہ دشواری ہوگی۔ مگر گردن کو سیدھا کرنے پر دشواری میں کمی ہوگی اور سہولت کے ساتھ غذا اترے گی مریض کو تنگی کا احساس نہ ہوگا۔ مری کے اندر گردن کے مہروں کے اندر گھس جانے سے تنگی لاحق ہو تو اس حالت کے اندر نگلنے میں دشواری نہ ہوگی۔ ورم ہونے کی صورت میں شدید درد ہوگا۔ ضعف ورم کے ہمراہ یا ورم کی وجہ سے پیدا ہوا ہو تو مری کے بعض اجزاء کے اندر دیگر اجزاء کے مقابلہ میں زیادہ تنگی واقع ہوگی۔ ورم فلغمونی یا حمہ قسم کا ہو تو اس کے ساتھ درد، پیاس، حرارت اور بخار ہوگا۔ بخار زیادہ نہ ہوگا، نہ ہی پیاس کے مطابق ہوگا۔ اگر یہ صورت حال اور ام غیر حارہ کی وجہ سے ہو تو غذاؤں کا نیچے اترنا مذکورہ بیان کے مطابق غیر مساوی ہوگا۔ البتہ اس کے ساتھ نہ بخار ہوگا نہ پیاس اسی کے لحاظ سے درد اور بخار بھی ہوگا اور جلدی پکے گا۔ جس مریض کو یہ اعراض لاحق ہوئے اسے میں نے دیکھا ہے کہ درد کم ہوتا ہے اور دیر تک باقی رہتا ہے۔ وقتاً فوقتاً اسے حمی یوم لاحق ہوتا رہا ہے۔ بعض اوقات کپکپی بھی۔ چنانچہ میرا قیاس یہ رہا کہ مری کے اندر کوئی ایسا پھوڑا نکل آیا ہے جس کا پکنا دشوار ہو گیا ہے مریض کو محسوس ہوا کہ پھوڑ پھٹ گیا ہے اس وقت اس نے پیپ کی قے کی دوسرے اور تیسرے دن بھی پیپ کی قے کی اس کے بعد ایسی علامت ظاہر ہوئیں جن سے مری کے اندر قرحہ کا پتہ چلتا تھا۔ کیونکہ مریض کوئی ایسی چیز نگلتا جس میں ترشی، چرپا پن، نمکینیت یا قبض ہوتا تو درد

ہونے لگتا تھا۔ چنانچہ تھوڑا ہی گھونٹ لیتا اور کوئی چیز نگل نہیں سکتا تھا۔ چرپری اور ترش چیزوں سے تو بید سوزش پیدا ہوتی بیماری نے طول کھینچا اور بڑی محنت و مشقت کے بعد مریض صحتیاب ہو سکا۔ صحت میں مددگار اس کی عمر ثابت ہوئی کیونکہ اس بیماری کے تمام عمر دراز مریض فوت ہو گئے۔ جسے بھی یہ بیماری لاحق ہوئی اس نے اس مقام پر درد محسوس کیا جو پشت میں شانوں کے درمیان ہوتا ہے کیونکہ مری کا پھیلاؤ یہاں عظم اعلیٰ تک ہوتا ہے۔

قئۃ الدم (خون کی قئۃ):

مریض مری کی رگوں کے پھٹ جانے سے خون کی قئۃ کرتا ہے۔ البتہ کسی رگ کے پھٹنے سے مری سے قئۃ الدم ہونے کی صورت میں درد ہوتا ہے جو اسی جگہ کا پتہ دیتا ہے جہاں کی رگ پھٹی ہوتی ہے۔ اسی طرح مری کے اندر آکلہ کی وجہ سے قئۃ الدم ہو تو بھی مذکورہ کیفیت ہوتی ہے۔ قئۃ الدم کا تعلق اگر ان رگوں سے ہو جن کے منہ کھل جاتے ہیں تو اس میں درد نہیں ہوتا اور نہ ہی اس کا کوئی خاری سبب ہوتا ہے۔ یہ رگیں کبھی امتلائی کیفیت، کثرت طعام اور کثرت حمام کی وجہ سے کھل جاتی ہیں، جیسا کہ ہم نے الرء کے بیان میں ذکر کیا ہے۔ آکلہ کی وجہ سے جو خون آتا ہے وہ قرحہ کی وجہ سے یا قرحہ کے بعد ہوتا ہے اور قرحہ کسی خارجی سبب سے پیدا ہوتا ہے۔ کبھی یہ کسی ایسی گرم خلط کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے جس کا انصباب مری کا جانب ہونے لگتا ہے۔ (جالینوس)

بعض لوگوں کو فم معدہ کی وجہ سے متلی، تشنج، نیند کی بیماری، مرگی، مالجولیا، اور آنکھوں کے سامنے تصویریں آنے لگتی ہیں۔ البتہ یہ سب کے سب ایسے عوارض ہیں جو دیگر اعضاء کی شرکت سے لاحق ہوتے ہیں۔ فم معدہ سے جو امراض مخصوص ہیں ان میں بھوک بالکل ختم ہو جاتی ہے۔ وہ غذا فاسد ہو جاتی ہے جسے فم معدہ کے اندر تیرنا چاہئے۔ کیونکہ جو غذائیں قعر معدہ تک پہنچتی ہیں بالخصوص جو مشکل سے فاسد ہوتی ہیں انہیں یہ کیفیت لاحق نہیں ہوتی۔

ایک شخص جو روزہ سے رہتا، یا اسے غم لاحق ہو تا یا غصہ ہوتا تو اسے مرگی کا دورہ پڑنے لگتا تھا میں نے قیاس کیا کہ اس کے معدہ کے اندر مراری اخلاط بن رہے ہیں، معدہ بھی بڑا ہی ذکی الشخص ہے۔ لہذا دماغ شریک ہو جاتا ہے جس سے جسم کے اندر ریشہ پیدا ہوتا ہے اور تشنجی حرکت شروع ہو جاتی ہے۔ میں نے اسے حکم دیا کہ غذا کو اچھی طرح ہضم کرے، تین یا چار بجے عمدہ پکی ہوئی روٹی کھائے۔ کھانا اس وقت کھائے جب پیاس اور حدت نہ ہو۔ پیاس ہو تو قابض ملی ہوئی شراب سے فم معدہ کو قوت پہنچتی ہے اور سر کو نقصان نہیں ہوتا۔ مریض نے ان ہدایات کے مطابق عمل کیا تو بیماری کچھ

بھی باقی نہ رہی۔ جب یہ بات ثابت ہو گئی تو ہر سال مریض کو میں لیارن جفیر کئی بار پلاتا تھا، تاکہ معدہ سے مذکورہ قسم کے فضلات کا تنقیہ ہو جائے اور اس کے مخصوص افعال کو طاقت پہنچے، مریض سستیاب ہو گیا۔ بیس سال تک زندہ رہا، اس عرصہ میں اسے کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ اسے کوئی ایسی مصروفیت لاحق ہوتی جو کھانے کی راہ میں رکاوٹ ثابت ہوئی تو اس پر نہایت خفیف سائخ طاری ہوتا۔ فم معدہ کی وجہ سے کچھ دوسرے مریضوں کو مرگی کے تشخّص میں مبتلا دیکھا، یہ تشخّص انہیں اس وقت لاحق ہوتا جب وہ شدید تخمہ میں مبتلا ہوتے، خالص شراب پیتے اور کثرت سے ناوقت جماع کرتے۔

کچھ اور لوگ ایسے نظر آئے جنہیں تشخّص کی پیشگی علامات کے بغیر تشخّص ہو گیا۔ کرائی اور زنگاری قئے ہو گئی تو فوری آرام ہو گیا۔

کچھ اور مریض ایسے دیکھنے میں آئے جن پر کھانا زیادہ کھالینے کے بعد مسلسل نیند طاری ہو گئی، قئے ہو جانے کے بعد نیند کا سلسلہ ٹوٹا۔ یہ تمام باتیں فم معدہ کی وجہ سے اور بہ کثرت اعصاب سے دماغی مشارکت کے باعث لاحق ہوئیں۔ تیز قسم کی متلی تو اس سے ہمیشہ لاحق ہو جاتی ہے کچھ اور مریضوں کے معدوں کے اندر ردی اخلاط یکجا ہو گئے تو انہوں نے پریشان خواب دیکھے۔ اس کی وجہ سے کبھی وہ ذہنی فساد کے شکار بھی ہو گئے۔ مریضوں کو تخمہ ہو جاتا ہے تو ان پر فساد ذہنی کی اور زیادہ شدید کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ بھوک بھی جاتی رہتی ہے۔ خراب اور ردی اشیاء کے وجہ سے فساد اس عضو کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے کیونکہ عضو ہی اشتہا کا ذریعہ ہوتا ہے۔ یہی حال قئے، ابکائی اور ہنکی کا بھی ہے۔ اور ام اور پھوڑوں کی بات، مری کے اندر پیدا ہونے والی کیفیت کی طرح پہچانی جاسکتی ہے۔ بلکہ زیر بحث عضو چونکہ زیادہ حساس ہوتا ہے اس لئے پھوڑوں اور ام کا معاملہ یہاں اور زیادہ واضح ہوتا ہے۔ اس لئے بھی ایسا ہوتا ہے بعض اوقات فم معدہ پر احساس طاری ہوا کرتا ہے۔ فم معدہ سے ہونے والے نزف الدم کا بھی یہی معاملہ ہے۔

معدہ کا زیریں حصہ وہ مقام ہے کہ فاسد ہو جائے، تو پورا عضو فاسد ہو جاتا ہے، اس جگہ کے اور ام اور امراض کو اسی طرح سمجھا جاسکتا ہے جس طرح ہم نے اوپر بیان کیا ہے نفث الدم کا جہاں تک تعلق ہے یہ اکثر جگر اور تلی سے معدہ کی جانب ہوتا ہے، اسی طرح پیپ بھی۔ (جالینوس)

دونوں کیفیتوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ جو نفث الدم معدہ کی وجہ سے ہوتا ہے اس میں درد ہوتا ہے، مگر جو جگر اور تلی کی وجہ سے ہوتا ہے اس میں درد نہیں ہوتا۔ (مؤلف)

امتلاء کی وجہ سے صحت کے باوجود قئے الدم بہ کثرت عارض ہو جاتی ہے کیونکہ کوئی عضو

کٹ جاتا ہے، چنانچہ فضلات غذا کا استفراغ ہونے لگتا ہے۔ مشقت سے آرام و راحت کی جانب آنے اور زیادتی غذا کی وجہ سے بھی یہ حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کا ذکر واقعہ اغلو قن کے بعد الاعضاء الالمہ کے پانچویں باب میں آچکا ہے۔ کثرت کی وجہ سے جس خون کو طبیعت دفع کرتی ہے وہ عمدہ اور تندرست خون ہوتا ہے۔ اس میں درد نہیں ہوتا۔ قرحہ وغیرہ سے جو خون آتا ہے اس میں درد ہوتا ہے۔ (جالینوس)

سب سے پہلے خون پر غور کر لیں، آیا جگر اور تلی بیمار ہیں یا نہیں پھر اعضاء کی حالت کے بارے میں ایک ایک چیز کی تفتیش کریں سابقہ تدبیر بھی معلوم کریں ظاہری سبب کو بھی دریافت کریں، تاکہ اصل حقیقت معلوم ہو سکے۔ کیونکہ تلی اکثر سیاہ خون دفع کرتی ہے۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ اس سے جسم کا تنقیہ ہوتا ہے۔ یہی حال جگر سے خون آنے کا بھی ہوتا ہے۔ مگر درد اور ظاہری سبب کی موجودگی میں ایسا ہو تو مقام درد اور دیگر ساری علامات کے ذریعہ حالت صحت کے بالمقابل کیفیت معلوم ہو جائے گی۔ (مؤلف)

معدہ کے اندر غذا سوء مزاج معدہ، جو ہر غذا کی خرابی یا معدہ کی خراب اور ردی خلط کی وجہ سے فاسد ہوتی ہے۔ معدہ کے اندر ردی خلط تیرتی ہوتی ہے یا جرم معدہ کے اندر سرایت کئے ہوئے ہوتی ہے۔ تیرتی ہوتی ہے تو قئے اور اسہال کے ذریعہ، کھائی ہوئی غذا کے ہمراہ خارج ہو جاتی ہے سرایت شدہ ہوتی ہے تو ابکائیاں آتی ہیں قئے نہیں ہوتی۔ مشکل سے فاسد ہونے والی سرد غذاؤں سے فائدہ ہوتا ہے۔ سوء مزاج خلط کے ہمراہ ہوتا ہے یا خلط کے بغیر ہوتا ہے خلط کے ہمراہ ہو تو خلط تیرتی ہوتی ہے یا اندر دھنسی ہوئی ہوتی ہے علامت ہم بیان کر چکے ہیں، سوء مزاج بارد کھٹی ڈکار سے پیدا ہوتا ہے ایسی صورت میں پیاس کم ہوتی ہے گرم غذاؤں سے فائدہ ہوتا ہے۔ سوء مزاج حار خلط کے ہمراہ ہوتا ہے، یا خلط کے بغیر ہوتا ہے۔ خلط حار معدہ کے اندر پیدا ہوتی ہے یا سر سے اتر کر معدہ میں آتی ہے۔ یہ بلغم ہوتا ہے۔ یا طحال سے آتی ہے۔

قرحہ کی علامات کھانسی کے ذریعہ ظاہر ہوں تو درد اگر آگے سے ہوتا ہو تو قرحہ معدہ میں، اوپر ہوتا ہے تو فم معدہ میں، نیچے ہوتا ہو تو قعر معدہ میں اور پیچھے ہوتا ہو تو مری میں ہوگا۔ مقام درد سے درد کی جگہ معلوم کریں۔

برودت معدہ کی علامت:

معدہ کے اندر کھانا متغیر نہ ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ معدہ بیکہ سرد ہو چکا ہے۔ تغیر اگر ہلکا

ہو تو یہ ہلکے پن کے مطابق معدہ کے اندر زیادہ برودت ہونے کا ثبوت ہے

خون مری سے آرہا ہو تو درد شانے کے پیچھے سے، اور معدہ سے آرہا ہو تو درد آگے سے ہوگا۔ البتہ معدہ سے آرہا ہو تو درد زیادہ شدید اور اوپر کی طرف ہوگا، برعکس ازیں برعکس صورت ہوگی۔ جب معدہ کھانے کو اچھی طرح مستحکم طور پر اپنے اندر لئے ہوئے ہو تو نہ قراقر ہو گا نہ نفخ مگر جس قدر اس کیفیت کے اندر کمی ہوتی ہے اسی قدر قراقر اور نفخ پیدا ہوتا ہے غذا تیزی سے اترتی ہے تو اس پر معدہ کی گرفت کا وقت کم ہوتا ہے۔ غذا پر معدہ کی گرفت کمزور ہوتی ہے تو اس کے نتیجہ میں خرابی ہضم لاحق ہوتی ہے۔ غذا تیزی سے خارج ہو جاتی ہے تو اس کے نتیجہ میں فضلہ مرطوب ہوتا ہے اور جسم کے اندر سرایت کم ہوتی ہے۔ (جالینوس)

چنانچہ اس سے حلاص (۱) کی بیماری لاحق ہوتی ہے۔ (مؤلف)

مناسب یہ ہے کہ ہر ہر قوت کے باب میں ہم بتادیں کہ اس کے اندر کون سی کیفیت پیدا ہوتی ہے مثلاً یہ کہ قوت ماسکہ ضروری طور پر اپنا کام کرتی ہے تو غذا پر معدہ کی گرفت کمیت اور کیفیت کے اندر متوازن ہوتی ہے کیفیت سے مراد معدہ کی گرفت کا عمدہ اور کمزور ہونا اور کمیت سے مراد گرفت کے وقفہ کا طویل اور مختصر ہونا ہے۔ وقفہ گرفت کے طویل ہونے سے فضلہ خشک ہوتا ہے اور جسم کو غذائیت پہنچتی ہے۔ گرفت کے عمدہ اور طاقتور ہونے سے نفخ نہیں ہوتا ہے۔ ان حالات کے برعکس، برعکس اعراض لاحق ہوتے ہیں۔ یہ قوت مفقود، کمزور، یا اس کا فعل خراب ہو جاتا ہے مثلاً اشتہا کا غائب ہو جانا، ضعف اشتہا یا کونکہ وغیرہ کھانے کی خواہش کا پیدا ہونا۔ (مؤلف) غذا لینے کے بعد نہ قراقر پیدا ہو، نہ اختلاط، نہ ہچکی، مگر معدہ کے اندر غیر معمولی کرب پیدا ہو معدہ کے اوپر کھانا بوجھ محسوس ہو اور یہ خواہش ہو کہ یہ بوجھ جلد از اتر جائے ڈکاریں آئیں، اسی کے ساتھ بعض اوقات خراب قسم کی تنگی تنفس لاحق ہو جس کی وجہ سے منہ کھولنا دشوار ہو تو یاد رکھیں کہ غذا پر معدہ کی گرفت ہو چکی ہے۔ البتہ ایک ارتعاشی پہلو لئے ہوئے ہے۔ جو پورے جس میں کچکی کے مشابہ ہے۔ العلل والاعراض کے تیسرے اور چوتھے مقالہ کا مطالعہ کریں۔

طبعی اس وقت ہوتی ہے جب غذا سرایت کر جاتی ہے اور معدہ سے رگیں اسے چوس لیتی ہیں اور معدہ کے اندر کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ چنانچہ جرم معدہ کے اندر جذب کی کیفیت شروع ہو جاتی ہے۔ اسی کو بھوک کا احساس کہتے ہیں۔ (جالینوس)

چنانچہ عدم اشتہا اس لئے ہوتا ہے کہ معدہ کی حس اصلاً مفقود ہو چکی ہوتی ہے یا اس لئے کہ

(۱) حلاص کا مطلب یہ ہے کہ ہاضمہ معطل ہو جائے اور غذا جز بدن نہ بنے۔

چوسنے کا عمل نہیں ہوتا ہے یا اس لئے کہ جسم سے استفراغ نہیں ہو رہا ہے۔ یہ تمام باتیں کمزور ہوتی ہیں تو طبعی اشتہا ہوتا ہے۔ (مؤلف)

ترش خلط معدہ کے اندر بھوک جیسی سوزش پیدا کرتی ہے تلخ اور شور خلط سے پیاس لاحق ہوتی ہے کیونکہ یہ دونوں خلطیں معدہ کو خشک اور ترش خلط معدہ کو سرد کرتی ہے۔ معدہ کے اندر برودت پیدا ہونے سے اشتہا کو اچھی مدد ملتی ہے کیونکہ ایسی حالت کے اندر جرم معدہ سکڑتا ہے جس سے جذب کے لئے قوت پہنچتی ہے۔ حرارت کے ذریعہ زوال اشتہا سب سے آسان ہوتا ہے کیونکہ اس سے سخت جسم ڈھیلے اور تحلیل ہو جاتے ہیں۔ ان کے مڑنے کی کیفیت کمزور ہو جاتی ہے۔ رطوبات تحلیل ہو کر معدہ کے اندر پھیل جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ معدہ کے اندر بیحد ترش خلط ہوتی ہے تو حد سے زیادہ بھوک معلوم ہوتی ہے جیسا کہ جوع الکلب کی حالت میں ہوتا ہے۔ حد سے زیادہ بھوک اس وقت بھی لگتی ہے جب جسم کے اندر حد سے زیادہ تحلیل واقع ہوتی ہے، جیسا کہ جوع البقر کی حالت میں ہوتا ہے۔

غذا کی مقدار کم اور معدہ گرم ہوتا ہے تو ہاضمہ فاسد ہو جاتا ہے کیونکہ ایسی حالت میں غذا دخانی ہو جاتی ہے۔ غذائی مقدار زیادہ اور معدہ سرد ہوتا ہے تو ترشی پیدا ہو جاتی ہے ایسی حالت غذا کی کیفیت سے ہوتی ہے جیسا کہ گرم معدہ کے اندر شہد وغیرہ کا اور سرد معدہ کے اندر دودھ وغیرہ جیسی سرد غذاؤں کا حال ہوتا ہے۔ یا یہ حالت نیند کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اگر نیند پوری نہ ہو اور غذا مشکل سے اور دیر سے ہضم ہونے والی ہو تو ہضم نہیں ہوتی۔ اس کے برعکس اگر غذائیں زور ہضم ہوں اور نیند بھی زیادہ ہو تو غذا کا استحالہ صفرا کی طرف ہوتا ہے۔ قوت ہاضمہ کے لحاظ سے دیکھیے تو اگر قوت ہاضمہ کمزور اور غذائیں طاقتور ہوتی ہیں تو یہ ترشی کی جانب اور اگر قوت ہاضمہ طاقتور اور غذائیں کمزور ہوتی ہیں تو یہ دخانیت کی جانب منتقل ہو کر فاسد ہو جاتی ہیں۔ وقت کے اعتبار سے دیکھیے تو پہلی غذا ہضم ہونے سے پہلے اگر غذائی جائے تو ترشی کی جانب منتقل ہو کر فاسد ہو جاتی ہے۔ برعکس ازیں برعکس حالت ہوتی ہے۔ ترتیب کے لحاظ سے اگر مشکل سے فاسد ہونے والی غذا مثلاً بھی پہلے لے لی جاتی ہے اور پھر ایسی غذا لے لی جاتی جو تیزی سے پختہ ہونے والی، اور پھسل کر نیچے اتر جانے والی ہو تو پکنے سے پہلے اس کا جو ہر فاسد ہو جاتا ہے۔

برودت:

مکمل برودت سے اپنی حالت کے اندر کھانا خشک رہتا ہے قطعاً تبدیل نہیں ہوتا۔ برودت حد سے زیادہ نہیں ہوتی تو غذا کسی حد تک پکتی ہے آتش قسم کی ہوتی ہے تو کھانے کو دھواں کر دیتی ہے۔

معتدل ہوتی ہے تو کھانے کو ہضم کرتی ہے۔ رطوبت اور یبوست میں ہاضمہ کا باطل ہو جانا ممکن نہیں ہے کیونکہ سوء مزاج رطب سے پہلے استقاء اور سوء مزاج یابس سے پہلے ذبول (لاغری) ہوتا ہے۔ البتہ ان دونوں کیفیتوں کی وجہ سے ضعف ہضم لاحق ہوتا ہے، ہاضمہ بالکلیہ زائل نہیں ہوتا۔
نفخ:

اگر کھانا ریاچ پیدا کرنے والا ہو اور اوسط درجہ گرم ہو اور کھانا کھانے کے بعد پانی پینے سے پیٹ میں قراقر اور پانی ہلتا ہوا محسوس ہو تو معدہ میں نفخ ہو جاتا ہے۔
ثقل اور ریاچ کی موجودگی میں آنتوں کے اندر ایلاؤس جیسی دفع کرنے کی بالضد قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ پانچخانہ معدہ کی جانب واپس ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اس سے کرب، اور اشتہا کے اندر خلل پیدا ہو جاتا ہے۔ ریاچ رک کر معدہ کی جانب آتی ہے تو سر کی جانب انحراف یجاتی ہے۔
قئے الدم کے لئے ”باب نفث الدم من الصدر“ کا مطالعہ کریں۔ اس کی تمام ادویات قابض، مغری اور مخدر ہوا کرتی ہیں۔ مثلاً
قاقیا، تخم گلاب، گلنار، گل مختوم، صمغ عربی، تخم بجن، افیون، عصارہ گاؤزباں اور عصارہ عصی الراعی میں گوندہ کرپانی اور سرکہ کے ہمراہ نوش کریں۔ قئے کے اندر کثرت ہو تو آب گاؤزباں کے ہمراہ استعمال کریں۔ (جالینوس)

ورم معدہ:

ورم معدہ اور ورم جگر دونوں علاج کے محتاج ہوتے ہیں اور دونوں کا علاج قابض ادویات سے کیا جاتا ہے کیونکہ مرنخی ادویات کے ذریعہ جن کے اندر کچھ بھی قابض دوائیں نہ ہوں علاج کرنا خطرناک ہے۔ جالینوس کے نزدیک جو قیر و طلی مستعمل ہے وہ ۳۶ گرام موم اور ۳۴ گرام عمدہ روغن نار دین پر انڈیل کر اسپر صبر ۷ گرام اور مصطکی ۷ گرام شامل کی جائے گی۔ بشرطیکہ معدہ کے اندر شدید ضعف موجود ہو حتیٰ کہ کھانے کو روک نہ پاتا ہو۔ ورنہ ساڑھے ۴ گرام صبر و مصطکی اور ساڑھے ۴ گرام عصارہ حصرم شامل کریں گے۔ اسے ورم معدہ پر رکھیں اگر ورم ایک مدت تک رہے تو اس کا علاج اکلیل الملک کے لیپ سے کریں معدہ اور جگر سے زیادہ تر موتیں ورم کی وجہ سے واقع ہوا کرتی ہیں۔ (جالینوس)

معدہ کی بیماریاں زیادہ تر تخمہ کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ لہذا اس سے اجتناب کریں۔ پانی کی وجہ سے تخمہ آرہا ہے تو پانی تبدیل کر دیں۔ اور ہوا کی وجہ سے ہو تو اس کی اصلاح کر دیں۔ کھانے کی

مقدار کی وجہ سے ہو تو اسے کم کر دیں یہ غذا کی کیفیت کی خرابی ہو یا ایسا کھانا کھایا جائے جس کی عادت نہ ہو تو اس کا لحاظ کریں ان تمام باتوں کا لحاظ کرنے کے باوجود ضروری طور پر کھانا ہضم نہ ہو رہا ہو تو بیماری کا تعلق ضعف معدہ سے سمجھا جائے گا۔ الغرض تخمہ کے تمام اسباب سے بچیں۔ سبب ضعف معدہ ہو تو ضماہ کے ذریعہ اسے قوت پہنچائیں۔ ترش ڈکار میں مریض کو قبل از طعام خشک دھنیا ساڑھے ۴ گرام دیں، شام کے کھانے سے پہلے بھی دیں۔ اس کے بعد خالص شراب دیں۔ کسی وقت انسان کھانا ہضم نہ کر سکے تو ایسی کیفیت اگر کم ہو تو دیر تک سونے کا حکم دیں۔ یہ ممکن نہ ہو تو ریاضت، چیخ و پکار، حمام اور گرمی سے پرہیز کرائیں۔ افاقہ محسوس ہو تو مریض حمام میں داخل ہو اور نیم گرم پانی پیئے اسے بار بار قئے کرائیں حتیٰ کہ تمام فاسد غذا خارج ہو جائے۔ اس کے بعد سر پر روغن لگائیں، گرم بخنی کے ذریعہ شکم اور پہلو کی تکمید کریں، روغن زیتون سے ہاتھوں اور پیروں کی مالش کریں، اس کے بعد گرم اور ڈالیں، پانی مریض کو دیر تک سونے کی تاکید کریں۔ اس دن مریض کچھ بھی نہ کھائے۔ اور کوئی پریشانی نہ ہو اور قوت بھی ہو تو دوسرے دن حمام میں داخل کریں ورنہ اسی دن غذا دیں اور قوت واپس لائیں پھر دوسرے دن حمام میں داخل کریں۔ تین تک غذا اور مشروبات کم دیں حتیٰ کہ مریض طبعی حالت پر آجائے۔ کچا گھونگھا نکلنے سے معدہ کے تمام دردوں میں سکون ہو جاتا ہے۔ معدہ کے مریضوں کے لئے سب سے مفید روٹی وہ ہوتی ہے جس کے اندر تھوڑا خمیر ہو۔ اس بارے میں غور کرنا چاہئے۔ (مؤلف)

سوء مزاج خشک:

سوء مزاج معدہ کی زیادہ تر بیماریاں چونکہ سوء مزاج رطب کی ہوتی ہیں اس لئے زیادہ تر خشک بیماریاں لاحق نہیں ہوتیں۔ خشک کرنے والی ادویات میں چونکہ قابض دوائیں جرم معدہ کو مضبوط اور محلل دوائیں جرم معدہ کو ڈھیلا کرتی ہیں اس لئے زیادہ تر قابض ادویات کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ البتہ سوء مزاج رطب برودت کے ہمراہ ہو تو قابض ادویات مضر ہوں گی۔ اس لئے تجربہ سے قابض اور مسخن دواؤں کے مرکبات مفید ثابت ہوئے ہیں۔

لیارج فیکر اس وقت مفید ثابت ہوتی ہے جب خراب رطوبتوں سے معدہ کے طبقات تر ہو چکے ہوں۔ اس بیماری کے اندر متلی ہوتی ہے اور سانس لوٹنے لگتا ہے جن مریضوں کے معدوں کے اندر مراری قسم کی بیماریاں ہوتی ہیں ان کے لئے صبر سب سے زیادہ مفید ہوتی ہے۔ معدہ اور شکم کے اندر اخلاط ردیہ سے جو بیماریاں لاحق ہوتی ہیں ان میں صبر سے بنی ہوئی دوائیں مفید ہوتی

ہیں۔ قابض غذائیں اور دوائیں سب کی سب بیحد مضر ہوتی ہیں۔ مذکورہ رطوبتوں کی کیفیت سے نہیں ان کی کیت سے معدہ کو تکلیف ہو رہی ہو حتیٰ کہ ترحل (ڈھیلا پن) جیسی کیفیت رونما ہو جائے تو ایسی حالت کے اندر قابض دوائیں اس عضو کے لئے سب سے زیادہ مفید ہوتی ہیں کیونکہ ایسی صورت میں بیمار عضو ان ڈھیلے جوڑوں طرح ڈھیلا ہو جاتا ہے جن کی اصلاح اور حالت صحت کی جانب اعادہ قابض دواؤں کے ذریعہ ہوتا ہے۔ سانس اللنا کبھی معدہ کے خراب مزاج کی بدولت واقع ہوتا ہے، معدہ کی خرابی مزاج کبھی خلط کے ہمراہ ہوتی ہے یا خلط کے تغیر کے ساتھ ہوتی ہے۔ نیز رطوبت سے گودہ عمدہ کیفیت کی حامل ہو فم معدہ کے تر ہو جانے سے بھی یہ خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ایسی حالت میں معدہ کے اندر استرخاء پیدا ہو جاتا ہے۔ ایسی دواؤں کی ضرورت ہے جو خشکی پیدا کرتی ہیں۔ البتہ یہ رطوبت اگر عضو کی گہرائی میں پہنچ جاتی ہے تو سرکہ اور مصالحہ جات جیسی لطیف دواؤں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر یہ رطوبت غلیظ اور نیچے بیٹھنے والی نہ ہو تو قابض مصالحہ فائدہ کرتے ہیں۔ فم معدہ کی بیماریوں میں متلی داخل ہے۔ اس کا علاج باب الحیضہ میں مذکور ہے۔ کھانے کے وقت معدہ میں متلی پیدا ہو حتیٰ کہ کھانا باہر خارج ہو جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ معدہ بیحد کمزور ہو چکا ہے۔ سب سے زیادہ ضعف معدہ کی بالائی حصہ میں ہوتا ہے پہلو بد لئے پر اور معدہ کے اوپر دباؤ کی وجہ سے کھانا نیچے اتر کر براز کے ذریعہ خارج ہو جائے تو معدہ کا زیریں حصہ سب سے زیادہ کمزور ہوگا۔

(ارخیانس)

مختصر یہ کہ جس معدہ کو غذا سے شدید کرب اور اذیت لاحق ہوتی ہے وہ بیحد کمزور ہوتا ہے۔ اذیت کو دفعہ قبول کرنے کے لئے وہ مجبور ہوتا ہے کیونکہ متحمل نہیں ہو پاتا۔ غذا کو جس گوشہ میں وہ دفع کرتا ہے وہ گوشہ دونوں گوشوں کے ضعف کی وجہ سے ہوتا ہے (مؤلف)

جوارش سفر جل کا نسخہ :

معدہ کی تمام بیماریاں جن میں شدید حرارت یا سخت یوست ہوتی ہے وہ حسب ذیل دواء سے جاتی رہتی ہیں۔

عصارہ سفر جل ۸۰۰ گرام، عمدہ سرکہ ۴۰۰ گرام، شہد ۴۰۰ گرام، جوش دیں حتیٰ کہ شہد کا قوام آجائے۔ اس پر ۴۲ گرام فلفل اور ۶۸ گرام زنجبیل چھڑک لیں۔

جرم سفر جل سے تیار کی جانے والی دوا کا نسخہ :

جرم سفر جل ۱۲۰۰ گرام، شہد ۱۲۰۰ گرام، فلفل ۱۰۲ گرام، زنجبیل ۱۰۲ گرام ختم کر فم کو ہی ۳۴ گرام، سب کو یکجا کر لیں۔ (جالینوس)

معدہ کے ضادات:

معدہ اور جگر کے ضادوں میں وہ دوائیں شامل کی جاتی ہیں جن کے اندر قبضیت ہوتی ہے۔ خواہ ورم ہی کا علاج مقصود کیوں نہ ہو خصوصیت کے ساتھ معدہ کے ضادوں میں قابض اور ضعف معدہ کے لئے موزوں ادویات کو زیادہ شامل کرنا چاہیے۔ انقلاب معدہ کے لئے قابض خوشبو جات مثلاً مصطکی، سک، گلنار، گل سرخ، اور اورام کے لئے اشق، مقل، روغن حنا، اور مر موزوں ہیں۔ ان کے ساتھ زعفران، ناخونہ، بلسان، میعہ اور قابض دوائیں اور خوشبوؤں کا اضافہ کریں۔

اس کے لئے چاہیں تو الیامر کا آٹھواں مقالہ مطالعہ کر لیں۔ ضاد ناخونہ بیحد مفید ہے۔ یہ یہاں پر گرمی پہنچاتا۔ (جالینوس)

حفظان صحت:

معدہ کے اندر غذا بیکہ فاسد ہو جائے تو قے یا اسہال کے ذریعہ اسے خارج کر دیں۔ جوامع حفظان الصحة کے اس مقام کا مطالعہ کر لیں جہاں سر کی صحت، اور سر سے معدہ کی جانب اترنے والے نزلوں کے بارے میں گفتگو کی گئی ہے۔ (جالینوس)

شکم کی ریاح غلیظہ سوء ہضم کا سبب ہوتی ہیں۔ (جالینوس)

کیونکہ یہ ریاح معدہ کو واجبی طور پر غذا کو گرفت میں لینے سے روکتی ہیں۔ (مؤلف)
ضعف ہضم کا سبب تو یا کو خارجی ہوتا ہے مثلاً غذا کی ترتیب اور اس کی کیفیت و کمیت میں خرابی اور نیند کی کیفیت یا حرارت کی کمی و زیادتی یا ان نزلات کے سبب جو سر سے معدہ کی جانب آتے ہیں یا ریاح کے سبب یا کھانے کے بعد پانی پینے سے یا معدہ کی قوت ماسکہ اور قوت مخیرہ کی کمزوری وغیرہ سے۔ یہ سب باتیں ایک ساتھ جمع بھی ہو جاتی ہیں اور ان کے علامات اور علاج ہیں (مؤلف)

کھانے کے بعد قے:

معدہ کی جانب زرد یا سیاہ مرارہ کا انصباب ہو اور اس میں غذا فاسد ہو جائے۔ ملک بھی گرم ہو اور تدبیر بھی عمدہ، تو مریض کو قبل از طعام قے کرائیں تاکہ یہ مرارہ خارج ہو جائے۔ کھانے پینے سے شکم پر کر لینے کے بعد وہ اس کیفیت کا عادی ہو تو اس کی عادت اس طرح ختم کر دیں کہ کھانا پینا کم کر دیں کیونکہ اس کا معدہ کمزور ہو چکا ہوتا ہے۔ اس لئے وہ انصباب مواد کا عادی ہو گیا ہے۔ جس مریض کے معدہ میں لیسار بلغم جمع ہو جائے اس کو مولی اور سکنجبین کے ذریعہ متعین ادوار میں مسلسل قے کرانا مفید ہے۔ معدہ پر مقوی ضاد رکھیں۔ تاکہ قے کے بعد ضعف پیدا نہ ہو۔ کثرت سے

ڈکاریں آنے سے ہضم رک جاتا ہے کیونکہ ڈکاروں سے کھانا فم معدہ کی جانب آ جاتا ہے، ڈکاریں زیادہ آئیں تو صحیح راستہ یہ ہے کہ تسکین دی جائے۔

درد معدہ کے مریض کا رنگ جگر کی بیماری کے مریض کے رنگ کی طرح طیب حاذق سے مخفی نہیں رہتا۔

فم معدہ کے اندر ضعف اور استرخاء ہو تو لی ہوئی غذا معدہ کے اندر عرصہ تک تیرتی رہتی ہے اور ہضم فاسد ہو جاتا ہے بعض موافق غذاؤں کے ذریعہ فم معدہ کو طاقت پہنچ جاتی ہے تو اس وقت غذا قعر معدہ کی جانب آ جاتی ہے اور یہاں رک کر نضج پاتی ہے، پھر براز کے ذریعہ خارج ہو جاتی ہے، مگر جو غذا تیرتی رہتی ہے وہ نہ ہضم ہوتی ہے نہ پختہ ہوتی ہے اور نہ ہی براز کے ذریعہ خارج ہوتی ہے۔ فم معدہ کا فعل زیادہ تر اشتہا پیدا کرنے کا ہوتا ہے کیونکہ ہضم اور قابض غذاؤں سے فم معدہ کو طاقت ملتی ہے۔ (جالینوس)

دوران گفتگو میں جالینوس نے یہ کہا ہے کہ تندرستوں کے فم معدہ کو قابض چیزوں کے ذریعہ تقویت پہنچانی چاہئے، بخار کے مریضوں کے حق میں ایسا کرنا درست نہیں ہے کیونکہ اس سے فم معدہ ناقابل برداشت حد تک خشک ہو جاتا ہے۔ بلکہ قابض چیزوں کے ذریعہ علاج کیا بھی جائے تو انہیں کم استعمال کیا جائے (مؤلف)

تمام مسہل دوائیں اور ناگوار چیزیں فم معدہ میں خرابی پیدا کرتی ہیں اور تمام خوشبودار، لذیذ اور غذائیت سے بھرپور چیزیں عمدہ ہوتی ہیں۔ جن لوگوں کے معدوں پر مرارہ کا انصباب ہوتا ہے ان کے فم معدہ پر سوزش پیدا ہوتی ہے چنانچہ غذا فاسد ہو جاتی ہے۔ اور تکلیف ہوتی ہے۔ یہ لوگ دو یا دو سے زیادہ بار پانخانہ کے لئے جاتے ہیں جن لوگوں کے امعاء پر مرارہ کا انصباب ہوتا ہے وہ کئی بار پانخانہ کے لئے جاتے ہیں کیونکہ مرارہ سے نیچے اترنے کے لئے فضلہ کو تحریک ہوتی ہے۔

معدہ طبعی طور پر بڑا ہوا اور غذا سے پر ہو جائے تو احشاء کے ساتھ چپک کر اسے تھام لیتا ہے۔ خالی ہونے کی صورت میں سکڑتا ہے اور احشاء کو مضطرب ہونے کے لئے چھوڑ دیتا ہے۔ چنانچہ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے احشاء معلق ہو گئے ہوں جن لوگوں کے معدہ میں فساد اور سوزش پیدا ہوتی ہے وہ طبعی طور پر مراری نہیں ہوا کرتے جو نالی صفرا کو جگر سے اثنا عشری پر گراتی ہے وہ اگر صفرا کو معدہ پر گرنے لگے تو صفرا ہمیشہ فم معدہ کے اندر تیرتا رہے گا۔ دیگر حضرات میں صفرا ہمیشہ براز کے ذریعہ نیچے چلا جائیگا یہی وجہ ہے کہ یہ لوگ زیادہ تر پانخانہ کے لئے جاتے ہیں کیونکہ براز سے امعاء کو تحریک ہوتی رہتی ہے باقی جن کا صفرا معدہ پر گرتا ہے ان کو اس روز پانخانہ ہوتا ہی نہیں۔ (جالینوس)

معدہ کے اندر درد ہو تو حسن تدبیر سے کام لیں کیونکہ یہ کیفیت ورم معدہ کی وجہ سے لاحق ہوتی ہے۔

اگر معدہ کے پرانے درد کے ساتھ پیپ پڑ جائے تو یہ ردی کیفیت ہوتی ہے شدید درد کی وجہ سے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جائیں تو بھی یہ ردی حالت ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ متصلہ مقامات پر کسی بڑے گرم ورم یا شدید درد کی علامت ہے۔

اگر آلات ہضم کے اندر سودا ہوتا ہے تو ہاضمہ کمزور ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ سے تخمہ لاحق ہو جاتا ہے۔ صفراء اس کے برعکس حالت پیدا کرتا ہے۔ البتہ صفراء کی وجہ سے نگلتے وقت جلن کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ (بقراط)

بقراط نے کہا ہے کہ ہضم سوداء سے کم اور صفراء سے زیادہ ہوتا ہے بقدر ضرورت صفراء کا ہونا بھی ضروری ہے لیکن صحیح طور پر بقدر ضرورت ہضم خون کی وجہ سے ہوتا ہے۔ (مؤلف)

کبھی معدہ کی جانب سخت بھوک کے وقت معدہ کو غذا پہنچانے کے لئے جگر سے صاف سرخ خون کا انصباب ہونے لگتا ہے۔ (جالینوس)

درد معدہ کے ہمراہ بائیں پیر پر سبب جیسی کوئی چیز ابھر آئے تو ستائیسویں دن موت کا اندیشہ رہتا ہے۔ اس نوعیت کے درد کا مریض میٹھی چیزوں کی خواہش رکھتا ہے۔ تخم کے مریض کا کھانا دیر میں ہضم ہو اور دونوں آنکھوں پر سیاہ دانے ابھر آئیں ایک دوسرے نسخہ کے مطابق سرخ دانے ابھر آئیں، ایک اور نسخہ کے مطابق چنے کے مانند سبز دانے ابھر آئیں۔ مگر یہ متورم نہ ہوں تو سترھویں دن موت واقع ہو جائے گی۔ اس درد کے شروع ہوتے ہیں مریض کا ذہن فاسد ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

جدوت ہضم کی علامت یہ ہے کہ نیند برابر آئے گی آدمی کے اندر ہو شیاری ہوگی، رنگ عمدہ ہوگا، چہرہ متورم نہ ہوگا۔ سر میں کوئی بوجھ محسوس نہ ہوگا۔ اجابت آسانی سے ہوگی۔ پانچخانہ آئے گا نہیں۔ معدہ ہلکا ہوگا، شکم کا زیریں حصہ تھوڑا پھولا ہوا ہوگا۔ بالخصوص براز سے پہلے، حرکت آسانی سے ہوگی۔

عدم نضج کی علامتیں:

تندرست ہوں کہ مریض سب میں تخمہ کا ہونا ناگوار ہوتا ہے تخمہ کی وجہ سے چہرہ متورم، تنفس تنگ، سر بوجھل، معدہ کے اندر درد، ہلکی، کسلمندی، حرکت کے اندر سستی، شکم اور آنتوں کے اندر نفخ، چہرہ زرد، پسلیوں کے سرے پھولے ہوئے، کھٹی، آتش، چرپری، یا بدبودار ڈکار، متلی اور

قے ہوتی ہے۔ کچھ مریضوں کے اندر شکم بری طرح رک جاتا ہے یا چلنے لگتا ہے کبھی یہ سارے ہی اعراض بیک وقت پیدا ہو جاتے ہیں کبھی ان اعراض کا زیادہ حصہ پیدا ہوتا ہے کبھی کم۔ تخمہ کی زیادتی اور رکی کے مطابق ایسا ہوا کرتا ہے۔ (جالینوس)

معدہ کے اندر دیلہ (پھوڑے) کی علامت یہ ہے کہ بخار، حرارت، پیاس، متلی، اور اشتہاب ہوگا۔ پھوڑا مستحکم ہو کر مزمن ہو جاتا ہے تو جسم لاغر آنکھیں دھنسی ہوئی طبیعت میں پستی پیشاب میں کمی اور معدہ سخت ہو جاتا ہے۔ معدہ کو دبانے پر انگلی اندر نہ دھنے گی قے اور دست بکثرت ہوں گے۔ (جالینوس)

قرحہ معدہ کی علامات:

کھاتے وقت شدید درد اور خون کی قے ہوگی۔ نمکین، ترش چرپری، زیادہ گرم اور سرد چیزوں سے تکلیف ہوگی۔

زیادہ کمزور معدہ کی علامت:

قلت اشتہا، متلی، نبض صغیر، کھاتے وقت سخت بوجھ اور تناؤ کا احساس، براز آسانی سے خارج نہ ہوگا۔ ڈکاریں نہیں آئیں گی۔ قراقر پیدا نہ ہوگا، معدہ کی حالت خراب ہو جانے پر اس کے اندر غذا فاسد ہو جاتی ہے چنانچہ ہمیشہ ترشی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ کھٹی یا بدبودار ڈکار، متلی سوزش اور دونوں شانوں کے درمیان درد ہوتا ہے، معدہ کے دردوں میں گردن کی شرکت ہمیشہ ہوتی ہے۔ مریض کھانا طلب کرتا ہے مگر اس کے سامنے رکھ دیا جاتا ہے تو کچھ نہیں لیتا بھی ہے تو تھوڑا لیتا ہے۔ ادنی سبب سے بیماری کے اندر ہیجان پیدا ہو جاتا ہے اور وہ تیزی سے اعصاب کی جانب بڑھتی ہے۔ یہ حالت مسلسل رہتی ہے تو مریض مراق نام کے مایخو لیا کی جانب منتقل ہو جاتا ہے۔

معدہ کے لئے زیادہ فائدہ ان غذاؤں سے ہوتا ہے جن کے اندر قبضیت اور حدت سے خالی مراریت ہوتی ہے مثلاً درخت علیق کی شاخیں، اور فجنکشت، (سنہالو) قابض غذا میں زیادہ تر معدہ کے لئے مفید ہوتی ہیں۔ (جالینوس)

معدہ پھوڑوں، اور ام اور قرحوں سے پاک و صاف ہو مگر ہضم خراب ہو تو یہ حالت سوء مزاج کی وجہ سے ہوتی ہے۔ معدہ کا سوء مزاج مادی اور غیر مادی ہوتی ہے۔ اکثر حضرات کو سوء مزاج بار د اور سوء مزاج رطب لاحق ہوتا ہے۔

اس کے بعد سوء مزاج حار رطب ہوتا ہے سوء مزاج یا بس بہت کم عارض ہوتا ہے اور عارض ہو جاتا ہے تو اکثر مریض ہلاک ہو جاتے ہیں کیونکہ اطباء اس کا علاج وہی کرتے ہیں جو علاج

مرطوب اور بارد معدوں کا کرتے ہیں، کیونکہ یہ مزاج زیادہ عارض ہوتے ہیں اس لئے وہ مزاج یابس کا خیال نہیں کرتے۔ چنانچہ ایسی دوائیں اور غذائیں دیتے ہیں جو قابض یا گرم ہوتی ہیں۔ سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ معلوم کریں یا سوء مزاج مرطوب ہے؟ یا اخلاط اندر دھنسے ہوئے ہیں یا تیر رہے ہیں۔ سرد معدہ کی علامت یہ ہے کہ کثرت سے اشتھا ہوگی، پیاس کم اور کٹھی ڈکاریں آئیں گی۔ بارد اور غلیظ غذائیں اور موٹے اناج کم ہضم ہوں گے، گرم اور لطیف غذاؤں سے فائدہ ہوگا۔ گرم معدہ جس کے اندر سوء مزاج حار ہو کی علامت یہ ہے کہ دخانی ڈکاریں آئیں گی پیاس زیادہ معلوم ہوگی۔ لطیف غذائیں مثلاً نرم مچھلی کا گوشت، اور چوزے معدہ کے اندر فاسد ہو جائیں گے۔ غلیظ اور سرد غذائیں ہضم ہوں گی اشتھا کم ہو جائے گی۔ سوء مزاج رطب کی علامت یہ ہے کہ پیاس کم ہوگی، مرطوب غذائیں ناگوار معلوم ہوں گی، ان سے تکلیف پہونچے گی کم اور خشک غذاؤں سے فائدہ ہوگا۔ سوء مزاج یابس کی علامت برعکس ہوگی۔ یعنی پیاس زیادہ معلوم ہوگی، مرطوب غذاؤں سے فائدہ ہوگا۔ معدہ کے اندر اخلاط موجود ہوں تو مذکور مزاجوں کی علامت یہ ہے کہ معدہ پر مفرد بلغم کا انصباب ہونے کی صورت میں کوئی چیز کھائے بغیر کٹھی ڈکاریں آئیں گی۔ اور جن کے معدوں پر مرارہ کا انصباب ہو رہا ہوگا انہیں غذائے بغیر دخانی ڈکاریں آئیں گی۔ دونوں کے معدوں کے اندر خلط قلیل مقدار میں ہوگی تو انہیں کھانے کے بعد قے ہوگی۔ خلط کی مقدار زیادہ ہوگی تو قے کھانے سے پیشتر ہوگی۔ یہ بات دیگر علامات حرارت و برودت کے ہمراہ خصوصیت سے ہوگی۔ کیونکہ یہ عمومی طور پر پائی جاتی ہے۔ معدہ کے اندر جو اخلاط ڈوبے ہوئے ہوتے ہیں ان کی علامت یہ ہے کہ کھٹاس اور شدت کی متلی عارض ہوگی۔ متلی کے مطابق قے نہ ہوگی۔ اخلاط معدہ کے اندر تیرتے ہوں تو ان کی علامت یہ ہے کہ تیزی سے قے ہوگی۔ ڈوبے ہوئے اخلاط ایارج اور قاطع ادویات کے محتاج ہوتے ہیں۔ سوء مزاج یابس کا علاج یہ ہے کہ جسم کو حمام اور مذکورہ غذاؤں کے ذریعہ مرطوب کیا جائے۔ قراقرش کم ضعف معدہ کا خاص عرض ہے۔ کیونکہ قراقرش ہی پیدا ہوتا ہے جب معدہ غذا کو اچھی طرح گرفت میں لینے سے کمزور ہو جاتا ہے چنانچہ غذا اور معدہ کے مابین کچھ جگہیں خالی رہتی ہیں اور معدہ کے اندر محبوس رطوبت ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتی رہتی ہے جس سے ان جگہوں پر رطوبت کی شکلوں کے مطابق قراقرش پیدا ہوتا رہتا ہے جسے یہ عارضہ لاحق ہوتا ہے اس کی غذا مستحکم طور پر ہضم نہیں ہوتی، بوجھ بھی عرصہ تک باقی رہتا ہے۔ کیونکہ ہضم اکثر ست ہوتا ہے۔ غذا ہضم ہوئے بغیر نیچے نہیں اترتی۔ ہضم عمدہ اسی وقت ہوتا ہے جب معدہ شدت کے ساتھ کھانے کو گرفت میں لیتا ہے۔ (جالینوس)

اس جگہ جالینوس نے معدہ کی قوت ماسکہ کے ضعف کی جانب اشارہ کیا ہے۔ (مؤلف)
 ضعف معدہ کا پتہ اس طرح چلتا ہے کہ غذائیں گولطیف ہوں مگر معدہ کے اندر تیرتی رہتی
 ہیں، قراقر اور نفخ پیدا ہوتا ہے۔ طاقتور معدہ کی جانب لطیف غذائیں تیزی سے اترتی ہیں، گوشت بھی
 اور زیادہ سمیذی روئی بھی۔ (جالینوس)

طاقتور معدہ کی علامت یہ ہے کہ معدہ سے غذاء سرعت کے ساتھ نیچے اترے گی۔ برعکس
 صورت برعکس علامت پیش کرے گی۔ جس شخص کو بہت زیادہ متلی آتی ہو، کھانا ناپسند کرتا ہو اگر
 اسے کھانا تناول کرنے پر زور دیں گے تو بہت جلد قے ہو جائے گی۔ اگر ضبط کی کوشش کرے گا تو ہچکی
 اور ابکائیاں شروع ہو جائیں گی اور معدہ اوپر کی جانب پلٹتا ہوا محسوس ہونے لگے گا۔ کیونکہ معدہ اس
 وقت اپنے اندر کی چیز کو دفع کرنے کا مشتاق ہوتا ہے۔ فم معدہ بھی معدہ کے اندر موجود شے کو دفع
 کرنے کا مشتاق ہوتا ہے۔ فم معدہ کو یہ شوق اس لئے پیدا ہوتا ہے کہ غذا زیادہ ہوتی ہے، لہذا اس کے اوپر
 بوجھ بنتی ہے۔ یا پھر غذا کے اندر حدت کا سوزش کی کیفیت ہوتی ہے۔ یہ کیفیت فم معدہ کو ایسے
 مریضوں کے اندر ہمیشہ پیش آتی ہے جن کے معدوں کے بالائی حصوں میں ضعف ہوتا ہے۔ (مؤلف)
 کوئی ایسا شخص دیکھیں جس کی طبیعت کثیرالغذا کھانے کے لئے نشاط میں نہ ہو، اشتہا اس کی
 زائل ہو چکی ہو۔ کھانے پر زور دیا جائے تو متلی ہونے لگے۔ صرف وہی چیزیں کھاتا ہو جس کے اندر
 حدت اور چرہ پر اپن ہو۔ اس طرح کی چیزوں کو کھانے کے بعد نفخ، معدہ کے اندر تناؤ، متلی اور ابکائیاں
 شروع ہو جاتی ہوں، ڈکار کے علاوہ کسی چیز سے اسے آرام نہ ہوتا ہو، ڈکار اکثر مائل بہ ترشی ہو، تو یہ
 سمجھیں کہ اس کے معدہ کے اندر بہ کثرت لیسدار بلغم جمع ہو چکا ہے۔ یہ کیفیت ایک شخص کو تھی،
 میں نے اسے مولی کھلا کر سببین کے ذریعہ قے کرائی چنانچہ قے کے ذریعہ نہایت گاڑھا اور بہت زیادہ
 بلغم خارج ہوا اسی دن یہ شخص صحتیاب ہو گیا۔ حالانکہ تین ماہ کے عرصہ سے وہ اس مرض میں مبتلا
 تھا۔ اس طرح کی خلط معدہ کے اندر لازماً پیدا ہو جاتی ہے کیونکہ مرارہ کا انصباب معدہ پر نہیں ہوتا کہ
 اسے صاف کر دے، بس تھوڑا انصباب ہوتا ہے، بہتر بھی یہی ہے کہ معدہ کی جانب مرارہ کا انصباب نہ
 ہو کیونکہ اس سے غذا فاسد ہو جاتی ہے۔ پھر طبیب کو اس کی غذا دیکھنی پڑتی ہے۔ مرارہ ہمیشہ آنتوں پر
 گرتا ہے چنانچہ آنتوں کے اندر جو بلغم ہوتا ہے وہ صاف ہو جاتا ہے بشرطیکہ جسم اپنی طبعی حالت پر
 ہو۔ طبعی حالت سے جسم بعض حالتوں کے اندر جسم خارج ہو جائے اور امعاء پر مرارہ انصباب نہ ہو تو
 آنتوں کے اندر بلغم کی کثرت ہو جاتی ہے، ایسی حالت میں مریض ایلاؤس، آنتوں کے زخم اور پچپش
 سے بچ نہیں سکتا۔ اسی لئے اطباء کا یہ خیال صحیح ہے کہ مہینہ میں ایک یا دو بار کھانے کے بعد قے

کرادی جائے۔ قئے کرانے کے لئے تیز قسم کی چیزیں استعمال کی جائیں کیونکہ اس سے مذکورہ قسم کا بلغم جمع نہیں ہوتا کہ معدہ کے اندر اس کی کثرت ہو اور مریض پیدا ہو۔ (جالینوس)

میرے علم کی حد تک ہضم کے لئے معدہ کو مدد دہو نچانے میں اس سے زیادہ مؤثر کوئی اور چیز نہیں ہے کہ کسی مرطوب گرم جسم مثلاً کسی بچے کے جسم سے جسم کو مس کیا جائے کیونکہ تکمید کے ذریعہ دہو نچائی جانے والی حرارت کے مقابلہ میں بچے کی حرارت کو حرارت غریزیہ سے زیادہ خصوصیت حاصل ہے۔ (جالینوس)

ایک خاتون کو درد معدہ کی شکایت تھی۔ سکون اسے صرف آب اتار کے ہمراہ جو کے ستو سے ہوتا تھا۔ دن میں ایک بار لے لینا کافی تھا۔

خاتون کو فم معدہ میں درد قدرے سوزش پیدا کرنے والی خلط سے ہوتا تھا جو فم معدہ میں جمع ہو جاتی تھی۔ چونکہ خلط تھوڑی تھی اس لئے جو کے ستو اور آب اتار سے کفایت ہو جاتی رہی۔ کیونکہ اس درد کے اندر خشکی اور قوت پیدا کرنے کا اثر ہوتا ہے۔ چنانچہ سوزش پیدا کرنے والی رطوبتیں خشک ہو گئیں۔ اتار کے ذریعہ جو قوت پیدا ہوئی تو انصباب مادہ سے نجات مل گئی۔ اس طرح مریضہ صحتیاب ہو گئی۔ ان تمام بیماریوں اور معدہ و جگہ کی اکثر بیماریوں کے اندر کھانا دن میں ایک بار لینا بہتر ہوتا ہے۔ کھانا زیادہ نہ ہو کم سے کم ہو۔ کیونکہ معدہ اور جگر بیماری کی حالت میں کثرت طعام کے متحمل نہیں ہوتے۔ (جالینوس)

ہضم غذا سے معدہ کا کمزور ہو جانا تمام جسمانی امراض کا باعث ہوتا ہے کچھ لوگوں نے میرے یہاں اشتھائے طعام میں خلل پیدا ہو جانے کی شکایت کی، میں نے ایک زمانہ تک انہیں کھانا نہ کھانے کا حکم دیا چنانچہ اشتھاد اپش آگئی۔ اسے مریض کا حال وہی ہوتا ہے جو حال گہری نیند نہ سونے والوں کا ہوتا ہے۔ تھوڑی نیند سے انہیں روک دیں تو اس کے نتیجہ میں وہ گہری نیند سونے لگتے ہیں۔ ضرورت سے زیادہ معدہ گرم ہو اور قشائی کیموس پیدا کر رہا ہو تو جگر اس سے کم جذب کرتا ہے۔ جو خون پیدا ہوتا ہے وہ ردی ہوتا ہے، برعکس ازیں کیموس شیریں، عمدہ اور حرارت غریزیہ سے پختہ ہو چکا ہو تو جگر زیادہ جذب کرتا ہے خون موافق بنتا ہے جو اعضاء کو شاداب کر دیتا ہے۔ (جالینوس)

کھانا معدہ کے اندر مدت تک باقی رہتا ہے۔ اس کا اندازہ ڈکاروں سے، معدہ کے نفخ اور قئے سے کیا جاسکتا ہے۔ میں نے چار اور سات گھنٹوں کے بعد اکثر کھانے کو قئے کے ذریعہ خارج کیا ہے۔ وہ بحالہ باقی تھا۔ کستی لڑنے والوں سے میں نے پوچھا معدہ سے کھانا نیچے اترنے کا احساس انہیں کب ہوتا ہے؟ بعض نے جواب دیا کہ کم و بیش ۱۵ گھنٹوں کے بعد۔ مگر ان حضرات کی غذا خنزیر کا گوشت

تھا۔ کھانے کا معاملہ اور معدہ کے اندر موجود اخلاط کے مطابق مختلف ہوتا ہے۔ یعنی اسی اعتبار سے یہ عجلت اور بہ تاخیر ہضم ہوتا ہے۔ البتہ اتنی بات مشترک ہے کہ معدہ کے اندر کھانا دیر تک باقی رہتا ہے۔ (جالینوس)

جن لوگوں کے سروں سے معدوں کی جانب مسلسل بلغم اترتا رہتا ہے ان کی اشتھائے طعام زائل ہو جاتی ہے۔ (بقراط)

ایک شخص نے اپنے فم معدہ کی بار بار شکایت کی، مجھے اندازہ ہوا کہ اس کے فم معدہ کے اندر بلغم موجود ہے۔ چنانچہ کراٹ، چتندر اور رائی لینے کا اسے مشورہ دیا۔ اس پر اس نے عمل کیا۔ چنانچہ بلغم ٹوٹ گیا اور کثرت سے دست آئے۔ اُس کے بعد مریض صحتیاب ہو گیا۔ اس کے بعد کسی گرم چرپرے کھانے کی وجہ سے سوزش معدہ پیدا ہو گئی۔ اس نے مذکورہ دوا استعمال کی، جس سے مرض اور بڑھ گیا۔

معدہ میں سوزش:

منقی شیریں سے معدہ کو قوت اور معتدل جلاء حاصل ہوتا ہے، اس کی وجہ سے فم معدہ کی تھوڑی سوزش کو سکون ہوتا ہے۔ زیادہ سوزش میں اس سے زیادہ طاقتور دوا کی ضرورت ہوتی ہے۔ کمزور معدہ والوں کو کھانے کے بعد تیزی سے متلی اور انقلاب تنفس ہونے لگتا ہے۔ لہذا کھانے سے پہلے انہیں پھسلانے والی چیزیں اور کھانے سے بعد قابض دوائیں دی جائیں۔ اس سے ان کی طبیعتیں استوار ہو جاتی ہیں۔ پھر متلی اور قے کی نوبت نہیں آتی، کھانے کے بعد انہیں آہستگی کے ساتھ متوازن چہل قدمی کرنی چاہئے تاکہ کھانا فم معدہ سے نیچے اتر جائے۔ اسے طاقت پہونچے اور قابض چیزوں اور چہل قدمی کے ذریعہ معدہ کے بالائی حصوں میں خشکی پیدا ہو جائے۔

کئی اشتھاکے اندر وہ دوا مفید ہے جو عصارہ بھی، شہد، فلفل سفید اور زنجبیل سے تیار کی جاتی ہے۔ اس کا تذکرہ کتاب حفظ الصحة میں آچکا ہے معدہ کے لئے جو سبزیاں مفید ہیں ان میں خس اور کرفس بھی داخل ہیں شاحترہ معدہ کے لئے عمدہ چیز ہے۔ (جالینوس)

معدہ میں غذا کے داخل ہونے اور نکلنے کی اوسط مدت ۲۲ گھنٹہ ہے۔ مریض معدہ کو چار قسم کی غذائیں، کم و بیش ایک بار کئی بار یا ان غذاؤں کا مرکب دیں معدہ کے اندر زخم اور آکھ پیدا ہو جائے تو ان دواؤں سے علاج کریں جو معدہ کو مردہ گوشت سے پاک کر کے گوشت پیدا کریں۔ مثلاً ایارج فیقر اسے معدہ کا ستقیہ ہو جائے تو اس کے بعد گائے کا چھچھ، شربت بھی، انار وغیرہ دیں، معدہ کے اندر

ورم حار ہو تو مسہل اور مقوی دوا نہ دیں کیونکہ یہ روی ہوتی ہے۔ ملین غذا دیں حقنہ استعمال کریں، گوالتھاب اور سخت پیاس ہو مگر ساڑھے ۱۰ گرام تخم خیاڑہ، ہمراہ آپ سرد دیں۔ معدہ کے اوپر دباغت کرنے والے سرد ضما د مثلاً مرہم پوست کدو و آرد جو وغیرہ و بھی وغیرہ رکھیں۔ مسہل دینے پر مجبور ہوں تو صبر اور سکنجبین کا مسہل دیں۔ قنّے آور دوا کے قریب نہ جائیں۔ قروح معدہ کے اندر فاوانیا، قرص کھرباء، آب نمّام، نیز تمام قابض ادویات مفید ہیں۔ (یہودی)

معدہ کے اندر پھوڑے کا علاج یہودی نے حسب ذیل لکھا ہے۔ فصد کھولیں اور ممکن حد تک برودت پہنچائیں۔ ازالہ نہ ہو اور پکنے کا راستہ اختیار کرے تو آب حلبہ و مسک اور روغن بادام اور روغن ارنڈ پلائیں۔ معدہ کے اوپر کوئی نرم اور گرم چیز رکھیں، مریض کو نیم گرم پانی کا غسل دیں، پھوڑے پر انجیر، بابونہ اور حلبہ کا خبیصہ رکھیں۔ اس کے اندر افسنتین بھی شامل کر لیں تاکہ اور زیادہ تیز ہو جائے حتیٰ کہ پھوڑا پھٹ جائے۔ مریض کو آب کانسی کے ہمراہ صبر پلائیں۔ پھوڑا پھٹ جانے کے بعد صاف کرنے والی دوا پلائیں۔ صفائی ہو جانے کے بعد گوشت پیدا کرنے والی دوا دیں۔ (مؤلف) زوال اشتہا حرارت کی وجہ سے ہوتا ہے کھٹی چیزیں اس کا شافی علاج ہیں اس طرح اشتہا واپس آ جاتی ہے جیسا کہ سوداء کا فعل ہوا کرتا ہے معدہ کے زخموں کی وجہ سے کبھی منہ میں بدبو پیدا ہو جاتی ہے اور پیٹ چلنے لگتا ہے اس کا علاج گائے کے چھاچھ اور خستہ (۱) سے کریں۔ (أھرن)

معدہ کے زخم میں جو پیپ کی قنّے کرتا ہے وہ مشکل ہی سے بچتا ہے۔ شدید قنّے سے معدہ اور قم معدہ کے اندر پھوڑے نکل آتے ہیں۔ ایارج فیقر امعدہ کی پیپ کا سنجیہ کرتی ہے اور زخم کے میل اور تعفن کو زائل کر دیتی ہے۔ اس کے لئے گائے کا چھاچھ، آب بھی اور آب انار بھی استعمال کرتے ہیں۔ ورم کی ابتداء میں قنّے اور اسہال سے بری طرح بچا جاتا ہے۔ اور مسکن اور مانع ادویات استعمال کی جاتی ہیں۔ اسہال انا ضروری ہو تو خیار شمر استعمال کریں۔ اور قابض دواؤں کا ضما د رکھیں۔ (طبری) میرے تجربہ میں ورم معدہ کی ایک نہایت مفید دوا آچکی ہے۔ چند دن آبا غافٹ اور آب افسنتین پلائیں۔ (علی بن زین)

شکم میں کھانے کے باقی رہنے کی معتدل مدت بارہ گھنٹے ہے۔ (طبری)

اس کے وجوہ حسب ذیل ہیں:

۱۔ معدہ کی وجہ سے:

(الف) معدہ کی حرارت کے باعث (ب) معدہ کی برودت کے سبب (ج) جرم معدہ کے

(۱) خستہ کفک کا ترجمہ ہے۔ خستہ آنے، شکر اور گھی سے گول شکل کا تیار کیا جاتا ہے۔ (مترجم)

رقیق ہونے کی وجہ سے۔

نیز شراب امعاء اور ان اعضاء کے باعث جو معدہ کو گرم رکھتے ہیں جگر وغیرہ کے ساتھ جب یہ ٹھنڈے ہو جاتے ہیں تو معدہ کی گرمی کم ہو جانے کی وجہ سے۔

۲۔ کھانے پر معدہ کی گرفت کم ہونے کی وجہ سے:-

(الف) کھانا چکنا ہو (ب) دخانیت پیدا کرنے والا ہو۔ مثلاً بھنا ہوا انڈا اور خمبیس۔ (ج) ضرورت سے زیادہ لطیف ہو۔ جیسا کہ چھوٹی مچھلیاں اور گرم کھانے فاسد ہو جایا کرتے ہیں۔ (د) کھانا ضرورت سے زیادہ غلیظ ہو۔ جیسا کہ سرد معدوں کے اندر گائے کا گوشت فاسد ہو کر کھنا ہو جاتا ہے۔ (ه) کھانا بے مزہ ہو (و) غذائی تدبیر کے اندر خرابی ہو۔ مثلاً اطباء فاسد غذا کو مقدم اور لطیف تر غذا کو مؤخر کر دیں یا زیادہ غذا کو مؤخر کر دیں کہ اس کے اندر دخانیت پیدا ہو جائے یا کم غذا کو مؤخر کر دیں کہ اس کے اندر کھٹاس پیدا ہو جائے۔ (ن) غذا کی بکثرت قسمیں ہوں جبکہ ان قسموں کے زمانہ ہضم مختلف ہوں۔ چنانچہ ہضم نہ ہونے والی غذا، ہضم ہونے والی غذا کو اور ہضم ہونے والی غذا نہ ہضم ہونے والی غذا کو فاسد کر دے۔ (ح) قبل ازیں غذائی تدبیر کے اندر خرابی ہو، مثلاً مریض پہلی غذا سے فرصت پانے سے پہلے یا ریاضت و حمام سے پہلے الغرض معمول سے پہلے ہی غذا لے لے۔ (مؤلف)

غیر دخانی غذاؤں کو لینے کے باوجود دخانی ذکاریں آرہی ہوں تو ایسا معدہ کی حرارت سے ہوتا ہے۔ معدہ کی یہ حرارت فقط سوء مزاج معدہ کی وجہ سے ہوتی ہے جس کے اندر کسی خلط کا دخل نہیں ہوتا یا ایسے سوء مزاج کی بدولت ہوتی ہے جس میں کسی خلط کی شمولیت ہوتی ہے۔ مثلاً مرارہ زیادہ دیر تک رک جاتا ہے تو معدہ کا مزاج فاسد ہو جاتا ہے اگر ایسا وقت ہو کہ اس میں مرارہ نہ آتا ہو، یا آتا ہو۔ یہ مرارہ تیرتا ہوتا ہے، یا ساختوں میں جذب ہو جاتا ہے۔ جگر سے اس کا انصباب ہوتا ہے، یا معدہ کے اندر پیدا ہوتا ہے۔

معدہ کی برودت سے اشتہا زیادہ پیدا ہوتی ہے، اس کی حرارت سے پیاس زیادہ لگتی ہے۔ حرارت اور برودت کسی خلط کے ہمراہ ہوتی ہے تو کھائی ہوئی چیز اسی خلط سے مل کر خارج ہوتی ہے ورنہ ملے ہوئے بغیر خارج ہوتی ہے۔ (أھرن)

معدہ کے اندر کھٹاس زیادہ ہو تو طحال کا معائنہ کریں کیونکہ ایسا ہو سکتا ہے کہ سوداء کا اخراج ضرورت سے زیادہ ہو گیا ہو۔ اس کی علامت یہ ہے کہ اشتہا بہت زیادہ ہوگی، نفخ، ریاح، سوء ہضم اور کھٹی ذکاریں آئیں گی۔ ان علامات کے ذریعہ معدہ کے اندر پیدا شدہ سوزش، سوداء کی وجہ سے پیدا شدہ سوزش اور معدہ کے اندر صفراء کی وجہ سے پیدا شدہ سوزش کے درمیان فرق کیا جاسکتا ہے۔

ایک شخص نے اخروٹ سے بڑا گوشت کا ایک غلیظ ٹکڑا قے کے ذریعہ خارج کیا۔ میں نے یہ قیاس کیا کہ معدہ کے اندر کوئی باریک جڑ کا بڑا ناصور موجود ہے جو کٹ گیا ہے اوقے کے ذریعہ طبیعت نے اسے خارج کر دیا ہے۔ (مؤلف)

معدہ کے اندر بلغم، اور بھوک ہو اور کھٹی، بے مزہ، یا نمکین ڈکاریں آرہی ہوں، منہ میں تھوک اور جھاگ کثرت سے آرہا ہو، بلغمی قے ہوتی ہو، صفراء ہو تو صفراوی قے ہوتی ہو، ڈکاریں گرم اور دھانی ہوں، پیاس اور منہ کے اندر تلخی محسوس ہو۔ معدہ کے اندر حرارت زیادہ ہو، چنانچہ اشتہا بالکل زائل ہو چکی ہو تو اس کا علاج کھٹی چیزوں سے کریں۔ غلبہ برودت میں اشتہا بڑھ جاتی ہے۔ اشتہا کم ہو اور ہضم کا فعل زیادہ ہو تو غلبہ حرارت کا ہوتا ہے، برعکس ازیں برعکس صورت ہوتی ہے۔ زیادہ بھوک کے وقت اشتہا اس لئے زائل ہوتی ہے کہ حرارت کی وجہ سے معدہ کے اندر التھابی کیفیت موجود ہوتی ہے۔ نمکین فضلات سے پیاس کے اندر شدت ہوتی ہے۔

ورم معدہ:

ورم حار معدہ کے اندر مریض کو خیار شہر اور عرق عنب اٹھلے ۲ گرام یا ۵۰۰ ملی گرام لیارج کے ہمراہ پلائیں۔ بشرطیکہ ورم زیادہ گرم اور بیمار کمزور ہو۔ ورم غلیظ اور صلب ہو تو ۱۴ روغن ارٹھ اور خیار شہر کا جو شانہ جس کے اندر ماء الاصول مل دیا گیا ہو پلائیں۔ معدہ کی نالیوں کے اندر کوئی سدہ پڑ گیا ہو تو آفستہین اور لیارج دیں۔ خراب قسم کے زخم ہو گئے ہوں تو لیارج فیقر جیسی دافع عفونت دوائیں دیں۔ معدہ صاف ہو جائے تو گائے کا چھاجھ، آب بھی اور انار استعمال کریں، اس سے زخم بھر جائے گا۔ معدہ کے اندر خراب قسم کا متعفن قرح پیدا ہو جائے تو صاف کرنے اور دھونے والی دواؤں سے کام لیں۔ زخم مرطوب ہوں تو قابض دوائیں دیں اور غذا سریع البہضم استعمال کریں۔ (اُھرن)

معدہ کے لئے عمدہ گولی کا نسخہ:

معدہ کو تقویت دیتی ہے صاف کرتی ہے ان مریضوں کے لئے موزوں ہے جن کے معدوں کے اندر تکلیف دہ صفراء موجود ہو۔

صبر ساڑھ تین گرام، ہلیلہ سیاہ ۲ گرام، گل سرخ ۲ گرام، عصا رہ کا سنی میں گوندہ لیں یہ ایک خوراک ہے۔ سرد معدوں کے لئے امیر دسا اور بھر نیا اور کمونیہ وغیرہ پلائیں کمزور معدوں کا علاج اطر یفل وغیرہ قابض ادویات سے کیا جاتا ہے (مؤلف)

معدہ کے ورم حار کی علامات:

پِیاس، بخار، معدہ کے اندر جلن، تیز حس اور لی جانے والی غذا سے تکلیف کا احساس: مریض کو قے ہر گز نہ کرائیں۔ نرم غذائیں دیں۔ تلپین شکم کی ضرورت ہو تو خیار شہز دیں۔ معدہ کے اوپر آب اتارین اور افسنتین کے سرد اور مقوی ضاد رکھیں اس سے تمام معدہ کے اندر ورم پھیل نہ سکے گا۔ حرارت اور پیاس میں شدت ہو تو مسکن چیز پلائیں۔ اس کا نسخہ حسب ذیل ہے:

ختم خیار ساڑھے تین گرام، برف کے پانی یا عرق کاسنی کے ہمراہ، سکر طبرزد شامل کر کے معدہ کے اوپر تراشہ کدو یا آب رجلہ وغیرہ کا طلاء کریں۔ اس حال لانے کی ضرورت ہو تو خیار شہز، ستمونیا سے بنا کی ہوئی سکجنین یا صبر کم و بیش ساڑھے تین گرام سکجنین کے ہمراہ دیں۔ (اُہرن)

یہ محل نظر ہے۔ ورم حار معدہ میں سب سے عمدہ مسہل عرق کاسنی، تھوڑی افسنتین، اور لب خیار شہز ہے۔ ضروری ہو تو ۵۰۰ ملی گرام صبر مغول اور حلیہ زرد ساڑھے تین گرام شامل کر دیں۔

پیدا ہو جانے والے زخموں اور پھنسیوں سے بخارات اٹھ کر حلق تک آتے ہیں جس کی وجہ سے ڈکار میں بدبو اور منہ و زبان میں خشکی پیدا ہو جاتی ہے۔

چرانے ورم معدہ کا التهاب سکون میں ہو اور مریض کو منہج و محلل کی ضرورت ہو تو بابونہ، حلبہ، ختم کتاں، ناخونہ، اور عظمی کا ضاد بنا کر اس پر نطول کریں، ورم مری کے اندر ہو تو ضاد دونوں شانوں کے درمیان رکھیں۔ اور ام حار میں سب سے پہلے مطلق، مبرد، قابض اور خوشبودار دوائیں استعمال کریں۔ ورم زیادہ غلیظ اور پرانا ہو تو ضادوں کے اندر اشق، مقل، علك الانباط، شامل کریں اور قابض و خوشبودار دواؤں سے انہیں خالی نہ رکھیں۔ چربیاں بھی شامل کر دی جائیں تو زیادہ بہتر ہے زیادہ غلیظ اور سخت ہو تو ان دواؤں کے ہمراہ قردمانا، حب الغار، عاقر قرحا، زراوند، ایرسا اور بلسان وغیرہ جیسی طاقتور ادویات کا استعمال کریں۔ (مؤلف)

دبیلہ اور ورم صلب کے لئے مرہم کا نسخہ:

ناخونہ، حلبہ، بابونہ، حب الغار، عظمی، افسنتین، ایک ایک جزء، اشق اور کور ۳/۲ جز۔ بیس فریبہ انجیر طلاء کے ہمراہ جوش دیں اور صمغیات کو حل کر لیں، پھر اس میں دواؤں کو یکجا کر کے ضاد کے طور پر استعمال کریں، حیرت انگیز نسخہ ہے (اُہرن)

ہضم معدی اور ہضم کبدی کے لئے معین و مددگار وہ ضماہ ہوتے ہیں جو قابض خوشبو جات
مثلاً سک، عود، آب آس اور نضوح سے تیار کئے جاتے ہیں۔ (ابو حلال حمصی)
اشتہا سوء مزاج حار کی وجہ سے زائل ہوتی ہے۔ علامت یہ ہے کہ گرم ڈکاریں آئیں گی۔
پاس ہوگی، اور کسی چیز کی خواہش نہ ہوگی۔ یا سوء مزاج بارد کی وجہ سے جاتی رہتی ہے۔ اس کی علامت
یہ ہے کہ کھٹی ڈکاریں آئیں گی۔ اشتہا پہلے سے زیادہ ہوگی، پاس نہ لگے گی، غلیظ اور سرد چیزیں ہضم نہ
ہوں گی۔ اشتہا اخلاط معدہ کی وجہ سے بھی زائل ہو جاتی ہے۔ اخلاط رقیق اور لطیف ہوتے ہیں تو
کثرت سے متلی، پاس اور جلن ہوتی ہے۔ متعفن ہوتے ہیں تو اس کے نتیجہ میں حمہ لاحق ہوتا ہے،
فقط غلیظ ہوتے ہیں تو نہ سوزش ہوتی ہے نہ پاس، متلی بہت کم آتی ہے۔ اخلاط اگر تجویف معدہ کے
اندر ہوتے ہیں تو قے کے ذریعہ خارج ہو جاتے ہیں، بافتوں کے اندر سرایت کئے ہوتے ہیں تو کھانا تو
نکل جاتا ہے مگر یہ نہیں نکلتے۔ متلی شدت کی ہوتی ہے۔ فاسد مزاج حار کی حالت میں مریضوں کو
سرکہ و پانی کے ہمراہ روٹی، دہی، کاسنی، خس اور ٹھنڈا پانی دیں۔ افراط سے کام نہ لیں، توقف سے کام
لیں کیونکہ افراط کی وجہ سے بیماری کبھی خراب ہو جاتی ہے اور صحت میں دشواری پیدا ہو جاتی ہے۔
فاسد مزاج بارد میں مریضوں کو بزور، فلاقلی اور تریاق دیں۔ معدہ کے اندر اخلاط غلیظ ہوں تو لہسن
کھانا مفید ہے۔ جن مریضوں کے اندر حرارت اور ان کے معدے کمزور ہوں انہیں فواکہات کارس
پلائیں۔

حسب ذیل گولی کا نسخہ گرم معدہ کے لئے عمدہ ہے یہ جتنا لے اتنا اب کو بحد طاقت بخشی ہے
اور پاس کے اندر سکون پیدا کرتی ہے۔

نسخہ قرص:

برگ گلاب تازہ ۲۱ گرام، رب السوس ۱۴ گرام، سبزل ۱۴ گرام، مر ۱۴ گرام، گرم شراب میں
گوئندہ کر زبان کے نیچے رکھیں۔

بلغم حامض (کھٹے) کے مریضوں کو سکجنین کے ہمراہ تیار کردہ یارج اور دواء فونج دیں۔ جن
مریضوں کی غذا کھٹی ہو جاتی ہے انہیں خشک دھنیا ۵ گرام پانی کے ہمراہ دیں اور ایک چمچہ مصطلی
پلائیں۔ اس کو اور گرم جوارشات کو دھیان میں رکھیں۔ (بولس)

موزوں علاج ہے۔ (مؤلف)

اورام معدہ اور اورام مری کو حتی الامکان روکیں۔ مذکورہ دوا میں خوشبودار چیزیں شامل

کریں۔ اور ام مسلسل باقی رہیں تو خطمی، بابونہ، ناخونہ، عصارہ انگور، شبت اور دیگر محلل ادویات استعمال کریں۔ ان ادویات کے ساتھ طاقتور قابض ادویات اور خوشبو جات انہیں کے بقدر اضافہ کریں۔ جن مریضوں کے معدوں کے اندر کھانا نہیں رکتا جنہیں اطباء معمولی (معدہ کے مریض) کہتے ہیں تو ان کے لئے آرد حلبہ، ختم کتان اور شہد کا ضماہ استعمال کریں، اور یہی انہیں پلائیں بھی۔ یہ بہت عمدہ دوا ہے۔

معدہ کی کسی خلط کی وجہ سے اشتہا زائل ہو گئی ہو تو خلط لطیف ہونے کی صورت میں قے او اسہال کے ذریعہ استفراغ کریں، قے کرانا آسان ہو تو فیمہ اور نہ مسہل دیں، یہ زیادہ موزوں ہوتا ہے۔ مسہل کے لئے صبر، اور بھی اور سقمونیا سے تیار شدہ دوا استعمال کریں صبر زیادہ بہتر ہے کیونکہ سقمونیا معدہ کے لئے خراب ہوتی ہے اس سے اشتہا جاتی رہتی ہے۔ اخلاط غلیظہ میں گل انگلیں مسہل مفید ہے۔ اخلاط غلیظہ سے اشتہا میں زوال آیا ہو تو قاطع اور ملطف مثلاً سکنجبین، چٹنیاں، کبر، زیتون، خردل وغیرہ استعمال کریں۔ اس کے بعد مسہل اور سرد قسم کے ضماہ استعمال کریں۔ مریضوں کو ریاضت کرائیں اور خوب مالش کریں۔ (بولس)

زوال اشتہاء کی ایک قسم طحال کی وجہ سے واقع ہوتی ہے۔ اس میں سوداء کا انصباب فم معدہ پر نہیں ہوتا۔ تشخیص کر کے علاج کریں۔ علامت یہ ہے کہ کوئی کھٹی چیز لینے کے بعد فوراً اشتہا پیدا ہو جائے گی جیسے سوتے ہوئے کو جگادیا گیا ہو۔ (مؤلف)

کبھی زوال اشتہا کیڑوں کی وجہ سے ہوتا ہے۔ شراب سبب کے ہمراہ معدہ پر صبر کا طلاء کرنا مفید ہے۔ کیڑوں کو نکال دینے کی تدبیر کریں۔ اس کا تذکرہ کیڑوں کے باب میں آئے گا۔ مزمن زوال اشتہا میں گرم چشمہ کا پانی پینا حرکت اور سیر و سیاحت کرنا مفید ہے۔ حرارت کی وجہ سے معدہ بیمار ہو تو ابالے ہوئے انڈے، سپیاں، مسور، سخت انگور، ککڑی، خوبانی جیسی غلیظ غذا میں اور خس، کاسنی، انار، سماق اور حصرم جیسی سرد چیزیں دیں۔ (بولس)

زوال اشتہا میں ضماہ اسکندر مفید ہے نسخہ حسب ذیل ہے:

کندر، مصطلگی، عود، قصب الزیرہ، گلنار، بھٹی، خوشبودار شراب ریحانی۔ (مؤلف)

معدہ میں ورم ہو جاتا ہے تو جسم ایک مصیبت میں مبتلا ہو جاتا ہے کیونکہ اشتہا بالکل جاتی رہتی ہے۔ غذا سے کوئی لذت محسوس نہیں ہوتی۔ معدہ کی طاقت جاتی رہتی ہے (بولس)

کھٹی اور دھانی ڈکاروں پر اعتماد نہ کریں کہ ان کا سبب حرارت و برودت ہے کیونکہ یہ حالتیں

کبھی خود غذاؤں کی وجہ سے اور کبھی مذکورہ اسباب کے باعث پیدا ہوتی ہیں۔ سابقہ تدبیر کے بارے میں اور تمام علامتوں کے متعلق دریافت کریں۔ کثرت سے تھوک کا آثار طوبت کی علامت ہے جس کا سبب حرارت ہوتی ہے جس سے رطوبتیں پھلتی ہیں۔ (اسکندر)

حاملہ عورتوں کی تدبیر:

حاملہ عورتوں میں چہل قدمی کرنے، پرانی وریحانی شراب پینے، ماکولات، و مشروبات میں اعتدال اختیار کرنے، مختلف مزیدار غذائیں لینے اور کم سے کم غذا کے اندر بھی ایسی چیزیں استعمال کرنے سے اشتہا پیدا ہو جاتی ہے جن میں رائی جیسا چرپراپن موجود ہو۔ (بولس)

زوال اشتہا فم معدہ کے اندر کسی ردی خلط کے پیدا ہونے یا قوت حساسہ کے فقدان سے لاحق ہوتا ہے۔ (بقراط)

یہ تقسیم ناقص ہے کیونکہ جسم سے قلت تحلیل کے باعث بھی زوال اشتہا ہوتا ہے۔ نیز سوء مزاج حار معدہ اور ردی خلط کو پختہ کرنے میں طبیعت کی مصروفیت کی وجہ سے بھی زوال اشتہا ہوتا ہے۔ جیسا کہ حیات میں ہوتا ہے تشخیص کر لینا ضروری ہے (مؤلف)

یامرہ سوداء کے احتباس سے جو دیر سے ہو زوال اشتہا ہوتا ہے۔ (بقراط)

سوء ہضم کے بعد طبعی افعال سب کے سب ملوث ہو جاتے ہیں جو ردی اخلاط کی کثرت کا نتیجہ ہوتا ہے۔ یہ اخلاط خراب بیماریوں سے لازماً پیدا ہو جاتے ہیں۔ (بقراط)

معدہ کھانے کو ہضم نہ کر سکے اور اس کے اندر ریح اور نفخ ہو تو بزور، ناخونہ، صبر، افسستین، سہل، مرز بخوش اور مصطلگی کا ضما د استعمال کریں۔

معدہ کی سختی اور ورم صلب کا حیرت انگیز ضما د:

کوزے کا میل چھ جزء، میعہ دو جزء، مصطلگی یک جزء، علك البطم نصف جزء، روغن نار دین کا تلچھٹ بقدر کفایت۔ ضما د بنا لیں۔ (بولس)

مرہم سختی کو نرم کرتا ہے اور اس میں مفید ہے۔

اشق ۱۶۲ گرام، موم ۱۶۲ گرام، صمغ البطم ۴۲ گرام، مقل الیہود ۳۰۸ گرام، قنہ، مر، گل حنا ہر ایک ۳۴ گرام۔ مر اور مقل کو شراب میں بھگو دیں، اشق کو سرکہ میں حل کر لیں اور سب کو ہاون میں روغن سوسن کے ہمراہ اچھی طرح گھوٹ کر مقام ماؤف پر رکھیں۔ (اریبا سیس)

دونوں پیر گرم ہو جائیں تو ان کی گرمی سے معدہ گرم ہو جائے گا۔ (اغلو قن)

فم معدہ کے اندر کبھی تھوڑی رقیق رطوبتیں ہوتی ہیں۔ غذا لینے کے بعد یہ رطوبتیں غذا کے ساتھ مل جاتی ہیں۔ چنانچہ ان کی کثرت سے فم معدہ کے اندر متلی اور درد پیدا ہو جاتا ہے۔ (فیلغریوس) کچھ تیز قسم کے رقیق اخلاط معدہ کے اندر سرایت کئے ہوئے ہیں، غذا لینے کے بعد درد اور قے ہونے لگتے ہیں درد کی حالت میں اقراص کو کب کے ذریعہ علاج کریں پھر فیقرہ کے ذریعہ ان کا اخراج کریں۔ اس میں شربت خشخاش مفید ہے۔ (تیاذوق)

حرارت کی وجہ سے درد معدہ ہو تو گائے کا دہی پلائیں اور کھانے میں کدو اور لب خیار کے ہمراہ چوزے دیں

درد معدہ اور ورم معدہ کے لئے قرص درد کا نسخہ:

گل سرخ ۲۱ گرام، سبیل الطیب ۱۴ گرام، بنج سو سن ۱۴ گرام، زعفران ۷ گرام، ناخونہ ساڑھے ۷ گرام، مصطلی ساڑھے ۱۰ گرام، کہربا ۷ گرام۔ سب کو پیسج میں گوندہ لیں۔ اور عرق مکوہ، کاسنی اور خیار شہر کے ہمراہ استعمال کریں۔ (ابن ماسویہ)

نسخہ:

گل سرخ ۳۵ گرام، عود ۷ گرام مصطلی ساڑھے ۱۰ گرام، تخم کاسنی ساڑھے ۱۰ گرام، کشوئے ساڑھے ۱۰ گرام، صندل ۷ گرام، التھابی ورم میں کافور کے ہمراہ نوش کریں۔ ورم صلب مزمن میں ہماری ذکرہ کردہ دواؤں اور ضماہ کے ذریعہ علاج کریں، یہی موزوں ہیں۔

ورم بارد معدہ:

روغن ارنڈے گرام، روغن بادام تلخ ساڑھے ۱۰ گرام حسب ذیل جو شانہ کے ہمراہ دیں۔

نسخہ:

ناخونہ ۳۵ گرام، حلبہ ساڑھے ۷ گرام، بنج عظمیٰ ۳۵ گرام، منقی ۱۵ عدد، پوست بنج بادیان ۳۵ گرام، ۶۰۰ گرام پانی میں جوش دیں حتیٰ کہ پانی ۴۰۰ گرام باقی رہے صاف کر کے ۱۳۶ گرام پلائیں اور حلیون، بلباب، روغن بادام شیریں کے ہمراہ کھلائیں۔

ورم بارد کے لئے مفید ضماہ کا نسخہ:

مصطلی ساڑھے ۷ گرام، ناخونہ ۳۵ گرام، بنج عظمیٰ ۳۵ گرام، حلبہ ۳۵ گرام، حبث ۳۵ گرام،

تخم کتاں ۳۵ گرام، بنفشہ خشک ۳۵ گرام، حماما ساڑھے ۷ گرام، لازن ۳۵ گرام، مر ۲۸ گرام، صبر ساڑھے ۲۴ گرام، زعفران ۳۵ گرام، تخم کرنب ساڑھے ۷ گرام، اقوان ۳۵ گرام، مقل ۷۰ گرام، صمغ الکور ۳۵ گرام، کتیرا ساڑھے ۷ گرام کندر، ذکر ساڑھے ۷ گرام، اشق ۵۱ گرام، جاؤ شیر ۵۱ گرام، پیہ مرغ ۵۱ گرام، پیہ بارہ سنگھا ۵۱ گرام، گوداساق بار سنگھا ۵۱ گرام، موم ۱۰۲ گرام، سب کوروغن سون میں یکجا کر لیں۔ صمغیات کو نبذ میں بھگولیں اور دواؤں میں شامل کریں۔ اسی طرح زعفران کو بھی بھگو کر شامل کریں یہ محلات میں ہے۔

معدہ کے ورم حار کے لئے ضما د عمدہ نسخہ:

فوفل ۵۱ گرام، نیلو فرا ۵۱ گرام، آرد جوا ۵۱ گرام زعفران ۷ گرام، بنفشہ ۱۵، مصطکی ۵، اقا قیاہ، گلنار ۵، موم اور روروغن گل اس قدر کہ تمام دواؤں کو یکجا کر لے۔

معدہ کی سختی میں مفید قرض کا نسخہ:

کھربا ۳۵ گرام، گل سرخ ساڑھے ۲۲ گرام، اقا قیا مغول ۳، سنبل ۳، ناخونہ ۱۰، مصطکی ۴، پوست کندر ۴، گل ارمنی ۱۰، زعفران ۷ گرام، جوز السرو ۳، سب کو آب لسان الحمل میں یکجا کر کے قرص بوزن ۷ گرام بنائیں اور جلاب سکری کے ہمراہ جس میں خیار شمر حل کر لی گئی ہو پلائیں۔ حرارت اور ورم ہو تو عرق کاسنی، عرق عنب اشعلب اور عرق لسان الحمل کے ہمراہ استعمال کریں اور گل سرخ، سیب، لازن، مصطکی، اقا قیا، جوز السرو، جھاؤ پھل اور شراب قابض کا ضما د رکھیں۔ (مؤلف)

معدہ کے اندر کھانے کے فاسد ہونے کی وجہیں حسب ذیل ہیں:

۱۔ غذائی نفسہ خود سر لبع الفساد ہو۔ مثلاً خربوز، کدو، سبزیاں، مچھلی، دودھ، گوشت، قہوہ شراب، حلوہ اور خوبانی۔

۲۔ غذا کھانے کے لئے غیر موافق ہو۔

۳۔ غذا ایسی ہو جسکی اشتھانہ ہو۔

غذا کے غیر موافق ہونے کی صورت یہ ہے کہ معدہ حد سے زیادہ گرم ہو اور اس پر گرم غذا لے لی جائے یا بیکد سرد غذا نہایت سرد معدہ کے اندر داخل کی جائے۔ ناقابل اشتھانہ غذا لینے کی صورت میں معدہ اسے قبول نہ کرے گا۔ نہ ہی اس پر اس کی گرفت ہوگی اور نہ ہی معدہ کے زیریں حصہ میں وہ قرار پائے گی بلکہ بالائی سطح میں تیرتی ہوگی۔

۴۔ غذائی نفسہ عمدہ ہو مگر اس مقدار سے زیادہ ہو جسے معدہ برداشت کرتا ہو۔

۵۔ عمدہ غذا نا وقت لی جائے۔ عمدہ پہلی غذا کے ہضم سے فارغ نہ ہو مگر دوسری غذا لے لی جائے تو گو محمود ہو مگر فاسد ہو جائے گی کیونکہ پہلی غذا سے ملنے کے بعد فساد پیدا ہو جائے گا۔

۶۔ غذا لینے کی ترتیب خراب ہو۔ مثلاً قابض، ترش اور دشوار ہضم غذا پہلے لے لی جائے اور بعد میں تر، لیسدار اور شیریں۔

اسی نکتہ سے یہ بات بھی پیدا ہوتی ہے کہ معدہ کو بلغم سے قے کے ذریعہ صاف کر دیا جائے۔ کیونکہ اس میں مرارہ تھوڑا آ جاتا ہے۔ ایسا کرنا اس لئے ضروری ہے کہ معدہ کے اندر کوئی بے چینی پیدا نہ ہو۔ قے ہر ماہ دو دن مسلسل کی جائے۔ زیادہ قے کرنا معدہ کے لئے مضر ہے اس کی وجہ سے معدہ فضلات کی آماجگاہ بن جاتا ہے کیونکہ فضلات فنا ہوں گے تو معدہ کے اندر نالیوں سے دیگر فضلات کا انصباب لازماً ہوگا۔ (حنین)

یہ محل نظر ہے۔ دیکھئے باب الاستفراغات۔

غذا قبول نہ کرنے والے معدہ کا نسخہ:

جند بید ستر ساڑھے ۳ گرام، قسط شیریں ساڑھے ۳ گرام، مر ساڑھے ۳ گرام، سنبل الطیب ساڑھے ۳ گرام، فلفل سیاہ، فلفل سفید ساڑھے ۳ گرام، دار چینی ساڑھے ۳ گرام، قنہ ساڑھے ۳ گرام، افیون ساڑھے ۳ گرام، سلجے ۷ گرام، مر کو شراب ریحانی میں اور اسی طرح افیون کو بھی بھگو دیں۔ پھر پیس لینے کے بعد تمام دواؤں کو شہد میں یکجا کر لیں۔ مقدار خوراک ساڑھے ۴ گرام۔ (قربادین)

جسے اپنی صحت کی حفاظت مقصود ہو وہ معدہ کے اندر غذا کو فاسد ہونے سے بچائے۔ ہضم کا عمل دراصل معدہ کے زیریں حصوں میں ہوتا ہے۔ غذا فاسد اس لئے ہوتی ہے کہ معدہ کے اس گوشہ میں یا باہر کوئی بیماری ہوتی ہے۔ معدہ کی بیماری سوء مزاج ورم وغیرہ یا بلغم اور ردی خلطوں کی وجہ سے ہوتی ہے جو معدہ کے اندر جمع ہو کر جرم معدہ سے چٹ جاتی ہیں۔ ورم فلفمونی، ڈھیلا، صلب یاد گیر نوعیت کے پھوڑوں اور زخموں کی شکل میں ہوتا ہے۔ یہ بیرونی یا اندرونی ہوں گے۔ یا نیند کی وجہ سے ہوں گے یا غذا کی کمیت یا بد ترتیبی سے ہوں گے۔ دھانی ڈکاریں یا اسی قسم کی دیگر ڈکاروں کا سبب حرارت ہوتی ہے کیونکہ حرارت ایک قسم کے تعفن کا نام ہے کیونکہ کوئی بھی کھانا جو زیادہ گرم نہیں ہوتا وہ متعفن نہیں ہوتا۔

گرم مزاج کے غلبہ میں پیاس اور باریک بخار ہوتا ہے۔ سوء مزاج بارد کی وجہ سے ہاضمہ

خراب ہوتا ہے تو نہ پیاس کا احساس ہوتا ہے نہ بخار ہوتا ہے۔ غذا بحالہ باقی رہتی ہے۔ معدہ کے اندر تغیر نہ ڈکاروں میں ہوتا ہے نہ قے میں یہ مزاج بارد کی انتہا ہے۔ مزاج کے اندر برودت کم ہو حتیٰ کہ غذاؤں پر اثر انداز ہو مگر اس حد تک اثر انداز نہ ہو کہ عمل ہضم مکمل ہو سکے تو لی جانے والی غذا میں اگر برودت کی جانب مائل یا دونوں فاعل کیفیتوں کے درمیان معتدل ہوں تو ڈکاریں ترش آئیں گی، غذاؤں کا مزاج گرم ہو اور طبقاً نفاخ ہوں تو ان سے غلیظ بخاری قسم کی ریاہ بنے گی۔ سوء مزاج حار یا بارد کی وجہ سے ہاضمہ پر آفت آجاتی ہے تو ہضم کا عمل تیزی سے برباد ہو جاتا ہے۔ اس کا علاج زیادہ آسان ہے۔ کیونکہ طاقتور کیفیتوں کے ذریعہ معدہ کی اصلاح ہو جائے گی۔ سوء مزاج رطب یا یابس کی وجہ سے ہاضمہ پر آفت آتی ہے تو ہاضمہ بڑی دیر میں خراب ہوتا ہے۔ اس کی اصلاح بھی اسی طرح دشوار ہوتی ہے کیونکہ اس کا علاج کمزور کیفیتوں کے ذریعہ ہوتا ہے۔ بالخصوص جبکہ ترطیب کی ضرورت ہوتی ہے۔

جس زمانہ میں سوء مزاج بارد و سوء مزاج حار کا ازالہ ہوتا ہے وہ برابر ہے، خطرہ کسی میں بھی نہیں ہے کیونکہ تبرید کی ضرورت ہوتی ہے اور معدہ کے ہمسایہ کوئی عضو سرد یا کمزور ہوتا ہے تو برودت پہونچانے والی چیزوں سے کوئی بڑا نقصان پہونچے بغیر نہیں رہ سکتا۔ سوء مزاج رطب و یابس میں خطرہ غیر مساوی ہوتا ہے کیونکہ جس زمانہ میں سوء مزاج یابس کا علاج کیا جاتا ہے وہ اس زمانہ سے کئی گنا زیادہ ہوتا ہے جس میں سوء مزاج رطب کا علاج ہوتا ہے۔ ان دونوں مزاجوں کے اندر زیادتی ہوتی ہے تو رطب کا انجام استسقاء اور یابس کا ذبول (لاغری) ہوتا ہے۔ البتہ معدہ کے اندر گرم فساد پہونچنے سے پہلے ان دونوں بیماریوں میں ہاضمہ جاتا رہتا ہے۔ (حنین)

لہذا ایسی صورت میں دونوں ساقط ہیں۔ (مؤلف)

خارج سے غلطی، سکون اور حرکت پیدا کرنے میں غلطی کرنے ہوتی ہے۔ مثلاً آدمی زیادہ یا کم سونا شروع کر دے یا ناوقت سوئے۔ یا ریاضت غذا لینے کے بعد کرے، یا کم یا زیادہ کرے۔ یا ریاضت سے ذرا پہلے یا آرام سے پہلے ترک ریاضت کے وقت غذا لے۔ یا معدہ کو بری طرح بھرنے سے پہلے غذاؤں کی مقدار میں خرابی پیدا کر لے۔ یا غذا کی کیفیت خراب کرے۔ مثلاً بھید گرم یا بھید سرد غذا یا غلیظ کیسی غذا استعمال کرے۔ یا غذا کے اندر بدترتیبی پیدا کر لے۔ مثلاً بطنی البھضم غذا لینے کے بعد سریع البھضم غذا لینے لگے۔ یا غذا ناوقت استعمال کرے۔ مثلاً پہلی غذا کے ہضم ہونے سے پہلے یا حرکت و ریاضت سے قبل کھانا کھائے۔

گرم اور حرارت پیدا کرنے والی نیز دھانی اور بھٹی ہوئی غذا میں ڈکاروں کو دھانی بنادیتی ہیں۔

تجویف معدہ کے اندر صفراوی خلط موجود ہو یا سوء مزاج معدہ حار و بارد ہو تو ڈکاریں ترش ہو جاتی ہیں۔
 دھانی ڈکاریں دیکھیں جن کا باعث غذاؤں کا مزاج نہ ہو تو اس کی وجہ پھر معدہ کی حرارت
 ہوگی۔ ڈکاریں ترش ہوں مگر باعث سرد غذائیں نہ ہوں تو وجہ معدہ کی برودت ہوگی مگر یہ واضح نہ
 ہوگا کہ حرارت یا برودت سوء مزاج معدہ بن گئی ہے یا کوئی خلط ہے جو فصائے معدہ کے اندر آرہی
 ہے۔ لہذا جانچ کر لیں وہ اس طرح کہ مریض کو مخالف غذائیں دیں۔ مثلاً جس مریض کے معدہ میں
 کھانا فاسد ہو کر دھانیت اختیار کر لیتا ہو اسے جو کھلائیں اور جس کی غذا ترشی میں تبدیل ہو جاتی ہو اسے
 شہد وغیرہ دیں۔ اس کے باوجود ڈکاروں کی خباثت بحالہ باقی رہتی ہو تو سبب غذائیں نہ ہوں گی۔ اب
 اگر یہ معلوم کرنا چاہیں کہ وجہ سوء مزاج معدہ ہے تو تجویف معدہ کی کوئی خلط تو یہ دیکھیں کہ براز میں
 صفراء خارج ہو رہا ہے یا بلغم کیونکہ خلط تجویف معدہ کے اندر ہی ہوتی ہے۔ قے کے ذریعہ اس کا فیصلہ
 واضح ہو سکتا ہے مگر جس مریض کے لئے قے کرنا دشوار ہو اسے قے کرنا ضروری نہیں ہے۔ غذاؤں
 کی وجہ سے کسی خلط کا رنگ آگیا ہو تو اس کا سبب مزاج معدہ کا فساد یا کوئی ایسی خلط ہوگی جو معدہ کے
 اندر چپکی ہوئی اور اس کے طبقات کے اندر سرایت کئے ہوئے ہے یہ خلط گرم ہے تو اسکی علامت یہ
 ہے کہ پیاس لگے گی۔ سرد ہے تو کیفیت برعکس ہوگی۔ (حنین)

حنین کی تحریر میں کوئی مثال نہیں دی گئی ہے جالینوس کہتا ہے کہ معدہ میں جو خلط سرایت
 کئے ہوگی اس میں لازماً، متلی اور قے کے اندر دشواری ہوگی اور جو خلط تیرتی ہوگی اس میں متلی اور قے
 دونوں ہوں گی۔ (مؤلف)

معدہ کے اندر خلط کبھی جرم معدہ میں سرایت کئے ہوئے ہوتی ہے یا طبقات معدہ کے ساتھ
 چپکی ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں اس خلط سے غذائیں رنگین ہو کر خارج نہ ہوں گی اس حالت میں اور
 سوء مزاج کے مابین فرق یہ ہے کہ سوء مزاج میں متلی ہوگی اور پہلی حالت میں متلی نہ ہوگی، ہاضمہ
 خراب، جگر اور تلی کی خرابی سے بھی ہوتا ہے۔ لہذا تشخیص کر لیں اور دیکھ لیں بیماری کیسی ہے، گرم
 ہے یا سرد۔ خلط حار کی علامات میں پیاس اور بارد میں برعکس علامت ہوگی۔ (حنین)

سوء ہضم کے کچھ دوسرے اسباب بھی ہیں۔ مثلاً آب و ہوا، حمام، مشروب کی کمی، کثرت
 سے خون کا خارج ہونا، جماع، ذہنی افکار، اور سبب کی دریافت میں کمی، سبب سوء مزاج حار ہو تو اسے
 سرد کریں، اسی طرح برعکس حالت میں برعکس عمل کریں فوری فائدہ ہوگا۔ علاج سے فائدہ ہو تو اس
 کا مطلب یہ ہے کہ قیاس آرائی درست ہے۔ (مؤلف)

جن چیزوں کے ذریعہ خلط بارد یا سوء مزاج بارد کا علاج ہوتا ہے وہیں فلا فلی وغیرہ اور خالص شراب خلط حار کا علاج شربت افسنتین اور یار ج فیقر کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔ اس کے ذریعہ فائدہ ہو رہا ہے تو تشخیص صحیح ہے لہذا طریقہ علاج اختیار کریں، بیماری بالکل جاتی رہے گی۔ (حنین)

ایسا ہی سوء مزاج غیر مادی کا حال بھی ہے۔ (مؤلف)

دواؤں کے استعمال سے کوئی نقصان پہونچے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ تشخیص غلط ہے۔ غذائیں ایسی ہوں کہ نہ فاسد ہوتی ہوں نہ تبدیل ہوتی ہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ معدہ بیحد کمزور ہو چکا ہے اس طرح کی حالت کبھی کثرت غذا، غذا کے اندر شدت قبضیت یا اسکی غلظت سے بھی ہوتی ہے۔ اگر ایسی کوئی وجہ نہ ہو تو مزاج معدہ کا حد درجہ کمزور ہونا ہی سبب ہے۔

جس شخص کا مزاج معدہ آتش ہو تو اس کے اندر گوشت کم ہوتا ہے کیونکہ خون کم بنتا ہے اور خراب بنتا ہے۔ غذا جگر کو پہونچتی ہے جو فاسد ہو جانے کے بعد بدبودار تیز قسم کا خون بناتی ہے اس سے اعضاء کو بہت کم غذائیت حاصل ہوتی ہے کیونکہ سوء مزاج کی وجہ سے اعضاء کو کراہیت ہوتی ہے۔ (حنین)

یہ بات اس وقت ہوتی ہے جب مزاج بن گیا ہو، مزاج اصلی ہو تو یہ کیفیت پیدا نہیں ہوتی کیونکہ ایسی صورت میں گوشت کا مزاج، معدہ کے مزاج کی جانب مائل ہوتا ہے۔ (مؤلف)

مذکورہ مریضوں کی فصد کھولی جائے تو نکلنے والا خون خراب رنگ اور خراب کیفیت کا حامل ہوگا جسم کمزور و نحیف اور رگوں سے کثرت خون کے باعث ادرار ہوگا کیونکہ گوشت خون سے کم ہی غذا لیتے ہیں۔ (حنین)

ایسے مریضوں کا علاج ایسی سرد غذاؤں سے کیا جائے گا جو دخانیت میں تبدیل نہ ہوتی ہوں اور مشکل سے فاسد ہوتی ہوں۔ معدہ کے اندر جا کر یہ معتدل ہو جاتی ہیں، کچھ لوگ ایسے ملیں گے جو چٹانی مچھلیوں کو ہضم کرنے کے مقابلہ میں گائے کا گوشت اچھی طرح ہضم کر لیتے ہیں مذکورہ کیفیت اگر فقط سوء مزاج کی پیداوار ہے تو قبل از غذا بار د مشروبات مثلاً شربت سیب وغیرہ دیئے جائیں گے اس کے بعد غذا ترش اور ایسی دی جائے گی جو فساد سے دور ہو کیونکہ معدہ کے اندر فساد غذا ہی دخانیت پیدا کرتی ہے۔

غذا پر معدہ کی گرفت کمزور اور بیحد خراب ہو تو اس سے قراقر پیدا ہوتا ہے کبھی نفخ بھی ہو جاتا ہے گرفت عمدہ ہو مگر گرفت مدت ضرورت سے کم ہو تو اس سے ہضم میں کمی واقع ہوتی ہے، اس کے نتیجہ میں غذا خارج ہو جاتی ہے براز نرم ہوتا ہے، جگر کو پہونچنے والا جو ہر کم ہوتا ہے، براز میں

لازمًا بدبو پیدا ہو جاتی ہے۔ کبھی اس کیفیت کے ساتھ سوزش یا نفخ پیدا ہو جاتا ہے۔

کبھی غذا پر معدہ کی گرفت تو مکمل ہوتی ہے مگر ساتھ میں ریشہ ہوتا ہے۔ علامت یہ ہے کہ غذا کے بعد نہ قراقر پیدا ہو گا نہ نفخ اور نہ ہچکی۔ مگر مریض بوجھ کے نیچے جانے اور ڈکار کا خواہشمند ہو گا۔ اور ناقابل بیان حد تک تنگی محسوس کرے گا۔ قوت مغیرہ کا فعل جاتا رہتا ہے یا فاسد ہو جاتا ہے جاتے رہنے کی ضرورت میں غذا جوں ہی لی جاتی ہے خارج ہو جاتی ہے اور فاسد ہونے کی صورت میں غذا اثرشی، دخانیت اور بدبو میں تبدیل ہو جاتی ہے قوت دافعہ کا فعل جاتا رہتا ہے جیسا کہ ایلاؤس کی حالت میں ہوتا ہے یا اس کا فعل کم ہو جاتا ہے جیسا کہ فضلہ کے نکلنے میں دیر ہوتی ہے۔ غیر معروف قسم کا تغیر ہوتا ہے، چنانچہ نفخ سے بہت پہلے یا بہت بعد میں طبیعت فضلہ کا اخراج کرنے لگتی ہے۔ معدہ کے اندر نفخ کمزور حرارت کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے چنانچہ اخلاط معدہ پر حرارت کا عمل کمزور ہوتا ہے اس قسم کی غذاؤں سے ریح کا حال وہی ہوتا ہے جو نفخ کا ہوتا ہے۔

کبھی معدہ کی حرارت طاقتور ہوتی ہے کیونکہ نفخ تو نفاخ غذاؤں سے پیدا ہوتا ہے مگر ایسی حالت میں نفخ غلیظ اور رکا ہوا نہیں ہوتا بلکہ لطیف ہوتا ہے اور ایک یا دو ڈکاروں کے ذریعہ جاتا رہتا ہے۔ کبھی اس کا استفرغ نیچے سے ہو جاتا ہے پہلی حالت کا علاج ملطف ادویات سے کریں، معدہ پر روغن کی مالش کریں جس کے اندر ناخنواہ، زیرہ اور کاشم جوش دے لی گئی ہو۔ ضرورت ہو تو حقنہ بھی دیں۔ نفخ غلیظ ہو تو روغن کے اندر سداب اور حب الغار جوش دیں۔ اور اس کے اندر زیتون اور روغن غار شامل کر کے حقنہ دیں۔ (حنین)

کسی پی جانے والی دوا کا تذکرہ نہیں کیا ہے کیونکہ اس سے اندیشہ ہے کہ بخونت پیدا کرنے والی دوا زیادہ ریح پیدا کرے گی۔ یہ محل نظر ہے۔ (مؤلف)

درد کی شدت سے کبھی ورم ہو جاتا ہے ایسی حالت کے اندر ملطف تر کر کے پیہ بٹ اور پیہ مرغ جیسی مسکن دوائیں دیں، یہ دوائیں شدید دردوں کے اندروں جاتی ہیں، ہلکے دردوں میں جاوڑس کے ذریعہ تکمید کریں۔ پیچوں سے شدید دردوں میں سکون ہوتا ہے۔ جند بید ستر کو طے ہوئے (Mixed) سرکہ کے ہمراہ پیٹیا زیت عقیق کے ہمراہ اس کا ضاد استعمال کرنا اس درد کے اندر مفید ہے جس کا تحلیل ہونا دشوار ہوتا ہے شکم کے مروڑ میں تو بے انتہا فائدہ ہوتا ہے۔ زراوند طویل ان دردوں کے اندر مفید ہے جو شکم کے اندر کسی سدہ یا غلیظ ریح کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں معدہ کے اندر نفخ اور تناؤ پیدا ہو تو ۸ گرام جعدہ جوش دیکر پلائیں یا فونج نہری کے جو شانہ میں تھوڑی شہد ملا کر پلائیں۔

معدہ کے اندر ریح غلیظ یا برودت کی وجہ سے درد ہو تو زیادہ تر خالص شراب سے سکون

ہو جاتا ہے۔ درد کا حصہ ساکن ہو جاتا ہے، مریض سو جاتا ہے سو کر اٹھتا ہے تو بالکل صحتیاب ہو جاتا ہے شراب تھوڑی غذا لینے کے بعد پی جائے۔ معدہ کے اندر صفراوی یا بلغمی اخلاط جمع ہوں تو قے کرنے کا حکم دیں قے کرنے کے بعد معدہ کے اوپر خوشبودار قابض ادویات کا ضماور کھیں اور ایسی غذائیں دیں جو عمدہ طور پر ہضم ہوتی ہوں، مشکل سے فاسد ہوتی ہوں اور جن کے اندر تھوڑی قبضیت ہو اسکی علامات بیان کی جائیں گی۔ کسی شخص کو کثیر غذا کھانوں سے متلی ہو جاتی ہو تو اسے لینے پر مجبور کرنے پر اسے شدید متلی ہونے لگے گی۔ اس کے لئے چرپری غذا لینا ممکن ہوتا ہے، اس سے نفخ معدہ کے اندر تناؤ اور متلی بھی ہوتی ہے۔ ڈکار آنے سے آرام ملتا ہے۔ کھانا زیادہ تر فاسد ہو کر ترشی میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت کے اندر معدہ میں بلغم جمع ہو جاتا ہے، جس قدر بلغم یہاں رکتا ہے اس قدر اس کے اندر لزوجت (لسی) پیدا ہو جاتی ہے۔ قے ہو جانے کے بعد تمام تکلیفوں کے اندر سکون ہو جاتا ہے۔

مہینہ میں ایک یا دو بار گرم چرپے کھانوں کے ذریعہ قے کرنے کا حکم دیگر بزرگان قدیم نے عمدہ راہ دکھائی ہے۔ اس سے معدہ بلغم سے صاف ہو جاتا ہے۔ یہ معدہ کے زیریں حصوں کے دوروں کا بیان تھا فم معدہ میں کھانا اوپر جانے اور سستی سے نیچے اترنے کی کیفیت لاحق ہوتی ہے یعنی زوال اشتہا ہو جاتا ہے۔ تھوڑی دیر کے لئے بھی مریض غذائیں نہیں لیتا تو متلی اور ابکائیاں آنے لگتی ہیں۔ جلد ماکول و مشروب نہ لے تو کبھی صرع تشنج اور متلی لاحق ہونے لگتی ہے۔ فم معدہ کی بدولت، اشتراک کے باعث مایٹو لیا، صرع اور نگاہ میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے، یہ خرابی بالکل نزول الماء کے اعراض جیسی ہوتی ہے۔ نیز درد سر اور دیگر امراض لاحق ہو جاتے ہیں۔ البتہ اکثر خاص طور پر زوال اشتہا، بری خواہشات، متلی، خفقان، ہچکی، کثرت اشتہا اور غذا تیرنے کی حالت پیدا ہوتی ہے۔ معدہ کے اندر کوئی سرد خلط جمع ہو جاتی ہے تو اشتہا میں ہیجان پیدا ہو جاتا ہے۔ صفراوی خلط یا نمکین بلغم جمع ہو جاتا ہے تو شراب کی خواہش ابھرتی ہے کیونکہ معدہ ان دونوں باتوں سے خشک ہو جاتا ہے۔

(حنین)

خلط بلغمی ہوتی ہے تو آب گرم سے پیاس کے اندر سکون ہو جاتا ہے صفراوی ہوتی ہے تو گرم پانی سے پیاس میں ہیجان ہوتا ہے اور مریض سرد چیزوں کا مشتاق ہوتا ہے۔ اس کی دوسری علامات بھی ہیں (مؤلف)

بھوک کے زائل ہونے کا باعث حرارت کی زیادتی ہے بے خوابی سے چونکہ جسم بہ کثرت تحلیل ہوتا ہے اس لئے اشتہا میں ہیجان پیدا ہوتا ہے جس بے خوابی کے اندر مریض چت لینا ہوتا ہے

تاہم نیند نہیں آتی اس میں قوت تحلیل ہوتی ہے اشتہا اور ہضم کم ہوتا ہے نیز تمام طبعی افعال کم ہو جاتے ہیں، حتیٰ کہ تھوڑی گہری نیند کے مقابلہ میں بھی زیادہ کم ہو جاتے ہیں۔ ہم کلیہ زوال اشتہا اور خراب چیزوں کی خواہش کا تذکرہ ایک باب کے اندر کر چکے ہیں۔ یہ سب معدہ کے امراض ہیں۔ انہی امراض میں ان کا ذکر پہلے ہوتا ہے زوال اشتہا، آلات اشتہا کے اندر ردی اخلاط کے اجتماع یا شہوانی طاقت کے کمزور ہو جانے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ (حنین)

بشرطیکہ سوء مزاج حار کی علامت ملتی ہو۔ اخلاط ردیہ کی وجہ سے لاحق ہونے والے زوال اشتہا کا علاج گرم غذاؤں کے ذریعہ کریں، اخلاط ردیہ کا استفراغ قے اور اسہال کے ذریعہ بھی کیا جاسکتا ہے، اس کے بعد ان اخلاط کی کیفیت کی اصلاح اور تعدیل کریں۔ شہوانی قوت کی کمزوری کا علاج اصلاح جگر کے ذریعہ کریں (مؤلف)

زوال اشتہا تمام مزمن بیماریوں کے اندر ردی ہوتا ہے بالخصوص خونی دستوں کے اندر، کیونکہ بہ کثرت رطوبت کی وجہ سے خون فم معدہ میں جمع ہو جاتا ہے، جس سے اشتہا زائل ہو جاتی ہے۔ لہذا لازماً زوال اشتہا قوت کی موت کا باعث بنتا ہے۔ فم معدہ کے اندر کبھی خفقان ہو جاتا ہے اس کا تذکرہ ہم باب الخفقان میں کریں گے۔ فم معدہ کے اندر کبھی غذا بہ کثرت ڈکاروں کی وجہ سے جمع ہو جاتی ہے چنانچہ سوء ہضم کا باعث بنتی ہے۔ ایسی حالت میں سکون پہونچانا ضروری ہوتا ہے۔ اخلاط ردیہ سے فم معدہ کے اندر پیدا ہونے والے تمام دردوں میں ان دواؤں سے نفع ہوتا ہے جو صبر کے ہمراہ تیار کی جاتی ہیں۔ قابض چیزیں بیحد مضر ہوتی ہیں معدہ کے اندر بہ کثرت رقیق، ردی المزاج رطوبتوں کا اجتماع ہوتا ہے تو تکلیف رطوبتوں کے مقدار کی وجہ سے ہوتی ہے۔ یہ رطوبتیں فم معدہ کو غرق کر دیتی ہیں اور اسے جوھڑ کے مانند بنادیتی ہیں۔ ایسی حالت کے اندر قابض دوائیں اور غذائیں سب بیحد مفید ہوتی ہیں۔ کیونکہ ان سے عضو بیمار کو طاقت پہونچتی ہے۔ جیسا کہ رطوبت سے مسترخی جوڑوں کو قوت حاصل ہوتی ہے۔ اس بیماری کا علاج معدہ کی دیگر بیماریوں کے مقابلہ میں زیادہ آسان ہوتا ہے۔ یہ رطوبت جرم معدہ کے ساتھ چسکی ہوتی ہے بایں ہمہ اس کے اندر کسی قدر گاڑھاپن بھی ہو تو قابض دواؤں کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان دواؤں کے ساتھ ملطف دوائیں بھی شامل کر دیتے ہیں۔ برودت ہو تو قابض دواؤں کے ہمراہ کچھ گرم چیزیں بھی شامل کریں۔ اسکی سب سے صحیح علامت زوال اشتہا ہے۔ بعض لوگوں کو یہ پیش آتا ہے کہ کھاتے ہیں تو خود سے یہ محسوس ہوتا ہے کہ زیادہ حرکت کریں گے تو فوراً قے ہو جائے گی۔ یہ بات خراب رطوبت کی وجہ سے ہوتی ہے جو فم معدہ کو بھگودیتی ہے یا معدہ کی کمزوری کی وجہ سے ہوتی ہے۔ خراب رطوبت کی وجہ سے ہو تو عارضہ

غذا نہ لینے کی صورت میں بھی باقی رہے گا۔ ان تمام قابض غذاؤں اور دواؤں سے اجتناب کریں جن کے اندر مسخن اور بھفف چیزیں شامل ہوں۔ معدہ کو عارض ہونے والی اکثر بیماریاں چونکہ رطوبتوں سے پیدا ہوتی ہیں اس لئے قابض چیزیں زیادہ مفید ہوتی ہیں۔ بالعموم ان کے اندر برودت ہوتی ہے جس کے لئے ساتھ میں مسخن دواؤں کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تجربہ سے جو دوائیں معدہ کے لئے اکثر مفید ہوتی ہیں وہ مسخن اور قابض ادویات کا مرکب ہوتی ہیں۔

نم معدہ میں ورم حار پیدا ہو جائے تو قابض دوائیں استعمال کریں کیونکہ محلل ادویات تنہا طاقت کو تحلیل کر کے برباد کر دیتی ہیں۔ لہذا سب سے زیادہ موافق ضاد وہ ہوتے ہیں جو صبر، مصطکی اور روغن نار دین سے تیار کئے جاتے ہیں، کبھی ان کے اندر حسب ضرورت عصارہ حصرم اور افسنتین کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ یہ اور ام طویل الممدت ہو جائیں تو خوشبودار مرکب اور محلل دوائیں استعمال کریں۔ مثلاً ناخونہ سے تیار کردہ دوا۔ اس دوا کے تمام مرکبات مراق کے مزمن اور م میں مفید ہوتے ہیں۔

قرص گلاب قنّے و پیاس کی مسکن اور سوء مزاج رطب معدہ میں مفید ہے۔ گل سرخ تازہ ۲ گرام، اصل اسوس چار، سبئل ہندی ایک، شراب شیریں میں گوندہ لیں اور آب سرد کے ہمراہ نوش کریں۔ زبان کے نیچے بھی رکھی جاتی ہے۔

غذا کی قنّے، شدید متلی اور نفخ کے لئے مفید اقراص:

تتم کرفس چھ افسنتین چار، مصطکی چار، فلفل دو، مردو، افیون دو، دار چینی چھ، جند بید ستر دو، قرص جو زن ساڑھے ۴ گرام، پانی میں گوندہ کر بنائیں۔ ایک بار ۱۳۶ گرام (Mixed) شراب کے ہمراہ استعمال کریں۔

ہیضہ میں بیحد مفید ہے۔ عمدہ، محلل وغیرہ زیادہ اور گاڑھا ضاد تیار کرنا چاہیں تو مذکورہ نسخہ استعمال کریں۔

درد معدہ کی وجہ سے غذا معدہ کے اندر نہ رکتی ہو تو حسب ذیل علاج کریں۔ زردی بیضہ مرغ بھنی ہوئی۔ شہد ایک چمچہ، مصطکی ۵۰۰ ملی گرام سے ۲ گرام تک۔

مصطکی کو اچھی طرح پیس لیں اور زردی بیضہ میں شامل کریں اور شہد کے ساتھ سب کو انڈے کے چھلکے کے اندر رکھیں اور گرم رالھ پر بھونیں ایک لکڑی کے ذریعہ اسے حرکت دیتے رہیں۔ تین دن کھائیں۔

دردِ معدہ کی وجہ سے کھانا قے ہو جائے تو قسب پس کر اس کے اوپر تھوڑا شربت آس چکائیں اور گوندہ کر اس میں شراب اور تھوڑی شہد شامل کریں۔ کتاب الیامر کو دوبارہ دیکھ لیں کیونکہ یہ تمام دوائیں اسی سے منتخب کردہ ہیں، ہو سکتا ہے کوئی دوا اپنی جہت کے مطابق مل جائے کیونکہ یہ بیماری سرد ہوتی ہے یہی بیماری علی مؤذن کو ہوئی تھی۔

متلی ہوتی ہو مگر قے میں دشواری ہو اس کے لئے مفید دوا:

دھنیا خشک، سداب خشک، ہم وزن، Mixed شراب کے ہمراہ نوش کریں۔ ساتھ میں سوزش ہو تو آب سرد کے ہمراہ استعمال کریں۔

مفید دوا جو ہضم میں مدد دیتی ہے اور ڈکاریں لاتی ہے:

بخسوسن آسانجونی، ۳۴ گرام، مصطکی ۳۴ گرام، زیرہ ۳۴ گرام، ماء العسل میں جوش دیں اور استعمال کریں۔

دیگر ادویہ جو ڈکاریں لاتی ہیں:

زیرہ، فلفل، تھوڑی سداب سرکہ میں شامل کریں اور خوب پختہ کر کے بطور سالن استعمال کریں۔

دیگر ادویہ جو کھانا قے ہو جانے میں مفید ہیں:

ختم کر فس ۶، انیسون ۶، فستقین ۶، مر ۹ گرام، قرص بنائیں۔ مقدار خوراک ساڑھے ۴ گرام ہمراہ آب سرد۔ (حنین)

سرد پانی پینے سے شراب کے مقابلہ میں اشتہا زیادہ پیدا ہوتی ہے۔ سرد آب دہوا اشتہا کے لئے زیادہ مددگار ہوتی ہے۔ (ردفس)

حمیات میں ابن ماسویہ کے بیان کے مطابق ایجاد کردہ نسخہ:

بتلائے بخار اور ساقط الاشتہا مریضوں کے لئے جوارش:

بہی اور سیب کے تراشوں کو سرکہ میں ڈبو کر جوش دیں حتیٰ کہ پختہ ہو کر سرخ ہو جائیں پھر انہیں کوٹ کر نچوڑ لیں اور اس کے اوپر سرکہ کا ۲ حصہ قصب کی شہد شامل کر کے جوش دیں حتیٰ کہ

گاڑھا ہو کر جمننا شروع ہو جائے، پھر اس پر ۷۰ گرام عود، ۷۰ گرام مصطلکی جو تھوڑے پانی میں حل کر لی گئی ہو، اور ۲۰۰ گرام عرق گلاب ڈالیں اور سب کو اس حد تک جوش دیں کہ گاڑھاپن آجائے۔ حیرت انگیز نسخہ ہے، بخار کو زائل کر دے گا۔ عود، مصطلکی، اور ساڑھے ۸ گرام عود قر نفل کو ریشمی کپڑے سے چھان لینا اور کسی صاف ہاون کے اندر عرق گلاب کے ہمراہ اسقدر پیس لینا ضروری ہے کہ تحلیل ہو جائیں جو حصہ حل ہوتا جائے یکے بعد دیگرے کسی تانبے کے برتن میں انڈیل لیں، پھر اس قدر جوش دیں کہ گاڑھاپن آجائے۔ یہ حیرت انگیز رب تیار ہو گا، اشتھا کو کھولتا اور قے کو سکون دیتا ہے۔ (مؤلف)

معدہ کے اندر ورم ہو تو عرق عنب، العلب اور عرق کاسنی۔ ۶۸-۶۸ گرام، لب خیار شمر ساڑھے ۱۰ گرام، روغن کدوروغن بادام شیریں ۷۰ گرام پلائیں اور بنخ عظمی، بابونہ، بنفشہ خشک، آرد جو عظمی، اصل السوس، ناخونہ، موم، روغن بنفشہ، سب کو یکجا کرے بطور ضماد استعمال کریں۔ شکم نرم ہو تو ضماد رکھنے میں عجلت نہ کریں۔ پہلے شکم کو روکیں پھر ضماد کے ذریعہ علاج کریں۔ (ابن ماسویہ)

ایک نوجوان کو شدید درد تھا، حتیٰ کہ بیہوش اور عرق آلود ہو جاتا تھا میں نے اسے قے اور اسہال کا حکم دیا۔ پھر نرم مقوی غذائیں دیں تاکہ اس کے ساتھ خلط مل جل جائے۔ خرابی کی اصلاح ہو جائے، پھر ان غذاؤں کی اعانت علاج کے ذریعہ ہوئی چنانچہ مریض صحتیاب ہو گیا۔ (فیلگریوس)

خلط معدہ کے اندر محبوس ہو، چپکی نہ ہونہ ہی طبقات معدہ کے اندر ڈوبی ہوئی ہو تو کہا گیا ہے کہ یہ خلط تیرتی ہوتی ہے۔ مزاج حار معدہ کے فساد سے بہ کثرت پیاس اور التهاب لاحق ہوتا ہے۔ سرد چیزوں کے استعمال سے فائدہ ہوتا ہے، گرم چیزوں سے تکلیف ہوتی ہے، یہی حالت کبھی اس وقت بھی ہوتی ہے جب سوء مزاج مادی ہوتا ہے۔ (ابن سرائیون)

فرق و امتیاز قائم کرنا لازم ہے (مؤلف)

خلط مادی ہو تو سب سے پہلے قے یا اسہال جو بھی مریض کے لئے آسان ہو، کے ذریعہ تنقیہ کریں، مسہل ایسی دواؤں کے ذریعہ دیں جو نرمی سے صفراء کو اس طرح خارج کر دے کہ سخونت پیدا نہ ہو۔ مثلاً افسنتین، شاحترہ اجاص (آلو بخارا) اور تمر ہندی کا جو شانہ بار بار دیں حتیٰ کہ خلط کا تنقید ہو جائے غذا میں چوزے دیں کیونکہ اس سے معدہ کا التهاب جاتا رہتا ہے نیز حصرم اور سماق بھی دیں معدہ کی طرف صفراء کا انصباب جگر سے ہو رہا ہو تو فصد کھولیں پھر ہلیلہ و سقمونیا کے ہمراہ ماء الحین پلائیں اور کھانے میں بیجد سرد ترش غذائیں دیں۔ فساد مزاج غیر مادی ہو تو گائے کا دہی اور طباشیر، صندل گل سرخ، اور کافور کے قرص دیں، معدہ کے اوپر سرد کرنے والے ضماد رکھیں۔ مزاج بارد کے

فساد میں تریاق ساڑھے ۳ گرام، پرانی شراب کے ہمراہ یا بھرنیا، مہیہ کے ہمراہ یا مصالحہ جات کے ساتھ تیار کی ہوئی شراب یا آب مصطکی، سنبل واذخر کے ہمراہ امیر دسیا، اور دواء المسک تلخ دیں۔ سرد مادہ موجود ہو تو قاطع ادویات کے بعد قئے، حب صبر اور حب افادیا کے ذریعہ تنقیہ کریں، اس کے بعد زیرہ، فلافل، اور زنجبیل مربی اور غذا میں گرم چیزیں دیں۔ قرص ورد پر مصطکی اور کچی عود شامل کر لینا مفید ہے۔ اسے انیسون کے جو شانہ کے ہمراہ استعمال کریں پرانی اور مصالحہ جات ملی ہوئی شراب اور مصالحہ جات کے ہمراہ شہد پھیں۔ معدہ پر میسون، سک، عود، مصطکی اور قسط وغیرہ کا ضماد رکھیں۔
 نم معدہ مری سے زیادہ حساس ہوتا ہے۔ (ابن سرائیون)

ورم حار معدہ:

ممکن ہو تو پہلے فصد کھولیں پھر مبرد دواؤں کا ضماد رکھیں۔ ان دواؤں کے ساتھ قابض اور خوشبودار چیزیں شامل کریں اس کے بعد عرق عنب الثعلب، عرق کاسنی اور خیار شہز سا توہ دن تک پلائیں بشرطیکہ طبیعت کے اندر خشکی موجود ہو، آٹھویں دن اس میں تھوڑا عرق کر فس، عرق بادیان اور ۲ گرام قرص ورد کا اضافہ کریں، حرارت پھر بھی باقی رہے تو عرق عنب الثعلب اور عرق کاسنی مسلسل لیتے رہیں اور بقیہ ترک کر دیں حتیٰ کہ حرارت میں انحطاط آجائے۔ انحطاط آ جانے کے بعد اس میں تھوڑا عصارة افسنتین اور مصطکی شامل کر لیں۔ غذا پہلے ہفتہ میں اور انحطاط کے وقت تک ماش، بھوا، سرد سبزیاں، شربت گلاب اور آب آلو بخارا دیں، انحطاط کے بعد سکنجبین پلائیں، التهاب جب تک موجود رہے عرق عنب الثعلب، پوست کدو، خلاف کی شاخوں، بنفشہ، صندل اور گل سرخ کا ضماد رکھیں۔ انحطاط کے بعد بابونہ، ناخونہ، افسنتین سنبل، بنج خطمی اور زعفران کا ضماد استعمال کریں جالینوس فرماتے ہیں کہ اورام معدہ کے اندر میں صبر، مصطکی، روغن نار دین، استعمال کرتا ہوں اور جب تک التهاب قئے اور دست رہتا ہے اس کے ساتھ عصارة حصرم شامل کرتا ہوں۔ ورم دیر تک باقی رہے تو ناخونہ کا ضماد استعمال کریں، یہ عمدہ ہوتا ہے۔

ہمیشہ مادہ پر نگاہ رکھیں۔ مادہ جگر وغیرہ سے معدہ کی جانب آرہا ہو تو اس پر توجہ دیں محض معدہ کے اندر بن رہا ہو تو اس کا خیال کریں۔ جگر سے آرہا ہو تو صفراء کا استفراغ کریں، جگر پر ضماد رکھیں اور اس کے مزاج کی اصلاح کریں معدہ کو طاقت نہ پہنچائیں کیونکہ اس سے ہمیں ہلاکت کا اندیشہ ہے۔ (ابن سرائیون)

لأعضاء الالئمہ کے دوسرے مقالہ میں ذبوفیلوس مالٹو لیا کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ غذا

لینے کے بعد انہیں درد دل ہو جاتا مگر ہضم ہونے کے بعد سکون ہو جاتا تھا۔ علی مؤذن کو جسے یہی شکایت تھی میں نے دیکھا ہے اس کا مزاج سوداوی تھا، چنانچہ اسے یہ شکایت لاحق ہوئی علاج سوداء کے استفراغ سے کریں۔ ایک اور شخص کو دیکھا کہ اسے دردِ معدہ اٹھتا تھا اور سکون کچھ کھاپی لینے کے بعد ہو جاتا تھا اس کے معدہ میں کوئی چیز آرہی تھی۔ اس شخص کو تھوڑی شراب سے بھی سکون ہو جاتا تھا۔ اس پر غور کرنا ضروری ہے۔ (مؤلف)

کمزور معدہ سے غلیظ کھانے تو کیا لطیف غذائیں بھی نیچے نہیں اتر پاتیں۔ طاقتور معدہ میں ایسا نہیں ہوتا۔ اس سے مذکورہ غذائیں بلکہ گوشت اور روٹی بھی تیزی سے نیچے اتر جاتی ہیں۔ جن جانداروں کو زیادہ تر بھوک نہیں لگتی ان کے جگر کے اندر غذا کی کثرت ہوتی ہے۔ (جالینوس)

افیون اور اس نوعیت کی مخدر رات کے استعمال کے بعد ہاضمہ فاسد اور زائل ہو جاتا ہے البتہ اس کے ساتھ جندبیدستر وغیرہ جیسی گرم چیزیں شامل کر لی جائیں تو مضرت نہیں ہوتی۔ (جالینوس)

معدہ کے اندر اٹھانی کیفیت ہو تو سرد پانی کے پینے سے معدہ کو قوت پہنچتی ہے، ہاضمہ بہتر اور اشتہاعمدہ ہو جاتی ہے۔ (جالینوس)

میں نے بارہا ایسے لوگوں کو دیکھا ہے جن کے معدہ کے اوپر غذا بوجھ بن گئی مگر جوں ہی انہوں نے ٹھنڈے مشروبات لئے غذا نیچے چلی گئی، نفخ شکم میں سکون ہوا، اور ہاضمہ بہتر رہا۔ (مؤلف)

کسی شخص کے اندر معدہ کی بیماری دیکھیں تو سب سے پہلے براز اور اشتہا کا معائنہ کریں۔ دونوں بہتر ہوں تو سمجھ لیں صحت قریب ہے۔ معدہ کی بیماریوں میں براز مختلف ہوتا ہے۔ صحتیابی کے بعد یہ نرم، اور متصل ہوتا ہے۔ بد صورت اور بیحد بد بودار نہیں ہوتا۔ بالکل اس جیسا ہی ہوتا ہے جیسا کہ باب البراز میں اس کی صفت بیان کی گئی ہے میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ صبح کا کھانا کھاتا تو دس گھنٹوں یا اس سے کم مدت میں اسے درد اٹھتا۔ حتیٰ کہ سرکہ جیسی قئے کرتا جس سے مٹی کھول اٹھتی۔ اس کے بعد درد میں سکون ہو جاتا میرے خیال میں یہ حالت معدہ کے اندر شدت برودت کی وجہ سے تھی اس کا علاج خالص شراب، معدہ کو گرمی پہنچانا، ضماد، اور ترشی یا دخانیت سے خالی غذائیں اور شہد ہے، غذائیں تھوڑی مقدار میں ہونی چاہئے۔ (مؤلف)

معدہ کمزور ہو تو اس پر مقوی ضماد رکھیں، مثلاً افسنتین، سیب، مصطلی، روغن نار دین اور شراب سے تیار کیا ہوا ضماد۔ شدید جلن ہو تو اس کے ساتھ کدو، خس، عنب الثعلب، حصرم، کاسنی جیسی مبرد چیزوں کا اضافہ کریں۔ احشاء سے متصل ورم ہو تو مذکورہ دواؤں کے ہمراہ مرخی، اور محلل ادویات استعمال کریں۔ ان دواؤں کے اندر گل بابونہ، گل حنا، پیہ مرغ، مقل، اشق، کرفس، حلبہ اور

خطمی شامل کریں۔ الغرض ضما د کو مرضی، محلل، تلخ اور خوشبودار ادویات کا مرکب ہونا چاہئے۔
(بولس)

معدہ کے لئے خراب اشیاء:

حب العرعر (ابہل) حب الصنوبر، اقوان، حب الفقد (سنجھالو کے تخم) چقدر، چوکا، بادروج، شلجم، میتھی، انہیں اچھی طرح پختہ کر کے استعمال کریں، تو مضرت جاتی رہتی ہے چولائی، بھوا، الایہ کہ سرکہ، زیت اور مری کے ساتھ استعمال کریں۔ قل معدہ کو کمزور کر دیتی ہے۔ دودھ معدہ کے لئے ردی ہے، شہد، خربوزہ، بھجہ اور غلیظ مشروبات۔ (اریبا سیس)

سرخ کھر دری زبان ورم معدہ کی علامت ہے۔ فم معدہ کا قرعہ نہایت دردناک ہوتا ہے، درد زیادہ شدید اور قعر معدہ سے اوپر ہو رہا ہو تو یہ فم معدہ کا درد ہوتا ہے۔ کم اور فم معدہ کے نیچے ہو رہا ہو تو اس کا تعلق معدہ کے زیریں حصہ سے ہوتا ہے (جالینوس)

متلی اور انقلاب تنفس، فم معدہ کی آفت سے خصوصی تعلق رکھتا ہے، جیسا کہ تازہ گوشت کے دھوون کی طرح آنے والا دست ہمیشہ ضعف کبد سے خصوصیت رکھتا ہے۔ (جالینوس)
سینہ کی ترشی میں آب گرم کے ہمراہ گل رنگیں کا استعمال مفید ہے اسی طرح درد معدہ کے لئے بھی یہ علاج مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

اس کا مکمل علاج:

کئی بار قے کرائیں بالخصوص نمکین غذا اور جو کی شراب لینے اور ایک گھنٹہ سونے کے بعد تاکہ اس سے جمع شدہ بلغم ٹوٹ جائے۔ بعد ازاں مریض کو گل رنگیں، یا اطر یفل اور قرص درد دیں۔ قے میں زیادہ بلغم خارج نہ ہو اور نہ ہی قے سے سکون ہو تو فقط معدہ کو گرمی پہونچائیں کیونکہ یہ سوء مزاج بارد ہوتا ہے ترشی سے خالی غذائیں دیں اور وہ غذائیں دیں جن کے اندر رطوبت کم ہوتی ہے مثلاً بھنی ہوئی چیزیں شراب اور ماء العسل۔ یہ حالت معدہ کے اندر ترش بلغم کی وجہ سے ہوتی ہے۔ چونکہ بلغم قعر معدہ کے اندر ہوتا ہے اس لئے محسوس نہیں ہوتا۔ غذا بھی معدہ کے اندر آ جاتی ہے تو پر ہو کر فم معدہ تک پہونچتی ہے چنانچہ احساس ہونے لگتا ہے زیادہ تر حالت اسی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ قے کرنا مفید ہے سوء مزاج مفرد کی وجہ سے بھی یہ کیفیت ہوتی ہے علاج گرمی پہونچانا ہے۔ دو شخصوں کو کھانا کھانے کے پانچ یا چھ گھنٹوں کے بعد درد اٹھتے دیکھا۔ ان میں ایک بوڑھا تھا جو خشک مزاج اور بچہ نحیف تھا۔ دوسرے شخص کے اندر بوڑھے کی خشک مزاجی تھی مگر وہ نوجوان تھا۔

بوڑھے کا درد اسی وقت ساکن ہوتا تھا جب رقیق ترش قے جس سے مٹی کھولنے لگتی تھی، ہو جاتی تھی۔ نوجوان کو قے نہیں ہوتی تھی میں نے قیاس آرائی یہ کی کہ دونوں کے معدوں میں تھوڑی مقدار میں خلط کا انصباب ہوتا ہے جو معدہ کے زیریں حصہ میں داخل ہوتی ہے غذا لینے کے بعد یہاں مقدار بڑھ جاتی ہے جو نم معدہ تک پہنچ کر محسوس ہونے لگتی ہے اور درد ہونے لگتا ہے۔ نوجوان کے پیشاب سے ضعف جگر نیز حرارت جگر کا پتہ چلتا تھا اس سے اندازہ ہوا کہ معدہ کے اندر طحال سے فضلہ سوداوی کا انصباب ہو رہا ہے مادوں کا اولین انصباب معدہ کی جانب تین ہی اعضاء سے ہوتا ہے۔ جگر، طحال اور سر۔ ان دونوں مریضوں میں سے کوئی مریض بھی میرے علاج سے صحتیاب نہ ہوا۔ تحقیقات کر کے اسے مدون کرنے کی ضرورت ہے۔ ان میں ایک مریض کو میرے مشورہ سے تھوڑا افاقہ ہوا تھا مشورہ میں نے داہنی باسلیق کی فسد کرنے، آب خس اور آب بقل پینے کا دیا تھا حتیٰ کہ پیشاب میں جگر کی اصلاح کے کچھ آثار ظاہر ہو جائیں پھر معدہ کو قابض دواؤں کے ذریعہ تقویت پہنچانے کی تاکید کی، تاکہ انصباب شدہ مادہ کو قبول نہ کر سکے، اصلاح جگر سے پہلے معدہ کو تقویت نہ پہنچائیں۔ کیونکہ فضلہ کا معدہ کے اندر پہنچنا، جگر کے اندر باقی رہنے سے زیادہ بہتر ہے اسی پر دوسرے مریض کا علاج بھی قیاس کریں۔ اسے ضرورت ہے کہ طاقت کے ساتھ سوداء کا اخراج کیا جائے اور نم معدہ کو قوت پہنچائی جائے۔ تقویت کا عمل خواہ اخراج سوداء سے بیشتر ہو۔ کیونکہ معدہ کی بہ نسبت طحال ایک ذلیل عضو ہے۔ میرے تجربہ میں ان دونوں مریضوں کو مفید یہی بات ہوتی رہی کہ غذا کئی دفعہ تھوڑی تھوڑی مقدار میں لیں جو کیفیت میں زیادہ ہو اور پانی چند گھونٹ پیئیں۔ اس کے بعد پھر اچھی طرح پیئیں۔ اس سے انہیں فائدہ ہوا۔ اس بیماری کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ زیریں معدہ کا مزاج یہی مزاج بن گیا تھا، چنانچہ غذا کو الٹ دیتا تھا اور غذا جب معدہ سے مٹ کر تھی تو درد ہونے لگتا تھا۔ (جالینوس)

درد معدہ میں ہاتھ اور پیروں کو باندھیں، پیچھے رکھیں، طرح طرح کی تکمید کریں۔ معدہ کے اندر پیدا شدہ تاؤ زیادہ شدید ہو تو فصد کھولیں اور شیاف کے ذریعہ اسحال لائیں۔ (جالینوس)

درد معدہ کی وجہ سے کھانا قے کرنے والے کا علاج:

قصب پيسکر شربت حب الاس میں گوندھیں پھر اس میں شراب او شمد ۳۰۶ گرم شامل کر کے بطور مشروب استعمال کریں۔

دیگر:

دردِ معدہ کی وجہ سے معدہ کے اندر غذا نہ رکتی ہو۔ زردی بیضہ بھنی ہوئی، شہد ۱۸ گرام اور مصطکی ۱۰ ادا نے سب کو اچھی طرح پیس کر ۳ دن کھائیں۔

دردِ معدہ اور ذرب کے لئے قرص کا نسخہ:

تخم کر فس، انیسون، ہم وزن، افستین ۳/۲ جزء، مر نصف جزء، قرص بنالیں۔ دردِ معدہ میں کامل خوراک ساڑھے ۴ گرام ہمراہ (Mixed) شراب بقدر ۱۳۶ گرام۔ کھانا قے نہ ہوتا ہو تو آب سرد کے ہمراہ استعمال کریں۔ ذرب کے مریض قابض دواؤں کے جو شانہ کے ہمراہ لیں۔ میں نے نوجوان کو عرقِ افستین، غافث، سنبل، مصطکی کے ہمراہ صبر کا خیساندہ پلایا، چنانچہ تین دن کے اندر صحتیاب ہو گیا۔ (جالینوس)

خراب ڈکار والی غذا میں وہ طبامنجات ہیں جنہیں مدخنہ (دخانیت۔ دھواں پیدا کرنے والی) کہا جاتا ہے۔ کبھی یہ بلا ارادہ دخانیت پیدا کرتی ہیں۔ بھنی ہوئی چیزیں بالخصوص انڈے اور میٹھی چیزیں جنہیں بری طرح بھون دیا جاتا ہے، ناگوار ڈکار اور شہدِ دخانی ڈکار پیدا کرتی ہے۔ مولیٰ سے بدبودار ڈکار آتی ہے۔ (مؤلف)

معدہ کی مشہی بیماریوں میں ایارج فیقر استعمال کریں کیونکہ جالینوس الاعضاء الالمہ اور دیگر تصنیفات کے اندر لکھتا ہے کہ یہ دوا معدہ کے خصوصی افعال کو طاقت بخشی ہے، لہذا اسے ان بیماریوں میں استعمال کریں جن کے بارے میں یہ اندازہ ہو کہ کوئی خلط معدہ کو تکلیف دے رہی ہے۔ سوء مزاج حار یا بس میں اس سے بری طرح اجتناب کریں۔ سوء مزاج رطب یا یا بس میں اس کے استعمال سے کوئی زیادہ فائدہ نہیں ہوتا، بالخصوص بارد میں، کیلی اور طاقتور گرمی پیدا کرنی والی دواؤں مثلاً قفل، زنجبیل اور فوٹج کے مرکبات اس سے زیادہ مؤثر ہوتے ہیں (مؤلف)

کھانا اگل دینا:

بعض حضرات کو غذا لینے کے بعد یہ کیفیت لاحق ہوتی ہے کہ زوردار حرکت کریں تو غذا فوراً ہی قے کے ذریعہ خارج ہو جاتی ہے۔ (جالینوس)

یہ کیفیت حرکت نہ بھی کریں تو بھی لاحق ہو جاتی ہے لہذا وقفہ ہو جانے کے بعد بھی قے ہو جاتی ہے۔ (مؤلف)

عارض شدہ مذکورہ بالا کیفیت میں اگر معدہ اپنے زیریں حصوں کی طرح غذا کو گرفت میں نہ لے تو فم معدہ کے ضعف میں مفید ہوتی ہے کیونکہ انسان کو غذا نہ لے مگر کم یا زیادہ مقدار کی خراب رطوبت قئے آور ہوتی ہے بایں ہمہ حرارت، پیاس اور التهاب محسوس نہ ہو تو بھی یہاں حرارت ہوتی ہے۔ رب انار، پھل، بہی اور قابض چیزیں مفید ہیں۔ (جالینوس)

ضعف اور رطوبت کے درمیان فرق نہیں کیا ہے متلی محض کھانے کے وقت ہو تو یہ ضعف ہے۔ رطوبت کی صورت میں کھانے کے ساتھ ہمیشہ انقلاب معدہ ہوگا۔ انار، قسب، سماق، بہی، اور غمیراء شراب کے ہمراہ لیں۔ ساتھ میں حرارت بھی ہو تو حسب ذیل حب موزوں ہوگی:

نسخہ:

ختم گلاب، ختم بنج، سماق، اور قسب رب بہی میں گوندہ کر لیں اس سے متلی میں سکون ہوتا ہے اور نیند آتی ہے۔

خراب رطوبت کا عارضہ یارج کے ذریعہ تیزی سے زائل ہوتا ہے۔ حرارت کی وجہ سے انقلاب معدہ میں قرص ورد تجویز کیا گیا ہے۔ یہ بیماری اس لئے بھی ہوتی ہے کہ فم معدہ بھیگ کر غیر ردی رطوبتوں کی وجہ سے مسترخ ہو جاتا ہے یہ عارضہ ان لوگوں کی پیش آتا ہے جو کثرت سے شراب پیتے ہیں اور مرطوب پھل اور مرطوب غذائیں لیتے ہیں یہ لوگ خشک کرنے والی غذاؤں، قابض اور مسخن ادویات اور جوارشات کے ذریعہ صحت پاتے ہیں۔

سیلان لعاب:

سیلان لعاب میں مریض کو قور بور اتام کا کاٹنا چبانے کے لئے دیں۔ مریض قابض چیزوں کی مسواک کرے اور معدہ پر قابض دواؤں کا ضادر کھے (جالینوس)

مسواک کے ذریعہ قئے کرنے کا حکم دیں۔ بھنے ہوئے گوشت اور بھنی ہوئی چیزیں کھانے میں دیں۔ صبح کو اطرینفل اور ستودیں۔ اس کے اوپر مرچینے کے لئے دیں، پانی نہ دیں۔ مریض پیاس کو برداشت کرے۔ (مؤلف)

مصطلی چبانا اور صبح کو تھوک خارج کرنا مفید ہے۔ (جالینوس)

کندر اور مصطلی پینا مفید ہے۔ (مؤلف)

بہ کثرت لعاب آنے میں سرکہ عصل یا اس پانی کی کلی کریں جو نمکین زیتون سے مقطر

کر لیا گیا ہو۔ سب سے زیادہ مفید خیساندہ صبر کے ذریعہ غرہ کرتا ہے (بولس)

بھوک کے وقت کچھ لوگوں کو معدہ سے بہ کثرت لعاب خارج ہوتا ہے غذا لینے کے بعد سکون ہو جاتا ہے۔ یہ معدہ کی شدت حرارت کا نتیجہ ہوتا ہے۔ سرد اور عمیر الہضم غذاؤں کے ذریعہ علاج کریں بچوں کو زیادہ تھوک آ رہا ہو تو شہد چٹائیں حتیٰ کہ سکون ہو جائے۔ (اسکندر)

میرے خیال میں حاد بیمار یوں کے ضمن میں مردوں کے ساتھ یہ طریقہ اختیار کیا جائے۔

(مؤلف)

مریض کھانا قے کر دیتا ہو تو اسے ایسی غذائیں نہ دیں۔ جو بطی الہضم اور سیال ہوں بالخصوص جن غذاؤں کے اندر ترطیب کا اثر ہو۔ ہلکی چیزیں مثلاً بیضہ نمبر شت، یخنی اور سوپ دیں۔ اس سے فم معدہ ڈھیلا ہوتا ہے۔ کھانے کے بعد مریض کو حرکت نہ کرنے دیں۔ کھانے کے بعد قابض چیزیں دیں۔ قابض چیزیں مسلسل استعمال میں رہیں اس سے فم معدہ خشک ہوگا۔ کندر مسوق (پسا ہوا)، سماق اور بلوط پلائیں۔ (اسکندر)

بادشاہ کو ایسی غذا سے تکلیف ہوئی جو بلغم بن گئی تھی اور معدہ سے خارج نہ ہو سکی تھی، اسے ثقل اور برودت کا احساس ہو رہا تھا میں نے اسے شراب پلائی جس پر فلفل چھڑک دی گئی تھی، نیز روغن نار دین گرم کے ذریعہ اس کے معدہ کی ہلکی مالش کی اور روغن ایک اورن میں ڈبو کر معدہ کی تکمید کی۔

قرص:

بخار کے بعد کچھ حدت باقی ہو اور مریض کی طاقت گر چکی ہو تو اس کے لئے حسب ذیل نسخہ

استعمال کریں:

نسخہ:

گل سرخ ۵ گرام، سماق ۷ گرام، قاقہ ساڑھے ۳ گرام، قرص بنالیں، مقدار خوراک ۷ گرام، فرحت پیدا کرتی ہے۔ قوت بخشی ہے اور پیاس زائل کر دیتی ہے۔ (جالینوس)

معدہ پر برودت کے غلبہ سے اشتہا بڑھتی ہے اور حرارت کے غلبہ سے اشتہا زائل ہو جاتی ہے۔ آب سرد پینے سے اشتہا میں زور اور آب گرم سے اس میں زوال آ جاتا ہے۔ موسم سرما اور باد شمالی سے اشتہا ابھرتی ہے۔ زیادہ بر فیلے مقام پر سفر کرنے سے اشتہا میں بے حد زور پیدا ہوتا ہے حتیٰ کہ بولیموس کا عارضہ ہو جاتا ہے آب سرد سے شراب کے مقابلہ میں اشتہائے غذا زیادہ بڑھتی ہے۔ (روفس)

کمزور معدہ اور برودت کی وجہ سے شکم چلنے کے لئے ضما د کا نسخہ :

صبر، سہل، افسنتین، زیرہ، کندر، مازو، ذریہ، راک، نبیزریحائی، گرم گرم صبح و شام ضما د کریں۔ (حنین)

درد معدہ صفراوی میں اتار ترش ہمارہ روغن گل بقدر مشروب استعمال کریں ورم معدہ حار میں پہلے بیماری کے شروع میں فصد کھولیں پھر آب عنب الثعلب آب کاسنی طر خشوں مغلی مروق ۱۳۶ گرام، ہمارہ ساڑھے ۲ گرام خیارشہز و روغن گل پلائیں۔ مذکورہ سبزیوں اور آرد جو میں تھوڑی قابض دوائیں شامل کر کے ضما د رکھیں۔ بیماری انتہا پر ہو تو لب خیارشہز ہمارہ عرق بادیان، کرفس اور روغن بادام شیریں پلائیں۔ بابونہ، عظمی، آرد جو، ناخونہ، مصطکی، عود، اور زعفران کا ضما د استعمال کریں۔ مزید تحلیل کی ضرورت ہو تو اس میں حبث، تخم کتاں اور حلبہ کا اضافہ کریں اور زیادہ تحلیل مطلوب ہو تو اس میں مر، تخم کرنب، اشق، مغز گوزن، اور پیہ مرغ کا اضافہ کریں۔ ورم صلب ہو جائے تو ان دواؤں کو اور زیادہ طاقتور بنادیں، انہیں قابض ادویات سے خالی نہ رکھیں۔ (ابن ماسویہ) جو مریض کھانا قے کر دیتے ہوں انہیں قرص تلخ دودن پلائیں مقدار خوراک ۲ گرام ہے۔ ایارج فیرا کا مسہل دیں۔ قے دو مختلف قسم کی، صفراوی و بلغمی ہوتی ہے جن کے اندر بلغم کی علامات پائی جائیں ان کے لئے یہ قرص عمدہ، مسکن اور سریع الاثر ہے جن کے اندر صفراوی رقیق خلطیں ہوں ان کے لئے ایارج باعث شفا ہے۔ بالعموم یہ لیسدا ر بلغمی خلط کی ہوتی ہے مذکورہ قرص نہایت عمدہ اور جادو اثر ہوتی ہے۔ بیماری تیز ردی قسم کی رطوبتوں سے بھی ہوتی ہے جو فم معدہ کے اندر سرایت کر جاتی ہیں نیز ایسی رطوبتوں کی وجہ سے بھی ہوتی ہے جن کے اندر بہت زیادہ ڈھیلا پن ہوتا ہے۔ مذکورہ بالا قرص اس میں تیزی سے شفا لاتی ہے۔ پہلی بیماری ایارج سے دور ہو جاتی ہے۔ کبھی دونوں چیزیں مرکب ملتی ہیں چنانچہ علامات خلط ملط ہو جاتی ہیں۔ پیاس، کثرت سے تھوک بدبودار دھانی ڈکار، اور قبل از طعام و بعد از طعام انقلاب تنفس ہوتا ہے، ایسی حالت میں ہمیشہ مذکورہ بالا قرص دیں حتی کہ قے میں سکون اور معدہ کی حس واپس آجائے۔

اس کے بعد فیرا دیں جن مریضوں کو تھوڑی گرم رطوبتوں سے یہ بیماری لاحق ہوتی ہے انہیں بہر پہلو یہ قرص بیحد مفید ثابت ہوتی ہے۔ اگر بہت زیادہ ترصل (ڈھیلا پن) مل رہا ہو تو فیرا کئی بار بیماری کے مطابق دیں۔ حتی کہ معدہ میں جو کچھ موجود ہو صاف ہو جائے۔ درد اگر حرارت کی موجودگی میں ہو تو ایسی صورت میں رب خشخاش مفید ہے۔ (فیلغریوس)

ایک شخص کو کھانا کھاتے ہی معدہ میں خفقان ہو جاتا تھا۔ اس کا علاج ایارج سے کیا گیا، چنانچہ صحتیاب ہو گیا۔ (شفاخانہ کے تجربات)

ہاضمہ کے لئے اس سے بڑھ کر معاون چیز میرے علم میں نہیں ہے کہ کسی انسان کا گرم جسم خارج سے معدہ پر مس کیا جائے۔ یہ بات حرارت غریزیہ اضافہ کے لئے کی جاتی ہے۔ ہر عصارہ جس کے مرارہ کے اندر قبضیت نہ ہو فم معدہ کے لئے مضر ہے، قیصوم معدہ کے لئے خراب ہے۔ صبر معدہ کے لئے لی جانے والی ہر دوا سے زیادہ مفید ہے۔ (جالینوس)

میرے خیال میں مقصود یہاں اسہال لانے کے لئے ہے۔ (مؤلف)
ناشپاتی معدہ کو طاقت بخشی ہے شاحترہ معدہ کے لئے مفید ہے کیونکہ اس کے اندر افسنتین کی طرح قبضیت اور تلخی دونوں ساتھ ملتی ہیں۔ (جالینوس)
اشٹھاکازوال تین اسباب کے زیر اثر ہوتا ہے۔

۱۔ رگیں معدہ سے چوس رہی ہیں۔ اس کا احساس معدہ کو نہ ہوتا ہو۔

۲۔ رگیں جذب نہ کر رہی ہوں۔

۳۔ جسم سے کچھ بھی تحلیل نہ ہوتا ہو۔

معدہ یا معدہ کے بعض حصہ کی حس کا زوال دماغ کی وجہ سے ہوتا ہے جیسا کہ برسام کے مریضوں کو پیش آتا ہے انہیں بھوک کا احساس نہیں ہوتا یا پھر چھٹے جوڑے کو ورم اور رباط کی کوئی آفت یا علاج یا بعد میں کوئی غلطی ہو جاتی ہے۔ یا یہ کیفیت اس لئے لاحق ہو جاتی ہے کہ معدہ بر سوء مزاج حار غالب آ جاتا ہے جیسا کہ بخار میں ہوتا ہے۔

غذا واجبی مقدار سے کم اور معدہ گرم ہو تو دھانی ڈکار لاحق ہوتی ہے۔ کم خوابی بھی اس طرح کی ڈکار پیدا کر دیتی ہے۔ (جالینوس)

اور ام معدہ و جگر کے لئے موزوں دوائیں:

اشق، مقل، میعہ، زعفران، روغن حنا، مصطلی، حب بلسان، حب ارثد، ناخونہ، سنبل، قصب الذریرہ۔

سخونت پہونچانے کے ساتھ طاقت بخش دوائیں:

سنبل، کنذر، ازخر، قصب الذریرہ، سعد، افسنتین، صبر،

قصب الذریرہ کو معدہ کے ضادوں میں شامل کرنا نہایت عمدہ ہے کیونکہ خوشبو پیدا کرتی ہے

اور بخونت سے زیادہ خشکی اور اعتدال کے ساتھ قبضیت کی تاثیر رکھتی ہے۔ پوست کندر کا استعمال اطباء اکثر معدہ کے ڈھیلے پن میں کرتے ہیں۔ مصطکی معدہ اور قم معدہ کے ورم میں عمدہ ہے۔ سنبل کو بطور مشرب یا بطور ضماد استعمال کرنا قم معدہ کے لئے مفید ہے۔ معدہ کی سوزش میں اسے پلایا جاتا ہے معدہ اور امعاء کی جانب آنے والے مواد کو یہ خشک کرتی ہے۔ معدہ اور قم معدہ کے ورم میں اذخر کو بطور مشروب یا بطور ضماد استعمال کرنا عمدہ ہے۔ زیتون الماء معدہ کے لئے معدہ ہے۔ زیتون الزیت اس کے لئے خراب ہے۔ کاسنی معدہ کے لئے عمدہ ہے اس کے ضماد سے معدہ کا التهاب ساکن ہو جاتا ہے۔ قثاء بستانی معدہ کے لئے عمدہ ہے۔ اسے برودت پہونچاتی ہے اور فاسد نہیں ہوتی۔ خس معدہ کے لئے عمدہ ہے اسے برودت پہونچاتی ہے۔ غیر مغسول کھائی جائے تو مریض معدہ کے موافق ہوتی ہے کراث معدہ کے لئے ردی ہے۔ قافل سے غذا ہضم ہوتی ہے اور معدہ کو گرمی پہونچتی ہے۔ زنجبیل غذا کو ہضم کرتی ہے۔ معدہ کے لئے عمدہ ہے، شکم کو نرم کرتی ہے، معدہ کے اندر درد ہو، کھانا تیرتا ہو تو عسل ہمرہہ شہد استعمال کرنا بیحد مفید ہے ہضم کے لئے خاص طور پر مفید ہے۔ اس کا شہد جس کے اندر اسے مربی کیا جاتا ہے ہضم کے لئے خاص طور پر نفع بخش ہے۔ کبر معدہ کے لئے ردی ہے، پیاس لاتا ہے۔ غار یقون تنہا چایا جائے کوئی اور چیز پیئے بغیر نگل لیا جائے تو درد معدہ اور ترش ڈکار میں مفید ہے۔ زراوند ضعف معدہ میں مفید ہے، خبطیان ۹ گرام درد معدہ میں بطور مشروب استعمال کی جاتی ہے بیج کے ہمراہ رب السوس پینا التهاب معدہ میں بیحد موافق ہے خبطیان افسستین سنبل اور سالیوس کے ہمراہ جوش دیکر استعمال کرنا درد معدہ اور معدہ کے غلیظ نفخ میں عمدہ ہوتا ہے۔ (جالینوس)

درد معدہ اور درد کے ساتھ معدہ کی صفا ویت کے لئے جو شانده:

افستین، گل سرخ، اذخر، سنبل، جوش دیکر صاف کریں اور اس میں خیار شہنر اور صبر بھگو کر مل لیں افسستین کا یہ جو شانده روز آنہ ۲۰ گرام لیا جائے تو عدم اشتہا کا شافی علاج ہے۔ (مؤلف)
افستین کو سرکہ میں بھگو کر سکجبین بنالیں۔ (مؤلف)
عصارۃ افسستین استعمال نہ کریں کیونکہ معدہ کے لئے ردی ہے اور درد سر پیدا کرتا ہے۔ صرف پودہ افسستین استعمال کریں۔ (جالینوس)

کیونکہ اس کی قبضیت عصارہ سے جد ہو جاتی ہے۔ (مؤلف)

زوفرہا ضمہ کی بہترین مددگار ہے۔ غذا کا نفاذ کرتی ہے اسی طرح کا شم اور سالیوس بھی۔

(جالینوس)

کاسنی ورم معدہ اور ورم جگر میں مفید ہے۔ (ابو جریج)

خیار شمر ورم معدہ کے لئے مفید ہے۔ (خوز)

زنجبیل اپنی خاصیت سے معدہ کی اس رطوبت کو زائل کر دیتی ہے جو مرطوب پھلوں کو کھانے سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ کھانے کو ہضم کرتی ہے اور معدہ سے ریاخ غلیظہ کو دور کر دیتی ہے۔ (ابن ماسویہ)

حرف، پیاز اور لہسن، اسی طرح زیتون الماء سے اشتہا پیدا ہوتی ہے۔ کھانے کے دوران خبث الدید لیا جائے تو رطوبتوں کی وجہ سے ڈھیلا ہو جانے والا معدہ طاقتور ہو جاتا ہے۔ خبث الدید کو شراب میں بھگو کر بطور مشروب استعمال کریں۔ (خوز)

کندر ڈھیلے معدہ کو طاقت بخشتا ہے اسے اور جگر کو گرمی پہونچاتا ہے۔ (ابو جریج)

اٹریفیل، مربی زنجبیل، کندر اور زیرہ سے لعاب آنا بند ہو جاتا ہے۔ حسب ذیل مفہوم میں، میں نے لکھا ہوا پایا ہے نہار منہ ستو پھاٹکنا، مولیٰ کے ذریعہ قئے کرنا، دست لانا، نمک کی تمام قسمیں اشتہا پیدا کرتی ہیں، تخمہ زائل کر دیتی ہیں، کھانے کو ہضم اور اس کا نفاذ کرتی ہیں۔ (مؤلف)

مری سے معدہ کی رطوبت جذب ہو جاتی ہے۔ (ماسر جویہ)

معدنی لوہے کا پانی مرطوب معدہ کے لئے عمدہ ہے۔ (خوز)

مری معدہ کی رطوبت کو جذب کر لیتی ہے۔ شہد کے ہمراہ گرم پانی سے معدہ سے ردی اخلاط

کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ اخلاط یا تو منتشر ہو جاتے ہیں یا جاتے رہتے ہیں (اسکندر)

سبئل معدہ سے رطوبتوں کو جذب کرتی ہے اور سوزش معدہ کو بیکند سکون دیتی ہے۔

(مسج و ابن ماسویہ)

نانخواہ ہاضم ہے، غذا کا نفاذ کرتی ہے، انقلاب تنفس کو روکتی ہے اور کھانے کا مزہ واپس لاتی ہے۔

(قلمان)

سعد رطوبت معدہ کو جذب کرتی ہے اور معدہ کو طاقت بخشتی ہے۔ (دمشقی)

قافل ہضم غذا میں بیکند معین ہوتی ہے۔ صحناء سے معدہ کی تری خشک ہو جاتی ہے یہ بلغم کو اچھی

طرح جذب کرتی ہے۔ صخر کھانے کی ریاخ کے ذریعہ ہاضمہ کی نہایت عمدہ مددگار ثابت ہوتی ہے۔

(ابن ماسویہ)

صفراوی امراض اور اخلاط ردیہ میں معدہ کے لئے صبر سب سے زیادہ مفید ہوتی ہے حتیٰ کہ

کتنے ہی مریض صرف ایک دن میں صحتیاب ہو چکے ہیں مذکورہ حالتوں میں ایارنج فیر اسے تیار شدہ

ادویات کے ذریعہ خاص طور پر فائدہ ہوتا ہے (جالینوس)

خیار شہزورم معدہ کے لئے نہایت عمدہ ہے۔ (خوز)

عدم اشتہا کے ساتھ بخار ہو اور قوت میں گراوٹ تو سب سے پہلے یہ دیکھیں کہ استفراغ کی ضرورت ہے یا نہیں، ہے تو مریض استفراغ کو برداشت کر سکتا ہے یا نہیں۔ کر سکتا ہو تو استفراغ کریں، خون کی کمی سے بھی اشتہا زائل ہو جاتی ہے اس کا علاج موافق غذاؤں سے کریں، بخار کے ساتھ عدم اشتہا کی حالت بالعموم صفراوی اخلاط کی وجہ سے ہوتی ہے۔ علاج یہ ہے کہ سرکہ اور پانی میں ستو بھگو کر پیئیں۔ کیلے پھلوں کا رس استعمال کریں۔ جسم کی مالش کریں اور اسے دبائیں۔ مریض حلق کے اندر قے کرے۔ قے نہ بھی ہوگی تو بھی اشتہا کھل جائے گی۔ قسب اور سرکہ اور آب سیب کا ضماد رکھیں۔ مریض کے سامنے معدہ کے حق میں عمدہ مختلف قسم کی غذائیں پیش کریں بخار میں سکون ہو چکا ہو تو ہلکی ریاضت کرائیں۔ کھانے میں زیتون الماء اور نمکین مچھلی دیں۔ سرکہ رعنصل تھوڑا بطور جرعہ دیں تو بیکہ مفید ہے۔ اشتہا اس حد تک گر چکی ہو کہ بے ہوشی طاری ہوگی تو اشتہا کھولنے والے شہوم مثلاً مرغ اور بکری کے بچے کے بھنے ہوئے گوشت سامنے پیش کریں۔ مریض کو سونے نہ دیں۔ چہرے پر پانی چھڑکیں۔ افاقہ ہو جائے تو شراب وغیرہ کے ہمراہ روٹی اور سوپ یعنی جن چیزوں کے اندر غذائیت اور سرعت کے ساتھ نفوذ کر جانے کی صلاحیت ہو وہ چیزیں دیں۔ (بولس)

موزوں تدبیر ہے۔ (مؤلف)

بخار کے بعد کبھی شہوت کلبیہ ابھر آتی ہے ایسا تحلیل کے زیادہ ہو جانے سے ہوتا ہے ایسے مریض کو کھانے میں بہ کثرت روغن بادام دیں اور اس کے سطح جسم کو کثیف کریں۔ (بولس)

میرا تجربہ ہے آزمائش کر کے اس تجربہ پر اعتماد ہے کہ جو مریض کھانا قے کر دیتا ہے۔ کھانے پر اسے مٹکی یا ورد ہوتا ہے تو اسہال کے ذریعہ صحتیاب ہو جاتا ہے۔ مسہل عرق کاسنی کے ہمراہ صبر کا یا عرق کاسنی یا عرق بیج کرفس، عرق بادیان اور دونوں کے بیج کے عرق کے ہمراہ خیار شہز کا دیں۔ بالخصوص جبکہ حرارت میں سکون ہو اور ریاہ موجود ہو۔ جو مریض صبر برداشت کر سکا اسے میں نے عرق کاسنی کے ہمراہ خیساندہ صبر پلایا، کبھی یہی چیز ماء الاصول کے ہمراہ دی۔ کبھی اس میں بزور کا اضافہ کیا۔ کبھی اطرینفل کے اندر یارج گوندہ کر دیا۔ بہ کثرت مخلوق اس طرح شفیایاب ہوئی۔ اچھی طرح استفراغ ہو جانے کے بعد قرص وردیاب اتار کے ہمراہ گل انگلیں، میا کندریا زریہ و ساق اور قرص کوکب تجویز کیا۔ (مؤلف)

جو معدہ تمام کھائی چیزوں کو قے کر دیتا ہو اس کے لئے خبث مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

جس شخص کو کوئی غم اور تردد نہیں ہو تا وہ ہر کھائی ہوئی چیز کو ہضم کر لیتا ہے۔ گولی جانے والی غذا عسیر الہضم ہو۔ باقی جسے غم اور تردد لاحق ہوتا ہے وہ سہل الہضم تھوڑی غذا بھی ہضم نہیں کر پاتا۔ (اغلو قن)

یہ بات محل نظر ہے۔ (مؤلف)

ایسی بات میرے خیال میں اس لئے ہوئی ہے کہ مریض نیند سے محروم ہو جاتا ہے (اغلو قن) معدہ کے صفراوی امراض کے باب میں میرا مطالعہ یہ ہے کہ افسنتین کے جو شانہ میں یارج شامل کر کے استعمال کرنا لا جواب تدبیر ہے حسانہ صبر میں نے معدہ کے مریضوں کی ایک جماعت کو دیا، چنانچہ وہ صحتیاب ہوئے۔

افسنتین ۳۵ گرام، دارچینی ساڑھے ۷ گرام، عود بلساں ۳، سنبل ۳، برگ گلاب ۷ گرام، عود ساڑھے ۳ گرام، صطلی ۷ گرام جوش دیکر اس میں صبر بھگو دیں، روزانہ ۳۴ گرام استعمال کریں۔ (مؤلف) زیادہ غذا جو معدہ کو بوجھل کر دے ہضم نہیں ہوتی۔ اس کا فاسد ہو جانا ضروری ہے۔ فاسد ہو جانے کے بعد یہ تیزی کے ساتھ معدہ اور امعاء سے گذر جاتی ہے کیونکہ اس کی سوزش تکلیف دہ ہوتی ہے چنانچہ دست آنا شروع ہو جاتے ہیں۔ (اغلو قن)

معدہ جب بوجھل ہو جاتا ہے تو تکلیف رفع کرنے میں عجلت سے کام لیتا ہے اسی لئے ہضم مکمل نہیں ہوتا۔ معدہ اسے امعاء کی جانب دفع کر دیتا ہے تو یہاں غذا ہضم نہیں ہوتی۔ اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ کچھ لوگ غذا ترک کر دیتے ہیں پھر بھی ان کی اشتھاعمدہ رہتی ہے چنانچہ وہ شاداب ہوتے رہتے ہیں کیونکہ اس حالت کے اندر ان کے ہاضمہ کی حالت بیحد عمدہ ہوتی ہے کھانا عمدہ ہو تو بوجھ بہت کم بنتا ہے (اغلو قن)

ایک شخص کے معدہ میں بہت بڑا ورم تھا اطباء اس کے معدہ کے اوپر مبرد دواؤں کا ضاد رکھتے تھے اور پرہیز کراتے تھے یہ شخص بیحد کمزور ہو چکا تھا۔ میں نے اس کے برعکس علاج اختیار کیا۔ کیونکہ میں نے اس کا معائنہ کیا تو معلوم ہوا کہ مہینوں پہلے تیز بخار آیا تھا، اس سے اندازہ ہوا کہ مریض کو پھوڑا ہو گیا تھا جو پکنے کے بعد پیپ سے بھر چکا ہے چنانچہ میں نے سقہ اور پھوڑے کو توڑنے کا اہتمام کیا۔ (مؤلف)

معدہ کے سوء مزاج مادی کے بعد مکی ہوتی ہے مادہ تھوڑا ہوتا ہے تو قے کھانے کے بعد ہی ہوتی ہے۔ زیادہ تو قبل از غذا بھی قے ہو جاتی ہے۔ مادہ کیسا ہے اس کا اندازہ ذکر وغیرہ سے ہوگا۔ یعنی جن چیزوں کے ذریعہ سوء مزاج غیر مادی کی تفریق کی جاتی ہے ایسے مریضوں کا علاج یارج ہے۔ (جالینوس)

ایک شخص نے رطوبتِ معدہ کی مجھ سے شکایت کی اس کے ساتھ حرارت تیزی سے سر کی جانب چڑھتی تھی۔ رطوبت بہت زیادہ تھی، میں نے گل سرخ بھنا ہوا ۳۵ گرام، سنبل ۷ گرام، مصطلگی ساڑھے ۳ گرام، کندر ساڑھے ۳ گرام، قرنفل ساڑھے ۳ گرام، عود خام ساڑھے ۳ گرام، زیرہ ساڑھے ۳ گرام کی قرص بوزن ساڑھے ۴ گرام ہمراہ میسون بنا کر استعمال کرائی۔

دیگر:

افسنین ۱۰، سنبل ۷ گرام، سعد ۷ گرام، پوست پستہ سبز ۷ گرام، راسن خشک ۷ گرام، پوست اترج ۷ گرام، آب تازہ ۴۰۰ گرام میں جوش دیں اور اس کے ہمراہ مذکورہ قرص پلائی۔ معدہ کے اور پروغن نار دین رکھا، اور یہ عمل کیا۔ سنبل، اذخر، قسط، روغن گل کے اندر کئی بار ڈالا۔ پھر اس کے اندر مصطلگی توڑ کر تکمید کی، معدہ کی ہلکی مالش کی، سر پر روغن گل اور سرکہ شراب رکھا۔ غذا کے اندر بھنے ہوئے گوشت اور بھنی ہوئی چیزیں دیں۔ اس سے مریض صحتیاب ہو گیا۔ یہ نہایت خشکی پیدا کرنے والی تدبیر ہے بہت زیادہ خونت بھی پہونچاتی ہے۔ (مؤلف)

الفصول السادسہ کے اندر ایک ایسی گفتگو کی گئی ہے جس رو سے برودت زدہ معدہ کو ایسی گرمی پہونچانا چاہیں جو دواسے ملکر جرمِ معدہ کے اندر پہونچ جائے تو جوارش فلا فلی ہمراہ شراب دیں، شراب کو گرم پانی میں ملا لیں۔ گرمی پہونچنے کی علامت یہ ہے کہ ہنکی اچھر آئے گی۔ معدہ کو گرمی پہونچانے کی یہ سب سے زیادہ مؤثر تدبیر ہے۔

جالینوس نے اپنی بیشتر تصنیفات میں تذکرہ کیا ہے کہ وہ سرد معدہ اور اس کے اندر چپک جانے والی غذا کا علاج ایسی شراب سے کرتا ہے جس پر مرچ چھڑک دی گئی ہو، اسے وہ مریض کا پلاتا ہے۔ (مؤلف)

جس مریض کا معدہ اور جگر بیمار ہوں وہ یکبارگی پر خوری کو برداشت نہیں کرتا بلکہ آہستہ آہستہ برداشت کرتا ہے۔ (جالینوس)

تلخیص حیلۃ الرء میں وارد ہے کہ معدہ کی خلط اور مزاج کے درمیان فرق متلی، قئے اور اس ڈکار کا ہے جو قبل از طعام اس خلط سے خصوصیت رکھتی ہے۔ پھر جو خلط تیرتی ہوتی ہے اور جو اندر دھنسی ہوئی ہوتی ہے دونوں کے مابین فرق یہ ہے کہ قئے کے بغیر متلی آسانی سے ہوتی ہے سوء مزاج کے اندر نہ متلی ہوتی ہے نہ قبل از طعام خراب قسم کی ڈکار۔ پھر گرم پیاس میں قئے نہ ہوگی۔ غرض تمام علامات کو روشنی میں رکھیں، مزاج نظر انداز نہ ہو کیونکہ یہ حالت رطوبت کی وجہ سے ہو سکتی ہے جو

یوست کے نتیجہ میں پیدا ہو جاتی ہے۔ (مؤلف)
 فم معدہ کی وجہ سے صرع، سہات، بلا وجہ غم و فکر، خوف، مایوگی، خراب چیزوں کی خواہش،
 اشتہا کا زوال، متلی، فساد غذا، آنتوں، مثانہ اور رحم کا درد لاحق ہوتا ہے کبھی اس کی وجہ سے تنگی اور
 ذہنی فساد پیدا ہو جاتا ہے۔ (اسکندر)

اشتہا تب ہی پیدا ہوتی ہے جب کچھ کھاپی لیں اس کے بعد ہی حرارت معدہ کی وجہ سے اشتہا
 ابھرتی ہے جو کھانا تناول کرتے ہیں اس کی وجہ سے معدہ ٹھنڈا ہو کر معتدل ہو جاتا ہے اس وقت اشتہا
 ہوتی ہے فم معدہ پر برودت کے غلبہ کی علامت یہ ہے کہ پیاس کم اور بھوک زیادہ لگے گی اس کے
 ساتھ کوئی مادہ بھی موجود ہو تو بلغم کی قے ہوگی۔ کھاتے ہی قے ہوگی پھر اشتہا بھی پیدا ہوگی۔ یہ
 شہوت کلبیہ کا ایک سبب ہے۔ یہ شہوت (کلبیہ) فم معدہ پر برودت کے غلبہ اور معدہ کے اندر بلغمی
 احتباس کے بغیر بھی ہوتی ہے کیونکہ شہوت بیش از بیش حرارت کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ کبھی یہ
 پورے جسم کے ماسکے کی کمزوری سے لاحق ہوتی ہے لہذا اشتہا طعام میں افراط پیدا ہونے کا سبب کیا
 ہے؟ سب سے پہلے اسپر غور کر لیں پھر علاج کریں حرارت کی وجہ سے اشتہاء کے اندر افراط ہو تو اس
 کے ساتھ سخت پیاس ہوگی، ترش قے نہ ہوگی شکم بندھا ہوا ہوگا۔ پورے جسم کے ضعف ماسکے کی وجہ
 سے یہ حالت ہو تو اس کے ساتھ بہ کثرت کچا براز خارج ہوگا۔ ایسے مریضوں کو کثرت سے اسہال کا
 عارضہ ہوگا۔ (کندی)

یہ بات محل نظر ہے۔ (مؤلف)

برودت اور بلغمی فضلات سے پیدا شدہ شہوت کلبیہ کا علاج مسخن چیزوں کے ذریعہ کریں
 بالخصوص خالص شراب اور چکنی غذاؤں کے ذریعہ کیونکہ ان غذاؤں سے جہاں شکم پر ہو گا وہیں بیماری
 کے اندر سکون پیدا ہو جائے گا۔ (کندی)

اس بات کے اندر غلطی ہے۔ (مؤلف)

فرط حرارت کی وجہ سے شہوت کلبیہ ہو تو مریض کو عسیر الہضم غذا میں دیں۔ ضعف ماسکے
 کی وجہ سے فرط اشتہا ہو تو سبب معلوم کریں کیونکہ ماسکے سوء مزاج کے مختلف قسموں کی وجہ سے کمزور
 ہوتی ہے۔ واضح رہے کہ اس حالت کے اندر قابض چیزوں کا التزام رکھنا غلطی ہے۔ لہذا ضروری ہے
 کہ سوء مزاج دریافت کریں جو اصل سبب ہے پھر اس کا دفاع کریں۔ یوست کی وجہ سے اس قوت کا
 ضعف مشکل سے جاتا ہے۔ (کندی)

اس تمام گفتگو کے اندر ماسکے سے مراد ماسکے معدہ ہے، پورے جسم کا ماسکے نہیں۔ اس لئے یہ

کہنا کہ ایسا تمام ہی کیفیات کے اندر ہوتا ہے محل نظر ہے کیونکہ ماسکہ زیادہ تر برودت کی وجہ سے کمزور ہوتی ہے۔ مذکورہ علامات سے تشخیص کر لیں تو مسخن ادویات بطور مشروب اور بطور ضماہ استعمال کریں۔ اسکیمیں تریاق، ریاضت، گرم حمام اور اسفاز مفید ہیں حتیٰ کہ غذا معدہ کے اندر چپک کر قرار پانے لگے۔ (مؤلف)

ضعف ماسکہ حرارت کی وجہ سے ہو تو روزانہ تین بجے سرد پانی میں روٹی کی شرید بنا کر دیں۔ غذا میں سخت ابالا ہوا انڈا، مرغ جو پکا کر سرخ نہ کیا گیا ہو۔ سرد سبزیوں، سخت مچھلی، قابض اور سرد قسم کے پھل دیں۔

بھوک کی وجہ سے غشی:

اس بیماری میں شدت کی بہ حد افراط بھوک ہوتی ہے یہ فرط حرارت اور ضعف معدہ کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے مریض جب کچھ کھاتا نہیں ہے تو اس پر غشی طاری ہو جاتی ہے اور طاقت گر جاتی ہے۔ غشی کی حالت میں خوشبودار غذائیں مثلاً بکری کے بچوں اور چوزوں کا بھنا ہوا گوشت سونگھائیں، ہاتھوں اور پیروں کو باندھ دیں، ان پر مالش کریں، سونے نہ دیں۔ غشی میں سکون ہو جائے تو شراب میں بھگو کر روٹی کی شرید دیں۔ اس کے بعد دیگر غذائیں دیں۔ کھانے میں دیر نہ ہونے دیں۔ عسیر التغیر غذائیں دیں اور وہ بھی سرد اور مقوی ہوں۔ مسلسل استعمال سے مریض صحتیاب ہو جائیں گے۔ کچھ مریضوں کو افیون اور کچھ کو سرد پانی پلایا گیا۔ مقصد یہ تھا کہ معدہ کی بڑھی ہوئی حرارت بجھ جائے۔ میں خشکی پیدا کرنے اور عسیر الاستحالیہ (مشکل سے تغیر پذیر) غذائیں استعمال کرنے کا مشورہ دیتا ہوں۔ ایک خاتون کو دیکھا کہ اسے بھوک لگتی ہے مگر سیر نہیں ہوتی۔ معدہ کے اندر سوزش اور سر میں درد ہے میں نے اسے ایارج پلایا۔ چنانچہ لمبے لمبے کچھوئے خارج ہوئے۔ ایک کچھو بارہ ہاتھ سے زیادہ لمبا تھا۔ فرط اشتہا میں سکون ہو گیا۔ اس سے مجھے یہ معلوم ہوا کہ خاتون جو کچھ کھاتی تھی کچھوے اسے چوس لیتے تھے۔

بھوک کا زائل ہونا:

سوء مزاج مفرد ہو یا مادی سب سے اشتہاء زائل ہو جاتی ہے۔ سوء مزاج مادی ہو تو پتلی قئے اور اسہال جاری کریں۔ طاقتور قئے اور اسہال نہ ہو، بالخصوص قئے۔ تاکہ معدہ کی قوت گرنہ سکے جن کے معدوں کے اندر تیز صغراوی اخلاط ہوں انہیں گرم پانی کے ذریعہ قئے کرائیں۔ سقمونیا کے ہمراہ شربت ورد، اور سقمونیا کے ہمراہ آب بھی، گودہ بھی اور سکر کی جوارش کے ذریعہ اسہال لائیں۔ خلط

غلیظ ہو تو اسے توڑیں پھر طاقتور مسہل کے ذریعہ استفرغ کریں، اس کے بعد قاطع غذاؤں اور مصالحہ جات کے ساتھ بھی اور مسخن ضمادوں کا التزام کریں۔ سوء مزاج حار غیر مادی کی وجہ سے اشتہاء، زائل ہوئی ہو تو سرکہ اور دہی سے بنی ہوئی غذائیں دیں۔ اعتدال کے ساتھ سرد پانی پلائیں۔ سرد پانی افراط کے ساتھ پلانے سے اشتہا زائل ہو جائے گی۔ (کندی)

یہ بات محل نظر ہے۔ (مؤلف)

برودت کی وجہ سے پیدا شدہ کیفیت ہو تو پرانی شراب اور انیسون جیسے گرم بزور کا عرق اور تریاق پلائیں۔

پیاں:

حرارت معدہ، یوست معدہ، یا دونوں کے باعث، یا نمکین بلغم یا صفراء یا حرارت جگریا حرارت رے یا روزہ رکھنے کی وجہ سے شدید پیاں لگتی ہے۔ پھیپھڑے کی حرارت کی وجہ سے پیاں لگتی ہو تو ایسی حالت میں ٹھنڈی ہوا میں سانس لینے کا جو اثر ہوتا ہے اس کا مقابلہ سرد پانی نہیں کر سکتا۔ بلغم کی وجہ سے پیاں میں شدت ہو تو بلغم کا تنقیہ کریں۔ بلغم مالح (نمکین) کی وجہ سے پیدا شدہ پیاں کا علاج میں نے کیا ہے اور اس حد تک کیا ہے کہ مریض کو ایسی غذائیں تک کھلا دیں جن پر نمکییت کا غلبہ ہوتا ہے۔ مثلاً نمکین مچھلی، کبر اور نمکین غذا۔ میں سارے اسباب کا علاج بالضد کیا کرتا ہوں۔ سوزش کا احساس ہو اور متلی ہو رہی ہو تو مریض کو آب حصرم، آب بھی، آب سرد کے ہمراہ تخم خیار دیں۔ آب سرد پر اطباء روغن گل پلاتے اور شفتالو کھلاتے ہیں۔ (کندی)

سرخش زیادہ موثر ہے۔ یہاں اس نے ایسی ادویات کا ذکر کیا ہے جو تخم خیار، رب السوس، تخم رطلہ، وغیرہ سے تیار کی جاتی ہیں۔ مبرد دواؤں کا ضما د کرنے کی ہدایت کی ہے۔ اس کے بعد سوداوی نفخ کا ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ کس طرح اس پیاں کے اندر سکون پیدا کیا جاسکتا ہے۔ (مؤلف)

بخار کی حالت میں رطوبات کو معدہ کی جانب جذب کرنے والے ضما دات:

نم معدہ پر مقوی ادویات مثلاً قسب، بھی، سک وغیرہ کا ضما د رکھیں۔ کیفیت بخار سے خالی ہو تو مر، زعفران، صبر، مصطلی، افسنتین، روغن نار دین اور موم کا ضما د رکھیں۔ جن کے معدہ میں کھانا قرار نہ پاتا ہو ان کی تھمید، قط، شاخ انگور، رامک وغیرہ مثلاً حصرم، گلنار، مازو کے ذریعہ کریں حرارت موجود نہ ہو تو ان دواؤں کے اندر کندر اور سنبل وغیرہ شامل کریں۔

دردِ دل:

فمِ معدہ زیادہ تر قوی الحس ہوتا ہے۔ یہاں گرم اخلاط کا انصباب ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے درد ہوتا ہے تو اس سے طاقتور غشی طاری ہو جاتی ہے کیفیت بخاروں کی وجہ سے نہیں بلکہ ردی خلط کا نتیجہ ہو تو مریض کو قابض پھل مثلاً سیب، انار، شفتالو، ناشپاتی اور آبِ سرد میں بھگو کر روٹی کھلائیں۔ غذا وہ دیں جو مشکل سے تغیر پذیر ہو۔ کھانے کے اندر تاخیر نہ کریں۔ صبح صبح کورہ غذائیں دیں اور آرام کی حالت میں ایارج کے ذریعہ استفرغ کریں۔ (کندی)

دورہ کی حالت میں کثرت سے اور مسلسل آبِ گرم استعمال کریں۔ یا تو قئے ہو جائے گی یا اسہال۔ اس کے بعد تقویت پیدا کریں۔ ڈکاروں کے اندر ترشی کبھی حرارت کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اس کا علاج ہم نے مبرد چیزوں سے کیا ہے چنانچہ سکون ہو گیا ہے۔ لہذا پہلے تشخیص کر لیں۔ اسی طرح منہ کے اندر تلخی بھی ہوتی ہے۔ تلخی غالب نہیں بلکہ فمِ معدہ کے اندر محبوس ہو جاتی ہے۔ اسی طرح کثرت تھوک کی وجہ سے ”بزاق“ (بزاق تھوک کی بیماری) کی فیصلہ نہیں کیا جاسکتا کہ معدہ پر تربیب کا حکم لگادیں۔ یہ کیفیت غلبہ حرارت کی وجہ سے ہوتی ہے۔ جیسا کہ روزہ اور کم کھانے کی حالت میں پیش آتا ہے کیونکہ ایسی حالت میں جب تک غذا نہیں لی جاتی تھوک آتا رہتا ہے۔ لہذا حرارت کی وجہ سے کثرت بزاق میں ایسی غذاؤں کے ذریعہ علاج کریں جو مبرد ہوں اور مشکل سے تبدیل قبول کرتی ہوں۔ رطوبت کی وجہ سے کثرت بزاق میں مجفف اور مسخن دواؤں کے ذریعہ علاج کریں۔ (مؤلف)

جب تک کوئی چیز کھائیں گے نہیں تب تک اشتہا بھرے گی نہیں۔ کھانے کے بعد معدہ کی حرارت سے اشتہا بھڑکے گی۔ غذا کی وجہ سے معدہ کے اندر برودت آ جاتی ہے چنانچہ وہ معتدل ہو کر اشتہا کرنے لگتا ہے قئے کے ذریعہ رطوبتوں سے معدہ کو صاف کرنا مسہل دینے کے مقابلہ میں زیادہ سہل اور موثر ہے۔ (کندی)

معدہ کے اندر متلی کے ساتھ شدید التهاب پیدا ہو جاتا ہے۔ دورہ کے وقت مریضوں کو آبِ سرد پلانا ضروری ہے۔ اس کے بعد ایسی غذاؤں کے ذریعہ علاج کریں جو مشکل سے فاسد ہوتی ہوں اور ترش ہوں۔ مثلاً حصرم اور سماق۔ دردِ معدہ کبھی اضطراب اور طبیعت کے اندر پڑمردگی کے ہمراہ ہوتا ہے دودھ پینا یا بھنے ہوئے انڈے کی زردی لینا یا شراب کے ہمراہ ستوا استعمال کرنا باعث سکون ہے۔ بولیمس اشتہا کے کلیہ زائل ہو جانے کو کہتے ہیں۔ (فیلغریوس)

معدہ کے اندر کبھی ورم جیسی صلابت پیدا ہو جاتی ہے اس میں زعفران، مصطکی، ناخونہ، سنبل، مقل، موم، روغن گل الغرض مقوی اور ملین ادویات کے ذریعہ تفسید کی جاتی ہے۔

(طیب نامعلوم)

بعد از غذا قے کے اندر اخلاط پتلے اور ان کے اندر سوزش ہوتی ہے اس میں قرص ماروس بیحد مفید ہے۔ یہ معدہ کے لئے بھی عمدہ ہوتی ہے۔

نسخہ حسب ذیل ہے:

تخم کر فس ۶، افسنتین ۴، مر ۲، فلفل ۲، دار چینی ۶ یہ قرص نہ ملے تو سلیجہ سوداء مقشر ۱۰، جند بید ستر ۲، افیون ۱۲ استعمال کریں۔ مقدار خوراک چھوٹوں کے لئے ساڑھے ۴ گرام، بڑوں کے لئے ۹ گرام، درد معدہ میں ۶۸ گرام شراب قابض کے ہمراہ، اور قے میں آب سرد کے ساتھ۔ اس کے بعد مفید یہ ہے کہ یارج کے ذریعہ تنقیہ کیا جائے۔ تاکہ درد کا استیصال ہو جائے۔ مذکورہ قرص دینے سے پہلے یارج کا استعمال لازم نہیں ہے کیونکہ اس سے کبھی فساد پیدا ہو جاتا ہے۔ درد اور سوزش میں شدت آ جاتی ہے حتیٰ کہ غشی تک طاری ہو جاتی ہے۔ اس مرض میں رُب خشخاش مفید ہے۔ (تیاذوق) کھانا قے ہو جانے میں خبث بیحد مفید ہے۔ (خوزوا بن ماسویہ)

کھانے کے بعد سخت حرکت کرنے سے قے ہو جاتی ہے۔ اس کا تذکرہ ہم نے اپنی پیشتر کتابوں کے اندر کیا ہے لہذا جو تیز حرکات کا عادی ہو اس کے لئے غذا کے بعد سکون سے رہنا لازم ہے۔ کسی مریض کو کھانا قے کرتے دیکھیں تو سب سے پہلے یہ دیکھیں کہ قے زیادہ ہو رہی ہے کیونکہ کچھ لوگ شہوت کلبی کے مریض ہوتے ہیں اور ضرورت سے زیادہ کھا لیتے ہیں پھر فضلہ بھی طاقتور ہوتا ہے۔ درد معدہ کے کچھ مریض غذا نہ لیں تو ان پر غشی طاری ہو جاتی ہے۔

قرص ماروسن کھانا قے کر دینے میں موزوں ہوتی ہے۔ پیاس اور حرارت ہو تو رب انار کے ساتھ لیں، پیاس اور حرارت نہ ہو تو شراب کے ہمراہ استعمال کریں۔ تخم کر فس ۶، افسنتین ۴، فلفل ۹ گرام، دار چینی ۶، سلیجہ ۶، افیون ۶، جند بید ستر ۶، مقدار خوراک ساڑھے ۴ گرام مسج نے اس نسخہ پر اعتماد کیا ہے۔

کبھی اشتہا جسم کو سکڑنے والی کسی چیز کی بدولت قلت تحلیل سے زائل ہو جاتی ہے مثلاً روغن اور اس چیز کے استعمال سے۔ اس کے برعکس چیزوں سے اشتہا زیادہ ہوتی ہے حتیٰ کہ کلبی شہوت تک پیدا ہو جاتی ہے۔ ہوا کی حرارت اور برودت سے بھی اشتہا زیادہ ہو جاتی ہے۔ کمزور معدہ

ترش، قابض اور نمکین اشیاء کی خواہش کرتا ہے۔ (جالینوس)

طاقور معدہ چکنی غذاؤں کا طالب ہوتا ہے۔ (مؤلف)

بہ ہر تدبیر تخمہ سے اجتناب کریں کیونکہ یہ امراض کی جڑ ہے۔ تخمہ ہو جائے تو غذا کم اور ریاضت اور حمام میں اضافہ کر دیں اور ہر وہ تدبیر اختیار کریں جو خشکی پیدا کرتی ہو۔ حرکت اور حمام کے ذریعہ کھانے سے پہلے بہ کثرت پسینہ لائیں۔ ریاضت اور حمام لازم نہیں ہیں بلکہ سکون اور نیند سے رہیں حتیٰ کہ نصح پیدا ہو جائے اور شکم ہلکا ہو جائے۔ اس کے بعد ریاضت کریں پھر غذائیں کمزور معدہ ہر لی ہوئی غذا قے کر دیتا ہے اس میں پودینہ کے ہمراہ رب انار مفید ہے۔ خوشبودار ضما د اور کیلی غذائیں استعمال کریں۔ (جالینوس)

بائیں پہلو سونا ہضم کے لئے اور داہنے پہلو سونا غذا نیچے اترنے کے لئے زیادہ سازگار ہے۔ یہ حقیقت کتاب منافع الاعضاء سے سمجھی جاسکتی ہے جس کے اندر معدہ کی شکل اور اسکی وضع بیان کی گئی ہے ضعف اشتہا میں مناسب یہ ہے کہ غذاؤں کے اندر زعفران قطعانہ ہو۔ (ارسطو)

مصطکی ورم معدہ کو تحلیل کر دیتی ہے

کھانا قے ہو جانے کے لئے قرص کا نسخہ:

زر نباد، قر نفل، آشنہ، مصطکی، دار چینی، سک، کندر، ہم وزن بقدر ۵۰۰ ملی گرام، افیون ۲۵۰ ملی گرام، جند بید ستر ۲۵۰ ملی گرام، صبر، اگر ام۔

کھانا قے ہو جانے میں قرص اماروسن سے بہتر اور عمدہ کوئی اور چیز نہیں ہے۔ تخم کرفس، بادیان رومی، افستہین، ہم وزن سلیخہ ۲ جزء مرہ/۱ جزء، قنفل ۴/۱ جزء، جند بید ستر ۴/۱ جزء، مقدار خوراک ساڑھے ۳ گرام۔

ضعف معدہ اور تخموں کے لئے ضما د کا نسخہ:

مازو، ذریہ، کمون، کندر سعد، مصطکی، آب آس، آب بھی، روغن نار دین پیس کر گرم کریں اور بطور طلاء استعمال کریں۔

کھانا قے ہو جانے میں:

زر نباد، درونج، جند بید ستر، سکر، ایک ایک جزء ۵ گرام بطور مشروب چند دنوں تک لیں۔ صحت ہو جائے تو فہماور نہ روغن ارند عرق بزور، عرق کرفس اور عرق بادیان کے ہمراہ لیں۔ (حنین)

ضعف معدہ اور ریا ح شکم کے لئے:

ہلیلہ سیاہ ۱۰ روغن گاؤ میں بھون کر حرف مقلو ۵ صتر فارسی ۳، نانخواہ ۳۔ خبث ۱۰، پیس لیں۔ مقدار خوارک ۷ گرام طاقتور شراب کے ہمراہ (ترمذی)

کھانے قے ہو جاتا ہو تو چند دن دواء المسک، تخم کرفس، نانخواہ، سنبل، مصطلی، سک، زرنباد، درونج، جندبیدستر، صبر، افستین، ہم وزن افیون ۴ / ۱ جزء استعمال کریں اور ساڑھے ۴ گرام نبیذ حبہ مسک کے ہمراہ لیں۔ کیفیت زیادہ طاقتور اور پرانی ہو تو ایک ہفتہ تک روغن ارڈ، عرق کرفس، بادیان، انیسون زیرہ، وج، زخمیل، اور خونجان کے ہمراہ لیں۔ (خوز)

جس شخص کا مراق شکم دبلا ہو وہ اس شخص کے مقابلہ غذا کم ہضم کرتا ہے جس کا مراق شکم موٹا تازہ ہوتا ہے۔ (جالینوس)

فم معدہ کے اندر بجمد غلیظ کھانوں کی وجہ سے اور جو حضرات اس کیلئے مستعد ہوتے ہیں ان میں زجاجی بلغم پیدا ہوتا ہے جس سے درد دل اس حد تک اٹھتا ہے کہ انسان اپنے تمام کاموں سے معطل ہو جاتا ہے دھڑکا کے ہمراہ امیر و سیاو قرص افستین اور قرص کوکب کے ذریعہ علاج کریں۔ بھر قے کرائیں پھر مجفف، منفی اور ملطف دوائیں دیں تخم حنظل کے ذریعہ اسہال لائیں۔ اسی سے مرض کا استیصال ہو جائے گا۔ معدہ کے اندر رقیق ترش بلغم کی وجہ سے کبھی بد ہضمی ہو جاتی ہے جس کے بعد ترش ڈکار اور پیاس میں کمی لاحق ہوتی ہے۔ یہ کیفیت مرطوب پھلوں اور مچھلی کے استعمال اور خراب قسم کی شراب پینے سے ہوتی ہے۔ علاج زیرہ اور فلافل سے کریں۔ خشک دھنیا، زیرہ اور کرویا چبائیں کھانے کے بعد انھیں چبانے اور انکاپانی نگل جانے سے ترش ڈکار کا ازالہ ہو جاتا ہے۔

ہضم غذا کے وقت کبھی معدہ کے اندر درد ہوتا ہے معدہ کے اندر ناف کے اوپر اور فم معدہ کے نیچے تنگی اور قبض محسوس ہوتا ہے غلیظ کھانے کے استعمال سے بھی درد ابھرتا ہے حتیٰ کہ ہضم ہونے کی حالت میں بھی درد ہونے لگتا ہے یہ کیفیت زیادہ تر محرور المزاج حضرات اور ان جوانوں کو پیش آتی ہے جن کی غذائیں خراب ہوتی ہیں۔ یارج، خیساندہ صبر، اطر یفل صغیر، اور ہلیلہ، بادیان، سکر سے تیار کردہ سفوف کے ذریعہ علاج کریں۔ یہ درد ایسی رقیق رطوبتوں کی وجہ سے ہوتا ہے جو فم معدہ کو بھگودیتی ہیں (قسطا)

شربت حب الآس معدہ کے لئے عمدہ ہے۔ (دیا سقوریدوس)

پوست اترج تھوڑی مقدار میں استعمال کرنے سے ہضم میں مدد ملتی ہے یہ معدہ کے لئے

عمرہ ہوتا ہے۔ اسی طرح اس کا پانی نچوڑ کر مسہل دواؤں میں شامل میں کیا جاتا ہے۔ خاکستر ازخراہ معدہ کے دردوں میں مفید ہے۔ کلی ازخراہ اور ام معدہ میں مفید ہوتی ہے۔ اقحوان سفید کی شاخیں پینے سے وہ تمام رطوبتیں خشک ہو جاتی ہیں جو معدہ کی جانب اترتی ہیں (جالینوس)

اقحوان سرخ معدہ کی جانب تمام سیلانوں کو خشک کر دیتی ہے۔ (بولس)

آملہ کی خاصیت معدہ کو تقویت پہنچانا اور فساد کو روک دینا ہے۔ اشقیل جیسا کہ بیان کیا گیا ہے ہضم میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔ (بدیغورس)

بشرطیکہ خام نہیں ابال کر لی جائے۔ (دیا سقوریڈوس)

سرکہ اشقیل ہضم میں مدد دیتا اور ضعف معدہ اور سوء ہضم کی اصلاح کرتا ہے اس کا جو شانہ یا عصارہ دس دنوں تک ہر روز ڈیڑھ گرام لیا جائے تو عدم اشتہا کا شافی علاج ثابت ہوتا ہے۔ (بولس)

حمض اترج (وہ حصہ جو نیچوں کے ہمراہ لپٹا ہوا ہوتا ہے) اشتہا پیدا کرتا ہے۔ شربت افسنتین معدہ اور اشتہا کے لئے مقوی اور دیر ہضمی میں مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

افسنتین کی خاصیت معدہ کو تقویت دینا ہے یہ اشتہاء کے لئے مفید اور دیر ہضمی میں نفع بخش ہے۔ معدہ کی جانب اترنے والے اور معدہ کے اندر موجود فضلات کو توڑ دیتی ہے۔ (بدیغورس)

افسنتین مقوی معدہ ہے۔ حب بلساں کا جو شانہ سوء ہضم میں مفید ہے بادروج معدہ کی جانب سیلان مادہ کو خشک کر دیتی ہے۔ (روفس)

انڈے کو تھوڑا تھوڑا لینا مری اور معدہ کے کھر درے پن میں مفید ہے۔ خام پیاز کھانے کی اشتہا پیدا کرتی ہے کوٹ کر اسے سو گھنٹے سے بھی اشتہا پیدا ہوتی ہے بلبوس سرخ معدہ کے لئے مفید ہے۔ بلبوس مدور جو اشقیل کے مشابہ ہوتی ہے ہضم غذا میں معدہ کے لئے شریں سے زیادہ عمرہ ہوتی ہے۔ (دیا سقوریڈوس)

اس کے اندر تلخی اور قبضیت ہوتی ہے۔ لہذا کمزور معدہ کو طاقت بخشی اور اشتہا کھولتی ہے۔

(جالینوس)

ختم جبرجیر کھانا ہضم کرتی ہے۔ (دیا سقوریڈوس)

یہ اس کا بیج اور اس کی سبزی سب ہاضم ہے اسی طرح دار چینی معدہ کو خوشبودار بناتی ہے۔

کاسنی خاصکر مربی کاسنی معدہ کے لئے مقوی ہے (ابن ماسویہ)

ہلیلہ سیامہ ہوتا ہے۔ (دیا سقوریڈوس)

زعفران ہاضم ہے اور معدہ کے سجاتا ہے (یعنی نرم کر کے اس کی رطوبت اور بو کو زائل

کر دیتا ہے۔) (بدیغورس)

زیت الانفاق میں چونکہ قبضیت ہوتی ہے اس لئے معدہ کے لئے عمدہ ہوتا ہے۔ زیتوں سے معدہ کو طاقت ملتی ہے اور اشتہا کھلتی ہے۔ زعفرور معدہ کو طاقت بخشتی ہے۔ زنجبیل معین ہضم اور معدہ کے لئے عمدہ ہوتی ہے یہی اثر فلفل کا بھی ہے۔ پانی اور شراب میں گرم لوہا کئی بار بجالایا جائے تو استرخاء معدہ کے لئے عمدہ ہوتا ہے۔ برگ انگور درد معدہ میں مفید ہے۔ جنگلی انگور کا پھل معدہ کے لئے عمدہ ہوتا ہے۔ اسے پینے سے معدہ مضبوط ہوتا ہے اور معدہ کی ترشی زائل ہو جاتی ہے۔

(ابن ماسویہ)

برادہ سمندر ڈھیلے معدہ کے لئے عمدہ ہے۔ اس کا ضاد یا شراب تیار کر کے استعمال کریں۔
ناشپاتی معدہ کو طاقت بخشتی ہے۔ (دیاستور ویدرس و جالینوس)

دھنیا خشک چونکہ خشک ہوتی ہے اس لئے معدہ کی رطوبت کو زائل کر دیتی ہے (جالینوس)
تخم کرفس مقوی معدہ ہے۔ (دیاستور ویدوس)

کٹوٹ معدہ کی رطوبت کو زائل کرتی ہے۔ سمورینون سے ڈکار آتی ہے۔ (ابن ماسویہ)
شربت کماذریوس دیر ہضمی میں مفید ہے۔ (دیاستور ویدس و ابن ماسویہ)

کرویا ہضم کے لئے عمدہ اور مقوی معدہ ہے کاشم ہاضم غذا ہے۔ کبر مطیب تقویت معدہ کے لئے موزوں ہے۔ کم اشتہا کو زور دار کرتی ہے۔ سرکہ کے اندر کبر کا مربی معدہ کی رطوبت کا ازالہ کرتا ہے۔ بادام شیریں تر اندرونی چھلکوں سمیت کھانے سے معدہ کی تری کی اصلاح ہوتی ہے۔ گل لحیہ الہیس شراب کے ہمراہ پینا ضعف معدہ میں مفید ہے۔ یہ معدہ کی جانب مواد جذب کرتا ہے۔

(دیاستور ویدس)

لحیہ الہیس فم معدہ اور معدہ کی مقوی ادویات میں داخل ہے مصطلکی معدہ کے لئے عمدہ ہوتی ہے۔ (دیاستور ویدس و جالینوس)

آب گرم کا حمام مقوی ہضم ہے۔ کھجور کی شراب کمزور معدہ کے موافق ہے۔ پودینہ اپنی حرارت سے معدہ کو گرمی پہونچاتا اور کیلے پن سے اسے طاقت بخشتا ہے (دیاستور ویدس)
پودینہ سے ڈکار کے اندر تحریک ہوتی ہے یہ ہضم غذا میں مدد کرتا ہے۔ ناخوہ معدہ کو گرمی پہونچاتی ہے۔ (ابن ماسویہ)

اشقیل ڈیزہ گرام شہد کے ہمراہ استعمال کرنے سے معدہ کے اندر غذا کا تیرنا بند ہو جاتا ہے۔
بہی کو کھانے یا اس کا ضاد استعمال کرنے سے اشتہا بھرتی ہے۔ یہ معدہ کے لئے عمدہ ہوتی ہے۔

(دیا سقوریدوس)

ساق اشتہا پیدا کرتی ہے معدہ کو طاقت بخشی ہے اور اشتہا کو ابھارتی ہے۔ کتاب الصنعة کے مطابق دریا کے پانی سے تیار شدہ سکنجبین لی جائے تو غلیظ کیوس خارج ہو جاتا ہے۔

(دیا سقوریدوس و ابن ماسویہ)

سکنجبین اشتہا کو ابھارتی ہے (دیا سقوریدوس و روفس)

تخم ساسالیوس کھانے کو ہضم کرتی ہے۔ (دیا سقوریدوس)

سداب ہضم کے لئے اور حب العرعرہ معدہ کے لئے عمدہ ہے (دیا سقوریدوس و روفس)

حب العرعرہ معدہ کے لئے عمدہ ہے۔ (اسکندر)

حب اللعب معدہ کے لئے مفید ہے۔ (روفس)

شہد ہضم غذا میں مدد دیتی ہے۔ (دیا سقوریدوس)

منقی مقوی معدہ ہے۔ (دیا سقوریدوس)

اب حصرم معدہ کی رطوبت کو زائل کرتی ہے۔ (ابن ماسویہ)

بنخ عود ہندی ۵ گرام پینے سے معدہ کی محتض رطوبت کا ازالہ ہوتا ہے اور معدہ کو قوت

پہنچتی ہے۔ (دیا سقوریدوس)

عدس مقشر ۳۰ دانہ کھانے سے معدہ کا استرخاء جاتا رہتا ہے۔ (دیا سقوریدوس و بولس)

مولی اور خاکسکر اس کا پتہ کھانے کے بعد کھایا جائے تو کھانے کو ہضم کرتا ہے۔ (دیا سقوریدوس)

برگ مولی کھانے کو ہضم کرتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

قلقل ہاضم ہے اور اشتہا کھولتی ہے جبکہ اسے سالنوں میں شامل کرتے ہیں (دیا سقوریدوس)

اسی طرح دار قلقل بھی۔ کو ہی فوج اشتہا کو ابھارتی ہے، صخر ہاضم ہے، غلیظ کھانے کی وجہ

سے معدہ کے اندر جو ثقل پیدا ہو جاتا ہے اس کا ازالہ کر دیتی ہے، صمغ قراسیا اشتہا کو ابھارتا ہے۔

زراند اپنی خاصیت سے ضعف معدہ میں مفید ہے۔ (دیا سقوریدوس و ابن ماسویہ)

فوج مقوی معدہ ہے۔ (روفس)

اٹیا، معدہ کے لئے مفید ہے اس کی رطوبت کو خشک کرتی ہے بالخصوص جبکہ صخر، شونیز،

نبیز، کرفس، سداب اور منقی کے ہمراہ لی جائے۔ (بدیغورس و ابن ماسویہ)

قابض ترش سیب مقوی معدہ و مری ہے۔ (دیا سقوریدوس)

ترش سیب خام ہو یا پختہ گوندھے ہوئے آٹے کے جوف میں رکھیں اور بھون کر استعمال

کریں۔ حرارت اور اسہال معدی میں مفید ہے معدہ کو طاقت بخشتا ہے اور اشتہا پیدا کرتا ہے۔ پان
مقوی معدہ ہے۔ (ابن ماسویہ)

ترش توت بالخصوص جن کا معدہ گرم ہوتا ہے ان کے اندر اشتہا پیدا کرتا ہے (بدیعورس)
ترمس جو تلی سے خالی ہوتا ہے اشتہا پیدا کرتا ہے۔ لہسن سرد معدہ کو گرمی پہنچاتا ہے۔
(ابن ماسویہ)

غار یقون کو چبا کر تنھا نگلنا ترش ذکر کا ازالہ کرتا ہے۔ سرکہ معدہ کے لئے موزوں ہے یہ
اشتہا کو کھولتا ہے۔ (ابن ماسویہ)
سرکہ ہضم غذا میں مدد دیتا ہے۔ (دیا ستوریدوس)

ہاضم دوائیں:

دار فلفل، مقدار خوراک ساڑھے ۴ گرام، دار چینی مقدار خوراک ساڑھے ۴ گرام، بنج ازخر،
کلی ازخر، کاشم، کرویا، ساڑھے چار چار گرام، زوفا اور رجلہ معدہ اور امعاء کی جانب انصباب مادہ میں مفید
ہیں۔ بظطیان ۹ گرام بطور مشروب درد معدہ میں مفید ہے وھلیلہ سیاہ معدہ کا تنقیہ کرتا ہے اور معدہ کا
جانب انصباب مواد کو روکتا ہے۔ (روفس و ابن ماسویہ)

حجر البسد کا میں نے تجربہ کیا ہے۔ اسے معدہ پر یا بیمار کی گردن میں لٹکایا جائے تو مری اور
معدہ کے لئے مفید ہوتا ہے۔ میں نے اس کا بار بار مریض کی گردن میں لٹکایا ہے، کندر کا ضماہ معدہ
کے ورموں میں مفید ہے۔ عورتوں کا دودھ چھاتی سے پینا سوزش معدہ میں مفید ہے۔ (جالینوس)
دودھ جس کی رطوبت لوہے کے ٹکڑوں کے ذریعہ فنا کر دی گئی ہو گرم خلط کی وجہ سے پیدا
شدہ سوزش معدہ میں مفید ہے۔ لسان الحمل کو کھانا اور اس کا پانی پینا معدہ کی جانب سیلان فضلات کو
قطع کر دیتا ہے۔ مصطکی سے تیار کیا ہوا روغن ان ضماہوں کے لئے موزوں ہے جو معدہ کے اوپر رکھے
جاتے ہیں۔ (جالینوس)

مصطکی دو قوتوں سے مرکب ہے۔ ایک تلپین پیدا کرتی ہے اور ایک قبضیت۔ اس لئے اورام
معدہ میں مفید ہے۔ (جالینوس)

سنبل الطیب کا مشروب اور ضماہ فم معدہ کے لئے مفید ہے۔ کاسنی اس کے لئے زیادہ عمدہ
ہوتی ہے۔ یہ معدہ کی سوزش کو دور کرتی ہے۔ قسب بھی کے ہمراہ روغن گل انگور میں قیروطی بنالی جائے
اور بطور ضماہ استعمال کی جائے تو درد معدہ میں مفید ہے۔ پوست طلع (غلاف کھجور) فم معدہ کے لئے

مفید دواؤں اور ضما دوں میں شامل کیا جاتا ہے۔ سازج معدہ کے لئے سنبل سے زیادہ عمدہ ہے۔ سنبل معدہ کیلئے عمدہ ہے۔ برگ سرو کوٹ کر قیر و طی کے ساتھ ضما د کرنے سے معدہ کو قوت پہنچتی ہے۔

(جالینوس)

عصارۂ سوس حلق کے کھر درے پن کو دور کر کے اسے چکنا کرتا ہے۔ بیمار معدہ پر علیق کا ضما د مفید ہوتا ہے۔ یہ اسے طاقت بخشتا ہے اور معدہ تک مواد آنے کو روکتا ہے۔ گل علیق کا مشروب کمزور معدہ کے لئے مفید ہے۔ فستق شامی معدہ کے لئے عمدہ ہے۔ (جالینوس)

فستق معدہ کے لئے عمدہ ہے۔ حب صنوبر عصارۂ رجلہ کے ہمراہ پینے سے سوزش معدہ میں سکون ہوتا ہے۔ صبر مغول ہندی ہو تو اس کی گولیاں معدہ کے لئے تمام دواؤں سے زیادہ مفید ہیں۔ صحنۂ معدہ کو بلغم سے صاف کرتی ہے اور تر معدہ کے لئے مفید ہے۔ سنگدانوں کو خشک کر کے پینا درد معدہ میں مفید ہے۔ بالخصوص مرغ کے سنگدانوں کو۔ (ابن ماسویہ)

کچھ لوگ سنگدانہ مرغ کو درد معدہ میں استعمال کرتے ہیں۔ پیپی کا گوشت پکائے اور بھونے بغیر کھانا درد معدہ میں مفید ہے۔ (جالینوس)

نخ قلّاس ابال کر کھانا معدہ کے لئے عمدہ ہے۔ پیپی اور دریائی ماہی کا گوشت معدہ کے لئے عمدہ ہے۔ قصب الزیرہ معدہ کے ضما دوں میں شامل کرتے ہیں۔ حب انار ترش کھانے میں شامل کیا جائے معدہ کی جانب سیلان فضلات رک جاتا ہے۔ آب انارین اور انارین کا گودہ مقوی معدہ ہے۔ (بولس) اقناع الرمان (انار کی کٹھالی یا پیالی یعنی وہ سبز حصہ جس سے انار کا پھل لگا ہوا ہوتا ہے) معدہ کی رطوبت زائل کرتا ہے۔ بادیان معدہ کے لئے مفید ہے۔ شاحترہ معدہ کے لئے عمدہ ہے (ابن ماسویہ) انجیر کا دودھ جسے حمیز کہتے ہیں درد معدہ کے لئے بطور مشروب استعمال ہوتا ہے۔

(دیا سقوری دوس)

انجیر تر و تازہ کھانے سے معدہ بلغمی خلط سے صاف ہوتا ہے۔ نخ نیل کا جو شانہ اور عصارہ معدہ کو خشک اور اس کی اصلاح کرتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

جالینوس کہتا ہے کہ تخم کبر کا اثر بھی یہی ہے۔ غار یقون پانی وغیرہ کے بغیر کھانا درد معدہ میں مفید ہے۔ (بولس)

دھونے سے پہلے خس کو کھالینا درد معدہ میں مفید ہے۔ (دیا سقوری دوس)

خس معدہ کی سوزش میں مفید ہے۔ (روفس)

سر د معدہ کے درد میں مفید دوائیں:

بنج اذخر، بصل الفار مشوی، غار یقون، جطیان، ریوند چینی، افسنتین، ناخونہ، زوفا، زیرہ، کرویا، مصطلی، انیسون، نانخواہ، (دیاستوریدوس وابن ماسویہ)

معدہ کی حرارت کو بجھانے، اس کی سوزش کو ٹھنڈا کرنے، اس کے مزاج کو معتدل کرنے اور اس کے گرم اور ام کے لئے ادویہ:

معدہ کو رطوبت پہنچانے اور سرد کرنے کے لئے آلو بخارا مفید ہے، آلو بخارا حرارت کو بجھا دیتا ہے۔ خصوصیت کے ساتھ معدہ کو مرطوب اور سرد کر دیتا ہے۔ پالک سے صفراوی اور دموی حرارت دفع ہو جاتی ہے۔ رجلہ کا بھی یہی اثر ہے۔ رجلہ شکم پر رکھنا التهاب شکم میں سب سے زیادہ مفید ہے۔ (جالینوس)

نہار منہ خربوز کھانے سے معدہ کا التهاب اور اس کی حرارت بجھ جاتی ہے۔ تنہایا جو کے ستو کے ہمراہ برگ بنفشہ کا ضاد التهاب معدہ کو دور کرتا ہے اور معدہ کو معتدل بناتا ہے (ابن ماسویہ) تنہایا جو کے ستو کے ہمراہ کاسنی کے ضاد سے التهاب معدہ میں سکون ہو جاتا ہے۔ روغن گل پینے سے معدہ کا التهاب جاتا رہتا ہے۔ جو کے ستو کے ہمراہ برگ انگور کا ضاد معدہ کے گرم حار اور التهاب کو سکون دیتا ہے۔ دھیا تر سرکہ کے ساتھ کھانے سے معدہ کا التهاب بری طرح دور ہو جاتا ہے۔ (دیاستوریدوس)

دھیا خشک بھی صفراوی التهاب کو سکون دیتا ہے جو کے ستو کے ساتھ کرفس کے ضاد سے معدہ کا التهاب ساکن ہو جاتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

مچھلی تازہ کی خاصیت میں التهاب معدہ کو بجھا دینا ہے۔ (دیاستوریدوس) یہی کا ضاد التهاب معدہ کو سکون دیتا ہے۔ فم معدہ پر عصی الراعی کو رکھنے سے اس کا التهاب دور ہوتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

عصارہ سوس کا مشروب التهاب معدہ میں مفید ہے۔ چھانج التهاب معدہ میں مفید ہے۔

(ابن ماسویہ)

ابن ماسویہ کہتا ہے کہ عصی الراعی التهاب معدہ میں مفید ہے۔ کدو ابال کو آب اتار، آب

حصرم اور سرکہ شراب و روغن بادام شیریں کے ہمراہ لینا محروم المزاج افراد کے لئے اور التهاب معدہ میں عمدہ ہے۔ قثاء بستانی معدہ کو سرد کرتی ہے۔ بایں ہمہ اس کے لئے عمدہ ہے۔ (جالینوس)
ابن ماسویہ کہتا ہے کہ انار ترش التهاب معدہ میں مفید ہے۔ تخم بادیان پانی کے ہمراہ پینا معدہ کے التهاب کو سکون دیتا ہے۔ ماء الشعیر حرارت معدہ کو بجھا دیتا ہے۔ (دیاستوریوس)
عنب الثعلب کو اچھی طرح کوٹ کر بطور ضماد استعمال کرنا التهاب معدہ میں مفید ہے (روفس)
کدو معدہ کے اندر تری پیدا کرتا ہے اس لئے التهاب معدہ کو سکون دیتا ہے۔

ایجاد:

معدہ پر جراثیم کدو، آب رجلہ، سرکہ شراب و گلاب کا ضماد یا بعض سرد دواؤں یا صندلین، گل سرخ اور عرق گلاب و آب حصرم کے ہمراہ کافور کی قیر و طلی رکھتے ہیں۔ (دیاستوریوس و جالینوس)
ضماد کا نسخہ:

معدہ کو سرد کرتا ہے، التهاب کو بجھاتا، پیاس و بخار کو سکون دیتا ہے۔ سینہ پر طلاء کیا جائے تو نفث الدم میں مفید ثابت ہوتا ہے۔
موم سفید کو روغن گل اور پرسیان دار آب کدو میں سیر کر لیں، پھر اس پر کافور چھڑک کر ضماد کریں۔ (ابن ماسویہ)

جراثیم کدو اور رجلہ کی تضمید، روغن گل کے ہمراہ آب رجلہ میں لعاب اسپغول ملا کر حقنہ کرنے سے معدہ کی حرارت اور التهاب کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ آب حصرم کا ضماد یا مشروب حرارت اور التهاب کو بری طرح بجھا دیتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

ورم معدہ کم ہو تو اس کے بعد سوء ہضم اور زیادہ ہو تو ہاضمہ زائل ہو جاتا ہے یہ کیفیت فم معدہ کے اندر کم ہو تو عدم اشتہا اور زیادہ ہو تو غشی اور تشنج طاری ہو جاتا ہے (جالینوس)
کثرت اشتہا فم معدہ پر غلبہ برودت کا نتیجہ ہوتی ہے کیونکہ اشتہا کو اس عضو سے خصوصی تعلق ہے۔ البتہ برودت بہ حد افراط ہو تو حالت دیگر ہوتی ہے جیسا کہ بوڑھوں میں دیکھا جاتا ہے۔ یہاں اشتہا بالکل زائل ہو جاتی ہے۔

معدہ کے اندر ورم حار کے ساتھ آنکھوں کی سرخی جب معدہ کے متصل حصوں کے اندر کسی مزمن درد کا نتیجہ ہو تو ورم کے اندر پیپ پڑ جاتی ہے۔ یہ ردی علامت ہے کیونکہ اس سے پتہ چلتا ہے کہ درد کا سبب ایسا ورم ہے جو طویل المدت ہونے کی وجہ سے پختہ ہو گیا ہے ریا ح اور سوء مزاج

بارد سبب نہیں ہے کیونکہ ان چیزوں کی وجہ سے پیدا شدہ ورم زیادہ دیر تک نہیں رہتا بالخصوص جبکہ بیمار تدبیر اچھی اختیار کرتا ہے۔ ورم حار نہ ہو اور مریض قے کرتا ہو تو اس کا طویل المدت ہونا ممکن ہے تاکہ اس کے اندر نفخ پیدا ہو سکے۔ معدہ اور اس کے چپ و راست میں شدید درد کی وجہ سے ہاتھوں اور پیروں کا ٹھنڈا ہونا خراب ہے کیونکہ ایسی کیفیت احشاء کے اندر کسی بڑے ورم کا نتیجہ ہوتی ہے۔

معدہ حرارت کے ساتھ کمزور بھی ہو تو مریض کو کھانے کے بعد بھی اور اتار مینوش دیں۔
(جالینوس)

معدہ کے اندر کھانا ترش ہو جاتا ہو تو مریض کو بوقت خواب حسب ذیل دوا دیں:
فلفل سفید ساڑھے ۳ گرام، تخم شبث ۱ گرام، زیرہ ۱ گرام، گل سرخ سبزی دور نمودہ ۲ گرام، سکر ریشمی کپڑے سے چھان لیں۔ مقدار خوراک ۲ گرام ہمراہ شراب ممزوج۔
معدہ کی جانب زرد مرارہ کا انصباب ہو رہا ہو تو صبر کے ہمراہ افسنتين کا جو شانده دیں۔ معدہ کے اندر سوداء بن رہا ہو یا اس کی جانب سوداء کا انصباب ہو رہا ہو یا اس کے اندر نفخ ہو تو مریض کو شہد کے ہمراہ پودینہ نہری کا جو شانده دیں۔ معدہ کو افتیمون اور جنگلی پودینہ کے ذریعہ اسھال لا کر صاف کریں۔ معدہ سرد ہو اور اس کے اندر غلیظ بلغم پیدا ہو رہا ہو تو حسب ذیل نسخہ کی تجنیں پلائیں:
صبر کے ساتھ زیادہ جڑیں (اصول) شامل کریں۔ سرکہ اور پانی ۴۰۰ گرام اور اصول ۲۰۰ گرام ہوں، انہیں جوش دیں اور ہر جزء پر ایک ایک جزء شہد ڈالیں پھر جوش دیکر اس میں ۱۰۲ گرام صبر شامل کریں۔ یہ بوڑھوں کے لئے اور غلیظ بلغم میں مفید ہے۔ مشائخ کے لئے حب افادیہ موزوں ہوتی ہے۔ نسخہ ذیل ہے:

دار چینی ۱۰۲ گرام، سلیجہ سیاہ ۱۰۲ گرام، عود بلساں ۱۰۲ گرام، کلی نور ستہ اذخر ۱۰۲ گرام، پوست جوز بواہلکے طور پر کوٹ لیا جائے پیسا نہ جائے اور پتھر کی کسی ہانڈی کے اندر رکھ کر اوپر سے بارش کا پانی ۱۸۰۰ گرام ڈال کر اتنا جوش دیں کہ نصف باقی بچے پھر اسے صاف کر لیں۔ اب صبر سقوطری ۴۰۰ گرام اس پانی سے دھو کر اس میں مر ۱۰۲ گرام، زعفران ۱۰۲ اور مصطلی ۱۰۲ گرام شامل کر کے گولیاں بنالیں مقدار خوراک ۷ گرام سے ۱۰ گرام تک۔

شکم کے اندر جو ریاح پیدا ہوتی ہے اس کا تذکرہ ہم باب النخ کے اندر کر چکے ہیں معدہ کے اندر غذا فاسد ہو جاتی ہو اور طبیعت اسے دفع نہ کرتی ہو تو مریض کو حسب برداشت زیرہ پلائیں۔ معدہ

کے اندر غذا زیادہ فاسد ہوتی ہو تو نہار منہ بعض میٹھے شربت جیسے جلاب، اور قناع کو شہد کے ساتھ دیں اور ماء الحسل پلائیں اور اس کے بعد یارج فیرا بھی استعمال کرائیں۔

ضعیف الہضم معدہ کے لئے ضما د کا نسخہ :

صبر ۳، مصطکی ۴، سنبل ۳، گلاب خشک ۳، افستین ۳، مازو سبز ۳، کندر ۳، نبذریحانی ۴۰۰ گرام میں جوش دیں اور اس کے ذریعہ صبح و شام معدہ کی تکمید کریں۔ کمزور معدہ اور دستوں کو روکنے کے لئے جوارش رامک موزوں ہوتی ہے۔ اس کا تذکرہ ہم باب الہیضہ کے اندر کر چکے ہیں یہ گرمی پہونچائے بغیر خوری جیسا اثر رکھتی ہے۔ (اسحاق)

ڈکاریں دخانی ہوں تو مریض سے پوچھیں کہ کیا کھایا ہے۔ دخانی ڈکاریں دخانیت پیدا کرنے والے انڈوں کی وجہ سے بھی آتی ہیں۔ (ابن الجلاج)

جودت ہضم کی علامت یہ ہے کہ مریض کی نیند برابر ہوگی، جلد پیدا ہوگا، رنگ عمدہ ہوگا۔ چہرے پر ورم اور سر بو جھل نہ ہوگا۔ شکم نرم وار پھولا ہوا ہوگا بالخصوص براز آنے سے پہلے آدمی چست و چالاک ہوگا۔ برعکس ازیں کثرت سے تخمہ ہوگا۔ چہرے پر ورم اور تنگی تنفس ہوگی۔ معدہ کے اندر درد اور ہچکی آئے گی پڑمردگی اور چہرے پر زردی ہوگی۔ پسلیوں کے زیریں حصے پھولے ہوئے، ڈکاروں میں تغیر، شکم بند اور کثرت سے چلے گا۔ انڈے کھانے والوں کی جیسی ڈکاریں آئیں گی۔

(جالینوس)

معدہ کی حرارت غریزہ کے بجھنے کی علامت یہ ہے کہ کھائی اور پی گئی چیزیں باہر خارج ہو جائیں گی۔ معدہ کے اندر یہ چیزیں بالکل ہی نہ رکیں گی۔ (جالینوس)

تخمہ جس کے ہمراہ معدہ کے اندر پتھریا مٹی جیسا بوجھ یا ترش ڈکاروں کے ساتھ لنگھ ہو حرارت کی کمی کا نتیجہ ہوتا ہے۔ جس تخمہ کے ہمراہ سوزش، دخانی ڈکار اور معدہ کے اندر چھین ہوتی ہے وہ اس وجہ سے ہوتا ہے کہ معدہ کے اندر غذائیں بالطبع یا بالعرض بہ حد افراط گرم صفراء میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ غذا فاسد ہو کر صفراء میں تبدیل ہو جائے اور مریض ساتھ ہی بلغمی مزاج کا ہو تو اسے قبل از غذا قے کرائیں کیونکہ پھیپھڑے کی یہ بڑی نالی معدہ کے اندر کھلتی ہے۔ (جالینوس)

معدہ چھوٹا ہو تو کھانا کم مقدار میں اور زیادہ کیفیت والا تھوڑا تھوڑا دیں، معدہ بالطبع یا بالعرض سرد ہو تو جوارشوں اور گرم ضما دوں کی ضرورت ہوتی ہے گرم ہو تو اشتھاکم اور پیاس زیادہ ہوتی ہے ایسی حالت میں ٹھنڈی چیزوں آب حصرم وغیرہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ کھانے پر معدہ کی گرفت کم ہو، جس

میں شکم ہمیشہ نرم ہوتا ہے تو ایسی صورت میں قابض دواؤں کی ضرورت ہوتی ہے بالعموم یہ کیفیت برودت کے ہمراہ ہوتی ہے لہذا قابض اور مسخن دواؤں سے مرکب جوارش کی ضرورت ہوگی۔ (جالینوس) کثرت سے ڈکاروں کا آنا سوء ہضم کی دلیل ہے کیونکہ سوء ہضم سے معدہ کے اندر ریاہ پیدا ہوتی ہے۔ ڈکاریں مسلسل، ترش اور بہ کثرت ریاہ کی حامل ہوں تو یہ برودت کی دلیل اور دھانی اور بکھری ہوئی ہوں تو حرارت کی علامت ہوتی ہیں۔ ڈکاریں بدبودار ہوں، ان کے اندر ترشی اور دھانیت دونوں ہی ساتھ ملتی ہوں، چہرہ ان کی خرابی سے متقبض ہو جاتا ہو تو یہ برودت اور حرارت دونوں ہی کی وجہ سے ہوں گی۔ گوز مارتا، شکم کی طاقت اور حسن ہضم کی دلیل ہے۔ بالخصوص جبکہ سخت، طاقتور آواز کے ساتھ کم ریاہ لئے ہوئے خارج ہو۔ یہ امعاء کے اندر قلت طبع کی علامت ہوتی ہے نیز اس سے جودت ہضم کے ساتھ عضلہ شکم کے طاقتور ہونے کا پتہ چلتا ہے۔ کمزور بدبودار اور غیر کثیف خارج ہو تو فساد باکل نمایاں ہوتا ہے یہ خرابی ہضم کی دلیل ہے۔ (یہودی)

معدہ کے اندر کوئی کھانا پھنس جائے اور بوجھ بنکر بلغم میں تبدیل ہو جائے جس سے بخار کی باری کا وہم ہونے لگے مگر نبض ابتداء بخار کی نبض کے مخالف ہو تو اس کا علاج روغن نار دین کے ذریعہ کریں۔ اسے گرم گرم بطور مشروب استعمال کریں۔ (جالینوس)

جس شخص کا معدہ پھٹ جائے گا وہ مر جائے گا۔ کسی کو درد شکم اور ابروؤں پر باقلی جیسے سیاہ آثار نمایاں ہو جائیں پھر وہ حترج (زخمی) ہو جائیں اور دوسرے دن سے زیادہ مدت تک باقی رہ جائیں تو مریض مر جائے گا اور کسی کو درد شکم کے ساتھ بیماری کے دوران سہات اور بہ کثرت نیند آتی ہو تو وہ بھی مر جائے گا۔ (جالینوس)

معدہ کے اندر خام کچے اخلاط موجود ہوں تو سب سے زیادہ مفید یہ ہے کہ اعتدال کے ساتھ گرم انسان کا شکم معدہ سے چپکایا جائے۔

جن چیزوں کے اندر قبضیت کے ساتھ صفرایت ہو اور وہ معدہ کے لئے مفید ہوتی ہیں۔ مثلاً علیق اور انگور کی شائیں، شکوفہ کھجور کا گودا اور اس کا غلاف گل۔ قابض اشیاء بالعموم معدہ کے لئے مفید ہوتی ہے، ایک خاتون کی استسحا جاتی رہی، حتیٰ کہ موت کے قریب جا پہنچی تھی کیونکہ غذا کم ہو رہی تھی۔ میں نے اسے شربت افسمتین پلایا چنانچہ معدہ کے اندر طاقت پیدا ہوئی جس سے فوری استسحا کھل گئی۔ (جالینوس)

میرے خیال میں جالینوس نے اسے آب افسمتین کے ہمراہ تریاق پلایا تھا۔ (مؤلف)

شکم کے اندر پیدا ہونے والے کیڑوں کی وجہ سے درد معدہ ہو جاتا ہے۔ یہ کیڑے جب اوپر

چڑھتے ہیں تو درد ہونے لگتا تھا۔ نیز درد معدہ اس خلط کی وجہ سے بھی ہوتا ہے جس سے یہ کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔ معدہ بیمار ہو تو لازم ہے کہ یکبارگی غذا سے اسے بو جھل نہ کر دیا جائے کیونکہ وہ برداشت نہیں کر سکتا۔ بلکہ غذا تھوڑی تھوڑی دی جائے۔ بیمار معدہ کو اور بالخصوص فم معدہ کو بھاری پانی سے بچائے کیونکہ اس سے فم معدہ پر دباؤ پڑتا ہے جس سے وہ بو جھل ہو جاتا ہے۔ ضروری ہی ہو تو بھاری پانی کے ساتھ شراب بھی دیں تاکہ اخلاط کے اوپر سے وہ سرعت گذر جائے۔ (جالینوس)

معدہ کے اندر کوئی قرحہ ہو تو پسینہ زیادہ آئے گا، نبض صغیر ہوگی، کثرت سے متلی ہوگی، غشی طاری ہوگی، جسم ٹھنڈا ہو جائے گا، بلغم نکلنے میں دشواری ہوگی چرپری غذائیں لینے پر درد ہوگا۔ (جالینوس)

معدہ خراب تدبیر اور خراب غذاؤں کے بغیر کسی معمولی سبب کی وجہ سے درد محسوس کرنے لگے اور فساد پذیر ہو جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ معدہ کا نفس جو ہر ہی کمزور ہو چکا ہے۔ (جور جس) حمام سے باز رہنا قوت معدہ کی حفاظت کا سب سے مؤثر ذریعہ ہے برعکس ازیں حمام کی کثرت سے معدہ بیکم کمزور ہوگا کیونکہ حمام معدہ کو بیکم کمزور کر دیتا ہے (جالینوس)

مریض کی ہلاکت کا سب سے زیادہ اندیشہ ورم معدہ اور ورم جگر سے ہوتا ہے۔ ابتداء ورم میں جبکہ ورم مزمن نہ ہو میں خوشبودار چکنی موم ۳۶ گرام، روغن نار دین ۵۱ گرام موسم سرما میں اور موسم گرما میں موم ساڑھے ۳۱ گرام استعمال کرتا ہوں۔ اسے ایک دوہرے برتن میں پگھلاتا ہوں پھر اس میں صبر، مصطکی، مرہر ایک ساڑھے ۴ گرام شامل کرتا ہوں، قبضیت کی زیادہ ضرورت ہو تو صبر اور مصطکی کا وزن ۷ گرام کر دیں۔ معدہ اس حد تک کمزور ہو چکا ہو کہ کھانا نہ روکتا ہو تو اس کے اندر عصارۂ حصرم بھی بقدر صبر شامل کر دیں۔ کبھی عصارۂ افسنتین بھی شامل کر دیتے ہیں یہ بھی بقدر صبر۔ ورم کی مدت دراز اور ورم سخت ہو جائے تو اس کا علاج ایسی چیزوں سے کریں جس کے اندر بعض خوشبودار اور ملین ادویات شامل ہوں۔ یہ ورم معدہ کا علاج ہے۔ ورم کے بغیر جو بیماریاں ہوتی ہیں وہ لوگوں کو ان بیماریوں کی وجہ سے ہوتی ہیں جو مزاج کے باعث رطوبت کی زیادتی سے ہوتی ہیں۔ ان کا سب سے مؤثر علاج منتشر ہونے والی دوائیں ہوتی ہیں کیونکہ منتشر ہونے والی قابض ادویات سکوڑتی اور جوہر اعضاء کو مضبوط بناتی ہیں۔ برعکس ازیں محلل ادویات جوہر اعضاء کو تحلیل کر دیتی ہیں اس لئے قابض ادویات کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے البتہ اگر برودت کے ساتھ سوء مزاج رطب ہو تو قابض دواؤں کا استعمال خصوصیت کے ساتھ مضر ہوگا کیونکہ ان کی طاقت سرد ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ مذکورہ بیماری کے لئے جو نسخہ تیار کئے جاتے ہیں وہ قابض اور مسکن دواؤں سے مرکب

ہوتے ہیں۔ لیارج فیکر امعدہ کے مریضوں کے لئے بیحد مفید ہے۔ درد شکم میں بہتر یہ ہے کہ صبر کو مغسول نہ کیا جائے کیونکہ اسے دھو دینے کے بعد اس کی اکثر دوائی تاثیر جاتی رہتی ہے اسہال کمزور ہو جاتا ہے سوء مزاج مفرد غیر خلطی گرم ہو یا بارد سب میں صبر کا استعمال مضر ہے یہ وہاں مفید ہوتی ہے جہاں رطوبتوں کے استفرغ کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ ضرورت اس وقت ہوتی ہے جب رطوبتیں زیادہ ہوتی ہیں جن کی وجہ سے معدہ بھیگ جاتا ہے اور اس کی رطوبتوں کے اندر استرخاء پیدا ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں رطوبتیں کم ہوں یا زیادہ استفرغ کرنا لامحالہ مفید ہوتا ہے۔ معدہ کے اندر صفراوی قسم کی بیماری ہو تو صبر اس میں مفید اور موثر ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ اس طرح کے مریض زیادہ تر ایک ہی دن میں شفیاب ہو جاتے ہیں۔

قابض غذائیں خشک دوائیں اور مشروبات مذکورہ مریضوں کے لئے بیحد مضر ہیں (جالینوس) یعنی ان مریضوں کے لئے جنہیں سوء مزاج بارد غیر مادی ہوتا ہے۔ باقی جن مریضوں کے معدوں کے اندر بہ کثرت رطوبتیں ہوں اور ترھل (ڈھیلے پن) جیسی کیفیت ہو اور اپنی خرابی ہی کی وجہ سے نہیں بلکہ صرف مقدار کے باعث بھی تکلیف دہ ہو، فم معدہ کو انہوں نے ایسا بنادیا ہو جیسے بھیگا ہوا ہو تو قابض چیزیں ان کے لئے مفید ہیں کیونکہ ان سے معدہ کو قوت اور سختی حاصل ہوتی ہے۔ معدہ کی برودت کی یہ علامت کافی ہے کہ مریض کو پیاس نہ ہو اور برودت کا احساس ہو۔ پیاس معلوم نہ ہو اور التھابی کیفیت بھی محسوس نہ ہو تو بیماری سرد ہوگی۔ (مؤلف)

معدہ کے اندر پیپ ہو بالخصوص طبقات کے اندر در انداز ہو تو اس لئے لیارج فیکر اسے زیادہ مفید کوئی اور آپ کی قدرت میں نہ ہوگی۔ معتدل خوراک ساڑھے ۴ گرام ہے۔ ورم شکم میں اس دوا کو پلانا ضروری نہیں ہے البتہ ورم میں نفع آجائے اور بیماری انحطاط پر ہو تو اسے پلایا جاسکے گا۔ (جالینوس) معدہ کی اکثر بیماریاں تخموں سے ہوتی ہیں لہذا تخموں سے ہمیشہ بچنا چاہئے۔ تخمہ اگر آب و ہوا کی خرابی سے لاحق ہو تو اسکی اصلاح کی جائے اور اگر کھانے کی مقدار یا اسکی کیفیت کی وجہ سے عارض ہو تو اسے ترک کر دیا جائے۔ اسی طرح اگر غیر معمولی غذا کے نتیجہ میں تخمہ لاحق ہو رہا ہو تو جو بھی تکلیف دہ اسباب ہوں ان کا علاج بالضد کریں۔ تدبیر اگر عمدہ ہو تو ایسی حالت میں تخمہ کا سبب ضعف معدہ ہوگا۔ لہذا معدہ کو مروخ (مالش کی دواؤں) ریاضت اور روزوں کے ذریعہ تقویت پہونچائی جائے۔ ترش ڈکاریں آتی ہوں تو کھانے سے پہلے دھنیا خشک دیں، اس کے بعد خالص شراب پلائیں۔ کسی بھی وقت کھانا ہضم نہ ہوتا ہو تو تھوڑا ہضم نہ ہونے کی صورت میں مریض دیر تک سوئے۔ کسی مصروفیت وغیرہ کی وجہ سے یہ ممکن نہ ہو تو ٹکان، چیخ و پکار اور گرمی و سردی سے بچے، معمولی سے حمام

دیگر:

جرم بھی ۱۲۰۰ گرام سرکہ، ۱۲۰۰ گرام شہد، ۱۲۰۰ گرام سرکہ سفید، ۱۰۲ گرام قفل وزن، ۱۰۲ گرام زنجبیل، اور ۳۴ گرام تخم کر فس کوہی میں جوش دیکر استعمال کریں۔

ضما د کا نسخہ:

درد معدہ، قروح امعاء اور شکم چلنے میں بیحد مفید ہے۔
انگور کی شاخیں ۳۴ گرام، گلاب خشک ۷ گرام، مصطکی ۷ گرام، صبر ۷ گرام، مازوئے سبز ۷ گرام، شب مدور ۷ گرام، آفاقیا ۷ گرام، روغن آس و موم بقدر ضرورت۔

دیگر:

انگور کی شاخیں، عصارہ حصرم خشک، تخم گلاب، صبر، مازوئے سبز، شب میانی، آفاقیا، جنگلی انار کی چھتری (جبد) مصطکی سب کو شربت حب الہ آس میں گوندہ کر بطور ضما د استعمال کریں۔

ضما د برائے ورم معدہ:

اشق ۱۰۰، موم ۱۰۰، ناخونہ ۱۲، زعفران ۸، مر ۸، مقل الیہود ۸، روغن بلساں ۳۰۰ گرام، سب کو یکجا کریں۔ (جالینوس)
مذکورہ نسخہ معدہ کو ورم صلب میں بیحد موزوں ہے۔

ضما د کا عمدہ نسخہ برائے مزمن اور ام معدہ و جگر:

شمع، صمغ بطم، مقل الیہود، اشق، قردمانا، سعد، ناخونہ، حماما، سنبل ہندی، زعفران، کندر، مر، دار چینی، سلیمہ، ہر ایک ساڑھے ۱۱۲ گرام، روغن حناء ۳۱۵ گرام، شراب بقدر ضرورت۔ موم کو روغن حنا و روغن گل میں پگھلا کر تمام دواؤں کو یکجا کریں۔ (جالینوس)

معدہ کی قوت جاذبہ کی حفاظت، حرارت اور یبوست سے ہوتی ہے۔ کمزور ہو جائے تو سہل، ہبساہ، جوزبوا، قرفل، زیرہ اور کرویا جیسی دواؤں کے ذریعہ تقویت دیں اور بقدر ضرورت طاقت کا اندازہ کریں۔ اگر حرارت اور یبوست ضرورت سے زیادہ ہو جائے تو آب خیار، آب کدو جیسی مرطوب و سرد اشیاء کے ذریعہ علاج کریں۔ قوت جاذبہ کو طاقت، قلیل المزاج شراب اور ماسکہ کو گل سرخ، طباشیر، حماض، گلنار، اور بلوط وغیرہ جو بقدر ضرورت استعمال کی جائیں، ملتی ہے۔ دواؤں سے

ان کی طاقت میں حد سے زیادہ اضافہ ہو جائے تو گاجر، جرجیر، ہلیون اور چربی جیسی مرطوب گرم اشیاء کے ذریعہ معتدل کریں۔ ہاضمہ کی حفاظت گرم رطب دواؤں کے ذریعہ ہوتی ہے برودت اور یبوست پیدا کرنے والی چیزوں کے ذریعہ ہاضمہ کو کمزور کریں۔ دافعہ کی حفاظت برودت اور رطوبت کے ذریعہ ہوتی ہے حرارت اور یبوست پیدا کرنے والی چیزوں کے ذریعہ اسے کمزور کیا جاسکتا ہے۔

(ابن ماسویہ)

یہ نظریہ کی حد تک ہے۔ ضرورت اس بات کو پیش نظر رکھنے کی ہے کہ معدہ کی بیماریاں سوء مزاج کے تحت واقع ہوتی ہیں۔ یہ سوء مزاج آٹھ قسم کے ہوتے ہیں۔ ہر قسم کی علامتیں اور اس کا علاج پیش کرنا چاہئے۔ یا یہ بیماریاں معدہ کی تخلیقی صورت جو بڑی چھوٹی ہو سکتی ہے کی وجہ سے بھی عارض ہوتی ہیں۔ ان کی علامات بیان کرنا چاہئے۔ چھوٹی تخلیق کی علامت یہ ہے کہ معدہ سرعت سے بوجھل ہو جاتا ہے بڑی کی علامت یہ ہے کہ معدہ ضرورت سے زیادہ غذاؤں کا متحمل ہوتا ہے اور جسم میں اسی کے مطابق بناوٹ ہوتی ہے۔ علامات باب المزاج کے اندر دیکھیں۔ چھوٹی تخلیق کا علاج یہ ہے کہ غذا تھوڑی تھوڑی مقدار میں دیں۔ بڑی بناوٹ کا علاج یہ ہے کہ غذا مقدار میں زیادہ مگر ایسی دی جائے جس کی غذائیت کم ہو۔

معدہ کے امراض میں پھوڑے اور اورام میں داخل ہیں۔ ان کی علامات اور علاج پیش کئے جائیں۔ نیز امراض معدہ میں متلی اور ہنکی بھی داخل ہیں۔ انکی علامتیں اور علاج بھی پیش کئے جائیں۔ پھر اسہال بھی معدہ کی بیماریوں میں شمار ہوتا ہے۔ اس کی علامات اور علاج بھی بیان کئے جائیں۔

(مؤلف)

حرارت معدہ کی علامت:

التهاب، سوزش اور پیاس۔

برودت معدہ کی علامت:

مذکورہ علامتوں کے برعکس، برودت سخت ہوتی ہے تو کبھی سن ہو جانے کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔

یبوست کی علامت:

پیاس موجود، حرارت غائب، تمام جسم لاغر۔

رطوبت کی علامت:

کثرت سے تھوک آنا، تھوک کا لیسدار ہونا۔ پیاس غائب وغیرہ۔

ہضم معتدل:

معدہ کے اندر غذا زیادہ سے زیادہ ۱۲ اور کم سے کم ۸ گھنٹوں تک رکتی ہے۔ (ابن ماسویہ)
غذا معدہ کے نچلے حصہ میں ہضم ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ معدہ کا یہ حصہ طاقتور نہیں ہوتا
تو ہاضمہ فاسد ہو جاتا ہے۔

ہاضمہ حسب ذیل خارجی اسباب کے تحت بھی فاسد ہوتا ہے:

۱۔ غذا کی مقدار اور کیفیت۔ ۲۔ غذا کی بد تدبیری۔ ۳۔ نیند، حمام اور نقل و حرکت وغیرہ کی

مقدار۔

قوت ہاضمہ کا فساد حسب ذیل وجوہ سے ہوتا ہے:

۱۔ سوء مزاج۔ ۲۔ اور ام اور پھوڑوں جیسی آلاتی بیماریاں۔

غذا فاسد ہو کر دخانیت اختیار کر لیتی ہے تو مریض کو حمی دقیق اور سخت پیاس لاحق ہوتی
ہے۔ برودت کی وجہ سے ہاضمہ زائل ہو جاتا ہے تو زوال ہضم مکمل ہونے کی صورت میں غذا میں
تبدیلی بالکل نہ ہوگی۔ نامکمل ہونے کی صورت میں ترش ڈکاریں آئیں گی۔ نمکین گرم غذاؤں سے
معدہ کے اندر نفخ اور سوء مزاج حار و بارد پیدا ہو جاتا ہے جس کے بعد تیزی سے ہاضمہ زائل ہو جاتا
ہے۔ رطوبت اور یبوست سے بات اس حد تک نہیں پہنچتی کہ ہاضمہ زائل ہو جائے۔ اسی طرح
حرارت اور برودت کا علاج تیزی سے ہوتا ہے کیونکہ اس سلسلہ میں استعمال کی جانے والی دوائیں
طاقتور ہوتی ہیں مگر سوء مزاج یا بس کا علاج دشوار ہوتا ہے اور دیر میں ہوتا ہے۔ ڈکاریں دخانی ہوں تو
غور کر کے دیکھ لیں کہ ایسی حالت غذاؤں کی وجہ سے تو نہیں ہے۔ اسی طرح ترش ڈکاروں کا سبب
بھی معلوم کر لیں۔ یہ کیفیات غذاؤں کی وجہ نہ ہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ معدہ کا کوئی داخلی سبب
موجود ہے۔ پھر بھی یہ واضح نہ ہوگا کہ مزاج خراب اور بہ حد افراط ہے تو اس کا تعلق خاص معدہ سے
ہے یا اس میں کوئی اور خلط بھی شامل ہے۔ مزاج موجود کے مخالف غذا میں دیکر جانچ کر لیں۔ غذا
دخانی ہو جاتی ہو تو مریض کو ماء الشعیر اور ترش ہو جاتی ہو تو شہد دیں۔ اس کے بعد قے اور براز پر نگاہ

ڈاکر دیکھیں کہ اس کے اندر وہ خلط تو شامل نہیں ہے۔ شامل ہو تو یہ سمجھیں کہ سوء مزاج مادی ہے۔ غیر مادی نہیں ہے۔ یہ جانچ قئے کے ذریعہ آسان ہوتی ہے۔ (حنین)

معدہ کی بیماریوں میں سب سے ابتدائی بیماری فساد ہضم کی ہوتی ہے اس کے بعد دیگر بیماریاں آگے پیچھے آتی ہیں (مؤلف)

چنانچہ خلط کا انصباب کبھی معدہ کی تجویف میں ہوتا جو قئے کے ذریعہ خارج ہو جاتی ہے۔ کبھی یہ معدہ کی جھلیوں میں چپک جاتی ہے۔ اس حالت میں متلی ہوتی ہے۔ مزاج حار کے بعد پیاس لگتی ہے۔ اشتہاء غذا کا تعلق برودت سے ہوتا ہے۔ ہاضمہ فاسد ہو جائے تو خوب اچھی طرح غور کر کے خارجی اشیاء کی تلانی جگر اور تلی کے اندر سے کریں۔ تشخیص ہو جانے کے بعد فقط سوء مزاج ہو تو اس کے مقابل چیز دیں افاقہ ہونے لگے تو یہ فوراً واضح ہو جائے گا۔ اشتباہ ہو جائے تو تھوڑا تجربہ کریں کیونکہ گرم چیزوں کے ذریعہ افاقہ ہوتا سوء مزاج کے بارد ہونے اور برعکس ہونے کی حالت میں برعکس کیفیت کی علامت ہے۔ مزاج بارد کی صورت میں دواء فلا فلی وغیرہ بھگو کر شراب کے ہمراہ نوش کریں۔ سوء مزاج خلط کے ہمراہ ہو تو فیر اور صفاوی دھانی کیفیت میں شربت افسنتین استعمال کریں۔ کیفیت پھر بھی مسلسل اور دھانی ڈکاروں کا سلسلہ باقی رہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ خون پورے جسم کا فاسد ہو چکا ہے کیونکہ اس طرح کیموس سے صالح خون کا نہیں بنا کرتا۔ ترش ہونے کی صورت میں انجام استقاء اور ذرب وغیرہ ہوتا ہے۔ خون عمدہ نہیں بلکہ بلفمی ہوگا۔ اس کے بعد یہ دیکھیں کہ اندازہ کے مطابق خلط کا انصباب معدہ کی جانب ہو رہا ہے۔ غذا پر معدہ کی گرفت اچھی طرح نہ ہو تو قراقر پیدا ہوتا ہے۔ قراقر غذا کی وجہ سے نہ ہو تو اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ غذا پر معدہ کی گرفت کم ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ براز تیزی سے خارج ہوتا ہے اور غذا جگر کی جانب کم پہنچتی ہے۔ معدہ کے اندر غذا فاسد ہو جاتی ہے تو براز کے اندر بدبو پیدا ہو جاتی ہے۔ (حنین)

حلیلہ سیاہ اپنی خاصیت سے بلفم چوس لیتا ہے اور معدہ سے سوداء کا اخراج کر دیتا ہے۔ حلیت معدہ کے لئے مضر ہے۔ میعہ معدہ کو خوشبودار بناتی اور اس کی پرتوں کو قوت پہنچاتی ہے۔ مر استرخاء معدہ میں مفید ہے۔ متواتر قئے کرنا معدہ کی طاقت کو کمزور کرتا ہے اور اسے فضلات کی آماجگاہ بنا دیتا ہے۔ (ابو جریج راہب)

پیاس یا بخار کی وجہ سے دہن کی رطوبتیں خشک ہو جاتی ہیں تو چبانا اور نگلنا بیحد دشوار ہو جاتا ہے۔ (ارسطو)

ضرورت ایسی دواؤں کے ذریعہ علاج کرنے کی ہوتی ہے جو منہ کو مرطوب کر دیں (مؤلف)

غذائیں معدہ کو حسب ذیل پہلوؤں سے نقصان پہونچاتی ہیں:

- ۱۔ اپنی حدت کی وجہ سے معدہ کے اندر سوزش پیدا کر دیں جیسا کہ بورہ کا اثر ہوتا ہے۔
- ۲۔ اپنی روغیت سے معدہ کے اندر استرخاء پیدا کر دیتی ہیں جیسا کہ چکنی غذائیں یہ جوھر معدہ کے لئے مضر ہوتی ہے۔
- ۳۔ اپنی لزوجت (لسی) کی وجہ سے معدہ کو لت پت کر دیتی ہیں جیسا کہ لعاب اور لیسدار سبزیوں کا عمل ہوتا ہے۔

بعض غذائیں ایسی ہیں جو مختلف حالات میں مضر ہوتی ہیں۔ (حین)

شکم کو کمبل اور کپڑوں سے ڈھانپے رہنا چاہیئے، جودت ہضم کے لئے یہ سب سے بڑی معاون تدبیر ہے۔ (روفس)

کسی شخص کو صبح ہوتے ہی بدبودار یا ناخوشگوار ڈکاریں آتی ہوں۔ تو ایسی حالت میں سب سے پہلے یہ دریافت کریں کہ مریض نے شام کے کھانے میں مولی، بھنا ہوا انڈا، یا کوئی ایسی شیرینی تو نہیں لی ہے جو آگ سے جل گئی ہو مثلاً (۱) ذلابیہ وغیرہ۔

مذکورہ چیزوں سے اسی طرح کی ڈکاریں آتی ہیں۔ یہ نہ ہوں تو دیگر چیزوں پر غور کریں۔

یہ بھی نہ ہوں تو معلوم کریں کہ حرارت سوء مزاج معدہ کی وجہ سے ہے یا کوئی صفراء معدہ کے اوپر گر رہا ہے۔ صفراء کا انصباب ہو رہا ہو تو پھر یہ دیکھیں کہ معدہ کی فضا میں صفراء تیر رہا ہے یا بیوست ہے۔ ڈکاریں ترش آرہی ہوں تو اس کا سبب برودت ہوگی۔ البتہ واضح نہ ہوگا کہ ڈکاریں جو ہر معدہ سے اٹھ رہی ہیں یا غذا کی عدم موجودگی میں معدہ کی جانب کسی خلط کا انصباب ہو رہا ہے۔ ترشی غذا کے مخالف چیزوں سے معدہ کے اندر غذا ترش ہو رہی ہو تو مریض کو شہد دیں اور غذا اگر معدہ کے اندر دخانیت میں تبدیل ہو رہی ہو تو گیہوں کی روٹی اور پکایا ہوا گوشت دیں۔ پھر یہ دیکھیں کہ دخانی ڈکاروں میں براز کے اندر صفراء اور ترش ڈکاروں کے اندر بلغم یا غذا اپکنی ہی خارج ہو رہی ہے جس کے اندر مذکورہ دونوں خلطوں میں سے کوئی خلط شامل نہیں ہے۔ مذکورہ کیفیت سوء مزاج معدہ کی پیداوار ہوتی ہے تو غذا میں فی نفسہ کوئی زیادہ تغیر نہیں ہوتا۔ یہ رنگین ہوئے بغیر خارج ہوتی ہے۔ اس کے اندر کوئی بھی شامل نہیں ہوتی۔ برعکس ازیں کوئی خلط شامل ہوتی ہے تو زیادہ تر غذا رنگین ہو کر خارج ہوتی ہے جس میں موجودہ خلط کے فعل کی حد تک تبدیلی ہو چکی ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں مریض

کے لئے قئے کرنا مفید ہوتا ہے۔ یہ خلط تجویف معدہ کے اندر تیرتی ہوتی ہے تو قئے کرنا زیادہ آسان ہوتا ہے لیکن طبقات معدہ کے ساتھ چپکی ہوتی ہے تو قئے ہوئے بغیر متلی اور تحریک ہوتی ہے۔ خلط کے اندر حرارت زیادہ ہوتی ہے تو مریض کو پیاس لگتی ہے۔ زیادہ سرد ہوتی ہے تو کھانے کی خواہش ابھرتی ہے۔ جگر او تلی کا معائنہ کر لیں اور دیکھیں کہ یہاں کوئی بیماری تو نہیں ہے، ہو سکتا ہے کہ کوئی سبب انہی کی وجہ سے پیدا ہو گیا ہو۔ روزانہ مریض کی غذا کو چیک کریں۔ ان پہلوؤں سے قیاس آرائی صحیح ہو سکتی ہے۔ معدہ کو آفت محض سوء مزاج سے لاحق ہوئی ہو تو اس کے مقابل تدبیر سے مریض کو فوری افاقہ ہوگا۔ اس طرح تشخیص پر پورا اعتماد ہو جائے گا۔ ترش ڈکاروں میں مریض کے لئے دواء فلاقلی مفید ہوتی ہے۔ اسی طرح سوء مزاج بارد معدہ میں شراب یا پانی کے ہمراہ اس دوا کو پینا مفید ہے۔ دخانی ڈکاروں کے اندر یارج فقیہ مفید ہوتی ہے۔ (جالینوس)

خلط ردی طبقات معدہ کے اندر سرایت کئے ہوئی ہے تو یارج فقیہ اسے فائدہ ہوتا ہے لیکن معدہ کے اندر سوء مزاج یا بس ہوتا ہے تو یارج کا نقصان بالکل واضح ہوتا ہے۔ (مؤلف)

قئے کے اندر کسی زخم کا چھلکا خارج ہو تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ زخم معدہ کے اندر ہے۔ ایسی صورت میں دیکھیں کہ درد آگے سے مراق کے پاس ہو رہا ہے تو یہ سمجھیں کہ قرحہ معدہ کے اندر ہے۔ (جالینوس)

قرحہ معدہ کے اندر ہے، آنتوں کے اندر نہیں ہے اس کا اندازہ اس طرح ہوگا کہ چھلکا خارج ہو رہا ہوگا۔ بیمار کوئی چرہ پر ی یا ترش چیز کھائے گا تو فوراً سوزش کا احساس ہوگا کیونکہ یہ ممکن نہیں ہے کہ اتنی جلد کوئی چیز آنتوں کے اندر چلے ہوئے اور سوزش پیدا کرے یہیں سے یہ بھی معلوم کیا جاسکتا ہے کہ قرحہ مری کے اندر ہے یا قعر معدہ کے اندر۔ سوزش کہاں سے ہو رہی ہے؟ اس سے مقام ماؤف کا پتہ چل جائے گا۔ (مؤلف)

درد پشت کے اندر ریڑھ کی جانب ہو رہا ہو تو قرحہ مری کے اندر سمجھا جائے گا اور کسی چرہ پر ی چیز کھانے پر معدہ کے اندر درد معلوم ہو رہا ہے تو قرحہ معدہ کے اندر تصور کیا جائے گا۔ ورنہ درد کا احساس آگے سے نیچے کی جانب ہوگا۔ متلی اور انقلاب تنفس فم معدہ کے لئے تکلیف دہ کسی چیز کی خصوصی علامت ہے۔ مریض کو مری کے اندر کسی چیز کے تاخیر سے اترنے کا احساس ہوتا ہو تو یہ ضعف مری کی علامت ہے۔ اور اگر نگلی ہوئی چیز کسی مقام پر رک کر پھر آسانی کے ساتھ اپنی منزل پر پہنچتی ہو تو یہ مری کے بعض اجزاء کے اندر تنگی ہونے کی علامت ہے۔ مری کے اندر ضعف فقط سوء مزاج کی وجہ سے ہو تو غذا کا تاخیر سے اترنا مری کے تمام اجزاء کے اندر برابر برابر ہوگا۔ لیکن پر یہ

کیفیت سخت اور تن کر کھڑے ہونے پر ہلکی ہوگی۔ ورم کی وجہ سے ایسا ہو تو غذا کسی ایک جگہ ر کے گی۔ ورم جار ہو تو اس کے نتیجہ میں پیاس اور سخت درد ہوگا۔ پیاس کی حد تک بخار میں شدید التهاب نہ ہوگا۔ پیاس بہت زیادہ ہوگی۔ دیگر اور ام بار دہ میں سے کوئی ورم ہوگا تو تاخیر کے ساتھ غذا کے اترنے کے ساتھ نہ بخار ہوگا نہ پیاس ہوگی۔

میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ مذکورہ اعراض تھوڑے درد کے ساتھ ہو رہے ہیں اور عرصہ سے ہو رہے ہیں وقتاً فوقتاً چی یوم آجاتا ہے اور بعض اوقات جھر جھری بھی۔ قیاس آرائی سے اندازہ ہوا کہ مری کے اندر کوئی ورم ہے جو مشکل سے نفع پائے گا۔ کچھ دنوں کے بعد مریض کو یہ احساس ہوا کہ پھوڑا پھٹ گیا ہے، دوسرے ہی دن پیپ کی قے ہوئی اور تیسرے دن بھی۔ اس کے بعد فم معدہ کے اندر کسی قرحہ کے ہونے کی کوئی علامت بھی نمودار نہ ہوئی کیونکہ مریض جب بھی کوئی ایسی چیز نگلتا جس کے اندر طاقتور ترش، نمکین، چرپری یا قابض کیفیت ہوتی تو فوراً ہی سوزش کا احساس کرتا تھا۔ اگر کوئی چیز نہیں نگلتا تھا تو اس جگہ تھوڑا درد ہوتا تھا۔ بیماری اس شخص کو عرصہ تک رہی اور دفع ہو گئی۔ صحت پر اعانت اس کی عمر نے کیا کیونکہ بڑی عمر والوں کو اس طرح کی بیماری ہوئی تو سب کے سب مر گئے۔ ان سمجھوں کو شانوں کے درمیان درد کا احساس ہوتا تھا کیونکہ مری یہیں عظیم صلب تک پہنچی ہوئی ہوتی ہے۔ قے کے ذریعہ خارج ہونے والا خون مری سے خارج ہو رہا ہو تو درد کا احساس مقام ماؤف پر ہوتا ہے۔ خون کسی رگ کے کھل جانے سے آتا ہو تو درد غائب ہوتا ہے۔ خون کا اخراج کسی فساد کی وجہ سے ہو رہا ہو تو یہ متغیر ہوگا۔ (جالینوس)

ایس لگتا ہے جیسے گذشتہ گفتگو مری کے باب میں تھی اور اب یہاں فم معدہ کے باب میں گفتگو ہو رہی ہے۔ اس کی مراد معدہ کے بالائی حصوں سے ہے جہاں پر مری کا اتصال ہوتا ہے۔ (مؤلف) اس عضو کی وجہ سے شرکت کی بنیاد پر غشی، تشنج، مرگی، سہات، وسوسہ اور آنکھوں کے سامنے پانی جیسی تصویروں کا آنا غرض بیشمار بیماریاں لاحق ہوتی ہیں۔ جو بیماری اس عضو کے اندر فی نفسہ واقع ہوتی ہے اس کی وجہ سے اشتہاز اکل اور وہ غذا فاسد ہو جاتی ہے جو اس کے اندر تیر رہی ہوتی ہے کچھ غذا ئیں تیرتی نہیں ہیں بلکہ طبقاً قعر معدہ کے اندر بیٹھ جاتی ہیں بالخصوص وہ غذا ئیں جو فساد زدہ ہو جاتی ہیں۔ ان میں مذکورہ اعراض میں سے کوئی عرض لاحق نہیں ہوتا۔ اس مقام میں جو تیزی حس پائی جاتی ہے اس کی وجہ سے بکثرت امراض پیدا ہوتے ہیں۔ ایک شخص ایسا تھا کہ جب بھی کھانے میں تاخیر ہوتی یا وہ غصہ میں یا فکر مند ہوتا تو اس پر تشنج طاری ہو جاتا تھا۔ میں نے قیاس کیا کہ فم معدہ پر کسی چیز کا انصباب ہوتا ہے تو کثرت حس کی وجہ سے اسے اذیت ہو چکتی ہے اور اس کی وجہ سے دماغ

متاثر ہوتا ہے حتیٰ کہ تشنجی حرکت کے مشابہ ریشہ طاری ہو جاتا ہے۔ میں نے اسے حکم دیا کہ غذا کو اچھی طرح ہضم کرنے کا احتیاط کرے۔ اپنے معمول سے پیشتر ۳ بجے قابض شراب کے ہمراہ پختہ روٹی کھائے۔ اس نوعیت کی غذا معدہ کو طاقت دیتی ہے اور سر کے لئے مضر نہیں ہوتی۔ بیماری کا دورہ پھر اسے نہیں ہوا۔ اس کی بیماری کا جب حقیقہ علم ہوا تو اسے میں نے سال میں تین یا دو بار ایارج فیکر اپلایا کیونکہ ایارج کی وجہ سے معدہ کے اندر پیدا ہونے والا یا اس کی جانب اترنے والا مادہ صاف ہو جاتا ہے اور معدہ کے افعال پر اس سے تقویت ملتی ہے۔ یہ شخص سالہا سال زندہ رہا۔ مگر اسے اس طرح کی شکایت پیدا نہیں ہوئی۔ کسی مشغولیت کی وجہ سے کھانے میں ذرا تاخیر ہوتی تو بہت ہی تھوڑا تشنج ہوتا۔

زیادہ کھانے کی وجہ سے جو بوجھ پیدا ہو جاتا ہے اس کے باعث فم معدہ کو ایسی سبب لاحق ہوتی ہے جو تمام کھانا قے کئے بغیر ساکن نہیں ہوتی۔ معدہ کے اندر صفراء کے یکجا ہو جانے سے تشنج ہو جاتا ہے۔ اس میں بھی سکون قے کے ذریعہ ہی ہوتا ہے۔ صفراء کی وجہ سے غشی بھی طاری ہو جاتی ہے اور خواب ہائے پریشان نظر آتے ہیں۔ فم معدہ کے اندر ردی اخلاط موجود ہوں تو اس طرح کی تمام بیماریوں میں ایارج کے ذریعہ ستقیہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ صفراء کی وجہ سے مایخو لیا بھی ہو جاتا ہے۔ فم معدہ کی وجہ سے حاملہ خواتین کی خواہشات جیسی بری اور ردی خواہشات بھی پیدا ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح شہوت کلبیہ، ابکیاں، ہنگی، یہ ساری بیماریاں معدہ کے زیریں حصہ میں اسی طرح پیدا ہو جاتی ہیں جس طرح فم معدہ میں سوء مزاج اور اورام و قرحوں کی بدولت پیدا ہوتی ہیں البتہ ان کے اندر درد اور سوزش کم ہوتی ہے۔ فم معدہ کی وجہ سے جو درد سر، غشی، تشنج وغیرہ پیدا ہوتا ہے وہ اس کی وجہ سے پیدا نہیں ہوتا کیونکہ ہضم کا فعل اسی حصہ کے اندر پایہ تکمیل کو پہنچتا ہے۔ لہذا اس کا فساد تخم ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ (جالینوس)

محض قرحہ اور آکلہ میں ایارج تلخ مفید ہے کیونکہ اس سے مردار گوشت کا ازالہ ہوتا ہے، قرحہ اور رطوبت خشک ہوتی ہے اور معدہ کے اندر گوشت پیدا ہوتا ہے۔ قرحہ کا ستقیہ بھی کرتی ہے۔ قرحہ صاف ہو جائے تو قابض شربت استعمال کریں۔ کھانے میں روٹی، زردی بیضہ مرغ، عدس اور پرندوں کے گوشت استعمال کریں۔ (أھرن)

مزاج حار معدہ کے فاسد ہونے کی علامت:

پیاس، التھاب، سرد چیزوں سے فائدہ پہنچنا، مزاج حار مادی ہو تو سب سے پہلے مادہ کا ستقیہ

کریں۔ (ابن سرائیون)

مادی اور غیر مادی کی علامت بیان نہیں کی۔ اسے ہمیں اپنی جانب سے بیان کرنا چاہئے (مؤلف)
 مادہ کا ستھقہ مادہ کے میلان اور مریض کی عادت کے مطابق کریں۔ میلان اوپر کی جانب
 ہو اور مریض قے کرنے کا عادی ہو تو تازہ مچھلی، ماء الشعیر اور سکنجبین کے ذریعہ قے کرائیں۔ مادہ کا
 میلان نیچے کی جانب ہو اور مریض قے کا عادی نہ ہو تو ایارج و حلیہ یا افسنتین، تمر ہندی اور حلیہ کے
 جو شانہ کا مسہل دیں اور بار بار دیں حتیٰ کہ معدہ کا ستھقہ ہو جائے۔ جگر سے صفراء کا انصباب ہو رہا ہو تو
 فصد کھولیں اور حلیہ و سقمونیا کے ہمراہ ماء الحین پلائیں۔ غذا میں سرد چیزیں دیں۔ مزاج کا فساد فقط
 گرم ہو تو قرص طباشیر و کافور کے ہمراہ گائے کا چھاجھ، سرد ترکاریوں کے بیج، آب حصرم، حماض،
 اترج، انار دین، سرد غذا کھیں اور ضماور کھیں۔ فساد مزاج حار مادی ہو تو تیر نے کی صورت میں قے
 کرائیں ورنہ مسہل دیں۔ فساد مزاج بارد غیر مادی ہو تو فطر نایا، امیر و سیا، قنداد یقون، استعمال کریں۔
 مادی ہو تو مولیٰ کے ذریعہ بار بار قے کرائیں۔ نیچے ہو تو اصطما حقیق، حب صبر، حب افادیہ، ماء
 الاصول، اور زیرہ کے ذریعہ قے کرائیں۔ روغن قط، سوسن اور بان وغیرہ کی تمرغ اور گرمی
 پہونچانے والی غذا کھیں دیں۔

ورم حار معدہ:

خوشبودار چیزوں کے ہمراہ تہرید استعمال کریں کیونکہ فقط بردات کے استعمال سے مریض
 کے ہلاک ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ لہذا فصد باسلیق سے ممکن ہو تو ابتداء کریں پھر طبیعت خشکی پر ہو تو
 تنہا خیار شمر کے ہمراہ ایک ہفتہ تک عرق عنب الثعلب، اور عرق کاسنی دیں۔ ایک ہفتہ کے بعد اس
 میں تھوڑا عرق کرفس اور عرق بادیان تیز ۲ گرام قرص ورد شامل کریں۔ حرارت علیٰ حالہ باقی اور ام
 میں بدستور التهاب موجود ہو تو عرق کاسنی و عرق عنب الثعلب کو لازم رکھیں۔ اس کے ساتھ قرص
 ورد، مصطکی اور افسنتین کا اضافہ کریں۔ کھانے میں سرد سبزیاں دیں۔ سکنجبین اور جلاب کے ذریعہ
 مریضوں کے پانی میں اضافہ کریں۔ عنب الثعلب وغیرہ کا ضماور کھیں۔ ساتویں دن کے بعد ضماور کے
 اندر افسنتین، ناخونہ، خطمی، سنبل اور مصطکی کا اضافہ کریں۔ اس کے بعد قیر و طی صبر و مصطکی و موم
 و روغن نار دین حسب تجویز دیں۔ قیر و طی کا نسخہ بیان کیا جا چکا ہے قیر و طی استعمال کرنے کے بعد ضماور
 ناخونہ کے ذریعہ طاقتور تحلیل سے کام لیں۔ گائے کا چھاجھ جو حرارت معدہ اور تقویت معدہ کے لئے
 استعمال کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ رات میں دودھ کے اندر پودینہ کرفس اور پوست اترج و نام ڈال دیں

پھر دوسرے دن صبح کو اسے متھ کر مکھن نکال دیں برداشت کی حد تک خستہ، عود خالص اور سبک کے ہمراہ پلائیں۔ (ابن سرائیون)

ضعف ہضم کی کوئی کھلی ہوئی علامت موجود نہ ہو اور ہاضمہ کمزور ہو تو اس کی وجہ جرم معدہ کا ضعف ہے۔ معدہ بوسیدہ کپڑے کے مانند ہو چکا ہوتا ہے۔ اطر یفل ضغیر، خبث الحدید اور ایسی مقوی ادویات کے ذریعہ علاج کریں جن کے اندر قبضیت ہو اور قابض ضماور کھیں۔ (ابن ماسویہ)

معدہ کے اندر نفخ کا سبب سوداء ہوتا ہے۔ علاج شتر نایا، قذایقون، نانخواہ سے اور مزمن ہو جائے تو حب متین کے ذریعہ کریں۔ قروح معدہ کا علاج ابتداء میں ماء العسل اور جلاب جیسی منقی ادویات پھر صمغ عربی اور گل ارمنی کے ہمراہ چھاجھ کے ذریعہ کریں۔ (طیب نامعلوم)

کسی مریض کی طبیعت زیادہ غذا لینے کے لئے آمادہ نہ ہو، اشتہا کمزور ہو گئی ہو یا زائل ہو چکی ہو یا کثیر الغذا کھانوں کے استعمال کے بعد متلی کی تحریک ہونے لگے اور جب بھی کسی غذا کو لینے کا جی چاہے تو وہی غذا لینا چاہے جس میں حدت اور چرپر اپن ہو اور اس غذا سے بھی نفخ، تداؤ اور ابکائیاں آنے لگیں اور ڈکار آجانے کے بعد ہی آرام محسوس ہو۔ معدہ کے اندر فساد غذا ترشی کا موجب ہو تو اس کی وجہ یہ ہے کہ معدہ کے اندر بہ کثرت بلغم جمع ہو چکا ہے۔ علاج یہ ہے کہ معدہ کو صاف کیا جائے اور اس کے اندر موجود بلغم کا ازالہ کر دیا جائے۔ ایسے ہی ایک مریض کا علاج میں نے مولیٰ اور جبین کے ذریعہ کیا۔ مریض نے بہ کثرت گاڑھے بلغم کی قے کی اور اسی دن صحتیاب ہو گیا جبکہ وہ زمانے سے وہ اس حالت سے دوچار تھا۔ معدہ کے اندر یہ فضلہ ضرور بنتا ہے مگر زیادہ بنتا ہے اور عرصہ سے یہ کیفیت ہوتی ہے تو اس میں لسی زیادہ بڑھ جاتی ہے، جس سے یہ بیماری لاحق ہو جاتی ہے۔ معدہ پر گرنے والے صفراء کی وجہ سے یہ فضلہ برابر نکلتا رہے تو بیماری لاحق نہیں ہوتی۔ مراد وہ مریض ہیں جن کے معدوں اور آنتوں کے اندر لیسدار غلیظ فضلہ یکجا ہو جاتا ہے اور معمول کے مطابق صفراء کے انصباب سے صفائی نہیں ہوتی۔ یہ مریض ایلاؤس جیسے شدید درد قولنج، آنتوں کے زخم اور پچپش میں مبتلا ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ جن لوگوں کے شکم موٹے فرہ اور پُر گوشت ہوتے ہیں وہ ہضم کے اندر ان لوگوں کے مقابلہ میں زیادہ طاقتور ہوتے ہیں جن کے شکم باریک اور دبے ہوتے ہیں۔

ہضم غذا کے لئے اس سے زیادہ آسان طریقہ میرے علم میں نہیں ہے کہ آدمی اپنے شکم سے کسی گرم جسم کو مس کرے۔ اکثر حضرات پلوں کو اپنے سینوں سے لگاتے ہیں چنانچہ اس سے بیحد فائدہ ہوتا ہے بعض لوگ بچوں سے معافہ کرتے ہیں یہ طریقہ اور زیادہ مؤثر ہوتا ہے کیونکہ بچوں کی حرارت زیادہ ہوتی ہے اور طبعی حرارت سے خصوصیت رکھتی ہے حرارت طبعی میں اس کی وجہ سے

اضافہ ہوتا ہے۔ (جالینوس)

معدہ کی ترتیب اور تہرید مقصود ہو تو آلو بخار مفید ہوتا ہے (جالینوس)

آلو بخار حرارت کو بجھا دیتا ہے معدہ کو مرطوب اور سرد کر دینا اس کی خاصیت ہے۔ پالک صفراوی اور دموی حرارت کو بجھاتا ہے۔ رجلہ سے معدہ کے اندر پیدا شدہ التهاب میں سکون ہوتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

جالینوس کا قول ہے کہ پورے شکم میں التهاب اور جلن محسوس ہو رہی ہو تو اس پر رجلہ رکھنا سب سے زیادہ مفید ہے۔ (دیا سقوریڈوس)

نہار منہ خربوزہ کھانے سے معدہ کی سوزش اور حرارت جاتی رہتی ہے۔ تنہا برگ بنفشہ یا جو کے ستو کے ہمراہ ضما د کرنے سے التهاب معدہ میں فائدہ ہوتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

یخنی کے طور پر چوزوں کا شوربہ معدہ کا التهاب دور کر دیتا ہے۔ بنفشہ تنہا یا جو کے ستو کے ہمراہ ضما د کرنے سے ورم حار میں سکون اور معدہ کے اندر تعدیل ہو جاتی ہے۔ کاسنی تنہا یا جو کے ستو کے ساتھ روغن گل کے ہمراہ ضما د کی جائے تو معدہ کا التهاب جاتا رہتا ہے۔ (دیا سقوریڈوس)

برگ خش کا ضما د سوء مزاج معدہ سے پیدا شدہ التهاب میں سکون پیدا کرتا ہے۔ جو کے ستو کے ہمراہ کرفس کا ضما د کرنے سے معدہ کے ورم اور التهاب میں سکون ہو جاتا ہے (ابن ماسویہ)

دھنیا سبز کو سرکہ کے ہمراہ کھانے سے معدہ کا التهاب بری طرح دور ہو جاتا ہے (دیا سقوریڈوس) دھنیا خشک بھی معدہ کے اندر پیدا شدہ صفراء کو سکون دیتی ہے۔ چھانج التهاب معدہ میں مفید ہے۔ بھی کے ضما د سے التهاب معدہ میں سکون ہوتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

التهاب معدہ کو بجھا دینا تازہ مچھلی کی خاصیت ہے۔ عصارۂ سوس ہمراہ شراب التهاب معدہ میں مفید ہے۔ عصی الراعی معدہ پر رکھنا التهاب معدہ میں مفید ہے۔ (دیا سقوریڈوس)

عنب الثعلب کو اچھی طرح کرٹ کر معدہ پر رکھنا التهاب میں مفید ہے۔ (جالینوس)

کدو معدہ کے اندر تری پیدا کر کے اس کے التهاب کو دور کر دیتا ہے۔ (دیا سقوریڈوس)

ابن ماسویہ کہتا ہے کہ کدو کو ابال کر آب انار، آب حصرم، سرکہ شراب اور روغن بادام کے ہمراہ لینا محرور المزاج مریضوں کے لئے اور التهاب معدہ میں عمدہ ہے۔ قثاء بستانی معدہ کو سرد کرتی ہے۔ بایں ہمہ التهاب معدہ میں عمدہ ثابت ہوتی ہے۔ انار ترش معدہ کیلئے مفید ہے۔ (دیا سقوریڈوس)

ماء الشعیر معدہ کی حرارت کو بجھا دیتا ہے۔ (دیا سقوریڈوس)

توت ترش معدہ کی حرارت کو بجھاتا ہے۔ خاص طور پر جبکہ سرد کیا ہوا ہو، خس حرارت کو

سکون اور التھاب کو بجھاتی ہے۔ (ابن ماسویہ)

جرادہ کدو و آب خرفہ و سرکہ شراب و روغن گل یا بعض سرد چیزوں کے اندر سیر شدہ قیروطی، صندلین، گل سرخ اور کافور آب گلاب و آب حصرم کے ہمراہ ضماد استعمال کرتے ہیں۔ (روفس)

ضماد کا نسخہ:

معدہ کو سرد کرتا ہے، التھاب کو بجھاتا ہے، پیاس اور بخار میں سکون بخش ہے۔ سینہ پر طلاء کیا جائے تو نفث الدم میں مفید ہے۔ موم سفید، روغن گل، آب کدو اور آب عصی الراعی میں ان دواؤں کو سیر کریں اور ان پر کافور ڈال کر ضماد کریں۔ (ابن ماسویہ)

جرادہ کدو اور رجلہ کا ضماد ہمراہ روغن گل معدہ کی حرارت اور التھاب کو بجھاتا ہے۔ آب حصرم کو بطور ضماد یا بطور مشروب استعمال کرنے سے حرارت بجھ جاتی ہے۔ (ابن ماسویہ)

ورم معدہ کم ہے اور اس کے بعد سوء ہضم کچھ زیادہ ہے تو زوال ہضم لاحق ہوتا ہے۔ ورم فم معدہ میں ہوتا ہے تو اشتہا غائب اور یہ ورم زیادہ ہوتا ہے تو غشی اور تشنج طاری ہوتا ہے۔ (جالینوس)

بہ کثرت اشتہا فم معدہ پر غلبہ برودت کی وجہ سے ہوتی ہے کیونکہ اشتہا کو اس عضو سے خصوصیت حاصل ہے۔ البتہ برودت زیادہ ہو جاتی ہے تو حالت اور ہوتی ہے جیسا کہ بوڑھوں میں دیکھا جاتا ہے ایسی حالت میں اشتہا بالکل زائل ہو جاتی ہے۔ ورم حار معدہ میں آنکھیں اس وقت سرخ ہو جاتی ہیں جب مزمن درد کی وجہ سے معدہ کے حصلات میں پیپ بڑھ جاتی یہ ردی حالت ہوتی ہے کیونکہ اس یہ معلوم ہوتا ہے کہ درد کا سبب کوئی ورم ہے جو طویل المدت ہونے سے پک چکا ہے کوئی ریاح اور سوء مزاج نہیں کیونکہ ریاح اور سوء مزاج سے پیدا شدہ حالت زیادہ مدت تک باقی نہیں رہتی۔ بالخصوص جبکہ مریض سخت ٹھنڈک کا احساس کرتا ہو۔ ورم حار نہ ہو اور مرض باقی رہے تو ممکن ہے کہ پکنے کے لئے زیادہ مدت لے۔ معدہ اور اس کے اطراف میں سخت درد ہونے کی وجہ سے ہاتھ پیر سرد ہو جائیں تو یہ ردی کیفیت ہوتی ہے کیونکہ جب ہم کہہ چکے ہیں احشاء کے اندر ایک عظیم ورم کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے۔

معدہ کمزور ہو اور ساتھ میں حرارت بھی ہو تو کھانے کے بعد اتار میخوش، یہی شراب کے ہمراہ لیں۔ حب الاس معدہ سے فضلات کے بہاؤ کو دور کرتا ہے ازخرد معدہ میں مفید ہے گل ازخرد اور ام میں مفید ہے۔ انجوان سفید کی شاخیں پینے سے وہ تمام رطوبتیں خشک ہو جاتی ہیں جو معدہ کے

اندر تیرتی رہتی ہیں۔ اقوان سرخ معدہ کی جانب آنے والے تمام فضلات کو خشک کر دیتا ہے۔ (جالینوس)
سنبل یا ساسالیوس کے ہمراہ افسنتین کا مشروب درد شکم اور درد معدہ میں مفید ہے۔

(بولس)

روغن گل کے ساتھ قیروطی کے ہمراہ افسنتین کے ضماد سے معدہ کے مزمن دردوں میں سکون ہو جاتا ہے۔ شربت افسنتین درد معدہ میں مفید ہے۔ بادروج معدہ کی جانب اترنے والے فضلات کو خشک کرتا ہے۔ (دیا سقوریوس)

رجلہ معدہ اور آنتوں کی جانب مواد کو آنے سے روکتا ہے۔ انڈے کا استعمال مری اور معدہ کے اندر پیدا شدہ کھردرے پن میں مفید ہے۔ (دیا سقوریوس)

سرکہ کے ہمراہ بلبوس کا ضماد کرنے سے معدہ کا درد دور ہو جاتا ہے۔ عصارہ حبیطیان پینا درد معدہ میں مفید ہے۔ ہلیلہ سیاہ معدہ کا ستقیہ کرتا ہے اور معدہ کی جانب اترنے والے مادوں کو روکتا ہے۔ (دیا سقوریوس)

وج معدہ کے لئے مفید ہے۔ (بدیغورس و ابن ماسویہ)

حماما معدہ کا ستقیہ کرتا ہے۔ جالینوس کا قول ہے کہ حجر المشف کو تجربہ سے میں نے مری اور معدہ کے لئے مفید پایا ہے۔ اسے گردن میں لٹکایا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کا ہار بنا کر میں نے گلے میں لٹکایا تو مفید ثابت ہوا۔ (دیا سقوریوس و بدیغورس)

عصارہ برگ کرفس درد معدہ میں مفید ہے۔ کندر کا ضماد اور ام معدہ میں مفید ہے۔ چھاتی سے عورتوں کا دودھ پینا معدہ کی سوزش میں مفید ہے۔ (دیا سقوریوس)

دودھ جس کی رطوبت فنا کر دی گئی ہو قاطع ہوتا ہے۔ گرم کیا ہوا لوبہ، خلط حار کی وجہ سے معدہ کے اندر پیدا شدہ سوزش میں عمدہ ہوتا ہے۔ (دیا سقوریوس و جالینوس)

لسان الحمل کو بطور غذا اور اس کا پانی استعمال کرنا معدہ کی جانب سیلان مواد کو توڑ دیتا ہے۔ روغن جو خود مصطکی سے تیار کیا جائے معدہ کے ضمادوں میں شامل کرنا موزوں ہوتا ہے۔

(دیا سقوریوس)

مصطکی ملین اور قابض قوتوں سے مرکب ہے۔ لہذا اور ام معدہ کے لئے عمدہ ہوتی ہے۔

(جالینوس)

سنبل الطیب کا ضماد یا مشروب فم معدہ کے لئے مفید ہے۔ (دیا سقوریوس)

کاسنی نہایت عمدہ ہوتی ہے معدہ کی سوزش میں پلائی جاتی ہے۔ (دیا سقوریوس)

شب کو، بھی اور قیروطی روغن گل انگور کے ہمراہ بطور ضماہ استعمال کرنا دردِ معدہ میں مفید ہے۔ پوست غلاف گل کھجور، نم معدہ کی رطوبتوں کو جذب کرنے والے ضماہوں اور ادویات کے ہمراہ استعمال کرتے ہیں۔ سازجِ ہندی معدہ کے لئے بیحد عمدہ ہوتی ہے۔ سنبل معدہ کے لئے عمدہ ہے۔ برگِ سرو کوٹ کر قیروطی کے ہمراہ معدہ پر ضماہ کرنا باعثِ تقویت ہے۔ (دیاستوریڈوس)

عصارۂ سوس مری کے کھر درے پن کو دور کر دیتا ہے۔ معدہ پر علق کا ضماہ کرنا مفید ہے۔ یہ معدہ کی جانب سیلانِ مواد کو زائل کرتا ہے۔ گلِ علق کا پینا کمزور معدہ کیلئے مفید ہے۔ (دیاستوریڈوس و جالینوس)

فستقِ شامی معدہ کے لئے عمدہ ہے۔

ابنِ ماسویہ کا قول ہے کہ فستقِ معدہ کے لئے عمدہ ہوتا ہے۔

عصارۂ رجلہ کے ہمراہ حبِ صنوبر کو پینے سے معدہ کی سوزش میں سکون ہوتا ہے۔

صحنۂ معدہ سے بلغم کا تسخیر کرتی ہے اور مرطوب معدہ کے لئے مفید ہوتی ہے (دیاستوریڈوس)

صبرِ مغول معدہ کے لئے سب سے زیادہ مفید ہے۔ پیسی کا گوشت بھونے اور جوش دیئے

ہوئے بغیر کھانا دردِ معدہ میں مفید ہے۔ سنگِ دانے خشک کر کے پینا دردِ معدہ میں مفید ہے بالخصوص

سنگِ دانہ مرغ۔ (ابنِ ماسویہ و دیاستوریڈوس)

کچھ لوگ سنگِ دانہ مرغ دردِ معدہ میں استعمال کرتے ہیں۔ (جالینوس)

تخِ قلقاس کو اہال کر کھانا معدہ کے لئے عمدہ ہے۔ (دیاستوریڈوس)

قصبِ الذریرہ معدہ کے ضماہوں میں شامل کیا جاتا ہے۔ (بولس)

قنفذِ بحری کا گوشت معدہ کے لئے عمدہ ہوتا ہے۔ طلاء کے اندر راسن کا مربی معدہ کے لئے

عمدہ ہے۔ دانہ انار معدہ کے لئے عمدہ ہے۔ دانہ انار ترش کھانے میں استعمال کیا جائے تو معدہ کی جانب

سیلانِ مواد کا خاتمہ ہوتا ہے۔

شربتِ انار معدہ کی جانب سیلانِ فضلات میں مفید ہے آبِ انار گودۂ انار سمیت معدہ کے

لئے مقوی ہوتا ہے۔ (دیاستوریڈوس)

سبزیِ انار معدہ کے لئے مفید ہوتی ہے۔ (دیاستوریڈوس و ابنِ ماسویہ)

زرِ اوند کو پینا ضعفِ معدہ میں مفید ہے۔ بادیانِ ضعفِ معدہ میں مفید ہے۔ (دیاستوریڈوس)

شاہترہ معدہ کے لئے عمدہ ہوتا ہے بولس اور بدیعورس بھی یہی کہتے ہیں معدہ کا تسخیر اس کی

خاصیت ہے۔ (ابنِ ماسویہ)

یہ معدہ کو بجا کر طاقت بخشی ہے۔ (ابن ماسویہ)
 نیخ نیل اور عصارۂ نیل، غلیظ بلغمی خلط میں مفید ہے کیونکہ ان سے معدہ خشک ہوتا ہے اور
 اس کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ (ابن ماسویہ)

شیر گولر درد معدہ میں پیا جاتا ہے۔ مری کے ہمراہ انجیر کھانا معدہ کے لئے مفید ہے۔
 (ابن ماسویہ)

جالینوس کہتا ہے کہ تخم نیل کبیر معدہ کو خشک کرتا ہے۔ (بولس)
 پانی وغیرہ کے بغیر غاریقون کھانا درد معدہ میں مفید ہے۔ (دیاستوریڈوس)
 خس غیر مغسول کا کھانا درد معدہ میں مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)
 خس معدہ کے اندر عارض ہونے والی سوزش کے لئے مفید ہے۔ کھانے میں سرکہ شامل کیا
 جائے تو معدہ کی جانب سیلان مواد کو روکتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

معدہ کے لئے مفید ادویات:

نیخ ازخر، بصل الفار مشومی، غاریقون، حبیطیان، ریوند چینی، افسنتین، ناخونہ، کرویا، مصطلی،
 انیسون، نانخواہ۔ (ابن ماسویہ)

مری کی خراش کے لئے:

جھاگ، کتیرا، صمغ، نشاستہ، گل، اور فانیند وغیرہ جو قصبۃ الری کے کھردرے پن میں
 مستعمل ہیں وہی حج مری کے لئے بھی مستعمل ہیں۔ ان کا لعوق بنالیں اور تھوڑا لیں۔ ابالے ہوئے
 انڈے کی زردی کھائی جاتی ہے اور چٹنی کے طور پر گل ارمنی مستعمل ہے۔ کھانے کے فوراً بعد پانی
 وغیرہ نہ پیا جائے۔ (عبدوس)

معدہ کی بیماری میں فصد کی ضرورت ہو تو دابنے جانب کی باسلیق کی فصد کھولیں۔ (ابن ماسویہ)

جوارش مسہل۔ خود اپنی ایجاد کردہ:

ترید مخلوک ساڑھے تین گرام، سقمونیا ۵۰۰ ملی گرام، گل سرخ ۲ گرام، عود ۲ گرام، کافور ۳۲ ملی
 گرام، طباشیر ۵۰۰ ملی گرام، عصارۂ افسنتین ۲ گرام، رب حلیہ ۲ گرام، شکر تمام دواؤں کے ہم وزن۔
 (مؤلف)

برودت معدہ کی وجہ سے زرد رنگ سفیدی لئے ہوئے ہوتا ہے ایسی حالت کے اندر نانخواہ کا

پینا مفید ہے دردِ معدہ کا سبب حرارت ہو تو طباشیر و گلسرخ یا ربِ حصرم و ربِ حماض اترج بطور مشروب لیں۔ کھانے میں چوزے آبِ حصرم کے ساتھ استعمال کریں۔ دردِ معدہ برودت کے ہمراہ ہو تو شرودِ بطوس، شتر نایا، قنداد یقون وغیرہ استعمال کریں۔ معدہ میں ورم ہو تو عنبِ اعلیٰ ۱۳۶ گرام، خیارشہز ساڑھے ۱۰ گرام، ۱۰۲ گرام کاسنی و طرخشقون ابالا ہوا صاف شدہ، روغنِ گل ساڑھے ۱۰ گرام شروع میں دیں۔ بیماری کی انتہا پر خیارشہز کے اندر اضافہ کریں۔ روغن میں روغنِ بنفشہ، عرقِ لسانِ الحمل یا فقط عرقِ کاسنی کے ہمراہ دیں۔ آرد جو، بابونہ، ناخونہ، بنجِ خطمی وغیرہ کا ضماد رکھیں۔ چوزے اور بنجی استعمال کریں۔ اس سے اعتدال کے ساتھ تحلیل ہوتی ہے۔ سخت برودت کے ہمراہ ورمِ معدہ ہو تو روغنِ ارند ساڑھے تین گرام سے ساڑھے ۱۰ گرام تک یا روغنِ بادام تلخ اور اتنا ہی روغنِ بادام شیریں حسبِ ذیل عرق کے ہمراہ دیں:

ناخونہ ۳۵ گرام، بنجِ خطمی ۳۵ گرام، منقہ ۳۵ گرام، پوستِ بنجِ بادیاں ۳۵ گرام، ریوند چینی ساڑھے ۷ گرام، ۱۶۰۰ گرام پانی میں جوش دیں حتیٰ کہ ۴۰۰ گرام باقی رہے۔ صاف کر کے ۱۳۶ گرام استعمال کریں۔ کھانے میں ہلیون، بلابل، روغنِ بادام شیریں کے ہمراہ دیں۔ اور حسبِ ذیل ضماد رکھیں:

مصطکی ساڑھے ۷ گرام، ناخونہ ۱۰، بنجِ خطمی ۱۰، حلبہ ۱۰، بابونہ ۱۰، شبت ۱۰، تخمِ کتاں ۱۰، مربی بنفشہ ۱۰، حماما ۵، لاذن ۱۰، زعفران ۱۰، مر ۸، صبرِ سقوطری ۷، مقلِ عربی ۵، کندر ۵، افسنتین ۶، شیخ ۶، جاو شیر ۶، پیہ بچہ گاؤ ۵ گرام، پیہ مرغ ۵ گرام، مغزِ ساقِ بارہ سنگھا ۵ گرام، چربی بارہ سنگھا ۵ گرام، موم ۱۰۲ گرام، روغنِ سوسن بقدرِ ضرورت، صمغیات جو شاندر میں بھگو کر گوندہ لیں اور ضماد کریں، چربیوں اور روغن پگھلا لئے جائیں۔ ورمِ حار میں معدہ ابتداء میں ہو تو ضمادِ ادغ اور بارد واول سے تیار کریں۔ حالتِ انتہا میں یہ ضماد محلل ادویات سے تیار کئے جائیں گے جن کے اندر کچھ مقوی اور خوشبودار چیزیں شامل کی جائیں گی (ابنِ ماسویہ)

معدہ کے زخموں میں زنگار، مر تک، سفیدہ اور توتیا پینے سے بچپن، البتہ جو دوائیں اور غذائیں خشکی پیدا کرتی ہوں انہیں استعمال کریں زخموں کے اندر پیپ پڑ گئی ہو اور اسے صاف کرنا چاہیں تو قے کے ذریعہ صاف نہ کریں کیونکہ اس میں خطرہ ہے۔ کوئی ایسی چیز استعمال کریں جس سے پیپ نیچے کی جانب جائے۔ قے کرانے کی حالت میں یا تو زخم کے اندر اور سخت تناؤ پیدا ہو جائے گا یا ماحول بھی جذب ہو جائے گا۔ (جالینوس)

مریض کو کچھ غذائیں خردل اور سرکہ کے ہمراہ دیں اور اسے غذا کے مری سے نیچے اترتے وقت کچھ سوزش محسوس ہو تو یہ سمجھیں کہ زخم یہیں پر ہے۔ غذا کے قرار پا جانے پر سوزش محسوس

ہو اور درد شکم کے اندر ہو تو قرحہ معدہ کے اندر اور جہاں درد محسوس ہو گا وہاں ہو گا۔ اگر کہیں سوزش محسوس نہ ہو تو قرحہ کہیں نہ ہو گا۔ (جالینوس)

مزاج معدہ حار بارد، یا بس و رطب کے مقابلہ میں زیادہ آسان ہے کیونکہ حرارت و برودت کا جو علاج ہوتا ہے۔ وہ طاقتور اور موثر کیفیات کا حامل ہوتا ہے۔ رطوبت و یوست میں ایسا نہیں ہوتا۔ سوء مزاج یا بس علاج کے اعتبار سے سب سے زیادہ مشکل ہے۔ سوء مزاج کا علاج سرد چیزوں سے کیا جائے اور باوجود اس کے کہ معدہ اعضاء کو اپنے احاطہ میں لئے ہو وہ مزاج قوی الحرارت نہ ہو تو علاج سے یوست بیش از بیش پیدا ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی کیونکہ مزاج یا بس ذبول اور بڑھاپے کے بمرلہ ہے۔ اس مزاج کو رطوبت نرمی سے پہونچائی جاتی ہے جیسا کہ ترطیب بدن کے ضمن میں تذکرہ کریں گے۔ یہ زیادہ تر غلیظ ہو جاتا ہے۔ جن کے معدوں کے اندر سوء مزاج یا بس ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے وہ کھانا ہضم نہیں کر پاتے انہیں مقوی معدہ ادویات مثلاً افسنتین، ہی، بلوط اور انار دے دی جاتی ہیں۔ ان سے فائدہ نظر نہیں آتا تو زیادہ طاقتور دوا کی جانب خیال دوڑتا ہے چنانچہ ساق دیدیتے ہیں اور معدوں کے اوپر افادیہ اور قابض ادویات سے بنے ہوئے مرہم رکھے جاتے ہیں ان سے بھی فائدہ نہیں ہوتا تو مخمر مرہم اختیار کیا جاتا ہے۔ مریضوں کو گرم چشمہ میں داخل کرتے ہیں۔ قلت ہضم کا یہ محدب کے نزدیک آخری علاج ہے مگر یہ سارے ہی علاج یوست میں اضافہ کرتے ہیں حتی کہ پھر ایک ایسا ذبول طاری ہو جاتا ہے جو لا علاج ہوتا ہے۔ تاب تسمین الجسم کے اندر ہم سوء مزاج یا بس کے علاج کا تذکرہ کیا ہے۔ یوست کے ساتھ برودت بھی ہو تو اپنی تدبیر کے ساتھ ایک اور اضافہ بھی کرتے ہیں وہ یہ کہ دودھ کے اندر شہد بڑھادیں۔ شراب میں ملاوٹ کم کر دیں۔ غذا کو اپنے انداز کے مطابق گرم دیں۔ معدہ پر روغن نار دین کا ضماد رکھیں۔ روغن سے خالی نہ رکھیں ورنہ معدہ خشک ہو جائے گا۔ روغن نار دین میسر نہ تو روغن مصطلگی سہی۔ تنہایا مخلوط روغن بلساں سے تکمید بھی کریں۔ جیسا کہ پیشتر ہم بیان کر چکے ہیں جسم پر روغن کو زیادہ دیر تک باقی رکھنا چاہیں تو اس کے ساتھ کچھ موم شامل کر دیں۔ ہوا اگر سرد ہو تو مذکورہ روغن کے اندر اون کا ایک ٹکڑا تر کر کے شکم پر رکھیں۔ مصطلگی بھی روغن بلساں پس کر اس میں اون کا ایک ٹکڑا تر کریں اور شکم پر رکھیں، اون خالص ارغوانی ہو کیونکہ اس کے اندر اعتدال کے ساتھ قبضیت ہوتی ہے یہ معدہ کو اس کے اجزاء کی جانب سمیٹتا اور اس کی حرارت کو محفوظ رکھتا ہے۔ کیلا استعمال نہ کریں کیونکہ اس میں خشکی پیدا کرنے کی بڑی تاثیر ہوتی ہے۔ برودت غالب ہو اور طاقتور مستحجن کی ضرورت ہو تو یہ بات ذہن میں رہے کہ تیزی سے سخونت (گرمی) پیدا کرنا خشکی لاتا ہے۔ لہذا میرا طریقہ یہ ہے کہ مریض کو عرصہ سے دوا پلائی جائے

تاکہ بخونیت دھیرے دھیرے آئے۔ چنانچہ شکم پر مصطکی اور روغن نار دین رکھیں۔ مہیا ہو تو روغن بلسان رکھیں اور اسی میں مصطکی اور روغن نار دین بھی شامل کریں۔ شکم پر ارغوانی اون رکھیں، کھانے میں شہد دیں جس کا جھاگ اتار لیا گیا ہو، تاکہ فضلات کم اور غذائیت زیادہ ہو۔ اسے جوش دیکر استعمال کریں، اس طرح یہ سرد معدہ کے مریض کے لئے سب سے عمدہ غذا بن جاتا ہے۔ گرم معدہ کے مریضوں کے لئے یہ مخالف ہوتا ہے۔ سرد معدہ کے مریضوں کو اس پر کوئی چیز نہ دیں۔ گرم معدوں کے لئے اسے استعمال نہ کریں۔ سرد معدوں کے لئے پرانی شراب تجویز کریں۔ گرمی پہونچانے کے ساتھ اس کے اندر خشکی پیدا کرنے کے تاثر زیادہ نہ ہو۔ سب سے عمدہ علاج یہ ہے کہ دن میں دو بار زفت کا طلاء کریں زیادہ طلاء کریں گے۔ تو تحلیل سے بچ نہ سکیں گے۔ پھر یہ عضو ماؤف کی جانب خون بھی جذب نہ کرے گا۔ ہمار مقصد یہ ہے کہ عمدہ خون پہونچے، ٹھنڈا ہونے سے پہلے اسے اتار لیں۔ یہ زفتی طلاء ان اعضاء کی بہترین دوا ہے جو پرانے ہو چکے ہو اور جنکی غذا سلب ہو چکی ہو مقصود حرارت معدہ کے جوہر کو بڑھانا اور اسے گرمی پہونچانا ہو، یہ بات غذا اور شراب سے پایہ تکمیل کو پہونچ سکتی ہے۔ خارج سے معدہ کے اوپر کسی خوبصورت بچے کو چپکائیں اسے مریض کے ساتھ سلائیں اور اس کے شکم سے ہمیشہ اسے چپکائے رکھیں یا اس کی جگہ کتے کے بچے کو استعمال کریں۔ جودت ہضم کے لئے مریض تو کیا تندرست کے لئے بھی یہ طریقہ مفید ہے۔ یہ تدبیر یعنی جن چیزوں سے جوہر معدہ کے اندر حرارت کا اضافہ ہوتا ہے وہ سوء مزاج معدہ یا بس کے مریضوں کے لئے بھی موزوں ہیں۔ بچہ ایسا ہو جسے پسینہ نہ آتا ہو، کیونکہ پسینہ آئے گا تو شکم سرد ہو جائے گا۔ یوست کے مریضوں کے لئے تکمید کرنا مضر ہے کیونکہ اس سے خشکی پیدا ہوگی۔ سوء مزاج رطب کے مریضوں کے لئے بھی مضر ہے کیونکہ اس سے رطوبت اصلیه تحلیل ہونے لگتی ہے۔ بالخصوص جبکہ اس کا استعمال کثرت سے ہونے لگے۔ اور مسلمات کشادہ ہونے لگیں۔ اس طرح خارج سے برودت تیزی سے جذب ہونے لگے گا۔ یوست کے ساتھ حرارت بھی ہو مگر زیادہ نہ ہو تو ہم یوست والی تدبیر استعمال کرتے ہیں۔ شراب کی مقدار کم کر دیتے ہیں شہد استعمال نہیں کرتے۔ شراب نئی استعمال کرتے ہیں۔ غذا کے اندر اگر مریض..... تو تھوڑا مبرد (سردی کا پہونچانے والا) کھانا دیتے ہیں۔ معدہ پر شاداب زیتون کا روغن اور روغن بھی کی تمریح کرتے ہیں حرارت زیادہ ہوتی ہے تو شراب تروتازہ استعمال کرتے ہیں۔ اسے زیادہ ٹھنڈا کرتے ہیں اور اس میں ملاوٹ بھی زیادہ کرتے ہیں۔ ایک شخص کو یہی بیماری تھی، یکبارگی اس نے بہت زیادہ مقدار میں ٹھنڈا پانی پی لیا۔ جس سے وہ مستعیاب ہو گیا مگر مرنی کے اندر برودت پیدا ہو گئی لہذا ضروری ہے کہ تدبیر

بتدریج اور آہستگی سے کی جائے۔ سوء مزاج معدہ حار یا بس کے ایک مریض کے سینہ پر میں نے ایک مبرد ضمار رکھا۔ چنانچہ معدہ کے اندر جو التهاب محسوس ہو رہا تھا اس میں سکون تو ہو گیا مگر مریض کا تنفس صغیر ہو گیا۔ ایسا لگتا تھا جیسے اسے اپنے سینہ کو حرکت میں لانا پڑتا ہے۔ مجھے اندازہ ہوا کہ ضمار سے حجاب عاجز سرد ہو گیا ہے۔ چنانچہ اسے ہٹا کر سینہ پر مستحکم زیت اندھلیا۔ جس سے تنفس معمول پر آ گیا۔ اس کا علاج میں نے نرمی سے اور آہستہ آہستہ کیا۔ مذکورہ دوائیں تھوڑی تھوڑی استعمال کیں۔ انہیں شکم کے نیچے رکھتا رہا۔ کھانے میں سرد غذائیں دیں چنانچہ دیر میں صحت ہوئی مگر بعد میں کوئی اور تکلیف پیدا نہیں ہوئی۔ معدہ کے اوپر بہ حد افراط مزاج حار غالب ہو اور اس میں یبوست یا رطوبت بھی شامل ہو جو زیادہ نہ ہوں تو ایسی حالت کے اندر علاج کسی اندیشہ کے بغیر سرد پانی سے کیا جائے گا کیونکہ جس معدہ کے اندر سوء مزاج یا بس ہوتا ہے وہ قریبی اعضاء کو پھر پورے جسم کو دبلا اور سخت کئے بغیر نہیں رہتا۔ یہ مزاج حار یبوست سے خالی ہو یا یبوست ہو مگر تھوڑی ہو تو چپ و راست کے اعضاء نہ دبلے ہوں گے نہ سخت۔ اس لئے سرد پانی نقصان دہ نہ ہوگا۔ یبوست طاقتور اور نمایاں حرارت کی موجودگی میں ہو تو اس کا علاج بھی اسی طرح ہوگا۔ البتہ حرارت کے ساتھ نمایاں یبوست نہ ہو تو اس حالت کی طرح برودت کا علاج بھی اعتماد کی حد تک نہیں کیا جاسکتا۔

سوء مزاج حار اس قدر ابھرا ہوا ہو کہ دل سے معدہ تک جا پہنچنے تو ایسی حالت میں بخار آجائے گا۔ اس کا علاج باب الحمی سے سے تعلق رکھتا ہے۔ تاہم جس علاج کا ہم نے ذکر کیا ہے وہ بخار کا علاج بھی ہے۔ سوء مزاج رطب کا علاج، حرارت یا برودت کی موجودگی میں یبوست کے علاج سے زیادہ آسان ہے۔ مذکورہ تینوں قسموں سے یہ مزاج زیادہ تر لاحق ہوتا ہے۔ مزاج رطب جس میں نہ حرارت ہو نہ برودت کے علاج میں ایسی غذائیں استعمال کی جاتی ہیں جو گرمی اور طاقتور برودت پہنچائے بغیر خشکی پیدا کرتی ہوں۔ شراب ضرورت سے کم کر دی جاتی ہے۔ مزاج رطب حرارت کے ہمراہ ہو تو قابض غذائیں اور مشروبات استعمال کئے جاتے ہیں مگر ان کے اندر قبضیت ایسی ہو کہ گرمی نہ پہنچائیں۔ سرد پانی بھی مفید ہے مگر یہ محل نظر ہے۔ مزاج رطب برودت کے ہمراہ تو چرپری چیزوں کا استعمال سب سے عمدہ علاج ہے۔ ان چیزوں کے ساتھ کچھ کیسلی اشیاء بھی شامل کر لی جائیں بشرطیکہ ان کے اندر نمایاں برودت پیدا کرنے کی صلاحیت نہ ہو۔ شراب کم کر دینا ایسے مریضوں کی سب سے عمدہ تدبیر ہے۔ کم شراب ایسی ہو جو طاقتور گرمی پیدا کرتی ہو۔ خارجی علاج اس تدبیر جیسی ہے جس کا تذکرہ کر چکے ہیں۔ واضح رہے کہ سب سے برا سوء مزاج مفرد یا بس اور مرکب بارد و یا بس ہے۔ سوء مزاج معدہ غیر مادی کے باب میں یہ ہے نقطہ نظر۔ سوء مزاج معدہ مادی ہو تو

اس میں مادہ کبھی تجویف معدہ کے اندر محبوس اور کبھی طبقات معدہ کے اندر سرایت شدہ ہوتا ہے پہلی قسم ایک بار واقع ہوتی ہے تو معدہ کو قے کے ذریعہ صاف کر دینے کے بعد جاتی رہتی ہے۔ لیکن معدہ کو صاف کر دینے کے باوجود بار بار واقع ہوتی ہو تو اسے اچھی طرح سمجھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ دیکھیں کہ مادہ کہاں سے آرہا ہے۔ تشخیص ہو جانے کے بعد علاج اس کے مطابق کریں۔ جس عضو سے مادہ آرہا ہو اس کا علاج رادع، مبرد اور باعث تقویت تدبیروں سے کریں۔ یہ بات تمام امراض کے لئے عمومی تدبیر سے معلوم کی جاسکتی ہے۔ صورت حال جسمانی امتلاء کے باعث ہو تو فضلات سے جسم کا ستقیہ کریں۔ اس کے بعد معدہ کا علاج کریں کیونکہ انصباب فضلات کے باعث معدہ کے اندر بھی کچھ خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔ لہذا مناسب وقت پر اس کا علاج افسنتین سے کریں۔ واضح رہے کہ مزمن صورت حال کا علاج زیادہ مشکل ہے۔ البتہ معدہ مذکورہ خلط سے کثرت کے ساتھ اور بیکند متاثر ہو چکا ہو تو اس کا معاملہ الگ ہے مزمن حالت میں کبھی یہ صورت جرم معدہ سے خصوصی سوء مزاج کی جانب منتقل ہو جاتی ہے اور سوء مزاج غیر مادی جیسے علاج کی محتاج ہوتی ہے۔ طبقات معدہ کے اندر سرایت شدہ کا علاج جن ادویات سے کیا جاتا ہے وہ اعتدال کے ساتھ اسہال لاتی ہیں۔ یہ وہی دوائیں ہوتی ہیں جو معدہ اور امعاء کی حد سے تجاوز نہیں کرتیں۔ تجاوز کریں بھی تو ان نالیوں تک پہنچیں جن کے ذریعہ غذا جگر کی جانب رواں ہوتی ہے۔ ان میں وہ دوائیں سب سے بہتر ہوتی ہیں جو صبر سے تیار کی جاتی ہیں۔ صبر خود تنہا مفید ہے۔ البتہ یہ غیر مغسول ہوتی ہے۔ اس میں اسہال کی تاثیر زیادہ ہوتی ہے۔ مغسول ہو تو زیادہ عمدہ اور معدہ کو زیادہ تقویت بخشی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صبر مغسول وغیرہ مغسول کے ہمراہ ایارج فقیر اکاشار معدہ کے اندر تھپس اخلاط کے لئے عمدہ دواؤں میں ہوتا ہے۔ لہذا اسے چھوٹا چچہ ۹ گرام مقدار خوراک پلائیں۔ درمیانی اور بڑی مقدار خوراک دو بڑا چچہ (۸ گرام) ہے۔ چھوٹی مقدار خوراک ساڑھے ۴ گرام ہمراہ آب گرم ۸۰ گرام ہے۔ حمام سے باہر نکلنے کے بعد مریض کو سب سے پہلے جو کادلیہ دیں۔ مذکورہ دوا مسہل دواؤں کے مطابق اور اس کے وقت پر دیں۔ دوا لینے کے بعد مریض حرکت اور چہل قدمی کرے۔ ایارج کو شہد میں گوندہ کو استعمال کرنے سے اسہال کی تاثیر بڑھ جاتی ہے کیونکہ شکم کے اندر زیادہ دیر تک رکتی ہے۔ مگر تقویت معدہ کی تاثیر کم ہو جاتی ہے۔ معدہ کے اندر بلغم ہو تو قاطع ادویات کے ذریعہ اس کا ستقیہ کریں پھر مسہل دیں۔ مریض کے لئے قے کرنا آسان ہو تو مولیٰ اور سکینین کے ذریعہ قے کرائیں۔ بلغم لیسدار نہ ہو نہ گاڑھا ہو تو جو کے دلیہ کا پانی کافی ہے۔ قے ماء العسل کے ذریعہ کرائیں دیگر تدابیر کے مقابلہ میں قے کے لئے یہ دونوں چیزیں زیادہ تر استعمال کی جاتی ہیں ماء العسل کے ہمراہ جوش دی گئی افسنتین اس بیماری

میں مفید ہوتی ہے کیونکہ جرم معدہ کے اندر جو بھی رقیق اخلاط مجبوس ہوتے ہیں وہ اس دوا سے خارج ہو کر نیچے چلے جاتے ہیں۔ تندرستوں کی تدبیر میں یہ شریک ہوتی ہے معدہ کے اندر یہ امراض کبھی مرکب ہوتے ہیں کیونکہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ معدہ کے اندر سوء مزاج ہو اور کوئی ردی خلط بھی سرایت کر گئی ہو۔ نیز تجویف معدہ کے اندر کوئی خلط گردش کر رہی ہو۔ ایسی حالت میں مفرد امراض کے مطابق امراض مرکبہ کی تدبیر کی جانب رجوع کریں اور اس کے ضابطہ محفوظ کریں۔ چنانچہ جو بیماری خطرناک ہو اور جو دیگر امراض کا فاعلی سبب ہو نیز جس کے بغیر دوسری بیماریوں کا ازالہ نہ ہو سکے اس کا علاج پہلے کریں۔ (جالینوس)

اسہال کے ساتھ التهاب معدہ ہو تو اس میں قیروطی بروغن بھی اور التهاب شدید نہ ہو تو قیروطی بروغن نار دین مفید ہے۔ قیروطی کے اندر صبر و مصطکی ہر ایک کو ۵۰ گرام ہونا چاہئے۔ ضعف معدہ میں نفخ موجود ہو معدہ کے اوپر کوئی تر چیز قلقت کے ہمراہ رکھیں۔ فلقت کو پیس کر شہد میں گوندہ لیں۔ مصطکی روغن نار دین میں پیسکر اس کے اندر ایک قرمزی اون ڈبوسیں اور معدہ پر گرم گرم رکھیں کیونکہ نیم گرم چیزوں سے فم معدہ کی طاقت تحلیل ہو جاتی ہے۔ فم معدہ کی تقویت کے لئے ایک ایسے روغن زیت میں نمده ڈبو کر تکمید کریں جس کے اندر افسستین دوہرے برتن میں جوش دے لی گئی ہو۔ (جالینوس)

مراق کی حس جب تک تندرست حالت میں ہوتی ہے اسے سب سے لذیذ شے میٹھی معلوم ہوتی ہے مگر کوئی قابض بیماری لاحق ہوتی ہے تو چکنی چیزوں سے اسے لذت حاصل ہوتی ہے۔ حرارت کی جانب میلان ہوتا ہے تو ٹھنڈک کی خواہش ہوتی ہے۔ مراقی حس کار جہان برودت کی جانب ہوتا ہے تو گرم چیزوں کی اشتہا پیدا ہوتی ہے۔ خلط پر جب بھی غلظت حاوی ہوتی ہے تو لطیف چیزیں استعمال کی جاتی ہیں اسی سے فائدہ ہوتا ہے۔ برعکس حالت میں برعکس چیزیں استعمال کی جاتی ہیں۔ لیسدار خلط کا اس پر غلبہ ہوتا ہے تو قاطع اشیاء کی اشتہا ہوتی ہے۔ برعکس صورتوں میں برعکس خواہشات پیدا ہوتی ہیں۔ (جالینوس)

یہ فم معدہ کی حالت کو بتاتا ہے کیونکہ مزہ کا تعلق اسی سے ہوتا ہے۔ (مؤلف)

زوال اشتہا کے اسباب حسب ذیل ہیں:

۱۔ رگوں کے چوسنے سے جو کمی ہوتی ہے اس کا احساس فم معدہ کو نہ ہو۔

۲۔ رگیں کچھ جذب کریں نہ معدہ سے کوئی چیز چوسیں۔

۳۔ جسم سے کوئی استفراغ ہونہ کوئی تحلیل۔

نم معدہ کے حس کا زوال دماغی بیماری کی وجہ سے ہوتا ہے جیسا کہ برسام میں دق کا حال ہوتا ہے۔ اس بیماری کے اندر دماغی مرض کی وجہ سے کھانے اور پینے کی خواہش جاتی رہتی ہے یا مذکورہ زوال کا باعث کوئی فساد ہوتا ہے جو اس عضو کے اندر پیدا ہو جاتا ہے جس میں اشتہا کی قوت ابھرتی ہے۔ یہ عضو چھٹا عصبی جوڑا ہے یا پھر نفس معدہ کے اندر ہی سوء مزاج حار پیدا ہو جاتا ہے جیسا کہ حمی میں عارض ہوتا ہے۔ ترش خلط کھانے کے بعد نم معدہ کے اندر تین وجوہ سے اشتہا پیدا ہوتی ہے۔

۱۔ اپنی ترشی کی وجہ سے نم معدہ کے اندر سوزش پیدا کرتی ہے چنانچہ اس سے ایک ایسی حرکت پیدا ہوتی ہے جو بھوک کے وقت رگوں کے چوسنے سے پیدا ہونے والی حرکت کے مشابہ ہوتی ہے چنانچہ غذا کی جانب تحریک ہوتی ہے۔

۲۔ ٹھنڈک کی وجہ سے خون سکڑ جاتا ہے چنانچہ اس کی وجہ سے جگہیں کشادہ ہو جاتی ہیں۔
خلاء کا احساس زیادہ تیز ہوتا ہے۔

۳۔ پھر جرم معدہ تمام کا تمام سکڑتا ہے چنانچہ مذکورہ کیفیت پیدا ہو جاتی ہے یعنی خلاء کا شدید احساس ہوتا ہے۔

ترش خلط سے پانی کی خواہش کم ہو جاتی ہے۔ پانی کی خواہش کا ختم ہو جانا حسب ذیل اسباب کے تحت ہوتا ہے:

۱۔ غلبہ برودت۔ ۲۔ سوء مزاج رطب یا حس معدہ کے زائل ہو جانے سے خلط رطب کا حاوی ہو جانا۔

پانی کی بہ کثرت خواہش حسب ذیل اسباب کے تحت ہوتی ہے:

۱۔ نمکین فضلات۔ ۲۔ صفراوی فضلات۔ ۳۔ رطوبتیں جو گرم اور ان کے اندر جوش مارنے کی کیفیت پیدا ہو گئی ہو جیسا کہ بخار کی حالت میں ہوتا ہے۔

ہاضمہ کے اندر زوال، تاخیر یا فساد غذا کا عارضہ ہو جاتا ہے جو داخلی اور خارجی دونوں ہوتا ہے۔ داخلی عارضہ سوء مزاج یا نم معدہ کے اندر سلعہ وغیرہ جیسی کسی بیماری کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے۔ فساد غذا کے اندر حرارت ہوتی ہے تو غذا کو دخانیت اور برودت ہوتی ہے جو اسے ترشی میں تبدیل کر دیتی ہے خارجی سوء ہضم غذاؤں کی کمیت، کیفیت، ناوقت استعمال، بے ترتیبی یا کم خوابی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ معدہ اور غذا دونوں گرم ہوں یا معدہ گرم اور غذا قلیل ہو تو دخانیت میں تبدیل ہو جاتی ہے اور اگر ضرورت سے زیادہ ہو اور مشکل سے فساد پذیر ہو تو اصلاً ہضم ہو ہی نہیں سکتی۔

تا وقت استعمال کرنے کی بات یہ ہے کہ پہلی غذا کے ہضم ہونے سے پہلے دوسری غذائی جائے۔ ترتیب غذا کی خرابی یہ ہے کہ پھسلانے والی غذا سے پہلے قابض غذائے لی جائے جس سے فساد پیدا ہو جائے۔ غذاؤں کی کیفیت کی مثال یہ ہے کہ گرم معدہ والا شخص شہد استعمال کرے اور سرد معدہ والا شخص کوئی سرد چیز لینے لگے۔ بنا برائیں رگوں کے اندر جو دوسرا نفع ہوتا ہے اس کا معاملہ فہم میں رکھیں۔ کبھی یہ نفع بالکل مفقود ہو جاتا ہے اور کیلوس سفید ہوتا ہے یا استحالہ تو ہوتا ہے مگر متغفن یا خراب ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ زرد یا سیاہ مرارہ بن جاتا ہے جیسا کہ یرقان زرد اور یرقان سیاہ میں دیکھا جاتا ہے اسی مثال پر تیسرے ہضم کو بھی سمجھیں۔ نفع بالکل مفقود ہو جانے کی صورت میں کبھی استحالہ ہوتا ہی نہیں ہے چنانچہ غذا جزو بدن بنتی ہی نہیں۔ ایسی حالت کے اندر پورے جسم میں هلا اس کی بیماری ہو جاتی ہے یا جزو بدن تو بنتی ہے مگر کسی حد تک، ایسی صورت میں هلا اس سے کم کیفیت رونما ہوتی ہے یا غذا جزو بدن خراب صورت میں بنتی ہے چنانچہ سیاہ یا زرد ہو جاتی ہے جس سے سرطان، نملہ، بہق، برص یا خارش پیدا ہوتی ہے۔

گرم چیزوں کی وجہ سے جو آفت ہاضمہ کو لاحق ہوتی ہے وہ سہل العلاج ہوتی ہے مگر قوت معدہ کے ضعف سے جو کیفیت لاحق ہوتی ہے وہ مشکل سے دور ہوتی ہے کبھی اس سے صحت ہوتی ہی نہیں کیونکہ ضعف قوت کی وجہ سے معدہ غذا کو اصلاً ہضم نہ کر سکے تو انجام یا تو یہ ہوتا ہے کہ زلق الامعاء کی شکایت پیدا ہو جائے یا ہوتا ہے کہ مریض استقاء طبعی کا شکار ہو جائے۔ (جالینوس)

انجام استقاء طبعی اس وقت ہوتا ہے جب ہضم معمولی ہو اور حرارت موجود ہو۔ زلق الامعاء کی بیماری اس وقت لاحق ہوتی ہے جب نفع مطلق ہو۔ (مؤلف)

غذا کیفیت اور کمیت میں معتدل ہو اور ساری چیزیں ضروری حد تک موجود ہوں پھر ہضم فاسد ہو تو ایسی حالت قوت معدہ کے ضعف کی وجہ سے ہوتی ہے معدہ کی قوت میں ضعف سوء مزاج کی وجہ سے آتا ہے۔ سوء مزاج حار ہوتا ہے تو ذکاریں دخانی اور بدبودار اور سوء مزاج بارد ہوتا ہے تو ترش آتی ہیں۔ پہلی حالت میں پیاس، اور بخار ہوتا ہے دوسری حالت میں پیاس اور بخار نہیں ہوتا۔ معدہ مکمل طور پر سرد ہو جاتا ہے تو غذا اعلیٰ حالہ خارج ہو جاتی ہے۔ مکمل طور پر سرد نہیں ہوتا تو جو غذائیں بالخصوص مائل یہ برودت اور مائل بہ حرارت ہوتی ہیں وہ نفاخ ریاح میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ مکمل زوال ہضم بہ حد افراط برودت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ ہضم کے اندر کمی کا موجب وہ برودت ہوتی ہے جو افراط کی حد تک نہیں ہوتی۔ ہضم فاسد ہوتا ہے تو یا تو ترشی پیدا کرتا ہے جو برودت کی وجہ سے لاحق ہوتی ہے یا غذا کی دخانیت میں تبدیل کر دیتی ہے جس کا سبب حرارت ہوتی ہے

رطوبت اور یبوست کی حالتوں میں ہضم کے زائل ہو جانے کا امکان نہیں ہوتا۔ ان میں ہضم کے کم ہو جانے کا امکان ہوتا ہے کیونکہ جس یبوست میں ہضم زائل ہو جاتا ہے اس سے پہلے ذبول (لاغری دہلا پن) اور جو رطوبت اشتہا کو زائل کر دیتی ہے اس سے پہلے استسقاء کی بیماری ہوتی ہے معدہ کی قوت ماسکہ کو نقصان تین طرح سے پہونچتا ہے۔

۱۔ غذا پر معدہ کی گرفت نہ ہوتی ہو۔

۲۔ معدہ کی گرفت کمزور ہو۔ ۳۔ معدہ کی گرفت خراب ہو۔

غذا پر معدہ کی گرفت نہ ہونے یا کمزور ہونے کی صورت میں نفاخ ریاخ یا گڑ گڑاھٹ پیدا ہوتی ہے۔ ریاخ اس وقت بنتی ہے جب مؤلد ریاخ غذا میں لی جاتی ہیں اور معدہ کے اندر شدید سردی نہیں ہوتی۔ گڑ گڑاھٹ اس وقت پیدا ہوتی ہے جب کھانے کے بعد مریض پی لیتا ہے اور غذا میں غیر ریاخ اور معدہ شدید طور پر سرد ہوتا ہے۔ غذا پر معدہ کی گرفت خراب ہوتی ہے اور گرفت میں لاتے وقت معدہ کے اندر ارتعاشی کیفیت ہوتی ہے اور اپنی کیفیت یا کیمیت کی وجہ سے معدہ کے لئے تکلیف دہ غذا ہلکی ہوتی ہے تو تیر نے لگتی ہے اور قے کے ذریعہ خارج ہو جاتی ہے۔ ثقیل ہوتی ہے تو تہ نشین ہو جاتی ہے اور دستوں کے ذریعہ خارج ہوتی ہے۔ کبھی ہے کہ کچھ غذا تو قیرتی ہوتی ہے مگر کچھ تہ نشین ہو جاتی ہے ایسی حالت بیضہ کے وقت ہوتی ہے۔ شدت کے ساتھ جو فضلہ رک جاتا ہے وہ ایک ساخت سے دوسری ساخت تک منتقل ہوتے ہوئے معدہ تک پہونچتا ہے اس سے ایک ردی کیفیت لاحق ہوتی ہے جس سے کرب اور اشتہا کے اندر خلل پیدا ہوتا ہے۔ (جالینوس)

سوء مزاج حار معدہ کی قسمیں حسب ذیل ہیں:

۱۔ مادی۔ تجویف معدہ میں مادہ کا انصباب ہو رہا ہو۔ علامت یہ ہے کہ مریض جب کوئی سرد غذا لیتا ہے اور وہ غذا بمشکل فساد پذیر ہوتی ہے تو فائدہ ہوتا ہے قے اور براز کے اندر صفراء شامل ہوتا ہے بالخصوص قے کے اندر۔ تجویف معدہ کے اندر کوئی چیز نہ ہو بلکہ جرم معدہ میں انصباب شدہ مادہ سرایت کئے ہوئے ہو تو اس کی علامت یہ ہے کہ متلی اور ابکائیاں آئیں گی مگر کوئی چیز خارج نہ ہوگی۔ پیاس اور اشتہا میں کمی ہوگی۔ دونوں صورتوں میں سرد غذاؤں سے فائدہ ہوگا۔ اسی طرح دھانی اور سرد ڈکاریں بھی یا تو تجویف معدہ سے تعلق رکھتی ہیں، یا جرم وہ معدہ میں سرایت شدہ ہوتی ہیں۔ ان دونوں حالتوں میں پیاس لگتی ہے گرم غذاؤں سے فائدہ ہوتا ہے اور کثرت سے اشتہا ہوتی ہے۔ جوف معدہ کے اندر خلط کا انصباب ہو رہا ہو اور آدمی شہد وغیرہ جیس جالی غذا میں لے لے تو

قے اور براز کے اندر خصوصیت سے بلغم ہوتا ہے۔ جرم معدہ کے اندر جو خلط سرایت کئے ہوتی ہے تو خصوصیت سے متلی ہوتی ہے۔ قے کے ساتھ کوئی چیز خارج نہیں ہوتی۔ بایں ہمہ پیاس نہیں ہوتی نکلنے وقت شدید درد ہو اور قبل ازیں قے کے ذریعہ جھلی جیسی اشیاء خارج ہو چکی ہوں تو یہ مری کے اندر کسی قرحہ کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اور درد زیادہ شدید ہو اور مقام ماؤف زیادہ نیچے محسوس ہو رہا ہو تو نفم معدہ کے اندر درد ہو رہا ہوتا ہے۔ اور درد اگر سامنے سے ہو اور قے کے ذریعہ کچھ قرحہ جیسی چیزیں خارج ہو رہی ہوں تو زخم معدہ کے اندر ہوتا ہے۔ درد پیچھے سے ہو رہا ہو تو زخم کا وجود مری کے اندر ہوتا ہے۔ متلی کا ہونا اس بات کی علامت ہے کہ نفم معدہ بیمار ہے غذا اصلاً تبدیل نہ ہوتی ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ معدہ مکمل طور پر سرد ہو چکا ہے۔ غذا فاسد ہو کر ترشی میں تبدیل ہو جاتی ہو تو یہ برودت معدہ کی دلیل ہے۔ دخانیت میں اس کا تبدیل ہونا حرارت معدہ کی علامت ہے۔ متلی فقط نفم معدہ کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ تخمہ برودت معدہ یا تجویف معدہ کے اندر ردی خلط کے ہونے یا دخانیت پیدا کرنے والی غذا یا ناوقت غذا لینے کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے۔ (جالینوس)

قراقرسوء ہضم کا لازمی عرض ہے کیونکہ غذا پر معدہ کی گرفت بالکلیہ نہ ہو تو معدہ اور غذا کے درمیان ایک فضا بن جاتی ہے جس کے اندر ریاہ اور رطوبتیں گردش کرنے لگتی ہیں (اس سے قراقرسوء پیدا ہوتا ہے) (جالینوس)

شربت حب الّاس معدہ کی جانب سیلان فضلات کو ختم کر دیتا ہے۔ پوست اترج مقوی معدہ ہے اور ہضم غذا میں تھوڑا معاون ہوتا ہے۔ (دیا سقوریدوس)

تخم اترج کی خاصیت یہ ہے کہ اس سے معدہ کی حرارت کا تنقیہ ہو جاتا ہے۔ (ابن ماسویہ) ازخرمعدہ کے دوروں اور اورام میں مفید ہے اقوان سفید کی شاخوں کو پینے سے معدہ کی جانب جو فضلات بھی آتے ہیں وہ خشک ہو جاتے ہیں۔ اقوان سرخ سے معدہ کے جانب ہونے والے تمام سیانات میں خشکی آ جاتی ہے۔ (دیا سقوریدوس)

دوسرا باب

ڈکار، ہچکی، قراقر، نیچے سے خارج ہونے والی ریا، شکم اور پہلو کو متورم کر دینے والی ریا، معدہ میں نفخ پیدا کرنے والی سوداوی ریا، درد پہلو، پسلیوں کے سروں کے نیچے نفخ اور اختلاج کا ہونا، پورے بدن کے اندر ریا، مروڑ اور وہ بچے جن کے شکم پھول جاتے ہیں۔

قراقر نفخ کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ شکم کے اندر حرارت قطعاً نہیں ہوتی تو نفخ پیدا نہیں ہوتا۔ جسم کے اندر طاقتور حرارت ہوتی ہے تو تب ہی نفخ نہیں پیدا ہوتا الا یہ کہ مولد ریا غذائیں لی جائیں۔ ہضم کے وقت جو غذائیں نفخ پیدا کرتی ہیں ان کی وجہ سے نفخ لازماً پیدا ہوتا ہے مگر یہ تھوڑا ہوتا ہے اور جاتا رہتا ہے۔ ڈکاریں اس وقت آتی ہیں جب غذا کے اندر حرارت کا عمل کمزور ہوتا ہے۔ غذا کو دھیرے دھیرے پکھلانے کا عمل ہوتا ہے اور مستحکم اور مضبوط ہضم نہیں ہوتا۔ اس سے نفخ ریا پیدا ہوتی ہے۔ معدہ اور آنتوں کے اندر ڈکاریوں کے ذریعہ اس نفخ کو دفع کرنے کی طاقت نہیں ہوتی اور نیچے سے ہوا خارج نہیں ہوتی تو قراقر ہونے لگتا ہے آواز کیسی آتی ہے اس سے مقام ماؤف اور نفخ کی حالت کا اندازہ ہوتا ہے۔ آواز تیز اور باریک ہو تو اس کی گردش لامحالہ کی تنگ آنت سے ہوتی ہے۔ یہ ہوائی رطوبت کا باقیماندہ حصہ ہوتی ہے۔ ریا بخاری ہو تو آواز بھی چھوٹی ہوگی مگر صاف طور پر تیز ہوگی، باریک نہ ہوگی۔ تمام آوازیں جن کے اندر حدت اور باریکی ہوتی ہے وہ باریک آنتوں کے اندر ہوتی ہیں، کشادہ آنت کی جانب یہ آتی ہیں تو سنی جانے والی آواز کم ہوتی ہے۔ جو آوازیں موٹی آنتوں کے اندر ہوتی ہیں، اگر فضلات سے خالی ہوتی ہیں تو ہولناک ہوتی ہیں۔ یہ

رطوبت کے ہمراہ ہوں تو آواز صاف نہ ہوگی۔ رطوبت کے بغیر ہوں تو آواز صاف ہوگی، آواز کی صفائی یا تورطوبتوں سے آنتوں کے صاف ہونے کی یا اس بات کی دلیل ہے کہ اوپر میں کوئی خشک اور محبوب فضلہ موجود ہے حرکت کے ساتھ قراقر اور آواز کے ساتھ فضلہ خارج ہونا رطوبت، بخاری ریاہ اور تنگی آلہ کا نتیجہ ہوتا ہے۔ (جالینوس)

قراقر کمزور قابض غذا پانی کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے۔

معدہ کے اندر غذا اچھی طرح ہضم نہ ہو اور معدہ اور غذا کے درمیان کوئی قرعہ موجود ہو تو اس سے قراقر پیدا ہوتا ہے۔ ہنگی حسب ذیل وجوہ سے پیدا ہوتی ہے:

۱۔ معدہ کو اپنی برودت سے کوئی چیز اذیت دینے لگے جیسا کہ کچکی کی حالت میں پیش آتا ہے۔

۲۔ معدہ کو اپنی سوزش سے کوئی چیز تکلیف دینے لگے۔ جیسا کہ رائی کے استعمال سے عارض

ہوتا ہے۔

حرارت معدہ اپنی طاقت سے غذا کو تھوڑا تھوڑا تحلیل کرنے لگے۔ اس لئے اندر طاقت اس حد تک نہ ہو کہ ریاہ کو ٹھنڈا کر سکے تو شکم کے اندر نفخ پیدا ہو جاتا ہے۔ ریاہ معدہ کے اندر رہ جاتی ہیں تو کبھی آوازیں نکلتی ہیں اور کبھی دیکھی کی طرح جوش مارنے کی آواز پیدا ہوتی ہے۔ کبھی آواز صاف، کبھی متوسط اور کبھی ہلکی ہوتی ہے۔ جوش مارنے کی آواز ایسی ریاہ سے پیدا ہوتی ہے جس کے اندر رطوبت ہوتی ہے۔ صاف آواز اس وقت ہوتی ہے۔ جب آنتیں کمزور ہوتی ہیں۔ ریاہ زیادہ اور گاڑھی ہوتی ہے جس کے ساتھ تھوڑی بہت رطوبت بھی ہوتی ہے۔ ریاہ کے اندر حرارت زیادہ ہوتی ہے اور اس میں حرکت پیدا ہوتی ہے تو قراقر پیدا ہوتا ہے۔ اس میں حرارت کم ہوتی ہے تو نفخ ہوتا ہے۔ جوش مارنے کی آواز اس بات کی دلیل ہوتی ہے کہ براز مرطوب آئے گا۔ (جالینوس)

ہنگی کبھی برودت معدہ، کبھی امتلائی کیفیت اور کبھی خراب رطوبتوں کی سوزش کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ہنگی تیز خلطوں یا پیپ یا اس ایسی ادویات سے لاحق ہوتی ہے جو نم معدہ کے اندر سوزش پیدا کرتی ہیں۔ نیز معدہ کے اندر فاسد ہو جانے والی غذا بھی اس کا سبب ہوتی ہے۔ مریض جب اس غذا کو قے کر دیتا ہے تو ہنگی جاتی رہتی ہے کبھی نم معدہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے تو اس کی وجہ سے بھی ہنگی لاحق ہو جاتی ہے۔ بچوں کو ہنگی ہمیشہ نم معدہ کی برودت اور معدہ کے اندر غذا کے فاسد ہو جانے سے لاحق ہوتی ہے یہ کثرت غذا لے لینے کی وجہ سے جو نم معدہ پر بوجھ بن جاتی ہے نیز غذا کی حدت سے یہ عارض ہو جاتی ہے۔ ان کا علاج سب سے عمدہ یہ ہے کہ قے کرادی جائے۔ برودت کی وجہ سے لاحق شدہ ہنگی کا سب سے مؤثر علاج گرمی پہنچانا ہے۔ ہنگی میں مفید یہ ہے کہ بہ

کثرت دواؤں کے ذریعہ جس کو سن کر دیا جائے۔ ایک اور پہلو سے ایسی ادویات کے ذریعہ موجودہ اخلاط کو تحلیل کر دینا بھی مفید ہے جو لطافت اور خشکی پیدا کر دیں۔ نیز ایک اور پہلو بھی مفید ہے۔ وہ یہ ہے کہ حسب ذیل قرص جیسی دوا کے ذریعہ سوزش پیدا کرنے والی چیزوں کو ٹھنڈا کر دیا جائے۔

قسط ۴، زعفران ۴، گل سرخ تازہ ۴، مصطکی ۴، اسارون ۹ گرام، صبر ۹ گرام، افیون ساڑھے ۴ گرام، عصارۃ اسپیغول میں گوندہ لیں اور ڈھائی گرام اسپیغول اور افیون جیسی مخدر اشیاء کے موافق کسی عرق کے ہمراہ استعمال کریں۔ سنبل محلل اور مقوی ہوتی ہے۔ اسارون سے رطوبتیں پیشاب کے ذریعہ نیچے چلی جاتی ہیں۔ صبر کے ذریعہ ان رطوبتوں کا استفراغ ہوتا ہے۔ قسط اور زعفران دونوں مقوی اور مسخن ہیں، مذکورہ قرص شدید پٹکی اندر مفید ہے۔ (جالینوس)

پٹکی کی ادویات اعراض کے مطابق مرتب کی جاتی ہیں۔ ان میں فم معدہ کی تقویت بوقت ضرورت تسخین، اخلاط وریاح کو لطیف کرنے اور حس کو سن کر دینے کا لحاظ کیا جاتا ہے۔ حسب ضرورت اوزان کے تحت ان دواؤں کو مرکب کر کے ایک جامع قرص تیار کیا جاتا ہے۔ مثلاً، سک، سنبل، دار چینی، نانخواہ، افیون، تخم کرفس کا قرص بنا کر پلائیں۔ معدہ کے اندر مرہ سوداء کی پیدائش ہو رہی ہو اور اس سے معدہ کے اندر نفخ ہو رہا ہو تو دورہ کے وقت ایک اسفنج میں گرم کٹھاسر کہ تر کر کے معدہ پر ضمد کریں۔ نفخ پھر بھی باقی رہے تو اس پر شہد کے اندر قلقنت پس گوندہ کر کسی مرطوب چیز کے ہمراہ رکھیں۔ ایک جزء صبر اور ایک جزء شب پس کر شہد کے اندر گوندہ لیں یا ایک جزء قلقنت قیروطی میں ملا لیں اور رکھیں۔ چرندہ گایوں کا گو بر خشک شراب میں جوش دیکر رکھنا بھی مفید ہے۔ اس کے بعد یارج وغیرہ پلائیں۔ (مؤلف)

جس مریض کے معدہ کے اندر نفخ اور تناؤ ہو تو اسے جعدہ ۸ گرام جوش دیکر پلائیں یا فونج کو ہی کو ایک شب بھگو کر جوش دیں اور جو شانہ کے اندر تھوڑی شہد اور قافل ساڑھے چار گرام ملا کر پلائیں۔

معدہ کی تکمید کریں اور ایسے شافہ کا حمل کریں جو فضلات اور ریاخ کو خارج کر دے۔ تناؤ زیادہ اور دشوار ہو تو فصد کھول دیں۔ یہ سب سے طاقتور علاج ہے۔ اسی طرح طبیعت کی تسخین کرنا بھی مؤثر علاج ہے۔ (جالینوس)

جس کے اندر احتراق سے سوداء کی پیدائش ہو رہی ہو اسے مذکورہ دوائیں پلانے سے پرہیز کریں کیونکہ یہ دوائیں اس کے لئے بھی موزوں ہوتی ہیں جس کے اندر سرد گاڑھی سوداوی خلط پیدا ہوتی ہے۔ (اسکندر)

اس گفتگو کا کوئی بہت بڑا مفاد نہیں ہے۔ (مؤلف)

ہچکی کی دوائیں:

سداب شراب کے ہمراہ، بورہ، شہد، تخم کرفس، جندبیدستر، زیرہ، انیسون، زنجبیل،
عصسل، سرکہ، مشکطرا مشیع، فوج، اسارون، سنبل،

نفخ اور قونج ریجی کے لئے:

زنجبیل، نانخواہ، کاشم، زیرہ، برگ سداب خشک، حرمل تھوڑا، کرویا، ایسے شہد کے اندر
گوندھیں جس کا جھاگ اتار لیا گیا۔ ہوماء العسل کے ہمراہ پلائیں۔

پسیلوں کے سروں کے نیچے اختلاج کے لئے قاطیطریون، سروں کے نیچے سخت بندھن
استعمال کریں۔ (ارنجیانس)

ڈکاریں مقدار سے زیادہ ہوں تو صحیح یہ ہے کہ تسکین پہنچائی جائے کیونکہ فم معدہ سے غذا
کو دفع کر کے ہضم کو روک دیتی ہیں۔ ڈکاریں اصلاً نہیں ہوتیں تو ضرورت پر ہم اس کی تحریک کرتے
ہیں۔ ضرورت اس وقت ہوتی ہے جب مری اور معدہ نفخ اور ریاح سے پر ہو جاتے ہیں۔ ڈکاروں سے
نفخ و ریاح کو نکلنے کی تحریک ہوتی ہے۔ معدہ اور امعاء کے اندر غلیظ بلغم موجود ہوں تو ڈکاروں کی
تحریک نہ کریں نہ ریاح کے اندر حرکت پیدا کریں تاکہ کوئی اور زیادہ مشکل چیز ابھر نہ آئے۔ ریاحوں
کے اندر ابھار ہو تو انہیں تسکین دینا مناسب ہے۔ علاج ایسی دواؤں کے ذریعہ کریں جو قاطع اور
ملطف ہوں۔ ڈکاریں غلیظ اور نفاخ ریاح سے پیدا ہوتی ہیں جن کا استفرغ منہ سے ہوتا ہے۔ یہ بلغم یا
ضعف معدہ کی علامت ہوتی ہیں ضعف معدہ کبھی فقط سوء مزاج کی پیدا ہووار ہوتی ہے۔ ڈکار اور ریاح
جو نیچے سے خارج ہوتی ہے کے درمیان فرق یہ ہے کہ ایک فم معدہ کے اندر اور دوسری امعاء کے
اندر مجبوس ہوتی ہے۔ ہچکی کی شدت کو برداشت کر لینا اور اسے ترک کر دینا تسکین کے لئے بیحد مفید
ہے حتیٰ کہ مریض کو کسی اور علاج کی ضرورت نہیں ہوتی۔ (جالینوس)

نیچے سے خارج ہونے والی سب سے عمدہ ریاح وہ ہوتی ہے جو بغیر آواز کے ہو۔ کسی بھی
حالت میں اس کا آواز کے ساتھ نکل جانا اندر مجبوس رہنے سے بہتر ہے۔ آواز کے ساتھ نکلے تو یہ
اس بات کی دلیل ہے کہ مریض کو شدید درد ہے اور وہ فساد ذہنی میں مبتلا ہے۔ الا یہ کہ اخراج بالارادہ
ہو۔ آواز کے ساتھ خارج ہونے والی ریاح بہ کثرت غلیظ انخراات یا آلات تنفس کی تنگی کی دلیل
ہے۔ ریاح زیادہ نہ ہو اور نہ ہی وہ آلات جن میں وہ باہر آتی ہے کشادہ ہوں تو یہ آواز کے بغیر خارج

ہوتی ہیں پسلیوں کے سروں کے نچلے حصوں کا نفع تازہ ہو اور التھاب موجود نہ ہو تو اس مقام پر پیدا شدہ قراقراسے تحلیل کردے گا بالخصوص جبکہ براز کے ساتھ ریاخ خارج ہو کیونکہ قراقراس بات کی دلیل نہیں ہوتا کہ شکم کے اندر فقط ریاخ ہے بلکہ اس بات کی دلیل ہے کہ ریاخ رطوبت کے ہمراہ ہے۔ یہ ریاخ نیچے کو جاتی ہے تو پسلیوں کے سروں کا تناؤ ساکن ہو جاتا ہے اور جب نیچے سے خارج ہو جاتی ہے بالخصوص جبکہ بول و براز کے ساتھ اس کا استفراغ ہوتا ہے تو تناؤ جاتا رہتا ہے کیونکہ جب بھی اس طرح کا استفراغ ہو گا شکم کے اندر کچھ بھی فضلات باقی نہ رہیں گے۔ (جالینوس)

ہچکی بقراط کے مطابق اس ریاخ کو کہتے ہیں کہ جو مرنی کے سرے میں عارض ہوتی ہے۔ شدید استفراغ کے بعد پیدا ہو تو ردی ہوتی ہے۔

آبی امتلاء سے جو ہچکی لاحق ہوتی ہے اس میں چھینک سے سکون ہو جاتا ہے کیونکہ چھینک سے رطوبتوں میں اضطراب پیدا ہوتا ہے اور کٹ جاتی ہیں۔ (جالینوس)

مراد اس ہچکی کی ابتداء سے ہے جو استفراغ سے پیدا ہوتی ہے (مؤلف)

بچوں کو امتلائی کیفیت سے پیدا شدہ ہچکی کی تشخیص اس طرح ہوگی کہ جب وہ غذا سے پر ہوں گے اور ہوا بھی سرد ہوگی تو ہچکی آئے گی۔ جو برودت بھی عصبی اجسام کو مناسب تحلیل سے روکے گی تو اس سے امتلاء پیدا ہوگا جس کے نتیجے میں ہچکی لاحق ہوگی۔ (جالینوس)

ہچکی امتلائی کیفیت اور استفراغ سے پیدا ہوتی ہے۔ (بقراط)

ہچکی کا تعلق فم معدہ سے ہوتا ہے یہ اس وقت پیدا ہوتی ہے جب فم معدہ کسی چیز کو دفع کرنا چاہتا ہے جو تکلیف دہ ہوتی ہے، اندر کو دھنسی اور جرم معدہ سے دور ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے اندر جو حرکت ہوتی ہے وہ قے کی حرکت سے زیادہ زور دار ہوتی ہے کیونکہ قے کے ذریعہ تجویف معدہ کے اندر موجود کسی شے کو دفع کرنا مقصود ہوتا ہے مگر ہچکی کے ذریعہ کسی ایسی چیز کا دفع کرنا مطلوب ہوتا ہے جو اندر کو دھنسی ہوئی اور چپکی ہوئی ہوتی ہے۔ اگر کوئی شخص ہچکی کا نام معدہ کی کسی بھی حرکت کو جواز قسم قے ہو دے تو یہ تشنج کا نام دینے سے زیادہ بہتر ہے۔ اسے اس طرح معلوم کیا جاسکتا ہے کہ اکثر حضرات جب پس ہوئی مرچ پی لیتے ہیں، اس کے بعد گرم پانی سے ملی ہوئی شراب لیتے ہیں تو فوراً ہی ہچکی طاری ہو جاتی ہے کیونکہ شراب مرچ کو جرم معدہ کی گہرائیوں تک پہنچا دیتی ہے اور ہچکی دراصل اس اشتیاق کا نام ہے جو معدہ کے اندر تکلیف دہ اور چپکی ہوئی خلط کے ازالہ کے لئے پیدا ہوتا ہے۔ (جالینوس)

معدہ کے اندر ہچکی کا حال وہی ہوتا ہے جو عصبی تشنج کا ہوتا ہے۔ یہ معدہ کے لئے تکلیف دہ

اخلاط کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ اخلاط کبھی پورے معدہ کو اذیت دیتے ہیں، کبھی ان کی اذیت نرم معدہ اور مری کی حد تک ہوتی ہے۔ قے کے ذریعہ معدہ ان رطوبتوں کو خارج کر دیتا ہے تو ہچکی میں سکون پیدا ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

یہ کیفیت اس وقت ہوتی ہے جب موذی شے اخلاط ہوا کرتے ہیں کیونکہ قے سے ہچکی میں سکون ہو جاتا ہے۔ میرے خیال میں جو ہچکی ان اخلاط سے بھی پیدا ہوتی ہے جو معدہ کے اندر سرایت کر جاتے ہیں اس میں گرم پانی پی کر یکے بعد دیگرے قے کرنا چاہئے اس سے ہچکی کے اندر سکون ہو جائے گا کیونکہ اخلاط دھل جائیں گے۔ غیر مادی اور سرد حالتوں کے اندر تسکین گرم ادویات اور تکمید کے ذریعہ ہوگی۔ شک کیفیت میں لعاب، اور شوربوں وغیرہ سے سکون ہوگا۔ (مؤلف)

ہچکی اور چھینک دونوں لاحق ہو جائیں تو ہچکی تحلیل ہو جائے گی۔ ہچکی کے ساتھ بائیں پہلو پر غیر طبعی ورم آجائے جس کا کوئی معروف سبب نہ ہو اور ہچکی سخت ہو تو مریض تیزی سے ہلاک ہو جائے گا۔ (جالینوس)

سانس کو دیر تک روک لینے سے ہچکی میں سکون ہو جاتا ہے کیونکہ اس سے حرارت کی شدت اور تنفس روکنے کے وقت پیدا ہو جانے والی گرمی کے باعث غلیظ ارواح کے اندر لطافت پیدا ہو جاتی ہے ایسی حالت کے اندر مسامات ابھر آتے ہیں۔ (جالینوس)

شدید ٹھنڈ کسمبوئج جانے سے پورے شکم کے اندر نفخ ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)
ملطف چیزیں استعمال کر لینے کے بعد تمام نفخ دواؤں کی ریاح زائل ہو جاتی ہے۔ (جالینوس)
مزمن ہچکی کے اندر روغن کلکانچ پیتے ہیں جن ریاحوں سے پہلو اور شکم متورم ہو جاتے ہیں وہ زیادہ تر موسم سرما میں پیدا ہوتی ہیں۔ انسان کے اندر یہ زیادہ ہو جائیں تو آب افادیہ، شہز نایا اور امیر و سیا کے ہمراہ حب صبر کا استعمال مفید ہے۔ سوداء کی وجہ سے جو ریاح ابھرتی ہے نیز جس کا سبب شکم..... اس میں پس ہوئی زاج، سرکہ، شراب ترش اور عودھبٹ کی تکمید مفید ہے۔ ان دواؤں کو جوش دیکر نطول کریں۔

نفخ شکم کے لئے طلاء:

شونیز، حب الغار، سداب، پانی میں جوش دیں اور پانی کو روغن میں جوش دیں اور اس سے شکم کی تھین کریں۔ روغن سوسن شکم سے ریاح کو تحلیل کرنے کے لئے حیرت انگیز تاثیر کا حامل ہے۔ اس کے ذریعہ شکم کی اچھی طرح ترمیم کی جائے۔ اس کا حقہ بھی دیا جائے۔ جو ریاحیں کمر کے

اندر ہوتی ہیں ان میں جو دانے پہلو میں ہوتی ہیں وہ تیزی سے سکون پذیر ہوتی ہیں (یہودی)
 ہچکی کے اندر مفید یہ ہے کہ ہاتھوں اور پیروں کی انگلیوں کو باندھ دیں۔ قئے کرائیں اور چھینک
 لائیں۔ غلیظ رطوبت سے پیدا شدہ ہچکی میں بورہ ساڑھے ۳ گرام شہد کے اندر گوندھ کر دینا مفید ہے۔
 ہچکی جو فم معدہ کے ورم، استفراغ یا یبوست کی وجہ سے عارض ہوتی ہے وہ عمیر العلانج ہے
 بہر حال اس کا علاج آب کدو، ماء الشعیر اور اسمیغول سے کریں، ورم کی وجہ سے پیدا شدہ ہچکی کا علاج
 کاسنی، عنب الثعلب کے ہمراہ خیار شمر سے کریں۔ جسم کی خشکی کی وجہ سے جو ہچکی لاحق ہوتی ہے وہ
 تقریباً زائل نہیں ہوتی۔ (أھرن)

پانی کے اندر زنجبیل کھولائیں اور اس کے اندر تھوڑی فائید ڈال کر بطور مشروب استعمال
 کریں۔ تھوڑا بکری کا دودھ گرم کر لیں پھر ایک بار گرم اور ایک بار سرد دودھ پیئیں۔ (طبری)
 معدہ کی ریاح غلیظہ کے لئے:

کستنج، جوارش بزور، جوارش انجدان، معدہ، مراق اور پشت پر روغن سداب اور جند
 بیدستر کے ذریعہ تدھین کریں۔ خلو معدہ کی حالت میں معدہ پر پیچنے لگائیں۔
 ہچکی معدہ کے اندر موجود غلیظ اور سرد خلط، یا غلیظ ریاح یا فم معدہ کو جلانے والی کسی گرم خلط، یا
 شدت قئے یا شدت اسہال کے باعث معدہ کے خالی ہو جانے کی وجہ سے لاحق ہوتی ہے۔ ان حالتوں
 کے اندر معدہ خشک ہو کر سکڑا اور گرم ہو جاتا ہے۔ ہچکی یا پھر فم معدہ کے ورم کی وجہ سے لاحق ہوتی ہے۔

مرطوب سرد غلیظ فضلات اور ریاح کا علاج:

حب سداب، یا مرز بخوش یا سداب شراب میں جوش دیکر پلائیں اور بورہ کے ذریعہ قئے
 کرائیں۔ کمونی ۹ گرام نیم گرم پانی ۹ گرام کے ہمراہ دیں۔ یا قند اذیقون، فلاقلی، جوارش بزور، شتر نایا یا اسی
 جیسی دوا دیں۔ ایارج پلائیں تاکہ تحریک کر کے فضلات غلیظہ کو خارج کر دے۔ (أھرن)
 خلط غلیظ کا علاج پہلے قئے اور اسہال کے ذریعہ کریں پھر ملطف ادویات دیں اور چھینک آور
 تدبیر کریں۔ اس سے ریاح منتشر ہو کر زائل ہو جائے گی۔ غلیظ و غضب، بہ کثرت غم و افکار اور
 دھشت پیدا کریں اس سے ہچکی کا ازالہ ہوگا۔ انگلیوں کو باندھیں۔ بخاروں اور استفراغ میں جو ہچکی
 عارض ہوتی ہے وہ معدہ کا تشنج ہوتا ہے۔ یہ عمیر العلانج ہے۔ اس کا علاج ایک حالت میں آب کدو
 سے کیا جاتا ہے۔ (مؤلف)

شدید بخار کے اندر ہچکی کا آنا خراب علامت ہے۔ اکثر پانی پی لینے سے یہ ساکن ہو جاتی ہے۔

ورم معدہ کی وجہ سے آنے والی ہچکی خراب ہوتی ہے۔ اس میں مرخی اور ملیں دم ادویات سے علاج کیا جاتا ہے۔ نیمگر م پانی پیا جاتا ہے اور فصد کھولی جاتی ہے۔ ریاچی ہچکی کے لئے عطوس دیں۔ اس سے معدہ سکڑتا ہے، جس سے ریاخ خارج ہو جاتی ہے۔ (اسکندر)

ہچکی کے مریض پر سرد پانی چھڑکیں یا اسے ڈرائیں، یا کوئی ایسی تدبیر کریں جس سے مریض بیدار ہو جائے۔ غمگین یا بیدار ہو سکے اور وہ غم و مسرت کی باتوں میں مصروف ہو جائے۔ معدہ کے اندر غلیظ ریاخ موجود ہو تو سب سے افضل علاج قے کرنا ہے۔ غلیظ ریاخ نیچے ہو تو مسہل دیں۔ پورے جسم کے اندر ہو خشک تعریق (پینہ لانا) علاج ہے، اس کے لئے خشک حمام کریں۔ (چرک)

شکم اور کمر کی ریاخ کے لئے:

خونچان پیس کر شہد میں گوندہ لیں اور اخروٹ کی طرح صبح و شام لیں۔ (طیب نامعلوم)
ہچکی رطوبت کی وجہ سے ہوتی ہے علامت یہ ہے کہ منہ خشک ہو گا نہ پیاس معلوم ہوگی۔
علاج قے، عطاس، فلافل، کمونی کے ذریعہ کریں۔ حب ایارج کا مسہل دیں۔ پوست سے پیدا شدہ ہچکی کا علاج یہ ہے کہ سوئیں، شراب استعمال کریں، معدہ پر مرطوب ہچکی کے لئے استعمال کیا جانے والا افادیہ کا ضماد رکھیں۔ نیز خشک ہچکی کے لئے استعمال کی جانے والی مرطوب اشیاء استعمال کریں۔ جند بید ستر، کمون اور انجیدان وغیرہ میں جوش دیکر شدید ریاچی درد کے وقت مراق پر تمریح کریں۔ سوداء سے شکم پھول جائے تو اس کے لئے سرکہ اور پانی مخلوط کریں اور اس میں تھوڑا بورہ ڈالکر تکمید کریں۔ مسہل سوداء دیں اور طحال پر ضماد رکھیں۔ (شمعون)

شدید مسلسل ہچکی کے لئے:

روغن گل جس میں مصطکی حل کر لی گئی ہو سانس روک کر معدہ پر اس کی تدھین کریں۔ کثرت سے سواری استعمال کریں۔ تھکاوٹ پیدا کریں۔ گرم پانی پیئیں۔ ہلکی غذا لیں، حمام کریں، معدہ پر شکاف لگائے بغیر پیچنے لگائیں۔ ہچکی زیادہ آرہی ہو تو معدہ پر حمزہ رکھیں۔ رب بھی جو شہد کے ہمراہ تیار کیا گیا ہو دیں۔ افستین اور جعدہ جوش دیر کر معدہ کی تکمید کریں، یا فونج کا جو شانہ یا قرص کوکب پلائیں۔ (طیب نامعلوم)

خارج ہونے والی ریاخ میں آواز ہو تو یہ ایسی غلیظ خلط کی علامت ہے جو ہضم نہ ہوئی ہو یا بہ تنگی مخرج کی علامت ہوتی ہے۔ آواز نہ ہو تو ریاخ کی لطافت اور ہضم ہونے کی یا کشادگی مخرج کی علامت ہے۔ (جالینوس)

نفخ کچی یا سوداوی خلط سے لاحق ہوتا ہے، سوداوی خلط سے پیدا شدہ نفخ کی علامت یہ ہے کہ نفخ خشک ہوگا۔ (جالینوس)

نفخ سے زیادہ تکلیف ہو رہی ہو تو اس کے لئے شہد میں سداب اس حد تک پیسیں کہ شہد کا قوام حاصل ہو جائے۔ اس میں خنطورن، کمون اور پانی شامل کریں اور اون کے ایک ٹکڑے میں اسے لت پت کر کے حمل کریں، اس سے بہ کثرت ریح خارج ہوگی جس میں بو ہوگی۔ یہ قونج کی عمدہ دوا ہے۔ (بولس)

برگ سداب کمون کے ہمراہ پیس کر تیل میں ملا لیں اور اس کے ذریعہ شکم کی مالش کریں تو ریح سے پیدا شدہ درد میں مفید ہے۔ (اریبا سیس)

خولنجان اور اس کا جو شانہ ریح کو بری طرح تحلیل کرتا ہے۔ (تیاذوق)

ریاح کے لئے نہایت محلل حب:

سکینج، خولنجان، گوندہ کرچنے کے برابر گولیاں بنالیں اور آب نیگرم کے ہمراہ ساڑھے ۴ گرام استعمال کریں۔ یہ ریح کو تحلیل کر دے گی۔ (طیب نامعلوم)

برودت سے پیدا شدہ درد پہلو کے لئے:

حبیٹیانہ، وج، قط، ریوند چینی، سب کو ملا کر ساڑھے ۴ گرام آب نیگرم کے ہمراہ لیں۔ (عبدوس)

نفخ اور قراقر میں جوارش بزر و مفید ہے اور امتلائی پتکی میں قرص کا حسب ذیل نسخہ مفید ہے:

قط، ایارج فیرا، بنخ اذخر، کلی اذخر، نمام خشک، فونج جنگلی، فونج خشک، سداب، تخم کر فس، کندر ذکر، مصطلی، علق القرقفل، فطر اسالیون، کرویہ، کمون، مرماحوز، ملح ہندی، بسباسہ، سب کو عرق پودینہ میں گوندہ کر قرص بنالیں۔ ایک قرص کا وزن ساڑھے ۴ گرام۔ شربت افسنتین کے ہمراہ استعمال کریں۔

غذالیں میں تیر لیں جو پرانی ریحانی شراب میں پکایا گیا ہو۔ (منج)

آنتوں کے اندر مروڑ:

اس میں حب الغار خشک ساڑھے ۱۰ گرام یا پسا ہوا زیرہ مفید ہے یا حب الغار نہار منہ چبا کر اس کا پانی نگل لیں۔ یا اسے شراب کے ہمراہ کوٹ کر ناف پر ضماد رکھیں۔

ڈکاریں نفخ ریح سے آتی ہے جن کا استفرغ منہ کے ذریعہ ہوتا ہے۔

نفخ ریح بلغمی خلط، ضعف معدہ یا سوء مزاج مادی یا بلامادی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ ڈکاریں

حد اعتدال سے تجاوز کر جائیں اور غذا معدہ سے فم معدہ کی جانب آنے لگے تو ایسی حالت کے اندر سکون پہونچانا مناسب ہے۔ معدہ کے اندر نفخ ہو اوڈکار نہ آئے تو اسے لانے کی تدبیر کرنا چاہئے۔ (حنین)

ڈکاریں میرے مشاہدہ میں زیادہ تر ہضم صحیح کے بعد آتی ہیں لہذا امتیاز کریں۔ (مؤلف)

پٹکی معدہ کی بالکل تھریک سے پیدا ہوتی ہے یہ تھریک کسی موذی چیز کو دفع کرنے اور اس چیز کے دفع نہ ہونے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ کبھی یہ ایسے ردی اخلاط کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے جو معدہ کے اندر سوزش پیدا کرتی ہیں۔ قے ہو جانے کے بعد فائدہ ہو جاتا ہے۔ معدہ کے اندر غذا فاسد ہو کر سوزش پیدا کرنے لگے تو پٹکی آنے لگتی ہے۔ کبھی برودت کے سبب پیدا ہوتی ہے جو فم معدہ کو لاحق ہو جاتی ہے۔ زیادہ تر معدہ کے اندر فساد غذا سے پٹکی پیدا ہوتی ہے۔ یہ بالعموم بچوں کو لاحق ہوتی ہے۔ بہ کثرت کھانے اور کھانوں کی سوزش سے پیدا شدہ پٹکی کا علاج قے کرنا ہے۔ برودت کی وجہ سے لاحق ہونے والی پٹکی مسخن تدبیر سے جاتی ہے۔ امتلائی کیفیت کی وجہ سے پیدا شدہ پٹکی کا علاج یہ ہے کہ معدہ کو زبردستی حرکت دی جائے تاکہ جو رطوبات اس کے اندر موجود ہیں وہ اکھڑ کر خارج ہو جائیں اور تحلیل ہو جائیں۔ یہ مفید چھینک سے حاصل ہو سکتا ہے۔ استفراغ کے باعث جو پٹکی لاحق ہوتی ہے اس کا علاج مرطب تدبیر ہے۔ رطوبت معدہ یا ریا ح معدہ سے پیدا شدہ پٹکی میں شراب استعمال کی جائے جس میں سداب جوش دی گئی ہو یا بورہ ہمراہ شہد یا گاجر جنگلی یا کمون یا انیسون، یا زنجبیل یا جنگلی پیاز سرکہ میں بھگو کر، یا فونج نہری یا اسارون الگ الگ یا مرکب استعمال کی جائے۔ امتلاء اور خراب لیسدار اخلاط کی وجہ سے پیدا ہونے والی پٹکی میں تھوڑی جند بید ستر ملی ہوئی شراب کے ہمراہ لی جائے۔ پرانے زیت یا زنبق کا معدہ پر لٹوخ بھی مفید ہے۔ ماء العسل بورہ کے ہمراہ پینا، یا جند بید ستر و انجدان کا سو گھنا پٹکی میں مفید ہے۔ چھینک اور سانس کو روک لینے سے سکون ہوتا ہے۔ ریا حی مروڑ میں سداب اور قافل ہم وزن آب نیگرم کے ہمراہ استعمال کریں اسی طرح نفخ شکم میں نانخواہ یا نفع، قافل ۳۴-۳۴ گرام، زنجبیل ۳۴ گرام پینا مفید ہے۔ مقدار خوراک ایک چمچہ (ساڑھے ۴ گرام) معجون برائے تحلیل نفخ۔ قونج میں بھی مفید ہے۔

کاشم جنگلی ۶۸ گرام، ختم کرفس کوہی ۳۴ گرام، دو قو ۳۴ گرام، سنبل ۳۴ گرام، افتیون ۳۶ گرام، اترج ۱۴ گرام۔ (حنین)

بنابر اس نانخواہ ۳۴ گرام، سکینچ ۹ گرام، گولیاں بنالیں۔ (مؤلف)

حقنہ برائے تحلیل۔ یہ ریا ح کو نیچے سے خارج کر دیتا ہے:

کمون اجزاء، شونیز اجزاء، نانخواہ اجزاء، قافل پونہ جزء، دواؤں کے سات گنے پانی کے اندر جوش

دیں حتی کہ پانی سرخ ہو جائے۔ پھر اس پر اتنا ہی روغن ڈال کر جوش دیں حتی کہ پانی خشک ہو جائے۔ پھر
حقہ کریں۔ (حنین)

امتلائی ہچکی کے لئے:

نہار منہ حمام کریں پھر بزور کا جو شانہ لیں۔ غذا میں شیر، جنگلی فاختہ یا تتر بطور بخنی
(زیر باج)، شبث، نفع اور شراب ریحانی کے ہمراہ لیں۔

درد پہلو مزمن کے لئے:

کرنب مہلی کی شاخیں، تخم کرنب مہلی، ہم وزن تھوڑے پیسہ بٹ، روغن سوسن، پیسہ گردہ بز
کے ہمراہ اچھی طرح کوٹ کر گرم گرم پہلو پر ممکنہ مقدار کے ساتھ رکھیں۔ سرد ہو جانے پر دوبارہ
گرم کر کے رکھیں۔

برودت کی وجہ سے درد پہلو میں:

وج، فوہ، قسط تلخ قسط شیریں، ریوند، خطیانہ رومی، زراوند طویل، ۷ گرام بطور شراب
استعمال کریں۔ روغن سوسن یا روغن بان یا روغن قسط۔ (ابن ماسویہ)

شکم کی ریا ح غلیظہ میں:

خیساندہ صبر، روغن ارٹھ یا روغن بادام تلخ، ساڑھے ۱۰ گرام ماء الاصول، نانخواہ، کاشم،
انیسون یا شترتیا جوارش بزور، دواء المسک کے ہمراہ لیں۔ کھانوں میں مصالحہ جات شامل کریں۔ ماء
العسل یا پانی شراب استعمال کریں روغن نار دین سے معدہ کی تھین کریں۔ سبزیوں، اناج، دلیہ،
مچھلی جیسی نفاخ غذاؤں سے پرہیز کریں۔ پانی کم پیئیں، پانی اسقدر جوش دیکر پیئیں کہ نصف رہ جائے
اور اس میں تھوڑی مصطکی ڈال لیں۔ (ابن ماسویہ)

تحلیل نفخ کے لئے:

کسی بکھیرنے والے روغن کے ذریعہ عضو ماؤف کی بار بار تھین کریں۔ زوفا، شبث، راکھ
کے پانی وغیرہ سے تیار شدہ طاقتور محلل مرہم رکھیں۔

مروڑ کے لئے:

مروڑ ایسی غلیظہ ریا حوں سے پیدا ہوتا ہے جو خارج نہیں ہوتیں یہ تیز قسم کے فضلات

اور فضلات غلیظہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ طبیعت انہیں دفع کرنا چاہتی ہے مگر دفع نہیں کر پاتی۔ لہذا غور کر کے دیکھ لیں کہ سبب گرم فضلات کی سوزش ہو تو معدل ادویات مثلاً تخم اسپغول اور روغن گل استعمال کریں۔ سبب غلیظ فضلات ہوں تو رشاد اور روغن زیت استعمال کریں۔ غلیظ ریاحیں ہوں تو سداب، کمون، نانخواہ اور حب الغار استعمال کریں۔

معدہ کے اندر نفاخ ریاخ پیدا ہو کر منہ سے قریب آ جاتی ہیں تو ڈکاریں آتی ہیں۔ ڈکاریں ضعف معدہ یا بلغمی خلط کی پیداوار ہوتی ہیں ڈکاریں کم آتی ہیں تو نفخ معدہ کے سکون سے جاتی رہتی ہیں۔ مقدار سے زیادہ ہوں، جن کے ساتھ غذا اوپر آ جاتی ہو اور ہضم رک جاتا ہو تو دیکھیں اگر ڈکاریں بالکل نہ آرہی ہوں اور معدہ کے اندر نفخ ہو تو انہیں ابھار دینے کی تدبیر کریں، اگر زیادہ سخت ہوں تو ازالہ سبب کر کے تسکین پیدا کریں۔ بلغم موجود ہو تو اسے توڑ دیں، کمزور ہوں تو دیکھیں سبب کیا ہے۔ اسے دردر کیں۔

پچکی شدید امتلاء، یبوست معدہ، سوزش یا فساد مزاج بارد سے لاحق ہوتی ہے۔ امتلائی پچکی کثرت غذا یا سابقہ امتلائی کیفیت کی وجہ سے ہوتی ہے سوزش سے پیدا ہونے والی پچکی کا مادہ ردی اخلاط یا تیز غذائیں ہوتی ہیں۔ استفراغ کے نتیجہ میں پیدا شدہ پچکی سخت استفراغ یا کسی شدید درد کے باعث ہوتی ہے۔ برودت سے لاحق ہونے والی پچکی بوڑھوں کو اور طویل امراض میں ہوتی ہے۔ کثرت غذا سے لاحق ہونے والی پچکی کا علاج قے کے ذریعہ کریں۔ خلط لاذع (سوزش پیدا کرنے والی خلط) کا علاج بھی قے کرنا ہے۔ اس کے بعد تعدیل اور ایارج کے ذریعہ اس طرح استفراغ کر دینا ہے کہ طبقات معدہ کے اندر یبوست اخلاط کا استیصال ہو جائے۔ چھینک بھی لائی جائے تاکہ اخلاط کے اندر اضطراب پیدا ہو اور وہ اکھڑ جائیں۔ پھر در طب پچکی میں گرم بزور، زخمیل، فونج، اسارون، سنبل، ریوند، وج، جند بید ستر کا جو شانہ یا بیج استعمال کریں۔ پوست فستق اور بنخ اذخر ہم وزن جوش دیکر پینا بھی مفید ہے۔ تخم نمائے گرام، کمون ساڑھے ۳ گرام خالص شراب کے ہمراہ پینا مناسب ہے۔ سوزش میں پہلے استفراغ کریں تاکہ مادہ نیچے چلا جائے اس کے لئے ماء الشعیر آب انار شیریں، لعاب اسپغول اور مرطب تدبیر استعمال کریں۔ خشکی میں مریض کو سب سے پہلے روغن بادام شیریں اور روغن بنفشہ کے ہمراہ آب گرم دیں۔ پھر ماء الشعیر، آب انار شیریں، آب کدو، آب خیار زہ اور لعابات روغن بادام شیریں اور روغن ارنڈ کے ہمراہ دیں۔ فلفمونی جگر کی وجہ سے پچکی ہو تو باسلیق کی فصد کھولیں۔ سبزیوں کا پانی دیں، جگر پر ضماور کھیں اور ماء الشعیر پلائیں۔ (ابن سرائیون)

محلل ریاح شیاف:

شونیز، وج، راسن خشک کردہ، پوست کبر، فونج، جند بید ستر، جاؤ شیر، شیاف بنالیں اور رات بھر بطور حمل رکھیں۔ (ابن ماسویہ)

غذا پر معدہ کی گرفت نہیں ہوتی تو وہ تیزی سے غذا لیتے ہی ریاح سے پر ہو جاتا ہے۔ مگر غذائیں ریاچی نہ ہوں۔ سرد پانی غذا پر معدہ کی گرفت میں نہایت مددگار ہوتا ہے۔ (جالینوس)
کھانے کے بعد شکم پھول جاتا ہو تو مریض شکم کے بل سو رہے، سر کے نیچے نرم اور گرم تکیہ رکھ لے۔ (مؤلف)

ہچکی کے لئے قرص:

ہچکی کی اکثر قسموں میں مفید ہے۔

قسط، صبر سقو طری، اذخر، نمام خشک، فونج کوہی، پودینہ خشک، سداب، تخم کر فس، کندر اسارون ہر ایک ۷ گرام، افیون، گل سرخ ہر ایک ۲ گرام، شراب میں گوندہ کر قرص بنالیں۔ (سابور)
غلیظ شرابوں سے غلیظ بخاری ریاح بنتی ہے۔ پتلی شرابوں سے ریاح پیدا نہیں ہوتی۔ پیدا بھی ہوتی ہے تو لطیف قسم کی حوائی ریاح ہوتی ہے۔ بخاری اور آبی ریاح نہیں ہوتی۔ (جالینوس)
نفاخ چیزیں رقیق العوام اور غیر لیسدار ہوں تو لطیف ریاح پیدا ہونے کے بعد ڈکاروں کے ذریعہ تیزی سے خارج ہو جاتی ہے۔ خارج نیچے سے ہوتی ہیں۔ غلیظ چیزوں سے غلیظ ریاح بنتی ہے۔ (مؤلف)

شکم کی غلیظ ریاح سوء ہضم یا اسہال شکم کا باعث ہوتی ہیں۔ یہ آنتوں کی فضا میں بند ہوتی ہیں اور درد پیدا نہیں کرتیں۔ (جالینوس)

اس کے ساتھ قراقر اور حرکت پائی جاتی ہے۔ (مؤلف)
اور اگر یہ آنتوں کے طبقات کے ساتھ چپکی ہوتی ہیں تو جس قدر گاڑھی اور سرد ہوتی ہیں اسی قدر درد پیدا کرتی ہیں۔ (جالینوس)

میں نے ریاح اور قراقر کی ایک قسم ایسی دیکھی ہے جو شکم کے اندر خلو معدہ اور بھوک کے وقت اور ہیضہ اور استفراغ کے بعد پیدا ہو جاتی ہے انسان جب کھانا کھا لیتا ہے تو اس میں سکون ہو جاتا ہے۔ قیاس سے بھی یہ بات صحیح ہے۔ (مؤلف)

قولنج کے ساتھ آواز کارک جانا خراب ہے۔ (بقراط)

معدہ اور شکم کے اندر نفاخ ریاخ کی پیدائش کا سبب حرارت عزیزہ کے اندر کمی کا ہونا ہے۔ حتیٰ کہ یہ اس حد تک آجاتی ہے کہ کھانے سے بخاری ریاخ بننے لگتی ہے جو خارج نہیں ہوتی۔ طاقت کمزور ہوتی ہے حتیٰ کہ متعلقہ اعضاء یکبارگی اس ریاخ کو نچوڑنے سے قاصر ہو جاتے ہیں ایسی حالت کے اندر علاج یہ ہے کہ گرمی پہونچائی جائے، قابض دوائیں دی جائیں اور مالش کی جائے۔ جملہ دوائیں افادہ اور گرم و قابض ادویات سے مرکب جوارشات ہیں۔ اعضاء کو دبایا جائے اور انہیں طاقت بھی پہونچائی جائے۔ (جالینوس)

ہچکی مزمن ہو جائے اور بیحد دراز، تو ایسی حالت میں روغن کلکانج پلائیں۔ (یہودی)

امتلاء یا معدہ کے اندر فساد غذا سے لاحق ہونے والی ہچکی کا علاج قئے کرنا نہایت عمدہ ہے۔ اسی طرح چھینک لانا بھی عمدہ ہے۔ معدہ کو لاحق ہو جانے والی برودت سے پیدا شدہ ہچکی میں مالش کرنا، کمبل اوڑھنا اور روغن مسخن سے ترمیم کرنا مناسب علاج ہے۔ مری میں سوزش پیدا کرنے والی چیز مثلاً مرچ وغیرہ سے لاحق شدہ ہچکی میں اثر کو دھو دینے والی چیزیں مثلاً پانی، گرم اور نرم شوربے استعمال کریں۔ استفراغ سے پیدا شدہ ہچکی مذکورہ علاج کے علاوہ غذا اور مشروبات زیادہ لیں۔ رطوبتوں اور ریاخ سے ابھرنے والی ہچکی کا علاج یہ ہے کہ غلیظ ریاخوں کو بکھیر دینے والی ادویات مثلاً زیرہ، شح، زراوند، کرفس، زنجبیل، فوہج، نفع استعمال کریں۔ رطوبتیں غلیظ اور لیسدار ہوں تو جندبید ستر اور سرکہ یا سرکہ عصلی، یا سکنجبین عصلی دیں۔ ہچکی میں سانس کو روک لینا نہایت مفید ہے۔ برودت سے پیدا شدہ ہچکی میں شکم پر جندبید ستر، روغن قشاء الحمار یا پرانے زیت کے ہمراہ طلاء کریں۔ (بولس)

ہچکی حسب ذیل اسباب سے لاحق ہوتی ہے:

۱۔ معدہ پر غذا ابو جہ بن جائے۔

۲۔ کوئی تیز خلط سوزش پیدا کرے۔

۳۔ غلیظ ریاخ کی پیدائش۔

۴۔ شدید یبوست کا پیدا ہو جانا۔

۵۔ ورم جگر۔

کثیر الفساد غذاؤں کا علاج قئے کرنا ہے۔ اسی طرح معدہ کے اندر کیموس مقید ہو جائے اور وہ تیرتا ہو یا ڈوبا ہو تو فقیہ اور حب صبر استعمال کریں۔ ہچکی سوء مزاج بارد کی وجہ سے ہو تو دیکھیں کہ سوء مزاج مادی یا غیر مادی ہو تو معدہ کو ضما، مروخ، شراب خالص، اور گرمی پہونچانے والی عطری

ادویات کے جو شانہ سے گرم کریں۔ مادی ہو تو حب افادہ سے استفراغ کریں۔

عطاس (چھینک) سے حرکت پیدا ہوتی ہے، اس سے اخلاط کا نم معدہ سے قلع و قمع ہو جاتا ہے۔ سرد پکی کا سب سے عمدہ علاج یہ ہے کہ روغن نار دین میں جند بید ستر اور پرانا زیت شامل کر کے تمر نج کریں۔ جند بید ستر ۲ گرام، قسط ۲ گرام، مر ۲ گرام، فطر اسالیون ساڑھے ۳ گرام، عرق پودینہ کے ہمراہ پلائیں۔ پوست فستق جو لکڑی پر چپکا ہوتا ہے عمدہ ہوتا ہے۔ اسے بخ اذخر، سعد، کندر، زیرہ، کے ہمراہ جوش دیکر لیں۔ مصطکی اور سنبل بھی استعمال کریں۔ ہمارا تجربہ ہے کہ پوست غلاف گل میں کھجور خشک کر کے پیس لیں اور ساڑھے ۴ گرام پلائیں۔ مزمن تھنہ کی وجہ سے معدہ کے اندر جو غلیظ ریاح پیدا ہوتی ہے اس میں شراب کے ہمراہ سداب خشک پلائیں۔ کبھی اس ریاح کا سبب معدہ کے غلیظ بلغم ہوتے ہیں جو دھیرے دھیرے مذکورہ ریاح میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ ایسی حالت میں بورہ اور ماء العسل پینا لازم ہے۔ عحصل دینے کے بعد شراب کا مسہل دیں۔ نم معدہ کی خشکی سے جو پکی لاحق ہوتی ہے یہ بخار میں ہوتی ہے۔ اس میں ماء الشعیر، خیار، آب انار شیریں اور روغن بادام شیریں پلائیں۔ لعاب اسپغول بیحد مفید ہے مذکورہ دواؤں کا ضمار رکھیں اور بطور نطول استعمال کریں۔ ورم جگر سے پیدا شدہ پکی میں فصد کھولیں، خیار شہز کے ہمراہ بنریوں کا پانی پلائیں۔ جگر پر بار و ضمار رکھیں اور ماء الشعیر پلائیں۔

سوداوی نفخ میں ایسے سرکہ سے تمکید کریں جس کے اندر جعدہ، بابونہ، مرزنجوش، سداب اور حب الغار جوش دیا گیا ہو۔ (ابن سرائیون)

اخلاط غلیظہ اور ریاح سے پیدا شدہ پسلیوں کے درد کے لئے مفید قرص:

پوست بخ کبر، قسط شیریں، مر، وج، جند بید ستر، حب الغار حب بلسان، بادام تلخ، فلفل، ہم وزن قرص بنالیں۔ مقدار خوراک ساڑھے ۴ گرام ہمراہ ماء الاصول۔

قرص جو نفخ کو قطعی طور پر زائل کر دیتی ہے:

خونچان ۳، انیسون ۳، فلفل ساڑھے ۳ گرام، برگ سداب خشک ساڑھے ۳ گرام، حب الغار ساڑھے ۳ گرام، نانخواہ ۷ گرام، زیرہ ۵ گرام، سکنجبین ۵ گرام، قرص بنالیں۔ مقدار خوراک ساڑھے ۴ گرام ہمراہ پرانی شراب۔ زیرہ کو جوش دیکر استعمال کریں۔ یہ کمر کے لئے عمدہ ہے۔ (مؤلف)

پسلیوں کے درد میں مفید دوائیں:

بادام تلخ، قسط، انیسون شکم کی ریاح کو نہایت طاقت کے ساتھ تحلیل کر دیتی ہے۔ زراوند

مد حرج پٹکی کے لئے عمدہ ہے۔ (جالینوس)

کرویا نفع کو تحلیل کرتی ہے۔ قسط درد پہلو رنجی کے لئے عمدہ ہوتی ہے۔ بارزد بھی عمدہ ہے۔ خاکستر کرب پرانی چربی کے ساتھ ملا کر ضماد کیا جائے تو مزمن پرانے درد پہلو کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ کاشم سے بالخصوص جنگلی ریا ح بھاگ جاتی ہے۔ سوسن ریا ح کو اچھی طرح تحلیل کر دیتی ہے۔ فطر اسالیون سے نفع اچھی طرح تحلیل ہو جاتا ہے۔ سداب اس کے لئے مفید ہے۔ جند بید ستر ملی ہوئی شراب کے ہمراہ لی جائے اور اس کے ذریعہ ہمراہ زیت۔ عضو ماؤف کی مالش کی جائے تو غلیظ نفع، امتلائی پٹکی اور ریا حی مروڑ کے اندر مفید ہے۔ وج کا جو شانہ پہلو اور پسلیوں کے درد اور مروڑ میں مفید ہے۔ قردمانا پانی کے ہمراہ پینا مروڑ کے لئے عمدہ ہے۔ مر سے مروڑ تحلیل ہو جاتی ہے۔ سنبل نفع کو تحلیل کر دیتی ہے۔ ازخر سے بھی نفع تحلیل ہوتا ہے۔ حب بلسان مروڑ کے لئے عمدہ ہے۔ بادام تلخ شہد کے ساتھ گوندہ کرپنے سے آنتوں بالخصوص قولون کا نفع جاتا رہتا ہے۔ تخم بادرو ج کا پینا نفع کے مریض کے لئے بیحد موافق ہے۔ یہ تیز اور کنڈش کی طرح چھینک آور ہوتا ہے۔ لہسن سے نفع شکم اچھی طرح تحلیل ہو جاتا ہے۔

(دیا سقوریدوس)

قونج سے جو مریض مضطرب ہو اس کے لئے لہسن موزوں ہے۔ اسے برگ غار تازہ، یا حب الغار کے ہمراہ لیں۔ اس سے ریا حی مروڑ کے اندر تسکین ہوتی ہے۔ (مؤلف)

حبطیانہ ساڑھے ۳ گرام پانی کے ہمراہ پینا درد پہلو کے لئے موافق ہوتا ہے۔ قنطوریون کبیر ایسے پانی کے ہمراہ پینا جس میں اسارون جوش دیا گیا ہو درد پہلو ریا حی کے لئے عمدہ ہے۔ فونج سے نفع اور مروڑ کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ شراب سداب خشک یا شبث کے ہمراہ جوش دیکر استعمال کی جائے تو مروڑ جاتا رہتا ہے۔ جاو شیر سے مروڑ تحلیل ہوتا ہے اور درد پہلو ریا حی کا ازالہ ہو جاتا ہے زعفران نفع شکم کو تحلیل کرتی ہے۔ کاشم کا بھی یہی اثر ہے۔ تخم شبث اور شبث دونوں نفع کو تحلیل کرتے اور پٹکی میں سکون پیدا کرتے ہیں۔ زیرہ زیت میں جوش دیکر حقنہ کیا جائے، آرد جو میں ملا کر ضماد کیا جائے تو مروڑ اور نفع میں مفید ہوتا ہے۔ نانخواہ شراب کے ہمراہ لینے سے نفع اور مروڑ تحلیل ہو جاتے ہیں۔ سکنبج درد پہلو کے لئے عمدہ ہے۔ (دیا سقوریدوس)

اس کے لئے نہایت مفید اور مؤثر دو امر داسفرج ہے۔ جن بچوں کے پیٹ پھول جاتے ہیں انہیں پلایا جاتا ہے۔ تخم گاجر اور وج نفع کو تحلیل کرتے ہیں (ماسر جو یہ)

کرفس کو ہی اپنی حیرت انگیز خاصیت سے نفع کا ازالہ کر دیتا ہے (حنین)

خاکستر بیخ کرب کو پرانی چربی کے ساتھ گوندہ کر ماؤف پہلو پر ضماہ کرنے سے سکون ہو جاتا ہے کیونکہ اس سے بہت زیادہ تحلیل ہوتی ہے۔ (روفس)

گرم نمکین پانی پٹکی اور نفخ اور درد پہلو و درد کمر کے لئے عمدہ ہوتا ہے۔ (سندھشار)

ناخوہ کی خاصیت یہ ہے کہ اس سے ریاحی مروڑ کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

ناخوہ کا مزاج یہ ہے کہ نفخ اس سے بالکل زائل ہو جاتا ہے۔ (ابو جریج)

سکینج کی خاصیت یہ ہے کہ اس سے ریاح شکم تحلیل ہو جاتی ہے۔ قافل سے نفخ اور ریاحی مروڑ اچھی طرح تحلیل ہو جاتے ہیں۔ (ابن ماسویہ)

قلو نیا کی بھی یہی تاثیر ہے۔ (خوز)

پٹکی کے اسباب حسب ذیل ہیں:

۱۔ امتلاء۔ ۲۔ استفراغ۔ ۳۔ فم معدہ میں سوزش کا ہونا۔ ۴۔ فم معدہ میں کسی خلط کا متعفن ہو جانا۔ اس قسم کی پٹکی میں متلی، انقلاب تنفس اور تھوک بہ کثرت آتے ہیں۔ (لوحناخوی)

استفراغ شکم، قروح معی، گرم بخار، نزف الدم وغیرہ کے بعد جو پٹکی لاحق ہوتی ہے وہ معدہ کے خشک تشنج کی وجہ سے عارض ہوتی ہے۔ یہ غیر مہلک ہوتی ہے۔ اس کا علاج روغنیات، مرطب اعابات اور ملین ضماہ ہیں۔ ورم معدہ موجود نہ ہو تو سرد پانی استعمال کریں۔ تخمہ اور اخلاط غلیظہ سے جو پٹکی لاحق ہوتی ہے اس میں سبجین عنصلی، افادیہ اور بزور عمدہ ثابت ہوتے ہیں۔ فم معدہ پر میعہ، جند بید ستر، مصطلگی، روغن سداب، سنبل، اسارون وغیرہ کا ضماہ رکھیں۔ (اسکندر)

گرم پانی کا جرہ لینا پٹکی کے لئے عمدہ ہوتا ہے۔ (مؤلف)

پٹکی کے ساتھ مریض معدہ کے اندر سوزش، جلن اور التهاب محسوس کرے تو نیم گرم پانی پی کر قے کر لے۔ اس سے پٹکی میں سکون ہوگا۔

درد پہلو کے لئے:

حب بلسان ۲ جزء، عود بلساں ۲ جزء، وچ یکجز، سفوف بنالیں اور پہلو پر ناخونہ، آرد جو اور یہی کا ضماہ رکھیں۔ (فلیر غورس)

جند بید ستر سرکہ کے ہمراہ پینا پٹکی میں مفید ہے۔ پٹکی اخلاط باردہ یا ریاح غلیظہ کا نتیجہ ہو تو ایسی حالت کے اندر سرکہ پانی میں ملا کر پینا مفید ہے۔

زر او نمد حرج ۷ گرام پانی کے ہمراہ پینا خفقان اور ہچکی میں مفید ہے۔ زیرہ جنگلی شراب کے ہمراہ پینے سے ہچکی میں تسکین ہوتی ہے۔ سرد پانی اس میں مفید ہے۔ (دیا ستوریدوس)
 پودینہ کی شاخیں آب انار ترش کے ہمراہ پینے سے ہچکی میں تسکین ہوتی ہے۔
 پودینہ تھایا آب نمام کے ہمراہ پینا بلغمی ہچکی میں مفید ہے۔ (دیا ستوریدوس و روفس)
 تخم نمام جنگلی شراب کے ہمراہ پینے سے ہچکی میں تسکین ہوتی ہے۔ (ابن ماسویہ)
 حب شبث کا جو شانہ اور تخم شبث ہچکی میں مفید ہے۔ وہ خود ہچکی میں تسکین پیدا کرتا ہے۔
 (دیا ستوریدوس)

یہ اس کی خاصیت ہے۔ (ابن ماسویہ)
 امتلائی ہچکی کے اندر سکنجبین اور ایسے گرم پانی کے ذریعہ قئے کرنا مفید ہے جس سے شبث مولیٰ اور نمک جوش دیا گیا ہو۔ ایک دن کے بعد یارج فقیر ساڑھے ۴ گرام نمک، ساڑھے ۳ گرام کے ہمراہ ایک مہینہ گوندھنے کے بعد پلائیں۔ اسے ایسے گرم پانی کے ہمراہ لیں جس میں پودینہ، نمام اور کرفس جوش دیا گیا ہو اور حسب ذیل دوا کا التزام رکھیں۔ جند بید ستر ساڑھے ۳ گرام، تخم کرفس کو ہی ساڑھے تین گرام، آب فونج کے ہمراہ لیں۔ ریوند چینی ۹ گرام پانی میں جوش دیکر لیں۔ زر او نمد طویل ساڑھے ۴ گرام، پودینہ ۱۰۲ گرام کوٹ کر اس کے نچوڑے ہوئے پانی کے ہمراہ لیں۔ تدبیر لطیف سے کام لیں۔ بئر، مرغ اور جنگلی فاخہ کی شبث اور پودینہ کے ہمراہ بنائی ہوئی یخنی لیں۔ خالص شراب استعمال کریں اور نہار منہ جام کریں، (دیا ستوریدوس و ابن ماسویہ)
 ہچکی کے ساتھ فم معدہ کے اندر سوزش کا احساس ہو تو گرم پانی یا پانی و شہد یا سکنجبین کے ذریعہ قئے کرائیں۔ اسی طرح امتلائی ہچکی ہو تو قئے کرائیں۔ فم معدہ میں برودت کی وجہ سے ہچکی ہو تو سداب یا زیرہ، یا بورہ یا تخم کرفس یا فونج پیس کر شراب میں ملا کر استعمال کریں۔ فم معدہ میں چپکی ہوئی رطوبت کی وجہ سے ہچکی ہو تو چھینک لائیں اور سانس کو روکیں۔

ہچکی کے لئے:

سداب تازہ، کندر ذکر، زیرہ، انیسون، کچی عود، پانی میں اچھی طرح جوش دیکر استعمال کریں۔ امتلائی ہچکی میں استفرغ کریں پھر یارج پلائیں۔ جند بید ستر کا سو گھنٹا مفید ہے۔ یوست کی وجہ سے ہچکی ہو تو میمگرم پانی روغن ارند اور روغن بنفشہ پلائیں۔ ہاتھوں اور پیروں کو میمگرم شیریں پانی اور روغن سے مرطوب کریں۔ ورم حار کی وجہ سے ہو تو فصد کھولیں اور میمگرم پانی دیں۔ بلغم اور

برودت کی وجہ سے ہو تو سداب ۳، برگ قیصوم ۳، لیارج فیکر ۳۱، بورہ ار منی ڈیڑھ جزء، کمون نبلی ڈیڑھ جزء، تخم کرفس ڈیڑھ جزء، جند بید ستر ڈیڑھ جزء، حلیت ڈیڑھ جزء، انیسون ڈیڑھ جزء، وج ڈیڑھ جزء، مصطکی ۴ جزء، سب کو ہم وزن آب نمام اور آب پودینہ میں یکجا کریں اور ایسے شہد میں گوندہ لیں اس کا جھاگ اتار لیا گیا ہو۔ مقدار خوراک ۷ گرام ہمراہ آب گرم نہار منہ۔ غذا میں چوزے، شراب مطبوخ ریحانی، یا منقی اور شہد لیں۔

امتلاء سے پیدا شدہ سرد پھکی کے لئے:

بصل الفار ۶۸ گرام، بادیان ۳۴ گرام تخم کرفس ۳۴ گرام، نانخواہ ۳۴ گرام، زنجبیل ۳۴ گرام، عاقر قرحا ۳۴ گرام، زوقائے خشک ۳۴ گرام، سنبل رومی ۳۴ گرام، سداب ۳۴ گرام، کاشم ۳۴ گرام، فوتج ۳۴ گرام، حرف ۳۴ گرام، جعدہ ۳۴ گرام، قسط تلخ ۳۴ گرام، قسط شیریں ۳۴ گرام، اسارون ۳۴ گرام، سنبل الطیب ۳۴ گرام، ۴ کلو سرکہ میں ڈالیں اور ایک ہفتہ کے بعد دویاتین جرہ بطور مشروب استعمال کریں۔ (اسحاق)

استفراغ سے پیدا شدہ گرم پھکی کے لئے:

روغن گل یا روغن بادام شیریں، یا روغن بنفشہ یا روغن کدو شیریں، لعاب اسپغول، آب سرد، بطور سرد ضما د استعمال کریں۔

استنباط:

موٹی تازی ایک مرغی، تین مرغیوں کی چربیوں یا بٹ کی چربی کے ہمراہ جو پکا کر شوربہ تیار کریں اور اس میں شریذ بنائیں۔ شوربا لیکر اوپر سے پانی کے ہمراہ تازہ شراب پیئیں۔

امتلائی پھکی کے لئے:

سعد، کمون، فطر اسالیون، آب نمام، عرق پودینہ، جند بید ستر، عرق پودینہ کے ہمراہ گولیاں بنا کر استعمال کریں۔ (عبدوس)

قئے اور ضما د کے ذریعہ علاج کریں۔ آب سرد کا پینا اور سخت چیخ مارنا معدہ کے لئے مفید ہے سرکہ معصل چائیں، سینہ پر اور شانوں کے درمیان محرم ادویات رکھیں۔ (فیاض غوس)

پھکی قوت دافعہ پھر قوت ماسکہ کی ایک خراب حرکت ہوتی ہے کیونکہ پھکی کے وقت ماسکہ

غذا کو اچھی طرح نہیں روک پاتی۔ جرم معدہ کے اندر جو کچھ ہوتا ہے ہچکی کے ذریعہ اس کا غیر محسوس طور پر استفراغ ہو جاتا ہے۔ کبھی کوئی ضروری استفراغ نہیں ہوتا۔ ہچکی معدہ کے لئے کسی موذی شے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ موذی شے یا تو بروقت ہوتی ہے۔ چنانچہ اس میں جوڑی جیسی کیفیت لاحق ہوتی ہے یا حرارت ہوتی ہے جیسا کہ مرچ بالخصوص اچھی طرح پس ہوئی مرچ تناول کر لینے سے عارض ہوتا ہے۔ (جالینوس)

قرص فواق:

قسط ۷ گرام، نمام ۷ گرام، صبر ۷ گرام، اذخر ۷ گرام، فوتج ۷ گرام، پودینہ ۷ گرام، سداب خشک ۷ گرام، ختم کرفس ۷ گرام، اسارون ۷ گرام، افیون ۲ گرام، گل سرخ سبزی دور نمودہ ۲ گرام۔ گوندھ کر قرص بنالیں۔

ہچکی کو روکنا اور موذی جمائی، ہچکی کا علاج ہے۔ (ازا قرا بادین اوسط)

ہچکی ہو اور خود سے چھینک آجائے تو ہچکی جاتی رہتی ہے۔ مروڑ، قنہ، کزار، اور عقلی فتور کے ساتھ ہچکی ہو تو مریض مر جاتا ہے۔ ہچکی کے ساتھ ورم جگر کا ہونا خراب ہے۔ داہنے پہلو میں بغیر کسی معروف سبب کے ورم ہو اور مریض کو شدید ہچکی آجائے تو ہچکی کی وجہ سے طلوع آفتاب سے پہلے مریض مر جائے گا۔ (جالینوس)

سانس کو روکنا ہچکی کا علاج ہے۔ (بقراط)

ذکاریں ضرورت سے زیادہ ہوں تو انہیں زائل کریں کیونکہ ان سے غذا معدہ کے بالائی حصہ میں تیرتی رہتی ہے اور ہضم فاسد اور رک جاتا ہے۔ ذکاریں نہ ہوں اور مری کو فائدہ نہ پہنچانے کے لئے ان کی ضرورت ہو تو انہیں پیدا کریں۔ ذکاروں کو لانے کی ضرورت اس وقت ہوتی ہے جب معدہ ریاہ سے پر ہو جاتا ہے اور ریاہ کے نکلنے کا راستہ نہیں ہوتا۔ ضعف معدہ کی وجہ سے ذکاریں آرہی ہوں تو انہیں منقی اور قاطع ادویات کے ذریعہ روکیں کیونکہ ایسی حالت میں وہ معدہ کے اندر محبوس بلغم کی وجہ سے آتی ہیں۔ ذکاریں غلیظ ریاہ سے بھی آتی ہیں، یہ بلغمی خلط یا معدہ کے کمزور ہونے کی علامت ہوتی ہیں۔ اسی طرح نیچے سے خارج ہونے والی ریاہ بھی۔ دونوں ریاہوں کے درمیان فرق محض جگہ کا ہے کیونکہ معدہ کی ریاہ ذکار اور آنتوں کی ریاہ گوزے سے خارج ہوتی ہے تھوڑا قرا اس طرح ساکن ہو جاتا ہے کہ تھوڑا صبر کرے اور کھانے نہیں۔ (جالینوس)

ہچکی کے مریض کو چھینک آجائے تو سکون ہو جاتا ہے۔ (بقراط)

تشخ کی طرح امتلاء اور استفراغ سے ہچکی پیدا ہو جاتی ہے۔ امتلائی ہچکی زیادہ ملتی ہے۔ علاج یہ ہے کہ رطوبتوں کے اندر طاقتور اضطراب پیدا کیا جائے تاکہ وہ اکھڑ کر تحلیل ہو جائیں اور خارج ہو جائیں۔ چھینک سے یہ مقصد حاصل ہوتا ہے۔ استفراغ سے ہچکی شاذ و نادر پیدا ہوتی ہے۔ چھینک سے اس کا ازالہ نہیں ہوتا۔ امتلائی ہچکی کے زیادہ تر واقع ہونے کی دلیل یہ ہے کہ یہ بچوں کو پیش آتی ہے کیونکہ وہ غذا سے شکم پر کر لیتے ہیں اور ہوا بھی سرد ہو تو بالعموم انہیں ہچکی آنے لگتی ہے۔ برودت کوئی بھی ہو اس کی وجہ سے عصبی اجسام کی کوئی چیز تحلیل نہیں ہو پاتی چنانچہ اس کی وجہ سے امتلاء لاحق ہوتا ہے اور امتلاء کے سبب ہچکی عارض ہو جاتی ہے۔ قے سے ہچکی میں سکون نہ ہو اور ساتھ ہی آنکھوں کے اندر سرخی بھی ہو تو خراب علامت ہے اس سے ورم دماغ یا ورم معدہ کا پتہ چلتا ہے۔

(جالینوس)

ہچکی کبھی خوف کی وجہ سے جاتی رہتی ہے۔ (کندی)

ہچکی برودت معدہ اور خلطی امتلاء سے لاحق ہوتی ہے۔ یہ معدہ میں فساد غذا اور برودت فم معدہ کی وجہ سے بالعموم لاحق ہوتی ہے نیز فم معدہ پر غذا کا بوجھ بھی ہچکی کا موجب ہوتا ہے۔ غذا کی کیت یا کیفیت کی وجہ سے لاحق ہو جانے والی ہچکی میں قے کر دینا مفید ہے۔ برودت کی وجہ سے پیدا شدہ ہچکی کا علاج تکمید اور تسخین ہے۔ ایک اور پہلو سے ہچکی تغیر مزاج کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے جو تکلیف دہ سوزش کا باعث ہوتا ہے (جالینوس)

سوزش پیدا کرنے والی خلط کی وجہ سے ہچکی عارض ہو تو اس کا علاج استفراغ، یا تبدیل مزاج یا معدہ کی حس کو سن کر دیتا ہے۔ بہتر استفراغ ہے پھر ماقی کا تغیر مزاج پھر حس کو سن کر دینا۔ ہچکی تھوڑی ہو تو ان دونوں میں کوئی ایک کافی ہے۔ ملطف اور مجفف ادویات کے ذریعہ سوزش پیدا کرنے والی چیزوں کو مسلسل تحلیل کیا جاسکتا ہے۔ (مؤلف)

شدید ہچکی، شدید قے اور ہاٹنے کے لئے قرص کا نسخہ:

قط ۴، سعد ۴، سنبل گل سرخ تازہ ۴، مصطلکی ۴، اسارون ۹ گرام، زعفران ۹ گرام، صبر ۹ گرام، انیسون ۹ گرام، عصارۃ اسپغول میں گوندہ کر قرص بنالیں اور کسی موافق عرق کے ہمراہ بطور مشروب استعمال کریں۔ (جالینوس)

یہ مذکورہ بیماریوں کی قسموں میں مفید ہے۔ (مؤلف)

سدا ب، شراب، بورہ، شہد، یا ختم کرفس یا جند بید ستر یا شیخ یا کمون یا انیسون یا زنجبیل یا عصل یا مشکطر امشیع، یا فونج نہری یا اسارون یا منجوشہ، الگ الگ یا ایک ساتھ۔ (ارخبانس)

امتلائی ہچکی کے لئے:

خز نایا اور فلاقلی اور اگر بخار اور حرارت کے بعد ہو تو ماء الشعیر اور آب کدو وغیرہ جیسی مرطوب معدہ ادویات استعمال کریں۔ (طبری)

امتلائی ہچکی میں قئے کے ذریعہ تنقید کریں:

پھر ایسا مربہ ہلیلہ دیں جو افادیہ اور شراب ریحانی میں تیار کیا گیا ہو۔ قئے کے بعد یارنج فقیرا ساڑھے ۴ گرام، عصارۃ الفستقین ساڑھے ۴ گرام، نمک ہندی اگرام، دیں تاکہ معدہ صاف ہو جائے پھر ہلیلہ دیں جس کے ساتھ کچھ ملطف چیزیں شامل ہوں۔ (ابن ماسویہ)

ہچکی پانچ قسمیں ہیں:

۱۔ غلیظ سرد خلط سے پیدا شدہ ۲۔ ریاخ سے پیدا شدہ جو تناؤ پیدا کر رہی ہو۔ ۳۔ تیز اور سوزش پیدا کرنے والے فضلہ سے پیدا شدہ ۴۔ کثرت قئے کی وجہ سے معدہ کے اندر پیدا ہو جانے والی یبوست سے لاحق ہونے والی ۵۔ اور ام کے استفراغ سے پیدا ہونے والی۔ (أھرن)
میرے مشاہدہ میں ایک ایسی ہچکی بھی آئی ہے جو مری کے تناؤ سے پیدا ہو گئی تھی۔ حتیٰ کہ اس کی وجہ سے برا القمہ بمشقت نیچے اتر رہا تھا۔ عوام ایسی کیفیت کو سینہ کے اندر غذا کی شکستگی کہتے ہیں۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ہچکی کا سبب مری کا تناؤ ہے۔ (مؤلف)

امتلائی ہچکی کا علاج پرانی خالص سخت شراب اور تخم سداب ہے۔ ہچکی زیادہ غلیظ اور سخت ہو تو بورہ ساڑھے ۳ گرام پسکر شہد میں گوندھ کر دیں کیونکہ اس کی ضرورت اس وقت ہوتی ہے جب موجب فضلہ سخت گاڑھا ہو۔ جوارش کمونی، اور سکر ہمراہ آب میمگرم خز نایا، حب اشقیل، اسارون ساڑھے ۴ گرام شہد کے ہمراہ یا جند بید ستر بھی دیں۔ یہ دوائیں اس ہچکی میں بھی دی جاتی ہیں جو ریاخ سے پیدا ہوتی ہے نیز چھینک اور ادویات استعمال کی جاتی ہیں۔ گرم فضلہ کی وجہ سے پیدا شدہ ہچکی کا علاج سنگین اور گرم پانی کے ذریعہ کریں تاکہ مریض قئے کرے، بعد از آں ایسی غذائیں دیں جو مزاج کی تعدیل کرتی ہوں، ہچکی میں، ہاتھوں اور پیروں کی انگلیوں کو باندھنا مفید ہے۔ استفراغی ہچکی اور اس ہچکی کا علاج جو بخاروں، اسہال اور قئے کے بعد آتی ہے مشکل ہے۔ بالجملة اس کا علاج ماء الشعیر، لعاب اسپخول اور چوزوں کے شوربوں سے کریں۔ (أھرن)

ورم سے پیدا شدہ ہچکی کا علاج ذکر نہیں کیا اس کا علاج خیارشہز، روغن بادام جیسی محلل

ادویات کے ذریعہ کریں۔ مری پر ضمادر کھیں اور گرم تکمید کریں۔ (مؤلف)

ہچکی کے ہمراہ معدہ کے اندر سوزش ہو تو ۳۴ گرام گرم پانی کئی بار لیں۔ اس سے سکون ہو جائے گا۔ یا سرکہ شراب جرعدہ لیں۔ اس سے بھی سکون ہو جائے گا۔ (فیلگریوس)

زیادہ ڈکاریں آرہی ہوں تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ معدہ کے اندر کوئی بلغمی خلط موجود ہے یا معدہ کمزور ہے۔ ضعف معدہ خلطی اور غیر خلطی یعنی سوء مزاج سادہ کی وجہ سے ہوتا ہے۔ زیادہ ڈکاریں غذا کو معدہ کے بالائی حصہ میں دفع کر کے عمل ہضم روک دیتی ہیں۔ ڈکاریں بالکل رک جائیں تو معدہ کے اندر نفخ اور قراقر پیدا ہوتا ہے، لہذا سخت ڈکاروں کے ذریعہ ان میں سکون پیدا کرنا ضروری ہوتا ہے۔ معدہ کے اندر نفخ ہو جائے تو ازالہ سبب یعنی بلغم یا ضعف معدہ کے ازالہ کے ذریعہ ڈکاریں لائیں۔ بلغم کا استفرغ کریں یا جرم معدہ کو طاقت دیں تاکہ وہ کھانے کو گرفت میں لے سکے۔ نفخ معدہ کا علاج کرویا، نانخواہ، پودینہ، مصطکی اور قرنفل وغیرہ ہے۔ ہچکی امتلائی، استفرغی یا کسی ایسی چیز کی وجہ سے ہوتی ہے جو نفم معدہ کو ڈستی ہے یا یہ برودت یا جرم معدہ کی برودت کے باعث لاحق ہوتی ہے۔ جگر کے اندر کوئی بڑا گرم ورم ہوتا ہے تو بھی ہچکی آتی ہے۔ کثرت غذا یا خلط الاذع کی وجہ سے پیدا ہونے والی ہچکی کا علاج قے کے کرنا ہے۔ یہ خلط چسکی ہوئی ہو تو پہلے ایارج کے ذریعہ اسے منتشر کر کے توڑ دیں۔ معدہ کے اندر موجود بارد اور بہ کثرت اخلاط کی وجہ سے ہچکی آرہی ہو تو مسخن ادویات استعمال کریں اور سخت حرکت کرائیں تاکہ یہ رطوبتیں اکھڑ جائیں۔ چھینک سے یہ مقصد حاصل ہو سکتا ہے۔ تخم کرفس یا انیسون یا زیرہ اور سرکہ عسل، پوست فستق کا جو شانہ بخ اذخر کے ہمراہ دیں۔ بخ اذخر کا پانی پینا بھی امتلائی ہچکی کے لئے عمدہ ہے۔ سعد، کمون، کندر کا ساڑھے ۴ گرام سفوف بنالیں۔ مصطکی، تخم نمام، شراب خالص کے ہمراہ دیں۔ پوست غلاف گل کھجور میرے تجربہ میں آچکا ہے۔ اسے خشک کر کے ساڑھے ۴ گرام آب سرد کے ہمراہ دیں۔ استفرغی بلغم کیوس مرئی، خشکی یا فلفمونی جگر سے پیدا شدہ ہچکی میں قے کے ذریعہ پہلے خلط کا تنقیہ کریں۔ تنقیہ کججین سے کریں۔ البتہ فلفمونی جگر یا خشکی میں ماء الشعیر، آب انار شیریں اور آب کدو دیں۔ خشکی سے جو ہچکی پیدا ہوتی ہے اس میں میمگرم پانی یا روغن بادام اور لعاب اسپغول، روغن کدو کے ہمراہ دیں۔ خارجی طور پر مرطب طلاء استعمال کریں۔ فلفمونی جگر میں فصد کھولیں۔ عرق عنب الثعلب، عرق کاسنی، جند بید ستر دیں۔ جگر پر صندل اور حجامی العالم کا ضمادر کھیں۔ (ابن سرائیون)

دار چینی ساڑھے ۴ گرام تین دن تک روزانہ پانی کے ہمراہ دیں۔ سرکہ اور پسا ہوا کندر چائیں۔ اس سے ہچکی میں تسکین ہو جائے گی یا مریض کو قے کرا دیں، اس سے بھی تسکین ہو جائے

گی۔ استفرغ اور بخار کے بعد ہچکی آجائے تو شور بے، لعابات، اور معدہ گردن اور پورے سینہ پر ملیں
ضماد استعمال کریں۔ (طیب نامعلوم)

شدید ڈکار کے لئے:

معدہ پر مرغیوں کی بیٹ اور چونے کا لٹوخ کریں۔ اس سے شدید مسلسل ڈکار زائل
ہو جائے گی۔ (جالینوس)

تیز اور چرپری غذاؤں سے پیدا شدہ ہچکی کا علاج سرکہ اور پانی سے کریں۔

شدید ہچکی کے لئے:

تخم سداب سوختہ، شراب کے ہمراہ سرمہ کی طرح پیں لیں۔ کبھی اس کے ساتھ جند بید
ستر بھی شامل کر لیتے ہیں۔ منہ کو پرانے زیت سے ملیں جس کے اندر جند بید ستر موجود ہو۔ مصطلکی
اور دار چینی کا جو شانہ استعمال کریں۔

قرص:

صبر ۷ گرام، اذخر ۷ گرام، فونج خشک ۷ گرام، سداب ۷ گرام، نمام خشک ۷ گرام، تخم کرفس
۷ گرام، کندر ۷ گرام، اسارون ۷ گرام، افیون ۲ گرام، گل سرخ ۲ گرام، لعاب اسپغول میں گوندہ لیں۔

دیگر مقوی نسخہ:

قسط، اذخر، نمام، فونج، پودینہ، سداب، کندر، اسارون، تخم کرفس، انیسون، سلیمہ، مر،
گل سرخ، سنبل، جند بید ستر، عصارہ افسنتین، عصارہ عافیت، سازج، مصطلکی، زعفران، ہم وزن۔ صبر
تمام ادویات کے ہم وزن، شراب ریحانی میں گوندہ کر قرص بنالیں۔ مقدار خوراک ساڑھے ۴ گرام۔

درد پہلو کے لئے:

حب بلسان ۲ جزء، عود ۲ جزء۔ ساڑھے ۴ گرام کا سفوف بنالیں، اور آرد جو، ناخونہ اور بھی کے
ہمراہ ضماد کریں۔ (مسح)

مرد اسفرج ان بچوں کے لئے بیحد مفید ہے جن کے معدے پھول گئے ہوں۔ (خوز)

ہچکی اور کھانا قے ہو جانے کے لئے قرص:

قسط ۷ گرام، صبر ۷ گرام، اذخر ۷ گرام، نمام خشک ۷ گرام، تخم کرفس ۷ گرام، کندر ۷ گرام، فونج خشک ۷ گرام، اسارون ۷ گرام، افیون ۲ گرام، گل سرخ ۲ گرام، پرانی شراب کے ہمراہ قرص بنائیں مقدار خوراک نصف۔

ہچکی کے لئے قرص:

قسط، صبر، اذخر، نمام خشک، فونج، سداب، تخم کرفس، اسارون، کندر، ہم وزن، افیون پونہ جزء، سرکہ خشک کردہ پونہ جزء۔ مقدار خوراک ساڑھے ۳ گرام۔

ہچکی کے لئے لٹوخ:

سک، گل سرخ، مصطلی، آب آس اور آب فونج میں گوندہ لیں۔ (ترمذی)
ہچکی میں کبھی بھی خوف زدہ ہونا مفید ہوتا ہے (جالینوس)

ہچکی کے لئے:

صبر افستین، ناخوہ، مصطلی، سنبل پونہ جزء، دار چینی پونہ جزء، تخم کرفس پونہ جزء، زعفران پونہ جزء، جند بیدستر پونہ جزء، مشک ۳۲ ملی گرام ساڑھے ۷ گرام میں۔ مقدار خوراک ساڑھے ۲ گرام۔

ہچکی کے لئے:

جند بیدستر ۵۰۰ ملی گرام، سرکہ اور گرم پانی کے ہمراہ تین جرعات لیں۔

قے اور اسہال کے بعد ہچکی کے لئے:

لعاب ہی، اسپغول، صمغ، بطور مشروب استعمال کریں۔ (نشیوع)

شدید ہچکی کے لئے:

معدہ پر جند بیدستر اور روغن گل کا طلاء کریں۔ تخم سداب ساڑھے ۳ گرام، نبیذ ۴۰۰ گرام اور پانی ۴۰۰ گرام کے ہمراہ لیں۔ (کتاب الہند)

خلو شکم کی وجہ سے جو ہچکی عارض ہوتی ہے اس میں میرا تجربہ حسب ذیل ہے:
فجر نایا ہمراہ آب سرد مفید ہے۔ کدو بھی مفید ہے۔ پیاس برداشت کر لینے سے جاتی رہتی ہے۔ استفراغ اور دستوں کی وجہ سے آنے والی ہچکی میں لعاب اسپغول، آب صمغ عربی، تخم کتان اور

ختم مرو غیرہ دن میں کئی بار لیں۔ صمغ ساڑھے دس گرام گرم پانی میں حل کر کے پیئیں۔ (جبریل)
 دودھ زیادہ بہتر اور عمدہ ہوتا ہے۔ (مؤلف)

بہارِ اطفال

تیسرا باب

جوع الکلب، جوع البقر، جوع و تحلل، کوئلہ جیسی خراب چیزیں
کھانے کی خواہش اور بولیموس

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ آدمی کھانا زیادہ کھاتا ہے مگر نہ تخمہ ہوتا ہے نہ براز خارج ہوتا ہے نہ جسم کے اندر سختی پیدا ہوتی ہے اور نہ امتلائی کیفیت لاحق ہوتی ہے البتہ سطح جسم سے بہ سرعت تحلیل واقع ہوتی ہے۔ بہتر یہ ہے کہ اس بیماری کا سبب سریع القوت تحلیل قرار دی جائے جس کے اندر قوت جاذبہ بدستور باقی رہتی ہے اسی طرح شھوانی قوت بھی بحال رہتی ہے۔ (جالینوس)
شھوت کلبی کا ایک سبب ترش ردی خلط، دوسرا سبب سطح جسم سے بہ کثرت استفراغ کا ہونا ہے۔ جو شدت حرارت یا قوت ماسکہ کے کمزور ہو جانے کے باعث لاحق ہوتا ہے۔ ”جوع مفرط“ (زیادہ بھوک کا لگنا) برودت کی وجہ سے ہو اور تحلیل زیادہ نہ ہو تو نیچے سے خارج ہونے والے فضلات زیادہ ہوں گے۔ مگر بیماری ترش خلط کی وجہ سے ہو تو اس کے ساتھ پیاس نہ ہوگی۔ برعکس صورت میں برعکس کیفیت ہوگی۔

پینے کی نہیں کھانے کی اشتھاپیدا ہو جانے کا سبب خلط کا سرد ہونا ہے۔ ردی خواہشات اس وقت پیدا ہوتی ہیں جب معدہ کے اندر فضلات پیوست ہو جاتے ہیں یہ کیفیت حاملہ عورتوں کو زیادہ لاحق ہوتی ہے۔ حاملہ عورتیں زیادہ تر ترش اور کیسیلی نیز گرم اور چرپری اشیاء کھانا پسند کرتی ہیں۔ ان چیزوں کی خواہش زیادہ تر تیسرے ماہ تک رہتی ہے چوتھے ماہ خواہشات کے اندر سکون ہو جاتا ہے کیونکہ اس وقت اکثر فضلات کا استفراغ ہو چکا ہوتا ہے نیز کم غذا کھانے اور بہ کثرت قے کرنے کی وجہ سے فضلات کے اندر نفج بھی ہو چکا ہوتا ہے علاوہ ازیں جنین بھی بڑھ چکا ہوتا ہے جو فضلات کو زیادہ جذب کرنے لگتا ہے لہذا جسم کے اندر جمع ہونے والا امتلاء کم ہو جاتا ہے۔ اس طرح کی کیفیت بولیموس سخت ٹھنڈک کے اندر مسافروں کو لاحق ہوتی ہے۔ ان کے معدے ٹھنڈے ہو جاتے ہیں

جس سے کھانے کی اشتہا زیادہ ہو جاتی ہے برودت میں حد سے زیادہ تجاوز نہیں ہوتا تو یہ کیفیت رہتی ہے لیکن حد سے تجاوز ہو جاتا ہے تو کھانے کی اشتہا جاتی رہتی ہے۔ جسم غذا سے محروم ہو جاتا ہے طاقت گر جاتی ہے حتیٰ کہ غشی طاری ہو جاتی ہے۔ شہوت کلبی کے مریض کھانا زیادہ کھاتے ہیں حتیٰ کہ طبیعت بوجھل ہو جاتی ہے اور بوجھ تکلیف دینے لگتا ہے تو تھوڑی دیر کے بعد مریض قے کر دیتے ہیں۔ (جالینوس)

بولیموس اسی غشی کو کہتے ہیں جو بھوک کے بعد لاحق ہوتی ہے اور مسلسل نہیں رہتی۔ شہوت کلبی دائمی اور مسلسل بھوک کا نام ہے۔ (مؤلف)

سفر وغیرہ میں بولیموس کی شکایت ہو جائے تو لطیف اشیاء اور سرکہ، پودینہ، راکھ و سرکہ جیسی غذاؤں کی بولیموس کو سونگھائیں۔ ہاتھوں اور پیروں کو اچھی طرح باندھ دیں۔ سونے نہ دیں بلکہ بالوں اور کانوں کو پکڑ کر گھسیٹیں، مکے لگائیں۔ غشی دور ہو جائے تو شراب میں بھگوئی ہوئی روٹی غذا کے طور پر دیں نیز حریرہ پلائیں، غشی کی تدبیر کریں یعنی پہلے سر لعل النشوذ، پھر عمدہ اور مقوی غذا میں دیں۔ (جالینوس)

جوع کلبی میں ایسی شراب پلائیں جو طاقتور گرمی پہونچانے والی ہو اور جس میں کیلاپن اور آتش کیفیت بالکل نہ ہو۔ یہ شراب زیادہ سے زیادہ پلائیں۔ کیلی شراب ہرگز نہ دیں۔ پیشتر ازیں ایسی غذا میں دیں جو بچہ چکنی اور روغنی قسم کی ہوں۔ یا وہ غذا میں دیں جن کے اندر کیلاپن نہ ہو۔ اوپر سے مذکورہ قسم کی شراب پلائیں۔ بھوک کے اندر سکون ہو جائے گا۔ یہ علاج اصرار کے ساتھ کریں گے تو مریض صحیح ہو جائے گا کیونکہ کلبی شہوت اس برودت سے لاحق ہوتی ہے جس میں معدہ کا مزاج بچہ سرد ہو جاتا ہے۔ نیز اس کی وجہ وہ خلط ہوتی ہے جو ترش ہوتی ہے اور معدہ کے طبقات کے اندر سرایت کر جاتی ہے۔ خالص شراب سب کا شافی علاج ہے۔ یہ بولیموس کا علاج نہیں ہے کیونکہ بولیموس کے اندر بھوک پہلے تھوڑے وقفہ کے لئے ہوتی ہے پھر طاقت بالکلیہ گر جاتی ہے اور غشی طاری ہو جاتی ہے۔ غشی اسلئے طاری ہو جاتی ہے کہ جسم پر ہوا کی برودت کا غلبہ ہو جاتا ہے۔

(جالینوس)

بولیموس برودت، یوست اور خون کے انجماد سے لاحق ہوتی ہے۔ علاج گرم اور تر چیزوں سے کیا جائے۔ (جالینوس)

اس مرض کے اندر مریض کو کوئی بھی ہلکی دوا نہ دی جائے بلکہ چکنی اور غلیظ غذا میں دی جائیں۔ کھانے کے ساتھ خوشبودار جوارش دی جائے جو فاسد فضلات کے علاوہ کھانے کو بھی ہضم

کر سکے۔ زوال شہوت کا علاج جس میں غشی طاری ہو جائے اس طرح کریں کہ مریض کے چہرے پر سرد پانی چھڑکیں اور خوشبو سونگھائیں۔ معدہ اور جوڑوں پر میسوسن، خوشبو، اور نضوح کا طلاء کریں۔ غشی میں سکون ہو جائے تو پہلے فیقر اچھر شتر نایا، تریاق امروسیا کے دواء الکرم، دھرتا، قنداد یقون اور جوارش بزوردیں۔ (أهرن)

غشی معدہ کی وجہ سے لاحق ہوتی ہے کیونکہ یہ بید ٹھنڈا ہو جاتا ہے جیسا کہ بولیموس میں لاحق ہوتا ہے۔ (اغلو قن)

یہ کیفیت اس وقت لاحق ہوتی ہے جب آدمی کا شکم کسی ایسے سفر میں سرد ہو جاتا ہے جو بہ کثرت بر فیلے مقامات کے درمیان پیش آئے۔ لہذا ایسی حالت میں مناسب یہ ہے کہ بطور احتیاط معدہ کی تدھین کریں اور اسے باندھ کر رکھیں گو معدہ کے اندر گرم غذا کیوں نہ موجود ہو۔ شدید البرودت سفر کے اندر غشی اور ضعف کا احساس ہوتے ہی معدہ کی تکمید کریں، گرمی پہنچانے والی شراب دیں اور مالش کریں۔ (مؤلف)

بولیموس یعنی اس بھوک کے مریض جس کے ہمراہ غشی ہوتی ہے کا علاج اس طرح کریں کہ ان کے فم معدہ کو اچھی طرح رگڑیں، ہاتھ اور پیروں کی بار بار مالش کریں۔ انہیں ہلائیں، چلائیں، پکاریں، سامنے روٹی اور شراب رکھیں، کھانوں کی بو قریب کریں۔ غشی جیسی تدبیر کریں۔ سکون ہو جانے پر ایسی غذائیں دیں جو غلیظ، سرد اور بطنی الہضم ہوں۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ آدمی شکم سیر نہیں ہوتا اور غذا نہ لینے کے باوجود اس پر غشی طاری ہو جاتی ہے۔ اس کی وجہ کیڑے ہوتے ہیں۔ میرے زیر علاج ایک ایسی ہی خاتون آئی۔ چنانچہ اسے یارج فیقر اپلایا جس سے یکبارگی دس بڑے کیڑے خارج ہوئے اور تکلیف میں سکون ہو گیا۔ اس کا بیان یہ تھا کہ معدہ کے اندر کوئی ایسی چیز محسوس ہو رہی ہے جو جلن پیدا کرتی ہے اور اسے کھائے جا رہی ہے۔ غذا لینے کے بعد سکون ہوتا ہے۔ (اسکندر)

شہوت کلبی کے مریض کو ایسی غذائیں دیں جو چکنی، سرد، ثقیل، شیریں اور مرطوب ہوں تاکہ حرارت کے اندر سکون پیدا ہو۔ کیونکہ یہ بیماری معدہ کے اندر موجود حرارت کی شدت سے ہوتی ہے۔ مریض کو چاول، گائے کا گھی، شکر، تازہ مچھلی، آبی پرندہ اور جو کے دلیہ کا پانی دیں۔ دن میں اس پر نیند طاری کریں تاکہ حرارت بجھ سکے۔ تربد پلائیں تاکہ مرارہ خارج ہو جائے اور معدہ کے اندر ضعف آجائے۔ فصد کھولیں۔ مٹی کھانے کی خواہش، تخمہ اور زیادہ پچنے لگانے سے پیدا ہوتی ہے؟ مٹی غذا کا قاسم مقام نہیں بنتی ہے بلکہ تہہ نشین ہو کر بوجھ بنتی ہے۔ اس سے غذائی راہوں کے اندر فساد پیدا

ہو جاتا ہے حتیٰ کہ اس سے استقاء لاحق ہو جاتا ہے۔ کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں، دست آنے لگتے ہیں، رنگت اڑ جاتی ہے، تھج اور غشی طاری ہو جاتی ہے۔ مٹی کھائے بغیر مریض نہ رہ سکے تو مٹی کے ساتھ ایسی دوائیں شامل کر دیں جو اس کے نقصان کو دفع کر سکے۔ معدہ کو قے اور اسہال کے ذریعہ صاف کریں۔ (چرک)

مٹی کھانے والے کو بھونے ہوئے چوزے دیں۔ کھانے کے بعد مریض اسے تھوڑا تھوڑا کھائے (طیب نامعلوم)

سوکھا گوشت نانخواہ کے ساتھ پکا کر بطور نقل (شراب سے پہلے کھائی جانے والی چیز) استعمال کرنا میرے نزدیک لا جواب تدبیر ہے۔ (مؤلف)

شھوت کلبی کے حسب ذیل اسباب ہیں:

- ۱۔ معدہ کی جانب سوداء کا کثرت انصباب۔
- ۲۔ جگر کی حرارت میں شدت، جاذبہ جگر اور پورے جسم کے جاذبہ میں شدت اور بہ کثرت تحلیل کا ہونا۔ (شمعون)

سوداء اور صفراء کا مسہل دینا اس میں مفید ہے۔ (مؤلف)

مٹی کھانے کی خواہش کو توڑنے کے لئے مریض نہار منہ اور شکم سیر ہونے کی حالت میں نانخواہ، قافلہ اور کبابہ چبائے۔ شیرج پینا مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

مٹی کھانے کی خواہش مزمن ہو جائے تو مریض کو چکنی غذائیں دیں اور سخت پرانی اور آتش قسم کی شراب زیادہ پلائیں۔ (أریبا سیس)

یارج فیکر اکئی بار پلائیں، چکنائیاں اور شراب دیں۔ گرم غذائیں کھلائیں۔ (فیفلر غورس)

تحلیلی بھوک (یعنی جس کے اندر جسم تحلیل ہونے لگے) فیکر اور گرم چیزوں کا استعمال مضر ہے۔ سرد غذائیں مفید ہیں کیونکہ ان سے یہ سرعت تحلیل نہیں ہوتی۔ خارج سے ایسی چیزوں کا طلاء کریں جو پسینہ کو روکے مثلاً شب، سرکہ، روغن آس، برف کے پانی سے غسل کرائیں، سرد پانی دیں، شراب نہ دیں۔ سرد غلیظ اور بطئی البھضم غذائیں پائے، شکم، صدف، حصرم اور سماق کھلائیں۔ مذکورہ تدبیروں سے فائدہ ہو تو انہیں بتدریج کم کرتے جائیں کیونکہ ان کے مسلسل استعمال سے جبکہ کھالوں سے تحلیل کم ہو چکی ہو حمیات اور مراق شکم کے اندر نفخ پیدا ہو سکتا ہے۔ (فیفلر غورس)

بھوک کے اندر شدت پیدا ہونے کے اسباب تین ہیں:

- ۱۔ سوء مزاج بارد جو فم معدہ پر غالب آجاتا ہے۔
- ۲۔ ترش خلط جو فم معدہ کے اندر جمع ہو کر اسے سمیٹ دیتی ہے۔
- ۳۔ حد سے زیادہ تحلیل کا ہونا اور جسم کا خالی ہو جانا۔

سوء مزاج بارد اور ترش خلط کے اجتماع سے پیدا ہونے والی کثرت اشتہا میں افراط کی حد تک دست آتے ہیں۔ آتش اور طاقت اور گرمی پہونچانے والی شراب اس کا شافی علاج ہے۔ افراط کی حد تک تحلیل واقع ہونے سے کثرت اشتہاء میں ایسی غذاؤں کا استعمال جو سخت اور کثیر الغذاء ہوں اور جسم کو کثیف بنانے کی تدبیر کارگر ہوتی ہے۔ پہلی دونوں صورتوں میں ایسی چکنی چیزیں دیں جن کے اندر ترشی نہ ہو اور اوپر سے بشرطیکہ پیاس نہ ہو مذکورہ شراب پلائیں۔ اس طرح بھوک کے اندر سکون ہوگا۔ زیادہ دیر تک مسلسل استعمال سے مریض صحیح تاب ہو جائے گا۔ بولیموس کی تشریح یہ ہے کہ یہ ایک ایسی بڑی بھوک کو کہتے ہیں جس میں جسمانی نقص ہوتا ہے اور فم معدہ پر یوست طاری ہو جاتی ہے۔ ضعف پیدا ہو جاتا ہے۔ بھوک ایک مدت تک باقی رہتی ہے، پھر قوت گر جاتی ہے۔ یہ حالت زیادہ تر سرد ہوا کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے کیونکہ خارج سے جب ہوا سرد ہوتی ہے تو فم معدہ کے مزاج میں فساد اور حرارت کو بجھانے میں مدد دیتی ہے۔ علاج یہ ہے کہ عطری ادویات اور غذا کی خوشبوؤں سے کام لیں۔ ہاتھوں اور پیروں کو باندھ دیں۔ مریضوں کو سونے نہ دیں۔ غشی طاری ہو جائے تو ماریں پیٹیں اور کچھ کے لگائیں۔ غشی دور ہو جائے تو لطیف شراب کے ساتھ روٹی دیں۔ اس کے بعد جسم کو گرم کرنے کی تدبیر کریں۔ غذاؤں اور دیگر تدبیروں سے جسم کو مرطوب کریں۔

ردی خواہشات ایسے فضلات سے پیدا ہو جاتی ہیں جو معدہ کی غشاؤں میں چپک جاتے ہیں۔ یہ کیفیت زیادہ تر ان بارد مزاج خواتین کو لاحق ہوتی ہے جو حاملہ ہوتی ہیں انہیں زیادہ تر ترش، کیسلی، قابض اور کبھی چرپری چیزیں کھانے کی خواہش ہوتی ہے۔ بعض اوقات مٹی اور کوئلہ کھانے کی خواہش بھی ہوتی ہے۔ یہ کیفیت زیادہ تر تیسرے مہینہ تک رہتی ہے۔ چوتھے ماہ کچھ توقے کے ذریعہ استفرغ اور کچھ جنین کے تغذیہ میں مادہ کے صرف ہونے کی وجہ سے مذکورہ کیفیت میں افادہ ہو جاتا ہے کیونکہ جنین اس وقت بڑا ہو جاتا ہے۔ ماکول و مشروب کی ردی خواہشات تب پیدا ہوتی ہے جب عرصہ دراز تک ردی تدبیر ہوتی ہے۔ (جنین)

افراط اشتہا میں شراب کے ساتھ مسخن غذائیں استعمال کریں، جو چیز بھی کھلائی جائے وہ گرم

ہو۔ مریض آگ کے پاس بیٹھے۔ سرد چیزیں اسے نہ دیں کیونکہ اس سے اشتہا بھڑکے گی۔ (روفس)
 قرہ گائے کا گوشت دیں۔ معدہ کے اندر ردی خلط ہونے کی وجہ سے مریض زیادہ تر ترش
 اور قابض چیزیں پسند کرتے ہیں کبھی وہ اس کیفیت کے ساتھ ہمیشہ درد شکم میں مبتلا ہوتے ہیں۔
 ایارج فیقر کے ذریعہ تنقیہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ ضعف کی وجہ سے ایسا نہ ہو سکے تو قے کرائیں۔ اگر
 اس کی بھی طاقت نہ ہو تو ایسی غذائیں دیں جو بلغم کو توڑتی اور خارج کر دیتی ہیں۔ مثلاً نانخواہ، زیرہ،
 نمک، لہسن اور گندنا، سببجین اور فلفل شراب کے ہمراہ پلائیں (تیاذوق)

یہ مریض ایک دوسری نوعیت کے ہیں۔ (مؤلف)
 غذاؤں کی مضرت دور کرنے کے لئے۔ مٹی کی جگہ جوز جندم، چھوٹے چھوٹے سنگریزے
 نمک اور تھوڑی رفیق فلفل کے ہمراہ استعمال کریں۔ مریض ایک ایک کر کے چوسے یہ مٹی کی
 قانمقامی کریں گے۔ اشتہا کے اندر کسی مضرت کے بغیر سکون ہوگا۔ نشاستہ گندم بھی استعمال کر سکتے
 ہیں۔ (ابن ماسویہ)

شھوت کلبی کے اسباب:

- ۱۔ فم معدہ کا بری حد تک سوء مزاج بارد
 - ۲۔ جسم سے سخت تحلیل کا ہونا۔
 - ۳۔ فم معدہ کی جانب اترنے والی ترش خلط۔
- جسمانی حرارت کی شدت جو تمام غذا کو منتشر کر دیتی ہے پیدا شدہ شھوت کلبی میں شکم سے
 فضلات کا اخراج اتنا نہیں ہوتا جتنا آدمی کھاتا ہے۔ دوسری نوعیت میں فضلات زیادہ خارج ہوتے
 ہیں۔ جن مریضوں کو یہ تکلیف ترش خلط کے فساد مزاج سے لاحق ہوتی ہے انہیں چکنی غذائیں اور
 خالص شراب دیں۔ طبیعت میں تحلیل زیادہ پیدا ہو جائے تو خوزی دیں۔

بولیموس کا علاج:

مریض کے چہرہ پر بحالت غشی ٹھنڈا پانی اور عرق گلاب چھڑکیں۔ مٹی وغیرہ سونگھائیں۔
 جوڑوں پر خوشبوؤں کا طلاء کریں۔ ہاتھوں اور پیروں کو باندھ دیں، اور مریض کو سونے نہ دیں۔ تھوڑا
 افاقہ ہو جائے تو شراب کے ہمراہ روٹی کھلائیں یہ سب نفوذ کر کے بہت جلد تقویت بخشیں گے۔ ردی
 چیزوں کی خواہش رکھنے والے مریضوں کو مسہل دیں اور قے کرائیں۔ قے کرنے کے بعد مقوی معدہ
 ادویات دیں۔

مٹی کھانے والا استسقاء کی زد پر ہو تو اس کے لئے جو شانندہ کا عمدہ نسخہ:

جفت بلوط ۸، صبر ۱۶، غافث ۶، نیخ از خر ۴، مرے گرام، کوٹ کر ۸۰۰ گرام پانی کے اندر اس قدر جوش دیں کہ پانی ۴۰۰ گرام باقی بچے، اسے تین دنوں میں تقسیم کر کے پلائیں۔
دیگر:

جفت بلوط ساڑھے دس گرام، مویز منقی ۷، انیسون ۳، حلیہ سیاہ ۵، بلیہ ۵، آملہ ۵، جبث الحدید ۱۰، سرکہ میں بھگو کر بھنا ہوا۔ تمام ادویات کو کیلی شراب ۲۷۲ گرام میں اس قدر جوش دیں کہ نصف رہ جائے۔ نہار منہ ایک ہفتہ تک بطور مشروب استعمال کریں۔

مٹی کی خواہش کا ازالہ کرنے والی دوا:

قافلہ، کبابہ، سنبل ہم وزن، طبرزد تمام دواؤں کے هموزن، روز آٹھ نیمگرم پانی کے ہمراہ استعمال کریں۔ کمون کرمانی اور ناخنواہ نہار منہ چبا کر پانی نکل جائیں۔ کھانے کے بعد بھی چبائیں۔

(ابن سرائیون)

زلق الامعاء کا مریض کبھی شدید غذائی اشتہا کا شکار ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ اشتہا کی حد تک غذا لے لیتا ہے تو غذا ابو جہ بن جاتی ہے، چنانچہ قے کر دیتا ہے، یادست کی راہ خارج کر دیتا ہے۔ یہ عارضہ کبھی طبعی ہوتا ہے، جیسا کہ اس پرندہ کا حال ہوتا ہے جو دن بھر مٹیاں کھانے کے باوجود شکم سیر نہیں ہوتا اور بیٹ کر دیتا ہے۔ دیگر حیوانات بھی اسی طرح کے ہوتے ہیں۔ (جالینوس)

کچھ خواتین اسی طرح کی نظر آتی ہیں۔ کھانے کے بعد انہیں دست آجاتا رہا ہے حالانکہ بالکل تندرست تھیں۔ کھائی ہوئی چیزوں کو قے بھی کر دیتی تھیں۔ جسے یہ عارضہ ہو اور بیماری کے طور پر نہ ہو تو یہ حالت طبعی ہوتی ہے۔ مگر اس کیفیت سے جسمانی نقص ہو رہا ہو تو علاج کرنا لازم ہوتا ہے۔ (مؤلف)

ایک اور بیماری بھی ہے۔ مریض کھانا زیادہ کھاتا ہے مگر نہ تخمہ ہوتا ہے نہ قے اور دست کے ذریعہ کچھ خارج ہوتا ہے۔ جسم فریبہ بھی نہیں ہوتا بلکہ تیزی سے تحلیل ہوتا ہے۔ شروع عارضہ ہی میں اس کا تدارک ہو جائے تو علاج مشکلی نہیں ہوتا۔ سخت اور تیز جسمانی تحلیل سے یہ مرض لاحق ہوتا ہے جبکہ شھوانی قوت جاذبہ باقی رہتی ہے۔ (جالینوس)

شھوت کلبی کے مریضوں کو بید چکنی غذائیں دیں۔ ان کی تمام غذائیں مرغن تیار کریں،

قابض، ترش اور نمکین غذاؤں سے پرہیز کرائیں۔ بعد ازاں ایسی شراب بہ کثرت پلائیں جو گرم ہو اور جس میں قبضیت نہ ہو۔ درد میں فوری سکون ہوگا۔ یہی علاج مسلسل کرتے رہیں تو مریض صحتیاب ہو جائیں۔ (بقراط)

• بولیموس کی بیماری سخت سردی اور بریلے مقامات پر سفر کرنے والوں کو لاحق ہوتی ہے علاج یہ ہے کہ غذاؤں اور شراب کے ذریعہ اور آگ کے قریب بیٹھ کر گرمی حاصل کی جائے۔ (روفس)

شھوت کلبی کاشانی علاج میں نے اس طرح کیا ہے کہ پہلے مریض کو یارج فقیر اپلائی اور پھر چکنی غذاؤں اور شراب کا استعمال کیا۔ دست زیادہ آتے رہے تو یارج فقیر ابار بار پلائی اور درمیان میں مذکورہ تدبیر اختیار کی۔ چنانچہ مرض جاتا رہا۔ کچھ گرم چیزیں مثلاً پیاز، لہسن، صتر، روٹی، شھد، اخروٹ، بادام، چکنی اشیاء، مرچ اور مرغ کی چربی بھی دیں، کیونکہ یہ چیزیں معدہ کو گرم کرتی ہیں شراب اور چکنی چیزیں نمکینیت کے اندر اعتدال پیدا کرتی ہیں۔ اس بیماری کی سخت مزمن کیفیت میں اسی تدبیر کی ضرورت ہوتی ہے۔ دیگر ابتدائی بیماریوں میں بھی یہ علاج کافی ہوتا ہے یعنی شراب اور چکنی اشیاء۔ ترش، تلخ، نمکین اور قابض اشیاء سے پرہیز کریں۔

مٹی کھانے کا علاج:

بار بار مریض کو قئے کرائیں پھر حسب ذیل نسخہ ایک ہفتہ پلائیں:

جفت بلوط، منقہ، انیسون، حلیلہ سیاہ، بلیلہ، آملہ، خبث بصری عمدہ سرکہ شراب میں دھو کر بھون لیا گیا ہو۔ (فیلغ غورس)

نبذ عقص (کیلی) جوش دیں حتیٰ کہ ۲۰۰ گرام رہ جائے۔ اسے ایک ہفتہ نہار منہ بطور مشروب استعمال کریں۔ حسب ذیل معجون مستعمل ہے:

حلیلہ، بلیلہ، آملہ، جوز جندم، مصطلی، قاقلہ، کبابہ نانخواہ، زنجبیل، شھد میں معجون بنائیں اور بقدر اخروٹ قبل از طعام و بعد از طعام کھلائیں اور مذکورہ بالا یارج کا استعمال بھی جاری رکھیں۔

سوداء کا انصباب جب کثرت کے ساتھ طحال سے معدہ کی جانب ہوتا ہے تو اس سے شھوت کلبی کا عارضہ لاحق ہو جاتا ہے جس وقت کیفیت اس حد تک تجاوز کر جاتی ہے کہ معدہ بحد سرد ہو جاتا ہے تو یکبارگی طاقت گر جاتی ہے۔ مریض کو ہر قسم کے کیلے، قابض، ترش، اور لطیف کھانوں سے پرہیز کرائیں۔ غذا میں چکنی چیزیں اور غلیظ شیریں شراب ریحانی میں روٹی بھگو کر دیں۔ کیلی، رقیق اور لطیف چیزیں نہ دیں۔ غشی طاری ہو جائے تو ہاتھوں اور پیروں کو دبائیں۔ پیروں کی

مالش کریں۔ زردی بیضہ چٹائیں۔ (تیاذوق)

شھوت کلبی ایک ایسی ترش خلط سے لاحق ہو جاتی ہے جو فم معدہ میں مجتمع ہو جایا کرتی ہے اس کا سبب تحلیل کے ذریعہ جسم کا کثرت استفراغ بھی ہے۔ محلل جسم فضلات کی وجہ سے کیفیت لاحق ہو تو براز کے ذریعہ خارج ہونے والا فضلہ زیادہ نہیں ہوتا۔ نہ ہی یہ رقیق ہوتا ہے ترش خلط شراب سے کم ہوتی ہے اور کھانے کے اندر چند جہتوں سے اضافہ کرتی ہے جس کا تذکرہ ہم باب المعده کے اندر کر چکے ہیں۔ (جالینوس)

جن لوگوں کو دائمی بھوک رہتی ہے اور بالکلیہ ٹوٹی نہیں ہے اس کا سبب برودت معدہ ہے۔ شافی علاج قوی الحرارة شراب اور بہ کثرت غذائیں استعمال کرنا ہے میں نے مریضوں کو بار بار عدیم القہض شراہیں اور بیحد چکنی غذائیں دیں۔ چنانچہ عرصہ تک بھوک میں سکون رہا۔ مزاج معدہ کی برودت اور ایسے ترش کیموس کی بدولت یہ حالت ہو جاتی ہے جو معدہ کے طبقات میں سرایت کر جاتا ہے۔ (جالینوس)

ایک نوجوان بہت زیادہ کھاتا تھا مگر سیر نہیں ہوتا تھا۔ براز زیادہ خارج ہوتا تھا مگر پیشاب زیادہ نہیں ہوتا تھا۔ میں نے اسے ایار ج فیکر اے گرام بار بار پلائی۔ ردی فضلات نکل گئے۔ غذا میں چکنی غذائیں بالخصوص مرغ کی چربیاں اور قبل از طعام و بعد از طعام قوی الحرارة شراب پلائی۔ شھوت کلبی دو قسم کی ہوتی ہے ایک تو وہی جس کا اوپر تذکرہ ہو چکا ہے یعنی معدہ کی بارداور ترش خلط۔ دوسری قسم کا سبب یہ ہے کہ مسامات کشادہ ہو جاتے ہیں چنانچہ غذا ان سے تیزی کے ساتھ گزرنے لگتی ہے۔ (فیلمر غورس)

دوران گفتگو دونوں قسم کی بیماریوں کے درمیان وہ یہ فرق کرتا ہے کہ پہلی قسم میں براز زیادہ خارج ہوتا ہے اور دوسری قسم میں زیادہ خارج نہیں ہوتا۔ (مؤلف)

مذکورہ مریضوں کا علاج یہ ہے کہ ان کی کھالوں پر شب اور سرکہ کا نطول کریں کیونکہ سرکہ شب کی قبضیت کو گہرائی تک پہنچاتا ہے۔ اسی طرح تمام جلدی قابض ادویات کو بھی سرایت کرتا ہے۔ مریض کو گرم پانی اور گرم حلوا سے دور رکھیں۔ بارد چیزوں اور ایسی غلیظ غذاؤں کا التزام کریں جو بطنی اکبضم ہوتی ہیں۔ مثلاً میدہ کی روٹی جس میں نمک کم پڑا ہو یا غیر خمیری روٹی، گایوں کے شکم، انڈے، چقندر، دودھ اور ہریسہ (گوشت اور گندم کو کوٹ کر بنائی ہوئی غذا۔ انگشتی) وغیرہ۔ مریض صحتیاب ہو جائے تو اسے ان غذاؤں سے الگ کریں کیونکہ مداومت کرنا خراب ہے بایں ہمہ خراب قسم کے امراض بھی لاحق ہونے لگتے ہیں، لہذا بتدریج مریض کو ان غذاؤں سے دور

کریں۔ (فیلگر غورس)

کبھی آدمی کو حد سے زیادہ بھوگ لگتی ہے مگر براز زیادہ خارج نہیں ہوتا۔ جیسا کہ زلق الامعاء اور جوع کلبی میں دیکھا جاتا ہے۔ پیشاب زیادہ نہیں ہوتا۔ جسم تروتازہ بھی نہیں ہوتا، یہ کیفیت اس وقت ہوتی ہے جب جسم کے اندر تحلیل زیادہ تیز ہوتی ہے۔ یہ پوشیدہ تحلیل ہوتی ہے، جسم سے تحلیل تیز ہوتی ہے مگر قوی علی حالہ باقی رہتے ہیں۔ (جالینوس)

شھوت کلبی کے ساتھ دست آرہے ہوں تو انہیں روکیں کیونکہ دستوں سے شھوت کلبی کو بے حد مدد ملتی ہے۔ (ابن سرائیون)

شکم کے چلنے اور جسمانی کمزوری سے ایسا ہوتا ہے کہ تغذیہ معدوم ہو جاتا ہے۔ کبھی اس حالت کے ساتھ شکم نہیں چلتا ہے۔ گائے کا دودھ پلائیں، گھی اور شراب شیریں دیں۔ اسہال کے ساتھ جو کیفیت ہوتی ہے اس میں دودھ جو لوہے کے ذریعہ جوش دیا گیا ہو اور اطرینفل خوزی مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

مریض کو تازہ اور نمکین مچھلی ایک ساتھ کھلائیں۔ اس کے بعد قئے کرائیں اور لیارج کا مسہل دیں۔ غذا کی اصلاح کریں۔ جوش دیا ہوا حبث الحدید پلائیں۔ (ابن ماسویہ)

فساد اشتھا حاملہ خواتین کو دوسرے اور تیسرے مہینہ میں عارض ہوتا ہے کیونکہ اس مدت کے اندر جنین چھوٹا ہوتا ہے۔ لہذا وہ فضلات فنا نہیں ہو پاتے جو معدہ کے اندر ہوتے ہیں نیز ردی اخلاط بھی تحلیل نہیں ہوتے جن کی وجہ سے ردی خواہشات پیدا ہوتی ہیں (جالینوس)

مٹی اور کوئلہ وغیرہ کھانے کی عادت کا سبب معدہ کے ردی اخلاط ہیں۔ سب سے طاقتور علاج یہ ہے کہ مریض کو قئے کرائیں اور مسہل دیں۔ کبھی اس طرح کے اخلاط معدہ خود پیدا کرنے لگتے ہیں لہذا اہم وقت استفراغ کی ضرورت ہوتی ہے۔ (حنین)

خیمانہ حب افادیہ و حب صبر اور حسب ذیل جو شانہ عمدہ ہوتا ہے کیونکہ معدہ کو صاف کر کے قوت بخشتا ہے۔

مٹی کھانے سے معدہ فاسد ہو جائے اور فساد مزاج کا اندیشہ ہو تو یہ جو شانہ استعمال کریں:

جفت بلوط ۲۸ گرام، صبر ۱۶، غافق ۶، بنخ ازخر ۳، مرے گرام، سب کو کوٹ پیس کر ۸۰۰ گرام پانی میں اس قدر جوش دیں کہ نصف رہ جائے۔ ۱۲۰۰ گرام روزانہ تین دن تک پلائیں۔ چند روز نافہ

دیکر دوبارہ پلائیں۔

دیگر:

جفت بلوط ساڑھے دس گرام، مویز منقے، انیسون ۳، ہلیلہ ہندی ۵، بلیلہ ۵، آملہ ۵۔
حبث الحدید شب و روز سرکہ شراب میں بھگو کر خشک کر لیا گیا ہو۔ اسی طرح تین بار بھگو کر خشک
کر لیا گیا ہو، اس کے بعد ابالا جائے۔ سب کو کیلی شراب ۲ ۷ ۲ گرام اور اسی قدر پانی میں اسقدر جوش
دیں کہ پانی جاتا رہے، صاف کر کے ۱۰۲ گرام نہار منہ مذکورہ بالا طریقہ کے مطابق ایک ہفتہ بطور
مشروب استعمال کریں۔

دیگر:

قائد، ہیل، کبابہ ہم وزن، سکر طبرزد تمام دواؤں کے ہم وزن، نیم گرم پانی کے ہمراہ
ساڑھے چار گرام نہار منہ لیں۔ یازیرہ وناخواہ ہم وزن چبا کر پانی نگل جائیں۔ اسی طرح کھانے کے بعد
بھی استعمال کریں۔ (سرایون)

یہ بیماری مسافروں کو شدید ٹھنڈک میں سخت سردی پہنچ جانے سے لاحق ہوتی ہے۔ سب
سے پہلے معدہ سرد ہو جاتا ہے چنانچہ سردی حد سے زیادہ جب تک نہیں ہوتی اشتہا غائب رہتی ہے مگر
حد سے بڑھ جانے پر اشتہا بالکل مفقود ہو جاتی ہے، جسم غذائیت سے محروم ہو جاتا ہے طاقت گر جاتی
ہے حتیٰ کہ غشی طاری ہو جاتی ہے۔ صحتیاب ہونا آسان ہوتا ہے۔ (جالینوس)

بولیموس کی بیماری میں مریض کو طاقت بایں طور پہنچائیں کہ اسے سرکہ، پودینہ جنگلی اور
سرکہ شراب میں بھگوئی ہوئی راکھ، سیخ اور کھانوں کی بوسونگھا میں ایسے مریضوں کے قوی بالعموم
بوسونگھنے سے واپس آجاتے ہیں۔ ہاتھوں اور پیروں کو باندھیں اور شدت سے باندھیں، بیدار کریں،
کچو کے لگائیں اور سونے نہ دیں غشی میں افاقہ ہو جانے کے بعد شراب میں بھگوئی ہوئی روٹی یا ایسی ہی
کوئی غذا دیں جو حرکت پیدا کرے اور طاقت کو تیزی سے واپس لائے۔ مثلاً حریرہ جات۔ (ارنجیانس)
غشی طاری ہو جائے تو چہرے پر ٹھنڈا پانی، یا عرق گلاب چھڑکیں، مشک اور خوشبودار اشیاء
سونگھائیں۔ عود و عنبر کی دھونی دیں۔ جوڑوں پر عرق گلاب، عرق آس، شراب آس، شراب
میسوس، زعفران، عود، تبک، گلاب وغیرہ کا طلاء کریں۔ ہاتھوں اور پیروں کو باندھیں، دبائیں اور
مریض کو بالکل سونے نہ دیں۔ بال اور کان کھینچیں، غشی جاتی رہے تو ایسے کھانے قریب کریں جن
میں عطریاتی خوشبو ہو، شراب میں بھگو کر روٹی دیں۔ غذا ایسی دیں جو تیزی سے طاقت بخشے مثلاً ماء

اللحم اور شراب سے تیار شدہ حریرہ، جسم کو گرمی پہونچانے کی تدبیر کریں تاکہ پہونچی ہوئی سردی کا ازالہ ہو جائے۔ مٹی اور کوئلہ کھانے کی خواہش کا ازالہ قافلہ، کبابہ صغار، کبابہ ہم وزن، سکر سب کے ہم وزن حل کر کے استعمال کرنے سے ہو جاتا ہے۔

مٹی کھانے کی عادت میں تریبہ ۲ گرام، حب افرنج ۲ گرام، سرخس ۷ گرام، میٹھج ۱۰۲ گرام کے ہمراہ بطور مشروب استعمال کریں۔ بار بار قے کرائیں۔ غذا میں شاہ بلوط، فستق، منقی، کشمش دیں۔ ہر تیسرے دن ایارنج فیکر اکٹی بار پلائیں۔ پیاز، کرویا، زبیب مغسول، سداب، فلفل، زنجبیل سے تیار کردہ چھوٹی پھلی کی یخنی دیں۔ اس غذا کے ہمراہ سرکہ کے ہمراہ کرفس دیں نیز شہد کے ساتھ بادام تلخ بھی۔

چوتھا باب

ہیضہ، کھانے کے بعد ہمیشہ قے ہونا، متلی، سانس لوٹنا، مسکن صفراء اور بھوک کی زیادتی میں استعمال ہونے والی دوائیں

ہیضہ کا نام مرہ صفراء سے مشتق ہے مگر بعض لوگوں کا خیال یہ ہے کہ مرہ صفراء ہیضہ کا سبب ہوتا ہے۔ (جالینوس)

قے معدہ کی اشیاء کا معدہ کے اوپر بوجھ بن جانے سے لاحق ہوتی ہے۔ معدی اشیاء معدہ پر بوجھ حسب ذیل صورتوں سے بنتی ہیں:

۱۔ اشیاء کی کثرت ہو۔

۲۔ ترشی، نمکییت یا تلخی وغیرہ سے یہ اشیاء سوزش پیدا کر رہی ہوں۔
معدہ کے اندر کی جو خلط موجود ہوتی ہے اس کی یہ شان نہیں ہوتی کہ ہضم ہو کر غذا بنے۔ مثلاً بلغم شیریں اور چکنا بلغم۔ غذا نہ بننے والی چیزوں کو معدہ دفع کر دینے کا مشتاق ہوتا ہے۔ انقلاب تنفس اور متلی کی ایک قسم ایسی ردی رطوبتوں سے پیدا ہوتی ہے جو معدہ کے طبقات کے اندر سرایت کر جاتی ہیں۔ علاج باب المعدہ کے مطابق ایارج فیرا سے کریں۔ انقلاب تنفس کچھ جید الکلیفیت رطوبتوں سے بھی لاحق ہوتا ہے مگر ان رطوبتوں سے فم معدہ بھیگ کر ڈھیلا (مسترخی) ہو جاتا ہے۔ جس سے متلی اور ثقل اشتھا ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

متلی فقدان اشتھا کے مستحکم ہو جانے کو کہتے ہیں اس نکتہ سے یہ استدلال کیا جائے گا کہ متلی فم معدہ کی بیماریوں میں داخل ہے۔ (مؤلف)

فم معدہ سے عارض ہونے والی متلی رطوبتوں کا نام ہے جس کا شافی علاج قابض ادویات ہیں بشرطیکہ رطوبتیں جرم معدہ کے اندر پیوست ہوں نہ اس کے ساتھ چپکی ہوں۔ جرم معدہ میں پیوست اور چپکی ہوں تو ضرورت ہوتی ہے کہ قابض ادویات کے ساتھ سرکہ اور افادیہ جیسی ملطف ادویات بھی ہوں۔ (جالینوس)

متلی گرم اور اضطراب انگیز ہوتی ہے جیسا کہ ہیضہ میں ہوتی ہے یا ایسی ہوتی ہے جیسی معدہ کے مریضوں میں ہوتی ہے۔ فم معدہ کی جانب مرہ مادہ کے انصباب سے ہونے والی متلی کا شافی علاج یہ ہے کہ گرم پانی کے ذریعہ کئی بار قے کرائی جائے اس کے بعد فم معدہ کی عطری ادویات اور تعدیل پیدا کرنے والی مقوی معدہ غذائیں یکے بعد دیگرے دی جائیں یعنی قے کرائی جائے اور مذکورہ غذائیں دی جائیں۔ متلی معدہ کے اندر کسی لیسدار شے یا کسی خراب چیز کے موحود ہونے سے بھی ہوتی ہے اس کا علاج یہ ہے کہ قے کرائی جائے پھر معدہ کو طاقت دی جائے۔ قے کے بغیر ہونے والی متلی ان خراب رطوبتوں کی وجہ سے ہوتی ہے جو معدہ کے اندر سرایت کر جاتی ہیں یا ایسی رطوبتوں سے ہوتی ہے جو خراب نہیں ہوتیں۔ رطوبتوں کی خرابی کا اندرازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ مریض کو پیاس معلوم ہوتی ہے اور التھاب وغیرہ ہوتا ہے۔ علاج یارج فیرا ہے۔ غیر ردی رطوبتیں کبھی زیادہ ہوتی ہیں کبھی لیسدار ہوتی ہیں دونوں میں فرق یہ ہے کہ غیر لیسدار رطوبتیں قابض ادویات کے ذریعہ اور لیسدار رطوبتیں صرف ملطف قابض ادویات ہی سے سکون پاتی ہیں۔ حاصل یہ ہے کہ متلی کا تمام علاج یہ ہے کہ یارج کے ذریعہ مسہل دیا جائے اور کیلی اور لطیف عطری ادویات کے ذریعہ قے کرائی جائے۔ (مؤلف)

”انقلاب تنفس“ کا ایک مفہوم فقدان اشتھاکا ہے اور ایک مفہوم بعد از طعام ہونے والی متلی کا ہے۔ کچھ لوگ کھانا کھا لیتے ہیں تو یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ انہیں یقین ہوتا ہے کہ تیز حرکت ہوئی تو فوراً متلی ہونے لگے گی۔ یہ عارضہ بعض اوقات فقط فم معدہ کے ضعف کی وجہ سے ہوتا ہے کیونکہ کمزور ہونے کی صورت میں کھانے پر معدہ کی گرفت نہیں ہوتی۔ جیسا کہ تجویف معدہ پورا کا پورا منقبض ہو جاتا ہے تو یہ حالت دیکھی جاتی ہے۔ بعض اوقات اس کیفیت کے ساتھ فم معدہ کے اندر تھوری مقدار میں ردی رطوبت مقید ہوتی ہے۔ زیادہ مقدار میں اور زیادہ خراب رطوبتوں سے انقلاب تنفس ہو جاتا ہے۔ گو انسان نے کھانا نہ کھایا ہو۔ انقلاب تنفس خراب سوء مزاج سے بھی لاحق ہوتا ہے جو فم معدہ میں پیدا ہو جاتا ہے۔ کبھی یہ فم معدہ کے استفراغ سے کثیر المقدار غیر ردی کیفیت والی رطوبت کے ذریعہ بھی لاحق ہوتا ہے کیونکہ اس رطوبت کی وجہ سے فم معدہ ڈھیلا پڑ جاتا ہے۔ ایسی صورت میں قابض ادویات کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ رطوبت اگر عضو کی گہرائی تک پہنچ گئی ہو اور غلیظ یا لیسدار ہو تو شفاء کے لئے قابض ادویات کافی نہیں ہوتیں۔ اس وقت ضرورت ہوتی ہے کہ ان کے ساتھ سرکہ، سببین اور افادیہ جیسی ملطف ادویات شامل کی جائیں۔ یہ رطوبت زیادہ ہو نہ لیسدار ہو تو قابض ادویات شافی علاج ہے۔ انقلاب تنفس کے ساتھ پیاس زائل ہو اور التھاب

کم ہو تو قابض ادویات کے ہمراہ گرم افادہ شامل کریں کیونکہ بیماری سرد ہوتی ہے۔ ساتھ میں پیاس اور التهاب ہو تو سرکہ اور سکنجبین وغیرہ جیسی ملطف دوائیں دیں۔ حسب ذیل دوا شدید انقلاب تنفس کے لئے موافق ہے۔ انار ترش مقشر نچوڑ کر ۴۰۰ گرام، عصارہ نعتج ۱۲۰۰ گرام لیکر اس قدر جوش دیں کہ گاڑھاپن آجائے قبل از طعام استعمال کریں۔

دیگر:

بہی، زعفرور ترش مقشر، سماق، جوش دیکر پانی لی لیا جائے پھر اس پر اس پانی کا ایک چوتھائی حصہ شہد ڈال کر گاڑھا کر لیں۔

انقلاب تنفس میں مفید یہ ہے کہ مذکورہ دوا کے اندر کوئی مخدر دوا شامل کی جائے کیونکہ اس سے نیند آجائے گی اور تکلیف میں سکون ہو جائے گا۔ خلط کے اندر نفع واقع ہوگا۔

حسب ذیل قسم کے شربت سے درد میں سکون ہو جاتا ہے:

سماق، دانہ انار، حب الّاس، تخم بنج، ہم وزن پانی میں جوش دیں۔ پانی کو شہد کے ذریعہ گاڑھا کر لیں اور استعمال کریں۔ (جالینوس)

مخدرات میں کچھ چیزیں قئے آور ہوتی ہیں میرے خیال میں بنج کا شمار اسی قسم میں ہوتا ہے لہذا اس سے اجتناب کریں۔ (مؤلف)

بنا برائیں قرص کا نسخہ:

سک، پوست فستق، گل سرخ، آس، سماق، افیون، قرص بنالیں اور ساڑھے چار گرام پلائیں متلی کو سکون دیتا اور نیند لاتا ہے۔ (مؤلف)

بیمار کے سامنے سونگھنے کے لئے کوئی ایسی چیز رکھیں جو خوشبودار ہو اور کچھ مخدر تاثیر بھی اس کے اندر ہو۔

شربت کا نسخہ:

تمر ہندی، خشخاش، تخم بنج، بہی جوش دیں حتیٰ کہ سرخ ہو جائے، پھر جو شانہ قسب شامل کر کے اس کا پانی گاڑھا کر لیں اور پیئیں۔ (جالینوس)

مخدرات شامل کر دینا کافی ہے۔ (مؤلف)

مذکورہ بالا نسخہ گرم بیماریوں کے لئے عمدہ ہے۔ قئے بعد از طعام ہو تو اس پر اعتماد کریں کیونکہ

اس طرح کی قئے معدہ کے بیحد کمزور ہو جانے سے لاحق ہوتی ہے۔ قبل از طعام قئے معدہ کے اندر موجود ردی اور خراب رطوبت کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اس کا شافی علاج لیارج فیکرا ہے۔ (جالینوس) وہ دوا جس کے اندر پوست بنخ بیروج شامل کی جائے خشک طبیعت کے بیحد مخالف ہوتی ہے لہذا اس سے اجتناب کریں۔ اسقلمادوس انقلاب تنفس کے لئے تجویز کیا گیا ہے۔ مصطلکی ۴۰۰ گرام، بنخ بیروج ۱۰۰ گرام عصارہ نعنع میں گوندہ لیں اور آب سرد کے ہمراہ ساڑھے چار گرام بطور مشروب استعمال کریں۔ (جالینوس)

یہ دوا عمدہ ہے۔ پوست بنخ بیروج میں اندیشہ اتنا نہیں ہے جس کا اظہار جالینوس نے کیا ہے۔ ہیضہ میں گرم بیماریوں کے موقعہ پر اسے استعمال کریں۔ خشکاش سیاہ سب سے عمدہ مخدر دوا ہے کیونکہ اس میں غذائیت ہوتی ہے۔ لہذا اس پر اور افیون پر اعتماد کریں (مؤلف)

معدہ کے اندر معدہ کے منافی اور ادویہ کی طاقتوں کے مشابہ پیپ ہوتی ہے تو شدید قئے ہوتی ہے۔ اس سے تکلیف سخت ہوتی ہے۔ بایں ہمہ معدہ کمزور ہو تو برائی اور زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ مقصود یہاں یہ ہے کہ قئے اور تقویت معدہ کے ذریعہ پیپ کا ازالہ کر دیا جائے۔ معدہ کی تقویت کے لئے خوشبودار چیزیں مثلاً افادیہ اور تخم کرفس اور انیسون جیسے بزور استعمال کئے جائیں کیونکہ خوشبودار چیزوں سے متلی کو سکون ہوتا ہے جیسا کہ بدبودار چیزوں سے متلی پیدا ہوتی ہے۔ خوشبودار چیزیں معدہ کو طاقت بخشی اور انقلاب تنفس کو سکون دیتی ہیں۔ اسی کے ساتھ یہ بات بھی ہو جائے کہ چیز خوشبودار ہونے کے علاوہ کھانے کے قابل بھی ہو تو صدیدی متلی میں اس کا مفید ہونا زیادہ سزاوار ہے مثلاً قرص امارولیس۔ ترکیب دینے والے نے اس میں انیسون اور تخم کرفس بعینہ مذکورہ مقصد کے تحت شامل کیا ہے کیونکہ اس میں عطریات اور غذائیت دونوں ہوتی ہیں۔ اس کے اندر افسعتین بھی شامل کر لیں کیونکہ اس سے فم معدہ کے اندر محبوس خراب اخلاط کا تسقہ ہوتا ہے۔ اخلاط نیچے آجاتے ہیں فم معدہ کو طاقت پہنچتی ہے۔ چاہیں تو اس کے اندر تھوڑی دار چینی بھی شامل کر لیں کیونکہ یہ تمام پیپ کی بدبو کے منافی ہوتی ہے۔ اس کے اندر تغیر پیدا کرتی ہے تھوڑا تحلیل بھی کرتی ہے اور اپنی خوشبو سے اخلاط ردیہ کے باعث پیدا شدہ تمام امراض میں کوئی کم مفید نہیں ہے۔ نسخہ کے اندر تھوڑی افیون بھی شامل کر لیں تاکہ معدہ میں تھوڑی بے حسی آجائے اور تکلیف نہ ہو۔ نیند آسکے اور اس سے جس مضرت کا اندیشہ ہے اس کی اصلاح جند بید ستر سے کر لیں۔

قرص:

ختم کرفس، انیسون، ہم وزن، افسنتین ۳/۲ جزء، مصطلکی ۳/۲ جزء، در اچینی ایک جزء، افیون ۳/۱ جزء، قرص بنالیں اور ہیضہ اور ایلاؤس میں پلائیں۔ کھانقے ہو جاتا ہو تو افیون کے برابر جند بید ستر بھی شامل کر لیں۔ (جالینوس)

یہ قرص مثالی ہے۔ لہذا اندیشہ نہ کریں۔ انقلاب معدہ اور شدید قے میں افیون جند بید ستر کے بغیر افویہ کے ہمراہ حسب ذیل نسخہ کے مطابق استعمال کریں:

دار چینی یکجز، پوست فستق یکجز، سنبل ۴/۱ جزء، سک ۴/۱ جزء گلنار ۴/۱ جزء لمحیہ الحیس ۴/۱ جزء، افیون ۴/۱ جزء، قرص بنالیں اور پلائیں اس طرح کی قرص کے مرکب جو قابض، عطریاتی اور مخدر ادویات سے تیار کیا جاتا ہے، کا مقصد یہ ہے کہ افسنتین وغیرہ کی طرح معدہ کا تسقہ کیا جائے۔ البتہ اسحالی کیفیت موجود ہو تو استعمال نہ کریں۔ (مؤلف)

مجفف اور قابض ادویات سے پیپ فنا ہوتی ہے۔ جرم معدہ میں سختی پیدا ہوتی ہے۔ عطریاتی دواؤں سے قلب کے اندر سکون ہوتا ہے۔ مخدر دوائیں حس کو کم کرتی اور نیند آتی ہیں لہذا ان دواؤں سے جو نسخہ تیار ہو گا وہ قے کی تمام قسموں کے لئے صحت بخش ہوگا، مسہل کے ذریعہ استفرغ کی ضرورت نہ ہوگی۔ (مؤلف)

جنہیں ہیضہ ہو جائے وہ مذکورہ قرص عرق و گلاب کے ہمراہ دواء فیلین یعنی فلو نیا کی طرح استعمال کریں۔ کثرت سے شراب اور مرطوب فواکھات وغیرہ کے استعمال سے انقلاب تنفس اس لئے عارض ہوتا ہے کہ رطوبتوں کی کثرت سے فم معدہ الٹ جاتا ہے لہذا اس کا علاج طاقتور قابض ادویات کے ذریعہ کریں۔ مثلاً یہ قرص دیں۔

گل سرخ، سماق، سک، گلنار، اقا قیا، شراب قابض کے ہمراہ قرص بنائیں اور استعمال کریں۔ (جالینوس)

معدہ کے اندر التهاب، بخار کے بغیر شدید کرب، غشی اور طاقت گر گئی ہو تو اوقات کے مابین آب تازہ کے ہمراہ دویاتین بار مذکورہ قرص کھلائیں۔ سکون ہو جائے جو فمھا ورنہ دوبارہ پلائیں اور تمام ضروری تدابیر اختیار کریں، پھر بھی بیماری موجود ہو تو ہاتھوں اور پیروں کو باندھ دیں اور مریض کو عرق سماق دیں۔ معدہ کے اندر سوزش موجود ہو تو معدہ کے اوپر تراشہ کدو برف میں ٹھنڈا کر کے یا برف، یا باہند، ستو اور سرکہ اور برگ کرفس رکھیں۔ التهاب اور کرب کے لئے مفید ہے۔

معدہ میں استرخاء پیدا ہو جائے اور مریض کو متلی ہونے لگے تو ختم خس ساڑھے چار گرام پانی کے ہمراہ دیں یا ایک چمچہ مصطلکی پلائیں۔ قے کے لئے پنڈلی اور بازو پر خردل سرکہ میں پیس کر رکھیں اور اسی حد تک باقی رکھیں کہ مذکورہ مقام سرخ ہو جائے۔ (ارنجبانس)

معدہ کی رطوبتوں کی وجہ سے جو متلی ہوتی ہے اس میں ضرورت یہ ہوتی ہے کہ ان رطوبتوں کو شدید قے لا کر خارج کر دیا جائے۔

شدید متلی کے لئے سفوف کا نسخہ:

گل خراسانی ابالی ہوئی۔ کبابہ اس کا چھٹا حصہ۔ کوٹ کر یکے بعد دیگرے تھوڑا تھوڑا پھانکیں۔ متلی کے اندر سکون ہوگا (جالینوس)

باب الغشی کے مطابق ہیضہ کے اندر شراب استعمال کریں۔ علاج کے لئے خوشگوار ماء اللحم اور بزور سے تیار شدہ مزیدار عمدہ چٹنی استعمال کریں اور شراب ریحانی انڈیلیس اور تھوڑی میدہ کی روٹی میں شامل کر کے دیں۔ تکلیف کی شدت میں حلق کے اندر اس دوا کو ٹپکائیں تو خواب آور ہوگی۔ سونے کے بعد تکلیف میں افاقہ ہو جائے گا۔ ماء اللحم میں شراب اور تھوڑی روٹی کچل کر شامل کر لیں اور مریض کو پلائیں۔ (مؤلف)

ہیضہ میں مراری قے ہونے سے جسم کے بعض مقامات میں تشنج ہو جاتا ہے بالخصوص وہ عضلات جو ساق کے اندر ہوتے ہیں استفراغ کے باعث تشنج کا شکار ہو جاتے ہیں۔ (بقراط)

انقلاب تنفس معدہ کی جانب انصباب صفراء کی وجہ سے ہوتا ہے۔ معدہ کی جانب صفراء کا انصباب دماغ پر چوٹ لگنے اور کسی بھی شدید درد کی وجہ سے ہونے لگتا ہے۔ شدید غم اور مزاج صفر اوی ہو تو بھوک کے وقت بھی اس کا انصباب شروع ہونے لگتا ہے۔ (بقراط)

حد سے زیادہ استفراغ بالخصوص دموی استفراغ کے وقت بھی۔ (مؤلف)

اور کسی بھی حالت کے ضعف معدہ میں بھی۔ (بقراط)

فصد کے وقت جس شخص کے معدہ کی جانب صفراء کا انصباب ہونے لگتا ہو تو اس پر بھی غور کر لینا مناسب ہے۔ (مؤلف)

قلق کا مفہوم یہ ہے کہ مریض ایک صورت سے ہمیشہ دوسری صورت کی جانب منتقل ہو۔ زیادہ تر یہ کیفیت اس شخص کو پیش آتی ہے جس کے فم معدہ کے اندر رطوبت اس حد تک ہو کہ فم معدہ میں سرایت کر گئی ہو۔ (بقراط)

صفراء کی قے کے بعد فم معدہ میں خفقان ہوتا ہے کیونکہ صفراء فم معدہ پر سوزش پیدا کرتا ہے۔ (جالینوس)

معدہ کی وجہ سے کرب اور اضطراب ہو مگر غشی کی حد تک نہ ہو تو ملی ہوئی شراب اس کا بالکلیہ ازالہ کر دیتی ہے کیونکہ معدہ کو اس وقت گرمی اور تعدیل کی ضرورت ہوتی ہے نیز اسے ہضم طعام میں بھی تعاون کی ضرورت ہوتی ہے۔ طاقتور ملی ہوئی شراب کا اثر یہی ہوتا ہے۔

ہیضہ کا مریض جس سے گرم چیزیں خارج ہو رہی ہوں اس کے لئے کوئی چری چیز موزوں ہوتی ہے اور نہ کوئی تر چیز۔ متلی بالعموم قے کے ذریعہ جاتی رہتی ہے کیونکہ اس کا علاج یہ ہے کہ جو خلط باعث ہو رہی ہے اس کا استفرغ ہو جائے یا نفع ہو جائے۔ (جالینوس)

کتاب الاغذیہ میں مجھے یہ عبارت نظر آتی ہے ”کھانے کے بعد جس کی طبیعت متلانے لگے اور قے ہو جائے تو قبل از طعام اسے کچھ پھسلانے والی چیزیں دیں۔ اس کے بعد نہایت تھوڑی غذا دیں۔ کچھ قابض خوشگوار پھل وغیرہ دیں۔ اس سے معدہ کے بالائی حصوں کو قوت پہنچتی ہے اور زیریں حصوں کو ضعف لاحق ہوتا ہے۔ اس طرح متلی اور قے کو سکون ہو جاتا ہے اور دست آنے لگتے ہیں۔ واضح رہے کہ شکم کا چل جانا قے کے لئے تسکین کا سب سے بڑا موجب ہے۔

ہیضہ میں ضما د کا نسخہ :

گل سرخ، صندل، ذریہ، کعک شامی، بنق کاستو، سک، مصطلی، بہی، ماء الآس، عرق گلاب۔ پورے شکم پر اس کا ضماد رکھیں۔ مریض کو مصطلی، قاقلہ، کندر، طباشیر، اور سنبل کا سفوف پلائیں۔

ہیضہ کے لئے جوارش قنہ :

بہی کھٹے سرکہ میں اچھی طرح جوش دیں پکنے کے بعد اچھی طرح کوٹ لیں اور اس پر پوست فستق، عود، راکم، قرنفل، کبابہ، سنبل الطیب، راسن خشک کردہ، مصطلی اور تھوڑی مشک ڈالیں، پھر شہد میں سرکہ جوش دیکر گاڑھا کر لیں اور مذکورہ دوا اس میں گوندہ کو محفوظ کر لیں۔ (مؤلف)

کعک (سوکھی روٹی) یا میدہ کی روٹی کسی خوشبو کے ہمراہ پانی میں بھگو کر مریض کو کھلائیں۔ اسے شراب پلائیں کہ سو جائے۔ عصارہ بہی ترش ۴۰۰ گرام، پرانی شراب ۴۰۰ گرام، سکر طبررز ۲۰۰ گرام، اس قدر جوش دیں کہ گاڑھا پین آجائے پھر اسے کبابہ، سک، مصطلی، اور خشک کے ذریعہ خوشبودار کر لیں۔ مذکورہ بالا بیماری میں مفید ہے۔ (مؤلف)

ہیضہ ختم اور نمکین چیز کھانے کے بعد بہ کثرت پانی پینے سے لاحق ہوتا ہے کیونکہ ایسے وقت میں مراق (پردہ شکم) ڈھیلا پڑتا ہے اور اخلاط سب کے سب آنتوں کی جانب دفع ہونے لگتے ہیں، مریض پانی بہت پیتے ہیں اور قے کر دیتے ہیں۔ معدہ کے اندر فتور ہو تو پانی پینے سے حتی الامکان باز رہیں۔ تھوڑا سکون ہو جائے تو دانہ انا، تمر ہندی، محروث اور انجدان بھگو کر بطور مشروب استعمال کریں۔ (یہودی)

متلی اور قے ہو رہی ہو مگر صفراء کی علامتیں موجود نہ ہوں اور نہ ہی کوئی حرکت ہو تو یاد رہے کہ معدہ کے اندر بلغم اور کچھ لیسدار چیزیں موجود ہوں گی لہذا مریض کو صبر کے ہمراہ تیار کردہ سکینجین اور ایارج فیقرہ وغیرہ جیسے ملطف چیزیں دیں۔ صفراوی متلی اور قے میں بیان کے مطابق ترش چیزیں دیں۔

ضعف کے وقت ہیضہ کے لئے ضماو:

گل سرخ، بھی، سیب، ماء الآس، صندل، سک، عود، مصطکی، کندر، ایک ایک جزء، میسون میں گوندہ کر سینہ، شکم اور کوکھ پر طلاء کریں۔ ضعف حد سے زیادہ ہو تو سیب اور میسون کے ہمراہ کک شامی کا لٹوخ استعمال کریں۔ (أهرن)

قے لیسدار بلغم کی ہو تو فیقرہ، سکینجین، قے اور روزہ کے ذریعہ علاج کریں، نقل و حرکت کرائیں تاکہ فضلات اکھڑ جائیں اور زیادہ پیدا نہ ہو سکیں۔ متلی شدید ہو تو بانس سوختہ کریں اور سرکہ شراب میں اسے ملا کر معدہ پر رکھیں۔ (طبری)

قے۔ خراب صفراء، بلغم، ضعف فم معدہ، فاسد غذاؤں یا ایسی بسیار خوری سے لاحق ہوتی ہے جو معدہ پر بہت زیادہ بوجھ بن جائے۔ حمی غب وغیرہ میں ہونے والی قے کا علاج سخت ٹھنڈے پانی اور آب افترج سے کریں۔ (أهرن)

اور رب سیب، ریاس، حصرم اور رب حماض اترج سے کریں۔ (مؤلف)

حمی نہ ہو تو حرف سے بنی ہوئی دوا دیں۔ (أهرن)

جو قے معدہ کے اندر موجود غلیظ فضلات سے اٹھتی ہے اور کبھی متلی پیدا کرتی ہے اس کا علاج سکینجین و صبر اور سقمونیا کے ہمراہ تیار کردہ سکینجین جیسی لطیف ادویات سے کریں۔ مریض کو تھکانے اور بھوک سے رکھنے کی تدبیر کریں تاکہ فضلات ہضم ہو سکیں، یہ فضلات قے کے ذریعہ خارج نہیں ہوا کرتے۔ فضلات تیرتے ہوں جس کی علامت یہ ہے کہ قے ہو رہی ہوگی تو اسے مولیٰ اور سکینجین

اور ضرورت ہو تو اس سے بھی زیادہ طاقتور دوا دیکر قئے کرادیں۔ (جالینوس)

قئے کی کچھ قسمیں ان فضلات سے پیدا ہوتی ہیں جن کا انصباب طحال سے ہوتا ہے لہذا تشخیص میں اسے بھی مد نظر رکھیں۔ قئے کے ساتھ طحال بھی مریض بھی ہوتی ہے چنانچہ جیسے طحال کے عارضہ میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ اسی طرح قئے کے اندر کمی و زیادتی ہوتی رہتی ہے۔ (مؤلف) مسلسل متلی ہو رہی ہو تو معدہ کی حالت معلوم کریں۔ حرارت کی علامتیں فقط سوء مزاج کا پتہ دے رہی ہوں تو سرد پانی، سرکہ اور شراب دیں، سرکہ اور پانی پلائیں۔ دہی دیں، مگر زیادہ نہیں تھوڑی تھوڑی دیں۔ بروقت کی علامات نمایاں ہوں تو کمونی فلافل وغیرہ دیں۔ معدہ کے اندر مواد ہو تو اس کے لئے باب المواد کا مطالعہ کریں۔ کبھی قئے معدہ کی ردی خلط کی وجہ سے ہوتی ہے۔ علاج یہ ہے کہ اس کا استفراغ کر دیا جائے۔ فساد معدہ کے باعث کبھی مسلسل قئے ہونے لگتی ہے اب انار ترش ۳ جزء و عصارہ ۱ نصف یکجزء جوش دیکر گاڑھا کریں اور مریض کو پلائیں۔ (بولس) اس میں کندر، پوست فستق، سک اور عود شامل کریں۔ (بولس)

ہیضہ ہضم قریب کی خرابی سے لاحق ہوتا ہے۔ یہ خرابی اس لئے ہوتی ہے کہ کھانا زیادہ مقدار میں لے لیا جاتا ہے یا کھانا خود خراب ہوتا ہے یا پھر جسم کے اندر خراب اخلاط موجود ہوتے ہیں ساتھ میں ثقل کا احساس اور سوء ہضم موجود ہو تو نیم گرم پانی پلانے پر مریض کو ابکیاں آئیں گی۔ مریض کے لئے قئے کرنا دشوار ہو تو ملین شکم دوا دیں حتیٰ کہ شکم ہلکا ہو جائے تو روغن مصطکی اور شراب سے اس کی تدہین کر کے اوپر سے کمبل اوڑھادیں اور مریض کو دیر تک سونے دیں۔ (بولس) یہ تخمہ اور ہیضہ سے قبل کی حالت کا علاج ہے۔

قئے اور اسہال زیادہ ہو رہے ہوں تو پھلوں کے رس اور معدہ کے لئے مقوی ضما د استعمال کریں۔ پیاس سخت ہو تو تخم خیار آب سرد کے ہمراہ دیں نیز وہ ساری چیزیں استعمال کریں جو پیاس کو تسکین دیں۔ شراب قابض کے ساتھ روٹی کھلائیں بشرطیکہ بخار نہ ہو۔ بخار ہونے کی صورت میں رب حصرم دیں۔ زیادہ ہو تو معدہ پر شکاف لگائے بغیر بڑے چپنے لگائیں۔ چپنے لگا ہو تو اسی حالت میں کھانا کھلائیں۔ ہاتھوں اور پیروں میں تشنج ہو جائے تو گرم زیت یا موم اور قیر و طی و کپڑے کی دھجیاں قیر و طی سے لت پت کر کے ان پر رکھیں اور ان پر نیم گرم پانی کا نطول کریں۔ کسی خواب آور دوا کے ذریعہ خندلائیں۔ بیماری کا ازالہ ہو جائے تو مریض کو حمام میں داخل کریں۔ غذا میں چوزے اور ایسی چیزیں دیں جو قوت کو واپس لاسکیں تھوڑی شراب پلائیں۔

جس مریض کے معدہ میں متلی ہوئے بغیر کھانا نہ رکتا ہو اور جو مریض کھائی ہوئی چیزیں کل

کی کل قئے کر دیتا ہو اس کے علاج کے لئے باب المعده کا مطالعہ کریں۔ ان کے لئے ضماہ کے ایسے نسخے موجود ہیں۔ جن کے اندر کھجور اور قابض چیزیں شامل کی جاتی ہیں اور معده پر رکھنے کی سفارش کی جاتی ہیں۔ سماق، کندر، ہم وزن کوٹ پیس کر دیں۔ (أهرن)

ہیضہ کے باب میں سب سے پہلے تخمہ اور اس کے علاج کا عنوان آتا ہے۔ اس کے بعد اس مریض کا ذکر ہوتا ہے جو کھائی ہوئی تمام چیزیں قئے کر دیتا ہے۔ لہذا باب المعده کا مطالعہ کریں، اس کے اندر آرد حلبہ اور شہد کے ضماہ کا نسخہ موجود ہے اور اس مریض کو دیا جاسکتا ہے جو غذا کو معده کے اندر روک نہیں پاتا۔ اسی طرح باب زلق الامعاء کا مطالعہ کریں۔ اس کے اندر کھجور اور پھلوں کا نسخہ ملے گا۔ مریض کو رب نعنایا رب انار عرق نعنایا کے ہمراہ دیں یہ اسی قسم کی قئے کے لئے عمدہ ہے کیونکہ اس کا سبب فساد معده ہوتا ہے۔ اس کے اندر سماق، کندر ناخواہ اور زیرہ بھگولیں۔ سیاہ قئے جو بخار یا کسی بیماری کے بغیر ہو رہی ہو طحال کی کمزوری سے ہوتی ہے۔ (مؤلف)

متلی، قئے اور دست کے لئے اسکندر سے روایت شدہ شربت کا نسخہ:

بہی، سماق، نبق، تمر ہندی، دانہ انار ترش جوش دیں اور اسی میں کندر شامل کریں۔ سماق یک کف دست، نبق یک کف دست اچھی طرح جوش دیں پھر صاف کر لینے کے بعد اس میں کندر اور مصطلی شامل کریں۔ (مؤلف)

ہیضہ کے علاج کو دفع نہیں کیا جاسکتا کیونکہ اس طرح مریض کو آپ موت کی جانب دفع کر دیں گے۔ ہیضہ شیریں، چکنے اور زیادہ کھانے کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے۔ شکم کے اندر صفراء زیادہ ہو جاتا ہے تو اپنی کثرت کی وجہ سے حرکت کرنے لگتا ہے۔

یہ کثرت سرد پانی پینے اور اس میں حمام کرنے سے بھی ہیضہ ہو جاتا ہے۔

متلی شدید ہو مگر قئے نہ ہو رہی ہو قبل ازیں غذائی بوجھ محسوس ہو تا رہا ہو تو مریض کو ایسی چیز پلائیں جو قئے کے اندر حرکت پیدا کرے مثلاً نمگرم پانی کے ساتھ شہد پلائیں اور شکم کو نرم کریں۔ مریض شہد لینا پسند نہ کرے تو نمگرم پانی دیں، قئے ہو یا نہ ہو اسے سو جانے کی تاکید کریں، شکم کو روغن نار دین سے گرم رکھیں۔ اس سے قئے اور دست کا ازالہ ہوگا۔ بعد از آن مریض کو حمام میں فوراً داخل کریں اور کھانے میں ہلکی چیز دیں جسے معده ہضم کر لے۔ یہ ناقص ہیضہ ہوتا ہے۔ ہیضہ اگر صفراء کے چلنے اور صفراوی قئے کثرت سے کرنے کی وجہ سے لاحق ہو تو اسکو ہیضہ کامل کہتے ہیں۔ مقوی معده اور عام مقوی ادویات استعمال کریں قے اور دست میں کثرت ہو تو روٹی شراب

میں بھگو کر دیں، ہیضہ کبھی خربوزہ کھانے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ کیونکہ خربوزہ معدہ کے لئے ردی اور قئے آور ہوتا ہے۔ صفراء کی جانب منتقل ہو جاتا ہے۔ مریض کو اگر بخار ہو یا شدید حرارت تو نمہ کورہ غذا نہ دیں بلکہ روٹی رب حصرم کے ساتھ دیں۔ (اسکندر)

مریض کمزور ہو جائے تو روٹی شراب کے ہمراہ دیں۔ قئے زیادہ ہو تو جو شانہ نفع دیں اور سب میں شراب شامل کریں کیونکہ طبیعت کو یہ تیزی سے طاقتور اور کمزور معدہ کو مضبوط بناتی ہے۔ ہیضہ تو ضعف معدہ کا نام ہوتا ہے۔ پہلوؤں کو جو سرد ہو گئے ہوں ملیں حتیٰ کہ گرم ہو جائیں۔ گرم روغنیات کی ترمیم کریں۔ مروڑ اور قئے شدید ہو تو ناف اور معدہ پر پچنہ لگائیں۔ معدہ کے ارد گرد پچنہ لگانے سے قئے رک جائے گی۔

حرارت اور پیاس شدید ہو اور قئے اور دست کے ذریعہ صفراوی چیز کا اخراج ہو رہا ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ بیماری معدہ کے اندر کثرت سے صفراء کے پیدا ہو جانے سے لاحق ہوئی ہے۔ لہذا ممکن حد تک استفرغ کریں۔ پھر غذا دیں، مبرد ضاد اور شربت استعمال کریں، مریض کو سرد پانی اور رب حصرم پلائیں۔ تراشہ کدو، صندل، حصرم، روٹی، اور بھی کا ضاد رکھیں۔ طبیعت میں قوت ہو اور دست کمزور آ رہا ہو تو قئے آور تدبیر کریں۔ مریض کو کسی قدر سقمونیا دیں تاکہ دست آجائیں اور صفراء سے نجات مل جائے۔ فیقرہ کے ساتھ نہ دیں کیونکہ دست لاتے وقت اس سے متلی میں تسکین ہوتی ہے مگر کھانے کی اشتہا پیدا ہوتی ہے۔ اس حال غالب ہو تو ہاتھوں کو بندھ دیں۔ قئے غالب ہو تو پیروں کو بندھ دیں پھر جنگا سے پر پٹی باندھ دیں اور یکے بعد دیگرے کھولتے رہیں۔ ہاتھ پیر ٹھنڈے ہو جائیں تو مالش اور گرم پانی کے ذریعہ گرمی پہنچائیں حتیٰ کہ گرم ہو کر سرخ ہو جائیں۔ پھر انہیں کسی گرم چیز میں لپیٹ دیں تاکہ حرارت محفوظ رہے۔ یہ طریقہ دافع قئے ہے۔

اچانک دست شروع ہو جائیں تو اس میں آب سرد کے ساتھ ملی ہوئی شراب لینا اور حمام کرنا مفید ہے۔ (اسکندر)

شدید ہیضہ کے لئے مصلح:

مصطکی، کندر، قرافل، عود، گل سرخ، صندل، گلنار، میسون کے ہمراہ معدہ پر طلاء کریں۔

(شمعون)

قئے کی ایک قسم ایسی بھی ہے جس میں جگر کیلوس کو جذب نہیں کر پاتا۔ (الاختصارات)

علامت یہ ہے کہ اس کے ساتھ درد جگر کی علامات نمایاں ہوں۔ (مؤلف)

کھانا کھاتے ہی فوراً قے ہو جائے تو ریشہ حنظل ماء العسل میں شامل کر کے بطور مشروب استعمال کریں، مفید ہے۔

کھانے کے بعد زیرہ اور سماق پلائیں۔ قابض اور عطریاتی اشیاء دیں اور ان کے اندر جس چیز میں پھسلانے کی تاثیر ہو اسے مقدم رکھیں۔ (مؤلف)

جن مریضوں کو صفر اوی قے حد سے زیادہ ہو وہ حسب ذیل نسخہ کا ضاد استعمال کریں:

سماق، اقاقیا، گلنار، پوست انار، جو شانده، مازو، سرکہ، کعک میں شامل کر کے ضاد بنالیں۔

غذا تھوڑی تھوڑی دیں۔ قے ہو جانے کے بعد پھر دیں، معدہ پر بڑے بڑے آتش پیچنے لگائیں۔ مرہ سوداء قے کرنے والے کا شکم پھولا ہوا ہو تو خالص سرکہ گرم کر کے اون کے ایک ٹکڑے میں تر کریں اور معدہ پر اس کا ضاد رکھیں۔ (اریہاسیس)

معدہ گرم ہوتا ہے تو قے کی تحریک ہوتی ہے۔ ہاتھ پیر گرم ہوتے ہیں تو معدہ گرم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح معدہ سرد ہوتا ہے تو ہاتھ پیر سرد ہو جاتے ہیں۔ (اغلو قن)

لہذا ہیضہ میں ہاتھوں اور پیروں اور معدہ کو سرد کریں۔ (مؤلف)

کھانا مسلسل قے کرنے والے کے لئے قرص کوکب مفید ہے۔ جب بھی غذا لی جائے قے ہو جائے تو واضح رہے کہ معدہ کے اندر بہ کثرت رطوبت ہوگی۔ فیقر اس کا اخراج کرے گی۔ (فیلغر غورس)

اندیشہ ناک قے میں قرنفل ساڑھے چار گرام اور ایک سکر چپانی استعمال کریں۔ (طیب نامعلوم)

دو مقالے منسوب بہ جالینوس:

معدہ کے اندر فساد غذا کا احساس ہو تو ہیضہ میں فساد مستحکم ہونے سے پہلے سرعت قے کر دینا مفید ہے۔ مریض قے نہ کرے تو پانی اور شہد دیکر قے کرائیں پھر گرم زیت کے ذریعہ معدہ کی تکمید کر کے مریض کو سلا دیں۔ فائدہ نہ ہو، مروڑ اور بے چینی اور متلی لاحق ہو تو مسہل دیں۔ استفراغ بہ کثرت ہوں حتیٰ کہ پیر ٹھنڈے ہو جائیں، سرد پینہ آجائے اور غشی طاری ہو جائے تو ہاتھوں اور پیروں کو اوپر سے باندھیں۔ دونوں ہاتھوں اور پیروں کی روغن سوسن قافل، نظر ان اور جند بید ستر سے مالش کریں اور غذا دیں۔ قے ہو جائے۔ تو دوبارہ دیں حتیٰ کہ مریض غذا کو قبول کر لے۔ شراب پلائیں اس سے نیند آجائے گی اور مریض کو آرام ہوگا۔ سینہ اور پسلیوں کے سروں کو

ٹولیں۔ یہاں سخت حرارت ہو تو برف سے ٹھنڈا کر کے ان پر ضماد رکھیں اس سے قے کے اندر سکون ہوگا کیونکہ اس طرح معدہ ٹھنڈا ہو جائے گا۔ (اطلاؤش)

ہیضہ کے ساتھ بخار نہ ہو تو شراب میں بھگو کر روٹی دیں۔ شراب میں ٹھنڈا پانی ملا ہوا ہو شکم کے زیریں حصہ پر بڑا پچنہ لگائیں۔ بیمار اگر توانا ہو تو اسے سرد پانی میں عرصہ تک بیٹھائیں اور قابض غذائیں دیں۔ (فیلمر غورس)

متلی فم معدہ پر کسی ثقیل شے کی وجہ سے یا کسی ایسی چیز کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے جو فم معدہ میں سوزش پیدا کرتی ہو۔ جیسا کہ غذا ترش یا چرپری ہو جاتی ہے تو یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ متلی کا سبب سوء ہضم یا ایسے فضلات جن کا انصباب جسم سے معدہ کی جانب ہوتا ہے وہ لیسہ اور چیزیں بھی ہوتی ہیں جو معدہ کے اندر اکٹھا ہو جاتی ہیں۔ الغرض جو چیز ہضم نہیں ہوتی معدہ اسے روک نہیں پاتا۔ اور اسے دفع کرنے کے لئے مجبور ہوتا ہے۔ (حنین)

کیسے وہ اسے نیچے سے دفع نہیں کرتا ہے جبکہ خون ہضم نہیں ہوتا تو طبعی طور پر قریب ہونے کی وجہ سے قے کی تحریک کرتا ہے۔ (مؤلف)

کوئی چیز کھائے بغیر قے کی تحریک ہوتی ہو تو اس کا سبب وہ ردی اخلاط ہیں جو سوزش پیدا کرتے ہیں۔ جس میں سکون قے کے ذریعہ ہوتا ہے۔ کم ہونے کی صورت میں قے نہ ہوگی، اس لئے متلی موجود رہے گی۔ یہ اخلاط کبھی صفراوی اور کبھی بلغمی ہوتے ہیں علاج یا تو استفراغ ہے یا انہیں نفع دینا۔ البتہ صفراوی اخلاط کے اندر قح دینا ممکن نہیں ہے کیونکہ صفراوی خلطوں کا موزوں ہونا کبھی ممکن نہیں ہوتا۔ نفع سکون، نیند اور بھوکا رہنے سے ہوتا ہے۔ صفراوی اخلاط میں اگر وہ شدت سے چپکے ہوئے نہ ہوں تو مریض کو دلیہ کا پانی، سکنجبین یا آب گرم پلائیں۔ شدت سے چپکے ہوئے ہوں تو زوردار طریقہ سے ان کا استفراغ کریں۔ ضعف یا بخار ہونے کی وجہ سے ایسا ممکن نہ ہو تو ایسی غذاؤں کے ذریعہ تعدیل پیدا کریں جس کے لئے وہ مناسب وقت میں مناسب ہوں۔ تپ زدہ ہونے کی صورت میں زیادہ طاقتور غذائیں نہیں دی جاسکتی۔ کمزور ہونے کی حالت میں طاقتور غذائیں تھوڑی تھوڑی مقدار میں دی جاسکتی ہیں۔ بخار باریوں سے آتا ہے تو مریض کو ایارج کے ذریعہ جسم کے صاف ہونے کا مسہل دیں۔ بخار نہ ہو تو تاخیر سے کام نہ لیں کیونکہ اس طرح معدہ کی جھلیوں سے وہ اخلاط اکٹھا کیں گے جن کا الگ ہونا مشکل ہو چکا ہے۔ قے کبھی ضعف معدہ سے ہوتی ہے۔ معدہ کھانے کو روکنے کی طاقت نہیں رکھتا لہذا تو اسے وہ نیچے کی جانب یا اوپر کی طرف جو پہلو کمزور ہوتا ہے اسی جانب پھینک دیتا ہے۔ بعض لوگوں کو یہ کیفیت بھی پیش آتی ہے کہ کھانے کے بعد طبیعت کے

اندر معمولی سی حرکت محسوس ہوتی ہے تو فوراً قےء کر دیتے ہیں۔ یہ کیفیت اس رطوبت کی وجہ سے لاحق ہوتی ہے جو معدہ کو بھگو دیتی ہے۔ علاج یہ ہے کہ کچھ مسخن ادویات کے ہمراہ قابض دوائیں استعمال کریں۔

قرص:

حرارت کی وجہ سے ہونے والی متلی درد کو سکون دیتی اور نیند لاتی ہے۔ تخم گلاب ۳۶ گرام، حب الہاس سیاہ منقی ۴۵ گرام، تخم بنج ۳۰۶ گرام پیس کر چھان لیں اور تھوڑی بقدر ضرورت عمدہ شراب میں گوندہ کر اوپر سے قسب لگھلی دور نمودہ ۱۰ عدد ڈالیں۔ مریض کو شراب اور ایک قرص دیں۔ قرص کمی و بیشی کے اعتبار سے ۵ گرام تک دیں۔ (حنین)

مخدر اور مسکن درد ادویات کے مرکبات کا مقصود نرمی اور تھوڑی غرائیت اور ردی اخلاط کے لئے خوشبودر ادویات کی تجویز کا مقصد عطریت (خوشبویت) پیدا کرنا معلوم ہوتا ہے۔ مذکورہ بالا قرص سے بھی زیادہ عمدہ حسب ذیل نسخہ ہے:

مصطکی ساڑھے تین گرام، تخم گلاب ساڑھے تین گرام، نشاستہ ساڑھے تین گرام، طباشیر ساڑھے تین گرام، تخم بنج ساڑھے تین گرام، عود ۵ ملی گرام، گل سرخ ۷ گرام، افیون ۲ گرام، مقدار خوراک ساڑھے چار گرام متلی فوراً رک جائے گی اور مریض سو جائے گا۔ بروقت ہو تو نسخہ کے اندر سنبل وسعد ڈالیں، گل سرخ وغیرہ القط کر دیں۔ بخار و ہیضہ وغیرہ ہو تو اسے میہ یا شراب کے ہمراہ پلائیں۔ یہ خواب آور ہے۔ اور اسی پر ہیضہ کے علاج کا شیرازہ ہے۔ (مؤلف)

ہیضہ میں نہایت مفید افسنتین کے ہمراہ تیار شدہ قرص کو کب ہوتی ہے اسے ملی ہوئی شراب کے ساتھ پلائیں۔ اس کا ذکر باب المعده میں آچکا ہے۔ (جالینوس)

متلی میں دانہ انار ترش ۱۰۵ گرام، نفع ۵، کرفس ۵، پوست فستق ۱۲۰۰ گرام پانی میں اتنا جوش دیں کہ ۴۰۰ گرام باقی بچے، پھر اس میں کندر ذکر ساڑھے ۷ گرام، عود پسا ہوا ساڑھے تین گرام، سک عمدہ ساڑھے تین گرام شامل کر کے استعمال کریں۔ (جالینوس)

جس خاتون کے شکم میں کھانا نہ رکنا ہو کھانے کے بعد اس کے ہاتھوں اور پیروں کو دبائیں معدہ کے اوپر قابض تکمید کریں۔ مریضہ منہ کے اندر دانہ انار قابض پکڑ کر رکھے۔ (جالینوس)

کھانا قے کر دینے والے کے لئے مرہم:

خردل، کف دریا، حبث، سن الماء، کبریت، تخم انجرہ، پرانا زیت۔ (افریطن)

ابن سرائیون کی حسب ذیل تحریر نظر سے گزری ہے:

کھانے کے بعد جو شخص قے کر دیتا ہے اس کا فم معدہ بیکہ تنگ ہوتا ہے۔ معدہ کے طبقات میں اندر دھنسنے ہوئے ردی اخلاط ہوتے ہیں جب تک مریض غذائیں نہیں لیتا۔ قے کرنا ممکن نہیں ہوتا ہے۔ کھا لینے لینے کے بعد قے کرنا ممکن نہیں ہوتا ہے (مؤلف)

فرق بیان کرنا ضروری ہے ضعف معدہ کی وجہ سے ہونے والی قے میں اشتہا کمزور اور قبل از طعام طبیعت میں متلی نہیں ہوتی ہے معدی خلط کی وجہ سے لاحق ہونے والی قے میں قبل از طعام جی متلا تا ہے۔ طبیعت رک جائے تو قے بیکہ مشکل ہو جاتی ہے مؤخر الذکر کا علاج ایارج اور مقدم الذکر کا علاج بعد از طعام قابض چیزیں ہیں۔ (مؤلف)

قے صغریٰ کے ساتھ شکم خشک ہو تو سب سے پہلے حقنوں کے ذریعہ شکم کو نرم کریں۔ پھر رب انار اور سیب دیں۔ تاکہ باقیماندہ صفراء میں تعدیل ہو سکے۔ حالت حد سے زیادہ بڑھی ہو اور مذکورہ ترش و خوشبودار چیزوں سے فائدہ نہ ہو رہا ہو تو باسلیق کی فصد کھولیں تاکہ صفراء کے التهاب میں سکون پیدا ہو۔ ساقی اور ترش غذائیں وغیرہ دیں۔ دھنیا کا استعمال زیادہ کریں۔ اور معدہ پر ضما د رکھیں۔ قے بلغمی ہو تو علاج قے آور دوا کے ذریعہ شروع کریں۔ پھر طلیح ادویات، رب سیب، شراب ریحانی، رب انار جنگلی ہمراہ فودنج، مصطکی، قرنفل اور سنبل وغیرہ یعنی عود، مسک، نمام، برگ اترج، زیرہ، شربت افستین دیں، نیز دوا المسک تلخ، مرزنجوش، جوارش بھی جیسی چیزیں استعمال کریں۔ غذاؤں کو قرنفل، دارچینی، جوزبوا، خولجان وغیرہ کے ذریعہ خوشبودار کر لیں۔ معدہ پر مسک، قصب الزیرہ، سنبل مصطکی، افستین، صبر عود اور قرنفل کا ضما د رکھیں۔ (ابن سرائیون)

قے اور اوپر کی طرف معدہ کی جانب خلطوں کے میلان میں تیز حقن، ہاتھوں اور پیروں پر ضما د رکھنا اور انہیں باندھنا مفید ہے۔ (جالینوس)

شدید قے میں بادام تلخ مفید ہے۔ اسے پانی میں گھس کر صاف کر لیں۔ یا حبہ خضراء یا سداب خشک ایک چمچ دیں۔ (طیب نامعلوم)

کھانا کھائے بغیر قے کی تحریک ہوتی ہو تو قیاس سے سابقہ سبب وغیرہ معلوم کریں، خارج ہونے والی شے بلغمی خلط ہو تو اسے نیند، آرام اور چادر سے سکون ہوگا، اس سے باعث مرض خلط ہضم ہو جائے گی۔ قے صغریٰ ہو تو اس کا اخراج ضروری ہے۔ سنجبین یا ماء الشعیر دیکر قے کرائیں۔ قے کا سبب اگر کوئی ایسی چیز ہو جو معدہ کے طبقات میں سرایت کر چکی ہو تو ایارج دیں۔ اس مقام پر کیلی چیزوں سے پرہیز کریں کیونکہ یہ برودت سے معدہ کو روکتی ہیں۔ بلغمی رطوبتوں اور معدہ کے ڈھیلے

پن میں تو یہ مفید ہوتی ہیں۔ خلط بلغمی کی علامت یہ ہے کہ پیاس ہوگی نہ شدت کرب، صفر اوی قے میں قابض ضما دوں کا استعمال مفید ہے۔ قے میں معدہ کے اوپر آتشی پکڑنے لگانا مفید ہے۔ زیادہ غذا تھوڑی تھوڑی مقدار میں کٹی بار دیں۔ مرہ سوداء کی قے میں جس میں معدہ پھول جاتا ہے نہایت خالص سرکہ میں اسفنج بھگوئیں اور معدہ کے اوپر رکھیں۔ شراب میں بلاب صغیر جوش دیکر بطور ضما استعمال کریں۔ (بولس)

دوا جو متلی اور دشوار قے میں مفید ہے:

دھنیا خشک، سداب ہم وزن ملی ہوئی شراب کے ہمراہ بطور مشروب استعمال کریں۔ سوزش موجود ہو تو یہ دوا پانی کے ہمراہ لیں۔ ہیضہ ہو جائے تو پہلے میٹگر م پانی لیں یا معدہ کو قے کر کے خالی کر دیں۔ قے کرنا دشوار ہو تو محرک قے تدبیر اختیار کریں۔ پوری قے ہو جائے تو مریض کو مقوی معدہ غذا میں دیں۔ غذاؤں کے اندر روغن نار دین شامل کر لیں۔ واپسی کے بعد غذا کو چند دنوں تک لطیف بنا کر دیں۔ (حنین)

رباط (باندھنا) میرے تجربہ میں آچکا ہے۔ اس سے سخت متلی کے اندر سکون ہو جاتا ہے۔ ضروری یہ ہے کہ ہاتھوں اور پیروں تک لیجانے کے لئے جگر کے گوشہ سے شروع نہ کیا جائے۔

(مؤلف)

دوسرے استفرغ کے بعد جالینوس نے یہ تجویز کیا ہے کہ کندرے گرام، افیون ۵ ملی گرام آب سرد کے ہمراہ پلائی جائے۔ (مؤلف)

ہاتھوں، پیروں اور معدہ کو ٹھنڈا کرنا متلی کو سکون دیتا ہے کیونکہ یہ اعضاء گرم ہو جاتے ہیں تو قے ہونے لگتی ہے۔ (اغلو قن)

برف کے ذریعہ ٹھنڈا کیا ہوا ضما رکھیں اور جب بھی گرم ہو جائے اسے سرد کریں۔ (مؤلف)

ہیضہ اس وقت ہوتا ہے جب بد ہضمی کی وجہ سے ایسے اخلاط جمع ہو جائیں جو سوزش اور ہیجان پیدا کرتے ہوں۔ ایسی حالت میں متلی، دست یا دونوں میں سے کوئی ایک شروع ہو جاتا ہے۔ ان میں سے کچھ اخلاط بہہ کر شکم کی جانب آ جاتے ہیں اور برابر بڑھتے رہتے ہیں، پہلی قسط کے ذریعہ تقویت پاتے رہتے ہیں اور معدہ کے لئے ہیجان کا باعث بنتے ہیں حتیٰ کہ بڑھ کر کبھی خفقان، قلق و اضطراب، خراب و بدبودار استفرغ، سقوط نبض، کپٹی کے چپکنے، ناک کے باریک ہو جانے، ہاتھوں اور پیروں کے سرد پڑ جانے، سرد پسینہ اور ہاتھوں اور پنڈلیوں کے تشنج کا باعث بن جاتے ہیں۔ یہ حاد بیماری

ہے۔ بہ سرعت علاج کا طالب ہے۔ سب سے برا عرض اس میں پیاس کا ہوتا ہے مریض سیراب نہیں ہو پاتا۔ پانی پیتے ہی قے ہو جاتی ہے اور دوبارہ پینے کی ضرورت رہتی ہے۔ اس کے بعد سب سے برا عرض بے خوابی کا ہے۔ مریض سو جائے تو ہیضہ میں کمی آجائے۔ بچوں میں ہیضہ محفوظ ہوتا ہے۔ انہیں زیادہ تر غم لاحق ہوتا ہے۔ بوڑھوں کو یہ ہلاک کر دیتا ہے۔ بہت کم ایسے لوگ ہیں جنہیں ہیضہ ہو جائے اور ہلاک نہ ہوں، بالخصوص فرہ اور گھٹے ہوئے سرخ جسم کے لوگ۔ موسم سرما میں ہیضہ کا ہونا خراب ہے۔ بار بار جن پر ہیضہ کا حملہ ہوتا ہے وہ زیادہ محفوظ رہتے ہیں اور اسے برداشت کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں، جنہیں کبھی کبھی ہوتا ہے ان کے لئے اندیشہ ناک ہوتا ہے۔

علاج:

متلی شروع ہو تو گرم پانی مریض کو پلا کر قے کرائیں۔ پانی کے اندر جلاب وغیرہ نہ دیں نہ کوئی روغن نہ کوئی غذا کیونکہ مریض صرف استفراغ کا ضرورت مند ہوتا ہے۔ تغذیہ کی ضرورت اسے نہیں ہوتی۔ ایسے وقت میں اسے کسی اضطراب کے بغیر بہ آسانی زیادہ قے کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ قوت گرنے سکے۔ یہ بات گرم پانی کے ذریعہ حاصل ہو سکتی ہے۔ اسے اس مریض کے سلسلہ میں استعمال کریں جس کے باب میں یہ یقین ہو کہ اس میں امتلائی کیفیت زیادہ ہے۔ برعکس ازیں برعکس صورت اختیار کریں۔ یقین ہو جائے کہ امتلاء زیادہ ہے، نبض میں ضعف آچکا ہے اور پسینہ آرہا ہے تو ہاتھوں اور پیروں کو ملنا شروع کریں۔ انہیں باندھ دیں۔ آب فواکھات پلائیں۔ شکم پر خوشبوؤں کا ضماد رکھیں پھلوں کے رس کے ہمراہ پانی پلائیں، پانی زیادہ سرد نہ ہو کیونکہ معدہ کو دھکا دیکر قے کے اندر تحریک پیدا کرے گا۔ البتہ جس کا معدہ زیادہ گرم ہو گا اسے نقصان دہ نہ ہو گا۔ قے ہو جائے تو پھلوں کا رس دوبارہ دیں۔ اس میں تھوڑا لک یا کوئی ستو بھی بھگولیں۔ تکلیف دہ ہونے کی صورت میں مریض اسے قے کر دے۔ کوئی ردی خلط قے نہ ہو تو بہر حال دوبارہ اسے دیں حتیٰ کہ مریض قبول کرے۔ پھلوں کے رس میں روٹی اور کچک دیں تو مریض کو سلا دیں۔ مسکن متلی دوا دیں، سلائیں بھی نہایت نرم بستر پر اور تاریک مقام میں تاکہ مریض کو لذت حاصل ہو۔ کمزوری زیادہ بڑھی ہو تو تھوڑی قابض اور خوشبودار شراب بھی اور اتار کے ہمراہ دیں۔ کمزوری پھر بھی باقی رہے تو غذا کے بعد دونوں شانوں کے درمیان پچھنے گائیں اور مرض کو اس حالم میں سلا دیں کہ پچھنے لگا رہے۔ پچھوں کا ایک فعل یہ ہوتا ہے کہ معدہ کے اندر کھانے کا احساس پیدا کرتے ہیں۔ اور معدہ کو عرصہ تک متروک نہیں رکھتے۔ یہ مقامات ماؤفہ پر چھالے ڈالتے ہیں۔ تکلیف دیتے ہوں تو کچھ دیر کے لئے

الگ کر کے پھر لگا دیں غذا برقرار ہو جائے تو بچوں کی ضرورت باقی نہیں رہتی کوشش کریں کہ مریض سو جائے۔ معتدل شراب کا یہ اثر ہوتا ہے۔ غیر معتدل شراب کا بھی یہ اثر ہوتا ہے بشرطیکہ مریض کو مزیدار معلوم ہو۔ مریض کے ارد گرد گرم قابض خوشبودار اشیاء نیند آور خلخار رکھیں اور جس جگہ مریض ہو اسے سرد رکھیں۔ اس حال حد سے زیادہ ہو تو نشاستہ کم کر کے اس میں جو شانندہ خشخاش استعمال کرائیں اور حقنہ دیں۔ کوئی مقام تشنج میں مبتلا ہو جائے تو کپڑے کی ایک دھچی روغن میں تر کر کے اس جگہ پر رکھیں اور قیر و طی کے ذریعہ مالش کریں۔ کبھی جبڑے کا عضلہ مبتلائے تشنج ہو جاتا ہے۔ روغن گرم کے ذریعہ تمریح کریں۔ ضعف زیادہ شدید ہو جائے تو مریض کو مرغوں کے سینے چوسائیں اور انہیں بھون کر پیش کریں۔ دوسرے دن تھوڑی طاقت آجائے اور حالت میں سکون ہو تو آہستگی سے تھوڑا تھوڑا حمام کرائیں۔ (ابن سرائیون)

آب سرد کے ہمراہ نبل کا پینا متلی میں مفید ہے۔ کلی از خرملی کے لئے عمدہ ہوتی ہے۔ باقلا کو ابال کر الگ کر لیں پھر اسے سرکہ اور پانی میں جوش دیکر شدید ہیضہ کے مریضوں کو کھلائیں۔ اس سے قے اور دست بند ہو جائے گا۔ نفع کے چند ریٹے پانی اور انار ترش کے ہمراہ پینا متلی اور ہیضہ کے لئے مسکن ہے۔ فونج ہیضہ میں مفید ہے کیونکہ قے اور مروڑ کو سکون دیتا ہے۔ رب حماض اترج ہیضہ کے لئے بجد عمدہ ہے دستوں اور پیاس اور قے میں مفید ہوتا ہے۔ اس کا جو شانندہ بھی مفید ہے۔

(دیا ستوری دوس)

زر نباد قے کو روک دیتی ہے۔ طباشیر قے کو اچھی طرح روکتی ہے اور معدہ کے التهاب کو بجماد دیتی ہے ساڑھے دس گرام، آب انار ترش کے ہمراہ استعمال کریں۔ (خوز)

نانخواہ متلی کے لئے مسکن ہے۔ (قلہمان)

سک قے کو روکتی اور معدہ کو طاقت بخشی ہے۔ (ابن ماسویہ)

قالہ متلی کے لئے عمدہ ہوتا ہے۔ (ماسر جویہ)

ہیضہ میں صرف دست آرہے ہوں تو حمام کرنا عمدہ ہے۔ قے ہو رہی ہو تو خراب ہے۔ قے سیاہ ہو تو معدہ کے اوپر گرم خالص سرکہ میں کپڑے کی دھچی تر کر کے رکھیں۔ (ماسر جویہ)

میرے علم میں یہ تدبیر ان لوگوں کے لئے ہے جن کے شکم میں پیپ پڑ گئی ہو باقی مذکورہ حضرات کے حق میں عمدہ ہو، میری سمجھ سے باہر ہے۔ میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا ہے کہ طبعی طور پر سال میں ایک یا دو بار کثیر مقدار میں اس طرح قے کرتے ہیں جیسے جما ہوا خون خارج ہو رہا ہو۔ کبھی کبھی اس قے کے اندر طحال جیسے ٹکڑے بھی دیکھے گئے۔ کبھی انہیں سخت جلن اور معدہ اور مری کے

اندر ناقابل برداشت سوزش بھی ہوئی۔ کبھی یہ سلسلہ کئی دنوں تک باقی رہا۔ میں ان کا معالج تھا۔ اس وقت نیم گرم پانی کئی بار پلاتا چنانچہ سوزش میں زیادہ تر سکون ہو جاتا۔ دودھ اور سکر سے بنی ہوئی غذائیں انہیں دیتا۔ سوزش ہنوز باقی رہے تو تخیلہ جوش دیں اور اسی میں خیار شہر اور روغن بادام شیریں حل کر کے چند دنوں تک پلائیں۔ سوزش پھر بھی باقی رہے تو اسی دوا کو دوبارہ استعمال کریں۔ سوزش ہوتے وقت مریض کو سرکہ، نمک اور چرپری چیزوں سے دور رکھیں۔ میرے علم کی حد تک ان میں سے کسی مریض کو بدھضمی نہیں ہوئی۔ مگر کیفیت ہیضہ اور یہ تنقید جسم کے مشابہ تھی۔ کچھ حاملہ خواتین بھی ایسی نظر آئیں جو مذکورہ خلط کی قے کرتی تھیں پھر بھی اس سے ان کی حالت بہتر رہی۔ (مؤلف)

مریض ہیضہ کے لئے یہ احتیاط کریں کہ شدت قے ہو تو نفث الدم نہ ہونے پائے۔ بالخصوص جبکہ سینہ تنگ ہو اور مریض نفث الدم کا عادی نہ ہو۔ حتی الامکان اسے دفع کرنے کی کوشش کریں۔ سینہ کی تمرغ، دلک اور نطول سے یہ مقصد حاصل ہو سکتا ہے۔ (مؤلف)

قے میں معدہ کے اوپر پوست اتار یا مازو و طراشیٹ و گلنار و کعک پانی ملے ہوئے سرکہ میں جوش دیکر خبیصہ بنائیں اور معدہ کے اوپر بطور ضماد رکھیں۔ اس کے ساتھ کبھی کنڈر اور اقاقیا بھی شامل کر دیتے ہیں۔ آتش پچنہ لگانا بحد مفید ہے۔ غذا تھوڑی تھوڑی کئی دفعہ دیں۔ (بولس)

قے کی تسکین کے لئے مفرد ادویات:

پوست فستق، طین، کافور، طباشیر، نعنغ، نانخواہ، سنبل، قرنفل، اذخر، زرنباد، قاقلہ، سعد کبابہ، جوزبوا۔ (بولس)

یہ مصلح ہے۔ (مؤلف)

ہیضہ کو یوں روکیں کہ کھانے کے فاسد ہونے اور نیچے اترنے سے پہلے قے کر دیں۔ کھانا فاسد ہو، نیچے اترے اور سوزش پیدا کرے، اس سے پہلے قے کے ذریعہ مدافعت کر دیں۔ اس مقصد کیلئے ماء العسل کے ہمراہ مریض کو نیم گرم پانی دیں۔ پینا دشوار ہو تو کئی بار دیں تاکہ شکم تک پہنچ جائے۔ پھر شکم کے اوپر زیت میں ڈبو کر اون کا ایک ٹکڑا رکھیں، جس کے اندر سنبل جوش دی گئی ہو۔ زیت گرم گرم رکھیں اور گرم دھبیوں کے ذریعہ تکمید کریں۔ مریض زیادہ سوئے اور غذا ترک کر دے۔ اس تدبیر کا انجام یہ ہو کہ قے اور دست آنے لگیں تو خیال میں رہے کہ غذا رگوں کے اندر سرایت کر گئی ہے اور اسی طرح کی تحریک پیدا کر رہی ہے جس طرح کی تحریک زہر پیدا کرتے ہیں۔ لہذا گرم پانی بار بار پلائیں تاکہ قے ہوتی رہے اور باسانی دست آئیں۔ ایک حد تک استفراغ

ہو جانے کے بعد بیماری رک جائے تو فیمہا مگر افراط کی حد تک بڑھ جائے حتیٰ کہ نبض گر جائے، ہاتھ پیر سرد پڑ جائیں تو بغل کے پاس ہر ایک ہاتھ کو اور جنگا سے کے پاس ہر ایک پیر کو باندھ دیں۔ اس طرح مادہ شکم کی جانب بہہ کر نہیں آئے گا۔ ہاتھوں اور پیروں کی مالش زیت، فلفل، نظرون سے کریں، آب انار و بھی اور شراب و آب سرد میں روئی بھگو کر دیں حتیٰ کہ مریض قے کر دے۔ دوبارہ دیں جیسا کہ زہر خورانی میں کیا کرتے ہیں، آب سرد کے ہمراہ شراب پلائیں مریض سو جائے تو یہ صحتیابی کی علامت ہوگی۔ شکم میں شدید جلن کا احساس ہو تو معدہ کے اوپر برف میں سرد کر کے کچھ چیزیں رکھیں اور اس تدبیر کا اعادہ کریں۔ جسم کے کسی مقام پر تشنج اور تناؤ پیدا ہو جائے تو روغن گرم سے اس کی مالش کریں۔ (روفس)

معدہ میں کوئی چیز آکر فم معدہ تک پہنچنے لگے تو اسے دفع کرنے کے لئے قے کرائیں۔ قعر معدہ میں یہ چیز اترتی ہو تو مسہل دیں۔ دونوں جگہوں میں اترتی ہو تو قے اور مسہل دونوں استعمال کریں جیسا کہ ہیضہ میں استعمال کرتے ہیں۔ (جالینوس)

مناسب یہ ہے کہ آب سرد کے ذریعہ خلط کو دھونا شروع کریں۔ اس کے بعد معدہ عطریاتی اور قابض دوائیں و غذائیں دیکر تقویت پہنچائیں۔ مادہ کو اترنے سے روکیں، مالش اور اطراف کو باندھ کر یہ مقصد حاصل کیا جاسکتا ہے۔ (مؤلف)

فم معدہ کو اپنی کمیت یا کیفیت کے ذریعہ کسی چیز کے اذیت پہنچانے سے متلی لاحق ہوتی ہے۔ متلی زیادہ ہو تو استفراغ کریں۔ ردی بھی ہو تو خواہ صفر اوی ہو یا سوداوی استفراغ کریں۔ بلغم کی وجہ سے ہو تو کم ہونے کی صورت میں بلغم کا منضج دیں۔ جسم میں امتلائی کیفیت ہو تو فصد کھولیں اور زور دار استفراغ کریں۔ اگر یہ اندازہ ہو کہ معدہ کی جانب کوئی مادہ پورے جسم سے آرہا ہے اور قے تکلیف دہ ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ مادہ تجویف معدہ میں تیر رہا ہے متلی اور قے و قفوں سے زیادہ ہو رہی ہو تو اس کا مطلب یہی کہ دور مقام سے مادہ آرہا ہے۔ متلی شدید اور قے تھوڑی ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جرم معدہ میں ردی خلط سرایت کر چکی ہے لہذا ابکائی کی حالت میں گرم پانی پلائیں اور مسلسل اور زیادہ سے زیادہ پلائیں تاکہ مادہ دھوکے ہو جائے۔ اس کے بعد قوت پہنچائیں مادہ کسی عضو سے آرہا ہو تو مذکورہ حالت کے بعد استفراغ اور معدہ سے اس کا ازالہ کریں۔ اخلاط رقیقہ کی حد تک اتنا کافی ہے۔ خلط غلیظ کو گو آب گرم رقیق کرتا اور اس کا اخراج کر دیتا ہے مگر قاطع اور جالی ادویات کی ضرورت ہوتی ہے۔ آب گرم کے ساتھ ان ادویات کو استعمال کریں۔ ایسی خلط کا علاج جس کا نضج ہونا ممکن ہو، نیند کے ذریعہ کریں۔ کبل اوڑھائیں اس سے نضج ہو جائے گا۔ مریض غذا

ترک کر دے۔

ہیضہ اور کھانا قے ہو جانے میں قرص امارون مفید ہے جس کا نسخہ حسب ذیل ہے:
تخم کر فس ۷ گرام، مر ۷ گرام، زنجبیل ۷ گرام، افیون ۷ گرام، تخم حبث ساڑھے تین گرام،
افستین ۴، دار چینی ۶۔ قرص بنالیں۔ مقدار خوراک ساڑھے ۴ گرام۔ ہیضہ اور قے میں آب سرد
کے ہمراہ پلائیں۔ (اسکندر)

مصطکی، کندر، زنجبیل، نانخواہ، دار چینی، افیون، پوست فستق، مر، تخم خس، گلنار، گل سرخ،
طباشیر، سک اور افیون ہم وزن سے یہ قرص تیار کریں۔ (مؤلف)

انقلاب تنفس اور متلی کے لئے:

انار ترش، بکجز، عرق نعنع ۳/۱ جزء جوش دیں حتیٰ کہ گاڑھاپن آجائے پھر استعمال کریں۔
المیامر میں اس کا نسخہ یہی ہے۔ (فلیغورس)

التهاب معدہ کے ضمن میں ارنجیانس نے جو زور دار گفتگو کی ہے اس سے اس کا مقصود اس
حالت کا تذکرہ کرنا ہے جو ہیضہ میں پیدا ہوتی ہے۔ وہ کہتا ہے ”مریضوں کو سرد پانی پلائیں قے کر دیں
تو دوبارہ پلائیں، پانی نہایت سرد ہونا ضروری ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ قے میں سکون ہو جاتا ہے حتیٰ کہ
پانی گرم ہو جاتا ہے۔ معدہ کے اوپر سرد پانی رکھیں۔ اسپر بھیگے ہوئے کپڑے رکھیں حتیٰ کہ وہ گرم
ہو جائیں یہ متلی کے مریضوں کے لئے مفید ہے۔ اسی طرح یہ تجربہ بھی ہے کہ ہاتھوں اور پیروں کو
برف کے پانی میں رکھا جائے۔ اس دوران رب فواکہ قابل اعتماد و اثابت ہوئی ہے۔ مخدرو مقوی ضما
مفید ہوتے ہیں۔ (جالینوس)

حرارت اور یوست کی وجہ سے انقلاب معدہ، غشی اور سخت پیاس میں مریض کو برف کا پانی
آب حصرم کے ہمراہ یا تخم خیار برف کے پانی کے ساتھ دیں۔ معدہ پر گل سرخ اور نعنع کا ضما رکھیں۔ نیز
برف میں بھگو کر کپڑے کی دھجیاں یا پوست کدو، رجلہ، جی العالم، برف میں ٹھنڈا کر کے رکھیں۔ (مسج)
متلی ایک ایسی چیز سے لاحق ہوتی ہے جو معدہ کے ساتھ چپک کر سخت سوزش پیدا کرتی
ہے۔ یا اس کا سبب معدہ کے اندر موجود رطوبتیں اور معدہ کا ڈھیلا پن ہوا کرتا ہے۔ پہلے سبب کے
ازالہ کے لئے تعدیل و استفرغ اور دوسرے سبب کے ازالہ کے لئے تجفیف یا استفرغ کی ضرورت
ہوتی ہے۔ (جالینوس)

آشنہ شراب میں بھگو کر پینا متلی کو سکون دیتا ہے۔ قرفل سرکہ کی طرح پیسکر آب انار یا

ساق سے بنے ہوئے سوپ پر چھڑک کر استعمال کرنا شدید قے میں مفید ہے۔

شدید متلی کے لئے:

قرنفل، دارچینی، رامک، مصطلی، قافلہ ہم وزن آب انار میخوش کے ہمراہ استعمال کریں۔
بہی، مازو، مصطلی، گل سرخ، آس ہم وزن جوش دیکر معدہ کے اوپر ضمار رکھیں اسی طرح مصطلی ساڑھے
تین گرام، قرنفل ۲ گرام آب انار ترش میں گھول کر پلائیں۔ آب انار میں مصطلی اور قرنفل زیادہ
شامل کریں۔ (خوز)

بخ اذخر کی اذخر کے مقابلہ میں زیادہ قابض ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بخ اذخر ساڑھے چار گرام
اور قافل ساڑھے ۴ گرام چند دن استعمال کرنے سے متلی جاتی رہتی ہے۔ (جالینوس)
اور حماض اترج بھی۔ (دیاستوریڈوس)

حماض اترج قے اور غم کو تسکین دیتا ہے، اس کا جو شانہ بھی۔ حماض کی خاصیت صفراء سے
پیدا شدہ کرب اور غم کا ازالہ ہے۔ شراب عصل کے ہمراہ استعمال کرنا، کھانا قے ہونے میں مفید ہے
جیسا کہ مذکور ہے۔ (ابن ماسویہ)

باقلی جوش دیکر سرکہ کے ہمراہ کھانا متلی میں مفید ہے۔ (جالینوس)

رجلہ قے میں مفید ہے۔ (روفس)

زعرور مانع قے ہے۔ (دیاستوریڈوس)

پانی اور شراب جس میں گرم لوہائی بار بجھایا گیا ہو ہیضہ کے موافق ہوتے ہیں۔

(دیاستوریڈوس و روفس)

ختم حماض متلی میں مفید ہے۔ طباشیر کی بھی یہی تاثیر ہے۔ عصارہ برگ انگور حاملہ خواتین
کے دردوں میں سکون دیتا ہے۔ انگور جنگلی متلی اور کرب کے لئے عمدہ ہے۔ پانی پینا اور شراب سے بچنا
ہیضہ کی تکلیف اور قے میں بہتر ہے۔ (دیاستوریڈوس)

آب سرد کرب میں مفید ہے۔ مشکرا مشع متلی اور کرب میں مفید ہے۔ (روفس و دیاستوریڈوس)
نفع کے چند ریشے آب انار ترش کے ہمراہ پینا قے اور ہیضہ میں مفید ہے۔ نفع قے کو سکون
اور معدہ کو خوشبودار بناتا ہے۔ نماد پینا قے کو سکون دیتا ہے۔ برگ نماد جنگلی کا مشروب مسکن قے
ہے۔ یہی پینے میں مفید ہے۔ (دیاستوریڈوس)

بہی مشوی زیادہ طاقتور ہے۔ اس کا ضمار استعمال کرنا مفید ہے۔ میہ سے بلغمی قے میں سکون

ہوتا ہے۔ (دیا سقوریدوس)

شربت بھی جس کے اندر شہد نہ ہو صفراوی قے میں مفید ہے۔ رب حصرم مسکن قے ہے، غم اور ہیضہ میں بھی تسکین دیتا ہے۔ جو شاندر فوج مسکن ہیضہ ہے۔ (ابن ماسویہ)
کدو ابال کر آب حصرم کے ہمراہ استعمال کیا جائے تو صفراء میں مفید ہے۔ التحاب کو سکون دیتا ہے۔ (دیا سقوریدوس)

کدو کا ستو صفراء سے پیدا شدہ کرب میں مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

اسے آب حصرم و ریاس کے ہمراہ پینا مناسب ہے۔ (مؤلف)
کھانے کی مٹی بھون کر استعمال کرنے سے متلی میں سکون ہوتا ہے۔ اسی طرح وہ مٹی بھی مفید ہے جس میں تھوڑی کافور پڑی ہو۔

قضاء الحمار کے استعمال سے قے زیادہ آرہی ہو تو مریض کو شراب اور زیت پلائیں۔ سکون نہ ہو تو برف کے پانی میں جو کا ستو دیں اور پھل کھلائیں حتیٰ کہ معدہ میں سختی آجائے۔ (بدیع خورس)
انار ترش ازالہ قے اور قم معدہ کی تقویت میں بھی اور سیب سے بہتر ہے۔ (جالینوس)
آب انار ترش کا پینا صفراوی قے میں مفید ہے۔ انار ترش کا ستو آب انار میخوش کے ہمراہ استعمال کرنا قے میں مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

حبی کے ہمراہ تیار کردہ انار صفراوی و بلغھی قے میں مفید ہے۔ (استنباط بر قول ابن ماسویہ)
جمہ حبث و تخم حبث کا جو شاندر معدہ میں غذا کے تیرنے سے پیدا ہونے والی قے کو توڑ دیتا ہے۔ ترش قابض سیب کچا اور آٹے کے اندر بھنا ہوا نیز اس کا ستو شکر کے بغیر پینا مسکن قے ہے۔ قرص جس کے اندر گھی نہ ہو قے اور متلی کے لئے سکون بخش ہوتی ہے۔ زیادہ برگ والے نیل کا تخم قے کا مسکن و قاطع ہے۔ (ابن ماسویہ)

غصیراء کا ستو معدہ، صفراوی قے اور صفراوی دستوں کے لئے عمدہ ہے (دیا سقوریدوس)
دانہ انار ترش ۱۰۵ گرام، کندر ذکر ساڑھے ۷ گرام، مصطکی ۴، عود خالص ۴، سنبل الطیب ۱۳ ریشے، کرفس ۱۰، ۳۶۰۰ گرام پانی میں اس قدر جوش دیں کہ پانی ۶۰۰ گرام باقی رہ جائے۔ نہایت گرم بطور شراب استعمال کریں صفراوی یا بلغھی قے میں مفید ہے۔
پوست فستق ۵ گرام تھوڑی دیر چھوڑ کر مل لیں پھر صاف کر کے استعمال میں مسک جیدے گرام شامل کریں اور ایک جرعه لیں۔ شدید قے میں مفید ہے۔

ہیضہ میں قئے اور پیاس کے لئے:

پوست کدو، بقلہ، حنقاء، جو کا ستوسر کہ، سر دپانی، پورے شکم اور جگر پر ضماد رکھیں۔ میتر نہ ہو تو صندل، کافور، گل سرخ، بنفشہ، باقلی پوست سمیت ملے ہوئے سرکہ (Mixed) میں جوش دیا ہوا عدس مقشر پانی پھر سرکہ اندر ابالا ہوا قئے کو تسکین دے گا۔

(استنباط از مؤلف)

ہیضہ تخمیں سے لاحق ہوتا ہے۔ طبیعت نے نیچے کی جانب مادہ کو دفع کر دیا تو بسا اوقات مریض کو تکلیف نہیں ہوتی مگر بعض اوقات آنتوں میں زخم ہو جاتا ہے۔ ماء اللحم جیسا دست آنے لگتا ہے۔ مزمن ہو جانے کی صورت میں کیچڑ کے مانند ہو جاتا ہے۔ اس کے ہولناک اعراض ہوتے ہیں۔ ان کی وجہ سے طبیعت کو علاج سے باز نہیں رہنا چاہئے۔ تھوڑی رقیق شراب دے۔ مریض کا حال ویسا ہی ہوتا ہے جیسا حال مسہل لینے والے کا ہوتا ہے۔ بلکہ کچھ بڑھ کر دونوں حالتوں کا علاج مفید طاقتور شراب کے ذریعہ ہوتا ہے۔ زیادہ تر نوجوانوں کو لاحق ہوتا ہے۔ موٹے فربہ، سرخ رنگ اور مرطوب جسم کے انسان کو ہو جائے تو مہلک ہوتا ہے۔ موسم خریف میں عارض ہونا بھی ردی اور بجد تکلیف دہ ہے۔ عادی انسان محفوظ رہتا ہے۔ (روفس)

معدہ کے اندر غذائی فساد محسوس ہوتے ہی مریض کو قئے کرادیں۔ اس سے ہیضہ رک جائے گا۔ قئے کے بعد شب و روز تدبیر لطیف سے کام لیں۔ ہیضہ ہو ہی جائے، قئے اور دست آنے لگیں تو مریض کو گرم پانی، جلاب اور روغن بادام شیریں دیں۔ اس سے خلط کی حدت میں سکون ہوگا مگر جب تک حد سے زیادہ نہ ہو جائے اور کمزوری لاحق نہ ہو جائے دست رکنا نہیں ہے۔ حد سے زیادہ ہو جائے۔ نبض کمزور اور ہاتھ پیر ٹھنڈے ہو جائیں۔ کثرت استفرارغ سے تشنج کا اندیشہ ہو، سرد پسینہ آنا شروع ہو جائے تو ہاتھوں اور پیروں کو باندھ دیں اور ایسے روغن سے ان کی مالش کریں جس میں بورہ یا نمک شامل کیا گیا ہو۔ روغن زنبق مناسب رہے گا یا روغن بان جسے تھوڑی جلد بید ستر کے ذریعہ خوشبودار کر لیا گیا۔ مریض میں تھوڑی حرکت پیدا ہو جائے تو بھی، ناشپاتی، اور سیب دیں۔ غذا میں تیتڑ، چوزے، بھنے، حصری اور ساقی کھانے دیں۔ تھوڑا رقیق غیر طاقتور سماق دیں۔ ناف اور پہلوؤں میں التھاب اور جلن کا احساس ہو تو آب سرد، روغن گل، قیر و طی اور موم سفید کے ذریعہ انہیں ٹھنڈا کریں یا روٹی، عرق گلاب اور روغن میں تر کر کے مذکورہ مقامات پر رکھیں۔ غرض اس طرح کی مبرداشیاء استعمال کریں۔ نہایت سرد اور بہ کثرت ملی ہوئی شراب دیں۔ قئے ترش ہو رہی ہو

تو مذکورہ تدبیر کو مسخن اشیاء کی جانب پھیر دیں۔ مثلاً کمونی، مصطلگی اور انیسون وغیرہ دیں۔ معدہ کو ضماؤں اور غذاؤں سے سرد نہ کریں۔

قنّے اور غم کے لئے:

اتار ترش و شیریں بھگوئیں اور دوسرے دن ملکر چھان لیں۔ اس طرح کا آب ۶۸ گرام لیکر اس میں مسک ساڑھے تین گرام، عود ساڑھے تین گرام، پوست فستق ساڑھے تین گرام اور نانخواہ ساڑھے تین گرام شامل کریں۔ (اسحاق)

شراب فاکہہ قنّے اور دست میں مفید ہے، دانہ اتار، بہی کے ٹکڑے، زعفران سماق، حب الّاس سبز، غمیراء، بنق، نفاح، کمرئی، حماض اترج، اسقدر جوش دیں کہ سرخ ہو جائے۔ چھان کر پھر جوش دیں حتیٰ کہ جلاب کے مانند ہو جائے۔ آگ سے اتارنے کے بعد اس میں رامک بلخ (کچی کھجور کی خوشبو) ۳۴ گرام، ۴۰۰ گرام مشروب کے حساب سے ڈالیں۔ آب سرد کے ہمراہ شربت سکنجبین کی طرح لیں۔ (ابن ماسویہ)

ہیضہ کے لئے:

عدس پانی کے اندر دوبارہ ابالیں اور بطور غذا آب حصرم کے ہمراہ لیں۔ (بقراط)
ہیضہ یادواء مسہل کی وجہ سے ضعف لاحق ہو اور غذا اچانے کی قدرت نہ ہو۔ چوزہ پانی میں جوش دیں حتیٰ کہ نصف پختہ ہو جائے تو پانی سے نکال لیں اور دوسرا پانی اس پر ڈالیں اور اس میں پوری طرح پکائیں حتیٰ کہ سرخ ہو جائے۔ پھر اسے ہاون میں اس طرح کوئیں کہ خطمی کی طرح ہو جائے۔ خوشبودار مصالحوں سے اس کا سوپ تیار کر کے نچوڑ لیں پھر اس میں میدہ کی روٹی کا لباب اور تھوڑی شراب شامل کریں اور بطور سوپ استعمال کریں۔

ایضاً غذا اور علاج:

سرکہ میں جوش دی ہوئی روٹی مرلیض زیادہ نہ کھائے تاکہ طبیعت میں دوبارہ دفع کرنے کی بات پیدا نہ ہو۔ تخمہ سے ہونے والی قنّے میں جو کاستو سرد پانی کے ہمراہ لیں۔

(بقراط)

معدہ کے اندر چپکے ہوئے غلیظ اخلاط کی وجہ سے قنّے آرہی ہو تو سکنجبین کے ذریعہ اخلاط کو لطیف بنائیں جس میں مولی بھگولی گئی ہو۔ مولی اور شہد دیں اور قنّے کرائیں۔ حب یارج مفید ہے۔

رقيق فضلات ہوں تو سلجنجین دیں، تنقیہ کے لئے یہ کافی ہے۔ فضلات صفر اوی ہوں تو قے کرانا عمدہ ہے۔ آب انار، سیب کے ستو، انار اور حسب ذیل شربت کے نسخہ سے تسکین پہنچائیں:-
 آب انار میخوش، ۴۰۰ گرام، عرق نعنع ۱۰۰ گرام، سکر ۱۳۳ گرام جوش دیکر قوام بنالیں اور بطور مشروب استعمال کریں۔ مقوی معدہ ہے، قے کو زائل کرتا ہے۔ (اسحاق)

بچوں کی قے:

فستق کے بالائی چھلکوں کو آپ شیریں میں یک شب دروز بھگوئیں پھر مل چھان کر تھوڑا تھوڑا پلائیں۔

دیگر: قاطع قے، مصلح ہیضہ، مقوی معدہ:

دانہ انار ترش بھنا ہوا ۱۰۰، ساق بھنا ہوا ۱۰۰، مصطلگی ۷ گرام، افسنتین ۷ گرام، کندر سفید ۷ گرام، بلوط ساڑھے ۷ گرام، دردی شراب ۳، سعد ۳، اقا قیا ۳، سبزی انار ترش ۳، ختم کرفس ۵ گرام، ختم بادیان ۵ گرام، ختم نعنع ۵ گرام، ۸۰۰ گرام پانی میں جوش دیں حتی کہ ۲۶۶ گرام پانی رہ جائے پھر اس میں شاح کرفس، نعنع اور شاخ انگور تازہ کے دس ریشے شامل کر کے ٹھنڈا ٹھنڈا استعمال کریں۔

عورتوں کی قے:

گائے کا دودھ دوہ کر تھوڑے رقیق چاول کے ساتھ جوش دیں اور بطور سوپ استعمال کریں۔ (طیب نامعلوم)

خلط کی طاقت اور دواء مقفی کی قوت کو کمزور کرنے کے لئے کثرت سے گرم پانی پیئیں اور قے کریں۔ ماء العسل لیں۔ اس سے سکون اور آرام ہوگا۔ حمام کریں، کچھ غذاؤں کا سوپ لیں یا ستوپی کر سو جائیں۔ اسحال میں بھی ایسا ہی کریں۔ قے اور دست کی وجہ سے تشنج یا ریشہ ہو جائے تو تکمید کریں۔ گرم روغنات، روغن میعہ، روغن قثاء الحمار، اور پرانے زیت سے مالش کریں۔ روغن سوسن جسم کے ٹھنڈا پڑ جانے میں مفید ہے۔ روغن کے اندر فریون، جند بید ستر، عاقر قرحا، اور فلفل شامل کر لیں۔ تمرخ اور تکمید مسلسل کرتے رہیں جسم کی تمرخ روغن گرم کو کسی مثانہ یا باریک اور پہلی شیشی کے اندر رکھ کر کریں۔ تکمید کے لئے جاو رس اور ختم کتان استعمال کریں۔ تکمید مسلسل ہوتی رہنی چاہئے۔ جس مریض کا جسم چھونے میں گرم ہو تو مذکورہ چیزوں کے نزدیک جائیں۔ اسکی جگہ نیم گرم پانی اور روغن شیریں استعمال کریں۔ پکی آجائے تو چھینک آور دوا دیں۔ قے کرنے والے کو

خناق ہو جائے یا قے حد سے زیادہ ہونے لگے تو مسہل حقنہ استعمال کریں یا مریض کے دونوں بازوؤں کو باندھ دیں یا ان پر شکاف نیز پشت اور سینہ پر شکاف لگائیں اور شکاف لگائے بغیر پچنہ لگائیں تاکہ روح اور خون کو جذب کر لے۔ مذکورہ مقامات کو گرم کرنے کے بعد پچنہ لگائیں۔

حرارت، ضعف کبد، کرب، التهاب اور شدت حمی کے لئے ضماو:

آس کی شاخیں ۶۸ گرام، عرق گلاب ۱۰۲ گرام، شاخ خلاف ۸۵ گرام، عرق بھی میخوش ۵۱ گرام، عرق سیب میخوش ۵۱ گرام، صندل سرخ ۳۴ گرام، گل سرخ ۳۴ گرام، جو سبزیوں کے ساتھ پیس لیا گیا ہو۔ عود ۳۴ گرام، کافور ۹ گرام، زعفران ۱۲ گرام معدہ کے اوپر رکھیں یہ تدبیر ہیضہ اور فرط اسہال میں موزوں ہے۔

ہیضہ کے لئے جوارش جو معدہ اور شکم کو تقویت بخشتی ہے۔ جوارش رامک ہے جو گرمی پہونچائے بغیر خوزی کی قائم مقامی کرتی ہے۔ (بقراط)

مصطلکی چباننا اور کھانا، ہاتھوں کو گرم پانی میں رکھنا اور اطراف کو دبانا قے کو سکون دیتا ہے۔ قے زیادہ ہو رہی ہو تو ضماو، سرکہ اور آب نمک کے ذریعہ معدہ کا تدارک کریں، کئی مسلسل کریں ہاتھوں اور پیروں کو باندھیں، خوشبودار یارج، سوپ اور عمدہ غذائیں دیں۔ کمزوری زیادہ آگئی ہو تو غذاؤں کے ساتھ رقیق شراب ابیض استعمال کریں۔ ورنہ اس کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس سے قے کے اندر تحریک ہوتی ہے۔ یکے بعد دیگرے دواؤں کو پلانے اور دوبارہ دینے سے گھبرائیں نہیں۔ (ارکانائیس)

کھانے قے ہو جانے کا علاج:

یارج کا مسہل دیکر مریض کو ایک گھنٹہ کے لئے سلا دیں تاکہ مسہل اپنا کام کر سکے۔ معدہ پر شکاف لگائے بغیر پچنہ لگائیں۔ پچنہ کئی بار مسلسل کئی دن تک لگائیں۔ پھر شکاف لگائیں مقام شکاف پر نمک رگڑ کر اس پر اون کے اندر گرم کیا ہوا زیت سرایت کر کے رکھیں۔ یہ استعمال مسلسل کریں۔ یارج، پچنہ اور وہ ادویات استعمال میں رکھیں جو سرخی پیدا کرتی ہیں۔ فم معدہ پر ایرسا کے ہمراہ قافسیا چار دن تک رکھیں۔ پھر اسے دور کر دیں اس جگہ چھالا پڑ جائے گا۔ چاہیں تو تافسیا سے اس مقام پر رگڑیں حتیٰ کہ سرخی آجائے اور برابر چھالا باقی رہے۔ دھنیا خوب اچھی طرح دل کر اور ختم زرخس دو چچہ یا ایک چچہ مصطلکی پلائیں۔ یہ تمام دوائیں قے کو دفع کرتی ہیں۔ ہاتھ پیروں کو باندھ کر پانی میں رکھیں۔ اس سے متلی اور قے ٹوٹ جائے گی۔ (ارکانائیس)

ہر قسم کی قے کے لئے دوا مسمی بہ دبیر:

دار چینی، جوزبوا، حب بلسان، قر نفل، بنج کبر، خولجان، سنبل، فلفل، دار فلفل، صتر، ساڑھے ۴ گرام۔ کچل کر اس پر ۱۲۰۰ گرام پانی ڈالیں اور اس حد تک ابالیں کہ پانی ۴۰۰ گرام رہ جائے تین دنوں تک بطور مشروب استعمال کریں۔ ہر روز بقدر ضرورت ہنگی اور اس معدہ کے لئے موزوں ہے جو کھانا کھاتے ہی قے کر دیتا ہے (طیب نامعلوم) بلغم اور بردت کی وجہ سے قے بہ کثرت ہو رہی ہو تو اس میں قاقہ مفید ہے۔

بچوں وغیرہ کی قے کے لئے:

قر نفل کچل کر اس کے چار گنے پانے میں ایک شب بھگوئیں پھر صاف کر کے اس پر مصطکی چھڑکیں۔ اس سے قے فوراً رک جائے گی۔ (اسکندر)

ہیضہ کے لئے شربت فاکہہ:

حماض اترج منقی ۴۵۰ گرام، بہی منقی، ۱۱۲۵ گرام، سیب منقی ۱۳۵۰ گرام، سماق منقی ۹۰۰ گرام دانہ اتار ترش منقی ۱۸۰۰ گرام زعفران زرد ۹۰۰ گرام، حب حصرم ۱۳۵۰ گرام، غبیراء بلا پوست ۹۰۰ گرام، بنق کاستو ۶۷۵ گرام، ناشپاتی خشک ۹۰۰ گرام، آرد کھجور ۴۵۰ گرام، آب کھجور ۴۵۰ گرام، پانی کے اندر یک شب دروز ڈبوئے رتھیں پانی ان دواؤں سے تھوڑا اوپر ہو پھر جوش دیں حتیٰ کہ نصف رہ جائے۔ صاف کر کے پھر جوش دیں حتیٰ کہ گاڑھے جلاب کے مانند ہو جائے۔ پھر اس کے اندر سک اور عود کی پونلی داخل کریں۔ (ابن ماسویہ)

دانہ اتار ترش ۱۵۰ گرام، تمر ہندی منقی ۱۰۵ گرام، دونوں دواؤں کو پانی میں شب دروز بھگوئیں اور اس میں ۴۰۰ گرام شہد ملیں، پھر اس پر آب حصرم ۴۰۰ گرام، آب ریاس ۴۰۰ گرام، حماض اترج ۴۰۰ گرام ڈالکر نرم آنچ پر جوش دیں۔ حتیٰ کہ ایک تہائی پانی جل جائے پھر اس میں برگ نفع ۷۰ گرام، شاخ طرخون و کرفس ۳۵ گرام، ڈالکر ایک گھڑی کے لئے چھوڑ دیں پھر ملکر چھان لیں اور ہر ۴۰۰ گرام کے حساب سے پوست فستق ۳۵ گرام، مصطکی ساڑھے ۷ گرام، علق القر نفل ایک گرام، عود خالص ساڑھے ۷ گرام، اس میں شامل کریں اور ہلکے طور پر جوش دیکر ۷ گرام سک کے اوپر سے چھان لیں۔

قے کے لئے:

سک، علق القرنفل اور عود، آب سیب میں بھگو کر نوش کریں۔ (ابن ماسویہ)

قرص:

مصطکی، عود، علق القرنفل، سک، پوست فستق، گل سرخ، سنبل، نار دین نامی میں سے، کیونکہ یہ زیادہ مخصوص اور عمدہ ہوتا ہے۔ علق القرنفل نہ ملے تو اس کی جگہ قرنفل لے لیں۔ مشطرا مشیع، سب کو گوندھ کر آب سیب اور عرق پودینہ میں قرص بنالیں۔ قرص کا وزن ۹ یا ساڑھے دس گرام رکھیں چاہیں تو گولیاں بنالیں۔ کرب و اضطراب اور غم دیکھیں تو گرم پانی کے ذریعہ قے کرانے کے بعد قرص خانہ ساز میں سے ایک قرص برف کے پانی ۳۴ گرام کے ہمراہ پلائیں۔ مصطکی اور کندر خوشبودار کر کے دیں یا قرنفل چبانے کے لئے دیں۔ نصف گھنٹہ کے بعد ۶۸ گرام رب حماض یا رب حصرم پلائیں۔ معدہ پر قابض اور بارد چیزیں رکھیں۔ ہاتھوں اور پیروں کو باندھیں۔ قے ہو جائے تو یہی عمل کئی بار دہرائیں۔ قے جب تک نہ ر کے یہ دوا پلاتے رہیں۔ التھاب اور حرارت زیادہ ہو تو مذکورہ ہر قرص کے اندر کافور ۳ ملی گرام، سک ایک جو، پینے کے وقت شامل کریں۔ اگر ان میں سے کوئی چیز نہ ملے تو سماق عرق گلاب میں گھول کر مذکورہ دوا کے بعد پلا دیں۔ یہ قرص تیار رکھیں۔ معدہ اور اس کے نیچے خوشبودار ضماور رکھیں مثلاً صندل، گل سرخ خشک، گلنار، پوست کندر، سنبل، آب آس، سک، عرق گلاب، آب آس وغیرہ کے ہمراہ طلاء کریں۔

غم اور حرارت کی تسکین کے لئے:

آرد جو، صندل، گل سرخ، کافور، عرق گلاب میں گوندھیں اور برف میں رکھ کر اوپر دھجیاں سرد کریں اور یکے بعد دیگرے شکم اور سینہ پر رکھیں سک اور رامک اس میں گھول لیں۔ (مستطب از مؤلف) طاقت بیحد گر جائے تو پورے جسم پر قابض ادویات کے ہمراہ خوشبوؤں کا طلاء کریں اور مسلسل دھونی دیں حتیٰ کہ گھر دھونی سے بھر جائے۔ ناک کے قریب کھانے اور پینے کے خوشبو قریب کریں۔ (مستطب از مؤلف)

ضعف قوت اور بہ کثرت اسہال کے لئے ضماور:

آب برگ فونج، بھی، آلو بخارا، انگور، سیب، آس، عرق گلاب مقطریا نچوڑا ہوا۔ ہم وزن

باہم مخلوط کریں اور اس کے اندر اقا قیا، سماق، طر اشیث، ماز و نا پختہ، صندل سرخ، گل سرخ، قصب الزیرہ، دار شیعان، لاذن، عود خالص، کعک خشک، پہلے سرکہ شراب پھر میدوسن میں بھگو کر جوش دیا ہوا۔ مصطکی، راکم، آرد جفری، کلی انگور، تھوڑی مسک مخلوط، زعفران، کافور مذکورہ آیات میں شامل کریں۔ (ابن ماسویہ)

شکم روکنے کے لئے:

یا قلی سرکہ میں جوش دیا ہوا۔ استعمال کریں۔ (ابن ماسویہ)

تنخموں سے کبھی قئے، دست، پیاس اور غشی کے ساتھ عارض ہوتے ہیں۔ گرم پانی پلائیں یا قئے کرائیں حتیٰ کہ معدہ صاف ہو جائے۔ پھر روغن نار دین سے معدہ کی تڑھین کریں ہاتھوں اور پیروں کو باندھیں، مسور اور سرکہ کا سوپ دیں، سرد پانی پلائیں۔ کبھی اس بیماری کے ساتھ بخار ہو جاتا ہے اور یہ شافی علاج ہو جاتا ہے۔ (فیلمر غورس)

قئے ایسی غذاؤں کی وجہ سے ہوتی ہے جو اپنی کثرت سے معدہ پر گراں ثبات ہوتی ہیں یا اپنی حدت، ترشی یا تجویف معدہ کے اندر کسی چیز کے ہونے کی وجہ سے سوزش پیدا کرتی ہیں۔ تجویف معدہ کے اندر موجود مذکورہ شے کا یہ حال ہوتا ہے کہ اپنے مزاج سے معدہ کو تغذیہ پہنچانے کے قابل نہیں ہوگی۔ مثلاً معدہ کے اندر خون اور شیریں بلغم اتر آیا ہو۔ (جالینوس)

خون معدہ کے لئے باعث تغذیہ اس لئے نہیں بنتا کہ معدہ کو غذا وہی چیز پہنچاتی ہے جو کیلوس میں تبدیل ہو سکے۔ (مؤلف)

حرارت کی موجودگی میں قئے ہو رہی ہو تو اس کے لئے قرص کا نسخہ:

عود خام، گل سرخ، صندل زرد، گل خراسانی، بھونی ہوئی۔ پوست فسق، مصطکی، طباشیر، انبر باریس، سماق۔ ۷ گرام کے مقدار کی قرص بنائیں۔ ایک قرص عرق سیب، یا عرق سماق کے ہمراہ دیں۔ معدہ پر ضماد رکھیں، ہاتھوں اور پیروں کو باندھیں۔ گل خراسانی مخلوط طبیعت میں بیحد فرحت پیدا کرتی ہے اور قئے کو تسکین دیتی ہے۔ یا مریض کو پوست فسق ہمراہ سیب یا گل خراسانی مربی در کافور پلائیں۔ قئے کا ازالہ ہو جائے گا۔ (مؤلف)

نم معدہ کے اندر مرہ صفراء پیدا ہو جائے یا مرہ صفراء قئے کی تحریک کر دے یا خلط لعابی ہو تو مریض کو کچھ قابض دوائیں دیں۔ اس سے مادہ نیچے آجائے گا اور متلی کے اندر سکون ہو جائے گا اخلاط نم معدہ کے اندر سرایت کر چکے ہوں تو یہ قئے کے ذریعہ خارج نہ ہوں گے لہذا مریض کو

برعت عصارہ انار پلائیں (جالینوس)

بقراط نے کتاب لبذیمیا میں جس خاتون کی حکایت بیان کی ہے اس کے بارے میں جالینوس نے لکھا ہے کہ وہ اس لئے کہ ستونہ کورہ اخلاط کو جذب کر لیتا ہے اور آب انارین سے معدہ کو تقویت حاصل ہوتی ہے۔ (مؤلف)

کرب شدید اور التهاب کے مریض کو آب خیار مقشر، طباشیر ساڑھے ۳ گرام اور جلاب سکر ۳۴ گرام پلانے سے نفع ہو جاتا ہے۔

ہیضہ حسب ذیل اسباب کے تحت لاحق ہوتا ہے:

۱۔ کثرت سے گرم کھانے تناول کر لینا۔

۲۔ نمکین کھانوں کے بعد زیادہ پانی پی لینا کیونکہ غذا اس وقت جکرتک صرف تھوڑی ہی پہنچتی ہے بقیہ ساری کی ساری آنتوں کے اندر پھیل جاتی ہے۔ لہذا پانی پینے سے رکیں حتیٰ کہ قئے کمزور ہو جائے۔ قئے کمزور ہو جائے تو آب انار ترش استعمال کریں جسے محروث اور انجدان سے خوشبودار کر لیا گیا ہو۔ (یہودی)

پانی سے رکنا تب ہی ممکن ہے جب معدہ پر ضادر کھا گیا ہو سرد ہوا کا اہتمام کیا گیا ہو اور مریض کو ایسے آبن میں بیٹھایا گیا ہو جس میں سرد پانی ہو حتیٰ کہ جسم سبز ہو چکے ہوں۔ اس سے قئے اور غم میں تسکین ہوگی۔ اطباء کا اس امر پر اتفاق ہے کہ ہیضہ اور زوردار استفراغات میں ضرورت اس بات کی ہوتی ہے کہ اخلاط میں گاڑھاپن آجائے مذکورہ بالا تدبیر مغلظ بھی ہے اور انجماد بھی پیدا کرتی ہے۔ کافی استفراغ اور استفراغ کی تیزی زائل ہو جانے کا علم ہو جانے کے بعد یہ طریقہ اختیار کریں اور اس وقت اختیار کریں جب یہ علم بھی ہو کہ یہ تدبیر مضر نہ ہوگی۔ کچھ پیاس کو تسکین دینے والی چیزیں پلائیں۔ برف کے پانی میں بھگو کر قیصیں پہنائیں۔ پٹکے جھلیں حتیٰ کہ مریض کے دانت ٹھنڈک سے بچنے لگیں۔ ضادر کھیں، سکون ہو جانے کے بعد تھوڑا آب انار و ریاس دیں جس کے اندر تھوڑی سمیدی (میدہ) کی روٹی بھگولی گئی ہو۔ یہ غذا تھوڑی تھوڑی کٹی بار دیں تاکہ قئے نہ ہو سکے۔ مریض پیاس کو جھیلے، اس کے ہاتھوں اور پیروں کو باندھ دیا جائے۔ اس سے ہیضہ اور متلی کا ازالہ ہو جائے گا۔ (مؤلف)

اضطراب انگیز قئے میں دونوں شانوں کے مابین بڑے پچنے لگائیں۔ ضعف زیادہ شدید ہو جائے تو مسلسل مریض کے چہرے پر بھونے ہوئے چوزے کھول کر رکھیں تاکہ اس کی بو سے قوت پیدا ہو۔ (ابن ماسویہ)

ہیضہ یا دواء مسہل کے بعد سامنے یا پیچھے سے تشنج ہو جائے تو مریض مر جائے گا۔ قئے کے ساتھ ہچکی، مروڑ، کزاز اور فساد عقل بھی ہو تو مریض ہلاک ہو جائے گا۔ (جالینوس)

بخار کی وجہ سے ہونے والی قئے کا علاج عصارہ سیب اور طباشیر اور بخار کے بغیر ہونے والی قئے کا علاج رب انار، نفع، اور مصطکی سے کریں۔ (جور جس)

متلی کی تسکین قئے سے ہوتی ہے کیونکہ اس سے قئے آور خلط کا استفراغ ہوتا ہے۔ بعد ازاں علاج ایسی دوا کے ذریعہ کریں جس سے ماقی کا مزاج درست ہو جائے۔ فم معدہ کے اندر لیسدار اخلاط موجود ہوں تو پہلے قئے کے ذریعہ استفراغ کریں، مقوی غذائیں دیں اور معدہ کے اوپر خوشبودار قابض ادویات رکھیں۔ (بقراط)

تیز حقنہ استعمال کریں۔ پریشان کن قئے میں اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ اخلاط کا باہر کی جانب امالش ہو جاتا ہے۔ پریشان کن قئے کو نیند تسکین دیتی ہے۔ کھانا مسلسل قئے ہو رہا ہو تو قبل از طعام مولیٰ اور کچنیں کے ذریعہ قئے کرادیں تاکہ معدہ کے اندر جمع شدہ لسی کا تنقیہ ہو جائے۔ مریض کو قابض، مقوی معدہ اور خوشبودار غذا تھوڑی مقدار میں دیں۔ خارج سے اسی طرح کا ضمار رکھیں۔ یہ تدبیر اس وقت تک استعمال کرتے رہیں جب تک رفع نہ ہو جائے۔ (جالینوس)

قبل اس کے کہ کھانا فاسد ہو اور رگیں اسے جذب کریں اور ردی کیفیت پیدا ہو قئے کر اگر ہیضہ لاحق ہونے کو روکیں۔ قئے ماء العسل اور میمگرم پانی کے ذریعہ کرائیں۔ زیت میں اون ڈبو کر شکم پر رکھیں اور مریض پر خواب گراں طاری کریں۔ قئے اور دست بذاتہ آئیں تو دست کو نہ روکیں۔ الا یہ کہ زیادہ آنے لگیں۔ قئے اور دست زیادہ آنے لگیں تو ہاتھوں اور پیروں کو باندھیں۔ سرد ہو جانے والے اعضاء کی مالش گرم روغنات سے کریں۔ سب سے عمدہ روغن قثاء الحمار ہے۔ اسے جند بید ستر کے ہمراہ استعمال کریں اور غذا دیں قئے ہو جائے تو پھر دیں۔ بار بار دینے سے گھبرائیں نہیں۔ غذا کے ساتھ کچھ فرحت بخش پھل دیں۔ پانی میں ملی ہوئی شراب ہیضہ میں مفید ہے۔ اس سے کیموس کے اندر تعدیل اور معدہ کو تقویت ہوتی ہے۔ مریض روٹی کھائے۔ پیٹنے یا شراب کے ہمراہ روٹی کھانے کے بعد نیند آجائے تو یہ صحتیابی کی علامت ہے۔ (روفس)

مناسب یہ ہے کہ مریض ماء اللعم، سیب، ناشپاتی، سک اور شراب سے بنا ہوا سوپ استعمال کرے کیونکہ اس کے اندر بیماری کے لئے وہ تمام باتیں موجود ہیں جو بہتر ہوتی ہیں۔ میدے کی روٹی کا چورہ بھی استعمال کریں۔ پردہ مراق میں شدید جلن ہو تو حکم پر روغن گل یا کوئی ٹھنڈا ضماد رکھیں۔ (مولف)

شدت استفراغ کے وقت ہیضہ میں کبھی جسم کے کچھ مقامات پر تشنج ہو جاتا ہے۔ خاص کر

پندلیوں کے عضلات تشنج میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ کرب، اضطراب اور ایک صورت سے دوسری صورت میں تبدیل ہو جانا اس وقت پیش آتا ہے جب فم معدہ کے اندر ردی خلط سرایت کر جاتی ہے۔ شراب ہم وزن پانی کیساتھ ملا کر استعمال کرنا اس حالت کے اندر سب سے زیادہ موزوں ہوتا ہے۔
(جالینوس)

قرص قے میں تخم بنج شامل کی جاتی ہے۔ اس سے نیند آتی ہے اور خشکی پیدا ہوتی ہے یہ تیز بیماریوں کیلئے موزوں ہوتا ہے۔ (جالینوس)

مخدرات مذکورہ شرط ہی پر نیند آور اور قے کے لئے مسکن ہوا کرتے ہیں۔ (مؤلف)
تمام عطریاتی ادویات متلی کو تسکین دیتی ہیں۔ بایں ہمہ کچھ غذائیں بھی ہوں تو اور زیادہ بہتر اور انسب ہے۔ مخدر ادویات سے معدہ کی کچھ حس زائل ہو جاتی ہے۔ چنانچہ سوزش پیدا کرنے والی خلط سے معدہ کو تکلیف کم پہنچتی ہے۔ اس طرح وہ متلی کے لئے تسکین بخش ثابت ہوں گی۔ افادہ سب کی سب معدہ کے لئے تکلیف وہ خلط کو متغیر کر دیتی ہیں۔

فلو نیاسینہ میں آب سرد کے ہمراہ پلاتے ہیں۔ (جالینوس)

قرص جس کی تعریف جالینوس نے کی ہے:

گل سرخ، سعد، مصطلی سنبل، ہم وزن، اسارون، صبر، ۱/۲ - ۱/۲، زعفران، اگرام، افیون اگرام، قرص بنالیں، ساڑھے چار گرام بعض موافق رطوبتوں کے ہمراہ لیں۔ (مؤلف)

منقلب معدہ اور متلی کے لئے:

تھوڑا تخم خس پانی اور ایک چمچہ کے ہمراہ اور مصطلی کھانے سے پہلے۔ ہمیشہ مصطلی اور شوکہ مسمی بہ قانون چبائیں۔ معدہ پر وہ ضہار تھیں جن کا ذکر باب المعدہ میں آچکا ہے (جالینوس)
سعد، عود، قر نفل پانی میں جوش دیں پھر اس میں سکر، مصطلی اور علك القر نفل حل کر کے نوش کریں (ابن ماسویہ)

حد قو قاسینہ کے لئے عمدہ ہے۔ (ابو جریج)

دواء سے غشی اور متلی میں پرانے سرکہ کے ہمراہ پیاز اور مصلی استعمال اور زیت اور نمک سے پیر کے نیچے دلك کرنا مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

شدید قے کے لئے:

دانہ انار ۶ گرام، دانہ حمض ۶ گرام، گرم پانی میں بھگو کر تین گھنٹے چھوڑ دیں پھر صاف کر کے جوش دیں حتیٰ کہ گاڑھاپن آجائے۔ ۱۰۲ گرام میں سک ساڑھ ۳ گرام اور تانخواہ ساڑھ ۳ گرام دونوں پیس کر اور ایک پوٹلی میں رکھ کر رگڑیں حتیٰ کہ اس کا مزہ دوا کے اندر آجائے پھر اسے مسلسل بطور مشروب استعمال کریں۔ (حنین)

ہیضہ میں مفید یہ ہے کہ معدہ پر کھانا ثقیل ہو اور فاسد ہو جائے تو مریض قے کرے۔ معدہ کے ارد گرد دن میں تکمید کرے۔ فائدہ نہ ہو تو دوا مسہل لے۔ ہیضہ مسلسل موجود رہے تو جوڑوں اور ہاتھوں اور پیروں کو باندھ دیا جائے اور روغن گرم کے ذریعہ تھین کی جائے۔ غذا کئی بار دی جائے۔ قے ہو جائے تو پھر دی جائے مگر قابض اور خوشبودار ہو۔ کمر اور پسلیوں کے سروں پر سرد ضماد رکھیں۔ شراب دیں، مریض سو جائے تو ہیضہ میں سکون ہوگا۔ شراب میں غذائیں شامل کر کے دیں۔

متلی اور قے کے ازالہ کے لئے جو شانده:

ایک تیترا کاٹ کر دھوئیں اور زیت اور نمک میں بھون لیں۔ پختہ ہونے کے قریب ہو تو اس پر عرق ساق یا عرق حمض اترج چھڑکیں۔ پھر بھنی ہوا دھنیا اور زیرہ جو سرکہ شراب میں بھگویا گیا ہو، سے سیراب کریں۔ پھر غذا کے طور پر استعمال کریں۔

قرص ہیضہ۔ قے اور دست بہت زیادہ آرہے ہوں:

سک ۵ ملی گرام، عود خالص ۵ ملی گرام، مصطکی ۵ ملی گرام، سنبل ۵ ملی گرام، افیون ۵ ملی گرام، رامک ۱ گرام، پوست ۱ گرام، فستق سرخ ۱ گرام۔ یہ ایک قرص کا وزن ہے اور وہی مقدار خوارک بھی ہے۔ مریض کو کئی بار پلائیں حتیٰ کہ دست و قے میں قرار ہو جائے پھر مریض کو غذا دیں اور غذا کا اعادہ اس حد تک کرتے رہیں کہ سکون ہو جائے۔ نیند کی تدبیر بخند و ادویات کے ذریعہ کریں۔ (جالینوس) ہیضہ پر شکم اور پہلوؤں پر بڑا پچنہ لگائیں۔ مریض جسم و جشہ کا توانا ہو تو آب سرد میں دیر تک بیٹھائیں۔ (فیلفریورس)

قے کسی مادہ سے اس وقت لاحق ہوتی ہے جب وہ اپنی کیت یا کیفیت سے قم معدہ کو اذیت دینے لگتا ہے۔ کیت میں مادہ چونکہ معدہ کے اوپر بارگراں ہوتا ہے اس لئے معدہ اسے برداشت نہیں کر پاتا۔ کیفیت کا جہاں تک تعلق ہے مادہ لیسدار، ترش، نمکین یا اس نوعیت کا ہو کہ ہضم کے قابل نہ ہو اگر کم ہوتا ہے تو متلی پیدا کرتا ہے۔ برعکس صورت میں قے ہونے لگتی ہے۔ کیت غذا اور صحت قوت کی وجہ سے متلی ہو رہی ہو تو غذا کم کر دیں اور معدہ کو قوت دیں۔

متلی کا تعلق فساد مزاج سے ہو اور ورم بھی ہو تو تسکین، نیند، غذا سے پرہیز، اور ان گرم دواؤں کا اہتمام کریں جو ہضم کرتی ہیں۔ متلی خلط غلیظہ کے ہمراہ ہو تو گرم ادویات کے ساتھ قاطع اور ملطف ادویات شامل کریں۔ مادہ تیر رہا ہو تو شفاء معدہ کی خاطر ہم قے کرائیں گے۔ قے آتشی ہو تو اسے روکیں نہیں۔ الا یہ کہ زیادہ آرہی ہو۔ کیفیت اس کے علاوہ ہو تو حسب ذیل صورت ہوں گی:

۱۔ متلی کی پیدائش کسی ایسی خلط سے ہو رہی ہو جو معدہ کے اندر بنتی ہو اس کے ساتھ مسلسل متلی ہوتی رہتی ہے۔

۲۔ متلی کسی ایسی خلط سے ہو رہی ہو جو معدہ کی جانب کہیں سے داخل ہو رہی ہو حتیٰ کہ بہت ساری جمع ہو جائے اور متلی کی تحریک پیدا کرنے لگے۔

قے صفاوی کا علاج:

صفاوی قے کے ساتھ طبیعت میں خشکی ہو تو حقنہ کے ذریعہ تلین کریں تاکہ مادہ کو نیچے کی جانب جذب کر سکے۔ اس کے بعد آب تمر ہندی و آلو بخارا وغیرہ پلائیں۔ تلین شکم کے ساتھ قے کا ازالہ بھی ہوگا۔ شکم میں خشکی نہ ہو تو عرق سیب، رب حصرم، انار، ریواس، حمض اترج پلائیں یا دانہ انار ترش ۷۰ گرام، مصطلگی ساڑھے ۳ گرام، ۴۰۰ گرام پانی میں جوش دیں حتیٰ کہ نصف رہ جائے۔ صاف کرنے کے بعد اس میں عود ساڑھے تین گرام اور سک ۷ گرام شامل کریں اور استعمال کریں۔ نیز پوست فستق بھی تھوڑے سک کے ساتھ پلائیں۔ قے زوردار اور پریشان کن ہو تو باسلیق کی فصد کھولیں۔ صفراء کی طاقت اس سے کمزور ہو جائے گی۔ مرلیض کو تیز اور چوزے دیں اور بخار نہ ہو تو حصرمی اور ساقی غذاؤں کو دھنیا سے خوشبودار کر کے دیں۔ آب بھی، گل سرخ، شاخ آس، میسون سفید، سک، رامک، عود، کافور اور زعفران سے ان کی تضمید کریں۔ قے باغی ہو تو پہلے قے اور اسہال کے ذریعہ بلغم کا ستقیہ کریں۔ قے فوراً بند ہو جائے گی۔ اس کے بعد معدہ پر ضماور کھیں اور مقوی دوا پلائیں تاکہ معدہ کے اندر پھر کوئی چیز جمع نہ ہو سکے۔ حب صبر اور حب افادیہ کا مسہل دیں۔ مہیہ، رب سیب، شراب ریحانی، انار ہمراہ شہد و نماد و سک و عود دیکر معدہ کو قوت پہنچائیں۔ یہ دوا مسلسل چلاتے رہیں۔

دانہ انار ترش ۲۰، نفع ۲۰، کلی اترج ۲۰، پوست اترج ۲۰، زیرہ ۱۳ گرام، جوش دیکر صاف کر لیں اور اس میں سک مسوق (پسا ہوا) شامل کر کے صبح و شام استعمال کرائیں۔ شربت افستین بیحد مفید ہے۔ کیونکہ اس سے معدہ کا ستقیہ ہوتا ہے اور اسے تقویت پہنچتی ہے۔ اسی طرح دواء المسک

تلخ اور جوارش بھی کا بھی یہی اثر ہے۔ مریض کی غذا میں مصالحہ جات، خولجان، اور جوزبوا شامل کریں۔ سک، قصب الذریرہ سنبل، مصطلکی، زعفران، افسنتین، عود، قرفل، جوزبوا، ہیل، پرانی شراب ریحانی، میسون، سک جیسی افادیہ سے مریض کو تھمید کریں۔

قئے سوداوی زیادہ اور مؤذی نہ ہو تو اسے نہ روکیں کیونکہ مفید ہوتی ہے۔ اعتدال سے تجاوز کر جائے تو گرم ہتھوں کے ذریعہ اسے نیچے کی جانب جذب کریں۔ معدہ صاف ہو جانے کے بعد معدہ کو تقویت ایسی دواؤں سے دیں جو مرض کو دوبارہ ہونے سے روک سکیں۔ جو شانداۃ افتیموں دیں۔ اور اس عضو پر خصوصی توجہ رکھیں۔

ہیضہ کا علاج:

ہیضہ غذاؤں کے سوء ہضم سے لاحق ہوتا ہے۔ عروق کے اندر ہضم کافی جب نہیں ہوتا یعنی اعضاء کے ساتھ غذا کا تشبث جب نہیں ہوتا تو زیادہ ہونے کی صورت میں نکل جانا چاہتی ہے۔ چنانچہ کچھ تو اوپر کی جانب اور کچھ نیچے کی طرف نکلنے لگتی ہے۔ دو یا تین ہضم کے فساد سے جو قئے ہوتی ہے وہ کمزور مگر بہ کثرت ہضموں کے فساد سے ہونے والی بیحد زوردار ہوتی ہے۔ شروع میں ترش یا فاسد، صفراوی وغیرہ غذائیں خارج ہوتی ہیں پھر مرئی کے اندر سوزش اور شکم میں درد، مستقل استفراغات، قلق واضطراب اور خفقان ہونے لگتا ہے۔ اس طرح جسم تھوڑا دبلا ہو جاتا ہے۔ کبھی ماء اللحم جیسی کوئی بدبودار چیز نیچے آتی ہے۔ طبی اور نبض مر جھا جاتی ہے۔ چہرہ سکڑ جاتا ہے، ناک پتلی اور چہرے کی صورت تبدیل ہو کر مردوں جیسی ہو جاتی ہے۔ ہاتھ پیر سرد ہو جاتے ہیں۔ ٹھنڈا پسینہ آنے لگتا ہے۔ ہاتھوں پیروں اور پنڈلیوں میں تشنج شروع ہو جاتا ہے۔ الغرض حد سے زیادہ جب بھی استفراغ ہو گا مذکورہ اعراض لاحق ہوں گے۔ پس یہ ایک حادثہ ہے جو سرعت علاج کا طالب ہے۔ مناسب یہ ہے کہ طبیب بیماری کے اعراض سے اہمال اور غفلت نہ برتے جم کر علاج کرے اور گو صحت نہ ہو رہی ہو مگر علاج پر قائم رہے۔ اسی طرح نبض قوی ہوتی ہوئی اور معدہ کوئی غذا قبول کرتا ہوا نظر نہ آئے تو اس کے باوجود بھی علاج ترک نہ کریں۔ علاج مکرر کرتے رہیں حتیٰ کہ مریض علاج اور غذا قبول کر لے۔ بچوں میں ہیضہ زیادہ مگر آسان ہوتا ہے۔ مردوں میں کم مگر دشوار اور برے انجام کا حامل ہوتا ہے۔ بوڑھوں میں مہلک ثابت ہوتا ہے کیم سرخ رنگت اور گٹھے ہوئے گوشت کا انسان ہیضہ کے لئے مستعد رہتا ہے۔ جسے ہیضہ بہ کثرت ہوتا ہے وہ تقریباً ہلاک نہیں ہوتا جو ہیضہ کا عادی نہیں ہوتا وہ بے موم ہلاک ہو جاتا ہے۔ ہیضہ زیادہ تر موسم سرما میں لاحق ہوتا ہے۔ موسم

خریف میں کم ضرر رساں ہوتا ہے۔ موسم سرما میں تقریباً عارض نہیں ہوتا۔ سب سے برا عرض پیاس ہے جو پانی پینے کے باوجود نہ بجھتی ہو کیونکہ پانی پیتے ہی پانی قے ہو جاتا ہے۔ پیاس کے بعد بے خوابی کا نمبر ہے۔ کیونکہ مریض سو جاتا ہے تو ہیضہ زائل ہو جاتا ہے۔ (ابن سرائیون)

پوست فستق کے ہمراہ، رامک اور سک شامل کر کے مریض کو دیں۔ اس کا سبب بنا کر مریض کو سونگھائیں۔ خواب آور دھونیاں دیں۔ ناک اور پیشانی پر طلاء کریں۔ سر پر خواب آور تکمید کریں۔ مریض کے ارد گرد خواب آور خوشبویات رکھیں۔ (مؤلف)۔

ہیضہ سوء ہضم کا نام ہے۔ لہذا قے کرائیں تاکہ فاسد شدہ غذائیں خارج ہو جائیں۔ معدہ کو آب گرم سے صاف کریں۔ کبھی شکم کی صفائی ہی سے سکون ہو جاتا ہے۔ اس بات پر حیرت نہ کریں کہ قے کے ذریعہ قے کو سکون ہوتا ہے۔ بورہ جسے دیا گیا ہو تو خریق کے ذریعہ قے کر دینے سے قے اور متلی میں فوراً سکون ہو جاتا ہے کیونکہ خلط موجب کا استفراغ ہو چکا ہوتا ہے۔ جلاب سے قے کرائیں نہ روغن سے کیونکہ ان سے تغذیہ ہوتا ہے۔ اور یہاں ضرورت غذا کو کم کرنے کی ہوتی ہے نہ کہ تغذیہ کی۔ گرم پانی سے قے کر دینا کافی ہے۔ مریض کو تاریک مقام میں خشتی بچھونے پر سلائیں، قوت گر جائے، سرد پینہ اور ہلکی آنے لگے تو مریض کو قابض شراب ریحانی پلائیں۔ پیاس تیز ہو تو آب انار ترش کے ہمراہ جو کاستودیں۔ اسی جگہ بہ کثرت گلاب کے پھول، اسطوخودوس، سیب، بہی اور جو بھی مل سکے رکھیں۔ طبیعت زوردار دفع کر رہی ہو تو جو شاندر خشخاش کے ہمراہ قاقہ و نشاستہ کا حقنہ دیں۔ یہ کیفیت کسی عضو کی وجہ سے پیش آتی ہو تو اس عضو پر روغن میں ڈبو کر کپڑے کی دھجی رکھیں اور اس سے نیز بارد قیرو طیوں سے دلک کریں۔ جبرے کے عضلات کو بالعموم تشنج لاحق ہو جاتا ہے۔ کھانا معدہ کے اندر قرار نہ پاتا ہو اور ہمیشہ قے ہو جاتا ہے تو ایسی صورت میں زیرہ اور سماق، نفع سے بنے ہوئے رب انار کے ہمراہ دیں۔ (ابن سرائیون)

اندیشہ ناک شدید قے کے لئے:

قرنفل ساڑھے چار گرام ہمراہ آب سرد پلائیں۔ سکون ہو جائے گا۔ (طیب نامعلوم)
 صفراوی قے کے بعد خفقان اور قم معدہ میں سوزش ہو ۱۱ تی ہے۔ (جالینوس)
 قے سے خفقان اور سوزش پیدا ہوتی ہو تو یہ صفراوی قے ہوتی۔ (مؤلف)
 صفراوی دست سے معدہ کے اندر سوزش پیدا ہوتی ہے۔ (جالینوس)

سخت اور اندیشہ ناک قئے کے لئے:

سماق یکجز، زیرہ $\frac{1}{2}$ جزء، قرفل $\frac{1}{2}$ جزء، مصطلی $\frac{1}{2}$ جزء، ۹ گرام آب سرد کے ہمراہ کئی بار پلائیں۔ (جالینوس)

قئے اور بلغمی برودت کے لئے:

زیرہ، قرفل بھنی ہوئی، قصب الزریہ، مھیل، اظفار الطیب، فلفل، دار فلفل، زنجبیل، مصطلی، کرویا، انیسون، سلجہ، قاقلہ قسط، جوز الطیب، راسن، عود، تخم کرفس، نانخواہ، ساؤج، حماما، کوٹ کر چھان لیں اور ایسے شہد میں جس کا جھاگ اتار لیا گیا ہو اور آب آملہ جوش دادہ میں گوندہ لیں۔ مقدار خوراک ساڑھ تین گرام۔ (ابن سرائیون)

راسن، عود، مصطلی، قرفل ذکر، کرویا، نانخواہ، کندر، فستق سفوف بنا کر استعمال کریں۔

دیگر:

سماق، پوست فستق، دانہ اتار، سک، گل خراسانی، نھع، شیشہ کے ایک برتن میں بھگو کر روزانہ چند دنوں تک بطور مشروب استعمال کریں۔ (مؤلف)

پانچواں باب

پیاس، پیاس کے لئے مسکن اور محرک چیزیں، اسکی علامات، فوائد اور نقصانات، التهابِ معدہ کے اسباب و علاج، خراب مشروبات پینے کی خواہش۔

ایسی پیاس جس کے ساتھ سلس البول کی شکایت نہ ہو اس کا سبب سوء مزاج حار یا یابس یا دونوں ہوتے ہیں خاص طور پر فمِ معدہ، اس کے بعد معدہ اور جگر کا سوء مزاج خصوصاً جگر کے مقعر جانب کا۔ جبکہ صائم نامی آنت کے چاروں جانب لپٹے ہوئے عروق میں التهاب ہو نیز مری اور ریہ کے التهاب سے بھی جبکہ اس کے ساتھ حمہ بھی ہو۔ ایسی پیاس سے اکثر لوگوں میں لاغری آ جاتی ہے۔

(جالینوس)

معدہ میں تلخ اور نمکین خلط ہو تو پیاس ہوتی ہے کیونکہ ان دونوں سے وہاں گرمی پیدا ہوتی ہے یہ پیاس یا تو اس وقت ختم ہو جاتی ہے جب معدہ کی حس ہی ختم ہو جائے یا جیسا کہ مہلک امراض میں ہوتا ہے یا پھر فمِ معدہ پر برودت و رطوبت کے غلبہ سے۔ زیادہ شراب پینے سے بھی پیاس بھڑک اٹھتی ہے۔ میں ایک ایسے شخص کو جانتا ہوں جسے پیاس کا مرض ہوا اور اس کی پیاس نہ بجھ سکی پیاس ہی مر گیا۔ حمیاتِ محرقہ میں بھی پیاس عارض ہوتی ہے تو یا مریض کی پیاس نہیں بجھتی یا وہ مر جاتا ہے۔

(جالینوس)

پیاس کا سبب اکثر معدہ میں نمکین یا تلخ فضلات کا جمع ہونا ہے۔ ان رطوبات سے وہاں گرمی پیدا ہوتی ہے اور شدید پیاس لگتی ہے جیسا کہ بخار میں ہوتا ہے۔ معدہ کی رطوبات میں گرمی پیدا ہونے سے ان میں ابال آتا ہے۔ جیسا کہ بخار میں ہوتا ہے یہ بھی پیاس کا سبب ہے۔ (جالینوس)

جسے شدید پیاس کا غلبہ ہو اس کی غذا کم کر دیں اور قے کرادیں پھر پتلی شراب ممزوج

پلائیں۔ میرے نزدیک یہ بہتر ہے جیسا کہ ابذیمیا کے بارے میں کہا گیا ہے کہ صرف پانی پلایا جائے کیونکہ شراب ممزوج ترطیب بدن کے لئے پانی سے بہتر ہے اور اس میں پانی کی مضرت بھی نہیں ہوتی پھر یہ شدید برودت کے باعث حرارت کو سکون پہنچاتی ہے۔ (جالینوس)

جوف کے التهاب کے باعث جو پیاس ہو اس کے لئے عصارہ حصرم کو بقلۃ الحمق (خرفہ) پر ڈال کر پیسیں اور نچوڑیں اسے ماء الشعیر میں ملا لیں اور برف سے اچھی طرح ٹھنڈا کر لیں اور اس میں ایک کپڑا تر کر کے شکم پر رکھیں جب وہ کپڑا گرم ہونے لگے تو دوبارہ رکھ دیں یہاں تک کہ شکم میں ٹھنڈک کا احساس ہونے لگے اور پیاس کو سکون ہو جائے۔ (ذبول)

پیاس یا تو حرارت کی زیادتی سے ہوتی ہے یا رطوبت کے خشک ہونے سے۔ حرارت کی زیادتی سے پیدا ہونے والی پیاس میں سرکہ فائدہ کرتا ہے مگر رطوبت کی خشکی کے باعث ہونے والی پیاس میں یہ فائدہ نہیں کرتا۔ کیونکہ اس سے ترطیب نہیں ہوتی۔ اگر حرارت کے ساتھ نمکین اور ردی رطوبت مل جائے۔ جیسا کہ استقاء میں ہوتا ہے تو اس سے پیاس پیدا ہوتی ہے کیونکہ اس صورت میں جسم میں نمکین رطوبت بہت کافی مقدار میں جمع ہو جاتی ہے۔ اس طرح معدہ میں کثیر تعداد میں بلغم مالح کے اجتماع سے بھی پیاس ہوتی ہے۔ اس طرح کی پیاس کے لئے سرکہ فائدہ مند ہے۔ وہ پیاس جو گرم موسم یا لویا مکان کے باعث ہونے والے حمیات حادثہ میں ہوتی ہے وہ حرارت و یوست کی وجہ سے ہوتی ہے جس کا علاج تبرید و ترطیب ہے اور اس طرح کی پیاس میں تھوڑا سا سرکہ بہت سے پانی میں ملا کر پلانا سکون پہنچاتا ہے کیونکہ سرکہ بالتوی سرد ہے اور پانی کی وجہ سے اس میں لطافت آ جاتی ہے اور کم مقدار کے باعث خشک بھی نہیں ہوتا۔ (دیسقوریڈوس)

خاموش رہنے، سرد پانی کے استعمال اور سرد ہوا سے پیاس کو سکون ہوتا ہے۔ (جالینوس)
پیاس یا تو معدہ کے سبب ہوتی ہے یا ریہ کے سبب جبکہ اس میں گرمی پیدا ہو جائے۔ ریہ کے سبب ہونے والی پیاس میں، سرد ہوا اچھی لگتی ہے اور پانی کی برودت سے اس میں سکون ہو جاتا ہے۔ جبکہ معدہ میں حرارت کو سکون ملنے سے پیاس چلی جاتی ہے لہذا ریہ اور معدہ کے باعث عارض ہونے والی پیاس میں فرق کرنا چاہئے۔ (اھرن)

سیب اور اتار کا شربت اور کلتری کے بیج پانی کے ساتھ لینے سے پیاس کو بہت فائدہ ہوتا ہے۔ معدہ پر کدو کے چمکوں کا لیپ بھی مفید ہے۔ باب معدہ میں بیان کی گئی قرص ورد بھی دیں۔ (بولس)
پیاس، معدہ، ریہ، فم معدہ، جگر اور امعاء کے باعث ہوتی ہے اور اس کا سبب سوء مزاج حار یا ورم، یا ان میں صفراء کی زیادتی یا یوست کا غلبہ یا خلط مالح ہوتا ہے۔ جب تک لیارج فیقرا کے ذریعہ

متعلقہ خلط کا سہیہ نہ کر لیا جائے پیاس میں سکون نہیں ہوتا۔ ریہ کے باعث جو پیاس ہو اس میں سرد ہوا سے سکون ہوتا ہے اور اگر صفراء کے باعث ہو تو اسہال کے ذریعہ صفراء کے اخراج سے فائدہ ہوتا ہے اگر سوء مزاج کے باعث ہو تو تبدیل مزاج سے فائدہ ہوتا ہے اگر ورم حار سے ہو تو اس کا علاج کرنا چاہئے۔ (اسکندر)

حرارت معدہ کے باعث ہونے والی پیاس میں حصرم، سفرجل، ورد، انار شیریں، اجاص، بزرقتا، اور بزررجلہ کے عصا رہ سے سکون ہوتا ہے۔ کثیرا اور رب السوس کی گولیاں بنا کر زبان کے نیچے رکھنا، اسے پینا اور کدو کے چھلکوں کو برف کے پانی میں ملا کر معدہ پر لیپ کرنا بھی پیاس میں مفید ہے۔ (مؤلف)

پیاس، معدہ، ریہ اور جگر کے سوء مزاج حار یا معدہ میں نمکین اور تلخ اخلاط کے باعث ہوتی ہے۔ اور اکثر معدہ کی رطوبات میں جوش کی سی کیفیت ہو جاتی ہے جس سے پیاس ہوتی ہے اور اکثر اعضاء جن کے باعث پیاس ہوتی ہے وہ معدہ پھر فم معدہ، پھر مری، پھر جگر اور پھر معاء صائم ہیں۔ ہلکی پیاس کا سبب ان مقامات کی خشکی ہے جن سے رطوبتیں منہ سے نکلتی ہیں اور اس کا علاج، نیند، اور وہ چیزیں ہیں جن سے اندرونی جسم کی ترتیب ہوتی ہے۔ اور ان مقامات کی حرارت پیاس کا سبب ہو تو اس کا علاج جاگنا ہے جس سے رطوبات تحلیل ہو جاتی ہیں۔ سونے کے بعد کھائی گئی اشیاء کی حرارت کے باعث بھی لوگوں کو پیاس ہوتی ہے اور اس کا علاج بارداشیاء کا پینا ہے۔ (حنین)

جو پیاس بلفم مالح کے سبب ہو اس کا علاج قے اور گرم پانی سے کرنا چاہئے۔ (ابن ماسویہ)
معمولی پیاس اعضاء فم کی خشکی و حرارت سے ہوتی ہے یہ وہ اعضاء ہیں جن سے رطوبات جاری ہو کر ہیئت جسم کی ترتیب کرتی رہتی ہیں۔ خشکی کا علاج نیند اور حرارت کا علاج جاگنا ہے۔ گرم شے پینے سے پیاس ہوتی ہو تو برف کا پانی پلانا چاہئے۔ بخاروں کی پیاس سر پر ٹھنڈے روغن لگانے اور سر کو مسلسل برف سے ٹھنڈا کرتے رہنے سے بجھ جاتی ہے، تخم خشخاش سیاہ، اصل السوس اور بزرقتا کے چبانے سے بھی پیاس کو سکون ہوتا ہے۔ (بولس واریبائیس)

قے اور پیاس کے لئے آملہ سب سے بہتر ہے۔ (الہندی)

آملہ قے اور پیاس کے لئے بہترین ہے۔ (ابن ماسویہ)

پیاس کے لئے گولی نسخہ:

بزرقتا بستانی ایک جز، کثیر انصف جز، بزر الخیار ثلث جز۔ کثیر اکوانڈے کی سفیدی میں حل

کر لیں، بزور کو پیس لیں، اصل السوس کے پانی میں گوندھ کر سایہ میں خشک کر لیں اور اسے زبان کے نیچے رکھیں۔ اس کے لئے وہ پانی بھی مفید ہے جس میں زعفرور، کمڑی اور سفرجل اور انار بھگوایا گیا ہو۔ اپنی قوت رائب پیاس بجھانے والی اشیاء، ترشی اور چھاچھ ہیں اور ہر وہ چیز منہ میں رکھنا جس سے تھوک پیدا ہوتا ہو مثلاً چاندی، چھاچھ، اجاص کا گودا، املی سماق، اور وہ گولی جو تخم خس، خشخاش، رب السوس، کتیر اور نشاستہ سے تیار کی گئی ہو اور رجلہ کھاتا۔ اور ظہر کے وقت سونا۔ سونے کی حالت میں منہ کھلا رہنا بھی پیاس بڑھاتا ہے اور زبان سوکھ جاتی ہے۔

شربت کا نسخہ جس سے پیاس ختم ہو جاتی ہے ساتھ ہی معدہ کی تقویت بھی ہوتی ہے اور تندستوں و مریضوں میں معدہ کی اصلاح بھی ہو جاتی ہے:

عرق کمڑی چینی، تین رطل، نقوع سماق جو عرق گلاب میں بنایا گیا ہو یعنی ۱/۲ رطل (۲۵۰ گرام) عرق گلاب میں ایک اوقیہ (۳۶ گرام) سماق، سکر طبرزد ۱/۲ رطل (۲۵۰ گرام) اس حد تک پکائیں کہ قوام بن جائے۔

شربت کا نسخہ جس سے پیاس ختم ہو جاتی ہے۔ تقویت معدہ ہو جاتی ہے اور تند رستوں اور مریضوں کے لئے مصلح ہے:

عرق کمڑی، عرق تفاح، عرق انار ترش، ہموزن لے کر پکائیں یہاں تک کہ گاڑھا ہو جائے اور اسے شراب کے ساتھ پیئیں۔

پیاس اور سوزش کے لئے:

تمر ہندی، اجاص، عرق انار ترش اور حماض الا تریج کا نقوع ایک ثلث سکر طبرزدان سب کا نصف، سب کو پکائیں یہاں تک کہ قوام بن جائے۔ جب پیاس میں اضافہ ہو تو تخم خس، بزر القضا، بزر الخیار بزر القرق، بزر رجلہ، رب السوس اور گلاب ملا کر اس میں ساڑھے چار گرام مذکورہ شربت ۳۶ ملی لیٹر کے ساتھ پلائیں۔ (مؤلف)

پیاس معدہ کی حرارت و یبوست یا سوزش سے ہوتی ہے اور یہ دونوں چیزیں (حرارت و یبوست) جگر، یا معاء صائم یا قلب یا ریہ یا جڑوں کی خشکی یا منہ کے غدود کی خشکی سے ہوتی ہے کیونکہ ان سے معدے میں گرم اور خراب رطوبات اور نمکین خلط گرتی ہے۔ معمولی پیاس غدود کی خشکی سے ہوتی ہے جس کا علاج لہسن کا پانی ہے جو اس کے مناسب ہے اور کم بولنا بھی اس کا علاج ہے اگر سونے

کی حالت میں پیاس محسوس ہو رہی ہو تو اسکا سبب ہضم غذا کی حرارت ہے اور اسکا علاج ٹھنڈا پانی، کھیرے کا پانی اور لعابات ہیں اور اگر یہ حرارت شدید ہو تو سر پر ٹھنڈے روغنیاں لگائیں اور اطراف کو ٹھنڈا کریں اور اگر یہ اعضاء تنفس کے باعث ہو تو ٹھنڈی ہوا اسکا علاج ہے اور اگر نمکین خلط کے باعث ہو تو اسکا علاج گرم پانی اور قے کرانا ہے۔ (ابن سرائیون)

کمثری کھانے سے پیاس میں تسکین ہوتی ہے۔ اصل السوس کا عصارہ چونکہ بارد و طبع ہوتا ہے اس لئے پیاس کو روک دیتا ہے۔ اسی طرح خس کے استعمال سے بھی پیاس ختم ہو جاتی ہے۔ (جالینوس)

رجلہ بھی اکثر یہی فعل انجام دیتا ہے۔ کدو کھانے سے معدے میں تری پیدا ہوتی ہے جس سے پیاس ختم ہو جاتی ہے۔ (مؤلف)

کمثری چینی پیاس کو سکون پہنچاتی ہے اور صفراء کو ختم کر دیتی ہے۔ (ابن ماسویہ)
انیسون سے پیاس ختم ہو جاتی ہے۔ برگ بادروج اور اسکے پانی کا بھی یہی اثر ہے۔ بقلہ یمانی کو انار تلخ کے ساتھ پکا کر روغن بادام سے اس کا ذائقہ خوشگوار بنا کر استعمال کرنے سے پیاس بجھ جاتی ہے۔ ہرے دھنیے کی خاصیت صفراوی پیاس کو بجھانا ہے۔ ستو کو پانی اور شکر میں ملا کر پینے سے پیاس بجھ جاتی ہے۔ کمثری کھانے سے پیاس بجھ جاتی ہے۔ اصل السوس کا عرق گھونٹ گھونٹ لینے سے پیاس بجھ جاتی ہے رب حصرم صفراوی پیاس کو ختم کرتا ہے۔ کدو کھانے سے معدے میں تری پیدا ہوتی ہے اور پیاس بجھ جاتی ہے۔ (ابن ماسویہ و دیسقوریوس)

نوٹ: آب حصرم اور اسی طرح مالشعر پیاس بجھانے کے لئے بھی بہت مفید ہیں۔

انجیر سبز پیاس بجھاتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

سرکہ پیاس بجھاتا ہے۔ لہسن نمکین بلغم کے باعث ہونے والی پیاس کو ختم کرتا ہے، خس پیاس بجھاتا ہے۔ (جالینوس)

بخار میں ہونے والی پیاس کا علاج:

کدو کے چھلکے، رجلہ، جو کا آنا، خطمی، سرکہ شراب اور عرق گلاب میں گوندھ کر شکم اور جگر کے مقام پر لپ کرنے سے پیاس میں سکون ہوتا ہے اور معدہ اور جگر کی سوزش میں فائدہ ہوتا ہے۔ حمیات حارہ کی وجہ سے ہونے والی پیاس میں کھیرے کے بیج، رجلے کی بیج، پکایا اور جمایا ہوا ساق، تخم کدو شیریں اور تھوڑا سا کافور ملا کر گوندھ کر نکلیاں بنائیں اور اسے زبان کے نیچے رکھیں پینیں بھی اور سفر میں اپنے ساتھ رکھیں۔

تمر ہندی کو زبان کے نیچے رکھنا پیاس ختم کر دیتا ہے۔ چھاپھ کا بھی یہی اثر ہے۔ گلاب کو چبا کر اسکا پانی نگھنا بھی پیاس کو ختم کر دیتا ہے۔ (روفس)

دیا منیٹس (غالباً کھرباء محیط اعظم ج ۲ ص ۳۲) پیاس کی شدت کو ختم کر دیتا ہے۔ اس صورت میں بار د اور قابض ضمادات جیسے آبِ حصرم، عرقِ گلاب، آبِ حی العالم، برگِ کرم وغیرہ لگایا جائے۔ ایسے گھروں میں رہنا جو مرطوب مقامات پر ہوں اور ان ہی میں ٹھنڈی ہوائیں آتی ہوں تو ایسی ہواؤں میں سانس لینے سے پیاس میں سکون ہو جاتا ہے۔ نیم برشت انڈا، رجلہ وغیرہ اور کشک بطور غذائیں اور گرم و نمکین غذاؤں سے پرہیز کریں۔ تازہ گلابوں کا عصا رہیا عرقِ گلاب پلائیں۔ (ارکاغانیس)

شدید پیاس، نیم گرم پانی میں آبِ زن کرنے، حمام کے پہلے اور درمیانی کمرے میں جبکہ وہ گرم نہ ہوا ہو ٹھنڈا پانی ڈالنے اور اس کے بعد اسی میں رہنے سے پیاس میں سکون ہو جاتا ہے۔

(مؤلف بہ حوالہ ابیدیہ)

پیاس کو ختم کرنے کے لئے کم بولنا، ہونٹ بند رکھنا، ٹھنڈی ہوا میں سانس لینا چاہئے۔ معمولی پیاس جو ان مقامات کی خشکی کی وجہ سے ہوتی ہے جن سے رطوبات منہ سے معدے کی طرف جاتی ہے کا علاج یہ ہے کہ سویا جائے چونکہ اس سے جسم کے اندر تری پیدا ہو جاتی ہے اگر کوئی سوتے سے جاگ جائے اور معمولی پیاس محسوس ہو ایسی پیاس جاگنے سے جلدی ختم ہو جاتی ہے اور ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ یہ پیاس ان مقامات کی حرارت سے ہوتی ہے جن کا تذکرہ کیا گیا ہے اور یہ جاگنے سے جلد ہی ختم ہو جاتی ہے۔

پیاس ختم ہونے اور متلی میں سکون ہونے کے لئے یہ نسخہ استعمال کریں۔

نسخہ:

چار سو گرام تمر ہندی کو پانی میں اچھی طرح پکائیں اور اس کو صاف کر کے الگ کر لیں اور اس کے آدھے وزن کے برابر شکر ملا کر پھر پکائیں یہاں تک کہ قوام بن جائے۔ اس میں سے $\frac{1}{4}$ سے $\frac{1}{3}$ ام لیکر اس پر برف سے ٹھنڈا کیا ہو پانی ڈالیں اور اس کو اچھی طرح ہلا کر پیئیں۔

رب حماض اترج کی بھی پیاس بجھانے، نشہ توڑنے اور قے کے لئے یہی خاصیت ہے۔

(مؤلف)

ختم رجلہ سرکہ کے ساتھ لینے سے پیاس ختم ہو جاتی ہے۔ (طبری)

شدید پیاس فم معدہ سے، مری سے، اس کے بعد معدہ سے، اس کے بعد جگر سے اور اس کے

بعد صائم سے پیدا ہوتی ہے۔ معمولی پیاس جو ان مقامات کی خشکی کی وجہ سے ہوتی ہے جن سے رطوبات
 فم معدہ کی طرف جاتی ہیں اس کا علاج سونا ہے اور جو پیاس سونے کی حالت میں ہوتی ہے وہ غذا وغیرہ
 کی حرارت سے ہوتی ہے اس کا علاج ٹھنڈا پانی ہے۔ کچھ لوگوں نے پیاس پیدا کرنے والی اشیاء استعمال
 کیں اور پانی پیتے پیتے مر گئے۔ کچھ اور لوگ جنھوں نے برداشت کیا وہ پیاس سے مر گئے کچھ اور لوگ
 جنھوں نے سمندر کا پانی پیادہ بھی پیاس کی وجہ سے مر گئے اور بہت سے لوگ حمیات محرقہ میں پیاس
 کس وجہ سے مر گئے اور پانی پینے سے انھیں کوئی سکون نہیں ملا۔ جن لوگوں کو پیاس لاحق ہوتی ہے ان
 میں پیاس کا سبب یا تو حرارت ہوتی ہے یا یبوست یا دونوں یا معدہ میں نمکین کیموس کا ہونا۔ جن لوگوں
 میں پیاس حرارت کی وجہ سے ہو ان میں ترش چیزوں جیسے سبزیوں، سگری اور عرق انار شیریں و ترش
 اور ریاس سے سکون ہوتا ہے۔ ماء الحکین اور تمر ہندی اس کے لئے عجیب اثر رکھتی ہیں۔ یبوست کے
 سبب ہونے والی پیاس میں ماء الشعیر، آب کدو، لعاب بزر قطونا، حمام، رب السوس یا رب سبزیوں کے
 بیج، روغن گل سر پر لگانا ہاتھوں و پاؤں کو ٹھنڈے پانی میں ڈالنا، ٹھنڈی ہوا میں رہنا پیاس میں سکون
 پہنچاتے ہیں۔ مری کی یبوست کی وجہ سے ہونے والی پیاس کا علاج سونا ہے۔ مری کی حرارت سے پیدا
 ہونے والی پیاس کا علاج جاگنا ہے۔ ریہ اور قلب کی حرارت سے پیدا ہونے والی پیاس کا علاج ٹھنڈی
 ہوا میں سانس لینا ہے۔ معدہ میں متعفن کیموس کی وجہ سے ہونے والی پیاس کا علاج گرم پانی اور قے
 کرنا ہے۔ ٹھنڈے پانی میں سرکہ ملا کر پینے سے حرارت کے باعث ہونے والی پیاس کو سکون
 ہوتا ہے۔ (سرایون)

پیاس بجھانے کے لئے ماء الحکین بہترین چیز ہے۔ اگر پیاس کے ساتھ سوزش بھی ہو تو
 مبرادات استعمال کرائے جائیں اور پورے جسم کو ٹھنڈا کیا جائے اور اگر سوزش نہ ہو تو تری پہنچائی
 جائے نمکین پانی سے پیاس پیدا ہوتی ہے کیونکہ یہ خشکی پیدا کر دیتا ہے اور اس صورت میں روغنیات
 مفید ہیں۔ (جالینوس)

جب حرارت کے ساتھ رطوبت مل جائے تو ایسی صورت میں پیاس کے لئے سرکہ بہترین
 چیز ہے کیونکہ اس سے سردی اور خشکی پیدا ہوتی ہے اور یہ صورت استقاء میں ہوتی ہے جبکہ شکم میں
 کثیر مقدار میں نمکین رطوبت جمع ہو جاتی ہے اور یہی صورت اس شخص میں بھی ہوتی ہے جس کے
 معدہ میں نمکین بلغم کی زیادتی ہو گئی ہو چنانچہ ہر طرح کی پیاس جو بخار، استفران، سخت محنت اور ٹکان
 سے ہوتی ہے اس کا سبب حرارت اور یبوست ہی ہوتا ہے۔ (جالینوس)

کتاب الحاوی فی الطب کا پانچواں حصہ ختم ہوا جو کتاب المعده اور اس کی ادویہ پر مشتمل ہے۔

امراض، اسباب امراض اور معالجات کی
شہرہ آفاق تالیف ”الحاوی الکبیر فی الطب“ کا اردو ترجمہ

کتاب الحاوی

موسوم بہ

حاوی کبیر

چھٹا حصہ

استفراغ، فرہی اور دبلا پن

تالیف

ابوبکر محمد بن زکریا رازی

۸۶۵ء ————— ۹۲۵ء

شائع کردہ

سینٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن

(وزارت صحت و خاندانی بہبود، حکومت ہند) نئی دہلی

فہرست مضامین

5

پیش لفظ

9

پہلا باب

تمام استغراغات مثلاً اسہال، قے، فصد، پیشاب، پسینہ وغیرہ اور انکے استعمال کے طریقے، ان کے قوانین اور حمیات میں ان کا استعمال۔

○ امتلائی کیفیت کو کم کرنا۔

○ امالہ و جذب مادہ

16

دوسرا باب

ہر قسم کے استغراغات، ان کے استعمال کی جہت، قانونِ مسہل اور استغراغ کی اصلاح۔

○ دوا لینے سے پہلے اختیار کی جانے والی تدابیر۔

○ قے کے ضابطے۔

60

تیسرا باب

مسہل ادویہ، غذائیں، فٹیلے، جھنے، ضادات اور طلائیں۔

140

چوتھا باب

ماسک غذائیں اور دوائیں، غیر دُموی اسہال کی قسمیں، کھانے کا ہمیشہ نیچے اتر جانا اور زلق الامعاء وغیرہ، جھنے، فٹیلے، ضادات، مسہل ادویات سے پیدا شدہ کیفیت، حابس شیافات اور مزمن اسہال کو روکنے والی تدابیر۔

183

پانچواں باب

جسم کا مٹاپا، دبلا پن اور ہر عضو پر اس کے اثرات۔ ناقص اعضاء کی ممکنہ تدبیر مثلاً ہونٹ، ناک کا کنارہ، قلفہ (سپاری کے اوپر کی کھال)، زائد، جڑی ہوئی اور ناقص انگلیوں کی ممکنہ تدابیر، ہر عمر کے اندر پسندیدہ و ناپسندیدہ ظاہری صورتیں اور لطافت پیدا کرنے والی تدابیر۔

پیش لفظ

سنٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن کے لٹریری ریسرچ پروگرام کے تحت قدیم طبی کتابوں اور مخطوطوں کی تدوین و تراجم کے کاموں کو بڑی اہمیت دی گئی ہے۔ اس پروگرام کے تحت اب تک بہت اہم کتابیں شائع ہوئی ہیں۔ کتاب الکلیات از ابن رشد (عربی اور اردو ترجمہ الگ الگ) کتاب العمده فی الجراحۃ از ابن القف مسیحی (اردو ترجمہ)، کتاب التیسیر از ابن زہر (اردو ترجمہ) معالجات بقرطیہ از ابوالحسن احمد ابن محمد طبری (اردو ترجمہ)، کتاب الجامع لمفردات الادویہ والاغذیہ از ضیاء الدین ابن بریطار (اردو ترجمہ۔ چار جلدوں میں سے تین شائع ہو چکی ہیں۔ چوتھی زیر اشاعت ہے) وغیرہ چند وہ اہم طبی ماخذ ہیں جو پہلی بار کونسل نے اردو میں ترجمہ کر کے شائع کئے۔

ارباب نظر واقف ہیں کہ طبی تاریخ میں ابو محمد بن زکریا رازی (۸۶۵-۹۲۵ء) کا شمار طب کے اساتین میں ہوتا ہے۔ یہ جالینوس اور ابن سینا کے پایہ کا طبیب تھا بلکہ معالجات کے میدان میں تو عموماً اسی کو فوقیت دی جاتی ہے۔ اس نے طویل عرصہ تک معالجانہ خدمات انجام دینے کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف کا شغل بھی جاری رکھا اور اپنے بیشتر معالجانہ تجربات کو قلم بند کیا اس کی تصانیف کی تعداد میں اختلاف ہے مگر معتبر طبی مؤرخ ابن ابی اصیہ نے اس کی تصانیف کی تعداد ۲۲۴ بتائی ہے اس کی سب سے زیادہ ضخیم اور مشہور کتاب 'الحاوی' ہے اس کا اصل نام 'الحاوی الکبیر فی الطب' ہے جس کے اردو ترجمے کا عظیم پروجیکٹ کونسل نے اپنے ہاتھ میں لے رکھا ہے۔ کونسل نے اب تک رازی کی

جن کتابوں پر کام کیا ہے اس میں کتاب الابدال اور کتاب المنصوری بھی شامل ہیں۔ کتاب الابدال (عربی متن، اردو ترجمہ اور تشریحات) بہت پہلے شائع ہو چکی ہے اب اسے انگریزی میں بھی شائع کیا جا رہا ہے۔ کتاب المنصوری کا اردو ترجمہ بھی شائع کر دیا گیا ہے۔ مزید برآں رازی کی ایک مشہور تصنیف 'کتاب الفاخر' پر جس کے مخطوطے مختلف لائبریریوں میں محفوظ تھے۔ حکیم عبدالحمید مرحوم (جو کونسل کے نائب صدر بھی تھے) کی ایما پر کونسل نے کام شروع کیا تھا۔ ان مخطوطوں سے تقابل کر کے کتاب الفاخر، کی از سر نو تدوین ہو گئی ہے اور انشاء اللہ جلد ہی شائع ہوگی۔ یہ تدوین شدہ عربی متن شائع کرنے کے بعد اس کے اردو ترجمے کا کام بھی کونسل کے آئندہ پروگراموں میں شامل ہے۔

مقام شکر ہے کہ اب کتاب الحاوی کی چھٹی جلد کا ترجمہ آپ کے پیش نظر ہے پانچ جلدیں پہلے شائع ہو چکی ہیں۔ جیسا کہ اس سے پہلی جلدوں کے پیش نظر میں اعادہ کیا جاتا رہا ہے۔ کتاب الحاوی، دائرة المعارف العثمانیہ حیدرآباد کے زیر نگرانی ترتیب و تدوین کے بعد ۱۹۵۸ اور ۱۹۷۱ کے درمیان ۲۳ جلدوں میں شائع کی گئی تھی۔ اسی کی بنیاد پر کونسل اس کا اردو ترجمہ کر رہی ہے۔

کتاب الحاوی کی چھٹی جلد کا موضوع بہت اہم ہے۔ طب یونانی کی مبادیات میں اسباب ضروریہ کی اہمیت مسلم ہے ان اسباب میں ایک سبب استفرغ و احتباس ہے اس چھٹی جلد میں بیشتر استفرغات پر بحث کی گئی ہے۔ استفرغات کی جملہ اقسام قے، اسہال، پسینہ وغیرہ، ان کے قوانین، ان کا استعمال، ان کی ضرورت، مختلف مرضی حالات کے تحت ان کی اصلاح، استفرغ کے مقصد سے استعمال ہونے والی غذائیں اور دوائیں، قے، ضادات، طلا وغیرہ۔ مرضی استفرغ، اسہال غیر دموی، زلق الامعاء، اسہال مزمن ان کے اسباب و علاج اور ان کے لئے مختلف دوائی نسخے غرض اس سلسلہ میں کوئی گوشہ ایسا نہیں ہے جسے تشنہ چھوڑا گیا ہو۔ اس جلد کے ایک باب میں ایک اور بحث بھی بہت تفصیلی اور دلچسپ ہے جو اغر جسم کو قریب کرنے اور اعتدال سے زائد فریبی کو کم کرنے سے متعلق ہے اور اسی میں نامکمل اعتناء کی تکمیل کے امکانات بھی بیان کئے گئے ہیں مثلاً ناقص ہونٹ، ناقص ناک کا کنارہ۔ اس کے علاوہ زائد یا چکی ہوئی انگلیوں وغیرہ سے بھی بحث کی گئی ہے۔

ذکر رازی نے اپنے تجربات کے ساتھ ساتھ بار بار قدیم اطباء کے نظریات و تجربات کے حوالے دیئے ہیں جو اس کا خاص انداز ہے اور جس سے کتاب کی معتبریت میں اضافہ ہوتا ہے۔ معالجات کے مختلف موضوعات پر تحقیق کرنے والوں کے لئے کتاب الحاوی کا مطالعہ انتہائی ضروری ہے۔ طب

کے طلبہ کو اس سے بے نیاز نہیں ہونا چاہئے۔ یہ وہ بحر ذخار ہے جس میں معلومات کے خزانے چھپے ہوئے ہیں عام اطباء اور معالجین کے لئے بھی اس کتاب کا مطالعہ یقیناً فائدہ پہنچانے والا ہے۔
امید ہے سابق پانچ جلدوں کے ترجموں کی طرح اس چھٹی جلد کے ترجمے کی بھی پذیرائی کی جائے گی۔ باقی جلدوں کے ترجمے کا کام تیزی سے ہو رہا ہے ہماری کوشش ہے کہ یہ عظیم پروجیکٹ جلد مکمل ہو اور زکریا رازی کا یہ پورا کام اردو میں منتقل ہو کر منظر عام پر آجائے۔

خالد

(حکیم محمد خالد صدیقی)

ڈائریکٹر

سنٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن
نئی دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلا باب

تمام استفرغات مثلاً اسہال، قے، فصد، پیشاب، پسینہ
وغیرہ اور ان کے استعمال کے طریقے، ان کے قوانین
اور حمیات میں ان کا استعمال

ایک شخص نے اپنے جسم کا تحقیقہ سقمونیا سے کیا تو تیسرے دن سوزش اور حدت کے ساتھ اسے
بہت زیادہ دست آئے، بعد ازاں مختلف اوقات میں باری باری سے یہی کیفیت پیش آتی رہی، شروع
میں سوزش اور درد ہوتا پھر بہ کثرت پاخانہ ہوتا۔ اس شخص کو قونج کی شکایت تھی۔ چنانچہ مجھے اندازہ
ہوا کہ اس کی آنتیں اصلاً کمزور ہیں اور سقمونیا کے استعمال سے آنتوں نے جسمانی فضلات کو قبول کرنا
شروع کر دیا ہے۔ میں نے اسے خندروس اور دانہ اتار کا حریرہ دیا۔ چنانچہ درد میں سکون ہوا، صرف
تھوڑا رہ گیا۔ پھر عصارہ سماق دیا تاکہ آنتوں کو طاقت پہونچے اور اگر آنتوں کی سطح پر کچھ زخم آچکا ہو تو
اس کی اصلاح ہو جائے۔ مریض کو شراب قابض کے ہمراہ روٹی کھانے کا حکم دیا اور یہ تاکید کی کہ
تھوڑے قابض فواکھات بھی استعمال کرے۔ چنانچہ وہ مکمل طور پر صحتیاب ہو گیا۔ (جالینوس)
جسم کا استفرغ کرنے کے بعد مریض کو ہرگز اس بات کی اجازت نہ دیں کہ وہ شکم کو یکبارگی غذا
سے پر کرے۔ اس سے جسم کے اندر ایسے اخلاط کھنچ کر جمع ہونے لگتے ہیں جو بعد میں امراض پیدا

کر دیتے ہیں۔ مریض کو غذا تھوڑی تھوڑی دیں، استفراغ کے بعد اور بالخصوص استفراغ کے دن معدہ کو پر نہ کریں۔ اس کی دلیل یہی ہے کہ یہ بات ہمارے نزدیک بارہا تجربہ سے ثابت ہو چکی ہے۔

(جالینوس)

جو شخص قے کا عادی ہوتا ہے اسے قے کرانا ہی زیادہ سہل اور کسی تکلیف کے بغیر اس کے جسم کا استفراغ ممکن ہوتا ہے۔ مگر جو اس کا عادی نہیں ہوتا اس کے لئے قے بالخصوص خربق کے ذریعہ قے کرانا خطرناک ہوتا ہے۔ قے سے سب سے زیادہ نقصان ان لوگوں کو پہنچتا ہے جن کے سینے تنگ ہوتے ہیں، تمام لوگوں کے مقابلہ میں ان لوگوں کو قے کرنا زیادہ دشوار ہوتا ہے۔ خربق کے ذریعہ انہیں قے کرادی جائے تو بالعموم آلات تنفس کی رگیں پھٹ جاتی ہیں۔ لہذا خاص کر ایسے لوگوں کو قے نہ کرائی جائے۔ کشادہ سینہ والے حضرات قے کے زیادہ متحمل ہوتے ہیں۔ قے کرنا زیادہ آسان بھی ہوتا ہے اور محفوظ بھی۔ (جالینوس)

امتلائی کیفیت رونما ہو پھر بھی جسم کے اندر کوئی آفت لاحق نہ ہو تو فصد کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی۔ اس کیفیت کو غذا روک کر یا ریاضت میں اضافہ کر کے کم کیا جاسکتا ہے۔ شروع میں بس یہی کافی ہے۔ آخر میں فقط اسہال شکم یا تلبین شکم سے کام لیا جاسکتا ہے۔ بالعموم حمام اور دلک پر انحصار کیا جاتا ہے۔ ہر جگہ خون کا نکالنا ضروری نہیں ہوتا، ضروری تب ہوتا ہے جب کیفیت بڑھی ہوئی اور مریض بڑا ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب جسم کے اندر ردی اخلاط کی کثرت ہو جاتی ہے اور مرض شدت کا ہوتا ہے تو ہم قے اور اسہال کا طریقہ استعمال نہیں کرتے ہیں۔ (جالینوس)

امتلائی کیفیت کو کم کرنا

تمام ادویات اور غذائیں نیز اشیاء جو امتلاء کو بڑھاتی ہیں وہ گرم ہوتی ہیں۔ باقی سرد چیزیں امتلاء کو کم کر کے اسے اپنی حالت پر محفوظ رکھتی ہیں۔ (جالینوس)

امتلاء کا علاج دمای استفراغ، حمام، دلک کے التزام، قلت غذا اور محلل ادویات سے کیا جاتا ہے۔ بخار کے مریض کی امتلائی کیفیت کا استفراغ صرف فصد، اسہال اور ترک غذا ہی سے ہو سکتا ہے۔ (جالینوس)

اخلاط کا استفراغ، میلان، موافقت، عمروں، اوقات اور عادتوں کے مطابق کریں۔ مثلاً صفراء تیرتا ہوتا ہے اس لئے اس کا استفراغ قے کے ذریعہ کریں، سوداء تہہ نشین ہوتا ہے اس لئے اس کا استفراغ ہمیشہ مسہل سے کریں۔ بلغم کا استفراغ دونوں تدبیروں سے کریں۔ بایں ہمہ صفراء کبھی

معدہ اور آنتوں کے نیچے بیٹھ جاتا ہے لہذا ایسی حالت میں استفرغ اسہال سے کریں یا اگر پیشاب کی جانب مائل ہو تو پیشاب کے ذریعہ کریں۔ موسم گرما میں اخلاط کا میلان اوپر کی جانب ہوتا ہے کیونکہ وہ رفیق ہو جاتے ہیں اس لئے انہیں قے کے ذریعہ خارج کریں۔ اس موسم میں صفراء اوپر چڑھ جاتا ہے۔ اس لئے قے کے ذریعہ اس کا استفرغ کریں گے۔ خلط اگر پورے جسم میں پھیلی ہوئی اور غالب ہو تو اس کا استفرغ تمام راہوں سے کریں۔ مثلاً استقاء خمی میں بلغم کا استفرغ اسہال، قے اور بول کے ذریعہ کریں۔ اسی طرح یرقان میں صفراء کا استفرغ انہیں راہوں سے کریں۔ خلط کسی عضو کے ساتھ چپکی ہوئی ہو تو اس مخصوص عضو کی نالیوں سے اس کا استفرغ کریں۔ مثلاً مقعر کبد کے اندر پختہ ورم ہو تو استفرغ اسہال کے ذریعہ اور محدب کبد میں ہو تو پیشاب کے ذریعہ کریں گے۔ عادتوں کے باب میں اصول یہ ہے کہ قے کرنا جس مریض کے لئے آسان ہو، قے کے ذریعہ ہی اس کا استفرغ کریں۔ مگر جس کے لئے مشکل ہو یا تو قے کے ذریعہ استفرغ نہ کریں یا مریض کو قے کا عادی بنائیں۔ جس مریض کا سینہ تنگ ہو قے کرانا بالخصوص طاقتور ادویات کے ذریعہ قے کرانا اس کے لئے ردی ہوتا ہے، کیونکہ یہ خطرناک ہوتی ہے۔ کشادہ سینہ کا مریض قے کا زیادہ متحمل ہوتا ہے۔

(جالینوس)

امالہ و جذب مادہ

مادہ کا امالہ اور جذب دو طرح سے ہوتا ہے۔ ایک جذب برعکس کے ذریعہ اور دوسرے منتقل کرنے والے استفرغ کے طور پر۔ مثلاً خون منہ کے بالائی حصہ سے آرہا ہو تو خون کو اسی مقام سے منتقل کر کے سب سے قریب تر مقام ناک کے ذریعہ زائل کیا جائے گا اور مخالف جانب جذب کرنے کیلئے جریان خون کا امالہ نیچے کی جانب کریں گے۔ خون کا اخراج مقعر کبد سے ہو رہا ہو تو اسے رحم کی جانب منتقل کر دیں گے اسی طرح مخالف جانب جذب کرنے کے لئے خون کو چھاتیوں کی جانب کھینچیں گے۔ اسی طرح اترنے والے تمام مادوں کے باب میں یہی دو طریقے اختیار کریں گے۔ انہیں یا تو مخالف جانب جذب کریں گے یا قریب تر اور موزوں تر مقام کی جانب منتقل کریں گے۔ جو مواد شکم تک پہنچ کر براز کے ذریعہ خارج ہو رہے ہوں ان کا راستہ بدل کر پیشاب اور رحم کی راہ کر دیں۔ برعکس حالت میں برعکس صورت اختیار کریں۔ اسی طرح جو مادہ رحم کی جانب مائل ہو اسے پیشاب کا راستہ دے دیں۔ مادہ کا انصباب آنکھوں اور کان کی جانب ہو رہا ہو تو اسے نختوں کی جانب منتقل کریں گے۔ مخالف گوشہ کی جانب جذب کرنے کا جہاں تک تعلق ہے، جو مادہ بھی نیچے کی جانب آرہا ہو اسے

اوپر کی جانب جذب کریں، اسی طرح اوپر والے مادہ کو نیچے کی جانب جذب کریں۔ بنا بریں داہنی جانب اترنے والے مادہ کو بائیں جانب اور بائیں جانب اترنے والے مادہ کو داہنی جانب جذب کریں۔ اسی طرح جسم کی بیرونی سطح سے اندرونی سطح اور اندرونی سطح سے بیرونی سطح کی جانب جذب کریں۔ گرم ادویات اور ادویات کے بغیر نیز سخت باندھنے کی وجہ سے دلک مخالف جہت واقع ہو جائے تو مادہ کو مقابل جانب سے ہٹا کر اس عضو کی جانب لائیں جس کا دلک ہو رہا ہو۔ اسی طرح ان نالیوں کو کھولیں جن کا انصباب مخالف گوشہ میں ہوتا ہے۔ (جالینوس)

جسم کے اندر عضو کے ذریعہ عام اور مفید فعل ہو رہا ہو تو محض اس کی عظمت اور فعل کی وجہ سے اس کی طاقت کی حفاظت کریں۔ استفراغ کی ضرورت ہو تو اس حد تک نہ کریں کہ طاقت کمزور ہو جائے۔ مثال کے لئے جگر اور معدہ کو پیش نظر رکھیں۔

ریہ اور قصبۃ الرئہ اور سینہ کے فضلات کا استفراغ جلد از جلد کر دیں، مقعر کبد کا استفراغ اسہال اور محدب کبد کا بول کے ذریعہ کریں۔ البتہ خلط بہت زیادہ ہو تو استفراغ اسہال کے ذریعہ کریں۔ گردہ، مثانہ وغیرہ کے فضلات کا استفراغ بول کے ذریعہ کریں۔ (جالینوس)

اولین گفتگو کا مفہوم یہ ہے کہ ورم کبد یا ورم معدہ کا استفراغ کرنا ہو تو تھوڑا تھوڑا کریں، اس طرح طاقت تحلیل نہ ہو سکے گی۔ مگر تجویف کبد یا تجویف معدہ کی کسی خلط کا استفراغ پیش نظر ہو تو پوری طاقت سے کریں، مگر یاد رکھیں کہ استفراغی دوا کے ہمراہ تھوڑی ایسی چیز بھی دیں جو عضو کو طاقت بخشنے خواہ وہ چیز اس کے حق میں خراب کیوں نہ ہو۔ (مؤلف)

جسم کمزور ہو اور استفراغ کی ضرورت ہو تو رفتہ رفتہ استفراغ کریں۔ دوا استفراغوں کے درمیان مریض کو عمدہ غذائیں دیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ ردی خلط خواہ خون ہو یا کچھ اور، کا استفراغ ہو جائے گا اور اس کی جگہ عمدہ خلط آجائے گی۔ (جالینوس)

جسم میں خلط غالب کو دیکھتے ہوئے جیسا کہ جذام اور سرطان میں، اس کے غلیظ اور مشکل سے خارج ہونے کے معاملے میں، تو سودا کا اسہال ایک یا دو بار نہیں بلکہ کئی بار کیا جانا چاہئے۔ خلط غالب کے بارے میں نیز بیماری کے مرکز کے بارے میں غور کریں اس طرح یہ طے کیا جاسکے گا کہ استفراغ کس چیز کا، کہاں سے اور کس وقت کرنا ہے۔ اخلاط کو اس لحاظ سے بھی دیکھیں کہ استفراغ کے لئے تیار خلط اگر رقیق ہے تو اس کا استفراغ کریں گے، مگر لیسیدار اور پختہ ہونے پر گاڑھی ہو جانے والی ہو تو اس کا انتظار کریں گے۔ یہ خلط بلغم اور سودا کی ہوتی ہے۔ (جالینوس)

خلاق کا تعلق عضو ربیس سے ہو تو استفراغ میں عجلت سے کام لیں۔ (جالینوس)

مادہ کا امالہ تالو سے نختوں کی جانب یوں ہو گا کہ نختوں پر ایسی تیز گرم ادویات لگائیں جو ہيجان اور اضطراب پیدا کر دیں تاکہ مادہ اس مقام کی جانب مائل ہو جائے۔ (جالینوس)

جس مریض کے اندر مادہ منہ کی جانب بالخصوص کوئے اور حلق کی جانب مائل ہو تو اسے نختوں کی جانب جذب کرنے کا حکم دیں، آنکھوں اور کان کی جانب مائل ہو تو فقط ناک کی جانب جذب نہ کریں بلکہ ایسے غرغرے کر کے منہ کی جانب بھی مائل کریں جو فودنج کو ہی، رائی، مسور، منقی کو ہی، اور عاقر قرح سے تیار کئے گئے ہوں۔ یہ ساری دوائیں استعمال ہونے کے بعد آنکھوں کے فضلات کو منہ کی جانب مائل کر دیتی ہیں۔ اسی طرح قصبۃ الرئہ سے مری کی جانب بھی مادہ کا امالہ کر دیتی ہیں۔ یہ زیادہ موزوں طریقہ ہے۔ یو اسیری خون ایک مدت تک جاری ہو تو اس کا امالہ رحم کی جانب کر دیں۔ یہی موزوں تر ہے۔ خود سر کے اندر فضلہ ہو تو اس کی تحلیل مشاغلگی، چونا اور گرم ادویات کے ذریعہ طلاء کرنے سے ہو سکتی ہے۔ سر کے فضلات کو نختوں اور منہ کی جانب جذب کر لینا ممکن ہے۔ (بقراط)

خصوصیت سے کسی چیز کا امالہ اس طرح ہوتا ہے کہ مادہ کو مقابل پہلو کی طرف جذب کر لیا جائے۔ (بقراط)

کسی بھی مقام پر اخلاط کا میلان پوری طاقت سے ہو تو جذب کر کے اسے روک دیں۔ جذب کرنے کی کچھ شکلیں حسب ذیل ہیں:

اخلاط کا میلان سینہ اور معدہ کی جانب زوروں پر ہو تو ہاتھوں اور پیروں کو باندھیں۔ ان کا میلان نیچے کی طرف ہو تو قئے کرائیں۔ شدت کی قئے ہو رہی ہو تو تیز حقنہ استعمال کریں۔ اور اربول کو پسینہ اور پسینہ کو اور اربول کے ذریعہ جذب کریں۔ اسہال شکم کو بول اور بول کو اسہال شکم اور بول واسہال شکم دونوں کے ذریعہ جذب کریں۔ اعضاء مشترک پر پیچنے لگائیں اور تیز دوائیں رکھیں، جیسا کہ سر اور احشاء کی جانب فضلات کا میلان ہوتا ہے تو ہاتھوں اور پیروں میں تیز دوائیں لگائی جاتی ہیں۔

(جالینوس)

مادہ کا میلان نیچے کی جانب ہو تو امالہ اوپر کی جانب اور اوپر کی جانب ہو تو نیچے کی جانب کریں گے۔

(بقراط)

جذب کا عمل بالاضد کرنا ضروری ہے۔ جسم کے بالائی حصوں کی جانب جس مادہ کا میلان اسے نیچے کے حصوں کی جانب، اور نیچے کے حصوں کی جانب جس کا میلان ہو اسے اوپر کے حصوں کی جانب، بائیں جانب مائل ہونے والے مادہ کو داہنی جانب، داہنی جانب میلان رکھنے والے مادہ کو بائیں جانب، اندرونی جانب مائل مادہ کو بیرونی جانب، آگے کی طرف مائل مادہ کو پیچھے کی طرف جذب کریں، جیسا

کہ آنکھوں کے مادہ کو زیر گدی پہنچنے لگا کر اور گدی کے درد میں پیشانی کی رگ کو بہا کر مادہ جذب کرتے ہیں۔

ایک لڑکے نے بوجھ اٹھایا اور اسے ایک ہاتھ میں لیکر چلا، چنانچہ ہاتھ میں ورم آ گیا۔ طبیبوں نے اسے حکم دیا کہ دوسرے ہاتھ پر بھی بوجھ اٹھا کر چلے اور پہلی مسافت کی طرح دور کی مسافت طے کرے۔ چنانچہ ورم میں فوراً سکون ہو گیا۔ میں بھی اسی طرح عمل کرتا ہوں، چنانچہ ماؤف پیر کو اوپر سے نیچے کی جانب باندھ دیتا ہوں اور صحیح پیر کے اوپر گرم ادویات لگاتا ہوں تاکہ مادہ کھینچ کر دوسرے پیر میں آجائے۔

طاقت موجود ہو تو مقابل کے ہاتھ کی فصد کھولیں، خون کو دوسرے پیر کی جانب جذب کرنا اور ماؤف پیر کو باندھنا یہ مقابل پیر کے مادہ کو جذب کرنا نہیں ہے بلکہ ایک طرح سے نالی کو مسدود کرنا اور مادہ کو دوسری جانب زائل کر دینا ہے۔ کبھی جو کچھ مادہ اس کے اندر ہوتا ہے اس کا استفراغ کر دیا جاتا ہے۔ حرکت سے استفراغ مادہ میں مدد ملتی ہے۔ سکون کی تاثیر برعکس ہوتی ہے۔ لہذا زیادہ مٹی اور مسہل دوا استعمال کرنا ہو تو حرکت کو لازم کریں، غیند کو نہیں۔ کسی خراب بیماری میں مریض کو قے اور دوا مسہل دینا چاہیں تو رفتہ رفتہ اسے حرکت کا عادی بنائیں۔

مواد کو طاقت سے جذب کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ماؤف عضو کے مقابل عضو کو سخت اذیت پہنچائیں۔ مادہ اس جانب کھینچ کر چلا آئے گا۔ جسم سے موذی خلط کا استفراغ ہو رہا ہو اور مریض کو بہ کثرت قے آجائے تو اسے غنیمت سمجھیں۔ قے کم آئے تو اسے مدد پہنچادیں۔ علامت یہ ہے کہ اخلاط کا غلبہ ہو گا اور استفراغ کو جسم بہ آسانی برداشت کر رہا ہو گا۔ (جالینوس)

ایک شخص پر خلط دموی غالب تھی۔ ریاضت کرانے والے نے سخت ریاضت کے ذریعہ خون کم کرنے کی ضمانت دی۔ مریض نے ریاضت کی تو فوراً مرگئی آگئی۔ ایسا کریں کہ جہاں دموی مواد کا شدید میلان ہو اور طاقت زیادہ ہو تو خون کا استفراغ جہت مخالف سے کریں اور غشی آنے دیں۔ گرم ادویات اور بند حصن کے ذریعہ مخالف جانب کا دلک کریں کیونکہ فصد کھول دینا اور مخالف جانب سے بہ کثرت خون کا اخراج جذب مادہ کے لئے سب سے زیادہ مؤثر ہوتا ہے۔ یہی حال سخت مالش اور گرم ادویات کا بھی ہے۔ استفراغ کے لئے سب سے بہتر سوداء، پھر بلغم ہے بشرطیکہ پختہ ہو کر نیچے آچکا ہو۔ باریوں اور بحران کے دنوں میں مسہل دینے سے اجتناب کریں کیونکہ جو اخلاط یہاں موجود ہوتے ہیں وہ اوپر کی جانب مائل ہوتے ہیں لہذا اسہال آنا دشوار ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں قے کرائیں۔ مسہل ادویات بالعموم قم معدہ کے لئے مضر ہوتی ہیں۔ لہذا ان ادویات کے ساتھ عطریاتی

دواؤں کو شامل کرنا لازم ہے تاکہ ان کی اصلاح ہو جائے۔ مسہل ادویات کی ترکیب میں سب سے بڑا فساد یہ ہے کہ ان کے اجزاء زمانہ اسہال میں مختلف ہو جائیں۔ مثلاً کوئی سرلیج الاسہال اور کوئی بطنی اسہال ہو۔ ایسی صورت میں کہیں اسہال تیز اور کہیں سست ہوگا۔ اس طرح اضطراب پیدا ہوگا۔ سرلیج الاسہال دوا دوسری قسم کی دواؤں کے ساتھ خارج ہو جائے گی اور اپنا اثر نہ کر سکے گی۔ اس کے بعد سست دوا کا عمل شروع ہوگا۔ جو نہایت مشقت اور تاخیر کے ساتھ ہوگا۔ جب ہم ایسی ادویات کا مرکب تیار کرتے ہیں جو مختلف اخلاط کا مسہل ہوتی ہیں اور اسی کے ساتھ وہ زمانہ اسہال کی مقدار میں بھی مختلف ہوتی ہیں تو اس طرح کی ترکیب میں کوئی مضائقہ نہیں ہوتا ہے۔ (جالینوس)

دوسرا باب

ہر قسم کے استفراغات، ان کے استعمال کی جہت، قانون مسہل اور استفراغ کی اصلاح

مدت اسہال کے اختلاف سے بچنے کی ترکیب یہ ہے کہ مسہل ادویات کے ایک ایک جزء کو نگاہ میں رکھیں۔ جو دوائیں عصاروں اور صمغیات کی صورت میں ہوتی ہیں ان کی طاقتیں ان ادویات کے مقابلہ میں تیزی سے تحلیل ہوتی ہیں جن کے اثرات و قویٰ جڑوں اور بیجوں کے اندر ہوتے ہیں۔ اس طرح کامرکب تیار کرنے کا ارادہ کریں تو مؤخر الذکر ادویات کے جوہروں کو نکال کر مقدم الذکر ادویات کے جوہروں میں شامل کریں تاکہ زمانہ کے اعتبار سے تحلیل کے اندر مساوات پیدا ہو جائے نیز اس بات کی کوشش کریں کہ ادویات باہم اچھی طرح گھل مل جائیں۔ ایسا کرنے کے بعد ان کے اثرات ایک ہی وقت میں طاری ہوں گے۔ (مؤلف)

مسہل ادویات کے مزاج ہمارے مخالف اور مہلک ہوتے ہیں۔ البتہ تھوڑی مقدار مفید ہوتی ہے۔ لہذا ضروری ہے کہ ان دواؤں کے ساتھ ایسی ادویات شامل کریں جو معدہ اور فم معدہ کی دباغت کر سکیں۔ افادہ ان کے نقصانات کا ازالہ، معدہ اور اسہال میں مدد دیتی ہیں کیونکہ ان کے مزاج میں لطافت ہوتی ہے۔ اسہال کے بعد ماء الشعیر پینے سے دوا کا اثر زائل ہو جاتا ہے اور کیفیت کی اصلاح ہو جاتی ہے کیونکہ دوا مری، آنتوں اور معدہ سے گزرتے وقت چٹ جاتی ہے اور اس کا کچھ حصہ باقی رہ جاتا ہے۔ اسہال کے بعد کوئی چیز لینے سے یہاں دھلائی ہو جاتی ہے۔ بوقت اسہال اسے پینا لازم نہیں

ہے۔ دواء مسہل کے بعد مریض کو زیادہ نہیں تھوڑی غذا دیں تاکہ ہضم میں قوت پیدا ہو اور فساد سے دور رہے کیونکہ اسہال سے ضعت پیدا ہوتا ہے۔ بعد ازاں طبیعت حسب معمول واپس آتی ہے۔

(جالینوس)

حمام سے اسہال کا اثر اس طرح ٹوٹتا ہے کہ اس سے اخلاط جسم کے باہر کھینچ جاتے ہیں۔ (جالینوس) جسم کا استفراغ ہمیشہ خلط غالب سے کریں۔ علامت جسم کے رنگ سے معلوم کریں۔ کیوس اندر کی جانب گھس گئے ہوں تو علامت تدبیر، عمر، بیماری، مزاج اور بقیہ تمام چیزوں سے حاصل کریں۔ جملہ استفراغات کسی دوا کے ذریعہ یا خود اپنے تئیں ہوتے ہیں، بشرطیکہ بائیں ہمہ جسم پر بلکہ ثابت ہوں اور ان کا جذب کر لینا آسان ہو۔ برعکس حالت میں برعکس صورت اختیار کی جائے گی۔ (بقراط) استفراغ کی جانے والی شے کا استفراغ زیادہ نہ کریں۔ بس وہ اس حد تک ہو کہ ضعف پیدا نہ کرے۔ ضعف پیدا ہو رہا ہو تو رک جائیں۔ استفراغ کے لئے کوئی چیز باقی رہ جائے تو بھی استفراغ نہ کریں، کیونکہ یہ بیحد خطرناک ہے۔ مناسب خلط کا استفراغ ہو رہا ہو تو جو کچھ خارج ہو جائے اگر وہ زیادہ بھی ہو تو اسے غنیمت سمجھیں، بشرطیکہ مریض متحمل ہو سکے۔ جہاں مناسب ہو وہاں استفراغ اس حد تک کریں کہ غشی طاری ہو جائے۔ (بقراط)

مناسب استفراغ ہو جانے کے بعد جسم ہلکا ہو جاتا ہے۔ خواہ استفراغ زیادہ ہو مگر برداشت کی حد میں رہے۔ اگر قوت قوی ہو تو استفراغ غشی کی حد تک کیا جاسکتا ہے۔ بالخصوص گرم درموں اور حمیات لازمہ میں کیونکہ تکلیف دہ دردوں کے اندر اس علاج سے زیادہ موثر علاج میرے علم میں نہیں ہے جس میں استفراغ خون کی وجہ سے غشی تک طاری ہو جائے بہ شرط کہ قوت مدد کر رہی ہو۔ ہمیں اس کا تجربہ ہے۔ اس کے بعد اسہال بھی ہو جاتے ہیں۔ پسینہ خارج ہوتا ہے، بخار بالکل جاتا رہتا ہے۔ ورم کی تکلیف بالکل جاتی رہتی ہے۔ (جالینوس)

مسہل اور متقی دوا سے پہلے جس خلط کا اخراج مقصود ہو اسے لطیف بنانا اور ان نالیوں کو کشادہ کر دینا ضروری ہے جن سے ہو کر خلط کو خارج ہوتا ہے۔ اس طرح یہ زیادہ سے زیادہ بہ آسانی خارج ہو جائے گی اور جسم کو کوئی زیادہ تعب لاحق نہ ہوگا۔ برعکس ازیں مریض کو مسہل دیا جائے مگر خلط کو لطیف اور نالیوں کو کشادہ نہ کیا جائے تو اسہال نہایت دشوار اور سخت ہوگا۔ بالعموم مروڑ، چکر، کرب، غشی اور شدید مشقت لاحق ہوگی۔ اسہال سے قبل ملطف دوا کا استعمال میرا معمول ہے چنانچہ اسکے بعد اسہال کسی مشقت کے بغیر اور بہت جلد ہوتا ہے۔ سب سے عمدہ اسہال اور قے وہی ہے جو اخلاط کو لطیف بنانے اور نالیوں کو کشادہ کر دینے کے بعد آئے۔ اخلاط غلیظ ہوں تو انہیں لطیف بنایا جائے اور

توڑا بھی جائے۔ لوگوں کا خیال ہے کہ بقرط نے جو یہ کہا ہے کہ جس مریض کو کوئی کسی طاقور دوا دیکر اسہال اور قے کا عادی بنانا ہو تو اسے زیادہ لطیف تر اور آسان دوا دیں، حتیٰ کہ وہ اس کا عادی ہو جائے۔ تو اس سے یہی مراد ہے۔ پہلا مقصود زیادہ عظیم ہے۔ مؤخر الذکر شے کو استعمال کرنا بھی لازم ہے۔

(جالینوس)

اخلاط کو لطیف بنانے اور نالیوں کو کشادہ کرنے کی ضرورت بالعموم تب ہوتی ہے جب کہ جسم سے خارج کی جانے والی خلط وہ بلغی اور لیسدار ہو۔ رفیق صفر اوی اخلاط کو اس طرح کی زیادہ ضرورت نہیں ہوتی ہے۔ بہتر یہ ہے کہ قوی مسہل سے پہلے شکم کو چکنا اور ملین کریں کیونکہ دواء مسہل جب آنتوں اور معدہ کے اندر پہنچتی ہے اور خشک اور سخت ہوتی ہے تو اسہال میں بیحد مشقت ہوتی ہے۔ اسی کے ساتھ مروڑ اور کرب بھی ہوتا ہے۔ جسم میں اس کا اکثر اثر باقی رہتا ہے اور خارج ہونے والی خلط کم ہوتی ہے۔ شکم کو زیادہ نرم کرنا بھی ضروری نہیں ہے کیونکہ مسہل کا اثر ایسی صورت میں زیادہ ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اسہال کثرت سے آئیں گے۔ چکنی مائیت کو نرم کرنے کے لئے حمام اور تمریخات استعمال کریں۔ قطع خلط کا کام سنگین اور زوفا وغیرہ ماء العسل اور نالیوں کو کھولنے والی دواؤں کے ہمراہ انجام دیا جاسکتا ہے۔ مسہل سے پہلے جب بھی ان چیزوں کا استعمال کریں گے فضلہ تیزی سے اور بہ آسانی جاری ہوں گے زوفا، فودج اور ماء العسل کا استعمال لازم نہیں ہے کہ اس کے بعد مسہل دیں۔ صفراء کا اسہال مقصود ہو تو پالک، چقندر، بلاب جیسی سبزیوں کے شوربے، روغن، شکر کے ساتھ تیار کردہ ماء العسل، اور جلاب وغیرہ پہلے دیں۔ اعتدال کے ساتھ شکم نرم ہو جائے تو اس کے بعد مسہل دیں۔ (جالینوس)

اخلاط کا استفراغ مسواک، حمام اور ترک غذا کے ذریعہ کریں۔ (جالینوس)
معتدل طور پر جسم کا استفراغ مقصود ہو تو استفراغ فصد کے ذریعہ کریں۔ سہیہ خلط مقصود ہو تو اس خلط کا اخراج کرنے والی دوا کے ذریعہ مسہل دیں۔ امتلاء کا استفراغ اسی چیز سے ہوتا ہے جس سے جسم کا استفراغ ہوتا ہے کیونکہ امتلاء نام ہے حفظ تناسب کے تحت تمام اخلاط کے اندر اضافہ کا۔ جن لوگوں کے جسم تندرست اور ردی اخلاط سے پاک و صاف ہوتے ہیں، مسہل اور مقلی دوا کے استعمال سے انہیں چکر، مروڑ، اور کرب لاحق ہوتا ہے۔ خارج ہونے والی شے بمشکل خارج ہوتی ہے۔ مقلی سے فائدہ پہنچتا ہے کیونکہ جسم کے اندر ردی اخلاط موجود نہیں ہوتیں جو دوا سے خارج ہوں لہذا یہ دوا صالح خون کو کھینچتی ہے۔ مگر طبیعت اس کی اجازت نہیں دیتی اس طرح مذکورہ اعراض لاحق ہو جاتے ہیں۔ پردہ مراق کے لاغر ہونے کے ساتھ دستوں کا آنا خطرناک ہے۔ قے کرنا اور زیادہ برا

ہے۔ قئے اور اسہال کے لئے پردہ مراق کو فریہ ہونا چاہئے تاکہ معاونت ہو سکے۔ مریض کمزور ہو گا تو قئے اور اسہال کی دشواری ہوگی۔ (بقراط)

مساوی طور پر تمام اخلاط کے اندر بیشی یعنی امتلائی کیفیت ہو تو فصد کھولیں گے۔ کوئی ایک خلط بیش ہو جائے تو مسہل دیں گے۔ دواء مسہل کی ضرورت وہاں ہوتی ہے جہاں کسی کو شدید استفراغ کی ضرورت ہوتی ہے۔ مسہل لمبے وقفوں کے درمیان دیا کریں۔ جسم کے اندر روزانہ جو فضلات بنتے ہیں وہ دواء مسہل کے فعل سے کم تر ہوتے ہیں۔ کوئی شخص مہینہ میں ایک یا دو بار مسہل یا مقلی دوا اس خیال کے استعمال کرتا ہو کہ مبادا جسم کے اندر فضلات زیادہ اکٹھا نہ ہوں تو وہ جسم کو نقصان پہنچاتا ہے۔ بایں ہمہ خود کو ایک خراب عادت میں مبتلا کر دیتا ہے۔ (بقراط)

طبیعت کی اقتدا کرنا لازم ہے۔ وہ یہ ہے کہ ہر بیماری کے اندر اخلاط کی اسی نوعیت کا استفراغ کیا جائے جس کا استفراغ بذات خود مفید نظر آئے۔ (جالینوس)

یعنی وہ نوعیت جس سے طبیعت کو فائدہ پہنچے اور جس کے نکل جانے کے بعد مریض ہلکا پن محسوس کرے۔ کیونکہ طبیعت کے غالب ہونے کی صورت میں بیماریوں کے اندر جس چیز کو طبیعت دفع کرتی ہے وہ وہی ہوتی ہے جس کے دفع ہو جانے کے بعد جسم ہلکا ہو جاتا ہے۔ (مؤلف)

ہر استفراغ کا مقصود ایک ہی ہوتا ہے اور وہ یہ جسم پر غالب شدہ خلط کی جانب فصد کرنا۔ کون سی خلط غالب ہے۔ اس کا اندازہ باب الاخلاط سے ہو گا۔ اسہال اور قئے سے پیشتر جس چیز پر غور کرنا چاہئے وہ خلط غالب ہے۔ بیماری کی نوعیت، مزاج، تدبیر، رنگ، رقت اور ان تمام باتوں سے خلط غالب کو معلوم کیا جاسکتا ہے جن کا تذکرہ باب الاخلاط میں آچکا ہے۔

باقی طبیعت جسے خود دفع کر رہی ہو اسے بلا تکلف دفع کر دیا جائے، کیونکہ یہ غلبہ خلط اور کثرت خلط کی علامت ہوا کرتی ہے۔ استفراغ کے بعد مرض دور ہو کر جسم ہلکا ہو جائے گا اور استفراغ کو خواہ زیادہ ہو برداشت کر لے گا۔ کیونکہ کسی بھی حالت میں اپنے تئیں خود جسم کا استفراغ مذکورہ کیفیت کے بعد نہایت خراب ہوتا ہے۔ لہذا معلوم رہے کہ جسم پر اس خلط کا غلبہ نہیں ہے کیونکہ مذکورہ کیفیت غلبہ خلط کے نتیجہ میں نہ ہوگی۔ بلکہ جسمانی ضعف اور اس خلط کے اندر ہیجان پیدا ہو جانے کی وجہ سے ہوگی۔ گرمی میں قئے کرائیں کیونکہ موسم گرما میں اخلاط اوپر تیرتے ہوتے ہیں۔ صفراء کا غلبہ ہوتا ہے جو نہایت لطیف اور ہلکا ہوا کرتا ہے۔ سخت گرمی میں استفراغ نہ کریں کیونکہ اس وقت جسم ہوا کی سخت گرمی سے گرم رہتا ہے۔ لہذا مسہل اور مقلی کی حدت برداشت نہ کر سکے گا۔ کیونکہ اکثر مسہل اور مقلی ادویات گرم اور تیز ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ایسے وقت جو لوگ مسہل اور مقلی لیتے

ہیں وہ بالعموم بخار میں مبتلا ہو جاتے ہیں کیونکہ جسم گرم ہوتا ہے۔ دواؤں کی حدت اور گرمی مزید اضافہ کر دیتی ہے۔ نیز طاقت بھی کمزور ہوتی ہے۔ استفراغ سے ضعف اور استرخاء بڑھ جاتا ہے۔ علاوہ ازیں ہوا کی گرمی دوا کو کھینچ کر باہر خارج کر رہی ہوتی ہے اور حمام کی طرح اثر کی راہ میں حائل ہوتی ہے۔ گرم پانی سے حمام کرنا جس طرح اسہال کو توڑ دیتا ہے اور اس کا مقابلہ کرتا ہے اسی طرح موسم گرما کی حرارت بالخصوص شدید تر حرارت کے اندر دبلے جسم کے آدمی کے لئے قئے کرنا آسان ہوتا ہے۔

لہذا اسے استفراغ زیادہ تر قئے کے ذریعہ کرائیں اور یہ کہ موسم سرما کا ہو کیونکہ گرمی میں صفراء غالب رہتا ہے۔ بایں ہمہ قئے کرنا آسان ہو اور موسم گرمی کا ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ قئے کرانے کے جملہ اسباب مجتمع ہیں۔ الغرض موسم سرما زیادہ دشوار اور سخت ہوتا ہے۔ برعکس ازیں جس کا گوشت عمدہ ہو اور قئے کرنا اس کے لئے دشوار ہو تو اسے استفراغ مسہل کے ذریعہ کرائیں۔ کسی وقت اسے قئے کی ضرورت ہو تو اسے صرف موسم گرما میں کرائیں۔ دیگر اوقات میں پرہیز کرائیں۔ سل میں جو مریض مبتلا ہو چکا ہو یا جو سل کے لئے مستعد ہو اسے قئے کرانے سے اجتناب کریں۔ یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے سینے تنگ ہوتے ہیں ان لوگوں کو سینہ کی تنگی کی وجہ سے قئے کرنا دشوار ہوتا ہے۔ ان کے پیچھے دے دے ہوئے اور پیچھے دھڑوں کی رگیں پھٹی ہوئی ہوتی ہیں۔ جو مریض سل میں مبتلا ہو چکا ہوتا ہے۔ قئے کرانے سے آلات تنفس کے اندر اضطراب پیدا ہوتا ہے، لہذا نقصان اور زیادہ بڑھ جائے گا۔ قئے کے ذریعہ استفراغ کرنا صفراء کے ساتھ مخصوص ہے۔ گو مسہل کے ذریعہ بھی اس کا استفراغ ہوتا ہے۔ سوداء کا استفراغ صرف مسہل ہی کے ذریعہ ہو سکتا ہے۔ اس میں ایسی دوا استعمال کی جاتی ہے جس میں اسہال کی طاقت زیادہ ہوتی ہے۔ کیونکہ سوداء غلیظ اور تہہ نشین ہوتا ہے۔ اس لئے زیادہ طاقت و رد دوا کا محتاج ہوتا ہے اور اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ استفراغ نیچے سے کرایا جائے۔ صفراء ہلکا ہوتا ہے اور بالعموم فم معدہ کے اندر تیرتا ہوتا ہے۔ لہذا زیادہ تر اس کا استفراغ قئے کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔ (جالینوس)

اخلاط معدہ کے اندر ہوتے ہیں تو ان کا استفراغ قئے کے ذریعہ کیا جاتا ہے مگر آنتوں میں ہوتے ہیں تو قئے کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ خربق کے ذریعہ قئے کرنا ہو تو نرم قئے اور ادویات کے ذریعہ پہلے اس کا تجربہ کر لیں۔ مریض کے لئے قئے کرنا آسان نظر آئے تب خربق دیں۔ ورنہ خربق اس وقت تک نہ دیں جب تک مریض کو قئے کے لئے تیار نہ کر لیں۔ قئے کے لئے تیاری دو وجود سے ہوتی ہے۔

۱۔ مریض برابر قئے کرتا ہو حتیٰ کہ قئے کا عادی ہو چکا ہو، اس طرح قئے کرنا اس کے لئے آسان

رہتا ہے۔

۲۔ جسم کو شیریں غذائیں دیں اور آرام و راحت اس حد تک پہنچائیں کہ جسم اچھی طرح مرطوب ہو جائے اور مریض قے کا عادی ہو جائے۔ پھر اسے خربق پلائیں۔

قے زیادہ آئے اور اس کے اندر ہیجان پیدا ہو اس کے لئے مریض کو حرکت دیں۔ حرکت سے ہیجان پیدا ہو گا اور قے ہو گی، مریض کو سکون بھی دیں۔ برعکس صورت برعکس انجام کی حامل ہوتی ہے۔ جس طرح جسم کے اندر اخلاط ردیہ نہ ہوں تو مسہل کا دینا دشوار ہوتا ہے اور اسی سے خراب اثرات پیدا ہوتے ہیں۔ اسی طرح قے کا بھی حال ہے۔ بالخصوص جبکہ خربق کے ذریعہ کرائی جائے چنانچہ جس شخص کا جسم صاف ہوتا ہے اس کے لئے اس کا استعمال خراب ہے، کیونکہ خربق کی خاصیت یہ ہے کہ اپنے شدت فعل سے تشنج پیدا کر دیتی ہے۔

خربق صاف جسم کے اندر تشنج اس لئے پیدا کر دیتی ہے کہ شدت سے جذب کرتی ہے جس شخص کا جسم بلغم سے بری طرح پر ہوتا ہے، خربق کے استعمال سے معدہ کی جانب بکثرت بلغم کھینچ اٹھنے کے باعث کبھی مریض کا گلا گھونٹ دیتی ہے۔ کیونکہ کبھی ایسا ہوتا ہے کثرت کی وجہ سے قے کے ذریعہ بلغم کا خارج ہونا ممکن نہیں ہوتا۔ جس مریض کی اشتہاز اکل ہو گئی ہو، سدر کی کفایت موجود ہو، فم معدہ میں سوزش اور منہ میں تلخی کا احساس ہو اس مریض کے اندر صفراء کا میلان معدہ کے بالائی حصوں کی جانب ہوتا ہے۔ اخلاط ردیہ جبکہ معدہ کے بالائی حصوں اور فم معدہ میں ہوں تو قے کرنا لازم ہے۔ مری میں ہوں تو قے کرنا خصوصیت سے لازم ہے۔ معدہ کے نیچے اور آنتوں کے اندر ہوں تو اسہال لازم ہے۔ (مؤلف)

حجاب کے اوپر جو درد ہوتے ہیں ان میں قے کرنا ردی ہے مگر اس کے نیچے جو درد ہوتے ہیں ان میں اسہال لانا بہتر ہے۔ (جالینوس)

استفراغ کی ضرورت ہو اور مادہ حجاب کے اوپر ہو تو قے اور نیچے ہو تو اسہال لانا بہتر ہے۔ اسہال اس وقت تک نہیں ٹوٹتا جب تک مریض کو پیاس محسوس نہ ہو۔ استفراغ کے وقت بعض لوگوں کو پیاس بڑی تیزی سے محسوس ہوتی ہے اور بعض لوگوں کو دیر سے لگتی ہے۔ تیزی سے اس لئے لگتی ہے کہ معدہ کے اندر حرارت یا یبوست یا دونوں ہی باتیں ہوتی ہیں۔ یا دوا گرم اور سوزش کا اثر لئے ہوئے ہوتی ہے۔ یا صفراء خارج ہو رہا ہوتا ہے۔ ان چیزوں کے برعکس حالت میں پیاس دیر سے لگتی ہے۔ یعنی یہ کہ پینے والے کا معدہ، سرد، مرطوب، دوا غیر حار، سوزش نہ پیدا کرنے والی یا خارج ہونے والی شے بلغم یا پانی ہو۔ جس مریض کو پیاس دیر سے لگتی ہو اور زیادہ استفراغ ہو جانے کے بعد پیاس محسوس ہو تو

بس استفراغ کا اس قدر آجانا کافی ہے کہ پیاس محسوس ہونے لگے۔

تشنگی کو استفراغ لانے والی دوا سے مدد ملتی ہے کیونکہ دوا کے ساتھ گودا صبح طور پر حرارت اور حدت موجود نہ ہو مگر حرارت وحدت کا تھوڑا مخفی اثر اس کے اندر ضرور ہوتا ہے۔ (جالینوس)

جس دوا کے اندر واضح طور پر حرارت موجود نہ ہو اس سے اور مرطوب کرنے والی اشیاء کے استعمال سے پیاس معلوم ہو تو اس کے معنی یہ ہیں کہ استفراغ حد سے زیادہ ہو چکا ہے۔ برعکس ازیں برعکس صورت ہوگی۔ گرم دوا کے استعمال سے اور گرم معدہ والوں کو گویا استفراغ نہ ہوا ہو مگر پیاس معلوم ہوتی ہے، لہذا ان چیزوں کو مد نظر رکھتے ہوئے عمل کریں۔

مصنف کے حسب ذیل قول پر غور کریں کہ استفراغ ہونے والی شے صفراء ہو تو پیاس جلد اور بلغم ہو تو دیر میں لگتی ہے۔ میرا مشاہدہ ہے کہ ہر مسہل دوا کے ساتھ کچھ نہ کچھ حرارت اور حدت ضرور ہوتی ہے گو پوشیدہ سہی۔ مسہل دوا سے مراد وہ دوا ہے جو کم و بیش جذب کرتی ہو۔ ایسی دوا لازمی طور پر کچھ نہ کچھ حدت ضرور رکھتی ہے الا یہ کہ دوا کا اثر بالخاصہ ہو۔ مسہل سے مراد پانی، پھسلانے والی اور چکنی شے نہیں ہے۔ جس مریض کو بخار نہ ہو، شکم میں مروڑ، گھٹنوں کے اندر نقل اور درد شکم ہو اسے نیچے سے استفراغ کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ اخلاط کا میلان نیچے کی جانب ہوتا ہے۔ (مؤلف)

خریق کے استعمال سے جو تشنگی لاحق ہوتا ہے وہ از قسم علامات موت ہے۔ قے کرنے کے لئے خریق ابیض کا استعمال صحیح ہے کیونکہ قے کے لئے یہی خریق دیا جاتا ہے۔ خریق مطلق سے مراد اطباء کے نزدیک یہی سفید ہے۔ اس کے استعمال کے بعد پیدا ہونے والا تشنگی مہلک ہوتا ہے کیونکہ اس طرح کا عرض یعنی تشنگی استفراغ کے شروع ہی سے نہیں ہوتا کہ اختناق کا اندیشہ ہو بلکہ اصل میں دوا فم معدہ کے اندر شدت کی سوزش پیدا کر دیتی ہے۔ چونکہ دوا فم معدہ کو چاٹ لیتی ہے اس لئے تشنگی کی نوبت آ جاتی ہے۔ جیسے زنگاری قے کرنے والا مریض تشنگی کا شکار ہو جاتا ہے یا جیسا کہ کثرت استفراغ مثلاً ہیضہ کے اندر تشنگی لاحق ہو جاتا ہے۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ جسم میں خریق کی طاقت مساویانہ طور پر پھیل جاتی ہے چنانچہ اس سے اعصاب کے جو ہر خشک ہو جاتے ہیں۔ خریق کے استعمال سے تشنگی اس لئے بھی پیدا ہو جاتا ہے کہ قے کرتے وقت شدت کی حرکت ہوتی ہے۔ مذکورہ انواع تشنگی میں جس نوع سے مریض صحتیاب ہو جاتا ہے وہ یہی مؤخر الذکر نوع اور تشنگی کی وہ نوعیت ہے جو فم معدہ کے اندر سوزش پیدا ہو جانے سے لاحق ہوتی ہے۔ کثرت استفراغ اور جو ہر اعصاب کے خشک ہو جانے سے جو تشنگی لاحق ہوتا ہے وہ ناقابل علاج ہے۔ اس لئے مہلک ہوتا ہے۔ فی الجملہ خریق کے استعمال سے پیدا شدہ تشنگی سب کے سب خراب اور دشوار ہوتے ہیں۔ (جالینوس)

کثرت استفرغ کے بعد پیدا شدہ تشنج اور ہچکی دونوں بیکد خراب ہوتے ہیں۔ (بقراط)
 جہت مخالف کی جانب جذب جسم کے طول میں ہوا کرتا ہے۔ مثلاً خون کو جسم کی بالائی سطحوں
 سے پیروں کی جانب یا پیروں سے بالائی جانب جذب کیا جائے، جذب کا عمل عرض میں بھی ہوتا
 ہے۔ مثلاً بائیں جانب کا خون دائیں جانب جذب کیا جائے۔ یہ عمل عمق جسم کی جانب بھی ہوتا ہے۔
 مثلاً امراض چشم میں خون کو زیر گدی پہنچنے لگا کر سر کے پچھلے حصہ کی جانب جذب کیا جائے۔
 ہر استفرغ جو یکبارگی ہو خطرناک ہوتا ہے خواہ استفرغ ہونے والی شے غیر طبعی ہو۔ مثلاً بڑے
 بڑے پھوڑوں کی پیپ اور شکم کا پانی دفعہ کثرت استفرغ سے متلی، سقوط قوت اور قوت کو واپس لانے
 میں دشواری ہوتی ہے۔ جو حالت ہوتی اسی کے مطابق اس کیفیت میں کمی اور بیشی ہوتی ہے۔

قے کے بعد ہچکی اور آنکھوں کے اندر سرخی کا پیدا ہونا خراب ہے۔ (مؤلف)
 قے سے ہچکی کو سکون ہوتا ہے مگر سکون نہ ہو اور آنکھوں کے اندر سرخی آجائے تو یہ اس بات کی
 علامت ہے کہ دماغ یا فم معدہ کے اندر ورم حار ہے۔ (جالینوس)
 سیلان خون کے بعد ہذیان کی کیفیت کا پیدا ہونا خراب ہے۔ ہذیان اور سیلان خون دونوں کا اجتماع
 ناقابل علاج ہے۔ (جالینوس)

ہذیان بلا تشنج، تشنج بلا ہذیان کے مقابلہ میں کم خراب ہوتا ہے۔ کیونکہ اس طرح کا ہذیان سخت
 ہوتا ہے نہ ہی زیادہ۔ باب اختلاط العقل میں ہم اس بیماری کا ذکر کر چکے ہیں، کسی دوا وغیرہ سے دست
 آنے یا زیادہ قے آجانے کی وجہ سے ہچکی اور تشنج لاحق ہو جائے تو یہ خراب کیفیت ہوتی ہی۔ تشنج
 لاحق ہو جائے تو ضعف قوت کی وجہ سے یہ زیادہ خراب ہوا کرتا ہے۔ (مؤلف)

حفظان صحت کے پیش نظر موسم سرما میں قے کرائیں کیونکہ اس موسم میں بلغم زیادہ بنتا ہے۔
 موسم گرما میں ملیعات استعمال کریں۔ اس طرز عمل کی جالینوس نے حمایت کی ہے۔ باب الازمہ میں
 ہم اس بیماری کا تذکرہ کر چکے ہیں۔ موٹے جسم والے کو خربق کے ذریعہ قے کرائیں مگر دوڑنے اور تیز
 حرکتیں کر لینے کے بعد۔ خربق کا استعمال دو پہر سے پہلے کریں۔ (جالینوس)

موٹے جسم والے جب بھی خربق استعمال کریں پہلے دوڑ لگائیں اور تیز حرکتیں کر لیں۔ استعمال
 نصف النہار سے پہلے کریں۔ بقراط نے یہ بات اس لئے کہی ہے کہ جو لوگ موٹے اور فربہ ہوں ان کا
 جسم قے کرنے سے پہلے گرم ہو جائے کیونکہ گرم ہو جانے کے بعد بلغمی خلط کے نکلنے میں آسانی ہوگی
 اور یہی خلط موٹے جسم پر غالب ہوا کرتی ہے۔ اس تدبیر سے تنگ دہانے کھل بھی جاتے ہیں۔ قے کو
 سکون حسب ذیل نسخہ کے استعمال سے ہوتا ہے۔

زوفا ۱۳۶ گرام کو ایک کلو ۲۰ گرام پانی میں جوش دیکر اس میں سرکہ اور نمک معتدل مقدار میں شامل کریں اور تھوڑا تھوڑی نوش کریں۔ تاکہ قے بجلت نہ آئے مگر تاخیر ہو رہی ہو اور بلغم کٹ چکا ہو تو زیادہ مقدار میں متواتر استعمال کریں، تاکہ قے کے اندر ہیجان ضروری وقت پر ہو جائے۔ یعنی ایسے وقت پر جبکہ شکم کے اندر اس مشروب کے ایک مدت تک رکنے سے بلغم ٹوٹ چکا ہو۔ کمزور اور ناتواں جسم والے مریض گرم پانی کا حمام کریں۔ حمام سے نکلنے کے بعد شراب ۳۰۶ گرام سے لیکر صدوفہ تک استعمال کریں۔ اس کے بعد مختلف قسم کی غذائیں لیں۔ اس سے قے کے اندر ہیجان زیادہ اور بسہولت پیدا ہوگا بہتر یہ ہے کہ شراب اور مختلف قسم کی غذائیں زیادہ سے زیادہ لی جائیں۔ اس کے بعد مختلف قسم کی قابض، شیریں اور کھٹی شراہیں استعمال کی جائیں۔ پہلے تھوڑی تھوڑی مقدار میں اور آخر میں مسلسل اور زیادہ لی جائیں۔ غذا کے بعد رک جائیں اور اس قدر رک جائیں کہ آدمی پندرہ سو سے دو ہزار گز تک پیدل چہل قدمی کر لے۔ اس کے بعد شراب لے۔ حمام سے ڈھیلا پن پیدا ہوتا ہے اور اخلاط پگھلتے ہیں۔ یہی اثر حمام کے بعد خالص شراب پینے کا بھی ہوتا ہے۔ غذا کے بعد مذکورہ وقفہ تک اس لئے رکتے ہیں کہ جسم میں غذا پہنچ جائے اور معدہ کے اندر غذا کے ساتھ مل کر خارج ہو۔ جس شخص کو قے اور اسہال شکم کی ضرورت ہو دن میں چند بار غذا لے۔ غذا مختلف رنگ اور مختلف قسم کی ہونی چاہئے اور اسی طرح شراب بھی۔ کیونکہ مختلف قسم کی غذائیں اور مشروبات تنہا بکثرت لینے سے معدہ اخلاط کو یا تو نیچے دفع کرتا ہے یا اوپر کی جانب۔ جس مریض کے معدہ کے اندر بکثرت بلغم ہوتا ہے اسے یا جو شخص اعتدال کے ساتھ اپنے جسم کا استفراغ چاہتا ہے اسے استفراغ کی ضرورت ہوتی ہے۔ قلیل المقدار غذا یا مشروب ایک ہی قسم کا اور ایک ہی بار استعمال کریں تو معدہ اسے گرفت میں لیکر روکتا اور ہضم کرتا ہے۔ جس مریض کی طبیعت نرم ہو وہ کثیر الاقسام غذاؤں کو بار بار استعمال کرنے سے پرہیز کرے کیونکہ اس سے اسہال شکم میں اضافہ ہوتا ہے۔ (جالینوس)

یرقان کے مریض کو مسہل دینا چاہیں تو چند دنوں تک اس کے جسم کو اس کے لئے تیار کریں، پھر دیں۔ تیار کرنے کی شکل یہ ہے کہ مریض کو مفتوح سد ادویات کھلائیں۔ مشکل امراض میں مسہل ادویات کا استعمال سب سے زیادہ مفید ہے۔ اس کے لئے بس اس قدر جان لینا کافی ہے کہ ہم محض مسہلات کے ذریعہ سرطان جو حمہ کے ساتھ تھا، جذام، آکلہ، قروح ردیہ، دوار، صرع، جنون، وسوسہ، شقیقہ، عرق النساء، بہ کثرت مزمن وردوں، شکم کے مزمن اور مشتبہ وردوں، نزف الدم اور امراض رحم تک کا کابیاب علاج کیا ہے۔ حمہ کا تو اسہال سے زیادہ طاقتور علاج اور کوئی نہیں ہے۔ اس سے صفر اوی خلط کا استیصال ہو جاتا ہے۔ اگر ہم مسہل کے تمام فوائد کو بیان کرنا چاہیں تو قلم عاجز ہو

کر رہ جائے گا۔ (جالینوس)

میرے علم میں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے کچھ لوگوں کو مسہل دوائیں دیں، مگر اسہال نہیں ہوئے تو حیرت میں پڑ گئے کہ کیا کریں۔ ایسی صورت میں ہم نے بعض مریضوں کو حمام کا حکم دیا۔ بعض کی فصد کھولی، بعض کو قابض فواکھات کھلائے، ایسا کرنے کی صورت میں انہیں اسہال ہونے لگے۔ (جالینوس)

مذکورہ صورتوں میں صرف ایک ہی صورت شکم کے لئے مسہل ہے، اور وہ ہے قابض فواکھات کا استعمال۔ بقیہ صورتیں دواؤں کے نقصان سے بچنے کی ہیں، اسہال کی نہیں ہیں، لہذا اس کے خلاف ذہن میں نہ رکھیں، یہ وہم فقط عبارت کی خرابی سے پیدا ہوتا ہے۔ (مؤلف)

امتلاء کی دونوں نوعیتیں جب بھی نمودار ہوں گی استفراغ کی محتاج ہوں گی۔ اس سے بیمار کو شفاء اور تندرست جو بیماری کے قریب جا چکا ہو کی صحت کی حفاظت ہوتی ہے۔ اسی طرح جس حالت کے اندر بیماری کا درد محسوس ہوتا ہے وہ حالت بھی استفراغ کی محتاج ہے کیونکہ یہ اس بات کی علامت ہے کہ اخلاط ردی ہیں۔

امتلاء یا بعض اعضاء کے اندر قروچی ٹکان کی علامات محسوس ہوں، مثلاً، سر کے اندر بوجھ، صداع، فم معدہ میں گرانی، کبد، طحال، پسیلوں اور حجاب عاجز میں حرارت کے ساتھ تناؤ، متلی، قلت اشتہا، رومی خواہشات بعض اعضاء کے اندر تڑپ، تناؤ معلوم ہو تو ان تمام کیفیتوں میں انسان فصد، اسہال، قے، دلک، ریاضت، یا محلل ادویات کے ذریعہ طلاء کا محتاج ہوتا ہے۔ فصد کے لئے ہم نے الگ سے باب قائم کیا ہے۔ اسی طرح ریاضت اور دلک کے ابواب بھی الگ لکھے ہیں، یہ ابواب قے اور اسہال کے لئے مخصوص ہیں۔

جو امتلائی کیفیت طاقت کے مطابق ہوتی ہے اس میں عفونت تیزی سے آتی ہے مگر جو تجویفوں کے مطابق ہوتی ہے اس میں رگیں تیزی سے پھٹتی ہیں یا بعض اعضاء پر انصباب ہوتا ہے جس سے غلظت اور دیگر خراب قسم کے امراض لاحق ہوتے ہیں، اس لئے لازم ہے کہ جلد از جلد فصد کھول دی جائے۔ (جالینوس)

یہی حال ٹکان بھی ہوتا ہے۔ میں تو نفرس، رمد، درد جگر جیسے تمام امتلائی اور دشوار امراض میں فصد کھولنے کا حکم دیا کرتا ہوں۔ باقی جسے کوئی مرض نہیں ہوتا اور جسمانی حالت بہتر ہوتی ہے تو جب بھی اخلاط بھر جاتے ہیں، استفراغ کے لئے مسہل اور فصد کا طریقہ استعمال کرتا ہوں۔ برعکس ازیں مریض خود کی حفاظت کرتا ہوتا ہے اور بہ کثرت عمدہ تدابیر سے کام لیتا ہے تو فصد اور اسہال سے کام

نہیں لیتا ہوں بلکہ دلک، حمام، بقیہ تدابیر اور محلل طلائیں استعمال کرتا ہوں۔ البتہ جب یہ بات نمایاں ہوتی ہے کہ مریض کے جسم میں گاڑھا خون موجود ہے تو اسے بالعموم سوداوی خون پر محمول کرتا ہوں، کبھی کبھی مریض پر کچے اخلاط کا غلبہ ہوتا ہے۔ لہذا جہاں سوداوی خلط کا غلبہ ہو بہتر یہ ہے کہ فصد کھول دی جائے یا ایسا طریقہ اختیار کیا جائے جس سے سیاہ خلط کا اخراج ہو جائے اور جہاں پچی خلط کا غلبہ ہو وہاں پوری احتیاط اور ہوشیاری سے قبل اس کے کہ مرض پیدا ہو اس کا استفراغ کر دیا جائے۔ بخار آجائے تو فصد اور مسہل کے ذریعہ استفراغ ہرگز نہ کریں، دلک وغیرہ کا طریقہ جیسا کہ اوپر بیان کر چکا ہوں اختیار کریں، ایسے مریضوں کا پتہ رصاصی رنگ سے کریں جو زردی اور سفیدی کے درمیان ہوتا ہے، نیز نبض کے مختلف ہونے اور باب الاخلاط میں بیان کردہ تمام علامات سے کام لیں۔ باقی عادی استفراغ کے مریض کا خون رک گیا ہو تو پورے اعتماد کے ساتھ اس کی فصد کھولیں۔ (مؤلف)

صفراء کا استفراغ کرنے والی دوائیں گرمائیں سرما کے مقابلہ میں صفراء کو زیادہ جذب کرتی ہیں۔ اسی طرح جن مریضوں کے اندر صفراء زیادہ ہوتا ہے ان میں یہ دوائیں صفراء آسانی کے ساتھ زیادہ جذب کرتی ہیں۔ باقی جن مریضوں کا مزاج بلغمی ہوتا ہے ان میں حالت برعکس ہوتی ہے۔ ان میں صفراء کی خلط کی انجذاب شدید کرب اور مشکل سے ہوتا ہے۔ یہی حال ہر اس دوا کا ہے جسے اس کے ساتھ خصوصیت ہوتی ہے اور وہ کوئی خلط جذب کرنے والی ہوتی ہے۔ (جالینوس)

بنا برائیں مریض کو کوئی ایسی دوا دیں جو جسم کے اندر جذب کی جانے والی کوئی چیز نہ پائے تو اس کا جذب کرنا دشوار اور تکلیف دہ ہوگا۔ (مؤلف)

بعض دواؤں کے اندر ایسی بو ہوتی ہے جو شکم کو بستہ کرنے والی چیزوں سے مشابہ ہوتی ہے یعنی کیلی، ترش وغیرہ۔ اس کے اندر حدت وغیرہ جو اسہال لاتی ہے موجود نہیں ہوتی، پھر بھی اس سے اسہال آنے لگتے ہیں۔ یہ طبعی مرکب ہوتی ہیں، جیسا کہ ہم بھی دانہ اور سماق کے ٹکڑوں پر تھوڑی سقمونیا ڈال دیتے ہیں تو مخلوط کا مزہ قابض اور ترش ہو جاتا ہے، مگر سقمونیا کا مزہ بالکل نہیں رہتا۔ پھر دیکھنے میں اس کا اثر ظاہر ہوتا ہے۔ ہوگا اسے شامل کرتے ہیں کیونکہ فم معدہ کے لئے عمدہ ہوتی ہے۔ انسان اس سے نہ تو کراہیت محسوس کرتا ہے نہ یہ بد مزہ ہوتی ہے اور نہ اسے بنانے میں کوئی خاص تیاری کرنی پڑتی ہے۔ (جالینوس)

اس کے سبب پر غور کرنا چاہئے۔ یعنی یہ کہ فم معدہ میں کیوں قابض اور شکم میں کیوں مسہل کا اثر ہوتا ہے۔ ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ سقمونیا کی تھوڑی مقدار مثلاً 5 ملی گرام شکم کے لئے مسہل ہو جاتی

ہے مگر 5 ملی گرام بھی شکم کو بستہ نہیں کرتی بلکہ بستہ کرنے کے لئے ۴۰۰ گرام کی ضرورت ہوتی ہے پس اگر سقمونیا 5 ملی گرام ۴۰۰ گرام بلوط میں شامل کر دی جائے تو یہ اس کا مقابلہ کر سکتی ہے۔ لہذا شکم میں اس کے اثر پر غور کرنا چاہئے۔ مزہ کیا بنتا ہے اس پر غور کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ باقی فم معدہ میں قبضیت کا اثر اور شکم میں اسہال کا فعل کیوں ظاہر ہوتا ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ جو چیز فعل و اثر کے لحاظ سے زیادہ طاقتور ہوتی ہے اسی کے اکثر جزء کا اثر ظاہر ہوتا ہے۔ مثلاً زیادہ آٹے میں تھوڑی صبر شامل کر دی جائے۔ البتہ کیلے ذائقہ والی شے کی مقدار کم ہو تو شکم کو بستہ نہیں کرتی۔ خواہ ایک درہم (ساڑھے ۳ گرام) بھی ہو۔ اسی پر قیاس کر لیں۔ یہاں زیادہ تشریح کرنا ممکن نہیں ہے۔ البتہ طبعی مباحث میں حسب ضرورت اس بحث کا احاطہ کیا جائے گا۔ (مؤلف)

لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جو کوئی چیز پیتے ہی آسانی سے اس طرح قے کر دیتے ہیں کہ مری کے اندر کوئی تحریک ہوتی ہے نہ ہی اور کہیں کوئی ہیجان۔ ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ دوسروں کے مقابلہ میں یہ حضرات اس طرح کے فعل کے لئے طبعی طور پر دوسروں کے مقابلہ میں زیادہ مستعد ہوتے ہیں۔ چنانچہ حمام سے نکلنے اور کھانے سے پہلے پانی پینے کے بعد وہ روزانہ قے کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔

اسہال یا قے ہو جانے والی خلط کا دوسری خلط میں تبدیل ہو جانا اس بات کی علامت ہے کہ جس خلط کا استفرغ مقصود تھا اس سے جسم یا معدہ صاف ہو چکا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ استفرغ مفید ہوتا ہے۔ خلط کا خراطہ (برادہ) یا سیاہ یا زرد مرارہ یا کسی خالص یا بدبودار شے میں تبدیل ہو جانا استفرغ افراط اور خرابی کی علامت ہے۔ استفرغ کے افراط کی علامت خراطہ (برادہ) اور خون ہے زیادہ حرارت اور خالص اور بدبودار شے، عفونت کی دلیل ہوتی ہے۔

آنتوں کے اندر خشک ثقل (فضلہ) موجود ہو تو مسہل کے بس میں نہیں ہے کہ اسے دفع کر سکے بالخصوص جبکہ مسہل کمزور یا قلیل المقدار ہو۔ لہذا حقنہ کریں، ثقل اسی طرح خارج ہو سکتا ہے۔ ہکلا کر بولنے والے زیادہ اسہال کے متمثل نہیں ہوتے کیونکہ وہ ذرب مزمن کے قریب تر اور اس کے لئے مستعد ہوتے ہیں۔ لہذا اندیشہ ہے کہ دواء مسہل اس بیماری کا موجب بن جائے۔ کسی ایسی خلط کا تحقیق مقصود ہو جو سرطان جیسی بیماری لاحق کر دینے والی ہو تو صرف ایک یا چند بار مسہل دینا کافی نہیں ہوتا۔ البتہ طاقتور دوا کے ذریعہ جس مریض کو مسہل دیں اس کا طاقتور ہونا شرط ہے تاکہ ضعف طاری نہ ہو نیز اس کے جسم کا مرطوب ہونا بھی ضروری ہے تاکہ مسہل کی موافقت کر سکے اور بہ آسانی دواء مسہل کے مطابق چل سکے۔ یہی وجہ ہے کہ خشک جسموں کے مریضوں میں

خریق کا استعمال خطرناک ہوتا ہے۔ خریق وغیرہ جیسی طاقتور دوا کے ذریعہ مسہل دیں یا قے کرائیں تو پہلے مریض کے جسم کو مرطوب کر لیں تاکہ دوا کا اثر بہ آسانی ہو سکے۔ مسہل دینے سے پہلے شکم کو نرم کر لینا ضروری ہوتا ہے۔

خریق کا استعمال ہم ان بیماریوں میں کرتے ہیں جو طویل المدت ہو چکی ہوتی ہیں اور ضرورت اس بات کی ہوتی ہے کہ ان بیماریوں کا استیصال کر دیا جائے۔ اس طرح کی دوائیں ہم انہیں مریضوں کو استعمال کرائیں جو نوجوان اور طاقتور ہوں، مگر پہلے اخلاط کو لطیف اور جسم کو نرم کر لیں۔ ایسا نہ کرنے کی صورت میں ردی اعراض پیدا ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ خلط کو مخالف سمت موڑنا چاہیں تو حسب امکان اسے فوراً جذب کر لیں، مشکل ہو تو نرمی سے کام لیں۔ (جالینوس)

جالینوس اور حنین کی گفتگو اس موقع پر تاروا ہے کیونکہ حنین کے مطابق زیر بحث گفتگو کی تاویل یہ ہے کہ استفرغ بار بار ہو، زیادہ مقدار میں یکبارگی نہ ہو بلکہ ہر بار تھوڑی مقدار میں ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حنین کے نزدیک ہر استفرغ عضو کے اندر سے کچھ جذب کر لیتا ہے اور رگوں کے اندر جو کچھ ہوتا ہے وہ استفرغ کے بعد اعتدال کی جانب واپس آجاتا ہے لہذا یہ کیفیت بار بار پیدا کرنے کے بعد عضو کا تمام مواد کھینچ اٹھتا ہے۔ یکبارگی استفرغ سے زیادہ ترقریبی مقامات ہی کا استفرغ ہوتا ہے۔ یہ موافق بات نہیں ہے کیونکہ عضو کے اندر جو چیز موجود ہے اس کا استفرغ مخالف سمت سے نہیں ہو پاتا بلکہ قریب تر مقامات یا خود عضو سے ہوتا ہے۔ حالانکہ بیشتر حالات میں اس طرح کا علاج مطلوب ہوتا ہے۔ مثلاً رعاف وغیرہ۔

حنین کی یہ گفتگو ان مقامات و حالات کے لئے عمدہ ہے جہاں خلط کے اندر فساد واقع ہوتا ہے اور وہ کسی ایک مقام کی جانب مائل ہوتی ہے جہاں سے اور جس کی جانب اس کا بہاؤ ہوتا ہے۔ مگر یہاں تو مطلوب یہ ہے کہ خلط کو ایک دوسری جہت کی جانب جذب کیا جائے تاکہ اس کا استفرغ رک جائے جیسے کہ رعاف کی حالت میں ہوا کرتا ہے۔ باقی جہاں کسی عضو کے اندر کوئی چیز چپک گئی ہو وہاں یہ بات صحیح نہیں ہے۔ ایسا کرنے کی صورت میں مخالف سمت سے بہت کم مادہ کھینچا جاسکے گا۔ اتنا کم کہ اس کی کوئی حیثیت نہ ہوگی۔ اس حقیقت کا تذکرہ جالینوس نے حیلۃ البرء کے اندر رعاف کے باب میں کیا ہے۔ جالینوس کی گفتگو کا ماحاصل یہ ہے کہ مخالف سمت کی جانب مادہ کو جذب کرنا مطلوب ہو تو سب سے پہلے عضو ماؤف کا در ذائل کریں۔ ایسا کرنے کے بعد ماؤف عضو سے استفرغ کرنا نہایت عمدہ ہوگا کیونکہ ازالہ درد کے بعد فضلہ کا میاں اس جانب ہوگا جس جانب کا استفرغ کیا جائے گا۔ یہ بات بھی گو ان مقامات کے لئے صحیح ہے جہاں عضو ماؤف کو ہلکا کئے بغیر درد میں سکون پیدا کرنا ممکن

ہے مگر مطابق نہیں ہے۔

حسین نے وہ بات کہی ہے جو معلوم ہونے کے باوجود لازم نہیں ہے۔ میرے خیال میں بشرط کی مذکورہ گفتگو کا مفہوم یہ ہے کہ عضو جب کوئی خلط مخالف سمت کی جانب منتقل کرے تو جو مادہ آچکا ہو اس کا استفراغ کر دینا مناسب ہے مگر جو مادہ نہ آچکا ہو تو دواؤں کے ذریعہ اسے کھینچنا نہیں چاہیئے۔ کیونکہ دواؤں کے ذریعہ اسے کھینچنے سے ہیجان اور رقت پیدا ہوگی۔ ہیجان اور رقت پیدا ہونے کے بعد ممکن ہے اس کا میلان زیادہ اس مقام کی جانب ہو جائے جس کی جانب وہ بہہ کر جا چکا ہو۔ لہذا ایسا کرنا احتیاط کے خلاف ہے۔ پھر ایسا بھی ہے خود عضو کی جانب سے جتنا کچھ بہ آسانی جذب کر لیا جاتا ہے وہ اس بات کے لئے کافی ہے کہ خلط اس مقام سے مائل ہو جائے جو مطلوب ہے کیونکہ امالہ سے کام لینے کے بعد خلط کا بہاؤ رکھتے ہی خلط کے اندر کمی اور کمزوری آ جاتی ہے اور اس کا جوش ٹھنڈا پڑ جاتا ہے لہذا بس اتنا کافی ہے ضرورت نہیں ہے اس ابھار کر ایک اور ہیجان پیدا کیا جائے۔ چاہیں تو اس مقام کا مشاہدہ کر لیں تاکہ جو بات ہم نے کہی ہے اس کی صحت کا اندازہ ہو جائے۔ یہ گفتگو غیر دموی اخلاط کے ضمن میں ہے۔ ایک پہلو سے دموی اخلاط کے ضمن میں بھی ہو سکتی ہے۔ (مؤلف)

کسی ایک جانب ہمیں خلط کا میلان محسوس ہو تو ہم مقابل جانب اسے جذب کریں گے مگر اس میں تاخیر نہ کریں گے، کیونکہ بہ عجلت کاروائی کرنے سے بہت سارے مادے پیدا نہ ہو سکیں گے۔

کبھی خلط کو زیریں حصوں سے بالائی حصوں کی جانب جذب کیا جاتا ہے، جن حضرات کا یہ خیال ہے کہ زیریں حصوں سے بالائی حصوں کی جانب خلط کا انجذاب نہیں ہوتا وہ غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔

(جالینوس)

استفراغ کے عادی مریض کا مادہ رک جائے اور کوئی بیماری لاحق ہو جائے تو استفراغ سے بیماری فوری طور پر زائل ہو جاتی ہے۔ مادہ بند ہو جانے کی صورت میں اس کے اندر ہیجان پیدا کر دینا مناسب ہے۔ مریض دماغی فضلات کو کانوں کے ذریعہ خارج کرنے کا عادی ہو اور فضلات رک گئے ہوں، جس سے سرد اور دوار کی کیفیت لاحق ہو گئی ہو تو مفتوح ادویات کے ذریعہ کانوں کی جانب ان فضلات کے اندر ہیجان پیدا کر دینے سے فوری نفع ہوگا۔

کسی چیز کو مخالف سمت جذب کرنا ہو اور سمت کے شریف ہونے یا کسی بیماری کی وجہ سے جذب کرنا ممکن نہ ہو تو اس کا ازالہ و امالہ دوسرے مقام کی جانب کریں جو مذکورہ مقام سے قریب تر ہو۔ اس کا ارادہ اس وقت کریں جبکہ پورے جسم میں امتلا کی کیفیت موجود ہو۔ (جالینوس)

مقابل سمت کی جانب جذب نہ ہو سکے تو کسی بھی دور مقام کی جانب جذب کریں۔ بحالت مجبوری

قریبی عضو کی جانب جذب کر سکتے ہیں بشرطیکہ یہ عضو کم شریف ہو۔ (مؤلف)

خریق کا فعل تیز کرنا چاہیں تو مریض کو کھانا کھلا دیں یا حمام کرادیں۔ (جالینوس)

بقراط کہتا ہے کہ قئے کرانے کا ارادہ ہو تو ایسا طرز عمل اختیار کریں جس سے جاری ہونے والی خلط بہ آسانی جاری ہو سکے۔ حمام سے اخلاط پگھلتے ہیں۔ جسم میں کوئی مقام سخت ہو گیا ہو اور اس میں تناؤ پیدا ہو چکا ہو تو حمام سے اس میں ڈھیلا پن پیدا ہو جاتا ہے اور تناؤ تحلیل ہو جاتا ہے۔ خریق استعمال کرنے والے کے جسم پر گرم پانی بہت پہلے نہیں بلکہ تھوڑی دیر کے بعد یا استعمال کرتے وقت انڈیلیں۔ آپ نے ایسا کیا اور دوا کا عمل شروع یا عمل کا وقت آچکا ہے تو چونکہ اخلاط کھینچ کر جسم کے بیرونی جانب جذب ہونے لگتے ہیں، اس لئے دوا کا عمل جاتا رہے گا۔ جس طرح غلیظ خون والے مریض کے لئے مفید یہ ہے کہ پہلے گرم پانی اس کے اوپر انڈیلا جائے پھر فصد کھولی جائے، اسی طرح مسہل دینے کے لئے مریض کو اگر حمام کرادیا جائے تو تنقیہ زیادہ آسانی کے ساتھ اور تیزی سے ہوگا اور دیگر امراض سے آدمی بچار ہے گا۔ بہتر یہ ہے کہ دوا استعمال کرنے سے چند دن پہلے حمام کریں۔ پھر جس دن دوا لینا چاہتے ہوں اس دن دوا استعمال کرنے سے ذرا پیشتر حمام کریں۔ اس کی یعنی حمام کی ضرورت اس شخص کو بھی ہوتی ہے جسے مسہل دوا بہ آسانی اس نہ آئے۔ بقراط کے مطابق غذا اور آرام کے ذریعہ اسے ترتیب کی ضرورت ہوتی ہے۔ شیریں پانی کے ذریعہ بکثرت حمام کرائیں کیونکہ اس سے جسم مرطوب ہوتا ہے اور اخلاط اس بات کے لئے مستعد ہو جاتے ہیں کہ بہ آسانی جاری ہو جائیں۔

ملطف اور مفتوح سد غذائیں بھی لیں تاکہ جن نالیوں کی جانب مادوں کو بہانا چاہتے ہیں وہ کھل جائیں کیونکہ کتاب الفصول میں بقراط کی حسب ذیل عبارت ملتی ہے۔

”کسی دوائے مسہل کے ذریعہ تنقیہ مطلوب ہو تو جس مادہ کا استفراغ کرنا چاہتے ہوں اسے بہ آسانی جاری کریں۔“ (جالینوس)

خریق پینے والے کو اچھی طرح پسینہ نہ آجائے اس وقت تک اسے گرم ہوا کے اندر رہنا لازم ہے نہ ہی سرد ہوا کے اندر جس سے کپکپی طاری ہو جائے۔ کیونکہ یہ علاج حمام کی طرح ہے۔ اس طرز عمل سے جسم کو بحد طاقت پہنچ جاتی ہے اور دوا کا اثر مشکل ہو جاتا ہے۔ سرد ہوا معتدل ہونی چاہئے۔ تھوڑی حرارت بھی ہو تو بہتر ہے کیونکہ تھوڑی حرارت کا اثر اس حد تک نہ ہوگا کہ اخلاط بیرونی جسم کی جانب جذب ہونے لگیں، رقیق نہ ہو سکیں اور دیگر اسباب و ذرائع میں سہولت پیدا نہ ہو۔

(مؤلف)

مسهل سے پہلے ملین طبع غذاؤں، حمام، دلک اور روغن کے ذریعہ تمریح کا اہتمام کریں۔ اس طرح اخلاط رقیق ہوں گے۔ ماء العسل اور زوفا کے استعمال سے نالیاں کھل جائیں گی۔ (مؤلف)

جسم کے اندر امتلا کی کیفیت نہ ہو اور درد دائم کیفیت کی خرابی کی وجہ سے لاحق ہو تو استفرغ قریب ترین مقام سے مقام درد کی جانب کرنا زیادہ بہتر ہے۔ تسکین درد کے لئے یہ لا جواب طریقہ ہے۔ اس کے لئے فصد اسہال یا قے کا طریقہ استعمال کریں۔ یا غرغریے اور عطاس وغیرہ دیں۔

(جالینوس)

کھانا نہ کھانے سے شکم کا استفرغ رفتہ رفتہ ہوتا ہے۔ اسی لئے مسهل بیماریوں کے اندر اسی پر انحصار کیا جاتا ہے مگر خناق وغیرہ جیسی حاد بیماریوں میں فصد جیسی تدبیروں کے ذریعہ جسم کو یکبارگی استفرغ کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ (جالینوس)

ایک شخص نے سقمونیالی پھر بھی دست نہیں آئے، مگر رنگ زرد، قلق، اضطراب، متلی اور کرب پیدا ہو گیا۔ میں نے اسے قابض بھی اور سیب لینے کا حکم دیا۔ چنانچہ یکبارگی کافی استفرغ ہوا اور تکلیف جاتی رہی۔ وجہ یہ تھی کہ مذکورہ دوا معدہ کی بالائی سطح میں اٹک کر رہ گئی تھی۔ یہ سطحیں طاقت پا جانے کے بعد تکلیف دہ شے کو نیچے ڈھکیل دینے میں کامیاب ہو گئیں۔ (جالینوس)

معدہ جب طاقتور ہوتا ہے تو مقوی دوا قے کے عمل سے ہٹ کر اسہال پیدا کر دیتی ہے۔ دواء مقوی کو سخت بھوک کی حالت میں استعمال کرنے سے بھی یہی حالت ہو جاتی ہے۔ شکم زیادہ نرم ہوتا ہے تب بھی یہی کیفیت ہو جاتی ہے۔ مریض قے کا عادی نہیں ہوتا ہے تو بھی یہی صورت حال پیدا ہو جاتی ہے۔ دوا کے مزاج و جوہر میں ثقل اور نیچے اتار دینے کا رجحان ہوتا ہے تب بھی یہی انجام ہوتا ہے۔ مسهل دوا کا قے آور دوا کی جانب منتقل ہو جانا اس لئے ہوتا ہے کہ معدہ کمزور، شکم بید سخت، دوا بید ناگوار یا مریض کثرت سے اسہال کا عادی ہوتا ہے۔ علاج یہ ہے کہ وہی مسهل دوا دی جائے جو مزیدار ہو اور جس کے مزاج میں تہہ نشین ہونے کی خصوصیت ہو۔ مسهل دوا لینے سے متلی، غشی اور خفقان لاحق ہو اور علاج مشکل ہو تو نیمکر مپانی کے ذریعہ قے کرانا ہی اس کا علاج ہے۔

(ایک ہندوستانی کتاب سے)

جو گوشت مرطوب ہوتا ہے اس سے خون مچھنے کے ذریعہ نچڑ کر اور جذب ہو کر خارج ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حجامت سے خون وہی خارج ہوتا ہے جو صاف و شفاف اور رقیق ہوتا ہے۔ یہ مناسب اسی مریض کے لئے ہے جو بتدریج ترک حجامت کا عادی ہو۔ حجامت کے ذریعہ خون خارج کرنے کا مناسب وقت وہ ہے جبکہ مریض جھکنے کے وقت چہرے پر بوجھ، چہرہ و آنکھوں میں حرارت اور سرخی،

ناک کے اندر خارش اور ماکول و مشروب کی خواہش میں کمی محسوس کرے۔ مذکورہ بالا اعراض معدی بخارات کا نتیجہ بھی ہوتے ہیں مگر یہ بخارات تیزی سے تحلیل ہو جاتے ہیں اور خلو معدہ یا شکم کے نرم ہو جانے پر زائل ہو جاتے ہیں تاہم مستقل رہنے اور خلو معدہ کے باوجود تحلیل نہ ہو سکیں تو اس سے خون کے اندر ہیجان پیدا ہوتا ہے۔ استفراغ کی وجہ سے خون کا اخراج نہیں ہوتا۔ (ابو ہلال حمصی) موسم سرما میں جو شخص قے کا محتاج ہو اسے چند دنوں تک حمام کا التزام نیز گرم لطیف روغن کے ذریعہ ہلکی مالش، پھر حمام کے اندر قے بھی کرنی چاہئے۔ (عیسیٰ بن ماسہ)

یہی تدبیر اسہال کے لئے بھی اختیار کریں، البتہ حالت اسہال کے اندر اس سے پرہیز لازم ہے۔ (مؤلف)

سخت گرمی میں جو لوگ مسہل لیتے ہیں وہ بالعموم بخار میں مبتلا ہو جاتے ہیں کیونکہ جسم گرم ہوتا ہے اور مسہل ادویات کی حدت ناقابل برداشت ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں دوائے مسہل کا اثر بھی بمشکل ہوتا ہے کیونکہ بیرونی ہوا حمام کے مانند ہوتی ہے۔ (عیسیٰ بن ماسہ) مسہل دوا کا اثر نہ ہو تو اس کے بعد دوسری دوا نہ دیں بلکہ دوسرے دن مسہل حقنہ استعمال کریں۔ (طبیب نامعلوم)

عمدہ قے جو اپنے مناسب وقت پر ہو کی علامت یہ ہے کہ قے کے آخر میں مرہ خارج ہو شکم، تنفس اور خناق میں افاقہ ہو اور بھوک لگنے لگے۔ ردی قے کی علامت یہ ہے کہ سر اور احشاء کے اندر بوجھ اور قلت اشتہا ہوتی ہے۔ زیادہ قے کرنے سے درد دل میں ہیجان پیدا ہوتا ہے، آواز کمزور ہو جاتی ہے، کچکی طاری ہوتی ہے، عقل فاسد ہو جاتی ہے اور خون کی قے ہوتی ہے۔ بلغم، زکام، سلسل البول، جذام اور زہر خوردنی میں قے مفید ہے۔ ظلمت بصر، استقاء، دیلہ، قونج، رنگ کے مٹنے میں اور حاملہ خواتین کے لئے قے کرنا مضر ہے۔ (سندھشار)

بخاروں میں مسہل کے ذریعہ استفراغ کر دینا قے کے ذریعہ استفراغ کرانے سے زیادہ بہتر ہے کیونکہ بخاروں میں قے کے ذریعہ استفراغ کرنا خطرناک ہوتا ہے۔ کوئی مسہل دوا دینے کے بعد دست نہ آئیں اور دوا کی مقدار بھی کچھ کم نہ ہو تو یہ سمجھیں کہ آنتوں کے کسی حصہ میں خشک فضلہ موجود ہے۔ لہذا حقنہ کے ذریعہ شکم کو تھوڑی حرکت دیں تاکہ وہ خشک فضلہ خارج ہو جائے۔ اس کے بعد مسہل دیں۔

استفراغ بیماری کی ابتداء میں بعید ترین مقام سے اور بیماری کے آخر میں قریب ترین مقام سے کریں۔

بڑی بیماریوں میں اسہال کے ذریعہ ایک یا دو بار نہیں بلکہ بار بار استفراغ کی ضرورت ہوتی ہے۔
(جالینوس)

جسم پر مرارہ غالب ہو تو فصد سے اسی طرح پرہیز کریں جس طرح شدید گرمی میں پرہیز کیا جاتا ہے۔ طاقتور مسہل یا مقوی دوا مثلاً خربق وغیرہ کو استعمال کرتے ہوئے گرم پانی کے ذریعہ حمام کرنا مفید ہے کیونکہ اس سے اخلاط پگھل کر نرم ہو جاتے ہیں اور جسم میں کہیں کوئی تناؤ ہوتا ہے تو وہ نرم ہو کر ڈھیلا ہو جاتا ہے۔ اس طرح تکلیف پہنچائے بغیر دوا آسانی سے اخلاط کا استفراغ کر دیتی ہے۔ دوا لینے سے بہت پہلے حمام کرنا مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ ایسی صورت میں اخلاط میں نرمی باقی نہ رہے گی بلکہ وہ جامد ہو جائیں گے۔ دوا لینے کے بعد بھی حمام مناسب نہیں ہے کیونکہ اس طرح استفراغ رک جائے گا۔ حمام ذرا پہلے کریں۔ (جالینوس)

حمام، اور روغن کے ذریعہ پہلے دیک کریں اور ایسی تدبیر استعمال کریں جس سے سدے کھل جائیں۔ دوا تین دن شور بے استعمال کریں پھر دوا لینے سے کچھ پہلے حمام کریں، پھر دوا لیں اور زیادہ نہ لیں۔ اس طرح اثر زیادہ ہو گا کیونکہ مذکورہ طرز عمل سے دوا کے فعل میں مدد پہنچے گی۔ اس لئے اسہال کے ذریعہ خام خلطوں کو بالخصوص ان خام خلطوں کو جو پشت اور ران کے اندر ران کے ارد گرد ہوتے ہیں ان کا استیصال کرنے کے لئے مذکورہ عمل کثرت سے اور نہایت مؤثر طور پر انجام دینا چاہئے، ان مقامات کے اخلاط کو نکالنے کے لئے مذکورہ عمل سب سے زیادہ مؤثر ہے۔ بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ اسی عمل سے اسہال کے ذریعہ فائدہ ہو گا۔

جس مریض کا خون غلیظ ہوتا ہے۔ بقراط اسے فصد کھولنے سے پہلے گرم پانی سے حمام کراتے تھے۔ جس جسم کا استفراغ کسی طاقتور دوا کے ذریعہ مطلوب ہو، چند دن بیشتر موجودہ اخلاط کو لطیف بنا کر نیز ان نالیوں کو کھول کر جو شکم کی جانب اترتی ہیں اور جسم کو مرطوب بناتی ہیں، اسے تیار کر لینا چاہئے۔ یہ کام مرطب غذاؤں اور آرام و راحت کے ذریعہ اور نقل و حرکت، تعب و تکان اور فکر مندی سے دور رہ کر، نیز گرم شیریں پانی کے ذریعہ حمام سے انجام پاسکتا ہے۔ اطباء نے ایسے مریض کی ناک میں زخم لگا دیا تھا جو اپنے سر کے اندر بھاری پن محسوس کر رہا تھا کیونکہ حادثہ بیماری میں ناک کو زخمی کر دینا سر کے بھاری پن کا علاج ہے۔ (جالینوس)

مسہل کا استعمال تندرست جسموں، نصف عمر، جوانی اور ان لوگوں میں ہوتا ہے جن کے معدہ کمزور نہیں ہوتے اور جن کے اندر بہت زیادہ دھواں نہیں پایا جاتا۔ حفظانِ صحت کے پیش نظر مسہل کا سب سے عمدہ وقت موسم بہار اور موسم خریف ہے۔ صغراء کا استفراغ موسم سرما میں نہ

کریں۔ استفراغ ان لوگوں کا کریں جن کے مزاج صفر اوی ہوں، جن کے معدوں میں غذا فاسد ہو جاتی ہو اور جن کے شکم ہمیشہ خشک رہتے ہوں نیز جنہیں پیشاب کم آتا ہو اور جو یرقان، امراض جگر، ذات الجنب، سرسام، خناق، صداع، رمد، حمہ، بخار اور حمی غب وغیرہ میں مبتلا ہوں۔ سوداء کا مسہل ان مریضوں کو دیں جو کثرت افکار کے شکار ہوں، جو ہمیشہ سوچتے رہتے ہوں اور علیحدہ رہنا پسند کرتے ہوں، اور جنہیں کلانی طحال، حمی رملع، سوداوی قوابی، اور موسم خریف میں برص سیاہ جیسی سوداوی بیماریاں لاحق ہوں۔ بلغم اور خام خلط کا مسہل ان حضرات کو دیں جن کے مزاج اور جسم اور ہاتھ پیر سرد ہوں، اور جن کے جوڑ اکھڑ گئے ہوں، یا جن کے معدوں اور سینوں کے اندر بکثرت بلغم جمع ہو چکا ہو، نیز ان خواتین کو دیں جنہیں سیلان ابیض کی شکایت ہو اور جو بہ کثرت غلیظ، ریختہ خارج کرتے ہوں، اور جن کی اشتہاء زائل ہو گئی ہو، نیز عرق النساء، عظم الورک کے اکھڑنے اور اشتہاء لحمی میں دیں۔ استسقاء زنف ابیض اور سیال ڈھیلے زخموں میں وہ چیزیں استعمال کریں جو پانی کو توڑ دیں۔

دوا لینے سے پہلے اختیار کی جانے والی تدابیر

نہار منہ، عمدہ ہضم ہو جانے کے بعد دوا لیں اس وقت تک نہ سوئیں جب تک استفراغ مکمل طور پر نہ ہو جائے۔ ممکن ہو تو حرکت کم کریں۔ غذا بالکل نہ لیں اور نہ کچھ پیئیں۔ حتیٰ کہ دوا اپنے فعل سے فارغ ہو جائے باقی وہ مریض جن میں استفراغ اس لئے مکمل ہو گیا ہے کہ مرہ تیزی سے معدہ کی جانب آگیا ہے، یا جن کو غذا لئے ہوئے کافی دیر گزر چکی ہے انہیں رفیق شراب میں بھگو کر روٹی دیں مگر اس وقت نہ دیں جب اسہال شروع ہو چکا ہو بلکہ دوا لیتے وقت ہی دیں کیونکہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ غذا سے دوا کے اندر حرکت اور تیزی پیدا ہو جاتی ہے۔

مسہل لینے کے باوجود اسہال نہ ہو۔ ایسی صورت میں کوئی تکلیف دہ عارضہ لاحق نہ ہو تو گوارا کر لیں، الا یہ کہ استفراغ کی شدید ضرورت ہو۔ مریض کو تناؤ اور نفخ کا عارضہ ہو جائے تو حقنہ دیں۔ اجابت ہو یا نہ ہو مگر کچھ سوزش اور انقلاب تنفس محسوس ہو تو حمام کرائیں اور بہ کثرت روغن کے ذریعہ تمریح کریں۔ انگڑائی، تناؤ، ثقل، اور عروقی امتلاء عارض ہو تو فصد کھولیں۔ بالخصوص جبکہ آنکھیں ابھر آئی یا سرخ ہو گئی ہوں۔

بہ کثرت دست آجائیں تو تمریح، دلک اور گرم پانی سے حمام کرائیں۔ اس سے پہلے آب اتار کے ہمراہ روٹی دیں۔ اسہال مسلسل ہو رہے ہوں تو ہاتھوں اور پیروں کو اوپر سے نیچے کی جانب باندھ دیں۔

تریاق پلائیں۔ تریاق نہ ملے تو فلو نیا دیں۔ معدہ کے اوپر نیچے لگائیں اور ستو، شراب اور قابض آبیات سے تیار شدہ ضماد رکھیں۔ پورے جسم کی مالش کریں، ٹخنڈی اور گرم ہوا سے مریض کو بچائیں۔ ٹخنڈی ہوا سے اسہال بڑھ جاتا ہے اور گرم ہوا سے طاقت گھٹنے لگتی ہے۔

قے کے ضابطے

حاد امراض اور نہایت عمدہ صحت کی حالت میں قے نہیں کرائی جاتی۔ اس کا استعمال نقرس، صرع، جذام، استسقاء، مانجولیا وغیرہ جیسی مزمن بیماریوں میں جو سخت ہو جاتی ہیں، ہوتا ہے۔ نفث الدم میں اور ضعیف المعده مریض کو قے نہ کرائیں۔

خریق استعمال کرنے والے مریض کی تدبیر:

پہلے مریض کو قے کا عادی بنائیں تاکہ قے کرنا آسان ہو۔ آنتوں سے فضلات صاف کر دینے کے بعد نہار منہ خریق پلائیں۔ دو گھنٹہ تک مریض کو قے نہ کرائیں۔ اس کے بعد کسی پر کے ذریعہ زبردستی قے کرائیں۔ قے نہ ہو تو مریض کو حمام میں داخل کریں۔ کرب، اضطراب اور اعضاء شکنی لاحق ہو اور قے نہ ہو تو گرم پانی اور زیتون کا تیل پلائیں۔ اس سے قے میں آسانی پیدا ہو جائے گی یا دوا نیچے کی طرف چلی جائے گی۔ زیادہ قے ہو رہی ہو تو حقنہ کریں اور مذکورہ بیان کے مطابق ہاتھوں اور پیروں کو باندھ دیں۔ (بولس)

دواء مسہل لینے والے کو پیتے وقت ذرا سکون سے رہنا ضروری ہے، مانع قے چیز سو نگھائیں۔ معدہ اور پیروں کو گرم رکھنے کی تدبیر کریں اور حرکت نہ کرنے دیں کیونکہ دوا پینے کے فوراً بعد حرکت کرنے سے قے ہوتی ہے۔ فم معدہ میں درد ہوتا ہے اور سدر کی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ تنفس میں سکون ہو جائے اور ڈکار نہ آئے تو اس وقت تھوڑی حرکت کرائیں۔ کیونکہ تیز تیز چلنے کے مقابلہ میں تھوڑی حرکت کرنے سے دوا بیحد مؤثر ہو جاتی ہے۔ اسہال شروع ہو جائے تو مریض لیٹ کر سو جائے۔ اس تدبیر سے اسہال زیادہ آئیں گے۔ جرعہ جرعہ گرم پانی وقتاً فوقتاً استعمال کرائیں۔ اس سے حدت کا ازالہ ہو گا اور پیشاب کھل کر آئے گا۔ اسہال میں تاخیر ہو تو شربت غسل یا ایسا پانی پلائیں جس میں نظرون گھولی گئی ہو۔ بہتر یہ ہے کہ فتیلہ کا حمول کرائیں۔

جو لوگ بمشکل قے کرتے ہیں وہ بہ کثرت آفات کی زد پر ہوتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ قے ان کے لئے آسانی کی جائے۔ کیونکہ قے سے بلغم کا استفرغ ہوتا ہے۔ قے کے بعد منہ اور چہرہ کو

دھولیدنا مناسب ہے۔ دھونے کے لئے پانی ملا ہو اس کے استعمال کریں۔ اس سے قے کی وجہ سے سر کے اندر عارض شدہ بوجھ جاتا رہتا ہے۔ (آریبا سیں)

اسہال کے ذریعہ بتائے بخار کا استفرغ کرنے کی ضرورت ہو تو سب سے پہلے یہ دیکھیں کہ خلط غلیظ ہے یا رقیق یا اس کے برعکس سہل الخروج اور کم لیسدار ہے۔ نیز یہ کہ بیماری کا سبب محض بہ کثرت تخمہ ہے یا بہ کثرت غذائیں۔ جن کی وجہ سے دونوں پہلوؤں میں نفخ، تناؤ، بخار کی حرارت اور ورم احشاء ہو جاتا ہے۔ پھر یہ بھی دیکھیں کہ جن راستوں اور نالیوں سے خلط گذر رہی ہے وہ سو جی ہوئی ہیں یا نہیں۔ تخمہ میں اسہال الاناسب سے عمدہ علاج ہے۔ باقی وہ تمام چیزیں جو خلط کو نیچے اتاریں ان کی ضرورت ہوتی ہے۔ (اغلو قن)

قے مشکل سے ہو رہی ہو تو معدہ ہاتھوں اور پیروں کو گرم کریں، کیونکہ معدہ گرم ہونے کے بعد ایکائی آنے لگے گی۔ ہاتھوں اور پیروں کے گرم ہونے سے معدہ بھی گرم ہو گا اور ٹھنڈا ہونے سے ٹھنڈا ہو گا۔ (اغلو قن)

بلا ضرورت جسم سے خون بہ کثرت خارج کر دینے کے نتیجہ میں کمزوری اور آلات ہضم کی طاقت میں گراوٹ پیدا ہوتی ہے۔ کبھی اس کے بعد سکتہ، فالج اور استقاء کی بیماری لاحق ہو جاتی ہے۔ فصد کے مقابلہ میں پنڈلی کی حجامت سے متلی زیادہ ہوتی ہے۔ بہ کثرت اخراج خون سے عمر کم ہو جاتی ہے۔ اس کی تلافی شیریں و عمدہ غذا اور ایسے ماء اللحم سے کریں جو شراب سے تیار کیا گیا ہو۔ پوست اترج، بہی، دواء المسک وغیرہ اور مژد و یطوس و تریاق جیسی مقوی حرارت قلب ادویات استعمال کریں۔ (قسطا)

قے کی ضرورت تندرستوں کو اس لئے ہوتی ہے کہ معدہ کے اندر جمع شدہ بلغم صاف ہو جائے۔ آنتیں تو اس صفراء سے صاف ہو جایا کرتی ہیں جو روزانہ مجرائے عظیم سے اترتا ہے۔ مگر معدہ کے اندر صفراء کا انصباب اس قدر نہیں ہوتا کہ پیدا شدہ بلغم کا تنقیہ ہو سکے۔ زیادہ صفراء کا انصباب اس لئے نہیں ہوتا کہ اس سے کرب اور متلی لاحق ہوتی ہے۔ اس لئے اس کا معاملہ طبیب کے سپرد ہوتا ہے تاکہ وہ امتلا کی مہربانی سے اسے صاف کرتا رہے۔ قے کے ذریعہ یہ کام انجام دینا کافی ہے۔

غذائیں ممکن ہے معدہ کا تنقیہ کرتی ہوں مگر بالعموم ان سے رگوں کے اندر تیز ردی خون پیدا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح معدہ کا تنقیہ چرپری غذاؤں کو کھانے کے بعد قے کرنے سے ہو جاتا ہے۔ چرپری غذاؤں سے موجودہ خلط کٹ کر یا صاف ہو کر قے کے ذریعہ خارج ہو جاتی ہے۔ بلغم کی پیدائش کے اعتبار سے لوگ مختلف ہوا کرتے ہیں، چنانچہ کچھ لوگوں کے معدوں کے اندر مزاج کی وجہ

سے یا کثرت سے غذائیں لینے اور سخت حرص و آرزو، مزاجِ معدہ کی خرابی یا جگر میں صفراء کی قلت پیداوار کے سبب کثرت سے بلغم پیدا ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تندرست حضرات قے کے باب میں مختلف ہوتے ہیں۔ چنانچہ کچھ لوگ قے کے زیادہ ضرورت مند ہوتے ہیں کچھ کم۔ اعتدال اور میانہ روی کی بات یہ ہے کہ مہینہ میں ایک بار قے کرنی چاہئے۔ بقرطانی نے تو مہینہ میں دو دن مسلسل قے کرنے کا حکم دیا ہے کیونکہ پہلے دن قے کرنے میں دشواری ہو تو دوسرے دن آسانی ہو جائے نیز پہلے دن بلغم کا کچھ حصہ رہ گیا ہو تو دوسرے دن یہ صاف ہو جائے۔ نیز پہلے دن صفائی کے بعد بلغم جگر اور اطراف جگر سے دوسرے دن تک تھوڑا تھوڑا ایکجا ہو کر مکمل طور پر نکل جائے۔ (حنین)

جسم کمزور اور صفراوی ہو اور معدہ کے اندر مزاجی حرارت موجود ہو تو اس طرح کی قے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بلکہ معدہ کو صفراء سے پاک کر دینا ضروری ہوتا ہے۔ مریش اس کے بعد مرطب چیزیں لے۔ تاکہ بلغم پیدا ہو اور تعدیل مزاج ہو جائے۔ (مؤلف)

مذکورہ بالا مقدار سے قے کا آگے بڑھنا مزمن ہو جانے کی صورت میں حسب ذیل وجوہ کے پیش نظر خراب ہے:-

۱۔ یہ معدہ کے لئے مضر ہے۔ معدہ میں ضعف پیدا کرتی ہے اور اسے جسم سے آنے والے فضلات جمع ہونے کی جگہ بنادیتی ہے۔

۲۔ سینہ، آنکھ اور دانتوں کے لئے مضر ہے۔

بنابر اس مذکورہ مقدار سے آگے بڑھنا مناسب نہیں ہے۔ (حنین)

اسہال شکم، زکام، نزلہ، آنکھوں سے پانی جاری، سو کر اٹھنے کے بعد آنکھوں کے چپکنے اور کان کی سنسناہٹ میں مفید ہے۔ (جالینوس)

سر کا استفراغ غرغره، عطوس، مصنوع، کنگھا کرنے اور تیز دواؤں کے ذریعہ سر کی مالش سے ہوتا ہے۔ زکام، صرع اور ان بیماریوں میں جن میں سر کا استفراغ ضروری ہوتا ہے۔ مذکورہ تدابیر موزوں ہوتی ہیں۔ آنکھوں کے فضلات کا استفراغ غرغره، ناک اور سینہ کا استفراغ کھانسی، معدہ کا استفراغ قے اور اسہال، آنتوں کا استفراغ اسہال، کبد اور طحال کا استفراغ، بول و اسہال، گوشت اور تمام عضلات کا استفراغ ریاضت، حمام، گرم اشیاء کے طلاء اور مچکوں کے ذریعہ ہوتا ہے۔

مخالف جانب مواد کا انجذاب قے، فصد، اسہال، دلک، گرم طلاء، مقابل کے اعضاء کی ریاضت، اور ہاتھوں اور پیروں کو باندھنے سے ہوتا ہے۔ مثلاً تیز حقن آنکھوں کے لئے مفید ہیں، ہاتھوں اور پیروں کو باندھنے سے سینہ اور معدہ کی جانب مائل ہونے والے اخلاط جذب ہوتے ہیں۔ حمام کے

ذریعہ اندرون جسم سے فضلات بیرون جسم کی جانب کھینچتے ہیں۔ ہچکوں کے ذریعہ وہ خون جذب ہوتا ہے جو رحم کی جانب مائل ہوتا ہے۔ بشرطیکہ پیچنے نیچے لگائے جائیں۔

جذب:

انجذاب کبھی اندرون جسم سے بیرون جسم اور کبھی بیرون جسم سے اندرون جسم کی جانب کیا جاتا ہے۔ پسینہ سے پیشاب ٹوٹ جاتا ہے۔ ہاتھوں اور پیروں پر گرم ادویات کے طلاء کے ذریعہ اخلاط کا انجذاب شکم اور سر سے ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صرع، ہیضہ اور درد سر میں یہ مفید ہوتا ہے۔ اسی پر اور طریقوں کو بھی قیاس کیا جاسکتا ہے۔

قئے:

بعض مریضوں کو قئے کا عادی بنانا پڑتا ہے۔ بعض کی قئے عادت کے طور پر واقع ہو جاتی ہے۔ جس مریض کے معدہ میں صفراء کا انصباب ہو تا ہو اور وہ کھانے کا ارادہ کرے تو کھانے سے پہلے کھانے والے کو قئے کرادیں۔ باقی جس مریض کے معدہ میں بہ کثرت بلغم کا اجتماع ہو تا ہو جس سے اشتہا میں فساد پیدا ہو جانے اور مریض چرپری اشیاء کی خواہش کرنے لگے تو اس کی علامات کا تذکرہ ہم کتاب المعده کے اندر کر چکے ہیں۔ اسے مہینہ میں کئی بار قاطع بلغم اور مخرج بلغم ادویات کے ذریعہ قئے کرائیں۔ مگر جو مریض بہ کثرت ماکولات و مشروبات سے اپنا معدہ پر کر لینے کا عادی ہو اور محض حرص کی وجہ سے اپنی طبیعت کو بوجھل کر دیتا ہو اسے قئے کرنے سے روک دیں۔ اس کے کھانے پینے میں کمی کریں۔ کئی بار تھوڑی تھوڑی غذا دیں اور معدہ کو قوت پہنچائیں کیونکہ اس طرح کے مریض ضعیف معدہ کے اسی حال پر باقی رہ جائیں اور آنے والے مواد کو قبول کرتے ہیں تو حالات بگڑ جائیں گے۔

قئے کرنا اس مریض کے لئے مفید نہیں ہے جس کی کھوپڑی میں درد ہو۔ (جالینوس)

سر کی مزمن بیماریوں میں میرے نزدیک قئے کرنا بہتر نہیں ہے البتہ معدہ کی شرکت سے جو بیماری لاحق ہو اس میں یہ مفید ہے۔ (مؤلف)

اسہال کی زیادتی کے تین اسباب ہیں:

۱۔ عروقی ضعف

۲۔ عروقی دہانوں کی کشادگی اور عروقی دہانوں پر مسہل کی سوزش، جس سے دہانے کھل جائیں اور کمزور ہو جائیں۔ چنانچہ اخلاط رقیق ہوں یا غلیظ سب کا انصباب ہونے لگے۔

۳۔ رگوں کی طبعی خصوصیت۔ (جالینوس)

مسهل کا اثر اس طرح زائل ہو سکتا ہے کہ سوزش کو تسکین دی جائے۔ جو گھی دودھ کے استعمال اور رگوں کو ایسی خوشبودار اشیاء کے ذریعہ قوت پہونچا کر حاصل کی جاسکتی ہے جن میں قبضیت ہو، نیز قابض غذائیں دی جائیں۔ اس طرح رگوں کے دہانے مسدود ہو جائیں گے اور اخلاط کا انجذاب بالمقابل ہونے لگے گا۔ یہ بات حمام کے ذریعہ حاصل ہو سکتی ہے۔ (مؤلف)

قئے کا ضرورت مند وہ شخص ہوتا ہے جسے معدہ کے اندر جمع شدہ غلیظ بلغم سے جسم کو پاک کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ نیز اسے ضرورت ہوتی ہے جو پورے جسم کے متوازن استفراغ کا محتاج ہو۔

(جالینوس)

صفراء کا اسہال مطلوب ہو تو جسم کو چند دنوں تک مرطب غذاؤں کے ذریعہ مرطوب کریں۔ سوداء یا غلیظ بلغم کا استفراغ مطلوب ہو تو پہلے ایسی غذائیں دیں جو لطافت، گرمی اور نالیوں کے اندر کشادگی پیدا کرے۔ اسہال اس حد تک زیادہ ہو کہ تشنج ہو جائے تو جسم پر نیم گرم پانی بہ کثرت اندیلیں، شراب اور پانی اور برف کے اندر بھگوئی ہوئی روٹی کھلائیں۔ رب حصرم پلائیں۔ ایسے وقت میں برف کا پانی عمدہ ہوتا ہے۔ پھر مریض کو سلا دیں۔ نیند سے بیدار ہونے کے بعد نرم حمام کرائیں۔ حمام سے نکلتے ہی رب حصرم، برف اور برف میں بھگوئی ہوئی روٹی دیں اور سونے کا حکم دیں۔ جس مریض کو دست آتے ہوں انہیں سونا بچہ مفید ہے۔ بالخصوص جبکہ اسہال زیادہ آئیں۔

(اسکندر)

اسہال سے پہلے چند دنوں تک بہ کثرت گرم پانی اور مرطب غذائیں دیں، آرام پہونچائیں۔ تاکہ اخلاط مرطوب ہو کر نرم اور رقیق ہو جائیں (جالینوس)

کثیر الاخلاط سخت جان مریضوں میں بالخصوص اس وقت جبکہ کوئی چیز دور دراز جگہوں سے جذب کرنا چاہتے ہوں، یا کثرت استفراغ ہو تو مریض کو وہ چیز دیں جس سے سرے کھل جائیں تاکہ دوا کا اثر ست ہو اور اعراض ردیہ کی عدم موجودگی میں پانی کا راستہ تیزی سے کھل جائے۔ لہذا شوربے کی غذا، پھر قابض اشیاء دیں، طبیعت جلد ہی رواں ہو جائے گی۔ (جالینوس)

آنتوں کے اندر خشک فضلہ موجود ہو تو خشک دوا سے پہلے حقنہ کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ فضلہ نکل جائے۔ بالخصوص جبکہ مریض کمزور ہو اور آنتوں سے چپکے ہوئے خشک پرانے فضلہ کو خارج کرنے کی قدرت نہ رکھتا ہو۔ طبیعت پیشاب کی جانب مائل ہوتی ہے تو اسہال میں دشواری آجاتی ہے۔ (جالینوس)

طبیعت بخار کے اندر نرم نہ ہو اور مریض کو آب فواکہ وغیرہ پلانا چاہیں تو پہلے نرم حقنہ کریں، پھر پلائیں۔ (مؤلف)

طاقتور قے آور دوائیں وہاں استعمال کی جاتی ہیں جہاں جسم کے اطراف سے اس خلط کو ابھارنا مقصود ہوتا ہے جسے مسہل دوا جذب نہیں کر پانی۔ کیونکہ ان دواؤں کے اندر زیادہ طاقت ہوتی ہے چنانچہ وہ جسم کے دور دراز حصوں میں موجود مواد کو دفع کرنے کے لئے قوتوں کو ابھار دیتی ہیں۔ (حنین)

مسہل دینا چاہیں تو تخمہ، غلیظ لیسہ اور غذاؤں کی موجودگی، پسلیوں کے نیچے تناؤ، یا سوجن، یا ان مقامات میں کہیں حرارت زیادہ ہو، یا ورم احشاء موجود ہو یا احشاء کے اندر غلیظ اخلاط ہوں، یا اسکی نالیاں مسدود ہوں، تو موزوں نہیں ہے۔ البتہ سب کی اصلاح کر لیں تو مسہل دیں۔ (جالینوس)

تیز مسہل دوا دینے سے پرہیز کریں مریض کو پیاس نہ لگتی ہو تو بلا جھجک مسہل دیں۔ پیاس لگتی ہو تو قاطع دوا دینا ترک نہ کریں۔ (مؤلف)

یکبارگی بہ کثرت خون کے استفرغ سے جسم بیکرد سرد ہو جائے گا، کیونکہ اس سے بہ کثرت گرم بخارات کا دفعہ استفرغ ہو جاتا ہے، چنانچہ حرارت وغیرہ بالکلیہ بجھ جاتی ہیں، سر کی جانب بخارات اٹھنا موقوف ہو جاتے ہیں، لہذا اس کا استعمال تب ہی درست ہے جب طاقت صحت کے ساتھ موجود ہو۔ ایسی صورت میں تطفیہ نہایت عمدہ ہوتا ہے۔ (جالینوس)

مسہل دوا سے اسہال نہ آئے، تکلیف دہ اعراض پیدا نہ ہوں، مگر مروڑ ہو اور مروڑ سے پیدا شدہ شدت درد سے مریض دوہرا ہو جاتا ہو تو حقنہ کریں۔ حقنہ سے بھی اسہال نہ آئے اور درد کی شدت سے مریض بیچ و تاب کھا رہا ہو تو اسے حمام میں داخل کریں۔ بہ کثرت روغن سے تمریح کریں، جسم میں التهاب، شدید اُقل اور تناؤ ہو تو فصد کھول دیں بالخصوص جبکہ امتلا کی علامات ظاہر ہوں، آنکھیں ابھر کر سرخ ہو گئی ہوں، اور اگر صرف درد اور تناؤ ہو تو مریض کو حمام میں داخل کریں، حمام سے نکلنے کے بعد کھلائیں اور کثرت سے شراب پلائیں۔ سکون نہ ہو تو روغن سے تدبیر کریں۔ جس مریض کو کثرت سے اسہال ہو رہا ہو اسے حمام میں داخل کریں اور پانی، شراب، اور آب انار میں لت کر کے روئی دیں۔ اسہال نہ ٹوٹتا ہو تو ہاتھوں اور پیروں کو اوپر سے نیچے کی جانب باندھ دیں اور تریاق دیں۔ اس سے بسرعت گرمی پیدا ہوگی، اخلاط جذب ہو جائیں گے اور حرارت میں قوت پیدا ہو جائے گی۔ تریاق میسر نہ ہو تو فلو نیا دیں۔ قرص بزور ہو تو بھی حرج نہیں ہے۔ مریض کو برف کے پانی اور آب انار میں گھول کر ستودیں۔ ٹھنڈک میں معتدل ہوا کے اندر مریض کو رکھیں۔ (فیلمیوس)

سخت اسہال کا اثر بوڑھوں میں نفاق تک پہنچتا ہے، چنانچہ تشنج ہو جاتا ہے لہذا اس سے پرہیز کریں۔ (محررات شفاخانہ)

بخار کے مریضوں کو سقمونیا اور خربق وغیرہ کا طاقتور مسہل دیں تو اس کے بعد ماء الشعیر وغیرہ دیں، اس سے دوا قعر معدہ میں پہنچے گی، مری اور فم معدہ میں جو چیز چپکی ہوگی اسے دھو دے گی۔ لہذا مسٹر نہ ہوگی یہ طریق کار عظیم فائدہ کا حامل ہے کیونکہ بخار کے مریض کو معدہ کی صفائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسہال شروع ہو جانے پر مذکورہ اشیاء نہ دیں اور نہ ہی بعد میں دیں کہ اس سے اسہال ٹوٹ جائے گا۔ (جالیئوس)

ایک شخص نے دواء مسہل لی، اسے پندرہ دست آئے۔ چنانچہ انگلی کے اندر موجود انگوٹھی بہت زیادہ کشادہ ہو گئی۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ دوا مواد کے ساتھ بہت ساری رطوبتوں کو بھی خارج کر دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دق کے مریضوں کے لئے اسہال مہلک ہوتا ہے۔ اس سے اعضاء میں ہر طرح کی غلطت وغیرہ تحلیل ہو جاتی ہے کیونکہ مسہل کے ذریعہ یہ چیزیں جذب ہو جاتی ہیں۔

(مؤلف)

میرا تجربہ ہے کہ زیادہ اسہال زیادہ قے اور یکبارگی فصد وغیرہ کے ذریعہ خون کے نکل جانے سے بخار آ جاتا ہے۔ لہذا ان تمام چیزوں کو معتدل طور پر اختیار کرنا چاہئے۔ بقراط کا قول ہے کہ ہر زیادہ استفرغ طبیعت کا مقابلہ کرنے لگتا ہے۔ (مؤلف)

زیادہ استفرغ کی ضرورت ہو اور قوت کے گر جانے کا اندیشہ نہ ہو تو کئی بار تھوڑا تھوڑا استفرغ کریں۔ (انلاقن)

یہ طریقہ ان بیماریوں میں ضعف قوت کی موجودگی میں بھی مفید ہے جن میں دموی فساد مستحکم ہو چکا ہو۔ مثلاً جرب، دمل، سرطان وغیرہ میں۔ بہتر یہ ہے کہ استفرغ کئی بار اور تھوڑا تھوڑا کریں۔

(مؤلف)

جہاں فصد اور خربق دونوں کے ذریعہ استفرغ کرنا ضروری ہو تو پہلے فصد کھولیں پھر خربق دیں۔ (جالیئوس)

یہ اس شخص کے خلاف دلیل ہے جو مسہل کو مقدم رکھتا ہے۔ قیاس سے بھی اس خیال کی صحت معلوم ہوتی ہے۔ (مؤلف)

کثرت استفرغ سے پرہیز کریں۔ کیونکہ پسینہ جو سب سے زیادہ کمزور استفرغ ہوتا ہے اگر زیادہ آ جاتا ہے تو اس سے قوت گر جاتی ہے۔ بول و براز کی کثرت کا اثر بھی نہ جانے کتنی بار آپ دیکھ چلے

ہوں گے۔ (جالینوس)

طاقتور مسہل دینے کا ارادہ ہو تو اخلاط کو پگھلانے کی خاطر مریض کو حمام کرائیں، جسم میں کوئی تناؤ یا مسکن اخلاط موجود ہوں گے تو اس سے ان میں ڈھیلا پن اور نرمی آجائے گی۔ ایسی صورت میں استفراغ کسی تکلیف کے بغیر ہوگا۔ دوا لینے سے بہت پہلے حمام کرنا موزوں ہوا کرتا ہے۔ تھوڑا پہلے اور مسہل کے وقت بھی کیا جاسکتا ہے۔ دوا سے بہت پہلے حمام کرنے سے دوائیں اس رقت اور نرمی پر باقی نہیں رہتی جیسا کہ حمام کے اثر سے ہوتا ہے۔ دوا لینے کے بہت بعد حمام کرنے سے جب کہ دوا کا اثر شروع ہو چکا ہو یا شروع نہ ہو چکا ہو، دوا ہیر و نی جانب پیپ پھینکتی ہے اور اسہال ٹوٹ جاتا ہے۔

(جالینوس)

مناسب یہ ہے کہ دوا سے دو دن پہلے حمام کرائیں اور سکینٹین دیں۔ پھر نصف گھنٹہ پیشتر یہی عمل کریں۔ سب سے زیادہ اس بات کے ضرورت مند وہ لوگ ہوتے ہیں جن کا جسم خشک اور اخلاط غلیظ ہوتے ہیں، جیسا کہ فصد سے پہلے حمام کی ضرورت اس لئے ہوتی ہے کہ جسم کے اندر اخلاط غلیظ موجود ہوتے ہیں۔ (مؤلف)

جسموں کو چند دن مسہل کے لئے اس طرح تیار کریں کہ اخلاط لطیف اور نالیاں کھل جائیں اور جسم کے اندر رطوبت پیدا ہو جائے۔ مرطب غذاؤں، شیریں پانی سے بہ کثرت گرم حمام، آرام اور فکر و غم اور بیداری ترک کرنے سے یہ حالت پیدا ہوگی۔ فم معدہ سے دوا کے اترنے میں دیر ہو جس کی علامت یہ ہے کہ ذکاریں خراب ہوگی اور اثر کم ہوگا تو مریض کو قابض چیزیں دیں۔ (جالینوس)

کسی ایسی بیماری کا علاج فصد اور اسہال کے ذریعہ کرنا چاہیں جس میں امتلائی کیفیت اور ردی خلط موجود ہو تو فصد سے آغاز کریں بشرطیکہ خلط گرم ہو سرد ہونے کی صورت میں کبھی اسہال سے ابتدا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ بشرطیکہ جسم صاف ہو۔ کسی بھی عضو کے اندر مستحکم بیماری موجود ہو تو اس عضو کا یا اس کے قریب ترین عضو کا استفراغ کریں۔ جسم کے اندر امتلائی کیفیت موجود ہو تو برعکس کے ذریعہ ہی استفراغ ہو سکتا ہے۔ (جالینوس)

مسہل لینے کے بعد اخلاط و ریدوں میں، پھر جگر، پھر آنتوں پھر معدہ کے اندر واپس آجاتے ہیں۔ (جالینوس)

صرف اسہال کے ذریعہ میں نے سرطان اور جذام کا علاج کیا ہے چہ جائیکہ داء الثعلب، دوسرے علاج کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔ ابتدائی حالت میں اور جبکہ اس طرح کی بیماری جو صغراء اور باغم کی ردی خلطوں سے پیدا ہوتی ہے صرف ایک بار مسہل دے دینا کافی ہوتا ہے مگر سرطان اور جذام

جیسی سوداوی بیماریوں کے اندر کبھی متعدد بار مسہل دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ شفا یابی صرف اسہال کے ذریعہ مشکل نہیں ہوتی ہے۔ (جالینوس)

جسم کے اندر خلطیں دو مقامات پر ہوتی ہیں، ایک رگوں کی تجویف میں، جسے مسہل ادویات سب سے پہلے نہایت سرعت اور آسانی سے جذب کرتی ہیں، دوسرے خود اعضاء اصلیہ کے جوہروں میں۔ جذب کا اثر یہاں تک پہنچتا ہے تو بڑی شدت ہوتی ہے۔ اسی شدت کے ساتھ استفراغ اس خلط کے ہمراہ ہو جاتا ہے جو دوا کی خاصیت کے تحت دوسری خلط کو جذب کر لیتی ہے۔ (جالینوس)

عمدہ غذا اور ریاضت کرنے والا مسہل کا محتاج نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس شخص کے جسم میں خراب خلط پیدا نہیں ہوتی۔ الا یہ کہ سوء ہضم کا عادی ہو۔ سوء ہضم کے باعث رگوں کے اندر اسی طرح کی چیزیں بنتی ہیں جس طرح کی چیزیں ردی غذا کے استعمال سے بنتی ہیں۔ سوء ہضم نہ ہو تو مسہل کی ضرورت نہیں ہے۔ مسہل لینے سے امراض ابھرتے ہیں کیوں کہ مسہل کے مزاج میں جسم کی مخالفت داخل ہے۔ تندرست حالت کے اندر جتنا اس کا نقصان ہے اتنا ہی فائدہ ضرورت کے وقت اور ردی اخلاط کی موجودگی میں اس کے استعمال سے ہوتا ہے۔ اس لئے ضرورت ہوتی ہے کہ مسہل کے ذریعہ خراب مادوں کا اخراج کر دیا جائے۔ (طیماؤس)

اور معدہ بھی کیونکہ یہ قے کے ذریعہ بالعموم تکلیف دہ فضلات کو دفع کرتا ہے اور دماغ بھی، فضلات کا اخراج یہ نختوں کے ذریعہ بالعموم اور تالو کے ذریعہ کم خارج کرتا ہے۔ کانوں سے شاذ و نادر اخراج کرتا ہے۔ آنٹوں کے ذریعہ مادہ مسہل سے پکسل کر دفع ہوتا ہے۔ گردے اور مثانے پیشاب کے ذریعہ، جگر و کلی گردوں اور مثانوں کے ذریعہ خارج کرتے ہیں۔ (جالینوس)

ردی فضلات کو معدہ کا زیریں حصہ قبول نہیں کرتا، کیونکہ اسے اذیت پہنچتی ہے۔ یہ جگہ گو سب سے کم حساس ہے مگر کسی چیز کے یہاں دیر تک ٹھہرنے کی جگہ ہوتی ہے۔ اگر یہ چیز ردی ہوگی تو یہ حصہ اسے گرفت میں نہ لے گا بلکہ اس سے ناوابستہ ہو کر اسے ہمیشہ دفع کر دے گا۔ لہذا اس طرح کی چیز معدہ کے بالا حصوں میں تیرنے لگے گی۔ (مؤلف)

جس مریض کے لئے قے کرنا آسان نہ ہو اسے اس پر مجبور کرنا بہتر نہیں ہے۔ (جالینوس)

کوئی مریض غیر طبعی سبب کے تحت خراب صفراء خارج کر رہا ہو اور اس پر ضعف بھی طاری نہ ہو تو گو زیادہ اخراج ہو مگر اسے بند نہ کریں کیونکہ جہاں بند کر دیں گے احشاء کے کسی حصہ میں بالخصوص جگر میں ورم پیدا ہو جائے گا۔ (جالینوس)

طبعی مقدار سے خلطیں اگر کم ہیں تو دل کے مزاج میں تغیر واقع ہو گا۔ نبض کے اندر بہت زیادہ

تغیر آگیا ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ استفرغ زیادہ ہو گیا ہے، یہ دیکھیں کہ اخلاط کی کمی سے قلب گرم ہو جاتا ہے؟ اگر ایسا ہے تو استفرغ کے بعد کسی اور سبب کے تحت جسم گرم ہو جائے گا، یہ حالت ہمیشہ گرم اوقات میں ہوگی۔ (جالینوس)

ابن ماسویہ "اصلاح المسہلہ" میں رقمطراز ہے کہ مسہل کا جو شخص عادی ہو یہی اس کے لئے موزوں تر ہوگا۔ اسہال کی مقدار اور کمیت طاقت کے مطابق ہونی چاہئے۔ طاقت زیادہ ہے تو مسہل ایک ہی بار طاقتور دیں۔ فضلات زیادہ اور طاقت کمزور ہو تو تھوڑا تھوڑا کر کے مسہل کئی بار دیں۔ فضلات کی کثرت اور ضعف قوت میں تعدیل کے ذریعہ مسہل کی ضرورت کم ہی پڑتی ہے۔ گرم ملک والوں کو اسہال کی ضرورت کم ہوتی ہے اور اسے وہ کم ہی برداشت کرتے ہیں۔ ان کی دواؤں کی مقدار کم سے کم اور کیفیت ادویہ بھی ضعیف تر ہو۔ برعکس حالت میں صورت اختیار کریں۔ مسہل سے دو دن پہلے اور دو دن بعد حمام کرائیں۔ لطیف غذائیں دیں۔ اسہال کے بعد غذا کی مقدار کم کر دیں۔ جو شانہ کے بعد گرم پانی نہ پلائیں حتیٰ کہ دوا کا اثر پورا ہو جائے کیونکہ گرم پانی پی لینے سے جو شانہ کے اندر تیزی سے تحریک ہوگی۔ جب استعمال کرنے کے بعد تحلیل ہونے کے لئے گرم پانی پلائیں۔ اس سے اثر سرعت ہوگا۔ بڑی گولی دیر تک رکتی ہے۔ جوڑوں سے کسی چیز کو جذب کرنا مقصود ہو تو گولیاں پھوٹی استعمال کریں تاکہ سرعت نفوذ کر سکیں۔ اس کے ایک دن بعد مریض کو حمام میں داخل کریں۔ اکتا جانے اور حمام میں دیر تک رکنے سے روکنا چاہئے۔ اس کے لئے کہیں۔ ایسی صورت میں یاد رکھیں کہ دوا خوب اچھی طرح ستقیہ کر چکی ہے۔ برعکس ازیں مریض کو حمام اچھا لگے اور دیر تک اس میں رکنے سے روکنا چاہئے تاکہ اسے حمام سے رکنے کے لئے کہیں تاکہ بقیہ فضلہ خارج ہو جائے۔ پہلے مسہل کا اثر کم ہو تو ایک دن میں دو مسہل نہ دیں کیونکہ کبھی اخراج نہایت سختی سے ہونے لگتا ہے۔ پیروں کا دلک کرنے سے قے میں تسکین ہوتی ہے۔ اس سے دوا معدہ سے سرعت نیچے اترتی ہے۔ گرم پانی پینے، گرم پانی کی تکمید اور نرمی کے ساتھ چہل قدمی کرنے سے مروڑ میں سکون ہوتا ہے۔ مسہل سے پہلے تین دن تک قے کرانا اضطراب اور متلی کو روکتا ہے۔ مسہل کی زیادتی ہو تو گرم پانی کے ذریعہ قے کے اندر تحریک پیدا کریں، گرم پانی کے اندر ہاتھوں اور پیروں کو رکھیں۔ یا اس سے حمام کرائیں جو مفید ہوتا ہے۔ سفوف دیں اور مناسب خوشبوؤں کا استعمال کرائیں۔ جن مریضوں کو شدت کا کچھ ہو وہ دوسرے اسہال سے پرہیز کریں، تیسرا اسہال لیں۔ (مؤلف)

قے کرنے کیلئے شراب پینا ہو تو زیادہ پیئیں اس لئے کہ کم شراب پی کر قے کرنا برا ہے۔ (رؤفس)

قے کرنے کے بعد مصطلی آب سیب کے ہمراہ دیں اور مریض کو دن بھر کھانے پینے سے منع

کریں۔ دست کے بعد مشروبات میں مصطلکی ڈال کر پلائیں۔ (ابن ابو خالد فارسی)
 سن دراز بلغمی جسم سے فضلات کا اخراج حب شیطرج وغیرہ کے ذریعہ کریں جس میں مسہل اور
 مسخن ادویات شامل ہوتی ہیں۔ قئے کرنے سے پہلے آنکھوں اور جسم پر نرم پٹی لپیٹ لیں۔ (کندی)
 قئے کرنے سے پہلے تین دن روغن کنجد ۶۸ گرام، نمبذ صلب ۶۸ گرام پلائیں، مریض کو روزانہ
 حمام میں داخل کریں اور جسم پر روغن کی مالش کریں۔ (ہندی)

دوا پی کر قئے کرنے والے کے کھانے میں نمک زیادہ نہ ڈالیں، قئے اور اسہال کے بعد زیادہ سونا اور
 سخت پیاس کا ہونا کثرت استفرغ اور استفرغ کی عمدگی کی دلیل ہے۔ قئے اور اسہال کی وجہ سے تشنچ یا
 ریشہ ہو جائے تو گرم روغنیاں، روغن میعہ، پرانے زیتون، روغن سوسن اور روغن قتاء الجمار کے
 ذریعہ تکمید و تمریح کریں۔ جسم ٹھنڈا ہو جائے تو روغن فریبون، جندبیدستر، عاقرقرہ اور فاعل استعمال
 کریں، تشنچ سخت ہو تو جسم کو برابر گرم رکھیں۔ مثانہ کے لئے گرم روغن کے ذریعہ تکمید کرنا مفید ہے
 جو جاورش اور ختم کتاں کے ذریعہ ممکن ہے۔ مسلسل اور متواتر تکمید کرتے رہیں۔ جسم گرم ہو تو ان
 اشیاء کو ہرگز استعمال نہ کریں بلکہ نیم گرم پانی اور روغن شیریں کے ذریعہ علاج کریں۔ بھگی آجائے تو
 عطوس دیں، قئے کرنے والے کو خناق ہو جائے، یا بہ کثرت قئے ہو جائے تو مسہل حقنہ دیں اور
 بازوؤں کو باندھ دیں۔ مقوی دوا یا مسہل پی کر آدمی خون کی قئے کرے تو ایک کلو دودھ میں روٹی ملا کر
 پلائیں۔ اس سے خون رک جائے گا اور دوا کا اثر کمزور ہو جائے گا۔ شکم کا مسہل کریں اعضاء کو باندھ
 دیں۔ برف میں ٹھنڈی کی ہوئی کینٹین تھوڑی تھوڑی دیں تاکہ حجرہ کے اندر کوئی عمدہ چیز داخل
 ہو سکے۔ اگر اس کی وجہ سے پھیپھڑے سے خون آگیا ہو تو دودن متواتر اسی طرح باقی رہے، چند دن
 تک مریض کو آرام دیں، قئے کے وقت آنکھوں پر پٹی باندھ دیں اس کے بعد چہرہ دھو دیں اور
 آنکھوں کو اس وقت تک نہ کھولیں جب تک اضطراب کے اندر سکون نہ ہو جائے اور منہ کو دھونہ
 لیں۔ (بقراط)

مریض سے یہ پوچھ لینا ضروری ہے کہ کیا کبھی اس نے کوئی دوا پی ہے، پی ہے تو طبیعت کیسی رہی،
 معمول پر کیا اثر ہوا، اسی کے مطابق تدبیر اختیار کریں۔ بخار کے مریض کو مسہل نہ دیں۔
 انسان کا زیریں حصہ مرطوب کر دیا جاتا ہے تو طبیعت میں خوشگوار آجاتی ہے۔ لہذا مسہل میں
 ایسی چیز شامل کریں جس کے اندر قئے اور اثر موجود ہو، اس سے مسہل کے مزاج کی تعدیل ہو جاتی
 ہے۔ اس کا تھوڑا اثر بالائی شکم میں تیز ہوتا ہے۔ برعکس صورت میں برعکس حالت ہوتی ہے۔
 بوڑھے اور بچے اخراج فضلہ کا شدید اثر رکھنے والے مسہل کو برداشت نہیں کرتے۔ درمیانی عمر

کے مریض اس طرح کا مسہل برداشت کرتے ہیں۔

اوپر چڑھنا اور اوپر کی جانب حرکت کرنا قے کے لئے مناسب ہوتا ہے۔ نیچے اترنا اور نیچے کی جانب حرکت کرنا اسہال کے موافق ہوتا ہے۔ دوا کا استعمال گرم مقام پر رہ کر کریں تاکہ اخلاط کے انصباب میں آسانی ہو۔ کثرت اسہال سے جگر بیحد گرم ہو جاتا ہے۔ یہی حال قے اور تمام استفراغات کا ہوتا ہے۔ جلد کو گرم کرنا، شکاف لگا کر اور بغیر شکاف لگائے ہوئے آتش پکھنہ لگانا اور اعضاء کو باندھنا یہ سب اسہال اور قے کو روکنے میں مفید ہے۔ (بقراط)

کھانے اور امتلا کی کیفیت کے بعد مولی کے ذریعہ مریض کو قے کا عادی بنائیں تاکہ قے کرنا آسان ہو جائے۔ اس کے بعد مریض اگر طاقتور ہے تو خربق نہار منہ ورنہ تھوڑی غذا دینے کے بعد پلائیں، اس طرح مریض بہت سارے اعراض بد سے محفوظ رہتا ہے۔ بشرطیکہ پیشتر عمدہ، گرم اور مرطوب غذائیں دی جا چکی ہوں۔ خربق کے ذریعہ قے موسم بہار یا موسم خزاں میں کرائیں۔ اسے پیس کر ماء العسل یا جو کی دلیہ کے پانی میں دیں۔ پینے کے بعد مریض کو سکون دیں، تاکہ دوا کا اثر ہو سکے۔ قبل از وقت قے ہونے لگے تو خوشبو جات کے ذریعہ ہاتھوں پیروں کو دبا کر سر کہ پلا کر بھی، سیب، تھوڑی مصطکی کھلا کر اور گرم پانی وغیرہ میں دونوں ہاتھوں کو ڈبو کر سکون پہنچائیں۔ لیکن قے میں چند گھنٹے کی تاخیر ہو تو ماء العسل یا نیم گرم پانی اور حرکت کرا کر پہلے تحریک پیدا کریں، پھر استعمال کریں۔ مریض اعتدال کے ساتھ قے کرنے لگے اور کچھ ایسے اعراض پیدا نہ ہوں جو کسی علاج کے محتاج ہوں تو مریض کو آرام سے رکھیں، سر اور سینہ پر روغن انڈیلیس، پسیلیوں کے نیچے تدبیر کریں، اور اس دن نیند لا کر سکون دیں۔ دوسرے دن حمام میں داخل کریں اور غلت کے ساتھ غسل دیکر باہر نکال لیں۔ بعد ازاں سر بع الحضم غذائیں دیں اور ایسی تدبیر کرتے رہیں جس سے طاقت عود کر آئے۔ عمدہ استفراغ کی علامت یہ ہے کہ سب سے پہلے فم معدہ کے اندر شدید سوزش کے ساتھ متلی ہوگی، پھر اس کے بعد ایک بار یا کئی بار بہت سارا بلغم خارج ہوگا۔ بعد ازاں تھوک جیسی رقیق چیز خارج ہوگی۔ یہی حالت تین یا چار گھنٹوں تک شدید درد، بیحد متلی، اضطراب اور تکلیف کے ساتھ رہے گی۔ کبھی دو یا تین مرتبہ اسہال بھی آتے ہیں۔ پھر ان اعراض کے اندر چوتھے گھنٹہ کے بعد سکون ہونے لگتا ہے۔ مریض نہایت راحت محسوس کرتا ہے اور نیند کی آغوش میں چلا جاتا ہے۔ یہ عمدہ علامات ہیں۔ غیر محمود علامتوں میں سب سے خراب علامت گلے کا گھٹنا ہے۔ ابتدا میں دوا کے بعد مریض بری طرح قے کرنا چاہے گا مگر قے نہ ہوگی۔ تناؤ پیدا ہوگا، آنکھیں سرخ ہو جائیں گی، ان میں ورم آجائے گا اور باہر کی جانب نکل آئیں گی، مسلسل پسینہ ہوگا اور آواز منقطع ہو جائے گی۔ تدارک نہ

ہوا تو مریض مر جائے گا۔ ایسی حالت میں شہد، نیم گرم پانی اور روغن سوسن استعمال کریں۔ پر اور انگلی حلق کے اندر داخل کریں، قے ہوگی تو گلانہ گھٹے گا۔ قے نہ ہو تو دونوں پنڈلیوں کو باندھ کر ذبائیں اور نہایت تیزی سے گرم حقنہ دیں۔ اس سے پسلیوں کے زیریں حصوں میں نہایت تیز درد اٹھتا ہے۔ اسے تسکین دینے کے لئے گرم تکمید اور گرم پیچنے استعمال کریں۔ شدید ہنگی بھی لاحق ہوتی ہے اس کے لئے عطاس، سینہ پر چھنہ لگانا اور آب گرم کا جرعد لینا باعث تسکین ہوتا ہے۔ خون کی قے بھی عارض ہوتی ہے۔ خون کم آ رہا ہو تو قے کو نہ روکیں زیادہ آ رہا ہو تو روک دیں۔ اس کے لئے ہاتھوں اور پیروں کو باندھ کر مریض کو گل ارمنی کے ہمراہ عصا رة رجلہ دیں۔ کزاز، سہات، اختلاط، (فساد ذہن) اور انقطاع صوت (آواز کا ٹوٹنا) بھی لاحق ہوتا ہے۔ ہاتھوں اور پیروں کو دبا کر باندھیں، معدہ پر ایسے زیتوں کی تکمید کریں جس سے سداب اور قثاء الحمار جوش دی گئی ہو، کانوں میں زور سے آواز دیں، کبھی اس کی وجہ سے گھنٹوں غشی طاری رہتی ہے۔ نبض جاتی اور آتی رہتی ہے۔ یہ حالت بالعموم ان لوگوں کو پیش آتی ہے جو زیادہ لے لیتے ہیں۔ قبل اس سے کہ کثرت قے سے بخار آئے اور خطرناک عوارض لاحق ہوں اس کا تدارک خوشگوار اشیاء کے استعمال، ربط اطراف، معدہ پر عطریات کی تضمید، سرکہ اور آب نمک کے غرغره، بیضہ نیمہ شست اور عمدہ شوربے کے ذریعہ کریں۔ شراب سے بالکل پرہیز کریں، الا یہ کہ شدید ضعف موجود ہو۔ ایسی صورت میں کسی شوربے کے ساتھ سفید اور رقیق شراب جس میں کثرت سے ملاوٹ ہو، دیں۔ کھلائی اور پانی جانے والی چیزوں کو قے کر دینے سے گھبرائیں نہیں۔ بار بار پائیں اور کھلائیں۔ یہ ہیں خربق کے اعراض۔

جس مریض کے بارے میں اندیشہ ہے کہ خربق کے استعمال سے اس کا گلگھٹ جائے گا وہ کمزور و نحیف اور وہ شخص ہوتا ہے جس پر قے کرنا گراں گذرتا ہے۔ قے خربق ابیض کے ذریعہ کرائی جاتی ہے۔ (ارکاغانیس)

رند اور تربد نبض اور تنفس دونوں کو صغیر کر دیتے ہیں کیونکہ ان کے استعمال سے حرارت غریزیہ کمزور ہو جاتی ہے۔ دونوں کا علاج سرد پانی ہے کیونکہ اس سے جسم طاقتور ہوتا ہے اور جسم سے روح کی تحلیل رک جاتی ہے۔ مازریون سے جو اسہال لاحق ہوتا ہے اسے وہ چیزیں بند کر دیتی ہیں جو مازریون کی حدت کو توڑ کر تسکین پیدا کرتی ہیں۔ اس کے استعمال سے اعضاء کے اندر درد اور ڈھیلا پن پیدا ہوتا ہے۔ (کندی)

اسہال اور دیگر تمام استفراغات کے بعد کثرت سے غذائیں لینا واجب نہیں ہے۔ اس سے جسم کے اندر کچے اخلاط بھر جائیں گے۔ غذائیں تھوڑی تھوڑی استعمال کریں تاکہ جسم کی وریدوں میں غذا

بکے بعد دیگرے آئے۔ مذکورہ بالا صورت حال لاحق ہو تو غذا کو خواہ طاقتور ہی کیوں نہ ہو یکبارگی دفع کرنے کی جلدی نہ کریں۔ (جالینوس)

مسہل تب ہی دیں جب طبیعت کو نرم کر لیں، کیونکہ یہ سست مسہل کی مخالف ہے۔ مسہل کا اثر ایسی صورت میں تکلیف دہ اور کم ہو گا۔ مریض کمزور ہو تو مسہل نہ دیں، دیں تو تھوڑا دیں۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ طاقتور دوا سخت طبیعت کے اوپر زبردست حملہ کرتی ہے اور بحران جیسی کیفیت پیدا کر دیتی ہے۔ چنانچہ اسہال کے ذریعہ بکثرت اخلاط خارج ہونے لگتے ہیں۔ طبیعت کو نرم کرنے کے لئے افراط سے کام نہ لیں کیونکہ اس سے کثرت اسہال کا اندیشہ ہو گا۔ مناسب طریقہ اختیار کریں۔ (مؤلف)

ایک شخص نے ستمو نیا استعمال کیا، چند گھنٹوں کے بعد بھی دست نہیں آئے۔ قبض اور معدہ کے اندر دباؤ محسوس کرنے لگا، رنگ زرد پڑ گیا۔ میں نے اسے قابض فواکہ کھلائے۔ چنانچہ تکلیف میں سکون ہو گیا اور اسہال ہونے لگے۔ (جالینوس)

طاقت زیادہ اور فضلہ بھی زیادہ ہو تو یکبارگی اسہال لائیں مگر طاقت کمزور ہو اور فضلہ زیادہ ہو تو احتیاط کے ساتھ کئی بار دست لائیں، اور مریض کو طاقت پہنچائیں۔ گرم جسموں، گرم ملکوں اور گرم اوقات میں مسہل کم استعمال کریں، کیونکہ ان لوگوں کے اندر بہت کچھ تحلیل ہوتا رہتا ہے۔ برعکس حالت میں برعکس صورت اختیار کریں۔ سرد مقامات میں زیادہ طاقتور اور زیادہ مقدار میں دوائیں استعمال کریں کیونکہ یہاں جسموں سے تحلیل کم ہوا کرتی ہے اور اسہال بھی نسبتاً سہولت ہوتا ہے۔ بچے اور بوڑھے کو مسہل نہ دیں۔ مسہل سے دو دن پہلے اور دو دن بعد مریض مکان، جماع اور مضر غذا سے پرہیز کرے۔ ضعیف الہضم حضرات دوا استعمال کرنے کے دن کھانا پینا کم کر دیں۔ جو شانہ دوا کے ساتھ گرم پانی نہ دیں۔ دمی تو آخر میں اور ایک بار اور اخراج بھی اس کا یکبارگی ہو، حتیٰ کہ اثر نہ کرے۔ گولی استعمال کریں تو اسے تحریک دینے کے لئے گرم پانی استعمال کریں۔ گولی سے مقصود سر سے کسی چیز کو نیچے اتارنا ہو تو بڑی استعمال کریں۔ جوڑوں سے کسی چیز کا اخراج مطلوب ہو تو چھوٹی استعمال کریں۔ گولی معدہ کے اندر زیادہ دیر تک رک گئی ہو جس کی علامت ایسی ڈکاروں کا آنا ہے جن کے اندر دوا کا مزہ ہو تو آب گرم سے مدد لیں۔ سیب اور نمک کا پانی چوسیں۔ آنٹوں کے اندر رک گئی ہو اور ڈکاروں کے اندر گولی کا مزہ محسوس نہ ہو تو حقنوں کے ذریعہ تحریک پیدا کریں۔ اثر میں تاخیر ہو رہی ہو تو چند دن حمام کرائیں تاکہ دوا کے ذریعہ حرکت میں آجائے والے فضلات کا اخراج مکمل ہو جائے۔ مسہل لینے کے وقت شدید متلی طاری ہو تو اسے دفع کرنے کے لئے پرانا دودھ اور سرکہ میں پیاز ملا کر چوسیں۔ پیروں کے زیریں حصوں پر زیت اور نمک کے ذریعہ دلک کریں۔ تکمید اور

شہد کے ہمراہ آب گرم کے استعمال اور نقل و حرکت سے مروڑ دور کیا جاسکتا ہے۔ زیادہ متلی آنا جس کا معمول ہو وہ دوا کو کئی بار استعمال کرنے سے پرہیز کرے۔ دست زیادہ آجاتے ہوں تو قے کی تحریک کریں، ہاتھوں اور پیروں پر گرم پانی انڈیلیں، پسینہ لائیں۔ جسم پر ایسے نلخنہ کا لٹوخ کریں جسمیں آب سیب، آس، گل سرخ، بھبی، کافور اور رامک ہو، گل مختوم اور سفوف دانہ اتار وغیرہ دیں۔ غذا حصری وغیرہ قسم کی ہو، دوا جس کی آنتوں کو عرصہ تک ٹھو کر دیتی ہو اور وہ مجبور ہو تو اسے ایسی چیز پلائیں جس کے اندر خوشبو نہ ہو (مالابال لہ) (یہودی)

خون کے بارے میں ضروری استفراغ کی مقدار کتنی ہو اس کا علم غشی کے طاری ہونے سے ہوگا۔ لہذا مسہل اور قے آور دوا کے بارے میں زیادہ ہوشیاری سے کام لیں کیونکہ معدہ کے اندر ان دواؤں کے پہنچ جانے کے بعد ان کے اثرات کو آپ روک نہیں سکتے، روک بھی سکتے ہیں تو نہایت مشقت کے بعد، اور نہ ہی آپ بقدر ضرورت دوا کا اندازہ کر سکتے ہیں، اس لئے احتیاط کریں کہ دوائیں کم بھی نہ ہوں، کیونکہ اس طرح آپ کو دوبارہ استعمال کرنا ہوگا۔ (جالینوس)

حرف سین اور راء میں لکنت کرنے والے مریضوں کے باب میں بقراط کے اکثر تلامذہ مسہل سے پرہیز کرتے رہے ہیں، کیونکہ ایسے مریض ضرب امعاء کی زد پر ہوتے ہیں۔ لہذا دواؤں کے زیادہ آجانے کا اندیشہ رہتا ہے۔ بعض تلامذہ کا خیال ہے کہ ایسا رطوبت کی وجہ سے اور بعضوں کے نزدیک اس کا سبب یوست ہوتا ہے۔ پہلا قول تجربہ سے ماخوذ ہے۔ (جالینوس)

لکنت صرف رطوبت اور ضعف عضلات کا نتیجہ ہوتی ہے کیونکہ یہ بچوں میں ایک وقت تک ہوتی ہے مگر حرارت تیز ہو جاتی ہے اور نشوونما ہونے لگتا ہے تو لکنت جاتی رہتی ہے۔ (مؤلف)

مسہل دوا ان تمام اعضاء سے انجذاب کرتی ہے جو سر کے اندر ہوتے ہیں، اور قے کے ذریعہ ان تمام اعضاء سے انجذاب ہوتا ہے جو شکم کے اندر ہوتے ہیں، لہذا جسم کے زیریں حصہ میں کوئی بیماری لاحق ہو تو قے کرنا عمدہ ہے۔ اس عضو سے اوپر بیماری ہو تو فصد کھولیں، بیماری انتہا میں ہو اور پختہ ہو چکی ہے تو اس کے برعکس طرز عمل اختیار کریں۔ (جالینوس)

میں نے بہت ساری مزمن بیماریوں مثلاً صرع، سدر، عرق النساء اور جذام وغیرہ کا علاج محض مسہل سے کیا ہے۔ (جالینوس)

کچھ سینے تنگ ہوتے ہیں چنانچہ ایسی حالت میں پیچھے دے دے ہوتے ہیں، لہذا قے آور دوا نہ دیں۔ بالخصوص خربق ابیض جیسی طاقتور دوائیں دینے سے پیچھے دے کی رگیں پھٹ جائیں گی، مگر قے کے عادی مریضوں کے لئے آسانی ہوگی۔ جو عادی نہ ہو گا اس کا معاملہ برعکس ہوگا۔ خربق وغیرہ جیسی

چیزیں بالخصوص خطرناک ثابت ہوں گی۔

انسان کے معدہ پر زرد مرارہ کا انصباہ ہو رہا ہو مگر سودا غالب ہو، ملک و مقام بھی گرم ہو، تدبیر غذائی بھی تکان پیدا کرنے والی رہی ہو تو ایسے لوگوں کو پہلے قے کا عادی بنائیں پھر قبل از طعام قے کرائیں۔ بعد از طعام قے کرنے کے جو لوگ عادی ہوں ان کی عادت بتدریج آہستہ آہستہ ختم کریں کیونکہ یہ عادت معدہ کو ایسا بنادیتی ہے جس کی وجہ سے وہ فضلات جلد قبول کرنے لگتا ہے۔ قے قبل از طعام کرائیں تاکہ محرک قے لزوجت (لسی) ابھر آئے۔ اس سے پہلے سنگین اور مولی کے ذریعہ اس لزوجت کو اکھیڑ دیں۔ بعد ازاں عمدہ غذائیں دیں۔ خارج سے معدہ کو تقویت پہنچائیں۔

(جالینوس)

جس مریض کو مسہل دینا مقصود ہو اس کی صحیح قیاس آرائی کر لیں کیونکہ دو زیادہ یا کم ہوئی تو وہ خلط کے اور حرکت پیدا کر کے رک جائے گی، اس کا اخراج نہ ہوگا۔ چنانچہ بیحد نقصان پہنچے گا۔ جس مریض کو حمی حاد ہو اسے طاقتور مسہل ہرگز نہ دیں۔ حفظان قوت کا لحاظ کریں۔ مسہل دیتے وقت فم معدہ کی طاقت کی حفاظت نہایت ضروری ہے۔ مسہل کا اثر ختم ہونے کے بعد ماء الشعیر کے استعمال سے باقی ماندہ فضلات خارج ہو جاتے ہیں۔ یہ دوا سے بھی زیادہ شافی ہوتا ہے۔ دوا میں جو زیادتی ہو گئی ہو اس کی وہ تعدیل بھی کر دیتا ہے بوقت اسہال اسے استعمال نہ کریں، نہ دوا میں اسے شامل کریں کیونکہ اس سے اسہال بند ہو جائے گا۔ دوا سے پہلے غذا کم لیں کیونکہ ہاضمہ کے لئے طاقت کم ہوگی۔

(جالینوس)

قے کا غیر عادی مریض ہو، قے کرنا جس کے لئے مشکل ہو، تنگ سینہ کا مریض جو درد سر میں مبتلا ہو، جس کی گردن باریک ہو، جس کے حلق کے اندر فلفلمونی ہو، اسے قے نہ کرائیں، بلکہ مسہل دیں۔ بلغم کے لئے قے مفید ہوتی ہے، اس کا سب سے موزوں وقت وہ ہوتا ہے جب کھانے پینے پر مریض پوری قدرت رکھتا ہو، یا وہ ہوتا ہے جب کسلمندی، سستی، زیادہ تر مقامات پر اختلاج، نیند، نسیان، رگوں میں تڑپیں اور غیر منظم طور پر کچکی طاری ہوتی ہے جس کے ساتھ حرارت بھی ہو۔ یہ امتلاء کی علامتیں ہوتی ہیں جیسے دور کرنے کے لئے قے کی ضرورت ہوتی ہے۔ قے کرنا اور بلغم کو لطیف بنانا مقصود ہو تو مریض کو کھانے میں خردل، مولی، نمکین، پھول گو بھی اور پانی شہد میں ملی ہوئی بہ کثرت شراب دیں۔ مریض تھوڑا سولے اس کے بعد نیم گرم پانی زیادہ پیئے اور قے کرے۔ قے کرنے کے بعد چہرے کو سرد پانی سے دھوئے، پانی اور سرکہ سے کلی کرے تھوڑا گرم پانی پیئے، سر پر روغن گل رکھے اور آرام کرے۔ پیروں پر ملا لٹکے کا حکم دے۔ قے آور دوا کا استعمال دشوار ہو تو اسی

خاصیت کی حامل مفتی دوا استعمال کرے۔ بہ کثرت شراب پینے کے بعد قے کرنا مفید ہے۔ تھوڑی شراب کے بعد قے بیکہ مضر ہے۔ (روفس)

جس جسم کا استفراغ مطلوب ہو تو استفراغ کی جانے والی خلط کو بہ آسانی جاری ہونے کی تدبیر کریں کچھ اطباء اس کے لئے کئی بار قے کرا کر طاقتور قے آور دوا استعمال کراتے ہیں اور اسہال لاتے ہیں۔ قے آور دوا مسہل سے پہلے دیتے ہیں۔ (جالینوس)

اس سلسلہ میں زیادتی کرنے سے استفراغ بمشقت ہوگا، بالعموم اس کے ساتھ مروڑ، کرب، شدید چکر، سوء نبض اور غشی جیسی حالتیں طاری ہوں گی۔ جالینوس کا جہاں تک تعلق ہے وہ دوا مسہل دینے سے پہلے تدبیر لطیف سے کام لیتا تھا تاکہ اخلاط کی غلظت جاتی رہے اور وہ نالیاں کشادہ ہو جائیں جن میں دوا اخلاط کو جذب کرتی ہے۔ اس کے بعد قے آور دوا مسہل استعمال کرنے سے خراب اعراض پیدا نہ ہوں گے۔ استفراغ کسی مشقت کے بغیر ہوگا اور نہایت تیزی سے ہوگا۔ شکم کمزور اور دبلا ہو تو مسہل اور قے آور دوا میں خطرناک ثابت ہوں گی۔ لہذا دونوں صورتوں میں شکم کو طاقتور ہونا چاہئے تاکہ وہ اچھی طرح قابل دفع اشیاء کو دفع کر سکے۔ جسم کے اندر عمدہ اخلاط موجود ہوں تو مسہل اور قے آور دوا میں مشکلات پیدا کریں گی۔ ان سے تکلیف اور اذیت لاحق ہوگی۔ بعض اوقات غشی اور کرب بھی لاحق ہو سکتا ہے۔ ردی اخلاط کی موجودگی میں مسہل اور مفتی ادویات کے استعمال سے غشی طاری ہوتی ہے اخلاط زیادہ اور مسلسل پیدا ہو رہے ہوں تو مسہل اور مفتی ادویات دونوں کے استعمال سے جسم ہلکا ہوگا۔ جس کے جسم میں ردی خلط کم ہو مسہل کے بعد اس کا جسم بھی ہلکا ہوگا۔ گو اس سے متلی اور غشی کی حالت پیدا ہو جاتی ہے کیونکہ مسہل ردی خلط کے اندر ابھار پیدا کر دیتی ہے نیز ردی خلط کم ہوتی ہے تو دوا مسہل سے ضعف لاحق ہوتا ہے۔ مسہل اور مفتی ادویات سے تندرستوں کو چکر اور مروڑ ہوتا ہے اور خارج ہونے والے شے کا اخراج مشکل ہوتا ہے۔ بالخصوص جبکہ ردی اخلاط موجود ہوتے ہیں، کیونکہ دوا جب صفراء یا سوداء کو جذب کرنا چاہے گی اور وہ کم ہوں گے تو مشکل ہوگی، انجذاب کا اثر گوشت اور خون پر ہونے لگے گا، اس سے کرب اور غشی وغیرہ کی کیفیت طاری ہوگی۔ مسہل کا استعمال تب کرنا چاہئے جب جسم کے اندر بہ کثرت فضلات مجتمع ہو جائیں۔ جسم میں بہ کثرت اجتماع فضلات کے اندیشہ سے کوئی مریض مسہل کا استعمال زیادہ کرے گا تو کمزور ہو جائے گا اور یہ ایک عادت سی بن جائے گی جس کا تقاضہ بار بار ہوگا۔ (مؤلف)

جسم کا استفراغ کرنا چاہیں تو یہ دیکھیں کہ کون سی خلط کا استفراغ طبیعت کئی بار چاہتی ہے پھر اس کے بعد فائدہ ہوگا یا نہیں، اسے بھی دیکھیں۔ موسم گرما میں قے آور موسم سرما میں اسہال زیادہ لائے

جائیں کیونکہ موسم گرما میں اخلاط صفاوی ہوتے ہیں اور تیرتے ہوتے ہیں، اور اوپر کی جانب میلان رکھتے ہیں، موسم سرما میں برعکس حالت ہوتی ہے۔ لہذا اخلاط کو میلان کے اعتبار سے جذب کیا کریں والا یہ کہ کوئی مانع ہو۔ مثلاً شعرئی اپنے وقت پر طلوع ہوئی ہے یا بعد میں یا پہلے کیونکہ ایسی صورت میں اخلاط جامد ہوتے ہیں، یعنی موسم سرما میں۔ موسم گرما میں چونکہ اگر ادویات مسہلہ گرم ہوتی ہیں لہذا مزاج گرم رہتا ہے اور اخلاط سیال ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ فرط اسہال کا اندیشہ رہتا ہے۔ ایسے وقت میں دوا مسہل لینے والا، یا وہ شخص جس کا حال بتلائے بخار سے قریب تر ہوتا ہے، شدت حرارت کی وجہ سے قوت بھی کمزور ہوتی ہے، دوا اور استفراغ سے ضعف اور بڑھ جاتا ہے، ایسا استفراغ بالعموم خراب ہوتا ہے۔ کیونکہ ہوا کی حرارت اخلاط کا استفراغ کرنے والی دوا کو ظاہر جسم کی جانب کھینچتی ہے چنانچہ جس طرح آب گرم کے ذریعہ حمام کرنے سے استفراغ رک جاتا ہے اسی طرح گرمی میں دوا کا مانع اثر ہوتا ہے۔ بالخصوص حرارت کی انتہا میں۔ (جالینوس)

مریض دبلا پتلا ہو اور قے کرنا اس کے لئے آسان ہو تو استفراغ اوپر سے کریں۔ موسم سرما میں ایسا نہ کریں، کیونکہ اکثر دبیلے پتلے انسانوں پر حرارت غالب ہوتی ہے۔ لہذا موسم گرما میں قے کے ذریعہ ان کا استفراغ مناسب ہوگا۔ قے کرنا جس کے لئے دشوار ہو اسے اس پر مجبور نہ کریں۔ درمیانی گوشت رکھنے والے مریض کا استفراغ دوا مسہل کے ذریعہ کریں، مگر موسم گرما میں اس سے بچیں۔ (جالینوس)

دبیلے پتلے جس مریض کے لئے قے کرنا آسان ہو اس کا استفراغ اوپر سے موسم بہار اور موسم خزاں میں کریں۔ سال کے دیگر اوقات میں قے سے پرہیز کریں۔ جس مریض پر سودا کا غلبہ ہو اس کا استفراغ مسہل کے ذریعہ کریں مگر مسہل طاقتور ہو، کیونکہ یہ خلط بوجھل ہوتی ہے۔ (بقراط)

غذائی امتلاء سے جسمانی استفراغ کرنے والے کو بچنا چاہئے کیونکہ خالی جسم کی جانب امتلائی کیفیت تیزی سے بڑھتی ہے۔ (روفس)

قے سے استفراغ معدہ کا ہوتا ہے نہ کہ آنتوں کا، کسی مریض کو خربق پلانا ضروری ہو مگر قے کرنا اس کے لئے آسان نہ ہو تو قبل ازیں اس کے جسم کو زیادہ غذا اور زیادہ آرام پہنچا کر مرطوب کریں۔ (بقراط)

جسے خربق پلائیں سب سے پہلے اس کی طبیعت کی جانچ کر لیں۔ نرم قے آور دواؤں کے ذریعہ قے کرنا اس کے لئے کیونکہ آسان ہوتا ہے، اسے سمجھ لیں۔ خربق اس وقت تک نہ پلائیں جب تک اس کے جسم کو اس کے لئے تیار نہ کر لیں۔ جس قسم کا استفراغ مطلوب ہو اس کی استعداد پیدا کریں،

مسلسل قئے کرائیں حتیٰ کہ مریض عادی ہو جائے زیادہ غذا اور زیادہ آرام پہنچائیں۔ تاکہ جسم مرطوب ہو جائے۔ غذائیں شیریں اور چکنی ہوں۔ کیلی، ترش اور نمکین غذاؤں سے پرہیز کرائیں کیونکہ یہ خشکی پیدا کرتی ہیں، خربق پلانے کا ارادہ ہو تو جسم کو زیادہ حرکت دیتے رہیں اور مریض کو کم سونے اور کم سکون لینے دیں کیونکہ حرکت سے قئے میں ہیجان پیدا ہوتا ہے۔ رلیل اس کی یہ ہے کہ سفر میں جو حرکت ہوتی ہے اس سے قئے کو تحریک ہوتی ہے۔ بالخصوص جبکہ قئے آوردہ کے ساتھ حرکت ہو لہذا قئے آوردہ میں استفرغی اثر زیادہ پیدا کرنے کے لئے جسم کو حرکت دیں۔ کم استفرغ لانے کا ارادہ ہو تو مریض کو سکون اور آرام سے رکھیں۔ استفرغ کی ضرورت پوری ہو جانے کے بعد تندرست شخص کا خربق استعمال کر لینا خطرناک ہے۔ کیونکہ اس سے تشنج پیدا ہو گا دوا میں اس قدر شدت، اثر اور فضیلت کو اکھیڑ دینے کی طاقت ہوتی ہے کہ مذکورہ صورت حال لاحق ہو جاتی ہے۔ جسے بخار نہ ہو، مگر قلت اشتہا ہو، فم معدہ کے اندر چیخیں ہو، سدر ہو، منہ میں تلخی کا احساس ہو، یہ ساری باتیں معدہ کے اندر اخلاط ردیہ کی موجودگی کی علامتیں ہیں تو اس کی وجہ سے وہ قئے کرے۔ منہ کے اندر تلخی کا احساس نہ ہو تو یہ صورت حال قئے کرنے کو واجب قرار دیتی ہے۔ (جالینوس)

حجاب کے اوپر ہونے والے دردوں کا علاج نہ کریں، یہ مسہل کے ذریعہ استفرغ کے محتاج ہوتے ہیں، حجاب کے نیچے ہونے والے دردوں کا بھی علاج نہ کریں۔ یہ قئے کے ذریعہ استفرغ کے محتاج ہوتے ہیں۔ مسہل لینے کے بعد پیاس معلوم نہ ہو تو جب تک پیاس کا احساس نہ ہو استفرغ بند نہ کریں۔ اس پیاس کے بارے میں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ بعض لوگوں کو پیش آتی ہے۔ جائزے لینا ضروری ہے کیونکہ معدہ زیادہ گرم اور خشک ہوتا ہے۔ نیز اس لئے کہ استفرغ کی جانے والی خلط صفراء ہو یا دواء مسہل کے اندر حدت موجود ہو۔ برعکس ازیں حالات میں پیاس مؤخر ہو جاتی ہے۔ جن لوگوں کو پیاس بسرعت معلوم ہوتی ہے ان میں یہ کیفیت اس بات کی کوئی دلیل نہیں ہے کہ استفرغ کافی ہو چکا ہے۔ جن لوگوں کی پیاس مؤخر ہوتی ہے وہ دوا کی وجہ سے پیاس محسوس کریں تو یہ اس بات کی دلیل ہوگی کہ دوا پیاس کا باعث بنی ہے۔ کبھی استفرغ کو بنا برائیں کافی سمجھا جاتا ہے کہ پیاس کا احساس ہونے لگا ہے۔ مسہل ادویات حدت اور چرپرے پن سے خالی نہیں ہوتیں، ان میں سے کوئی چیز نمایاں نہ بھی ہو تو بھی کوئی ہلکا سا اثر ضرور پوشیدہ ہوتا ہے۔ کسی مریض کو بخار نہ ہو مگر مروڑ، گھٹنوں میں ثقل اور درد شکم ہو تو اسے مسہل کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ یہ عوارض اس بات کی دلیل ہوتے ہیں کہ اخلاط کا میلان نیچے کی جانب ہے۔ خربق ابیض کے استعمال کے بعد تشنج ہو جائے تو مہلک ہے۔ البتہ یہ عارضہ خربق کی وجہ سے پہلی بار پیش نہیں آتا کہ مریض کو اختناق کا شکار سمجھا

جائے بلکہ اس لئے پیش آتا ہے کہ فم معدہ کے تمام اعصاب کی شرکت سے مریض کو قئے کرنے میں بےحد دشواری ہوتی ہے۔ فم معدہ میں جس مریض کو شدت کی سوزش لاحق ہوتی ہے اسے ہم نے دیکھا ہے مگر تشنج کی یہ نوعیت اس نوعیت سے آسان ہوتی ہے جو خربق کی وجہ سے پیش آتی ہے۔ کثرت استفراغ کے باعث پیش آنے والا تشنج ویسا ہی ہے جیسا ہیضہ کا ہوتا ہے یہ ردی اور مہلک ہوتا ہے۔

(بقراط)

خربق ایض سے جو اعراض لاحق ہوتے ہیں ان کے ساتھ طاقت میں گراوٹ اور تنفس میں کمزوری بھی آجاتی ہے ایسا انجذاب کی کثرت سے ہوتا ہے۔ چنانچہ طاقت دفع کرتے کرتے بے بس ہو جاتی ہے۔ اس صورت حال سے بچنے کی سبیل یہ ہے کہ مریض کو قئے کرنے کا عادی بنائیں حتیٰ کہ قئے کرنا اس کے لئے بےحد آسان ہو جائے اور رفتہ رفتہ قئے کر سکے۔ فم معدہ کی سوزش سے پیدا شدہ تشنج کی تکلیف سے یوں بچا جاسکتا ہے کہ خربق کو اچھی طرح پیسا نہ جائے، اسے غذاؤں کے ساتھ استعمال کیا جائے تاکہ اسکی ملاقات جرم معدہ سے نہ ہو سکے۔ شدت استفراغ کے بعد پیش آنے والے تشنج سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ استفراغ زیادہ ہو جائے تو اسے بند کر دیں۔ تشنج ہو جائے تو آبز، پانی، روغن، مروح، نرم اور تر سوپ، پانی اور روغن کے حقن، لعاب، اسپغول وغیرہ استعمال کریں۔ بالعموم استفراغ کے بعد پیش آنے والا تشنج رفع نہیں ہوتا۔ ابتدا میں جو تشنج ہو اس سے گھبراہٹیں نہیں کیونکہ فم معدہ کی سوزش میں سکون ہوتے ہی اس میں سکون ہو جائے گا۔ بہ کثرت استفراغ کے بعد تشنج اور ہلکی کا آنا مہلک ہے، قئے کے بعد ہلکی کا آنا اور آنکھوں کا سرخ ہو جانا ردی علامت ہے، کیونکہ قئے سے ہلکی میں سکون نہ ہو تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ دماغ یا معدہ میں ورم ہو گیا ہے۔ آنکھیں دونوں ہی صورتوں میں سرخ ہو جاتی ہیں۔ دوا پینے کے بعد تشنج کا ہونا مہلک اور موت کا باعث ہے۔ نقل و حرکت کے بعد ہلکی آنا ردی علامت ہے، مریض کمزور ہے تو یہ اور زیادہ ردی علامت ہے۔ (مؤلف)

جو حضرات ٹھہرا ہوا پانی پیتے ہیں انہیں اسہال اور قئے صرف طاقتور دوا ہی سے آسکتی ہے۔ اس طرح تلی کے مریض بھی طاقتور دوا کے محتاج ہوئے ہیں۔ (بقراط)

دوا کی بو سے بچنے کے لئے مفید طریقہ یہ ہے کہ نختوں کو اچھی طرح بند کر دیا جائے تاکہ کچھ سونگھنے نہ پائیں۔ نختے اسی وقت کھولیں جب مریض کلی کر لے اور کوئی دوسری چیز چبا کر دوا کی بو کا ازالہ کر لے۔ اس سے جس تنفس نہ ہوگا۔ دوا سے پہلے طرخون چبالے حتیٰ کہ منہ سن ہو جائے۔ طرخون اچھی طرح چبائے۔ ہاتھ پیر اور اعضاء باندھ دیئے جائیں حتیٰ کہ قئے نہ کر سکے۔ مریض

قابل چیزیں کھائے اور ایک جگہ بیٹھا رہے اور بہت دیر تک حرکت نہ کرے، پھر نیچے اترے اور شہدیا قیروطنی میں لت پت ہو کر حرکت کرے۔ (مؤلف)

دوا پلا کر جسے قئے کرانی ہو اسے امتلائی حالت میں پہلے کئی بار قئے کرائیں، ایک دن پرہیز کرائیں، غذا لطیف دیں۔ پھر دوا پلائیں، قئے کرتے وقت آنکھوں پر پٹی باندھ دیں۔ دوا لینے سے ایک گھنٹہ پیشتر مریض قئے کرے۔ (ابو جریج)

میرے خیال میں یہ طریقہ غلط ہے کیونکہ معدہ اس کی وجہ سے ابھر آتا ہے۔ (مؤلف)
دوا کی وجہ سے اسہال زیادہ آجائیں تو مریض ٹھنڈے پانی میں بیٹھے۔ اس کے سر پر کثرت سے پانی بھی انڈیلیں۔ اس طرح کرب میں سکون ہو جائے گا۔ (ابو جریج)

خریق ابیض کے ذریعہ قئے کرنے والا قبل ازیں تھوڑا ہلکا کھانا کھالے۔ طاقت زیادہ ہو تو بے جھجک یکبارگی مسہل دے دیں۔ طاقت کمزور ہو تو تھوڑی تھوڑی کئی بار میں قئے کرائیں۔ گرم ملکوں کے اندر اسہال، مسہل ادویات کے مقابلہ میں کم مقدار میں ہوتا ہے۔ یہی حال عمروں اور اوقات کا بھی ہوتا ہے۔ برعکس صورت میں برعکس حالت ہوتی ہے۔ دوا پلانے کے دو دن بعد اور دو دن پہلے مریض کو کھانے پینے، جماع اور تھکان سے پرہیز کرائیں۔ مریض کو شور باور جو ذابہ دیں۔ معتدل اسہال ہو جائے تو پھر بخشنی دیں۔ اسہال زیادہ آجائیں تو نیر باج دیں مگر اس کا گوشت غلیظ نہ ہو۔ جو شانہ نیمگرم اور گولیاں نیمگرم پانی کے ہمراہ استعمال کریں۔ جو شانہ پر نیمگرم پانی نہ پلائیں۔ البتہ اثر مکمل ہو جائے تو یہ پانی پلا سکتے ہیں۔ گولیاں سر کے لئے استعمال کریں تو بڑی استعمال کریں، برعکس حالت میں برعکس گولیاں دیں۔ الغرض گولیاں زیادہ دیر تک شکم کے اندر باقی رکھنا ہو تو بڑی استعمال کریں۔ جوڑوں کا ستقیہ مطلوب ہو تو چھوٹی دیں، جو دست صاف آتے ہیں ان کا تعلق وریدوں اور دور دراز مقامات سے ہوتا ہے مگر معدہ سے آنے والا دست گدلا ہوتا ہے۔ دوا دست لانے میں تاخیر سے کام لے تو آب گرم اور شہد یا آب گرم اور نمک کے ذریعہ تحریک پیدا کریں۔ اگر پختی آنتوں کے اندر دوا پہنچ کر ست ہو جائے تو حقنہ استعمال کریں۔ لیسدار اخلاط کو خارج کرنے والی دوائیں پلائیں۔ معدہ کے اندر دوا شہری ہوئی ہے اس کا اندازہ ڈکاروں سے ہو گا۔ ڈکاروں کے اندر دوا کی بو ہو گی۔ دوا کے اثر میں تاخیر ہو تو ایک دن کے بعد مریض کو حمام میں داخل کریں اور اس پر مداومت کریں تاکہ فضلات کا اخراج ہو جائے۔ طاقتور مسہل ادویات کے اثر میں اپنے وقت سے تاخیر ہو رہی ہو تو اس بات کا لحاظ کریں کہ ان میں سے کوئی چیز ان دواؤں میں شامل ہو جائے کہ یہ سب کچھ اسہال ہی کا نتیجہ ہوتا ہے۔

دواسے غم و فکر لاحق ہو جائے تو اس میں وہی چیز مفید ہے جس کا ذکر باب البیضہ میں آیا ہے، اسی طرح مروڑ پیدا ہو جائے تو اس کا علاج وہی ہے جو باب المفسس میں مذکور ہے۔

دوا پینے سے مروڑ زیادہ پیدا ہو رہا ہے تو شہد پا دیں اور شکم کی تکمید کریں۔ جو مریض دوا قے کر دیتے ہیں اور دوا لینے میں پس و پیش کرتے ہیں تو انہیں دوا لینے سے پہلے بعجلت قے کر ادیں۔ (ابن ماسویہ)
 آنتوں سے اُس بلغم کا تھقیہ کیا جاتا ہے جو فضلات غذا سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ بلغم جگر اور معدہ سے آتا ہے کیونکہ بالعموم یہاں مرہ صفراء کا انصباب نہیں ہوتا۔ یہی تخلیق کے لئے زیادہ موزوں ہے۔ لہذا یہاں فضلات غذا ہی جمع ہوتے ہیں۔ بلغموں کی کثرت ہو جاتی ہے تو ہاضمہ اور اشتہا خراب ہو جاتی ہے، چنانچہ تندرستوں کے لئے بھی حسب ضرورت قے کے ذریعہ اس خلط کا تھقیہ ضروری ہوتا ہے۔ کچھ لوگوں کو ضرورت زیادہ اور کچھ لوگوں کو کم ہوتی ہے۔ لہذا ضروری ہے کہ غذائیں منتشر طور پر لی جائیں۔ ان کے منتشر ہونے تک صبر کیا جائے اور منتشر ہو جانے کے بعد قے کر دی جائے۔ تندرستوں کے لئے مہینہ میں دو بار قے کرنا کافی ہے۔ مسلسل قے کرنے سے آنکھوں، دانتوں اور معدہ کو بیکند نقصان پہونچتا ہے۔ معدہ اس سے کمزور اور فضلات کا جو ہز بن کر رہ جاتا ہے۔ (حنین)

حب تو قایا شہد میں رکھ کر کئی بار لت پت کی جائے۔ (فیلفریوس)

سکر طبر زو عرق گلاب میں حل کر کے جوش دیں، پھر اس کا جھاگ اتار کر نرم آنچ پر اس قدر جوش دیں کہ شہد سے زیادہ گاڑھا پین آجائے۔ اور اس طرح ہو جائے جیسے جما ہوا شہد۔ بعد ازاں اس کے اندر مذکور حب کو لت پت کریں۔ نوجوان اور بوڑھے شہد کے ہمراہ لیں۔ (مؤلف)

دواسے اسہال نہ ہو، مروڑ پیدا ہو، انگڑائیاں آئیں اور سستی پیدا ہو تو حقنہ کریں۔ طبیعت قبول نہ کرے اور مریض شدت درد سے بیچ و تاب کھائے تو اسے حمام سے داخل کریں۔ اسہال ہو جائے، جسم میں تناؤ سے آنکھیں سرخ ہو کر ابھر آئیں تو فصد کھول دیں۔ صرف مروڑ اور درد کی حد تک معاملہ ہو تو مریض کو حمام میں داخل کریں، حمام سے نکلنے کے بعد غذا دیں اور بہ کثرت شراب پلائیں۔ مروڑ پھر بھی نہ جائے تو دوبارہ حقنہ کریں اسہال کثرت سے آجائیں تو مریض کو حمام میں داخل کریں اور دلیہ کے ہمراہ صاف و شفاف شراب پلائیں۔ دست بند نہ ہوں تو بغل کی جڑ سے ہاتھوں میں اور جنگاہ سے پیروں میں پٹی باندھیں۔ شکم پر پیچنے لگائیں۔ پیچنے بڑے اور متعدد ہوں۔ مریض کو تریاق یا فاوانیایا قابض ادویات اور لطیف و مخدر غموں سے بنے ہوئے مرکب دیں۔ گرمی میں جو کاستو بعض ربوب کے ہمراہ دیں۔ شکم پر قابض و خوشگوار طلاء رکھیں۔ جس ہوا میں مریض ہوا سکی تعدیل کریں۔ مائل ہو تو ہوا ٹھنڈی کریں۔ (فیلفریوس)

مذکورہ بالا طرز عمل شروع میں بہ تدریج اختیار کرنا چاہئے۔ مجبور ہو جائیں تو قوی سے قوی تر کا اصول استعمال کریں۔ اسہال کی وجہ سے غشی طاری ہو جائے اور ظاہر جسم ٹھنڈا ہو جائے تو استفرغ میں اضافہ کر دیں۔ (مؤلف)

مسہل لینے سے پہلے اسہال کو روکنے کے لئے آپ کے پاس قوی گولیاں موجود رہنی چاہئیں، جنہیں قابض مخدر اور عطریاتی ادویات سے تیار کیا گیا ہو نیز سفوف اور ضما د بھی تیار رکھیں تاکہ مسہل لینے سے اچانک غشی طاری ہو جائے تو مناسب تدارک کر سکیں۔ (مؤلف)

اسہال زیادہ آجائیں تو حب انبر باریں ۱۰ اگر ام چھانج میں اسقدر جوش دیں کہ جم جائے۔ اسے پلائیں یہ اسہال روک دے گی۔ (ساہر)

مسہل دوا لینے والا کمزور ہو اور اسے حمام سے داخل کرنا ممکن نہ ہو تو کسی طشت میں کھولتا ہو پانی رکھ کر اس کا بھپارہ دیں، مریض کو بھپارہ میں اس طرح ڈبا تک دیں کہ اسے پسینہ آجائے۔ (طبری)
ایسا بھی کر سکتے ہیں کہ کپڑوں سے سر کو باہر رکھیں اور جسم کو اندر حتیٰ کہ کثرت سے پسینہ آجائے۔ (مؤلف)

ہیضہ، مسہل اور ذرب میں رگوں کے دہانے اندر کو بری طرح کھل جاتے ہیں، مگر حمام، اور زیادہ پسینہ آنے پر خواہ حمام ہی میں آئے یہ دہانے باہر کو کھل جاتے ہیں۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حمام اور پسینوں کا آنا زیادتی اسہال میں شافی علاج ہے۔

مسہل سے اسہال نہ آئیں تو ہضم ہو جاتا ہے اور شکم میں وہ خلط پیدا ہو جاتی ہے جو اسہال لاتی ہے۔ مگر یہ بات صحیح نہیں ہے کیونکہ ختم انجرہ سے کسی حال میں بلغم پیدا نہیں ہوتا۔ صحیح بات یہ ہے کہ مسہل سے اسہال نہ آئے اور ہضم ہو جائے تو اس کا مشابہ مزاج کی خلط پیدا ہو جاتی ہے۔ عاقر قرحا سے بلغم کا اخراج نہیں ہوتا تو صفراء پیدا ہو جاتا ہے، بنا بریں قیاس کر لیں۔

ہر مسہل اور کسی خلط کے مابین مناسبت ہوتی ہے جس کی وجہ سے وہ جذب کرتا ہے۔ مسہل شکم میں باقی رہ جاتا ہے تو وہ متغیر ہو کر ہضم ہو جاتا ہے۔ بشرطیکہ تغیر پذیر ہو، پھر وہ ایک ایسی غذا بن جاتا ہے جو جذب کرنے والی خلط پیدا کر دیتی ہے۔ اگر وہ تغیر پذیر نہیں ہوتا تو جسم کے اندر ردی حالات پیدا کر دیتا ہے۔ مسہل کی قوت رگوں کے دہانوں میں برقرار رہتی ہے اور زائل نہیں ہوتی تو زیادتی اسہال سے، پہلے سب سے رقیق پھر سب سے گاڑھی خلط خارج ہوتی ہے۔ خون اس سے مستثنیٰ ہے۔ یہ سب سے آخر میں خارج ہوتا ہے۔ سب سے پہلے وہ خلط خارج ہوتی ہے جسے دوا کھینچنے والی ہوتی ہے۔ پھر وہ جو رقت میں اس سے قریب تر ہوتی ہے۔ پھر آخر میں خون۔ یہی حال ہر قسم کے سخت

اسہال کا ہوتا ہے۔ (جالینوس)

یہ بات معلوم ہے کہ اسہال ہوتا ہے تو مذکورہ نالیوں میں ہوتا ہے اور یہ نالیاں کل کی کل جگر سے نکلتی ہیں اور یہ لازم ہے کہ جگر سے متصل نالیاں حد بہ جگر کی رگوں میں داخل ہوں لہذا مذکورہ نظریہ بعید از امکان ہے کیونکہ یہ سب بالوں جیسی بلکہ اس سے بھی زیادہ پتلی ہوتی ہیں۔ (مؤلف)

ادویہ مفردہ کے دوسرے مقالہ کے آخر میں مسہل کے بارے میں ایک ضروری گفتگو کی گئی ہے۔۔۔ و ارق۔۔۔ ایک سب سے بڑا اصول یہ ہے کہ صحت و مرض دونوں میں مسہل سے اجتناب کیا جائے حتیٰ کہ بیشتر طبیعت اعتدال کے ساتھ نرم ہو جائے کیونکہ دو واجب طاقتور خشک طبیعت سے ملاقات کرتی ہے تو کرب اور مروڑ پیدا کرتی ہے۔ چنانچہ اثر کم ہو جاتا ہے اور یہ زیادہ تر جسم میں باقی رہ کر ہضم ہو جاتی ہے۔ نیز بعض اوقات بخار میں مبتلا کر دیتی ہے۔ برعکس صورت میں برعکس حالت ہوگی طبیعت نرم ہوگی، مگر اسے نرم کرنے میں اسراف سے کام نہ لیں تاکہ اسہال زیادہ نہ آئیں۔ بس طبیعت کی نرمی کے مطابق دوا کی قوت رکھیں۔ برعکس حالت میں بھی یہی اصول پیش نظر رکھیں۔ (مؤلف)

اسہال زیادہ آنے لگیں تو فلو نیا دیں۔ (کناش فارسی)

مسہل ادویات کے اندر گرمی پیدا کرنے کے مقابلہ میں جذب کی قوت زیادہ ہوتی ہے۔ ان میں وہ دوا بھی ہوتی ہے جو جسم سے گرم اخلاط کو جذب کر کے خارج کر دیتی ہے اور ان اخلاط کے ساتھ خود بھی خارج ہو جاتی ہے۔ چنانچہ مسہل لینے والا بالعموم اس کی گرمی سے محفوظ رہتا ہے۔ مسہل ادویات جن میں بہت زیادہ گرمی ہوتی ہے، دینے سے پہلے خون کا اخراج کیا جائے گا اور باقی ماندہ کو ٹھنڈا کیا جائے گا تاکہ دوا مسہل عفونت اور حدت پیدا نہ کر سکے۔ اس تدبیر کے بعد دوا پلائیں۔

حب اللیل کو مقشر نہ کیا جائے تو اس سے مروڑ، لاغری اور ضعف لاحق ہوتا ہے۔ مقشر کر کے چھلکا پھینک دیا جائے اور صرف مغز استعمال کیا جائے تو مضرت کم ہو جاتی ہے۔ یہ لیسدار فضلات کو خارج کرنے میں وہ اثر دکھاتی ہے جو دیگر ادویات میں نہیں دیکھا گیا ہے۔ طاقتور گرمی پیدا کرنے والی ادویات گو بروقت کسی خاص گرمی کا مظاہرہ نہ کریں مگر یہ خون کو عفونت اور التهاب کو قبول کرنے کے لئے نہایت معمولی سبب کے تحت بھی مستعد کر دیتی ہیں۔ دواء مسہل اس طرح کی صورت حال پیدا کرتی ہو تو پہلے فصد کھولیں اور باقیماندہ کو ٹھنڈا کریں۔ تریبہ گاڑھے پانی کو اور ہلبلہ عفونت کے لئے مستعد تیز خلط کو خارج کرتا ہے۔

برکی اقراص:

ہلیلہ زرد، سیاہ، بلیلہ، آملہ، ابرنج ہم وزن، تربدو جزء، فابید تمام دواؤں کے ہم وزن، پانی میں بلو کر جھاگ نکال لیں اور اسی میں گوندہ کر قرص بنالیں۔ مقدار خوراک ۳۵ گرام۔ یہ معتدل دوا ہے۔
حرارت سے تعلق نہیں رکھتی۔ (قسطا)

قئے کرنے کا ارادہ ہو تو حمام میں نہار منہ داخل ہوں، جسم بھگنے کے بعد کمزوری اور استرخاء لاحق ہونے سے پہلے پہلے نکل آئیں۔ پھر ایسی شراب پیئیں جس میں شہد ملائی گئی ہو اس کے بعد آنکھوں کو باندھ کر قئے کریں۔ قئے بند ہو جائے تو ایک گھڑی رک کر پھر قئے کرنے کی کوشش کریں۔ اس تدبیر سے بہ کثرت لیس خارج ہوگی۔ (کندی)

تیسرا باب

مسہل ادویہ، غذائیں، فیتلے، حقن، ضمادات اور طلائیں

حفظِ صحت کی غرض سے پیٹ کو صاف رکھنے کے لئے صمغ حبہ الخضراء تھوڑا سا۔ مغز قرطم ایک جزء، عسل التین (انجیر کا شہد) تین جزء ملا کر انڈے کے برابر استعمال کریں۔ آلو بخارا ماء العسل میں بھگو کر اور انجیر خشک کھانے سے پہلے اور زیتون الماء کھانے سے پہلے لیں۔ (تبدیر الاصحاء)

کھانا کھانے سے پہلے نیم برشت انڈا لیا جائے اور صمغ بطن میں بورق ملا کر لینے سے دست آجاتے ہیں۔ (مؤلف)

کھانا کھانے سے پہلے روغن پینا فضلات خارج کرنے اور اسہال لانے کے لئے مفید ہے۔

(کتاب مابال)

خربق کے استعمال سے بذریعہ مسہل خلط سوداوی کا خراج ہو جاتا ہے۔ (ثانیہ من الالراض)

کھانے سے پہلے نمکین مچھلی اور کراث کھانے سے اسہال آجاتے ہیں۔ کھانا کھانے کے بعد شراب پی جائے تو اس کے ہضم ہونے کے بعد اسہال آجاتے ہیں اور اگر شراب کیسی ہو تو ایسا نہیں ہوتا۔

(فصول ثانیہ)

تریاق قیصری:

سقمونیا اپنی خاصیت سے صفراء کو جذب کرتی ہے اور اسی طرح بذرا الانجرہ بلغم اور اخلاط مائی کو

جذب کرتا ہے اور افتیمون اپنی خاصیت سے جاذب سوداء ہے۔

حقنہ۔ یہ فضلات کا اخراج تیزی سے کرتا ہے۔

جگر ملخ درانی کا حمل کریں۔ یا نظرون یا بورہ کے ہمراہ منجمد شہد یا شیر توت یا پیاز کا شیانہ یا پیاز اور لہسن اور کراث کا پانی یا چوہے اور کبوتر کی بیٹ۔ حلتیت کا بھی یہی اثر ہے۔ مقعد کی تدبیر کر لینا ضروری ہے۔ (جالینوس)

سقمونیا سے اسہال بالعموم ہوا کرتا ہے۔

بچوں کے جسم کا ستقیہ مقصود ہو تو عصارۃ قثاء الحمار دیں، بکری کی یہی چارہ دیکر اس کا دودھ پلائیں۔ اس سے جسم کا ستقیہ ہو جائے گا۔ (جالینوس)

بچے کے لئے جس خلط کا اسہال مطلوب ہو اس کی ماں کو دوا دیں۔ دوا سے جسے سجد تنفر ہو تو جو دوا دینا چاہتے ہوں اسے بکری کو بطور چارہ دیں حتیٰ کہ مسہل بن جائے۔ (مؤلف)

سعال و اسہال کے لئے میرا تیار کردہ جو شانہ:

بنفشہ کی کلیاں ۳۵ گرام، تربد مصمغ، ساڑھے ۱۰ گرام، اصل السوس ۱۰۔ ۱۲۰۰ گرام میں پانی میں اس قدر جوش دیں کہ ۲۷۰ گرام رہ جائے۔ مل چھان کر ۳۵ گرام شکر شامل کریں۔ حرارت غالب ہو تو اس پر تھوڑا عاب اسپغول چھڑک کر پلائیں۔ (مؤلف)

سپستان ۳۰ عدد، عناب ۱۰ عدد، انجیر سفید ۵ عدد، اصل السوس ۱۰، تربد ۴، سبزی بنفشہ ۱۰۔ ۱۶۰۰ گرام پانی میں اس قدر جوش دیں کہ ۴۰۰ گرام باقی بچے۔ فانیذ ۱۵ کے ہمراہ نوش کریں۔ (مؤلف)

لطوخ مسہل کا مجرب نسخہ:

عصارۃ قثاء الحمار، شیر شبرم، سقمونیا، مرارۃ گاؤ، جو شانہ خنظل، عصارۃ خنظل تر جس میں کچھ روغنیات جوش دے لئے گئے ہوں۔ روغن ارند، اصطرک، موم، قنہ، چرک کوز، تلخست روغن فرتیون طلاء کریں۔ (مؤلف)

مجذوم کے لئے مسہل کا نسخہ:

حب ماہودانہ ۲۱ عدد، جند بید ستر ۲۵۰ ملی گرام سب کو پیس کر ۳۱۵ گرام روغن گل کے ہمراہ نوش کریں۔ یہ ایک خوراک ہے۔ ہلکا مسہل دینے کا ارادہ ہو تو تمام اجزاء کے ساتھ حب ماہودانہ ۱۱ عدد استعمال کریں۔ (جالینوس)

شربت کا محفوظ نسخہ جسے ایک انسان سر راہ بیچ رہا تھا۔ کھانے کے بعد لیں۔

نسخہ:

شبرم، حبشیش دودھ نکالی ہوئی، کتیرا، شکر، فلفل، زعفران یہ سب ۵۰۰ ملی گرام سے ایک گرام تک لیں اور قرص بنالیں۔ اور بطور مشروب استعمال کریں۔ شیر شبرم کا تجربہ یہ ہے کہ ۲۵۰ ملی گرام دس بار دست لاتا ہے، مذکورہ بالا نسخہ ۵ بار دست لائے گا۔ (مؤلف)
استقاء کا اندیشہ ہو تو مسہل کا حسب ذیل نسخہ استعمال کریں۔

نسخہ:

ماہودانہ ۹ گرام، جند بید ستر نصف پانی کے ہمراہ لیں۔
بھی جس میں سقمونیا بھون لی گئی ہو لینے سے دست آنے لگتے ہیں۔ (جالینوس)
اسی طرح یب کے اندر سقمونیا بھون کر اور شبرم استعمال کرنے سے دست آنے لگتے ہیں۔ (مؤلف)
مذکورہ بالا بھی دست لاتا ہے۔ لذت، قبضیت اور معدہ کے لئے اس کا مفید ہونا برقرار رہتا ہے۔
شہد کے ہمراہ جو شاندر حلبہ مسہل ہے۔ یہ آنتوں کو فضلات سے پاک کرتا ہے۔ شاحترہ معدہ کے لئے عمدہ ہے کیونکہ اس کے اندر تلخی اور قبضیت ہوتی ہے۔ زیادہ جوش نہیں دیا جاسکتا۔ (جالینوس)
بچے کے لئے مسہل:

ہلیلہ زردوسیاہ، افسنتین، مصطکی، تربد، سقمونیا بقدر ۲۵۰ ملی گرام دیں۔ تربد سر کا تنقیہ نہایت طاقت سے کرتا ہے۔

تنقیہ سر کے لئے دواء ابیض کے اجزاء:

تربد، حب النیل ۳۴ گرام، سقمونیا ۷ گرام، صغراء اور بلغم کا اخراج کرتا ہے۔ حب النیل سے سوداء کی غلظت دور ہوتی ہے اور تعفن کا ازالہ ہوتا ہے۔
ہلیلہ کی قدرت نہ ہو تو حسب ذیل طاقتور جو شاندر استعمال کریں۔

جو شاندر:

سبزی بنفشہ، اصل السوس، حب النیل، تربد اچھی طرح جوش دیکر صاف کر لیں پھر اس میں سقمونیا ۲۵۰ ملی گرام پگھلا کر صاف کرنے کے بعد بطور مشروب استعمال کریں۔ زیادہ طاقتور بنانا چاہیں

تو اس میں تھوڑا پوسٹ شبرم بھی جوش دیں۔ پوسٹ شبرم کے بارے میں میرا تجربہ ہے کہ ۲ گرام سے کئی دست کھل کر آجاتے ہیں۔ اس کا دودھ اور زیادہ طاقتور ہوتا ہے۔ (یہودی)

قرص بغدادی:

شیر شبرم ۵ ملی گرام، شکر سفید ۵ ملی گرام، پانی میں گوندہ کر قرص بنائیں ہاتھ پر روغن بادام کی تدبیر کر لیں۔ قرص کا وزن اگر ۱ گرام۔ اس کا پانچواں حصہ صفراء اور بلغم کا دست لاتا ہے۔ (یہودی)

یہ قرص مسہل، مسکن عطش اور مطفی حرارت ہے

نسخہ:

سبزی بنفشہ خشک ساڑھے ۳ گرام، تربد سفید محکوک، حب النیل مقشر نصف، سقمونیہ ۱۲۵ ملی گرام سے ۵ ملی گرام تک۔ رب السوس ساڑھے ۳ گرام، تخم خیار ساڑھے ۳ گرام، تربنجمین ساڑھے ۳ گرام بطور مشروب سب کو استعمال کریں۔ (یہودی بروایت مؤلف)

یہ جو شانہ کھانی میں مفید اور تیزی سے دست لاتا ہے۔

نسخہ:

ریشہ سوس ساڑھے ۳ گرام، تربد سفید محکوک ۳۔ حب النیل ۳۔ سبزی بنفشہ ۴ کچل کر ۲۰۰ گرام پانی میں اس حد تک جوش دیں کہ ۴۰۰ گرام رہ جائے۔ اس میں ۵ گرام تربنجمین سفید اور لعاب اسپغول ۳ شامل کریں اور استعمال کریں۔ بخار، التهاب اور پیاس کو بجھاتا، طاقت کے ساتھ دست لاتا اور معدہ میں جو کچھ ہوتا ہے اس کا تنقیہ کرتا ہے۔ زیادہ طاقتور بنانا چاہیں تو جو شانہ کے اندر سقمونیہ ۵ ملی گرام شامل کر لیں، اندیشہ نہ کریں، کیونکہ حرارت آئے گی مگر کوئی نقصان نہ ہوگا۔

حب کا محفوظ نسخہ:

حلیہ زرد ایک جزء، صبر سقطری تلخ ایک جزء، عصارۃ افسنتیں، عصارۃ غافث، برگ گلاب پیابہوا۔ تربد، سقمونیہ سب کو سنگجھیں اور عرق کاسنی میں گوندہ لیں۔ اور بقدر ضرورت استعمال کریں۔ (مؤلف)

ہندوستانیوں کے نزدیک کھانسی کی سب سے عمدہ دوا تربد ہے۔ (طبری)

شدید التهابی بخاروں اور شکم کی خشکی میں، میں شکم اور پہلوؤں کی تھریخ اچھی طرح پانی اور روغن

کے ساتھ کرتا ہوں، اس سے اسہال آجاتا ہے۔ ورم ہو یا شکم میں سختی تو اسے نرم کریں تاکہ فضلات کے اخراج میں آسانی ہو۔ سنگ اور منی خربق کی طرح سوداء کا اخراج کرتا ہے۔ اور خطرناک نہیں ہوتا ہے۔ مقدار خوراک ۲،۲۵ گرام سے ۴،۵ گرام تک۔ اسے دوبارہ دھونے کے بعد استعمال کریں تاکہ اس کا نقصان جاتا رہے۔ (اسکندر)

کندی نے طحال کے مریض کا علاج کیا ہے۔ چنانچہ ۱۸ گرام افتیمون پسی ہوئی، ۶۸ گرام سکنجبین کے ہمراہ استعمال کر لیا۔ چنانچہ مریض کو صحت ہو گئی۔ (مؤلف)

مسہل سوداء:

۷۱ گرام افتیمون نیم گرم ماء الحین یا ماء العسل اور یارج کے ہمراہ جس میں خربق سیاہ شامل ہو پلائیں (بولس)

خشک جسموں کے لئے گرم ادویات کے مقابلہ میں لیسدار اود یہ زیادہ مسہل ہوتی ہے۔ یہ اپنا تجربہ ہے۔ قونج اور خشک فضلہ میں اسے میں نے زیادہ طاقتور پایا ہے۔ ایک شخص کو میں نے ۳۵ گرام خیار شمر پلایا۔ مریض نے اسے چوسا، پانی کا جرء اوپر سے نہیں دیا تاکہ تیزی سے خارج نہ ہو سکے۔ صبح کو آب اجاص جو شانہ پلایا، چنانچہ دست آگیا۔ صبر کے باب میں یہی قانون استعمال کرتا ہوں کیونکہ اس کا اثر ست ہوتا ہے۔ اسے شام کو پلائیں اور پھر دس گھنٹوں کے بعد مذکورہ جو شانہ دیں۔

بخار، کھانسی اور شکم میں خشک فضلہ کے لئے مسہل:

نرم سبزیوں کی غذا دیکر سوتے وقت خیار شمر دیں۔ جسے مریض چوسے اور سو جائے۔ صبح کو حسب ذیل جو شانہ دیں۔

نسخہ:

عنا ب سبستاں، زہیب، اصل السوس، تربد جوش دیکر استعمال کریں۔ (مؤلف)

حمی غب، محرقہ، آشوب چشم و صفراء اور ہر خلط حار کا مسہل:

عصارہ گلاب، ۲ لیٹر، شہد ۴۰۰ گرام، سقمونیا موشوی ۳۴ گرام جوش دیں مکمل مقدار خوراک ۲۲ گرام، چھوٹی خوراک ۱۲ گرام۔

سقمونیا سے نہ صرف صفراء کا بلکہ بلغم کا بھی اخراج ہو جاتا ہے۔ غاریقون خلط و رقیق بلغم کو بری طرح خارج کرتی ہے۔ قرطم بلغم کا مسہل ہوتا ہے۔ (اسکندر)

صرع، فالج، لقوہ، رعشہ، حمی و ردو حمی ربع کے لئے گولی کا نسخہ:

حنظل، ہتمونیا، پوست خربق سیاہ، مقل ۳۴ گرام، فریون نصف، عصارہ کرب میں گوندہ لیں۔
مقدار خوراک ۵ گرام سے ساڑھے ۷ گرام تک۔ سنگ ارنی سوداء کا تنقیہ کرتا ہے۔ دھویا نہ جائے تو قے
آور اور دھویا جائے تو مسہل ہوتا ہے۔ مقدار خوراک ۵۔ ۷ ملی گرام سے ۱۲۔ ۵ ملی گرام تک سمجھ کر دیں۔
قرنفل اور قنطوریون صغیر ملا کر جوش دے لیں۔ یہ صفراء اور سوداء کا مسہل ثابت ہوگا۔ (اسکندر)
قطف ملین ہوتا ہے۔ (جالینوس)

گودا اتارین کو نچوڑ کر استعمال کرنے سے صفراء کا اخراج ہوتا ہے۔ توت ملین ہوتا ہے۔ پوست
توت پانی میں جوش دیکر پینا مسہل شکم ہے۔ اس کا توت مسہل ہوتا ہے۔ (ابن ماسویہ)
پختہ توت مسہل ہے۔ اسی طرح خشک توت قرطم اور نظرون کے ساتھ کھانا ملین شکم ہے۔
(جالینوس)

شیر انجیر بادام مقشرو نشاستہ کے ہمراہ پینا مسہل ہے۔ (دیا سقوریدوس)
انجیر تریا خشک مسہل ہے۔ شیر انجیر مسہل ہے۔ لہسن اسہال لاتا ہے۔ پوست بخی تافسیا، عصارہ
تافسیا اور لحم تافسیا مسہل ہوتے ہیں برگ تافسیا کا اثر باب التی کے مطابق ہے۔ (جالینوس)
غار یقون ۷ گرام ہمراہ ماء العسل مسہل ہے۔ بلغم اور سوداء کا اسہال لانا اس کی خاصیت ہے۔
(دیا سقوریدوس)

دانہ ارندہ ۳ عدد چھلکا اتار کر پیس لینے کے بعد پینے سے بلغم اور پانی کا اخراج ہو جاتا ہے۔ (بدیعورس)
روغن ارندہ و دانہ ارندہ مسہل ہے۔ خردل ملین ہوتا ہے۔ (جالینوس)
تخم خشخاش مصری، آب قرطم ۳۴ گرام کے ہمراہ پینا ملین شکم ہے۔ کبھی اسے ناطف (ایک قسم کی
مٹھائی) کے ہمراہ ملا کر پینا بھی اثر رکھتا ہے۔ ملوکیہ بستانی (کنوچہ سرخ) ملین ہوتی ہے۔ (روفس)
بالخصوص اس کی شائیں۔ (جالینوس)

ملوکیہ اسہال لانے میں ناقص ہوتی ہے۔ حماض اور وہ خیار بھی جو آفتاب کے ساتھ گھومتی ہے
ناقص ہوتی ہے۔ بڑی خیار بلغم اور صفراء کا مسہل ہے۔ (روفس)
خس ملین ہے۔ (بولس)

شیر خس جنگلی ۲ گرام ہمراہ سرکہ، آب مائی کیموس کے لئے مسہل ہے۔ (دیا سقوریدوس)
خیار شمر اپنی خاصیت سے صفراء کا اخراج کرتی ہے۔ (دیا سقوریدوس)

گلی خنشی و شمر خنشی ہمراہ شراب مسہل ہے۔ (بدیع غورس)
 خربق سیاہ ۱۵ ملی گرام تنہا یا سقمونیہ و نمک کے ہمراہ بلغم اور صفراء کے لئے مسہل ہے۔ اسہال کے لئے کبھی اسے شوربوں اور مسور کے ساتھ جوش دیکر استعمال کیا جاتا ہے۔ (دیا ستوریدوس)
 خربق سیاہ کی کاشت انگور کے پاس کی جائے اور پھر اس کی شراب استعمال کی جائے تو اسہال لاتی ہے۔ (دیا ستوریدوس)

ملین مغرد ادویات بطور مشروب استعمال کرنے سے شکم نرم ہوتا ہے۔ میعہ سائلہ ساڑھے ۱۰ گرام ہمراہ ۱۰۲ گرام آب گرم، اسی طرح عکک الانباط، بورہ ارمنی، مولی، اس کا پانی، سمک تازہ، مصطلی، مویزج، ختم انجرہ، بنفشہ خشک، صبر یہ ساری دوائیں حقیقہ کرتی ہیں۔

غار یقون ساڑھے ۴ گرام، افتیمون ساڑھے ۴ گرام ہمراہ آب پودینہ بستانی مسہل سوداء ہے۔ نان خشکار، ملین ہے۔ زیتون الماء، شافیس، خرپڑہ، انگور، قوت، اخروٹ تر، آلو بخارا تر، یا خلاف میں بھگو کر قبل از طعام خشک فاسد معدہ کی حالت میں استعمال کیا جاتا ہے۔ تازہ پنیر شہد کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔ شہد جس کا جھاگ اتار نہ گیا ہو قبل از طعام چائنا، سلیجین، شراب شیریں اور قابض چیزوں کو بعد از طعام لینا، اور کدو، چقندر اور ملو کیا جیسی سبزیاں زیت و مری کے ہمراہ اور بیضہ نیممرشت قبل از طعام استعمال کرنا ملین شکم ہے۔ (ابن ماسویہ)

مخرج بلغم ادویات:

ترید، غار یقون، نمک ہندی، بورہ ارمنی، لب قرطم۔

بحالت صحت اخراج فضلات کے لئے مستعمل اشیاء:

خوشبودار سبزیاں مری و زیت کے ہمراہ خاصکر چقندر، پات گو بھی، قطف، بقلہ یمانی، لبلاب، لب قرطم، جو شانہ اور مرغ کے شوربے کے ہمراہ۔ ادویات میں تناسب بوقت خواب بقدر اخروٹ لینا۔ تھوڑے بورہ کے ہمراہ استعمال کرنے سے طاقت اور بڑھ جاتی ہے۔ صحت مندوں میں صفراوی علامات کی موجودگی میں حقیقہ جسم کے لئے ماء الحکون موزوں ہے۔ اس سے رگوں کا حقیقہ مقصود ہوتا ہے۔ ثقل ہو تو تھوڑے نمک اور شکر کے ہمراہ اسے تھوڑا تھوڑا لیں۔ روزانہ اس کے اندر تھوڑا نمک پہلی خوراکوں کے اندر ڈالیں۔ صفراوی علامات زیادہ تیز ہوں تو اس کے ساتھ ہلیلہ زرد ملائیں۔ بشرطیکہ گرم بیماریوں میں تلہین شکم کی ضرورت ہو۔ یہ زیادہ اسہال نہیں لاتی ہے۔ مریض کو عصارہ شاخ فرفر ۱۳۳ گرام، ہمراہ شکر و آلو بخارہ خیساندہ بہ جلاب پلائیں۔ جلاب کے اندر کبھی بقدر

ضرورت تردد اور ستمو نیا شامل کر دیتے ہیں۔ نیز آب لباب اور لسان الحمل بھی۔

مسہل بلغم ادویات:

حظل، مازیون، قناء الحمار، لبنی رہبان، کما فیطوس، مقل۔

مسہل صفراء ادویات:

ستمو نیا، خربق سیاہ، حلیہ زرد۔

مسہل سوداء ادویات:

افقیون، بسفانج، حلیہ سیاہ، صقر جنگلی، جزار منی، آرد قنطوریون، شحم حظل۔

پانی کے لئے مسہل ادویات:

نحاس سوختہ، مازیون، فریون، ماہودانہ۔ (اسحاق)

خربق صفراء، صرع و جنون کے بلغم کا اخراج کرتا ہے۔ صمغ شبرم، قردمانا، قرطم اور تو بال نحاس پانی کا مسہل ہے۔ قرطم کی اوسط مقدار ۱۰ دانہ اور چھوٹی خوراک ۶۵ دانہ ہے بشرطیکہ قرطم پرانا ہو۔ نئے قرطم کی طاقتور خوراک ۱۰ لالا ہے جو پیہ بزیاسنا کے ساتھ ملا کر استعمال کی جائے گی۔ اس سے بلغم کا اخراج ہوگا۔ تانبے کی چھیلن ۳۶ گرام کو شہد کے ساتھ گوندھ کر استعمال کریں اور اس کے بعد گرم پانی پی لیں۔ اسے شہد کے ساتھ گوندھ کر استعمال کریں اور اس کے بعد آب گرم پی لیں۔

مسہل شکم:

لباب سفید پسکر اوپر سے روغن گل و روغن رطبہ ڈالیں۔ خربق سفید نیچے سے اچھی طرح اخراج کرتی ہے۔ اسے توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر لیں اور پھر شہد کے ساتھ گوندھ کر پیئیں پانی کے ہمراہ جوش دیکر صاف کر لیں اور صاف شدہ پانی میں شہد ملا کر اس حد تک جوش دیں کہ قوام بن جائے ایک چمچہ اعتدال کے ساتھ اسہال لاتا ہے۔ کمزوروں کے لئے موزوں ہے۔

روغن مسہل:

شحم حظل غیر مسحوق (پسا ہوا نہ ہو) ۱۰۵ گرام، ۴۰۰ گرام روغن تازہ کے ساتھ ایک ہفتہ تک دھوپ میں رکھیں، پھر اس میں ۱۰۵ گرام روغن ڈالیں اور دھوپ میں رہنے دیں اس طرح تین بار

۱۔ اصل متن بھی "۱۱۵" ہے جو ہنوز تحقیق طلب ہے۔

کریں۔ اب اس روغن کے ذریعہ اپنے مقام کی تدبیر کریں، اور دھوپ میں کھڑے ہو کر اپنے مقام کو اس طرح رکھیں کہ گرم رہے، اسے ہوا نہ لگے۔ دھوپ میں دست آجائیں تو یہ عمدہ دست ہوں گے۔ دستوں کو بند کرنا چاہیں تو ستوپلی یا کھالیں۔ (بقراط)

قرطم کوٹ پانی میں کھولائیں اور اس پانی کے اندر شہد اور شکر ملا کر پی لیں۔ اس سے یارج کی طرح سخت اسہال آئیں گی۔ کتاب الامراض المزمنہ کے باب القولنج فی داخل الحجاب میں اسے یارج کا بدل قرار دیا گیا ہے۔ (ارکانیس)

ماء الحنجن ایسے گرم صفراء کا اخراج کرتا ہے جس میں کوئی اور چیز شامل نہ ہو۔ بھوا صفراء کا اخراج کرتا ہے اور مادہ یرقان کا تنقیہ کرتا ہے۔ رند سے حرارت غریزیہ کمزور ہوتی ہے۔ قبض کے وقت یہ حرارت کمزور ہو جاتی ہے چنانچہ اخلاط کا اخراج ہونے لگتا ہے۔ اس سے تنفس اور قبض صغیر ہو جاتا ہے۔ مازیون سے اعضاء کو تکلیف پہونچتی ہے چنانچہ ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اس طرح اسہال آنے لگتا ہے۔ ارند کا گوداشکم کے اندر موجود شے کو اپنی جانب تبدیل کر کے خارج کر دیتا ہے۔ سخت ترش والی کھجین سے اخلاط ٹوٹ جاتے ہیں اور اس قابل ہو جاتے ہیں کہ شکم سے بہ آسانی خارج ہو جائیں۔ حنظل لطیف اور آتش ہوتا ہے۔ اس کا اثر جسم کے دور دراز حصوں تک پہونچتا ہے۔ بایں ہمہ شکم میں اثر کرتا ہے۔ کندس کے زیادہ استعمال سے اسہال ہوتا ہے اور معدہ کو تکلیف ہوتی ہے۔ (کندی)

حلیہ زرد و حلیہ سیاہ کو حنظل تر میں دھنسا کر درخت پر چھوڑ دیں۔ موسم سرما میں اسے توڑ کر سایہ میں خشک کر لیں اور بطور طلاء استعمال کریں۔ دست آئیں گے۔ معدہ کے لئے عمدہ ہے۔

محفوظ مسہل کا نسخہ :

خوش مزہ معجون جو تکلیف دیے بغیر اسہال لاتا ہے، اخراج اور تلخین شکم کے لئے موزوں ہے۔ کنبہ مقشر ۷ گرام، ستمونیا نصف، شحم حنظل نصف، ملح ہندی ۲، غاریقون ۲، تخم کرفس ۲، تخم گلاب ۲، کثیر ۲۱، تربد ڈیڑھ، شہد طبرزد میں معجون بنائیں۔ مقدار خوراک بطور مشروب ۵ گرام ہمراہ آب نیم گرم۔ استنباط: تکلیف اور حرارت پہنچائے بغیر عمدہ تلخین شکم کے لئے گولی۔ موسم سرما میں استعمال کریں۔

نسخہ :

حلیہ زرد ساڑھے ۳ گرام، تربد محلوک ساڑھے ۳ گرام، ستمونیا ساڑھے ۷ ملی گرام، حب النیل ساڑھے ۷ گرام، گل سرخ ساڑھے ۷ ملی گرام، عود ساڑھے ۷ ملی گرام، افسنتين ۱۲۵ ملی گرام، کافور ۱۳۵ ملی گرام۔ عرق کاسنی یا عرق عنب اشعلب میں گولی بنالیں۔ یہ ایک خوراک ہے۔

مسہل مسکن صفراء:

اعضاء شکنی، بخار اور حرارت کا ازالہ کرتا ہے۔

شراب آلو بخارا، شربت تمر ہندی، اس کا تذکرہ باب الاشرہ میں ہم حرف تاء کے تحت کر چکے ہیں۔ (ابن ماسویہ)

گرم بخاروں میں جبکہ کھانی بھی ہو اور طاقتور اسہال کی ضرورت ہو خیار شمز اور ترنجبین کی جگہ استعمال کی جانے والی گولی کا نسخہ۔ (ابن ماسویہ)

نسخہ:

رب بنفشہ ۱۰، کثیر اساڑھے ۳، رب السوس ۷، گاؤ زبان ۷، گولی بوزن ۱۴ گرام، ۷ گرام شربت بنفشہ کے ہمراہ لیں جو ترنجبین کے ساتھ تیار کیا گیا ہو۔ اس سے اسہال زیادہ آئیں گے۔ زیادہ اسہال مطلوب ہو تو اس میں رب تربد ۲ گرام، احاب اسپغول ساڑھے ۳ گرام کا اضافہ کریں نقصان دہ نہ ہو گا نہ اس سے حرارت بڑھے گی۔ (ابن ماسویہ)

نسخہ کو میں نے صحیح کیا ہے۔ اصل کتاب کے اندر رب بنفشہ کا تذکرہ نہیں ہے۔ (مؤلف)

مسہل صفراء و بلغم جو شانده:

مویز منقی ساڑھے ۷ گرام، آلو بخارا ۳۰ عدد، تمر ہندی منقی ۲۰ عدد، عناب منقی ۵ عدد، شاحترہ ساڑھے ۵۲ گرام، انیسون ساڑھے ۳ گرام، مصطکی ساڑھے ۳ گرام، تربد ساڑھے ۳ گرام، نمک ۵ ملی گرام۔

موسم گرم میں گرم ہو جانے والے مریضوں کے لئے اسہال کا نسخہ:

گائے کا دہی ۷۰ گرام میں سقمونیا ساڑھے ۷ ملی گرام حل کریں۔ سیاہ کیموس کو خارج کرے گا۔ پودینہ کو دہی ۵۲ گرام، ۶۰۰ گرام پانی میں اس حد تک جوش دیں کہ ایک تہائی رہ جائے بطور مشروب استعمال کریں۔

حب بارد اسہال لاتا ہے۔ بلبلہ زرد ساڑھے ۳ گرام، سقمونیا ۵ ملی گرام، گل سرخ ۵ ملی گرام، غاریقون نصف، صبر نصف، عرق کاسنی و عرق عنب الثعلب میں گوندہ لیں اور جلاب کے ہمراہ استعمال کریں یہ ایک خوراک ہے۔ (ابن ماسویہ)

صبر کا اثر یہ ہے کہ شکم اور غذا کی نالیوں سے اتر کر فقط جگر تک پہنچتی ہے۔ صبر مغسول معدہ کے لئے زیادہ عمدہ ہوتی ہے۔ غیر مغسول اسہال زیادہ لاتی ہے۔ سقمونیا کے ہمراہ استعمال کریں تو مغسول

استعمال کریں۔ یہ استنباط ہے۔ (جالینوس)
 ورم شکم میں اسہال کے لئے انجرہ اور قرطم استعمال نہ کریں۔ صبر کے مقابلہ اسہال کے لئے
 قرطم زیادہ بہتر ہے۔ (جالینوس)
 قبل از طعام بوڑھوں کو روغن پلانے سے اسہال ہوتا ہے۔ شکم میں جس ہو تو انہیں صمغ بطم بقدر
 اخروٹ صغیر دیں۔ اس سے تکلیف پہونچے بغیر تلکین ہوگی۔ جگر، تلی اور پیچہ پڑے صاف ہوں گے
 یہ حیرت انگیز دوا ہے۔ (جالینوس)
 نمک کاپانی لیسدار بلغم کو خارج کرتا ہے۔ (حنین)
قونج کے لئے معجون کا نسخہ:

سقمونیا اگر اگرام خربق سفید اگر اگرام، حب النیل ۱۰ ملی گرام، شحم حظل ۱۶ ملی گرام، کتیرہ ۱۰ ملی گرام،
 فریون ۵ ملی گرام، تربد ۷ گرام۔ تربد کو پانی میں جوش دیکر اس کاپانی لے لیں اور دواؤں کو اس میں حل
 کر لیں۔ یہ ایک معتدل خوراک ہے۔ زیادہ طاقتور بنانا چاہیں تو ڈیڑھ گنا مقدار میں لیں۔

موسم گرما میں بخار کے لئے حیرت انگیز مفید مسہل:

سقمونیا ۳۵ گرام، تربد ۱۰۵ گرام، بادام مقشر ۷۰ گرام، تربد کو شب و روز بھگوئیں، تربد عمدہ مصمغ
 قسم کا ہو۔ بعد ازاں اسے آہستہ سے کسی شیشہ کے برتن میں اچھی طرح جوش دیں۔ حتیٰ کہ گاڑھاپن
 آجائے۔ پھر اس میں ادویات کو گوندہ کر محفوظ کر لیں معتدل خوراک ۱۰ سے ۱۴ گرام تک۔ بطور
 مشروب۔ زیادہ اثر مطلوب ہو تو تمام ادویات کو سکنجنین میں گوندھیں۔ (مؤلف)

قرص مسہل:

تربد ۱۰، حب النیل ۱۰ گرام، سقمونیا ۱۰ گرام، اصل السوس ۱۰ گرام، گل سرخ ۴، قرص بنالیں۔ ۳۲۴
 گرام کے ہمراہ قرص استعمال کریں۔ میرے نزدیک یہ نامحود مرکب ہے۔ گل سرخ اور رب السوس کی
 مقدار غالب ہونی چاہئے کیونکہ کم مقدار اسہال کے لئے مؤثر نہ ہوگی۔ برعکس ازیں گل سرخ ساڑھے ۳
 گرام، رب السوس نصف، سقمونیا ۵ ملی گرام سے ۱۲۸ ملی گرام تک۔ حب النیل ۵ ملی گرام، تربد
 ساڑھے ۳ گرام، عرق کاسنی اور عرق عنب اشعلب یا سکنجنین میں گوندہ کر گولیاں بنالیں۔ یہ ایک
 خوراک کا وزن ہے۔ (سابور)

قرطم، قبر صی حبہ اور شوکتہ الحصارین بلغم جذب کرتے ہیں۔ گل نحاس اور توہال نحاس نیز

مازیوں پانی کے مسہل ہیں، سقمونیا صفراء جذب کرتی ہے۔ دوا جو جسم کے اندر جذب شدہ خلط کی زیادتی کو عمر اور زمانہ جس میں یہ خلط زیادہ پیدا ہوتی ہے اس میں اسے جذب کر لیتی ہے اور برعکس حالت میں برعکس جواب ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ کس کمزور و ناتواں اور مشقت پسند نوجوان کو موسم گرما میں مخرج بلغم دوا پلائیں تو نہایت مشقت کے ساتھ اور بہت کم مقدار میں خارج ہو گا۔ یہ بیحد مضر ہو گی۔ برعکس ازیں برعکس حالت ہو گی۔ (جالینوس)

ماء الشعیر میں تھوڑی سقمونیا وغیرہ شامل کر دیں تو اس کا اثر قطعی زائل نہ ہو گا۔ نمایاں طور پر تلخین شکم ہو گی۔ مسہل اور مخرج غذا دوا یہ ہے کہ قبل از طعام شراب شیریں بقدر ۲۰۰ گرام لیں، اخروٹ پانی میں بھگو دیں کہ اخروٹ تر کے مشابہ ہو جائے بعد ازاں عمدہ مری کے ساتھ استعمال کریں۔ یہ ملین ہے۔ (جالینوس)

حرارت اور کھانسی کے لئے مسہل:

بنفشہ، نیلوفر، اصل السوس، پانی میں ڈبو کر شب و روز بھگوئیں پھر نرم آنچ پر جوش دیں کہ تھوڑا گاڑھا پن آجائے۔ یہ ۴۰۰ گرام، لب خیار شنمر ۱۴۰ گرام، ترنجبین ۴۰۰ گرام سب کو یکجا کر کے کوئلے کی آگ پر جوش دیں، جھاگ اتار لیں، حتیٰ کہ پتے شہد کے قوام جیسی ہو جائے۔ اب اسے ۱۴۰ گرام، ۷۰ گرام پانی کے ہمراہ لیں۔ زیادہ طاقتور بنانا چاہیں تو اس میں عرق بنفشہ ڈال کر جوش دیں تر بد مصمغ ۳۵ گرام کا اضافہ کریں۔ فلوں خیار شنمر کو جوش دیکر صاف کریں اور منجمد کر لیں۔ اسی طرح ترنجبین کو بھی تیار کریں۔ (مؤلف)

شربت بنفشہ:

ریشہ سوس ۷۰ گرام، تر بد ۱۰، بنفشہ خشک ۳۰، اس پر ۴۰۰ گرام پانی ڈال کر شب و روز چھوڑ دیں۔ تر بد کچل لیں اور اسی طرح اصل السوس کو بھی کچل کر کوئلے کی آگ پر جوش دیں حتیٰ کہ ۴۰۰ گرام رہ جائے۔ اس پر ترنجبین محلول ۴۰۰ گرام ڈالیں جو عمدہ طبرزد کے ذریعہ منجمد کی گئی ہو اور اس کا جھاگ اتار لیا گیا ہو۔ حتیٰ کہ قوام کی صورت اختیار کرے۔ اب اسے نوش کریں۔

قرص مسہل:

چاہیں تو گولیاں بنالیں۔ کھانسی کے لئے مفید ہے۔ عقید تر بد نصف، عقید سوس ساڑھے ۳ گرام، کتیرا ۵ ملی گرام۔ قرص یا گولی بنائیں۔ زبان کے

نیچے رکھنا موزوں ہوتا ہے۔ سینہ کے لئے ملین، مسہل اور مسکن عطش ہے۔ (مؤلف)
 سقمونیا بلغم اور مائی خلط کا استفراغ کرتی ہے۔ (جالینوس)

خریق سیاہ سوداء کا مسہل ہے۔ استعمال کرنے والے کو کزاز ہو جائے تو مہلک ہے۔ (جالینوس)
 شکم کے اندر خشک پرانا اور سخت فضلہ ہو تو کمزور مسہل کام نہ کرے گا اس کے لئے حقنہ کی
 ضرورت ہوتی ہے تاکہ فضلہ تحلیل ہو جائے۔ دوا بھی پلائی جائے۔ (جالینوس)
 خریق سیاہ سوداء کا مسہل ہے۔ سفید کے مقابلہ یہ زیادہ کمزور اور کم خطرناک ہوتا ہے۔ سفید مقنی
 ہوتا ہے۔ (جالینوس)

صمغ انگور جنگلی کو سقمونیا اور دودھ والے پودوں کو مسہلات کی فہرست میں شمار کریں۔ حنظل
 اعصاب کے لئے مضر ہے۔ (روفس)

حب مسہل:

شب میں لیں۔ صبح کو دست آکر فضلات خارج ہو جائیں گے۔

صبر نصف، علك البطم نصف، فطرون اگرام۔ گولی بنالیں اور شب میں لیں۔ (مؤلف)

جذام، مالیخولیا، خراب زخموں اور سرطان جیسی سوداوی بیماریوں
 کے لئے مسہل:

سکنجبین ۸۰۰ گرام گرم گرم آگ سے اتارتے ہوئے اس پر افیمون اقریطشی ۵۳ گرام، خریق سیاہ
 حنظل ساڑھے ۷ اگرام ڈالکر سرد ہونے کے لئے چھوڑ دیں۔ پھر صاحب کر کے استعمال کریں۔ (مؤلف)
 بعد از طعام فتاح کا پینا ملین اور قبل از طعام نمکین شے اور کراث کا استعمال مسہل ہوتا ہے۔
 باوثوق شخص نے مجھے بتایا کہ اس نے ایک بدو کو اپنے پیر شحم حنظل تر سے اچھی طرح ایک گھنٹہ تک
 رگڑتے ہوئے دیکھا چنانچہ اسے ایک دست آیا، دوبارہ یہی عمل کیا تو پھر دست آگیا حتیٰ کہ اس کی
 ضرورت پوری ہو گئی (جالینوس)

اسہال کے لئے صبر کا اثر یہ ہے کہ معدہ اور آنتوں سے جو چیزیں مس کرتی ہیں یہ ان کا اخراج
 کر دیتی ہے۔ کبھی اس کا اثر جگر تک پہنچتا ہے۔ ادویات جاذبہ کی طرح اس کا اثر ہوتا ہے ایسا نہیں
 ہے۔ صبر مغسول کی حدت کم ہو جاتی ہے۔ اس سے اسہال بھی کمزور ہوتا ہے۔ (جالینوس)
 عصارۃ قثاء الحمار، سقمونیا، نیل کا پتہ ہم وزن، موم و روغن کے ہمراہ بطور ضماد استعمال کریں۔ (حنین)
 قثاء الحمار کے عوض شحم حنظل استعمال کریں۔ (مؤلف)

حفظل ترنچوڑ کر اس میں آرد ترمس یا موم اور روغن گوندہ لیں اور ضماد کے طور پر استعمال کریں۔
مسہل ہے۔ (مؤلف)

شحم حفظل ۷۰ گرام، سقمونیا ۱۰۵ گرام، عصارۃ افسنتین ۳۵ گرام، مقل ۷۰ گرام، عرق کراث میں گوندہ کر مٹر کے برابر گولیاں بنالیں۔ حمی غب اور حمائے ربع کے شروع میں، پھوڑے پھنسیوں، تقشر جلد، آشوب چشم، حرارت اور حیض و دیگر بہت سارے امراض میں بطور مشروب استعمال کریں۔ بچوں کو دو یا تین، نوجوان کو سات اور بڑوں کو دس سے پندرہ گولیاں استعمال کرائیں (حنین)
حنین نے اس کی توصیف کرتے ہوئے کہا ہے کہ بالکل بے خطر ہے۔ (مؤلف)
قرص عبدوس کے مطابق ترتیب دیا ہوا قرص کا نسخہ۔ حمیات غب و ربع اور بلغمی بخاروں میں مستعمل ہے اور بیحد مفید ہے۔

نسخہ:

سقمونیا ۵ ملی گرام، شحم حفظل ۱۰۵ گرام، حب اللیل مقشر ۱۰ ملی گرام، عصارۃ افسنتین نصف۔ آب کثیرا میں قرص بنالیں۔ یہ ایک خوراک کا نسخہ ہے۔ نصف اور ایک تہائی مقدار بھی مستعمل ہے۔

حمی غب کے لئے قرص کا عمدہ نسخہ:

سقمونیا مشوی در بہی دانہ، عصارۃ افسنتین عرق کاسنی میں گوندہ کر قرص بنائیں۔ مقدار خوراک ۲ گرام، سختی کے بغیر اسہال لائے گی۔ حرارت زیادہ تیز ہو تو اس میں ۱۲۵ ملی گرام کافور ڈال دیں۔ یہ گولی جبکہ اس میں عصارۃ کاسنی بھی شامل ہو التهاب جگر میں بیحد مفید ثابت ہوتی ہے۔ یرقان کا تنقیہ کر دیتی ہے اور حرارت کو بجھا دیتی ہے۔ (حنین)

جوارش مسہل:

بہی سرکہ میں بھگو کر اس قدر جوش دیں کہ سرخ جائے پھر اسے نچوڑ کر اسی قدر شکر سفید میں نرم آنچ پر کسی کیتلی کے اندر منجمد کریں۔ منجمد ہونے سے پہلے ۴۰۰ گرام میں ۷۰ گرام سقمونیا داخل کر دیں۔ یہ طاقتور مسہل ہوگا۔ مقدار خوراک ساڑھے ۵۲ گرام بطور مشروب۔ تریبد محلوک یک جز، حب اللیل ۲ جز، کوگاڑھا ہونے تک جوش دیں پھر اسے محفوظ کر لیں ساڑھے ۳ گرام سے ساڑھے ۱۰ گرام تک حسب ضرورت استعمال کریں۔ دوا کے اندر زیادہ تیزی مطلوب ہو تو بہی دانہ سرکہ شراب میں اس حد تک ابالیں کہ سرخ ہو جائے پھر صاف کر کے اس سے دو گنی شکر اس میں ڈالیں اور جوش

دیکر گھاڑھا کریں۔ سقمونیا ۵ ملی گرام، تربد ساڑھے ۳ گرام، حب النیل ۲ گرام کو ۷ گرام حب النیل میں گوندھیں پھر مذکورہ جو شانہ ۷ گرام میں اسے گوندھیں۔ نہایت عمدہ مسہل ہوگا۔ (ساہر)
قابل اعتماد ضروری مسہل، ہلکا ہے اور بخار وغیرہ کے مریضوں کو پلا سکتے ہیں۔

نسخہ مسہل:

حلیہ ۲ گرام، تربد ۱۰ ملی گرام، سقمونیا مشوی ۱۰ گرام، قرص بنا کر استعمال کریں۔ (مؤلف)
افقیون صاف شدہ ۲۱ گرام کو ۷ گرام سکنجبین میں گوندھ کو ۳۵ گرام سکنجبین اور اسی قدر پانی کے اندر سیر کریں۔ پانچ سوداوی دست آئیں گے اس سے کلف کا ازالہ ہو جائے گا۔ (ساہر)
افقیون پودینہ کے ہمراہ جوش دیئے بغیر لیں۔ (مؤلف)

سوداء کے لئے مری تیار کردہ گولی کا نسخہ:

خریق، برفانج، تربد، افقیون اور غاریقون کو مدبر کرنے کے بعد حجرار منی، علق القر نفل کے ہمراہ مرکب بنائیں۔

امراض حادہ کے لئے بقراط نے جس ختم کو بیان کیا ہے وہ سقمونیا کے ہمراہ دست لاتا ہے۔ یہ ختم، ختم قریض کہلاتا ہے۔ صبر کو مسہلات کے ساتھ شامل کر دینے سے معدہ نقصان سے محفوظ رہتا ہے۔ (مؤلف)

خریق کو اچھی طرح پیس دیا جائے تو اس کا اثر بحد عمدہ ہوتا ہے۔ پیسانہ جائے تو اعراض ردی سے مریض محفوظ رہتا ہے۔ لہذا اعتدال کی راہ اختیار کی جائے تو احسن ہے۔ (أرکاغانیس)

مسہل ادویات معدہ کے لئے مضر ہوتی ہیں، بالخصوص معدہ کے اعصاب متاثر ہوتے ہیں کیونکہ یہ زیادہ حساس ہوتے ہیں۔ (بقراط)

یہی وجہ ہے کہ بقراط کے نزدیک طاقتور مسہل ادویات کے ہمراہ بعض عطریاتی چیزوں کو شامل کر لینا ضروری ہے تاکہ مسہل ادویات فم معدہ سے ملاقات کر کے اسے کمزور نہ کر سکیں۔ (مؤلف)
اس میں کوئی خرابی نہیں ہے کہ بیک وقت دو طرح کی مسہل دوائیں لی جائیں ایک مسہل بلغم ہو اور دوسری مسہل صفراء کیونکہ یہ ممکن ہے کہ بیک وقت دونوں دوائیں دونوں خلطوں کا اخراج کریں۔ البتہ ایسا ہو کہ ایک دوا تو جسم کے اندر پہنچتے ہی اخراج فضلات کا عمل شروع کر دے اور دوسری دوا اپنا عمل تاخیر سے کرے تو ایسی صورت میں اسہال کے عمل میں اضطراب ہوگا۔ جس ہوگا، کرب و شدت اور دشواری ہوگی کیونکہ جو دوا جسم کے اندر داخل ہوتے ہیں اپنا اثر کرے گی وہ جب اسہال

لائے گی تو اس کے ساتھ بعض وہ چیزیں بھی خارج کرے گی جسے خارج کرنا بطنی الاسہال دوا کا کام ہے۔ پہلی دوا کا اثر بند ہو جائے گا اور دوسری کا شروع ہو گا تو اس کا فعل نہایت دشوار ہو گا کیونکہ خارج ہونے سے خلط کم ہو گی اور دوا کی قوت بھی کمزور ہو گی۔ نیز اس کے ساتھ پہلی دوا کا بھی ایک حصہ خارج ہو گا۔

عطریاتی اشیاء سے مسہل ادویات کی اصلاح ہوتی ہے۔ یہ اسہال میں مدد بھی دیتی ہیں کیونکہ ان کے اندر تفتیح اور تلطیف کا اثر ہوتا ہے۔ (بقراط)

شربت کا محفوظ نسخہ :

اٹریفل اصغر ساڑھ ۱۰ گرام، تربد محلوک چھانا ہوا ۲۱ گرام، غاریقون ۲ گرام، سقمونیا ۱۲۵ ملی گرام، نمک نقطی ۵ ملی گرام، سب دواؤں کو اٹریفل میں ملا کر استعمال کریں۔ (حنین)
افتیون پانی میں جوش دیکر شکر کے ہمراہ پینا ملین اور مد رہے۔ شاہترہ کو اس طرح استعمال کرنے سے جرب وغیرہ کا ازالہ ہوتا ہے۔ میرے علم کی حد تک حسب ذیل نسخے مسہل سوداء ہیں۔

نسخہ :

افتیون ساڑھے ۷ گرام، ۳۱۵ گرام دودھ کے ہمراہ صقر مسمی بہ غلچن ۲۵۰، ۲ گرام۔ صقر کے اوپر استعمال ہونے والی کچھ چیزیں، مگر افتیون کے مقابلہ میں ان کا اثر کم ہوتا ہے۔ خربق سیاہ اور اقوان سوداء کا مسہل ہیں۔ (حنین)

انجیر کے اندر دودھ والے پودوں کا چند قطرے ٹپکا کر استعمال کرنا نہایت عمدہ ملین ہوتا ہے۔

(ابن ماسویہ)

سقمونیا تھوڑی اور پرانی ہو تو اور اربول ہوتا ہے اور شکم رک جاتا ہے مگر زیادہ اور نئی ہو تو پیشاب کم اور اسہال ہوتا ہے۔ (جالینوس)

اقوان ۲ گرام ہمراہ ماء العسل پینے سے سوداء کا اسہال ہوتا ہے۔ (روفس)

شحم حنظل کی خاصیت یہ ہے کہ دماغ اور اس کی جھلیوں کو ردی رطوبتوں سے صاف کرتی ہے۔ صبر کی خاصیت معدہ اور آنتوں کا تنقیہ کرنا ہے۔ (ابن ماسویہ)

گل نسرین طاقتور مسہل ہے حتیٰ کہ ساڑھے ۳ گرام سے اچھے دست آجاتے ہیں۔ یہ مجرب ہے۔ (مؤلف)

خربق ۲ گرام کا مشروب مسہل سوداء ہے۔

حمیات حادہ، پیاس اور کھانسی کے لئے حب مسہل:

ترید نصف، گل سرخ نصف، رب السوس نصف، کثیر نصف، سقمونیا ۵ ملی گرام، لعاب اسپغول خشک کردہ، سب کو یکجا کر کے قرص بنالیں۔ اور ۳۵ گرام جلاب یارب بنفشہ کے ہمراہ بطور مشروب استعمال کریں۔ (ابن بطریق)

گولی کا یہ نسخہ مجھے کتاب العین المجموع میں دستیاب ہوا ہے۔ اس سے میں نے کچھ چیزیں موزوں کر لیں ہیں۔ (مؤلف)

سکر العشر ۵، سقمونیا کوٹ کر چھان لیں اور روغن بادام شیریں میں لت کریں۔ مقدار خوراک ساڑھے ۱۰ گرام ہمراہ جلاب۔

معدہ کے لئے صبر کی عمدہ گولی:

گولی قبل از طعام و بعد از طعام استعمال کریں۔ حلیہ سیاہ ساڑھے ۳ گرام، حلیہ کابلہ ساڑھے ۳ گرام، صبر نصف، مصطلی پونہ۔ گولی بنالیں اور بقدر ضرورت استعمال کریں۔ عرق برگ اترج یا پوست اترج میں گوندہ کو گولیاں بنائی جائیں گی۔ (ابن سرائیون)

موسم سرما کے آخر میں جبکہ جسم کے اندر جامد غلیظ اخلاط پیدا ہو جاتے ہیں میرے نزدیک شحم حظل استعمال کرنا مفید ہوگا۔ اسے صمغ بادام، کثیر اور کوز کے ہمراہ استعمال کریں۔ شحم حظل اعصاب اور عصبی اعضاء سے لیسدار خلط کا اخراج کرتا ہے۔ (عیسیٰ بن ماسہ)

اوپر ہم مسہل کے ایک نسخہ کا ذکر کر چکے ہیں اس پر اعتماد کریں۔ افقیون ہمراہ شیر خالص ۳۱۵ گرام کے ہمراہ استعمال کرنے سے مسہل سوداء تمام ادویہ کے مقابلہ میں زیادہ طاقتور دست آتے ہیں، خربق سے سوداء کا اسہال ہوتا ہے۔ اقوان کی بھی یہی تاثیر ہے۔ (حنین)

بچے کو مسہل دینا ہو تو ماں کو سقمونیا قشواء الحمار دیں اور دوسرے دن ماں بچے کو دودھ پلائے۔

(جالینوس)

اسے لطیف بنایا جاسکتا ہے۔ وہ اس طرح کہ ماں کے دودھ ۳۵ گرام میں سقمونیا کا ایک دانہ حل کر دیں۔ یا کسی بکری کو کوئی مسہل چارہ دیں پھر اس کا دورہ استعمال کرائیں بشرطیکہ بچہ ماں کا محتاج نہ ہو یا ماں کے لئے مسہل دینا مضر ثابت ہوتا ہو۔ (مؤلف)

کچھ لوگوں کو یہ کہتے سنا ہے کہ عصارہ غلاف انگور، سوداء کا بری طرح اخراج کرتا ہے۔ (حنین)

فاشر شمین سوداء کا مسہل ہے۔ (مؤلف)

مسہل صفراء:

صبر ۵ گرام ہمراہ ماء العسل صفراء کا مسہل ہے۔ قبل از طعام استعمال نہ کرائیں کیونکہ قبل از طعام لینے سے غذا فاسد ہو جائے گی اور نفوذ بھی فاسد ہو گا۔ صبر ساڑھے ۳ گرام سے کم لینے پر فقط اعضاء سے فضلات کا اخراج ہو سکے گا۔ معدہ کے لئے اس سے زیادہ عمدہ مسہل دوا کوئی اور نہیں ہے۔ صبر کے استعمال کا سب سے عمدہ موقعہ یہ ہے کہ سر کے اندر بوجھ محسوس ہو رہا ہو، آشوب چشم ہو، کثرت سے چھینکیں آرہی ہوں، نیند کے اندر بخار کی عدم موجودگی میں طرح طرح کی خیالی تصویریں آتی ہوں، کچکی کا احساس ہو، خدر کی کیفیت طاری ہو، تیز ریاخ خارج ہو رہی ہوں، آنتوں اور معدہ کے اندر سوزش محسوس ہو رہی ہے اور ایسا لگتا ہو جیسے کوئی ردی خلط معدہ کی جانب اتر رہی ہو، فضلات اس قدر زیادہ ہوں کہ حقنہ کے بس میں ان کا ازالہ نہ ہو۔ صبر دور دراز مقامات سے نہیں بلکہ آنتوں اور نالیوں سے جذب کرتی ہے۔ (بولس)

ایک خاتون نے ساڑھے ۲۴ گرام صبر ایک خبیصہ کے ہمراہ پیسا مگر اس دن اسے دست نہیں آئے، مگر نرمی سے ہفتہ بھر دست آتے رہے ہر سال اس طرح صبر کا استعمال اس کا معمول رہا ہے۔ (مؤلف)

خریق سیاہ مقی اور مسہل ہے۔ خریق سفید کا بھی یہی اثر ہے۔ مگر یہ زیادہ خطرناک ہوتی ہے۔

(جالینوس)

خریق سیاہ صفراء کا اخراج کرتی ہے۔ امراض حادہ اور جنون، شقیقہ صداع مزین، آنکھوں اور پھیپھڑوں پر گرنے والے دائمی نزلوں میں نیز سینہ، احشاء مثانہ اور رحم کے امراض میں جہاں اسہال کی ضرورت ہوتی ہے، اور یرقان، قوابی، جمرہ اور شبور ساعیہ میں اس کا استعمال موزوں ہے۔ کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ اس لئے بخار کے مریضوں کو بھی دی جاتی ہے۔ بشرطیکہ بخار تیز نہ ہو، بخار نہ ہو تو مقدار خوراک ۲،۲۵۰ گرام۔ شہد کے یا پودینہ کو ہی یا کسی موزوں چیز کے ہمراہ جو تیز سے سرایت کرتی ہو اور معدہ کے موافق ہو مثلاً انیسون وغیرہ۔

سقمونیا:

خریق کے قریب تر صفراء کا اخراج کرتی ہے۔ تمام مسہل ادویہ کے مقابلہ میں معدہ کے لئے یہ سب سے خراب ہوتی ہے۔ لہذا اسے استعمال وہی شخص کرے جس کا معدہ طاقتور ہو اور بخار میں مبتلا نہ ہو۔ مقدار خوراک زیادہ سے زیادہ ۲،۲۵۰ گرام ہمراہ نمک یا فلفل یا زنجبیل یا کوئی اور چیز جو تیزی سے

سرایت کرتی ہو اور معدہ کے موافق ہو۔
شحم حنظل:

سوداء اور فضلات مخاطی کا مسہل ہے۔ خربق اور سقمونیا کی طرح اس سے اسہال عروق و مویہ سے نہیں بلکہ اعصاب اور اعضاء عصبیہ سے ہوتا ہے۔ مقدار خوراک زیادہ سے زیادہ ۵ گرام ہے اور ہمراہ شہد و پانی ۱۰۵ گرام ہے۔ کبھی اس کے اندر سداب جوش دے لیتے ہیں۔ اسے اچھی طرح پینا نہیں چاہئے ورنہ آنٹوں کو زخمی کرے گی اور اعصاب کے لئے مضر ثابت ہوگی۔ پرانے سردردوں، پردہ دماغ کے مزمن او جاع، شقیقہ، بیضہ، فالج، مزمن لقوہ، آنکھوں کی جانب اترنے والے مزمن نزلوں، عسر تنفس، ربو، سہال مزمن، وجع المفاصل، عرق النساء اور گردوں اور مثانہ کے شدید امراض میں مفید ہے۔

عصارۃ قشۃ الحمار:

سقمونیا کے قریب تر دست آور ہے۔ مقدار خوراک ۱۲۵، ۱۵۰ گرام ہمراہ دودھ ۳۱۵ گرام۔

یتوع:

سقمونیا کی طرح دست آور ہے۔ پانچ قطرے ستو میں ملا کر تیزی سے نگل لیں تاکہ منہ میں جلن نہ ہو۔

ماہودانہ:

سقمونیا کی طرح صفراء کا مسہل ہے۔ مقدار خوراک ۹ دانہ سے ۱۵ دانہ تک۔ اگر زیادہ استفراغ کی ضرورت ہو اور مریض قوت رکھتا ہو اور قوی المعده بھی ہو تو دانہ کو اچھی طرح چبائے اور اگر مریض کمزور ہو اور اس کا معدہ بھی خراب ہو تو ان دانوں کو سالم نگل لے۔

غار یقون:

فعل و اثر شحم حنظل سے ملتا جلتا ہے۔ معدہ کے لئے بہت بری نہیں ہے۔ مقدار خوراک ۹ گرام ہمراہ شراب شہد۔

ایرہ سا:

اثر و قوت غار یقون کے مشابہ ہے۔ مقدار خوراک ۳ گرام ہمراہ شربت شہد۔ شہد پرانا استعمال کریں۔

قنطوریون دقیق:

صفراء اور مخاطی اشیاء کا اخراج کرتی ہے۔ ساڑھے ۳ گرام، ۶۳۰ گرام پانی میں جوش دے کر جبکہ پانی ۱۰۵ گرام رہ جائے استعمال کرنے سے صفراوی دست آتے ہیں۔

پودینہ کوہی:

گل پودینہ ساڑھے ۱۰ گرام ہمراہ شراب شہد مستعمل ہے۔ خربق جیسا اثر ہوتا ہے۔

خربق سیاہ:

سفید کے مقابلہ میں معدہ کے لئے موزوں تر ہے۔ البتہ اسہال کم آتے ہیں۔

مازیون:

مقدار خوراک ۵ گرام، شراب شہد ۶۰۰ گرام میں اسقدر جوش دیتے ہیں کہ پونہ رہ جاتا ہے۔ پھر نوش کرتے ہیں۔ خربق کی طرح دست آور ہے کچھ لوگ مازیون ۵ گرام، افستین ڈیڑھ گرام کی گولیاں بنا کر استعمال کرتے ہیں۔

زراوند طویل:

۵ گرام شراب شہد کے ہمراہ استعمال کرنے سے حظل کی طرح دست آتے ہیں۔

افتمون:

سوداء کے اخراج میں زود اثر ہے۔ مقدار خوراک ۲۱ گرام، ہمراہ دودھ ۲۱۵ گرام۔

میعہ:

ایک اکسوفن (تقریباً ۳۶ گرام) شہد کی شراب میں ملا کر پینا سہل سوداء ہے۔

اضطرک:

۵ گرام سے مختلف سواد کا اخراج ہوتا ہے۔ (جالینوس)

یہ میعہ، درخت زیتون کا چھلکا ہے۔ ۵ گرام لینے سے خام خلط کا اخراج ہوتا ہے۔ (مؤلف)

عاقِر قرحاً:

۷ گرام ہمراہ آب تخم سراج القطرب مسہل ہے۔

گل حاشا:

مقدار خوراک دو اکسویافن (تقریباً ۰.۷ گرام) ہمراہ شراب و نمک۔

نیخ بخور مریم:

ساڑھے ۳ گرام ہمراہ آب و شہد خلط تخم کا اخراج کرتی ہے۔

پوست نحاس:

۱۲۵، ۱ گرام، اسی قدر عک الکبطم و حب الفار کے ساتھ استعمال کرنے سے خام خلط پوری طاقت سے خارج ہو جاتی ہے۔ مقدار خوراک ۷ گرام۔

دانه ارند:

پانی اور شہد کے ساتھ استعمال کرنے سے اسہال آتے ہیں۔ استعمال کرنے کے بعد سرکہ لے لیں۔ تاکہ قے نہ ہو سکے۔

تخم مازریون مقشتر:

اس کو پیس کر شہد کے ہمراہ معجون بنا لیتے ہیں، یا تیزی سے نگل جاتے ہیں تاکہ منہ کو زخمی نہ کر سکے۔ پانی کے دست آتے ہیں مقدار خوراک ۲۰ دانہ سے ۴۰ دانہ تک طاقتور مریضوں کے لئے مستعمل ہے۔

فر بیون:

مقدار خوراک ۵ گرام۔ شہد کے ساتھ تیزی سے حلق سے اتار لیا جاتا ہے تاکہ منہ زخمی نہ ہو سکے۔ پانی کے دست زیادہ آتے ہیں۔

تخم انجرہ:

مقدار خوراک ۳ گرام ہمراہ شراب شہد، پانی کا اخراج کرتا ہے۔

شہرم:

قرطم کے ستو کے ہمراہ مستعمل ہے۔ ساڑھے ۲۴ گرام کچل کر جو مقشر اور تھوڑے نمک کے ساتھ جوش دیکر استعمال کرنے سے پانی جیسے دست آتے ہیں۔

اشق:

ساڑھے ۱۰ گرام ماء العسل کے ساتھ پانی جیسے دست لاتی ہے۔

عصارۃ الحی اقطی:

۷ گرام شراب کے ساتھ پانی جیسے دست لاتا ہے۔ (جالینوس)

میرے خیال میں اس جگہ قوقایا موزوں ہے۔ صبر ۷ گرام، عصارۃ افسنتین ۷ گرام، سقمونیا ساڑھے ۳ گرام، شحم حنظل ساڑھے ۳ گرام۔ مقدار خوراک ساڑھے ۳ گرام۔ (مؤلف)

شربت ورد مکرر مسہل:

گل سرخ کو بار بار کھولتے ہوئے پانی میں ڈالیں پھر اسی قدر اس میں شکر ڈال کر نرمی سے قوام تیار کرتے ہیں۔ مقدار خوراک ۷ گرام چار دانہ سقمونیا کے ہمراہ۔

شربت دیگر:

شکر ۳۰۰ گرام، عصارۃ گل سرخ ۳۰۰ گرام، سقمونیا ۳۵ گرام اور مصطلگی ساڑھے سترہ گرام۔

دواء سفر جل مسہل:

عصارۃ بھی کو ہم وزن شکر کے ساتھ اس قدر جوش دیں کہ گاڑھا پن آجائے پھر اس کے اوپر سقمونیا، مصطلگی اور عود چھڑکیں۔ اسی طرح پوست اترج اور مغز اترج سے بھی دوا تیار کی جاتی ہے۔ معدہ کے لئے عمدہ ہے۔

روغن مسہل:

سقمونیا ساڑھے ۳ گرام، ۳۵ گرام کانچی میں حل کر کے کھانے سے پہلے تین چار رتی لیں اور اسی طرح ایک نمک بھی تیار کیا جاتا ہے۔ جس میں صغتر، نانخواہ، ملح مقلو اور سقمونیا ان سب کا دسواں حصہ شامل کر کے روٹی کے ساتھ کھایا جائے۔

رجل الغراب:

نقرس پیدا کرنے والی اخلاط کو پیدا کرتی ہے۔ مقدار خوراک سورنجان کے برابر ہے۔ البتہ یہ معدہ کے لئے بہتر ہوتی ہے۔

لطوخ:

شبت کو شہد کے ہمراہ پیس کر جوش دیں حتیٰ کہ گاڑھاپن آجائے، پھر ایک اونی ٹکڑے میں لت کر کے حمول کریں۔ اس سے کسی اذیت کے بغیر زیادہ دست آجائیں گے۔ عجیب الاثر ہے۔

ناف پر رکھنے کے لئے طاقتور مسہل لطوخ:

بخور مریم ۱۴ گرام، قثناء الجمار ۱۴ گرام، دانہ مازریون ۱۴ گرام، نظرون ساڑھے ۱۰ گرام، ستمونیاے گرام، بیل کے پتہ میں ملائیں، کبھی کبھی ماہودانہ اور شبرم کا اضافہ بھی کر لیا جاتا ہے۔

قئے آور:

ایک پرکور وغن حنا میں لت پت کریں اور حلق کے اندر داخل کر دیں یا بخ قثناء الجمار ۵۷۳ ملی گرام پلائیں۔ مویزج شراب شہد کے ہمراہ۔ یا بلبوس یا پیاز نرگس بھون کر یا وہ مولیٰ جسے فحل الارض کہا جاتا ہے یا مولیٰ کھائیں۔ نہایت تیز تازہ مولیٰ لیکر کاٹ لیں اور استعمال کرنے سے نصف یوم پہلے سنگینین کے اندر بھگولیں پھر ممکن حد تک زیادہ سے زیادہ استعمال کریں اور اوپر سے سنگینین لے لیں۔ پھر دو گھنٹے چہل قدمی کریں۔ نیم گرم پانی پیئیں اور حلق کے اندر کوئی پردا داخل کر کے قئے کریں۔

خربق کا استعمال:

دشوار امراض میں شدت اور مایوسی کے بعد اسے استعمال کریں۔ مولیٰ کے اندر سوراخ کر کے اس میں خربق داخل کر دیں اور شب بھر چھوڑ دیں۔ مولیٰ سنگینین کے ہمراہ جیسا کہ اوپر ہم بیان کر چکے ہیں لیں۔ اس سے پہلے مریض کو قئے کرنے کا عادی بنالیں۔ صبر لینے کے دو گھنٹے بعد مریض کو قئے کرائی جائے۔ خربق استعمال کر لینے کے بعد کبھی صبر ۷۰ گرام پانچ دنوں تک ۳۱۵ پانی کے اندر بھگوتے ہیں پھر اسے اس قدر جوش دیتے ہیں کہ ۱۰۵ گرام پانی رہ جاتا ہے۔ پھر اس پر پانی جیسی شہد ڈالکر گاڑھا ہونے تک جوش دیتے ہیں۔ مریض کو قئے کا عادی بنالیا جاتا ہے پھر اسے آنتوں سے اخراج فضلات کے لئے ایک یا دو چچہ جودت ہضم کے بعد نہار منہ پلاتے ہیں۔ (جالینوس)

اور یاسوس:

مسهل ادویات کے ضمن میں جالینوس کا ایک قول گزر چکا ہے۔ خربق سیاہ صفراء اور بلغم کا اخراج کرتی ہے۔ اسے پالنے کی ضرورت ہوتی ہے تو اس کے ساتھ ستمو نیا شامل کرتے ہیں پھر اس کے اوپر میچج ڈالتے ہیں، پالنے سے پانی اور نمک میں داخل کر کے اس کے اندر موٹی مرغی پکاتے اور اس کا شور بہ پیتے ہیں۔ میچج میں اسے ایک شب بھگو کر استعمال کیا جائے تو بہتر ہوتا ہے۔

قدس:

حسب مسمی بہ قدس بلغم، بہ کثرت مائی رطوبتوں اور صفراء کا اخراج کرتا ہے۔ آتش اور اسہال میں سرلیع الاثر ہوتا ہے۔ مقدار خوراک ۳۰ دانے۔ چھلکا اتار کر اس کا مغز لیں اور شہد و ستو کے ساتھ کوٹ کر شراب شہد یا شراب شیریں کے ہمراہ استعمال کریں۔ اس کے بعد روغن چند گھونٹ لیں تاکہ حلق کے اندر کی جلد جل نہ سکے۔ اسے شہد میں پیٹ کر بھپارہ لیتے ہیں تاکہ یہ حلق سے مس نہ کر سکے۔ اس کا اسہال نرم بنانا چاہیں تو بیس دانہ لیں۔ اس دانہ کو در حقیقت میں سمجھ چکا ہوں۔ مقشر دانے لیکر ایک ہاون میں کوٹ لیں اور پانی میں شکر ملا کر گاڑھا ہونے تک جوش دیں اور تھوڑا کثیرا لیکر کوئے دانوں پر اس قدر انڈیلیں کہ یکجا ہو سکیں۔ پھر اس کا قرص بنالیں۔ بہتر یہ ہے کہ چھوٹی چھوٹی گولیاں بنائیں۔ یہ نہایت خوبصورت سفید گولیاں تیار ہوں گی۔ انہیں امراض حادہ میں استعمال کریں۔ مقدار خوراک ۲ گرام یا ۱۰ ملی گرام، قونج اور استقاء میں استعمال کریں۔ برگ بلاب کے کھانے سے کافی تلخین ہوتی ہے۔

بسفانج:

تیس دانہ ۲۸۰ ملی گرام اوپر سے چھیل کر کھانے سے بلغم، صفراء اور مائی کیموس کا اخراج ہو جاتا ہے۔ اس سے پہلے تھوڑی طرح کھالی جاتی ہے پھر اسے ماء العسل کے ہمراہ لیتے ہیں، ساتھ میں چوزوں کا شور بہ بھی چاٹ لیا جاتا ہے۔

حظل:

بلغم و صفراء کا اخراج کرتا ہے۔ شحم حظل ۶ گرام ماء العسل کے ہمراہ مستعمل ہے۔ یہ برابر دو مشقال کے ہے کیونکہ خرنوب کا وزن چار چوبیس کے برابر ہوتا ہے۔ نرمی کے ساتھ اسہال اانا مطلوب ہو تو ایک حظل کے دانہ میں سوراخ کر کے میچج بھر دیں اور گرم ہونے تک رہنے دیں پھر استعمال کریں۔ کسی

اذیت کے بغیر اسہال آئیں گے۔ جسم کے بیرونی حصوں میں سیاہ زخموں، جزام، داء الفیل (فیلپا) اور دوالی میں مفید ہے۔

صبر:

نہ طاقتور ہوتی ہے نہ تیزی سے اسہال لاتی ہے۔ سر اور معدہ کے لئے موافق ہے۔ مقدار خوراک ۳۶ دانے ہمراہ شراب شہد، صفراء اور بلغم کا اخراج کرتی ہے۔ بعد از طعام لینا جائز ہے کیونکہ مسہل ہے اور کھانے کو فاسد نہیں کرتی ہے۔ بایں ہمہ پیاس کو رفع کرتی اور ہضم میں مدد دیتی ہے۔ آب کرنب (بند گو بھی) میں پیس کر چنے کے برابر گولیاں بنا کر استعمال کریں۔ (جالینوس)

یاعرق کاسنی میں۔ (مؤلف)

سقمونیا شامل کر لیں تو معدہ کی مضرت دور ہو جاتی ہے۔

افتیون:

سوداء اور بلغم کا اخراج کرتی ہے۔ ریشمی کپڑے سے چھان لیں ۹۰ دانے (ایک دانہ برابر ۲۵۰ ملی گرام) جو ساڑھے ۲۲ گرام کے برابر ہے بطور مشروب مستعمل ہے۔ اس سے زیادہ مقدار بھی ہمراہ شراب شہد مستعمل ہے۔ قونج اور ریاح مراقبہ میں نیز ثقل معدہ اور ضیق تنفس میں مفید ہے۔

عار یقون:

صفراء اور بلغم کا اخراج تیزی سے نہیں کرتی ہے۔ مقدار خوراک ۹ گرام یعنی ۳۶ دانے ہمراہ ماء العسل۔

فر بیون:

بہ کثرت مائی قرمزی اخلاط کا اخراج کرتی ہے۔ دواؤں میں سب سے زیادہ تیز اور آتش مزاج سے قریب تر ہوتی ہے۔ استقاء اور قونج کے مریضوں نیز تمام سرد معدہ والوں کے لئے موافق ہے۔ باقی دیگر مریضوں کے لئے سخت دست آور ہے۔ اس سے شدید پیاس لاحق ہوتی ہے۔ مقدار خوراک ۲،۵۲۰ گرام ہمراہ ماء العسل۔

قرطم:

صفراء اور بلغم کا اخراج کرتی ہے۔ لب قرطم کوٹ کر کسی چوزہ کے ساتھ جوش دیکر استعمال کیا جاتا ہے۔ کچھ لوگ لب کے ساتھ انیسون، بادام اور شہد ملا کر گولی تیار کر لیتے ہیں جو یرقان کی عمدہ دوا

ہوتی ہے۔ لب قرطم کی مقدار خوراک ۱۴ گرام ہے۔
سقمونیا:

حدت اور طاقت میں عصارۃ قتاء الحمار سے کم تر نہیں ہے۔ فم معدہ کے لئے تکلیف دہ ہے۔ غم واضطراب اس سے لاحق ہوتا ہے اور بیحد پیاس لگتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صبر کے ہمراہ استعمال کی جاتی ہے تاکہ کسی اذیت کے بغیر خالص صفراء کا اخراج ہو سکے۔ مقدار خوراک ۸ ادا نے، یعنی ساڑھے ۴ گرام۔

اور یباسوس:

علک کے ہمراہ معتدل مقدار میں کچھ قردمانا شامل کر دیئے جاتے ہیں۔

تخم بھوا:

اسے پیس کر پینے سے صفراء کا اخراج زوردار طریقہ پر ہوتا ہے۔

آلو بخارا:

اسے کھانے کے بعد ماء العسل پی لیں تو مسہل ثابت ہوتا ہے۔ (جالینوس)

اسے شربت بنفشہ میں بھگوتے ہیں۔ (مؤلف)

حب قندس و تناسب سے طاقتور فتلہ تیار کیا جاتا ہے۔ روغن سے مالش کر لینا ضروری ہے۔

(جالینوس)

گولی کو شہد میں ڈال کر نگل لیا جاتا ہے۔ اس کے بعد تفریح قلب کی خاطر کوئی مناسب شے

تھوڑی پلا دیں۔ اس سے متلی کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ (فیلغر غورس)

جوارش مسہل:

عرق سیب کو گاڑھا ہونے تک جوش دیں۔ اس کے بعد ۱۰ گرام کے حساب سے تریبد ۵ ملی گرام،

سقمونیا نصف، مصطلکی نصف اور عود نصف شامل کریں۔ مسہل اور مقوی معدہ ہے۔ مریض کو محرث

اور ۸ گرام گائے کی دہی میں ۵ ملی گرام سقمونیا ملا کر دیں۔ (ساهر)

ساهر کو دیکھا ہے کہ وہ صفراوی اور دموی بخاروں اور جن کے اندر اسہال لانے کی ضرورت

ہوتی ہے۔ ان میں حسب ذیل قرص ابوداؤد مسہل پلاتا تھا۔

نسخہ :

گل سرخ ۲۲ گرام، کتر ساڑھے ۳ گرام، رب السوس ۵ گرام، نشاستہ ۵ گرام، تربد ۱۰، صندل سفید ۹ گرام، کافور نصف، سقمونیا ۱۲ گرام، ساڑھے ۳ گرام کے برابر قرص تیار کریں۔

قرص بنفشہ مسہل :

بنفشہ خشک ساڑھے ۱۰ گرام، تربد سفید محلوک ساڑھے ۳ گرام، سقمونیا ۵ ملی گرام، رب السوس نصف، یکجا کر کے ہم وزن شکر کے ہمراہ لیں (مؤلف)

آنکھوں کے زخموں اور حدت میں حسب ذیل قرص استعمال کریں :

رب السوس ۱۰ ملی گرام، کتر ۱۰ ملی گرام، سقمونیا ۱۲ گرام، کافور ۱۲ ملی گرام، صندل ۱۰ ملی گرام، بطور مشروب استعمال کریں۔ قرص ابوداؤد میں صندل، کافور، بادروج، قرص گل سرخ و طباشیر شامل ہے۔
(جامع الکحالیین)

معجون :

خالص سوداء کا اخراج کرتا ہے۔ افیمون ۲۱ گرام، ۳۵ گرام سکجنین کے ہمراہ معجون تیار کریں۔ اور سکجنین بطور مشروب استعمال کریں۔ پندرہ دست آئیں گے۔ پودینہ ۳۵ گرام، ۲۰۰ گرام پانی میں اس قدر جوش دیں کہ نصف پانی رہ جائے پھر صاف کر کے نوش کریں۔

افیمون موجودہ دستور کے مطابق :

افیمون یکجز، فودنج پونہ جز، خربق سیاہ آٹھواں جز، حجرار منی آٹھواں جز، غاریقون آٹھواں جز، تربد پونہ جز، اسطوخودوس نصف جز، سب کو یکجا کر کے شہد صفر کے ہمراہ معجون بنالیں۔ ۱۸ گرام، بسفانج نصف جز، سنکلی پونہ جز، اور شاہترہ پونہ جز کے ہمراہ لیں۔ (شاہر)
ماء الحنن ایسے تیز صفراء کا اخراج کرتا ہے جس کے اندر کوئی اور چیز شامل نہ ہو اور جگر کو سوزشی فضلات سے پاک کرتا ہے۔ (کندی)

صبر سے صفراء کا اخراج ہوتا ہے۔ دلیل یہ ہے کہ نکلنے والی شے کے اندر حدت ہوتی ہے اور صفر اوی اعراض کا ازالہ ہو جاتا ہے۔
تھو صفراء کا اخراج کرتا ہے۔

رند حرارت عزیز یہ کو کمزور اور جسم کو تحلیل کر دیتی ہے۔ تریب کا بھی یہی فعل ہے۔ دونوں سے تنفس اور بنض صغیر ہو جاتے ہیں۔ سرد پانی میں بیٹھنے سے دونوں کا اثر زائل ہو جاتا ہے کیونکہ اس کی وجہ سے قوت واپس آ جاتی ہے۔

مازیوں سے ہونے والا اسہال اسی وقت بند ہو سکتا ہے جب اس کی حدت کو توڑ دیا جائے ارٹھ کی کھلی سے ہیضہ جیسی طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔

حظّل جسم کے اطراف اور دور دراز جگہوں سے جذب کرتی ہے۔ (کندی)

محرو رین کے لئے مفید مسہل کا نسخہ :

تریب ساڑھے ۴ گرام، سقمونیا ۵ ملی گرام، گل سرخ نصف۔ شہد طبرزد میں یکجا کریں۔ (ابن ماسویہ) الکمال والتمام میں حسب ذیل نسخہ نظر سے گزرا ہے۔

کھانسی اور طاقتور اسہال کے لئے جبکہ مریض ہلیدہ استعمال نہ کر سکے۔ اپنا تیار کردہ شربت کا نسخہ :

تریب ساڑھے ۱۰ گرام، اصل السوس ۱۰، بنفشہ خشک ۵، پنج سوسن ۳، تخم قریص ۳، لب قرطم ۳، پنج قنارہ الجمار ۳، پنج حظّل ۳، برگ حظّل ۳، جوش دیکر صاف کر لیں۔ بیاض کے لئے غاریقون استعمال کریں۔ یہ طاقتور جوشاندہ ہے۔ کھانسی کے مادہ کا اخراج کر دیتا ہے۔ حمی حادہ میں حسب ذیل نسخہ استعمال کرتا ہوں۔

نسخہ :

بنفشہ رب السوس، نیلو فر، عناب، سپتال، برگ گاؤزباں، اس کے اوپر لب خیار شمز و ترنجبین ڈالیں۔ (مؤلف)

حب بارود :

بخاروں میں استعمال کریں۔ بنفشہ خشک ۵ گرام، سقمونیا مشوی ۵ ملی گرام، تخم کر فس ۵ ملی گرام، غاریقون ساڑھے ۱۰ گرام عرق عناب الثمت میں یکجا کر کے جلاب کے ہمراہ لیں۔ یہ ایک خوراک ہے۔

صفراء کے لئے نسخہ جبکہ کھانسی نہ ہو :

ہلیدہ زرد ۵ گرام، سقمونیا ۵ ملی گرام، صبر ۱۰ ملی گرام، غاریقون ساڑھے ۳ گرام، جلاب کے

ہمراہ یکجا کر لیں۔

دواء مسہل:

فودنج جبلی ۳۵ گرام، ۴۰۰ گرام پانی میں جوش دیں حتیٰ کہ ۱۳۴ گرام رہ جائے، پھر بطور مشروب استعمال کریں۔ (ابن ماسویہ)

شکم سے براز خارج کرنے کے لئے ایک نسخہ:

شیر شہر مے قطرے خشک انجیر کے اندر پٹکائیں اور نہار منہ کھلائیں۔ (کتاب ماء الشعیر)
مسہل الادویہ قابض، تیز، لیسدار، شیریں اور نمکین نیز ایسی ہوتی ہیں جو اثر میں زہروں کے مشابہ ہوں۔ اس سے طاقتور اسہال ہوتا ہے۔ (ابو جرتج راہب)

تھوڑی فریون پینے سے بھجد لیسدار و خام غلیظ بلغم کا اخراج ہوتا ہے۔ معتدل مقدار سے زیادہ لینے پر غم و اضطراب لاحق ہوتا ہے۔ سرد پینہ آتا اور غشی طاری ہوتی ہے۔ معتدل مقدار ۳۰۰ ملی گرام، زیادہ سے زیادہ مقدار ۵۷۵ ملی گرام اور کم سے کم مقدار ۲۵۰ ملی گرام، صمغ عربی میں پیس کر مناسب ادویات کے ساتھ شامل کریں۔ حار المزاج صفراوی اور دموی مریض استعمال نہ کریں۔ مفلوج اور بالغی مزاج مریضوں کو استعمال کرنا چاہئے۔ اسے اچھی طرح نہ پیسیں۔

سقمونیا صرف انطاکی استعمال کریں جو مغانی سیاہ سخت سے پرہیز کریں۔ مقدار خوراک ۵ گرام ہے۔ ۸ ملی گرام سے ۱۰ ملی گرام تک زیادہ لینے پر بہت زیادہ دست آتے ہیں۔ کبھی شروع میں دست رک جاتا ہے جس سے کرب، سرد پینہ اور غشی طاری ہو جاتی ہے۔ کبھی اس کے بعد افراط کے ساتھ دست آتے ہیں حتیٰ کہ مریض ہلاک ہو جاتا ہے۔ لہذا ۱۲۰۰ ملی گرام سے زیادہ استعمال نہ کریں۔ کم سے کم ۴۵۰ یا ۶۰۰ ملی گرام حسب ضرورت دیں۔ اس کی خاصیت یہ ہے کہ صفراء اور لزوجتوں کو خارج کرتی اور جسم کے دور دراز حصوں سے ردی فضلات جذب کرتی ہے۔ مریض حار المزاج ہو تو اس کے پینے کے بعد بالعموم حمی حادثہ ہو جاتا ہے ایسے مریض استعمال نہ کریں تو زیادہ بہتر ہے الایہ کہ ضرورت داعی ہو۔

صبر عربی:

اس کا کوئی فعل نہیں ہے۔ بالعموم کرب اور مروڑ پیدا کرتی ہے۔ شکم میں اس کا فضلہ رہ جاتا ہے جو بذریعہ قے خارج ہو جاتا ہے۔ اس کے اندر اسہال کا اثر دودن کے بعد ہی ظاہر ہوتا ہے۔ صبر

سقوطی اس کے برعکس ہوتی ہے۔ چنانچہ اسے استعمال کرنے کے بعد اس کا کچھ حصہ سر کی جانب پہنچ کر اسے صاف کر دیتا ہے، چنانچہ نگاہ تیز ہو جاتی ہے کیونکہ اس سے عصب اجوف کا تنقیہ ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صبر ایارج کبیر کے نسخوں میں شامل کی جاتی ہے۔ سخت سردی کے اندر اسے استعمال نہیں کیا جاتا کیونکہ کبھی اس سے مقعد کو نقصان پہنچتا ہے۔ اس سے خون جاری ہو جاتا ہے کیونکہ نوا صبر کے منہ کھل جاتے ہیں۔ اس سے معدہ اور سر کا تنقیہ ہوتا ہے۔ صبر سمحانی کے قریب نہ جائیں۔ صبر کی اصلاح اس طرح ہوتی ہے کہ مصطکی اور گل سرخ پے ہوئے کے ساتھ اسے مسل دیں۔ زیادہ اصلاح مطلوب ہو تو دھولیں۔

حظل:

جوڑوں میں اترنے والے بلغم کا اخراج کرتی ہے۔ سر کی جانب بھی چڑھ کر سیاہ خلطوں کو خارج کرتی ہے۔ زرد ہونے پر اسے حاصل کرنا چاہئے۔ شمم حظل سبز حالت میں تھوڑی سی بھی استعمال کرنا مہلک ہے۔ اس سے مروڑ پیدا ہوتا ہے۔ نہایت سخت قے ہوتی ہے۔ آنتوں کے اندر خراش پیدا ہوتی ہے، کرب لاحق ہوتا ہے، ضیق تنفس، متلی اور سرد پسینہ آتا ہے۔ زرد ہونے پر حاصل کر کے استعمال کرنا مفید ہے۔ پی جانے والی کسی دوا کے ہمراہ اسے شامل کرنا ضروری نہیں ہے۔ (ابو جریج) یہ غلط ہے۔ میرے خیال میں یہاں یوں ہو گا کہ کسی غذا کے ہمراہ اسے شامل کرنا لازم نہیں ہے۔ (مؤلف)

حظل حرارت اور برودت کی شدت میں نہ پائیں کیونکہ شمم حظل شدت حرارت میں پانے سے انتہائی کرب لاحق ہوتا ہے۔ نچلے حصوں کو بیحد نقصان پہنچتا ہے۔ رگوں کو دہانے کھل جاتے ہیں۔ طبعیت کھل نہیں پاتی۔ مروڑ ہوتا ہے۔ اصلاح اس طرح ہوتی ہے کہ دانہ اور خارجی چھلکا الگ کر دیا جائے اور صرف شمم لے لی جائے۔ اسے صمغ عربی، کیترا اور نشاستہ کے ساتھ الگ یا ایک ساتھ بہ مقدار شمم ملا کر پیس لیا جائے۔ کبھی معجون میں اسے استعمال کیا جائے تو مذکورہ ادویات کے ذریعہ اصلاح کی ضرورت نہیں ہوتی۔ سب سے کم مقدار خوراک ۲۵۰ ملی گرام اور زیادہ سے زیادہ ۵۰۰ ملی گرام ہے۔ جڑ جو ایک خربوزہ کے وزن کے برابر ہوتی ہے زیادہ طاقتور ہونے کی وجہ سے مہلک حد تک مسہل ہوتی ہے۔ سرد کو ہستانی علاقوں کے باشندے نہایت طاقتور اور تیز مسہل دوائیں استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً شمم حظل، برگ حظل، مازیون، تربد وغیرہ۔ سقمونیان میں تقریباً اثر نہیں کرتی۔ حظل کے ذریعہ حمام کے پہلے خانہ میں جذای شخص کے پیر کے نیچے اچھی طرح مالش کی جائے تو دست اور قے

جاری ہو جاتے ہیں۔ حقنوں کے اندر اسے شامل کریں تو صحیح شامل کریں۔ یہ قونج میں مفید ہوگی۔ خام بلغم اور سوداء کا اخراج ہوگا۔ پختہ ہونے کے بعد پتہ اور زرد حصہ لے کر سایہ میں خشک کر لیں اور بوقت ضرورت استعمال کریں۔ یا پیس کر نشاستہ یا صمغ عربی میں ملا کر استعمال کریں۔ افیمون، صبر اور نمک ہندی کے ہمراہ استعمال کرنے سے اخراج سوداء حیرت انگیز طور پر ہوگا۔ لیاریج فقیہ کے ہمراہ استعمال مؤثر ہوتا ہے۔ سوداوی امراض میں برگ خنظل سے زیادہ مؤثر میرے مشاہدہ میں اور کوئی مسہل دوا نہیں آئی ہے۔ البتہ بزرگان قدیم نے اسے نظر انداز کر رکھا ہے۔

میں نے تو مالخو لیا، صرع، وسوسہ، دارالشعب اور جذام میں اس کا تجربہ کیا چنانچہ بیکہ مؤثر ثابت ہوئی ہے۔ کبھی قے بھی ہو گئی ہے جس سے فائدہ ہوا ہے۔ جذام میں تو یہ موافق ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ جذام بڑھنے نہیں پاتا۔ مقدار خوراک اگر ام سے ساڑھے ۳ گرام تک ہے۔ سرد ملکوں کے باشندوں اور جن لوگوں کی غذا دودھ اور پیئر ہوتی ہے، انہیں جب کسی اور دوا سے اجابت نہیں ہوتی تو یہ دوا ان کے لئے مسہل کا کام کرتی ہے۔ حقنوں کے اندر شامل کر دینے سے بلغم خام اور مرہ سوداء کا اخراج ہونے لگتا ہے۔ قونج کے حقنوں میں اسے بقدر ۱۳ گرام شامل کرتے ہیں۔ تین سال کے بعد اس کا اثر کم ہونے لگتا ہے۔ لہذا مقدار میں اضافہ کریں۔

ترتیب:

تازہ استعمال کریں۔ بلغم کا اخراج نہایت نرمی کے ساتھ کرتی ہے۔ ستمو نیا میں شامل کرنے سے دونوں کے مزاج میں اعتدال پیدا ہو جاتا ہے۔ اور صفراء و بلغم کو خارج کر دیتی ہیں۔ اصلاح اس طرح ہوتی ہے کہ اسے اس حد تک رگڑیں کہ سفیدی نظر آنے لگے۔ اچھی طرح اسے کوٹتے نہیں ہیں ورنہ آنتوں کے اندر خراش پیدا کرے گی۔ زیادہ اصلاح اس طرح ہوگی کہ روغن بادام میں اسے لت پت کر دیں۔ لیسدار بلغم کو اکھاڑ دینا مطلوب ہو تو اسے اچھی طرح پیس لیں۔ مقدار خوراک ساڑھے ۳ گرام تک۔ یہ جاریا بس ہوتی ہے اور عمدہ دواؤں میں شمار ہوتا ہے۔

شیرم:

غیر اصلاح شدہ استعمال کرنے سے لہاۃ (کوا) اور مری کے کناروں میں تغض ہو جاتا ہے۔ گرم مزاج والوں کو بخار آ جاتا ہے۔ بوا سیر کے منہ کھل جاتے ہیں۔ اصلاح شدہ شیرم زرد آہ، قونج، مرہ سوداء، اور بلغم کا اخراج کرتی ہے۔ اصلاح اس طرح ہوتی ہے کہ اسے دودھ کے اندر شب و روز بھگو دیں۔ دن میں دودھ تین بار تبدیل کریں۔ اس سے زیادہ نہ کریں ورنہ اثر زائل ہو جائے گا بعد

ازاں سایہ میں رکھ کر ٹکڑوں کی شکل میں محفوظ کر لیں۔ استعمال کے وقت اس میں انیسون، بادیان، زیرہ، تربد اور حلیہ شامل کریں۔ حلیہ سے لطافت پیدا ہوگی اور مضرت کم ہو جائے گی۔ قونج کے لئے استعمال کرنا ہو تو مقل یہود، کسک، اشق اور تھوڑے بھیرے کے گو میں اسے شامل کریں۔ زرد آبے کے علاج میں، دودھ کے بعد جب یہ خشک ہو جائے تو عصارہ کا سنی و بادیان و عنب الثعلب میں اسے تین دن اور تین رات تک بھگوئیں۔ پھر خشک کر کے اس کے ہمراہ تربد، حلیہ زرد اور نمک ہندی شامل کریں۔ یہ عمدہ دوا ثابت ہوگی۔ شہر م کا دودھ لا حاصل ہے۔ اطباء عراق جو راستوں میں بساط پھیلائے پڑے رہتے ہیں، نے اس کے ذریعہ بہت سے لوگوں کو ہلاک کر ڈالا ہے۔ ایک شخص کو شہر م پلائی جاتی تو اسے بچہ دست آتے تھے۔ کچھ لوگ ناپختہ سبز حنظل میں حلیہ بھگوتے ہیں۔ پھر دوسرے حنظل میں اسے بھگوتے ہیں۔ چنانچہ اس طرح کے ایک حلیہ کے استعمال سے پچاس سے زیادہ دست آجاتے ہیں۔ کچھ لوگ عاقرطین پلاتے ہیں، مگر اس سے جگر کا مزاج ناقابل بیان حد تک بگڑ جاتا ہے۔ کچھ لوگ عرطنین پلاتے ہیں۔ یہ وہی دوا ہے جس کی جڑوں سے اون کو دھو دیتے ہیں تو سفید ہو جاتا ہے۔ مضرت میں مذکورہ بالا دوا کے مانند ہے۔ حلیہ کا ایک ایسی جڑی ہے جو نہروں کے کنارے اگتی ہے۔ گودا سرخ اور پتہ برگ فریر کے مشابہ ہوتا ہے۔ کاٹنے پر دودھ نکلتا ہے۔ یہ تمام دوائیں وہ ہیں جن سے قے اور اسہال بہت زیادہ آتے ہیں، مقدار خوراک اگر کم ہے۔

مازیوں:

غیر اصلاح شدہ کے استعمال سے کرب لاحق ہوتی ہے اور شدت کے ساتھ قے اور اسہال آتے ہیں، آنتوں پر حملہ کر کے اسے ننگا کر دینے کی وجہ سے رنوں اور کچھ خراب چیزیں خارج ہوتی ہیں۔ بالغی اور بوڑھے مریض اسے برداشت کر سکتے ہیں۔ نوجوانوں اور گرم مزاج والوں نیز جن کے معدوں کے اندر صفراء ہو ان کے لئے مضر ہے کیونکہ اس سے کرب، قے اور پیاس لاحق ہوتی ہے۔ ایسے مریضوں کے لئے حلیہ، شاہترہ فواکھات اور بنفشہ مفید ہوتا ہے۔ بوڑھے اور سرد معدہ والوں کو گرم پانی کے ہمراہ گولی پلائیں۔ یہ گولی گرم نہیں، نیم گرم کے ہمراہ لینا ضروری ہے کیونکہ آب گرم کے ہمراہ لینے سے کرب لاحق ہوگا اور قے ہوگی۔ طریقہ یہ ہے کہ پانی کو اچھی طرح ابال کر چھوڑ دیں حتیٰ کہ نیم گرم ہو جائے۔ ابالے ہوئے بغیر استعمال کرنے سے متلی اور قے ہوگی۔

سقمونیا:

اس کو ہر طرح کے لوگ اسے استعمال کر سکتے ہیں۔ جن کے معدوں کے اندر یہ قرار نہ پاسکے اور

قئے ہو جائے ان کے لئے ضروری ہے کہ ایک دن وہ شکم پر کر کے قئے کریں دوسرے دن پر ہیز کریں، تیسرے دن یہ دوا استعمال کریں۔ اگر زیادہ قئے آجاتی ہو تو دو دن متواتر شکم پر کر کے زوردار قئے کریں اس کے دو گھنٹے بعد بلکی قئے کریں پھر دوا لیں۔

مازیوں کی اصلاح:

جڑوں کر پتہ سمیت کھٹے سرکہ کے اندر کوٹے بغیر دو روز اور دو شب بھگو دیں۔ سرکہ کو تین بار تبدیل کریں۔ پھر اسے شیریں پانی سے تین بار دھوئیں اور سایہ میں خشک کر لیں۔ موسم سرما ہو تو دھوپ میں خشک کریں۔ پھر اسے ہلکے طور پر کوٹ لیں زیادہ نہ کوٹیں۔ پھر اسے روغن بادام شیریں اور روغن بنفشہ یا شیرج میں لت کریں اسے اچھی طرح پیسٹ نہیں کیونکہ اس طرح وہ آنتوں کے اندر خراش پیدا کرے گی۔ اس میں کچھ دوائیں شامل کرنا چاہیں تو تربد، افتیون، سقمونیا، حلیہ زرد، گل سرخ، پساہوا، رب السوس، زیرہ کرمانی اور نمک ہندی شامل کریں۔ ان دواؤں کو شامل کرنے سے سوداوی بیماریاں اسہال کے ذریعہ جاتی رہیں گی اور بلغمی امراض میں بھی فائدہ ہوگا۔ زرد آبے کا علاج اس کے ذریعہ کرنا چاہیں تو سرکہ سے نکالنے کے بعد اس میں تو بال نحاس، اصل السوس، اسارون، مر صافی، سکنبین، نمک ہندی، تنم کر فس، عصارہ غافث، عصارہ افسنتیں، سنبل اور مصطکی شامل کریں اور کھولائے ہوئے عرق عنب اشعلب و عرق بادیان کے ہمراہ پلائیں۔ افتیون، حلیہ سیاہ اور حجرار منی کے ہمراہ شامل کر کے استعمال کرنے سے سوداوی بیماریوں کا ازالہ ہو جائے گا۔ عمدہ تلخین پیدا کرنا مقصود ہو تو مذکورہ بالا دواؤں کے ساتھ اس میں خیار شمر اور سبزیوں کا آبیات کا اضافہ کریں۔ آبیات کے اندر خیار شمر مسل کر اس میں تھوڑی دوا ملا لیں۔ اس سے زرد آب بذریعہ اسہال خارج ہوگا۔ چاہیں تو اس کی گولیاں اور قرص بنالیں۔ مازیوں کو صرف طاقتور شخص ہی برداشت کر سکتا ہے۔ اصلاح شدہ مازیوں کی مقدار خوراک ۲ گرام ہے۔

دند جوڑوں کے اندر اتر آنے والے پانی اور خم بلغم کو خارج کرتی ہے۔ نہایت گرم ملکوں میں اسے استعمال کرنا مناسب نہیں ہے کیونکہ ان ملکوں میں جسم بیکد کمزور ہوتے ہیں جہاں مسلسل تحلیل کا عمل ہوتا رہتا ہے۔ سرد ملکوں کے لئے یہ دوا موافق ہوتی ہے۔ دست زیادہ آنے لگیں تو مریض کو ٹھنڈے پانی میں بیٹھا دیں اور سر پر ٹھنڈا پانی اندھیلیں۔ دند صحری استعمال نہ کریں اس کا فعل سست ہوتا ہے۔ کرب اور مروڑ پیدا کرتا ہے۔ دند ہندی کو چاقو سے چھیلیں، ہونٹوں کے قریب نہ لائیں ورنہ ان کا رنگ اڑ جائے گا اور برص جیسی کیفیت پیدا ہو جائے گی۔ چھیلنے کے بعد وہ زبانیں نکال لیں جو اس کے

شکم سے باہر نکلی ہوتی ہیں۔ صرف دانہ لے لیں اور اسے تھوڑے نشاستہ، گلسرخ سبزی دور نمودہ، اور تھوڑے زعفران کے ہمراہ استعمال کریں۔ ایون اور فریبوں ہرگز شامل نہ کریں۔ مذکورہ طریقہ کے مطابق اس کی اصلاح ہو جانے کے بعد یہ ایک عمدہ دوا ہو جاتی ہے بلغم اور سوداء کا اخراج کرتی ہے۔ وجع المفاصل کو تحلیل کرتی ہے۔ سیاہ بالوں کو باقی رکھتی ہے۔ حتیٰ کہ وہ سفید نہیں ہونے پاتے۔ مقدار خوراک ۲ گرام ہے۔

قشاء الحمار:

یہ حنظل سے زیادہ گرم ہے۔ بلغم خام، سوداء اور زرد آب کا اخراج کرتی ہے۔ صبر، قنطوریون، سورنجان، بوزیدان، کمافیٹوس، فو، قسطمر اور حب النیل کے ہمراہ شامل کر لی جائے تو موافق ہوتی ہے۔ ان دواؤں کے ہمراہ استعمال کرنے سے وجع المفاصل، قونج، سوداء فالج، لقوہ اور سنگی سینہ میں فائدہ ہوتا ہے۔ ان دواؤں کے علاوہ سقمونیا وغیرہ جیسی طاقتور مسہل ادویات اس کے ساتھ شامل نہ کریں۔ مذکورہ دوائیں ہی کافی ہیں۔ مقدار خوراک ۱ گرام ہے۔ صمغ عربی اور گل ارمنی شامل کر لینے سے اس کی حدت ٹوٹ جاتی ہے۔

شیر لاغیہ:

جہاں آرد جو استعمال ہوتا ہے وہاں اسے شامل کرتے ہیں۔ اگر جہت صحیح ہو تو اسے نشاستہ میں ملائیں اور روغن بنفشہ یا روغن بادام شیریں میں لت کریں۔ کبھی اسے حلیہ، افسنتین، عافٹ، نمک ہندی اور بسفانج کے ہمراہ استعمال کرتے ہیں۔ اصلاح شدہ حالت میں اسے مذکورہ دواؤں کے ہمراہ استعمال کریں تو حمی ربلع اور زرد آب کے اسہال میں فائدہ ہوتا ہے۔ غیر اصلاح شدہ کو براہ راست استعمال کرنے سے جگر اور معدہ میں خرابی پیدا ہوتی ہے۔ اصلاح شدہ حالت میں ۲ گرام لیا جاتا ہے۔ پرانے ہو جانے کی صورت میں اثر کم ہو جاتا ہے۔

حب السمنہ:

اس کے ۲۰۰ گرام برگ کا عصا صفراء اور بلغم کا دست لاتا ہے۔ اسہال میں یہ لب قرطم کے مانند ہے۔

حب ماہودانہ:

حب ماہودانہ کا لب ۱ گرام صفراء، بلغم اور بلغم خام کا اخراج کرتا ہے۔ (ابو جریج)

میرے نزدیک یہاں غلطی ہے۔ حلیہ سیاہ سوداء اور ہلکہ زرد صفراء پر اثر کرتا ہے۔ تنہا اس کی مقدار خوراک ساڑھے ۷ گرام ہے۔ جو شانہ اور خیساندہ کے لئے وزن ۳۵ گرام سے ساڑھے ۵۲ گرام تک ہے۔ اس کا جو شانہ اور خیساندہ مسہل ہوتا ہے اور تیزی سے نیچے اترتا ہے۔ دونوں ہی اسہال کے بعد طبیعت کے اندر خشکی پیدا کرتے ہیں۔ اصلاح کا طریقہ یہ ہے کہ اس میں سکر اور ترنجبین ملا لی جائے۔ اس سے قبضیت رفع ہو جائے گی۔ (مؤلف)

غار یقون:

یہ بلغم اور صفراء کا اخراج کرتی اور بڑی ادویات کو قوت پہونچاتی ہے۔ انہیں لیکر جسم کے دور دراز گوشوں تک پہونچتی ہے۔

بسفانج:

اسکو سکر کے ساتھ استعمال کرنے سے بہ آسانی اسہال ہوتا ہے۔ دوائیں استعمال کرنا جن مریضوں کو پسند نہیں ہوتا غذاؤں کے ہمراہ اسے شامل کر کے پانا موزوں ہوتا ہے۔ چنانچہ اپنی خاصیت کی بدولت سوداء کا نرمی سے اخراج کر دیتی ہے۔ مقدار خوراک ۷ گرام ہے۔ کسی اور چیز کے ہمراہ جوش دی جائے تو ۱۴ گرام ہے۔ اس میں تھوڑی حرارت ہوتی ہے۔

سورنجان، بوزیدان اور ماہی زہرہ:

یہ وجع المفاصل میں مفید ہیں۔ الگ الگ سکر کے ہمراہ ۸ گرام اور دوسری دواؤں کے ہمراہ پون گرام سے اگرام تک مستعمل ہیں۔ ماہی زہرہ چککنے کی حالت میں مفید ہے۔

افتمیون:

سوداء کو اکھاڑنے کے لئے اس میں زبردست طاقت ہوتی ہے۔ صفراوی مریضوں کو استعمال کرانے سے کرب لاحق ہوتا ہے۔ اور بسا اوقات قے ہو جاتی ہے۔ افسستین کے ہمراہ پلانے سے مانجھ لیا کے بہت سارے مریض صحتیاب ہو چکے ہیں۔ اصلاح کا طریقہ یہ ہے کہ روغن بادام یا روغن بنفشہ میں لت کر دیں۔ مقدار خوراک ۷ گرام سے ۱۴ گرام تک ہے۔

ابرنج:

یہ اسہال لا کر کیڑوں کا اخراج کرتی ہے۔ رطوبتوں کو چوسنے اور جوڑوں سے بلغم کو اکھاڑ دینے کی

خاصیت رکھتی ہے۔

حب النیل:

بدمزہ ہوتی ہے۔ بارہ انگشتی آنت میں رک جاتی ہے۔ تنہا استعمال کرنے سے چوبیس گھنٹوں سے پہلے اسہال نہیں ہوتا۔ سقمونیا کے ہمراہ استعمال اسے نیچے اتارتا اور بہ کثرت لیسدار بلغم کا اخراج ہوتا ہے۔ صفراء بھی خارج کرتی ہے۔ نوجوانوں اور نوجویوں کے فم معدہ پر کبھی اس سے قبض اور سخت مروڑ لاحق ہو جاتا ہے۔ زیادہ استعمال کرنے سے آنتوں کے اندر خراش پیدا ہو جاتی ہے۔ مقدار خوراک ۲ گرام ہے۔ میرے خیال میں اسے مفرد استعمال نہیں کرنا چاہئے۔ سقمونیا کے ذریعہ نیچے اتر کر بلغم اور صفراء کا اخراج نہ کرتی ہوتی تو میں اسے استعمال کرنے کا مشورہ نہ دیتا۔

شحم رمان:

تھوڑا استعمال کرنے سے قبض پیدا کرتی ہے۔ ساڑھے ۸ گرام استعمال سے اسہال آتا ہے۔ اصلاح کے لئے اس میں ۷ گرام اسپغول شامل کرتے ہیں گوکہ اسپغول کے اندر قبضیت ہوتی ہے۔

سنا حرمی:

حار یا بس اور تھوڑی اس میں حرارت ہوتی ہے۔ بدمزہ ہوتی ہے۔ معدہ میں رک جاتی ہے۔ صفراء اور سوداء کا اخراج کرتی ہے۔ قلب کو طاقت بخشی ہے۔ جو شانندہ کا استعمال سفوف کے مقابلہ میں زیادہ موزوں ہے۔ اس کا عصارہ دوسری دواؤں کے ساتھ شامل کیا جاتا ہے۔ مقدار خوراک ۷ گرام اور جو شانندہ میں ۳۵ گرام ہے۔

لبلاب:

نرمی سے صفراء کا اخراج کرتی ہے۔ بشرطیکہ ٹھنڈی ہو جانے کے بعد اس میں شکر ملائی جائے۔ خیار شہز کا اضافہ کر لینے سے طاقت بڑھ جاتی ہے۔ جوش نہ دینا لازم ہے تاکہ اس کی لسی ٹوٹنے نہ پائے۔ مقدار خوراک ۲۶۶ گرام سے ۴۰۰ گرام تک ہے۔

شاہترہ:

نرمی سے صفراء کا اخراج کرتی ہے۔ بخور اور حرب میں مفید ہے۔ بشرطیکہ اس کا پانی جوش نہ دیا گیا ہو اور اس میں ۳۵ گرام سکر ملائی گئی ہو۔ خشک کر کے جو شانندہ ہللیہ میں شامل کر لی جائے تو صفراء کا

اخراج نہایت سختی سے کرتی ہے۔ مقدار خوراک ۲۰۰ گرام سے ۲۶۶ گرام تک اور خشک حالت میں ۳۵ گرام ہے۔

قالی:

اس کو نچوڑ کر آگ پر جوش دیئے بغیر پینے سے زرد آب کا اخراج ہوتا ہے۔ مقدار خوراک ۲۶۶ گرام ہمراہ سکر عشر یا سکر سرخ ۳۵ گرام نہایت مؤثر دوا ہے۔ (ابو جریج)
سکر عشر کے ہمراہ قالی استقاء میں مفید ہے۔ (مؤلف)

بنفشہ:

بد مزہ ہوتا ہے۔ معدہ کے اندر پھول کر کرب پیدا کرتا ہے، بالخصوص جبکہ بخار ہو۔ جو شانہ کا پانی استعمال کرنا طبیعت کے لئے آسان ہے۔ یہ سیڑ کی تلپین کرتا اور طبیعت کو کشادگی کے ساتھ کھول دیتا ہے۔ آلو بخار او غیرہ اور تمر ہندی کے ساتھ استعمال کرنے سے تیزی سے نیچے اترتا ہے۔ مقدار خوراک ساڑھے ۱۰ گرام ہے اور جو شانہ میں ساڑھے ۲۴ گرام۔

انزروت:

تیسرے درجہ میں بارد ہے۔ بلغم غلیظ جو گھٹنوں، کولہوں اور جوڑوں کے اندر جمع ہو جاتا ہے کا اخراج کرتی ہے۔ اس سے بلغم کا اخراج کچھ صفراء کے ساتھ نہایت تیزی سے ہوتا ہے۔ جسم سے امراض کو خارج کرنے میں دیگر ادویات کی معاون ہوتی ہے۔ تیز ہوتی ہے، چنانچہ سوراخ کردیتی ہے۔ آنتوں سے سختی کے ساتھ چپک جاتی ہے۔ اسلئے ان کے اندر سوراخ ہو جاتا ہے۔ اصلاح کا طریقہ یہ ہے کہ سفید انزروت روغن اخروٹ میں پیس لیں۔ مقدار خوراک ۷ گرام ہے اور دیگر ادویات کے ہمراہ ۲ گرام۔ (ابو جریج)

صبر:

صبر سدوں کو کھولتی اور یہ قان کو دور کرتی ہے۔ سر اور معدہ کا تنقیہ کرتی ہے۔ مقعد کے لئے مضر ہے۔ اصلاح اس طرح ہوتی ہے کہ اس میں ہم وزن مصطلی شامل کر لیں یا آب افادیہ سے اسے دھولیں۔ بحق اچھی طرح کریں تاکہ چپک سکے۔ اس طرح تنقیہ کی صلاحیت بڑھ جاتی ہے۔ مقدار خوراک ۲ گرام، ساڑھے ۳ گرام سے ۷ گرام تک ہے۔

سقمونیا:

یہ صفراء کی مسہل ہے۔ معدہ اور جگر کے لئے مضر ہے۔ بھوک زائل کر دیتی ہے۔ غم اور ابکائی پیدا کرتی ہے۔ اصلاح کا طریقہ یہ ہے کہ انیسون، دو قو، تھم، کتاں، نانخواہ کے ساتھ ملا کر کسی سیب یا بہی میں روغن بادام کے ہمراہ بھون لیں۔ حق اچھی طرح نہیں کرتے۔ تاکہ معدہ کے ساتھ سختی سے چپک نہ سکے مقدار خوراک ۷۵۰ ملی گرام سے، اگر ۵۰۰ ملی گرام تک ہے۔

شحم حنظل:

مروڑ اور کچھ امعاء پیدا کرتی ہے۔ اصلاح کیترا کے ذریعہ ہوتی ہے۔ عمدہ طور پر حق نہیں کرتے تاکہ آنتوں سے چپک نہ سکے۔ لیسدار بلغم کا اخراج اس کی خاصیت ہے۔ مقدار خوراک ۷۵۰ ملی گرام سے ۲ گرام ۲۵۰ ملی گرام تک ہے۔

افتیون:

سوداء کا مسہل ہے۔ غم، پیاس اور معدہ و نفم معدہ کے اندر خشکی پیدا کرتی ہے کیونکہ یہ شدید طور پر خشک ہوتی ہے۔ روغن بادام شیریں کے ذریعہ اصلاح ہوگی۔ لب نکالنے کے لئے اسے اچھی طرح حق نہیں کرتے۔ مقدار خوراک ۷ گرام سے ۱۴ گرام تک ہے۔

فر بیون:

لیسدار بلغم جو کولہے، پشت اور جوڑوں میں پیدا ہو جاتا ہے، کا اخراج اس کی خاصیت ہے۔ غم، کرب اور خشکی پیدا کرتی ہے۔ مقل یہود کے ساتھ شامل کر کے اچھی طرح حق کرنے، پھر اس کے بعد سنبل، دار چینی، سلینجہ وغیرہ افادیہ کے شامل کرنے اور روغن گل میں لت پت کرنے سے اصلاح ہوتی ہے۔ مقدار خوراک ۵۰۰ ملی گرام سے لیکر اگر ۱۴ گرام تک ہے۔

غار یقون:

بلغم اس سے خارج ہوتا ہے۔ لب کے اوپر مطبوع چھڑک دینے سے اصلاح ہو جاتی ہے۔ مقدار خوراک ساڑھے ۳ گرام سے ساڑھے ۴ گرام تک ہے۔

خریق سیاہ:

بلغم اور سوداء کا اخراج کرتی ہے۔

بسانج:

سوداء اور بلغم کا اخراج اس کی خاصیت ہے۔ مقدار خوراک ۱۴ گرام ہے۔

حب النیل:

یہ بلغم کا اخراج کرتا ہے۔ اچھی طرح حق کر کے روغن بادام شیریں میں لت کر لیں۔ مقدار خوراک ۹ گرام سے لیکر ڈھائی گرام تک ہے۔

ایر سا:

زرد آب، صفراء اور بلغم خارج کرتا ہے۔ اور جگر کے سدوں کو کھولتا ہے۔ مکر ب ہے۔ مقدار خوراک ۹ گرام سے لیکر ۱۸ گرام تک ہے۔

قشاء الحمار:

زور آب اور بلغم کا اخراج معدہ کو کوئی تکلیف پہنچائے بغیر اس کی خاصیت ہے۔ مقدار خوراک ۴ گرام سے لیکر ۸ گرام ہے۔

مازریون:

زرد آب اور بلغم کا اخراج اس کی خاصیت ہے۔ افسستین میں شامل کر دینے سے اصلاح ہو جاتی ہے۔ مقدار خوراک غیر مطبوخ ۲۵۰ ملی گرام، مطبوخ ۵۰ ملی گرام سے لیکر ۲۵۰ ملی گرام تک۔ (ابن ماسویہ)

یہ غلط ہے۔ (مؤلف)

اشق:

جوڑوں سے لیسدار خام بلغم کا اخراج اس کی خاصیت ہے۔ اس کی مقدار خوراک کسی جو شانہ میں بھگو لینے کے بعد ساڑھے ۴ گرام ہے۔ جاؤ شیر اشق کے مانند ہے۔ اس کی مقدار خوراک اسی کے برابر ہے۔

مقل:

سکینج: سحج الماء سے ادویات کو روکتی اور لیسدار غلیظہ بلغم کا اخراج کرتی ہے۔ مقدار خوراک ۷ گرام ہے۔

یہ قونج میں مفید اور کولہے اور جوڑوں سے بلغم کا اخراج کرتی ہے۔ مقدار خوراک اشق کے مانند ہے۔ کسی مطبوخ میں خیساندہ کریں۔

انزروت:

لیسدار بلغم کا اخراج کرتی ہے۔ مقدار خوراک ساڑھے ۳ گرام ہے۔

قنطور یون:

لیسدار بلغم اور سوداء کا خاصکر کولہوں سے اخراج اس کی خاصیت ہے۔ مقدار خوراک ۶۸ گرام بطور جو شانده۔ ۱۰۲ گرام ہمراہ شیرج حقنہ کے طور پر مستعمل ہے۔

ہلیلہ زرد:

صفراء کا مسہل ہے۔ ہلیلہ سیاہ سوداء کا مسہل ہے۔

شاہترہ:

اسہال اور بول کے ذریعہ خون کا تنقیہ کرتی ہے کیونکہ اس سے صفراء محترقہ کا اخراج ہوا کرتا ہے۔

خیار شنبہ:

صفراء کا مسہل ہے صفراء کی حدت کو توڑتی ہے اور خارش کا ازالہ کرتی ہے۔ آلو بخارا کا بھی یہی اثر ہے۔

ترنجبین:

یہ نرمی سے صفراء کا اخراج کرتی ہے۔

بنفشہ:

یہ صفراء کا مسہل ہے۔

لبلا ب:

یہ صفراء کا مسہل ہے۔ اس کا پانی جوش نہ دیں، اس سے اثر جاتا رہتا ہے۔ سکر سرخ اور فانیڈ کے ہمراہ دی جاتی ہے۔

قرطم:

بلغم کا مسہل ہے۔ لب قرطم ۷۰ گرام پر ۲۰۰ گرام کھولتا ہو پانی انڈیلیں اور مل کر صاف کر لیں۔ اس پر سکر سرخ ۳۵ گرام، فانیڈ ۷۰ گرام کے ہمراہ ڈالیں۔

گاؤزباں:

صفراء کا مسہل ہے۔ تھج امعاء میں مفید ہے۔ مقدار خوراک ۳۵ گرام ہمراہ سکر ہے۔

شحم انار:

صفراء کا مسہل ہے۔ مقدار خوراک ۲۰۰ گرام ہمراہ ۳۵ گرام سکر سلیمانی۔ یہ ترش و شیریں ہوتی ہے۔

آب خیار:

سکر کے ہمراہ صفراء کا مسہل ہے۔

اکثوث:

یہ مسہل صفراء اور مدربول ہے۔ بلغم قطعاً خارج نہیں کرتی۔ مقدار خوراک ۳۵ گرام ہے۔

قاقلی:

یہ نرمی سے پانی کا اخراج کرتی ہے۔ مقدار خوراک ۳۳ گرام سے ۲۶۶ گرام تک، نچوڑی ہوئی اور جوش دیئے بغیر ہے۔

نمک کی تمام قسمیں اور نمکین پانی سب بلغم خارج اور ادویات کے اثرات کو تیز کرتی ہیں۔ سب سے زیادہ طاقتور نمک نفطی اور سب سے عمدہ نمک ورائی ہوتا ہے۔ بورہ اور نمک بری بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ اس کا حقہ دینے پر وجع الورك میں فائدہ ہوتا ہے۔

دوا لینے سے دو دن پہلے اور اس کے دو دن بعد تک مریض پر ہیز کرے۔ غذا زیادہ نہ لے۔ جہاں تک ہو سکے غذا لطیف استعمال کرے کیونکہ معدہ کمزور ہو جاتا ہے۔ اسہال طاقتور ہو تو زیر بارج، نار بارج

اور ساقی اغذیہ جیسی طاقتور غذا میں لے جن سے معدہ کو طاقت پہنچتی ہے۔ گولیاں نیم گرم پانی سے استعمال کریں۔ جو شانہ پر نیم گرم پانی تب ہی لیں جب دوا کا اثر مکمل ہو جائے۔ ارادہ یہ ہو کہ گولیوں کا اثر سر میں پہنچے تو بڑی استعمال کریں تاکہ معدہ کے اندر دیر تک رک سکیں۔ برعکس ازیں قونج میں استعمال کرنا ہو تو چھوٹی استعمال کریں۔ جو چیز قونج سے گدلی شے خارج کرتی ہے وہی معدہ، آنتوں اور صاف رگوں سے خارج کرتی ہے۔ دوا کا اثر سست ہو تو گرم پانی یا پانی اور شہد لیں۔ زیادہ سست ہو تو پانی اور نمک لیں۔ دوا نیچے اتر کر خارج نہ ہو تو فیلہ کا محمول کریں۔ کو تاہی ہو رہی ہو تو مریض کو دوسرے اور تیسرے دن حمام میں داخل کریں اور مداومت اختیار کریں تاکہ جسم سے فضلات خارج ہو جائیں۔ فرط اسہال کے اندیشہ سے دوا پر دوا استعمال نہ کریں۔ متلی ہو رہی ہو تو سیب اور پرانے سرکہ کے ہمراہ پیاز استعمال کریں۔ دونوں پیروں کے نیچے نمک اور روغن کے ذریعہ دلك کریں۔ اس سے دوا کھینچ کر نیچے آجائے گی۔ مروڑ ہو تو گرم پانی کی تکمید کریں اور گرم پانی پلائیں۔ مسلسل آہستگی سے حرکت کرائیں۔ جو مریض دوا قے کر دیتا ہو تو اسے قے کر کر دوا دیں۔ (ابن ماسویہ)

میرے خیال کے مطابق دوا قے کر دینے والے مریض کے لئے طر خون کبیر اس حد تک چہانا مفید ہے کہ منہ سبز ہو جائے۔ اس کے بعد نختوں کی اچھی طرح تکمید کی جائے۔ مریض منہ سے سانس لے اور پھر دوا پیئے۔ منہ کو دھوئے اور جب تک چاہے چہائے۔ اس کے بعد نختے کھولے جائیں۔ دوا کے بعد متلی کے لئے ہاتھوں اور پیروں کو باندھنا، سکون سے رہنا اور حسب میلان کوئی چیز لینا مفید ہے۔ گولیوں کو شہد میں لت کر لیا جاتا ہے۔ کبھی موم اور روغن میں رکھ کر نگل لیا جاتا ہے۔ (مؤلف)

سقمونیا کو سیب یا بہی یا اترج میں بھون لینے کے بعد دیگر ادویات میں شامل کرنا لازم ہے۔ بھونیں نہیں تو اس میں صبر یا گل سرخ یا نمک اور عصارہ بہی یا بعض عطریاتی ادویات شامل کر لیں۔ بو کو خوشبو دار کر لینے کے بعد معدہ اسے قبول کر لے گا اور معدہ کو کوئی مضرت لاحق نہ ہوگی۔ نہ ہی اس کا اثر کم ہوگا۔ خوشبو دار چیزوں میں رب اترج، نعنع اور سداب شامل ہیں۔

حمیات غب اور چوتھیا بخاروں کے شروع میں دی جائے والی حب مسہل کا نسخہ:

شحم خنظل ۶۸ گرام، سقمونیا ۱۰۲ گرام، صبر کبریٰ ۱۳۶ گرام، عصارہ افسنتین ۳۴ گرام، مقل ۷۱ گرام، آب کرنب میں گوندہ کر مٹر کے برابر گولیاں بنالیں اور پلائیں۔ جرب، تقشر جلد، سر کی

حرارت اور آشوب چشم میں مفید ہے۔

مسہل کا نسخہ :

اس سے بدن میں اضطراب پیدا نہیں ہوتا۔

شحم حنظل ۶۸ گرام، صبر ۳۴ گرام، چنے کے برابر گولیاں بنالیں۔ مقدار خوراک برائے حفظان صحت ۳ گولیاں لیں۔ حمام سے نکلنے کے بعد اور برائے تنقیہ گولیاں ہمراہ مری استعمال کریں۔ (حنین) شہرہ، نشاستہ اور سکر کی گولیاں بنالیں اور ماء العسل کے ہمراہ کھانے کے بعد چنے کے برابر تین گولیاں لیں۔ دیگر اوقات میں بقدر ضرورت استعمال کریں۔ اس سے دس یا کم دست آئیں گے اور کسی طرح کا نقصان نہ ہوگا۔ یہ ہماری مجرب ہیں۔ (مؤلف)

مسہل سوداء:

غار یقون ساڑھے ۳ گرام، افتیمون ۱۴ گرام، عرق پودینہ ۳۴ گرام کے ہمراہ لیں۔ میعہ سائلہ سے دست آتے ہیں۔ مقدار خوراک ساڑھے ۷ گرام ہے۔ عکک الانباط بھی اسی طرح مستعمل ہے۔

ماہودانہ:

اس کا بیج چھیل کر ساڑھے ۳ گرام پینے سے شکم اور مقعر کبد کا تنقیہ ہوتا ہے۔ ۷ گرام تخم انجیرہ قبل از طعام یا لب قرطم ۱۴ گرام، یا قاتلہ کبار ساڑھے ۴ گرام ہمراہ آب گرم یا حاشا ساڑھے ۱۳ گرام فضلات کا اخراج کر دیتی ہے۔ قبل از طعام بالائی اور شہد، حب البان مقشر ساڑھے ۳ گرام اور روغن ارنڈ لینے سے معدہ اور شکم کے اندرونی فضلات کا اچھی طرح تنقیہ ہو جاتا ہے۔ (ابن ماسویہ) غذا کے نیچے اتر جانے اور ہضم ہو جانے کے بعد گرم پانی کا استعمال جسم کے تمام راستوں سے فضلات کو براہ بول و براز باہر نکالنے میں معاون ہوتا ہے۔ (ردفس) انجیر، قرطم اور افتیمون سے فضلات کا اخراج ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

مسہل سوداء:

افتیمون ۲۸ گرام، بسفاج ۱۴ گرام، ایارج فیر ۱۴ گرام، ہلیہ سیاہ ۵، ملح نفطی ۷ گرام، سنگ ارمی تین بار دھلا ہوا۔ عرق کاسنی میں گولیاں بنالیں۔ مقدار خوراک ۹ گرام ہے۔ (ابن ماسویہ) سقمونیا قلیل الحرارة اور خربق سفید کثیر الحرارة ہوتی ہے۔ (جالینوس) باقلی کی طرح سقمونیا مفرد کا استعمال کریں۔ (فیلاغر غورس)

سقمونیا عتیق مدربول ہوتی ہے۔ اس سے دست نہیں آتے، سقمونیا عتیق سے اسہال آنے کا کوئی معنی نہیں ہے۔ (مابال)

افتیون، خربق سیاہ، بسفانج، ہلیلہ سیاہ، اسطوخودوس، غاریقون اور حجرار منی سے سوداء کا اخراج ہوتا ہے۔ (ابن سرائیون)

شاحترہ سوداوی خلط کا اخراج کرتی ہے اور اس سے خون صاف ہوتا ہے۔

لعابی خلط کا مسہل:

سکر، تربد ہم وزن۔ مقدار خوراک ساڑھے ۳ گرام سے لیکر ساڑھے ۱۰ گرام تک ہمراہ آب گرم۔ (مؤلف)

ٹیلوں پر اگنے والا شحم حنظل، پانی کے قریب اگنے والے شحم حنظل سے زیادہ طاقتور ہوتا ہے۔ اس کی طاقت دو یا تین سالوں تک باقی رہتی ہے۔ ایسی صورت میں مقدار کے اندر اضافہ کر دینا ضروری ہے۔ تربد کو کوٹ لیں۔ ریشمی کپڑے سے چھانیں نہیں۔ تاکہ خمل معدہ سے چپکنے نہ پائے۔ البتہ معدہ کے لیسدار باغم کے اخراج کے لئے اسے کسی معجون کبیر میں استعمال کرنا ہو تو ریشمی کپڑے سے چھان لیں۔ کوٹنے کے بعد اچھی طرح پیس لیں۔ تاکہ اکھاڑنے کے لئے باغم کے ساتھ چپک جائے۔

شبرم:

تیسرے درجہ کے اول میں گرم خشک ہے۔ اس میں قبضیت اور حدت ہوتی ہے۔ بوا سیر کے مریضوں کے لئے نقصان دہ ہے۔ مازیون کی کیفیت بھی یہی ہوتی ہے۔ اصلاح کر لینے کے بعد مفید ہوتی ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ عمدہ چینی قسم کی لی جائے اور شب و روز دودھ میں بھگو دی جائے۔ دن و رات میں دودھ کو تین بار تبدیل کیا جائے۔ اسے کوٹے بغیر ٹکڑے ٹکڑے کر کے بھگوئیں۔ ایسی صورت میں چاہیں تو مسہل کو اس کے موافق ادویات انیسون، بادیان، زیرہ، تربد اور ہلیلہ میں شامل کریں۔ باغمی سوداوی قولنج غلیظ کا علاج درپیش ہو تو اسے مقل، سنگینج اور اشق میں شامل کریں اور جوز دلب کے مانند گولیاں بنالیں۔ (ابن جریج و اہب)

یہ جڑی کبرہ کے نام سے موسوم ہے۔ (مؤلف)

مازیون شبرم کی طرح ہے۔ مازیون کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ جس پانی کے ذریعہ یہ دوا پائی جائے اسے آگ پر نہیں ہوا میں گرم کریں۔ آگ پر گرم کئے ہوئے پانی سے کرب پیدا ہوگا اور قے ہوگی۔ ہوا میں گرم شدہ پانی بہ آسانی اسہال لائے گا۔ البتہ نہایت بوڑھوں کو جن کے جسم اور

معدے سرد ہو چکے ہوں ایسی دوا دیر میں اثر کرتی ہے۔ لہذا پانی کو اچھی طرح کھولا لیں۔ جب نیم گرم ہو جائے تو اس میں دوا پلائیں۔ نیم گرم حالت میں اس پانی کی مثال ناپختہ ابلے ہوئے پانی کی ہوگی۔ پھر پانی کو جوش دیکر نیم گرم بنالینے سے متلی نہیں آئے گی۔
 زرد آب کے مریضوں کو پانی خارج کرنے والی دواؤں کے ہمراہ چھ گولیاں استعمال کرائیں۔

دند:

اس کی تمام قسمیں تیز گرم ہوتی ہیں۔ روغنیت کے باوجود اس کی حدت پر مجھے حیرت ہے۔ پیٹنے والا اسے ڈھنگ سے نہ پیئے تو مہلک ہوتی ہے۔ اصلاح کا طریقہ ہے کہ بڑی چینی قسم کی ورنہ ہندی لیں۔ شری نہ لیں کہ اس سے کرب اور مروڑ لاحق ہوگا۔ نیز اثر دیر میں ہوگا۔ اوپر کا چھلکا کسی چھری سے چھیل دیں۔ اسے ہونٹوں سے قریب نہ آنے دیں۔ بچ سے توڑنے پر اندر سے ایک باریک زبان برآمد ہوگی، اس کی ٹکیاں بنا کر ملین اشیاء بالخصوص زعفران کے ساتھ شامل کر لیں گے تو دوا کا نقصان دور ہو جائے گا اور اس کا اثر جسم کے دور دراز حصوں تک پہنچے گا۔ مسہل ادویات کے ساتھ اسے ملانا چاہیں تو وہ حسب دلیل ہیں:-

ترید، عصارہ افسنتین، واضح رہے کہ نہایت گرم پانی سے کبھی گولیاں معدہ کے اندر ہی رہ جاتی ہیں اور تحلیل نہیں ہوتیں۔ کیونکہ اپنی حرارت سے وہ معدہ کو خشک کر دیتا ہے۔ لہذا اس سے بچیں۔

قضاء الحمار:

تیسرے درجہ کے آخر میں گرم اور تیسرے ہی درجہ کے آخر میں خشک ہے۔ حنظل سے بہت زیادہ گرم ہوتی ہے۔ جو دوا میں اس سے موافقت رکھتی ہیں وہ دار چینی، سلیجہ، زراوند حرج، انیسون، ختم کرفس کوہی، جاؤ شیر، کسکینج، مقل، ترید، نمک ہندی، حب بلساں، حب النیل۔ یہ دوا خدر اور لقوہ میں مفید ہے۔ مقدار خوراک ۵۰ ملی گرام۔ معجونوں میں شامل کریں تو اس کی حدت اور طاقت کو توڑیں نہیں۔

ماہودانہ:

اسے جوش دیکر کھانے سے زرد آب خارج ہو جاتا ہے۔ عصارہ اور دودھ کے استعمال سے دست اور قے ہوگی۔ تیوے کا دودھ اثر میں اس کے پتوں سے زیادہ تیز ہوتا ہے۔ اس سے بدن پر چھالے پڑ جاتے ہیں۔ ۷۰ گرام لینے سے بلفم، اخلاط غلیظہ اور صفراء کا اخراج ہوتا ہے۔

لبن السمعه:

یہ صفراء اور بلغم کا اخراج زوردار طریقہ پر کرتا ہے پیٹ اور حقنہ کرنے میں یہ لب قرطم کی طرح ہوتا ہے۔

شیر لاغیہ:

گل سرخ، رب السوس، غافث اور صبر کے ذریعہ بھی اس کی اصلاح ہوتی ہے۔ ان دواؤں کے ساتھ استعمال کرنے سے چوتھیا بخاروں میں فائدہ ہوتا ہے۔ اور مزاج بگڑتا بھی نہیں ہے۔ باقی اسے اور دیگر دودھارے پودوں کے دودھ غیر اصلاح شدہ حالت میں استعمال کرنے سے بالعموم مزاج بگڑ جاتا ہے۔

ہلیلہ کابلی:

سوداء کا اخراج اس کی خاصیت ہے۔ صفراء پر بھی اثر کرتا ہے مگر کم کرتا ہے۔ ہلیلہ ہندی اس کے قریب تر ہے۔ مگر زیادہ طاقتور ہوتا ہے۔

ترنجبین:

یہ سکر سے زیادہ جالی اور مسہل ہوتی ہے۔ تیز بخاروں کا التهاب رفع کرتی، پیاس بجھاتی اور سکر کے ہمراہ نرمی سے اسہال لاتی ہے۔ یہ من کی ایک قسم ہے۔ اس سے سینہ کے اندر تلخین پیدا ہوتی ہے۔

ہلیلہ زرد:

اس کو سکریاروغن بادام شیریں کے ہمراہ استعمال کرنے سے اسہال آتے ہیں۔ بایں طور ہلیلہ کابلی کی مقدار خوراک ۴ گرام مگر بطور جو شانہ ساڑھے ۵۲ گرام ہے یہی مقدار ہلیلہ زرد کی بھی ہے۔ ان سے اسہال کے بعد خشکی پیدا ہو جاتی ہے۔ مگر بطور جو شانہ ساڑھے ۵۲ گرام ہے، یہی مقدار ہلیلہ زرد کی بھی ہے۔ ان سے اسہال کے بعد طبیعت میں خشکی پیدا ہو جاتی ہے۔

سورنجان:

یہ تیسرے درجہ میں گرم ہے۔ نفرس، خدر درد مفاصل کو تسکین دینا اس کی خاصیت ہے۔ بوزیدرن اور ماہی زہرہ کی بھی یہی خاصیت ہے، سورنجان سفید استعمال کریں سورنجان سرخ و سیاہ دونوں بیحد مضر ہوتے ہیں۔

افتمیون:

دوسرے درجہ میں گرم اور پہلے درجے میں خشک ہے۔

افسننتین:

یہ مسہل ہے، عصا رہ اور زیادہ طاقتور مسہل ہوتا ہے۔ اس سے سوداء اور صفراء خارج ہو جاتے ہیں۔

شخار منی، جعدہ اور دیگر تمام شخ سے بخار نکل جاتے ہیں۔ (ابو جریج)

حب النیل:

پہلے درجہ میں سرد خشک ہوتی ہے۔ (خوز)

بارد مسہل ادویات حسب ذیل ہیں:-

انزروت، حب النیل، بنفشہ سب کی سب سکوڑتی ہیں۔

انزروت کے ساتھ شامل کی جانے والی دوائیں حسب ذیل ہیں:-

سکینج، منقل، مانخواہ وغیرہ۔

آب خیار اور آب قتاء نچوڑ کر سکر کے ساتھ استعمال کرنے سے دست آتے ہیں۔ مقدار

خوراک ۱۳۶ گرام سکر کے ہمراہ طبیعت میں بیحد بندش ہو تو استعمال نہ کریں کیونکہ اس کا اثر اس حد

تک نہیں ہوتا کہ طبیعت کو تحلیل کر سکے لہذا کرب پیدا ہو گا اور قے ہو گی۔ التہابی بخاروں میں مفید

ہے، پیاس کو تسکین دیتا ہے۔ آب کدو، جلاب اور سکر کے ساتھ استعمال کرنے سے شکم نرم ہوتا ہے

اور پیاس میں سکون ہوتا ہے مقدار خوراک ۲۰۰ گرام ہے۔

اشق:

اشق مسہل ادویات کو طبیعت پر سخت بوجھ بننے سے روکتی ہے نیز غلیظ اور لیسدار بلغم کا اخراج

کرتی ہے۔

سکینج:

سکینج سے اس بلغم کا اخراج ہوتا ہے جو مفاصل اور کولے کے اندر رکھا ہوتا ہے۔ ترمی سے شکم کی

تلمین، گرم مسہلات کی اصلاح اور انہیں طبیعت پر بارگراں بننے سے روکتی ہے۔

جاؤ شیر:

جاؤ شیر اسہال لاتی ہے۔ (ابو جریج راہب)

خریق سیاہ:

بلغم اور سوداء کا اخراج خریق سیاہ کی خاصیت ہے۔ خریق سفید کی اصلاح کا جو طریقہ ہے وہی اس کا بھی ہے جس کا ذکر باب القئے میں آچکا ہے۔ یہ اس باب میں سفید کے مقابلہ میں زیادہ کمزور ہوتی ہے۔ (ابن ماسویہ)

کیونکہ یہ مسہل اور سفید مقئی ہوتی ہے۔ (مؤلف)

مقئی ادویات:

مقئی ادویات، مسہل ادویات کی جنس ہے۔ البتہ طاقت میں ان سے بڑھ کر ہوتی ہیں۔ مقدار خوراک ڈھائی گرام سے ساڑھے ۴ گرام تک ہے۔ (جالینوس)

بلغم اور سوداء کا اسہال بسفانج کی خاصیت ہے۔ مفرد استعمال کرنے کی صورت میں ماء الشحیر، آب چقندر مطبوخ، یا ماء العسل میں جوش دیں۔ اس کے بعد استعمال کریں جوش دی جانے والی ادویات کے ہمراہ شامل کرنا چاہیں تو اصلاح کی ضرورت نہیں ہوتی۔ (ابن ماسویہ)

بسفانج:

خلط سوداوی کے غلبہ میں مریض ایک ہفتہ تک ایسی بخنی استعمال کرے جس کے اندر بسفانج ابالی گئی ہو۔ مریض شور بالے۔ اس سے سوداء کا اخراج ہوگا۔ بہتر یہ ہے کہ بوڑھے مرغ یا چھوٹی چڑیوں (چکاوک وغیرہ) کے اندر نمک بھر کر پانی، اور تیل میں جوش دیں پھر اس کے اندر بسفانج ابال لیں۔ مرغ کے مصالحہ جات پے ہوئے تقریباً ساڑھے ۴ گرام اس کے اندر ڈالیں۔ مقدار خوراک بسفانج غیر مطبوخ ۷ گرام اور مطبوخ ساڑھے ۷ گرام ہے۔ (مؤلف)

ایر سا:

ایر سادوں کو کھولنے و تقویت جگر میں عمدہ اثر رکھتی ہے۔ پانی اور جو شانہ شہد کے ساتھ مستعمل ہے۔ مقدار خوراک ۹ گرام سے لیکر ۱۸ گرام تک ہے جبکہ دیگر ادویات کے ساتھ جوش دی گئی ہو، تنہا ساڑھے ۳ گرام سے لیکر ۷ گرام تک ماء العسل کے ہمراہ اس کی خوراک ہے۔

قضاء الحمار:

قضاء الحمار کی اصلاح ماء العسل یا عصارۂ عنب سے ہوتی ہے۔ مقدار خوراک ۷۵۰ ملی گرام سے لیکر ۵۰۰ گرام تک ہمراہ نشاستہ گندم ہے۔

مازریون:

مازریون کا زیادہ تر اثر زرد آب اور بلغم کے اخراج پر ہوتا ہے۔ بشرطیکہ افسنتین کے ساتھ شامل کر کے گولیاں بنالی جائیں۔ استعمال یوں بھی ہوتی ہے کہ ۳۴ گرام لے کر ۴۰۰ گرام پانی میں جوش دیں حتیٰ کہ سرخ ہو جائے پھر صاف کر کے ۳۴ گرام روغن بادام شیریں اور پھر جوش دیں حتیٰ کہ پانی زائل ہو جائے۔ بعد ازاں روغن ساڑھے ۱۰ گرام سے لیکر ساڑھے ۷۰ گرام تک استعمال کریں۔ تنہا استعمال کرنے کی صورت میں مقدار خوراک ۱۲۵۰ ملی گرام ہم وزن افسنتین کے ہمراہ۔

اشق:

عرق النساء، نقرس، وجع المفاصل، درد کمر، اور کولہوں کے درد میں مفید ہونا اشق کی خاصیت ہے۔ جاؤ شیر کی اصلاح کا طریقہ وہی ہے جو اشق کا ہے۔ کسی جو شاندر میں بھگو لینے کے بعد اس کی مقدار خوراک سوادو گرام سے ساڑھے ۴ گرام تک ہے۔

مقل:

مقل، مسہل ادویات لینے کے بعد بواسیر کی محافظ ہوتی ہے۔ اندرون و بیرون جسم ورم میں مفید ہے۔ بشرطیکہ کسی شیریں جو شاندر میں شامل کر کے ضما کی جائے۔ مقدار خوراک ساڑھے ۳ گرام سے ۷۰ گرام تک ہے۔ دیگر ادویات کے ساتھ ۲ گرام سے ساڑھے ۳ گرام تک ہے۔

سکینج:

سکینج، قونج، آنتوں کی ریاح، پشت اور کولہ کے دردوں میں مفید ہے۔ لیسدار بلغم کا اخراج کرتی ہے۔ مقدار خوراک ساڑھے ۳ گرام سے ساڑھے ۴ گرام کے درمیان ہے۔ کسی جو شاندر یا ماء العسل یا ماء الحلبہ میں بھگوئیں۔ دیگر ادویات کے ہمراہ وزن ۲ گرام ہو۔

انزروت:

انزروت، پھوڑوں کو مندل کرتی ہے۔ مقدار خوراک ۲ گرام سے لیکر ساڑھے ۳ گرام تک ہے۔ دیگر ادویات کے ہمراہ لیں تنہا استعمال نہ کی جائے۔ کسی جو شانہ کے اندر بھگوئیں۔

قنطریون:

قنطریون دردی جیسے صفراء کا اخراج کرتی ہے۔ براہ دہن یا حقنہ کے استعمال سے کوہے کی حالت میں مفید ہے۔ جو دوا بھی مزہ میں تلخ ہوتی ہے وہ زیادہ مؤثر ہوتی ہے۔ جو شانہ کی مقدار خوراک ۶۸ گرام ہے۔ حقنہ کے لئے ۱۰۲ گرام شیرج کے ہمراہ۔ تمام صمغیات جن کا تذکرہ ہو چکا ہے۔ انزروت کے علاوہ سب کے ذریعہ حقنہ کیا جاتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

انزروت اپنی خاصیت سے امعاء کے اندر سخت خراش پیدا کرتی ہے۔ (مؤلف)

حلیہ زرد صفراء کا اخراج اور معدہ کی دباغت کرتا ہے۔ مقدار خوراک ۷ سے ۱۰ عدد تک ہے۔ حلیہ سیاہ کی خاصیت یہ ہے کہ اس سے معدہ کو طاقت پہنچتی ہے اور سوداء کا اخراج ہوتا ہے۔ مقدار خوراک ۵ سے ۱۵ عدد تک، بھگو کر اسی طرح حلیہ کابلی بھی استعمال ہوتا ہے۔ مگر اخراج فضلات میں نسبت کمزور ہوتا ہے۔ معدہ کے لئے مفید ہے۔

شاہترہ:

مقدار خوراک ۵ سے ۱۰ تک تنہا ہے۔ ۳ سے ۷ تک عصارہ استعمال کرنا ہو تو جوش نہ دیں۔ مقدار خوراک ۳۶ گرام سے ۷۲ گرام تک۔

خیارشمبر:

مقدار خوراک ۵ سے ۱۰ تک۔

آلو بخارا اور تمر ہندی:

یہ صفراء کا اخراج اور اس کی حدت کو توڑ دیتے ہیں اور قے و پیاس کو زائل کر دینا ان کی خاصیت ہے۔ مقدار خوراک ۷۰ گرام ہے۔

بنفشہ:

بنفشہ کی خاصیت یہ ہے کہ معدہ اور امعاء کے صفراء کا اخراج کرتا ہے۔ امعاء کے التہاب اور درد

سر اور بچوں کے خناق میں مفید ہے۔ مقدار خوراک ساڑھے ۱۰ گرام سے ساڑھے ۲۲ گرام تک بطور جو شاندہ۔

ترنجبین:

ترنجبین صفراء کا تھوڑا اخراج کرتی ہے۔ مقدار خوراک ۷۰ گرام۔

لبلاب:

اس کی مقدار خوراک ۱۳۳ گرام ہے۔ فایز و سکر سرخ ۳۵ گرام کے ہمراہ۔

گاؤزبان:

گاؤزبان گل ارمنی کے ہمراہ لیں۔ مقدار خوراک ساڑھے ۱۰ گرام سے ساڑھے ۷۰ گرام تک ہمراہ سکر سلیمانی۔

پرسیاوشان:

یہ معدہ امعاء سے صفراء کا اخراج اور اس کی حدت کو بجھاتی ہے۔ سینہ کے اندر تلخین پیدا کرتی ہے۔ مقدار خوراک ۲۰۰ گرام، ہمراہ سکر ۳۵ گرام۔

اکٹوٹ:

اکٹوٹ صفراء کا اخراج اور معدہ کی دباغت کرتی ہے۔ رگوں کے اندر پیدا شدہ سدوں کو کھولتی ہے۔ اثر افسنتین کے مانند بلکہ اس سے کم تر ہے۔ مقدار خوراک ۲۰۰ گرام کھولتی ہوئی۔ ٹھنڈی حالت میں سکر سلیمانی ۳۵ گرام کے ہمراہ۔

دودھارے پودے مسہل مگر مزاج کو بگاڑ دینے والے ہوتے ہیں۔ لہذا انہیں ترک کر دینا بہتر ہے۔ مری سے لیسدار بلغم خارج ہوتا ہے۔ حقنہ کرنے پر قونج اور کولہے کے درد میں مفید ہے۔ نمکین مچھلی کے پانی کا بھی یہی اثر ہے۔ (ابن ماسویہ)

حجرار منی یعنی حجر الاچور دزری سے سوداء کا اخراج کرتا ہے۔

مسہل کا نسخہ:

تربدہ ۵ گرام اور نمک ہندی نوش کریں۔ اس کے بعد ٹھنڈا پانی پیئیں۔ پیاس لگنے پر سرد پانی لیں۔ گرم پانی پینے سے اسہال بند ہو جائے گا۔ یہ سوداء کا اخراج کرتا ہے۔

صفراء محترقہ کا اخراج اور یہ قان کو کم کرنے والا مسہل:

سقمونیا اور سکر کو ملا کر کے گولیاں بنالیں۔ مقدار خوراک ساڑھے ۳ گرام ہے۔

بلغم کے لئے حب مسہل:

ترید ساڑھے ۳ گرام، غاریقون ساڑھے ۳ گرام، ایارج فقیرا ۷ گرام، شحم حنظل مدبر اگر اگرام سے ۲ گرام تک، مقدار خوراک ساڑھے ۳ گرام سے ساڑھے ۱۰ گرام تک۔

حب مخرج صفراء:

حلیہ زرد ۷ گرام، صبر ۷ گرام، سقمونیا ۲ گرام، حب النیل ساڑھے ۳ گرام۔ مقدار خوراک ۷ گرام سے ساڑھے ۱۰ گرام تک۔

حب مسہل سوداء:

افقیون ۳، بفسانج ۳، اسطوخودوس ۳، اطریقون دیارج ۷ گرام، خربق سیاہ و جرجار منی۔ مقدار خوراک ساڑھے ۱۰ گرام ہے۔ (کتاب الاغذیہ)

بعض کتابوں میں تحریر ہے کہ مخرج صفراء گولیاں جو شانہ حلیہ زرد و شاہترہ، مخرج سوداء گولیاں جو شانہ افقیون و بفسانج و اسطوخودوس، مخرج بلغم جو شانہ قنطاریون کے ہمراہ پلائیں گے۔ (مؤلف) خربق سیاہ اور اسی طرح افقیون سوداوی خلط کو خارج کرتی ہے۔ دونوں کا زمانہ اخراج ایک ہی ہے۔ افقیون خربق سے زیادہ عمدہ ہوتی ہے کثرت خلط کی وجہ سے مہلک ہوتی ہے۔ مسہل ادویات صبر کے سوا سب معدہ کے لئے خراب ہوتی ہیں۔ لہذا ان کے اندر عطریاتی ادویات کو شامل کرنا ضروری ہوتا ہے جو فم معدہ کے لئے مقوی ہوں، بالخصوص جبکہ مریض تپ زدہ ہو۔ (جالینوس)

اس بات نے قرص کلہر خ مسہل سے ہماری دلچسپی اور زیادہ بڑھادی ہے۔ (مؤلف)

نواصیر میں صبر کا مسہل مقل ہے اور حرارت کی موجودگی میں کثیر ہے۔ (ابن سرائیون)

خربق سفید مقلی اور خربق سیاہ مسہل ہے۔ لب قرطم بلغم اور افقیون سوداء کا مسہل ہے۔ (جالینوس)

حب قدس بلغم جذب کرتی ہے۔ شوکہ قصارین، قرطم اور کماذریوس سے پانی جذب ہو کر خارج

ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

کماذریوس اور کمافیطوس کو اسطوخودوس کے ساتھ شامل کرتے ہیں یہ تمام دوائیں مسہل ہوتی

ہیں، مگر جالینوس نے مازیون کے ہمراہ کماذریوس کو جاذب آب دواؤں میں شمار کیا ہے۔ (مؤلف)

صفراء کا اسہال پیش نظر ہو تو یارج فقیر ۱۶ گرام (سولہ غرامی۔ غرامی = ۶ قیراط۔ قیراط = شیعرات) سقمونیا ۵۰۰ ملی گرام لیکر ایک بار پلائیں۔ سقمونیا کا وزن حسب ضرورت کم و بیش کیا جاسکتا ہے۔ (اسکندر)

یہ بیان اس لئے قلم بند کر دیا ہے کہ آج کل کے اطباء اسے ۹ گرام استعمال کرتے ہیں۔ وہ بھی عام طور پر نیز یہ کہ اطباء قدیم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یارج اور سقمونیا اخراج صفراء کے لئے مخصوص ادویات ہیں۔ لہذا یارج ۷ گرام اور سقمونیا ۱ گرام عرق کاسنی کے ہمراہ گولیاں بنالیں اس سے صفراء کا اخراج ہو جائے گا۔ (مؤلف)

حجر ارمنی، خربق سے کمتر نہیں ہے۔ پھر اس میں کوئی خطرہ بھی نہیں ہے۔ البتہ ایسے مغسول نہ کریں گے تو قئے آور ہوگی۔ قئے لانا مقصود نہ ہو تو اسے تین بار دھوئیں۔ ایسی صورت میں قئے آور نہ ہوگی۔ اس کے اندر گرمی پیدا کرنے والی کوئی خراب کیفیت نہیں ہوتی۔ لہذا سوداء جذب کرنے میں بیحد مؤثر ہوتی ہے۔ حجر ارمنی کی مقدار خوارک ۵۔ ۷ گرام اور زیادہ سے زیادہ ۹ گرام ہے۔

مسہل فتلہ:

بنخور مریم، زیرہ، سداب، نظرون، شہد۔ اون کے ایک ٹکڑے میں رکھ کر حمل کریں۔ زور اثر ہے اور ریاہ کو منتشر کرے گا۔

سقمونیا کی اصلاح:

سقمونیا کی اصلاح ضروری ہے تاکہ معدہ کو نقصان نہ پہنچے اسے ایک سیسہ کے ایک برتن میں رکھ کر نمکین کی جائے۔ نمک کے ذریعہ اور جوش دیکر اس کی تدبیر کی جاتی ہے اس کا دوسرا نسخہ صحیح نہیں ہے۔ (اوریبائیس)

تپ زدہ کے لئے جو مسہل ادویات کو ناپسند کرے۔ گائے کا دہی ۶۸ گرام، سقمونیا ۲۵۰ ملی گرام، ۳۴ گرام پودینہ کوہی ۲۰۰ گرام پانی میں جوش دیں حتیٰ کہ پانی ایک تہائی باقی بچے، بطور مشروب استعمال کریں۔ سوداء کا اخراج ہوگا۔ (ابن ماسویہ)

سقمونیا کی اصلاح:

سیسہ کے ایک برتن میں رکھ کر منہ بند کر دیں۔ برتن کے وسط میں سر کہ رکھ کر جوش دیں حتیٰ کہ سر کہ نصف رہ جائے ایک گھنٹہ تک اسے کھانے سے نقصان نہ ہوگا۔ (ماسر جویہ)

اس کی اصلاح سرکہ اور بھی سے ہوتی ہے۔

جوارش کا ایک عمدہ نسخہ:

بھی دانہ سرکہ میں شب و روز ڈبوئیں، پھر نکال کر مقل نصف، حب اللیل مقشر نصف کے ہمراہ کوٹ لیں، پھر جند بید ستر کوٹ کر شامل کر لیں، پھر سرکہ کے اوپر سکر ڈالیں اور جوش دیں حتیٰ کہ اچھی طرح گاڑھا پین آجائے۔ پھر اس کا معجون بنالیں اگر شراب کا ارادہ ہو تو آب بھی ۴۰۰ گرام یا سرکہ شراب خالص اور سکر ۴۰۰ گرام جوش دیں، حتیٰ کہ جلاب کا قوام بن جائے۔ ۴۰۰ گرام میں ساڑھے ۳ گرام سقمونیا شامل کر کے محفوظ کر لیں۔ مقدار خوراک ۳۴ گرام بخاروں میں موزوں ہوگی۔ بہتر یہ ہے کہ یہ شراب سادہ بنائی جائے اور بقدر ضرورت اس کے اندر سقمونیا شامل کریں۔

دیگر:

بھی سرکہ میں بھگو لیں۔ پھر اس کے اندر نصف تک چوب شہرہم ڈالیں پھر سکر محلول بہ عرق گلاب میں گوندہ کر استعمال کریں۔ (مؤلف)

ماء الحبین تیار کرنے کا طریقہ:

یہ صفراء کا اخراج کرتا ہے اور اس خارش میں مفید ہے جو خون کے جلنے سے پیدا ہوتی ہے۔ اسے پینے کا سب سے عمدہ موسم فصل بہار ہے۔ ۲ کلو بکری کا دودھ لیکر گرم کر لیں اور اس میں ساڑھے ۳ گرام پنیر ملکر گاڑھا ہونے تک چھوڑ دیں گاڑھا ہونے کے بعد ایک چھری سے طول و عرض میں لکیر بنا کر اس پر ۷ گرام حلیہ درانی پسا ہوا (مسوق) چھڑکیں۔ پگھل جانے کے بعد لڑکا دیں تاکہ صاف ہو جائے۔ پھر اس میں سکنجبین سکری ۶۸ گرام ڈالکر نرم آنچ پر جوش دیں، اس کا جھاگ اتار کر پانی نکال لیں اور صاف کر لیں اور استعمال کریں۔ مقدار خوراک روزانہ ۶۰۰ گرام ہے۔ یہاں سب سے عمدہ گولی جو استعمال کی جائے وہ حسب ذیل ہے۔

حب کا نسخہ:

حلیہ زردے گرام، لیارج نصف، سقمونیا ۵۰۰ ملی گرام۔ یہ ایک خوراک ہے (سابور)

حب کا نسخہ:

یہ مختلف خلطوں کا اخراج کرتی ہے۔

صبر ۷ گرام، غاریقون نصف، شحم حنظل ربع، سقمونیا ۵۰۰ ملی گرام، مقل اگرام حل کر کے اس میں ادویات کو گوندہ لیں۔

نملہ کی مریضہ کو مسہل صفراء کی ضرورت ہوتی ہے تو ماء الحین میں سقمونیا شامل کر دیتا ہوں، چنانچہ مریضہ صفراء سے پاک و صاف ہو جاتی ہے۔ (جالینوس)

میرا تجربہ یہ ہے کہ ماء الحین صفراء کا اخراج کرتا اور حدت جگر کو زائل کر دیتا ہے۔ (مؤلف)
ترش غذا میں معدہ کے اندر کسی خلط سے ملتی ہیں تو انہیں توڑ کر خارج کر دیتی ہیں اور وہ ملکر قے پیدا کرتی ہیں تو جس شکم ہو جاتا ہے۔ اسی لئے سکنجبین اور آب انار ترش دونوں کبھی ملیں ہوتے ہیں اور کبھی حابس۔ (حنین)

سوداء کے لئے طاقتور جو شانده:

حلیہ سیاہ ساڑھے ۵۲ گرام، حلیہ کابلی ۱۰، سناء شاحترہ ۷، اسطوخودوس ۴، بسفانج ۷، تربد محلوک ۷، سازج ہندی ۳، حتم فلفلسک و حتم بادرنجبویہ ساڑھے ۳ گرام افتیمون تازہ ۱۶۰۰ گرام پانی میں جوش دیں حتیٰ کہ ۶۰۰ گرام پانی رہ جائے۔ پھر آگ سے اتار کر اس پر افتیمون چھڑک دیں اور دو تہائی رات تک اسی طرح باقی رکھیں پھر صاف کر کے ۳۴۰ گرام لے لیں پھر ۲ گرام یارج، نصف غاریقون، اگرام نمک، حجر لاجورد سے بار بار دھولیا گیا ہو ورنہ قے کی تحریک نہ ہوگی، اگرام کوٹ چھان کر رات میں استعمال کریں۔ (حنین)

خلط سوداء کے اخراج کے لئے طاقتور معجون:

افتیمون نصف، بسفانج نصف، اسطوخودوس نصف، تربد نصف، غاریقون نصف، نمک ہندی نصف، شحم حنظل پوندہ، حجر لاجورد مغسول اگرام، حب شبرم ۵۰۰ ملی گرام، خربق سیاہ پوندہ۔ کوٹ کر بطور مشروب استعمال کریں یہ سب یکجا ایک خوراک میں لیں۔

حجر ارمنی لاجورد کا وہ حصہ ہے جو اندر اتر کرتا ہے۔ (قراہاد بن کبیر)

شربت و درد چار بار گل سرخ ۲ کلو، ۱۲ کلو کھولتے ہوئے پانی میں ڈالکر برتن کا منہ بند کر دیں اور شب و روز چھوڑ دیں پھر گلاب کو اچھی طرح ملکر صاف کر لیں اور ملی ہوئی پتیوں کو نچوڑ کر پتیلی کے اندر پانی میں رکھ کر کھولائیں پھر ۲ کلو دوسرے پانی پر گلاب کی پتیاں ڈالکر اسی طرح چار بار ایسا ہی کریں۔ اس طرح پانی ۳ کلو ۸ سو گرام رہ جائے تو اس پر اسی کے ہم وزن شکر ڈال کر جوش دیں حتیٰ کہ دو شاپ (انگور یا چھوٹے گاڑھ پانی) کا سا گاڑھاپن آجائے۔ مقدار خوراک ۱۳۶ گرام آب سرد کے

ہمراہ لیں۔ گنے کے رس، آب آلو بخارا اور آب تمر ہندی ملا کر لیں۔ اس کے ساتھ تریبہ اور سقمونیا شامل کر لیں۔ استعمال وہاں کریں جہاں حدت اور پیاس ہو۔

۲ کلو ۴۰۰ گرام خالص پانی اور عرق گلاب ۴۰۰ گرام، میں ۴۰۰ گرام تریبہ جوش دیں حتیٰ کہ ۸۰۰ گرام پانی رہ جائے۔ پھر اس میں ۴۰۰ گرام سکر اور ۷ گرام سقمونیا ڈالیں۔ مقدار خوراک ۶۸ گرام ہے۔

شراب بارد مسہل۔ برسام کے لئے موزوں ہے:

آلو بخارا قوی ۳۰ عدد، تمر ہندی ۱۰۵ گرام، بنفشہ خشک ۷۰ گرام، تریبہ ۳۵ گرام ۴ کلو پانی کے اندر جوش دیں حتیٰ کہ پانی ۸۰۰ گرام رہ جائے پھر اسے صاف کر کے اس میں ترنجبین اور طبرزد ڈال کر ملا لیں اور ۷ گرام سقمونیا اس کے اندر حل کریں۔ سینہ کے اندر کھر دراپن ہو تو تمر ہندی نکال کر اصل السوس کا اضافہ کریں۔ پیاس غالب ہو اور متلی بھی ہو، اور سینہ کے اندر کھر دراپن بھی نہ ہو تو ایسا نہ کریں۔ کبھی اس کے اندر گنے کے رس کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ (ساہر)

دواء مسہل کے اندر حدت اور واضح طور پر حرارت موجود ہوتی ہے واضح طور پر نہ ہو تو کچھ ہلکے طور پر حرارت ضرور ہوتی ہے۔ (جالینوس)

صبر اور روخ کا استعمال اچھی طرح کیا ہے۔ مگر ان سے اسہال ہلکے ہی آئے۔

اخراجات فضلات کے لئے مسہل کا نسخہ:

انجیر تخم انجرہ کے ہمراہ کوٹ کر لیں۔ (ابن ماسویہ)

طاقتور مسہل:

قدس اچھی طرح کوٹ لیں۔ پھر اسے گرم پانی میں ڈبو کر تین دن تک چھوڑ دیں پھر اسے صاف کر لیں حتیٰ کہ پانی کے اندر حدت نہ رہ جائے پھر اس پانی کے اندر انجیر اچھی طرح سیر کریں اور رابطہ کو محفوظ رکھیں بعد ازاں شیرج یا روغن گل میں مل کر استعمال کرائیں۔ (مؤلف)

افستہین سے معدہ کا صفراء خارج ہوتا ہے اور پیشاب کا اور ار صفراء کے ہمراہ ہوتا ہے۔

قنطوریون دقیق سے اعصاب کی لیسندار غلیظ خلط کا اخراج ہوتا ہے، صفراء بھی خارج ہوتا ہے۔

بخور مریم کا اثر بھی قنطوریون جیسا ہے۔ مراق پر اس کا طلاء کرنے سے اسہال آتا ہے۔ (جالینوس)

ماء الحیون پانی کے ہمراہ مسلسل استعمال کرنے سے حج امعاء ہوتا ہے۔ یہ جذام کے لئے عمدہ ہوا کرتا ہے۔ (اطہور سفس)

ایر ساڑھے ۳ گرام شہد کے ہمراہ استعمال کرنے سے غلیظ بلغم اور صفراء کا اخراج ہوتا ہے۔

(دیا سقوریدوس)

یہ معدہ کے لئے خراب اور قے کا محرک ہوتا ہے۔ یہی حال سوسن کی تمام اقسام کا ہے۔ (مؤلف)
 میعہ ساٹھ ۲ گرام اور صمغ بطم کے استعمال سے شکم نرم ہوتا ہے اور فضلات خارج ہو جاتے ہیں۔
 نیخ بخور مریم الماء العسل کے ہمراہ پینے سے فقط پانی کا اخراج نہایت قوت سے ہوتا ہے۔ ناف پر اس
 کے اطو بخ سے شکم نرم اور پانی خارج ہوتا ہے۔ مقعد میں حمل کرنے سے اسہال آتا ہے۔ مقدار
 خوراک ۱۴ گرام۔ (دیا سقوریدوس)

صبر کو ادویات کے ساتھ شامل کر لیا جائے تو معدہ پر اس کا نقصان کم ہو جاتا ہے۔ صخر کو بھی کے
 پینے سے سوداء کا اچھی طرح اخراج ہوتا ہے۔

اچوان خشک حالت میں کجبین اور نمک کے ہمراہ پینا اسی طرح رہے جس طرح افتیمون کا ہے۔
 (دیا سقوریدوس)

مراد میرے خیال میں افتیمون کی مقدار خوراک ہے۔ (مؤلف)

اس سے بلغم اور سوداء خارج ہوتے ہیں اور ربوہ و سوسہ میں مفید ہے۔ (مؤلف)

کندی کا مجرب نسخہ:

افتیمون ساڑھے ۲۴ گرام۔ کجبین میں گوندہ کر بطور مشروب لیں۔ اس سے سوداوی خلط کے
 چند دست آجائیں گے۔ (مؤلف)

افتیمون، شہد، تھوڑے نمک، تھوڑے تربد اور سفانج کے ہمراہ لینے سے بلغم اور سوداء کا اخراج اور
 نفخ و ربوہ کا ازالہ ہوگا۔ مقدار خوراک ساڑھے ۱۳ گرام ہے۔ (دیا سقوریدوس)

صمغ حبہ صفراء جوڑہ کی طرح پینے سے اذیت کے بغیر شکم نرم، احشاء گردے، تلی اور پیچھڑے
 صاف ہوں گے۔ (جالینوس)

اس نے ذکر کیا ہے کہ اسے ۲ گرام بورہ کے ہمراہ لیں۔ (مؤلف)

ماء الحنین سے جلی ہوئی چیزیں خارج ہوتی ہیں۔ یہ جذام، جرب، تقشر، قوباء اور یرقان میں بیک
 مفید ہوتا ہے۔ سب سے زیادہ فائدہ جذامیوں اور مرگی کے مریضوں کو ہوتا ہے۔ (عیسیٰ بن ماسہ)

طاقور مسہل کی ضرورت ہو اور مریض دواؤں کو برداشت نہ کرتا ہو تو ماء الحنین معتدل مقدار
 میں ہمراہ نمک دیں، ماء الحنین کا جھاگ اتار لیں، پھر اس کے اندر نمک ڈالیں۔ سب سے مؤثر یہ ہے کہ

ماء الحنن میں قثاء الحمار داخل کریں۔ مسہل ادویات کی طرح موسم گرما میں اس سے پرہیز نہیں کیا جاتا ہے۔ اس کے ذریعہ طاقتور اسہال شقیقہ، مزمن بخاروں اور استسقاء میں مفید ہے۔ بالخصوص قثاء الحمار کے ہمراہ۔ نیز جرب، کلف، ردی زخموں، مثانہ اور گردوں کے زخموں میں مفید ہے۔ ان حالتوں میں نمک شامل کرنا ضروری نہیں ہے۔ (روفس)

ماء الحنن اخلاط محرقہ کو خارج کرتا ہے ساتھ جسم کو ٹھنڈا اور مرطوب بھی کرتا ہے جگر اور تلی کے سدوں کو کھولتا، یرقان کا ازالہ، اور جرب، پھنسیوں، قوباء شرعی، داء الفیل اور جذام کا استیصال کرتا ہے۔ یرقان میں اسے حلیہ زرد اور سقمونیا کے ہمراہ، جرب میں آب شاحترہ، کثوث اور حلیہ زرد کے ہمراہ، سوداوی امراض میں اقیون، نمک ہندی اور حلیہ سیاہ کے ہمراہ اور استسقاء میں سکر عشر اور قافلی و کلکانج کے ہمراہ دیں۔ مقدار خوراک ۴۰۰ گرام سے ۸۰۰ گرام تک۔

دوسو ملی گرام مغیطس پلانے سے غلیظ خلط خارج ہو جاتی ہے۔ (ساہر)

سوداء کے استیصال کے لئے تجویز کردہ یہ پتھر میرے خیال میں آرمینہ سے آتا ہے۔ میرے خیال میں یہ حجرار منی ہی لا جو رد ہے۔ پتھروں کے باب میں جن لوگوں نے کتابیں لکھی ہیں ان میں سے کئی ایک نے اسی حقیقت کی گواہی دی ہے۔ (مؤلف)

نمک، مسہل سوداء ادویات کے اثرات جسم کے دور دراز گوشوں تک پہنچانے میں معاون ہوتا ہے۔ (ابو جریج)

نمک سیاہ ہندی کی سیاہی نہ زیادہ ہوتی ہے نہ ہی اس کے اندر کوئی بو ہوتی ہے۔ یہ نمک سوداء، بلغم اور عفونتوں کو خارج کرتا ہے۔ تلخ نمک سے سوداء کا اخراج بری طرح ہوتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

نمک ہندی سے زرد آب کا اور نمک درانی سے بلغم کا اخراج ہوتا ہے۔ (خوز)

حب مازیون جلانے والا اور تیز ہوتا ہے۔ اس سے پانی کا اخراج ہوتا ہے۔ (بولس)

اس کا جھاگ جگر کو بری طرح چاٹتا ہے۔ اس لئے استعمال کرنے والوں میں استسقاء تیزی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ سوداء کا اسہال مازیون کی خاصیت ہے۔ اسی طرح تمام دودبارے پودے آبی مواد کا اخراج کرتے ہیں کینچ سے لیسدار بلغم اور پانی خارج ہو جاتا ہے۔ (خوز)

سقمونیا صفراء اور فضلہ دموی کا اخراج کرتی ہے۔ یہ معدہ و جگر کے لئے خراب ہوتی ہے اور طاقت کو زائل کرتی ہے۔ یہی دانہ کے ساتھ اسے شامل کرنا ضروری ہے۔ (ابن ماسہ)

سقمونیا پرانی تھوڑی مقدار میں مدربول ہے۔ دست نہیں آتے۔ (اسطراطیس)

صبر کے مزاج میں صفراء کو جذب کرنا ہے۔ دھونے سے اس کا دوائی اثر کم ہو جاتا ہے۔ اس کے

اسہال اور گرمی پہونچانے کی کیفیت کم کر دی جائے تاکہ تپ زدوں کو پانا ممکن ہو۔ اس کا شمار ان ادویات کے اندر ہے جو فقط شکم کے اندر کی چیزوں کو خارج کرتی ہیں۔ بالخصوص جبکہ زیادہ مقدار میں نہ لی جائے۔ اس طرح صرف فضلہ اور فضلہ سے ملی ہوئی لیسڈار رطوبتیں خارج ہوں گی۔ الا یہ کہ افادہ (مصالحہ جات) کے ساتھ شامل کر لی جائے (جالینوس)

صبر سوداء کی مسہل ہے اور مالینچو لیا کے لئے عمدہ ہوتی ہے۔ (قہلمان)

قنطور یون پانی کا اخراج کرتی ہے۔ اس باب میں تیز اثر ہوتی ہے۔ (خوز)

تر بد گھٹنوں کے بلغم خام میں عمدہ ثابت ہوتی ہے۔ (طیب نامعلوم)

تر بد سے اخلاط غلیظ خارج ہو جاتے ہیں۔ (ماسر جوہیہ)

تر بد سے بلغمی لیسڈار اخلاط خارج ہو جاتے ہیں۔ (ابن ماسہ)

تر بد سے کچے غلیظ اخلاط کا اخراج ہوتا ہے۔ (خوز)

بھینچ کے دودھ سے ماء الحین تیار نہ کی جائے کیونکہ اس میں اسہال کی صلاحیت کم ہوتی ہے۔ ماء الحین کھینچ کے ذریعہ تیار کی جائے۔ پانی کو جوش دیں۔ جوش آجانے پر اس پر اسے چھڑکیں اور پانی بطور مشروب استعمال کریں۔ پانی کو دوبارہ ابالا جاتا ہے۔ دوبارہ ابالنے سے اسہال کم ہو جائے گا۔ پہلے شہد کے ہمراہ استعمال کریں تاکہ تیزی سے نیچے پہونچ سکے۔ زیادہ استعمال کو ناپسند نہ کریں بلکہ بقدر کفایت استعمال کریں، کیونکہ اس سے کسی طرح کا نقصان نہیں ہوتا۔

سوداء کا مسہل یہ ہے کہ زوفر اساز سے ۱۰ گرام، فودنج ساڑھے ۱۰ گرام پیس کر شہد کے ہمراہ تھوڑی صبر ملا کر استعمال کریں کیونکہ صبر مالینچو لیا کے لئے عمدہ ہوتی ہے۔ (روفس)

کافیٹوس مسہل ہوتی ہے۔ (حنین)

مسہل دوائیں استعمال کرنے والا مریض اپنی مقعد کو گرم پانی سے دھویا کرے۔ اس سے سرد پانی کے ذریعہ دھونے کے مقابلہ میں دست زیادہ آئیں گے۔ اسہال زیادہ ہو جائے تو حالت کا مقابلہ ضد کے ذریعہ کرنا لازم ہے کیونکہ اس طرح کی صورت حال میں ان مقامات کو طاقت پہونچانا ضروری ہوتا ہے۔ حرکت پر آدمی کو پاخانے کے لئے نہیں بیٹھنا چاہئے کیونکہ اسہال اوپر کو چلا جائے گا تو پھر نیچے آناد شوار ہو گا۔ (جالینوس)

نیچے آنے والی چیز سوزش پیدا کرے تو مریض روزانہ روغن گل کی مالش کرے۔ (مؤلف)

اسہال، استسقاء اور یرقان کے لئے عمدہ حب ریوند:

قدس مقشر ۲ گرام، ریوند چینی ساڑھے ۱۰ گرام، عصارہ غافث ۲ گرام، افستہین ۲ گرام۔ گولیاں بنالیں۔ یہ ایک خوراک ہے۔ (مؤلف)

اللہ تعالیٰ نے صفراء کے انجذاب کا اثر صبر اور سقمونیا، سوداء کے انجذاب کی صلاحیت افیمون، خربق سیاہ اور بسفنج، بلغم کے انجذاب کی قابلیت شحم حنظل، قنطوریون اور غاریقون اور مائیت کے انجذاب کی استعداد مازیون، توبال انخاس اور قاقلی میں رکھی ہے۔ (حنین)

ماء الحنن کا تجربہ میں نے کیا ہے۔ چنانچہ جن مریضوں کا مزاج نہایت عمدہ ہوتا ہے ان میں یہ حناق اور شدید حرارت پیدا کر دیتا ہے اور اسہال نہیں ہوتا۔ ان مریضوں کو سکر کے ہمراہ بالکل نہ دیں بلکہ سنگھین کے ہمراہ دیں جس میں غایت درجہ کی ترشی ہو۔ (مؤلف)

کثیر الحرارت مسہل کی مثال خربق اور ضعیف الحرارت مسہل کی مثال سقمونیا ہے۔ (جالینوس)
جالینوس کا بیان ہے کہ خربق اور سقمونیا تیسرے درجہ میں ہے۔ (مؤلف)

مازیون کی اصلاح:

تین دن تک سرکہ میں بھگوئیں پھر خشک کر کے ہلکے طور پر بھون لیں۔ پھر کوٹ کر ریشتی کپڑے سے چھان لیں اور سکر میں گوندہ کر قرص بنا کر خشک کر لیں۔ مقدار خوراک ساڑھے ۳ گرام، ہمراہ سکر طبرزد ہم وزن۔ یہ پانی کو نیچے اتارتی ہے۔

گولی کا نسخہ:

یہ صفراء کو نیچے اتارتی اور حمیات کی حرارت کو سکون دیتی ہے۔
عصارہ غافث، افستہین، مصطلی، حلیہ زرد، گل سرخ ہم وزن، صبر ۳ جزء۔ مقدار خوراک ۵ گرام سے ۷ گرام تک۔ جو شاندة عرق شاحتر و وحلیہ کے ہمراہ۔

حب ابیض:

ترید سفید ۴۰، شحم حنظل ۳۰، کیترا ۱۰، انزروت ۵۔ مقدار خوراک ۹ گرام ہے۔ (جالینوس)

حب مصلح:

قبل از طعام استعمال کریں۔ جوارش کے قائم مقام ہے۔

ترید ساڑھے ۳ گرام، حلیہ سیاہ ساڑھے ۳ گرام، زنجبیل ساڑھے ۳ گرام، فانیہ ساڑھے ۳ گرام،
(حنین)

سقمونیا، حب قریص اور عصارۃ قتاء الحمار کی خاصیت یہ ہے کہ اس سے جسم صاف ہو کر خشک
ہو جاتا ہے۔ (روفس)

انٹوان خشک گنجن اور نمک کے ہمراہ افیمون کے پینے کی طرح استعمال کرنے سے بلغم، صفراء
اور سوداء خارج ہو جاتے ہیں۔ (دیا سقوریدوس)

اسارون، ماء العسل کے ہمراہ ساڑھے ۳ گرام پینے سے خربق سفید کی طرح دست آتے ہیں۔
اومالی ایک روغنی شے ہے جو ایک شیریں مزہ درخت کے تنے سے بہتی ہے۔ اس میں کھانے کی
ایک معروف و مشہور چیز ہوتی ہے جس کو اوریباسیس نے دہن عسلی کے نام سے موسوم کیا ہے۔
اومالی ۱۰۲ گرام ہمراہ آب تازہ ۳۰۶ گرام استعمال کرنے سے مائی فضلات اور صفراء کا اخراج
ہو جاتا ہے۔ استعمال سے استرخاء اور کسلمندی لاحق ہو تو گھبراہٹیں نہیں۔ مریض کو چلنے پھرنے نہ دیں۔
افیمون سوداء اور بلغم خارج کرتی ہے۔ مقدار خوارک ۱۸ گرام ہمراہ شہد، نمک اور قدرے
سرکہ۔ (دیا سقوریدوس)

اظفار الطیب سرکہ کے ہمراہ لینے سے شکم میں تحریک ہوتی ہے۔ (بولس)
زیتون کا بیج ہمراہ سرکہ و نمک افیمون کی طرح لیا جائے تو سوداء کا اخراج ہو گا مگر دھیرے
دھیرے آنٹوں کو زخمی کرے گا۔

روغن انجرہ کے پینے سے اسہال ہوتا ہے۔ (بولس)
تخم انجرہ اس طرح دست لاتا ہے کہ اس سے آنٹوں کے اندر جلا اور آنٹوں کے اندر فقط دفع
کرنے کی حرکت پیدا ہوتی ہے۔ اس کا طریقہ اسہال کا نہیں ہے۔ اسہال میں یہ قرطم سے زیادہ طاقتور
ہوتا ہے۔ اسی طرح روغن انجرہ بھی روغن قرطم کے مقابلہ میں زیادہ طاقتور ہوتا ہے۔ (جالینوس)
اصطراک قدرے ہمراہ صمغ بطم کے نکلنے سے بلکی تلین ہوتی ہے۔ تخم اترج مسہل شکم ہے۔
(جالینوس)

آلو بخارا اپنی لسی سے صفراء کا اخراج کرتا ہے۔ سیاہ زیادہ طاقتور ہوتا ہے اور بڑا چھوٹے کے مقابلہ
میں زیادہ طاقتور ہے۔ (ابن ماسویہ)

آلو بخار طلین شکم ہے اس باب میں تر زیادہ طاقتور ہوتا ہے۔ اس کا جو شانہ ہمراہ ماء العسل اچھی
طرح دست لاتا ہے۔ بالخصوص کھایا اور جو شانہ پیا جائے۔ ابن ماسویہ کے مطابق پاک دست آور

ہے۔ برگ انجرہ بعض سپیوں کے ساتھ جوش دیکر پینے سے تلپین ہوتی ہے۔
 کھانے میں حب قریص کا استعمال اسہال شکم میں مفید ہوتا ہے۔ تخم انجرہ ۷ گرام بطور مشروب
 لیسیدار بلغم کو خارج کرتا ہے۔ یہ اس کی خاصیت ہے۔ اشقاقل لیسیدار غلیظ کیموس کو خارج کرتا ہے۔
 اشقاقل اچھی طرح کوٹ کر کسی خشک انجیر کے اندر رکھیں اور شہد میں ملا کر کھائیں تو شکم نرم ہوتا
 ہے۔ (جالینوس)

جوشاندہ افسنتین ہمراہ شہد سے شکم میں اعتدال کے ساتھ نرمی پیدا ہوتی ہے۔ اشق کا مشروب
 اسہال لاتا ہے۔ (دیا سقوریدوس)

معدہ کے اندر جو صفراوی خلط موجود ہوتی ہے افسنتین سے وہ بذریعہ اسہال خارج ہو جاتی ہے۔
 روغن بان مسہل ہے۔ حب البان کے ساتھ حب اللیل کا مشروب ہمراہ آب سرد اسہال لاتا ہے۔
 عصارۃ دانہ انار مسہل ہوتا ہے۔ ساڑھے ۴ گرام پانی اور شہد کے ہمراہ استعمال کرنے سے دست
 آجاتے ہیں۔ پیاز ملین شکم ہے۔ (جالینوس)

بنفشہ خشک کا مشروب آنتوں اور معدہ کے اندر محبوس صفراء کو خارج کر دیتا ہے۔ اس کا شربت
 اعتدال کے ساتھ ملین ہوتا ہے۔ نیلوفر اس سے زیادہ طاقتور ہوتی ہے۔ (ابن ماسویہ)
 بنفشہ سفید اسہال لاتی ہے۔ پرندوں، مچھلیوں اور چتندریا ملو خیا کے ساتھ پا کر اس کا شوربا استعمال
 کرنے سے تلپین ہوتی ہے۔ کوٹ کر ماء العسل یہ چھڑک کر پینے سے بلغم اور صفراء کا اخراج ہوتا ہے۔
 تخم جرجیر ملین ہوتا ہے۔ (دیا سقوریدوس)

بنجیر تر ملین ہوتا ہے۔ (ابن ماسویہ)
 ماء الحنظل دست لاتا ہے۔ پینے یا حقنہ کرنے سے وہ مواد صاف ہو جاتے ہیں جو آنتوں کے اندر
 سوزش پیدا کرتے ہیں۔ ماء الحنظل سب سے عمدہ مسہل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قدماء اس کا کثرت سے
 استعمال کرتے تھے۔ اس میں مزیدار بنانے کی حد تک شہد ملا لیں اور متلی کی حد تک نمک شامل
 کر لیں۔ نمک زیادہ شامل کرنے سے اسہال زیادہ آئیں گے۔ (دیا سقوریدوس و جالینوس)

ماء الحنظل سے صفراء محترقہ کا اخراج ہوتا ہے۔ سب سے عمدہ ماء الحنظل بکری کے دودھ سے بنتا
 ہے۔ جعدہ مسہل ہوتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

پوست دردار غلیظ ساڑھے ۴ گرام ہمراہ آب سرد یا شراب سے بلغم کا اسہال ہوتا ہے۔ پرانے
 مرغ کا شوربا جس میں نمک زیادہ ڈال دیا گیا ہو مسہل ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ قرطم یا سفناج بھی
 شامل کر دیا جاتا ہے۔ اس سے کچی سیاہ خلط خارج ہوتی ہے۔ (دیا سقوریدوس)

ہمارا تجربہ ہے کہ پرانے مرغ کے شوربہ میں نمک زیادہ کر دیا جاتا ہے تو دست آور ہوتا ہے۔
(دیا ستوری دوس و جالینوس)

بھیجہ ملیں شکم ہوتا ہے۔ (روفس)
حلیوں کو ہلکے طور پر ابال کر استعمال کرنے سے تلین ہوتی ہے۔

استنباط:

کھانا نیچے یا تارنے کے لئے قبل از طعام اسے لینا موزوں نہیں ہے۔ بالخصوص جبکہ مری اور زیت کے ذریعہ اسے خوشبودار کر لیا گیا ہو۔ چتندر کی شافیں اور بیضہ اس کے لئے موزوں ہے۔ قبل از طعام روغن گل کے استعمال سے دست آتے ہیں۔ (روفس)

روغن گل ۳۰۶ گرام ہمراہ ماء الشعیر یا ہمراہ آب گرم دست آور ہوتا ہے۔ (دیا ستوری دوس)
قبل از طعام لوگ مری کے ہمراہ تلین طبع کی خاطر زیتون کھاتے ہیں۔ زنجبیل ملیں ہوتی ہے۔
(دیا ستوری دوس و جالینوس)

چوھے کی میٹنی کا حمل بچوں کے لئے مسہل ہوتا ہے۔ زوفا کا مشروب ہمراہ شہد کیموس غلیظ خارج کرتا ہے۔ انجیر تازہ کے ساتھ اسے کھانا ملیں ہے۔ قرومانا یا ایرسایا چاول ملا کر استعمال کرنے سے اسہال طاقت زیادہ ہو جاتی ہے۔ زوفا بلغم خام کا اخراج کرتا ہے۔ (دیا ستوری دوس)
صمغ بطح ملیں ہے۔ (روفس)

جوشاندہ حلبہ کا مشروب ہمراہ شہد دست آور ہے۔ معدہ کے اندر جو اخلاط ردیہ موجود ہوتے ہیں ان کا اخراج کر دیتا ہے۔

رسوت کا پھل بطور مشروب بلغم مائی کا مسہل ہے۔ (روفس)
حلبہ سرکہ کے ہمراہ قبل از طعام دست لانے کیلئے کھاتے ہیں۔ حرف بابکی ۳ گرام استعمال کرنے سے صفرای اخلاط خارج ہونے لگتے ہیں۔ حرف مسوق ۲ یا ڈھائی گرام بہ آب گرم مسہل ہوتا ہے۔ (روفس)
حاشا کا مشروب ہمراہ سرکہ و نمک بلغمی کیموس کا مسہل ہے۔

سوداء اور بلغم کا اسہال حب النیل کی خاصیت ہے۔
دوسو پچاس ملی گرام شہد حنظل کو فطرون اور جوش دی ہوئی شہد کے ساتھ ملا کر گولیاں بنانے کے بعد اور مالی کے ہمراہ استعمال کرنا مسہل ہے۔ (ابن ماسویہ)

حنظل سموچا جوش دیکر حقنہ کرنے سے صفراء، بلغم، خون اور غذا کا اخراج ہوتا ہے۔ حنظل کا شکم صاف کر کے اس میں ماء العسل گرم راکھ پر جوش دیکر بطور مشروب لینے سے غلیظ کیموس خارج ہوتا ہے۔

شحم حنظل کے حمل سے اسہال ہوتا ہے۔ (دیا سقوریدوس)
 بلغم کا اسہال شحم حنظل کی خاصیت ہے۔ (بدیغورس)
 حبث الحدید میں وہی اسہالی اثر ہوتا ہے جو تو بال الخناس میں ہوتا ہے۔ البتہ ذرا کمزور ہوتا ہے۔
 نشاستہ سے اعتدال کے ساتھ تلین ہوتی ہے۔ (بدیغورس)
 چناملین شکم ہے۔ بالخصوص اس کا پانی۔ جحرار منی مسہل ہے۔ (ابن ماسویہ)
 آرد کر سنہ مسہل ہے۔ (بولس)
 کما فیطوس پس کرانجرہ کے ہمراہ لینا ملین شکم ہے۔ کٹوٹ ملین ہوتا ہے۔ (دیا سقوریدوس)
 کرنب کا شور بہ مسہل ہوتا ہے۔ کراث شامی ملین ہے۔
 نمکین کبر ملین ہے۔ اس کو نمک سمیت کھانے سے معدہ اور آنتوں کا بلغم خارج ہو جاتا ہے۔
 اخراج فضلات کے لئے بقدر ضرورت استعمال کرنا موزوں ہے۔
 بادام تلخ کھانے سے تلین ہوتی ہے۔ (جالینوس)
 جو مریض طاقتور ادویات سے اسہال برداشت نہیں کرتے ان کو ماء الحنین کے استعمال سے اسہال آتے ہیں۔ (دیا سقوریدوس)
 ماء الحنین کا حقنہ کرنے سے سوزش پیدا کئے بغیر لاذع (سوزشی) امواد صاف ہو جاتے ہیں۔
 (دیا سقوریدوس)

شحم قریص اسہال لاتا ہے۔ (حنین)
 عصارۃ برگ بلباب مسہل ہوتا ہے۔ (دیا سقوریدوس)
 عصارۃ برگ بلباب سے صفراء محترقہ خارج ہو جاتا ہے۔
 ماہودانہ کے بیج ۳۰۶ گرام پینا اور اسے اچھی طرح چبانا یا اس کی گولی بنا کر سرد پانی سے لینا بلغم اور صفراء کا اخراج کرتا ہے۔ اس کا لب وہی کام کرتا ہے جو دودھارے درخت کرتے ہیں۔ اس کا پتہ مرغ کے ساتھ جوش دیکر کھانے سے اسہال ہوتا ہے۔ (ابن ماسویہ)
 ماہودانہ کا بیج ۸ عدد کوٹ کو گولیاں بنا لینے کے بعد ہمراہ آب انار استعمال کرنے سے بلغم اور صفراء کا اخراج ہوگا۔ اس کا دودھ وہی کام کرتا ہے جو دودھارے درخت کرتے ہیں۔ (دیا سقوریدوس)
 اپنے تمام افعال میں یہ دودھارے درختوں کے مانند ہوتا ہے۔ بیج شیرہ مزہ ہوتا ہے اور اس کے اندر اسہالی قوت ہوتی ہے۔ (جالینوس)
 اس کے بیج میں اسہالی طاقت زیادہ ہوتی ہے۔ دوسو ملی گرام مغیطس پینے سے غلیظ کیموس خارج

ہوتا ہے۔ مازیون سے صفراء اور بلغم نکل جاتا ہے بالخصوص جبکہ اس کا ایک جزء دو جزء افسنتین کے ساتھ ملا کر گولیاں بنالیں جائیں۔ (بولس)

سوداء اور آب زرد کا اخراج مازیون کی خاصیت ہے۔ (دیاستوریڈوس و جالینوس)

دریا کا پانی بلغم خارج کرتا ہے۔ (بدیفورس)

دریا کے پانی سے خام بلغم کا اخراج ہوتا ہے۔ (دیاستوریڈوس و بولس)

پتوں (مرارات) کا محمول بالخصوص بچوں میں مسہل ہوتا ہے۔ (ایضاً)

دوسو پچاس ملی گرام زھرہ نحاس کچے غلیظ اخلاط کو خارج کر دیتا ہے۔

توبال النحاس سے کچے اخلاط خارج ہوتے ہیں۔ پنج سوسن آسمانجونی ساڑھے ۳۱ گرام کا مشروب

ہمراہ ماء العسل غلیظ بلغمی خلط اور مرہ صفراء کو خارج کرتا ہے۔ روغن سوسن کا مشروب صفراء اور روغن

ایر سا ۳۴ گرام کا مشروب مسہل ہوتا ہے۔ خیری تازہ ہمراہ شیر اسہال لاتا ہے۔ تازہ چھیلی کا شوربا سٹخنی

بنانے کے بعد ملین ہو جاتا ہے۔

ایک سو پچیس ملی گرام سقمونیہ ملین شکم ہے۔ مقدار خوراک ۲۰۰ ملی گرام ہمراہ خربق سیاہ ۱۲۵ ملی

گرام و نمک ساڑھے ۴ گرام ہے۔

سورنجان مسہل ہوتا ہے۔ (دیاستوریڈوس)

سکر جو گنے کے اوپر مثل نمک درانی جم جاتی ہے۔ پانی میں گھول کر پینے سے اسہال آتا ہے۔

(دیاستوریڈوس)

جوشانمہ بھوالمین ہوتا ہے۔ (بولس)

سمسم (تل) مسہل ہے۔ (دیاستوریڈوس)

چقندر اخراج مادہ کے لئے معدہ اور آنتوں میں تحریک پیدا کرتا ہے۔ (روفس)

شہد دفع مادہ کے لئے آنتوں کو حرکت دیتی ہے۔ (جالینوس)

شہد کے استعمال سے بلغمی مزاج والوں کو اسہال اور صفراوی مزاج رکھنے والوں کا شکم بستہ ہوتا ہے

کیونکہ یہ اپنی حرارت سے بستہ چیزوں کو حرکت دیتی ہے (دیاستوریڈوس)

انگور تازہ مسہل ہوتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

منقی کا بیج بھون کر استعمال کرنے سے وہ اسہال رک جاتا ہے جو ادویات سے لاحق ہوتا ہے۔ مولی

کھانے کے بعد یا پکا کر کھانے سے تلخین ہوتی ہے۔ (دیاستوریڈوس)

پودا قشر اکا قلب شروع ہی میں کھانے سے اسہال آتا ہے۔ عصارة فاشرا سے بلغم اور پانی خارج

ہوتے ہیں۔ (ابن ماسویہ)

نخ فاشر ساڑھے ۷ اگرام کا مشروب ہمراہ شہد ماء العسل شدید مسہل ہے۔ (دیا ستوریدوس)
عصارۃ فاشر کا کسی اون کے اندر حمل کرنے سے پرانے اسہال کو حرکت ہوتی ہے۔ (اوریبائیس)
اس کے اندر اس قدر طاقت ہوتی ہے کہ مراق پر اس کا طلاء کرنے سے اسہال آنے لگتے ہیں،
بحالت مشروب ۱۴ اگرام سے تجاوز نہ کرنا چاہئے۔ استعمال شراب شیریں یا ماء العسل کے ہمراہ کریں۔
(جالینوس)

کسی اون کے ٹکڑے پر اسے رکھ کر حمل کرنے سے دست آتے ہیں۔ اسی طرح مراق پر اس کا
لٹوخ کرنے سے بھی دست آتے ہیں۔ فودنج جنگلی سے عمدہ دست آتے ہیں (دیا ستوریدوس)
صبر ساڑھے ۱۱ اگرام کا مشروب آب نیم گرم مسہل ہے۔ اس سے معدہ صاف ہو جاتا ہے۔ ۱۴
گرام لینے سے مکمل تنقیہ ہو جاتا ہے۔ (روفس)

صبر سے معدہ اور آنتوں سے فضلات خارج ہو جاتے ہیں۔ (دیا ستوریدوس)
قرطم ماء العسل کے ہمراہ شکم کے بعض شوروں کے ساتھ جوش دیکر استعمال کرنا مسہل ہے۔
آب قرطم کے ہمراہ دودھ استعمال کرنے سے قرطم کا پانی اور زیادہ شدید الاسہال ہو جاتا ہے۔
روغن قرطم سے اسہال آتا ہے۔ (جالینوس)

استنباط:

آب قرطم کے ہمراہ دودھ لینے سے اس کا پانی شدید تر مسہل ہو جاتا ہے۔ اس کا روغن بھی۔
(دیا ستوریدوس)
قرطم یک جزء اور بادام مقشر ۵ جزء، انیسون و فطرون ۱۰ جزء سب کو انجیر کے ہمراہ شیر قرطم
ساڑھے ۱۰ اگرام کے ساتھ لینے سے تلخین ہوتی ہے۔
کدو کو جوش دیکر اس کا نچوڑ لیں اور اسے ہمراہ شہد اور قدرے فطرون استعمال کریں تو ہلکا دست
آتا ہے۔

قضاء بستانی مسہل ہوتی ہے۔ عصارۃ قضاء الجمار بھی مسہل ہے۔ مکمل خوراک ۶۵ ملی گرام صفراء اور
بلغم کا اخراج کرتی ہے۔ جڑ بھی مسہل ہے۔ اسی طرح اس کی حقنہ کرنا بھی مسہل ہے۔ مزار الراعی
سے وہ اسہال بند ہو جاتا ہے جو ادویات سے لاحق ہوتا ہے۔ (دیا ستوریدوس)

قنّے آور (مقّی) ادویات اور غذائیں:

ماء الشعیر، ماء العسل کے ساتھ مل کر معدہ سے بلغم کو صاف کرتا ہے، بلغم زیادہ لیسدار اور غلیظ ہو تو اس کا علاج مولی اور کجبین کے ذریعہ ہی ہو سکتا ہے۔ ماء العسل دونوں کے درمیان متوسط درجہ رکھتا ہے۔ البتہ اس کی طاقت شہد کی کمی و بیشی سے کم و بیش ہوتی ہے۔ اس کے اندر زوفا اور فودنج ڈال دیں تو طاقتور ہو جاتا ہے۔ اس سے زیادہ طاقتور وہ چیزیں ہوتی ہیں جو طبقات معدہ میں سرایت شدہ چیزوں کو دھو کر صاف کر دیں۔ یہ مولی، کجبین اور عصل سے تیار شدہ قنّے آور دوائیں ہوتی ہیں۔ (جالینوس) خربق سفید آنتوں تک اتر کر نہیں آتی بلکہ معدہ کے اندر برقرار رہ کر فضلات کو اس کی جانب کھینچتی ہے۔ اگر فضلات لطیف و رقیق ہوتے ہیں تو قنّے کے ذریعہ اور زیادہ، غلیظ یا لیسدار ہوتے ہیں تو انسان کا گلا فوراً طور پر گھونٹ دیتی ہیں۔ کیونکہ خربق سے جو چیزیں جذب ہوتی ہیں ان کو دفع کرنے کی مریض کے اندر طاقت نہیں ہوتی۔ اسی طرح وہ جسم ہی خربق کو برداشت کرتے ہیں جو صاف اور قلیل الفضلہ ہوتے ہیں۔ مگر جن جسموں کے اندر بہ کثرت بلغم ہوتا ہے۔ تو اس کی وجہ سے گھٹ جاتے ہیں کیونکہ خربق سے بہ کثرت جذب ہونے لگتا ہے۔ کیونکہ مادہ کے موافق پڑی ہے۔ اور ہر جذب شدہ اشیاء کو دفع کرنے کی طاقت نہیں ہوتی ہے اس لئے انسان گھٹ جاتا ہے۔ (بقراط)

خربق کی ضرورت ان جسموں کے لئے ہوتی ہے جن کے لئے قنّے کرنا بے حد دشوار ہوتا ہے اور جن سے قنّے آور تمام ادویات کچھ بھی جذب کرنے سے قاصر ہوتی ہیں۔ مگر خربق ان کے اندر محفوظ ہوتی ہے کیونکہ خلط کے بمشکل تابع ہونے کی وجہ سے خربق زیادہ مواد جذب نہیں کرتی۔ کثیر بلغمی اجسام کو خربق کی ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ ان سے بلغم بہ آسانی جذب ہو جاتا ہے۔ اس بیماری کے اندر خربق کا استعمال خطرناک بھی ہوتا ہے۔ (مؤلف)

جس مریض کو بہ آسانی قنّے کرنا مقصود ہو کھانے میں اسے دو یا تین زرگسی پیاز کھلانی چاہئیں۔ قنّے کرنا دشوار ہوتا ہے تو مریض کو ہم روغن یا روغن و پانی پھینٹ کر پلایا کرتے ہیں۔ (جالینوس) نہایت عمدہ طور پر قنّے آور دوا مولی کا بیج ہے۔ اسے غیر نفاسی (جنہیں نفاس نہ ہو) مریضوں کو پلائیں۔ نیز بھٹوا وغیرہ ہے۔ اسے ۷ گرام ہمراہ آب نمک گرم دیں۔ کنکر زد اسی طرح جو زالقہ کی مقدار خوراک ۷ گرام ہے۔ ریشہ قنّاء کی بھی یہی مقدار خوراک ہے۔ مویز منقّی ۱۵ عدد، اسے عرق سویا اور روغن حل کے ہمراہ دیں۔ زرگسی پیاز ۴ عدد جو ش دیں اور پانی ۶۸ گرام استعمال کریں۔ خربق سفید کے لئے شیاف بطور حمل استعمال کرنے سے قنّے ہو جاتی ہے۔ (أھرن)

قرص محرک قے:

کنکرزد، جوزالٹی، تخم جرجیر، تخم مولی، تخم بھوا، نمک ہندی، کوٹ چھان کر بطور مشروب استعمال کریں (ابن ماسویہ)

مذکورہ ادویات کو آب پیاز نرگس میں گوندہ کر گولیاں اور قرص بنالیں اور حسب ضرورت پلائیں۔ (مؤلف)

طاقتور مقی:

خریق اسود ۵۰۰ ملی گرام، کندس اگرام، جوز ماشل اگرام، یہ ایک خوراک ہے۔ سنگین ایسے پانی کے ہمراہ استعمال کرنے سے قے میں تحریک ہوتی ہے جس میں سویا جوش دیا گیا ہو۔ (مؤلف)

جس شخص کو قے کرانی ہو اس کی غذا خشک ہونہ کیلی بلکہ کچھ شیریں تر ہو اور کچھ چرپری۔ مولی، جرجیر، طرح قدیم، فودنج کوہی، تھوڑی پیاز اور کراٹ یہ سب قے میں مدد کرتی ہیں۔ ماء الشیر ہمراہ شہد اور ایسے سوپ کے ہمراہ جو پس ہوئی باقلی اور قرہ گوشت سے تیار کیا گیا ہو، مسہل ہوتا ہے۔ قے کرنے والا کھانے کو اچھی طرح نہ چبائے۔ اس طرح قے کرنے میں زیادہ سہولت ہوگی۔ مشروب شیریں اور پانی نیم گرم ہو۔ بادام شہد کے ہمراہ اور بنخ خرپڑہ خیار، یا نرگس پانی میں جوش دینے کے بعد اس میں نبید ملاتے ہیں اور استعمال کرتے ہیں ایک پروغن سوسن میں ڈبو کر حلق کے اندر داخل کرتے ہیں۔ (اوریبائیس)

بعض قے آور ادویات حسب ذیل ہیں:

تخم شہت، تخم مولی، لوبیا، بنخ خرپڑہ، عصارہ کرفس، فندع اور پانی۔ کمزوروں اور فقط تندرستوں کو معدہ کی صفائی کے لئے دی جاتی ہیں۔ مالٹو لیا، فالج اور خدر جیسی خراب بیماریوں میں حرمل اور جلنھنک اور جوزالٹی وغیرہ دی جاتی ہیں۔

حرمل کی اصلاح:

ساڑھے ۵۲ گرام لیکر شیریں پانی سے دس بار دھولیں، اور خشک کر کے کوٹ چھان لیں، چھاننے کے لئے کثیف چھلنی استعمال کریں پھر ایک ہاون میں رکھ کر اوپر سے کھولتا ہو پانی انڈیلیں اور ایک دست سے اسے اچھی طرح حرکت دیں، پھر ایک دبیز دھجی سے صاف کر کے، نقل پھینک دیں اور صاف شدہ پانی کو ایک دوسرے پر انڈیلیں۔ مقدار ۳۶ گرام۔ اس میں شہد ۲۰۲ گرام اور شیرج ۶۸

گرام داخل کریں۔ یہ قے آور دوا بن جائے گی۔

جلتھنک کی خاصیت یہ ہے کہ قے کے ذریعہ وہ سودا، صفراء اور بلغم کا اخراج کرتی ہے۔ ساڑھے ۱ گرام کو اچھی طرح کوٹیں حتیٰ کہ تیل نکل آئے پھر اس پر خیساندہ آب باقلی جوش دیا ہو ۱۳۶۱ گرام ڈالیں اور دستہ سے اسے حرکت دیں حتیٰ کہ جھاگ نکل جائے۔ پھر اس میں شہد یا شیرج ۶۸ گرام شامل کریں۔ جو شانده انجیر یا خیساندہ انجیر، جو شانده مولی کے ساتھ نیم گرم حالت میں کھانے کے بعد بکثرت نوش کریں، پھر حمام میں داخل ہوں، قے میں تحریک ہوگی۔ صفائی کے بعد شراب لیں اور نیم گرم شراب ہمراہ شہد رفتہ رفتہ کلی کریں تاکہ تالو کے اندر کچھ بھی بلغم نہ رہ جائے۔ یہ دوا آرام، ترک شراب اور ترک جماع کے بعد استعمال کریں۔ کھانے میں ممکن حد تک مولی کا پوست لیں۔ کھانے کے بعد تھوڑی سیخین میں یہ پوست بھگو کر کھائیں، اس کے بعد ایک گھڑی تک سکون سے رہیں۔ پھر سیخین ہمراہ آب نیم گرم لیں اور قے ہونے دیں۔ پھر یہی سیخین اور نیم گرم پانی لیں اس سے معدہ سے بلغم کا خاتمہ ہو جائے گا۔ بہتر یہ ہے کہ یہ عمل نہار منہ کیا جائے۔ مولی کا پوست سیخین میں بھگو کر کثرت سے کھائیں اور اس پر سیخین ہمراہ آب نیم گرم لیں اور ایک گھڑی سکون سے رہ کر قے ہونے دیں یہی بہتر طریقہ ہے۔ قے نہ ہو تو سیخین اور نیم گرم پانی مسلسل لیں حتیٰ کہ امتلائی کیفیت ہو جائے، کھانا نہ کھائیں۔ اس طرح سیخین اور نیم گرم پانی بلغم کو توڑ کر خارج کر دے گی۔

دیگر:

بورہ سفید نیم گرم پانی میں ڈالکر تحلیل ہونے کے لئے چھوڑ دیں اس کے بعد اس میں تھوڑا زیت شامل کر کے بطور مشروب استعمال کریں۔ (حنین)

بورہ ساڑھے ۳ گرام، ۴۰۰ گرام پانی کے اندر۔ زیادہ سے زیادہ ساڑھے ۳ گرام سے ساڑھے ۱۰ گرام تک۔ (مؤلف)

کنکرزد، جوزالقہ اور تخم قطف وغیرہ کی اصلاح:

کسی ایک کو مفرد یا سب کو مرکب طور پر لیں اور کوٹ کر اس میں تھوڑا نمک عینین شامل کریں، قے میں معاون ہوگی، قے کا اخراج بہ آسانی ہوگا۔ مقدار استعمال ۷ گرام۔ برگ شہد ۰۷ گرام، ۴۰۰ گرام پانی میں جوش دیں کہ نصف پانی رہ جائے۔ پھر اس میں شہد گھول کر ادویات کے اوپر بطور مشروب استعمال کریں۔ دواؤں کو شہد میں گوندہ لیا جائے اس سے قے میں سہولت ہوگی اور قے زیادہ آئے گی۔ اس سے کبھی طبیعت پست ہو جاتی ہے۔

کندس:

اسے استعمال کرنے والا بڑے خطرہ کی زد پر ہوتا ہے۔ مقدار خوراک ۲ گرام یا ڈیڑھ گرام ہے۔ ریشمی کپڑے سے چھان لیں، پھر اس میں تین انڈوں کی زردی، جنہیں تھوڑا بھون لیا گیا ہو بلکہ ان میں کچھ سیالیت موجود ہو پھینٹیں۔ بایں ہمہ اس میں عدس، صغیر دونوں کو کچل ابال کر ۲۰۰ گرام شامل کر لیا گیا ہو، یہ نہایت شدید قے آور دوا ہوگی۔ (ابو جریج)

خریق سفید:

بلغم کی قے یا کثرت انجذاب کی وجہ سے گلا گھوٹ دینا اس کی خاصیت ہے۔ لہذا قبل از استعمال تھوڑا ہلکا کھانا لینا ضروری ہے۔ پھر اسے گندم اور جو سے بنے ہوئے سوپ کے ہمراہ لیں۔ اچھی طرح پیس لینے کے بعد استعمال کریں۔ (ابن ماسویہ)

پوست صنوبر، اور مولیٰ، سکنجبین ۱۰۲ گرام کی مقدار میں گھول لیں۔ مقدار خوراک ساڑھے ۳ گرام سے ساڑھے ۵ گرام تک قے آور ہوگی۔ جو شاندرؤن و فاخشک قے آور ہے۔ یہی اثر حاشا اور فودنج نہری، آب مولیٰ، حبث، لباب قرطم اور تل کا بھی ہے۔ یہ دوائیں ہمراہ آب گرم قے آور ہیں جس کے اندر حبث، مولیٰ، نمک اور عدس جوش دے لی گئی ہو۔ انجذاب ہمراہ ماء العسل لینا بھی قے آور ہے۔ روغن سوسن سے سخت تنقیہ ہوتا ہے، گرم پانی اور نمک کے ساتھ قے آور ہے۔ روغن مولیٰ اور روغن زرخس کا بھی یہی فعل ہے۔ کندس بیحد طاقتور ہے۔ بایں ہمہ اندیشہ ناک بھی ہے۔ صرف طاقتور حضرات ہی اسے برداشت کر سکتے ہیں۔ جو شاندرؤن پوست حرمل کا بھی اثر ہوتا ہے۔ اسے صرف طاقتور ہی لے سکتے ہیں۔ تخم مولیٰ قے آور ہے۔ یہ محفوظ ہوتا ہے۔ اسی کے قائم مقام برگ غار، تخم جرجیر، تخم قطف اور پوست خرپڑہ بھی ہیں۔ انہیں کوٹ کر خشک حالت میں ماء العسل اور آب مولیٰ کے ہمراہ لیں۔ بہ آسانی محفوظ طور پر قے ہوگی۔ سب سے عمدہ آب مولیٰ، آب سویا، نمک، شہد اور سکنجبین ہوتی ہے۔ (ابن ماسویہ)

مریض کو قے لانے کے لئے نمکین چیز اور خردل کھلائیں تو اس پر دو گھنٹوں تک پانی نہ پلائیں حتیٰ کہ معدہ کے اندر جو کچھ ہو اس کا ازالہ ہو جائے۔ اس کے بعد پانی دیکر قے کرائیں۔ نہایت ضروری ہو تو تھوڑا پانی پہلے دے سکتے ہیں۔ (ابن ماسویہ)

قے کے باب میں اب تک انگور سیاہ سے زیادہ مؤثر اور جلد قے لانے والی کوئی چیز میرے تجربہ میں نہیں آئی ہے۔ قے کے ذریعہ یہ تنقیہ کر دیتا ہے۔ قے سے فارغ ہونے کے بعد بالائی لیں۔ تاکہ حلق

میں جلن نہ ہو۔ میرے نزدیک ایک یہ خربق سے زیادہ طاقتور ہے۔ میرے خیال میں کندس اسے سے کم نہیں ہے۔ مقدار خوراک ۲ گرام سے ساڑھے ۳ گرام تک ہے۔ (مؤلف)

خربق کی شدت سے جو مریض محفوظ رہنا چاہے وہ جڑ کے بجائے اس کے سروں کو استعمال کرے۔ اسے اچھی طرح کوٹ لیں۔ نقصان دہ ثابت نہ ہوگی اسے مولی کے ساتھ استعمال کریں۔ (سرائیون)

عرطینا قنّے کے باب میں خربق سے کم تر نہیں ہے۔ (مؤلف)

قنّے اور غذائیں اور دوائیں:

حب القرع، حب الحناء، حب صنوبر، چقندر، بادروج، شلجم، چولائی، بھتوا، میتھی، تل، شہد، خرپڑہ، بھینچہ، گودا، نمک، شراب شیریں و غلیظ، قیصوم، شیخ، بورہ، شبث، مولی۔ (أریبا سیس)

قنّے کے لئے طاقتور نسخہ:

تخم بھتوا ۱۰، کنکر زد ۵، جوزالقی ۷ گرام، نمک ہندی ۵ گرام کوٹ کو شہد میں گوندہ لیں اور ضرورت کے لئے محفوظ کر لیں۔ نمک اور سویا کو اچھی طرح جوش دیں اور اسے ساڑھے ۱۰ گرام، ۷ گرام شہد کے ہمراہ مذکورہ دوائیں گھول کر استعمال کریں۔

قنّے کی دوائیں اور وہ غذائیں جو قنّے پیدا کرتی ہیں:

بھینچہ، عصل، تل، نمکین، بھتوا، مولی، انجیر، نمک سیاہ، بورہ، خربق سفید، کندس، رقاع یمانی، کنکر زد، جوزماثل، جوزالقی، حرمل، شبث، کرمانا، عرطینا۔ (طیب نامعلوم)

روغن بلساں ساڑھے ۴ گرام پینے سے قنّے میں تحریک ہوتی ہے۔ اسہال بھی ہوتا ہے۔ (جالینوس)

روغن سوسن سے قنّے میں تحریک ہوتی ہے۔ کھانے کے بعد مولی لینا قنّے کے لئے معاون ہے۔ قبل از طعام مولی کھانے سے غذا معدہ کے بالائی حصوں میں آجاتی ہے اور اسے برقرار ہونے نہیں دیتی۔ پوست مولی سکنجبین کے ہمراہ لینے سے قنّے کے اندر شدید تحریک ہوتی ہے۔ یہ مولی کے تمام حصوں کے مقابلہ میں زیادہ قنّے آور ہے۔ تخم مولی سرکہ کے ہمراہ لینا قنّے آور ہے۔ بیخ خرپڑہ خشک کر کے ساڑھے ۳ گرام ہمراہ شہد بہت زیادہ قنّے آور ہے۔ کرفس کے تمام حصے قنّے آور ہیں۔ اشتر غار زیادہ لینے پر قنّے کے اندر تحریک پیدا کرتی ہے۔

جبھنک قنّے آور ہے اس سے سخت دست آجاتے ہیں۔ مقدار خوراک اگر ام سے ڈیڑھ گرام تک

شہد مانج میں۔ جو رجا شیر ایک ایرانی دوا ہے جو خربق سے زیادہ طاقتور ہوتی ہے۔ استعمال کرنے سے خون کی مانند سیاہ قے ہوتی ہے یہ اصل میں سودا، خارج ہو رہا ہوتا ہے۔ سوداوی امراض میں مفید ہے۔ زیادہ استعمال کرنا مہلک ہے۔ مانجولیا وغیرہ سے بالکل نجات دے دیتی ہے۔ کنکرزد سے بلغم کی قے ہوتی ہے۔ کھانے پر قے کے اندر تحریک ہوتی ہے۔ نچوڑ کر عصارہ ۷ گرام لینے سے قے ہو جاتی ہے۔ ہلیون قے آور ہے۔ نیخ خرپزہ قے آور ہے۔ اسی طرح خیار، پیاز زعفران اور پیاز سوسن بھی قے آور ہے۔ (دیاستوری دوس)

نمک سے قے کے اندر تحریک ہوتی ہے۔ دیگر ادویات کے ساتھ شامل کر دینے سے قے کثرت سے ہوتی ہے۔ یہی حال بورہ کا بھی ہے۔ (ابو جریج)

قے آور بورہ خطرناک حالت کے اندر ہی استعمال کریں ورنہ گلا گھٹ جانے کا اندیشہ ہے۔

(اوریبائیس)

ختم مولیٰ قے کے اندر تحریک پیدا کرتی ہے۔ (خوز)

ختم بھوا ۲ گرام، ختم مولیٰ ۲ گرام، کنکرزد ۲ گرام، کندس ۲۵۰ ملی گرام، جوزالقی ۵۰۰ ملی گرام پیس کر شہد میں گوندہ کر دیں۔ (مؤلف)

دواء قے:

صمغ کنکر، جوزالقی، ختم مولیٰ، ختم سویا، ختم بھوا، نمک ہندی، ہم وزن۔ ساڑھے ۱۰ گرام گرم پانی جس کے اندر شہد حل کر لی گئی ہو کے ہمراہ لیں۔ (قربادین)

سوسن کو پانی میں جوش دیکر لیں۔ قے ہوگی۔ جریر قے آور ہے اور مادوں کو توڑتی ہے۔ (جالینوس) اشتر غار زیادہ لینے سے متلی اور قے ہوتی ہے کیونکہ اس سے معدہ کے اندر سوزش پیدا ہوتی ہے۔

(ابن ماسویہ)

شمر اباغیرن شدید قے آور ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ حب البان ہے حب البان آورومالی (۱) کے ہمراہ لینے سے قے میں تحریک ہوتی ہے۔

روغن بان ہمراہ آب گرم قے آور ہے۔ بورہ افریقی سے بید قے ہوتی ہے۔ (دیاستوری دوس) نیخ خرپزہ خشک کر کے ۹ گرام آورومالی کے ہمراہ لینے سے قے میں تحریک ہوتی ہے۔ بقدر ۱۲۵ ملی گرام لینے سے سکون کے ساتھ قے ہوتی ہے۔ (دیاستوری دوس و جالینوس)

(۱) آورومالی۔ بارش کا پانی اور شہد۔ مراد وہ شراب ہے جو شہد اور بارش کے پانی سے بنتی ہے۔ (گیلانی)

پیاز قے اور ہوتی ہے۔ اخروٹ نہار منہ کھانے سے قے کے اندر تحریک ہوتی ہے۔ کھانے کے بعد قے کرنا چاہیں تو کھانے کے بعد بھیجہ دیں۔ اسے بہ کثرت زیت سے چکنا کر کے دیں اور سب سے آخر میں دیں۔ (دیاستوری دوس)

خرپڑہ زیادہ لینے سے قے میں تحریک ہوتی ہے۔ البتہ اس کے بعد کھانا کھالیا جائے تو یہ معدہ کے لئے مقوی ثابت ہوتا ہے۔ (جالینوس)

حلبہ سے قے ہوتی ہے۔ (دیاستوری دوس)

خربق سفید پینے سے صفراء کی قے ہوتی ہے۔ (ابن ماسویہ)

حرف یا بلبی ۳ گرام پینے سے صفراء اخلاط کی قے ہوتی ہے۔

عصارۂ بنج عکوب ۵ گرام ہمراہ آب نیم گرم یا آب گرم و شہد محرک قے ہے۔ (دیاستوری دوس)

اشک بیرونج، بنج بیرونج، اور بیرونج کے تمام حصوں کو ہمراہ آب قراطن یعنی ماء العسل سادہ پینے

سے بلغمی کیموس اور صفراء کی قے ہوتی ہے جیسا کہ خربق کے استعمال کا اثر ہوتا ہے۔ (بو اس)

جو شانہ کرفس مع بنج کرفس محرک قے ہے۔ عرق کرفس بھی محرک ہے۔ (دیاستوری دوس)

مویرنج ساڑھے ۵۲ گرام اچھی طرح پیس کر ماء العسل سادہ کے ہمراہ لینے سے غلیظ کیموس کی قے

ہوتی ہے۔ اسے کتاب کے اندر اس کے ذکر کے موقع پر جو ترکیب بیان کی گئی ہے اس کے مطابق

پلائیں۔ گرم پانی سے قے کے اندر تحریک ہوتی ہے۔ (ابن ماسویہ)

گودے محرک قے ہوتے ہیں۔ (رودفس)

پیاز نرگس ابال کر کھانے سے قے ہوتی ہے۔ رو بنج ہمراہ شہد لینے سے قے کے اندر تحریک ہوتی

ہے۔ روغن سوسن سے متلی ہوتی ہے۔ روغن ایرسا مسہل ہوتا ہے۔ روغن تل سے متلی ہوتی ہے۔

(جالینوس)

زیادہ لی جائے تو قے اور ہونا شہد کی خاصیت ہے۔ تل سے متلی ہوتی ہے۔ (جالینوس و ابن ماسویہ)

قبل از طعام مولی کے استعمال سے کھانا اوپر آکر معدہ کے بالائی حصوں میں تیرتا رہتا ہے۔ مولی

اسے معدہ کے اندر برقرار ہونے نہیں دیتی۔ اس لئے اسہال لاتی ہے۔ پوست مولی کنبین کے ہمراہ

لینے سے قے ہوتی ہے۔ ختم مولی ہمراہ سرکہ متلی ہے۔

مولی کنبین کے ہمراہ کھانے سے قے ہو جاتی ہے۔ (دیاستوری دوس)

مولی کا گودا کنبین کے ہمراہ کھانے سے قے ہوتی ہے۔ قودنج سے بلغم کی قے ہوتی ہے۔

(ابن ماسویہ)

عطينشا ساڑھے ۴ گرام ہمراہ آب قنّے آور ہے۔ عصارہ قنّاء الحمار سے بلغم اور صفراء کی قنّے ہوتی ہے۔ پانی کے ساتھ زبان کی جڑ اور کوئے پر اس کے لطوخ سے بلغم اور صفراء کی قنّے ہوتی ہے۔ انسان کے لئے قنّے کرنا دشوار ہے تو قنّاء بستانی ماء العسل میں جوش دیکر استعمال کریں۔ اس سے پتلی قنّے ہوگی۔ اسے اچھی طرح روغن میں پیس لیں۔ تخم بھتوا سے صفراوی مزاج والوں کو قنّے ہوگی۔ (روفس) تافسیا، اشک و عصارہ ماء العسل کے ہمراہ لینے سے قنّے ہوگی۔ مقدار خوراک ساڑھے ۴ گرام تخم سویا کے ہمراہ۔ عصارہ۔ ۲۵۰ ملی گرام اور اشک ساڑھے ۴ گرام۔ اس سے زیادہ نہ دیں ورنہ بیکہ مضر ہوگی۔ (ابن ماسویہ)

کھانوں میں اسے شامل کریں اور ان مریضوں کو جن کے لئے قنّے کرنا دشوار ہو برگ غار تازہ دیں۔ اس سے معدہ ڈھیلا ہو جاتا ہے اور قنّے کے اندر تحریک ہوتی ہے۔ روغن غار تر معدہ کو ڈھیلا کرتا ہے اور قنّے آور ہوتا ہے پیتے ہی متلی آکر قنّے ہونے لگتی ہے۔ حب ارند ۳۰ عدد کو پوست پینے سے قنّے کے اندر تحریک ہوتی ہے۔ اور معدہ بیکہ ڈھیلا ہو جاتا ہے۔ اور اسہال بھی آتے ہیں۔ خردل زیادہ پینے سے کرب پیدا ہوتا ہے۔ اور قنّے ہو جاتی ہے۔ (دیا سقوریدوس) خشخاش جنگلی لینے سے قنّے کے اندر تحریک ہوتی ہے۔ (ابن ماسویہ) بنج خشخاش کھانے والا اگر بمقدار کعب کھائے تو قنّے کرنے میں سہولت ہو جاتی ہے۔

خربق سفید کے پینے سے قنّے کے لئے معدہ کے اندر تحریک ہوتی ہے۔ نہار منہ تنہا یا جملہ نیک یا عصارہ تافسیا کے ہمراہ ماء العسل سادہ لیا جاتا ہے۔ چنانچہ قنّے کے اندر تحریک پیدا ہو جاتی ہے۔ سوپ اور خبیصہ میں بھی شامل کر کے یہ دوا لی جاتی ہے۔ جس مریض کا معدہ کمزور ہوتا ہے اسے قبل ازیں تھوڑا کھانا کھلا دیں تاکہ اس کے نقصان محفوظ رہے۔ (دیا سقوریدوس)

خربق سفید اوپر سے سوداء کے اندر تحریک پیدا کرتی ہے۔ (دیا سقوریدوس / بقرط)

معدہ کے بلغم کا تنقیہ حسب ذیل ادویات کرتی ہیں:

پوست مصطلکی ساڑھے ۳ گرام سے ساڑھے ۱۰ گرام تک ریشمی کپڑے سے چھان کر، سکنجبین عسلی ۱۰۲ گرام قنّے آور ہے۔ جو شانہ زوفا بھی مٹی ہے۔ اسی طرح حاشا، فودنج اور روغن مولی بھی۔ لباب قرطم بنفشہ کے ہمراہ آب گرم جس کے اندر سویا اور مولی جوش دی گئی ہو متلی پیدا کرتا ہے۔ نمک، شہد اور انجدان ہمراہ شہد معدہ کا تنقیہ کرتا ہے۔ خردل سکنجبین اور ماء العسل کے ساتھ پھینٹ کر استعمال کرنے سے کافی حد تک تنقیہ ہو جاتا ہے۔ روغن سوسن ہمراہ آب گرم و نمک قنّے آور ہے۔

یہی اثر روغن مولیٰ اور روغن زرگس کا بھی ہے۔ کندس اس باب میں تمام دواؤں سے زیادہ طاقتور ہے۔ البتہ اسے صرف طاقتور حضرات ہی برداشت کرتے ہیں۔ اسی طرح آب حرمل کا جو شانہ اور آب تخم حرمل کو بھی صرف طاقتور مزاج والے ہی برداشت کر سکتے ہیں۔

روغن غار محفوظ قئے آور ہے۔ اسی طرح تخم جر جیر اور تخم قطف بھی بحفاظت قئے لاتے ہیں۔ پوست خرپڑہ کے بعد شہد، عرق مولیٰ و عرق سویا اور نمک و شہد و سکنجبین کا بھی یہی حال ہے۔

(ابن ماسویہ)

قتاء بستانی خشک کر کے پیس لی جائے اور ماء العسل کے ساتھ دلوک کی جائے تو قئے ہو جاتی ہے۔ فواتین کمزور و طاقتور مریضوں کے لئے موزوں ہوتی ہے۔ اس سے بلغم خارج ہو جاتا ہے۔ نیخ ققاء الحمار ایک طاقتور دوا ہے اور ایسے مریضوں کے لئے موزوں ہے جو طاقتور اور قئے کا عادی ہو۔ نیخ بنجور مریم بادام کے برابر شہد کے ہمراہ گوندہ کو بطور مشروب استعمال کی جائے تو قئے کے ساتھ ماء العسل بھی خارج ہوتا ہے۔ (بقراط)

حفظان صحت کے پہلو سے ہونے والی موزوں قئے:

بلغم کی بہ کثرت علامتیں دیکھنے میں آئیں تو مہینہ میں دو بار قئے کریں، خالی معدہ کی حالت میں اس کے عادی نہ بنیں۔ البتہ معدہ پر ہو تو قئے کریں۔ قئے کے لئے سکنجبین، خردل، مولیٰ، جو شانہ و حاشا، نیخ بادام ہمراہ شہد و شراب شیریں استعمال کریں۔ قئے آور دواؤں کی ضرورت ہو تو تخم خرپڑہ، نیخ خرپڑہ اور مسہل ادویات استعمال کریں۔ قئے کے بعد گرم پانی سے کلی کریں اور چہرے کو سرد پانی سے دھولیں۔

دوائے قئے:

لوبیا سبز ۵۱ گرام، شہد ۶۸ گرام، شہد کا جھاگ اتار لیا گیا ہو ۶۸ گرام، مولیٰ ۱۰۲ گرام، پانی میں جوش دیکر سکنجبین کے ہمراہ لیں۔ (اسحاق)

تافسیا، عصارہ ققاء الحمار ہم وزن ہر ایک ۱۲۵ ملی گرام، ۱۸۰ گرام پانی اور سکنجبین کے ہمراہ۔ یہ ایک معتدل خوراک ہے۔ قئے بہ آسانی آ جاتی ہو تو تافسیا استعمال نہ کریں۔ صرف عصارہ ققاء الحمار کافی ہے۔ درد دل ہو جائے تو سرد پانی سے کلی کریں اور اسے منہ کے اندر لئے رکھیں مذکورہ طاقتور ادویات کے ذریعہ اسہال سے بالکل قریب قئے لانے کی کوشش نہ کریں۔ ورنہ تشنج اور قئے الدم کا اندیشہ ہے۔ خربق سفید کے ساتھ نظرون شامل کر لیں تو گلا گھٹنے کا اندیشہ نہ ہوگا۔ اس سے مریض محفوظ رہے گا۔

بلغم خارج کرنے والی دوا:

مویز کوہی ۶۰ عدد، برگ مولیٰ ۶۰ عدد، سایہ میں خشک کر کے عرق مولیٰ میں قرص بنالیں اور سرکہ وپانی کے ہمراہ لیں۔ قئے ہو جائے تو عدس مغسول لیکر پھر قئے کریں۔

دیگر:

مقنی بلغم ہے۔ ۲ کلو ۵۲۰ گرام پانی کے اندر سویا جوش دیکر صبح میں بطور مشروب لیں۔ دریا کا پانی ۶۰ ۳ گرام پینے سے قئے ہو جاتی ہے۔ ایک دن پرہیز کرنے کے بعد استعمال کریں۔ (بقراط)

قبل از طعام قئے کرنا سر اور آنکھوں کے لئے نقصان دہ ہے۔ مریض قئے کا عادی نہ ہو تو ضرورت سے پہلے اسے کئی بار قئے کرائیں تاکہ قئے کرنا اس کے لئے آسان ہو جائے۔ (روفس)

خربق کے ذریعہ قئے کرنے کی عادت نہ ہو تو برے اعراض لاحق ہوتے ہیں۔ (بقراط)

خربق سے اخلاط ردیہ کا اسی طرح اخراج ہوتا ہے جس طرح چھلنی سے پانی نکلتا ہے۔ تل جیسی دواؤں کو ٹکڑے ٹکڑے کر لیں۔ انہیں اچھی طرح پیسیں نہیں، تاکہ مری کے ساتھ چپک کر فاق جیسی کیفیت پیدا نہ کریں۔ اچھی طرح نہ پیسنے کی حالت میں یہ پہلی بار قئے کے ہمراہ اوپر آ جاتی ہیں۔ اس کے بعد ماء العسل یا دودھ کا کئی بار غرارہ کریں تاکہ شکم کی طرف اتر سکیں۔ روغن سوسن قئے آور ہے۔ بنخ نرگس جو کی دلیہ کے ہمراہ کھانے سے قئے ہو جاتی ہے۔ خربق کی معتدل خوراک ساڑھے ۴ گرام ہمراہ آب و شہد یا شراب شیریں۔ بلغم کا مریض سکنجبین غسلی اور ایسے پانی کے ذریعہ قئے کرے جس کے اندر شبث، لوبیا سرخ اور نمک سکنجبین جوش دیا گیا ہو۔ مریض کو بھنی ہوئی چیزیں دیں۔ صفراوی مریض بنخ خریزہ، خیار، آب کدو، ماء شعیر، آب خریزہ، ختم بھتوا اور کے ذریعہ قئے کرے۔ اس کے بعد مچھلی کھائے سوداوی مریض سکنجبین کے ذریعہ قئے کرے جس میں خربق سیاہ بھگوئی گئی ہو نیز خردل مویز وغیرہ استعمال کرے۔ قئے کرنا دشوار ہو تو دوا میں حمام کے اندر استعمال کریں۔ اس سے قئے بہ آسانی ہوگی۔ (بقراط)

خربق کی مقدار خوراک اگر ۱۲۵ ملی گرام ہے۔ (ارکاغانیس)

تپ زدہ مریض سکنجبین اور نمک کے ہمراہ ماء الشعیر، اور خشک کوئی ہوئی خریزہ کی جڑ اور شہد کے ہمراہ بھتوا پانی اور سکر کے ہمراہ بنخ خریزہ کے ذریعہ قئے کرے۔ بلغمی مریض مولیٰ کے ذریعہ قئے کرے

جوشبٹ، نمک اور صرف کے ساتھ جوش دی گئی ہو نیز سکنجبین کے ہمراہ ختم ہوا لیکر قئے کرے۔
(عبدوس)

قئے کے لئے سہولت پیدا کرنے والی دوائیں:

عرق کر فس تل کے ہمراہ۔ ماء العسل، نمک، جریش، گرم پانی، پنخ نرگس ہمراہ آب گرم یا تقسیا پس کر چربی دار شور بہ کے اندر یاروغن سوسن ہمراہ عرق سویا۔ (عبدوس)

سہولت قئے کے لئے خربق کے اندر ایک مولی رکھیں اور پیچ میں دھاگہ سے باندھ دیں جسے ٹکڑے ٹکڑے کر لیا گیا ہو پھر اسے ایک شب سرکہ شراب میں بھگو دیں بعد از آں خربق نکال کر بعد از طعام یہ مولی کھائیں اور اس پر شراب سکنجبین اور تھوڑا سرکہ لیں۔ اس کے بعد قئے کریں۔ (کندی)

کندس نم معدہ پر نہایت تیز سوزش پیدا کرتی ہے چنانچہ قئے میں تحریک ہو جاتی ہے۔ (کندی)

آب دلیہ جو معدہ کے بلغم کو جو لیسدار اور غلیظ نہیں ہوتا توڑ کر قئے کے ذریعہ خارج کر دیتا ہے۔ یہی اثر ماء العسل کا بھی ہے۔ البتہ اس سے پیاس لگتی ہے اور صفراوی جسموں کے اندر یہ تیزی سے صفراء کی جانب منتقل ہو جاتا ہے لہذا صفراء کے لئے ماء الشعیر اور بلغم کے لئے ماء العسل استعمال کرنا چاہئے۔

بہ کثرت لیسدار بلغم کو صرف مولی اور سکنجبین ہی توڑ سکتی ہے۔ (جالینوس)

سکنجبین کا نسخہ جو شطراغب اور مسلسل چوتھیا بخاروں میں قئے آور ہوا کرتی ہے:

پنخ کر فس، پنخ بادیان، پنخ خرپڑہ، خیار، پیاز نرگس، سرکہ میں بھگو دیں اور جوش دیکر صاف کر لیں۔ سکر اور شہد کے ہمراہ حسب ضرورت استعمال کریں۔ مؤثر ہو جانے کی صورت میں اس کے اندر صمغ کنکر زد ممکنہ استعمال کی حد تک حل کر لیں۔ (جالینوس)

قئے کے ذریعہ عمدہ تنقیہ میں قبل از قئے ایسی حرکت کرنا معاون ہے جو جسم کو گرم کر دے۔ ایسی صورت میں رگوں کے دہانے کھل جاتے ہیں۔ باریک نالیاں کشادہ ہو جاتی ہیں۔ اس طرح قئے میں مدد ملتی ہے اور ناسان کم ہوتا ہے۔ قئے کرنے کا ارادہ ہو تو ایک ہی کھانا نہیں بلکہ مختلف غذائیں لیں۔ تاکہ یہ زیادہ ہو جائیں اور انکی ملاقاتیں مختلف ہوں۔ اس طرح قئے کرنے میں مدد ملے گی۔ قئے کرنے میں جلدی نہ کریں بلکہ اس وقت کریں جب جسم کچھ متاثر ہو جائے، سخت، قلیل المزاج اور قلیل

الکمیٹ شراب نہ پیئیں کیونکہ اس سے ہضم طعام میں مدد مل جاتی ہے بلکہ شراب ملی ہوئی استعمال کریں۔ نبیذ مختلف قسم کی ہو، شیریں، ترش اور تلخ اور زیادہ مقدار میں لی جائے۔ یہ قے کرنے کے لئے زیادہ عمدہ صورت ہوگی۔ کھانے پر پینے میں جلدی نہ کریں۔ بلکہ جسم کھانے کو قبول کر لے تو پیئیں۔ شیریں نبیذ سے قے کے اندر تحریک ہوتی ہے۔ قابض نبیذ سے اعصاب معدہ کو قوت پہنچتی ہے۔ تلخ نبیذ پگھلاتی اور لطافت پیدا کرتی ہے حتیٰ کہ جو چیزیں توڑتی اور قے کی تحریک کرتی ہیں ان سے کھانے کو الگ رکھنا لازم نہیں آتا۔ جو شخص مہینہ میں دو بار قے کا عادی ہو اسے دو بار مسلسل قے کرائیں۔ معدہ کے لئے موزوں تر یہ ہے کہ یہاں کثرت سے صفراء کا انصباب ہو تا رہے۔ غذا کے فساد سے یہاں بکثرت بلغم جمع ہو جاتا ہے۔ لہذا طبیب کو قے کے ذریعہ معدہ کی صفائی کا ذمہ دار بنادیں۔ لوگوں کے اندر بلغم کی تولید مختلف ہوتی ہے۔ لہذا ہر شخص پر لازم ہے کہ بقدر ضرورت اسے نگاہ میں رکھے۔ سب سے زیادہ ضرورت ان لوگوں کو ہوتی۔ جن کا باضمہ کمزور اور جن پر بلغم کا غلبہ ہوتا ہے۔ (جالینوس)

تمام اطباء پندرہویں دن ایک بار قے کرنے کا حکم دیتے ہیں، مگر اس کتاب کا مصنف مشتاقی ہے۔ یہ کہتا ہے کہ دو متواتر دنوں میں دو بار قے کرائیں۔ وجہ یہ ہے کہ دوسرے دن قے کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ دوسرے یہ کہ پہلے دن معدہ اور رگوں کے دہانوں کی جانب کھینچ کر آنے والے تمام مواد صاف نہیں ہوا کرتے۔ پہلے دن مواد کم آتے ہیں تو بقیہ شب و روز میں یہاں فضلات کا انصباب بہ کثرت ہوتا ہے۔ لہذا دوسرے دن اسہال کو بند کرنا پسندیدہ ہے۔ (جالینوس)

میرے خیال میں سب سے مؤثر سبب جس کے ذریعہ جالینوس اس فعل کی تصحیح کرتا ہے قے و دست کا عادی ہونا ہے۔ میرے خیال میں قے کا عادی ہونا اس شخص کے لئے ضروری ہے جو مزمن امراض کے لئے قے کا طریقہ استعمال کرنا چاہے اور طاقتور ادویہ مثلاً خربق وغیرہ جو شدت سے اضطراب پیدا کرتی ہیں استعمال کرے۔ باقی جو شخص اس چیز کو خارج کرنا چاہتا ہو جس کا معدہ سے نکلنا آسان ہو، مشکل نہ ہو اور صرف معدہ کا تنقیہ اس کے نزدیک مطلوب ہو اسے اعادہ قے کی ضرورت نہیں ہے۔ بایں ہمہ ایک دن کا اعادہ کوئی بڑا کام نہیں کرتا۔ نہ ہی اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ مطلوبہ صفائی عمل میں آئے۔ کیونکہ ہمارا مقصود تو یہ ہوتا ہے کہ معدہ کے اندر جو باغمی فضلات مجتمع ہو چکے ہیں انہیں خارج کر دیں نہ کہ معدہ کو بلغم سے بالکل خالی کر دیں۔ لہذا اس قدر کافی ہے کہ بقدر ضرورت ایک بار جو کچھ آسانی سے خارج ہو اسے اسے خارج کر دیں۔ لہذا مکمل طور پر صفائی اور نہ ہی اس قے کی عادت ڈال دینا کوئی معنی رکھتا ہے کیونکہ یہ قے تو حفظان صحت کے پہلو سے کرائی جاتی ہے نہ کہ مزمن علاج الامراض کے تحت۔ انسان کسی دن قے کرتا ہے۔ پھر قے کے کچھ دیر بعد کھاتا پیتا

ہے تو رگوں سے معدہ کی جانب کوئی چیز نہیں آتی جیسا کہ جالینوس کا خیال ہے کیونکہ یہاں معاملہ اس بات سے خالی نہیں ہوتا کہ معدہ کی قوت جاذبہ کام کر رہی ہوتی ہے یا قوت خلائی۔ قوت جاذبہ کا کام ہو رہا ہو تو بھوک تھوڑی ہوگی اور غذا لینے سے آدمی مامون ہو جائے گا۔ برعکس ازیں خلاء کا عمل ہو تو معدہ کی حالت میں نہ ہوگی کیونکہ معدہ انضمام کے موافق ہوگا۔ غذا بھی اس حالت میں محفوظ رہے گی۔ لہذا مذکورہ صورت کے لئے کوئی وجہ موجود نہیں ہے۔ (مؤلف)

قئے بہ آسانی کرانا چاہیں تو مریض کو کھانے کے ساتھ دو یا تین نرگسی پیازیں کھلائیں۔ اس سے بہ آسانی قئے ہوگی۔ جالینوس نے اس کو بحر ببتایا ہے۔ (ابذیمیا)

قئے کرنا دشوار ہو تو پانی اور روغن پھینٹ کر دینے کے بعد قئے کرائیں۔ (جالینوس)

خریق سفید قئے کے ذریعہ خارج ہو جاتی ہے۔ اس کا استعمال خطرناک ہے کیونکہ اپنی طاقت سے یہ کبھی ایسا خلط بھی جذب کرنے لگتی ہے جسے دفع کرنے سے طبیعت عاجز ہوتی ہے۔ چنانچہ اس سے احتیاطی اور تشنجی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ خریق سیاہ سے سودا، نیچے سے خارج ہوتا ہے۔ یہ سفید کے مقابلہ میں کم خطرناک اور کم اثر رکھتی ہے۔ (طوثرس)

بورہ سفید نیم گرم پانی میں ڈالکر تھوڑے روغن کے ہمراہ استعمال کرنے سے قئے کے اندر تحریک ہوتی ہے۔ (حنین)

کنکر زدے گرام پینے سے دوبارہ باقی قئے ہوتی ہے۔ جبہنک، کندس، حرمل، قثم، بھوا، مولی، اوبیاسرخ، قثم سویا، بیخ خرپڑہ، عصارہ کرفس، فناع کرم ہمراہ شہد و نمک اور حرمل و نمک قئے، اسہال کے لئے معاون ہیں، یہ ادویات کو تحلیل کرتی ہیں۔ معدہ اور سینہ سے لیسندار بلغم کا استیصال کرتی ہیں۔ آنتوں کو دھودیتی ہیں۔ قئے زیادہ بہ آسانی لاتی ہیں۔ (ابوجریج)

شقاقل سے بلغم اور سودا بذریعہ اسہال خارج ہو جاتے ہیں، اصلاح کا طریقہ یہ ہے کہ اس پر گوندھے ہوئے آلے یا مٹی کا طلاء کر کے نیم گرم تنور میں کسی اینٹ کے اوپر بھون لیں حتیٰ کہ پک جائے، پھر اس کا لب حاصل کر لیں۔ مقدار خوراک ۵۰۰ گرام ہے۔ (ابوجریج)

خریق سفید کی خاصیت یہ ہے کہ اس سے قئے کے ذریعہ بلغم خارج ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ مریض کو خناق ہو جاتا ہے کیونکہ یہ حلق کی جانب مادوں کو کثرت اور شدت سے کھینچنے لگتی ہے۔ مقدار خوراک ساڑھے ۳ گرام سے لیکر ساڑھے ۴ گرام تک ہے۔ استعمال کرنے سے پہلے تھوڑا کھانا کھالیں پھر پیے ہوئے گندم اور جو سے بنے ہوئے سوپ کے ہمراہ اسے استعمال کریں۔ (ابن ماسویہ)

تافسیا مقلی اور مسہل ہے۔ اسی طرح عصارہ قثا، الجمار بھی۔ (جالینوس)

جو شاندار کرفس اور شہد قئے آور ہیں۔ (فیالفر غورس)

سینہ کے امراض اور سینہ کی رطوبتوں میں خربق سب سے زیادہ مفید دوا ہے۔ سینہ کے امراض میں یہ محفوظ اور کم نقصان دہ ہوتی ہے۔ اسے استعمال کرنا چاہیں اور اس کے نقصان سے محفوظ رہنا چاہیں تو اس کی جڑوں اور سروں کو پیس کر مریض کو دیں۔ پس ہوئی خربق تھوڑی مولی کے اندر رکھ کر شب و روز چھوڑ دیں۔ پھر وہ مولی استعمال کریں۔ (ابن سرائیون)

چوتھا باب

ماسک غذائیں اور دوائیں، غیر دموی اسہال کی
قسمیں، کھانے کا ہمیشہ نیچے اتر جانا، اور زلق الماء وغیرہ،
حقن، قتلے، ضادات، مسہل دوا سے پیدا شدہ کیفیت،
حالبس شیافات اور مزمن اسہال روکنے والی تدابیر۔

قرص ماسک:

مازوائے سبز، قاقیا، گلنار، کندر، نانخواہ، گل ارمنی، افیون، تخم اجوائن خراسانی، انکی قرص بنائیں۔
یہ قرص ۷ گرام آب انار میں گوندہ کراستعال کریں۔
مذکورہ کیسلی، مدر، مخدر اور مدر بول دواؤں کا ضابطہ یہ ہے کہ حرارت کی موجودگی میں اور ربول
کم سے کم ہوگا۔ (مؤلف)
قرص بارد حرارت میں مفید ہے۔

قرص بارد کا نسخہ:

تخم گلاب، طباشیر، عصارۂ صرم خشک کردہ، تخم ترشہ، افیون، گل سرخ، قرص بنالیں۔ مقدار

خوراک ساڑھے ۴ گرام ہے۔ (مؤلف)

ذرب الامعاء میں حرارت نہ ہو تو کیلی، طاقتور گرمی پیدا کرنے والی اور قلیل الحرارت دواؤں پر بھروسہ کریں۔ مثلاً گلنار یک جزء، مازو یک جزء، اجوائن خراسانی یک جزء، کندر یک جزء، نانخواہ یک جزء، مر یک جزء، افیون ۳/۱ جزء قرص بنالیں۔ مقدار خوراک ساڑھے ۴ گرام ہے۔ یہ تمام نسخے میامر کے مطابق ہیں۔ (مؤلف)

کبھی صفراء کا ایسا سخت اسہال ہوتا ہے جس سے آنتیں جلنے لگتی ہیں یا کوئی دوسری خلط سوزش پیدا کرنے لگتی ہے۔ کبھی اور ام احتشاء کی وجہ سے سوزش پیدا کرنے والی پیپ جاری ہوتی ہے۔ کبھی غلیظ ریاح سبب بنتی ہے۔ جس کی وجہ سے ہضم خراب ہو جاتا ہے۔ چنانچہ معدہ کو راحت نہیں ملتی اور وہ غذا کو گرفت میں نہیں لے پاتا۔ اس لئے سوء ہضم اسہال کا سبب بن جاتا ہے۔ یہ کیفیت کبھی کچھوؤں کے باعث پیدا ہو جاتی ہے جو سوزش پیدا کرتے ہیں، آنتوں اور معدہ کے بعض حصوں کا سوء مزاج بھی کبھی سبب بن جاتا ہے۔ حرارت کی موجودگی بھی یہ صورت پیدا کر دیتی ہے چنانچہ حرارت سے مادہ جذب ہونے لگتا ہے۔ یہ صورت حال جسم کی امتلائی کیفیت میں رونما ہوتی ہے۔ کبھی معدہ جگر اور آنتوں کا ضعف ماسکہ بھی اس کا سبب بنتا ہے۔

نہیز سے اسہال ٹوٹ جاتا ہے۔ یہ مخدر تدبیر اسہال روکنے میں بیحد مفید ثابت ہوتی ہے کیونکہ اس سے آنتوں کی حس خوابیدہ اور بے حس ہو جاتی ہے لہذا براز میں حرکت نہیں ہوتی، رقیق اخلاط بھی غلیظ ہو جاتے ہیں۔ (جالینوس)

معدہ کے اندر متھضم غذا جگر کی جانب جب کم پہنچتی ہے تو براز مرطوب ہوتا ہے۔ برعکس حالت کے اندر براز خشک ہوتا ہے۔ جگر کے اندر غذا کے قلت نفوذ کا سبب کبھی ضعف ماسکہ یا آنتوں کے اندر موجود شدید دفاعی کیفیت ہوتی ہے۔ کبھی یہ قلت اس لئے ہوتی ہے کہ جگر کمزور ہوتا ہے۔ اور برودت مزاج کی وجہ سے کبدی انجذاب کمزور ہو جاتا ہے۔ کبھی یہ قلت سر یع النفوذ یا محرک امعاء غذاؤں کی وجہ سے ہوتی ہے، کبھی اس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ صفراء کا انصباب جگر سے بہ کثرت ہونے لگتا ہے چنانچہ دفاعی صورت حال ہیجان پیدا کر دیتی ہے۔ کبھی جگر کی قوت ماسکہ کمزور ہو جاتی ہے مگر فم معدہ مضبوط ہوتا ہے۔ اس کی وجہ سے اشتہا میں اضافہ ہوتا ہے۔ چنانچہ قوت ماسکہ کے ضعف سے نتیجہ میں کیلوس کے بہ کثرت فضلات بننے لگتے ہیں، لہذا براز مرطوب ہو جاتا ہے۔ آنتوں کی قوت ماسکہ رطوبت کی وجہ سے کمزور اور قوت دفعہ طاقتور ہو جاتی ہے۔ (جالینوس)

قرص بیحد قابض اسہال ہے۔ حرارت کو کمزور اور التهاب جگر اور پیاس کو بجھا دیتی ہے۔

قرص کا نسخہ :

طباشیر، گل خراسانی بھنی ہوئی مربی، کافور، گل سرخ، صندل سرخ، عود، عصارہ جبن کوفتہ بسر کہ
و خشک کردہ، سماق، حصرم، تخم ترشہ، تخم اجوائن خراسانی، قرص بنائیں ہر قرص کے اندر حب کافور
۱۲۵ ملی گرام تک ڈالیں اور ۷ گرام استعمال کریں۔ (مؤلف)
متلی کے لئے طاقتور قرص حرارت نہ ہو تو اسہال استعمال کریں۔

قرص کا نسخہ :

کندر، نانخواہ، گل خراسانی، کبابہ، سنبل، سک، افیون قرص بنالیں۔ (مؤلف)
جو چیزیں معدہ کے اندر سرعت بہ کثرت کیلوں بن جاتی ہیں وہ اسہال کے لئے خراب ہوتی ہیں،
مثلاً چوزا، شوربے، اور لیمیاں اور سیال چیزیں۔ یہ چیزیں نفوذ کر کے جگر سے آگے بڑھ جاتی ہیں، جگر
کے لئے سب سے عمدہ چیزیں ہوتی ہیں جو قوائے جگر اور اجرام جگر کو طاقت بخشی ہیں، مثلاً ستو، بلوط
وغیرہ۔ (مؤلف)

زلق الامعاء کی بیماری ضعف ماسکہ یا پیدا شدہ زخموں مثلاً قلاع سے ہوتی ہے۔ ضعف ماسکہ مزاج
کے عظیم تغیر سے پیدا ہوتا ہے۔ قلاع کا سبب رقیق گرم اخلاط ہوا کرتے ہیں۔
کھائی ہوئی غذا سرعت سے براہ براز خارج ہو جائے اور اس میں کوئی تغیر واقع نہ ہوا ہو تو اسے
زلق الامعاء کہتے ہیں، جو ضعف ماسکہ کی وجہ سے لاحق ہوتی ہے، ضعف ماسکہ کسی بھی ایسے مزاج کی
وجہ سے ہوتا ہے جو معدہ اور آنتوں کے جرم پر مسلط ہو جاتا ہے۔ یا یہ سرد بلغم کی وجہ سے ہوتا ہے جو
معدہ اور آنتوں کے اندر جمع ہو جاتا ہے بالخصوص ترش بلغم، یا لطیف خلط حار کے سبب سے معدہ اور
آنتوں کی سطحوں پر زخم آجانے کی وجہ سے اس طرح کا ضعف لاحق ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)
زلق الامعاء میں قے کرنا خراب ہے۔ (بقراط)
آنتوں کے اندر جو خلط ہوتی ہے وہ قے کے ذریعہ خارج ہوتی ہے۔

زلق الامعاء اس وقت ہوتی ہے جب بیماری معدہ اور آنتوں دونوں میں بیک وقت ہو جاتی ہے۔
زلق الامعاء کو سمجھنے کے لئے واضح طور پر فرق پیش کیا گیا ہے۔ آنتوں کی سطحوں میں قلاع کی وجہ سے
پیدا شدہ زلق الامعاء اور ضعف ماسکہ کے نتیجہ میں عارض شدہ زلق الامعاء کے مابین بھی فرق کرنا
لازم ہے۔ میرے نزدیک دونوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ پہلی صورت میں درد محسوس ہو گا اور
کبھی واضح طور پر براز کے اندر تیز رقیق قسم کی پیپ خارج ہوگی، دوسری صورت میں بہ کثرت بلغم

کے ساتھ براز خارج ہوگا۔ فساد مزاج کے باعث زلق الامعاء میں سوزش ہوگی نہ پیپ اور نہ ہی براز میں بلغم خارج ہوگا۔ قلاع کا علاج حصری اور سماقی جیسی سرد غذاؤں سے کریں گے۔ اس کا مسلسل استعمال رکھیں گے حتیٰ کہ بہ کثرت گزرنے سے اثر ہو جائے۔ ضعف ماسکہ کا علاج اخراج بلغم کے ذریعہ کریں گے۔ مزاجی فساد کا علاج شکم کو بستہ کر دینے والی گرم جوارشات سے کریں گے۔ جس مریض سے بہ کثرت صفراوی خون کسی بھی مقام سے خارج ہو جاتا ہے تو اس کی طبیعت نرم ہو جاتی ہے کیونکہ جگر کمزور ہو جاتا ہے اور حرارت کم ہو جاتی ہے۔ چنانچہ ہاضمہ اور تغذیہ دونوں برابر ناقص رہتے ہیں حتیٰ کہ خون اور حرارت واپس آجانے کے بعد طبیعت اپنی اصلی حالت کی جانب پلٹتی ہے۔ (جالینوس)

کثرت بول سے براز کم ہو جاتا ہے۔ شکم جب تک نرم رہے ممکن حد تک شراب کم کر دیں تاکہ رطوبت کا بہاؤ مثانہ کی جانب ہو جائے۔ برعکس صورت میں برعکس تدبیر اختیار کریں۔ چنانچہ شکم ضرورت سے زیادہ خشک ہو تو شراب زیادہ استعمال کریں اور رنگوں میں اسے نفوذ کرنے سے روکیں۔ (جالینوس)

زلق الامعاء میں ترش ڈکاریں مدت کے بعد آنے لگیں اور پہلے نہ آتی رہی ہوں تو یہ محمود علامت ہوگی۔ (بقراط)

زلق الامعاء یہ ہے کہ غذائیں، قوام اور ریاح کے اندر نہیں بلکہ کھاتے وقت اپنی اصلی حالت سے متغیر ہوئے بغیر بسرعت خارج ہو جائیں۔ یہ کیفیت ضعف امعاء کی وجہ سے لاحق ہوتی ہے۔ چنانچہ آنتوں کے لئے غذا کو روکنا خواہ غذا کم ہی کیوں نہ ہو مشکل ہو جاتا ہے۔ اس لئے وہ غذا کو اسی طرح دفع کر دیتی ہے جس طرح مثانہ پیشاب کو دفع کر دیتا ہے۔ یہ دفاعی حرکت رفتہ رفتہ بہ کثرت غذا جمع ہونے سے پہلے ضعف کی وجہ سے اور آنتوں کی سوزش سے پیدا ہوتی ہے۔ آنتوں کی سطحوں پر زخم آجاتے ہیں اس لئے یہ صورت لاحق ہوا کرتی ہے۔ مذکورہ دونوں اسباب کے درمیان فرق یہ ہے کہ سوزش ہوتی ہے تو بیماری کے ساتھ شکم میں سوزش ہوگی مگر پہلی صورت میں غذا کسی قسم کی تکلیف دیئے بغیر خارج ہوگی۔ قلاع میں بھی اگر معدہ، امعاء اور داخلی حصوں میں پیدا شدہ تیز قسم کی خلط کا جس ہو گیا ہو تو بیماری قابض ماکولات و مشروبات کے ذریعہ نہایت تیزی سے جاتی رہے گی۔ یہ خلط ایک عرصہ تک بذریعہ اسہال خارج ہوتی رہے گی تو بیماری تبدیل ہو کر خونی دست کی صورت میں ظاہر ہوگی۔ ضعف امعاء سے پیدا شدہ قسم یا تو معدہ اور آنتوں کے سوء مزاج بالامادہ کے سبب ہوگی کبھی یہاں محبوس خلط بھی ہوتی ہے، یا اس بیماری کا ممکنہ سبب بلغم ترش ہوگا۔

بیماری کے شروع میں ترش ڈکاروں کی آمد کا سبب یا بلغم ترش کا غلبہ ہوتا ہے یا پھر غذا کسی حد تک تغیر پذیر ہوتی ہے کیونکہ بیماری مستحکم نہیں ہوتی۔ مستحکم ہو جانے کے بعد ترش ڈکاریں جاتی رہتی ہیں۔ (جالینوس)

ایسا نہیں ہوتا کیونکہ جب بیماری سرد بلغم کے نتیجہ میں ہوگی تو معدہ سرد ہو جائے گا۔ اس کے ساتھ ہمیشہ لازمی طور پر ترش ڈکاریں آتی رہیں گی۔ بیماری ابتداء میں نہ ہونہ ہی سبب سرد بلغم ہو تو اس کے ساتھ ترش ڈکاریں نہ ہوں گی اور جب کسی بھی ترش ڈکار آجائے تو یہ اس بات کی علامت ہوگی کہ غذا معدہ کے اندر باقی ہے اور اس میں کچھ تغیر ہوا ہے کیونکہ طبیعت اپنے فعل کی جانب مراجعت شروع کر چکی ہوگی۔ (بقراط)

کسی شخص کو مزمن دستوں کی شکایت ہو اور قے ہو جائے تو دستوں سے اسے نجات مل جائے گی طبیعت کی اقتداء میں یہی راستہ اختیار کرنا ہے۔ ہکے جو راء کی جگہ یا یاسین نکالتے ہیں وہ عرصہ دراز تک دستوں کے لئے مستعد ہوتے ہیں کیونکہ یہ کیفیت سردوں اور زبانوں کی رطوبت سے ہوتی ہے سر اور زباں مرطوب ہوں گے تو معدہ بھی اسی طرح مرطوب رہے گا کیونکہ اس کا ایک طبقہ لسانی طبقہ ہے۔ عرصہ دراز تک دستوں کا آنا، رطوبت کے باعث پیدا شدہ ضعف معدہ کا ایک خصوصی عرض ہے۔ دماغ تر ہے تو یہاں سے رطوبتیں برابر معدہ کے اوپر نازل ہوں گی، معدہ انہیں قبول کرے گا اس لئے دست عرصہ دراز تک آتے رہیں گے۔ (جالینوس)

جس آدمی کا شکم نرم ہو گا اسے زلق الامعاء ہو گا۔ لہذا اسے مختلف قسم کے ماکولات و مشروبات اور بار بار لینے سے بچنا لازم ہے۔ صرف ایک قسم کا کھانا وہ کھائے، ایک بار کھائے اور کم مقدار میں کھائے۔ اس طرح معدہ کے اندر غذا رک سکے گی۔ حرکت کرتے وقت جس آدمی کو ذرب کی شکایت ہو جائے وہ حرکت اور غذا کم کر دے۔ غذا شراب قابض میں بھگو کر لے، کھانے کے بعد چلنے پھرنے سے پرہیز کرے۔ ذرب کی کیفیت جب تک باقی رہے کھانا صرف ایک بار کھائے۔ (جالینوس)

زلق الامعاء کے اندر پسلیوں پر چنے کے مانند سفید سخت پھنسیاں ابھر آئیں اور پیشاب زیادہ آئے تو مریض بہ سرعت فوت ہو جائے گا اور جس کے داہنے ہاتھ پر باقلا کے برابر داغ نما نشان ہو جائے اور تبدیل نہ ہو تو ساتویں دن اس کا انتقال ہو جائے گا۔ یہ کیفیت طاری ہونے کے بعد مریض سے پوچھیں گے تو وہ خود کو شکم سیر ظاہر کرے گا۔ (جالینوس)

گرم روغنوں کے ذریعہ تمرغ، دلک اور تکمید سے جسم کو سخت کرنے سے خلط جذب ہوتی ہے، دستوں کا آنا بند اور کم ہوتا ہے۔ (جالینوس)

صفر اوی دست سے پہلے آنتوں کے اندر سوزش کا احساس ضرور ہوتا ہے۔ (جالینوس)
 زلق الامعاء کی صلابت خربق سفید پینے سے دور ہو جاتی ہے کیونکہ صلابت کا سبب بلغم ہے تو وہ
 قے کے ذریعہ خارج ہو جائے گا اور اگر سوء مزاج بارد مفرد ہے تو خربق سے یہ گرم ہو جائے گا۔

(جالینوس)

زلق الامعاء قلاعی نہ ہو گا تو اس سے میں قے کرنا مفید ہے۔ اس سے معدہ صاف ہو جائے گا۔ گرم
 ادویات کے ذریعہ زیادہ گاڑھی قے نہ بھی لائی جائے تو بھی مفید ہے۔ (مؤلف)
 دستوں کو روکنا مطلوب ہو اور روکنے سے کسی نقصان کا اندیشہ نہ ہو تو مریض کو زیرہ کے ہمراہ
 باقلی جوش دیکر کھلائیں۔ (جالینوس)

باقلی کے اندر قبضیت اس قدر نہیں ہوتی کہ ضرب کو روک سکے، بایں ہمہ یہ نفاخ اور دیر ہضم
 بھی ہوتی ہے۔ زیرہ تو حرارت زدہ اور ایسے ہیضہ کے مریضوں کو نہیں دیا جاسکتا جن کی آنتیں خشکی
 ہو چکی ہوں۔ یہ جالینوس کا قول ہے جو تدلیس (فریب) پر مبنی ہے۔ باقلا، سرکہ اور کرویا کے ہمراہ شکم
 کو بستہ کرتی اور ہیضہ کو روک دیتی ہے۔ (مؤلف)

گرم صفر اوی دستوں میں تیز حقنوں سے پرہیز کیا جاتا ہے۔
 سردی سے شکم بستہ ہوتا ہے کیونکہ اس سے شکم میں گرمی پہونچتی ہے اور اربول ہوتا ہے، طاقت
 اور مقعد مضبوط ہوتی ہے۔ چنانچہ فضلہ اوپر ہی نچڑا اٹھتا ہے اور تیزی سے نیچے اترنا قبول نہیں کرتا۔

(جالینوس)

مانع ذرب اشیاء قلقل وغیرہ جیسی گرمی پہونچانے والی ادویات ہوتی ہے یعنی وہ جن سے حرارت
 ابھرتی ہے اور اور اربول ہوتا ہے۔ (مؤلف)

معدہ کے اوپر برف کا پانی رکھنے سے ذرب رک جاتا ہے۔ (مؤلف)
 طبیعت کو خشک کرنے اور براز کے نکلنے میں مانع اشیاء حسب ذیل ہیں:-
 حمام، ضعف دافعہ، ضعف عضلات، اور شدت ماسکہ۔ (جالینوس)

گرم چیزوں سے غذا کے لئے عضلات کے اندر قوت پہونچتی ہے اور اربول ہو کر شکم بستہ ہوتا
 ہے۔ ان کا شمار عمدہ طور پر غذا کو جاری و ساری کرنے اور نیند لانے والی چیزوں میں ہوتا ہے۔ انہی
 چیزوں میں دستوں کی مدافعت کرنے والی اشیاء کا بھی شمار ہے کیونکہ مادہ میں تغیر ہوتا ہے۔ مندرات،
 آنتوں کی حس کو سن کر دینے والی چیزوں میں شمار ہوتی ہیں، اس طرح وہ ایسی غذاؤں کی جنس میں
 داخل ہیں جن کے ساتھ سوزش ہوتی ہے۔

جسم پر آپ گرم پانی اسہال کی ابتداء میں انڈیلیں گے تو اس طرح اسے کمزور کر دیں گے۔ یا اسہال کو روک دیں گے۔ کیونکہ اخلاط ظاہر جسم کی جانب منجذب ہونے لگیں گے۔ (جالینوس)

ضعف امعاء سے پیدا شدہ زلق الامعاء کی بیماری اس طرح ہوتی ہے کہ آنتیں ٹھنڈک کی وجہ سے کمزور ہو جاتی ہیں۔ شکم کی نرمی اور مسلسل دستوں کی آمد ان دائمی نزلوں سے ہوتی ہے جو سر سے معدہ کی جانب اترتے ہیں۔ (بقراط)

دانت نکلتے وقت بچوں کے دستوں کو روکنے کے لئے نسخہ:

خشکاش ساڑھے ۳ گرام، حب الّاس ساڑھے ۳ گرام، کندر ساڑھے ۳ گرام، سعد ۲ گرام، کوٹ کر اچھی طرح پیس لیں اور دودھ میں حل کر کے پلائیں۔ (یہودی)

میرے تجربہ کے مطابق جادو کی طرح فوری اسہال کو روکنے والا نسخہ مگر بایں ہمہ کبھی اس سے شدید قونج پیدا ہو جاتا ہے۔

نسخہ حسب ذیل ہے:

انجھ خرگوش شروع میں ۵۰۰ ملی گرام پلائیں، کفایت کرے تو فیہا ورنہ پھر ایک گرام دیں۔ کفایت کر جائے تو فیہا ورنہ دو گرام دیں۔

قرص عاقل:

انجھ ایک گرام، افیون ۵۰۰ ملی گرام، مازو نصف، کندر نصف، قرص بنالیں اور آب سماق کے ہمراہ دیں، مسلسل شاہ بلوط غذا میں دیں۔ (مؤلف)

قرص مسک اسہال مجرب:

مازو، کنر مازج، حسب الّاس ۴، قاقیائے گرام آب جفت بلوط کے ہمراہ قرص بنالیں اور ساڑھے ۳ گرام استعمال کر لیں۔ (یہودی)

میرے خیال میں اس کے اندر انجھ کا اضافہ کر لیں۔

اسہال شدت سے آتے ہوں تو مرلیض کو دانہ انار پلائیں اور جو راش خوزی پر سلائیں۔ (یہودی)

ضماد عاقل:

گلنار، مازو، اجوائن خراسانی، سک، قاقیا، صبر، مر، شیاف مایثا، جفت بلوط، پوست انار سوختہ سب کو

عمدہ سرکہ اور آب آس میں پیس کر شکم اور معدہ پر طلاء کریں۔ (اُھرن)

مذکورہ ادویات کی قرص بنالیں، اس میں اجوائن خراسانی اور افیون کا اضافہ کر لیں اور ضرورت کے لئے تیار رکھیں۔ بوقت ضرورت سرکہ اور آب بھی میں پیس کر ہیضہ اور بری طرح دست آنے میں طلاء کریں۔ ہیضہ گرم ہو تو مذکورہ نسخہ میں صندل، گل سرخ، سنبل اور خوشبودار اشیاء شامل کریں۔ تنخوں سے پیدا شدہ اسہال کو اس وقت تک نہ روکیں جب تک شکم کے اندر موجود تمام اشیاء خارج نہ ہو جائیں۔ شکم صاف ہو جائے تو معدہ کو خوشبودار بنائیں، مریض کو افادیہ کے ذریعہ خوشبودار بنائی گئی جوارش استعمال کرائیں۔ (مؤلف)

قابض شکم گولی:

مازوںے ناسفتہ، نانخواہ، کندر، ہم وزن، افیون نصف جزء گولیاں بنالیں۔ مقدار خوراک چنے کے برابر ۲۲۴ ملی گرام شدید دستوں میں مصطکی، کندر، قاقیا، شب یمانی، گل سرخ، گلنار، مازو، شیاف مایٹا، طراشیٹ، ختم اجوائن خراسانی، پوست بیرون سب کو سرکہ میں یکجا کر کے شکم اور کونکھ پر طلاء کریں (مؤلف)

مذکورہ عمل کے بعد مزمن اسہال میں دودھ استعمال کریں۔ گائے کا دودھ لیکر جھاگ دور کر لیں پھر ۱۰۵ گرام دلیہ، ۲۰۰ گرام دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ دلیہ روزانہ ۲۰۰ گرام اور دودھ شکم کے برداشت کی حد تک اضافہ کرتے جائیں۔ ہضم ہو جائے تو مفید ہے، ہضم نہ ہو سکے تو پہلی بار کم سے کم استعمال کریں۔ پھر اس کے اندر اضافہ کریں۔ روزانہ ہضم ہونے لگے تو مریض کو بھنا ہوا تیز و مرغ روٹی کے ساتھ کھانے کے لئے اور پینے کے لئے تھوڑی شراب قابض دیں۔ (طبری)

اور جو دوائیں بھی پلائی جائیں ان میں وہ دودھ استعمال کریں جس کا جھاگ اتار لیا گیا ہو اور جس میں لوہا اور کنکری گرم کر لی گئی ہو۔ (مؤلف)

معدہ کی وجہ سے آنے والا دست ماسکہ کو کمزور کر دیتا ہے وہ اس طرح کہ معدہ کی سختی اس سے چکنی ہو جاتی ہے۔ معدہ کے اندر زخموں کی علامت یہ ہے کہ منہ اور منہ سے آنے والی ذکاریں بدبودار ہوں گی۔ حاسہ کمزور ہو گا تو کھانا بعد میں خارج ہو جایا کرے گا۔ علاج قابض اشیاء، بھی دانہ، خرنوب، سماق، بلوط، سفوف اتار، قرظ اور طراشیٹ کے ذریعہ کریں۔ اس سے ضما د بنا کر استعمال کریں جس کے اندر میسون جیسی خوشبو جات، آس اور بھی دانہ شامل کر لیا گیا ہو۔ خطلے استعمال کریں، جن کے ہمراہ قسب شامل کی گئی ہو۔ سطح معدہ کی پھنسیوں کا علاج گائے کے چھانج، دلیہ، قرص طباشیر اور قابض

ادویات سے کریں۔ (اُھرن)

حالبس شکم طلاء:

خاکستر کندر، قاقیا، شب یمانی، سماق، گلنار، طراشیت، مایٹھا، فیلو ہرج، افیون، پوست افاج، تخم اجوائن خراسانی سفید اچھی طرح پیس لیں اور سرکہ میں حل کر کے پورے شکم اور پشت پر طلاء کریں اور اوپر سے روٹی رکھ دیں اور اس وقت تک اسے باقی رکھیں کہ خود سے گر جائے۔ (اُھرن)

سفوف عاقل:

منقی خشک اچھی طرح پیس کر غبار کے مانند بنالیں۔ استخوان سوختہ، لب بلوط، افحہ، کشینز بھنی ہوئی، نان خشک، سماق، خرنوب، شوک، کندر، تخم کرفس، خیساندہ زیرہ بسرکہ، نانخواہ ہم وزن اجزاء اچھی طرح پیس لیں۔ پورے دن گھڑی گھڑی لیں۔ بیچ میں کافی وقفہ دیں۔ پورے دن میں ۵۰ گرام لیں۔ ایک ہی دن میں دست رک جائیں گے۔ افحہ سب سے کم مقدار میں شامل کریں۔ (مؤلف)

پرانی سے پرانی روٹی کوٹ کر چند بار پانی اور نمک سے دھو کر خشک کر کے محفوظ کر لیں پھر ساڑھے ۳ گرام پلائیں۔ یہ افحہ سے زیادہ بہتر ہے۔ (مؤلف)

زلق الامعاء اور دست کے مریض میں فرق یہ ہے کہ زلق الامعاء میں کھانا اپنی حالت میں نکل جاتا ہے مگر دستوں کے اندر کھانا کچھ ہضم ہو چکا ہوتا ہے۔ زلق الامعاء اور دستوں کے مریضوں پر تخم کتان ہمراہ مرکا ضما در کھیں یا درخت علیق اور درخت مصطلکی کی شاخیں لیکر سنگھین میں جوش دیکر ضما در کریں۔ اس کے ساتھ اگر بہ کثرت سیان ہونے لگے تو اس میں شب، اقاقیا اور طراشیت شامل کر دیں۔ سیان شکم زیادہ ہو تو ضما در استعمال کریں۔ مثلاً وہ ضما در جو گرم تخموں، منقی اور شراب قابض کے ہمراہ حب الفار سے تیار کیا گیا ہو۔ اسہال مزمن ہو جائے تو شکم پر سرخ کر دینے والے مرہم اور قیروطی ہمراہ روغن خردل و مرہم خردل رکھیں۔ سادہ دواؤں میں تخم لسان الحمل، تخم ترشہ، پوست انار، حصرم خشک، مدربول چیزیں مثلاً تخم کرفس پر سیاہ شان وغیرہ استعمال کریں کیونکہ یہ ادویات بول کی راہ مادہ کا مالہ کر کے شکم کو بستہ کرتی ہیں۔

قرص:

زیرہ، فلفل، سماق شامی، گلنار، مر ۵۰ گرام، پوست انار ۳۴ گرام، خرنوب ۳۴ گرام، مقدار خوراک ۵ گرام صبح و شام ہے۔

سانپوں کے زہر پیٹ کے مریضوں کے لئے بیحد مفید ہیں، مریضوں کو قابض غذائیں دیں۔ دستوں میں بلغم آ رہا ہو تو غذائیں لطیف تیز اور قاطع استعمال کریں، جو ملطف تخمیں کے ہمراہ دی جائیں۔ تھوڑی پرانی شراب دیں۔ (بولس)

گرم اسہال کے مریضوں کو عدس مقشر سرکہ میں جوش دیا ہو اور باقلی مقشر ہمراہ سرکہ دیں۔

(مؤلف)

شکم کے لئے قرص جبکہ بخار بھی ہو:

تخم ترشہ جنگلی مقشر، تخم لسان الحمل (بارنگ)، طباشیر، گل سرخ، حصرم، عصارہ طراشیث، قاقیا مغسول، صمغ مقلو، قرص بنالیں۔ حرارت زیادہ ہو تو صندل اور کافور کا اضافہ کر لیں، عمدہ نسخہ ہے۔

(بولس)

صفراوی اسہال کے لئے:

کردنال کو معلق کر دیں حتیٰ کہ اس سے بہ کثرت رطوبتیں بہنے لگیں، نمک کے بغیر یا تھوڑے نمک کے ساتھ استعمال کرنے سے شکم بستہ ہو جائے گا۔

دست کبھی معدہ سے آتے ہیں اس میں مازو، شب، نظرون، کف دریا، وغیرہ طاقتور قابض و محلل ادویات کا ضاد مفید ہوتا ہے۔ گٹھلی سمیت منقی کھلائیں اور اس کا پانی پیائیں۔ (اسکندر)

کندر ایسی حالت میں حیرت انگیز طور پر مؤثر ہے۔ (مؤلف)

مزمن دستوں میں صبر عمدہ دوا ہے۔ (مؤلف)

کندر ۱۵، نانخواہ ۱۵، مازو ۱۔ سب کو عصارہ برگ مولیٰ میں گوندہ کرپنے کے ہمراہ گولیاں بنالیں۔ دستوں کے مریض کو بیس گولی دیں۔ متوط خوراک پندرہ اور اس سے کم تین اور سات گولیاں ہیں۔

(مؤلف)

بچوں کے اسہال میں ہیں:

بکری کے بچہ کا انجھ ۵۰ گرام ہمراہ آب سرد۔ (طیب نامعلوم)

اسہال اسہال کے ذریعہ روکا جاتا ہے۔ اسہال معدہ اور آنتوں کے اندر موجود بہ کثرت صفراء کی وجہ سے ہو تو صبر اس کے اندر بیحد مفید ہے کیونکہ صبر سے اسہال کے بعد معدہ کو طاقت پہنچتی ہے اور اس سے صفراوی دست ٹوٹ جاتے ہیں۔ (ارکانیس)

لوہے کے ٹکڑے گرم کر کے گائے کے دودھ میں ڈال دیں حتیٰ کہ دودھ گاڑھا ہو جائے پھر اسے ایک پتیلی کے اندر رکھ کر اوپر سے سرمہ کی طرح پیسا ہو امازو ڈالیں اور اچھی طرح مخلوط کریں اور مریض کو دیں۔

شکم کے لئے طلاء عاقل:

صبر، اتاقیا، طراشیث، گلنار، دم الاخوین، رامک، سعد، قر نفل، کندر، سنبل، مصطلی، عود، صندل، آب آس میں یکجا کر کے طلاء کریں۔ (طیب نامعلوم)

سفوف:

دانہ اتار، نانخواہ، کر دیا، انیسون، بادیان، زیرہ سیاہ، خیساندہ در سرکہ، خرنوب، حب الّاس، کسمرہ، کنکھلی مویر، شاہ بلوط، قرطم، مر، ہر ایک ساڑھے ۳ گرام، بلوط ساڑھے تین گرام، ختم ترشہ ساڑھے تین گرام، دانہ اتار مقلو ۴، سماق ۸، آرد غبیرا ۱۰۔ مقدار خوراک ساڑھے ۴ گرام ہمراہ آب سرد۔ فساد معدہ موجود ہو تو مصطلی، عود، سک اور سنبل کا اضافہ کریں۔ کبھی طباشیر، خشکاش، انجوں، جوز السرو، دھنیا خشک، نان خشک، مازو اور گلنار کا بھی اضافہ کیا جاتا ہے۔

خواب آور قرص ماسک:

مر، افیون، جند بید ستر، نانخواہ، پنے کے برابر گولیاں بنا کر شام کو استعمال کریں۔ خواب آور اور مسک ہے۔

حرارت نہ ہو اور ضعف معدہ موجود ہو تو جوارش کا حسب ذیل نسخہ استعمال کریں۔

جوارش کا نسخہ:

نانخواہ ۷ گرام، ختم کر فس ۷ گرام، زنجبیل ۷ گرام، فلفل ۷ گرام، زیرہ سیاہ ساڑھے ۳ گرام، قرفہ ساڑھے ۳ گرام، مازو ۲ گرام، دانہ مویر مقلو ۳ عدد، سنبل ۷ گرام، سب کو شہد زبیب میں یکجا کر لیں۔ اس میں کندر کا اضافہ کریں اور قرفہ کے بجائے دار چینی استعمال کریں تو اور زیادہ بہتر ہے۔

جوارش کمونی:

زیر سرکہ میں شب و روز بھگو کر سکھائیں اور بھون لیں، دانہ اتار ترش، ستونق، سماق، حب الّاس، دھنیا، خرنوب، یکجا کر کے استعمال کریں۔ (شمعون)

اس مقام پر شربت کا حسب ذیل نسخہ بھی استعمال کریں جو بستہ کرتا ہے۔

نسخہ :

سعد، سنبل، زیرہ، گلنار، اس حد تک جوش دیں کہ پانی میں دواؤں کا اثر آجائے، پھر اس میں عود اور سک شامل کریں۔ پھر تھوڑی سکر ڈالکر جوش دیں حتیٰ کہ شہد کے مانند ہو جائے۔ اسے بطور شربت استعمال کریں۔ (مؤلف)

ضاد جو حرارت کو سکون اور شکم کو بستہ کرتا ہے۔

ضاد کا نسخہ :

مر، لوبان، مصطکی، شب، طراشیت، قاقیا، گلنار، گل سرخ، صندل، عرق بھی و آس و گل سرخ میں یکجا کر کے طلاء کریں۔

وہ شیاف جو شب میں اسہال کو روکتا ہے۔

شیاف کا نسخہ :

مر، قاقیا، داندانار، صمغ، عصارہ آس میں گوندہ کر محمول کریں۔

قرحہ سے نہیں ریاہ سے پیدا شدہ مروڑ میں۔

انیسون، نانخوہ، حب الغار، دار چینی، زنجبیل، بطور مشروب استعمال کریں۔ یا فلو نیا بقدر چنا جوش

دیکر استعمال کریں۔ (طیب نامعلوم)

دست زیادہ آنے لگیں تو صدف سوختہ ہمراہ گل ار منی ساڑھے ۳ گرام سے صدف سوختہ کے

وزن تک پلائیں۔ جس شخص کا کھانا تیزی سے نیچے اتر جاتا ہو تو اس کے علاج کے لئے، گائے کا دودھ

لیکر جھاگ اتار لیں۔ پھر شبرقان کا فواید گرم کر کے اس میں بجھائیں اور اس کے اندر دلیہ اور

طراشیت ساڑھے ۳ گرام سے ۷ گرام تک، قرظ ۸۴ گرام شامل کریں اور مریض نمید پئے تو اس وقت

دیں۔ کھانے میں چاول جاوڑس ہمراہ زیت الانفاق، اور سب چیزیں ہمراہ غمیر اہیا بلوط وغیرہ دیں۔

(ابن ماسویہ)

اس کے لئے سب سے زیادہ میرے نزدیک ایک مجرب کسمرہ ہے۔ معدہ کے اندر غذا کو روک

دینا اس کی خاصیت ہے۔ (مؤلف)

دوائے بزور بارو:

سل کے مریضوں کے لئے جن کو اسہال آرہے ہوں اور حرارت برداشت نہ کرتے ہوں عمدہ ہے۔

زیرہ کرمانی، شب و روز سرکہ میں بھگو کر بھولیں، دھنیا خشک مقلو، خرنوب شامی، ستونبق، دانہ انار مقلو، طباشیر، گل سرخ، حب الّاس، کھانسی نہ ہو تو رب سماق و رب الّاس کے ہمراہ پلائیں۔ (ابن ماسویہ)

دوائے عاقل:

مازو نا پختہ ۶۳ گرام، کندر، افیون، مقدار خوراک ساڑھے ۳ گرام ہے۔

دیگر:

گلنار، قاقیا، مازو، خردل، جو شانہ مازو میں گوندھ لیں۔ (بولس)

اسہال مزمن معوی کے اندر میں ضما د خردل استعمال کرتا ہوں۔ (جالینوس)

ذرب الامعاء غذا کے فساد، ماسار یقا میں پیدا شدہ سدہ، پورے جسم سے کھینچ کر آنے والے اخلاط، یا بعض اعضاء کی جانب سے کھینچ کر آنے والے مادوں سے لاحق ہوتی ہے۔ زلق الامعاء سوء مزاج بارد و رطب، یا وسط معدہ کے زخموں سے لاحق ہوتا ہے۔ زلق الامعاء یہ ہے کہ کھانا صحیح حالت میں بعینہ خارج ہو جائے۔ (اغلو قن)

فرق یہ ہے کہ ایک میں کھانے کے بعد درد ہوتا ہے پھر غذا نیچے اترتی ہے۔ (مولف)

حد سے زیادہ اسہال ہونے لگے تو جسم پر روغن گل کی مالش کریں۔ مریض کو حمام میں داخل کریں۔ تیار شدہ شراب اور آب انار میں بھگوئی ہوئی روٹی دیں۔ بند نہ ہو تو ہاتھوں کو بغل سے نیچے تک اور پیروں کو جگامہ سے قدم تک باندھ دیں۔ تریاق، فلو نیا اور دوائے بزور جو افیون، گلنار، کندر، انیسون، اجوائن خراسانی سے تیار کی گئی ہو پلائیں۔ شکم پر پیچنے لگائیں۔ موسم گرما ہو تو شراب اور پانی کے ہمراہ جو کا ستو پلائیں۔ شکم پر مقوی ضما د رکھیں۔ اسہال میں زیادتی ہو تو سرد ہوا سے مریض کو بچائیں استرخاء اور قوت میں گراوٹ آجائے تو گرم ہوا سے دور رکھیں۔ (فیلیغر غورس)

فرط اسہال کے سفوف و متلی کو سکون دیتا ہے۔

نسخہ:

امبر باریس، گل سرخ، طباشیر، سماق خراسانی، کافور، عود سک۔ مقدار خوراک ساڑھے ۱۰ گرام۔

برف اور حصرم کے ملے جلے پانی کے ہمراہ۔ (مؤلف)
چکاوک طبیعت کو بستہ کر دیتی ہے۔ لازن ساڑھے ۳ گرام کسی جو شانندہ کے ہمراہ استعمال کرنے سے بستگی ہو جاتی ہے۔ سرکہ میں جوش دی ہوئی باقلی اور عدس مقشر آب اتار میں جوش دیکر زیت الانفاق اور بہ کثرت خشک دھنیا کے استعمال سے بھی یہی اثر ہوتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

طاقتور ممسک:

انفجہ خرگوش ۲ جزء، مازو، اجوان خراسانی یک جزء، بمقدار ساڑھے ۴ گرام شراب سیاہ کے ہمراہ پلائیں۔ بند گو بھی کی شاخیں اہال کر کھلائیں۔

سج میں مفید اور ممسک نسخہ:

سیہان نرمی سے جوش دیکر پانی صاف کر لیں اور اس پر میدہ کی خشکی اور آرد مسور ڈالکر جوش دیں حتیٰ کہ آرد مسور اور صمغ کا مالیدہ بن جائے۔ اسے استعمال کریں۔ (حنین)

اسہال مزمن میں قے کرنا عمدہ ہے۔ معدہ کی ذرب، مزاج کبد کے فساد سے پیدا ہوتی ہے۔ جسم میں بہ کثرت امتلائی کیفیت کی وجہ سے کیلوس جذب نہیں ہوتا، کم جسمانی حرارت اور قلاع کے اندر ذرب آنتوں اور معدہ کی سطح پر لاحق ہوتی ہے۔ چنانچہ غذا غیر منہضم حالت میں خارج ہو جاتی ہے۔ شدت حرارت میں بہ کثرت شراب کا استعمال کریں۔

ذرب کی ایک اور قسم ہے۔ یہ سر سے مسلسل انصباب نزلہ کے باعث پیدا ہوتی ہے۔ خشخاش اور مسخن روغنیات بطور مشروب استعمال کریں۔ قے کرائیں تاکہ معدہ انصباب شدہ مادوں سے صاف ہو جائے۔

ذرب کی ایک دیگر قسم ہے۔ یہ ایک دوسرے سبب سے پیدا ہوتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ کم دبیش دس دن جس شکم رہے، پھر دو یا تین دن طبیعت اسے دفع کرتی ہو۔ اس طرح کے دورے ہوا کریں۔ سبب یہ ہے کہ ہضم ضرورت کی حد تک نہیں ہوتا ہے۔ نہ تحلیل ہوتا ہے اور جسم خالی ہو جاتا ہے۔ اس طرح جسم میں بوجھ ڈالنے والی شے کا اجتماع ہوتا ہے۔ جو یکبارگی دفع ہوتی ہے۔ یہی حالت دوبارہ پیش آ جاتی ہے۔ اسی کیفیت پر تدبیر کے زمانوں تک حالت باقی رہتی ہے۔ ایسے مریضوں کو کثرت سے ریاضت اور ایسی تمام تدبیروں کا حکم دیں جن سے جسم کی سطحوں کے اندر خلل پیدا ہو جایا کرے اور کثرت سے تحلیل ہونے لگے، تکان پیدا ہو، نیند آئے اور کھانے اچھی طرح ہضم ہو۔ غذا کم استعمال

کریں اور جو غذا دیں اس میں ثقل اور فضلات کم ہوں۔ صحتیابی ہو جائے تو فہماور نہ قئے کے ذریعہ بھی استفراغ کرائیں اور دلک کریں۔ ضروری استفراغ کرا لینے کے بعد ایسی چیزیں دیں جو ہضم کے لئے معاون ہوں اور ہضم کو انتہا تک پہنچادیں۔ ایسا ہوتا ہے کہ غذا جگر تک نفوذ نہیں کرتی، ایسا اس لئے نہیں ہوتا کہ جگر کے جذب کرنے میں کمی ہوتی ہے بلکہ اس لئے ہوتا ہے کہ ماساریقا میں اسقیر دس جیسا ورم ہوتا ہے اور اخلاط اس کے خشک ہوتے ہیں۔ (ابن سرائیون)

ایسے مریضوں کے علاج کے لئے مذکورہ دہانوں کو مفتوح ادویات اور غذاؤں کے ذریعہ کھول دیں۔ (مؤلف)

یہاں اسہال کی ایک اور قسم یہ ہے کہ مریض کو ایسا محسوس ہو جیسے مراق میں آنتوں کے اندر ٹھنڈک ہو، شکم پھول جاتا ہے۔ براز کے ہمراہ مخاطی بلغم خارج ہونے لگتا ہے۔ اس کا سبب وہ بلغم ہوتا ہے جو خلی آنتوں کے اندر پیدا ہو جاتا ہے۔ بلغم کو خارج کرنے والے حصے استعمال کریں۔ جس سے آنتوں کا مزاج تبدیل ہو اور ان کے اندر گرمی پیدا ہو جائے حتیٰ کہ بلغم کی پیدائش نہ ہو سکے۔ (ابن سرائیون)

اسہال مفرط کے لئے قرص کا عمدہ نسخہ:

مسہل بھی ہے۔ مقنی بھی ہے طاقت بخشا ہے اور اسہال کو تسکین دیتا ہے۔

نسخہ:

کندر یک جزء، نانخواہ یک جزء، مازو خام یک جزء، گلنار یک جزء، سماق یک جزء، گل سرخ نصف جزء، سنبل نصف جزء، عود خالص نصف جزء، طباشیر نصف جزء، مر نصف جزء، افیون نصف جزء، قاقلم پونہ جزء، کبابہ پونہ جزء، سک پونہ جزء، قر نفل پونہ جزء، صندل پونہ جزء، کافور قدرے، میسون یا میہ میں کچلی ہوئی۔ اسہال پرانا ہو تو میہ کے ہمراہ ورنہ شربت ریاس یا ضیمانہ سماق کے ہمراہ دیں۔ شدید متلی ہو اور اسہال زیادہ آرہے ہوں تو رب بھی ترش خالص، سفوف اور غذا یکے بعد دیگرے دیں۔ (سابور)

اسہال کبھی شکم کی غلیظ ریاح سے لاحق ہوتا ہے کیونکہ ان ریاحوں سے ہضم خراب ہو جاتا ہے۔ نتیجہ میں تھمہ اور نرمی شکم پیدا ہو جاتی ہے۔ ایک اور قسم صفراء سے لاحق ہوتی ہے جس کا انصباب شکم میں برابر ہوتا رہتا ہے۔ سوداء بھی اس کا باعث ہوتا ہے۔ زمانہ گذر جانے کے بعد ان دونوں سے گرمی پیدا ہوتی ہے۔ ضعف جگر اور انجذاب کیلوس سے بھی اسہال ہوتا ہے۔ ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ جگریا طحال یا اس کے علاوہ کسی اور مقام پر ورم یا پھوڑا ہوتا ہے۔ سوء مزاج سے شکم کی جانب سوزش پیدا

کرنے والا فضلہ آنے لگتا ہے۔ سوداء سے بھی کبھی ایسا ہوتا ہے۔ کبھی آنتوں کے اوپر برودت اور رطوبت کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اسہال آنے لگتا ہے۔ کبھی تمام اعضاء پر حد سے زیادہ برودت غالب ہو جاتی ہے چنانچہ اسہال مزمن لاحق ہو جاتا ہے کیونکہ جذب کا عمل تو محض اعتدال کے ساتھ متعین حرارت ہی سے ہوا کرتا ہے۔ (جالینوس)

افیون پینے کے بعد ہاضمہ فاسد ہو جاتا ہے۔ چنانچہ یا تو کمزور ہو جاتا ہے، یا بالکل ہی مفقود ہو جاتا ہے۔ البتہ اسے جند بید ستر اور اسی طرح کی چیزوں کے ہمراہ استعمال کیا جائے تو ایسا نہیں ہوتا۔ شکم کا مریض کمزور اور ردی البہضم ہو اور حرارت نہ ہو تو چوزے یا تیترا فنج کو اس قدر جوش دیں کہ سرخ ہو جائے اور پھر یکجان ہو جائے، بعد از اس پر عرق بھی یہ نہ ہو تو عرق سماق یا آب دانہ انار ترش اور پرانی شراب چھڑک کر دھنیا سے خوشبودار کر لیں پھر اس میں نان شامی ڈالیں۔ معدہ پر عود، سنبل، مصطکی، مر، نان اور میسون وغیرہ کا ضماد رکھیں، مریض کو شربت دانہ انار ترش جو کندر اور نعنع کے ذریعہ جالبس قئے بنالیا گیا ہو دیں۔

ذرب مزمن کے مریضوں کو روٹی سرکہ اور پانی میں گوندہ کر دیں۔ (جالینوس)
قربادین کبیر کے مطابق۔ سفوف دانہ انار جبکہ حرارت نمایاں نہ ہو، مستعمل ہے۔ یہ کھانا ہضم اور تخمہ کی اصلاح کرتا ہے۔

نسخہ حسب ذیل ہے:

زیرہ سرکہ اندر شب و روز بھگو کر بھون لیں۔ دانہ انار ترش قدرے بھنا ہوا۔ سرمہ کی طرح پیں لیں۔ دھنیا خشک بھگوئی ہوئی۔ کندر مصطکی عود، گل سرخ، میہ کے ہمراہ استعمال کریں۔

سفوف دانہ انار:

دانہ انار ترش، خرنوب اشوک، حب الآس، کشنیز، زیرہ کا خیساندہ سرکہ میں بھگو یا ہوا، بلوط کا خیساندہ سرکہ میں بھگو یا ہوا، سماق، گٹھلی منقی، کندر، ابہل، گلنار، نانخواہ استعمال کریں۔ بخار اور سل کے مریضوں کے لئے۔ (مؤلف)
طباشیر، گل سرخ، مصطکی، صمغ عربی بڑھا سکتے ہیں۔

حالبی اسہال اور کھانسی میں مستعمل نسخہ :

آس کا پھل، کندر، مصطکی، گل ارمنی، اسپغول مقلو، طباشیر، شیر جو شانده بنولاد خشخاش، افیون، شاہ بلوط، اخروٹ، بادام مشوی، کبھی مازو دیا جاتا ہے۔ پھر سینہ کی تلمین کے لئے ادویات، استخوان سوختہ، کھربا، نان، افجہ۔ (مؤلف)

ایک شخص خربق سفید کے پینے سے زبق الامعاء سے صحتیاب ہو گیا کیونکہ خربق سفید معدہ کی طاقت کو ابھار دیتی ہے اور اس بیماری کے اندر اسے طاقت بخشی ہے۔ بشرطیکہ معدہ کا مزاج، سو، مزاج بارد مفر دیا طبقات معدہ سے چمٹے ہوئے بلغم کی وجہ سے فاسد ہو گیا ہو۔ وبائی بیماریوں وغیرہ کے بعد شکم سے خراب دست آرہے ہوں تو انہیں طاقتور دواؤں سے بند نہ کریں کیونکہ اس طرح کی ادویات سے بخار اور جگر میں خالصکر اور بقیہ احشاء کے اندر بالعموم درم ہو جائے گا۔ (جالینوس)

مزمن دستوں اور پیچش کے لئے دوائے معجون اعظم :

جند بید ستر، افیون، معیدہ ساکنہ، تخم اجوائن خراسانی، مر، اُسارون، زعفران، کندر ہم وزن ایسے شہد میں گوندہ لیں جس کا جھاگ اتار لیا گیا ہو دست کمزور ہو جائے تو بقدر ساڑھے ۳ گرام دیں۔ (قربادین کبیر)

حرارت بھی ہو تو تخم اجوائن خراسانی، افیون، خشخاش، طباشیر، گلنار، کندر ہم وزن رب بھی میں یکجا کر کے دیں۔ (مؤلف)

اسہال کی ایک قسم جگر میں غذاء کے عمل ہضم کی کمی سے واقع ہوتی ہے۔ اس سے کمزوری ہوتی ہے۔ جگر میں کوئی سدہ یا ورم نہیں ہوتا کیونکہ سدہ اور ورم کی موجودگی میں مریض کو بوجھ محسوس ہوتا ہے۔ ان دونوں یعنی سدوں اور ورم میں سے اسہال کے مقابلہ میں اعتدال زیادہ ہوتا ہے۔ علاج ان کا سدہ ورم ہی کا ہوتا ہے۔ تاہم اسہال اگر رک جائیں تو انجام استقاء ہوتا ہے۔ مگر زیر بحث کیفیت میں ایسا نہیں ہوتا کیونکہ یہاں ثقل محسوس ہوتا ہے۔ نہ چھین اور نہ ہی جسم باوجود درست آنے کے زیادہ لاغر ہوتا ہے۔ اس میں اشتہا زیادہ ہوتا ہے۔ بوڑھے زیادہ تر اس کے شکار ہوتے ہیں۔ علامت یہ ہے کہ پیشاب بیحد کم ہوگا۔ علاج یہ ہے کہ جسم کے بیرونی حصوں کی اچھی مالش کی جائے۔ ریاضت کم کی جائے۔ ادویات ایسی دی جائیں جن سے غذا تیزی سے جسم کے اندر نفوذ کرے۔ سب سے عمدہ پودینہ سے بنی ہوئی (فوتجی) چیز ہوتی ہے۔ یہ جالینوس کا خیال ہے حتیٰ کہ جالینوس کا یہ خیال

ہے کہ اس طرح کی دوا کھانے کے بعد پلائی جائے کیونکہ اس سے غذا بسرعت جسم میں پھیلتی اور اس کے سریع الاثر ہونے کی وجہ سے جسم بسرعت طاقت حاصل کرتا ہے۔ لہذا اس پر بھروسہ کریں۔ مریض کے کھانے کو تقسیم کر کے کئی بار دیں۔ تھوڑا رک کر حمام میں اسے داخل کریں۔ غذا تھوڑی ہضم ہو جائے تو دوبارہ تھوڑی غذا دیں۔ مکمل خوراک ساڑھے ۴ گرام ہے۔ غذا کے بعد پلائی جانے والی دوا کی مقدار ۲ گرام ہے۔ تحریک ہو تو اجابت کے لئے مریض سستی سے کام لے۔ قبل از طعام دیک اور بعد از طعام حمام استعمال کرے۔ پرانی شراب بیکہ مفید ہے کیونکہ اس سے غذا کو مدد پہنچتی ہے۔ (مؤلف)

مردار سنگ ۵۰۰ ملی گرام، کافور ۲۵۰ گرام کھلائیں۔ اس سے شکم بستہ ہوگا۔ زیادہ کھلائیں گے تو مریض تین دن تک بیت الخلاء میں داخل نہ ہوگا۔ (طیب نامعلوم)

زیادہ اسہال آرہے ہوں تو نرم مالش، گرم روغنیاں اور حمام کے ذریعہ مسامات کو کشادہ کریں تاکہ اخلاط کا میلان بیرونی جانب ہو جائے۔ (کتاب الحقن)

دستوں کے آنے کے حسب ذیل وجوہ و اسباب ہوتے ہیں:

- ۱۔ غذا کی کیت (مقدار) زیادہ ہو۔
- ۲۔ غذا کی کیفیت، مرطوب، لاذع، بالجملة ہیجان انگیز یا مسہل ہو۔
- ۳۔ آنتوں سے جگر کے جذب کرنے کی کمی۔

اس کی حسب ذیل صورتیں ہوتی ہیں:

- ۱۔ ضعف جگر۔
- ۲۔ سدہ۔
- ۳۔ ورم۔
- ۴۔ ماساریقا کی بندش۔
- ۵۔ پسینہ وغیرہ کے ذریعہ جسم سے تحلیل ہونے کی کمی۔
- ۶۔ معدہ اور امعاء کو سوزش میں مبتلا کرنے والی ہیجان انگیز شے۔

آخر الذکر شے کا تعلق حسب ذیل چیزوں سے ہوتا ہے:

- ۱۔ زخموں کی موجودگی۔

۲۔ صفراء کی موجودگی۔

۳۔ بلغم حار کا انصباب۔

مرارہ کا انصباب بالعموم جگر اور بلغم کا انصباب بالعموم سر سے ہوتا ہے۔

۴۔ نالیوں سے معدہ کی جانب دفع کرنے والی کوئی چیز۔

اس کی دو صورتیں ہوتی ہیں:

۱۔ ضعف معدہ اور ضعف ہضم کے وقت کسی کچی اور ناپختہ خلط کا موجود ہونا۔

۲۔ مزاج بکد کی خرابی کے موقع پر صفراوی اخلاط کا پیدا ہو جانا۔

لہذا ان باتوں سے ہوشیار رہیں۔ (مؤلف)

زلق الامعاء کے اسباب حسب ذیل ہیں:

۱۔ سوء مزاج بار در طب بلامادہ۔

۲۔ ضعف امعاء۔

۳۔ قلاع۔

۴۔ آنتوں کے اندر بلغم کی موجودگی۔

قلاع میں سوزش اور بلغم کی موجودگی میں بلغم کا دست آئے گا۔

قلاع کا علاج:

قابض اور سرد غذاؤں کا استعمال کریں۔ گائے کے گوشت کا سکباج (۱)، حصری اور ساقی غذاؤں، اسی طرح کے مشروبات، گائے کا دہی، طباشیر، اور دودھ کے ہمراہ لیں۔ سرد معدہ پر ضماور کھیں۔ بلغم میں کھانے کے بعد مولیٰ اور چرپری چیزوں کے ذریعہ قے کریں، فساد مزاج بلامادہ میں گرم لطیف جوارشات مثلاً امیروسیا، پرانی شراب، تریاق، مہیہ قابض، لطیف اور قلیل الفضلہ اور مرطوب غذاؤں مثلاً مصالحہ جات کے ذریعہ چکاوکوں اور گوریوں کا گوشت پکا کر استعمال کریں۔ خارج سے خشکی پیدا کرنے والا ضماور جو کندر، سعد، راکم اور مصطلکی جیسی دواؤں سے تیار کیا ہوا رکھیں اور انہیں دواؤں کا سفوف بھی استعمال کریں۔ (ابن سرائیون)

زلق الامعاء کے باب میں غلطی ہو رہی ہو اور مریض عدم غذا کی وجہ سے ہلاکت کے قریب

(۱) سکباج۔ گوشت، سرکہ، پیاز گندنا اور شہد سے مصالحہ جات کے ساتھ تیار کردہ غذا۔

چاہو نچا ہو تو اسے ریاضت کرائیں، حمام میں داخل کریں اور ماء اللحم، شراب، دلیہ دیں، اسے مریض داخنے پہلو لیٹ کر اور کوہے کو بلند کر کے استعمال کرے۔ مذکورہ چیزوں میں کچھ فلافل اور پودینہ وغیرہ شامل کریں جس سے غذا سرعت نفوذ کر جائے۔ مریض اسی پہلو لیٹا رہے، جگر جلد ہی غذا جذب کرنے لگے گا۔ (مؤلف)

الادویۃ المفردہ کے دوسرے مقام کے مطابق بقراط کا قول ہے۔

اسہال اصل میں اس وقت ہوتا ہے جب ان رگوں کے دہانوں کے اندر دوائے مسہل کی زیادہ تر طاقت باقی رہتی ہے جو معدہ کی جانب آتی ہیں۔ میرے خیال میں اسے آنتوں کی ضرورت ہوتی ہے چنانچہ معدہ کے اندر اس سے سوزش اور ہیجان پہلے سے کہیں زیادہ پیدا ہو جاتا ہے اور معدہ اپنے شمولات کو مسلسل دفع کرنے لگتا ہے۔ یہ حالت مسلسل رہتی ہے تو جسم کمزور ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں اسہال کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ رگوں کی قوت بیکہ کمزور ہو جاتی ہے لہذا وہ اپنے اندر کی چیزوں کو دفع کرنے کے لئے مجبور ہو جاتی ہے۔ اس وقت سب سے پہلے نہایت تیلے خلط پھر جسم کے لئے سب سے مشکل خلط خارج ہوتے ہیں۔ پس مسہل ادویات کو حد سے زیادہ عمل میں لانے والی تین چیزیں ہوتی ہیں۔

۱۔ مسہل دواؤں کا سوزش پیدا کرنا۔

۲۔ رگوں کا ضعف۔

۳۔ رگوں کے دہانوں کی کشادگی۔ (مؤلف)

علامات یہ ہیں کہ جسم جب تک کمزور نہ ہو گا تو دوا کی شدید دفاعی حرکت سے اسہال زیادہ آئے گا۔ اس وقت دودھ، روغن اور گرم پانی کی ضرورت ہوگی تاکہ سوزش میں کمی پیدا ہو، مگر جسم جب کمزور ہو جائے گا تو شراب، مہیہ، ماء اللحم، دلیہ اور خوشبو کی ضرورت ہوگی۔ ستمو نیا پلائیں اور بہ کثرت استفرغ کے بعد یہ نظر آئے کہ بلغم خارج ہو رہا ہے تو یہ سمجھیں کہ غلطی ہو گئی ہے، ایسی کیفیت سے یہ سمجھا جائے گا کہ رگیں کمزور ہو گئی ہیں۔ سوداء خارج ہوتا ہوا نظر آئے تو یہ سمجھیں کہ غلطی اور بڑھ کر ہو گئی ہے، عنقریب ہی خون کی آمد ہوگی۔ خون کی آمد نہ ہو تو بجلت قابض دواؤں اور معدہ کو طاقت پہونچانے کی فکر کریں اور ایسی تدبیر کریں جن سے عروق کے دہانے بند ہو سکیں اسی طرح دیگر (خلط) پر قیاس کریں۔ (مؤلف)

گلنار اسہال کے لئے عمدہ ہے۔ گٹھلی منقی اسہال میں مفید ہے۔ جفت بلوط کا بھی یہی اثر ہے۔ ذنب الخیل بخار ہو تو پانی اور بخار نہ ہو تو شراب کے ہمراہ بطور شراب استعمال کریں۔ آنتوں کی جانب جو مادہ

آتا ہے اسے مازو کا استعمال روک دیتا ہے۔ عصارۃ لحيۃ التیس مادہ کو روکتا اور شکم کو بست کرتا ہے۔ پوست کندر ذرب کے لئے بجد عمدہ ہے۔ اطباء کثرت سے اس کا استعمال کرتے ہیں۔ طالیفر شکم پینے میں مفید ہے۔ قوت کا کچا پھل خشک کر کے استعمال کرنے سے شدید جس پیدا ہوتا ہے۔ ریوند اسہال میں مفید ہے۔ مگر میرے تجربہ میں برعکس ثابت ہوئی ہیں۔ گل لانی جو مائل بہ زردی ہوتی ہے شکم بستہ کر دیتی ہے۔ (جالینوس)

کھانوں کا روغنی مادہ (غراء) پانی میں گھول کر پینے سے اسہال ٹوٹ جاتا ہے یہی اثر مچھلی کے روغنی مادہ کا بھی ہے۔ (اطہور سفوس)

پوست صنوبر اسہال کو روک دیتا ہے۔ اسہال مزمن میں قفر مستعمل ہے۔ پرانی شراب کے ہمراہ الاذن کے استعمال سے بستگی پیدا ہوتی ہے۔ رسوت سے اسہال مزمن ٹوٹ جاتا ہے۔ قاقیا کے پینے یا حقنہ کرنے سے بستگی آ جاتی ہے۔ بارتک کھانے سے جسم کی قوت ماسکہ بڑھ جاتی ہے۔ سرکہ کے ہمراہ کاسنی کھانے سے شکم بستہ ہوتا ہے۔ حقیقت اسہال مزمن میں مفید ہے۔ (دیا ستوری دوس)

طراشیٹ گلنار کی طرح بجد امساک پیدا کرتی ہے۔ (بولس)

مقل کمی سے اسہال رک جاتے ہیں۔ (ماسر جویہ)

بخار کے ہمراہ دست آرہے ہوں تو یہ دیکھیں کہ قوت گر رہی ہے یا نہیں، بخار کا سبب خارج ہونے والی خلط ہے یا نہیں۔ بیمار میں امتلا کی کیفیت تو موجود نہیں ہے۔ موجود ہو تو استفراغ کر کے دیکھیں کہ خارج ہونے والی خلط کچی تو نہیں ہے۔ کچی ہو تو ملطف غذائیں اور حمام لازم کریں۔ طاقت کمزور ہو چکی ہو تو مقوی غذائیں اور قابض مشروبات دیں۔ دست صغراوی آرہے ہوں تو یہ دیکھیں کہ کہاں سے آرہا ہے۔ ضرورت کی جگہوں پر ضمادر کھیں۔ غذا ٹھنڈک پیدا کرنے والی دیں اور کم دیں۔ بالخصوص قابض غذائیں دیں۔ نرم حقنہ استعمال کریں تاکہ مرارہ کی سوزش میں تسکین ہو۔ دست متواتر آرہے ہوں تو معدہ پر کیلے اور شیریں ضمادر کھیں۔ (بولس)

قرص جو پہلے دن اسہال کو توڑ دیتی ہے۔

نسخہ:

خاکستر صدف ۱۰، اماشاج گوزن سوختہ، مازو مقلو، طراشیٹ، اقا قاقیا مقلو، افیون، تخم اجوائن خراسانی، سب ۵-۵، حب الہاس ۲۰، سماق ۲۰، پنخ بیرو ج ۱۲، پوست انار مقلو، لبان ہر ایک ۹-۹، سماق کو شراب سیاہ قابض میں جوش دیکر دواؤں کو اس میں گوندہ لیں اور ساڑھے ۴ گرام کے قرص بنالیں۔ بخار ہو تو

ایک قرص پانی ورنہ شراب کے ہمراہ پلائیں۔ زیادتی اسہال سے مریض کو صحت ہوگی۔ ایک قرص سے کام نہ چلے تو دوا استعمال کریں اور وہاں استعمال کریں جہاں دوائیں اثر نہ کرتی ہوں۔ (جالینوس) ہیضہ اور اسہال کے اندر اسہال اس وقت تک باقی رہے گا جب تک سوزش پیدا کرنے والے مادہ کو دوا رگوں کے دہانہ میں لیکر رکھی رہے گی۔ (جالینوس)

یہاں سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ سوزش کو دھو دینے کے لئے گرم پانی کے ذریعہ بار بار حمام کرنے سے زیادہ مفید مذکورہ کیفیت کو توڑنے میں اور کوئی چیز نہیں ہے۔ اگر کچھ باقی رہ جائے تو دودھ اور روغن، پھر موافق غذا لینے سے یہ جاتی رہے گی۔ حمام عمدہ چیز ہے۔ یہ باہر کی جانب مادوں کو جذب کرتا ہے۔ اسہال میں کیلوں آرہے ہوں، جسم میں ڈھیلا پن شروع ہو گیا ہو اور دبلا ہو رہا ہو تو سر سے پیر تک مریض کی مالش کر دیں، بالخصوص پشت اور شکم کی، حتیٰ کہ بار بار یہ مقامات سرخ ہو جائیں۔ اسے حمام میں داخل کریں ریاضت کرائیں۔ فلافل، پودینہ، تریاق افاعی دیں۔ غذا میں دلیہ اور طاقتور شراب دیں۔ اس سے صحت ہو جائے گی۔ کبھی زفت اور سرخی پیدا کرنے والی ادویات کا طلاء بھی کیا جاتا ہے۔ غذا تھوڑی تھوڑی کئی بار دیں۔ اور لحاظ رہے کہ غذا سرایت کرے، بوجھ نہ بنے کہ نیچے چلی جائے۔

افیون وغیرہ ان مریضوں کو دیں جن کے جسم سرد اور نبض کم ضعیف ہو، مخدرات بالخصوص جنکے اندر تھوڑی گرمی پیدا کرنے کی طاقت ہونہ دیں اس سے بقیہ حرارت بجھ جائے گی۔ انہیں شیافہ دیدیا جائے گا تو موت کا باعث ہوگا۔ اسہال مزمن میں فلو نیا فارسی مفید ہے بشرطیکہ بخار نہ ہو۔

نسخہ حسب ذیل ہے:

مازو نا پختہ ساڑھے ۳ گرام، کنر مازج ساڑھے ۳ گرام، گلنار ساڑھے ۳ گرام، کندر ساڑھے ۳ گرام، نانخواہ ساڑھے ۳ گرام، دو قو ساڑھے ۳ گرام، انیسون ساڑھے ۳ گرام، سعد ساڑھے ۳ گرام، سنبل ساڑھے ۳ گرام، حلتیت ۲ گرام، فلفل ۲ گرام، افیون ۱ گرام اسی قدر ایسے شہد کے اندر گوندھیں جس کا جھاگ اتار لیا گیا ہو۔ (جالینوس)

ٹھنڈک باندھ دیتی ہے۔ (بقراط)

ہو اسر داور شمالی ہو تو شکم کو خشک کر دیتی ہے کیونکہ شکم میں حرارت زیادہ ہوگی۔ اس طرح ہضم عمدہ اور غذا سرایت کرے گی۔ نیز عضلہ مقعد سخت ہو جائے گا لہذا بسرعت کھلنے کے لئے موافق نہ ہوگا۔ (برعکس حالت میں برعکس کیفیت ہوگی) حتیٰ کہ گرم پانی سے تکمید کرنی ہوگی۔ ایسی حالت میں

استرخاء ہوگا اور مقعد کے اندر موجود شے کا ترنا آسان ہو جائے گا۔

جگر اور معدہ کی مزاجی برودت سے طبیعت بید نرم ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں یہ دیکھنا مناسب ہوتا ہے کہ حمام سے کس حالت کا توڑ ہوتا ہے۔ (جالینوس)

سب سے پہلے سبب معلوم کریں۔ معدہ سے کیفیت پیدا ہو رہی ہے یا جگر سے یا دونوں سے یا کسی ایسی چیز سے جو پورے جسم میں جاری و ساری ہے۔ یا سر سے یا کسی بھی عضو سے جو فضلہ دفع کرتا ہو۔ مثلاً طحال۔ یہ ظاہر ہو جانے کے بعد دیکھیں کہ معدہ سے ہے تو سوء مزاج باعث ہے جو رطب، بارد یا دونوں ہو سکتا ہے، یا ورم پھنسیاں، یا زخم باعث بنے ہیں چنانچہ معدہ غذاؤں کو گرفت میں نہیں لے پا رہا ہے۔ یا پھر خارج سے کھانے پینے اور نیند میں غلطی ہو رہی ہے یا زیادہ کھالیا گیا ہو یا زیادہ حرکت ہو گئی ہو۔ اسی طرح جگر اور ماساریکا کے باب میں بھی قیاس آرائی سے کام لیں۔ اس کے بعد علاج کی جانب توجہ کریں۔ (مؤلف)

دست زیادہ تر تخمہ کی وجہ سے ہوا کرتے ہیں، علاج یہ ہے کہ غذا کم کر دی جائے اور جوارش بھی استعمال کریں۔ یہی عصا رہی کے اندر اس حد تک جوش دیں کہ سر کے شامل کرنے سے سرخ ہو جائے پھر صاف کر کے ثقل کوٹ لیں۔ پانی پر شہد ڈال کر جوش دیں حتیٰ کہ گاڑھا ہو جائے۔ پھر مرج سیاہ و سفید، زنجبیل، نانخواہ، قرفہ، قاقا، قرقفل، مصطلی، ہم وزن، کندر نصف، ماء اللحم کے اندر گوندھیں۔ اس کیفیت کے اندر بھی دانہ مقشر ۲ کلو ۴۰۰ گرام، انار ترش ۴۰۰ گرام، حب الاس ۸ کلو ۶۴۰ گرام، سماق ۲۰۸۸۰ گرام، زیرہ نبطی ۵ کلو ۶۰ گرام، شمرہ پیوب ۲ کلو ۶۴۰ گرام، قاقیا ۳۴ گرام، سک ۳۴ گرام، منقی قابض ۱۴ گھڑا (دورق) اس قدر جوش دیں کہ گاڑھا پین آجائے پھر صاف کر کے دوبارہ جوش دیں اور استعمال کریں۔

اسہال زیر بحث میں بنیادی بات یہ ہے کہ شربت کو طاقتور تلخ اور خالص ہونا چاہئے۔ (مؤلف)

پوست باقلی سے شکم بستہ ہوتا ہے۔ (مؤلف)

مخدر ادویات کے ذریعہ ضما د کرنے سے اسہال فوری طور پر رک جاتا ہے سب سے عمدہ ضما د وہ ہوتا ہے جو مقوی اور مخدر دواؤں سے تیار کیا جائے۔ (جالینوس)

نسخہ ضما د:

گلزار، جفت بلوط، قاقیا، کندر، مر، افیون، اجوائن خراسانی، ہم وزن آب جو شاندة خشخاش یا عرق اجوائن میں یکجا کر کے طلاء کریں۔ (مؤلف)

اسہال کے سبب حسب ذیل دو ہیں:

- ۱۔ شکم کے اندر داخل ہونے والی شے سرایت نہ کر سکے۔
- ۲۔ برعکس ازیں معدہ اور آنتوں کی جانب کوئی سیلان ہونے لگے۔

شکم کے اندر داخل ہونے والی غذا حسب ذیل وجوہ سے سرایت نہیں کرتی:

- ۱۔ دشواری ہضم۔
- ۲۔ ضعف جگر۔

۳۔ نالیوں کے اندر سدہ پیدا ہو جانا۔

سیلان سوزش پیدا کرنے والے اخلاط کی وجہ سے ہوتا ہے۔ مثلاً مسہل ادویات وغیرہ کیونکہ کچھ کھائے پیئے بغیر اسہال ہونے لگے اور رقیق صفراوی ہو تو یہ سیلان کہلاتا ہے۔ اصلاح تعدیل اخلاط کے ذریعہ ہوگی۔

ایک شخص کو صفراوی دست آرہے تھے۔ عرصہ تک علاج ہوا مگر فائدہ اسے صرف گائے کے کھٹے دہی سے ہوا۔ ایک دوسرے مریض کا علاج ہم نے دہی کے ہمراہ خبث اللہید سے کیا۔ نسخہ میں ہم نے گل سرخ، طباشیر، ترشہ، گلنار، سماق اور انہی کے ہم وزن خبث اللہید اور نصف وزن کشیز استعمال کیا۔ (مؤلف)

قرص عجیب:

مردار سنگ ۴ گرام، انجھ ساڑھے ۳ گرام، استخوان سوختہ ساڑھے ۳ گرام، افیون ۵۰۰ ملی گرام، پیٹ کے مریض کی غذا ایسی ہونی ضروری ہے جو سرلیع النفوذ ہو، یا نہیں تو کچھ ہی حصہ سرلیع النفوذ ہو، اگر نفوذ کرتی ہوئی نظر نہ آئے تو یہ سمجھیں کہ بیماری ایسے مرحلہ میں داخل ہو چکی ہے جس میں غذا نفوذ نہیں کرتی، اسہال کے ایک مریض کو میں نے دیکھا کہ اس کی نبض دودن ممتلی چلی۔ تیسرے دن دیکھی تو نبض بالکل نہ ہوئی۔ دو گھنٹوں کے بعد وہ میرے یہاں سے رخصت ہوا اور انتقال کر گیا۔

ضما د کا نسخہ:

آس، اقاقیا، کندر، گلنار، گل سرخ، صندل، سماق، فستق، میسون، سیب، بھئی، رسوت، لافان، سک، راکم، سنبل، طراشیت، مر، اجوائن خراسانی، افیون، شب۔

مشروب:

گل سرخ، زرشک، سماق، طباشیر، کندر، ایون، خشخاش، پوست خشخاش، کافور، تخم ترشہ، گلنار، پوست انار، منقہ، مارو، کشنیز، کروہیا، زیرہ، استخوان سوختہ، مقل، قرظ، طراشیت، خرنوب اشوک، تخم کرفس، نانخواہ، افجہ، انیسون نہ، حلیت، عدس مقشر بہ سرکہ، باقلی سرکہ، چاول، بسباسہ، جاورش، طالیفر، بیضہ سرکہ کے اندر ابالا ہوا، قاقیا، چولائی، ترشہ، گل سرخ، نان کہنہ، دارشیشعان، سنبل، ستو، نبق، غبیراء، دودھ جو شانہ بہ فولاد، گل، خرف، صمغ، ستو، دانہ انار، گائے کا چھاج، دلیہ، بلوط، حب الاس، کبریا، ستو، ناشپاتی، آب فواکہ قابض ترش، ترشہ، اترج، تخم رجلہ، اسپغول، ریحان، تخم کتان مقلو۔ (مؤلف)

قدیم طاقتور شراب بندش شکم اپنے فعل کے مطابق کام کرتی ہے بایں ہمہ پیچھے کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ اس لئے جہاں برداشت نہ ہو اس پر اعتماد کریں۔ بیمار پرستی طاری ہو۔ اس کے لئے بھی مفید ہے۔ یہ طاقت بخشی ہے۔ (مؤلف)

مخدر ادویات سب کی سب انجام کار اسہال میں اضافہ کرتی ہیں معاملہ جہاں سخت ہو جاتا ہے وہاں اس سے چارہ کار بھی نہیں ہے۔ (مسج)

طاقت جب تک موجود رہتی ہے ادویات کے اندر اس کا ہونا موزوں ہوتا ہے بالخصوص ہیضہ وغیرہ کے اندر۔ (مؤلف)

دواء جید:

نان کہنے ساڑھے ۷ اگرام سکر یعنی سکر نامی نمید کے اندر جوش دیکر بیمار کو پلا میں۔ اصل السوس ترکی لکڑیاں توڑیں اور شب و روز کے بعد جو کچھ اس سے بہہ کر خارج ہوا اسے ۱۴ اگرام یا عمدہ قسم کی مر بقدر ادا نہ شراب کے ہمراہ پلائیں اسے اچھی طرح پیس لیں، نہایت مؤثر دوا ہے۔ شدید دست کے اندر سنگدانہ شتر مرغ سایہ میں خشک کر کے کسی ٹھنڈی کرنے والی چیز سے ٹھنڈا کر لیں اور رب الاس ۱۴ اگرام کے ہمراہ پلائیں۔ بستی پیدا کرنا بھی کی خاصیت ہے۔ اسہال کے ہمراہ مروڑ، سوزش، خون ہو اور نہ ہی اس کا تعلق معدہ سے ہو اور سبب آنتوں کا چکنا پن معلوم ہو تو آب یلیج یا زیتون سے پکائے ہوئے پانی کے ذریعہ حقنہ کریں۔ آب زیتون کے ذریعہ آگے سے حقنہ کریں۔ (مسج)

اس کے بعد قابض دواؤں کے ذریعہ حقنہ کریں۔ (مؤلف)

دست کے مریض پر سخت کمزوری طاری ہو جائے تو ضادوں کے اندر روٹی خوشبو جات کے ساتھ

زیادہ سے زیادہ استعمال کریں۔ اسہال کے اندر روغن گل کے بجائے روغن نبدق استعمال کریں۔ (مسح)
جبین (سنگ گج) پینے سے سخت خشکی پیدا ہوتی ہے اور آدمی ہلاک ہو جاتا ہے۔

بستگی پیدا کرنے کے لئے موثر دوا:

زنجبیل، زاج الاساکفہ، سماق، ہم وزن ساڑھے ۱۰ گرام کا سفوف استعمال کریں۔ (جالینوس)
برگ آس جوش دیکر شکم پر ضماد کرنے سے اسہال مزمن ٹوٹ جاتا ہے۔ قاقیا کا مشروب یا حقنہ
شکم کو بستہ کر دیتا ہے۔ (دیا سقوریدوس)

ترشہ، اترج، بستہ کرتے ہیں، اس سے صفر اوی اسہال ٹوٹ جاتا ہے۔ (ابن ماسویہ)
اترج اپنی خاصیت سے اسہال میں مفید ہے۔ (بدیعورس)
برگ اعرتیا کا مشروب، شراب کے ہمراہ بستگی پیدا کرتا ہے۔ (دیا سقوریدوس)
امبرباریس کا پھل مانع اسہال ہے۔ خشک ہونے کے بعد استعمال کرنے سے شکم بستہ کرتا ہے۔
شاخ گوزن سوختہ کا مشروب ۷ گرام اسہال مزمن میں مفید ہے جیسا کہ دیا سقوریدوس کا قول ہے۔
(اوریباسوس)

شاخ گوزن سوختہ، جلانے کے بعد دھولیا جائے تو دو چمچہ (۸ گرام) استعمال کرنا اسہال مزمن
میں مفید ہے کچھ لوگوں کے مطابق ہر طرح کے سینگ کے مقابلہ میں یہ سب سے عمدہ ہوتی ہے۔
(جالینوس)

افحہ کا ۲۵۰ ملی گرام مشروب اسہال مزمن کے موافق ہے۔ افحہ اسپ پرانے دستوں میں مفید ہے۔
پرانے دستوں میں مفید ہے۔ (دیا سقوریدوس)
چاول کا جو شاندر بستہ کرتا ہے۔ (ابن ماسویہ)
چاول شدید بلکہ معتدل بستگی لاتا ہے۔ (جالینوس)
انیسون بستگی لاتی ہے۔ دانہ انگور کے اندر حلیت رکھ کر استعمال کرنا اسہال مزمن میں مفید ہے۔
بلوط، جو شاندر بلوط اور جفت بلوط سب اسہال کو توڑتے ہیں۔ باقلی سرکہ وپانی میں جوش دیکر اس کا چھلکا
استعمال کرنا اسہال مزمن کو توڑ دیتا ہے۔ (دیا سقوریدوس)

باد آورد شکم چلنے اور ضعف معدہ میں اور بہاسہ اسہال میں مفید ہے کیونکہ یہ قابض ہوتا ہے۔
سرکہ کے اندر ابالا ہوا انڈامعدہ اور آنتوں کی جانب بہہ کر آنے والے مواد کو جما کر بستہ کر دیتا
ہے خاصکر جبکہ انڈے کے ساتھ سماق بھون کر کھایا جائے۔ چاہیں تو اس کے ساتھ حصرم، مازو، یا

پوست انار و منقی و حب آلاس شامل کریں۔ اس سے بھی زیادہ طاقتور طراشیت، گلنار اور رجلہ ہیں۔
(جالینوس)

اسہال صفراوی میں بنق انار شیریں کے ہمراہ جوش دیکر استعمال کرنا مفید ہے۔ اسے دھنیا تر کے ذریعہ خوشبودار کر لیں۔ آرد باقلی طاقتور قابض ہے۔ اسہال مزمن میں عمدہ ثابت ہوتا ہے۔ خاصکر اس کا ستو بھون کر مالیدہ بنالیں یا بطور کھانا استعمال کریں تو بہتر ہوتا ہے۔ اس کا چھلکا اور زیادہ مؤثر ہوتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

بوص سیاہ و سفید برگ والے کی جڑ قابض ہوتی ہے۔ شراب کے ہمراہ بقدر ۳۴ گرام پینا اسہال مزمن میں مفید ہے۔ (دیا سقوریدوس)

دھنیا سیاہ شکم بستہ کر دیتی ہے۔ (جالینوس)

یعنی پر سیاہ شاں (مؤلف)

باجرہ کی روٹی کھانے سے بستگی ہوتی ہے۔ (جالینوس)

پرانا پنیر بستہ کرتا ہے۔ (دیا سقوریدوس)

باجرہ کا ضماہ شکم پر لگانے سے بستگی ہوتی ہے۔ جو شاندر دار شیشعان، بستہ کرتا ہے۔ اسہال کا استیصال کرنے کے لئے سرکہ اور آس کے تلچھٹ کا ضماہ کرتے ہیں۔ کاسنی جوش دیکر سرکہ کے ہمراہ کھانے سے بستگی ہوتی ہے۔ بالخصوص کاسنی جنگلی۔ (دیا سقوریدوس و جالینوس)

قراطمان بستہ کرتی ہے۔ بالخصوص اس کی بوٹی۔ (دیا سقوریدوس)

سبزی گلاب پینے سے اسہال ٹوٹ جاتا ہے۔ (دیا سقوریدوس و جالینوس)

برگ زیتون جنگلی ستو جو کے ہمراہ ضماہ کرنا اسہال مزمن کے لئے عمدہ ہے۔ زیتون سرخ خام بستہ کرتا ہے۔ باجرہ کا مالیدہ بستگی پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح مکئی بھی۔ (دیا سقوریدوس)

میرے خیال میں اس کا مالیدہ طاقتور ہوتا ہے۔ (مؤلف)

کتوں کا گو بطور مشروب یا حقنہ استعمال کرنا اسہال مزمن میں مفید ہے۔ (دیا سقوریدوس و جالینوس)

حرف بھون کر کھانے سے بستگی آتی ہے۔ (دیا سقوریدوس)

پانی جس کے اندر لوہا کئی بار بچھالیا گیا ہو اسہال مزمن میں مفید ہے (ابن ماسویہ)

یا شراب یا دودھ میں، پرانا خشک پنیر تنہا یا دیگر ادویہ کے ہمراہ کھانے سے بستگی ہوتی ہے۔

(دیا سقوریدوس)

روٹی جس میں چوکر کم ہو اور بے خمیری روٹی دونوں سے بستگی ہوتی ہے۔ (دیا سقوریدوس)

عصارۂ حنی العالم اسہال میں مفید ہے۔ (دیا سقوریدوس)
 تخم ترشہ میں واضح طور پر قبضیت ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ اسہال میں مزمن میں مفید ہوتا ہے۔
 بالخصوص کبار، جھاؤ پھل کا پینا اسہال مزمن میں مفید ہے۔
 طراشیث کی خاصیت یہ ہے کہ اس سے طبیعت کے اندر بستگی پیدا ہو جاتی ہے۔ (دیا سقوریدوس)
 بولس کا قول ہے کہ اسہال کے لئے طراشیث نہایت طاقتور دوا ہے۔ گل ارمنی شکم چلنے میں
 مفید ہے۔ (بدیغورس)

گل ارمنی اور اس سے قریب تر دوا شکم چلنے میں مفید ہے۔ (دیا سقوریدوس)
 طالیسفر نہایت طاقتور قابض ہے۔ شکم چلنے میں مفید ہے۔ (بولس)
 انگور جنگلی کے پھل کا پینا مسک ہے۔ (جالینوس)
 پوست کندر کا استعمال اطباء زیادہ تر ذرب اور اسہال قرص میں کرتے ہیں۔ جو شاندرۂ ناشپاتی
 و ناشپاتی مفرد بستگی پیدا کرتی ہے۔ (دیا سقوریدوس)

خشک دھنیا بھون کر استعمال کرنے سے بستگی ہوتی ہے۔ (دیا سقوریدوس)
 زیرہ بھون کر سرکہ میں بھگو لینے کے بعد استعمال کرنا شکم چلنے میں مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)
 جو شاندرہ کرفس ہمراہ بیج کرفس بستگی لاتا ہے۔ (دیا سقوریدوس)
 کرب تبین پانی کے اندر ابال کر کھانا مسک ہے۔ (ابن ماسویہ)
 دودھ جو لوہے کے ذریعہ جوش دیا گیا ہو بستگی پیدا کرتا ہے۔ (ابن ماسویہ)
 دودھ کی مائیت جوش دیکر زائل کر دی گئی ہو تو ان تمام مادوں میں مفید ہوتا ہے جو شکم اور آنتوں
 کی جانب بہہ کر آتے ہیں۔ یہ مائیت لوہے سے بچھا کر فنا کر دی جاتی ہے تو مفید ہوتی ہے کیونکہ لوہے
 کے اندر قابض اثر ہوتا ہے۔ بارتنگ نمک و سرکہ کے ہمراہ کھانے سے اسہال مزمن کا ازالہ ہو جاتا
 ہے۔ (دیا سقوریدوس و جالینوس)

لحیۃ التیس و گل لحیۃ التیس دونوں حابس ہوتے ہیں۔ (دیا سقوریدوس)
 بیخ لحیۃ التیس طاقتور قابض ہے اسہال میں مفید ہے۔ خرگوش کا گوشت حابس ہوتا ہے۔ بیخ ترشہ
 طاقتور قابض ہوتا ہے۔ شکم چلنے میں مفید ہے۔ خرگوش کا گوشت حابس ہوتا ہے۔ بیخ ترشہ طاقتور
 قابض ہوتا ہے۔ شکم چلنے میں مفید ہے۔ (جالینوس)

فاختاؤں، تیترو شیر کا گوشت اور گائے کا شوربا ہمراہ سرکہ اسہال مزمن کو توڑ دیتا ہے۔ (ردفس)
 روغن مصطلی ان ضامدوں کے اندر شامل کرتے ہیں جو شکم اور اسہال مزمن کے لئے حابس

ہوتے ہیں۔ (ابن ماسویہ)

جو شاندة درخت مصطكى وجو شاندة پوست مصطكى باب نفث الدم کے مطابق اسہال مزمن میں بیحد عمدہ ہوتا ہے۔ یہ لحيۃ التيس کے قائم مقام ہوتا ہے۔ جالینوس نے اس حقیقت کی تائید کی ہے۔ مر بقدر ڈھائی گرام اسہال مزمن میں استعمال کیا جاتا ہے۔ انڈے کے ہمراہ چاٹنے سے بستیگی پیدا کرتی ہے۔

مزما الرأعی بستیگی لاتی ہے۔ (دیاستوریڈوس)

نیخ نیلو فر کا مشروب اسہال مزمن میں مفید ہے۔ (جالینوس و ابن ماسویہ)
نیخ نیلو فر مشوی میں اثر کم ہوتا ہے۔ گل بھی کا مشروب ہمراہ شراب بستیگی پیدا کرتا ہے۔ شربت بھی جس کے ہمراہ شہد نہ ہو صغراوی دستوں میں مفید ہے۔ (دیاستوریڈوس)
جوزا السرو تازہ کوٹ کر پینا شکم سے آنے والے مسلسل دستوں میں مفید ہے۔ سماق الدباغ کھانے میں استعمال کرنے سے اسہال مزمن ٹوٹ جاتا ہے۔ کھایا جانے والا سماق شراب قابض کے ہمراہ پینے سے اسہال جاتا رہتا ہے۔ سماق پیاجائے اور اس کا شور بہ استعمال کیا جائے تو صغراوی دستوں کو توڑ دیتی ہے۔ تیز جوش دیکر کھانے سے بستیگی آ جاتی ہے۔ اسی طرح شکم پر اس کے ضاد سے، معدہ اور آنتوں کی جانب جگر سے مادوں کا آثار ک جاتا ہے۔ بھون کر استعمال کرنا اور زیادہ مفید ہوتا ہے۔ ستو سماق بستہ کرتا ہے یہ صغراوی اسہال میں مفید ہے۔ اشق بستہ کرتی ہے۔ سداب کا بھی یہی فعل ہے۔ مازو پیس کر پانی پر چھڑک کر پینا اسہال مزمن میں مفید ہے۔ اسی طرح اسے کھانے میں شامل کرنا یا تازہ پانی کے اندر ابال کر استعمال کرنا بھی یہی اثر رکھتا ہے۔ دانہ منقی اچھی طرح بھون کر استعمال کرنا اسہال مزمن میں مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

منقی اسہال میں بیحد مفید ہے۔ رب حصرم صغراوی اسہال کو توڑتا ہے۔

(جالینوس بروایت دیاستوریڈوس)

مسور ہمراہ پوست مسور دو یا تین بار جوش دیکر سماق، یا بھی یا خیساندة مازو میں اچھی طرح پیس لی جائے یا بار تنک یا زعرو یا اس کے مشابہ کی دوا کے ہمراہ سرکہ کے اندر اچھی طرح جوش دے لینے کے بعد شامل کی جائے تو غایت درجہ کی بستیگی پیدا کرتی ہے۔ مسور مقشر شکم کو بستہ کرتی ہے۔ پوست عدس شکم کو چلا دیتا ہے۔ مسور بھون لی جائے تو قبض کی تاثیر حد درجہ بڑھ جاتی ہے، سماق، آب حصرم اور سرکہ کے ہمراہ کھانا لازم ہے۔ (ابن ماسویہ)

علیق کا مشروب اور اس کا پھول دونوں بستیگی پیدا کرتے ہیں۔ (ابن ماسویہ)

بخ فلو انیا کا جو شانہ ہمراہ شربت مازو، اور اس کا پھل دونوں بستگی لاتے ہیں۔
(دیا ستوری دوس و جالینوس)

پودینہ بچوں کے دستوں کو بند کر دیتا ہے۔ (دیا ستوری دوس و جالینوس)
قنر کی گولیاں بنا کر اسہال مزمن میں استعمال کریں۔ (بدیغورس)
شربت انار سے اسہال رک جاتے ہیں۔ (جالینوس)
گلنار جالینوس کے مطابق تمام اطباء کے یہاں اس بیماری میں مستعمل ہے۔ آب انار ترش اور آب
انار میٹھوش دونوں بستگی پیدا کرتے ہیں، ترش زیادہ طاقتور ہوتا ہے۔ (دیا ستوری دوس)
سبزی انار تر طبیعت کو باندھتی ہے۔

ریوند اسہال مزمن میں مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)
رجل الغراب ایک بوٹی کا نام ہے۔ اس کی جڑ پانی کے ہمراہ جوش دیکر پینا بستگی لاتا ہے۔ یہ اسہال
مزمن میں مفید ہے۔ (دیا ستوری دوس و جالینوس)

بادیان کو ہی بستگی لاتی ہے۔ (جالینوس)
جو شانہ گل سویا و تخم سویا کا مشروب شکم کو روک دیتا ہے۔ سوے سے بستگی ہوتی ہے بالخصوص
اس میں اگر قابض پانی ڈالا گیا ہو۔ جو کاستوبا لیس، پھر جاورش مقلو کے ہمراہ جوش دیکر بطور مشروب
یا ماکول استعمال کریں اس سے بستگی ہوگی۔ (دیا ستوری دوس و جالینوس)

پوست نیوت کھانا، سیب ترش کا ستوار سیب سادہ کارب سب سے بستگی ہوتی ہے۔
توت خام خشک کر کے استعمال کرنا ساق کے قائم مقام ہوتا ہے۔ اس سے بستگی ہوتی ہے۔ یہ
اسہال مزمن میں مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

توت خام کو اچھی طرح خشک کر کے استعمال کرنے سے بعد بستگی ہوتی ہے۔ آب خاکستر چوب توت
ماکول و مشروب کے ساتھ شامل کر کے استعمال یا بلوط ملون ۴۲ گرام پینا بستگی کے لئے اور اسہال
مزمن میں مفید ہے۔ (جالینوس)

ذنب النخیل بالخصوص سرخ کا مشروب ہمراہ آب یا شراب اسہال میں مفید ہے۔ اس کا عصارہ بستگی
پیدا کرتا ہے۔ آرد غمیراء اور جو شانہ غمیراء دونوں سے بستگی ہوتی ہے۔ (دیا ستوری دوس و جالینوس)
یہ زعفران کے مقابلہ میں کم حالبس ہوتا ہے۔ (جالینوس)

اس سے بستگی ہوتی ہے، اور پیشاب کم نہیں ہوتا۔ (روفس)
اس سے بستگی ہوتی ہے۔ اسی طرح اس کے ستو کا بھی اثر ہے۔ بڑے کتے کا خصیہ شراب کے ہمراہ

پینا بستگی لاتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

تخم خطمی سے بستگی ہوتی ہے۔ جو شاندرہ تخم خطمی بستہ کرتی ہے۔ (دیا سقوریدوس)
کیونکہ اس کے اندر قبضیت ہوتی ہے۔ (جالینوس)

لعوق خشخاش باب السعال کے مطابق اسہال مزمن میں مفید ہے۔ اس کے اندر عصارہ طراشیث واقایا شامل کر لینے سے اثر اور زیادہ تیز ہو جاتا ہے۔ خشخاش باب السعال کے مطابق کوٹ کر استعمال کرنا اسہال مزمن میں مفید ہے، اس پر اعتماد کریں۔

مز کے برابر افیون لینا اسہال مزمن میں مفید ہے۔ سرکہ سے بستگی ہوتی ہے۔ (دیا سقوریدوس)
اسہال اور ریاح غلیظہ میں دار شیعان سے طاقت ملتی ہے۔ اسے ۷ گرام چھان لینے کے بعد گرم پانی کے ہمراہ بطور مشروب استعمال کریں، بستگی ہوگی۔ سنبل الطیب، سعد، افخر، خاصکر اس کی جز بستگی پیدا کرتی ہے۔ بستگی پیدا کرنے والی چیزوں میں قابض اشیاء داخل ہیں۔ انہیں قبل از طعام استعمال کریں۔ اشنہ، قصب الذریرہ، اور لاذن، شراب کے ہمراہ، اور جوزیوا (اسہال میں مفید ہیں)۔ افحہ خرگوش، پوست کندر، عدس ابال کر چھلکا اتاری ہوئی، اس کا پانی، کرنب، سلیق، خرگوش کا گوشت بھونکر اور کیسلی شراب سب بستگی لاتی ہیں۔ (روفس وابن ماسہ)

مسور چند بار ابال کر سرکہ اور سماق میں جوش دیکر استعمال کریں۔ منقی پانی کے ہمراہ استعمال کریں، باقلی پوست سمیت سرکہ اور پانی میں جوش دیکر لیں، کھانے پر کیسلی اور سماق غذائیں استعمال کریں، ان سب سے بستگی ہوتی ہے۔ افحہ سے شدت کی بستگی ہوتی ہے حتیٰ کہ قونج ہو جاتا ہے۔

اسہال مفرط میں افحہ ۱۴ گرام ہمراہ آب سرد استعمال کریں۔ گائے کا چھانج اسہال صفر اوی کو طاقت کے ساتھ توڑ دیتا ہے۔ سفوف دانہ انار سے شکم بندھتا ہے۔ دانہ انار کو آب حصرم و سرکہ شراب میں ایک دن بھگو کر بھون لیں۔ زیرہ کرمانی آب حصرم و سرکہ میں بھگو کر بھون لیں۔ طراشیث ۱۰۲ گرام، قرظ ۱۰۲ گرام، مقل کمی ۴، سماق منقی ۲۰۰ گرام، بلوط مقلوط قدرے، طباشیر قدرے، گلنار، امبر بارلیس ۱۰، عصارہ امبر بارلیس، دانہ زہیب ۱۳۶ گرام، دانہ حصرم مقلو ۱۳۶ گرام، حب الہس ۴، خرنوب مٹھی ۲۰۰ گرام، سیب کاستو ۲۰۰ گرام، غبیراء کاستو ۲۰۰ گرام، ستودانہ انار مقلو، دانہ ترشہ ۱۰، حرارت زیادہ ہو تو طباشیر اور امبر بارلیس کا وزن زیادہ کریں، بالخصوص ساتھ میں اگر کرب موجود ہو (اسحاق)

قرص جو شکم کو باندھتی اور قے و اسہال میں مفید ہے:

ابر بارلیں، رب ساق مطبوخ، تخم ترشہ، طباشیر، گل سرخ، عود، سک، قاقیا، افیون، عصارۂ حصرم، پوست قوت خورد، آب ترشہ، اترج و آب انار شریں کوفتہ دانہ، میں قرص بنالیں اور ساڑھے ۱۰ گرام کے برابر لیں۔ اس کے بعد نصف النہار میں آب کرش خالص ہمراہ بہ کثرت کسمرہ خشک دھجی میں (نچوڑ کر) نیز ساق منقی، دانہ انار، یا گوشت کے بغیر انار سے بنی ہوئی غذا، یا حصرمی باردہ وغیرہ لیں۔ (اسحاق)

میرا تجربہ یہ ہے کہ طباشیر بھون کر استعمال کرنا بستگی شکم کے لئے سب سے عمدہ ہے۔ زیادہ گرمی ہو تو روزانہ کا فور ۱۲۵ گرام شامل کر کے لیں۔ یہ صفر اوی اسہال کو توڑ دے گی۔ (مؤلف)

شکم کے مریضوں کے لئے گوشت خراب ہوتا ہے کیونکہ دیر میں پکتا ہے۔ خواہش ہو تو تیز اور کمزور جنگلی پرندوں کا گوشت استعمال کریں۔ رسوت سے بستگی ہوتی ہے۔ (ارکاغانیس)

بطاطن اور سنبل ہندی کو اس نے غرائب میں تذکرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ ”والباقیہ کنت اعرفہا“ (مؤلف)

مخدر ادویات پہلے عقد کرتی ہیں پھر طبیعت پہلے سے زیادہ طاقت کے ساتھ دفع کرتی ہے کیونکہ حرارت غریزیہ کمزور ہو جاتی ہے لہذا انہیں بالکل استعمال نہ کریں۔ خشکی پیدا کرنے والی ادویات استعمال کریں۔ یہ عمدہ اور مامون ہوتی ہیں۔

ارکاغانیس نے اس کے بعد ایسی دواؤں کا تذکرہ کیا ہے جن میں سب کے اندر افیون شامل ہے۔

سب سے عمدہ نسخہ حسب ذیل بیان کیا ہے:

قاقیا سرخ ۷ گرام، افیون ۷ گرام، طراشیٹ ۴، انار مصری ساڑھے ۳ گرام، رسوت ہندی ساڑھے ۳ گرام، کندر ۳، نشاستہ ۳، گل ارمنی ۳، مازو ۳، افحہ خرگوش ۷ گرام، قرص بوزن ساڑھے ۴ گرام بنالیں۔ مقدار خوراک ایک قرص ہمراہ آب سرد، آنتوں کے زخموں میں بھی مفید ہے۔ (مؤلف)

بنا برائیں وغیرہ شکم کی بستگی اور آنتوں کے زخموں میں حسب ذیل نسخہ قرص بنا کر استعمال کریں۔

نسخہ:

طباشیر مقلو، ساق مقلو منقی، مازو خام، پوست کندر، گل ارمنی، قاقیا، افیون، ہم وزن، بمقدار ساڑھے ۴ گرام قرص بنالیں اور ایک قرص آب صمغ عربی میں گوندہ کر کچھ قابض دواؤں کے ہمراہ پلائیں۔ استنباط از (مؤلف)

مرمن دستوں میں مریض کو قے کا عادی بنائیں اور بار بار کثرت سے قے کرائیں۔ بعد از آن خوشبودار کیلی غذائیں دیں۔

تخم سے بچوں کے دست کے لئے زیرہ انیسون، تخم کر فس، تخم گلاب کا طلاء، شکم پر کریں۔ شکم خشک ہو تو معدہ کو شہد کے اندر نفع گوئدہ کر خوشبودار بنائیں۔ (اُر کا غافیس)

پیٹ کا مریض اور دستوں کا مریض جب تک بخار میں مبتلا ہو اس کی موت کا اندیشہ نہ کریں، بخار نہ رہے گا تو مریض ہلاک ہو جائے گا۔ (طیب نامعلوم)

قرص جو شکم کو باندھتی ہے:

ساق ۷ گرام، مازو ساڑھے ۳ گرام، تخم انار ۲ گرام، جو شانده مازو میں تیار کریں۔ ۵ گرام پلائیں اس کے بعد زردی بیضہ مرغ لیں۔ (طیب نامعلوم)

اسہال میں مفید سفوف:

مقل کی قدرے، مقلو ۱۰، گلنار ۱۰، مازو خام ۱۰، سبزی انار ترش ۱۰، بیج منقی قدرے مقلو ۱۰، طباشیر ۱۰، گل سرخ ۱۰، تخم ترشہ ۱۰، جفت بلوط ۱۰، شاہ بلوط ۱۰، کبریا قدرے مقلو ۱۰، دانہ انار ترش مقلو ۱۰، ۷ گرام، کشینز خشک مقلو ۱۰، ۷ گرام، خرنوب نمبلی، ۱۰، ۷ گرام، خیسانده در سرکہ شراب شب و روز قدرے مقلو، ستونق مع گٹھلی ۱۰، ۷ گرام، ستونق غیر مع گٹھلی ۱۰، ۷ گرام، راکم ۱۰، اقا قیا ۱۰، طراشیث ۱۰، کوٹ کر اچھی طرح چھان لیں۔ مقدار خوراک ساڑھے ۱۰ اگر صبح و شام، خلو معدہ کی حالت میں ہمراہ عرق حب الّاس جو شانده، یا عرق ینوت و عوج صغیر۔

جوراش جو ٹھنڈک سے پیدا شدہ اسہال کو روکتی ہے:

دانہ منقی مقلو ۱۰، ۷ گرام، ساق ۱۰، زنجبیل ۵، نانخواہ ۵، مصطکی ۵، مقدار خوراک ساڑھے ۱۰ اگر صبح و شام، خلو معدہ کی حالت میں ہمراہ عرق پوست کندر ہے۔

جوشانده ایضاً:

آرد گندم نانخواہ ملا ہوا، حرف، جھاؤ پھل، خام زیت میں لت کریں اور گوئدہ کر روٹی بنالیں، پھر تندور کے اندر خشک کریں، اسے کوٹ کر ۵ گرام ہمراہ آب سرد و غیذ منقی بطور مشروب استعمال کریں۔

(ساق ۱۰، ۷ گرام)

شکم کے مریضوں کے لئے شربت:

ساق، عصارہ حصرم، ترشہ اترج، آب انار ترش، آب ریاس معصور، ناشپاتی خشک، بسر مطبوخ، خرنوب جوش دیکر پانی حاصل کر لیں اور اس میں شہد بقدر ذائقہ شامل کر کے جوش دیں و جھاگ دور کریں اور محفوظ کر لیں۔ اس میں بھی اور سیب کیلا کا اضافہ بھی کرتے ہیں۔ مختصر نسخہ جو ہر وقت موجود رہے مطلوب ہو تو خیساندہ ساق، خیساندہ بسر کو سک اور عود میں جوش دیں، اسہال زیادہ ہو تو بسر کی جگہ جو شانہ خرنوب شامی استعمال کریں۔ تیترا اور بیٹر مسلم، جس کے اندر انبر بار لیں، دانہ انار ساق، دھنیا خشک بھر کر تیار کیا گیا ہو بطور غذا دیں۔ اسے سرکہ سے آب حصرم اور قدرے زعفران سے خوشبودار کر لیں۔ (ابن ماسویہ)

روٹی سرکہ میں گوندہ کر روٹی بنالیں اور استعمال کریں۔ ذرب اور آنتوں کے زخموں میں مفید ہے۔ (جالینوس)

زلق الامعاء یہ ہے کہ غذا کچی نکل جائے۔ بالعموم ذوسطاریا کے بعد عارض ہوتی ہے۔ حقنہ کریں اور مولی، پیاز، لہسن، نمکین اشیاء، اور خردل سے تیار شدہ غذا دیں۔ ریاضت کا حکم دیں، شکم پر مالش کر کے دبا لیں اس پر روغن سداب و سوسن و زیرہ یا روغن نار دین کے ہمراہ قیر و طلی رکھیں۔ خوشگوار پانی لازم کریں۔ اس کے بعد ذوسطاریا ہو جائے تو علاج مشکل ہو جاتا ہے۔ (فیاض یورس)

براز کا دیر سے خارج ہونا ضعف دافعہ، ضعف غصہ، برشکم، آنتوں کی قلت حس یا غذاؤں کے اندر موجود ناگوار کیفیت کے نتیجہ میں ہوتا ہے۔ براز کی کمی، جگر میں جانب غذا کے کثرت نفوذ اور اس صفراء کی قلت تعداد کی وجہ سے ہوتی ہے جس میں فضلہ خارج ہوتا ہے۔ درمیانی اوقات کی طولانی کا سبب مسہل کے بات میں تذکرہ شدہ چیزوں کے برعکس ہے۔ (جالینوس)

دق اور سل کے مریضوں کو اسہال ہو جائے تو حسب ذیل قرص عرق بھی کے ہمراہ پلائیں۔

نسخہ قرص:

گل ارمنی، شاہیلوط، طباشیر، ختم ترشہ مقشر، گل سرخ، امبر بار لیں، صمغ مقلو کسی مفید قابض پانی کے ہمراہ دیں اور اسپغول، سرطان سوختہ، صمغ مقلو شام کو دیں اور مریض کو اس پر آب انار دیکر سلا دیں۔ کھانے میں حماض اہال کر بادل مقشر کے ساتھ جسے دوبار اہال کیا ہو اور پھر سرکہ، ساق اور بھی کے ساتھ جوش دیا گیا ہو پکا کر دیں۔ کھانسی نہ ہو تو کیلی دوائیں پلائیں۔ کھانسی ہو تو قابض چیزیں دیں اور کیلی چیزوں کو ترک کر دیں۔ اس کے بعد گل ارمنی، کبریا، صمغ عربی مقلو دیں۔ کھانے میں لباب

نان مقلو، دیں، مالیدہ دینا ہو تو نان مقلو سے تیار کر کے دیں۔ رب آس سادہ عمدہ ہوتا ہے۔ کیونکہ بنگلی لا تا اور کھانسی کو توڑ دیتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

شکم کے مریض کو ہچکی ہو تو یہ خراب ہوتی ہے۔ زحیر کے مریض کے لئے تو یہ مہلک ہے۔

(یہودی)

شکم، معدہ، آنتوں اور جگر سے چلتا ہے۔ آنتوں سے چلنے والا شکم کی بیماری کی وجہ سے یا مقعد و معدہ اور آنتوں کے پہلو میں نیچے کی جانب سے ہوتا ہے۔ براز کا بسرعت خارج ہونا مذکورہ مقامات میں زخموں کی موجودگی، حدت غذا، زلق الطعام، معدہ کے اندر کسی پھسلنے والی خلط، معدہ کی جانب اترنے والی کسی تیز خلط، یا فساد و مزاج کی وجہ سے ہوتا ہے۔ یہ فساد ماسکہ یا دفعہ کی کمزوری سے لاحق ہوتا ہے۔ جگر سے چلنے والا شکم معدہ کی قوت مغیرہ اور غذا کو معدہ سے جذب کرنے والی طاقت کے کمزور ہو جانے سے لاحق ہوتا ہے کیونکہ انہی دونوں قوتوں سے کیلوس معدہ کے اندر باقی رہتا ہے۔ اس اسہال کے بعد جسم میں کمی واقع ہوتی ہے۔ رنگ زرد، اور خون کم ہو جاتا ہے، دست گوشت کے پانی کی طرح آتا ہے۔

ورم و قرحہ سے شکم چلنے کی بیماری کا پتہ لمس، حس، درد جگر، یا درد امعاء سے چلتا ہے۔ اس کے بعد یہ معلوم کرنا ہوتا ہے کہ درد کا مقام ہے کیا، اور خارج ہونے والے براز کی نوعیت کیا ہے۔ اس کے ساتھ خراطہ آرہا ہو اور درد زیر ناف ہو تو اس کا مطلب ہے کہ تعلق آنتوں سے ہے۔ خراطہ نہ ہو اور درد ناف کے اوپر ہو رہا ہو تو تعلق معدہ سے سمجھا جائے گا۔ درد کا مقام داہنی جانب جگر کی جگہ پر ہو اور دست سفید یا گوشت کے پانی کی طرح آرہا ہو تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ بیماری جگر کے اندر ہے۔ (مؤلف)

دست ضعف ماسکہ کبد کی وجہ سے آرہے ہوں تو یہ گوشت کے پانی کی طرح ہوں گے۔ برعکس صورت ضعف ماسکہ معدہ کی ہوتی ہے۔ کیونکہ ایسی صورت میں کیلو گاڑھا اور بہت زیادہ ہو گا۔ البتہ جگر بیحد کمزور ہو جائے گا۔ ایسی صورت میں جس پیدائہ کریں گے۔ بلکہ جمع ہونے دیں گے اس کے بعد اسے نکال دیں گے۔ نکالیں گے بھی تو بتدریج نکالیں گے۔

لطیف تدبیر اختیار کرنے کے نتیجہ میں دست آرہے ہوں تو مریض کو گائے کے اور گوشت کا سکباج (۱) کھلائیں اور تدبیر غلیظ اختیار کریں۔ بسیار خوری کی وجہ سے دست آرہے ہوں تو مریض کو اس سے روک دیں۔ فساد ہاضمہ کے سبب دست آرہے ہوں تو قابض اور گرمی پیدا کرنے والی دواؤں

(۱) سکباج۔ گوشت ہر کہ دیراز گندنا اور شہد سے مصالحہ جات کے ساتھ تیار کر دو غذا۔

سے علاج کریں مثلاً یہ قرص دیں۔ جفت بلوط، حب الّاس، انار، اقا قیا، انیسون، نانخواہ، زیرہ خیساندہ در سرکہ، افیون۔ قرص بنالیں اور صبح و شام پلائیں۔ گندم سیاہ اس مقام پر عمدہ ہوتا ہے۔ ساتھ میں ٹھنڈک نہ ہو تو یہ نسخہ استعمال کریں۔ مازو، جھاؤ پھل، ساق، افیون، رب حصرم میں یکجا کر کے استعمال کریں۔ اس سے شکم بستہ ہوگا، شکم زیادہ نرم ہو تو گندم دانہ انار صبح کو پلائیں اور شام کو جوارش خوزی دیکر مریض کو سونے دیں۔ (یہودی)

غدا جو معدہ کے اندر ہضم ہوتی ہے جگر کی جانب کم سرایت کرے تو اس سے شکم نرمی کی جانب اور معدہ کی تمام غذائی رطوبت جگر کی جانب سرایت کر جائے تو شکم خشکی کی جانب مائل ہوتا ہے۔ کیلوس کا نفوذ حسب ذیل اسباب کے تحت نہیں ہوتا۔

۱۔ کیلوس کا کثرت سے ہونا۔

۲۔ جگر کا کمزور ہونا۔

۳۔ غذا کا کمزور ہونا۔

چنانچہ اسے جذب کرنے سے جگر عاجز رہتا ہے۔ اور کچھ غذا اکتفا کر لیتا ہے۔ یہ بات اس وقت ہوتی ہے جب مریض جگر کی ضرورت سے زیادہ غذا لے لیتا ہے۔ اس کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ غذا براز کے اندر بسرعت خارج ہو جاتی ہے۔ نیز شکم سے بسرعت خارج ہونے کی وجہ سے بہ کثرت صفراء کا آنتوں کی جانب انصباب بھی ہوتا ہے۔ آنتوں اور معدہ کی ماسکہ و دافع کا ضعف بھی باعث ہوتا ہے۔ سرد ہونے کی وجہ سے جگر جذب کم کرتا ہے۔ برودت اور رطوبت کے غلبہ کی وجہ سے ماسکہ کمزور ہو جایا کرتی ہے۔

جس شخص کو موسم سرما میں زلق الامعاء کی شکایت ہو قے کرنا اس کے لئے خراب ہے۔ ماکول و مشروب تیزی سے خارج ہو جائے، یا اپنی حالت اور ہیئت کے ساتھ خارج ہو جائے تو اسی کیفیت کا نام زلق الامعاء ہے۔ یہ کیفیت معدہ اور آنتوں سب کے اوپر ردی مزاج کے فساد کا غلبہ ہو جانے سے ماسکہ کی کمزوری کے نتیجہ میں لاحق ہوتی ہے۔ قلاع جیسے زخموں کی وجہ سے بھی یہ کیفیت عارض ہوتی ہے۔ کبھی معدہ اور آنتوں کے اندر ترش بلغم جیسی چیزوں کے جمع ہو جانے اور ان کے اندر حج کی کیفیت پیدا ہو جانے سے بھی یہ حالت ہوتی ہے۔ اس کا سبب ٹھنڈا لطیف کیموس ہوتا ہے۔ اس کیموس کو لطیف ہونے کی وجہ سے اوپر سے خارج کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تو موسم سرما میں استفراغ یا قے کی ضرورت نہیں ہوا کرتی۔ بلغمی کیلوس کو کسی بھی وقت استفراغ یا قے کی ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ قے کے ذریعہ جس مادہ کو خارج کرنا ممکن ہوتا ہے وہ معدہ کے اندر ہوتا ہے۔ آنتوں

کے اندر نہیں۔ (جالینوس)
 زلق الامعاء کے مریض کو مقام ماؤف کے بالمقابل یا پسلیوں کے اوپر سخت سفید چنے کے برابر پھنسیاں نمودار ہو جائیں تو پیشاب زیادہ ہونے لگے تو فوراً ہی مر جائے گا۔ دستوں کے مریض کے دابنے ہاتھ پر باقلا کی طرح نشان بن جائے اور اس کا رنگ تبدیل نہ ہو تو ساتویں دن مر جائے گا۔ جس وقت یہ کیفیت رونما ہوتی ہے۔ مریض سے اس وقت اس کی اشتہا کے بارے میں پوچھا جائے تو بتائے گا کہ شکم سیر ہوں۔

ذرب یہ ہے کہ نرم حالت میں براز برابر خارج ہو تا رہے۔ زلق الامعاء یہ ہے کہ کھانا جیسا کچھ کھایا گیا ہو نکل جائے۔ تبدیل نہ ہو، مزمن اور زیادہ ہونے والے اسہال کے وقت قے کرنا طاقتور علاج ہے کیونکہ اس سے اخلاط اوپر کو مائل ہو جاتے ہیں۔

طبیعت میں نرمی اس لئے پیدا ہو جاتی ہے کہ غذا جگر تک نہیں پہنچتی یا جگر سے آنتوں کی جانب فضلات اترنے لگتے ہیں، دونوں حالتوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ پہلی صورت میں براز تھوڑا تھوڑا مسلسل، اور ریاح کے ساتھ خارج ہو گا۔ دوسری صورت میں کیفیت برعکس ہو گی۔ (جالینوس)
 پیشاب زیادہ ہونے کی صورت میں براز کم خارج ہو گا کیونکہ رطوبت کا میلان اگر پیشاب کی جانب ہو گا تو براز کی مقدار کم ہو جائے گی اور وہ خشک ہو گا۔ ترش ذکاریں زلق الامعاء کے اندر عرصہ کے بعد آنے لگیں اور قبل ازیں نہ آتی رہی ہوں تو عمدہ علامت ہو گی۔ اس بیماری کے اندر غذائی کیفیات میں ذرا بھی تبدیلی رونما نہیں ہوتی۔ تقطیر البول جس طرح اس وقت لاحق ہوتی ہے جب پیشاب کے اجتماع سے مشانہ تکلیف ہونے لگتی ہے، مشانہ پیشاب کو ثقل کی وجہ سے یا سوزش کے باعث دفع کرنے لگتا ہے۔ اسی طرح کا سبب زیر بحث بیماری کے اندر بھی ہوتا ہے۔

معدہ اور آنتوں کے اندر سلاق ہو جانے سے بھی یہ بیماری پیدا ہو جاتی ہے کیونکہ غذا جب چھلی ہوئی جگہوں سے مس کرتی ہے تو یہ جگہیں تیزی سے اسے دفع کر دیتی ہیں۔ اس سبب سے پیدا شدہ حالت میں سوزش کا احساس ہوتا ہے۔ پہلی حالت میں کوئی تکلیف وہ احساس ہرگز نہیں ہوتا۔ تشنج سے پیدا شدہ دوسری قسم قابض ادویات کے ذریعہ علاج کرنے سے بسرعت صحت ہوتی ہے۔ اس خلط کا گذر نا ختم ہو جاتا ہے تو قابض ماکول و مشروب کے ذریعہ بیماری تیزی سے جاتی رہتی ہے، ورنہ مریض کو خونی دست آنے لگتے ہیں۔

ضعف ماسک سے پیدا شدہ حالت ردی مزاج کے سبب ہوا کرتی ہے۔ البتہ یہ مزاج کبھی ایسی خلط سے بنتا ہے جو معدہ اور آنتوں کے اندر موجود ہوتی ہے۔ سب سے تیز خلط بلغم ہو سکتا ہے۔ اس کے

سبب مریض کو ترش ڈکاریں آتی ہیں، ترش ڈکاریں کبھی اس بیماری کی ابتداء میں آتی ہیں جب وہ آنتوں اور معدہ کی مفرد بروقت یا کسی خلط کی موجودگی میں لاحق ہو جاتی ہے۔ عرصہ گزر جانے کے بعد ترش ڈکاریں آنا بند ہو جاتی ہیں ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ شروع میں غذا تھوڑا معدہ کے اندر رکتی ہے۔ عرصہ گزر جانے کے بعد جب غذا زیادہ ہو جاتی ہے تو نہیں رکتی ہے۔ پھر تھوڑی غذا بھی نہیں رکتی۔ معدہ کے اندر غذا ایک مدت تک رک جاتی ہے اور ہضم کا کام مکمل نہیں ہوتا تو ترش ڈکاریں پیدا ہوتی ہیں۔ مگر مکمل ہضم غذا تک غذا نہ رکے حتیٰ کہ اس کے اندر کوئی تغیر واقع نہ ہو تو ایسی حالت میں ترش ڈکاریں پیدا نہیں ہوتیں۔ بعض اوقات پیدا ہوں تو ایسا غذا کی بدولت نہیں بلکہ اس وجہ سے ہوتا ہے کہ معدہ کے اندر کثرت سے ترش بلغم جمع ہو جاتا ہے۔ اسی طرح زلق الامعاء کے اندر ابتداء میں ترش ڈکاروں کا آنا محمود علامت نہیں ہے۔ بلکہ ایک مدت گزر جانے کے بعد ترش ڈکاروں کا آنا محمود علامت ہوتا ہے کیونکہ بیماری کی ابتداء میں ترش ڈکاریں کثرت سے آتی ہیں۔ اس سلسلہ میں یہ تنہا کافی نہیں ہوتیں، بلکہ کافی اس وقت ہوتی ہیں، جب نہ ہو آکر ہونے لگیں کیونکہ ڈکاروں کے درمیان اور معدہ کے اندر بلغم سے پیدا شدہ صورت حال اور زمانہ کے بعد پیدا شدہ ڈکاروں کے درمیان جبکہ وہ اس بات کی دلیل نہیں بنتیں کہ طبیعت سے مراجعت کر لی ہے اور غذا معدہ کے اندر اس حد تک رک رہی ہے کہ کسی طرح کا بھی ہضم ہو رہا ہے، فرق کیا جاتا ہے۔

کسی شخص کو مزمن دست آرہے ہوں اور قے ہونے لگے تو دستوں کا آنا بند ہو جائے گا۔ (جالینوس) یہ طبیعت کی جانب سے برعکس عارضہ ہوتا ہے۔ جھاگ دارد دستوں کا تعلق سر سے ہوتا ہے۔ یہ غیر محمود علامت ہے۔ یہ جھاگ دارد دست ریاہ کی بدولت ہوں گے یا حد سے زیادہ حرارت کی وجہ سے پیدا ہوں گے۔ خارجی طور پر جھاگ اسی طرح پیدا ہوتا ہے۔ (جالینوس)

اسہال ضعف جاذبہ کبد کی وجہ سے آتے ہیں، کیونکہ کیلو س مناسب طور پر جذب نہ ہو گا تو براز مرطوب خارج ہو گا۔ اس کے ساتھ معدہ بھی کمزور ہو تو رطوبت کے ساتھ غذا، غیر منہضم خارج ہو گی۔ (جالینوس)

اسہال خون کے ساتھ ہو گئے یا بغیر خون کے۔ بغیر خون کے اسہال کی ایک قسم ذرب ہے۔ ذرب یہ ہے کہ اسہال کیلو سی ہو، ایک اور قسم زلق الامعاء کی ہے، اس میں غذا جوں کی توں خارج ہو جاتی ہے۔ ایک اور قسم صفر اوی کی ہے۔ خونی اسہال کی ایک قسم کبدی اور ایک قسم معوی اور ایک قسم معدی ہے۔ ضرورت ہے کہ ہر قسم کو ہم ضبط تحریر میں لائیں۔ (مؤلف)

اسہال کا تعلق تین مقامات سے ہے۔

۱۔ آنتوں سے۔ ۲۔ معدہ سے۔ ۳۔ مقعد سے۔

اسہال حرارت کے ہمراہ ہو تو دھنیا خشک سرکہ کے اندر شب و روز بھگوئیں، زیرہ بھی بھگوئیں اس کے بعد دونوں کو رب حصرم یا آب حصرم یا آب انار ترش میں شب و روز بھگوئیں۔ پھر بلوط، قدرے بھونا ہوا ۱۰۔ ساق بغیر گٹھلی کے، قدرے بھنا ہوا، بھوننے میں احتیاط رکھیں، مبادا جل نہ جائے۔ اس طرح اثر کمزور ہو جائے گا۔ ستونبق ۱۰، غمیراء ۱۰، زعفرور خشک ۱۰، دانہ منقی بھنا ہوا ۱۰، طباشیر ۱۰، گل سرخ ۱۰، تخم ترشہ ۱۰، تخم رطلہ ۱۰، تین دن نہار منہ رب سیب یا بھی اور ریاس کے ہمراہ بطور سفوف لیں۔ (ابن ماسویہ)

اسہال حرارت کی موجودگی میں ہو تو ان دواؤں کو تخم کلاب، تخم بقلہ ترش، طباشیر، ساق، حب حصرم پر نچوڑ دیں اور کسی پانی کے ہمراہ ساڑھے ۱۰ گرام استعمال کریں (مؤلف)

اسہال کی ایک قسم یہ ہے کہ براز تھوڑا تھوڑا ٹوٹ کر خارج ہو۔ اسے طاقت اور ضبط کی ضرورت ہوتی ہے۔ تاکہ دفع ہو سکے۔ یہ حالت دافعہ کی کمزوری سے لاحق ہوتی ہے۔ علاج یہ ہے کہ قبل از طعام پھسلانے والی ادویات استعمال کی جائیں۔ نمید بطور مشروب لی جائے۔ قبل از طعام حمام کریں۔ دستوں کے لئے پریشان ہو تو جب تک زیادہ پریشانی نہ ہو میدان نہ جائیں تاکہ پاخانہ مجتمع ہو جائے اور ٹوٹنے نہ پائے یہی اس کا علاج ہے۔ (ابن ماسویہ)

افیون سے اخلاط اور خون اچھی طرح گاڑھے ہو جاتے ہیں لہذا اسہال روکنے کے لئے استعمال کریں۔ (مؤلف)

حد قوتی بستہ کرتی ہے۔ سرد معدہ میں مفید ہے۔ میعہ سے بستی آتی ہے، مر اور مقل ازرق کا بھی یہی اثر ہے۔ (ابو جریج)

حد سے اسہال آنے میں مسح سیاہ کے ٹکڑے اچھی طرح بستہ کر دیتی ہے۔ (اطہور سفوس)

قطا، فاختائیں، اور گوریاں سرکہ اور دھنیا کے ہمراہ بطور مسلم کھائی جائیں نیز تیتڑ کا گوشت بھون کر یا جوش دیکر استعمال کیا جائے تو معدہ کو مفید ہے۔ اس سے اچھی طرح بستی آتی ہے۔ (ابن ماسویہ)

باز کا گوشت حب آس کے ہمراہ اور بھنی ہوئی گوریاں دانہ انار میں لت کر کے استعمال کرنے سے بستی آتی ہے۔ چکور بھی دانہ میں جوش دیکر یا آب دانہ انار کے ہمراہ بھون کر استعمال کرنے سے بستی آتی ہے۔ الگ سے بھون کر استعمال کرنے کا اثر بھی یہی ہے۔ (اطہور سفوس)

سک، صمغ، طباشیر، کندر، قاقیا، ہم وزن، افیون آدھا جزء، ۷۔ ۷ گرام کی قرص رب بھی کے ہمراہ

بطور مشروب استعمال کریں۔ مریض کمزور ہو تو آب نان اور کیلی شراب کے ہمراہ استعمال کریں۔
(اُھرن)

حب شکم:

مازو خام، افیون، مر، صبر، سرکہ کے ہمراہ شکم اور پشت طلاء کریں اور اس پر ایک روٹی رکھ کر
چھوڑ دیں حتیٰ کہ خود سے بھیگ جائے۔ (اُھرن)

یہ ایک مثال ہے یہی طریقہ دوسری ادویات کے باب میں بھی اختیار کریں۔ (مؤلف)
اسہال کے سلسلہ میں سب سے پہلے غذاؤں کا حال معلوم کریں کیونکہ اسہال کبھی غذاؤں کی وجہ
سے ہوتا ہے۔ غذا زیادہ ہو جاتی ہے، یا تیز ہوتی ہے، یا پھسلن پیدا کرنے والی ہوتی ہے یا دوائی اثر کی حامل
ہوتی ہے جس سے آنتوں کے اندر سوزش پیدا ہو جاتی ہے۔ چنانچہ غذا خارج ہونے لگتی ہے۔ ان میں
سے کوئی بات نہ ہو تو اس کے بعد جگر کو دیکھیں کیونکہ کیلو سی اسہال، جب کہ جگر غذا کو جذب نہیں
کرتا بالعموم ہو جایا کرتا ہے۔ معدہ کی حالت پر غور کریں۔ کبھی یہ کمزور ہوتا ہے۔ چنانچہ غذا کو گرفت
میں نہ لیکر ہضم نہیں کر پاتا اور اس کی وجہ سے دست آنے لگتے ہیں۔ یا کسی بیماری کے سبب معدہ کی
جانب صفراوی یا لیسیدار خلط آنے لگتی ہے، جس سے اسہال ہونے لگتا ہے۔ لہذا دیکھیں کہ کس طرح
چیز خارج ہو رہی ہے۔ پیاس، حرارت اور ڈکاروں کا حال بھی معلوم کریں۔ پھر اس کے مطابق طریقہ
کار اختیار کریں۔ نکلنے والی چیز بلغم ہو اور ڈکاریں کھٹی آرہی ہوں تو قابض اور گرمی پیدا کرنے والی
ادویات سے جوارشات اور قے کے ذریعہ بلغم خارج کریں۔ گرم مصالحہ جات سے تیار شدہ گرم غذائیں
اور گرم ضما د استعمال کریں۔ برعکس صورت میں برعکس طریقہ اختیار کریں۔ غذا اس طرح نکلے کہ کچھ
ہضم نہ ہوئی ہو تو یہ کیفیت زلق الامعاء کی ہوتی ہے۔ کبھی اس طرح کی کیفیت اس وجہ سے ہوتی ہے
کہ آنتوں کی جانب صفراء کا انصباب ہونے لگتا ہے چنانچہ فضلہ تیزی سے خارج ہونے لگتا ہے۔ فضلہ
کے اندر صفراوی رنگ ہوتا ہے۔ علاج یہ ہے کہ صفراء کا اخراج کیا جائے۔ شکم کی نرمی بالعموم شکم
کے اندر موجود حرارت کی کمزوری سے ہوتی ہے۔ (مؤلف)

غذائیں جوں کی توں نکل آتی ہیں تو ایسا آنتوں کے اندر قلاع فم کے طرح پیدا ہو جانے والی
کیفیت سے یا اس لئے ہوتا ہے کہ تیز قسم کے اخلاط اتر کر آنتوں میں سوزش پیدا کرتے اور انہیں
حرکت دیدیتے ہیں، آنتوں کی برودت و رطوبت سے بھی یہ صورت حال رونما ہو جاتی ہے۔ بالعموم
یہ حالت اسی کی وجہ سے ہوا کرتی ہے۔ قلاع امعاء کی وجہ سے پیدا ہونے والی صورت حال میں سوزش

کا احساس ہوتا ہے۔ آنتوں کی برودت اور رطوبت کی وجہ سے پیدا شدہ کیفیت میں سوزش کا احساس مطلق نہیں ہوتا۔ قلاع امعاء کی وجہ سے زلق الامعاء کا علاج اس طرح کیا جائے کہ پیدا شدہ پھنسیوں کو زائل کر دیا جائے، پھر قابض غذائیں دی جائیں۔ اس طرح صحت ہو جائے گی۔ یہ پھنسیاں رہ جائیں گی تو انجام کار ذوسطاریا ہوگا۔ آنتوں کی برودت اور رطوبت والی کیفیت مزمن ہو جائے تو انجام استقاء ہوتا ہے۔ پھنسیوں سے پیدا شدہ زلق الامعاء آب حصرم، ریاس، بہی، مر، قرص، طباشیر اور تخم ترشہ سے ایک زمانہ تک کریں۔ اس کے بعد آب ستوجو بھنا ہو و آب جاورس دیں۔ صحت پھر بھی نہ ہو تو گائے کا چھانج، گل ارمنی، طباشیر، گل سرخ، طراشبت اور گلنار وغیرہ کے ہمراہ دیں۔ شکم اور پردہ مراق پر گلنار، راکم، بہی وغیرہ جیسی قابض اور مبرد دواؤں کا ضما د رکھیں۔ کھانے میں مسور مقشریا سماق وغیرہ اور تلا ہوا تیتڑ، تلی ہوئی بقلہ حماض اور سرکہ شراب خالص اور دھنیا خشک کے ہمراہ پکایا ہوا پچھڑے کا گوشت دیں، نیز شیر مقطر دیں۔

طریقہ حسب ذیل ہے:

دودھ کے اندر ہم وزن پانی ڈالیں اور اس حد تک جوش دیں کہ پانی جاتا رہے، اسے استعمال کریں۔ چاہیں تو پانی کی جگہ، آب سماق اور آب حصرم دودھ کے اندر ڈالیں۔ اور جوش لوہے کے ٹکڑوں کے ذریعہ دیں۔ بوقت خواب آب حصرم، بہی، اسپغول منقول، تخم ترشہ، گل، صمغ اور طباشیر پلائیں۔ ایسے مریضوں کا علاج بالجملہ وہی ہوتا ہے جو آنتوں کے زخموں کا ہوتا ہے۔ باغی کیوس کی وجہ سے پیدا شدہ حالت کا علاج مولی کے ذریعہ قے کرنا اور امیروسیا، شجر نایا، مغرود، بطوس، شراب ریحانی قدیم، شراب افسنتین، خندیقون، میہ ممسک اور جوارش خوزی جیسی ملطف ادویات استعمال کرنا ہے۔ معدہ کے اوپر سعد، مصطلی، اذخر، قصب الذریرہ، عود، سک، جوزبوا، قرنفل، افسنتین، کو آب تمام آس، مرز بنوش اور میوسن میں گوندہ کر ضما د کے طور پر رکھیں۔ غذا میں گوریاں اور چھوٹے پرندے بطور مسلم دیں۔

مقوی جید ضما د:

معدہ کی قوت ماسکہ کو طاقت بخشی ہے۔ افسنتین رومی ۳۳ گرام، کیلی شراب کے اندر ایک شب بھگوئیں پھر صبح کو اس میں شاخ آس کا پانی اور راکم شامل کر کے اس میں کتان دھجیاں تر کریں اور خوشبودار عود کے ذریعہ اسے بخور دیکر معدہ پر ضما د کریں۔

اس ضما د سے پہلے حسب ذیل طلاء استعمال کیا جاسکتا ہے۔ یہ ذرب کے لئے عمدہ ہے۔

نسخہ:

مر ۴، کندر ۴، مصطلکی ۴، قاقیا ۴، سماق ۴، لاذن ۴، صبر ۴، افیون ۴، پوست نیخ بیرون ۴، تخم
اجوائن خراسانی ۴، گل سرخ سائیدہ ۸، پوست انار ۸، سماق ۸، سک ۸، گلنار ۸، طراشیث ۸، ماز و خام ۸،
مایدشا ۸، رسوت ۸۔ بخار ہو تو سرکہ و آب شاخ آس کے ہمراہ ورنہ شراب قدیم قابض یا میوسن کے
ہمراہ گوندہ کر مرق اور پوری پشت پر طلاء کریں۔ مرض کے مطابق قابض غذا میں مثلاً نان ہمراہ آب
انار بلا سکر اور غصیراء و بنق و غیرہ کے ستواور سماق اور زمانی غذا میں دیں۔ ذرب کو روکنے کے علاج قے
کرنا ایک عظیم علاج ہے۔ ذرب خود پیدا ہوا ہو یا طیب نے پیدا کیا ہو۔

اسہال کی ایک قسم کا تعلق سر سے ہوتا ہے۔ سر سے بکثرت سوزش پیدا کرنے والے فضلات شکم
کی جانب آکر اسے متواتر تر رکھتے ہیں، علاج یہ ہے کہ سر کو خشک کیا جائے اور اس بات کا اہتمام کیا
جائے کہ شکم کی جانب کوئی چیز نہ آئے جیسا کہ سل سے بچنے کی حالت میں کیا جاتا ہے۔ سر کو تقویت
دی جائے اسے گرم رکھا جائے اور مادہ کو نختوں کی جانب جذب کیا جائے۔

ایک اور اسہال صغراوی قسم کا ہوتا ہے۔ یہ تھوڑا تھوڑا ہوتا ہے۔ اس سے جسم لاغر ہوتا جاتا ہے۔
ذرب کے دیگر اعراض پائے جاتے ہیں، ایک تیسری قسم فساد غذا سے لاحق ہوتی ہے۔ چنانچہ رگوں
کے اندر کی فاسد غذا شکم کی جانب آتی ہے۔ اس طرح کے اسہال کو روکنا لازم نہیں ہوتا کیونکہ اس
طرح آپ فاسد اخلاط کو روک دیں گے۔ ایسے فساد اور مزاج کی اصلاح ضروری ہوتی ہے۔

(ابن سرائیون)

یہ دیکھیں کہ کون سی خلط خارج ہو رہی ہے۔ اس سے جسم کا سنجہ کریں۔ اس کے بعد باقی ماندہ کا
مزاج تبدیل کریں۔ (مؤلف)

ایک اسہال متعین دواؤں کے ساتھ آتا ہے۔ اس میں دو یا تین دن مروڑ رہ کر پھر جس ہو جاتا
ہے۔ اور حالت صحت کی جانب کم و بیش بیس دنوں کے اندر واپس آ جاتی ہے۔ اس کے بعد پھر اسہال
ہونے لگتا ہے۔ یہ کیفیت ہضم ثالث کے فساد اور جسم سے غذا کے نہ چپکنے کی وجہ سے ہوتی ہے۔

(ابن سرائیون)

اس کا علاج بھی یہ ہے کہ نکلنے والی چیز کا رنگ اور اس کا مزاج دیکھیں، اور پھر استفراغ، تبدیل
مزاج، ریاضت، غذاؤں اور تدبیر کے ذریعہ تدارک کریں۔ (مؤلف)

ایک اسہال ایسا بھی ہوتا ہے جس میں شکم سے مقدار میں اتنی ہی غذا خارج ہوتی ہے جتنی کھائی گئی

ہوتی ہے یا اس کے قریب تر البتہ یہ ہضم شدہ ہوتی ہے۔ ایسا اس وقت ہوتا ہے جب معدہ اپنی طبعی حالت پر ہوتا ہے مگر جن نالیوں کے ذریعہ غذا جگر کی جانب پہنچتی ہے وہ مسدود ہوتی ہیں۔ جسم لاغر ہونے لگتا ہے۔ علاج یہ ہے کہ غذاؤں اور دواؤں کے ذریعہ ان نالیوں کو کھول دیا جائے۔ (ابن سرائیون) یہ اسہال کیلوسی ہے۔ (مؤلف)

اسہال کی ایک قسم اور ہے۔ جس میں مریض کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے اس کی آنتیں اور معدہ سرد ہو چکے ہوں۔ شکم پھول جاتا ہے۔ اس سے صفراء مخاطی بلغم کے ہمراہ خارج ہوتا ہے۔ سبب یہ ہے کہ آنتوں کے اندر بلغم پیدا ہو جاتا ہے۔ آنتوں کے مزاج کو اس قدر تبدیل کر دیا جائے کہ طبعی حالت پر آجائے۔ (ابن سرائیون)

سفوف کا نسخہ:

زیرہ خیساندہ در سر کہ، کر دیا خیساندہ در سر کہ، گلنار، حب آلاس، قرظ، طراشیٹ، مقل کئی، خرنوب اشوک، دحنیا بھونا ہوا خشک ہم وزن، مقدار خوراک ساڑھے ۷ اگر ام ہمراہ ختم اجوائن خراسانی ساڑھے ۱۰ اگر ام۔ (خوز)

تریاق بقدر ڈیزہ گرام، آب آس ترے اگر ام میں ملا کر جس پر ۲ گرام زیت الانفاق کے قطرے چھوڑے گئے ہوں بطور مشروب استعمال کریں۔ اس سے چند دنوں کے اندر دستوں کا آنا بند ہو جائے گا۔ (محمد بن خالد)

بچے کے اسہال آنے میں:

انفجہ خرگوش ۵۰ ملی گرام ہمراہ آب سرد پلائیں۔ بالخصوص جبکہ دست کسی قدر زیادہ آرہے ہوں۔ یا ستونیت، نانخواہ، دانہ انار اور مصطفیٰ دیں۔ (ایک ہندوستانی کتاب)

دست کافی عرصہ سے آرہے ہوں یا زیادہ شدت سے آرہے ہوں تو مازہ، سبزی انار صفار، گلنار سماق، خرنوب اشوک، کندر، مر، صمغ، زعفران ایک ایک جزء مرچ کے برابر گولیاں بنا کر صبح و شام استعمال کریں۔ یہ اور اسی طرح کی قابض اور طاقتور ادویات استعمال کریں۔ (کتاب الفائق) جس شخص کو بھی صفراوی دست آتے ہیں، آنے سے پہلے اسے آنتوں کے اندر سوزش کا احساس ہوا کرتا ہے۔ (جالینوس)

پانچواں باب

جسم کا مٹاپا، دبلا پن اور ہر عضو پر اس کے اثرات۔ ناقص
اعضاء کی ممکنہ تدبیر مثلاً ہونٹ، ناک کا کنارہ، قلفہ
(سپاری کے اوپر کی کھال)، زائد، جڑی ہوئی اور ناقص
انگلیوں کی ممکنہ تدابیر، ہر عمر کے اندر پسندیدہ و ناپسندیدہ
ظاہری صورتیں اور لطافت پیدا کرنے والی تدابیر

مزاج گرم و خشک ہوتا ہے، جسم کے اندر مسلسل سختی پیدا ہوتی رہتی ہے۔ تیز ریاضت، لطیف،
ملطف تدبیر و ادویات، غم و آلام اور بیداری، یہ ہیں وہ اسباب جن سے جسم خشک ہو جاتا ہے۔ نہایت
تیز، زیادہ دوڑ لگانے سے گوشت کم ہوتا ہے۔
گوشت کم کرنا چاہیں تو وہ ملطف ادویات استعمال کریں جنہیں کچھ لوگ وجع المفاصل میں استعمال
کرتے ہیں۔

یہ ادویات حسب ذیل ہیں:

تخم سداب، زراوند مدحرج، قنطاریون، جطیان، جعدہ، بطراسالیون، اسی کے ساتھ طاقتور
مدربول ادویات دیں۔ ان تمام دواؤں سے اخلاط کو رقیق کرنے اور جسم کو لطیف بنانے کا کام پورا
ہو جائے گا کیونکہ ان سے جسم کا استفرغ پوشیدہ طور پر تحلیل اور اربول اور افائی سے تیار شدہ نمک

کے ذریعہ ہو جاتا ہے۔

کچھ لوگوں کے جسم نہایت موٹے ہو چکے تھے۔ ان کا علاج میں نے اس معجون سے جو وجع المفاصل میں دی جاتی ہے نیز ملخ الافاعی، دیگر تدابیر اور شدید دوڑ لگوا کر کیا ہے۔ دوڑ لگوانے سے پہلے کھردری دھجیوں کے ذریعہ دلک کر گئی پھر ایسے روغن کے ذریعہ مالش کی گئی جس میں محلل ادویات تھیں۔ دلک اس حد تک کی گئی کہ جسم سرخ ہو گیا۔ کھردری دھجیوں کے ذریعہ دلک کرنے سے جسم تحلیل ہوتا ہے مگر کوئی آفت نہیں پہنچتی۔

دوڑ لگوانے کے بعد میں ایسے روغن کے ذریعہ تمرغ دوبارہ کرتا تھا جس میں بنخ قشہ، الحمار، بنخ خطمی، جسطیان، زراوند، نبات جابو شیر اور قسطوریوں سب کی سب یا کچھ ڈال کر جوش دیا گیا ہو۔ موسم سرما میں مناسب یہ ہے کہ مذکورہ تمرغ کی دوائیں حمام کے بعد استعمال کی جائیں۔ حمام کرتے وقت غذا لینا واجب نہیں ہے۔ حمام کے بعد چھوڑ دیا جائے حتیٰ کہ چاہے تو نیند پوری کر لے۔ قبل از طعام دو بارہ حمام کرائیں۔ حمام کا پانی محلل ہو، ہو سکے تو گرم چشمہ میں حمام کرائیں و نہ گرم چشمہ جیسی کیفیت اس طرح پیدا کریں کہ پانی کے اندر بورہ یا نمک ڈال کر آفتاب میں زیادہ دنوں تک جلنے دیں، جس مریض کا گوشت زیادہ ہو اس کے لئے اس طرح کے پانی میں دن بھر تیرتے رہنا مفید ہے۔ (جالینوس) ایک بڑا سا گڈھا کھودیں۔ اس میں پانی اور نمک کا زفت ڈالیں اور آفتاب سے جلنے کی حد تک چھوڑیں۔ مذکورہ مقصد حاصل ہو جائے گا۔ (مؤلف)

پیشتر اکثر حمام کر لینا ضروری ہے۔ بخار کا ہونا عمدہ ہوتا ہے۔ بخار آجائے تو اسے تسکین دیں، پھر علاج کی طرف آجائیں۔ غلیظ شیریں شراب پینے نہ دیں۔ مائی رقیق شراب دیں۔ (جالینوس) یہاں جس گوشت کو کم کرنا مقصود ہے وہ وہی ہوتا ہے جس سے آدمی بمشقت چل پھر سکتا ہو اور استنجا کرنے کی قدرت نہ رکھتا ہو۔

دبے کو فربہ کرنا:

شراب غلیظ پلائیں۔ غذائیں ایسی دیں جس سے غلیظ خون پیدا ہو، آہستگی سے ریاضت کرائیں۔ اعتدال کے ساتھ مالش کریں اور مذکورہ بالا تدبیر کے برعکس طریقہ اختیار کریں۔ ہر تیسرے یا چوتھے دن زفت کا طلاء کریں۔ جن کے اندر گوشت پیدا کرنا چاہتے ہوں ان کے لئے یہ مفید ہے۔

عضو واحد کو فربہ کرنا:

عضو واحد میں لاغری آگئی ہو تو اس عضو پر زفت کا طلاء کریں۔ گوشت زیادہ لانے کا مقصود

حاصل ہو جائے گا کیونکہ اس تدبیر سے عضو کے اندر زیادہ خون آجائے گا۔ لہذا اسے زیادہ تر استعمال کرنا چاہئے۔ بیمار جسموں میں اس کا استعمال مسلسل نہ کریں۔ تندرستوں میں بھی زیادہ استعمال کرنا مناسب نہیں ہے۔ بس موسم سرما میں دو بار اور موسم گرما میں ایک بار۔ (جالینوس)

مراد یہ ہے کہ جس دن استعمال کیا جائے اس دن (دو اور ایک بار) (مؤلف)

چوپایوں اور غلاموں کے تاجر کسی عضو کو فروہ کرنا چاہتے ہیں تو چوٹ پہونچا کر اس عضو کے اندر سوزش پیدا کر دیتے ہیں، چوٹ ایک ایسی چھڑی سے پہونچاتے ہیں جو سیدھی چکنی اور مرغین ہوتی ہے، پھر مذکورہ دو اکلا طلاء کر دیتے ہیں۔

چھڑی کو تھوڑے روغن سے مرغین کریں، یہ چکنی اور مضبوط ہونی چاہئے۔ اس سے اس حد تک چوٹ پہونچائی جائے کہ جگہ سرخ ہو کر اعتدال کے ساتھ پھول جائے اعتدال سے تجاوز نہ کرے۔ اس کے بعد اس پر زفت رکھیں۔

جس عضو کا گوشت زیادہ کرنا چاہتے ہوں اس کی مالش کریں، اس پر گرم پانی انڈیلیس، پھولتا ہوا دیکھیں تو رک جائیں، تحلیل نہ کریں۔ ورنہ فائدہ کے بجائے نقصان ہوگا۔ چوپایوں اور غلاموں کے ایک تاجر کے یہاں ایک ایسا غلام آیا جس کے کولھے کے دونوں کنارے ناقص تھے۔ مگر اس نے مذکورہ طریقہ اختیار کر کے تھوڑے ہی دنوں میں انہیں پر کر لیا۔ وہ ایک دن اس کے کولھے کے گوشت پر اعتدال کے ساتھ چوٹ پہونچا کر سوزش پیدا کر تا اور ایک دن چھوڑ دیتا، زفت کا طلاء بھی معتدل مقدار میں استعمال کرتا تھا۔

جسم کا دبلا پن:

جس شخص کا جسم دبلا، نحیف اور سخت ہو گیا ہو اسے بعد از طعام حمام کرنا مفید ہوتا ہے۔ جس طرح جسم کے اندر زیادہ حرارت کی موجودگی میں ملطف چیزیں استعمال کرنے سے بخار آئے بغیر نہیں رہتا اسی طرح بعد از طعام حمام کرنے سے جگر کے اندر سدہ پیدا ہو کر رہتا ہے۔ بالخصوص جبکہ غذا گاڑھی ہوتی ہے۔ گردوں کے اندر پتھری بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ چونکہ تمام انسانوں کے گردے تنگ ہوتے ہیں نہ ہی ان کے جگر کی نالیاں تنگ ہوتی ہیں لہذا اس طرح کی کیفیت تمام ہی انسانوں میں پیدا نہیں ہوتی۔ کوئی علامت بھی ایسی نہیں ہے جس کے ذریعہ ہم ان لوگوں کے درمیان تمیز کر سکیں۔ البتہ آدمی سے یہ پوچھا جاسکتا ہے کہ دائنی جانب یا زیریں پشت کیا اسے ثقل محسوس ہو رہا ہے۔ اگر اس کا ذکر وہ کسی بھی وقت کرے تو اسے فوراً پہلی غذا کے اندر سرکہ و شہد کے ہمراہ کبر دیں

اور اس وقت تک دیتے رہیں جب تک ثقل کی شکایت دور نہ ہو۔

اعضاء جو بمشقت غذا حاصل کرتے ہیں:

جو اعضاء بمشقت غذا حاصل کرتے ہیں اور سخت ٹھنڈے ہو گئے ہوں ان کے علاج میں، میرا طریقہ تلمین کا ہوتا ہے، چنانچہ ایک بار شہد اور ایک بار قیر و طلی کے ذریعہ طلاء کرتا ہوں۔ اعضاء پر انہیں رکھتے ہی بکثرت خون ان کی جانب کھینچ آتا ہے۔ کھال اگر طبعی مقدار سے کم ہوتی ہے تو اسے زیادہ کرنے کے لئے میں صرف دلك پر اکتفا کرتا ہوں۔

قلفہ ناقصہ:

سیسہ کا ایک ڈھانچہ لیکر عضو تناسل کے اوپر کو چڑھائیں اور قلفہ کو اس پر پھیلا کر ایک نرم رسی سے باندھ دیں۔ جس سے وہ لمبا ہو کر برقرار رہے قلفہ چپکا ہو تو اسے پہلے ادھیڑ دیں پھر سیسہ کا قالب اس میں داخل کریں۔

ناقص ہونٹ اور ناک:

ہونٹ اور ناک ناقص اس لئے ہوتے ہیں کہ یہاں ایک سخت غلیظ گوشت کھال کو اٹھائے ہوئے ہوتا ہے چنانچہ عضو ناقص نظر آتا ہے۔ یہ صورت ہونٹ، کان اور ناک کے اندر ہوتی ہے۔ درمیانی حصہ کا پوست اتار دیں۔ دو طرف سے جلد کو چھیلیں اور پھر درمیان سے گوشت کو کاٹ کر پھینک دیں، اس کے بعد کھال کو اسی طرح سی دیں کہ کوئی حصہ سکڑنے نہ پائے۔ اس طرح عضو اپنی اصل طولانی پر آجائے گا کیونکہ جو شے سکڑے ہوئی تھی وہ جاتی رہے گی۔ (جالینوس)

ساہون کا طریقہ اس کے برعکس ہے اور یہ غلط ہے۔ یہ حضرات جلد اور گوشت کا ایک ٹکڑا ساتھ ہی کاٹتے ہیں پھر جلد کے دونوں کناروں کو جوڑ کر سی دیتے ہیں، اس طرح ہونٹ پہلے کے زیادہ چھوٹا ہو جاتا ہے۔ اوپر بیان کردہ طریقہ کے مطابق جلد پھاڑ کر ہونٹ سے الگ کرتے ہیں، اور پھر سخت گوشت کو جو جلد کو چھیلنے کے بعد نظر آتا ہے کاٹ دیتے ہیں، یہ وہی گوشت ہوتا ہے جس پر جلد پھیل کر عضو کو ناقص کر دیتی ہے۔ کاٹ دینے کے بعد جلد کے دونوں کناروں کو سی دیتے ہیں صحت ہونے کے بعد یہ عضو لمبا اور پتلا ہو جاتا ہے کیونکہ اس کے اندر تر گوشت پیدا ہو جاتا ہے اس میں کوئی صلابت اور موٹاپہ نہیں ہوتا۔ (مؤلف)

صبح کو اور نیند سے بیدار ہونے کے بعد دلك کرنے سے اعضاء کی قوت جاذبہ بیدار ہوتی ہے۔ غذا

اعضاء کی جانب کھینچتی ہے جس سے یہ سر سبز و شاداب ہو جاتے ہیں۔ اکثر لاغر حضرات اس عمل سے شاداب ہو چکے ہیں۔ لہذا روغن کے ذریعہ مالش کریں۔ اعضاء ناقصہ کے باب میں باب الریاضہ اور اس مقالہ کے آخری حصہ کا مطالعہ کریں۔ (جالینوس)

بعض لوگوں کے اندر جسم کی لاغری مزاج کی خرابی سے پیدا ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں قوتِ غذائی یا قوتِ مغذیہ یادوں ہی کے ضعف کے باعث یوست کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ ایسے تمام حضرات کو زفت کے لطوخ سے فائدہ ہوتا ہے کیونکہ غذائیت کے باب میں اس سے غذا کے پہونچنے میں مدد ملتی ہے۔ اس طلاء کے استعمال سے اکثر حضرات موٹے ہو چکے ہیں، بالخصوص جبکہ غذا پہونچانے والی قوت ضعیف اور قوتِ مغذیہ غیر ضعیف اور جودتِ غذائی کی راہ میں رکاوٹ موافق مادہ کی قلت ہو جاتی ہے۔ ایسا اس غذا کی قلت کے باعث ہوتا ہے جو دریدوں میں آتی ہے چونکہ اس لطوخ زفتی سے کچھ لوگ بہت سارے اسباب کی وجہ سے بھاگتے ہیں۔ مثلاً ایک یہ کہ دشواری محسوس کرتے ہیں، اس لئے دیگر بہت ساری تدبیروں سے انہیں یہ سمجھانے کی کوشش کریں کہ نفع اور قوت میں دیگر ادویات لطوخ زفتی کا مقابلہ نہیں کر سکتیں مریضوں کے جسموں کو رومال سے متوازن طور پر، نہ سختی سے نہ زیادہ نرمی سے دلك کریں، حتیٰ کہ جلد سرخ ہو جائے، پھر دلك والی جگہ کو باندھ دیں۔ اعتدال کے ساتھ ریاضت کرنے کا حکم دیں مریض اعتدال کے ساتھ حمام کرے، حمام میں دیر تک نہ رکے۔ جسم کو رومال سے پونچھ لے جیسا کہ دلك خشک میں کیا جاتا ہے، پھر جسم پر تھوڑے روغن سے مالش کریں اور غذا دیں۔ ان سب تدبیروں کا مقصد یہ ہے کہ گوشت کی جانب عمدہ خون کھینچ کر آئے، گرمی پہونچا کر طاقت کو بڑھائیں تحلیل نہ کریں کہ تحلیل سے جسم لاغر ہو جائے گا۔ اعضاء کے اندر تحلیل کا عمل ہو رہا ہو تو اسے روغن کے ذریعہ دلك اور تمرین سے روک دیں کیونکہ روغن کے ذریعہ مالش سے گو عمر موافق ہو مگر مسامات بند ہو جاتے ہیں۔ جس جسم کی یہ حالت ہوتی ہے اسے ٹھنڈے پانی سے بچد فائدہ ہوتا ہے۔

جن جسموں کے اوپر موٹاپا کثرت سے آ جاتا ہے ان کے لئے اس کے برعکس تدبیر اختیار کریں۔ غذا کم اور لطیف کر دیں، جسمانی تحلیل میں اضافہ کریں قوتِ دفعہ کو طاقت پہونچائیں وہ اس طرح کہ کثرت سے اسہال شکم کی تدبیر کریں۔ حتیٰ کہ آلات غذا اس بات کے عادی ہو جائیں کہ جو چیزیں ان کے اندر تختہس ہوں وہ بسرعت سے نیچے کی جانب خارج ہو جایا کریں۔

تیز ریاضت مثلاً دوڑ لگانے، بہ کثرت دلك اور اس کے بعد روغن محلل کے ذریعہ تمرین سے جسم کی تحلیل زیادہ ہوتی ہے۔ دلك نرم اور مرخی ہونا چاہئے۔ ایک شخص کو تھوڑے ہی عرصہ میں ہم

نے تیز دوڑ لگوا کر دبلا کر دیا ہے۔ اس کے جسم کو ہم نہایت کھردرے رومال سے پونچھتے تھے، اس کے بعد کثرت سے روغن محلل کے ذریعہ مالش کرتے تھے، یہ روغنیاں تکان دور کرنے والے ہوتے تھے۔ دلک کے بعد اسے حمام کرانے اور حمام کے بعد کچھ بھی غذا نہ دیتے تھے، چاہتے تو اسے سونے کا حکم اور تھوڑا کام کرنے دیتے تھے، اس کے بعد دوبارہ حمام کراتے، پھر قلیل غذا اور کثیر الکمیٹ کھانا دیتے تاکہ کمیت سے اسے سیری ہو مگر غذا جسم کے اندر کم پہنچے۔ (جالینوس)

بعض اعضاء جو لاغر ہو جاتے ہیں ان کی یہ کیفیت طویل المدت سکون کا یا ان کی شکستگی کے وقت جو بندھن باندھا جاتا ہے اس کا نتیجہ ہوتی ہے۔ سکون کی وجہ سے پر سکون رہنے والے اعضاء کمزور ہو جاتے ہیں اور بندھن کی وجہ سے خون نچوکر عضو سے باہر چلا جاتا ہے، لہذا علاج بالصد کرنا لازم ہے۔ اس طرح عضو کی طاقت مضبوط ہوگی اور اس کی جانب خون زیادہ کھینچ کر آئے گا۔ عضو کے اندر طاقت مالش سے پیدا ہوگی، جو کمیت اور کیفیت میں اعتدال کے ساتھ کی جائے اور عضو کو موافق حرکت دی جائے۔ عضو کی جانب خون کا انجذاب، بقراط کے بیان کردہ بندھن کے ذریعہ ہو سکے گا۔ اس پر گرم پانی انڈیلا جائے جو معتدل مقدار میں ہو، اسے حرکت دی جائے اور اس کی مالش کی جائے۔ مالش اور حرکت سے ایک طرف عضو کو طاقت حاصل ہوگی دوسری طرف خون جذب ہوگا۔ دونوں باتیں کم نہ ہوں کہ مؤثر نہ ہوں اور زیادہ نہ ہوں کہ تحلیل ہونے لگے، بلکہ اعتدال کے ساتھ ہوں، رنگ جب تک سرخ نہ ہو جائے عضو پھول نہ جائے، سرخی حد سے زیادہ نہ بڑھ جائے تب تک پانی انڈیلے رہیں۔ کمزور اور لاغر اعضاء سرخ دیر میں ہوتے ہیں۔ مذکورہ ساری تدبیر کا مقصد یہ ہے کہ عضو کا رنگ سرخ ہو جائے۔ اور وہ اچھی طرح سوچ جائے۔ لہذا پانی اسی حد تک انڈیلا جائے۔ زیادہ انڈیلیں گے تو سو جن کم ہو جائے گی اور سرخی جاتی رہے گی۔

کمزور و لاغر عضو کے علاج کی سرعت و تاخیر کامیابی کی علامت کا دار و مدار عضو کی سرخی اور سوجنے پر ہے۔ برعکس حالت برعکس انجام پیش کرے گی۔ باقی جس مقام پر مذکورہ طریقہ اختیار کرنا مشکل ہو وہاں بعض سیال اور مسخن ادویات کے ذریعہ دلک کرنے کی ضرورت ہوگی۔ بالخصوص ایسی دوا کے ذریعہ جس میں تھوڑی تفصیلاً شامل ہو۔ دواء زفت کا طلاء کریں جو اور وفلاس کے نام سے موسوم ہے۔ (بقراط)

مذکورہ بیماری کے اندر مستعمل ہونے والی اس دوا کے اجزاء اور اس کی سادہ بناوٹ حسب ذیل ہے۔ یہ کتاب اریباہیں سے ماخوذ ہے۔

زفت اور زیت کو عقد کر کے لٹو بخ بنالیں اور گرم گرم گرم مقام ماؤف پر رکھیں۔ ٹھنڈا ہونے پر اسے

دور کر دیں۔ استعمال کے باب میں اچھی نگاہ دوڑالیں اور پھر استعمال کریں۔ (مؤلف)

دواء زفت کا استعمال مذکورہ اعراض کے تحت کریں۔ اگر دیکھیں کہ استعمال کے ابتداء ہی میں عضو کے اندر عمدہ سرخی اور سوجن آگئی ہے تو اسے فوراً روک دیں۔ ایسا نہ ہو تو دوسری، اور تیسری بار طلاء استعمال کریں۔ بعض حضرات میں اس کا طلاء روزانہ کیا جاتا ہے۔ بعض حضرات میں ایک دن کا ناغہ دیکر اور بعض حضرات میں دو دن کا ناغہ دیکر استعمال کرتے ہیں الغرض مقام ماؤف کی جیسی ضرورت ہو اس کے مطابق استعمال کریں۔ (بقراط)

یہ علاج اس لاغری کا ہے جو اعضاء میں پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کے ساتھ میرے نزدیک باندھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ الا شاذ و نادر، کسی وقت ضرورت بھی ہو تو بقراط کے بیان کے مطابق باندھیں۔ جسے ”مخالف بندھن“ کہا جاتا ہے۔ مخالف اس لئے کہ شکتگی کے بندھن کے مخالف ہوتا ہے کیونکہ شکتگی، ٹوٹ پھوٹ اور کچلنے پر سب سے پہلے دھجیاں مقام مرض پر نہیں بلکہ تندرست جگہ پر رکھی جاتی ہیں، اور باندھ دی جاتی ہیں، مقام ماؤف تک پہنچتے پہنچتے اسے ڈھیلا کر دیا جاتا ہے، مقام مرض پر آ جاتی ہے تو اسے بچھڑا کر دیتے ہیں، حتیٰ کہ اس پر کوئی دباؤ نہیں پڑتا، صورت حال موسم سرما میں پیش آئے تو اس موسم میں ہم مقام ماؤف پر پٹی باندھ دیتے ہیں، تاکہ گرم رہے، موسم گرما میں ہم پٹی نہیں باندھتے بلکہ بندھن کے ذریعہ اوپر سے بکثرت خون کھینچ کر یہاں لاتے ہیں اور نیچے سے تھوڑا اس حد تک باندھتے ہیں کہ اوپر سے آیا ہوا خون منتشر نہ ہونے پائے۔ مقام مرض پر ہم کوئی چیز نہیں لپیٹتے اس اندیشہ سے کہ کہیں یہ گرم ہو کر حاصل شدہ خون کو تحلیل نہ کرنے لگے۔ ہاتھ یا پیر لاغری کمزور ہو جاتے ہیں تو اس صورت میں سامنے کی جانب باندھ دیتے ہیں۔ بندھن نیچے سے اوپر کی جانب دیتے ہیں، پیروں میں جگہ تک اور ہاتھوں میں بغل اور شانہ تک جاتے ہیں کیونکہ پیر کی جانب سے آنے والی بڑی رگ کی شاخیں جسم کے نچلے حصوں میں عظم العجز کے پاس ایک ہی حالت میں تقسیم ہو کر ایک ایک قسم تغذیہ کے لئے دونوں پیروں میں چلی جاتی ہیں۔ جسم کے بالائی حصوں میں ہنسی کی ہڈی کے پاس یہ تقسیم ہو کر ایک ہی انداز میں تغذیہ کے لئے دونوں ہاتھوں میں چلی جاتی ہیں۔ روک دینے کی صورت میں ایک ہاتھ اور پیر کی جانب دوڑنے والا خون محصور ہو کر دوسری جانب کی شاخوں میں چلا جائے گا اس لئے ضروری ہے کہ جو بندھن تندرست حصوں پر باندھا جائے وہ سخت نہ ہو بلکہ اس قدر ہو کہ تکلیف دہ نہ ہو۔ بیمار حصوں کا جہاں تک تعلق ہے ہو سرد ہو تو کچھ ایسی چیز دی جائے جس سے گرمی پیدا ہو، سرد نہ ہو تو عضو کے لئے سب سے مفید یہ ہے کہ وہ کھلا ہو اور اس پر مسلسل مالش کی جائے۔ مالش پہلے رومالوں کے ذریعہ

پھر کثیر الحرات ادویات کے ذریعہ کی جائے۔ بشرطیکہ عضو گرمی کو مشکل سے قبول کرنے والا ہو۔ جلد قبول کر لینے والا ہو تو زیت کے ذریعہ مالش کرنا کافی ہے جس میں بجد گرم موم شامل کر لیا گیا ہو، جو اسے تھوڑا گاڑھا کر دے اور تیزی سے بہہ نہ سکے۔ ایسی صورت میں زیت جہاں دیر تک باقی رہے گی کم تحلیل کرے گی، تیزی سے بہے گی نہیں۔

مریض سے پوچھ لیں کہ عضو کے اندر حرارت اب بھی موجود ہے، یا ساکن ہو چکی ہے، ساکن ہو چکی ہو تو ایسے وقت میں علاج کے اعادہ کی ضرورت ہوگی یہ علاج کی چار قسمیں ہوئیں۔

۱۔ رومالوں کے ذریعہ دلك کرنا۔

۲۔ گرم پانی انڈیلنا۔

۳۔ گرم ادویات اور زیت کے ذریعہ دلك کرنا۔

۴۔ طلاء زفتی۔

زیر علاج عضو نہایت سخت سرد ہو چکا ہو تو دواء زفت غیر بسیط استعمال کریں یعنی جس میں زفت وزیت کے ہمراہ فقر یہودی، تھوڑی گندھک اور عاقر قرقاش شامل کر لی گئی ہو۔ اس علاج پر مجھے کامل اعتماد ہے کیونکہ اس علاج کے ذریعہ میں نے بہ کثرت ایسے لوگوں کو صحتیاب کیا ہے جن کے اعضاء دبے ہو چکے تھے۔ واضح رہے کہ اس حالت کے اندر عضو کے لئے خون کی اتنی مقدار کافی نہیں ہوتی جتنی حالت صحت میں ہوتی ہے کیونکہ اسے غذائیت کی زیادہ تر ضرورت ہوتی ہے۔ نیز یہاں سے حرارت کی تحلیل بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔ مذکورہ علاج سے صحت کے مقابلہ میں خون یہاں زیادہ آنے لگتا ہے۔ یعنی اس علاج سے جو بندھن کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

کسی بیماری میں حمام کرنا بقراط کے زمانہ تک محبوب رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گرم پانی کے نطول کا اس نے حکم نہیں دیا ہے۔ مگر میں گرم پانی استعمال کرتا ہوں۔ وہ اس طرح کہ آبرن کے اندر عضو کو رکھتا ہوں۔ اس طریقہ علاج سے اکثر حضرات کے اعضاء کا علاج کیا ہے جو کمزور ہو کر پتلے ہو چکے تھے۔ بندھن لگایا ہے اور دیر تک اس عضو کو ساکن کر دیا ہے پھر دوبارہ غذائیت اور بڑھنے کے لئے اس کی تدبیری ہے۔ رباط کسر (شکستگی کا بندھن) ہڈیوں کو نچوڑتا اور عضو سے اسے دفع کرتا ہے۔ چنانچہ عضو کمزور ہو جاتا ہے۔ رباط مخالف جسے مسمن کہیں یہ تندرست مقام سے اوپر وہاں سے شروع ہوتا ہے جہاں سختی ہوتی ہے پہلے اسے سخت کیا جاتا ہے پھر نرم حتیٰ کہ پتلے مقام تک پہنچتا ہے۔

گندھک اور قفر (رال) کے چشمے عضو کی جانب خون زیادہ تر کھینچتے ہیں، اس کی جگہ عضو ماؤف پر ہم زیت کا طلاء کرتے ہیں۔

بیماری بازو یا پنڈلی کے اندر ہو تو بندھن کی ابتداء جنگسہ یا بغل سے کرنا کافی ہے۔ رانوں اور عضد کے اندر ہو تو بندھن نیچے سے شروع کر کے جنگسہ اور بغل تک جائیں۔ یہ بیماری کسی وقت بھی بازو اور پنڈلی کے اندر ہو اور مریض طاقتور ہو تو بہتر یہ ہے کہ مقابل کے ہاتھ پیر باندھے جائیں۔ مقام ماؤف کو بھی بیماری کے اوپر سے باندھا جاتا ہے تاکہ معطل ہو سکے نہ غذا لے سکے اور جن اعضاء کو باندھا جائے اس سے اسے نقصان نہ ہو بلکہ وہ اس حد تک برداشت کریں کہ دوسرے عضو کے برابر بڑھ کر پہنچ جائیں۔ پھر ان کی جانب اصلاح کے لئے توجہ کی جاتی ہے۔ بندھن اس حد تک نہ باندھا جائے کہ تکلیف دہ ہو حتیٰ کہ عضو سبز یا سیاہ ہو جائے۔ اس سے عضو ہلاک ہو جائے گا۔ لہذا اس فعل سے قریب تر جو چیز ہو اس سے پرہیز کریں۔ عضو ماؤف کو گرم ہونے تک حرکت دینا اور اس کی مالش کرنا، ان دونوں افعال سے کافی خون جذب ہو کر آتا ہے۔

دبیلے اعضاء کے علاج کے باب میں یہاں گفتگو مکمل ہو گئی ہے۔ (جالینوس)

دونوں پیروں میں سے کوئی ایک پیر بڑا ہو گیا ہو جیسے کہ ابو جعفر کی حالت ہو گئی تھی تو مقابل کے پیر کی فصد کھولیں، قننے کے ذریعہ استفرغ کریں، اور تندرست پیر پر مقوی ادویات اور دوسرے پیر پر مرخی دواؤں کا طلاء کریں۔ غذا کم کر دیں۔ دیک اور رباط کا طریقہ استعمال کریں۔ (مؤلف)

حرارت عزیزہ کی کمزوری کے باعث جسم دبا اور سخت ہو جائے تو غلیظ و غضب کو بھڑکا دینا مریض کے لئے سودمند ہوتا ہے۔ اسی طرح جن چیزوں سے نفس کو خوشی ہوتی ہے اور حرارت عزیزہ بیرون جسم کی جانب پھیلتی ہے، وہ بھی مفید ہیں۔ کام و دہن کی لذتوں وغیرہ سے جن سے حرارت پھیلتی ہے جو دت ہضم اور غذائیت ہوتی ہے۔ نیز غذا عمدہ طور پر سرایت کرتی ہے۔

نرم مالش سے جسم بچہ فرہ ہوتا ہے۔ اسی طرح نرم حرکتیں بھی اس باب میں مفید ہیں۔ (جالینوس)

عصب کمزور ہو اور رحم بیمار تو کجبین کے عوض ملطف تدبیر کے لئے کوئی دوسری چیز استعمال کریں، کیونکہ سرکہ ایسی صورت میں مضر ہوتا ہے۔ (جالینوس)

جسم کا بے حد شاداب و فرہ ہو جانا خطرناک ہے۔ رگوں کے اندر مطلوبہ حد تک کشادگی ہونا ضروری ہے کیونکہ طبیعت غذا کا احالہ اسی وقت کرتی ہے جب رگوں کے اندر کشادگی ہوتی ہے۔ رگوں کے اندر انتہائی حد تک امتلائی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے تو حرارت عزیزہ کے بجھ جانے سے اچانک موت کا اندیشہ ہوتا ہے کیونکہ اس وقت ہو لینا موقوف ہو جاتا ہے۔ لہذا اسی حالت میں جسم کو کم کرنے کی تدبیر کرنی چاہئے۔ اس حد تک شاداب و فرہ ہو جانے پر یہ ممکن نہیں ہو تا کہ آدمی اپنی حالت پر برقرار رہے۔ یا تو رگیں پھٹ جاتی ہیں یا حرارت عزیزہ بجھ جاتی ہے جس سے اچانک موت

ہو جاتی ہے۔ اس لئے جسم کو کم کرنا لازم ہے تاکہ اس کے اندر غذا کے لئے جگہ رہے ورنہ مرگ مفاجات اور بعض رگوں کے پھٹ جانے کا اندیشہ رہے گا۔ درد سر کے کچھ مریض اچانک وفات پا گئے کیونکہ ان کی رگوں کے اندر زیادہ پھیلنے کی برداشت باقی نہیں رہی تھی۔ باقی فریبی جو انتہائی حد تک نہ پہنچے خطرناک نہیں ہوتی کیونکہ ایسی صورت میں رگیں کشادہ رہتی ہیں۔ جس طرح یکبارگی حد سے زیادہ استفراغ خطرناک ہے اسی طرح یکبارگی جسم کا تغذیہ بھی خطرناک ہے۔ (جالیئوس)

فریبہ ہونا چاہیں تو فریبی کی تدبیر تدبیراً اختیار کریں۔ (مؤلف)
ملطف تدبیر اکثر حالات کے اندر نسبتاً زیادہ خطرناک ہوتی ہے کیونکہ لطیف تدبیر سے قوت اکثر خطا کرتی ہے اور کمزور ہو جاتی ہے۔

مختصر وقت میں جو جسم دبلے ہو جاتے ہیں انہیں تغذیہ کے ذریعہ تیزی سے اپنی حالت پر واپس لائیں۔ مگر جو جسم دیر میں دبلے ہوتے ہوں انہیں دیر سے فریبی کی جانب لائیں کیونکہ مختصر وقت میں جو جسم دبلے ہو جاتے ہیں وہ رطوبتوں کے استفراغ کی وجہ سے ہوتے ہیں نہ کہ جامد اور غیر متحرک اعضاء کے پگھلنے کی وجہ سے، برعکس ازیں جو جسم دیر میں دبلے ہوتے ہیں وہ گوشت کے پگھل جانے سے دبلے ہوتے ہیں اور اس کی وجہ سے وہ سارے اعضاء کمزور ہو جاتے ہیں جن کے ذریعہ غذائیت، ہضم اور خون کی پیدائش کا کام ہوتا ہے۔ اس طرح وہ ایسی حالت میں آ جاتے ہیں جس میں وہ غذا کو مطلوبہ مقدار کی حد تک پختہ نہیں کر پاتے لہذا غذا تھوڑی تھوڑی دینا لازم ہے تاکہ یہ اعضاء اس پر قابو پا سکیں باقی جس حالت کے اندر اعضاء اصلہ اپنی حالت پر باقی ہوں اس حالت میں یہ ممکن ہے کہ غذا ایک بار میں بہ کثرت دیدی جائے کیونکہ اعضاء کی قوت ہاضمہ باقی رہتی ہے۔ (جالیئوس)

مرطوب القوام غذا کیں جسم کو نہایت تیزی سے موٹا کرتی ہیں، یہی وجہ ہے کہ غلیظ شراب سرخ نبیذوں میں سب سے زیادہ غذائیت کی حامل ہوتی ہے۔ جن جسموں کا استفراغ ہو جاتا ہے اور انہیں مزید کی ضرورت ہوتی ہے تو انہیں یہ تیزی سے پر کرتی ہے کیونکہ ہضم کی تکمیل اصل میں حرارت اور رطوبت سے ہوتی ہے۔ غذا سیال اور رقیق ہوتی ہے تو طبیعت کے لئے اس کا احالہ اور تیزی سے اسے پلٹانا آسان ہوتا ہے۔ تاہم اس کے ساتھ کوئی بڑا کام نہیں ہوتا۔ زیادہ تر وہ صرف غذائیت کا کام کرتی ہے۔ مثلاً ماء اللحم، غلیظ شراب، لب گندم، چاول اور دودھ وغیرہ سے تیار شدہ حریرہ۔ سرلیج الاستحالہ لطیف غذا کیں جسم کو تیزی سے غذائیت پہنچاتی ہیں، کیونکہ یہ جسم سے تحلیل بھی نہایت تیزی سے ہوتی ہیں، یہی وجہ ہے کہ پیدا ہونے والا گوشت اس طرح باقی نہیں رہتا جس طرح انگور

اور خنزیر کے گوشت جیسی سخت غذاؤں سے پیدا ہونے والا گوشت باقی رہتا ہے۔ ان سے تیزی سے اضافہ نہیں ہوتا۔ البتہ جو اضافہ ہو جاتا ہے وہ باقی رہتا ہے۔ ایسی صورت میں بہتر یہ ہے کہ طاقتور غذاؤں کے قوام کو ہم لطیف بنائیں۔ چنانچہ انانج کا حریرہ اور گوشتوں کا پانی (ماء اللحم) وغیرہ بنا کر دیں۔ یعنی ایسی غذائیں دیں جن کے سرلیع الاستحالیہ ہونے کی ضرورت ہوتی ہے۔ بیمار موٹے جسموں میں موت لاغر اور دبے جسموں کے مقابلہ میں بالعموم جلد آتی ہے۔ (مؤلف)

شروع عمر ہی سے جو آدمی موٹے جسم کا ہوتا ہے بالعموم موت اسے دبے کے مقابلہ میں جلد آتی ہے۔ جسم کے لئے سب سے عمدہ بات یہ ہے کہ اس کا قدرتی رنگ اچھا ہو، نہ موٹا ہو نہ دبلا ہو، ایسا شخص بوڑھا پے کی حد تک پہنچتا ہے۔ اعتدال سے باہر ہو تو اس کا دبے پن میں زیادہ ہونا موٹاپے میں زیادہ ہونے سے بہتر ہے کیونکہ موٹے جسم والے کے رگیں تنگ ہوتی ہیں اس کی وجہ سے روح اور خون اس کے اندر کم ہوتا ہے۔ عمر بڑھتی ہے تو حرارت عزیز یہ کسی معمولی سبب سے تیرنے لگتی ہے چنانچہ اچانک موت آ جاتی ہے۔ دبے آدمی کے بارے میں اس بات کا اندیشہ نہیں رہتا۔ البتہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اس کے اعضاء ریسہ سرد ہو جاتے ہیں کیونکہ ہوا کی ٹھنڈک سے ڈھانک کر رکھنے والی کوئی چیز یہاں نہیں رہتی۔ باقی جس آدمی کا قدرتی رنگ اور اس کی ظاہری صورت ابتداء عمر سے معتدل ہوتی ہے، اس کے بعد آرام و آرائش کے اسباب اختیار کرنے کی وجہ سے وہ کافی موٹا ہو جاتا ہے تو اس کا جسم گو موٹا ہو گا مگر رگیں کشادہ ہوں گی۔ اس کے اندر خون اور روح بھی زیادہ ہو گی۔ اس لئے حرارت عزیز یہ کا تیزی سے بجھنا کم ہو گا۔

نوجوانی میں جسم کا بڑا ہونا ناپسندیدہ نہیں پسندیدہ ہے البتہ یہ بڑھا پے میں بو جھل ہو جائے گا۔ یہ جسم اس سے خراب ہے جو لاغر و نحیف ہوتا ہے۔ (جالیئوس)

جالیئوس کا یہ بیان لمبے جسم کے بارے میں ہے مگر میرے خیال میں یہ بات فریبہ جسم کے باب میں ہے کیونکہ جالیئوس کا ارشاد ہے۔

”موٹا جسم یعنی زیادہ چوڑا اور گہرا جسم بڑھانے میں لطیف جسم سے بہتر ہوتا ہے۔ ایسی حالت والا جسم لمبا ہی ہو سکتا ہے۔“ یہ آخری فقرہ اس کا زعم ہے۔ (مؤلف)

جس طرح ریاضت سے جسم خشک ہوتا ہے اسی طرح آرام و راحت سے وہ مرطوب ہوتا ہے۔ جن غذاؤں سے جسم فریبہ اور مرطوب ہوتا ہے وہ اصل میں شیریں، چکنی اور بے مزہ غذائیں ہوا کرتی ہیں، اس کے علاوہ جو غذائیں ہوتی ہیں ان سے ایسا نہیں ہوتا کیونکہ وہ دوائی غذائیں ہوتی ہیں۔ بھوک سے جسم خشک ہوتا ہے۔ مرطوب امراض کا اس سے ازالہ اور جسم کا گوشت خشک ہوتا ہے

کیونکہ جسم کے اندر برابر تحلیل ہوتی رہتی ہے۔ بدل ماحلل فراہم نہ ہونے کی صورت میں جسم بیحد خشک ہو جائے گا۔ (جالینوس)

کثیر الاخطا اور بیحد موٹا جسم بالعموم قلیل الاخطا جسم کے مقابلہ میں امراض کے لئے زیادہ مستعد رہتا ہے۔ البتہ زیادہ قلیل الاخطا جسم بالخصوص بیحد دبلا بدن حرارت اور برودت سے تکلیف جلد محسوس کرتا ہے۔ خارجی اسباب سے تکان اور تکلیف اسے جلد پہنچتی ہے۔ بیداری، غم، فکر اور غصہ سے موٹے فرہ انسان کے مقابلہ میں بیماریاں اسے جلد لاحق ہوتی ہیں۔

جس آدمی کو دبلا کرنا مقصود ہو اسے قبل از طعام ریاضت کرائیں اور کھانا اسے ایک بار اور تھوڑا دیں اسے کسی سخت چیز پر سلانا چاہئے کیونکہ اس سے جسم سکڑ کر سخت ہو جائے گا اور گوشت زیادہ نہ بڑھے گا۔ وہ چیز اسے ٹھوس کر دے گی۔ جسم کو ننگا کر کے ریاضت کرے۔ اس سے زیادہ خشکی پیدا ہوگی۔ روزہ رکھے، ننگا ہو کر ریاضت کرے اور جس آدمی کو فرہ کرنا چاہیں اس کے لئے اس کے برعکس تدبیر اختیار کریں۔ دن میں اسے بار بار حمام میں داخل کریں۔ ایک بار غذا کے بعد داخل کریں۔ بلکی ریاضت کرائیں۔ نرم بستر پر سلائیں جسم کو ہوا میں کھلانا رکھیں۔ تکان نہ ہونے دیں نہ روزے سے رہنے دیں۔

پولے جسم بہ آسانی فرہی کی آخری حد تک نہیں پہنچتے۔ اس لئے ان کی فرہی زمانہ تک باقی رہتی ہے مگر فرہی کی آخری حد تک پہنچ جانے والے وہی لوگ ہوتے ہیں جو ریاضت کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ فرہی عرصہ تک باقی نہیں رہتی۔ جسم کی فرہی جب حد کو پہنچتی ہے تو اس بات سے چارہ کار نہیں رہ جاتا کہ حالت تیزی سے منتقل ہو جائے۔ (جالینوس)

جو لوگ تکان میں مبتلا رہتے ہیں اور ان کے جسم حد درجہ فرہ ہوتے ہیں مثلاً درد سر کے مریض، وہ پختہ صحت سے خارج ہوتے ہیں، کیونکہ اس فرہی کا انجام یہ ہے کہ طاقت اچانک ختم ہو جاتی ہے۔ بعض لوگوں کی حس و حرکت جاتی رہتی ہے، اور اس وجہ سے مفلوج ہو کر رہ جاتے ہیں کہ غیر طبعی موٹاپا اور جسم کے اندر امتلائی کیفیت کے رونما ہونے سے حرارت عزیز یہ بجھ جاتی ہے۔ روح کی نالی اور اس کے راستے بند ہو جاتے ہیں، سب سے کم درجہ کی حالت یہ پیدا ہوتی ہے کہ رگیں پھٹ کر معقن ہو جاتی ہیں۔

دوسری نوعیت کی فرہی یعنی جس کے اندر گوشت کھردرا ہوتا ہے اس کے لئے آدمی کو کوشاں ہونا چاہئے کیونکہ اس میں صحت نہایت پختہ رہتی ہے۔ (بولس)

صحت کی پختگی اس لئے ہوتی ہے کہ حرارت عزیز یہ زیادہ ہوتی ہے۔ ہضم عمدہ ہوتا ہے۔ بایں ہمہ

آدمی گرمی سے دور تر ہوتا ہے۔ (مؤلف)

اکثر مزمن امراض کو ملطف تدبیر کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ یہ ملطف تدبیر ہی ہو تو زیادہ تر دیگر علاج کی ضرورت نہیں ہوتی۔ وہ تمام امراض جن کا صحتیاب ہونا ملطف تدبیر سے ممکن ہو، ان میں بہتر یہ ہے کہ کسی دوا کے ذریعہ علاج نہ کیا جائے۔ میں نے بہت سے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے جنکو درد گردہ اور درد مفاصل کی شکایت تھی وہ ملطف تدبیر کے ذریعہ مکمل طور پر صحتیاب ہو گئے حتیٰ کہ بیماری کا ان پر دوبارہ حملہ نہیں ہوا۔ بعض کو بیحد افاقہ ہوا۔ بہت سارے ایسے لوگوں کو بھی دیکھے جنہیں ربو کی شکایت تھی اس تدبیر ملطف کے ذریعہ ان کی شکایت مکمل طور پر دور ہو گئی۔ یا بیحد افاقہ ہو گیا حتیٰ کہ بیماری کا احساس بہت کم رہ گیا۔ تدبیر ملطف سے کلانی طحال کا ازالہ اور حمائے کبد تحلیل ہو جاتا ہے۔ صرع کا حملہ تھوڑا ہوا اور شروع ہی میں تدبیر ملطف کے ذریعہ علاج کر دیا جائے تو مریض مکمل طور پر صحتیاب ہو جاتا ہے۔ مزمن صرع کے مریض کو بھی اس سے کچھ کم فائدہ نہیں ہوتا۔ تمام ملطف غذا میں اور دوائیں ان جسموں کے حق میں مفید ہوتی ہیں جو غلیظ، سرد اور لیسدار اخلاط سے پر ہوتے ہیں۔ البتہ اس کے بے اندازہ استعمال سے جسم کا خون فاسد اور صفراوی ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ بو اور مزہ قبل از تجربہ ملطف تدبیروں کے حق میں ہم کافی دلائل تذکرہ کے لئے فراہم کر چکے ہیں کیونکہ جو چیز سوزش پیدا کر کے تحریک کرتی ہے ظاہر ہے اس میں تیزی اور چرپر اپن ہوگا۔ اور ہر تیز اور چرپری چیز غلیظ اخلاط کو توڑنے میں مفید ہوگی۔ تھوڑا زیادہ استعمال کر لینے سے معدہ کے اندر سوزش اور کرب پیدا ہوگا اور قے اور براز کے ذریعہ خارج ہو جائے گی اس سے ایک طرح کی بو پیدا ہوگی جس کے اندر چرپر اپن ہوگا، پیشاب اور پسینہ بھی تیز ہوگا، خون نیچے سے پھٹ کر جسم کو زخمی کر دے گا۔ یہ ساری باتیں اس بات کی علامات ہیں کہ اس طرح کی اشیاء غلیظ اخلاط کو لطیف بنادیتی ہیں۔ تجربہ سے بھی اس کی شہادت ملتی ہے۔ چنانچہ یہ غلیظ، سرد اور لیسدار اخلاط کے حق میں بیحد نفع بخش ثابت ہو چکی ہیں۔

اسے بقدر ضرورت استعمال کرنا مناسب ہے ورنہ اخلاط خراب ہو جائیں گے۔ عوام سے یہ بات پوشیدہ نہ رہے کہ لہسن، پیاز، ہالون، گندنا، یہ سب ملطف اشیاء میں داخل ہیں۔ اس کے بعد مقدونس، بادان اور حاشاکا نمبر ہے جو تازہ ہوں کیونکہ خشک ہونے کی صورت میں ان کی لطافت تیز ہو جاتی ہے۔ اور وہ غذاؤں کی حد سے نکل کر دواؤں کی صف میں داخل ہو جاتی ہیں۔ واضح رہے کہ پانی اور روغن دونوں سے ملطف اشیاء کی طاقت ٹوٹ جاتی ہے۔ اسی طرح سداب، گندنا، دھنیا، سویا، پودینہ اور انجیرہ تر حالت میں متوازن لطافت پیدا کرتی ہیں، خشک ہو جانے کی صورت میں لطافت تیز ہو جاتی ہے، ان

کے استعمال سے سخت گرمی پیدا ہوتی ہے۔

کچھ چیزیں ایسی ہیں جو طاقتور لطافت اور غلظت و بے مزہ ہونے میں متوازن ہوتی ہیں۔ یہ وہی ہوتی ہیں جن میں تیزی، تلخی اور نمکییت کا کچھ حصہ ہوتا ہے۔ یہ دوسری طاقتور دوائیں جو لطافت مگر کم پیدا کرتی ہیں، مثلاً طرخشون، کاسنی، شاحترہ، خس، الغرض بو، مزہ یا دونوں سے تیزی محسوس ہو تو اس کے اندر قوت لطافت ہوگی، یہی اثر ان چیزوں کا بھی ہوتا ہے جو خوشبودار ہوتی ہیں، لینے پر محسوس ہوتا ہے کہ ان کے اندر خوشبو ہے۔ یہ لامحالہ گرم اور اثر کے لحاظ سے لطافت پیدا کرتی ہیں، البتہ ان کی حرارت تیز چیزوں کے مقابلہ میں کم ہوتی ہے۔ اس لئے لطافت کا اثر بھی کم ہوتا ہے۔ ہر وہ چیز جس کے اندر بورتی یا نمکین مزہ ہو لطافت اور تلپین شکم کی حامل ہوتی ہے۔ تلخ چیزوں کے اندر بھی بورتی اور نمکین اشیاء کے مقابلہ میں قوت لطافت کم نہیں ہوتی۔

ملطف سادی غذائیں جب ابال دی جاتی ہیں اور پانی اور روغن کے ساتھ استعمال کی جاتی ہیں تو ان میں لطافت کا اثر کم ہو جاتا ہے۔ مگر سرکہ یا شہد یا دونوں کے ہمراہ استعمال کرنے سے یہ اثر بڑھ جاتا ہے۔ (جالینوس)

یہ ممکن ہے کہ سرکہ کے ہمراہ استعمال کرنے سے بعض چیزوں کا اثر کم ہو جائے مثلاً پیاز۔ پیاز کی زیادہ حدت اور تیزی سرکہ کے ساتھ استعمال کرنے سے جاتی رہتی ہے کیونکہ وہ سرد ہو جاتی ہے۔ شہد سے مذکورہ بالا بعض چیزوں کی طاقت ٹوٹ سکتی ہے کیونکہ یہ شیریں مزہ چیزیں مغلف اور تلخ چیز ملطف ہوا کرتی ہیں۔ کچھ تلخ چیزیں شہد کے ہمراہ ہوں تو لطافت کم پیدا کرتی ہیں، لہذا اس کا کوئی واجب قانون معلوم کرنا ضروری ہے۔ پتہ نہیں اس حقیقت کو جالینوس نے کس طرح فراموش کر دیا۔ (مولف) روغن سے تمام ملطف اشیاء کی قوت کمزور ہو جاتی ہے۔

خردل، کاشم اور کرویا وغیرہ سے تیار شدہ سالن ان مریضوں کے لئے ضروری ہے جو ملطف تدبیر کے تحت ہوتے ہیں، اس کا وہ مسلسل استعمال کریں تاکہ اگر مغلف غذا کھانے کا اتفاق ہو تو کھاسکس۔ ہلیون ملطف اور مغلف اشیاء کے درمیان ہوتی ہے۔

جو غذائیں قبضیت اور تلخی میں متوازن ہوتی ہیں وہ متوازن لطافت پیدا کرتی ہیں۔ تخم سویا، کاشم، نانخواہ، زودا اور ان تمام پودوں کے بیج جن کے اندر حدت تیزی اور حرارت کے ساتھ خوشبو ہوتی ہے ملطف تدبیر کے لئے موافق ہوا کرتے ہیں۔ مذکورہ بیجوں میں کچھ تو ایسے ہیں کہ اپنی شدت تاثیر سے بیحد لطافت پیدا کرتے ہیں، مثلاً تخم سداب تاثیر اور بیحد لطافت پیدا کرنے میں نہایت زود اثر ہوتے ہیں۔ فنجکشت اور شہد انہ غذائی حدت کا خاموشی سے ملطف ادویات کی طرح مقابلہ کرتے

ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ زیادہ استعمال کرنے پر درد سر کی شکایت ہو جاتی ہے۔ مذکورہ خوشبودار تخم ان لوگوں کے لئے موزوں ہوا کرتے ہیں جو بول کے ذریعہ خون کا تنقیہ کرنا چاہتے ہیں۔ گندم جو بیحد غلیظ خون پیدا کرتا ہے ان لوگوں کے لئے موزوں نہیں ہوتا جو لطیف تدبیر کے خواہشمند ہوں۔ البتہ خمیر زیادہ اٹھا دیا جائے اور آٹے کے اندر نمک زیادہ ڈال کر تندوری روٹی پکالی جائے پھر کچنیں اور شراب لطیف کے ہمراہ استعمال کی جائے تو اس کی غلظت جاتی رہتی ہے۔ کوہستانی پرندوں کے گوشت، چوزے، چھوٹی چھوٹی مچھلیاں، سب کی سب لطیف خون پیدا کرتی ہیں۔ فاعل غلیظ غذاؤں کے ہمراہ شامل کر لی جائے تو ان کی غلظت کے ازالہ کا بڑا سامان پیدا کر دیتی ہے۔ تمام شیریں چیزوں کا شہد لطیف خلط پیدا کرتا ہے اور ملطف ہوتا ہے۔ جو اس بات سے بالکل بے نیاز ہے کہ اس کے ہمراہ کوئی ملطف شے لی جائے۔ اگر دودھ یا کسی اور مغلف شے کے ہمراہ لیا جاتا ہے تو نفخ پیدا کرتا ہے اور عمیر البہضم ہوتا ہے۔ شیرج انجیر بھی ملطف ہے، مگر اس کا شہد اور زیادہ ملطف ہے۔ انجیر خشک متوسط مگر لطافت سے قریب تر ہے۔ انجیر تازہ اگر پختہ ہے تو مغلف نہیں ہوتا۔ اگر نہ پختگی کی حالت میں لیا جائے تو نفخ و غلظت پیدا کرتا ہے اور نیچے بمشکل اترتا ہے۔ سفید شراب رقیق خلط پیدا کرتی ہے، اور پیشاب کے ذریعہ تنقیہ کرتی ہے اور اخلاط غلیظہ کو توڑ دیتی ہے۔ وہ شراب جو رقیق ہونے کے ساتھ سرخ اور تیز ہوتی ہے، وہ نہایت سخت لطافت پیدا کرتی ہے، مگر یہ گرم مزاج لوگوں کے لئے یا جن کے سر کمزور ہوں یا جنہیں کوئی بیماری ہو، ان کے لئے موزوں نہیں ہوتی۔ سیاہ، غلیظ شیریں اور قابض شراب کو تو وہ حضرات ہاتھ نہ لگائیں جو لطیف تدبیر کے خواہشمند ہوں کیونکہ اس نے رگوں کے اندر غلیظ خون بھر جاتا ہے، بالخصوص شیریں سیاہ اور غلیظ شراب سے اس طرح کی کیفیت پیدا ہو کر رہتی ہے۔

تمام شیریں چیزوں سے احشاء کے اندر ہیجان پیدا ہوتا ہے حتیٰ کہ شہد گویہ ملطف ہے مگر احشاء کے گرم و رموں اور اس کے سدوں کی حالت میں ناموزوں ہے۔ البتہ سرکہ کے ہمراہ موزوں ہوتا ہے۔ کچنیں تدبیر ملطف کے لئے استعمال کی جانے والی اشیاء میں سب سے زیادہ موزوں ہوتی ہے۔ یہ ردی الخلط ہوتی ہے نہ ہی اس کے اندر تمام ملطف اجزاء جیسی دوائیت ہوتی ہے اور نہ ہی وہ معدہ کے لئے نقصان دہ ہوتی ہے سرکہ اگر عصلی ہو تو لطافت اور بڑھ جاتی ہے۔ عصص کی شراب یا سرکہ بیحد لطافت پیدا کرتا ہے۔ بہت سارے لوگ تدبیر کے دیگر تمام طریقوں کو آزما کر تھک گئے مگر سرکہ عصص ہی سے ان کی صحت کی حفاظت ہو سکی۔

تھوڑی ریاضت بھی کرنی لازم ہے۔ تمام اشیاء کی تاثیرات کا علم بھی ضروری ہے کیونکہ ان میں کچھ ملطف ہوتی ہیں کچھ مغلف اور کچھ بین بین ہوتی ہیں، لہذا استعمال یا اجتناب کریں تو اسی کے مطابق کریں۔

دودھ تو گویا مغلاظ ہے۔ دودھ کی مائیت ملطف ہوتی ہے تاہم اس سے اسہال آتے ہیں۔ لہذا لطافت پیدا کرنے کے لئے اس کا مسلسل استعمال ممکن نہیں ہوتا۔ دودھ کا استعمال نہ کریں، بالخصوص غلیظ دودھ، استعمال کرنا ہی ہو تو کوئی ملطف شے کے ہمراہ استعمال کریں۔ پنیر تو تمام چیزوں کے مقابلہ میں زیادہ ترک کر دیئے جانے کے قابل ہے کیونکہ بیکہ غلظت پیدا کرتا ہے۔ بالکل اسی طرح کی غلظت جس طرح کی حلزون، دماغ، جگر، گردے، کچے انگور سخت ابالے ہوئے انڈے پیدا کرتے ہیں، تدبیر لطیف اختیار کرنے والے ان سے پرہیز کریں۔ کسی وقت دودھ کی ضرورت ہی ہو جائے تو نہایت رقیق استعمال کریں اسے جوش نہ دیں، شہد یا نمک کے ہمراہ استعمال کریں۔ (جالینوس)

خشکی پیدا کرنے والی غذاؤں، شراب خالص، کم کھانے پینے، تکان، پڑھاپے، غم و فکر، بیداری اور دل پر غلبہ حرارت سے جسم کے اندر خشکی پیدا ہوتی ہے۔ (جالینوس)

جسم کو فرہ کرنے کے لئے کثیر الغذائیت ماکولات یا آہستہ ریاضت کا طریقہ استعمال کریں۔ کثیر الغذا گوشت پکا کر کھانے کے مقابلہ میں بھون کر کھانا زیادہ غذائیت پیدا کرتا ہے کیونکہ اس کے اندر غذائیت زیادہ ہوتا ہے، اس کی مائیت مجتمع ہو جاتی ہے۔ چنانچہ تھوڑے گوشت کے اندر غذائیت زیادہ آ جاتی ہے اس سے پیدا شدہ گوشت ڈھیلا ہوتا ہے نہ ہی تر، بلکہ سخت طاقتور ہوتا ہے۔ پکائے ہوئے گوشتوں سے جو غذائیت حاصل ہوتی ہے وہ بھنے ہوئے گوشتوں کے حاصل شدہ غذائیت کے مقابلہ میں ڈھیلی، تر اور تیزی سے بکھر جانے والی ہوتی ہے۔

معدہ کی حالت پر ہمیشہ نظر رکھیں کیونکہ ضرورت سے زیادہ گرم ہونے کی صورت میں صفراوی کیموس پیدا ہوتا ہے جسم اس سے زیادہ جذب نہیں کر پاتا کیونکہ ناموافق ہوتا ہے لہذا اس کی موجودگی میں جسم کمزور اور دبلا ہو گا۔ سرد معدہ مائی کیموس بناتا ہے۔ چنانچہ اس سے پیدا شدہ گوشت ڈھیلا اور تیزی سے بکھر جاتا ہے۔ معتدل معدہ شیریں، ٹھوس اور غلیظ کیموس بناتا ہے۔ جگر اس زیادہ جذب کرتا ہے اور اسے صالح عمدہ، ٹھوس اور موافق خون میں تبدیل کر دیتا ہے۔ لہذا گوشت زیادہ بنتا ہے الغرض گوشت کی کثرت جسم کے اندر عمدہ خون کی زیادہ تولید کے لئے مفید ہے۔ (جالینوس)

بقراط کا قول ہے۔ جو غذا میں بیکہ کمزور ہوتی ہیں ان کی عمریں بھی تھوڑی ہوتی ہیں۔

مراد ان غذاؤں سے ہے جو قلیل غذا ہوتی ہیں، زیادہ لینے کے باوجود ان کی عمر میں زیادہ نہیں ہوتیں۔ (جالینوس)

ایسا ہونا ضروری ہے کیونکہ ایسی صورت میں خون اور گوشت کم بنے گا، چنانچہ طاقت گرے گی، اور اعضاء اصلیہ تیزی سے خشک ہوں گے۔ (مؤلف)

کافی طحال سے دو اسباب کے تحت جسم دبلا ہوتا ہے۔

۱۔ یہ بڑھ جانے کی وجہ سے غذاؤں سے پیدا شدہ خون کو زیادہ جذب کرنے لگتی ہے۔

۲۔ اس سے جگر کی طاقت کمزور ہو جاتی ہے چنانچہ ہضم کم ہو جاتا ہے جس سے خون بھی کم بننے لگتا ہے۔ (بقراط)

مسور مقشر اور باجرہ وغیرہ جیسی خشک غذا میں کمزور خشک جسم والوں کے لئے سب سے زیادہ مضر اور جسم کے اندر خشکی پیدا کرنے والوں کے لئے عمدہ ہوتی ہیں۔

تیز اور ترش غذا میں شکم کو چلا دیتی ہیں۔ البتہ ترش غذاؤں کا یہ اثر برودت اور تیز و چربی غذاؤں کا اثر حرارت کی موجودگی میں ہوتا ہے۔ (جالینوس)

زیادہ فریبی کے ساتھ جسم کو کوئی آفت لاحق نہ ہو تو یہ زیادہ صحت کی علامت ہے۔

میرے خیال میں تندرستوں کی تدبیر یہ ہے کہ رطوبت ہی کی بنیاد پر حیات انسانی کا دار و مدار ہے۔ ہمارے لئے اگر یہ معلوم کرنا مشکل نہ ہو کہ رطوبت کی وہ کون سی حد ہے جس سے آگے بڑھ جانے پر جسم بیمار ہو جاتا ہے تو تدبیر کے پہلو سے یہ لازم ہے کہ جسم اس مرتبہ رطوبت سے کم نہ ہو مگر درحقیقت اس حد سے چونکہ ہم واقف نہیں ہیں اور مرطوب جسم کے اندر امراض بکثرت ابھرتے رہتے ہیں اس لئے اکثر حالات کے اندر ہم جسم کو خشک کرنے لگتے ہیں، کیونکہ مذکورہ امراض کبھی بذریعہ عرض ہلاکت پیدا کرتے ہیں، یعنی عرض کے ذریعہ زیادہ تر دبا کئے بغیر موت کا باعث ہو جاتے ہیں۔ (جالینوس)

دبے عضو کو فریبہ بنانے کے لئے:

عضو کو کسی دھجی سے اس قدر رگڑیں کہ سرخ ہو جائے۔ پھر گرم پانی کا نطول کر کے مالش کریں۔ پھر قیر و طی کا مروخ استعمال کریں، بعد ازاں ہر تیسرے یا چھوٹے دن عاقر قرحا اور کبریت کا ضماد لگائیں۔ ضماد لگا کر چھوڑ دیں کہ منجمد ہو کر پھول جائے۔ ٹھنڈک سے بچائیں۔ (طبری)

گائے کا چھان ترش ہونے سے پہلے جھاگ اتار کر ۲۰۰ ملی لیٹر دیں اور ۳ گھنٹے کے بعد جبکہ ہضم ہو جائے ۲۰۰ ملی لیٹر پھر دیں، اور تین گھنٹوں کے بعد ہضم ہو جائے تو سہ بارہ ۲۰۰ ملی لیٹر دیں اور مریض کو عشاء تک کچھ اور کھانے پینے نہ دیں، اس کے بعد چوزوں اور بکری کے بچوں کا گوشت کھلائیں، جسم کو خوشبو جات سے خوشگوار رکھیں۔ اس طرح ایک ہفتہ استعمال کرائیں۔ (طبری)

چربی زیادہ ہو جاتی ہے تو متلی کی تحریک ہونے لگتی ہے۔ منی کم ہو جاتی ہے فالج اور لقوہ طاری

ہوتا ہے اور اچانک موت ہو جاتی ہے۔ جسم بچد لاغر ہو جاتا ہے تو موت تیزی سے آتی ہے۔ جسم کو فرہ کرنے والی چیزوں میں عیش و آرام، چکنی غذاؤں کا استعمال، گوشت خوری، سکر اور چاول کا دودھ کے ساتھ استعمال اور چکنے چکنے داخل ہوں، لاغر کرنے والی اشیاء کی فہرست میں تکان، بلا اور مقل اور اطر یفل کا استعمال، کم سونا، بہ کثرت جماع، مسلسل مطالعہ کتب، خوف، حزن اور خشک غذاؤں کا استعمال شامل ہے۔ (طبری)

حد سے زیادہ فرہی کا علاج:

دواء الکر کم، کمونی، فلافل اور دیگر لطیف ادویات سے کریں، حمام میں روغن یا سمین، روغن نار دین وغیرہ کے ذریعہ تمرج کریں، شہد اور خردل کے ہمراہ روٹی دیں، قلیل الغذاء خشک گوشت کھلائیں۔ فرہی کے لئے آدمی کو جماع سے روک دیں، خشکی سخت ہو تو دودھ آبزین، مروخ، حریرہ جات اور بطی البہضم غذا میں دیں۔ (أھرن)

فرہی کا حیرت انگیز نسخہ:

دانہ ارند کو نچوڑ کر اوپر سے ۸۰۰ گرام گائے گا تازہ دودھ انڈیلیں اور سب کو اچھی طرح گھوٹیں اور اس دودھ میں اچھی طرح گوندہ کرے اگر اgram کی پتلی روٹیاں پکائیں اور خشک کر کے دو روٹیاں روز کوٹ کر پلائیں۔ حیرت انگیز نسخہ ہے۔ (حنین)

دبلا کر تا مقصود ہو تو تیز ریاضت مثلاً دوڑ لگانے کا حکم دیں، ریاضت کے بعد کھانے سے روک دیں حتیٰ کہ حرارت میں بالکل سکون ہو جائے۔ اسی حالت میں آدمی سو جائے پھر قلیل الغذاء اور خشکی پیدا کرنے والی غذا میں دیں۔ (جالینوس)

جسم کو لاغر کرنے کے لئے:

تیز ریاضت، دھوپ میں رہنے، حمام میں باریک نظرون کے ذریعہ اچھی طرح دلک کرنے پر بھروسہ کریں کیونکہ تھوڑا دلک کرنے سے آدمی کا جسم فرہ ہونے لگے گا۔ ملطف غذا میں مدد بول ادویات اور مطالعہ کتب کا حکم دیں۔

نسخہ:

حسب ذیل دواء روزانہ استعمال کرنے سے بدن خشک ہو کر لاغر ہوگا۔ فلافل ۲ جز، بٹر اسالیون ۲ جز، آسارون نصف جز، انیسون نصف جز، روزانہ پلائیں۔ ریاضت اور حمام کے بعد آدمی کو سونے کا

حکم دیں۔ اس کے بعد غذا دیں پھر سونے نہ دیں۔ (اور یہاں سے)

دق کے مریض کے لئے حریرہ:

چناگائے کے دودھ میں شب و روز بھگوئیں اور خشک کر لیں۔ پھر چاول سفید مغسول ۱۰۵ گرام یا گندم و جو کوفتہ ۱۰۵ گرام، نان میدہ خشک ۲۱۰ گرام، بادام مقشر شیریں ۵۷ گرام، خشکاش ۱۰۵ گرام، سکر ۲۱۰ گرام، روزانہ ان میں سے ۱۰۵ گرام لیکر تازہ دودھ و روغن بادام یا روغن تل میں جوش دیں اور آبزین لینے سے پہلے دیں۔ بچہ فرہی آئے گی۔ (ابن ماسویہ)

آرد چاول، چنا اور میدہ کی روٹیاں بنا کر لیں۔ بادام مقشر اور سکر گائے کے تازہ دودھ کے ہمراہ حریرہ بنا کر استعمال کریں۔ (مؤلف)

سایہ اور دھوپ سے بچاؤ رطوبت پیدا کرتا ہے اور دھوپ سے جسم لاغر ہوتا ہے۔ آب سرد، آب گرم کثرت سے پینے آنا، جناع، قئے، دیر تک سونا اور ان میں ایک بار کھانے سے آدمی دبلا اور دوبار کھانے سے فرہہ ہوتا ہے۔ (روفس)

غلبہ بیہوش کے لئے، کتاب الذبول میں جالینوس کا قول ہے۔ آبزین اور مروخ کے ذریعہ تدبیر نہ کی جائے تو دق کے مریضوں کے لئے شفاء کی کوئی راہ باقی نہیں رہتی۔ (حنین)

اصل یہ ہے کہ گرم قلب کے مزاج کو واپس لانے کے لئے سرد ہوا، گرم دماغ کے لئے ضداد مبرد اور گرم جگر و معدہ کے لئے غذا لائیں اور ضداد استعمال کئے جائیں۔ جسم کا جملہ مزاج اعضاء ریہہ کے مزاج کا تابع ہوتا ہے۔ لازم یہ ہے کہ معتدل شخص آبزین کے پانی میں نہ ہی حمام کی ہوا میں حرارت محسوس کرے اور نہ ہی اس کی سردی سے کاپٹنے لگے۔ آبزین دن میں دوبار استعمال کریں۔ بیماری ہلکی ہو تو تین بار، آبزین کے بعد روغن بنفشہ و روغن نیلو فر کے ذریعہ تمریح کریں۔ جن مریضوں پر حرارت کا غلبہ ہو ان کے لئے آبزین میں داخل ہونے کے بعد اس میں تھوڑا سرد پانی ڈالیں تاکہ وہ تھوڑی ٹھنڈک محسوس کریں جو تکلیف دہ نہ ہو، سر پر آبزین کا سب سے زیادہ ٹھنڈا پانی انڈیلیں۔ اس سے نکلنے کے بعد دماغ، سینہ اور جگر پر ٹھنڈے ضداد رکھیں۔ جو خوشبودار اور بالفعل سرد ہوں، ان مریضوں پر ٹھنڈک کا غلبہ ہو تو انہیں طاقتور خشک مبرد چیزوں سے بچائیں۔ ان کے قریب کوئی ایسی چیز نہ لائیں جو بالفعل سرد ہو، جس سے ان کی جلد جھل جائے اور ان پر کپکپی طاری ہو جائے۔ اس طرح کی حالت میں جسم کی گہرائیوں تک استعمال کی جانے والی رطوبتیں پہنچ نہ سکیں گی۔ غلبہ حرارت کی صورت میں مذکورہ اشیاء میں سے کسی طاقتور شے کی ضرورت نہ ہوگی۔ جسم جب تک

کمزور حالت میں ہو آبزین و حمام میں طاقت کے گرنے سے مریض کو بچانا ضروری ہے۔ اس سلسلہ میں احتیاط رکھیں۔ انہیں چلنے پھرنے نہ دیں۔ انہیں تعب و تکان، بے خوابی اور اضطراب سے دور رکھیں۔ آبزین و حمام میں اس حد تک نہ رکھیں کہ استرخائی کیفیت پیدا ہو جائے اور ان کی قوتیں گر جائیں۔ دھوپ، گرم ہوا اور فکر و تردد سے انہیں دور رکھیں۔ جسم صحت کی جانب آجائیں اور تھوڑی شادابی آجائے تو حمام کے بعد نکلتے وقت سرد پانی استعمال کریں۔ اس میں یکبارگی ڈبکی دیں۔ شادابی کی حالت میں ہوا کی سردی میں برابر اضافہ کریں۔ حتیٰ کہ نہایت سرد ہو جائے۔ جسم جب تک شاداب نہ ہو سرد پانی کے اثر سے سختی کے ساتھ اجتناب کریں، غذا کے بعد حمام اس وقت کرائیں جب غذا معدہ سے تھوڑا نیچے اتر جائے۔ یہ نہ ہو سکے تو کوئی موافق حریرہ دیں اور انتظار کریں کہ حریرہ معدہ سے اترتا ہوا محسوس ہو جائے۔ اس کے بعد حمام و آبزین کرائیں۔ سدہ عارض ہو تو بخین، افسنتین اور دودھ کے ہمراہ پکا ہوا چاول استعمال کریں۔ چاول اس حد تک پکا ہو کہ سرخ ہو جائے اور گل جائے۔ یہ فریبی لائے گا۔ البتہ دبلے کمزور مریضوں کے لئے یہ موزوں نہیں ہوتا۔ جن غذاؤں سے فریبی آتی ہے وہ بے مزہ اور وہ غذا نہیں ہوتی ہیں جن کی جانب مریض کا میلان ہوا کرتا ہے۔ دبلے انسانوں کے لئے سب سے زیادہ موافق غذا گدھی کا دودھ ہے۔ یہ نہ ہو سکے تو بکری کا تازہ دودھ، جسمیں تھوڑی شکر ملائی گئی ہو تاکہ پیر نہ بن سکے۔ بکری کو جو، کاسنی اور خس کا چارہ دیں۔ یہ نوجوان فریبہ ار قریب الوادات ہو۔ دودھ سے پہلے اور بعد میں آبزین کرائیں۔ اسی طرح ماء الشعیر دیں۔ طاقت تھوڑی آجائے تو جو کے ہمراہ مسور مٹھر جوش دیں۔ سرد سبزیوں مثلاً پالک، بھوا، کاہو، چولائی، خرفہ اور ملوخی وغیرہ کے شوربے موزوں ہوتے ہیں۔ کدو کو بعض اوقات تھوڑے سرکہ اور سکر سے خوشبودار کر لیتے ہیں۔ لکڑی اور کھیرے کا مغر اور کبھی کدب کا پانی بھی پیتے ہیں، کدو کو بھون لیں اور اس کا پانی قبل از طعام و بعد از آبزین سکر کے ہمراہ استعمال کریں۔ کاہو کو سرکہ کے ہمراہ دیں۔ بخار اور حرارت موجود نہ ہو تو مذکورہ چیزوں کے ساتھ چوزے، مرغیاں دودھ پیتے بکری اور بئر کے بچوں کا گوشت اور مچھلیاں دیں، یہ حریرہ کے تھوڑے عرصہ بعد دیں۔ دوسری بار غذا اور لمبا آبزین عشاء کے وقت دیں، غذا کو طاقتور بنادیں اور اس میں مقوی جسم چیزیں شامل کرتے جائیں مگر جسم جب تک کمزور ہے غذا کو لطیف تر باریک تر اور مرطوب تر رکھیں، کم مقدار میں اور بار بار دیں، پکائی ہوئی غذا، بھونی ہوئی غذا کے مقابلہ میں زیادہ موزوں ہوگی۔ غذائیں بالفعل سرد لی جائیں۔ سب سے زیادہ ترجیح کے قابل وہ غذا ہیں جو سرلیع الہضم اور معدہ سے جلد اتر جانے والی ہوں۔ شربت جلاب و شربت بنفشہ استعمال کریں، بشرطیکہ اس کے اندر شیرینی زیادہ نہ ہو اور اس میں خوب پانی

ملا لیا گیا ہو۔ کمزوری اور متلی کی حالت میں رب ریاس اور آب اتار استعمال کریں بشرطیکہ ضعف اشتہا ہو۔ بخار کا کوئی مانع نہ ہو تو شراب اور پانی ہم وزن دس بار استعمال کرائیں۔ شراب میں پانی ملا کر ایک دن سے زیادہ رہنے دیں۔ حتیٰ کہ اس میں نمبذ کی تیزی کچھ بھی باقی نہ رہے۔ سفید رنگ کی شراب لیں۔ پرانی شراب سے اجتناب کریں۔ سینہ و جگر پر فصد لین کا ضماور کھانا نہ بھولیں بالخصوص آبرن کے بعد اسی طرح اس پر سبزیوں کا پانی رکھیں اور آب بنفشہ اور کافور میں دھجیاں تر کر کے سر پر رکھیں۔ مریض کو سرد مکان میں رکھیں۔ جس کے فرش پر سرد پچیاں اور خوشبو جات رکھی گئی ہوں۔ صندلی پارچہ کا لباس ہو، سیب، مروم گیواہ، آس، چوکا، گلاب، شاہسفرم، خربوزہ، بہی، خوبانی، صندل اور کافور اور خٹخٹے ہوں۔ کھانے کے بعد مریض تاریک جگہ پر سو جائے، گرم کمبل نہ اوڑھے، جماع بالکل ترک رکھے، جماع کرنا موزوں بھی ہو جائے تو بہتر یہ ہے کہ گرم مقام پر اور بھوک کی حالت میں نہ کرے۔ طاقت آجائے تو کھانے سے پہلے تھوڑی ریاضت طلوع آفتاب سے پہلے سرد ہوا میں کرے۔ اس حد تک نہ کرے کہ تعب و تکان آجائے کم ہو یا بیش ہو۔ چیخ پکار، کثرت گفتگو اور بلند آواز سے اجتناب کرے۔ سرد پانی پینا بیکہ مفید ہے۔ تھوڑی نمبذ شامل کر کے برف سے ٹھنڈا کر کے پینا اور زیادہ بہتر ہے۔ بیضہ نیممرشت، بھیڑ کے بچوں کا بھیجہ، انگور، انار برف سے ٹھنڈا کر کے اور آلو بخارا ان مریضوں کے لئے مفید ہے جو شدید حرارت محسوس کرتے ہوں۔ (اغلو قن)

حسب ذیل چیزوں کے استعمال سے آدمی لاغر ہوتا ہے:

آرد کر سنہ، مرزنجوش، زانج، البتہ مزاج مہلک اور خبیث ہوتی ہے۔ سل پیدا کرتی ہے اور پچھلے کو خشک کر دیتی ہے۔ لہذا اصلاً اس سے اجتناب کریں۔ (ابن ماسویہ)

انگوٹھے اور کافی انگلی سے دو فالٹو انگلیاں نکل آتی ہیں، ان کے علاوہ کسی اور انگلی کے پہلو سے کم ہی کوئی انگلی نکلتی ہے۔ کبھی یہ فیتلہ گوشت ہوتا، کبھی ان کے اندر ہڈیاں ہوتی ہیں۔ کچھ ان میں سے دو انگلیوں کے درمیانی حصہ سے، کچھ انگلیوں سے نکلتی ہیں۔ درمیانی حصہ سے نکلنے والی انگلی کے اندر ارادی حرکت ہوتی ہے۔ انگلیوں سے نکلنے والی انگلی کے اندر کبھی حرکت ہوتی ہے اور اگر اس کے اندر ہڈی ہوتی ہے تو متحرک نہیں ہوتی۔

خمی انگلی کو بلا خوف و خطر کاٹ دیں۔ مگر جوڑ سے جو انگلی نکلتی ہے جو اعصاب سے اس کی حرکت ہوتی ہے اس لئے اس کا کاٹنا خطرناک ہوتا ہے۔ (بولس نے اسے نہ کاٹنے اور انطلیس نے کاٹنے کا حکم دیا ہے۔ (مؤلف)

کسی انگلی کے پورے جو انگلی اگتی ہے اسے حسب ذیل طریقہ سے کاٹیں اس کے ارد گرد کو ہڈی تک گھمائیں پھر ہڈی کو کاٹ دیں، پھر جلد کو اپنے مقام پر چپکا کر مندرجہ کر دیں (اسی طریقہ پر انٹیلیس نے اس انگلی کو کاٹنے کا حکم دیا ہے جو درمیانی حصہ سے نو دار ہوتی ہے۔) (مؤلف دبولس وانٹیلیس)

موٹے فربہ لوگ بھوک پیاس برداشت نہیں کرتے۔ تھمہ ان کے لئے مضر ہوتا ہے۔ اسباب کے تحت عمدہ جسم والوں کے مقابلہ میں یہ تیزی سے بیمار پڑتے ہیں۔ ان کی صحت ناقابل اعتماد ہوتی ہے۔ بیمار ہوتے ہیں تو ان کی بیماریاں مہلک اور قاتل ثابت ہوتی ہیں۔ انہیں صرع، فالج، وجع الفواد، ضیق تنفس، ہیضہ، غشی، حمیات محرقہ اور متق العرق کی بیماریاں عارض ہوتی ہیں چونکہ موٹے جسم کے ہوتے ہیں اس لئے بیماریوں کا احساس جلد نہیں ہوتا۔ یہ علاج بھی آسانی سے قبول نہیں کرتے۔ کیونکہ دوائیں ان کے اعضاء کے اندر تیزی سے سرایت نہیں کرتیں۔ ان کا اثر پہلے ہی کمزور ہو جاتا ہے۔ چونکہ اعضاء ان کے تنگ اور تنفس کمزور ہوتا ہے اس لئے ان کی بیماریاں خراب ہوتی ہیں، رگوں کی فصد کھولنا مشکل ہوتا ہے۔ انہیں مسہل ادویات نقصان پہونچاتی ہیں بسا اوقات تو مہلک ہوتی ہیں، بلغم ان میں زیادہ ہوتا ہے جو سب سے بڑی خلط ہوتی ہے۔ خون کم ہوتا ہے جو سب سے عمدہ خلط ہوتی ہے۔ بیماری کی وجہ سے قے ہو جائے تو تیزی سے صحت یاب نہیں ہوتے۔ اپنی طبعی حالت پر وہ طویل مدت کے بعد ہی واپس آتے ہیں۔ معتدل جسم کے لوگ تقریباً بیمار نہیں ہوتے۔ بیمار ہو جاتے ہیں تو تیزی سے کمزور ہو جاتے ہیں۔ فربہ انسان کو جماع کا شوق نہیں ہوتا، نہ ہی وہ زیادہ جماع کر پاتا ہے۔ فربہ عورت کو حمل قرار نہیں پاتا۔ حمل قرار بھی پا جائے تو ساقط ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ ساقط نہ بھی ہو تو بچہ بچہ کمزور پیدا ہوتا ہے۔

آدمی دبلا اس طرح ہوتا ہے کہ مزاج گرم ہو جاتا ہے۔ جاندار کا مزاج جب بھی سرد ہو گا وہ موٹا ہوتا جائے گا۔ لہذا موٹے انسان پر ریاضت لازم کریں اور اسے سکون، حمام اور گاڑھی غذا سے دور رکھیں۔ واضح رہے کہ دبے انسانوں کی رگوں میں خون زیادہ اور موٹے انسانوں میں کم ہوتا ہے۔ لہذا اس بات کی کوشش کریں کہ خون زیادہ ہو اور چربیاں پکھل جائیں۔ تھوڑی تکان سے فربہ ہی آتی ہے۔ دلک اور ہاتھ پیروں وغیرہ کو دبانے سے آدمی فربہ ہوتا ہے۔ زیادہ سونے سے آدمی دبلا ہوتا ہے۔ (بولس)

برعکس ازیں طویل بے خوابی اور غم و فکر سے جسم دبلا ہوتا ہے (مؤلف)
بہ کثرت بچہ اور مسلسل بھوک سے بھی آدمی دبلا ہو جاتا ہے۔ کوشش کریں کہ جسم کے مسامات کشادہ رہیں تاکہ بہت ساری چیزیں جسم سے نکل جائیں۔ بسیار خوری سے بچیں کیونکہ جسم کو جو غذا

یعنی ہوتی ہے وہ تو لے لیتا ہے۔ فالٹو کو چند مقامات میں رکھ دیتا ہے اور بوقت ضرورت اسے استعمال کرتا ہے۔ اس طرح وہ مسلسل تغذیہ کی حالت میں رہتا ہے۔

نان خواری اور نان ملت بالخصوص جو زیت کے ہمراہ گوندہ کرپکائی گئی ہو، کے قریب نہ جائیں کیونکہ اس سے انسان بیحد موٹا ہو جاتا ہے۔ دودھ کے ہمراہ تیار کردہ حریرہ سے بھی اجتناب کریں۔ جو گندم کے مقابلہ میں بہتر ہوتا ہے۔ مسور سے جسم دبلا اور باقلی سے موٹا ہوتا ہے۔ سبزیاں دبلا کرتی ہیں کیونکہ قلیل غذا ہوتی ہیں۔ چربی سے جسم دبلا اور گوشت سے موٹا ہوتا ہے۔ لہذا ملطف اور چرپری اشیاء استعمال کریں، اور اربول اور اسہال شکم کی تدبیر کریں، انیسون، دو قو، بطر اسالیون، فاضل، اسارون لیکر شہد میں گوندہ لیں اور بقدر ۵۰-۴۰ گرام پلائیں۔

قدیم اور رقیق شراب سے دبلا پن اور غلیظ و شیریں شراب سے فربہی آتی ہے۔ سرکہ سے بیحد لاغری پیدا ہوتی ہے۔ بھوک کے وقت آدمی چکنی غذا اور سبزیاں لے۔ یہ تیزی سے ہضم ہوتی ہیں اور غذائیت ان میں کم ہوتی ہے۔

حمام میں نظرون کے ذریعہ دلک کرے۔ کچھ خواتین ایسی مشاہدہ میں آئیں جن کی چھاتیاں بڑھ گئیں تھیں۔ چنانچہ جرجیر کے ہمراہ روغن ملح اور بیخ قصب منخول کے ذریعہ دلک کا قصد کیا گیا۔ خواتین کو دبلا کرنا چاہیں تو ادراک ٹمٹ اور فربہ کرنا چاہیں تو قلت طمٹ کی تدبیر کریں۔ (بولس)

فربہی کی ادویات:

کسیلا، تخم ارند، ورک بری، خربق سفید، مغاٹ، تودری، بوزیدان، لعہ، بہمن، جوز، جندم، حب السمہ، فاضل و نائخواہ ہمراہ باقلی، چنا، گندم اور دودھ وغیرہ جیسی مسخن، مغاظ اور منخ ادویات کے ذریعہ ضماور کھیں۔ نیز اس کے اندر ورک وغیرہ جیسی دوائیں شامل کریں جو اپنی خاصیت سے اثر کرتی ہیں۔ (مؤلف)

فربہی کا نسخہ:

حرف یک جزء، خربق یک جزء، آرد چنایک جزء، باقلی یک جزء، نائخواہ یک جزء، کسیلا ۲ جزء، کمونی کرمانی نصف جزء، فاضل نصف جزء، پیس کر گوندہ لیں اور تندور کے اندر رکھ روٹی پکالیں اور خشک کر لیں اس کا ایک جزء اور ایک جزء سمیر (میوہ) لیکر دودھ کے ہمراہ حریرہ بنالیں اور کسی فربہ چوزہ کے شوربا کے ہمراہ روزانہ قبل از طعام چاٹ لیں۔ (سابوز)

فرہی کے لئے:

تودری ۷ گرام، خشکاش سفید ۷ گرام، بورہ یک جزء، جوز ۳، جندم ۳، حب الصنوبر ۳، حب السمہ ۴، سورنجان ساڑھے ۳ گرام، ختم اجوائین خراسانی ساڑھے ۳ گرام، عاقرقرح ساڑھے ۳ گرام، خولجان ساڑھے ۳ گرام، بہمن سفید ساڑھے ۳ گرام، کیسلا ساڑھے ۷ گرام، گندم سفید مملوک، شیر گاؤ، ورق، گندم کو دودھ میں بھگو لیں حتیٰ کہ پھول جائے پھر سایہ میں خشک کر کے بھون لیں اور مذکورہ تمام دواؤں کو اس کے ساتھ یکجا کر لیں اور روزانہ ۵ گرام صبح و شام استعمال کریں اگر اس کے بعد دودھ لے لیں۔

دیگر:

رنگ کو خوبصورت اور جسم کو فرہہ کرتا ہے۔

بادام، بندق، حبہ خضراء، فستق، شہدانہ، حب صنوبر کبار شہد میں گوندہ کر گولیاں بنالیں اور روزانہ بقدر اخروٹ پانچ یادس لیں اور اس کے بعد شراب پی لیں۔ یہ قوت باہ کے لئے بھی عمدہ ہے۔

سل کے مریضوں کے لئے جوارش:

یہ فرہی لاتی ہے حرارت کو تسکین دیتی اور شکم کو بستہ کرتی ہے۔ بادام مقشر، ختم کدو، طباشیر، گلرغ، سنبل، مصطلی، بطور سفوف استعمال کریں۔ (حنین)

کمزور جسمانی ہیئت خراب ہوتی ہے، کیونکہ اعضاء رکیسہ سرد ہوتے ہیں اس لئے حرارت و برودت جلد قبول کر لیتے ہیں اور ان کی طاقتیں بہت جلد تحلیل ہونے لگتی ہیں۔ نہایت موٹاپا بھی خراب ہوتا ہے کیونکہ ایسی صورت میں رگیں تنگ خون و روح کم اور تقض و فضلات زیادہ اور امتلائی کیفیت مسلسل اور تیز نیز حرارت کسی معمولی سبب کے تحت ست ہو جایا کرتی ہے۔ (جالینوس)

جو بدن خشک ہو جاتے ہیں ان کے لئے پانی سب سے زیادہ مفید ہوتا ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ تھوڑا پانی خارجی طور پر عرصہ تک ڈالا جاتا رہے۔

کسی طرح کا بھی استفراغ زیادہ ہو جانے کی صورت میں طاقت کمزور ہو جاتی ہے اور امراض کا سرعت سے حملہ ہوتا ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ جسم کے لاغر ہونے سے کوئی مرض لاحق نہیں ہوتا۔ جن مریضوں کو استفراغ زیادہ ہوا ہے وہ بہولت امراض کا شکار ہوئے بغیر نہ رہ سکے کیونکہ برودت کسی بھی سبب کے تحت تیزی سے ایسے مریضوں کو پہونچتی ہے۔ تکلیف تمام خارجی

اسباب سے لاحق ہوتی ہے۔ بے خوابی، غم و فکر اور تنہ کی وجہ سے اس میں اور زیادہ شدت پیدا ہو جاتی ہے جو لوگ موٹے ہوتے ہیں غیظ غضب سے انہیں اور زیادہ سرعت سے یہ کیفیت لاحق ہوتی ہے۔ جسے دبلا کرنا چاہتے ہوں انہیں سخت ریاضت کراہیں۔ قبل از طعام شراب دیں، سالن اور غذائیں چکنی چیزیں رکھیں تاکہ تھوڑی مقدار سے آدمی سیر ہو جائے۔ (جالینوس)

اسی طرح زفت اور راتیخ سے گرمی پہونچانے پر عضو گرم اور سوج جاتا ہے۔ گرمی اعتدال کے ساتھ پیدا ہوتی ہے۔ میں نے عضو پر اس کا طلاء کر کے تھوڑی دیر کے لئے چھوڑ دیا۔ حتیٰ کہ منجمد ہو گئی، پھر کھینچ کر دفعۃً ہٹا دیا۔ (جالینوس)

طلاء زفتی کا استعمال اسی طرح ہوتا ہے۔ چمڑے کا ایک ٹکڑا لیکر آگ کے قریب کریں حتیٰ کہ تھوڑا پگھل جائے۔ پھر عضو پر چپکا دیں، منجمد ہو جائے تو کھینچ لیں۔ (مؤلف)

فرہی کا نسخہ :

پہلے دن ۲۰۰ گرام شیر خنض پینے کے تین گھنٹہ بعد دوبارہ ۲۰۰ گرام پیئیں۔ پھر ہضم ہونے اور ڈکاریں دور ہو جانے کے وقت تک کچھ نہ لیں۔ اس کے بعد صرف کزمازج مرغ یا بکری کے بچہ کے گوشت کے ہمراہ دیں۔ اور رقیق صاف نبید پی لیں۔ اور خوشبو جات سونگھیں۔ ڈکاروں کے دور ہو جانے کے حمام کریں پھر ایک دن غذا لیں اور ہر ہفتہ کوئی چکنا حقنہ لیں۔ (جور جس)

شیر خنض سے مراد چھانچ نہیں بلکہ خود وہ دودھ ہے جس میں ڈبے وقت جھاگ آ جاتا ہے۔ اسے گرم گرم استعمال کریں کیونکہ چکنائی نہ ہونے کی وجہ سے اس میں ہیجہ غذائیت ہوتی ہے کم فضلہ ہوتا ہے اور معدہ کے لئے زیادہ ہلکا اور دیر تک باقی رہتا ہے۔ (مؤلف)

طب قدیم میں جو پرانی قرابادین ہے اُس میں حسب ذیل بیانات نظر آئے ہیں۔ اجوائن خراسانی سفید، خربق سفید، تودری، لعبہ، خشخاش، پنخ کاج اور تمام مندر ادویات سے فرہی آتی ہے، چاول کی اس میں تعریف کی گئی ہے۔ (مؤلف)

ارادی یا غیر ارادی طور پر کم خوراک سے سادہ لاغری آتی ہے۔ (جالینوس)

صحیح کہا ہے کیونکہ جسم کے اندر رطوبت غذا کے ذریعہ پیدا ہوتی ہے۔ (مؤلف)

اسہال سے جسم کے اندر غذا کا پھیلنا رک جاتا ہے۔ اس لئے موٹے انسان کو دبلا کرنے میں اس سے زیادہ موثر کوئی اور چیز نہیں ہے۔ اسی طرح برعکس حالت کے لئے برعکس صورت اختیار کریں۔ (جالینوس)

دوران کلام یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ غذا کو منتشر کرنے والی مدد بول ادویات ہوتی ہے ہیں بشرطیکہ غذا لینے کے کچھ دیر بعد یا غذا کے ہمراہ لی جائیں۔ (مؤلف)

دبلے انسانوں کو بخار ہو جائے تو اتار کا ستود وغیرہ دیں تاکہ اشتہا واپس آئے۔ انہیں کمبل اوڑھا کر گرم نہ رکھیں بلکہ جو چیز اوڑھا لیں وہ نرم اور چکنی ہو۔ مرطوب ہوا میں رکھیں۔ یہ ان کے لئے موزوں ہے۔ معتدل آہن کرائیں اور نکلیں تو فوراً سکون پہونچائیں۔ کسی نرم بستر پر لٹائیں حتیٰ کہ حرارت میں سکون ہو جائے۔ اس کے بعد کھائیں۔ دن میں کئی بار تھوڑا تھوڑا کھائیں۔ ہوائے سرد، عرق گلاب عرق صندل کے طلاء اور صندلی قیصوں کے ذریعہ پوشیدہ طور پر تحلیل ہوتی ہے، اس سے بچائیں بالخصوص جبکہ ایسی حالت میں آجائیں جس میں ان پر غشی طاری ہو جائے۔ گھر میں گلاب، چوکا اور آس بچھا دیں۔ الغرض وہ تمام چیزیں رکھیں جو خوشبو کے ساتھ قبض پیدا کرتی ہوں، فکر و غم اور غیظ و غضب سے دور رکھیں۔ برف کا پانی پینا بیکہ مفید ہے بشرطیکہ تھوڑی شراب کے ساتھ ملا ہوا ہو۔ طاقت آجائے تو تدبیر کے اندر رفتہ رفتہ طاقت کے مطابق شدت پیدا کریں۔ ان کے لئے جن کے اخلاط لطیف ہوں اور بسرعت تحلیل ہو رہے ہوں قابض اشیاء استعمال کریں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں آپ روحانی تحلیل والے کہتے ہیں۔ (حنین)

عرصہ دراز سے بھوکے یا سفر کی حالت میں رہنے سے جس کا جسم کمزور ہو گیا ہو اسے شروع میں سخت غذائیں دے سکتے ہیں کیونکہ ان کے اصلی اعضاء اور قوی بحال ہوتے ہیں، اپنی طبعی حالت سے وہ زیادہ دور نہیں ہوتے۔ صرف چربی اور گوشت کم ہو جاتا ہے۔ مگر جن پر نقاہت طاری ہو جاتی ہے تو چونکہ ان کے قوی کمزور ہو جاتے ہیں اس لئے وہ سخت غذاؤں کو ہضم نہیں کر پاتے۔ (حنین)

جسم پر جو لوگ پانی انڈیلنے کے عادی نہیں ہوتے وہ تیزی سے خشک ہو جاتے ہیں، بالخصوص جبکہ خشک اور گرم ہوا چلتی ہے۔ جسے کثرت سے پسینہ آتا ہے۔ اس کا جسم خشک ہو جاتا ہے معتدل قئے کرنے سے جسم مرطوب اور بکثرت قئے کرنے سے کمزور ہو جاتا ہے کیونکہ معتدل قئے کرنے سے جسم مرطوب اور بکثرت قئے کرنے سے کمزور ہو جاتا ہے کیونکہ معتدل قئے سے معدہ صاف اور ہضم عمدہ ہو جاتا ہے۔ دیر تک سونے سے جسم نحیف ہو جاتا ہے کیونکہ اس سے طاقت جاتی رہتی ہے۔ معتدل خواب سے طاقت اور شادابی پیدا ہوتی ہے۔ کھانے کے بعد گفتگو کرنے سے بیکہ کمزوری لاحق ہوتی ہے۔ یہ مضر ہے۔ اس سے غذا فاسد ہو جاتی ہے۔ دن میں ایک بار کھانے سے آدمی لاغر ہوتا ہے۔ شکم بست ہو جاتا ہے اور صفراء کی تحریک ہونے لگتی ہے۔ دوبار کھانا اس کے برعکس نتیجہ پیش کرتا ہے۔

نسخہ:

یہ فرہبی لاتا ہے اور رنگ کو خوبصورت بناتا ہے۔
آرد مکوک ۷۰ گرام، غزروت ۶۸ گرام، سب کو گھی گاؤ میں اچھی طرح لت کر کے روٹی پکائیں
اور صبح و شام کھائیں۔ (روفس)

حیرت انگیز نسخہ:

حرف سفید، آرد نخود، آرد مسور، آرد باقلی، نانخواہ ہم وزن۔ کیلادو جزء، کمون کرمانی یک جزء،
فلفل یک جزء سب کو چھان گوندہ کر چپاتیاں بنالیں اور تندور کی اینٹ پر رکھ کر پکالیں۔ اسے ۳۵
گرام، خشک روٹی ۷۰ گرام لیکر دودھ کے ہمراہ حریرہ بنالیں اور روٹی کے بغیر اسے پیس کر کسی یخنی میں
ڈالیں اور قبل از طعام چاٹ لیا کریں۔ (قربادین کبیر)
مذکورہ قربادین کی اس فصل کی تفسیر میں جس کے شروع میں ”نصب البدن المفطرط“ کا بیان ہے
آیا ہے۔

”شادابی میں جسم کا حد سے آگے بڑھ جانا تو کوئی رگ کاٹ دے گا جس سے خون بہے گا یا آدمی
اچانک مر جائے گا کیونکہ حرارت عزیز یہ گھٹ جائے گی اس کے لئے کوئی حد نہیں ہے۔ ہوتا یہ ہے کہ
تنفس تنگی آتی ہے پھر اختلاج قلب شروع ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت میں فوراً فصد کھول دیں۔ اس کے
بعد غذا کم کر دیں۔ ورنہ اچانک موت کا اندیشہ رہتا ہے۔ کسی آدمی کا جسم بچہ شاداب ہو گیا ہو پھر
حالت یہ ہو جائے کہ خون کی قے ہونے لگے، یا خون تھوکنے لگے یا خون کا کوئی بھی استفراغ ہونے
لگے، اور اس کے بعد اسی حالت میں جسم خشک ہو جائے جس سے مریض کو فائدہ پہنچے تو اس کا
مطلب یہ ہے کہ عروقی امتلاء حد سے زیادہ بڑھ گیا ہے۔ (مؤلف)

شیریں چیزوں کے کھانے سے جگر فرہ ہو کر بڑھ جاتا ہے۔ (جالینوس)
لہذا جن حضرات کو فرہ بنانا ہوا انہیں میٹھی چیزیں کھلائیں سبوں پر نگاہ رکھیں۔ (مؤلف)
باقلی سے فرہبی آتی ہے۔ کھانے سے جسم کا گوشت زیادہ بڑھتا ہے۔ (ابن ماسویہ)
بطخ کے گوشت سے فرہبی کثرت سے ہوتی ہے۔ (دیا سقوریدوس و ابن ماسویہ)
آرد نخود، آرد باقلی اور آرد گندم ملا کر دودھ کے ہمراہ حریرہ بنالیں یہ فرہبی لائے گا۔ جو زکندم
اور ملا کر دودھ کے ہمراہ حریرہ بنالیں یہ فرہبی لائے گا۔ جو گندم اور کیلادو دونوں سے فرہبی آتی ہے (جوز)
بادام شیریں اور بندق دونوں سے فرہبی آتی ہے۔ (سندھشار)

لک فرہ لوگوں کو بہت لاغر کرتی ہے۔ (بولس)

میرے خیال میں یہ چیز وہی ہے جسے دیا سقوریدوس نے قیمر کے نام سے موسوم کیا ہے۔ (مؤلف)

لک کے ۳ گرام استعمال سے آدمی لاغر ہو جائے گا۔ (بولس)

قح فرہ بھی لاتا ہے، اس باب میں یہ مؤثر ہے۔ (خوز)

مغاث کی خاصیت یہ ہے کہ اس سے فرہ بھی آتی ہے۔ (بدیغورس)

میرے خیال میں نام غلط ہے، مراد بعینہ ہے بلکہ اس میں مجھے کوئی شک بھی نہیں ہے۔ (مؤلف)

ایک بار کھانے سے لاغری اور شکم میں خشکی پیدا ہوتی ہے۔ صبح و شام کھانے سے برعکس حالت

ہوتی ہے۔ گرم پانی پینے سے آدمی دبلا اور سرد پانی سے موٹا ہوتا ہے۔ دھوپ اور پسینہ سے دبلا اور

برعکس حالت میں برعکس صورت ہوتی ہے۔ حمام کم کرنے اور روغن کم استعمال کرنے سے جسم خشک

ہوتا ہے۔ (روفس)

کتاب التذییر کے اندر جالینوس نے غذائی معاملہ کو اہمیت دی ہے۔ حتیٰ کہ اس کا یہ قول ہے کہ

لاغر ہو جانا غذائیت کے فقدان کا نتیجہ ہوتا ہے۔ جسم کو بیحد مرطوب رکھنے کے لئے غذا سے بڑھ کر

کوئی اور چیز ہرگز نہیں ہے۔ لاغری کی تدبیر کے لئے اس نے تین چیزیں مرتب کی ہیں۔

۱۔ غذا ۲۔ حمام ۳۔ نیند

اس نے کہا ہے کہ جس آدمی کو فرہ کرنا چاہیں اسے غذا دیتے وقت حمام میں داخل نہ کریں۔ غذا

کے ہضم ہونے اور معدہ سے اترنے کا انتظار کریں اس کے بعد حمام کرائیں، کیونکہ حمام ایسے وقت

میں موزوں نہیں ہوتا، جبکہ غذا ہضم نہ ہوئی ہو اور نہ ہی اس وقت موزوں ہے جب کہ غذا کو ہضم

ہوئے دیر ہو چکی ہو۔ ایسے وقت میں جسم فرہ نہیں بلکہ دبلا ہوگا۔ وقت اول سے مراد یہ ہے کہ غذا

لیتے وقت آدمی کو حمام میں داخل کریں۔ اس سے کچے اخلاط کھنچ کر آئیں گے۔ (مؤلف)

جسم سے چپکنے کے متعلق سے ان غذاؤں کا کوئی فائدہ نہیں ہے لہذا سب سے عمدہ وقت وہ متوسط

وقت ہوتا ہے جس کا ہم نے تذکرہ کیا ہے۔ (مؤلف)

جسم کو لاغر بنانے کے اصول:

۱۔ غذا کو کر دینا۔ ۲۔ زیادہ تکان پیدا کرنا۔ ۳۔ اسہال، بول اور فصد کے ذریعہ مسلسل استفرغ کرنا۔

جسم پھیلا ہوا، چکنا اور سرخ دیکھیں تو یہ اس کے شاداب ہونے کی علامت ہے۔ تشنج زدہ، سخت

اور زرد دیکھیں تو یہ دبے پن کی علامت ہوگی۔ (جالینوس)

چکنا پن اور سرخی تدبیر سے پہلے تو واضح رہے کہ تدبیر کا کوئی اثر نہ ہوگا۔ برعکس حالت میں برعکس صورت ہوگی۔ (مؤلف)

جس کا جسم سخت ہو گیا ہو تو اسے ایک ایسی جگہ منتقل کر دیں جس کی ہوا سرد اور مرطوب ہو۔ مگر جس کے جسم کے اندر شدت کی شادابی ہو اس کے لئے برعکس تدبیر اختیار کریں۔ (جالینوس)

جسم کو دبلا کرنے کے لئے آدمی کو دھوپ میں دیر تک رکھیں، دن میں ایک بار کھانا دیں، کھر درے رومالوں سے دلك کریں۔ کثرت سے پسینہ، پیشاب اور دست لانے کی تدبیر کریں۔ (مؤلف)

فرہی لانے کے لئے حیرت انگیز نسخہ:

آنزروت ۵، حرف سفید ۱۰، کیلا ۳، زیرہ ۳، نانخواہ ۵، تخم اجوائن ۵، جوز جندم ۵، زرنباد ۳، حسب السمنہ ۱۰، بوزیدان ۱۰، بہمن ۱۰، سورنجان ۵، حرف ۵، ترنجبین ۵، بادام مقشر ۵۰، سکر ۵۰۔

مذکورہ دواؤں میں سے ۵ گرام طلیح شیر کے ہمراہ صبح و شام لیں اور آرد چاول، باقلی، نخود اور میدہ کا دودھ بادام اور سکر کے ہمراہ حریرہ بنا کر استعمال کریں۔ (مؤلف)

فرہی کے لئے:

خبث الحدید ۱۴۹ گرام، شونیز کم از کم ۲۴ گرام، سداب، کرفس، کسی عصارہ کے اندر اس پر ۲۴۰۰ گرام بکری کا دہی انڈیلیں اور شب و روز چھوڑ دیں۔ پھر ۴۰۰ گرام صاف کر کے صبح کو بطور مشروب استعمال کریں۔ بھوک لگے تو جو غذا پسند ہو لیں اور اس کے بعد پیاس لگنے پر دودھ پانی ملا ہوا پیئیں۔ ہر تیسرے دن تبدیل کریں، اور دوبارہ استعمال کریں۔ اس طرح تین یا دو ہفتہ استعمال میں رکھیں۔ سرکہ اور نمکین سبزیاں ترک کر دیں، بعد میں نبیذ لیں۔ فرہی کے لئے عمدہ تدبیر ہے۔

فرہی کے لئے عمدہ نسخہ:

حرف سفید دودھ میں جوش دیکر تین یا سات دن بطور مشروب استعمال کریں۔ ایک خاتون میرے پاس آئی۔ اس نے رائی جیسی کوئی شے گندم کے ساتھ ابال کر ایک مرغی کو کھلایا وہ فرہ نہیں بلکہ دبلی ہو گئی۔ آنکھوں میں یرقان کا اثر ہو گیا، اس مرغی کو کھانے کے بعد حرارت اور بیہوشی کا شدید حملہ ہو گیا۔ میں نے اس کا علاج لعاب اسپغول، آب خیار مقشر وغیرہ سے کیا چنانچہ وہ صحت یاب ہو گئی۔ (طبری)

فرہی کے لئے:

نخود، باقلی، جو، چاول کا آٹا، ہم وزن۔ مسور مقشر نصف، خشکاش سفید نصف، ماش مقشر نصف، تل مقشر پونہ، کھک ۲، بادام مقشر نصف، سکر ۲، دودھ کے ہمراہ حریرہ بنالیں، اس میں گندم نصف کچل کر شیر بھیڑ کے ہمراہ روزانہ صبح کو استعمال کرتے ہیں۔

فرہی کا عمدہ نسخہ:

تازہ دودھ ۲۰۰ گرام، پانی ۲۰۰ گرام آہستہ ابالیں حتیٰ کہ پانی جل جائے پھر اس میں فایز ۳۴ گرام، گائے گاگھی ۳۴ گرام اور روغن حل شامل کر کے دو گھنٹہ ابالیں اور نہار منہ لیں۔

فرہی کا عمدہ نسخہ:

منقی میں اس کا چار گنا پانی ڈال کر جوش دیں حتیٰ کہ نصف باقی رہے، پھر اسے صاف کر کے منقی بقدر ۳۴.۲۴ گرام میں ۴۰۰ گرام حبث الحدید اور نانخواہ، قرص اور صقر ۲۴، ۲۴ گرام شامل کر کے چھوڑ دیں حتیٰ کہ دو دن ابال کھاتا رہے اب اسے ۴۰۰ گرام صبح و شام نہار منہ اور شام کو استعمال کریں اور ہر تین گھنٹوں کے بعد لیکر کراٹ کی چٹنی کے ہمراہ روٹیاں کھائیں اور اس پر نبیز ۴۰۰ گرام پیئیں۔ سات گھنٹے گزر جائیں تو فربہ گوشت کھائیں اور اس پر نبیز صلب ۱۲۰۰ گرام پیئیں۔ یہ شکم، صفار اور بواسیر کے لئے عمدہ ہے۔

فرہی اور صفار کے لئے حیرت انگیز نسخہ:

حبث الحدید پینے کے بعد دن میں ہر گھنٹہ کے بعد گھی اور چٹنی کے ہمراہ چپاتی لیں یا نبیز صلب پیئیں۔ چھٹے گھنٹہ سر پر تیل رکھیں اور ایک دن پکایا ہوا اور ایک دن بھنا ہوا گوشت کھائیں اور اس پر ایسی نبیز لیں جو توازن کے ساتھ مدہوشی لائے۔ اس سے آدمی بیحد فربہ ہوگا اور رنگ خوبصورت ہو جائے گا۔

فرہی، رنگ کو سرخ بنانے، اور ازالہ صفار و بواسیر کیلئے مذکورہ نسخہ:

ایک کلو پانچ سودس گرام میتھی دانہ کو تین بار دھوئیں اور اس کے ساتھ شراب ۲۴ گرام شامل کر کے اوپر سے ۱۶۰۰ گرام پانی ڈالیں، اور اسے تندور میں ایک شب رکھیں، پھر صاف کر کے ۴۰۰ گرام لیں اور اس میں روغن کنجد تازہ ۱۰۸ گرام اور نبیز ۳۴ گرام داخل کر کے ایک ہفتہ تک استعمال

کریں۔ (ابن ماسویہ)

فرہی کے لئے:

اجوائن خراسانی کو پانی میں شب و روز بھگو لینے کے بعد اسے پانی سے دھو کر خشک کر لیں اور ہلکے طور پر گھی کے ساتھ لت کر کے پیسے جانے کے حد تک خشک کریں۔ پھر اس میں اس کا چار گنا مغز بادام مقشر اور اتنا ہی مغز اخروٹ اور بادام کے ہم وزن سکر شامل کریں۔ بوقف خواب ساڑھے ۷ اگرام لیں۔

دیگر نسخہ:

زیرہ، نانخواہ، حرف ہم وزن، فلفل پونہ، آرد نخود، آرد مسور، آرد باقلی، آرد گندم ہم وزن، دواؤں کی طرح چپاتی بنا کر خشک کریں اور دودھ کے ہمراہ یا بخنی کے ساتھ صبح کو ایک ہفتہ تک لیتے رہیں، اس کے بعد نصف النہار میں اور شب میں ایک چپاتی بقدر ساڑھے ۷ اگرام لیا کریں۔

دیگر نسخہ:

بادام، بندق مقشر، حبہ خضراء، سمس، خشکاش ہم وزن، کیلا نصف، فانیذ تمام دواؤں کے ہم وزن، صبح کو اور بوقت خواب ۷ اگرام بطور سفوف لیں۔

غلاموں کے ایک تاجر شخص کا تجربہ:

لڑکی کو روزانہ ایک مرغی تازہ بھنی ہوئی میدہ کی روٹی کے ہمراہ ایک مہینہ تک دیں، فرہ ہو جائے گی اور رنگ خوبصورت ہو جائے گا۔ (طب قدیم)

جگر کی حالت خراب ہوئے بغیر آدمی دبلا نہیں ہو سکتا۔ (کتاب الاغذیہ)

مغاث ۴، کتیرا، عود، خربق ۵، زرنباہ، حج ۳، پیس چھان کر اس کا ایک تہائی سمند نیکوب، ایک تہائی بادام مقشر، ایک تہائی سکر سلیمانی سب کو یکجا کر کے روزانہ ۷ اگرام لیں اور بھیڑ کا دودھ ۸۰۰ گرام، آب انگور ۴۰۰ گرام دونوں کو جوش دیکر اس میں دوا ڈالیں، اور اس طرح شامل کریں کہ دوا غالب رہے اور نیکرم میں جسم اس سے بچد فرہ ہو گا۔ رنگ خوبصورت اور سرخ ہو جائے گا۔ (مصنف) ستو کے ہمراہ استعمال کی جانے والی دوا جو نفخ توڑتی اور رنگ کو عمدہ بناتی ہے۔

نسخہ :

کیلا ۷ گرام، کوٹ چھان لیں اور ستو کے ہمراہ روزانہ سات گرام پیس یا ۸۰۰ گرام ایسی نبیذ کے اندر جس میں ترشی نہ ہو ساڑھے ۷ گرام کیلا ڈالیں اور ایک پیالہ صبح کو اور ایک پیالہ شام کو لیں۔ اور بوقت خواب اس کے اندر ستو کے تین مشروبات بھگو کر لیں۔

فرہی کا ہندوستانی نسخہ :

اجوائن خراسانی کو پانی سے اچھی طرح دھولیں اور اچھی طرح کھولائیں، پھر پانی پھینک اجوائن کو سایہ میں خشک کر لیں اور اچھی طرح پیسیں پھر اسے گوندھے ہوئے آٹے کے بیچ میں رکھ کر بند کر دیں اور تندور یا کسی اینٹ کے اوپر رکھیں کہ آنا گدر کھجور کی طرح سرخ ہو جائے پھر اسے نکال کر پیس لیں۔ اور ۹ گرام تل اور روغن کے ساتھ گوندھے ہوئے خشکاش کے ہمراہ شامل کر لیں۔ اور صبح و شام ۷۲ گرام لیں۔

ایضا:

ایک گرگٹ پھاڑ کر اس کے اندر نمک ڈالیں اور خشک کر کے پیس لیں، اور کھانے میں شامل کر کے لیں۔ ایک ہفتہ کے اندر آدمی فرہ ہو جائے گا۔ (نخیشوع)
بلبوس سے گوشت زیادہ بڑھتا ہے۔ ترروٹی سے گوشت میں اضافہ ہوتا ہے۔ ہریہ سے گوشت میں افزائش ہوتی ہے۔ گرم مزاج کمزوروں کے لئے عمدہ ہے۔ اس سے جسم کے اندر رطوبت پیدا ہوتی ہے۔ جسم پر بالائی کے طلاء کرنے سے آدمی کو غزلہ ہو چلتی ہے اور وہ فرہ ہوتا ہے۔ بالائی جسمانی یوست کے لئے مفید ہے۔ (دیا سقوریدوس)

چنا اور باقلی دودھ کے ہمراہ بطور حریرہ بنا کر استعمال کرنے سے فرہی آتی ہے۔ کرسنہ سے گائیں موٹی ہوتی ہیں۔ (ابن ماسویہ)

کرسنہ کو بھون کر اچھی طرح کوٹ کر اور شہد کے ہمراہ مخلوط کر کے بقدر اخروٹ لینا دبلوں کے موافق ہوتا ہے۔

دودھ روزانہ لینے سے انسان کا جسم مرطوب رہتا ہے۔ (دیا سقوریدوس)

فرہی لانا مفاصا کی خاصیت ہے۔ نیم گرم پانی سے غسل کرنے سے آدمی فرہ ہوتا ہے۔

(روفس و بدینغور ۲۰۲)

ظردان سے دبلے انسانوں کے لئے مفید ضما دتیار ہوتا ہے۔ (روفس)

فرہی اور گوشت میں اضافہ کے لئے:

گندم کوفتہ، نخود کوفتہ، باقلی، لوبیا، سمیدہ نمکوب، بادام شیریں۔ (ابن ماسویہ)

نسخہ:

ملوک، آرد سمیدہ، غزروت ۷۰ گرام، سب کو بھیڑ کے گھی میں اچھی طرح لت کریں اور روٹی پکا کر صبح و شام کھائیں۔ فرہ ہوں گے اور رنگ خوبصورت ہو جائے گا۔ قے قبل از طعام فرہی اور بعد از طعام لاغری پیدا کرتی ہے۔ (طیب نامعلوم)

فرہی کے لئے نسخہ:

شہد کے کیڑے سات عدد کو خشک کر کے صاف کر لیں۔ پھر انہیں ستو میں ملا کر دو ہفتہ تک استعمال کریں، روزانہ ایک ہفتہ تک بمقدار ۶۰۰ گرام لیں۔ (طیب نامعلوم)

حمام سے نکلتے ہی کھانا گوشت کے اندر بچھا اضافہ اور اسے طاقت پہنچاتا ہے۔ (ارکانس)

فرہی کے لئے موثر اور عمدہ حریرہ:

کک ۱۴۰ گرام، بادام مقشر ۷۵ گرام، چاول سفید کئی بار دھلا ہوا ۱۴۰ گرام، جو سفید کوفتہ ۱۰۵ گرام، گندم سرخ ۷۵ گرام، تخم خشخاش سفید ۱۰۵ گرام، باقلی خشک ۱۰۵ گرام، مغاس ۳۵ گرام، لوبیا سرخ ۷۵ گرام، نخود مقشر ۷۵ گرام، سکر سفید سلیمانی ۳۵۰ گرام، زیرہ ٹپلی ۷۰ گرام اچھی طرح کوٹ کر تازہ دودھ کے ہمراہ اچھی طرح جوش دیکر حریرہ بنائیں اور ۱۳۶ گرام ہمراہ روغن بادام شیریں لیں اور ہر چیز سے پہلے لیں اس کے بعد اونٹ کے گوشت کی یخنی لیں اور پھر شراب ریحانی جسے پانی کے ذریعہ توڑ دیا گیا ہو لیں۔

جسم پر موسم گرما میں روزانہ اور موسم سرما میں دوبارہ طلاء زفتی کرتے ہیں، اور اس حد تک باقی رکھتے ہیں کہ توازن کے ساتھ سرخی آجائے، اس سے گوشت کے اندر اضافہ ہوتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

حریرہ کا عمدہ نسخہ:

یہ بچہ فرہی لاتا ہے اور سل کے مریضوں کے لئے موزوں ہے۔

نخود خیساندہ اور شیر گاؤ یا شیر بھیڑ شب و روز یک جزء، باقلی مقشر ۲ جزء، مسور مقشر یک جزء، جو

مقشر ۳ جزء، گندم مقشر یک جزء، خشخاش سفید یک جزء، ماش مقشر ۲ جزء، چاول مغسول خیساندہ در آب سیوس سمیند ڈیڑھ جزء، بادام مقشر یک جزء، نان سمیند خشک کردہ ۳ جزء، سکر طبرزد ۲ جزء، تل مقشر نصف جزء، سب کو کچل کر اس میں سے ۲۰ گرام لیں اور شیر بھیڑ گرم میں جوش دے کر صبح کو نوش کریں۔

دیگر نسخہ:

فرہی لاتا ہے اور رنگ عمدہ بناتا ہے۔ آرد سمیند، مکوک، غزروت ۱۰ گرام سب کو یکجا کر کے گھی میں اچھی طرح لت کریں اور گوندہ کر روٹی پکائیں اور تندور میں خشک کریں پھر اسے کوٹ کر ۳۵ گرام آب سرد کے ہمراہ متواتر چند دنوں تک استعمال کریں۔ (ابن ماسویہ)

جسم کی رطوبتوں کے مقامات حسب ذیل ہوتے ہیں:

۱۔ بڑی بڑی رگوں کے اندر جہاں وہ بڑی بڑی رگوں کے اندر موجود رطوبتوں اور خون کے قائم مقام ہوتی ہیں۔

۲۔ چھوٹی چھوٹی رگوں کے اندر، جہاں وہ چھوٹی چھوٹی رگوں کے اندر جو ہر عضو کو سیراب کرتی ہیں موجود رطوبتیں خون کے قائم مقام ہوتی ہیں۔

۳۔ رطوبتیں اعضاء کے اندر پھیلی ہوئی ہوتی ہیں، بالکل ایسے جیسے بھگویا ہوا لون وغیرہ۔

۴۔ کچھ وہ رطوبتیں جن کے ذریعہ اعضاء کے اجزاء ایک دوسرے سے جڑتے ہیں۔

بڑی بڑی شراکین کے اندر محصور رہنے والی رطوبتیں اور خون کم ہو جاتے ہیں تو اس سے چھوٹی چھوٹی شراکین کی رطوبتیں اور خون بھی کم ہو جاتے ہیں، قابض ماکولات و مشروبات سے یہ صورت حال لاحق ہوتی ہے کیونکہ یہ چیزیں کچھ کو چوس لیتی ہیں اور کچھ کو دفع کر دیتی ہیں، حتیٰ کہ وہ معدہ اور بڑی بڑی تہویفوں میں چلی جاتی ہیں اس طرح وہ جسم سے خارج ہو جاتی ہیں۔ یہ رطوبتیں فنا ہو جاتی ہیں تو ان کی مثال وہی ہوتی ہے جو اون کے اندر سے پانی کے فنا ہو جانے کی ہوتی ہے اس کی وجہ سے چربی، گوشت اور دیگر اعضاء بیکہ خشک ہو جاتے ہیں، ان رطوبتوں کے فنا ہو جانے کا انجام یہ ہوتا ہے کہ وہ رطوبت بھی فنا ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے اعضاء ایک دوسرے میں پیوست رہتے ہیں۔ یہی ذبول کی حالت کہلاتی ہے جو لاعلاج ہے۔ دائمی بخار اور قلت غذا اس کا سبب ہوتا ہے۔

ایک شخص کو دیکھا کہ معدہ کے فساد مزاج یا بس میں مبتلا ہے۔ اس کی وجہ سے وہ غذا ہضم نہیں کر پاتا تھا۔ بیکہ دبلا ہو چکا تھا۔ میرا مقصود یہ تھا کہ اس کے جعہم کو معدہ سمیت مرطوب کر دوں۔ چنانچہ

حمام سے بالکل قریب اسے ایک جگہ رکھا۔ میں اسے قریب ہی سے حمام لیجاتا تھا تاکہ زیادہ حرکت کرنے سے اس کے اندر خشکی پیدا نہ ہو سکے۔ اسے آبزں حمام کے معتدل مقام پر دیر تک متوازن پانی کے ذریعہ کراتا تھا۔ ایسے مریض کو حمام کی حرارت نہیں بلکہ پانی کی رطوبت کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ پانی کا گرم ہونا بھی ضروری نہیں ہے کیونکہ کمزور جسم حرارت کو برداشت کرتے ہیں نہ برودت کو طبیعت دونوں سے بھاگتی ہے۔ دونوں افراط کی حد تک ہوں تو جسم کی گہرائی میں داخل ہو جاتے ہیں۔ مگر معتدل حرارت سے سابقہ پڑتا ہے تو جسم پھیلتے ہیں اور جہاں جہاں پانی پڑتا ہے وہاں وہاں سے وہ باہر نکل جاتے ہیں۔ ان مریضوں کے لئے ہمارا مقصود یہ ہوتا ہے کہ مسامات کشادہ ہوں، کھل جائیں اور ڈھیلے پڑ جائیں۔ بچہ معتدل پانی اپنی کیفیت سے اس طرح کا اثر پیدا کرتا ہے۔ بچہ گرم پانی سے جسم سے انقباض پیدا ہوتا ہے چنانچہ وہ سمٹ کر اپنی ذات کے اندر محدود ہو جاتا ہے۔ حمام سے نکلتے ہی مذکورہ مریض کو گدھی کا تازہ تازہ دودھ پلاتا تھا کیونکہ مذکورہ بیماری کے لئے یہ دوا سب سے اچھا ہوتی ہے کیونکہ اس کے اندر لطافت زیادہ ہوتی ہے یا زیادہ رقیق ہوتا ہے اور معدہ کے اندر اس کا پیڑ کم بنتا ہے۔ دودھ کی ضرورت اس لئے ہوتی ہے کہ یہ معدہ سے بہ سرعت نیچے اتر جاتا ہے اور پورے جسم کے اندر سرایت کرتا ہے، اس طرح تیزی سے غذائیں پہنچ جاتی ہے۔ ایسے مریضوں کو صرف دودھ یا دودھ تھوڑے نیم گرم کے ہمراہ دینا ضروری ہے۔ دونوں چیزیں خالص اور عمدہ ہوں۔ اس بات کو کوشش کریں کہ مریض غذا کو ہضم کرے یا محسوس وغیرہ کر کے برابر دیکھ بھال کرتے رہیں۔ جانور سے پکھڑے کو دور رکھیں، اسے معتدل ریاضت کرا دیں۔ چارہ وہ دیں جو زیادہ مرطوب نہ ہو۔ انجیر اور جو اعتدال کے ساتھ دیں۔ فضلہ اس کا زیادہ رطوبت لئے ہوئے اور ریاچ سے بھرپور ہو تو یہ سمجھیں کہ وہ غذا ہضم نہیں کر سکا ہے۔ لہذا اس کی ریاضت اور بڑھادیں اور غذا کم کر دیں۔ فضلہ سخت ہو تو برعکس تدبیر اختیار کریں۔ دودھ پلا دینے کے بعد مریض کو دوسری بار حمام میں داخل کرنے کے وقت تک آرام کرنے دیں۔ ضرورت ہو تو تیسری بار بھی حمام کرائیں۔ دوسری بار حمام کے اندر اس وقت داخل کریں جب یہ اندازہ ہو جائے کہ دودھ ہضم ہو چکا ہے۔ اندازہ مریض کی ڈکار اور شکم کے پھولنے سے ہوگا۔ ہضم ہونے کی مدت پانچ گھنٹے ہے۔ چار گھنٹوں میں غذا استوار ہوتی ہے۔ تیسری بار حمام میں داخل کرنا ہو تو اس مدت میں اضافہ کر دیں۔ جب بھی مریض پانی سے نکلے روغن کے ذریعہ کپڑے پہنے سے پہلے دلك کریں۔ خیال رکھیں کہ مریض گرم پانی کے اندر اس حد تک رہے کہ سوچ جائے اور دلك اس حد تک ہو کہ وہ سرخ ہو جائے۔ اس سے تجاوز نہ کریں ورنہ تحلیل شروع ہو جائے گی۔ معتدل گرمی پہنچائے بغیر مریض کو حمام کرائیں گے تو اس سے تجاوز کرنے پر

مریض کو دہلا اور سخت کر دیں گے۔ الغرض حمام کے بعد مریض کی تدبیریں کریں تاکہ رطوبت محفوظ رہ سکے۔ دودھ پینے میں مزہ آتا ہو تو حرکت کے بعد دوسری بار بھی پلائیں۔ اور مزہ نہ آتا ہو تو ماء الشعیر یا خندروس (مکئی) جو اچھی طرح پکائی گئی ہو استعمال کرائیں۔ اس کے بعد آرام کرنے دیں۔ پھر عشاء میں عمدہ پکائی ہوئی روٹی رضاضی مچھلی کے ہمراہ اور مرغ کے خصبے و بازو دودھ میں سیر کر کے دیں۔ خیال رکھیں کہ غذا ہلکی اور کثیر غذا ہو۔ اس کے اندر لسی ہو ورنہ زیادہ فضلات۔ بخدا طاقتور لیسدار غذا زیادہ غذائیت کی حامل ہوتی ہے مگر جسم کو تو ضرورت یہ ہوتی ہے کہ غذا کے اندر حالہ کرے تاکہ اُسے غذائیت نصیب ہو اسلئے کمزور جسموں کو ضرورت یہ ہوتی ہے کہ وہ غذائیں جن پر انہیں دسترس حاصل ہو۔ لہذا مذکورہ نوعیت کے جسم کے لئے گاڑھی غذا گو کثیر غذائیت ہو موزوں نہیں ہوتی۔ البتہ طاقتور جسموں کے لئے گاڑھی غذا موزوں ہو کر تی ہے۔ نہایت رفیق غذاؤں سے کوئی خاص غذا نہیں حاصل ہوتی۔ لہذا اس کا انتخاب ان جسموں کے لئے کریں جو مذکورہ دونوں اقسام کے درمیان متوسط ہوں۔

میں یہ بھی کہتا ہوں کہ جنہیں بھی جسم کے اندر ابھار اور تحریک کی ضرورت ہوتی ہے انہیں شراب کے علاوہ اور کچھ نہیں لینا چاہئے۔ شراب بھی سفید ہو، پانی کم اٹھاتی ہو اور قبضیت رکھتی ہو کیونکہ اس طرح کی شراب کمزور ہونے میں پانی سے مشابہ ہوتی ہے اور بہر حال اس حد تک طاقتور نہیں ہوتی ہے کہ خشکی پیدا کر دے۔ لہذا مذکورہ قسم کے مریضوں کے حق میں سب سے زیادہ مفید ہوتی ہے۔ پانی کے اندر حسب ضرورت مریض کی مالش کریں، مالش دوا پانی اور شراب کے اثر کی حد تک ہو۔ شراب اس حد تک لی جائے کہ معدہ کے اندر تیرے نہیں نہ اس کے اندر قراقر پیدا ہو غذا اس حد تک ہو کہ معدہ پر بوجھ نہ بنے، نہ پھیلے نہ پھولے۔ اگر مذکورہ عوارض میں کوئی عارضہ لاحق ہو جائے تو دوسرے دن غذا کم کر دیں۔ پہلے دن غذا ٹھیک طور پر ہضم ہو جائے تو دوسرے دن تھوڑا اضافہ کر دیں اور کمزوروں کی تدبیر کے مطابق چہل قدمی اور سواری کی تدبیر اختیار کریں۔ کمزوروں اور زیر بحث مریضوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ کمزوروں کے جسم کی حالت زیر بحث مریضوں کے معدہ جیسی ہوتی ہے۔ ان پر زیادہ تربوست، مزمن امراض کے اندر اس وقت پیدا ہوتی ہے جب اعضاء کی رطوبتیں تحلیل ہونے کے قریب ہوتی ہیں۔ یہ رطوبتیں گوجملہ طور پر فنا ہو جاتی ہیں مگر ہم مذکورہ تدبیر سے انہیں واپس لا سکتے ہیں۔ مگر جو رطوبت اجزاء عضو کو ایک دوسرے کے ساتھ مربوط کرتی ہے اسے واپس لانے کی کوئی راہ نہیں ہوتی۔ جسم میں اضافہ ہونے لگے تو تدبیر کے اندر اضافہ کریں، مالش سواری اور غذا کی کمی میں اضافہ کریں۔ غذا کی کیفیت ایسی رکھیں جو غلظت اور

گاڑھے پن کی جانب مائل ہو۔ مریض صحت کے قریب ہو جائیں تو جو کادلیہ اور دودھ بند کر دیں اور انہیں پسندیدہ طاقتور اور مغذی گوشت کی غذائیں دیں ان غذاؤں تک بتدریج آئیں۔ عشاء کے وقت جو غذا دیں وہ طاقتور ہو۔ واضح رہے کہ یہ تدبیر اس مریض کے لئے ہے جو سوء مزاج یا بس معدہ کی وجہ سے لاغر ہو چکا ہو۔ نیز سل اور نقاہت کے مریضوں کے لئے بھی یہی تدبیر ہے۔ باقی تندرستوں کو فرہ کرنا چاہیں تو انہیں حمام میں داخل کریں، تدریج کریں، طاقتور غذائیں دیں۔ انہیں دودھ اور جو کے دلیہ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ موزوں ریاضت کرائیں۔ اسی طرح شراب دیں، موزوں مالش اور دلک کریں کیونکہ نقاہت کے مریض اور وہ مریض جو ضعف معدہ کے ساتھ ہی لاغر ہو گئے ہوں زیادہ غذا کے محتاج ہوتے ہیں مگر ہضم کی ضرورت نہیں رکھتے۔ زیادہ تو کچا متوسط بھی ہو تو غذا کئی بار تھوڑی تھوڑی دیں، حتیٰ کہ دوبار میں بھی غذا قبول کر لیتے ہوں تو بھی انہیں تھوڑی تھوڑی کئی بار دیں۔ پہلی غذا کی مقدار اس حد تک ہو کہ دوسری غذا سے پہلے اچھی طرح ہضم ہو جائے۔ پہلی غذا طاقتور ہوگی تو اس کیفیت کا پیدا ہونا ممکن نہ ہوگا۔ لہذا پہلی غذا کو سریع الاستحالیہ اور سریع الخروج ہونا چاہئے تاکہ دوسری غذا پہنچے تو معدہ فارغ ہو۔ دوسری غذا کو زیادہ طاقتور ہونا چاہئے کیونکہ مریض اس کے بعد آرام کرے گا اور دیر تک سوئے گا۔ یہی وجہ ہے کہ ریاضت کرنے والے حضرات ایسا ہی کرتے ہیں۔ کیونکہ تجربہ سے اس طریقہ کا موثر ہونا انہیں معلوم ہوتا ہے۔ تحریک پیدا کرنے والوں کے لئے بھی مضر نہیں ہے کہ طریقہ وہی اختیار کریں جو ریاضت والے اختیار کرتے ہیں۔ ریاضت کرنے والے عشاء کے بعد اس وقت تک کوئی چیز نہیں پیتے جب تک کھانا ہضم نہیں ہو جاتا۔ پیاس ہو تو بقدر کفایت پلائیں کیونکہ ماکول و مشروب کے ہمراہ پانی زیادہ ہو جانے کی صورت میں معدہ غذا پر گرفت نہ رکھ سکے گا۔ کھانا ہضم ہو جائے تو اچھی طرح سیراب ہونے کی اجازت دیں۔ ایسی صورت میں غذا اپنے اترے گی اور تیزی سے غذائیت حاصل ہوگی۔ دوسرے دن اور زیادہ اشتہا پیدا ہوگی۔ صبح کو مریض باہر نکل کر تھوڑی چہل قدمی کریں۔ جسم پر معتدل مالش کرائیں۔ معتدل مالش یہ ہے کہ جسم گرم ہو جائے تو مالش روک دیں۔ اس کے بعد سواری کرائیں۔ سواری سے اترنے کے بعد دوبارہ مالش کرائیں۔ نصف النہار سے پہلے حمام میں داخل ہوں، اور ضروری ہو تو نصف النہار ہی میں داخل ہوں، دوسرے دن معمول کے مطابق پانی پینے دیں کوشش کریں کہ سوتے رہیں کیونکہ کم سونے سے سخت خشکی پیدا ہوگی۔ غذاؤں میں ان کے معمول کا خیال رکھیں۔ ایسی غذائیں نہ دیں جنہیں وہ پسند نہ کرتے ہوں، واضح رہے کہ جن مریضوں کو معدہ کی ذبولی بوسست لاحق ہوتی ہے۔ وہ صحیحاً ہر گز نہیں ہوتے ان کے معدہ تمام عمر بوڑھوں کے معدوں کی طرح رہتے ہیں، وہ ہمیشہ

کمزور رہتے ہیں۔ قلب میں جن کی یہ حالت ہوتی ہے وہ تیزی سے لاغر ہوتے ہیں اس کے بعد جگر سے پیدا شدہ ذبول کی حالت ہوتی ہے۔ جو ذبول دیگر تمام اعضا سے شروع ہوتی ہے اس میں طول مدت اس قدر ہوتی ہے جس قدر ان اعضاء میں نقص پیدا ہوتا ہے۔ جرم قلب جن کا تھوڑا خشک ہو جاتا ہے وہ تیزی سے بوڑھا ہوتا ہے۔ البتہ وہ اس شخص سے زیادہ زندہ رہتا ہے جس کا قلب خشکی کی وجہ سے مجروح ہو جاتا ہے۔ اس کی تدبیر اسی تدبیر کے مطابق ہے جس کا تذکرہ ہم کر چکے ہیں جس کے مطابق ظاہر و باطن دنوں کی تدبیر ہوا کرتی ہے۔ واضح رہے کہ پوست کے ہمراہ بروقت مزمن ہو جائے تو علاج کے باب میں معتدل گرمی پہونچانا پیش نظر رکھنا لازم ہے کیونکہ جن لوگوں میں چھوٹی چھوٹی نالیوں کی تجویفوں کی رطوبتیں کم ہو گئی ہیں انہیں دو دن معتدل گرمی تدبیر کو مد نظر رکھتے ہوئے پہونچانے پر تیسرے دن زیادہ گاڑھی اور چوتھے اور پانچویں دن موزوں ترغذادی جاسکے گی۔

مزاج حار یا بس جسم کو دبلے پن کی جانب مائل کر دیتا ہے۔ تیز ریاضت، تدبیر لطیف، ملطف ادویات، ہموم و انکار، بے خوابی، یہ ساری باتیں مزاج کو شدید تر گرم اور خشک کر دیتی ہیں چنانچہ اس کی وجہ سے آدمی دبلا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح تیز دوڑ لگانے سے بھی گوشت بری طرح کم ہو جاتا ہے لہذا جس آدمی کے گوشت کو بڑھانا ہو اسے شراب غلیظ پلائیں اور غذا ایسی دیں جس سے غلیظ خون بنتا ہو ریاضت ایسی کرائیں جس میں حرکت کم کرنی پڑے۔ اعتدال کے ساتھ دلک کریں۔ الغرض اس کے ساتھ آدمی کو دبلانا کرنے کے باب میں ہم نے جو کچھ بیان کیا ہے اس کے مطابق وہی عمل کریں جو دبلانا کرنے کے لئے آپ اختیار کرتے ہیں۔ طلاء زفتی ہر تین یا چار دن کے بعد ایک بار کرنا مفید ہے۔ یہ دوا گوشت کو بڑھانے کے لئے مفید ہے۔ اسی طرح یہ بیماری کسی ایک عضو میں عارض ہو تو اسی دور کا طلاء کریں یہ طریقہ سید مؤثر ہے، کیونکہ اس طریقہ سے بہ کثرت خون جذب ہو جانے کے باعث گرمی اور رطوبت پیدا ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کا مسلسل استعمال موٹے جسموں کے لئے مناسب ہے نہ ہی جس جگہ اس کا استعمال مناسب ہے اس جگہ اس کا استعمال کثرت سے بار بار کرنا ہی مناسب ہے۔ بس موسم سرما میں دو بار اور موسم گرما ایک بار اس سے ہر علاج میں مدد ملے گی۔

پیدا ہونے والے بچہ کا کوئی عضو دبلا ہو تو غلاموں کی تجارت کرنے والے اس کا علاج مذکورہ دوا سے کرتے ہیں ساتھ ہی وہ ایک سیدھی چکنی روغن سے لت پت چھڑی کے ذریعہ ہلکی سی چوٹیں بھی پہونچاتے ہیں۔ چوٹ پہونچانے کی ایک معتدل مقدار بھی ہوتی ہے، اور اسی اعتدال پر علاج کا سارا انحصار ہوتا ہے۔ مقدار یہ ہے کہ جسم سوچ جائے، ایک قول کے مطابق پچک جائے۔ یہی وجہ ہے کہ جس عضو کا گوشت بڑھانا چاہیں۔ اس کا دلک کرنا، اس پر گرم پانی انڈیلنا یا ہلکی چوٹ پہونچانا حتیٰ

کہ پھول جائے ضروری ہوتا ہے عضو پھولنا شروع ہو جائے تو قبل اس کے کہ تحلیل ہونے لگے فوراً رک جائیں کیونکہ گرمی پہونچانے والی تمام چیزیں اگر عرصہ تک استعمال کی جاتی ہیں تو جو کچھ جذب ہو کر آتا ہے وہ تحلیل ہونے لگتا ہے۔

غلاموں کے ایک تاجر کے یہاں ایک ایسا لڑکا آیا جس کے کولہوں پر گوشت نہ تھا۔ مگر تھوڑے ہی عرصہ میں وہ بڑھ گیا، وہ اس طرح کہ اس نے اس پر ایک دن اعتدال کے ساتھ چوٹ پہونچائی اور ایک دن ناغہ کیا اور اعتدال کے ساتھ اس پر طلاء زفتی استعمال کیا۔

باقی جس شخص کا پورا جسم کمزور اور دبلا ہو جاتا ہے اسے بعد از طعام حمام مفید ہوتا ہے۔ واضح رہے کہ بعد از طعام کرنے سے جگر کے اندر سدہ بنے بغیر نہیں رہتا۔ بالخصوص جبکہ غذا اس کے موافق ہوتی ہے کیونکہ غلیظ خون پیدا کرنے والی غذائیں مذکورہ طریقہ کے خلاف استعمال کی جاتی ہیں تو بھی سدہ پیدا کر دیتی ہیں، لہذا اس طرح پر یعنی بعد از طعام حمام میں داخل ہونے سے پرہیز کریں۔ اس تدبیر سے مسلسل استعمال کرنے کے بعد کبھی گردہ کے اندر پتھری بھی بن جاتی ہے۔ سبب جو کبھی کو پیش نہیں آتا وہ انسانوں کا مختلف ہونا ہے۔ چنانچہ کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کے گردے چپکے ہوئے اور تنگ نالیوں کے ہوتے ہیں، اسی طرح ان کے جگر کی نالیں کا حال بھی ہوتا ہے۔ کچھ لوگ اس کے برعکس ہوتے ہیں۔ پھر ان کی کوئی واضح علامت بھی نہیں ہوتی۔ بس اس تدبیر کا عمل جس مریض پر ہم کریں اس سے پوچھیں کہ آیا داہنے پہلو میں اسے ثقل کا احساس ہو رہا ہے یا کمر میں (دونوں میں سے کوئی بات ہو) تو ہم اسے فوراً پہلی غذا میں کبر سر کہ اور شہد کے ہمراہ دیں اور برابر دیتے رہیں حتیٰ کہ ثقل کا احساس جاتا رہے۔ باقی جسمانی اعضاء مشقت کے ساتھ غذا قبول کرتے ہوں اور ساتھ ہی بیحد ٹھنڈے ہوں تو میرا بارہا یہ معمول رہا ہے کہ نیتون کے ذریعہ علاج کرتا رہا ہوں، ایک بار شہد کے ہمراہ اور ایک بار قیر و طی کے ہمراہ اس کا طلاء کیا اعصاب پر اسے رکھنے سے بھی بہ کثرت خون جذب ہو کر آگیا۔ جلد ناقص ہوتی ہے تو اس کا علاج دلک کے ذریعہ کرتا ہوں۔ دوسرے علاج کی ضرورت نہیں ہوتی۔ (جالینوس)

ہونٹوں، ناک کے کنارے اور کان کے اندر جو نقص ہوتا ہے اس کا ازالہ ہم اس طرح کرتے ہیں کہ سب سے پہلے دونوں طرف کی تمام جلد کو چھیل دیتے ہیں، پھر سخت گوشت نکال کر دونوں طرف سے کھال کو سمیٹ کر ایک دوسرے میں ملا دیتے ہیں پھر انہیں سی کر چپکا دیتے ہیں۔ (جالینوس)

جسم کا دبلا پن کبھی سوء مزاج یا بس کی وجہ سے ہوتا ہے جو جسم یا معدہ کو لاحق ہو جاتا ہے جو قوت مؤدیہ غذا یا قوت غازیہ یا دونوں کے ضعف کا باعث ہوتا ہے۔ ان دونوں قوتوں کے ضعف کی وجہ سے جو

لوگ دبلے ہو جاتے ہیں۔ انہیں مفید یہ ہے کہ طلاء زفتی کی جائے۔ قبل از طعام معتدل (کھر درے پن اور نرمی میں) رومالوں کے ذریعہ اس حد تک دلك کیا جائے کہ جسم سرخ ہو جائے۔ اس کے بعد سختی سے دلك کیا جائے تاکہ جسم سخت ہو جائے بعد ازاں اعتدال کے ساتھ ریاضت کرائی جائے اور پھر حمام۔ حمام میں تاخیر نہ کی جائے۔ اور تویہ سے تھوڑا خشک کر لیا جائے۔ بعد ازاں تھوڑے روغن کے ذریعہ تمرغ اور پھر کھانا دیں۔ عمر کے لحاظ سے سرد پانی کی برداشت ہو تو جسم پر انڈیلا جائے۔ اس سے فائدہ ہوگا۔ طاقت میں مذکورہ لٹوخ کے برابر کوئی چیز نہیں ہے۔ ماضی میں اکثر حضرات نے جن کا جسم سخت اور موٹا تھا اسے استعمال کیا ہے۔ بالخصوص ان حضرات نے استعمال کیا ہے جن کی قوت مغذیہ نہیں بلکہ قوت مؤدیہ کمزور تھی۔ قلت مادہ اور وریدوں میں پہونچنے والی غذا کی قلت سد راہ تھی۔ مذکورہ طلاء فتن امعاء وغیرہ کی وجہ سے ممکن نہ ہو تو پیشتر مذکورہ دلك و ریاضت کا طریقہ استعمال کریں۔ اس باب میں ہمارا مقصود یہ ہوتا ہے کہ گوشت کی جانب خون کثرت سے جذب ہو کر آجائے اور قوت غذایہ کو طاقت پہونچے۔ ہم حتی الامکان جسم کو تحلیل سے ہونے سے بچاتے ہیں۔ قوت مغذیہ کو طاقت یوں پہونچائی جاسکتی ہے کہ گوشت کو گرم کر دیں اور روغن کے ذریعہ اعضاء کو غذا پہونچنے سے روک دیں۔ سرد پانی اس باب میں بیحد مفید ہوتا ہے۔

ایک لڑکا میرے پاس لایا گیا جس کی پنڈلیاں گوشت کی قلت سے دبلی ہو چکی تھیں۔ پہلے دن سب نے یکے بعد دیگرے دوبار زفت کا طلاء کیا۔ جیسا کہ میرا معمول رہا ہے۔ پھر حکم دیا کہ اسے ایسی غذا دی جائے جو زیادہ نہ ہو اور تیزی سے نیچے نہ اترے۔ دوسرے دن اعتدال کے ساتھ مذکورہ طلاء کے ذریعہ دلك کیا۔ طلاء کم مقدار میں استعمال کیا۔ جب جسم نرم ہو گیا تو حکم دیا کہ زیادہ دوڑ لگائے مگر تیز نہ دوڑے۔ یہی عمل تیسرے دن بھی کیا۔ دوڑ لگانے کے بعد دلك مسکن کرتا تھا۔ میں نے حکم دیا کہ روزانہ چہل قدمی کرے۔ چہل قدمی کی ابتداء اعتدال سے کرے پھر تھوڑا تھوڑا اضافہ کرے۔ پنڈلیوں کو برابر دیکھتا رہا۔ بالخصوص اس کی رگوں کو کہیں کشادہ نہ ہو گئی ہوں کیونکہ کی کشادگی گوشت بڑھے بغیر خراب ہے اور ام کا باعث ہوگی۔ یہ بھی دیکھتا رہا کہ کیا پنڈلیاں گرم ہو گئی ہیں اور لڑکا ورمی مکان محسوس کر رہا ہے یا نہیں۔ اسی طرح تمام اعضاء کی دیکھ بھال ضروری ہے۔ مذکورہ باتوں میں سے کوئی بات نظر آجائے تو ریاضت روک دیں اور باب الاطباء میں بیان کردہ تدبیر کے مطابق مسکن تدبیر اختیار کریں۔ پیروں اور عضومؤف کو بحالت خنثی اوپر لٹکا دیں۔ طبعی حالت پر آجانے کے بعد دوبارہ عمل شروع کریں کوئی بات نظر نہ آئے تو روزانہ ریاضت کے اندر تھوڑا تھوڑا اضافہ کرتے جائیں۔

(جالینوس)

زفت یا راتنج کو اعتدال کے ساتھ گرم کریں۔ پھر عضو پر طلاء کر کے منجمد ہونے کے وقت تک چھوڑ دیں۔ پھر عضو کے پھول جانے پر اسے نکال دیں۔ (جالنیوس)
طلاء زفتی کے استعمال کا طریقہ یہی ہے۔ (مؤلف)

جسم بوڑھے کی طرح ٹھنڈا اور خشک ہو گیا ہو تو زردی بیضہ کا سمیڈی روٹی کے ساتھ حریرہ بنا کر دیں اور تھوڑی شراب اور پانی پلائیں۔ اس کے تین گھنٹوں بعد پانی اور شراب میں روٹی تر کر کے دیں۔ اور حمام میں داخل کریں۔ مقصود صرف رطوبت پہنچانا ہو حمام سے نکال کر چنا، اور سویا کے ہمراہ بھیڑ کے بچے کی یخنی دیں۔ اس کے بعد ملی ہوئی شراب پلائیں۔ اسے زیادہ نہ دیں نہ طاقتور بنائیں۔ ورنہ درد سر ہو گا۔ مریض کو سونے دیں۔ عود معطر کی دھونی دیں۔ دھونی سامنے سے بھی دیں۔ بستر اور تکیہ نرم رکھیں۔ حمام میں دیر تک رہنے نہ دیں۔ حمام شدید الحرارة نہ ہو۔ بھیجہ، پایوں، فرہ، پہلو، گندم، نخود اور سویا کا پانی لیکر اسے چکنا کریں اور اس میں تھوڑا روغن بان ڈال کر تین دن حقنہ کریں اور پانچ دن کا ناغہ دیں پھر رات میں یہی حقنہ کریں اور رات بھر سونے دیں۔ صبح سویرے زردی بیضہ کا حریرہ اور دیگر تدبیر اختیار کریں۔ زردی بیضہ، روٹی اور شراب لینے کے بعد مریض حمام میں داخل ہو تو جائز ہے۔ موسم سرما میں گرم پانی کے ہمراہ کوئی شربت استعمال کرے۔ اعضاء کا روغن خیری کے ذریعہ دلک کرے۔ جو لوگ فرہ ہو جاتے ہیں اور رنگ ان کا سرخ ہو جاتا ہے سوء تنفس کی وجہ سے کبھی انہیں اعصابی ہیجان ہونے لگتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

شیر گاؤ ۴۰۰ گرام صبح کو لیں اور نصف النہار تک کچھ کھائیں پکیں نہیں۔ اس کے بعد کھائیں اور ہر چار دن کے بعد حمام میں غسل کریں اور ایسے حقنہ استعمال کریں جس میں گردہ کی چربی بکثرت شامل کی گئی ہو۔ اس سے فرہ بھی آئے گی اور مزاج مرطوب ہو گا۔ بھیڑ کے دودھ کا بھی یہی اثر ہے۔ کھانے کے بعد جس وقت کھانا ہضم ہونے لگتا ہے گرم پانی لینے سے بچد فرہ بھی آتی ہے۔ (یہودی)

ذبول:

خشکی کی وجہ سے زندہ جسم کا فاسد ہو جانا ذبول کہلاتا ہے۔ سادہ ذبول، ارادی یا غیر ارادی طور پر غذا نہ لینے کی وجہ سے واقع ہوتا ہے۔ سادہ سے مراد وہ ذبول ہے جو فقط خشکی کی وجہ سے لاحق ہوا ہو۔ برودت کے ہمراہ جو ذبول ہوتا ہے وہ مشائخ (بوڑھوں) کو عارض ہوتا ہے۔ حرارت کے ہمراہ جو ذبول ہوتا ہے وہ دقتی بخاروں میں لاحق ہوتا ہے۔ ذبول پورے جسم پر نہیں ہو، وہ اس لئے تاکہ بالکل یہ جسم ذبول کی حالت میں نہ آئے، بوڑھا پے کی حالت میں تو غیر ممکن ہے۔ البتہ یہ ممکن ہے طویل

عرصہ تک ہو۔ طب کے اس حصہ کو ”تدبیر مشلخ“ کہتے ہیں۔ مقصود یہ ہوتا ہے کہ جرم قلب کا علاج ہو اور حتی الامکان اسے خشک ہونے سے بچایا جائے کیونکہ یہ عضو جب تک متحرک رہے گا مردہ نہ ہوگا۔ یہی حال جانوروں کا بھی ہے اور یہی حال جگر کا بھی ہوتا ہے اگر رطوبت کو دائمی طور پر روکنا ممکن ہو تو بوڑھا پے کو روک دینا بھی ممکن ہوگا۔ مگر یہ ممکن نہیں ہے۔ البتہ یہ ممکن ہے کہ اسے دیر تک دور رکھا جائے۔

امیر دس کا قول مشلخ کے بارے میں صحیح ہے وہ یہ ہے کہ حمام کرنے اور کھانے کے بعد انہیں نرم بستر پر سونا ضروری ہے۔ مشلخ کی تدبیروں میں یہ تدبیر سب سے صحیح تدبیر ہے کیونکہ اس تدبیر سے بید رطوبت پیدا ہوتی ہے۔ جسم کو غذا کے ذریعہ خاص طور پر رطوبت پہونچانا دیگر تمام مرطب تدبیروں کے مقابلہ میں زیادہ افادیت کا حامل ہے کیونکہ غذا جسم کا حصہ بن جاتی ہے اور اصلی رطوبت کے اندر اضافہ کرتی ہے۔ باقی دیگر مرطبات، تو بیرون سے خشکی کو روکتی ہیں یا ان رطوبتوں کے اندر اضافہ کرتی ہیں جو اعضاء کے درمیان پھیلی ہوئی ہوتی ہیں۔ مذکورہ طریقہ سے یہ ممکن ہے کہ مزاج قلب کو مرطوب رکھا جائے اور اس کی اصلی رطوبت میں اضافہ ہو۔ تمام اعضاء کے اندر رطوبت اس رطوبت کے اضافہ سے ہوتی ہے جو پھیلی ہوئی ہوتی ہے۔ جیسا کہ دیگر رطوبتیں کم ہو جاتی ہیں تو اعضاء اصلی کی رطوبت کے کم ہو جانے کا سبب بن جاتی ہیں۔

قلب و جگر کے اندر رطوبت معدوم تب ہی ہوتی ہے جب خون شدت کے ساتھ معدوم ہو جاتا ہے۔ جگر کے لئے خون کی تولید ہوتی ہے اور خون کے اندر شدید قوت جذبہ ہوتی ہے اس لئے ممکن نہیں ہے کہ جب تک تمام اصلی اعضاء کی غذا قوت جذبہ کے مطابق معدوم نہ رہے، قلب کی غذا معدوم نہیں ہو سکتی۔ یہ خیال کرنا لازم نہیں ہے کہ پہلے شخص کا قلب و جگر دیگر تمام اعضاء کے مقابلہ میں زیادہ بہتر ہوتا ہے۔ حالت ذبول کے اندر جبکہ دل سرد ہو علامت یہ ہے کہ تنفس سرد، صغیر اور متفاوت ہوگا، اسی طرح نبض، صغیر اور متفاوت ہوگی۔ یہ الاعلاج بیماری ہے۔ (جالینوس)

موٹے شخص کو دبلا کرنے کی جو تدبیر ہم نے بیان کی ہے اس کے برعکس تدبیر اختیار کریں۔ حمام میں بار بار داخل کریں۔ دو یا ایک بار لامحالہ بعد از طعام حمام کرائیں۔ تھوڑی آہستہ ریاضت، تدبیر، نرم بستر، غذا کئی بار اور زیادہ استعمال کرائیں۔ (بقراط)

شکم کے کیڑوں سے انسان دبلا ہوتا ہے کیونکہ یہ تمام غذا سلب کر لیتے ہیں۔ (جالینوس)

غیظ و غضب کا بھڑکنا، ایسی چیزیں جن سے چہرہ سرخ ہو جائے اور حرارت بیرون جسم کی جانب ابھر آئے، مثلاً جنگ اور کشتی کا منظر دیکھنا یا اس میں حصہ لینا، ان سب باتوں سے آدمی فرہ ہوتا ہے۔

خوشی و مسرت سے فرہی آتی ہے۔ طلاء زفتی، جسم کو سرخ کرنا، اعتدال کے ساتھ دلک کرنا اور نقل و حرکت سے پورا جسم فرہ ہوتا ہے۔ اسی طرح وہ عضو بھی فرہ ہو جاتا ہے جس کے لئے مذکورہ تدابیر اختیار کی جاتی ہیں۔ (جالینوس)

ریاضت کے عادی شخص کا جسم شاداب ہو اور وہ ریاضت ترک کر دے تو کبھی دبلا ہو جاتا ہے۔ آہستہ چہل قدمی سے جسم موٹا ہوتا ہے۔ ہر قسم کی آہستہ ریاضت سے فرہی آتی ہے۔ فرہی کے لئے روٹی اور ترغذائیں کثرت سے استعمال کریں اور لاغری پیدا کرنے کے لئے ستو وغیرہ جیسے غذائیں استعمال کریں جو مقدار میں زیادہ مگر کیفیت میں کم ہوں۔

جسم میں کمی واقع ہو جانے پر خزیروں کا گوشت بھون کر استعمال کریں کیونکہ یہ کثیر غذا ہوتا ہے۔ بھنا ہوا گوشت طاقتور اور غیر سیال ہوتا ہے۔ اس سے پھولا ہوا گوشت نہیں بلکہ سخت، طاقتور اور گھٹا ہوا گوشت پیدا ہوتا ہے۔ غلاموں کے تاجر جلد کو پھیلا دیتے ہیں۔ گوشت سے زیادہ کم فاصلہ تک جلد کو الگ کر دینے کے مطابق انہیں جسم کے فرہ ہو جانے کی امید ہوتی ہے۔ صفر اوی رنگ بالعموم دبلے جسم کا ہوتا ہے۔ سرخ رنگ فرہ جسم اور اس جسم کا ہوتا ہے جو فرہی کے لئے مستعد ہوتا ہے۔ فرہ ہونا اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک جسم میں عمدہ خون بکثرت پیدا نہ ہو۔ خون صفر اوی خواہ زیادہ کیوں نہ ہو فرہی نہیں لائے گا۔ محروم المزاج شخص سرد ہو اور سرد بستر پر سونے سے فرہ ہو گا۔ برعکس تدبیر سے برعکس نتیجہ ظاہر ہو گا۔ (جالینوس)

کمزور جسم کے انسان میں بیماریاں تیزی سے پیدا ہوتی ہیں کیونکہ تمام خارجی اسباب سے برودت، حرارت، ٹکان اور تکلیف اسے تیزی سے پہنچتی ہے اور آسانی سے اثر انداز ہو جاتی ہے۔ بے خوابی، غم، تنہا اور غیظ و غضب کی وجہ سے فرہ جسم کے مقابلہ میں بیماریاں اسے جلد لاحق ہوتی ہیں۔

بعض اعضاء لاغر اس لئے ہوتے ہیں کہ طویل المدت تک وہ سکون کی حالت میں ہوتے ہیں یا کوئی ان پر بندھن ہوتا ہے جو شکستگی وغیرہ کی وجہ سے باندھ دیا جاتا ہے۔ سکون کی وجہ سے قوت جاذبہ کمزور ہو جاتی ہے اور بندھن کی وجہ سے عضو کا خون نچر جاتا ہے اس لئے اس کی غذا کم ہو جاتی ہے۔ لہذا علاج کے سلسلہ میں اس کے برعکس طریقہ اختیار کریں۔ حرکت دیکر طاقت بھونچائیں۔ اعتدال کے ساتھ دلک کر کے، طلاء اور رباط استعمال کر کے یہاں خون لانے کی کوشش کریں، دلک اور پانی کا انصاب اس حد تک ہو کہ عضو پھول کر سرخ ہو جائے۔ سرخی زیادہ ہونے سے پہلے یہ عمل روک دیں۔ کیونکہ ایسی حالت میں جذب خون سے کہیں زیادہ عضو میں تحلیل واقع ہونے لگے گی۔ طبعی حالت کی جانب عضو کے بسرعت واپس ہونے کی علامت یہ ہے کہ دلک اور گرم پانی انڈیلنے کے وقت عضو

تیزی سے سرخ ہو جائے گا۔ جن اعضاء کے اندر سرخی کا پیدا ہونا مشکل ہوا نہیں بعض گرم ادویات کے ذریعہ دلک کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ مثلاً وہ دوائیں جن کے اندر تھوڑی تفسیا اور سرخی پیدا کرنے والی ادویات شامل ہوں۔ یہ دوائیں عضو کے سرخ ہونے تک استعمال کریں۔ سرخ ہو جائے تو انہیں دور کر دیں۔ سرخ نہ ہو تو دوبارہ سرخ ہونے تک استعمال کریں۔ طلاء زفتی اس باب میں عمدہ شے ہے۔ کمزور اور لاغرا اعضاء کا علاج میں اسی طرح کرتا ہوں۔ بندھن کی ضرورت شاذ و نادر ہوتی ہے۔ بندھن کا طریقہ یہ ہے کہ بیماری کے اوپر جو مقام ہوتا ہے وہاں ایک موزوں مقام سے شروع کریں۔ یہاں سختی سے لپیٹیں اور مقام ماؤف کی جاب لائیں۔ مقام ماؤف سے ڈھیلا سے ڈھیلا تر کر دیں۔ اس طرح مقام ماؤف پر خون زیادہ سے زیادہ جذب ہو کر آئے گا۔ یہ بندھن شکستگی کے بندھن کے برعکس ہوتا ہے کیونکہ شکستگی کے بندھن میں شکستہ مقام پر بندھن سب سے زیادہ سخت ہوتا ہے۔ (جالینوس)

مذکورہ علاج مفلوج عضو کا علاج ہے۔ (مؤلف)

موسم گرما میں بندھن سے مقام ماؤف کے اوپر باندھتا ہوں، مقام مرض پر نہیں کیونکہ مجھے اس جگہ گرمی اور تحلیل ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ موسم سرما میں البتہ مقام ماؤف کو باندھتا ہوں اور اسے گرم رکھتا ہوں، بیماری کسی ہاتھ یا پیر میں ہو اور وہ کافی دبلا ہو چکا ہو تو دوسرا ہاتھ اور پیر باندھ دیتا ہوں وہ اس طرح کہ نیچے سے اوپر کی جانب بندھن ہو تاکہ یہاں آنے والے خون کو روک کر دوسرے عضو کی جانب اس کی ترسیل کر سکوں۔ بندھن زیادہ سخت نہیں بلکہ اس حد تک ہونا چاہئے کہ تکلیف نہ ہو۔ دوسرے عضو کو گرمی میں کھلا ہوا اور سردی میں بچا کر رکھیں۔ ہمیشہ سب سے پہلے خام رومالوں سے دلک کریں، اس کے بعد گرم ادویات کے ذریعہ دلک کریں۔ بشرطیکہ عضو گرمی کو بمشکل قبول کرتا ہو۔ آسانی سے قبول کر لیتا ہو تو بس اس قدر کافی ہے کہ اسے روغن سے دلک کریں جس میں بہت تھوڑی موم ہو بیمار سے پوچھیں کہ دلک اور ادویات کے ذریعہ جو حرارت پہونچائی گئی ہے اس سے حرارت باقی ہے یا نہیں۔ باقی ہے تو یہ عمل بند کر دیں گے ورنہ علاج دوبارہ کریں گے۔ یہ علاج چار قسم کا ہوتا ہے۔

۱۔ حرکت ۲۔ دلک ۳۔ آب گرم ۴۔ ادویات

قلیل الحرارت مثلاً زیب، کثیر الحرارت مثلاً زفت اور نمحر ادویات۔

زیر علاج مریض کافی سرد ہے تو بکثرت ادویات کا ایسا مرکب استعمال کریں جس کے اندر قطر، تھوڑی کبریت جو آگ پر نہ رکھی گئی ہو، اور عاقر قرحا شامل کیا گیا ہو۔ اس طریقہ سے میں نے بہت

سے مریضوں کا علاج کیا چنانچہ وہ مصحیاب ہو گئے۔

بیماری رگ پنڈلی یا ہاتھ کے اندر ہو تو صرف اس قدر کافی ہے کہ بندھن چنگاسہ سے ہلکے طور پر دبا کر شروع کریں اور مقام ماؤف تک لیجاتے ہوئے ڈھیلا کر دیں۔ بیماری ران یا بازو کے اندر ہو تو دوسرے ہاتھ اور پیر کو باندھنا ضروری ہوتا ہے۔ بندھن کی ابتداء نیچے سے کریں۔ اور اوپر چنگاسہ اور بغل تک لیجائیں۔ ہاتھ یا پنڈلی کے اندر دبلا پن حد سے زیادہ ہو تو بہتر یہ ہے کہ اوپری بندھن کے ساتھ دوسری جانب کے عضو کو باندھ دیں۔ بیمار ہاتھ اور پیر کے نیچے بھی اوپر تک باندھ دیں، تاکہ غذا نہ لے سکے اور غذا سب کی سب مقام ماؤف تک پہنچے۔ اس بندھن سے تندرست عضو متاثر ہوتا ہے۔ مگر صبر کرنا پڑے گا، تاکہ مریض اپنی طبعی حالت پر واپس آ سکے، علاوہ ازیں ہم اس پر کچھ توجہ بھی دیتے ہیں۔ بندھن زیادہ سخت نہ رہے کیونکہ یہ بیحد خراب ہے۔ اس سے عضو عظیم فساد کی زد پر ہوتا ہے۔ (جالینوس)

ذبول کی کیفیت ان اور ام کی وجہ سے لاحق ہوتی ہے جو تحلیل نہیں ہوتے الا مزمن ہو جاتے ہیں، اس سے جسم آہستہ آہستہ پگھلتا ہے۔ اس طرح کی بیماری میں نبض ضعیف، شدید السرعة، متواتر، مائل اور مسخنی ہو جاتی ہے۔ ذبول کی کیفیت اس شراب کی وجہ سے بھی لاحق ہو جاتی ہے جو کسی بڑی بیماری کے اندر مریض کو بحالت گرم بخار پلا دی گئی ہو۔ بیماری کی وجہ سے مریض شدید غشی کی زد پر ہو۔ شراب سے تو عرضی موت سے بمشیت الہی نجات مل جاتی ہے مگر جسم روز افزوں دبلا ہوتا جاتا ہے۔ اس ذبول کے اندر نبض ایک ہی حالت پر ثابت، واحد، ضعیف اور بیحد متواتر تمام اوقات میں ذنب الفار کے مانند ہو جاتی ہے۔ مذکورہ دونوں ذبول کے اندر جسم کے اندر حرارت باقی رہتی ہے۔ ذبول کی تیسری قسم سوء مزاج بار دیا بس کی وجہ سے لاحق ہو جاتی ہے۔ بالخصوص یہ بوڑھوں کو عارض ہوتی ہے۔ اور خصوصیت کے ساتھ جبکہ معدہ اور پیچیدہ دونوں بیمار ہوں۔ یہ قسم زیادہ تر بخار کے بعد عارض ہوتی ہے اس وقت نبض جب تک طاقت رہتی ہے مماسک اور متفاوت ہوتی ہے۔ کیونکہ ایسی حالت کے اندر تواتر کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی مگر طاقت بیحد تحلیل ہو جاتی ہے تو ضرورت پوری کرنے کے لئے متواتر ہو جاتی ہے جو جسم عرصہ دراز میں تحلیل ہوتے ہیں انہیں عرصہ دراز میں آہستہ آہستہ تغذیہ کے ذریعہ فریبی کی جانب واپس لانا چاہئے مگر جو تھوڑے عرصہ میں تحلیل ہو جاتے ہیں وہ رطوبتوں کے استفراغ سے اس کیفیت سے دوچار ہوتے ہیں، جامد اعضاء کے پگھلنے سے نہیں زیادہ عرصہ کے اندر دبلے ہونے والے اعضاء کا گوشت پگھل جاتا ہے۔ یہ باریک اور کمزور ہو جاتے ہیں، غذا ہضم کرنے والے اعضاء کمزور ہو جاتے ہیں، یہی اعضاء تو غذا کو جسم کے

اندر پھیلاتے اور خون پیدا کرتے ہیں۔ لہذا مناسب ہے کہ غذا تھوڑی تھوڑی پہونچائی جائے تاکہ حسب ضرورت اعضاء ہضم غذا کو ہضم کر کے جزو بدن بنا سکیں۔ باقی جن اعضاء کی رطوبتوں کا استفراغ ہو جاتا ہے ان کے لئے اجابتوں کا اعادہ بسرعت ممکن ہے۔ بشرطیکہ اعضاء کی قوت تولید خون اور قوت تحریک پر ہمیں اعتماد ہو۔ اور وہ غذائیں استعمال کی جائیں جو جسم کو بسرعت غذا پہونچاتے ہوں، یعنی رفیق و لطیف غذائیں۔ خصوصیت کے ساتھ وہ غذائیں جو باقی رہ سکیں۔ اسی طرح جسم سے ان کی تحلیل بھی ہو۔ برعکس حالت میں برعکس صورت اختیار کی جائیں۔ سخت اور باقی رہنے والا گوشت پیدا کرنا چاہیں تو مذکورہ غذاؤں کو ترک کر کے ایسی غذائیں استعمال کریں جو گاڑھی، طاقتور اور لیسدار ہوں۔ واضح رہے کہ سنتری حضرات انگور کھا کر موٹے ہو جاتے ہیں مگر ان کا گوشت نہایت ڈھیلا ڈھالا ہوتا ہے۔ (جالینوس)

زمانے تک مسلسل آرام کرنا اور گاڑھی اور مرطوب غذائیں لینا جسم کو مرطوب کر دیتا ہے جس انسان کو فرہ بنانا ہو اسے ترش، نمکین، کیسی اور چرپری غذاؤں سے پرہیز کرائیں کیونکہ ان غذاؤں سے خشکی پیدا ہوتی ہے۔ جن غذاؤں کے اندر مذکورہ اثرات ہوتے ہیں وہ دوائی غذائیں ہوتی ہیں۔ مذکورہ شخص کے لئے موزوں غذائیں، شیریں، چکنی اور بے مزہ غذائیں ہوا کرتی ہیں۔ واضح رہے کہ پانی اعضاء اصلی کو مرطوب کرنے کے لئے کافی نہیں ہوتا۔ نہ پینے سے، نہ خارجی اور داخلی طور پر اس کے استعمال سے جسم پر اس کا اثر ہوتا ہے۔ بلکہ اَثریوں ہوتا ہے کہ سطح آب سے جسم کی ملاقات ہو اور اسے بہ آسانی خشک کیا جاسکے۔ (جالینوس)

کر سنہ بھون کر پیس لیا جائے اور اخروٹ کی طرح شہد کے ساتھ گوندھ کر بنالیا جائے تو لاغری میں مفید ہوتی ہے۔ آب لسان الحمل اس شخص کے لئے مفید ہے جس کے مزاج پر خشکی غالب ہوتی ہے۔ اسی طرح تازہ مچھلی، کدو اور ستو بھی مفید ہے۔ بالخصوص موسم گرما میں اور احشاء کے لئے۔ (بخشیو)

جسم کا جو حصہ کھلا ہو اور ظاہر ہوتا ہے وہ خشک ہوتا ہے، کیونکہ انجرات اس سے نکل جاتے ہیں، مگر جو حصہ پوشیدہ ہوتا ہے وہ عرق آلود ہوتا رہتا ہے کیونکہ جو بخار نکلتا ہے اس کا کچھ حصہ باقی رہ جاتا ہے چنانچہ جسم مرطوب رہتا ہے۔ (بقراط)

اس نکتہ سے یہ بات نکلتی ہے کہ جسم کو مرطوب کرنا چاہتے ہوں اسے ہوا کے رو برو نہ رکھیں۔ بالخصوص گرم اور شمالی ہوا کے رو برو کیونکہ ان دونوں سے خشکی پیدا ہوتی ہے۔ ضروری یہ ہے کہ اس جسم کو اعتدال کے ساتھ تر رکھیں، افراط کی حد تک تری بھی مزاج کو خشک کر دیتی ہے۔ (مؤلف)

اثر طبعی طور پر مفقود نہ ہو تو گوشت کی صحت میں اضافہ ہو تا رہتا ہے۔ (جالینوس)
 ذبول کے بارے میں جالینوس کہتا ہے کہ آبزین اور تمرغ کے ذریعہ تدبیر نہ کی جائے تو دق کی
 صحتیابی کا امکان نہیں ہوتا۔ اغلو قن میں اس کا قول ہے کہ قلب حار کے مزاج کو واپس لانے کے
 لئے موزوں تریہ ہے کہ سرد ہوا میں سانس لی جائے مزاج حار دماغی کی اصلاح کے لئے سرد ضماد
 استعمال کریں۔ معدہ اور جگر حار کی اصلاح کے لئے غذائیں اور ضماد موزوں تر ہوتے ہیں۔

جسم سے ریاح کی تحلیل ہو تو ان کے اندر اضافہ کریں، غذا کے لئے خوشبو جات استعمال کریں۔
 جو اخلاط تحلیل ہوں ان کے لئے مشروبات کام میں لائیں اور جو اعضاء اصلی تحلیل ہوں ان کے لئے
 اناج اور گوشت استعمال کریں بشرطیکہ آدمی دق میں مبتلا نہ ہو اور اس قدر حرارت نہ ہو کہ معتدل
 اجسام کی حرارت محسوس ہو نہ اس قدر برودت ہو کہ جسم کپکپا رہا ہو۔ ایسے لوگوں کو آبزین دن میں دو
 بار کرنا چاہئے۔ بیماری کمزور ہو تو آبزین زیادہ کرائیں۔ آبزین میں داخل ہونے سے پہلے تمرغ کریں
 اور روغن گل و روغن بنفشہ کا ضماد استعمال کریں۔ (حنین)

آبزین سے پیشتر تمرغ محل نظر ہے۔ (مؤلف)

آبزین کی سب سے زیادہ مؤثر باری شام کی ہوتی ہے۔ جن لوگوں پر حرارت کا غلبہ ہو آبزین میں
 داخل ہونے کے بعد اس کا پانی تھوڑا سرد ہونا چاہئے۔ سر پر انڈیا جانے والا پانی، آبزین کے پانی سے
 زیادہ سرد رکھیں۔ آبزین سے نکلنے کے بعد سر پر سرد چیزیں رکھیں بشرطیکہ دماغ بیحد گرم ہو، سینہ،
 جگر اور معدہ پر سرد چیزیں رکھیں۔ ان ضمادوں کے اندر برودت کے ساتھ خوشبو بھی ہو، یہ بالفعل
 و بالقوہ سرد ہوں۔ بالقوہ خشک چیزوں سے پرہیز کریں۔ نیز جسموں کو تیزی اور طاقتور طور پر بالقوہ
 و بالفعل سرد کر دینے والی چیزوں سے بھی پرہیز کریں۔ اس سے جسم فرہ ہوتے ہیں چنانچہ رطوبتوں
 کے اثرات سرایت نہیں ہوتے۔ سوء مزاج یا بس حرارت کے ساتھ ہو تو برودت سے اس حد تک
 بچنے کی ضروری نہیں ہوتی۔ ایسی حالت کے اندر جس میں مذکورہ کیفیت کے ساتھ حرارت ہو،
 روغن نیلو فر، روغن بنفشہ، عرق گلاب، کافور، سرکہ، روغن گل اور قیر و طی مفید چیزیں ہیں، جسم دبلا
 ہو اور مسلسل دبلا ہو تو تکان سے آدمی کو بری طرح بچائیں۔ بالخصوص حمام میں اور آبزین استعمال
 کرتے وقت۔ ضعف غالب ہو تو اس سلسلہ میں احتیاط برتیں۔ ایک ڈولی کے اندر آدمی کو حمام تک
 لیجائیں اور پھر اسی طرح واپس لائیں۔ تکان اور دل کو فکر اور گھبراہٹ وغیرہ کی مشقت سے دور
 رکھیں۔ حمام اور آبزین میں انہیں دیر تک نہ رہنے دیں اس حد تک نہ رہنے دیں کہ جسم پر ذبول اور
 قوی پر استرخائی کیفیت طاری ہو جائے۔ دھوپ سے قریب حمام اور آبزین نہ ہوں کہ ان کا پانی بہت

زیادہ گرم ہو جائے۔ (حنین)

طویل فکر مندی سے فریب انسان دبلا ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

طویل فکر مندی وہی لاغری کا باعث بنتی ہے جس میں آدمی فکر کرے تو اہتمام کرنے لگے، دیگر

فکر مند یوں سے آدمی دبلا نہیں ہوتا۔ (مؤلف)

جسم جب تک کمزور ہے حمام اور آبزین کے اندر پانی اسی قدر ہونا چاہئے جس کا تذکرہ ہم کر چکے ہیں مگر جب وہ ٹھیک ہو اور تھوڑی فریبی بھی آپچی ہو، اور قوت واپس آرہی ہو تو آبزین سے نکلتے نکلتے ٹھنڈک استعمال کریں۔ آبزین میں ایک ایسا غوطہ لگائیں کہ ٹھنڈک اور زیادہ بڑھ جائے۔ جسم فریب نہیں ہو جاتا اور گوشت کی ایک مقدار حاصل نہیں ہو جاتی تو اس وقت تک ٹھنڈک سے بچیں اور اس سلسلہ میں سخت احتیاط برتیں۔ حمام اس وقت استعمال کریں جب بھوکے ہوں اور نہ جسم میں کچھ کمی واقع ہوئی ہو۔ بلکہ لی گئی غذا کا کچھ حصہ جسم کے اندر موجود ہو۔ یہ بات میسر نہ ہو تو موافق حریرے استعمال کریں اور ایک گھنٹہ انتظار کر کے دیکھ لیں کہ نیچے اترنے کا احساس ہو رہا ہے یا نہیں۔ اس کے بعد حمام و آبزین استعمال کریں۔ اس تدبیر سے دبلے انسان بری طرح فریب ہو جاتے ہیں۔ البتہ کبھی کبھی اس کے بعد داہنے پہلو میں بوجھ محسوس ہونے لگتا ہے۔ ایسی حالت میں عرق افستین، سکنجبین، دودھ کے ہمراہ چاول کا حریرہ استعمال کریں۔ جو اس قدر پکایا جائے کہ سرخ ہو جائے۔ یہ حریرہ کمزور دواؤں کے لئے نہیں بلکہ ان کے حق میں موزوں ہوتا ہے جن کے اندر تھوڑی طاقت ہو۔ خلو معدہ کی حالت میں حمام کرانے سے پرہیز کریں۔ بے مزہ غذائیں فریبی لاتی ہیں، نیز وہ غذائیں بھی جو خشک نہ ہوں اور طبیعت میں ان کے لئے اشتہا پیدا ہوتی ہو۔ مریضان دق یعنی وہ حضرات جن کے اعضاء ریسہ پر حرارت و بیوست غالب آ جاتی ہے اور ضعف اس درجہ پر پہنچ جاتا ہیں کہ غشی طاری ہونے لگتی ہے، کے لئے سب سے موافق غذا گدھی کا دودھ اور ماء الشعیر ہے۔ گدھی کا دودھ میسر نہ ہو تو گائے کا تازہ تازہ دودھ سکر کے ہمراہ لیں، تاکہ پنیر نہ بن سکے۔ گائے کو جو، کاسنی یا خس جیسی چیزیں بطور چارہ دی گئی ہوں، یہ نوجوان، موٹی تازی ہو اور اس نے ماضی قریب ہی میں بچہ دیا ہو۔ دودھ حمام سے نکلتے کے بعد استعمال کریں وقتاً فوقتاً حسب برداشت مریض کو قے کرائیں۔ ماء الشعیر بھی اچھی طرح جوش دے کر آبزین سے نکلتے کے بعد ہی لیں۔ طاقت کمزور ہو تو ماء الشعیر کر رقیق کر کے اس کا صاف حصہ استعمال کریں اور جیسے جیسے طاقت آتی جائے اسے گاڑھا کرتے جائیں حتیٰ کہ اس کا ثقل بھی استعمال کرنے لگیں۔ کبھی کبھی اس میں عدس مقشر شامل کر لیں۔ حرارت جب غالب ہو تو یہ موزوں ہوتی ہے۔

مذکورہ حضرات کے لئے قطف۔ (تھو) پالک، چولائی، رجلہ، خس، ملوخیا وغیرہ اور کدو، شکم خیار اور قثاء سے تیار کردہ یخنی موزوں ہوتی ہے۔ کبھی کبھی آبزین کے بعد قبل از طعام آب کدو مشوی تھوڑی سکر اور سرکہ کے ہمراہ خوب دوار کر کے لے لیتے ہیں اور پانی ملے ہوئے سرکہ کے ہمراہ ضمیمہ استعمال کرتے ہیں، اسے خالص طور پر نہیں لینا چاہئے۔ بالخصوص جبکہ مریض طاقتور ہو کیونکہ اس سے خشکی پیدا ہوگی۔ حرارت مانع نہ ہو۔ چوزے وغیرہ، بکری اور بھیڑ کے دودھ پیتے بچے اور رضاعی مچھلی شکار کرتے ہی بطور یخنی لیں۔ انہیں حریرہ کے تھوڑی دیر بعد استعمال کریں دوسری بار آبزین کے بعد عشاء کے وقت لیں۔ حریرہ آبزین سے پہلے ہلکا لیں۔ تاکہ آبزین میں داخل ہونا ممکن ہو۔ جسم میں جیسے جیسے طاقت آتی جائے حسب برداشت غذا کے اندر اضافہ کریں۔ مگر جب تک کمزور رہے غذا کو لطیف، رقیق اور مرطوب رکھیں، اور کئی بار لیں۔ ایسے لوگوں کے لئے بھنی ہوئی چیزیں سب سے عمدہ ہوتی ہیں۔ غذاؤں کی دیکھ بھال کرتے رہیں۔ دیکھیں کہ تیزی سے نیچے اتر رہی ہوں تو دوسری غذاؤں کے مقابلہ میں انہیں ترجیح دیں۔ ٹھنڈی چیزیں لی جائیں کیونکہ عمدہ ہوتی ہیں، شربت بنفشہ اور جلاب استعمال کریں بشرطیکہ ان میں شیرینی زیادہ نہ ہو، پانی بہ کثرت استعمال کریں۔ غشی کے وقت اور نبض کے صغیر، تنفس کے کمزور ہونے اور قلت اشتہا کی حالت میں رب ریاس استعمال کریں۔ نیز آب انار اور رب انار لیں۔ شراب کے لئے حرارت مانع نہ ہو تو ایسی شراب استعمال کریں جس میں دس گنا پانی ملایا گیا ہو، اور اس حد تک چھوڑ دیا گیا کہ اس کی کیفیتیں ٹوٹ گئی ہوں اور اس حد تک ہو چکا ہو کہ خبیذ کی کوئی تیزی باقی نہ رہ گئی ہو۔ اسے ٹھنڈا کر کے استعمال کریں۔ اس کا سفید دودھ لیں اور پرانے سے پرہیز کریں۔ جگر اور معدہ پر ضار رکھیں۔ واضح رہے کہ جگر کم ہی گرم ہوتا ہے اور اسی حالت میں ایک مدت تک باقی رہتا ہے، اسی طرح معدہ بھی گرم نہیں ہوتا اس پر صندل، کافور، عرق آس، عرق گلاب و اخلاف کا ضار رکھیں۔

سینہ پر قیروطی کا ضار رکھیں جس میں کافور شامل کی گئی ہو۔ کبھی کبھی اس کے اندر تھوڑا سرکہ بھی شامل کر دیتے ہیں۔ اس ضار کے لئے سب سے بہتر یہ ہے کہ آبزین کے بعد استعمال کیا جائے اور سینہ اور پسلیوں پر رکھا جائے تاکہ قلب سے حرارت کا تطفیہ ہو، آب خس، آب حی العالم وغیرہ آرد جو کے ہمراہ استعمال میں لائیں۔ گرمی پیدا ہو جانے کے بعد تبدیلی کریں اور اس کے ہمراہ روغن نیلوفر اور کافور شامل کریں۔ سر پر بھی رکھیں۔ ایسی صورت میں ضرورت ہو تو اسے برف سے ٹھنڈا کر لیں۔ سینہ اور معدہ پر رکھے جانے والے ضاروں پر ٹھنڈک غالب نہ ہو، جیسا کہ دماغ پر رکھے جانے والے ضار پر ٹھنڈک غالب رہتی ہے۔ بالخصوص جبکہ جسم دبلا ہو۔ گرد و پیش کی ہوا ٹھنڈی

رہے، یا تو ہوا کے ذریعہ، یا بڑے بڑے پنکھوں کے ذریعہ قریب میں سیب یا الفاح، آس، گلاب خلاف، اسٹونڈوس، خرپڑہ، بھبی، خوخن کے علاوہ گلاب، صندل، کافور، آب آس اور سیب وغیرہ کے ٹکٹے رکھے جائیں۔ غذا کے بعد ہمیشہ سونے کا اہتمام کریں۔ غذا لینے کے بعد تاریک اور ٹھنڈے مقام میں نرم و گداز پر لیٹیں۔ ماحول میں ٹھنڈک مذکورہ بیان کے مطابق خوشبو جات کے ذریعہ پیدا کریں۔ جماع اور ان تمام باتوں سے قطعی اجتناب کریں جو جسم کو گرم کر دیتی ہوں۔ حتیٰ کہ جسم میں طاقت آجائے۔ طاقت آجانے کے بعد بھی گرم مقام پر، یا سخت بھوک کی حالت میں امتلائی کیفیت میں ان چیزوں سے پرہیز کریں۔ قبل از طلوع آفتاب ٹھنڈی ہوا کے اندر چہل قدمی اور سواری کر کے تھوڑی ریاضت کریں۔ ریاضت اس حد تک نہ ہو کہ جسم میں تکان کا کچھ بھی اثر پیدا ہو۔ چیخ و پکار اور کثرت کلام سے بچیں۔ تنفس صغیر ہو اور متلی ہو رہی ہو تو جو کاستو آب انار کے ہمراہ اور روغن بادام کے ہمراہ سلت (جو برہنہ) کاستو استعمال کریں۔ ان چیزوں کا حقنہ کریں جن کی جانب طبیعت زیادہ مائل اور وہ تیزی سے ہضم ہو جاتی ہوں شیرینی تھوڑی استعمال کریں کیونکہ یہ گرمی پیدا کرتی ہے اور تکلیف دہ ہوتی ہے لی جائے تو اعتدال کے ساتھ لی جائے۔ قابض اشیاء سے بالکل پرہیز کریں۔ (جالینوس)

نمکین تلخ، چرپری اور ترش غذا میں ترک کر دیں، باعث تکلیف لباس استعمال نہ کریں۔ (مؤلف)
 حمام اور آبزین کے بعد نرم بستر پر آرام کریں تاکہ حمام وغیرہ سے پیدا شدہ تکان میں سکون پیدا ہو۔ اس کے بعد غذا لیں اور غذا دن میں کئی بار لیں۔ آبزین صبح و شام یا دن میں تین بار کریں۔ اس کا پانی جسم کے لحاظ سے معتدل ہو آبزین سے پہلے اور بعد میں روغن کے ذریعہ تمریح کریں۔ ممکن حد تک نقل و حرکت کم کریں۔ مرطوب ہوا کے اندر گھومیں پھریں، گرد و پیش پانی اور رجلہ کا انتظام رکھیں۔ روزانہ آخر میں آبزین ہمیشہ بعد از طعام کریں، نہ ہو سکے تو آبزین سے پہلے تھوڑی چیز تناول ضروری کریں۔ آبزین سے نکلنے کے بعد ماء الشعیر وغیرہ برف سے ٹھنڈا کر کے لینا موزوں ہوتا ہے۔ ٹھنڈک پیدا کرنے والی غذا میں لازماً استعمال کریں۔ اس کے بعد ٹھنڈی چیزیں جو سہزیوں وغیرہ سے تیار کی گئی ہوں قریب میں رکھیں۔ یہ تدبیر ان لوگوں کے لئے ہے جن کے اندر بخار اور حرارت ہو۔ عنب الثعلب بھون کر استعمال کریں۔ ٹھنڈا پانی ان لوگوں کے لئے بیحد مفید ہے جن کے مزاج پر سواہ مزاج حار یا بس بیحد غالب ہو، فرہبی پیدا کرنے والی مرغیاں، فرہبی پیدا کرنے کے لئے عمدہ ہوتی ہیں، انہیں تھوڑا طاقتور بنالیا جائے۔ بالخصوص اناج کی غذا دیکر۔ نیز دودھ، زردی بیضہ اور بھیڑ کے بچوں کا بھیجہ مفید ہے۔ جن مریضوں پر حرارت اور یبوست کا بیحد غلبہ ہو ٹھنڈا کر کے ان کی ہواؤں

کی دیکھ بھال کرتے رہیں، تاکہ زیادہ تحلیل نہ ہو سکے۔ ورنہ غشی طاری ہوگی، مقصود یہ ہو کہ ان کے اندر روح ہمیشہ گاڑھی بنی رہے۔ قبل از طعام برف سے ٹھنڈا کر کے قوت، انگور آبی، غیر شیریں اور خربوز جیسے فواکہ دیں۔ جن مریضوں پر غشی طاری ہوتی ہو انہیں بھی اور ناشپاتی دیں۔ جو مریض خشکی کی جانب آچکے ہوں اس وقت ان کی قوتوں کو بحال رکھنا زیادہ اولیٰ ہے۔ قابض روغنیات کے ذریعہ ان کی تمریح کریں۔ (جالینوس)

لعبہ جنگلی فر بھی لاتی ہے خشک جسم کو مرطوب کرتی ہے اور گوشت کے اندر بیحد اضافہ کرتی ہے بشرطیکہ کسی ستو کے ہمراہ استعمال کی جائے۔ البتہ یہ قوی الحرات ہوتی ہے کبھی اس سے گرم درد اٹھنے لگتے ہیں۔ (ابو جریج راہب)

فر بھی کا مجرب نسخہ، ان کے لئے جن پر دبلا پن غالب ہو چکا ہو:

ارنڈ مقشر اکلہ ۶۰۰ گرام۔ اچھی طرح پیس لیں۔ پھر اس پر ۸۰۰ گرام دودھ انڈیلیس اور اچھی طرح گوندہ کر یکجا کر لیں۔ پھر اس کی روٹیاں پکائیں ایک روٹی کا وزن ۷۰ گرام ہو۔ اسے خشک کر کے سفوف بنالیں۔ اور ایک روٹی کا سفوف روزانہ قبل از طعام استعمال کریں۔ حیرت انگیز طور پر مفید ہے۔ (کندی)

معتدل اور عمدہ گوشت کا جسم صحت کے اعتبار سے کامل تر اور معتمد تر ہوتا ہے۔ باقلی سے جسم مرطوب ہوتا ہے۔ گائے کا دودھ جس کا جھاگ اتار لیا گیا ہو۔ بلونے کے فوراً بعد اس میں خبث الحدید، صقر اور بزور ڈال کر پینے سے بدن شاداب ہو جاتا ہے۔ (روفس)

خبث سے فر بھی اور شادابی آتی ہے۔ لہذا اس کا نسخہ پیش کیا جاتا ہے۔

نسخہ:

مغاث ۴۰۰ گرام چھلنی سے چھان کر دودھ میں گوندہ لیں اور چھلنی سے ایک شب ڈھانک دیں، پھر اس پر کثیر ۲۰۰ گرام کوفتہ، اور حب السمۃ نصف ربع، ڈالیں اور اسے شیرج سے ڈھانک دیں اور پھر اس میں حب السمۃ نصف ربع، کمون نصف ربع ڈال کر اچھی طرح جوش دیں پھر روغن کو صاف کر کے آرد باقلی، چاول، گندم، غذا اور دودھ کا حریرہ بنائیں اور حریرہ کے اندر روغن ڈال دیں۔ پھر اسے خبث میں داخل کریں۔ بیحد حیرت انگیز نسخہ ہے۔ (یوسف ساحر)

جسم کو شاداب اور مرطوب رکھنے والا حریرہ:

کعک نمبر ۲ جزء، آرد چاول یک جزء، بادام شیریں مقشر نصف جزء، پسا ہوا سب کو سکر اور دودھ میں جوش دیکر حریرہ بنالیں۔ (طبری)

اس میں مفید خبث کی قسمیں ہیں، یہ قراباد دینی بیان ہے۔ (دیا ستوریدوس)
بارزد تازہ دودھ کے اندر حل کر کے حقنہ کریں۔ اس تدبیر کے برعکس تدبیر استعمال کریں جو حملہ کے نام سے موسوم ہے۔ دبلا کرنے میں سب سے زیادہ موافق مزاج حار یا بس ہوتا ہے کیونکہ حار مزاج سے چربی پیدا نہیں ہوتی اور یا بس مزاج گوشت بننے میں مانع ہوتا ہے۔ ملطف تدبیر اور طاقتور ادویات نیز قلت نوم اور غم و حزن کا طریقہ اختیار کریں، آدمی کو خشک چیزوں پر سلائیں، شراب بالکل ترک کر دیں۔ معدہ اور جگر پر کبھی نہایت ٹھنڈک پیدا کرنے والی چیزیں رکھیں جاتی ہیں، یہ دوائیں خطرناک ہوتی ہیں، لہذا حکمت کے ساتھ استعمال کی جائیں کیونکہ ان سے کبھی قوت جاذبہ مکمل طور پر گر جاتی ہے جیسے شوکران اور اجوائن خراسانی وغیرہ۔ جسم جب بھی گرم ہو جائے چند دنوں کے لئے تبدیل کر دیں۔ پھر دوبارہ انہیں استعمال کریں غذا کثیر الکیمیہ اور قلیل الغذاء استعمال کریں۔ شراب نہایت رقیق مثلاً زرد قدیم اور سفید پینیں۔ غلیظ اور گاڑھی شراب سے اجتناب کریں۔ (ابن سرائیون)
جس آدمی کو دبلا کرنا ہو تو بعد از طعام نقل و حرکت کرائیں اس سے جسم کا استفرغ ہوگا۔ جسم میں امتلائی کیفیت کے بعد تکان پیدا کریں، تکان اور حمام کے بعد انتظار نہ کریں بلکہ سکون ہونے اور طبعی حالت پر واپس آنے سے پہلے پہلے غذا لے لیں، کیونکہ ایسی حالت میں تھوڑی غذا سے آدمی شکم سیر ہو جائے گا۔ غذائیں چکنی ہوں تاکہ آدمی تیزی سے سیر ہو سکے۔ (بقراط)

یہ تدبیر جالینوس کی تدبیر کے مخالف ہے، جالینوس کہتا ہے قبل از طعام نبیذ لیں تاکہ گرم ابخرات سے جسم میں امتلاء پیدا نہ ہو غذا زیادہ نہ لے۔ اس حالت میں پرہیز کرنا لازم ہے کیونکہ ریاضت اور حمام کے بعد انسان جبکہ غیر تنفس تیز رہتا ہے غذا لے لیتا ہے تو احشاء کے اندر سد سے پیدا ہو جاتے ہیں بالخصوص جگر کے اندر۔ جیسا کہ غذا کے بعد تکان و حمام سے ان جسموں کی حالت ہو جاتی ہے جن کے اندر غذائیں نالیاں تنگ ہوتی ہیں کیونکہ جسم جب دبلا ہوتا ہے تو استحصال غذا کا محتاج ہوتا ہے۔ آدمی ریاضت کے بعد کھانے کے باب میں اس حد تک انتظار کرتا ہے کہ حرارت میں پوری طرح سکون ہو جائے۔ برعکس حالت میں برعکس صورت ہوگی۔ دبلا شخص اس وقت زیادہ اور فرہ شخص کم کھائے گا کیونکہ یہ جلد سیر ہو جائے گا۔ بالخصوص جبکہ غذا چکنی ہو۔

ریاضت کے بعد شراب دیں مگر احتیاط کے ساتھ دیں۔ نیم گرم پانی کے ہمراہ دیں کیونکہ اس وقت اشتہا کم ہوتی ہے۔ سرد پانی سے اجتناب کریں اس سے اشتہا بڑھ جاتی ہے۔ غذا ایک بار دیں، حمام ترک کر دیں بستر کھر درا استعمال کریں۔ ممکن حد تک چادر نہ اوڑھیں۔ غذا کئی بار لینے سے ہضم بچہ عمدہ ہو جاتا ہے۔ فضلہ کم بنتا ہے، برعکس تدبیر سے برعکس انجام ہوتا ہے۔ حمام کرنے سے غذا کو سرایت کرنے میں بچہ مدد ملتی ہے کیونکہ جسم کا بیرونی و اندرونی اور بالخصوص بیرونی حصہ گرم رہتا ہے۔ سخت چیز کے اوپر سونے سے جسم سمٹتا ہے، پھلتا نہیں ہے۔ کھلا بدن سرما میں سرد اور گرمی میں گرم ہو جاتا ہے اور دونوں موسموں میں تحلیل اس کی وجہ سے بڑھ جاتی ہے۔ موسم سرما میں اس لئے کہ بیرونی حصہ نہایت سرد ہو جاتا ہے جس سے غذا اطراف اور سطح جسم کی جانب نفوذ نہیں کر پاتی۔ (مؤلف)

جسم کا حد سے زیادہ شاداب ہو جانا خطرناک ہے کیونکہ یہ ممکن نہیں ہے کہ ایسے لوگ اپنی حالت پر ثابت نہیں رہتے اور نہ ہی اس حالت میں وہ غذا ہضم کر پاتے ہیں۔ اصلاح کے اعتبار سے جسم کا بڑھنا بھی ممکن نہیں ہوتا کیونکہ فریبی از حد ہوتی ہے۔ لہذا وہ خراب سے خراب حالت ہی کی جانب مائل ہوتے ہیں۔ لہذا ضروری ہے کہ اس فریبی کو دھیرے دھیرے بلاتاخیر استفراغ کے ذریعہ کم کیا جائے۔ استفراغ یکبارگی میں زیادہ نہ کریں کیونکہ یہ خطرناک ہوتا ہے۔ حد سے زیادہ ہر تغذیہ بھی خطرناک ہے۔ (بقراط)

جس فریبی کا اپنی حالت پر ثابت رہنا ممکن ہوتا ہے وہ جلد اور رگوں کا وہ مقام ہوتا ہے، جو پھیلتا اور غذا قبول کرتا ہے۔ حد سے زیادہ امتلائی صورت میں تغذیہ کے وقت بعض رگوں کی فصد کھول دینا اور دیگر استفراغات وغیرہ ضروری ہو جاتے ہیں۔ (مؤلف)

کیونکہ جسم اس حالت میں ایسا ہو جاتا ہے کہ بعض رگیں برباد ہو جائیں یا حرارت عزیز یہ بچہ جائے کیونکہ رگوں کے اندر وہ روح حاصل کرنے کا موقع نہیں پاتی، اس طرح اچانک موت واقع ہو جاتی ہے۔ مرگی کے بیشتر مریضوں کو یہ حالت پیش آچکی ہے۔ لہذا اس فریبی کو کم کرنا لازم ہے۔ اس میں تاخیر سے کام نہ لیا جائے۔ کیونکہ طبیعت ہر وقت غذا فراہم کرتی ہے۔ رگوں کے اندر اس طرح کی کوئی جگہ نہ ہوگی تو برباد ہوئے بغیر نہ رہے گی۔ حرارت عزیز کے بچہ جانے سے اچانک موت واقع ہو جاتی ہے۔ لہذا اس شادابی کو کم کرنا ضروری ہے تاکہ سرایت کرنے والی غذا کو جگہ مل سکے۔ حد سے زیادہ استفراغ کا ارادہ نہ کیا جائے کیونکہ اس کا خطرہ حد سے زیادہ امتلائی کیفیت کے مقابلہ میں کچھ کم نہیں ہے۔ باقی جو فریبی حد سے زیادہ نہ ہو بلکہ متوسط درجہ کی ہے مثلاً ریاضت کرنے والے کی فریبی کو کم کرنا ضروری نہیں ہوتا جبکہ حد سے زیادہ فریبی کو کم کرنا ضروری ہوتا ہے۔

شروع عمر میں جو فرہ ہو اور جسم کا موٹا بھی ہو اسے اس شخص کے مقابلہ میں موت جلد آتی ہے جو دبلا پتلا ہو۔

سب سے افضل بیرونی ہیئت معتدل ہوتی ہے کیونکہ یہ بوڑھا پے تک چلی جاتی ہے۔ اعتدال سے تجاوز بہ حد افراط کر جائے تو دبیلے پن کے لئے زیادہ مدد و معاون ہوتی ہے کیونکہ غلیظ اور موٹے جسم کی رگیں تنگ ہوتی ہیں اور اسی وجہ سے اس میں روح اور خون کم ہوتا ہے۔ عمر بڑھ جاتی ہے تو حرارت عزیز یہ معمولی سبب سے تیزی کے ساتھ بجھنے لگتی ہے۔ دبیلے شخص کے باب میں اس طرح کا اندیشہ نہیں ہوتا کیونکہ اس کے اعضاء رکیسہ کچھ اچھی طرح ڈھکے ہوئے نہیں ہوتے اور نہ ان کے لئے بچاؤ کی کوئی سہیل ہوتی ہے۔ لہذا خارج سے ان پر آفت تیزی سے آتی ہے۔ باقی اصلاً جو لوگ پتلے ہوتے ہیں، پھر عیش و عشرت اختیار کر لینے کی وجہ سے موٹے ہو جاتے ہیں اور ان لوگوں کی گردن پر گوشت اور چربی کافی چڑھ جاتی ہے مگر شریانیں اور وریدیں سب کشادہ ہوتی ہیں یہی وجہ ہے کہ ان کی حرارت عزیز یہ کم بجھتی ہے۔ فرہ انسانوں کے مقابلہ میں طبعی طور پر ان کی حرارت عزیز یہ زیادہ واضح اور ظاہر ہوتی ہے۔

جسم کی فرہ بھی اور بڑھوتری نو جوانی میں مستحب ہے۔ البتہ بوڑھا پے میں یہ فرہ بھی کم ہو جاتی ہے۔ اسے برداشت کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ (بقراط)

لمبے انسانوں کے لئے یہ کیفیت نادر انہی موزوں ہوتی ہے کیونکہ لمبے انسانوں کا یہی حال ہوتا ہے۔ (جالینوس)

سندروس کے اندر ایسی طاقت ہوتی ہے جس سے فرہ لوگ دبیلے ہو جاتے ہیں۔ ۳ گرام سندروس روزانہ چند دنوں تک پانی اور کھجین کے ہمراہ لیں۔ (جالینوس)

یہی وجہ ہے کہ کستی لڑنے والوں کو اسے پلاتے ہیں۔ (دیاستوریڈوس)

شہد سے جسم پکھلتا ہے۔ (دیاستوریڈوس)

آرد کر سنہ اور مرزنجوش کو مسلسل پینے سے جسم دبلا ہو جاتا ہے، زاج مہلک ہوتی ہے۔ اس سے پیچیدہ اور جسم خشک ہو جاتا ہے، لہذا اس سے اجتناب کریں۔ ترش اور چرپری غذاؤں سے جسم نحیف و ناتواں ہوتا ہے۔ (یوحنا)

بہ سرعت دبلا کرنے والا نسخہ :

خم سداب بستانی ۵ گرام نہار منہ لیں۔ سداب کی ترشائیں ۳۵ گرام لیں، زراوند مدحرج

ساڑھے ۳ گرام، قنطوریون دقیق پونے ۳ گرام، جطیانہ رومی ساڑھے ۱۰ گرام، جعدہ ساڑھے ۱۰ گرام، بطراسالیون ساڑھے ۱۰ گرام، ملح الافاعی ساڑھے ۱۰ گرام ان تمام دواؤں کا سفوف نہار منہ لیں۔ یہ ایک خوراک کا وزن ہے۔ کثرت سے جلد جلد چہل قدمی کریں۔ اس سے گوشت کم ہوگا۔

فرہ کے لئے ایضاً:

نخ قنطار، الحمار، اگرام، بنخ خطمی، اگرام، بنخ جاوشیر، اگرام، ان کا سفوف نہار منہ لیں۔ (ابن ماسویہ) تیز دوڑ اور تمام سخت ریاضتوں سے جسم دبلا ہوتا ہے۔ لطیف دواؤں کا بھی یہی اثر ہے۔ زیادہ بڑھے ہوئے گوشت کو کم کرنے کے لئے قاطع ادویات مثلاً حتم سداب بالخصوص جنگلی زراوند مد حرج، قنطوریون دقیق، جطیان، جعدہ، طاقتور مدربول ادویات استعمال کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ کچھ تو بول کے ذریعہ کچھ پوشیدہ تحلیل کے ذریعہ جسم کا استفراغ ہوگا۔ ملح الافاعی اور غذائیں لطافت پیدا کرتی ہیں۔ جن لوگوں کے جسم موٹے ہوتے ہیں انہیں یہ ادویات نقصان پہنچاتی ہیں اور نہ ہی ان سے خون جلتا ہے۔

میں نے ایک ایسے نوجوان کا علاج کیا جو عمر کی چالیسویں منزل میں داخل ہو چکا تھا، اس کا جسم بیکہ موٹا تھا۔ میں نے اسے وہ معجون دی جو وجع المفاصل میں دی جاتی ہے۔ نیز افاعی سے تیار کردہ نمک اور خود تریاق بھی دیا۔ اس کے ساتھ ملطف تدبیر استعمال کی۔ طرح طرح کی ریاضتیں کرائیں، تیز اور سخت دوڑ لگوائی۔ دوڑ لگوانے سے پہلے اس کے جسم پر محلل ادویات روغن میں شامل کر کے مالش کرتا تھا۔ پھر دوڑ لگانے کے بعد بھی اسی روغن کی مالش کیا کرتا تھا یہ ادویات حسب ذیل تھیں:-

نخ قنطار، الحمار، بنخ خطمی، جطیان، زراوند، نبات جاوشیر، جعدہ، قنطوریون، موسم سرما میں حمام کے بعد بھی یہی تمریحات استعمال کی جاتی ہیں۔ ایسی حالت میں حمام سے نکلنے ہی غذا نہ دیں بلکہ اگر خواہش ہو تو پہلے سونے دیں، پھر قبل از طعام دوبارہ حمام کرائیں۔ حمام کا پانی محلل ہونا چاہئے، چشمے کا پانی میسر ہو تو اسی پانی کا حمام کرائیں۔ میسر نہ ہو تو پانی کو چشمہ کے نمکین و تلخ پانی جیسا بنادیں، پانی کے اندر زھرہ ملح شامل کر دیں۔ یہ پانی ان لوگوں کے لئے بیکہ مفید ہے جن کے اندر گوشت زیادہ ہوتا ہے بالخصوص جبکہ دیر تک اس میں تیرتے رہیں، اور دیر تک اس کے اندر حرکت کرتے ہوئے رکے رہیں، پانی سے نکلنے کے فوراً بعد کھانے پینے نہ دیں بلکہ پہلے سونے دیں اور دیر تک رکے رہیں، واضح رہے کہ گوشت کم کرنے کی مہم میں یہ ضروری ہے کہ دفعۃً طاقت کے ساتھ شدید حرکت کے نتیجہ میں آدمی کو بخار آجائے۔ یہ بھی واضح رہے کہ بخار کا آجانا خراب بھی نہیں ہے۔ بخار کو چند دنوں تک

تسکین دیں، پھر دوبارہ علاج شروع کریں۔ شراب سفید استعمال کریں۔ (جالینوس)

جو جسم حد سے زیادہ موٹے ہو جائیں ان کے لئے دبلے پن کے بالکل خلاف تدبیر اختیار کریں۔ جسم کو تحلیل کریں، شکم کو نیچے کی جانب مائل کریں، تاکہ آلات غذا جو کچھ دفع کریں نیچے کی جانب دفع کر سکیں اور غذا جسم کے اندر منتشر نہ ہو سکے۔ مسلسل مسہلات دیں۔ تیز اور سخت ریاضتیں کرائیں۔ روغن محلل کے ذریعہ تمریح کریں۔ کثرت سے نرمی کے ساتھ دلك کریں۔ اس سے جسم ڈھیلا ہوگا۔ دلك کے بعد حمام کرائیں۔ غذا کثیر الکمیت دیں تاکہ آدمی جلد سیر ہو جائے۔ قلیل الکفیت دیں تاکہ غداہیت زیادہ نہ ہو سکے۔ غذائیں کے بعد دیں۔ پھر آدمی چاہے تو اسے سونے دیں پھر دوبارہ حمام کرائیں۔ میں نے ایک شخص کو تھوڑی مدت کے اندر اسی تدبیر سے دبا کر دیا ہے۔ جو شخص موٹا نہ ہونا چاہے وہ مرطوب غذاؤں سے پرہیز کرے۔ ستوا استعمال کرے، روٹی سے بالکل پرہیز کرے۔ کثیر الغذا، غذائیں استعمال کرے۔ (جالینوس)

موٹے اور فربہ حضرات ٹکان، بھوک اور تھمہ برداشت نہیں کرتے اس سے انہیں خراب بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں ان کی بیماریاں سخت ہوتی ہیں، ان بیماریوں کے لئے وہ مستعد رہتے ہیں، یہ بیماریاں بالخصوص فالج، مرگی، عرق منہن، وجع الفوائد، ضیق تنفس، ہیضہ، غشی اور حمیات مخرقہ جیسی ہوتی ہیں۔ یہ لوگ بیمار بھی ہوتے ہیں تو بیماری کا انہیں تیزی سے احساس نہیں ہوتا، کیونکہ حس مفقود ہو جاتی ہے، یہی وجہ ہے کہ مرض بڑھ جاتا ہے تب ہی وہ علاج کا قصد کرتے ہیں، چونکہ ان کی تجویفیں تنگ اور تنفس کمزور ہوتا ہے اس لئے ان کی بیماریاں ردی ہوا کرتی ہیں، کثرت سے چربی اور رگوں کے باریک ہونے کی وجہ سے قصد کھولنا مشکل ہوتا ہے۔ بعض اوقات مسہل ادویات ان کے حق میں مہلک ہوتی ہیں۔ مہلک نہ بھی ہوں تو کمزور ضرور کر دیتی ہیں۔ یہ ان کے اندر مشکل مسئلہ پیدا کر دیتی ہیں۔ بلغم ان کے اندر زیادہ ہوتا ہے۔ جو سب سے ردی خلط ہے۔ خون کم ہوتا ہے جو سب سے عمدہ خلط ہے۔ بیماری سے تقریباً انہیں صحت نہیں ہوتی۔ صحت ہو بھی جائے تو تیزی سے ان پر نقاہت طاری ہوتی ہے نہ ہی جسم طبعی حالت پر واپس آتے ہیں، واپس آتے بھی ہیں تو زمانہ کے بعد۔ (ردفس)

معتدل بناوٹ کے لوگ تمام حالات کے اندر صحت کے اعتبار سے سب سے عمدہ اور قابل اعتماد ہوا کرتے ہیں، یہ تقریباً بیمار نہیں پڑتے۔ بیمار پڑتے ہیں تو ان پر تیزی سے نقاہت طاری ہوتی ہے۔ فربہ عورت کو بیشتر حمل قرار نہیں پاتا۔ فربہ مرد بھی اکثر بیشتر تولید کے قابل نہیں ہوتا۔ اسے جماع کا شوق نہیں ہوتا۔ شوق ہو بھی تو زیادہ جماع بالکل نہیں کر سکتا۔ فربہ عورت کو حمل قرار پاتا ہے تو

استقاط ہو جاتا ہے یا ولادت میں دشواری ہوتی ہے لہذا چربی کو لطیف بنانے کی تدبیر کریں۔ فربہ شخص کو دبلا کرنا چاہیں تو تکان پیدا کریں، آرام و راحت سے دور رکھیں، حمام اور غلیظ اور گاڑھی غذاؤں تک قریب نہ جانے دیں، ملطف غذائیں دیں۔ حمام میں داخل بھی ہوں تو نہار منہ داخل ہوں۔ کمزور و نحیف انسانوں کو نہار منہ حمام میں داخل نہ ہونے دیں۔ لمبی بے خوابی سے آدمی لاغر ہو جاتا ہے۔ کھر درے اور سخت بستر پر سونے سے آدمی جلد دبلا ہو جاتا ہے۔ یہی اثر حجامت، اخراج خون اور جسمانی مسامات کی توسیع کا بھی ہوتا ہے۔ خبردار اسے زیادہ کھانے نہ دیں کیونکہ زیادہ کھانے کے بعد طبیعت کو جو غذا لینی ہوتی وہ لے لیتی ہے، بقیہ کو وہ تالیوں کے اندر بھیج دیتی ہے۔ پھر متوجہ ہو کر دوبارہ ان سے غذا لیتی ہے۔ غذائیں قلیل الغذائیت اور سرلیج الخروج استعمال کریں۔ اسہال لائیں و پیشاب کو گاڑھا بنائیں۔ ان دونوں باتوں سے بچد کمزوری آئے گی۔ پرانی شراب کمزور کرتی ہے۔ سرکہ کا استعمال لازم کریں۔ اس سے بہت زیادہ دبلا پن آتا ہے۔ حمام میں بورہ کے ذریعہ دھو لک کریں۔ قنئے قبل از طعام دبلا اور بعد از طعام فربہ کرتی ہے۔ یہ قول کہ قنئے بعد از طعام دبلا کرتی ہے غلط ہے۔ عورتوں کے لئے اس بات کی کوشش کریں کہ حیض زیادہ آئے۔

امراض، اسباب امراض اور معالجات کی
شہرہ آفاق تالیف ”الحاوی الکبیر فی الطب“ کا اردو ترجمہ

کتاب الحاوی

موسوم بہ

الحاوی الکبیر فی الطب

ساتواں حصہ

امراضِ ثدی، امراضِ قلب اور امراضِ جگر

تالیف

ابوبکر محمد بن زکریا رازی

۸۶۵ء ————— ۹۲۵ء

شائع کردہ

سنٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن

(وزارتِ صحت و خاندانی بہبود، حکومت ہند) نئی دہلی

فہرست مضامین

5

پیش لفظ

9

پہلا باب

دودھ کو جاری اور بند کرنا، چھاتیوں میں منجمد دودھ کا علاج، چھاتیوں اور خسیوں کو علی حالہ محفوظ رکھنے کی تدبیر، مرد کی چھاتی بڑھ جانے پر اس کا علاج، دودھ کو صاف اور بدن کے لئے موزوں و مفید بنانا نیز اسے بند کرنا وغیرہ، چھاتیوں کے اندر لاحق ہونے والے زخم اور ورم کا علاج، سرطانی زخم، بچوں کے زیر ناف اور دوشیزائوں کی چھاتیوں کی حفاظت، احتلام اور حیض کو تاخیر سے لانے کی تدبیر۔

24

دوسرا باب

بخاروں اور وحشت میں پیدا ہو جانے والا خفقان، خفقان قلب سے مشابہ فم معدہ کا خفقان و اختلاج، سوء مزاج ورم اور زخم۔

47

تیسرا باب

جگر کے تمام درد، سوء مزاج، یا خلقت یا انحلال فرد۔

52

چوتھا باب

ورم جگر اور ذات الجنب کے درمیان فرق

119

پانچواں باب

یرقان

147

چھٹا باب

استسقاء، فساد مزاج، اور جگر سے اتر کر شکم میں آنے والا پانی

پیش لفظ

ابو بکر محمد بن زکریا رازی (۹۲۵-۸۶۵ء) کی ضخیم تالیف الحاوی الکبیر فی الطب (جو عام طور پر کتاب الحاوی کے نام سے مشہور ہے) کے اردو ترجمے کا کام لٹریچر کی تاریخ کے تحت کونسل کے اہم پروگراموں میں شامل ہے۔ ترجمے کے لئے دائرۃ المعارف العثمانیہ، عثمانیہ یونیورسٹی، حیدر آباد کے ذریعہ ایڈٹ کر کے تیس جلدوں میں شائع کردہ کتاب کو بنیاد بنایا گیا ہے۔ اس منصوبے کے تحت کونسل نے اب تک شروع کی چھ جلدوں کا اردو ترجمہ شائع کر دیا ہے اور اب ساتویں جلد کا ترجمہ قارئین کے پیش نظر ہے۔ گزشتہ جلدوں کی اشاعت کے وقت ہر جلد کے پیش لفظ میں کتاب الحاوی کی اہمیت اور اس کے مؤلف زکریا رازی کی شہرت اور عظمت کے بارے میں کچھ نہ کچھ لکھا جاتا رہا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ زکریا رازی کی حیثیت طبی دنیا کے ایک ستون کی ہے۔ وہ ایک ایسی عظیم شخصیت تھی جس نے اپنی پوری زندگی مریشوں کی معالجانہ خدمت میں گزاری اور اپنے معالجانہ تجربات کو قلمبند کرتا رہا۔


اس نے بہت سی طبی کتابیں لکھیں، جن میں کتاب الابدال (بدل ادویہ کے موضوع پر)، کتاب المنصوری (معالجات ہی کے موضوع پر) اور کتاب الفاخر (معالجات کے موضوع پر) پر کونسل کے ذریعے کام ہوا ہے اور معالجات کی یہ انسائیکلو پیڈیا، "کتاب الحاوی" جس کے اردو ترجمے کا کام کونسل کے تحت جاری ہے۔ کتاب الحاوی کے شمولات میں سرے سے پھر تک تمام امراض اور ان کے علاج سے اتنی تفصیلی بحث کی گئی ہے کہ حیرت ہوتی ہے۔

کتاب الحاوی کی پہلی چھ جلدیں (جن کا ترجمہ شائع کر دیا گیا ہے) سر کی بیماریوں، آنکھ کی بیماریوں، کان، ناک، حلق اور دانتوں کی بیماریوں، سینہ اور پیچھے سے کی بیماریوں، معدہ، مری اور بھوک پیاس سے متعلق بیماریوں اور مختلف استفرافات تھیں اور اسہال وغیرہ کے مباحث پر مشتمل ہیں۔

زیر نظر کتاب الحاوی کا ساتواں حصہ امراض جلدی، امراض کبد اور امراض طحال پر مشتمل ہے۔ جگر کے امراض کا سرسری مطالعہ کرنے پر ہی یہ انکشاف ہوتا ہے کہ جو معلومات کتاب الحاوی میں درج ہیں وہ اس قدر واضح ہیں کہ ایسا لگتا ہی نہیں ہے کہ ہم ہزاروں سال پرانی کتاب کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ اس کی روشنی میں جدید طبی کتب کو پڑھا جائے تو کوئی نئی بات نہیں لگتی۔ ان امراض کی ماہیت، مرضیاتی کیفیات، تشخیصی نکات سے متعلق اطباء اب سے ہزاروں سال پہلے اچھی طرح واقف تھے۔

کتاب الحاوی قدیم طبی معلومات و معالجانہ تجربات کا ایسا ذخیرہ ہے جس سے علمی اور تحقیقی سطح پر بہترین استفادہ کیا جاسکتا ہے اور اردو میں اس کی اشاعت موجودہ دور کے اطباء، طلباء اور تحقیق کاروں کے لئے ایک گرانقدر سرمایہ ثابت ہوگی۔

ہماری کوشش ہے کہ کونسل کے ذریعہ باقی جلدوں کے ترجمے کا کام بھی تیزی سے مکمل کر لیا جائے۔ کتاب الحاوی کے ساتویں حصے تک کا ترجمہ جناب حکیم عبدالحمید اصلاحي کے ذریعہ انجام پایا۔ اس سے اگلے حصوں کے ترجمہ کے لئے دیگر مترجمین کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔ ہر کتاب کی اشاعت سے قبل کونسل کے متعلقہ افسران کو ترجمہ کی نظر ثانی کے لئے خاص طور پر متعین کیا جاتا ہے تاکہ کوئی فنی یا لسانیاتی خامی نہ رہنے پائے پھر بھی کسی نقص کو محسوس کریں تو قارئین سے گزارش ہے کہ اس کی نشاندہی کر کے شکریہ کا موقع فراہم کریں۔ امید ہے گزشتہ چھ جلدوں کے ترجمے کی اشاعت کی مقبولیت کی طرح ساتویں جلد کا ترجمہ بھی پسند کیا جائے گا۔


 (حکیم محمد خالد صدیقی)
 ڈائریکٹر

بسم الله الرحمن الرحيم

پہلا باب

دودھ کو جاری اور بند کرنا، چھاتیوں میں منجمد دودھ کا علاج، چھاتیوں اور خسیوں کو علی حالہ محفوظ رکھنے کی تدبیر، مرد کی چھاتی بڑھ جانے پر اس کا علاج، دودھ کو صاف اور بدن کے لئے موزوں و مفید بنانا نیز اسے بند کرنا وغیرہ، چھاتیوں کے اندر لاحق ہونے والے زخم اور ورم کا علاج، سرطانی زخم، بچوں کے زیر ناف اور دوشیزاؤں کی چھاتیوں کی حفاظت، احتلام اور حیض کو تاخیر سے لانے کی تدبیر۔

چھاتیوں کے اندر دودھ کم ہو جائے اور آپ اسے زیادہ کرنا چاہیں تو خون پر نگاہ رکھیں۔ جسم کے اندر اس کی یا تو کمی ہوگی یا کیفیت کے اعتبار سے دودھ کے موافق نہ ہوگا۔ اگر قلت دودھ کی وجہ مقدم الذکر ہو تو واضح رہے کہ جسم کو گرم کرنے اور مرطوب بنانے کی ضرورت ہوگی۔ اور اگر کیفیت کے اعتبار سے ناموافق ہو تو یہ دیکھیں کہ خون پر غلبہ صفراء کا ہے یا بلغم کا۔ صفراء کا ہے تو سب

سے پہلے اسہال کی پھر اس تدبیر کی ضرورت ہوگی جسے ہم کسی مقام پر بیان کر چکے ہیں۔ غلبہ اگر باغم کا ہے تو ایسی ادویات کی ضرورت ہوگی جو درجہ اول یا دوم میں گرم ہوں ان سب میں بہتر وہ دوائیں ہیں جو غذائی ہوں۔ مثلاً جرجیر، بادیان، سویا۔ وجہ یہ ہے کہ خشک ادویات خشکی پیدا کرتی ہیں اور ضرورت سے زیادہ گرمی پیدا کرتی ہیں۔ یہ ادویات بطور مثال حسب ذیل ہیں:-

کرفس، سمرنیون تر (۱)۔ خشک ہو جانے پر یہ دوا خون کو ضرورت سے زیادہ گرم اور گاڑھا بنا دیتی ہے۔ تولید شیر یا خون سے دودھ بننے کے لئے ضروری ہے کہ خون اعتدال کے ساتھ گرم ہو اور اصلاً گاڑھا نہ ہو، یہی وجہ ہے کہ خشکی پیدا کرنے والی چیزوں سے دودھ ٹوٹ جاتا ہے۔ باقی جو چیزیں خشکی اور گرمی پیدا نہیں کرتیں ان سے خون کی پیدائش ہوتی ہے۔ فاختاؤں سے دودھ پیدا ہوتا ہے۔ دودھ کم کرنے والی چیزیں وہ ہوتی ہیں جو زبردست گرمی اور خشکی پیدا کرتی ہیں۔ جو چیزیں سرد ہوتی ہیں وہ تولید شیر کی راہ میں مانع ہوتی ہیں۔ اسی طرح ان تمام چیزوں سے دودھ نہیں بنتا جو خون کی مقدار کم یا اس کی کیفیت کو بگاڑ دیتی ہیں، اور ار حیض سے دودھ ٹوٹ جاتا ہے۔ (مفردات کا پانچواں مقالہ)

پستان کے اندر دودھ خشک ہو جائے تو اشق پانی کے اندر حل کر کے پوری پستان کے اوپر طلاء کریں۔ (طیب نامعلوم)

ایک آدمی کو دیکھا ہے کہ (دودھ) اس سے دھاگے کی مانند نکل رہا ہے مذکورہ نسخہ شاید اسی کے لئے مفید ہو۔ (مؤلف)

ولادت کے بعد چھاتیاں متورم ہو جائیں اور دودھ منجمد ہو تو مفید یہ ہے کہ ملی ہوئی شراب سے نطول کریں یا سرکہ و روغن گل گرم کر کے تمریح کریں۔ لیکن یہ نسخہ ابتدائے مرض میں مفید ہے۔ یا تخم کتان اچھی طرح کوٹ کر سرکہ میں گوندھیں اور مرہم بنا کر چھاتیوں پر لگائیں۔

چھاتیوں کے ورم حار میں:

درخت عنب اشعلب کا حیص (۲) روغن گل کے ہمراہ ملا کر چھاتیوں پر لگائیں۔

چھاتیوں کے جملہ اور ام میں مفید نسخہ:

نان حواری اچھی طرح کوٹ کر اسی قدر آرد جو، اور اسی قدر آرد باقلی اور آرد حلبہ ہر ایک ایک مشت (۲۰ گرام)، تخم کتان ایک مشت (۲۰ گرام) لیں، پھر کرب و کاکج جوش دیکر اس کے پانی

(۱) یہ لفظ یوں ہی استعمال ہوا ہے لیکن ظاہر کرتا ہے یہ لفظ سمرنیون بمعنی بمطابق بحر الجواہر کرفس بری ہے۔

(۲) اصل میں یہ لفظ اسی طرح موجود ہے جبکہ ظاہر میں اس نصیب یعنی خاکینہ ہونا چاہئے۔

میں مذکورہ ادویات کو گوندہ لیں۔ پھر دو انڈوں کی زردی، مر ساڑھے ۳ گرام اور زعفران ساڑھے ۳ گرام، سب کو یکجا کر لیں اور سینہ، پشت اور خصلوں پر لگائیں۔ یہ ہر اس ورم حار کے لئے مفید ہے جس کے اندر صلابت موجود ہو۔

افزائش شیر کے لئے:

مقوی باہ ادویات، ہر قسم کے تھن بھون کر کھانے سے قوت باہ میں اضافہ ہوتا ہے۔ (اتھرن) ولادت کے بعد اکثر دودھ چھاتیوں کے اندر پیئر بن جاتا ہے۔ جس سے ورم حار پیدا ہو جاتا ہے۔ شروع ہی میں یہ ضروری ہے کہ پانی اور نیم گرم سرکہ کے اندر اسفنج ڈبو اور تھوڑا نچوڑ کر مقام ماؤف پر رکھیں اور ڈھیلا باندھ دیں یا کھجور اور روٹی پانی اور سرکہ کے ساتھ پیس کر ضماہ کر دیں۔ ضماہ، زردی بیضہ و سفیدی بیضہ کا روغن گل کے ہمراہ بھی کیا جاتا ہے۔ یا سویا، دھنیا تازہ یا چولائی کا ضماہ کریں اور اوپر سے مر قشیشار و روغن گل کے ہمراہ پیس کر رکھیں۔ چھاتیوں کے اندر تناؤ پیدا ہو جائے اور ان کے اندر خون جمع ہو جائے تو پانی اور زیت کے ہمراہ روٹی کا ضماہ کریں، یا پانی اور زیت کے بجائے شراب اور شہد استعمال کریں۔ یا آرد باقلی کا پانی و شہد یا سبج کے ہمراہ ضماہ کریں۔ اگر مریض ضماہ کا متحمل نہ ہو سکے تو گرم روغن زیتوں کا ترپڑہ کریں پھر اوپر سے گرم روغن زیتوں کے اندر اسفنج یا اون کا ٹکڑا بھگو کر رکھیں۔ یا ایسے پانی کے ابخرات سے تکمید کریں جس کے اندر میتھی، تخم کتاں یا خطمی جوش دی گئی ہو، یا فقط گرم پانی کا بھپارہ دیں۔ آرد خشکار کا تخم کتاں کے ہمراہ میتھی کا پانی و شہد کے ہمراہ یا تل کا شہد و گھی کے ہمراہ ضماہ کیا جاتا ہے۔ متورم چھاتیوں کو ہر گز چوسنا نہیں چاہئے، کیونکہ یہاں مواد جذب ہو کر آرہے ہوتے ہیں، ورم کم ہونے لگے تو چھاتیوں پر قیروطی حسب ذیل طریقہ پر رکھیں۔ چقدر روغن زیتوں کے اندر استقد گرم کریں کہ سرخ ہو جائے پھر اس کی قیروطی بنا کر چھاتیوں پر رکھیں۔

دیگر نسخہ:

زردی بیضہ ۱۰ عدد، ۷۰ گرام موم اور ۱۴۰ گرام روغن گل گرم کے ساتھ اچھی طرح پھینٹ لیں، پھر اس کے اوپر نمکین پانی اس قدر ڈالیں کہ حل ہو جائے۔ اسے تلواریں جیسی کسی بڑی چوڑی لکڑی سے پھینٹیں اور پھر استعمال کریں۔ چھاتیوں میں ورم سخت ہو جائے تو ان پر ملین ادویات استعمال کریں۔ چھاتیوں میں آکلہ (زخم خورہ) پیدا ہو جائے تو اس کی مخصوص دوا استعمال کریں جس کا

تذکرہ باب الاکلہ میں آتا ہے۔ چھاتیوں کی حفاظت اس طرح ہوتی ہے کہ زیرہ پیس کر پانی کے ہمراہ شامل کر کے ان پر ضاد کریں۔ پھر ان پر سرکہ اور پانی کے اندر اسفنج ڈبو کر رکھیں اور باندھ کر تین دن تک باقی رکھیں، پھر اسے کھول کر پیاز، سوسن اور شہد رکھ کر باندھیں اور تین دن تک اسے قائم رکھیں۔ مہینہ کے اندر یہ عمل تین بار کریں۔ یا شوکران شہد کے ہمراہ پیس کر چھاتیوں پر رکھیں۔ اسے تین دن تک نہ کھولیں۔ مہینہ میں یہ عمل تین بار کریں۔ بیرونی طور پر اسفنج رکھیں۔ عرصہ دراز تک اس کا طلاء کرنے سے چھاتیاں محفوظ رہتی ہیں۔ (بولس)

مدر لبین:

حب بادیان، حب رطبہ، تخم کراث، تخم جرجیر، بہ طور سفوف ماہ کشک الشعیر ۱۰۵ گرام کے ہمراہ استعمال کریں۔ (طیب نامعلوم)

چھاتیوں کے اندر دودھ کبھی حمل اور جماع کے بغیر بھی رہتا ہے۔ زیادہ تر یہ صورت حال حیض بند ہو جانے سے پیدا ہوتی ہے، جس سے حیض کا خون چھاتیوں کی جانب منتقل ہو کر دودھ کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ عورت کے بوڑھی ہو جانے کے بعد حیض رک جائے تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن جوانی میں رک جانے پر اور ار حیض کی تدبیر کریں، ورنہ چھاتیوں کے اندر خطرناک ورم اور زخم پیدا ہو جائیں گے۔

مدر لبین:

گھی گرم کر کے ایک پیالہ خالص شراب کے ہمراہ صبح کو پلائیں۔ تخم شلجم اور میتھی گھی اور شہد میں گوندہ کرانڈے کے برابر روزانہ پلائیں۔ مولیٰ اور سبوس گندم جوش دیکر اس کا پانی شہد کے ہمراہ دیں۔ تھوڑا چنا پانی کے اندر بھگو کر کھانے کا حکم دیں۔ پیاس معلوم ہو تو بھیڑ کا دودھ پلائیں۔ (شمعون)

یا تخم شلجم ۱۰۵ گرام اور تخم حلبہ ۱۰۵ گرام، تخم سویا ۳۵ گرام، تخم کراث ۳۵ گرام، تخم حد قوقا ۳۵ گرام، عصارہ بادیان تر، شہد اور گھی کے اندر دواؤں کو ملا کر گرم کریں اور مریضہ کو دیں۔ بیحد حیرت انگیز نسخہ ہے۔

دودھ بند کرنے کے لئے:

زیرہ، سداب جنگلی، تخم سنبھالو پانی کے ہمراہ جوش دیکر پلائیں اور اسی کا طلاء چھاتیوں پر

کریں۔ لعاب اسپغول کے ہمراہ مر کا طلاء کریں۔ چھاتیوں پر طلاء تب ہی کریں جب اس کے اندر موجود مادے کو خارج کر دیں۔ اس دودھ کو فنا کر دیں۔ ورنہ دودھ منجمد ہو جائے گا اور زخم بن جائے گا۔ حتیٰ الوسع چھاتیوں کو کشادہ کریں۔ تنگ نہ کریں۔ (دیا ستوریدوس)

چھاتیوں کی رسولی اور گانٹھ کے لئے:

برگ شفتالو تر، برگ سداب ترکوٹ کر مقام ماؤف پر ضماد کریں۔ (اختیارات حنین)
خون اور دودھ جو جوف کے اندر منجمد ہو گئے ہوں، کو تحلیل کرنے کے لئے باب السموم کا مطالعہ کریں۔ جس کا تذکرہ غذاؤں کے درمیان کیا گیا ہے۔ یہاں تمام باتوں کا تذکرہ کیا جائے گا۔ (بولس)

تل، تخم خیار، گکڑی، شابفاغ (۱)، بھینچہ، فاشرا، زیرہ تراور بادیان، یہ سب مدر لبن ادویات ہیں۔ (اوریباسوس)

دودھاری بکری کا دودھ کثرت سے لیں۔ دودھ کا حریرہ بنائیں اور اس میں بادیان، سویا شونیز شامل کر کے لیں۔ نمکین مچھلی کھانے سے دودھ میں اضافہ ہوتا ہے۔ (اشلیمن)

دودھ کی وجہ سے چھاتیوں کے اندر عارض ہونے والے سدہ کا علاج:

خراطین پیس کر طلاء کریں۔ یا تل پیس کر طلاء کریں۔ آب پودینہ کے ہمراہ مر، انیسون، آرد نخود، برگ غار، تخم کر فس، زیر سفید اور الاپچی، آب برسیان داری کے ہمراہ طلاء کریں۔ اسی طرح آب چتندر گندم، اور شونیز کو کوٹ کر اس کا چھاتی پر طلاء کرتے ہیں، نیز مرارہ ثور اور کندر کا بھی طلاء کیا جاتا ہے (تذکرہ)

جو خواتین دودھ بند کرنے کے لئے جڑی بوٹیاں پیتی ہیں وہ اچھی چھاتیوں کو خراب کر لیتی ہیں۔ چھاتیاں سخت ہو جاتی ہیں حتیٰ کہ آپریشن کی ضرورت ہو جاتی ہے۔ بادرونج کو بکری چر لیتی ہے تو اس کا دودھ بند ہو جاتا ہے۔ (تدبیر الاطفال۔ روفس)

چھاتیاں دودھ سے پر ہوں اور بوجھ محسوس ہوتا ہو تو پودینہ تھوڑے نمک طعام کے ہمراہ کوٹ کر ضماد کریں اور باندھ دیں۔ یہ عمل چند دنوں تک کریں۔

(باب الادویۃ المنقیہ۔ الکمال۔ ابن ماسویہ)

سن بلوغت میں کبھی مردوں کی چھاتیاں پھول جاتی ہیں جو کبھی تو بحالہ باقی رہتی ہیں اور کبھی

(۱) اصل میں یہ لفظ اسی طرح استعمال ہوا ہے لیکن غالباً یہ لفظ شابانج ہے یعنی برنوف جو محلل و منقی ہوتا ہے۔

بڑھ کر عورتوں کی چھاتیوں کے مشابہ ہو جاتی ہیں، جس کو رسولی کے اصول علاج پر چربی کی سطح تک نکال باہر کریں اور سب کی سب نکال کر سی دیں پھر مندل کر دیں۔ (انٹیلیس و بولس)

علی حالہ چھاتیوں کو باقی رکھنے کے لئے:

زیرہ کوٹ کر چھان لیں اور پانی کے ہمراہ اچھی طرح پیس کر چھاتیوں پر ضما د کریں اور پر سے نرم اسفنج رکھ کر اسے سینہ اور چھاتیوں سے باندھ دیں۔ اسفنج کو ملے ہوئے سرکہ سے سیر کر لیں اور بندھن کے ذریعہ نرمی کے ساتھ اسے پریشردیں، بندھن تین دن تک باقی رکھیں پھر کھول کر زیرہ صاف کر دیں اور پیاز سو سن (بصل سو سن) کوٹ کر شہد میں گوندھیں اور چھاتیوں پر اس کا ضما د کر دیں اور انہیں تین دن تک مذکورہ بالا طریقہ کے مطابق باندھے رکھیں۔ پھر بندھن کھول دیں یہ عمل مہینہ میں تین بار کریں۔ چھاتیاں مستقل چھوٹی رہیں گی۔

دیگر:

روغن زیتون اور سرمہ کی طرح پسلی ہوئی پھٹکری کو سیسہ کے برتن میں رکھیں اور روز آند اس کے ذریعہ چھاتیوں کی تدبیر کریں۔ چھاتیاں چھوٹی رہیں گی۔ یا شوکران پوسکر پانی کے ہمراہ گوندھیں اور طلاء کریں۔ تین بار۔ یا اسفنج کا کوئی ٹکڑا پانی اور سرکہ میں تر کریں اور چھاتیوں کو اس کے اوپر سے باندھ دیں۔ چند یوم یہ عمل ترک رکھیں، پھر دوبارہ کریں۔ چھاتیاں چھوٹی رہیں گی۔

دیگر طاقتور نسخہ:

گل خالص، عطفص، سب کو کوٹ پیس کر چھلنی سے چھان کر شہد میں گوندھ لیں حتی کہ قیر و طی کے مانند گاڑھی ہو جائیں۔ پھر اسے قلعی کے برتن میں رکھ لیں اور چھاتیوں پر طلاء کریں۔ خشک ہونے کے بعد بہ کثرت سرد پانی سے دھو دیں۔ یہ عمل تین دن کریں۔ چھاتیاں چھوٹی ہو جائیں گی اور چھوٹی سی باقی رہیں گی۔

خصیوں کی حفاظت اس طرح کی جاسکتی ہے کہ قیہو لیا اور سفیدہ قلعی ہم وزن آب اُجوائن میں گوندھیں اور اوپر سے روغن مصطلکی ڈال کر طلاء کریں۔ زیر ناف بال اگے گانہ ہی خبیے بڑے ہونگے۔

خصیوں اور چھاتیوں کے لئے دیگر نسخہ:

رصاص سوختہ مغسول، دقاق کندر (کندر کے ریزے)، سفیدہ قلعی، مر تک، پھٹکری، افیون

سب کو شوکران کے ساتھ یکجا کریں حتیٰ کہ بیحد نرم ہو جائیں۔ شوکران جب کثیر المائیت اور تازہ ہو تو یہ دوائیں تیار کریں، آخری حد تک پس لیں تب اس کے ساتھ روغن مصطفیٰ بقدر ضرورت شامل کریں اور قلعی کے برتن میں رکھ کر بند کر دیں اور محفوظ کر لیں۔ پھر خالص تیز سرکہ کے ہمراہ ان تمام مقامات پر طلاء کریں جنہیں محفوظ رکھنا مطلوب ہو۔

بیحد طاقتور دیگر نسخہ:

مکوء، آب شوکران، اجوائن خراسانی، احباب اسپغول، مر تک سفید، سفیدہ قلعی، افیون، آب اجوائن۔ سرکہ خالص سے قرص بنالیں اور بوقت ضرورت مقام مطلوب پر طلاء کریں۔ طلاء کرنے سے پہلے مریضہ و مریض کو سرد پانی پلا دیں اور شراب ترک کر دیں۔ اس سے احتلام اور حیض کم عمر میں جلدی نہ آ سکے گا۔ (قریظن)

دودھ جب بھی کم بنتا ہو تو خون پر نگاہ رکھیں۔ ایسی حالت میں خون یا تو کم مقدار میں موجود ہوتا ہے یا خراب کیفیت کا حامل ہوتا ہے۔ پھر دیکھیں کہ جسم پر صفراء غالب ہے تو اس کا اخراج کریں اور اس کے بعد حسب ذیل تدبیر اختیار کریں۔

عورت کو عمدہ خون پیدا کرنے والی غذا میں دیں جو مرطب ہوں اور نیم گرم ہوں کیونکہ دودھ کا مزاج بھی ہوتا ہے۔ اس کی تدبیر میں بھی یہی طریقہ اختیار کریں۔ جسم پر غلبہ بلغم کا ہو تو ایسی دواؤں کی ضرورت ہوگی جو درجہ اول و دوم میں گرم ہوں، اور خشکی پیدا نہ کرتی ہوں، سب سے عمدہ وہ دوائیں ہوتی ہیں جو غذائی ہوں، مثلاً جرجیر، بادیان اور تازہ سویا۔ کیونکہ جو دوائیں خشک ہوتی ہیں وہ زیر بحث تدبیر میں ضرورت سے زیادہ خشکی پیدا کر دیتی ہیں، اور اربول سے خون گاڑھا اور اس کی رطوبت کم ہو جاتی ہے۔ ضرورت یہ ہوتی ہے کہ خون کے اعتدال کو باقی رکھا جائے۔ گاڑھا نہ ہونے پائے۔ گرم تخمیات بھی اسی طرح دودھ روک دیتے ہیں، باقی جو تخم اعتدال کے ساتھ گرم ہوتے ہیں اور خشکی پیدا نہیں کرتے درحقیقت وہی غذاؤں، حمام اور عمدہ، بہ کثرت مرطب خون پیدا کرنے والی تدبیر کے ہمراہ دودھ کی افزائش کا باعث ہوتے ہیں، دودھ بند کر دینے والی چیزیں وہ ہوتی ہیں جو سخت خشکی اور گرمی پیدا کرتی ہیں۔ اور ارطمت کی حالت میں دودھ کا آغاز رک جاتا ہے۔

مصلح جوارش:

بادیان، تخم جرجیر، تخم سلجم، رطب، مولیٰ، تخم سویا، کراث کوٹ کر گھی کے ساتھ لت کریں

اور شہد کے ہمراہ گوندہ کرانڈے کے برابر ۰.۵ گرام عمدہ شراب یا تازہ دودھ کے ہمراہ دیں بشرطیکہ جدت اور دبلا پن ہو۔ چند گھنٹے انتظار کرنے کے بعد خشک روٹی کا حریرہ دیں جس میں مذکورہ ختم ہوں بالخصوص زیرہ، بادیان اور سویا۔ حریرہ، آرد باقلی، چاول اور گندم سے دودھ کے ہمراہ بنائیں، گھنڈی پر پانی کے اندر اشق حل کر کے طلاء کریں۔ (چوتھا مقالہ۔ ادویہ مفردہ)

باقلی کا ضاد:

روز آٹھ ختم قشہ، ایک مشمت (۲۰ گرام) ہمراہ آب نیگرم اور اسی طرح ختم رطبہ، دودھ کا آنا بند کر دیتے ہیں۔ (جور جس)

جن خواتین کی چھاتیوں میں ورم ہوتا ہے آرد باقلی ان کے لئے بیحد مفید ہوتا ہے۔ بالخصوص جبکہ ورم دودھ کے پنیر بن جانے کی وجہ سے عارض ہوا ہو، اس ضاد سے دودھ کی پیدائش بند ہو جاتی ہے اور بادیان سے دودھ کی پیدائش اور اس کا ادراہ ہوتا ہے۔ مس آب رگڑ کر طلاء کرنے سے چھاتیاں اور خصبے زمانہ تک اپنی حالت پر باقی رہتے ہیں، اس کے برابر استعمال سے بڑھتے نہیں ہیں۔ موم کے ضاد سے چھاتیوں کے اندر دودھ منجمد نہیں ہوتا اور چنے سے دودھ پیدا ہوتا ہے۔ آرد مسور پانی اور نمک کے ہمراہ جوش دیکر ضاد کرنے سے دودھ کے احتباس سے باعث متورم چھاتیوں کو بیحد نفع ہوتا ہے۔ باور وچ سے دودھ کا ادراہ ہوتا ہے۔ آرد جو کے ہمراہ پودینہ کا ضاد کرنے سے ان متورم چھاتیوں کو سکون ہو جاتا ہے جن میں ورم دودھ کے جم جانے سے ہو جاتا ہے۔ سویا اور ختم سویا دونوں سے دودھ کا ادراہ ہوا کرتا ہے۔ خطمی متورم چھاتی کے درد کو سکون اور اس کے ورم کو تحلیل کر دیتی ہے۔ (مفردۃ ج)

گائے کے دودھ سے دودھ پلانے والی کے دودھ میں اضافہ ہوتا ہے۔ (خوز)

ختم مولیٰ سے دودھ کا ادراہ ہوتا ہے۔ (فلاحہ)

ایک خاتون کا دودھ بند کر دینا مطلوب تھا چنانچہ میں نے اس کی چھاتیوں پر آب بادروچ کے ہمراہ آرد باقلی اور ختم بادروچ کا طلاء کیا۔ چنانچہ دودھ حیرت انگیز طور پر نہایت مستحکم طور پر بند ہو گیا۔ (مؤلف)

دائیوں سے حاصل شدہ تجربہ:

گل خالص اور شہد کا طلاء کرنے سے چھاتیاں اٹھ جاتی ہیں۔ (مؤلف)

کچھ دودھ اور منی گاڑھی صورت میں پنیر کے مانند خارج ہونے لگتی ہیں۔ کبھی مثل دہاگے کے خارج ہوتی ہے۔ میں نے یہ کیفیت ایک مرد میں دیکھی ہے۔ ایسی حالت میں چھاتیوں اور خسیوں پر گرم پانی کا نطول کریں اور اس کے اندر بیٹھیں۔ جسم کو مرطوب اور ٹھنڈا کریں۔ (مؤلف)

چھاتیوں سے عورت کا دودھ ہلکا کرنا مطلوب ہو تو سرطان بحری شق کر کے چھاتیوں پر طلاء کریں۔ (طبیعیات فلیانش)

چھاتیوں میں ورم آجائے تو آرد حلبہ وغیرہ کا ضاد کریں اور گرم پانی کا تریڑہ کریں۔ ورم حار کی صورت میں حجر المسن مفید ہوتا ہے۔ اسے سرکہ میں گھس کر طلاء کریں۔ آپریشن کیا جائے تو خوب کشادہ اور اندر تک کیا جائے۔

ولادت کے بعد ضرورت ہو تو دودھ روکنے کے لئے نسخہ:

زیرہ، فنجکشت، سداب جوش دیکر اس کا پانی بطور مشروب استعمال کریں اور چھاتیوں پر اس کا نطول بھی کریں۔ یا شراب یا عصارہ اسپغول کے ہمراہ اشق کا طلاء کریں اور روزانہ کچھ دودھ چھاتی میں سے نکال بھی لیا کریں تاکہ وہاں زخم نہ بن سکے۔ دودھ کی زیادتی کے لئے چنا، سویا، تخم رطبہ، دودھ، گھی، شہد، خشخاش، شونیز اور باذنجان بھیڑ کے گھی کے ہمراہ استعمال کریں۔ زیرہ کرمانی شہد کے ہمراہ پیس کر لطوح کریں، یا نیخ کرنب کوٹ کر ضاد کریں یا آرد مسور، باقلی، زعفران، ۵ جوز جندم اور نمک کا سرد پانی کے ہمراہ ضاد کریں۔ اس سے دودھ ٹوٹ کر خشک ہو جائے گا۔ ٹوٹی ہوئی چھاتیوں کو جو شانہ مازو کے ذریعہ قائم کریں۔ جو شانہ کو برف سے ٹھنڈا کر کے استعمال کریں۔ اس میں کتان کی ایک دھچی تر کر کے چھاتیوں پر رکھیں۔ (مسح)

حلوہ کوٹ کر پانی کے ہمراہ چھاتیوں پر طلاء کرنے سے دودھ کا آنا فوراً بند ہو جاتا ہے۔ یہ مجرب ہے۔ پالک، مر تک اور روغن گل کا طلاء کریں۔ یہ نسخہ اس وقت استعمال کیا جاتا ہے جب دودھ کثرت سے آنے لگتا ہے۔ دودھ بند کرنا مطلوب ہو تو مسور اور دریا کا پانی جوش دیکر نطول کریں۔ (طب قدیم)

آرد باقلی ان چھاتیوں کے لئے مفید ہے جن کے اندر دودھ منجمد ہو گیا ہو۔ (دیا ستوریدوس)

چھاتیوں کے ورم کے لئے مؤثر ضاد:

بالخصوص جبکہ ورم دودھ کے منجمد ہو جانے سے عارض ہوا ہو۔ اس ضاد سے دودھ کی تولید بند ہو جاتی ہے۔

ختم اجوائن کو کوٹ کر مفید اور سرخ حصہ پر ضما د کریں۔ یہ چھاتیوں کے ورم حار میں مفید ہے، بالخصوص جبکہ نفاس کے بعد ورم ہوا ہو۔ (جالینوس)
 اخروٹ تھوڑی شراب و شہد کے ساتھ سرکہ کی تلچھٹ کے ہمراہ متورم چھاتیوں پر ضما د کرتے ہیں۔ بالخصوص نفاس کے بعد پیدا شدہ ورم میں اس سے ورم تحلیل ہو جاتا ہے۔

(دیا ستوریدوس)

سرکہ کی تلچھٹ سے ان چھاتیوں کے ورم میں سکون ہو جاتا ہے جن سے دودھ کا کافی اور ار ہو رہا ہو۔ کشتی لڑنے والوں کا میل چھاتیوں کے ورم کے لئے عمدہ چیز ہے۔ کیونکہ اس سے حاصل شدہ ورم تحلیل بھی ہوتا ہے اور دیگر مادے یہاں آنے سے رک بھی جاتے ہیں۔ (بولس)

سیوس گندم سداب کے ہمراہ جوش دیکر تکمید کرنے سے ان چھاتیوں کے ورم میں سکون ہو جاتا ہے جن میں دودھ جم گیا ہو۔ گل شاموس بالخصوص چھاتیوں کے ورم میں مفید ہے۔ (جالینوس)
 گل شاموس عرق گلاب اور روغن گل کے ہمراہ مستعمل ہے۔ کندر کا قیو لیا اور روغن گل کے ہمراہ لٹوخ بوقت نفاس چھاتیوں کی حرارت میں مفید ہے۔ (اوریباسوس)

آرد کر سنہ شہد کے ہمراہ چھاتیوں کے اور ام صبلہ کو نرم کر دیتا ہے۔
 کما فیطوس سخت چھاتیوں پر رکھنے سے ورم اور صلابت تحلیل ہو جاتی ہے۔
 کرفس جو کے ستو کے ہمراہ ضما د کرنے سے چھاتیوں کے سخت ورموں کو سکون ہوتا ہے۔
 چھاتیوں کے ورموں پر دریا کا پانی انڈیلنا مفید ہوتا ہے۔

دودھ پلانے والی جن خواتین کی چھاتیوں میں دودھ منجمد ہو جاتا ہے ان کے لئے نیند مفید ہوتی ہے۔

جو کے ستو کے ہمراہ پودینہ کا ضما د ان چھاتیوں پر کرنا مفید ہے جن کے اندر دودھ جمع ہو گیا ہو۔
 بھئی دانہ کے ضما د سے چھاتیوں کے ورم حار کو سکون ہوتا ہے۔

اسے ماء العسل کے ہمراہ جوش دینا لازم ہے۔ عصارۃ انگور کا دُر د نمک کے ہمراہ ضما د کرنا چھاتیوں کے ورموں میں بہت بہتر ہے۔ (دیا ستوریدوس)

مٹی جس کے اندر کشتی لڑنے والوں کا پسینہ ہوتا ہے چھاتیوں کے ورم حار اور ان میں منجمد شیر کے لئے بیحد مفید ہے۔ یہ سب سے زیادہ مفید شے ہے۔ اگر یہ مٹی خشک ہو تو اسے روغن حنایا روغن گل سے نرم کر لیں۔ مسور، دریا کے پانی میں جوش دیکر استعمال کرنا چھاتیوں کے لئے مفید ہے جو احتباس شیر کی وجہ سے متورم ہو گئی ہوں۔ (دیا ستوریدوس و جالینوس)

بسمد اور سرد پانیوں کا مزہم چھاتیوں کے اور ام حارہ اور زخموں کے لئے بیحد مفید ہے۔
شوکران کے ضما د سے دودھ کا آنا بند ہو جاتا ہے اور ورم نہیں ہوتا۔ تنہا محطمی یا خطمی کو
شراب میں جوش دیکر ضما د کرنے سے چھاتیوں کا ورم تحلیل ہو جاتا ہے۔ پنج خشکی کو شراب کے تلچھٹ
کے ہمراہ جوش دیکر ضما د کرنا چھاتیوں کے ورموں میں مفید ہے۔

چھاتیوں کی خارش کے لئے چند دنوں تک سرکہ شراب میں خشک انجیر استعمال کرنا، پھر چند
دنوں تک چھاتیوں پر اس کا طلاء کرنا پھر چھاتیوں کو ایسے گرم پانی سے دھونا جس میں کرفس جوش دیا گیا
ہو اور کندھے پر پچھنے لگانا مفید ہے۔ چھاتیاں دودھ سے پر ہو کر بوجھل ہو چکی ہوں تو پودینہ نمک طعام
کے ہمراہ کوٹ کر ان پر رکھ کر باندھیں۔ یہ عمل چند دنوں تک جاری رکھیں۔ (دیا ستوری دوس)
شہد لبنی اور روغن بنفشہ ملا کر چھاتیوں پر ملیں اور خشکی پیدا کرنے والی غذائیں دیں۔ یہ ان
اور ام کے لئے عمدہ ہے جو چھاتیوں کے اندر دودھ کی وجہ سے پیدا ہو جاتے ہیں۔ کرنب کا حریرہ دیں
اور کھانے میں بھی یہی دیں۔ (طیب نامعلوم)

عورتوں کی چھاتیوں کی صلابت کے لئے ضما د کا نسخہ :

چقندر، موم، چربی بٹ، چربی مرغ، بارہ سنگھے کا گودہ، رجلہ، آرد جو، روغن خیری، صمغ بادام،
آرد حلبہ، آرد باقلی، گل بنفشہ، بابونہ اور قفر الیہود کا ضما د بنائیں۔ (تذکرہ، عبدوس)

چھاتیوں سے دودھ بند کرنے کی دوا:

آرد باقلی ۷۰ گرام، آرد (۱) ۳۵ گرام، روغن حلبہ میں گوندہ کر سر پر طلاء کریں۔

نسخہ دیگر:

آرد باقلی اور روغن گل ملا کر چھاتیوں پر ضما د کریں۔

چھاتیوں کے ورم بار د کے لئے نسخہ:

کرفس کوٹ کر رکھیں۔

چھاتیوں میں پیدا شدہ صلابت کے لئے نسخہ:

وردی شراب قدیم کو جوش دیکر یا وردی سرکہ یا آرد باقلی، ناخونہ اور روغن تل و آب

(۱) اصل میں غالباً لفظ حلبہ چھپنے سے رہ گیا ہے۔

شیریں ملا کر رکھیں۔ (ابن ماسویہ)

چھاتیوں کے اندر پیدا شدہ سلعہ اور گرہ کے لئے نسخہ:

برگ خوش، برگ سداب ترکوٹ کر ضماد کریں۔ (اختیارات کنندی)

چھاتیوں اور خسیوں کے گرم ورموں کے ضماد کا عمدہ نسخہ:

باقلی پسی ہوئی ۲۰ گرام، حلبہ پسی ہوئی ۲۰ گرام، خطمی ۲۰ گرام، تخم کتاں ۲۰ گرام، جو شانده کرنب میں گوندہ کر اس کے اندر ساڑھے ۳ گرام زعفران شامل کریں اور سب کو یکجا کر کے چھاتیوں پر رکھیں۔ حرارت موجود ہو تو اس میں آب مکوہ شامل کر لیں۔ (ابن سرائیون)

دودھ کم ہو جائے تو خون کو دیکھیں، یہ یا تو کم مقدار میں بنتا ہو گیا خراب ہو چکا ہو گا۔ خون کم مقدار میں ملے تو ملطف مسخن تدبیر اختیار کریں۔ خراب ہو گیا ہو تو یہ دیکھیں کہ کس طرح کے استفراغ کی ضرورت ہے۔ فصد کھولی جائے یا مسہل دیا جائے۔ اس کے بعد بالضد دوائیں استعمال کریں استفراغ کی جانے والی چیز بلغم ہو تو اس کے لئے سب سے عمدہ جر جیر، بادیان اور کرفس تر ہے۔ خشک ہونے کی حالت میں یہ ضرورت سے زیادہ طاقتور ہو جاتی ہیں، استفراغ کی جانے والی چیز صفراء ہو تو ماء الشعیر استعمال کریں۔ دودھ خون کے بالمقابل ایک متوسط المزاج چیز ہوتا ہے۔ لہذا اگر دودھ کم مقدار میں نہیں ہوتا تو صفراء یا بلغم سے یہ بگڑ جاتا ہے۔ دودھ پیدا کرنے والی ادویات کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ حرارت میں وہ اعتدال سے خارج ہوں، کیونکہ ان سے خون کی رطوبت فنا ہو جاتی ہے۔ ان ادویات کا سرد ہونا بھی ضروری نہیں ہے کیونکہ اس سے خون منجمد ہو جاتا ہے۔ بلکہ ایسی دواؤں کی ضرورت ہوتی ہے جو اعتدال کے ساتھ گرمی پیدا کریں اور خشکی ہرگز پیدا نہ کریں، اس طرح کی تمام چیزوں سے دودھ بند ہو جاتا ہے، خون کم ہو جاتا ہے اور ادرار طمٹ ہونے لگتا ہے۔ ادرار طمٹ سے دودھ زیادہ نہیں بنتا۔ بادروج سے دودھ کا ادرار ہوتا ہے۔ (مفردات)

فنجکشت کا پھل ساڑھے ۳ گرام شراب کے ہمراہ لینے سے دودھ کا ادرار ہوتا ہے۔

(ابن ماسویہ)

گندم کا دلیہ بادیان کے ہمراہ جوش دیکر حریرہ بنالیں۔ اس سے پیشاب اور دودھ کا ادرار

ہوتا ہے۔ (دیا ستوریدوس)

چنا دودھ پیدا کرتا ہے۔

عصارۂ چقدر و فاشرا کا جوش دیئے ہوئے گندم سے حریرہ بنا کر استعمال کرنے سے دودھ بڑھ جاتا ہے۔

بادیان کھانے سے دودھ میں اضافہ ہوتا ہے۔ علیحدہ یا ماء الشعیر کے ساتھ نکال کر۔

(دیا ستوریدوس)

جالینوس کا قول ہے کہ بادیان چونکہ قوی الحرارة اور قلیل البیوست ہوتا ہے اس لئے دودھ پیدا کرتا ہے۔ اگر بہت زیادہ یا بس ہو تا تو نہ پیدا کرتا اور بادیان کا فعل تولید شیر ہے۔ (دیا ستوریدوس) دیا ستوریدوس کا قول ہے کہ سویے کے ریشے اور اس کے بیج سب نہایت طاقتور دودھ پیدا کرتے ہیں، بیج بطور مشروب لینے سے دودھ کا ادرا ہوتا ہے۔ (ابن ماسویہ) شقائق کی شاخیں اور پتے جو کے پودے کے ہمراہ جوش دیکر کھانے سے دودھ کا ادرا ہوتا ہے۔

شونیز کے مسلسل استعمال سے دودھ جاری ہو جاتا ہے۔

خیار بستانی کا شور بہ دودھ کا ادرا کرتا ہے۔ (دیا ستوریدوس)

دوائیں جن سے دودھ کا ادرا اور اس میں اضافہ ہوتا ہے اور جسم صاف ہوتا ہے وہ حسب ذیل ہیں:-

ماء الشعیر ہمراہ عرق بادیان و آب نخود، دودھ کا ادرا اور تنقیہ کرتا ہے۔ خراطین کوٹ کر طلاء کرنے سے تنقیہ ہوتا ہے۔ گل کا بھی یہی اثر ہوتا ہے۔ اس کا طلاء کرتے ہیں مر کوٹ کر آب فونج بری میں شامل کر کے طلاء کرنا نیز چوگا دروں کا بھیجہ پانی کے ہمراہ طلاء کرنا اور بادیان کا چھاتیوں پر طلاء کرنا سب سے تنقیہ ہوتا ہے۔ مر اور انیسون اور آرد نخود چھاتیوں پر طلاء کرنے سے فضلات کا تنقیہ ہو جاتا ہے۔ برگ غار، تخم کر فس، زیرہ سفید اور الا پچی کلاں کا عرق برسیاں داری کے ہمراہ چھاتیوں پر طلاء کرنے سے چھاتیوں کے اندر جو غلیظ فضلات ہوتے ہیں وہ صاف ہو جاتے ہیں۔ یہی اثر آب چقدر کا کچلے ہوئے گندم کے ہمراہ استعمال کرنے کا بھی ہے۔ سوسن کوٹ کو چھاتیوں پر طلاء کرنا بھی یہی اثر رکھتا ہے۔ مرارۂ ثور اور جگر ثور کا طلاء طحال خر خشک کردہ و کوفتہ، چوہے کی میٹنی ہمراہ جو تر کردہ اور کرنب کا ہمراہ آب چقدر طلاء بھی یہی اثر رکھتا ہے۔ یہ سب دوائیں دودھ کا ادرا کرتی ہیں اور دودھ بہ کثرت پیدا کرتی ہیں، گندم، چنا میں تھوڑا سویا، بادیان اور دونوں کے بیج ملا کر دودھ کے ہمراہ حریرہ بنا کر استعمال کرنے سے دودھ میں اضافہ اور ادرا ہوتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

افزائش شیر کے لئے بکری کا دودھ پیتے اور اس کا حریرہ بنا کر استعمال کرتے ہیں، حریرہ کے

اندر بادیان، سویا اور شو نیز شامل کرتے ہیں۔ نمکین مچھلی سے دودھ میں اضافہ ہوتا ہے۔ (اشلمین)
 کھجور کا کاٹھا ۱۰۵ گرام، برگ بادیان ۷۰ گرام، رطبہ ساڑھے ۵۲ گرام، گندم کچلا ہوا ۲۵۱،
 نخود مقشر و جو سفید کچلا ہوا ۳۰ کلو ۲۴۰ گرام، ۱۲ کلو آب شیریں میں اس قدر کھولائیں کہ ۳۰ کلو ۲۰۰ گرام
 سے بھی کم رہ جائے، دودھ پلانے والی خاتون کو اس میں سے ۷۰ گرام، روغن بادام شیریں ۷۰ گرام
 اور سکر سلیمان ساڑھے ۵۲ گرام کے ہمراہ پلائیں۔ (جامع ابن ماسویہ)

صلا بت پستان کے لئے نسخہ:

موم سفید نصف جزء، چولائی، آرد جو، چربی بٹ، چربی مرغ اور بارہ سنگھے کی چربی ہم وزن،
 آرد حلبہ نصف جزء، روغن خیری نصف جزء، آرد باقلی پونہ جزء، گل بابونہ نصف جزء سب کو اہال کر
 پستان پر ضماد کریں۔

دودھ کی افزائش کے لئے نسخہ:

گندم، جو، بادیان اور حساء انبیس کا حریرہ استعمال کرائیں۔ (ابن ماسویہ)
 تھن کے کھانے سے دودھ زیادہ ہوتا ہے۔ آرد باقلی کا زیر ناف ضماد کرنے سے بچوں میں
 احتلام تاخیر سے ہوتا ہے۔ (طیب نامعلوم)
 آرد باقلی کا زیر ناف ضماد کرنے سے بچوں میں زمانہ تک زیر ناف بال نہیں اُگتے۔

(دیا سقوریدوس و جالینوس)
 خربوز کے گودے کا بھی یہی اثر ہے، مگر بیج اور زیادہ طاقتور ہوتا ہے۔ حجر المسن کو گھس کر
 دوشیزاؤں کی چھاتیوں پر لٹوخ کرنے سے چھاتیوں کا بڑھنا رک جاتا ہے۔ اسی طرح بچوں کے خبیے
 اور چھاتیاں بھی بڑھنے سے رک جاتی ہیں۔ (جالینوس)

چھاتیوں اور خبیوں پر اس کا ضماد انہیں بڑھنے سے روک دیتا ہے۔ (دیا سقوریدوس و جالینوس)
 دوشیزاؤں کی چھاتیوں اور بچوں کے زیر ناف شوکران کا ضماد کرتے ہیں۔ نجش (۱) نامی
 پودے کو اچھی طرح پیس کر بچی کی چھاتیوں پر ضماد کر کے تیس دن تک چھوڑ دیا جائے تو ان کا ابھار باقی
 رہتا ہے۔ حمام کرنے سے روک دینا ضروری ہے کیونکہ اس سے جسم ڈھیلا ہو جاتا ہے۔ (ابن ماسویہ)
 شوکران پانی کے ہمراہ گوندہ کر سینہ پر ضماد کریں اور تین دن چھوڑ دیں، پستان چھوٹا ہو جائے

یہ لفظ اصل میں ایسے ہی موجود ہے لیکن غالباً یہ لفظ نجشین ہے مگر حبسین نامی دوا نہیں ہے بلکہ یہ حجر الجبس ہے۔
 رازی نے اسے از قسم بات شمار کیا ہے۔ ممکن ہے اس نام سے کوئی بناتی دوا مشہور رہی ہو یہ بات تحقیق طلب ہے۔

گا۔ یا گل خالص اور مازوئے خام کو شہد کے ہمراہ کسی سیدہ کے ظرف میں رکھ کر محفوظ کر لیں اور چھاتیوں پر اس کا طلاء کریں۔ خشک ہونے پر خوب سرد پانی سے دھوئیں۔ پانچ دن تک یہ عمل روزانہ ایک بار کریں۔ (اقریطن)

چھاتیوں اور خسیوں پر گل خالص، اجوائن خراسانی اور شوکران کے ہمراہ طلاء کریں۔ خشک ہو جانے پر دھو کر پھر طلاء کریں اور دیکھتے رہیں زیادہ اثر مطلوب ہو تو خشک ہو جانے کے بعد اسے باقی رکھیں۔ زمانہ تک یہ انہیں محفوظ رکھے گا۔ (الشب ۱۴۰) (مؤلف)

خاک قیمولیا، سفیدہ، آب اجوائن خراسانی اور تھوڑے روغن مصطکی میں گوندہ کر طلاء کریں، یہ مانع طمٹ و مانع احتلام ہے۔ داڑھی کو بھی اگنے سے روکتا ہے۔ اور چھاتیوں کو چھوٹا رکھتا ہے۔ (اقریطن)

دوسرا باب

بخاروں میں پیدا ہونے والا خفقان و توحش، خفقان قلب سے مشابہ فم معدہ کا خفقان، سوء مزاج، اور ام اور زخم۔

قلب کو اور ام حارہ لاحق ہوتے ہی مریض ہلاک ہو جاتا ہے۔ علامت یہ ہے کہ مسلسل اور پیہم غشی طاری ہوگی۔ اسی طرح یہ حد افراط سوء مزاج کا بھی اثر ہوتا ہے۔ ایک دوسری علامت یہ ہے کہ صرف اختلاج ہوگا۔ یہ ایسا اختلاج ہوگا جس سے انسان کو ایسا معلوم ہوگا جیسے دل رطوبتوں کے درمیان حرکت کر رہا ہو۔

ورم غلاف قلب سے کبھی دق اور ذبول کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ اس کے ساتھ بھی خفقان ہوا کرتا ہے۔ میرے پاس ایک بندر تھا جو دبلا ہوتا جا رہا تھا، چند مصروفیتوں کے باعث اس کی تشریح مؤخر ہو گئی تو اس عرصہ میں اسے سل ہو گیا، مرنے پر اس کی تشریح کی گئی تو تمام اعضاء سالم نکلے مگر غلاف قلب پر ایک ورم دیکھا گیا جس کے اندر ایک ایسی رطوبت تھی جو چھالوں کی رطوبت سے مشابہ تھی۔ سوراخ کرنے پر اس سے مائیت خارج ہوئی۔ اسی طرح میں نے ایک مرغ کی بھی تشریح کی جس میں غلاف قلب پر ایک دبیز اور سخت تہہ نظر آئی جس کے اندر رطوبت نہیں تھی ممکن ہے اس طرح کی کیفیت انسانوں کو بھی لاحق ہوتی ہو۔ ورم حار کا جہاں تک تعلق ہے ایک جنگجو قوم کے اندر دیکھا کہ وہ جب پیدا ہوا تو فوراً ہی مہلک غشی طاری ہو گئی۔ البتہ جسے حرارت لاحق ہوئی

تو تجویف قلب تک پہنچکر اس حرارت نے اس کا کام فوراً تمام کر دیا۔ موت نرف الدم کی وجہ سے ہوئی۔ بالخصوص اس کا تعلق جب قلب کے بائیں بطن سے رہا۔ جراثحت کا اثر بطون تک نہیں پہنچا تو کبھی ایسا ہوا کہ مریض اس دن زندہ رہا اور عقل برابر قائم رہی۔ اختلاج قلب کا جہاں تک تعلق ہے محض فصد کے ذریعہ میں نے ایک مخلوق کو صحت بخشی۔ بعض مریضوں کے ساتھ فصد کے علاوہ ملطف تدبیر بھی استعمال کی۔ بعض مریضوں کو دوبارہ حملہ نہیں ہوا۔ بعض کو ہوا چنانچہ دوبارہ علاج سے وہ صحتیاب ہو گئے۔

ایک شخص کو موسم بہار میں ہر سال اختلاج قلب ہو جاتا تھا۔ میں نے اس کی فصد کھول دی۔ چنانچہ سکون ہو گیا۔ پھر اختلاج ہوا تو فصد کھول دی گئی چنانچہ اختلاج سے اسے نجات مل گئی۔ البتہ یہ مریض بڑھاپے کو نہیں پہنچا اور مر گیا۔ اسی طرح سب مریض کو غشی اور حمیات حارہ کی وجہ سے اختلاج ہوا کرتا ہے۔ غلاف قلب کے امراض مہلک نہیں ہوتے الا یہ کہ ورم حار ہو۔ جس کا اثر قلب تک جا پہنچے۔ (جالینوس)

اس عضو کے اندر جو حرارت ہوتی ہے اس کی وجہ سے بیماریاں تقریباً اسے لاحق نہیں ہوتیں کیونکہ یہ انہیں پگھلا دیتا ہے۔ ان میں سے بعض زیر بحث تمام بیماریاں ہیں۔ اگر یہ عارض ہو جاتی ہیں تو تقریباً صحت نہیں ہوتی۔ کیونکہ اس کے لئے یہ جائز نہیں ہوتا کہ جو چیز اس پر دباؤ ڈالے اسے وہ پھیلا دے یہ دباؤ طبیعت کی جانب سے ہوتا ہے۔ (مؤلف)

اچانک موت اس لئے ہوتی ہے کہ قلب منقبض ہو جاتا ہے، پھیلتا نہیں ہے۔ اس سے حرارت غریزیہ گھٹ جاتی ہے جیسا کہ اس صورت حال میں تنفس مفقود ہو جایا کرتا ہے۔ یہ صورت اس لئے بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ حرارت غریزیہ معدوم ہو جانے کی وجہ سے قلب نہ منقبض ہوتا ہے اور نہ ہی منبسط ہے۔ چنانچہ حرارت غریزیہ فی الجملہ زائل ہو جاتی ہے۔ (جالینوس)

اختلاج عارض ہو جائے تو فوراً باسلیق کی فصد کھول دیں اور سینہ کے اوپر اسے طلاء استعمال کریں جو حرارت ہو اسے بجھا دیں کیونکہ یہ صورت حال کسی ورم حار ہی کا نتیجہ ہوا کرتی ہے۔

(مؤلف)

خفقان کی ایک قسم ایسی ہے جو معدہ کے اندر غذا کے فاسد ہو جانے سے لاحق ہوتی ہے۔ سب سے پہلے اسے نگاہ میں رکھکر اصلاح حال کے ذریعہ علاج کریں۔ (جوامع العلل والاعراض) درددل قلب کی بائیں تجویف سے پیدا ہوتا ہے۔ (ابیدیمیا)

قلب کے اندر شدید غشی عارض ہو جائے، چہرہ نیلگوں ہو جائے، سر میڑھا ہو جائے تو سر

اٹھتے ہی مریض مر جائے گا۔ (یہودی)

جسم کے اندر سل اور ذوبان پیدا ہو جائے اور کوئی ظاہری سبب بھی معلوم نہ ہو نہ ہی بیشتر حمیات محرقہ موجود ہوں نہ ہی ورم کبد حار و غیرہ ہو تو سمجھ لیں کہ قلب کا مزاج بگڑ گیا ہے، مزاج قلب خراب ہو تو اس کی علامت یہ ہے کہ خفقان اور غشی ہوگی۔ اس کا علاج وہی ہے جو تمام سل کا ہوتا ہے۔ (مؤلف)

قلب کی عمدہ دواؤں میں قرص ورد سکجنین کے ہمراہ اور دوا المسک اور شلیٹا ہے۔ سل کی بیماری حجاب قلب کے ورم یا سوء مزاج قلب سے لاحق ہوتی ہے۔ علاج کے لئے سل کا علاج غذاؤں اور حمام وغیرہ سے کریں۔

خفقان کا علاج فصد کھولنا ہے۔ (یہودی)

قلب کا علاج اس طرح کریں کہ خفقان کی طرح اس کا مزاج زیادہ فاسد نہ ہو سکے۔ زعفران قوی درجے کا مفرح قلب ہے۔ (قسطا)

دار چینی گھبراہٹ، وحشت اور خفقان میں مفید ہے۔

دار چینی، سنبل، زرنباد، درونج، بادرونج، بادرنجبویہ کوٹ کر چھان لیں اور عرق گاؤزباں میں گوندہ کر استعمال کریں۔ مقدار خوراک ساڑھے ۳ گرام ہمراہ ۳۴ گرام طلاء۔ نہایت حیرت انگیز اور مفید دوا ہے۔ (یہودی)

دواء قائم مقام شلیٹا:

بسد ۶ گرام، دار چینی ۶ گرام، برادہ زرخ اگر ام، نقرہ سفید اگر ام، مشک ۳، کافور ۳، حماما ۵ گرام، قسط ۵ گرام، اُشق ۵ گرام، شب یمانی ساڑھے ۳ گرام، مر ساڑھے ۳ گرام، زرنباد ساڑھے ۳ گرام، درونج ساڑھے ۳ گرام، قرنفل ساڑھے ۳ گرام شہد میں گوندہ لیں۔ خفقان اور تنگی سینہ میں بیحد مؤثر اور عمدہ ہے۔ (یہودی)

خفقان کا نسخہ:

مرزنجوش خشک کو نیم گرم پانی کے ہمراہ پیس لیں اور ۴۲ گرام تازہ دودھ ۳۴ گرام کے ہمراہ پلائیں۔ (اُھرن)

گائے کا چھاج، دھنیا اور گل سرخ حرارت قلب میں مفید ہے۔ (طبری)

وحشت، غشی اور قلب کے لئے سفوف کا عمدہ نسخہ:

کہرباء ۳، فرنجمشک ۶، بُسد ۳، لؤلؤ ۳، گاؤزباں ۶، دحنیا ۵ گرام تھوڑی بھنی ہوئی۔ مقدار خوراک ساڑھے ۴ گرام ہمراہ ۳۴ گرام مہیہ یا شراب بھی۔ (طبری)

مذکورہ مقصد کے لئے مسہل کی عمدہ معجون:

حلیہ سیاہ یکجز، افیتیون اقریطشی یکجز، اسطوخودوس یکجز، بسفنج یکجز، تربد یکجز، غار یقون نصف جزء، نمک ہندی نصف جزء لا جورد نصف جزء، فلنجمشک پاؤجز، قر نفل پاؤجز، ساذج ہندی پاؤجز آمہ اور شہد میں جوش دیں۔ مقدار خوراک ساڑھے ۴ گرام، وحشت و سوداء کے لئے عمدہ اور مؤثر ہے۔ (مؤلف)

خفقان کے لئے بیحد مفید جو راش ہے یہ غم اور غشی کو سکون دیتی ہے۔

نسخہ جوارش:

مصطلی، سنبل، الاچکی، کبابہ، لونگ، سک، پوست اترج، صبر، فلنجمشک، بادرنبہ، عود خام، راسن، شراب بھی میں یکجا کریں اور استعمال کریں۔ چاہیں تو پیس کر شراب بھی کے ہمراہ دیں۔ (مؤلف)

سخت خفقان بارد کے لئے نسخہ:

مطبوخ ریحانی ہمراہ قرص مسک دیں۔ قرص مسک کا نسخہ باب الغشی میں مذکور ہے۔

خفقان حار کے لئے نسخہ:

طباشیر ساڑھے ۴ گرام ہمراہ آب خیار ۳۴ گرام، یہ اس خفقان میں مفید ہے جو شدید حرارت کے ساتھ ہو رہا ہو۔ دوا کو آب سیب کے ہمراہ دیں۔ (مؤلف)
قلب کے اندر پیپ کا پیدا ہونا ممکن نہیں ہے۔ (أھرن)
کیونکہ پیپ اس وقت بنتی ہے جب حرارت سے ورم پکنے لگتا ہے۔ ایسی صورت حال قلب کو لاحق ہوگی تو ورم کے پکنے سے پیشتر ہی انسان مر جائے گا۔ (مؤلف)

قلب کے اندر خفقان سیاہ گاڑھے خون کی وجہ سے عارض ہوتا ہے۔ جو جگر کے اندر بنتا ہے۔ قلب تک پہنچنے والا خون سوداوی ہوگا لہذا اس کا علاج پہلے فصد، پھر اسہال پھر خلط سیاہ کو

خارج کر دینے والی دوا اور پھر دواء المسک اور جوارش نار مشک جیسی لطیف اور خوشبودار ادویات کے ذریعہ کریں۔ مؤخر الذکر دواؤں کی بدولت خون سوداوی ہو جاتا ہے۔ اس حالت میں خون کو لا کر چھوڑ دیں یہ حالت اس بات کی سزاوار ہے کہ صاف خون نہ بنے اور یہاں سے دل کو جانے والا خون سیاہ نہ ہو۔ علاوہ ازیں دواء قیصر اور شلیط استعمال کریں۔

وحشت اور رات میں خوف کے ازالہ کے لئے عمدہ دوا:

گاؤزباں، بادرنجبیہ، زرنباد، درونج خشک حالت میں انہیں پیس لیں، مقدار خوراک ساڑھے ۳ گرام۔ چاند کی پہلی تاریخوں میں ساڑھے ۳ گرام، وسط کی تاریخوں اور آخر کی تاریخوں میں ہمراہ طلاء ممزوج، گاؤزباں کو طلاء میں بھگو کر پلائیں۔ (مؤلف)

اکثر لوگوں کو تھمہ گرم، حمیات اور کھانا نہ کھانے کی وجہ سے معدہ پر کچکی طاری ہو جاتی ہے، اس کی وجہ وہ صفراء ہے جو معدہ کی جانب اتر کر آنے لگتا ہے۔ لوگ اسے خفقان قلب سمجھ بیٹھتے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہوتا۔ یہ معدہ کی جانب آنے والا صفراء ہوتا ہے۔ علاج یہ ہے کہ قے کرائیں، معدہ کو ایارج اور افسنتین کے ذریعہ صاف کریں۔ اس سے پہلے نم معدہ کی تقویت کے لئے کچھ غذا دے دیں۔ سال میں چند بار بھی ایسے لوگوں کو کچھ ایسی دوائیں پلائیں جائیں جو صفراء کو کم کرتی ہوں تو یہ عرض انہیں لاحق نہ ہو۔ بشرطیکہ وہ غذا کو مؤخر نہ کریں۔ خفقان سے مشابہ اس طرح کی کچکی معدہ کے اوپر کثرت جماع سے بھی لاحق ہوتی ہے۔ علاج یہ ہے کہ جماع ترک کر دیں، حمام اور خوشبو جات کا استعمال کریں۔ (أھرن)

خود قلب کے اندر ورم حار اور سوء مزاج ردی پیدا ہو جائے یا کوئی زخم ہو جائے تو اچانک موت واقع ہو جائے گی۔ بالخصوص جبکہ اس طرح کی شکایت قلب کے بائیں بطن کے اندر پیدا ہو جائے۔ مشارکت سے یہ صورت حال پیدا ہو تو اس کے بعد شدید غشی، اچانک کمزوری، ضعف تنفس، نبض صغیر، برد اطراف اور جسم کے کسی حصہ میں زیادہ پسینہ آئے گا۔ غشی مسلسل اور شدید ہو تو علاج ہے۔ کمزور ہو تو علاج سے فائدہ ہو سکتا ہے۔ خون کی کثرت اور اس کے جوش مارنے سے بھی کبھی شدید خفقان پیدا ہو جاتا ہے۔ قلب کا مزاج گرم ہو جاتا ہے تو تنفس عظیم اور مسلسل ہو جاتا ہے۔ برعکس صورت میں برعکس حالت ہوتی ہے۔ خفقان کا عارضہ دوروں کے ساتھ ہو رہا ہو تو دورہ آنے سے پہلے فصد کھولیں۔ (بولس)

کچھ بخاروں کے ساتھ خفقان، درد دل اور غشی طاری ہو جاتی ہے کبھی یہ مہلک ہو جاتے

ہیں۔ (اسکندر)

حاملہ خواتین میں پیدا شدہ خفقان کی تسکین کے لئے شہد کے ہمراہ گرم پانی کا جرہ نرمی سے دیں اور پسلیوں کے زیریں حصہ کو نرم اون سے ڈھانک کر رکھیں۔ (بولس)

ضعف قلب کی علامت یہ ہے کہ خوف، تنگی سینہ، سینہ کے اندر بیحد اذیت ناک تڑپ، اور جسم دبلا ہو جائے گا، قوت قلب کی علامت اس کے برعکس ہیں، ضعف قلب کا علاج یہ ہے کہ مریض کو دودھ بھات، بخنی اور چکنی غذاؤں کے بعد شراب دیں، اسے خوش و خرم رکھیں، تبدیلی آب و ہوا کی خاطر ملکوں کا سفر کرائیں، حمام، شیریں غذاؤں، خوشبو جات، بستر اور اوڑھن نیز چکنے حقنوں کا استعمال کرائیں۔ (چرک ہندی)

سنبل ساڑھے ۳ گرام، فلجمشک ساڑھے ۳ گرام، بادروج ساڑھے تین گرام، مسک ۵ ملی گرام، کافور ۵ ملی گرام، تخم حرمل ۲ گرام، شہد کے ہمراہ گوندھیں۔ یا

سنبل ساڑھے ۳ گرام، سلیجہ ساڑھے ۳ گرام، ساونج ساڑھے ۳ گرام، زرنباو ۷ گرام، درونج ۷ گرام، طلاء کے ہمراہ پلائیں۔ یا

زرنبا، دارچینی، سنبل، بادروج ہم وزن، ساڑھے ۴ گرام طلاء کے ہمراہ پلائیں جس میں گاؤزباں بھگولیا گیا ہو۔

صرع و خفقان کے لئے:

سلیجہ ۱۰ گرام، سنبل ۱۰ گرام، اشنہ ۱۰ گرام، ساونج ۱۰ گرام، کھربا ساڑھے ۳ گرام، لبسہ ساڑھے ۳ گرام، برداء طلاء ۵۰ ملی گرام برادہ نقرہ ۵۰ گرام۔ مقدار خوراک ڈیڑھ گرام شہد کے ہمراہ گوندہ استعمال کرائیں۔ (شمعون)

مختصرات۔ غلبہ سوء مزاج قلب کے لئے:

جوارش بلادور، مژ و دیطوس، شادریطوس، جوارش نارمشک، سب کے سب فوری شفا کے باعث ہیں، جوارش بلادور تو قلب کے لئے مخصوص ہے۔ اس سے بھی زیادہ نفع بخش جوارش غمیرا ہے، جسے کسری استعمال کرتا تھا۔ خفقان کے لئے حیرت انگیز طور پر عمدہ ثابت ہوتی ہے۔ (اختصارات)

خفقان کے لئے نسخہ:

جوارش یا بس ساڑھے ۴ گرام، شراب ۳۴ گرام میں حل کر کے ۳۴ گرام پانی کے ہمراہ

لیں۔ یا

زیرہ، حلتیت ہم وزن، ساڑھے ۴ گرام ہمراہ شراب ۶۰ گرام آب گرم کے ساتھ ملا کر لیں۔
خفقان کا سبب سوء مزاج ہو تو بانیں باسلیق کی فصد کھول دیں، یا کاھل پر چنہ لگانے کے بعد
ہلکا مسہل دے دیں۔ اس کے بعد دھنیا خشک گائے کے دہی ۷ گرام، طباشیر ساڑھے ۳ گرام، کافور
۵۰۰ ملی گرام کے ہمراہ پلائیں۔ سوتے وقت اسپغول ۷ گرام، گل ساڑھے ۳ گرام، کاربا (۱) ۲ گرام
ہمراہ آب قدیم (پرانا پانی) پلائیں۔ قرص کافور سوء مزاج حار جو دل پر مسلط ہو کے لئے مفید ہے۔ ضیاد
رکھیں اور آب کدو پلائیں۔

حرارت کے ہمراہ خفقان کے لئے سفوف کا مفید نسخہ:

ختم خرفہ، ختم کدو، دھنیا خشک، ختم گاؤزباں، گل خوردنی پروردہ در کافور، ختم بادرنجبویہ، ختم
بادروج، ختم ثوث، کہرباء لؤلؤ، ابریشم خام، حلیہ سیاہ، آملہ، گاؤزباں، جبر لاجورد، عود، سفوف بنا کر
استعمال کریں۔ بروقت کے ہمراہ خفقان میں دواء المسک انفر دیا، مشرود و یطوس وغیرہ استعمال کریں۔
(طیب نامعلوم)

مقوی قلب:

کہرباء کوٹ کر روزانہ بطور سفوف لیں۔

نسخہ جوارش:

نم معدہ کو طاقت بخشتا ہے، اور خفقان و وحشت سوداوی میں مفید ہے۔
آب سیب شامی ۴۰۰ ملی لیٹر، عرق گلاب ۲۰۰ ملی لیٹر، سکر ۲۰۰ گرام، جوش دیکر گاڑھا
کر لیں۔ اس کے بعد مصطلکی ۷ گرام، گاؤزباں ۱۰ گرام، بادرنجبویہ ۱۰ گرام، فلنجمشک ۱۰ گرام، عود ۱۰
گرام، سک ۱۰ گرام، سنبل ۱۰ گرام، قرنفل ۱۰ گرام، زنجبیل ۱۰ گرام اس میں شامل کر کے ملا لیں اور
ایک برتن کے اندر رکھ کر برگ اترج کے درمیان دفن کر دیں (مؤلف)
زعفران اس درجہ مفرح قلب ہے کہ اسی کے سبب مہلک ہو جاتا ہے۔ مہلک مقدار ۱۰
گرام ہے۔ آدمی پینے کے بعد ہستار ہتا ہے حتیٰ کہ موت واقع ہو جاتی ہے۔ (قسط)
مذکورہ ادویات میں اسے شامل کرنا ضروری ہے۔ (مؤلف)

(۱) اصل میں یہ لفظ اس طرح موجود ہے لیکن غالباً یہ لفظ کہرباء ہے۔

خفقان فم معدہ کے لئے نسخہ:

دواء المسک تلخ، افسنتین کے ہمراہ بنی ہوئی۔ خفقان قلب کے لئے دواء المسک شیریں استعمال کریں۔ خفقان حرارت کے ہمراہ ہو تو کبریا، لبسد، لؤلؤ، شبث، سنگ ارمنی، اور دھنیا خشک پلائیں۔ خفقان کے ساتھ عسر تنفس، غشی، اور چھین ہو تو بادرنجبویہ اور فلفلمشک دیں۔ خفقان پہلو میں ہو تو اس میں پودینہ کوہی کا اضافہ کریں اور آب سیب و شراب بھی کے ہمراہ استعمال کریں۔ (تذکرۃ عہدوس)

حرارت اور ضاد کی وجہ سے پیدا شدہ خفقان میں مفید دوا:

امبرباریس (۱)، عود۔ (۲) طباشیر (جج)، (۱) گل سرخ، (ج)، گل خوردنی خراسانی (ح)، تخم کشوٹ (۱) تخم خیار (جج)، تخم رجلہ (ج)، کبریا، (۱)، مصطلی (۱)، لبسد (۱) لؤلؤ (ج)، کافور (آ)، عود (آونصف)۔ اس میں دھنیا خشک (جج) کا اضافہ کریں۔

خفقان، سوء مزاج قلب کی عمدہ تدبیر:

بائیں باسلیق کی فصد کھول دیں۔ کاہل پر مچھ لگائیں۔ اس کے بعد گائے کا دہی بقدر برداشت پلائیں۔

دہی دینے سے پہلے حلیہ سیاہ، حلیہ زرد، آلو بخارا، منقی اور فواکھات کے ذریعہ استفرغ کریں۔ پھر گائے کے دھمی تک دھنیا خشک پسا ہوا۔ ۷ گرام، گل سرخ ساڑھے ۳ گرام، طباشیر ساڑھے ۳ گرام، کافور ۵۰۰ ملی گرام دیں۔ غذا میں سرد سبزیاں اور سرکہ دھنیا، آب انار اور حمض اترج میں تیار کردہ چوزے دیں۔ آرام کرنے کی جگہ سرد رکھیں۔ مریض کو لعاب اسپغول اور آب انار پر سلائیں، بار میں اس کے برعکس تدبیر اختیار کریں۔

خفقان اور غشی سے درد دل کا اندازہ کر لیں اور فوراً دواء المسک انقر دہیا، مٹھ و دیطوس وغیرہ دیں۔ (الکمال والتمام)

قلب اور معدہ سے پیدا شدہ خفقانوں کے مابین فرق کرنے کی ضرورت ہے۔ (مؤلف)

(۱) اصل نسخہ میں لفظ امبرباریس ہے لیکن اکثر لوگ پہلے باہ کو یا سے لکھتے ہیں اور صحیح باہ ہے (منتخب کتاب جامع المفردات لابن العبری ص ۱۹) (۲) اصل نسخہ میں لفظ عوبغیر دال کے ہے۔ (۱) جج، ج، آ، اوزان ہیں۔ اور "ا" کا نشان جزء کا مفہوم رکھتا ہے۔ واللہ اعلم۔

فم معدہ کی بیماریوں سے خفقان یا تو اس تیز خلط کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے، جو فم معدہ کے اندر مجتمع ہو کر شدت کے ساتھ سوزش پیدا کرتی ہے یا پھر اس کا سبب وہ کچھوے ہوتے ہیں جو شکم میں پیدا ہو کر فم معدہ کے مقامات تک آ جاتے ہیں۔ (حنین)

خفقان معدہ میں حسب ذیل نسخہ مفید ہے:

سنبل ساڑھے ۴ گرام، مسک ۵۰۰ ملی گرام، کافور ۵۰ گرام، تخم خون (شفتالو) سوادو گرام، قر نفل (لوگ) ساڑھے ۴ گرام، انیسون ساڑھے ۴ گرام شہد کے ہمراہ یکجا کریں اور ہر مہینہ کے شروع میں اخروٹ کے برابر لیں۔

خفقان میں حسب ذیل نسخہ مفید ہے:

قر نفل ذکر ساڑھے ۳۳ گرام، پیس کر گائے کے دودھ ۵۲ گرام کے ہمراہ نہار منہ لیں۔ یارج فقراء کا مسہل خفقان میں مفید ہے۔ مرزنجوش ساڑھے ۴ گرام ریشمی کپڑے سے چھان کر آب گرم ۴ گرام کے ہمراہ استعمال کی جاتی ہے۔ (تیاذوق)

قلب کے اندر اور ام کا قائم رہنا ممکن نہیں ہے۔ کیونکہ یہ قائم ہونے سے پہلے ہی دل کو ہلاک کر دیتے ہیں اس سے پہلے مسلسل غشی طاری رہتی ہے۔ خفقان ایک ایسی اختلاجی حرکت کو کہتے ہیں جو دل کے اندر بہ کثرت دموی امتلاء یا ایسی رطوبت کے باعث جو غشاء قلب کے اندر محسوس ہوتی ہے، یا غشاء قلبی کے ورم کی وجہ سے پیدا ہو جاتی ہے۔ اس غشاء کے اندر ورم حار کی وجہ سے خفقان عارض ہو تو مریض بہت جلد ہلاک ہو جاتا ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ غشی طاری ہوگی، نبض مختلف اور حار ہوگی، ناقابل برداشت جلن ہوگی اور سینہ کے اندر حرارت پائی جائے گی۔ مذکورہ غشاء کے اندر محسوس رطوبت کی وجہ سے خفقان ہوگا تو مریض کو ایسا محسوس ہوگا کہ جیسے اس کا دل رطوبت کے اندر حرکت کر رہا ہے۔

خفقان:

خفقان امتلائی میں فصد سے فائدہ ہوتا ہے۔

فصد کھولنے کے بعد فائدہ ہو جائے تو یہ اس بات کی سب سے بڑی علامت ہے کہ خفقان امتلائی ہے۔ خفقان رطوبی میں جند بید ستر اور پودینہ استعمال کریں۔ مذکورہ تمام تدابیر کے بعد خفقان میں ملطف تدبیر، تریاق رفاعی، مژ و دیطوس، دواء المسک، ہلیجہ استعمال کریں۔ یہ ساری دوائیں

شراب ریحانی، یا عرق بادرنبجویہ کے ہمراہ استعمال کی جائیں گی۔ اس میں وہ لطیف ادویات مفید ہوتی ہیں جو دل میں سرعت کے ساتھ نفوذ کرتی ہیں مثلاً گاؤزبان خشک ساڑھے ۳ گرام، زرنباد ۴، درونج ۴، مہینہ کے شروع، وسط اور آخر میں پلائیں۔

حرارت کے ساتھ خفقان ہو تو نشاستہ ۳، کبریا ۳، بسد ۳، لولو ۳، بادرنبجویہ ۳، فلنجمشک ۳، شب یمانی بھنی ہوئی ۳، گل ارمنی ساڑھے ۷ گرام، مقدار خوراک ساڑھے ۴ گرام ہمراہ عرق بادرنبجویہ۔

دیگر:

طباشیر ۴، عود ہندی ساڑھے ۳ گرام، سک ساڑھے ۳ گرام، الاچھی ساڑھے ۳ گرام، لونگ ساڑھے ۳ گرام، کافور ۲ گرام، کتیرا ۱۰ گرام عرق ترنجبین میں گوندھ کر قرص بنالیں۔ قرص بوزن ۲ گرام ہمراہ شراب استعمال کریں۔

خفقان برودت کی وجہ سے ہو تو جند بید ستر ساڑھے ۳ گرام، کبریا ساڑھے ۳ گرام، پوست اترج نصف، فلنجمشک نصف، عرق بادرنبجویہ کے ہمراہ بطور مشروب لیں۔

خفقان السود:

ہلیہ سیاہ ۷ گرام، افیمون ساڑھے ۳ گرام، دواء المسک تلخ ۲ گرام کے ہمراہ مخلوط کر کے روزانہ شراب ریحانی کے ہمراہ دو یا تین ہفتوں تک استعمال کریں۔ (سرایون)

التهاب اور حرارت کے ساتھ خفقان ہو تو گائے کے چھانچ میں روٹی ڈالیں اور اس کے پانی میں طباشیر بطور مشروب لیں۔ سرد پانی سے غسل روزانہ تین بار کریں۔ برف کا پانی استعمال کریں، سرد ہوا میں چادر اوڑھ کر بیٹھیں۔ مسلسل ہو تو یہ سفوف استعمال کریں۔ طباشیر، صندل زرد، گل سرخ، کافور پونہ جزء۔ مقدار خوراک ۷ گرام، اگر بیماری سخت ہو جائے تو مریض کو افیون پلائیں۔

خفقان حار کے لئے دیگر نسخہ:

ختم خس، ختم کاسنی، ختم رجلہ، طباشیر، گل سرخ، صندل، دھنیا خشک، گاؤزبان، بادرنبجویہ، بسد، کبریا، لولو، سفوف بنالیں۔ مقدار خوراک ۷ گرام، نہایت عمدہ ہے۔ اس بیماری میں تمبرید کی ہر تدبیر جو کر سکتے ہوں کریں۔ (مؤلف)

دل کا خفقان ایک ایسی حرکت کا نام ہے جو دل میں تیزی کے ساتھ مسلسل اختلاج کے

مشابہ ہوتی ہے۔ بخار کے ساتھ خفقان ہو تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ حرارت کا چشمہ آتش حد تک بیکر گرم ہو چکا ہے۔ خفقان ہمیشہ دل کی آتش حرارت کی دلیل ہوتا ہے۔ (جالینوس)

خفقان صغیر میرے مشاہدہ کے اندر بار بار آچکا ہے۔ یہ مزمن تھا، مریض کو اس سے کوئی تکلیف ہوتی تھی نہ ہی وہ دبلا ہوتا تھا اور نہ ہی بخار رہتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ خفقان ہوتا ہے تو غلاف قلب کے اندر غلیظ ریاح بھر جاتی ہے چنانچہ اس کی وجہ سے اختلاج پیدا ہوتا ہے اور مریض کمزور اور دبلا ہو جاتا ہے۔ ایک شخص کو خفقان تھا۔ سینہ پر ہاتھ رکھا جاتا تو شریان کی عظیم نبض دھڑکن اور شدید اضطراب کے ساتھ محسوس ہوتی تھی۔ شریان کی بقیہ نبض پورے جسم کے اندر اس طرح دکھائی دیتی تھی کہ گوشت بری طرح اوپر اٹھ جاتا تھا۔ فصد کھولنے سے فائدہ نہ ہوا، مریض کا جسم پگھل بھی نہیں رہا تھا۔ اس بیماری پر غور کرنا چاہئے۔ تین سالوں سے اس مریض کے دل کی دھڑکن ہاتھوں کو محسوس ہو رہی تھی۔ (مؤلف)

کبھی خفقان فاضل خون کی وجہ سے ہوتا ہے جو جگر سے دل کی جانب پہنچتا ہے۔ چنانچہ اس کی وجہ سے حجاب قلب کے اندر خفقان پیدا ہو جاتا ہے۔ علاج یہ ہے کہ فصد کھولیں اور تدبیر لطیف سے کام لیں۔ (یہودی)

دل کا خفقان غلاف قلب کے ورم، یارطوبت مائیه کے ہمراہ ورم جیسا کہ بندروں میں دیکھا جاتا ہے یا فقط ورم کی وجہ سے جیسا کہ مرغوں کے اندر ملتا ہے یا دموی رطوبت کے باعث پیدا ہوتا ہے جیسا کہ اس نوجوان کو عارض ہوا تھا جس کا علاج فصد اور تدبیر لطیف کے ذریعہ کیا گیا تو صحتیاب ہو گیا تھا۔ (جالینوس)

خفقان حار کے لئے سفوف:

گاؤزبان ۱۰، شب یمانی مقلو ۱۰، گرام، کبریا، ۱۰، گرام، بسد ۱۰، گرام، لؤلؤ ۱۰، گرام، حجر ارمی ۱۰، گرام، طباشیر ۱۰، گرام، عود خام ۲۰، گرام۔ مقدار خوراک ۷ گرام ہمراہ سبببہین ترش و آب حماض اترج یا آب انار ترش۔ (انج، ابن ماسویہ کی ایک غیر معروف کتاب)

ایک طبیب کی رگ میں اختلاف نبض کی تمام قسمیں موجود تھیں، بخار نہ تھا۔ میں نے اسے بتایا کہ اس کے پیچھے پھروں کے اندر کی شریان میں سدہ پڑ چکا ہے۔ اس کے بعد اس سے پوچھا کہ کیا کبھی ضیق تنفس کا حملہ ہوا ہے؟ اس نے کہا نہیں، مگر جلد ہی یہ حملہ شروع ہو گیا، بیماری سخت ہو گئی، قوت تحلیل ہونے لگی، غشی ہونے لگی حتیٰ کہ بیماری دل کے مریضوں کی طرح جاں بحق ہو گیا۔

قلب کے اندر سوء مزاج مساوی و غیر مساوی عارض ہوتا ہے۔ کبھی اسے فلفلمونی اور حمہ سے سابقہ پیش آتا ہے۔ البتہ یہ دونوں چیزیں انتہا کو نہیں پہنچتیں کیونکہ ابتدا ہی میں وہ مہلک ثابت ہوتی ہیں۔ ساتھ ہی شدید مسلسل غشی طاری ہوتی ہے۔

سوء مزاج قلب جو تھوڑا ہوتا ہے اس میں اسی کے مطابق نبض اور تنفس میں تغیر واقع ہو جاتا ہے جیسا کہ ”کتاب النبض والتنفس“ میں ہم نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔ سوء مزاج اگر زیادہ ہوتا ہے تو مہلک ہوتا ہے۔ مگر دیر میں ہلاک کرتا ہے ورم اور جراثیم کی طرح جلد ہلاک نہیں کرتا۔ قبل از موت کچھ علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ مثلاً مسلسل قوی درجے کی غشی، خفقان جس میں مریض فقط پھر کن محسوس کرتا ہے۔ وہ ایسا محسوس کرتا ہے جیسے اس کا دل کسی رطوبت کے اندر حرکت کر رہا ہے۔ یہ کوئی حیرت انگیز بات نہیں ہے کہ بعض وقت غلاف قلب کے اندر رطوبت جمع ہو جائے اور دل کو پھیلنے سے روک دے۔ کیونکہ جن جانوروں کو ہم نے بارہا چیرا پھاڑا ہے ان کے غلاف قلب کے اندر ہم نے ایک رطوبت دیکھی ہے۔ کبھی دل کی وجہ سے دق ہو جاتا ہے۔ میرے یہاں ایک بندر تھا جو برابر دبلا ہوتا جا رہا تھا۔ تشریح کرنے پر اس کے سارے اعضاء صحیح و سالم ملے لیکن اس کے اندر ایک محسوس رطوبت ملی جو بلبلوں کے اندر موجود رطوبتوں کے مشابہ تھی۔ اور ایک مرغ کی تشریح کرنے پر اس کے غلاف قلب کے اوپر پتھر جیسی سخت چیز ملی جس کے اندر رطوبت نہ تھی۔ ورم حار کا مشاہدہ کچھ فوجیوں میں ہوا جو زخمی ہو چکے تھے۔ شدید غشی طاری ہو جانے کی وجہ سے ان کی موت واقع ہو گئی۔ زخم کا اثر جن فوجیوں میں بطن قلب تک ہو چکا تھا وہ تو نزف الدم کی وجہ سے فوراً ہی مر گئے۔ بالخصوص جن میں یہ اثر قلب کے بائیں بطن تک پہنچ چکا تھا۔ باقی جن فوجیوں میں زخم کا اثر تجویف قلب تک نہیں پہنچا تھا بلکہ جرم قلب ہی تک محدود تھا وہ شب و روز زندہ رہ کر غشی طاری ہو جانے سے مرے۔ ایسا تھا کہ زخم کی تکلیف سے ورم حار ہوا۔ البتہ ان میں سے کسی کی عقل زائل نہ ہوئی حتیٰ کہ موت واقع ہو گئی۔ خفقان کی کیفیت بہت سے صحت مندوں کو عارض ہوئی۔ بوڑھے، نوجوان، ان میں سے کسی کی صحت کچھ بھی متاثر نہ تھی نہ کوئی نمایاں عرض انہیں لاحق تھا۔ ان تمام لوگوں کو فصد سے فائدہ پہنچا۔ فصد کے بعد تدبیر لطیف اور لطیف ادویات استعمال کرائی گئیں جس سے وہ اس عارضہ سے نجات پا گئے۔ نبض پر دوبارہ حملہ ہوا مگر دوبارہ علاج سے وہ رو بصحت ہو گئے۔ ایک شخص کو اس طرح کا خفقان ہر سال موسم بہار میں ہوتا تھا، میں پہلے ہی آکر اس کی فصد کھول دیتا تھا چنانچہ یہ عارض لاحق نہیں ہوتا تھا۔ فصد کے بعد ملطف تدبیر سے کام لیتا تھا۔ البتہ یہ شخص اور وہ تمام حضرات جو مذکورہ خفقان کے مریض تھے بڑھاپے تک نہیں پہنچ

سکے۔ بعض کی موت حمیات حارہ کی وجہ سے ہوئی۔ بخاروں میں ان پر غشی طاری ہو گئی تھی، بعض کی موت بخار کے بغیر غشی طاری ہونے سے ہوئی۔ غشی کے بغیر جن کی موت واقع ہوئی ان کی عمر میں پچاس سے کم اور چالیس سال سے زیادہ تھیں۔ (الاعضاء الآلمہ، چوتھا مقالہ)

مدریون نام کی جڑی پینے سے نفس کی کیفیت رغونت جیسی ہو جاتی ہے۔ شراب پینے سے جملہ افکار و ہوم اور ناموزونی طبع کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ ابوقیانام کی دوا کی اثر اس سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔ (جالینوس)

کندی حسب ذیل دوا کی بجد تعریف کرتے تھے۔ یہ آدمی کے اندر رغونت جیسی کیفیت پیدا کرتی ہے۔ صفار پیلایا یا یرقان کا ازالہ کر دیتی ہے اور عمدہ ہاضم ہے۔ کسی طرح کے نقصان سے بالکل خالی ہے۔

گل سرخ ۶، سعدی ۵، قر نفل ۳، مصطلکی ۳، اُسارون ۳، تنج ۲، زرنب ۲، زعفران ۲، بسباسہ ۱، قاقہ ۱، حیل بوا ۱، جوز بوا ۱، پیس لینے کے بعد مندرجہ ذیل وزن کے برابر لیں، پھر پیس کر اس طرح مخلوط کریں کہ اس کی کوئی مثال نہ ملے۔ بعد از آں ۴۰۰ گرام آملہ ۴ کلو پانی میں اس قدر جوش دیں کہ پانی ۱۲۰۰ گرام رہ جائے۔ آملہ تازہ ہونا چاہئے۔ صاف کر لینے کے بعد اس پانی کے اندر ۴۰۰ گرام قاضی شحری شامل کر کے اس قدر جوش دیں کہ شہد کے مانند گاڑھا ہو جائے۔ بالکل اس طرح جیسے لعوق۔ پھر اس کے اوپر مذکورہ ادویات ڈال کر بید سادہ کی ایک چوڑی لکڑی سے حرکت دیں حتیٰ کہ سب برابر ہو جائیں۔ پھر اسے مٹی کے ایک برتن برنیہ میں رکھ کر محفوظ کر لیں۔ روزانہ ۹ گرام نہار منہ لیں۔ (اختیارات کندی، محمد بن جہم)

خفقان کے لئے حسب ذیل تدبیر میرے مطالعہ میں آئی ہے:-
مریض کو کسی نہایت سرد مقام پر منتقل کر دیا جائے۔ بالکل یہ صحت حاصل ہوگی۔ کسی گرم مقام پر رہائش رہی تو عمر زیادہ باقی نہ رہے گی۔ گرم مقام پر رہنا ضروری ہی ہو تو برف اور نرم و گداز پوشاک سے الگ نہ رہے، حمام کے قریب نہ جائے، تنفس نہ روکے، اور نہ ہی تکان پیدا کرے۔ سینہ پر صندل اور کافور کا ضماد رکھے۔ سب سے عمدہ علاج یہ ہے کہ قرص کبریا، شراب اترج کے ہمراہ استعمال کرے جس میں تھوڑی برگ اترج شامل کر لی گئی ہو۔ کمزوری نہ ہو تو فصد کا اہتمام رکھے۔ نبض میں جس قدر اختلاف ہو گا اسی قدر حالت بدتر ہوگی۔ گائے کا دہی اس کے لئے عمدہ ہے۔ (مؤلف)

قلب کے اندر آٹھ قسمیں عارض ہوتی ہیں۔ سوء مزاج، قلب کے عروق و دہانوں میں سدے، ورم، اس کے بعد سرعت سے نبض کے اندر اختلاف پیدا ہوتا ہے۔ پھر غشی طاری ہو جاتی

ہے۔ مسلسل غشی کی صورت میں غور کر کے دیکھنا چاہئے کہ یہ دل سے کس طرح پیدا ہوئی ہے۔ یہ زوال حس و حرکت کا باب ہے۔ پھر اس بات پر بھی غور کرنا ضروری ہے کہ جو جاندار دل کو روکتا اور دیگر مادوں کو اس سے دور رکھتا ہے کیوں اس پر فوری غشی طاری نہیں ہوتی۔ وہ حس و حرکت بھی کرتا ہے اور زمانہ تک دوڑتا پھرتا بھی ہے پھر کہیں جا کر موت واقع ہوتی ہے۔ (مؤلف)

گاؤزباں شراب میں داخل کر لیا جاتا ہے تو شدید مفرح قلب ثابت ہوتی ہے۔ (جالینوس)
تخم بادروج جب آب سرد کے ہمراہ لیا جاتا ہے تو خفقان میں مفید ہوتا ہے سنبل ہمراہ آب سرد خفقان میں مفید ہے۔ رب حماض اترج خفقان کے لئے بیحد عمدہ ہے۔ اُسے بطور جو شانہ استعمال کریں۔ (دیا سقوریوس)

انفطار الطیب (نکحہ) خفقان قلب میں مفید ہے۔ (مسح)

جلد اُروح ایک ایرانی دوا ہے اور اسی نام سے معروف ہے۔ یہ خفقان کے لئے عمدہ ہے۔ (خوز)

آخر وٹ خفقان کے لئے عمدہ ہے۔ دار چینی مفرح قلب ہے۔ (مختلف اطباء)

وحشت اور خفقان قلب میں ہلیلہ سیاہ کا مفید ہونا، اس کی خاصیت ہے۔ (یہودی)

زعفران مفرح قلب ہے حتیٰ کہ زیادہ استعمال کرنے سے انسان ہلاک ہو جاتا ہے۔ مہلک

مقدار ساڑھے ۱۰ گرام ہے۔ (قسطا)

کہر بادل کے لئے مفید ہوتی ہے۔ مقدار خوراک ساڑھے ۳ گرام ہمراہ آب سرد، میرے

خیال میں بوا سیری خون آنے سے جو خفقان عارض ہوتا ہے اس میں یہ عمدہ ثابت ہوتی ہے۔

(ماسر جو یہ)

طباشیر اس خفقان کے لئے عمدہ ہوتی ہے جو شدید حرارت کی موجودگی میں ہو۔ (خوز)

کندر بلغم کو کھا جاتا ہے، و سوسہ کو دور کرتا ہے اور قلب کو فائدہ بخشتا ہے۔ کرویا خفقان میں

مفید ہوتی ہے۔ (ابن ماسویہ)

گائے کے دودھ کی بالائی خفقان قلب کے لئے عمدہ ہوتی ہے۔ (خوز)

لسان العصافیر خفقان میں مفید ہے۔ (مسح)

مشک بیحد مقوی قلب ہے، مرماہان قلب کے لئے عمدہ ہوتی ہے۔ شراب میں بھگو کر

استعمال کی جائے تو خفقان بارد میں مفید ثابت ہوئی ہے۔ اس سے بیحد تسکین ہوتی ہے۔ تقویت

قلب مشک کی خاصیت ہے۔ (قلہمان)

سک خفقان کے لئے بجد عمدہ ہوتی ہے۔ (قلہمان)
 فلجشمک سودا و بلغم سے عارض شدہ خفقان کے لئے عمدہ ہے۔ (ابن ماسویہ)
 برادہ طلاء و نقرہ خفقان کے لئے عمدہ ہوتا ہے۔ (مسح)
 صندل سرخ کا طلاء حیات سے پیدا شدہ خفقان کے لئے عمدہ ہے۔ (ابن ماسویہ)
 اس طرح کا خفقان التهاب قلب سے پیدا ہوتا ہے۔ اس میں مفید یہ ہے کہ دل کے اوپر سرد
 خوشبو جات و سرد سبزیاں اور برف رکھی جائے۔ (مؤلف)
 عہود بقرط میں وارد ہے کہ سوسن جبلی غم و غصہ کا ازالہ کر دیتی ہے۔ (جالینوس)
 انار ترش خفقان فوآد (فم معدہ کا اختلاج) میں مفید ہے۔ (روفس)
 جسم حالت قلب کے مشابہ ہوتا ہے۔ لہذا اسے پہچان کر اصلاح کریں۔ دل خشک و گرم ہوگا
 تو نہایت تیزی سے مریض لاغر ہوگا۔ دق ہو جائے گا تو بخار مسلسل رہے گا۔ گرم اور تر ہوگا تو ہمیشہ
 مخالف منغض حیات کی آماجگاہ رہے گا۔ سرد اور خشک ہوگا تو ذبول تیزی سے آئے گا۔ خفقان کے لئے
 سودا کا استفراغ کریں۔

ادویات قلب:

زر نباد، درونج، کبریا، بسد، لؤلؤ، حجرار منی، بہمن، ابریشم، سازج، بادرنجبویہ، لونگ، الاچکی،
 آشنہ، اترج، سنبل، کافور، مسک، گاؤزبان، سونا، چاندی، دحنیا، حرمل، گل مختوم، فاشر شین، مرماحوز،
 ازخر، مصطلکی، زعفران، دارچینی، تخم خیار، گل بید سادہ، حاشایا شعر الجیاد (شعر الغول) (أھرن)

قلب کی مخصوص ادویات:

دواء المسک، دواء قیصر، سنبل، زر نباد، شلیخا، مثر و دیطوس، دحنیا، حلیلہ سیاہ، کبریا، بسد، لؤلؤ،
 دارچینی، بادرونج، بادرنجبویہ، گاؤزبان، ابریشم، برادہ طلاء و نقرہ، آشنہ، سلیمہ، مر، قر نفل، مرزنجوش،
 فلجشمک، طباشیر، بسفانج، غاریقون، نمک ہندی، لاجورد، مصطلکی، قاقلہ، کبابہ، پوست اترج، عود،
 راسن، مشک، کافور، شراب بھی، آب خیار، تخم شبت، افسنتین، نار مشک، آب انار ترش، شربت
 حماض، شربت سیب، بھی، گل سرخ، سعد، زعفران، آملہ۔ (مسح)

آملہ سے قلب کی ذکات و وحدت میں افاقہ اور تقویت ہوتی ہے۔ (فارسی و چرک ہندی)
 لسان العصافیر خفقان کے لئے مفید ہے۔ (دمشقی)

خفقان کے لئے مجرب نسخہ:

مرزنجوش خشک، تلے گرام پانچمیں۔

ایک شخص جس کا مزاج کمزور جسم کا، خفقان کا مریض تھا، کشیز ہمارا جو شانہ سنا سے اسے سکون ہو جاتا تھا۔ (فارسی)

خفقان میں مفید یہ ہے کہ مرزنجوش خشک بمقدار ساڑھے ۳ گرام ہمراہ آب یا ساڑھے ۳ گرام قرنفل میں کر ۳۴ گرام دودھ تازہ کے ہمراہ یا گاؤزبان طلاء میں بھگو کر استعمال کریں۔ (الغلق) برگ آس خشک اور اس کی پتی نچوڑ کر طلاء کرنے سے دل کو تقویت ہوتی ہے اور خفقان میں فائدہ ہوتا ہے۔ (دیا سقوریدوس)

جو شانہ حماض اترج خفقان میں مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

کاسنی سے خفقان کے لئے عمدہ ضامد تیار کیا جاتا ہے۔ (دیا سقوریدوس)

کاوزان (گاؤزبان) ایک معروف جڑی ہے۔ قلب میں مفید اور ازالہ غم اس کی خاصیت ہے۔ اسے شراب میں ملا کر پینے سے خیال کیا جاتا ہے کہ سرور پیدا کرتی ہے۔ نیمگرم شیریں پانی سے حمام کرنا خفقان میں مفید ہے۔ (بدیغورس)

ناردین کا مشروب ہمراہ آب سرد خفقان میں مفید ہے۔ (روفس)

فلجشمک سوداء اور بلغم سے عارض شدہ خفقان کے لئے مفید ہے۔ (دیا سقوریدوس)

دواء نافع، خفقان میں مفید ہے۔ غم و فکر اور وحشت کا ازالہ کرتی اور دل کو قوت بخشتی ہے۔

گاؤزبان ۳۵ گرام، کہربا ۷ گرام، حجرار منی ۷ گرام، بادرنجبویہ ۷ گرام، آشنہ ۷ گرام،

فرنجمشک ۷ گرام، عود خالص ساڑھے ۷ گرام، سک ساڑھے ۴ گرام، زعفران ۹ گرام۔ حرارت نہ ہو

تو اس کے ساتھ راسن کا اضافہ کریں۔ خفقان کا اندیشہ ہو تو گاؤزبان، کہربا، عود، طباشیر ساڑھے ۷

گرام اور دھنیا خشک بھنا ہوا استعمال کریں۔ حرارت کے مطابق دھنیا کم و بیش کریں۔

اختلاج:

حرارت اور امتلائی کیفیت میں باسلیق کی فصد کھولیں۔ دل سے خون نکل جائے گا تو اس میں

ریاح نہ بن سکے گا۔

خفقان، غم اور سوداء کے لئے نسخہ:

گاؤزبان ۵ جز، لؤلؤ یکجز، کبریا یکجز، حجرار منی یکجز، بادرنجبویہ ۳ جز، مرماحوز ۳ جز، قرنفل ۳ جز، شب بریاں ساڑھے ۳ گرام، زرنباو ساڑھے ۳ گرام، درونج ساڑھے ۳ گرام، بہمن سرخ و سفید ساڑھے ۳ گرام، اشنہ ۳ جز، ریشمی کپڑے سے چھان لیں۔ مقدار خوراک ساڑھے ۴ گرام ہمراہ سکجنجین سکری مزوج۔

غم و فکر کے لئے نسخہ:

بادرنجبویہ، فرنجمشک، اشنہ، حجرار منی، کبریا، زعفران ہم وزن۔ مقدار خوراک ساڑھے ۴ گرام ہمراہ قدرے عصارہ گاؤزبان۔ نہ ہو سکے تو خشک دواؤں کو شراب میں جوش دیکر استعمال کریں۔ (روفس)

زعفران مفرح قلب ہے حتی کہ ساڑھے ۱۰ گرام کی خوراک مہلک ثابت ہوتی ہے۔

(قسطابن لوقا)

خفقان کے لئے نسخہ:

مرزنجوش خشک پیس کر ہمراہ آب سرد اور ریوند چینی ساڑھے ۳ گرام ہمراہ آب سرد بطور مشروب استعمال کریں۔ (طیب نامعلوم)

سوداء کے عارض شدہ خفقان کے لئے نسخہ:

گاؤزبان، کبریا، حجر لاجورد، قرص ورد، فرنجمشک، سفوف بنالیں۔ ۷ گرام سفوف ہمراہ نبیذ ریحانی و آب فلنجمشک و بادرنجبویہ میں جس کے اندر پوست اترج خیساندہ کر لی گئی ہو۔

(جوامع ابن ماسویہ)

سوداء کے جلنے سے پیدا شدہ خفقان کے لئے نسخہ:

کبریا ۳ جز، گل ارمنی ۳ جز، طباشیر ۲ جز، تخم فلنجمشک ڈیڑھ جز، مصطلی ایک ابر، ریشم چینی ۲ جز، قرنفل ۱ جز، ساؤج ہندی ۱ جز، ہمراہ آب انار بطور مشروب لیں۔ حرارت زیادہ ہو تو ساتھ میں کافور ۵۰۰ ملی گرام لیں۔ (الجامع)

حرارت کی وجہ سے عارض شدہ سوء مزاج کی مفید تدبیر:

باسلیق کی فصد کھولیں، ممکن نہ ہو تو کابل پر مچھہ لگائیں، پھر جو شانندہ کے ذریعہ بار بار

استفراغ کرائیں۔ اس کے بعد گائے کا کھنڈا ہی ۲۰۰ گرام ہمراہ دھنیا چھانی ہوئی ۷ گرام، گل سرخ ساڑھے ۳ گرام، طباشیر ساڑھے ۳ گرام، اور کافور ۵۰۰ ملی گرام استعمال کریں۔ غذا میں چوزے ہمراہ کدو و مسور ہمراہ آب انار ترش دیں جسے دھنیا اور آب حصرم سے خوشبودار کر لیا گیا ہو۔ مرلیض کو بیحد سرد ہوا کے اندر رکھیں۔ بوقت خواب اسپغول، کہربا اور گل ارمنی ۷ گرام ہمراہ آب حصرم دیں۔ وہی سے فارغ ہو جانے کے بعد قرص کافور دیں اور بوقت خواب آب کدو و آب حماض اترج یا رب اترج دیں۔ دوپہر میں سینہ کے بائیں پہلو پر اسپغول، آرد جو، پوست کدو، رطلہ اور سرکہ شراب کا ضاد رکھیں۔ سوء مزاج بارد ہو تو دواء المسک ہمراہ جو شانہ خالص یا ہمراہ آب برگ اترج و بادرنجبویہ پلائیں۔ انفر دیا ساڑھے ۳ گرام اور معر و دیطوس دیں۔ (الکمال التمام)

درد دل کچھ بمنزلہ غشی اور کچھ مشارکت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ مشارکت یا تو معدہ کی جانب سے بطور تحلیل قوت یا دماغ سے بطور اشتقاق ہوتی ہے۔ یا اس کا سبب جگر ہوتا ہے جو عدم غذائیت کے باعث متاثر ہوتا ہے۔ یا قونج جیسے درد کی طرح شدید درد اٹھنے سے درد دل ہونے لگتا ہے۔

(الاعضاء الآلمہ)

مؤخر الذکر درد کے اندر جسم سے بہت ساری چیزیں تحلیل ہونے لگتی ہیں۔ (مؤلف)
درد دل کا ایک سبب شدید غم بھی ہے۔ اس کیفیت میں حیوانی قوت گھٹ کر منقبض ہونے لگتی ہے، یا اس کا سبب سخت خوشی اور سرور و فرحت ہوتا ہے، جس سے روح تحلیل ہونے لگتی ہے۔ بیماری کا خاص تعلق قلب سے ہوتا ہے تو اس کا سبب سوء مزاج ہوتا ہے۔ سوء مزاج مختلف ہوتا ہے تو نبض مختلف ہو جاتی ہے۔ غیر مختلف ہوتا ہے پھر گرم ہو جاتا ہے تو نبض عظیم ہو جاتی ہے۔ سرد ہو جاتا ہے تو نبض صغیر ہو جاتی ہے۔ خشک ہوتا ہے تو نبض صلب اور تر ہوتا ہے تو نبض لین ہو جاتی ہے۔ ورم جیسا کوئی آلی مرض ہوتا ہے تو یہ خون ہو گا یا صفراء، اس کا اندازہ التهاب ثقل اور تناؤ سے کیا جاسکتا ہے۔ (جالینوس)

میرے خیال میں دل کے اندر ورم صلب (سخت) ہو سکتا ہے نہ ورم رخو (ڈھیلا)
تفرق اتصال کا معاملہ یہ ہے کہ دل تک کوئی چوٹ پہنچے گی اور اس کا اثر تجویف تک جا پہنچے گا تو آدمی فوراً ہلاک ہو جائے گا۔ تجویف تک نہ پہنچے صرف جرم قلب ہی متاثر ہو تو تھوڑی دیر میں ہلاک ہو جائے گا۔ (مؤلف)

اختلاج غلاف قلب کے اندر جمع شدہ رطوبت یا اس کے اندر موجود ورم کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے۔ ورم کی صورت میں یا تو رطوبت موجود رہتی ہے یا رطوبت نہیں رہتی ہے۔ (جالینوس)

امراض حادہ کے اندر پیدا شدہ خفقان کے لئے نسخہ :

خاکستر حداد، سرکہ، کافور، آرد جو، صندل۔ دل اور سینہ پر اس کا ضماد رکھیں۔ قر نفل اس باب میں حیرت انگیز اثر دکھاتی ہے۔ اسی طرح راسن بھی حیرت انگیز طور پر مؤثر ثابت ہوتی ہے۔ (ابن ماسویہ)

قلبی جھلکیوں کے اندر سو، مزاج کے باعث آدمی کو دق ہو جاتا ہے، جس سے وہ لاغر ہو جاتا ہے اس میں اور پھیپھڑے کے زخموں کے درمیان فرق یہ ہے کہ اس کے ساتھ کھانسی ہوتی ہے نہ ہی نفث الدم۔ اختلاج مسلسل اور نبض شدید طور پر مختلف ہو جاتی ہے۔ یہ کیفیت اور ام کے باعث بھی ہوتی ہے۔ یہی وہ سل ہے جو بخار اور پھیپھڑے کے زخم کے بغیر ہوتا ہے۔ جس کا تذکرہ جالینوس نے بندر اور مرغ کے تذکرہ میں کیا ہے۔ ایسے مریضوں کا علاج قلب کے اوپر ٹھنڈے ضماد، مرطب و مسمن تدبیر، اور ایسے قرصوں کے ذریعہ کریں جن میں برودت اور تقویت قلب کا سامان ہو، دودھ استعمال کریں اور وہ تمام تدابیر اختیار کریں جو سل کے باب میں کی جاتی ہیں۔ خفقان اکثر سوداوی خون کی وجہ سے لاحق ہوا کرتا ہے۔ سوداوی اعراض کے ہمراہ یہ کیفیت ہو تو فصد کھول دیں کہ یہی اس کا علاج ہے۔ (مؤلف)

قلب کی جلد پھٹ جاتی ہے تو فوری موت واقع ہو جاتی ہے۔ (جالینوس)
قلب کے اندر کوئی زخم ہو جاتا ہے تو بائیں نتھنے سے سیاہ خون جاری ہو جاتا ہے اور مریض مر جاتا ہے۔ علامت یہ ہے کہ بائیں چھاتی کے اندر درد ہو گا۔ (جالینوس، الموت السریع)
قلب کے اندر حرارت اور خون کی کثرت ہوگی تو غشی زیادہ طاری ہوگی۔ علاج فصد و اسہال، لطیف اور حرارت بجھا دینے والی غذاؤں اور ماء الشعیر وغیرہ سے کریں۔ قلب کے اندر سو، مزاج بارد ہو تو نبض منجمد ہوگی۔ علاج دواء المسک، دواء سہران اور جوارش عنبر سے کریں۔ جوارش کسریٰ عمدہ، مؤثر اور سب سے عمدہ دوا ہے۔ دواء قباد الملک، حمام، خوشبو جات اور شراب ریحانی استعمال کریں۔

حرارت کی موجودگی میں خفقان اور وحشت :

مریض کی فصد کھولیں۔ حلیہ سیاہ کشمش میں گوندہ کر مسلسل استعمال کرائیں۔ گاؤ زبان کثرت سے کھانے کے لئے دیں۔ (جور جس)

کاسنی کوٹ کر قلب پر اس کا ضما د کرنا خفقان میں مفید ہے۔ اسی طرح سنبھل اور پودینہ کا مشروب خفقان میں مفید ہوتا ہے۔ (مختیشوع)

کہرباء سے دل کے خفقان میں سکون ہوتا ہے، بلا وجہ غم اور شکستگی میں بیحد مفید ہے۔

(ابوجرجج)

محمد بن جہم کی جانب منسوب معجون جو کندی کے انتخابات میں ہے اور جس کا شمار معجونوں میں ہوتا ہے، مفرح کی حیثیت سے معروف ہے۔ (مؤلف)

امراض قلب کے باعث جن لوگوں کی موت واقع ہوتی ہے، ان کی قوتیں تحلیل ہونے لگتی ہیں، حتیٰ کہ مسلسل غشی طاری ہو جاتی ہے اور وہ ہلاک ہو جاتے ہیں۔ بار بار غشی کا حملہ ہونے سے ہلاکت ہوتی ہے۔ اسی طرح جس شخص پر مسلسل بار بار غشی کا حملہ ہوتا ہے وہ اچانک فوت ہو جاتا ہے۔ یہ اس بات کی علامت ہوتی ہے کہ دل کے اندر کوئی آفت لاحق ہو گئی ہے۔ قلب کا مسلسل اختلاج اس بات کی علامت ہے کہ غلاف قلب کے اندر کوئی رطوبت آگئی ہے جو دل کو معمول کے مطابق پھیلنے سے روک رہی ہے۔ کبھی قلب میں غلظت پیدا ہو جانے سے مرغ جیسے جانداروں کو اس طرح کی کیفیت لاحق ہو جاتی ہے۔ (الاعضاء الآلمہ)

اس کے اور دوسروں کے مقابلہ میں فرق یہ ہے کہ مؤخر الذکر پردق کے ساتھ غشی طاری ہوگی، سوء مزاج اور درم ہوگا۔ (مؤلف)

قلب میں زخم ہو جائیں گے تو فوری موت واقع ہو جائے گی۔ لہذا اس مسئلہ پر گفتگو ضروری نہیں ہے۔ زخموں سے برابر خون رستار ہوتا ہے۔ جس سے موت ہو جاتی ہے۔ بالخصوص جبکہ زخم بائیں تجویف میں ہوتے ہیں، اختلاج قلب کی حالت میں بہتوں کو فصد سے فائدہ ہو چکا ہے، ان پر دوبارہ اختلاج کا حملہ نہیں ہوا، حملہ ہوا بھی تو دوبارہ فصد کھول دینے سے صحت ہو گئی ہے۔

ایک شخص کو ہر سال اختلاج ہو جایا کرتا تھا مگر فصد کے ذریعہ علاج کرنے سے سکون ہو جاتا تھا۔ چنانچہ اسے یہ تحریک ہوئی کہ بیماری کے حملہ سے پہلے ہی فصد کھلوائے اور لطیف تدبیر سے کام لے۔ چنانچہ بیماری کا حملہ نہیں ہوتا تھا۔ مگر یہ شخص بڑھاپے کی منزل تک نہیں پہنچا۔ چنانچہ امراض قلب کے مریضوں کی طرح جو حرارت و غشی، یا بخار کے بغیر غشی طاری ہونے سے فوت ہو جاتے ہیں، انتقال کر گیا۔ (جالینوس)

مزاج حار و بارد کے فساد سے دل کے اندر جو اور ام حارہ و غیرہ پیدا ہوتے ہیں وہ شدید مسلسل غشی طاری ہو جانے سے مہلک ثابت ہوتے ہیں، قلب کے اندر سوء مزاج رطب ہوتا ہے تو

مریض کسی معروف سبب کے بغیر ہی کثرت سے حمیات عفنہ کا شکار ہو جاتا ہے۔ ایسے مریضوں کو ریاضت و حمام اور تدبیر لطیف مفید ہے۔ سوء مزاج یا بس ہو جاتا ہے تو جسم کمزور اور مریض کو سل ہو جاتا ہے۔ اس کے لئے مریضانِ دق کی تدبیر اختیار کریں۔ سوء مزاج بارد ہو جانے کی صورت میں اگر کیفیت حد سے زیادہ ہے تو نبض ضعیف اور مسترخ ہوگی۔ ایسے مریضوں کے لئے دواء المسک شیطا، شاذریطوس مفید ہے۔ سوء مزاج حار لاحق ہو جاتا ہے تو مریض کو فوری طور پر ہلاک کر دیتا ہے۔ یہ سوء مزاج ہلاک ہوتا ہے تو مریضانِ دق کی تدبیر اختیار کرنے سے دور ہو جاتا ہے۔ خفقان میں باسلیق کی فصد، کاہل پر پچھنے لگانا، جوارش نارمشک اور بادرنجبویہ کھانا مفید ہے۔ خفقان حرارت کی موجودگی میں ہو تو گائے کا کٹھا دی ہمرادھنیا خشک ساڑھے ساگرام، گل سرخ اگر ام، طباشیر اگر ام، مصطکی ۵۰۰ ملی گرام لینا مفید ہے۔ تریاق اکبر قلب کے مزاج بارد میں مفید ہے۔ ادویات قلبیہ میں ٹوٹو شامل کر لی جاتی ہے تو دل کا خون لطیف ہو جاتا ہے۔ (طبری)

زیادہ تر اچانک تیزی سے واقع ہونے والی موت قلب کے اندر پیدا شدہ اور ام اور پھوڑوں کی وجہ سے لاحق ہوتی ہے۔ اس کا اندازہ اس طرح ہوتا ہے کہ قلب کے مقابلہ میں جسم کے اندر حرارت دیگر اور ام کے مقابلہ میں مقدار سے زیادہ ہو جاتی ہے۔ تنفس عظیم ہوتا ہے۔ عظیم ہونے کے باوجود کافی نہ ہونا حیرت انگیز ہے۔ تغیر کی وجہ سے نبض بھی بیحد حیرت انگیز ہوتی ہے۔

یہ عوارض بسرعت اور نہایت عجلت کے ساتھ برپا ہوتے دیکھیں تو سمجھ لیں کہ بیماری دل کے اندر ہے۔ ان عوارض کی تکمیل مسلسل غشی سے ہو جاتی ہے۔ یہ صورت حال مہلک ہوتی ہے۔ مریض کے سر پر ست علاج کی اجازت دیں تو احتیاط سے کام لیں، باسلیق کی فصد کھولیں۔ اس سے زیادہ تیز بعض شریانوں کی فصد ہوتی ہے۔ برف کا پانی مسلسل جرء جرء دیں، سخت ٹھنڈی ہوا کے اندر مریض کو رکھیں۔ بالخصوص جبکہ جسم کے زیریں حصوں کی کوئی شریان کھولیں۔ سینہ پر مسلسل برف رکھیں۔ اس علاج سے مریض کا بچ جانا زیادہ سزاوار ہے۔ سینہ پر کسی چوٹ یا سقطہ کی وجہ سے یہ اعراض لاحق ہوں تو حکم اور زیادہ مضبوط ہوتا ہے۔ کثرت سے پینے کے بعد یہ کیفیت اچانک رونما ہو جاتی ہے۔ (طبری)

خفقان امتلاء، دموی، غشاء قلب کے اندر محبوس رطوبت یا ورم کے باعث لاحق ہوتا ہے۔ ورم کی وجہ سے ہوتا ہے تو اس کے بعد مسلسل غشی طاری ہوتی ہے اور تیزی سے موت واقع ہو جاتی ہے۔ رطوبت کی وجہ سے ہوتا ہے تو مریض کو ایسا احساس ہوتا ہے جیسے دل کسی رطوبت کے اندر حرکت کر رہا ہے، امتلاء کے باعث پیدا شدہ خفقان کے اندر فصد کھول دینا موزوں ہوتا ہے۔

رطوبت میں تدبیر لطیف اور ملطف ادویات سے کام لیا جاتا ہے۔ سب سے عمدہ دوائیں، دواء المسک، تریاق، مٹرو دیطوس، شلیف ہیں جنہیں شراب ریحانی کے ہمراہ استعمال کیا جاتا ہے۔

خفقان اور وحشت کی دوا:

گاؤزباں خشک ۴ جز، زرنباد ۴ جز، درونج ۴ جز، ابتداء، وسط اور انتہا میں پلائیں۔ یہ دوائیں لطیف ہوتی ہیں اور دل تک پہنچ جاتی ہیں۔ مقدار خوراک ساڑھے ۳ گرام ہمراہ شراب ممزوج۔

حرارت کی موجودگی میں خفقان کے لئے نسخہ:

طباشیر ۴ گرام، عود ہندی ۷ گرام، سک ۷ گرام، الاپچی ساڑھے ۴ گرام، لونگ ساڑھے ۳ گرام، کافور ڈیڑھ گرام، کتیر ساڑھے ۱۰ گرام، عرق کلاب کے ہمراہ قرص بنالیں۔ ایک قرص ساڑھے ۳ گرام کے برابر ہونی چاہئے اس کی مقدار خوراک ایک قرص ہے۔

برودت کے ساتھ پیدا شدہ خفقان کے لئے نسخہ:

کہربا ساڑھے ۳ گرام، جند بید ستر ساڑھے ۳ گرام، پوست اترج خشک کردہ سوا گرام، تخم فرنجشک سوا گرام، شراب یا عرق بادرنجبویہ کے ہمراہ لیں۔ (سرایون)
اس نسخہ میں زیادہ گرمی نہیں ہوتی۔ (مؤلف)

نسخہ دیگر:

سنبل، دارچینی، زرنباد، درونج، پوست اترج، منہ میں تین بار ہمراہ عرق گاؤزباں لیں۔ اس میں دواء المسک تلخ مفید ہے۔ (سرایون)

دل کا ورم حار بہت جلدی ہلاک کر دیتا ہے۔ ورم بارد دیر میں ہلاک کرتا ہے۔ التهاب قلب کا علاج ان مبرد ادویات سے کیا جاتا ہے جن کے ذریعہ خشک کھانسی کا علاج ہوتا ہے۔ مثلاً ماء الشعیر اور شہندے منادات۔ درد دل کے ساتھ برودت اور کھٹی ڈکاریں آرہی ہوں تو علاج تریاق عزہ اور بلاذری سے کریں۔ سینہ پر روغن نار دین کی تدبیر کریں۔ فرنجشک، جند بید ستر اور شراب خند یقون پلائیں۔ گرم خوشبو جات سونگھائیں۔ مشک سے لت کر کے عود کی دھونی دیں۔ کاسکینج اس کے لئے عمدہ ہوتی ہے۔ دل کے اندر زیادہ تر بیماری برودت کی وجہ سے لاحق ہوتی ہے۔ کیونکہ حرارت تیزی سے مہلک ثابت ہوتی ہے۔ خفقان کا سبب گاڑھاں خون ہوتا ہے۔ علاج یہ ہے کہ دونوں بغلوں کی

فصد کھولیں اور اس کے بعد مسہل دیں۔ پھر دواء المسک، شلیخا، کبریا، کاسکینج، بسد، گاؤزباں اور فلنجمشک دیں۔ درونج بہتر ہوتی ہے خون سیاہ ہو تو اسے خارج کر دیں۔ یا اسے اس کے مقام پر محبوس کر دیں۔ عطری ادویات دیں، بادرنجبویہ کھلائیں۔ (طیب نامعلوم)

گاؤزباں، عود، راسن، فلنجمشک، بادرنجبویہ، پوست اترج، سک، مشک، پوست فستق سبز، کبریا، بسد، لؤلؤ، بہمن سفید و سرخ، درونج، قرافل، ہم وزن ایسی شراب میں گھس کر جس کے اندر عود خالص بھگوئی گئی ہو قرص بنالیں۔ مقدار خوراک قرص بوزن ساڑھے ۴ گرام ہمراہ خندیقون یا شراب۔ (مؤلف)

قلب کے اندر ایسے درم کا پیدا ہونا ناممکن ہے جس کی وجہ سے نبض کے اندر صلابت پیدا ہو جائے کیونکہ اس سے پہلے ہی مریض مسلسل غشی طاری ہو جاتی ہے اور وہ مر جاتا ہے۔

(جالینوس)

تیسرا باب

جگر کے تمام درد، سوء مزاج، سوء خلقت یا جوہر جگر کا تحلیل ہونا۔

دائیں پہلو، پسلیوں کے سروں کے نیچے ورم صلب، جو ایک دائرہ میں ہوتا ہے۔ جو دائرہ اس کے اور قریب کے مقام ورم کے درمیان فرق کرتا ہے، یہ جگر میں ہوتا ہے۔ کیونکہ جو ورم عضلہ کے اندر ہوتا ہے وہ لمبا ہوتا ہے اور یکبارگی نہیں رفتہ رفتہ ظاہر ہوتا ہے کیونکہ یہ عضلہ سینہ کی ہڈی سے لیکر ناف تک کے مابین طول میں ہوتا ہے اور جگر ایک چھوٹے مقام میں ہوتا ہے۔ ورم حار کبد کے اندر تڑپ نہیں ہوتی کیونکہ احشاء کی جھلی کے اندر اعصاب پھیلے ہوتے ہیں مگر جگر کے اندر جو اعصاب آتے جاتے ہیں وہ تھوڑے ہوتے ہیں۔ (الاعضاء الآلمہ پہلا مقالہ)

جگر کے اندر ورم بڑا ہوتا ہے تو دائیں ہنسی میں اٹھنے والا درد اصل میں عرق اجوف کے تناؤ کی وجہ سے ہوتا ہے۔ پسلیوں کے سروں کے نیچے ثقل کے ساتھ، بخار کے بغیر شدید عسر تنفس ملتا ہے تو جگر کے اندر یا تو سدے ہوں گے یا ورم صلب، ساتھ میں بخار بھی ہو تو جگر میں ورم حار ہوتا ہے۔ ورم حار جگر میں زبان سیاہ اور پورے جسم کا رنگ بگڑ جاتا ہے۔ (الاعضاء الآلمہ۔ دوسرا مقالہ) (جالیئوس)

اس عضو کے اندر بھی کبھی کبھی سوء مزاج، اور ام، زخم اور سدے وغیرہ پیدا ہو جاتے ہیں۔ البتہ ورم صلب، فلغمونی، اور ریاحی تناؤ جو یہاں پیدا ہو جاتا ہے وہ سدوں کی وجہ سے جگر کی دور دراز رگوں کے اندر آدمی کو پسلیوں کے نیچے داہنے پہلو میں ایسا ثقل محسوس ہوتا ہے جو معلق سا معلوم ہوتا ہے۔ جگر کے زیادہ مقدار میں بخاری ریاح جمع ہو جانے پر انہیں کوئی ایسا راستہ نہیں ملتا جس سے وہ

خارج ہو سکیں تو مریض کو صرف قتل ہی کا احساس نہیں ہوتا بلکہ اس کے ساتھ تناؤ بھی محسوس ہوتا ہے۔ جگر کے محدب جانب ورم جب بڑے ہوتے ہیں تو محسوس ہونے لگتے ہیں، مگر مقعر جانب ہوتے ہیں تو انہیں شناخت کرنے کے لئے کچھ علامات ضروری ہوتی ہیں۔ (الاعضاء الآلمہ۔ پانچواں مقالہ) اس مقام پر مراقی عضلات کی کیفیت اور وضع ہوا کرتی ہے۔ (مؤلف)

یہاں اس عضلہ کی وضع کو یاد رکھنا ضروری ہے جو شکم پر ہوتا ہے تاکہ تشخیص میں غلطی واقع نہ ہو۔ مبادا آپ خیال کرنے لگیں کہ ورم جگر میں ہے حالانکہ وہ مراقی عضلہ کے اندر ہوتا ہے۔ جگر پردہ صفاق کے نیچے واقع ہے۔ جو مذکورہ تمام عضلہ کے پیچھے ہوتا ہے۔ اس عضلہ کے اندر پیدا شدہ ورم، لمبا، سیدھا اور ترچھا ہوتا ہے کیونکہ عضلہ کی ساخت کہیں سیدھی اور کہیں ترچھی ہوتی ہے۔ اسی طرح ورم کبد کی شناخت صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ ورم بڑا ہو اور مراقی پردہ کافی حد تک دبلا ہو چکا ہو، نیز کچھ علامات ملتی ہوں۔

فلغمونی جگر کی علامات:

مریض کو داہنے پہلو، پسلیوں کے سروں کے نیچے سے اوپر تک مکمل فلغمونی عارض ہو جاتا ہے تو درد ہنسی تک پھیلتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ مگر ہنسی تک درد کا پہونچنا ہر حال میں لازم نہیں ہوتا۔ مریض کو تھوڑی کھانسی آتی ہے، زبان شروع میں سرخ اور آخر میں سیاہ ہو جاتی ہے۔ اشتہا شدید طور پر مفقود ہو جاتی ہے، تیز بخار ہوتا ہے۔ پیاس سخت اور مسلسل رہتی ہے۔ شروع میں زردی بیضہ جیسی خالص صفراء کی قے ہوتی ہے اور آخر میں اور بعض اوقات یہ قے زنگاری ہوتی ہے۔ ضعف کے ساتھ جگر کے اندر ورم نہیں ہوتا تو طبیعت میں احتباس ہوتا ہے، جگر میں ورم حمزہ ہوتا ہے تو اعراض مذکورہ جیسے ہوتے ہیں۔ البتہ ساتھ میں حمی محرقہ، بجد شدید پیاس کے ہمراہ ہوتا ہے۔ جانب مقعر جو ورم ہوتے ہیں ان میں زیادہ تر اشتہا مفقود ہو جاتی ہے۔ ابکایاں، صفراوی قے اور شدید پیاس معلوم ہوتی ہے۔ محدب کبد میں ورم ہوتا ہے تو مذکورہ ورم سے امتیاز اس طرح ہوتا ہے کہ تنفس کے وقت درد، کھانسی، اور درد ہنسی کی جانب چڑھتا ہوا محسوس ہوتا ہے حتیٰ کہ مریض کو یہ احساس ہوتا ہے کہ ہنسی نیچے کی جانب کھینچ رہی ہے۔ پیچھے کی پسلیاں جن کا سر اسینہ کی ہڈی سے نکلتا ہے وہ دونوں درموں کی موجودگی میں ساکن رہتی ہیں۔ مگر ایسا ہمیشہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ جگر تمام لوگوں کے اندر ان پسلیوں کو لیکر ان غشاؤں سے چپکا ہوا نہیں ہوتا جو جگر کو باندھتی ہیں۔

مقعر کبد کا ورم جب تک رہتا ہے لازمی طور پر محدب جگر سے متصل رہتا ہے۔ اسی طرح محدب کبد کا ورم، مقعر جانب سے اتصال رکھتا ہے۔ کیونکہ جگر کا گوشت متصل ہوتا ہے، پس جس شخص کی

پسیوں کے سرے قدرتی طور پر باریک ہوتے ہیں اور پھر یہ کسی بیماری کی وجہ سے دبے ہو جاتے ہیں تو جگر کا بڑا ورم چھونے پر محسوس ہوتا ہے۔ ان ورموں کی ایک خاص بات ہے جو مراقی عضلہ کے ورموں میں نہیں ملتی۔ وہ یہ کہ زیر بحث ورم ایک حد پر جا کر خلا میں اچانک ختم ہو جاتے ہیں جبکہ مراقی عضلہ کا ورم رفتہ رفتہ باریک ہوتا جاتا ہے اور اچانک ختم نہیں ہوتا۔ لہذا ورم صلب استقاء نہ ہو جائے تو واضح طور پر محسوس ہوتا ہے۔ تاہم یہ بیماری تشخیص کے اعتبار سے دشوار ہوتی ہے۔ اس حالت کے اندر مراقی باریک ہو جاتا ہے۔ استقاء کی ابتداء سے جگر کے اندر ورم صلب بہت جلد مستحکم ہو جاتا ہے۔

بیماری جگر کے ساتھ رنگ کبھی سفید، کبھی زرد، کبھی مائل بہ سبزی اور کبھی مائل بہ خاکستر ہوتا ہے۔ الغرض بہت سارے ناقابل بیان رنگ ہوتے ہیں جنہیں پہچان لینا ان لوگوں کے لئے آسان ہے جو مریضوں کو دیکھ کر انہیں یاد رکھنے کی مشق ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ محض رنگ دیکھ کر میں بتا دیتا ہوں کہ مریض کا جگر مریض ہے یا تلی۔ ایک شخص کو عضلہ شکم کے اندر ورم تھا اطباء کا خیال تھا کہ اسے ورم جگر ہے۔ بیماری جگر کا فیصلہ کرتے وقت میں نے انہیں بتا دیا تھا کہ بیماری جگر کے اندر نہیں ہے۔ یہ ممکن نہیں ہے کہ ان رنگوں کی تشریح کی جائے۔ تاہم انہیں معلوم کر لینا آسان ہے۔ (الاعضاء الآلمہ۔ پانچواں مقالہ)

سوء مزاج حار جگر، براز کو خشک اور جلادیتا ہے، مگر بارد سے براز مرطوب ہوتا ہے اور رنگیں کم ہوتا ہے۔ یا بس سے براز اور زیادہ خشک اور گاڑھا ہو جاتا ہے۔ رطب سے براز رقیق تر اور مائیت سے قریب تر گوشت کی دھوون جیسا ہو جاتا ہے۔ آدمی کو براز گوشت کے ایسے پانی کی طرح آئے جو ذبح کرنے کے بعد دھویا گیا ہو تو یہ سوء مزاج بارد جو خون کی تولید میں کمزور ہوتا ہے، کی وجہ سے نفس جو ہر کبد کے ضعف قوت کی صحیح علامت ہوا کرتا ہے۔ اور براز اگر دردی (تلیخت) کی مانند آئے تو یہ مزاج کبد حار کی علامت ہوتا ہے جس سے خون جل جاتا ہے۔ یہ رقیق دموی پیپ زیادہ عرصہ تک رہتی ہے تو براز کے ذریعہ غلیظ خون پھر آخر میں مرۃ سوداء خارج ہوتا ہے۔ جگر کا یہ ضعف جب تک براز کے ذریعہ رقیق خون کی پیپ خارج ہوتی ہے بخار کے بغیر شروع ہوتا ہے، زیادہ عرصہ گذر جانے پر اس کے بعد بخاروں کا حملہ ہوتا ہے۔ کیونکہ خون جگر فاسد ہو جاتا ہے۔ یہ خبیث بخار ہوتے ہیں جنہیں نادان لوگ ہلکا سمجھتے ہیں، چنانچہ وہ مریضوں کو حمام میں داخل کرتے ہیں، لطیف تدابیر اختیار کرتے ہیں، ایسی صورت میں مریضوں کو ضعف قوت کی وجہ سے دوبارہ اسہال آتے ہیں بعض کی اشتہا مفقود اور بعض کی اور زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ سوء مزاج حار میں کسی وقت بھی اشتہا نہیں ہوتی، بلکہ اشتہا جاتی رہتی ہے، پیاس شدید ہوتی ہے، تیز بخار ہوتا ہے اور صفراوی اخلاط کی قے ہوتی ہے۔ بعض اوقات یہ بیماریاں ورم کے ساتھ مرکب ہوتی ہیں۔

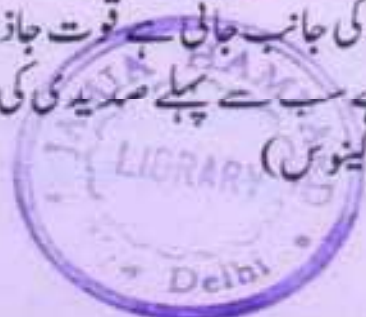
مثال:

ایک شخص کے یہاں میں گیا۔ دروازہ کے اندر داخل ہوتے ہی ایک لڑکا نظر آیا جو ایک طشت لے کر بیت الخلاء کی جانب جا رہا تھا۔ اس میں رقیق پیپ تازہ ذبح کئے ہوئے گوشت کی دھوون جیسی تھی۔ یہ بیماری جگر کی بیکجہ صلیح علامت تھی۔ میں نے تغافل برتا اور مریض کی نبض دیکھنی شروع کی تاکہ معلوم کروں کہ جگر کے بیمار ہونے کی صلیح علامت موجود ہے تو کیا اس میں ورم ہے یا نہیں، میں نے یہاں ورم پایا، گھر کے طاق میں ایک دیکھی کے اندر زوفا اور ماء العسل دیکھا اس سے اندازہ ہوا کہ مریض کو ذات الجنب کی بیماری کا شبہ ہے۔ کیونکہ پیچھے کی پسلیوں کے نزدیک اسے شکایت تھی۔ ہلکی کھانسی بھی آتی تھی۔ یہ طیب تھا، تنفس متواتر تھا، یہ بعض ذات الجنب اور درد جگر کی علامات ہوتی ہیں، جب ان تمام باتوں کا علم ہو گیا تو جگر پر ہاتھ رکھ کر پوچھا کیا یہاں شکایت ہے؟ اس نے اقرار میں سر ہلایا، میں نے پوچھنا چاہا کہ کیا ہنسی نیچے کی جانب کھینچتی ہوئی محسوس ہوتی ہے مگر چونکہ درد جگر میں ایسا ہمیشہ نہیں ہوتا بلکہ اور ام حارہ و صلیح میں جبکہ اور ام بڑے ہوتے ہیں یہ کیفیت لازماً ہوتی ہے، اس لئے نہیں پوچھا۔ البتہ یہ پوچھا کہ ہنسی کھینچتی ہوئی محسوس ہوتی ہے؟ اس نے اس کا بھی اقرار کیا، لہذا ضروری ہے کہ اتفاق پیش آئے تو اچھی طرح ہوشمندی سے کام لیں۔ بعد ازاں مریض سے میں نے کہا کہ تمہارے خیال میں کیا تمہیں ذات الجنب کی شکایت ہے۔ اس سوال سے وہ بیکجہ متعجب ہوا۔

کیلو سی اسہال جگر کی قوت جاذبہ کے ضعف کے ساتھ خصوصیت رکھتا ہے۔ آنتوں اور معدہ سے جگر غذا کو جذب نہیں کر پاتا تو فضلہ رقیق ہو کر نیچے آتا ہے، اور جب اس اسہال کے ساتھ رقیق صدیدی کیلو سی آتا ہے تو ایسا اس وقت اس لئے ہوتا ہے کہ جن عروق کے ذریعہ غذا جگر کو جاتی ہے ان میں ورم حار ہوتا ہے۔ اس صدید اور ضعف کبد سے پیدا شدہ مادہ کے درمیان فرق یہ ہے کہ صدید سے مشابہ مادہ رقیق اور زخم جیسا ہوتا ہے۔ (جالینوس)

مؤخر الذکر گویا کہ مائل بہ سفیدی و زردی ہوتا ہے اور مقدم الذکر مائل بہ سرخی۔ الغرض قروحی صدید اور ماء اللحم کے درمیان بیکجہ واضح فرق ہوتا ہے۔ (مؤلف)

چنانچہ جب بھی فضلہ کیلو سی نظر آئے اور اس کے اندر یہ پیپ موجود ہو اور جگر کے اندر ورم کی علامات بھی نہ ہوں تو واضح رہے کہ جگر بیمار نہیں ہے۔ اور نہ ہی کوئی کیلو سی براز کی بیماری ہے۔ ان رگوں کے اندر جن سے غذا جگر کی جانب جاتی ہے قوت جاذبہ کے ضعف کا نام ورم حار ہے۔ جگر کی قوت مائل جب بھی کمزور ہوتی ہے تب سے پہلے صدیدی کی خون خارج ہوتا ہے اس سے بعد تلپھٹ کے مانند گاڑھا خون نکلتا ہے۔ (جالینوس)



یہاں فرق و امتیاز کیا گیا ہے۔ میں نے ان مقامات پر غور کر لیا ہے۔ صدیدی اسہال جو ورم ماساریقا کی وجہ سے آتا ہے اور اس اسہال کے درمیان جو جگر کی وجہ سے ہوتا ہے فرق یہ ہے کہ مؤخر الذکر کے ہمراہ جگر کمزور نہیں ہوتا۔ دست جن کے ذریعہ قوت ماسکہ کا ضعف ہوتا ہے وہ پہلے آتا ہے۔ کیونکہ جو ہر کبد ہی وہ چیز ہے جس کے ذریعہ جگر کی قوت ماسکہ کی تکمیل ہوتی ہے۔ (مؤلف)

مذکورہ نوعیت کے استفرافات جسم کے صحیح و سالم ہونے کے باوجود ہو سکتے ہیں، سبب اس خلط کی کثرت بھی ہے جس کا استفراف ہوتا ہے، نیز امراض جگر سے صحتیابی کے بعد بھی یہ حالت ہوتی ہے جبکہ جگر کی جانب اس کی قوت واپس آرہی ہوتی ہے اور اس سے تکلیف دہ چیزوں کا خاتمہ ہو رہا ہوتا ہے۔ اس وقت ان چیزوں کا اخراج ہونے لگتا ہے جن کو تبدیل کرنے اور نفع دینے کے لئے جگر تیار نہیں ہوتا ہے۔ (مؤلف)

کبھی خون نیچے کی جانب سے، صحت قوت، جگر سے مختل ہو کر، اور قلت و کثرت غذا کے باعث خارج ہوتا ہے۔ کبھی آدمی خون کی قئے کر دیتا ہے۔ یہ عمدہ خون ہوتا ہے۔ جب کہ بوقت صحت جگر سے خارج ہونے والا خون بدبودار ہوتا ہے اسی طرح زخموں اور دیگر امراض سے خارج ہونے والا خون فاسد ہوتا ہے مگر جو حضرات دانائے راز طب نہیں ہوتے وہ یہ سمجھتے ہیں کہ مریض موت کے قریب جا رہا ہو چکا ہے، کیونکہ خون بدبودار خارج ہو رہا ہوتا ہے۔ آپ کو جب یہ معلوم ہو جائے کہ جگر بیمار رہا ہے اور اب اسے طاقت آگئی ہے۔ استفراف جگر کے طاقت حاصل کر لینے کے بعد ہو رہا ہے تو اس سے بالکل نہ گھبرائیں۔ (جالینوس)

تازہ گوشت کے پانی سے مشابہ آنے والا دست، براہد بر خارج ہو تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جگر کا محذب پہلو، دانے جانب سے متورم ہے اس کی شکل ہلالی ہو تو ورم نفس جگر کے اندر ہوگا کیونکہ جگر کی شکل ہلالی ہوتی ہے۔ شکل اگر لمبی ہے تو ورم جگر کے اوپر والے عضلہ میں ہوگا۔

(جوامع الاعضاء الآلمہ)

مذکورہ عضلہ کے کس حصہ میں ورم ہے، اسے معلوم کر لینا ممکن ہے۔ شکم کے بیچ سے اگر ورم گذر رہا ہو تو اس کا مقام ان عضلات کے اندر ہوگا جو سیدھے طور پر گذرتے ہیں، اور اگر ترچھے طور پر گذر رہا ہو تو ترچھے عضلات میں ہوگا۔ شکم کے وسط میں ہو تو سیدھے عضلات کے اندر ہوگا۔ کیونکہ یہ عضلات شکم کے وسط میں ہوتے ہیں، اگر گوشہ میں ہے تو آڑے اور ترچھے عضلات کے اندر ہوگا، اندر دھنسا ہوا اس طرح ہو کہ اس کے اوپر بکثرت گوشت ہوں تو ان عضلات کے اندر ہوگا جو بیحد اندر کی جانب دھنسنے ہوئے ہوتے ہیں اور جو آڑے ہوتے ہیں۔ جگر کے اندر ثقل محسوس ہو اور ساتھ میں بخار بھی ہو تو یہ ورم حار ہوگا، بخار نہ ہو تو سرد ہوگا یا ورم صلب۔ جو بتدریج وجود میں آرہا ہوگا۔

(مؤلف)

چوتھا باب

ورم جگر اور ذات الجنب کے درمیان فرق

درد جگر کی علامات ہمیشہ حسب ذیل ملیں گی:

درد، ثقل، نبض لین، تھوڑی دیر کے بعد زبان اور پورے جسم کے رنگ میں تبدیلی۔
علامات جو ملتی ہیں اور نہیں ملتی ہیں وہ اس حالت میں ہوتی ہیں کہ ورم داہنے پہلو میں ہو۔ یہ
بائیں پہلو میں ذات الجنب کے مقابلہ میں فیصلہ کن ہوتی ہیں۔ تازہ گوشت کی دھوون سے مشابہ
دست ایک قطعی علامت ہے مگر یہ علامت ہر وقت نہیں ملتی۔ ورم جگر ذات الجنب سے حسب ذیل
علاماتی اشتراک رکھتا ہے:-

ہلکی کھانسی، تنگی تنفس، پیچھے کی پسلیوں میں درد۔

مگر ذات الجنب سے حسب ذیل علامات کے اعتبار سے منفرد رہتا ہے:-

درد چھن کے ساتھ، نبض صلب، کھانسی کا تھوڑی دیر کے بعد بڑھنا، نفٹ الدم۔

جگر سوء مزاج یا کسی آلی مرض مثلاً سدے اور ورموں کے باعث یا تفرق اتصال، یا ریا ج کی

وجہ سے بیمار ہوتا ہے۔ ریا جی سبب کے تحت تناؤ محسوس ہوتا ہے، بیماری کا سبب یا پھر ورم ہوتا ہے۔

ورم حار ہوتا ہے تو اس کے بعد اشتہا مفقود ہو جاتی ہے، بخار رہتا ہے اور پیاس لگتی ہے۔ ورم سوداوی یا

بلغمی ہو تو اس کا انداز مقدم تدبیر، عمر اور جلد کے رنگ سے ہو سکتا ہے۔

ورم محدب جانب میں ہو گا تو تنگی تنفس ہو گی، کھانسی آئے گی، ہنسی اوپر کو اور مراق نیچے

کی جانب کھنچے گا۔ زبان سیاہ ہوگی مقعر جانب میں ہوگا تو اشتہا غائب ہوگی، بخار ہوگا، پیاس معلوم ہوگی۔ صفراء کی قے ہوگی۔ قبض ہوگا۔

جگر کا ورم ہلالی اور عضلہ کا ورم ایک باریک کنارے تک جاتا ہے۔ وسط میں موٹا اور کناروں پر پتلا ہوگا۔ حرارت اور یبوست کا غلبہ ہوتا ہے تو رنگ زردی مائل ہو جاتا ہے حرارت کا غلبہ ہو جاتا ہے تو رنگ سیاہ ہو جاتا ہے۔ یبوست غالب ہوتی ہے تو خاکستری ہو جاتا ہے، حرارت اور رطوبت کے غلبہ میں سرخ ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

الایہ کہ تیج اور نفخ ہو۔ (مؤلف)

اور برودت و یبوست کے غلبہ کی صورت میں رنگ سیاہ ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)
البتہ اس کے اندر زردی نہیں ہوتی۔ جیسا کہ حرارت اور یبوست کے غلبہ کی صورت میں ہوتا ہے۔ (مؤلف)

برودت غالب ہوتی ہے تو رنگ نیلگوں اور یبوست غالب ہوتی ہے تو سیاہ ہو جاتا ہے۔
(جالینوس)

اس کے ساتھ زردی نہیں ہوتی۔ زردی غالب ہو تو رنگ سفید ہو جائے گا جیسا کہ برودت اور رطوب کے غلبہ کے وقت ہوتا ہے۔ (مؤلف)

رطوبت غالب ہو تو رنگ پر تھوڑی زردی اور سفیدی غالب ہوگی۔ برودت کا زیادہ غلبہ ہو تو رنگ مائل بہ خاک و سبزی ہوگا۔ (جالینوس)

سوء مزاج بارود کی علامات:

گوشت کے پانی سے مشابہ براز، شروع میں اس سے اشتہار ہتی ہے پھر جب مر یض کو بخار ہو جاتا ہے تو اشتہا جاتی رہتی ہے حتیٰ کہ جگر کے اندر موجود اخلاط فاسد ہو جاتے ہیں۔

سوء مزاج حار صفاوی طاقتور کی علامات:

پیاس، اشتہا کا ختم ہو جانا، شروع میں براز کما می قسم کا دموی پھر سیاہ اور گاڑھا خارج ہونا۔
(جالینوس)

مذکورہ دونوں علامات کے درمیان فرق یہ ہے کہ ایک کے اندر شروع میں پیاس اور بخار ہوگا۔ (مؤلف)

تازہ گوشت کو دھونے سے پانی جس رنگ کا ہوتا ہے اس سے مشابہ دستوں میں معده سے قے آتی ہے جبکہ غذا کے اوپر معده کی گرفت کمزور ہو جاتی ہے اور معده اسے تبدیل کرنے سے قاصر ہو جاتا ہے۔ یہ بات جگر کی جانب سے ہوتی ہے، کیونکہ اس کی قوت مغیرہ اک دم کمزور ہو جاتی ہے۔ دردی سے مشابہ جو دست آتا ہے وہ اس وقت آتا ہے جب خون جگر سے نفوذ نہیں کر پاتا اور ایک زمانہ تک پڑا رہتا ہے۔ (العلل والاعراض۔ چھٹا مقالہ)

جگر اور فم معده کے درمیان اشتراک ایک نہایت پتلے عصب کے ذریعہ ہوتا ہے۔ ورم فم معده کی وجہ سے پچکی آنے لگتی ہے تو یہ اس بات کی دلیل ہوتی ہے کہ جگر کے اندر کوئی بڑی آفت رونما ہو چکی ہے۔ کیونکہ ایک عضو کی دوسرے عضو کے ساتھ شرکت بیکد کمزور ہوتی ہے۔ اس کی وجہ سے کوئی آفت لاحق نہیں ہوتی۔ مگر بیماری بیکد طاقتور ہوتی ہے تو شریک عضو متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ فم معده کے ساتھ یہی حال جگر کا ہوتا ہے۔ اس کا اشتراک تھوڑا سا ہوتا ہے۔ (ارسطو)

جگر کا مزاج حار سوداء اور بارد بلغمی خون پیدا کرتا ہے۔ زیادہ گرم نہیں ہوتا تو صفراء پیدا کرتا ہے اور بہت زیادہ نہیں بلکہ تھوڑا گرم ہوتا ہے تو تھوڑا بلغم پیدا کرتا ہے۔ سیاہ خون کا دست اس وقت آتا ہے جب جگر کا عمل خون پر ضروری حد تک ہوتا ہے البتہ ایسی حالت میں سدہ یا ورم وغیرہ پیدا ہو جاتا ہے جو خون کو آگ بننے سے روک دیتا ہے۔ اس طرح وہ ایک زمانہ تک رک جانے سے جل کر سیاہ ہو جاتا ہے۔ جگر جب اسے دفع کرتا ہے تو آنتوں کی جانب دفع کرتا ہے۔ گوشت کی دھوون سے مشابہ دست ضعف قوت کی وجہ سے آتا ہے۔ (جوامع العلل والاعراض)

اس کا علاج گرمی پہنچانے کے علاوہ تقویت جگر کے ذریعہ کریں۔ یہ مقصد ان دواؤں سے حاصل ہو سکتا ہے جو سدوں کو تحلیل اور خون کو سرد کر دیں۔ (مؤلف)

کیونکہ جگر کے مقعر جانب جو رگیں ہوتی ہیں ان کے کنارے اس وقت تنگ ہو جاتے ہیں جب وہ محدب جانب کے کناروں تک پہنچتے ہیں، ان رگوں کے اندر بالعموم سدے پڑتے ہیں اور خراب رطوبتیں یہاں چپکتی ہیں ان دونوں کی وجہ سے جب حرارت زیادہ ہوتی ہے تو تعفن پیدا ہوتی ہے، حرارت نہیں ہوتی اور ساتھ میں جگر کے اندر برودت ہوتی ہے تو یہ تعفن دیر تک باقی رہتی ہے۔ یہ صورت حال تیزی سے پیدا نہیں ہوتی۔

جگر کی بیماریوں میں جہاں اور ام، پھوڑے اور سوء مزاج لاحق ہوتے ہیں وہاں جگر کی طاقت اس حد تک گھٹ جاتی ہے کہ غذا کو بالکلیہ جذب نہیں کر پاتا تو غذا نیچے سے مرطوب حالت میں نکل جاتی ہے۔ ساتھ ہی معده بھی کمزور ہو تو غذا رطوبت کے ساتھ غیر منہضم حالت میں خارج ہوتی ہے۔

قوت جاذبہ جب محفوظ اور معدہ کمزور ہوتا ہے تو فضلہ کے اندر کئی طرح کے دست آتے ہیں، جیسا کہ اس وقت پیش آتا ہے جب معدہ غذا کو ہضم کرنے میں کمزور ہو جاتا ہے، جگر ہی میں نہیں بلکہ تمام اجزاء کے اندر اس کی تین قسمیں ہوتی ہیں۔

۱۔ طبعی کیفیت کے بالکل مخالف کیفیت کا ہونا۔

۲۔ تغیر اصلاً واقع نہ ہو۔

۳۔ تغیر نصف یا تھوڑا واقع ہو۔

قوت مغیرہ اگر نصف ہے تو جب تک مکمل طور پر کمزور نہیں ہو جاتی، براز تازہ گوشت کی دھوون کی طرح خارج ہوتا ہے۔ جگر کی اکثر بیماریاں اس حالت کے بعد شروع ہوتی ہیں، اس حالت پر جگر جب سرد ہو جاتا ہے تو براز میں مذکورہ قسم کی کوئی چیز خارج نہیں ہوتی بلکہ ایسی حالتوں میں خارج ہوتا ہے جن کی مختلف کیفیت ہوتی ہے۔ جگر کے اندر سوء مزاج حار ہوتا ہے تو اس سے اخلاط کے اندر پہلے اور پھر جگر کے گوشت کے اندر ذوبان، (پگھلنا) واقع ہوتا ہے۔ براز کے اندر بیحد بدبودار، غلیظ اور گہرے رنگ کا صفراء خارج ہوتا ہے جو مریض کے لئے ویسا ہی ہوتا ہے جیسا وہابی بخار زدہ سے خارج ہونے والا براز۔

سوء مزاج بارد کی صورت میں دست مسلسل نہیں آتے ہیں، اور آتے تو زیادہ نہیں آتے۔ یہ لمبی بیماری میں آتے ہیں اور کچھ اس طرح آتے ہیں کہ ان کی شکل حرارت زدہ مریضوں کے دستوں جیسی نہیں ہوتی۔ نہ دیکھنے میں ان کے مشابہ ہوتے ہیں اور نہ رنگ کے اندر۔ البتہ یہ کم بدبودار ہوتے ہیں۔ دیکھنے میں ایسے معلوم ہوتے ہیں جیسے متعفن خون۔ پگھلے ہوئے گوشت سے غیر مشابہ۔ جگر کی بیماریوں کے اندر زیادہ تر خون کے سیاہ لو تھڑے کے مانند چیز خارج ہوتی ہے۔ سوء مزاج حار یا بارد میں رطوبی میں ایسے فضلے خارج ہوتے ہیں جن سے سوء مزاج کی نوعیت کا پتہ چل جاتا ہے۔ خواہ سوء مزاج رطوبی ہو یا یوس۔ بعد ازاں جگر کی بیماری کے لئے قفی نام کی دوا کی بیحد تعریف کرتے ہوئے رقمطراز ہے۔

”یہ خوشبو جات اور ان افادیہ سے مرکب ہے جن سے سدے کھل جاتے، مسامات صاف ہو جاتے اور پیشاب کا ادراک ہونے لگتا ہے نیز اس کی ترکیب کے اندر شراب اور شہد موجود ہوتی ہے جس سے تحلیل واقع ہوتی ہے، مادہ کا قلع و قمع ہوتا ہے اور پیشاب کا ادراک ہوتا ہے۔ یہ موافق ثابت ہوتی ہیں، اس کے علاوہ اس میں مقل اور ورم کو نرم کرنے کی ادویات شامل ہوتی ہیں، کمزور جگر کو اسی طرح کے اجزاء کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ یعنی ایسے اجزاء جن سے جگر کا جوہر طاقتور ہو اور اسے غذائیت مل سکے۔ مثلاً منقی اور ایسے اجزاء جن سے سدے کھل سکیں مثلاً افادیہ، اور ایسے اجزاء جن

سے ورم کے اندر نرمی آئے مثلاً مقل۔“

مذکورہ ادویات کے اندر افیون شامل کر دی جائے تو گرم جگر کے لئے موزوں ہوتی ہے۔ اسی طرح فلو نیا بھی جگر گرم کے لئے شفا کا حکم رکھتی ہے۔ جگر کے سلسلہ میں جہاں کلام کیا گیا ہے مقالہ میں اس جگہ کا مطالعہ کریں۔ لطیف گرم برودت کے ہمراہ سدوں کے لئے جگر کی ادویات حسب ذیل ہیں نسخہ بطور مثال درج کیا جا رہا ہے۔

نسخہ:

زعفران ۹ گرام، مر ۴ جز، اُسارون ۴ جز، زراوند ۴ جز، دو قو ۴ جز، تخم کرفس ۴ جز، سنبل ہندی و شامی ۷۔ ۷ جز، سلیمہ نصف جز، کلی اذخر نصف جز، میٹھ ۸ جز، ستولو قدریون ۳ جز، بھنگرہ ۳ جز، روغن بلساں ۶ جز، خلط معجون بہ آندرو خون ۵ جز، شہد بقدر ضرورت لیکر معجون بنالیں۔ (المیاسر)

دستوں کے ہمراہ فساد مزاج اور ضعف معدہ کے لئے نسخہ:

لک ۲ جز، سک ۲ جز، سنبل ہندی ۲ جز، زراوند نصف جز، اذخر ۱ جز، مصطلکی ۱ جز، انیسون ۱ جز، تخم کرفس ۱ جز، حلیمہ کابلی مع گٹھلی قدرے سوختہ ۳ جز، اس قدر کہ پیس لی جاسکے۔ خبث الحدید مغسول بہ سرکہ مقلو، شہد کے ہمراہ گوندہ لیں۔ مقدار خوراک ساڑھے ۴ گرام۔

حرارت کی موجودگی میں مذکورہ نسخہ کے اندر کچھ مبرد ادویات شامل کر لینا موزوں ہے۔ مثلاً امبر بارلیس، گل سرخ، صندل سفید، سنبل، عصارۃ الفستقین سے قرص بنا کر سیکھنچین کے ہمراہ بطور مشروب استعمال کریں، جگر کی ادویات میں کاسنی اور جنگلی کاسنی شامل ہیں۔ (طیب نامعلوم)

کاسنی جنگلی و بستانی، سوء مزاج جگر حار کی عمدہ دوائیں ہیں، اپنی قبضیت سے یہ تقویت، تلخی سے جلا اور رگوں کے دھانوں کو کھول دیتی ہیں اور مزاج بارد کو نقصان نہیں پہنچاتی ہیں جیسا کہ دیگر مزاج بارد در طب وانی چیزوں کو ان سے نقصان ہوتا ہے۔ یہ دونوں سبزیاں جگر کے لئے گو خلط کے بغیر اسے سوء مزاج لاحق ہو مفید ہوتی ہیں اور اگر یہ ماء العسل کے ہمراہ لی جائیں تو پیشاب کے ہمراہ رطوبتوں کو نیچے اتار دیتی ہیں، خشک کر کے ماء العسل کے ہمراہ اور جوش دیکر استعمال کرنے سے مفید ثابت ہوتی ہیں۔ جگر کے اندر بیماری محض سدوں کی ہو تو شراب ابیض لطیف کے ہمراہ پینے سے بیحد نفع ہوتا ہے۔ جگر کے سدوں کو اچھی طرح سرخس کھول دیتی ہے اور اسے گرم نہیں کرتی ہے۔

(جالینوس)

قرص بارد کے لئے اسے اور اسی جیسی دوسری دواؤں کو شامل کریں۔ (مؤلف)

درد جگر میں ہم نے بھیڑیے کے جگر کا اچھا تجربہ کیا ہے۔ اس کا اثر غالباً خاصیت کے تحت ہوتا ہے۔ جگر کے تمام سوء مزاج میں یہ مفید ہے۔ فلنجارش نام کی صدف نیم گرم شراب سیاہ کے ہمراہ پینا خاص کر مفید ہے۔ اور ام جگر پر جو ضماور کھے جاتے ہیں ان کے اندر قبضیت ہونی چاہئے۔ محلل ادویات تنہا نہ لی جائیں بلکہ ان کے ساتھ ملین بھی شامل کر لی جائیں اس طرح تیزی سے تحلیل واقع نہ ہوگی۔ بخار موجود ہو تو جگر کی بیماری میں روزانہ ڈھائی گرام ریونڈپانی کے ہمراہ لیں ورنہ شراب کے ہمراہ لیں۔ یہ صلابت جگر، تناؤ اور ورم کے لئے عمدہ مؤثر ثابت ہوتی ہے۔ رب السوس لیں اس سے پیشاب کھل کر آتا ہے اور دست جاری ہوتا ہے۔ یہ صلابت جگر میں مفید ہے۔ یا شیخ رطب نچوڑ کر لیں، اسے اس حد تک جوش دے لیں کہ تھوڑا گاڑھا ہو جائے۔ صلابت کبد میں مفید ہے۔

جگر کے ورم صلب میں:

اشق ۱۰۰ گرام، مقل ارزق ۲۵ گرام، زعفران ۵۲ گرام، مر ۵۲ گرام، قیروطی موم سے تیار کردہ، روغن حنا ۲۰۱ گرام سب کو یکجا کر کے ضماور بنالیں اور استعمال کریں۔ ضعف کے لئے ضماور قابض پودوں کی شاخوں، خوشبو جات وغیرہ سے تیار کریں۔ مثلاً ضماور صندلین وغیرہ۔

خون کا علاج:

غلیظ غذاؤں لینے یا حمام بعد از طعام کے بعد مریض کا معائنہ کریں اگر کوئی بات نہ ہو تو یہ دیکھیں کہ مریض جگر کے گوشہ میں ثقل اور تناؤ محسوس کر رہا ہے یا نہیں۔ اگر محسوس کر رہا ہو تو فوراً قبل از طعام کبر ہمراہ شہد و سرکہ وغیرہ دیں اور مسلسل دیتے رہیں حتیٰ کہ اس طرح کا کوئی احساس بالکل باقی نہ رہے۔ خیساندہ افسستین ایسے مریضوں کے لئے مفید ہے۔ صبر، انیسون، بادام تلخ کا خیساندہ بھی ہمراہ سکنجبین صبح نہار منہ لینا مفید ہے۔ اس کے بعد دیر تک کھانا نہ کھائیں۔

ادویات بالا غذا کے منجھ پا جانے کے بعد استعمال کریں۔ (حفظ الصحة)

اچھی طرح غذا ہضم ہو جائے اور شکم خالی ہو جائے تو دواؤں کو استعمال کرنے سے نالیوں کے اندر اگر کچھ رہ گیا ہو تو صاف ہو جائے گا۔ دواء فودنج ایسے مریضوں کے لئے مفید ہے مگر مسلسل استعمال سے پرہیز کریں۔ کیونکہ گرم مزاج حضرات کے لئے خراب ہوتی ہے ان لوگوں کو استعمال کرائیں تو ہمراہ سکنجبین استعمال کرائیں۔ (جالینوس)

جگر کے اندر ورم جب پختہ ہو جاتا ہے تو مقعر کبد میں ہونے کی صورت میں ہم جگر کا اس

سے تنقیہ اسہال کے ذریعہ اور تجویف میں ہونے کی صورت میں ادرار بول کے ذریعہ کرتے ہیں۔
(کتاب الاخلاط۔ پہلا مقالہ)

آب دلیہ جو چونکہ جگر کے مقعر حصہ سے محدب حصہ کی جانب سرایت کرتا ہے اس لئے مفید ہوتا ہے کیونکہ غذا ہونے کے علاوہ یہ جالی اور مفتوح سد ہوا کرتا ہے اور جگر کے اندر چپکتا نہیں ہے۔ جیسا کہ لیسدار اشیاء کا اثر ہوتا ہے، خندروس وغیرہ دراصل ان مریضوں کے حق میں مضر ہوتے ہیں جن کے جگر تنگ اور بالطبع مریض ہوتے ہیں۔ (الامراض الحادة۔ پہلا مقالہ)

جگر شیریں چیزوں سے لذت حاصل کرتا ہے اور ان کے ذریعہ وہ فرہ، بڑا اور طاقتور ہوتا ہے۔ اسی طرح جو جاندار انجیر کھاتے ہیں ان کا جگر بڑا ہوتا ہے۔ کیونکہ جگر کے اندر غذائیت، فرہی وغیرہ شیریں غذاؤں سے ہوتی ہے، الا یہ کہ جگر ورم حار اور بخاروں کا شکار ہو۔ اس حالت کے اندر جو غذائی جاتی ہے وہ جگر کے تغذیہ میں صرف نہیں ہوتی بلکہ صفراء پیدا کرتی ہے کیونکہ اس وقت حرارت معتدل اور عزیزی نہیں بلکہ سخت غریب قسم ہوتی ہے۔ چنانچہ شیرینیت کو وہ تلخی اور صفراویت میں تبدیل کر دیتی ہے۔ (جالینوس)

کئی جگہوں پر جالینوس نے یہ گواہی دی ہے کہ منقہ کا شیریں جرم اور میٹھی شراب جیسی شیرینیاں جرم کبد کے لئے موافق اور مقوی ہوتی ہیں یہی وجہ ہے کہ جالینوس ملطف ادویات کے ہمراہ انہیں بھی شامل کرتا تھا تاکہ جو ہر کبد میں طاقت آئے۔ البتہ اس شرکت کے باعث بالعموم نقصان ہوتا ہے۔ کیونکہ موافقت کی وجہ سے جگر شیرینی کو سختی کے ساتھ کھینچتا ہے۔ لہذا جگر کی نالیاں مسدود ہوں گی تو ان میں سدے پڑ جائیں گے۔ بالخصوص جبکہ یہ شیرینیاں گاڑھی ہوں۔ مثلاً سکر، نشاستہ، آرد میدہ وغیرہ سے بنی ہوئی مٹھائیاں۔ پھر جگر کے اندر حدت اور حرارت ہوگی تو یہ شیرینیاں صفراء میں تبدیل ہو جائیں گی اس طرح ایک اور صفراء پیدا ہو جائے گا۔ (مؤلف)

جگر میں ورم ہونے کے بعد ہچکی آتی ہے (کتاب الفصول۔ پانچواں مقالہ) بشرطیکہ ورم بڑا ہو، یہ کیفیت اعصاب کی شرکت سے پیدا ہوتی ہے۔ (جالینوس)

جگر کے لحمی مقامات میں ورم ہوتا ہے تو انھنے والا درد ثقیل ہوتا ہے یعنی مریض کو ایسا ثقل محسوس ہوتا ہے جو پہلو میں معلق معلوم ہوتا ہے۔ ورم جگر کی غشاء محیط یارگوں کے اندر ہوتا ہے تو پیدا ہونے والا درد گرم اور ناخس (چھپنے والا) ہوتا ہے۔ یہ ورم صفراوی قسم کا ہوتا ہے تو حدت اور سوزش اور زیادہ ہوتی ہے مگر بلفی قسم میں درد اور سوزش کم ہوتی ہے۔ (کتاب الفصول۔ چھٹا مقالہ)

جگر کی بڑی بیماریوں میں پتھری، قلب کے اندر معدہ اور جگر کے شریک ہونے کی وجہ سے لاحق ہوتی ہے۔ سنگی تنفس اس باب میں جگر کی حجاب حازر سے شرکت کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔

(کتاب الفصول۔ چھما مقالہ)

ورم جگر کی وجہ سے پتھری کا پیدا ہونا خراب ہے۔ کیونکہ پتھری تب ہی پیدا ہوتی ہے جب ورم۔ بجمد بڑا اور شدید الحرارة ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ بیماری میں جگر بڑھ کر فم معدہ اور مافوق فم معدہ سے شرکت کرنے لگتا ہے۔ یہ کیفیت اس وقت ہوتی ہے جب جگر کے اندر بجمد گرم ورم کی وجہ سے قوی الحرارة صفراء پیدا ہو جاتا ہے۔ جو جگر سے اتر کر معاء رقیق پر گرنے لگتا ہے اور یہاں سے معدہ کی جانب چڑھتا ہے۔ چنانچہ معدہ کے اندر سوزش پیدا ہو جاتی ہے جس سے فم معدہ سے پتھری اٹھنے لگتی ہے۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ جگر کا بڑا ورم معدہ پر دباؤ ڈالتا ہے چنانچہ جگہ نہ ملنے پر پتھری عارض ہو جاتی ہے۔ کبھی مذکورہ بالا شرکت جگر سے معدہ کی عصبی شرکت کی وجہ سے ہوتی ہے۔ یہ عصب بجمد رقیق ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ معدہ جگر کی بیماری میں شرکت اسی وقت کرتا ہے جب ورم بجمد بڑا اور نہایت سخت ہوتا ہے۔

مخرب کبد کے اندر پیدا شدہ ورم، مقعر کبد کے مقابلہ میں زیادہ نمایاں طور پر محسوس ہوتا ہے۔ مخرب کبد کے اندر پیدا شدہ ورم سے مریض مقعر کبد کے مقابلہ میں زیادہ تیزی سے دبلا اور لاغر ہوتا ہے۔ (کتاب الفصول۔ ساتواں مقالہ)

کیونکہ مخرب کبد میں ورم ہو جانے سے خون کا بہاؤ اعضاء کے اندر نہیں ہو پاتا۔ مگر مقعر کبد میں ورم ہوتا ہے تو خون پانی جیسا ہوتا ہے۔ لہذا ایک ہی حالت کے اندر کوئی مقدار موجود ہو تو تشخیص کر لیں کیونکہ مقعر کبد میں مائی کیلوس اور مخرب کبد میں غلیظ خون ہوتا ہے۔ (مؤلف)

امراض کے مزمن ہونے اور لیسیدار غلیظ غذاؤں کے استعمال سے جگر کے اندر سدے پیدا ہو جاتے ہیں، کیونکہ جگر قدرتی طور پر تنگ تالیوں کا ہوتا ہے۔ مذکورہ غذاؤں کے زیادہ استعمال سے یہ رگوں کے دہانوں میں پڑی رہ جاتی ہیں اور حسب معمول سرایت نہیں کرتیں۔ اس سے جگر کے اندر مقعر حصہ میں امتلائی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ ایسی حالت میں اس بات کا اندیشہ ہوتا ہے کہ یا تو یہاں تعفن پیدا ہو جائے یا ورم۔ یہی وجہ ہے کہ اطباء اس موقع پر ملطف ادویات استعمال کرتے ہیں۔ ان ادویات کا اثر یہ ہوتا ہے کہ جگر کی تالیوں کو کھول دیتی ہیں مگر ان ادویات کے زیادہ استعمال سے خون مائی، مراری، یا طول مدت کی وجہ سے سوداوی ہو جاتا ہے (ازمان الامراض) (جالینوس)

مریض جگر کے اندر تھوڑا تھوڑا اور ثقل محسوس کرتا ہے۔ جو شخص اس کیفیت سے عمر بھر

محفوظ رہتا ہے وہ بڑا ہی نیک بخت ہوتا ہے۔ مگر یہ ایک ایسی کیفیت ہے جس سے تمام لوگ ہمیشہ دوچار رہتے ہیں۔ (کتاب الامتلاء)

ورم جگر کے ہمراہ ہچکی کا ہونا خراب ہے۔ یہ کیفیت جب کسی مریض کو لاحق ہوتی ہے تو گدی، سر کے پچھلے حصہ اور پیر کے انگوٹھے میں شدید حرارت کے ساتھ درد جگر اٹھتا ہے اور گدی کے نیچے باقلى جیسی چیز ابھر آتی ہے۔ ایسی حالت میں مریض پانچویں دن طلوع آفتاب سے پہلے فوت ہو جاتا ہے۔ باقی غیب کا علم تو اللہ ہی کو ہے۔ مذکورہ درد کی حالت میں پیشاب قطرہ قطرہ دشواریوں کے ساتھ آتا ہے۔ (الموت السريع) (جالینوس)

غذا مقعر کبد سے اٹھ کر محدب کبد میں نہایت تنگ نالیوں کے ذریعہ پہنچتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نہایت آسانی سے مسدود ہو جاتی ہے۔ غذا سے پیدا شدہ لسی حد درجہ لطیف نہیں ہوتی تو جگر کے اندر ورم حار کی صورت میں نہایت شدید ہو جاتی ہے۔ ایسی حالت میں غذائیں گرم اور التهابی ہو جائیں گی۔ جگر کے اندر برودت ہوگی تو یہ اور زیادہ خراب حالت ہوگی۔ کیونکہ پیدا شدہ خلط کی سرایت ست ہوگی اس میں لسی نام کو بھی نہ ہوگی۔ لیسدار غذا سدے پیدا کرنے کے لئے تیار رہتی ہے۔ ایسی صورت میں ماء الشعیر کا استعمال بہتر ہوتا ہے۔ اسی طرح ماء الشعیر جیسی وہ چیزیں بھی ہوتی ہیں جن کے اندر تھوڑا جلا ہوتا ہے۔ مگر کوئی خاص حرارت یا برودت ان میں نہیں ہوتی۔

(تشریح الموتی)

جگر کا ورم صلب ایک طویل مہلک بیماری ہوتا ہے۔ (ابیدیمیا)
زبان کی سیاہی، خشکی، بخاروں کی حدت، فضلہ کی خشکی یہ سب التهاب کبد کی علامات ہیں۔ بالخصوص جبکہ اس کے ساتھ داہنے حصہ کے اندر درد موجود ہو۔ (جالینوس)

محدب کبد کے اندر ورم کا ہونا مقعر کبد کے مقابلہ میں کہیں زیادہ خراب اور خطرناک ہوتا ہے۔ جگر کا ورم تلی کی جانب منتقل ہو جائے تو عمدہ اور تلی کا ورم جگر کی جانب منتقل ہو جائے تو خراب اور مہلک ہوتا ہے۔ (جالینوس)

فسق (چلغوزہ) مقوی جگر ہے۔ یہ جگر سے چپک جانے والی ان چیزوں کو صاف کر دیتا ہے جو غذائی نالیوں کے اندر فضلہ کی صورت اختیار کر لیتی ہیں۔ کیونکہ اس میں تھوڑی قبضیت اور عطری مادہ ہوتا ہے اور جن چیزوں کے اندر یہ کیفیات ہوتی ہیں وہ جگر کے لئے مفید ہوتی ہے۔

(کتاب الغذاء۔ جالینوس)

ہونٹ اور زبان کا سفید ہو جانا، اور چہرے کا جھج، مزاج جگر کے فساد کی علامت ہے۔ جو

ضربہ، جگر سے چپک کر معضن ہو جانے والے غلیظ خون، یا خود جگر کے چھوٹے ہونے کی وجہ سے پیدا ہو جاتا ہے۔ چھوٹے جگر کے اندر غذا طاقت سے زیادہ آ جاتی ہے تو یہ بھی تالیوں کے اندر چپک جاتی ہے اور امتداد زمانہ سے متعفن ہو جاتی ہے۔

سدہ اور ورم کے درمیان فرق یہ ہے کہ سدہ کی موجودگی میں ورم کی طرح درد نہیں ہوتا، سدہ کے ساتھ فضلہ ورم کے مقابلہ میں زیادہ ہوتا ہے۔ ورم حار جگر کی علامات یہ ہیں کہ زبان کے اندر سرخی اور سیاہی، قلت اشتہا اور پیاس کی شدت کے مطابق ہوگی۔ حرہ، بخار، اور ورم کبد میں جبکہ مراق دبیز اور موٹانہ ہو اور آدمی پر گوشت، نیز شرب امعاء غلیظ بھی ہو یہ کھلے طور پر محسوس ہوتی ہے۔ طویل و دراز حمیات عرصہ تک باقی رہ جائیں تو جگر میں ورم اور اس کے مزاج کو فاسد کر دیتے ہیں۔ اسی طرح معدہ بھی متاثر ہو جاتا ہے۔ (یہودی)

صفراوی حمیات عرصہ تک باقی رہتے ہیں تو اس سے جگر کا مزاج فاسد ہوتا ہے۔ مگر بلغمی حمیات سے معدہ کا مزاج بگڑتا ہے۔ (مؤلف)

دبیلہ کبد میں فصد کھولیں اور ممکن حد تک جگر کو ٹھنڈا کریں۔

دبیلہ پک رہا ہو تو مریض کو جگر کے بل سونے اور نیکرم پانی سے غسل کرنے کا حکم دیں۔ مٹج خبیصہ استعمال کریں۔ صبر، عرق کاسنی، سکر، غافٹ اور افسنتیں دیکر اسہال لائیں۔ بشرطیکہ اسہال ضروری ہو۔ دبیلہ کی تلہیں اور نفج کے لئے مریض کو کرفس، بادیان، پر سیاوشان، روغن دام، روغن حسک کا جو شانہ دیں۔ کبھی حلبہ، حسک، روغن ارند بھی دیتے ہیں۔ مریض غسل کرے، اسی کے بل سوئے حتیٰ کہ نفج واقع ہو جائے۔ بہہ جانے پر رطوبت اگر سفید نکل رہی ہو تو مریض محفوظ اور سیاہ نکل رہی ہو تو ہلاک ہو جائے گا۔

سوء مزاج حار کبد کا علاج:

ماء الشعیر، آب کد و ہمراہ سکر، قرص کافور، اسپغول، کام نہ چلے تو کچھ روز ماء الحین استعمال کریں۔ غذا میں مسور اور کدو دیں اور ضماور رکھیں۔ مریض جوان اور التهاب شدید ہو تو ہمیشہ نہار منہ برف پلائیں، سرد ہونے کی صورت میں دبید کر کم، دبید لک، ماء الاصول دیں اور اصطمان حیقون کا ضماور رکھیں۔ سدہ کبد کے لئے شب میں مریض قرص افسنتین کھا کر سو جایا کرے۔ یہ مفید ہوتی ہے۔ اس سے ہاتھوں اور پیروں کا ڈھیلا پن (ترهل) دور ہو جاتا ہے۔

استسقاء لحمی کا علاج:

طبیخ الاصول (جزوں کا جو شاندر) مفید ہے۔ دواء اللک اور دواء الکرم جیسی ادویات استعمال کریں۔ پوست بنج بادیان، بنج کرفس، افسنتین، سک، مصطلی، تخم کرفس، انیسون، ریوند، غافٹ ہر ایک ساڑھے چار گرام، مویز منقی ۱۴ گرام، ۱۲۰۰ گرام پانی میں جوش دیں حتیٰ کہ ۴۰۰ گرام باقی رہ جائے۔ پھر صاف کر کے ۱۳۶ گرام، دبید الکرم دبید اللک سوادو گرام کے ہمراہ پلائیں۔ یا مریض کو قرص افسنتین کھا کر سونے کا حکم دیں۔ اس کا اثر حیرت انگیز نظر آئے گا۔ استسقاء لحمی اور ڈھیلا پن دور ہو جائے گا۔

ضربہ سے پیدا شدہ ورم کبد کا علاج:

عود ساڑھے ۴ گرام، زعفران ساڑھے ۴ گرام، حب الغار ساڑھے ۴ گرام، مقل ساڑھے ۴ گرام، زریہ ساڑھے ۴ گرام، مصطلی ساڑھے ۴ گرام، موم، روغن رازقی ۳ جز، میسون ۳ جز، ضماد بنائیں۔ عجیب الاثر ہے۔ جگر میں حرارت ہو تو سب سے پہلے ضماد بھی استعمال کریں پھر فصد کھول دیں۔

جگر کے اور امراض محض جگر کے چھوٹے ہونے کی وجہ سے واقع ہو رہے ہوں تو جگر کے چھوٹے ہونے کا پتہ دائمی ضعف، ہضم سے کیا جاسکے گا۔ ساتھ میں ضعف جسم بھی ہو گا اور انگلیاں چھوٹی بھی ہوں گی۔ ایسے مریضوں کا علاج یہ ہے کہ غذا انہیں تھوڑی تھوڑی دی جائے تاکہ جگر میں چپک سکے اور نہ ہی سدے اور ورم پیدا کر سکے۔

تریاق اربعہ، کبد مزمن صلابت میں مفید ہے۔ اسی طرح شجر نایا بھی مفید ہے۔

صلابت کبد کے لئے نسخہ:

قط ۲ گرام ہمراہ طلاء، غافٹ، روغن بادام تلخ، دواء الکرم، دواء اللک ہمراہ ماء الاصول، حطیانا اور تریاق اربعہ سب مفید ہیں۔ مریض کو دائیں پہلو سونے کا حکم دیں۔ یہ علاج جگر کی ایسی صلابت کا ہے۔ جس میں بخار اور حدت نہیں ہوتی۔ باقی بخار کی موجودگی میں عرق کاسنی، عرق بادیان وغیرہ دیں۔ سدہ جگر میں زراوند، افسنتین، فوہ، لک جیسی دوائیں استعمال کرائیں۔ جگر میں سدہ پیدا کرنے والی چیزیں متواتر تھمے کا ہوتا، مٹی کا کھانا اور اشنان، سعد فحم وغیرہ نرم اور خمیری چیزوں کا استعمال ہے۔ سدوں کی وجہ سے ورم اور ورم کی وجہ سے استسقاء ہو جاتا ہے۔ جگر کے اندر ورم یا دبیلہ ہو اور اس کے بعد براز میں کوئی سیاہ، غلیظ اور بدبودار چیز خارج ہو تو یہ جگر کا گوشت ہوا کرتا ہے۔ جگر متعفن

ہو چکا ہوتا ہے۔ مریض مر جائے گا۔ کبھی سیاہ چیز تو خارج ہوتی ہے مگر بدبودار نہیں ہوتی۔ ایسی صورت میں مریض کمزور ہوتا ہے اور نہ ہی اس کی حالت خراب ہوتی ہے۔ (یہودی)

جگر میں سدوں کی علامت یہ ہے کہ کیلوس جذب نہیں ہوتا۔ چنانچہ ورم ظاہر ہوتا ہے۔ اور نہ ہی پانی کا فساد مزاج، مریض کو جگر کے اندر بہت زیادہ ثقل محسوس ہوتا اور نہ ہی تھوڑا درد۔ کبھی سدے کھل جاتے ہیں چنانچہ پیشاب کے ذریعہ سدے پیدا کرنے والی کوئی چیز خارج ہوتی ہے، اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ (اُھرن)

علامت یہ ہے کہ کیلوس جذب نہ ہو گا۔ کیلوس دست آئیں گے۔ (مؤلف)

جگر کو سخت نہ ہونے دیں۔ صلابت ہو گئی تو مریض محفوظ نہ رہے گا۔ یہ خراب صورت ہوتی ہے اور استسقاء کا باعث ہوتی ہے، ملین مرہم رکھیں، مفتوح سدود ادویات استعمال کریں۔ یہ بنیادی علاج ہے۔ (اُھرن)

عنب اشعلب خام اور جوش دیکر کھانا جگر کے حق میں بیحد مفید ہے۔ (طبری)

فساد مزاج جگر حار کی علامتیں:

شدت کی پیاس، اور قلت اشتہا۔

فساد مزاج جگر بارد کی علامتیں:

شدت اشتہا، ہونٹ اور زبان سفید، قلت خون، پیاس کم، پیشاب سفید۔ حرارت میں زبان اور پیشاب کارنگ سرخ، چہرے کارنگ بگڑا ہوا اور زرد، اس پر غالب سفیدی، فساد مزاج کس قدر شدید اور کمزور ہے اس کا اندازہ ہضم کی سستی، اور بطو، ہضم کی کمی سے ہو گا۔

محدب کبد میں ورم کی علامات:

دائیں پہلو میں ثقل، تیز سانس لینے پر جگر سے لیکر ہنسی کے درمیان تک زیادہ سانس محسوس ہوگی، تھوڑی کھانسی عارض ہوگی۔ ورم حار ہو گا تو پہلے زبان سرخ پھر سیاہ ہو جائے گی۔ اشتہا مفقود اور پیاس سخت ہوگی۔ بیماری کی ابتداء میں مرہ صفراء کی قے، اور آخر میں قے سیاہ ہو جائے گی۔ بخار گرم ہو گا۔

جگر کے زیریں حصہ میں ورم کی علامات یہ ہیں کہ قلت اشتہا ہوگی، پیاس سخت ہوگی، کھانسی عارض نہ ہوگی، سانس لیتے وقت درد ہو گا جیسا کہ محدب کبد میں ورم ہونے کی صورت میں

ہوتا ہے۔ ناگرم اور ام میں پیاس ہوگی نہ ہی زبان سیاہ اور بخار ہوگا۔ ثقل محسوس ہوگا اور فساد ہضم وغیرہ پایا جائے گا۔ ٹولنے پر ورم سلب گول محسوس ہوگا بشرطیکہ شکم دبلا ہو، الایہ کہ ورم تھوڑا ہو تو گول محسوس نہ ہوگا۔

بالائے جگر عضلات کا ورم گول ہوتا ہے یہ جگر کے افعال کے لئے زیادہ مضر نہیں ہوتا۔

سدہ جگر کی علامات:

ورم جگر کے مقابلہ میں ثقل زیادہ سخت اور مقدار میں زیادہ مگر درد کے مقابلہ میں کم محسوس ہوگا، پیشاب کے اندر صفراء خارج ہوگا نہ ہی اخلاط ردیہ۔ جیسا کہ ورم حار کبد میں خارج ہوا کرتے ہیں۔ کبھی اس سے وہ فضلات خارج ہوتے ہیں جو سدہ بناتے ہیں بشرطیکہ طبیعت انہیں خارج کرنے پر قادر ہو۔ سدہ محدب جگر میں ہو تو پیشاب کی راہ اور مقعر جگر میں ہو تو براز کی راہ خارج ہوگا۔

تلی کی وجہ سے جگر کے اندر ثقل ہوتا ہے تو بیماری مقعر کبد میں ہوتی ہے۔ پھر تلی بڑھتی ہے تو بیماری محدب کبد تک پہنچتی ہے۔ گردوں، معدہ یا حجاب کے اندر بیماری ہوتی ہے تو سب سے پہلے درد محدب کبد کے اشتراک سے اٹھتا ہے۔ (آخرن)

یہی وجہ ہے کہ تلی کی بیماری میں استسقاء بہت کم ہوتا ہے۔ کیونکہ جانب محدب محفوظ ہوتا ہے اور جانب محدب میں پیشاب الگ ہوتا ہے۔ (مؤلف)

جگر کے اندر پیدا شدہ ورم حار کا سبب خون اور صفراء یا ضربہ و سقظہ، یا صفر خلقت ہوتا ہے۔ دبیلا اور جگر کے سدوں کی تحلیل سے نیز ضعف کبد کی وجہ سے خارج ہونے والی چیز کے درمیان فرق یہ ہے کہ دبیلا میں پہلے پیپ خارج ہوگی۔ اس کے بعد خارج ہونے والی چیز دبیز ہو جائے گی اور پانی کم ہو جائے گا۔ سدہ کبد تحلیل ہوگا اور طبیعت اسے دفع کرے گی تو خارج ہونے والی شے دردی کے مانند سیاہ خون ہوگا اور جگر کے اندر ورمی علامات میں سے کوئی علامت نہ ملے گی۔ اس کی وجہ سے ثقل کم ہوگا اور مریض طاقت محسوس کرے گا۔ زیادہ خارج ہونے پر طاقت اور زیادہ محسوس کرے گا۔ زیادہ تر یہ حالت ترک ریاضت سے پیدا ہوتی ہے بشرطیکہ مریض ریاضت کا عادی رہا ہو۔ چنانچہ فضلات زیادہ بن جاتے ہیں، امتلائی کیفیت رونما ہو جاتی ہے اور نتیجہ میں سدے پیدا ہو جاتے ہیں، خواتین میں حیض بند ہو جاتا ہے تو یہ صورت لاحق ہوتی ہے۔ اسی طرح کسی کا ہاتھ پیر کٹ جائے، یا عادی خون کا استفراغ رک جائے تو یہ حالت ہو جاتی ہے۔ جسم کے اندر کثرت خون اور امتلائی کیفیت سے کبھی سدے پیدا ہو جاتے ہیں، ضعف کبد جس میں قوت حابہ کمزور ہو جاتی ہے کی وجہ سے

خارج ہونے والی شے گوشت کے پانی سے مشابہ ہوتی ہے۔ شکم سے خارج ہونے والی چیز جو جگر کی گرم طاقت کے کمزور ہو جانے سے خارج ہوتی ہے ماء الشعیر کے مانند ہوتی ہے۔ (أھرن)

کبد حار کے لئے ضما د کا عمدہ نسخہ :

بہی دانہ پانی اور سرکہ میں اسقدر جوش دیں کہ پختہ ہو جائے پھر بہی دانہ الگ کر کے اس میں اسی مقدار میں گل سرخ، صندل اور شامی روئی شامل کر کے پختہ پانی اور سرکہ میں گوندھیں اور اس پر روغن گل ڈال کر رکھ دیں۔ عمدہ اور مؤثر ضما د بن جائے گا۔

صفر کبد میں مریض کو ایسی غذائیں اور مشروبات دیں جو لطیف ہوں۔ انہیں تھوڑا تھوڑا استعمال کرائیں۔ شقاق کبد میں وہی علاج ہے جو معدہ کا ہوتا ہے، یعنی پہلے فصد کھولیں، پھر قابض اور پیپ بذریعہ قے خارج کرنے والی ادویات اور غذاؤں میں گوشت پیدا کرنے والی چیزیں استعمال کریں۔ ورموں کے اندر گوشت پیدا کرنے والی چیزیں دیں۔ سدہ اور ورم جگر کی ابتدا میں فصد کھولنا بنیادی علاج ہے۔ کیونکہ اس سے امتلاء دور ہو جاتا ہے اور خون کم ہوتا ہے۔ اس کے بعد مسہل یا مدر بول ادویات دیں۔ بشرطیکہ سدہ یا ورم محض کبد کے اندر ہو۔

صلا بت کبد میں مریض کو داہنے پہلو چند روز متواتر سونے کا حکم دیں۔ (أھرن)

اس تدبیر سے دہیلے پختہ ہو جاتے ہیں اور شدید حرارت ابھرتی ہے۔ شکم پر ہونے کی حالت میں جگر کے بل سونا مناسب نہیں ہے۔ (مؤلف)

ورم اور سدہ کے مریضوں کو گوشت اور شراب جیسی غلیظ غذاؤں کے پرہیز کرائیں۔ انہیں ملطف اور سریع الہضم غذائیں دیں۔ غلیظ ورم کے مریض کو جبکہ حرارت نہ ہو شراب اور ملطف ادویات دیں۔ ضعف کبد جس میں استقاء اور گوشت کے پانی جیسا دست آنے کا اندیشہ ہو تو سنبل، سلجہ جیسی لطیف اور خوشبودار دوائیں دیں۔ انہیں جوش دیکر صاف کر لیں اور پانی کے اندر دواء الکر کم سیر کر لیں، جگر کے اوپر مقوی یعنی قابض اور خوشبودار چیزیں رکھیں۔ مقوی جگر چیزیں مثلاً تیتز اور بشیر کا گوشت دیں جس سے چربیوں دور کر دی گئی ہوں۔ گوشت کے اوپر لونگ، دارچینی، زعفران، مصطکی، چھڑک لیں۔ تیتز کے چوزے، انار اور بہی دانہ دیں۔ مشروبات میں شربت بہی پلائیں۔ خوشبودار طلاء استعمال کریں۔ بطنی الہضم غذاؤں سے پرہیز کرائیں۔

جگر کی مز من صلا بت جس سے استقاء کا اندیشہ ہو، کے لئے مرہم کا نسخہ :

بابونہ، ناخونہ، میتھی، حجم کتان، خطمی، موم اور روغن افستہین۔

جگر کے ضداد کا نسخہ جو غلظت کو تحلیل کرتا ہے اور زیادہ گرمی نہیں پہنچاتا ہے۔

نسخہ:

بابونہ، ناخونہ، گل سرخ، سنبل، افسنتین، پودینہ، شاخ آس، شاخ سرو، جوش دیکر ہمراہ لبود و روغن نیمگرم تکمید کریں۔ حتیٰ کہ سرد ہو جائے۔ اس طرح ۲۱ بار قبل از طعام تکمید کریں۔ جگر کی غلظت تحلیل ہو جائے گی۔ جگر میں جب تک حرارت ہو اور جسم ناصاف ہو، صند لیں، گل سرخ، آب بھی، روغن گل، موم، تھوڑی کافور کے ہمراہ قصد وغیرہ کے ذریعہ ضداد کریں۔ موم اور روغن کو تحلیل کر لیں۔ آب بھی یا آب سیب یا انہیں جیسی چیزیں پلائیں۔ صند لیں اور کافور کو ملا کر ضداد کریں۔ حرارت زیادہ ہو تو عرق عنب الثعلب اور عرق رجلہ وغیرہ کا اس میں اضافہ کریں۔

حرارت میں سکون ہو اور تحلیل پیش نظر ہو تو بابونہ، ناخونہ، موم، روغن حنا، یاروغن شہت استعمال کریں، اس میں سعد، سنبل، شاخ سرو یا کچھ قابض چیزیں شامل کر لیں۔ ورم بیحد غلیظ، مزمن اور بارد ہو تو اس میں طاقتور ادویات مثلاً آرد حلبہ، میٹگنی بز، قردمانا، فودنج، کرنب وغیرہ شامل کریں، جو تیزی سے تحلیل کرتی ہیں۔ آشنہ اور سداب وغیرہ بھی شامل کریں۔ (اُھرن)

باب الکبد میں مزاجوں کا فساد، سدے، ورم اور زخم عارض ہوتے ہیں۔ کیلو سی دست کا آنا اس بات کی دلیل ہے کہ غذا جگر کی جانب سرایت نہیں کر رہی ہے۔ دستوں میں کیلو س نہ آرہا ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ سدہ موجود ہے۔ سدہ کی علامت یہ ہے کہ ثقل ہوگا۔ سدہ نہ ہو تو یہ قوت جاذبہ کے ضعف کا نتیجہ ہوتا ہے۔ (بولس)

اسے سوء مزاج بارد در طب کہتے ہیں۔ (مؤلف)
گوشت کے پانی کی طرح دست آرہے ہوں تو یہ قوت مغیرہ کے ضعف کی وجہ سے ہوتا ہے جو خون بنانے کی ذمہ دار ہوتی ہے۔ (بولس)
اسے جملہ ضعف مزاج کہہ کہئے۔

اسی ضعف کا سبب مزاج حار کی خرابی ہو تو آنے والا دست کچھ دنوں کے بعد غلیظ و خراب رنگ کا ہو جائے گا اور مرۃ خالص کی قے ہوگی۔ (مؤلف)

جگر کا جسم دبلا ہو کر کم ہو جائے تو اسی کے ساتھ پورا جسم دبلا ہو جائے گا۔ بخار آئے گا، صفراء کی قے ہوگی اور اشتہا جاتی رہے گی۔ گوشت کے پانی کی طرح آنے والا دست سوء مزاج بارد کی وجہ سے ہو تو دست زیادہ نہیں آئے گا، نہ ہی مسلسل ہوگا۔ کیونکہ بیماری لمبی ہوگی اور شکم چلتا رہے گا۔ کچھ

دنوں تک دست زیادہ ہوں گے۔ براز کی بو کم خراب ہوگی۔ دست خون کی تلچھٹ کے مانند سوداء کے لگ بھگ ہوگا۔ بہ کثرت مختلف رنگوں کا دست مزاج بارد کی خرابی کی دلیل ہے۔ بخار کمزور ہوگا اور چہرے سے لاغری نمایاں نہ ہوگی۔ جبکہ حرارت میں نمایاں ہوتی ہے۔ دوسرے مریضوں کے مقابلہ میں کھانے کی اشتہا زیادہ ہوگی۔ یہ دونوں مزاج یوست کے ساتھ یکجا ہو جاتے ہیں تو دست کم آتا ہے۔ پیاس زیادہ ہوتی ہے، برعکس ازیں برعکس حالت ہوتی ہے۔ جگر کے اندر ورم حار یعنی فلفمونی ورم ہو تو دائیں پہلو میں پسلیوں کے سروں کے نیچے درد اٹھتا ہے جو ہنسی تک پہنچتا ہے اور پیچھے کی پسلیوں کے نیچے تک اترتا ہے۔ گرم بخار اور خشک کھانسی آتی ہے۔ اشتہا جاتی رہتی ہے۔ ضیق تنفس ہوتا ہے، زبان شروع میں سرخ، پھر سیاہ ہو جاتی ہے، صفراء کی قے ہوتی ہے۔ اسی کے ساتھ شکم خشک ہو جاتا ہے۔ اس طرح یہ شوصہ سے مشابہ علامات پیش کرتا ہے۔ ورم اگر حمزہ ہو تو التهاب شدید تر ہوتا ہے۔ اسی کے ساتھ کرب، سوزش، اور جسم لاغر ہو جاتا ہے۔ ورم حار اگر معدہ کے اندر ہو تو غشی، مثلی، فقدان اشتہا اور التهاب شدید تر ہوتا ہے۔ غشی اور برد اطراف زیادہ ہوتا ہے اور استقاء ہو جاتا ہے۔ ورم حار محدب جگر میں ہو تو مذکورہ علامات کے ساتھ ورم آنکھوں سے دیکھا اور ہاتھوں سے محسوس کیا جاسکتا ہے بشرطیکہ بڑا ہو۔ ورم چھوٹا ہونے کی صورت میں مریض کو بڑا سانس لینے کا حکم دیں اور پھر پوچھیں کہ دائیں پسلی کے نیچے درد محسوس ہو رہا ہے یا نہیں۔ ورم حار کبد سے اس کیفیت کو خصوصیت حاصل ہے۔ ورم لمبا ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ عضلہ بالائے جگر میں ہے۔ گول ہو تو خود جگر کے اندر ہوگا۔ ورم حار کی موجودگی میں مذکورہ بالا اعراض نہ ہوں یعنی قے، بخار اور غشی نہ پائی جائے تو واضح رہے کہ ورم عضلات بالائے جگر میں ہوگا۔ ثقل اور داہنے پہلو میں ورم اور بخار کے بغیر درد کے ساتھ تناؤ موجود ہو تو یہ ماساریقا کے سدوں کی علامت ہے۔ ورم جگر سمٹنے لگتا ہے تو درد اور تناؤ میں شدت پیدا ہو جاتی ہے اور مختلف انداز کی کپکپیاں طاری ہوتی ہیں، مریض شدت درد کی وجہ سے دائیں جانب لیٹ نہیں سکتا۔ ورم پھٹ جانے پر بول و براز کے اندر کثرت سے صفراء خارج ہوتا ہے۔ مگر ورم حار جگر صلب کی جانب منتقل ہو جاتا ہے تو درد کم اور بخار غائب ہو جاتا ہے۔ ورم اور سختی نمایاں ہو جاتی ہے، پردہ شکم پتلا ہو جاتا ہے۔ عرصہ گزر جانے پر لامحالہ استقاء عارض ہو جاتا ہے۔

کبد حار کی خرابی میں مقوی کبد اور ساتھ ہی کاسنی، جنگلی کاسنی جیسی مبرد کبد دوائیں بھی استعمال کریں۔ کبھی اس کے ساتھ دھنیا سبز و خشک شامل کر لیں۔ اس کا پانی پیئیں، یا اسے کھائیں یا اسے خشک کر کے پانی پر چھڑک کر پیئیں۔ پیانی میں ابال کر پیئیں۔ کاسنی سوء مزاج جگر حار و بارد کی خرابی میں

مفید ہے۔ عصارہ حماض اترج ۵۱ گرام، ماء العسل کے ہمراہ لیں۔ مزاج کی خرابی کے ساتھ صفراء بھی ہو تو سکنجبین اور مفتح مسدود دوائیں لیں اور نہار منہ افیون، بھنک اور فلو نیا سے تیار شدہ معجون استعمال کریں۔ حرارت بڑھ رہی ہو تو عمدہ روغن گلاب اور روغن سیب لیں۔ غذا میں ماء الشعیر استعمال کریں۔ الغرض ایسی غذائیں استعمال کریں جو کچھ برودت پیدا کرتی ہوں اور سدے پیدا نہ کرتی ہوں۔ شراب بالکل ترک کر دیں۔ الا یہ کہ ضعف معدہ کی وجہ سے مجبور ہوں تو تھوڑی رقیق سفید شراب پی لیں۔ ورم حار جگر کا یہی علاج کریں۔ مزاج جگر کی خرابی از قسم برودت ہو اور برودت غالب ہو تو شراب کے ساتھ روٹی لیں۔ چوڑے اور کرب (بند گو بھی) استعمال کریں جسے دو یا تین بار جوش دی گئی ہو۔ شاہبلوط اور مویز منقی لیں، شراب استعمال کریں۔ نہار منہ غافٹ، اسارون اور اس مرض کے ذکر کردہ معجون استعمال کریں۔

سدوں کے علاج کے لئے نسخہ :

کبر، قسط، غافٹ، سکنجبین عنصلی، فستق، پوست فستق، بادام تلخ اور غاریقون جیسی ملطف ادویات استعمال کریں۔ برودت کو موجودگی میں گرم اور حرارت کی موجودگی میں سرد دوائیں لیں۔ بھیڑیے کا جگر اپنی خاصیت کی وجہ سے جگر کے تمام دردوں میں مفید ہے۔ اسے خشک کر لینے کے بعد پیس لیں اور شراب شیریں کے ہمراہ لیں۔ شراب پرانی اور لطیف ہونی چاہئے۔ ہر غلیظ اور سودا پیدا کرنے والی غذا سے پرہیز کریں۔ بیماری دراز ہو جائے تو فصد اور مسہل استعمال کریں۔ جگر میں ورم حار ہو تو دوا ہنے ہاتھ کی فصد کثرت سے بار بار تھوڑی تھوڑی کھولیں تاکہ زیادہ مادہ خارج ہو جائے۔ آرد جو اور ملطف چیزوں کا ضما د کریں۔ ہمیشہ مقوی چیزیں استعمال کریں اسی طرح حلبہ، ختم کتان، ناخونہ، بابونہ اور شبث جیسی دواؤں کے تیار شدہ ضما د رکھیں۔ اس میں مقوی چیزیں شامل کر لیں۔ اور ام صلبہ کے ان عمدہ ضما دوں کے اندر لبنی انار، مقل، اشق، ایرسا، مر، افسنجین، سنبل، اسارون شامل کریں۔ بوقت آرام بسفانج، فیثون، شراب شہد کے ہمراہ لیں۔ یہ سدوں کے لئے بیحد عمدہ ثابت ہوتے ہیں۔ پہلے نظردن، آب گرم اور شہد کا حقنہ کریں۔ بیماری انحطاط پر ہو تو حقنہ کے اندر شحم حظل، قنطوریون، زوفا، صتر جنگلی اور قرطم شامل کریں۔ محب کبد کو بول اور مقعر کبد کو براز کے ذریعہ صاف کریں۔ پیپ کو یکجا کرنے کی جلدی ہو تو ضما د میں انجیر، بیٹ کبوتر، چقندر اور قنطری شامل کریں۔ نہار منہ معدہ بھنگرہ وغیرہ کا جو شانہ لیں۔ پیپ پھٹ کر بہنے لگے تو پانی اور شہد گرم لیں تاکہ زخم دہل کر صاف ہو جائے۔ طریقہ وہی استعمال کریں جو گردوں کے زخموں کے لئے

اختیار کیا جاتا ہے۔ یہ کیفیت ورم صلب میں تبدیل ہو جاتی ہے تو صحت مشکل ہو جاتی ہے۔ مریض کو استقاء ہو جاتا ہے، مگر کسی حال میں بھی اشتق، مقل، بھیجوں اور چربیوں کا استعمال اور ایسی چیزوں کو لینا ترک نہ کریں جو سدوں کو کھول کر مقام ماؤف کو صاف کر دیتی ہیں، یہ طاقتور مدر بول ادویات ہوتی ہیں۔ تدبیر لطیف سے کام لیں۔ (بولس)

جگر کے اندر ورم حار ہوتا ہے تو مقعر حصہ میں ہونے کی صورت میں قے ہوتی ہے، ورم حار کی حالت میں فصد کھول دینا ممکن ہو تو تاخیر سے کام نہ لیں کیونکہ ورم کے پیپ اور تعفن میں تبدیل ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں سختیابی مشکل ہو جاتی ہے۔ اگر یہ ورم صلب ہو جائے تو میٹھی چیزوں کے ذریعہ شکم کا اسہال نہ کریں۔ کیونکہ اس سے درد، اور ورم بڑھ جائے گا۔ ایسے مریضوں کے حق میں ماء الشعیر موافق ہوتا ہے۔ کیونکہ اس سے نالیاں صاف ہو جاتی ہیں۔ بیضہ، مچھلی اور لطیف غذاؤں سے پرہیز کرائیں۔ ورم انحطاط پر ہو تو پھر ایسی دوائیں دیں جو منقہ اور مدر بول ہوں۔ جس حالت کے اندر جگر کے اندر سدے ہوتے ہیں اس میں بخار نہیں ہوتا بلکہ ثقل اور تناؤ پایا جاتا ہے۔ مفتح سد دوائیں استعمال کریں۔ سخت ورم کی حالت میں تلہین، پھر اسہال سے کام لیں۔ تاکہ موافق علاج ممکن ہو سکے۔ (اسکندر)

ورم جگر اور ورم عضلات شکم کے درمیان فرق یہ ہے کہ ورم جگر گول اور مختلف گوشوں سے کٹا ہوا ہوتا ہے۔ مگر عضلات شکم کا ورم لمبا، متصل اور طویل مسافت کا ہوتا ہے۔ (جالینوس)

ورم صلب کا علاج شافی نہ میں کر سکا نہ دوسرے، زیادہ تر مریض استقاء کے شکار ہو جاتے ہیں، کچھ تو بہت جلد ہلاک ہو جاتے ہیں، کچھ ایسے ہوتے ہیں جنہیں کثرت سے دست آتے ہیں۔ بات بالکل واضح ہے کہ ان مریضوں کا ماسار یقاً بری طرح مسدود ہو جاتا ہے۔ جو مریض ورم صلب سے نجات پا چکے ہیں وہ اصل میں اسی علاج سے صحتیاب ہوتے ہیں جس کا تذکرہ میں نے ورم صلب کے باب میں کیا ہے۔ یعنی تلہین اور تحلیل کے ذریعہ۔ یہ عضو چونکہ شریف ہے اس لئے طاقتور ادویہ کی برداشت نہیں رکھتا۔ لہذا وہ دوائیں زیر استعمال رکھیں جن کے ذریعہ فلغمونی کبد جیسا علاج کیا جاتا ہے۔ یعنی افسنتین، درد حب البان، سنبل، زعفران، گل انگور، مصطلگی اور بھی دانہ، استعمال کریں۔ ان ملین ادویات کے ہمراہ اشتق، مقل، بھیجے اور چربیاں بھی شامل کریں۔ ورم صلب کا علاج ان ادویات کے ذریعہ شروع ہی میں کریں۔ ورم صلب مستحکم ہو جانے کے بعد مزمن ہو جاتا ہے تو ناقابل علاج ہو جاتا ہے۔ ایسی ادویات اور تدابیر استعمال کریں جن سے جگر کے سدے کھل جائیں اور جو مواد اس کے اندر بیٹھ چکے ہوں وہ دھل کر صاف ہو جائیں۔ یہ ادویات وہ ہوتی ہیں جو لطافت پیدا کرتی اور

پتھریوں کو توڑتی ہیں۔ ان کے ساتھ کچھ مدربول ادویات شامل کر لیں۔ (اغلو قن)

جگر میں سدے پڑ جانے کی علامت یہ ہے کہ مریض کو ایسا محسوس ہوگا جیسے داہنے مراق کے اندر معلق سا ثقل موجود ہے۔ لیسدار اور غلیظ کھانوں کو استعمال کر لینے نیز حمام کے بعد درد محسوس ہوگا۔ (فلیر غورس)

جو شانده اصول پایا جائے تو لازم ہے کہ ہر تین دن مسہل دیا جائے۔ (ساہر)

تاکہ جسم سے فضلات کا اخراج ہو کیونکہ جو شانده سے کچے اخلاط پیدا ہو جاتے ہیں۔ (مؤلف)
سوداوی دردوں کے اندر دیا جائے تو مسہل طاقتور دیا جائے۔ سدہ جگر کے ازالہ کے لئے دیا جائے تو مسہل ہلکا دیا جائے۔ (ساہر)

میرے خیال میں ساہر کی مراد ”ماء البقول“ ہے۔ (مؤلف)

صلا بت جگر کے لئے نسخہ:

پہلے فصد کھول دیں، پھر جگر کے اوپر ملیں ضمادر رکھیں۔ ورم نرم ہو جائے تو مدربول اور مفتوح سدہ ادویات دیں۔ پھر تلہین کی کوشش بار بار کریں حتیٰ کہ صحت یاب ہو جائے۔ دواؤں کے اندر مقوی جگر مثلاً سنبل اور ریوند وغیرہ شامل کریں جو مدربول بھی ہیں۔ (فلیر غورس)
ورم جگر حار کی وجہ سے بخار ہوں تو ماء البقول اور سکنجبین دیں کیونکہ یہ مبرد اور مفتوح سدہ ہوا کرتے ہیں۔ (قسطا)

ورم حار کے ہمراہ حد سے زیادہ لہنت (زرمی) ہو تو مریض کو قرص ریوند اور قرص امبرباریس پلائیں۔ ورم جگر کے ساتھ بخار ہو تو ماء الشعیر اور بخار، جگر میں سدہ اور سرخ پیشاب آرہا ہو تو خیار شہز و روغن بادام کے ہمراہ ماء البقول اور یہ قان ہو تو ماء الشعیر اور قرص کافور، آب فواکھات کے ذریعہ اسہال لانے کے بعد دیں اور صندلین کا ضمادر رکھیں۔ بشرطیکہ جگر کے اندر شدید چھین محسوس ہو، اگر بخار کے بغیر اور چھین کی عدم موجودگی میں سدے ہوں تو ورم بارد ہوگا۔ ایسی حالت میں ماء الاصول روغن بادام شیریں و تلخ اور روغن ارند دیں اور اگر ترهل (ڈھیلا پن) اور ورم فلفمونی ہو تو ماء الاصول کے ہمراہ دو اللک استعمال کرائیں اور نہایت طاقتور ضمادر رکھیں۔ درد جگر میں مبتلا مریض کی سب سے پہلے فصد بجلت کھول دیں۔ (التذکرہ)

درد جگر، طحال اور معدہ حار کے لئے قرص کا نسخہ:

لک مغسول ۲۱ گرام، جھاؤ پھل ساڑھے ۱۰ گرام، عصارۃ افسنتین ۷ گرام، تخم کاسنی ساڑھے ۷ گرام، صندل سرخ ساڑھے ۷ گرام، تخم کٹوٹ ساڑھے ۲۴ گرام، عصارۃ غافٹ ساڑھے ۳ گرام، تخم رجلہ ساڑھے ۷ گرام، عرق کاسنی یا عرق عنب الثعلب میں گوندہ لیں اور سکجنین عرق کاسنی و عرق شاخ خلاف و عرق عنب الثعلب کے ہمراہ استعمال کریں۔

ورم جگر حار میں اسہال لانے کے لئے جو شانده کا نسخہ:

صلیلہ زرد، شاحترہ، پوست بچ کر فس، بادیان، تخم کاسنی، کٹوٹ ایک ایک قبضہ (مٹھی)، عنب الثعلب، گل سرخ، غافٹ، ریوند، جوش دے لیں اور غاریقون ابض استعمال کریں۔

جگر حار کے لئے قرص کا مفید نسخہ:

گل سرخ، امیر باریس، طباشیر، لک، صندلین، فوئل، ریوند چینی، عصارۃ غافٹ، بادیان، کاسنی، کر فس، عرق عنب الثعلب میں یکجا کر کے قرص بنالیں۔ طبیعت میں بیحد لہیت (زرمی) ہو تو عرق گلاب کے ذریعہ دھلی ہوئی تھوڑی اقا قیا شامل کر لیں۔ اسہال موجود ہو تو تمام ادویات کو رب حب الآس میں گوندہ لیں اور سخت پیاس ہو تو اس میں نشاستہ، کیترا، رب السوس، تخم حسن اور تخم کدو شامل کریں۔

ورم جگر صلب کے لئے ضماؤ:

صندلین، گل سرخ، بنفشہ ۱۰-۱۰ جز، بابونہ، شبت، ناخونہ ۵-۵ جز، افسنتین، مصطکی ۳-۳ جز، سب کو موم اور روغن گل میں یکجا کریں۔ (الکمال والتمام)

ورم حار ہوتا ہے تو ساتھ میں سخت پیاس، پہلے صفراء کی پھر سبز رنگ کی قے ہوتی ہیں، پھر اشتہا جاتی رہتی ہے۔ زبان پہلے سرخ پھر سیاہ ہو جاتی ہے۔ طبیعت میں بیحد خشکی ہوتی ہے۔ حمی محرقہ ہوتا ہے۔ (تیاذوق)

جگر پر سوء مزاج حار کا غلبہ ہوتا ہے تو اس کے بعد بخار، پیاس، سقوط، اشتہا، زبان سرخ اور براز بدبودار ہوتا ہے۔ علاج کاسنی تلخ، سکجنین اور ماء الشعیر سے کیا جاتا ہے، گرم غذاؤں سے پرہیز کرائیں، صندلین کا ضماؤ رکھیں۔

مریضوں کو تھوڑے قابض پھل کھلائیں، زیادہ نہ کھلائیں۔ قابض اشیاء کا نقصان اس مقام پر زیادہ ہوتا ہے۔ سوء مزاج بارد کا غلبہ ہو تو شراب میں بھگو کر یا خند یقون یا بند گو بھی جسے بار بار ابال لیا گیا ہو، کے ساتھ مصالحہ جات سے خوشبودار بنا کر روٹیاں کھلائیں۔ طاقت میں گراوٹ آجائے تو لطیف گوشت کھلائیں۔ ورم جگر کے محدب جانب میں ہوتا ہے تو محسوس ہوتا ہے، خاصکر جبکہ ورم بڑا اور شکم لاغر ہوتا ہے اور مقعر جانب میں ورم ہونے کی علامت یہ ہے کہ داہنی جانب ثقل ہوگا، ہلکی کھانسی آئے گی، زبان پہلے سرخ پھر سیاہ ہو جائے گی۔ اشتہا مفقود ہوگی، پیاس مسلسل سخت ہوگی، پہلے زرد پھر سبز قے ہوگی، درد ایسا ہوگا جیسے پردہ شکم اوپر کو کھینچ رہا ہے۔ کبھی درد ایسا محسوس ہوگا جیسے پیچھے کی پسلیوں کی جانب کھینچ رہا ہے۔ یہ درد ہر انسان کے اندر پیچھے کی پسلیوں کی جانب پھیلتا نہیں ہے۔ کیونکہ جگر ہر انسان کے اندر ان پسلیوں سے وابستہ نہیں ہوا کرتا۔ اسی طرح کی علامات اس وقت بھی ظاہر ہوتی ہے جب ورم محدب کبد کے اندر ہوتا ہے مگر ایسی حالت میں علامات زیادہ نمایاں ہوتی ہیں۔ کیونکہ بوقت تنفس درد بڑھ جاتا ہے اور کھانسی شدید ہو جاتی ہے۔ نیز درد پھیل کر شانوں تک پہنچتا ہے۔ مقعر کبد کے ورم میں اشتہا مفقود ہو جاتی ہے، مراری قے اور متلی ہوتی ہے، پیاس زیادہ ہوتی ہے اور اس کی ہر قسم میں بخار ہوتا ہے۔

ورم جگر کو گوشت میں ہوتا ہے تو درد تھوڑا اور جگر کی جھلی کے اندر ہوتا ہے تو درد میں چبھن ہوتی ہے۔ ممکن ہو تو باسلیق کی فصد کھولیں۔ سکجنین، ماء الشعیر پلائیں، قابض چیزوں سے پرہیز کرائیں۔ کیونکہ ان سے جگر مسدود ہوتا ہے، اس کی نالیاں تنگ ہو جاتی ہیں اور صفراء خارج نہیں ہو پاتا جس کی وجہ سے ورم بڑھ جاتا ہے۔ اس کے علاج کے لئے اعتدال کے ساتھ اور اربول کی تدبیر کریں۔ ورم میں التهاب ہو تو عرق عنب الثعلب، عرق کاسنی اور سکجنین دیں۔ ہضم نمایاں ہو جائے تو مدربول اشیاء استعمال کریں۔ ورم مقعر کبد میں ہو تو ہضم کے بعد ملین طبع چیزیں مثلاً صبر اور غار یقون دیں۔ نرم طاقتور ضمادوں کے ذریعہ ہمیشہ اس بات کی فکر کریں کہ جگر کے اندر ورم صلب نہ ہونے پائے۔ یہ ورم مزمن ہو جاتا ہے تو محنت بالکل نہیں ہوتی یا تو استقاء ہو جاتا ہے یا شکم نرم ہو جاتا ہے جس کے بعد موت واقع ہو جاتی ہے۔ صحت اگر ہوتی ہے تو ان چیزوں سے ہوتی ہے جو جگر کی نالیوں کو کھول دیتی ہیں، تاکہ غذا جذب ہو سکے۔ نرمی شکم اس طرح کے مریضوں کو اسلئے لاحق ہوتی ہے کہ کیلوس کی راہ سے انسداد ہو جاتا ہے۔ اور ام صلبہ کے اندر دبید الکر کم، دواء اللک اور دواء القسط جیسے معجون، محلل ضماد، ادویات، غار یقون، غافٹ، افسنتین، خارج سے روغن بادام تلخ، مقل، اور طاقتور عطریاتی ادویات کے ہمراہ چربیاں استعمال کریں۔ جگر کے اندر پیپ جمع ہو گئی ہو جس کا جمع ہو جانا لازم

ہو تو آرد جو، انجیر، بیٹ کبوتر، بورہ کا ضاد رکھیں، کھولتا ہوا شہد، خشک انجیر، زوفا، پودینہ کھلائیں، شہد کے ہمراہ ماء الشعیر چٹائیں، مدربول ادویات دیں تاکہ گردوں کی جانب پیپ کا مالہ ہو جائے۔

دواء مجرب:

جنگلی کاسنی خشک ۵ گرام، تخم مردہ ۵ گرام، میتھی نیمکوب ساڑھے ۳ گرام، گدھی کے دودھ ۱۰۴ گرام کے ہمراہ دیں۔ گدھی کا دودھ تازہ ہو۔ اس میں ساڑھے ۱۰ گرام سکر ملا لیں۔ قبض ہو تو صبر کے ذریعہ اجابت معمول پر لائیں۔ پیپ پھٹ کر مثانہ کی جانب مائل ہو جائے تو قوی درجے کی مدربول ادویات نہ دیں۔ اس سے مقام ماؤف پر زخم آجائے گا بلکہ تخم خرپڑہ، تخم خیار، رب سوسن، کیترا، فانیڈ، نشاستہ، دودھ اور بیضہ نیممرشت اور ملوخیا، خندروس، ماء الشعیر وغیرہ جو تسخیل کے ساتھ تعدیل پیدا کریں، استعمال کرائیں۔ پیپ کا میلان آنتوں کی جانب ہو تو مذکورہ اشیاء کے ذریعہ تسخیل پیدا کریں اور اگر اس کا انصباب خالی مقامات یعنی صفاق اور آنتوں کے درمیان ہونے لگے تو مناسب یہ ہے کہ داہنے جنگسہ کے پاس جلد اور عضلہ کو چیر دیں حتیٰ کہ باریطون نمایاں ہو جائے اس کے بعد چھوٹا سا سوراخ کر کے پیپ خارج کریں۔ پھر مرہم استعمال کریں۔ جگر پر ایسے عرق کا ضاد کرنا نہ بھولیں جو سدوں کی صورت میں مناسب ہوتا ہے۔ یہ کیفیت دراصل بڑی رگ کی جڑ اور دروازہ کی تالیوس کے آخر میں ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ ثقل، اور بخار کے بغیر درد ہوتا ہے۔

مزمن ہو جانے پر بخار بھی ہو جاتا ہے۔ یہ کیفیت غلیظ کھانوں کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ مفتوح ضاد، غذائیں اور سکبخبین عنصلی، غافٹ، پوست کبر، اذخر، کرفس، ریوند، لک، مچھڑ، غاریقون، معجون لک و کر کم جیسی ادویات استعمال کریں۔ گرمی اور سردی پیدا کئے بغیر جگر سے سدوں کو کھولنے کے لئے سرخس سب سے عمدہ دوا ہے۔

دواء جید:

سنبل رومی ۳ جز، فسستین یکجز، سکبخبین اور اونٹنی کے دودھ کے ہمراہ پلائیں۔ یارج، فسستین، بسفانج اور غاریقون، اصول اور مصطلکی کے ہمراہ دیں۔ اس سے شکم کے کھلنے میں مدد ملتی ہے۔ مزمن سدوں میں فصد کی اور خارجی طور سے ترمس، جعدہ، فوہ اور مدربول تخمیں سے سنبل، مصطلکی اور فسستین کے ہمراہ تیار شدہ ضاد کی ضرورت ہوتی ہے۔ (سرایون)

معدہ و جگر کی حرارت اور پیاس و بخار کے لئے قرص کا عمدہ نسخہ :

طباشیر، صندل، تخم کدو، تخم خیار، تخم خرفہ ۵ گرام، گل سرخ خشک ۱۰ گرام، کافور ۵ ملی گرام، امبر باریس ۲۱ گرام، دانہ حماض مقشر ۵ گرام، لعاب فریر میں گوندہ کر پلائیں۔ دست آرہے ہوں تو گل ارمنی کا اضافہ کریں۔ (سرایون)

جگر کے اندر پیپ ہو اور داغنے کے بعد صاف سفید پیپ خارج ہو تو مریض محفوظ رہے گا۔ کیونکہ یہ پیپ جھلی کے اندر موجود ہونے کی دلیل ہے مگر سیاہ پیپ جو تلچھٹ کے مشابہ ہو خارج ہونے لگے تو مہلک ہے۔ (کتاب الفصول۔ ساتواں مقالہ)

کیونکہ جو پیپ جو ہر جگر اور جگر کی جھلی میں ہوتی ہے وہ محفوظ ہوتی ہے خطرناک نہیں ہوتی مگر جو پیپ تلچھٹ کے مشابہ ہوتی ہے وہ جگر کے گوشت سے آتی ہے جو معض ہو چکا ہوتا ہے۔ (جالینوس) جالینوس نے اس بات کو پسند نہیں کیا ہے کہ جگر کے اندر پھوڑا ہونے کی صورت میں داغ کر سوراخ کر دیا جائے۔ یہ خطرناک ہے۔ (مؤلف)

جگر کے اندر شدید درد بخار کے بغیر ہو تو بخار آجانے کے بعد یہ درد تحلیل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جگر کا شدید درد ورم حار یا ریا ح غلیظ کا نتیجہ ہوتا ہے جو تباہ و پیدا کرتی ہیں، بخار نہ ہو گا تو ورم حار نہ ہو گا۔ لہذا ظاہر ہے کہ ریا ح غلیظ ہو گی، بخار اسے تحلیل کر دے گا۔ سدوں کی وجہ سے بھی درد ہوتا ہے۔ البتہ یہ شدید نہیں بلکہ کمزور اور ثقل سے مشابہ تر ہوتا ہے۔ شدید درد صرف ایسے ورم حار کی وجہ سے ہوتا ہے جو کیت میں بڑھا ہوا ہوتا ہے۔ یہ ورم حار حرارت کی وجہ سے یا نفاخ ریا ح کے باعث پھوڑا بن جانے کی جانب مائل ہوتا ہے۔ (بقراط)

سخت ثقل کے ہمراہ شدید درد اور ثقل سے خالی ورم حار، دونوں ہی نفاخ ریا ح ہوتی ہیں، درد سے خالی ثقل یا تھوڑا درد باغم کی علامت ہے۔ جگر سے صفراء کا اخراج نہیں ہوتا تو جلد ورم ہو جاتا ہے۔ (مؤلف) جگر کے ورم صلب میں قاطع اور غافٹ، افسنتین و کرفس جیسی مدربول دوائیں استعمال کریں۔ خارج میں افسنتین، حب الغار، سنبل الطیب، زعفران، مصطکی، اشق، شحم، مغز اور روغن بھی کا ضماد رکھیں۔ (جوامع افلو قن)

ورم جگر کا مریض ثقل سے زیادہ درد محسوس کرتا ہے۔ سدوں کے مریض کو ورم کے مریضوں کے مقابلہ میں ثقل کہیں زیادہ ہوا کرتا ہے۔ اس مریض کے براز میں ایسی چیزیں شامل ہوتی ہیں جن سے سدوں کے پیدا ہونے کا پتہ چلتا ہے۔ (یہودی) لمبا سانس لینے پر دائیں پہلو کے اندر معلق سے ثقل کا احساس ورم صلب، ورم حار اور سدہ

جگر میں عام ہوتا ہے فرق یہ ہے کہ ورم حار بخار کے ساتھ ہوتا ہے۔ (الاعضاء الآلمہ)
یہ سب صحیح ہے۔ (مؤلف)

کبھی خلقت کے اعتبار سے جگر اس قدر چھوٹا ہوتا ہے۔ جیسے گردہ، ایسے مریضوں کا علاج ایسی غذا میں بار بار دیکر کیا جاتا ہے جو لطیف اور سریع النفوذ ہوں۔ (حریش)

جگر سے آنے والے دست کبھی تر گوشت کے پانی کی طرح ہوتے ہیں۔ یہ ضعف جگر بارد کا نتیجہ ہوتا ہے۔ کبھی سیاہ وردی دست آتے ہیں جس کے بعد صفراء آتا ہے مگر خشکی نہیں ہوتی۔ اس لئے حرارت کا اندازہ نہیں ہوتا ہے بالخصوص جبکہ ساتھ میں پیاس ہو نہ ہی جگر کے اندر حرارت کی علامات ہوں۔ کبھی یہ خشک یا حرارت کی علامات کے ساتھ آتے ہیں اس سے جگر کے اندر التهابی حرارت کا پتہ چلتا ہے۔ کبھی سفید کیلوسی دست آتے ہیں، جو اس بات کی علامات ہوتے ہیں کہ غذا قوت جاذبہ کبد کے ضعف کے باعث نفوذ نہیں کرتی۔ ایک اور پیپ والا دست آتا ہے جو ماساریتی ورم کا نتیجہ ہوتا ہے۔ ضعف جگر سے آنے والے دست اور زیر بحث دست کے اندر فرق یہ ہے کہ پیپ کیلوسی دست کے ہمراہ آئے گی، ساتھ میں ضعف جگر کی علامات نمایاں نہ ہوں گی۔ علاوہ ازیں بہ کثرت عجیب و غریب قسم کے دست آتے ہیں مگر جسم تندرست اور طاقتور ہوتا ہے۔ ایسا اس وقت ہوتا ہے جب جسم ردی اخلاط کو خارج کر رہا ہوتا ہے۔ فضلہ میں خشکی کا ہونا جگر کے خشک اور گرم ہونے کی علامت ہے۔ اس کا مرطوب ہونا جگر کے سرد اور مرطوب ہونے کی دلیل ہے۔ رطوبت کے ہمراہ رنگ اور صفراویت ہو تو جگر کے گرم اور مرطوب ہونے کی علامت ہے۔ خشکی کے ساتھ سفید اور کم رنگین ہو تو جگر کے سرد اور خشک ہونے کی دلیل ہے۔ (مؤلف)

لطیف تدبیروں سے جگر کی صلابت رفع ہو جاتی ہے۔ امراض جگر وتلی میں مناسب نہیں ہے کہ ماء الشعیر کے ساتھ شہد ملائی جائے۔ (جالینوس)

یہاں تھوڑی شکر ملائیں۔ (مؤلف)

امراض جگر میں بول پر نگاہ رکھیں۔ اصلاً یہ بند ہو چکا ہو تو خیال رہے کہ جگر کا ورم بیحد بڑا ہو گا اور محدب حصہ میں کوئی چیز سرایت نہیں کر رہی ہو گی، مسائل الامراض الحادہ کے مطالعہ سے ہمیں یہی بات معلوم ہوئی ہے۔ (مؤلف)

امراض جگر میں اگر سدوں کی تکلیف ہے تو میٹھی چیزیں مضر ہوں گی۔ کیونکہ ایسی حالت میں جگر ضرورت سے زیادہ جذب کرے گا۔ جس سے سدوں کے اندر اضافہ ہو گا۔ مریض کو قابض اشیاء نہ کھلائیں کیونکہ یہ سدے پیدا کریں گی اور ان نالیوں کو تنگ کر دیں گی جن سے غذا نفوذ کرتی ہے۔ (جالینوس)

زیر جگر ریاح کا علاج:

مصطکی، سنبل، اذخر اور جب البان کا ضماد رکھیں۔ یہ عمدہ نسخہ ہے۔ (جالینوس)
 زیر جگر ریاح ہونے کی علامت یہ ہے کہ درد اور تناؤ ہوگا۔ دبانے پر قراقر کی آواز پیدا ہوگی۔ جیسا کہ تلی میں دیکھا جاتا ہے۔ (مؤلف)
 سدے گاڑھی اور لیسدار غذاؤں اور مشروبات سے پیدا ہوتے ہیں، مشروبات سے پیدا شدہ سدوں کا معاملہ آسان ہوتا ہے۔ لیسدار غذاؤں سے پیدا شدہ سدوں کا معاملہ ذرا مشکل ہوتا ہے۔ یہ دیر میں تحلیل ہوتے ہیں۔ (جوامع تدبیر الاصحاء)
 اطباء زیادہ تر حرارت کبد میں تازہ مچھلی استعمال کرتے ہیں، کبھی ورم کی حالت میں بھی یہی طریقہ استعمال کرتے ہیں۔ (مؤلف)

مچھلیاں سب کی سب دشوار ہضم ہوتی ہیں، ان سے احشاء کے اندر سدے پیدا ہوتے ہیں۔

(جوامع تدبیر الاصحاء)

جگر کی نالیوں کے اندر جب بھی ورم ہوگا نا موافق غذا کی وجہ سے وہ بہ آسانی مسدود ہو جائیں گی۔ زیادہ تر یہ حالت گرم غذاؤں کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ ورم حار میں سب سے زیادہ تباہ کن گرم غذائیں ہوتی ہیں کیونکہ ان سے التهاب پیدا ہوتا ہے۔ ٹھنڈی غذائیں بطی النفس ہوتی ہیں، لہذا اعتدال سے قریب تر اور ایسی غذائیں استعمال کرنی چاہئے جن کے اندر اعتدال کے ساتھ لسی نہ ہو۔ آتش گندم معتدل ہوتا ہے۔

التهاب پیدا نہیں کرتا، تاہم اپنی لسی کی بدولت نالیوں کے اندر چپک جاتا ہے۔ لہذا ایسی صورت میں گاڑھاماء الشعیر تمام حالتوں میں موافق ہوگا۔ (تشریح الاموات)

جسم سے اخراج صفراء ضروری ہے کیونکہ اس سے جگر کے اندر ورم پیدا ہو جاتا ہے۔ (ارنجبانس) ہم نے اکثر دیکھا ہے کہ صفراء سے مذکورہ حالت رونما ہو جاتی ہے۔ پیشاب کے اندر جب بھی غیر معمولی رنگ آجائے اور وہ مسلسل رہے، نیز تلی بڑھ جائے تو جسم کے مرطوب اور ٹھنڈا رکھنے کی تدبیر کریں۔ ماء النجین کے ذریعہ اسہال لائیں۔ (مؤلف)

بیماری کے سبب آنے والا سیاہ براز جگر کے بڑے ورم حار کے ساتھ ہیچہ خصوصیت رکھتا ہے۔ (مسائل الفصول) (بقراط)

غار یقون جگر کے سدوں کو تحلیل کر دیتا ہے۔ مررگوں کے اطراف میں چسکی ہوئی گاڑھی غذاؤں کی بدولت پیدا شدہ جگر کے سدوں کو اچھی طرح کھول دیتی ہے۔ نچ لسان اکھمل اور برگ لسان اکھمل کا شور بہ جو سدوں کو کھولنے میں استعمال ہوتا ہے مذکورہ دوا سے زیادہ رد اثر ہوتا ہے۔ جہاں حرارت ملتی ہے وہاں اسے میں استعمال کرتا ہوں۔ بایں ہمہ اس سے برودت بھی آتی ہے۔ تخم بھوا جگر کے سدوں کو کھولتا ہے۔ اس کے اندر کوئی خاص حرارت نہیں ہوتی۔ سدوں کو کھولنے میں نچ بھطیانہ بیحد مؤثر ہے اکثر ادویات کے حدود اثر سے اس کا اثر بڑھا ہوا ہے۔ حب البان کے گاڑھے عصارہ کا ضماد استعمال کرنے سے جگر کی غلظت پگھل جاتی ہے۔ پوست نچ غار کا مشروب ۲ گرام ہمراہ شریب ریحانی استعمال کرنے سے جگر کے امراض کا دفاع ہوتا ہے۔ فوہ جگر کا تنقیہ کرتا ہے اور اس کے سدوں کو کھول دیتا ہے۔ غافٹ سے جگر کے سدے کھل جاتے ہیں، بایں ہمہ اس کے اندر حرارت نہیں ہوتی۔ پودینہ جنگلی جگر کے سدوں کے لئے عمدہ ہوتا ہے۔ اس سے تفتیح ہوتی ہے۔ جگر کے ضما دوں میں قصب الزریہ شامل کر لیا جائے تو بیحد عمدہ ہوتا ہے۔ یہ خوشبودار اور قابض ہوتا ہے۔ اس میں تھوڑی حدت بھی ہوتی ہے۔ گرمی سے زیادہ خشکی پیدا کرتا ہے، زیرہ جنگلی سدہ جگر وضعف جگر کا شافی علاج ہے۔ اس باب میں یہ نہایت طاقتور ہوتا ہے۔ (مفردات جالینوس)

کبابہ ضعف جگر میں مفید ہے۔ عصارہ قطوریون دقیق کا شمار سدہ جگر کی افضل ترین دواؤں میں ہوتا ہے، مصطلگی ورم جگر کی نہایت عمدہ دوا ہے۔ سنبل کا مشروب یا ضماد جگر کے لئے مفید ہوتا ہے۔ زوفا سے جگر کے سدے کھل جاتے ہیں، فستق، جگر کے سدوں کو کھولتا اور خصوصیت سے جگر کو صاف کر دیتا ہے۔ جعدہ سے احشاء کے تمام سدے کھلتے ہیں، فراسیون، احشاء کے سدوں کو کھول دیتا ہے۔ ناخنواہ سے جگر کے سدے کھل جاتے ہیں۔ اذخر کا ضماد ورم جگر میں مفید ہوتا ہے، اس کا مشروب جگر کے سدوں کو کھول دیتا ہے۔ جگر کے سدوں کو کما فیطوس آسانی کے ساتھ کھولنے میں تمام دواؤں سے زیادہ مفید ہے۔ (دیا ستوریوس)

جو شانده و ج درد جگر میں مفید ہے۔ کلی نورستہ از خردرد جگر کے لئے عمدہ ہوتی ہے۔ حب الغار کا مشروب غلظت کبد میں مفید ہے۔ غار یقون ساڑھے چار گرام کا مشروب جگر میں مفید ہے۔ بھطیانہ کا بھی یہی اثر ہے۔ حرارت جگر کو بجھا دینے کے لئے حماض اترج کو خصوصیت حاصل ہے۔

(دیا ستوریوس)

استقاء کی ابتداء میں، فساد مزاج کے وقت، چہرہ اور اطراف کے تہج میں افسستین عمدہ ثابت ہوتی ہے۔ مذکورہ افعال و اثرات کے لئے غافٹ کہیں زیادہ مؤثر، تیز اثر اور مفید ہوتی ہے۔ شکاعی کا اثر

اس سے قریب تر ہوتا ہے۔ (ابو جریج)

اشق ہمراہ سرکہ کا لٹوخ صلابت جگر کو تحلیل کر دیتا ہے۔ (دیا ستوریدوس)
 کندر سے ٹھنڈے جگر کو گرمی پہنچتی ہے۔ یہ ضعف جگر میں مقوی ثابت ہوتی ہے۔ (ابو جریج)
 گوشت کے پانی کی طرح جہاں دست آرہے ہوں وہاں یہ ایک عمدہ دوا ثابت ہوتی ہے۔
 (مؤلف)

کثوث مقوی جگر ہے، یہ جگر کے سدوں کا ازالہ اور یرقان کو رفع کرتی ہے۔ (ابن ماسویہ)
 کرفس جگر کے سدوں کو کھولتی اور جگر کی ٹھنڈک کو اپنی حیرت انگیز خاصیت سے گرم
 کر دیتی ہے۔ فساد مزاج میں مفید ہے۔ (ابو جریج)

جگر میں حرارت اور طبیعت میں خشکی نیز یرقان کی کیفیت ہو تو ماء الحیمین عمدہ دوا ہوتی ہے (خوز)
 بیحد ٹھنڈے جگر میں ناخواہ عمدہ ثابت ہوتی ہے۔ (ابن ماسویہ)

گوشت کے پانی کی طرح دست آرہے ہوں تو اس دوا کو کندر کے ہمراہ استعمال کریں۔ (مؤلف)
 لک سے جو ہر جگر کو تقویت ملتی ہے۔ چنانچہ چچک (جدری) میں منقہ کے ہمراہ دی جاتی ہے۔
 (مؤلف)

سکجنین کے ہمراہ آب برگ ترب کا مشروب جگر کے سدوں کو کھولتا ہے، اور ان سدوں کی
 وجہ سے عارض ہونے والے یرقان کو رفع کرتا ہے۔ تخم ترب کا بھی یہی اثر ہے۔ (ابن ماسویہ)
 لیسدار غذاؤں کے بکثرت استعمال سے جگر کے مقعر حصہ میں سدے پڑ جاتے ہیں، عرصہ
 گذر جائے اور سدے کھل نہ سکیں تو یا تو جگر متورم ہو جائے گا یا موجود اخلاط متعفن ہو جائیں گے جس
 کے بعد جگر کا مزاج فاسد ہو جائے گا۔ (کتاب الکیوس جالینوس)

پردہ مراق فریبہ ہوتا ہے تو جگر خون زیادہ بنانے لگتا ہے برعکس حالت برعکس انجام پیش
 کرتی ہے۔ مراق کی فریبہ سے جگر کو گرم ہونے میں مدد ملتی ہے۔ کیونکہ یہاں کثرت سے چربی آ جاتی
 ہے۔ گوشت زیادہ بڑھ جاتا ہے جس میں حرارت محبوس رہتی ہے۔ (مسائل الفصول) (بقراط)

بعض احشاء کے اندر صفراوی ورم یعنی حمہ ہو تو مریض کو مہر دوائیں اور دیں۔ عضو ماؤف
 پر مہر دھما رکھیں جو برف میں ٹھنڈا کر لیا گیا ہو، یہ عمل برابر جاری رکھیں حتیٰ کہ مریض عضو ماؤف
 کے اندر دور تک گھستی ہوئی سخت ٹھنڈک محسوس کرنے لگے۔ پیاس جاتی رہے اور التہابی کیفیت دور
 ہو جائے۔ (جالینوس)

گرم جگر کے فساد مزاج کے باعث ہم نے ہونٹوں کو سفید دیکھا ہے، ان کا رنگ اڑ گیا ہے حتیٰ

کہ ہم نے روزانہ مشاہد جاری رکھا چنانچہ جس دن مریض کا حال بہتر رہا ہونٹوں کا رنگ مکمل طور پر باقی رہا۔ (مؤلف)

مریض کو درد جگر کی شکایت ہو اور طبیب کو استسقاء کا اندیشہ ہو تو اسے وہ حمام کرنے سے روک دے۔ (جالینوس)

میں نے بیشتر تپ زدہ ایسے مریضوں کا معائنہ کیا ہے جن کے جگر متورم تھے اور ہچکی آرہی تھی، ان سب کو مسلسل شدید متلی ہوتی رہی، البتہ ہچکی کے اندر تھوڑا افاقہ ہوا تو متلی نہیں ہوئی۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ بیماری صحت کا رخ لے رہی ہے جس کے بارے میں جالینوس کا یہ خیال ہے کہ ہچکی جگر سے نکل کر اثنا عشری کے اوپر صفراء حار کے انصباب کی وجہ سے ہوتی ہے، جو معدہ کے اوپر پہونچکر فم معدہ کے اندر تیرنے لگتا ہے۔ مذکورہ حقیقت سے اس شخص کا قول بھی باطل نظر آتا ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ صورت حال ریا ح کے دباؤ کا نتیجہ ہوتا ہے، چنانچہ جگر دب کر معدہ پر دباؤ ڈالتا ہے۔ جالینوس نے الفصول کے اندر اس کی تشریح کر دی ہے۔

گوشت کے پانی جیسا دست دیکھیں تو جگر پر سنبل، مصطکی، سک، قسط، افسنتین، نیز قابض اور گرمی پیدا کرنے والی ادویات۔ (افادیہ) کا بھی ضما درکھیں۔ غلیظ اور گاڑھی غذاؤں سے پرہیز کریں۔ (مؤلف)

طحال کی طرح جگر کے نیچے بھی گاڑھی ریا ح ہو سکتی ہے۔ علامت یہ ہے کہ جگر پر دباؤ ڈالنے کے بعد قراقر کی آواز پیدا ہوگی۔ جگر کے دونوں جانب ہمیشہ تناؤ اور ایسا درد ہوگا جس کے بعد سیاہی ہوگی۔ نہ شکل و رنگ میں کوئی خرابی پیدا ہوگی۔ علاج یہ ہے کہ ملطف تخموں کو بطور مشروب و ضما در استعمال کریں۔ پرانی نبینڈ پلائیں۔ پانی کم دیں۔ اس کے لئے حسب ذیل ضما در جو مصلح ہے استعمال کریں۔ تخم کرفس، مرزنجوش خشک، قردمانا، سعد، ناخنواہ، سنبل، حب الغار، قیروطی روغن نار دین یا روغن مصطکی، اس کے اوپر اسی کے برابر تخم شامل کر کے ضما درکھیں۔ (مؤلف)

سدے تو ارضی اجزاء اور گدے پانی کی وجہ سے بنتے ہیں۔ لطیف اور رقیق اشیاء جب گرم ہوتی ہیں تو سدے نہیں بناتی ہیں، بشرطیکہ گاڑھے پن کی مقدار حرارت کے مقابلہ میں زیادہ ہو (کتاب الصحت۔ پہلا مقالہ)

ورم جگر صلب میں نطول کرنے کے بعد ضما درکھیں۔ بخار نہ ہو تو مقل، اشق، میعہ اور چربیات کے ذریعہ تقویت پہونچانا فراموش نہ کریں۔

نطول جو شانہ افسنتین اور روغن کے ذریعہ کریں۔ اس کے ہمراہ کچھ مقویات بھی شامل

کریں۔ بخار ہو تو کھجور، حناء، مصطلکی اور ملینات کا ضماد استعمال کریں جو زیادہ گرم نہ ہوں، اس کے بعد مدربول ادویات پلائیں بشرطیکہ تیزی سے سرایت کر جائیں۔ کبھی ملین شکم ادویات کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ لہذا انہیں بقدر حرارت استعمال کریں۔ دواء الکر کم کبیر سے لیکر ماء البقول تک استعمال کر سکتے ہیں۔ حسب ذیل نسخہ ورم جگر صلب اور فساد مزاج کے لئے مخصوص ہے۔

نسخہ:

زعفران ۷ گرام، سنبل ۱۴ گرام، سلجھ ۷ گرام، قط ۷ گرام، کلی نور ستہ اذخر ساڑھے ۳ گرام، زنجبیل ساڑھے ۳ گرام، شہد ۲۰ گرام۔ مقدار خوراک بقدر پاکلا۔

پہلے فصد کھولیں اور سیاہ خلط کا اخراج کر کے خون کو رقیق بنالیں۔ (فیلغ غورس)

ورم صلب احشاء وغیرہ کا علاج:

اسارون درد جگر میں اسی طرح مفید ہے جس طرح ہم نے استقاء کے علاج کے باب میں بیان کیا ہے۔ کلی نور ستہ اذخر جگر کے اندر پیدا ہونے والے ورموں میں مفید ہے۔ حماض اترج کے بارے میں ابن ماسویہ نے کہا ہے کہ یہ حرارت جگر کو بجھاتا ہے یہی اثر جو شاندة حماض اترج کا بھی ہے۔ (دیا ستوریدوس)

چونکہ بہ کثرت ادرار بول کرتا ہے اس لئے عورتوں کا دودھ جگر کے لئے مفید ہوتا ہے۔ عصارہ مرزنجوش درد جگر میں مفید ہے۔ افسنمین عمدہ روغن گل کی قیر و ملی میں گوندہ کر ضماد کرنے سے جگر کے مزمن دردوں کو سکون ہوتا ہے۔ اس کا مشروب درد جگر میں مفید ہے۔ اشق سرکہ میں پگھلا کر جگر پر حمل کرنے سے اس کی سختی تحلیل ہو جاتی ہے، بلسان کی خاصیت یہ ہے کہ اس سے جگر کو طاقت ملتی ہے، جالینوس کا قول ہے کہ حب البان کا گاڑھا عصارہ ضماد کرنے سے صلابت جگر میں رقت آ جاتی ہے۔ عصارہ حب البان کا مشروب ہمراہ سرکہ صلابت جگر کو رقیق اور جگر کا تنقیہ کر دیتا ہے۔ حب البان یا اس کا گاڑھا عصارہ جب بھی استعمال کریں گے تو تنہا یہی تحلیل کر دے گا۔ یہ نہایت عمدہ دوا ہے۔ بعض خشکی پیدا کرنے والی چیزوں مثلاً جو، یا ترمس، یا شونیز یا فنجکشت کے آٹوں کے ہمراہ اسے شامل کرنا ضروری ہے۔ اس سلسلہ میں جالینوس اور اریبا سیوس کا قول ہے کہ جگر کے سدوں کے لئے مفید ہے۔ عصارہ جطیانہ ۷ گرام کا مشروب درد جگر میں مفید ہے۔ بدیغورس کا قول ہے کہ جطیانہ کی خاصیت یہ ہے کہ ورم جگر کو تحلیل کر دیتا ہے۔ (اطہور سفس)

دار چینی جگر کو گرمی پہونچاتی ہے۔ کاسنی جگر کے سدوں کو کھولتی اور اس کے اندر موجود

مادوں کو صاف کرتی ہے اور اپنی قبضیت کی وجہ سے طاقت پہنچاتی ہے۔ یہی اثر جنگلی کاسنی کا بھی ہے۔ حلیون سے جگر کے سدے کھل جاتے ہیں، جو شاندر و ج درد جگر میں مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)
 مربی وج مقوی جگر ہے۔ وج تنہای طاقت پہنچاتا ہے۔ زعفران مقوی جگر ہے اور جگر کے اندر رطوبت و برودت کے باعث پیدا شدہ سدوں کو کھول دیتا ہے۔ (دیا سقوریدوس)
 زرواند طویل کی خاصیت یہ ہے کہ جگر کے پانی کو پکھلا دیتا ہے۔ منقی کے ہمراہ حماما کا ضماد ورم جگر میں مفید ہے۔ (ابن ماسویہ و بدیعورس)

جو شاندر و حماما کا مشروب بیمار جگر کے موافق ہے۔ حماما کی خاصیت یہ ہے کہ اس سے جگر کو طاقت ملتی ہے۔ وج بھی مفید ہے۔ کندر ورم جگر میں مفید ہے کما فیطوس جگر کی بیماریوں کا شافی علاج ہے۔ (جالینوس)

جن مریضوں کے جگر میں سدے تیزی سے بنتے ہیں ان کے لئے مذکورہ دوا سب سے زیادہ مفید ہے۔ (جالینوس و دیا سقوریدوس)

زیرہ ضعف جگر اور سدے جگر کی سب سے زیادہ مفید دوا ہے۔ کثوث سدے جگر کو کھولتی اور جگر کے لئے مقوی ہے۔ طحال کے سدوں کو بھی کھول دیتی ہے۔ (جالینوس)

تخم کرفس جگر کے سدوں کو کھول دیتی ہے۔ کراث نہطی کا طلاء جگر کے اندر گاڑھے خون اور رطوبت کی وجہ سے پیدا شدہ سدوں میں مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

بادام تلخ کوٹ کر اخروٹ کے برابر شہد اور دودھ کے ہمراہ کھانا درد جگر میں مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

بادام تلخ جگر کے اندر پیدا شدہ سدوں کو اچھی طرح کھول دیتا ہے۔ (دیا سقوریدوس)
 بھیڑ کا دودھ جگر کے اندر گاڑھے خون کی وجہ سے پیدا شدہ سدوں میں مفید ہے۔ (جالینوس)

لف الکرم نامی دوا ضعف جگر میں مفید ہے۔ یہ سدوں کو کھول دیتی ہے۔ (ابن ماسویہ)
 نیخ لسان الکحل و برگ لسان الکحل جگر کے اندر پیدا شدہ سدوں کے علاج میں مستعمل ہیں۔

ان سے زیادہ اس کا پھل استعمال ہوتا ہے جو نیخ اور برگ کے مقابلہ میں زیادہ قوی درجے کا ہوتا ہے۔ (بدیعورس)

نیخ لوف جعد جگر کے سدوں کو کھول دیتا ہے۔ طراشیٹ مقوی جگر ضمادوں میں شامل کیا جاتا ہے۔ مصطکی قابض و ملین ادویات کے ہمراہ اور ام جگر میں بیحد مفید ہے۔ گیر و درد جگر میں پلایا جاتا ہے۔ (جالینوس)

شربت مازریون درد جگر میں مفید ہے۔ بارش کا پانی، پانی کی بجائے استعمال کرنا درد جگر میں عمدہ ثابت ہوتا ہے۔ بارش کے پانی کے بعد پانی پلائیں۔ (دیاستوریڈوس)
 پانی کے ہمراہ نار دین کا مشروب درد جگر میں مفید ہے۔ یہ جگر کے ورموں کا شافی علاج ہے۔
 پوست کبر کا ضاد درد جگر میں مفید ہے۔ (روفس)
 نمام کا ضاد ورم جگر صلب میں مفید ہے۔ نانخواہ جگر کو گرمی پہونچاتی ہے۔ (دیاستوریڈوس)
 سلیمہ ورم جگر میں مفید ہے۔ شربت بھی درد جگر میں مفید ہے۔ بھی میخوش مقوی جگر ہے۔ (ابن ماسویہ)

رائی یا سرکہ کے ہمراہ چقندر کا استعمال سدوں کو کھولتا ہے۔ (ابن ماسویہ)
 کالی مرچ، رائی، زیرہ کے ہمراہ چقندر کا کھانا خاصکر سدوں میں مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)
 اسے اہال کر استعمال کرنے سے ورم جگر حار میں نفع ہوتا ہے۔ حرارت سے پیدا شدہ جگر کے سدوں کو یہ کھول دیتا ہے۔ چلغوزہ میں چونکہ صفر اویٹ اور خوشبو کی خاصیت ہوتی ہے اس لئے یہ سدوں کو کھول کر جگر کو صاف کر دیتا ہے۔ روغن چلغوزہ، رطوبت اور غلظت کی وجہ سے پیدا شدہ درد جگر میں مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

چلغوزہ مقوی جگر ہے۔ یہ جگر کی جانب آنے والی غذائی نالیوں کو کھولتا ہے۔ (جالینوس)
 ایر سادرد جگر کا مسکن ہے۔ عصارة سوسن ہمراہ شراب درد جگر میں مفید ہے۔ رب برگ مولی درد جگر میں مفید ہے۔ بالخصوص جبکہ سکجنین کے ہمراہ استعمال کی جائے۔ (ابن ماسویہ)
 تخم ترب کا بھی یہی اثر ہے۔ فراسیون جگر کے سدوں کو کھولتی ہے۔ (ابن ماسویہ)
 بنخ عرطینشا جگر کے سدوں کو کھولنے کے لئے بیحد طاقتور ہے۔ مچھ جگر کے سدوں کو کھولتی ہے۔ بنخ فاوینا بقدر اخروٹ اچھی طرح ماء العسل کے ہمراہ پیس کر پینے سے جگر کا تنقیہ ہوتا ہے اور سدے کھل جاتے ہیں، پوست صنوبر کا مشروب جیسا کہ باب یوست میں تذکرہ آیا ہے درد جگر میں مفید ہے۔

قصب الزریہ جگر کے ضادوں میں شامل کیا جاتا ہے۔ (دیاستوریڈوس)
 عصارة قنطاریون صغیر کا جو شانہ جگر کے سدوں کے لئے سب سے عمدہ دوا ہے۔ آب انار بالخصوص آب انار ترش و تلخ نمبذ کے مقابلہ میں التهاب جگر لئے زیادہ مفید ہے۔ (جالینوس)
 زراوند کا مشروب درد جگر میں مفید ہے۔ ریوند کی خاصیت یہ ہے کہ ضعف جگر میں مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

بادیان جگر کے سدوں کو کھول دیتا ہے۔ (بدیغورس)

شاہترہ جگر کے سدوں کو کھولتا ہے۔ پوست توت ۵ گرام ہمراہ شہد کا مشروب مریضان جگر کے موافق ہے۔ بعض ملطف مثلاً حاشا، فلفل، زنجبیل کے ہمراہ انجیر کا کھانا جگر کے سدوں میں بیحد مفید ہے۔ ترمس حسب خواہش فلفل و سداب کی ایک مقدار کے ہمراہ استعمال کرنا جگر کے سدوں کو کھول دیتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

پوست بنخ غار کا مشروب بقدر ۲، ۲۵۰ گرام مریضان جگر کے لئے مفید ہے۔ جالینوس کہتا ہے کہ پوست بنخ غار میں کسی حد تک قبضیت ہوتی ہے۔ بایں ہمہ دانہ غار کے مقابلہ میں اس کے اندر حرارت اور حدت کم ہوتی ہے نیز ساتھ میں صفراویت ہوتی ہے۔ اس لئے ۳ گرام شراب ریحانی کے ہمراہ اس کا مشروب درد جگر میں مفید ہے۔ شراب ۷۵ گرام استعمال کریں۔

غار یقون ۵۰ گرام کا مشروب درد جگر میں مفید ہے۔ یہ سدوں کو کھولتی ہے کیونکہ ملطف اور قاطع ہوتی ہے۔ غافٹ جگر کے سدوں کو کھولتی ہے اور مقوی بھی ہے۔ (دیا سقوریدوس)

جگر کے اندر بننے والے سدوں میں مفید ہونا اس کی خاصیت ہے۔ بنخ خشخاش پانی کے اندر اس حد تک جوش دیا جائے کہ نصف باقی رہے اور اسے بطور مشروب لیا جائے تو درد جگر جاتا رہتا ہے۔ یہ ان مریضوں کے لئے مفید ہے جن کا پیشاب گاڑھا ہوتا ہے یا جن کے پیشاب میں مکڑی کے جالے جیسی چیز بنی ہوتی ہے۔ (بدیغورس)

افستین سے پیدا شدہ تلخ شہد جگر کے سدوں کے لئے عمدہ ہوتا ہے۔ منقی مقوی جگر ہے۔

(دیا سقوریدوس)

رب حصرم مقوی جگر ہے۔ عود ہندی مریضان جگر کے لئے مفید ہوتی ہے۔ (ابن ماسویہ)

ککج کا پھل مدربول ہوتا ہے۔ اسے ادویات جگر میں استعمال کیا جاتا ہے۔ (بولس)

جگر کے مقعر حصہ میں گہرائی تک تنقیہ کرنے والی ادویات حسب ذیل ہیں:-

بسفانج ۹ گرام پیس کر شربت سکنجبین شکری ۷۰ گرام کے ہمراہ بطور مشروب استعمال کریں۔

یہی اثر آب بلاب ۱۰۵ گرام لینے کا ہے۔ ابال کر روغن بادام تلخ کے ہمراہ کھانے کا بھی یہی اثر ہے۔

مازیون اگر ام جلاب کے ہمراہ، اسے مقشر کر کے ساڑھے ۴ گرام پیس کر ہمراہ سکنجبین یا جلاب ۷۰

گرم لینے کا بھی یہی اثر ہے۔ افستین ساڑھے ۷۰ گرام جلاب کے ہمراہ یا سکنجبین ۷۰ گرام اور آب

سکنجبین ۱۰۵ گرام کا بھی یہی اثر ہے۔ اسی طرح کا فعل جو شانہ آب کرنب سبز کا بھی ہے۔ بشرطیکہ ساتھ

میں تھوڑا بورہ اور شہد بھی لیا جائے۔ بخور مریم نامی پودے کا بھی یہی فعل ہے۔ اسے تنہا یا شہد کے

ہمراہ لیں۔ ماء الحجن بھی یہی کام کرتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

محدب کبد کا ستقیہ حسب ذیل ادویات سے ہوتا ہے:-

جوشاندہ حملہ، جوشاندہ کلی نورستہ از خر، جوشاندہ غاریقون، ان میں سے کوئی بھی بوزن ساڑھے ۴ گرام ہمراہ سکنجبین لینے سے محدب جگر کے سدے کھل جاتے ہیں۔ جطیانارومی ساڑھے ۴ گرام عرق بادیان و کرفس میں حل کر کے لینا بھی یہی اثر رکھتا ہے۔ چھنے ہوئے پوست غار ۹ گرام کا مشروب ہمراہ سکنجبین ۰۷ گرام کا بھی یہی فعل ہے۔ ریوند چینی ساڑھے ۴ گرام ہمراہ سکنجبین محدب جگر کے سدہ کو کھول دیتا ہے۔ یہی اثر تخم فجنکشت، ووقو، کرفس، قردمانا، قنطوریون دقیق، عود فاوینا، حب فاوینا اور انیسون کا بھی ہے۔ برگ غار اور حب الغار کو بھون کر استعمال کرنا، مر، قسط، پوست بنج صنوبر، روغن بلساں، روغن جوز، قنہ، فوہ، اسارون یہ ساری کی ساری ادویات محدب جگر کے سدوں کو کھول دیتی ہیں بشرطیکہ ساڑھے ۴ گرام سکنجبین کے ہمراہ لی جائیں۔ جگر کے اندر حرارت کی وجہ سے درد بالخصوص محدب حصہ میں ہو تو آب پرسیان دارا ۰۵۱ گرام نچوڑ کر اور ماء الشعیر ۱۴۰ گرام استعمال کرنا مفید ہے۔

پوست آس ۷ گرام کوٹ چھان کر سکنجبین ۰۵۱ گرام کے ہمراہ استعمال کرنا بھی مفید ہے۔

برودت کی وجہ سے عارض ہونے والے درد جگر کی ادویات:

حماما ۹ گرام، آب ترب نچوڑ کر ۰۵۱ گرام ہمراہ عرق کرفس پلائیں۔ بنج از خر ۹ گرام ہمراہ عرق کرفس ۰۵۱ گرام بھی پلائیں۔ غاریقون، ریوند چینی ساڑھے چار چار گرام دیں۔

التهاب جگر و حرارت جگر کے لئے ضما د کا مفید نسخہ:

صندل سرخ ۱۳۳ گرام، گل سرخ پسا ہوا ۰۷۱ گرام، کافور ۹ گرام، زعفران ۳۴ گرام، قرنفل ۰۵۱ گرام، نیلوفر ۰۷۱ گرام، موم، روغن گل، عرق جی العالم پانی میں سیر کر لیں پھر سب کو یکجا کر کے ہمراہ شیر ضما د رکھیں، پھر اسپغول ہمراہ عرق انار میخوش پلا کر مریض کو سلا دیں۔

جگر گرم اور یرقان کے لئے قرص کا نسخہ:

لک مغسول ۳ جز، ریوند چینی ۳ جز، عصارہ غافث ۵ جز، افسنتين رومی ۶ جز، تخم کاسنی ۱۰ جز، تخم بھوا ۵ جز، بادیان ۵ جز، تخم کرفس ۴ جز، ٹوٹ ۸ جز، کوٹ چھان کر قرص بنالیں۔ مقدار خوراک ۷ گرام ہمراہ سکنجبین سکری۔ (ابن ماسویہ)

کثرت اسہال، کثرت قے اور سارے استفراغات سے جگر بجد گرم ہو جاتا ہے لہذا جس مریض کا جگر بجد گرم ہو اس کا حقنہ کے ذریعہ استفراغ کریں۔ (بقراط)

جگر کے اندر ورم حار ہو جاتا ہے تو اس کے بعد لازماً بخار رہتا ہے۔ لہذا دیکھیں کہ اگر عمر اور وقت سازگار ہو تو دہنی باسلیق ابطلی کی فصد کھولیں۔ سکنجبین اور ماء الشحیر پلاتے رہیں۔ بلباب وغیرہ کے ذریعہ طبیعت کے اندر تحریک پیدا کریں۔ نرم ہٹنے بھی مستعمل ہیں۔ بخار کے بغیر جگر کے اندر درد ہو تو اس کا سبب لازماً سدے ہوتے ہیں آب اصلین استعمال کریں جس میں تھوڑی اسارون، سنبل رومی، کلی نورستہ ازخراور کرفس کو ہی شامل کر لیں۔ جو شانده فیثمون، بسفانج، زوفادیکر شکم کے اندر تحریک پیدا کریں۔

جگر کے سدوں کو کھولنے اور اسے تقویت پہونچانے کے لئے نسخہ:

غافٹ، عصارۂ غافٹ استعمال کریں۔ گرم جگر کے اوپر صندلین، نیلوفر، بنفشہ اور جو جیسی ٹھنڈی دواؤں کا ضمار رکھیں۔ سدے ہوں تو ایرسا، سنبل الطیب، فراسیون، بادام تلخ، بابونہ اور ناخونہ جیسی محلل اشیاء استعمال کریں۔ قبض ہو تو مذکورہ ادویات کے اندر گل سرخ جیسی ادویات کا اضافہ کر لیں۔ سوء مزاج جگر ہو تو سب سے مفید استعمال کی چیز یہ ہے کہ کاسنی تر کو پانی میں ابالیں اور جو شانده صاف کر کے سکنجبین کے ہمراہ پلائیں۔ بھیڑے کا جگر اچھی طرح پیس کر ایک چمچہ شراب شیریں کے ہمراہ لینا جگر کے ہر درد میں بالخاصہ مفید ہے۔ جس مریض کو بخار ہو اسے مذکورہ دوا عرق کاسنی کے ہمراہ دینا ضروری ہے۔

درد جگر کے لئے مفید قرص:

انیسون، تخم کرفس، اسارون، بادام تلخ مقشر، افسنتین ہم وزن اچھی طرح چھان لیں اور پانی میں گوندہ لیں اور ساڑھے ۴ گرام کے برابر برابر قرص بنالیں۔ سکنجبین کے ہمراہ بقدر مشروب استعمال کریں۔ (اسحاق)

تقویت جگر اور جگر کو ٹھنڈا رکھنے کے لئے عجیب و غریب مرہم:

صندل سرخ ۲۰۰ گرام، کافور ساڑھے ۱۰ گرام، زعفران ساڑھے ۱۰ گرام، صندل سفید ۳۴ گرام، گل سرخ سبزی سمیت ۳۴ گرام، آرد جو ۵۱ گرام، گل بابونہ ۳۴ گرام، قیر و طی روغن گل بقدر ضرورت، مصطکی ۹ گرام، ناخونہ ساڑھے ۱۰ گرام، سب کو یکجا کر کے ضمار کریں۔ تمام میٹھی چیزوں سے

پرہیز کریں کیونکہ یہ تمام حیوانات کے احشاء میں ہجان پیدا کرتی ہیں۔ کیلی چیزوں سے بھی پرہیز لازم ہے کیونکہ یہ نقصان دہ ہوتی ہیں۔ انار سے پرہیز کریں کیونکہ شیریں تو شیریں ہوگا، ترش جگر کے لئے مضر ہے۔ شراب سے دور رہیں کیونکہ اس سے جگر کے اندر ورم حار ہو جاتا ہے۔ ماء الشعیر کا استعمال کریں، اس میں تبرید کے ساتھ جلاء بھی ہے اور یہ جگر کے سدوں کو کھولتا بھی ہے۔ بادیان، سنگین اسارون وغیرہ جگر کے سدوں کو کھولنے کے لئے استعمال کریں۔ (طیب نامعلوم)

ورم کبد صلب بارد کے لئے ضماو:

سفرجل، آردجو، حلبہ، روغن گل، موم، روغن حناء، افسنتین، زعفران، سنبل، اسارون، ایرسا، قرنفل، اشق، پچھڑے کی چربی اور اس کا مغز، مصطلکی، علك الانباط، صبر، تمام ادویات بقدر ضرورت۔

ورم حار کا ضماو:

آردجو، نیلوفر، کاسنی، ککنج، بہی، سیب، کافور، بنفشہ، صندلین، قنفل، زعفران، موم، روغن گل، حب الفقہ۔

ورم کبد بارد کے لئے عمدہ نسخہ:

صبر، کرفس، اسارون، جعدہ، ایرسا، افسنتین، سنبل، کندر، قسط تلخ، الگ الگ یا یکجائی طور پر۔ زیرہ اور چاول سے پرہیز کریں بالخصوص جبکہ درد جگر گرم ہو، خشک غذا میں مثلاً فاخستہ تیتہ، شیر، پروں کا گوشت اور آنتیں کھلائیں۔ جگر، تلی اور آخروٹ نہ دیں۔ نہ ہی زیادہ مقدار میں چلغوزہ کھلائیں البتہ تھوڑی مقدار میں نقصان دہ نہیں ہوتا۔

ورد جگر کے لئے مفید معجون:

کما فیطوس، کما ذریوس، عصارۃ غافث، جسطیانارومی، پرسیاوشان، ۵۔۵ جز، ریوند، کلی نورستہ اذخر، بنخ اذخر، پوست کبر، بادیان، تخم کرفس، انیسون، صغتر جنگلی، افسنتین، شاہترہ، بنخ کرفس، بنخ بادیان، سنبل الطیب، ۴۔۴ جز، زعفران ۳ جز، لک، مصالجات میں دھلی ہوئی، گلبرخ ہر ایک ۷۔۷ جز، مصطلکی چھ جز، وج ۳ جز، خولجان، حب بلساں، عود بلساں ۴۔۴ جز، عود سلیمہ و پوست سلیمہ ۵ جز، سب کو چھان کر روغن بادام تلخ اور روغن ارند ہم وزن میں لت کریں پھر جھاگ اتاری ہوئی شہد میں شامل کر کے معجون بنالیں۔ مقدار خوراک ساڑھے ۴ گرام ہمراہ عرق کرفس، بادیان و عنب الثعلب مروق ہر ایک ۳۴ گرام نہار منہ لیں۔ کھانے میں چوزے، شراب اور سنگین استعمال کریں۔

جگر حار کے لئے قرص:

گل نیلوفر، گل خلاف ۱۰ جز، گل سرخ سبزی دور نمودہ ۱۲ جز، کافور ۱۰ گرام، صندل سرخ، لک مغسول، (صبر کی طرح دھوئی ہوئی) ۷-۷ جز، فو قل ۸ جز، زعفران ۳ جز، ریوندہ ۵ جز، گل قبرسی، مصطلکی ۳-۳ جز، پر سیاوشان ۳ جز، عرق عنب الثعلب و کاسنی مروق کے ہمراہ معجون بنائیں۔ کھانے میں بھوا، مصالحہ، دھنیا اور تھوڑا آب کا کج استعمال کریں، پینے کے لئے سکنجبین، جلاب سکری لیں، رات میں صندلین کا ضماد رکھیں۔

جگر حار جس سے خون رستا ہو، کے لئے قرص:

کبریا، بُسد، ریوندہ ۴-۴، محیضہ، سنبل الطیب، کافور ہر ایک ساڑھے ۱۰ گرام، مر ساڑھے ۳ گرام، زعفران ۱۰ گرام، صمغ قرظ ۳، گل مختوم، گل سرخ سبزی دور نمودہ تھوڑا بھون کر ۱۰-۱۰ گرام، گلنار ۶ گرام، دم الاخوین، جفت بلوط ۵-۵ گرام، برگ کر سند، شب یمانی بریاں ۱۰-۱۰ گرام، طباشیر ۷ گرام، سماق منقی ۶ گرام، جھاؤ پھل ۵ جز۔ ۵ گرام کے قرص بنالیں اور سایہ میں خشک کریں اور عرق سماق و عرق انار میخوش کے ہمراہ استعمال کریں۔ نیز جگر کے اوپر حسب ذیل ضماد رکھیں۔
برگ امرود، بھی دانہ، سیب میخوش پھل سمیت، برگ انار ترش، سماق، جفت بلوط، گلنار، گل سرخ سبزی سمیت ۵-۵، آرد جو ۱۵، برگ اور پھل سب کوٹ لیں اور پھوک لیکر بقیہ ادویہ کے ہمراہ پانی میں پیس لیں۔ یہ ضماد پوری رات رکھیں۔ (طیب نامعلوم)

جگر حار کے لئے ضماد:

آس خشک، اُمبر بار لیں، ناخونہ، مصطلکی، سنبل، بیخ ایرسا، سب ہم وزن روغن مصطلکی میں اس حد تک جوش دیں کہ سرخ ہو جائیں۔ نیم گرم صبح و شام ضماد رکھیں۔ (کندی)
ماء الحنین سے جگر کے سوختہ فضلات کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ (کندی)
ورم حار جگر کے ساتھ بخار بھی ہو تو مریض کو آب بقول و سکنجبین پلائیں۔ اس سے ٹھنڈک ہوئے گی اور جگر کے سدے کھل جائیں گے۔ (قسطا)

ورم جگر کا ایک نسخہ:

ختم کتاں، آرد جو، کھجور، ضماد بنائیں حیرت انگیز مقوی ہے۔ ورم معدہ کے لئے بھی عجیب و غریب ہے۔ (فیلز غورس)

سرطان جگر اور ورم جگر کے لئے:

ممکن ہو تو فصد کھولیں۔ اس کے بعد حسب ذیل دوا پلائیں اسے اسقلیارس کے طور پر بنالیں۔ جگر کے سخت سرطان کے لئے مفید ہے۔ پیشاب کو گاڑھا بناتی ہے، تلی کو لاغر کرتی ہے، پیڑ مایہ کو دور کر دیتی ہے اور رنگ عمدہ بناتی ہے۔

زعفران، سنبل، سلجھ سوختہ بکجز، قسط نصف جزء، کلی نورستہ اذخر نصف جزء، زخمیل نصف جزء، شہد جھاگ اتر اہوا حسب ضرورت۔ مقدار خوراک ایک ترمس کے بقدر، پہلے ورم کو ضادوں کے ذریعہ نرم کریں، نرم ہو جانے پر مدربول ادویات دیں، ایسی صورت میں ورم استفرغ کے لئے بالکل تیار ہو جائے گا۔ (فیلغ غورس)

جگر کے اندر ورم حار ہوتا ہے تو اشتہا جاتی رہتی ہے۔ کیونکہ جگر ایسی رطوبتیں جذب کرنے لگتا ہے جن کی موجودگی میں دوسری رطوبات جذب کرنے سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔

جگر، یرقان اور استسقاء کے شروع میں مفید قرص کا نسخہ:

لک مغسول، ریوند ۳-۳ جز، عصارۂ غافٹ، بادیان، تخم بھوا ۵-۵ جز، افسنتین رومی ۲۵ گرام، تخم کاسنی ۱۰ جز، تخم کٹوٹ ۸ جز، تخم کرفس ۴ جز۔ قرص اور سفوف بنائیں۔ (جللاج)

یہ قرص ایک بار سکنجبین اور ایک بار عرق غلب کے ہمراہ پلائیں۔ (جوامع ابن ماسویہ)
در دجگر کے ساتھ نمایاں طور پر بخار نہ ہو بلکہ جگر کے اندر حرارت محسوس ہو تو شیر بڑکا ماء الحین سکنجبین کے ساتھ ہمراہ ہلیلہ زرد ۳-۳ جز، لک مغسول ساڑھے ۳ گرام، تخم کرفس ۲ گرام کے ہمراہ پانچ دن یا ایک ہفتہ دیں۔ اس کے بعد گا بھن اوٹنی کا دودھ پلائیں۔ وہ اس طرح کہ شروع میں ۴۰۰ گرام دیں، پھر بتدریج بڑھاتے جائیں حتیٰ کہ ۸۰۰ گرام تک پہنچ جائے۔ ایسی حالت میں اوٹنی کو قسب (ایک گھاس) قت (ایضاً) اور گٹھلی کھانے میں نہ دیں کیونکہ اس طرح اس کا دودھ سخت مضر ہو گا۔ اسے کاسنی، ہرادیضیا، بادیان، شح، اور گھاس کھلائیں۔ دودھ کے ہمراہ حسب ذیل دوا ۱۰ گرام کھلائیں۔

عصارۂ غافٹ، کلی نورستہ اذخر، لک مغسول، فوہ، ریوند ۴-۴ جز، عصارۂ سوس ۱۰ جز، گل سرخ ۸ جز، طباشیر ۸ جز، زعفران ۳ جز، عصارۂ افسنتین ۷ جز، مصطلی ۵ جز، اسے آب ہلیلہ جو جلاب کے ہمراہ جوش دیا گیا ہو کے ساتھ دیں۔

اسہال زیادہ مطلوب ہو تو خوراک کے اندر تریب ۲ گرام کا اضافہ کریں، کھانے میں چوزے

بطور بخنی دیں۔ جگر پر سرد ضماد رکھیں، مریض کو بخار ہو یا نمایاں طور پر حرارت تو عرق غلبہ، ککنج اور کاسنی دیں۔ ہر ایک کی مقدار ۶۸ گرام رہے، عرق کشیز اور عرق بادیان ۷۱۔۷۲ گرام بھی دیں۔ اسے مروق کر لیں اور اس میں خیار شہز ۷۱ گرام، زعفران ۲ گرام ملکر، درد جگر کے لئے مفید قرص کے ہمراہ دیں جس کا نسخہ حسب ذیل ہے۔ کھانے میں بھوا، خس، رطلہ، کاسنی، کدو، ماش اور چوزے دیں بشرطیکہ حرارت نمایاں نہ ہو۔ غلبہ اور ککنج سرکہ، دھنیا، تھوڑی مری اور روغن بادام شیریں میں پکا کر کھلائیں۔ داہنی جانب میں باسلیق کی فصد کھولیں نیز پشت کف کی جانب شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی کے درمیان کی فصد کھولیں۔ درد جگر برودت کے ہمراہ ہو تو روغن بادام شیریں ۷۱ گرام، روغن فستق ۵ گرام، حسب ذیل جو شانہ کے ساتھ دیں:-

جو شانہ کا نسخہ:

بادیان ۷۱ گرام، تخم کر فس ۷۱ گرام، انیسون ۷۱ گرام، مصطلکی ۷۱ گرام پوست بچ کر فس، پوست بچ بادیان ۱۰۔۱۱ جز، غافق، افستین رومی ۵۔۵ جز، لک، ریوند ۳۔۳ جز، ۱۶۰۰ ملی لیٹر پانی میں جوش دیں حتیٰ کہ ۸۰۰ ملی لیٹر پانی جل جائے، اسے صاف کر کے محفوظ کر لیں۔ روزانہ ۱۰۰ گرام مذکورہ روغن کے ہمراہ نیز ۲ گرام روغن بادام شیریں کے ہمراہ دیں۔ شام کو دواء المسک یا دواء الکرکم یا تافسیا، یا دواء القسط ساڑھے ۳ گرام ہمراہ عرق کر فس دیں، جگر کے اوپر ضماد رکھیں۔ مریض کو چلغوزہ کھلائیں یہ بیحد مفید ہے۔ (الکمال والتمام)

درد جگر کے لئے جب برودت کے ہمراہ ہو:

شربت افستین اور سکجنہین عملی دیں۔ شیرینی سے پوری طرح پرہیز کرائیں۔ گابھن اوٹنی کا دودھ اور سکر العشر ۷۱ گرام سے ۳۵ گرام تک دیں۔ یہ اعرابی ہو، غیر اعرابی موزوں نہیں ہوتی۔ اس سے عمدہ اور متوازن اسہال ہوتا ہے اور سدے کھل جاتے ہیں۔

درد جگر کے لئے ضماد جبکہ حرارت کے ہمراہ ہو:

صندلین ۶۸ گرام، فلفل ۳۴ گرام، بنفشہ ۳۴ گرام، گل سرخ ۲۰۲ گرام، زعفران مغسول ۳۴ گرام، افستین ۷۱ گرام، کافور ۷۱ گرام، کوٹ چھان لیں اور روغن سادہ یا روغن گل کے ہمراہ ہاون میں قیر و طی کے ساتھ یکجا کریں پھر اسے کدو کے پتے پر رکھ کر متورم اور التھاب زدہ شکم پر چپکائیں۔

ایضاً:

غلبہ، بنفشہ، رطلہ، پوست کدو، متورم و ملتہب شکم پر چپکائیں۔ خس، آرد جو،

برسیان دارا اور اسپنول آب برف میں گوندہ کر شکم پر رکھیں اور ٹھنڈا کریں۔ (الکمال والتمام)

جگر کے اندر ورم حار ہونے لگے تو یہ دیکھنا چاہئے کہ جسم کے تمام حالات کیسے ہیں؟ استفراغ کی ضرورت ہو تو یہ معلوم کریں کہ مریض متحمل ہے یا نہیں، اگر متحمل ہے تو یہ دیکھیں کہ استفراغ یکبارگی برداشت کر سکے گا یا نہیں، اگر کر سکے تو جگر کی جانب اترنے والے خون کو جذب کریں اور یکبارگی داہنے ہاتھ کی باسلیق سے خون نکال دیں کیونکہ یہ رگ عرق اجوف سے متصل اور محاذات میں اس کے مساوی ہوا کرتی ہے۔ نیز سیدھے طور پر چلنے میں اس کی شریک ہوتی ہے، کہیں کج نہیں ہوتی۔ یہ رگ واضح نہ ہو تو اکمل کی فصد کھولیں۔ یہ بھی ظاہر نہ ہو تو قیغال کی فصد کھول دیں۔ دوسری چیزوں کے مطابق امتلائی کیفیت جس قدر ہو اسی قدر خون نکال دیں۔ دوسری چیزوں سے مراد طاقت، عمر، زمانہ، اور عادت ہے۔ ورم کبد کے آغاز میں اسہال لانے سے پرہیز کریں کیونکہ اس سے ورم میں اضافہ ہوتا ہے۔ اصل راہ یہاں یہ ہوتی ہے کہ خون کا انجذاب جگر کی جانب سے کیا جاتا ہے نہ کہ جگر کی جانب خون کا بہاؤ کیا جاتا ہے۔ خلط کو یہاں سے دور کیا جاتا ہے نہ کہ دوسری جانب سے جگر کی جانب اسے لایا جاتا ہے۔

جگر کے اوپر سرد ضماں نہیں بلکہ نیم گرم ضماں رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ ورم جگر اور معدہ کے اندر ہوتا ہے تو ہم اس بات کی کوشش کرتے ہیں کہ غذا سریع لہضم ہو اور تدبیر مکمل طور پر۔ ہضم پر پوری توجہ رکھی جاتی ہے کیونکہ اس کا اثر پورے جسم پر پڑتا ہے۔ لیساں غذا کا ہونا ضروری نہیں ہے۔ کیونکہ جگر کے اندر جب بھی صفراؤ کا یا ورم حار سے مترشح ہونے والی پیپ جمع ہوگی استفراغ ضروری ہو جاتا ہے۔ اس نوعیت کا استفراغ ان چیزوں سے ہوتا ہے جو دھونے، جلا پیدا کرنے اور جگر کی ان تالیوں کو کھول دیتی ہیں جو اس سے نکل کر معائے صائم تک آتی ہیں۔ لیساں غذاؤں سے بھی یہ تالیاں مسدود ہو جاتی ہیں، تنفس رک جاتا ہے، اور غذا پورے جسم میں نہیں پہنچ پاتی۔ اس لئے بھی ایسی چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے جو جلا پیدا کر سکیں۔ بایں ہمہ اس بات کی بھی ضرورت ہوتی ہے کہ یہ چیزیں لذع پیدا نہ کر سکیں۔ ورنہ خون اندر کودھنس جائے گا۔ ماء العسل میں مذکورہ بالا وصف موجود ہے، تاہم میٹھی چیزوں سے جگر اور تلی کے اندر بیجان پیدا ہوتا ہے اور یہاں ورم ہو جاتا ہے، لہذا اب صرف جو کا دلیا ہی ایک ایسی چیز رہ جاتی ہے جو لذع پیدا کئے بغیر جلا کا کام کر دیتی ہے۔ دواؤں میں پانی ملی ہوئی سنگین کی مثال دی جاسکتی ہے کیونکہ انار، سیب اور بھی دانہ جیسے قابض فواکھات مجرائے قاذف کو صفراء سے چپکا دیتے ہیں، چنانچہ یہاں تنگی آ جاتی ہے لہذا جگر کے اندر پیدا شدہ ورم کو نقصان پہنچنے لگتا ہے۔ بالخصوص ورم جبکہ مقعر حصہ میں واقع ہوتا ہے۔

لذع پیدا کرنے والی چیزیں قابض اشیاء کے مقابلہ میں زیادہ مضر ہوتی ہیں۔ بالخصوص جگر کے مقعر حصہ کے حق میں۔ کیونکہ غذائیں تو صرف جگر کے محدب حصے تک پہنچتی ہیں اور یہ تبدیل ہو چکی ہوتی ہیں، لہذا قابض اور لازع چیزیں تقریباً قبض و لذع پیدا نہ کریں گی مگر مقعر حصہ کا جہاں تک تعلق ہے غذا کی اکثر کیفیت یہاں باقی رہتی ہے۔ بایں ہمہ غذائیں محدب حصہ کی جانب پہنچتی ہیں تو خون میں شامل ہو چکی ہوتی ہیں۔ اس طرح استحالہ کے ساتھ ساتھ اس کی کیفیتیں ٹوٹ پھوٹ چکی ہوتی ہیں، جگر کیا مقعر حصہ جب بھی متورم ہو گا لامحالہ اس کے ساتھ وہ رگیں بھی متورم ہو جائیں گی جو ان نالیوں کے اندر واقع ہوتی ہیں جو جگر سے پھیل کر امعاء تک جاتی ہیں، کیونکہ یہ ساری نالیاں اسی جگر کا حصہ ہوتی ہیں۔ کسی شخص کے ورم جگر کا علاج ایک آدمی یوں کرتا تھا کہ اسے زیتون میں نہلا دیتا، اور آرد گندم، پانی اور زیتون کا ضماد رکھتا تھا جیسا کہ ورم آجانے پر ہاتھوں اور پیروں کا علاج ہوتا ہے۔ اسے یہ نہیں معلوم تھا کہ یہ اعضاء اس بات کے محتاج ہوتے ہیں کہ ان کی طاقت کچھ قابض اشیاء کے ذریعہ محفوظ کی جائے۔ مریض کو وہ خندروس کھلاتا تھا، اسے یہ نہیں معلوم تھا کہ یہ اعضاء ایسے کھانوں کے محتاج ہوتے ہیں جو جلا بخشتے ہیں۔ میں نے اسے مشورہ دیا کہ یہ طریقہ ترک کر دے مگر اس نے ایسا نہیں کیا بلکہ اس خیال سے کہ ورم تیزی سے تحلیل ہو جائے اس نے اس پر اور زیادہ شدت سے عمل کیا، بلاشبہ ورم تو نہایت تیزی سے تحلیل ہو جاتا ہے مگر ساتھ ہی قوت قطعی طور پر گر جاتی ہے اور مریض مر جاتا ہے۔ مجھے اندازہ ہوا کہ مریض کو اچانک تھوڑا لیسڈارپسینہ خارج ہو گا اور اس کے بعد مر جائے گا۔ چنانچہ چار دن کے اندر مریض اسی طرح مر گیا۔

ورم مقعر حصہ میں ہو تو مریض کو مدربول دوائیں دیگر استفراغ کرانا ضروری ہوتا ہے، آغاز میں نہایت ہلکی مدربول دوائیں دی جائیں مثلاً حتم کرفس وغیرہ حتیٰ کہ جب کچھ عرصہ گزر جائے اور ورم میں پختگی آجائے قوی درجے کی مدرادویات دی جائیں۔ مثلاً اسارون، نار دین، مر۔ مقعر حصہ میں ورم ہوتا ہے تو کھانے کے اندر ہم حتم قرطم، انجرہ، فیثون، بفسانج اور اعتدال کے ساتھ تلخین پیدا کرنے والی اشیاء شامل کر دیتے ہیں، اسی طرح حقنہ کی دوائیں بھی داخل کرتے ہیں، حتیٰ کہ ورم میں انحطاط آجائے تو مذکورہ ادویات پورے اعتماد کے ساتھ استعمال کریں۔ جو کے دلایا کا پانی (آب کشک شعیر) میں خریف اور بسانج شامل کر دینا میرا معمول رہا ہے۔ شروع میں حقنہ کے اندر بورہ، نظرون، شامل کر دینا کافی ہوتا ہے لیکن انحطاط پر بالخصوص جبکہ کچھ سختی باقی رہے حقنہ میں ان سے زیادہ طاقتور دوائیں شامل کریں۔ مثلاً جو شاندة زوفا، حنظل، قطوریون دقیق، کیونکہ جگر اور کلی دونوں ہی جب آدمی ان سے غافل ہو جاتا ہے پتھر جیسے بن جانے کے لئے مستعد ہوتے ہیں۔

امراض جگر میں لیسیدار دوائیں اور غذائیں استعمال کریں جیسا کہ اطباء کا معمول ہے۔
 پتھر جیسی کیفیت جگر کے اندر بہت جلد پیدا ہو جاتی ہے بالخصوص جبکہ جگر کے اندر ورم حار ہوتا ہے اور اس کے بعد لیسیدار غذائیں استعمال کی گئی ہوتی ہیں لہذا جگر کو محفوظ رکھنا ضروری ہوتا ہے۔
 ورم جگر کی ابتداء میں قابض اور دافع ادویات کا استعمال غلط نہیں ہے، کیونکہ اس وقت سیلان تیز ہوتا ہے، نیز اترنے والا مادہ عضو کے اندر جم کر نہیں رہتا، لہذا اسہال کے وقت قابض کا استعمال محفوظ نہیں ہے۔ کیونکہ اس وقت سیلان رک چکا ہوتا ہے اور جو کچھ بہہ چکا ہوتا ہے وہ جم جاتا ہے، لہذا قابض اشیاء کی ضرورت نہیں ہوتی ہے، چونکہ اس وقت عضو کو طاقت پہنچانا ضروری ہوتا ہے اس لئے صرف محلل ادویات پر اکتفا نہیں کیا جاتا کیونکہ اس کا فعل تمام جسم کے لئے عمومی طور پر مفید ہوتا ہے اس لئے ادویات کو محلل اور قابض اشیاء سے مرکب ہونا چاہئے۔ (جالینوس)
 مریض سے ہمیں یہ پوچھنا چاہئے کہ داہنی جانب کیا اسے ثقل محسوس ہو رہا ہے۔ ہو رہا ہے ہو تو ہمیں فوراً اسے سر کے ہمراہ کبر اور شہد کھانے میں دینا چاہئے۔ اور برابر دیتے رہنا چاہئے حتیٰ کہ ثقل جاتا رہے۔ (جالینوس)

طبعی حالت میں جگر کو محفوظ رکھنا چاہیں تو اسی طرح کا اہتمام رکھیں، تدبیر الاسماء میں جالینوس کا ایک قول لائق مطالعہ ہے اسے ہم مضمون تدبیر الأبدان کے باب المزاج میں درج کر چکے ہیں۔
 ”الغرض جس کے جگر کی صحت کی حفاظت مفقود ہو اس سے پوچھنا چاہئے کہ داہنی جانب جگر کے مقام پر کیا وہ ثقل اور تناؤ محسوس کرتا ہے، اگر محسوس کرتا ہے تو لطیف تدبیر اختیار کریں، وہ غذائیں روک دیں جو خلط غلیظ پیدا کرتی ہیں خاصکر اسی کے ساتھ جو زیادہ خراب اور ردی ہوں، اور مریض کو نہار منہ سکنجبین کے ہمراہ مفتوح سد و ادویات پلائیں۔ درد کے بعد چند گھنٹوں تک اسے غذا نہ دیں (جالینوس)

جگر کا مزاج گرم ہو تو صفراء اور بیحد سرد ہو تو بغم پیدا ہوتا ہے۔ بردت میں کمی ہوتی ہے تو خون پانی جیسا ہو جاتا ہے۔ (العلل والاعراض) (جالینوس)

ماء اللحم جیسا دستوں کا آنا اس بات کی دلیل ہے کہ جگر کا مقعر حصہ بیمار ہے، پیشاب کی راہ اس طرح کی شے کا خارج ہونا جگر کے محدب حصہ میں بیماری کی علامت ہے۔ مقام جگر پر ورم کی شکل ہلائی ہو تو ورم خود جگر کے اندر ہوتا ہے، شکل اس کی طولانی ہو تو ورم جگر کے اوپر کسی عضلہ میں ہوتا ہے، بدلا ہو رنگ جگر کی بیماری کا پتہ دیتا ہے۔ جگر کے اندر ثقل محسوس ہو اور ساتھ میں بخار بھی ہو تو ورم حار اور بخار نہ ہو تو سدہ جگر یا ورم بارد صلب کا پتہ دیتا ہے۔ یہ ورم بتدریج ہوتا ہے۔ پشت کی

پسلیوں میں درد یا تو جگر کا ہوتا ہے یا پسلیوں کے زیریں استر کرنے والی جھلیوں کا۔ درد جگر کی خاص علامت یہ ہے کہ تمام اوقات میں یہ درد ثقیل ہوتا ہے، نبض لین اور تھوڑی دیر کے بعد زبان اور پورے جسم کا رنگ تبدیل ہو جاتا ہے، اس کی علامت خاصیت (۱) بھی ہے۔ مگر بعض اوقات یہ غائب ہوتی ہے اور داہنے حصہ میں درم حار ہو جاتا ہے اور گوشت کے دھوون جیسا براز آتا ہے۔ اس کی ضروری علامت جس کے ساتھ ذات الجنب لازماً ہوتا ہے، یہ ہے۔ کھانسی، تنگی نفس، حجاب حاجز پر دباؤ، اور درد، مگر پسلیوں کی زیریں غشاء کے اندر کیفیت کی علامات جو زائل نہیں ہوتیں حسب ذیل ہیں:- ہر وقت چھین جیسا درد، نبض صلب، تھوڑی دیر کے بعد کھانسی بڑھ جاتی ہے اور مریض بلغم تھوکتا ہے۔

جگر کی بیماری میں گاہ پورا جسم شریک ہو جاتا ہے۔ وہ اس طرح کہ جسم کا رنگ خراب ہو کر زرد یا سیاہ ہو جاتا ہے، گاہ بعض اعضاء مثلاً زبان سیاہ ہو جاتی ہے۔ حجاب حاجز میں گرانی پیدا ہو جاتی ہے حتیٰ کہ تنگی نفس سے پشت کی پسلیوں میں درد ہونے لگتا ہے۔ تاہم یہ بات مرض جگر اور ذات الجنب میں عام ہوتی ہے۔ البتہ اگر ساتھ میں کھانسی اور نفث کی شکایت ہے تو بیماری پسلیوں کی غشاء کے اندر ہوتی ہے۔ کھانسی اور نفث نہ ہو تو مذکورہ مقام میں بیماری کے ہونے کا امکان ہوتا ہے۔ مگر بیماری اس حد تک نہیں ہوتی کہ کھانسی آئے اور نفث ہو۔ گاہ یہ کثیف ہوتی ہے اور بعد میں فحش نہیں ہوتا۔

ذات الجنب اور مرض جگر کی تفریقی علامات:

غیر لازمہ:

مثلاً گوشت کے دھوون سے مشابہ براز کا آنا۔ کیونکہ یہ علامت جگر کی تمام بیماریوں میں ہوتی ہے۔ مگر اس وقت ظاہر ہوتی ہے جب خون پیدا کرنے والی قوتیں کمزور ہو جاتی ہیں۔ دوسری علامت داہنی جانب ہاتھ کے نیچے درم کا محسوس ہونا ہے۔ تاہم یہ بیماری جگر کی دائمی علامت نہیں ہے۔ نہ ہی مقعر حصہ کی اور نہ ہی محدب حصہ کی۔

علامات لازمہ:

مرض جگر میں نبض صلابت میں کم ہوتی ہے، مگر ذات الجنب میں بالعموم فشاری اور صلب ہوتی ہے۔ بیماری جگر دراز ہو جاتی ہے تو زبان سیاہ ہو جاتی ہے پورا جسم یا تو سیاہ یا زرد ہو جاتا ہے، ذات الجنب میں کھانسی اور نفث زیادہ ہوتا ہے اور عمر تنفس درم حجاب کی وجہ سے ہوتا ہے نیز دباؤ کے باعث درم جگر میں بھی لاحق ہوتا ہے۔

(۱) یہاں یہی لفظ موجود ہے۔

ورم حار کی علامات:

زوال اشتہا، بخار، پیاس، عسر تنفس۔

ورم بارد کی علامات:

زوال اشتہا، تدبیر مقدم، جلد کارنگ اور عمر۔

ورم محدب کی علامات:

ورم کے علاوہ تنگی تنفس، ہنسی کی ہڈی کا کھنچ اٹھنا۔
ورم بڑا ہوگا تو زبان سیاہ، کھانسی کا ہیجان، تر قوہ کا نیچے کی جانب کھنچ اٹھنا واقع ہوگا۔

ورم مقعر کی علامات:

صفراوی قے، اور قبض۔

ورم جگر اور ورم عضلہ شکم کی تفریقی علامات:

ورم جگر کی شکل ہلالی اور ورم عضلہ شکم کی تر چھی ہوگی۔ ورم عضلہ میں ایک کنارہ باریک ہوگا۔ جگر تلی کی صلابت اور احتباس طمٹ کے بغیر دیر تک نرف الدم ہونے کی وجہ سے سرد ہو جاتا ہے۔ بوقت التهاب یا بے وقت دفعۃً سرد پانی پی لینے اور پیدا شدہ سدوں کے باعث سرد ہو جاتا ہے۔ شروع میں جب براز گوشت کے دھوون جیسا ہوگا تو اشتہا زیادہ ہوگی اور آخر میں اشتہا جاتی رہے گی۔ جگر کا جو مزاج ضعف اشتہا کا باعث بنتا ہے وہ سرد ہوتا ہے، زوال اشتہا اس لئے کہ مر یض کو فساد اخلاط کے باعث بخار لاحق ہو جاتا ہے۔ مذکورہ نوعیت کے براز کی موجودگی میں زوال اشتہا، پیاس، بخار اور صفراوی قے موجود ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جگر کے اندر سوء مزاج ہے۔ جگر میں سوء مزاج حار ہوتا ہے تو شروع میں صفراوی خون، پھر سوداوی غلیظ خون، پھر مرہ سوداء کی طرح سیاہ رقیق خون خارج ہوگا۔ گویا یہ جلنے کے سبب ہوتا ہے۔

ضعف جگر اور قرحہ امعاء سے خارج ہونے والے خون کا فرق:

جگر سے خارج ہونے والا خون شروع میں غیر خالص، زیادہ اور پانی جیسا ہوگا۔

ضعف جگر اور ورم جگر کی علامات:

گوشت کی دھوون کے مشابہ براز، نیچے کی جانب ہنسی کا کھینچ اٹھنا، تنگی تنفس، کھانسی، پشت کی پسلیوں تک پہنچنے والا درد، داہنی جانب ثقل، صلابت نبض، خشک کھانسی، درد جگر میں ثقل لازماً ہوتا ہے۔ کھانسی بالعموم ہوتی ہے، نیچے کی جانب ہنسی کبھی کھینچتی ہے کبھی نہیں کھینچتی۔ یہ دونوں باتیں تقریباً مساوی طور پر ہوتی ہیں، جگر کی تمام بیماریوں میں درد ہوتا ہے جو چھوٹی پسلیوں تک پہنچتا ہے۔ ورم حار کی وجہ سے جگر تک غذا کا نفوذ باطل ہو جاتا ہے اسی کے ساتھ پیاس، بخار، درد اور صدیدی صفراء خارج ہوتا ہے۔

قوت جاذبہ کے ضعف میں براز سفید ہو جاتا ہے اور حرارت کے اعراض لاحق نہیں ہوتے۔
(جالینوس)

جگر کی قوت جاذبہ محض برودت کی وجہ سے کمزور ہوتی ہے۔ (مؤلف)

گاہ جگر کے اندر ریح کے باعث سدے پیدا ہو جاتے ہیں جس کا پتہ اس طرح چلتا ہے کہ جگر کے سامنے تناؤ ہوتا ہے بشرطیکہ سدے محذب جگر میں واقع ہوں، پسینہ اور اربول یا نکسیر ٹوٹ جانے سے یہ جاتے رہتے ہیں، مقعر کبد میں واقع شدہ سدے قے یا دستوں کی آمد سے رفع ہوتے ہیں۔
(جالینوس)

جگر کے مزاج حار کا پتہ پیاس، سرخ پیشاب اور کمی اشتہا سے چلتا ہے، مزاج بارد ہونٹ کی سفیدی، ہونٹ کے رنگ کا زوال، اسی طرح زبان کی رنگت کے زائل ہونے، جسم میں خون کی کمی، پیاس کی کمی، قلت اشتہا، فساد رنگ سے معلوم ہوتا ہے، مریض جگر کے اندر ثقل محسوس کرے گا۔ مزاج رطب کی پہچان یہ ہے کہ چہرے پر تہج اور ورم ہو گا۔ مزاج یا بس کی علامت یہ ہے کہ پردہ شکم میں تشنج اور انقباض محسوس ہو گا۔ سدے کا مریض، مریض ورم کے مقابلہ میں ثقل زیادہ محسوس کرے گا۔ ورم کا مریض ورم کچھ زیادہ نیز تھوڑی کھانسی، تنگی تنفس اور داہنی جانب ثقل محسوس کرے گا اور ہنسی اور داہنے شانے میں درد کا ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ جگر کے اندر ورم ہے ورم شدید الحرارة ہوتا ہے تو شروع میں زبان سرخ پھر سیاہ ہو جاتی ہے۔ کھانے کی خواہش میں کمی اور پیاس میں شدت ہوتی ہے۔ صفراوی قے ہوتی ہے اور بخار آ جاتا ہے۔ یہ سارے اعراض نہ ہوں تو ورم کو ساکن و بارد سمجھنا چاہئے۔ ورم مقعر کبد میں ہوتا ہے تو تنگی تنفس اور کھانسی آتی ہے۔ بھوک یا تو معدوم ہو جاتی ہے یا کم لگتی ہے۔ دبیلہ کبد میں فصد کھولی جاتی ہے یا جگر کی پشت کے قریب پچھلے لگایا جاتا ہے، مریض کو عرق کاسنی میں صبر کا خیساندہ، سکر، ترنجبین اور نرم حقنہ دیں۔ بیخ کرفس، بادیان، غلث، پر سیاہ شان کا

جو شانہ تیار کریں۔ ایسے جو شانہ ۱۰۲ گرام میں گل سرخ ۷ گرام، روغن حنک ۷ گرام، یاز بنق ۷ گرام، سکر ۳۳ گرام شامل کر کے مریض کو پلائیں۔ جو شانہ پلانے کے بعد مریض کو جگر کے بل سونے کا حکم دیں، چند دنوں تک یہ عمل جاری رکھیں۔ ہر دو دن کے بعد نیم گرم پانی سے غسل کرائیں۔ کبھی روغن بادام تلخ کے ہمراہ، ماء الاصول دیں۔ دبیلہ کبد میں معدہ سفید ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ دبیلہ اندر کو دھنسا ہوا نہیں ہے۔ معدہ سیاہ ہو تو دبیلہ لحم جگر میں ہوگا، مقام ماؤف پر شمار بھی رکھیں حتیٰ کہ پک جائے۔ جسم کے باطنی حصوں میں جو بھی دبیلہ ہو اس کا علاج اسی طرح کریں۔ سوء مزاج حار میں مریض کو جلاب اور آب خیار کے ساتھ طباشیر اور کافور استعمال کرائیں اس کے علاوہ مریض کو ماء الشعیر اور ماء النجین دیں، موسم گرم اور عمر جوانی کی ہو تو نہار منہ مریض کو ٹھنڈا پانی پلائیں۔ رجلہ، شاخ کدو، صندل اور آب خلاف وغیرہ کا مرہم بنائیں۔ بارد ورم میں دواء الکرکم، لک، رپوند، ایرسہ، قند اویقون ماء الاصول کے ہمراہ دیں اور اصطما خیقون کا شمار رکھیں۔ سداوں کا علاج افسنتین کے جو شانہ اور اس سے بنے ہوئے قرص کے ذریعہ کریں۔ یہ جو شانہ اور قرص رات میں بوقت خواب استعمال کریں اس کے بعد کھانے کو کچھ نہ دیں۔ ورم صلب کا علاج لب خیار شمر، ماء الاصول، روغن بادام کے ذریعہ کریں اور کچھ قابض عطری ادویات کے ہمراہ محلل شمار استعمال کریں، آپریشن اور قطع دبر کے بعد زنف الدم کی ادویات، قرص گلنار، کافور، کبریا، طین اور کافور استعمال کریں۔ صلابت کبد کا علاج یہ ہے کہ مریض دانے پہلو لینا کرے۔ اس طرح وہ تحلیل ہو جائے گی۔ مریض کو طلاء کے ساتھ ۳ گرام قطیہ یا دواء القسط، یا دواء الک یا دواء الکرکم دیں۔ حرارت کی وجہ سے ضعف جگر میں مریض کو سکا باج (۱) کا شور بہ چکنائی دور کر کے اور دار چینی، سنبل، مصطکی یا انہیں چیزوں سے خوشبودار بنا کر مضموس کا شور بہ دیں، انار اور بھی دانے چوسنے کے لئے دیں۔ دبیلہ جگر کا پتہ اسی طرح چلتا ہے کہ پہلے ورم کی ہسٹری ملے گی اس کے بعد پیپ کا دست یا پیشاب آئے گا جس سے افاقہ محسوس ہوگا اور درد کم ہو جائے گا۔

جگر پھٹ جائے تو موت واقع ہو جاتی ہے۔ ورم جگر کے ہمراہ ہچکی کا ہونا برا ہے۔ گدی اور سر کے پچھلے حصہ اور پیر کے دونوں انگوٹھوں میں شدید خارش سے درد ہونے لگے اور سر کے پچھلے باقلا جیسی پھنسیاں نمودار ہو جائیں تو چوتھے روز طلوع آفتاب سے پہلے موت ہو جائے گی۔ اس طرح کا درد جسے الحق ہو جاتا ہے اسے پیشاب میں دشواری قطرہ قطرہ پیشاب آنے کی شکایت ہو جاتی ہے۔ جگر اور تلی کی سب سے بڑی مصیبت یہ ہے کہ میٹھے انگور دانے پیدا ہو جائیں بالخصوص جبکہ بڑے ہوں۔ کیونکہ نالیوں کے اندر یہ چپک جاتے ہیں، ان کی وجہ سے یہ نالیاں شدت کے ساتھ جھجکے

(۱) سکا باج۔ گوشت سرکہ، پیاز، گندنا، اور شہد سے ملا کر تیار کی ہوئی غذا۔

محسوس کرتی ہیں۔ ماء العسل بذات خود موزوں ہوتا ہے، چونکہ اس کے اندر شدت کی جلائی صلاحیت ہوتی ہے اس لئے دونوں ہی حق میں موزوں ثابت ہوتا ہے، البتہ سرکہ کے ہمراہ موزوں نہیں ہوتا۔ دودھ اور شہد دونوں اس کے لئے مضر ہیں، تکان اور حمام کے بعد ٹھنڈا پانی نہ پینا ضروری ہوتا ہے۔ اس حالت کے اندر زیادہ مقدار میں ٹھنڈا پانی لینے سے جگر اس حد تک سرد ہو جاتا ہے کہ فوری طور پر درد اٹھنے لگتا ہے، اور انجام کار استسقاء کی بیماری لاحق ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اس حالت میں جگر شدید التهابی کیفیت سے دوچار ہوتا ہے۔ پانی کی وجہ سے سخت مخالفت پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ شدت سے جگر ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ چارہ کار نہ ہو تو مریض کو پانی ملی ہوئی شراب پیش کریں۔ ملا ہو پانی زیادہ سرد نہ ہو۔ تھوڑی دیر کے بعد سرد پانی تھوڑا سا استعمال کریں۔ جن حضرات کے جگر گرم اور التهابی کیفیت میں مبتلا ہوتے ہیں، نہار منہ سرد پانی کے استعمال سے فائدہ ہوتا ہے۔ کیونکہ پانی جگر کو دھو کر التهاب کو دفع کر دیتا ہے، چنانچہ بالعموم درد میں سکون ہو جاتا ہے۔ جن مریضوں کے جگر بجمد گرم ہوں ان کا علاج اسی طرح کریں۔ (جالینوس)

درد جگر کے مریض ہنسی کے پاس واضح طور پر تناؤ محسوس کرتے ہیں، یہ حالت لوگوں کو زیادہ تر پیش آتی ہے، صرف چند ہی خوش بخت حضرات اس سے مستثنیٰ رہتے ہیں۔ (جالینوس)

مقعر کبد میں لائق تحلیل کوئی فضلہ پیدا ہو جاتا ہے تو ادویات کے اندر قابض اشیاء کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ ان دواؤں کی قوت محفوظ رہے، کیونکہ یہ خود انہیں فضلات ہی کے لئے نہیں بلکہ تمام جسم کے لئے نہایت مؤثر ہوا کرتی ہیں۔ فضلہ جب اندر کی جانب گہرا ہوتا ہے تو عطریاتی قابض اشیاء مفید ہوتی ہیں۔ کیونکہ ان دواؤں کے اندر قبضیت بھی ہوتی ہے اور طاقت کے ساتھ مقام ماؤف تک پہنچتی بھی ہیں۔ اس لئے یہ سب سے عمدہ ادویات ہوتی ہیں۔ اس کے بعد فضلہ کو تحلیل کریں۔ کوئی خلط پھر بھی باقی رہ جائے تو غور کریں، کہیں جگر کے اندر اس فضلہ کے دیر تک رہنے کی وجہ سے سوء مزاج تو پیدا نہیں ہو گیا ہے۔ چنانچہ اس کی وجہ سے جگر سرد یا گرم ہو جاتا ہے لہذا مقابل کی کیفیت پیدا کر کے صحت کو واپس لانے کے لئے قوت پیدا کریں۔ (الصناعۃ الصغیرہ)

جگر کے اندر ورم صلب ایک طویل ورم ہوتا ہے۔ جسم پر زردی کے ساتھ سفیدی کا شدید غلبہ پائیں تو یہ سمجھیں کہ جگر بیمار ہے۔ کیونکہ جب خون نہیں بنے گا تو جسم پر اس طرح کا رنگ آ جاتا ہے۔ جگر مریض ہو تو یہ ہرگز ضروری نہیں ہے کہ غذا دفعۃً زیادہ لی جائے۔ جو رنگ مائل بہ سفیدی، زردی اور سبزی ہو وہ ضعف جگر کا پتہ دیتا ہے۔ جگر اس حد تک کمزور ہو جاتا ہے کہ قبض کا عمل نہیں ہو پاتا۔ (جالینوس)

ضعف جگر کی علامات:

قلت اشتہا، رنگ کا سبز، زرد اور سفید ہو جانا، صفراوی قے، زبان کا سیاہ اور خشک ہو جانا، کھانسی کے ساتھ داہنی اور ہنسی کے پاس والی پسلیوں میں درد کا ہونا، ہونٹوں کی سفیدی، منہ کا مزہ کڑوا ہونا اور چہرہ پر تھج۔

جگر جب بیحد سرد ہو تو ضہاد اصطناعیوں اور گرم ہو تو صد لین کا ضہاد مفید ہوتا ہے۔ کاسنی، خیار شہیز اور عنب الثعلب حرارت میں، اور ماء الاصول، دوا الک برودت میں جبکہ جگر سرخ ہو استعمال میں لائیں۔ (جور جس)

زائدہ کبد کا پھوڑا اور جگر کے اندر پیدا شدہ پیپ حسب ذیل طریقہ سے بسرعت دور ہو جائے گی۔ پیر کو اوپر کی جانب کھڑا کریں اور خوب اچھی طرح جھاڑیں اعضاء سب نصب کی حالت میں ہوں، اس طرح پیپ آسانی سے آنتوں کی جانب آجائے گی۔ (ابیدیمیا)

جگر کا ورم جب بھی پختہ ہو جائے اور یہ مقعر کبد میں ہو تو استفراغ صرف اسہال کے ذریعہ اور محذب کبد میں ہو صرف ادرا بول کے ذریعہ کریں۔ (الاخلاط)

ورم جگر ہلکا اور کمزور ہو تو جسم کو حرکت دینا اور زیادہ ہو تو فی الجملہ غذا ترک کر دینا مفید ہے۔

(جوامع النبض) (جالینوس)

جگر کے اندر کوئی بہت بڑا ورم ہوتا ہے تو اس کے بعد ہچکی لازماً پیدا ہو جاتی ہے۔ درد جگر کے لحمی اجزاء میں اٹھتا ہو تو ورم محض ثقل کے ہمراہ ہو گا۔ مگر جھلی یا رگوں کے اندر اٹھتا ہو تو یہ تیز ہو گا۔ جگر میں ورم کی وجہ سے ہچکی لاحق ہو تو خراب حالت ہو گی۔ (الفصول)

ہچکی ہمیشہ ورم جگر کے بعد نہیں ہوا کرتی۔ مگر ورم بڑا اور قوی الحرارة ہو حتی کہ بیماری میں فم معدہ اور امعاء بھی جگر کے شریک ہو جائیں تو ہچکی آ جاتی ہے۔ یہ اعضاء جگر کے شریک تب ہی ہوتے ہیں جب ورم بڑا ہوتا ہے۔ کیونکہ ان دونوں کے درمیان کا عصب بیحد باریک ہوتا ہے۔ اس حالت کے اندر جگر میں کثرت سے صفراء پیدا ہو جاتا ہے جس کا انصباب معدہ پر ہوتا ہے چنانچہ فم معدہ پر لذع کی کیفیت پیدا ہوتی ہے جس سے ہچکی آنے لگتی ہے۔ الغرض ہچکی تب ہی پیدا ہوتی ہے جب جگر کے اندر ورم بڑا ہوتا ہے، اور حد سے زیادہ حرارت پیدا ہو جاتی ہے۔ جگر کے اندر پیپ ہو اور داغنے پر صاف سفید پیپ خارج ہو تو انجام اچھا ہونے کی علامات ہے کیونکہ پیپ جگر کی جھلی میں ہو گی تو حالت محفوظ ہو گی۔ اگر جگر کا گوشت فاسد ہو گیا ہو مریض لامحالہ فوت ہو جائے گا۔ جگر

کے اندر شدید درد ہو اور بخار آجائے تو بخار سے یہ درد تحلیل ہو جائے گا۔ کیونکہ یہ درد ریا ح غلیظہ کی پیداوار ہوتا ہے۔ جگر میں ورم حار ہوتا ہے تو ساتھ ہی میں بخار بھی ضرور ہوتا ہے۔ (لہذا درد ورم حار کے سبب نہیں مانا جائے گا)

جگر کے باب میں سب سے پہلے ضروری یہ ہے کہ یہ دیکھا جائے کہ جگر صرف ضعف قوت کا شکار ہوا ہے جیسا کہ معدہ کے باب میں نظر آتا ہے یا ضعف قوت کے ساتھ کوئی اور بیماری بھی لاحق ہے، یا ضعف کے بغیر کوئی بیماری ہو گئی ہے۔ ورم، صلابت، پھوڑا، سدہ، حمزہ، قرحہ، یا تعفن۔ جگر کے اندر جتنی شریانیں اور وریدیں ہیں اتنی ہی تجویفیں بھی ہیں۔ یہ تجویفیں جب جگر کے محدب حصہ تک پہنچتی ہیں تو تنگ ہو جاتی ہیں، انہیں ردی قسم کی رطوبتیں چپک جاتی ہیں تو سدے پیدا ہو جاتے ہیں، ان دونوں حالتوں کے بعد سوء مزاج حار کی صورت میں تعفن بہت جلد اور سوء مزاج بارد ہو تو ذرا دیر میں آجاتا ہے۔ سوء مزاج گاہ جو ہر کبد یعنی جگر کے گوشت میں، گاہ جگر کی رگوں میں، گاہ تجویفوں کے اندر موجود رگوں میں لاحق ہوتا ہے۔ جگر کی سب سے شریف قوت، قوت مغیرہ ہے۔ اس کے ذریعہ خون بنتا ہے۔ بیماری کبھی ایک قوت کو کبھی ایک سے زیادہ قوتوں کو لاحق ہوتی ہے۔ جگر کی قوت جاذبہ کمزور ہو جاتی ہے تو غذا مرطوب خارج ہو ا کرتی ہے۔ اس کے ساتھ جگر بھی کمزور ہو جائے تو رطوبت کے ہمراہ غیر ہضم غذا خارج ہوگی۔ جگر کی قوت مغیرہ کے کمزور ہو جانے کی صورت میں فساد خون کی کئی قسمیں پیدا ہو جاتی ہیں جیسا کہ معدہ کے اندر فساد ہضم ہوتا ہے، تو مختلف قسم کی باتیں پیدا ہو جاتی ہیں، طبیعت کے خلاف ہضم ہونے کی بات، عدم ہضم کے مقابلہ میں کہیں زیادہ خراب اور بری ہے۔ غذا تمام اعضاء کے اندر تغیر پذیر نہیں ہو پاتی۔ طبعی حالت پر ضعف ہضم ہو تو یہ مصیبت ذرا ہلکی ہوتی ہے۔ اس صورت میں ماء الدم یا غسالہ گوشت (گوشت کے دھوون) جیسا دست آتا ہے۔ جگر کے زیادہ تر امراض، براز کے اندر اسی طرح کی چیز کے خارج ہونے سے شروع ہوتے ہیں، کیونکہ اس حالت کے اندر جگر کا ضعف نہ طاقتور ہوتا ہے نہ سخت بلکہ قابو کی حد تک ہوتا ہے یا غذا کے اندر واضح طور پر مؤثر ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ خون جیسی چیز بنتی ہے۔ چنانچہ بیماری جگر کا علاج ہوتے ہی یہ دست بالکل بند ہو جاتا ہے۔ اور ایسی چیزیں خارج ہونے لگتی ہیں جن کی کیفیات اور قوام مختلف ہوتے ہیں، بالکل ویسے ہی جیسے معدہ غذا کو ہضم نہیں کر پاتا تو مختلف کیفیات اور قوام کی چیزیں خارج ہونے لگتی ہے۔ ضعف جگر سوء مزاج حار کے نتیجہ میں ہو تو اس کی وجہ سے جسم پکھلنے لگتا ہے۔ یہ کیفیت سب سے پہلے اخلاط کے اندر، پھر خود جگر کے گوشت میں پیدا ہوتی ہے، چنانچہ براز کے اندر نہایت بدبودار پیپ خارج ہوتی ہے، جو غلیظ اور گہرے رنگ کی ہوتی ہے، بالکل

ویسی ہی پیپ جیسی وبائی بخاروں میں خارج ہوتی ہے۔ سوء مزاج یعنی جگر کا سوء مزاج بارد ہوتا ہے تو دست مسلسل اور زیادہ مقدار میں نہیں آتے، الا یہ کہ بیماری طویل ہو جائے۔ چنانچہ بیماری کے دوران ایک ایسی چیز خارج ہوتی ہے، جو سوء مزاج حار سے پیدا شدہ براز میں خارج ہونے والی شے جیسی نہیں ہوتی، نہ ہی رنگ کے اندر، نہ ہی بو میں اور نہ ہی قوام کے اندر۔ بلکہ کم بدبودار ہوتی ہے دیکھنے میں متعفن خون جیسی ہوتی ہے۔ اور لحم زائد سے مشابہ نہیں ہوتی۔ براز کے اندر خارج ہونے والی شے زیادہ تر سیاہ خون جیسی نظر آتی ہے۔ توجہ سے جائزہ لینے پر خون جیسی نہیں بلکہ تلچھٹ اور رسوب جیسی ملے گی جو مرہ سوداء کے لگ بھگ ہوتی ہے۔ کچھ دست خارج ہوں گے جو نہ سوء مزاج بارد اور نہ ہی سوء مزاج حار کی پیداوار کہے جاسکتے ہیں۔ دونوں مزاجوں سے رطوبت آتی ہے، ایک کی رطوبت تر اور ایک کی گرم ہوتی ہے۔ ہر ایک کا علاج بالضد کریں۔

دواء قفی کا نسخہ:

یہ جگر اور سینہ کے مریضوں کے لئے مفید ہے۔ مویز منقی ۹۰ گرام، زعفران ۵.۴ گرام، چراستہ ۹ گرام، مقل یہودے ۷ گرام، دار چینی ۵.۴ گرام سلیجہ ۲.۲۵ گرام، سنبل ۴ گرام، اذخر ۱۱ گرام، مر ۸ گرام، صمغ بطم ۸ گرام، دار شیشعان ۹ گرام، شہد ۲ گرام، شراب بقدر ضرورت۔

جالینوس کا قول ہے کہ مذکورہ بالا نسخہ کچھ ایسی دواؤں پر مشتمل ہے جن میں اعتدال کے ساتھ قبض کی صلاحیت موجود ہے ان میں کچھ ایسی ہیں جو خشکی پیدا کرتی ہیں، خراب پیپ کو صاف کر دیتی ہیں اور خراب مزاج کی اصلاح کرتی ہیں۔ کچھ ایسی ہیں جو تعفن کے مخالف ہیں، بالعموم یہ دائیں خوشبو جات کی جنس سے ہیں، چنانچہ دار چینی ہر تعفن کی اصلاح کرتی ہیں اور ہر مفسد قوت کا مقابلہ کر کے اسے صلاح کی جانب واپس لاتی ہے۔ اس کا اثر پیپ، اخلاط، مہلک ادویات اور زہروں پر ہوتا ہے۔ دار چینی کے بعد سلیجہ کا بھی یہی اثر ہے بشرطیکہ دار چینی کی طرح یہ عمدہ ہو، بقیہ تمام خوشبوؤں کا اثر ان دونوں سے کم ہوتا ہے، مثلاً سنبل، اذخر، قصب الزریہ، مر، انہیں نسخہ کے اندر مذکورہ بالا طریقہ ہی پر داخل کیا گیا ہے۔ دار شیشعان اور زعفران قابض اور منضج ہوتے ہیں، یہ تعفن کی اصلاح کرتے ہیں، ان کے اندر قبضیت کا فعل بقدر ضرورت ہوتا ہے۔ بایں ہمہ ان کی موجودگی میں اخلاط کے اندر نضج، تعدیل اور اصلاح مزاج کی بات بھی ہو سکتی ہے۔ پھر یہ جو ہر جگر کے مشابہ بھی ہے۔ فی نفسہ فساد سے خالی ہوتی ہے، زیر علاج عضو سے اس کا مشابہ ہونا بالخصوص جہاں سوء مزاج کی عملداری ہو بڑی بات ہے، تاہم جگر کی سب سے عمدہ دوا وہ ہوتی ہے جو جگر کے خراب مزاج

کے برعکس ہو اور غذائیت بھی فراہم کرتی ہو۔ اسی طرح شراب جبکہ ورم حار یا حمہ نہ ہو تو جگر کے موافق ہوتی ہے کیونکہ اس میں غذائیت بھی ہوتی ہے۔ نفخ دینے اور تقویت پیدا کرنے کا فعل بھی ہوتا ہے اور تعفن کا مقابلہ بھی کرتی ہے۔ اتفاق سے سوء مزاج بارد رطب ہو تو شراب کوئی تکلیف پیدا کئے بغیر شافی علاج ہے، شہد کے اندر مذکورہ بالا تمام خصوصیات ہوتی ہیں صرف تقویت پیدا نہیں کرتی، کیونکہ یہ جالی ہوتا ہے، اور تنگ نالیوں کو کھولتا ہے، اس کی ضرورت کمزور جگر والوں کو ہوتی ہے۔ تاکہ ایک دوسرے کے اندر گھسنے والی شریانوں کے دہانوں کو صاف کر سکے۔

جالینوس کہتا ہے، بعض حضرات مذکورہ نسخہ کے اندر، افیون، بھنگ وغیرہ شامل کرتے ہیں، چنانچہ اسے وہ سوء مزاج حار کے مریضوں کے حق میں مفید بنا دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ فلو نیا سوء مزاج جگر میں مفید ہوتی ہے جالینوس کہتا ہے کہ اس نسخہ کو بیحد ٹھنڈک پیدا کرنے والا نہ بنائیں۔“
مذکورہ قسم کی ادویات سے یہ بات ظاہر ہو گئی کہ ان کے اندر جگر کے کسی بھی نوعیت کے سوء مزاج کو درست کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔ سدے بھی ہوں تو انہیں وہ کھول دیں گی۔ ضعف اور کمزوری کا ازالہ کر دیں گی۔ گرمی اور برودت پیدا کرنے میں اعتدال سے کام لینا ضروری ہے۔ (مؤلف)
اثاناسیا حسب ذیل نسخہ کے مطابق جگر میں مفید ہے:-

نسخہ:

زعفران ساڑھے ۴ گرام، دار چینی ساڑھے ۴ گرام، سنبل ۹ گرام، سلجھ ساڑھے ۴ گرام، کلی نورستہ اذخر ساڑھے ۴ گرام، مر ساڑھے ۴ گرام عمدہ قسم کے شہد میں گوندہ لیں۔ مقدار خوراک بقدر سوا ۲ گرام تپ زدوں کے لئے ماء العسل کے ہمراہ۔ (جالینوس)
جنہیں بخار نہ ہو ان کے لئے شراب کے ہمراہ حسب ذیل نسخہ بیحد عمدہ معجون کا ہے۔

نسخہ:

زعفران ۹ گرام، مر ۱۸ گرام، اسارون ۱۸ گرام، فوہ ۱۸ گرام، تخم زوفزا ۱۸ گرام، تخم کرفس کوہی ۱۸ گرام، سنبل ہندی ۶، سنبل قلیطی ۶، قسط ۲ گرام، سلجھ ۲ گرام، کلی نورستہ اذخر ۲ گرام، فوہ الصباغین ۳۶ گرام، عصارہ سوس ۱۴ گرام، ستولو قندریون ۱۴ گرام، جعدہ ۶، روغن بلساں ۶، تریاق میں شامل اندر خرون نامی خلط ساڑھے ۲۲ گرام شہد حسب ضرورت لیکر حسب دستور معجون بنالیں۔
مقدار خوراک ایک بڑی گولی کے بقدر ہمراہ شراب عسلی۔ (مؤلف)

حرارت کی موجودگی میں لاحق ہونے والے درد جگر کے لئے بہترین قرص کا نسخہ:
لک مغسول ۵ جز، زعفران ۵ جز، امبر بارلیس ۴ جز، گل سرخ ۷ جز، صندل سرخ ۵ جز، تخم

کثوث ۳۲ گرام، تخم کاسنی ۴ جز، شمرۃ الطرفاء ساڑھے ۳ گرام، مصطلکی و تخم سونف ہر ایک سو ۸۱ گرام، عصارۃ افسنتین ۷ گرام، عصارۃ غافث ۷ گرام، تخم خرفہ ساڑھے ۷ گرام سب کو کوٹ چھان کر حسب دستور آب کاسنی یا آب مکوہ میں گوندہ کرپ ساڑھے ۴ گرام کی ٹکیاں بنالی جائیں اور آب بید سادہ مروق ۷۰ گرام، آب کاسنی ۷۰ گرام مروق اور سکنجبین ۷۰ گرام کے ہمراہ استعمال کی جائیں۔

جگر کے وجع بارد اور ورم صلب کے لئے ضما د کا نسخہ :

زعفران ۳۵ گرام، اکلیل الملک ۷۰ گرام، سنبل، اسارون، حماما، صبر، قصب الزریہ، سوسن ہر ایک ساڑھے ۷ گرام، بنج خطمی ۵۵ گرام، بنج کرنب نمٹلی ۵۵ گرام، قط ساڑھے ۷ گرام، بابونہ کی محض کلیاں ۷۰ گرام، عود، سلیخہ ساڑھے ۵۲ گرام، لاذن ساڑھے ۵۲ گرام، میعہ ساڑھے ۱۴ گرام حب بلساں ساڑھے ۷ گرام، زراوند حرج ۴ گرام، مقل ۳۵ گرام، اشق ۳۵ گرام، مر ۳۵ گرام، پہلے صمغیات اور زعفران کو کسی جو شانہ میں اتنی دیر تک کے لئے بھگو لیں کہ وہ نرم ہو جائے اور پھر موم ۲۸۰ گرام اور روغن نار دین اس کے مثل یا بقدر ضرورت کا اضافہ کر کے آگ پر پکایا جائے اور پھر آگ پر اسے نیچے اتار کر صمغیات کو اس کے اندر خوب اچھی طرح یکجا کیا جائے پھر تمام ادویہ کو باریک پیس کر اس کے اوپر چھڑک لیا جائے اور پھر جب یہ مرجم نما بن جائے تو اسے لیکر برگ کرنب پر چپکا کر جگر کے مقام پر بہ طور ضما د استعمال کیا جاتا ہے۔ درد جگر میں اس سے بھی فائدہ حاصل ہو سکتا ہے کہ مریض کو جو شانہ مکوہ، روغن بادام شیریں سے مزیدار و خوشبودار کر کے پلایا جائے اور اس کے ساتھ کچھ مری اور سبز دھنیا دیا جائے۔ اگر اسہال لانے کی ضرورت ہو تو کسی ایسے جو شانہ کے ساتھ جس میں جڑوں، نیبوں، غافث، افسنتین، شاہترہ، ہلیلہ اور تمر بندی شامل ہو ڈال دیا گیا ہوں پلایا جائے اس نسخہ کی بیاض غاریقون ساڑھے ۳ گرام سے ساڑھے ۴ گرام تک ہونی چاہئے۔ یہ نسخہ جگر کے لئے مفید ہوتا ہے اور یارج فیرا کو معجون کی شکل میں ہمراہ سکنجبین استعمال کرائیں۔ اگر دستوں کو بند کرنا مقصود ہو تو اس کے قرص میں طباشیر، اقلقیہ مغسول اور امبر باریس وغیرہ کا اضافہ کر لیا جائے۔ اگر سوزش بہت زیادہ ہو تو اس نسخہ میں کافور ملا لیا جائے۔

جگر کے وجع حار کی صورت میں سرکہ کے ساتھ پکائی ہوئی مچھلی کا کھانا بہتر ہوتا ہے۔

کاسنی بستانی و بری جن کا مزاج کسی قدر بار د ہوتا ہے اور اس کے علاوہ کچھ کڑوا پن اور معتدل درجے کی قبضیت ہوتی ہے جن کی وجہ سے سوء مزاج کبد حار کی مغیر دواؤں میں شمار ہوتی ہیں اور ان ہی دونوں خواص کے علاوہ اعتدال کے ساتھ تہرید بھی کرتی ہیں قبضیت کی وجہ سے جگر کو تقویت دیتی اور کڑوا پن کی وجہ سے جلاء بھی بخشتی ہیں اور شرائین، اوردہ کے دہانوں کو بھی کھولتی ہیں۔ سوء

مزاج بار میں بہت زیادہ اس طرح مضر بھی ثابت نہیں ہوتی جس طرح غیر قابض وغیرہ مر بارد رطب چیزیں مضر ثابت ہوا کرتی ہیں۔ لہذا یہ دونوں پودے کا سنی بستانی و بری نافع کبد ہیں۔ اگر جگر کے ورم و درد کے ساتھ سوء مزاج بارد رطب لاحق ہو جائے تو ان پودوں کے ساتھ تھوڑا شہد شامل کر کے استعمال کر لیا جائے تو رطوبت کو پیشاب کی شکل میں باہر خارج کر دیں گے۔ یہ پودے اگر خشک ہو گئے ہوں تب بھی ماء العسل کے ساتھ استعمال سے یہی فائدے ظاہر ہوتے ہیں۔ ان کا جو شانہ ہمراہ ماء العسل پینا حد درجہ فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔ اگر مرض سوء مزاج حار نہ ہو صرف سدہ ہو تو بھی بڑا فائدہ کرے گا اور ہمراہ لطیف شراب ابیض پینے سے پیشاب کھل کر جاری ہو سکتا ہے اور اربول ہو سکتا ہے۔

خشک یا پاکا کر یا شربت بنا کر استعمال کیا جائے تو بھی مفید ہے۔
جوداء جگر کا تنقیہ کر کے اس کے تنگ راستوں کو کھول دیتی ہے اور نمایاں سخوت و برودت نہیں پیدا کرتی وہ سرخس ہے کیونکہ اس دوا کے مزاج پر تلخی بیحد غالب ہوتی ہے۔ (جالینوس)
عصارۂ سرخس ۹۰ گرام ہمراہ آب شہد ۳ جگر کیلئے استعمال کریں۔ عصارۂ کا سنی باریک بستانی تلخ ۹۰ گرام، ماء العسل ۳ کے ہمراہ پائیں اور چاہیں تو کا سنی جنگلی بھی اسی طرح استعمال کریں۔
(ارنجیانس) (۱)

اسے جیسا چاہیں بنا سکتے ہیں بغیر شہد کے بھی، اس کی برودت میں کچھ اضافہ کے ساتھ مدربول کی کیفیت پیدا کر کے اور تھوڑی کالج شامل کر کے بھی، اس کے اندر عصارۂ سرخس و کرفس شامل کر کے تنقیح سد میں اضافہ کر کے بھی اور کرفس جیسی یا اس سے بھی زیادہ طاقتور دوا شامل کر کے بھی جو تھوڑی بہت سخوت (گرمی) پیدا کریں۔ بشرطیکہ سوء مزاج کبد رطب ہو۔ اس لئے کہ اس سے جگر نرم ہو کر اس حد تک کھل جاتا ہے کہ استرخائی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ جگر کو ایسی صورت میں قابض ادویہ کی ضرورت ہوا کرتی ہے خواہ رطوبت حرارت کے ساتھ ہو یا برودت کے ساتھ۔ البتہ حرارت برودت کے ساتھ ہو تو قابض کے ساتھ مسخن کی آمیزش کریں اور حرارت کے ساتھ ہو تو ٹھنڈک پیدا کرنے والی اور اوسط ہو تو اوسط مزاج کی دوائیں شامل کریں۔

اگر جگر اور دوسرے اعضاء بارد، غلیظ، لیسدار اخلاط کی وجہ سے جو اعضاء اصلہ میں داخل ہو گئے ہوں سخت ہو جائیں تو یہ سوء مزاج بارد ہوتا ہے۔ اس لئے لطیف مسخن ادویہ کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ ایسا مریض قئے کرتا ہے۔ چنانچہ مذکورہ راہ سے اخلاط کی وہ لسی صاف ہو جاتی ہے جو لطیف

اعضاء سے چپکی ہوتی ہے۔ مذکورہ دواؤں کے ہمراہ ملیں ادویات کو شامل کرنا میں قابل تعریف سمجھتا ہوں کیونکہ جن اعضاء میں صلابت پیدا ہو جائے اگر ان کی پہلے تلپین نہ کی جاسکے اور ملطف و محلل ادویہ ہی پر اکتفا کیا جائے تو اس سے صلابت کے اندر ابتداء ہی میں نمایاں کمی واقع ہونے لگتی ہے مگر پھر ناقابل شفا حد تک سختی پیدا ہو جاتی ہے لہذا جگر کے علاج میں مستعمل ملطفات کے ساتھ ملیں ادویہ شامل کی جائیں اس لئے کہ جرم جگر جامد رطوبت کے درجے میں ہوتا ہے اور یہ ضروری ہے کہ جن ادویہ سے صلابت جگر کا علاج کیا جائے ان میں ملیں بہت ہلکی ہوں اور ملطف و مسخن ادویات ان دواؤں مقابلہ میں زیادہ ہوں جن کے ذریعہ جگر کے علاوہ دوسرے اعضاء کی صلابت کا علاج کیا جاتا ہے۔

اسقلینادس (۱) نے مرارة الدب سے تیار شدہ نسخہ کی تعریف کی ہے۔ تجربہ سے اس نے اس کی افادیت کی تعریف کی کیونکہ یہ نسخہ ایسی خوشبودار اشیاء پر مشتمل ہے جن کے اندر تلطف، جلاء اور تحلیل کی کیفیات ہوتی ہیں۔ بایں ہمہ اس کے اندر دوسری گرم اور چرپری دوائیں بھی ہوتی ہیں جو تقطیع اور تحلیل کا کام کرتی ہیں۔ نیز درد میں تسکین پیدا کرنے والی دوائیں بھی ہوتی ہیں اور وہ ہیں تخم خیار، ابہل، گیر و اور خواتم الحیرہ ادار کے لئے مدر بول ادویہ بھی ہوتی ہیں جو جگر سے تحلیل شدہ رطوبات کو خارج کرتی ہیں۔

نسخہ حسب ذیل ہے:-

سختی جگر کی کامیاب و مفید دوا:

کما فیطوس، فراسیون، کرفس کوہی، جطیان، تخم فجنکشت، مرارة الدب، خردل، تخم خیار، ستولو قندریون، بنج جاو شیر، مچھ، تخم کرنب، ریوند، کالی مرچ، سنبل ہندی، قسط، تخم کرفس، تخم جرجیر، لال ساگ، جعدہ، افیون، غافث، ابہل ہم وزن شہد کے ہمراہ گوندہ لیں۔

مقدار خوراک ۲۷ گرام، ہمراہ شربت شہد ۹۰ گرام، داخلی اور خارجی طور پر اس ضابطہ کا

التزام کریں۔ (مؤلف)

جگر کی دوا:

حرارت یعنی بخار ہو تو زوائد ۲ گرام پانی کے ہمراہ پلائیں ورنہ شراب شیریں کے ہمراہ یہ بہت مفید و مؤثر ہے مرارة الدب جگر کے مریضوں کے لئے خاص طور پر مفید ہے۔ یہ ایک چھپچھپائیں۔ لحم حلزون جس کا نام فلنجارش ہے پیس کر شراب اسود کے ساتھ پلائیں۔ اسی طرح بھیڑیے کا جگر بھی

(۱) دوسرے نسخوں میں یہ لفظ اسی طرح موجود ہے لیکن غالباً یہ لفظ اسقلینادس ہے۔

استعمال کریں۔ (مؤلف)

ہم نے بھیڑے کے جگر کو اچھی طرح آزمایا ہے اسے باریک پیس کر ساڑھے ۴ گرام شراب شیریں کے ہمراہ استعمال کریں کیونکہ یہ شربت اس حالت میں جگر کے لئے نہایت عمدہ ہے۔ یہ لحم حلزون کے ساتھ نہایت خاموشی کے ساتھ جاملتا ہے۔ مرارة الدب اور بھیڑے کا جگر اپنی کیفیت سے نہیں بلکہ خاصیت سے مفید ہوتے ہیں۔ (جالینوس)

اگر جگر بہت سخت ہو تو شیخ رطب کو نچوڑ کر اس کا عصا رہ پلائیں جو گاڑھا ہونا چاہئے۔ یا دج اور نیخ جاؤ شیر ساڑھے ۱۳ گرام جو شانہ شہد کے ہمراہ مستقل پلائیں یہ بیحد عجیب الاثر ہے۔ جگر کی سختی کے لئے تخم کتاں اور آرد جو شراب میں پکا کر ضما د کریں یا نیخ کبر اور سنگجین یا نیخ عظمیٰ کو شراب میں پکا کر یا مر شراب قابض میں تر کریں اور اس کے ہمراہ قسب شامل کر کے ضما د کریں۔

عمدہ ضما د کا نسخہ :

اشق ۴۵۰ گرام، مقل ۱۰۸ گرام، زعفران ۵۴ گرام، موم (شمع) ۶۳۰ گرام، روغن حنا ۳۶۰ گرام، سرکہ ۱۸۰ کیجا کر کے ضما د تیار کریں۔ صلابت جگر میں ناخونہ کا ضما د مفید ہوتا ہے۔ فلیطریوں کا ضما د بھی بیحد مفید ہے۔ یہ مزاج کے بگڑنے سے پہلے پہلے جگر کی سختی دور کر دیتا ہے۔ اس کا بہترین وقت وہ ہے جب غذا معدہ اور جگر سے نفوذ کرنے لگے۔ (ارنجینس)

کبھی جگر کی قوت ہاضمہ کے ضعف سے اسہال ہوتا ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ گوشت کے پانی جیسا اسہال مروڑ کے ساتھ ہوتا ہے۔ کبھی نہ ریشہ آتا ہے نہ ہی شکم میں کوئی درد ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ میں غذا کم پہنچنے کی وجہ سے بدن دبلا اور رنگ زردی اور سفیدی مائل ہو جاتا ہے، کھانا جب معدہ سے نفوذ کرتا ہے تو مریض کو جگر میں بوجھ محسوس ہوتا ہے۔ کیونکہ غذا اس وقت نالیوں میں چلی جاتی ہے۔ یہ حالت جگر کی برودت اور کمی خون کی باعث ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں مسخن و مقوی جگر دوائیں استعمال کرائیں مثلاً پوست فستق تھوڑا بھون کر اس کے لئے یہ ایک عمدہ نسخہ یہ ہے۔

نسخہ :

جوز بو اتازہ خوشبودار ۷ گرام، سنبل الطیب ساڑھے ۳ گرام، تخم کرفس ساڑھے ۳ گرام، ایسی شراب کے ساتھ استعمال کریں جس میں پوست فستق تر کیا گیا ہو۔ الغرض مسخن اور قابض ادویات استعمال کریں۔ جگر کو جوز الطیب یا سنبل الطیب اور افستین رومی، قصب الزیرہ اور پوست کندر و مصطلکی

۵۲ گرام سے فلور کریں۔ ان ادویات کو نصف پرانی شراب اور شراب ریحانی میں حل کر کے جگر پر ضاد کریں۔ کھانے میں زیرہ، شاہ زیرہ، سنبل اور قر نفل چھڑک کر دیں۔ (ابن ماسویہ)

اندرونی ورموں کو تحلیل کرنا آب مکوء کا خاصہ ہے۔ مقدار خوراک آب مکوء ۴۰ گرام شکر کے ساتھ۔ اس میں اگر عرق ثوث و کاسنی و کرفس بھی شامل کر لیں تو جگر اور احشاء کے ورم میں حیرت انگیز اثر ہوتا ہے۔

عصارۃ الفستقین و غافٹ جگر کے اور ام اور معدوں کے لئے عمدہ ہے یہ چہرے کے تہج اور ہاتھ پاؤں کی سوجن اور فساد مزاج کا ازالہ کر دیتا ہے۔

کرفس ان سبزیوں کے عریقات کے موافق ہوتا ہے جن میں وہ شامل کیا جاتا ہے۔ یہ ان عریقات کو سرلیع انفوذ بناتا ہے اور جگر کے سدوں کو کھولنے میں عجیب خاصی رکھتا ہے۔ ٹھنڈے اعضاء کو گرم کرتا ہے، فساد مزاج میں مفید ہے۔ ہینگ جگر کے لئے نقصان دہ ہے۔ (ابو جریج راہب)

ایلو کا خاصہ جگر کے سدوں کو کھولنا، اسے تقویت دینا اور یہ قان کو دور کرنا ہے۔

(ابن ماسویہ کتاب اصلاح المسبلہ سے)

ایر سا جگر کے سدوں کو کھولنے اور اسے تقویت پہنچانے میں عجیب تاثیر رکھتی ہے لیکن معدہ کے لئے ردی ہے۔

میٹھی غذائیں حار جگر کے لئے ردی ہیں کیونکہ پت میں تبدیل ہو کر جگر کو پر کر دیتی ہیں۔

(ابن ماسویہ)

رائی کے ساتھ چقدر کھانا جگر کے سدوں کو کھولتا ہے۔ (تدبیر الم مطعم از حنین)

جگر کے سخت ورم کا علاج:

ابتداء میں ہم نے بارہا کیا اور شفا ہوئی مگر جس ورم صلب کا زمانہ طویل ہو گیا نہ میں شفا یاب کر سکا اور نہ کوئی دوسرا۔ جسے یہ سخت ورم ہوتا ہے اسے استقاء ہو جاتا ہے ان میں زیادہ تر مریضوں کی موت طویل زمانے کے بعد ہوتی ہے۔ کم ہی کو جلد موت آتی ہے کیونکہ ایسی حالت میں ان عروق کا دہانہ جن سے غذا مقعر سے محدب تک جاتی ہے بید تنگ ہو جاتا ہے اور آپس میں مل جاتا ہے اسی لئے مریض کو دست آنے لگتے ہیں جن مریضوں کو بیماری سے نجات ملی انھوں نے ملین و خوشبودار قابض ادویات کے علاج سے نجات پائی ہے، مثلاً افسنتین کب حب البان سنبلین، زعفران، گل سرخ، برگ کرم اور مصطلی، روغن نار دین اور مصطلی روغن سفرجل اور روغن گل انگور۔

ان ادویات کے ساتھ اشق، مقل، شجوم اور گودے شامل کر کے دینے سے ورم جگر صلب کا شافی علاج ہو جاتا ہے بشرطیکہ تدبیر سازگار ہو اور عمدہ غذا اس تدبیر کے مطابق ہو۔ مقصد صرف یہ ہو کہ جگر کے سدے کھل جائیں اور جو کچھ اس کے اندر خراب گیا ہو صاف ہو جائے۔ مذکورہ ادویات گردے کی پتھریوں کو توڑتی ہیں بشرطیکہ ان کے ساتھ کچھ مدر بول ادویہ بھی شامل کر لیں۔ (اغلو قن) بیماری جگر اور شدید شوہ کے درمیان فرق کی ایک مثال۔ دیگر تمام بیماریوں میں بھی اس مثال سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ فرض کر لیں ایک شخص سانس لیتے وقت اپنی پیچھے کی پسلیوں میں درد محسوس کرتا ہے تو یہ ضروری نہیں کہ فوراً اسے ذات الجنب قرار دے دیں۔ بلکہ اس کے ساتھ یہ دیکھنا چاہئے کہ کھانسنے پر کوئی بدلے ہوئے رنگ کی چیز خارج ہوتی ہے۔ خارج ہوتی ہے تو یہ قطعی طور پر ذات الجنب ہے۔ ورنہ یہ نہیں کہا جاسکتا ہے کہ ذات الجنب نہیں ہے۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ ابتدائی طور پر ہو اور نفث کا آغاز نہ ہوا ہو۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ پہلو میں ہو اور جگر کی ڈوریاں جو بعض جسموں کے اندر پائی جاتی ہیں پھیل گئی ہوں، کیونکہ یہ ڈوریاں جب پسلیوں سے مربوط ہوتی ہیں تو درد غشاء زیریں اضلاع تک جا پہنچتا ہے۔ تاہم ذات الجنب کی نبض درد جگر کی نبض کے مشابہ نہیں ہوتی۔ اسی طرح درد جگر میں جو پاخانہ ہوتا ہے وہ ذات الجنب میں نہیں ہوتا۔ جگر کے تمام امراض اور اوقات میں یہ ثابت رہتا ہے۔ لہذا دائیں پہلو میں پسلیوں کے سروں کے نیچے تفتیش کریں کہ اس میں ورم تو نہیں ہے، اگر ورم ہو تو فنبہا ورم نہ ہو تو یہ فیصلہ نہ کریں کہ یہ جگر کی بیماری نہیں ہے، کیونکہ کبھی جگر کا ورم مقعر کے گوشے میں یا محدب میں کسی ایسی جگہ ہوتا ہے جسے محسوس نہیں کیا جاسکتا۔ ایسی حالت میں مریض کو حکم دیں کہ جتنی زور سے ہو سکے سانس لے اور پھر اس سے پوچھیں کہ اوپر کے اعضاء میں بوجھ محسوس کرتے ہو یعنی پسلیوں کے اندر اگر ایسا ہی ہے تو ورم جگر ہے۔ یہ ورم حجاب پر دباؤ ڈالکر مزاحمت پیدا کرتا ہے۔ جن سے بیمار کو کچھ کھانسی آتی ہے، یہ صورت عرصہ تک قائم رہتی ہے تو اس کی علامات یقینی طور پر سامنے آجائیں گی، کیونکہ جگر کی بیماریوں میں زبان اور بدن کا رنگ تبدیل ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ سینے کی بیماریوں میں کھانسی بڑھ جاتی ہے اور وقت گزرنے پر بدبودار بلغم آنے لگتا ہے۔ (الاعضاء الآلمہ)

اور کبھی اس عضو میں سوء مزاج سخت دموی اور بلغمی اور ام پیدا ہو جاتے ہیں۔ ریاہ کی بدولت تناؤ اور دور دراز رگوں کے اندر غلیظ اخلاط کے باعث سدے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور ام اور سدے سب کے سب جگر کی جانب بوجھ سا محسوس ہوتے ہیں۔ لیکن جگر میں بہت سی بخاری ریاہ بھر جائے اور نکلنے کی راہ نہ پائے تو بیمار کو صرف بوجھ ہی نہیں اس کے ساتھ تناؤ بھی محسوس ہوتا ہے۔

مقعر کبد کے ورم بڑے ہوں تو حس کے ذریعہ پہچان لئے جاتے ہیں۔ کبھی شکم میں ایسے اور ام بھی ہوتے ہیں جن کے جگر میں ہونے کا وہم ہوتا ہے۔ حالانکہ وہ اس عضلہ کے اندر ہوتے ہیں جو مراق شکم میں جگر کے اوپر ہوتا ہے۔ اس عضلہ کا کچھ حصہ طولانی ہوتا ہے جو عانہ کے گوشہ سے سینے کی ہڈی تک چلا جاتا ہے۔ یہ ورم جب اس عضلہ کے اندر ہوتا ہے تو بالکل پوشیدہ نہیں رہتا کیونکہ عضلہ لمبائی میں چل کر ناف سے مل جاتا ہے۔ ایک عضلہ جگر کے نیچے ترچھا ہوتا ہے۔ ورم اگر اس میں ہو تو اس میں اور ورم جگر میں فرق کرنا نہایت دشوار ہوتا ہے۔ اس عضلہ سے ایک اور عضلہ نکل کر شکم کے عرض میں ہوتا ہے اور جگر کے نیچے ترچھے طور پر چلتا ہے۔ اس میں ورم ہو تو ورم جگر کے مقابلہ میں تمیز کرنا اور زیادہ مشکل ہوتا ہے جگر ان تینوں قسم کے عضلات کے پیچھے اور پردہ صفاق کے نیچے واقع ہوتا ہے۔ عضلات سب پردہ صفاق سے اوپر ہوتے ہیں اور جگر کی ہیئت جب یہ ہے کہ وہ ان تمام عضلات کے پیچھے واقع ہے تو پھر اس کے ورم امتحان اللمس سے معلوم کر لینا ممکن نہیں الا یہ کہ ورم بڑا ہو یا شکم کے عضلات لاغر اور ہلکے ہوں۔ پھر بھی یہاں کچھ ایسا علامات ہوتی ہیں جو جگر کے ورم حار کا پتہ دیتی ہیں اور وہ یہ ہیں کہ بیمار دائیں جانب پسلیوں کے سروں کے نیچے درد محسوس کرے اور جب پسلیوں کے سروں کے نیچے کی جلد کو اوپر کھینچا جائے تو درد ہو اور درد کبھی پسلیوں تک پہنچے اور ہلکی کھانسی ہو زبان ابتداء میں سرخ اور آخر میں سیاہ ہو جائے۔ بھوک بالکل نہ ہو، پیاس مسلسل محسوس ہو اور خالص پت کی قنئے کرے جس میں بعض وقت کوئی دوسری چیز نہ ہو بلکہ آخر میں کچھ خارج ہو۔

اور اگر اتفاق سے ورم جگر ضعف کبد کے ہمراہ نہ ہو۔ طبیعت میں احتباس ہو تو یہ جگر کے ورم فlegمونی کی علامات ہوں گی۔ دموی علامات بھی ایسی ہی ہوتی ہیں۔ مگر زیادہ سخت ہوتی ہیں اس کے ہمراہ بخار اور شدت کی پیاس ہوتی ہے۔ ورم فlegمونی جو جانب مقعر میں ہوتا ہے وہ بھوک کے ازالہ ایکائی اور دست و پیاس میں جانب محدب کے ورم کے مقابلہ میں بڑھ کر ہوتا ہے۔ جیسا کہ محدب کے اور ام مقعر کے اور ام کے مقابلہ میں بائیں طور بڑھ کر ہوتے ہیں کہ ان میں تنفس میں درد اس سے زیادہ ہوتا ہے جو مقعر میں ہوتا ہے اور اکثر ہلکی ہلکی کھانسیوں کی تحریک ہوتی ہے۔ اور اگر درد پسلیوں تک اوپر جاتا ہے تو بیمار یہ محسوس کرتا ہے کہ اس کی ہنسی نیچے کی طرف کھینچ رہی ہے۔ مگر سینے کی ہڈی سے برآمد شدہ پسلیاں جنہیں ضلوع الخلف کے نام سے پہچانا جاتا ہے وہ دونوں ہی صورتوں کے درد کے ساتھ عموماً ماؤف ہوتی ہیں۔ یہ حالت دونوں ہی ورموں میں ضروری طور پر عام ہوا کرتی ہے۔ یہ ایسی چیز نہیں ہے جو جگر کے ہر بیمار کو عارض ہو کیونکہ تمام ہی لوگوں کا جگر ان پسلیوں

سے جھلیوں کے ذریعہ پیوست نہیں ہوتا جیسا کہ بندروں وغیرہ میں دیکھا جاتا ہے۔ بعض جانوروں میں جگر ان کی پسلیوں سے وابستہ ہوتا ہے اور بعض میں نہیں ہوتا۔ ورم جگر جب ایک جانب ہو تو دوسری جانب بھی اس کا کچھ اثر ہوتا ہے۔ اس جانب اس کی کوئی خاص جگہ نہیں ہوتی جس سے وہ تجاوز نہ کر سکے۔ پسلیوں کے سروں کے ماوراء جن مریضوں کا طبعاً پتلا ہوتا ہے پھر یہ پتلا پن جگر کے کسی بڑے ورم کی وجہ سے بڑھ جائے تو امتحان باللمس سے اس کا ادراک ہو جاتا ہے اور ان اور ام کی کچھ خصوصیت ہوتی ہے جو جگر سے اوپر کے عضلات کے اور ام میں نہیں ہوتی اور وہ یہ ہے کہ چھونے سے ورم کی ایک حد محسوس ہوتی ہے جو یکایک ختم یا پوری ہو جاتی ہے لیکن جگر کے اوپری عضلہ کا ورم چونکہ اس کے اجزاء زیادہ دیر تک ایک دوسرے سے متصل ہوتے ہیں۔ اس لئے یہاں کا ورم چھونے پر یکے بعد دیگرے ہلکا محسوس ہوتا جاتا ہے اور اگر جگر کا ورم سخت ہو تو اسے امتحان باللمس کے ذریعہ ادراک کرنا کچھ عوارض کی وجہ سے دشوار ہوتا ہے۔ ایسا نہ ہوتا تو یہ زیادہ ظاہر ہوتا اس لئے کہ یہ ورم زیادہ سخت اور مدافعت اس کی شدید ہوتی ہے۔ اس حالت میں شکم کے اوپر کا عضلہ پتلا اور نحیف ہو جاتا ہے مگر محسوس ہونے سے پیشتر ہی استقاء کی ابتداء ہو جاتی ہے۔ جگر کے سدون کا جہاں تک تعلق ہے تو یہ محدب کبد کی رگوں کے تنگ ہو جانے سے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس لئے اخلاط چپک جاتے ہیں اور ورم فلغمونی و میقدوس خصوصیت سے ان نالیوں کے تنگ ہو جانے سے واقع ہوتے ہیں۔ ضعف جگر سوء مزاج حار کی وجہ سے ہو تو یہ اس کیلوس کو جلادیتا ہے جو معدہ سے اس جگر کی جانب آتا ہے۔ مگر سوء مزاج بارد اسے پکنے نہیں دیتا بس اسے خشک اور گاڑھا کر دیتا ہے۔ ترکا عمل اسکے برعکس ہوتا ہے۔ لہذا جب کسی کو دیکھیں کہ تازہ ذبیحہ کے گوشت کے دھوون بیسا پاخانہ کر رہا ہے تو اسے اس بات کا ثبوت سمجھیں کہ جگر پورا خون پیدا کرنے سے عاجز ہے، اور اگر تلچھٹ کے مانند پاخانہ کر رہا تو یقین کریں کہ جگر کے اندر خون جل رہا ہے، اور اگر دست میں خون آمیز پیپ آرہی ہو تو زیادہ دن ایسی حالت پر باقی رہنے سے دموی سوداوی اور کبھی سوداوی اور کبھی خالص سوداء خارج ہوتا ہے۔ سوء مزاج بارد میں پیپ دار رقیق دست آرہا ہو تو اس کی ابتداء بخار کے بغیر ہوتی ہے اور زیادہ روز ہو جائے تو بخار ہو جاتا ہے اس لئے کہ جگر کے اندر کا خون فاسد ہو جاتا ہے، اور جاہل اس بخار کو ہلکا سمجھتے اور خاص دھیان نہیں دیتے اور یہ سوچتے ہیں کہ یہ بیمار کے کھانا نہ کھانے کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ حالانکہ بیمار بھوک نہ ہونے کی وجہ سے کھانا نہیں کھاتا کیونکہ اس کا شکم بوقت متعینہ غذا نیچے نہیں اتار پاتا جبلاء یہ سمجھتے ہیں کہ بیمار کو بخار بالکل نہیں ہے اور اسے حمام میں داخل کرتے اور لطیف تدبیریں کرتے ہیں و غفلت سے کام لیتے ہیں۔ بہت سارے مریض جن کو سوء مزاج بارد ہوتا ہے یہ بتاتے ہیں

کہ انہیں بھوک بہت زیادہ ہوتی ہے مگر سوہ مزاج حار کے مریضوں کو بھوک نہیں ہوتی بلکہ مٹ جاتی ہے۔ پیاس، تیز بخار اور اخلاطِ ردیہ کی قے ہوا کرتی ہے۔ علامات کو یاد رکھنا ضروری ہے تاکہ فیصلہ اور تشخیص جلد کی جاسکے۔

مثال:

ایک طبیب کے جگر میں درد تھا۔ میں اس کے یہاں گیا تو ایک علامت نظر آئی وہ یہ کہ ایک طشت میں پیپ دار پاخانہ تھا جیسے ذبیحہ کے گوشت کا پانی ہو۔ یہ ضعف جگر کی انتہائی صحیح و واضح علامت تھی پھر بھی میں اس کی طرف دھیان نہیں دیا اور اسے اس طرح نظر انداز کیا جیسے دیکھا ہی نہ ہو۔ پھر میں نے بیمار کی نبض پر ہاتھ رکھا تاکہ یہ ظاہر ہو کہ اسے ورم جگر ہے یا نہیں معاملہ تو یہاں صرف ضعف جگر کا تھا اور بیمار بھی طبیب تھا۔ اس نے کہا میں ابھی ابھی پاخانہ سے فارغ ہو کر بیٹھا ہوں۔ میں نے دیکھا کہ نبض میں ورم کی کچھ علامت موجود ہے اس کے بعد نگاہ گھمائی تو دیکھا کہ مکان کے طاق میں ایک چھوٹی سی بانڈی میں ماء العسل سے آمیز زوفار کھا ہوا ہے۔ یہ دیکھ کر محسوس ہوا کہ بیمار کو ذات الجنب ہونے کا وہم ہے کیونکہ پیچھے کی پسلیوں میں درد محسوس کر رہا تھا۔ یہ ایسی چیز ہے جو کبھی کبھی ورم جگر کے پیچھے آتی ہے۔ یہ اس کی علامت بھی ہے۔ تنفس متواتر اور صغیر تھا۔ ہلکی ہلکی کھانسی کی بھی شکایت تھی جس سے مجھے یقین ہو گیا کہ وہ سمجھتا ہے کہ اسے ذات الجنب ہے۔ اسی لئے اس نے اپنے لئے ماء العسل کے ہمراہ زوفاتیار کر رکھا تھا، پھر میں نے اپنا ہاتھ اس کے دائیں جانب پیچھے کی پسلیوں پر جگر کی جگہ رکھا اور سوال کیا کہ کیا یہاں درد ہوتا ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا میں نے کہا تم کھانا چاہتے ہو، اور دیر تک مسلسل خشک ہلکی ہلکی کھانسی کھانتے رہتے ہو اس نے کہا ہاں، اور پھر اسی طرح کی کھانسی اسے آئی اور جب رکا تو سوال کیا کہ جب لمبا سانس لیتے ہو تو درد بڑھتا ہو محسوس کرتے ہو؟ اور دائیں جانب پسلیوں کے سروں کے نیچے معلق سا بوجھ بھی محسوس کرتے ہو؟ اصل میں میں نے یہ بتانا چاہا تھا کہ اس کا درد ہنسی تک پہنچ رہا ہے۔ اندیشہ ہوا کہ مریض گذشتہ تکالیف کے مقابلہ میں اس کی نفی نہ کر دے۔ کیونکہ میں جانتا تھا کہ جگر کے بڑے اور ام میں درد ہنسی تک پہنچتا ہے اس لئے میں نے یقین سے نہیں سوال کیا بلکہ یہ کہا کہ تمہیں ایسا درد ہو گا جو تمہاری ہنسی تک پہنچے گا گویا کہ نیچے کی طرف کھنچاؤ ہو رہا ہے۔ شاید یہ عارضہ تمہیں ابھی نہیں ہوا ہے اس نے جواب دیا کہ یہ عارضہ بھی ہے۔ پھر میں نے کہا کہ تمہیں ذات الجنب کے ہونے کا وہم ہے (الاعضاء الآلمہ) ہم نے یہ حکایت اس لئے بیان کر دی ہے تاکہ اسے مثال بنائیں اور خوش بخشی کا موقع

آئے تو اپنی نیک نامی کے لئے موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیں اور جاہلوں کا طریقہ نہ اختیار کریں جگر کی قوت جاذبہ کے ضعف پر میں اسہال کیلوسی سے استدلال کرتا ہوں کیونکہ وہ کیلوس معدہ سے جذب کرتی ہے چنانچہ وہ نیچے سے جوں کا توں خارج ہو جاتا ہے۔ جگر اور اس کی غذائی نالیوں میں ورم حار ہو تو پاخانہ کے ساتھ زخموں کے خون آمیز پیپ جیسا مادہ خارج ہوتا ہے ورم خوب پک جاتا ہے تو گاڑھا خون آمیز مواد نکلتا ہے جو پیپ سے قریب تر ہوتا ہے۔ (جالینوس)

اس میں اور آنتوں کی بیماری میں درد کے مقام اور جگر کی علامات سے فرق کیا جائے۔ (مؤلف)
جگر کی قوت ماسکہ کے ضعف سے گوشت کے پانی جیسا دست ہوتا ہے اور عرصہ گزرنے کے بعد تلخٹ جیسا خون آنے لگتا ہے۔ (جالینوس)

اس اصول پر عمل کرنا چاہئے کیونکہ یہ درست ہے اور یہی جالینوس کے کلام کی عبارت ہے۔ ہم نے جو لکھا ہے وہ صرف قوت مغیرہ کے ضعف کی علامت بیان کی ہے۔ (مؤلف)
اور اگر ورم حار ماسار یقا میں ہو تو زخموں کی رقیق پیپ جیسا اور کیلوسی دست ہوتا ہے کیونکہ ورم جگر کی طرف سرایت کرتا ہے۔ یہ پیپ اسی ورم کی تراوش ہوتی ہے۔

انسان کا کوئی عضو کٹ جائے یا بواسیری خون یا دم حیض رک جائے تو صاف سرخ خون کا دست آتا ہے، کیونکہ عضو کی غذا کے لئے جانے والا خون دست کی راہ خارج ہونے لگتا ہے تو وہ آنتوں کی طرف رجوع کرتا ہے یہ حالت اسے بھی پیش آتی ہے جو عادتاً بہت ریاضت کرتا رہا ہو اور ریاضت ترک کر دیتا ہو۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ جسم اس وقت اپنی ذات سے فضلہ کا تحقیق کر رہا ہوتا ہے مگر حمہ اور فلفمونی پک جاتا ہے تو پاخانہ میں تلخٹ جیسا خون برآمد ہوتا ہے اور کبھی ایسا اسہال جگر سے بھی ہوتا ہے یہ اس وقت ہوتا ہے جب طاقتور دواؤں سے جگر کا علاج ہوتا ہے۔ چنانچہ جگر میں قوت پیدا ہو جاتی ہے جس کے نتیجہ میں وہ خود فضلات کو دور کرنے لگتا ہے چنانچہ خراب رنگ اور خراب بولنے ہوئے کچھ چیزیں خارج ہونے لگتی ہیں مگر جب لایہ سمجھتے ہیں کہ مریض قریب مرگ ہے۔ ورم کے پک جانے اور بیمار کے ہلکے ہو جانے کے بعد جانکار طبیب کے روبرو یہ صورت آتی ہے تو وہ ڈرتا نہیں ہے واضح رہے۔ کہ یہ بری نہیں بلکہ اچھی علامت ہے۔ (جالینوس)

جگر میں ورم اور سدہ ہو تو گرم غذائیں نقصان دہ ہوتی ہیں کیونکہ یہ خون کے اندر سوزش پیدا کرتی ہیں اور سرد گاڑھی غذائیں بھی مضر ہوتی ہیں کیونکہ وہ سدوں میں اضافہ کرتی ہیں۔ لہذا ضرورت ایسی غذاؤں کی ہوتی ہے جو گرم اور سرد کے درمیان ہوں اور لیسدار نہ ہوں جیسے نان گندم مگر اس کے ساتھ نان جویں بھی ہو جس میں جلاء کی کیفیت ہوتی ہے کیونکہ وہ ان حالات میں مفید ہے، (جالینوس۔ فی تشریح الاموات)

جگر کے لئے دست آور نسخہ لکھیں تو اس میں ایسی دوا شامل کریں جو جگر کی اصلاح کرے جیسے ہلیلہ زرد، شاہترہ، تمر ہندی غافٹ، افسنیچن۔ بیاض غاریقون کو بنائیں اور اس میں مصطلگی و سنبل وغیرہ اور تخم اور تیغ شامل کریں۔

ماء الحیجن جگر کے سدوں کو کھولتا ہے اسے سکنجین سے تیار کریں اور بعض عمدہ قابض اشیاء کے ہمراہ پلائیں۔ (ساہر)

بادام جگر کے سدوں کو کھولتا ہے بادام تلخ زیادہ قوی ہوتا ہے۔

حدت جگر اور یوست طبع کے لئے قرص کا نسخہ:

لک ساڑھے ۳ گرام، ریوند چینی ۵ گرام، تخم ثلث ساڑھے ۳ گرام، تخم کاسنی ساڑھے ۳ گرام، تخم رطلہ (خرفہ) ساڑھے ۳ گرام، عصارہ غافٹ ۵ گرام، سنبل ساڑھے ۳ گرام، مصطلگی ساڑھے ۳ گرام، غاریقون ۷ گرام، سقمونیاسفرجل میں بھنی ہوئی پونے دو گرام، کافور ۱ گرام، آب کاسنی تلخ میں سب کو یکجا کریں اور کچھ روز استعمال کریں۔ عجیب الاثر ہے۔ (طبری)

جگر کی بڑی بیماریوں سے بلغمی پنکی آتی ہے اور ہم اسے کم ہی ٹھیک کر سکتے ہیں۔ (مؤلف)
جگر میں سات قسم کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ سوء مزاج جگر، جوہر جگر کا ضعف، سدے، اور ام زخم، قوت جگر کا ضعف خون جیسا دست پیدا کرتا ہے۔ قوت مغیرہ حرارت کی وجہ سے فاسد ہو جائے۔ تو خون ردی صفروای ہو جاتا ہے۔ فساد کے نتیجہ میں برودت پیدا ہو جائے تو خون مائی یا درمیانی ہو جاتا ہے۔ قوت جاذبہ کمزور ہو تو اسہال شکم ہو جاتا ہے۔

جگر کا ورم حار بالعموم گوشت کے پانی جیسا اسہال لاتا ہے۔ بشرطیکہ خون سازی کے لئے جگر کا عمل کمزور ہو اور وہ خون کو مائل بہ برودت و رطوبت بنا رہا ہو۔

جگر کے سوء مزاج حار سے پیاس، صفراوی قے، تیز بخار، بدبودار دست اور قوت و بھوک کی کمی واقع ہو جاتی ہے۔ سوء مزاج بارد کی صورت میں شکم کی نرمی، غذا کی خواہش اور پیاس میں کمی ہوتی ہے۔ ابتداء میں بخار نہیں ہوتا لیکن زمانہ دراز ہو جائے تو ہو جاتا ہے کیونکہ جگر میں خون فاسد ہو کر متعفن ہو جاتا ہے۔

سوء مزاج یا بس کی شکایت میں بدن نحیف ہو جاتا ہے، مریض لاغر سا ہو جاتا ہے، چہرہ بگڑ جاتا ہے اور ساتھ میں پیاس ہوتی ہے۔ سوء مزاج رطب کی علامات اس کے برعکس ہوتی ہیں۔

ہم امراض کے علاج کا ذکر آئندہ کریں گے، پہلے ہر سوء مزاج کا علاج بالضد کریں۔
 سوء مزاج حار کا علاج سرکہ کے ہمراہ ماء الشعیر، کاسنی اور چقندر سے کریں۔ طاقت بڑھانے
 کی ضرورت ہو تو تیترا اور مرغی کا گوشت دیں اور مسخنات (گرمی پیدا کرنے والی غذائیں) اور مبردات
 سے ضمد کریں۔ سیب، انار اور بھی دیں۔ صندلین، گل انگور، گل سرخ، حی العالم، شاخ آس، تیزپات،
 بید سادہ، سنبل، مصطلکی موم، روغن سفرجل روغن آس وغیرہ سے ضمد کریں۔
 فساد مزاج بارد کے لئے مسخن لطیف تنموں کا التزام کریں۔ شراب و خندیقون میں روٹی تر
 کر کے کھلائیں۔ گوریوں اور تیترا کا گوشت دیں۔ مچھلی اور تازے میوے بالکل ترک کر دیں۔
 سوء مزاج رطب بہت زیادہ ہو تو انجام استسقاء محمی ہوتا ہے۔ سوء مزاج یابس کا انجام یہ ہے
 کہ مریض دبلا ہو جاتا ہے۔ سوء مزاج حار میں اس کے علاوہ فساد خون اور ورم بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ سوء
 مزاج بارد کا انجام استسقاء ہوتا ہے۔

ورم محدب جگر میں ہو تو بڑا ہونے پر محسوس ہوتا ہے اور مقعر جگر میں ہو تو اس کی علامت
 یہ ہے کہ تو داہنی پسلی کے سرے کے نیچے بوجھ، کھانسی، ابتداء میں زبان سرخ پھر سیاہ ہو جاتی ہے،
 بھوک غائب، مسلسل پیاس رہتی ہے۔ پت کی قے اور ایسا درد ہوتا ہے جس میں مراق اور پر کو پسلیوں
 اور شانہ تک کھینچتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ کھنچاؤ کبھی پیچھے کی پسلیوں تک پہنچتا ہے یہ کیفیت اس مریض کو
 لاحق ہوتی ہے جس کا جگر پیچھے کی پسلیوں سے چپکا ہوا ہوتا ہے۔ یہ عوارض محدب جگر کے ورم میں
 بھی ہوتے ہیں البتہ محدب کا ورم زیادہ بڑا اور پھیلا ہوا ہوتا ہے تو تنفس عظیم اور کھانسی زوردار ہوتی
 ہے اور درد دائیں شانہ تک پھیل جاتا ہے۔ مگر عدم اشتہا کی کیفیت ورم محدب کے مقابلہ میں ورم
 مقعر میں زیادہ ہوتی ہے۔ اسی طرح مراری قے، متلی اور پیاس کی زیادتی بھی ہوتی ہے۔

جگر کے گرم اور ام کے ساتھ شدید بخار ہوتا ہے اور کبھی ورم خود جگر کے گوشت میں ہوتا
 ہے اس میں درد بھاری مگر چھین نہیں ہوتی برعکس ازیں پردہ جگر کے ورم میں چھین ہوتی ہے درد
 بھاری نہیں ہوتا۔ عضلہ مراق جو جگر کے اوپر واقع ہے میں یہ تمام اور ام شکم کی گہرائی میں طولایا پھر
 طولانی یا ترچھے طور پر متورم عضلہ کی رفتار پر پھیلتے ہیں۔

جگر کے ورم گول ہلالی شکل کے ہوتے ہیں۔ لہذا ممکن ہو تو باسلیق کی فصد کھولیں۔ یاد رکھیں
 کہ جگر کو ایسی حالت میں ایسی غذاؤں اور دواؤں کی ضرورت ہوتی ہے جو اس کی نالیوں کو درست کریں
 اور تھوڑی محلل بھی ہوں۔ مگر بہر حال جالی ہوں۔ ضروری نہیں یہ دوائیں جالی ہونے کے ساتھ
 تیز بھی ہوں کیونکہ ایسی دواؤں سے ورم سرایت کر کے بڑھ جائے گا، لہذا ایسی جلاء کی ضرورت ہے

جس میں جدت نہ ہو۔ شہد ایسی ہی دوا ہے تاہم وہ اپنی جلاء سے احتشاء میں ہیجان پیدا کرتی ہے لہذا ماء الشعیر، سکنجبین کے ہمراہ پلائیں کیونکہ وہ بغیر سوزش جلاء پیدا کرتا ہے لیکن انار اور سیب اور ان جیسی چیزیں قابض ہونے کی وجہ سے ادویہ کو بند کر دیتی، پت کو جگر سے باہر آنے کی راہ میں رکاوٹ ثابت ہوتی ہیں۔ چنانچہ ورم بڑھ جاتا ہے بالخصوص جبکہ ورم مقعر اور جگر میں ہوتا ہے کیونکہ ان چیزوں کا فعل ایسی حالت میں قوی ہوتا ہے مگر محدب کبد کت جاتے جاتے ہضم ہو کر ان کا اثر کمزور ہو جاتا ہے۔ پس جو دوا محدب جگر کے ورم کی اصلاح کرتی ہے وہ ماء الشعیر اور وہ دوائیں ہیں جو اعتدال کے ساتھ اور اربول کرتی ہیں جیسے جو شاندر کرفس۔ سوزش شدید ہو تو آب کاسنی، آب مکوء اور کاسنج اور سکنجبین دیں۔ عرصہ گذر جائے اور ورم میں ہضم کے آثار نمایاں ہو جائیں تو وہ ادویہ استعمال کریں جو قوت کے ساتھ اور اربول کرتی ہیں مثلاً اسارون، سنبل، فو، بطراسالیون، مر، گل اذخر، گل غافث اور کما فیطوس۔

ورم جانب مقعر میں ہو تو وہ ادویہ استعمال کریں جو اجابت کے لئے تحریک پیدا کرتی ہوں جیسے تربد، صبر، غار یقون، ہلیہ زرد وغیرہ۔ یہ ہضم کے بعد استعمال کریں، ماء العسل اور بورہ کا حقنہ بھی پہلے دیں۔ ہضم انحطاط کے وقت ظاہر ہو تو مذکورہ دواؤں میں شحم حنظل اور قنطوریون آمیز کریں خصوصیت سے جب جگر میں کچھ ٹھوس چیز باقی رہ جائے، لیسدار غذاؤں سے مریض کو دور رکھیں اور ایسی غذا دیں جو جلاء پیدا کرے۔ ایسی ادویہ سے ضما د کریں جو نرمی پیدا کریں اور خوشبودار ہوں تاکہ نرم دواؤں سے ورم تحلیل ہو اور خوشبودار سے قوت جگر کی حفاظت ہو، ابتداء میں جب ہضم ظاہر نہ ہو تو صندلین، جی العالم، سفرجل اور قسب جسے ضما د استعمال کریں ہضم تھوڑا ظاہر ہو تو بابونہ، موم، روغن گل اور مصطکی، اور اخیر میں جب انحطاط ہو اور اچھی طرح ہضم ہو جائے تو دواؤں اور ضما دوں میں میعہ سائلہ، ایرسا، مر، اسارون، اشنہ، جعدہ، اکلیل الملک، تخم کتاں، روغن سوسن، روغن نار دین، روغن بابونہ، روغن شہت، روغن زرگس استعمال کریں۔

مقعر جگر کے اور ام میں تدبیر کارخ زیادہ تر بردت کی طرف کر دیں کیونکہ ایسی حالت کے اندر تیز، گرم اور طاقتور بخار موجود ہوتے ہیں گرم اشیاء سخت اور ام میں ناقابل برداشت ہوتی ہیں۔ جب جگر کے اندر ورم صلب (سخت) پیدا ہو جاتا ہے تو مزمن ہو یا حاد بہر حال کچھ بلغفی مواد یہاں باقی رہ جاتے ہیں۔ کیونکہ جسم کے اندر غذا کیں سرایت کے جو مقامات ہوتے ہیں ان کے دہانے مسدود ہو جاتے ہیں، پیٹ چلنے لگتا ہے اور اکثر بیمار کی موت ہو جاتی ہے۔ مرنے سے پہلے لازماً استسقاء ہو جاتا ہے۔

مکمل بندش ہوتی ہے تو شکم چلنے لگتا ہے کیونکہ غذا میں شکم کی طرف واپس آ جاتی ہیں لہذا مریض ہلاک ہو جاتے ہیں مگر ہلاکت طویل مدت کے بعد واقع ہوتی ہے۔ انسداد تیزی سے واقع نہیں ہوتا۔ یہاں ضرورت یہ ہوتی ہے کہ سدے کھول دیئے جائیں اور ورم حار کے آخر میں جن ضمادوں کے استعمال کا ذکر کیا گیا ہے وہ ان مریضوں کے لئے بھی موزوں ہیں۔

جگر کے ضمادوں میں تین چیزیں پیش نظر ہونی چاہئیں ملین ادویہ جیسے مقل اور شحوم، ملطف و محلل ادویہ جیسے گل اذخر، غار، فوہ، حب البان، فاوینا اور مقوی ادویہ جیسے افسنتین اور مصطلی۔ انہیں ادویہ سے ضمادات تیار کئے جائیں اور اس پر نظر رکھیں کہ تحلیل زیادہ نہ ہو۔ صلابت کچھ ٹھوس ہو کر نہ رہ جائے جو تحلیل نہ ہو سکے بس تحلیل و تلمین کا کام حب البان کے گاڑھے عرق سے لیں جس میں مقل شامل کر لی گئی ہو۔ اس کے ہمراہ افسنتین اور سنبل دیں۔

سختی، جگر کے لئے نہایت عمدہ ضماد:

سدوں کو کھولنے کے لئے پایا جائے اور اس سے ضماد کیا جائے۔

قطور یون دقیق، بنج بارنگ اور اس کے برگ و تخم سب سے عمدہ تخم ہیں پوست بنج غار۔ ڈیڑھ گرام شراب ریحانی میں تر کر کے، خیساندہ تیار کریں اور آرد ترمس میں گوندہ کر ضماد کریں۔ لیف جعد بھی یہ سب صلب کے لئے عجیب الاثر ہیں۔

ریوند چینی، جعد، کماذریوس اور غاریقون کا کام سدے کھولنا ہے، بابونہ کا ضماد کا تمام ادویہ سے زیادہ محلل ہوتا ہے۔

مرکب ادویات میں دوا الک، دواء الکرم، اثاناسیا اور دواء القسط سے کام لیں۔ بخار کی حالت میں یہ موزوں نہیں ہیں الا یہ کہ بخار ہلکا ہو۔ یہ ادویات برودت اور رطوبت کے لئے موزوں ہوتی ہیں۔

روغن ارند، ماء الاصول اور غافٹ کے ہمراہ اور روغن بادام تلخ اس وقت مفید ہے جبکہ جگر میں لیسیدار اخلاط کی وجہ سے ورم کے بغیر سدہ ہو جائے اور اس کے ساتھ بخار بالکل نہ ہو۔ علامات یہ ہیں کہ بخار کی عدم موجودگی میں جگر پر بوجھ، درد اور تناؤ ہوتا ہے۔ کیونکہ یہاں ریاچ پیدا ہو جاتی ہے جو باہر نکل نہیں پاتی۔

یہ سدے زیادہ دنوں تک جگر میں رہ جاتے ہیں تو اخلاط میں تعفن پیدا ہو جاتا ہے چنانچہ ورم

لا محالہ بخار کے لئے تحریک پیدا ہو جاتی ہے۔

علاج:

جب سدے سخت اور مزمن ہوں تو باسلیق کی فصد کھولیں پھر ادویہ مقطعہ استعمال کریں مثلاً سکنجبین عصلی، جو شانده غافث، جو شانده قرص خام، جو شانده تیخ کبر و تیخ اذخر و رازیانہ و کر فس انیسون، لک، فوہ، سلجہ، روغن بادام تلخ بھی انہیں ادویہ کے مانند سدے کھولتا ہے۔ غار یقون جطیانہ اور قنطوریون ایسی ہی ادویات ہیں اور وہ مرکبات بھی جن کا ذکر ہم نے سخت اور ام میں کیا ہے کیونکہ دونوں کا علاج قریب تر یکساں ہے البتہ سخت ورم کی وجہ سے تلہین کی ضرورت زیادہ ہوا کرتی ہے۔

سدوں کے لئے سرخس بہترین دواء ہے اس لئے کہ اس پر تلخی غالب ہوتی ہے۔

حسب ذیل دواء سنبل اس مرض کی بحد عجیب الاثر دوا ہے۔

سنبل رومی ۳ جز، افسنتین اجز کوٹ پس کر شہد میں معجون کی جائے اور استعمال کی جائے۔ ایارج فیراء، سفانج، افسنتین، غار یقون اور مدربول تخموں کے جو شانده سے شکم کھول دینا بھی مفید ہے۔

دبیلہ کبد:

اگر جگر میں پھوڑے ہو جائیں تو اسے سمیٹا جائے گا کیونکہ نشتر سے آپریشن کرنا تباہ کن ہے۔ لہذا ضروری ہے کہ آرد جو، بیٹ کبوتر، ابالی ہوئی انجیر اور بورہ کا مسلسل ضماد کیا جائے اور کھانے میں ابالا ہوا شہد، سوکھی انجیر، وفا و پودینہ اور شہد کے ہمراہ ماء الشعیر دیں اور پیشاب آور ادویہ استعمال کیجائیں تاکہ مادہ گردہ اور مٹانے کی طرف مائل ہو جائے کیونکہ شکم کی دونوں تجویفوں اور احشاء کی جانب مادہ کے میلان کے بجائے یہ امالہ زیادہ بہتر اور ضروری ہے۔ مریضوں کو حاشا زوفا اور پودینہ نہری کا جو شانده پلائیں۔ (سرایون)

یا جو شانده قنطوریون یا جو شانده فراسیون دیں کہ یہ مجرب ہے۔ (مؤلف)

اگر قبض ہو تو حب صبر دیں اور جب ورم کھل کر گردے اور مٹانے کی طرف مائل ہو جائے تو اس وقت قوی ادویات کا استعمال نہ کریں، بلکہ تخم خرپڑہ، تخم خیار، تیخ سوسن، کیترا اور فامید دیں۔ غذا میں شہد اور دودھ جن کا پانی خشک کر لیا گیا ہو، بیضہ نیمہرشت، آب جو اور شربت شیریں دیں۔

پیپ آنتوں کی طرف ابھر آئے تو ایسا علاج کریں جس سے شکم زیادہ کھلے نہ بند ہو۔

پھوڑا جگر کے پردے میں ہو اور کھلنے کے بعد حجاب حاجز اور آنتوں کے درمیان اس جگہ کی طرف ریزش کرے جس میں استقاء کا پانی جمع ہوتا ہے تو دائیں اربعہ کی جانب کھول دیں۔ پیپ آنے

لگے تو مسلسل اسے خارج ہونے دیں۔ درد جگر اور شوصہ شروع میں مشابہ ہوتے ہیں کیونکہ دونوں سانس کی تنگی، کھانسی، ترقوہ یادائیں پہلو میں درد کے موجب ہوتے ہیں بالآخر درد جگر میں زبان سرخ یا سیاہ ہوتی ہے اور پورے بدن کا رنگ اور ہیئت بدل جاتی ہے۔ ذات الجنب میں نفٹ اور اس کی خاص کھانسی ظاہر ہوتی ہے۔

ابتداءً دونوں میں فرق اس طرح کیا جاتا ہے کہ درد جگر کے مقابلہ میں ذات الجنب کی نبض صلب ہوتی ہے۔ دائیں پہلو میں ورم محسوس ہو تو یہ سمجھیں کہ بیماری جگر کے اندر ہے لیکن یہ محسوس نہ ہو تو یہ ضروری نہیں کہ جگر میں بیماری نہ ہو، کیونکہ ہو سکتا ہے کہ ورم مقعر جگر میں ہو یا پشت جگر کے اوپر ہو لہذا جن مریضوں کی پسلیوں کے درمیان یا ان کے نیچے درد محسوس ہوتا ہو اور کھانسی میں کوئی سرخ یا رنگین چیز آرہی ہو تو یہ سمجھیں کہ بیماری ذات الجنب کی ہے اور اگر نفٹ نہ ہو تو یہ حکم نہیں لگایا جاسکتا کہ ذات الجنب نہیں ہے۔ کیونکہ ہو سکتا ہے ابتدا ہو یا ہو سکتا ہے عس نفٹ ہو۔ ذات الجنب میں تنگی تنفس کا ہونا ضروری ہے لہذا حقیقت سے واقف ہونا چاہیں تو بیمار کو حکم دیں کہ جس قدر بڑی سانس لے سکتا ہو لے۔ پھر پوچھیں کہ کیا اپنی پسلیوں اور شراسیف کے نیچے کوئی معلق سا بوجھ محسوس کرتے ہو یا ہے تو یہ درد جگر کی علامت ہے، درد جگر میں پیٹ سے جو تحریک ہوتی ہے وہ ہر اس تحریک کے برعکس ہوتی ہے جو ذات الجنب میں ہوتی ہے البتہ شکم سے کبھی کبھی ایسی چیز برآمد نہیں ہوتی جو علامت ہے۔ ٹوٹنے پر وہ محسوس بھی نہیں ہوتی ایسی صورت میں نبض صلب کی علامت اور تنفس عظیم کی علامت باقی نہیں رہتی۔ (سرایون)

کبھی جگر میں درد محض اس کے چھوٹے ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ وہ تھوڑی تھوڑی لطیف غذاؤں پر اکتفاء کرتا ہے یہ عمل یکے بعد دیگرے کئی بار ہوتا ہے۔

جگر کے ورم حار کا علاج فصد، آب کاسنی و آتش جو اور صندلین و سکجنین کے ضما سے کیا جائے۔ سخت بار دورم کا علاج قرص افسنجین، دواء الکرم، سنبل، قسط، ماء الاصول، روغن بادام تلخ اور اصطماخون کے ضما سے کریں۔ تمام اور ام صلبہ کا انجام استسقاء ہوتا ہے۔

اگر چوٹ سے ورم جگر ہو تو ریوند چینی ساڑھے ۴ گرام، اور فوۃ ساڑھے ۴ گرام روزانہ تین دن ساڑھے ۴ گرام پلائیں۔ گل ارمنی اور ماش کو شراب پختہ میں ملا کر ضما کریں جس میں بھی اور سیب بھگو لیا گیا ہو یا جگر پر مومیائی اور روغن بنفشہ کا لٹوخ کریں۔ برو دت نہ ہو تو روزانہ پارے کا ایک بار لٹوخ کریں۔ (طیب نامعلوم)

جگر میں بلغمی ورم کبھی نہیں ہوتا کیونکہ جگر کی طبیعت بلغم کو تحلیل کر دیتی ہے۔ (جالینوس)

معجون دبیدالورد کا نسخہ :

سنبل ساڑھے ۳ گرام، سلیخہ ساڑھے ۳ گرام، قسط ہندی ساڑھے ۳ گرام، زعفران ساڑھے ۳ گرام، دارچینی ساڑھے ۳ گرام، حب بلساں ساڑھے ۳ گرام، مر ساڑھے ۳ گرام، گل سرخ ۷ جز، ورد ساڑھے ۲۴ گرام کو ترنجبین میں گوندھیں جسے پانی میں جوش دے کر گاڑھا کر لیا گیا ہو۔
مقدار خوارک ۷ گرام عرق کاسنی یا عرق بادیان کے ہمراہ جگر ورم کے لئے عمدہ ہے۔

پانچواں باب

یرقان

یرقان کے مریضوں کا جسم صفراء سے پاک نہ کیا جائے تو انہیں بخار ہو جاتا ہے۔ کیونکہ صفراوی غلط جسے طبیعت باہر کرتی ہے اگر خارج نہ ہو تو اس میں عفونت پیدا ہو جانا ضروری ہے اور اگر یرقان کا سبب ورم جگر یا سدہ ہو تو یہی بخار کے لئے کافی ہوتا ہے۔ (جالینوس)

میں نے اطروش کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ یرقان سے زیادہ ضرر رساں کوئی اور بیماری میں نے نہیں دیکھی جبکہ اسے بغیر علاج کے چھوڑ دیا گیا ہو۔ بارہا دیکھا کہ اس کے بعد ناگہانی موت ہو گئی ہے۔ (مؤلف)

پہلے یہ دیکھیں کہ یرقان تو نہیں ہے نہ ہو اور جگر بیمار ہو تو ہم یہ کہیں گے کہ بحران کے طور پر یرقان ہوتا ہے اور جگر صحیح و سالم بھی ہوتا ہے۔ یرقان زیادہ تر زہریلے مکوڑوں کے ڈسنے یا باعث یرقان غذاؤں سے ہوتا ہے جبکہ جگر میں کوئی سدہ یا ورم حار بھی نہیں ہوتا۔ کبھی یرقان اس وقت بھی ہو جاتا ہے جب مرارہ، مراری خلط کو جذب کرنے سے عاجز ہو جاتا ہے۔

یہ قسم مذکورہ اقسام کے علاوہ ہے۔

اس وقت بھی ہوتا ہے جب مرارہ کے اندر امتلائی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ چنانچہ جگر سے مرارہ جذب کرنے کا عمل رک جاتا ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے۔ بحرائے مرارہ میں سدہ پیدا ہو جاتا ہے یا مرارہ کی قوت جاذبہ کمزور ہو جاتی ہے۔ (جالینوس)

جالینوس نے اصل میں کہا ہے کہ ”ان تینوں قسموں کے علاوہ“ تو اس کی وجہ یہ ہے کہ وہاں متصل گفتگو میں اس نے کہا ہے کہ یرقان اس وقت ہوتا ہے جب جگر کے اندر سدے پیدا ہو جاتے ہیں یا بحر ان کے طور پر ہوتا ہے یا زہریلے اثرات اور خراب غذاؤں کے نتیجہ میں لاحق ہوتا ہے۔

(مؤلف)

یرقان میں بول و براز اور پسینہ کی راہ جو چیز خارج ہو اس کی تفتیش کریں کیونکہ براز صفراء کی وجہ سے بے حد رنگین ہوتا ہے اور ایسے ہی پیشاب اور پسینہ بھی بہت زرد ہوتا ہے کچھ دوسرے مریضوں کو ایسا نہیں ہوتا۔

ایک شخص کو یرقان کا بحر ان ہوا اسی میں وہ مبتلا رہا۔ میں نے اس کے پیشاب پاخانے کا جائزہ لیا اسے طبعی حالت پر پایا۔ یہ اس بات کی علامت تھی کہ جگر صحیح ہے اسے کوئی بیماری نہیں ہے۔ حمام میں گرم پانی کے ذریعہ جلد سے اسے تحلیل کر دینے کا ارادہ کیا۔ رطب تدبیریں کیں۔ رطب کے ساتھ اخلاط کو لطیف بنادینے کی تدبیر کی۔ چنانچہ مریض صحتیاب ہو گیا۔

جو مریض یرقان میں پسلیوں کے سروں کے نیچے بوجھ کی شکایت کرتا ہے تو میں کھانے پینے اور ملطف ادویہ کے ذریعہ اس کا سدہ کھول دیتا ہوں پھر ایک بار طاقتور مسہل صفراء دیتا ہوں چنانچہ مریض فوراً ہی شفا پا جاتا ہے اور جو شفایاب نہیں ہوتا نہیں ایسی ادویات دیتا ہوں جو طاقت کے ساتھ سدے کھولتی ہیں پھر اتنا قوی مسہل دیتا ہوں کہ چھین محسوس ہونے لگتی ہے اور مرارہ سے صفراء بھی خارج ہو کر صاف ہو جاتا ہے۔ چنانچہ مریض بالکل شفا یاب ہو جاتے ہیں۔

اس جیسے کیس میں جب میرے ذہن میں یہ بات آ جاتی ہے کہ مرارہ بھر کر تن گیا ہے اور اسے وہی صورت درپیش ہے جو زیادہ پیشاب کی وجہ سے مٹانے کو لاحق ہوتی ہے اور پیشاب خارج کرنا پڑتا ہے تو اس وقت ضرورت مرارہ کو خارج کر دینے کی ہوتی ہے تاکہ وہ اپنی طبعی حالت پر واپس آجائے چاہیں تو اس سلسلہ میں مقالہ کے آخری حصہ سے استفادہ کر لیں۔ (الاعضاء الآلہ)

اگر جگر اور طحال دونوں ماؤف ہوں تو اس سے سیاہ یرقان پیدا ہوتا ہے ایسا لگتا ہے جیسے مرارہ صفراء اور کوئلہ کا مرکب ہے۔ (جالینوس)

جو یرقان بحر ان جید کی حد پر ہوتا ہے وہ حمام محلل روغنوں کی مالش اور ان ادویہ سے جلد دور ہو جاتا ہے جو مسامات کو کشادہ کرتی ہیں مثلاً روغن مہیٹ، روغن بابونہ، روغن اقوان اور اس جیسی روغنیات کے ذریعہ۔ گرم ادویات ایسے مریضوں کو نقصان کرتی ہیں جنہیں بخار ہوتا ہے۔ جنہیں بخار نہ ہو اور سدوں کی وجہ سے یرقان ہوا ہو ان کے لئے مدربول ختم مفید ہوا کرتے ہیں۔ جگر کے

سدوں کے سبب پیدا شدہ یرقان میں وہ ادویات فائدہ کرتی ہیں جو طاقور جلاء پیدا کریں۔ بالکل ویسے ہی جیسے کسی کو جگر میں یرقان ہو تو اسے وہ دوا فائدہ کرتی جو ورم کو شفا دیتی ہے اور اگر سدہ اور ورم دونوں ساتھ ہوں تو ایسی ادویہ کی ضرورت ہوتی ہے جو جلاء اور نرمی دونوں پیدا کریں بخار اور ورم کی حالت میں طاقور ادویات سے پرہیز کرنا چاہئے۔ سدوں کی وجہ سے پیدا شدہ صورت حال میں طاقور، جالی اور گرم ادویات برداشت کی جاسکتی ہیں مگر ورم کی صورت میں نہیں۔ بخار کے ساتھ یرقان ہو تو عصارہ کاسنی و عصارہ عنب الثعلب ۲۱۰ گرام، فلفل، اذخر، انیسون، دو قو، قسط، سلیمہ، میٹھ و غیرہ دیں جو جگر ایسے ہی اگر بخار نہ ہو تو سنبل، فلفل، اذخر، انیسون، دو قو، قسط، سلیمہ، میٹھ و غیرہ دیں جو جگر کے سدوں میں سرایت کر جائیں۔ جو شاندرنہ خود اور بنجہلیون پلائیں۔ تخم بادیان بخار والوں کے لئے، اسی طرح پر سیاوشان بھی ان کے لئے موزوں ہے۔ بخار نہ ہو تو حسب ذیل نسخہ استعمال کریں:-

نسخہ:

بادام تلخ ساڑھے ۴ گرام، تخم بادیان ۸ گرام، انیسون ۹ گرام، افستین ۹ گرام، سنبل ہندی ساڑھے ۴ گرام، اسارون ساڑھے ۴ گرام۔ مقدار خوراک ساڑھے ۴ گرام شہد آمیز شربت ۲۷۰ گرام کے ہمراہ اس وقت دیں جب بخار بالکل ہی نہ ہو۔ اگر جسم طبعی حالت پر اور آنکھ زرد ہو تو بخار کی حالت میں عمدہ سرکہ پلائیں اس سے بہت سارے صفراء جاری ہو گا اور بیماری جاتی رہے گی۔ برگ ہالوں یا عصارہ قثاء الحمراء یا عصارہ بنجور مریم کا سقوط کرائیں۔ (المیامر۔ ساتواں مقالہ)

یرقان کا علاج:

حمام، تکمید اور مسامات کو کشادہ کریں۔ جو شاندرنہ عروق الصفر شہد آمیز شربت کے ہمراہ یا پر سیاوشان و فوۃ الصیغ ہر ایک نصف شراب معسل کے ساتھ پلائیں۔ (جالینوس) کبھی یرقان خود رگوں کی خنونت سے پیدا ہوتا ہے جو خون کو صفر اوی بنا دیتی ہے پر سیاوشان، پودینہ اور فوۃ الصیغ ہم وزن چھ گنا پانی کے ساتھ جوش دیں یہاں تک کہ چھنا حصہ رہ جائے پھر صاف کر لیں۔ بیمار کو پیاسا دھوپ میں رکھیں پسینہ آئے حتیٰ کہ سوزش ہونے لگے پھر مذکورہ دوا ۳۶۰ گرام پلائیں حتیٰ کہ فوراً پسینہ آنے لگے۔ اسے فوراً پسینہ آئے گا اور فوراً رنگ بدل جائے گا۔

کزبرة البئر (پرساوشان) ۲، مرالے کر نہار منہ حمام کے بعد ۱۸۰ گرام شربت کے ہمراہ پلائیں زبان کے نیچے کی رگ کی فصد کھولیں۔ ان علاقوں سے فائدہ نہ ہو تو سقمونیا کا مسہل دیں پھر ورزش، تعریق، مالش اور حمام سے کام لیں۔ (افلاذ نوپوش) (۱)

یرقان کے مریض کو زرد چیزیں دیکھنے سے فائدہ ہوتا ہے کیونکہ اس سے صفراء ظاہر بدن کی طرف جذب اور تحلیل ہوتا ہے۔ (جالینوس)

جن آفتوں کی وجہ سے جگر میں یرقان پیدا ہوتا ہے وہ تین ہیں۔ ورم صلب، ورم حار اور سدے۔ ورم صلب طویل اور مزمن ہوتا ہے۔ اور عرصہ کے بعد پیدا ہوتا ہے جبکہ ورم حار اور سدے یکایک پیدا ہو سکتے ہیں۔ (جالینوس)

یرقان کے مریض کو تقریباً ریح کی شکایت نہیں ہوتی۔ کیونکہ اس کے شکم پر صفراء کا غلبہ رہتا ہے لہذا شکم تقریباً کمزور نہیں ہوتا شاذ و نادر آنتیں کمزور ہو جائیں تو ریح پیدا ہو سکتی ہے۔ (جالینوس)

یرقان کی حالت میں جگر سخت ہو تو یہ بری علامت ہے کیونکہ یہ اس بات کی علامت ہے کہ جگر میں حار یا بار دورم موجود ہے ایسا نہ ہو تو ہو سکتا ہے کہ صورت حال جگر میں سدوں کی وجہ سے ہو۔ یہ بھی ہو سکتا ہے طبیعت کی پیداوار ہو جس سے بحر ان کے طور پر جلد کی طرف رگوں میں بہت سا خلط پھینک رہا ہو۔ (جالینوس)

جگر میں سدوں کی وجہ سے یرقان ہو اور مسہل صفراء دینے کے بعد سدوں کو کھول دینے والی ادویات کے ذریعہ تنقیہ کرو تو کثرت سے استفراغ کراؤ۔ بیماری فوراً دور ہو جائے گی۔ (جالینوس)

یرقان کے مریض کے جسم کو روغن سے مالش کرانے کے بعد اسے میں اخراج صفراء کے لئے دوائیں دیتا ہوں، پھر ایک بار نالیوں اور سد کو کھول دینے اور لطافت پیدا کرنے والی ادویات دیتا ہوں اور پھر مسہل۔ (جالینوس)

معدہ اور جگر کو دو روز روغن گل، سداب اور آب سیب سے مالش کریں تاکہ جگر میں طاقت پیدا ہو جائے پھر فصد کھولیں پھر چند روز چھوڑ دیں اور طاقت بڑھانے کی تدبیر کریں۔ پھر ایلوا اور سقمونیا کا مسہل دیں پھر پیشاب آور دوا استعمال کریں۔

اگر ورم جگر ہو تو باقاعدہ علاج کریں۔ مریض کو کھیلنے کو دینے اور خوش رہنے کی ہدایت کریں کیونکہ غم و اندوہ سے صفراء پیدا ہوتا ہے۔ مریض کو ہم بستری سے روک دیں۔ (فیلفریوس)

یرقان کے مریضوں کے طبیعتیں ہضم شدہ غذا کو تقریباً نیچے اتار نہیں پاتیں۔ پانچخانہ ہوتا بھی ہے تو سفید ہوتا ہے۔ مریض کا رنگ زرد ہو جاتا ہے۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ صفراء کا انصباب آنتوں کی طرف نہیں ہو رہا ہے۔ بلکہ رگوں کے اندر خون کے ہمراہ دوڑ رہا ہے۔ (کتاب الحکم) یرقان میں پیشاب گاڑھا سرخ ہو تو یہ سمجھیں کہ صفراء آنتوں کی طرف ریزش نہیں کر رہا ہے بلکہ پیشاب کا راستہ پکڑ لیا ہے اور آنتوں کا راستہ چھوڑ دیا ہے۔

اگر بخار نہ ہو تو مریض کو ہلیلہ، سقمونیا، افسنتین اور ایارج فیقر اکا جو شانہ پلائیں۔ شہد میں گوندھا ہوا غاریقون گاڑھے صفراء کو خارج کرتا ہے اور اگر بخار ہو تو آب کاسنی، سکجبین ماء الحکین اور ہلیلہ پلائیں۔ بخار تیز ہو تو قرص کافور و طباشیر، عنب الثعلب و ماء الکلوٹ دیں اور مغز تخم قثاء و مغز تخم خیار کھلائیں۔ بسفنج یرقان کے لئے مفید ہے۔ (یہودی)

مقصود یہاں یرقان کا علاج ہے کیونکہ یرقان حسب ذیل دو اسباب کے زیر اثر ہوتا ہے (۱) سدہ پیدا ہو گیا ہو چنانچہ پت مرارہ کے اندر نہ پہنچتا ہو۔ ایسی حالت میں ورم جگر ہونا لازم ہے۔ (۲) صفراء کی تولید زیادہ ہو گئی ہو حتیٰ کہ مرارہ اسے جذب کرنے سے قاصر ہو گیا ہو۔ ایسی حالت میں سارا خون صفراوی ہو جاتا ہے جو مختلف بیماریوں کا پیش خیمہ ثابت ہوتا ہے۔ (مؤلف)

یرقان میں زبان کے نیچے کی رگوں کی فصد کھولنا مفید ہے۔ یرقان بحران کی وجہ سے ہوتا ہے اس کی علامت یہ ہے کہ شروع میں بخار ہو گیا یرقان کی وجہ کیڑے مکوڑوں کا ڈس لینا ہوتا ہے اس کا سبب ظاہر ہے یا یرقان کسی ظاہری سبب کے بغیر ہوتا ہے اس کی حسب ذیل صورتیں ہیں۔

۱۔ یرقان ہو مگر ورم جگر بالکل نہ ہوتا ہم فعل ورم کی راہ میں رکاوٹ نہیں ہوتی۔ مریض بہت جلد ان ادویہ سے شفا یاب ہو جاتا ہے جو صفراء کا جلد اخراج کر دیتی ہیں۔ کیونکہ صورت حال مرارہ کی اچانک پر ہو جانے سے پیدا ہو جاتی ہے اسی لئے یرقان بھی یکایک ہو جاتا ہے۔ مریض کا رنگ زرد ہو جائے اس کے مقابلہ میں زیادہ تر جسم کے اندر کوئی فساد پیدا ہو جاتا ہے۔

وہ یرقان جس کے ہمراہ جگر میں بوجھ یا درد محسوس ہو سدوں یا فساد مزاج حار کی وجہ سے ہوتا ہے۔ جگر کے اندر جوش مارتا ہوا صفراوی مادہ پیدا کرتا ہے جب جگر کے ہمراہ تلی ماؤف ہو جاتی ہے تو وہ سوداء کو جذب نہیں کر پاتی چنانچہ خون سوداوی ہو کر سیاہ یرقان میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ (أھرن) بخاروں میں آنکھیں زرد دیکھیں تو یقین کر لیں کہ جگر کے اندر سوء مزاج حار ہے، اس کا مشاہدہ ہم نے مریض ابن منجم میں کیا تھا۔ جب اس کا بحران شروع ہوا تو سیاہ خون کے مشابہ چند روز

دست آیا اس کا بحران یوں ہی تھا۔ جب ایسا دیکھیں تو حتی الامکان جگر کی تھریڈ کا التزام کریں کیونکہ اس کا علاج جب ہم نے مبرد سے کیا تو مریض کو اس خلط کا اسہال ہو گیا تھا۔ (مؤلف)

جو یرقان حاد بیماری سے پیدا ہو اس کا علاج یہ ہے کہ ظاہر جسم سے اس کی تحلیل کی جائے۔ اور ایسے ہی اس یرقان کا علاج بھی ہے جو کیڑے مکوڑوں کے ڈسنے سے پیدا ہو۔ مگر جو یرقان مرارہ کے بھر جانے سے ہوتا ہے وہ یکایک پیدا ہوتا ہے۔ اس میں درد اور سوء مزاج نہیں ہوتا مریض مسہل صفراء یا مدر بول ادویات سے جلد شفا یاب ہو جاتا ہے لیکن جس یرقان میں جگر کا کوئی فعل تبدیل ہو جاتا ہے یا وہ بوجھ یا درد جگر کے ہمراہ ہوتا ہے تو ضرورت ہوتی ہے اس کا مقابلہ برعکس مزاج سے کیا جائے۔ اور سدوں کو تحلیل کیا جائے، اور مجرائی مرارہ کی زیریں نالی بند ہو تو جسم سفید ہو جاتا ہے کیونکہ پتہ آنتوں کی طرف اترتا نہیں ہے۔ مریض کے جسم میں یہ باقی رہتا ہے۔ چنانچہ پیاس بڑھ جاتی ہے اور اگر پتہ رگوں کے اندر دوڑنے لگے تو پیشاب ارغوانی ہوتا ہے۔ مریض طاقتور ہو تو فصد کریں۔ یرقان میں ماء الحین، سقمونیا، ہلیہ زرد، غاریقون اور بسفانج وغیرہ اور صبر، افسنتین وغافٹ اور مدر بول چیزیں فائدہ کرتی ہیں۔ کندس ساڑھے ۴ گرام پلایا جائے تو یرقان بذریعہ قے خارج ہو جاتا ہے۔ (أھرن)

بحران یرقان میں حمام اور ہلکی مالش سے زیادہ کسی علاج کی ضرورت نہیں ہوتی۔

اگر بخار یرقان کے ساتھ ہو اور صفراوی دست زیادہ آرہا ہو اور بیمار پسلیوں کے سروں کے نیچے دائیں پہلو میں بوجھ محسوس کرتا ہو تو جگر میں ورم حار ہوتا ہے۔ بوجھ نہ ہو بلکہ اس پہلو میں صرف حرارت اور بخار ہو تو اس کا سبب جگر کا سوء مزاج ہوتا ہے اور اگر یرقان بخار کے بغیر ہو اور دست سفید آرہا ہو تو اس کا سبب پتے کی نالیوں کی بندش یا ان کا ضعف ہوتا ہے۔ ایسے مریضوں کا پیشاب بیحد رنگین ہوتا ہے۔

اور کبھی یرقان اعضاء اصلہ کے سوء مزاج حار سے پیدا ہوتا ہے۔ ساری غذا صفراء میں تبدیل ہو جاتی ہے جیسا کہ اس بخار میں دیکھا جاتا ہے جو غذا کے صفراء میں تبدیل ہو جانے سے پیدا ہوتا ہے اس یرقان کی پہچان یہ ہے کہ یہ بتدریج تھوڑا تھوڑا نہیں ہوتا۔ یرقان کا سبب جگر سے تعلق رکھتا ہو تو باب الکبد کے اندر جو علاج پیش کئے گئے ہیں انہیں اختیار کریں۔ لیکن سدوں کی وجہ سے ہو تو داہنے ہاتھ کی یا خضر سے قریب ہتھیلی کی رگ کی فصد کھولیں اور ایسے ضمادات استعمال کریں جو ورم حار کو دور کرتے ہوں لیازج سے اسہال کرائیں۔ حقن ان کے لئے بہتر ہوتا ہے۔

مریضوں کو نہار منہ پیشاب آور چیزیں اور افسنتین پلائیں۔

عصارہ تربے گرام، سرکہ شراب ۱۰ ملی لیٹر کے ہمراہ بیجد مفید ہوتا ہے۔ سنگین کے ہمراہ
ایارج فیکرہ پلائیں۔

لیکن جو یرقان اعضاء کے سوء مزاج حار سے ہو اس میں نرم مالش، غسل، معتدل ورزش
اور ایسی غذا کا التزام کریں جو تہرید و ترطیب پیدا کریں مثلاً کاسنی، کرفس، لک اور شراب رقیق، اگر
صرف آنکھوں میں زردی رہ جائے تو ۳۲ ملی گرام عصارہ قثاء الحمار عورت کے دودھ کے ساتھ حمام
کے اندر ناک میں چپکائیں پانی میں ڈوبنے نہ دیں حمام کے بعد ایسی تدبیر کی ہدایت کریں جو قوت کو
بحال کرے دوا دھوپ میں ناک میں اندر چپکائیں یا عصارہ بخور مریم یا شونیز کا قطور کریں اور آہرن
میں کھڑا کر کے تیز سرکہ سونگھائیں۔ اگر ایک گھنٹہ تک مریض اسے ناک کے اندر روکے رکھے تو
بیجد مفید ہوگا۔ اس سے بکثرت فضلات خارج ہوں گے۔ (بولس)

سدہ اگر بالائی دہانے میں واقع ہو جہاں سے مرارہ جگر سے نکل کر داخل ہوتا ہے یا فم اسفل
میں جہاں سے مرارہ آنتوں کی طرف خارج ہوتا ہے تو پاخانہ سفید ہو جاتا ہے البتہ فم اسفل میں براز
اسی دن سفید ہو جاتا ہے کیونکہ پت بالکل موقوف ہو جاتا ہے برعکس ازیں کچھ دنوں کے بعد سفید ہوتا
ہے کیونکہ مرارہ کے اندر موجودہ مقدار کچھ دنوں تک براز کو رنگین کرتی رہے گی۔ (شمعون)

یرقان کے اسباب دو ہیں:

(۱) پت کی کثرت تولید۔ علامت یہ ہے کہ جسم رنگین ہو جائے گا۔ پیشتر ایسی غذاؤں اور
تدبیر کا استعمال ملے گا جو صورت حال کا باعث ہوگا۔

(۲) دونوں سوراخوں میں سے کسی ایک کا مسدود ہو جانا۔ (مؤلف)
سدہ فم اسفل میں ہو تو ایارج، غاریقون اور ستمونیا سے اسہال کرائیں اور فم اعلیٰ میں ہو تو
مدر بول ادویات استعمال کریں اور اگر پورا خون صفراوی ہو جائے تو اسہال پھر تطفہ سے کام لیں۔
گائے کا گوشت اور چرپرے مچھلی مفید ہے۔ (شمعون)

کبھی یرقان رگوں کے سوء مزاج حار سے پیدا ہوتا ہے جو خون کو صفراء میں تبدیل کر دیتا
ہے۔ (جوامع العلل والاعراض۔ تیسرا مقالہ)

اور کبھی سوء مزاج حار سے یرقان ہوتا ہے جو خون کو صفراء سے بدل دیتا ہے۔
میں نے ایک شخص کو دیکھا ہے جن کا یرقان بیذ (نوم) (۱) کے استعمال سے جاتا رہا۔

(۱) بیذ (نوم) اصل نسخہ میں یہ لفظ اسی طرح لکھا ہوا ہے لیکن غالباً یہ لفظ نوم لہسن نہیں ہے۔

یرقان گاہے ورم جگر، جسم پر غلبہ حرارت اور سدوں کی وجہ سے ہوتا ہے جو پتے کی نالیوں میں لیسیدار اخلاط کی وجہ سے عارض ہوتا ہے۔ اس کے مریض ملطف و مسخن اشیاء سے شفا یاب ہو جاتے ہیں۔ (اسکندر)

یرقان مرارہ و جگر، پتہ کی نالیوں، تمام رگوں، غذاؤں، زہروں اور بحران سے پیدا ہوتا ہے جگر کا جہاں تک تعلق ہے اس میں سدے یا ایسے سخت ورم پیدا ہو جاتے ہیں جو سدوں کا کام کرتے ہیں۔ یا پھر نرم ورم (ورم رخو) پیدا ہو جاتے ہیں جن کی وجہ سے جگر کی طاقت اور فعل زائل ہو جاتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

تمام اقسام کی علامات بیان کرنا چاہئے۔ (مؤلف)

- رگوں کی وجہ سے پیدا شدہ یرقان کی علامت یہ ہے کہ جگر میں بوجھ ہو گا نہ بخان ہو گا نہ پیاس ہو گی۔
- سدہ جگر کی وجہ سے پیدا شدہ یرقان کی علامت یہ ہے کہ جگر میں بوجھ اور تناؤ اور چھین محسوس ہو گی۔
- جگر کے فساد مزاج حار سے ہوئے یرقان کی علامت ہے سخت پیاس، خشک زبان اور خشک پانخانہ ہے۔
- ورم حار سے ہوئے یرقان کی علامت یہ ہے کہ اس کے ہمراہ بوجھ درد اور تناؤ سب ہو گا۔

بخار کے ہمراہ یرقان کا علاج:

ابتداء میں ہو تو مبرد کا التزام کریں مثلاً ماء الشعیر، مدر بول ادویات مثلاً سکنجبین کے ہمراہ دیں۔ غذا میں بتھو اور چقندر وغیرہ دیں۔ جگر کو مسلسل صندلین سے ضماد کریں۔ نضج اور اشتہا کے بعد بلا خوف مدر بول ادویات مثلاً انیسون اور بادیان دیں، صفراء کا مسہل دیں اور پرہیز کرائیں اور آنکھ میں عرق گلاب، عرق کشنیز برف کا پانی سرمہ کے طور پر استعمال کرائیں اور حسب ذیل قرص کا نسخہ استعمال کریں۔ غافٹ ۷ گرام، زعفران ساڑھے ۳ گرام، طباشیر ساڑھے ۱۰ گرام، گل سرخ ساڑھے ۷ گرام، تخم بتھو ساڑھے ۱۰ گرام، تخم خیار ساڑھے ۱۰ گرام، تخم رطلہ ساڑھے ۱۰ گرام، قرص بنا کر سکنجبین کے ہمراہ پلائیں۔ (ابن ماسویہ)

جس یرقان میں شدت بخونت اور التہابی کیفیت ہو اس میں صندلین کے ضماد سے مؤثر کوئی چیز نہیں دیکھی۔ اسے برابر ضماد کیا جائے یہاں تک کہ مریض ٹھنڈک محسوس کرنے لگے اور اثر بدن

کی گہرائی تک جا پہنچے۔ (مؤلف)

اور برف سے تبرید کی جائے کیونکہ پانی زیادہ مفید ہو جاتا ہے۔

مذکورہ ادویات کو عرق ترب کے ساتھ معجون کریں اور سکجنین یا عرق بادیان و عرق کاسنی کے ہمراہ پلائیں۔ غذائیں سرکہ کے ساتھ مچھلی اور پکا ہوا تیترا اور تیبو، مغز خیار، خیار زہ ترش اور پھیکا خربوز دیں۔ بخار کے بعد یرقان کی معیاد بڑھ جائے اور یہ علامات نہ جائیں تو باسلیق کی فصد کھولو، اور ہلیلہ شاہترہ، اصول، غافٹ کا جو شاندر پلائیں اور بیاض اس کا غاریقون بنائیں اور اول شب میں ساڑھے ۳ گرام استعمال کریں۔

اور اگر حرارت تیز ہو تو ہلیلہ کا جو شاندر پھر ماہ الحین اس کے بعد عرق خس، عرق کاسنی سکجنین کے ہمراہ پلائیں۔ (ابن ماسویہ)

سیاہ یرقان کبھی جگر کے باعث ہوتا ہے اور اس میں تلی کی وجہ سے پیدا شدہ یرقان میں اس طرح تمیز کرتے ہیں کہ یرقان اگر بہت زیادہ سیاہ ہو تو تلی اور کم سیاہ ہو تو جگر۔ پاخانہ بہت سیاہ ہو تو تلی اور کم سیاہ ہو تو جگر ماؤف سمجھا جائے گا۔ یرقان سیاہ میں تلی متورم ہو تو بیماری کا سبب اسی تلی کو تصور کریں گے۔

کبھی جگر اور تلی دونوں کے ایک ساتھ ماؤف ہونے سے یرقان ہوتا ہے، علامات دونوں سے مخلوط ہوتی ہو۔

سیاہ یرقان کے علاج میں بائیں باسلیق کی فصد اور پھر ایسے جو شاندر کے ذریعہ اسہال لائیں جس میں سباج، سقو لو قندریون، افتیمون، خج کبر، خربق سیاہ، شاہترہ اور ہلیلہ جات و منقی شامل کئے گئے اور بیاض یارج و غاریقون اور نمک کو بنایا گیا ہو۔

اور اگر بخار بھی ہو تو عرق کٹوٹ و عرق بادیان اور عرق برگ جھاؤ اور عرق ترب و سکجنین پلائیں اور مصوص دیں۔

بخار نہ ہو تو مذکورہ جو شاندر کے بعد ہلیلہ اور افتیمون کے ساتھ اونٹنی کا دودھ یا ماہ الحین دیں، غذاء میں سرکہ اور شہد کے ساتھ کبر دیں، سکجنین پلائیں، مصوص و ہلام (سرکہ میں پکا ہوا گوشت) دیں۔ (ابن ماسویہ)

یرقان خطرناک ہوتا ہے کیونکہ انجام اس کا تیزی سے استقاء زتی ہوا کرتا ہے جس کے ساتھ حرارت بھی ہوتی ہے۔ (مؤلف)

تفتیش کے بعد مذکورہ کیفیت ہمیشہ اس یرقان میں ملی ہے جو سدوں اور ورم جگر کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے۔ (مؤلف)

یرقان بحرانی کی تشخیص یہ ہے کہ نچ نہ ہوگا، مریض کو سکون ہوگا اور مرض ہلکا ہوگا۔ ورم حار کبد کی وجہ سے پیدا شدہ یرقان کی علامت یہ ہے کہ بخار کے ساتھ دائیں پہلو میں بوجھ محسوس ہوگا، سدوں کے باعث لاحق ہونے والے یرقان کی علامت یہ ہے کہ مذکورہ مقام پر بوجھ تو ہوگا مگر بخار نہ ہوگا۔ جگر کے فساد مزاج حار جو صفراوی خون پیدا کرتا ہے سے پیدا شدہ یرقان کی علامت یہ ہے کہ جلن اور سوزش ہوگی۔ پیاس محسوس ہوگی۔ ثقل جلن و سوزش اور بغیر بوجھ پیاس سے غذاؤں کے سبب سے پیدا شدہ یرقان حار کی علامت یہ ہے کہ وہ رفتہ رفتہ ہوگا۔ یرقان میں پاخانہ اپنی حالت پر ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ مرارہ ماؤف نہیں ہے بلکہ بیماری جگر میں ہے۔ پاخانہ سفید ہو تو مرارہ ماؤف سمجھا جائے گا۔ پیشاب طبعی حالت پر ہو و جگر میں کوئی بیماری نہیں ہوگی اور اگر رنگین ہو تو جگر ماؤف سمجھیں گے۔ (ابن ماسویہ)

بحرانی یرقان کا علاج:

گرم شیریں پانی اور بطور مروخ روغن بابونہ و شبث کے ذریعہ علاج کریں۔ ورم جگر ہو تو ابلی کی فصد کھولیں کہ ورم جگر کے یرقان میں فصد ابلی سے زیادہ فائدہ بخش اور کچھ نہیں ہے۔ اس کے بعد آب کاسنی، آب مکوئی اور آب ثوث سلجمن کے ہمراہ دیں۔

نضج کے اثر ظاہر ہونے لگیں تو اس میں صبر اور عصارہ غافٹ کا اضافہ کریں۔ حرارت ہو تو عرق ثوث یا عرق کاسنی کے ساتھ ماء الشعیر پلائیں اور صندلین کا ضاد کریں۔

فساد مزاج حار کی وجہ سے یرقان ہو تو ہلیلہ زرد، شاہترہ، افسنتین، غافٹ، بیج کرفس و غاریقون اور تمر ہندی و آلو بخارا سے اسہال کرائیں، ماء الحبین و سلجمن مفید ہے۔ تمر ہندی اور سکر عشر ماء الحبین اور ہلیلہ کے ساتھ فائدہ بخش ہے بعد ازاں حمام کرائیں۔ اس کے بعد مدر بول ادویات دیں۔ سدے ہوں تو ادویہ مفتہ جیسے قرص جو بادام تلخ، افسنتین، اسارون، انیسون، غاریقون سے تیار کی گئی ہو اسے عرصہ تک پلائیں پھر مسہل دیں پھر دوبارہ وہ دوا جو سدوں کو کھولے اور تلطیف کر لے، دیں پھر اسہال کرائیں، زور دار قے سدوں کو کھول دیتی ہے۔ کبر سرکہ کے ہمراہ اور چقدر خردل کے ساتھ اور سرکہ پیاز اس میں مفید ہیں۔

اور پرندوں کا گوشت ملطف سالنوں کے ساتھ اور رقیق شراب دیں اور شکم سیری و بد ہضمی سے پرہیز کرائیں۔

بخار ہو تو ماء الشعیر ^{سکجنبین}، آب کاسنی اور چھوٹی مچھلیاں سرکہ و کرفس کے ساتھ اور کرفس کے ہمراہ آب حصرم میں چوزے اور مغز قثاء و مغز خیار استعمال کریں۔

یرقان کے ساتھ بخار نہ ہو تو ایسی ادویہ دیں جو طاقور، مدربول اور مفتوح سدہ ہوں جیسے قسط، جسطیانا، ریوند اور عرطنیخا وغیرہ۔

بخار میں وہی دوائیں دیں جو ہم نے تجویز کی ہیں افسنتین، مچھٹھ، غافٹ اور شعر الجیاد بھی اس کے ساتھ مفید ہیں، کیونکہ یہ یرقان کے لئے بیحد مفید ہوتی ہیں۔ کبھی صبر، سقمونیا، عصارۂ قثاء، الحمار، غار یقون اور ہلیلہ زرد یرقان کا ازالہ اچھی طرح کرتی ہیں۔ ان کا مسہل استعمال کریں۔ سیاہ یرقان میں دہ دوائیں استعمال کریں جو سودا کا اخراج کریں۔

یرقان کے لئے عمدہ مؤثر حب کا نسخہ:

غار یقون ۷ جز، یارج فیر ۶۱ جز، تخم ثوٹ ۶ جز، ہلیلہ زرد ۵ جز، ہلیلہ کالبی ۵ جز، افتیمون ۴ جز، ہلیلہ سیاہ ۴ جز، نمک ہندی ۶ جز، تخم ترب ۳ جز، سقمونیا ۳ جز، انیسون ۲ جز، تخم کرفس ۲ جز، تخم بادیان ۲ جز، عصارۂ ترب میں معجون کر کے حب تیار کریں۔ مقدار خوراک ۷ گرام۔ تنقیہ ہو جائے اور صرف آنکھ اور جلد زرد رہ جائے تو حمام، مروخ اور دلک سے کام لیں۔

آنکھوں کی زردی کے لئے عصارۂ قثاء، الحمار کا دودھ اور عصارۂ چقندر کے ہمراہ سحوط کریں۔ اس سے تنقیہ ہوتا ہے۔ بخور مریم وغیرہ بھی مفید ہیں۔ (ابن ماسویہ)

یرقان یہ ہے کہ جسم کے اندر صفراوی خون پھیل جائے۔ پہچان آنکھوں اور زبان کی رنگت اور ذائقے سے ہوتی ہے۔ سب سے زیادہ نمایاں اثر آنکھوں پر ہوتا ہے۔ کیونکہ سارے جسم پر محسوس ہونے سے پہلے پہلے ملتئمہ پر اس کا اثر ظاہر ہوتا ہے۔

اس پر دھیان رکھو سرخ پیشاب پر نہیں، کیونکہ کبھی سفید پیشاب کا یرقان بھی ہوتا ہے۔

(ابن ماسویہ)

جب مرارہ کی نالیاں مسدود ہو جاتی ہیں تو اس میں سے کچھ مادہ خون کے ساتھ نفوذ کر جاتا ہے اور خون کو زرد کر دیتا ہے کچھ جگر میں رہ جاتا ہے اور سوء مزاج حار پیدا کر دیتا ہے۔ جو خون کو سوخت کرتا ہے حتیٰ کہ خون کی رنگینیت بڑھ جاتی ہے۔ (کتاب الدلائل)

اسی صورت میں ضروری ہے کہ جگر کا جلد از جلد تصفیہ کیا جائے اور اس میں تھریڈ پیدا کی جائے تاکہ ورم خارج پیدا نہ ہو۔ جن یرقان میں پیشاب زیادہ ہو اور وہ مائل بہ رنگینیت ہو وہ زیادہ محمود ہوتا ہے۔ کم رنگین ہو تو ردی ہوتا ہے یہ استسقاء کا پتہ دیتا ہے۔

ایک شخص کو حاد بیمار کے ہمراہ یرقان تھا، جسے میں نے آب کاسنی اور سکجنین پلائی تو اسے کھانسی آنے لگی اس کے بجائے ماء الحین پلایا تو اسے سکون ہو گیا چنانچہ حسب ذیل میرا تجویز کردہ نسخہ بیحد مؤثر ثابت ہوا۔

مرض حاد کے ہمراہ یرقان کے لئے نسخہ :

تخم کاسنی ۱۰ گرام، خم خیار ۱۰ گرام، تخم رطلہ ۱۰ گرام، روزانہ ۳۵ گرام، آب کاسنی اور ۳۵ گرام سکجنین کے ساتھ پلائیں یہ اور اربول کرتا ہے اور بیحد مفید ہوتا ہے۔ (مؤلف)

مرارہ کے اندر صفراء ک جائے تو تفتیش کریں۔ سدے باعث ہوں تو انہیں فوراً کھول دیں اور اگر پتے کی نالیوں میں قریبی اعضاء کے امتلاء سے تنگی ہو گئی ہو تو دیکھیں کہ یہ غلظت کیوجہ سے ہو تو ملطف تدبیر استعمال کریں اور اگر کثرت خلط کیوجہ سے ہو تو مادے کا اخراج کریں، اور اگر ورم حار یا سخت ورم کی وجہ سے ہو تو یہ خارج از حفاظت صحت ہے اور اگر سوء مزاج کی وجہ سے ہو تو اسے اپنی سابقہ حالت پر واپس لائیں اور اگر کچھ دیر سے ہو تو یہ بیماری ہے اور اگر قابض غذا میں کھانے سے مرارہ کے آلات جاذبہ چپک گئے ہوں تو شیریں چکنی غذا میں کھانے کی ہدایت کریں۔ عارضہ مسخن و مختلف چیزوں سے ہوا ہو تو ایسی حالت میں ترسراشیاء کھانے کی ہدایت دینا میرا معمول ہے۔

(جوامع تدبیر الاصحاء)

یہ یرقان کی قسمیں ہیں۔ (مؤلف)

یرقان کی تین قسمیں ہیں:

(۱) جسم کے اندر صفراء کا پہلے سے زیادہ ہو جانا۔

(۲) جگر سے صفراء کا جذب نہ ہونا۔

(۳) صفراء کا آنتوں کی جانب نہ اترنا۔

جسم کے اندر صفراء کی کثرت تولید ایسی حرارت کے باعث ہوا کرتی ہے جو جگر کے اوپر یا تو جگر میں حرارت کے غلبے سے ہوتی ہے یا غالب ہو جاتی ہے۔ اس صورت حال کے حسب ذیل

اسباب ہوتے ہیں۔

(۱) سوء مزاج کا ہونا۔

(۲) ورم حار کا ہونا۔

(۳) میٹھی، روغنی، چرپری، الغرض گرم غذاؤں کا استعمال۔

صفراء کا جگر سے انجذاب مرارہ کی وجہ سے یا جگر کی وجہ سے ختم ہو جاتا ہے جگر کے اندر یا جگر کی وجہ سے۔ جبکہ اس میں سخت یا حار ورم ہو، خصوصیت سے ورم صلب یا ورم حار بالخصوص اس مقام پر پیدا ہو جاتا ہے جہاں سے مرارہ کا رقبہ الگ ہوتا ہے یا یہاں سدے بن جاتے ہیں۔ مرارہ کا جہاں تک تعلق ہے تو اس کے دہانہ میں جو پت کو جذب کرتا ہے ورم یا سدہ پیدا ہو جاتا ہے یا وہ خود کمزور ہو جاتا ہے تو اس کی قوت جاذبہ حسب ذیل وجود سے جاتی رہتی ہے۔

۱۔ سوء مزاج۔

۲۔ امتلائی سدہ کے باعث شدید تناؤ کا ہونا۔

۳۔ امعاء کی جانب صفراء کو دفع کرنے والی طاقت کا کمزور ہو جانا، چنانچہ وہ بھر تو جائے مگر خالی نہ ہو سکے۔ یہ حالت کسی سدہ، ورم، سوء مزاج یا سخت تناؤ سے پیدا شدہ مراری ضعف کی وجہ سے ہو جاتی ہے یہ تمام وجوہ یا ان میں سے اکثر وجوہ واقع ہو ا کرتی ہیں۔

یرقان بھی بایں طور پر پیدا ہو جاتا ہے کہ طبیعت مدبرہ بدن صفراء کو خارج کی طرف دفع کر رہی ہوتی ہے۔ کبھی وہ جانوروں کے زہروں کے باعث رونما ہو جاتا ہے۔

سوء مزاج حار کی بدولت پیدا شدہ یرقان کے پیچھے جگر کے اندر اور ام حرارت کی علامت ملتی ہیں۔ یرقان کا باعث ورم حار ہو تو ورم حار کی علامات، ورم صلب ہو تو ورم صلب کی علامات، سدوں کے باعث ہو تو داہنے پہلو میں ثقل بلا حرارت پایا جائے گا۔ ضرورت ہوتی ہے کہ ورم صلب کی تمیز اور ضروری حد تک تمام علامات و دلائل کی تعیین کی جائے۔ براز کا سفید ہونا اس بات کی علامت ہے کہ مرہ صفراء کا راستہ بیکار ہو چکا ہے۔ اسے ضبط تحریر میں انشاء اللہ لایا جائے گا۔

اگر پیشاب طبعی حالت پر ہو تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ درد جگر نہیں ہے۔

(ابن سرائیون)

اگر پاخانہ سفید ہو تو پتے کی نالی ماؤف اور طبعی حالت پر ہو تو یہ سمجھیں گے کہ آفت جگر کے

اندر نہیں ہے۔ (ابن سرائیون)

مفردات:

کم کڑوا اور زیادہ قابض شجاریہ قان کے لئے عمدہ ہے تاہم وہ مبرد نہیں ہوتا، سدہ جگر سے ہوئے یرقان میں غاریقون پلایا جاتا ہے۔ یرقان بوجہ سدہ جگر کے لئے تخم قطف عمدہ دوا ہے، پودینہ نہری سدوں کے یرقان کے لئے عمدہ ہے۔ گل اذخرورم جگر کے لئے مفید ہے۔ عصارہ فراسیون کا سعوط یرقان میں بیحد مفید ہے۔ عصارہ قشائہ الحمار کا سعوط یرقان میں فائدہ دیتا ہے۔ کما فیطوس صاحب یرقان کے لئے سب سے مفید دوا ہے۔ غاریقون یرقان کے لئے عمدہ ہے۔ افسنتین کا جو شاندر روزانہ ڈیڑھ گرام دیا جائے تو یرقان جاتا رہتا، سبانج غاریقون کے ہمراہ اور تخم کاسنی و ثوث اور بھوے اور پودینہ کا جو شاندر یرقان کو شفا دیتا ہے جبکہ اسے شربت کے ہمراہ استعمال کیا جائے۔ قسطس خس ابال کر روغن حل کے ساتھ کھانے سے یرقان کو شفا ہوتی ہے۔ بھوایر قان کو شفا دیتا ہے، شیر خیار و قشائہ کھانے سے یرقان کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ کدو اور آب کدو پینے سے یرقان کو شفا ہوتی ہے۔ کاسنی، ثوث اور عنب الثعلب و بادیان یرقان کو شفا دیتے ہیں۔ (جالینوس) کافور یرقان کو شفا دیتا ہے۔

ماء الحکیم تمام ادویہ سے زیادہ یرقان کے لئے شفا بخش ہے مچھلی یرقان کا شافی علاج ہے۔ سقمونیا کے ذریعہ اسہال لانا ضروری ہو تو اسے اس میں شامل کریں کیونکہ یہ عجیب الاثر ہے۔ (مؤلف) جند بید ستر یرقان کے لئے عمدہ ہے۔ (خوز)

یرقان کی ایک قسم قابض غذاؤں اور مسخن و مجفف اشیاء کے کھانے سے لاحق ہوتی ہے کیونکہ یہ دونوں ہی فم معدہ اور اوعیہ کو بری طرح چپکا دیتی ہیں۔

اول کا علاج چکنی، شیریں، ملیں چیزیں ہیں جو ماؤف مقامات کو نرم کر دیں۔ ورم کا علاج وہ اشیاء ہیں جو تبرید و ترطیب کا کام کریں۔ یرقان نظر آئے تو سب سے پہلے سوال کر لینا ضروری ہے۔ کیونکہ یرقان یا تو مرارہ کی قوت جاذبہ کے ضعف سے ہوتا ہے یا اس کی گہرائیوں میں سدوں یا ورم یا اس کے ضعف کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے۔ ضعف ورم یا امتلائی کیفیت کی وجہ سے مرارہ کی تمام نالیوں پر چھا جاتا ہے۔ (جالینوس)

یرقان زیادہ تر جگر کے سدوں سے ہوتا ہے کبھی ورم کی وجہ سے بھی ہوتا ہے۔ یرقان میں بخار نہ ہو تو اس کا سبب یہی سدے ہوتے ہیں۔ بقیہ سارے یرقان نظر آئیں تو بس انہی دونوں پر اعتماد کریں۔ (مؤلف)

ازالہ یرقان کے لئے حب کا ایک مؤثر نسخہ:

ریوند نصف، عصارہ افسنتین نصف جز، غافٹ نصف جز، سقمونیپاؤ جز، عرق کاسنی کے ہمراہ حب تیار کریں۔ (اُھر ن)

اگر یرقان بخار کے بعد ہوا ہو اور اس کی وجہ سے بخار ہلکا ہو اور بحرانی حالت ہو تو اس کا علاج حمام اور محلل روغنیات کی مالش ہے۔

لیکن جو یرقان جگر کے اندر ورم حار سے ہو اس میں طاقتور ادویہ سے پرہیز کریں کیونکہ اس کے ساتھ بخار ہوتا ہے جگر کی نالیوں کو کھولنے سے جو فائدہ ہوتا ہے اس سے زیادہ بخار کے ابھرنے سے نقصان ہو جاتا ہے۔

لیکن جو یرقان بغیر ورم کے سدوں کے سبب سے ہو اسے قوی ادویہ سے فائدہ ہوتا ہے اس کے ہمراہ بخار نہیں ہوتا۔ طاقتور جالی ادویات حسب ذیل ہیں:-

جسطیانا، عرطنیشا، راسن، قسط، ریوند، جعدہ اور قنطوریون۔

اگر سدہ کے باعث ورم کے ساتھ یرقان ہو تو ورم کو نرم کرنے اور سدوں کو صاف کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ لہذا علاج مرخی اور مصفی ادویات کے مرکبات سے کریں حرارت کی موجودگی میں گرم ادویات سے پرہیز کریں۔ (جالینوس)

کبھی پتے اور جگر کی شدید حرارت سے یرقان ہوتا ہے۔ اس کی وجہ سے چہرے کے علاوہ پورا بدن زرد ہو جاتا ہے، چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور ساتھ ہی بدن خشک ہو جاتا ہے، زبان سفید ہو جاتی ہے۔ احتباس ہو کر پیٹ پھول جاتا ہے، پیشاب پہلے پتلا سفید ہوا ہے پھر بیماری بڑھنے پر گاڑھا اور سیاہ ہو جاتا ہے۔ علاج کے لئے فصد، لطفہ، تسمید جن سے حرارت بجھ جائے اور معدل غذائیں استعمال کریں۔ (مسیح)

یرقان کے لئے شکم نرم ہو تو روٹی کے ساتھ دہی ورنہ ماء الحین استعمال کریں۔

جب طبیعت میں بندش ہو تو یومیہ استعمال کرنے کے لئے حب کا نسخہ:

ہلبیلہ زرد ساڑھے ۳ گرام، ایلو اسڑھے ۱۰ گرام، عصارہ غافٹ ۵۰۰ ملی گرام، افسنتین ۵۰۰ ملی

گرام، رب السوس ۵۰۰ ملی گرام، عرق مکوء کے ہمراہ حب تیار کریں۔ (خوز)

بغیر زعفران کے پچھڑے کا کھنا شوربہ (ابال) اور عمدہ سرکہ لیں اور اس پر ہموزن سکر ڈال

کر پکائیں پھر تھوڑی کا فور ڈال کر سکجنین کے مانند استعمال کریں۔ (ترمذی)

یرقان کی ایک قسم تیزی سے مہلک ہوتی ہے، اس میں پیشاب سرخ مثر جیسا ہو جاتا ہے۔ بخار اور ہلکا لرزہ ہوتا ہے۔ مرلیض چادر اور زیادہ گفتگو سے گھبراتا ہے۔ شکم میں تناؤ اور بوجھ محسوس کرتا ہے۔ اگر چودہ دن پار کر جائے تو سالم رہتا ہے۔ پرہیز کرائیں، ماء العسل اور پرانی رقیق شراب پینے کو دیں اور برابر غذا دیتے رہیں زیادہ دیر بغیر غذا کے نہ چھوڑیں۔ (بقرطیہ تدبیر الاسقام)

یرقان زرد اکثر یکا یک ہو جاتا ہے مگر سیاہ یکا یک نہیں ہوتا۔ (ابن اللہجاء)

اگر یرقان کا تعلق جگر سے ہو جس کی علامت زردی ہے تو ممکن ہو تو باسلیق کی فصد کھولیں اور اخد عین میں حجامت کریں ماء عنب، ثعلب، کٹوٹ، کاسنی، بادیان، ۳۴ گرام خیار شمر جسے جوش دیکر نتھار لیا گیا ہو سکجنین سکری ۳۵ گرام کے ہمراہ دیں اور صند لیں کا ضداد استعمال کریں۔

اور اگر یرقان کا تعلق تلی سے ہو جس کی پہچان سیاہی ہے تو بائیں جانب سے فصد کھولیں اور بچہ لگائیں۔ ماء البقول، آب برگ چھاؤ اور خلاف پلائیں، تلی پر توجہ دیں، کھانے میں سرکہ سے تیار شدہ چھوٹی مچھلی دیں پھر ماء النجین، ہلیلہ، افیتیمون، صبر ستو طری، نمک ہندی کے ساتھ پلائیں۔

ہلیلہ ۷ گرام، افیتیمون ۷ گرام، نمک ۵۰۰ گرام، صبر ستو طری ۸۷۵ ملی گرام کچھ دنوں تک پلائیں اور آنکھوں میں عرق گلاب اور شراب کا سرکہ صبح و شام بطور سرمہ استعمال کریں۔

سیاہی مائل یرقان کے لئے:

مویز منقی ۵۷۵ گرام، گل سرخ غیر سائیدہ ساڑھے ۷ گرام، کبابہ ساڑھے ۱۰ گرام، ایک کلو ۲۰ ملی لیٹر پانی میں شب و روز تر کریں اور ۴۰۰ گرام نہار منہ استعمال کریں۔ کیونکہ میں نے یرقان کی اس قسم میں اس نسخہ کو عرق بادیان یا عرق کٹوٹ اور عرق مکوء سے زیادہ کامیاب پایا ہے۔ نسخہ مذکورہ ترکیب کے ساتھ ہفتوں استعمال کریں۔

یرقان کے لئے:

ساڑھے ۳ گرام رب السوس سکجنین کے ہمراہ پلائیں یہ بیحد مفید ہے۔

جگر کے سدوں کے باعث پیدا شدہ یرقان کے لئے:

عروق الطغر ساڑھے ۳ گرام، انیسون ساڑھے ۳ گرام مطبوخ کے ہمراہ دیں۔ شاخ گوزن سوختہ ۷ گرام ہمراہ آب سرد نہار منہ دیں۔ (ابن ماسویہ)

زعفرانی یرقان جگر یا مرارہ کی بیماری، مگر سیاہ یرقان بیماری طحال کا پتہ دیتا ہے۔

یرقان کے حسب ذیل اسباب ہو سکتے ہیں:

۱۔ حرارت جگر کی سوزش جو خون کو صفراوی بنادیتی ہے۔

۲۔ تمام خلط کا جسم کے اندر صفراوی ہو جانا۔

۳۔ بحران کے طور پر جسم کے اندر صفراء کا انتشار۔

خلطوں کا صفراء میں تبدیل ہو جانا حسب ذیل اسباب کے تحت ہوتا ہے:

خرابی مزاج، کسی جانور کا زہر، یا مہلک دوا کا اثر۔ صحت مند انسان میں اچانک یرقان کا ظہور کسی مہلک دوا یا کسی جانور کے زہر کا نتیجہ ہوتا ہے۔ غیر صحت مند انسان میں خرابی تدبیر کے باعث پیدا شدہ یرقان بتدریج واقع ہو تو اس کا سبب خرابی مزاج یا کسی جانور کا زہر ہوتا ہے۔ (جالینوس)
ہم نے یرقان کا علاج کیا ہے۔ چنانچہ سب سے پہلے بیماری جگر کی جانب توجہ دی ہے۔ اس کی اصلاح کر دینے کے بعد مخرج صفراء ادویات کے ذریعہ جسم کو صاف کر دیا ہے۔ چنانچہ مریض جلد شفا یاب ہو گئے۔

ہم نے سقمونیا کو دیکھا ہے کہ مریضان یرقان کو فائدہ دیتی ہے۔ (جالینوس)

مریضان یرقان کو سرکہ کے ساتھ مچھلی کھلائیں اور فصد باسلیق کریں۔ ہلبلہ کا جو شانہ دیں پھر ماء الحبین پلائیں۔ (ابن ماسویہ)

پرسیاوشان کے جو شانہ سے غسل کرنا یرقان کو دور کرتا ہے اگر یرقان میں پیشاب گاڑھا ہو تو سکر کے ہمراہ سقمونیا، یا ہلبلہ زرد کا جو شانہ دے کر صفراء سے شکم کو صاف کر دیں اور اگر ساتھ میں بخار ہو تو مسہل وغیر مسہل استعمال کریں۔ پھر صفائی کے بعد قرص کا فور و طباشیر اور ماء البقول دیں۔

کھانے میں لب خیار اور بسفانج اس یرقان کے لئے نہایت عمدہ ہے جو جگر کے سدوں سے ہو۔ اس لئے اسے اس کے کھانے میں استعمال کریں۔ اس کے ذریعہ اسہال لائیں اور فصد کھولیں۔ حماض اترج دیں کیونکہ وہ کچھ طلاء کے ہمراہ یرقان کو فائدہ دیتا ہے۔

مزمن ہو جائے تو ماء الاصول کے ساتھ دواء الکر کم اور رات میں قرص افسنتین اور سقمونیا کے ساتھ ماء الحبین دیں۔ (یہودی)

مریض یرقان کو خراطین سکھا کر اور پیس کر دیں فوراًفاقہ ہوگا۔ (جالینوس)

مریض یرقان کا صفراء بہر تدبیر خارج کریں۔ اسہال سے، قے سے، اور ناک و آلات بول

کے ذریعہ۔ یرقان کے مریض کو زرد چیزیں دیکھنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ (جالینوس)

یرقان جگر کی بیماری سے ہو تو سخت ورم یا دموی ورم یا سدوں یا ورم حار سے ہوتا ہے۔ جگر

میں سدہ اچانک پیدا ہو سکتا ہے لیکن ورم زیادہ دنوں میں پیدا ہوتا ہے۔ جسے یرقان ہو اسے تقریباً

ریاح نہیں ہوتی کیونکہ اس کے شکم اور بدن پر صفراء غالب رہتا ہے بر بنائے اصلیت ریاچ پیدا بھی

ہو سکتی ہے بشرطیکہ شکم کے اعضاء میں ضعف ہو کیونکہ کبھی اس سے بھی ریاچ پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر

یرقان کے ساتھ جگر سخت ہو تو یہ ردی ہے۔ کیونکہ اس سے پتہ چلتا ہے کہ جگر کے اندر سخت ورم

ہے۔ اگر اس کے ساتھ سختی نہ ہو تو ہو سکتا ہے کہ سدے یا بحر ان موجب یرقان ہو۔ (جالینوس)

صلابت جگر کے ہمراہ یرقان استقاء کا سبب ہوتا ہے۔ (مؤلف)

یرقان کبھی بخاروں کے بحر ان جید کے طور پر لاحق ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں طبیعت

فاضل صفراء کو جلد کی طرف پھینکتا ہے۔ اس طرح کا یرقان حمام میں داخل ہونے اور روغن جل کی

مالش کرنے سے جلد دور ہو جاتا ہے اس کا علاج ان کبھی ادویہ سے کیا جاتا ہے جو مسام کو درست کرتی

ہیں جیسے روغن شبت، روغن بابونہ دبیدانجیر، ان چیزوں کے بعد جو ادویات اس یرقان میں فائدہ کرتی

ہیں وہ ہیں روغن عقید العنب، روغن سوسن اور روغن اقوان۔

یرقان جگر کے سدوں اور اس کے اندر ورم حار سے ہوتا ہے۔ بخار کے ساتھ جو یرقان ہو

اس میں بہت گرم دوائیں نہیں استعمال کرنی چاہئیں جیسے جسطیانا، راسن، قسط، زرواند، جعدہ، قنطاریون

یہ اپنے مقام پر بیحد مفید ادویات ہیں۔ (جالینوس)

ان ادویات کا مقام وہ ہوتا ہے جہاں سدوں کو کھولنے کی ضرورت ہوتی ہے اور حرارت زیادہ

نہیں ہوتی۔ (مؤلف)

جسے جگر میں ورم کی وجہ سے یرقان ہو اس کے لئے وہ ادویات مفید ہوتی ہیں جو ورم کا ستقیہ

کریں جیسے جگر کی رگوں میں سدے پیدا ہو جانے سے یرقان میں وہ ادویات فائدہ کرتی ہیں جو طاقتور

مجلی ہوں۔ اگرچہ دوا کا اثر اس میں بہت زیادہ نمایاں ہو اس کی قوت گرم ہو، اسی کو میں نے بعینہ ذکر کیا

ہے اور اگر سدہ اور ورم ساتھ ہو تو ایسی ادویہ کی ضرورت ہوتی ہے جو نرم کریں اور ساتھ ہی جلاء پیدا

کریں۔ قوی سخت باد آور ادویہ سے جن میں دوائیت نمایاں اور ان کی قوت حار ہو پر ہیز کریں۔

پوست حنظل میں شراب یا سکنجبین گرم کریں۔ یہ سکنجبین بخار زدہ کو پلائیے جو اسے براداشت

نہ کر سکے اسے عصارہ کا سنی باریک بستانی دیں اور یہ اسے پلائیں جسے بخار اور حدت کے ساتھ یرقان ہو اور جسے بخار نہ ہو بمقدار ۸۱ گرام شراب کے ہمراہ دیں۔ عصارہ عنب الشلب ۷۲ گرام ہم وزن شراب کے ساتھ دیں۔

جسے بخار نہ ہو اس کے لئے دوسری موزوں دوا:

سٹر و نیون ساڑھے ۴ گرام، ماء العسل ۱۰۴ گرام کے ہمراہ۔

دوسری دوا:

نخود ۲۰ گرام، قسط ۲۰ گرام، پر سیاوشان ۲۰ گرام، آب بنج ہلیون ۶۰۰، ۳ کلو گرام میں ترکیب کریں اور صاف کر کے مسلسل پلائیں جسے بخار نہ ہو شراب کے ساتھ اور جسے بخار ہو اسے بغیر شراب کے۔

جگر میں سدوں سے پیدا شدہ یرقان کے لئے قرص کا نسخہ:

بادام تلخ ۸ گرام، تخم بادیان ۸ گرام، انیسون ۹ گرام، افستین ۹ گرام، سنبل ہندی ساڑھے ۴ گرام، اسارون ساڑھے ۴ گرام، کوٹ چھان کر پانی سے قرص بنائیں اور ساڑھے ۴ گرام استعمال کریں، جسے بخار نہ ہو تو شراب کے ہمراہ دیں۔ (جالینوس)

بخار تیز نہ ہو تو عصارہ کا سنی اور عصارہ عنب الشلب کے ساتھ دے سکتے ہیں۔ (مؤلف)
اگر پورا بدن اپنی طبعی حالت پر ہو اور صرف آنکھیں زرد ہوں تو ساڑھے ۴ گرام عمدہ خالص سرکہ ناک سے قریب کریں اور مریض کو ہدایت کریں کہ وہ سانس کے ذریعہ اسے جذب کرے۔ یہ ناک سے بہت سے سارے صفراء کا مالہ کر دے گا۔ مریض کو عصارہ قثاء الحمار اور عورت کے دودھ کا سحوط کریں۔ مریض جس قدر ہو سکے اسے جذب کرے۔ یا بالون کے تازہ پتوں کے ذریعہ سحوط کریں۔

وہ ادویات جو یرقان میں اچھا کام کرتی ہیں عصارہ عروق الصفر بطور شربت یا پر سیاوشان یا فوفہ الصبغ ڈھائی گرام پلائیں یا مرارة الذئب اور بنج حماض استعمال کریں مریض کو دھوپ میں کھڑا کریں کچھ دیر چلائیں، یہاں تک کہ گرم ہو جائے اور پیاس لگ جائے۔ پھر اسے پر سیاوشان کا جو شانہ دیں، اسی وقت زرد پینہ آئے گا۔ اگر اس کے ہمراہ نفع اور فوفہ الصبغ جوش دے لیں تو اس کا استعمال حمام کے بعد زیادہ عمدہ ہوتا ہے مریض کو خشک چقندر کا پتہ نہار منہ ۷۲ گرام ماء العسل کے ساتھ پلائیں اور اگر بیماری دشوار ہو جائے تو سقمونیا سے اسہال کرائیں۔ (جالینوس)

صبر کا خاصہ یہ ہے کہ وہ یرقان کو دور کر دیتا ہے (ابن ماسویہ)

یرقان حسب ذیل اسباب کے تحت ہوتا ہے:-

۱۔ بحر ان۔

۲۔ کیڑوں مکوڑوں کا زہر۔

۳۔ مرارہ کا صفراء کو جذب نہ کرنا۔ چنانچہ خون کے ساتھ صفراء بھی جسم میں سرایت

کر جاتا ہے اور جذب نہیں ہوتا۔

مذکورہ صورت حال کا موجب حسب ذیل امور ہوتے ہیں:-

۱۔ سدوں کی پیدائش۔

۲۔ مرارہ کی قوت جاذبہ کا ضعف۔

۳۔ مرارہ کے اندر امتلائی کیفیت کا پیدا ہو جانا۔

۴۔ ایسے سدوں کی پیدائش جو خود جگر کے اندر پیدا ہو جائیں۔

۵۔ جگر کو جانے والی صفراوی نالیوں کا ضعف۔ یہ سب مرارہ کی قوت جاذبہ کے ضعف کا

نتیجہ ہوتے ہیں۔ لہذا مرارہ پر نظر رکھیں۔

یرقان کی موجودگی میں دائیں پہلو بوجھ محسوس ہو تو ایسی ملطف غذائیں اور دوائیں استعمال

کریں جو جگر کے سدوں کو کھول دیتی ہوں۔ اس کے بعد مسہل صفراء دیں۔ ایک ہی مسہل دینے کے

بعد مریض ایک ہی دن میں شفا پا جائے گا۔ جس مریض کو مسہل سے افاقہ نہ ہو اسے ایسا شربت دیں

جو سختی سے سدوں کو کھول دے۔ پھر اس کے بعد ایسا مسہل دیں جو صفراء کو نہایت شدت کے ساتھ

جذب کرے۔ حتیٰ کہ مریض اسہال کے آخر میں شدید جلن محسوس کرے، اور نیلگوں دست خارج ہو۔

اور میرا خیال ہے کہ ایسے مریضوں کا مرارہ صفراء سے بھر کر تن جاتا ہے چنانچہ صفراء کو دفع

کرنے سے عاجز ہو جاتا ہے جیسے مثلاً کثرت بول کی وجہ سے تن جانے سے پیشاب کو دفع نہیں کر پاتا۔

جن شخص کو بحرانی یرقان ہو اگر بخار اترنے کے بعد رہ جائے اور پیشاب و پاخانہ صفراوی نہ

ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ جلد میں پھیلا ہوا صفراء غلیظ ہے۔ چنانچہ اسے میں اس طرح خارج کرتا ہوں

کہ مریض کو گرم حمام اور گرم پانی کے اندر بیٹھنے کا حکم دیتا ہوں جن میں تحلیل کی قوت ہوتی ہے اور

انہیں حکم دیتا ہوں کہ ترتدیر کریں اور تری کے ساتھ اخلاط کے اندر اعتدال کے ساتھ لطافت پیدا

کریں۔ اس طرح وہ شفا پا جاتے ہیں۔ (جالینوس)

جگر کی وجہ سے پیدا شدہ یرقان میں قنونا اور ہلیلہ کے ساتھ ماء الحین پانا عمدہ ہے۔ (ساہر)

یرقان لازماً جگر کے سدوں کا پتہ دیتا ہے اس لئے کہ یہ یا تو ضعف کے باعث مرارہ کے صفراء کو جذب نہ کرنے سے ہوتا ہے یا اس لئے ہوتا ہے کہ مرارہ طاقتور ہوتا ہے مگر جگر کے اس مقام پر غلظت پیدا ہو جاتی ہے چنانچہ وہ مرارہ کو معمول کے مطابق جذب کرنے کی راہ میں رکاوٹ ٹاب ہوتی ہے۔ کمزور ہو جانے کی وجہ سے یا اپنی امتلائی کیفیت کے باعث مرارہ صفراء کو جذب نہیں کر پاتا۔

امتلائی کیفیت اس طرح پیدا ہو جاتی ہے، مرارہ کا معمول یہ ہے کہ جو کچھ اس کے اندر ہوتا ہے اسے وہ امعاء کی جانب دفع کرتا ہے۔ مگر یہ آلات دفع کمزور ہو جاتے ہیں تو دفع کرنے کا عمل رک جاتا ہے۔ ایسی صورت میں صفراء لازماً جگر کے اندر رہ جاتا ہے اور خون بھی ہوتا ہے، چنانچہ دیر تک یہ صورت باقی رہتی ہے تو جگر کا مزاج بگڑ جاتا ہے۔ اس کے اندر گرم گرم غلظت پیدا ہو جاتی ہے۔ (مؤلف) اگر معدہ مرارہ کی اس زیریں نالی میں ہو جن سے صفراء کا امعاء کی جانب انصباب ہوتا ہے تو پاخانہ سفید، منہ کڑوا اور پیاس سخت ہوتی ہے۔

اور اگر سدہ بالائی نالی کے اندر ہو جس سے صفراء جذب ہوتا ہے تو پیشاب گاڑھاار غوانی اور پاخانہ زرد ہوتا ہے۔ عموماً شدید قولنج لاحق ہوتا ہے کیونکہ تمام صفراء کا انصباب امعاء کی جانب ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ایسی حالت میں وہ صفراء کو جذب نہیں کر پاتا۔

جس مریض کا پیشاب گاڑھاار غوانی ہو اسے ۴۵ گرام ہلیہ اور ۲ گرام سقمونیادیں۔ مریض کمزور ہو تو ترنجبین ساڑھے ۴۱ گرام ہلیہ کے جو شاندرے کے ہمراہ دیں۔ اس میں ترنجبین اور سقمونیاملا کر دیں۔ اس سے صفراء اور حرارت دونوں کا ازالہ ہو جاتا ہے۔

مریض کو ساڑھے ۴ گرام غاریقون پلائیں، ساتھ میں بخار ہو تو کاسنی پلائیں۔ حرارت زیادہ ہو تو آتش جو پلائیں اور کدو کھلائیں۔ قطف اور ماء النجین اور سکنجبین بھی انہیں فائدہ دیتی ہے۔

یرقان کے لئے حب خاص کا نسخہ:

سقمونیا، صبر، غاریقون، بورہار منی ہم وزن۔ مقدار خوراک ساڑھے ۳ گرام۔ ان ادویات کی ترکیب ہم وزن موافق نہیں ہوتی لہذا سقمونیا اگر ۳ گرام، غاریقون ساڑھے ۳ گرام، صبر ساڑھے ۳ گرام، بورہار منی ۵۰۰ ملی گرام لی جائے۔

زبان کی زیریں رگوں کو کاٹ دینا یرقان میں مفید ہے۔ بخار نہ ہو تو لطیف مدربول ادویات کا التزام کریں۔ (أھرن)

یرقان اس لئے ہوتا ہے کہ جگر معمول سے زیادہ پت پیدا کرنے لگتا ہے۔ مرارہ اسے پوری

طرح جذب نہیں کر پاتا گو تندرست ہو۔ اس کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ مرارہ کی گردن جو پت کو جذب کرتی ہے کمزور ہو جاتی ہے اس لئے اسے جذب نہیں کرتی اور خون صفراوی ہو جاتا ہے۔ جو نالیاں صفراء کو آنتوں کی طرف پھینکتی ہیں وہ بند ہو جاتی ہیں۔ ایک سبب یہ بھی ہے کہ جگر میں جس جگہ مرارہ کے اندر جاذب صفراء دہانے ہوتے ہیں وہاں سدہ بن جاتا ہے۔ یہ قان کبھی زہروں اور روغن دار صفراء پیدا کرنے والی غذاؤں سے ہو جاتا ہے۔ کبھی یہ قان بخاری ہوتا ہے، اور جگر کے اندر دموی ہوتا ہے۔ کبھی یہ قان سیاہ اور کبھی زرد ہوتا ہے۔

جگر کے اندر دموی یہ قان ہو تو اس کی وجہ سے جگر میں ورم حار کی علامات، بخار اور پیاس ظاہر ہوتی ہے اور اگر سوء مزاج حار جگر سے جو مولد صفراء ہے ورم کے بغیر پیدا ہو تو دائیں پہلو میں بغیر بوجھ کے سوزش اور درد ہوتا ہے، اور جب پت زرد ہو تو یہ اسلئے نہیں ہوتا کہ مرارہ صفراء پیدا کرنے اور جذب کرنے میں کمزور ہے بلکہ جگر میں پت کے زیادہ پیدا ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے، اسی کو یہ قان کبدی کہتے ہیں۔

اور دست سفید ہو تو اس کی وجہ یا تو یہ ہے کہ مرارہ پت کو جذب نہیں کرتا یا امعاء کی طرف پھینکنے سے قاصر ہوتا ہے۔

اگر پیشاب صفراوی ہو تو یا تو جگر میں سدے ہوتے ہیں یا مرارہ کا جاذب دہانہ بند ہوتا ہے، اور اگر پیشاب اپنی حالت طبعیہ پر ہو تو جگر میں کوئی بیماری نہیں ہوتی۔ (سرایون)
یہ غلط ہے کیونکہ یہ قان میں پیشاب اپنی حالت پر نہیں ہوتا مگر بحرانی یہ قانی میں اور اخیر میں جب یہ قان کا اثر صرف جلد کے اوپر رہ جاتا ہے پیشاب حالت طبعی پر نہیں ہوتا ہے۔ لیکن اگر جگر یا ماسار یقہ میں عارضہ ہو تو پیشاب اپنی حالت پر نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ جو خون بدن کی طرف جاتا ہے اس کی مائیت کا بہت زیادہ صفراوی ہو جانا لازم ہے۔ (مؤلف)

یہ قان بحرانی کا علاج محلل روغنیات، مثلاً روغن بابونہ و روغن ثبث سے آمیز شیریں گرم پانی سے غسل سے کریں۔ ورم فلفمونی سے پیدا شدہ یہ قان میں فصد باسلیق بھر عرق کا سنی، عرق کٹوٹ اور سکجنین سے علاج کریں۔

اور جب ورم انحطاط پذیر ہو تو اس میں ماء البقول، ایلو اور عصارۃ غافث کا اضافہ کریں۔ ابتدا میں آب جو، آب شہد اور کرفس کے ساتھ استعمال کریں۔ سرد ضمادر کھیں اور ہلیلہ، شاہترہ، اترج، سیب، اچا، افسنمین، تمر ہندی، حشیش غافث، اصل السوس، غار یقون، تربد، ایارج اور نمک ہندی کے جو شاندہ کا استعمال کریں کیونکہ یہ پت کو صاف کرتا اور سدوں کو کھولتا ہے۔

ہلیلہ زرد اور سکر و نمک ہندی کے ہمراہ سلجنجین سے تیار کیا ہوا ماء الحین مفید ہوتا ہے۔ ان استعمالات کے بعد حمام اور ار بول سے کام لیں۔
بخار کے بغیر سدے ہوں تو بادام تلخ، اسارون و انیسون وغیرہ اور فوۃ استعمال کریں جن کا ہم نے تذکرہ کیا ہے۔

اگر یرقان میں مسہل دوا فائدہ نہ کرے تو اس کا سبب یہ ہے کہ پتے کی نالیاں بند ہوتی ہیں، اس لئے کچھ روز وہ ادویہ دیں جو سدے کو کھول دیں۔ پھر دوبارہ مسہل دوا دیں وہ بہت ساراپت خارج کرے گی۔ قے زبردست جھٹکے کے ساتھ اکثر سدوں کو کھول دیتی ہے۔ سرکہ کے ہمراہ جگر اور تلی کے سدوں میں مفید ہوتی ہے۔ شکم سیری اور سوء ہضم سے پرہیز کریں۔
جن مریضوں پر حرارت غالب ہو انہیں سرکہ کے ہمراہ مچھلی اور کدو، قطف اور ماء الحصرم کے ساتھ تیتراور چوزے اور مغز خیار مفید ہوا کرتا ہے۔

یرقان کو خارج کرنے والی ادویات حسب ذیل ہیں:

ایلو، سقمونیا، عصارۃ، قثاء الحمار، غاریقون، ہلیلہ زرد۔ سیاہ یرقان ہو تو مخرج سوداء ادویات استعمال میں لائیں جن سے جگر اور تلی کے سدوں کھل جاتے ہوں اور جب زرد، سبز، سیاہ یرقان دیکھیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جگر کے ساتھ طحال میں بھی بیماری موجود ہے۔

یرقان کے لئے حب کا عمدہ نسخہ:

غاریقون ساڑھے ۲۴ گرام، یارج فقیر ۲۱۱ گرام، تخم ثوث ۲۱ گرام، نمک، ہندی ۲۱ گرام، تخم بھوساڑھے ۷۱ گرام، ہلیلہ زرد ساڑھے ۷۱ گرام، تخم ترب ساڑھے ۱۰ گرام، سقمونیا ساڑھے ۱۰ گرام، انیسون ۷۱ گرام، مولی کے پتوں کے عصارہ کے ہمراہ حب تیار کریں۔ مقدار خوراک ۷۱ گرام۔
اور جب یرقان جلد اور آنکھوں میں ہو تو جلد کے لئے حمام اور آنکھوں کے لئے عصارۃ قثاء الحمار جیسی ادویات اور چقندر و سرکہ کا سعوط کریں۔

یرقان اسود کا تعلق تلی سے ہوتا ہے۔ یرقان جگر سے اس کا فرق یہ ہے کہ پہلے تلی میں درد ہوگا اور پاخانہ میں سیاہ تلچھٹ خارج ہوگی۔ کبھی جگر اور تلی دونوں سے مل کر یرقان ہوتا ہے اور رنگ دونوں کے درمیان مشترک ہوتا ہے۔

اس کا علاج حسب ذیل ہے:

ہلیلہ و شاہترہ، بسفاج، افیمون اور غاریقون کے جو شانہ سے مستحقہ کریں۔ سوداء اور صفراء

میں جو غالب ہوتا ہے یرقان کا رنگ اسی کی جانب مائل ہوتا ہے لہذا اگر تلی کی وجہ سے ہو تو ایسی ادویہ سے جو سودا، خارج کرے استعمال کریں ورنہ مخرج صفراء ادویات سے علاج کریں۔
اور اگر بخار ہو تو ماء البقول اور ماء الحبین دیں ان کے ساتھ برگ کبر اور گنجبین پلائیں، بخار نہ ہو تو اونٹنی کا دودھ دیں۔ (سرایون)

یرقان کے لئے مجرب نسخہ:

ستمو نیا ۴۴ گرام، ہلیہ ۲۱ گرام، عصارۃ غافث ۷ گرام، کوٹ کر چھان لیں، مقتدر خوراک ۷ گرام عرق کاسنی اور سکر کے ساتھ۔ (قرا بادین سرا یون)۔
منتخوشہ یرقان کے لئے مفید ہے اور انجوشا جس کا نام ابوقیا ہے یرقان کے لئے عمدہ ہے یہ بارد اور موافق حال ہے۔ (جالینوس)

اسے ماء القراطن کے ساتھ پیئیں۔ (دیا ستوریدوس)
۸۰ گرام بچے کا پیشاب پینے سے یرقان بہت جلد ٹھیک ہوتا ہے۔ (اطہور سفس)
اور قرن الدیل سوختہ ۱۲ گرام کثیرا کے ساتھ پینے سے یرقان کو فائدہ ہوتا ہے جیسا کہ دیا ستوریدوس نے فرمایا ہے، اور ایک جماعت کا خیال ہے کہ قرن الدیل سائیدہ سوختہ شوئیدہ ۹ گرام یرقان میں فائدہ کرتا ہے۔ (جالینوس)

اشتال ڈیزہ گرام شہد کے ہمراہ استعمال کرنا یرقان کو فائدہ دیتا ہے۔ (بولس)
اور بقول دیستوریدوس شربت عصل یرقان کے لئے مفید ہے۔ افسنتین کا عصارہ یا جو شانہ دس روز تک روزانہ ۷۰ گرام پینے سے یرقان کو شفا ہوتی ہے۔ شربت افسنتین یرقان کے لئے مفید ہے۔ (بولس)

حلتیت کا استعمال انجیر خشک کے ساتھ یرقان میں مفید ہے (دیا ستوریدوس)
پیاز یرقان کو ازالہ کرتی ہے۔ بابونہ یرقان کو فائدہ دیتا ہے، اور پر سیاہ شان یرقان کے لئے مفید ہے۔ جعدہ کا جو شانہ پینے سے یرقان کو فائدہ ہوتا ہے۔ (روفس)
رسوت سرکہ کے ساتھ پکا کر پینے سے یرقان کو شفا ہوتی ہے اور بتایا جاتا ہے کہ خود رسوت پیس کر پیاجائے تو یہی کام کرتا ہے۔ (دیا ستوریدوس)
رسوت سیاہ کا جو شانہ یرقان کے لئے مفید ہے اور چوکے کی جڑ شراب کے ساتھ جوش دیکر

اور برگ چوکا استعمال کیا جائے تو چند روز میں فائدہ ہوتا ہے اور برگ فائدہ بخش ہے۔ (دیا سقوریدوس)
 کٹوٹ کا جو شاندریر قان کو فائدہ کرتا ہے اور بنخ چوکا یر قان کے لئے مفید ہے۔ (جالینوس)
 کبریت ۱۲ اگر ام پانی یا بیضہ کے ہمراہ پینے سے یر قان کو فائدہ ہوتا ہے۔ (ابن ماسویہ)
 شربت کماذریوس یر قان کے لئے مفید ہے۔ (جالینوس)
 لبنی لوطی کا پھل شراب اور قنفل کے ساتھ چنایر قان کو فائدہ دیتا ہے۔ (دیا سقوریدوس)
 سنبل اقلیطی افسخین کے جو شاندریر قان کے ساتھ چنایر قان میں مفید ہے۔ (دیا سقوریدوس)
 بقو اماء القراطن کے ساتھ چنایر قان کو مفید ہے۔ اس کے تخم میں جگر کے سدوں سے پیدا
 شدہ یر قان کو صاف کرنے کی طاقت ہوتی ہے۔ (بولس)
 اور ایک جماعت نے مجیٹھ انیسون کے ساتھ اور سقمونیا شراب ابیض کے ساتھ یر قان کے
 لئے استعمال کی ہے۔ کانج کا پھل اور اربول کے ذریعہ یر قان کو شفا دیتا ہے۔ (جالینوس)
 مولی کے پتے کا عرق یر قان میں مفید ہے۔ خصوصیت سے اگر کجبین کے ساتھ استعمال
 کیا جائے۔ (دیا سقوریدوس)

اور اس کا تخم بھی یہی کام کرتا ہے۔ فراسیون دونوں نختوں سے یر قان صاف کرتا ہے۔
 (ابن ماسویہ)
 اگر بنخ بخور مریم ساڑھے ۱۳ گرام ماء العسل کے ہمراہ دیا جائے، بیمار کی تدبیر کی جائے اور کسی
 ایسی جگہ رکھا جائے جہاں پسینہ آئے تو پورا یر قان پسینہ کے ذریعہ خارج ہو جاتا ہے۔ (اریبا سیوس)
 یہ بھی کام کرتا ہے لیکن ۱۳ گرام سے زیادہ نہیں پینا چاہئے اور اسے پینے کے بعد پسینہ لانے
 کی تدبیر کرنی چاہئے۔ درخت مریم کا جو شاندریر جب جوش دیا جائے اور اس کا پانی پیا جائے تو یر قان کو
 بہت فائدہ کرتا ہے۔ (جالینوس)

جو اسے پیئیں انہیں روزانہ غسل کرنا ضروری ہے۔ پودینہ کا عصا یر قان میں اسی انداز
 سے فائدہ کرتا ہے جیسے وہ تلخ ادویات جو جگر اور طحال کے سدوں کو توڑتی ہیں۔ آب پودینہ صفاوی
 اور سوداوی گاڑھے یر قان کے لئے مفید ہے۔ (دیا قودنورس)
 اگر اسے ملی لیٹر پانی کے ساتھ پیا جائے تو یر قان زائل ہو جاتا ہے اور اگر دودھ کے ساتھ
 سعوٹ کیا جائے تو یر قان کو فائدہ دیتا ہے۔ (ابن ماسویہ)
 تخم قطف کے اندر جلا ہوتی ہے اس لئے سدہ جگر سے پیدا شدہ یر قان کے لئے مفید ہے۔
 (دیا سقوریدوس)

اسے کھانا زردی یرقان کے لئے مفید ہے خصوصیت سے اس کا تخم زیادہ مفید ہے، اور بنج بادیان کو ہی یرقان کو شفا دیتی ہے۔ غاریقون سدہ جگر سے پیدا ہوئے یرقان کو شفا دیتا ہے۔ (ابن ماسویہ) یرقان کا سبب خلط غلیظ ہو تو مفید ادویات لیں۔ سنبل الطیب چھاننے کے بعد آب برگ ترب کے ہمراہ ساڑھے ۴ گرام اور تخم کجبین کے ساتھ ساڑھے ۱۰ گرام یا بصل الفار کو بریاں کر کے اس کے اندر کا حصہ ۷ گرام کجبین کے ساتھ لیں یا ایلو اور افسنتین ہر ایک ساڑھے ۴ گرام پودینہ نہری کے عصارہ کے ساتھ لیں یا اسے کما فیطوس اور مجبٹھ ہر ایک ساڑھے ۴ گرام عصارہ برگ ترب ۱۰۵ گرام یا اس کے برابر کجبین کے ساتھ پلائیں یا اسے ستو لو قندریون اور جعدہ ساڑھے ۴ گرام اور صبر ستو طری ساڑھے ۳ گرام ۱۰۵ گرام کجبین کے ساتھ مولی کے نچوڑے ہوئے پانی کے ہمراہ پلائیں تو بیحد مفید ہے۔ (دیا ستوریدوس)

اصحاب یرقان کا پاخانہ سفید ہوتا ہے۔ (روفس)

بحرانی یرقان کا علاج نیم گرم شیریں پانی کے حمام اور روغن بابونہ و روغن شبث جیسے روغنیات کی مالش سے کریں۔

جگر کے سدوں یا ورم سے ہوئے یرقان کی شفا ان سدوں کا کھلنا یا ورم کا شفا یا ہونا ہے اور پھر اس کے بعد ایسی چیزوں سے اسہال کرانا ہے جو صفراء کو خارج کریں۔ جیسے ایلو اور تمونیا۔

یرقان کی دوائیں:

تخم بھتوا کجبین کے ساتھ، بھتو اور اس کا شور بہ کھانا اور پر سیاوشان کا جو شاندر۔ (اسحاق) فصہ باسلیق اور اسہال سے ابتداء کریں اور مسہل میں پیشاب آورد و اشامل کریں۔ صفراء کی وجہ سے ہو تو جو مخرج صفراء اور سودا سے ہو تو جو مخرج سودا استعمال کریں۔ اس کی ادویہ، افسنتین، جطیان، ثوم بری، قنطور یون، زر وندمد حرج و طویل، کزبرة البر، بنج چوکا بری، تخم گزر، سنبل الطیب اور کرنب ہیں تنہا یا ملا کر۔ مقدار خوراک ضرورت اور برداشت کے مطابق۔

کھانے سے پہلے مریض کو پیادہ چلایا جائے تاکہ پسینہ آجائے لطیف غذا دی جائے پسینے کے بعد نیم گرم پانی سے غسل کرائیں اور حمام کے اندر جسم پر بورق اور سرکہ کا پسا ہوا تلچھٹ مالش کریں۔ حمام میں کافی پسینہ لانے تدبیر کریں۔ کھانے میں سبزیوں کے ساتھ بنج سوسن، آسانجونی، برنجاسف، اقوان، سلجہ، فجل دقیق، چھوٹی مچھلیاں استعمال کرے اور خشک مقامات کے جنگلی قنبر کا گوشت اس کے لئے بیحد مفید ہے۔ اس کے شربت میں بادیان جوش دیں کیونکہ یہ شکم کو نرم کرنا اور پیشاب لاتا

ہے۔ چنے کا پانی بھی مفید ہے۔ کاسنی، طرخشقون، شاہترہ، شلجم، پیاز، روٹی، لہسن، کرفس، شبث، زیرہ، جعدہ، اشقال اور حلتیت چنے کے نمک میں شامل کی جاتی ہیں۔ پھول میں بھی، حب الّاس، زعرور، سیب، مرلیض کو سفیدی مائل شراب دیں، شیریں سیاہ نہیں، عصارہ قثاء الحمار اور عصارہ نجور مریم سے سحوط کرائیں۔

مزمن بیماری میں شو نیز ۵۰ ملی گرام و آب چقندر ساڑھے ۳ گرام سے سحوط کرائیں۔ انار میخوش مسلسل استعمال کرے بیجد مفید ہے ساتھ بھنا ہوا چنا مفید ہے۔ عرق مکوی ۱۰۵ گرام، آب لباب ۷۰ گرام کے ساتھ اسے پلائیں۔ خیار شمر سے شکم کو نرم کریں کیونکہ بیجد عمدہ ہے۔ صفراء سوختہ کو خارج کرتا ہے، سخت تہرید کی ضرورت ہو تو جگر کو ٹھنڈا کرنے والا ضداد استعمال کریں۔ سوتے وقت آب انار میخوش کے ساتھ اسپغول استعمال کریں۔ کھانے میں ماش مقشر، بھٹوا، خس اور کدو لیں اوپر سے آب انار و آب حصرم نوش کریں۔ سکنجبین بیجد عمدہ ہے۔ کاسنی و ثوث اور لب خیار و قثاء اور کرفس و کزبرہ بھی مفید ہے۔

یرقان کے ہمراہ بخار نہ ہو تو لباب اور عنب اشعلب میں ۲ گرام ایلو اشامل کریں، اور ہر تین دن کے بعد دانہ محلب مقشر استعمال کریں۔ (نامعلوم)

بغیر بخار کے یرقان ہو تو اس کے لئے نسخہ:

صنوبر کبار ساڑھے ۱۰ گرام، مویز منقی ساڑھے ۷ گرام، کبریت اصغر سوا ۲ گرام، افیتون ۷ گرام، ختم کرفس کوہی ۷ گرام، نخود سیاہ ۷ گرام، کندر سفید ۷ گرام، سب کوٹ چھان کر سوا ۵ گرام عرق بادیان ۷۰ ملی لیٹر اور عرق ترب ۷۰ ملی لیٹر میں جوش دے کر چھان کر شفاء ہونے تک روزانہ استعمال کریں۔

یرقان اگر بخار کے ساتھ ہو تو ہم نے باب الکبد میں جو ادویہ لکھی ہیں وہ مفید ہوں گی۔

کبد حار اور بخار کے ساتھ یرقان کے لئے مفید نسخہ:

طبری اور کنڈی نے یرقان کی تین قسمیں کی ہیں۔

بحرانی یرقان۔ اس کا علاج نہیں کیا جاتا، بخار و حرارت کے ساتھ یرقان، اس کا علاج مبرد

ضادوں اور ادویہ سے کیا جاتا ہے۔ (طیب نامعلوم)

معدہ اور جگر کو چند روز قابض و مبرد خوشبودار روغنیات سے ترمیم کریں، جب طاقت آجائے تو فصد کھولیں۔ اس لئے کہ فصد جگر کے سدوں کو تحلیل کرنے میں مؤثر ہے، پھر اسے کچھ روز مرغیوں کا گوشت، انڈے، آش جو اور شربت افسنتین دیں، پھر ایلوا، سقمونیا اور قدرے نمک کے ذریعہ اسہال لائیں کیونکہ یہ اس بیماری کی خاص دوا ہے۔ شراب زیادہ نہ دیں کیونکہ زیادہ شراب کا استعمال آنتوں میں ہیجان پیدا کرتا ہے اس سے آنتوں اور دیگر اعضاء کے اندر ورم پیدا ہوتا ہے اور پیشاب آور دوائیں استعمال کریں۔

اگر معدہ یا جگر یا تلی میں ورم ہو تو محلل ادویات کا ضما د استعمال کریں اور شراب سے پرہیز کریں۔ غذا زود ہضم لیں دن میں حقنہ کریں اور سوتے وقت عصارہ کرنب سے تیار شدہ حب استعمال کریں، اس لئے کہ یہ جگر کا تنقیہ کرتا ہے۔ کندس اور کبریت بھی انڈے کے ساتھ استعمال کرنے سے جگر کا تنقیہ ہوتا ہے اور معتدل ورزش اور پیاس پیدا کرنے والی چیزیں حمام میں استعمال کریں مثلاً عصارہ چقندر اور عصارہ قثاء الحمار بیحد طاقتور ہیں۔ عصارہ بخور مریم کا استعمال بھی مفید ہے۔ جگر کے امراض کا باب دیکھیں اس میں یہ سارے قرص کے نسخے اور ضروری علامات ملیں گی۔

(فیلفرغورس)

چھٹا باب

استسقاء و فساد مزاج اور وہ پانی جو جگر کے آبلوں سے
شکم کی طرف جاتا ہے۔

پانی باریطون کے نیچے ہوتا ہے۔ (جالینوس)

جب ایسا ہے تو آنتیں اس کے جوف میں تیرتی ہیں۔ (مؤلف)

استسقاء کی ایک قسم جسم کی برودت اور حرارت غریزیہ کی کمی سے پیدا ہوتی ہے۔ نزف الدم کا مریض ہو، یا جو ٹھنڈا پانی پیتا ہو یا جس کے بدن میں ناپختہ خلط کی پیداوار اور زیادہ ہوتی ہو وہ اسی قسم کے اندر آتا ہے۔ اس کا شافی علاج یہ ہے کہ خشکی پیدا کرنے والے چشموں میں غسل کیا جائے، سمندر کا پانی استسقاء کے لئے مفید ہے کیونکہ اس میں سکھانے کی طاقت زیادہ ہوتی ہے مریض سارا دن اسی کے اندر غوطہ زن رہے۔ گرم چشمہ میسر نہ ہو تو پانی اور نمک کو ایک زمانہ تک دھوپ میں اسی حد تک جلائیں کہ کڑوا کھار ہو جائے اور پھر اسے استعمال کریں۔ (جالینوس)

پانی کے اندر نمک ڈال کر عرصہ تک دھوپ میں رکھ دیں اور اس حد تک رکھیں کہ استعمال کرنے سے کھال متاثر نہ ہو سکے۔ (مؤلف)

سخت ورم جگر کے استحکام سے پہلے ہی استسقاء ہو جاتا ہے جگر کے عمل کے بغیر استسقاء نہیں ہو سکتا، لیکن اس کی ابتداء ہمیشہ آفت جگر سے نہیں ہوتی، بلکہ کبھی دوسرے اعضاء جیسے تلی، جگر، معدہ یا امعاء بالخصوص معاء صائم سے جگر کے اندر برودت آ جاتی ہے جو اسے سرد کر دیتی ہے۔ چنانچہ ان

اعضاء میں سے کوئی عضو جب سرد ہوتا ہے تو اس کی سردی جگر تک جاتی ہے، کیونکہ ان سے سردی ماساریقہ تک پھر اس سے جگر تک پہنچتی ہے۔ باقی پھیپھڑے حجاب اور گردوں کی برودت جگر کی جانب اس وقت پہنچتی ہے جب جگر کا محذب حصہ سردی سے متاثر ہوتا ہے۔ (جالینوس)

یہاں الاعضاء الآلمہ کے دوسرے حصہ کا مطالعہ کریں، جس میں جالینوس نے سردوں کا حال بیان کیا ہے۔ (مؤلف)

استسقاء کے سلسلے میں ایک قوم کا نظریہ ظاہر بالکل خلاف ہے۔ ان کا نظریہ یہ ہے کہ جگر کے جانب مقعر جو رگیں ہوتی ہیں ان کے کنارے جذبۃ الکبد تک پھر بال کے مانند نہایت تنگ کناروں تک جا کر ختم ہو جاتے ہیں اور جو رگیں جذبۃ الکبد کے اندر ہوتی ہیں ان کے کنارے انہیں کناروں تک جاتے ہیں اور یہیں سے خون لیتے ہیں۔ جانب مقعر کی رگوں کے ان کناروں میں جب ورم صلب پیدا ہوتا ہے تو یہ پہلے سے زیادہ تنگ ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ ماء الدم کے سوا، خون کی کوئی مقدار بھی جسم کے اندر نہیں پہنچتی ہے۔ یہ نظریہ برحق نہیں ہے۔ کیونکہ ایسی صورت میں دم غلیظ کا امعاء کی جانب آنا اور نیچے سے خارج ہو جانا لازم ہے۔ مگر ہم سبھی استسقاء میں دیکھتے ہیں کہ خون کا براز شکم سے بالکل خارج نہیں ہوتا، پورا جسم یا وہ مقام جہاں احتشاء اترتی ہیں اور پردۂ صفاق سبھی پانی سے پر ہوتے ہیں۔ اس سے بھی زیادہ کھلی ہوئی بات یہ ہے کہ اکثر استسقاء ہوتا ہے جگر میں قطعاً ورم نہیں ہوتا، بلکہ خود جگر کی برودت اس کا باعث ہوتی ہے جیسے بے وقت برف کا پانی پینے سے یا تلی یا جگر یا صائم آنت وغیرہ کے سرد ہو جانے یا حیض و بواسیر سے زیادہ خون آجانے کے وقت ہوتا ہے، اس لئے ان سب میں ان تمام حالات کے اندر جگر میں ورم نہیں ہوتا، حالانکہ استسقاء موجود ہوتا ہے لہذا یہ سمجھنا بہتر ہے کہ استسقاء جگر کے سرد ہو جانے سے ہوتا ہے، اور جب ایسا نہ ہو تو استسقاء معدوم ہوتا ہے، کیونکہ جگر کو تولید خون میں بنیاد کی حیثیت حاصل ہے۔ رگیں بھی سرد ہو جائیں اور اس میں پیدا شدہ خون آبی ہو جائے اور یہ نتیجہ ثانی قبول نہ کرے تو بھی ان کے اندر مائیت باقی رہتی ہے۔

ٹھنڈے پانی کے استعمال سے جگر سرد ہو جائے اور استسقاء لاحق ہو تو ایسی حالت کے اندر کھانے کی خواہش اسی طرح بڑھ جاتی ہے جیسے برودت فم معدہ میں بڑھ جاتی ہے۔

کبھی حاد امراض کے بعد استسقاء کا عارضہ ہو جاتا ہے بشرطیکہ سوء مزاج یا بس سے جگر اس حد تک ماؤف ہو گیا ہو کہ غذا کو خون میں تبدیل کرنے کی صلاحیت کھو بیٹھا ہو۔ (جالینوس)

جگر بہت حار ہو تو اس سے بخار کے ساتھ تیزی سے استسقاء پیدا ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

استسقاء کی ایک قسم اس وقت ہوتی ہے جب گردے مائیت جذب کرنے سے قاصر ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ جگر سے خون مائی ہو کر نفوذ کرتا ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ شکم میں بوجھ ہوتا ہے اور پیشاب کم ہوتا ہے۔ علاج یہ ہے کہ گردوں کو گرم کریں اور اور اربول نیز حمام کے ذریعہ پسینہ لائیں۔ گردوں کی دونوں رگیں محدب کبد پر چڑھنے کے بعد گہری رگ سے متصل ہو جاتی ہیں۔ (الاعضاء الآلمہ میں اس مقام پر اور اس کے پانچویں مقالہ میں جگر کا ذکر کرتے وقت میرے خیال میں اس نے یہی لکھا ہے۔ اسے پڑھ لیں ماقبل اور مابعد کا مضمون بھی دیکھ لیں۔)

استسقاء طبعی میں ایسے حبوب اور غذاؤں سے پرہیز کریں جو اچھا رہ پیدا کرتی ہوں۔ رقی میں پانی اور سبز یوں و تر غذاؤں سے اور خمی کی ابتداء میں مدربول سے پرہیز کریں۔ استسقاء خمی کے آخری درجہ میں مدربول کا اہتمام کریں۔ (جالینوس)

جب یکا یک استسقاء پیدا ہو اور بدن کھلنے اور تحلیل ہونے لگے تو سمجھ لیں بدن میں کھلنے کی کیفیت پیدا ہو رہی ہے۔ گردے جذب کرنے سے بے بس ہیں۔ رقت کی وجہ سے امعاء کی جانب انصباب نہیں ہو رہا ہے بالخصوص جبکہ یہ دیکھیں کہ پاخانے میں گوشت کے پانی جیسا دست آرہا ہو۔ اس وقت جگر کی قوت جاذبہ کو طاقت پہنچائیں بدن کی تبرید کریں تاکہ کھلنے کی کیفیت دور ہو جائے۔ (جالینوس)

۹۰ گرام بکری کا پیشاب اور ساڑھے ۴ گرام سنبل یا شراب ایض پلائیں جس میں قثناء الحمار کو خیساندہ کیا گیا ہو اور نحاس سوختہ و سداب اور کبوتر کی بیٹ اور تھوڑا نمک دیں۔ یہ ساڑھے ۳ گرام ہمیشہ دھوپ میں پلائیں۔ اس وقت کو پوشیدہ رکھیں، زیتون اور نمک سے روزانہ برابر مالش کریں روزانہ مسلسل سوچے ہوئے مقامات کو سوچے ہوئے مشانہ کے ذریعہ چوٹ پہنچائیں ایسا کرنے سے یہ جگہ سکڑ کر کم ہو جائے گی۔

مخنوں سے متصل نشتر لگا کر سوراخ کر دیں اور مریض کو کرسی پر بیٹھا دیں اس طرح بہت ساری رطوبات بہہ جائیں گی۔ (ارنجانس)

استسقاء خمی میں جسم سے بلغم کا اخراج اسہال سے پھر قئے اور غرغره سے کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس میں بلغم پورے بدن میں پھیلا ہوا ہوتا ہے۔ لہذا ہر طرف سے اس کا اخراج کریں۔ مریض کو ایسی چیزیں پلائیں جو بلغم کو توڑے اور سخت پیدا کرے جس سے پسینہ اور پیشاب کا ادارہ ہو جائے۔ الحاصل ہم بلغم صاف کرنے کی تمام صورتیں استعمال کریں تاکہ وہ پورے بدن میں نہ پھیلے۔ لیکن رقی میں ہم ایسا نہیں کرتے کیونکہ پانی ایک ہی جگہ میں محصور ہوتا ہے، بلکہ ایسی ادویہ دیتے ہیں جو مسہل مائیت

ہوں جیسا کہ یرقان میں مسہل صفراء دیتے ہیں۔ (جالینوس)

حار بیماریوں کے ہمراہ استسقاء کا ہونا ضروری ہے اس لئے کہ بیمار کو مسلسل تیز بخار اور سخت تکلیف ہوتی ہے، اسی کے ساتھ وہ ثقل محسوس کرتا ہے۔

زیادہ تر استسقاء گردوں اور تلی اور صائم آنت سے جگر کی شرکت سے یا آنتوں کی ان نالیوں کی شرکت سے ہوتا ہے جو غذاء کو جگر اور معدہ تک پہنچاتی ہیں کیونکہ بڑی رگوں کے ذریعہ جگر گردوں، تلی و معدہ اور آنتوں سے وابستہ ہوتا ہے اور ان میں بعض تو جگر کے اندر پیوستہ ہوتے ہیں۔ کبھی استسقاء کا عارض تلی میں ایسے بڑے ورم سے ہوتا ہے جس کے سبب جگر کو تکلیف پہونچتی ہے۔ الحاصل استسقاء کے سببی اسباب قوت مولدہ دم کے کمزور ہو جانے اور خون نہ پیدا کرنے کی وجہ سے لاحق ہوتے ہیں۔

بالکل اسی طرح جیسے ضعف ہضم کی صورت میں معدے کو عارض ہوتے ہیں جو استسقاء اس لئے عارض ہوتا ہے کہ جگر کی نالیوں میں جو غذا کا نفاذ کرتی ہیں یا معائے صائم کے اندر ورم حار لاحق ہو گیا ہے اس میں عرصہ تک دست آتے ہیں جس سے مرض کچھ بھی تحلیل نہیں ہوتا۔ اس ورم حار سے امعاء کی جانب پیپ کا انصباب بھی ہوتا ہے جو اس کے اندر دفع کرنے کی تحریک پیدا کرتی ہے، اس میں شکم کے اندر درد، سوجن یا ابھار ہوتا ہے۔ درد ورم حار اور سوزش کی وجہ سے ہوتا ہے اور سوجن یا ابھار اس لئے ہوتا ہے کہ آنتیں فقدان ہضم کے باعث ریا ح سے پر ہو جاتی ہیں جو قوت دفعہ کے ضعف کی وجہ سے شکم کے اندر پڑی رہ جاتی ہے۔ (جالینوس)

جالینوس کے اس گفتگو سے ظاہر ہے کہ جگر سے استسقاء زرقی اور فساد معدہ و امعاء سے طبعی پیدا ہوتا ہے۔ باقی جو استسقاء ورم جگر سے پیدا ہوتا ہے وہ بیمار کے اندر کھانسی کی تحریک کرتا ہے جس کے ساتھ سوائے کچھ تھوڑی خونی رطوبت کے کوئی معتد بہ چیز خارج نہیں ہوتی۔

دست جاری نہیں ہوتا بس کچھ سخت اور سوکھی چیز بمشکل برآمد ہوتی ہے۔ مریض شکم کے کچھ دائیں جانب اور کچھ بائیں جانب ورم محسوس کرتا ہے جو کبھی کبھی ظاہر ہوتا ہے اور جلد ہی غائب ہوتا اور پھر پلٹ آتا ہے۔ کھانسی کا عارضہ اس لئے ہوتا ہے کہ ورم جگر ہمیشہ حجاب کو دھکا دیتا ہے جن سے ضیق نفس عارض ہوتا ہے جیسے پیچھڑے میں کچھ ہو جانے سے کھانسی بڑھ جاتی ہے۔ مریض کھانتا ہے تو اندازہ ہوتا ہے کہ کھانسی سے تنگی میں کشادگی پیدا نہیں ہوئی اور جھاگ کے مانند بس ایک رقیق مائی رطوبت کے علاوہ کوئی لائق ذکر چیز خارج نہیں کر سکا۔ یہی جگر سے استسقاء اور سابق الذکر استسقاء میں فرق ہے باقی جہاں تک شکم کا تعلق ہے تو ورم حار کبد کے باعث شدت حرارت

سے چونکہ بعض رطوبتیں خشک ہو جاتی ہیں اور کچھ پردہ صفاق کی اندرونی فضا میں داخل ہو جاتی ہیں اس لئے جو کچھ اوپر سے نیچے اترتا ہے وہ بمشکل اترتا ہے اور سخت ہوتا ہے۔ (مؤلف)

بخار کے ہمراہ استسقاء دو متضاد بیماریوں کا نام ہے۔ لازم ہے کہ ان میں جو زیادہ سخت اور خوفناک ہو پہلے اسی کی جانب توجہ کی جائے گو کہ دوسری بیماری میں اضافہ ہو جائے۔ اس سے بہر حال کوئی چارہ کار نہیں۔ تاہم دوسری بیماری سے بھی عدم غفلت ممکن ہو اور ساتھ ہی اس کا علاج کر سکیں تو کر سکتے ہیں۔ (بقراط)

اگر کسی انسان کو استسقاء ہو اور اس کی رگوں سے پانی شکم تک چلا جائے تو اس کی بیماری دور ہو جاتی ہے جس مریض کی آنتوں میں اٹشٹھن اور ناف کے آس پاس درد ہو اور پشت میں مسلسل درد ہو رہا ہو تو اسے مسہل یا دوسری دواء سے افاقہ نہ ہو گا کیونکہ اس کا انجام استسقاء طبعی ہوتا ہے۔ اس لئے کہ یہ درد ان مقامات پر جب مستقل رہتا ہے تو اسہال اور دوسرے علاج سے دور نہیں ہوتا کیونکہ ان اعضاء میں سوء مزاج ردی ہوتا ہے جو ان پر بری طرح غالب رہتا ہے۔ چنانچہ درد جب عرصہ تک ہوا رہتا ہے تو بیماری استسقاء طبعی کی جانب پلٹ جاتی ہے۔ (بقراط)

یہ نہیں بتایا کہ ایسا کیوں ہوتا ہے اس پر غور و فکر کی ضرورت ہے۔ باقی تجربہ اگر یہی کہتا ہے تو بقراط کا بس اسی حد تک کہنا کافی ہے۔ (مؤلف)

مریض استسقاء کی طبیعت خود سے دفع کرے تو اس سے اس کی بیماری دور نہ ہوگی۔ جس مریض استسقاء سے یکایک بہت سا پانی خارج ہو جائے وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔ کبھی ان کو بخار ہو جاتا ہے بلکہ اکثر ہو جاتا ہے جن کے بعد غشی اور موت ہو جاتی ہے۔ مریضان استسقاء کو یہ حادثہ پیش اسلئے آتا ہے کہ ان کی زیادہ روح، منتشر ہو جاتی ہے۔ (بقراط)

روح سے مراد لطیف گرم بخار ہے۔ (مؤلف)

چونکہ جب تک شکم میں پانی رہتا ہے وہ جگر کے سخت ورم کو برداشت کرتا ہے مگر یکایک خارج ہو جائے تو وہ جھکا کر حجاب عاجز اور سینہ کو نیچے کھینچتا ہے۔ اس وقت اصحاب استسقاء کو بلا سبب نزلہ وغیرہ کی طرح کھانسی کا عارضہ ہوتا ہے۔ مگر خود بیماری اور پانی کی زیادتی اور غلبہ کی وجہ سے بیمار ہلاک ہو جاتا ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ پانی قصبہ الرائد تک اور مریض اختناق کی کیفیت کی حد تک جاہو نہ چاہے۔ (بقراط)

یہ بات صحیح نہیں کیونکہ پانی حجاب کے نیچے ہوتا ہے پھر قصبہ الرائد تک کیسے پہنچے گا، بلکہ صحیح بات تو یہ ہے کہ پانی کی کثرت حجاب عاجز سے بے حد مزاحمت کرتی ہے، چنانچہ تنگی تنفس لاحق

ہو جاتی ہے مریض کھانسنے کی کوشش کرتا ہے، کیونکہ سعال کبدی کی طرح اسے بھی وہ مفید خیال کرتا ہے۔ (مؤلف)

استقاء خمی میں جب طاقتور دست آنے لگتے ہیں تو مرض زوال پذیر ہو جاتا ہے۔ (بقراط)
یہ کیفیت مسلسل رہتی ہے تو مریض شفایاب ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)
معدہ اور حجاب حاجز کے درمیان بلغم جمع ہو جائے تو ممکن نہیں ہے کہ یہ رگوں کے اندر اس طرح داخل ہو جس طرح رقیق آبی رطوبت مریضان استقاء کی رگوں میں داخل ہو جایا کرتی ہے۔ چنانچہ یہ بلغم پیشاب کی راہ اختیار کرتا ہے۔ (بقراط)

بقراط کی اس رائے کی بنیاد پر یہ جاننا ضروری ہے کہ اشیاء نالیاں تلاش کریں، کیونکہ بقراط کے نزدیک طبیعت مدبرہ بدن جب طاقتور ہوتی ہے تو مطلوبہ شے کو خواہ ہڈیوں کے اندر کیوں نہ ہو دفع کر دیتی ہے۔ (جالینوس)

جگر پانی سے بھر جائے اور غشاء باطن کی طرف نکلے تو شکم پانی سے بھر جاتا ہے اور موت ہو جاتی ہے۔ (بقراط)

کبھی دوسرے اعضاء کی بہ نسبت جگر کے اوپر کے حصے میں پانی کے آبلے زیادہ تر پیدا ہو جاتے ہیں یہ آبلے جگر کی غشاء محیط میں پیدا ہوتے ہیں چنانچہ ہم اپنے ذبیحہ میں جگر کے اوپری حصوں میں پانی سے بھرے ہوئے آبلوں کو اکثر دیکھتے ہیں اگر اتفاقاً کسی وقت یہ آبلے پھوٹ پڑیں تو پانی شکم پر پھیلے ہوئے پردے کے اس جوفی خلا کے اندر جاتا ہے جن جگہ استقاء میں پانی مجتمع ہوتا ہے، باقی حجاب باطن جو ثرب کہلاتا ہے کی جانب آجائے تو یہ ممکن نہیں ہے کہ اس کے نیچے سڑاند کی کیفیت پیدا ہوئے بغیر پانی کا انصباب ہو کیونکہ یہ پردہ اپنے ہر جانب سے متصل ہوتا ہے اور سوائے معدہ، قولون اور طحال کے کسی اور عضو سے کوئی چیز اس کے اندر داخل نہیں ہو سکتی البتہ اس کے دائیں جانب جگر کے پاس ایسی بیماری پیدا ہو جائے جو عضو کو سڑادے تو انصباب ہو سکتا ہے۔ باقی شکم کے اندر پانی کے انصباب کی وجہ سے موت واقع ہو جانے کی بات تو شکم سے مراد یہاں وہ تمام فضاء ہے جو حجاب حاجز کے نیچے عظم عانہ تک پھیلی ہوئی ہے۔ دیکھا جاتا ہے کہ مریضان استقاء میں یہ مقام پانی سے پر ہوتا ہے مگر وہ سالم رہتے ہیں۔ پس یہ ممکن نہیں ہے کہ اس رطوبت کا استفراغ بھی ہم اسی طرح کر سکیں جس طرح مریضان استقاء کا استفراغ، مسہل اور مدر بول ادویات اور ان ضما دوں کے ذریعہ کرتے ہیں جو رطوبات تحلیل کرتے ہیں۔ (جالینوس)

فرض کر لیں کہ کسی کو جگر کے جانب مقعر میں سخت ورم ہو گیا ہو جو کچھ مدت تک محسوس

نہ ہو پھر جسم کی جانب غذا کی سرایت کا معاملہ بگڑ جائے اور ہمیں اس وقت اس کا سبب بھی نہ معلوم ہو سکے، زمانہ دراز ہو جائے اور استسقاء عارض ہو جائے پھر بھی ورم صلب ظاہر نہ ہو اور اخیر میں ٹوٹنے سے یکایک بڑا اور سخت ورم محسوس ہو پھر بھی ماضی میں موجود سبب سے عدم واقفیت کی وجہ سے اس کا انکار کر دیں۔ تو کیا یہ درست ہو گا؟

میں نے بہت سارے انسانوں میں دیکھا ہے کہ انہیں بڑا اور سخت ورم یکایک لاحق ہو گیا جو عرصہ سے تھا مگر مخفی اس لئے تھا کہ چھوٹا اور اس بڑے عضلہ کے اندر تھا جو شکم پر واقع ہے۔ (جالیئوس) وہ جملہ ادویات جو استسقاء میں استعمال کی جاسکتی ہیں وہی ہیں جنہیں جالیئوس نے استعمال کیا ہے۔ (مؤلف)

ایک عورت کو آبی رطوبت خارج ہو رہی تھی اسے حسب ذیل علاج سے شفا ہوئی اور استسقاء کا علاج بھی اسی طرح کیا جاسکتا ہے بلکہ اس کے لئے یہ علاج مخصوص ہے۔ میں نے اسے مسہل آب پلایا پھر اس کے بعد تین روز تک انیسون و کرفس کا جو شانہ پلایا پھر مسہل آب پلایا اور رومالوں سے دلك کیا اور جسم پر جو شانہ شہد ٹھنڈا کر کے لیپ کیا پندرہ روز میں اس نے شفا پائی۔

شہد کا لیپ رطوبات کو جذب کرتا ہے بشرطیکہ اسے خوب پکایا جائے یہاں تک کہ گاڑھا ہو جائے پھر اسے ٹھنڈا کر کے استعمال کیا جائے، پیادہ پا چلنا، گرم ریت میں دفن ہونا اور گرم خشک حمام وغیرہ اس کا بدل ہے، الا یہ کہ متواتر اسہال، اور ار بول اور سوکھی غذا اگر مریض استسقاء کے لئے ممکن ہو تو یہ بہترین علاج ہے۔ کبھی حرارت کے بغیر اسہال اور ار بول ہو سکتا ہے۔ مگر علاج کا تمام تر شیرازہ یہ ہے کہ متواتر اسہال لائے جائیں اور ایسے مفرح قلب خوشبودار و قابض مشروبات وغیرہ استعمال کئے جائیں جن سے طبیعت کو طاقت حاصل ہو تاکہ اسہال سے طاقت کمزور نہ ہو سکے۔ روزانہ جگر پر مقوی ادویات کا اور اسی طرح معدہ پر قابض خوشبودار چیزوں کا ضما د کریں کیونکہ یہ علاج عدیم الشفا نہیں ہوتا۔ الا یہ کہ استسقاء جگر کے سخت ورم کی وجہ سے ہو کیونکہ اس وقت پانی سوکھ بھی جائے تو بھی استسقاء نہیں جاتا جب تک کہ ورم دور نہ ہو، کبھی یہ مناسب ہوتا ہے کہ پہلے پانی خشک کرنے کے لئے دوا دی جائے پھر اسہال لایا جائے۔ (جالیئوس)

ذو سطر یا دست کے بعد عموماً استسقاء عارض ہوتا ہے جب یہ بیماری مستحکم ہو جاتی ہے تو اس کے ساتھ ہی تنگی سانس اور ہاتھ پاؤں کے سرد ہونے کا عارضہ ہوتا ہے، کبھی کھانسی ابھر آتی ہے اور پیشاب پاخانہ بند ہو جاتا ہے اور کبھی شکم پانی سے خالی ہو جاتا ہے اور عضو تناسل متورم ہو جاتا ہے۔ یہ

استسقاء زقی ہے، طبعی میں ریح خارج ہونے سے آرام ہوتا ہے، استسقاء کی قسموں میں تنگی تنفس، پیاس، بھوک اور پیشاب کم اور ناعہ دیکر بخار آتا ہے۔ کچھ مریضوں میں پھنسیاں نمودار ہوتی ہیں جنہیں توڑنے پر زرد رطوبت خارج ہوتی ہے، ورم جگر کا پانی ورم طحال سے پیدا شدہ پانی سے زیادہ خف ہوتا ہے۔ (جالینوس)

پردہ صفاق، باریطون اور ثرب کے درمیان رکا ہوا پانی۔ ثرب ایک پردہ ہے جو چربی اور غشاؤں سے مل کر بنتا ہے اور معدہ و امعاء کو محیط ہوتا ہے۔ امعاء باریطون کے نیچے اور ثرب کے اوپر ہوتی ہیں۔

مریض استسقاء کا شکم جب چل جائے تو اس پر تین روز بھی نہیں گذرتا کہ دوبارہ بھر جاتا ہے۔ ایسی صورت میں ریح کے سوا اور کوئی چیز ہو سکتی ہے جو اس سرعت سے شکم کو بھر دے۔ کیونکہ بدن میں اتنی مقدار میں اس مدت کے اندر پانی نہیں آ سکتا اس کا سبب گوشت بھی نہیں ہو سکتا کہ پگھل جائے کیونکہ اس حالت میں گوشت سوکھ کر لاغر ہو جاتا ہے اور یہی حال ہڈیوں اور پٹھوں کا ہوتا ہے چنانچہ یہ ممکن نہیں کہ ان دو میں سے کسی ایک وجہ سے پانی بڑھ جائے۔ (جالینوس)

یہ ایک پوری بحث ہے اسے تفصیل سے معلوم کریں۔ (مؤلف)

حب مسخن کا نسخہ:

اس کے اندر سو بجے ہوئے پیٹ والے کا بیٹھنا سب سے زیادہ مفید ہے۔ اس لئے کہ یہ مریض استسقاء کے جسم سے حمام کے مقابلہ میں مادہ کو زیادہ خارج کرتا ہے اور مریض کو احتیاتی کیفیت لاحق نہیں ہوتی۔ کیونکہ یہ سرد ہو اجذب کرتا ہے، گرم ہو اجذب نہیں کرتا نہ ہی اس کی طاقت ساقط ہوتی ہے۔ (جالینوس)

میں نے ایک جگہ دیکھا ہے کہ یہ طریقہ منزل سے بے نیاز کر دیتا ہے۔ یہ بخار کے لئے بہت عمدہ ہے۔ (مؤلف)

پانی مریض استسقاء کی اس فضا میں اترتا ہے جو صفاق اور احشاء کے درمیان واقع ہے۔ اگر پیشاب کی نالی کا آپریشن کریں تو مثانے میں پیشاب کو داخل ہوتے ہوئے بالکل نہیں پائیں گے۔ امعاء و صفاق کی درمیانی فضا پانی سے ایسے پر ہوگی جیسے کسی مریض استسقاء میں (جالینوس)

گردوں تک پیشاب و رید اجوف سے دونالیوں کے ذریعہ آتا ہے۔ اس لئے جب جگر کے سدوں کی وجہ سے خون اور پانی معمول کے مطابق سرایت نہ کرے تو لازم ہے کہ امعاء رطوبت سے

بھر جائیں اور اس وقت اس سے تراوش کر کے اس فضاء میں جائے جو احشاء اور صفاق کے درمیان واقع ہے۔ (جالینوس)

جو استقاء جگر کے سخت ہو جانے سے ہوتا ہے وہ استقاء کی ایک اور قسم ہے اور جو نزف یا ردی خون کے رک جانے سے یا شکم کے بعض اعضاء شریقہ سے نزف الدم کے باعث اس شخص کو لاحق ہوتا ہے جو سرد پانی پی لیتا ہے اور آلات بول کی قوت جاذبہ زائل ہو چکی ہوتی ہے تو ان سب میں جگر ورم نہیں ہوتا، البتہ جگر سرد ہو جاتا ہے۔

البتہ جو قسم گردوں کے پیشاب کو جذب نہ کرنے کی وجہ سے لاحق ہوتی ہے اس میں ایسا ہو سکتا ہے کہ استقاء ہو مگر جگر اپنی حالت طبعی برقرار ہو۔ (جالینوس)

جن نالیوں کے ذریعہ گردہ جگر سے پیشاب جذب کرتا ہے وہ حدبۃ الکبد سے نکلنے کے بعد ورید اجوف سے مل جاتی ہیں۔ (جالینوس)

استقاء میں خالص پانی پینا اور اس میں غسل کرنا سب سے زیادہ ردی ہے، نمکین اور گندھک آمیز پانی عمدہ ہے کیونکہ یہ طاقت کے ساتھ خشکی پیدا کرتا ہے۔ (جالینوس)

جب جگر میں سخت ورم ہوتا ہے تو اس کے ساتھ پیٹ کی سو جن لازماً ہوتی ہے۔ لیکن جہاں تک طحال کا تعلق ہے میں نے بارہا دیکھا ہے کہ اس میں سخت ورم تو ہو گیا ہے مگر پیٹ نہیں سو جا۔

اگر استقاء میں شک ہو کہ کس نوع کا ہے تو شکم کو ٹھونک کر دیکھیں آواز کس طرح کی آرہی ہے کیونکہ زقی اور خمی میں آواز نہیں ہوگی اور طبلی میں آواز ہوگی۔ (جالینوس)

مریض استقاء کے حق میں فصد کھولنا بالعموم مضر ہوتا ہے۔

شاذ و نادر اس سے فائدہ بھی ہو جاتا ہے۔ فائدہ اس وقت ہوتا ہے جب بدن میں ٹھنڈا یا ردی خون زیادہ محتبس ہو جائے جیسے حیض اور بواسیر وغیرہ کا خون۔

جس شخص کا مزاج حار یا بس ہو وہ استقاء ہونے پر سخت خطرہ میں ہوتا ہے کیونکہ بیماری اس کے مزاج کے خلاف ہوتی ہے چنانچہ یہ مریض کے غلبہ طاقت ہی کے باعث لاحق ہوا کرتی ہے۔

لیکن جس شخص کا مزاج بارد و رطب ہو وہ حار یا بس کے مقابلہ میں کم اور حار و رطب کے مقابلہ میں زیادہ ردی ہوتا ہے۔ کیونکہ جس کا مزاج تر ہوتا ہے اس کی تری کی وجہ سے بیماری بہت جلد لاحق ہوتی ہے

اور اس کی حرارت کی وجہ سے جلد شغلیاب ہو جاتی ہے۔ لیکن جس کا مزاج بارد و رطب ہوتا ہے اس میں حرارت عزیز یہ کے بجھ جانے سے استقاء ہوتا ہے۔ (جالینوس)

اطباء قدیم و جدید کا تجربہ سے اس بات پر اتفاق ہے کہ استقاء جگر اور طحال کے اور ام صلبہ

سے اور حیض و بواسیر کے خون کے بہ افراط جاری ہونے یا رک جانے الغرض حد سے زیادہ امتلائی کیفیت سے ہوتا ہے۔ اس کی ایک دوسری قسم حاد امراض کی وجہ سے واقع ہوتی ہے جو ردی اور مہلک ہوتی ہے۔

کبھی استسقاء کی ابتداء دستوں سے ہوتی ہے بشرطیکہ بہ افراط ہونے لگیں کبھی اس کی ابتداء مسلسل پرانی کھانسی سے ہوتی ہے اور کبھی اس کی ابتداء جگر کی برودت کی وجہ سے اور زیادہ مقدار میں جسم کے اندر سرد خون کے پیدا ہو جانے سے جو کچھ اخلاط کی وجہ سے بنتا ہے ہوتی ہے تاہم بالعموم خاصکر جگر سے اس کے بعد اس کی ابتداء اطحال سے ہوتی ہے جبکہ اس کے اندر صلاب پیدا ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ استسقاء میں اطباء کا کام یہ ہوتا ہے کہ تنقیہ کریں اور جگر کے سدوں کو کھول دیں کیونکہ استسقاء کے حق میں ان غذائیات سے زیادہ نقصان دہ اور کوئی چیز نہیں جو سدہ پیدا کرتی ہوں۔

مریض استسقاء کو دودھ پلانا طب کے سفسطائیوں کا فریب ہے خصوصیت سے جب اس کی مقدار ۶۸۰ گرام ہو جیسا کہ کہا گیا ہے۔

لیکن اس سے کم مقدار محل نظر ہے کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ استسقاء کی طبیعت اور اس کے مزاج اور دودھ کے مزاج کو دیکھتے ہوئے بہتر یہ ہے کہ مریض دودھ کے بالکل قریب نہ جائے۔

(جالینوس)

استسقاء لحمی میں ہم مریض کی مالش رومالوں سے کرتے ہیں اور سختی کے ساتھ کرتے ہیں۔ اسے ہدایت کرتے ہیں کہ غبار کی جگہ ریاضت کرے۔ جو ان اشیاء کو برداشت نہیں کرتا اس کے جسم پر ہم مختلف ادویات چھڑکتے ہیں اور جب تک سختی نہیں آجاتی ہے ہم اسے غسل کرنے سے روک دیتے ہیں اور ایسے ہی جب تک ہم کسی عضو کا یہ علاج کرتے ہیں اس کے اندر تریل پیدا کرتے ہیں۔ (جالینوس) میرے خیال میں بکری کو الاپچی، ایرسا اور تورئی تلخ کھلائیں۔ چارے میں خشک و ترمازیون شامل کریں۔ بخار کی حالت میں مریض کو کاسنی اور سکر العشر کے ساتھ اس کا دودھ پلائیں اور اس بکری کا پیشاب پلائیں تو یہ اور زیادہ تیز اور عمدہ ثابت ہوگا۔ کیونکہ یہ پانی کو خارج کر دیتا ہے حیرت انگیز اثر رکھتا ہے۔ (مؤلف)

مرنے سے پہلے مریض استسقاء کے شکم کی کھال پھیل جاتی ہے اور ناف ابھر آتی ہے۔ منہ اور مسوڑھوں کے زخموں میں ابھار پیدا ہو جاتا ہے۔

جن عورتوں کو حیض رک جانے سے استسقاء ہوتا ہے ماہر اطباء انہیں فصد کا مشورہ دیتے ہیں ایسے ہی اس شخص کو بھی جسے بالعموم نکسیر یا بواسیر کا خون زیادہ آتا رہا ہو اور رک جانے سے استسقاء

ہو جائے اسے بھی فصد کا مشورہ دیتے ہیں۔ اسلئے کہ ان حالتوں میں فصد سے فائدہ ہوتا ہے مگر فصد قوت کے کمزور ہونے سے پہلے کھولنی چاہئے باقی شکم اور صفاق میں شگاف لگانے کی بات تو یہ مجبوراً اس وقت کیا جاتا ہے جب رطوبت زیادہ ہو جائے اور بیمار بو جھل اور کمزور ہو جائے ایسا زقی میں ہوتا ہے۔ اس قسم میں امعاء اور صفاق کی درمیانی فضا رطوبت سے پر ہوتی ہے۔ (جالینوس)

تیلنی مکھی سے تیار شدہ دوا اصحاب استسقاء کو بہت فائدہ دیتی ہے کیونکہ پیشاب کے ذریعہ بہت سے مادوں کو خارج کر دیتی ہے۔

خون کو خشک کر دینے والی غذائیں جیسے عدس مقرر اسی مریض کے حق میں عمدہ ہے جس کے جسم میں مائی اخلاط موجود ہوں۔ (جالینوس)

کبھی جگر کے کنارے ورم سے پیشاب بند ہو جاتا ہے۔ اسلئے کہ جگر سے گردوں تک پانی سے جانے والی ورید ورم کی وجہ سے چپک کر بند ہو جاتی ہے چنانچہ خون کا پانی امعاء کی طرف پلٹ جاتا ہے۔ استسقاء کئی تمام قسموں میں سب سے زیادہ شفا سے قریب ہوتا ہے۔ پرانے مریض تک شفا یاب ہوتے نظر آئے ہیں۔ انہیں حب ریوند اور اونٹنی کا دودھ پلائیں۔ بخار کے ساتھ ہو تو بکری کا پیشاب ۲۰ ملی لیٹر، عرق عنب اشعلاب ہم وزن کے ہمراہ لینے سے پانی کا اسہال ہو جاتا ہے۔ اس سے فائدہ نہ ہو تو اونٹنی کا دودھ اور اس کا پیشاب پلائیں۔ یہ بخار کا علاج ہے۔ کئی کے لئے حب سکینچ اور ریوند سکینچ کے چورن سے کریں یہ ریا ح شکم کے لئے بیحد مفید ہے۔

سکینچ اجزاء، تخم کر فس اجزاء، ہلبہ اجزاء، انجدان نصف جز، حرف نصف جز۔ مقدار خوراک ساڑھے ۳ گرام، اٹاناسیا اور امیروسیا کے ہمراہ اور دافع ریا ح جوارش بزوری عرق بزوری کے ہمراہ۔

شکم خشک ہو تو ہمیشہ اسے نرم کریں اور نرم ہو تو شجر نیا دیں۔

کبھی ماء الاصول کے ساتھ روغن ارند دیا جاتا ہے۔

کھانے میں سویا، زیرہ اور آب نخود دیں۔ روغن ارند استعمال کریں تو سر پر روغن بنفشہ بھی رکھیں تاکہ درد سر اور سردوں کا ازالہ ہو بالخصوص جبکہ درد سر بھی ہو۔

حب ریوند میرے خیال میں مفید ہے جس کا نسخہ حسب ذیل ہے:-

ریوند چینی ڈھائی گرام، عصارہ تورکی تلخ ۲۸ گرام، شیر شہرہ طسوج، فسنتین سوادو گرام،

حب تیار کریں اور استعمال کرائیں (یہودی)

اسہال آب کے لئے جو شانده کا نسخہ:

تربہ ساڑھے ۷۰ گرام، شہر مے گرام، مازیون ساڑھے ۱۰ گرام، افسنتین ساڑھے ۱۰ گرام، اسطوخودوس ساڑھے ۱۰ گرام، ایرہ ساڑھے ۱۰ گرام، قثاء الحمار ساڑھے ۱۰ گرام، ان ادویہ کو ۱،۶۴۰ کلو گرام پانی میں جوش دیں اور جب نصف رہ جائے تو ۱۹۰ ملی لیٹر جو شانده ۴۵ گرام شکر سفید کے ہمراہ پایا جائے۔ (مؤلف)

یاد دہانہ تین دن تک عرق قاقلی ۵۸۰ گرام، ۴۵ گرام سکر سفید کے ہمراہ پلائیں، تیسرے دن ۲۴ گرام حرارت ہو تو ساتھ میں آب کاسنی اور آب مکوہ دیں
سردی غالب ہو تو ماء الحین اور کرفس ۷۰ گرام، تریاق ساڑھے ۱۰ گرام کے ہمراہ دیں ماء الکبریت سے غسل کرائیں جگر سخت ہو تو تسمید کے بعد تحلیل کریں۔ (یہودی)

مسہل آب مرہم کا نسخہ:

روح، بیٹ کبوتر، عصارۃ قثاء الحمار، شحم حنظل، مازیون، شہر م، ایرہ سا اور افسنتین سب کو بکری کے پیشاب سے گوند لیں اور اس پر تھوڑا روغن سوسن ڈالکر شکم سے چپکا دیں یہ پانی اسہال کرے گا چاہیں تو اس سے حقنہ کریں یہ پانی کا مسہل ہے۔ چاہیں تو بطور فرجہ استعمال کریں۔
اگر بکری کے چارے میں کچھ قاقلی کچھ مازیون شامل کر دیں تو اس کا دودھ عمدہ ہو جاتا ہے ان اشیاء کی ضرورت براز کے وقت ہوتی ہے باقی حالات میں ان کی ضرورت نہیں رہتی۔ (مؤلف)

استسقاء زقی کا بہترین علاج:

پیشاب آوردوا دیں، عطوس استعمال کریں، شدید چھینک اسے استسقاء کا ازالہ ہوتا ہے۔ یہ جھٹکے سے پانی کو گردوں کی جانب دفع کرتی ہے اور عمدہ علاج اور تقویت کے بعد پانی کثرت سے خصلوں کی جلد کی جانب بھی اتر آتا ہے۔ لہذا ان کے اندر سوئی سے سوراخ کر دیں اور پانی کو رستا ہوا چھوڑ دیں۔

پیاس زیادہ سخت ہو تو روزانہ پونے دو گرام فیل زہرہ، ۵۰ ملی لیٹر عرق عنب الشعلب کے ہمراہ دیں یہ پیاس کو کم کر کے ورم کو دور کر دے گا۔ دواء الک سے زیادہ نفع بخش استسقاء کی کوئی اور دوا نہیں ہے اس لئے کہ اس کا اثر حیرت انگیز ہوتا ہے۔ (یہودی)

استقاء لحمی کی شروعات سب سے زیادہ ہوتی ہے۔

زقی کا سبب یہ ہے کہ جب مکمل غذا ہضم نہیں ہوتی تو جگر ہضم شدہ غذا کو جسم کی جانب صرف لوٹا دیتا ہے۔ نیز غیر ہضم شدہ کو مار ساریقا کے ذریعہ امعاء کی طرف واپس کر دیتا ہے۔ چنانچہ غیر ہضم غذا امعاء ہی کے اندر رہ جاتی ہے۔ اور چونکہ یہاں صفراء کا انصباب ہوتا رہتا ہے جو سوزش پیدا کرتا ہے لہذا یہ بخار (گیس) میں تبدیل ہو جاتی ہے اور امعاء سے باہر نکل کر جمع ہوتی رہتی ہے۔

(اھرن)

پھر آخر کیوں مریض استقاء کا مظل (براز) باغی سے زیادہ گاڑھا اور سخت ہوتا ہے اور کیوں اسے طاقتور اسہال اور زرد پاخانہ ہوتا ہے؟ (مؤلف)

پانی کے اخراج کے لئے ادویہ استعمال کریں تو یہ خیال رکھیں کہ جگر کے لئے نقصان دہ نہ ہو۔ (اھرن)

جگر کی ترمیم اسی چیز سے کریں جو فائدہ بخش ہو جیسے افسنتین، غافٹ، کاسنی، عنب الثعلب، سنبل اور ریوند وغیرہ۔ (مؤلف)

زرد آبہ کے اخراج کے لئے انجیر کو روغن حل میں تر کریں اور شب و روز چھوڑ دیں کہ پھر اسے شق کر کے اندر کچھ شحم حظل رکھیں اور مریض کو دیں۔ ایسا کئی بار کریں شفا ہوگی۔ اس کے بعد نیم گرم پانی دیں اور سہاگہ زیتون سے مالش کریں۔ نیچے سے اوپر تک اعضاء کو پٹی سے باندھ دیں مریض شفا یاب ہوگا۔

دیگر:

ماذریون شب و روز سرکہ میں تر کریں پھر سایہ میں خشک کر کے سرکہ کے ساتھ بحق کریں اور قرص بنا کر سائے میں خشک کریں۔ بعد از آں دوبارہ سرکہ میں بحق کر کے پھر سائے میں خشک کریں اور محفوظ کریں بوقت ضرورت یہ دوا، روغن اور بیٹ کبوتر ہم وزن عرق کاکج میں گوندہ لیں جب بنا کر شبث اور انیسون کے جو شانده کے ہمراہ ساڑھے ۴ گرام استعمال کریں۔

زرد پانی کے لئے ضما د مسہل کا نسخہ:

شحم حظل سائیدہ اجز، تربد ۲ اجز، فریون نصف جز، عصارہ قتاء الحمرا اجز، بیٹ کبوتر اجز، روغن کاکج اجز، ماذریون اجز، حب اللیل اجز، شبرم نصف جز۔ سب کو یکجا کر کے آب کاسنی کے ہمراہ کھل

کریں اور اسی میں روغن برسن آسان گونی شامل کر کے شکم سے چپکائیں۔ (مؤلف)
حفظ ما تقدم کے لئے ایک نسخہ:

یہ استسقاء ہو جانے کے بعد زرد آہ کا مسہل بھی ہے۔ تندرست بھی اسے استعمال کر سکتے ہیں۔ ہلیدہ زرد ۳۵ گرام، ہلیدہ ۳۵ گرام، تربد ۳۵ گرام، نمک ہندی ۳۵ گرام، ماذریون ۳۵ گرام، سب کو شہد میں شامل کریں۔ مقدار خوراک ۹ گرام۔

ایک نسخہ جو طاقت سے پانی کا اخراج کرتا ہے۔

نمک ساڑھے ۳ گرام، مر، فریون پونے دو گرام انڈے پر رکھ کر استعمال کریں (طبری)
 محل نظر ہے کیونکہ ابن سرائیون نے بھی کہا کہ صرف ساڑھے ۳ گرام استعمال کریں۔ (مؤلف)
 سکنجبین جو زرد پانی کا اخراج کرتی ہے، ۲، ۳۲ گرام پانی میں ۳۵ گرام شہرہ، ۳۵ گرام ماذریون تین دن تک تر کر کے چھوڑ دیں پھر کونکے کی ہلکی آگ پر پکائیں یہاں تک کہ ۵۸۰ گرام رہ جائے پھر خوب مل کر صاف کر لیں اور ۲۹۰ گرام نہایت خالص سرکہ اور ۵۸۰ گرام سکر عشر لیں اور صاف کئے پانی میں اتنا پکالیں کہ پانی نہ رہ جائے اور اس کے لئے قوام بن جائے۔ بعد از آں فریون ساڑھے ۳ گرام در صرہ بستہ ڈالیں اور ۳۵ گرام استعمال کریں۔ دوا کے استعمال کے بعد جگر پر مقوی چیزوں کا طلاء رکھیں اور دوسرے دن مقویات استعمال کریں۔ زیادہ حرارت ہو تو کاسنی اور عنب اشعب جیسی ادویات کے ذریعہ تبرید کریں۔ (مؤلف)

استسقاء کے لئے اونٹنی کے دودھ کا استعمال:

۵۸۰ گرام دودھ دودھ کر ۳۵ ملی لیٹر اسی اونٹنی کے پیشاب کے ہمراہ پلائیں۔ ہضم ہو جائے تو ایک گھنٹہ بعد ۳۵۰ گرام پلائیں یہاں تک کہ اسہال ہو جائے۔ یہ بھی ہضم ہو جائے تو غذائیں، اس کے بعد اسہال نہ ہو تو دوبارہ دودھ استعمال نہ کریں کیونکہ معدہ کے اندر دودھ کے پیڑ بن جانے کا اندیشہ ہوگا اور اسہال ہو اور دودھ کے استعمال سے فائدہ ہو تو دوسرے روز سکنجبین یا حب سکنجبین یا ہلیدہ زرد کے ہمراہ اسے دیں۔ ترشی پیدا کرے تو دو روز ترک کر دیں، پیٹ میں تناؤ محسوس ہونے لگے تو حقتہ کریں، معدہ کے اندر جم جائے تو علاج کریں اور جس دن ترشی پیدا ہو اس دن پانی نہ لیں بلکہ شیریں آمیز شراب استعمال کریں۔ غذا تھوڑی لیں دو دنوں میں صرف ایک بار کھائیں تاکہ خوب صفائی ہو جائے۔ شراب اور مرغی کے شوربہ میں ترکی ہوئی روٹی کھائیں اور اگر تمام پانی صاف

ہو جائے تو کئی بار دواغیس تاکہ مرض عود نہ کر آئے اونٹنی کو شیخ، کر فس اور بادیان کا چارہ دیں۔

(مؤلف)

کبھی جگر کا مزاج ایسا فاسد ہو جاتا ہے کہ انجام استسقاء ہوتا ہے۔ یہ کیفیت عرصہ تک بخار دستوں کی آمد نیز جگر کے اوپر چوٹ اور سقطہ کے نتیجہ میں لاحق ہوتی ہے۔ چنانچہ جگر کے اندر ورم صلب پیدا ہو جاتا ہے۔ بالقوہ اور بالفعل سرد غذاؤں کے استعمال نیز شکم کو سخت ٹھنڈک لاحق ہو جانے سے بھی مذکورہ صورت حال پیدا ہو جاتی ہے۔ (أھرن)

استسقاء لحمی قوت ہاضمہ کے فساد سے ہوتا ہے جب کیموس عمدہ خون میں تبدیل نہ ہو کر ڈھیلے خون میں تبدیل ہو جاتا ہے چنانچہ تبدیل شدہ خون پورے جسم کے اندر دورہ کرتا ہے تو اس میں تراب (ڈھیلا پن) پیدا ہو جاتا ہے۔

استسقاء زرقی پورے ہضم نہیں کچھ ہضم کے فساد سے ہوتا ہے۔ طبیعت ہضم شدہ مقدار کو روانہ کر دیتی ہے جن سے خون گاڑھا ہو جاتا ہے۔ جسم اپنی حالت پر برقرار رہتا ہے مگر خون کی کمی کی وجہ سے لاغر ہو جاتا ہے۔ باقی غیر ہضم غذا امعاء کی طرف واپس جاتی ہے اور نالیوں سے چپک کر رہ جاتی ہے۔ دفع نہیں ہوتی بلکہ علی الرغم خارج ہوتی ہے۔ کیونکہ مردہ صفراء جگر پر غلبہ برودت کے باعث کم ہو جاتا ہے۔ اس لئے امعاء پر اس کا انصباب نہیں ہوتا۔ غیر ہضم غذا کے اس مقام پر چپکنے سے اخراجات پیدا ہوتے ہیں جو آنتوں کے منافذ سے نکل کر ثرب امعاء کی جانب اٹھتے ہیں۔ (أھرن)

بنا برائیں اس صورت حال کے اندر براز خارج نہ ہوگا۔ ایسا ہی ہے تو گرمی جگر کی حالت میں آخر استسقاء کیوں ہوتا ہے؟ (مؤلف)

اس صورت حال کی خباثت، لحمی برودت کی وجہ سے استسقاء کے اندر آہیت پیدا کر دیتی ہے۔ (أھرن)

بہ کثرت اخراج آب کا نسخہ:

فریون ساڑھے ۳ گرام کھل کریں اور بیضہ نیمہ شست پر چھڑک کر استعمال کریں۔ (أھرن)
اگر فساد مزاج کی ابتداء حیض یا بواسیر کا خون بند ہو جانے سے ہو تو پہلے فصد کھولیں بشرطیکہ کوئی رکاوٹ نہ ہو۔ خون تیسرے اور چوتھے روز تک نکالیں اور اگر اس کی ابتداء خون زیادہ نکلنے کی وجہ سے ہو تو فصد سے پرہیز کریں۔ ایارج شحم حظل کے ذریعہ اسہال لائیں اور خشکی اور لطافت پیدا کرنے والی تدبیر اختیار کریں۔ پھنکری اور گندھک کے چشموں میں بیٹھیں، دوسرے پانی بالخصوص شیریں پانی

کے اندر نہ بیٹھیں۔ ریاضت کریں سب سے زیادہ مفید یہ ہے کہ نہار منہ شربت افسنتیں استعمال کریں۔
طویل المیعاد بخاروں، معدہ کی خرابی بہ افراط اخراج خون اور بندش خون کی وجہ سے مزاج
بالعموم فاسد ہو جاتا ہے۔ استسقاء کی سبھی نوعیتوں یعنی تینوں قسموں کا فطری علاج یہ ہے کہ کمی میں
پیشاب کے ذریعہ زرقی میں مسہل آب اور طبلی میں محلل ریاح ادویات کے ذریعہ مادہ کا بہ کثرت
اخراج کریں۔

انتشار ریاح کے لئے ضما د کا نسخہ:

بکری کی میتنی کو پیشاب کے اندر کھل کر کے شکم پر لپ کریں اور گائے کا گوبر پانی اور
سکجنین کے ہمراہ گوندھ کر بطور ضما د استعمال کریں۔

طاقتور ضما د کا نسخہ:

نورہ، بورہ ارمنی، ایرسا، کالی زیری، کبریت، اشق، حب الغار، زبیب الجبل، بیٹ کبوتر
صحرائی، ضما د تیار کریں۔ یہ مسامات کے ذریعہ پانی کو حیرت انگیز طور پر تحلیل کرتا ہے۔
دیگر:

کبریت زرد، بورہ ارمنی، شبث، اشق، زیرہ، قدرے موم اور علك البطم کے ہمراہ مرہم تیار
کریں اور پورے شکم پر رکھیں۔ سجد طاقتور ہے۔
پانی کا اخراج کرنے والی ادویات:

حب قندیس ۵۰ عدد، ماہودانہ ۳۰ عدد، فریون پونے دو گرام، پوست نحاس ۱۴ گرام رب
خمیر کے ساتھ ملا کر بطور مشروب استعمال کریں۔
اور ماذریون، قثاء الحمار، اور قرفل سے تیار شدہ دوا مفید ہے۔ یہ پانی کا بری طرح اخراج کرتی
ہے۔ شکم خشک ہو اور خشکی بری طرح چمٹی رہے تو گرم حقن استعمال کریں۔ برعکس ازیں شکم نرم ہو تو
اسے خشک کریں تاکہ قوت کی حفاظت ہو سکے۔

اور جب پانی نکل جائے تو تریاق وغیرہ مصلح مزاج ادویات استعمال کریں۔
عورتیں حسب ذیل فرزجہ استعمال کریں:-

قرمان، نظرون، کمون، زرواند، فودنج، حلبہ، انیسون، جوف الثین، روغن سوسن، گرم چشموں

میں مسلسل غسل کریں اور گرم ریت کے اندر خود کو دبائے رکھیں۔ شیریں پانی سے پرہیز کریں۔ حمام کے بغیر چارہ نہ ہو تو اس کے اندر رہ کر نظرون، نمک، خردل اور نورہ وغیرہ کے ذریعہ اپنی مالش کریں۔ کیونکہ نظرون و زیتون کے ذریعہ شکم کی مالش کرنا زقی اور طبلی میں مفید ہے۔ نمی میں ان ادویات کے ذریعہ مالش پورے جسم کی کچبائے گی۔ بقدر امکان ریاضت کریں۔

خشک مالش دھوپ کے اندر کرنی چاہئے فی الجملہ تدبیریں خشک ہونی چاہئے۔

کھانے میں نمکین مچھلی، خردل، لہسن، کبر، کراث اور پرانی لطیف شراب دیں۔ مریض پیاس کو برداشت کرے اور جس قدر ممکن ہو پانی تھوڑا پیئیں اور ہو سکے تو بالکل پرہیز کریں اور شراب پر اکتفاء کریں لیکن اگر ہمراہ بخار ہو تو مذکورہ تدبیر ممکن حد تک ہی استعمال کریں۔

استقاء طبلی میں مسہل اور قوی مدربول زیادہ نہ استعمال کریں کیونکہ اس سے ریاح کے اندر اضافہ ہوگا، بس اس بات کا التزام کریں کہ ریاح اندر اور باہر سے خارج ہو جائے پورے شکم پر خالی کچنے لگائیں۔ (بولس)

استقاء کے لئے مالش عمدہ اور حمام ردی ہے ضروری ہو تو شکم اور پہلوؤں کو نظرون کے ذریعہ مالش کریں۔ بخار کے ساتھ استقاء ہو اس کے لئے آب کاسنی و شاہترہ پر اکتفاء کریں اور مسہل نرمی سے دیں اس لئے کہ یہ استقاء شکم میں ورم حار کی وجہ سے ہوتا ہے اور حار مسہل ادویہ سے بیماری بڑھ جاتی ہے۔ (اسکندر)

استقاء کے مریض کو تازہ دودھ دیں۔ (چرک ہندی)

ماء الحین ۵۸۰ گرام میں ساڑھے ۷ گرام پیسا ہوا تر بد اور ساڑھے ۳ گرام نمک اندرانی آہستہ سے جوش دیں حتیٰ کہ سارا جھاگ دور کر لیا جائے پھر صاف کر کے بقدر ۵۸۰ گرام لیں پھر مقدار کو بڑھا کر دو گنا کریں۔ اس پانی کا اخراج ہوگا اور گرمی پیدا نہ ہوگی۔ سب سے بہتر یہ ہے کہ ماء الحین اونٹنی کے دودھ سے نہ ملے تو بکری کے دودھ سے تیار کریں۔ (مؤلف)

ایر سا خشک ساڑھے ۷ گرام یا اس کا بہت سار پانی گائے کے گوبر یا بکری کی میٹنی کے ساتھ ملا کر لپ کریں۔ جگر کی تقویت اور پانی کے اسہال کی تدبیر کریں۔ (شمعون)

عمل بزل کی ضرورت تو حسب ذیل طریقہ استعمال کریں۔ ایک بڑی سوئی کے ذریعہ یکبارگی سوراخ کریں۔ (مؤلف)

استقاء نمی جلد شغلیاب ہوتا ہے اور زیادہ آسان ہے۔

اس کا علاج حب سکینج اور غاریقون و نمک ہندی سے کریں۔ جلد شغلیاب ہونے میں استقاء

زقی اس سے قریب تر ہے مگر زیادہ دھواں ہے۔

علاج مذکورہ بالا ہی ہے بیماری کا سبب فساد مزاج حار ہو تو اس کے لئے سب سے مفید نسخہ حسب ذیل ہے:

طحیلہ زرد و خیار شمر، عرق مکو، سکر، بول بز، شیر بز اور طحلی چونکہ علاج بالکل قبول نہیں کرتا اسلئے ہم نے اس پر کلام نہیں کیا ہے۔ (صاحب اختصارات)

طحلی کا علاج:

مخرج ریح شیف کا حمل کریں، تکمید کریں، ماء الاصول پلائیں اور وہ غذائیں بالکل ترک کر دیں، جو ریح پیدا کرتی ہیں شکم کی مالش کریں، بیماری اصل میں ریح کے اجتماع سے ہوتی ہے جنہیں شکم سے نکالنے کی ضرورت ہوتی ہے جیسا کہ پیشاب کے مجتمع ہو جانے سے استقاء زقی ہوا کرتا ہے۔ (مؤلف)

شیر شمر، مئے پختہ کو جوش دیں یہاں تک کہ گاڑھا ہو جائے۔ بعد ازاں چنے کے برابر گولیاں تیار کر لیں۔ مقدار خوراک کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد دو سے تین گولیاں تمام حالات میں دیں۔ غذا کے ساتھ گولیوں کی شمولیت سے کوئی نقصان نہیں ہے۔ اس سے پانی کا بری طرح اخراج ہوگا۔ اس باب میں نہایت عجیب الاثر ہے۔ (ابن ماسویہ)

طحیلہ استقاء:

طحیلہ زرد ۳۵ گرام، تربد ۷ گرام، سوسن آسمانجونی ۷ گرام سب کو ۷۴۰ گرام پانی میں جوش دیں اور جب ۵۸۰ گرام رہ جائے تو صاف کر کے پونے دو گرام غار یقون کے ہمراہ استعمال کریں تیر بہدف ہے۔ (مؤلف)

استقاء طحلی کا سبب یہ ہے کہ جو کیلوں جگر میں جاتا ہے برابر ریح کے اندر تبدیل ہو تا رہتا ہے۔ یہ حرارت جگر کی شدت کا نتیجہ ہوتا ہے۔ (یوحنا نحوی در شرح نبض صغیر)

بیماری پر نظر رکھیں کیونکہ پیاس بیماری کی حد تک نہیں ہوا کرتی ہے۔ ہم نے سوء مزاج کبد کے کچھ مریضوں کو دیکھا ہے کہ ان کے اندر زبان کی سرخی سخت پیاس، التهاب اور بخار کی علامات ظاہر ہوئیں مگر کچھ ایسے مریضوں کو بھی دیکھا ہے جنہیں استقاء طحلی تو تھا مگر حرارت جگر کی کوئی بھی علامت موجود نہ تھی۔

کبھی اس کے ہمارا پانی سفید ہوتا ہے لیکن شکم میں حرارت زیادہ اور حاصل شدہ پانی تھوڑا ہو تو بخار اور ریا ح بن سکتا ہے خصوصیت سے جبکہ شکم پر مٹی زیادہ ہو یا برعکس حالت ہو لہذا گفتگو مکمل کر لیں۔ (مؤلف)

مصفی خون یہ تین چیزیں ہیں۔

پتہ صفراء کو جذب نہ کرے تو یرقان ہوتا ہے اور طحال سوداء کو جذب نہ کرے تو سیاہ یرقان ہوتا ہے اور گردے خون کی مائیت کو جذب نہ کریں تو استسقاء لحمی ہوتا ہے کبھی خون آبی بن جاتا ہے اس کے اسباب حسب ذیل ہیں:-

۱۔ جگر کی کسی بیماری کے سبب خون کی نوعیت مکمل نہیں ہوتی۔

۲۔ گردوں کی قوت جاذبہ کا ضعف یا سدہ کی موجودگی۔

۳۔ مائی غذاؤں کا استعمال۔

۴۔ رگوں کی قوت دافعہ کا ضعف اس حد تک کہ جمع شدہ مائیت دفع نہ ہو سکے۔

۵۔ جلد کا کثیف ہو جانا اور تحلیل کارک جانا۔ (جالینوس)

انہی اسباب کے تحت استسقاء ہوتا ہے علامات سے امتیاز پیدا کریں۔ (مؤلف)

کبھی استسقاء لحمی میں جگر کے اندر کوئی بیماری نہیں ہوتی مگر استسقاء ہوتا اس لئے ہے کہ گردے خون کی مائیت کو جذب نہیں کرتے تو علامت پیشاب کی قلت اور بھوک کا برقرار رہنا ہے۔ لیکن بھوک کم اور رنگ خراب ہو، قبل ازیں سوء مزاج اور کیلو سی دست آتا رہا ہو تو بیماری کا سبب برودت جگر ہو گا۔ (مؤلف)

استسقاء کا اولین علاج یہ ہے کہ جگر اور سارے احشاء کے اندر موجود دورم صلب کو دور اور اسہال اور اربول اور ضنادوں کے ذریعہ شکم سے رطوبتوں کو تحلیل کر دیں۔ (اغلو قن)
مریض استسقاء کو ایسا مسہل دینا لازم ہے جو تھوڑے تھوڑے پانی کو نرمی کے ساتھ خارج کرے یکبارگی اخراج نہ کریں کہ یہ مہلک ہے۔

دو مسہلوں کے درمیان بادام تلخ کا قرص اور ایسی دوائیں دیں جو سدوں کو کھول دیں۔

میں تو ماذریون، نحاس سوختہ، انیسون، هموزن مقدار خوراک ساڑھے ۴ گرام کے ذریعہ پانی کا اخراج کرتا ہوں چنانچہ نرمی کے ساتھ اخراج ہو جاتا ہے۔ مریض کو گرم پانی پلائیں۔ غذا میں بکری اور مینے کا بھنا اور کڑا ہی میں پکا ہوا گوشت اور پہاڑی گور بے اور لطیف پرندوں کا گوشت دیں کیونکہ یہ خشک ہوتا ہے چکاوک کا گوشت بہتر ہے۔ (فیلیغر غورس)

استسقاء کے ساتھ بخار نہ ہو تو ہر قسم میں کلکلائخ حب مازیون ماء الاصول کے ہمراہ کلکلائخ صغیر بارد کے ساتھ دیں۔ (صاحب تذکرہ)

مریض استسقاء جب بہت کمزور ہو تو حسب ذیل نسخہ سے تیار شدہ ضماہ کے ذریعہ اسہال لائیں۔
شحم حنظل، شبرم، مازیون، حب النیل، ستمونیا، تربد، مرارہ گاؤ، تورئی تلخ، ایرسا، میعہ سائلہ،
فریون، موم اور روغن کے ہمراہ ضماہ تیار کریں۔ (ابن ماسویہ)

یہ بچہ خراب ہے کیونکہ بطور مشروب استعمال کرنے کے مقابلہ میں ضماہ کا استعمال حرارت زیادہ پیدا کرتا ہے۔ (مؤلف)

ماہودانہ، چوزہ اور لبلاب یا چقندر وغیرہ کے ساتھ پکا کر کھلایا جائے تو پانی کا اخراج ہوتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

تین عدد تیلنی مکھی کے سر اور پر کاٹ کر پھینک دیں، جسموں کو ماء العسل میں حل کریں اور مریض کو حمام میں داخل کر کے اسے پلائیں اور بیمار کو حمام میں داخل کر کے پلائیں، اور بطور سائلن، روئی کے ساتھ کھلائیں۔ (کتاب ماء الشعیر)

مریضان استسقاء کے حق میں حمام یا بس سے زیادہ مفید کوئی چیز اور نہیں ہے کیونکہ اس سے بہت ساری رطوبت خارج ہو جاتی ہیں۔ دل گرم یا کمزور نہیں ہوتا اسے تقویت ہوتی ہے اس لئے کہ ایسی صورت میں دل کے اندر ٹھنڈی ہوا رک جاتی ہے۔ (روفس)

بیمار کو سیدھا کھڑا کریں اور خادموں کو اس کے پیچھے کھڑا کر کے حکم دیں کہ پسلیوں کو دبائیں اور نچوڑ کر پانی کو ناف کے نیچے کی طرف مائل کریں۔ بیمار کھڑا نہ ہو سکے تو کرسی پر بیٹھائیں اور اگر اس کی بھی سکت نہ ہو تو علاج عمل بزل کے ذریعہ نہ کریں۔ کیونکہ یہ علاج انہی مریضوں کا کیا جاتا ہے جس کے اندر طاقت بہتر ہوتی ہے۔

اگر استسقاء امعاء کی وجہ سے ہو تو تین انگلی ناف کے نیچے شکاف کریں اور اگر جگر کی وجہ سے ہو تو ناف کے بائیں جانب شکاف کریں اور اگر تلی کی وجہ سے ہو تو دائیں جانب شکاف کی جلد چیریں اور خیال رکھیں کہ پردہ صفاق میں شکاف نہ ہو پھر جلد کو صفاق سے شکاف کے مقام سے تھوڑا نیچے ہٹائیں پھر اس کے اندر ایک چھوٹا سا سوراخ اس طرح کریں کہ صفاق کے سوراخ کے نیچے تک ہو جائے کیونکہ اس حالت میں جب نلکی نکالیں گے تو پانی رک جائے گا کیونکہ جلد صفاق سے مل جائے گی اس لئے کہ دونوں شکاف آمنے سامنے نہیں ہیں۔ پھر اس میں پیتل کی نلکی داخل کر دیں اس سے

نکلے گا مگر یہ اندازہ ہو، کیونکہ خطرناک ہے۔ فارغ ہو جائیں تو مریض کو چیت لٹادیں اور طاقت واپس لانے کی تدبیر کریں اور جب تک پانی نکلتا رہے نبض ٹوٹتے رہیں مبادا مریض کمزور نہ ہو ذرا بھی کمزوری کا احساس ہو تو پانی روک دیں۔ (انطیلیس)

پانی ایک یا دو بار اتنا نکالیں کہ بیمار تھوڑا ہلکا ہو جائے بقیہ کے اخراج کے لئے مسہل آب ادویات استعمال کریں، اور رزقی کے لئے ریت میں دفن کرنا، پیاسا رکھنا اور خشکی پیدا کرنے والی غذائیں دینا مناسب ہے۔ گاہ ہم نے معدہ و جگر اور تلی پر اور ناف کے نیچے باریک مکواۃ داغ دیا ہے۔ (بولس) استسقاء کی بدترین قسم خمی ہے کیونکہ اس میں جگر، رگوں اور گوشت سب کا مزاج فاسد ہو جاتا ہے اور ایک عجیب و غریب صورت حال پیدا ہو جاتی ہے جس سے تیسرا ہضم متاثر ہو جاتا ہے۔ جب بخار دیر تک رہ جائے تو زیادہ تر استسقاء ہو جاتا ہے۔ (حنین)

تجربہ سے دیکھا ہے کہ خمی کا شفا یاب ہونا زیادہ آسان ہے۔ (مؤلف) جب معدہ میں سوء مزاج بار در طب حد سے زیادہ پیدا ہو جائے تو جگر پر جو کیلوں وارد ہوتا ہے اس کے خام رہ جانے اور اس کی برودت کی وجہ سے استسقاء خمی پیدا ہو جاتا ہے۔

بخار کے ساتھ استسقاء کا ہونا رمدی اور مہلک ہوتا ہے۔ سنگجمن کے ہمراہ شاہترہ پینا بخار اور جگر کے سدوں میں مفید ہے۔ (حنین) جنین اپنی ناف کے ذریعہ پیشاب کرتا ہے اگر ناؤلی نہ کاٹیں تو ہمیشہ وہ ناف ہی کے ذریعہ پیشاب کرے۔ (صاحب کتاب القواہل)

اس بیان کے اندر آپ کو اپنا مطلوب ملے گا۔ (مؤلف) خربق ابیض کا شیاف بہت زیادہ پانی خارج کرتا ہے۔ (القواہل) گردوں کے سخت ورم سے ایک قسم کا فساد مزاج اور استسقاء پیدا ہوتا ہے۔ جن کا علاج ہم نے گردوں کے باب میں بیان کیا گیا ہے۔

اگر استسقاء کے ہمراہ بخار ہو تو عرق عنب اشعلب، کرفس، لک مغسول کے ساتھ قاقلی، ریوند، زعفران، ہلیلہ زرد استعمال کریں۔ کاسنی تلخ ان سب سے زیادہ مفید ہے اور گرم ضادا استعمال نہ کریں، نہ ہی گرم معجون اور گرم دوا استعمال کریں کیونکہ اس سے پیاس بڑھے گی اور احشاء میں گرمی پیدا ہوگی اور ورم بڑھ جائے گا۔

گرم امراض کے بعد پیدا ہونے والا استسقاء جگر کے اندر فلفمونی ہی پیدا کر سکتا ہے۔ اس کا علاج مشکل ہوتا ہے اس لئے نہ گرم نہ سرد بلکہ معتدل اور اغلب پہلو کے اعتبار سے علاج اختیار کریں۔

استسقاء کی دو قسمیں ہیں۔ ایک اس وقت پیدا ہوتا ہے جب پورے جسم کے اندر بہت زیادہ ثقیل خون جمع ہو جاتا ہے۔ جگر کے اندر برودت حسب ذیل اسباب کے تحت پیدا ہو جاتی ہے:-

- ۱۔ ورم صلب۔

- ۲۔ فساد مزاج۔ ناوقت ٹھنڈا پانی پینے سے اچانک پیدا ہو جائے۔

- ۳۔ کسی دوسرے عضو کی شرکت سے۔

- ۴۔ حد سے زیادہ استسقاء ہو جائے۔

گاہ حاد امراض کے بعد اور بخار جب طویل ہو جائے تو استسقاء پیدا ہوتا ہے۔

ناف کے آس پاس اور پشت کے مہروں کا مزمن درد مسہل ادویات نیز دیگر اخراجی تدابیر

سے دور نہ ہو تو انجام اس کا استسقاء ہوتا ہے۔

ورم جگر سے پیدا شدہ استسقاء میں کھانسی، ہزال اور پاخانہ خشک ہوتا ہے۔ اگر اس کے ساتھ

نفث الدم بھی ہو تو بیمار قریب الموت ہوتا ہے کیونکہ اس وقت پھیپھڑا پانی سے بھر جاتا ہے جس سے موت جلد طاری ہوتی ہے۔

اگر استسقاء ورم کی وجہ سے ہو تو ضادوں اور دواؤں سے ورم کو تحلیل کرنے کی تمام تر

کوشش کریں۔ ورم کی کوئی علامت نہ ہو تو خشکی پیدا کریں۔

زقی میں اگر دوا پینے کا موقع نہ ہو تو قدرے قدرے عمل بزل لیکن نرمی یکا یک ہو تو فصد

کریں، خصوصیت سے جب حیض یا بواسیر کے رک جانے یا امتلائی سبب سے ہو۔ بعد از آں ریاضت،

خشک غذا اور سارے استسقاءات کو عمل میں لائیں۔ نرمی کے مریض کو مٹی یا نرم ریت پر چلنے کا حکم

دیں۔ ایک خادم پنڈلیوں کو اٹھائے اور جسم کی مالش کرے دھیرے دھیرے تاکہ بخار نہ ہو کیونکہ بہت

سی رطوبات خارج ہوں گی بقیہ ہضم ہو جائیں گی۔ ریاضت کے بعد انہیں ریت میں دفن کریں،

دھوپ میں پسینہ لائیں، آفتاب کی کرن یکساں گرم کرے گی اور اندر تک خشک کرے گی۔ سر ڈھانک

کر پورا جسم دھوپ کیلئے کھول دیں یہ رطوبات کو جذب کرنے کے لئے طاقتور علاج ہے۔ حمام سے

پرہیز کریں کیونکہ یہ تری پیدا کرتا اور بدن کو ڈھیلا کرتا ہے۔

جسم پر لگی ہوئی مٹی کو نمکین پانی سے دھوئیں اور گرم چشمے استسقاء کو تحلیل کرتے ہیں خواہ

وہ کامل کیوں نہ ہو۔ تنکاری اور زاجی چشمے سب سے زیادہ بہتر ہوتے ہیں۔

بادیان، کرفس، نانخواہ جیسے بزورات شامل کئے گئے ہوں مگر کم مقدار میں ہوں۔ یہ روٹی

آب نخود کے ہمراہ کھلائیں۔

علاوہ ازیں مدربول اشیاء کھانے میں مثلاً ہلیون، چقندر اور قلفوظ، برن و بکری کا بھنا ہوا گوشت لیں۔

استقاء طبلی میں روٹی اور سالن کے اندر خصوصیت سے مصالح زیادہ ہونا چاہئے۔ سبزیوں اور غلہ سے پرہیز کریں۔ پرانی شراب شاذ و نادر لیا کریں۔ اس لئے کہ وہ مدربول اور مسخن ہوتی ہے۔ پیاس برداشت کر لینا بہتر ہے۔

استقاء کا شافی علاج:

استقاء کی ابتداء میں کثرت رطوبت اور ضعف قوت سے پہلے قئے کریں۔

پانی زیادہ ہو جائے تو مسہل آب اور مدربول ادویات عمدہ ہوتی ہیں۔ تورئی تلخ پانی کو خوب تحلیل کرتا ہے۔ اس باب میں اس سے بہتر کوئی اور چیز نہیں ہے۔ یہ ایک دوا قنطس نامی ہے۔ نہیں معلوم کہ تورئی تلخ ہے یا کوئی اور چیز۔ مقدار خوراک ۳ بولسات بطور مشروب، عصارہ۔

قاعلی، آب قاعلی ۹۰ گرام، سکر عشر ۳۵ گرام کے ہمراہ نیز آب اسقندر ایا آب کابنج کا اثر ایسا ہی ہے۔ گاہ مریض کو عصارہ سوسن آساگونئی دیتے ہیں۔ تانبے کے ذرات، شراب بقدر اور قوی ۴۰۵ گرام بھی دیتے ہیں۔ البتہ آخری دوا معدہ کے لئے خراب ہوتی ہے۔ اس لئے ساتھ کوئی مقوی معدہ دوا بھی دیں۔ عصارہ قشالہ الحمار پانی کا بری طرح اخراج کرتا ہے۔ اسی طرح سقمونیا اور وہ شراب بھی جن کے اندر حظل ترکیب کیا گیا ہو۔ ان سب سے افضل مازیون ہے۔ جسے سرکہ میں خیساندہ کیا گیا ہو۔ شہرم اور فریبون ساڑھے ۴ گرام ماء العسل کے ہمراہ استعمال کرنے سے پانی کو بری طرح تحلیل کرتا ہے۔ اشق ۹ گرام ماء العسل کے ہمراہ نیز سکینج، تخم انجرہ مقشر، آب شہد کے ساتھ پلایا جائے تو پانی خارج کرتا ہے۔ (ابن سرائیون)

اس کے استعمال سے حلق کے اندر سوزش پیدا ہوتی ہے، اس لئے استعمال کے وقت حلق سے مس نہ ہونا چاہئے واضح رہے کہ بازار میں قیندس پایا جاتا ہے نہیں معلوم کہ یہ کیا ہے مگر اس کا عمدہ ہونا معروف ہے۔ میرے اندازہ کے مطابق یہ سب سے زیادہ مفید ہے۔ لہذا اس کا تجربہ کریں۔ شیر شتر بھی موزوں ہے۔ سکینج کے ہمراہ پلاکیم بزل کا استعمال طاقتور اور شاداب جسم والے مریضوں میں کریں۔ (مؤلف)

استقاء سے پہلے ایک حالت ہوتی ہے جسے فساد مزاج کہتے ہیں اس میں حسب ذیل عوارض ملتے

ہیں۔ پورا بدن خصوصیت سے ہاتھ پاؤں لاغر ہو جاتے ہیں، چہرہ کا تہج اور سفیدی یا زردی مائل ہو جاتا، زیادہ بھوک، ہاضمہ فاسد، سستی و استرخاء، کبھی طبیعت کھل جاتی اور کبھی بند ہو جاتی ہے، پیشاب و پسینہ ہوتا ہے اور شکم میں ریاچ زیادہ، مراق میں نفخ شدید، جسم میں زخم ہو جائیں تو مندمل بالکل نہیں ہوتے، امتلاء اور خون کی بندش سے یہ صورت حال پیدا ہو اور مریض اخراج دم کا عادی رہا ہو تو فصد کھولیں۔ دوبار، سہ بار، چہار بار پھر بھی حالت برقرار ہے تو کئی بار ایارج کا مسہل دیں پھر تدبیر لطیف، ادرار بول اور ہو سکے تو قے کرائیں۔ خیال رہے کہ مسلسل اسہال، ادرار بول، تدبیر لطیف، معدہ کے لئے قلیل مقدار میں عمدہ غذاؤں کو استعمال کرنے سے فضلہ مجتمع نہ ہو، الا یہ کہ نزف الدم کی وجہ سے مزاج فاسد ہو گیا ہو۔ ایسی حالت میں سستی پیدا کرنے والی تدبیر سے کام لیں۔ (سرایون)

عمدہ دوا کا نسخہ:

چند دنوں کے اندر پیشاب کے ذریعہ پانی کا اخراج کر دیتا ہے۔ اسے اس استقاء میں استعمال کریں جس میں بخار نہ ہو۔

ناغواہ، ابہل، اجوائن، نمک، طبرزد، بطور مشروب استعمال کریں۔ (چرک)

حب مرتضیٰ:

استقاء کا مریض صحت کی جانب سے ناامید ہو جائے تو حب مرتضیٰ نہایت عمدہ ثابت ہوتی ہے۔ نسخہ حسب ذیل ہے:-

نسخہ:

نحاس سوختہ، بیٹ کبوتر، سداب خشک ہر ایک ۴ گرام، فریون ۷ گرام، حب تیار کریں۔ مقدار خوراک عرق مکوہ کے یا گرم پانی کے ہمراہ ساڑھے ۳ گرام۔ (حنین)

پیشاب کی نالیاں جو ناف تک جاتی ہیں وہ مقعر جگر سے ملتی ہیں اور جو گردوں کی طرف جاتی ہیں وہ ورید اجوف سے ملتی ہیں۔ اس لئے جب جگر میں ورم صلب یا حار کی وجہ سے سدہ ہوتا ہے تو زیادہ تر مایت اسی راہ سے خارج ہوتی ہے۔ (مؤلف)

جس شخص میں حجاب اور معدہ کے درمیان سنگین بلغم موجود ہوتا ہے اور وہ جب رگوں کے ذریعہ مثانہ کی راہ لیتا ہے تو مرض تحلیل ہونے لگتا ہے۔ (بقراط)

اس میں شک ہے کیونکہ بلغم یہاں واپس ہو گا تو نیچے اتر کر عانہ تک آئے گا۔ اس لئے بلغم کیلئے

رگوں میں داخل ہونا ممکن نہ ہو گا جیسے استسقاء میں رقیق آبی رطوبت داخل ہو کر پیشاب کی راہ خارج ہو جاتی ہے۔ (جالینوس)

یہ تبصرہ درست ہے جالینوس کا خیال ہے کہ پانی تراوش پا کر رگوں اور آنتوں تک پہنچتا ہے۔ ممکن ہے بقرط نے یہاں بلغم سے مراد پانی لیا ہو کیونکہ وہ استسقاء کے سلسلہ میں لفظ بلغم کو بڑی کثرت سے استعمال کرتا ہے۔ (مؤلف)

پیشاب کی تمام نالیوں کو چیر کر جانور کو ایک مدت تک چھوڑ دیں اور جب انداز ہو جائے کہ کام پورا ہو گیا ہے تو اس شگاف کو کھولیں جو کوکھ میں ہے اور دیکھیں تو مثانہ میں کچھ نہیں پائیں گے اور امعاء و صفاق کے مابین جگہ پیشاب سے پر ہوگی۔ ایسا لگے گا جیسے اس جانور کو استسقاء ہو گیا ہو۔

(جالینوس)

در حقیقت صفاق کے نیچے پیشاب کا امتلاء دونوں نالیوں کے چیرنے سے ہوا کرتا ہے اس لئے نہیں ہوتا کہ پیشاب دوسری نالیوں کی طرف پلٹ گیا ہے۔ یہ صورت حال اگر بندش کی وجہ سے ہوتی ہے تو پھر جالینوس کی یہ بات درست ہے کہ نالیاں پیشاب کو گھمادیتی ہیں۔ لیکن اس وقت ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ استسقاء کی کوئی قسم مذکورہ بالا دونوں نالیوں کے اندر پیدا ہو گئی ہو۔ تاہم استسقاء کے مریض چونکہ کہتے ہیں اس لئے یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ نالی نہ بھی پھٹی ہو تو بھی پانی صفاق کے نیچے داخل ہو رہا ہوگا۔

جب بھی گردوں سے پتھری نکلنے کے بعد استسقاء ہو اور پیشاب کی مقدار کم ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ دونوں نالیوں میں سے کوئی ایک پھٹ گئی ہے اور جب گردوں میں ورم یا زخم کے بعد استسقاء ہو تو اس کا یہ مطلب ہے کہ پیشاب کی نالیاں بند ہو گئی ہیں اور پانی پلٹ گیا ہے جیسا کہ بچوں میں ہوتا ہے۔ اس کے متعلق نفیثہ کرنے کی ضرورت ہے کہ کیوں ایک بار پانی پورے بدن میں سرایت کرتا ہے اور کبھی جسم کے اندر ہی یکجا ہو کر رہ جاتا ہے۔ باقی جسم کے اندر سرایت کرنے والا صرف خشک خون ہی ہوتا ہے کیونکہ استسقاء زقی کے مریضوں کو دیکھا جاتا ہے کہ حالت صحت کے برعکس ان کا گوشت سخت اور جسم کمزور اور لاغر ہوتا ہے۔ (مؤلف)

استسقاء لحمی جگر اور گوشت کے اندر ہاضمہ کے ضعف کی وجہ سے ہوتا ہے۔ استسقاء لحمی اس وقت ہوتا ہے جب بدن میں پگھلاؤ کے باعث بلغم کی کثرت ہو جاتی ہے۔ کبھی یہ صورت حال فقط عروقی اخلاط کے اندر پیدا ہوتی ہے۔ گداختہ چیز کبھی شکم کی طرف انصباب کرتی ہے اور کبھی پسینے کے ذریعہ باہر ہو جاتی ہے لیکن

جو اخلاط عروق میں ہوتے ہیں گداز کے بعد یہ آبی پیپ میں تبدیل ہو جاتے ہیں اور دونوں گردے اس مائیت کو عروق سے صاف کر دیتے ہیں۔ اگر گردے طاقتور ہوتے ہیں تو مٹانے کی طرف اسے مسلسل دفع کرتے رہتے ہیں اور کمزور ہوتے ہیں تو دو باتوں میں سے ایک بات ہوتی ہے یا تو عروق اسے شکم کی طرف دفع کر دیتی ہیں جس سے یکا یک استقاء خمی پیدا ہو جاتا ہے۔

اور اسی مقالہ کے اندر اس نے کہا ہے کہ اگر دونوں گردے زائد کو جاری نہ کر سکیں تو اخیر میں دو صورتیں ہوتی ہیں یا تو عروق اس کا ذبیحہ شکم کی طرف کر دیتی ہیں یا پورے بدن کی طرف رواں کر دیتی ہیں اور یکا یک اس کے ہمراہ استقاء پیدا ہو جاتا ہے۔ (السادۃ من العلل والاعراض) ظاہر ہے کہ یہاں استقاء سے مراد خمی ہے کیونکہ اس نے عروق کا معنی وہ نالیاں لیا ہے جو تراوش نہیں کرتیں۔ (مؤلف)

یہ اس نظریہ کی تردید ہے کہ جگر میں سوء مزاج حار یا بارد ہو تو کیلوس کو ترش یا دھانی بنا دیتا ہے۔ (مؤلف)

مریض استقاء کو عمل بزل کے بعد بخار ہو جانا بری علامت ہے۔ یہ اس کے ہلاک ہو جانے کی علامت مندرجہ ہے۔ (الفضول السادس)

استقاء زقی خالص اور طبلی دبانے سے دبتا نہیں اس لئے دونوں میں پورے طور پر فرق نہیں کیا جاسکتا مگر یہ کہ پہلے شکم پر امتحان بالقرع کے ذریعہ طبلی آواز سنی جائے یا بیمار کو ایک کروٹ پر پھر دوسری کروٹ پر لٹا کر پیٹ میں موجود پانی کی آواز پار چرچہ سنی جائے۔ (النبض الثانیہ)

ان دونوں کے مابین سب سے زیادہ واضح علامت فارقہ یہ ہے کہ استقاء طبلی میں مریض کو پیٹ پھولے ہوئے ہونے کے باوجود بہت زیادہ ہلکا محسوس ہو گا جب کہ زقی میں پیٹ بھاری ثقیل محسوس ہو گا۔ (مؤلف)

جب انسان کو استقاء ہوتا ہے تو شکم کی رگیں سبز باقلی کے مانند ظاہر ہو جاتی ہیں۔ (یہودی) اور جب جگر متورم ہوتا ہے تو وہ درید مسدود ہو جاتی ہے جن سے پانی گردوں کی طرف جایا کرتا ہے لہذا آنتوں کی طرف پلٹ جاتا ہے۔ (النبض الثانیہ)

استقاء زقی میں امتحان بالقرع کرنے پر رطوبت کی آواز سنی جاتی ہے۔ اور طبلی میں ہوا کی آواز صاف سنی جاتی ہے اور جس میں پورے بدن میں سو جن ہوتی ہے وہ خمی ہے۔ طبلی غذا کے ہوا میں تبدیل ہو جانے سے ہوتی ہے، اور کبھی بادی غذاؤں سے پیدا ہوتی ہے، (جوامع الاعضاء الآلمہ۔ پانچواں مقالہ)

اسی لئے بقراط نے کہا ہے کہ جس کے ناف کے آس پاس درد ہو اور تکمید وغیرہ سے کم نہ ہو اس کا انجام استقاء یا بس ہے۔ کیونکہ یہ غلیظ یا کثیر ہوا کی دلیل ہے جو نہ تحلیل ہوتی ہے اور نہ خارج ہوتی ہے۔ مصنف کہتا ہے استقاء زقی بہ کثرت پانی پینے اور سبزیاں کھانے سے پیدا ہوتا ہے اور جو لیسدار رطوبت کی کثرت سے پیدا ہو وہ نمی ہوتا ہے۔

تازہ گوشت کے دھوون جیسا دست جگر کے بارداور حار دردمیں ہوتا ہے لیکن حار میں یہ عارضہ ابتداء میں ہوتا ہے جس کے ساتھ پیاس و بخار ہوتا ہے اور بھوک زائل ہو جاتی ہے پھر اس کے بعد سخت اختراق کی وجہ سے گاڑھا سیاہ خون آتا ہے۔ لیکن بارد کی صورت میں ابتداء میں بھوک زیادہ اور پیاس کم ہوتی ہے پھر اخیر میں خلط کے ردی ہو جانے سے جب بیمار کو بخار ہوتا ہے تو بھوک بھی زائل ہو جاتی ہے۔ (مؤلف)

استقاء یا تو تغیر کے طور پر ہوتا ہے یا حرارت سے اور اس کی پیدائش جو ہر کی تحلیل کے طور پر ہوتی ہے جیسا کہ حمیات حارہ میں ہوتا ہے۔ (ایضاً)

یہ قسم اس وقت عارض ہوتی ہے جب جگر میں ورم حار یا سوء مزاج حار لاحق ہو اور تحلیل کے طور پر بڑھتی ہے یعنی خون کے پیدا ہونے کے وقت وہ کیموس کی رطوبت کو تحلیل کرتی ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ ایسے مریضوں کے خون میں مائیت کم ہوتی ہے اور شکم کے سوا ان کے تمام اعضاء سوکھے اور طبعی حالت سے زیادہ سخت گوشت والے ہوتے ہیں اور یہ درست ہے کہ خون کی مائیت جگر کے مزاج حار کے ہمراہ بڑھ جاتی ہے کیونکہ جگر سے کیلوس کی مائیت زیادہ تحلیل ہو جاتی ہے اور وہ کسی طرح گردوں کی طرف نہیں جاتی بلکہ شکم کی طرف چلی جاتی ہے۔ یہ بات محل نظر ہے۔ (مؤلف)

استقاء میں ہفتے میں ایک روز ہلیلہ ۱۶۰ کلو گرام کے ہمراہ اونٹ کا پیشاب پلائیں۔ یہ پانی کو دور کر دے گا ورنہ ممکن ہو تو سلیجین پلائیں۔ یہ پانی کو سب سے زیادہ دور کرنے والی چیز اور اس کے دونوں پاؤں اور ورم کی روغن زیتون و بورہار منی سے مالش کریں یہ عمدہ تدبیر ہے۔

(کتاب کریمان سے ماخوذ)

استقاء زقی میں بیمار شیر شتر اس کے پیشاب سمیت پلائیں۔ ۸۰۰ گرام دودھ اور ۳۵ گرام پیشاب اور تھوڑا چلے پھرے پھر سو جائے۔ اس کی مقدار بڑھاتے ہیں یہاں تک کہ اس کی مقدار ۳ لیٹر دو سو گرام ہو جائے۔ اگر اس سے اسہال ہونے لگے تو ۳۵ گرام ہی پر نہ رہ جائیں ہاں اسہال نہ ہو تو پھر نہ پلائیں کیونکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ اس کے موافق نہیں آرہا ہے اور اس میں ہلیلہ اور شکر کی آمیزش کر دیں۔

اور اگر روزانہ دو بار ہو سکے تو ٹھیک ہے ورنہ شراب لطیف یا پانی میں مالیدہ روٹی اور مرغی کا گوشت کھلائے۔ اگر کمزوری ہو تو ایک روز تیترا اور ایک روز روٹی اور ماقا یا بس طلاء ممزوج میں بھگو کر دیں اور جب پلاتے ہوئے دو ہفتے ہو جائیں اور پورا پانی نکل جائے تو شکم پر داغ دیں تاکہ اس کے بعد پھر پانی قبول نہ کرے اور اس میں دس روز سے زیادہ تاخیر نہ کریں۔

استقاء جگر کے یرقان یا لمبے پیہم بخار یا بکثرت سر دپانی پینے یا بد ہضمی کی کثرت سے ہوتا ہے۔ عمل کئی استقاء خمی میں مفید ہوتا ہے اور کبھی زقی میں بھی مفید ہوتا ہے۔ میں نے اپنے تجربہ میں پایا ہے کہ تیوعات کی تیزی کو سرکہ اور سفرجل توڑتا ہے اور بخار کے ساتھ استقاء کی صورت میں اسہال لانے میں سب سے زیادہ مؤثر دواء ہے۔ سفرجل کے ٹکڑے تین روز سرکہ میں تر کر کے اس کے ہموزن نئے مازیون کے ہمراہ پیسا جائے اور اتنا بار یک کیا جائے کہ وہ آپس میں مل جائیں اور اس کو ۳۵ ملی لیٹر سرکہ میں ۲۰۰ گرام شکر ڈال کر پکایا جائے یہاں تک کہ شہد کی مانند گاڑھا ہو جائے اور اس میں سب ادویہ کو معجون بنا کے محفوظ رکھ لیا جائے اور بقدر ضرورت استعمال کیا جائے۔ مریضان استقاء کو صبر سے اسہال کرانے سے پرہیز کیا جائے کیونکہ اس کا اثر ضعف معدہ و جگر کے لئے خاص ہے۔ (جور جس)

ہمیں جس شخص پر استقاء کا ڈر ہوتا ہے اسے غسل کرنے سے روک دیتے ہیں۔ (ابن یسار)
جب (پنیر) مستقی کو کسی بھی حالت میں فائدہ نہیں کرتی بلکہ اسے زبردست نقصان پہنچاتی ہے کیونکہ یہ جگر کی نالیوں اور سدوں میں چپک جاتی ہے۔

بتلاء استقاء پر عمل بزل کرنے سے پانی کی مقدار بہت جلد کم ہو جاتی ہے کیونکہ شکم اس سے پر ہوتا ہے لیکن تین روز بھی نہیں گزر تا کہ پھر دوبارہ بھر جاتا ہے۔ (کتاب النسخ)
ایک شخص موسم گرما میں ایک جگہ کام کرتا تھا اور اسے ٹھنڈا پانی نہیں ملتا تھا بلکہ کھانے کے قبل اور بعد گرم پانی پیتا تھا جب کچھ زمانہ گزرا تو اسے طویل بخار ہوا پھر اس کا مزاج فاسد ہو گیا۔

(فیلفریوس۔ مداواة الاستقاء)
یہ جاننا ضروری ہے کہ گرم پانی شکم کو بڑھا دیتا ہے کیونکہ وہ پیاس کو تسکین نہیں دیتا اور خصوصیت سے جب آدمی زیادہ تھکا ہوا ہو کیونکہ وہ اسے گرم کر دیتا ہے اور اس کا جوف بڑا اور مزاج فاسد ہو جاتا ہے۔ لہذا اگر کسی کو گرم پانی پینے کی مجبوری آجائے تو غذا ترش یعنی چاہئے اور اسے سبب خنہین کے ہمراہ آمیزش کر لینی چاہئے۔ مصنف کے کلام سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ استقاء کے مریض کو

حرارت کی صورت میں جب مازیوں کئی بار استعمال کرائیں اور کئی بار فصد بھی کریں۔ مصنف نے استقاء کے سلسلے میں اپنے رسالے میں لکھا ہے کہ اس نے ایک بگڑا ہوا استقاء کا مریض دیکھا جس سے ناامیدی ہو چکی تھی اور جب میں نے اس کے پاخانہ کو نفع شدہ اور درست پایا تو اس کے علاج کے لئے تیار ہو گیا، کیونکہ میں سمجھ گیا کہ حرارت عزیز یہ برقرار ہے اور میں نے وقتوں سے کئی بار اسے مسہل آب دیا اور پھر پیشاب آوردوائیں دیں جس سے وہ شفا یاب ہو گیا۔ (مؤلف)

اس میں ایسی بات نہیں جس پر سب کا اتفاق ہو۔ جتلائے استقاء کو شیرہ شرم کے جوب شراب پختہ سے معجون کر کے دینا چاہئے اور جب بقدر ضرورت اسہال ہو جائے تو اسے رب حصرم اور امبرباریس دیں اور صندلین کے ہمراہ ایسی چیزیں دیں جو اس کی آنتوں اور جگر کی قوتوں کو واپس لائے۔ عمل بزل کے لئے سب سے محفوظ زمانہ موسم ربیع اور سب سے خطرناک موسم گرما ہوتا ہے۔ (مؤلف)

جتلائے استقاء کے لئے انطلاق بطن جب تک کہ ان کی قوت نہ گرے مفید و بہتر ہوا کرتا ہے۔ دستوں کو روکنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ کبھی کبھی طاقتور نوجوانوں کے علاج کے لئے صرف اسہال کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس وقت ان کے احشاء کو ادویہ و ضادات سے قوت پہنچانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر ان کے پیٹ نہ چل رہے ہوں یعنی دست نہ ہو رہے ہوں تو دست لانے اور احشاء کو ادویہ و ضادات سے تقویت پہنچانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ استقاء خمی کے لئے سب سے عمدہ مسہل حب ریوند اور زقی کے لئے حب مازیوں ہے۔ پھر جسے بخار نہ ہو دواء الکرم، دواء لک و کلکانج وغیرہ اور ماء الاصول دیں اور جسے بخار ہو آب کاسنی و مکوء اور سکنجبین دیں اور شکم کے اوپری حصہ کا اسہال مکروہ اور اندر کا مستحب ہے کیونکہ اس سے سقوط قوت کا اندیشہ ہوتا ہے اور یہ قوت کو بڑھاتا ہے۔ (تجارب المارستان)

اگر بخار کے ہمراہ استقاء ہو تو مسخّنات چھوڑ کر مبردات کا التزام کریں جیسے آب ککج و مکوء اور کاسنی والا پچی اور لک مغسول، ریوند، ہلیلہ زرد اور طرخشقون۔ معجونات حارہ سے پرہیز کریں کیونکہ وہ مسخن ہوتے ہیں اور احشاء کے ورم اور فساد میں اضافہ کرتے ہیں۔

جو استقاء حاد بیماریوں کے بعد پیدا ہوتا ہے اس کا سبب جگر کا ورم حار ہوتا ہے اور اس کی شفا دشوار ہوتی ہے لیکن اس کی تبرید ضروری ہے کیونکہ اعتدال کے ساتھ خون پیدا کرنا مزاج جگر کا خاصہ ہے اور جب اعتدال سے بخار کی طرف ہٹ جاتا ہے تو صالح خون نہیں پیدا کرتا اور ان کی بات پر توجہ

نہیں دینی چاہئے جو قائل ہیں کہ جب استسقاء کی سبھی قسموں میں تسخین و تخفیف کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ میں نے اچھے خاصے مریضوں کو مبردات کے ذریعہ استسقاء سے شفا پاتے دیکھا ہے۔ (سرایون) مازریون ۴۰۰ گرام، ۲۴۰۰ ملی لیٹر، سرکہ اور ۲۰۰ ملی لیٹر پانی میں پکایا جائے یہاں تک کہ ۲۰۰ ملی لیٹر رہ جائے پھر اسے صاف کر کے اس پر ۲۰۰ ملی لیٹر شکر ڈالکر اتنا پکایا جائے کہ گاڑھا ہو جائے۔ پھر اس میں سے بخار زدہ کو ۳۵ گرام لیکر اسی کے برابر پانی کے ساتھ پلایا جائے اور اگر دست ہونے لگے تو اس کے بعد شربت سفر جل پلایا جائے اور جگر پر مبرد و مقوی ضہاد کیا جائے۔ اور اگر چاہیں تو ایسے مریضوں کے لئے اونٹنی کے دودھ سے ماء الحبین تیار کریں اور سکنجبین کے ساتھ پلائیں، اس کا حیرت انگیز اثر ہوگا، اور اگر بکری کے دودھ سے تیار کریں تو عمدہ ہے لیکن اول الذکر کا ماء الحبین افضل ہے۔ اونٹنی کو رازیانہ اور کاسنی چارے میں دیں اور اس کے دودھ سے تیار ماء الحبین شکر کے ساتھ پلائیں اور اگر چاہیں تو الایچی اور عشر بھی دے سکتے ہیں۔

میں نے دشبانی کو اونٹنی کا دودھ شکر عشر کے ساتھ پلایا تو بقدر ضرورت اسہال ہوا اور شفیاب ہو گیا اس سے پہلے اس نے ماء البقول اور امبرباریس بہت دنوں پیا تھا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا تھا۔ اگر بخار نہ ہو تو اونٹنی کا دودھ، کلکلاخج اور مازریون پلائیں اور میں نے دیکھا ہے کہ بولس استسقاء کے مریضوں کے اسہال کے لئے اکثر تخم مازریون پر اعتماد کرتا ہے اور اسے بکر کا نام دیتا ہے، وہ اسے شربتوں اور حبوب کی شکل میں استعمال کرتا ہے۔ (ساہر)

جب شدید بخار کے ساتھ استسقاء ہو تو اسی تخم اور سکر عشر سے گولی تیار کر کے ماء الحبین، جلاب و سکنجبین اور آب کاسنی و مکوہ کے ہمراہ استعمال کریں۔ (مؤلف)

اگر کسی انسان کو استسقاء ہو اور اس کے عروق کی مائیت اس کے شکم کی طرف رواں ہو جائے تو اس سے اس کی بیماری اچھی ہو سکتی ہے۔ (افصول السادسة)

یہ استفرغات کی ایک شکل ہے جو اس کی اپنی ذات کی وجہ سے ہوتا ہے۔ (جالینوس) میں نے استسقاء کے اچھے خاصے مریضوں کو دیکھا کہ ان کو دست و اسہال ہوئے اور شفیاب ہو گئے لہذا ضروری ہے کہ دست روکا نہ جائے الا یہ کہ ضعف پیدا ہو جائے کیونکہ اسی میں ان کی شفا ہے اور عروق کے سلسلے میں بقراط کے قول کا مطلب یہ ہے کہ پانی آنتوں کی طرف لوٹ جائے۔ (مؤلف) مریضان استسقاء کی پیاس کے لئے سب چیزوں سے زیادہ مفید سرکہ ہے کیونکہ ان کی پیاس رطوب کے ساتھ حرارت کی وجہ سے ہوتی ہے اور سرکہ حرارت کو مٹاتا اور اپنی قوت قویہ سے

تجفیف کرتا ہے۔ (المفردات)

ان دونوں پر اعتماد اور بھروسہ کرنا چاہئے اور جس قدر ممکن ہو خالص سرکہ سے کام لیا جائے کیونکہ زیادہ پانی مل جانے سے سرد اور تر ہو جاتا ہے لیکن خالص پلانے پر استقاء زقی میں اسہال پر بھروسہ ہونا چاہئے کیونکہ اگر امعاء کے لفائف میں رطوبت موجود ہو تو شکم بہت بڑھ جائے گا اور اگر شکم سے برابر دست جاری ہو تو شکم پر ضما د کریں اور یہ ضروری ہے کہ یکبارگی زیادہ اسہال نہ لائیں۔ اس لئے کہ قوت گر جائے گی، بلکہ تھوڑا تھوڑا اسہال لائیں اور استقاء زقی کے سلسلے میں جو بخار اور ضعف قوت سے ہمراہ ہو، ہمارے دوست شیخ کی تدبیر یاد رکھیں، اسے بکری کے بچے کا بھنا ہوا گوشت اور چکادک اور تہو جیسے پرندے کا گوشت اور خشکاری روٹی، قرص مصوص اور لظوم کھلائیں اور مسور کی دال سرکہ کے ہمراہ دیں۔

اور اس کی قوت کی حفاظت کے لئے اس میں وسعت کریں اور میں نے اسے کبھی شوربے کی اجازت نہیں دی لیکن جس روز دواء پلانے کا ارادہ کیا اس دن دواء سے پہلے اور بعد زیریاج میں اسے اس کی اجازت دی۔ دوا سے پہلے اسلئے کہ اس کا فعل زیادہ موافق ہو اور بعد میں اس لئے کہ مریض کی پیاس بڑھ نہ جائے اور میں نے اسے حکم دیا کہ اسے درمیانی صاف سرکہ کے ساتھ کھائے اور مندرجہ ذیل دوا بہ طور مسہل دیا:-

ہلیلہ زرد ساڑھے ۲۴ گرام، شاہترہ ۱۴ گرام، افسنتین ۷ گرام، غافٹ ۷ گرام، چوب کاسنی تازہ ساڑھے ۳ گرام، سنبل الطیب ساڑھے ۳ گرام، قلم کاسنی ۷ گرام۔ انہیں ۲۰۰ ملی لیٹر پانی میں پکایا جائے یہاں تک کہ ۱۰۰ ملی لیٹر رہ جائے اور اس میں ۳۵ گرام شکر اور شربت آمیز کر دیا جائے۔

اور نیز اس حب کے ہمراہ، شیر شہرم اور اس کے برابر شکر بستہ میں کھانے سے قبل دیا کرتا ہوں اور کبھی دو گنا انجیر کے گودے سے اسے بستہ کر دیتا ہوں اور اسے ۵۰ یا ۵۰۰ ملی گرام دیا کرتا ہوں اور اس کے بعد رب حصرم اور ریاس پلاتا ہوں اور اس کے جگر پر بار د ضما د کرتا ہوں اور حب قندس اور سرکہ میں تر کئے ہوئے مازیون سے شکم پر مستعمل ضما د گل امنی، سرکہ، پانی، آرد جو، جاورش، گائے کے گوبر اور بکری کی میٹنی اور بلوط وانگور کی راکھ اور کبھی بورق اور ہڑتال کا سرکہ کے ہمراہ ضما د تیار کیا جاتا ہے اور بخار ہو تو جگر پر ضما د صندل استعمال کیا جائے اور ضما د صندل جگر کے کنارے اور ضما د محلل ناف اور شکم پر شربت ورد میں مازیون تر کر کے استعمال سے بھی اسہال کرایا جاتا ہے اور کبھی اس میں شیر شہرم شامل کر دیا جاتا ہے اور اس کے لئے میوؤں میں سوکھی انجیر اور بادام و شکر شامل کیا جاتا ہے اور اسے پیاس برداشت کرنے کا حکم دیا جائے اور یہ کہ اپنے منہ میں ایسی چیز

رکھے جس سے پیاس نہ لگے اور پیاس زیادہ ہونے پر پانی میں سرکہ ملا کر دیا جائے۔ برگ مازیون کو باریک کر کے چھاننا اور انجیر کی شہد سے گوندھا جائے اور اسے کھانے سے پہلے اور بعد دیا جائے۔ حاصل یہ کہ اسے ایک روز کے لئے بھی بغیر نفص کے نہ چھوڑا جائے۔ (مؤلف)

عمدہ مسہل:

آب کاسنی تازہ میں مازیون ۷ گرام، ہلیلہ اصفر ۵ گرام شامل کر کے پلایا جائے یا ۵۳ گرام ہلیلہ زرد اور ۷ گرام مازیون کو ۸۰۰ ملی لیٹر پانی میں پکایا جائے یہاں تک کہ ۲۰۰ ملی لیٹر رہ جائے پھر صاف کر کے آب کاسنی ۵۳ ملی لیٹر کے ساتھ پلایا جائے۔

یہ جاننا چاہئے کہ امبرباریس وغیرہ سے جو اقراص تیار کئے جاتے ہیں، کا استعمال قبض کی صورت میں خراب ہوتا ہے اسلئے حتی الامکان مسہل دیں۔

طلاء عجیب:

سڑی میٹنی اور سعد و تین سرکہ اور پانی کے ساتھ لیکر شکم پر لیپ کیا جائے۔ بید سادہ یا جھاؤ کی شاخوں کو نچوڑ کر اس سے لیپ کیا جائے۔

دوسرا طلاء اس کے لئے جو اس کی سکت رکھتا ہو۔ یہ ایک قوی مجفف ہے۔ سعد، اذخر ایک ایک حصہ، مر، رسوت، گل سرخ، سنبل، گل ارمنی، نظرون ملا کر لیپ کیا جائے اور یہ خیال رکھنا چاہئے کہ ان میں قابض دواء نہ ہو کیونکہ وہ بدن کے سوراخوں کو بند کر دے گی اور دوا سکھانہ سکے گی، اسی طرح کی خاصیت خوشبو کی وجہ سے ایسے سعد اور سنبل میں کسی قدر ہے بلکہ بکری کی میٹنی، گائے کا گوہر، بورق، جو کا آٹا اور مٹر کا آٹا وغیرہ استعمال کریں جو قبض کے بغیر تجفیف کرے۔

ریاضت اور غسل کے بعد یکایک زیادہ سرد کثیر پانی پینے سے اس شخص میں استسقاء پیدا ہو جاتا ہے جس کا جگر بہت گرم نہ ہو اور شیریں لیسدار اشیاء کے کھانے سے استسقاء ہو جاتا ہے لیکن لیسدار نہ ہو تو کم سدے پیدا ہوتے ہیں۔

فاسد المزاج اور مبتلائے استسقاء کے شکم کو روغن سے مالش کرنا ممنوع ہے کیونکہ وہ بدن اور ان مقامات میں استرخاء پیدا کرتا ہے۔ (اسحاق)

جلد شکم اور اس کے آس پاس کو استسقاء میں تجفیف اور تقویت کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ یہ عرض مہلک نہ بن جائے۔ (مؤلف)

متلائے استسقاء کی حالت میں انطلاق بطن سے ہی سدھار آتا ہے، اور اونٹنی کا دودھ استسقاء

حار کے لئے بہت مفید ہے۔ اسے ۴۰۰ سے ۸۰۰ ملی لیٹر تک بالکل تازہ حالت میں ساڑھے ۷ اگرام شکر کے ساتھ پیا جائے۔

زرد پانی کے لئے ایک مفید حب کا نسخہ:

پوست بخار کما فیتوس، قنطور یون صغیر، غاریقون، مقدار خوراک ساڑھے ۵ گرام اور جب استثناء میں پاخانہ پکا ہو ادیکھو تو اس کا علاج کرو، کیونکہ اسکی حرارت عزیزہ طاقتور اور برقرار ہے۔ اور اسے بکری، بکری کے بچے اور قطاء و گوریا اور چکور، شفا نین کا بھنا کباب کیا ہو گوشت دیا جائے اور عمدہ پرانی شراب دیجائے اور ریاضت کریں۔ (فیلفریوس)

شحم حظل ۷ گرام، سنبل ۷ گرام، مر ۵۰۰ ملی گرام، ہلیہ زرد پونے دو گرام فلفل سیاہ کے برابر گولیاں تیار کی جائیں اور ۳۵ گرام دی جائیں۔ یہ پانی کو حیرت انگیز طور پر دستوں کی شکل میں نکالتی ہیں۔ (طیب نامعلوم)

شحم حظل ۵۰۰ ملی گرام، ہلیہ زرد پونے دو گرام، تر بد پونے دو گرام، غاریقون پونے دو گرام، حب شبرم ۱۲۵ گرام۔ سب کو آب کاسنی میں جمع کیا جائے یہ مقدار ایک خوراک کی ہے۔ (مؤلف)

دوسرا نہایت عمدہ نسخہ:

شیر شبرم ۵۰۰ ملی گرام، غاریقون پونے دو گرام، گل سرخ پونے دو گرام، تر بد ساڑھے تین گرام سنبل ۵۰۰ ملی گرام، عصارہ افسنتین ۵۰۰ ملی گرام۔ یہ مقدار ایک خوراک کی ہے ان دواؤں کو عرق مکوئے میں جمع کیا جائے۔

عمدہ سکنجبین کا نسخہ:

ماذریون ۳۵ گرام، چوب شبرم ساڑھے ۷ اگرام کو چار سو ملی لیٹر سرکہ میں ڈال کر تین روز تک چھوڑ دیا جائے پھر اس میں ۴۰۰ گرام شکر اور ۴۰۰ ملی لیٹر عرق گلاب ڈال کر اتنا پکا یا جائے کہ گاڑھا ہو جائے اور پھر استعمال کیا جائے۔

نسخہ دیگر:

قرمانا پر مشتمل ہے اور چاہو تو شیر شبرم ۵۰۰ ملی لیٹر ۳۵ گرام سکنجبین میں حل کر کے پلائیں۔

معجون جو حرارت کو بیجان میں نہیں لاتا اور ماء البقول کے ساتھ پلایا جاتا ہے۔

تخم کاسنی ۳۵ گرام، تخم کشوث ۳۵ گرام، عصارۃ طرخشقون مجفف ۷ گرام، عصارۃ امبرباریس ساڑھے ۵۲ گرام، لک مغسول ساڑھے ۷ گرام، ریوند چینی ساڑھے ۷ گرام، عصارۃ افسنتين ساڑھے ۲۴ گرام، عصارۃ قثاء الحمار ساڑھے ۷ گرام، تخم حنظل ساڑھے ۷ گرام، غاریقون ساڑھے ۲۴ گرام بید سادہ کے ساتھ جمع کیا جائے اور ماء البقول کے ہمراہ پلایا جائے۔

یہ کلکانج سے بہتر ثابت ہوتا ہے اور حرارت کو نہیں ابھارتا اور جگر کا تنقیہ کرتا ہے اور تقویت جگر کے ساتھ دستوں کے ذریعہ پانی خارج کرتا ہے۔

نسخہ دیگر بخار کے ہمراہ پیدا شدہ استسقاء کے لئے:

تخم کشوث ۳۵ گرام، تخم بادیان ساڑھے ۲۴ گرام، انیسون ساڑھے ۷ گرام، غاریقون ۲۱ گرام، ماذریون ۳۵ گرام، ریوند چینی ساڑھے ۷ گرام، عصارۃ غافٹ ساڑھے ۷ گرام، بادام ساڑھے ۱۰ گرام تلخ سب کو شہد میں یکجا کیا جائے اور ماء الاصول پلایا جائے۔

نسخہ جو مسہل آب ہے اور معدے کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتا:

عصارۃ قثاء الحمار پونے دو گرام پلائیں یا اس کی جز کا پوسٹ اگر ام یا یہ پوسٹ شربت میں پکا کر پلایا جائے اور ماہودانہ چوزے کے ساتھ پکا کر اس کا شور با پلایا جائے یا مولی کے پتے کا عرق ۱۰۵ ملی لیٹر پلایا جائے۔ (جوامع ابن ماسویہ)

اگر معدے کا عمل ہضم قطعاً باطل ہو جائے تو انجام استسقاء طبعی ہوگا اور اگر معدے کا ہضم نامکمل طور پر باطل ہو جائے تو استسقاء زقی ہوگا اور جب سارے اعضا کے ہاضمہ کا عمل باطل ہو جائے تو استسقاء خمی ہو جاتا ہے۔ (العلل والاعراض)

زقی میں خاص کر تقویت جگر پر توجہ دیں اور طبعی میں معدے کی طرف اور خمی میں سارے اعضا کی تقویت و تحفیف کی طرف۔ (مؤلف)

ایک عجیب حب کا نسخہ:

شہر م یا کسی جانور کا دودھ اور اسے برابر شکر پانی میں حل کر کے اسے بستہ کر دیں یا بقدر نخود حب تیار کریں اور دو یا تین یا چار حب روزانہ کھانے سے پہلے اور بعد دیں، اور اگر اس سے اچھی طرح استفراغ مادہ مقصود ہو تو نو عدد گولی دیں۔ (قربادین ابن ساہور اوسط)

جن نالیوں سے جنین کا پیشاب ناف تک آتا ہے وہ مقعر جگر سے وابستہ ہوتی ہیں کیونکہ جنین اس کے آس پاس کی عروق سے غذا حاصل کرتا ہے اور جنین کی غذا مقعر جگر میں پہلے جاتی ہے کیونکہ جنین کی تدبیر ابتداء میں نباتات کے مانند ہوتی ہے گویا اس کی غذا اس تک اس کی ناف سے پہنچتی ہے اسلئے اسے دباننا ضروری ہوتا ہے اور جنین میں پیشاب انہیں میں جاری ہوتا اور جب ناف کاٹ دیجائے اور زخم بھر جائے تو اگر پیشاب کی نالیوں میں کوئی آف لاحق ہو جائے تو ان میں شکم کی باریک جلد تک پہنچتی ہے۔

یہ جان لینا چاہئے کہ جتنا استقاء کے لئے سونا برا اور بیدار رہنا بہتر ہوتا ہے، اس لئے کہ بیداری زبردست مجتہد ہوتی ہے اور سونے کا عمل خاص کر شکم پری کی حالت میں شکم کو بڑا کرتا ہے۔ (مؤلف)

جالینوس سے منسوب کتاب السموم سے ماخوذ:

استقاء کے مریض کو اشنان فارسی ساڑھے ۱۰ اگرام پلانے سے دست اور پیشاب کی راہ سارا پانی باہر نکل جاتا ہے۔

استقاء کا عارضہ تر ملکوں میں ہوتا ہے اور جب اس کے ساتھ رنگ زرد یا سفید ہوتا ہے تو آفت جگر میں موجود ہونے کی نشانی ہوتی ہے اور سبز یا سیاہ ہوتا ہے تو قلی میں۔ (الابویہ والبلدان) جو مریض ایر سا کا عصا رہ پیتا ہے زبردست خطرے میں ہوتا ہے۔ (جور جس)

اور جب بخار کے ساتھ استقاء ہوتا ہے تو عرق مکوئے، مغز خیار شمر اور کانج اور بکری کے پیشاب سے علاج کرتے ہیں اور یہ کامیاب نہ ہو تو اونٹنی کا دودھ پلاتے ہیں کیونکہ اونٹنی کا دودھ استقاء میں مفید ہے، اور اسے اسی اصول پر پایا جائے کہ مریض دو پہر کو کھائے اور شام کو نہ کھائے اور سویرے ۴۰۰ ملی لیٹر دودھ دوتے ہی اس کے پیشاب کے ساتھ پے اور دو گھنٹہ انتظار کرے، اگر اسہال ہو تو دوبارہ پے اور روزانہ بڑھاتا جائے یہاں تک کہ ۲۰۰ ملی لیٹر دوبارہ میں روز پے اور اگر ترش ڈکار آئے تو دوبارہ نہ پے اور نہ کھانا کھائے اور نہ سرد پانی پے، بلکہ اس کے معدے کی تکمید کی جائے اور جب تک پیشاب نہ ہو کھانا نہ کھائے اور اگر پیٹ تن جائے تو اسی وقت حقنہ کر دیا جائے اور جسے اسہال ہو اور ضعف لاحق ہو جانے کا اندیشہ ہو اس کو اس کے ہمراہ ایسی گولی استعمال کرائی جائے جو پانی کو باہر نکالے اور سرد پانی میں غسل سے پرہیز کرے اور اگر اس کے سر میں حرارت محسوس ہو تو روغن بنفشہ رکھیں اور چوزے وزیر باج اور گوشت کھائے اور رقیق بنید پے۔ (الابویہ والبلدان)

اگر پیاز اور لہسن وقت سے استعمال کیا جائے تو کچھ صورتوں میں استسقاء کے مریضوں کو فائدہ پہنچتا ہے اور پتھر انہیں سخت نقصان کرتی ہے، اور سدے پیدا کرتی ہے۔ ایسے مریضوں کے علاج کی غایت یہ ہوتی ہے کہ ان کے جگر کے سدوں کو کھول دیا جائے۔

مریض استسقاء کی موت کے وقت اس کا پیٹ بہت بڑا ہو جاتا ہے اور شکم کی جلد تن جاتی ہے، منہ سے بدبو آتی ہے اور شکم میں موجود رطوبات کی خرابی کی وجہ سے اس میں زخم ہو جاتے ہیں۔ استسقاء بالخصوص استسقاء خمی میں شیریں پانی میں غسل کرنا ممنوع ہے۔ رومال سے سوکھی مالش اور سوکھی مٹی کی جگہ میں محنت کا التزام کریں۔ (ابن سينا)

گائے کا گوبر عمدہ تحفیف کرتا ہے، اسے سرکہ اور پانی میں خوب پکائیں پھر اس میں اس کی چوتھائی کبریت شامل کریں اور شکر کو ضاد استعمال کریں اور پوست نحاس ساڑھے ۴ گرام لیکر لب ضمیر سے آمیزہ کریں اور پھر اس سے حب تیار کر کے استعمال میں لائیں یہ پانی کو بڑی قوت سے جذب کرتا ہے۔ اور حج ساڑھے ۴ گرام اسی کے برابر کبوتر کی بیٹ اس کے چوتھائی شراب اور نمک ہندی کا استعمال کرائیں عجیب فائدہ کی چیز ہے اور اس میں روغن زیتون اور نمک ملا لیا جائے اور مریض سر ڈھانک کر دھوپ میں زیادہ چلے پھرے۔ ان کے منھوں کے پاس سوراخ کر کے حجامت بالشرط لگائیں۔ کرسی پر بیٹھائیں اس سے بہت زیادہ پانی بہ شکل اسہال خارج ہوگا (المیامر)

مرزرد پانی کے لئے مفید ہے ایسے ہی اشنق ہے۔ شراب استعمال کیا جائے یا طلاء۔ (ابو جریج)
میں نے ایک مریض پر مندرجہ ذیل تدبیر اختیار کی تو بڑا فائدہ ہوا۔ چار روز پر
آب قاقلی ۴۰۰ ملی لیٹر، شکر ۳۵ گرام کے ساتھ پلائیں اور اسی اثناء میں امبرباریس، ریوند اور لک کے قرص دیں اور جگر کو مقوی ادویہ سے ضاد کیا جائے، مریض کو ورزش کرائی جائے، اور کم شراب پینے کی اجازت دی جائے اور اگر ترالاجی نہ مل سکے تو سوکھی استعمال میں لائیں اور شاہترہ اور کچھ مازیون کوٹ پیس کر دیں (مؤلف)

ایک قوی شیاف جو بہت زیادہ پانی خارج کرتا ہے، خربق سفید سے محمول کیا جائے، قنار، شحم حنظل، مازیون اور شبرم سے شافہ تیار کیا جائے، اسی طرح تازہ حنظل یا قنار، الحمار سے شکم کی مالش کرنا یا دونوں پاؤں میں تازہ حنظل سے مالش کرنا پانی کو دستوں کی شکل میں لاتا ہے اور یہ ضعف کمزوری لاحق ہونے کی صورت میں استعمال کیا جاتا ہے۔ انہی دواؤں کا جو شانہ بھی بہ طور حقنہ استعمال کیا جائے تو پانی کے دست آتے ہیں۔ (مؤلف)

جوتالیاں ماساریقا سے جگر تک جاتی ہیں وہ جانب مقعر سے وابستہ ہوتی ہیں۔ اس لئے جب

جانب محذب میں حار ورم یا سدہ ہو تو بہت سی مائیت اس میں سرایت کر کے مراق تک پہنچ جاتی ہے بدن لاغر ہو جاتا ہے اور اس میں کچھ ہی مائیت سرایت کرتی ہے کل کی کل نہیں کرتی اس لئے یہ نالیاں پورے طور پر مسدود نہیں ہوتیں بلکہ جزوی طور پر ہوتی ہیں اور اس کا اندازہ اس کی کثرت سے کیا جاتا ہے جو یہاں تک نفوذ کرتی ہے۔ جانب محذب کی بہ نسبت جانب مقعر نالیاں زیادہ کشادہ ہوتی ہیں جب تک قوت جاذبہ صحیح و سالم ہوتی ہے آنتوں کی طرف اس کا لوٹنا ممکن نہیں ہوتا الا یہ کہ فم معدہ اور ماسارِ یقا میں کوئی تیز دوا سوزش پیدا کرے یا جب آگے جانے کا راستہ بالکل بند ہو، اور اسی لئے ہم استسقاء زقی میں دیکھتے ہیں کہ جب شکم کا تناؤ سخت ہو جاتا ہے تو طبیعت قوت مد بردہ بدن پیچھے رہ جاتی ہے اور کبھی کبھی وہ ابتداء ہی سے ڈھیلی ڈھالی رہتی ہے۔

مٹی کھانے سے اور بیحد بھوک سے بدن لاغر ہو جاتا ہے اور دونوں پاؤں میں ورم ہو جاتا ہے کیونکہ مٹی بدن کو غذا حاصل کرنے سے روک دیتی ہے جس سے حرارت عزیز یہ کمزور ہو جاتی ہے اور مٹی کھانے سے غذا کی نالیوں کے سدے کی وجہ سے غذا رک جاتی ہے۔ (کتاب مابال)

ایک بہت عجیب جوارش کا نسخہ :

مصطلگی، سنبل الطیب، گل سرخ، ریوند اور لک ہم وزن سرکہ میں ترکیا ہو اماذریون دو جزء غاریقون اور تر بد ایک جزء، سب کو سفر جل کے گودے، سرکہ و شہد میں یکجا کر لیا جائے۔ (مؤلف)
انجیر و غن کنبجہ میں ایک رات ترکی جائے پھر اس کے وسط میں شیر شہر م ۵۰۰ ملی لیٹر رکھا جائے اور پھر استعمال میں لایا جائے یا ۱۲۵ گرام چوب شہر م یا ایک گرام تخم حظ۔ کیونکہ یہ ماء خالص کا دست لائے گی اور شفا بخشے گی۔ (مؤلف)

زقی میں پانی کو دستوں کے ذریعہ خارج کریں اور اس بیچ جگر کے سدوں کو کھولنے پر توجہ دیں اگر بخار ہو تو سمجھیں کہ سدہ ورم کی وجہ سے ہے اور بخار نہ ہو تو سمجھیں کہ اس میں کسی چیز کے چپکنے کی وجہ سے ہے اور اگر زیادہ عرصہ سے ہے تو ورم کی وجہ سے ہے اور وہ شفلایاب نہیں ہو گا یہ یاد رکھنے کی بات ہے کیونکہ یہ مائیت ایسا پانی ہے جو سدوں کی وجہ سے سرایت نہیں کر پاتا۔ (مؤلف)
زرد پانی جو بخار کے ہمراہ ہو کو دستوں کی شکل میں خارج کرنے کے لئے ہلیلہ زرد کو جزء اعظم بنانا چاہئے کیونکہ ان پانیوں کو نکالنا اس کی خاصیت ہے۔ بخار نہ ہو تو کسبج کو جزء اعظم بنائیں۔ اور یکبارگی پانی اسہال کے ذریعہ نہ خارج کریں کیونکہ اس سے جگر کمزور ہو جائے گا بلکہ تھوڑا تھوڑا متواتر خارج کریں۔

جوف انجیر میں شحم حظل رکھ کر کھانا اچھا دست لاتا ہے دو یا تین کھلائیں۔ (اھرن)
ہلیلہ زرد تین روز جوش دیئے ہوئے پانی میں تر کیا جائے مقدار خوراک ۷ گرام یہ باتفاق
قوی درجے کی دوا ہے۔

استقاء لحمی میں اورار بول کو خاص اصول بنانا چاہئے کیونکہ اس اصول سے بہ نسبت اسہال
زیادہ تنقیہ کرتا ہے۔

اور زقی میں اورار بول سے تقریباً کوئی بڑا فائدہ نہیں ہوتا اور طبعی ہمیشہ بہت بڑا نہیں ہوتا
کیونکہ اس کے زیادہ ہونے سے زقی ہو جاتا ہے اور زقی زیادہ سخت اور صاف رنگ کا ہوتا ہے۔ (مؤلف)
قرص امبرباریس جسے میں نے استعمال کیا ہے۔

قرص:

عصارۃ امبرباریس، لک مغسول، ریوند چینی، گل سرخ، عصارۃ طرشتون خشک، تخم کاسنی،
تخم کشوث سے قرص تیار کیا جائے۔ میں غافٹ اور افسنتین و سنبل کی شمولیت کو بہترین نہیں مانتا
کیونکہ یہ پانی جامد کر دیتی ہیں اور نسخین کرتی اور پیاس لاتی ہیں۔

غار یقون جگر اور گردوں کے سدوں کو کھولتا ہے۔ (جالینوس)

یہ مریضان استقاء کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ (مؤلف)

ایک عجیب مسہل کا نسخہ:

قیندس پکایا جائے، یا اس میں ثابت سالم انجیر ترکی جائے اور ایک انجیر کھلائی جائے۔ (مؤلف)

ایک عمدہ طلاء کا نسخہ:

مغربال یکجز، تو بال نحاس یکجز، گائے کا گوہر یکجز، سوکھا ہوا، آرد جواجز، بورق اجز،
سوسن اجز، گل ارمنی نصف جز۔ پانی کے ساتھ ملا کر شکم پر طلاء استعمال کیا جائے۔

اور اس سے طاقتور وہ ہے جو چونہ، بورق تخم حظل اور آرد کرسنہ سے تیار کیا جاتا ہے۔

مریضان استقاء کو پانی کا اسہال کر لیا جائے تو اس سے انہیں بڑا فائدہ ہوتا ہے بشرطیکہ ان

کے اندر مائیت ہو، (جالینوس)

یکبارگی زیادہ اسہال نہ کر لیا جائے کیونکہ اس سے استقاء لحمی میں زیادہ عمل بزل کے عوارض

جیسے عوارضات لاحق ہوتے ہیں۔ قوت اور بھوک کم ہو جاتی ہے۔ جگر زیادہ کمزور ہو جاتا ہے اور پہلے

سے زیادہ پانی جمع ہونے لگتا ہے۔ (مؤلف)

شکم سے مائیت نکل جانے سے نمایاں طور پر ہلکا پن محسوس ہوتا ہے اور بے چینی و بوجھ کم ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

مینگنی تنفس کی شکایت کم ہو جاتی ہے۔ (مؤلف)

اس سے یہ ظاہر ہوا کہ ایسے مریضوں میں فصد نہیں کھولنی چاہئے کیونکہ ان میں خون تھوڑا ہوتا ہے اور ان کے اعضاء میں غذائی اجزاء کم ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ ان کے جگر میں سدے ہوتے ہیں اور بہت زیادہ خون نفوذ نہیں کرتا بالخصوص ان مریض میں جو بہت کمزور ہوتے ہیں کیونکہ فصد اور صفراء کے اسہال سے انہیں بڑا نقصان ہوتا ہے۔ (مؤلف)

اگر استسقاء کے ساتھ بخار ہو تو مسہل صفراء نہ استعمال میں لائیں بلکہ صفراء کی حدت کو کم کرنے والی ادویہ استعمال کریں۔

تمام مجفف حبوب کے آٹے جو خصوصیت سے مجبئی ہوتے ہیں، مائیت کا اسہال کرتے ہیں جیسے آرد جو، باقلی، ترمس، نخود اور کسب۔ ان سے مریض کو ضہاد کیا جائے۔ (مؤلف)

میں نے استسقاء کے ایسے مریضوں کو دیکھا ہے جو خالص مٹی سے اپنے شکم کو لپیٹے ہیں اور فائدہ حاصل کرتے ہیں۔

بکری کی سوختہ وغیرہ سوختہ مینگنی برابر اطباء استعمال کرتے ہیں اور یہ بہت مؤثر ہے اور جب اسے سوختہ کر دیا جائے تو اس کی لطافت بڑھ جاتی ہے اور زیادہ حرارت نہیں بڑھتی اور میں اس میں آرد جو کی آمیزش کرتا ہوں۔

گائے کے گوبر سے مستقی کو لپ کیا جائے اور دھوپ میں لٹایا جائے تو بڑا فائدہ ہوتا ہے اور ضروری ہے کہ گائے سوکھی انجیر کھاتی ہو۔

حلزون بری کا گوشت خوب باریک کر کے اس سے مستقی کے شکم پر لپ کیا جائے تو بڑا فائدہ ہوتا ہے کیونکہ یہ بہت زیادہ تجفیف کرتا ہے۔

حلزون کو میتھی کے ہمراہ کھل کیا جائے اور مستقی کے شکم پر رکھا جائے تو بہت زیادہ رطوبت کو چوستا ہے، لیکن اسے بالکل صاف کرنا دشوار ہوتا ہے۔ (جالینوس المفرد)

اسارون صاحب استسقاء کے لئے عمدہ ہے۔ انجیر استسقاء کے لئے عمدہ ہے، ہرن کی مینگنی اطباء کے کلام کے مطابق مستقی کیلئے عمدہ ہے اور یہ خوشبودار ہوتی ہے۔ (دقیورس)

اگر خس بری کا دودھ دھوپ میں سکھا کر مٹی کے برتن میں رکھا جائے تو اس کی طاقت

افیون کی طاقت کے برابر ہوتی ہے۔ اور اسے پونے دو گرام کی مقدار میں سرکہ کے ساتھ ملے ہوئے پانی کے ہمراہ پینے سے پانی کا اسہال ہوتا ہے۔ (مؤلف)

یہ اس صورت میں بہتر ہوتا ہے جبکہ تیز حرارت موجود ہو۔

اور مرزنجوش کا جو شانہ چینا مستقی کے لئے بہت موافق ہے اور ادرا بول کرتا ہے۔ (مؤلف)

پانی کا اسہال لانے میں کما شیر بے مثال ہے اور یہ فریون سے زیادہ تیز ہوتی ہے۔

(ماسر جو یہ)

حرارت و سدہ جگر اور بخار کے ساتھ استقاء کے لئے سکینجین کے ہمراہ آب کشوٹ سے زیادہ بڑھ کر کوئی فائدہ بخش دوا نہیں ہے کیونکہ وہ پانی کا اسہال اور ادرا بول کرتا ہے اور سدوں کو کھول کر جگر اور معدے کو تقویت دیتا ہے۔ (طیب نامعلوم)

بکری اور گدھی سے دودھ کا ماء الحین بتلا استقاء کے اسہال کے لئے بہت مؤثر ہے اور گدھی کا اسمیں زیادہ مؤثر ہے، یعنی حرارت کے ساتھ مستقی کے اسہال میں اور گرمی میں اور شدت حرارت کے ہمراہ پرہیز کی ضرورت نہیں کیونکہ وہ جگر کے سدوں کو کھولتا ہے اور اسے اس کے اعتدال پر واپس لاتا ہے اور بہتر یہ ہے کہ اسے جوش دیا جائے اور اس کا مکھن نکال دیا جائے پھر اس میں نمک ہندی ڈال کر دیا جائے اور اس سے مؤثر یہ ہے کہ قناء الحمار پایا جائے کیونکہ وہ بہت مؤثر ہے تسخین کے بغیر بہت سا پانی خارج کر دیتا ہے۔ (روفس)

سکینجین پانی کا اسہال کرتا ہے۔ (حور)

مسہل آب:

شہرہ، مازیون، ماہودانہ، الاپچی، روج، فریون، قناء الحمار، قعیدس، سکینج اور ہلیہ زرد ہے۔ (مؤلف)

مولی کا عرق پینے سے بڑی قوت سے پانی خارج ہوتا ہے (الفلاحہ)

قنطوریون صغیر زبردست طریقہ سے پانی کا اسہال کرتا ہے۔ قنطار گوشت استقاء کے لئے عمدہ ہے۔ (حور)

کوئی کمزور انسان مستقل سرکہ پیتا ہو تو اسے استقاء ہو جائے گا مگر یہ کہ اس کے بعد سخت محنت کرتا ہو۔ (روفس)

دست کی زیادتی سے بدن کی حرارت کم ہو جاتی ہے اور استقاء ہو جاتا ہے۔

(الابویہ والبلدان)

میں استقاء حار کی صورت میں قلت حرارت سے زیادہ اسہال کو اہمیت دیتا ہوں اور بہتر سمجھتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ قوت کے لئے کم جالی سے لیکن زیادہ دستوں کا آنا بھی پری علامت ہے۔ (مؤلف)
استقاء کی دو قسموں زقی اور ظہلی میں بدن لاغر ہو جاتا ہے لیکن خمی میں قریب ہو جاتا ہے۔
(روفس)

ان دونوں قسموں میں بدن کی طرف غذا کا نفوذ کم ہوتا ہے اور اسی طرح میر اندازہ ہے کہ جگر میں اور بالخصوص محدب جانب میں بہت ساسدہ ہوتا ہے، لیکن خمی میں جگر ورم اور سدوں سے محفوظ رہتا ہے۔ اس میں مزاج بارد کے سوا کوئی آفت نہیں ہوتی اور جب غذا کا محققہ نفوذ نہیں کرتی تو کچھ پانی یہاں یعنی جگر کے مقعر جانب سے نکل کر ناف کی جانب چلا جاتا ہے کیونکہ جو عروق جنین کی ناف سے اور ماء سے متصل ہوتی ہیں وہ اس کے جگر کے مقعر جانب میں تقسیم ہوتی ہیں اور اگر ناف چھدی رہے تو اس سے اپنا فاضل پیشاب خارج کرے گا جو رہ جاتا ہے لیکن چونکہ باہر سے بند ہوتی ہے اس لئے پیشاب اس فضاء میں جاتا ہے جو امعاء و صفاق کے درمیان ہے۔ (مؤلف)
دواء لک اکبر استقاء خمی کو پیشاب جاری کر کے دور کرنے میں عجیب طور سے مؤثر ہے۔
اس کی قوت چالیس سال تک باقی رہتی ہے اور تیاری کے چھ مہینے بعد استعمال کی جاتی ہے۔ نسخہ
مندرجہ ذیل ہے۔

نسخہ:

لک مغسول ۶ گرام، بادام تلخ ۶ گرام، لونگ ۶ گرام، زرنباد ۶ گرام، دار چینی ۶ گرام، میٹھ تلخ، زوفا خشک ۳ گرام، مر ۳ گرام، سنبل ۱۰ جز، زراوند حرج ۷ گرام، جسطیان ۷ گرام، ایلو ۳۵ گرام، دو قو ۱۰ گرام، تخم کرفس کوہی ۱۰ گرام، زیرہ کرمانی ۱۰ گرام، زنجبیل ۱۰ جز، اسارون ۶ جز، زعفران ۲ جز، فوۃ الصیغ ۱۲ جز، سلیجہ ۵ جز، حب بلساں ۵ جز، مصطلی ۵ جز، قصب الزیرہ ۵ جز، زیرہ ۵ جز، ایرسا ۱۵ جز، جعدہ ۳ جز، زراوند طویل ۳ جز، کلی ازخر ۳ جز، قسط ۹ جز، قفل ۹ جز، ساسالیوس ۳ جز، روغن بلساں ۷ گرام ساری دواؤں کو حسب معمول شہد میں یکجا کر لیا جائے اور تیاری کے چھ ماہ بعد استعمال میں لائیں۔ مقدار خوراک ساڑھے ۳ گرام۔ (أھرن)
اچھا صاحب ریوند سدوں کو کھولتا ہے اور استقاء خمی کے لئے بھی عمدہ دوا ہے۔

نسخہ:

ریوند چینی ۳۵ گرام، لک ساڑھے ۷ گرام، ماذریون ساڑھے ۵۲ گرام، سنبل ساڑھے ۱۰

گرام، غاریقون ۳۵ گرام، بسفاج ۳۵ گرام، عصارۃ غافث ساڑھے ۷ گرام مصطفیٰ ۷ گرام حسب معمول گولیاں نکالیں۔ مقدار خوراک پونے ۹ گرام۔

استسقاء طبعی میں بکری کی میتنی پوست نحاس کے ہمراہ شکم پر لیپ کرنے سے فائدہ ہوتا

ہے۔ (أھرن)

اس میں یہ ضروری ہے کہ مسخن و محلل ریح تخم پلائیم اور ان سے لیپ بھی کریں اور ایسے شیاف کا حمل کریں جو ریح خارج کرے اور حار تخم پلائیم تاکہ اس کی حرارت سے جگر میں پوری قوت واپس آجائے اور پھر ان کی لطافت سے ابھارہ تحلیل ہو اور بادی غذاؤں سے پرہیز کرائیں۔

(مؤلف)

اس میں شک ہے اس لئے یہ نہیں ہو سکتا کہ جگر کی نالیوں میں ورم ہو اور بخار نہ ہو اور ورم حار پرانا نہ ہو، اور ہم طویل المدت دست کے ساتھ بغیر بخار کے استسقاء دیکھتے ہیں تو صحیح بات یہ ہوگی کہ یہاں ورم بارد ہوگا۔ جب اسے دست کے ہمراہ دیکھو تو غذا انفوڈ کرنے والی ادویہ کا التزام کریں اور سخت پوست کے ساتھ ہو تو مبرد جگر ادویہ کا التزام کریں۔ (مؤلف)

مستقی کے رنگ کا جائزہ لو تاکہ اصل بیماری پر استدلال کر سکو کہ وہ جگر میں ہے یا تلی میں؟ جگر کی بیماری میں رنگ زرد سفید ہوتا ہے اور تلی میں زرد سیاہ۔ (تفسیر ابیدیمیا)

اس کے علاوہ بقیہ دیگر علامات سے مدد لو اور ان تمام اعضاء کو بہ غور دیکھو جس سے یہ ہو سکتی ہے جیسے آنتیں، گردے، بواسیر پھر اس عضو کا قصد کرو جو بیمار کی جز ہو۔ (مؤلف)

مندرجہ ذیل چیزیں ذہن میں ہونا چاہئیں دیکھو کہ گردے یا رحم وغیرہ سے ہے تو کیا علامت ہوتی ہے اور تمہارا ارادہ سبب اول کو جاننے سے زیادہ نہیں ہونا چاہئے پھر کئی بار میں پانی نکالنے کا قصد کرو اور اس درمیان میں استسقاء کے سبھی اسباب کو سامنے رکھو کہ وہ قعر جگر سے ہوا ہے یا صلب جگر سے یا تلی یا گردوں سے یا خون نکلنے سے یا بند ہونے سے یا ریاضت کے بعد سرد پانی پینے سے۔ (مؤلف)

ایک شخص کو میں نے دیکھا جو موسم گرما میں نصف دن محنت کرتا تھا اور اسے پسینہ ہوتا تھا اور اس اذیت میں ایک ماہ رہتا تھا۔ اس نے ٹھنڈا پانی پینا چاہا اور ایک دفعہ میں بہت زیادہ پی گیا اور کئی بار پیا اور اسے تین روز کے اندر استسقاء چمی ہو گیا۔ لہذا اس نے دواء الکر کم کبیر سے اس کا علاج کیا تو دس روز میں اچھا ہو گیا۔ (مؤلف)

مریضان استسقاء کا کھانا شریذ ترسبزیاں اور پیاس آور نہیں ہونا چاہئے۔ بلکہ ضروری ہے کہ ان کے کھانے پر ندے اور شکار کے ترگوشت ہوں لیکن مزاج میں نہیں۔ بلکہ چبانے میں آسان

ہوں۔ پیاس نہ پیدا کریں۔ پینے کے لئے یا تو سکنجبین دیں یا جسے حرارت نہ ہو قوی سخت شراب دیں۔
(مؤلف)

غشاء سفاحی جنین کی ناف تک ہوتی ہے اور پیدائش کے وقت تک جنین کا پیشاب اسی میں جمع ہوتا رہتا ہے۔

جنین کی ماں سے دور گ اور دو شریانی جنین تک آتی ہیں اور اس کے جگر سے متصل ہوتی ہیں اور ان عروق کے مابین ایک چھید ہوتا ہے جسے اصحاب تشریح عصب البول کا نام دیتے ہیں۔ یہی مثانہ کی گہرائی سے پیشاب نکال کر غشاء لفافہ میں ڈالتا ہے اور یہی چاروں عروق مصب البول کو لاغر کرتی ہیں اور یہ اسلئے کہ جنین کے بدن سے پیشاب کا ناف کی طرف نہ نکلنا ذکر اور قبل کی نسبت بہتر اور دافر ہوتا ہے۔

غور کرنا چاہئے کہ کیسے جنین کا پیشاب جب تک وہ رحم میں رہتا ہے عنق مثانہ سے نہیں نکلتا اور جب تک رحم میں رہتا ہے کس طریقے سے اس نالی سے پیشاب کو پھیرنے میں اور پورے پیشاب ناف کی طرف واپس کرنے میں مدد کرتا ہے تاکہ اس نالی سے نکلے جسے معب البول کے نام سے جانا جاتا ہے اور غشاء لفافہ کی طرف انصباب کرے۔

جب تک جنین شکم میں رہتا ہے مثانہ کے دو منفذ ہوتے ہیں ایک عنق مثانہ میں اور دوسرا اس کے نیچے اور یہی مصب البول ہے۔ (منافع الاعضاء)
ایار ج فیرا کی یہ صفت بیان کی گئی ہے کہ وہ استقاء کے مریضوں کے لئے عمدہ دوا ہے اور جیسا کہ اپنے کلام کے دوران بیان کیا ہے اور اس کا بہتر نسخہ یہ ہے۔

نسخہ:

گل سرخ، سنبل، مصطلی، اسارون، حب ہلسا، موزن اور اس کے نصف ایلوا ہے اور التسعة میں ارخیجانس سے نقل کیا ہے کہ پوست نحاس زبردست مدد بول ہے بشرطیکہ ساڑھے ۴ گرام لباب خمر کے ہمراہ باریک پیس کر ایک حب بنادیا جائے۔ (المیامر)

مریضان استقاء کو پانی نکلنے کے بعد داغنا دو بارہ پانی آنے سے روکتا ہے۔ (المسائل)
استقاء کے علاج میں بقائے قوت ملحوظ نظر رہے۔ میں نے ایک بوڑھے مریض کا علاج کیا جسے پانی تھا اور میں سوچتا تھا کہ وہ شغلیاب نہیں ہوگا اس کے پانی میں حدت تھی، اور میں نے اسے مازریون پلایا پھر چند روز رک گیا اور پھر پلایا اور وہ اچھا ہو گیا اور اس کے خصبے کی تھیلی پانی سے بھر کر بہت

بڑی ہو گئی تھی۔ (مؤلف)

جب عملی بزل کرنا ہو تو دوبارہ تک کیلئے شکم کو چوڑی پٹیوں سے خوب باندھ دو، اس لئے کہ ایسے نہ پیٹ بڑا ہو گا اور نہ دوبارہ ایسی حالت پر آئے گا کہ اپنی قلت یا حرارت کی وجہ سے پانی میں حرمت پیدا ہو۔ مریض استقاء اپنے یا اپنی نبض کو گرم نہ محسوس کرے۔ اس میں مسخن ادویہ کو آزماؤ اگر اسے نقصان نہ کرے تو اس سے اس کا علاج کرو۔ (سفاوس)

مدر بول سے زیادہ کام لو اور استقاء میں کچھ وقت کے بعد ایسے نرم مسہل کا استعمال کرو جس سے جگر پر کوئی زور نہ پڑے۔ (مسح)

اس کا مطلب ہے کہ اسہال کی قوت سے جگر پر زور پڑتا ہے۔ (مؤلف)

دوا میں ایسی قوت نہ ہو جس سے جگر کو نقصان ہو اور حمام میں تعریق کرو اور شکم کو بورق اور کبریت سے مالش کرو اور گائے کے گوبر اور بکری کی مینگنی سے ضماد کرو۔ اونٹنی کے دودھ سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے۔ تمام کھانے پینے کی چیزیں چھوڑ کر کچھ دنوں تک اسی پر اکتفا کیا جائے۔ (مسح)

اس کا طریقہ یہ ہے کہ اس روز شام کو نہ کھائے جس روز اونٹنی کا دودھ وغیرہ پینے کا ارادہ ہو اور بھوکا رہ جائے اور سویرے ۵۔۱۰ ملی لیٹر دودھ پئے، اور دو گھنٹے انتظار کرے پھر ظہر تک تین بار پئے اور اگر تین بار دودھ کی مقدار میں دست ہو جائے تو بہتر ورنہ یہ حب استعمال کرے۔

حب کا نسخہ:

ساڑھے ۳ گرام ہلیہ، ساڑھے ۱۰ ملی لیٹر سکجنین اور ۲۵۰ ملی گرام قنونا آب کاسنی کی مدد سے گوندھا جائے بشرطیکہ بخار ہو ورنہ آب کراٹ سے۔ مقدار خوراک ۸ گرام سے ۶ اور ۴ گرام تک۔ اور ایک روز دوا پئے اور ایک روز نہ پئے اور ہو سکے تو بھوکا رہے نہ کچھ کھائے اور نہ پئے، اگر نہ رہا جائے تو عصر کے وقت ۱۵ گرام روٹی چنا اور مٹ کے شوربے کے ساتھ لے اور سکجنین آمیز پانی پئے، اور جب پانی کم اور ہلکا ہو جائے تو تیسرے دن عمل بزل کے بعد تین جگہ لمبائی میں اور تین جگہ چوڑائی میں داغا جائے جو سینے کی ہڈی سے پیڑ تک ہو اور اس کے بعد دس روز تک بھوک اور پیاس کی تدبیر کا التزام کیا جائے اور اس کے بعد وسعت نہ دی جائے اور نہ غذائیں بڑھا کر دی جائے، مریض شغلیاب ہو جائے گا۔

اور اگر دودھ کی وجہ سے کسی دن بوجھ اور ترش ذکار پیدا ہو جائے تو دوسرے روز اسے نہ پئے، اور اسے مسہل حقنہ کیا جائے اور اس کے شکم کو تکمید کی جائے یہاں تک کہ بھاری پن دور ہو جائے۔ (مسح)

استسقاء کا ایک مریض کسی دیہات میں گیا جہاں اسے دودھ کے سوا کوئی کھانی پانی نہیں ملتا تھا جب اسے بھوک پیاس لگتی تو دودھ ہی پیتا تھا جس سے وہ بالکل شفا یاب ہو گیا۔
اور انجیر میں شحم حنظل ڈال کر استعمال کرنا مفید ہے اور اس سے بھی فائدہ ہوتا ہے کہ اسہال بدن کے بعد اوپر سے پیڑ و تک کس کر باندھ دیا جائے۔
اور خمی میں اس سے فائدہ ہوتا ہے کہ بدن کو شراب، روغن زیتون اور بورق سے مالش کیا جائے اور کس کر باندھ دیا جائے۔ اس لئے یہ لاغری لاتا ہے۔

مریضان استسقاء کیلئے تریاق کا نسخہ:

بیمار سویرے حمام میں داخل ہو جس کا پانی کبریت یا بورق آمیز ہو اگر گرم ہو و بہتر ورنہ حمام میں جب اس کی جلد نرم اور گرم ہو جائے تو کبریت و بورق اور زیتون سے مالش کی جائے اور جب بہت پسینہ ہو جائے تو ایسے پانی سے غسل کرے جس میں کبریت اور بورق ڈالا گیا ہو اور یہ دن کے وقت ہونا چاہئے پھر حمام سے نکل کر ۲۵۰ ملی گرام تریاق ایسے پانی کے ساتھ پئے جس میں پودینہ اور کر فس جوش دیا گیا ہو اور عصر کے وقت روغن زیتون یا روغن کنجد کے ساتھ شوربا پئے یا تیترا کا شوربا، گوشت نہ کھائے اور سکنجبین یا رقیق شراب پئے۔ تین ہفتے طلا کیا جائے۔

نسخہ طلاء:

بکری کی میتنی اور پہاڑی گائے کا سوکھا گوبر لے کر اس پر اس کے نصف کبریت ڈال دیا جائے اور سرکہ کے ساتھ لیپ کیا جائے۔

کلکانج بارد ساڑھے ۷ گرام، مازیون ساڑھے ۷ گرام سرکہ میں تر کے سکھایا ہو ا غاریقون ساڑھے ۷ گرام، ہلیلہ ساڑھے ۷ گرام، تربد ساڑھے ۷ گرام، عصارۃ فستقین ساڑھے ۱۰ گرام، تخم کاسنی ۷ گرام، تخم خیار ساڑھے ۳ گرام، رب السوس ساڑھے ۱۰ گرام، ترنجبین ۳۵ گرام۔

پانی میں پکایا جائے یہاں تک کہ شہد بن جائے اور اسی سے گوندہ دیا جائے اور ۷ گرام کے بقدر استعمال کر لیا جائے۔

کلکانج ساڑھے ۷ گرام، برگ مازیون سائیدہ ساڑھے ۷ گرام، غاریقون ساڑھے ۷ گرام، ہلیلہ زرد ساڑھے ۷ گرام، سکنجبین ساڑھے ۷ گرام، ایرسا ساڑھے ۱۰ گرام، ریوند ۷ گرام، عصارۃ غافث ۷ گرام، سنبل ۷ گرام، انیسون ۷ گرام، شہد سے گوندھیں۔ مقدار خوراک ساڑھے ۱۰

تا ۱۳ گرام ہے۔

مازیوں سرکہ میں تر کر کے اس میں جوش دے کر صاف کیا جائے اور اس پر شکر ڈال دیا جائے اور پکا کر قوام بنالیا جائے اور استعمال کیا جائے۔

اور چاہو تو ۵ گرام مازیوں ۴۰۰ ملی لیٹر پانی میں پکاؤ یہاں تک کہ ایک تہائی رہ جائے پھر صاف کرو اور اس پر ۲۰۰ گرام ملی لیٹر پانی ڈال کر سب کو پانی سے دھو لو اور اسے ۴۰۰ ملی لیٹر سرکہ اور ۱۲۰۰ گرام شکر پر ڈال دو اور اسے خوب جوش دو یہاں تک کہ اس کا قوام تیار ہو جائے پھر اس کو استعمال کرو۔ اس کے لئے حب قدس اور حب طاثر تیار کرو۔

اور یہ دیکھا جائے کہ اس کے لئے اور اربول زیادہ آسان ہے۔ یا اسہال اور پھر اسی کا التزام کیا جائے۔ اسہال کے بعد رب سفر جل اور حصرم وغیرہ دیا جائے اور اور اربول کے بعد فرہ مرغی کا شور بادیا جائے پھر اس سے جو حرارت پیدا ہو اس کو اس نسخہ سے بجھایا جائے۔

نسخہ:

گل سرخ ۷ گرام، امبرباریس ۲۱ گرام، سماق ۷ گرام، تخم خیار ساڑھے ۳ گرام، کاسنی ساڑھے ۳ گرام، صندل ساڑھے ۳ گرام، کافور پونے دو گرام اس کا تہائی رب سفر جل سادہ ترش کے ساتھ استعمال کرایا جائے اور اس دوران حب قدس مقشر سے ترنجبین کے ساتھ یا شکر عشر ہموزن کے ساتھ طلاء کیا جائے۔ مقدار خوراک ڈھائی گرام سے ساڑھے ۳ گرام تک ہے۔

طاثر صاف کیا ہو اور دو قوہر ایک ساڑھے ۳ گرام، ۵۰۰ ملی گرام کثیر۔ ایک خوراک کی گولی تیار کیا جائے۔

میں نے طبلی میں شکم کو دیکھا ہے کہ کم بو جھل ہوتا ہے اور کم ہلتا ہے جیسے کہ پھولا ہوا مشک ہو، اور زقی میں حرکت کرتا اور ہلتا ہے۔ یوحنا نحوی نے بھی اپنی نبض صغیر کی تفسیر میں ایسے ہی فرمایا ہے اور میں نے دیکھا ہے کہ اس کے مریض ڈکار لینا چاہتے ہیں۔ ان کا ڈکار سے بڑی راحت ملتی ہے، اور میں نے اسے ہمیشہ سرخ پانی کے ساتھ پایا اور ضرورت سے زیادہ کھانے پر اس کے مریض کی حالت بری ہو جاتی ہے اور ان کی دونوں کوکھ اور شکم میں خشک چھین ہوتی ہے اور سہل سے انہیں زیادہ آرام نہیں ہوتا۔ اور جلد ہی ان کی موت ہو جاتی ہے، اور ان کی نبض عظیم ہوتی ہے لیکن صرف طاقت کی وجہ سے نہیں بلکہ سانس پھولنے اور تنگ ہونے سے ہوتی ہے جیسے امتلائی کیفیت میں نبض ہوتی ہے۔

استسقاء برودت جگر کے بغیر نہیں ہوتا اور بخار کی وجہ سے آنتوں اور خود جگر کے جرم سے تراوش کر کے پانی نکلتا ہے اور ضعف دافعہ کی وجہ سے اعضاء قبول کر لیتے ہیں۔

(مرض (۱) کتاب الاستسقاء)

یہ سب بکواس ہے جالینوس نے کئی کتابوں اور الاعضاء الآلمہ اور العلل والاعراض میں کہا ہے کہ جب جگر خون پیدا کرنے سے کمزور ہوتا ہے تو گوشت کے پانی جیسا دست ہوتا ہے یہ استسقاء میں ہمیشہ نہیں ہوتا۔ اگر جگر خون پیدا کرنے میں کمزور ہو۔ (مؤلف)

ہمارے بیمارستان کے ساتھیوں کا اس پر اتفاق ہے کہ استسقاء معدے و جگر کے فساد کے بغیر نہیں ہوتا اور ماء الاصول کے ساتھ امیر و سیا پلاتے ہیں اور جس قدر ہو سکے ان کا کھانا، پانی کم کر دیتے ہیں۔ (المارستان)

پانی نکل جانے کے بعد داغنے سے تجفیف ہوتی ہے اور جھلتی سکڑ جاتی ہے اور پانی دوبارہ نہیں جمع ہوتا۔ اس چیز کو ہم نے تجربے سے حاصل کیا ہے۔ (المسائل)

ختم خربزہ، ختم خیار، رب السوس، ہر ایک ۳-۳ اور تیلنی مکھی (ذراتح) ایک عدد ہر خوراک میں دی جائے۔

انیسون، اسارون، فوة (مچھڑ)، ابھل اور ذراتح لے کر پلائیں۔ جالینوس کے قول کے مطابق۔ (جالینوس)

عجلانیہ نامی قرص جو استسقاء میں بہت مفید ہے کا نسخہ:

ریش، عروق شہرم، ہلیلہ زرد، ہموزن ریشم کے کپڑے میں چھان لیں اور عرق کاسنی میں گوندھیں اور کھل میں رکھ کر ۵۰۰ ملی گرام کے قرص تیار کر لیں اور روزانہ ایک قرص ۷ گرام شکر سفید کے ساتھ استعمال کریں۔ (بخشیوع)

ہلیلہ ۷ گرام، شہرم ۲۵ ملی گرام، عرق کاسنی ۵۰۰ ملی گرام، تربد ۵۰۰ ملی گرام، رب السوس ۵۰۰ ملی گرام۔ یہ ایک قرص کا نسخہ ہے۔ (مؤلف)

مریض استسقاء کے شکم میں کیا ہے اسے ہم صرف ٹول کر ہی جان سکتے ہیں کہ پانی ہے یا ہوا؟ لیکن ہم نمی پر اس سے استدلال کرتے ہیں کہ انگلی دھنسانے سے وہ جگہ اندر رہ جائے اور طبلی اور زقی میں اپنی جگہ نہیں رہتی اور ان دونوں میں ایسے فرق کیا جاتا ہے کہ طبلی میں امتحان بالقرع

(۱) دوسرے نسخوں میں بھی یہ لفظ اسی طرح ہے لیکن غالباً غلط ہے۔

کرنے پر اس سے طبل جیسی آواز آتی ہے اور زقی میں جب ایک کروٹ سے دوسری کروٹ پلٹا جائے تو رطوبت کے ہونے کی آواز آتی ہے۔ (النبض)
اسارون استقاء کے لئے عمدہ دوا ہے۔

اگر اسارون ساڑھے ۱۳ گرام ۴۳۲۰ کلو گرام رس میں دو مہینے چھوڑ دیا جائے پھر مرق کر کے اس سے پلا جائے تو استقاء میں فائدہ دیتا ہے۔

نخ اذخر ساڑھے ۴ گرام اسی کے برابر فاضل کے ساتھ کچھ روز استعمال کریں۔
اشقال اور اسی کے برابر نمک سائیدہ نہار منہ ۵ گرام استعمال کیا جائے تو اسہال اور ادرار بول کرتا ہے اسی لئے استقاء میں بہت مفید ہے۔

شربت عصص استقاء کے لئے مفید ہے۔ (دیسقوریڈوس)
شربت اسطوخودوس شکم کی غلظت کو تحلیل کرتا ہے۔ (دیسقوریڈوس)
اسطوخودوس پورے اندرونی اعضاء کو تقویت دیتا ہے۔ (جالینوس)
ہینگ سوکھی انجیر کے ساتھ استعمال کرنا استقاء کے لئے مفید ہے۔ فنجکشت کے پھل کا شراب استعمال استقاء کے لئے مفید ہے۔ (دیسقوریڈوس)

ابتداء استقاء میں انسان کا پیشاب پینے سے فائدہ ہوتا ہے۔
بکری کا پیشاب سنبل الطیب کے ہمراہ روزانہ کسی بھی ابوبوسن کے ساتھ پینے سے استقاء لحمی کو پیشاب اور اسہال کے ذریعہ کم کرتا ہے۔

۳۵ گرام نخ جاو شیر دو گنا شراب میں ڈالکر دو ماہ چھوڑ دیں اور پھر پلائیں تو استقاء کو فائدہ کریگا اور ختم گزر بری پینے سے استقاء میں بہتری آتی ہے۔ (دیسقوریڈوس)
جعدہ پکا کر پینے سے استقاء کو فائدہ کرتا ہے (دیسقوریڈوس)

جوان مرغی کا شوربا ایسے مریضوں کے لئے عمدہ غذا ہے۔ (دیسقوریڈوس۔ جالینوس)
میں نے اس کا تجربہ کیا ہے مریض کی غذا کے لئے اس پر اعتماد کرنا چاہئے کیونکہ یہ ادرار بول کے ساتھ جگر کو درست کرتا ہے۔

اور اگر استقاء کے ساتھ حرارت ہو اور استقاء کے موافق ادرار بول کرنا ہو تو خوشبودار تخموں کے ساتھ دن میں کچھ روٹی اس شوربے کے ساتھ کھلاؤ اور اسے پلاؤ۔ وہ پیشاب کا ادرار کرے گا اور اس کے مزاج کو سدھارے گا۔

روغن زیتون کی تلچھٹ جلد پر چڑی جائے اور اس سے مستقی کے شکم کو ضماہ کیا جائے، سو جن کم ہو جائے گی۔

گائے کا گوہر مستقی کے شکم پر طلاء کر کے دھوپ میں سلایا جائے تو زبردست فائدہ ہوتا ہے۔ (مؤلف)

کپڑے کے شکل کا کف دریا ہفشی رنگ کا ہو تو استقاء کو درست کرتا ہے۔ نخود سیاہ کا جو شانہ استقاء کے لئے مفید ہے، ساحل سمندر کی ریت میں دفن ہونا استقاء کے لئے مفید ہے۔ (جالینوس) میں نے اصحاب استقاء کو دیکھا ہے خالص مٹی سے اپنے شکم کو لپٹے ہیں اور اس سے بڑا فائدہ حاصل کرتے ہیں برسی انگور کی جڑ پانی میں پکائیں اور آب دریا سے تیار ۲ ملی لیٹر شراب کے ہمراہ پلائیں یہ پانی کا دست لائے گا اور استقاء کو فائدہ پہنچائے گا۔ (جالینوس)

دیعورس کہتا ہے کہ یہ خاص استقاء کے لئے پلایا جائے۔ (سمرنیون) کماذریون تازہ استعمال کیا جائے یا اس کا جو شانہ دیا جائے۔ استقاء کی ابتداء میں فائدہ کرتا ہے اور اس کا شربت بھی یہی کام کرتا ہے۔ (دیستوریوس)

کرم کلدہ کا رس یا اس کا جو شانہ اور نظرون و ایرسا اور شراب پانی کا اسہال کرتے ہیں۔ (دیستوریوس)

بارنگ کھانا استقاء کے لئے فائدہ کرتا ہے۔ (دیستوریوس) مرزنجوش کے جو شانہ کے ہمراہ مسور پکا کر پینے سے ابتداء استقاء میں فائدہ ہوتا ہے۔ روغن زیتون کے ہمراہ نمک کی مالش استقاء سے عارض باغمی اور ام کے لئے عمدہ چیز ہے۔ (دیستوریوس)

برگ مازیون ۱، اور افسنتین ۲، آب کاسنی سے گوندھیں اور حب بنا کر بخار کے ساتھ استقاء کے لئے ساڑھے ۱۰ گرام، ۳۵ ملی لیٹر ماء القاقلی کے ساتھ پلائیں۔ شربت مازیون استقاء کے لئے مفید ہے۔ بدیعورس نے فرمایا کہ اس کی خاصیت زرد پانی کا اسہال ہے۔ (مؤلف)

آب دریا کی بھاپ استقاء کے لئے مفید ہے۔ (دیستوریوس) حب مازیون پانی کا دست لاتا ہے۔ تو بال نحاس کا ماء العسل کے ساتھ شربا استعمال مسہل آب ہے۔ (بولس)

سعد اصحاب استقاء کے لئے مدربول ہے۔ (دیستوریوس)

ایر ساکی خاصیت پانی کا اسہال کرنا ہے۔ (دیسقوریڈوس)
 پنج سو سن آسمانجونی کوٹ کر ساڑھے ۴ گرام ۵۳ یا ۷۰ گرام کی مقدار سے پیا جائے تو پانی کا
 اسہال کرتا ہے۔ (بدیغورس)

حجاز سے در آمد شکر نمک اندرانی کے مشابہ ہوتی ہے اور سکر عشر او غنی کے دودھ کے ہمراہ
 استقاء کے لئے مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

سداب، انجیر فرہ کے ساتھ استقاء لحمی میں ضماد کیا جائے اور انجیر کے ہمراہ اس کا جو شانہ
 بھی پیا جائے نیز اس کے لئے شراب کے ساتھ پکایا جائے یہاں تک نصف رہ جائے۔ (ابن ماسویہ)
 حب کا کنج سرخ پھولوں والی جسے استقاء ہو ۱۲ حب دیا جائے اس سے زیادہ نہیں، یہ پیشاب
 لا کر عجیب تنقیہ کرتا ہے۔ (دیسقوریڈوس)

مولی کا ضماد کرنا استقاء کے لئے مفید ہے۔ (دیسقوریڈوس)
 فریون کا خاصہ زرد پانی میں فائدہ پہنچاتا ہے۔ پودینہ انجیر کے ساتھ کھانا استقاء کے لئے
 مفید ہے۔ (بدیغورس)

سیپ کو اس کے گوشت سمیت کوٹ پیس کر مستقی کے شکم پر ضماد کیا جائے اور اسے
 چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ وہ خود الگ ہو کر گر جائے مفید ہے یہ اس وقت جدا ہو گا جب رطوبت سوکھ
 جائے گی۔ (ابن ماسویہ)

اگر سیپ کو اس کے گوشت سمیت کوٹ کر مستقی کے شکم پر دس روز رکھ دیا جائے یہاں
 تک کہ خود سے گر جائے تو زبردست تجفیف کرے گا۔

قصب الزریہ اور اربول کرتا ہے اس لئے اگر تیل یا ختم کرفس کے ہمراہ آمیز کر دیا جائے تو
 استقاء کو فائدہ کرے گا۔ (جالینوس)

قنفذ کا نمکدار گوشت سنگین کے ہمراہ پینے سے استقاء لحمی اور آغاز استقاء میں فائدہ
 ہوتا ہے۔ (دیسقوریڈوس)

اور احشاء کی طرف رطوبت کے سیلان کو ختم کر دیتا ہے۔ (دیسقوریڈوس)
 اس میں تجفیف کی قوت ہے اس لئے آغاز استقاء میں مفید ہے۔ پنج قشہ الحمار ۲۰۰ گرام لیں
 اور باریک کریں ۲۰۰ لیٹر مصری شراب میں ڈال دیں اور مستقی کو تین روز نہار منہ ۸۱ گرام دیں یہاں
 تک کہ ورم بالکل سکڑ جائے۔ (بولس)

خشک انجیر استقاء کے لئے عمدہ ہے۔ (دیسقوریڈوس)

انجیر شراب میں پکا کر افسنتین اور آرد جو ملا کر ضما د کرنے سے استسقاء میں فائدہ ہوتا ہے۔
(دیسقوری دوس)

بادیان کسی مدربول دوا کے ساتھ آمیز کر کے کثرت اور ار کے سبب استسقاء میں فائدہ کرتا ہے۔ (دیسقوری دوس)

عیسائی زیتون اور گاجر نبھن سے جو کھانا تیار کرتے ہیں اور جسے اہل فارس بھی استعمال کرتے ہیں۔ استسقاء کو فائدہ دیتا ہے۔ (دیسقوری دوس)

سرکہ کی گرم بھاپ استسقاء میں فائدہ کرتی ہے۔ (دیسقوری دوس)

صاحب استسقاء کو سرکہ سے چپڑنا مفید ہے۔ (دیسقوری دوس)

خربق سیاہ آرد جو اور شراب شامل کر کے اس سے استسقاء میں ضما د کیا جائے۔ (ابن ماسویہ)
جب جگر میں سخت ورم کا عارضہ ہو تو استسقاء ہو جاتا ہے اور جو استسقاء حاد بیماریوں کے بعد ہوتا ہے وہ خراب اور مہلک ہوتا ہے۔ (روفس)

استسقاء کے لئے ایک حب کا نسخہ:

لک مغسول، ایر سا سوختہ، ریوند، زعفران، مصطلی، نمک ہندی، عصارۃ غافث، عصارۃ افسنتین سب کو پیس کر ایک کیا جائے۔ حرارت زدہ کے لئے آب مکوہ کے ساتھ اور برودت زدہ کے لئے ماء الاصول کے ساتھ گولی بنائی جائے۔ مقدار خوراک پونے ۹ گرام ہے۔ برودت زدہ کو ایر سا کے جو شانہ کے ساتھ اور حرارت زدہ کو آب قاقلی کے ساتھ دیا جائے۔

نسخہ مسہل آب:

فلفل ساڑھے ۳ گرام، ایر سا ساڑھے ۱۰ گرام، زخمیل پونے دو گرام، بنج انجدان ۷ گرام، مصطلی ساڑھے ۳ گرام، انیسون ساڑھے ۳ گرام، بادیان ساڑھے ۳ گرام، بنج اذخر ساڑھے ۳ گرام، مرارہ ثور ۷ گرام، بہمن سفید ۷ گرام، بہمن سرخ ۷ گرام، غاریقون ساڑھے ۱۰ گرام۔ مقدار خوراک ساڑھے ۱۰ گرام ماء قاقلی کے ہمراہ۔ (طیب نامعلوم)

حمام اور ریاضت کے بعد زیادہ پانی پینے سے استسقاء ہو جاتا ہے۔ میٹھی، ترش اور لیسدار چیزیں کھانے سے تمام احشاء ہیجان میں آجاتے ہیں اور سدے ہو جاتے ہیں۔ ایسے میں تیل کی مالش بالکل نہ کی جائے کیونکہ اس سے احشاء نرم ہو جاتے ہیں۔ (اسحاق)

مریضان استسقاء کی حالت بہتری کی طرف نہیں لو مٹی مگر یا تو طبیب کی حذاقت کا نتیجہ ہوتا

ہے یا مریضوں کا انطلاق بطن سبب بنتا ہے۔

اونٹنی کا دودھ استسقاء حار کے لئے بہت مفید ہے ۴۰۰ ملی لیٹر سے ۸۰۰ ملی لیٹر تک تازہ اسی وقت ساڑھے ۷ اگرام سکرالشر کے ساتھ پلائیں۔ (ارنجیانس)

استسقاء کے لئے ایک مفید نسخہ:

برادہ نحاس، کما فیطوس، قنطوریون صغیر، غاریقون سے حریرہ بنادیا جائے۔ اس لئے کہ یہ بہت اچھی طرح سرایت کرتا ہے۔ مقدار خوراک ساڑھے ۳ گرام ہے۔ کئی بار میں استعمال کرایا جائے۔ اگر بیمار کا پاخانہ پختہ ہو تو اس کا علاج کرو کیونکہ اس کی حرارت عزیز یہ برقرار ہے ورنہ نہیں اور ان کو بکری و بکری کے بچہ، قطاء گوریا، چکور کا کباب کیا اور بھنا ہوا گوشت کھلائیں۔

(کتاب فیلغریوس)

استسقاء کے ایک مؤثر نسخہ:

شحم حنظل اور سنبل ہموزن، مر ۱۰، ہلیلہ ۵ سے فلفل کے برابر حب تیار کریں اور سات عدد نہار منہ دیں۔ پانی کا دست لائے گا اور بہت سا بوجھ اتار دے گا۔ (نامعلوم)

فرنیون ۳ جز، بنج سوسن آسمانجونی ۱۰ جز، تربد ۱۰ جز، مازیون ۵ جز، نحاس سوختہ ۱۰ جز، شہرم ۵ جز، غاریقون ۵ جز، ریوند چینی ۱۰ جز، مصطلکی ۱۰ جز۔ مکوء اور کاسنی کے رس سے یا قاقلی کے پانی یا سکنجبین سے حب بنایا جائے۔ (کتاب الجامع سے مستفاد)

استسقاء کے مفید نسخہ:

یارج فیتر ۳۱ جز، تربد ۴ جز، لک مغسول ۷ گرام، ریوند چینی ساڑھے ۵ گرام، نمک ہندی ساڑھے ۵ گرام، غافٹ ساڑھے ۱۰ گرام، انیسون ساڑھے ۳ گرام، تخم کرفس ساڑھے ۳ گرام، بنج اذخر ساڑھے ۳ گرام، ہلیلہ زرد ساڑھے ۱۰ گرام سب کو کوٹ پیس کر عرق مکوء میں گوندہ کر حب تیار کیا جائے۔ مقدار خوراک ۷ گرام نیم گرم پکے ہوئے پانی کے ہمراہ۔

استسقاء کے لئے دیگر نسخہ:

ہلیلہ، املی، آلو بخارا، شاہترہ، تربد، بنج سوسن آسمانجونی۔

استقاء کے لئے ایک موثر سنگجبین:

سرکہ، شراب صاف عمدہ ۴۰۰ ملی لیٹر، قاقلی کا نچوڑا ہوا پانی ۴۰۰ ملی لیٹر اور ماء الاصول ۴۰۰ ملی لیٹر و ایر سا ۴۰۰ گرام، سکر عشر ۴۰۰ گرام۔ سب کو ایک صاف ستھری بانڈی میں رکھ اتنا پکائیں کہ قوام بن جائے اور اس کا جھاگ اتار کر پئیں، اور اگر مزید قوی درجے کی بنانا چاہیں تو ۴۰۰ گرام میں ساڑھے ۷ گرام مازریون اور ساڑھے ۷ گرام تربد کا اضافہ کر لیں۔ (استخراج)

ایک اور قوی سنگجبین کا نسخہ:

۴۰۰ ملی لیٹر سرکہ میں بنخ قثناء الحمار، تربد، مازریون، نحاس سوختہ ہر ایک ۳۵ گرام، ۲۰۰ ملی لیٹر صاف شراب میں ایک شب و روز بھگوئیں پھر ہلکی آنچ پر کئی بار جوش دیں پھر صاف کر لیں اور ۶۰۰ ملی لیٹر خالص سرکہ بڑھادیں اور ۴۰۰ ملی لیٹر آب ایر سا، ۴۰۰ گرام سکر العشر اور پکا کر جھاگ اتار لیں یہاں تک کہ قوام بن جائے اور پھر اس شربت کے ہر ۴۰۰ گرام کے لئے ساڑھے ۴ گرام فریفیون لیں اور کسی کپڑے میں رکھ کر ملائیں یہاں تک کہ پورا حل ہو جائے۔ مقدار خوراک ۱۰۵ سے ۱۴۰ ملی لیٹر تک طاقت کے مطابق۔ (مؤلف)

مسہل آب ضما:

شحم حنظل ۷۰ گرام، بنخ حنظل ۷۰ گرام، شبرم ۷۰ گرام، مازریون ۷۰ گرام، عاقر قرحا ۷۰ گرام، سقمونیا ۷۰ گرام، تربد ۱۰۵ گرام، مر ۷۰ گرام، ایلوا ۷۰ گرام، مرارة البقر ۳۵ گرام، بنخ خطمی ۳۵ گرام، قردمانا ساڑھے ۷۰ گرام، حماسا ساڑھے ۷۰ گرام، قثناء الحمار ۳۵ گرام، میعہ سائلہ ۷۰ گرام، شونیز ساڑھے ۲۲ گرام، اصل السوسن آسمانی جونی ۱۰۵ گرام، گائے چرندہ کا گوبر ۷۰ گرام، مویزج ۳۵ گرام، بورق احمر ۵، نمک ۵، صمغ صنوبر ۳۵ گرام، پوست بنخ کبر ۳۵ گرام، اکلیل الملک معاذ ۱۰، روغن کنجد میں ترکیب کردہ انجیر ۲۰ عدد، شحم بظ ۷۰ گرام، شحم دجاج ۷۰ گرام۔ (مرغی)، شحم عجل (بکرے) ۷۰ گرام، موم سفید ۲۰۰ گرام، ان میں سے جو پگھلے اسے پکھلا کر سب کو ایک کیا جائے اور شکم پر ضما کیا جائے۔

مازریون، شبرم، حب نیل، تربد، حنظل، فریفیون، بنخ سوسن سب کو روغن سوسن کی قیر و طی سے ایک کیا جائے اور شکم پر لپ کیا جائے۔ (استخراج مختصر)

ایک مسہل آب دوا جو بہت زیادہ پانی کا اسہال کرتی ہے اس وقت استعمال کریں جب حرارت

اور بخار نہ ہو۔

آب بنج سو سن ۳۵ گرام، بکری کا پیشاب ۷۰ گرام، ایلو اکا خیساندہ ۳۵ گرام، اس کبوتر کی بیٹ جو قرطم کھاتا ہو ۱۴۰۰، اکلو گرام، سب کو ملا کر صاف کر لیا جائے اور پھر اس میں ساڑھے ۳ گرام زعفران شامل کر کے پیا جائے۔ یہ بہت زیادہ پانی کا اسہال کرے گا۔

جب مریض دوانہ پی سکے تو ضماہوں کا استعمال کیا جائے۔ استسقاء لحمی کے بیمار کو سرخ بکری کا پیشاب سنبل کے ہمراہ پلائیں، یہ استسقاء لحمی کے لئے بہت مفید ہے۔ ایک مسہل آب دوا جو معدہ کے لئے مضر نہیں ہے۔

عصارہ قثاء الحمار ڈیڑھ گرام پلائیں اور اس کی جڑ کا چھلکا ۵۰۰ ملی گرام پلائیں۔ اسے شراب میں پکا کر پلائیں۔

استسقاء کے لئے ایک عمدہ ضماہ:

آرد جو پکائے ہوئے کے ہمراہ خربق سیاہ کا ضماہ تیار کر کے استعمال میں لائیں۔

ایک مسہل آب دوا:

گھاس جن کا نام ماہودانہ ہے، چوزے، بلباب اور سفر جل کے ہمراہ پکائیں اور کھائیں اور مولی کے پتے کارس، اور آب قاقلی ۴۰ گرام برابر، برابر پلائیں۔ کھارے سوتے کا پانی اور نمک سے تیار کیا ہو پانی مریض کے لئے مفید ہے، بالخصوص اگر اس میں کچھ دیر تک رہیں۔ (جالینوس)

تجربہ اور کتابیں شاہد ہیں کہ جب جگر میں پیپ پیدا ہوتی ہے تو مندرجہ ذیل راستوں کی طرف انصباب کر سکتی ہے۔ یا تو آنتوں کی طرف یہاں تک کہ ان کی جڑ کے نزدیک ہونے کی وجہ سے شکم کی جھلی کو چھید دیتی ہے۔ اور یہ پیپ باہر آتی ہے، اس کی دلیل یہ ہے کہ جگر سے صفاق اور امعاء کے درمیان تک نالیاں ہیں اور یہ کہ بچہ ناف سے بھی پیشاب کرتا ہے۔ (مؤلف)

پیاس برداشت کرنا۔ گرم ریت میں دفن ہونا، یا بس غذائیں۔ ورزش کی پابندی اور نمک کا پانی اس بیماری سے نجات دیتا ہے۔ (فلیغریوس)

جب معدے کا ہضم بالکل باطل ہو جاتا ہے تو انجام کار یا تو زلق الامعاء ہوتا ہے یا استسقاء طبعی۔ اور جگر کا ہضم باطل ہونے سے استسقاء زقی ہوتا ہے اور تمام اعضاء کا ہضم باطل ہونے سے

استسقاء لحمی ہوتا ہے۔ (العلل والاعراض)

استسقاء طبعی ہضم اول کے فساد سے ہوتا ہے اور زقی ہضم ثانی کے فساد سے جو جگر میں انجام پاتا ہے اور لحمی ہضم ثالث کے فساد سے جو غازی کو معتدی کے مشابہ کرتا ہے، نہیں بلکہ کبدی سے ہوتا ہے۔ (مؤلف)

جالینوس نے بھی فرمایا ہے کہ جب اخلاط پکھلتے ہیں اور گردے ان کی پیپ جذب کرنے سے بے بس ہو جاتے ہیں اور امعاء کی طرف بھی انصباب نہیں کر پاتا تو یکایک استسقاء پیدا ہو جاتا ہے۔ پورے جسم میں پھیل جاتا ہے۔ اس سے پہلے تھکان یا بخار ہوتا ہے اور استسقاء یکایک پیدا ہوتا ہے۔ (مؤلف)

جب گردے کی قوت جاذبہ باطل ہو جاتی ہے اور سوء مزاج بارد کے سبب سے کمزور ہو جاتی ہے تو غذا کی مائیت پورے بدن میں پھیل جاتی ہے۔ (الاعضاء الآلمہ)

اس حالت میں استسقاء لحمی ہوتا ہے، استسقاء زقی میں پیٹ کو حرکت دیا جائے تو پانی کی آواز کی لہر سنائی دیتی ہے اور طبعی میں امتحان بالقرع کرنے پر طبل کے مانند ہوا کی آواز سنائی دیتی ہے۔ ہوا کی آواز پانی کی آواز سے جداگانہ ہوتی ہے۔ لحمی میں پورے بدن میں سو جن ظاہر ہوتی ہے اور سب سے پہلے پیروں میں سو جن آتی ہے اور کبھی طبعی کے پیدا ہونے میں بادی غذائیں معاون ہوتی ہیں اور زقی ہزیوں سے اور زیادہ پانی پینے سے ہوتا ہے۔ اور لحمی جگر کی برودت اور کھانوں کی غلظت و لزوجت سے پیدا ہوتا ہے۔

استسقاء یا تو سردی سے پیدا ہوتا ہے اور اس کی پیدائش تغیر کے طور پر ہوتی ہے یا حرارت سے جو تحلیل جوہر کے طور پر ہوتا ہے جیسا کہ حاد بخاروں میں عارض ہوتا ہے۔ (مؤلف)

قراہادین ساپور الاوسط میں مذکور حب سر جیس کا نسخہ جو مسہل آب ہے۔

جو شاندر مانزریون یا اس کا دودھ یا شیر دار پودوں میں سے تم جو دودھ چاہو اور اسی کے هموزن شکر پانی میں حل کرو اور اس میں جو شاندر شامل کرو۔ اور آگ پر گاڑھا کر کے چنے کے برابر حب تیار کرو۔ مقدار خوراک دو یا تین گولی کھانے سے پیشتر مابعد میں۔ اس سے بھی کم روزانہ تھوڑا تھوڑی مقدار میں دے سکتے ہیں۔ یہ مجرب نسخہ ہے۔

مستسقی میں پانی امعاء اور صفاق کے مابین یکجا ہوتا ہے یہ بات محل نظر ہے کیونکہ میں نے کئی جگہ دیکھا ہے کہ پانی شکم کی جھلی اور صفاق کے درمیان یکجا ہوتا ہے۔

اگر تم پیشاب کی نالی کو کاٹ دو تو مثانے کو بغیر پیشاب کے خالی پاؤ گے اور جب بدن سے پانی

آئے گا تو امعاء اور صفاق کے درمیان بھرے گا جیسا کہ استسقاء میں ہوتا ہے۔ (القری الطبیعہ)
جب تلی سیاہ خلط کو جذب کرنے سے کمزور ہو جاتی ہے تو بدن کا خون سوداوی ہو جاتا ہے اور
گردے خون کی مائیت کو اپنی خاصیت کی وجہ سے جذب کرنے لگتے ہیں۔

میرا قول ہے کہ گردے کے اس مائیت کو جذب کرنے سے کمزور ہو جانے کے سبب پورا
خون آبی ہو جاتا ہے اور اس سے استسقاء ہوتا ہے، جیسے سوداء کے عدم انجذاب سے یرقان سیاہ اور
صفراء کے عدم انجذاب سے یرقان زرد ہوتا ہے۔ (جالینوس۔ القوی الطبیعہ)

ایک عجیب سہل آب جو مقوی معدہ و جگر ہے قابل اعتماد دوا ہے:

۱۲۰۰ ملی لیٹر تیز و ترش شراب کے سرکہ میں تربد، غاریقون، مازیون اور امیر ساہر ایک
ساڑھے ۵۲ گرام بھگو کر ایک شب دروز چھوڑ دیا جائے پھر ۴۰۰ ملی لیٹر پانی کے ساتھ پکایا جائے یہاں
تک کہ پانی اور ۴۰۰ ملی لیٹر سرکہ رہ جائے پھر سرکہ کو صاف کر کے اس میں اس کے ہموزن سکڑے عشر
ڈال دیا جائے اور اسے اتنا پکایا جائے کہ قوام ہو جائے اور پھر اس شربت کے ہر ۴۰۰ ملی لیٹر کے لئے
ساڑھے ۵۲ گرام فریفون اور شیر شبرم لیا جائے اور پگھلائے جائیں یہاں تک کہ سب حل ہو جائیں
اور ہر ۴۰۰ ملی لیٹر شربت کے لئے سنبل ریوند چینی، مصطلی، عود خام ہر ایک ۳۵ گرام لیا جائے اور
ایک پوٹلی میں باریک کر کے اس میں خوب آلودہ کر دیا جائے پھر پوٹلی کھول کر اس میں ڈال دیا جائے
اور وقت ضرورت ۳۵ گرام استعمال کیا جائے۔ یہ عجیب نسخہ ہے۔

سرکہ عصصل کا ہونا چاہئے اور عصصل کے سرکہ کی صفت یہ ہے کہ فی ۴۰۰ ملی لیٹر ۳۵ گرام
عصصل ڈال دو اور بیس روز اسی میں چھوڑ دو پھر اسے نچوڑ لو اور صاف کر لو۔ اور جب یہ شربت پلاؤ تو
جگر کو سنبل، صندل اور ورد وغیرہ مقوی ادویہ سے ضہاد کرو۔ (مؤلف)

سکنجبین مختصر کا نسخہ:

۴۰۰ سو ملی لیٹر سکنجبین میں ۲۱ گرام فریفون، شیر شبرم وغیرہ اور ریوند، مصطلی، عود اور سنبل
ہموزن لے کر نرم آگ پر پکائیں پھر اس میں سے ۳۵ گرام پلائیں اور جگر پر ضہاد کریں۔

قبہ جگر میں ورم ہونے پر ورم بڑا ہو تو عسر البول اور چھوٹا ہو تو قلت البول ہوتا ہے کیونکہ جو
رگ پانی کو جذب کر کے گردوں تک پہنچاتی ہے اس میں ورم ہو جاتا ہے اور اس کی قوت بھی باطل
ہو جاتی ہے اور بدن کا پانی آنتوں کی طرف پلٹ جاتا ہے۔ (یہودی)

انہیں تینوں سے استقاء رقی کے اسباب کا علم ہوتا ہے۔ بچے جب تک ناف نہ کاٹی جائے اس سے پیشاب کرتے ہیں۔ میسون نے کتاب القوابل میں اس کا ذکر کیا ہے جو درست ہے۔

اور اس سبب سے کہ جب حدیۃ الکبد میں ورم ہو تو وہ رگ کمزور ہو جاتی ہے جو خون کی مائیت جذب کرتی ہے اور اس سبب سے کہ رگوں کے اوپر کی یہ نالیاں جو خون کو گردوں کی طرف جذب کرتی ہیں وہ جگر کے محاذب ہوتی ہیں اور جب یہ علم ہو گیا کہ جب اس عضو کا مزاج فاسد ہو جائے اور اس میں ورم ہو جائے ورم حار ہو یا بارد ہو تو ان عروق کا خون کی مائیت کو جذب کرنا کمزور ہو جاتا ہے۔ اور جب ایسا ہے تو خون کی مائیت زیادہ تر ان نالیوں میں صفاق اور شکم کی جھلیوں تک نفوذ کرتی ہے اور اگر ورم بارد یا فساد مزاج کی وجہ سے ہو تو یہ مائیت بہت زیادہ ہوتی ہے کیونکہ اس وقت خون آبی ہوتا ہے اور بہت جلد استقاء اور پانی کا اسہال ظاہر ہو جاتا ہے اور ان نالیوں میں پانی جگر تک پھر اس سے امعاء کی طرف مسہل آب ادویہ سے اور گردوں کی رگوں کی طرف مدربول سے لوٹتا ہے۔ اور طبلی اس مائیت کی قلت سے ہوتا ہے کیونکہ وہ اس وقت بخار بننے کے لئے تیار ہوتی ہے خصوصیت سے جب مزاج بہت گرم ہو لیکن اگر یہ مائیت زیادہ ہو تو اس میں تکاثف اور دوبارہ پانی بننے کا امکان نہیں ہوتا لیکن کمی اس وقت ہوتا ہے جب جگر کا جملہ مزاج آبی خون پیدا کرتا ہو اور اس سے گردہ وہی لیتا ہے جو غیر ضروری نہ ہو اور بقیہ خون آبی رہ جاتا ہے اور مواد بدن میں تقسیم ہوتا ہے اور جسم میں مائی غذا کا نفوذ ہوتا ہے اور جب یہ اعضاء پر زیادہ ہو جاتا ہے تو وہ نرم ہو جاتے ہیں اور ان کے پاس جو غذا آتی ہے اسے ہضم بھی نہیں کرتے اور مائیت برقرار رہ جاتی ہے۔ (مؤلف)

استقاء حار کے لئے بکری کا پیشاب ۲۰ ملی لیٹر عنب اشعلب کے ہمراہ جو اسی مقدار میں ہو پلاؤ۔ اگر کامیابی نہ ہو تو اونٹنی کا دودھ اور پیشاب پلاؤ۔ اور جب سخت گرمی نہ ہو تو حب ریوند، مازیون اور دواء انکر کم استعمال کرو۔ اور اگر شدید پیاس ہو تو روزانہ فیروز ہرہ پونے دو گرام، عرق عنب اشعلب ۱۰۵ ملی لیٹر کے ساتھ پلاؤ۔ اس طرح پیاس سے تسکین ہوگی اور ورم دور ہو جائے گا۔ (یہودی)

مازیون زرد پانی باہر کرتی ہے، کو مدبر کرنے کا طریقہ:

مازیون ایک شب و روز سرکہ میں بھگوایا جائے اور اس میں سے ساڑھے ۳ گرام لیا جائے اور نحاس سوختہ ۱ گرام، فریفون ۲۵۰ ملی گرام، کبوتر کی بیٹ اس کے مثل، مقدار خوراک ساڑھے ۳ گرام اسے سرکہ میں گوندھا جائے اور حب تیار کیا جائے۔ یہ مقدار خوراک کی ہے۔ اس میں پونے دو گرام ریوند چینی کا اضافہ کیا جائے۔ (مؤلف)

مرہم جو پانی برآمد کرتا ہے جیسا کہ میں نے دیکھا ہے۔

نحاس سوختہ، شحم حنظل، کبوتر کی بیٹ، بکری کی میتھنی سب کو بکری کے پیشاب میں یکجا کیا جائے اور پھر اس سے طلاء کیا جائے۔ یہ پانی کا اسہال کرتا ہے اور ضروری ہے کہ جو اس کے لئے مستعد ہو وہ طین، اشنان، خم اور سعد سے پرہیز کرے کیونکہ یہ جگر میں سدوں کا باعث ہوتے ہیں۔ انجام کار استقاء ہوتا ہے۔ (مؤلف)

جالینوس نے نوادر تقدمة المعرفة میں ایک عورت کی تدبیر کا ذکر کیا ہے جسے پرانا زنف ابیض تھا اور یہ تدبیر اصحاب استقاء کے لئے عمدہ ہے۔ انہیں مسہل آب سے اسہال کر لیا جائے پھر کچھ دن طاقتور مدربول دیا جائے پھر تیسرے دن کے بعد مسہل دیا جائے اور اس کے دوران مدربول دیا جائے اور دلک قوی کی جائے اور ریاضت کرائی جائے اور گرم ریت میں دبایا جائے اور حمام یا بس اور محضف طلاؤں کا استعمال کر لیا جائے اور کھانا پانی کم دیا جائے اور محضف غذائیں جیسے مسور کی دال چھوٹے پہاڑی پرندوں اور چکورو وغیرہ کا گوشت دیا جائے۔ (مؤلف)

بیداری احشاء میں خشکی پیدا کرتی ہے اور نیند تری۔ (حیلة البئر - جالینوس)

جسے استقاء ہو اور کھانسی آنے لگے اس کی موت ہو جاتی ہے جن کے چہرے یا بدن یا بائیں پاؤں میں سو جن ہو اور اس بیماری کی ابتداء میں اسے ناک میں خارش کا عارضہ ہو جائے اس کی موت دوسرے یا تیسرے روز ہو جاتی ہے۔ (حیلة البئر جالینوس)

گائے کے خشک گوبر کو جلا کر استقاء کے لئے پلانا بہت مفید ہے۔ (تریاق الی قیصر)

اگر مستقی کو ساڑھے ۱۰ گرام اشنان فارسی پلایا جائے تو پیشاب اور اسہال کے ذریعہ پانی اتارتا ہے۔ (سموم کے سلسلے میں جالینوس سے منسوب مقالہ)

حب مسخن جس کی منفعت قدماء کے ہر علاج میں استقاء کے لئے ظاہر ہوتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ انہیں بہت زیادہ استفراغ کرائیں غشی لاحق نہ ہونے دیں اور نہ تنفس بارد ہونے دیں۔

استقاء اکثر تر ملکوں میں ہوتا ہے۔ اگر استقاء کے ہمراہ رنگ زرد سفید ہو تو فساد جگر میں اور اگر سیاہ ہر اہو تو تلی میں ہونے کا اشارہ ہے۔ (الاہویۃ البلدان)

اکثر یہ مرض آنتوں کے پرانے زخموں سے ہوتا ہے اور اس سے ہونے والا درد جگر تلی کی بہ نسبت زیادہ تیز ہوا کرتا ہے۔ (کتاب العلامات - جالینوس)

جو ایرسا کا نچوڑ اس پیتا ہے زبردست خطرے میں ہوتا ہے۔

ہم جب اس کے ساتھ حار عوارض دیکھتے ہیں تو اس کا علاج خیار شمر، ماء عنب الثعلب، کابنج اور بکری کے پیشاب سے کرتے ہیں اور اگر کامیابی نہ ہو تو اونٹنی کا دودھ مع پیشاب کے پلاتے ہیں اور اگر بغیر حرارت ہو تو اس کا علاج حب سکینج، جوارش ایرسا، جو شانہ ازخر، اونٹنی کے دودھ اور پیشاب سب سے کرتے ہیں اور اخیر میں داغے ہیں۔ (جور جس)

اونٹنی کا دودھ زرد پانی کے لئے مفید ہے اسے اس انداز پر پیا جائے۔ تازہ دوبا ہوا دودھ ۴۰۰ ملی لیٹر ۷۰ ملی لیٹر پیشاب کے ساتھ پلائیں اور وہ رات میں بھوکا سویا ہو اور ایک روز پہلے دوپہر کو کھایا ہو۔ پھر دو گھنٹہ انتظار کرے، اگر اسہال ہو تو ہر دن دوبارہ لے اور زیادہ کرتا جائے۔ اور اگر اس کا شکم رک جائے، قبض ہو جائے اور ثقل اور ترش بخار آئے تو اسی وقت حقوں سے اس کا علاج کریں، اور اس دن پھر اسے دودھ نہ پلائیں اور اس رات اس کے معدہ کی تکمید کریں، جب دیکھیں کہ روزانہ اسہال ہوتا ہے اور وہ اپنے کو ہلکا محسوس کرتا ہے تو اس کے ساتھ حب استقاء لے اور دودھ میں زیادتی کرتا جائے اور ٹھنڈا پانی پینے اور اس سے غسل کرنے سے پرہیز کرے۔ اور اگر سر میں حرارت محسوس کرے تو اس پر بنفشہ رکھے اور زیر باج کھائے اور رقیق شراب مزدج پئے گوشت نہ کھائے۔ (جور جس)

عمل فصد استقاء کے لئے اکثر مضر ہوتا ہے اور شاذ و نادر کبھی مفید بھی ہو جاتا ہے مفید اس وقت ہوتا ہے۔ جب بیماری حیض یا بواسیر وغیرہ کا خون بند ہونے سے ہوتی ہے۔

حار یا بس مزاج کو استقاء ہو تو وہ سخت خطرے میں ہوتا ہے۔ لیکن بارد تر کو حار یا بس سے کم خطرہ ہوتا ہے اور حار رطب مزاج والے سے زیادہ ہوتا ہے، کیونکہ حار رطب مزاج میں شفا آسان ہے اس لئے کہ اس کے مزاج کی رطوبت کی وجہ سے اس کا اس بیماری میں پڑنا آسان ہوتا ہے اس لئے اس میں تاخیر نہیں ہوتی الا یہ کہ کسی قوی سبب کی وجہ سے ہو اور حرارت کی وجہ سے اس کی شفا آسان ہوتی ہے لیکن بارد رطب مزاج کو یہ بیماری حرارت عزیزہ کے بجھ جانے سے ہوتی ہے۔ اور حار یا بس مزاج والے کو اس بیماری میں کوئی قوی سبب ہی ڈالتا ہے۔

اور زیادہ تر استقاء جگر اور تلی میں سخت ورم کی وجہ سے ہوتا ہے اور کبھی حیض اور بواسیر کے رکنے سے بھی ہوتا ہے اور استفرغ مفرط اور امراض حار سے بھی ہوتا ہے۔

جو استقاء امراض حار سے ہو وہ ردی اور خبیث ہوتا ہے اور دائمی کھانسی کے سبب ہوتا ہے اور بہت زیادہ دست ہو جانے کے بعد عموماً ہوتا ہے۔ (ابیدیمیا)

پیاز لہسن ایک وقت میں استعمال کئے جائیں تو ضروری ہے کہ مستقی کو بعض حالات میں فائدہ ہو جائے۔ لیکن پنیر ان کے لئے ہمیشہ سخت مضر ہوتی ہے کیونکہ یہ جگر کی نالیوں میں بیٹھ جانے اور

اسے بند کرنے میں سب چیزوں سے زیادہ مؤثر ہوتا ہے۔ ایسے میں علاج کا مقصد ان کے جگر کے سدوں کو کھولنا ہوتا ہے۔ (ابذیمیا)

مستی کو جو کی روئی دینی چاہئے اور اگر اسے اس کی عادت نہ ہو تو خوب چھانا ہوا لباب ہونا چاہئے اور اس سے بہتر چنے کی روئی ہے یا دونوں آمیز کر دیئے جائیں اور اس کا سالن بھی وہی ہونا چاہئے جو سدوں کو کھولے اور تلطیف و ادرا بول کرے۔ (مؤلف)

استقاء خمی میں سخت رومال سے کڑی مالش کی جائے اور بہت سی دھول مٹی کی جگہ میں ریاضت کرائی جائے اور مجبفات سے اس کے بدن کو طلاء کرایا جائے اور اسے شیریں پانی میں غسل سے پرہیز کر لیا جائے۔

جب مستقی کی موت کا وقت ہوتا ہے وہ اس کی جلد تن جاتی ہے اور ناف ابھر آتی ہے اور بدن کی فاسد رطوبات کی وجہ سے منہ میں زخم پیدا ہو جاتے ہیں۔ (ابذیمیا)

ماہر اطباء اس مستقی کے لئے فصد کا مشورہ دیتے ہیں جو حیض یا بواسیر یا نکسیر کے خون کے رک جانے سے ہوتا ہے جس کی اسے عادت رہی ہو لیکن ضروری ہے کہ قوت کے انحلال اور سقوط سے پہلے ہو۔ (جالینوس)

اور ”مساعدۃ الطبیب للمریض“ میں فرمایا ہے کہ مستقی اگر حمام کرنا چاہے تو اسے اس کی اجازت مت دو۔ (جالینوس)

یعنی میٹھے پانی سے۔ (مؤلف)

استقاء خمی میں مسہل بلغم اور ایسا غرہ بھی استعمال کیا جاتا ہے جو بلغم نکالتا ہو کیونکہ یہ خلط پورے بدن میں پھیلا ہوتا ہے لیکن زقی میں ہم وہی پلاتے ہیں جو پانی نکالے۔ (کتاب الاخلاط)

میری رائے میں یہ بالکل درست ہے، زیادہ تر استقاء جگر کے سخت ورم کے بعد ہوتا ہے، اور جگر میں سخت ورم اس فلغمونی کے بعد ہوتا ہے جو پختہ نہیں ہو پاتا اسقیروس کی طرف منتقل ہو جاتا ہے اور صلابت اور ورم زیادہ تر محدب حصہ میں ہوتا ہے اس لئے وہ سب سے تنگ ہوتا ہے اور اس میں اخلاط زیادہ گرم اور زیادہ متکاثف ہوتے ہیں اور خون کی مائیت دو جگہ سے متفصل ہوتی ہے۔ ایک ناف تک نفوذ کرتی ہے اور دوسری مثانے تک جیسا کہ ہم بچوں کی ناف میں جب تک کافی نہ جائے دیکھتے ہیں اور یہ نالیاں جن سے ناف تک نفوذ ہوتا ہے جوف جگر میں ہیں اور لیکن مثانے تک عرق عمیق سے ہوتا ہے اور اسی لئے وہ اس کی وجہ سے تنگ ہونے سے بعید تر ہوتی ہے کیونکہ یہاں ہمیشہ ورم کم ہوتا ہے اور جب اوپر شدت ورم سے تنگ ہو جاتا ہے تو طبیعت سے کشادہ کر دیتی ہے تاکہ

فضلہ مائے کو جدا کر سکے، لہذا ویسا ہی ہوتا ہے جیسا کہ جنین میں ہوتا ہے اور پانی صفاق اور شکم کی جھلیوں کے درمیان یکجا ہوتا ہے جیسے جنین میں جمع ہوتا ہے۔

کوئی اعتراض کر سکتا ہے کہ یہ پانی امعاء کی طرف کیوں واپس نہیں ہوا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ قوت طبعیہ کی یہ شان نہیں ہے کہ وہ اسے اپنے فعل کے برعکس پلٹ دے کیوں کیلوس امعاء کی طرف نہیں لوٹتا؟ اور ایسے ہی پت اور سوداء بلکہ قوی کی شان اخلاط سے خون کی تنفیذ ہے۔

اور کبھی کبھی جگر کی برودت یا ورم حار کے ساتھ نہیں ہوتا بلکہ ورم حار سے ہمیشہ زتی ہی ہوتا ہے۔ اور طبلی ان دونوں کے مابین ہوتا ہے کیونکہ طبلی زتی کے مانند ہوتا ہے، لیکن اس وقت ہوتا ہے جب وہ مادہ تھوڑا ہو جو صفاق اور مراق کے درمیان آتا ہے احشاء کی حرارت اسے برداشت کرنے کی قوت رکھتی ہے لیکن اگر زیادہ ہو تو اس کے ساتھ یہ قدرت نہیں رکھتی کہ ہوا بنائے۔ (مولف)

جو استسقاء امراض حارہ سے ہو وہ ردی ہے کیونکہ مریض شدید بخار سے آزاد نہیں ہوتا یا سخت تکلیف ہوتی ہے اور ہلاک ہو جاتا ہے۔ اس استسقاء کی ابتداء اکثر دونوں کوکھ اور قطن سے ہوتی ہے اور کبھی جگر سے ہوتی ہے اور جس استسقاء کی ابتداء پشت کے ہموار پست حصے سے ہوتی ہے وہ ورم اور ماساریقا کے ضعف سے ہوتا ہے۔ اسی لئے اس کے ساتھ دست کی بیماری ہوتی ہے کیونکہ غذا جگر تک نفوذ نہیں کرتی اور اس لئے کہ یہ جگہ متورم گرم ہوتی ہے اور کبھی اس میں پت اور پیپ پیدا ہو جاتی ہے جو آنتوں میں سوزش پیدا کرتی ہے اور جو کچھ اس کے اندر ہو اس کے دفعیہ پر ابھارتی ہے۔ اس لئے اس دست سے نہ درد کم ہوتا ہے اور نہ پیٹ پچکتا ہے۔

اور جو استسقاء جگر سے ہوتا ہے اس میں کھانسی ہوتی ہے جس میں کچھ ٹکلتا نہیں ہے اور اس کا پاخانہ سوکھا ہوتا ہے اور اسے شکم میں ورم کا عارض ہو جاتا ہے اور مختلف مزاج پیدا ہو جاتے ہیں اور کھانسی رہتا ہے کیونکہ جگر کا ورم حجاب کو دباتا ہے تو کھانسی اٹھتی ہے۔ مریض سوچتا ہے کہ کھانسی سے تخفیف ہو جائے گی اور جب ایک بار کھانسی ہے تو کوئی فائدہ نہیں ہوتا کیونکہ کھانسنے سے اس وقت فائدہ ہوتا ہے جب پیچھڑوں کے اجسام میں تنگی سے کھانسی آتی ہے اور کھانسنے سے کچھ ٹکلتا ہے۔ ایسے استسقاء میں پاخانہ بھی خشک ہوتا ہے۔ (تقدمۃ المعرفۃ)

جس شخص کی ناف کے آس پاس درد اور اٹٹھن اور پشت کے زیریں ہموار حصے میں درد ہوتا ہو اور کسی مسہل دوا وغیرہ سے کم نہ ہوتا ہو تو اس کا انجام استسقاء یا بس ہوتا ہے کیونکہ اٹٹھن یا تو شدید سوزش سے ہوتی ہے یا جامد ہوا سے اور جب یہ اٹٹھن زیادہ روز رہ جاتی ہے اور مسہل وغیرہ سے درست نہیں ہوتی تو اس جگہ سوء مزاج بار غالب ہو جاتا ہے اور یہ مزاج جب زیادہ دن رہ جاتا ہے تو

نتیجہ استسقاء طبعی کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔

استسقاء زرقی استسقاء طبعی سے زیادہ برودت کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔

کسی انسان میں استسقاء ہو اور اس کا پانی اس کے عروق میں شکم تک جائے تو اس سے اس کا مرض دور ہو جاتا ہے۔ (الفصول)

بقراط کا یہ قول کہ اس سے پانی عروق میں شکم کی طرف جاری ہوتا ہے۔ سے مراد یہ ہے کہ پانی شکم تک رواں ہوتا ہے اور اس سے نالیوں کے ذریعہ نکلتا ہے۔ تراوش کر کے نہیں جیسا کہ ایک جماعت کا خیال ہے۔ (مؤلف)

جس شخص کو زرد پانی ہو جیسے ہم اسے پانی نکالنے کے لئے دوا دیتے ہیں تو فائدہ ہوتا ہے ایسے ہی اس کی ذات کی طرف سے ہو تو فائدہ ہوتا ہے۔

اور استسقاء میں اطباء داغنے سے زیادہ تنقیہ سے کام لیتے ہیں۔

اور بہت زیادہ پانی نکالنا موت کو دعوت دینا ہے کیونکہ انہیں پہلے غشی ہوتی ہے پھر اسی قوت کے ضعف پر رہ جاتے ہیں اور پھر طاقت بحال نہیں ہوتی۔

ایک دوسرا سبب یہ ہے کہ جب تک پیٹ میں پانی رہتا ہے وہ سخت ورم کے بوجھ کو برداشت کرتا ہے اور جب پانی نکل جاتا ہے تو جگر لٹک جاتا ہے اور اپنے ساتھ حجاب کو بھی نیچے لٹکا دیتا ہے اور ایسے ہی سینے کے اندر کے احشاء کو بھی۔

جب صاحب بلغم ابیض کے مویض کو زبردست دست ہوتا ہے تو اس کی بیماری درست ہو جاتی ہے۔

جس کا جگر پانی سے بھر جائے پھر یہ پانی غشاء باطن کی طرف پھوٹ پڑے تو اس کا شکم پانی سے بھر جاتا ہے اور اس کی موت ہو جاتی ہے۔ (جالینوس)

پانی کے بلبے دوسرے اعضاء سے زیادہ جگر کی طرف جاتے ہیں اور یہ بلبے غشاء الکبد میں پیدا ہوتے ہیں اور کبھی ہم ذبح کئے جانور میں یہ بلبے دیکھتے ہیں تو اگر بعض اوقات اس پانی کا انصباب اتفاقیہ فضاء ثانی کی طرف ہو جو حجاب کے نیچے ہے۔ اور یہ فضاء وہی ہے جس میں استسقاء کا پانی فراہم ہوتا ہے اور یہ پانی تیز ہو تو وہ سڑاند کا باعث بن جاتا ہے اور کبھی اسے نکالنا ممکن ہوتا ہے جسے پانی شگاف کر کے اور اسہال کے ذریعہ نکال دیا جاتا ہے۔ (جالینوس)

چرندہ گائے کا گوہر لے کر خوب سکھایا جائے اور سرکہ کے ساتھ پیسا جائے اور اس پر کبریت جسے آگ نہ پہنچی ہو اس کے چوتھائی برابر شامل کر کے شکم پر ضا د کیا جائے۔

یا بکری کی میٹنی پیشاب کے ساتھ پکا کر شکم پر طلاء کی جائے یہ مستقی کا زیادہ تنقیہ کرتی ہے، یا اسے حسک کا پتہ اور جز شراب کے ساتھ پلائیں یا اسے بستانی کا سنی پلائیں یا اسے بکری کا پیشاب ۲ گرام، ساڑھے ۴ گرام سنبل کے ساتھ پلائیں جو نیم گرم ہو، یا اسے تین روز شراب میں نتھارا ہوا قثاء الحمار پلائیں یا اسے ۲ گرام گل سرخ پلائیں اور بڑھاتے جائیں یہاں تک کہ ۸۱ گرام تک پہنچے یا پوشت نحاس ساڑھے ۴ گرام باریک پیس کر لباب خبز کے ساتھ آمیز کریں اور اس سے گولی تیار کریں پھر استعمال میں لائیں۔ یہ پانی کو قوت سے اتارے گا، یا اسے ساڑھے ۴ گرام نحاس سوختہ اور ساڑھے ۴ گرام کبوتر کی بیٹ کچھ نمک اور سداب اور کسی شربت کے ہمراہ پلائیں۔ صاحب استقواء کو نمک اور روغن زیتون سے مالش کی جائے اور دھوپ میں زیادہ چلے پھر اسے اس حالت میں کہ سر ڈھکا ہو اور ان کے ٹخنوں کے پاس حجامت بالشرط رکھیں اور انہیں کرسی پر بیٹھائیں تو ان جگہوں سے بہت سی رطوبات خارج ہو جائیں گی۔ (المیامر)

پانی صفاق اور امعاء و مرق البطن کی جلد کے مابین عاجز کے درمیان جمع ہوتا ہے۔ اگر معدے کا مزاج انتہائی بارداور تر ہو تو استقواء طبعی پیدا ہوتا ہے کیونکہ وہ جگر پر بہت زیادہ آبی کیلوس انڈیل دیتا ہے۔

اور پانی یعنی آب شاہترہ سکنجبین کے ہمراہ چینا اس مریض کے لئے مفید ہے جسے حرارت اور جگر میں سدہ ہو۔ (کتاب حنین در استقواء)

ایک عمدہ نسخہ:

۴۰۰ ملی لیٹر آب قاقلی تازہ لے کر اس میں پندرہ یا بیس گرام تک سکر عشر شامل کر کے پلائیں تو زبردست پانی کا دست ہو گا اور اس سے اس کو مسہل دیں اگر برداشت سے زیادہ ہو تو حسب قوت ہر چار روز پر ایک بار اور اس کے درمیان برابر قرص امبر باریس دیں اور جگر پر ضماد کریں اور جگر کے لئے مفید غذا میں دیں اور مریض سے ریاضت کرائیں اور غذا کم کر دیں یہی اپنا اصول بنائیں اس لئے کہ اس طرح سے اچھے خاصے مریض شفا یاب ہو گئے ہیں۔

اگر قاقلی تازہ نہ ملے تو خشک حاصل کر کے اسے پکالیں اگر اسے مزید قوی درجے کا بنانا مقصود ہو تو بلا جھجک برگ ملازریون کا اضافہ کر دیں اور اگر چاہیں تو اس کے ہمراہ شاہترہ شامل کر دیں یہ اچھی چیز ثابت ہو گی اور سکنجبین کے ہمراہ امبر باریس کے اقراص کھلائیں۔ مرچینا یا اس سے طلاء کرنا زرد آب کی شکایت میں مفید ہے۔ (مؤلف)

اشق پینے یا اس سے ضما د کرنے سے زرد پانی کو فائدہ ہوتا ہے۔ (ابو جریج)

نسخہ جو شانندہ برائے استسقاء:

۳۵ گرام ہلیلہ زرد، ساڑھے ۳۴ گرام شاہترہ خشک، ساڑھے ۲۴ گرام الا پچی خشک، ساڑھے ۱۰ گرام تربد سفید کوئی ہوئی، ۱۴ گرام ایر سا کچلا ہوا، ۷ گرام سنبل الطیب، ساڑھے ۱۰ گرام تخم کشوٹ، اور اسی کے برابر تخم کاسنی، ۷ گرام عصارۃ غافث، ۷ گرام عصارۃ افسنتین اور اگر تازہ ملے تو دونوں کا رس ۱۳۰ ملی گرام نرم آگ پر سب کو پکایا جائے یہاں تک کہ خوب پک جائے اس کے بعد اس میں سے ۴۰۰ گرام کے بقدر صاف کر لیا جائے اور یہی اتنا پکانے کے بعد بچنا چاہئے اور پلایا جائے اگر اسہال قوی درجے کا مقصود ہو اور مریض برداشت کر سکے تو اس کا جزء خاص ۵۰۰ ملیلیٹر عصارۃ قثاء الحمار، ۵۰۰ ملی گرام روخچ اور ایک رات دن سرکہ میں بھگوئے ایک گرام حب مازیون سے بنائیں سب کو یکجا کر کے رکھ لیں اور جو شانندہ پینے کے بعد اسے استعمال کرائیں اور دوسرے روز قرص امبر بار لیں دیں۔

اس کے بعد حدت ہو جائے تو آب کاسنی و مکوء اور شاخ بید سادہ کا جو شانندہ دو یا تین روز پلائیں یہاں تک کہ حدت ساکن ہو جائے اور جو شانندہ و قرص کو پھر دوبارہ دیں کیونکہ یہ شفا ہی شفا دیتا ہے۔ اس میں ضروری ہے کہ کھانا مقوی جگر ہو اور خوشبو جات اور قوا بض پر مبنی مقوی ضما دوں سے ضما د کریں یہ حرارت کے ساتھ استسقاء کے لئے عمدہ دوا ہوگی، اور اگر برودت کے ساتھ تو علاج بہت آسان ہوگا پھر تو متعدد حبوب سے اسہال کرائیں۔ (مؤلف)

ایک حب جسے میں نے حرارت کے ہمراہ استسقاء کی شکایت کے لئے ترتیب دیا ہے یہ حب اس وقت استعمال کی جائے جب کہ مسلسل جو شانندے کو قے کر دیتا ہو اور جو شانندہ اس پر بوجھ ڈال دیتا ہو۔ عصارۃ افسنتین ۷ گرام، عصارۃ غافث ۱۴ گرام، عصارۃ قثاء الحمار ۱۴ گرام، حب اللیل مقشر ۱۴ گرام، تربد کا گاڑھا شیرہ ساڑھے ۲ گرام، روخچ ڈیڑھ گرام یہ سب ساڑھے ۷ گرام ہوئے اور مکوءے یا کاسنی کا عرق نیچوڑا جائے یا دونوں کا اور اسے پکا کر گاڑھا کر لیا جائے اور تمام ادویہ اس میں ڈال کر گولی تیار کی جائے۔ یہ ایک خوراک کی مقدار ہے اور حرارت کو بالکل نہیں ابھارتی۔ یہ حیرت انگیز طور پر مؤثر ہے۔

نسخہ دیگر:

عصارۃ افسنتین ۵۰، ۷ گرام، عصارۃ مازیون رب کے مانند نکال کر ۵۰، ۷ گرام، عصارۃ

ترید ۵۰ گرام کاسنی سے گوندہ کر گولی تیار کر کے خشک کر لیں۔ جو خون جنین تک اس کی ناف سے عروق غیر ضواریب میں پہنچتا ہے۔ لامحالہ وہ جگر تک نالیوں کے ذریعے پہنچتا ہے جو جگر میں موجود ہوتی ہیں۔ (کتاب المولودین لثمانیۃ اشہر)

تیوے جس کا پتہ زیتون کے پتے کے مشابہ ہوتا ہے اور پوست نحاس اور تخم انیسون ہموزن ساڑھے ۴ گرام لے کر پلائیں۔ اسہال کے لئے نرم مسہل دینا چاہئے۔ اس لئے بقراط نے فرمایا ہے کہ یہ آبی رطوبت بغیر تجلب کے جلد صاف نہیں ہوتی۔ (فیلغریوس مداوۃ الاسقام)

جنین اپنی ناف سے پیشاب کرتا ہے، اگر تم اس کی تحقیق کرنا چاہو تو پیدائش کے بعد ناف مت کاٹو وہ جب تک رہے گی اسی سے پیشاب کرے گا اور جب کاٹ دو گے تو پیشاب مثانہ کی طرف مائل ہو جائے گا۔ (میسون)

میرے خیال میں حقنوں اور شیفات کا حمل کر کے پانی نکالنا چاہئے۔ حقنوں کا قوت کبھی امعاء تک پہنچتا ہے۔ اس تدبیر سے مریض کو جب اس کا جگر حار ہو تو گرم ادویہ سے راحت مل جاتی ہے اور اگر جگر حار نہ ہو تو ان تدبیروں کی ضرورت نہیں ہوتی۔

خریق سیاہ کا حمل بہت سہا پانی نکالتا ہے۔ (مؤلف)

ایک طلاء جو پانی نکالتا ہے۔

عصارۃ قثاء الحمراء، مرکا آٹا، روئج، آب ایرسا کی مدد سے گوندہ کر پیٹ اور پیٹھ کو اور پیڑو پر طلاء کیا جائے کیونکہ یہ دست اور پیشاب کے ذریعہ پانی خارج کرتا ہے۔

نسخہ دیگر:

قثاء الحمراء تازہ یا شحم حنظل تازہ لیکر اس سے پیٹ، پیٹھ اور پیڑو کو خوب ملیں، یہ پانی کا دست لائے گا یا حقنہ استعمال کرو جو پانی کا دست لاتا ہے۔

بسفنج، قرطم اور ریخ اذخر، ایرسا پانی میں پکایا جائے اور پانی میں عصارۃ قثاء الحمراء، روئج، فرفیون اور روغن سوسن وغیرہ ڈال کر اس سے حقنہ کیا جائے۔

اگر ۲۲۵ گرام شحم دلفین شراب کے ساتھ استعمال کریں تو سب قسم کے پانی سے اور خصوصیت سے اس کی ابتداء میں راحت دیتا ہے اور کچھ خوشبودار ادویہ شامل کی جائیں اور دونوں نتھنے بند کر دیئے جائیں۔ اس سے بڑی مقدار میں ردی پیشاب ہوگا۔

اگر سات عدد تیلنی مکھی (ذرات) ۰۵ اگر ام گرم پانی سے پیئیں تو استقاء میں فائدہ کرتا ہے
صرف ان کا بدن پلائیں سر نہیں۔ (اطہور نفس)

مریضان استقاء میں علاج کا دو مقصد ہوتا ہے ایک ان کے جگر کے سخت ورم کو دور کرنا اور
دوسرے جمع شدہ رطوبات کو ادرار بول اور ضنادوں کی مدد سے تحلیل کرنا۔ (اغلو قن)

بغیر جگر کی کسی علت کے استقاء نہیں ہو سکتا لیکن ہمیشہ ایسے سبب سے نہیں ہوتا جو سب
سے پہلے جگر میں پیدا ہو، جب بعض اعضاء میں سوء مزاج بار د پیدا ہو جاتا ہے تو ان سے جگر تک جاتا
ہے اور اس کی وجہ سے اس میں برودت پیدا ہو کر استقاء ہو جاتا ہے اور یہ اعضاء معدہ، تلی، امعاء اور
خصوصیت سے معاء صائم ہے۔ کیونکہ جب یہ بارد ہو جائیں تو برودت پورے اجزاء جگر تک پہنچ
جاتی ہے اور پھیپھڑے، حجاب اور گردے کی سردی سب سے پہلے جگر کے جانب محدب تک جاتی
ہے۔ پھر جگر کی نالیوں سے سرد ہونے سے جگر کے جانب مقعر کی تمام عروق سرد ہو جاتی ہیں پھر ان
کے سرد ہونے سے مقعر سرد ہو جاتا ہے کیونکہ اس سے بیماری پہلے محدب جگر کی عروق تک جاتی ہے
پھر ان تک اور زیادہ دن ہو جائے تو پورے جگر تک۔ (الاعضاء الآلمہ)

جگر کا ورم عروق کے ان دہانوں کے تنگ ہونے کے سبب ہوتا ہے جو اس کے اندر ہوتی ہیں۔
سرد پانی پینے سے لاحق استقاء کی صورت میں مریض کو کھانے کی شدید خواہش ہوتی ہے
جیسے فم معدہ سرد ہونے کی صورت میں بھوک بڑھ جاتی ہے۔ کبھی یہ مرض پورے جگر کے بہت زیادہ
سرد ہو جانے سے یا بے وقت پانی پینے سے ہو جاتا ہے کیونکہ جگر سرد ہو کر یکایک استقاء کا باعث بن
جاتا ہے۔ (جالینوس)

استقاء زقی کا معاملہ یہ ہے کہ وہ نالی جو گردوں سے دفعیہ بول کیلئے آتی ہے وہ جانب محدب
کی طرف آتی ہے اور اس میں عروق بہت زیادہ ہوتی ہیں۔ اور انہیں سدہ اور غلظت و ورم ہوتا ہے یعنی
محدب حصہ میں اور اکثر ان عروق کے تنگ ہونے کے سبب سے ہوتا ہے۔ اس بات کی وضاحت
تشریح عروق میں کی جاسکتی ہے اور جانب مقعر کی عروق میں زیادہ کشادہ ہوتی ہیں اور ان میں ورم کم
پیدا ہوتا ہے اور وہ نالیاں جو ناف سے آتی ہیں جن میں جنین کا پیشاب جاتا ہے اور جن سے جب تک
رحم میں رہیں غذا ان کے جگر میں جاتی ہے وہ جانب مقعر کی طرف آتی ہے اس لئے جب جانب محدب
میں ورم ہوتا ہے تو گردوں کی جاذب بول نالیاں تنگ ہو جاتی ہیں کیونکہ وہ یہاں پہنچ کر ختم ہوتی
ہیں اور خون کی مائیت کو بہت کم اور مجبوراً اتنی ہی مقدار میں جذب کرتی ہیں جتنی اس ورم کی وجہ سے
تنگ ہو جاتی ہیں اور خون کا نفوذ فی الجملہ جانب مقعر سے جانب محدب تک دشوار ہو جاتا ہے۔ اسی لئے

اس حالت میں بدن بھی نحیف ہو جاتا ہے اور ناف سے مقعر جانب تک جانے والی نالیاں کھلی رہتی ہیں۔ اس لئے طبیعت خون کی مائیت کا دفعیہ انہیں میں کر دیتی ہے۔ یہ کلام محل نظر ہے اور یہ بھی غور طلب ہے کہ کیا احشاء پانی کے وسط میں تیرتے ہیں یا ان کے اور اس کے مابین کوئی پردہ ہوتا ہے۔ (مؤلف)

کبھی بدن میں ذوبان لاحق ہوتا ہے جس کو انقباض کہتے ہیں۔ اس کیفیت میں طبیعت کے اندر ہیجان پیدا ہوتا ہے۔ اخلاط رقیق ہو جاتے ہیں۔ ان کے فضلات کا دفعیہ ہوتا ہے۔ کبھی زور کے ساتھ فسلے براز کی شکل میں اور کبھی پیسے اور کبھی پیشاب کی شکل میں نکلتے ہیں۔ اگر گردہ طاقتور ہو تو اس مائیت اور عروق کے بلغم اور پیپ کو جذب کر لیتے ہیں اور اگر کمزور ہوں تو یا تو عروق ان کا دفعیہ سر سے شکم کی طرف کرتی ہیں جو پاخانہ کے ذریعہ نکلتا ہے یا یہ پانی جسم میں سرایت کر جاتا ہے۔ جس سے یکایک استسقاء پیدا ہو جاتا ہے اور یہ اس وقت ہوتا ہے جب گردے مائیت کو جذب کرنے سے کمزور اور بے بس ہو جائیں۔ (العلل والاعراض)

اس مرض میں پانی امعاء اور باریطون کے درمیان یکجا ہو جاتا ہے لہذا مریض طاقتور ہو تو اسے سیدھا کھڑا کر دیں اور اگر ناتواں ہو تو کرسی پر بیٹھائیں اور نوکر کو حکم دیں کہ اس کی پسلیوں کو دبائیں اور اپنے ہاتھوں سے نچوڑ کر پانی کو ناف کی جانب نیچے اتار دیں اگر اس کا جگر درد کر رہا ہو تو بائیں جانب میں شکاف لگائیں اور تلی درد کرتی ہو تو دائیں جانب جلد کو باریطون تک چیریں پھر اپنے ہاتھ میں سلائی لیکر حجاب کو مراق سے تین بند انگلیوں کے برابر ہٹائیں پھر مضع (نشر) اس جگہ داخل کر دیں اور باریطون مراق کے شکاف کے سامنے کی جگہ چھوڑ کر اس کے اوپر باریطون میں شکاف لگائیں آنت کے نیچے نہیں کیونکہ جب نشر پانی تک جائے گا تو گندگی پھیلا دے گا پھر اس میں نکلی فٹ کر دیں اور دونوں شکاف اس نکلی کی طرف برابر ہونا چاہئے۔ جب ضرورت بھر پانی نکل جائے گا اور نکلی باہر کریں گے تو پانی رک جائے گا، کیونکہ باریطون کا شکاف مراق کے شکاف کے سامنے نہیں ہے اور اگر شکاف سامنے ہوں گے تو پانی نہیں رکے گا۔ (انطلیس)

اگر چاہو کہ پانی پورے اور عمدہ طور پر رک جائے تو باریطون کا شکاف مراق کے شکاف کے نیچے کریں اس طرح اوپر کی بہ نسبت زیادہ بہتر طور پر رک جائے گا۔ (مؤلف)

اگر استسقاء کے زقی یا طبعی ہونے میں شک ہو تو ہاتھ سے امتحان بالقرع کر کے آواز کو سنیں اور بیمار کو لٹا کر ایک کروٹ سے دوسری کروٹ پھیریں اور جائزہ لیں کہ کیا اس کے اندر رطوبت کے ہونے کی آواز سنائی دے رہی ہے۔ (النبض)

مسہل آب اور مقوی معدہ جوارش جو حرارت کو براہیختہ نہیں کرتی:

ایر سا ۳۵ گرام، تربد ساڑھے ۷ گرام، مازیون ۷ گرام کے اندر ۴۰۰ ملی لیٹر سفر جل کا سرکہ ڈال کر کچھ روز کے لئے چھوڑ دیا جائے پھر پکایا جائے یہاں تک ۲۰۰ ملی لیٹر رہ جائے اور اسے صاف کر لیا جائے اور عصارۃ القہار ساڑھے ۷ گرام، مصطلی ساڑھے ۷ گرام، سنبل ساڑھے ۷ گرام لے کر تلچھٹ کے ساتھ یکجا کیا جائے اور حسب دستور ۲۰۰ گرام سکر عشر ڈال کر پکایا جائے یہاں تک کہ قوام بن جائے اور پھر اس میں سب دواؤں کو گوندہ کر جوارش بنا کر استعمال کیا جائے۔

(مؤلف)

میں نے ماء احمر کے ساتھ ایک مستقی کو اونٹنی کا دودھ شکر کے ساتھ دیا تو اسے کئی دست آکر مکمل شفایابی ہو گئی۔ اس مریض نے بہت دنوں تک ماء البقول اور قرص امبرباریس استعمال کیا تھا جس سے کوئی فائدہ نہیں ہوا تھا۔

سینین سے تیار ماء الحین شکر عشر کے ساتھ استعمال کرنا عمدہ دوا ہے۔

استقاء کے مریض کو ایسی اونٹنی کا دودھ پلائیں جس کو قافی اور عشر چارے میں کھلایا گیا ہو اس کا دودھ شکر عشر کے ہمراہ پلائیں اور اگر حرارت نہ ہو تو آب کلکانج اور مازیون کے ہمراہ پلائیں۔

(ساحر)

سکینچ پانی کا اسہال خوب کرتا ہے۔ (طبری)

جیسا کہ میں نے بہت سی کتابوں خصوصیت سے اہرن کی کتاب میں دیکھا ہے کہ حرارت کے ساتھ زرد پانی کی شکایت میں بہ غرض اسہال ہلیلہ زرد پر اعتماد کرنا ضروری ہے اس لئے کہ اس کی خاصیت ہے اس قسم کی رطوبات کو باہر نکالنا۔ اگر حرارت شدید ہو تو ہلیلہ مدبر ساڑھے ۷ گرام اس کے برابر شکر کے ہمراہ ماء عنب الثعلب اور کاسنی ۱۰ گرام کے ہمراہ پلائیں روزانہ تین بار۔ (مؤلف)

زیادہ اچھا تو یہ ہے کہ زرد پانی کے لئے ہلکے درجے کا مسہل آب دیں اور قوی دوا نہ دیں جس سے بہت زیادہ اسہال ہو کیونکہ اس سے جگر کمزور ہو جائے گا بلکہ دھیرے دھیرے متواتر مسہل کے ذریعہ پانی نکالیں اور اسی دوران جگر کو تقویت بھی پہنچانے کی تدبیر بھی ملحوظ نظر ہونی چاہئے۔ (مؤلف)

زرداب کو نکالنے کے لئے ایک دوا کا نسخہ:

انجیر کور و غن کنجد میں ایک شب و روز بھگو دیں پھر اس کے اندر برگ حنظل، شحم حنظل اور

اس کی جڑیں بھر دیں اور دو یا تین عدد مریض کو کھلائیں اس سے خالص پانی کا دست ہو گا۔
مستقی کے اعضاء کو روغن زیتون اور بورق چیزیں اور اسے پٹیوں سے باندھیں یہ بہت
مفید طریقہ ہے۔

پانی نکالنے کے لئے دواء کا نسخہ :

مازریون سرکہ میں ایک شب دروز تر کھیں پھر خشک کر لیں اور اس سے ۵۰، ۱ گرام کی
مکیہ تیار کر لیں ساڑھے ۳ گرام بلیلہ زرد بھی شامل کر سکتے ہیں اور اگر چاہیں تو ۵۰، ۱ گرام مزید دے
سکتے ہیں۔ کتاب المیامر میں ساڑھے ۳ گرام کا ذکر ہے۔
فرفیون باریک کر کے بیضہ نیمہ ست پر چھڑک کر استقاء کے مریض کو کھلائیں۔ ابن
سرایون نے بھی اسے لکھا ہے۔

میں چاہتا ہوں کہ اس سے اخذ کروں اور المیامر دیکھوں کیونکہ یہ منکر ہے۔ مستقی کو ۹ گھنٹے
دن گزرنے کے بعد ہی کھلائیں اس سے اس کا پانی نکل جائیگا۔

استقاء سے قبل فساد مزاج ہوتا ہے بدن میں اور بالخصوص ہاتھوں پیروں کی انگلیوں میں
ڈھیلا پن اور چہرے میں تنہج ظاہر ہوتا ہے اور پورا بدن سفیدی یا زردی مائل ہو جاتا ہے اشتہا قوی
ہونے کے باوجود عمل ہضم فاسد ہو جاتا ہے اور مختلف طرح کا دست ہوتا ہے کبھی ایک دفعہ میں
مقدار سے زیادہ ہوتا ہے، کبھی بند ہو جاتا ہے اور کچھ نہیں نکلتا۔ پیشاب اور پسینہ کم ہو جاتا ہے اور
سستی نمایاں ہوتی ہے، پیٹ میں بہت ریاخ ہو پیدا ہوتی ہے اور پیٹ پھول جاتا ہے اور بوجھل ہو جاتا
ہے اور دونوں ٹھیسے پھول جاتے ہیں۔

اگر یہ حیض یا بواسیر کا خون رکھنے کی وجہ سے ہو تو علاج کی ابتداء فصد سے کریں اور دوسرے،
تیسرے، چوتھے روز بھی دہرائیں وجہ احتباس طمث و بواسیر نہ ہو تو فصد نہ کریں۔ فیقرہ سے اسہال
لائیں۔ یارج فیقرہ بدن کے لئے غیر موافق اور فاضل رطوبات کو اچھی طرح سے نکال باہر کرتا ہے
اور نمکین، ہڑتال، اور بورق آمیز پانی سے غسل کرائیں اور تیز ریاضت کا پابند بنائیں اور شحم حنظل،
بسفانج، غاریقون، ایلوا، سقمونیا، اور افقیون اور ان تمام چیزوں کے ذریعہ جو رطوبات غریبہ کو کاٹتی اور
باہر نکالتی ہیں۔ دست لاتے رہیں تاکہ فضلات نہ جمع ہو جائیں۔

جگر کے بہت زیادہ سرد ہو جانے سے استقاء پیدا ہوتا ہے اور جگر یا تو سخت ورم یا یکایک فساد
مزاج کی وجہ سے سرد ہو جاتا ہے جیسے بے وقت یکایک سرد پانی پینے سے اور بعض احشاء کی مشارکت کی

وجہ سے اور خون کے بہت زیادہ نکل جانے کی وجہ سے۔ اس کی مدت طویل ہوتی ہے اور کبھی امراض
حادہ کے بعد استسقاء پیدا ہوتا ہے بایں طور کہ اس میں جگر کا مزاج فاسد ہو جاتا ہے اور پانی باریطون
وامعاء کے درمیان رک جاتا ہے۔ (ابن سرائون)

مجھ سے ابن رجا نے کہا جو مستقیوں کے شکم کو نشتر لگاتا ہے کہ وہ مراق کو اتنا چھیدا ہے کہ
باریطون ظاہر ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ نشتر کو محسوس کرتا ہے کہ خلاء میں پہنچ گیا ہے اور اسے علم
ہو جاتا ہے کہ اس نے پانی کو پالیا۔ اور کتابوں میں اس پر اتفاق کیا گیا ہے کیونکہ امعاء پانی میں تیرتے ہیں
اور پانی ان پر محیط ہوتا ہے۔

اور کبھی استسقاء آنتوں کے فساد مزاج بارد قوی سے ہوتا ہے۔
اس کی علامت یہ ہے کہ اس سے پہلے ناف میں اور پیٹھ کے مہروں میں ایسا درد ہوتا ہے جو
ادویہ مسہلہ اور دوسرے استفرافات سے کم نہیں ہوتا۔

اور ورم جگر سے پیدا شدہ استسقاء میں جسم دبلا، پاخانہ سوکھا اور کھانسی ہوتی ہے۔
اگر استسقاء خون کی بندش سے پیدا ہوا ہو تو فصد کریں پھر دوسری تمام تدابیر کی طرف
دھیان دیں یعنی قئے اور ریاضت کرائیں بایں طور کہ مریض ریت میں چلے تاکہ اسے جبر ہو اس کے
ساتھ ایک شخص ہو جو اس کی پنڈلی کم از کم قاعدے سے مالش کرے۔ یہ تدابیر مریض کی طاقت
جسمانی کے مطابق اختیار کی جائیں کہ قوت کا سقوط نہ ہو سر ڈھانکا ہوا ہونا چاہئے۔ گرم ریت میں
دھوپ میں چلے اور اس میں دفن ہو۔ غسل بالکل یعنی مریض کے اندر تری نہ پہنچائیں اسی لئے کہ
آفتاب کی تمازت اس کے بہ موافق ہے کیونکہ بخفف ہے اور رطوبت کو جذب کرتی ہے اس کے بعد
روغن اور بورق سے اس کے بدن کی مالش کریں۔ یہ انہیں بحد فائدہ کرے گا۔

کتنی ہی بری حالت میں ہوں اور انہیں تنوری روٹی جن میں مدربول ختم شامل ہوں آب
نخود کے ساتھ دیں۔ اور انہیں ہلیون، کراٹ اور بری پرندہ کھلائیں اور بعض وقت جب قوت کی
حفاظت مقصود ہو خنازیر کا پایہ، چکور شیر وغیرہ کھلائیں۔

لیکن کھانے سے پہلے اور اس کے بعد کچھ دیر پانی نہ دیں۔ ہضم پورا ہونے اور شکم کے خالی
ہو جانے پر انہیں تھوڑی سی عمدہ شراب دیں اس لئے کہ یہ ان کی قوت کی حفاظت کرے گی اور بول کا
اور ار کرے گی اور جگر کو گرم کرے گی۔ ایسے مریضوں کی پیاس کی برداشت کرنا سب سے بڑا علاج ہے۔
گھاس جو افظاء کے نام سے معروف ہے اسے تین ابولسات یعنی اکیاسی گرام پینے سے قوت
سے پانی خارج ہوتا ہے اور قاقلی ۲۰۰ گرام تھوڑی شکر عشر کے ساتھ پینے سے اور یہی کام عصارۃ

امیر وانا، آب کا کنج، تو بال نحاس کرتا ہے۔ جب عمدہ شراب کے ساتھ پیاجائے تو پانی کو نکال باہر کرتا ہے مقدار خوراک ۸۰ گرام ہے اور جو طاقور ہو ساڑھے چار گرام۔ اور نحاس سوختہ اس کی مقدار بھی وہی ہے اور جو طاقور ہو ساڑھے ۴ گرام۔ لیکن معدے کے لئے ردی ہوتی ہے۔ اس لئے اس میں کچھ مصلح عمدہ دوا شامل کر لیں۔

عصارۃ قتالہ الحماہ پانی کو خوب خارج کرتا ہے۔ حظل و قمو نیا بھی ایسے ہی ہیں۔ ان سے عمدہ چیز سرکہ میں بھگو کر مازیون اور شہرم ثابت ہوتی ہے اور فریون ساڑھے ۴ گرام آب شہد کے ہمراہ پانی کو قوت سے بذریعہ اسہال خارج کرتا ہے۔

اور اشق ۹ گرام ماء العسل کے ہمراہ پینا اور ایسے ہی سکینچ ہے اور تخم قریص جب مقشر کر کے باریک کر دیا جائے اور شہد میں گوندہ دیا جائے تو پانی کو صاف کرتا ہے اور ضروری ہے کہ اس کی شدت اور سوزش کی وجہ سے زبان کو نہ چھونے پائے اور مدربول فائدہ کرتا ہے جو انہیں مفردات سے تیار کیا گیا ہو۔

اور ان میں فیلغریورس سے منسوب دواء کے مانند افضل کوئی نہیں۔

اس کا نسخہ :

برداۃ نحاس، برگ مازیون اور انیسون ہموزن۔ مقدار خوراک ساڑھے ۴ گرام سے ساڑھے ۶ گرام تک ہے۔ عمدہ دوا ہے اور کبھی اونٹنی کا دودھ اس کے پیشاب کے ساتھ پلایا جاتا ہے۔ اور اس کے بعد سات گھنٹے تک پانی نہیں پیا جاتا ہے اور بکری کا پیشاب شہد کے ہمراہ پیا جاتا ہے اور حلزون کے جیسے ہوتا ہے لے کر پیس لیں اور پھر اس سے شکم پر ضما د کریں یہ بڑی شدت سے چپک جاتی ہے اور چھو مٹی نہیں ہے اور زبردست تخفیف کرتی ہے اسے شکم پر لگا کر چھوڑ دیا جائے یہاں تک خود گر جائے۔ (ابن سرائون)

میں نے اک ہی مریض کو چھیدتے ہوئے دیکھا جو بڑا طاقور اور بدن کا تر و تازہ تھا۔ تو اگر یہ عمل کرنا ہو تو ایسے ہی مریض پر کیا جائے ان پر نہیں جو بالکل لاغر ہو گئے ہوں۔ اور اگر استقاء کے ہمراہ بخار ہو تو مسخن کا استعمال قطعاً نہ کریں نہ اندرونی بیرونی طور پر بلکہ غلبہ کا کنج، کرفس اور آب قاقلی لک مغسول کے اور ریوند و ہلیلہ زرد کے ہمراہ استعمال کریں۔ ان سب سے مفید کا سنی تلخ ہے۔ مسخن معجونات و ضما دات کو ترک کر دیں کیونکہ یہ پیاس، احشاء کی سوزش اور ورم میں اضافہ کریں گے۔

لیکن جو استسقاء مرض حاد کے بعد پیدا ہو وہ ورم جگر سے ہی ہوتا ہے اور اس کی شفا و شوار ہوتی ہے، کیونکہ اسے حرارت کے بڑھنے کے اندیشہ سے مسخن نہیں دیا جاسکتا اور ورم جگر کے ٹھوس ہو جانے کے اندیشہ سے مبرد نہیں دیا جاسکتا۔ لہذا اھون البلیتین اختیار کیا جاتا ہے۔ اس کی بات مت مانو جو کہتا ہے کہ کبھی مستقیوں کو مسخن دینا واجب ہے۔ (جالینوس)

میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ انہیں حرارت سے استسقاء ہوا اور مبردات سے چھٹکارا پایا اس لئے کہ جگر میں جو حرارت لاحق ہو جاتی ہے وہ طبعی طور پر نہیں ہونی چاہئے یہ اس کی قوت کو اس حد تک کمزور کر دیتی ہے کہ جگر خون نہیں پیدا کر سکتا، کیوں کہ خون پیدا کرنے کے لئے اس کا مزاج اعتدال نہیں رہ جاتا ہے، اور مبردات اس اعتدال کو واپس لا دیتی ہیں جس سے درست خون پیدا ہونے لگتا ہے۔

اور کبھی گردوں کے سخت ورم سے استسقاء پیدا ہو جاتا ہے کیونکہ اس وقت اس کے اوعیہ تنگ ہو جاتے ہیں اور پیشاب نہیں نکلتا کہ جس سے استسقاء پیدا ہو جاتا ہے۔ اس سلسلے میں باب الکلی کو مطالعہ کرو۔ (جالینوس)

کبھی گردوں، قولون اور پھیپھڑے کے درد سے استسقاء پیدا ہوتا ہے اور اگر اسکے ساتھ بدن گرم اور نبض تیز ہو تو اس کا علاج مکوئے اور کاسنی کے رس اور بادیان و قاقلی، خیار، شنمر اور صندلین کے ضماد اور قرص امبر باریس سے کریں، اور حرارت کو سکون ہو جائے تو اونٹ کا پیشاب آب کرفس و آب مولی سے کریں، اور ابتداء میں بالخصوص خمی میں فصد کریں اور تھوڑا تھوڑا پانی کا اسہال کرائیں تاکہ مریض کمزور نہ ہوں۔ قنطاریون دقیق پانی کا اسہال کرتا ہے اور ماہودانہ و کلکانج پانی کے اسہال کے لئے عمدہ دوا ہے اگر تیز بخار نہ ہو تو اونٹنی کے دودھ اور پیشاب کا استعمال اچھا ہے اور اگر پانی سفید ہو تو ماء الاصول، دواء الکرم اثانسیا، ماء کرفس اور مولی کے پتوں کے رس سے علاج کریں۔ اور کبھی اس سے استسقاء خصوصیت سے خمی ہو جاتا ہے۔

اس کے لئے مسہل آب نسخہ:

حب سکینج، مازیون سرکہ میں بھگو یا ہوا اور کرم کلہ کارس اونٹ کے پیشاب میں ملا کر دھوپ میں گاڑھا کر کے بدن پر لپ کیا جائے یہ پانی کا اسہال کرتا ہے۔

پانی نکالنے کے لئے ایک طاقتور مولی کا نسخہ:

مازیون ایک شب و روز سرکہ میں بھگو کر سکھایا جائے اور باریک پیس کر سرکہ سے گوندھا

جائے اور قرص بنا کر استعمال کیا جائے۔ اور نحاس سوختہ فریفون اور انیسون ہموزن لے کر آب کا کجج میں گوندھا جائے اور گولی بنالی جائے۔ مقدار خوراک ساڑھے ۷ اگرام یا ۳۵ گرام ہے۔

استسقاء لحمی کی صورت میں ممتحن کی انگلی مریض کے بدن پر دھنسانے پر دھنس جاتی ہے اور پھر ہٹا لینے پر کچھ دیر اس کا نشان باقی رہ جاتا ہے۔ لیکن طبلی اور زقی میں ایسا نہیں ہوتا اور زقی و طبلی میں امتحان بالقرع سے آواز کے ذریعہ فرق کیا جاتا ہے طبلی میں آواز ہوتی ہے اور زقی میں نہیں ہوتی دوسرے یہ کہ بیمار کو ایک کروٹ سے دوسری کروٹ باری باری لٹا کر امتحان بالقرع کیا جائے تو زقی کی صورت میں رطوبت کی آواز سنائی دیتی ہے اور طبلی میں نہیں، (نبض کبیر)

استسقاء لحمی و غیر لحمی کی علامت فارقہ یہ ہے کہ لحمی پورے بدن میں (کہیں بھی) ہو سکتا ہے اور زقی اور طبلی شکم میں ہوتا ہے پھر صاحب زقی کا شکم ثقیل ہوتا ہے اور ہمیشہ سخت تپتا ہوا اور طبلی سے زیادہ زرد رنگ لئے ہوتا ہے۔ (مؤلف)

استسقاء طبلی کا علاج:

مقوی جگر ادویہ اور ان ضمادوں سے کیا جاتا ہے جو ہوا کو باہر کرتے ہیں اور ان بادی کھانوں کو چھوڑ جیدا لبھضم کھانوں پر توجہ دیتے ہیں، یہ سب سے آسان ترکیب ہے، چونکہ ان میں حرارت نافذ ہوتی ہے اس لئے علاج کے لئے کم مقدار میں غیر بادی غذا اور شکم خالی ہونے کی حالت میں معتدل ریاضت اور دواؤں و ضمادوں سے جگر کی تقویت اور ایسے ہی معدے کی تقویت کافی ہوتی ہے، اور طبلی ہمیشہ بہت زیادہ بڑا نہیں ہوتا کیونکہ اگر بہت زیادہ بڑا ہو جائے تو ہوا برقرار نہیں رہ سکتی بلکہ پانی بن جاتی ہے اور ہاتھ سے مارو تو پھولے مشک کے مانند ہو گا اور تم پر یہ پوشیدہ نہیں کہ پھولے ہوئے مشک اور پانی سے بھرے ہوئے مشک میں کیا فرق ہوتا ہے۔

میٹھاپانی پینا اور اس میں غسل کرنا مستستی کے لئے سب سے برا عمل ہے۔ بورق و کبریت اور قار ان کیلئے مفید ہوتی ہے۔ (جالینوس المفردات)

تیلینی مکھٹی (ذرات ج) قوی درجے کی مدربول و منفی بدن ہوتی ہے کیونکہ مادے کو مٹانے کی طرف مائل کر دیتی ہے۔ یہ مادہ اتنا کم ہو کہ مٹانے سے نہ نکل سکے۔ اس حالت میں عمدہ دوا یہ ہے کہ تخم قنار، مقشر اور تخم خیار، ساڑھے ۳ گرام انیسون و تخم کرفس برابر ۵۰، اگرام، تیلینی مکھی ۵۷۵ ملی گرام اور شکر سب ادویہ کے برابر لیں اور روزانہ تین دن پلائیں پھر کچھ روز چھوڑ کر دہرائیں اور

مٹانے میں تکلیف ہو تو ترک کر دیں اور تھوڑا دودھ یا آتش جو پلائیں پھر اسے دہرائیں، وہ پیشاب کی نالی کو اس کی حالت پر واپس لائے گا۔

اگر استسقاء کے ساتھ بخار نہ ہو تو اس کے ساتھ مقوی تخموں کو شامل کر لیں۔

اور یہ جان لو کہ پیشاب کے ذریعہ بدن اتنا کمزور نہیں ہوتا جتنا اسہال سے ادویہ کرتی ہیں۔
(جالینوس۔ الادویۃ المفردہ)

ادرار بول میں قوی ادویہ جیسے دو قو، نائخواہ، مر، اسارون اور وچ اور وہ کبھی ادویہ جو خون کی مائیت کو موٹے خون سے بدل کر گردے کے لئے اس مائیت کو جذب کر لینا آسان بنا دیتی ہیں ویسا ہی فعل کرتی ہیں جو پیڑماریہ دودھ کے ساتھ کرتا ہے۔ (جالینوس۔ المفردۃ)

اگر یہ ایسا ہی ہے تو استسقاء حمی کے لئے ان سے اچھی کوئی چیز نہیں ہے، اور تجربے میں بھی یہی آیا ہے۔

زقی کا معاملہ اس سے الگ ہے کیونکہ لحمی میں پورے بدن کی مائیت خون کے اثر سے خون آبی ہو جاتا ہے اور زقی میں یہ مائیت اعضاء کی طرف اوپر جانے سے پہلے اس سے الگ ہو جاتی ہے اور شکم کی طرف آ جاتی ہے۔

اگر معدے میں دودھ ترش ہو جاتا ہو یا گیس پیدا ہوتی ہو اور ہضم نہ ہوتا ہو تو پہلے اس سے استسقاء کے ذریعہ بدن کا تنقیہ کریں تب دودھ پلائیں۔ (مفردہ۔ دوسرا مقالہ)

اگر گیس پیدا ہوتی ہو تو قے اور اسہال سے تنقیہ کریں، پھر آتش جو وغیرہ جن کا خلط عمدہ ہوتا ہے اور بمشکل استحالة ہوتا ہے استعمال کریں۔ پھر دھیرے دھیرے دودھ کے استعمال تک آئیں۔ کیونکہ جب دودھ معدے میں اچھا ہضم ہوتا ہے تو پورے بدن میں سرایت کرتا ہے اور اخلاط کو درست کرتا اور مزاج کو معتدل بناتا ہے اور جب ترش ہو جاتا ہو تو بلغم کی قے کرائیں اور کمونی وغیرہ مسخن دیں پھر دھیرے دھیرے دودھ تک آئیں۔ (مؤلف)

اگر دودھ معدے میں منجمد ہو جائے تو مریض کو گرم گرم ماء العسل پلائیں یا مولی کا عرق اور پر میں روغن سوسن لگا کر قے کو تحریک دیں اور اسے چھوڑیں نہیں جب تک دواؤں کے ذریعہ اس کے شکم میں جامد دودھ کی قے نہ ہو جائے پھر اس کے ہاتھ پاؤں دبائیں اور گرم پانی میں رکھیں اور اس روز اور آئندہ روز اسے دودھ نہ پلائیں یہاں تک کہ بھوک کھل جائے اور پھر قاعدے سے دودھ پئے، اور جب دودھ پلانے لگیں تو مرحلہ وار بڑھائیں اور جب چھوڑنا ہو تو بھی ایسے ہی مرحلہ وار۔ اور کھانا نہ کھائے جب تک کہ پہلا ہضم نہ ہو جائے اور تھوڑی سی ہلکی چیز کھائے اور شراب آمینہ پئے

اور خوشبو جات کا استعمال کرنا اور اپنے آس پاس پھول رکھ کر سوئے اور جب دودھ بند کرے تو حب صبر اور جوارش بزور سے معدے کا تنقیہ ضرور کرے تاکہ ان رطوبات کا تنقیہ ہو جائے جو اس سے پیدا ہو گئی ہوں۔ اس طرح دوسرا کوئی مرض نہ پیدا ہوگا۔

پہلے گدھی کے تھن کو گرم پانی سے دھوئیں پھر برتن میں گرم پانی رکھیں اور اس میں دودھ دوھیں، دودھ اسی میں رہے تاکہ اپنی حالت پر باقی رہ جائے۔ اس کا بچہ چار ماہ کا ہو چکا ہو۔
معدہ دودھ پینے سے کمزور ہو جائے تو قرص ورد، ماء الاصول اور جب صبر استعمال کرائیں اور ضماد کریں۔ (شمعون)

خبث، زرد آب، بوا سیر اور ضعف معدہ میں فائدہ کرتا ہے۔ اسے معجون بنا کر یا اس کا خیساندہ استعمال کیا جائے۔

ورد پشت کے لئے مفید معجون کا نسخہ:

گائے کا تازہ دودھ ترش ہونے سے پہلے بلویا جائے اور سارا مکھن نکال کر صاف کر لیا جائے پھر ۲ کلو مکھن میں ۱۸ گرام سداب، ۱۸ گرام کرفس، ۱۸ گرام کراٹ ڈال دیا جائے اور ۹۹ گرام خبث الحدید دھو کر سائے میں سکھا لیا جائے اور تخم جرجیر، تخم کرفس، تخم کرفس، تخم پیاز، تخم ترب، تخم رطبہ، تخم حلبہ ۳۵، ۳۵ گرام کوٹ کر خبث الحدید کے ساتھ اس میں چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ ترش ہو جائے اور اس میں تخموں کا ذائقہ پیدا ہو جائے۔ پھر پیاس لگے تو اس کو پانی کے بدلے پیا جائے اور ہر تین روز پر بدل دیا جائے اس سے درد گردہ، بوا سیر کو فائدہ ہوتا ہے اور قوت باہ و بھوک بڑھاتا ہے۔ اس کے ساتھ اچھی غذا اور عمدہ پارنی شراب استعمال کی جائے۔ (ابن سرائیون)

خبث مٹی کی اشتہاء کو مٹاتا ہے۔ اسے جاڑے کے قریب موسم خریف میں استعمال کیا جائے۔ گرمی میں اس سے شغف نہ رکھا جائے۔ (طیب نامعلوم)

اگر یہ چاہو کہ خبث باہ کو بڑھائے تو اس میں ایسے بزور کا اضافہ کر دو جو قوت باہ بڑھاتے ہیں اس کا معجون بنا کر استعمال کرو۔ (ابن ماسویہ)

خبث خون بوا سیر کو کاٹنے میں مقید اور آرمودہ ہے۔ (مؤلف)

جس کی نالیاں تنگ ہوں اسے غلیظ چیزیں نہ پلائی جائیں کیونکہ وہ اس میں چپک جائیں گی اور سدے و پتھری پیدا کریں گی۔ اور نہ اسے جس کے بدن میں حرارت قویہ ہو کیونکہ اسی میں تبدیل ہو جائیں گی اور نہ اسے جس کے بدن میں اخلاط غلیظہ موجود ہوں کیونکہ یہ ان میں زیادتی کا باعث بنیں گی۔

ترش وہی جس کا مکھن اتار لیا گیا ہو پتہ بالکل نہیں بنتا اور نہ معدے میں گیس بناتا ہے۔
گدھی کا دودھ شاذ و نادر ہی معدے میں پنیر بنتا ہے بشرطیکہ دوھتے ہی پیا جائے۔ ایسی گدھی
کو چارے میں جھاؤ، کاسنی، بھوسی، انجیر، جو مغسول اور بقلۃ الحمقاء کھلائیں اور ان کے ساتھ خس بھی
اور چند روز تک کھلاؤ۔ پھر اس کے بعد ۷۰ گرام دودھ، کتیرا، صمغ، رب سوسن اور شکر کے ہمراہ پیئیں
اور مقدار بڑھاتے جائیں یہاں تک کہ ۱۲۰۰ کلو گرام تک ہو جائے۔

نفث الدم کی شکایت میں گدھی کو کزبرہ، حماض، لسان الحمل اور رطلہ چارے میں دیں اور
دودھ طین اور صمغ کے ہمراہ پیئیں اور جب دست آنے لگے تو نہ پلائیں اور گدھی کو چارے میں کزبرہ،
جاورس، آتش جو اور چاول کے ساتھ دیں اور دودھ کو قرص حماض کے ساتھ پلائیں۔

جو شخص دودھ پئے اسے تھکان کا کام نہیں کرنا چاہئے کیونکہ دودھ ترش ہو جائے گا اس لئے
کہ تھکان دودھ تو کجا غلیظ غذاؤں کو بھی ترش بنا دیتی ہے اور دوسری چیز اس وقت تک نہیں لینی چاہئے
جب تک کہ پہلی چیز معدے سے آگے نہ گزر جائے اور اس کی ڈکار ختم نہ ہو جائے۔

(کتاب روفس شربت شیر)

اور تربیۃ الاطفال میں لکھا ہے کہ اگر دودھ منجمد ہو جائے تو اس پر حلیت کا استعمال کریں
دودھ فوراً تحلیل ہو جائے گا لہذا یہ اس شخص کے لئے سب سے زیادہ موافق ہے جس کے پیٹ میں
دودھ پنیر بن جاتا ہو۔ (ساہر)

ماء الحنن کھلی، خارش اور یرقان وغیرہ کو فائدہ دیتا ہے اور کبھی پنیر سکجھین سے بنائی جاتی ہے،
کبھی قرطم سے اور کبھی سرد پانی سے اور پنیر بننے کے بعد اسے لکا دیا جاتا ہے اور اس کا پانی ٹپکتا ہے اور
اس ۴۰۰ ملی لیٹر مقطر پانی میں ساڑھے ۳ گرام نمک ڈال کر جوش دیا جاتا ہے اور پورا بچھین دور ہو جائے
تو صاف کر کے استعمال کیا جاتا ہے۔

دودھ پینے کے بعد سخت حرکت نہ کرے تاکہ ترش نہ ہو اور جب تک ہضم نہ ہو کچھ نہ
کھائے اور دھیرے دھیرے چلے اور سوئے نہیں یہاں تک کہ دن میں تین بار پی لے۔

اونٹنی کا دودھ اس بدن کے لئے عمدہ ہے جس میں ردی گرم خشک اخلاط ہوں، صفراء و سودا
خارج کرتا ہے اور استسقاء و فساد مزاج میں فائدہ کرتا ہے ایسے مریض کو نوجوان اونٹنی کا دودھ ایک
پیالہ سویرے دوہتے ہی گرم گرم پلائیں۔ مریض پی کر تھوڑی دیر بیٹھا رہے پھر سو جائے یہاں تک کہ
ایک دست یا تین دست ہو جائیں۔ دست اگر زرد ہضم شدہ ہو تو اسے دوبارہ تین بارہ دن میں پلائیں
اور سفید ہو تو نہ پلائیں یا تھوڑا پلائیں اور اگر پیاس لگے تو گرم دودھ پلائیں اور ہر پیالے میں ۹ ملی لیٹر

جھاگ اتار لیں شہد ملا لیں تاکہ شکم میں جامد نہ ہو اور نہ ترش ہو۔

اور اگر اس سے پیاس ستانے لگے تو سر پر ٹھنڈے پانی سے سرد کیا روغن بنفشہ یا روغن حطمی اور گل روغن رکھیں اور گرمی میں سر پر ٹھنڈا پانی ڈالیں اور جاڑے میں بابونہ اور بنفشہ کا جو شانہ۔ اگر غلیظ ریا ح ستائے تو مریض کو اس سے پہلے ساڑھے ۴ گرام قنارہ زیرہ چبانے کی ہدایت کریں کیونکہ درد کمر کے مریض کے لئے دودھ ردی چیز ہے وہ ایسے پہلے اونٹنی کو کرفس کھلائیں یہ اس کے دودھ کو معتدل کر دے گا۔ دودھ اگر شکم میں جم یا منعقد ہو جاتا ہو تو ساڑھے ۴ گرام نمک ہندی باریک پیس کر دودھ میں ملا لیں اور اگر دودھ دیر میں ہضم ہوتا ہو تو دودھ میں روغن نار دین ملا لیں اور اگر بہت دیر میں ہضم ہوتا ہو تو اس میں ساڑھے ۳ گرام دار چینی اور دار قفل شامل کر لیں۔

استقاء حار کے لئے اونٹنی کے دودھ اور پیشاب سے مفید دوسری کوئی چیز نہیں ہے اور اگر طبیعت نرم نہ ہو تو پیشاب کی مقدار زیادہ کر دو اور اگر اس کے استعمال سے مسوڑھے خراب ہو جائیں تو پینے کے بعد جو شانہ ساق اور شراب قابض سے کلی کر لیں۔ یہ باب یہاں بہت زور دار ہے اس سے مدد لو۔ (تیا ذوق)

جسے سرد درد ہو یا سخت بخار ہو یا جس مریض کو قراقر شکم کی شکایت ہو اور طبعاً نفخ یا ورم ہو یا جس کو پیاس اور بیحد سوزش ہو یا جس کے بول و براز پر پت غالب ہو اسے دودھ نہ پلائیں۔ یہ دودھ سل، دق اور ایسے مریض کو فائدہ کرتا ہے جس کے دست میں بہت خون آتا ہے اور ہر اس مریض کو فائدہ کرتا ہے جس کے بدن کو اچھی اور سریع النفوذ غذا کی ضرورت ہوتی ہے۔ (فصول البقراط)

جب مریض دودھ پی لے تو کچھ نہ کھائے یہاں تک کہ ہضم ہو جائے۔ دودھ صبح سویرے دوتے ہی پیا جائے اور پینے کے بعد نہ کھایا جائے اور نہ تکان و محنت کا کام کیا جائے کیونکہ محنت کرنے سے دودھ ترش ہو جائے گا بلکہ چہل قدمی کر لیں اور اس دوران سوئیں، نہیں چلتے رہیں اور جب پیا ہوا دودھ ہضم ہو جائے تو پھر پئیں یہ تھوڑا سہال لائے گا پھر غذائیت پہنچائے گا۔ (بولس)

دودھ میں تھوڑا فودنج اور نعتع ڈال دینے سے یہ دونوں اسے جامد نہیں ہونے دیتے۔

(دیسقوری دوس)

جو مریض پرانے ہوں انہیں ۸۰۰ ملی لیٹر ماء الحین پلائیں اور جو کچھ نئے ہوں انہیں ۴۰۰ ملی لیٹر سے کم نہیں۔ (بولس)

وہی دق، ضعف معدہ، صفراوی پتوں، پرانی سخت سوزش اور یرقان کے لئے مفید ہے ۱۰۵ گرام گائے کا دہی لیا جائے اور ۳۵ گرام تنور میں سکھائے ہوئے سفید آٹے میں ڈال دیا جائے جن

کا خمیر عمدہ اور دل کر کوٹا ہو اور چمچے سے کھایا جائے اور عصر تک کچھ نہ کھائے اور پھر بشیر کا زیریاج کھائے اور تھوڑی رقیق شراب ممزوج پئے، اور دوسرے روز ۳۵ گرام دہی اور کیک میں سے ساڑھے ۳ گرام کم کر دیں یہاں تک کہ صرف دہی لینے لگے اور اسے کم کرنے کے ساتھ کیک بڑھاتے جائیں اور دہی کم کرتے جائیں یہاں تک کہ اپنی حالت پر واپس آجائے یہ دق کے لئے ہے۔

اگر بواسیر، ضعف معدہ اور اسہال ہو تو اس میں خبث الحدید، بورق اور وہ چیزیں ڈال دیں جو دست کو روک دیں اور خفیض تو وہ سل، کھانسی اور موٹاپے کے لئے مفید ہے۔

رباگدھی کا دودھ تو ایسی گدھی لی جائے جسے بچہ دیئے چار ماہ ہوئے ہوں اور اسے اچھا چارہ دیا جائے پھر نیم گرم پانی سے اس کا تھن دھو کر سکھا کر دوہا جائے اور ایسے پیالے میں دوہا جائے جو گرم پانی کے اندر رکھا ہو تاکہ ٹھنڈا نہ ہو، دوہتے ہی ۱۳۰ ملی لیٹر کی مقدار میں پیا جائے اور پھر عصر کے وقت چوزے کا جوش اور تھوڑی آمینختہ شراب پلائیں اگر اسی وقت اسہال ہو جائے تو ٹھیک ورنہ دوسرے روز اس سے زیادہ مقدار میں پلائیں، اگر اسہال نہ ہو تو اسمیں ساڑھے ۱۰ گرام شکر کا اضافہ کر دیں اس سے اگر دست آجائے تو ٹھیک ورنہ دوسرے روز اور زیادہ پلائیں اس پر بھی اگر اسہال نہ ہو تو اس میں ساڑھے ۳ گرام شکر ڈال دو۔ اگر اسے دو دست ہو جائیں تو ٹھیک ورنہ اس میں ایک گرام نمک اور اسی کے برابر بستانج شامل کر دیں اور اگر دو دفعہ سے زیادہ دست آئے تو اسے بند کر دیں۔ ۳۹۰ گرام تک بڑھائیں اور دھیان میں رکھیں کہ دو دست ہو نہ کم نہ زیادہ اور تین ہفتے تک پلائیں اور محنت و ہم بستری سے پرہیز کرائیں۔ (مسج)

اسہال میں غور کیا جائے کہ کیسے زیادہ ہوگا، اس لئے پرانے یرقان اور سوزش کے لئے تم جو دوا دے رہے تھے وہ ترشی پیدا کر رہی ہے اور اسے ظہر تک ہر دو گھنٹے میں تین یا چار دفعہ پلاؤ اور عصر تک انتظار کرو، پھر مرغی کھلاؤ۔

اور موٹاپے کی لئے غیر ترش ۳۱۵ گرام ۹ گھنٹے میں تین بار پلاؤ اور عصر میں سفید میدہ کی روٹی اور مہینے کا گوشت دو اور شراب ممزوج پلاؤ۔ اور تین ہفتہ تطہیب کی جائے اور روزانہ غسل کرایا جائے اور نرم حقنہ کیا جائے جو امعاء سے فضلے باہر کر دے۔

اور جو شخص اسہال کے لئے پئے وہ اسے ۱۰۵ گرام ساڑھے ۱۰ ملی لیٹر کیک کے اور ساڑھے ۳ گرام صمغ کے ساتھ لے اور ظہر تک کچھ نہ کھائے پھر بھنے ہوئے پنیر سے ۱۰۵ گرام روٹی کھائے، یہ پرانے اسہال میں فائدہ کرتا ہے جس کے ساتھ آنتوں اور منہ میں زخم ہو۔ (مؤلف)

یہ تمہیں آنتوں کے اوپری حصے میں زخم پر رہنمائی کر رہا ہے۔

اور ضروری ہے کہ ترش نہ ہو بلکہ بکری کا تازہ دودھ ہو اسے صاف ہانڈی میں ۸۰۰ ملی لیٹر دوہا جائے اور انجیر کی تر لکڑی سے ہلایا جائے اور ہانڈی کے دہانے کو تر روئی سے پونچھ دیا جائے تاکہ دودھ نہ جلے اور جب ایک یا دو جوش کھا جائے تو آگ سے اتار لیا جائے اور اس میں ۱۰۵ ملی لیٹر ترش سلجنجین شامل کر دی جائے اور انجیر کی لکڑی سے ہلا کر چھوڑ دیا جائے اور جب گرم ہو تو ایک کپڑے پر ایک سبز مٹکے کے اوپر لٹکا دیا جائے اور اس کا مقطر پانی ۳۰۰ ملی لیٹر لیکر اس میں ساڑھے ۳ گرام نمک اندرائی ڈال دیا جائے اور جوش دیا جائے سب سے پہلے جھاگ اتار لیا جائے پھر چھوڑ دیا جائے اور دوبارہ صاف کر کے استعمال کیا جائے۔

۲۰۰ ملی لیٹر ہلیہ اصفر ساڑھے ۳ گرام، ستمونیا ۲۵۰ ملی گرام، دو قو ۲۵۰ ملی گرام، انیسون ۲۵۰ ملی گرام، نمک ۸۷۵ ملی گرام، ایارج پونے دو گرام کے ہمراہ سلجنجین سے گوندہ لیا جائے۔ (مسح) تلی کے سلسلے میں اور ام باطنہ کے اصول و قوانین سے مدد لی جائے۔

تلی کے سخت اور ام کا اندازہ امتحان باللمس سے ہو جاتا ہے اور تلی کی بیماریوں کی عام حالت جگر کی بیماریوں کی ہوتی ہے بس فرق اس میں کمی و بیشی کا ہوتا ہے۔ ضعف طحال کے وقت پورے بدن کا رنگ سیاہی مائل ہو جاتا ہے، اس لئے کہ تلی کے جذب نہ کرنے کی وجہ سے فون سوداوی ہو جاتا ہے اور کبھی طحال خود ہی اپنے فضلوں کا دفعیہ قئے اور اسہال کے ذریعہ سیاہ پت کی جنس کا خون باہر کر کے کرتی ہے اور کبھی تلی بڑھنے سے مالتھو لیا پیدا ہو جاتا ہے اور کھانے کی خواہش اس وقت بڑھ جاتی ہے جب تلی معدے کی جانب خالص ترشی کا دفعیہ کرتی ہے اور کبھی اس وقت کھانے سے نفرت ہو جاتی ہے اور یہ زیادہ تر ہوتا ہے جب اس میں سخت ورم ہوتا ہے اور استقاء میں جگر اس کے ساتھ شریک ہوتا ہے۔ اور جب تلی و جگر دونوں ایک ساتھ ماؤف ہوں تو سیاہ یرقان پیدا ہوتا ہے۔

اور اس کی اکثر بیماریوں کے پہچاننے کا طریقہ وہی ہے جو جگر کی بیماریوں کے پہچاننے کا ہے (یہی تلی کی بڑی بیماریوں ہیں اور کبھی اس سے اس کے نیچے ہو اور مراقیت پیدا ہوتی ہے) (مؤلف) (جالینوس السادسة من الاعضاء الائمة)

جب تلی کی بیماری سوء مزاج سے ہوتی ہے تو سیاہ یرقان پیدا ہوتا ہے (الجوامع من علل الاعضاء الباطنة)

بشرطیکہ سوء مزاج حار ہو اور اگر بارد ہو تو استقاء ہوتا ہے۔ (مؤلف) اور جب امراض آلیہ جیسے سدوں اور ورموں جیسا کوئی مرض ہو تو جن کا سبب اخلاط غلیظ

ہوں ان پر بوجھ اور تناؤ سے استدلال کیا جاتا ہے اور جو غلیظ ہوا کی وجہ سے ہو اس پر صرف تناؤ سے اور ورم پر بھوک نہ رہنے اور پیاس کی زیادتی و بخار اور زنگ کی زردی سے اور بلغھی ورم پر رنگ کی سفیدی اور تھج سے، اور سوداء رنگ کی سبزی اور مالینو لیا کے عوارض سے۔ (الجوامع من علل الاعضاء الباطنة) تلی میں صلابت اس لئے جلد ہوتی ہے کہ اس کی غذا دم غلیظ ہے اور جب اس کا یہ خون اس کی عروق عروق نابضہ میں چلک جاتا ہے تو وہ سخت ہو جاتا ہے اور پھر اس کا ٹکنا د شوار ہو جاتا ہے۔

اس صورت میں ملطف ادویہ استعمال کرنے کی ضرورت ہوتی ہے جو زیادہ مسخن نہ ہوں کیونکہ وہ اس سے خلط بہت زیادہ غلیظ ہو جائے گا اور ٹکنا د شوار ہو جائے گا بلکہ ان کے ساتھ ادویہ قابضہ کا اضافہ کر لیا جائے تاکہ طحال کی قوت محفوظ رہے، کیونکہ اس کا فعل یعنی اس سے سوداء کو جذب کرنا بدن کے لئے مفید ہے۔

اور اسی لئے تلی کا علاج ایسی ادویہ سے کیا جاتا ہے جو قابض ہونے کے ساتھ ہی بہت کمزوری ہوتی ہیں۔

طحال کے لئے سرکہ و سکبجین مفید ہیں کیونکہ یہ ملطف ہیں تسخین نہیں کرتیں۔ تلی بڑھ جانے سے جسم چھوٹا ہو جاتا ہے۔

اور سخت تلی کی یہی ادویہ ہیں کیونکہ اس کی زیادہ تر بیماریاں یہی ہیں۔

اسے جھاؤ کا سوکھا پھل ۱۸ ملی لیٹر سکبجین کے ساتھ پلاکیں یا پیاز کا سرکہ ۷۰ ملی لیٹر اور پوست بچ کبر پلائیں۔

صلابت طحال کے لئے ایک قرص کا نسخہ:

حب بلساں ۳ جز، مقولوقندریون ۸ جز، پوست بچ کبر ۴ جز، عنصل مشوی ۱۶ جز، حرفہ شمرۃ الطرفا ۵ جز، فوۃ ۵ جز، وج ۵ جز، ازخر ۵ جز، اشق ۵ جز سب کو لیکر حسب دستور قرص تیار کر کے سکبجین کے ہمراہ استعمال کریں۔

دوسرا نسخہ:

عرق طینچا پوست بچ کبر۔

صلابت طحال کے لئے ایک ضما د کا نسخہ:

مر ۱۰۵ گرام، کندر کا آٹا ۱۰۵ گرام، خردل ۷۰ گرام، سیاہ زیرہ ۷۰ گرام۔ پہلے سرکہ پیاز ۷۰ گرام میں مر اور کندر کو حل کیا جائے اور باقی کو پیس چھان کر اس میں ملا دیا جائے اور ضما د کیا جائے اور

عضو مائف پر سات گھنٹے چھوڑ ديا جائے پھر حمام ميں داخل كر كے وهاں چھوڑ ديا جائے يهاں تك كہ نرم هو جائے اور اس كى تدبير لطيف كى جائے يہ حيرت انگيز ضماڊ كا نسخہ ہے۔

دوسرا نسخہ :

مغز انجير، خردل، پوست بيج كبر، هموزن حل كر كے اس سے ضماڊ كيا جائے۔
اور اس سے پہلے كے ضماڊ كے سلسلے ميں كہا ہے كہ مريض كو حمام ميں داخل كرو اور آبرزن ميں دير تك رہے اور جب نكلے تو اسے نمك مين اور روئى و كبر كھلاؤ اور آب دريا سے آميز شراب پلاؤ، اور ضماڊ سے پہلے اور بعد اس كى لطيف تدبير تين روز كرو۔
ياسر كہ كى تلچھٹ اور نبيز اور شجير حب البان، تل، ميتھى، سياہ زيرہ، بورك اور سر كہ سے ضماڊ كرو۔ (الميامر)

آب سيب و آلو بخار كا شراب استعمال تلى كو بڑھاتا ہے، شيطرج كا ضماڊ عرق النساء كے ذيل ميں مذكورہ طريق پر استعمال كيا جاتا ہے۔

اگر بيمارى بجالا رہے تو طحال پر پچھنا كريں۔ (الاخلاط)
كسى بھى بخار كے ساتھ ہميشہ تلى بڑھ جاتى ہے۔ (كتاب مابال)
ركا هو اور جھاڑيوں كا پانى تلى كو بڑھاتا ہے۔ (الاخلاط)

اگر تلى كے مريض كو خون كا دست هو اور زيادہ دن رہے تو اسے استسقاء اور زلق الامعاء هو جاتا ہے اور ہلاك هو جاتا ہے۔

يعنى ايسا مريض جس كى تلى ميں مزمن سختى هو انھیں جب خون كا دست ہونے لگے تو ان كى صلابت دور هو جاتى ہے كيونكہ يہ دست ان اخلاط كے تلى سے ہٹنے اور نكلنے كى وجہ سے ہوتا ہے ليكن جب مقدار سے بہت زيادہ هو جاتا ہے اور طويل هو جاتا ہے تو زيادہ دن گزرنے كى وجہ سے نقصان دہ هو جاتا ہے اور اس سے زلق الامعاء اور جگر كے آنتوں كى بيمارى ميں شريك هو جانے سے استسقاء پيدا هو جاتا ہے۔ مريضان تلى كو دست اچھى علامت ہے۔

ميں نے يہ كہا كہ وہ بہت مفيد ہوتا ہے بشرطيكہ دست طويل نہ هو اور اس سے طحال سے فضلات منتقل ہونے اور نكلنے كى وجہ سے بيمارى ہلكنى هو جاتى ہے۔ (الفصول السادسة)

جس شخص تلى كا مرض هو اور اسے شكم كا عارضہ هو جائے اور پرانا هو جائے تو اسے استسقاء هو جاتا ہے اور جن كو طحال كا درد هو اور سرخ خون جارى هو جائے اور اس كے بدن ميں سفيد زخم

ہو جائیں جو تکلیف دہ نہ ہوں تو دوسرے روز اس کی موت ہو جاتی ہے اور جسے یہ درد ہو وہ کوئی چیز نہیں کھانا چاہتا۔ (الموت السریع)

عظیم طحال میں دو وجہ سے جسم لاغر ہوتا ہے۔ ایک یہ کہ وہ بہت زیادہ خون جذب کرتی ہے جس سے جسم کی غذا کم ہو جاتی ہے دوسری یہ کہ وہ جگر کی قوت کمزور کر کے خون کی تولید کم کر دیتی ہے۔ (الاهویۃ والبلدان)

معمول ورم طحال تقریباً تکلیف نہیں دیتا اور حجاب کو دباتا نہیں ہے جیسے کہ جگر و معدہ دباتا ہے الایہ کہ اس کا ورم بڑا اور اس کے سرے میں ہو۔ (سوء المزاج)

حرارت کے باعث لاحق صلابت طحال کے لئے مفید دوا کا نسخہ:

تازے کدو کا پوست سکھا کر روزانہ ساڑھے ۳ گرام ترش سرکہ ساڑھے ۷ اٹلی لیٹر کے ساتھ پلائیں اور ایسے ہی ختم بقلۃ اللحم پلائیں (الیہودی)

اور اسے سرکہ کے سات جھاؤ کا پھل پلائیں یا آب بید سادہ یا اس کا پتہ سکھا کر سرکہ کے ساتھ استعمال کریں اور ورم طحال میں بکری کا پیشاب اور اونٹنی کا دودھ فائدہ کرتا ہے۔ (مؤلف)
طحال کے درد اور صلابت کے لئے ۷ گرام ختم (خرفہ) پانی سے آمیز سرکہ کے ہمراہ پلائیں۔
اور طحال بہترین علاج بائیں بازو کی اندرونی رگ پر داغنا ہے۔ (اھرن)

صلابت طحال کے لئے ایک مرہم کا نسخہ:

قرمانا، کنجد (جل) عاقر قرحا، میتھی سائیدہ، ہموزن شراب ثقیف کے سرکہ کے ساتھ کھل کر پھر اس پر روغن ڈالیں پھر حمام میں داخل کریں پھر باہر لا کر ضماد رکھیں، یا میتھی اور خردل برابر برابر لیں اور شراب ثقیف کے سرکہ کے ساتھ پکا کر ضماد کریں۔ طحال کے امراض میں زیادہ تر صلابت ہوتی ہے جس کی پہچان امتحان بالکمس سے ہو جاتی ہے اوپر ہی سے محسوس ہو جاتی ہے اور بدن لاغر اور رنگ و خون بہت سیاہ ہو جاتا ہے۔

اور اس میں قوت کے انحلال کو اسکے سیلان سے پہچان لیا جاتا ہے اور بائیں جانب طحال کی جگہ درد سے اس کا علاج بقیہ دوسرے احشاء کے اصول پر کیا جاتا ہے۔

رہا اس کے قوی کا فساد تو اس پر اس کی دیگر علاما سے استدلال کیا جاتا ہے۔

جب طحال کی قوت جاذبہ سیاہ خون کو جذب نہیں کرتی تو بدن سیاہ ہو جاتا ہے اور اگر ماسک

کمزور ہو تو اس سے زیادہ خون آنتوں کی طرف رواں ہو جاتا ہے اور اسی انداز پر معدے کی طرف۔
جب طحال میں یوست ہو جاتی ہے تو مریض کی پیاس بجھنے کا نام نہیں لیتی اور مر اور کثیرا اور
اس سے زیادہ کم قابض ادویہ جیسے تخم لاصف، زرداند، عروق الصفر، افسنتین حرف، انج، اسارون سے
تیار مرکب ادویہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

درد کے آغاز میں فصد کرو اور صلابت کی صورت میں اس پر قوی محلل ادویہ کا بوجھ نہ لا دو
کیونکہ اس کا حکم سخت اور ام کا ہے۔
اور اگر بیمار برداشت کر سکتا ہو تو طحال کا افضل علاج اونٹنی کا دودھ اور اس کا پیشاب ہے۔
اسے اتنا پلاؤ جتنا کہ ہضم ہو جائے اور جتنا ممکن ہو۔
قرص فوۃ صلابت طحال کے لئے عمدہ ہے۔

مچھٹھ (فوۃ) ۴۲ گرام، پوست کبرے گرام، زرداند طویلے گرام، ایرسایے گرام، سکجنین ترش
کے ساتھ خوب باریک پیس کر اور قرص بنالیں اور ساڑھے ۴ گرام، ماء افسنتین اور جو شانہ پوست بنج
کبر کے ساتھ پلائیں۔ یہ عمدہ نسخہ ہے۔

طحال کے نیچے کی ہوا کے لئے:

حرف ایک جز اور شو نیز ۲ جز شہد میں ملا کر روزانہ ۷ گرام سکجنین کے ساتھ استعمال کریں۔

دوسرا نسخہ:

جو زرد خام اور ابھل طاقتور سرکہ میں اتنا پکائیں کہ ایک تہائی حصہ رہ جائے یہ سرکہ روزانہ
پلائیں اور اس کے بعد بائیں کروٹ سلائیں اور پھوک کو مقام طحال پر بہ طور ضماہ استعمال کریں اور ۷
گرام تخم خرفہ سرکہ آمیز پلائیں اور کدو تازہ کی سکھائی ہوئی پوست پلائیں اور ساڑھے ۳ گرام اشق
ترش سکجنین کے ساتھ پلائیں۔

ایک عمدہ طلاء:

اشق، کندر اور ہموزن ترش سرکہ میں کھل کر لیں اور طلاء کر کے اوپر سے روٹی رکھ دیں اور
اسے چھوڑ دیں یہاں تک کہ خود گر جائے اور اس کے بعد اس پر دوسری لگائیں۔

نورہ کا عجیب ضماہ:

نورہ آگ پر دوبار کا بھنا ہوا، عاقر قرحا، پھنکری، پوست بنج کبرا، بورق، کبریت، ٹوم دروی

سوختہ، مر کو سر کہ میں حل کر دیں اور اس سے سب کو گوندہ دیں اور اسے ایک طرف چپکا کر اور تلی کے مقام پر چپکا دیں۔ اس سے باہر دور تک نہ ہونا چاہئے مریض طاقتور ہو تو ایک گھنٹہ ورنہ نصف گھنٹہ تک کے لئے چھوڑ دیں اور چاہیں تو اسے شہد اور تھوڑے سر کے سے بنائیں ورنہ لعاب دہن سے۔
بخار کے ہمراہ ورم طحال کے لئے ضما د کا نسخہ:

عصارہ نبوت ۲ جز، سرکہ شراب۔ اس میں کپڑے کا ٹکڑا ڈوبادو اور پھر اس کو مقام ماؤف کے اوپر رکھو، یا یہ کام جھاؤ پھل سے کرو۔

وج غلیظہ ہوا کو تحلیل کرتا ہے جو طحال کے نیچے ہوتی ہے اور ایسے ہی شونیز و ہالون اور سداب فتنکشت ہے لہذا جب تم ایسا مریض دیکھو تو ان دواؤں سے قرص تیار کر لو اور ان تخموں کے جو شانہ کے ساتھ پلاؤ۔ ساڑھے ۴ گرام کی مقدار میں۔ (مؤلف)

سداب، پوست عروق کبر، افسنتین، فودنج، صغتر بہت ترش تیز شراب کے سر کے میں پکاؤ پھر اس میں نمڈے کا ٹکڑا ڈال بھگو کر گرم گرم تلی کے مقام پر لگاؤ یہاں تک کہ اپنے آپ سرد ہو جائے پھر اسے نہار منہ ۲۱ بار دہراؤ۔ (اختیارات الکندی)

اگر وہ تالی بند ہو جائے جس میں سودا پیدا ہوتا ہے یا اس کی قوت جاذبہ کمزور ہو جائے تو اس سے سیاہی قان پیدا ہوتا ہے۔

اور اگر ثقل کا عارضہ ہو اور بائیں پہلو سے بغیر درد ابتداء ہو تو طحال میں سدے ہونے کی علامت ہے اور اگر سیاہ پت پھینکنے کا عارضہ بغیر بخار کسی اور بیماری کے ہو تو طحال کی قوت ماسکہ کمزور ہے۔ اور اگر اس سے قم معدہ کی طرف کوئی انصباب نہ ہو تو بھوک کم ہو جاتی ہے۔

اور طحال کے ورم حار کے ساتھ جگر کے عوارض ہوتے ہیں اور اگر پک گیا ہو تو اس کا وہی حکم ہے جو جگر کے بارے میں ہے سوائے ادراار بول کے۔ اور اگر سخت ورم ہو جائے تو وہ درد اور حرارت کو ساکن کر دیتا ہے اور اس وقت مسوڑے میں کچھ سڑاند ہو جاتی ہے اور منہ کی بو فاسد ہو جاتی ہے اور استسقاء ہو جاتا ہے۔ اس لئے بائیں ہتھیلی میں فصد سے آغاز کیا جائے تاکہ جذب طویل ہو۔ یہ بہت مؤثر طریقہ ہے پھر طحال کو ملطف قوی سے ضما د کریں۔ (بولس)

عمدہ ضما د:

حلبہ ۴۰ جز، آرد ترمس ۱۰ جز، قردمانا ۱۰ جز، ربی الحمام ۱۰ جز، زیرہ ملح ۱۰ جز، خطر دن ۱۰ جز،

کبریت ۱۰ جز، پوست کبر ۲۰ جز، انجیر ۶۔ پوست کو خلثیف اور انجیر میں بھگوایا جائے اور سب کو یکجا کر کے مرہم تیار کیا جائے اور اس کے تیار ہونے کے بعد پہلے روغن حنا اور کچھ سرکہ رقیف کے ہمراہ اس سے ضماد کیا جائے۔ پھر کھرل کیا جائے اور کبھی ملیبیات اور کبھی محلات کا استعمال کیا جائے اور اس سے زیادہ مفید یہ ہے کہ اشق سے سرکہ کو آلودہ کیا جائے اور پوست بخی کبر سرکہ کے ساتھ تنہا سخت طحال کے لئے مفید ہے اور ضماد کا عمدہ کام اس کی تکمید اور اس پر ملیبیات رکھنے کے بعد ہوتا ہے، اور پوست بید سادہ یہی کام کرتا ہے، اور لطیف تدبیر اختیار کرنا اور کم پانی پینا چاہئے۔ اور اگر مستقل رہ جائے تو حجامت بالشرط کرنا چاہئے اور اس پر دوا خردل رکھی جانی چاہئے۔

چونہ بغیر بجھاڑ نگار، مردار سنگ، عاقر قرحا، پوست بخی کبر، ہموزن لے کر خوب باریک کرو اور سرکہ میں نرم آگ پر پکاؤ۔ یہاں تک کہ شہد کے مانند ہو جائے۔ پھر اس کے اوپر اس کے نصف کے برابر سرکہ ڈال دو، پھر کسی لوہے پر چبڑ دو اور اس کو طحال کے مقام پر رکھو اس کی حد سے تجاوز نہ کرو اور اگر مزمن ہو تو نصف دن تک چھوڑ دو ورنہ تین گھنٹے اور اگر چاہو تو اس سے کسی کوزے کو طلاء کرو اور اس میں طحال رکھ دو، وہ اسے چوسے گا یہاں تک کہ کوزے میں صرف جلدیں اور عروق رہ جائیں گی اور کوزے کا منہ بند کر دو۔ (مجبول)

ہوا کو دور کرنے کے لئے نسخہ:

وج، ہالون، تخم فندہ اور سداب طحال کے نیچے کی غلیظ ہوا کو دور کرتے ہیں۔

ہالون کو باریک کیا جائے اور سرکہ سے گوندھا جائے اور اینٹ پر تنور میں پکایا جائے پھر اسے اور حب الفندہ اور برگ سداب خشک، وج، کاشم، پوست بخی کبر لے کر نہایت باریک کر دیا جائے اور کھول دیا جائے اور اس کے بعد ماء الاصول پیا جائے۔

ورم طحال کی صورت میں سرد پانی کے ساتھ تخم حماض ۷ گرام پلاؤ۔ (شمعون)

نسخہ اس صورت میں ٹھیک ہوتا ہے جب کہ ورم کے ساتھ حرارت بھی ہو اور ایسے ہی سوکھا کدو اور تخم سرمق کا فائدہ ہے۔ (مؤلف)

اس سے طاقتور دوا کا نسخہ:

شیطرج ۷ گرام، پوست بخی کبر پونے ۵ گرام، زراوند طویل پونے ۵ گرام۔ سب کو باریک کر کے پونے دو گرام طاقتور شراب کے ہمراہ پلاؤ اور ورم طحال میں تخم سرمق پلاؤ اور ساڑھے

۳ گرام زراوند اور دوسرے زبرد پلاؤ اور اسے بکری کے پیشاب کے ہمراہ ہلیلہ پلاؤ۔ (شمعون)
مجھے درد طحال تھا اور میں ایک دوسری چیز کے لئے برابر اطرہ بفل استعمال کر رہا تھا جس سے
درد بالکل دور ہو گیا۔ (مؤلف)

درد طحال کے لئے ایک بہترین جو شانده کا نسخہ :

شاہترہ، غافٹ، ہلیلہ زرد، افیمون، منقی، پوست نیج کبر، اسے پکا کر پلایا جائے اس کے بعد
بسفانج، نانخواہ، تخم بادیان، کرفس، وج، قسط، اسارون کا اضافہ کر دیا جائے۔
اور غلظت طحال کے لئے اشق سرکہ میں حل کر کے اس پر بطور طلاء استعمال کیا جائے۔
جو نزلہ و زکام کا شکار رہتا ہے اسے طحال میں ورم صلب تقریباً نہیں ہوتا۔ (مسائل ابیدیمیا)
ایک سنگین جو طحال کو درست کرتی ہے۔

نسخہ :

پوست نیج کبر، سقو لو قندریون، شمرۃ طرفاء، بید سادہ کی ڈاڑھی، فوۃ اسارون، وج سرکہ میں
پکا کر سرد کیا جائے اور ماء العسل پکا کر اس میں ساڑھے ۳ گرام اشق شامل کر لیا جائے یہ طحال کے لئے
عجیب نسخہ ہے۔

طحال کے لئے ایک ضما د کا نسخہ :

عاقہ قرحہ ۵۵ گرام، رائی ساڑھے ۵۲ گرام، حب مازریون ۴۰ گرام، بزر الطیب ۳۵ گرام،
فلفل ۴۰ گرام، سیاہ زیرہ ۱۰۵ گرام۔ سرکہ عنصل سے گوندھا جائے اور طحال کی جگہ کو سرکہ اور
نظرون سے دھویا جائے اور نمہ سے تین گھنٹہ سینکائی کی جائے پھر اس پر ضما د کیا جائے۔ یہ دوا تلی
کے اوپر رکھنے سے اندر سے تلی کو چوش لیتی ہے۔ (بولس)

جب ورم طحال صلب میں ڈکار کا عارضہ ہو جائے تو تقطیع میں سب سے طاقتور دوا کا التزام
کریں، کیونکہ یہ عضو اسے بغیر تکلیف کے برداشت کر لیتا ہے، خواہ ضما د ہو یا پینے کی دوا، اور اس میں
سب سے مؤثر ادویہ ہیں۔ نیج کبر، نیج طرفاء، اور سقو لو قندریون سرکہ میں پکائیں اور اسے پلائیں اور ضما د
بھی کریں۔ (اغلو قن)

اور تم اکثر طحال کو ٹٹولو گے تو محسوس کرو گے کہ ہاتھ کو دھکا دے رہی ہے جبکہ اس میں ورم

صلب نہیں ہوتا بلکہ ہوا بھری ہوتی ہے۔ اور اگر ایسا ہو تو پہلے ایسے روغن سے نطول کر لیا جائے جس میں افسستین کو پکایا گیا ہو۔ پھر اس پر ایسا ضماد رکھا جائے جس میں مرکب قوت ہو جیسے کبریت اور شبث سے بنا ہوا ضماد، اور ان ضمادوں میں قابض ادویہ مضر نہیں ہے۔ اگر زیادہ ڈکاریں ہو جائیں جبکہ ذکر میں غلیظ ہوا ہو یا بلغی ہو لیکن اگر سخت ورم ہو تو ضروری یہ ہے کہ ضمادوں میں مقوی محلل ادویہ غالب ہوں اور قابض کم ہوں۔

اور ہم نے اکیلے ہی تحلیل کرنے میں قوی اور طحال کے سخت ورم میں مؤثر دیکھا ہے جیسے زہرا لیلچ اس کا ضماد شفا دیتا ہے۔ اگر اس کے ہمراہ چبھن ہو تو فصد کرو، اور قرص امبر باریس دو اور بغیر چبھن کے ہو تو سکجنین کے ہمراہ قرص کبر دو، اور اگر غلظت رہتی ہو تو سرکہ اور اشق کا ضماد کافی ہوگا اور پرانا ہو تو نورہ اور سیاہ زیرہ وغیرہ سے تیار کیا ہوا ضماد اور اگر درد طحال کے ہمراہ پوست ہو اور بدن میں سیاہی ہو تو افتیمون کا جو شانہ استعمال کرائیں۔

اگر بخار کے ہمراہ ہو تو فصد کے وقت طحال پر حجامت بالشرط کریں اور اسے بلیلہ شاہترہ پوست بخ کبر پوست بخ کرفس، بادیان، شمرۃ الطرفاء اور سقو لو قندریون سے تیار شدہ جو شانہ دیں اور اس کا بیاض ایار ج فقیراء اور غاریقون کو بنائیں۔

اگر درد طحال اس کے نیچے ہوا پیدا ہونے سے ہو تو ہاون ساڑھے ۱۰ گرام کوٹ چھان کر شراب ثقیف کے سرکہ سے گوندھو اور تنور میں اس کی روٹی تیار کرو تاکہ جلے نہ، پھر کوٹ کر ۳۵ گرام ختم فجنکشت اور جھاؤ پھل ساڑھے ۲۴ گرام، سقو لو قندریون ساڑھے ۲۴ گرام، روزانہ سونے کے وقت ساڑھے ۱۰ گرام استعمال کرائیں۔

اگر ورم طحال کے ساتھ حمی حارہ ہو تو آب بید سادہ و جھاؤ کے پتے اور بادیان و کاسنی اور سکجنین استعمال کرائیں۔ (الکمال والتمام)

جگر کی حرارت یا شدت کے ہمراہ درد طحال کے لئے قرص کا نسخہ جیسا کہ ابن ماسویہ نے کتاب الحمیات میں ذکر کیا ہے۔ عصارۃ غافث، لک، زرواند، سقو لو قندریون، پوست کبر، ختم کشوت، کاسنی، ختم کرفس، ختم قشہ، ختم ہللہ الحمقاء، ختم سرمق، گل سرخ، سنبل، انیسون، سکجنین کے ساتھ پلائیں۔ یہ اشیاء ان قرصوں کا مدار ہیں اور کبھی اس میں بادام تلخ وغیرہ ملانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ (مؤلف)

بخار کے ساتھ مرض طحال کی صورت میں آب کشوت، آب کاسنی، آب برگ جھاؤ، تازہ اطراف کبر کارس، اطراف سادہ بید کارس، شاہترہ کارس، اور مولی کارس ہمراہ سکجنین پلائیں۔

کبھی تلی میں ہوا پھنس جائے کی وجہ سے ورم پیدا ہو جاتا ہے اور کبھی حجاب اور شانے میں

بہت تکلیف ہو جاتی ہے اور کبھی اس کے ساتھ پاؤں کی پنڈلیوں اور شانے میں درد ہوتا ہے اور اسی لئے جن کی طحال میں بڑا ورم ہو جائے اس کی سانس روتے بچوں کے مانند بڑی اور رک رک کر آتی ہے کیونکہ حجاب میں تکلیف ہوتی ہے اور ورم حجاب اکثر غلیظ ہوتا ہے اور شاذ و نادر ہی اس میں ورم حار پیدا ہوتا ہے اور اگر استقیر و س ہو تو اس سے بغیر سوزش صلابت پیدا ہوتی ہے اور اگر ورم فلفلمونی ہو تو اس کے ساتھ درد اور سوزش ہوتی ہے۔

اور کبھی اس میں سدے پیدا ہو جاتے ہیں۔ (سرایون)

یہاں علامات کا ذکر ہونا چاہئے تھا۔ (مؤلف)

اس کا علاج ایسی دواؤں سے کیا جائے جس سے جگر کے سدوں کا کیا جاتا ہے۔ لیکن وہ زیادہ قوی درجے کی ہوتی ہیں۔ اور طحال کے ورم حار میں پہلے فصد باسلیق کریں، پھر جھاؤ یا بید سادہ اور عذب کارس اور آب برگ کبر و کاسنی اور سنگھین پلائیں۔

تلی کے نیچے یا اس کے اندر غلیظ ہوا موجود ہونے کی صورت میں بہتر یہ ہے کہ روغن افسنتین سے ترپڑا کریں پھر شبث، کبریت، بورق، گاؤ شیر اور زفت سے ضاد کریں اور ان میں قوت قابضہ زیادہ اور محلسر کم ہونا چاہئے جیسے کہ ورم صلب میں۔ بہتر یہ ہے کہ قابض کم ہو۔

اور زہرۃ السح صلابت طحال کو شفا دیتی ہے اور ورم رنجی کی صورت میں سرکہ اور شبث میں پکائی ہوئی بھوسی سے تکمید کے بعد اسے استعمال کیا جائے تو اس کی شان یہ ہے کہ غلظت طحال کو پکھلاتی ہے اور اسے تیزی سے تحلیل کرتی ہے۔

اور غلیظ ہوا ورم کے لئے ایسا سرکہ بہتر ہے جن میں سداب، فوذنج، بورق، فنجکشت، کبر، جھاؤ کا پھل اور جوز سر و پکایا گیا ہو اس سے ترپڑا دیا جائے اور اس کی تلچھٹ سے ضاد کیا جائے اور اگر حرارت نہ ہو و ضاد میں اشق اور مقل زیادہ کرائیں اور طحال کی ہوا کے لئے سب سے بہتر اور مؤثر وہ پچھنے ہیں جو آگ کی وجہ سے شدت سے چوستے ہیں اور آگ کے پچھنے زیادہ موزوں ہوتے ہیں۔ اور اس میں اس سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔

پوست باقلی ۱۰۵ بار یک پیس کر تیز سرکہ میں حل کیا جائے اور چھوٹی پتلی نکلیاں بنائی جائیں اور تنور میں اینٹ پر یا انگارے کے اوپر اینٹ پر پکائے جائیں یہاں تک کہ سوکھ جائیں جلنے نہ پائیں پھر بار یک پیس کر اس کے ساتھ حب الفقہ ۳۵ گرام، جھاؤ کا پھل ساڑھے ۷۰ گرام، مقولوقد ریون چھانا ہو اس ساڑھے ۳۸ گرام آمیز کر دیا جائے۔ مقدار خوراک ساڑھے ۱۰ گرام، ہمراہ سنگھین۔

حرارت کے ساتھ غلظت طحال کے لئے سب سے اچھی چیز سرکہ ہے کیونکہ یہ ملطف ہے

مسخن نہیں۔ اس کے لئے سرکہ اشقیل بھی ایسی چیز ہے کیونکہ یہ مسخن نہیں ہوتا اور لوہارون کا پانی سرکہ کے ہمراہ اور تریاق اربعہ غلظت طحال کے لئے بشرطیکہ حرارت نہ ہو عمدہ چیزیں ہیں۔

مرض طحال کے لئے ایک جو شانده کا نسخہ:

حب فقد ۱۰ اجز، جھاؤ پھل ۱۰ اجز، برگ کبد ۱۰ اجز اور اس کا پھل، زہرہ علیق ۱۰ اجز، فودنج نہری ۱۰ اجز، غافث ۱۰ اجز، افسنتین ۱۰ اجز، اسطوخودوس ۱۰ اجز، جوز سرد ۲۰ اجز، فوۃ ۵ اجز، لک ۳ اجز، ریوند چینی ۳ اجز۔ شراب کے سرکہ میں پکا کر صاف کر کے بمقدار ۷۰ ملی لیٹر نہار منہ پلائیں۔ اس کی افادیت میں کوئی کلام نہیں ہے۔ یا سویلا کو تین بار دھویا جائے پھر پکا کر جو شانده ۲۰۰ ملی لیٹر کھجین کے ہمراہ پلایا جائے اگر اس کے باوجود سختی رہ جائے تو طحال کو موثر پچھنا لگائیں اور گردن کی بانیں رگ کی فصد کھولیں اور اسے ۵ یا ۶ بار بار ہلکا داغ لگائیں اور اسے بھرنے نہ دیں، کیونکہ بیمار اگر داغنے کو برداشت کر لیتا ہے تو کسی دوسری چیز کی ضرورت نہیں اور اگر برداشت نہیں کرتا تو دوا خردل وغیرہ کا استعمال ضروری ہو جاتا ہے۔

سابور کا ذکر کیا ہوا قرص کبر کا نسخہ:

پوست نج کبر ۴ اجز، زر اوند طول ۲ اجز، ختم فنجکشت ۵ اجز، فلفل ۲ اجز، اشق ۳ اجز۔ اشق کو سرکہ میں حل کر کے قرص تیار کیا جائے یہ بہت مفید نسخہ ہے۔

مرض طحال میں سخت درد یا تو اس لئے ہوتا ہے کہ گاڑھی ہو اپید ہو کر اسے پھیلا دیتی ہے یا ورم حار کی وجہ سے ہوتا ہے اور سدے کبھی تیز درد نہیں پیدا کرتے، لیکن اس میں درد کی بہ نسبت ثقل ہوتا ہے اور ثقل بے شک سدوں کا خاصہ ہے اور ورم حار کے ساتھ شدید درد بغیر ثقل کے ہوتا ہے۔ (مؤلف) (استخراج ملے مانی کتاب الفصول فی قولہ فی الکبد)

مریضان طحال دموی کو پیشاب سرخ ہوتا ہے اور پیشاب سے خون دور کرنے کے لئے مفید اشق، فوہ اور ابھل وغیرہ ہیں۔ (کتاب الدلائل سے)

طحال کے سخت ورم و صلب کی صورت میں اشق اور سرکہ پوست نج کبر اور انجیر استعمال کریں اور اگر بہت زیادہ ویرانا ہو تو زہرۃ السح اور کبریت اور پھٹکری تاکہ کچھ قابض بھی ہو اور کہا جاتا ہے کہ قابض ورم کی شدت اور اس کی بقاء کے مطابق ہونا چاہئے۔

پہلے روغن افسنتین کے نطول سے طحال کی تعریق کی جائے پھر اس ضماد سے کام لیا جائے۔ اگر ورم طحال، ہیجان اور ہوا کی وجہ سے ہو تو قابض دوا زیادہ ہونی چاہئے کیونکہ ہوا اور نرم بلغم طحال کو دبانے سے سکڑنے پر ہٹ جاتا ہے اور نچوڑ دیا جاتا ہے اور گڑ گڑا ہٹ پیدا ہوتی ہے وہ ایک

ورم ہوتا ہے جو اس میں پھوٹ پڑتا ہے اور اس کا علاج پھٹکری اور راکھ سے کرنا چاہئے یا اسے سرکہ سے گوندہ کر ضاد کیا جائے اسلئے کہ یہ حیرت انگیز طور پر مؤثر ہوتا ہے۔ (جوامع غلو قسن)

جیسا کہ میں نے دیکھا ہے صلابت طحال کے لئے سب سے عمدہ یہ ہے کہ سرکہ میں سداب پکا کر اس سے تکمید کی جائے اور یہ ایسے کہ گرم رہے تبھی اس میں نمہ کے کا ٹکڑا ڈبو دیا جائے اور پھر مقام ماؤف پر رکھا جائے اور یہ کام اسے روغن شبت اور بابونہ سے چڑنے کے بعد پورے دن کیا جائے اور رات میں اشق اور سرکہ سے طلا کیا جائے کیونکہ یہ سب سے زیادہ مؤثر ہے اور تلی کے نیچے کی غلیظ ہوا کیلئے سب سے بہتر یہ ہے کہ کھانا تین بار میں دیا جائے اور جب تک ہو سکے پانی نہ دیا جائے اور عمدہ طاقتور نبیز تھوڑی مقدار میں دی جائے اور بالکل سونے نہ دیا جائے جب تک کہ شکم ہلکا نہ ہو جائے اور یہ در درات میں عشاء کے بعد اور بہ کثرت پانی پی لینے اور زور سے امتحان کرنے سے بڑھتا ہے اور اگر یہ مستقل باقی رہ جائے تو مسخات سے ضاد کریں اور ناخواہ، فنجکشت اور پوست بچ کبر اور خشک سداب ساڑھے ۴ گرام عمدہ شراب اور ان چیزوں کے جو شانہ کے ساتھ پھانکے۔

جب تم سوداء کو بدن میں پھیلتے دیکھو حالانکہ تم نے اسے بذریعہ اسہال خارج کر دیا ہے پھر بھی پھیلتے ہوئے دیکھو تو سمجھ جاؤ کہ طحال سوداء کو جذب نہیں کر رہا ہے لہذا اس کی ضاد کے ذریعہ تسخین کرو اور اسے سکھاؤ اس لئے کہ اس طرح اس کی قوت واپس آجائے گی۔ (مؤلف)

طحال کے فضلے اسہال ہی سے نکلتے ہیں اسی لئے جب طحال میں ورم ہوتا ہے تو ہم اس کے فضلے کے دفعیہ کے لئے ادویہ مسہلہ کا استعمال کرتے ہیں۔ (جالینوس۔ الصنعة الکبيرة)

ورم طحال کے لئے ایک عمدہ جو شانہ کا نسخہ:

ہلیہ سیاہ ۵۳ گرام، بسفاج ۴۲ گرام، افستین ساڑھے ۱۰ گرام، خافٹ ۷ گرام، شاہترہ ساڑھے ۷ گرام، سنا ساڑھے ۷ گرام، افقیون ساڑھے ۲۴ گرام، انہیں پکا کر پلائیں۔

ایک عمدہ معجون:

پوست بچ کبر، تخم فقد، افستین، افقیون، بسفاج هموزن شہد میں حسب دستور معجون بنالی جائے اور روزانہ کھائی جائے۔

دوسرا نسخہ:

افقیون اور بچ کبر سکنجبین میں ترکر دیا جائے اور اس سکنجبین کو پیا جائے۔ یا افقیون اور اس

کے نصف پوست کبر لے کر کوٹ پیس کر شہد میں معجون بنالی جائے اور پھر استعمال کیا جائے۔
 اور جب اسلیم کا فصد کرنا ہو تو ہر ہفتہ اس کی ایک خوراک پلاؤ اور لطیف غذا و نیز ضما د کرو اور
 پینا کم کرو اور پانی بالکل نہ پئے بلکہ صاف کڑوی عمدہ نبیذ یا منقہ و شہد اور بادام تلخ پلاؤ۔ کیونکہ یہ اس کو
 جڑ سے صاف کر دے گا۔

جب تلی کے اندر خوب صلابت آجائے تو قوی درجے کے محلل ضما دوں کی ضرورت ہوتی
 ہے جیسے روغن خردل، روغن زفت اور جیسے کہ یہ ضما د ہے بورق، نورہ، عاقر قرحا، خردل سب کو
 قطران میں یکجا کیا جائے اور اس سے طلاء کیا جائے بشرطیکہ بدن بالکل گرم نہ ہو۔ (مؤلف)
 تدبیر لطیف بڑھے طحال کو لاغر کرتی ہے نیز جو مندرجہ ذیل قاطع اور ملطف ہوتی ہیں وہ
 بھی طحال کو لاغر کرتی ہیں۔ (تدبیر ملطف)

طحال کا معاملہ غذا اور بدن کے نمو کے برخلاف ہوتا ہے۔ جب طحال بڑھتا ہے تو بدن لاغر
 اور نحیف ہوتا ہے اور جب طحال لاغر ہو تو بدن ہر ابھرا ہوتا ہے کیونکہ طحال کا بڑا ہونا بدن میں اخلاط
 ردیہ کے ہونے کی دلیل ہوتا ہے اور اس کا لاغر ہونا جودت اخلاط کی دلیل ہے۔ (الجوامع الطبیعیہ)
 اگر طحال کو لاغر کرنا چاہو تو اسے پہلے عمدہ شراب کے سر کے سے تکمید کرو پھر تضمید۔

(تجارب المارستان)

طحال کی قوت کے کئی افعال ہیں ایک قوت سے وہ جگر سے خون جذب کرتا ہے اور قوت
 ماسک سے اسے تغیر اور ہضم ہونے تک روکتا ہے اور قوت دافعہ سے فم معدہ کی طرف دفع کرتا
 ہے۔ اگر اس کا جذب فاسد ہو جائے تو بدن کا خون فاسد ہو جاتا ہے اور رنگ بدل کر خراب ہو جاتا ہے
 اور اگر مقدار سے زیادہ ردی شے کی طرف فاسد کر دے تو اسے معدے کی طرف مائل کرتا ہے تو کبھی
 کتوں جیسی بھوک پیدا ہوتی ہے اور کبھی مایو لیا وغیرہ کی شکایت ہو جاتی ہے اور ان سے تحلیل نہ ہو تو
 اونٹنی کا دودھ مندرجہ ذیل گولی کے ہمراہ پلاؤ۔

ایارج فیکر ۳۵ گرام، ہلیلہ زرد ۳۵ گرام، تربد ۳۵ گرام، غاریقون ساڑھے ۲۴ گرام،
 برگ غرب خشک ساڑھے ۲۴ گرام، سو قولوقندیون ساڑھے ۷۱ گرام، جھاؤ پھل ساڑھے ۷۱ گرام،
 جعدہ ساڑھے ۱۰ گرام، انیسون ساڑھے ۱۰ گرام، اشق ساڑھے ۱۰ گرام، مقل ساڑھے ۱۰ گرام، نمک
 ہندی ۷۱ گرام، ان سے حب تیار کیا جائے مقدار خوراک ۷۱ گرام شیر شتر کے ساتھ جو چارے میں
 کر فس، بادیان، غرب، جھاؤ پھل، ہالون، ازخرا اور خصوصیت سے شیم کھاتا ہو۔ (سرایون)
 میں نے بہت سی جگہ دیکھا کہ طحال جگر کی صلابت و غلظت اور نمو و سوء مزاج جیسی حالت کو

شیر شتر جڑ سے صاف کر دیتا ہے اور ابن سرائیون نے تمام قوی علاج کا ذکر کرنے کے بعد اس کا ذکر اس کی بڑھی ہوئی افادیت اور اہمیت کی وجہ سے کیا ہے۔ (مؤلف)

اور ضماہ خردل اتنی دیر رہنا چائے کہ مریض برداشت کر سکے یا سرکہ سے خوب سینکائی کر لی جائے پھر رائی کا تخم لیکر باریک کوٹا جائے اور آب سداب میں گوندہ کر اس کے اوپر لیپ کیا جائے یہاں تک کہ آبلے پڑ جائیں آبلے پڑ جانا اچھی علامت اور میرا تجربہ ہے کہ بدن تر تدبیر طحال کو لاغر کرتی ہے اور یہ ہمیشہ اسی وقت عظم لاتا ہے جب خون میں حدت و فساد اور بخار ہوتا ہے کیونکہ جب بدن تر ہوتا ہے اور اس کی بلغمیت بڑھتی اور پانی سفید ہو جاتا ہے تو وہ چھوٹا ہونے لگتا ہے لہذا یہ تدبیر اسی کے لئے اختیار کرو جس کو اس کی ضرورت ہو۔ (سرائیون)

حب قنکشت کا فعل طحال کے سدوں کے لئے تخم سداب کی بہ نسبت زیادہ عمدہ ہے اور ایسے ہی اس کا پتہ ہے کیونکہ اس میں کڑوے پن کے ساتھ قبضیت ہوتی ہے جو سدوں کو کھولتی ہے۔

اور پودینہ اور سنجار کی ایک صنف جس کا نام ایو لقیہ ہے اس میں پھیکا پن اور کڑوا پن ہوتا ہے جس کے باعث یہ مرض طحال کے لئے مفید ہے اس کے باوجود یہ مہر دے اور سقو لو قنڈریون طحال کی صلابت تحلیل کرتا ہے باوجودیکہ حار نہیں ہے۔ بخ فاشرا کے پینے اور انجیر کے ساتھ ضماہ کرنے سے صلابت طحال تحلیل ہو جاتی ہے با دام تلخ طحال کے سدوں کو توڑتا اور اخلاط غلیظہ اور ہوا کے پھنس جانے کے باعث لاحق درد کو سکون دیتی ہے اور اشق بہت زیادہ ملین اور محلل ہوتا ہے۔ اسی لئے صلابت طحال کے لئے شفا بخش ہے اور بخ لسان الحمل اور اس کا پھل خصوصیت سے جگر کے سدوں کو توڑتا ہے اور جب ایسی بات ہے تو طحال میں بھی ایسا ہی کام کرے گا، باوجودیکہ مہر دے لہذا ایسی صورت میں ایسی جگہ استعمال کیا جائے، اسارون غلظت طحال کو لطف بناتا ہے یہ اس سلسلے میں وجہ سے زیادہ طاقتور ہے اور اس کا فعل اس کے فعل سے قریب تر ہوتا ہے بان کی کھل کو مٹر کے آٹے اور باقلی کے آٹے میں آمیز کر کے تدبیر سرکہ میں کھل کر کے صلابت طحال پر ضماہ کیا جائے تو شفا دیتی ہے۔ فوۃ الصغ طحال کا مستحقہ کرتی ہے اور بڑی طاقت سے سدوں کو کھولتی ہے تر مس جگر کے سدوں کو کھولتا ہے جب اسے سذاب اور اتنی مقدار میں فغل کے ہمراہ استعمال کیا جائے جس کا مزہ محسوس ہو سکے اور میرا خیال ہے کہ اس سے مراد تر مس کا جو شانہ ہے، حاشا طحال کے سدوں کو توڑتا ہے پوست بخ کبر پر اس دوا کی بہ نسبت زیادہ مفید ہے جس سے مرض طحال کا علاج کیا جاتا ہے جبکہ اسے سرکہ اور شہد کے ساتھ پیا جائے یا ضماہ استعمال کیا جائے اور جب اسے تنہا کھین کے ہمراہ پیا جائے تو دموی پیشاب کا ادراک کرتا اور دموی چیز کو مؤثر طور پر باہر کر کے اسی وقت مرض طحال کو ہلکا کرتا ہے۔

قنطوریون اور عصارہ صغیر صلابت طحال کے لئے بہت مفید ہے خواہ ضماہ کیا جائے خواہ پیاجائے تو بھی یہی اثر کرتا ہے۔ برگ بلباب کبیر سرکہ کے ساتھ پکا کر ضماہ کیا جائے تو شفا دیتا ہے۔ بخور مریم کا ضماہ صلابت طحال کے لئے بہت مفید ہے، بخیر پکا کر صلابت طحال پر ضماہ کرنا شفا دیتا ہے۔ جھاؤ سخت تلیوں کے لئے مر کے ہمراہ پینا یا اس کا ضماہ کرنا بہت مفید ہے۔ جعدہ جگر اور طحال کے سدوں کو کھولتا ہے۔ فراسیون طحال کے سدوں کو کھولتا ہے۔ حب البطم مرض طحال کے لئے مفید ہے۔ کمادریوس سخت طحال کو تحلیل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ بکری کی میٹنی صلابت طحال کے لئے مفید ہے یہ حار و محلل ہے، سخت اور ام کو تحلیل کرنے میں حد درجہ مؤثر ہے۔ برگ جھاؤ پانی کے ساتھ پکایا جائے اور پھر اس جو شانہ میں شراب آمیز کر کے پیاجائے تو طحال کو لاغر کرتا ہے۔ آرد حلبہ کے ساتھ دس فطرون پکا کر تیز سرکہ کے ہمراہ باریک پیس کر ضماہ کیا جائے تو ورم طحال کو تحلیل کرتا ہے۔ تخم ترب سرکہ کے ساتھ پینا ورم طحال کو تحلیل کرتا ہے رائی کوٹ کر انجیر کے ساتھ ملا کر طحال پر کیا جائے یہاں تک کہ آبلے پڑ جائیں تو بہت عمدہ ثابت ہوتا ہے۔ سرکہ کے ساتھ فلفل پینا ورم طحال کو تحلیل کرتا ہے۔ بخور مریم کا ضماہ ورم طحال کو جلد تحلیل کرتا ہے۔ اگر شمس الکبیر تیس روز روزانہ ۷ گرام سرکہ کے ساتھ پیئیں تو طحال کو لاغر کرتا ہے۔ ورم طحال کے لئے کبجین کے ہمراہ غار یقون پلائیں۔ ریوند ورم طحال کے لئے عمدہ دوا ہے۔ سکینہ درد طحال میں پلائی جاتی ہے۔ زراوند مدحرج درد طحال کے لئے ایک عمدہ دوا ہے۔ جعدہ کا سرکہ کے ہمراہ شراب استعمال نافع طحال ہے۔ گل شب بوزرد کی جڑوں کا سرکہ کے ساتھ ضماہ ورم طحال کو دور کر دیتا ہے۔ کبجین کے ہمراہ قوۃ پلانے سے طحال کا ورم تحلیل ہوتا ہے۔ مقل ایک معروف دوا ہے جو طحال کے لئے نہایت مفید ہے۔ (جالینوس) جرجیر طحال کی عمدہ ملطف کرتا ہے۔ (الفلاحہ)

وج سخت طحال کے لئے جو پتھر سا ہو جائے مفید ہے۔ (اریاسیوس)

اور طحال کے نیچے کی غلیظ ہوا کو تحلیل کرتا ہے نیز کہا زراوند طویل کو سرکہ میں گوند حکر سخت طحال کو اس سے طلاء کیا جائے تو بڑا فائدہ ہوتا ہے اور کبجین کے ہمراہ پلانا بہت فائدہ بخش ہے۔ (ماسرجویہ)

حرف گرم پانی سے پینا طحال کے لئے مفید ہے۔ (اریاسوس)

کشوٹ طحال کے سدوں کو کھولتا ہے اور سنبل شراب کے ساتھ پینا درد طحال کے لئے بہت مفید ہے اور سیاہ زیادہ مفید و مؤثر ہے۔ (ابن ماسویہ)

سقولو قنطوریون پکا کر چند روز تک کھانے سے بیشتر شراب کے ہمراہ پلانے سے بالکل شفا یاب

کر دیتا ہے۔ ہم نے اسے بہت سے لوگوں میں آزمایا ہے۔ اس سے زیادہ مفید دوا نہیں پائی۔

(اریباسوس)

سرکہ عظیم طحال کے لئے عمدہ دوا ہے۔ (روفس)

جب بدن کا خون فاسد ہو کہ غلیظ ہو جاتا ہے تو طحال اس میں سے بہت سا خون بدن کے سدھار کے لئے جذب کر لیتا ہے اور طحال بڑھ جاتا ہے۔ (الد ہویہ والبلدان)

اسی لئے حاد بخاروں کے بعد طحال بڑھ جاتا ہے۔ (مؤلف)

اگر ورم طحال ریجی یا بلغھی ہو تو ضماہ کے کھمیں قابض اشیاء زیادہ ہونی چاہئیں جیسے مرہم شب و کبریت اس میں شب زیادہ ہونا چاہئے کیونکہ یہ اور ام قابض اشیاء سے آسانی سکڑتے اور دبے ہوتے ہیں اور عضو سے ہٹے اور باہر ہوتے ہیں اور اگر ورم سقر وں ہو تو اس پر روغن سے طلاء کرنے اور نرم کرنے کے بعد یہ ضماہ رکھا جائے اور اس پر کبریت غالب ہونی چاہئے (جوامع الغلو قن)

ضروری ہے کہ ان دونوں ورموں میں تفریق کی جائے سقیر وں پاکد ار ہوتا ہے، جلد زائل نہیں ہوتا اور جب طحال پانی پینے سے جلد بڑھ جاتا ہو اور اسے چھوڑ دینے سے سکڑ جاتا ہو تو ورم اس کو ابھار دیتا ہے۔ (مؤلف)

بدن کا معاملہ طحال کے معاملے کے برعکس ہوتا ہے یعنی جب طحال بڑھتا ہے تو جسم گھٹتا ہے کیونکہ طحال کا بڑھنا اخلاط جسم کے ورمی ہونے پر دلالت کرتا ہے اور اس کا چھوٹا ہونا جو دت اخلاط پر۔ (جوامع القوی الطبیعة)

میں نے دیکھا ہے کہ بخاروں سے طحال بڑھ جاتا ہے اس لئے کہ اس وقت خون غلیظ ہو جاتا ہے اور طحال میں اس کا انجذاب بڑھ جاتا ہے۔ (مؤلف)

طحال محتجب سے مراد ایسا طحال ہے جو تا حیات بڑھا رہا جاتا ہے۔ (المقالة الثانیة بین الاخلاط)

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ طحال بڑھ کر ایک لمبے زمانہ تک باقی رہ سکتا ہے۔ میں نے بہت سے لوگوں کو دیکھا ہے کہ ان کے طحال کی صلابت برسوں تک باقی رہتی تھی۔ کیونکہ مریضوں نے مجھے بتایا کہ وہ چالیس پچاس سال سے صلابت محسوس کر رہے ہیں اور میں نے یہ نہیں دیکھا کہ اس سے انہیں کوئی ضرر پہنچا ہو۔ علاوہ ازیں کبھی یکا یک سخت ہو جاتا ہے جس کے ساتھ تکلیف اور فوراً فساد مزاج ہو جاتا ہے۔ اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ صلاب طحال کی ایک ردی قسم ہوتی ہے اور کچھ میں کوئی ایسا خطرہ نہیں ہوتا جس سے ڈرا جائے۔ (مؤلف)

صلا بت کے لئے مرہم کا ایک نسخہ :

بکری کی پرانی میٹنی کا چونہ، پوست بچ کبر، سداب، شیطرج، عاقر قرحا، اور سلکچمین ملا کر کسی کاغذ پر لگا کر عضو ماؤف پر بہ طور ضماد چپکا دیں اور دو گھنٹے کے لئے اس پر چھوڑ دیں۔
نسخہ دیگر:

آرد جو کو عصارہ سداب میں گوندھ کر اس سے طلاء کریں اور حرارت ہو تو جھاؤ کا عصارہ لیں۔

طحال کے نیچے واقع ہوا کے لئے ایک عجیب قرص کا نسخہ :

پوست بچ کبر، تخم فنجکشت، برگ سداب خشک اور نانخواہ سے قرص تیار کیا جائے اور نانخواہ کا جو شانہ پلایا جائے۔ (مؤلف)

اس کے لئے ضماد کا نسخہ :

برگ سداب، زیرہ، تخم فنجکشت باریک کوٹ کر جو شانہ زیرہ میں گوندھ کر لیپ کیا جائے اور خصوصیت سے پانی پینا اور تخمیات کا استعمال ترک کر دیا جائے۔

سخت طحال کے لئے ایک عجیب ضماد کا نسخہ :

برگ سداب، بورق، اشق سرکہ میں یکجا کئے جائیں اور ان سے طلاء کیا جائے۔ عجیب حیرت انگیز نسخہ ہے۔

طحال کے نیچے کی غلیظ ہوا کو ایسے تخموں کی تضمید سے فائدہ ہوتا ہے جو ہوا کو دور کرتے ہیں۔ (اقربادین حنین)

اور اسی طرح جگر میں بھی فائدہ حاصل ہو رہا ہے۔ (مؤلف)

میں نے آزما کر دیکھا ہے کہ سرکہ اور راکھ کے پانی میں تر کر کے طحال پر کپڑا رکھنا بہت مفید ہے اور میں نے طحال میں کسی دوا کو اتنا جوش پیدا کرتے شاذ و نادر ہی دیکھا ہے جتنا یہ پیدا کرتی ہے اور جب طحال میں سقیر دس پیدا ہو جائے تو اس کا معاملہ دشوار ہو جاتا ہے اور بری کو تم جلد کم و بیش ہوتے پاؤ گے، کیونکہ وہ سقیر دس کیلئے ابھارتا ہے اور کبھی اس میں بہ زیادہ اوزیما پیدا کر دیتا ہے۔ (مؤلف)

حرمل کو اس کے تخم کے ساتھ پکایا جائے یہاں تک کہ گل جائے۔ اس سے ضماد کر کے تین روز تک چھوڑ دیا جائے۔ یہ عجیب نسخہ ہے۔ (فیلعربوس)

طحال کے مریض کو بادی غذاؤں سے بچائیں اور اسے میٹھے پانی میں داخل ہونے کی ہدایت

کریں اور ہلکی غذا دیں جو بادی اور غلیظ نہ ہوں۔ (تیاذوق)
طحال کے لئے بارود دوائیں:

کدو خشک، تخم حماض، تخم رجلہ، تخم سرسن، جھاؤ پھل، ہلبیلہ، تخم کاسنی، تخم قثاء، ورد کشوٹ، جھاؤ کے پتے اور پھل، آب برگ بید سادہ، سرکہ، تخم لسان الحمل اور اس کی جڑ، سخت طحال کے لئے او منغن اور قیر و طی سے ضماد تیار کیا جاتا ہے اور عمصل کا سرکہ سخت کے لئے مفید ہے۔ افسنتین، انجیر، بورہ ارمنی، آرد گندم دیوانہ گوندہ کو طحال کے ورم کو دور کرتا ہے، حب البان پتیں اور اس سے ضماد کریں۔ بخ مر جان پانی کے ساتھ پینے سے محل طحال ہے۔ پر سیاوشان طحال کے لئے مفید ہے۔

جعدہ طحال کے لئے عمدہ:

دبق، چونہ اور بورہ ارمنی سخت طحال کے لئے طاقتور ضماد ہے اور اسمیں بکثرت استعمال کیا جاتا ہے، زراوند مدحرج غلط طحال کے لئے پینا عمدہ ہے، حمامار و غن زیتون کے ہمراہ ایک عمدہ ضماد ہے۔ طحال کے لئے برودت کے ہمراہ حب الہطلم عمدہ ہے (مفردات دیقورس)
 میتھی کا آٹا اور بورہ ارمنی غلط طحال کے لئے عمدہ ضماد ہے، اس میں ہالون عمدہ ہے، لوہے سے گرم کیا ہوا پانی عمدہ ہے، جھاؤ کے پتے کا جو شانہ عمدہ ہے، کشوٹ سدوں کو کھولتا ہے۔ سرونیون صلابت طحال کے لئے عمدہ دوا ہے۔ کماذریوس اسی کے برابر ہے۔ سنبل رومی ورم طحال کے لئے عمدہ ہے، بخ نیلو فر اور اس کا تخم اس کی صلابت کے لئے عمدہ ہے اس کے لئے سلیمہ مفید ہے یہی پکا کر ماء الغسل کے ساتھ طحال کو ضماد کیا جائے۔ مولیٰ کا ضماد اور مولیٰ کا تخم اس کے لئے پیا جاتا ہے۔

(ابن ملسویہ)

ابو عمر منجم نے مجھے بتایا کہ اس کا طحال سخت ہو گیا تو کندی نے اس کو ۲۱ گرام افیمون سنگین کیساتھ پلایا جس سے دس سیاہ دست ہوئے اور اس کے طحال کی صلابت جاتی رہی اور ایک دوسرے شخص نے مجھے بتایا کہ اس نے روزانہ ۲۰۰ ملیلیٹر آب سویلا استعمال کیا جس سے اس کا ورم طحال جاتا رہا جب بہت بڑھ گیا تھا۔ (التذکرۃ)

مرض طحال کے لئے سب سے عمدہ دوا ہم نے یہ پائی ہے کہ ۷۵ گرام تخم فنجکش ۱۰۵ گرام پوست بخ کبر، تیز سرکہ میں ایک ہفتے بھگوایا جائے روزانہ اسے تیار کیا جائے اور سائے میں سکھایا جائے پھر باریک میں کر روزانہ سنگین غسل کے ہمراہ ساڑھے ۱۰ ملیلیٹر پلایا جائے مرض طحال کے لئے ہم نے یہ سب سے عمدہ چیز تیار کی ہے۔ (جبریل بن یحییٰ شوع)

مرض طحال کے لئے آب قرطم کے ساتھ ایر ساپلایا جائے۔ (دیسقوریڈوس)
 بیخ انجوسیا جس کا نام ابوقیا ہے طحال کے لئے عمدہ دوا ثابت ہوتی ہے، باوجودیکہ بارد ہے
 زھرہ حجر اسبوس کو شراب کے ساتھ آمیز کر کے استعمال کیا جائے تو ورم طحال کو روکتا ہے۔

(دیسقوریڈوس)

صلابت طحال کے لئے قیروطی کے ساتھ انجرہ سے ضما د تیار کیا جاتا ہے اور سرکہ معصل ورم
 طحال کے لئے مفید ہے اس کے پہلے نہار منہ پلائیں پھر بڑھاتے رہیں یہاں تک کہ ۹۰ ملی لیٹر تک
 ہو جائے اور زیادہ سے زیادہ مقدار ۱۸۰ ملی لیٹر ہے اور یہی عمل تمام نسخوں میں ہے اور شربت معصل
 درد طحال کے لئے مفید ہے، افسستین کو انجیر، بورہ ار منی، شیلیم کے آٹے کے ساتھ گوندہ کر ضما د کرنے
 سے فائدہ ہوتا ہے، اشق ۷ ملی لیٹر پینے سے ورم طحال تحلیل ہو جاتا ہے، اشق کو سرکہ میں حل کر کے
 طحال پر رکھنے سے اس کا ورم تحلیل ہوتا ہے۔ (دیسقوریڈوس)

جالینوس نے کہا کہ اشق کے اندر قوت تحلیل بہت ہے اسی وجہ سے اسے سخت طحال کے
 لئے پلایا جاتا ہے۔ حب البان پیس کر ۸،۶ گرام پینے سے طحال لاغر ہو جاتا ہے نیز گندم دیوانہ کے
 آٹے کے ساتھ اس کا ضما د کرنے سے بھی۔

حب البان کی کھلی (دیسقوریڈوس) صلابت کی تلطیف کرتی ہے، (جالینوس) اور حب البان
 کا عصارہ سرکہ اور پانی کے ہمراہ پلانے سے بقول جالینوس طحال کا تنقیہ کرتا ہے اور اگر حب البان یا اس
 کی کھلی کا سرکہ کے ساتھ ضما د کیا جائے تو اقوی ہے۔ اس میں ان اشیاء کا آنا آمیز کر لیا جائے جو مجفف
 بول جیسے مڑ، ترمس، بیخ سوسن، قنکشت کا پھل۔

بقول جالینوس وار یا سیوس یہ تلی کے سدوں کے لئے مفید ہے۔

بسد احمر و اسود پانی کے ہمراہ پینے سے طحال کا ورم تحلیل ہوتا ہے اور کزبرة البئر کا جو شانده
 درد طحال کے لئے مفید ہے۔ (دیسقوریڈوس)

جسطیانہ کی خاصیت تحلیل ورم ہے۔ جعدہ کا ہمراہ سرکہ شراب استعمال نافع ورم طحال ہے

(بدیعوریس)

دبق، نورہ اور حجر اسبوس، یازہرہ ملح اور بورہ ار منی سے آمیز کر کے بطور مرهم استعمال کیا
 جائے تو طحال کو جو بہت سخت ہو جائے تحلیل کرتا ہے۔ اور وج کا جو شانده محلل ورم طحال
 ہے۔ (دیسقوریڈوس)

وج صلابت طحال کے لئے مفید ہے (دیسقوریس، جالینوس)

اس کے پینے سے اس طحال کو فائدہ ہوتا ہے جو پتھر اجائے (اور یباسوس)
 بکری کی مینگنی محلل ہے اسی لئے طحال کے سخت ورموں میں فائدہ کرتی ہے۔ اس میں بہت
 استعمال ہوتی ہے۔ زراوند حرج کا شراب استعمال نافع ورم طحال ہے۔ (جالینوس)
 انجیر کے ہمراہ زوفا سے طحال کو ضما د کیا جاتا ہے۔ سمندر کچھن چمکدار تلچھٹ کے شکل کا درد
 طحال کو درست کرتا ہے۔ اور حماما کا منقی کے ہمراہ ضما د ورم طحال کے لئے مفید ہے۔ (دیسقوریڈوس)
 جبہ خضراء سردی سے پیدا شدہ ورم طحال کے لئے عمدہ ہے (دیسقوریڈوس)
 آرد حلبہ، بورہ ارمنی کے ساتھ آمیز کر کے ضما د کرنے سے ورم طحال تحلیل ہوتا ہے۔
 بورہ ارمنی، روٹی اور چونہ سخت طحال کو شفا دیتے ہیں اگر رسوت کا پودا سرکہ میں پکا کر پیا جائے تو طحال
 کے ورموں کو فائدہ پہنچاتا ہے اور ڈکار لاتا ہے اور رسوت کو سرکہ میں بھگو کر پینے سے یہی فائدہ
 ہوتا ہے۔ (بولس)

ہالون ورم طحال کے لئے محلل ہے اور اگر اس سے شہد کے ہمراہ ضما د کیا جائے تو اس کے ورم
 کو تحلیل کرتا ہے، اور جس پانی یا شراب میں لوہا تپا کر بار بار سرد کیا جائے وہ متورم طحال کو شفا دیتا ہے۔
 نبخ حماض کو سرکہ میں پکا کر اس سے ضما د کرنے سے ورم تحلیل ہوتا ہے۔ جھاؤ کا پتہ پانی میں
 پکا کر اس کا جو شانہ شراب سے آمیز کر کے پینے سے طحال لاغر ہوتا ہے اور اگر سرکہ میں پکایا جائے تو
 درد طحال کو فائدہ کرتا ہے۔ انگور کی کھلی کی راکھ اور درخت انگور کی شاخوں کی راکھ، سرکہ اور گل
 روغن و سداب کے ساتھ ضما د کی جائے تو طحال کے ورم حار کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ (دیسقوریڈوس)

کشوٹ طحال کے سدوں کو کھولتا ہے۔ (دیسقوریڈوس)

سموریتون درد طحال کے لئے مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

کماذریوس تازہ یا اس کا جو شانہ پینے سے طحال کے سخت ورم کو فائدہ ہوتا ہے اور سرکہ کے
 ساتھ پینے سے ورم طحال کو تحلیل کرتا ہے۔ (دیسقوریڈوس)

اور یہ طحال کے سخت ورم کو تحلیل کرنے کے قابل ہے۔ (جالینوس)

برگ کرم کلمہ کا سرکہ کے ہمراہ اکلنا استعمال نافع طحال ہے۔ (جالینوس)

کرم کلمہ طحال کے درد اور ورم کے لئے مفید ہے۔ (دیسقوریڈوس)

روزانہ ۵۰ گرام کرم کلمہ شراب کے ساتھ پینے سے ورم طحال تحلیل ہوتا ہے۔ ایسے ہی
 پوست نبخ کبر سخت طحال کے لئے کبھی ادویہ سے زیادہ مفید ہے خواہ یہ طور ضما د استعمال کیا جائے یا

سکجنین کے ہمراہ شربا اور اکثر پاخانے سے دموی چیز نکال کر درد طحال کو تسکین دیتا ہے اور فی الفور مرض ہلکا کر دیتا ہے اور اس کا پھل یہی کام کرتا ہے لیکن اس سے کمزور درجہ کا ہے۔ (ابن ماسویہ)
پوست نچ کبر سکجنین میں جوش دے کر یا خیساندہ کر کے استعمال کیا جائے تو درد طحال کو شفا دیتا ہے۔ (اوریباسوس)

کبر کا خاصہ درد طحال کو شفا دینا ہے۔ (ابن ماسویہ)
روغن بادام تلخ درد طحال کے لئے مفید ہے اور بادام تلخ طحال کو شفا دیتا ہے۔ (ابن ماسویہ)
نیخ لوف جعد جگر اور طحال کے سدوں کو کھولتا ہے اور برگ ورق بلباب الکبیر سرکہ کے ہمراہ پکا کر استعمال کریں تو طحال کے لئے مفید ہے۔ (جالینوس)
اگر اس کے پتے کو پیس کر طحال پر ضما د کیا جائے تو اس کے درد و نرم اور سدوں کے لئے مفید ہے اور آب باراں بھی مرض طحال کے لئے عمدہ ہے جب کہ اسے ہی پیاجائے۔ (ابن ماسویہ)
کبریت آمیز پانی طحال کے لئے مفید ہے۔ (روفس)

طحال پر پچھنا رکھ کر کئی بار زور سے چوسا جائے پھر گہرا شتر کئی بار طاقت سے کیا جائے اور طحال لکچم میں قوی ادویہ سے مالش کی جائے اور اخیر میں داغ دیا جائے۔ اور طحال کی جلد اٹھا کر تین جگہ داغ دیا جائے یہ تدبیر موافق آجائے تو دوسری کسی چیز کی ضرورت نہیں ہوتی۔ (ارکانیس)
روزانہ انباط کا گوند سکجنین کے ہمراہ پلائیں۔ (الجامع تلطیف الطحال)

مرض طحال اگر حرارت کے ساتھ ہو تو بامیں ہاتھ کی باسلیق اور اسلم کا فصد کیا جائے اور ایسے جو شانندے سے نفض کیا جائے جن میں ہلیہ زرد اور تمر بندی پڑا ہو اور اس کے ساتھ آمیزش کے لئے یہ ادویہ ہیں۔ پوست نچ کبر، جھاؤ پھل اور اس کا بیاض ساڑھے ۳ گرام غار یقون کو بنایا جائے یہ طحال اور جگر کے لئے عمدہ چیز ہے اور ایارج و نمک، اور بخار نہ ہو تو اسے شیر شتر، ہلیہ، غار یقون، عشبہ، طحال اور جھاؤ پھل کے ساتھ پلایا جائے اور پودینہ و سذاب اور بورہ ارمنی تیز سرکہ کے ساتھ پکا کر ضما د کیا جائے۔ اگر حرارت بہت کم ہو تو اس نسخہ میں اشق و مقل کا اضافہ کر لیا جائے اور اگر طحال کے نیچے ہوا ہو تو ہالون ۰۵ گرام کوٹ کر تیز سرکہ میں خوب حل کر کے تنور میں اینٹ پر گرم آگ سے روٹی تیار کی جائے تاکہ سوکھ جائے اور جلے نہ اور اس کے ساتھ تخم فنجکشت ۳۵ گرام، ثمرہ طرفا ۳۵ گرام، عشبہ، طحال ۳۵ گرام باریک پیس لیں۔

مقدار خوراک ساڑھے ۱۰ گرام سکجنین کے ساتھ۔

اور اگر بخار ہو تو دودھ روک کر آب برگ و غرب اور برگ طرفاء و بید سادہ ہر ایک ۳۵

گرام سکجنین کے ہمراہ پلائیں۔ اور کھانے کے لئے سرکہ کے ساتھ زہ اور پینے کے لئے سکجنین دیں جسے پانی سے تبدیل کیا گیا ہو اور اس سے ضما کریں بشرطیکہ اس کے ساتھ سخت بخار ہو۔

اور برگ جھاؤ و چنار دلب اور جھاؤ کا پھل، پودینہ نہری سرکہ کے ساتھ پکائیں اور اس میں تھوڑا بورہ ار منی اور نمک ڈال دیں اور صاف کر کے سرکہ میں ڈال دیں پھر اس میں مندے کا ایک ٹکڑا بھگو کر دیں جو طحال کے بمقدار ہو اور پھر اس سے اس مقام پر ضما کریں۔

اور عشق پیچاں کو سرکہ کے ہمراہ پکائیں اور اس پر رکھیں اور سردی سے لاحق درد طحال کی صورت میں اشق اور سکجنین استعمال کریں۔

طحال کے لئے ایک عمدہ قرص کا نسخہ:

جھاؤ پھل ۱۰ اجز، ستولو قدریون ۷ اجز، حب البان ۷ اجز، زر او ندے ۷ اجز، تخم فنجکشت ۵ اجز، جعدہ ۷ اجز، پوست بکبر ۷ اجز، فوۃ الصغ ۵ اجز۔ سب کو آب برگ طرفاء و بید سادہ سے گوندہ کر قرص بنالیں اور سکجنین کے ہمراہ استعمال کریں۔

طحال کی تلطیف کے لئے ایک دوا:

بسد ریشمی کپڑے سے چھانا ہوا ساڑھے ۴ گرام، سرکہ اور پانی کے ہمراہ نہار منہ استعمال کریں۔

یا غاریقون ساڑھے ۳ گرام سکجنین میں گوند حبیب یا قسطوریون دقیق اور اسی سے تکمید کریں، نیز طحال پر بکری کی میتنی سوختہ سے سرکہ کے ہمراہ طلا کریں یہ نسخہ قوی درجے کا ملطف ہے اور آب برگ جھاؤ سرکہ کے ہمراہ پلائیں یا برگ جوز العوض کا جو شانہ سرکہ اشقیل کے ساتھ پلائیں یا اس سے ضما کریں۔ (الکمال والتمام)

جب طحال سخت ہو تو یہ عضو جگر سے صرف غلیظ فضلے ہی کو جذب کرتا ہے اور اس کی زیادہ تر بیماریاں اسی خلط غلیظ سے پیدا ہوتی ہیں۔ اس لئے اس کی عمدہ ادویہ وہ ہیں جو خلط کو کاٹتی ہوں جیسے سرکہ، شہد اور کبر۔

اگر طحال کا جوہر جگر کے جوہر سے ہلکا ہو تو اپنی غذا کے غلیظ کی وجہ سے جلد ہی پتھر اجاتا ہے اور یہ بھی ضروری نہیں کہ اس میں ورم پیدا ہونے پر اس کے اوپر محلل ادویہ لا دی جائیں، جس سے اس کی قوت تحلیل ہو جائے کیونکہ اس کا ایک ایسا فعل ہے جس کا فائدہ عام بدن کو پہنچتا ہے اور وہ ہے

سوداوی فضلے کا ستھتہ اور لیکن چونکہ اس کی غذا اس کی غلظت کے باوجود یہی فضلے ہیں۔ اس لئے جب اس میں ورم یا سدے پیدا ہو جائیں تو ایسی ادویہ کے استعمال کی ضرورت ہوتی ہے جو طاقت سے سدوں کو کھولیں اور مادے کو کامیں جیسے پوست نج کبر، اور سقو لو قدریون طحال کے لئے اسی درجے میں ہے جس درجے میں جگر کیلئے غافٹ ہے۔ اسی لئے اس کا نام عشبۃ الطحال ہے جو غافٹ کو عشبۃ الکبد کہا جاتا ہے۔ اور یہ اس لئے کہ ان اعضاء کو سخت ورم یا سدہ ہونے پر ایسی ادویہ کی ضرورت ہوتی ہے جن کے قوی میں تشابہ ہو۔ لیکن طحال کو اس کی غذا غلیظ فضلوں کی بمقدار جگر کی غذا پر زیادہ قوی درجے کی ضرورت ہوتی ہے اور ایسے ہی جو دواء ایک میں فائدہ کرتی ہے وہی دوسرے میں فائدہ کرتی ہے مگر کمیت میں مختلف ہوتی ہے کیونکہ سرکہ شہد کے ہمراہ کبر جگر اور طحال کے لئے مفید ہے۔ جب کہ ان دونوں میں سدہ یا سخت ورم ہو لیکن یہ ضروری نہیں کہ اس کی مقدار خوراک دونوں بیماریوں میں برابر ہو اور نہ یہ ضروری ہے کہ سرکہ کی مقدار ایک ہو۔

کیونکہ مرض طحال میں سرکہ اور کبر کی مقدار زیادہ ہو تو زیادہ مفید ہے اور طحال میں جو کچھ رہ جائے اسے باہر کرنے کا ایک ہی راستہ اسہال نہیں ہے ہم اس کے لئے پینے کی دواء استعمال کرتے ہیں کیونکہ حقنہ کی قوت کا اثر یہاں تک نہیں پہنچتا۔ جیسے پینے کی دوا کی قوت کا امعاء سفل تک پہنچنا ممکن نہیں ہے جبکہ اس کے لئے حقنہ ہی بہتر ہوتا ہے۔

اور نار دین القلیطی کا سرکہ کے ساتھ شرباً استعمال ورم طحال کے لئے مفید ہے۔

(الصناعة الطویلة)

نیل بری کا پتہ خصوصیت سے طحال کے لئے مفید ہے۔ (دیسقوریڈوس)

شجر طحال کے بہت مفید ہے اور نج نیلو فر پینے سے ورم طحال تحلیل ہوتا ہے۔ (جالینوس)

اس کا حتم بھی یہی اثر کرتا ہے۔ اور ایسے ہی از خرورم طحال کے لئے مفید ہے۔

(دیسقوریڈوس)

طحال کے مریضوں کو سندروس پلائیں اور سخت طحال کے لئے شہد کے پانی میں سفر جل

پکا کر ضماد کریں۔ (دیسقوریڈوس)

سرکہ کے ساتھ ایر ساپینے سے درد طحال کو فائدہ ہوتا ہے۔ سقو لو قدریون کا پتہ سرکہ کے

ساتھ پکا کر چالیس روز پینے سے درد طحال کو تحلیل کر دیتا ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ اسے شراب

کے ساتھ کھل کر کے ضماد کیا جائے۔ (جالینوس)

اور اس کا پتہ پکا کر استعمال کرنے سے طحال درست ہو جاتا ہے۔

اور چقندر جگر و طحال کے سدوں کو کھولتا ہے۔ چقندر اس شخص کے لئے ایک مؤثر دوا ہے جس کا طحال علیل ہو بشرطیکہ سر کے ساتھ استعمال کیا جائے اور منقہ مقوی طحال ہے۔

(جالینوس)

مولی کا ضماد طحال کے لئے موافق ہے اس کا تخم ورم طحال کو تحلیل کرتا ہے۔ (ابن ماسویہ)
اگر بیخ فاشرا تیس روز تک روزانہ ۸۱ گرام، سرکہ کے ساتھ پلائیں تو ورم طحال کو تحلیل کر دے گا اور انجیر کے ساتھ اس کا ضماد بہت مفید ہے۔ (دیسقوریڈوس)

فاشرا تلی کو نرم بنانا اور لاغر و دبلا کرتا ہے۔ خواہ شراباً استعمال کیا جائے خواہ ضماد۔ (جالینوس)
فراسیون طحال کے سدوں کو کھولتا ہے اور سرکہ کے ساتھ فلفل کا شراباً استعمال یا اس کا ضماد کرنا ورم طحال کے لئے محلل ہے۔ (جالینوس)

بیخ بنجور مریم کاروزانہ ضماد کرنا اور ام طحال کو تحلیل کر دیتا ہے۔ میٹھ ورم طحال کو تحلیل کرتا ہے۔ (دیسقوریڈوس)

صدف فرغیر سرکہ کے ہمراہ پینے سے طحال لاغر ہوتا ہے اور قنطوریون صغیر کا عصارہ یا اس کا جو شانہ صلابت طحال کے لئے پینا یا اس سے ضماد کرنا بہت مفید ہے۔ (جالینوس)

زراوند درد طحال کے لئے مفید ہے۔ (جالینوس)
شیطرج تراشیدہ زنجبیل شامی کے ساتھ خوب کوٹ کر اس سے طحال پر چار گھنٹے تک ضماد کریں۔ (دیسقوریڈوس)

جس کے طحال میں سدے ہوں وہ اگر انجیر ملطف اشیاء جیسے حاشا، زوفایا فلفل یا زنجبیل کے ساتھ کھائے تو بہت زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔ (دیسقوریڈوس)

سرکہ تلطیف کرتا ہے اور تسخین نہیں کرتا اگر مسخن کی ضرورت ہو تو اس میں انجیر بھگو دو، جو بہت صاف اور پرانی اور طاقتور ہو اور اگر سرکہ، عصل ہو تو اور زیادہ مقوی ہے۔ اس میں زیادہ حرارت نہیں ہوتی۔ (جالینوس)

انجیر کا دودھ جس کا نام حمیز ہے درد طحال کی صورت میں مقام ماؤف پر ہاتھ سے لگایا جائے یا پیاجائے۔ (دیسقوریڈوس)

ترمس کا جو شانہ طحال کو صاف کرتا ہے، جلاء بنشتا ہے جب کہ شراب اور فلفل کے ساتھ پیاجائے تو طحال کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

ترمس، سداب اور فلفل کی اتنی مقدار کے ساتھ کہ اس کا ذائقہ آجائے طحال کے سدوں کو کھولتا ہے۔ (دیسقوریوس)

یہ پتھر ائے ہوئے طحال کو شفا دیتا ہے اور ادویہ طحال میں خیار بستانی کو بھی شمار کرنا چاہئے۔
(جالینوس)

جو چیزیں طحال کا تنقیہ کرتی ہیں یہ ہیں خربق سیاہ، افیمون، بسفانج، ماہودانہ، پوست بنج کبر، عشبہ، طحال۔ جب انہیں باریک کر کے اور چھان کر سب کو ساڑھے ۴ گرام کی مقدار میں ۱۰۵ ملی لیٹر سکنجبین کے ساتھ پلایا جائے۔

اور قنطوریون دقیق کا جو شانہ بھی یہی کام کرتا ہے اگر اس کا پانی تازہ تازہ پیا جائے یا ۱۰۵ ملی لیٹر اس کا جو شانہ پیا جائے۔ ۳۵ گرام قنطوریون ۱۲۰۰ ملی لیٹر پانی میں پکائیں اور جب ۱۰۵ ملی لیٹر رہ جائے تو صاف کر کے اسی کی بمقدار سکنجبین کے ساتھ پلائیں۔

ایک گرام مازیون باریک کر کے ۱۰۵ گرام جلاب کے ساتھ پینے سے وہی فائدہ ہوتا ہے جو ہم بتا چکے ہیں۔

اور بنج ایر، سا، وج، بادام تلخ، تلخ فجنکشت، جھاؤ پھل، ترمس، برگ سداب، شیطرج، زراوند طویل، افسنتین سب کو کوٹ چھان کر سکنجبین ۷۰ ملی لیٹر یا مولی کے رس ۱۰۵ ملی لیٹر کے ہمراہ ۹ گرام کی مقدار میں پلائیں۔ کماذریوس اور پودینہ کے افعال بھی ایسے ہی ہیں۔ (بولس)

اگر طحال میں سختی محسوس ہو تو مریض کو اس کی قوت کے مطابق کے ساتھ افیمون پلائیں۔
(اسحاق)

جب طحال میں درد محسوس ہو تو فصد کریں اور اگر ساتھ میں بخار ہو تو اسے خصوصیت سے قرص امبرباریس دیں، اور اگر سخت ورم نہ ہو تو اقراص کبر استعمال کرائیں۔

طحال جگر سے زیادہ طاقتور ادویہ جیسے قروص کبر کو برداشت کر لیتا ہے اور وج، اشق، بکری کی میتنی ۱۰۵ گرام، انجیر فرہ، استولو قدریون اور بادام سے ضماہ کریں انجیر کو تر سر کے میں بھگو کر اور تمام ادویہ باریک کر کے اس میں ڈال دیں پھر کسی کپڑے کو اس میں آلودہ کر کے اس سے ضماہ کیا جائے۔ (التذکرۃ)

اسیلم کے فصد سے ابتداء کی جائے، جن سے بہت سا خون نکل جائے یہاں تک کہ خود سے رک جائے مگر یہ کہ حد سے زیادہ نہ ہو جائے۔

مرض تلی میں مستعمل دواؤں کا حکم یہ ہے کہ زیادہ مسخن نہ ہوں، اس میں قبض اور کڑواہن ہو یا جس کے ساتھ جلاء بھی ہو۔ جیسے نمک، پوست بنج کبر، تخم حماض بری، آرد حلیہ، اشقیل، جھاؤ پھل، مشکطرمشیع، کمافیطوس، کماذریوس، ہزار جشان، شجبار اور ترمس مفرد ہر ایک مسخنین کے ساتھ اور جو شاندة غاریقون ساڑھے ۱۴ ملی لیٹر پیا جاتا ہے۔ غاریقون کو ۲۰۰ ملی لیٹر پانی میں اس قدر پکایا جاتا ہے کہ ایک تہائی حصہ رہ جاتا ہے۔ مسخنین کے ہمراہ پیا جائے۔

طحال کے لئے ایک حب کا نسخہ:

غاریقون اجز، شبث اجز، تخم لسان الثور اجز، پوست بنج کبر اجز، حب بلساں ۵ جز، مشکطرمشیع ۵ جز، کمافیطوس ۵ جز، کماذریوس ۵ جز، ثمرہ طرفا ۵ جز، گاؤ شیرے گرام، انج ۷ گرام، فوہ ۳ گرام، وج ۳، صبر ۷ گرام، حلتیت خوشبودار ساڑھے ۳ گرام، جند بید ستر ساڑھے ۳ گرام، کبریت ساڑھے ۳ گرام، عشبہ طحال، جعدہ ۴ جز، ایرسا ۴ جز، خشاشیف، میہ ۴ جز، سیاہ زیرہ پونے ۹ گرام، تخم حنظل پونے ۹ گرام، قنطاریون ۵ جز، غافث ۵ جز، برگ سرو ۵ جز، برگ ابہل ۵ جز، کبر کے برگ و بار کے پانی میں گوندہ کر قرص بنائیں۔ ایک قرص ساڑھے ۴ گرام کی ہونی چاہئے۔ برگ بید سادہ اور برگ کمر کے پانی سے بقدر ضرورت سرکہ کے ساتھ دیں۔

نسخہ ضماد:

پوست بنج کبر، برگ اسقو لو قدریون، بنج لسان الحمل، ایرسا، سذاب، انجیر، اشنہ، برگ ابہل، سعد، مقل، سیاہ زیری، چرندہ بکری کی میٹگی، حب غار، گل اذخر، زرنج احمر، علك انباط، زفت، جوز بوا، جند بید ستر، ترمس سرکہ سے ضماد کریں۔

غلبہ و برودت کے ساتھ ورم طحال کے لئے ایک ضماد:

صبر، فلفل، شونیر، حلتیت بدبودار، کبریت، جند بید ستر، خشاشیف سوختہ، مشکطرمشیع، پوست بنج کبر، گل بید سادہ، جوز سرو، جعدہ، حب البان، قسط، مر، کمافیطوس، اسقو لو قدریون حسب دستور ضماد بنالیں۔ مقدار استعمال ۷ گرام سرکہ کے ہمراہ۔

حرارت کے ساتھ ورم طحال کے لئے ضماد:

گل بید سادہ کی شاخیں، برگ اطراف طرفاء، پوست بنج کبر، سرکہ، شراب، شاخ آس۔ شاخ سرو سے ضماد تیار کریں۔

غار یقون طحال کے لئے پینے اور ضماد کرنے کی سب سے عمدہ دوا ہے اور اسی کے مانند ہے، زرداند، شیطرج، جھاؤ کا پھل، قسط، انستین، دبق، نورہ، عاقر قرھا، بورہ ارمنی، جعدہ، گوند بادام تلخ، کندر، کور، گاؤ شیر، کبریت، حب البان، فلو نیا، حرف، جطیان، حلبہ اور شلجم بری داخلی و خارجی دونوں طریقے سے مفید ہے۔

طحال کے لئے ایک مفید قرص:

پوست پنج کبر کوہی، اسارون، زرداند طویل ۱۸ گرام، حب نقد ساڑھے ۱۳ گرام، اشق سفید، اسارون، قفل ساڑھے ۱۳ گرام شراب کے سرکہ کے ساتھ غار یقون کے جو شاندرے یا سکنجبین سے جس میں غار یقون پکایا گیا ہو۔ گوندہ کر قرص بنائیں۔

ارکاغانیس نے اپنی کتاب الامراض میں محلل کے لئے سرخ ادویہ اور برابر اسہال اور طحال پر جو تک لگانا دوسرکہ، عصقل تجویز کیا ہے۔ جسے شام کو ایک گھنٹے بعد اور سویرے پلائیں اور کئی لپ پلائیں اور مٹر کا آٹا ملا کر اسی سے ضماد کریں اور پونے دو گرام اشق سکنجبین کے ہمراہ پلائیں۔

سخت ورم پر پچھنا بڑا کارآمد ہے ابتداء میں جگر اور طحال کو پچھتا نہ لگایا جائے۔ اور سخت طحال کے علاج میں سرکہ انجام کے لحاظ سے بے خطر ہے، اور عموماً اتنے پر اکتفا کیا جائے کہ اسے اشق کے ساتھ باریک پیس دیا جائے تاکہ ہر حم جیسا ہو جائے اور طحال کے سخت ورم پر طلا کیا جائے تو اسے تحلیل کر دیتا ہے۔ (جالینوس)

طحال میں ورم یا سدہ ہو تو یرقان و استقاء پیدا ہوتا ہے اور سدے یا تو غلیظ ہو اسے پیدا ہوتے ہیں جن کا علم تناؤ سے ہو جاتا ہے یا اخلاط غلیظ سے ہوتے ہیں اس کی علامت بوجھ ہے اور اس میں ورم چار میں سے ایک مریض میں ہوتا ہے، ورم حار پر سقوط قوت، پیاس، بخار اور رنگ کی زردی سے استدلال کیا جاتا ہے، اور بلغمی پر رنگ کی سفیدی سے اور سوداوی پر سیاہی و سبزی سے اور خبث نفس اور سوداوی عوارض سے۔ (الاعضاء الملمہ)

سرکہ میں جو زرد اور ابھل پکا کر پلائیں اور اسی سے ضماد کریں۔ (الیہودی)

جسے درد طحال ہو اور دست کا عارضہ ہو جائے اور پرانا ہو جائے تو اس کا انجام استقاء ہوتا ہے۔ (الموت السریع)

جس شخص کو درد طحال ہو اور سرخ خون آئے اور اس کے بدن میں بغیر تکلیف کے سفید زخم پیدا ہو جائیں تو دوسرے روز اسکی موت ہو جاتی ہے اور اس کی تشخیص علامت یہ ہے کہ اسے کسی

چیز کی خواہش نہیں ہوتی۔ (الانذار)

طحال بڑھ جانے سے جسم نحیف ہو جاتا ہے کیونکہ وہ بہت زیادہ غذا جذب کر لیتی ہے اور اس لئے کہ جگر کا مزاج فاسد ہو جاتا ہے اور اس کی قوت ہاضمہ کم ہو جاتی ہے۔ جس سے جسم کا مزاج فاسد ہو جاتا ہے۔ (الدہویۃ الابلدان)

طحال کے اوپر کا پردہ حجاب کے اوپر کے پردے سے چپک جاتا ہے اس صورت میں طحال کی تکلیف کے سبب سے کبھی حجاب کو تکلیف ہوتی ہے یہاں تک کہ اس کا تنفس دہرا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جب سینہ پھیلتا ہے اور طحال بیماری سے بڑا ہوتا ہے تو اسے پورا پھیلنے نہیں دیتا اس لئے پھر دوسری بار عمل تنفس کو پورا کرنا پڑتا ہے۔ (ابذیمیا)

پنڈلی کی رگوں کی سو جن اور بواسیر دونوں صلابت طحال کو شغلیاب کر دیتے ہیں اور مریض طحال کو اسہال دموی ہو جائیں تو اسے استسقاء اور زلق الامعاء ہو جاتا ہے اور وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔

(ابذیمیا)

اور بقراط نے کہا ہے اگر مریض طحال کو خونی دست ہونے لگے تو یہ اچھی علامت ہے کیونکہ دست سے اس کے طحال کی صلابت دور ہو جاتی ہے، بشرطیکہ عضو طحال میں پھیلے ہوئے سوداوی اخلاط خارج ہوں اور چونکہ زیادہ تر یہ دست مقدار سے تجاوز کر جاتا ہے اور طویل ہو جاتا ہے اسلئے بیمار کو نقصان پہنچاتا ہے کیونکہ یہ امعاء کو فاسد اور حرارت عزیز یہ کو کمزور کر دیتا ہے جس سے استسقاء اور زلق الامعاء پیدا ہو جاتا ہے۔ زلق الامعاء حدت، کثرت اخلاط نیز درد کی وجہ سے ہوتا ہے اور استسقاء حرارت عزیز یہ کے ضعف سے۔ (جالینوس)

مطحولین کو بھوک پیاس زیادہ ہوتی ہے اور قے و اجابت جلد آتی ہے اس لئے زلق الامعاء اور استسقاء ہو جاتا ہے۔ زلق الامعاء اس کے درد کی وجہ سے اور استسقاء حرارت عزیز یہ کے ضعف سے ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں قوی ادویہ ہی کام کرتی ہیں۔ (الدہویۃ والبلدان)

طحال میں صلابت جلد آتی ہے اور اس کی شغاد شوار ہوتی ہے کیونکہ تلچھٹ دار خون جو آتا ہے وہ غلیظ ہوتا اور اس میں جلد تحلیل نہیں ہو پاتا اور ایسی ادویہ کی ضرورت ہوتی ہے جو اسخان کے بغیر تلطیف کریں تاکہ یہ خلط مزید گاڑھانہ ہو اور طحال کا طبعی فعل برقرار رہے کبھی قواہض کی آمیزش کی جاتی ہے کیونکہ طحال کا فعل بدن کے لئے مفید ہے اس لئے کہ خون کی تلچھٹ کو جب طحال جذب نہیں کرتا اس کا معاملہ فساد مزاج کی طرف پلٹ جاتا ہے اور طحال کے علاج کے لئے کڑوی قوی ادویہ کی ضرورت ہوتی ہے جس کے ساتھ کچھ قابض کی آمیزش کی جاتی ہے اور سرکہ

و سنگین طحال کے علاج کے لئے سب سے بہترین کیونکہ دونوں اسٹان کے بغی تلطیف کرتی ہیں۔
اور ہم طحال کی ان ادویہ کا ذکر کر رہے ہیں جسے سخت ورم ہو اس کی نہیں جس میں حار ورم
ہو اور سطحول اس کا نام ہوتا ہے جس کا طحال پتھر ا جائے۔

حب عرعر اس کے لئے مفید ہے۔ لسان الحمل مفید ہے۔ جھاؤ کا پھل کوٹ چھان کر ۸ ملی
لیٹر سنگین میں آمیز کر کے پلائیں حمار و حشی کا طحال ۸ ملی لیٹر نیم گرم پانی کے ساتھ پلانا مفید ہے۔
اس پودے کا پھل جس کا نام اربعۃ واربعین ہے فلفل سفید، سنبل شامی، اشق ہر ایک ۹ گرام
پہلے اشق کو سرکہ، عصسل میں حل کریں اور اس سے دواؤں کو گوندہ کر قرص بنالیں اور ساڑھے ۴
گرام دواء سنگین ۷ ملی لیٹر کے ہمراہ پلائیں۔ اور جس نے اسے دیا یہ بتایا کہ اس نے ایک سو کو اسے
کچھ روز پلایا تو ذبح کرنے پر اس کا طحال سکڑا ہوا پایا۔
دوا:

برگ علق تازہ، پوست بختکیر، جھاؤ کا پھل، استولو قندریون، پیاز، مشوی، فلفل ابیض سے
قرص بنائیں اور ۹ گرام کی مقدار میں سنگین کے ساتھ پلائیں۔
صلابت طحال کے لئے ضما:

آرد بلوط ۴۰۰ گرام، نورہ ۲۱۰ گرام، زہرہ حجر اسیوس ۱۴۰، قطران ۳۵ گرام، بھیڑیے کے
چمڑے پر رکھا جائے جب تک گرم رہے اور طحال پر چپکا دیا جائے، اس سے پہلے شفا دینے میں جو موثر،
بہت قوی اور مدد بول ہے۔

ایک دن میں فائدہ دینے والا نسخہ ضما:

تین روز بیمار کی عمدہ تدبیر کرو۔ مر ۱۰۵ گرام، دقاق کندر ۱۰۵ گرام، خردل ۷۰ گرام، سیاہ
زیرہ ۷۰ گرام، سرکہ، عصسل بقدر ضرورت لیکر پہلے خردل، سیاہ زیرہ کوٹ لیں اور کندر اور مر سرکہ
عصسل میں حل کر دیں اور سب کو گوندہ لیں اور سات سے نو گھنٹے مقام طحال پر رکھیں پھر حمام میں
ضما لگا ہوا داخل کریں اور جب ضما نرم ہو جائیں تو اسے آبزین میں داخل کریں اور اس میں دیر تک
رہے اور اسے کوئی چیز سو گھنٹہ نہیں جو بے ہوشی کی دشواریوں کو روک دے پھر اس سے ضما الگ
کریں اور اسے نمکین مچھلی کے ساتھ جو کی روٹی کے ساتھ کھلائیں اور ایسی چیز پلائیں جس میں سمندر
کا پانی ملا ہو اور اس سے علاج کے دنوں میں اچھی ریاضت کرائیں۔

دوسرا نسخہ:

خردل، بھج کبر، انجیر فرہ۔

ایک اور نسخہ:

حرف، حلبہ، حب البان، سرکہ، عصسل اور قطران میں گوندہ لیں یہ مفید ہے اور اس سے بیمار خون کی پیشاب کرے گا۔

اور حمام میں داخل ہونے سے قبل ضما د استعمال کیا جائے جو یہ ہے۔

عاقہ قرحہ ۲۰ جز، خردل ۲۰۰ گرام، حب البان ۸ جز، سیاہ زیرہ ۸ جز۔ سب کو عمدہ سرکہ میں گوندہ لیں اور جب تک مریض برداشت کرے اس کے اوپر لگا کر چھوڑ دیں پھر ہٹالیں اور حمام میں داخل کریں اور اس کے بعد اس جگہ کو موم اور روغن گل سے چھڑ دیں۔ (المیامر)

مریض کو لوہا بچھایا ہو پانی پلاؤ اگر بخار ہو تو تنہا ورنہ شراب کے ساتھ اور اسے ختم اناغالیس آسمانگونی ۵۰ ملی گرام سنگجین کے ہمراہ پلائیں اور اسے جعدہ یا کبد الثعلب یا بلاب جس کا نام قسوش ہے پلائیں۔ اور لوہارون کی راکھ میں گوندہ کر ضما د کرو یا کبر کی راکھ سرکہ میں کھل کر یا قیر و طلی اور روغن حنا کی آمیزش کر کے اس سے ضما د کرو یا برگ شیطرج باریک پیس کر اس سے ضما د کریں، اور جب سوزش ہو تو اسے حمام میں داخل کرو اور ضما د ہٹا دیں اور اسے گرم پانی میں داخل کر کے وہیں روک رکھیں کچھ دیر تک اور اگر سوزش ہو تو کم و بیش کرو ورنہ آبزین سے شفا یاب ہو کر باہر آئے گا اور عرق النساء کے مریض کے ساتھ بعینہ ہی کرو، یا حب البان کی کھلی سرکہ میں بھگو کر اس سے موم اور گل روغن کے ہمراہ ضما د کرو، یا اسے تیز سرکہ کی تلخٹ سے ضما د کرو، یا ترندے سے ضما د کرو، اور مندرجہ ذیل نسخہ کا بڑا فائدہ ہے۔ پوست حب البان، بورہ ارمنی اس کے تہائی سرکہ کے ساتھ ملا کر ضما د کرو اور اگر بیماری پرانی ہو تو اسے پچھنا لگاؤ۔ (ارنجبانس)

میرے ایک دوست نے بتایا کہ اس نے اپنے طحال میں سختی بھاری پن محسوس کیا تو کندی نے اس کو ۱۴ گرام یا ساڑھے ۱۵ گرام افتیمون سائیدہ ۳۵ گرام سنگجین کے ہمراہ پلایا جس سے سات یا آٹھ یا اور زیادہ کالے رنگ کے دست ہوئے اور اس سے اس کی سختی کا احساس جاتا رہا۔ (مؤلف)

کبر کا سرکہ کے ہمراہ استعمال طحال کے سدوں کو کھولتا ہے اور سرکہ و شہد کے ہمراہ بھی اس کا ایسا ہی فعل ہے۔ چقدر کا کھانا طحال کے سدوں کو کھولتا ہے پابندی سے شہد کھانا پرانے سخت طحال کو فائدہ دیتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

اگر طحال میں سخت ورم ہو تو محض ضنادوں سے اس کے علاج پر اکتفاء نہ کرو، بلکہ اس کے لئے ادویہ مقطعہ جو انتہائی طاقتور ہوں استعمال کرو۔ کیونکہ وہ مریض بغیر تکلیف محسوس کئے اسے برداشت کرے گا اس سے زیادہ مؤثر دوائیں ہیں۔ پوست بنج کبر، عشبہ طحال، اور بنخ فلونیا انہیں ان کے برابر سرکہ کے ساتھ پکایا جائے۔

اور اکثر طحال کو ٹٹولنے پر وہ تمہارے ہاتھ کو دھکادیتے محسوس ہوگا لیکن اس میں کوئی ورم نہیں بلکہ نضج غلیظ ہوگی، اگر ایسا ہو تو پہلے اسے روغن سے جس میں السنبلین پکایا گیا ہو ترپڑا دو پھر اس پر ایسا ضناد رکھو جس میں مرکب قوت ہو جیسے پھٹکری اور کبریت کا ضناد اور اگر طحال میں ریا ح ہو یا نرم ورم ہو تو ضنادوں میں ادویہ قابضہ کی زیادتی اسے نقصان نہیں پہنچائے گی لیکن اگر اس میں سخت ورم ہو تو ضنادوں میں محلل غالب اور قابض کم ہونی چاہئے جیسے زہرہ نمک، کیونکہ زہرہ نمک، نمک سے زیادہ نمکین ہوتا ہے جب اسے چمڑے کے ٹکڑے پر کر کے طحال پر باہر سے رکھا جائے اس سے اسکا سخت ورم پگھلے گا۔ (ابن ماسویہ)

جگر کی بیماریوں کی ہم نے جو علامات ذکر کی ہیں اس سے ایک ماہر شخص کے لئے طحال کی بیماریوں کو تشخیص کر لینا دشوار نہیں ہے۔

رہے طحال کے سخت ورم اور ورم فلغمونی تو امتحان باللمس کے ذریعہ اس کی سختی کو دیکھ کر آسانی سے پتہ لگایا جاسکتا ہے اور طحال کی عام بیماریاں جگر کی بیماریوں کے ہمراہ عام ہوتی ہیں۔ اور بدن کارنگ طحال کی بیماری میں جگر کی بیماری کے قریب ہوتا ہے لیکن طحال میں زیادہ سیاہی مائل ہوتا ہے، کیونکہ اس کا کام خون کی تلچھٹ جذب کرتا ہے اور جب طحال کی قوجاذبہ کمزور ہوتی ہے تو خون سوداوی ہو جاتا ہے۔ اور رنگ سیاہ ہو جاتا ہے اور کبھی جگر کی مانند طحال فضلے کو اپنے سے دور کر تادفع کرتا ہے جس سے کبھی قے اور ابکائی کے ذریعہ سیاہ جنس کا خون لگتا ہے اور ایسے ہی نیچے سے بھی براہ مقعد لگتا ہے۔ (الاعضاء الملمہ)

دیکھو تو یقین کر لو کہ ایسا ہی ہے جب اس کے مریض کو تندرست اور یہ اسے فائدہ کرتا ہے چنانچہ ابونصر نے مجھے بتایا کہ ایک طشت سے خون کی قے ہوتی اور ایسے ہر ماہ ہوتی ہے اور بہت فائدہ کرتی ہے اور یہ اس کے کسی مرض میں بالکل نہیں ہوتی اور کبھی کتنی ہی بار مالینچو لیا اور بیحد بھوک طحال میں جوش پیدا کر دیتی ہے اور یہ اس وقت ہوتا ہے جب اس سے جس کا انصباب فم معدہ کی طرف ہوتا ہے انتہائی ترش ہو اور جب اس میں سخت ورم ہوتا ہے تو استقاء پیدا کر دیتا ہے اور اگر اس کے ساتھ جگر میں یرقان کی کوئی بیماری ہو اور یہ پتہ اس خون سے مل جائے تو یرقان سیاہ پیدا ہوتا ہے یہاں تک

کہ بدن کارنگ زردی اور سیاہی سے آمیز دکھائی دیتا ہے۔ (مؤلف)

طحال کی صلابت اور اس کے نیچے کی ہوا یا نچھ کے لئے نسخہ:

حرف ایک شب و روز سرکہ میں بھگوایا جائے اور اس میں ایک مٹھی جو کا آنا شامل کر کے تنور میں اینٹ پر روٹی پکائی جائے اس قدر کہ جلنے نہ پائے پھر اس کا ایک جزء اور بیج کبر کا ایک جزء لے کر مریض کو حمام کے اندر ۹ گرام کے بقدر ۰۵ ملی لیٹر سنگین ترش کے ساتھ دیں۔ (ساہر)

طحال کے نیچے کی غلیظ ہوا کے لئے حرف کی یہ خاصیت نوٹ کر لو۔ (ابن ماسویہ)

بخار کے ہمراہ طحال کے لئے نسخہ:

حرف باریک کوٹ کر عمدہ شراب کے سرکہ میں گوندھیں اس کی اور تنور میں اتنی دیر روٹی پکائیں کہ سوکھ جائے پھر اس میں جھاؤ کا پھل ملا کر شراب کے سرکہ سے پلائیں، اور اس کے مسہلوں میں غاریقون کا استعمال ضروری ہے کیونکہ یہ عمدہ ہے۔ (الساہر)

طحال حار کے درد کے لئے جو پانی پئے جاتے ہیں وہ ہیں۔ آب بید سادہ، آب برگ طر فاء، آب برگ غرب، آب برگ کبر، تین گنا سنگین کے ہمراہ۔

طحال کے لئے ایک بہترین لطوخ:

ہلیلہ سیاہ ۵۳ گرام، پوست بیج کبر اور اس کا پھل، شاہترہ حب الغار اور حب البان سب کو پکایا جائے اور اس کا ریاض غاریقون اور ایار ع کو بنایا جائے۔

حب مسہل طحال:

پوست بیج کبر ساڑھے ۳ گرام، جھاؤ کا پھل ساڑھے ۳ گرام، خربق اسود ایک گرام، تربد پونے دو گرام، حب البان پونے دو گرام، غاریقون پونے دو گرام، اشق ایک گرام، جھاؤ کے پتے کے رس میں گوندھ کر حسب دستور گولی بنالیں۔

حرارت کے ساتھ سخت طحال کے لئے نسخہ قرص:

پوست بیج کبر، ثمرۃ الطر فاء، زراوند طویل، فنجکشت، سقو لو قدریون، تخم کشوٹ، تخم کاسنی، غاریقون، ریوند چینی، افسنجین، سنبل، گل سرخ، بید سادہ کے پتوں کے رس میں گوندھیں اور

سازھے ۴ گرام لیکر آب کشوٹ یا بید سادہ جوش دیئے ہوئے کے ساتھ پلائیں۔ اور سکنجبین کا استعمال فساد مزاج کے لئے عمدہ ہے۔

طحال کے لئے مفید اور اہم ادویہ ہیں۔

عروق صفر، زراوند، افستین، ہالون، جعدہ، سیاہ زیرہ، انج، اسارون، اور کبر، (اہرن)

حرارت کے ہمراہ مرض طحال کے لئے نسخہ:

تخم خرفہ ۷ گرام، سرکہ اور پانی کے ساتھ پلائیں یہ عمدہ دوا ہے، یا ابھل اور جوز سرد خام لے کر سرکہ میں بھگو دیں اور پھر مریض کو بائیں کروٹ سلا کر پلائیں اور اس کے تپلچٹ سے ضما د کریں۔ اور پوست کدو خشک کر کے سازھے ۴ گرام لیکر سرکہ کے ہمراہ استعمال کرائیں۔ اور جب طحال کو ضما د کریں تو محلل ادویہ حد سے زیادہ نہ کریں تاکہ جو رہ جائے وہ پھرانہ جائے بلکہ اس کا علاج سخت درموں کے اصول پر کریں۔

اس کی عمدہ دوائیں:

اشق سرکہ میں حل کر کے اس سے ضما د کریں اور اس کے اوپر ایک روئی کا ٹکڑا رکھ دیں برگ کدو ہمراہ سرکہ پکا کر بہ طور ضما د استعمال کرنا بھی مفید ہے۔ (اہرن)

طحال میں چاروں قوی کا ضعف، سخت ریاحین عموماً پیدا ہوتی ہیں اور حار کم پیدا ہوتی ہیں جب قوۃ جاذبہ کمزور ہو جاتی ہے تو خون سوداوی ہو جاتا ہے اور ماسکہ کمزور ہوتی ہے تو سوداوی اسہال پیدا ہوتا ہے اور قوت مغیرہ کمزور ہوتی ہے تو ایسے امراض پیدا ہوتے ہیں جن کا تعلق تغیر سے ہوتا ہے اور دافعہ کے کمزور ہونے سے کچھ دوسری بیماری اور بھوک کی کمی پیدا ہوتی ہے کیونکہ بھوک سودا کے معدے کی طرف جانے سے لگتی ہے۔

ورم طحال عموماً محسوس ہو جاتا ہے کیونکہ اکثر کڑا ہوتا ہے لیکن اگر پتہ نہ لگے تو یہ اس کی کمی کی وجہ سے ہوتا ہے یا اس لئے کہ اس کے اوپر ہے اور اس وقت اس کی علامت بائیں شانے کی ہڈی میں درد سے ہوتا ہے کیونکہ دیا فرغما کی تکلیف سے اسکمیں تکلیف ہوتی ہے اسی لئے جس کے طحال میں بہت بڑا اور بہت سخت ورم ہوتا ہے اس کا تنفس منقطع اور دہرا ہوتا ہے۔ اس کا تنفس بکائی بھی کہتے ہیں جیسے کہ بچوں میں عارض ہوتا ہے کیونکہ وہ ایک بار میں درد کی وجہ سے پوری سانس نہیں لیتے، اور اگر رد فلغمونی ہو تو اس کے ساتھ سوزش ہوتی ہے ورنہ بغیر سوزش کے ثقل اور صلابت ہوتی ہے اور اگر

طحال کے ہمراہ جگر ماؤف ہو تو استسقاء ہو جاتا ہے اور کبھی ہوا کے تناؤ کی وجہ سے طحال میں ورم ہو جاتا ہے اور اس میں کوئی ثقل نہیں ہوتا۔ ایسے میں ضروری ہوتا ہے کہ علاج کے وقت طحال کی قوت کی حفاظت پیش نظر ہو اور دوائیں قوی درجے کی ہوں اس لئے کہ ان کا مادہ غلیظ ہونے کے باعث اور ام سخت ہوتے ہیں ادویہ مرہ اور قابضہ سے اس کا علاج ہو سکتا ہے لہذا اگر اس کے اندر سدے ہوں تو سب سے پہلے بائیں باسلیق کی فصد کھولیں۔ اس کے بعد حرارت ہو تو آب مکو، کرفس، غرب جھاؤ اور بید سادہ کی شائیں اور آب برگ کبر اور سنگنہین پلائیں۔

رہی غلیظ ہوا تو جس کا کام طحال کو پھیلا دینا ہے اور اس میں لاحق ہونے والے ورم تو اس پر روغن افسنتین سکوب کریں اور پچنکری، کبریت، بورہ ارمنی، راتینج، زفت اور گاؤ شیر سے ضما د کریں۔ اس کا لحاظ رکھیں کہ قابض ادویہ زیادہ اور محلل کم ہوں جیسے اس کے ورم غلیظ میں یہ مناسب ہوتا ہے کہ قابض کم ہوں جیسے زہرہ نمک کیونکہ اس کی شان صلابت طحال کو شفا دینا ہے نیز نرم اور ام اور غلیظ ریا ح کی صورت میں بہتر ہے کہ بھوسی، سرکہ اور پچنکری میں پکا کر اس سے تکمید کیا جائے کیونکہ بھوسی کی یہ شان ہے کہ وہ طحال کی سختی کو تیزی سے تحلیل کرتی ہے۔

اور تیز شراب کے سرکہ سے تکمید کرنا بہتر ہوتا ہے جس میں سذاب، پودینہ، بورہ ارمنی، جوزہ سرد اور جھاؤ کا پھل پکایا گیا ہو۔ اگر بخار نہ ہو تو طحال صلب کے ضما دوں میں اشق اور مقل کا اضافہ کر لیا جائے۔ اکلیل الملک، سذاب، انجیر اور بوریق کے ضما د استعمال کیا جائے اور ریا ح کی صورت میں آتشیں پچھنا لگانا۔ زور سے چوس کر باہر کر دینا اچھا ہوتا ہے۔

اور طحال کی ریا ح کے لئے مفید یہ ہے کہ حرارت بائلی ۱۰۵ گرام لے کر کوٹ کر ریشم کے کپڑے سے چھان لیں اور شراب ثقیف کے سرکہ میں گوندھیں اور چھوٹی چھوٹی ٹکیاں تیار کر کے تنور میں کسی اینٹ پر یا توڑے میں روٹی پکائیں یہاں تک کہ سرخ ہو کر سوکھ جائے اور جلنے نہ پائے پھر اسے باریک کوٹ کر اس میں فقد ۳۵ گرام، جھاؤ کا پھل ساڑھے ۱۰ گرام، ستو لو قد ریون ساڑھے ۲۴ گرام ریشم کے کپڑے میں چھان کر ملائیں اور ساڑھے ۱۰ گرام لیکر سنگنہین کے ہمراہ پلائیں۔

سرکہ طحال کے لئے عمدہ ہے، کیونکہ تقطیع کرتا ہے اور تسخین نہیں کرتا اور یہ ضروری ہے کہ مقطعہ شدید الاسخان نہ ہوں کیونکہ اس سے طحال کا مادہ شدت کے ساتھ پتھر اجائے گا۔ (سرایون)

ایک مطبوخ جو طحال کے لئے عمدہ ہے:

حب فقد شمرۃ الطرفاء، کبر کا برگ اور پھل افسنتین اسطوخودوس، جوزہ سرد لک محیثہ (نوفہ)

ریوند چینی پودینہ نہری شراب ثقیف کے سرکہ میں پکا کر ۷۰ گرام نہار منہ پلائیں۔
نسخہ دیگر:

بیج کبر اور عشبہ طحال سکجنین میں بھگو کر پلائیں اگر اس کے استعمال سے ورم اپنی حالت پر
برقرار رہ جائے تو اس پر حجامت بالشرط کریں اور بائیں و داج کی فصہ کھولیں اور ایک بار میں پانچ یا چھ
دفعہ داغیں۔ ایک چھ پانچ انگل کا لوہا گرم کر کے اس پر رکھیں اور ایک مدت تک زخم کو اچھانہ ہونے
دیں کیونکہ جو عمل کئی مریض کو برداشت کر لے گا اسے دوسرے علاج کی قطعاً ضرورت نہیں ہوتی
اسے میں نے اسے آزمایا ہے۔

نسخہ دیگر:

کاغظ طحال کے برابر کاٹ کر تر کر لیا جائے اور اس پر رائی باریک پیس کر چھڑک دیجائے اور
اتنی دیر تک کے لئے طحال پر چپکا دیا جائے کہ بیمار برداشت کر لے پھر اس جگہ کو نیم گرم پانی سے
دھو دیں۔ اور صلابت طحال کو شیر شتر کا استعمال ادویہ مٹھ کے ساتھ فائدہ پہنچاتا ہے۔ (سرایون)
طحال کے لئے تین روز روزانہ ماء السویلا ۲۰۰ گرام دیا جائے۔ (مجبول) میرے خیال میں یہ
انتہائی گرم ہے اس لئے اس سے بچنے کی ضرورت ہے۔ (مؤلف)
جنگشت صلابت طحال کو دور کرتا ہے یہ اس سلسلے میں عمدہ دوا ہے۔
اور غلظت طحال میں حمام، تکمید اور طحال پر بچھنا فائدہ دیتا ہے۔

میرے ایک دوست نے مجھے بتایا کہ اس نے عمدہ سرکہ میں ایک روٹی کا ٹکڑا بھگویا پھر حمام میں گرم
کمرے کے اندر داخل ہو اور اپنی پشت کے بل سو گیا اور اپنے طحال پر ایک ایک ٹکڑا رکھتا رہا اور سرکہ
پکارتا رہا اس نے کئی دن اور کئی بار کیا جس سے اس کے طحال کی سختی قطعی طور پر ختم ہو گئی یہ عمل اس
وقت ٹھیک ہوتا ہے۔ جب طحال کے ساتھ حرارت بھی ہو۔

تمت بالخیر

کتاب الحاوی لصناعة الطب مؤلف ابو بکر محمد بن زکریا رازی رحمۃ اللہ نے جز بندی کی تھی ختم
ہوئی اس کے بعد ان شاء اللہ آنھویں جلد قروح امعاء زحیران کے اور دیگر مام اسہال و موی کے
درمیان فرق، بعض ورم امعاء، گوشت کے پانی سے مشابہہ اسہال اور ن کی نشانیاں اور تشخیص علامات
نیز سب کا علاج پر مشتمل ہوگی۔

امراض ، اسباب امراض اور معالجات کی
شہرہ آفاق تالیف "الحاوی الکبیر فی الطب" کا اردو ترجمہ

کتاب الحاوی

موسوم بہ

حاوی کبیر

آٹھواں حصہ

امراض امعاء (آنتوں کی بیماریاں)

تالیف

ابو بکر محمد بن زکریا رازی

۶۸۶۵-۶۹۲۵

شائع کردہ

سنٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن

(محکمہ ہندوستانی طریقہائے علاج و ہومیوپیتھی)

وزارت صحت و خاندانی بہبود، حکومت ہند، نئی دہلی

فہرست مضامین

پیش لفظ

9

پہلا باب

قروح امعاء اور زحیر نیز تمام اسہال دموی کے درمیان فرق، مغص اور ورم امعاء نیز گوشت کی دھوون جیسے اسہال کا بیان۔

89

دوسرا باب

قولنج اور ایلاؤس کا درد نیز درد شکم، ریاحی درد وغیرہ اور پتھری کے درد کے درمیان فرق، روغن بیدانجیر کا استعمال، براز مشکل خارج ہونا، قروح امعاء کے علاوہ آنتوں کے دوسرے تمام درد اور درد گردہ، زیریں آنتوں میں مانع خروج براز کے درد کا بیان اور پیٹ یا کسی عضو میں بس جانے والی ریاح کے باعث درد، کاسر ریاح، وجع خاصرہ، شر اشیف سے نیچے تہ دو تناؤ، پسلیوں کے درد، پہلو کے درد اور ریاح شکم کا بیان۔

170

تیسرا باب

حقنہ کے قوانین، استعمال کے اصول اور ملطف، ملین، مسکن اور مولم شیافات کا بیان۔

پیش لفظ

ہندوستان میں مشرقی علوم و فنون کی جو اشاعت اور سرپرستی ہوتی رہی ہے وہ تاریخ کا ایک حصہ ہے۔ ان علوم میں طب یونانی بھی شامل ہے جس نے اس ملک کو اپنا مستقل مستقر بنایا۔ آج دنیا میں طب یونانی کی نمائندگی کرنے والا اگر کوئی ملک ہے تو وہ ہندوستان ہے جہاں کے عوام کے مزاج اور طبیعت میں اس فن کے ذریعہ معالجہ سے استفادہ کرنے کا رجحان بدرجہ اتم پایا جاتا ہے اور یہی اس ملک میں طب یونانی کی مقبولیت کا ایک سبب بھی ہے۔

سنٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن، ہندوستان میں طب یونانی کی تحقیق کا ایک ایسا ادارہ ہے جسے اپنے ملک میں تو مرکزیت حاصل ہے لیکن یہ بین الاقوامی شہرت کی حدود کو چھونے لگا ہے۔ علمی تحقیق اس کونسل کے تحقیقی کاموں کا ایک ایسا گوشہ ہے جس کے ذریعہ قدیم طبقاتی ذخائر کو منظر عام پر لانے کا کام انجام دیا جا رہا ہے۔ اہم طبقاتی مآخذ کی ترتیب و تدوین اور تراجم کا کام بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ اسی ضمن میں اپنے دور کے ایک عظیم قدآور طبیب ابوبکر محمد بن زکریا رازی (۸۶۵-۹۲۵ عیسوی) کی کتاب 'الابدال' (ترتیب و ترجمہ معہ حواشی) اور کتاب المفصوری (اردو ترجمہ) شائع ہو چکی ہیں۔ کتاب الفاخر، (ترتیب و تدوین) کا کام آخری مراحل میں ہے اور کتاب الحاوی (جسے دائرة المعارف العثمانیہ، حیدرآباد نے ترتیب و تدوین کے بعد تین جلدوں میں شائع کیا تھا) کے اردو ترجمے کا کام جاری ہے۔ سات جلدوں کا ترجمہ شائع کیا جا چکا ہے اور اب آٹھویں جلد کا ترجمہ آپ کے پیش نظر ہے۔

کتاب الحاوی، اتنا عظیم کام ہے جسے دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ اس کتاب کی علمی و عملی حیثیت پوری دنیا میں تسلیم شدہ ہے، مختلف ہمارے یوں کی جزئیات تک کو بہت تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ اس کتاب میں قدیم اطباء کے حوالے کثرت سے دینے کے باوجود زکریا رازی نے اپنے ذاتی تجربات کو بھی اس میں شامل کیا ہے۔

اس آٹھویں جلد میں جن موضوعات سے بحث کی گئی ہے وہ آنتوں کے امراض، اسباب، علامات اور علاج سے متعلق ہیں۔ چنانچہ قروح امعاء، زحیر، ان کے درمیان فرق، خونی اسہال، آنتوں کا ورم،


مرور، پیش، قونج، ایلاؤس، قونج اور گردہ کی پتھری کے درد کی تشخیص فارقہ، اسہال بھدی اور اسہال معوی کی تشخیص فارقہ، نفخ شکم، ریاحی شکایت وغیرہ پر سیر حاصل گفتگو کرتے ہوئے اسباب، علامات اور علاج کا بیان کیا گیا ہے۔ آنتوں کی بیماریوں کے علاج کے سلسلہ میں حقنہ سے متعلق تفصیلی معلومات فراہم کی گئی ہیں اور حقنہ کے اصول و قوانین اور طریقے بیان کئے گئے ہیں۔ ان دواؤں کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے جن سے مختلف حالتوں میں حقنہ کیا جانا چاہئے۔ ان حالات و امراض میں استعمال کرائی جانے والی غذائیں بھی بیان کی گئی ہیں۔

ذکر یارازی نے اطباء متقدمین، دیستوریوس، جالینوس، روفس، یولس، حنین، لان ماسویہ وغیرہ کے حوالے کثرت سے دیئے ہیں اسی لئے کہیں کہیں مضامین میں تکرار پائی جاتی ہے جس سے بہر حال استفادے کے بہت سے پہلو سامنے آتے ہیں۔

ترجمہ ایک مشکل فن ہے اور وہ بھی کسی قدیم فنی کتاب کا۔ اس لیے عجب نہیں کہ بعض مقامات پر ترجمہ سے تسامحات ہوئے ہوں۔

بہر حال آئندہ علمی کام کرنے والوں کے لیے راہیں کھلی ہوئی ہیں کہ وہ اس ترجمے کی بنیاد پر تحقیقی کاموں میں کتنی پیش رفت کرتے ہیں۔ کونسل کی کوشش ہے کہ تئیس جلدوں کے اس ترجمے کا کام جلد مکمل ہو کر سامنے آئے۔ آٹھویں جلد کے ترجمے کی اشاعت کے ساتھ اس پر وجہ کا ایک تہائی کام مکمل ہو گیا۔ اب تک کے کام کی پزیرائی ہوئی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ آئندہ بھی اہل علم کی جانب سے ہماری حوصلہ افزائی ہوتی رہے گی۔

مجھے یقین ہے کہ اردو میں منتقل ہونے کے بعد یہ طبی دستاویز، جو ایک انسائیکلو پیڈیا کی حیثیت رکھتی ہے، طلباء، اساتذہ، معالجین اور تحقیق کاروں کے لیے بہت مفید ثابت ہوگی۔


(حکیم محمد خالد صدیقی)
ڈائریکٹر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

محمد اور اس کی آل و اولاد پر لاکھوں درود و سلام

پہلا باب

قروح امعاء اور زحیر نیز تمام اسہال و موی کے درمیان فرق، مغص اور ورم امعاء نیز گوشت کی دھوون جیسے اسہال کا بیان۔

مغص۔ کی دو قسمیں ہیں :

1۔ ریجی۔ اس کا علاج دردوں کی محث اور معدے کی محث میں دیکھیں جہاں کہ نفخ ان کے درمیان علامت فارقہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

2۔ غیر ریجی۔ اس کے لیے قوانین قروح باطنہ اور نفخ کا بیان دیکھیں۔
 بوی آنتوں کے زخموں میں اکثر حقنہ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اور پتلی یا چھوٹی آنتوں کے زخموں میں منہ کے ذریعہ و حقنہ دونوں طریقوں سے دوا دینے کی ضرورت ہوتی ہے کیوں کہ اس کی دوری مہرہ اور منہ سے برابر ہے۔ (حیلۃ البہر۔ باب چہارم، جالینوس)

قروح امعاء اور ذرب کے مریضوں کے لیے ایسی روٹی تجویز کی جاتی ہے جس کو سرکہ کے ساتھ گوندہ کرپکایا گیا ہو۔ (حیلۃ البہر۔ باب ہشتم)

مریضوں کے لیے نفع بخش اور سہل الحصول یہ ہے کہ انڈالے کر اسے پانی سرکہ اور ساق میں خوب اچھی طرح بال کر اس کی زردی مریض کو کھلائی جائے اور ایسے مریضوں کو کم غذا دینا بہتر ہے۔ اگر آنتوں میں شدید چھین ہو تو پلٹ اور مرغ کی چرنی سے حقنہ کیا جائے۔ اگر یہ میسر نہ ہو تو بھیڑ کی چرنی سے اور اگر یہ بھی میسر نہ ہو سکے تو پھر میٹھا تیل اور مصفی موم لیں۔ (مؤلف)

قروح امعاء کے مریض کو بدکاری کی چرنی کے حقنہ اور قیر و طی کے استعمال سے ان کا قرحہ اچھا نہیں ہوتا خصوصاً ایسا قرحہ جس میں کچھ عفونت بھی ہو بلکہ اس کے استعمال سے نہیں، چھین اور درد سے سکون

ملتا ہے اور اگر بدن شدت درد سے منہل و نڈھال ہو چکا ہوتا ہے تو اسے راحت و قوت محسوس ہوتی ہے اور اگر مریض کے اندر قوت و طاقت محسوس ہوتی ہے تو اکثر ہم اس کا قوی علاج بالضد کرتے ہیں جس سے مرض جز سے چلا جاتا ہے۔ اگر درد بہت شدید ہو تو مریض کو حقنہ ایسی چیزوں سے کریں جو حد درجہ چھین پیدا کرنے والی ہوں کیوں کہ اکثر لوگ اپنی جرات و ہمت اور صبر و استقامت کی وجہ سے نسبتاً زیادہ طویل مدت اور محفوظ طریقہ علاج کے مقابلے میں ایسا قوی و شدید علاج پسند کرتے ہیں جس میں کم وقت درکار ہوتا ہے۔ ایک طبیب آنتوں کے زخموں کا علاج بڑے دھڑلے سے کرتا تھا جس سے بڑی جلدی ایک ہی دن میں خاصے لوگوں کو اچھا کر دیتا تھا اور بعض مریضوں کو مار بھی ڈالتا تھا۔ وہ کرتا یہ تھا کہ مریض کو روٹی کے ساتھ پیاز کھلاتا اور پانی کم پینے کی ہدایت کرتا۔ پھر اگلے روز صبح سویرے اٹھا کر مریض کو پانی اور نمک سے حقنہ کر دیتا اس کے بعد قوی درجہ کی دوا سے حقنہ کرتا تھا۔ تو جس مریض کے اندر اس کی قوت برداشت ہوتی وہ تو ایک ہی دن میں مکمل شفایاب ہو جاتا لیکن جس کے اندر اس کو جھیلنے کی طاقت نہ ہوتی اسے تشنج ہو جاتا یا شدت درد سے بدن پر ہلکا پسینہ آکر غشی ہو جاتی اور وہ مر جاتا۔ (بار ہواں باب)

اگر آنتوں میں شدید درد اٹھنے کی وجہ سے غشی ہے تو اس کو بکری کی چرٹی سے حقنہ کریں۔ دفاعی علاج نہ کرو کہ اس کی طاقت جواب دے جائے اور وہ مر جائے۔ ہاں حقنہ کرنے میں جلدی کرو کیوں کہ یہ تعدیل خلط کے ذریعہ بھی فائدہ کرتا ہے۔ جب درد سے سکون ہو جائے اور قوت حال ہو جائے تب بھی مریض پر نظر رکھو کیوں کہ بسا اوقات درد تو دوبارہ نہیں ہوتا کیوں کہ مادہ وہاں سے نکل چکا ہوتا ہے لیکن کبھی کبھی عود کر آتا ہے لہذا اگر کوئی زخم ہو تو اس کو ٹھیک کرنے کی تدبیر کرو اور مریض کی طاقت کے اعتبار سے علاج کرو۔ (مؤلف)

اگر اسہال کے ساتھ آنتوں کا کچھ حصہ باہر نکل آئے جس کا عرض چھوٹی آنتوں سے زیادہ ہو تو امکان ہے کہ وہ موٹی آنتوں کا حصہ ہو۔ ایک مریض کی آنتوں میں چھین کی شکایت تھی۔ وہ کافی دیر تک کے لیے رفع حاجت کو جاتا تو فاسد رطوبات کے ساتھ براز خارج ہوتا۔ یہ شکایت اس کو سقموینا استعمال کرنے کے بعد ہوتی تھی تو میں نے سمجھا کہ اس کی بالائی آنتوں کو سقموینا نے نقصان پہنچایا ہے۔ چنانچہ میں نے اسے قابض اشیاء کے کھانے کا مشورہ دیا تو اس کی شکایت دور ہو گئی اور اگر اس وقت وہ لذع محسوس کرتا اور رفع حاجت کے لیے اٹھ کھڑا ہوتا تو میں سمجھتا کہ مرض زیریں آنت میں ہے۔ (الاعضاء الملمہ)

زخم بالائی آنتوں میں ہے یا زیریں میں اس کا اندازہ آنوں (خرائط) سے کیا جائے۔ زیریں آنتوں میں زخم موجود ہونے کی صورت میں پھلکے ہوئے اور موٹے ہوتے ہیں اور بالائی آنتوں میں زخم ہو تو پھلکے چھوٹے اور

پتے۔ اگر مریض کو رفع حاجت کی ضرورت درد کے کچھ دیر بعد معلوم ہو تو مرض کو بالائی آنتوں کے اندر سمجھا جائے اور اگر براز کسی چیز کی مالاوٹ کے بغیر ہو اور آنتوں، خون اور درد مقعد کے قریب اس مقدار میں ہو جتنی کہ براز کی آنتوں سے اختلاط میں ہوتا ہے تو تشخیص یقینی ہے کہ زخم اوپر کہیں ہے اور براز کے بہت زیادہ مل کر آنے سے آنتوں کے بالائی حصے میں زخم کی تشخیص ہوتی ہے۔

امراض کبد سے ہونے والے قروح امعاء کی تدبیر :

براز میں خون خارج ہونے سے ہمیشہ آنتوں کے زخم نہیں سمجھنے چاہئیں بلکہ دیکھنا چاہئے کہ خون کس طرح کا ہے، اعراض لازمہ پر غور کرنا چاہئے اور ماؤف اعضاء کا پتہ کرنا چاہئے کیونکہ کبھی کبھی ضعف کبد میں بھی تازہ فحشہ کے گوشت کے پانی جیسا دست ہوتا ہے۔ لہذا جب تم خونی دست دیکھو تو اول جگر اور تلی کی کیفیت پر توجہ کرو اور پتہ کرو کہ مریض کا کوئی عضو تو نہیں کٹ گیا ہے مثلاً ہاتھ یا پیر کیوں کہ بہت سے لوگوں کا جب کوئی عضو یا ان کے ہاتھ کٹ جاتے ہیں تو وہ خون جس کو یہ اعضاء بہ طور غذا لیتے تھے فضلہ بن کر جسم سے خارج ہوتا ہے۔ رہا یا اسیر وغیرہ میں خونی دست کا معاملہ تو مجھے اس سلسلے میں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ امراض جگر میں اسہال دموی کی چند صورتیں ہیں جن کے لیے 'باب الکبد' اور 'الاعضاء الآلمہ' کے پانچویں مقالے کا وہ حصہ پڑھو جس میں آخر تک جگر کی بیماریوں کا ذکر ہے اور رہا وہ خون جس کو طبیعت شدید جسمانی طاقت و صحت اور امتلاء کی وجہ سے جسم سے دفع کرتی ہے وہ اچھا خون ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ کسی طرح کا کوئی درد نہیں ہوتا۔ (پانچواں مقالہ۔ الاعضاء الآلمہ)

امراض طحال میں اسہال دموی :

کبھی کبھی تلی خون کو ایسا فضلہ بنا کر بدن سے خارج کرتی ہے جو بالکل سیاہ دردی ہوتا ہے اور بغیر درد کے خارج ہوتا ہے۔ یہ جسم کا زائد خون ہوتا ہے۔ (چھٹا مقالہ)

جب کبھی بھی جسم سے خون خارج ہو اعضاء کی کیفیت دیکھ لینی چاہئے کہ آیا درد کے ساتھ خارج ہو رہا ہے یا بغیر درد کے۔ خون کی کثرت اور کیفیت کیا ہے۔ شکم کا کوئی عضو علیل تو نہیں ہے اور مریض کی ماضی کی روداد بھی معلوم کر لینی چاہئے۔ تاکہ تشخیص میں کوئی غلطی نہ ہو سکے۔ (مؤلف)

قروح امعاء و کبد کی تفصیل :

یہ جاننا ضروری ہے کہ قروح امعاء میں ہونے والا دموی اسہال دفعۃً نہیں ہوتا جیسا کہ دوسری جگہوں پر ہوتا ہے اور مرض کے شروع میں حد درجہ لذع و چہچہن کے ساتھ صفر اوئی اسہال ہوتا ہے اس کے بعد آنتوں

آنے کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ پھر اس کے بعد آنتوں سے آنوں اور چیچھڑے سے خارج ہوتے ہیں پھر اس کے بعد آنوں و چیچھڑے کے ساتھ تھوڑی مقدار میں خون خارج ہوتا ہے۔ ایسا اس وقت ہوتا ہے جب زخم مستحکم ہو چکا ہوتا ہے۔ اگر چیچھڑوں کے ساتھ پتلی چربلی جیسی کوئی چیز خارج ہو تو اس کا مطلب ہے کہ زخم موٹی آنتوں میں ہے۔ اگر آنوں اور فضلہ کے ساتھ خون خارج ہوتی ہے تو خون اور آنوں کی نوعیت دیکھ کر پتہ کیا جائے۔ یعنی اگر خون فضلہ سے بہت زیادہ مل کر آرہا ہو اور ہمدھا ہوا آرہا ہو تو اس کا مطلب ہے کہ زخم بالائی آنتوں میں موجود ہے اور اگر خون سیال تازہ ہو اور براز سے مل کر نہ آئے تو زخم زیریں آنتوں میں مانا جائے۔ اسی طرح آنوں کو دیکھا جائے کہ کیا یہ براز سے خوب ملی ہوئی آرہی ہے یا نہیں۔ اس کا حساب سے علاج معالجہ کیا جائے۔ اسی طرح اگر اسہال میں زخم کے چیچھڑے خارج ہوں اور بڑے ہوں اور فضلات سے ملے ہوئے آئیں تو انہیں بڑی آنتوں کا سمجھا جائے اور اگر زخم بالائی آنت میں ہو تو دوا کو منہ کے راستے استعمال کرنا مفید ہے اور زیریں آنت میں ہو تو حقنہ کرنا مفید ہے اور اگر درمیان میں ہو تو دونوں ہی طریقہ علاج مفید ثابت ہوتے ہیں۔

اسہال، قروح امعاء اور درد جگر کے درمیان فرق :

کبدی و موی اسہال اور معمولی و موی اسہال کے درمیان فرق یہ ہے کہ جگر کی کسی علت سے ہونے والا و موی اسہال زمانہ ابتداء میں گوشت کی دھوون جیسا ہوتا ہے اور زمانہ تزايد میں اسہال کے ساتھ شراب کے تلچھٹ جیسا غلیظ مادہ خارج ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ آنوں کی جنس کی کوئی چیز نہیں نکلتی۔ کبدی اسہال کے کئی درجات اور مراحل ہوتے ہیں جس میں دو تین روز رک کر پھر دوبارہ ہوتا ہے اور پہلے سے زیادہ بدبودار اور گاڑھا ہوتا ہے۔ ایسا کچھ قروح امعاء کی صورت میں نہیں ہوتا۔ اس لیے کہ قروح امعاء میں خون کثیر مقدار میں دفعۃً خارج ہوتا ہے اور اس کا اسہال دوروں اور باریوں سے نہیں ہوتا۔

زحیر کا معاملہ یہ ہے کہ وہ زخم جو معاء مستقیم کے اندر ہوتے ہیں اور جن کو زحیر کہا جاتا ہے اس میں شدید زور لگانا اور ایٹھا پڑتا ہے اور ہر گھڑی مریض کو رفع حاجت کے لیے جانے کی خواہش ہوتی ہے لیکن سوائے تھوڑی سی چیز کے علاوہ کچھ نہیں نکلتا۔ شروع شروع میں یہ رقیق ہوتا ہے لیکن کچھ عرصہ گزر جانے پر آنوں جیسی کوئی چیز نکلتی ہے اور جو کچھ بھی نکلتا ہے براز میں ملا ہوا نہیں ہوتا۔ بعض لوگوں نے ذکر کیا ہے کہ زیادہ زور لگانے اور ایٹھنے پر پتھری خارج ہوتی ہے حالانکہ میں نے ایسا نہ کبھی دیکھا اور نہ ہی کسی انسان کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اس نے ایسا کچھ خارج ہوتے دیکھا ہے۔ (جوامع الاعضاء الآلمہ)

اغشیہ کی مانند بڑے اور چھوٹے آنوں کے ٹکڑوں کا خارج ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ مرض موٹی

آنتوں میں ہے اور بھوسی کی مانند پتلے اور چھوٹے آنتوں کے ٹکڑوں کا خارج ہونا پھوٹی آنتوں میں مرض کی دلیل ہے۔ (جوامع الاعضاء الآلمہ)

زحیر یا تو بہت زیادہ ٹھنڈک لگ جانے سے ہوتی ہے دوم یا جرم امعاء کو صفراء سے خراش پہنچنے کی باعث۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے مراد مروڑ ہے۔ (مؤلف)

اسہال و موی بہدی دو طرح کا ہو سکتا ہے یا تو تازہ فیجہ کے گوشت کی دھوون کے مانند اور یا کسی تلچھٹ کی مانند۔ ایسا جگر کے اندر خون کے زیادہ دیر تک رکے رہنے اور نیچے اترنے اور وہاں سے آگے جاری ہونے میں دقت ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ وہ خون وہاں جل کر سیاہ ہو جاتا ہے اور لوگ اسے مرہ سودا سمجھ لیتے ہیں جب کہ اس میں سوداء کی رقیق نہیں ہوتی۔ کبھی کبھی ایسے میں آنتوں کے زخم کا شبہ ہو جاتا ہے کیوں کہ یہاں بھی اسی طرح آنتوں میں چھجن محسوس ہوتی ہے جیسے کہ قروح امعاء میں، کیوں کہ یہ خون جلا ہوا گرم ہوتا ہے۔ کہا گیا ہے کہ اسہال و موی چار طرح کا ہوتا ہے۔

1۔ وہ خون جو متعین باریوں اور دوروں سے خارج ہوتا ہے اور جوان لوگوں کو عارض ہوتا ہے جن کا کوئی عضو کٹ گیا ہو اور جس نے ورزش وغیرہ کرنا ترک کر دیا ہو۔
2۔ گوشت کی دھوون کے مشابہہ خون۔

3۔ خون کے تلچھٹ جیسا خون جس میں کسی قدر چمک ہو، ان تینوں شکلوں میں خون کثیر مقدار میں اور دفعۃً خارج ہوتا ہے۔

4۔ وہ خون جو قروح امعاء کی صورت میں خارج ہوتا ہے۔ یہ تھوڑا تھوڑا اور وقفہ وقفہ سے خارج ہوتا ہے۔ یہ کبھی تو خالص خون ہوتا ہے اور کبھی تو تھوڑے کی مانند ہوتا ہے اور کبھی پیپ آمیز ہوتا ہے اور اس سے زخموں کے قشور اور اجسام غصائیہ ملے ہوتے ہیں۔ یہ آنتوں کے حصے ہوتے ہیں۔ کبھی کبھی براز کے بعد خون کے چند قطرے خارج ہوتے ہیں۔ جگر کے امراض میں خون کا سودا کی طرح اور تازہ گوشت کی دھوون کے مانند ہو جانے کا سبب ہم نے 'باب السبب' میں ذکر کر دیا ہے۔ دردی و موی اسہال کے ساتھ مرض سل ہو جاتا ہے کیوں کہ دردی یا تلچھٹ کی مانند ہو جانے والا خون آگے جاری نہیں ہو پاتا لیکن اس کے ساتھ ضعف کبد کی علامتیں موجود نہیں ہوتیں اور جب گوشت کی دھوون جیسا خون خارج ہوتا ہے تو ضعف کبد کی علامات موجود ہوتی ہیں جس کا ذکر انشاء اللہ ہم آئندہ کریں گے۔ (العلل والامراض)

سیاہ خونی اسہال کے علاج میں سدے کھولے جائیں تاکہ خون جاری ہو سکے اور جب گوشت کی دھوون جیسا اسہال ہو تو جگر کو گرمی پہنچانے کی تدبیر کی جائے کیوں کہ ان دونوں کا تعلق آنتوں کے زخموں سے نہیں ہے۔ رہے

قروح اور باریوں سے آنے والے اسہال دُموی تو یہ ظاہر ہیں۔ (مقالہ ششم العلل والاعراض)

یہ اسہال دُموی مرہ سوداء سے مشابہ ہوتے ہیں اور مرہ سوداء سے ہونے والے آنتوں کے زخم مملک ہوتے ہیں لہذا ان دونوں کے درمیان تفریق درد و تکلیف سے کی جائے اگر کسی پرانے مرض کبد کی صورت میں یہ شکایت ہو اور حصار بھی رہتا ہو اور اگر اس خون میں حدت اور چپک ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ سوداء نہیں ہے۔ (مؤلف)

رباز حیر کا معاملہ تو یہ معاء مستقیم کا زخم ہے اور یہ آنتوں کے زخموں میں سب سے زیادہ شدید ہوتا ہے۔ اسہال دُموی کی ایک صورت اور ہوتی ہے جو ذوبان کبد کے نتیجے میں عارض ہوتی ہے۔ اس میں اسہال دُموی پیپ جیسا ہوتا ہے ایسا جگر میں کسی علت کی وجہ سے نہیں ہوتا بلکہ ذوبان اخلاط، رقت اخلاط اور گوشت کے گھل جانے اور اس کے ذوبان کی وجہ سے ہوتا ہے اس کی علامت یہ ہے کہ جسم تو کمزور ہو جاتا ہے لیکن جگر کمزور نہیں ہوتا۔

جس کسی کونج کی شکایت ہو جائے اور اس کو ملین دوا استعمال کرانے کی ضرورت پڑ جائے تو تخم عطمی کا لعاب، تخم اسپغول، صفحہ کے ساتھ پلایا جائے۔ (ابن ماسویہ)

وہ قرص اور دوائیں جن کا ذکر ہم نے کہیں صفحہ الدم کی بحث میں کیا ہے۔ ان میں سے کچھ قاضی مقنوی مخدر اور لطیف درجہ کی گرم دواؤں کو تحریر کر رہے ہیں۔ قروح امعاء میں استعمال کی جائیں بہت مفید ہیں۔ (المیامر)

اسہال دُموی اور قروح امعاء کے لیے بہترین قرص :

زر نکل، طراہیٹ، گلنار، طباشیر، گل مختوم، صمغ عربی، کندر، بزر الخ، افیون یہ سب دوائیں لے کر حسب دستور عصارہ بارنگ میں گوندھ لی جائیں اور سات سات گرام کے برابر نکلیاں بنا کر ایک ایک ٹکیہ استعمال کی جائے۔ بہت جلد خونی دستوں کو روکتی ہے۔ مزید تفصیل کے لیے المیامر کا ساواں باب دیکھیں۔ اس میں قروح امعاء کے لیے مفید ٹکیوں اور مخدرو قاضی اور کچھ موقعوں پر اور اربول کرنے والی اشیاء کا ذکر موجود ہے۔ افیون کے استعمال سے زحیر کے درد اور آنتوں کے زخموں میں سکون پہنچتا ہے۔

قرص برائے قروح امعاء :

بزر الورد، افیون، قاقیا، صمغ گلنار، طراہیٹ ایک ایک جزء، بارنگ اس کے ہم وزن۔ رسوت اس کے ہم وزن۔ سب کو لے کر حسب دستور ساڑھے چار گرام کے برابر قرص تیار کی جائے (المیامر)

جالینوس کے بقول خود ان کے معمول مطب کی ایک دوا :

مازو، مائیں خورد، افیون هموزن لے کر ان میں سے سواد و گرام کے برابر استعمال کریں۔

ایک دوسری دوا کا نسخہ جو معلق کے نام سے جانی جاتی ہے :

قاقیا 25 جز، اجوائن خراسانی دس جز، سماق نوے جز، کندر ایک جز سب کو کوٹ پیس کر کسی قابض مشروب کی مدد سے قرص بنالی جائے۔

آنت کے زخموں کے لیے ایک بہترین معجون :

قاقیا، جھاؤ، زعفران، افیون، میعہ سب کو لے کر شد میں معجون بنالی جائے۔ اس کی مقدار خوراک تین گرام ہے۔

ایک ہی خوراک میں اسہال روکنے والی عجیب الاثر قرص :

انڈوں کے جلائے ہوئے چھلکے 15 حصہ، حب الّاس 25 حصہ، افیون، عطفص دس دس حصہ، ریش برگد کا عصا، بخیر و ج بارہ حصہ، گل مختوم اور کندر دس دس حصہ، تخم کرفس دس حصہ، اجوائن خراسانی دس حصہ، قاقیا پنچ حصہ سب کو جو شانہ سماق میں ملا لیں اور مریض کو پانی کے ہمراہ یا کالی قابض شراب کے ساتھ پلایا جائے۔

قرص زراغ برائے حقنہ :

کاغذ سوختہ، پھٹکری، زراغ سرخ، انگور کارس، تانبہ کا میل، زعفران، افیون، بغیر جھا چونا سب کو لے کر جو شانہ حب الّاس میں گوندھ کر قرص بنالی جائے اور پھر اس میں سے ساڑھے تیرہ ماشہ کے برابر لے کر عصا بارنگ کے ہمراہ حقنہ کیا جائے۔

چونا، رال، قاقیا اور مازو لے کر سرکہ میں چند دنوں تک کے لیے رکھ چھوڑا جائے پھر اس سے قرص بنائی جائے اور پھر اس سے آب بارنگ یا ماء العسل کے ہمراہ حقنہ کیا جائے یہ مقدار ایک خوراک بھر ہے۔ (مؤلف)

اقرص زراغ کو استعمال کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ اسے چند روز کے لیے انگور کے ذخیرہ کی تہ میں دفن کر دیا جائے تاکہ اس کی قوت حال رہے، ختم نہ ہو۔

خلفہ اور قروح امعاء کو ایک گھنٹہ کے اندر ختم کرنے والی گولی :

مازو خام چار جزء، افیون دو جزء، ناخواہ ایک جزء، تخم کرفس کو ہی سب کو لے کر چنے کے برابر گولی بنالی

جائے اور بوقت ضرورت استعمال کی جائے۔

خلفہ اور قروح امعاء میں پیٹ پر طلا کرنے کا نسخہ :

قاقیا، طریشٹ، افیون، ختم کرفس سب کو لے کر حسب دستور قرص تیار کر لی جائے اور بوقت ضرورت جو شائد انگور میں حل کر کے اس سے طلاء کیا جائے۔

اکثر لوگ متعفن قروح امعاء کی صورت میں نمک کے پانی سے حقنہ کرتے ہیں جس طرح کہ اس سے خارجہ زخموں کو دھوتے ہیں۔ جب اس کی صفائی ہو جاتی ہے اور اس سے مادے نکل جاتے ہیں اور زخموں کی عفونت ختم ہو جانے کا اندازہ ہو جاتا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ پھر اسی عمل کو دہراتے ہیں اور عفونت کی اصلاح کرنے والے حقنہ کرتے ہیں اور کبھی کبھی نمک کے پانی کے ساتھ آنتوں کے بڑے بڑے قشور خارج ہوتے ہیں۔ (الاطلا الاولیٰ)

یہ طریقہ حقنہ زرنج کا بدل ہے کیوں کہ یہ زخموں کو صاف کرتا ہے پھر حسب دستور مجففات اور مقویات سے حقنہ کیا جائے۔ (مؤلف)

مفص اس صورت کا نام ہے جس میں بغیر کچھ خارج ہوئے آنتوں میں چھین اور ٹیس اٹھتی ہے اور تمام مفسرین کتب کا بقرط کے کلام کے باب میں کہنا ہے کہ مفص اگر ناف کے نیچے ہو تو شفا یابی بہت آسانی ہے اور اگر ناف کے اوپر اور چھوٹی آنتوں میں ہو تو بہت مشکل ہے۔ (جالینوس)

یہ بات محل نظر ہے کیونکہ زحیر اور قولنج میں شدید درد ہوتا ہے اور دست نہیں ہوتے۔ (جالینوس)

جالینوس نے یہ بات محض مفص کے اشتراک کی وجہ سے ان لوگوں پر آشکارا کرنی چاہی ہے، حالانکہ قولنج کے درد اور مفص کے درمیان بہت فرق ہے اسی طرح درد قولنج اور زحیر کے درمیان بھی فرق ہے اور وہ یہ کہ زحیر اجابت کے لیے زور لگانے یا اٹھنے کا نام ہے اور قولنج اس درد کا نام ہے جس کے ساتھ براز نہیں خارج ہوتا۔ رہا مفص تو یہ وہ ریاہ ہے جو رطوبت کے ساتھ مل کر گھومتی ہے جس سے مریض کو اجابت کا وہم ہوتا ہے لیکن کچھ خارج نہیں ہوتا یا خارج بھی ہوتا ہے تو انداز سے بہت کم۔ (مؤلف)

مفص شدید لذع و چھین اور آنتوں کے اندر غلیظ ریاہ کے بند ہو جانے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ (الفصول)

ضروری ہے کہ اس کے اگلے پچھلے اسباب پر غور کر لیا جائے کیوں کہ اگر مفص کسی گرم مادے سے عارض ہوا ہے تو گرم دواؤں کے استعمال سے مریض کو سخت نقصان ہو گا اور ادویہ ماسکہ جیسے مرغی کی چرنی

اور چربی شربے کی ضرورت پڑے گی۔ ایسا اکثر اسہال وغیرہ کے بعد ہوتا ہے اور دوسرے تھمہ و امتلاء کے بعد غلیظ ریاح کی وجہ سے مضمض ہوتا ہے۔ (مؤلف)

اسہال و موی کی شروعات اگر مرہ سوداء سے ہو تو یہ مملک ثابت ہوتی ہے۔ (نقراط)

زیادہ تر اسہال و موی جو صفراء کی وجہ سے ہوتا ہے کیوں کہ یہ آنتوں میں کثرت سے گزرنے کی وجہ سے آنتوں کو چھیل دیتا ہے لیکن اکثر و بیشتر یہ ٹھیک ہو جاتا ہے۔ رہا وہ سبج و خراش جس کی ابتداء مرہ سوداء سے ہوئی ہو وہ اچھا نہیں ہوتا کیوں کہ یہاں سرطان یا کینسر ہونے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں اور جب جسم کے ظاہری حصے پر کینسر کا ٹھیک ہونا مشکل ہوتا ہے تو اندرونی کینسر کا ٹھیک ہونا بدرجہ اولیٰ مشکل ہو گا کیوں کہ یہاں تک دوا کا اثر بھی نہیں پہنچ پاتا اور ان پر سے فضلات بھی برابر گزرتے رہتے ہیں اور اگر قروح امعاء کی صورت میں کچھ ٹکڑے خارج ہوں تو سمجھنا چاہئے کہ مرض مملک ہے۔ قروح امعاء کے درجہ ابتداء و درجہ تزايد میں کچھ ٹخمی اجسام خارج ہوتے ہیں پھر اس کے بعد اگر اسہال بند نہ ہوں تو ٹخمی اجسام اور آتوں خارج ہوتے ہیں۔ یہ آتوں آنتوں کی اندرونی سطح کی ہی کوئی چیز ہوتی ہے۔ پھر اس کے بعد خاص جوہر امعاء سے کوئی چیز علاحدہ ہو کر خارج ہوتی ہے اس وقت تک قرح جاری ہو چکا ہوتا ہے۔ پس اگر براہ میں جوہر امعاء سے ایسی کوئی بڑی چیز خارج ہو جسے گوشت کا ٹکڑا کہا جاسکتا ہو تو اس زخم کا بھرنا، مند مل ہونا اور اچھا ہو جانا ممکن نہیں ہے۔ (جالینوس)

مرور کی شکایت دوا سبب سے ہو سکتی ہے یا تو کثیر مقدار میں پیٹ کے اندر ریاح بند ہو جانے اور نکلنے کا راستہ نہ پائے یا تو خلط لذاع ہو۔ (حیلۃ البر)

مرور کا پہلا سبب نفاخ ماکولات و مشروبات سے پیٹ بھر لینے، زیادہ سکون و آرام اور کم چلنے پھرنے کی وجہ سے عارض ہوتا ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ اس کے برعکس تدابیر اختیار کی جائیں۔ (مؤلف)

مزمن اسہال و موی میں کھانے سے رک جانا خطرناک ہے اس کے ساتھ اگر حتیٰ کی بھی شکایت ہو تو اور بھی زیادہ خطرناک ہے۔ (حیلۃ البر)

سج امعاء پہلے پہل اس خلط حادث کی وجہ سے ہوتا ہے جو اس وقت آنتوں میں سے ہو کے گزرتا ہے اور یہ آنت کے بیرون میں ہوتا ہے پھر کچھ عرصہ بعد اس کی گہرائی بڑھ جاتی ہے اور اکثر اس میں عفونت ہو جاتی ہے تب آنتوں سے مشارکت رکھنے کی وجہ سے معدہ بھی الم و تکلیف محسوس کرتا ہے اور اسے ہضم غذا کے فعل میں ضرر لاحق ہوتا ہے۔ پھر مرض آگے بڑھ کر فم معدہ تک پہنچ جاتا ہے کیوں کہ فم معدہ معدہ سے

مشارکت رکھتا ہے۔ اس حالت میں مریض کی بھوک مر جاتی ہے کیوں کہ جگر سے معدہ میں ایسے فضلات پہنچتے ہیں جن کے بارے میں ہم نے کہا ہے کہ وہ آنتوں کو چھیل کر خراش پیدا کر دیتے ہیں اور معدہ و فم معدہ کے اندر پہنچ جاتے ہیں خصوصاً اس وقت جب کہ وہ صغریٰ ہوں۔ (جالینوس)

بعض اوقات کج امعاء کا سبب بلغم مالح ہوا کرتا ہے جس سے بھوک مر جاتی ہے۔ اگر ایسا طویل اسہال دموی کے بعد عارض ہو تو یہ ثانوی طور پر بھوک کے مر جانے کی دلیل ہے۔ اگر اس کے ساتھ حمی بھی عارض ہو تو دو چیزوں میں سے کوئی ایک چیز ہو سکتی ہے اور وہ یہ کہ یا تو آنتوں میں عفونت ہو گئی ہے یا کوئی بڑا اور ملاحق ہو گیا ہے۔ ایسے میں مریض خطرے کے باہر نہیں ہوتا۔ (مؤلف)

خالص صفراء کے انصباب کی وجہ سے اسہال دموی کا عارض ہونا خطرناک ہے کیوں کہ خالص صفراء جس کے ساتھ دوسری رطوبتیں شامل نہ ہوں۔ بہت تیز ہوتا ہے۔ (حیلۃ البرء)

اسہال دموی کی ایک قسم اور ہے جو قروح امعاء کی وجہ سے نہیں بلکہ جسم میں کثرت خون کی وجہ سے عارض ہوتی ہے اس صنف میں طبیعت فاضل خون کو جسم سے آنتوں کی جانب دفع کرتی ہے جیسے مرض بواسیر میں اور عورتوں میں رحم کی جانب طبیعت فاضل خون کو دفع کرتی ہے۔ (طبیعة الانسان)

اسہال دموی کی اس قسم میں مریض کو کوئی درد نہیں ہوتا بلکہ جسم پر امتلاء کی علامتیں واضح ہوتی ہیں اس کا علاج فصد کرنا ہے۔ (مؤلف)

میں نے اکثر لوگوں کو دیکھا جن کی سخت ورزش اور اعمال و حرکات کی عادتیں چھوٹ گئی تھیں، ان کے پیٹ سے بہت زیادہ دموی مادے اور لیبدار رطوبات نال و داز کے ساتھ خارج ہوئیں۔ (طبیعة الانسان، جالینوس)

قروح امعاء کی شکایت میں بائیں کان کے پیچھے مٹر کے دانے کے مانند کالی پھنسی کا نکل آتا اور اس کے ساتھ شدید پیاس کا لگنا مریض کے پس دنوں کے اندر اندر مر جانے کی علامت ہے۔ اس سے شفایابی ناممکن ہے الا یہ کہ مشیت ایزدی کچھ اور ہو۔ (الموت السریع)

یواب میں ورم لاحق ہو جانے کی صورت میں دائیں جانب شدید درد ہوتا ہے اور اجابت بہت دیر میں اور شدید اچھارہ کے بعد ہوتی ہے اور قولون صائم میں ورم لاحق ہو جانے کی صورت میں درد بائیں جانب ہوتا ہے اور اجابت دیر میں ہوتی ہے اور چونکہ ورم قولون کے مریض کو بائیں جانب تلی اور پشت کی جانب درد ہوتا ہے تو اطباء یہ سمجھ لیتے ہیں کہ یہ درد طحال یا جگر یا گردے یا پشت میں ہے۔ ایسی حالت میں شدید پیاس کی

شکایت ہوتی ہے، بھوک کم ہو جاتی ہے، ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے ہیں، پسینے کی کثرت، قبض، درد سر، قراقر اور قے ہوتی ہے۔ غشاء مستوی کے درم میں مریض کو رفع حاجت کے وقت شدید درد ہوتا ہے اور پشت میں گرانی، غشی اور عسریول کی شکایت ہوتی ہے اور اگر حقنہ کیا جائے تو شدید درد ہو کر صرف تنہا حقنہ کی دوا خارج ہو جاتی ہے اور آنتوں میں غلیظ مادہ رک جائے تو مریض کو لرزہ، حمیات مختلفہ اور احتباس یول اور درد عارض ہوتا ہے، اسہال معمولی کئی طرح کا ہوتا ہے۔ پہلی چیز خون ہے جو خارج ہوتی ہے پھر اس کے بعد بدبو دار پاخانے ہوتے ہیں اور جب معاملہ بڑھ جاتی ہے تو اسہال تلچھٹ سے مشابہ یعنی بدبو دار سوداوی خون خارج ہوتا ہے اور جب درد شدت کا ہوتا ہے تو بھوک زائل ہو جاتی اور پیاس بڑھ جاتا ہے۔ حمی حادثہ اور شدید کرب و بے چینی عارض ہوتا ہے اور کبھی کبھی قراقر شکم، تناؤ، تمد، انٹھن، عسریول، غشیان اور شریسٹ میں نفخ کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔ ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے ہیں اور زبان خشک ہو جاتی ہے، رنگت بدل جاتی ہے اور جسم لاغر و کمزور ہو جاتا ہے۔ (کتاب العلامات)

زحیر کی علامت یہ ہے کہ مخاطی شے خارج ہوتی ہے اور مقعد کے مقام پر شدید درد کے ساتھ لذع و سوزش اور بار بار اجابت کی حاجت ہوتی ہے اور پشت میں تمد و کھنچاؤ ہوتا ہے۔ گندے بدبو دار قرحہ امعاء میں حرارت سب سے کم ہوتی ہے اور دست تلچھٹ کی مانند بدبو دار ہوتے ہیں اور دستوں کے جاری ہونے سے بیماری میں افاقہ نہیں ہوتا اور اگر قرحہ امعاء صاف ہو تو درد زیادہ تیز ہوتا ہے کیوں کہ صاف جراحت میں جس زیادہ موجود ہوتی ہے یہاں دستوں کے جاری ہونے میں بیماری میں افاقہ ہوتا ہے اور بخار انتہائی تیز ہوتا ہے۔ آنتوں کا گندہ بدبو دار زخم بڑی مشکل سے جاتا ہے اور آنتوں میں گوشت خورہ آکلہ جیسے زخم کی صورت میں رفع حاجت کے وقت شدید درد ہوتا ہے اور بار بار خلفہ ہوتا ہے۔ یہ خلفہ تلچھٹ کی مانند کالے رنگ کا ہوتا ہے اور گوشت جیسا یا گوشت کی دھوون جیسا اور بدبو دار نہایت گدلا ہوتا ہے ان دونوں صورتوں میں تیز حقنہ کرنا مناسب ہوتا ہے عض اور آکلہ کے درمیان فرق کر لینا ضروری ہے۔ (کتاب العلامات)

آنتوں کے زخموں میں عارض ہونے والے شدید درد اور لذع کے لیے جو مقشر اور خشخاش کو لے کر پانی میں اس قدر پکایا جائے کہ دودھ جیسا ہو جائے پھر اس میں افیون اور روغن گل خام شامل کر کے حقنہ کیا جائے۔ اچھا کام کرتا ہے، درد میں سکون بخشتا ہے اور اسہال رک جاتے ہیں۔ آنتوں سے اگر خراب مادے خارج ہوں تو بہت جلد نمک درانی اور پانی سے حقنہ کیا جائے اس سے اگر فائدہ نہ ہو اور اگر مادہ سوداوی ہو اور دست تلچھٹ کی طرح ہوں تو نمک درانی ایک حصہ، شوکہ مصریہ تین حصہ اور کنگی سیاہ دو حصہ لے کر پہلے شوکہ اور کنگی کو جوش دیں پھر اس میں نمک کو شامل کر کے اس سے حقنہ کیا جائے اور خون کا رنگ اگر گدلا

ہو تو یہ حقنہ استعمال کیا جائے اور اگر مادے کی عفونت اور روانت کی وجہ سے اسہال کا سلسلہ زیادہ دنوں تک قائم رہ جائے تو بھی یہ حقنہ استعمال کیا جائے جب اسہال میں کمی آجائے اور اس کا رنگ بدل جائے تو اسے چھوڑ کر شربت آس اور قاقیا جیسی قابض دواؤں کا استعمال شروع کر دیا جائے۔ اگر کچھ حدت کی ضرورت محسوس ہو تو اس کے ساتھ کاغذ سوختہ شامل کر لیا جائے اور قرص اندرون و باسیرن سے حقنہ کیا جائے کیوں کہ یہ چیزیں آنٹوں کے زخموں کو ٹھیک کرتی ہیں اور اس خون کو جو جگر سے آتا ہے، روکتی ہیں۔ جگر سے خون آنے سے جسم کمزور ہو جاتا ہے اور جسمانی رنگت بدل جاتی ہے اور بھوک کم لگتی ہے اور ظاہر جسم پر بھی کمزوری آجاتی ہے کیوں کہ یہ مادے اخلاط کا کچھ حصہ جتے ہیں۔ گرم روغنیات وغیرہ کے استعمال سے خلفہ میں افاقہ ہوتا ہے۔ کھانے میں بار د اور قابض چیزیں استعمال کی جائیں کیوں کہ ایسی چیزیں خلفہ کو دور کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں۔ (کتاب الحقن)

آنٹوں کے زخموں کو سکھانے کی تدابیر اگر جلدی نہ اختیار کی جائیں تو ان میں حرارت و رطوبت کی وجہ سے بہت جلد عفونت لاحق ہو جاتی ہے۔ (اختصار حیدۃ البر)

تیزی سے پھیلنے والے آنٹوں کے زخم کا علاج اس طرح کیا جاسکتا ہے کہ پہلے حسب دستور مریض کو تیز ماء العسل سے کئی بار حقنہ کیا جائے تاکہ زخم صاف ہو جائیں پھر نمک کے پانی سے حقنہ کیا جائے پھر اس کے بعد بارنگ میں گل مخنوم شامل کر کے حقنہ کیا جائے اور اس میں سے کچھ لے کر اس میں خوب زیادہ پانی میں ملے ہوئے سرکہ کے ساتھ پایا جائے۔ (ادویہ مفردہ)

اسہال دموی کو جب ایک لمبا عرصہ ہو جاتا ہے تو اس سے بدبودار شے خارج ہوتی ہے لیکن مرض زحیر میں ایسی کوئی بدبودار شے نہیں خارج ہوتی، کیوں کہ اس کا زخم مقعد سے قریب ہوتا ہے اور اسہال دموی کی صورت میں زخم مقعد سے اوپر دور ہوتا ہے۔ (ایذیمیا)

مرض زحیر اکثر بلغمی مزاج والوں کو عارض ہوتا ہے کیوں کہ تحدر اس بلغم عضن کی وجہ سے ہوتا ہے جو روزانہ جا کر معاء مستقیم میں عفونت پاتا ہے تو جب اس میں عفونت پیدا ہو جاتی ہے تو مریض کو بیجان ہو جاتا ہے اور وہ بار بار بیت الخلاء کی طرف جاتا ہے اور اسہال دموی کے مقابلے میں زحیر میں انٹنشن و مروڑ زیادہ ہوتا ہے کیوں کہ بلغم مشکل سے نکلتا ہے مرہ صفراء کی طرح آسانی سے نہیں نکلتا بلکہ جرم امعاء سے ایسا چپک جاتا ہے کہ نہ اس میں سے باہر نکل پاتا ہے اور نہ اندر سرایت کر پاتا ہے۔ آنٹوں کے صفراوی زخم حاد ہوتے ہیں اور اس کی حدت کی وجہ سے لاغری ہو جاتی ہے۔ (حیدۃ البر)

مزمن اسہال و موی کی صورت میں بھوک لگنا بند ہو جائے تو ایک خراب علامت ہے کیوں کہ یہ معدے کی قوت ختم ہو جانے کی دلیل ہے اور اس میں معدہ میں آنت میں موجود براز کی وجہ سے تکلیف پہنچتی ہے۔ اس مرض میں فم معدہ کے اندر فضلات جمع ہونے کی صورت میں عدم اشتہا کا ہونا ممکن نہیں ہے کیونکہ اس مرض میں جسم کے اندر کوئی بھی فضلہ ایسا نہیں ہوتا جس کا رخ فم معدہ کی طرف ہو بلکہ سب کا میلان اور بہاؤ نیچے کی جانب ہوتا ہے۔ تو عدم اشتہا کی محض مذکورہ وجہیں ہیں۔ مزمن اسہال و موی کے ساتھ بخار کی بھی موجودگی خطرناک ہے کیوں کہ یہ ورم کے بڑے ہونے کی علامت ہے۔ (حیاتیہ البر)

صفراء کی رگڑ اور تیزی وحدت کی وجہ سے آنتوں میں پیدا ہونے والے زخم کی مدت دو ہفتہ ہوتی ہے اور بلغم مالح کی وجہ سے ہونے والے زخم کی مدت تین دن اور سودا کی وجہ سے ہونے والے زخم کی مدت چالیس دن کبھی کبھی اس سے زیادہ کئی مہینے لگ جاتے ہیں جس کی کوئی مدت متعین نہیں ہوتی۔ مقعد میں زخم ہو پیٹ میں مروڑ نہ ہو تو یہ زحیر ہے اور معاء مستقیم کا زخم مقعد کے پاس ہو، آنتوں اور ریح خارج ہوں تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ زخم چھوٹی آنتوں کے اندر ہے اور اس کی کثرت و غلظت بڑی آنتوں میں زخم موجود ہونے کی دلیل ہے۔ بالائی آنت کے اندر زخم موجود ہونے کی صورت میں درد شدت کا ہوتا ہے اور ناف کے اوپر ہوتا ہے اور زخم کے ساتھ آنتوں کا خارج ہونا زیریں آنت میں سبب مرض کی موجودگی کی علامت ہے۔ رفع حاجت کے وقت مروڑ کا احساس بھی زیریں آنت میں سبب مرض کی موجودگی کی علامت ہے۔ زحیر کا مریض قروح امعاء کے مریض کے مقابلے میں بہت زیادہ پے در پے رفع حاجت محسوس کرتا ہے۔ مخاطی اجزاء کا پاخانے سے پہلے خارج ہونا زخم کا مقعد سے قریب ہونے کی علامت ہے اور استہ پاخانہ سے قبل خراطع کا آتوں ہونا مرض کے مستحکم ہو جانے کی دلیل ہے اور پاخانہ کے بعد آنتوں کا خارج ہونا زخم کے اچھا ہونے کی علامت ہے۔ آنتوں کے زخم میں جتنا کچھ بزور کا استعمال کیا جائے سب ہمراہ آب سرد کیا جائے۔ آب نیم گرم کے ہمراہ نہیں۔ اسی طرح رب یا شراب کے ہمراہ استعمال کرنا ہو تو وہ بھی سرد ہو گرم نہیں ہونا چاہئے۔ غذاؤں میں شاہ بلوط کا مستقل استعمال ہونا چاہئے اور چاول کے پانی کو پکا کر گاڑھا کر کے استعمال کر لیا جائے اور بھنی ہوئی گرم گرم مچھلی کا کھانا فائدہ مند ہے۔ مرض بڑھ جائے اور مزمن ہو جانے پر حقنہ زراغ کا استعمال کیا جائے۔ (یہودی)

نسخہ شافہ برائے زحیر :

انیون، پوست کندر اور دم الاخوین، قاقیا اور مردار سنگ کو آب بارنگ میں گوندھ کو شافہ بنا لیا جائے۔ (مجمول)

زحیر کیلئے ایک عجیب و غریب مجرب نسخہ جس کے استعمال سے خاصے مریض شفا یاب ہوئے :

بھٹنا ہوا حرف انیض، بھٹنا ہوا اسپنول، بھٹنا ہوا ابھل ہر ایک سات ماشہ۔ کمون کرمانی اور تخم کراٹ اور تخم شبت، خشکاش، انیسون، تخم کر فس، بٹج ہر ایک تقریباً پونے نو گرام، افیون تقریباً 14 گرام اور ایک دانگ۔ سب کو لے کر کوٹ پیس کر ان کو آپس میں ملا لیا جائے اور پھر ان میں سے جوان بالغ مرد کے لیے مقدار خوراک ساڑھے تین گرام اور بچے کے لیے دو دانگ بنا کر استعمال کرائی جائے تو بہت مفید ثابت ہوتی ہے۔

زحیر کے درد میں روغن گل کو ہلکا گرم کر کے پیٹ پر ملنا فائدہ مند ہوتا ہے اس کے علاوہ تخم شبت، تخم کتاں، میتھی، عظمی کے جو شانہ میں بٹھانا بھی فائدہ کرتا ہے۔ (اہرن)

جب درد ایک گھڑی میں ساکن ہو جاتا ہو اور دوسری گھڑی میں تیز تو ایسا چھوٹی آنتوں کے درد میں ہوتا ہے۔ یہ بات بھی ذہن نشین کر لینے کی ہے کہ ہسا اوقات مری اور معدہ کے زخم کی صورت میں بھی پیپ اور خون خارج ہوتے ہیں اس کی تفریق و تشخیص مقام درد اور اس کی دیگر علامات کو سامنے رکھ کر کی جائے اور بواسیر و شقاق کے مریض میں زحیر کی شکایت خاص طور سے پائی جاتی ہے، مقام زخم کا پتہ مقام درد سے اور اس کی شدت کا پتہ شدت درد اور فضلہ کی مدت سے کیا جائے۔ چھوٹی آنتوں کا درد نسبتاً تیز ہوتا ہے اور درد کے فوراً بعد دستوں کا ہونا بالائی آنتوں میں زخم کی موجودگی کا پتہ دیتا ہے اور بالائی آنتوں سے آنے والا خون نسبتاً زیادہ صاف اور زیادہ ملا ہوا ہوتا ہے اور زیریں آنت کے زخم کی صورت میں درد جیسے ہی اٹھتا ہے مریض رفع حاجت کے لیے اٹھ کھڑا ہوتا ہے اس کا خون گاڑھا اور براز سے کم ملا ہوا کرتا ہے بلکہ اس براز کے ساتھ بہت زیادہ چربی اور آنتوں کے ٹکڑے یا میل پچیل ہوتی ہے۔ اس میں مدھا ہوا پاخانہ نہیں ہوتا۔ یا کبھی کبھی تھوڑا بہت ہوتا بھی ہے اور رہا زحیر کا مریض تو وہ بار بار اجابت کو جاتا اور زور لگاتا و اٹھتا ہے لیکن صرف تھوڑی مقدار میں خالص آنوں جیسی چیز کے علاوہ دوسری کوئی چیز خارج نہیں ہوتی۔ (طبری)

آنتوں کے زخم میں اجابت مروڑ کے ساتھ ہوتی ہے اور مقعد کے ارد گرد کے زخم میں زیادہ زور لگانے اور اٹھنے سے۔ (مؤلف)

بہترین تخمیات :

بھٹنا ہوا اسپنول، تخم ریحان، تخم مرو، طباشیر، گل ارمنی، صمغ، حب الجواض بزرالینج کا استعمال رب اس کے ہمراہ یا فلو نیانا رسیہ پستہ کے دانے کے برابر ٹھنڈے پانی کے ہمراہ استعمال کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

بہترین مسکن دردِ حقنہ :

آبِ شنگ الشعیر و جو اور چاول کا گاڑھ پانی، ہر طرح بکری کی چربی، روغنِ گل، صمغِ عربی، اسفیداج، اور انڈے کو لے کر سب کو ملا لیا جائے یہاں تک کہ جب وہ خلوقِ رطب جیسا آمیزہ بن جائے تو اس سے حقنہ کیا جائے۔ دردِ زیادہ شدید ہو تو اسی میں گلاب اور افیون کا اضافہ کر لیا جائے۔

مغص اور سوء ہضم کے لئے ایک بہترین قرص :

حبِ آس، گلنار و دو جزءِ ناخوہ کند، ہزر البن، ج افیون ہر ایک آدھا جزء لے کر حسب دستور اس سے نکلیا، بنالی جائیں اور مرد و سوء ہضم کی شکایت میں آبِ سفر جل کے ہمراہ استعمال کیا جائے۔ (مؤلف، اہرن) کھانے اور حقنہ کے لئے مستعمل قرصِ افیون :

اقاقیا، صمغِ گلنار، افیون، گلِ مختوم، خرگوش کا پنیر سب کو لے کر چاول کی پیچ کی مدد سے ساڑھے چار پار ماشہ کے برابر کی نکلیا، بنالی جائیں اور ربِ آس کے ہمراہ استعمال کی جائیں۔ دوسری قرص یوں بنائیں کہ عفس، انار کی چھال، گلنار، سماق، خرنوب، بٹلی، شمر البینوت، کندر، مر، صمغ اور افیون کو لے کر عصارہ حبِ آس کے ساتھ گوندھ کر نکلیا، بنالی جائیں۔ اس کی مقدار خوراک سات ماشہ ہے۔

مقعد میں استعمال کے واسطے ایک بہترین فتیلے کا نسخہ :

اقاقیا اور مر، سلارس کے ساتھ کندر پگھلا کر اور افیون، شبث اور صمغ کو لے کر اس سے فتیلہ تیار کر لیا جائے۔ فتیلہ میں ایک دھاگا لگا دیا جائے اور پھر روغنِ گل کے ہمراہ استعمال کیا جائے۔ ایک دوسرے فتیلے کا نسخہ :

افیون، اقا قیا، کندر کے ریزے سب کو لے کر فتیلہ بنا کر روغنِ گل کے ساتھ استعمال کیا جائے۔

فوری قبض پیدا کرنے والی ٹکیہ :

کرمارک سماق، حبِ آس ایک ایک حصہ، اقا قیا افیون آدھا آدھا حصہ، عصارہ سفر جل میں گوندھ کر نکلیا، بنالی جائیں اور استعمال کی جائیں۔ مزمن مرضیں فائدہ کرتی ہے۔ یہ نسخہ بھی بہت مفید ہے کہ گائے کے دودھ کو لوہا گرم کر کر کے بار بار اس میں اس قدر چھایا جائے کہ وہ ایک تھائی رہ جائے پھر اس میں ساڑھے تین ماشہ صمغ اور اسی کے برابر گل ار منی حل کر کے ایک ہفتہ تک پلایا جائے یہ ایک عجیب الاثر نسخہ ہے۔

کبھی کبھی کسی دوا کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ صرف سرکہ و سماق میں ابلے ہوئے انڈے کھانے سے فائدہ ہو جاتا ہے۔ مرض زحیر میں جو مقعد کے اندر شدید درد ہوتا ہے اس کے علاج کے لئے پھٹکری، تخم کتاں، عظمیٰ اور میتھی کے جو شانہ میں مریض کو ٹھانا فائدہ مند ثابت ہوتا ہے اس مرض میں اکثر یہ درد ہو جاتا ہے اور مسلک ثابت ہوتا ہے اس کے لئے یہ عمل بہتر ہوتا ہے۔ آنتوں کے پرانے زخموں کے علاج میں زراخ کے حقن کرنا ضروری ہے۔ اس سے حقنہ اور نمک کے پانی سے حقنہ محض آنتوں کی صفائی کے لئے کیا جائے۔ صفائی کے بعد قابض اور مقوی ادویہ کے حقنہ کئے جائیں۔

شدید اسہال میں مندرجہ ذیل ضماو نفع کرتا ہے یہ حد درجہ تیز ہوتا ہے اور آزمودہ ہے :
مر، لوبان کی گرد، مہطلی، افاقیا، پھٹکری، عصارہ لختیہ التیس، عطر، مایٹا کا عصارہ، فیلز ہرج، ایون، پوست بیروج، اجوائن خراسانی سفید۔ ان سب کو کوٹ پیس کر اس قدر سرکہ میں ملایا جائے کہ خلوق کی مانند ہو جائے پھر اسے پورے پیٹ پر کو لھوں اور کمر پر لگا کر اس پر روئی باندھ دی جائے اور مریض کو چلنے پھرنے نہ دیا جائے روئی اسی پر پڑی رہنے دی جائے۔ یہ بہترین دوا ہے۔ (اہرن)

سور کے ٹخنے کی ہڈی جلا کر کے استعمال کرنے سے قطعی طور سے مروڑ ختم ہو جاتا ہے اسی طرح کی افادیت زراوند حرج اور پرانی خالص شراب کے استعمال میں ہے۔ چھوٹی آنت میں سخت اور خشک براز ٹھہر کر مروڑ اور زحیر کا سبب بنتا ہے۔ اس کا زحیر کی دواؤں سے علاج کرنا درد و تکلیف میں اضافہ کر دیتا ہے اور شمد و نمک کے جیسے تیز حقنہ منہ کے ذریعہ پاخانہ لانے والی دواؤں کے استعمال سے ہندھا ہو لپا خانہ خارج ہوتا ہے اور درد سے فوراً سکون مل جاتا ہے اور کبھی کبھی مقعد میں گرم ورم کی وجہ سے زحیر کا مرض پیدا ہو جاتا ہے اور جب اس میں بیجان ہوتا ہے تو مریض گمان کرتا ہے کہ وہاں براز جمع ہے۔ لیکن وہاں سے تھوڑے سے مخاطی مادے کے علاوہ کچھ نہیں خارج ہوتا۔ اس صورت میں اس ورم کا علاج ادویہ مرخیہ سے کریں اور روغن اور آب نیم گرم اور نیم گرم روغن گل اور روغن آس سے نطول کیا جائے اور انہیں چیزوں کو پشت اور کو لھوں پر لگایا جائے اور مقعد میں چپکے ہوئے ان مخاطی مادوں کا ہتھیہ شد، گرم پانی اور نمکین پانی کے حقنہ سے کیا جائے۔ ایک اونس پانی میں ساڑھے تین ماشہ کے برابر نمک کی مقدار ہونی چاہئے۔ مخاطی مادوں سے مقعد کا ہتھیہ ہو جانے پر درد میں سکون ہو جاتا ہے۔ پھر اس کے بعد میتھی، تخم کتاں اور عظمیٰ کے جو شانہ میں مریض کو ٹھایا جائے۔ اس سے بڑا نفع ہوتا ہے۔ اگر حرکت مستقل اور زیادہ ہو اور ورم داخلی ہو تو اس صورت میں ماء الشعیر اور چاول کے پانی، عرق گلاب اور روغن گل سے حقنہ کیا جائے اور اگر بہت زیادہ پے در پے دست آئیں تو مریض کو قابض پانی میں ٹھایا جائے اور اسی سے حقنہ کیا جائے اور شدید درد کے

ساتھ آنوں اور خون کا پاخانہ سے مل کر آنا چھوٹی آنتوں میں گرہ پڑنے کی علامت ہے اور بغیر آنوں اور مروڑ ہوئے گوشت کی دھوون جیسی چیز کا خارج ہونا ذوسطاریا د موی کہلاتا ہے اس کا سبب ضعف جگر ہوتا ہے اور کسی سیاہ رنگ کی چیز کا خارج ہونا جگر کی قوت ماسکہ کی کمزوری کی علامت ہے۔ اس صورت میں پیٹ کی تکلیف والا علاج کیا جائے اور گل مختوم کو خاص طور سے استعمال کر لیا جائے کیوں کہ یہ ذوسطاریا کو شفا دیتی ہے گرچہ آکلہ ہو چکا ہو۔ حقنہ کی شکل میں استعمال کیا جائے یا شرباً۔ لیکن اس سے پہلے نیم گرم نمکین پانی اور شہد سے آنت کو دھولیا جائے اور عصارہ خرفہ سے علاج کیا جائے مفید ہے اور اگر سرکہ کے ساتھ پکا کر کھلایا جائے تو بھی مفید ہے۔ اسی طرح بارنگ بہت مفید ہے۔ جو شانہ بنج معطمی و لکیہ القیس اور وہ سب دوائیں جو پیٹ کے مریضوں کو فائدہ کرتی ہیں اور وہ دودھ جو گرم لوہے سے پکایا گیا ہو اور جلائی ہوئی ہڈیاں بہت خوب کام کرتی ہیں۔

مندرجہ ذیل قرص فائدہ مند ہے :

ساق اٹھارہ گرام، مازونو گرام، اقا قیا نو گرام، صمغ ساڑھے چار گرام، افیون ساڑھے چار گرام لے کر اس سے نمکیہ بنائی جائے۔ اس کی مقدار خوراک شربت مازو ممزوج کے ہمراہ سو پانچ گرام ہے اور اگر صرف خون آئے تو عسی الراعی کے عصارہ اور بارنگ کے عصارہ، اقا قیا اور طرائیث وغیرہ سے حقنہ کیا جائے اور اگر پیٹ سے مسلسل بہت زیادہ اور خالص خون خارج ہو تو ان چیزوں سے حقنہ کیا جائے جو قاطع دم ہیں مثلاً جلائی ہوئی اون، زفت رطب میں ڈلا کر یا گدھے کی لید کے عصارہ سے یا قرص اندرون وغیرہ کے ذریعہ حقنہ کیا جائے۔ (بوس)

اگر صرف خالص خون خارج ہو رہا ہو تو دونوں ہاتھوں کی رگوں کی فصد کھولی جائے اور دونوں ہاتھوں کو بغل کے مقام پر سے باندھ دیا جائے اور ٹھنڈی و قبض پیدا کرنے والی چیزیں کھلائی جائیں اور مریض کو ٹھنڈے ماحول میں رکھا جائے اور کربا، گل ارمنی، افیون، عصارہ بازروج، کافور، زاج، مازو وغیرہ سے حقنہ کیا جائے۔ (مؤلف)

حقنہ کے لئے مستعمل دوائیں :

قرظ، مسور، گلنار، گلاب، طرائیث، بول کی پھلی، ساق، شاذنہ، گل ارمنی و رومی اور کربا اور جب پیپ کی کثرت ہو تو کاغذ سوختہ، ماء العسل، اور ماء الملع وغیرہ جیسے دوسرے منقیات اور اسفیداج، رصاص اور شاذنہ یہ دوائیں منقح و ملحم ہیں۔ زخموں کی صفائی کر کے ان کو بھرتی ہیں۔

اجامت کے وقت درود تکلیف کے مریض کے لئے فیلے کا استعمال بہتر ہوتا ہے اور عفونت کا پتہ خارج

ہونے والی چیز کی بدلو اور مدت مرض کو دیکھ کر کیا جاسکتا ہے۔ ایسے میں گرم قرص اور قابض پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ گرم قرصوں کو قابض پانی میں حل کر کے اسی سے حقنہ کیا جائے اور پیٹ پر وہ ضمادات لگائے جائیں جس کا ذکر شکم کے مریضوں کی بحث میں ہو چکا ہے اور جس میں صمغ، کندر، سریشم، مر، اقا قیا اور بلوط شامل ہیں۔ ایسے مریضوں کے لئے برف کا پانی گھونٹ گھونٹ پینا فائدہ کرتا ہے۔ (یہ بات محل نظر ہے)۔ ان کو حمام کرانا مفید ہوتا ہے اور اس سے اگر بہت زیادہ اسہال ہو جائے تو شراب کے ساتھ قبض پیدا کرنے والے ضمادات لگائے جائیں اور ضمادات کے ساتھ حمام کرایا جائے۔ (بولس)

بہت سے لوگوں نے حج امعاء کو کوئی اہمیت نہیں دی اور اس کا کوئی علاج نہیں کیا یہاں تک کہ درد مستحکم ہو گیا اور شدید ہو گیا اور اس میں ایسے زخم ہوئے کہ مریض کو مار ڈالا۔ (الاسکندر)

اس سے اس بات کی آگاہی ہوتی ہے کہ علاج میں کوتاہی اور لاپرواہی نہیں کرنی چاہئے۔ (مؤلف)

اگر درد شدید زحیر کے ساتھ زیریں اطراف میں ہو اور اجابت میں خارج ہونے والی چیز خون آمیز نہ ہو بلکہ خون قطرہ قطرہ ہر از کے بعد نکلے اور درد شدید طور سے نشتری نوعیت کا ہو تو اس کا مقام مرض موئی آنت کو مانا جائے گا اور اگر خارج ہونے والی شے گوشت کی مانند ہو تو مقام مرض چھوٹی آنت میں ہو گا اور اگر درد زیادہ تیز اور نشتری نوعیت کا نہ ہو تو چھوٹی آنت کا ہو گا اور اگر درد شدید قسم کا ہو جائے اور اجابت کے ایک یا دو گھنٹے بعد ہو اور اجابت کے بعد مروڑ اور شدید درد بھی ہو اور ہر از کے بعد خون ظاہر نہ ہو بلکہ گوشت جیسا نظر آئے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ زخم چھوٹی آنت کے اندر واقع ہے۔ چھوٹی اور بڑی آنتوں کے درمیان میں اگر زخم واقع ہو تو ہر از کے ساتھ نہ خون خارج ہوتا ہے اور نہ آنتوں۔ چھوٹی اور بڑی آنتوں کے درمیان زخم ہونے کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ اجابت کے وقت نہ تکلیف ہوتی ہے اور نہ زور لگانا پڑتا ہے اور درد مستقل نہیں ہوتا۔ پاخانہ آنے کے اسباب پر غور ضروری ہے کیوں کہ بسا اوقات یہ ایسی خلط لذاع کی وجہ سے ہوتا ہے جو کبیت میں تھوڑی ہوتی ہے اور بسا اوقات کثرت اخلاط کی وجہ سے ہوتا ہے تو اگر اس کا سبب کثرت اخلاط ہو اور ایسا امعاء و سطنی میں ہوتا ہے تو اس کا علاج یہ ہے کہ پہلے فصد کی جائے اور خون تھوڑی تھوڑی مقدار میں کئی بار نکالا جائے تاکہ مریض کو کمزوری نہ لاحق ہو جائے پھر بعض مقوی چیزوں کے ساتھ سقمونیا اور صبر جیسی مسلسل دواؤں کو کئی بار تھوڑی تھوڑی مقدار میں استعمال کرایا جائے۔ یہ چیزیں شفا بخشستی ہیں اور اگر زخم معاء مستقیم میں ہو، مریض کو سخت مروڑ کی شکایت ہو اور بڑی مشکل اور کوشش کے بعد کچھ خارج ہوتا ہو تو اس کو معتدل ملین سبزیاں اور نرم چیزیں استعمال کرائی جائیں۔ نمکین اور کھنی چیزوں سے پرہیز کرایا جائے۔ میں نے کچھ لوگوں کو پایا کہ ان کی بڑی آنت میں زخم تھا چنانچہ انہوں نے بہت زیادہ آلو بخارا کھالیا اور اچھے

ہو گئے۔ مرض سے نجات مل گئی کیوں کہ ان کے کھانے سے بندھا ہوا پاخانہ خارج ہونے میں بڑی آسانی ہو گئی تھی اور کچھ دوسرے لوگ تھے جنہوں نے انگور کھایا تو اچھے ہوئے۔ ایک طبیب کو مریض سے سابقہ تدابیر بھی معلوم کر لینا ضروری ہوتا ہے۔ صرف خارج ہونے والے مادے کو دیکھ کر اسی پر اعتماد نہیں کر لینا چاہئے کیوں کہ ہساوقات بدن سے ایسی لیسدار چیزیں خارج ہوتی ہیں کہ ان کو دیکھ کر بلغم کا گمان ہوتا ہے لیکن تدابیر معلوم کرنے پر پتہ چلتا ہے کہ وہ صفراوی اخلاط ہیں تو پھر اسی لحاظ سے علاج و معالجہ کیا جاتا ہے۔ پیٹ کے شدید درد میں جب کہ معلوم ہو کہ خلفہ بارد اور بلغمی ہے، روغن بلونہ اور مرغالی کی چربی سے طلاء کرنا درست نہیں ہے بلکہ اس وقت شراب پلانا اور گرم چیزوں کا کھلانا بہتر ہوتا ہے۔ (الاسکندر)

اس بحث میں مزید گفتگو اور نظر ثانی کی ضرورت ہے۔ (مؤلف)

اگر زخم بھرنا ہو تو حقنہ میں مستعمل اشیاء کے ساتھ کندر کا استعمال کیا جائے۔ کندر مفید ہے۔ اگر کسی مریض کو سخت خلفہ کی شکایت ہو، بے خوابی اور شدید درد کا عارضہ ہو اور ضعف و لاغری بھی ہو تو اس کے لئے مندرجہ ذیل فیتلے خوب ہیں :

زعفران، کندر، اقاقیا، مر، رسوت، حفص تقریباً پونے تین تین تولہ اور افیون تقریباً ساڑھے پانچ تولہ۔ سب کو شراب کے ساتھ گوندھ کر شیاف بنا لئے جائیں اور پھر ان کو استعمال کیا جائے۔ درد کی مدت طویل ہو جائے یا درد مستحکم ہو جائے تو حقنہ زراخ دینا ضروری ہو جاتا ہے۔ چونکہ زراخ، گلنار، اقاقیا، افیون، اور زنگار کو شراب کے ساتھ دھوپ میں بہت دنوں تک پینے کے بعد، بنی ہوئی قرص کے بارے میں گمان ہے کہ تمام زراخ کے حقنوں سے بہتر ہے، زیادہ مفید ہے اور رہے مقوی حقنہ تو جو شاندا، عدس مقشر، جاؤ شیر، چاول، گلنار، اور لختیہ التیس پر مشتمل ہوتے ہیں اور مقوی حقنہ، چاول کی بیج میں نشاستہ، گل مخوم اور سفید اج شامل کر کے تیار کئے جاتے ہیں اور چھوٹی یا پتلی آنتوں کے زخم میں شراب استعمال ہونے والی چیزوں سے علاج کیا جائے اور سرکہ اور اس دودھ کے پینے کے بعد گل مخوم کا استعمال بہتر ہے جو گرم پتھروں کے ذریعہ اس قدر پکا لیا گیا ہو کہ اس کی مائیت ختم ہو گئی ہو۔ لوہے کے ذریعہ پکانے سے بہتر ہے کہ پتھر سے پکایا جائے۔ یہ قبض پیدا کرنے کے لئے زیادہ فائدہ مند اور زیادہ موزوں ہوتا ہے اور کبھی کبھی پکانے کے بعد اس میں کتے کا پاخانہ شامل کر لیا جاتا ہے اور ذوسطاریا کے مریض کو خرفہ کا ساگ کھانا فائدہ مند ہوتا ہے اور اس کے لئے بارنگ اور کئی مرتبہ کی جوش دی ہوئی عدس مقشر، شاہ بلوط، سماق، کچے انگور اور حب الاس کا استعمال مفید ہوتا ہے۔ ایک شخص کو آٹوں اور خونی اسال ہونے کی چار مہینے سے شکایت تھی اس کے ساتھ سخت مروڑ اور پشت و عانہ میں تکلیف بھی رہتی تھی۔ چنانچہ اس نے مولی کے ساتھ روٹی کھائی تو تھوڑا ٹھیک ہوا

پھر اس نے جب کئی بار ایسا کیا تو بالکل ٹھیک ہو گیا۔

آنت کے زخم کے لئے ایک بہترین نسخہ :

انیسون، تخم کر فس ایک ایک حصہ، افیون نصف حصہ، شوکران اس کے برابر وزن۔ بخار نہ ہو تو شراب کے ساتھ اور بخار ہو تو پانی کے ساتھ استعمال کر لیا جائے خاص طور سے اگر بے خوابی کی شکایت ہو تو بہت مفید ہے۔ (الاسکندر)

پیٹ کے مریض اور قروح امعاء کے لئے نسخہ ضماہ :

بزرخ سفید تقریباً گیارہ تولہ، انیسون، مر، گلاب، سماق، لختیہ التیس، گلنار ہر ایک تقریباً ساڑھے پانچ تولہ، افیون اور زعفران لمہ اوقیہ سب کو لے کر رب آس میں گوندھ کر ضماہ بنالیا جائے اور پیٹ پر لپ کیا جائے۔ قروح امعاء کی ایک نوع وہ ہوتی ہے جس میں اخلاط جسم کے مختلف حصوں سے انصباب پا کر بدن سے خارج ہوتے ہیں اور جسم دبلا ہو جاتا ہے۔ اس مرض میں پہلے اس کے مقام کو دیکھا جائے پھر اس کو روکنے کی کوشش کی جائے۔ ان سب صورتوں میں زرخ کے حقن بالکل ممنوع ہیں گرچہ مدت مرض طویل ہو گئی ہو کیوں کہ اس سے اخلاط خشک ہو جاتے ہیں اور جسم لاغر ہو جاتا ہے ہاں زرخ کا فائدہ وہاں ہوتا ہے جہاں عفونت ہو اور بدبودار پیپ ہو۔ ایک شخص کو پرانا آنتوں کا زخم تھا۔ وہ اسی زرخ کے ذریعہ علاج کرتا تھا تو اس سے حالت اور بگڑ جاتی۔ چنانچہ میں نے اس سے اجتناب کرنے کا مشورہ دیا اور حمام لازم قرار دیا اور تریز کی مانند ٹھنڈے اور تریوے کھانے کی ہدایت دی تو وہ اچھا ہو گیا۔

زحیر میں مدرسہ جندی شاہ پور کا معمول مطب :

گلنار، عفس، مر، اندر کی چھال ہر ایک چودہ ماشہ، افیون سات ماشہ سب کو لے کر کوٹ پیس کر باریک چھان لیا جائے۔ بالغ جوان مرد کے لئے اس کی مقدار خوراک تقریباً پونے دو ماشہ، عورت کے لئے دو دانگ اور بچے کے لئے آدھا دانگ حد درجہ مفید ہے۔ (مجمول)

آنت کے زخم میں کھٹی چیزوں کا حقن کرنا ممنوع ہے اس کے استعمال سے اس کا اچھا ہونا مشکل ہو جاتا ہے۔ (شمعون)

کیوں کہ یہ زخم سوداوی کی طرح ہوتا ہے۔ (مؤلف)

تو اگر گوشت خورہ کی علامات ظاہر ہوں تو قلعہ لیس کے ذریعہ حقن کیا جائے۔ (شمعون)

زحیر کے مریض کو قابض ادویہ کے جو شانہ میں آہن کر لیا جائے اور مقعد کا درد تیز ہو تو روغن گل

میں بٹھایا جائے اور اسفیداج اور چونا مغسول کو ۹ مشقال پس کر موم و تیل کے ساتھ اس کا لپ کیا جائے اور کبر و سنام کی دھونی دی جائے۔ (شمعون)

مرض ذوسطاریا میں ہالون خالص بریاں کو دودھ میں اتنا پکایا جائے کہ نصف رہ جائے۔ پھر اس میں روغن گل ملا کر پلایا جائے تو فائدہ کرتا ہے۔ (شمعون)

دوسرا نسخہ :

کندر، نانخواہ، افیون، بزرنج، عطر، جندبید ستر کی گولیاں بنائی جائیں اور بوقت خواب کھلائی جائیں۔ کندر، مر، افیون، گلنار سے شیاف بنا کر استعمال کرنا بھی پیٹ کے مریض کو فائدہ کرتا ہے۔ خراش کے علاج میں ساڑھے دس ماشہ صمغ عربی کے ہمراہ مکھن کھلایا جائے یا نو ماشہ صمغ عربی اور بیس تولہ دودھ کے ہمراہ جوش دے کر پلایا جائے۔ مرض زحیر صرف معاء مستقیم میں ہوتا ہے اور اکثر ذوسطاریا کے بعد ہوتا ہے۔ اگر ذوسطاریا کے بعد نہ ہو تو بہت جلدی ٹھیک ہو جاتا ہے اس کی علامت یہ ہے کہ اس کا مریض اجابت کے لئے ہمیشہ تیار کھڑا رہتا ہے لیکن صرف معمولی سی مخاطی شے ہی خارج ہوتی ہے۔ مرض زحیر کی وجہ سے ورم مقعد بھی ہو سکتا ہے یا مقعد، یا کانچ کے نکلنے کی وجہ سے ہی ہو سکتا ہے کہ وہ باہر نکل آئے تو جب تک تمکید نہ کی جائے اندر واپس ہی نہ ہو۔ یا اس میں حرارت پہنچ جانے اور اس میں پھنسی پیدا ہو جانے سے بھی ہو سکتا ہے جس میں مریض کو اپنی مقعد میں بوزق یا نمک چھڑک دیئے جانے کا وہم ہوتا ہے یا کسی زخم یا شقاق یا بواسیر کی وجہ سے ہو سکتا ہے۔ یہاں صرف ذوسطاریا کے بعد واقع ہونے والی زحیر کا علاج تحریر کیا جا رہا ہے باقی آخر الذکر کا علاج باب البواسیر میں مذکور ہے۔ (کناش الاختصارات)

ایسے مشروبات کا پینا جن میں کسی قدر مٹھاس ہو مثلاً رب سفرجل وغیرہ، پیٹ کے مریض کی پیاس میں اضافہ کر دیتا ہے اور بعد میں سوزش پیدا کرتا ہے اور زخم ڈالنے والے پانی قبض پیدا کرتے ہیں۔ (مؤلف)

زحیر، قروح امعاء اور عام اسہال کے درمیان فرق یہ ہے کہ قروح امعاء کا دست بدبو دار ہوتا ہے اور زحیر میں کوئی بدبو نہیں ہوتی کیوں کہ یہ قرحہ دیر سے قریب ہوتا ہے۔ (رسائل امیدیہ)

چھوٹی آنتوں کے زخم کی صورت میں دست بہت زیادہ بدبو دار ہوتے ہیں کیوں کہ وہ جگہ بہت گرم ہوتی ہے اور وہاں عفونت زیادہ ہوتی ہے۔ (مؤلف)

اسہال دموی کے بعد حار کا عارض ہونا خطرناک علامت ہے کیوں کہ یہ آنتوں کے اندر کسی بڑے ورم گرم کی موجودگی کی دلیل ہے۔ (امیدیہ)

اسہال د موی کی چار اصناف ہیں۔ ایک یہ کہ گاڑھا خون مریض کی اجابت میں خارج ہو۔ یہ اس مریض کو ہوتا ہے جس کا کوئی عضو کٹ گیا ہو یا اپنی ریاضت کا معمول ترک کر دیا ہو جسے طبیعت فاضل خون سمجھ کر دفع کرتی ہے۔ یہ وہ فاضل خون ہوتا ہے جو اس عضو کی غذا میں صرف ہوتا ہے جو کٹ گیا ہے یا جو استفراغ میں صرف ہوتا تھا۔ دوسرے یہ کہ جگر کی قوت مغیرہ ضعیف ہو جانے کی صورت میں گوشت کے دھوون کی مانند خارج ہو۔ تیسرے یہ کہ شوخ سیاہ رنگ کا اسہال ہو ایسا سدہ بکد کی صورت میں ہوتا ہے یا اس ورم کی وجہ سے ہوتا ہے جو رگ اجوف میں خون کے جاری ہونے میں رکاوٹ ڈالتا ہے اور پھر وہ خون وہیں ٹھہر کر گرمی پاتا اور متحرق ہو جاتا ہے اور جب جگر میں کسی قسم کی افیت پہنچتی ہے تو وہ اس خون کو آنت کی طرف دفع کر دیتا ہے اور چوتھے یہ کہ تھوڑے تھوڑے وقفہ سے تھوڑی تھوڑی مقدار میں کوئی شے خارج ہو اور کبھی خالص خون ہو اور کبھی اس میں قرحہ یا زخم کے قشور اور آنوں ملے ہوئے ہوں یہی صورت حال اگر بغیر زور لگائے ہوئے پیش آئے تو اسی کا نام اختلاف قرحۃ الامعاء یعنی آنتوں کے زخم کی وجہ سے دست ہو جانا ہے اور اگر ترخہ تہمد ہو اور کھینچاؤ کے ساتھ ہو تو یہی زحیر ہے۔ (جوامع العلل والاعراض)

قروح امعاء کے علاج میں روئی کے خیساندہ سے حقنہ کیا جائے۔ (اور بیاسیوس)

اس کا استعمال کرنا آسان بھی ہے اور زبردست مغری بھی ہے۔ یہ روئی خمیری نہیں ہونی چاہئے اور اس میں وہ چیز ڈالی جائے جو چاول باجرہ اور مسور پکانے میں اور حقنہ زرخ میں ڈالی جاتی ہے۔ (مؤلف)

اور حقنہ زرخ کا استعمال شدید ضرورت کے وقت ہی کیا جائے کیوں کہ یہ آنت کا ایک استراکھاڑ پھینکتا ہے جیسے ادویہ حادہ کرتی ہیں اور کوئی بعید بات نہیں ہے کہ یہ آنتوں کو بھی چھد ڈالے۔ اس کا حقنہ اگر استعمال کرنا ہو تو زخم بڑھنے سے پہلے کیا جاسکتا ہے کیوں کہ اس وقت آنت کو چھد جانے کا خطرہ نہیں ہوتا۔ (مؤلف)

کسی عام آدمی نے مجھے بتایا کہ ایک شخص کو ایک زمانہ سے اسہال اور قروح امعاء کی شکایت تھی تو اس کے پیٹ پر اس قدر چھنے لگوائے گئے کہ پورا پیٹ اس سے بھر گیا۔ چار گھنٹے تک اس کو ایسا ہی رکھ کر چھوڑ دیا گیا جس سے وہیں اس کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ (مؤلف)

زحیر کا علاج :

زحیر کے شروع میں مریض کو کولہ اور اس کے آس پاس اور پیڑو کے مقام پر روغن حب الہاس یا روغن گل گرم شراب کے ساتھ لگایا جائے یا اس میں تھوڑے سفوف زیرہ کو ملا کر اس سے سینکا جائے اور روغن کبجہ کے ذریعہ حقنہ کیا جائے اور مریض سے کچھ دیر حقنہ کی دواء کو اندر روکنے کے لئے کہا جائے اور

سدہ کی باجرہ سے سینکائی کی جائے اور ادویہ قابضہ کے جو شاندرے میں آہزن کر لیا جائے۔
یہ مرض مقعد کے آس پاس معاء مستقیم میں ہوتا ہے۔ اس کا سبب کبھی ورم ہوتا ہے اور کبھی زخم۔ (اور بیاسیوس)

ورم کا علاج تو وہی ہے جس کا اوپر ذکر ہوا اور زخم کا علاج فیتلے اور محلل حقن کے ذریعہ کیا جائے۔ (مؤلف)

اس سال د موی ہدی ابداء میں گوشت کے پانی جیسا ہوتا ہے پھر آخر میں کالے رنگ کی تلخت کی مانند ہوتا ہے اور بلا کسی درد و تکلیف کے خارج ہوتا ہے اور پیچ میں ایک دودن کے لئے منقطع ہو جاتا ہے پھر پہلے کی بہ نسبت زیادہ مقدار میں خارج ہوتا ہے۔ ایسا قروح امعاء کی صورت میں نہیں ہوا کرتا۔ قروح امعاء کی صورت میں درد و اٹٹھن کے ساتھ مرہ خارج ہوتا ہے اور اس کے ساتھ اگر بہت زیادہ چکنائی خارج ہو تو قرحہ زیریں آنت میں ہونے کی علامت ہے۔ اس میں خراب بات یہ ہے کہ بھوک مر جاتی ہے اور اگر اس کے ساتھ مٹار ہو جائے تو اور زیادہ خرابی اور برائی ہے۔ مرض شدت اختیار کر لے تو پھر یہ مندرجہ ذیل قرص استعمال کرائی جائے۔ انتہائی قابض ہے۔

دم الاخوین، زعفران، لاذن 500 ملی گرام، پھنکری مصفی ساڑھے چار گرام، عطص ساڑھے چار گرام، اقا قیا اٹھارہ گرام، گل مختوم اٹھارہ گرام، گنار اٹھارہ گرام، کندر نو گرام، طراشیٹ نو گرام، جفت بلوط تقریباً پونے 35 گرام، تخم حماض تقریباً 35 گرام سب کو لے کر کوٹ پیس کر رب الاس کی مدد سے قرص بنالی جائے اس کی مقدار خوراک سوا دو گرام ہے۔ (تیا ذوق)

زراغ کے حقن جب استعمال کئے جائیں جب اجابت میں خارج ہونے والا مادہ سارا کا سارا خون ہو یا پیپ ہو۔ مرض کے اوائل میں حقن کرنا ممنوع ہے۔ (ساہر)

ایسے مریضوں کا سب سے اچھا علاج غذا کم کروینا ہے اور یہ غذا ایسی ہونی چاہئے جو خرابی پیدا نہ کرے اور بوجھ بالکل نہ ڈالے۔ ساڑھے چار ماشہ کے برابر خرگوش کا پیڑ وغیرہ شراب کے ساتھ استعمال کرنا بڑا فائدہ کرتا ہے یا اس سے حقن کیا جائے تو بھی بڑا فائدہ ہوتا ہے۔ (فلینگریوس)

مرض کے شروعات میں جب کہ قوت و طاقت جسمانی موجود ہوتی ہے لطیف تدابیر اختیار کرنا ممکن ہوتا ہے لیکن جب طاقت نہ ہو اور لطیف تدابیر ممکن نہ ہوں تو زود ہضم اور جید الکھموس غذا میں تھوڑی تھوڑی مقدار میں دی جائیں جیسے فرہ مرغی کی کھجی، بھہ مرغ اور تھوڑی سی میدے کی روٹی اور خاص اندے کی زردی۔ (مؤلف)

غلیظ ریاح کی وجہ سے ہونے والے مفس کی علامت نفخ اور اس ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتا ہے

اور غلیظ بلغمی مادے کی وجہ سے ہونے والے مغص کی علامت اس کا ایک جگہ ٹھہراؤ اور پیاس کم لگنا ہے اور سخت و غلیظ اشیاء کے ماضی میں استعمال کرنے اور اس کے آنتوں میں احتقان پانے کی وجہ سے عارض ہونے والے مغص کی علامت یہ ہے کہ دست نہیں ہوتا اور بھوک نہیں لگتی۔ اس کا علاج حقنوں کے ذریعہ کیا جائے اور صبر سے اسہال لایا جائے۔ یا اس کے ساتھ سوزش اور شدید پیاس کی شکایت ہوتی ہے لہذا ایسی صورت میں اسپہول، تخم خرفہ، تخم خیار اور روغن گل اور عرق گلاب کا استعمال کیا جائے۔ مغص کی وجہ اگر قروح امعاء ہو تو پہلے اس کا ازالہ کیا جائے اور ریجی مغص میں حب بلساں، فلفل، نانخواہ، حب البان، حماما، قلعو ریون کبیر، زیرہ اور جندیہ ستر کے استعمال سے فائدہ ہوتا ہے۔ (الکمال والتمام)

مغص کے علاج میں ایک نافع تریاق حنین :

عصل، غاریقون، مر، زراوند، فنجسٹ، فودینہ کوہی، نانخواہ، کما فیلوس، فلفل، جنطیاننا، وج، قرد مانا، دو قو، جاو شیر، جندیہ ستر اور پرانی شراب۔

ریجی اور بلغمی مغص کے لئے ایک مؤثر دوا :

ساسالیوس ساڑھے دس ماشہ، انیسون چودہ ماشہ، تخم کرفس کوہی و ہستانی، تخم شبت، پودینہ کوہی، ریوند چینی، کما فیلوس، اور کما ذریوس ساڑھے دس دس ماشہ، سداب، اشقیل، وج ساڑھے دس دس ماشہ، حب بلساں کوٹ چھان کر شہد مصفی کے ساتھ معجون بنائی جائے اس کی مقدار خوراک ساڑھے چار ماشہ ہے ہمراہ نمید کہنہ خالص حار۔ (لخ)

ادویہ مفردہ میں ان تمام دواؤں کو میں نے ریجی مغص میں مفید پایا ہے انہیں باب القونج میں ذکر کرنا چاہئے تھا اور مغص کے اسباب کو تقسیم کر کے اس کا استحصاء کرنا چاہئے تھا اور پھر قونج کو بیان کرنا چاہئے تھا۔ یہ اس سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے۔ اسپہول، تخم ریحان، تخم خرفہ، تخم مر، تخم سپندال، تخم کتاں بھونا ہوا، گل ارمنی، صمغ عربی، بلوط، تخم خیار، گلاب، کزبرہ بھونا ہوا سب کا سفوف بنالیا جائے اور قروح امعاء کے امدائی درجے میں استعمال کیا جائے۔

اسپہول اور تخم خرفہ دونوں بھونے ہوئے گل ارمنی، صمغ عربی، بلوط، اور گلاب سب کا سفوف بنا کر استعمال کیا جائے مفید ہے۔ اگر شدید حرارت ہو اور صفراء کی علامتیں موجود ہوں تو تخم کا ہوا اور تخم خشخاش بھون کر شامل کر لیں۔ اس کی شروعات میں صرف قابض چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ آنت مضبوط ہو سکے اور اس کی چھوٹی چھوٹی رگیں پھٹنے سے محفوظ رہ سکیں اور مغری چیزوں کی بھی ضرورت پڑتی ہے مثلاً

طین، صمغ، گنار، قاقیا، بزرخ، اسپغول، تخم خشخاش بہت مفید ہیں۔ لہذا ان پر اور ان کے مثل دوسری دواؤں پر اعتماد کر کے علاج کیا جائے اور انڈے کی زردی، گل ارمنی اور جوش دیئے ہوئے دودھ کے ہمراہ کھلایا جائے اور چھنے کئے جائیں۔ خرگوش کا پیڑ اور عمدہ پیڑ بہت مفید ثابت ہوتے ہیں اگر امتلاء کی علامتیں موجود ہوں تو فصد کا ارادہ ترک نہ کیا جائے کیوں کہ یہ مثل نرف دم ہے۔ شروع میں فصد ہلکے درجے کی کی جائے اور خاص طور سے کی جائے اور اگر خون بہت زیادہ خارج ہو تو قابض اشیاء و ادویہ کا استعمال کیا جائے اور اگر آنوں غالب ہوں تو ادویہ مغریات کا استعمال کیا جائے۔ (مؤلف)

جب آنوں بالکل سفید رنگ کی خارج ہو، اس کے ساتھ بخار کی شکایت نہ ہو اور نہ ہی صفر کا انصباب ہو اور نہ ہی شدید پیاس ہو تو ایسے مریض کا علاج حقنہ زرنخ سے کیا جائے۔ (نخ)
زحیر کے علاج میں شافہ :

کندر، دم الاخوین، اقا قیا، اسفیداج، افیون، گنار کو کوٹ پیس کر کسی گوند کی مدد سے شافہ بنالیا جائے اور بوقت ضرورت حمل کیا جائے۔

اگر اسہال گوشت کے دھوون کی مانند بغیر مروڑ و اشٹھن کے ہو اور پیٹ میں کوئی درد نہ ہو، جسم میں دبلا پن نہ ہو، رنگت میں تبدیلی نہ ہو، اور نہ ہی سوء مزاج واقع ہو اور یہ شکایت اگر پرانی ہو تو سمجھنا چاہئے کہ اس کی وجہ ضعف کبد ہے۔ اس کا علاج تسخین و تقویت کبد ہے۔ بالکھرو، زعفران، نج، پوست پست تین تین حصہ، بخ اذخر اور اذخر کی کلی تین تین حصہ، پودینہ، اجوائن، انیسون، تخم کر فس، پانچ پانچ حصہ، جنگلی گاجر کا تخم، زیرہ کرمانی جس کو نمید میں ایک دن ایک رات بھگو لیا جائے اور تھوڑا سا بھون لیا جائے۔ ساڑھے سترہ ماشہ حب الغار پوست سمیت، اکیس ماشہ کچل کر تھوڑی بھونی ہوئی وج، شیرہ انار 35 ماشہ، اسارون 24 ماشہ، اشہ 35 ماشہ۔ ان میں سے سات ماشہ کے بقدر صبح کو اور سات ماشہ شام کو شراب ریحانی کے ساتھ پلایا جائے۔ افسنتین، سنبل، چرابتہ، مصطلی، پوست کندر اور سک، یاست آملہ کو شراب ریحانی اور پرانے خالص شد میں ملا کر ضاوتیار کر لیا جائے اور پھر اس کا جگر پر لپ کیا جائے اور تیر پر کر دیا، زیرہ، سنبل، قفل ڈال کر بھون کر مریض کو کھلایا جائے اور پست اور اس کا تیل استعمال کیا جائے۔ خراش (نخ) کا سبب یا تو وہ مرہ صفراء ہوتا ہے جو آنتوں میں انصباب پاتا ہے یا بلغم مالح ہوتا ہے یا مرہ سوداء ہوتا ہے اور یا آنتوں کو بوجھل، نادینے والی اشیاء کے کھا لینے اور اس کے خارج ہونے کی وجہ سے بھی خراش ہو سکتی ہے مثلاً مردار سنگ، خبث الہدیہ اور پارہ۔ اس کی علامت یہ ہے کہ خراش کے مقام پر درد ہو گا اور پاخانہ آنوں سے ملا ہوا خارج ہو گا۔ اس کے علاج میں مریض کی سابق تدابیر کو بھی جان لینا ضروری ہوتا ہے کیوں کہ اس کا سبب اگر آنتوں میں انصباب

پانے والا مرہ صفراء ہے تو خراش اس وقت تک اچھی ہی نہیں ہوگی جب تک کہ جگر پر ٹھنڈے لیپ نہ کئے جائیں، رگ باسلیق کی فصد نہ کھولی جائے اور صفراء کی تیزی وحدت کو توڑنے کے لئے ٹھنڈی غذا نہیں نہ کھلائی جائیں اور اگر جگر کا کوئی حصہ بیکار یا منقطع ہو جائے تو خراش کی طرف فوراً دھیان دیا جائے اور بھنا ہوا نشاستہ، تخم خیار، تخم عظمی، تخم ریحان اور اسپغول ہر ایک ساڑھے باون ماشہ حاصل کر کے اس کا ایک تہائی صبح کو اور ایک تہائی شام کو استعمال کرائیں اور چاول کے پانی سے کئی بار اس کی دھلائی کریں۔ زیت انفاق میں سفید رومالی روٹی کے ٹکڑے باریک کر کے اس کا شوربہ استعمال کرائیں اور اگر مریض کو بخار نہ ہو تو تہہ ہوج، تیتڑ کا گوشت اور انڈے کا حریرہ کھانے کے لئے دیں اور حقنہ زراغ تب تک استعمال نہ کریں جب تک کہ سفید سخت و غلیظ اور لیسدار مادہ نہ خارج ہو۔ آنوں کے بعد کثیر مقدار میں خون خارج ہو تو اس کا مطلب ہوتا ہے کہ زخم کافی گہرا ہو گیا ہے آنتوں کی پرت اور اس کے جرم تک اثر کر گیا ہے اور آنتوں کی رگوں کو کھول دیا ہے۔ براز کے ساتھ باہر خارج ہونے والا مادہ اگر رقیق نرم و ملائم ہو تو اسے آنتوں کی اندرونی جھلی سمجھنا چاہئے اور اگر غلیظ ہو تو اس کا مطلب ہے کہ بیرونی جھلی سے خارج ہو رہا ہے اور ایسی حالت پیدا ہونے کا مطلب ہے کہ آنت میں پھنسن ہو چکی ہے اب شفایابی نہیں ہو سکے گی۔ اس میں طبیب کی کوشش یہ ہونی چاہئے کہ آنتوں کی چھوٹی چھوٹی رگوں کے منہ کو بند کیا جائے جس سے خون ضائع نہ ہو اس کے علاوہ خارج شدہ جرم امعاء کا بدل پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اسپغول، بارنگ، پر سیاؤشاں، آب خرفہ اور گل ارمنی خون خارج ہونے کی صورت میں مفید ہیں۔ (ابن ماسویہ)

اس حالت میں قابض مخدر ادویہ کے استعمال کی ضرورت ہوتی ہے۔ (مؤلف)

جب آنتوں میں عفونت بڑھ جائے اور بہنے لگے تو اس وقت حقنہ زراغ کام میں لائے جائیں۔ آنوں اور خون کے اخراج میں یہ تدبیر بھی مفید ہے کہ تازہ نکالے ہوئے دودھ کا مکھن نکال کر علاحدہ کر لیا جائے پھر اسے دودھ کو گرم لوہے سے پکا کر گاڑھا کر لیا جائے اور پھر مریض کو پلایا جائے۔

زحیر کے علاج میں نم معدہ کو آب قنطاریہ (کچی کھجور کا پانی) سے تقویت پہنچائی جائے۔ اگر لذع و سوزش یا شقاق کی شکایت ہو تو مرہم اسفیداج اوپر بھی اور اندر بھی لگایا جائے اور اگر اس میں بہت زیادہ پیپ پڑ گئی ہو تو دم الاخوین، کندر، اسفیداج، افاقیا، اور افیون خاص طور سے کام کریں گے اور اگر زخم یا قرحہ گندہ ہو، بہت زیادہ سفیدی لئے ہوئے ہو تو اس کے ساتھ قرص زراغ بھی استعمال کی جائے۔ مصنف کا کہنا ہے کہ ایسے مریضوں کے لئے وہ جو ذاب (میٹھے چاول جس میں دودھ اور گوشت شامل ہو) جو بغیر شکر کی روٹی سے بنائے گئے ہوں مفید ثابت ہوتے ہیں۔ مخص کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ ریجی مفص: اس کا علاج باب النج اور باب المعده میں دیکھیں۔

2۔ صفر اوی مفص۔ (مؤلف)

صفراء کی وجہ سے عارض ہونے والے مفص کے علاج کے لئے اسپغول سات ماشہ کوروغن گل سات ماشہ اور آب سرد کے ہمراہ یا آب انار ترش چار اونس روغن گل ساڑھے تین ماشہ کے ہمراہ استعمال کرایا جائے۔ اسی طرح آب خیار کے ساتھ بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ بلغمی اور ریجی مفص میں آب گرم یا ماء العسل کے ہمراہ سات ماشہ ایر سا کا شراب استعمال مفید ہوتا ہے۔ اسی طرح پیسا ہوا ہالون، انیسون، وج مر، کالی زیری، قرد مانا، تخم کرفس، عود بلسان، حب بلسان، زروند، قطوریون غلیظ اور کما فیلوس میں سے سات ماشہ لے کر آب گرم کے ہمراہ استعمال کرنے سے ریجی مفص دور ہو جاتا ہے۔ (الکمال فی المستیہ)

مالٹو لیا کے بیان میں روفس نے کہا ہے کہ کبھی کبھی قرحہ امعاء کے مریض کے اسہال میں کالے رنگ کے غذائی اجزاء خارج ہونے لگتے ہیں اور یہ موت کی علامت ہے۔

قرحہ امعاء میں گل مختوم کا استعمال منہ کے ذریعہ یا براہ حقنہ مفید ہوتا ہے اور اگر اس میں عفونت و سٹرانڈ پیدا ہو جائے تو اس کے استعمال سے پہلے نمک کے پانی سے اس کی دھلائی کر دی جائے پھر گل رومی، گل مختوم سے حقنہ کیا جائے اس سے آنت کا زخم اچھا ہو جائے گا۔ (المسائل)

کچھ لوگوں میں، میں نے دیکھا کہ انہیں بزازوروں کی مردہ وائٹھن ہوئی اور انہیں قبض کی شکایت تھی اور قولنج سے مشابہ امراض لاحق تھے اس کے کچھ ہی دنوں بعد آنتوں میں خطرناک قسم کے زخم ہو گئے۔ ایک چیز میں نے نوٹ کی کہ ایسا صرف صفر اوی اور سوداوی مزاج کے لوگوں کو ہی لاحق ہوا اور ان میں بھی سوداوی لوگوں کے زخم بالکل اچھے نہیں ہوئے۔ لہذا ہمیشہ پہلے مرض کے بارے میں صحیح تشخیص کے بعد علاج کیا جائے۔ (مؤلف)

پاخانہ لگنے کا بار بار اور شدید احساس ہو اور اجابت میں مخاطی شے پھر خون کی کچھ پھٹکی سی خارج ہو تو اس کو زحیر کہا جاتا ہے۔ ایسا یا تو اس گرم فضلہ کی وجہ سے ہوتا ہے جو اس مقام پر پہنچ کر لذع و سوزش پیدا کرتا ہے اور پے در پے انسان کو برا از خارج کرنے پر مجبور کرتا ہے یا آنت کے اندر کسی ورم کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے جس میں مریض کو پاخانہ لگنے کا وہم ہوتا ہے۔ (سراہون)

آنتوں میں حاد فضلات کے انصباب پانے کی وجہ سے ورم اور حدت کی علامات موجود ہوں تو مریض کو دور و زحمت بھوکا رکھا جائے فاقہ کرایا جائے تاکہ فضلات سے ہتھیہ ہو جائے اس کے بعد ہلکی غذائیں دی

جائیں، تازہ دودھ کو پکا کر گاڑھا کر کے اس میں روٹی بھگو کر کھانے کو دی جائے۔ یا چاول حندروس (جوار اور باجرہ سے بنا ہوا حریرہ) اگر اس سے افاقہ نہ ہو، پاخانہ آتا رہے تو انڈے کی زردی، روغن گل، انڈے کی سفیدی اور نشاستہ شامل کر کے اس سے حقنہ کیا جائے اور خاص طور پر پوست کندر، دم الاخوین، زعفران، ایفون، صمغ، شافہ بنا کر اسے حمل کیا جائے۔ زحیر کا سبب آنت کا ورم ہو تو خون اور مخاطی شے نہیں خارج ہوگی بلکہ مریض کو ہمیشہ اجابت کا احساس موجود رہے گا اور مریض کو گرانی کا وہم ہوگا جب کہ فی الواقع ایسا نہیں ہوتا۔ (مؤلف)

ایسے مریضوں کا علاج یہ ہے کہ معمد کی جائے۔ تھوڑی سی شراب میں روغن گل ملا کر ہلکا گرم کر لیا جائے اور اس میں اون یا روٹی بھگو کر اس سے سنکائی کی جائے۔ اس کے بعد رانوں، پیڑوں اور شکم، پر لگائیں اور فوطوں اور حلقہ مقعد پر بھی یہ تیل لگایا جائے۔ اگر درد مستقل رہے تو گرم روغن کجند سے حقنہ کیا جائے اور کچھ دیر تک اسے روکے رکھا جائے کیونکہ اس طرح ورم تحلیل اور درد ختم ہو جاتا ہے۔ میتھی، تخم کتاں اور شیخ عظمیٰ کے جو شاندرے میں مریض کو آہن کرانے سے بھی ورم تحلیل ہوتا ہے۔ گرم کدہ کو انڈے کی زردی اور روغن گل کے ساتھ پکا کر کھانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ اسی سے ضماوتیار کر کے مقعد پر لیپ کیا جائے۔ اگر ورم میں انتہائی کیفیت پیدا ہو جائے تو اس میں مکو، روغن گل اور انڈے کی زردی شامل کر لی جائے۔ ایسا ہی کبھی یا اسیر میں بھی لاحق ہو جاتا ہے۔ تو مندرجہ ذیل جوارش استعمال میں لائی جاتی ہے۔ بلیہ، کالی، آملہ، بلیہ، نظریا پونے تین تین تولہ لے کر آب سفر جل میں گوندھ لیا جائے اور کچھ روز کے لئے رکھ چھوڑا جائے پھر ہوا میں خشک کر لیا جائے اور پھر روغن گاؤ کے ساتھ کسی برتن میں اس قدر جوش دیا جائے کہ وہ خشک ہو جائے تب پھر اس کو خوب اچھی طرح ملا جائے اور بھون لیا جائے۔ اس کے بعد بھونی ہوئی تخم کتاں اور بھونی ہوئی تخم کراٹ یا بھونا ہوا تخم سپداں اور مصطلی ہر ایک آدھ اوقیہ اور گل ارمنی ایک اوقیہ یعنی تقریباً پونے تین تولہ لے کر حسب دستور جوارش بنائیں اس کی مقدار خوراک تین درہم رب سفر جل کے ہمراہ ہے اور اگر عمل ہضم ناقص ہو تو مقدار خوراک نصف اوقیہ ہوگی اور اسی نسخہ میں زیرہ کرمانی ایک دن ایک رات سرکہ میں بھگو کر بھون لینے کے بعد شامل کرنا ہوگا۔ یہ جوارش اس صورت میں کام صحیح کرتی ہے جب کہ حرارت نہ ہو اور زحیر کے ساتھ یا اسیر بھی تنگ و پریشان کر رہی ہو۔

اگر اجابت کا احساس برابر قائم رہے لیکن کوئی چیز خارج نہ ہو اور یہ شکایت ایک عرصہ سے ہو تو قیف کے ذریعہ گروہ کی چربی میں گوندھی ہوئی گندھک کی دھونی دی جائے تاکہ درد شدت نہ اختیار کرے پھر بھی اگر درد میں شدت آجائے، سکون نہ ہو تو پہلے روغن زیتون سے چھانے ہوئے پانی سے حقنہ کر کے حرقت پیدا

کی جائے اور داغ دیا جائے پھر اس کے بعد اسہال و موی میں مستعمل مسکن الم چیزیں استعمال کی جائیں۔ اسہال و موی کی ایک نوع اور بھی ہوتی ہے جسے ذوسطاریاد موی کہا جاتا ہے یہ مورندارس جیسی ہوتی ہے، کیوں کہ یہ اس وقت عارض ہوتی ہے جب جسم کے اندر خون کی مقدار بڑھ جائے۔ اس سے چھوٹی آنتوں یا بڑی آنتوں کی رگیں کھل جاتی ہیں اور خون اسہال کی شکل میں نکلنے لگتا ہے۔ جگر کی کمزوری میں گوشت کے پانی جیسے خونی اسہال کو بھی ذوسطاریاد موی کہا جاتا ہے۔ سوء مزاج ہمد میں ردی اخلاط کے آنتوں کے اندر انصباپ پانے یا جگر کے اندر کسی گرم ورم پیدا ہو جانے کی وجہ سے کبھی کبھی آنتوں میں زخم پیدا ہو جاتے ہیں اگر آنتوں کی خراش صفراء کی حدت کی وجہ سے ہو تو اس کا ٹھیک کرنا آسان ہوتا ہے بہ نسبت سوداء کی وجہ سے ہونے والی خراش کے۔ لہذا جب بھی موی اسہال کی صورت پیش آئے جگر کی کیفیت ضرور معلوم کر لینی چاہئے۔ اکثر طبیب اس طرف دھیان نہیں دیتے اور اسہال و موی کا علاج کرنے لگتے ہیں جس سے مریض ہلاک ہو جاتا ہے۔ (سرائیون)

وہ ذوسطاریاد موی جو رگوں کے منہ کھل جانے یا جگر کی کمزوری کے باعث ہوتا ہے اس کے درمیان اور اس صفراوی ذوسطاریاد کے درمیان فرق جس میں آنتیں کھل جاتی ہیں اور ان سے خون خارج ہونے لگتا ہے:

ذوسطاریاد موی میں	ذوسطاریاد موی میں
۱ درد نہیں ہوتا	۱ درد ہوتا ہے۔
۲ شروع سے آخر تک صرف خون خارج ہوتا ہے	۲ پہلے صفراوی مادہ پھر ردی، خراب مادے پھر خون اور قشور خارج ہوتے ہیں۔
۳ خون دوروں اور باریوں سے خارج ہوتا ہے	۳ کوئی دورہ یا باری نہیں ہوتی
۴ جسم کے اندر کمزوری آجاتی ہے	۴ کمزوری نہیں ہوتی
۵ جگر میں درد ہوتا ہے	۵ آنتوں میں درد ہوتا ہے

اگر زحیر میں گھٹلیاں یا سدے خارج ہوں اور حرارت کی شکایت نہ ہو تو حب مقل یا صمغ بلطم کا استعمال کیا جائے اس کے استعمال سے وہ آسانی سے خارج ہو جائیں گے اور خراش و سچ اگر ہو گیا ہے تو اس میں بھی فائدہ ہو گا اور اگر حرارت کی شکایت موجود ہو تو مغز خیار شہز، رب السوس اور کثیر اسے مرکب گولی استعمال کی جائے اور وہ زحیر جو ریا ح غلیظہ کی وجہ سے عارض ہوتی ہے وہ نیچے سے تناؤ پیدا کرتی ہے اور اس کے علاج میں حاسات سے فائدہ ہوتا ہے اور ہسا اوقات نیم گرم روغن وغیرہ سے حقنہ کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ اس حد تک کہ سدے خارج ہو جائیں۔ (مؤلف)

چھوٹی آنتوں اور بڑی آنتوں کے زخموں کی علامات فارقہ :

- 1۔ بڑی آنتوں کے زخم و خراش میں بڑے بڑے اور موٹے موٹے چھلکے سے خارج ہوتے ہیں اور چھوٹی آنتوں کے زخم میں پہلے ناف کے اوپر درد زور مارتا ہے پھر اس کے بعد چھوٹے چھوٹے اور پتلے پتلے چھلکے سے خارج ہوتے ہیں اور اس کے برعکس۔
- 2۔ چھوٹی آنتوں سے آنے والے چھلکے دوسرے مادوں سے بہت زیادہ لت پت ہوتے ہیں اور بڑی آنتوں سے آنے والے اس کے برعکس بہت زیادہ لت پت نہیں ہوتے۔
- 3۔ بڑی آنتوں سے خارج ہونے والے مواد میں چکنائی موجود ہوتی ہے۔

علاج :

سب سے پہلے اس امر کا جائزہ لیں کہ آنتوں میں گرنے والے مادے کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے اور صرف اس کا اثر باقی رہ گیا ہے یا اس کا گرنا بھی مستقل جاری ہے اگر جاری ہو اور فاسد مادہ پورے جسم کے اندر پھیل چکا ہو تو اس کو ختم کرنے کی طرف دھیان دیں اور اس کا استفرغ کریں۔

مادے کے برابر گرنے اور جاری ہونے کی علامت یہ ہے کہ برازی میں فاسد مواد خارج ہوتے ہیں اور اگر جگر وغیرہ کی کمزوری یا سوء مزاج کی وجہ سے ایسا ہو تو پھر اس طرف خاص طور سے دھیان دینے کی ضرورت ہے۔ ہاں جب یہ مرض مستحکم ہو جائے تو اس وقت نفس قرحہ کو ٹھیک کرنے کی تدبیر کریں۔ مریض کو دو روز تک غذا نہ دیں اگر بخار نہ ہو تو تیسرے روز لوہے سے دودھ پکا کر گاڑھا کر کے اسے بہ طور غذا دیں یہ اس کے لئے بہت مفید ہے۔ پھر اس کے بعد آب اندر ترش میں روٹی تر کر کے کھانے کے واسطے دیں پھر اس کے لئے ایسا حریرہ کھانے کو تجویز کیا جائے جو چاول اور گیہوں کے آٹے اور دودھ سے تیار کیا گیا ہو اور چربی کی جگہ بکری کی چربی استعمال کر انہیں یا باجرہ سے تیار کیا ہو حریرہ استعمال کرنے کی ہدایت دیں۔ جس میں صمغ، خشخاش اور نشاستہ ملا لیا جائے اور سوکھی نان آب سفر جل اور آب اندر گوند ملا ہوا کے ساتھ لینے کی ہدایت کی جاسکتی ہے۔ (مؤلف)

اگر بخار کی شکایت نہ ہو تو اس کے ساتھ چوپایوں کے پائے پکا کر کھلائیں اور رہا گوشت کا استعمال تو یہ آنتوں کے زخموں کے لئے مضر ہے۔ اگر مدت مرض طویل ہو جائے اور قوت و طاقت جسمانی کمزور ہو جائے تو خشک پرندوں کے گوشت کھلاؤ مثلاً تیتڑ، چکور، اگلہ اور چوپایوں میں خرگوش اور ہرن کا گوشت اور اگر یہ میسر نہ ہو سکیں تو بھیر کا گوشت اور اس کے ساتھ کچھ قابض اور مسک اشیاء شامل کر لیں اور پھلوں میں ناشپاتی،

امروء، سفر جل اور اسی جیسے دوسرے قابض پھلوں کے علاوہ دیگر پھلوں سے پرہیز کیا جائے اور پینے کے لئے بارش کا پانی استعمال کرنے کی ہدایت کی جائے۔ اگر مزید کمزوری ہو جائے تو سفر جل اور اس جیسا کوئی اور شربت پلائیں اور اگر ضعف بہت زیادہ لاحق ہو مگر خنار اور حرارت نہ ہو تو قابض پرانی شراب تھوڑی تھوڑی مقدار میں پلائیں اور دواؤں کے استعمال میں جلدی کریں اور جب تک مریض کی طاقت باقی رہے رب سفر جل کے ساتھ ان تخموں کا جو شانہ پلائیں مثلاً اسپنول، تخم کنوچہ، تخم خرفہ، تخم ریحان، تخم بارتک، زرد، تخم حماض بھونا ہوا، تخم عظمی، طباشیر بھونا ہوا، نشاستہ، صمغ عربی اور طین۔ چار اجزاء اور سب کو لے کر اچھی طرح بھون لیا جائے اور ایک ساتھ جمع کر کے اس میں سے ساڑھے سترہ ماشہ لے کر گل ارمنی کے ساتھ نقوع صمغ کے ہمراہ استعمال کرائیں اور اگر خنار کی شکایت ہو تو رب سیب کے ہمراہ قرص طباشیر استعمال کرائیں اور رات کو سات ماشہ بھونا ہوا اسپنول، گل ارمنی کے ساتھ استعمال کرائیں اور اگر زخم زہریں جسے میں ہو تو حقنہ کریں اور اگر بغیر درد کے خون زیادہ مقدار میں خارج ہو تو قبض پیدا کرنے والی چیزیں استعمال کرائیں اور اگر درد شدید ہو تو سمجھو کہ اس کا مادہ گرم اور لذاع ہے لہذا ایسے میں معدل اخلاط اشیاء استعمال کرائیں اور حقنہ کرتے وقت ہو اکواندرد داخل ہونے سے بچانا چاہئے کیوں کہ یہ مضر ہے۔

ایسا اس وجہ سے ہوتا ہے کہ عضو ایسی پیپ سے لت پت ہوتا ہے وہ اس سے پاک نہیں ہو پاتا اور اگر اس سے چپک جائے تو بالکل حل نہیں ہو پاتا۔ حقنہ کرتے وقت انوب یا نگی میں موم اور تیل لگایا جائے اور اگر کچھ اندیشہ ہو تو حلقہ مقعد کو ہلکا گرم کر لیا جائے اس سے بہت دیر تک حقنہ کی دوا اندر رہتی ہے۔ اس مقصد کے لئے قابض شراب میں صاف ستھری روئی بھگو کر اس سے سنکائی کی جائے اور اگر آنت کے اندر سزا ند ہو جائے جس کی علامت یہ ہے کہ پاخانہ میں بغیر خون کے صرف پیپ خارج ہوتی ہے تو ادویہ محرقہ کے استعمال کی ضرورت پڑتی ہے اور اگر خون خارج ہو رہا ہو تو اس کا استعمال قطعاً ممنوع ہے کیوں کہ یہ ایسا ہی ہے جیسے کہ ظاہری زخم اور بدبودار اور متعفن زخم کے علاج میں ان دواؤں کا استعمال نہ کیا جائے بلکہ حاد دوا کی طرف توجہ کی جائے۔ قبل اس کے کہ زخم مزید پھیلے اور بڑھے جب تک زخم سے صرف پیپ بے قرص زرنغ کا استعمال لازم ہے۔ پونے دو ماشہ کے بقدر لیکر اس سے حقنہ کیا جائے۔

نسخہ قرص زرنغ :

ہر تال تقریباً سو آٹھ تولہ، ان مچھا چو نہ تقریباً ساڑھے سولہ تولہ، قرطاس چار جز، اتاقیا چار جز ان سب کو لے کر آب بارتک میں گوندھ لیں اور قرص بنا کر سایہ میں خشک کر لیں۔ کبھی کبھی اس میں طراہیٹ تقریباً ساڑھے پانچ تولہ کا اضافہ کر لیا جاتا ہے۔ اس میں سے پونے دو سے ساڑھے تین ماشہ تک لے کر اس سے

حقنہ کیا جائے اس کا طریقہ یہ ہے کہ چھ اوقیہ (نصف رطل) آب بارنگ اور کئی باردھوئے ہوئے چاول کی پیچ کو گلاب میں حل کرنے کے بعد حقنہ کیا جائے اور چونکہ اکثر و بیشتر زیریں اور بالائی دونوں آنتوں میں درد رہتا ہے۔ اس لئے دوا کا استعمال بذریعہ حقنہ اور منہ کے ذریعہ دونوں طریقوں سے کیا جائے۔ اگر زخم معاء مستقیم میں اس جگہ پر ہو جہاں فیتلے پہنچ سکتے ہیں تو اس کے لئے دم الاخوین، قاقیا، گل ارمنی، اسفیداج کو بہ طور فیتلہ استعمال کیا جائے اور مریض کو قبض پیدا کرنے والی دواؤں کے جو شاندرے میں آہن کر لیا جائے۔
(مؤلف)

شدید بخار کے ساتھ اسہال دموی کی شکایت میں ایک بہترین نفع بخش دوا :

خشک گلاب چودہ گرام، صمغ، ہمد ساڑھے دس دس ماشہ، زعفران، طباشیر، گنار، قاقیا، سماق، گل مختوم، لہجیہ التیس ساڑھے تین تین گرام، اسپنول سات ماشہ، حب التماس مقرر سات ماشہ، افیون دوداگ، مصطکی پونے دو ماشہ، کافور دوداگ، خشخاش سفید سات ماشہ۔ سب کو عصارہ بارنگ میں گوندھ کر حسب دستور دوا تیار کر لی جائے۔ (قرلادین حمیش) الاولی من الفردات۔

وہ لیسڈار اور مغری چیزیں جو حدت و گرمی کو ختم کرتی اور چھین پیدا کرنے والے فضلات کی وجہ سے پیدا ہونے والی حرقت و سوزش امعاء میں فائدہ کرتی ہیں شراباً استعمال کی جائیں یا ان سے حقنہ کیا جائے۔ بطح کی چرئی عصارہ خندروس، مرغابی کی چرئی اور بکری کی چرئی ان سب چیزوں میں سب سے زیادہ نفع بخش بکری کی چرئی ہے کیوں کہ یہ چرئی آنتوں کی لذع و سوزش کو تسکین پہنچاتی ہے ان پر اپنی جمودی خصوصیت کی وجہ سے اور بہت تیز مغری ہونے کی وجہ سے۔ صدیدی دموی اسہال کی ایک قسم ذوبان کی وجہ سے ہوتی ہے جو تازہ گوشت یا ان اخلاط میں واقع ہوتا ہے جن میں رقت نہیں ہوتی کہ گردے اسے جذب کر سکیں لہذا اس کا ریح آنتوں کی طرف پھر جاتا ہے۔ (العلل والاعراض)

جیسا کہ کتاب العلامات میں ہے اسہال دموی کے ساتھ بخار اور پیٹ میں ٹیس کی شکایت ہو تو سمجھو کہ آنتوں کے اندر زخم کے ساتھ ورم موجود ہے اور اگر پیٹ سے خارج ہونے والا مادہ بد شکل ہو اور اس کے ساتھ بدبو دار پیپ بھی نکلے تو سمجھو کہ آنتوں میں عفونت ہے۔ اس کے اور کبڈی اسہال کے درمیان فرق یہ ہے کہ کبڈی میں بدبو نسبتاً کم ہوتی ہے بلکہ کبھی کبھی تو بالکل نہیں ہوتی اور اس کی شکایت سے پہلے درد جگر اور پیاس لگنے کا عارضہ رہا ہو گا باقی کوئی دوسرا درد نہیں ہوتا اور قرحہ خبیثہ میں بہت تیز درد ہوتا ہے اور بہت بدبو بھی۔ اس صورت میں ہڑتال سے حقنہ کر دینے کو بہتر سمجھتا ہوں۔ اگر گوشت کے ٹکڑے خارج نہ ہوں لیکن اگر خارج ہوں تب بھی حقنہ کر دیا جائے تو ٹھیک رہے گا کیوں کہ شاید اسی سے مرض ٹھیک ہو جائے۔

میں نے بعض مریضوں میں دیکھا کہ اس عمل کے بعد فضلہ خارج ہوتے ہی صحت ہو گئی مگر یہ کہ وہ کبھی اسہال تھے اور کبھی اسہال میں ہڑتال سے جھنے نہ کئے جائیں ہڑتال سے جھنے اسی صورت میں کئے جائیں جب کہ بدلو ہر چیز پر غالب ہو یا خارج ہونے والا مادہ پورا پورا سفید ہو۔ (مؤلف)

اسہال و موی میں ہر علاج سے بہتر ثقیل غذا کا اصول ہے جو بھی غذائی جائے ہلکی اور زود ہضم ہونی چاہئے۔ (فلیغریوس۔ فی کتابہ الی العوام)

خلط سوداء اور دیگر اسباب سے پیدا ہونے والی خراش کے درمیان فرق یہ ہے کہ اس کے ہر از میں کھٹی ہو جاتی ہے اور زمین میں جوش آجاتا ہے اس صورت میں مریض اچھا نہیں ہوتا اور کبھی کبھی اسہال سوداوی ہوتا ہے تو مریض شفا یاب ہو جاتا ہے اور جگر کے اندر احتراق کی وجہ سے جو اسہال ہوتا ہے وہ بد شکل ہوتا ہے جس میں کوئی کھٹی بو نہیں ہوتی اور نہ ہی اس سے مٹی میں جوش آتا ہے۔ (مؤلف)

جیسا کہ میں نے یسودی کے ہاں دیکھا جب خارج ہونے والا مخاطی اور و موی مادہ پیلے رنگ کا جھاگدار ہوتا ہے تو اس کی وجہ سے ہونے والی خراش صفر اوی کسی جاتی ہے اور جب خارج ہونے والا مادہ چچچا اور مخاطی ہوتا ہے تو اس کی وجہ سے ہونے والا زخم بلفمی کہا جاتا ہے اور جب خارج ہونے والا مادہ رقیق اور سیاہی مائل ہوتا ہے اور اس میں سے تیز کھٹی بو آتی ہے تو وہ سوداوی مرض کی دلیل بنتا ہے۔ زحیر بارود کے مریضوں کے لئے جو احتیاط و پرہیز لازم ہے وہ یہاں پر بھی ضروری ہے مثلاً ٹھنڈک سے چونا خاص طور سے پیٹ پر اور دونوں ٹانگوں میں ٹھنڈک لگنے سے چا جائے اور غلیظ بلفمی کھانوں سے پرہیز کیا جائے مثلاً مکرمتا، شلجم اور اترج کا گودا، آڑو، شفتالو اور تمام تازہ پھل سوائے قابض پھلوں کے۔ (مؤلف)

قرص طباشیر ممسک کے اجزاء اور طریقہ تیاری :

طباشیر، گل سرخ، صاف کیا ہوا سماق، تخم حماض مقشر، ان سب اجزاء کو لے کر آب صمغ عربی میں گوندھ کر قرص تیار کر لی جائے۔ یہ پیاس اور حرارت کے ساتھ قروح امعاء کی شکایت میں بہت مفید ہے اور جب پیاس اور حرارت کی شکایت نہ ہو تو کندر، مصطلی، ابہل، ناخوہ، ظین، طباشیر اور صمغ سے مرکب قرص تخم سپندال کے ہمراہ استعمال کی جائے۔

جب تک ہر از میں خون خارج ہو تا نہ دکھائی دے کسی بھی جھنے میں اتنا قیاس شامل نہ کیا جائے۔
یواسیر کے ساتھ زحیر کی شکایت میں بھونے ہوئے تخم سپندال کا استعمال مفید ہوتا ہے اور شکم کے مریض کو سماق اور بلوط کی روٹی کھانے کا مشورہ دیا جائے۔ (یسودی)

اسہال و موی، کندر، شراب قابض اور سرکہ اور اس کے ساتھ اتاقیا اور اس جیسی دوسری دواؤں کے استعمال سے دور ہو جاتا ہے۔ زحیر اور مسلسل اسہال کی شکایت میں مقعد کی گرم اور کھلی چیزوں سے سنکائی کی جائے مثلاً جو شاندرمازو اور اس سے گرم گرم غذا کیا جائے اور قوی درجہ کی قابض دواؤں کے ساتھ گرم اشیاء سے غذا کیا جائے مثلاً ابھل اور اس کے متماثل دوسری دوائیں۔ (بولس)

اسہال و موی یا تو درد کے ساتھ ہوتا ہے یا بغیر درد کے ہوتا ہے وہ یا تو صاف خالص خون کی شکل میں ہوتا ہے۔ ایسا اس وقت ہوتا ہے جب کہ جسم کا کوئی عضو کٹ جائے یا کوئی معمول کی ریاضت چھوٹ جائے اس صورت میں خون زیادہ مقدار میں دفعۃً خارج ہوتا ہے اور یا تو تازہ گوشت کی دھوون کے مانند ہوتا ہے ایسا جگر میں سردی لگ جانے کی وجہ سے ہوتا ہے اور یا پھر گاڑھے سیاہ خون کی شکل میں خارج ہوتا ہے ایسا جگر کے اندر سدہ پیدا ہو جانے کی وجہ سے ہوتا ہے جس سے وہاں کا خون جسم کے اندر جاری نہیں ہو پاتا بلکہ جگر کے اندر محبوس ہو کر جل اٹھتا ہے اور غلیظ سیاہ ہو جاتا ہے پھر وہی خون آنتوں کی طرف دفع ہوتا ہے۔ (جوامع الاعضاء الآلمہ)

وہ اس وجہ سے سیاہ اور غلیظ ہو کر خارج ہوتا ہے کہ وہ تلی سے آتا ہے۔ (مؤلف)

جیسا کچھ یہاں پر ہے مرہ و موی کے اسہال اور قرحہ امعاء کے درمیان اور اسہال و موی کبھی کے درمیان واضح علامت فارقہ کی حیثیت میں درد و مروڑ آنوں اور خون کا ذکر کرنا چاہئے جو دھیرے دھیرے تھوڑی تھوڑی مقداریں ہمیشہ قائم رہتے ہیں لیکن اسہال و موی کبھی بغیر درد و مروڑ کے ہوتا ہے اور دوروں و باریوں سے ہوا کرتا ہے اور زیادہ مقدار میں ہوتا ہے۔ رہا زحیر کا معاملہ تو یہ یا تو تیز ٹھنڈک لگ جانے کی وجہ سے ہوتا ہے اور یا جرم امعاء کے اندر پت کے گھس جانے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ (مؤلف)

میں سمجھتا ہوں کہ زحیر میں مخص کی شکایت زیادہ ہوتی ہے۔ (مؤلف)

جس کسی کو زیریں آنتوں میں کوئی علت ہو اسے صبح و شام جب بھی اجابت ہو، حقنہ لینا چاہئے۔ (جالینوس سے منسوب ایک کتاب سے)

تھوڑی مقدار میں خون کے ساتھ صفراء اور بلغم کا خارج ہونا زخم کی ابتدا کی علامت ہے۔ یہی چیز زیادہ مقدار میں خارج ہونے لگے تو قرحہ کے مستحکم ہونے کی علامت ہے اور اگر اس کے ساتھ خراطہ یا آنوں مل کر آنے لگے تو زخم کے انتہا کی علامت ہے۔ (الاعضاء الآلمہ)

زخم یا قرحہ کے درجہ ابتداء میں مغری اور قابض چیزوں کے استعمال کی ضرورت ہوتی ہے اور درجہ

استحکام میں مصیبت کی۔ جب کہ خون کم اور پیپ زیادہ خارج ہو یا بدبو بہت تیز ہو اور پیپ نکلتی ہو تو اس وقت ہڑتال کے استعمال کو ضرورت ہوتی ہے۔ (مؤلف)

پرانے قروح امعاء کے علاج کے لئے کاوی چیزیں استعمال کی جائیں چونکہ زخم میں عفونت آجاتی ہے۔ اس کے لئے مندرجہ ذیل نسخہ کام میں لایا جائے۔

بغیر نمکھا چونا 35 ماشہ، ریشمی کپڑے سے چھانا ہوا، ہڑتال زرد کا سفوف ساڑھے سترہ ماشہ اور انگلی اور چونے کو لے کر پانی میں بھگو کر اور تین روز تک رکھ چھوڑیں پھر اس کے ساتھ ہاون میں ذیک اس قدر مسح کیا جائے کہ وہ اس میں حل ہو جائے اور سیاہ پڑ جائے۔ پھر قرص ہما کر اسے خشک کر لیا جائے اور اس میں عدس مقشر اور گل سرخ کا جو شانہ تین اونس شامل کر کے اس سے حقنہ کیا جائے مغری چیزوں کی ضرورت نہیں ہوتی۔

اگر مریض کو شدید لذع و سوزش محسوس ہو تو اجزاء کی مقدار حسب استطاعت کم کر دیں اور اگر اس قدر شدید لذع و سوزش ہو کہ مریض پر غشی طاری ہو جانے کا اندیشہ ہو تو نیم گرم تیل سے حقنہ کریں کہ لذع کو سکون آجائے۔ جب تک مریض کو لذع سے سکون نہ مل جائے زخم کی شدت کے اعتبار سے کئی بار حقنہ کریں، اس کی مقدار ہڑتال اور اس میں حل شدہ پانی کے برابر ہونی چاہئے۔ اگر مرض شدید ہو تو نیم گرم تیل کو نمک کے پانی میں ملایا جائے۔ یہ بہت تیز قسم کا ہو جاتا ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ مسور کی دال، گلاب، مازو اور جفت بلوط کے جو شانہ میں ملایا جائے۔ اس سے اچھی طرح کھرٹن جاتا ہے۔ حقنہ کرنے سے پہلے مریض کی قوت و طاقت کا اندازہ کر لیا جائے، اگر قوت کمزور اور حقنہ کرنے کی ضرورت ہو تو تھوڑا تھوڑا اور کئی بار میں کیا جائے اور اسی قدر کیا جائے جس سے کہ لذع و سوزش کم ہو جائے اور حقنہ کرنے سے قبل مریض کو تھوڑی سی مقدار میں قوی غذا کھلا دی جائے جیسے چکور، قردمانا، آب ساق کے ساتھ اور اسی قبیل کی دوسری چیزیں۔ حقنہ کے لئے قرص زراغ کی مقدار نصف درہم سے ایک درہم ہے۔ تین اونس دواؤں کے جو شانہ کے ساتھ ہے۔ اس کے استعمال سے بڑے نقصان کا بھی امکان رہتا ہے چنانچہ اگر اس کے استعمال سے بہت تیز لذع و سوزش ہونے لگے تو اس کا تدارک اس طور پر کریں کہ نیم گرم تیل سے تھوڑا تھوڑا حقنہ کر دیں۔ لذع سے سکون مل جائے اور آنتوں میں جلن نہیں ہوگی۔ (مؤلف)

نچ امعاء کے مریض کو اٹھارہ ماشہ صمغ عربی آب سرد میں چیں کر استعمال کر لیا جائے اور آب سرد کے ہمراہ فلوینا فارسی پلایا جائے یا چاول کی پیچ اور تازہ دودھ کو لوہے سے گرم کر کے اسے پلایا جائے اور ساڑھے تیرہ ماشہ کے بقدر خرگوش کا خیر پلایا جائے۔ (جور جس)

اس بات کو سمجھی لوگ جانتے ہیں کہ مزمن اسہال دموی میں کچھ عجیب بدبودار مادے خارج ہوتے ہیں اور زحیر میں ایسا کچھ نہیں ہوتا کیوں کہ زیریں آنت کا زخم ہے۔ (تفسیر ثانی امید یمیا)

قروح امعاء کے لئے ایک بہترین شربت جو کہ ممکن عطش بھی ہے جیسا کہ المیامر میں مذکور ہے۔ انار دانہ ترش، سماق، غبیرا، مڈی، خرنوب، سفرجل، امرود، ہموزن لے کر پکایا جائے یہاں تک کہ سب گل جائیں اور آپس میں مل جائیں تب مر یض کو پایا جائے۔ (مؤلف)

قروح امعاء کے لئے ایک مفید نسخہ :

کندر، اقا قیا، رسوت لے کر اس میں سے ایک مشقال کے برابر استعمال کر لیا جائے۔ میں نے قروح امعاء کے لئے کوئی ایسی دوا نہیں دیکھی جس میں افیون یا بچ جیسی کوئی دوسری دوا نہ شامل ہو، یہ درست بھی ہے کیوں کہ یہ جھف، مدمل اور مخدر و مسک بطن خصوصیات رکھتی ہیں۔ قرص زررغ کی مقدار حقنہ تین یا چار مشقال ہے پانچ اونس قابض چیزوں کے جو شانہ کے ہمراہ۔ لیکن یہ قرص بہت تیز اور بہت حاد نہیں ہونی چاہئے۔ (امید یمیا)

مجھے کاتب نے بتایا : میں نے ایک بار ابن نصیر کو ایک اونس روغن گل خام میں ساڑھے چار ماشہ ذرور اصفر ملا کر حقنہ کیا۔ میں نے اسے قلعہ یون مصعد سمجھا تھا۔ پس خلفہ کی تعداد سو سے گھٹ کر دس رہ گئی اور دوسرے روز خلفہ کی شکایت نہیں ہوئی اور پندرہ روز کے بعد ٹھیک ہو گیا، خلفہ پھر عود کر آیا لہذا پھر علاج کیا گیا تو شفاء حاصل ہو گئی۔ (مؤلف)

نسخہ قرص زررغ :

ہڑتال سرخ وزرد ایک ایک حصہ، اقا قیا، چونہ نصف نصف لے کر کسی قابض شراب میں گوندھ کر ساڑھے تیرہ تیرہ ماشہ کے برابر کی نکلیاں، تالی جائیں اور پھر ایک مکلیہ لے کر قابض پانی کے ہمراہ حقنہ کیا جائے اور اگر قوت کم ہو تو اس کی کم سے کم مقدار میں شراب ممزوج ملا کر حقنہ کریں۔ (المیامر)

قرص زررغ کا دوسرا نسخہ :

ہڑتال زرد اور چونہ دو جز، افیون، کندر اور دم الاخوین ایک ایک جزء سب کو لے کر جو شانہ گلاب میں گوندھ لیا جائے اور پھر جو شانہ خشخاش اور گلاب میں ملا کر حقنہ کیا جائے اس نسخہ کے استعمال سے کوئی درد نہیں ہوتا اور بغیر ہڑتال کی شمولیت کے یہ نسخہ بھی بہت خوب ہے۔ چھلی ہوئی مسور، گلاب، چاول، گلنار، خشخاش اور چھٹا ہوا جو سب کو لے کر پکایا جائے اور اسی میں کندر، دم الاخوین، اسفیداج، رصاص

شکرف، اقا قیلا کر آب صمغ کی مدد سے قرص ہٹائی جائے اور پھر چودہ ماشہ کی قرص لے کر تین اونس جو شانہ میں حل کر لیا جائے پھر نصف اونس روغن گل کے ساتھ حقنہ کیا جائے اور پھر اسہال کو دیکھا جائے اگر اس میں خون غالب ہو تو بکھٹی اور کسلی دو واغذا کی طرف توجہ کی جائے اور گلاب، گنار اور کحل کے حقنہ کئے جائیں اور اگر بہت تیز مروڑ اور ٹیس ہو تو ادویہ مغریہ کا استعمال کیا جائے۔ یعنی چاول، جو مقشر، روغن دہن، بکری کی چرٹی، سفید اج کی قرص طین، ابلے ہوئے انڈوں کی زردی اور اسی قبیل کی دوسری چیزیں لے کر اس سے حقنہ کیا جائے اور جب پیپ بہت زیادہ ہو تو ادویہ غسالہ متیہ کا استعمال کیا جائے مثلاً ہڑتال، کاغذ سوختہ وغیرہ۔ (مؤلف)

شدید لذع و سوزش کی شکایت میں تخم کتاں اور میتھی کے پانی سے حقنہ کیا جائے، ہالغوں کے لئے مقدار حقنہ چار اونس ہے اور بچوں کے لئے دو اونس۔ (المیامر)

دوسرا نسخہ :

ہڑتال زرد نو ماشہ، ہڑتال سرخ ساڑھے بائیس ماشہ، ان بھیا چونہ تمیں، کاغذ سوختہ چار، ان سب کو لے کر رکھ لیا جائے اور حقنہ کے وقت اس میں سے ساڑھے تیرہ ماشہ کے بقدر لے کر چھ دوارق آب سرد میں ساڑھے تیرہ ماشہ نمک مل کر کے اس سے حقنہ کیا جائے۔ (المیامر)

اس قسم کے علاج کا ذکر کتاب حیلۃ البراء میں موجود ہے اور اس کی ضرورت اس وقت پڑتی ہے جبکہ زخم میں بہت زیادہ عفونت ہو گئی ہو اور مریض خوب طاقتور ہو۔ (مؤلف)

مقعد اور آنت کے زخموں کے علاج کے لئے بہترین قرص :

عصص، ماز و خام اور فج کی سرمہ کی مانند باریک پیس لیا جائے اور میدے اور چاول کے آٹے کو ریشمی کپڑے میں چھان لیا جائے اور پھر ان سب کو انڈے کی زردی اور سفیدی میں گوندھ لیا جائے۔ اس میں صمغ عربی بھی شامل کر لیں۔ پھر ان سے چھوٹی چھوٹی نکلیاں بنائی جائیں اور تنور کی گرمی میں اس قدر بھلھلا لیا جائے کہ وہ جل نہ جائیں پھر مریض کو ایک نکیہ کھلائی جائے۔ ایک نکیہ ساڑھے سترہ ماشہ کے برابر ہونی چاہئے اور اگر حصار نہ ہو تو اس کے ساتھ دو دانگ کالی مرچ اور دو دانگ افیون استعمال کرائی جائے اور قرص زرنغ سے حقنہ مریض کو اس کی قوت برداشت، قوت بدنی اور جسمانی ساخت کے مطابق ہی کیا جائے۔ زیادہ سے زیادہ مقدار حقنہ اٹھارہ ماشہ ہے۔ اوسطاً نو ماشہ اور کم از کم ساڑھے چار ماشہ۔ اس کا حقنہ اسی وقت استعمال کیا جائے جب قروح یا زخم پرانے ہو چکے ہوں۔ اس میں زعفران اور افیون شامل کر دینے سے درد سے سکون

مل جاتا ہے اور نیند آجاتی ہے اور مریض کو حقنہ کرنے سے پہلے کچھ کھلا پلا دینا چاہئے۔ ایک اور قرص زرنج ہے جس کے بعض اجزاء یہ ہیں۔ بزرنج، افیون، زعفران اور قبض پیدا کرنے والی چیزیں اور کچھ خوشبودار چیزیں ان سے نکلیاں، بنائی جائیں اور بوقت ضرورت ان کو کسی چیز میں حل کر کے اس سے طلائے کیا جائے میں نے اسی صورت میں پچپش میں استعمال ہونے والے قابض شیاقات کا استعمال بہتر پایا ہے۔ یہ میرا تجربہ ہے۔ ان میں سے سب سے بہتر ایک شافہ کانسٹنڈ مندرجہ ذیل ہے۔ :

ماذوخام، اسفداج، رصاص، کندر، دم الاخوین، افیون۔ ان سب اجزاء کو لے کر حسب دستور شافہ تیار کر لیا جائے اور پھر استعمال کیا جائے۔ (مؤلف)

سردی کے ساتھ آنٹوں کے زخم کی شکایت ہو تو اس کے لئے نسخہ سفوف :

تخم کتاں، تخم عظمی، بالون، تخم ریحال، کندر، صمغ، طین، معطلگی، سعد، نانخواہ، ان سارے اجزاء کو سفوف کر لیا جائے پھر استعمال کیا جائے۔ بہت مؤثر نسخہ ہے۔ (مؤلف)

خشخاش سے حقنہ کرنا قرحہ امعاء میں بہت مفید ہے، مسکن درد ہے اور اسہال کو روک دیتا ہے۔ (کتاب الھن)

حقنہ کے لئے مصلح تخمیات :

جو مقشر، چاول، عدس مقشر (چھلی ہوئی مسور)، خشخاش اور اس کے علاوہ گلاب، بلوط، گلزار اور اسی قبیل کی دیگر اشیاء۔ (مؤلف)

زخم جب پرانا ہو جائے اور اس میں سڑاند آجائے اور مریض کے ضعف اور ذکاوت جس کی وجہ سے ہڑتال کا حقنہ کرنا ممکن نہ ہو تو ماء العسل کے ذریعہ حقنہ کریں پھر اس کے چار گھنٹے بعد نمک کے پانی کے ذریعہ حقنہ کریں پھر اس کے بعد نیم گرم پانی میں گل مخوم ملا کر اس سے حقنہ کریں۔ یہی اس کا شافی علاج ہے۔ (مؤلف)

اگر کسی کو قے یا پیشاب میں خون آئے اور اچانک اس کی وجہ سے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جائیں اور زرد پڑ جائیں یا پیٹ پھول جائے اور نبض کی رفتار کم ہو جائے تو سمجھنا چاہئے کہ ان میں سے کوئی چیز اس کے پیٹ میں جم گئی ہے۔ (کتاب العلامات)

اگر حج امعاء میں صفراء کا عمل دخل ہو، کبھی ٹھیک ہو جاتا ہو اور کبھی دوبارہ پریشان کرنے لگتا ہو

اور خراب قسم کے تیز اسہال ہوں تو اس کا علاج تبرید جگر ہے، دائیں ہاتھ کی رگ باسلیق اور رگ اسلیم کی فصد کھولیں اور مقام جگر پر ادویہ مبردہ رکھیں اور ملین و بارد تخموں کے پانی کے ساتھ انار، کچے انگور اور چوزے کھانے کی ہدایت کریں اور اس کے پینے کے پانی میں گل ار منی یا صمغ شامل کر لیں۔ ہڑتال سے حقنہ نہ کریں سوائے اسی حالت میں کہ خارج ہونے والی شے سفید و لیسدار ہو اور جب د موی اور دردی مادہ غالب ہو اور پتلے پتلے بار بار دست ہوں تو اس کا استعمال ہر گز نہ کریں یہاں تک کہ عفونت زیادہ ہو اور خارج ہونے والی چیز سفید رنگ کی ہو اور وہ سخت خراش جس میں آنتوں کی ایک تہ چھل چکی ہو اس میں بھی ہڑتال کے حقنہ استعمال نہ کئے جائیں مگر یہ کہ اس میں عفونت نہ پڑی ہو۔ اس کا سب سے بہترین علاج صمغ اور طین کے ہمراہ لوہے سے پکایا ہوا بکری کا دودھ ہے۔ اگر گائے کا دودھ ہو تو اس کا مکھن پہلے نکال لیا جائے پھر پکا کر استعمال کیا جائے اور اگر اسے خیار تیز ہو تو پھر اسے دودھ نہ پلایا جائے بلکہ جو اور صمغ کا حریرہ بنا کر پلایا جائے۔ (ابن ماسویہ)

حج کے لئے سب سے زیادہ نفع بخش چیز مکھن نکالا ہو اور دودھ ہے تاکہ دست نہ ہونے لگیں۔ (ابن ماسویہ)
حج کے درجہ ابتداء میں تخمیات اور مغریات کا استعمال بہتر ہے۔ پرانا اور طویل المدت ہو جانے پر مکھن نکال کر لبلا ہوا دودھ ہے۔ مزید وقت گزرنے اور معاملہ بڑھ جانے پر ہڑتال کا استعمال بہتر ہے ان سب حالات میں جگر کے احوال و کوائف کا جائز لینا چاہئے کیوں کہ اکثر خراش محض اسی کی خرابی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ (مؤلف)

اگر کسی مریض کو اجابت میں گوشت کے بڑے لوتھڑے خارج ہونے کے بعد پیٹ میں گرانی اور تمدد (تناؤ) کی شکایت ہو جائے اور اجابت کی مقدار کم ہو جائے تو سمجھنا چاہئے کہ آنت پھٹ گئی ہے۔ اگر یہ شکایت زیریں آنت میں ہو تو ہساوقات اس کی وجہ سے مراق کے اندر روم ہو جاتا ہے اس میں خشک براز خارج ہوتا ہے اور مریض اسی شکایت کے ساتھ پوری زندگی گزار دیتا ہے۔ یہ شکایت اگر اوپری آنت میں ہو تو وہ زیادہ خطرناک ہے اور خاص طور سے اگر وہ صائم میں ہو۔ مریض لاغر و کمزور ہو کر مر جاتا ہے اور کبھی کبھی کمزوری اور لاغری آنے سے پہلے ہی مر جاتا ہے کیوں کہ گوشت کے لوتھڑے زیادہ شدت کے ساتھ خارج ہوتے ہیں اور وہ کھاتا ہے تو پیٹ میں جگہ خالی نہیں رکھتا کھا کھا کر اپنے پیٹ کو خوب پھلایا ہے اور مر جاتا ہے۔ (مؤلف)

اجابت میں جو کچھ خارج ہو اس کا اچھی طرح معائنہ کرنا چاہئے۔ مریض سے پوچھا جائے کہ کیا آلوں اور چھلکوں کے ساتھ کچھ زرد رنگ کی بھی چیزیں خارج ہوتی ہیں اور کیا اس سے پہلے مخرج صفراء کوئی دوا استعمال میں رہی ہے۔ اگر جواب مثبت ہو تو سمجھئے کہ خراش (حج) صفراء کی حدت کی وجہ سے ہوئی ہے یا اس

کی علت سچ صفر اوی ہے۔ اسی طرح اگر پاخانے میں کچھ حریف جماد چیزیں اور مختلف نیلے رنگ کا پت وغیرہ نظر آجائے تو بھی علت سچ صفر اوی ہے اور اگر آنوں اور چھلکوں کے ساتھ کوئی سفید رنگ کا لزج مادہ پایا جائے تو اس کی علت بلغمی مادہ ہے۔ اور اگر اس کے ساتھ سیاہ خلط ہے تو سمجھئے کہ مرض خطرناک ہے تو اس وقت اس خلط کی کیفیت کے بارے میں معلوم کرنا چاہئے۔ اگر یہ پتہ چل جائے کہ وہ مرہ سودا ہے اگر وہ مزمن ہو چکا ہے تو ٹھیک نہیں ہو سکتا اور اگر مزمن نہیں ہوا ہے تو معدل اور مقوی چیزوں کے استعمال سے اچھا ہو سکتا ہے۔ (مؤلف)

سچ صفر اوی حاد کے مریض کو ایسا دودھ پینے کی ہدایت کی جائے جسے بال کر گاڑھا بنا لیا گیا ہو (بالتے بالتے آدھا جلا دیا جائے) تین درہم صمغ عربی کے ہمراہ یہ گاڑھا دودھ پلایا جائے۔ بہت مؤثر اور مفید ہے۔ اگر حقنہ کرنا چاہیں تو پہلے اس پانی کو پکا لیا جائے اور پکا کر شہد کی مانند گاڑھا بنا لیا جائے۔ اگر مریض کو حمام کی ضرورت ہو تو اس سے پہلے اسے قاضی شراب یا رب سفر جل میں بھگوئی ہوئی روٹی کھلا دی جائے۔ سچ (خراش) تین وجہوں سے ہو سکتا ہے۔ 1۔ بلغم مالح۔ 2۔ مرہ صفراء۔ 3۔ سوداء۔ بلغم مالح کی وجہ سے ہونے والے خراش کی علامت یہ ہے کہ اجابت میں سفید رنگ کی لزج قسم کی کوئی چیز بہت زیادہ خارج ہوتی ہے اور اس کے ساتھ حرارت اور پیاس کم لگتی ہے۔ مرہ صفراء کی وجہ سے ہونے والے خراش کی علامت یہ ہے کہ اجابت میں صفراء اور جھاگ خارج ہوتا ہے اور پیاس کی اور حرارت کی شکایت ہوتی ہے۔ سوداوی خراش کی علامت یہ ہے کہ اجابت میں کوئی سیاہ چیز خارج ہوتی ہے جو بہت بدبودار ہوتی ہے۔

جب اسہال کا معاملہ بہت بھیانک ہو جائے تو حقنہ میں کوئی روغن نہ ملائیں مگر بہت کم مقدار میں یا اسے گلاب اور برگ آس کے ساتھ جوش دیا جائے ایسے ہی بُرے گندے زخم کے معاملے میں احتیاط برتی جائے۔ رہے ہڑتال کے حقنہ تو اس میں کوئی روغن قطعاً نہ استعمال کیا جائے اور اس سے پہلے پانی اور نمک کے ذریعہ حقنہ کر لیا جائے یہاں تک کہ جب خشک براز خارج ہو جائے اور پانی رہ جائے تب سنگھیا کے ذریعہ حقنہ کئے جائیں۔ اسی میں اس کی شفاء ہے۔ (تجارب المارستان)

چھوٹے بچوں کے خونی دست میں صمغ عربی، گل مخنوم اور تھوڑا بھنا ہوا انشاستہ، خرگوش کا پنیر مایہ اور طباشیر سب کو لے کر خوب سحق کر لیا جائے اور اس میں سے دودھ ایک روزانہ تین بار استعمال کر لیا جائے یا دودھ میں صمغ شامل کر کے تھوڑا تھوڑا پلایا جائے۔ (مؤلف)

اسہال دموی کی ایک دوسری قسم نہایت ردی ہوتی ہے جس میں پاخانہ بدبودار تلخت کی مانند ہوتا ہے اس میں جھاگ اور جوش مارتا گرم صفراء ہوتا ہے اور مرہ سوداء کے مشابہ ہوتا ہے لیکن مرہ سوداء نہیں ہوتا

کیوں کہ یہ گاڑھ بیدار ہوتا ہے اور سودا و رقیق ہوتا ہے اس میں کوئی بدلو نہیں ہوتی۔

یہ اسہال و موی نحیف جسم والوں اور گرم مزاج والوں کو لاحق ہوتا ہے جو گرمی میں بہت زیادہ تعب و تکان والا کام کرتے ہیں اور ان لوگوں کو لاحق ہوتا ہے جو سخت پیاس برداشت کرتے ہیں۔ اس میں طبیب ڈھنگ سے علاج نہیں کر پاتا اور اجابت کی تعداد بڑھ جاتی ہے اور اس کا سبب محض یہ ہے کہ جگر میں بہت زیادہ حرارت پہنچ جاتی ہے اور وہ عروق سے خون جذب کرنے لگتا ہے پھر یہ خون جگر کے اندر محبوس ہو کر کچھ ہی دنوں میں کالا پڑ جاتا ہے اور پھر اپنی شدت حرارت سے واضح ہوتا ہے پس جب وہ جگر پر بوجھ بنتا ہے تو اسے وہ شروع شروع میں آنت کی طرف دفع کرتا ہے اور عروق میں سے چھلکے بھی جذب کرتا ہے لیکن صرف اس مرض کے شروعات میں، پھر نہیں اور اس میں اجابت رائب (رائتہ یاد ہی) کی مانند ہوتی ہے اس کا سب سے مؤثر علاج حد درجہ مبردات کے ذریعہ جگر پر ضما د کرنا ہے اور نہار منہ پینے کیلئے برف کا پانی دیں اور مستقل شربت خشخاش، الشج، ضملات اور ماء الشعیر استعمال میں رکھیں اور بدن کی ہلکے ہلکے مالش (دلک رقیق) کریں اور جگر کو کسی بھی وقت ٹھنڈک پہنچانے والی چیز سے خالی نہ چھوڑیں۔ دونوں ہاتھوں کو دونوں بغلوں، پیروں اور جنگلا سوں کے ساتھ باندھ لیں اور ان اعضاء کی اور پورے جسم کی پابندی سے مالش کریں اس سے جسم میں خون کا دوران برقرار رہے گا لیکن جگر میں جانے سے رک جائے گا اور جگر کو ٹھنڈک پہنچے گی اور اس میں خون کے الجذاب کا عمل ست ہو جائے گا یہ حیرت انگیز اور آزمودہ علاج ہے۔ آنتوں کی حس کو کم کرنے کے لئے مخدرات کا استعمال کیا جائے اور آنتوں کے اوپر چپک پیدا کرنے والی دواؤں سے طلاء کیا جائے اور مقام جگر پر مقوی مبرد ادویہ سے طلاء کیا جائے۔ (مؤلف)

آنتوں کے زخموں کے لئے خرفہ کا ساگ کھانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ (جالینوس)

اسی سلسلے میں جالینوس نے کہا ہے کہ یہ بارد درجہ سوم اور رطب درجہ دوم ہے اس کے اندر گرمی بھانے، پیاس مارنے کی زبردست صلاحیت، یہاں تک کہ دق میں بھی جو چیزیں نفع بخش ہیں ان میں سے سب سے زیادہ نفع اسی سے ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے جگر کے اندر حدت کی وجہ سے پیدا ہونے والے قرحہ کے لئے سب میں اس کو حد درجہ مفید مانتا ہوں۔ (مؤلف)

ایک شخص کی آنت میں سوراخ ہو گیا جو کچھ دنوں تک زندہ رہا۔ اس کے براز کا کچھ حصہ پیٹ کے جوف میں رہ جاتا اور کچھ باہر خارج ہو جاتا تھا۔ جس سے اس کا پیٹ پھول کر استقاء کے مریض کے پیٹ جیسا ہو گیا پھر کچھ ہی روز بعد استقاء کے مریض کی موت کی مدت سے پہلے ہی مر گیا۔ (مؤلف)

لسان الحمل کا استعمال قروح امعاء میں مفید ہے کیوں کہ یہ قابض و قابض خون ہے۔ خون کے اخراج کو روکنے کی زبردست خصوصیت رکھتا ہے۔ جلن اور سوزش کے لئے مسکن ہے اور ردی اور متعفن زخموں کو ٹھیک بھی کرتا ہے۔ (جالینوس)

اس موقع پر جالینوس کے بیان سے واضح ہوتا ہے کہ بارنگ آنتوں کے اندر ہونے والے نئے پرانے زخموں کو ٹھیک کر دیتا ہے لہذا ہڑتال کی قرص اسی کے پانی کی مدد سے تیار کی جانی چاہئے۔ پہلے اسی کے استعمال کی جانب توجہ کرنی چاہئے ممکن ہے یہی کافی و شافی ہو اور دیگر تخمیات کی بجائے اسی کے تخم کا استعمال کرنا چاہئے۔ (مؤلف)

اس کا پھل جالی ہے اس کے اندر جلاء اور پاک کرنے کی خصوصیت ہے۔ (جالینوس)

اگر ایسا ہے تب تو یہ بہتر نہیں ہے بلکہ مفید نہیں ہے لہذا اس کی تحقیق کرنی چاہئے (مؤلف)

گلنار آنتوں کے زخموں میں بہت نفع بخش ہے کیوں کہ یہ زبردست قابض ہے۔ بخ عظمی کا جو شانہ قروح امعاء میں مفید ہے۔ (جالینوس)

کیوں کہ یہ مسکن و معدل کے ساتھ ساتھ قابض بھی ہے۔ مازو کا استعمال مفید ہے یہ آنتوں میں سرایت ہونے سے روکتا ہے۔ آنتوں کے زخموں میں لختیہ التیس کا استعمال بہتر ہے۔ سرکہ کے ساتھ پکایا ہو باقلا استعمال کرنا قروح امعاء آنتوں کے زخموں کے لئے بہتر ہے۔ (مؤلف)

مندرجہ ذیل چیزوں کا کھانا مفید ہے :

چھلی ہوئی مسور، باقلا، سرکہ کے ساتھ، سرکہ میں گوندھی ہوئی روٹی، سرکہ میں ایلے ہوئے انڈے کی زردی، طیبہوج، چکور، کردناک، سماق، اناردانہ کا عصا، اور خرفہ کا ساگ۔ بڑے چوکے کے تخم کا استعمال قروح امعاء کے لئے کیا جائے مفید ہے اور کندر کی پوست قروح امعاء کے لئے بہت مفید ہے۔ اطباء اس مرض میں کثرت سے استعمال کرتے ہیں۔ رسوت کا استعمال بھی قروح امعاء میں مفید ہے۔ طالیسفر قروح امعاء میں نافع ہے۔ ریوند قروح امعاء میں مفید ہے۔ (مؤلف)

متعفن زخموں میں گل مختوم کا استعمال بہتر ہوتا ہے لیکن اس کے استعمال سے پہلے ماء العسل سے پھر نمک کے پانی سے حقنہ کر لیا جائے تب پھر اس سے حقنہ کیا جائے اور پلایا بھی جائے اس کا حقنہ آب بارنگ میں تیار کیا جائے اور پلانے کا طریقہ یہ ہے کہ تھوڑے سرکہ اور زیادہ پانی کے ہمراہ پلایا جائے۔ (جالینوس)

وہ دودھ جس کو اس قدر جوش دے دیا گیا ہو کہ اس کی مائیت کم ہو گئی ہو آنتوں سے لگ جاتا ہے اور اس سے چپک جاتا ہے اس طرح صفراء کی حدت اور اس سے خراش کو روکتا اور محفوظ رکھتا ہے اور سب سے بہتر وہ دودھ ہے جو فولاد سے پکایا جائے اور اس کے لئے لوہے کا ٹکڑا لیا جائے اور گرم کر کے دودھ میں داغا جائے یہاں تک کہ شمد کی مانند دودھ گاڑھا ہو جائے پھر اسے پلایا جائے۔ دواؤں میں یہ سب سے بہترین اور مؤثر دوا ہے۔ جب پیٹ میں شدید درد ہو اور پیٹ ملائم ہو اور کوئی صفراوی چیز اجابت میں خارج نہ ہوتی ہو اور پیشاب کارنگ سفید ہو، اگر رنگ زرد ہو تو بھی اسے یہی چیز پلائی جائے اور درد و مرد کا سبب اسی مرہ صفراء کو سمجھا جائے اور اگر اس کے ساتھ بھوک بھی زیادہ ہو تو دیکھنا چاہئے کہ پاخانہ میں سوداء تو نہیں خارج ہو رہا ہے اور سوداوی مزاج کے بارے میں بھی اندازہ کرنا چاہئے کیوں کہ کبھی کبھی رومی خلط اسود اس سے چپک کر آتی ہے اگر ایسا نہ ہو تو قرحہ سرطانہ پیدا کر سکتا ہے۔

اگر بر از میں بلغمی مادہ اور پانی ہو تو مغص و وجع کا سبب بلغم کو مان لیا جائے۔ (مؤلف)

مذکورہ بالا دودھ کو قوی درجہ کا بنانا ہو تو اسی میں ایک درہم کے بقدر اس کتے کی غلاظت ڈال دو جسے قید کر لیا گیا ہو اور اسے صرف ہڈیاں کھلائی جا رہی ہوں یہاں تک کہ اس کی غلاظت بغیر بے کے سفید رنگ کی آنے لگی ہو متعفن قروح امعاء میں مری سے حقنہ کیا جائے۔ (جالینوس)

ایک قسم کج کی سخت صفرا کی وجہ سے ہوتی ہے یہ سخت پتھر جیسے ٹکڑوں میں بدل جاتا ہے اور بہت زیادہ زور لگانے اور اٹھانے پر ایک ایک کر کے ٹھٹھاتا ہے اور خراش ڈالتا ہے اس میں سب سے مضر چیز پیٹ کو خشک کرنے والی چیزیں ہوتی ہیں اس کا علاج یہ ہے کہ مریض کو لعاب دار پھسلن پیدا کرنے والی چیزیں اس قدر پلائی جائیں کہ یہ گانٹھیں سب نکل جائیں۔ نرم ملین شوربے بھی مفید ہیں۔ (مؤلف)

وج کا جو شانہ مروڑ میں مفید ہے۔ ایر سامفص میں نافہ ہے۔ مر کا استعمال قروح امعاء اور شدید اسہال میں مفید ہے۔ ماء الشعیر میں زفت یا پس حل کر کے اس سے حقنہ کرنا قروح امعاء میں نافع ہے۔ (جالینوس) میرا تجربہ ہے کہ حکمید سے زحیر کو زبردست فائدہ ہوتا ہے اس کا ذکر جالینوس نے الجوامع میں جوامع الاعضاء الباطنہ میں کہا ہے کہ زحیر کا سبب یا تو شدید ٹھنڈک ہو سکتا ہے یا جرم امعاء کے اندر صفراء کا نفوذ و سرایت۔ پس جب زحیر اچھی طرح ثابت ہو جائے تو پہلے آنت کو دھویا جائے پھر اس میں تقویت پہنچائی جائے۔ رسوت کا استعمال منہ کے ذریعہ یا بطور حقنہ آنتوں کے زخموں اور مزمن اسہال میں مفید ہے۔ مازو کو جوش دے کر اس سے حقنہ کرنے سے آنت کے زخموں میں فائدہ ہوتا ہے مازو کے جو شانہ کو قروح امعاء کے مریض کے پینے کے پانی میں ملا کر دینے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ (مؤلف)

عجیب الاثر قرص :

مازو ایک درہم، پوست کندر نصف درہم، تخم کر فس دودا لنگ، افیون ایک دانگ، پنیر مایہ ایک دانگ، حسب دستور ان کی سے قرص تیار کر لی جائے۔ (مؤلف)

مزمن قروح امعاء میں آب رماد (راکھ کا پانی) کے ذریعہ حقنہ کیا جائے۔ انجیر اور بلوط کی راکھ کو پانی میں نتھار لیا جائے اور سات بار صاف کیا جائے پھر اسے پرانا ہونے پر استعمال کیا جائے تو بہت مؤثر ثابت ہوگی۔ موم کی کالی مرچ کے برابر گولیاں بنا کر دس گولیاں کسی شوربہ کے ہمراہ یا حریرہ کے ہمراہ استعمال کرنے سے آنتوں کے زخموں میں فائدہ ہوتا ہے۔ تخم ترشک آنتوں کے زخموں اور اسہال میں مفید ہے۔ ریوند آنتوں کے زخموں میں مفید ہے۔ اسی طرح تخم خرفہ استعمال کرنے سے اسہال رک جاتے ہیں اور آنتوں کو قوت و طاقت پہنچتی ہے۔ کرباء کے اندر قروح امعاء میں سیلان الدم کو روکنے کی خصوصیت ہے۔ (ابو جریج)

یہ بہت زیادہ حار نہیں ہوتا بلکہ یہ قوی درجہ کا جھٹ ہے۔ (جالینوس)
قروح امعاء کے شدید درد میں لعاب تخم کتاں، روغن گل میں خوب اچھی طرح ملا کر حقنہ کرنے سے زبردست فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ اس پایہ کی کوئی دوسری چیز نہیں ہو سکتی۔ (ماسرجویہ)

جیسا کہ بقرطی کی رائے ہے دستوں کے مریض کی قوت ضعیف ہو جائے تو پکایا ہوا دودھ پلایا جائے یہی اس کی غذا ہے اس کے علاوہ یہ اسے بہت زیادہ تقویت پہنچاتا ہے۔ (مؤلف)

بکری کا تازہ دودھ پیا جائے۔ کم مقدار میں زیادہ موزوں ہے۔ تازہ دودھ لے کر اس کا پورا انکھن نکال کر اور ایک لوہے کو گرم کر کے پکا کر شمد کی مانند گاڑھا، بنایا لیا جائے۔ مائیت اور روغن غنی مادہ نکال کر استعمال کرنے پر آنوں وغیرہ کا اخراج رک جاتا ہے۔ (روفس)

اس سے پتہ چلتا ہے کہ اس مرض میں پنیر کا استعمال حیرت انگیز طور پر فائدہ کرتا ہے۔ ضروری ہے کہ جب وہ اسفیدانج کی طرح ہو جائے تو اسے جو کے ستو کے پانی میں ملا لیا جائے پھر پلایا جائے۔ (مؤلف)

قروح امعاء میں تخم مر، کو بھون کر استعمال کرنے سے پیٹ کو ویسا ہی فائدہ ہوتا ہے جیسا تخم کتاں سے فائدہ ہوتا ہے۔ (ابو جریج)

اسہول تخم بارنگ، بزر، ترنجان تخم مر، تخم خرفہ اور خردل کے استعمال سے قروح امعاء میں فائدہ ہوتا ہے۔ (مؤلف)

زحیر اور دستوں کی شکایت میں لہسن کا استعمال مضر ہے۔ (شندھشار)

لہسن زحیر اور دستوں کی شکایت میں نقصان دہ ہے۔ کبھی کبھی پیٹ کے مریضوں میں براز خشک پتھر ہو کہ اخروٹ کی طرح ہو جاتا ہے پس ایسے مریضوں کو پائے کے روغن یا گھی کے ذریعہ حقنہ کیا جائے۔ (یسودی)

اکثر قروح امعاء میں اضطراب اور سخت تکلیف دہ مروڑ ہوتا ہے۔ جب یہ گٹھلیاں نکل جاتی ہیں تو درد بالکل رفع ہو جاتا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ یہ تکلیف حرارت اور شدید مرہ صفراء کے ساتھ لاحق ہوئی ہے چنانچہ میں نے گمان کیا کہ اس حرارت کا سبب براز کا سخت پتھر یا ہو جانا ہے تو ایسے میں جب اجابت نہیں ہوتی اور خشکی ہی خشکی ہوتی ہے تو صفراء سے آنت چھل جاتی ہے۔ آنت کے اندر خراش ہو جاتی ہے۔

خشک، پتھر یا براز بڑی مشکل اور تکلیف سے آتا ہے اسی لیے ایسے مریضوں کو حقنہ کرنا اور خشک تہیات کا استعمال کرنا بہت بڑی غلطی ہوگی بلکہ ضروری ہے کہ پہلے روز ہی اس کی تفتیش کر لی جائے۔ اگر اس چیز کا پتہ لگ جائے تو قابض چیزوں کا استعمال قطعاً نہ کیا جائے بلکہ اسے ملینات کے ذریعہ نرم و ملائم بنایا جائے اور اس کے خارج ہو جانے تک حقنہ لینے کیا جائے تب اس کے بعد خراش کے علاج کی طرف خصوصی توجہ کی جائے۔ (مؤلف)

آنتوں کے زخموں اور اسہال میں ٹھنڈے پانی کا پینا موافق ہوتا ہے سوائے اس اسہال کے جو سردی کے باعث عارض ہوتا ہے کیوں کہ یہ مسک بطن ہے اور نیم گرم پانی اس کو کھول دیتا ہے۔ (مؤلف)

وہ شیاف جس میں کندر اور اقاقیا شامل ہوتا ہے باعث حرقت و الم ہوتا ہے۔ اقاقیا میں حدت ہوتی ہے جس کا ذکر حنین نے کتاب التریاق میں کیا ہے مگر یہ کہ اسے صاف کر لیا جائے اور بہتر یہ ہے کہ اسفیداج، رصاص، افیون اور صمغ عربی پر مشتمل شیاف ہو کیوں کہ یہ مسکن الم ہوتا ہے، لذع اور سوزش بالکل نہیں پیدا کرتا۔ اسے روغن گل کے ہمراہ استعمال کرنا چاہئے روغن گل دو درہم اور صمغ کی مقدار نصف درہم ہونی چاہئے۔ (مؤلف)

چھوٹی آنتوں کے زخموں کا اچھا ہونا سب سے مشکل ہے کیوں کہ اس کے اعصاب کا مزاج بھی کچھ ایسا ہی ہے اور منہ کے ذریعہ اور براہ مقعد اس تک دو اکا پیو پنچا بھی دشوار ہوتا ہے۔ (حیات الہر)

کبھی کبھی ذوسطاریا کے مشابہہ اسہال و موی عارض ہوتا ہے اور اس سے پہلے لا اسیر ہو چکی ہوتی ہے۔ اس پر غور و خوض کر کے علاج کیا جائے۔ (کتاب الحن)

اس کی علامت یہ ہے کہ براز میں آنوں اور چھلکے موجود ہوتے ہیں اور تھوڑا بہت سیاہ خون خارج ہوتا

ہے اور جسم کے امتلاء کے اوقات اس کی باریاں ہوتی ہیں۔ (مؤلف)

آنتوں سے خارج ہونے والے مادوں کے مختلف درجات ہوتے ہیں اگر خون کا غلبہ ہو تو ابتداء سمجھنی چاہئے ایسے میں قابض حقنہ کو فوقیت دینی چاہئے۔ لیکن اسے مغری دواؤں سے خالی نہ رکھیں مثلاً یہ قرض ساہور۔

قرص کا نسخہ :

مازو، انار کے پھول کی ڈنڈی، گلزار، اقاقیا، طراشیٹ اور مرہموزن لے کر آب بارنگ کی مدد سے قرص بنالی جائیں اور پھر ان کو جو شاندار آس و گلاب میں حل کر کے اس سے حقنہ کیا جائے تاکہ آنتوں کی رگوں کے منہ بند ہو جائیں۔ اگر چیچھڑے کا براز میں غلبہ ہو تو سمجھئے کہ ان عروق میں زیادہ پیپ (تج) نہیں ہے اور آنتوں کی قلعی اتر گئی ہے لہذا اسے تقویت دینے والی چیزیں جیسے صمغ، طین، کرباء، انڈے کی زردی اور قابضات استعمال کرائیں اور اگر اجابت میں سوداء، بدبو، اور تلچھٹ ہی آئے تو اس میں مزید غور و فکر کرنا چاہئے ایسے میں حقنوں سے بہت زیادہ نفع حاصل ہوتا ہے۔ جگر کے حالات پر بھی نگاہ ہونی چاہئے اور میں نے دیکھا ہے کہ فصد کرنے سے بھی یہ شکایت دور ہوئی ہے۔ (مؤلف)

جب اجابت بہت سفید رنگ کی ہونے لگے تو ہڑتال کے ذریعہ حقنہ کریں۔ سفید رنگ کی خارج ہونے والی اجابت کی مقدار اور شدت کا اندازہ کر کے ہی مریض کو سکھیا کے قرص کے ذریعہ حقنہ کریں۔ (نسخہ۔ ابن ماسویہ) جیسا کہ میں نے الیامر کے نویں باب میں دیکھا ہے کہ مریض کو بخار ہو تو قرص زراغ میں کچے انگور کا رب خشک کیا ہوا، رسوت، اقاقیا، عصارہ سماق اور گل سرخ کا اضافہ کر دیں اور درد اگر شدید ہو تو افیون اور بنج کا اضافہ کریں اور افیون، بنج، اقاقیا، صمغ، زعفران، رسوت اور مر کو بطور طلاء استعمال کریں بالجلہ مخدرات، مغذات اور مقویات کا استعمال کریں۔

زحیر میں مستعمل سب سے اچھا شافہ کا نسخہ :

افیون، جندہ ستر، کندر، زعفران، اسفیداج سب ہموزن لے کر اس کا حسب دستور شافہ تیار کریں اور مغص و مروڑ جب ہو تب استعمال کریں اور جب اسہال کی شکایت کے ساتھ ہو تو اسے روکنے کی تدبیر کریں اور اگر قبض ہو تو اسہال لانے کی کوشش کی جائے اور اگر نفخ و قراقر شکم کی شکایت بھی ہو تو ہر اس دوا کو کام میں لائیں جو محلل ریاہ ہو۔ (مؤلف)

اسپہول بھنا ہوا دودر ہم، روغن گل ایک اوقیہ ہمراہ آب سرد دواوقیہ، صمغ عربی دودر ہم پینا صغراوی

مغص کے لیے بہت مفید ہے یا عصارہ خرفہ یا عصارہ لسان الکلب اور عصارہ کزبرۃ البئر پلایا جائے تو فائدہ ہوگا اور مغص اور شدید دائمی زحیر کے لیے ایسے جو شاندرہ میں آبن کرانا نافع ہوتا ہے جس میں آس اور بانس کی شاخیں تین اوقیہ جوش دی گئیں ہوں اور اسی میں جو شاندرہ سویا، تخم کتاں، میتھی اور عظمی شامل کر دیا گیا ہو اور کبر، زیتون کی کھلی اور اونٹ کے فضلہ کی دھونی دی جائے اور لعایات اور شحمیات کے ذریعہ حقنہ کیا جائے۔

ایک مفید شافہ کا نسخہ :

مر، زعفران، کندر، افیون، انڈے کی زردی میں گوندہ کر بلایط (پتھر کی پلیٹ) پر خوب اچھی طرح کوٹ لیں اور اسی میں دھاگا ڈالیں اور رات بھر کے لیے رکھ چھوڑیں اور بوقت ضرورت استعمال میں لائیں۔ قبض کے ساتھ اگر قروح امعاء ہو جائے تو اسپہول، تخم عظمی، تخم مرو کا لعاب لے کر روغن بادام اور آب نیم گرم کے ہمراہ پلائیں۔ اگر غشیان کی شکایت ہو تو ہمراہ آب سرد پلائیں۔

زحیر بارد اور یواسیر کے لیے نافع سفوف مقلیا شا کا نسخہ :

زیرہ سرکہ میں بھگو کر خشک کر کے بھوتا ہوا، ہلیہ سیاہ گھی میں چرب کیا ہوا، تخم کراٹ بھوتا ہوا ایک ایک جزء، ہالون سفید بھوتا ہوا دو جزء، مصطلی اور مقل نصف نصف جزء سفوف بنا کر استعمال کریں۔ یہ اس وقت اچھا کام کرتا ہے جب کہ حرارت ہو اور برد از خشک ہو کر جم سا گیا ہو۔ میں امیر کا علاج کرتا تھا چھچھڑے، خون اور خشک برد از کو دیکھ کر اور اس کا اندازہ کر کے۔ خشک برد از آنے کی وجہ سے کافی خون نکلتا تھا میں ان کو حب مقل استعمال کرتا تھا اور قوی درجہ کے حقنہ کرتا تھا ایسا جب کئی بار کیا تب ٹھیک ہو گئے پیٹ کی تکلیف کے لئے 24 تولہ لسان الحمل میں اس کے چار گنا پوست رستہ اور بازو سائیدہ کا اضافہ کر کے استعمال کیا جائے۔ (مؤلف)

مقلیا شا تیا ذوق :

ہالون بریاں ڈیڑھ رطل، سرکہ میں بھگو کر خشک کیا ہوا، زیرہ چالیس مثقال، تخم کتاں بریاں چار اوقیہ، تخم گندنا بریاں چالیس مثقال، مصطلی ایک اوقیہ، ہلیہ سیاہ گائے کے گھی میں چرب کیا ہوا تین اوقیہ، اس کی مقدار خوراک تین درہم ہے۔ برودت اور ریاح کے ساتھ زحیر کی شکایت میں حرف ایض، نانخواہ، ابہل ہموزن لے کر سفوف بنالیا جائے اور ایک گیسوں کے برابر صبح و شام استعمال کرنے سے بڑا فائدہ ہوتا ہے۔ (طب قدیم)

زحیر وخلفہ کے لئے ایک نسخہ سفوف :

سرسوں، برغرمسک، بلوط بریاں، بزر البنج، صمغ، طین، اسپہول، گلتار، خرنوب الشوک، افضل البہرور

بطور سفوف تین درہم استعمال کیا جائے اور سفوف اناردانہ میں نصف درہم بزر الیچ ڈال کر بوقت ضرورت استعمال کرو۔ (مؤلف)

زحیر کے ساتھ خون خارج ہو تو اسپنول بریاں دو درہم، بزر کتاں بریاں ایک درہم، ابہل نصف، بزر بیج 1/4 درہم کوٹا ہوا۔ بہ مشکل سفوف استعمال کریں۔
حرارت نہ ہو ریاح ہو تو :

تخم سپندال بریاں دو درہم، تخم کتاں بریاں دو درہم، ابہل نصف درہم، بزر الیچ چوتھائی درہم، طین ایک درہم، صمغ ایک درہم بطور سفوف استعمال کریں۔

مرض زحیر میں مبتلا افراد اور پیٹ کے مریضوں کے لیے :

مردار سنگ ڈیڑھ دانگ، کافور ایک دانگ حاصل کر کے حسب دستور کسی رقیق روغن کی مدد سے گولیاں بنالیں اور پھر حسب ضرورت استعمال میں لائیں۔ فوری قبض پیدا ہو گا اور مقدار خوراک زیادہ کر دیا جائے تو قونج ہو جائے گا۔

دوا زحیر :

ہلبیہ سیاہ و ہلبیہ کالی گھی میں ملا کر تھوڑا سا چرب کر لیا جائے اس میں سے تین جز لیا جائے اور ایک دن ایک رات کا سرکہ میں بھگو کر خشک کر کے بریاں کیا ہو ازیرہ تیس جز، سرسوں بریاں دس جز، تخم گند نادس جز، ابہل، مانخواہ، صمغ، مصطیٰ، بزر الیچ پانچ پانچ جز لے کر بہ شکل سفوف استعمال کریں۔

تازہ خراش کے لیے ایک مفید حقنہ :

بغیر ابالے ہوئے تین انڈوں کی زردی ایک صاف ستھرے ہاون دستہ میں لے کر ایک اوقیہ روغن گل خام، نصف درہم مردار سنگ اور ڈیڑھ درہم اسفیداج کے ساتھ پیس لیں پھر ہاگ گرم کر کے حقنہ کیا جائے۔
(تختیشوع)

اگر قروح امعاء اور اسہال کا مریض شدید تکلیف محسوس کرے تو اسے 24 تو لے کے ہلد ریا اس سے زیادہ حسب ضرورت گائے کی چھاپہ پلائی جائے۔

گوشت کی دھوون جیسے رنگ کے کبدی اسہال کے علاج کے لیے ایک خاص دوا :
گلاب، صندل، سعد، چراستہ، سب ہموزن لے کر آس کے ڈنھل کے پانی میں یا کچے انگور کے رب

میں گوندھ کر رکھ لیا جائے اور مقام کبد پر ضہاد کے طور پر استعمال کیا جائے اور رب ریاس اور رب سائق پلایا جائے اور قرص زراغ ہر اس خلفہ میں مفید ہے جس کی وجہ یا اسیر ہو۔ اس کے علاوہ ہر پرانے خلفہ میں اس کا استعمال مفید ہے۔ (جبریل بن عقیث شوع)

کبھی کبھی مقعد میں درد ہوتا ہے اور اس سے تھوک کی مانند کوئی چیز خارج ہوتی ہے ایسا بلغم زجاجی کے اس طرف میلان کی وجہ سے ہوتا ہے جو انڈے کی سفیدی کے مثل خارج ہوتا ہے اس سے بسا اوقات استرخاء مقعد کی شکایت ہو جاتی ہے اور اس میں بدبو پیدا ہو جاتی ہے تو اس وقت باجرہ اور نمک اور تیل یا کوئی روغن جس میں مقل الیہود حل کیا گیا ہو۔ نیم گرم حالت میں اس سے محکمہ کرنا اور اس پر بیٹھنا نافع ہوتا ہے اور حب مسکبینج اور حب مقل کھلایا جائے (قسطا، کتاب البلغم)

آنت کے زخم کے لیے کیترا کے ساتھ دس سے چودہ ماشہ قرن الایل کا استعمال مفید ہے۔ (دیسقوریڈوس)

قرن الایل کو جلا کر دھو دیا جائے پھر اس میں سے دو مصلعہ بھر (چار مشقال) لے کر استعمال کرنا دوسری دواؤں سے زیادہ بہتر ہے یہ آنتوں کے زخموں کو شفا دیتا ہے۔ (جالینوس)

تین اوسات پنیر مایہ کا پینا آنتوں کے زخموں کے لیے نافع ہے۔ خاص طور سے گھوڑے کا پنیر آنتوں کے زخموں کے موافق ہے۔ بلوط اور جفت بلوط کا جو شانہ بھی اس میں نافع ہے۔ (دیسقوریڈوس)

سرکہ اور پانی میں پکا کر چھلکا سمیت باقلا کھانا آنتوں کے زخموں کے لیے نافع ہے۔ خرفہ آنتوں کے زخموں کے لیے بہت عمدہ چیز ہے چاہے اس کا ساگ پکا کر کھایا جائے یا اس کے جو شانہ کے ذریعہ حقنہ لیا جائے یہ مواد کورحم کی جانب جانے سے روکتا ہے اس کی تائید جالینوس نے کی ہے۔ (دیسقوریڈوس)

مندرجہ ذیل ”دوائیں“ قروح امعاء میں مفید ہیں :

بسد، جو شانہ بلوط، بسباسہ قابض خصوصیات پر، اور دودھ کا پنیری مادہ۔ (پولس)

خرگوش پہاڑی بحرے اور بھیڑ یا بارہ سگھے کا ہریاں خون قروح امعاء میں نافع ہے۔

پرانے جنگلی زیتون سے حاصل کیا ہوا پانی صقیہ و صفائی کرنے میں نمک کی بہ نسبت زیادہ تیز ہوتا ہے۔ متعفن قروح امعاء میں اس کے ذریعہ حقنہ کیا جائے۔ (جالینوس)

ہم نے اس کتے کی غلاظت کو جس کو چند دنوں باندھ کر قید کر کے صرف ہڈی کھلائی گئی ہو یہاں تک کہ

اس کی غلاظت بدو سے پاک، سفید و خشک ہو گئی ہو، قروح امعاء کے مریض کو لوہے کے گرم ٹکڑے سے پکائے ہوئے دودھ کے ساتھ پلا کر تجربہ کیا ہے یا یہ نہیں تو تازہ مکھن کے ساتھ ملا کر حقنہ کیا جائے آنتوں کے ورم صلب میں عجیب تاثیر رکھتا ہے۔ (بولس و جالینوس)

رسوت کا استعمال چاہے منہ سے کریں یا حقنہ کے ذریعہ، آنتوں کے زخموں کے لیے نافع ہے اور کئی بار گرم لوہے سے چھایا ہو پانی بھی آنتوں کے زخموں کے لیے مفید ہے۔ شراب اور لبن (دودھ) کی بھی یہی تاثیر ہے۔ آنت کے زخم کے لیے جی العالم کا عصارہ پلایا جائے اور ستو مطرون (ستو طون۔ جی العالم) کا بھی استعمال آنت کے زخم کے لیے کیا جائے (دیسقوریڈوس)

ختم حماض برسی قروح امعاء میں نافع ہے یہ دوسری دواؤں سے قہصیت میں زیادہ قوی درجہ کا ہوتا ہے اسی خصوصیت کی بناء پر قروح امعاء کو شفا بخشتا ہے خاص طور سے بڑے حماض کے بڑے بیج اور گل مختوم بہت نافع ہے اور کوکب کے نام سے مشہور گل شاموس بھی بہت نافع ہے۔ (جالینوس)

میں نے آنتوں کے متعفن زخم کے علاج میں گل مختوم کو استعمال کیا ہے لیکن اس طرح کہ سب سے پہلے ماء العسل سے پھر نمک کے پانی سے حقنہ کر کے آنت کو صاف کر دیا پھر اس کے بعد آب بارنگ کے ساتھ گل مختوم ملا کر اس سے حقنہ کیا اور اسی کو تھوڑے سرکہ میں ملے ہوئے پانی کے ہمراہ پلایا بھی۔ گل شاموس کے افعال بھی یہی ہیں لیکن گل مختوم اس کی بہ نسبت زیادہ قوی درجہ کی ہے۔ گل ارمنی آنت کے اندر ہونے والے زخموں کے لیے بہت نافع ہے۔ (جالینوس)

طالیسفر جو سخت قابض ہوتا ہے قروح امعاء میں نافع ہے (جالینوس)

کرم کاتہ کے پتوں عصارہ آنتوں کے زخموں کے لیے نافع ہے اور آنتوں میں مفص و مروڑ اور لذع کے لیے جو شاندرہ ختم کتاں کے ذریعہ حقنہ کیا جائے اور اسہال دموی کے لیے خشک کزبرہ کا استعمال بہت فائدہ مند ہے۔ (دیسقوریڈوس)

فولادی لوہے کے ٹکڑے کو گرم کر کے اس سے پکائے ہوئے دودھ کا استعمال منہ سے یا بذریعہ حقنہ (تنہا اور ماء الشعیر کے ہمراہ) قروح امعاء کے لیے نافع ہے۔ (انن ماسویہ)

ایسے دودھ کا استعمال لذع و سوزش امعاء کے لیے مفید ہے۔ وہ دودھ جس کی مائیت پکتے پکتے ختم ہو گئی ہو قروح امعاء میں نافع ہے اس کی تیاری کا طریقہ یہ ہے کہ لوہے کے ٹکڑے کو خوب گرم کیا جائے اور

اسے پھر دودھ میں نچھادیا جائے۔ یہ عمل اتنی بار کیا جائے کہ دودھ کی مائیت ختم ہو جائے اور دودھ گاڑھا ہو جائے لوہے کو گرم کر کے اس دودھ میں نچھانے میں یہ حکمت ہے کہ لوہے کی قبضیت کی تاثیر دودھ کے اندر آجائے۔ لسان الحمل کا نمک اور سرکہ کے ہمراہ کھانا قروح امعاء کو شفا بخشتا ہے۔ عصارہ بارنگ کا پینا اس کے ذریعہ حقنہ لینا قروح امعاء کے لیے مفید ہے کیوں کہ یہ حابس دم ہے اگر وہاں کچھ بھی حرارت اور التھابی کیفیت ہوگی تو یہ اس کی جلن کو بجھائے گا۔ (جالینوس)

لحمیہ التیس اور اس کے پھول میں جھنٹ ہونے کی بناء پر آنتوں کے زخموں کو شفا دینے کی صلاحیت ہے۔ اس کی جڑ میں نسبتاً زیادہ خاصیت و صلاحیت ہوتی ہے۔ قروح امعاء میں خرگوش کا گوشت کھانا فائدہ کرتا ہے۔ (جالینوس)

مصطلی ملا ہوا تیل قروح امعاء میں نافع ہے درخت مصطلی کا عصارہ ورم امعاء کے لیے مفید ہے جیسا کہ نفث الدم کے بیان میں گزر چکا ہے اور یہی فعل اس کی پوست کا ہے۔ (ابن ماسویہ)

مصطلی ورم امعاء میں مفید ہے۔ مرکا قروح امعاء کے لیے ڈیڑھ ماشہ کے بقدر شراباً استعمال کیا جائے۔ نمک ملے ہوئے پانی سے حقنہ کرنا آنت کے پرانے پریشان کن زخم اور تیزی سے پھیلنے والے زخم میں مفید ہے۔ (جالینوس۔ ویسٹوریوس)

بیخ مزار الراجی کے جو شانہ کو شراباً استعمال کرنا قروح امعاء کے لیے شافی ہے۔ آنت کے گندے اور روی زخم میں آبکامہ کے ذریعہ اس کو جلانے کے لیے حقنہ کیا جائے۔

موم کے دس دانے جو باجرہ کے دانے کے برابر موم کی گولیاں ہوں انڈے کے شوربے کے ساتھ قروح امعاء میں استعمال کئے جائیں۔ خشک اور نیم پختہ چھوہارے کا کھانا قروح امعاء کے لیے نافع ہے۔ سیر کی لکڑی کا برادہ اور اس کا جو شانہ آنتوں کے زخموں کے لیے نافع ہے۔ نیلو فر اور اس کے بیج بھی فائدہ کرتے ہیں۔ سفید رنگ کے نیلو فر کا فعل زیادہ قوی ہوتا ہے۔ سفرجل بھی نافع قروح امعاء ہے۔ رنگدار سماق کے ذریعہ حقنہ کرنا مفید ہے کیوں کہ یہ جھنٹ ہے اس کو شراباً بھی استعمال کیا جائے اور اس کے جو شانہ سے آہن بھی کر لیا جائے کچا ہی کوٹ کر شراب کے ساتھ پینا قروح امعاء کے لیے نفع بخش ہے اور رنگدار سماق کو کھانے میں استعمال کرنا قروح امعاء کو جڑ سے ختم کر دیتا ہے۔ (ویسٹوریوس)

نمکین مچھلی کے پانی سے حقنہ کرنا قروح امعاء میں نافع ہے کیوں کہ یہ آنتوں کے متعفن زخموں کو خشک کرتا ہے۔ سفرجل کو کسی بھی طرح استعمال کیا جائے نافع قروح ہے۔ چاہے پکا کر استعمال کیا جائے یا کچا یا کھانے میں ملا کر لیا جائے یا پانی میں لبال کر استعمال کیا جائے۔ (انگور کے گاد کے جو شانہ سے حقنہ

کرنافع قروح امعاء ہے۔ حب الزیوب المقلو (چرب کی ہوئی حب مویز) کو کسی بھی طرح مدادہن استعمال کرنا نافع قروح ہے تنہا مونیر کا کھانا قروح امعاء کو فائدہ کرتا ہے۔ کچے انگور کے پانی کے ذریعہ حقنہ کرنا قروح امعاء میں بہت اچھا کام کرتا ہے اس کے استعمال سے اس کی حدت و شدت کا ٹوٹا لازم ہے۔ (جالینوس)

عصی الراعی (لال ساگ) کا عصا قروح امعاء کو شفا دیتا ہے۔ (دیسقوریڈوس)

عود ہندی ذوسطاریا میں نافع ہے۔ (جالینوس)

مسور کو اس کے چھلکوں سمیت لبال کر کھانا قروح امعاء کے لئے ہر کھانے سے زیادہ نافع ہے۔ (بوس)

گوندنی کے پھول کا شربا استعمال نافع قروح امعاء ہے (جالینوس)

آنتوں کے زخموں میں جب تک عفونت نہیں پڑتی حلزون محرق بہت مفید ہے کیوں کہ یہ مجفف ہے۔ قلیل الحرات اور قروح امعاء کے لیے اچھا کام کرتا ہے۔ حلزون محرق چار جزء، عطر دو جزء اور سفید مرج ایک جزء سب کو لے کر سفوف کر لیا جائے اور پھر استعمال کیا جائے۔ (جالینوس)

بوس اور جالینوس نے اسے بعینہ ذکر کیا ہے بس اس نے عطر کا اضافہ کیا ہے اور بیان کیا ہے کہ اس سے بڑا فائدہ ہوتا ہے ضروری ہے کہ خوب اچھی طرح پیس کر لیا جائے اور کھانے پر چھڑک کر استعمال کیا جائے اور سفید شراب کے ہمراہ پلایا بھی جائے اور یہ رماد غیر مضمول ہوتی ہے۔ سلاجیت کو سیال، نالیا جائے اور پھر ماء الشعیر کے ساتھ ملا کر اس سے حقنہ کیا جائے۔ قروح امعاء میں نافع ہے۔ (بوس و جالینوس)

لاذن کے پودے کے پوھل ذوسطاریا اور دوسرے علل وامراض کو ٹھیک کرتے ہیں۔ اناردانہ ترش کا جو شانہ نافع قروح امعاء ہے۔ (بوس)

گلنار نافع قروح امعاء ہے۔ ریوند کا شربا استعمال نافع قروح ہے۔ (دیسقوریڈوس)

بھیر کی چرٹی سب چربیوں میں سب سے زیادہ قابض ہے۔ اسی لیے اس سے قروح امعاء کا علاج ہوتا ہے۔ بھیر کی چرٹی نافع قروح امعاء ہے۔ (دیسقوریڈوس، جالینوس)

بھیر کی چرٹی کو خوردنی طور پر لیا جائے اور ماء الشعیر کے ساتھ شامل کر کے حقنہ کیا جائے اور اس چرٹی کا شوربہ نالیا جائے۔ (دیسقوریڈوس)

معاء مستقیم اور قولون کی چھین کے لیے بحری کی چرئی کا حقنہ کرنا چاہئے اس سے آسانی سے دور ہو جاتا ہے اور اسہال دم کی وجہ سے ہونے والی جلن و سوزش کی تسکین کے لیے اس کا استعمال کرنا چاہئے۔
توت اور کچا تربوز کھانا قروح امعاء کے لیے مفید ہے اور پرانی ہری بھری انجیر کی لکڑی کی راکھ کے پانی سے حقنہ کرنا اور ڈیڑھ اونس پلانا بھی نافع قروح امعاء ہے۔ (روفس)

لحیۃ التیس کے عصارہ کا شراب کے ساتھ پینا قروح امعاء میں فائدہ کرتا ہے۔ (جالینوس)
برگ لحیۃ التیس کے عصارہ کا ماء اللحم کے ہمراہ پینا قروح امعاء ہے خصوصاً سرخ لحیۃ التیس کا عصارہ کیوں کہ قروح امعاء کو فائدہ کرتا ہے۔ (دیسقوریڈوس)

لوگوں کا کہنا ہے کہ لحیۃ التیس چھوٹی آنت کے زخم کو بھرتا ہے غافٹ کے بیج یا اس کے پودے کو شراب کے ہمراہ شراب استعمال کرنا نافع قروح امعاء ہے۔ (جالینوس)

لوگوں کا کہنا ہے کہ لحیۃ التیس قروح امعاء سے واقع ہو جانے والے زخم کو بھرتا ہے اور تخم عظمیٰ کا استعمال قروح امعاء میں بہتر ہوتا ہے اس کا جو شانہ نافع قروح امعاء ہے۔ (دیسقوریڈوس)

بید سادہ کے جو شانہ سے خونی اسہال کے مریض کو حقنہ کیا جائے اس کے عمل کو بڑھانا ہو، تیز کرنا ہو تو اس کے پھول کے جو شانہ کو سیاہ شراب کے ساتھ پلایا جائے۔ (دیسقوریڈوس)

خبازی رستانی کے جو شانہ کے ذریعہ حقنہ کرنا سوزش امعاء میں نافع ہے اور سوزش مقعد میں بھی۔ (دیسقوریڈوس)

سرکہ میں اگر نمک صالح ڈال کر ایک مدت تک رکھ چھوڑا جائے پھر اس سے آنتوں کے پریشان کن زخموں میں حقنہ کیا جائے تو اس سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ (دیسقوریڈوس)

اسہال و موی میں نمک کے پانی کے حقنہ لینے کا فائدہ مند ہے۔ گل مختوم چاہے شراب استعمال کی جائے یا بذریعہ حقنہ مفید ہے۔ لوہے سے پکایا ہوا اور دودھ اور سرکہ کے ساتھ بالے ہوئے انڈے میں غصص اور سماق ملا کر اگر اس کو بھون کر لیا جائے اور پھر کھایا جائے تو اس سے فائدہ حاصل ہوتا ہے اور خرفہ کا ساگ اسہال و موی کے مریض کے لیے بہترین کھانا ہے اور اس کے پانی کا پینا اس کے مناسب حال ہوتا ہے۔ آب خرفہ اور آب بارنگ کے ذریعہ حقنہ کرنا تیز اثر رکھتا ہے۔ (دیسقوریڈوس)

پیپ اور خون روکنے کے لیے ایک بہترین حقنہ چاول مضمول ساٹھ درہم، گلنار آس، گلاب کا پھول و فلفل سمیت، غصص بریاں ہیس درہم، نشاستہ گندم بریاں دس درہم، صمغ عربی پانچ درہم، سویق بریاں

بیس درہم یہ سب لے کر چھ رطل پانی میں پکایا جائے یہاں تک کہ پانی ایک تہائی رہ جائے پھر بالے ہوئے انڈے کی زردی لے کر علاحدہ سے اس میں شامل کریں اور ایک ایک درہم دم الاخوین اور گل قبری و گل ارمنی بھی۔ اور اگر پیپ زیادہ خارج ہو تو اسی نسخہ میں ایک ایک درہم سفیدہ اور کاغذ سوختہ شامل کر لیا جائے ورنہ نہیں اور اگر خون زیادہ مقدار میں خارج ہو تو اسی نسخہ میں اقاقیا اور طراہیث کا اضافہ کر لیا جائے اور اگر حرارت غالب ہو تو حقنہ کے نسخہ میں پوست خشخاش، شیخ عوج، حی العالم، بارنگ، روغن گل اور پہاڑی بکرے کے گردے کی چرملی کو جوش دے کر پھر اس سے حقنہ کیا جائے اگر مرض حد کو پہنچا ہوا ہو تو حقنہ کی دوا میں سے روغن الگ نکال لیں اور کبھی کبھی مومیائی کیے ذریعہ حقنہ کیا جاتا ہے اور منہ کے ذریعہ بھی استعمال کر لیا جاتا ہے اور گل قبری اور صمغ اور لیسدار چیزوں کے ذریعہ حقنہ کیا جاتا ہے اور عضو کمزور ہو اور رطوبت زیادہ ہو تو قابض چیزوں کے ذریعہ۔ کیوں کہ رطوبت زیادہ ہونے کی صورت میں اسہال زیادہ ہوتا ہے اور گل ارمنی اور گل قبری پھیر بدل کر کے مستقل استعمال کرائی جائے ایک دن میں ۳۵ گرام اور اس سے زیادہ صمغ کے ساتھ۔ ان دونوں دواؤں کو پہلے مسح کر لیا جائے اور معاملہ بڑھ جائے تو پانچ سے نو ماشہ تک استعمال کر لیا جائے اور اگر ان دواؤں کو بریاں کر لیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ ان میں سے جو سب سے زیادہ روغن اور لیسدار ہو وہ بہتر ہوتی ہے۔

خون اور چھچھڑے کی شکایت کے لیے نسخہ سفوف :

اسپول بریاں بیس جزء، تخم کنوچہ بریاں، صمغ عربی، خمس تہیں جزء تخم خرفہ دس جزء نشاستہ خمس دس جزء لوئے کا ساگ بریاں پندرہ جزء، تخم عظمیٰ بریاں، تخم خیار بریاں پانچ پانچ جزء اور اس میں جو چیز بھی شامل کی جائے ضروری ہے کہ اس کے اندر قبض کی صلاحیت ہو اور اس میں چپک و لزوجت ہو اور اس کے ساتھ بریاں بھی ہو عند الضرورت اسی نسخہ میں طباشیر کا اضافہ کر لیا جائے، مفید ہے۔ خاص طور سے اس کے ساتھ اگر حرارت و پیاس کی شکایت ہو۔ حرارت و پیاس کی شدت و خفت کے لحاظ سے اس کی مقدار میں کمی و بیشی کی جاسکتی ہے اگر خون زیادہ خارج ہو تو اسی نسخہ کے اندر کربا، ہمد اور لوکو کا اضافہ کر کے استعمال کیا جائے۔ یہ دوائیں شامل نسخہ کرنے سے پہلے پانچ بار کی دھوئی ہوئی ہونی چاہئیں، اسی طرح شادہ بھی نسخہ میں شامل کر لیا جائے اور مرض کے بڑھ جانے کی صورت میں برزلیخ، افیون اور اسی قسم کی دوسری چیزیں شامل کی جائیں اور حقنہ کے نسخہ میں شادہ بھی ڈالا جائے۔ چاول کو کوٹ کر بھوسی سے الگ کر کے کوٹ پیس لیا جائے اور پھر اس کے لعاب کا حریرہ بنا کر مریض کھانے سے پیشتر دیا جائے اور اس جیسی دوسری چیزیں بھی دے سکتے ہیں تاکہ وہاں لیس اور چپک پیدا ہو پھر ایک مناسب وقفہ، ایک گھنٹہ کے بعد قبض پیدا کرنے والی

چیزیں دی جائیں۔ اس سے اس کی افادیت میں اضافہ ہو جاتا ہے اگر کثرتِ حقنہ سے مقصد میں درد و تکلیف لاحق ہو تو کچھ دنوں کے لئے آرام دے لیں اور حائض چیزوں سے تقویت پہنچائیں۔ اگر درد بہت زیادہ ہو تو حقنہ کی دوا میں مخدرات کا اضافہ کر دیں اور اس کے لئے شیاقات استعمال کریں۔

حقنہ سے پریشان ایک مریض کے لئے میں نے تجویز کیا کہ اس کے اندر افیون کا اضافہ کھردیا جائے تو اس سے وہ اچھا ہو گیا بہت زیادہ خون آنے لگے تو گائے کے تازہ دودھ کی چھاپہ پلائی جائے۔ یہ چیز نفع بخش ہے۔ آنوں اور خون کو ایک دم سے روک دیتی ہے۔ (استخراج)

چھاپہ کو اچھا اور لذیذ اور دانے دار بنایا جائے اور مریض کو پلایا جائے تو فائدہ ہوتا ہے اس کی مقدار خوراک دو تہائی رطل ہے۔ (مؤلف)

شدید گرمی کے ساتھ قروح امعاء میں مندرجہ ذیل نسخے کا استعمال کیا جائے :

آب پوست کدو، آب خرفہ، آب بارنگ، عسلی الراعی، روغن گلاب، سفیداج، گل ارمنی اور اتاقیا اور ضرورت محسوس ہو تو اسی میں افیون شامل کر لیا جائے۔ (تذکرۃ عبدوس)

آنٹوں سے بغیر کسی درد و مروڑ کے خون آئے تو آب بارنگ، گل ارمنی، آب خرفہ اور روغن گل کے ذریعہ حقنہ کیا جائے اور اس کے علاوہ نافع نرف الدم ادویہ مثلاً صمغ، آب مکو، گل ارمنی مفید ہیں۔ (التذکرہ)

غشی اور کرب کی شکایت میں پیٹ پر مندرجہ ذیل چیزوں سے طلاء کیا جائے :

عرق گلاب، عوج، نیوت، آب سیب، سفرجل، امرد، آس، ہیدسادہ کی شائیں، گلاب کے پودے کی شائیں، گل سرخ، چرائیہ، قصب الزریہ، صندل، حب الآس، رامک، علف، سک، ست آملہ، عود ہندی، لاؤن، تھوڑی مقدار میں زعفران، تھوڑا کافور، بالکھڑ، گل ارمنی، ان کو لے کر پیٹ پر دن میں کئی بار طلاء کیا جائے۔ یہ غشی اور اضطراب کے علاوہ اسہال میں بھی نافع ہے۔ (الجامع لمشعی والاغراس)

دواء حقنہ برائے قروح امعاء واسہال دم :

کئی بار کادھویا ہوا چاول، سفید جو کھل کر بریاں کر کے پھا ہوا ہو، چھلی ہوئی بریاں موگ، چھلی ہوئی بریاں مسور، باجرہ اور مسور بریاں کر کے پیس لیا جائے، برگ آس خشک، تر کے مقابلے میں زیادہ قوی العمل ہے، ذیفصل سمیت گلاب کا پھول، گلنار، انار کی ذیفصل، نشاستہ، گندم بریاں، صمغ عربی بریاں اور جفت بلوط ان سب کو لے کر اس کے دس گنا پانی میں ہلکی آنچ پر اس قدر جوش دیا جائے کہ ایک رطل رہ جائے اور اسی میں برگ خیار کا اضافہ کر لیا جائے اور سرکہ میں لبالے ہوئے انڈے کی زردی ملا ہوا آب سماق، روغن گلاب،

اسفیداج، رصاص، اقا قیا مضمول، شادہ، مازو سبز محرق کو شراب کے سرکہ میں ڈال دیا گیا ہو، بُسد، کرباء، مروارید اکھل، (مٹی کے برتن میں جلایا ہوا) لے کر اس کے ذریعہ علاج کیا جائے اور قروح امعاء کے مریض کو قاقیا، بول کی پھلی، سماق، مازو اور پوست کندر کے جو شانہ میں آہزن کر لیا جائے اور اگر اس کے ساتھ ٹھنڈک اور بدوت اور ریح کی بھی شکایت ہو تو اس نسخہ میں جوز السرو اور ابھل کا اضافہ کر لیا جائے ورنہ آہزن نہ کر لیا جائے اور اگر اس کے ساتھ شدید گرمی کی شکایت ہو تو برگ ہید سادہ و خرنوب بٹنی کا اضافہ کر لیا جائے۔

پیٹ اور آنت کے درد کے لیے مفید دوا:

مازو کو سفوف کر کے 6 گرام ہمراہ آب گرم خالی پیٹ نہار منہ پلایا جائے یا ہمراہ آب گرم 6 گرام انظر مر (گھوڑی گدھی) کے پہلے چھ کی پیپر پلائی جائے۔ (الکمال والتمام)

اس کتاب میں یہ بھی ہے کہ سچ کے ساتھ حرارت کی بھی شکایت ہو تو یہ نسخہ استعمال کریں۔

نسخہ:

ختم حماض، نشاستہ، گل ارمنی، صمغ عربی بریاں اور طباشیر اور اگر اس کے ساتھ شدید اسہال کی شکایت ہو تو اس نسخہ میں بول کی پھلی کا عصا، طراہیٹ اور شاہ بلوط کا اضافہ کر لیا جائے اور اگر اس کے ساتھ بہت زیادہ خون جانے کی شکایت ہو تو اس میں تھوڑا سا ہمد اور کربا اور اس جیسی دوسری حاملہ دم دوائیں شامل کر لی جائیں اور اگر اس کے ساتھ ٹھنڈک لگ رہی ہو تو اسی نسخہ میں ختم کنوچہ، ختم کراث، ہالون، ختم عظمی، گل ارمنی اور صمغ کا اضافہ کر لیا جائے جیسا کہ میں نے کیا ہے۔

سچ حار جس کا سبب حرارت ہو اس کے نسخہ میں بوقت ضرورت بزرالینج کا اضافہ کیا جاسکتا ہے۔ (استخراج)

اگر قروح امعاء میں اس قدر لذع و سوزش ہو کہ اس کی شدت سے مریض کی قوت بدنی ختم ہونے لگے تو اس وقت مسکنات الم ادویہ دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ کثیرہ، بحری کی چرٹی یا روغن گل کے ہمراہ قیروطی کے استعمال سے درد الم میں سکون ہو جاتا ہے لیکن قروح امعاء کو خاص طور سے جب کہ اس میں عفونت پڑ چکی ہو اس سے فائدہ نہیں ہوتا پھر جب قوت و طاقت بحال ہو جائے تو اصل علاج کیا جائے۔ جب پوری طرح قوت موجود ہو تو قروح کا علاج حد درجہ لذاع ادویہ سے کیا جائے پھر تکلیف کو نہ دیکھا جائے اگر پھر طاقت جسمانی جواب دینے لگے تو تسکین درد کی تدبیر کی جائے کیوں کہ ہو سکتا ہے مریض شدت درد کو برداشت نہ کر سکے اور مر جائے۔ شدت درد سے کبھی کبھی اچانک موت واقع ہو جاتی ہے۔ (حیلۃ البرء)

منفص و مروڑ میں شمد کے ہمراہ تین ابولسات اشتقال کا پینا مفید ہے۔ حب البلساں کا شراب استعمال نافع

مغص ہے۔ اخروٹ کو اس کے پوست سمیت سحق کر کے ناف پر رکھنا مغص و مروڑ میں سکون پہنچاتا ہے۔
(دیسقوریڈوس)

جندیہ ستر سرکہ کے ساتھ ملا کر پینا نفخ کے لیے فائدہ مند ہے۔ (دیسقوریڈوس)

غلیظ اخلاط یا ریاح کی وجہ سے لاحق ہونے والے نفخ میں جندیہ ستر کو پانی ملے ہوئے سرکہ کے ساتھ ملا کر پینا فائدہ مند ہے اور باجرہ سے مکید بھی مفید ہے۔ (جالینوس)

جاوشیر نافع مغص ہے۔ دو قوناغ مغص ہے، سکون پہنچاتا ہے۔ مونیر کو شراب کے ساتھ جوش دے کر تین درہم کے بقدر پینا نافع مغص ہے۔ جو شانہ دوج نافع مغص ہے۔ میتھی کے روغن سے حقنہ کرنا مغص اور زحیر میں مفید ہے۔ سبوس گندم کو سداب کے ساتھ پکا کر اس سے ضاد کرنا مغص میں باعث سکون ہے۔ آرد کر سنہ کا سرکہ کے ساتھ استعمال زحیر او مغص میں باعث سکون ہے۔ کما فطوس کا روغن زیتون میں تیار کیا ہوا حقنہ مغص کو شفا دیتا ہے اس کا استعمال شربا بھی کیا جائے۔ زیرہ کو روغن زیتون میں پکا کر اس سے حقنہ کیا جائے تو مغص دور ہو جاتا ہے اور انن ماسویہ کے بقول اس کا ضاد ریاحی مغص میں مفید ہے۔ تخم فطر اسالیون میں مغص میں اچھا کام کرتا ہے۔ (دیسقوریڈوس)

گرم پتھر سے پکایا ہوا دودھ زحیر میں مفید ہے۔ (دیسقوریڈوس)

بیض لبنافوطس کا جو شانہ کا شراب کے ہمراہ پینا مغص کو شفا دیتا ہے۔ مرکوباریک پیس کر شمد میں گوندھ کر استعمال کرنا مغص کے لیے نافع ہے۔ جو شانہ مر زخوش نافع مغص ہے یا ماء العسل یا ماء القراطن کے ہمراہ چار ماشہ ملوخ کا پینا باعث سکون مغص ہے سمندر کے پانی کا حقنہ نافع مغص ہے۔ مغص کے مریض کو شراب کے ساتھ بزر تمام دیا جائے۔ ناخوہ کا شربا استعمال نافع مغص ہے۔ (دیسقوریڈوس)

شراب یا جو شانہ سداب یا ثبت میں مدبر کئے ہوئے زیرہ کے ہمراہ پورہ ار منی کے استعمال سے رنجی و بلغمی مغص کی شکایت دور ہو جاتی ہے۔ (انن ماسویہ)

غسوسن نیلگوں مغص سے شفا دیتا ہے۔ تخم ساسالیوس نافع مغص ہے۔ ثبت خشک کے ساتھ تیار کئے گئے جو شانہ سداب کے پینے سے مغص دور ہو جاتا ہے۔ آب برگ غار سبز کے ہمراہ قفل کا پینا مغص میں مفید ہے۔ (دیسقوریڈوس)

قفل نافع مغص ہے اور جو شانہ فودنج بھی نافع مغص ہے۔ (انن ماسویہ)

قضاء برسی کا شراب کے ہمراہ شربا استعمال مغص سے نجات دلاتا ہے۔ (دیسقوریڈوس)

قطور یون کبیر چار ماشہ شراب کے ہمراہ بخار نہ ہونے کی صورت میں استعمال کیا جائے اور بخار کی موجودگی میں پانی کے ہمراہ استعمال سے مفص میں فائدہ ہوتا ہے۔ (رودفس)

ریوند نافع مفص ہے۔ شبت رطب ریچی اور بلغمی مفص میں نافع ہے۔ (دیسقوریدوس)

بحری کی چرملی کا حقہ زحیری لذع و سوزش میں باعث سکون ہے۔ (انن ماسویہ)

جوشاندہ بنخ نیل کا پینا نافع مفص ہے غاریقون نافع مفص ہے۔ ساق خنزیر محرق کا شراب استعمال مزمن مفص کو دور کر دیتا ہے۔ (رودفس)

بلغمی اور ریچی مفص کے لیے مفید ادویہ حسب ذیل ہیں :

بیخ سوسن، تخم کرفس، حب بلسان، عود بلسان، غاریقون، زراوند، قطور یون کبیر، مگروندہ ان سب دواؤں سے فائدہ حاصل کرنے اور مفص سے چھٹکارا حاصل کرنے کا طریقہ ہے کہ ان کو کوٹ پیس کر چھان لیا جائے اور پھر اس میں سے ایک مثقال یا دو درہم کے بقدر لے کر ماء العسل کے ہمراہ پلایا جائے اور صفر ادوی اور حرارت کی وجہ سے لاحق ہونے والے مفص میں اسپھول دو درہم کے بقدر لے کر ٹھنڈے پانی میں ملا کر روغن گل کے ہمراہ پلایا جائے۔

اسی طرح دو درہم روغن گلاب کے ساتھ چار اوقیہ پکے ہوئے انار کا عرق پلانا مفید ہے۔ اسی طرح نچوڑا ہوا آب خیازہ بھی مفید ہے بلغمی اور ریچی مفص و ریاح کی شکایت میں بنخ سوسن، وج، قردمانا، کرفس، انیسون، حب بلسان۔ (انن ماسویہ)

عود بلساں، ہالون، غاریقون، زراوند طویل اور قطور یون کو سفوف کر کے شہد میں گوندھ کر ہمراہ آب گرم کھلائیں اگر مفص کے ساتھ اسہال بھی ہو تو اس کو روکنے کی تدبیر کی جائے اور اگر اسہال نہ ہو قبض ہو تو اس صورت میں مسلسل دوائیں استعمال کی جائیں کیوں کہ تب اس کا سبب یہی خشکی ہے اور قبض ہے۔ (مذکرۃ عہدوس)

ریچی مفص جس کی علامت ہے کہ وہ قراقر کے ساتھ ہوتا ہے اور اپنی جگہ بدلتا رہتا ہے، اگر اس کے ساتھ اسہال کی بھی شکایت ہو تو ہالون بریاں استعمال کر لیا جائے اور اگر قبض کی شکایت ہو تو دو درہم ہالون (بغیر بریاں کئے ہوئے) اور کرفس ڈیڑھ درہم اور انیسون ایک درہم کے بقدر لے کر ہمراہ آب گرم پلایا جائے۔ اور اگر مفص کا سبب کیموس غلیظ ہو کہ جس کی علامت یہ ہے کہ وہ ایک ہی جگہ ٹھہرا رہے گا، تو ایک درہم حب بلساں، مر، ناخوہ نصف درہم کے بقدر یا شجر نایا میٹر و دیطوس کا سفوف استعمال کر لیا جائے اس

کے بعد ایارج فیکر اکو شمد میں گوندھ کر انیسون، نانخواہ اور کر دیا کے ہمراہ استعمال کرا کے دست لائے جائیں اور مخص کو پیدا کرنے والا کیموس، آنتوں میں چپک کر کے احتقان کا سبب بنے اور اس کی کوئی علامت ظاہر نہ ہو تو اس کا علاج حقنہ ہے۔ اگر مخص نچلے حصے میں ہو اور اگر اوپری حصے میں ہو تو مسهل ادویہ سے علاج کیا جائے۔ جب سبب نکل جائے تو دودر ہم ہالون کا سفوف ہمراہ آب گرم اور کوئی تیل یا روغن کھلایا جائے اور اگر مخص صفراوی ہو تو اس کے ساتھ میں سوزش و جلن پیاس اور سوئی کی چھن جیسا احساس ہو تو دودر ہم اسپغول، ایک درہم، تخم خیار اور ایک درہم عظمی، روغن گل کے ہمراہ استعمال کرایا جائے۔ (التذکرہ۔ الکمال التمام) بغیر اسہال کے ہونے والے مخص کے لیے نفع بخش دوا:

حب بلساں، قردمانا دودر ہم، تخم کرفس تین درہم، حرف ایض پانچ درہم سب کو کوٹ پیس کر چھان لیا جائے اور ہمراہ آب گرم کھلایا جائے بغیر اسہال کے ہونے والے دائمی مخص اور نفخ کے لیے ایک اونس مسکنجبین میں نصف درہم جنبدید ستر پلایا جائے۔

مرض زحیر میں معاء مستقیم کے گرد اطراف میں جہان ہو اور بہت زور لگانے پر اجابت میں مخاطی اشیاء خارج ہوں تو کراٹ فارسی کو روغن گاؤ کے ساتھ مسح کر کے اس سے مقعد کی سنکائی کریں اور اشیاء لینہ مثلاً خبازی وغیرہ کے روغن گل، گھی اور موم سفید کے ساتھ تیار کئے گئے جو شانده گرم میں آہن کر لیا جائے اور ایک ایسی کرسی پر بٹھا کر زفت خشک کی دھونی دی جائے جس کو بیچ میں کاٹ کر ایک بڑا سوراخ بنالیا گیا ہو اور اس کے ناف کے نیچے مستقل سنکائی کی جائے۔ (فلغریوس)

مرض زحیر یا تو شدید سخت ٹھنڈک کی وجہ سے ہوتا ہے اور یا آنت کے اندر صفراء کی سرایت و مداخلت کی وجہ سے۔ (الاعضاء الآلہ)

مریض پر کچکی، تشنج یا تمد، قے، ہنگی اور بد حواسی کا طاری ہو جانا موت کی دلیل ہے۔ مریض ذوسبطاریا کے بائیں کان کے پیچھے مڑ کے دانے کی مانند سیاہ رنگ کی کسی شے کا ظاہر ہونا اور اس کے ساتھ شدید پیاس کا لگنا اس امر کی علامت ہے کہ مریض جس یوم کے اندر ہی فوت ہو جائے گا یہ ایک علامت ہے ورنہ عالم الغیب تو اللہ ہے۔ (علامات الموت السریع)

قروح امعاء کی وجہ سے لاحق ہونے والے اسہال میں گائے کا دودھ نافع ہے۔ (الترایق الی قیصر) یہ خوب جوش دیا ہوا ہونا چاہئے۔ (مؤلف)

پونے چار رتی کے برآمد افیون جو کہ بار دیا پس ہوتی ہے کا استعمال اسہال اور قروح امعاء میں نافع ہے۔

قرحہ کے بارے میں جب معلوم ہو جائے کہ وہ سوداوی ہے تو اس کا علاج بہت جلد شروع کر دینا چاہئے اور پانی اور نمک درانی کے ذریعہ حقنہ کیا جائے۔ اس سے اگر سکون نہ ملے تو شوکتہ مصریہ تین جزء، خربق سیاہ، دو جزء لے کر پانی اور نمک درانی کے ساتھ ملا کر جوش دے لیں پھر اسی کو چھان کر بہ طور حقنہ استعمال کیا جائے۔ اگر اس سے بھی قرحہ نہ جائے تو ہڑتال کے حقنہ سے علاج کیا جائے اس سے پہلے عام حقنہ کیا جائے۔ جس میں قابضات اور مغریات شامل ہوں اور اس دو میں بکھٹی شراب میں تیار کیا ہوا بلباب کبیر کا جو شانہ اچھا کام کرتا ہے۔ بغیر حرارت کے صرف دستوں اور کثیر تعداد میں قروح امعاء کی شکایت ہو تو جسم کے مجاری و مسامات کھولنے کے لیے جسم پر گرم تیل ملے جائیں اس سے مجاری کھلنے کے علاوہ بعض اخلاط کا انجذاب بھی باہر کی طرف ہوتا ہے اور غذا میں قابض اور بارد چیزیں دی جائیں اور چاول کے جو شانہ یا بیج، کوپکا کر اس قدر گاڑھا کر لیا جائے کہ اس کا قوام شمد کی مانند ہو جائے تب اس سے حقنہ کیا جائے بہت مفید ہے۔ (جالینوس سے منسوب کی گئی ایک کتاب سے ماخوذ لیکن میں اسے روفس کی کتاب مانتا ہوں)

مرض زحیرہ کے پاس معاء مستقیم کا ایک زخم ہوتا ہے۔ جس میں مریض کو سخت تہمد اور زور لگانا پڑتا ہے۔ اسہال و موی اس صورت میں کہتے ہیں جب قرحہ یا زخم پرانا ہو اور کثرت سے اسہال و موی ہوں۔ مرض زحیرہ میں ایسا اسہال و موی نہیں ہوتا کیوں کہ یہ زخم دبر کے پاس ہی ہوتا ہے۔ (ابن سينا)

قروح امعاء میں ہونے والے و موی اسہال کی کچھ علامتیں ہوتی ہیں جیسے بدبودار ریح اور خلط مخاطی۔ جب مرض طویل ہو جاتا ہے تو تلچھٹ جیسی اور گوشت کے سیاہ ٹکڑے جیسی کوئی بدبودار اور جمی ہوئی شے اجابت میں خارج ہوتی ہے، بھوک ختم ہو جاتی ہے، تکلیف بڑھ جاتی ہے اور حمی حادہ شدید کر ب و بے چینی، متلی، شر اسیف میں اختلاج و دھڑکن اور زبان خشک ہو جانے کی شکایت ہو جاتی ہے۔ رہا مرض زحیرہ تو اس میں مقعد کے مقام پر شدید درد اور سخت قسم کا تہمد ہوتا ہے اور پشت میں بھی کھنچاؤ ہوتا ہے۔ ساتھ ہی مخاطی شے بھی خارج ہوتی ہے۔ جب خراج گندہ ہوتا ہے تب تکلیف کم ہوتی ہے اور صاف ہوتا ہے تو زیادہ اور جب اس میں سزاندہ ہو جاتی ہے تو تلچھٹ کی مانند سخت بدبودار شے خارج ہوتی ہے لہذا جب مرض مزمن ہو جائے اور درد بھی ہو تو سمجھ لیں کہ زخم سخت بدبودار اور پیپ دار ہو گیا ہے۔ (جالینوس سے منسوب کتاب العلامات سے ماخوذ)

قرحہ امعاء کے ساتھ حصار نہ ہو تو فلو نیا فارسی استعمال کر انہیں اور ایک لونس پتلے دودھ کے ساتھ خرگوش کا پیر ملا کر پلائیں۔ (جور جس)

سوزش امعاء میں پہلے ایسے حقنہ دیئے جائیں جن سے آنتیں صاف ہو جائیں مثلاً ماء العسل وغیرہ پھر

اس کے بعد اس سوزش کو دور کرنے کے لیے ادویہ مغریہ کے حقے دیئے جائیں۔ بقرط کا کہنا ہے کہ مزمن اسہال و موی کے ساتھ بھوک کا جاتا رہنا ختم ہو جانا ایک بری علامت ہے اس کی علت کا ہم نے مقدمہ المعرفہ میں ذکر کر دیا ہے اور ایسے مریضوں کو بخار ہو جانا ایک خطرناک علامت ہے کیوں کہ یہ آنتوں میں بیماری کے بڑھنے کی علامت ہے۔ (ابن یسار)

اہل یونان کے نزدیک مغص بغیر اجابت و استفراغ کے آنتوں کی لذع و خراش کی دلیل ہے۔ (الخلاط)

ناف کے نیچے ہونے والا مغص رطب و لین ہوتا ہے۔ (بقرط)

مفسرین کا خیال ہے سب سے زیادہ سخت مغص و درد وہ ہوتا ہے جو اوپری آنت میں صائم کے قریب میں واقع ہوتا ہے۔ یہ بات قابل بحث ہے کیوں کہ درد قولنج و حیر آنت کے تمام دروں میں سب سے زیادہ سخت تسلیم کیا گیا ہے اور ان کا درد امعاء غلاظیازیریں آنت میں ہوتا ہے۔ ناف کے نیچے والی بقرط کی بات اوپری آنتوں اور زیریں آنتوں کے درمیان ایک حد فاصل قائم کرتی ہے یعنی قولون کا کچھ حصہ ناف کے نیچے ہوتا ہے۔ اگر مرہ سوداء سے و موی اسہال کی شروعات ہو تو یہ موت کی نشانیوں میں سے ہے۔ (المحول)

صفراء کی وجہ سے ہونے والے اکثر و موی اسہال میں حرقت و جلن سے آنت چھل جاتی ہے۔ اس کے اندر خراش ہو جاتی ہے اور آخر کار گل سر کر اس کے اندر ایک زخم بن جاتا ہے۔ اسہال و موی کی یہ نوع اکثر دیکھنے میں آتی ہے اور مرہ سوداء کی وجہ سے لاحق ہونے والا اسہال و موی اچھا نہیں ہوتا اس سے شفایابی نہیں ہوتی۔ اس کے درمیان اور سرطان متفرج کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے اور جب جسم کے ظاہری حصے کا سرطان ٹھیک ہونے کا نام نہیں لیتا اور ممکن ہے کہ وہ اپنی جگہ سے مستقل ہمیشہ چننا ہی رہے تو آنتوں کے اندر کا سرطان زخم کیوں کر ٹھیک ہو سکتا ہے جب کہ فضلات حاد اس پر سے برابر گزرتے رہتے ہیں اور دوا بھی کماحقہ وہاں تک نہیں پہنچ پاتی۔ (جالینوس)

گوشت کے ٹکڑے جیسی چیزوں کا خارج ہونا موت کی نشانیوں میں سے ہے۔ (کتاب اختلاف الدم)

قروح امعاء کے زمانہ تزايد میں اس سے خارج ہونے والے مادے محض شحمی اجزاء ہوتے ہیں اسہال اگر بدنہ ہوں تو پھر آنتوں کی اندرونی سطح سے آنوں یا جھپٹھڑے خارج ہونے لگتے ہیں۔ یہ آنوں یا جھپٹھڑے آنتوں کی اندرونی پرت کے حصے ہوتے ہیں پھر اس کے بعد اگر مرض میں سکون نہیں ہوا ہے تو خاص جو ہر امعاء خارج ہونے لگتا ہے تب پھر اس صورت میں یہ کمندارست نہ ہو گا کہ یہ قرحہ کا زمانہ تزايد ہے بلکہ اس سے آگے بڑھ چکا ہے۔ پھر جب اسہال و موی میں آنتوں سے ہڈی کی جنس سے کوئی چیز نکلنے لگے تو اسے گوشت کا ٹکڑا نہیں

کہا جاسکتا کیوں کہ بقرط کھتا ہے کہ بے شک یہ مرض مملک امراض میں سے ایک مرض ہے کیوں کہ زخم مقدار میں اس قدر بڑھ چکا ہے کہ اس کا بھرتا اور مند مل ہونا ممکن نہیں ہے۔ اسہال خمی میں کھانے سے رک جانا خطرناک ہے۔ اسہال د موی اخلاط جارہ کی وجہ سے عارض ہوتا ہے جس سے آنت میں خراش ہو جاتی ہے۔ شروعات میں یہ خراش آنتوں کی بیرونی سطح پر ہوتی ہے پھر کچھ عرصہ گزرنے کے بعد اس کی گہرائی تک خراش ہو جاتی ہے اور اکثر یہی قرحہ یا آنتوں کا زخم بن جاتا ہے جس میں عفونت پڑ جاتی ہے تب آنتوں سے مشارکت کی بناء پر معدہ کو بھی تکلیف پہنچتی ہے۔ پھر یہ تکلیف برابر بڑھتی رہتی ہے یہاں تک مرض معدہ سے مشارکت کی بناء پر نم معدہ تک پہنچ جاتی ہے۔ تب اس وقت مریض کے کھانے کی خواہش و رغبت ختم ہو جاتی ہے اور بسا اوقات کھانے سے بے رغبتی ان مادیوں کی وجہ سے ہوتی ہے جو جگر سے معدہ میں آتے ہیں اور یہی وہ چیز ہے جو آنتوں کو چھیل کر اس میں خراش پیدا کر دیتی ہے۔ اور سبب مرض صفراء کی جنس کی ہو تو وہ اکثر نم معدہ کو ڈھانک لیتا ہے جس سے اشتہا ختم ہو جاتی ہے۔ طویل د موی اسہال کے بعد سقوط اشتہا معدہ کی قوت ختم ہونے کی علامت ہے کیوں کہ معدہ امعاء کی ہمساری میں شریک حال ہوتا ہے یعنی معدے کا فعل باطل ہوتا ہے حیاء نہیں ختم ہوتی۔ بس جب اس کے ساتھ حمی کی بھی شکایت موجود ہو تو دوباتوں میں سے ایک بات ہو سکتی ہے۔ یا تو آنت کے زخم میں عفونت پڑ گئی ہے یا بہت مستحکم ورم عظیم ہو گیا ہے اکثر ایسا ہلاکت کے قریب ہوتا ہے۔ خالص خلطی اسہال د موی کا ہونا خطرناک ہے۔ خالص خلط سے مراد وہ خلط ہے جس میں اس کے علاوہ کوئی دوسری چیز اور رطوبت نہ ملی ہو خواہ وہ صفراء ہو خواہ سوداء اور کوئی عجب نہیں کہ یہ براز آنت کے اندر بہت بری سڑاند پیدا کر دے۔ (جالینوس)

باب المعده میں ذکر کئے گئے علامات میں سے کوئی بھی ضماو پیٹ پر لگایا جائے یہ نفع بخش ہے۔ (المیامر)

مغص اور زحیر میں ہچکی کا ہونا مملک ہے۔ (الیسودی)

سج امعاء کا سبب یا تو صفراء غیر طبعی اور سوداء غیر طبعی یا بلغم مالح ہوتا ہے یا ادویہ معدنیہ یا حریفہ کا استعمال۔ لہذا خلط کا پتا اجابت میں خارج ہونے والی چیز کو دیکھ کر کیا جائے۔ پس اگر اجابت میں خارج ہونے والی چیز صفراء یا سوداء یا بلغم کی جنس سے ہو تو اس کی اصلاح کی تدابیر اختیار کی جائیں۔ (ابن ماسویہ)

اس کے علاج سے پہلے خارج ہونے والے مادے کے بارے میں تفتیش کی جائے اور مریض سے دریافت کیا جائے کہ درد کہاں ہوتا ہے درد کا مقام اس بات کی علامت ہے کہ کس آنت میں درد ہے۔ (مؤلف)

سج کی شکایت میں جگر کو بردت پہنچائی جائے تاکہ صفراء یہاں سے آنتوں میں انصباب پا کر مستقل

باعث نہ بنے اور رگ باسلیق کی فصد کھول کر اور مقام جگر پر قابض بارد چیزوں کا ضما د لگا کر اس کو تقویت دی جائے۔ (مؤلف)

جب علت کا پتہ چل جائے اور مریض اس کا متحمل ہو سکتا ہو تو یہ عمل کیا جائے۔ (مؤلف)

سفوف کا نسخہ :

نشاستہ بریاں پانچ جزء، صمغ بریاں دس جزء، بزر قطونا بریاں دس جزء، گل مخنوم پانچ جزء، گل ارمنی پندرہ جزء، تخم خیار ہلکا بریاں مکمل دس جزء، تخم معطی ہلکا بریاں مکمل دس جزء۔ ان سب کو لے کر سفوف بنالیا جائے اور پھر اس میں سے تین تین درہم صبح و شام ایسے پانی کے ساتھ کھلایا جائے جس میں صمغ عربی اور گل ارمنی ڈال کر اس کا نقوع حاصل کر لیا گیا ہو اور اس کے لیے چاول کو کئی بار دھو کر گرم نان کے اندرونی حصے (لباب الخبز السمید المقلو) کے ساتھ کوٹ پیس کر یا کچل کر حریرہ بنالیا جائے اور اس پر صمغ بریاں یا گوند بریاں چھڑک کر کھلایا جائے اور تیل میں لوئے کا ساگ بھون کر کھلایا جائے اور طیبہ بوج اور تیترا اور انڈے کی زردی بھون کر اور بھلہلا کر کھلایا جائے۔

سج کے ساتھ شدید برودت کی بھی شکایت ہو تو تخمیات میں ہلکا بریاں ہالون کا اضافہ کر لیا جائے۔ جب سج کا سبب زیریں معاء مستقیم میں ہو جو کہ زحیر ہو سکتا ہے تو قابض اشیاء کے جو شانڈے کے ذریعہ آہن کر لیا جائے اور اس طرح اسکو تقویت دی جائے۔ یا مردار سنگ، گلنار، اسفیداج، رصاص، روغن گل اور انڈے سے تیار کئے گئے مرہموں کا استعمال کیا جائے۔ پیٹ سے نکلنے والی چیز لیسڈار اور سفید رنگ کی ہو تو ہڑتال کے حقنے کے ذریعہ علاج کیا جائے اور خون اور صفراء ہو تو ہڑتال کا استعمال نہ کیا جائے۔ الغرض ہڑتال کے حقنے اسی وقت استعمال کئے جائیں جب پیٹ سے نکلنے والی چیز لیسڈار اور سفید ہو اور خارج ہونے والی چیز میں خون کی مقدار زیادہ ہو یا اسی چیز پر خون غالب ہو تو قابضات اور مبردات کی طرف توجہ کی جائے اور اگر مرہ کم ہو تو لیسڈار ادویہ کی طرف توجہ کی جائے اور ایسی دواؤں کی طرف جن کے اندر کسی قدر جلا پیدا کرنے کی اور خشک کرنے کی خاصیت ہو۔ جھچھڑے خارج ہونے کے بعد گاڑھے خون کا نکلنا زخم کے گہرے ہونے کی دلیل ہے اور کسی عصبی شے کا خارج ہونا جرم امعاء کے ٹوٹ کر آنے کی دلیل ہے۔ اس کا کوئی علاج نہیں ہے کیوں کہ یہاں طبیعت کسی چیز پر قادر نہیں ہوتی اور صرف آنوں کا خارج ہونا علت کے خفیف ہونے کی علامت ہے۔ یہ آنوں جرم امعاء کے اوپر لگی ہوئی لیس ہوتی ہے۔ اگر اس کے ساتھ خون آئے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ زخم جرم امعاء کے اندر تک پہنچ گیا ہے اور اگر اس کے ساتھ سخت جھچھڑے خارج ہوں تو اس بات کی نشانی سمجھنا چاہئے کہ وہ آنوں سے اکھڑ کر آرہے ہیں اور اگر سخت اور موٹے بوے ہوں تو سمجھنا

چاہئے کہ آنتیں پھٹ گئی ہیں۔ (مؤلف)

اکثر آنتوں کے پھٹنے کے بعد قبض کی شکایت ہو جاتی ہے اور پیٹ کا نچلا حصہ پھول جاتا ہے کیوں کہ وہاں برازا اکٹھا ہو جاتا ہے اور بسا اوقات یہ سفید پیپ ہوتی ہے جو دہر کے پاس اکٹھی ہو جاتی ہے تب اس وقت مرینس کی استطاعت کے مطابق ہڑتال کے شیفات استعمال کر انہیں پھر اس کو سکون پہنچانے اور زخم بھرنے کی تدابیر کریں۔ (مؤلف)

سیلان دم کو روکنے میں کرباء سخت قبض پیدا کرتا ہے، خاص طور سے قروح امعاء اور زحیر میں یہ عجیب تاثیر رکھتا ہے۔ (الوجریج)

ایک مؤثر حقنہ کا نسخہ :

چاول چار اوقیہ، جو کا ستوا اور چھلی ہوئی مسور دو دو اوقیہ، خشک گل سرخ ڈنٹھل سمیت، گلزار، ہارنگ اور اذن الجدی ایک ایک اوقیہ سب کو لے کر چار رطل پانی میں ہلکی آنچ پر اس قدر جوش دیا جائے کہ ایک رطل رہ جائے پھر اس کو چھان لیا جائے اور دو تہائی رطل جو شانہ لے کر اس میں ایک اوقیہ بکھرے کے گردے کی پکھلی ہوئی چربی اور اتنا ہی روغن گل خام اور قاقیا، دم الاخوین، گل ارمنی، اسفیداج ایک ایک درہم اور دو انڈوں کی زردی شامل کر کے خوب حل کر دی جائے اور پھر اس سے حقنہ کیا جائے اس سے اچھا فائدہ ہوتا ہے۔ (اختیارات حنین)

ایک شخص کو میں جانتا ہوں جو قروح امعاء کا علاج کرتا تھا اس کے ہاتھ سے اچھے خاصے لوگوں کو شفا یابی حاصل ہوئی۔ جن مرینسوں کے اندر طاقت ہوتی، مضبوط ہوتے اور قوت برداشت ہوتی وہ تو اچھے ہو جاتے لیکن اکثر ضعیف مرینس جو درد کی تاب نہ لپاتے ان کی موت ہو جاتی۔ وہ شخص مرینس کو ایک دن روٹی پیاز کھلاتا اور اس دن پانی کم پلاتا پھر دوسرے دن سویرے انھیں کر نمک کے گرم پانی سے حقنہ کرتا پھر اس کے بعد قوی دوا سے تیار کیا گیا تیز حقنہ دیتا۔ حقنہ قویہ سے مراد حقنہ زراغ ہیں جالینوس نے بتایا کہ جس مرینس کے اندر اس درد کی قوت برداشت ہوتی وہ ایک ہی بار میں مکمل شفا یاب ہو جاتا اور جو کمزور اور ضعیف ہوتا اس کو غشی طاری ہوتی، تشنج ہوتا اور مر جاتا۔ تو ایسے خطرے میں طبیب کو نہیں پڑنا چاہئے گرچہ مرینس کو فائدہ ہوتا ہے بلکہ وہ طریقہ علاج اپنانا چاہئے جو محفوظ ہو۔ (حیلۃ البر)

نمک اور ہڑتال کے حقنہ آنتوں کے گندے زخموں میں استعمال کرنے چاہئیں دواء حاد اور مرہم اخضر کا موقع استعمال ہر دلی گندے زخم میں ہے۔ لہذا اس میں ڈر کر علاج سے پیچھے نہیں ہٹ جانا چاہئے اگر پیپ بہت

زیادہ سفید اور میلی کچلی سی ہو جیسے ہر ونی قروح میں سفید اور پھولے ہوئے گوشت نظر آتے ہیں۔ تو اسی سے علاج کیا جائے کیوں کہ بغیر اس کے وہ اچھا ہی نہیں ہوگا۔ اس کا استعمال قروح سے خارج ہونے والے مادہ کو دیکھنے کے بعد ہی کیا جائے اور اگر مریض کے ساتھ کچھ مہربانی کرنا چاہیں تو قرطاس محرق اور اس جیسی دوسری چیزیں کئی بار استعمال کرادیں کیوں کہ یہ ہڑتال کا قائم مقام ہے۔ جب اسہال سوزش و لذع پیدا کرنے والا ہو تو تسکین الم کے لیے لذع و سوزش سے خالی کئی عمل سب سے بہتر طریقہ علاج ہے۔ اس کے ساتھ ہی اگر یہ حرارت میں معتدل ہو تو مسکنات الم میں سب سے زیادہ مؤثر چیز ثامت ہوتا ہے۔ گردے کی چرلی کا حقنہ ذرب و خلفہ کے مریضوں کے لیے باعث ثقل و لذع ہوتا ہے اور قروح امعاء کے مریضوں کے لیے فوری تسکین کا سبب اور ان اشیاء میں لزوجت کی شمولیت سے یہ اپنی جگہ دیر تک باقی رہتا ہے اور یہی اس کی خاص بات ہوتی ہے کیوں کہ متواتر حقنہ تکلیف دہ ہوتا ہے۔

مزمن قروح امعاء کا علاج پہلے ایسی دوا سے بذریعہ حقنہ کیا جائے جو کسی قدر مخدر ہو پھر جو شانہ آس میں ہڑتال حل کر کے اس سے حقنہ کیا جائے۔ (فلیغریوس)

اسہال دموی چار طرح کا ہوتا ہے۔ نمبر ایک صاف شفاف خالص خون کا استفرغ ہو جیسے کہ کسی عضو کے کٹ جانے پر بہتا ہے۔ یا ایسے جیسے کہ معمول کی ریاضت ترک کر دینے پر ریاضت میں بدل ماستخلل فراہم کرنے والا خون بدن کے اندر اکٹھا ہو جاتا ہے اور بذریعہ اسہال خارج بدن ہوتا ہے۔ یہ دوروں اور وقفوں سے خارج ہوتا ہے۔ یہ مقدار میں زیادہ اور گوشت کی دھوون جیسا مائی ہوتا ہے اس کی وجہ جگر کی قوت مغیرہ کا ضعف ہے اور یا اس میں چمکتا ہوا سیاہ خون خارج ہو اور اسی طرح اس وقت بھی ہوتا ہے جب جگر میں غذا ہضم ہوتی ہے اور پھر اس کو آگے بڑھنے اور جاری ہونے میں کوئی رکاوٹ آڑے آتی ہے مثلاً سہ و غیرہ جس سے وہ خون جگر میں پڑا پڑا احراق پا کر سیاہ ہو جاتا ہے اور پھر اس کے بوجھ سے جگر تکلیف پاتا ہے تو اس کو دفع کرنا چاہتا ہے یا مختصر وقفوں میں تھوڑا تھوڑا خون خارج کرتا ہے۔ بسا اوقات خالص خون ہوتا ہے اور بسا اوقات جمنا ہوا اور بسا اوقات اس کے ساتھ پیپ یا زخم کے قشور ہوتے ہیں۔ اس کا سبب قروح امعاء ہوتا ہے اور اگر اس کے ساتھ سخت پچش کی بھی شکایت ہو تو اس کو زحیر کہتے ہیں اور خون یا پیپ یا آنوں بغیر پچش کے خارج ہو تو اس کو ذوسطار یا کہتے ہیں۔ جب اجابت میں پیپ، آنوں کی آمیزش ہو اور پیپ گاڑھی ہو اور گردے اس کو جذب کرنے سے قاصر ہوں تو صدیدی خلفہ جاری ہو جاتا ہے۔ (العلل والاعراض)

یہ اس چیز کا پیش خیمہ بنتا ہے جو اخلاط کو فنا کرنے کا موجب ہوتا ہے۔ مثلاً احمیات یا ہنٹ۔ (مؤلف)

زخم کے بڑے قشور کا خارج ہونا امعاء غلاظ (بڑی آنٹوں) سے آنے کی دلیل ہے اسی طرح چھوٹے قشور

امعاء وفاق سے آنے کی دلیل ہوتے ہیں۔ اگر قرحہ بڑی آنتوں میں ہے تو مریض اجابت جانے سے پہلے لذع و سوزش محسوس کرے گا اور اگر مرض زیریں آنتوں میں ہے تو اغشیہ کی مانند موٹے چھلکے براز کے ساتھ خارج ہوں گے اور اوپری آنتوں کے مرض میں چھلکے چھوٹے اور باریک خارج ہوتے ہیں۔ خون، پیپ میں سے جو چیز بھی خارج ہو اگر براز سے مخلوط نہ ہو بلکہ اس سے علاحدہ ہو تو مرض معاء مستقیم میں سمجھا جائے اور اگر اس سے مخلوط ہو تو قولون میں اور اگر ایک دوسرے میں خوب مل کر خارج ہوں تو اعور میں۔ اور اگر بہت زیادہ ایک دوسرے میں مخلوط ہوں تو چھوٹی آنتوں میں مرض سمجھا جائے۔ بہت زیادہ مخلوط ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ان کو باہر آنے کے لیے ایک لمبا راستہ طے کرنا پڑتا ہے اور ہٹنے ڈولنے سے ایک دوسرے میں خونی گھل مل جاتے ہیں۔ اگر مرض چھوٹی آنتوں میں ہو تو اس کا علاج اوپر سے کیا جائے یعنی منہ کے ذریعہ دوا استعمال کی جائے اور بڑی آنتوں میں مرض ہو تو اس میں درد و تکلیف دور کرنے کے لیے حقنہ کیا جائے۔ بڑی آنتوں کے مرض میں حقنہ خاص طور سے کیا جاتا ہے۔ چھوٹی آنتوں میں خلط حار کی وجہ سے ہونے والے قرحہ میں خون کا استفراغ تھوڑا تھوڑا اور لذع و چھین کے ساتھ ہوتا ہے اور اگر دفعۃً بغیر لذع و چھین کے ہو تو وہ خون یا تو صاف شفاف ہوگا اور یا سیاہ گدلا اور یا رقیق پانی جیسا ہوگا۔ صاف شفاف خون کا استفراغ جسم کے اندر اس کے اکٹھا ہو جانے کی وجہ سے ہوتا ہے اور جسم میں خون اکٹھا یا تو ترک ریاضت کی وجہ سے ہوتا ہے یا کسی عضو کے کٹ جانے کی وجہ سے ہوتا ہے اور سیاہ گدلے خون کا استفراغ سدہ کبد کی وجہ سے ہوتا ہے جو خون کو اعضاء کی طرف جانے سے رکاوٹ ڈالتا ہے نتیجتاً وہ خون وہیں جگر کے اندر محبوس ہو کر محترق ہو جاتا ہے اور پھر آنتوں کی طرف بہہ پڑتا ہے اور گوشت کی دھوئیں کی مانند رقیق پانی جیسے خون کا استفراغ ضعف کبد کی وجہ سے ہوتا ہے۔ قروح امعاء میں سب سے پہلے خارج ہونے والی رطوبت صفراء ہوتا ہے پھر بلغمی رطوبت اور اس کے بعد جو رطوبت خارج ہوتی ہے وہ لیس ہوتی ہے جو آنتوں کی سطوح پر قلمی کی مانند چپکی رہتی ہے جیسے کہ تانبے کے برتنوں پر قلمی ہوتی ہے۔ ان کے بعد خارج ہونے کے لیے خراطہ کا نمبر آتا ہے خراطہ خاص جو ہر امعاء کی ایک چیز ہوتی ہے ان سب کے بعد خارج ہونے والی رطوبت خون ہوتی ہے۔ خون آنے کا مطلب ہے کہ آنتوں کی رگوں کے منہ کھل گئے ہیں۔ قروح امعاء کی وجہ سے اور امراض جگر کی وجہ سے خارج ہونے والے خون کے درمیان فرق یہ ہے کہ قروح امعاء میں خارج ہونے والا خون تھوڑا تھوڑا قطرہ قطرہ اور خراطہ کے ساتھ آتا ہے اور یہ اصلاً خون ہوتا ہے اور جگر کی کسی بیماری کے سبب آنے والا خون دفعۃً زیادہ مقدار میں اور بغیر خراطہ کے آتا ہے۔ اور دوروں اور لمبے وقفوں سے آتا ہے اور یہ پانی جیسا ہوتا ہے اور براز کے ساتھ میں اگر چکنائی ہو تو یہ بڑی آنتوں سے آنے کی علامت ہے۔ (الاعضاء الآلمہ)

اسہال دموی کو روکنے کے لیے قرل بادین ساہور کا ایک نسخہ فیتلہ :

اتاقیا، بزرلینج، افیون، اسفیداج، رصاص، گل ارمنی، مازو خام ان سب اجزاء کو چاول کی گرم پیچ میں ڈال کر مالیں اور اسی میں تھوڑا سا کنڈر بھی مالیں پھر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بنا کر بہ طور فیتلہ استعمال میں لائیں۔
(مؤلف)

آنتوں میں زخم یا تو بلغم مالج سے پیدا ہوتے ہیں یا صفراء اور یا سوداء سے۔ قرحہ معوی صفراوی کی مدت دو ہفتے ہے اور قرحہ معوی بلغمی کی مدت تیس دن اور سوداوی کی کوئی مدت نہیں ہوتی۔ وہ ایک زمانے تک رہتا ہے اور مشکل سے ہی جاتا ہے۔ مقعد میں اگر کوئی زخم ہو جائے اور اس میں سے پیپ بغیر براز سے ملے نکلے اور اگر براز نکلے بھی تو پیپ کے نکلنے کے بعد تو سبب مرض مقعد سے قریب ہی ہوگا اور چھوٹی آنتوں کے قرحہ میں بہت کم کچھ نکلتا ہے اور بڑی آنتوں کے قرحہ میں بہت زیادہ اور گاڑھی اور گوشت کے ٹکڑے کے ساتھ رطوبت نکلتی ہے اور پردہ صفاق جیسی کوئی چیز خارج ہوتی ہے۔ اس رطوبت یا مادے کی جنس کا پتہ اس کے رنگ کو دیکھ کر کیا جائے گا۔ اگر خارج ہونے والی رطوبت کارنگ زرد ہے تو سبب مرض صفراء ہے اور اگر سفید اور چکنی رطوبت ہے تو وہ از قسم بلغم مالج مانی جائے گی اور اگر سیاہ یا مکدر ہے تو وہ سوداء کی جنس سے مانی جائے گی خاص طور سے اس وقت جب اس کے ساتھ طحال بھی فاسد ہو۔ قروح معوی صفراوی کی علامت جگر کی خرابی اور صفراوی قے بھی ہے۔ علامات فارقہ میں شدت درد بھی ایک نکتہ ہے۔ قضاء حاجت سے کچھ پہلے درد کا شروع ہونا اوپری آنتوں میں قرحہ کی موجودگی کی علامت ہے اور اس کے برعکس اور اجابت میں چکنائی کا کم ہونا اوپری آنتوں میں قرحہ کی موجودگی کی علامت ہے اور اس کے برعکس اور زیریں آنتوں سے کھال یا چیچھڑے جیسی چیزیں خارج ہو سکتی ہیں اس کے بعد براز سے مل کر پیپ خارج ہو سکتی ہے۔

سب سے زیادہ سخت تکلیف چھوٹی آنتوں کے قرحہ میں ہوتی ہے اور زحیر میں اجابت کی مقدار کم ہو جاتی ہے اور جو کچھ بھی نکلتا ہے وہ سخت زور لگانے اور اسٹنگھنے پر نکلتا ہے اور اس سے قبل اور بعد میں مقعد میں درد و تکلیف ہوتی ہے اور پاخانہ کے بعد خراطہ کا آنا شفا یابی کی علامت ہے۔ (الیسودی)

اسفل بطن سے خارج ہونے والا خون یا تو درد و تکلیف اور خراطہ کے ساتھ آتا ہے اور یا اس کے بغیر اگر خراطہ درد کے بغیر خارج ہو تو اس کا علاج ان دواؤں سے کیا جائے گا جن سے ہنٹ الدم وغیرہ کا کیا جاتا ہے اور جو خون درد و خراطہ اور زحیر و مخص کے ساتھ آتا ہے اس کا سبب چونکہ یا تو اوپری آنتوں میں یا زیریں آنتوں میں یا معاء مستقیم میں دبر کے پاس ہوگا۔ اس لیے اگر سبب چھوٹی آنت میں ہو تو اس کا علاج طین اور گوند کے ساتھ بریاں بزور کے ذریعہ کیا جائے اس سے فائدہ نہ ہو تو چنے کے برابر فلو نیا فارسی دے کر علاج کیا جائے

اور رات کو رب آلاس کے ساتھ ایک مٹھی شاہ بلوط کھلایا جائے اور پانی کے ساتھ پتلے دودھ کا پلانا بھی مفید ہے یا تین اونس سماق کے جو شاندرے کے ہمراہ تین اونس چاول کی بیج پلائی جائے اور ایک دانگ خرگوش کا پیڑ اور روغن گل پتلے دودھ کے ساتھ تین اونس اور رات کو فقط دودھ میں پکا ہوا طراہیٹ کھلایا جائے اور تھی بھی ہو تو طباشیر، تخم حماض، صمغ اور سماق کو لعاب اسپنول میں گوندھ لیا جائے۔ اور اس میں گل ارمنی بھی شامل کر لی جائے۔ پھر اسے پانی کے ہمراہ استعمال کر لیا جائے اور غذا کے طور پر انڈے کی زردی کھلائی جائے اور زیریں آنٹوں میں سبب مرض موجود ہو تو حقنوں کے ذریعہ علاج کیا جائے۔ مرض کے مزمن ہو جانے پر ہڑتال کے قرص کا استعمال کیا جائے اور دروسوزش ہو تو حقنوں میں بھی اور خوردنی طور پر بھی مرغی اور بطخ کی چربی استعمال کرائی جائے اور اگر قروح امعاء کے ساتھ فساد ہضم اور برودت شکم کی شکایت ہو تو قابضات و مسخات ادویہ سے قرص تیار کر کے انہیں استعمال کر لیا جائے۔

مثال کے طور پر اس طرح کی قرص :

حب آلاس، گنار، طین البحیرہ، سماق، طباشیر، فیون، انیسون، نانخواہ، زیرہ، اورک، ان سب اجزاء کو کوٹ پیس کر قرص کی شکل میں بنالیں اور اس میں سے مریض کو روزانہ دن میں اور رات میں ایک ایک گولی کھلائیں اور اس کے علاوہ گندم سیاہ بھی استعمال کر سکتے ہیں اور اگر قروح امعاء کے ساتھ برودت اور فساد ہضم کی شکایت نہ ہو تو صرف قابضات، مغریات اور مخدرات استعمال کریں جیسے عطر، سماق، جفت بلوط، اقا قیا، گل ارمنی، صمغ، بریاں، فیون سب اجزاء ہموزن لے کر کوٹ پیس کر حسب دستور قرص بنا کر استعمال کریں اور مریض کو سرکہ کے ساتھ لبالا ہوا انڈا، پائے، چاول کی روٹی، مسور کی دال اور مچھلی کھانے کی ہدایت کریں۔ اس سے اگر پیٹ خراب ہو جائے تو پھر چربی سے چاول اور سنام (اونٹ کی کرتیاں) سے شاہ دانہ اور باجرہ کھانے کی ہدایت دی جائے اور زحیر کے مریض کو اس سے پرہیز کر لیا جائے اور کرتے وقت گندم سیاہ اور دن میں فلو نیا استعمال کر لیا جائے۔ اگر حرارت نہ ہو بلکہ برودت ہو تو شحز نایا کا استعمال کر لیا جائے۔ (مؤلف)

آنت پھننے سے موت واقع ہو جاتی ہے۔ (الموت السریع۔ جالینوس)

میرا خیال ہے کہ انہوں نے کسی بھی آنت کا پھٹنا مراد لیا ہے۔ (مؤلف)

قروح امعاء کے لیے قرص :

اقا قیا، عطر، فیون، صمغ نصف نصف جزء لے کر عطر کے جو شاندرے کی مدد سے قرص بنالی جائیں ان کے استعمال سے قبض پیدا ہوتا ہے۔

اس کے لیے ایک دوسرا نسخہ :

عصص، افیون، صمغ نصف نصف جزء لے کر رب آس کی مدد سے قرص بنالی جائیں اور پھر کھلائی جائیں۔ میں نے اس مرض میں مستعمل کوئی بھی مرکب ایسا نہیں پایا جس میں افیون یا بزرنج نہ شامل ہو اور قروح امعاء کی دوا میں صرف قابض، مغری اور محذر ہوتی ہیں اور اگر اس مرض کے ساتھ حرارت ہو تو سفوف میں زور دیا اور افیون شامل کر کے استعمال کرنے پر عجیب فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ (المیامر)

مفید گولی برائے خلفہ و قروح امعاء :

مازو خام چار مثقال، افیون دو مثقال، تخم کر فس ایک مثقال، سب اجزاء کو لے کر پانی میں گوندھ کر پنے کے برابر گولیاں بنالیں اور پھر تین تین گولیاں استعمال کرائیں۔ (المیامر)

ضماد برائے قروح امعاء :

اجوائن خراسانی سفید، زورود، عصارہ لحدۃ التیس، سماق ایک ایک جزء، افیون، زعفران نصف نصف جزء تخم کر فس ایک جزء لے کر سفوف بنالیا جائے اور شربت حب الّاس میں ملا کر اس سے لپیٹ پر طلاء کیا جائے اور ضماد کیا جائے۔

دوسرا نسخہ :

اجوائن خراسانی، اقا قیا، مازو خام، عصارہ لحدۃ التیس، سماق ایک ایک جزء پوسٹ انار، حب الّاس ایک ڈیڑھ جزء۔ سب اجزاء کو لے کر قابض شراب سیاہ میں گوندھ کر اس سے ضماد کیا جائے۔

گل ار منی کو سماق اور کچے انگور کے عرق میں تین گھنٹے تک رکھ چھوڑا جائے پھر بلوط کے انگارہ پر اس کو گھمایا جائے یعنی کچھ دیر بلوط کو جلا کر اس کا انگارہ دکھایا جائے اور پھر تہ نشین ہونے دیا جائے اس کے بعد آب سماق اور آب نمک کے ساتھ ملا کر طلاء کیا جائے۔ اس سے شفا حاصل ہوتی ہے۔ (مؤلف)

صمغ قابض ہے اور امعاء کے لیے مغری ہے۔ اس کا شمار اچھی اور بہتر غذا میں ہوتا ہے اور کیترا بھی رطوبت لڑچہ پیدا کرتا ہے مغری ہے لیکن اس کے استعمال سے خلفہ کی تعداد بڑھ جاتی ہے لہذا اس کا استعمال ایسے موقع پر نہ کیا جائے۔ (ابو جریج الراہب)

کبھی کبھی قروح امعاء کے مریض کو سیاہ کیموسی اس سال ہونے لگتا ہے اور اس کے بعد اس کی موت ہو جاتی ہے۔ (روفس)

ذو سطار یا کامریض چہ ایک ماشہ بھر خرگوش کی پنیر لے لے تو اس مرض سے اس کو شفا یابی ہو جائے گی اور اگر خرگوش کی پنیر کو خیر اور روٹی میں گوندھ کر ذو سطار یا کے مریض کو کھلایا جائے تو اس کا بہت اچھا اثر ہوتا ہے۔ قروح امعاء کے مریض کو چار روز تک بغیر نمک کی تازہ پنیر جس کی مائیت ختم ہو گئی ہو، کھلا دی جائے اور اس کے علاوہ کوئی دوا نہ دی جائے تو وہ بالکل ٹھیک ہو جائے گا۔

مجرّب دواء زحیر :

نانخواہ، تخم کرفس، پوست انار ترش، عطس، ابھل ہموزن، افیون نصف جزء سارے اجزاء لے کر سرمہ کی مانند باریک سفوف کر لیں اور اس میں سے ایک درہم سے ایک مثقال تک لے کر صبح اور رات کو سوتے وقت استعمال کر لیا جائے اور بطور غذا چاول دیا جائے اس سے ایک یا دو دن میں ضرور سکون ملے گا اور بچوں کے لیے اس کی مقدار خوراک ایک دانگ سے دو دانگ تک ہے۔ (اطہور سففس)

لذع و چھین کے کچھ زیادہ دیر کے بعد مریض کا رفع حاجت کے لیے جانا اس امر کی نشانی ہے کہ بالائی آنت میں ہے اور لذع و چھین کے فوراً بعد براز یا کوئی مواد خارج ہو تو یہ مقعد کے قریب علت موجود ہونے کی دلیل ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ ایک شخص کی اجابت میں کبھی زخموں کے چھلکے اور کبھی خراطہ نکلتے اور کبھی اخلاط دموی۔ خراطہ آنت کی اندرونی سطح سے چپکی ہوئی جھلی کا ٹکڑا ہوتا ہے تو کیا اس کی تشخیص میں کسی کو شک ہو سکتا ہے کہ یہ آنت کا زخم نہیں ہے البتہ یہ واضح ہوتا ہے زخم چھوٹی آنت میں ہے یا بڑی آنت میں۔ اس کو تین چیزوں سے معلوم کیا جاسکتا ہے خراطہ کی نوعیت سے۔ چنانچہ اگر اس کی مقدار چھوٹی آنت کی خاصیت سے زیادہ ہو تو یہ بڑی آنت کا حصہ مانا جائے گا اور اگر لذع کے ساتھ فوراً ہی خارج ہو یا بہت تیز خارج ہو تب بھی بڑی آنت کا حصہ مانا جائے گا اور اگر خارج ہونے والی چیز براز سے گھلی ملی ہوئی نہ ہو تو اس کا سبب معاء مستقیم میں سمجھا جائے گا یا اعور کہ نیچے کے جہاں براز رہتا ہے الغرض پوری معاء مستقیم میں کہیں بھی سبب مرض ہو سکتا ہے اور قرحہ امعاء کے جتنے ہی اوپری حصہ میں ہو گا اتنا ہی اس کا مادہ براز سے مل کر خارج ہوگا۔ (الاعضاء الآلہ)

اسہال دموی، معوی اور کبدی کے درمیان فرق :

اسہال دموی کبدی میں خون مقدار میں زیادہ اور دفعۃً خارج ہوتا ہے اور اسہال دموی معوی میں ابتداً صفراء خارج ہوتا ہے جو سخت لذع کا سبب بنتا ہے پھر قشور امعاء خارج ہوتے ہیں اس کے بعد تھوڑے خون کے ساتھ خراطہ کا کچھ حصہ خارج ہوتا ہے خون کے ساتھ خراطہ کا کچھ حصہ خارج ہوتا قرحہ کے مستحکم

ہو جانے اور اسہال دم کے اچھا ہو جانے کی علامت ہے۔ اگر دستوں میں خارج ہونے والی چیز صرف خراطہ ہی ہے تو اس کے ساتھ میں لگی ہوئی جھلی کا معائنہ کیا جائے کہ کیا چرٹی کی جنس سے ہے یا کچھ اور۔ اگر وہ جنس سمین سے ہے تو سمجھیں کہ قرح بڑی آنتوں میں ہے اور اگر خراطہ کے ساتھ خون خارج ہو رہا ہے تو دیکھیں کہ اسہال میں نکلنے والے سارے مادے کے ساتھ ملا ہوا ہے یا نہیں۔ کیوں کہ اگر ملا ہوا ہے یا مل کر خارج ہو رہا ہے تو یہ قرحہ زیریں آنت کے بالکل قریب میں واقع ہونے کی دلیل ہے۔ ایسا ہی خراطہ کا بھی معاملہ ہے لیکن خراطہ کم واضح ہو پاتا ہے اور قرحہ کے قشور کی شکل اور اس کی بڑا وغیرہ سے مخلوط ہونے کی نوعیت بھی مقام مرض کو بتاتی ہے۔ لہذا اگر زخم زیریں آنتوں میں ہو تو حقن اور شیاقات زیادہ کارگر اور مفید ثابت ہوتے ہیں اور اوپری آنت کے زخم میں دواؤں کے منہ کے ذریعہ استعمال سے فائدہ ہوتا ہے اور زیریں وبالائی آنتوں کے زخموں کے درمیان فرق اسہال کو دیکھ کر کیا جاسکتا ہے۔ اور اسہال دموی بکدی کی صورت میں شروع شروع میں بغیر قشور و خراطہ کے رقیق پیپ خارج ہوتی ہے اور آخر میں سیاہ گدلی چیزیں خارج ہوتی ہیں جگر کے دست دوروں سے آتے ہیں اور دو تین روز تک خون جاری رہ کر بند ہو جاتا ہے حتیٰ کہ دوبارہ اکٹھا ہو کر پھر یا تو پہلے کی طرح جاری ہو جاتا ہے یا اس سے زیادہ تیز اور قروح امعاء کے دست دفعہ ہوتے ہیں اور مسلسل اور متواتر ہوتے ہیں۔ رہے وہ قروح جو معاء مستقیم میں واقع ہوتے ہیں اور جس کو زحیر کہتے ہیں اس کی وجہ سے ہونے والے دستوں میں مریض کو اٹکھنا اور زور لگانا پڑتا ہے اور رفع حاجت کی شدید ضرورت کا احساس ہوتا ہے جب کہ اس سے تھوڑی سی کسی شے کے علاوہ کچھ نہیں نکلتا یہ چیز ابتداء میں مخاطی اور دموی ہوتی ہے یہاں تک کہ کچھ مدت کے بعد اس سے خراطہ کی جنس کی کوئی چیز خارج ہوتی ہے اور یہ چیز بڑا سے بالکل غیر مخلوط اور علاحدہ واضح ہوتی ہے اور کچھ لوگوں نے میان کیا ہے کہ کچھ زحیر کے مریضوں کو شدید درد ہو اور اس کے بعد ان کی مقعد سے پتھر خارج ہوا لیکن میں نے ایسا نہیں دیکھا۔ (الاعضاء الملمہ)

اسہال دموی کی چار قسمیں ہیں :

وہ اسہال جو متعین دوروں سے آئیں ان لوگوں کو عارض ہوتے ہیں جن کا کوئی عضو کٹ گیا ہو یا جنہوں نے کوئی معمول کی ریاضت ترک کر دی ہو یا مسلسل وغیرہ لینا چھوڑ دیا ہو جس سے جگر میں امتلاء ہو جاتا ہے۔ دوسرا وہ اسہال جو ضعف کبد کے باعث عارض ہوتا ہے اس میں خون کی مائیت خارج ہوتی ہے۔ تیسرے سوداوی خون کا استفراغ۔ یہ میل یا تلچٹ کی مانند ہوتا ہے۔ چوتھے وہ اسہال جس میں تھوڑی مقدار میں محض خالص خون نکلتا ہے یا اس کے ساتھ زخموں کے قشور ہوتے ہیں۔ صرف یہی قروح امعاء کا اسہال ہوتا ہے اور مرض زحیر معاء مستقیم کے اس قرحہ سے عارض ہوتا ہے جس کا وقوع دبر کے

پاس ہوتا ہے۔ اس سے اوپر کی آنت کے قرحہ کے مقابلہ میں زحیر کا قرحہ زیادہ شدید ہوتا ہے۔
(العلل والاعراض)

نسخہ برائے قروح امعاء :

اسپنول، تخم ریحاں، تخم عظمی بریاں، تخم بارنگک، طباشیر، تخم حماض بریاں، نشاستہ بریاں، صمغ، گل ارمنی، کبریا، سارے اجزاء کو لے کر کوٹ پیس کر سفوف کی شکل میں استعمال کرائیں۔ (ساہر)
جیسا کہ کئی بار گزر چکا ہے بسا اوقات کج کے ساتھ اسہال اور کثیر رطوبت خارج ہونے کی شکایت ہوتی ہے اس لیے اس کے نسخہ سفوف میں قابض چیزوں کو شامل کیا جائے مثلاً بول کی پھلی، طریشیٹ، بلوط، سماق، کزبرہ۔ بریاں۔ اجوائن خراسانی، افیون وغیرہ اور اگر ضرورت ہو تو اس کے ساتھ حب الآس، خرنوب، عیض، ہاجرہ کا آٹا بریاں، مقل، مکی وغیرہ اور اگر اسہال دموی برودت کے ساتھ ہو اور کج کا سبب بلغم ہو تو اس نسخہ میں ہالون بریاں کا اضافہ کر لیا جائے اور جب درد و مروڑ شدید ہو تو اس کے ساتھ جب بلسان اور کچھ کا سرریاح چیزیں شامل کی جائیں مثلاً انیسون اور تخم کرفس، مرض کی ابتداء میں حقن کی ضرورت ہوتی ہے لہذا حقن میں زیادہ تر قابضات اور مغریات کا استعمال کیا جائے اور جب معاملہ کسی حد تک طویل ہو جائے تو اس کے ساتھ کاغذ سوختہ۔ وغیرہ ملا دیا جائے اور جب معاملہ اپنی انتہا کو پہنچ جائے تو ہڑتال کا استعمال کریں۔ (مؤلف)
قاطع زحیر فقیلہ کا نسخہ :

سفیدہ قلعی، دم الاخوین، ساد اور ان، افیون حسب دستور فقیلہ، نائیں اور زحیر مزمن کے شیافات میں قرطاس محرق وغیرہ کا اضافہ کر دیا جائے۔ حب الغار خشک دس ماشہ لے کر پیس لیں اور درد و مروڑ کی شکایت میں پھانک کر پانی پی لیا جائے یا زہرہ بریاں کا سفوف پانچ ماشہ لے کر پانی کے ساتھ پھانک لیا جائے یا برگ غار یا حب غار سے کلیاں کی جائیں اور پھر چبا کر چوس لیں اور اس کے پھوک کو ناف پر رکھنا زحیر میں نافع ہے۔ (اربابیوس)

درد گھٹھہ گھٹھہ بھر بعد ہو تو یہ بالائی آنت کا درد ہے۔ ناف کے اوپر ہونے والا درد اسی مقام پر ہوتا ہے۔ درد ہونے کے کچھ دیر بعد اجابت کا ہونا بھی بالائی آنت کی تکلیف کی علامت ہے اور براز کا بہت زیادہ مخلوط ہو کر خارج ہونا بھی، جب کہ اس میں چربی اور چکنائی نہ ہو، بالائی آنت میں علت کی موجودگی کی علامت ہے اور اگر براز مخلوط نہ ہو دوسرے مادوں سے اور اس میں چربی و چکنائی بھی موجود ہو تو یہ زیریں آنت میں علت کی موجودگی کی علامت ہے۔ اسہال دموی مبدی بغیر درد کے گوشت کی دھوون کی مانند ہوتا ہے یہ بسا اوقات جاری رہ کر کچھ دنوں کے لیے بند ہو جاتا ہے اور پھر دوبارہ اکٹھا ہو کر آنے لگتا ہے اور بسا اوقات تلچھٹ یا

میل جیسی چیز آنے لگتی ہے اس کا سبب قرحہ کبد کا پھوٹ کر بہہ نکلنا ہے۔ ان سب کی علامت یہ ہے کہ مریض کمزور نہیں ہو تا بلکہ قوی رہتا ہے۔ کبھی کبھی معدہ اور اس کے آس پاس کی کوئی رگ کٹ جاتی ہے جس سے صاف خون نکلنے لگتا ہے اور جب قروح امعاء میں گوشت کا ٹکڑا خارج ہو تو سمجھیں اس سے شفا یابی نہیں۔ جب تک خراطہ نکلیں تب تک قروح امعاء کی ابتداء سمجھیں قشور نکلیں تو قرحہ کا استحکام نہیں اور گوشت نکلیں تو اس کی انتہا سمجھنا چاہئے اس سے بری اور کوئی چیز نہیں ہو سکتی۔ اس کا علاج یہ ہے کہ اسے تین ماہ فلو نیا کھلایا جائے۔ (الطبری)

فوری قبض پیدا کرنے والی قرص کا نسخہ :

افیون، اقیاقیا، ثمرۃ الطرفاء، سماق، حب الاس سیاہ، ان سارے اجزاء کو کوٹ پیس کر آب سفر جل اور آب سبب کی مدد سے قرص بنائیں اور ان میں سے ایک قرص لے کر گرم پتھروں سے پکا کر گاڑھے کئے ہوئے دودھ کے ہمراہ کھلائیں۔ زبردست فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ یہ مغری امعاء ہے۔

وہ تمام اسہال جو مقعد میں کسی علت کے باعث ہوتے ہیں مثلاً بواسیر، شق مقعد وغیرہ وہ سخت زور لگانے سے آتے ہیں آنتوں سے جاری ہونے والا خون صاف ہوتا ہے اور اس کے نیچے سے آنے والا خون مکدر ہوتا ہے۔ ناف کے نیچے ہونے والا درد تھوڑی دیر تک تو مروڑ کے ساتھ ہوتا ہے اور پورے پیٹ کو لپیٹ میں لے لیتا ہے پھر براہ خارج کرتا ہے۔ اس کے برعکس ناف کے اوپر ہونے والا درد مروڑ کے ساتھ نہیں ہوتا اور نہ ہی پورے پیٹ کو لپیٹ میں لیتا اور نہ ہی براہ خارج کرتا ہے۔ مقعد میں کسی علت کی بنا پر ہونے والی زحیر میں مریض کو بہت زیادہ دست لگ جاتے ہیں لیکن اس میں تھوک جیسی معمولی چیز کے علاوہ کچھ نہیں نکلتا۔ یہ محض کچے تھوک جیسی تھوڑی سی رطوبت ہوتی ہے پانخانہ نہیں ہوتا۔ (اہرن)

قروح امعاء میں مفید غذا :

صاف ستھرے چاول جس کو پانی میں بھگو کر نچوڑ لیا گیا ہو۔ پانی ایک جزء اور دودھ ایک جزء سب کو پکا کر گاڑھا کر لیا جائے تب اس میں سے لے کر کھایا جائے اور اگر حرارت کی شکایت ہو تو چاول کے پانی کی بجائے ماء الشعیر استعمال کیا جائے۔

قبض پیدا کرنے والی قرص :

ملباشیر، گل سرخ، گل ارمنی، کبریا، صمغ عربی، علس، افیون حسب دستور قرص بنا کر قروح امعاء میں استعمال کرائیں مفید ہے۔ رومی اور متعفن قروح امعاء کی صورت میں نمک اور ہڑتال کی قرص استعمال کرائیں۔

آنتوں میں زخم ان گرم مادوں سے پیدا ہوتا ہے جو ان کی طرف انصباب پاتے ہیں اور اس کی وجہ یا تو جگر کا گرم فلفلمونی ہوتا ہے یا گرم پیپ جو کہ پورے جسم سے آنتوں کی طرف انصباب پاتی ہے اور آنتوں سے خون اس وقت جاری ہوتا ہے جب کہ امتلاء دم کی وجہ سے آنتوں کی رگیں پھٹ جائیں جیسے کہ امورند اس میں ہوتا ہے الاں کہ امتلاء دم آنتوں سے اوپر کہیں واقع ہو اور رگیں آنتوں کے علاوہ وہ کہیں اور کی اس کے اوپر پھنیں۔ اسہال و موی جگر کی کمزوری سے لاحق ہوتا ہے۔ اس کا اندازہ اس کی کیفیت اور نوعیت دیکھ کر کیا جاسکتا ہے۔ اگر جسم کے اوپر خلط صفر کا غلبہ ہو اور اجابت میں بھی زرد مادہ نکلتا ہو اور ساری نشانیاں خلط صفراء کی ہوں تو سبب مرض جگر کے اندر تلاش کرنا چاہئے۔

کبھی کبھی سوداء کے باعث دست آتے ہیں اور اس کا رنگ بھی سیاہ ہوتا ہے تو ایسا قرحہ جس سے کالے رنگ کا مادہ اجابت میں خارج ہو، بہت برا ہوتا ہے اس سے چھٹکارا نہیں مل سکتا۔ اگر اسہال خالص خون کے ساتھ ہو اور کچھ دن ہو پھر کچھ دن کے لیے بند ہو جاتا ہو تو اسے امعاء کا امورند اس جیسا سمجھا جائے اور اگر گوشت کی دھوون جیسا خارج ہو تو یہ جگر کی کمزوری کی علامت ہے۔ کبھی کبھی بطن سے خالص خون آسکتا ہے اگر جگر کے اندر ضعف ہو اور بدن میں امتلاء کی کیفیت پوری طرح موجود ہو۔ ان علامات کا پتہ ایسے چل سکتا ہے کہ آنتوں سے خون خارج ہو گا اور جب تک آنتوں سے براہ مقعد خراطہ یا قشور خارج ہوتے ہیں تب تک آنتوں کے زخم کا مند مل ہونا ممکن ہے۔ لیکن اگر گوشت کے ٹکڑے خارج ہونے لگیں تو نا ممکن ہے۔ قروح امعاء کی وجہ سے ہونے والا خونی دست غلیظ ہوتا ہے اور ضعف کبد کی صورت میں ہونے والے خونی دست سے مشابہ ہوتا ہے اور وہ خونی دست جو آنتوں کی کسی رگ کے پھٹ جانے کی وجہ سے ہوتا ہے اس کے اور کبدی خونی دست کے درمیان اس طرح تفریق کر سکتے ہیں کہ کبدی میں درد نہیں ہوتا اور قروح امعاء کی وجہ سے ہونے والے خونی دست میں درد ہوتا ہے اور کبدی میں خراطہ نہیں خارج ہوتا اور اسہال و موی کبدی وغیرہ جو قروح امعاء سے نہ ہو دوروں اور باریوں سے ہوتا ہے اور قروح امعاء کی صورت میں ہونے والا اسہال و موی تھوڑا تھوڑا ہمیشہ اور تمدد کے ساتھ ہوتا رہتا ہے اور اسہال و موی کبدی اور اسہال و موی معوی جو کسی قرحہ کے بغیر ہو، سے جسم لاغر و ضعیف ہو جاتا ہے۔ اور اسہال و موی معوی قرحی سے جسم لاغر نہیں ہوتا اور اسہال و موی کبدی سے پہلے ضعف کبد کی شکایت ہوتی ہے جس کا پتہ اس کی علامات سے چلتا ہے اور آنتوں کی کسی رگ کے پھٹ جانے کی صورت میں اسہال و موی سے پہلے جسم کے اندر امتلاء کی شکایت ہوتی ہے اور اس سے خارج ہونے والا خون خالص صاف ہوتا ہے اور دوروں سے آتا ہے اور کیوں کہ چھوٹی آنت اور بڑی آنت کے زخم کے درمیان تمیز ہو جاتی ہے اس طور سے کہ ثقل کے ساتھ خارج ہونے والے بڑی آنت کے قشور بڑے ہوتے ہیں کیوں کہ بڑی آنت چرہیلی ہوتی ہے اور اس سے خارج ہونے والی شے میں بھی

چکنائی زیادہ ہوتی ہے۔ رہی چھوٹی آنت تو جگر سے قریب ہونے کی وجہ سے اس کے اوپر چرلی نہیں چڑھتی اور یہاں سے خارج ہونے والا خراطہ براز کے ساتھ خوب ملا ہوا ہوتا ہے اور درد کے فوراً بعد مریض رفع حاجت کے لیے اٹھ کھڑا ہوتا ہے اور درد کا احساس ناف کے اوپر ہوتا ہے۔ یہ سب علامتیں اس امر کی ہیں کہ علت بالائی آنت کے اندر ہے۔ پہلے غور کرنا چاہئے شاید اس کا تعلق جگر سے ہو یا آنت سے جیسا کہ ذکر ہو یا کسی دوسرے مادے سے ہو جو وہاں سے انصباب پارہا ہو۔ اگر ایسا نہیں ہے بلکہ اس کا سبب قرحہ امعاء ہے تو پھر اس قرحہ کے سبب پر غور کرنا چاہئے کہ آیا وہ ختم ہو گیا ہے یا ابھی بھی مستقل جاری ہے۔ (سرایون)

اس کی علامت کا ذکر نہیں کیا گیا جب کہ اس کا ذکر کرنے کی ضرورت تھی لہذا میرا خیال ہے کہ براز کے ساتھ اگر خلط زرد رنگ کی اور سیاہ رنگ کی یا حاد رقیق یا ناپسندیدہ رنگ کی رطوبت مستقل خارج ہو رہی ہو تو درد و تکلیف کا باعث اسی رطوبت کو سمجھنا چاہئے جو ابھی تک یہ رہی ہے اور اگر براز اس سے خالی ہو یعنی خالص براز خارج ہو اور خراطہ، خون اور گرانی ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ موثر خلط کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے اور اگر مستقل گر تار ہے تو اس کیموس کی طرف دھیان دینا چاہئے یا اس کو حسب ضرورت روکنے کی کوشش کرنا چاہئے اور اگر پہلے جگہ یا تلی کی معاونت مقصود ہو تو بہاؤ کو روکنا ضروری ہے۔ جب اس کا بہاؤ بند ہو جائے تب قرحہ کی طرف دھیان دیا جائے اور مریض کو دو دن یا ایک دن یا دن کے زیادہ حصے تک غذا سے روک دیا جائے پھر اگر اس کو زیادہ بخار نہ ہو تو تھوڑی تھوڑی مقدار میں ایسا دودھ پلایا جائے جس کو لوہے سے خوب اچھی طرح اس قدر پکالیا گیا ہو کہ اس کی زیادہ تر رطوبت ختم ہو گئی ہو اور چند گھنٹے بعد یہ ہضم ہو جائے تو اسے آب انار میں بھگوئی ہوئی تھوڑی سی روٹی کھانے کی ہدایت دی جائے یا چاول اور بادام اور بکری کی چرلی کا حریرہ بنا کر اس پر صمغ چھڑک کر کھانے کو دیا جائے اور کبھی کبھی حریرہ خشخاش کھانے کو دیا جاتا ہے اور جب حرارت قوی ہو تو اس کے جو شاندرے اور کچلے ہوئے جو کے جو شاندرے اور تھوڑے سے نشاستہ کی مدد سے حریرہ بنا لیا جائے۔ (مؤلف)

قروح امعاء اور ذرب کے مریض کو نیند لانے کی تدبیر کی جائے یہ ترکیب حد درجہ نافع ثابت ہوتی ہے اور سماق کو ایک دن ایک رات کے لیے پانی میں بھگو دیں پھر اس کے بعد پانی کو علاحدہ کر کے اس کا کیک بنا لیا جائے اور مریض کو پھلوں سے پرہیز کرائیں کیوں کہ یہ آنتوں کے لیے ٹھیک نہیں ہیں۔ صرف سفر جل، امرود، ناشپاتی اور زعرور جیسی چیزیں استعمال کی جاسکتی ہے اور اگر حمی نہ ہو تو اسے پائے کھلائے جائیں۔ اور اس کے چاول کے شوربے یا حریرے میں بھی پائے شامل کئے جائیں اور مسور کو دوپائیوں سے دو مرتبہ جوش دیا جائے اور چھان لیا جائے اور یہی عمل کرنب کے ساتھ کیا جائے اور مریض کو لوہے کا ساگ، خرفہ کا ساگ

اور سویاٹین کھانے کی ہدایت دی جائے یہی ساری چیزیں اس کی خوراک میں رکھی جائیں۔ قروح امعاء کے مریض کے لیے گوشت کھانا ٹھیک نہیں ہے الا آن کہ مرض کے طویل ہو جانے کی وجہ سے قوت و طاقت ضعیف ہو جائے تب حیوانوں اور جنگلی چڑیوں کا گوشت کھلا سکتے ہیں۔ مویشیوں پر پرندوں کو ترجیح دی جائے اور مویشیوں کو تیرنے والے جانوروں پر اور پرندوں میں بھی وہ پرندے جن کا گوشت زود ہضم اور جس میں بیوست کم سے کم ہو مثلاً تیتڑ، چکور، ہلکہ، خرگوش، ہرن، بارہ سنگھا اور بخری جانوروں میں مثلاً بازبا اور شیوٹ نامی مچھلی۔ ان سب کو سرکہ اور قابض گرم مصالحہ کے ساتھ پکا کر کھلائیں اور حب الّاس اور سرکہ میں لبالا ہو انڈا کھلایا جائے اور مرض کے شروع میں پانی پلایا جائے خاص طور سے بارش کا پانی اگر یہ میسر نہ ہو سکے تو کسی بھی پانی میں طباشیر اور گل ار منی ڈال کر پلائیں اگر پانی پینے سے استرخاء معدہ کی شکایت ہو جائے تو شربت سفرجل اور پھلوں کے عرق پینے کی ہدایت کریں۔ اور اگر حمی نہ ہو اور معدہ بہت زیادہ ضعیف ہو تو پانی ملی ہوئی قابض شراب سیاہ استعمال کرائیں خالص شراب اس وجہ سے نہیں کہ اس سے حرارت بھڑوک اٹھتی ہے اور آنتوں میں درم پیدا ہو جاتا ہے۔ اور قوت ضعیف ہونے سے پہلے ہی قابض اور مقوی دواؤں کا استعمال جلد شروع کر دینا چاہئے کیوں کہ جب قوت کمزور ہو جاتی ہے تو ان کا اچھا عمل نہیں ہو پاتا۔ اس وجہ سے کہ تب سیلانات زیادہ ہو جاتے ہیں۔ جب اس مرض میں معاملہ طول پکڑے تو دوائیں منہ کے ذریعہ اور بذریعہ حقنہ دونوں طریقے سے دی جائیں کیوں کہ بالائی آنت کو زیریں آنت سے تکلیف ہوتی ہے اور زیریں آنت کو بالائی آنت سے۔ (مؤلف)

اسپنول، صمغ اور طین بریاں کو سفوف بنا کر اس میں سے تین درہم لے کر آب سفرجل کے ہمراہ استعمال کر لیا جائے یہی کافی و شافی ہے۔

نسخہ دیگر :

اسپنول، تخم کنوچہ، تخم خرفہ، تخم بارنگک، تخم ریحاں، زرورد، تخم حماض، تخم عظمی، ایک ایک درہم، طباشیر، گل ار منی، نشاستہ، صمغ وود ودرہم۔ سب اجزاء کو لے کر خوب اچھی طرح بریاں کر کے سفوف بنا لیا جائے اور پھر اس میں سے پانچ درہم کے بقدر لے کر آب بارنگک یا آب عصی الراعی "لال ساگ کا پانی" یا آب خرفہ کے ہمراہ استعمال کر لیا جائے اور اگر بخار ہو تو آب حماض کی مدد سے بنی ہوئی قرص طباشیر کھلائی جائے اور پنج عظمی اس مرض میں بہت مفید ہے۔ ریوند کا بھی اس مرض میں اچھا فعل ہے اور جب آنتوں میں شدید چھین ہو اور خون زیادہ خارج ہو تو ایسے حقنہ استعمال کئے جائیں جو تسکین و تقویت پیدا کرنے والے اجزاء پر مشتمل ہوں جیسے چرنی بلخ، گل ار منی، اسفیداج، نشاستہ، انڈے کی زردی وغیرہ اور جب چھین بہت تھوڑی

ہو تو قابض یکھنی چیزوں سے پرہیز کیا جائے اور حقنہ کے اصول میں جو کچھ مذکور ہے اس کے مطابق حقنہ کیا جائے اور اگر خارج ہونے والی چیز میں یعنی دستوں میں خون قطعی نہ ہو بلکہ خالص پیپ ہو تو اس وقت حقنہ حادہ کی ضرورت ہوتی ہے جیسے کہ پرانے خراب زخموں میں ضرورت پڑتی ہے۔ یہ بات ذہن نشین کر لی جائے کہ ایسے وقت میں ادویہ حادہ کے استعمال سے غفلت نہیں برتنی چاہئے۔ سستی اور غفلت بالکل نہ کی جائے کیوں کہ اس سے قرحہ کو بہت بڑا نقصان ہو گا لہذا اور ادویہ حادہ کا استعمال فوراً کیا جائے اس کے استعمال سے زخم سڑتا نہیں ہے لیکن جب تک خون جاری ہو اور کوئی ایسی چیز جاری ہو جس کے بارے میں گمان ہو کہ وہ تازہ پھوڑے کی ہے تب تک ادویہ حادہ کا استعمال نہ کیا جائے۔

ذو سطراریا میں مستعمل قرص زراغ جب کہ صرف پیپ خارج ہو :

ہڑتال سرخ، ہڑتال زرد و ڈیڑھ ڈیڑھ اوقیہ، ان جھچا چونا بیس تولہ، قرطاس محرق پونے تین تولہ، اقا قیا چار اوقیہ، لحيۃ التمس دو اوقیہ سارے اجزاء کو کوٹ پیس کر آب بارنگ میں ملا کر قرص بنائیں اور پھر اس میں سے نصف درہم کے بقدر لے کر ساق اور اس کے جو شاندرے یا پوست انار کے جو شاندرے میں حل کر کے اس سے حقنہ کریں اور اگر درد قولون میں ہو تو بالابطہ استعمال کئے جائیں۔

ایک اچھے فتیلہ کا نسخہ :

وم الاخوين، اقا قیا، صمغ، کاغذ سوختہ، اسفیداج الاسرب، مردار سنگ، قرن الایل، افیون۔ ان سارے اجزاء کو لے کر فتیلہ بنالیے جائیں اور یہ وقت ضرورت اور حسب ضرورت استعمال کیا جائے۔ شدید درد میں مغری و مندر فتیلہ کی ضرورت ہوتی ہے اور تازہ زخم میں مغری اور قابض کی اور جب زخم فاسد، گندہ اور پرانا ہو جائے تو حار اور عفص بالابطہ کی ضرورت پڑتی ہے اور قرص اندرون کو گھس کر مقعد اور کمر پر اس سے طلاء کیا جائے اور قروح امعاء کی شکایت میں پیٹ پر شدید بھت چیزوں سے طلاء کیا جائے اور اگر مریض کو رفع حاجت کا احساس ہو اور اس سے بہت تھوڑی سی لیسدار اور چکنی رطوبت خارج ہو جس پر خون کے کچھ نقطے ظاہر ہو رہے ہوں تو یہ مرض زحیر کی علامت ہے اور اس کی وجہ ورم حار اور قرحہ معاء مستقیم ہو کر تا ہے ورم کو مریض برا گمان کر لیتا ہے کیوں کہ اس میں بھی ویسا ہی مقعد پر یہ جھ محسوس ہوتا ہے جیسے برا اڑا کھٹا ہو جانے کی وجہ سے محسوس ہوتا ہے۔

علاج :

اس کے علاج کے تین اصول ہیں : آنت کی طرف جانے والے مادہ کو روکنا، ورم امعاء کو تحلیل کرنا

اور تعدیل حدت۔ اس کی شروعات اس طرح کریں کہ پہلے نیم گرم روغن میں روئی بھگو کر سنکائی کریں اور روغن گل کو شراب میں حل کر کے پیٹ بنیرو اور جنگا سے پر ملیں اور خصیتین سے لے کر حلقہ مقعد تک بھی اس روغن کو ملا جائے اور مریض کو دودن تک غذا ترک کر دینے کی ہدایت کریں تاکہ مادے کے بہاؤ کے اصل ذریعہ کو ہی ختم کر دیا جائے۔ پھر اس کے بعد تھوڑی غذا دیں اس کے لیے لوہے کے ذریعہ جوش دیئے ہوئے دودھ میں بھگوئی ہوئی روئی ہونی چاہئے کیوں کہ یہ وہ علاج ہے جس کے اندر اوپر ذکر کی گئی تمام صفات موجود ہیں۔ پھر مریض کو درد میں سکون ہو جانے کے بعد قبض پیدا کرنے والا پانی پلائیں اگر درد شدید ہو جائے تو سمجھ لیں کہ ورم کے اندر غلظت آگئی ہے لہذا اسے روغن کچھ بہ طور حمل استعمال کرایا جائے اور حمل کو بار بار تبدیل کرتے رہیں کیوں کہ اس سے ورم تحلیل ہوتا ہے اور درد میں سکون ملتا ہے اور مریض کو میتھی، ختم کتاں، خبازی اور بیج منظمی کے جو شائدے کے ذریعے آہن کرایا جائے۔ یہ عمل بھی ورم کو تحلیل کرتا اور درد میں سکون پہنچاتا ہے اور تقویت مطلوب ہو تو ادویہ عفصہ کا استعمال کیا جائے اور تسکین درد مطلوب ہو تو یہ بلا ایڈز حیر میں مفید ہیں :-

مر، پوست، کندر، زعفران، افیون، عفص، صمغ بریاں سارے اجزاء کو لے کر حسب دستور بلا ایڈز بنالیا جائے۔ اگر درد ٹھہر جائے اور اجابت کی ضرورت محسوس ہو اور انٹنشن و مروڑ ہو تو موم میں کبریت جلا کر اس سے دھونی دی جائے۔ اس کا اچھا اثر ہوتا ہے۔ اس سے اگر سکون نہ حاصل ہو سکے تو میس تولہ تمیں ماشہ نمک ملے آب زیتون سے حقنہ کیا جائے پھر اس کے بعد مسکن لذرع منمید کی جائے کیوں کہ اس سے ورم تحلیل ہوتا ہے۔

مغص کا سبب ریا حمدوہ یا غلیظ فضلات ہوتے ہیں طبیعت جن کو دفع کرنے کی کوشش کرتی ہے اور یہ دفع نہیں ہوتے۔ لہذا اگر اس کا سبب گرم فضلات ہوں تو ان کو نکالیں اس کے بعد پھر ادویہ معادلہ استعمال کریں جیسے اسپغول اور روغن گل اور یہ گاڑھے اور لیسدار کیموس کی وجہ سے ہو تو اس کا علاج ماطف اور مقطع ادویہ سے کیا جائے مثلاً ہالون اور روغن زیتون اور جب مغص کا سبب غلیظ ریا حمدوہ کا سر ریا حمدوہ سے علاج کیا جائے مثلاً سداب، زیرہ، نانخواہ، ہالون اور حب الغار۔ (مغص کی بحث میں ان مرادین)

اس کی علامات کا ذکر نہیں کیا گیا ہے۔ مغص ریا حمدوہ اور غیر ریا حمدوہ کے درمیان میں علامات فارقہ یہ ہیں کہ رنجی مغص میں قراقر شکم اور تمدد و تناؤ ہوتا ہے اور ریا حمدوہ پورے پیٹ میں گھومتی ہے اور اس کی شکایت پیدا ہونے سے قبل موجب ریا حمدوہ اختیار کرنے کی روداد مریض کے ہاں موجود ہوتی ہے مثلاً بہت زیادہ پانی پلے ہوئی شراب کا پینا۔ اسی طرح نفاخ چیزوں کے استعمال کی روداد موجود ہوتی ہے اور غلیظ فضلہ کے سبب

پیدا ہونے والے مفص کی علامت یہ ہے کہ غلیظ غذاؤں کے کھانے کی روداد موجود ہوتی ہے اور یہ کہ درد جلدی جلدی منتقل نہیں ہوتا اور خشک براز کے درد جیسا ہوتا ہے اور جب اپنی جگہ چھوڑتا ہے تو چھوڑنے کی طرح چھوڑتا ہے۔ درد ایک جگہ ہوتا ہے اور ہر ادھر منتقل نہیں ہوتا بلکہ گویا وہ ایک پتھر ہوتا ہے جو کھسکتا اور تکلیف پیدا کرتا ہے اس کا علاج اسہال ہے اور تند و تیز اور چرے اخلاط و مادے کے سبب عارض ہونے والے مفص میں ٹیس مارنے والا اور چھین پیدا کرنے والا درد ہوتا ہے اور پیٹ کے کم ہی حصہ میں ہوتا ہے اور تھوڑے تھوڑے وقتوں کے لیے بیجان اور سکون ہوتا رہتا ہے۔ یہ تینوں اسباب اور علامات عام ہیں۔ (مؤلف)

سقموینا، برگ سداب اور یورق سے مرکب دواء مسهل کے استعمال سے اسہال ہوتا ہے اور اس سے غلیظ فضلات خارج ہو جاتے ہیں اور ریح ٹوٹ جاتی ہے الا یہ کہ اسہال کے بعد ہو جائے۔ اسہال کے بعد ریح موجود ہونا اس امر کی دلیل ہے کہ وہاں کچھ گرم فضلہ باقی رہ گیا ہے یا اس کے بعد تھوڑی خراش آگئی ہے۔ لہذا اسپغول، روغن گل اور اس جیسی دوسری چیزیں استعمال کرائی جائیں۔ مفص رنجی میں باجرہ سے تمکید کرنا مفید ہے یہ غلیظ فضلہ والے مفص میں بھی مفید ہے۔

قروح امعاء کے مریض کو صمغ عربی چار درہم لوہے سے پکائے ہوئے دودھ ایک سکرچہ۔ (آٹھ تولہ تین ماشہ کے برابر) کے ہمراہ استعمال کرائیں۔ اور نصف درہم پنیر مایہ خرگوش استعمال کر لیا جائے یہ فوراً قبض پیدا کر دیتا ہے۔ ابالے ہوئے دودھ کے ساتھ بھی استعمال کر لیا جائے۔ (ابن ماسویہ)

جن کا بالعموم بطن باہر نہیں نکلتا۔ جس کی علامت باب المعده میں گزر چکی، ان کے مبتلائے زحیرہ ہونے سے مطمئن نہیں ہو اجا سکتا۔ اس کی علامت یہ ہے کہ بھوک غائب ہو جاتی ہے اور انہوں نے چرپری چیزوں کا استعمال کیا ہوا ہوتا ہے۔ جب پیٹ میں چھین اور شدید درد ہو اور یہ گمان ہو کہ کوئی خلط ہے جس کا استفراغ ممکن نہیں ہے اور جو اپنی کیفیت سے لذع و چھین اور درد پیدا کر رہی ہے تو ایسے میں بکری کی چربی اور روغن گل کے ذریعہ حقنہ کیا جائے۔

ماء الارز اور ماء الشعیر اور دودھ اور جو شانہ ملو خیا وغیرہ جو بھی میسر ہو دیا جائے مریض کو سکون بخش شوربے پلائے جائیں جیسے چوزوں کے شوربے جس میں چربی بٹ شامل کر دی گئی ہو۔ ایسے ہی جالینوس کی کتاب الادویۃ المفردہ میں مذکور ہے اور خلط کے کم ہونے کا استدلال اس کے کم تناؤ پیدا کرنے، کم بوجھ پیدا کرنے، ایک جگہ سے دوسری جگہ کم منتقل ہونے اور مشکل خارج ہونے سے بھی کیا جاتا ہے۔ جالینوس کا کہنا ہے کہ مسکنات کے استعمال سے درد میں اضافہ ہو جائے تو سمجھیں کہ خلط ردی زیادہ مقدار میں موجود ہے لہذا پہلے اسے ہی نکالیں پھر اپنے اصل علاج کی طرف آئیں۔ (منافع الاعضاء)

سفیدہ قلعی، دم الماخوین، سرمہ، اقا قیا، افیون، مردار سنگ، جفت بلوط، گلنار، کندر اور صمغ کو لے کر پہلے آب خرنوب ٹپٹی میں حل کر لیا جائے پھر کندر اور صمغ کے علاوہ سارے اجزاء کو سفوف بنالیا جائے پھر سب کو لے کر حسب دستور شیافہ بنالیا جائے اور اس سے حقنہ کیا جائے یہ زحیر میں عجیب الاثر ہے اور خونی بواسیر روکتا ہے۔ (قرلادین۔ ابن سرائیون)

زحیر کے لیے ایک بہترین نسخہ شیافہ :

مر، کندر، زعفران، افیون سے حسب دستور شیافہ بنالیں بہت فائدہ مند ہے اور افیون خالص کو لے کر ماء صمغ میں گوندھ کر حمل کرنا سب سے زیادہ نفع بخش ہے۔ یہ اس وقت اور بہتر ہو جاتا ہے جب اس کے ساتھ زعفران شامل کر لیا جاتا ہے کیونکہ یہ خاصیت نفخ کے باعث درد کو سکون دیتی ہے۔

بغیر اسہال کے مغص کے لئے سفوف :

حماما، حب بلسان، قردمانا، دود و درہم، تخم کرفس تین درہم، حرف ایض، سرسوں پانچ درہم سارے اجزاء کو کوٹ پیس کر چھان کر سفوف بنالیا جائے۔ اس کی مقدار خوراک دو درہم ہے۔ اسہال و موی ہمدی میں کاسنی مفید ہے۔ (بو لیس)

گوشت کی دھوون جیسے اسہال ہمدی کی شکایت میں چھ دن یا اس سے کچھ کم پرانی شراب ریحانی کے ساتھ پکی ہوئی روئی کھانا چاہئے اور تین بار لالہ ہوا کرنب ٹپٹی، کرم کلہ برستانی جس پر مطبوخ ریحانی اور کاسنی کا اضافہ کر لیا گیا ہو کھلایا جائے اور زود ہضم پرندے کا گوشت کھلایا جائے اور باجرے کا حریرہ اور بلوط کے انگارے پر بھونی ہوئی چھوٹی چھوٹی مچھلیاں کھانے کی ہدایت کی جائے کیوں کہ یہ حابس اسہال ہیں۔ روئی میں انار کے ڈنخل رکھ کر اس سے دھونی دی جائے اور اس کی غذا میں کشنیز سبز و کشنیز خشک شامل کی جائے اور بادام اور دودھ سے پرہیز کر لیا جائے کیوں کہ ان میں جلد خراب ہونے کی خاصیت ہوتی ہے اور ترنج اور کچے انگور کا شیرہ پینے کے واسطے دیا جائے اگر اس کے ساتھ برودت کی شکایت ہو تو اس میں کالی مرچ ملا لیں کیوں کہ یہ جلا پیدا کرتی اور سدے کھولتی ہے۔ جب جگر مکمل ہضم کرنے سے قاصر ہوتا ہے تو گوشت کی دھوون جیسے دست ہوتے ہیں۔ اس ضعف جگر میں ایسے گرم معجون انشاء اللہ مفید ہوں گے جس میں بادام تلخ، جلیانا، عافیت وغیرہ شامل ہوں۔

دوسرا باب

قونج اور ایلاؤس کا درد نیز درد شکم، ریاحی درد وغیرہ اور پتھری کے درد کے درمیان فرق، روغن بیدانجیر کا استعمال، براز مشکل خارج ہونا، قروح امعاء کے علاوہ آنتوں کے دوسرے تمام درد اور درد گردہ، زیریں آنتوں میں مانع خروج براز کے درد کا بیان اور پیٹ یا کسی عضو میں بس جانے والی ریاح کے باعث درد، کاسر ریاح، وجع خاصرہ، شر اشیف سے نیچے تہ دو تناؤ، پسلیوں کے درد، پہلو کے درد اور ریاح شکم کا بیان۔

ایک شخص کا اپنے بارے میں گمان تھا کہ اسے قونج کی شکایت ہے لیکن اسے نطول، ضما اور اس مرض میں مستعمل حقنوں سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا تھا بلکہ اس سے درد اور بڑھ جاتا تھا۔ روغن سداب کا حقنہ کیا گیا تو اور برا ہو گیا۔ اسی طرح چندید ستر کے استعمال سے کوئی فائدہ نہیں ہوا اور جب شمد میں سیاہ مریج ڈال کر اسے پیتا تو تکلیف اور بڑھ جاتی اور اسی طرح جب شمد کے ساتھ میتھی کا عصا لیا تو تکلیف بہت بڑھ گئی اور زبردست ہیجان ہوا۔ اس کی میں نے تشخیص کی کہ جرم امعاء میں اخلاط لذاع پہنچ کر اسے خراش پہنچا رہے ہیں چنانچہ میں نے تھوڑا تھوڑا یارج فیتراء دے کر اس کا سہیہ کیا۔ تھوڑا تھوڑا اس لیے دیا کہ مریض لاغر و ضعیف ہو چکا تھا لہذا اس سے وہ ٹھیک ہو گیا۔ جو لوگ بارد اور غلیظ غذا کھاتے ہیں ان کو کبھی کبھی آنتوں میں ریاحی درد عارض ہوتا ہے کیوں کہ بارد غذاؤں کے کثرت استعمال سے آنتوں کے اندر غلیظ کیوس بنتے ہیں اور پھر ان سے ریاح بنتی ہے جو باعث الم ہوتی ہے پس جب یہ خلط یا مادہ آنتوں کے دونوں طبقوں کے درمیان جمع ہوتا ہے اور وہاں سے نکلنا محال ہوتا ہے تو وہ غلیظ بخاری ریاح بن جاتا ہے جو آنتوں میں شدید تناؤ اور شدید درد پیدا کرتا ہے ایسے میں بہت زیادہ محذور ادویہ دینا ممنوع ہے کیوں کہ اگرچہ یہ اپنی برودت کی وجہ سے حرارت کو لطیف بنا کر فوری سکون پہنچاتی ہیں لیکن اس سے وہ رطوبت یا خلط مزید غلیظ بارد ہو جاتی ہے اور وہیں ٹھہر جاتی ہے اور اگر ہلکی گرمی پہنچائی جائے تو وہ ریاح کو برا بھونٹ کر دے گی جس کی وجہ سے پہلے کی بہ نسبت اور تیز درد اٹھے گا۔ اگر محذور ادویہ استعمال کرادی جائیں تو یہ مرض بار بار پریشان کرتا رہے گا یہاں تک کہ مریض موت کے منہ میں پہنچ جائے گا۔ تو ایسے مریضوں کا علاج بہت زیادہ قوی مسکنات سے بھی نہ کیا جائے کیوں کہ یہ ان اخلاط کو ایک ہی بار میں بہت زیادہ تحلیل کر دیں گی جس سے بہت ریاح اٹھے گی

اور بہت زیادہ درد و الم کی باعث بنے گی۔ بلکہ اس کو مفلجیات و مقطعات دے کر نفع و تقطیع کرنے کی کوشش کی جائے اور اس کے لیے ایسی ملطفت و امن استعمال کی جائیں جن میں تلطیف کے ساتھ قوی اسخان کی خاصیت موجود نہ ہو اور بھت و محلل ریح میں سب سے بہتر چیز روغن زیتون ہے۔ اکثر لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا جاتا ہے کہ جب وہ درد قولنج میں ضامو نہیں لگاتے، تیل سے نطول نہیں کرتے اور حقنہ بھی نہیں کرتے تو ان کا درد خفیف ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جو لوگ سخت جان ہوتے ہیں وہ اسی حال میں پڑے رہتے ہیں۔ اپنی خوراک لینا نہ کر دیتے ہیں۔ زیادہ دنوں کے لیے اپنے آپ کو تسکین غذا پر رکھتے ہیں جس سے وہ بالکل شغایاب ہو جاتے ہیں اور اس کے برخلاف جو لوگ قوی مسخات کے ذریعہ ٹھیک ہوتے ہیں زیادہ محفوظ رہتے ہیں۔ قوی مسخات کے استعمال سے زیادہ مادے کی موجودگی میں اس بات سے مطمئن نہیں ہوا جاسکتا کہ یہ بہت زیادہ تولید ریح کا سبب نہیں بنے گا اور ریح کو تحلیل کرنے اور توڑنے پر قدرت نہیں رکھے گا کہ جس سے تکلیف بڑھ جائے اور مریض ہلاک ہو جائے۔ میں نے ایک دیہاتی کو دیکھا کہ جب اسے درد قولنج کا احساس ہوتا ہے جلدی سے اپنا پیٹ باندھ لیتا اور لسن سے روٹی کھاتا۔ پورے دن اس کا یہی عمل رہتا لیکن کچھ پینے کی چیز نہیں لیتا تھا۔ جب شام ہوتی تو خالص شراب پیتا اور صبح تک وہ ٹھیک ہو جاتا بلکہ رات کو بھی اچھی نیند سوتا تھا۔ اس کی وجہ یہ ہوتی تھی کہ لسن تمام چیزوں میں سب سے زیادہ گرم کو تحلیل کرنے والا ہے اور پیاس نہیں لاتا۔ بعض لوگوں کا یہ گمان کہ اس سے پیاز کے استعمال سے زیادہ پیاس لگتی ہے، غلط ہے بلکہ یہ پیاس کو مارتا اور کرتا ہے لہذا جس کسی کی آنتوں میں اس طرح کا شدید درد ہو مگر خزار نہ ہو تو اسے لسن کھانا چاہئے اور تریاق پینا چاہئے اور ایسا شدید درد ہو اور خزار بھی موجود ہو تو مریض کی حسب استطاعت باجرہ سے حکمید کی جائے اگر اس سے آرام نہ ہو تو ناختواہ اور اس جیسی دوسری چیزوں کو روغن زیتون کے ساتھ پکا کر مریض کے پیٹ پر ملا جائے اور اسی میں چربی ابط شامل کر کے حقنہ کیا جائے۔ چربی ابط میا نہ ہو سکے تو بغیر نمک لگی تازہ مرغ کی چربی استعمال کی جائے۔ اس سے بھی درد میں سکون نہ ملے تو دوبارہ حقنہ کیا جائے اور حقنہ میں جندید ستر اور افیون ہر ایک تین ماشہ سے تھوڑی زیادہ مقدار میں اور بزور میں پکے ہوئے نو انوس زیتون کے تیل کو ملا لیا جائے اور اسی دواء حقنہ کو جو جندید ستر، افیون اور زیتون کے تیل سے بنائی گئی ہے، میں ایک روٹی کا ٹکڑا تر کر کے مقعد میں خوب اچھی طرح ڈالا جائے۔ اس کے ساتھ ایک دھاگا باندھ کر باہر کی طرف لٹکا چھوڑیں تاکہ جب چاہیں اس کو پکڑ کر باہر کھینچ لائیں یہ عمل حد درجہ مفید ہے۔ اس کے علاوہ بخاری غلیظ ریح کی وجہ سے پیدا ہونے والے درد کی خاص دوا باربار آتشیں پھپھنے کا استعمال ہے یہ آزمودہ نسخہ ہے۔ اگر صرف ریح ہوگی تو درد پچھنا لگاتے ہی دور ہو جائے گا اور اگر ریح کے ساتھ کوئی غلیظ مادہ بھی موجود ہوتا ہے تو کئی گھنٹے بعد یا دو روز بعد یا تین روز بعد درد دوبارہ عود کر آتا ہے۔ خاص طور سے اس وقت جب کہ

طریقہ غلط اپنایا گیا ہو اور عضو ماؤف محکمہ واسخان کی وجہ سے چپک گیا ہو۔ اگر ریاچ کے ساتھ غلیظ مادہ موجود ہو جیسا کہ ابھی ذکر کیا ہے تو عضو میں بہت زیادہ گرمی نہ پہنچائی جائے بلکہ لطیف و نرم چیزوں سے علاج کیا جائے۔ اس وقت حقنہ حادہ مفید ثابت ہوتے ہیں اور درد کے دورے کو کچھنے لگا کر دور رکھ سکتے ہیں۔ پھر غلیظ مادہ کے استفرغ کے مقصد سے حقنہ حادہ استعمال کیا جائے۔ اس حقنہ سے سیسہ کی مانند لیسدار بلغم نکلتا ہے اور درد کو بالکل سکون مل جاتا ہے۔ رہے وہ حادہ مادے جو آنتوں میں انصباب پاتے ہیں، لذع و چھین کے ساتھ درد کا باعث بنتے ہیں نہ کہ تمد و تناؤ کے ساتھ۔ تو اس وقت ماء کشک الشعیر کے ذریعہ حقنہ کیا جائے اور جلد خراب نہ ہونے والی چیزیں اور قابض چیزیں کھانے کے واسطے دی جائیں اس کے استعمال سے وہ مادہ صاف ہو جائے گا اور اس کا مزاج تبدیل ہو جائے گا۔ (حیدر الہمر۔ جالینوس)

یہ مادے جب تک معدے کی چٹنوں میں چپکے رہتے ہیں تب تک براہ میں کوئی چیز خارج نہیں ہوتی اور جب جوف میں آزاد تیرتے رہتے ہیں تو اس کے رنگ میں رنگی ہوئی اور مخلوط غذا خارج ہوتی ہے جیسا کہ باب المعده میں مذکور ہے اور یہی مادے جب آنتوں میں چھنے ہوتے ہیں تو ان کا علاج یارج فیرا ہے۔ (مؤلف)

درد قولنج اور پتھری کے درد کے درمیان فرق :

پیٹ کے درد میں پیشاب زیادہ ہو اور پیشاب میں سلاطہ موجود ہوں اور تمہاری تشخیص یہ ہو کہ اس کی وجہ پتھری ہی ہے تو روغن زیتون کے حقنہ سے اگر زجاجی مادہ خارج ہو اور درد میں سکون ہو جائے تو آنت کے کسی حصہ میں زجاجی مادے کے آنت میں چپکنے کی وجہ سے پیدا ہونے والے درد قولنج کے اور باری بول میں پتھری کے باعث ہونے والے درد کے درمیان درد کے دورہ کے وقت تفریق کرنا ممکن نہیں اگر ساتھ اسباب سے تعرض نہ کی جائے۔ ایسے ان دونوں دردوں میں جس ایک چیز سے فائدہ ہوتا ہے وہ محکمہ ہے جسے کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ بیرونی طور پر اس کی جگہ حقنہ نہیں لے سکتا تو اگر اس سے درد میں افاقہ نہ ہو تو دواء فیلن استعمال کی جائے اس کے بعد پتھری یا تو خون کے ساتھ یا بغیر خون کے خارج ہوتی ہے۔ ایسا پتھری کے خشن یا کانٹے دار سخت ہونے کی صورت میں ہوتا ہے اور پیشاب میں پتھر لے اجزاء تہ نشین ہوتے ہیں جب کہ مرض قولنج میں ایسا نہیں ہوتا۔ قولنج میں گائے کے گوبر کی مانند پھولا پھولا ریاچی براہ اور بہت زیادہ ریاچ خارج ہوتی ہے۔ یہ ریاچی ثفل یا براہ پانی پر پھیل جانے کی خصوصیت رکھتے ہیں جب قبض نہیں ہوتا دست جاری رہتے ہیں۔ مخص اور کھانے کی خواہش موجود ہوتی ہے اور باضمہ صحیح رہتا ہے تو قولنج کی باری آنے سے قبل یہ چیزیں ناقص ہو جاتی ہیں اور باری کے وقت تو بالکل باطل ہو جاتی ہیں اور پیٹ پھول جاتا ہے اور قے و اٹھائی کی شکایت ہوتی ہے اور شراسیف کے نیچے نہیں اور کرب و بے چینی ہوتی ہے اور اگر

درد کم ہوتا ہے تو اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ باعث درد مادہ تھوڑا ہوتا ہے یا یہ ہوتی ہے کہ باعث درد مادہ چھوٹی آنتوں میں ہوتا ہے اور اگر درد کے ساتھ ٹیس بھی ہے تو اس کی وجہ کوئی خلط اکال ہوگی اس کی دلیل یہ ہے کہ اس کے وقوع سے پہلے آنتوں کے زخم ہو چکے ہوں گے۔

قولنج کے درد اور پتھری کے درد کے درمیان فرق :

کئی بار اطباء شدید درد قولنج کو گردے کا درد سمجھ لیتے ہیں۔ بعض کا خیال ہے کہ درد قولنج بائیں پسلیاں جانب ایسر میں نہیں ہوتا۔ درد قولنج اور درد گردہ کے درمیان شروع میں تفریق کرنا مشکل ہے اور اس وقت ان دونوں دردوں کی تدبیر یکساں ہے اور وہ ہے مخمد، آہزن اور ادویہ کے ذریعہ تسکین درد۔ اس کے بعد پھر مزید غور و فکر کیا جائے ان دونوں دردوں میں متلی، قے اور اہکائی کی شکایت عارض ہوتی ہے مگر مرض قولنج میں یہ شکایتیں زیادہ اور دیر تک رہتی ہے۔ قے زیادہ ہوتی ہیں اور بلغمی ہوتی ہیں پھر قبض ہوتا ہے یہاں تک کہ ریاخ وغیرہ کوئی چیز نہیں خارج ہوتی اور جوف کے اندر درد گھومتا رہتا ہے اور کم زیادہ ہوتا رہتا ہے اور بسا اوقات درد ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو کر زیادہ شدید ہو جاتا ہے۔ رہا گردے کا درد تو یہ ایک ہی جگہ مرکز رہتا ہے۔ درد اگر گردے کے مقام سے اوپر ہو اور ایک ہی جگہ مرکز ہو اور صحیح تشخیص نہ ہو سکے تو قارورہ کا معائنہ کریں کیوں کہ قارورہ درد گردہ کی ابتاء میں حد درجہ صاف شفاف اور مائیت لیے ہوئے ہوتا ہے جب کہ بعد کے دنوں میں قارورہ کے رسوب میں پتھریلے اجزاء موجود ہوتے ہیں اور مریض قولنج کے دستوں میں اکثر و بیشتر زجاجی رطوبت خارج ہوتی ہے اور اس کا مریض حقنہ مریخہ کی بہ نسبت بتائے درد گردہ کے زیادہ راحت محسوس کرتا ہے۔ کبھی کبھی مرض قولنج میں زجاجی رطوبت خارج ہوتی ہے جس کے بعد مریض فوراً ہی درد سے سکون پاتا ہے اور چونکہ وہ آنت جسے قولون کہا جاتا ہے، نیچے کی طرف کھینچ اٹھتی ہے یہاں تک کہ کبھی کبھی بڑھ کر حالب تک پہنچ جاتی ہے اور اس کے اوپر پہنچ کر جگر اور تلی سے چٹ جاتی ہے، اس لیے جس نے بھی کہا ہے کہ پیٹ کے سارے درد بہت شدید ہوتے ہیں اور پیٹ کے سارے شدید درد قولنج کے ہوتے ہیں، بالکل سچ کہا ہے۔ اس طرح کے شدید درد چھوٹی آنتوں کے اندر ہوں، ناممکن ہے۔ کیوں کہ یہ درد محض غلیظ ریاخ کے باعث ہوتے ہیں اور غلیظ ریاخ چھوٹی آنتوں میں سے اس کے چھوٹے ہونے اور پتلی ہونے کی وجہ سے بہت جلد نکل جاتی ہے، جب کہ بڑی آنتوں سے اس کے کثیف ہونے کی وجہ سے نہیں نکل پاتی اور بڑی آنتوں میں پیدا ہونے والے اخلاط بارودہ چھوٹی آنتوں کی بہ نسبت زیادہ اور سخت لیسدار ہوتے ہیں۔

ایلاؤس :

بعض اوقات پیٹ میں کچھ دوسرے تیز درد اٹھتے ہیں، جو قے کی تحریک سے اس قدر میجان میں آجاتے ہیں کہ اس کا پانخانہ قے کی راہ باہر نکل آتا ہے اور اس سے بہت کم محفوظ رہا جاسکتا ہے، یہ مرض ایلاؤس یا یہ درد چھوٹی آنتوں میں کسی ورم صلب کی وجہ سے یا کسی سدہ کی وجہ سے ہوتا ہے اور سدہ کا سبب سخت خشک براز ہوتا ہے۔

درد قولنج اور پتھری کے درمیان علامت فاروقہ کثرت و شدت تنوع اور قے میں خارج ہونے والی چیز کا بلغمی یا صغراوی ہونا ہے، اس کی تفصیل یہ ہے کہ مرض قولنج میں قے زیادہ اور بلغمی ہوتی ہے، درد قولنج میں تنوع بھی نسبتاً زیادہ اور شدید ہوتا ہے، ان دونوں دردوں کے درمیان علامت فاروقہ درد کا کسی ایک جگہ مرککز ہونا یا منتقل ہونا بھی ہے، درد قولنج میں انتقال مکانی کی خاصیت ہوتی ہے اور اس قدر شدید ہوتا ہے کہ ریاچ بھی خارج نہیں ہونے دیتا البتہ اگر مریض کے قارورہ سے کوئی ایسی علامت ظاہر ہو جو درد گردہ پر دلالت کرے تو اس کی تشخیص قطعی میں کوئی شبہ نہیں رہ جاتا۔

اس مرض کی تشخیص میں مندرجہ ذیل چیزوں پر دھیان دیں :

شدت تنوع، مقام درد کی وسعت شدید قبض، ماضی میں تھمہ کی شکایت کی موجودگی اور یہ کہ مریض کو کبھی اس کی شکایت ہو چکی ہے یا نہیں۔ (ابو بکر)

قولنج کے درد حقیقتاً ان کو کہا جاتا ہے جو بلغم کی وجہ سے پیدا ہوں اور مجازاً ان کو بھی کہا جاتا ہے جن کا سبب صغراوی خلط ہو، اس کا استدلال یہ ہے کہ صغراوی خلط کے سبب ہونے والے درد قولنج میں گرم دوائیں نقصان کرتی ہیں اور مزاج کو معتدل بنانے والی چیزوں کے استعمال سے فائدہ ہوتا ہے، اس کا درد مریض کو چبھنے والا اور چھید کرنے والا محسوس ہوتا ہے۔ (جوامع الاعضاء الملمہ)

قولنج اور گردے کے درد کے درمیان علامات فاروقہ یہ ہیں کہ قولنج کے درد کے ساتھ مروڑ موجود ہوتا ہے، پیٹ پھولا ہوا ہوتا ہے فساد ہضم کی شکایت ہوتی ہے۔ درد لاحق ہونے سے پہلے تھمہ ہو چکا ہوتا ہے اور غلیظ بارد نفاخ اغذیہ کے استعمال کرنے کی روداد موجود ہوتی ہے۔ قولنج کا درد نسبتاً زیادہ رقبہ گھیرتا ہے اور جس کی وجہ سے اس کا مریض پڑا ہوا رہتا ہے، درد سامنے سے ہوتا ہے اس میں حرکت کرنے اور منتقل ہونے کی خاصیت ہوتی ہے اور درد گردہ کے ساتھ احتباس بول کی شکایت موجود ہوتی ہے۔ (ابوبکر)

مرض ایلاؤس کے تین اسباب ہو سکتے ہیں :

- 1- چھوٹی آنتوں میں ورم حار۔ اس کے ساتھ خزار، پیاس، التهاب اور سرخی لون کی شکایت موجود ہوتی ہے۔
- 2- خست اور خشک براز سے سدہ بن جانا۔ اس کے ساتھ المناک تناؤ، تمدد، اچھارہ اور غشی ہوتی ہے۔
- 3- چھوٹی آنتوں کی قوت دافعہ کی کمزوری۔ اس سے پہلے عدم غذا اور ٹھنڈا پانی پینے اور خلفہ کی شکایت ہو چکی ہوتی ہے۔ (ابو بکر)

وہ مرض ایلاؤس، جس کا سبب ورم حار ہو اس کا علاج فصد سے اور اس ضداد سے کیا جائے جو قدرے محلل ہو، مسکن الم اور ملین ہو، اور جس کا سبب براز خشک ہو، اس کا علاج حقنہ ہے، پہلے نیم گرم خالص روغنیات سے حقنہ کیا جائے، پھر یورق، شحم حظل اور قطلوریون سے۔ (مؤلف)

ابتدا میں مریض کو مرغی اور لیلچ کی چربی بہت زیادہ نمک ملا کر اسفید باج کے شوربے کے روغن کو کثیر مقدار میں پلایا جائے، گرم پانی میں بٹھایا جائے۔ اور اس سے خوب اچھی طرح حرکت کرنے کے لیے کہا جائے۔ پھر نیم گرم روغن سے حقنہ بھی کیا جائے مریض کھڑا ہو کر اپنے پیٹ کو خوب اچھی طرح ہلائے حرکت دے، اس عمل کو بار بار کرے، مریض کو حقنہ حار بھی کیا جاسکتا ہے۔ (مؤلف)

کبھی کبھی درد قولنج دو دن دورات تک مستقل ہو تا رہتا ہے۔ (العلل والا اعراض)

قولنج کے درد چھوٹی آنتوں کے درد کی بہ نسبت شدید نہیں ہوتے، کیوں کہ یہ درد غلیظ ریاح کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں اور یہ ریاح چھوٹی آنتوں میں سے اس کے دقیق ہونے کی وجہ سے نکس نہیں پاتیں۔ بارد اخلاط جو اکثر و بیشتر موٹی آنتوں میں پیدا ہوتے ہیں، نسبتاً مقدار میں زیادہ اور شدید لیسدار ہوتے ہیں، ایلاؤس یا تو آنتوں کے اندر کسی ورم کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے یا اس کی قوت دافعہ کے ضعیف ہو جانے کی وجہ سے، یا سخت براز یا کسی ورم کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے اس کا سبب جب ورم ہو تو اس کے ساتھ خزار، پیاس، متلی، درد و الم اور پیٹ میں نمیس کی شکایت موجود ہوتی ہے اور وہ جس ایلاؤس کا سبب آنتوں کی قوت دافعہ کی کمزوری ہو، اس کی علامت یہ ہے کہ مذکورہ بالا اعراض میں سے کچھ بھی نہیں پلایا جائے گا اور اس سے پہلے ذرب کی شکایت ہو چکی ہوگی، حدوث مرض کے وقت پیٹ ملائم نرم ہوتا ہے، اس کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ مریض غذا میں بارد لیتا رہا ہوگا۔ سخت براز کے سدہ کی وجہ سے پیدا ہونے والے ایلاؤس کی علامت یہ ہے کہ اس کے ساتھ آنتوں میں بہت زیادہ ثفل، بوجھ اور قراقر کے ساتھ لکھ موجود ہوتا ہے۔ (جوامع العلل والا اعراض)

ایلاؤس ورمی کا علاج فصد کے ذریعہ کیا جائے، مقام ورم پر نطول کیا جائے، ضعف قوت امعاء کی وجہ سے لاحق ہونے والے ایلاؤس کا علاج بزور مسخنہ سے کیا جائے اور تمکید کی جائے تاکہ سوء مزاج دور ہو سکے

اور ادویہ لذاعہ کا استعمال کیا جائے۔ خشک اور سخت برزواں لے ایلاؤس کا علاج اس طرح کیا جائے کہ مریض کو بہت زیادہ نمک ڈالے ہوئے چکنائی کے شوربے گھونٹ گھونٹ پلائے جائیں پھر صبر (ایلو) دیا جائے۔

(ابو بکر)

قونج میں تسکین الم کے لیے استعمال کی جانے والی دواؤں کے اندر مخدر پہلو کا غالب ہونا ضروری ہے اور شدید ضرورت کے وقت استعمال کیا جائے۔ مقعد میں افیون کا استعمال باعث تسکین درد قونج ہے۔ (الیاسر) مسکن درد قونج دوا:

عاقرقرا، فریون دو مشقال، اجوائن خراسانی، سفید مرچ، افیون ہر ایک تیس مشقال، زعفران دس مشقال، بالخمرو دو مشقال۔ ان سارے اجزاء کو حسب دستور شمد میں معجون بنا کر استعمال کیا جائے بہت مفید ہے۔ جالینوس نے اس کی مقدار خوراک شدت درد اور ایلاؤس میں ایک باقلا (تین ماش) ہمراہ آب سرد بیان کی ہے اور بتایا ہے کہ ریاچ یا تواعضاء کی فضاؤں میں یا اعضاء کے طبقات کے درمیان ٹھہر جاتی ہے اور یہ خطرناک، درد، ناک اور بہت عرصے تک رہ جانے والی ہوتی ہے۔

وہ ماء العسل جس کے ساتھ قفلوریون، فودنج جبلی (پودینہ کوہی)، حنظل اور اس جیسی دوسری دوائیں جوش دے دی گئی ہوں، موٹی آنتوں سے بلغم کو صاف کرتا ہے۔ ریاچ یا توانتوں کی فضاؤں میں ٹھہر جاتی ہے یا اس کے طبقات کے درمیان، یہ ردی، درد ناک اور طویل عرصہ تک قائم رہنے والی ہوتی ہے۔ (الاخلاط)

اکثر و بیشتر ایلاؤس کا سبب ورم امعاء ہوتا ہے۔ (المصول)

پیٹ کے ایسے درد جو گہرائی میں نہیں بلکہ بالائی اور سطحی ہوتے ہیں، وہ نسبتاً خفیف ہوتے ہیں اور جو گہرائی میں ہوتے ہیں وہ نسبتاً شدید ہوتے ہیں۔ جالینوس کا کہنا ہے کہ ظاہر جسم کی طرف مائل پیٹ کے درد باریطون کے ماوراء گہرائی میں ہونے والے درد کی بہ نسبت زیادہ خفیف ہوتے ہیں۔

ماوراء غشاء ہونے والا درد کافی گہرا اور شدید ہوتا ہے۔ (ابو بکر)

سوء مزاج بارد، اخلاط بارودہ اور غلیظ ریاچ کی وجہ سے ہونے والے پیٹ کے درد کو حار زائل کرتا ہے کیوں کہ یہ ان اخلاط کے لیے مقطع و ماطف کی حیثیت رکھتا ہے۔ (المصول)

میں نے حار (حمی) اور مزور مسخنہ سے زیادہ بہتر قونج ریحی کو تحلیل کرنے والی کوئی دوسری شے نہیں دیکھی۔ حار کے آنے سے قونج آسانی سے تحلیل ہو جاتا ہے۔

ایلاؤس میں اگر تعطیر البول کی شکایت ہو جائے تو ساتویں روز موت یقینی ہے، الا کہ حار ہو کر بہت

زیادہ پیشاب خارج ہو جائے۔ جالینوس کا کہنا ہے کہ مجھے اس کا سبب نہیں معلوم ہو سکا، لیکن اگر ایسی شکایت ہو جائے تو قوی درجہ کی مسکن دوائیں استعمال کی جائیں اور پیشاب جاری کیا جائے۔ (مؤلف)

میں نے حار سے زیادہ تیز قولنج ریجی کو تحلیل کرنے والی کوئی دوسری چیز نہیں دیکھی، لہذا قولنج کی شکایت میں بزور مسخنہ کا استعمال کرنا ضروری ہے، کیوں کہ اس سے ریح تحلیل ہوتی ہے اور جب حار آجاتا ہے تو اس کا دب جانا آسان ہوتا ہے۔ (ابو بکر)

ایلاؤس میں قرب ہلاکت کے وقت پاخانہ قے کے ذریعہ نکلنے لگتا ہے، برازیلچے سے نہیں خارج ہوتا۔ چاہے شدید سے شدید تر حقتہ حادثہ استعمال بھی کر لیا جائے۔ یہ چھوٹی آنتوں میں عارض ہوتا ہے۔ اس کے اسباب ورم، سدہ، سخت خشک بر ازیان غلیظ لیسدار اخلاط ہو سکتے ہیں۔ (ابو بکر)

قولنج جس سے پناہ مانگی جائے اور جو ایلاؤس کے نام سے جانا جاتا ہے، میں قے، ہلکی، اختلاط عقل (بد حواسی) اور تشنج کا عارض ہونا خطرناک اور بری علامت ہے۔

اس قولنج کی خاص علامت یہ ہے کہ اس میں کوئی بھی چیز مقعد کی راہ قطعاً نہیں خارج ہوتی اور قے بھی ضروری نہیں ہے کہ ہمیشہ اور ہر مریض میں ہو، بلکہ قے اس وقت ہوتی ہے جب مریض ہلاکت کے قریب پہنچ جاتا ہے۔ اس وقت ابکائی کے ساتھ قے میں پاخانہ خارج ہوتا ہے، ہلکی آتی ہے اور ہسا اوقات تشنج اور اختلاط ذہن کا عارضہ ہو جاتا ہے، کیوں کہ اس مرض میں دماغ معدے سے مشارکت رکھتا ہے اور معدہ آنتوں سے مشارکت کی بناء پر اذیت پاتا ہے۔ جیسا کہ میں نے دیکھا، یہاں قولنج میں اطراف کا ٹھنڈا ہو جانا، شدت درد کی علامت ہے، جس میں خون اندرون میں چلا جاتا ہے اور بیرون ٹھنڈا پڑ جاتا ہے۔

پیٹ کے درد کی صوت میں حاجمین یا بروؤں پر باقلا کی مانند سیاہ نشان کا ظاہر ہونا، پھر اس کا قرحہ بن کر د ویا د سے زیادہ دن تک باقی رہنا موت کی علامت ہے۔ جس شخص کو بھی ایسا درد ہوتا ہے، مرض کی ابتداء میں اسے نیند بہت آتی ہے۔ (الموت السريع)

قولنج ٹھنڈے کھانوں اور ہوا کے ذریعہ پیٹ پر ٹھنڈک لگ جانے کی وجہ سے بھی عارض ہو سکتا ہے اور ان کھانوں سے بھی، جن کے استعمال سے بلغم زجاجی کی تولید ہوتی ہے۔ جب یہ بلغم آنتوں میں پہنچتے ہیں تو تمہد پیدا کرتے ہیں اور شدید درد کا باعث بنتے ہیں۔ اس مرض میں دویا تین بار معتمد کرنا مضر ہے، کیوں کہ اس سے اخلاط تحلیل ہو کر ریح بنتے ہیں۔ اگر اس کو کچھ مدت تک استعمال کیا جائے تو اسے لطیف بنا کر تحلیل کر دے گی اور مریض کو راحت محسوس ہوگی۔ اس مرض کو حقتہ کے ذریعہ اگر سن اور بے حس کر دینا ممکن

ہو تو دواؤں کے ذریعہ نہ کریں، کیوں کہ ہساوقات جسم کے اندر ردی مواد ہوتے ہیں اور یہ دوائیں بہت زیادہ اسہال لاتی ہیں۔ جس سے آنتیں بری طرح مجروح ہو جاتی ہیں اور اگر نمک کے ڈلے کو بطور حمل استعمال کیا جائے تو قولنج میں تیزی سے دست لاتا ہے، اسی طرح تخم حنظل اور آب پیاز و لسن سے گاڑھا کیا ہوا شمد بھی دست لاتا ہے۔ قطران قولنج میں بہت فائدہ کرتا ہے۔ مریض کا معدہ جب قوی ہو تب اس کا استعمال کیا جائے، ورنہ پرہیز کیا جائے۔ اسی طرح جب معدہ ضعیف ہو تو تمام قوی درجے کی دوائیں ترک کر کے قطران کا حقنہ کیا جائے، اس طرح کہ دو حصہ قطران اور ایک حصہ زیتون کا تیل لے کر آپس میں ملا لیا جائے اور حسب دستور حقنہ کیا جائے، اگر آنتوں میں ورم ہو تو روغن کچد ہا حرایت اور تخم الادوز (مرغانی کی چرنی) ہموزن لے کر نیم گرم کر کے حقنہ کیا جائے۔ یہ عجیب تاثیر ہے۔ جب ضعف معدہ اور درد معدہ کی شکایت درد قولنج سے قبل رہتی رہی ہو تو مسلسل دوائیں استعمال کی جائیں، یہ سب سے زیادہ مناسب ہوگا، ایسا اس لیے ہے کہ تب مرض کی ابتداء معدہ سے مانی جائے گی۔ (کتاب الظم)

جب آنتوں کے اندر براز چمٹ کر خشک ہو جائے اور وہ سعدہ بن جائے، جس سے براز آنتوں سے باہر نہ نکل پائے تو اس وقت اس کا پہلا اصول علاج حقنہ رطبہ و سمہ کے ذریعہ اس خشک براز کی صلاحت کی تلکین ہے اور دوسرا اصول علاج حقنہ حادہ کے ذریعہ اس کا استفرارغ ہے۔ (الصناعة الصغیرہ)

مرض ایلاؤس بالائی آنت میں ہوتا ہے اور حقنہ کی دوا وہاں تک پہنچ نہیں پاتی، اس لیے جب خشک براز آنتوں میں چمٹا ہوا ہو تو پہلے اسے کئی بار گرم پانی پلایا جائے، آہرن کر لیا جائے اور مقام درد کو گرم پانی سے نطول کیا جائے تاکہ گوشت نرم اور ڈھیلے ہو سکیں اور خشک براز بھی نرم و ملائم ہو جائے، پھر اسے تھوڑا تھوڑا کر کے اس قدر شوربا پلایا جائے کہ مریض کا پیٹ پھول جائے۔ اگر وہ قے کر دے تو اسی عمل کو دوبارہ کیا جائے۔ پھر اس کے بعد حقنہ کیا جائے اور مسلسل دوائیں پلائی جائیں، جس سے اندر چمٹا ہوا خشک براز خارج ہو جائے۔ (ایو بحر)

نفاخ اغذیہ اور شراب ممزوج کی کثرت استعمال قولنج کے لیے سب سے زیادہ مضر ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بہت زیادہ شراب ممزوج نفخ پیدا کرتی ہے۔ اور وہ نفخ جو معدہ میں پیدا ہو اس کا ختم ہونا آسان ہوتا ہے کیوں کہ مقام تولید یعنی معدہ کا رقبہ وسیع ہوتا ہے، اس میں شدت کی حرارت موجود ہوتی ہے، اس میں سے ریاخ کے باہر خارج ہونے کا راستہ سیدھا ہوتا ہے، کم پیچیدہ اور گنجان ہوتا ہے اور وہ نگہ جو آنتوں اور خاص طور سے قولون میں پیدا ہوتا ہے اس کی ریاخ آسانی سے خارج نہیں ہو پاتی کیوں کہ اس کے مقام تولید یعنی آنتوں میں برودت ہوتی ہے، اس کی بناوٹ میڑھی اور گھومی ہوئی ہوتی ہے، اس میں سے ریاخ کے نکلنے کا راستہ تنگ

ہوتا ہے اور اس کے منافذ پیچیدہ اور گنجان ہوتے ہیں۔ (کتاب العادات)

یوڑھی مرغی کا شوربا مسلسل ہے، دست لاتا ہے اور اس کا گوشت اس کے برعکس فعل انجام دیتا ہے۔

(الادویۃ)

اسی طرح قنبر چڑے کا شوربا بھی مسلسل ہے، مگر اس کا گوشت مریض کو دینا ضروری نہیں ہے، بلکہ صرف اس کا شوربا دیا جائے۔ (مؤلف)

ایلاؤس کے مریض کو جب بخار نہ ہو، پیٹ میں ورم اور انتفاخ نہ ہو تو مرض کی حقیقت سمجھ لینی چاہئے۔ جب ورم ہوگا تو اس کے ساتھ بخار اور انتفاخ بھی ہوگا ایسے میں اس کی تدبیر یہ ہے کہ مریض کو بوقت خواب ٹھنڈی کی ہوئی شراب خالص زیادہ مقدار میں پلائی جائے نتیجہ کار اس کے دونوں پیروں میں درد ہوگا اس سے اس کی ریح ٹوٹ جائے گی بخار ختم ہو جائے گا اور اس سال دموی بھی دور ہو جائے گا، کیوں کہ اس مرض میں بہت اچھے منضج کی ضرورت ہوتی ہے اور یہی اثر بخار کا بھی ہے۔ (ایڈیمیا)

شراب کو ٹھنڈی کر کے پلانے کا مقصد محض یہ ہے کہ مریض کو اس سے قے نہ ہو جائے۔ (مؤلف)

مرض ایلاؤس میں بالائی آنت کے ورم کی علامت مستقل قے کا ہونا اور قے کا شدت کے ساتھ ہونا ہے نیز اس کے جوف میں یعنی آنت میں کوئی چیز ٹک نہیں پاتی۔ جب وہ چیز پائخانہ کی شکل میں بذریعہ قے خارج ہو تو مرض کے بالائی آنت کے اندر ہونے میں کوئی شبہ نہیں رہ جاتا اور مروڑ اور درد کی علامت خود اس کا مقام ہے۔ اور یہ مرض بہت زیادہ حادثہ کا ہوتا ہے، جب یہ روی خبیث ہو جاتا ہے، جس میں شدید کرب و بے چینی ہوتی ہے اور اطراف سرد ہو جاتے ہیں تو اس بات کی علامت ہوتی ہے کہ آنت میں کوئی بو اور مہلک چیز رہی ہو، قے اور درد مروڑ تو یہ اس مرض کے اعراض لازمہ ہیں اور اگر پیشاب صحیح ہو تو مرض سے گلو خلاصی کی علامت دلیل نہیں بنتا ہاں اس کا ردی ہونا ہلاکت کی دلیل ہے۔ (ایڈیمیا)

قے سے درد گردہ اور درد قولنج ہا کا پڑ جاتا ہے، کبھی کبھی قے سے مزید ابھر جاتا ہے، کیوں کہ گردے اور قولون باریطون سے تعلق رکھنے کی بناء پر مشترک الحس ہیں۔ اور قے میں بُلغمی مادہ خارج ہوتا ہے کیوں کہ یہ وہ فاضل مادہ ہوتا ہے، جو معدہ میں اکثر و بیشتر پیدا ہو جاتا ہے۔ یہی مادہ جب زیادہ ہو جاتا ہے اور مستقل رہتا ہے تو زنجاری کی قے ہوتی ہے، کیوں کہ دردوں اور بے خوابی کی وجہ سے خون فاسد ہو جاتا ہے۔ خاص طور سے اس وقت جب کہ مریض نے کھانا کھانا بھی چھوڑ دیا ہو، جس سے بے خوابی اور حمی کی شکایت ہو جاتی ہے درد گردہ کی نہیں نیچے دونوں پیروں کی طرف پہنچتی ہے۔ جب کہ قولنج میں ایسا نہیں ہوتا، درد

گردہ کے پیروں میں اترنے اور محسوس ہونے کی وجہ یہ ہے کہ رگ اجوف۔ اور شریان عظیم کی دودو شاخیں پھوٹتی ہیں اور ایک ایک شاخ دونوں پیروں میں چلی جاتی ہے اور قطن کے مقام پر پھر دونوں ملتی ہیں اور وہاں سے گردوں میں چلی جاتی ہے۔ (ایڈیمیا)

درد گردہ، وجہ پتھری ہو یا کچھ اور اس کے مریض کو ماف گردے کی جانب والی ران میں خدر وضع لائق ہوتا ہے۔ (بقراط)

جوڑوں اور کولے کا درد قولنج کے ہیجان سے ہلکا پڑ جاتا ہے اور قولنج کے سکون ہوتے ہی پھر لوٹ آتا ہے۔ اس کی وجہ یا تو یہ ہو سکتی ہے کہ زیادہ سخت درد کی وجہ سے ہلکا درد مخفی ہو جاتا ہے اور یا پھر یہ وجہ ہو سکتی ہے کہ ردی مواد دوسری طرف منتقل ہو جاتا ہے۔

قولنج میں جب درد بہت زیادہ بڑھ جاتا ہے اور مریض کی موت کا بھی خطرہ رہتا ہے تو ہم مندرجہ ذیل دوائیں استعمال کراتے ہیں :-

افیون اور بخ (اجوائن خراسانی) اور اس جیسی دوسری دوائیں مجبوراً استعمال کراتے ہیں کیوں کہ یہ دوائیں اس عضو میں بہت زیادہ برودت پہونچاتی ہیں، جس سے اس مرض کو قبول کرنے کی استعداد اس عضو کے اندر بڑھ جاتی ہے۔ (ایڈیمیا)

جیسا کہ ایڈیمیا کے پانچویں باب میں مذکور ہے سرد ہوائیں قبض پیدا کرتی ہیں کیونکہ یہ معدہ میں حرارت بڑھا دیتی ہیں، اور اربول کرتی ہیں اور غذاؤں کے نفوذ کو بڑھا دیتی یا تیز کر دیتی ہیں کیونکہ یہ عضلات معدہ پر اثر کرتی ہیں، جس سے ہر از اوپر کو چڑھ جاتا ہے، جیسا کہ بالقصد ہر از کو روکنے سے ہوتا ہے، اور پوری معاء مستقیم تنگ اور ثفل کو مشکل سے قبول کرتی ہے یہیں سے یہ بات سمجھ میں آجانی چاہیے کہ قولنج کے امراض میں آہن بہت زیادہ مفید ثابت ہوتا ہے، مگر یہ سارے جسم کو اور خاص طور سے عضلات مقعد کو ڈھیلہ کر دیتا ہے۔ (مؤلف)

اگر دائمی قبض اور ریخی قولنج کی شکایت ہو تو چار اونس انجیر کا جو شانہ لے کر اس میں مغز خیار شہز بغیر فلوس کے یعنی اس کا غسل گھول لیا جائے اور اس پر دودرہم کے وزن کے برابر روغن بادام ڈالا جائے اور ایک ہفتہ پلایا جائے، اس سے آنتوں کی خشکی بالکل دور ہو جاتی ہے اگر یہ برودت اور ریاچ کے ساتھ ہو تو غسل خیار شہز کو ماء الاسول میں گھول لیا جائے اور اس میں روغن مید انجیر کا اضافہ کر کے پلایا جائے۔ اسے موسم سرما میں استعمال کرایا جائے۔ (مؤلف)

قولنج، مندرجہ ذیل اسباب سے ہو سکتا ہے :

آنتوں میں کوئی ورم، بارد غلیظ رتج، بہت زیادہ بارد لیسدار بلغمی خلط، خلط صفراء یا کوئی حاد کاٹنے والی خلط آنتوں کا سوء مزاج حار یا سوء مزاج بارد یا سوء مزاج یا بس۔ آنتوں کے سوء مزاج رطب سے قولنج نہیں ہوتا۔ (چھٹے باب کی آٹھویں فصل) (ایڈیمیا)

قولون اور گردے کی جانب ہونے والے کسی بھی درد کی یقینی تشخیص کے لیے فضلات کا معائنہ ضروری ہے۔ حصاة کلیہ کی شکایت میں بول رملی یا بہت زیادہ رقیق پانی جیسا ہوتا ہے تکلیف دہ نہیں ہوتا، مقام درد مختصر ہوتا ہے۔ اس کا درد پشت کی جانب ہوتا ہے، اس کے ساتھ ریا ح بھی ہوتی ہے اور جس کسی کے پیشاب میں بہت دونوں سے پتھری یاریت آتی رہی ہو۔

ان دونوں مرضوں میں پیٹ میں خشکی اور قے کا ہونا عام علامت ہے، بالائی آنتوں پر گرم اعضاء سے قریب ہونے کی بناء پر کوئی چربی نہیں ہوتی، زیریں آنتوں میں چونکہ چربی بہت زیادہ ہوتی ہے اور چونکہ اس کا مزاج بارد ہوتا ہے اس لیے قولنج اکثر زیریں آنتوں میں ہوتا ہے۔ (مؤلف)

قولون کا گھماؤ نواحی بطن میں زیادہ ہونے کی وجہ سے اس کے درد زیادہ دور تک ہوتے ہیں۔ یہ دائیں جانب جگر کے قریب سے گردے تک اور سامنے پیٹرو تک اور اس سے نیچے حالب کی جڑ تک پہنچتا ہے براز کافی آنت (المعی الاور) میں آکر خشک ہو جاتا ہے کیوں کہ یہاں وہ زیادہ دیر تک ٹھہرتا ہے۔ مزید یہ کہ جب صفراء آنتوں پر زیادہ گرنے لگتا ہے تو براز بہت زیادہ سوکھ کر آنت کے اندر ٹھہر جاتا ہے اور پھر وہ خشک براز اور ریا ح کو باہر نہیں نکلنے دیتا جس سے خطرناک قولنج پیدا ہو جاتا ہے۔ خطرناک قولنج کا ایک سبب غلیظ بلغم بھی ہوتا ہے کیوں کہ آنتوں کی اندرونی سطح پر صفراء اور حاد فضلات کے زخم اور خراش سے محفوظ رکھنے کے لیے لیس پیدا کرنے والے بلغم کی مقدار کبھی کبھی حد سے تجاوز کر جاتی ہے اور قولنج کا ایک سبب ریا ح بھی ہے جو کسی عضو میں جا کر پھنس جاتی ہے اور اسی میں گھومتی رہتی ہے۔ عضو میں پہنچ کر نفع اور ورم پیدا کرتی ہے۔ قولنج صفراوی میں مٹلی غم و اندوہ اور پیڑ میں ایسا درد ہوتا ہے گویا چھری سے کاٹا جا رہا ہو اور رتج یا ہوا تو یہ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتی رہتی ہے اور سو جن اچھا رہ پیدا کرتی ہے قولنج کی مابہ الامتياز خصوصیت غشیان ہے اسی کے ذریعہ درد قولنج اور پیٹ کے دوسرے سارے دردوں کے درمیان تفریق کی جاتی ہے۔ قولنج کا ایک دوسرا سبب ہزال ویبوست بطن اور اس کی رطوبت و گوشت کی قلت ہے اور پیٹ کے ورم حار یا شدت حرارت کی وجہ سے بھی قولنج ہوتا ہے۔ حرارت سے براز بہت زیادہ سوکھ جاتا ہے۔ ایسا قولنج یا بس غذاؤں کے لینے سے عارض ہوتا ہے۔ جس شخص کو اپنی صحت کی حفاظت کا خیال ہو اس کے لیے ضروری ہے کہ

اس وقت تک نہ سوئے جب تک کہ اس کی طبیعت ہلکی نہ ہو جائے یعنی جو کچھ کھایا ہے جب تک ہضم نہ ہو جائے تب تک سونے سے پرہیز کرے اور اپنے پیٹ کو بہت زیادہ سوکھنے کے لیے بھی نہ چھوڑ دے یعنی بیوست بھی نہ لاحق ہونے دے ابو بکر کا کہنا ہے کہ پیٹ میں ثفل یا بس ہو تو سو جانے سے اور زیادہ سوکھ کر سخت ہو جاتا ہے۔ (یسودی)

مریض بھیڑیے کی کھال پر بیٹھے اور پیٹ پر بھیڑیے کی کھال یا پچیتے کی کھال کا ٹکڑا باندھے۔
(طبیعیات قونج)

قونج کے لیے ضما د کا نسخہ :

قنارہ الحمار، شحم حنظل، سقموینا اور لاغیہ کا دودھ لے کر ہیل کے پتے میں گوندھا جائے اور حسب دستور اس کا طلاء کیا جائے۔ جو تک کو سکھا کر سفوف بنا کر ایک دانگ ہمراہ آب شبت پینا قونج اور ایلاؤس کے لیے فائدہ مند ہے اور قونج کے شدید درد کے لیے ایک برتن میں گرم پانی لیا جائے اور اس کے نیچے ایک چھوٹا سا سوراخ کر لیا جائے اور پھر اوپر سے اس پر قطرہ قطرہ گر لیا جائے اور مریض کو اس کی پیٹھ کے بل سلا یا جائے اور قونج کی ایک قسم قونج دودی ہوتی ہے اس کا علاج مخرج دیدان ادویہ کا استعمال ہے اور ہد ہد کا شوربا قونج کو کھولتا ہے۔ (ابو بکر)

میں نے اکثر لوگوں کے ہراز میں پتھری نکلتے دیکھی ہے اور میں نے ان کا علاج روغن ہیدانجیر اور ایارج جالینوس کے ذریعہ کیا ہے۔ (یسودی)

قونج میں زیادہ تر مستعمل چیزیں :

روغن کنجد اور گڑ اور قونج میں مری صفرائی پلائی جاتی ہے قونج میں شدید تپے پیاس اور سوزش ہو تو مسلسل سکنجنین پلائی جائے جسے سقموینا سے تیار کیا گیا ہو یا روغن بادام اور خیار شیر ملے ہوئے دو اونس پانی کے ساتھ ایک مشقال ایارج فیراء کھلایا جائے اور پیٹ پر تھیلی میں گرم پانی بھر کر رکھا جائے اور شمد کھلایا جائے اور قرص ایلاؤس کھلایا جائے جس کا نسخہ یہ ہے :

تخم کر فس اور انیسون چھ چھ جزء، افسنتین چار جزء، صاف کیا ہوا تجم۔ سلطہ۔ بارہ جزء، مر، فلفل، افیون اور چند ہید سترودودور ہم۔ سارے اجزاء کو کوٹ پیس کر سفوف بنا لیا جائے اور حسب دستور کسی چیز میں گوندھ کر قرص بنالی جائے اس قرص کی مقدار خوراک ایک درہم ہمراہ آب نیم گرم ہے۔ (اہرن)

بقراط کا کہنا ہے ایلاؤس میں جس چیز سے فائدہ ہوتا ہے وہ آہرن کا مستقل استعمال اور گرم روغنوں کی

مالش کرنا ہے اور دس انگل لمبے فیتلے لے کر گائے کے پتے میں ملا کر اور حسب ضرورت حمل کیا جائے اگر اس سے پاخانہ یا اندر کا مادہ نہ نکل سکے تو اس کی مقعد میں پھونکنی داخل کر کے اس میں پھونک ماری جائے یہاں تک کہ آنتیں پھول جائیں اور پھر اس کو نکال کر فوراً ہی حقنہ کیا جائے اور مقام درد پر گرم پانی سے طلاء کیا جائے اور کسی تھیلی میں گرم پانی بھر کر اسے مقام مرض پر رکھا جائے شمد کھلایا جائے اور خالص شراب پلائی جائے۔ یہ سب اگر کارگر نہ ثابت ہوں تو مرض کو مملک سمجھنا چاہئے۔ (طبری)

خشک غذاؤں کے استعمال سے آنتیں اپنی طبعی حالت پر رہ جائیں تو بھی پاخانہ سوکھ جاتا ہے اور قولنج کا باعث بنتا ہے۔ (اہرن)

آنتوں کے اندر بہت زیادہ بلغم پیدا کرنے والی غذاؤں جیسے بقول سے قولنج بلغمی لاحق ہوتا ہے اسی طرح تھنہ کی بھی شکایت ہوتی ہے اور لوگوں کو اکثر و بیشتر اسی قسم کا قولنج غلیظ بلغم سے لاحق ہوتا ہے اور ریح کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے اور غذاؤں کے خشک ہونے کی وجہ سے براز خشک ہو کر بھی قولنج ہوتا ہے لیکن یہ مقدم الذکر دونوں قسموں سے کم ہوتا ہے اور رہا وہ قولنج جو صفراء کے کثرت انصباب سے ثفل یا براز کے خشک ہو جانے کی وجہ سے عارض ہوتا ہے کم ہوتا ہے اور جب ہوتا ہے تو حد درجہ تکلیف دہ خراش ڈالنے والا ہوتا ہے اور بہت برا ہوتا ہے اور قولنج دودی بھی کم ہی ہوتا ہے۔ قولنج کی علامات پیٹ میں شدید درد کے ساتھ قبض، قے، درد کا جگر کی طرف، تلی کی طرف، پیڑو، پشت اور گردے، جانب اور تمام پیٹ میں موجود ہوتا ہے۔

(ابو بکر)

قولنج شدید درد، پسینہ اور قے یا متلی کے ساتھ براز کے احتباس کا نام ہے۔ اس کا درد سامنے پیٹ میں سب سے زیادہ تیز ہوتا ہے اور اس کا درد، مروڑ اور سبقت اسباب سخت ہوتے ہیں۔ (مؤلف)

قولنج بلغمی کے علاج میں حب معن، روغن ارند اور ماء الاصول کا استعمال کافی ہے اور قولنج ریکی میں بزور مطبوخ، جندیہ ستر اور شحم حظل اور اس کے ساتھ شمد اور قطران بھی شامل کر لیا جائے۔ اور اگر ریح اور برودت زیادہ ہوں تو کنجبین، جاو شیر مقل، بادیان، میتھی، سویا اور بابونہ لے کر جوش دیا جائے اور پھر اس پانی میں روغن اخروٹ ڈال کر شحم حظل، بوزرق اور جندیہ ستر کے ساتھ حقنہ کیا جائے اور اگر بہت زیادہ اور شدید قے اور بہت تیز پیاس کی شکایت ہو جائے تو مرینس کو مسهل کنجبین پلا کر چھوڑ دیا جائے اور مرض کی بجائے پہلے عرض پر توجہ دی جائے خاص طور سے درد شدید ہو تو اول اس کی تسکین کا سامان کیا جائے کیوں کہ شدت درد سے غشی لاحق ہو سکتی ہے اور اگر جب ایسا ہو جائے تو قوی درجہ کی گرم دوا استعمال نہ کی جائے جیسے صمغ اور بزور، بلکہ اسے فلوینا اور محذرات دی جائیں تاکہ وہ سو جائے اور درد میں سکون آجائے رہا قولنج

عصرِ اوی کا علاج تو اس کے لیے حقنہ لینہ کیا جائے اور مریض کو آہن میں بٹھایا جائے اور لیارج اور خیار شہز پڑایا جائے یا صرف خیار شہز مفرد، اس کا وزن بارہ درہم ہونا چاہئے آب برگ کا سنی کے ساتھ اور ایک درہم لیارج میں ایک دانگ ستمو نیادی جائے اور قونج بارد کی لذیت ناک میں گرم تخمیات سے مرکب گرم مسلسل معجون استعمال کرائے جائیں اور ایسے صموغ جو دست لائیں۔ (مؤلف)

دردِ قونج نواحی بطن میں منتقل ہوتا رہتا ہے اور دردِ گردہ ایک جگہ قائم رہتا ہے دردِ قونج کی مدت مختصر ہوتی ہے جب کہ دردِ گردہ کی طویل۔ دردِ گردہ کی مدت کو حقنہ دے کر مختصر کیا جاسکتا ہے کیوں کہ جب آنتیں مواد سے پر ہوتی ہیں تو اس کا دباؤ گردے پر پڑتا ہے اور پھر اس میں درد محسوس ہوتا ہے گردہ کے درد کی شکایت سے پہلے بول رملی کی رواداد موجود ہوتی ہے اور درد کی شروعات میں پہلے مریض گدلا بول انہیں کرتا ہے اس کا درد جب زمانہ نفع میں پہنچ جاتا ہے تب بول رملی ہوتا ہے۔ (اہرن)

کبھی کبھی بہت زیادہ مقدار میں بلغم سر سے پیٹ کی طرف گرتے ہیں جو قونج کا باعث بنتے ہیں۔

(طیماوش۔ چوتھاب)

ابو بکر کا کہنا ہے کہ اس پر مستقل نظر رکھی جائے تاکہ اس کو کاٹنے کی تدبیر کی جاسکے۔

قونج کے درد کی وجہ یا تو یہ ہوتی ہے کہ کوئی بلغمی غلیظ کیموس آنت کی غشاؤں کے درمیان چٹ جاتی ہے یا غلیظ ریح آنت میں پھنس جاتی ہے اور باہر نکلنے کا راستہ نہیں پاتی اور یا کوئی گرم درم ہو جاتا ہے اور یا کوئی لذاع اور گرم کیموس کی وجہ بنتا ہے۔ (ولس)

یا سخت خشک براز سے قونج پیدا ہوتا ہے۔ بلغمی غلیظ خلط کی وجہ سے پیدا ہونے والے قونج کی علامت یہ ہے کہ اس کا مریض مروڑ، خنار اور متلی کی لذیت میں مبتلا ہوتا ہے بلغم اور دیگر اخلاط کی قے کرتا ہے اور اسے سخت قبض ہوتا ہے یہاں تک کہ نہ ہی کوئی براز کی شے خارج ہوتی ہے اور نہ ہی ریح۔

اسا اوقات ان سے گائے کے گوبر کی مانند پھولے ہوئے براز جیسی کوئی شے خارج ہوتی ہے اور قونج ریح کی علامت یہ ہے کہ اس کے مریض ثفل سے زیادہ تناؤ محسوس کرتے ہیں اور درم حار والے قونج کے مریض مقام مرض پر حرارت محسوس کرتے ہیں اور خنار ہوتا ہے جو کہ شروع میں کم نہیں ہوتا ہے اور قبض کے ساتھ احتباس بول ہوتا ہے اور قے غیر طبعی صفراء کی ہوتی ہے۔ پیاس اور سوزش کی شکایت ہوتی ہے اور پیٹ میں شدید نہیں اور پھر کن ہوتی ہے۔ درد میں کسی بھی حال میں کوئی وقفہ نہیں ہوتا۔ یہ قونج کی تمام قسموں میں سب سے زیادہ خراب قسم ہوتی ہے، اس کے ایلاؤس میں منتقل ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے اور حریف اخلاط کی وجہ سے لاحق ہونے والے قونج کی علامت یہ ہے کہ پیاس حرارت، بے خوابی اور خنار کی

شکایت ہوتی ہے۔ خمار ہلکا ہوتا ہے یا بالکل نہیں ہوتا اور بول حریف ہوتا ہے اور اجابت میں زیادہ تر صفر اوی مادہ خارج ہوتا ہے اور اسہال سے درد بہت تیز ہو جاتا ہے۔ اور رہا وہ درد قونج جو غلیظ اخلاط کی وجہ سے ہوتا ہے اس کے علاج میں قوی درجہ کی مسخن چیزیں استعمال نہ کی جائیں کیوں کہ امکان ہے کہ یہ چیزیں ان اخلاط کو تحلیل کر کے بہت زیادہ ریاہت دے گی بلکہ اس کے لیے منسج و ملطف چیزیں استعمال کی جائیں ابتداء میں سخت پاخانہ کو باہر خارج کرنے والی اور آنتوں کو صاف کرنے والی چیزوں کو استعمال کرنا ضروری ہوتا ہے پھر متقیہ امعاء کے بعد ایسے روغن زیتون سے حقنہ کیا جائے جس میں بزوردے دیئے گئے ہوں اگر حقنہ کی دوا اندر رہ جائے اور پاخانہ باہر خارج نہ ہو سکے تو اس کا علاج فتلہ سے کیا جائے اور اس کے لیے ہندال، شحم حظل، گائے کا پت، بورہ ارمنی اور شمدلے کر حسب دستور چھ انگل لمبے شیاف بنا لیے جائیں اور کبھی کبھی گرم کلتہ کی جز کو اچھی طرح چھیل کر نمکین پانی میں بھگو کر اس کا نقوع حاصل کر لیتے ہیں اور بخور مریم کے عصارہ کے ساتھ مقعد پر طلاء کرتے ہیں اگر درد مداومت اختیار کر لے تو ایسے حقنہ کئے جائیں جن میں گرم گوند، قطران شمد شحم حظل، ہندال جندید ستر بار زد، جاؤ شیر، عصارہ سداب اور روغن ارند شامل ہوں اور مقام درد پر روغن شبت سے نطول کیا جائے یا ایسے روغن سے جس میں زیرہ ڈال کر پکالیا گیا ہو یا روغن ارند سے نطول کیا جائے اور ڈھیلے کرنے والے ضماد لگائے جائیں اور میتھی، خطمی، برنجاسف، شبت اور برگ غار وغیرہ کے جو شانہ میں بٹھایا جائے۔ گرم زیتون کے تیل میں بھی بٹھایا جاتا ہے اور جندید ستر اور فلفل پانی جائے اگر درد میں سکون نہ ہو تو خردل سے علاج کیا جائے اور مریض کو گرم پانی میں بٹھایا جائے۔ پانی میں ضرورتاً صرف شدت درد میں بٹھایا جائے ورنہ نہیں اور مقام درد کی سینکائی کی جائے، آخر میں جب کوئی چارہ کار نہ ہو تو مخدرات کا استعمال کیا جائے۔ پھر بلغم کو تھوڑا نضج دے کر فیقر اکے ذریعہ دستوں کی راہ خارج کر دیا جائے۔ ایک گولی جس کو فریون، حب مازیون مصفی اور سقمونیاسب ہموزن سے تیار کر کے ایک درہم کی خوراک میں دیا جائے۔ مرض کی ابتداء میں غذا سے قطعی روک دیا جائے۔ پھر اسارون اور لسن جیسی قسم کی چرپری چیزیں کھلائی جائیں اس کے بعد قے کرائی جائے اور ریاضت کرائی جائے اور رہا درد قونج رہی تو اس کا علاج ترک غذا ہے پہلے بزوردے دیئے جائیں پھر مقام درد پر پچھنے لگائے جائیں اور جب آنت میں درم ہو تو فصد کھولی جائے اس کے ساتھ شدید عسر بول کی بھی شکایت ہو تو رگ صافن کی فصد کھولی جائے پس آب شیریں میں آبرن استعمال کر او اور پیٹ پر ڈھیلے کرنے والے ضمادات تاکہ درد میں سکون ہو اور مقام درد پر پچھنے لگائے جائیں تاکہ خلط عضلات بطن میں جذب ہو جائے اور موم، باوند، روغن گلاب، آرد باقلا اور انڈا اور اسی جیسی دوسری دواؤں کو جو شانہ میتھی میں ملا کر حسب دستور ضماد بنا کر لگایا جائے اور لطیف تدابیر سے کام لیا جائے اور جتنا خمار کے علاج جیسا علاج کیا جائے اور اس درد قونج میں جو آنتوں میں خلط حریف کی وجہ سے عارض

ہوتا ہے روغنوں اور اعلاجات سے حقنہ کیا جائے جیسے جو شاندرہ ختم عظمیٰ، ختم کتال، میتھی، مرغابی کی چربی اور مرغی کی چربی، ماء الشعیر، اسپنول اور روغن گلاب اور آب شیریں سے حمام کر لیا جائے اور صرف نرم ہلکے شوربے دیئے جائیں اور ان کی ساری تدبیر بارور طب ضماو کی صورت میں ہو اور اگر درد شدید ہو جائے تو احساس درد کو باطل کرنے والی مخدر ادویہ کا استعمال کیا جائے ان میں یہی سب سے بہتر ہوتا ہے۔ اس درد میں بہت سارے مریضوں کو صرع قولنجی اور فالج قولنجی عارض ہو جاتا ہے۔ (مؤلف)

ایک طبیب ان مریضوں کا علاج اس طور پر کرتا تھا کہ ان کو برف سے ٹھنڈا کیا ہوا کا ہو اور کاسنی دیتا تھا اور شکم پری اور طبیعت نہ چاہتے ہوئے بھی لینے کا مشورہ دیتا تھا اور مریض ٹھنڈے کیے ہوئے سیب، انگور، مچھلی، پائے اور دودھ وغیرہ کھاتے تھے، طبیب انہیں سرکہ ملا ہوا آب سرد، جو مزید برف سے ٹھنڈا کر لیا جاتا تھا، پلاتا تھا اور ہر اس چیز سے منع کرتا تھا جو گرم ہوتی تھی اس طرح اس نے بہت سارے مریضوں کو ٹھیک کر دیا۔ مالٹو لیا اور مرگی کی شکایت نہیں پیدا ہوئی۔ ایلاؤس تخمہ کے متواتر ہونے اور پیٹ میں براز کے تہہ بہ تہہ جمع ہو جانے سے لاحق ہوتا ہے اور زہر کھانے سے ہوتا ہے اور ایلاؤس ان فتوق سے بھی ہوتا ہے جن میں آنتیں خسیوں کی تھیلی میں آجاتی ہیں۔ قیلہ معانی کی ایک وجہ ورم حار بھی ہے۔ لہذا انہوں میں اس کا علاج گرم پانی اور اس کا نطول، ضماوات اور فتنے کے ذریعے کیا جائے اور رہے بالغ اور جوان مریض تو ان کا علاج فصد کے ذریعہ کیا جائے۔ اس میں تاخیر نہ کی جائے اور بہت زیادہ ٹھنڈے لگائے جائیں جو پورے پیٹ پر محیط ہوں۔ کچھنے مقام درد پر بالشرطہ ہونے چاہئیں اور ہاتھوں و پیروں کی مالش کی جائے اور پھر ان کو باندھا جائے اور قوی حقنہ اور گرم گھر میں آہن اور قوی مسہلات استعمال کرائے جائیں اور ایسے مریضوں کو جو شاندرہ شبت پلاتا اور اس کے بعد ایسی روٹی کا کھانا جو اہلے ہوئے گرم پانی میں گوندھ کر پکائی گئی ہو، بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔ اس سے فوراً شفایابی ہوتی ہے اگر مریض قے کر دے تو پھر کھلایا جائے۔ اور جب یہ مرض خسیہ کی جلد میں یا فوطے میں آنتوں کے اترانے کی وجہ سے ہو تو مریض کو اس کے سر کے پچھلے حصے یا گدی کے بل سونے کی ہدایت کی جائے اور آنت میں برودت پہنچائی جائے اور اس کو کس کر باندھا جائے تاکہ وہ دوبارہ نہ اترے اور اس کو حرکت دے کر صحیح کر دیا جائے۔ ایلاؤس کی وجہ زہر خورانی ہو تو پہلے قے کرائی جائے پھر اس کے بعد زہروں کا علاج کیا جائے اور درد گردہ و درد قولنج میں قبض شدید، درد، قے، بھوک کا ختم ہو جانا اور مروڑ کا ہونا عام علامتیں ہیں۔ یہ علامتیں درد قولنج میں نسبتاً زیادہ شدید ہوتی ہیں اور قولنج میں درد دائیں طرف زیادہ تیز ہوتا ہے اور درد معدہ جگر اور تلی کی طرف جاتا ہے، براز اندر رک جاتا ہے یہاں تک کہ نہ ہی ہو اور نہ ہی کوئی دوسری چیز خارج ہوتی ہے۔ مریض اگر بہت زیادہ کوشش کرتا ہے تو گائے کے گوبر کی مانند

کوئی پھولی ہوئی چیز نکلتی ہے اور رہا درد گردہ تو یہ مقام گردہ پر قائم رہتا ہے اور اس کے ساتھ اس خصبہ میں تکلیف ہوتی ہے جو ماؤف گردہ کے نیچے واقع ہوتا ہے۔ اور اس جانب کی ران قدرے سن ہوتی ہے اور کبھی کبھی اس میں پیٹ سے ریاچ اور خشک صفراوی بر از خارج ہوتا ہے۔ اور پیشاب کم اور تھوڑا تھوڑا ہوتا ہے اور اس کے اندر بہت زیادہ رملی اجزاء ہوتے ہیں اور جلن ہوتی ہے۔

بتلائے قونج کا پیشاب کچا ہوتا ہے اور قے بلغمی ہوتی ہے اور ریاچ جوف معدہ میں بہت زیادہ ہوتی ہے اور درد پیٹ کے سامنے کے حصے میں ہوتا ہے اور گردے کا درد کولے اور پسلیوں کے اطراف میں ہوتا ہے جس کا رخ زیادہ تر موخر پشت کی جانب ہوتا ہے اور پیشاب کرتے وقت حرارت اور لذت محسوس ہوتا ہے۔ قونج، غلیظ بلغم، صفراء، ریاچ، بر از خشک، آنتوں اور معدہ یا گردہ یا جگر یا حجاب کے درمیان کا درد یا ان سے ملتی جلتی وجہ اور التواء امعاء سے بھی ہو سکتا ہے۔ کسی عضو کے درم کی وجہ سے جو قونج ہوتا ہے اور وہ مشارکت کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ (اسکندر)

میں نے ہمارے ستان میں فالج قونجی کے مریض کو دیکھا ہے اس کا سبب معلوم کرنا اور اس سے بچنا ضروری ہوتا ہے۔ میں نے شدید قونج میں بتلا کئی لوگوں کو دیکھا کہ جب وہ اچھے ہوئے تو فالج کا عارضہ ہو گیا تھا خاص طور سے دونوں ہاتھوں میں۔ اس قونج میں جو غلیظ بار دخلط سے کی وجہ سے ہوتا ہے اور جو کثیر الوقوع ہے، لہسن کا استعمال بہت مفید ہے۔ اس کو عوام نے اپنے تجربہ میں مفید پایا ہے اسی لیے اس قونج کے علاج کے لیے انہیں طبیب کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ایسے مریضوں کو ہر چار دے جائیں، گوشت نہ دیا جائے جب تک صحت نہ ہو جائے اور اگر انہیں تو پھر پرندے کے گوشت کا شوربا دیا جائے اور شہد اور گول مرچ کے ساتھ باوام پیس کر کھلایا جائے اور ایسے مریضوں کے لیے شراب خالص بہت عظیم المنفعت ثابت ہوتی ہے اور مقام درد کو دلک، طلاء اور حکمید کے ذریعہ گرم رکھا جائے اور حمام کر لیا جائے تو گرم پانی کے چشمے میں کر لیا جائے۔ چشمہ گندھک والا ہو تو وہی شفایابی کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ ایسے مریضوں کے لیے یعنی بلغمی قونج کے مریضوں کے لیے آب شیریں بر الوردی ہوتا ہے اور مریضوں کو اسی چشمے کا پانی پینے کے لیے بھی کما جائے کیوں کہ یہ بلغم کو چھانٹتا ہے اور دوبارہ درد نہیں ہونے دیتا۔ جب حکمید سے درد زیادہ ہو جائے تو اسے چھوڑ دیا جائے کیوں کہ یہ ریاچ کو برا بیخفتہ کرتا ہے۔ فریون بہت کامیاب دوا ہے لہذا اس درد میں اس پر اعتماد کیا جائے۔ (مؤلف)

ایک عمدہ شربت :

صبر، فریون، حب القرطم، سقمونیا ہموزن لے کر حسب دستور شربت بنا لیا جائے۔ اس کو دوا مسلسل

سے پہلے استعمال کرنا ممنوع ہے بلکہ ریا ح تحلیل ہو جانے بلغم کے نفع پا جانے اور حقنہ کرنے کے بعد کیا جائے تاکہ براہ خارج ہو جائے کیوں کہ ہما اوقات یہ دوا بہت سے مادے کو کھینچ کر لے آتی ہے اور جب اس کو باہر نکلنے کا راستہ نہیں مل پاتا تو وہی فوری ہلاکت کا باعث بن جاتا ہے۔ آہن کا استعمال نافع ہے۔ لیکن ضروری ہے کہ اس میں شبت زیرہ، کرم کلہ، عظمی، برگ غار، برگ سداب، مرزنجوش اور برنجاسف کو جوش دے دیا گیا ہو۔

ایک مفید حقنہ کا نسخہ :

صبر، جندبیدستر، ہوزن، عصارہ خور مریم تر نصف اوقیہ، افیون نصف اوقیہ، زیتون اور چرنی ایک اوقیہ۔ ان کا حسب دستور حقنہ تیار کر کے استعمال کریں۔

ایک اور نسخہ حقنہ :

بورہ ارمی دو تہائی اوقیہ کو آب گرم اور زیتون کا تیل، دونوں دو تہائی رطل، میں حل کیا جائے پھر اس سے حقنہ کیا جائے۔ یہ پیٹ میں بلغم غلیظ یا ہر از خشک سب کو نکال باہر کرنے میں بہت خوب ہے۔ ایلاؤس میں نافع ہے۔ اس کے فعل کی خوبی سے اور اس کی نرمی کو دیکھ کر تعجب ہوتا ہے اور حقنہ کی کوئی بھی دوسری دوا اس کی ہمسر نہیں ہو سکتی۔ اور یہ علاج ایلاؤس کے لیے بہت خوب ہے۔

ریاح اور برو دت سے شفا یابی کے لیے ایک حقنہ کا نسخہ :

ایسا تیل جس میں میوہ، لسن اور جندبیدستر پکا لیے گئے ہوں، تیل مولی کا ہونا چاہئے، اور فریبون، ناخوہ، جائیر اور مقل، ان سب اجزاء کو لے کر بہ طور حقنہ استعمال کیا جائے تو ریا ح اور برو دت کے لیے شافی ہے۔ معاملہ شدید ہو جائے تو مخدرات کے ذریعہ حقنہ کیا جائے یہاں تک کہ اس سے مریض سو جائے۔ مخدرات سے بلغمی قونج میں اجتناب کرنا چاہئے الا یہ کہ سخت ضرورت پڑ جائے کیوں کہ کبھی کبھی مریض شدت درد کی تاب نہ لا کر چل رہا ہے اور کبھی کبھی ایک زمانہ تک اس کا اثر رہتا ہے اور اگر مرض کا سبب سوداء غیر طبعی و صفراء غیر طبعی ہو اور قے کا مادہ اور جو کچھ اس کے علاوہ خارج ہو رہا ہے پتلا اور گرم ہو تو اس کا استعمال ممنوع ہے گرچہ یہ تسکین درد کے لیے نافع ہے، ہتلائے درد قونج کے لیے قے کرنا فائدہ مند ہے۔ اس کی وجہ سے فتیلہ لگانا نہیں پڑتا اور اس کے مرض میں افاقہ ہو جاتا ہے اور اگر قے کراتے رہیں تو قونج کی حکایت کبھی نہیں ہوتی اور اگر درد قونج شدت اختیار کر لے تو مقام درد پر خردل سے اس قدر طلاء کیا جائے کہ وہ سرخ ہو جائے اور چھوٹے چھوٹے آبلے پڑ جائیں اس سے ڈرنا نہیں چاہئے اور ایسا آخر مرض

کی ابتداء میں نہیں بلکہ اواخر میں کرنا چاہئے۔ ایسے مریضوں کے لیے چلنا، پھرنا، حرکت کرنا، کشتی لڑنا، کروٹیں لینا مفید ہوتا ہے۔ لیکن سفر کرنا ممنوع ہے اور جسے خشک براز کی وجہ سے قونج ہو جائے اسے پانی اور زیتون کے تیل کے ذریعہ اس قدر حقنہ کیا جائے کہ براز خشک باہر نکل جائے اور اسے ملین حریرے اور بہت زیادہ مقدار میں شبت اور نمک ڈال کر پرانے مرغ کا پکا ہوا شوربہ دیا جائے، اس کو بہت زیادہ پکایا جائے اور اس میں بسفانج ڈال دیا جائے۔ یہ چیز اجابت کے لیے آمادہ کرتی اور پیٹ کو نرم کرتی ہے اور نظرون اور روغن کے ذریعہ حقنہ کیا جائے۔

مریض کو کھانے کے لیے صرف شوربے دیئے جائیں۔ قونج کی اس صنف میں دستوں کا لانا اور مسلسل حقنہ کرنا مفید ہوتا ہے اور اگر قونج کے ساتھ پیاس، قے، اسہال صفر اوی، بے خوائی اور بخار کی بھی شکایت ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ قونج کسی گرم خلط کی وجہ سے ہوا ہے۔ تو اگر ماء الشعیر کا ہونا ضروری ہو تو پہلے بہت زیادہ پانی میں اس کو ملا لیا جائے اور سبزیوں وغیرہ کو لبال کر شوربے کے طور پر دیا جائے سوائے کدو کے کیوں کہ کدو میں قونج پیدا کرنے کی خاصیت ہوتی ہے اور پانی پلایا جائے، شراب چھڑادی جائے اور اگر دیں تو بہت زیادہ پانی ملا لیا جائے۔ ماکولات و مشروبات کو ٹھنڈا کر کے دیا جائے اور ماء الشعیر اور روغن گلاب سے حقنہ کیا جائے، بعض لوگوں کو فقرہ یا سقمونینا اور جلاب سقمونینا سے اسہال ہوتا ہے کسی اور چیز سے نہیں۔ اور جب آنتوں کے اندر ورم ہونے کا شبہ ہو تو مسلسل نہ دیا جائے کیوں کہ یہ قاتل ثابت ہوتا ہے بلکہ فصد کی جائے اور کئی بار میں تھوڑا تھوڑا خون نکالا جائے اس سے بڑی جلدی اور بہت زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔ اس سے یعنی جلاب سقمونینا سے اور روغن گلاب سے حقنہ کیا جائے۔ اگر ورم اور بخار زیادہ تیز نہ ہو تو روغن باوند، تخم کتاں وغیرہ سے علاج کرنے کی کوئی ضرورت نہیں نہ جلد پر پانی بہایا جائے اور نہ ہی حمام کر لیا جائے جب تک درد کم نہ ہو جائے اور اگر قوت ختم ہونے لگے تو غشی کے اصول پر علاج کیا جائے۔ (مؤلف)

پتھر جیسے سخت براز اور قونج حار کے علاج میں خیار شہز کا استعمال بہت مفید ہے اس کے لیے ضروری ہے کہ مریض کو خوب زیادہ سا خیار شہز پلا کر اسی پر پوری رات گزار دینے کا مشورہ دیا جائے اور اس کے بعد تیز جو شانہ پلایا جائے اور جب حمیات میں براز بہت زیادہ خشک ہو تو اضافی طور پر اس کو لینا مناسب ہے۔ (مؤلف)

آنتوں کے اندر سدہ پیدا کر دینے والے ثفل یا ہس کے علاج میں حب صبر کے استعمال سے زیادہ بہتر چیز کوئی نہیں ہے۔ (اسکندریہ)

نسخہ حقنہ برائے قونج حار:

آب برگ کا سنی نصف رطل، سفوف یورق چار درہم، روغن ہنظلہ ایک اوقیہ اور تھوڑی سی معطی لے

کر حسب دستور حقنہ کیا جائے۔ (مجمول)

اس کا بدل آب لباب بن سکتا ہے۔ یہ ایک عمدہ چیز ہے۔ (مؤلف)

مفید حب قونج :

شہر م ایک حصہ، سکینچ ایک حصہ، شحم حظل، انزروت نصف نصف حصہ۔ سکبینج کو ایک دن ایک رات تک پرانی شراب میں بھگوئیں اور باقی دواؤں کا سفوف بنا کر اسے گوندھ کر چنے کے برابر گولیاں بنالی جائیں۔ مقدار خوراک پانچ گولیاں ہیں۔ ان کا استعمال کبھی کبھی اسہال کے لیے بھی ہوتا ہے۔ ایک گولی کے کھانے سے ایک سے تین بار تک دست ہوتے ہیں۔ ایلاؤس کا علاج یہ ہے کہ خیارشہر اور روغن بادام بوقت خواب دے کر سلا دیا جائے جب کہ اس کے ساتھ پیاس اور حرارت کی شکایت نہ ہو ورنہ نقوع صبر دیں اور ناف تک آہن میں بٹھایا جائے اور نم معدہ پر خوشبودار اور قابض دواؤں سے طلاء کیا جائے کیوں کہ نم معدہ کو تقویت دینے کی ضرورت ہوتی ہے اور حد درجہ قوی حقنہ کیا جائے تاکہ آنتوں میں خوب لذع و چھین ہو۔

(مؤلف)

درد قونج اعمور میں بہت زیادہ مادہ ہر از اور ریا ح کے مجبوس ہو جانے کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے۔ اعمور کے بہت زیادہ پر ہو جانے کی صورت میں قولون تن جاتا ہے جس کے نتیجہ میں پور اپیت دکھنے لگتا ہے۔ قونج کا درد شدت اختیار کر لے تو آنت کو تقویت دینے والی چیزوں کو پلانے کی ضرورت آن پڑتی ہے مثلاً ماء ساق وغیرہ۔ قونج کے درد کے علاج میں روغن مید انجیر یا نقوع صبر یا روغن بادام اور جاوشیر کو خاص اہمیت حاصل ہے۔

(مجمول)

اس کے تمام اعضاء پر تیل لگایا جائے یا اچھی طرح ان کی مالش کی جائے اور ان کو نرمی سے چھوا جائے اور خاص طور سے مقام درد میں گرم تیل سے اوپر سے نیچے کی طرف ہلکے ہلکے دھکے دیا جائے اور پہلے قوی حقنہ کئے جائیں پھر حقنہ مزلقہ، اس سے اگر درد میں اضافہ ہو جائے تو زیرہ اور ساق پلایا جائے اور جلدی جلدی تیز تیز مختلف سمتوں میں اس کو حرکت دی جائے اور اگر ممکن ہو اور حدت نہ ہو تو اس کے لیے آب شہت پر روغن مید انجیر سے بہتر دوسری کوئی چیز نہیں ہو سکتی۔ مریض قونج کو دس درہم نمک درانی پلایا جائے۔ گرم آہن کا استعمال قونج کے لیے عظیم الشفع ہے۔ قونج کی وجہ جب کوئی غلیظہ بار و خلط ہو تو پہلے پیٹ پر شمد کا طلاء کیا جائے اور طلاء سے قبل خوب مالش کے ذریعہ یورق کا استعمال کیا جائے۔ پھر آہن میں بٹھایا جائے۔ آہن کے لیے برگ غار، مرزنجوش، پودینہ شہت اور اکلیل الملک کا جو شانہ ہونا چاہئے بہتر یہ

ہے کہ مقام درد پر پانی نہ ڈالا جائے۔ (شمعون)

چونکہ گرم پانی مرنی ہوتا ہے اس لیے مصنف یہ کہنا چاہتا ہے کہ مقام درد کے اوپر پانی کو ڈالنے سے کہیں اس کے اوپر کے اعضاء مسترشی نہ ہو جائیں بلکہ نیچے تک جس چیز کے اندر احتقان ہو گیا ہے اس کے دفعیہ کے لیے مددگار ثابت ہو۔ مصنف کا کہنا ہے درد گردہ اور قولنج میں فرق یہ ہے کہ درد گردہ میں ادنیٰ مسلسل حقنہ دینے سے دست ہو جاتے ہیں اور قولنج کی صورت میں ایسا نہیں ہوتا۔ (مؤلف)

انحرار قولنج کے لیے عجیب الاثر گولی :

شہرم نصف درہم یا اس کا دودھ ایک دانگ، تربد نصف درہم، انجیر کا دودھ، ہموزن لے کر اس کی گولیاں بنالی جائیں اور گولی کے اندر پونے چار رتی سقمونیہ رکھ کر کھانے کے واسطے دی جائے یا اتنا ہی شہرم کا دودھ رکھ کر کھلائیں جیسے ہی درد کا احساس ہو ہمراہ آب گرم خیار شہر دیا جائے اور دو گھنٹے گزر جائیں تو یہی انجیر والا نسخہ استعمال کر لیا جائے۔ (ابو بکر)

جوارش قولنج ریخی :

زنجبیل، دار چینی، خولجان، فلفل، دار فلفل، جندبید ستر، برگ سداب، بوق، نانخواہ، شونیز جاؤ شیر، کچنچ، غاریقون، تربد، افیتون، سقمونیہ۔ سارے اجزاء کو حسب دستور کوٹ چھان کر انجیر کے دودھ میں گوندھ کر جوارش بنالی جائے۔ پھر استعمال کرائی جائے یہ ریاچ کو تحلیل کرتی ہے اور پیٹ کو نرم کر کے دست لاتی ہے۔ (مؤلف)

دست جاری کرنے کے واسطے نطول :

شحم حظل کے جو شانہ کے ذریعہ نطول کیا جائے اس عمل سے بڑی جلدی دست جاری ہو جاتے ہیں اور ضروری ہے کہ اسے مقام درد پر قطرہ قطرہ ڈالا جائے۔

دست جاری کرنے کے واسطے لیپ :

شحم حظل کو گائے کے پتے کے ساتھ پیس کر پیٹ پر لیپ کیا جائے اس سے دست جاری ہوتے ہیں۔ اگر کوئی شخص اپنی کمر کے بل گر جائے جس سے کوئی مہرہ اندر کوئل جائے اور اس سے اجابت رک جائے اور جس کی علامت اس جگہ کا اندر کودھنسا ہوا ہوتا ہے تو اس کا علاج یہ ہے کہ ایک انگلی مقعد کے اندر داخل کر کے اس مہرے کو باہر کی طرف دھکیلا جائے اور اس کی وجہ سے کبھی کبھی احتباس بول ہو جاتا ہے

اگر دھکیلنے سے کوئی فائدہ نہ ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا سبب مہرے کا ٹلنا نہیں بلکہ ورم ہے۔ (شمعون)
مرض ایلاؤس کی خاص علامات :

غشی، دائمی مروڑ، درد اور بعد میں اطراف ٹھنڈے پر جانا اور نیند نہ آنے کی شکایت عارض ہوتی ہے۔
درد قونج میں قے کرنے سے افاقہ ہوتا ہے اور پیٹ کو اسہال لا کر صاف کر دینے سے مکمل سکون ہو جاتا ہے۔ (مسائل امیدیما)

قونج حار کے لیے سب سے زیادہ نفع بخش چیز خیار شہر ہے اور قونج بلغمی بارد کے لیے ایارج، یدانجیر اور حب ککینج اور قونج ریچی کے لیے خولنجان کا جو شانہ اور اس کا سفوف بھی۔ (تیاذوق)
حب قونج :

مغز قرومانا کو کثیرا کے ساتھ ملا کر گولی بنالی جائے۔ مقدار خوراک ایک درہم ہے۔ اس کو استعمال کرتے ہی دست جاری ہو جاتے ہیں۔ سر لعل الاسہال ہے۔ (مؤلف)

قونج ریچی کے علاج میں پورے پیٹ پر ایسے تیل کی مالش مفید ہے جس میں مکوشامل کی گئی ہو اور جو شانہ جندید ستر کا استعمال بھی مفید ہے۔ اور قونج بلغمی میں فریون، بلوط، فلفل، یورق، عاقر قرحا۔ پہلے عاقر قرحا، فلفل اور جندید ستر کو جوش دے دیا جائے پھر اس میں یورق شامل کر کے خوب ملا لیا جائے۔

(تیاذوق)

اس مرض میں کثیر مقدار میں شبت ڈال کو جوش دے ہوئے تیل اور پانی کا گھونٹ گھونٹ پینا مفید ثابت ہوتا ہے اور جب قے مستقل ہو تو سماق اور زیرہ دیا جائے۔ (اریباسوس)

ایلاؤس سات دنوں کے اندر مار ڈالتا ہے الاں کہ تیز بخار ہو جائے کیوں کہ اس میں بخار کا ہونا بہت اچھا ثابت ہوتا ہے اگر سبب مرض کوئی غلیظ خلط ہو۔ اور اسی طرح ہر غلیظ قونج میں بخار کا ہونا اچھی علامت ہوتی ہے۔ (تیاذوق)

اس کے برے عوارضات :

پے در پے قے کا ہونا، ہلکی، تشنج اور خبثی پن کا ہونا ہے۔ اگر ممکن ہو تو فصد کی جائے اور پچھنے پر مداومت اختیار کی جائے اور اس میں قرص ابرک اور شربت خشخاش مفید ہے اور وہ قونج جو لطیف ریاح کی وجہ سے ہو اس میں مسلسل لینے اور دست آنے سے راحت و آرام ملتا ہے۔ پس اس میں تمکید سے سکون حاصل

ہوتا ہے اور جو آنت کسی میں خلط فاسد کے جم جانے کی وجہ سے ہوتا ہے اس میں اسہال لانے سے سکون حاصل ہوتا ہے۔ اور اگر نہ اسہال نہ تکمید اور نہ حمام سے درد میں سکون ہو تو اس کا سبب بہت زیادہ غلیظ ریح کو سمجھنا چاہئے کہ یہ آنت کی پر توں میں چمٹ گئی ہے اور اس کا ٹھیک ہونا دشوار ہے۔ (تیاذوق)

شحم حظل، عنزروت اور فانیذ سے حسب دستور فتیلہ بنا کر استعمال کریں۔ بہت عمدہ ہوتا ہے۔
(یوسف تلمیذ کا ترتیب دیا ہوا ایک بہترین نسخہ فتیلہ برائے قولنج)

حقنہ برائے قولنج ورمی :

لباب، آب برگ معطمی، آب برگ سمس، تل کی پتیوں کا پانی، آب برگ نیلوفر، لعاب اسپنول اور جو شانندہ، صنف لے کر اس میں خیار خنبر ملا لیا جائے پھر روغن بنفشہ کے ساتھ اس سے حقنہ کیا جائے۔ ابو بکر کا کہنا ہے میں نے بہت سے ایسے سخت قولنج کے مریض دیکھے جن کو اطباء نے قوی حقنہ کئے اور اس پر شدت برتی تو مریض کا درد مزید بڑھ گیا اور قبض مزید شدید ہو گیا یہاں تک کہ مریض مر گئے اس باب میں میری تشخیص یہ تھی کہ یہ ورم امعاء کی وجہ سے ہوا ہے اور اس حال میں صرف حقنہ مزلقہ، دانگی آہزن اور ملین مشروبات کی ضرورت ہے۔ اس کی علامت فارقہ یہ ہے کہ ریا ح گھومتی ہوئی نہیں ہوتی اور نہ ہی مرض سے پہلے بلغم پیدا کرنے والی تدابیر اختیار کی گئی ہوتی ہیں۔

اگر قولنج غلیظ ریا ح کی وجہ سے ہو جس کی علامت یہ ہے کہ پہلو میں درد منتقل ہوتا رہتا ہے اور بغیر وجہ کے قراقر شکم ہوتا ہے، یا غلیظ خلط کی وجہ سے ہو، جس کی علامت یہ ہے کہ درد ایک ہی جگہ قائم و ثابت رہتا ہے اور تناؤ کے ساتھ لا جھ رہتا ہے اور بلغم پیدا کرنے والی تدابیر اختیار کی گئی ہوتی ہیں یا خشک پاخانہ کی وجہ سے ہو، جس کی علامت یہ ہے کہ قطعی احتباس براز ہوتا ہے اور براز زیریں پہلو میں محبوس ہوتا ہے اور جب مریض زور لگاتا اور ایٹھکتا ہے تو مقعد سے کوئی لیسدار چیز خارج نہیں ہوتی، جیسا کہ قولنج بلغمی میں خارج ہوتی ہے، تو ایسی صورت میں مریض کو جب سکنج دیا جائے اور بہت زیادہ نمک شبت اور پرندوں کے چوزے کے ہمراہ پینے کا پانی دیا جائے اور ماء العسل پلایا جائے اور اورک، فلفل، دار چینی اور رائی کے جھاگ کے ساتھ اسفید باج استعمال کرایا جائے۔ اور پیٹنگ، صعتر اور زیرہ بھی استعمال کرایا جائے۔ اور اس کی غذا میں انجرہ اور قرطم شامل کیا جائے، کیوں کہ یہ بلغم کو بذریعہ اسہال خارج کرتا ہے اور اس کے کھانے میں ساڑھے تین ماشہ۔ تربد شامل کی جائے، بہت مفید ہے اور کھانے سے پہلے مریض کو تھوڑا سا مری پلا دیا جائے تاکہ طفل آسانی سے نکل آئے اور حب الخلیل اور بیخ نیل، حلبہ اور گرم تخموں کے جو شانندہ کے ساتھ روغن مید انجیر پلایا جائے اور آہزن کے مقصد سے کرم کلہ، باونہ، پودینہ، حب الغار، رطبہ، سداب اور شیخ کے جو شانندہ

استعمال کیا جائے اور جب اس سے ثفل نکل جائے تو پیٹ پر روغن نار دین، روغن بان، روغن قسط وزینق اور اقوان لگایا جائے۔ قونج صفراوی میں پیاس و سوزش ہوتی ہے اور اس کے وقوع سے پہلے صفراء پیدا کرنے والی تدابیر اختیار کی جا چکی ہوتی ہیں لہذا اس کے مریض میں خیار ہنبر، لعبات اور روغن بادام کے ذریعہ اس سال لائے جائیں اور ٹھنڈی ترکاریاں کھلائی جائیں اور شربت، ہنضہ پلایا جائے اور نرم حقنے کئے جائیں جن کی تیاری میں ہنضہ، بنج عظمی، ملیٹھی، شمد، باوند، انجیر، سپستاں، سبوس گندم، روغن ہنضہ، اور یورق کو شامل کیا گیا ہو اور سقمونیا کے ذریعہ دست لائے جائیں۔ (الکمال والتمام)

قونج ریگی اور بلغمی میں ریح اور لیس دار بلغم کو خارج کرنے والا حقنہ :

زیرہ نبطی، قطوریون دقیق، شحم حظل، مغز قرطم، تخم قرہیں، شبت، باوند، بادام تلخ مقشر، تخم مید انجیر، مقل، سکینج، کرم کدہ، سلق، شمد، جندید ستر، ناخو، انیسون، قطران، مری۔ اور ایلاؤس حار میں مریض کی دونوں پنڈلیوں پر پچھنے لگانا، رگ صافن اور باسلیق کی فصد کھولنا اور قوت برداشت کی حد تک اخراج دم کرنا مفید ہوتا ہے اور آب بلاب و مکو میں، عظمی، ہنضہ اور خیار ہنبر کو مل چھان کر اور روغن بادام شامل کر کے کچھ روز تک پانہ دی سے پلایا جائے اور بہ طور غذا روغن بادام میں پکی ہوئی سبزیاں دی جائیں اور پینے کے لیے شربت، ہنضہ۔ (النج۔ ابن ماسویہ)

نسخہ حقنہ برائے قونج صفراوی :

آب سبوس گندم چار اوقیہ، زیتون کا تیل ایک اوقیہ، یورق ایک اوقیہ، شمد دو اوقیہ، سقمونیا ایک مثقال، سارے اجزاء کو لے کر حسب دستور حقنہ کیا جائے تو اس سے صفراء اس سال کے ذریعہ باہر خارج ہوتا ہے اور حد سے زیادہ درد ہو تو افیون کو عصاہ خس میں گوندھ کر حسب دستور شافہ استعمال کیا جائے۔ (حنین)

افیون اکل استعمال کرانے سے بہتر یہ ہے کہ اس کا شافہ بنا کر استعمال کیا جائے کیوں کہ افیون کھانا محذر اور منوم ہوتا ہے اور شافہ کی شکل میں استعمال کرنے سے اس مضرت کا بھی اندیشہ نہیں رہتا جو اس کو کھانے سے ہوتا ہے اور شافہ سے فائدہ بھی نسبتاً جلدی ہوتا ہے۔ (جالینوس)

جب ایلاؤس گرم ورم کی وجہ سے عارض ہو تو رگ باسلیق کی فصد کھولی جائے اور خیار ہنبر اور روغن بادام شیریں کے ساتھ ماء البقول (سبزیوں کا پانی) پلایا جائے اور جب ورم بارد ہو تو ماء الاصول اور صبر کے ساتھ روغن مید انجیر پلایا جائے اور باوند، اکلیل الملک، میتھی، برگ کرم کدہ، برگ غار، تخم کتاں اور تخم میتھی کا پیٹ پر لپ کیا جائے اور پتھر جیسے سخت ہو جانے والے براز کے علاج کے لیے پہلے نرم حقنے استعمال کئے

جائیں پھر قوی حقنہ اور بڑے بڑے شیاف اور جب شدید قے کی شکایت ہو تو آب انار کے ساتھ زیرہ اور سماق استعمال کر لیا جائے۔

قولنج کے ساتھ متلی، قے، احتباس بر از و ریاح ہوتا ہے اور جب قولنج ورمی ہو اور اس کے ساتھ خزار، سوزش اور پیاس عارض ہو اور اسی طرح جب قولنج حاد اخلاط کی وجہ سے ہو اور اس کے ساتھ زبان خشک ہو اور پیشاب کی نالی میں سوئی جیسی چھین ہو اور پیشاب لگ کر آتا ہو تو اس کا استدلال ساہتہ تدبیر سے کیا جائے۔

پیشاب کی نالی کی چھین درد قولنج جیسی نہیں ہوتی۔ یہ چھین انجذاب کے ساتھ اوپر کو ہوتی ہے اور جب قولنج کی وجہ بلفم زجاجی ہوتی ہے تو اطراف سرد اور درد دائمی اور تیز ہوتا ہے اور جب اس کا سبب غلیظ ریاح ہوتی ہے تو اس طرح کی شکایت نہیں ہوتی بلکہ اس کے ساتھ ثفل بھی نہیں ہوتا اور پیٹ سے اجابت میں جو کچھ نکلتا ہے گائے کے گوبر کی مانند ہوتا ہے۔ جب کسی ورم ورمی کی وجہ سے ہو تو اس کا علاج فصد

سے شروع کیا جائے اور جب ورم ورمی اتنا زیادہ ہو کہ عسر یول کی شکایت عارض ہو جائے تو رگ صافن کی فصد کھولی جائے پھر ماء بقول پلایا جائے اور ہضہ اور ملکوکا مناد تیار کر کے اس کا لیپ کیا جائے اور جب حریف اخلاط کی وجہ سے لاحق ہو تو اس کا علاج اشیاء لینہ کے ذریعہ اس خلط کا استفراغ، اس کی تعدیل اور استفراغ کے بعد ماء الشعیر پلایا جائے اور لعابات اور شحمیات کے ذریعہ حقنہ کیا جائے۔ اس سے اگر افاقہ مرض نہ ہو تو سمجھ لو کہ خلط کا غلبہ ہو گیا ہے لہذا مریض کو ایلو اور سقموینا اس قدر پلایا جائے کہ کچھ استفراغ

ہو جائے پھر اس کے بعد ایسی بار دغذائیں دی جائیں جن کا استحالہ دیر میں ہو۔ اور رہا غلیظ بلفم اور ریاح سے پیدا ہونے والا قولنج تو اس کا علاج ادویہ ملطفہ سے کیا جائے۔ پس ایسے روغن سے حقنہ کیا جائے جس میں محلل

تخمیات جوش دیئے گئے ہوں اور قوت برداشت موجود ہو تو اس میں جندیہ ستریاہنگ کا اضافہ کر لیا جائے اور اگر درد شدید ہو اور حقنہ کرنا ممنوع ہو تو شافہ کا استعمال کیا جائے اور شافہ شحم حظل کا بنا ہوا ہونا چاہئے یا نمک

اور شمد اور یورق و سداب کا اور روغن سداب ہاتھ میں لگا کر پیٹ پر پھیرا جائے اس سے ریاح خارج ہوتی ہے اور سنکائی کی جائے۔ اب انیسون و ناسخوہ کے ہمراہ روغن میدا نجیر اور حب سکبج کے ہمراہ بھی روغن میدا

نجیر کا استعمال بہت مفید ہے اور مندرجہ ذیل گولی بھی بہت خوب ہے جس کے اجزاء و طریقہ تیاری یہ ہے :- سکبین، ج مقل، قردمانا، تخم سداب، ادراک، دار فلفل، تین تین جزء، تربدوس جزء، شحم حظل سات

جزء، مقل پانچ جزء سارے اجزاء کو لے کر کوٹ چھان کر آب سداب کی مدد سے گوندھ کر گولیاں بنائی جائیں اس کی مقدار خوراک دو درہم سے لے کر تین درہم تک ہے اور مریض کو خوب لہسن استعمال کر لیا جائے

کیوں کہ یہ بہت زیادہ ملطف ہے ریاح توڑتا ہے اور بالخصوص قولنج بار د کا ازالہ کرتا ہے۔ شحم حظل، ہندال، قفلور یون، شمد، ہیل کا پتہ، شبت، بابونہ، میتھی اور اکیلل الملک پر مشتمل حقنہ حادہ کیا

جائے اور آہزن میں محللات شامل کئے جائیں اور عضو مریض کی گرم روغنوں سے مالش کی جائے اور اگر قونج خشک براز کی وجہ سے لاحقہ ہو تو ایسے حقن کا استعمال ضروری ہے جس میں یورق شامل کیا گیا ہو اور ہلکے شوربے، مرغوں کے شوربے اور نمک اور جو شاندرہ انجیر و خیار خنبر اور آہزن کا استعمال کرنا ایسے قونج میں ضروری ہے۔ (مؤلف)

قونج بلغمی وریجی کے لیے ایک عمدہ حقنہ :

بادونہ، اکیلل الملک، شبت سداب ایک ایک ہنڈل۔ چقندر، میتھی، تخم کتاں ایک ایک مٹھا، بسفانج دس درہم اور حنظلہ اور بیس عدد انجیر تین رطل پانی میں اس قدر جوش دیا جائے کہ صرف ایک رطل باقی رہ جائے اور پھر اس میں سے نصف رطل لے کر اس میں سکبیں، ج مقل، جاؤ شیر اور اشق ایک ایک درہم، بارزد ایک درہم جنہید ستر نصف درہم، نمک یورق ایک ایک درہم اور بارزد اور نانخواہ ڈال کر پکایا ہو اور روغن زیتون شامل کیا جائے اور پھر اس سے حقنہ کیا جائے۔ (ساہور)

ایک عمدہ مجرب اور سریع الاسال حب قونج :

سکبچہ دس جزء، ہلیلہ زرد پندرہ جزء شہرم آنھ جزء جاؤ شیر چار جزء، کرفس پانچ جزء۔ ان تمام اجزاء کو کوٹ پیس کر بڑے چنے کے برابر گولیاں بنالی جائیں۔ مقدار خوراک سات گولی ہے۔ (حمیش)

گولی کا ایک نسخہ :

شہرم نصف درہم، کثیر اس کے برابر، قند ایک درہم کو ملا کر گولیاں بنالی جائیں یہ گولیاں بہت مفید ثابت ہوتی ہیں۔ (مؤلف)

نافع قونج حب لؤلؤ :

شہرم اور سکبچہ ہموزن لے کر حسب دستور گولیاں بنالی جائیں۔ (حمیش)

اکثر و بیشتر قونج سے پہلے کھانا اچھی طرح ہضم نہ ہونے اور پیٹ میں اچھارہ کی شکایت عارض ہوتی ہے۔

(الاعضاء الآلمہ)

تو جس کسی کو بہت جلدی قونج ہو جانے کی شکایت رہتی ہو اسے بد ہضمی اچھارہ ہونے اور بارد خلیظہ غذائیں لینے سے پرہیز کرنا چاہئے۔ (مؤلف)

میں نے قونج کو پایا کہ صرف سوداوی مزاج اشخاص کو لاحق ہوتا ہے ان کی طبیعتوں میں ہمیشہ خشکی ہوتی

ہے اور ان کو حقیقی قولنج یعنی احتباس براز ہوتا ہے اور ان کا علاج حفظانِ صحت کی خاطر یوں کرنا چاہئے، چکنائی والے شوربے کھلائے جائیں، شیریں مشروبات پینے کے واسطے دیئے جائیں، حمام استعمال کرائے جائیں، اور تری پہونچائی جائے۔ رہے بہت تر مزاج کے لوگ تو انہیں صرف سخت اچھار، ہوتا ہے اور ان کی صحت کی حفاظت میوہ جات اور سبزیوں کا استعمال ترک کر دینے سے ہو سکتی ہے۔ اور رہے حرارت زدہ صفر اوئی مزاج کے لوگ تو ان کو شدت حرارت کی وجہ سے یوست ثفل کی شکایت عارض ہو جاتی ہے، لطف و اچھارہ کی نہیں۔ ایسے لوگوں کی حفظانِ صحت کی تدبیر ترطیب، تبرید اور کم محنت و مشقت ہے اور رطوبت کے ساتھ حرارت بھی طبیعت میں شامل ہو ایسے لوگ بہت کم ہوتے ہیں ان سے دوسرے لوگوں کو الگ رکھو۔

مندرجہ ذیل نسخہ اس قولنج میں استعمال کیا جائے جو حرارت کے ساتھ واقع ہو اور ایک عرصہ تک رہے اور دائمی قبض کے مریض کے لیے اچھا نسخہ ہے :

منفوخ خشک، انجیر زرد، لحم زبیب، ملیٹھی، ان کو پانی میں پکایا جائے اور تین اوقیہ لے کر اس میں نصف اوقیہ مغز خیار شہر ملا لیا جائے اور پھر اس پر روغن بادام شیریں کے چند قطرے شامل کر لیے جائیں اور اس طرح دو ہفتے مسلسل استعمال کر لیا جائے۔ بوقت ضرورت بسفانج اور تربد کا اضافہ کیا جاسکتا ہے۔ اور بروقت و ریح کے ساتھ قولنج کے مریضوں کے لیے افتیمون، تربد، بسفانج اور جزوں اور تخمیں کو اس میں بھجھو کر مل چھان کر روغن بید انجیر کے ساتھ پلایا جائے۔ (ابو بکر)

کبھی کبھی قولنج کی وجہ دیدان ہوا کرتے ہیں اور اس کی علامت یہ ہے کہ پہلے کوئی کچھ دیدان خارج ہوتے ہیں پھر اچانک قبض ہو جاتا ہے۔ لہذا مریض کو حقنہ کیا جائے کیوں کہ اس صورت میں دیدان زیریں آنتوں میں آچکے ہوتے ہیں۔ جو شانہ شیخ، درمنہ، ترمس، کندش، آذریہ، ترنج، لفظ کلونجی، ہالون، نمک، بورق کے ذریعہ حقنہ کیا جائے اور تربد کے ہمراہ اسی کو پلایا بھی جائے۔ (مؤلف)

ایک ایسی دوا جو نیچے سے ریح کو باہر نکالتی ہے جس سے درد میں فوراً سکون ہو جاتا ہے سداب کو کوٹ چھان لیا جائے اور پھر شہد میں کلونجی، مر، زیرہ، جواکھار اور غور مریم کے ساتھ ملحق کر کے مریض کی مقعد پر پھیرا جائے اور اسی کو روٹی میں لتھیر کر محمول کیا جائے۔ یہ اخراج ریح اور تسکین درد میں خاص اثر رکھتا ہے۔

(اریبا سیوس)

جیسا کہ میں نے پایا صفر اء غیر طبعی و سوداء غیر طبعی کی وجہ سے لاحق ہونے والا قولنج عرض لازم کے طور پر ہوتا ہے کیوں کہ وہ قولنج جس سے پناہ مانگی جاتی ہے۔ غلیظ بلغم ہوتا ہے اور اس کی علامت یہ ہے کہ

شدید درد ہوتا ہے گویا نیزہ چبھو یا جارہا ہو اور گرم چیزوں کا استعمال مضر ثابت ہوتا ہے اور مغزیات و معدلات کا استعمال فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔ (مؤلف)

قونج اور پتھری کے دردوں کے مابین سب سے واضح علامت فارقہ تھمہ کا ہونا اور بھوک کا ختم ہونا ہے۔ (ابو بکر)

قونج کی علامات :

درد اس نوعیت کا ہوتا ہے گویا کوئی چیز چسید کر رہی ہو اور ثقل کے ساتھ گاڑھا مادہ نکلتا ہے اور اس کے ساتھ متلی زیادہ اور قے کم ہوتی ہے اور پیٹ سے ریاخ خارج ہوتی ہے اور پاخانہ پھولا ہوا پانی پر پھیل جانے والا ہوتا ہے۔ مریض کو کھانا اچھا نہیں لگتا اور کھانے کی خواہش نہیں ہوتی۔ اس کا مریض مراق میں ستاؤ اور مروڑ محسوس کرتا ہے۔ اور قونج اور پتھری کے درد میں فرق یہ ہے کہ درد قونج کی صورت میں قارورہ کے اندر نہ تو ریت ظاہر ہوتی ہے اور نہ ہی خون بلکہ صرف وہ علامتیں پائی جاتی ہیں جن کا اوپر ذکر ہوا ہے اور سنگ گردہ کی صورت میں درد کی نوعیت یہ ہوتی ہے کہ گویا کسی چسید کرنے والی چیز سے اس جگہ کو چسید کیا جارہا ہے اور اس کے ساتھ احتباس بول ہوتا ہے اور خون یا ریت یا دونوں چیزیں نکلتی ہیں۔ (جوامع الاعضاء الآلمہ) مرض کلیہ اور قونج دونوں میں جو علامت مشترک ہے وہ یہ ہے کہ کھانے کی خواہش ختم ہو جاتی ہے۔ اور کھانا اچھا نہیں لگتا یا متلی اور قے کی شکایت زیادہ ہوتی ہے۔ (الاعضاء الآلمہ)

جیسا کہ معلوم ہے یہ دونوں علامتیں قونج کی صورت میں زیادہ شدید اور زیادہ واضح ہوتی ہیں۔ (مؤلف)

قونج میں زیادہ تر نفل اور آبرن پر اعتماد کیا جائے اس کے بعد جب سکنج اور روغن ہیدانجیر پر، اس کے بعد اگر ضروری ہو تو اسی کو ایلو اور شمد سے بنے ہوئے ایارج کے ہمراہ روزانہ ایک ہفتہ تک پلایا جائے یہاں تک کہ آنتیں نرم، ملائم ہو جائیں اور مندرجہ ذیل چیزیں ایسے قبض کو ختم کر دیتی ہیں جس کو دوسری دوائیں نہ ختم کر سکیں :-

ایک ٹن کبوتر کی بیٹ لیں اور ایک گڈی سوئے کی لیں اور انہیں دو سو بہتر تولے پانی میں اس قدر پکائیں کہ وہ صرف سترہ تولہ رہ جائے پھر اسے چھان کر اس میں سے ساڑھے پانچ تولہ کے بقدر پلائیں یہ اس قدر مفید ہے کہ کوئی دوسری چیز اس کا بدل نہیں ہو سکتی۔ تازہ اور نمکین مچھلیوں و پنیر کے قریب بھی نہ پھنکا جائے اور کباب سے سخت پر ہیز کیا جائے اور کبھی کبھی ماء الذہب پلایا جائے اور ہر خشک دریا جی کھانوں سے پر ہیز کیا جائے۔ تر، ملائم اور کم نفاخ اغذیہ کھانے کے واسطے دی جائیں۔ (جالینوس)

قونج میں ریاخ نیچے سے خارج نہیں ہو پاتی اور ذکر بھی نہیں آتی۔ (الاعضاء الآلمہ)

ایک شخص نے چالیس ایلے ہوئے انڈے کھالے اور اسے شدید قونج ہو گیا تو اسے طبیب نے تین مٹھی بھر باریک نمک پھانک کر آب نیم گرم گھونٹ گھونٹ پینے کا مشورہ دیا اور تھوڑی دیر آرام کرنے کے بعد دوڑنے اور پھر اس کے بعد حرکت کرنے کا مشورہ دیا جس سے بڑی جلدی اسے اجابت ہو گئی۔ (مؤلف)

جب قونج رنجی کی شکایت ہو اور درد میں بزور کے حقے اور معکد سے اضافہ ہو جائے تو اسے بالکل چھوڑ دیا جائے اور مریض کے پیٹ کی اصلاح اور قے کی تدبیر کی طرف رجوع کیا جائے یہ تدبیر اس وقت اختیار کی جائے جب کہ اس کے معدہ کے اندر کوئی چیز موجود ہو۔ اس کے پیٹ کی اصلاح ایسی چیز سے کی جائے جو اس کے اندر تھوڑی گرمی پہنچا سکے اور اسے سلایا جائے اور قطعی کوئی چیز کھانے کو نہ دی جائے اور نہ ہی کسی طرح کا پانی پینے کو دیا جائے خصوصاً ٹھنڈا پانی بلکہ جب بھی کچھ پینے کی خواہش ہو تھوڑی مقدار میں نمید صلب پینے کو دی جائے۔ یہاں اسے پینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اور جب تک درد ساکن نہ ہو جائے اسی اصول پر قائم رہا جائے کیوں کہ زیادہ دنوں تک بھوکا پیاسا رہنے سے نفع تام پا کر دھیرے دھیرے وہ مخارات تحلیل ہو جاتے ہیں جو آنتوں کی پر توں میں بلغم جمع ہو جانے کی وجہ سے پیدا ہو جاتے ہیں۔ یہ اس کے لیے سب سے عمدہ تدبیر ثابت ہوتی ہے۔ (مؤلف)

جو درد عانہ میں ہوتا ہے وہ قونج کا ہوتا ہے اور جو پشت کے پہلو میں ہوتا ہے وہ گردے کا ہوتا ہے۔ قدیم قریبادین میں روغن ہیدانجیر پینے کا طریقہ اس طرح بتایا گیا ہے :-

پہلے دن نو ماشہ دوسرے دن سوا دو ماشہ کا اضافہ کر کے، تیسرے دن ساڑھے تیرہ ماشہ، چوتھے دن اٹھارہ ماشہ اور اسی طرح پانچویں چھٹے اور ساتویں دن روغن ہیدانجیر پلایا جائے۔ اس طرح روغن ہیدانجیر کی مدت استعمال ایک ہفتہ تک بتائی گئی ہے۔ اس سے یعنی روغن ہیدانجیر سے پہلے حب سکبج پلائی جائے اس کے بعد دوسری خوراک پلائی جائے۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ اس کے بعد یارج استعمال کر لیا جائے۔ کیوں کہ اس سے سر اور آنکھ پر سے اس کے برے اثرات اور نقصانات دور ہو جاتے ہیں اور سونف، کرفس، گوکھرو، میتھی، ختم شبت ایک ایک مٹھی، خولجان اٹھارہ ماشہ سب کو ایک سو بیس تولہ پانی میں ڈال کر اس قدر جوش دیں کہ پانی صرف چالیس تولہ رہ جائے پھر اس میں سے تقریباً سوا گیارہ تولہ لے کر اس میں تھوڑا گھی ڈال کر ہلا لیں تاکہ آپس میں خوب مل جائیں پھر اسے مریض کو پلائیں اور کھانے کو کچھ بھی نہ دیں یہاں تک کہ دس گھنٹے گزر جائیں اور ذکر کا آنا بند ہو جائے پھر غذا کے طور پر اسفید باج اور زیر باج دیا جائے اور پینے کے لیے ماء العسل دیا جائے۔ روزانہ جب بھی اس مریض کو یہ چیزیں استعمال کرائی جائیں تو بعد میں مسوڑھوں پر نمک مل لینے کا مشورہ دیا جائے تاکہ مسوڑھے اور دانت خراب نہ ہوں۔ (جور جس)

قولنج کے میں ناف سے نیچے ہاتھ لگا کر محسوس کرنا چاہئے، اگر وہاں پر درم محسوس ہو جو درد کا باعث بنے اور خاص طور سے داہنے عانہ کے قریب تو حقنہ کی طرف رجوع کرنا چاہئے۔ اگر ناف سے نیچے سو جا ہوا نہ ہو اور مریض ثقل و بوجھ محسوس کرے تب مسلسل کی طرف رجوع کرنا چاہئے اور یہ بھی پتہ کرنا چاہئے کہ کہیں قبض تو نہیں ہے اگر ایسا ہو تو ایسے حقنہ دیئے جائیں جن سے آنتوں میں حرکت پیدا ہو جیسے نمک، بورق، شحم حظل اور جو شانہ ترمس، بسفانج، ترمس، انجیر، قرطم، میتھی اور اسی جیسی دوسری چیزیں اور جب قبض نہ ہو تو ایسے روغن زیتون سے حقنہ کیا جائے جس میں محلل ریح تخم اور جندہید ستر پہلے سے پکا لیے گئے ہوں۔ (مؤلف)

تحریک امعاء کے لیے قوی حقنہ :

جب شہرم، برگ ماذریون، قردمانا مقشر، خور مریم، آذریو، پوست حظل، شحم حظل، ہمدال، تربد، بسفانج سب کو پکایا جائے اور پکا کر اس کے جو شانہ میں روغن ہید انجیر شمد اور گائے کا پتا شامل کیا جائے تب اس سے حقنہ کیا جائے۔ اس کا بدل دوسرا حقنہ یہ ہو سکتا ہے کہ بورق کو پانی میں حل کر کے حقنہ کیا جائے۔ یہ بھی مفید ہے۔ (جور جس)

اگر قولنج کی ریح پیٹ میں موجود ہو اور اس کے ساتھ شدید حرارت ہو تو آب برگ کا سنی سے اس کا علاج کیا جائے یا آب برگ مکو اور آب بلاب اور آب بارنگ میں جندہید ستر شامل کر کے اس پر تھوڑا سا روغن بادام ڈال کر پلایا جائے اور جب حرارت کم ہو اور شدید قبض ہو تو جو شانہ انجیر، مویز منقی و حنظلہ جس میں خیار ہنبر شامل ہو، پلایا جائے اور اگر تھوڑی برودت کے ساتھ ہو تو انجیر، میتھی، خار خشک، مغز قرطم، بسفانج اور افیتمون کو جوش دے کر مل چھان کر روغن بادام کے ساتھ پلایا جائے اور جب ریح اور شدید برودت ہو تو پودینہ کو ہی، افیتمون، میتھی، قرطم، خولجان، دارچینی، بسفانج، تربد، انجدان، انیسون اور نانخواہ کو پکایا جائے اور اسی میں خیار ہنبر مل چھان کر روغن ہید انجیر کے ساتھ پلایا جائے اور کبھی کبھی خوشبودار دواؤں کے اور خولجان، دارچینی، جب بلسان، عود بلسان، انیسون اور نانخواہ کے ساتھ ایلوا کے نقوع کو لے کر اس پر چند قطرے روغن ہید انجیر ڈال کر پلایا جاتا ہے۔ (مؤلف)

میں نے قربادین حمیش میں قولنج بارد میں مستعمل ادویات کے اصول و قوانین کے مطالعہ میں پایا کہ قولنج بارد سے قبل تھمہ عارض ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ریح اور بلغم ہوتا ہے، لہذا محلل ریح، مخدر، جلدی اس سال لانے والے مسلسل اور درد میں ادویہ ملیہ بالجو ہر استعمال کرائی جائیں۔ ایسے قولنج میں نافع ایک معجون جس کا ذکر حمیش نے کیا ہے اور میں نے اس میں اصلاح کی ہے یہ ہے :

افیون پونے چار رتی، سقمونیا ایک ماشہ، حماما، زعفران، فلفل، نانخواہ، پودینہ، قردمانا، ہوزن چھ ماشہ، ان سب کو لے کر حسب دستور معجون بنائی جائے یہ مقدار ایک بار کے استعمال کے لیے ہے۔ (مؤلف)

حیش کی بتائی ہوئی معجون جو فوراً دست لاتی اور درد قولنج سے سکون دیتی ہے اس کا نسخہ یہ ہے :
حماما، ساذج، سنبل، مر، قسط، مرچ سفید، قردمانا، اساردن، پودینہ خشک، نانخواہ، تخم خشخاش سیاہ یہ نہ ہو تو سفید۔ ہر ایک بیس ماشہ، سقمونیا بارہ ماشہ سقمونیا کے علاوہ تمام دواؤں کو کوٹ چھان لیا جائے اور سقمونیا کو الگ سے باریک پیس لیا جائے، پھر سب کو خوب اچھی طرح خلط ملا کر دیا جائے اور پھر شمد بھاگ لگا ہوا میں معجون بنالی جائے۔ اس کی مقدار خوراک نو ماشہ سے ساڑھے تیرہ ماشہ تک ہے۔

اگر تھمہ اور ریاح کی کوئی علامت نہ ملے بلکہ خشک براز ہو اور پیلے رنگ کا ہو تو بہت جلد دست لانے والی اور مسکن الم دو استعمال کرائیں مثال کے طور پر سقمونیا تقریباً، ایک ماشہ، افیون پونے چار رتی، رب السوس دو ماشہ لے کر غرق گلاب میں معجون بنالی جائے۔ (مؤلف)

آنتوں کی طرف صفراء کے انصباب سے براز بندھ جاتا ہے یعنی قبض کی شکایت ہو جاتی ہے۔ (جالینوس)
یہ کہنا کہ کثرت صفراء سے براز سوکھ کر قولنج ہو جاتا ہے محل نظر ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ جب صفراء آنتوں پر گرتا ہے تو وہ آنتوں کو چھیل دیتا ہے اور اس میں ثفل کو نہیں چھوڑتا۔ یہی صفراء جب ثفل سے ملتا ہے تو اسے غلیظ نہیں بناتا بلکہ اسے رفیق کرتا ہے اور اس قولنج کے پیدا ہونے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ جسم پر حرارت غالب ہوتی ہے اور صفراء کا میان عروق اور بول کی طرف ہوتا ہے۔ اس صورت میں ثفل بہت دیر تک آنتوں میں پڑا رہتا ہے اور پڑے پڑے خشک ہو جاتا ہے۔ (مؤلف)

قولنج بار د کے پرانے مریض کے لیے سرخ بوق اور ہینگ ہوزن لے کر اس سے حسب دستور گولیاں بنائی جائیں اور ہر رات دو یا تین گولیاں دی جائے۔ (حنین)
قولنج ریگی و بلغمی میں حد درجہ مفید جوارش :

انجدان، زنجبیل، فلفل، بزر، نانخواہ، ہر ایک تقریباً پونے تین تولہ، افیتون، آرنج ہر ایک تقریباً ساڑھے پانچ تولہ۔ سارے اجزاء کو لے کر حسب دستور شمد میں معجون بنالیا جائے۔ اس کی مقدار خوراک ایک جوزه کے برابر دس ماشہ ہے۔ (کتاب المعدہ)

مسکن درد شافہ :

افیون کو آب خس میں گوندھ کر شافہ بنا کر حمل کیا جائے یا فلو نیا فارسیہ کا حمل کیا جائے۔

میں نے کچھ لوگوں کا جن کی آنتوں میں درد تھا یا راج فیکر کے ذریعہ علاج کیا میرا گمان تھا کہ ایسے درد میں یہ دوا مفید ہوتی ہے چنانچہ میں نے تھوڑا سا استعمال کر لیا تو اس سے فائدہ ہو اور جب فائدہ ہوا تو میں سمجھ گیا کہ وہ درد آنتوں کی پر توں میں کسی خلط لذارع کے چمٹ جانے کی وجہ سے تھا۔ میرا خیال صحیح نکلا تو مقدار خوراک میں اضافہ کر دیا جس سے درد بالکل ٹھیک ہو گیا۔ اس سے مجھے یہ پتہ چلا کہ اس شخص کو جس میں دیکھتا تھا گرم تدابیر اور گرم غذاؤں اور ترک طعام سے تکلیف ہوتی ہے اور اس سے درد اٹھتا ہے اور معتدل چیزوں سے فائدہ ہوتا ہے اور ایک دوسرا آدمی تھا کہ جب وہ زود ہضم کھانا کھاتا تھا تو درد ہوتا تھا تو میں نے اس کی سابقہ تدابیر کے بارے میں سوال کیا تو اس نے بتایا کہ اس کا یہ مرض دوا مسلسل لینے کے بعد لاحق ہوا ہے اور یہاں تک اسے جو چیز لے آئی ہے وہ لذع و چھین ہے جو وہ اپنے پیٹ میں محسوس کرتا ہے۔ چنانچہ میں نے تشخیص کی کہ اس کی آنت کو اس دوا نے نقصان پہنچایا ہے۔ (الاعضاء الآلمہ)

وہ دوا جس نے اسے نقصان پہنچایا وہ سقمونینا تھی جو مریض کی آنت کی کمزوری کی وجہ سے اسے نقصان پہنچا گئی۔ چنانچہ میں نے اسے دیر ہضم قابض کھانا کھلایا جس سے اس کو شفا ہو گئی۔ (مؤلف)

ایک شخص نے مجھے بتایا کہ اسے بہت زور لگانے پر پاخانہ ہوتا ہے یہ بات براز کی خشکی کی وجہ سے نہیں تھی بلکہ لیڈیت اور مائٹیمیت میں وہ اپنے طبعی حال پر تھا بس خارج نہیں ہوتا تو میں نیا ندازہ لگایا کہ ایسا یا تو کسی ناصور کی وجہ سے ہے جس کا درد آنت کو پاخانہ خارج کرنے سے روکتا ہے یا آنت کی قوت دافعہ باطل ہو جانے کی وجہ سے ہے۔ لہذا میں نے دریافت کیا کیا اس سے درد ہوتا ہے اس نے بتایا نہیں تو میں نے اسے غذا لینے سے پہلے بہت زیادہ نمک ڈالا ہوا زیتون، مری اور نمکین مچھلی کھانے کا مشورہ دیا اور یہ بھی مشورہ دیا کہ وہ غذا سے پہلے انجیر کے دودھ میں یا پورق اور قرطم میں پکی ہوتی انجیر کھائے اور یہ کہ وہ نمک کے پانی اور مری کا حقنہ لے پس وہ شفا یاب ہو گیا اور اگر وہ اس سے شفا نہ پاتا تو میں اسے حقنہ مسخہ کراتا اور اس کے پیٹ و مراق کی مسخات سے مالش کراتا کیوں کہ اس کی معاء مستقیم کی حس بے کار اور ست ہو چکی تھی اور ہساوقات یہ جس اس قدر بے کار ہو جاتی ہے کہ اس کو واپس صحیح حال میں لانا ممکن نہیں ہوتا اور اس کی علامت یہ ہے کہ نمک کے شافہ سے اسے لذع و چھین نہیں محسوس ہوتی اور جب تک احساس باقی رہتا ہے اس کے ٹھیک ہونے کی امید رہتی ہے اور کبھی کبھی براز خشکی کی وجہ سے اندر رک جاتا ہے اور جاہل اطباء اپنے تئیں اس کو باہر نکالنے کی پوری کوشش کرتے ہیں جس سے زخم ہو جاتے ہیں اور تکلیف ہوتی ہے۔ اس حالت میں طریقہ یہ ہوتا ہے کہ جب طبیب محسوس کرے کہ فقل خشک ہونے کے باعث باہر خارج نہیں ہو رہا ہے تو ضروری ہے کہ مریض کو چکنائی والا شور بہ گھونٹ گھونٹ پلایا جائے اور روغن کجند کے ذریعہ حقنہ کیا جائے اور میٹھے

مشروبات پلائے جائیں۔ خاص طور سے شربت انجیر کیوں کہ یہ اس کے لیے مصلح کا کام کرتی ہے اور اگر ٹفل پیچھے سے نکلنے کے لیے آمادہ ہو اور دھکادے تو مریض زور لگائے اور ایٹھے اس سے اگر حلقہ مقعد کھل جائے تو اس میں تیل لگا دیا جائے اور پھر پوری کوشش کرنے اور زور لگانے سے مریض کو باز رکھا جائے بلکہ کان صاف کرنے کے آلہ کے مشابہ اس سے بڑا ایک آلہ کی مدد سے ٹفل کو نکالا جائے پھر مریض اور زور لگائے تو ایک کے بعد ایک پورا خشک براز نکل جائے گا اور اس کے بعد کچھ تر چیز بھی خارج ہوگی لہذا جسے یہ مرض لاحق ہوا ہے ہمیشہ چکنائی والے شوربے کھانے چاہئیں اور میٹھے مشروبات پینے چاہئیں۔ یہ مرض زیادہ تر ان لوگوں کو لاحق ہوتا ہے جن کی آنتوں میں ٹفل خشک موجود ہوتا ہے اور وہ اسی حالت میں سو جاتے ہیں لہذا ان لوگوں کو اپنے تئیں جلد از جلد نکالنے کی کوشش کرنی چاہئے گرچہ رات ہو گئی ہو۔ کیوں کہ اگر وہ اسی حال میں سو گیا تو دوسرے دن صبح کو بہت زیادہ خشک اور تکلیف دہ ہوگا اور جب انسان کو اس کا احساس ہو جائے تو رات میں ہی خوب زیادہ پانی پی لے اور کوئی روغنی چیز کھالے۔ (مؤلف)

جب قولنج میں درد بہت زیادہ تیز ہو اور قولنج کی علامات بھی واضح ہوں تو یقینی ہے کہ سبب مرض موٹی آنتوں میں واقع ہے اور جب درد قدرے خفیف ہو تو سمجھو کوئی ضعیف سبب لاحق ہے یا سبب چھوٹی آنتوں میں واقع ہے۔ (الاعضاء الآلمہ)

یہاں ضروری ہے کہ جب درد تیز ہو تو اوائل ہی میں جتنے نہ کئے جائیں اور جب درد خفیف ہو تو مسلسل دوائیں نہ پلائی جائیں اور میں سمجھتا ہوں کہ جب متلی اور ابکائی شدید ہو تو مرض بالائی آنتوں میں ہے اور جب شدید نہ ہو تو زیریں آنتوں میں۔ (مؤلف)

مرض قولنج میں اجابت اگر نرم ہو تو خارج ہونے والی چیز محض پھولی ہوئی ٹفل ریاحی ہوگی جیسے گائے کا گوبر۔ (الاعضاء الآلمہ)

یہیں سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اس آنت کے درد کو جالینوس اس نام سے موسوم کرتا ہے گرچہ اس کے ساتھ قبض نہ ہو۔ (مؤلف)

قولنج ریخی کو بالکل ختم کر دینے والی دوا :

زنجبیل، سداب کے ٹکڑے، پوست غرب ہموزن، تمر لجم سارے اجزاء کے برابر۔ سب کو لے کر ایک سو ساٹھ تولہ پانی میں اس قدر پکائیں کہ ایک تنائی پانی رہ جائے اور پھر اس کا بھی ایک تنائی پلایا جائے۔ ہر مرتبہ نئی دوا لے کر پکائیں اور اس مرض میں مخدر و محلل ریاح اور منضج و مقوی اعضاء باطنہ ادویہ پر مشتمل

مجنون جیسے دوائیں مفید ہے۔

مندرجہ ذیل دوا کثیر المشغلت ہے :

افیون، جندید ستر، اسطوخودوس، دار چینی، پوست بیرونج، فلفل، صبران ہارے اجزاء کو حسب دستور کوٹ چھان کر اچھے شہد میں مجنون بنالیں۔ مریض کو رات کا کھانا ترک کرادیں اور زود ہضم غذا دیں۔ (المیامر)

جیسا کہ میں نے المیامر کے نویں باب میں پڑھا ہے کہ سخت وجع قونج میں مخدر دواؤں کا استعمال کیا جائے اور کھانے پینے سے مریض کو روک دیا جائے اور دیر تک سونے کا مشورہ دیا جائے، اس سے خلط جلدی نفع پاتا ہے اور درد بھی بالکل ختم ہو جاتا ہے۔ (مؤلف)

بتائے قونج کو کھٹی اور قبض پیدا کرنے والی چیزیں بالکل چھوڑ دینی چاہئیں۔ (بھول)

پرانی شراب ریحانی، جس میں نہ مٹھاس رہ گئی ہو اور نہ تلخی پینے کے لیے نہ دی جائے بلکہ ایسا مطبوخ دیا جائے جس کو تین درہم کالی مرچ، تین درہم خولجان اور پندرہ درہم برگ غرب سبز ڈال کر تیار کیا گیا ہو۔ ان اجزاء کو پانی میں اس قدر پکایا جائے کہ ایک تنائی رہ جائے۔ پھر اسے اسی طرح پینے کی ہدایت کی جائے جس طرح سکنجبین اور جلاب پیا جاتا ہے۔ (قرا بادین قدیم)

مندرجہ ذیل قرص سے زیادہ نفع بخش ایلاؤس کے لیے دوسری کوئی چیز نہیں ہو سکتی :

تخم کرفس، انیسون چھ چھ جزء۔ مر، فلفل، افیون، جندید ستر آٹھ ماشہ، افسنتين سولہ ماشہ، دار چینی اٹھائیس ماشہ۔ سارے اجزاء کو لے کر حسب دستور قرص بنا کر استعمال کر لیا جائے اس کی مقدار خوراک دو ماشہ ہے۔

(فلیر یوس)

بتائے قونج افراد کو حقنہ کیا جائے تو اسے جاری رکھا جائے یہاں تک کہ پاخانہ نرم ہونے لگے اور سخت چیزوں کا ٹکنا بند ہو جائے اور جب متلی اور قبض کی شکایت ہو تو قونج کی دواؤں کے استعمال میں جلدی کی جائے۔

(تجارب الیہمارستان)

میں نے دو عورتوں اور ایک مرد کو دیکھا کہ کچھ دنوں انہیں قبض رہا اور شدید متلی اور انتہائی بدبو دار ڈکار کی شکایت رہی اور پھر اس سے انہیں شفا ہو گئی لیکن اس کے بعد پھر انہیں یہ شکایت ہوتی رہی اور ہمارے ہسپتال کے علاوہ دوسری جگہوں پر جو مریض ہم نے دیکھے تھے وہ سب مر گئے۔ انہیں میں سے ایک عورت اور مرد جن کو انتہائی قوی حقنہ دیا گیا تھا اور جن کی عادت میں حقنہ لینا شامل ہو گیا تھا وہ اس سے بچ گئے۔

(مؤلف)

مخرج ریح حمل :

پہلے سداب کو شمد کے ساتھ اس قدر پیسیں کہ یکجان ہو جائے، اس کے بعد اس کا آدھا زیرہ اور اس کا چوتھائی جو اکھا شامل کریں اور پھر اس میں روئی لیتھیر کر شافہ کی شکل میں استعمال کریں۔ اس سے بہت زیادہ ریح خارج ہوتی ہے اور فوری سکون مل جاتا ہے۔ (قولونوش)

الادویہ المفردہ میں جالینوس نے کہا ہے کہ شحم حظل سے بہت جلد اسہال کا عمل ہوتا ہے۔ اس میں پت کے عمل کرنے سے پہلے ہی یہ جسم کے مواد خارج کر دیتا ہے اگر واقعی ایسا ہے تو جلدی دست لانے کے لیے اس کا استعمال بہتر ہے لہذا اس پر اور حب قدس پر بھروسہ کیا جائے۔ (ابو بکر)

جلد اسہال لانے والی حب ابیض :

صاف کیا ہوا جندیہ ستر تمیں دانے اور شحم حظل ایک دانگ یعنی پونے چار رتی لے کر حسب دستور اس کی گولی بنائیں۔ یہ مقدار ایک خوراک کی ہے۔ (ابو بکر)

ایک صاحب قولنج کے مریضوں کو مرض بڑھ جانے کے وقت اور مرض کے دورہ سے بچنے کے لیے دورہ سے پہلے درم کی عدم موجودگی میں بھیڑیے کا فضلہ استعمال کراتے تھے۔ اس کے استعمال سے اچھے خاصے لوگوں کو میں نے شفیاب ہوتے دیکھا اور پھر دوبارہ مرض نہیں ہوا۔ اور جس کو ہوا بھی تو بہت ہی معمولی اور بہت دنوں کے بعد ہوا۔ وہ صاحب اس مقصد کے لیے بھیڑیے کا سفید فضلہ لیتے تھے کیوں کہ یہ اس بات کی نشانی تھی کہ وہ فضلہ ہڈیوں کو کھا کر ہوا ہے اور اس کے فعل کو دیکھ کر مجھے بڑا تعجب ہوا کہ وہ خارج ہوا بھی مریض کی کمر سے ایک اونی دھاگے سے باندھ کر لٹکا دیتے تھے سب سے بہتر فضلہ وہ تھا جس میں کوئی ہڈی کا ٹکڑا بھی ہو اور اس میں نمک اور مرچ ملا یا جائے تاکہ اس کی بو اور مزہ بدل کر خوشگوار ہو جائے تو جس نے بھی اسے پابندی سے استعمال کیا اس کو یہ مرض یا تو دوبارہ ہوا ہی نہیں یا ہوا تو کسی کمزوری کی وجہ سے اور بہت عرصے کے بعد۔ رہا میرا معاملہ تو میں اس کے درمیان میں چھوٹا سا سوراخ کر کے اس میں دو ہک لگا کر اسے لٹکاتا تھا اور اس کے فائدے کو دیکھ کر مجھے تعجب ہوتا تھا اور وہ صاحب کہا کرتے تھے کہ اسے بارہ سبھے کی کھال میں باندھ کر اور ایسے مینڈھے کے اون کے دھاگے سے باندھ کر لٹکاتا چاہئے جس کو بھیڑیے نے پھاڑ کھایا ہو کیوں کہ یہ چیز بہت مؤثر اور بہت کامیاب ہے اور قولنج کے مریضوں کو چکاوک کے شوربے کا مستقل استعمال فائدہ کرتا ہے اور مرض کے دورہ کو دفع کرتا ہے۔ پانی، نمک اور شبت کو پکالینا چاہئے اور اسی طرح بوڑھے مرغ کے شوربے مفید ہیں۔ مصنف کا کہنا ہے میں نے چکاوک کے شوربے کو اپنے تجربے میں

ہوا موثر پایا ہے۔ آنتوں کے درد اور خشک براز کی وجہ سے عارض ہونے والے قولنج میں روغن زیتون سے حقن کرنا مفید ہوتا ہے۔ (جالینوس)

جس کسی کو اجابت کے خشک ہو جانے کی وجہ سے قولنجی درد و تکلیف ہو تو وہ مغز قرطم اور جواکھار کو کوٹ پیس کر انجیر کے ساتھ معجون بنا کر لے اور روغن زیتون میں سداب پکا کر کھائے اور حقن لے تو نفخ قولون اور نفخ رحم کے لیے مفید ثابت ہوگا۔ (دیستوری دوس)

کچھ لوگوں کے لیے پارہ مملک ہوتا ہے۔ اس سے مسلسل کی دوا میں ملایا جاتا ہے اور ایلاؤس کے مرض میں پلایا جاتا ہے کیوں کہ اسکی خاصیت یہ ہے کہ وہ آنت میں بہت زیادہ تحریک پیدا کرتا ہے۔ (بولس)
پارہ کے استعمال سے سچ کی شکایت ہو جاتی ہے اور یہ اپنے فعل کی شدت کی وجہ سے الٹ پلٹ کرتا ہے۔ (ابو بکر)

ایلاؤس کے مریض کو، اگر درم نہ ہو، تو شوربے پلا کر تقریباً پونے تین تولہ کے بقدر پارہ کھلایا جائے کیوں کہ یہ بھاری اور وزنی ہوتا ہے اور آنتوں کے التواء کو درست کرتے ہوئے اور ٹھیک کرتے ہوئے باہر خارج ہو جاتا ہے۔ (مجمول)

اگر ہمراہ آب گرم 23 تخمیں ماشہ پارہ اچھی طرح باریک کر کے نگل لیں تو اس سے قولنج کھل جاتا اور ریاخ خارج ہو جاتی ہے۔ یہ ایک موثر چیز ہے۔ امرود اور ناشپاتی کے استعمال سے اکثر قولنج کی شکایت ہو جاتی ہے۔ (ابن ماسویہ و ابن ماسہ)

فراسیون کی پھنگی کو روغن قرطم میں یا شیرج میں پکا کر استعمال کرنا نافع قولنج ہے۔ اسی طرح روغن بادام شیریں میں پکا کر استعمال کرنا بھی مفید ہے۔ بادام شیریں بھی نافع قولنج ہے۔ (ابن ماسویہ)

روغن بادام شیریں کے ہمراہ پرانے گڑ کا استعمال مانع قولنج ہے اور سداب کی خاصیت یہ ہے کہ یہ قولون سے مرض قولنج کو تحلیل کرتا ہے۔ (ابن ماسہ)

سکینج نافع قولنج ہے۔ (ابو جریج و ابن ماسویہ)

الیواریا کو توڑتا اور اس سال لاتا ہے اور خاص طور سے اس وقت جب کہ اسے افادیہ کے ساتھ استعمال کیا جائے۔ (قلمسان)

ایارج قولنج کے لیے بہت مفید ہے۔ (ابو بکر)

آنتوں میں ریح کا اجتماع ہو اور اس کا علاج روغن زیتون میں پکے ہوئے بزور کے حقن، تمکید، اور کچنے سے کرنے پر بھی دور نہ ہو تو محذر ادویہ دی جائیں اگر بالائی آنت میں اچھارہ ہو تو فلوینا کا استعمال کر لیا جائے اور اگر موٹی آنت میں ہو تو انہی ادویہ سے حقنہ کیا جائے۔ (جوامع اغلو قن)

جیسا کہ مسائل امیذیمیا کے چھٹے باب میں ہے کبھی کبھی آنتوں میں ایسا درد ہوتا ہے جیسا کہ آنتوں میں کسی خلط لذاع کے انصباب کی وجہ سے قولنج میں ہوتا ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ اس کے ساتھ اجامت نہیں ہوتی اور یہ کہ پیٹ سے کچھ لذع و چھین پیدا کرنے والی چیزیں خارج ہوتی ہیں تو ایسے مریضوں کو پہلے ماء العسل سے اس قدر حقنہ کیا جائے کہ آنتیں صاف ہو جائیں پھر بھری کی چربی وغیرہ سے حقنہ کیا جائے تاکہ آنتوں میں چپک اور لیس پیدا ہو جائے اور سماقیہ وغیرہ جو آسانی سے اور جلدی خراب نہ ہوں، کھلائی جائیں۔ یہ ان کے لیے کافی ہے اور اگر شفاء کلی مطلوب ہو تو یہ دیکھا جائے کہ وہ خلط کہاں سے آرہی ہے پھر اس کے مطابق علاج کیا جائے۔ (مؤلف)

پیٹ کے تمام دردوں میں ہمیشہ پہلے یہ معلوم کرو کہ کیا قبض ہے۔ اگر ایسا ہے تو پھر صرف اسی کی طرف رجوع کیا جائے اور اگر ایسا نہ ہو تو ان حالات کا پتہ کرو جن میں اجامت ہوتی ہے اور اسی سے اس پر دلیل قائم کرو اور پھر اسی کے مطابق عمل کرو کیوں کہ کبھی کبھی قولون میں ورم لاحق ہو جانے یا اس کی پر توں میں غلیظ ریح کے اکٹھا ہو جانے یا کسی چھین پیدا کرنے والی خلط کے اس کے اندر اکٹھا ہو جانے یا اس میں سوء مزاج عاریہ یا د خاص طور سے سوء مزاج بارد لاحق ہو جانے کی وجہ در د عارض ہوتا ہے۔ (ابو بکر)

قولنج یا تو ثفل یا بس کی وجہ سے یا کسی ورم حار کی وجہ سے یا کسی ورم صلب کی وجہ سے یا غلیظ زجاجی بلغم کی وجہ سے یا غلیظ ریح کی وجہ سے یا کسی چھین پیدا کرنے والے خلط حاد کی وجہ سے جس کا قولون میں انصباب ہوا ہو اور وہ وہاں ٹھہر جائے یا سوء مزاج بارد لاحق ہو جانے کی وجہ سے عارض ہوتا ہے جیسا کہ کھٹی یا زیادہ پانی ملی ہوئی نمید پینے کی وجہ سے ہو جاتا ہے یا سوء مزاج کی وجہ سے ہو جاتا ہے۔

زیریں آنتوں کے لیے سب سے موزوں چیز سداب ہے۔ (ردفس)

جس کسی کو بارد غلیظ ریح کی وجہ سے قولنجی شکایت ہو اسے مندرجہ ذیل چیز ہمیشہ لینی چاہئے :

برگ سداب خشک پچاس درہم، بادام مقشر چالیس ماش، افیتون اس کے مثل اور اسی کے مثل یورق و تربد اور شمد سارے اجزاء کے برابر۔ تمام اجزاء کو لے کر حسب دستور کوٹ چھان کر معجون بنائیں اور اس میں سے روزانہ رات کو اور خاص طور سے غلیظ اور بھاری کھانا کھانے کے بعد کھالیا کریں۔ (ابو بکر)

ایک شخص کے پیٹ میں زیریں جانب درد ہوتا تھا جس سے اس وقت تک سکون نہیں ہوتا تھا جب تک کہ کوئی کھٹی چیز بذریعہ قے نہ خارج ہو جاتی تو میں نے اس کو کئی بار ماء العسل سے حقنہ کیا اور اس کے لیے جلاب لینا لازم کر دیا پس وہ شفایاب ہو گیا وجہ یہ ہے کہ کبھی کبھی آنتوں میں رطوبت کی وجہ سے درد ہوتا ہے رطوبت تک چاہے گرم حریف ہوں چاہے کھٹی اور جس میں اول اس کو صاف کرنا پھر معتدل بنانا ضروری ہوتا ہے رطوبت کھٹی ہونے کی صورت میں ماء العسل استعمال کیا جائے اور حریف ہونے کی صورت میں ماء الشعر۔

(ابو بکر)

یہاں چند چیزوں کو بطور حمل استعمال کرنے سے پیٹ سے ریح خارج ہو جاتی ہے۔ (الاغلاط۔ جالینوس)

ایک نسخہ جو نافع قولنج ہے، کاسر ریح، مسکن قے، مسهل اور نیند لانے والا ہے یہ ہے :
 قفل، انیسون، مانخواہ، مصطلی، دار چینی، لوگ، ہر ایک بارہ ماشہ یا ساڑھے دس ماشہ، کتیرا ڈیڑھ سے دو ماشہ تک، سقمونیانہ ماشہ سے ایک ماشہ تک، افیون تقریباً پونے چار رتی، یہ مقدار ایک خوراک کے لیے ہے۔
 (ابو بکر)

جوارش نارمشک کا نسخہ جو پیٹ سے مادے کو نکالتی اور نفخ کو دور کرتی ہے :

سقمونیانہ، قفل، اورک، دار قفل، چھ چھ حصے تاج، ناگ کیسر، الاپچی خرد آٹھ، شکر تقریباً ایک سو ساٹھ ماشہ۔ سارے اجزاء سے حسب دستور جوارش تیار کر کے استعمال کریں اس کی مقدار خوراک چھ ماشہ سے آٹھ ماشہ تک ہے۔ (کتاب اہرن)

نافع قولنج دواؤں میں سے ایک جوارش سفر جلی مسل ہے۔ ابو بکر کا کہنا ہے ہمارا ایک پڑوسی تھا اس کو شدید بیماری ہوئی تو اس نے چند دن ماء الشعر اور ماء البقول پیا جس سے وہ ٹھیک ہو گیا۔ پھر اسے ناف کے نیچے درد اٹھا جس کی وجہ سے نہ تو وہ دن میں سو پاتا تھا اور نہ رات کو۔ ایک طاقتور آدمی اس کے پاس بیٹھ کر اسے زور سے دبا کے رکھتا کیوں کہ مریض اتنی تیز اچھلتا تھا جیسے نیچے سے کوئی چیز بہت تیزی سے اسے اوپر کو پھینک رہی ہو۔ اس نے ماء الشعر وغیرہ پیا تو درد مزید بڑھ گیا افاقہ نہیں ہوا اور سینکائی کرنے سے بھی سکون نہیں ہوا اور اس کو اجابت ہر تیسرے یا پانچویں دن ہوا کرتی تھی اور اجابت میں کچھ نرم چھکدار چیز کے علاوہ کچھ نہیں کھاتا تھا اور درد کا دورہ رات کو اور عام طور سے کھانا کھانے کے پانچ چھ گھنٹے کے بعد اٹھتا تھا۔ مریض درد کے خوف سے کھاتا نہیں تھا۔ تو حقنہ کے ذریعہ علاج کیا گیا اور قولنج کی تمام دواؤں اور تدبیروں کو کام میں لایا گیا لیکن جب درد میں سکون نہیں ہوا تو میں نے اسے سولہ ماشہ تربد اور تیس ماشہ بسفانج دیا۔ اسے میں نے

چونتیس تولہ پانی میں اس قدر جوش دیا کہ صرف ساڑھے آٹھ تولہ رہ گیا پھر اسے صاف کر کے اس میں پینتیس ماشہ خیار شہر مل چھان کر پلایا اور اس کی غذا میں ایک سو بیس ماشہ شیرج اور ایک سو بیس ماشہ شکر کھلائی اور اس کے لیے ایلو کی برابر شحم حظل، سقموینا اور سکبینج کو ملا کر چنے کے برابر ایک گولی تیار کی۔ جس میں سے رات میں اور دن میں جب درد اٹھتا تھا تین گولی یا اس سے زیادہ کھلاتا تھا۔ پس اس سے وہ ٹھیک ہو گیا اور اسے ہلکی سی کچامعاء کی شکایت ہو گئی تو میں نے اس کو بھی علاج کے ذریعہ ٹھیک کر دیا اس کا حال یہ تھا کہ جب درد اٹھتا تو اس کا پیٹ بہت تیز اچھلتا تھا یہاں تک کہ ایک مضبوط آدمی اس کے پیٹ کو پکڑ لیتا اور نہ اس کی چیخ نکل جاتی تھی یہ دھڑکن اور خفقان جو میں نے دیکھی اکثر قولنج رنجی میں عارض ہو جاتی ہے۔

جوڑوں کے دردوں اور قولنج کے دردوں میں تشابہ :

کچھ لوگوں کو جوڑوں کے درد کی شکایت تھی انہیں مسلک قولنج ہو گیا اور کچھ لوگ ایسے تھے جنہیں قولنج لاحق تھا وجع مفاصل ہو گیا لیکن ٹھیک ہو گئے۔ ہوتا یہ ہے کہ جب رطوبات کا انصباب مفاصل کی طرف ہو جاتا ہے تو براز سوکھ جاتا ہے۔ علوی کو قولنج رنجی کی شکایت تھی اس کو صبح شام میں کئی بار اجابت ہوتی تھی اور پیٹ میں تیز درد تھا۔ تو میں نے پہلے بغیر تیل کے پھر روغن سنبل سے پیٹ کی مالش کرنے کا مشورہ دیا اور اس کے بعد کسی گرم کپڑے کے ٹکڑے کو گرم کر کے سنکائی کرنے کا مشورہ دیا اور فلو نیا پلایا تو شفا ہو گئی۔ اسی طرح ایک سفر میں ایک شخص کو یہی شکایت ہو گئی تو میں نے اسے خوب اچھی طرح سے روغن بزرری سے مالش کرائی اور کر دیا پلایا تو صحیح ہو گیا۔ لہذا اس باب میں جانکاری حاصل کرو۔ ماء العسل کو اگر بہت زیادہ پکایا نہ جائے تو نفع بخش ہے۔ (روفس)

مریض اگر عورت ہو اور اس کے بارے میں یہ معلوم کرنا ہو کہ وہ حاملہ ہے یا نہیں تو اسے عشاء کے وقت ماء العسل پلایا جاتا ہے اسی لیے میں نہیں سمجھتا کہ قولنج رنجی میں یہ عمدہ مشروب ہو سکتا ہے بلکہ تھوڑی سی سخت اور خالص شراب پلانا ضروری ہوتا ہے اور یا فاویہ اور بزدور کا استعمال کر لیا جائے۔ (جالینوس)

قولنج کی دوسرے مرض سے علامت فارقہ سابق میں تجملہ کا ہونا ہے اور اسباب بادیہ کے بارے میں سوال کریں اور مریض کے بارے میں دریافت کریں کہ کون سی چیز اسے پہلے سے ہوتی رہی ہے اور مقام درد نسبتاً زیادہ وسیع ہوتا ہے اور زیادہ ہوتا ہے اور منتقل ہونے کی خاصیت رکھتا ہے اور متلی دق کی شکایت زیادہ شدید ہوتی ہے، بھوک کم ہو جاتی ہے، ڈکار آتی ہے تو قراقر شکم اور نفخ کی شکایت ہوتی ہے اور ہلکی مسہلات سے پیٹ میں کوئی حرکت نہیں ہوتی اور قارورہ کچا ہوتا ہے اور بسا اوقات غلیظ ہوتا ہے تو اس میں پہلے سے گردے میں ریت نہیں ہوتی اور خلوء معدہ کے وقت درد میں کمی نہیں بلکہ اضافہ ہو جاتا ہے

اور ایک جانب ہوتا ہے اور ہاگرائی میں اور سخت ہوتا ہے اور جلدی سے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل نہیں ہوتا بلکہ ایک دن میں یا ایک گھنٹے میں بہت تھوڑا سا نیچے کی طرف منتقل ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ پیشاب انتہائی صاف ہوتا ہے اور بسا اوقات احتباس بول یا قلت بول کی شکایت ہو جاتی ہے اور بسا اوقات خون نکل آتا ہے۔ اس وقت تشخیص میں کسی دوسری چیز کی مزید ضرورت باقی نہیں رہ جاتی اور جتنے مضر علامات ہوتے ہیں اور گردے کی شکایت میں قے صفر اوی ہوتی ہے اور قولنج میں بلغمی جو کہ نسبتاً زیادہ مقدار میں ہوتی ہے اور جب درد بائیں پسلیوں میں ہوتا ہے تو ہم خیال کرتے ہیں کہ گردے میں ہو رہا ہے اور جب درد سطح جسم تک پہنچ جائے اور مراق کو چھونے پر بھی مریض درد محسوس کرے تو اسے ہم قولنج خیال کرتے ہیں۔ اور جب گردن اور پشت کی جانب ہو تو گردے کا درد خیال کرتے ہیں اور خاص طور سے اس وقت جب کہ درد ایک ہی جانب موجود ہو منتقل نہ ہوتا ہو اور اس کے ساتھ اسی جانب لٹخ ہو اور وہ تناؤ پیدا کرے اور اس جانب کا خضیہ سکڑ جائے اور پیشاب اپنے طبعی طریقے پر نہ ہو اور اگر درد امداء میں مقام گردہ کے اوپر ہو پھر منتقل ہو کر اس جگہ پہنچ جائے تو سمجھو کہ درد قولنج ہے۔ خصوصاً اس صورت میں جب پہلے تخمہ کی شکایت ہو چکی ہو اور ناف پر بھی درد ہو اور متلی ہونے کی شکایت عارض ہو۔ اور اگر درد شروع میں مقام گردہ کے نیچے اسی جانب گمراہی میں اٹھے پھر متلی ہو اور قبض کی شکایت ہو جائے تو سمجھو کہ سبب درد گردہ میں واقع ہے۔ اور جب پیٹ میں ریاخ دیکھو تو سمجھو قولنج ہے اور اگر شدید احتباس بطن ہو یہاں تک کہ ریاخ بھی نہ خارج ہو تو سمجھو قولنج ہے اور اگر درد پیٹ کے بالائی حصے میں ہو پھر زیریں جانب جھکاؤ ہو جائے اور مراق میں درد محسوس ہو تو سمجھو قولنج ہے۔ درد گردہ کا مقام مختصر ہوتا ہے۔ درد گردہ میں قائم رہتا ہے اور اس میں وقفے اور باریاں نہیں ہوتیں اور درد قولنج مروڑ جیسا ہوتا ہے، دوروں کے ساتھ ہوتا ہے، اس میں وقفے ہوتے ہیں اور کم بھی ہوتا رہتا ہے۔ درد گردہ کی مدت درد قولنج کی بہ نسبت زیادہ طویل ہوتی ہے جو بسا اوقات تین یا چار گھنٹے یا دن تک ہوتا رہتا ہے، یہاں تک پتھری گردے سے نکل جاتی ہے، درد قولنج اکثر و بیشتر دائیں جانب ہوتا ہے، جب کہ درد گردہ بائیں جانب، اس میں اس جانب کے خضیہ میں درد و الم محسوس ہوتا ہے، اس کی وجہ سے اس جانب کی ران کسی قدر سن یا بھاری ہو جاتی ہے، قلت بول کی شکایت ہو جاتی ہے، پاکخانہ مری صفر اوی، اور مقدار میں کم ہوتا ہے اور اسی طرح بھی مری (صفر اوی، تلخ) اور مقدار میں کم ہوتی ہے اور اگر پیشاب میں جلن باریت یا خون ظاہر ہو تو اس کی تشخیص میں کوئی شک باقی نہیں رہ جاتا۔ قولنج کا درد مقدم بطن میں ہوتا ہے اور گردے کا درد خواصاً کمر میں پشت کی جانب مائل، پسلیوں کے نیچے ہوتا ہے پیشاب جلن اور حرقت و سوزش کے ساتھ ہوتا ہے۔ قولنج کے درد میں قے کرنے سے افادہ ہو جاتا ہے۔ اور اس سال سے سکون ہو جاتا ہے۔ گردہ کا درد ان تدابیر سے کم نہیں ہوتا اور اس کی واضح علامت فرقہ مقام درد ہے۔ (مؤلف)

اگر کسی کو قونج ہو اور آنتوں سے مشارکت کی بنا پر معدے میں بھی اخلاط پہنچ کر اس کو الم پہنچائیں تو مندرجہ ذیل ادویہ سے ضہاد کریں :-

مر، زعفران، ایلوا، مصطلی، عصارہ، افسنتین، میحہ، شحم، اور روغن سنبل، ہموزن لے کر حسب دستور ضہاد تیار کریں اور مقام ماؤف پر لپ کریں۔ (الاسکندر)

قونج بار میں سنکائی کرنے کے بعد ثفل کو خارج کرنے والی دواؤں سے حقنہ کیا جائے۔ اگر اس سے درد میں سکون نہ ہو تو جو شاندرہ شبت، میتھی، حطمی، ناخونہ، تخم کتاں اور بالونہ سے حقنہ کیا جائے اور مرغابی کی چرٹی سے مالش بھی کی جائے اور اسی سے حقنہ بھی کیا جائے، کیوں کہ یہ آنتوں کی لذع و چبین کو ختم کرتا ہے اور اگر جوف بطن میں گرمی پہنچانے کی حاجت ہو تو سداب کو کسی تیل میں پکالیں اور اس میں تھوڑا سا فریون ڈال دیں پھر اس سے حقنہ کریں نیز انیسون، کرفس کو ہی اور زیرہ کو جوش دے کر پلائیں۔ خوب گرم مصالحہ دار، فلفل اور دار چینی والی غذائیں کھلائیں، لسن دیں، کیوں کہ یہ بہت مؤثر ہے، اور آہزن کے پانی میں شبت اور ناخونہ جوش دے لیں اور انہیں دواؤں سے یا ضرورت ہو تو اس سے بھی زیادہ مسخن دواؤں سے مقام درد پر لپ کریں، اور جسے حرقت، شدید پیاس اور حرارت محسوس ہو اور صفراوی دست خارج ہوں، اسے آب سرد پلائیں ورنہ نہیں اور جلد خراب نہ ہونے والی بارہ غذائیں دیں، شراب سے پرہیز کرائیں اور بسا اوقات ہم نے ان لوگوں کو روغن گلاب وغیرہ سے حقنہ کیا ہے۔ (فیلغریوس)

جن مریضوں کو روغن ہیدانجیر پلایا گیا ہو اور اس کے بعد انہیں آہزن کرانے کی بھی ضرورت ہو تو انہیں آہزن میں اس وقت تک نہ بٹھایا جائے، جب تک کہ روغن معدے سے اتر نہ جائے، کیوں کہ اس سے متلی ہوتی ہے اور مریض اس کو الٹی کے ذریعہ باہر نکال دیتے ہیں اگر مرض قوی ہو تو مقام مرض کی شدت کم ہونے پر روغن قسط وغیرہ سے مالش کریں، اور اس پر قوی محلل ریاح ضہاد لگائیں اور روغن ہیدانجیر کا بدل روغن بادام تلخ کے ہمراہ روغن قرطم یا روغن ترب ہے۔

قونج صفراوی کی علامات :

صفراوی قے مستقل پیاس، سوزش و جلن۔

قونج صفراوی کا علاج :

آب بلباب و خیار شہر یا آب برگ حطمی، اگر علامات زیادہ شدید ہوں تو آب کاسنی و مکو اور روغن بادام سے علاج کیا جائے، جو شاندرہ صفحہ میں آہزن کر لیا جائے، یا جو شاندرہ صفحہ خشک میں خیار شہر کو مل چھان کر استعمال

کیا جائے۔

نسخہ حقنہ :

بنج عظمیٰ، سوجی، ملیٹھی، سلق، بزر قطونا، ہنضہ، نمک طعام ملا کر اس سے حقنہ کیا جائے اور شکر اور روغن ہنضہ ملا کر پایا جائے کیوں کہ اس سے خشک براز پھسل کر نیچے اتر آتا ہے یہ علاج ورم حار میں فصد کے بعد بہت خوب ہے۔ (ابن ماسویہ)

نافع ایلاؤس ادویہ :

بہت زیادہ گرم قوی حقنہ، ازخر، زیرہ اور افیمون کے جو شاندرے میں ملا کر روغن بید انجیر، نقوع ایارج، قرص کوکب، فلونیا، تریاق اور شربت خشخاش ایلاؤس میں مفید ہیں۔ قونج میں اہکائی اور دستوں میں بلغم کا ہونا ضروری ہے چاہے تھوڑی ہی مقدار میں ہو اور درد گردہ میں نہ تو قے ہوتی ہے اور نہ ہی بلغمی دست بلکہ ریاح کا خارج ہونا بھی بند ہو جاتا ہے اور اگر خارج بھی ہوتی ہے تو بہت کم۔ (تیاذوق)

میں نے بہت سے قونج کے مریضوں کو دیکھا کہ ان کو پاخانہ ہونے لگا اور اس کے بعد اس جگہ پر اور پشت میں شدید درد ہوا تو ان کا فصد سے علاج کیا گیا جس سے وہ اچھے ہو گئے۔ (مؤلف)

قونج شدید میں نفع بخش علاج :

افیون، روئی، دودھ اور زعفران سے بنا ہوا غماز لگایا جائے اور اگر شدید قے کی شکایت ہو تو پودینہ کے ساتھ آب انار پایا جائے۔ (جور جس)

بہت زیادہ اچھا رہو تو قفل، اور ک آٹھ ماشہ، تربد دو ماشہ، شکر چھ ماشہ لے کر گرم پانی کے ساتھ پایا جائے۔ (مؤلف)

شدید نفخ کے لیے قوی غماز :

تخم انگن، تخم قرطم، کبوتر کی بیٹ، سداب، پودینہ، میتھی، سب کو لعاب خردل میں اچھی طرح ملا کر مٹی کے ساتھ پکائیں کر اور پیٹ پر لگائیں۔ نفخ میں روغن سداب ساڑھے پانچ تولہ، لعاب میتھی پونے تین تولہ، جندید ستر پونے دو ماشہ سب کو ملا کر لیپ کریں۔ حقنہ کریں۔ (مسق)

ایسے شدید درد جو کمر میں اٹھتے ہوں اور اس کی تشخیص نہ ہو سکے کہ آیا یہ پتھری کا درد ہے یا قونج رنجی کا، ان میں لعاب میتھی، تخم کتاں، عظمیٰ، شبت، بابونہ، ناخونہ، روغن گل خیری زرد کا استعمال کیا جائے

- علامات قولنج میں قشعریرہ بغیر کسی سبب کے ہوتا ہے اور یہ کہ اس کا میلان مراق تک ہوتا ہے یا زیادہ دور تک ہوتا ہے۔ (مؤلف)

ایلاؤس کا علاج :

عرق گلاب اور روغن کنجد یا زیتون کا تیل لے کر ان کو ملا لیا جائے پھر ان کو شبت کے ساتھ اس قدر جوش دیا جائے کہ وہ ہریرہ کی طرح بن جائے اور گرم گرم پلایا جائے اور پانی میں روئی ڈال کر جوش دیا جائے پھر اس میں سے نکال کر گرم گرم کھلایا جائے۔ یہ مسکن الم ہے اور بسا اوقات پورے جسم سے پاخانہ کی بواقی ہے۔ ایسی صورت میں روغنیات سے اعضاء کی مالش کی جائے اور خاص طور پر ہاتھوں پیروں کی مالش اچھی طرح کی جائے اور مٹھی، ختم کتاں اور انجیر کے جوشاندے سے روغن، مید انجیر اور روغن کنجد کے ہمراہ حقنہ کیا جائے اور اگر حرارت ہو تو یہ ملین ثابت ہوگی اور قے کی وجہ سے ساق، زیرہ اور قرص ایلاؤس استعمال کی جائے۔

قشعریرہ گردے کے ملوث ہونے کی وجہ سے نسبتاً زیادہ ہوتا ہے اور قولنج کے درد کی خاص علامت یہ ہے کہ یہ اچانک اور شدید ہوتا ہے اور گردے کا درد دھیرے دھیرے بڑھتا ہے اور ایک جگہ مرکوز ہوتا ہے، منتقل نہیں ہوتا اور مقام درد زیادہ وسیع نہیں ہوتا ہے اور پیشاب مرض کی ابتداء میں پتلا سفید ہوتا ہے۔ درد اگر حد سے بڑھ جائے تو مسکن الم دواؤں سے حقنہ کیا جائے مثلاً روغن بابونہ اور روغن زیتون۔ اس سے دونوں صورتوں میں فائدہ ہوگا اگر لزوجت خارج ہو جانے کے بعد درد میں سکون ہو جائے تو یہ قولنج ہوگا اور کاسرو مسکن ریح کے ساتھ نافع حصاۃ دوائیں استعمال کی جائیں۔ قولنج میں ملاطفات کے استعمال سے بھی فائدہ ہوتا ہے اور اگر پیشاب میں ریگ ظاہر ہو تو یہ گردہ کا مرض ہوگا۔

قولنج کے ساتھ صفر اوی قے، پیاس اور سوزش و جلن کی شکایت ہو تو پہلے ختم خیار، اسپنول، سفر جل، ختم مٹھی کو گرم پانی میں خوب حل کیا جائے یہاں تک اس میں جھاگ آجائیں اس کو صاف کر دیا جائے۔ اس کی خوراک پانچ اوقیہ ہے اور ساڑھے پانچ تولہ شکر جہائی ہوئی، نبات اور پونے تین تولہ، روغن، بھنڈ، ساڑھے چار ماشہ بھیڑیے کیا فضلہ لے کر پلایا جائے اور آب بلباب و آب مکویا خیار یا آب خرفہ کو فلوس خیار ہنبر کے ساتھ پلایا جائے اور بھنڈ کے جوشاندہ میں آبن کر لیا جائے اور نیم گرم روغن، بھنڈ سے پیٹ کی مالش کی جائے۔ (مؤلف)

سخت قولنج میں آب اشنان سبز قیس تولہ، روغن کنجد پونے تین تولہ میں پکا ہوا ورق ساڑھے سترہ ماشہ سے حقنہ کیا جائے۔ (الطب القدیم)

قونج کے لیے بہت مؤثر گولی :

شہرم، سکینچ ہموزن انزروت، شحم حظل نصف نصف۔ سکینچ کو شراب میں حل کر لیں پھر سارے اجزاء کو لے کر چنے کے برابر گولیاں بنالیں اس کی مقدار خوراک پانچ گولی ہے۔ واضح ہو کہ اس کی ایک گولی کے استعمال سے دوبار شدید اسہال ہوتا ہے۔ (اسرائیل طبیب سلیمان بن عبد الملک)

فوری مسکن الم شیاف :

افیون اور جندیہ ستر سے شافہ بنا کر استعمال کیا جائے میں نے کتاب میں پڑھا ہے کہ کمر کے درد میں بخار زیادہ ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں موم، روغن سوسن، جندیہ ستر، میعہ، فریون لے کر مقام درد پر لگایا جائے۔ (کتاب المعده)

میں نے ایک مفلوج عورت کو دیکھا کہ اسے ایک ماہ تک قبض رہا۔ اس کو ایک جانب فالج تھا۔ صحت مندوں میں سے کسی کو بھی پانچ روز سے زیادہ قبض نہیں رہتا اور براز زور لگانے سے خارج ہو جاتا ہے اور ممکن نہیں ہے کہ اتنے لمبے عرصے تک قبض رہے اور اس کے خراب اثرات نہ ہوں اور فضلہ ہڈی کی طرح سخت نہ ہو جائے۔ (کتاب الغذاء)

تقریباً سواد و تولہ میتھی اور شبت، کبر، اور زیرہ، سب اس کے ہموزن پانی میں بھگو کر پکائیں اور نصف رطل میں تین درہم سے لے کر پانچ درہم تک روغن قرطم ملا کر شدید قبض کی صورت میں استعمال کیا جائے یہ ہر حال میں بہتر ہوتا ہے غیر مضر ہے۔ اور روغن ہیدانجیر کا بدل ہے۔ قونج کے لیے مہینہ میں دو یا تین بار حقن کرنا اور حمام کرنا مفید عمل ہے اور روغن غار، روغن سوسن اور روغن قرطم مفید ہے۔

تیز شیافات :

شحم حظل چار، مراک، انزروت اس کے برابر، نوشادر اس کے نصف، شمد سارے اجزاء کے برابر۔ پہلے شمد کو اس قدر پکائیں کہ وہ بالکل گاڑھا ہو جانے کے قریب ہو جائے پھر اس میں سارے اجزاء کو شامل کر کے بطور شیاف استعمال کریں۔ (الخوز)

نسختہ قرص برائے قونج :

شہرم کا دودھ، سقمونیہ ہموزن، شحم حظل اس کے برابر، سکینچ، حظل کے برابر۔ حسب دستور قرص تیار کر لی جائیں ایک قرص پونے دو ماشہ کی ہونی چاہئے۔ (بختیشوع)

ایلاؤس اس وقت ہوتا ہے جب معدہ بہت گرم ہو جاتا ہے اور آنتیں سرد ہو کر ان میں بل پڑ جاتے ہیں۔ ریاخ خارج نہیں ہو پاتی اور مریض شروع میں بلغم کی قے کرتا ہے اور بعد میں پاخانہ کی۔ پیاس کی شکایت ہوتی ہے اور پورے پیٹ میں درد کے ساتھ شرا سیف میں تڑپ اور ٹیس ہوتی ہے اور بخار ہو جاتا ہے اور یہ اکثر بیشتر موسم خریف میں لاحق ہوتا ہے اور زیادہ تر ساتویں روز مریض مر جاتا ہے۔ ایسی صورت میں پہلے معدہ کا آب نیم گرم کے ذریعہ تنقیہ کیا جائے اور جو کچھ رہ جائے اسے نرمی سے خارج کیا جائے۔ پھر فصد کی جائے۔ اس سے معدہ کو برودت پہنچتی ہے اور معدہ کے مقام پر برودت پہنچانے والی ادویہ رکھی جائیں لیکن ملحوظ رہے کہ برودت پہنچانے والی چیز حجاب سے تجاوز نہ کرے اگر مریض پانی میں نہ بیٹھنا چاہے تو حجاب سے نیچے نیچے بالفعل اور بالقوت گرم تیل سے مالش کی جائے حجاب سے اوپر نہیں اور حتی الامکان لمبے فٹیلے حمول کئے جائیں اس کے بعد ایسی چیزوں کے ذریعہ حقنہ کیا جائے جو بہت پاخانہ کو تحلیل کرنے والی ہوں، قوی الحدت نہ ہوں اور نہ ہی بالفعل اور نہ ہی بالقوت گرم ہوں۔ (بقراط)

اس مقصد کے لیے پانی، روغن اور بورق کثرت استعمال کیا جائے۔ اگر ایسا نہ ہو سکے تو اس کی مقعد میں نرمی کے ساتھ پھونک ماریں کہ تاکہ جوف بطن پھول جائے اور حقنہ کر کے اسٹنچ سے مقعد کو بند کر دیں تاکہ حقنہ کی دوبارہ نہ نکل سکے اور حقنہ کے ساتھ گرم پانی میں بیٹھائیں۔ مریض نے اگر ایک گھنٹہ بھی حقنہ کی دوا کو اندر دبائے رکھا تو سمجھو کہ وہ ٹھیک ہو گیا اور اس کو خالص عمدہ شراب پلائیں لیکن اگر یہ تحلیل نہ ہو اور مریض کو بخار ہو جائے تو پھر یہ مملک ہے کیوں کہ آنتیں ڈھیلی ہو چکی ہوتی ہیں اور یہ موجب ہلاکت ہے۔ (مؤلف)

اذخر اور افیون نافع ایلاؤس ہیں۔ (دیسقور ویدس)

پودینہ کو ہی کا فعل افیتون کی مانند ہے مگر یہ کہ فعلاً اس سے کمزور ہے۔ (جالینوس)

برگ انگن کو سیپیوں کے ساتھ پکا کر اس کا شوربہ لینا نفخ کو دور کرتا ہے۔ شربت اشقیل نافع قولنج ہے۔ افسنتین کا سنبل یا سالیوس کے ہمراہ شراباً استعمال محلل نفخ ہے۔ افسنتین کو روغن حناء اور موم کے ساتھ گوندھ کر کمر پر لپ لگانے سے مزمن درد سے سکون مل جاتا ہے۔ شربت افسنتین شرا سیف کے نیچے کے تناؤ، تھکاوٹ اور نفخ میں مفید ہے۔ شربت افسنتین نفخ اور پسلیوں کے دردوں کو دور کرتا ہے۔ (دیسقور ویدس)

انیسون پیٹ سے نفع کو دور کرنے والی دواء ہے۔ (جالینوس)

اسی طرح کی بات اور یباسیوس کہی ہے۔

یہ محلل ریاخ ہے اور خصوصاً اگر اس کو بھون کر استعمال کیا جائے تو اس سے نفخ دور ہو جاتا ہے، باذروج

نفع دور کرتا ہے۔ بلونہ بھی نفع کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ (جالینوس)

جندبید ستر محلل ریح ہے اگر اسے سرکہ کے ساتھ لیا جائے۔ (دیسقوریڈوس)

کسی کے معدے یا آنت میں دشوار و پریشان کن نفع ہو جائے تو اسے پانی ملے ہوئے سرکہ کے ساتھ جندبید ستر استعمال کر کے فائدہ حاصل کرنا چاہئے۔ (جالینوس)

معدہ اور آنتوں کے نفع کو دار شیشعان کا جو شانہ تحلیل کرتا ہے۔ بوڑھے مرغوں کے شوربے کا استعمال ہمراہ بسفانج اور قرطم معدہ اور آنتوں کے نفع کو فائدہ کرتا ہے اگر اس سے کئی بار دست آجائیں۔ وج کا جو شانہ پہلو کے دردوں میں مفید ہے۔ (دیسقوریڈوس)

وج کی خاصیت ریح کو اکھاڑ پھینکنا ہے۔ اور ک معدہ اور آنتوں میں موجود غلیظ ریح کو تحلیل کرتا ہے۔ (قلیغریوس)

جنگلی سور کا پاخانہ شراب کے ساتھ پیا جائے تو مزمن درد پہلو میں شفا دیتا ہے۔ (انن ماسویہ)

میں ریح کی وجہ سے ہونے والے پسلیوں کے مزمن درد میں پالتو کبوتروں کی بیٹ اور ہالون کے ذریعہ علاج کرتا ہو جس سے متاثرہ مقام سرخ ہو جاتا ہے۔ یہ چیزیں خردل کے قائم مقام ہیں۔ (دیسقوریڈوس و جالینوس)

زر اوئندم حرج کو پانی کے ساتھ استعمال کرنا درد پہلو کے لیے نافع ہے۔ (دیسقوریڈوس و جالینوس)

اس کا خاص فائدہ آنتوں میں ریح جمع ہو جانے کی صورت میں ہوتا ہے اور شیخ شلم یا ختم شلم نفع کو بھی دور کرتا ہے اور اسی طرح کے افعال و خواص زرنباد و حماما کے بھی ہیں۔ (بدیعورس)

اس معاملے میں وج نسبتاً زیادہ قوی درجہ کا ہوتا ہے۔ درخت حبۃ الخصراء کے گوند سے مقام ماؤف پر لیپ کرنا یا اس کو انگلیوں میں لگا کر پھیرنا نافع وجع الجنب ہے۔ چودہ ماشہ ہالون کے سفوف کو گرم پانی کے ہمراہ لینا آنتوں کی ریح کو تحلیل کرتا ہے۔ حجر غاٹیس سخت جھٹ ہے اور خصوصاً مزمن نفع میں فائدہ کرتا ہے۔ (بدیعورس)

زیرہ نفع غلیظ ریح میں فائدہ کرتا ہے۔ ختم کرفس محلل نفع ہے۔ ختم قندولیس اس معاملے میں زیادہ قوی درجہ کا ہے یہاں تک کہ اس سے پہلو کے درد میں بھی فائدہ ہوتا ہے۔ (جالینوس)

ختم کرفس کو ہی بہت زیادہ محلل نفع ہے۔ تازہ کرنب کے دو پودوں کو اس کی جز سمیت لے کر جلا لیا

جائے اور پھر اس کی راکھ کے ساتھ پرانی چربی ماکر ضما کرنے سے مزمن وجع الجنب دور ہو جاتا ہے۔ کرویا
ریاح کو خاص طور سے معدہ سے نکال باہر کرتا ہے۔ (دیسٹوریڈوس، جالینوس)

شلم معدہ سے ریح کو نکال باہر کرتا ہے۔ اسی طرح کا فعل اس کی جڑ کا ہے۔ (جالینوس)

اس کی خاصیت معدے سے نفخ کو ختم کرنا ہے خاص طور سے اس وقت جب کہ کھانے میں اس کو
شامل کر کے استعمال کیا جائے۔ (ابن ماسویہ)

مسکھہر اکا استعمال پسلیوں کے بطنی درد میں نافع ہے اور یہ معدہ کے اندر اکٹھا ہو جانے والی ریح کو تحلیل
کرتا ہے۔ تخم کراٹ کو ہالون کے ساتھ بھون کر استعمال کرنے سے آنتوں کے اندر کی ریح تحلیل ہو جاتی
ہیں، بادام تلخ چار مشقال کے استعمال سے آنتوں سے ریح نیچے اتر آتی ہے اور پسلیوں کے درد سے شفا حاصل
ہو جاتی ہے۔

مر، کوٹ پیس کر بار یک سفوف کر کے شمد میں معجون بنا کر پانی کے ہمراہ کھانا معدہ کی ریح میں نافع ہے۔
(جالینوس)

وجع الجنب میں سات ماشہ بادام تلخ کا تیل پلایا جائے اور ڈیڑھ ماشہ مر گوند کا پلانا مزمن وجع الجنب کے
لیے نافع ہے، مقل کا شراب استعمال وجع الجنب کے لیے شافی ہے۔ نفخ کو زائل کرتا ہے۔ یہ نفخ غلیظ کو دور کرتا
اور پسلیوں و پیلو کے درد سے شفا دیتا ہے۔ (دیسٹوریڈوس)

مقل یسود نفخ کو تحلیل کرتا ہے اور اعضاء میں جمع شدہ ریح کو زائل کرتا ہے۔ گرم پانی میں حمام کرانا
بھی نفخ و ریح کے لیے مفید ہے۔ (اوریباسیوس)

شراب سنبل کا استعمال ہمراہ آب سرد تحلیل نفخ کے لیے مفید ہے اور سب سے بہتر یہ ہے کہ جو شانده
افستین کے ہمراہ پلایا جائے۔ (روفس)

شکر کی پرانی نبیذ معدہ کے نفخ زقی کو تحلیل کرنے کے لیے بہت خوب ہے۔ (دیسٹوریڈوس)

ناخنوہ ریح کو تحلیل کرتا ہے اور ایر سا پیلو کے درد کو دور کرتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

سکینچ دونوں پیلو کے درد کے لیے مفید ہے۔ (جالینوس)

اور یہ زیریں آنتوں کو قوت پہنچانے کے لئے سب سے بہتر ہے۔ سداب کو خشک شبت کے ساتھ
پکا کر اس کا جو شانده پلانا دونوں پیلو کے درد اور کمر کے درد میں مفید ثابت ہوتا ہے۔ (روفس)

ابھل محلل ریاچ ہے، عود ہندی کا شراب استعمال پہلو کے درد کو سکون بخشتا ہے۔ (دیسقوریڈوس)

جوشاندہ مجیٹھ پہلو کے درد کے لیے نافع ہے۔ (بولس)

بخ فاشر اکا شمد میں لعوق بنا کر چٹانا پہلو کے درد کے لئے نافع درد کے لیے ہے، قفل غلیظ ریاچ کو تحلیل کرتا ہے۔ (دیسقوریڈوس)

دار قفل کا بھی یہی فعل ہے اور فودنج غذاؤں سے پیدا ہونے والے نفخ کو تحلیل کرتا ہے اور صمتر خصوصاً صمتر بری ریاچ اور قراقر کو دور کرتا ہے، قسط کاسر کہ اور افسنتین کے ساتھ استعمال نفخ کو تحلیل کرتا اور پہلوؤں کے درد کو فائدہ کرتا ہے۔ (این ماسویہ)

مقل کا جندہ ستر کے ساتھ شراب استعمال پہلوؤں کے درد میں مفید ہے۔ (جالینوس)

سات ماشہ قطوریون کبیر کا شراب کے ہمراہ پینا پہلوؤں کے درد میں مفید ہے اور بارزد سے پہلوؤں کے درد میں لپ کیا جائے تو یہ غلیظ ریاچ کو تحلیل کرتا ہے۔ (دیسقوریڈوس)

سوسن جبلی نافع نفخ ہے۔ (بدیغورس، دیسقوریڈوس)

یہ جوڑوں سے غلیظ ریاچ کو نکالتا ہے۔ (دیسقوریڈوس)

ریوند ریاچ میں نفع خش ہے اور شراسیف کے نیچے تمد و تناؤ میں فائدہ کرتا ہے۔ (این ماسویہ)

شبت کی کلی اور اس کے بچوں کا جوشاندہ محلل نفخ ہے۔ تخم کتاں میتھی اور سداب کے ساتھ آرد جو کا ضداد تیار کر کے اس کا لپ کیا جائے تو آنتوں میں ہونے والے نفخ کو فائدہ ہوتا ہے۔ کلو نجی بھی محل نفخ ہے۔ (دیسقوریڈوس)

لسن نفخ کو تحلیل کرتا اور سدوں و بدودت کی وجہ سے لاحق ہونے والے پسلیوں کے درد میں شفا بخشتا ہے۔ (دیسقوریڈوس)

یہ پیٹ سے نفخ کو تحلیل کرتا ہے اور تافسما کے ذریعہ اس سال لانا مزمن ذات الجنب کے لیے فائدہ مند ہے۔ اس کے عصا کا طلاء استعمال مزمن درد کے لیے فائدہ مند ہے، خردل غلیظ ریاچ کو تحلیل کرتا ہے۔ (جالینوس)

آٹھ ماشہ بخ کراٹ الحمار شراب کے ساتھ پینا ذات الجنب میں (جس کا سبب ٹھنڈک کا لگ جانا ہو) میں مفید ہے۔ مجیٹھ، وج، قسط، مر، بادام تلخ و بادام شیریں، ریوند چینی، جطیانارومی اور زراوند طویل ہر ایک

ساڑھے چار ماشہ یا سات ماشہ ہمراہ آب گرم استعمال کیا جائے تو دونوں پہلوؤں کے درد کے لئے مفید ہے۔ خارجی طور پر روغن سوسن، روغن نرجس یا روغن بان کی مالش کی جائے تو اس کا بھی یہی فعل ہے۔ پسلیوں کے بڑھتے ہوئے درد میں کرم کلمہ بستانی کی شاخیں اور اس کے تخم ایک ایک جزء لے کر خوب اچھی طرح کوٹ کر اس میں روغن سوسن کے ساتھ کچھ مرغابی کی چربی شامل کر دی جائے اور تھوڑی سی بھری کے گردوں کی چربی ملا کر قیروطی بنائی جائے اور قابل برداشت حد تک گرم کر کے دونوں پہلوؤں پر لگائی جائے۔ ٹھنڈی ہو جائے تو پھر گرم کر کے بار بار رکھا جائے۔ (الن ماسویہ)

باجرہ کے ذریعہ سنکائی نفع معده کے لیے محلل ہے۔ معده کے نفع کو تحلیل کرنے کے لیے پودینہ نہری کو شمد کے ساتھ استعمال کیا جائے اور اگر یہ شکایت بروقت معده کی وجہ سے ہو تو کچھ کھالینے کے بعد خالص شراب فائدہ مند ثابت ہوتی ہے اور پینے کے بعد مریض کو سونے دیا جائے اور محلل ریح اشیاء میں سے یہ ہے کہ زیرہ کو بھون کر کسی پانی ملی ہوئی شراب کے ساتھ استعمال کیا جائے اور تخم بادیان، کرفس جبلی، انیسون کو تیل میں جوش دے کر اس سے پیٹ پر مالش کی جائے، اور شراب و شونیر کے جوشاندہ کو کسی تیل کے ساتھ پیٹ پر نطول کیا جائے۔ (اسحاق)

بچوں میں نفع شکم کی شکایت میں زیرہ سفید، ہلبہ کالی (بغیر گٹھلی) کا ساڑھے چار ماشہ، تخم کشوث سوا دو ماشہ، مر، ماحوز پونے سات ماشہ، چراستہ تقریباً پونے چھ ماشہ، سب کو کوٹ چھان کر روغن گل خیری میں چرب کر لیا جائے اور پھر اس میں سے ساڑھے تین ماشہ لے کر ہمراہ آب گرم یا کسی مشروب کے ساتھ استعمال کر لیا جائے۔ (مجمول)

اس حقنہ کا نسخہ جو غلیظ ریح کو تحلیل کرتا ہے نافع قولنج ریحی میں مفید ہے، اور ام باردہ کے لیے مسخن اور زیریں شکم کے باردا امراض میں بے حد مفید ہے، یہ ہے:

تخم کرفس، تخم سونف، کلو نجی، کردیا، زیرہ، شلم، اسپند، سب کو کوٹ کر پانی میں اس قدر پکایا جائے کہ گاڑھا اور سرخ ہو جائے پھر اسے چھان لیں اور میتھی، ہاونہ، شبت، سداب، پودینہ، صمتر لے کر پکایا جائے اور اس کے جوشاندہ میں گرم مالہزور ملا کر حقنہ لیا جائے، سکین، ججاؤ شیر کو آب سداب میں ملا لیا جائے اور پھر اس میں تھوڑا سا روغن مرزنجوش ملا کر اس سے حقنہ کیا جائے۔

آب اسپند میں جندید ستر اور تھوڑا سا چنبیلی کا تیل ملا کر اس سے حقنہ کیا جائے۔ (مذکرہ عبدوس سے استفادہ)

نفع شکم میں آب گرم کے ساتھ ساڑھے چار ماشہ مسکھرا استعمال کر لیا جائے اور اس کے نصف وزن

کر دیا کا جو شانہ دیں اور گرم پانی استعمال کریں۔
نفخ شکم کی دوا:

تخم اجوائن، تخم کرفس، سداب ہستانی خشک، زنجبیل، دار چینی، کندر، مصطکی، لونگ، جندہید ستر سات سات ماشہ، مرچ سیاہ آٹھ عدد، الاچھی چار عدد۔ سارے اجزاء کو کوٹ پیس کر شمد کے ساتھ معجون بنائی جائے اور کسی جو شانہ کے ہمراہ کھلائیں مقدار خوراک سات ماشہ ہے۔ (الکمال)

شکم اور آنتوں کے نفخ کے علاج کے لیے روغن زیتون کو شراب یا بعض گرم تخمیات مثلاً زیرہ، تخم کرفس جبلی کے ساتھ پکا کر حقنہ کیا جائے۔ اس کے بعد مرلیض کے پیٹ کے پچ میں دو تین مرتبہ بلا شرط پچھنے لگائیں۔ یہ پچھنے ناف کے چاروں طرف لگائیں۔ (حیلۃ البرء)

قراقر شکم کی وجہ غلیظ ریاح اور آنتوں کی قوت قابضہ کا ضعف ہے اور مقعد سے نکلنے والی آواز اگر مین بق ہو تو سمجھو کہ رطوبتی ریاح ہے اور اگر آنتیں ان سے خالی ہوں اور ان میں اوپر سوکھا پاخانہ جمع ہو تو قراقر مین بق کی آواز نہیں ہوگی، اگر ان دونوں کی درمیانی حالت ہو تو یہ درمیانی صورت حال ہے۔ اگر تیز چیخ یا چوں چوں کی آواز ہو تو سمجھو کہ آنتیں تنگ ہیں اور کسی قدر رطوبت کے ساتھ نفاخ غلیظ ریاح موجود ہے اور جوف میں موجود ریاح اگر ایک جگہ ٹھہری رہے تو اس سے نفخ یا پھارہ پیدا ہوتا ہے اور اگر متحرک رہے تو اس سے قراقر کی شکایت پیدا ہوتی ہے اور چھوٹی آنتوں میں اور لطیف ریاح کی وجہ سے پیدا ہونے والے قراقر کی آواز تیز اور باریک ہوتی ہے اور اگر وجہ غلیظ ریاح ہو تو آواز ہلکی کم پتلی اور کم تیز ہوتی ہے اور اگر قراقر موٹی آنتوں میں ہو اور اس کے ساتھ رطوبت نہ ہو تو یہ سڑی ہوئی کی مانند ہوگی۔ اس کی وجہ موٹی آنتوں میں غلیظ ریاح اور اس کی وسعت مانی جائے گی۔ اور مین بق کی وجہ برز کی رطوبت ہے۔ (جالینوس)

معدہ میں پیدا ہونے والی ریاح موقع و مقام کی گرمی، مجاری ریح کی کشادگی اور اس کے سیدھے ہونے کی وجہ سے بہت جلد ہلکی ہو کر باہر خارج ہو جاتی ہے اور آنتوں خصوصاً قولون میں پیدا ہونے والی ریاح کا تحلیل ہونا جگہ کے سرد ہونے اور وسیع و کشادہ ہونے اور اس میں گھماؤ ہونے اور مجاری ریح کے تنگ ہونے اور کثیف ہونے کی وجہ سے مشکل ہوتا ہے۔ (العوادات)

ریاح کا احتباس ضروری نہیں ہے تربراز کے احساس کی صورت میں استسقاء ہو جاتا ہے اور خشک برزاز کے احتباس کی صورت میں قویج ہو جاتا ہے اور پاکخانہ معدہ میں لوٹ آتا ہے یہاں تک کہ منہ سے باہر خارج ہوتا ہے اور اس سے دونوں پہلوں میں درد ہوتا ہے اور بسا اوقات اس سے خفارت اوپر سر کی طرف چڑھتے

ہیں جس سے جنون و دیوانگی پیدا ہو جاتی ہے اور آنکھوں کے سامنے تاریکی چھا جانے کی شکایت ہو جاتی ہے اور کبھی کبھی مفاصل میں پھنس کر تشنج پیدا کر دیتے ہیں۔ (یسودی)

بالائی شکم یعنی معدہ کا نفخ ڈکاروں سے تحلیل ہو جاتا ہے اور ڈکار لانے کا طریقہ یہ ہے کہ تنگ منہ کے کوزے سے تھوڑی تھوڑی کر کے بہت زیادہ پیاجائے۔ شدید ٹھنڈ لگ جانے کی وجہ سے شکم میں ریاچ بھر جاتی ہے۔ (ایڈیمیا)

شدید ٹھنڈ لگ جانے سے شکم میں ریاچ بھر جاتی ہے اور اس میں پیٹ سے اوپر ہونے والا درد نسبتاً ہلکا ہوتا ہے ہاں اندر گرائی میں ہونے والا نسبتاً شدید ہوتا ہے اور مراق اور اس کی جلد وغیرہ میں ہونے والا درد بھی نسبتاً ہلکا ہوتا ہے۔ (فصول)

مرہ سوداء کی وجہ سے نفخ معدہ کی شکایت میں اور خصوصاً مرض کی باری کے وقت گرم تیز سرکہ میں اسخ تر کر کے اس سے ضاد کیا جائے اگر پھر بھی شکایت باقی رہے تو مریض کے معدے پر سداب رطب کو شمد یا صبر یا موم یا روغن ہیرا کیس میں ملا کر رکھا جائے اور اسے ایارج دیا جائے اور ایک منہا بھٹورہ اور فودنج سے تیار کیا ہو اجوشاندہ شمد اور قفل کے ہمراہ پلایا جائے اور مقام ماؤف پر ضاد خردل اس قدر لگایا جائے کہ وہ جگہ سرخ ہو جائے اور معدے پر پچھنے لگائے جائیں اور فٹیلہ دے کر اجامت میں نرمی لائی جائے۔ (میا مر)

معدہ سائلہ کا شرباً و طلاء استعمال نافع ریاچ ہے اور اعضاء ایک دوسرے میں پھنس جانے کی صورت میں مفید ہے۔ (ابو جریج)

سکینج پیٹ سے غلیظ ریاچ کو تحلیل کرتا ہے۔ جاؤ شیر بھی پیٹ سے غلیظ ریاچ کو تحلیل کرتا ہے۔ مٹلمی کے ساتھ نمک کافر زجہ یا کر استعمال کرنا ورق وغیرہ سے زیادہ جلدی قونج کو تحلیل کرتا ہے۔ (ابو جریج)

غلیظ مخاری ریاچ اعضاء میں اور غشاؤں کے پیچھے اور معدہ، آنتوں میں پھنس جاتی ہے اور ہڈیوں اور عضلات کو محیط غشاؤں میں بھی پہنچ کر وہیں رک جاتی ہے اور اس ریاچ سے عضلات میں نفخ ہو جاتا ہے اور ریاچ بارد ہو تو اس سے شدید درد ہوتا ہے۔ تحلیل ریاچ میں رکاوٹ ڈالنے والی چیز ان کے پیچھے کے اجسام کثیف ہوتے ہیں۔ اس کا علاج یہ ہے کہ اس کو ہلکا کر لیا جائے اور ریاچ کو لطیف بنایا جائے۔ ان دونوں مقاصد کو ایک ساتھ حاصل کرنے کے لیے جو ہر لطیف سے گرم کیا جائے اور ایسا اعضاء کے مزاج کے مطابق کیا جائے۔ اگر درد شدید ہو تو کسی مسکن الم کے ساتھ یہ دوا استعمال کی جائے۔ یہی ریح آنتوں میں پہنچ کر درد کا باعث بنے تو کسی تیل میں لطیف بزور پکا کر اس سے حقنہ کیا جائے۔ اس سے درد دور ہو جائے گا۔ بزور یا ختم

لطیف ہونے کے ساتھ ساتھ کسی قدر گرم مزاج بھی ہونے چاہئیں مثلاً زیرہ، انیسون، کاشم اور انجدان۔ اور اگر رتخ و درد کے ساتھ ٹھنڈک بھی ہو تو سداب حب الغار اور زفت کا جو شانہ استعمال کر لیا جائے اور جب شدید درد کے ساتھ کوئی گرم ورم بھی موجود ہو تو اس کو دھیان میں رکھتے ہوئے فصد کے ساتھ ایسی دواؤں سے علاج کیا جائے جن میں اسخان تلنمیں ارخاء اور تحلیل کی خاصیت پائی جائے مثلاً شبت اور بلخ و مرغی کی چرٹی۔ یہ علاج درد کے شدید ہونے کی صورت میں ہے اور جب درد ہلکا ہو تو بیرونی طور پر حکمید سے کام لیا جائے اور حکمید کے لیے سب سے عمدہ چیز باجرہ ہے کیوں کہ یہ بھنک بھی ہے اور مقام ماؤف پر بوجھ بھی نہیں ڈالتا۔ یا نمک کو گرم کر کے اس سے سنکائی کی جائے یا خربق سے کی جائے اور ناف کے چاروں طرف پر دور تک آتشیں پھنپھنے لگائے جائیں یہ پیٹ کے فح کو تحلیل کرنے میں بہت مفید ہے اگر اس سے فائدہ نہ ہو تو افیون وغیرہ اور دوافیلن کی طرف رجوع کیا جائے ان دواؤں کے مضر اثرات بھی ہوتے ہیں لیکن یہاں پر ان کے استعمال کا مقصد صرف مریض کو موت کے چنگل سے نجات دلانا ہے۔ جب مریض شدت درد سے غشی کے قریب پہنچ جائے تب ہی اسے استعمال کیا جائے۔ بعد میں ان دواؤں کے مضر اثرات کا ازالہ کرنا ممکن ہے۔ اس کی تفصیل کے لیے باب حل الخ اور باب وجع الکلیہ کا مطالعہ کیا جائے جہاں ہم نے ان دونوں کے فرق کو ذکر کر دیا ہے۔ دوافیلن تیاری کے چھ ماہ بعد استعمال کی جائے۔ معدہ اور بالائی آنتوں کے امراض میں دوا کا پلانا زیادہ مؤثر ہوتا ہے جبکہ زیریں آنتوں کی تکلیف میں حقنہ کا استعمال۔ اور جب مفاصل اور عضلات کے سردوں میں فح کی شکایت ہو ہے تو زفت، صمغ، لہضم اور شیر کے مغز سے لیپ کیا جائے اور کبوتر کی ریٹ اور بزور سے بنا ہوا ضماد لگایا جائے الغرض قوی درجے کی ملاطفت اور ملین ادویہ استعمال کی جائیں۔

(اغلو قن)

آنتوں سے چپکی ہوئی خلط حاد حار کی وجہ سے ہونے والے قونج میں ادویہ ملاطفہ کا استعمال ممنوع ہے کیوں کہ یہ مضر ہیں بلکہ ایسے میں ادویہ مخدرہ مسکن الم ہیں۔ یہ مواد کو گاڑھا ہناتی اور خشک کرتی ہیں یہ رطوبات چونکہ حار ہوتی ہیں اسی لئے نافع ہیں اور غلیظت پیدا کرتی ہیں اور شدید حرارت میں سکون پہنچاتی ہیں۔ غلیظ و لزج رطوبات کی وجہ سے ہونے والا قونج بہت شدید ہوتا ہے اس لیے پوری دانتائی سے علاج کیا جائے۔ یہ رطوبات تنہا باعث درد نہیں ہوتیں بلکہ بسا اوقات ان میں ریا ح شامل ہو جاتی ہیں اور جب وہاں سے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں پاتیں تو اذیت و درد کا باعث بنتی ہیں ایسا اس وقت ہوتا ہے جب وہاں پر کسی قدر گرمی رہتی ہے جو ان رطوبات کو غلیظ بخارات میں تبدیل کر دیتی ہے پھر یہ غلیظ بخارات آنت کی پر توں کے درمیان اکٹھا ہو جاتے ہیں اور وہاں سے نکلنے کا راستہ نہیں پاتے۔ قونج کی یہ قسم زیادہ تر ان اشخاص میں عارض ہوتی ہے جو کثرت سے غلیظ و بارد غذا کیں استعمال کرتے ہیں۔ ان مخدر دواؤں کے استعمال کرنے سے درد

میں سکون تو ہو جاتا ہے لیکن پھر بعد میں اس سے زیادہ تیز درد اٹھتا ہے کیوں کہ ادویہ مخدرہ کی بروقت کے زیر اثر آنت کی پرتیں بہت کثیف ہو جاتی ہے اور غلیظ مخارات کے تحلیل ہونے میں مزید دشواری ہو جاتی ہے اور وہ غلیظ ویسدار رطوبات جو آنت کی پرتوں کے درمیان ہوتی ہیں مزید غلیظ ہو جاتی ہیں اور اس کا نکلنا بہت دشوار ہو جاتا ہے۔ دوبارہ جب اور زیادہ شدید درد اٹھتا ہے تو پھر مخدرہ دوا کے استعمال کی ضرورت پڑ جاتی ہے اور معاملہ پہلے جیسا ہو جاتا ہے اس طرح بار بار شدید سے شدید تر درد اٹھنے اور ادویہ مخدرہ کے استعمال سے مرض ناقابل علاج ہو جاتا ہے۔ لہذا ایسے میں مخدرہ دواؤں کے استعمال سے اجتناب کرنا چاہئے۔ اگر قونج کا سبب لطیف حار اخلاط ہوں تو ان کو بدن سے نکالا جائے یا اس کے مزاج کو معتدل بنایا جائے اگر یہ ناممکن ہو تو اس کا احساس باطل کر دیا جائے۔ علاج و معالجہ میں تخدیر بھی ایک نفع بخش تدبیر ہے اور مسخّنات اور پیاس لانے والی تدابیر کام میں لائی جائیں اور قونج کا علاج کرنا کوئی ضروری نہیں ایسا درد جو آنت کی پرتوں کے درمیان غلیظ رطوبات کے پھنس کر رہ جانے کی وجہ سے ہو تو اس کا علاج تیز مسخّن نطولات اور ضادات کے ذریعہ نہ کیا جائے خصوصاً اس وقت جب کہ رطوبات بہت کثیر مقدار میں ہوں۔ کیوں کہ یہ تدابیر ان رطوبات کو پکھلا کر ریاہ بناتی ہیں ان کی قوت کو جلد تحلیل کرنے کے مقصد سے اس قدر نہ بڑھائیں کہ درد بڑھ جائے یہی وجہ ہے کہ کچھ لوگوں نے شکایت کی کہ نطول اور حقنہ استعمال کرنے سے ان کے درد بڑھ جاتے ہیں بلکہ اس کا علاج یہ ہے کہ ان رطوبات کو نفع دیا جائے اور ایسی چیزوں کے ذریعہ ان کو ختم کیا جائے جو ماطت ہوں، کم گرمی پہنچانے والے ہوں اور جن کے اندر تحلیل ریاہ کی خاصیت ہو۔ ویسے بھوک کو برداشت کرنا اور زیادہ دنوں تک ترک غذا پر صبر کرنا علاج سے بہتر ہے اور انجام کار کے لحاظ سے زیادہ محفوظ و اطمینان بخش۔ (حیلۃ البرء۔ جالینوس)

میں نے ایک کسان کو دیکھا کہ جب اسے درد قونج کا احساس ہوتا اپنے پیٹ کو باندھ لیتا جب کہ اس سے پہلے نہیں باندھتا تھا اور تھوڑی سی روئی کے ساتھ لسن کھاتا اور تنہا اسی پر پابندی سے عمل کرتا اور پورے دن غذا نہ لیتا صرف شام کو خالص شراب یا تقریباً خالص شراب پی کر سو جاتا اور کچھ نہ کھاتا دوسرے دن صبح کو صبح سلامت اٹھتا۔ وجہ یہ ہے کہ لسن ریاہ کو تحلیل کرنے والی سب چیزوں میں سب سے زیادہ قوی حیثیت رکھتا ہے اور اس سے پیاس بالکل نہیں لگتی تو جس کسی کی آنت میں درد ہو اور اس کے ساتھ خفا نہ ہو تو اس کے لیے لسن بہت عمدہ چیز اور تریاق ہے۔ اگر درد کے ساتھ خفا بھی ہو تو باجرہ سے سنکائی کی جائے اس سے سکون نہ ہو تو روغن زیتون میں بزور اور لٹخ کی چربی یا مرغی کی چربی پکا کر اس سے بار بار حقنہ کیا جائے پھر بھی سکون نہ ہو تو اسی حقنہ میں تین ماشہ سے تھوڑا سا کم افیون اور اس کے برابر جندبید ستر اور ایک قوطولی یعنی

نوا نس روغن زيتون شامل کر لیا جائے اور روغن زيتون میں بزور پکا کر اس میں افیون اور جندید ستر ملا کر اس میں روئی لتھیر کر بتی بنالی جائے اور اس بتی میں ایک دھاگا باندھا جائے تاکہ ضرورت کے وقت اسے پکڑ کر مقعد سے نکال لیا جائے یہ بتی خوب اندر تک مقعد میں داخل کی جائے بہت مفید ہے۔ (جالینوس)

بتائے قولنج کی دیر تک ہلکے ہلکے نرمی کے ساتھ مقام ماؤف کی دیر تک مالش کی جائے اور اس کی پنڈلیوں کی سخت اور تیز مالش کی جائے اور میتھی کے جو شانده یا خبازی کے جو شانده یا جندید ستر کے ساتھ بھونے ہوئے زیرے کے ساتھ روغن سداب کے ذریعہ حقنہ کیا جائے اور قفل، عاقر قرحا اور فریون سے مناد تیار کر کے اس کا لپ کیا جائے اور اگر چاہیں تو مقام ماؤف پر تیل بھی لگا سکتے ہیں۔ تیل کی مالش بہتر ہے۔ (فلیغریوس)

قولنج حقیقی وہ ہے جس کا سبب خلط بلغمی ہو اور قولنج مجازی وہ ہے جس کا سبب خلط مراری ہو۔ خلط مراری کی موجودگی کی علامت یہ ہے کہ اس میں ادویہ حارہ کا استعمال مضر ثابت ہوتا ہے اور چھینے والا اور جلن کے ساتھ درد ہوتا ہے اور اس میں معتدل چیزوں کا استعمال نفع بخش ثابت ہوتا ہے۔

قولنج میں پیش آنے والی علامات و عوارضات یہ ہیں :

چھیدنے والا درد ہوتا ہے۔ قفل کے ساتھ گاڑھا مادہ خارج ہوتا ہے، قے ہوتی ہے، متلی ہوتی ہے، پسینہ اور بہت زیادہ ریاخ خارج ہوتی ہے اور پاخانہ پھولا ہوا ہوتا ہے، پانی پر پھیل جاتا ہے، غذا ہضم نہیں ہوتی اور کھانے کی خواہش کم ہو جاتی ہے۔ اور مراق میں تمدد و تناؤ اور مروڑ ہوتا ہے اور آنت میں ہونے والا درد شدید ہو تو وہ موٹی آنتوں کا درد ہو گا اور اگر خفیف ہو تو دونوں باتوں کا امکان ہے یا تو چھوٹی آنتوں میں ہو گا یا بڑی آنتوں میں۔ ہاں بہت تھوڑی مقدار میں مادہ کا خارج ہونا چھوٹی آنتوں کے درد کی علامات میں ایک مزید علامت من جاتی ہے۔ (الاعضاء الآلمہ)

قولنج کا سبب یا تو بزار یا لمس ہوتا ہے اور بزار کے بھی سوکھنے کی کئی وجہیں ہو سکتی ہیں۔ مثلاً خشک غذا، جگر کی بوہمی ہوئی حرارت، بخار کی بوہمی ہوئی حرارت، صفراء کا آنتوں میں کثرت انصباب یا قولنج کا سبب غلیظ ریاخ یا آنت میں بلغم کثیر کا اجتماع یا آنتوں میں کسی پتھری کی پیدائش یا شکم کی خشکی و لاغری یا دیدان یا عضلات لہن کا کمزور ہو جانا ہوتا ہے لمس یہ جان لو کہ جو بھی چیزیں بزار کو خشک کرنے والی ہیں سبھی اسباب قولنج میں شامل ہیں لہذا بزار اور ریاخ کو رد کا نہ جائے اور بزار کو زیادہ سوکھنے نہ دیا جائے کیوں کہ اس سے بعد میں قولنج ہو جاتا ہے اور اس کے عارض ہونے سے پہلے اس کا مداوا کیا جائے اور قولنج رجعی کا علاج یہ ہے کہ مریض کو متواتر کا سر ریاخ اور مخرج بلغم چیزیں پلائی جائیں مثلاً حب صنوبر اور شحم حنظل اور قولنج صفر اوی کا

علاج مخرج صفراء کے ذریعہ کیا جائے اور آنت کو غذاؤں روغنوں، خیار، ٹھنر اور روغن بادام شیریں کے استعمال سے ہمیشہ تر رکھا جائے۔ تیندوے کی کھال کا پیٹ پر باندھنا مفید ہے اور خراطین پیٹ کی خشکی کی صورت میں پاخانہ لاتے ہیں۔ خراطین کی مقدار خوراک ایک دانگ یعنی پونے چار رتی ہے اور کبھی کبھی شحم حقل، سقمونیا اور گائے کے پتے سے ضماد تیار کر کے پورے ناف پر لگاتے ہیں۔ ایک گھڑے میں گرم پانی بھر کر اس کے نیچے سے ایک سوراخ کر کے تھوڑا اوپر سے مقام درد پر نطول کیا جائے اگر قولنج کا سبب پیٹ کے کیڑے معلوم ہوں تو ان کو نکالنے والی دوائیں استعمال کی جائیں اور اگر قولنج کے سبب کے بارے میں کسی پتھری کا شبہ ہو تو یارج اور روغن بیدانجیر پلایا جائے۔ یہ پتھری کو خارج کرتا ہے۔ (یسودی)

چکاوک کو بھون کر کھانا نافع قولنج ہے۔ (جالینوس۔ تریاق برائے قیصر)

ٹھنڈی ہو اور سرد و خشک سبزیوں کے استعمال سے قولنج کا درد عارض ہو جاتا ہے۔ اس کا علاج سنکائی کرنا اور گرم لیپ کرنا ہے۔ سنکائی مستقل پابندی سے کی جائے کیوں کہ کم سنکائی کرنے سے درد میں اضافہ ہو جاتا ہے اور ریاح برا بیچختہ ہو کر مکمل تحلیل نہیں ہو پاتی۔ یہ بات پیش نظر رہنی چاہئے کہ حقنہ میں قوی درجے کی دواؤں بالخصوص سوداء کو جذب کرنے والی گرم دواؤں کی شمولیت سے اکثر ذوسطاریا لاحق ہو جاتا ہے اور قولنج کی شکایت میں ادویہ مسہلہ کو بہ طور استعمال کرنا ہو تو ملح درانی کا یا کسی اور چیز کا یا یورق یا نظرون کا شافہ بنا کر استعمال کیا جائے۔ ایک اون کو پیاز کے پانی میں کوئی اونی کپڑے کا ٹکڑا تھیز کر اس سے حمل کیا جائے یا عصارہ لسن یا گندنا یا چوہے کی میٹگنی یا توت کے دودھ اور ہینگ اور قطر ان کے ذریعہ حقنہ کیا جائے۔ یہ انہی مریضوں میں کیا جائے جن کی مقعد قوی ہو۔ حقنہ کے لیے ایک جزء وہ اور دو جزء روغن لیا جائے اگر قولنج ورم امعاء کی وجہ سے ہو تو اس کے علاج کے لیے روغن غار دو جزء اور روغن زیتون ایک جزء لے کر نیم گرم کر کے اس سے حقنہ کیا جائے۔ شیافات کو استعمال کرنے سے پہلے اس میں تیل لگالیں تاکہ مقعد سے خارج نہ ہو جائے۔ ہر قسم کے قبض میں حقنہ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ قروح امعاء کے بعد اور ضعف معدہ کی وجہ سے ہونے والے قبض میں حقنہ کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ معدہ و امعاء کو ٹھیک کرنے کی ضرورت ہوتی ہے کیوں کہ آنتوں کی تکلیف کی صورت میں آنتیں شدت تڑحر کی وجہ سے متورم ہو جاتی ہیں جس سے برا اندر رک جاتا ہے اور اس وقت ان چیزوں کے استعمال کرنے کی ضرورت ہوتی ہے جو ورم کو تحلیل کریں اور درد کو دور کریں۔ (جالینوس کی طرف منسوب کی گئی روفس کی کتاب الحن)

ایک مبتلائے قولنج شخص کو دوافیلن پلاتے ہی فوراً درد دور ہو گیا۔ ایسا قولنج اکثر تھنہ و بردت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ رتج سے قبل چھکدار ترپاخانہ خارج ہوتا ہے پھر دراصل پاخانہ رک جاتا ہے۔ (جور جس)

اس میں سب سے زیادہ خاص فائدہ مند چیز حب الباغشت ہے۔ (جور جس) اور افیون و دودھ سے تیار کیا ہوا ضماد بہت نافع ہے۔ بہت جلد درد میں سکون پیدا کرتا ہے۔
 درم بارد و نفخ پیدا کرنے والی ریح غلیظہ، خلط بارد، لذاع و اکال خلط حار اور بالعموم آنتوں میں سوء مزاج کا غالب ہونا قولنج کی وجہ ہو سکتی ہے۔ (امید میما)

درد قولنج میں سب سے عمدہ مسکن دوا فلو نیا ہے پھر تخمیات سے مرکب دوا مثلاً انیسون چھ جزء، تخم کر فس بارہ جزء، فلفل پانچ جزء، دار فلفل اس کے مثل جو چھ جزء، سنبل چار جزء، جندیہ ستر تین جزء، زعفران، تخم کر فس کو ہی چار جزء، اذخر تین جزء، افیون چھ جزء دار چینی ایک جزء، ان تمام اجزاء کو لے کر کوٹ پیس کر چھان لیا جائے۔ اس کے بعد عمدہ شہد میں معجون بنا کر استعمال کریں۔ مقدار خوراک چار مثقال ہمراہ آب گرم ہوتی ہے۔ (المیامر)
 ایک اور نسخہ :

اس نسخہ کو میں نے ایلاؤس میں استعمال کیا پایا کہ عجیب الاثر خصوصیت رکھتا ہے۔ اسے قولنج کے تمام شدید دردوں میں ہمراہ آب سرد تقریباً تین ماشہ تک کھلایا جائے :
 سفید مرچ چالیس جزء، افیون بیس جزء، زعفران دس جزء، سنبل فریبون، عاقر قرحا ہر ایک دو دو جزء۔ سب کو جوش دے کر معجون بنا لیا جائے مقدار خوراک نیم گرم پانی کے ساتھ چار مثقال۔ یا چار ماشہ ہے۔ (المیامر)
 نسخہ ضماد برائے نفخ و قولنج :

ہینگ، جندیہ ستر، روغن سداب یاروغن سوسن کے ساتھ قیروطنی بنا کر لپ کریں۔
 شدید درد قولنج کے لیے مسکن شافہ :

افیون، جندیہ ستر کو گوندھ کر شافہ بنا کر محمول کیا جائے۔ (کتاب المعده از حنین)
 سکینچ کا استعمال قولنج کے لیے نافع ہے۔ (ابو جریج)

جاوشیر قولنج بارد میں اچھا کام کرتا ہے اور اجامت میں آسانی پیدا کرتا اور قولنج کو جلد تحلیل کرتا ہے۔
 بوڑھے مرغ کو بہت زیادہ نمک شہت اور روغن ارنڈ کے ساتھ پکایا جائے اور ہانڈی میں کثیر مقدار میں ہسٹانج شامل کر دی جائے اور اسی طرح مغز قرطم بھی۔ پھر حتی الامکان اس میں سے تھوڑا تھوڑا گھونٹ گھونٹ پایا

جائے یہاں تک کہ مریض کا پیٹ پھول جائے۔ پھر پیٹ کے پھولے ہونے کی ہی حالت میں حمل کیا جائے۔
 شحم حظل کا شافہ استعمال کریں اور ناف اور پیٹ پر لپ کریں۔
 شحم حظل عصارہ کریماد سقموینا سے تیار کیا گیا ضاد تازہ شحم حظل کے ساتھ ملا کر اس سے پیٹ پر اچھی
 طرح کئی بار ملا جائے۔ اس سے اجابت آنے میں دیر نہیں لگتی۔ (ابو حریج)

پانچ ماشہ قرن الایل ہمراہ ماء العسل کا استعمال نافع قولنج ہے۔ اس کے استعمال کے بعد پھر قولنج نہیں
 ہوتا۔ (ہر مس کی طرف منسوب ایک کتاب سے ماخوذ)

قولنج کے درد اور مجاری بول اور گردے میں پتھری کے دردوں کے درمیان تفریق کرنا شروع شروع
 میں ناممکن ہوتا ہے۔ اس کے علاج میں تفریق نہ کرنے سے کوئی نقصان بھی نہیں ہے کیوں کہ اس وقت
 اصول علاج تسکین الم ہوتا ہے اور تسکین کا طریقہ دونوں دردوں کے لیے ایک جیسا ہے یعنی ہر دنی طور پر
 سذکائی کرنا اور شدت درد میں ادویہ مخدرہ جیسے دوائیلن کا استعمال کرنا۔ (الاعضاء الآلمہ)

پتھری کے درد کی شکایت میں پیشاب کے ساتھ کچھ خون خارج ہوتا ہے اور ہساوقات پیشاب میں
 رسوب رملی ظاہر ہوتا ہے۔ قولنج میں یہ علامتیں نہیں ہوتیں۔ قولنج میں نفخ و تمدد، ریاخ و مروڑ کی شکایت
 ہوتی ہے اور گائے کے گوبر کی مانند پھولا ہوا۔ بچی پاخانہ خارج ہوتا ہے جو کہ پانی کے اوپر پھیل جاتا ہے ان
 سب علامتوں اور شکایتوں سے پہلے بھوک کم لگنے اور بد ہضمی کی شکایت ہوتی ہے پھر مرض کے دورہ اور
 باری کے وقت ان سب شکایتوں سے پہلے بھوک میں شدت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اکثر و بیشتر صورتوں میں
 قولنج سے پہلے ہاضمہ ست ہوتا یا بہت زیادہ نفخ کی شکایت ہونا لازمی ہے۔ اور قولنج میں قے اور اہکائی کی شکایت
 ایک زمانہ تک رہتی ہے اور اس وقت چھین اضطراب اور بے چینی محسوس ہوتی ہے۔ (الاعضاء الآلمہ)

قولنج کا وہ درد جس کے ساتھ تامل و لذع ہوتا ہے کی وجہ کوئی خلط لذاع ہوا کرتی ہے۔ اس کی علامت
 یہ ہے کہ درد قولنج سے قبل ہمیشہ قروح امعاء کی شکایت رہا کرتی ہے۔

کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ درد قولنج بائیں جانب نہیں ہو سکتا اور میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ اکثر دائیں
 جانب ہوتا ہے اور درد قولنج اور درد گردہ کے مابین امتیاز کرنا شروع شروع میں مشکل ہوتا ہے۔ لیکن ان کے
 معالجہ میں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ دونوں کا اصول علاج ایک ہے۔ تاہم غالب عوارضات و علامات کے
 بارے میں معلومات کر لینا ضروری ہے۔ یہ بات جان لینے کی ہے کہ دونوں دردوں میں متلی، اہکائی اور قے کی
 شکایت ہوتی ہے۔ لیکن قولنج میں زیادہ شدید اور بار بار ہوتی ہے اور قے زیادہ مقدار میں ہوتی ہے اور قے میں

خارج ہونے والا مادہ فاسد بلغمی ہوتا ہے اور اکثر قبض رہتا ہے یہاں تک کہ نہ ریاخ خارج ہوتی ہے اور نہ ڈکار آتی ہے گویا پیٹ میں ادھر ادھر گھوم کر درد پیدا کرتی ہے۔ یہ درد زیادہ حصے میں ہوتا ہے۔ بسا اوقات مختلف حصوں میں شدید درد ہوتا ہے اور گردے کا درد ہمیشہ ایک جگہ قائم رہتا ہے اور اگر درد مقام گردہ سے اوپر موجود ہو تو قولنج کا درد ہو گا اور اگر درد گردوں کی جگہ پر موجود ہو اور ایک ہی جگہ پر قائم ہے تو مذکورہ بالا علامتوں سے استدلال کرنا ممکن نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھ قارورہ کی بھی جانچ کی جائے۔ پتھری کے درد کے شروعات میں قارورہ حد درجہ صاف اور مائی ہوتا ہے بعد میں رسوب رملی ظاہر ہوتا ہے اور قولنج میں اگر کسی وقت اجابت نرم ہوتی ہے تو دوسرے وقت ثقل یا ہنس خارج ہوتا ہے۔ مبتلائے قولنج کے لیے حقنہ مرغیہ مفرح ثابت ہوتا ہے اس کے استعمال سے مبتلائے گردہ کی بہ نسبت مبتلائے قولنج کو زیادہ فرحت و انبساط ہوتا ہے اور بسا اوقات حقنہ کی دوا کے ساتھ زجاجی مادہ خارج ہوتا ہے اور درد بس اسی وقت تک رہتا ہے۔ یہ مادہ انتنائی سرد ہوتا ہے اور مریض کو یہ بالفعل سرد محسوس ہوتا ہے۔ اسی طرح مبتلائے گردہ کی تکلیف تب جاتی ہے جب کہ اس سے پتھری خارج ہو جائے۔ درد کے وقت ان کے درمیان تفریق و امتیاز کر پانا مشکل ہوتا ہے جس سے علاج میں کوئی فرق نہیں پڑتا کیوں کہ اس وقت دونوں دردوں میں مسکن الم ادویہ کا استعمال کیا جاتا ہے تاہم درد کی باری کو روکنے کے لیے صحیح اور مستقل علاج کی ضرورت باقی رہتی ہے۔ اعور نامی آنت نیچے طرف کھینچ آتی ہے اور قولون کافی اوپر چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ جگر اور تلی سے جا ملتا ہے اور جس کا بھی یہ کہنا ہے کہ پیٹ کے تمام شدید درد قولنج کے درد ہوا کرتے ہیں جہاں کیوں کہ شدید طور پر ہونے والے درد موئی آنتوں کی پرت میں ہی عارض ہوتے ہیں اور دوسرے یہ کہ موئی آنتوں کے جرم کثیف ہوتے ہیں اور پہلی آنتوں کے جرم مسام دار نرم اور پتلے ہوتے ہیں جس میں ریاخ کا پھنس کر تمدد و تناؤ پیدا کرنا اور مشکل خارج ہونا ممکن نہیں ہوتا جیسا کہ موئی آنتوں میں اس بات کا امکان ہوتا ہے۔ ریاخ جب موئی آنتوں میں پھنس جاتی ہے تو اس کی کثافت کی وجہ سے وہاں سے ٹکناؤ شوار ہوتا ہے۔ (الاعضاء الآلمہ)

میں نے قولون نامی آنتوں کو دیکھا کہ وہ کئی بار اکٹھا ہو جاتی ہیں تو بعض اطباء نادانی کی وجہ سے قولون سمجھ کر اسمیں نشتر لگا کر چیر دیتے ہیں کچھ سمجھتے ہیں کہ یہ حالب کے پاس ہے اور آسانی سے درست ہو جائیں گی لیکن اس میں سے کوئی خراب مادہ نہیں نکلتا۔ (الاعضاء الآلمہ)

لہذا اس صورت میں غور و فکر کرنا ضروری ہے۔ (مؤلف)

کبھی کبھی معدہ و آنت میں اس وقت بھی اذیت و تکلیف عارض ہوتی ہے جب انسان بالقصد پاخانہ کو روکتا ہے اس وقت تمدد ہوتا ہے اور معدہ و امعاء کی قوت دافعہ کمزور ہو جاتی ہے جیسا کہ پیشاب روکنے سے مشابہ کی

قوت دافعہ کمزور ہو جاتی ہے۔ (علل واعراض)

قونج بارد میں جندید ستر، افیون، شہد، رائی، شیطرج، مانخو، کلو نجی، بھیروئے کا فضلہ اور شحم حظل کی مرکب دوا تیار کر کے اس میں سے ساڑھے تین ماشہ لے کر استعمال کیا جائے۔ قونج حار میں گلاب کا پھول، گل نیلوفر، بھیروئے کا فضلہ، گوند، عظمی، رب السوس، کتیرا، سقموینا سے مرکب دوا تیار کر کے اس میں سے ساڑھے چار ماشہ استعمال کیا جائے اور اس گرم مرض کے لیے انجیر اور سپستاں کو جوش دے کر اس میں خیار شہر شامل کر لیا جائے اور اس میں تھوڑا سا روغن بادام تلخ ڈال کر پلایا جائے۔ (ساہر)

سرد حقنہ لینہ جو ممکن لذع ہے :

بھنڈ، جو کونا ہوا، بھوسی، عظمی، انجیر، چقدر، مصری، نمک، لطخ کی چربی، بھنڈ، لعاب اسپنول۔ ان دواؤں سے حقنہ تیار کر کے استعمال کیا جائے اور قونج ریگی کی شکایت میں قطر ان اور جندید ستر کے ذریعہ حقنہ کیا جائے۔ (ساہر)

بادام شیریں اس میں مفید ہوتا ہے۔ (طبری)

کبھی کبھی قونج آنتوں میں ورم کے ساتھ ہوتا ہے اور کبھی بغیر ورم کے اور کبھی کبھی آنتوں میں ورم فلفمونی کی وجہ سے ہوتا ہے یا پتھر جیسے سخت خشک صفر اوی ہر اذ کی وجہ سے یا غلیظ اخلاط کی وجہ سے ہوتا ہے اور قونج کی اہداء میں متلی، قبض، ریا، درد اور ٹھنڈے پسینے آنے کی شکایت ہوتی ہے۔ (سراہون)

ان سب کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔ مزید نئی کوئی چیز نہیں ہے۔ (مؤلف)

حرارت اور آنتوں میں ورم فلفمونی کے ساتھ ہونے والے قونج میں پیاس لگتی ہے۔ بخار ہوتا ہے اور سوزش و جلن ہوتی ہے خصوصاً اس وقت جب کہ آنتوں میں ورم فلفمونی ہو اور صغراء پیدا کرنے کی تاہیر پہلے اختیار کی جا چکی ہوں۔ اگر قونج کا سبب زجاجی غلیظ بلغم ہو تو اس کے ساتھ اطراف سرد ہوں گے اور وہ آنتیں جن میں یہ بلغم جمع ہے تنی ہوئی ہوں گی و درابر ہوتا رہے گا اور آسانی سے اس کا استفراغ نہیں ہوگا اور ہر اذ خام ہوگا۔ تہ دو تہاؤر ریا کی وجہ سے ہوتا ہے۔ آنتوں میں ورم فلفمونی کی وجہ سے ہونے والے قونج میں فصد کھولی جائے اور اس کے ساتھ مثانہ کی مشارکت سے ورم بڑھ جانے کی وجہ سے عسر بول کی بھی شکایت پیدا ہو جائے تو صافن کی فصد کھولی جائے اور آب کاسنی و مکو و خبازی اور ماء الشعیر پلایا جائے اور پیٹ پر بھنڈ، بابونہ اور تافونہ کا لیپ لگایا جائے اور خلط صفر اوی کے باعث ہونے والے قونج کا علاج پہلے حقنہ لینے سے کیا جائے جس سے مراری مادہ نکل جائے پھر ماء الشعیر سے کیا جائے اور مرینض کو سقموینا اور حب الصبر دیا

جائے پھر غذا میں مرغیوں کے فربہ چوزوں اور بطخ کی چربی وغیرہ کا شور بادیا جائے اور غلیظ اخلاط کا علاج حسب
 سبب و غیرہ سے کیا جائے اور قونج ریجی کا علاج محلل ریاح تلمیات سے کیا جائے اور کسی بھی حال میں قوی
 درجے کی مہر دوواؤں اور غذاؤں کا استعمال نہ کیا جائے کیوں کہ اس سے بیماری میں شدت آجاتی ہے اور پھر
 ایک طویل زمانہ کے بعد ہی ٹھیک ہو پاتی ہے۔ اور حقنہ کی دوا میں پونے دو ماشہ جندہید ستر کا اضافہ کیا جائے
 اور روغنوں میں ہینگ روغن بلسان شامل کر کے شکم پر لگایا جائے اور شبت و سداب کے جو شانہ سے حقنہ
 کیا جائے۔ لیکن شدت درد میں حقنہ کا استعمال نہ کیا جائے۔ اس کی جگہ شتم حظل، نمک اور تخم سداب سے
 شافہ بنا کر روغن سداب لگا کر اسے حمل کیا جائے اور اس درد میں باجرہ سے سنکائی کرنا ایارج کے ساتھ
 روغن ہید انخیر پینا اور ہر تیسرے روز حسب سبب و غیرہ سے استغراق کرنا مفید ہوتا ہے
 اور لسن کا استعمال درد ریجی میں فائدہ مند ہے اور اس درد میں بھی لسن کا کھانا مفید ہوتا ہے جس کا سبب غلیظ
 خلط ہو اور جس میں شدت کا نفع ہو کیوں کہ لسن کی خاصیت لطیف و رقیق بنانا اور ریاح کو خارج کرنا ہے۔ لہذا
 اسے اس درد میں استعمال کیا جائے بشرطیکہ خزانہ ہو اور کوٹے ہوئے کراث کا جو شانہ اور بوڑھے مرغوں
 اور چکاوک کی بخنی استعمال کی جائے اور مندرجہ ذیل چیزوں سے تیار کردہ حقنہ حادہ استعمال کیا جائے :

قطور یون، شتم حظل، خار خشک، ہاونہ، ناخونہ، شبت، میتھی، تخم کتاں، انجیر، بھوسی، مقل، جاو شیر
 ، سکنج، روغن ہید انجیر، ہیل کا پتہ، شمد اور مری کے ساتھ جو شانہ کر یا سے حقنہ کرنا مفید ہوتا ہے اور
 کرنب، شیخ، درمنہ برگ غار اور مرزنجوش سے آبن کرنا بہت جلد تحلیل کرتا ہے۔ مقام ماؤف پر روغن
 سداب روغن سنبل و روغن ہاونہ لگایا جائے اور اگر قونج کا سبب خشک پاخانہ ہو تو تری و رطوبت پیدا کرنے والی
 غذائیں اور شوربے دیئے جائیں اور براہ مقعد تلمین پیدا کرنے والے حقنہ۔ اس موقع پر بھیڑے کا پاخانہ لے
 کر اسے لکانا خاص طور سے فائدہ کرتا ہے اکثر و بیشتر درم کے ساتھ احتباس بول کر بھی شکایت ہو جاتی ہے
 چنانچہ جب قونج کی صورت میں سوزش و حرارت برودت اطراف اور ایک جگہ پر درد کے ٹھہراؤ کے ساتھ
 احتباس بول کی بھی شکایت ملے تو درم امعاء کی تشخیص میں کوئی شبہ ہی نہیں رہ جاتا۔ (مؤلف)

درم امعاء کی وجہ سے احتباس بول کی علامت ملے تو رگ صافن کی فصد کھولی جائے اور بار بار خون نکالا
 جائے۔ ہم نے ایسا بار بار کیا ہے جس سے اجابت میں نرمی اور اورار بول ساتھ ساتھ ہوا۔ اور قونج ریجی کے
 علاج کے لیے سب سے مفید چیز پیٹ پر پچھنے لگاتا ہے۔ اسے بہت فائدہ ہوتا ہے اور جب درم کے بارے میں
 یہ اندازہ ہو کہ وہ گرم ہے تو شروع شروع میں ادویہ حارہ کے استعمال سے پرہیز کریں کیوں کہ تب یہ
 ایلاؤس میں منتقل ہو جائے گا بلکہ کلائی سے فصد کریں اور کئی بار میں خون نکالیں اور اشیاء لینہ استعمال کرو اور
 اگر اس کے بعد احتباس بول کی شکایت ہو جائے تو رگ صافن کی فصد کھولو۔ (ابن ماسویہ)

وہ لوگ جن کے معدے سے میں پیدا ہونے والے بلغم اس صفراء سے نہیں خارج ہو پاتے جن کا انصباب روزانہ آنتوں میں ہوتا ہے، ان کو کسی بھی وقت شدید قولنج ہونے سے مطمئن نہیں رہا جاسکتا۔ اس کی علامات کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ (منافع الاعضاء)

آب کا ہو کے ساتھ افیون لے کر اس میں روٹی خوب زیادہ لتھیر کر حمل کیا جائے یا جندہید ستر اور افیون کو بہ طور شافہ حمل کیا جائے یہ مقدم الذکر سے بہتر اور مجرب ہے اور زحیر کے لیے عمدہ ہے۔ بوڑھے مرغ کے پیٹ سے تمام آلائشیں نکال کر اس میں نمک بھر دیا جائے پھر اسے ستر تولہ۔ پانی میں اس قدر پکایا جائے کہ ایک تھائی رہ جائے پھر اسے ازالہ قولنج کے لیے پلایا جائے۔ کبھی کبھی اس کے ساتھ قرطم اور ہسٹانج یا زیرہ سفید شامل کر دیتے ہیں جس سے وہ اور قوی ہو جاتا ہے۔ (سرایون)

اس مرغ کو بیخ کراٹ بٹلی، آب قرطم، شبت، زیرہ اور ہلیون کے ہمراہ پکانا چاہئے۔ اس کا خاص فائدہ وجع قولنج میں ہوتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

کبوتر کی بیٹ نافع قولنج ہے۔ (ابن ماسویہ)

بھیرویہ کا فضلہ سرکہ یا شراب کے ساتھ پینے سے قولنج میں فائدہ ہوتا ہے۔ بھیرویہ کا فضلہ لکڑی کا بھی مفید ہے بشرطیکہ ورم نہ ہو۔ اسی طرح اس کو حفظہ ما تقدم کے طور پر استعمال کیا جائے۔ (دیسقوریڈوس)

میں نے اپنے تجربہ میں اسے عجیب الاثر پایا ہے۔ میں پالتو کبوتر کی بیٹ کو تخم ہالون کے ساتھ قولنج مزمن میں ضہا خردل کے بدل کے طور پر ضہا استعمال کرتا ہوں۔ (جالینوس)

ایک طبیب قولنج کے علاج میں مریضوں کو شمد ملی ہوئی شراب کے ساتھ یا شراب یا پانی کے ساتھ مرغی کی بیٹ پلاتا تھا جس سے فائدہ ہوتا تھا۔ (جالینوس)

کبھی کبھی زہیق کو باریک کر کے راکھ کی مانند بنا کر قولنج کے مریض کو پلاتے ہیں۔ ہالون چودہ ماشہ یا ساڑھے سترہ ماشہ کو پانی میں پیس کر چینا قولنج کے لیے مفید ہے اور خاص طور سے اس وقت جب کہ خوب باریک سفوف کر کے گرم پانی کے ہمراہ استعمال کیا جائے۔ (بولس)

گیہوں کو پانی میں پکا کر حقنہ کی دوا میں شامل کر کے استعمال کرنا نافع قولنج ہے۔ (ابن ماسویہ)

تخم فطر اسالیون کا استعمال نفخ قولون کے لیے مفید ہے۔ بیخ کراٹ بٹلی کو روغن قرطم، روغن بادام شیریں اور روغن تل کے ساتھ سفید باج بنا کر استعمال کرنا نافع قولنج ہے۔ (دیسقوریڈوس)

اس کی جڑ کا استعمال خاص طور سے غلیظ ریاح اور لیسدار بلغم کے لیے مفید ہے اور ملین بھی ہے۔ شہد کے ساتھ بادام تلخ کا لعوق بنا کر اس میں سے اٹھارہ ماشہ استعمال کرنا نفخ قولون کو دور کرتا ہے۔ بادام تلخ نافع قولنج ہے۔ (المن ماسویہ)

شکر کی پرانی نمید : کاروغن بادام شیریں کے ہمراہ نہار منہ پینا نافع قولنج ہے۔ (المن ماسویہ)
کچھ درد قولنج میں مفید ہے۔ (المن ماسویہ)

قولون میں غلیظ ریاح کے علاج کے لیے سداب کا استعمال مفید ہے۔ (دیسٹوریڈوس)

روفس کا کمنا ہے کہ زیریں آنت کی بیماری علاج میں سب سے زیادہ نفع بخش چیز سداب ہے اور روغن زیتون میں جو شاندر سداب ڈال کر اس سے حقنہ کرنا نفخ قولنج میں مفید ہے۔ (یوحنا بن ماسویہ)

فلقلویہ (بحر الجواہر کے مطابق غالباً یہ فلغلویہ یعنی پیپا مول ہے) کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ قولنج بارد میں نفع کرتا ہے۔ پسی کو اس کے عظیم سمیت کوٹ کر تھوڑی سی مری کے ساتھ کھانا قولنج سے شفا بخشتا ہے۔ (بدیع نورس)

قنار (چکادک) چڑیوں کا کھانا نافع قولنج ہے۔ (دیسٹوریڈوس)

جالینوس کا کمنا ہے کہ اس کا سفید باج بنا کر کافی مقدار میں بار بار استعمال کریں۔ میں نے اپنے تجربہ میں اسے خاص طور پر شوربا مفید پایا ہے۔ (دیسٹوریڈوس)

اس کا گوشت قابض ہے اور شوربا ملین۔ اس کے لیے اطریطال ایک عمدہ چیز ہے۔ اس کی جڑ کا کھانا نافع قولنج ہے۔ (المن ماسویہ)

سور کا کھڑ کا کشتہ ورم قولون کو تحلیل کرتا ہے۔ (بولس)

قولنج حاریا بس میں مبتلا افراد کی غذاؤں میں کنوچہ سرخ شامل کیا جائے کیوں کہ یہ آنتوں کو فائدہ کرتا ہے۔ (دیسٹوریڈوس)

امراض قولون میں نفع بخش دوائیں :

بادام تلخ مقشرے ماشہ اور بھیڑیے کا فضلہ ساڑھے چار ماشہ کو دار شہشعان تقریباً پونے تین تولہ کے جو شاندر کے ساتھ دیں۔ اس مقصد کے لیے ایک رطل کا تین چوتھائی پانی ہونا چاہئے۔ اسے ہلکی آنچ پر اس قدر پکا جائے کہ اس کا دو تہائی پانی ختم ہو جائے۔ اس کے علاوہ پرانے مرغ کے گوشت کا شوربا اور چکادک

کے گوشت کا شوربا استعمال کر لیا جائے اس کے شوربے کی تیاری میں سداب، زیرہ، شبت، پانی اور شمد جوش دیا ہو اور نمک کا استعمال کیا ہو جانا چاہئے اور اس مرض میں ایارج فیر بہت زیادہ مفید ہے خاص طور سے ماء الاصول میں سے حاصل کیا ہو اس کا نفوع۔ اسی طرح ایارج کے ساتھ روغن بید انجیر بھی بہت زیادہ مفید ہے۔

(انن ماسویہ)

جب درد شدت کا ہو اور لذع و مردڑ کے ساتھ ہو تو سمجھو کہ سبب مرض کوئی گرم فضلہ ہے جو آنتوں کی طرف مائل ہے ایسی صورت میں ماء الشعیر، روغن، ہنضہ یا روغن گل سے حقنہ کر کے اس کی صفائی کرو اور مریض روغن بادام شیریں کے ساتھ آب گرم گھونٹ گھونٹ پئے اور میدے کی روٹی کے اندرونی حصہ کے ساتھ اسفید باج شوربہ پئے اور اگر درد کے ساتھ تناؤ موجود ہو تو سمجھو کہ سبب مرض غلیظ ریاح ہے لہذا اگر بخار نہ ہو تو سب سے بہتر اور تریاقی علاج لہسن کا کھانا ہے اگر درد شدید ہو تو محلل ریاح تخمیات کے ساتھ تیار کی گئی دواؤں سے حقنہ کیا جائے۔ اسے قوی بنانا چاہو تو اس میں جندبید ستر کا اضافہ کر لو اور زیرہ سفید، نمک اور شبت کے ساتھ تیار کیا گیا قنارہ چڑیوں (چکاوک) کا اسفید باج کھلاؤ اور اگر درد شدید نہ ہو تو سبب مرض بار و لیسدار غلیظ فضلہ سمجھو لہذا اس کے علاج کے لیے غار یقون، حبہ الخضر کی گوند، مقل الیسود اور ماء الاصول یا روغن بید انجیر کے ساتھ ایارج استعمال کرو اور کھینچ اور جاؤ شیر شامل کی ہوئی دواؤں سے حقنہ کرو۔

(اسحاق بن حنین)

قونج حار کے علاج میں حمام کے ذریعہ پسینہ لانا یا میرے نزدیک غلط ہے بلکہ آہن کر لیا جائے یعنی ہنضہ، نیلو فر، برگ کدو اور اس کے ٹکڑے، برگ عظمی سفید جو اور برگ خشخاش کو پانی میں جوش دے کر اس میں مریض کو بٹھایا جائے اور مندرجہ ذیل دواؤں سے حقنہ کیا جائے :

ہنضہ، نیلو فر، جو مقشر، عظمی سفید، شیخ عظمی ہر ایک پینتیس ماشہ، سپتاں تیس، عناب دس عدد، اخیر پانچ، چندر ایک باقہ، سیوس ہم وزن، سمید ملیشی دس، مونیر منقی تیس ان سارے اجزاء کو لے کر تقریباً دو سو تولہ پانی میں پکایا جائے یہاں تک صرف چالیس تولہ رہ جائے پھر اسے چھان کر پانچ اونس لے کر اس میں ساڑھے باون ماشہ شکر سرخ اور ستر ماشہ روغن ہنضہ اور ایک اونس پرانی مری ملا کر اس سے اس کا علاج کیا جائے اور پالک بٹھوا بڑی مٹر، بوڑھے مرغوں اور چکاوک چڑیوں کے شوربے کھانے کی ہدایت کی جائے بخار ہو تو اس کا گوشت نہ کھائیں اور پینے کے لیے شکر کا شربت استعمال کرنے کی ہدایت کی جائے۔ شکر کا شربت بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ ایک جزء شکر سفید دو جزء پانی ملا کر پکایا جائے اور اس کا جھاگ اتار کر استعمال کیا جائے۔ (مجمول)

قونج حار اور کے لیے حقنہ کا ایک قوی نسخہ حقنہ جس میں حرارت زیادہ نہیں :

ملیفھی کچلی ہوئی ستر ماشہ، تربد، بسفانج ساڑھے سترہ ماشہ، کریلے کی جڑ ساڑھے دس ماشہ، شحم حظل ساڑھے تین ماشہ، سارے اجزاء کو دس گنا پانی میں اس قدر پکایا جائے کہ اس کا دسواں حصہ باقی رہے پھر اس میں سے پانچ اونس لے کر اس میں ایک اونس روغن ہنہ شامل کر کے اس سے حقنہ کیا جائے۔ (مؤلف)۔
قونج حار کی شکایت میں مندرجہ ذیل دوا نہار منہ استعمال کی جائے :

آب خرفہ، آب کدو ایک ایک اونس، مغز خیار شہر تقریباً پونے تین تولہ، روغن بادام شیریں ساڑھے دس ماشہ کے ساتھ بلباب کا نچوڑا ہو پانی روزانہ نہار منہ پلائیں۔ قونج کے ساتھ برودت بھی ہو تو ایلو اسودو ماشہ اور روغن مید انجیر ساڑھے تیرہ ماشہ پابندی سے ماء الاصول کو استعمال کر لیا جائے، اور مثبت ناخونہ، ہاونہ، شیخ، کالی تلخی اور مرزنجوش کے پانی میں آہن کرائیں اور مقام درد پر روغن سنبل، روغن سوسن اور روغن نرگس لگائیں اور چکاوک زیرہ سفید اور لعاب قرطم کھانے کی ہدایت کریں اور پینے کے لیے افادیہ کے ساتھ تیار کیا گیا ماء الاصول دیں اور رات کو یہ معجون استعمال کرائیں۔ یارج سات ماشہ، ہزرنا نخواستہ چودہ ماشہ، تخم کرفس، تخم بادیان زیرہ، انیسون، مصطلی، اسپند ساڑھے تیرہ ماشہ، غار یقون چھتیس ماشہ، تربد پینتیس ماشہ، جاؤ شیر، اشق، ساڑھے چار چار ماشہ، روغن بادام تلخ اور روغن آلو زرد سے چرب کر کے، حسب دستور معجون بنا کر استعمال کریں۔ (مجمول)

قونج ریچی کے لیے ایک بہت عمدہ شربت کا نسخہ :

تربد ساڑھے سترہ ماشہ، یارج ساڑھے چار ماشہ، تخم کرفس ساڑھے تین ماشہ، نمک ساڑھے سات رتی، یہ مقدار ایک خوراک کے لیے ہے اور مریض قونج کے لیے چکنائی کے طور پر شیرج استعمال کرائیں اور معدے سے دواء کے آگے گزر جانے کے بعد آہن میں بٹھایا جائے اور صمغیات، جندبید ستر، ہینگ، سکنبج، جاؤ شیر، روغن قطران، اور شحم حظل وغیرہ سے حقنہ کیا جائے اور میں نے دائمی قونج کے بعض مریضوں کو دیکھا کہ وہ اپنی نشست گاہوں پر بھیڑے کی کھال چھاتے تھے اور اس پر ان کا ٹیٹھنا اور سونا ہوتا تھا اور اسے ہر سال بدل دیا کرتے تھے اور کچھ لوگ اسی سے زین اور کمر بند، پتھر بھی بنا کر استعمال کرتے تھے۔ (مجمول)

شحم حظل انزروت اور قابض سے تیار شدہ فیلہ کا استعمال بہت مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ (مذکرہ عہدوس)

اگر کھانا کھانے کے بعد درد قونج اٹھے تو مریض کو قے کرائی جائے۔ ایسا ہوتا ہے کہ جب مزمن امراض میں معدے سے غذا نکل جاتی ہے تو اکثر درد میں سکون ہو جاتا ہے اور سبب زیادہ لمبے وقت تک نہیں

رہ پاتا۔ معدہ میں غذا دیر تک رہنے سے سبب مرض زیادہ مدت تک موجود رہ سکتا ہے۔ اگر مریض قوی ہو تو فصد کی جائے اور ایسے پرانے امراض میں مریض کو کھانے میں ہمیشہ زیرہ اور اس کے متماثل دوسرے تخمیات استعمال کرنے چاہئیں ان کے لیے سبزیاں مناسب نہیں ہیں ان سے پرہیز کرنا چاہئے چقدر کے۔ کبھی کبھی روغن زیتون نافع ثابت ہوتا ہے۔ دالوں کا زیادہ استعمال ان کے لئے خراب ہے اور اسی طرح گوشت بھی ان کے مناسب حال نہیں ہے۔ ہاں اگر ضروری ہو تو ہلکی چڑیوں کا گوشت اور چھوٹی مچھلیاں کھا سکتے ہیں اور جانوروں کے پیٹ کا گوشت ان کے موافق نہیں ہوتا اور وہ شربت جن میں کسی قدر قبض کی خصوصیت ہو فائدہ مند ثابت ہوتے ہیں۔ ٹھنڈا پانی مضر ہے۔ شراب سفید کا پینا درست ہے اور ایسے مریضوں کو ٹھنڈا پانی پینا انتہائی مضر ہے۔ بوقت خواب حب الصبر کی پابندی بہت مفید ہے اور جندہید ستر بہت نفع بخش ہے۔ پیٹی کا شوربہ مفید ہے اور کہا جاتا ہے کہ شیخ کا تعلیقاً استعمال بہت مفید ہے یا جندہید ستر اور نمک درانی برابر برابر لے کر خوب باریک پیس کر پانچ یا نو ماشہ ہمراہ ماء العسل پلایا جائے یا جندہید ستر ساڑھے تین ماشہ اور تخم کرفس سات ماشہ لے کر ہمراہ ماء العسل پلایا جائے اس سے ہوا کھل جاتی ہے اور درد سے سکون مل جاتا ہے اور تریاق کا استعمال بھی بہت نافع ہے۔ کبھی کبھی درد کی بیجان و شدت میں کشتہ قرن الایل استعمال کرتے ہیں تو درد میں سکون ہو جاتا ہے اور کبھی کبھی چکاوک کو بھون کر کھانے سے درد فوراً دور ہو جاتا ہے دوبارہ عود کر آنے سے چاؤ کے لیے مریض کے پیٹ اور پشت پر قوی درجے کی دواؤں مثلاً کبریت زفت اور نظرون سے برابر مالش کی جائے۔ یہ عمل ہماری کو دوبارہ پلٹنے سے روکتا ہے اور پیٹ پر ضلع خردل رکھ کر چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ وہ خود گر جائے۔ ناف کے نیچے عمل کئی بھی کیا جاتا ہے پھر اس کے زخم کو کچھ دنوں تک بھرنے نہیں دیا جاتا تا کہ اس میں سے زیادہ سے زیادہ مواد باہر نکل جائے۔ ریاضت سے فائدہ ہوتا ہے اور تخمہ و کثرت شراب سے نقصان اور ایسے مریضوں کو نمکین پانی پینا مفید ہوتا ہے اور خریق کے استعمال سے مرض جڑ سے ختم ہو جاتا ہے اور درد دور ہو جاتا ہے۔ (ارکاغانیس)

رنگی تمدامعاء کے علاج کے لیے گرم پانی اور فیقر اسے حقنہ کیا جائے۔ (التذکرۃ)

یارو غن غار یارو غن شبت سے حقنہ کیا جائے۔ (الیسودی)

دواء قونج :

شیرج تقریباً سوا تولہ اور اسی قدر روغن گل لے کر دونوں کو ایک دوسرے میں ملا دیں اور پھر ان میں دو چمکی عظمیٰ اور تھوڑا سا موناپا ہوا نمک ڈال کر خوب اچھی طرح ملا لیا جائے اور پھر اس سے حقنہ کیا جائے۔ (المن ماسویہ)

قولنج کے علاج کے لیے مولیٰ کا فتیلہ بنا کر اسے شمد میں لتھیر کر حمل کرنے سے جلد اجامت ہو جاتی ہے۔
(مجمول)

قولنج بارد میں لہسن کا استعمال مفید ہے۔ قولون میں تیز حرارت کے ساتھ اگر چھین بھی محسوس ہو تو روغن گل کے ساتھ لہسن کے دو مرتبہ حقن سے مریض بالکل ٹھیک ہو جاتا ہے۔ (فیلگریوس)

قولنج کے مریض کو سرکہ، پنیر اور ہر اس چیز کے استعمال سے پرہیز کرنا لازم ہے جو پیٹ میں خشکی پیدا کرتی ہیں اور میٹھی و چکنائی والی چیزوں اور اسفید باج کے استعمال کریں اور سرد چیزوں سے پرہیز کریں۔
(مجمول)

ہر قسم کے درد شکم میں اس سال سے فائدہ ہوتا ہے۔ سوائے پیٹ کے زخموں والے درد کے۔
(مجمول)

قولنج بارد کے علاج کے لیے ایک مؤثر گولی کا نسخہ :

افتیون، صبر، شحم حقل، ایک ایک جزء، تخم کر فس ایک جزء، جندہید ستر نصف جزء، سب کو کوٹ چھان کر حسب دستور گولیاں بنائی جائیں اس کی مقدار خوراک نو ماشہ ہمراہ آب نیم گرم ڈیڑھ اونس ہے۔

قولنج بارد در طب کے علاج کے لیے ایک نسخہ :

بھیزے کا فضلہ ساڑھے تیرہ ماشہ، سفید مرچ ساڑھے تین ماشہ، کالی مرچ سو پانچ ماشہ، نمک ہندی پونے دو ماشہ، نمک لفظی ساڑھے سات رتی، تربد سفید سات ماشہ، سارے اجزاء کو بار یک سفوف بنالیں۔ اس کی مقدار خوراک پانی اور شمد کے ساتھ ساڑھے دس ماشہ ہے۔ (انن ماسویہ)

قولنج مزمن کے علاج کے لیے ساڑھے چار ماشہ یا اس سے زیادہ مرغ کی ہیٹ تین اونس شراب کے ساتھ پلائی جائے۔ (الجامع)

قولنج ریجی قراقر کے ساتھ منتقل ہوتا رہتا ہے۔ اس میں ثفل نہیں خارج ہوتا اور جب قولنج کا سبب غلیظ کیموس ہوتا ہے تو وہ ایک جگہ ٹھہر جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ثفل موجود ہوتا ہے اور اٹھنے اور زور لگانے سے لیسدار بلغمی غلیظ مادہ خارج ہوتا ہے۔ لہذا جس کسی کو بردت کے ساتھ قولنج کی شکایت ہو اس کی غذا بحری کا گوشت ہونا چاہئے اسے چنا، شبت، خولجان، دار چینی اور دار فلفل کا اسفید باج بنا کر استعمال کر لیا جائے اس میں رائی کا جھاگ اور مرغی کے نرچوزے شامل ہونے چاہئیں ان کے لیے جو مطبوخ تیار کیا جائے اس میں تربد، بسفانج اور مغز قرطم شامل ہونا چاہئے کیوں کہ اس سے پاخانہ لانے میں مدد ملتی ہے۔ ایسے مریضوں

کو بوڑھے مرغوں کے شوربے کھلائے جائیں ان کے گوشت نہیں۔ اس کی تیاری میں چنا، شبت، اور کثیر مقدار میں نمک کا استعمال ہونا چاہئے اور ایسے مریضوں کو کھانے سے پیشتر ایک گھونٹ مری پلا دینا چاہئے۔ یہ بھی دست جاری کرنے میں مدد کرتا ہے اور ان کے نمک کی جگہ ہینگ نیز مسکن ریح اور مسکن چیزیں زنجبیل وغیرہ شامل کی جائیں اور مریض کو روغن ہیدانجیر، ماء الاصول اور گرم صمغیات کے ساتھ قوی درجے کی حبوب استعمال کرائیں اور مسکن محلل دواؤں کو پانی میں جوش دے کر اس سے آہن کرائیں اور گرم روغنیات مثلاً روغن سنبل وغیرہ پیٹ پر ملیں۔ کرپلا، تخم حظل گائے کا پتہ، بورق اور شمد سے شافہ بنا کر روغن ہیدانجیر کی مدد سے حمل کریں اور جب قونج کا سبب صفراء ہوتا ہے تو اس کے ساتھ حرارت، خشکی، سوزش، قے صفراوی کی شکایت ہوتی ہے اور گرم موسم میں بہت زیادہ کاپلی طرای ہو جاتی ہے۔ ماضی میں محنت و مشقت کا کام کیا گیا ہوتا ہے اور گرم غذائیں استعمال کی گئی ہوتی ہیں اس صورت میں مریض کو کھیرے کا پانی، سبز عظمی کا پانی، مکوا اور تھو کا پانی پلایا جائے اور آب کدو اور آب خرفہ 35 ماشہ بخار اور 35 ماشہ بادام اور انجیر پستیاں و ہنضہ کے جو شانہ کے ہمراہ پلایا جائے اور کھانے کے واسطے روغن بادام شیریں اور مری کے ساتھ بلاب اور چوائی کا ساگ دیا جائے اور تھوڑا تھوڑا مرغی کے چوزوں کے شوربے پینے کی ہدایت دی جائے اور پانی کی بجائے شربت ہنضہ دیا جائے اور لیمن حقنہ کیا جائے اور ایسے آہن کرائے جائیں جن میں جو حار مزاج کے ہوں مگر یہ حرارت کم ہو۔ حقنہ کی دوا میں بارد لعبات اور مرغی و بطخ کی چربی شامل کر لی جائے۔ اس مرض میں بھیرے کا فضلہ بہت مفید ہے خواہ اسے شراباً استعمال کیا جائے یا مقام درد پر روغن سوسن کے ساتھ یا برودت کی موجودگی میں روغن بان کے ساتھ اور حرارت کی موجودگی میں روغن ہنضہ کے ساتھ طلائے کیا جائے۔ (الکمال والتمام)

قونج حار کے علاج کے لیے بھیرے کے فضلہ پر مشتمل دوا:

کانٹوں دار جھاڑیوں میں رہنے والے بھیرے کا فضلہ بارہ مثقال، تخم عظمی ساڑھے اکتیس ماشہ، ہنضہ، نیلو فر ہر ایک نوے ماشہ، گل بلاب، اصل السوس مقشر 45-45 ماشہ، سب کو روغن ہنضہ میں چرب کر لیا جائے اور مصری ملا کر معجون بنالیا جائے پھر شربت ہنضہ کے ساتھ کھلایا جائے تو بے حد فائدہ ہوتا ہے۔ اور اگر قونج برودت کے ساتھ میں ہو تو بھیرے کا فضلہ اور ک، دار فلفل، ہالون ناغواہ اور نمک ہندی کے ساتھ لے کر روغن ہیدانجیر اور شمد میں معجون بنالیا جائے اور پھر آب زیرہ کے ساتھ پلایا جائے اور تمام وہ غلیظ غذائیں جو اس مرض کا باعث بنتی ہیں مثلاً پنیر، خاص طور سے امروہ، ناشپاتی، سفرجل، پیاز، تازہ مچھلی، دودھ اور تمام نفاخ غذاؤں سے پرہیز کر لیا جائے۔ (الکمال والتمام)

چالیس سال کا ایک شخص تھا اسے آنتوں میں درد کی شکایت تھی اس کو قونج کا درد سمجھ کر نطول اور سمید سے علاج کیا گیا لیکن سمید اور نطول سے اس کو ضرر پہنچا اور سداب کے ساتھ تیل پکا کر لگایا جاتا تو درد بڑھ جاتا اور اس درد میں معمول کے مطابق اس نے مرچ اور شمد جوش دے کر استعمال کیا مطبوخ کھائی تو درد بڑی شدت سے اٹھا اور مریض تڑپ اٹھا اور جب چند بید ستر سے حقنہ کیا گیا تو اس کا حال مزید ابتر ہو گیا۔ اسی طرح جب اس نے شمد کے ساتھ میتھی کا عصا لیا تو اس سے بھی برا حال ہو گیا تو میں نے اندازہ لگایا کہ کچھ ردی مواد اس کی آنتوں کی جرم میں گھس گئے ہیں اور نیچے اور اوپر سے پھینچنے والی چیزوں کو وہ فاسد کر رہے ہیں لہذا میں نے اسے ایسی غذائیں کھلائیں جو دیر میں خراب ہوتی ہیں اس سے درد میں افادہ ہو گیا تب مجھے اپنی تشخیص صحیح معلوم ہوئی اور میں نے ایارج فیقر اء دے کر اس مواد سے اس کی آنتوں کی صفائی کرنا چاہی کیوں کہ ایسے مواد کی صفائی کے لیے یہ سب سے مؤثر دوا ہے۔ لیکن میں نے اسے بیک دفعہ دینے کی جسارت نہیں کی اس لیے کہ مریض ہماری کی وجہ سے لاغر و نحیف ہو چکا تھا چنانچہ میں نے اسے تھوڑا تھوڑا کیا اور دو مہلوں کے درمیان چند دنوں کا مناسب وقفہ رکھتا تھا اس طرح وہ پندرہ روز میں شفا یاب ہوا۔ ایک دوسرے شخص کو قونج ہوا تو اس نے سقموینا سے علاج کرنا چاہا اور خوب استغفر اغ ہوا۔ جب اس نے حمام کیا اور اس سے معمول کے برخلاف کھانے کی مقدار سے زیادہ پاخانہ چھین کے ساتھ خارج ہوا سخت چھین کے ساتھ تو اس نے گمان کیا کہ حمام کرنے میں اسے ٹھنڈک لگ گئی ہے لہذا اس نے روغن سداب سے حقنہ لیا جس سے اس کا درد بڑھ گیا اور بہت زیادہ برا از خارج ہوا اور پھر ایک متعین وقفہ سے اسے بہت زیادہ برا از خارج ہونے لگا اور اس کے ساتھ لذع و چھین کی شکایت رہنے لگی تو میں سمجھ گیا کہ سقموینا کے استعمال سے آنت کو نقصان پہنچا ہے اور وہ اپنی طرف آنے والی ہر چیز کو دفع کر دینے پر عمل گئی ہے لہذا میں نے اسے قونج میں استعمال ہونے والے کھانوں سے رک جانے اور جواریا مکہ اور دانہ اثار کھانے کا مشورہ دیا چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور پوری رات بغیر کسی چھین اور درد کے سویا پھر اس کے بعد میں نے اسے پانی میں سماق توڑ کر اس کا عصا پلایا تاکہ اگر زخم ہو گئے ہوں تو یہ اسے ٹھیک کرے اور اگر کوئی مادہ اس طرف انصباب پارہا ہے تو اسے روکے اور میں نے اسے مشورہ دیا کہ وہ پہلے کی طرح ہی کھانا کھائے اور رات کھانے میں قابض شراب میں بھگوئی ہوئی روٹی لے اور ایسے میوے کھائے جن میں کسی قدر قبض پیدا کرنے کی خصوصیت ہو چنانچہ اس نے اس پر تین دن عمل کیا اور چوتھے دن تریاق پیا جس سے اس کو شفاء کل حاصل ہو گئی۔ (حیلۃ البہر)

برگ خوب باریک کی ہوئی مرچ کے تھوڑے سے سفوف میں ملا کر شراب کے ساتھ لیں تو ایلاؤس میں فائدہ ہوتا ہے باوجود کہ استعمال بھی ایلاؤس میں مفید ہے چھ اونس نیم گرم روغن زیتون سے حقنہ کرنا اس

ایلاؤس میں مفید ہوتا ہے جو روم امعاء اور پاخانہ کے زور سے سخت ہو جانے سے عارض ہوتا ہے۔

(دیسٹوریڈوس)

کچھ لوگ پارہ کو پیس کر رکھ کی مانند سفوف کر کے ایلاؤس کے مریضوں کو پلاتے ہیں۔ مسکہ مکھن سے حقن لینا اور اس کا کھانا ایلاؤس میں مفید ہوتا ہے۔ (بلس)

روغن ایر ساڈیڑھ اونس پینا ایلاؤس میں مفید ہوتا ہے۔

غرب کے پتے اور اس کے ٹکڑوں کو خوب باریک پیس کر اور اس کے ساتھ تھوڑی کالی مرچ ملا کر شراب کے ساتھ پینا نافع ایلاؤس ہے۔ (دیسٹوریڈوس)

چھوٹی آنت کی صفائی کے لیے ادویہ :

انجیر خشک اور زیرہ سفید کی شاخوں کے جو شانہ کو گھونٹ گھونٹ پینا، سات ماشہ بھتھو اور انگن کے بیج کا باریک سفوف، ہا کر زیرہ سفید کی شاخوں کے پانی کے ساتھ پینا، اسی طرح برگ سنبھالو ساڑھے دس ماشہ باریک سفوف کر کے گرم پانی کے ساتھ پینا، بڑی الائچی ساڑھے چار ماشہ باریک سفوف کر کے پانی کے ساتھ پینا، بیخ سوسن نو ماشہ کا سفوف گرم پانی کے ساتھ پینا، تین اونس بغیر جوش دیئے ہوئے عصارہ بلاب کا پینا، ساڑھے تیرہ ماشہ پودینہ کو ہی کا آب گرم یا آب بلاب کے ہمارہ پینا، بلوط الارض یا منڈی ساڑھے چار ماشہ کا آب انجیر کے جو شانہ کے ہمراہ پینا، مسکہ کا تنہا یا تقریباً پونے تین تولہ شہد اور پونے تین تولہ مسکہ ملا کر چائنا، تخم بکائن سات ماشہ کا شراب استعمال، ریشمی کپڑے سے چھانا ہو آرد کر سنہ ساڑھے تیرہ ماشہ کا ماء العسل کے ساتھ شراب استعمال، اور ان سب میں سب سے تیز چیز روغن ہید انجیر ہے اس کے بعد روغن سوسن ہے اور غار یقون سات ماشہ کا تین اونس کے بقدر ماء العسل کے ہمراہ شراب استعمال صبر، سقوطری ساڑھے چار ماشہ کا ہمراہ آب گرم استعمال، اسی طرح دو اونس تازہ دودھ اور ایک اونس شہد کا استعمال، میعہ سائلہ ساڑھے سترہ ماشہ کا ساڑھے چار ماشہ علق الفباط کے ساتھ پینا اور افسنتین اور برنجاسف ساڑھے سترہ، سترہ ماشہ کا دو اونس پانی کے ہمراہ شراب استعمال آنت کی صفائی کر تاسدوں کو کھولتا، لیسدار و غلیظ مواد کو بذریعہ دست نکالتا اور کیڑوں کو خارج کرتا ہے۔ یہ مواد اور کیڑے کتنی ہی بار ایلاؤس کی وجہ سے ہوتے۔ (انن ماسویہ)

بتائے ایلاؤس کو صبر کے ہمراہ روغن ہید انجیر پلایا جائے یا صبر استعمال کر کے پھر فوراً روغن ہید انجیر پلایا جائے اور مسکہ مکھن اور شہد ملا کر زیادہ مقدار میں استعمال کر لیا جائے۔ (بہترین تدبیر)

ایلاؤس ایک حار مرض ہے جس میں ریاخ نیچے سے خارج نہیں ہوتی۔ اس کے ساتھ متواتر متلی اور

انتہائی کمزوری لاحق ہوتی ہے اور کچھ کھالینے سے ہماری میں شدت آجاتی ہے اور مرض مستحکم ہو جانے پر پاخانہ قے کی راہ باہر آتا ہے اور بدبودار ڈکار آتی ہے اور مریض چوتھے یا ساتویں روز مر جاتا ہے۔ میں نے کچھ مریضوں کو بیس روز تک بھی یہ ہماری جھیلے ہوئے دیکھا ہے پھر اس کے بعد مرے ہیں۔ اس میں چھوٹے پر درد کا احساس کم ہوتا ہے۔ (رؤف)

ورم امعاء کی وجہ سے عارض ہونے والے ایلاؤس کے لیے ایک مفید جو شانده :

آب برگ مکوء، برگ عظمی، خیار شہز، روغن بادام، روغن ہنصہ اور ماء الجبن اس میں حسب دستور خیار شہز کو بھگو کر مل کر جو شانده بنا کر پلائیں۔

ورم امعاء کی علامت یہ ہے کہ پیٹ پر التھاب، پیاس کی شدت ہوگی تہد اور مقام ماؤف پر بوجھ محسوس ہوتا ہے اور جسم میں امتلاء دم اور حرارت کی بھی اس کی علامت ہے شکایت ہوگی۔ (تذکرہ عبدوس)

ایلاؤس بلغمی کے علاج کے لیے :

سنبل، سازج، سداب، تخم، بکائن، میتھی، تخم عظمی، تخم کر فس، سونف، بک کر فس، بک سونف، انجیر، سپستان، ایلو، روغن ہیدانجیر، روغن بادام شیریں ضرورت کے مطابق لیں۔ یہ چیزیں مفید ہیں۔ (التذکرہ) آنتوں میں ورم حار کی وجہ سے ہونے والے ایلاؤس اور بخار میں فائدہ ہونے کے لیے حقنہ کانسخہ یہ ہے :

آب بلاب، آب برگ عظمی، آب خبازی، آب برگ کنجد، آب برگ نیلو فر، گل نیلو فر آب ہنصہ، آب چقندر، لعاب اسپنول، ان میں خیار شہز ڈال کر روغن ہنصہ کے شامل کر کے پھر اس سے حقنہ کیا جائے۔ (تذکرہ)

ورم امعاء کی صورت میں بطح کی چرہ لی کے ساتھ تازہ دودھ اور مسکہ یا مکھن سے حقنہ کیا جائے۔ (تذکرہ)

ایلاؤس آنتوں کا ورم یا آنتوں کی قوت دافعہ کی کمزوری یا آنتوں میں سدہ کی موجودگی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ ایلاؤس ورمی کی علامت یہ ہے کہ اس کے ساتھ بخار اور پیاس ہوگی، جمع چشم اور درد کی شکایت ہوگی پیٹ میں پھڑکن اور ٹیس ہوگی پاخانہ خشک ہوگا اور متلی قے قراقر شکم اور نفخ امعاء کی شکایت ہوگی۔ آنتوں کی قوت دافعہ کی کمزوری کی وجہ سے لاحق ہونے والے ایلاؤس میں مندرجہ بالا علامتوں میں سے کوئی بھی علامت موجود نہیں ہوگی مرض سے پہلے زبردست ذرب کی شکایت ہو چکی ہوگی البتہ مرض کی موجودگی میں پیٹ دترم ہوگا اور مرض کے لاحق ہونے سے قبل مریض سے جو غذا میں کھائی ہوں گی وہ بارد رہی

ہوں گی۔ (العلل والامراض)

ایلاؤس چھوٹی آنتوں میں ورم کی وجہ سے ہوگا تو اس کی علامت یہ ہے کہ بخار، پیاس، درد، التھاب اور چہرے پر سرخی ہوگی اور ہوگی سخت خشک براز کی وجہ سے ہوگا تو اس کی علامت یہ ہے کہ دردناک تناؤ اچھارہ اور متلی ہوتی ہے۔ یا ایلاؤس آنتوں کی قوت دافعہ کمزور ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے تو اس کی علامت یہ ہے کہ اس سے پہلے مریض کھانا نہیں کھاتا رہا ہوگا ٹھنڈا پانی پیتا رہا ہوگا اور خلفہ ہوا ہوگا۔ جب ایلاؤس ورم کی وجہ سے ہوتا ہے تو اس کا علاج فصد کرنا اور ضہاد کرنا ہے اور وہ ایلاؤس جس کا سبب خشک پاخانہ ہو اس کے علاج کے لیے پہلے نیم گرم روغنوں سے حقنہ کیا جائے پھر شحم حظل یورق اور قطور پون پر مشتمل حقنہ حارہ کیا جائے۔ (الاعضاء الآلمہ)

ایلاؤس کبھی کبھی غلیظ بلغم کے سوکھ جانے کی وجہ سے عارض ہوتا ہے یا آنتوں میں پھنسی یا ورم ہو جانے کی وجہ سے عارض ہوتا ہے۔ ایلاؤس ورمی کے ساتھ شدید متلی کرب دے چینی اور ضرپان یعنی تڑپ و نمیں کی شکایت ہوتی ہے۔ ایلاؤس بلغمی کے میں پاخانہ کی مقدار زیادہ ہوتی ہے ایلاؤس بلغمی کا علاج انجیر اور ایلوہ کا جو شانہ ہے اور اس میں سب سے زیادہ نفع بخش دوا قرص ایلاؤس ہے۔ (جور جس)

ایلاؤس کے ساتھ اگر پیٹ میں ورم نہیں ہے تو اس کی علامت یہ ہوگی کہ اس کے ساتھ بخار سوزش، پیاس، پیٹ میں تناؤ کی شکایت نہیں ہوگی ایسی صورت میں مریض کو کافی مقدار میں شراب یہاں تک کہ اس کو نیند آجائے یا اس کے پیروں میں درد ہو جائے اور کبھی کبھی بخار اور اسہال ورمی کے عارض ہو جانے سے ایلاؤس دور ہو جاتا ہے (ایڈیمیا)

ایلاؤس آنتوں میں ورم عظیم پیدا ہونے کی وجہ سے عارض ہوتا ہے اس میں مستقل قے ہوتی ہے اور مریض جو چیز بھی منہ سے لیتا ہے وہ پیٹ میں ٹھہرتی نہیں اور شرا سیف میں برابر درد ہوتا رہتا ہے اور اس کے ساتھ پیٹ میں مروڑ بھی ہوتا ہے یہ سب اس مرض کے لازمی عوارض ہیں پیشاب اگر صحیح ہو تو یہ مرض سے نجات پانے کی دلیل ہے اور اگر پیشاب میں پیپ خارج ہو تو یہ ہلاکت کی واضح دلیل ہے اور اگر چھوٹی آنتوں کا ورم اس قدر بڑا ہو کہ اوپر سے ظاہر ہو تو یہ سب سے خراب علامت ہے اس کی علامت یہ ہے کہ متواتر قے ہوگی اور جھ ہوگا اور مریض جو کچھ کھائے پئے گا پیٹ میں نہیں ٹھہرے گا، مروڑ برابر رہے گا اور پیٹ کے بالائی حصے میں درد ہوگا اور اس کے ساتھ جگر و تلی میں بھی اذیت و الم محسوس ہوگا اور پاخانہ کا بذریعہ قے خارج ہونا چھوٹی آنت میں ورم ہونے کی سب سے واضح دلیل ہے۔

اس مرض مبتلا شخص کا براہ خارج نہیں ہوتا خواہ کوئی بھی حقنہ دے دیا جائے اور ایلاؤس چھوٹی آنت میں

کسی بھی قسم کے ورم ہو جانے یا خشک بر ازیالیسدار غلیظ مواد کی وجہ سے ہو سکتا ہے۔ (المصنول)

میرے لیے ممکن نہیں ہے کہ اس طرح کی تنگی کو روک سکوں جو لیسدار اور غلیظ رطوبات کی وجہ سے آنتوں کی میں واقع ہو جاتی ہے۔ (جالینوس)

مرض ایلاؤس میں قے، ہجکی، خبطی پن، اختلاط ذہن، اور تشنج کا ہونا خراب علامت ہے اور اس میں قے اس وقت ہوتی ہے جب مریض ہلاکت کے قریب پہنچ جاتا ہے اور جب ابکائی بہت زیادہ آنے لگتی ہے تو پاخانہ یا معدہ و امعاء کے غذائی اجزاء قے کے ذریعہ باہر خارج ہوتے ہیں اور ہجکی کی شکایت ہوتی ہے اور بسا اوقات اس کے ساتھ عصب کی مشارکت کی وجہ سے تشنج و اختلاط ذہن عارض ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

اور پاخانہ کی قے اس مرض میں اس وقت ہوتی ہے جب آنتیں اپنے اندر کی چیزوں کو نیچے کی طرف دفع کرنے پر قادر نہیں رہ پاتیں جس سے اس کی حرکت الٹی شروع ہو جاتی ہے اور اندر کی چیزوں کو اوپر کی طرف دفع کرنے لگتی ہے۔ (جالینوس)

قرص کوکب اور شربت خشخاش کا استعمال ایلاؤس کے علاج میں مفید ہے۔ (فلپیروس بد اوقات مقام)

بتائے ایلاؤس کے لیے روغن زیتون اور پانی میں شبت کو اس قدر چوش دیا جائے کہ وہ کھل جائے۔ پھر اسے صاف کر کے پلایا جائے اور گرم اہلتے ہوئے پانی میں روٹی ڈالی جائے اور پھر اس روٹی کو کھانے کی ہدایت کی جائے اس کا بہت بڑا فائدہ ہے اور اسے گرم گرم روٹی کھانے کی ہدایت دی جائے۔

(جالینوس سے منسوب بد اوقات مقام)

مریض ایلاؤس کے لیے حقنہ لمبا ہونا چاہئے تاکہ اسے اندر جہاں تک چاہیں پہنچایا جاسکے۔ اس کے لیے شحم حنظل وغیرہ کا جو شانہ ہو نا چاہئے اور میں نے کسی کتاب میں پڑھا ہے کہ مریض کی مقعد میں کسی فلکی کے ذریعہ سے پھونک ماری جائے اس سے اپنی جگہ سے ہٹی ہوئی آنتیں درست ہو جاتی ہیں۔ (مولف)

بعض اوقات بالائی آنتوں میں ایسا درد ہوتا ہے کہ مریض اس میں بالکل نڈھال ہو جاتا ہے اور اس قدر قے کی تحریک ہوتی ہے کہ آخر میں اس کا پاخانہ بذریعہ قے خارج ہونے لگتا ہے۔ اس میں کم ہی لوگ چہتے ہیں اور بسا اوقات ایسا اس وقت ہوتا ہے جب کہ چھوٹی آنتوں کے کسی حصہ میں ورم پیدا ہو جائے۔

حقیقت یہ ہے کہ اطباء کا خیال ہے کہ یہ مرض کسی ورم یا خشک پاخانہ کی وجہ سے عارض ہوتا ہے۔

(الاعضاء المذمومة)

ایلاؤس ورمی کے لیے نسخہ جو شانده :

تخم کتاں، میتھی، تخم عطمی، بیخ عطمی، بیخ سوسن، شبت، خیار شمیر، روغن بادام، بیخ سوسن اور شبت کے جو شانده کے ساتھ پلایا جائے اور اس میں لعابات اور روغن شامل کر لیا جائے۔ اور ایک اونس انجیر سفید، ہستاں اور بھنڈہ کو جوش دے کر پلایا جائے۔ (ساہر)

خطرناک قولنج کے مریض کے بارے میں یہ بات معلوم کی جائے کہ آیا اسے پہلے دیدان کی شکایت ہو چکی ہے کیوں کہ کبھی کبھی اس کی وجہ سے بھی قولنج ہو جاتا ہے۔ (طبری)

مریض کی مقعد میں پھونکنی سے بہت تیز پھونک ماری جائے۔ (طبری)

اس مرض کی وجہ اگر درم ہو تو اس کا علاج پہلے رگ باسلیق ورگ صافن کی فصد کر کے اور پنڈلیوں پر پچھنے لگا کر کیا جائے۔ پھر مرغیوں کے چوزوں کے شوربے اور آب کاسنی و مکود مغز خیار شمیر اور روغن بادام پلایا جائے اور مسلسل آہن کیا جائے اگر اس کی وجہ خشک براز ہو تو اس کا علاج ایلاؤس سے کیا جائے۔ ایلاؤس کے استعمال کے کچھ گھنٹے بعد اس کا نفوع بھی پلایا جائے اور اس کے چار گھنٹے بعد مرغیوں کے شوربے بیخ کی چرنی اور روغن استعمال کر لیا جائے اور اگر اس کی وجہ آنتوں کا ایک دوسرے سے لپٹ جانا ہو تو اس کا علاج یہ ہے کہ اس کو ایک شکل سے دوسری شکل میں بہت زیادہ الٹا پلٹا کیا جائے اور یہ کہ اس قدر شوربے پلایا جائے کہ آنتیں پھول جائیں کیوں کہ کبھی کبھی اس عمل سے بھی آنتوں کا الجھاؤ ٹھیک ہو جاتا ہے اور مقعد میں پھونکنی وغیرہ سے پھونک ماری جائے اور مریض کو شوربے پلانے کے بعد چت کمر کے بل سلایا جائے اور اس کے پیٹ کو دیر تک حرکت دی جائے اور ہاتھ سے ٹٹولا جائے یا اسے درست کیا جائے اور مختلف طرح سے مالش کی جائے۔ کیوں کہ بسا اوقات یہ عمل بھی کارگر ثابت ہوتا ہے۔ (مؤلف)

قولنج کی بری علامت بدبو کا ہونا ہے۔ ڈکار اور تنفس اور قے میں بدبو ہوتی ہے یا پورے بدن میں بدبو پائی جاتی ہے۔ (ابن سرائیون)

اس کا علاج یہ ہے کہ متواتر آہن کر لیا جائے۔ شوربے پلائے جائیں اور حقن کیے جائیں اور اگر پیاس اور حرارت کی بھی شکایت موجود ہو تو مغز خیار شمیر اور اس کے مماثل دوسری چیزوں اور روغن بادام سے علاج کیا جائے۔ (مؤلف)

اس کا علاج قولنج کے اصول پر کیا جائے۔ (ابن سرائیون)

قونج کا سبب ورم للغمونی نہ ہو تو شدت سے محفوظ رکھنے کے لیے بھیڑیے کا فضلہ استعمال کیا جائے۔

میں نے بہت سے مریضوں کو دیکھا کہ وہ اسی کو پی کر شفا یاب ہوئے اور پھر کبھی نہیں ہو اور شاذ و نادر طور پر اگر کسی کو ہوا بھی تو بہت ہلکے درجے کا اور ایک طویل زمانہ کے بعد ہوا۔ سب سے بہتر فضلہ وہ ہے جس میں ہڈیاں ظاہر ہوں اور میں نے دیکھا کہ جو لوگ بھی اس کو استعمال کراتے ہیں وہ پہلے اسے لے کر نمک اور سیاہ مرچ میں خوب باریک پیس لیتے ہیں صرف اس مقصد سے کہ مریض کے لیے اس کا کھانا مکروہ اور ناگوار نہ ہو اور تاکہ مریض اس کی حقیقت و ماہیت نہ جان سکے وہ اسے کسی پتلی شراب کے ساتھ پلاتے ہیں اس فضلہ کو پلانے کے بعد مریض کے پیٹ پر اس بحری کی کھال باندھنا بہت زیادہ مفید ہوتا ہے جس کو بھیڑیے نے کھایا ہو اگر بحری کی کھال میسر نہ ہو تو بارہ سٹھے کی کھال باندھی جائے دوا فیلن کا استعمال قونج کے لیے بہت نافع ہے۔ قونج کی شکایت اس وجہ سے ہوتی ہے کہ کوئی لذت و چھین پیدا کرنے والا مادہ آنت میں چپک جاتا ہے۔ یا غلیظ ریاح کے جمع ہو جانے کی وجہ سے ہوتا ہے جب اسے باہر نکلنے کا راستہ نہیں مل پاتا اور قونج لیسڈار غلیظ اور بارد مواد کی وجہ سے ہوتا ہے۔ تو قونج کا درد تیز نہیں ہوتا۔ غلیظ ریاح کی وجہ سے ہونے والے اور کسی گرم مادے کی وجہ سے ہونے والے دردوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ گرم مادے میں چھین اور جلن ہوتی ہے اور غلیظ ریاح کی وجہ سے ہوتا ہے تو درد کے ساتھ تہ دو تہاؤں کے ہوتا ہے۔ چنانچہ جب کسی چھین پیدا کرنے والے مادے کی وجہ سے قونج ہوتا ہے تو اس میں مریض کو گرم غذائیں نقصان کرتی ہیں اور کھانے سے روک دینا بھی درد میں اضافہ کا باعث بنتا ہے نمکین غذاؤں سے فائدہ ہوتا ہے۔ ضروری ہے کہ پہلے اس کا علاج شہد اور ماء الشعیر کے حقنہ کے ذریعہ کیا جائے اور ایسی غذائیں کھلائی جائیں جن سے صالح اخلاط پیدا ہوں اور وہ خود جلدی فاسد نہ ہونے والی ہوں۔ مسکن و ملطف چیزوں کے استعمال سے پرہیز کیا جائے کیوں کہ یہاں جس علاج کی ضرورت ہے وہ اس مادے کا استفرغ اور اس کو معتدل بنانا ہے۔ ان میں سے اگر ایک علاج بھی کارگر ثابت نہ ہو تب ہم ادویہ مخدرہ استعمال کرتے ہیں ان امراض میں مخدر دوائیں صرف اپنی تخدیری خصوصیت سے فائدہ نہیں کرتیں بلکہ اس مادے کے قوام کو غلیظ کرتی ہیں اور اس کے مزاج کو بھی تبدیل کرتی ہیں۔ لہذا جب موجب درد مادہ لیسڈار اور غلیظ ہو تو صرف مخدر دوائیں نہ استعمال کی جائیں اس کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت تو حس باطل ہو جانے کی وجہ سے درد خفیف ہو جاتا ہے مگر اس کے بعد مریض کا حال پہلے سے بھی زیادہ برا ہو جاتا ہے کیوں کہ اس سے مادہ مزید غلیظ اور بارد ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے اس کا استفرغ دشوار ہو جاتا ہے اس لیے ان امراض میں ایسی دوائیں نہ استعمال کی جائیں جو قوی الحرات ہوں کہ اس سے مادے تحلیل ہو جائیں اور ریاح زیادہ بن جائے بلکہ ایسی دوائیں استعمال کی جائیں جن میں بغیر گرمی پہونچائے۔ تقطیع مواد کی خصوصیت موجود ہو۔ لسن کا شمار ان غذاؤں میں ہوتا ہے جو ریاح کو ختم کرتی ہیں

یہ سب سے زیادہ ریاچ کو خارج کرنے والا ہے۔ مگر خمار کی حالت میں اس کا استعمال نہ کیا جائے۔ اسی طرح تریاق بھی ان امراض میں مفید ثابت ہوتا ہے جب کہ خمار نہ ہو اور اگر خمار ہو تو اس کا استعمال نہ کر کے صرف باجرہ سے سنکائی پر اکتفا کیا جائے اور کسی ہلکے روغن میں کچھ محلول ریاچ بزور پکا چھان کر اور اس میں مرغابی اور مرغی کی چربی ملا کر اس سے حقنہ کیا جائے اس سے اگر درد نہ جائے تو دوبارہ اسی روغن سے حقنہ کیا جائے اور اس میں ایک باقلاہ کے برابر جندبید ستر اور اس کے آدھا حصے کے برابر افیون ملایا جائے روغن کی مقدار چالیس تولہ رہنی چاہئے۔ اور جب مریض حقنہ میں نہ لے رہا ہو تو اس تیل میں روئی کا لتھیر کر ایک بٹی بنالی جائے اور جتنے اندر تک پہنچانا ممکن ہو مریض کی مقعد میں پہنچادیں۔ اس بٹی میں ایک دھاگا بندھا ہوا ہونا چاہئے تاکہ اس بٹی کو جب مقعد سے نکالنا چاہیں تو اس کو پکڑ کر نکال لیں۔ اس میں بھیرے کا فضلہ بھی مفید ہے جیسا کہ ہم پہلے کہہ چکے ہیں۔ بھیرے کے فضلہ میں موجود ہڈیاں مفید ہوتی ہیں اور چکاوک چیزوں کے شوربے اور گوشت کو اسفید باج کی شکل میں متواتر کھانا قونج کو دور کرتا ہے۔ یہی اس سے محفوظ رہنے کا ذریعہ ہے اور اسی طرح بھیرے کے فضلہ کا استعمال کرنا بھی قونج سے محفوظ رکھتا ہے اس کے استعمال سے یا تو بالکل کبھی ہو گا ہی نہیں یا اگر ہو گا بھی تو بہت ہلکے قسم کا اور بہت زمانہ کے بعد۔ (اور یہاں سیوس)

قونج زیادہ ٹھنڈک لگ جانے اور ان غذاؤں کی وجہ سے ہوتا ہے جو خوب اچھی طرح پختہ نہیں ہو پاتیں ایسے میں آنت پھول جاتی ہے اور اس میں ورم پیدا ہو جاتا ہے لیکن ڈکار اور براز کے ذریعہ ریاچ خارج ہو جانے سے درد میں افاقہ ہو جاتا ہے۔ (روفس۔ کتاب اوجاع الخاصرہ)

درد قونج آنت کی غشاؤں میں غلیظ بلغمی کیموس کے اجتماع سے، غلیظ ریاچ کے اجتماع اور اس کے خارج نہ ہو پانے یا آنت میں کسی گرم ورم ہو جانے اور کسی غلیظ اور چھجن پیدا کرنے والے مادے کے آنت کے اندر اجتماع کے باعث ہوتا ہے۔ چھجن پیدا کرنے والے مادے کی وجہ سے قونج کے درد پیٹ کی گہرائی میں ہوتے ہیں اور پورے پیٹ میں ہوتے ہیں لیکن سب سے زیادہ قولون کی جگہ ہوتے ہیں اور ایسا محسوس ہوتا ہے گویا اس جگہ پر کوئی چھید کر رہا ہے اور بہت زیادہ ڈکاریں، قے، متلی اور مختلف رنگوں کے بالخصوص بلغمی کیموس کی قے سے افیت و تکلیف ہوتی ہے اور اس قدر شدید قبض ہوتا ہے کہ ریاچ تک نہیں خارج ہوتی۔ کبھی کبھی بعض صورتوں میں گائے کے گوبر کی مانند پھولا ہوا پاخانہ خارج ہوتا ہے۔ ایسے مریض اس سے پہلے بار بار اور غلیظ غذا کھانے اور کم چلنے پھرنے کے عادی رہے ہوں گے اور ان میں امتلائی کیفیت رہی ہوگی۔ قونج رنجی کے درد گہرائی سے زیادہ تہ و تناؤ کے ساتھ محسوس ہوتے ہیں اور ورم حار کی وجہ سے لاحق ہونے والے قونج میں مقام ماؤف پر حرارت محسوس ہوتی ہے اور اس کے ساتھ شدید خمار کی تپش ہوتی ہے اور

احتباس بول و براز کی بھی شکایت ہوتی ہے اور پیٹ میں اذیت ناک چبھنے والا درد ہوتا ہے۔ پیاس، سوزش، متلی اور دیگر قولنج کی بہ نسبت زیادہ صفر اوی قے ہوتی ہے۔ اس میں کوئی وقفہ نہیں ہوتا یہ قولنج کی سب سے بری اور سب سے مشکل اور سخت کیفیت ہوتی ہے اس سے ایلاؤس ہونے کا اندیشہ پیدا ہو جاتا ہے اور وہ مریض جن کو چھین پیدا کرنے والے اور حریف کیموس کی وجہ سے قولنج عارض ہوتا ہے، ان کو حرارت پیاس اور بے خوابی کی شکایت ہوتی ہے بخار البتہ نہیں ہوتا مگر ہوتا ہے تو اس بخار سے بھی زیادہ پریشان کن ہوتا ہے جو کسی ورم حار کے باعث ہوتا ہے اور پیشاب میں جلن ہوتی ہے اور اجابت میں جو کچھ بھی خارج ہوتا ہے وہ صفر اوی ہوتا ہے اور دستوں کے جاری ہونے سے درد مزید تیز ہو جاتا ہے۔ پس ایسے قولنج کے مریضوں کا علاج جن کی وجہ بارد اور غلیظ کیموس ہوں، ایسی چیزوں سے نہ کیا جائے جو شدت کی گرمی پیدا کریں کیوں کہ ایسی چیزیں ان کیموس کو تحلیل کریں گی اور ان سے پھر بہت زیادہ ریاختی بنے گی، بلکہ ایسی ملطفت و منضج دواؤں سے علاج کیا جائے جو نفخ کا باعث نہ بنیں بلکہ بغیر اسخان شدید کے خشک کر دیں۔ لہذا الہداء مرض میں ایسے حقن استعمال کئے جائیں جن سے براز کے خارج ہونے میں آسانی ہو پھر براز سے پیٹ صاف ہو جانے کے بعد روغن زیتون میں زیرہ، سداب کے ساتھ مرغابی یا مرغی کی چربی کے ساتھ جوش دے کر اس سے حقنہ کیا جائے اور ایسے پانی سے حقنہ کیا جائے جس میں تھوڑا سا شمد اور زیتون کا تیل جوش دے لیا گیا ہو یا مرو شمد اور کریم سے تیار کئے ہوئے تیل سے حقنہ کیا جائے کیوں کہ یہ حقنہ زیادہ تر جو مواد خارج کرتا ہے وہ بلغمی اور زجاجی ہوتے ہیں اور درد منٹوں میں دور ہو جاتا ہے اور اگر شدت درد سے حقنہ بھی اندر رک جائیں تو پھر فیتلے سے علاج کیا جائے اس کے لیے فیتلے شمد، زیرہ، نظرون اور تخم سداب سے تیار کئے جائیں۔ فیتلے کے استعمال کے ساتھ حقنہ کرنب کو خوب اچھی طرح کوٹ کر صاف اچھے پانی میں اس کا انقوع حاصل کر کے اسے مریض کو پلایا جائے یا کرنب کی راکھ کو شمد میں ملا کر چٹایا جائے یا تخم حنظل کو باریک کر کے شمد نظرون اور زیرہ کے ساتھ استعمال کرایا جائے۔ فیتلے کا چھانگل لمبا ہونا ضروری ہے تاکہ ضرورت پھر اندر تک پہنچایا جاسکے اور نظرون اور شمد کے ہمراہ عصاۃ خور مریم کو ملا کر اسے مقعد پر لپ کیا جائے اور اگر درد مستقل رہنے لگے تو یہ قوی درجے کے گرم حقنہ بھی استعمال کئے جائیں :- علك النظم تقریباً پونے تین تولہ، قطر ان ایک تولہ ساڑھے چار ماشہ، شراب اس کی برابر، نظرون پونے پانچ ماشہ، جاؤ شیر، قند اس کے ہموزن، روغن سداب پانچ اونس یا اس سے زیادہ لے کر حسب دستور حقنہ کیا جائے اور مقام درد پر روغن کمون یا روغن شبت یا روغن تلاء الحمار سے نطول کیا جائے اور زیرہ، حب الغار اور تخم کرنس پر مشتمل مناد بزر مثلاً نامی مناد سے لپ کیا جائے اور حب الغار اور ناخونہ پر مشتمل مناد بزر سے لپ کیا جائے اور ان مریضوں کو میتھی، عظمی، بابونہ، برنجاسف، برگ غار وغیرہ کے جو شاندرے میں کرائیں اور گرم روغن زیتون یا آب زیتون میں

روغن زیتون میں میتھی، عظمیٰ، بطخ کی چربی جو تازہ نہ ہو، یا مرغابی یا مرغی کی چربی پکا کر اس سے حقنہ کیا جائے ماء الشعیر روغن گل اور تخم کتاں کے جو شاندرے سے بھی حقنہ کیا جاسکتا ہے۔ اور اریاج فیراء کا بہ کثرت استعمال کرایا جائے اور آب شیریں میں حمام کرایا جائے اور غذا میں شوربے اور پتھریلے پانی میں رہنے والی مچھلیاں دی جائیں اور ان کے لیے نسبتاً زیادہ سرد اور رطب تدابیر اختیار کی جائیں اور حریف غذاؤں، دواؤں، نطولات اور حریف ضادات کے استعمال سے بھی پرہیز کیا جائے اور شراب خصوصاً پرانی شراب سے پرہیز کرایا جائے اور جب دروبہت تیز ہو تو مخدرات کا استعمال جائز ہے۔ اس حال میں اس کا استعمال کم مضرت رساں ہے کیوں کہ یہ اپنی برودت سے لذع و وجع کو صحیح کرتا ہے۔ ایک طبیب ہوا کرتا تھا جو اس طرح کے قونج میں بہت زیادہ سرد تدابیر اختیار کرتا تھا اور مریض کو بہت زیادہ سرد پانی اور ان کے موافق حال غذائیں کھلاتا تھا چنانچہ اس طرح اس نے خاصے لوگوں کو اچھا کر دیا۔ کبھی کبھی قونج کے مریض کو فالج ہو جاتا ہے۔ (بولس)

شادریطوس کے لئے بہت نفع بخش ہے۔ (بولس)

قونج کی چار وجہیں ہو سکتی ہیں :

باعث نفخ ریاح، لیسدار بلغم، خشک براز، صفراء، درد قونج رنجی تمدد کے ساتھ ہوتا ہے اور براز کی خشکی کے باعث ہونے والے قونج میں بھینچاؤ اور شدید مروڑ ہوتا ہے اور صفراوی کے ساتھ پیاس کی شکایت ہوتی ہے اور اسکے علاج میں یہ بھی ہے کہ باوند، تاخونہ، شبت، میتھی، تخم کتاں، کرفس، انیسون، کاشم، جندیہ ستر، شحم حظل، لسن، روغن ہیدانجیر اور قرطم سے تیار کر کے حقنہ کیا جائے اور حب سککینج ایک روزہ کے وقفہ سے دیں اور ماء الاصول کی جگہ روغن ہیدانجیر استعمال کرایا جائے اور اس کے ساتھ میتھی، خولجان، تاج، دارچینی اور اریاج کا بھی استعمال کیا جائے کبھی کبھی حقنہ کی دواؤں میں سککینج، مقل، جاو شیر، روغن بادام، روغن اخروٹ، روغن سوسن، بطم اور روغن کلکانج اور روغن قرطم شامل کر دیا جاتا ہے۔ (کتاب اہرن)

ایک نفع بخش اور مجرب حقنہ کا نسخہ :

جو شاندرہ میتھی چالیس تولہ، روغن شیرج دوانس، شمد ایک اونس، روغن سوسن ایک اونس، قطر ان نصف اونس، شحم حظل، جندیہ ستر پونے دو دوماشے یا ساڑھے تین تین ماشے اور وہ قونج جو صفراء کی وجہ سے ہوتا ہے اس کے علاج میں حقنہ لینہ استعمال کیا جائے اور بسا اوقات بلاب اور روغن بادام اور سقمونیہ سے حقنہ کیا جاتا ہے جب کہ سبب مرض صفراء ہو یا اسفید باج، ہسفانج، قرطم اور روغن شیرج استعمال کرایا جاتا ہے۔ غذا میں شبت و نمک کے ساتھ مرغیوں کے چوزوں کے اسفید باج میں اچھی شراب ریحانی ملا کر کھلایا

جائے اور پیٹ پر دودھ اور روغن چنبیلی ملا جائے اور مریض کو چاہئے کہ وہ چکادک کا شور بہ کھائے گوشت نہیں اور خرگوش کے پنیر مایہ کے استعمال سے فوراً قونج صحیح ہو جاتا ہے اور اجابت ہو جاتی ہے۔ اور جالیونس کی طرف منسوب کتاب الحدود میں میں نے پڑھا ہے کہ قونج کے ساتھ کسی کسی وقت اس قدر شدید درد ہوتا ہے کہ مریض اس پر ہاتھ رکھنا بھی برداشت نہیں کر سکتا اس کے ساتھ ٹھنڈے پینے آنے لگتے ہیں اور سانس گھٹنے لگتی ہے۔ (اہرن)

قونج میں ہمیشہ اس قدر جھنے کئے جائیں کہ اجابت نرم ہونے لگے۔ (ابن ماسویہ)

قونج کا سبب براز کی خشکی کے ساتھ صفر ہوتا ہے جس کی علامت اس سے قبل قے اور شدید پیاس ہوتی ہے اس کی تشخیص کے سلسلے میں مزاج سے اور اس کی موجب سابقہ تدابیر سے مدد لی جائے قونج کا سبب کبھی کبھی عذیبہ اور بلغم ہوتا ہے۔ اس کا استدلال سابقہ تدابیر مریض کو مزاج پیاس نہ لگنا اور ماضی میں تھنہ کی شکایت موجود ہونے سے کیا جائے اور قونج کا سبب کبھی کبھی ریح ہوتی ہے اس کی دلیل ریح کا ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونا اور لفظ شکم کی موجودگی ہے اور کبھی کبھی قونج کا سبب دیدان ہوتے ہیں جس کی علامت یہ کہ قونج کی شکایت ہونے سے پہلے کبھی پیٹ سے کیڑے خارج ہوتے ہوں گے پھر اچانک بغیر کسی معلوم سبب کے قونج ہو گیا ہو گا اور کبھی کبھی قونج کا سبب ورم ہوتا ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ قونج کے ساتھ التهاب، غم و اندوہ اور ہوشی کی حالت ہوتی ہے۔ (اہرن)

میں نے شراب نوشی سے قونج عارض ہوتے نہیں دیکھا اور اگر ہوا بھی تو ہلکا ہوا، پریشان کن نہیں۔ ایسا صرف اسی وقت ہو سکتا ہے جب کہ شراب بہت زیادہ پانی ملی ہوئی ہو کیوں کہ اس سے آنت کو بہت زیادہ ٹھنڈک لگ جاتی ہے اور پیٹ میں بہت زیادہ ریح بننے لگتی ہے۔ (مؤلف)

وہ حرکت جو قونج کے بعد ہوتی ہوئی نظر آتی ہے وہ وہی گرم ورم ہوتا ہے جس میں آنت کے اندر شدید تناؤ کے باعث شدت کا درد ہوتا ہے اور یہ آنت چونکہ شریان عظیم سے قریب ہوتی ہے لہذا اس کے علاج کے لیے ایسے روغن سے حقنہ کی جائے جو استرخاء پیدا کرے اور جس میں بخار عظمیٰ اور اسی کی جیسی دوسری دوائیں جوش دی گئی ہوں۔ (مؤلف)

قونج کے لیے حالت صحت میں گرم اور مقوی روغنوں سے حقنہ کرنا ضروری ہے تاکہ قولون میں گرمی پہنچے اور اسے تقویت ملے جس سے آئندہ آسانی سے جلدی فضلات کو قبول نہ کر سکے۔ (کتاب الفائق) شہرم تقریباً ساڑھے پانچ تولہ اور سکینج تقریباً گیارہ تولہ لے کر گولیاں بنائی جائیں۔ اگر کسی اور دوا

سے اجابت نہ ہو رہی ہو تو ان گولیوں سے ہو جاتی ہے۔ (اس حب کا نسخہ ایوب کا ترتیب دیا ہوا ہے)

جس شخص کی آنتوں میں بہت زیادہ بلغم جمع ہو اس کے تئیں مطمئن نہیں ہوا جاسکتا کہ اسے قولنج و ایلاؤس نہیں ہو سکتا۔ لہذا اسے بہت جلدی نکال دینے کی تدبیر کی جائے۔ کبھی کبھی انصباہ عفراء کی کمی کی وجہ سے آنتوں میں کثیر مقدار میں بلغم جمع ہو جاتا ہے۔ (منافع الاعضاء پانچواں باب)

چونکہ یہ آنت کثیر العصب ہونے کی وجہ سے ذکی الحس ہوتی ہے اس لیے اس کا درد شدید ہوتا ہے اور کبھی کبھی قولنج احتباس براز کے بغیر ہوتا ہے ایسا اس وقت ہوتا ہے جب بلغم آنتوں کی گہرائی میں موجود ہوتا ہے اور آنت سے اس قدر نہیں چمٹا ہوتا ہے کہ اس سے راستہ بند ہو جائے۔ ایسے میں مریض اس قسم کا درد محسوس کرتا ہے کہ گویا اس کا پیٹ چھیدا جا رہا ہے۔

ہمارے تجربے کے مطابق سب سے قوی دوا ورق اور سداب کی وجہ سے تمرئی ہے۔ اور لیاریج فیر ابھی قوی دوا ہے۔ اور فلوینا کے استعمال اور روغنوں کی مالش سے بھی درد دور ہو جاتا ہے۔

(قسط کتاب بلغم)

تیسرا باب

حقنہ کے قوانین، استعمال کے اصول اور ملطف، ملین، مسکن اور مولم شیافات کا بیان۔

سب سے پہلے حقنہ کا استعمال سمندر پر اڑنے والے ایک پرندے نے کیا جس نے اپنی چونچ میں سمندر کا پانی لے کر خود اپنی مقعد کے اندر داخل کیا جس کی وجہ سے اس نے جو کچھ کھایا تھا وہ سب پاخانہ کے راستے خارج ہو گیا۔ سب سے پہلے جس انسان نے بھی حقنہ کرنے کا ارادہ کیا اس نے بھی خالص پانی سے حقنہ کیا۔ حمایت محرقہ کی صورت میں پانی اور تیل سے حقنہ کیا جائے تاکہ اس سے سوزش اور جلن کو ختم کیا جاسکے اور آنتوں میں رطوبت پیدا ہو سکے اور ضروری نہیں ہے کہ اس میں نظرون، نمک اور اس قبیل کی دوسری کوئی دوا شامل کی جائے کیوں کہ یہ چیزیں مبتلائے خنار مریض کے لیے سخت مضر ہوتی ہیں۔

(جالینوس کی طرف منسوب کتاب الحقن اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ رو فوس کی ہے)

ان حقنوں میں لعاب اسپنول اور ماء الشعیر اور اس قبیل کی دوسری چیزیں شامل کی جاسکتی ہیں۔ (مؤلف)

حقنہ کرتے وقت مریض اس پوزیشن میں ہو کہ وہ پشت کے بل لیٹا ہو اس کا سر نیچے کی طرف ہو اور پیر اوپر ہوں اور سرین کسی قدر اونچی اٹھے ہوئے ہوں۔ حقنہ کرنے والا اس کے برابر بیٹھے اور حقنہ کے آلہ کو اپنے سے قریب کر لے، مقعد کو کوئی زخم یا جراثیم نہ پہنچے اس کے پیش نظر ناخن پہلے سے تراشے ہوئے ہوں اور حقنہ کی دوا چھوٹی آنتوں اور معدہ تک نہیں پہنچتی لیکن کبھی کبھی شاذ و نادر صورتوں میں پہنچ جاتی ہے۔ پھر حقنہ کرنے والا اپنے بائیں ہاتھ کی انگشت شہات میں تیل لگا کر مریض کی مقعد پر خوب اچھی طرح پھیرے پھر اس کے بعد مقعد میں انگلیوں کو بار بار داخل کرے تاکہ سوراخ یا حلقہ مقعد کشادہ ہو جائے پھر اس کے بعد نگی ڈالے لیکن اسے اندر داخل کرنے میں زور زبردستی نہ کرنی چاہئے بلکہ اس وقت اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ نگی نہ تو زیادہ اندر تک ہو اور نہ باہر ہی رہ جائے کہ دو باہر بیہ نکلے بلکہ اوسط ہونا چاہئے پھر حقنہ کرنے والا اپنے دونوں ہاتھوں سے نگی کو آہستہ آہستہ اوپر سے نیچے کی طرف دبائے تاکہ اس کے اندر کی تمام دوائیں اس سے نکل کر اندر مقعد میں چلی جائیں۔ اگر خنار میں مبتلا مریض کو کچھ دنوں سے قبض کی شکایت ہو تو بھوسی کے جو شانڈے ساتھ نظرون اور تیل ملا کر اس سے حقنہ کیا جائے اس سے پاخانہ آسانی سے خارج ہو جاتا ہے۔ چقدر اور تیل کے جو شانڈے سے حقنہ کیا جائے اور بادی اور ٹھنڈی چیزوں جیسے خیار شہر کے استعمال سے پرہیز کر لیا جائے اس سے نفخ کی شکایت ہو جاتی ہے یا مثلاً ماء الکزبرہ کہ یہ مخدر ہے۔ چقدر کا

جو شانہ بہت سی شکایتوں میں مفید ہے خصوصاً درد کمر میں۔ رہا قطلوریوں کا حقنہ تو اس کے استعمال سے صفراء اور بلغم تیزی سے خارج ہوتے ہیں۔ اسے خزاروں میں درجہ انحطاط کے بعد ہی استعمال کر سکتے ہیں۔ اس کا جو شانہ شمد اور روغن زیتون کے ساتھ استعمال کرنا چاہئے جس سے یہ قوی ہو جاتا ہے اور یہ حقنہ یعنی جو شانہ قطلوریوں کا حقنہ قبض، جگر کے سدوں، معدہ کا درد، ورم طحال، وجع مفاصل اور وجع ورک اور بلغمی اور ام میں مفید ہے۔ حقنہ قطلوریوں خوار کی حالت میں نہ کیا جائے۔ ہاں غلیظ اور لیسہ دار اخلاط کی صورت میں یہ مفید ہے۔ اور رہا حقنہ حظل تو یہ صداع برسام، لشرعس، مالٹو لیا مزمین، تھقیہ صداع بیضہ، بہرہ پن اور ان مزمین امراض چشم میں جس کا سبب کوئی گرم اور حریف مادہ نہ ہو بلکہ غلیظ بلغمی خلط ہو مفید ہے اور حقنہ، قونج، ذات الحلب اور امراض مفاصل میں مفید ہے۔ حقنہ حظل کو حقنہ قطلوریوں کے طریق پر تیار کیا جائے اور اسی طرز پر حقنہ کا فعل انجام دیا جائے جیسے کہ قطلوریوں کا حقنہ تیل اور شمد کے ساتھ۔ اسی طرح فودنج کا حقنہ ہے کہ اس کے ساتھ بھی شمد اور روغن زیتون شامل کر کے حقنہ کیا جاتا ہے۔ حقنہ مثبت استرخاء معدہ، ضعف اشتہا، بد لووار ڈکار اور ورم معدہ میں فائدہ مند ہے۔ مثبت کے ساتھ زیرہ پکا چھان کر اس میں شمد اور تھوڑا سا روغن زیتون شامل کر کے حقنہ کیا جائے۔ یہ فائدہ مند ہے ریاخ توڑتا ہے اور دور کرتا ہے۔ (مؤلف)

حقنہ شیخ ریاخ اور کرم امعاء کی شکایت میں اچھا کام کرتا ہے اس کے جو شانہ کو تھوڑے شمد اور تیل کے ہمراہ استعمال کیا جائے۔ اس سے کدو دانوں کی شکایت میں خاص طور سے فائدہ ہوتا ہے اور دق کے مریضوں کو لعابات اور روغنیات اور مرطبات کے ہمراہ استعمال کرنے سے فائدہ ہوتا ہے اور حمی غب کے مریض کو روغن گل سے حقنہ کیا جائے۔ برف کے پانی اور روغن گل سے حقنہ کرنا بھی مفید ہوتا ہے لیکن اس میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔ حقنہ خشخاش آنتوں کے زخم اور اس کی حرقت و سوزش میں مفید ہوتا ہے۔ اس کے لیے پہلے خشخاش کو اس قدر پکایا جائے کہ وہ گھل جائے اور اس کے اوپر تیل پہنے لگے تب پھر اس سے حقنہ کیا جائے۔

خشخاش اور جو یہاں تک پکایا جائے کہ اس پر تیل ظاہر ہو جائے تب پھر اس سے حقنہ کیا جائے۔

(مؤلف)

عمود حقنہ کو اگر ایک ہی بار میں تیز سے دبا دیا جائے تو حقنہ کی دوا معدے تک پہنچ جائے گی اور ناک سے بہ نکلے گی اور جب کئی بار میں نرمی سے دبایا جائے گا تو وہ منقطع ثبات ہو گا اور اگر بہت ہلکا دباؤ دیا جائے گا تو مقام مطلوب تک دوا پہنچ نہیں پائے گی۔ کم مقدار والا حقنہ جس جگہ تک پہنچانے کی ضرورت ہوتی ہے وہاں

تک نہیں پہنچ پاتا اور کثیر مقدار میں دینے سے بعد میں سستی، فتور، نفخ اور زحیر لاحق ہو جاتا ہے اور حد سے زیادہ گرم دینے پر غشی اور جریان خون کی شکایت ہو جاتی ہے اور زیادہ ٹھنڈے ہونے کی صورت میں ریاہ اور قبض کی شکایت ہو جاتی ہے اور حقنہ مسخنہ دینے پر آنتوں اور مثانہ کو نقصان پہنچتا ہے اور زحیر کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے ہاں پتلا حقنہ دینے سے فائدہ جلدی حاصل ہوتا ہے۔ مریض کو چت لانا کر حقنہ کر کے دو آنت میں اچھی طرح نہیں پہنچ پاتی۔ (کتاب ہندی)

حقنہ کرنا ہو تو نمار منہ نہ کیا جائے اور پہلے مریض کو بائیں پہلو پر لٹایا جائے اس کی کہنی اس کے کولھے کے نیچے دبا دی جائے اور بائیں پیر کو سیدھا پھیلا دیا جائے اور دائیں پیر کو سمیٹ کر سینے سے لگا دیا جائے اور حقنہ کے وقت مریض کو کھانسی یا چیونک نہیں آنی چاہئے کیوں کہ اس سے حقنہ کی دوائیں تیزی سے باہر نکل آئیں گی اور اگر کھانسی ابھی جائے تو اسی وقت دوبارہ پھر حقنہ کر دیا جائے اور جب اپنے آپ دوا نکلے تو پھر اسے روکنے کی کوشش نہ کی جائے۔ (کتاب اطری)

حمیات لازمہ خبیثہ کے مریضوں کو اور ان کو جو کسی لمبی بیماری میں کمزور ہو گئے ہوں اور ازالہ مرض مشکل ہو گیا ہو، پانی سے حقنہ کیا جائے۔ آنتوں میں ریاہ ہو تو گرم پانی سے، کیوں کہ نیم گرم پانی مولد ریاہ ہے لہذا ایک دفعہ میں تیزی سے گرم پانی کے ذریعہ حقنہ کیا جائے اور جس کسی شخص کے پیٹ میں خشکی بہت زیادہ ہو تو اس کو عظمیٰ اور کنوچہ سرخ کے جو شاندرے سے حقنہ کیا جائے اور جس کو لذع و سوزش کی شکایت ہو اس کو تخم کتاں کے جو شاندرے سے۔ روٹی تافع قروح امعاء ہے۔ قوی حقنوں کے بعد اس سے حقنہ کیا جائے کیوں کہ اس سے آنتوں کی اصلاح بھی ہوگی اور غذائیت بھی ملے گی۔ اور رہا چتندر کا عصارہ تو یہ آنتوں کے اپنی جگہ سے ہٹ جانے کی صورت میں مفید ہے۔ آنتوں کو درست کرتا اور خشک پاخانہ کو پگھلاتا ہے۔ عصارہ خرفہ التباب امعاء، شدید ورم حار اور ایسے التباب مقعد میں مفید ہے جو سخت غلیظ پاخانہ یا کسی دوسری شے کے خارج ہونے کی وجہ سے ہو اور حب الغار کے ساتھ پکایا ہوا تیل ریاہ کی صورت میں اور ٹھنڈک سے عارض ہونے والے خزار کی صورت میں مفید ہے اور دودھ زحیر اور آنتوں کے امراض میں مفید ہے مگر اس میں تھوڑی سی مرغی کی چربی شامل کر لی جائے۔ رہا گھی تو اس سے ہم آنتوں کے گندے زخموں اور معاء مستقیم میں کسی بڑے ورم کی وجہ سے پاخانہ رک جانے کی صورت میں حقنہ کرتے ہیں اور جس نے افیون کا استعمال کیا ہو اسے شراب اور تیل سے حقنہ کیا جائے۔ حقنہ کی مقدار زیادہ سے زیادہ تین قوطول اور کم از کم ایک قوطول ہوتی ہے۔ ایک دن میں زیادہ تر دو یا تین بار حقنہ کیا جاسکتا ہے خاص طور سے جب کہ معاء مستقیم میں کوئی زخم یا ورم حار ہو جو اوپری آنتوں سے پاخانہ نکلنے میں مانع ہو۔ مصنف کا کہنا ہے اگر کسی نے زہریلا گھر متا کھا لیا ہو تو

اس کے لیے ایسے حقن مفید ثابت ہوں گے۔ معاء مستقیم جو نظرون، افسنتین، مولیٰ کا عصارہ اور جو شانندہ سداب سے تیار کیا گیا ہو اور معاء مستقیم کے استرخاء کی صورت میں ایسا حقن مفید ہوتا ہے جو پانی اور نمک پر مشتمل ہو اور دیدان کی صورت میں افادیہ جو شانندہ اور آنتوں کے متعفن زخموں کے لیے کاغذ سوختہ کا حقن مفید ہوتا ہے۔ (اور بیاسیوس)

چونکہ حقن کرنے سے معدہ کو مضرت پہونچتی ہے اس لیے جب ہم کسی ضعیف المعده انسان کو حقن دینا چاہتے ہیں تو حقن سے پہلے اسے نیم گرم پانی پی لینے کی ہدایت کر دیتے ہیں تاکہ حقن کی دوا جرم معدہ کو نہ لگے اور چونکہ فٹیلہ کا اثر معدہ تک نہیں پہنچتا لہذا ہم اسی پر اکتفا کرو۔ (جوامع افلو قن)

میں نے دیکھا کہ بہت سے مواقع پر حقن کرنے سے بیشتر کھانا کھانا ضروری ہوتا ہے۔ (مؤلف)
سقمونینا سے حقن کرنے سے صفراء کا اسہال ہوتا ہے۔ قطوریون، افیتمون، فودنج، خریق اور بسفانج سے حقن کرتے سے سودا کا اسہال ہوتا ہے۔ (حنین)

کبھی کبھی حقن کے عمل کے وقت طبیب کے اناڑی پن سے آنتوں میں ریاچ بھر جاتی ہے۔
(حرکتہ الصدر والریئہ)
ایسا اس وقت ہوتا ہے جب کہ حقن کی ٹکلی کو بار بار دبایا جائے اس میں مریض کا حال ویسا ہی ہو جاتا ہے جیسا کہ مثک میں ہوا بھر دی جائے۔ حقن کا آلہ کو اس طرح استعمال کرنا چاہئے کہ اس پر انگلیوں کے لیے جو جگہ بنی ہوئی ہے اس پر انگلیوں کو رکھ کر ایک مرتبہ میں دبا کے پوری دوا پہونچا دی جائے پھر آلہ کو باہر کھینچ لیا جائے۔
(مؤلف)

حقن سے بعض اوقات کچھ ایسی چیزیں اوپر چلی جاتی ہیں جس سے مریض قے کر دیتا ہے۔
(العلل والاعراض)
حقن لینے کی ضرورت سب سے زیادہ ان لوگوں کو ہوتی ہے جن کی طبیعت میں قبض کار حجان ہوتا ہے اور جن کا معدہ مسلسل لینے کی وجہ سے کمزور ہو چکا ہوتا ہے اور جب مسلسل لیتا ہو تو قے ہو جاتی ہو اور اس کی آنتیں فضلہ خارج نہ کر پاتی ہوں تو ایسے مریضوں کو اسی چیزوں سے حقن کیا جائے جن سے ان میں حرکت پیدا ہو۔ کبھی کبھی صرف تیل سے حقن کر دیتے ہیں تاکہ خشک براز میں نرمی پیدا ہو اور باہر خارج ہو جائے ہاں اس کا عادی بنانا بہتر نہیں ہے کہ بغیر حقن کے آنتیں کچھ خارج ہی نہ کر سکیں بلکہ مطاف بطن شیا فات استعمال کیے جائیں اور بالخصوص ان لوگوں میں جو ایسا حقن چاہتے ہوں کہ صرف اندر کا ستھتہ ہو جائے۔
(یولس)

سر کی چوٹ اور ور م میں حقنہ کرنا بہت مناسب اور بہتر ہوتا ہے کیوں کہ اس سے اخلاط کا بہاؤ نیچے کی طرف ہوتا ہے سر کی طرف اوپر نہیں۔ جیسا کہ ادویہ مسہلہ کے استعمال سے ہوتا ہے۔ یہ حقنہ قوی درجے کے ہونے چاہئیں تاکہ زیادہ جذب کر سکیں۔ اس کا مقصد صرف آنتوں اور معدہ کے مواد کا استفرغ نہ ہو بلکہ جگر کے اندرون تک سے استفرغ ہو۔ (المیامر)

حقنہ کی نکلی یعنی پچکاری کو زور سے دبا دینے پر دوا معدہ میں پہنچ جاتی ہے اور ناک سے نکل آتی ہے ایسے میں ضروری ہے کہ مریض کے بال اتنی زور سے پکڑ کر کھینچے جائیں کہ درد ہونے لگے اور پھر اس کے اوپر ٹھنڈا پانی چھڑکا جائے اور مسہل دوائیں پلائی جائیں اور حقنہ کی پچکاری آہستہ دباؤ ڈالنے سے مقصد پورا نہیں ہوتا۔ اس لیے حقنہ کرنے والے کو چاہئے کہ وہ مریض کے نچلے اطراف کو تھوڑا اوپر کر کے بستر پر بائیں پہلو پر لٹائے اور دائیں پیر کو اندر کی طرف موڑ دے تب نکلی کو مقعد میں داخل کرے اور نکلی پر اوسط دباؤ ڈالیں اور کچھ دیر روک کر تب نکالے پھر مریض کو پیٹھ کے بل سلا دے۔ (کتاب فارسی)

آنتوں سے شفل خارج کرنے والی بطور حمل مستعمل دوائیں :

گائے کا پتہ شمد کے ہمراہ، آب گرم مری کے ہمراہ، حقنہ کی شکل میں میتھی کا جو شانہ اور تخم کتاں کا جو شانہ ہمراہ، شمد، گائے کا پتہ ہمراہ یورق، بھیڑ کا پتہ ہمراہ یورق، یورق اور نمک کے ہمراہ گاڑھا شمد، تخم حنظل شمد کے ساتھ ملا کر اور مولی کو روغن زیتون میں تر کر کے بطور حمل استعمال کرنے سے براز نرم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح کرنب کی جزیں مفید ہیں۔ پودینہ کو ہی باریک پیس کر شمد کے ساتھ ملا کر شافہ کی شکل میں بالون پیس کر گاڑھا کیا ہوا شمد اور یورق کے ساتھ اور کر یا کا عصا یہ تمام دوائیں آنتوں سے براز خارج کرتی ہیں۔ (لبن ماسویہ)

بعض پرندے خود کو سمندر کے پانی سے حقنہ دیتے ہیں جس سے دست ہو کر ان کا پیٹ صاف ہو جاتا ہے۔ اگر بدن سے غلیظ فضلہ نکالنا مقصود ہو تو سادہ حقنہ جو پانی روغن زیتون شمد اور لطر دن پر مشتمل ہونہ کیا جائے کیوں کہ اس سے غلیظ فضائات پر اثر نہیں ہوتا بلکہ مزید اذیت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ شدید التباب اور سوزش والے حمیات میں صرف پانی اور تیل سے حقنہ کیا جائے اس کے ساتھ کوئی دوسری گرم چیز نہ شامل کی جائے کہ وہ خنار کی شدت کو اور جلن کو ختم کر دے۔ مریض کو حقنہ کرتے وقت اس پوزیشن میں رکھا جائے کہ وہ چپٹ لیٹا ہو سر آزاد ہو، دونوں پیر اور سرین تھوڑے اٹھے ہوئے اوچے ہوں اور حقنہ کا عمل کرنے والے کے ناخن تراشیدہ ہوں کیوں کہ اس سے بعض دفعہ مریض کی مقعد میں خراش آجاتی ہے۔ مقعد کے ارد گرد کئی بار تیل لگانا ضروری ہے پھر بائیں ہاتھ کی انگشت شہادت میں تیل لگا کر حلقہ مقعد میں تین بار داخل

کرے تاکہ اس میں کچھ کشادگی آجائے تب پچکاری کو اندر داخل کرے اس کو اندر داخل کرنے میں کوئی زور زبردستی نہ کرے بلکہ میانہ روی سے داخل کر کے اپنے دونوں ہاتھوں سے اسے دبا دے۔ نگی کو زبردستی داخل کرنے کا نقصان یہ ہے کہ اندر کی پوری دوا داخل نہیں ہو سکے گی۔ (جالینوس سے منسوب حقنہ کا بیان) حقنہ کی پچکاری میں دوسرے ہونے چاہئیں ایک سے دوا اندر داخل کرنے کے لیے اور دوسرے سے ہوا خارج ہونے کے لیے اس کی بناوٹ اس طرح کی ہو کہ دوسروں کے درمیان میں ایک رکاوٹ ہو جس سے دونوں سیالیاں بن جائیں ایک کا سر اوپر کی طرف راگ اے ہند کر دیا جائے تاکہ اس طرف دوا نہ جاسکے اور اس ہند تالی کے آخری سرے پر سوراخ ہو جس سے ریح نکل سکے۔ یہ سوراخ اتنے آخر میں نہ ہو کہ مقعد میں پہنچ جائے۔ جب اس طرح کے آلہ سے حقنہ کرنے سے دوا باہر نہیں بہہ سکے گی اور سوراخ سے ہوا باہر خارج ہو جائے گی۔ نگی کو دباتے وقت حقنہ میں دھڑکتا ہوا چڑھ جاتی ہے اور مریض پر سے عمل ہٹتے ہی ہوا دوا کو تیزی سے دفع کر دیتی ہے اور پیٹ جیسا کا تیسا ہو جاتا ہے۔ (مؤلف)

قطوریون اور روغن زیتون کے ساتھ بھوسی کا جو شانہ ملا کر استعمال کرنے سے پیٹ کی خلافت اچھی طرح خارج ہو جاتی ہے۔ اس کے ساتھ اگر عصار بھی ہو تو صرف چقندر اور تیل کے جو شانہ حقنہ کیا جائے۔ چقندر بہت مفید ہے خصوصاً کمر کے دردوں میں۔ قطوریون کے حقنہ کا فائدہ یہ ہے کہ یہ بلغم اور مرہ صغراء کو کھینچ کر نکال باہر کرتا ہے لہذا اس کا استعمال صرف قوی اور تندرست لوگوں میں کیا جائے اس کا جو شانہ لے کر شمد اور تیل کے ساتھ شامل کر کے حقنہ کیا جائے۔ یہ قبض، درد معدہ، ورم طحال اور وجع مفاصل کے لیے بہترین ہے لیکن اس کے استعمال سے قبل یہ پتہ کر لیا جائے کہ درد اخلاط لطیفہ جارہ کی وجہ سے تو نہیں ہے اگر ایسا ہے تو پھر استعمال کا ارادہ ترک کر دیا جائے اور اگر یہ درد اخلاط غلیظ بارہ کی وجہ سے ہوں تو پھر یہ مفید ہے۔ حنظل کا حقنہ صرع، برسام، گرانی، سر، مالٹو لیا، اذیت ناک درد سر، بہرے پن اور ان امراض چشم میں فائدہ کرتا ہے جن کا سبب پرانا غلیظ بارہ مادہ ہو اور اگر درد چشم کے ساتھ گرانی سر اور قبض کی بھی شکایت ہو تب اس کا استعمال کیا جائے۔ شبت کا حقنہ استرخاء معدہ، ضعف اشتہا، بدبودار ذکر اور ورم معدہ میں مفید ہے اور فودنج نمری کا حقنہ ذات الجنب اور امراض مفاصل کی میں مفید ہے۔ اس کا جو شانہ شمد اور تیل میں ملا کر استعمال کیا جائے۔ شیخ کے جو شانہ میں تھوڑا زیرہ ملائیں اور پکائیں پھر اس میں شمد اور روغن زیتون شامل کر کے اس سے حقنہ کریں۔ اس سے ریح کی شکایت دور ہو جاتی ہے۔ اور شیخ ارمنی کا حقنہ دیدان میں مفید ہے۔ اس کے جو شانہ میں شمد اور روغن زیتون ملا کر حقنہ کرنے سے بہت فائدہ ہوتا ہے بالخصوص اگر دیدان زیریں آنتوں میں ہوں۔ گرم اور قوی درجہ کے حقنہ چوں، لاڑھوں اور

خشک بدن والوں کو نہ کئے جائیں۔ ان کو بلکہ اور رطب حقنہ کئے جائیں۔ نوجوانوں کے حقنہ میں تیل کی مقدار زیادہ ہونی چاہئے کیوں کہ ان کے ثقل میں خشکی زیادہ ہوتی ہے اور پھر انہیں تربیب کی زیادہ ضرورت پڑتی ہے بوڑھوں کے حقنہ میں تیل کم اور شہد زیادہ ہونا چاہئے اور حمی محرقہ کے مریض کو پانی اور روغن گل سے حقنہ کیا جاتا ہے۔ (مؤلف)

تخم کتاں کا حقنہ تیار کر کے اس سے حقنہ کرنا حمی محرقہ میں مفید ہے۔ روغن گل کو حقنہ کرنے سے پہلے پانی میں خوب اچھی طرح ملا لیں تو بہتر ہوتا ہے۔ رہا حقنہ خشکاش تو یہ دوسمٹاریا اور شدید سوزش امعاء میں مفید ہے۔ سوزش میں سکون پہنچاتا اور خلفہ کو دور کرتا ہے۔ آنٹوں میں ذیول کی علامتیں غالب ہوں تو تخم کتاں کا جو شانہ مفید ہوتا ہے اور حرارت کے غلبہ میں روغن گل اور پانی کا حقنہ۔ (صاحب افیاقوس)

حرارت میں مریض کو صرف ماء الخبز سے حقنہ کیا جائے اور سل کے مریض کو حقنہ دوائیں ملا کر دیں۔ رہا فیون تو اس کی حقنہ اور شیافات میں شمولیت دردوں میں سکون پہنچاتی ہے۔ خاص طور سے پچیش میں۔ (مؤلف)

جالینوس نے امیڈیمیا میں کہا ہے کہ انہوں نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ اسے حمل کے طور پر استعمال کیا گیا تو وہ مر گئے۔ لہذا اگر زیادہ خون کی کثرت ہو تو اس سے حیرانی نہیں ہونی چاہئے لیکن اگر خون کم ہو تو حرارت کی کمی ہوگی کی طرف توجہ نہ کی جائے۔ بھوسی اور ہنشد کا جو شانہ۔ (مؤلف)

مسہل صفراء حقنہ :

بھوسی اور ہنشد کا جو شانہ چالیس تولہ، بورق ایک چوتھائی اوقیہ، سقمونیہ ایک چوتھائی درہم، اس میں روغن ہنشد شامل کر کے حقنہ کیا جائے۔ (حنین)

مسہل بلغم حقنہ :

چندر کا جو شانہ تقریباً چالیس تولہ، خربق نصف اوقیہ، شحم حظل ساڑھے چار ماشہ، روغن زیتون اور دھن قرطم ملا کر حسب دستور حقنہ کیا جائے۔

مسہل سوداء حقنہ :

خربق، افیتمون، چندر، شحم حظل، بورق، روغن زیتون اور شہد کو جوش دے کر اس سے حقنہ کیا جائے۔ حقنہ کرتے وقت یہ احتیاط لازم ہے کہ جوف میں ہوانہ داخل ہو اور وہ ایسے کہ ایک ہی بار میں دوا پہنچادی جائے دوبار میں کرنے پر ریاخ اندر جاسکتی ہیں۔ حقنہ کے بعد جب سوکھ جائے تو شیرج کو ہکا گرم

کردو کیوں کہ یہ عمل حقنہ کی دوا کو باہر نکل آنے سے روکتی ہے اور ذوسطاریا کی صورت میں روئی کو گرم قابض پانی میں بھگو کر اس سے گرمی پہنچائی جائے۔ دوسری صورتوں میں کسی بھی چیز سے گرمی پہونچائی جائے۔

(انن سرانیون)

درد گردہ اور عرق النساء کے مریض کو اس پوزیشن میں رکھ کر حقنہ کیا جائے کہ وہ اپنی پیٹھ کے بل لیٹا ہوا ہو اور قونچ کے مریض کو اس حالت میں کہ وہ اپنے چاروں ہاتھوں پیروں پر ٹکا ہوا ہو۔ (مؤلف)

سوداوی امراض مثلاً کتے کے کانے میں مخرج سودا و اکیم جن کا فکدہ استحال کیا جاسکتا ہے یہ ہیں خریق سیاہ، شحم حطلل، یورق، سد لڈ جندید ستر سب کو ہموزن لے کر جھاگ نکالے ہوئے شمد میں ملا کر ہٹائیں۔

(کتاب مسج)

قرص کوکب اور شربت خشخاش ایلاؤس میں مفید ثابت ہوتے ہیں۔ (فلیغریوس)

ایلاؤس کے مریض کو شبت کے ساتھ مویز پکا کر چھان کر پلایا جائے۔ یا گرم اہلتے ہوئے پانی میں روئی ڈال دی جائے اور پھر اس میں سے کھلائی جائے بہت فائدہ کرتی ہے اور یہی گرم گرم روئی کھلائی جائے اور اسی سے حقنہ بھی کیا جائے اور روغن گل سے حقنہ کرنے سے قبل اس میں خوب اچھی طرح پانی ملا لینا چاہئے۔ حقنہ خشخاش ذوسطاریا اور شدید سوزش امعاء میں نافع ہے۔ سوزش کو سکون پہونچاتا اور خلفہ کو دور کرتا ہے اور خشکی غالب ہونے کی صورت میں تخم کتاں کا جو شانہ مفید ہوتا ہے اور حرارت کے غالب ہونے کی صورت میں روغن گل اور پانی کے ذریعہ حقنہ کرنا مفید ہوتا ہے۔ (مد اوقالہ اسقام جالینوس)

برگ غار کے پتوں کو تھوڑی کالی مرچ کے ساتھ خوب پیسنے کے بعد شراب کے ہمراہ لینے سے ایلاؤس میں فائدہ ہوتا ہے۔ بایونہ کا استعمال ایلاؤس کے لیے شافی ہے۔ نصف رطل نیم گرم روغن زیتون سے حقنہ کرنا شدید قبض اور ورم کے لیے مفید ہوتا ہے۔ پارہ، کو پیس کر سرمہ کی مانند بنا کر ایلاؤس کے مریض کو استعمال کرایا جائے اور ورم امعاء کی وجہ سے عارض ہونے والے ایلاؤس میں روغن زیتون کو کھلانا اور اسی سے حقنہ بھی کرنا بہت مفید ہوتا ہے۔ روغن ایر ساڈھائی اونس پلاتا مرض ایلاؤس میں بہتر ہے۔ کبھی کبھی دیدان سے بھی ایلاؤس کی شکایت ہو جاتی ہے۔ (جالینوس)

ایلاؤس کے مریض کو نفقوع صبر کے بعد روغن ہید انجیر پلایا جائے اور مکھن اور تھوڑا سا شمد ملا کر چٹایا جائے۔ مرض ایلاؤس میں ریاح بالکل نہیں خارج ہوتی اور شدید متلی کی شکایت موجود ہوتی ہے اور بہت زیادہ ضعف و لاغری محسوس ہوتی ہے اس میں اگر مریض کچھ کھاپی لے تو عوارضات میں مزید شدت آجاتی

ہے اور بدبودار ڈکاریں آتی ہیں اور کبھی کبھی پاخانہ کی قے ہو جاتی ہے اور چوتھے دن یا ساتویں دن مریض ہلاک ہو جاتا ہے اور کبھی کبھی بیس دنوں تک بھی زندہ رہ جاتا ہے۔ ایسے مریضوں کی رگیں پر ہو کر ابھر آتی ہیں اور ان کی نبض صغیر ہوتی ہے۔ (جید التذییر)

آب برگ عظمیٰ، خیار شہر، روغن بادام یا ماء الجبن یا آب مکو جس میں خیار شہر مل چھان لیا گیا ہو، ایلاؤس میں مفید ہے۔ ورم امعاء کی علامت یہ ہے کہ پیاس ہوگی اور چھونے پر گرمی کے احساس کے ساتھ پیٹ میں بھاری پن بخار ہوگا اور عام جسمانی حرارت بڑھی ہوئی ہوگی۔ (التذکرۃ)

ورم امعاء کے باعث عارض ہونے والے ایلاؤس کے علاج کے لیے حقنہ کا ایک نسخہ یہ ہے: آب بلاب، آب برگ عظمیٰ، آب خبازی، آب برگ کجد، آب برگ نیلوفر، آب ہنغشہ، آب چقدر، لعاب اسپغول، روغن ہنغشہ اور فلوں خیار شہر۔ تازہ دودھ یا مکھن اور بطخ کی چربی کے ساتھ حقنہ کیا جائے۔ قرص کوکب اور شربت خشخاش کا استعمال ایلاؤس میں مفید ہوتا ہے۔ (فلیغ غورس)

مویز کے ساتھ شبت کو اس قدر پکائیں کہ ہر یہ جیسا بن جائے۔ اسے پلانے سے ایلاؤس میں سکون ملتا ہے، اور گرم اہلتے ہوئے پانی میں روٹی پکا کر کھلانا نفع بخش ہے اور لمبی پچکاری کے ذریعہ حقنہ کیا جائے۔ تیل کے حقنہ کے بعد شحم حظل وغیرہ کے جو شاندرے سے حقنہ کیا جائے۔ (مداوۃ الاسقام۔ جالینوس)

مریض کی مقعد میں پھونکنی سے پھونک مارنا مفید ہے۔ (نقراط)

کدو دانوں کے پرانے مریض کو ایلاؤس کی شکایت ہو تو اس کا سبب کدو دانوں کو ہی سمجھا جائے اور اس کے ازالہ کے لیے ان کو خارج کرنے والی دوائیں استعمال کرائی جائیں اور مریض کی مقعد میں پھونکنی سے پھونک بھری جائے اور اس کے فوراً بعد حقنہ کیا جائے۔ (طبری)

گردہ کے مریض کو ہلکے مسلسل ادویہ سے اسہال ہو جاتا ہے لیکن قونج کے مریضوں کو قوی درجہ کی دواؤں کی ضرورت پڑتی ہے۔ گردہ کے مریض کو حقنہ کرنا مضر ہوتا ہے جب کہ قونج کے مریضوں کے لیے مفید۔ اس کے ساتھ عسر یول اور ریڑھ کی ہڈی کے درد کی شکایت ہوتی ہے یہ درد آخری درجہ میں محسوس ہوتا ہے اور درد قونج کا مریض یا تو پیٹ کی صفائی کے بعد یا ریاح خارج ہونے کے بعد ہی افاقہ محسوس کرتا ہے۔

(یسودی)

نفع شکم کی شکایت میں ساڑھے دس ماشہ کرویا گرم پانی یا قوی درجہ کی خالص نعیند کے ساتھ استعمال کرائیں۔ (التذکرۃ)

شدید نفخ کے لیے حقنہ کا نسخہ :

نانخواہ، شونیز، کرویا، زیرہ، سداب، انجدان، جنگلی سونف، پودینہ، شبت، صمتر سب کو پانی میں پکائیں اور صاف کر کے اس میں سکینچ، جاوشیر اور جندبید ستر حل کریں اور پھر اس میں روغن مرزنجوش یا روغن سنبل شامل کر کے اس سے حقنہ کریں۔

نقحہ کے لئے عجیب الاثر دوا :

نانخواہ، کالی مرچ، برگ سداب خشک، دارچینی، کندر، لونگ، جندبید ستر، صمتر، سکینچ، کرویا، زیرہ، شونیز، افیتون، وج، زرنہاد، حب الغار، قسط، ریوند، ان سب دواؤں کو کوٹ پیس کر اس میں سے ساڑھے چار ماشہ لے کر قوی درجہ کی خالص شراب کے ساتھ پلائی۔ شدید نفخ کے لیے، زنجبیل ساڑھے تین ماشہ، کالی مرچ اس کے برابر، تربد پونے دو ماشہ، شکر پونے پانچ ماشہ، لے کر گرم پانی کے ہمراہ استعمال کرائیں۔

(ابو بکر)

بتائے قولنج کی دیر تک ہلکی ہلکی مالش کی جائے اور اس کی دونوں پنڈلیوں پر دیر تک تیز مالش کی جائے۔ اس کے پیٹ پر پہلے روغن سداب، کمون اور جندبید ستر مالش کی جائے۔ پھر فریون اور فلفل کا نماد کیا جائے یا فریون اور فلفل کو کسی تیل میں ملا کے اس سے مالش کی جائے۔ (فلیغر غورس)

نسخہ برائے ضماد قوی :

سداب، فودنج، شونیز، زیرہ، میتھی، قرطم، برگ گاؤزباں، ورق الہمام، تخم انگن اورائی لے کر پکایا جائے اس میں بزوریا لعاب تخم کتاں شامل کر کے اس سے ضماد کیا جائے۔ (ابو بکر)

اساتذہ فن نے اس درد کے علاج کے لیے محمید اور گرم ضماد کی سفارش کی ہے یہ دونوں طریقے شفا بخش ہیں لیکن اس کو پابندی سے اختیار کرنا ضروری ہے۔ ملحوظ رہے کہ قوی درجہ کی دواؤں اور خاص طور سے مسلسل سودا دویہ سے حقنہ کرنا مساو قات قولنج کے بعد آنت میں بری طرح سے خراش پیدا کر دیتا ہے اور اگر ضعف معدہ یا قروح امعاء کے بعد قولنج ہو جائے تو اس کا علاج فصد سے کیا جائے اور حقنہ حادہ سے گریز کیا جائے۔ اور اگر زحیر کے بعد ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آنت میں کہیں درم ہے۔ (روفس)

حنین کی کتاب المعده سے افیون اور خبز سے مرکب ضماد برائے نفخ و قولون :

ہینگ، جندبید ستر، ہموزن لے کر روغن زیتون میں سداب پکالیا جائے۔ پھر سب کو ملا کر حسب دستور

ضاد تیار کر کے استعمال کیا جائے۔ (جور جس)

زحیر اور شدید درد میں سکون پہنچانے والا شافہ :

افیون، جندبید ستر، ہموزن لے کر شافہ بنالیا جائے۔ (جور جس)

بادام تلخ اور بادام شیریں دونوں قونج میں مفید ہیں۔ (طبری)

جب قونج کی علامات مل جائیں تو فوراً رگ صافن کی فصد کھولی جائے اور خون کئی بار میں نکالا جائے۔ ہم نے جب اس اصول پر عمل کیا تو اجابت نرم ہوئی اور پیشاب کھل کے ہوا۔ ویسے قونج رنجی کے علاج میں سب سے خاص چیز کچھنے لگوانا ہے اور جب یہ لگے کہ قونج کی وجہ گرم ورم ہے تو پھر کھنکھن سے کام نہ لیا جائے ورنہ ایذاؤں ہو سکتا ہے۔ بلکہ کائی کی رگ کی فصد کئی بار کھولی جائے اور لعاب مزلقہ استعمال کئے جائیں اور اگر احتباس بول کی شکایت ہو تو درید صافن کی فصد کھولی جائے۔ بعض قسم کے قونج میں درد شدید ہوتا ہے اور بعض میں اتنا شدید نہیں۔ شدید درد والا قونج یا تو آنتوں میں چھٹے ہوئے خلط لذاع یا اسی طرح کی کسی دوسری چیز کی وجہ سے ہوتا ہے یا غلیظ ریاح کے مد ہو جانے کی وجہ سے ہوتا ہے اور وہ قونج جس میں درد شدید نہیں ہوتا اس کی وجہ بارد غلیظ اخلاط ہوتے ہیں۔ ان کے درمیان علامت فارقہ یہ ہے کہ رنجی درد قونج کے ساتھ تہد اور ثقل ہوتا ہے۔ خلطی درد قونج کے ساتھ لذع اور کرب و اضطراب ہوتا ہے، گرم چیزیں اذیت پہنچاتی ہیں اور ہلکی ٹھنڈی چیزیں آرام و سکون دیتی ہیں اور کھانا ترک کر دینے سے درد میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ لہذا ماء الشعیر اور العسل کے حقنہ سے علاج کیا جائے تاکہ آنتیں اس خلط سے دھل کر صاف ہو جائیں۔ ماء الشعیر اور ماء العسل کے حقنہ سے آنتیں صاف ہو جائیں تو پھر ایسی بہترین غذائیں کھلائی جائیں جو جلد خراب نہ ہوتی ہوں ایسے میں ملاطفت اور مسخن دواؤں کے استعمال سے پرہیز کیا جائے کیوں کہ یہاں جس چیز کی ضرورت ہے وہ اس خلط حار کا استفرغ یا اس کی تعدیل مزاج ہے۔ ان دونوں میں سے اگر ایک سے بھی فائدہ نہ ہو تو تحذیر کی تدبیر اختیار کی جائے کیوں کہ مخدرات کا استعمال ان حالات میں مفید ہوتا ہے۔ صرف تحذیر ہی نہیں بلکہ تعدیل مزاج کی بھی تدبیر اختیار کریں۔ غلیظ مواد میں مخدرات کا استعمال نہ کیا جائے کیوں کہ شروع میں تو یہ مسکن ثابت ہوتی ہیں لیکن پھر بعد میں اس مواد کو پہلے سے بھی زیادہ غلیظ اور قوی بنادیتی ہیں اور قوی درجہ کی گرم دواؤں کا استعمال بھی نہ کریں کیوں کہ ایسی دوائیں ان غلیظ مواد سے ریاح کو دوبارہ بیجان میں لاتی ہیں جس سے تکلیف بڑھ جاتی ہے بلکہ ان غلیظ مواد کو بغیر کسی قوی اسخان کے تقطیع کرنے والی دوائیں استعمال کی جائیں۔ لہسن اور ترباق کا استعمال اگر مختار نہ ہو تو بہت مفید ثابت ہوتا ہے اور کسی تیل میں بزدور پکا کر اس میں جندبید ستر حل کر کے حقنہ کیا جائے تو اس سے بھی ریاح تحلیل ہوتی ہے اور بھیڑیے کا فضلہ قونج

درمی کے علاوہ ہر طرح کے قونج میں مفید ہے۔ لہذا اس کا استعمال ضرور کیا جائے۔ (کتاب علامتہ القونج)

قونج کبھی کبھی کچی غذاؤں مثلاً ترش میوؤں کے استعمال سے یا پیٹ میں ٹھنڈک لگ جانے کی وجہ سے بھی ہو جاتا ہے کیوں کہ اس سے قولون میں نفخ پیدا ہو جاتا ہے اور ڈکاروے اس کو سکھا دیتی ہے۔ (روفس)

قونج خلط غلیظ، ریاح، مرار حار، خشک براز اور ورم امعاء کی وجہ سے ہوتا ہے۔ خشک براز کی وجہ سے ہونے والے قونج میں ایسا درد ہوتا ہے گویا کوئی تیر اندر کو دھنسا ہشید دباؤ ہوا ہے اور قونج صغراوی میں ناقابل برداشت حد تک پیاس کی شکایت ہوتی ہے۔ بلیون اور کراٹ کے استعمال سے قونج میں فائدہ ہوتا ہے۔ اسی طرح کجہ، بادام، قرطم، شمد، مصری، چکاوک چڑیوں اور مرغوں کے شوربے، بلاب، کنوچہ سرخ، چندر، آب نخود، انجیر، سداب، اور زیرہ میں ان کو خوب کوٹ پیس کر سفوف بنالیا جائے اور جب شدید درد ہو، چھین اور مروڑ بھی ہو تو روغن، منضہ کے ساتھ استعمال کر لیا جائے اور زیادہ مقدار میں گرم پانی گھونٹ گھونٹ پلایا جائے اور روغن بادام شیریں و تلخ اور مرغی نان کے ساتھ کھانے کو دیں اور اگر پیٹ تن کر طبعی ہو جائے تو نفخ کو دور کرنے والی دوائیں استعمال کرائی جائیں اور تخمیات طے روغن زیتونی سے حقنہ کیا جائے اور پچھنے لگائے جائیں اور غذا میں کراٹ، لسن، اسفید باج، شبت اور زیرہ استعمال کر لیا جائے۔ اگر درد شدید نہ ہو تو سبب مرض غلیظ اور بارد خلط کو تصور کر کے علاج کیا جائے۔ ایسی صورت میں مسهل شربتوں سے دست لائے جائیں چنانچہ ماء الاصول، ایارج فیقرا، اور بید انجیر کا استعمال کیا جائے اور گرم صمغیات سے حقنہ کیا جائے۔ (مجمول)

نسخہ حقنہ مری :

منضہ، برگ عطمی، بنج عطمی، سبوس، ملوخیاک شنی، برگ کدو، سہتاسا، انجیر سفید، بنج سوسن، روغن منضہ، مری۔ غذا کے طور پر مزلق سبزیوں کا پانی ہمراہ روغن بادام ہونا چاہئے اور اس مرض سے چھٹکارا پا جانے کے بعد مغز املتاس، شربت منضہ، ماء البقول اور لعابات کا استعمال جاری رکھا جائے خواہ اس میں مشکل ہی کیوں نہ پیش آئے۔

اگر کھانا کھانے کے بعد درد قونج عارض ہو جائے تو قے کرادی جائے اس سے درد میں افاقہ ہو جاتا ہے اور کھانے میں صرف بزور دیا جائے اور سوائے چندر اور آب کرنب کے سبزیاں مفید نہیں ہوتیں۔ زیتون سیاہ اس میں مفید ہے۔ ٹھنڈے پانی کا استعمال ٹھیک نہیں ہے۔ شراب ٹھیک ہے اور جب الصور کا استعمال بوقت خواب فائدہ مند ہوتا ہے اور جب الصور کے مرکبات کا استعمال بھی بوقت خواب مفید ہوتا ہے اور بھنگ کی جڑ لکنا مفید ہوتا ہے۔ مرغابی کے احشاء بطن کو بھون کر کھانا مفید ہے۔ اسی طرح چکاوک کو

بھون کر کھانے سے درد فوراً دور ہو جاتا ہے۔ ہماری عروج پر ہو تو قرن الایل محرق ساڑھے چار ماشہ کا استعمال کریں۔ جندہید ستر اور نمک درانی برابر برابر لے کر اس میں سے دو مہلے کے برابر یعنی پانچ سے نو ماشہ تک استعمال کرنے سے یہ کاسر ریاح بھی ہے اور سسل بھی۔ ہماری دوبارہ عود کر آنے سے محفوظ رہنے کے لیے اس کا استعمال کیا جائے اور پیٹ و پشت کی مالش کرنب، روغن زیتون اور نظرون سے کی جائے اور پیٹ پر ضماخرد لگانے سے ہماری دوبارہ نہیں ہوتی اور جڑ سے ختم ہو جاتی ہے۔ ناف سے نیچے داغ لگائے جائیں اور کافی زیادہ دنوں تک اس زخم کو مند مل نہ ہونے دیا جائے تاکہ اس راستے کثیر مقدار میں مواد بہہ جائے۔ ریاضت بھی مفید ہے۔ تخمہ اور کثرت سے شراب پینا مضر ہے اور ایسے مریضوں کے لیے نمکین پانی فائدہ مند ہے اور خربق کا استعمال درد کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتا ہے۔ (الاسقام المزمنہ)

قولنج کے لیے سرکہ، ہنری، پنیر اور وہ تمام چیزیں مضر ہیں جو پیٹ کو خشک کر دیتی ہیں اور شیرینی، چکنائی اسفید باج اور اس جیسی دوسری چیزوں کا مسلسل استعمال فائدہ مند ہے اور ٹھنڈے پانی کا پینا پیٹ کے ہر درد کے لیے مضر ہے۔ پیٹ درد میں دستوں کا لانا مفید ہوتا ہے اس سے درد بالکل ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن قروح یا زخموں اور دہیلہ کے در دوں میں اسہال مفید نہیں ہوتا۔ (مجمول)

ایک مریض تھا اس کے بارے میں اندازہ تھا کہ اسے قولنج کی شکایت ہے۔ نطول حقنہ اور ضماخات میں سے کسی بھی اصول علاج سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا تھا بلکہ درد میں اضافہ ہو جاتا تھا۔ ہوا یہ کہ جب اس کو روغن سداب سے حقنہ کیا گیا تو اس کی حالت بچو گئی اور جب ایسے حقنہ کا استعمال کیا گیا جس میں جندہید ستر شامل تھا تو اس کا حال اور برا ہو گیا اور جب شمد اور سیاہ مرچ کھائی گئی تو طبیعت مزید خراب ہو گئی اسی طرح جب اس کو عصارہ میتھی دیا گیا تو بھی حالت خراب ہو گئی۔ پس میں نے اندازہ لگایا کہ ایسا اس وجہ سے ہو رہا ہے کہ اس کی آنتوں میں ٹیمیں پیدا کرنے والے مواد موجود ہیں جو آنتوں کی جرم سے چپکے ہوئے ہیں جو نیچے اور اوپر سے پہنچنے والی ہر چیز کو فاسد کر دیتے ہیں۔ لہذا میں نے اس کو دیر تک خراب نہ ہونے والا کھانا کھانے کی ہدایت کی۔ جس سے میں نے دیکھا کہ اس کا درد کم ہو گیا چنانچہ میں سمجھ گیا کہ اسے اس ردی خلط کے ہتھیہ کی ضرورت ہے اور ایارج فیرا وہ بہترین دوا ہے جو اس قسم کے اخلاط و مواد کا ہتھیہ کر سکتی ہے لیکن میں ایک دم سے اس کے ہتھیہ کی طرف نہیں بڑھا کیوں کہ مریض شدت درد اور درد کے زیادہ دنوں تک رہنے کی وجہ سے ٹوٹ چکا تھا اور کمزور ہو گیا تھا اس لیے میں نے تھوڑا تھوڑا کر کے ہتھیہ کیا اور ہر دو استفرغ کے درمیان کچھ دنوں کا مناسب وقفہ رکھا تو اسے شفا ہو گئی۔ اس لیے جب بالکل درست تشخیص ہو جائے تب علاج شروع کیا جائے۔ (تسکین الاوجاع)

الحمد لله قلوبی کی صحت تمام ہوئی



آنہوں حصہ ختم ہوا۔ اس کے بعد انشاء اللہ نواں حصہ رحم کے زخموں، نرف سیلان، سرطان، رجاء،
ورم رحم، آکلہ رحم اور اس کا ابھار، فتح الرحم، یواسیر اور شفاق الرحم کے بیان پر مشتمل ہوگا۔

امراض، اسباب امراض اور معالجات کی
شہرہ آفاق تالیف ”الحاوی الکبیر فی الطب“ کا اردو ترجمہ

کتاب الحاوی

موسوم بہ

حاوی کبیر

نواں حصہ

رحم اور حمل کے امراض

تالیف

ابوبکر محمد بن زکریا رازی

۸۶۵ء ————— ۹۲۵ء

شائع کردہ

سینٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن

(محکمہ ہندوستانی طریقہائے علاج و ہومیوپیتھی)

وزارتِ صحت و خاندانی بہبود، حکومت ہند، نئی دہلی

فہرست مضامین

پیش لفظ

5

7

پہلا باب

رحم کے زخم، نزف، سیلان، سرطان، رجاء (حمل کا ذب)، اور اس سے ملتے جلتے اور ام رحم، آکلہ، نتوء رحم، انقلاب رحم نیز تمام اقسام کے اور ام اور زخم، تمدد و نفخ الرحم اور رحم میں پانی کا ہونا، صلابت (رحم کی سختی)، خلع رحم (رحم کا ٹل جانا)، رتق و فتق رحم، قاطع سیلان چیزیں، سیلان کے نقصانات، بواسیر رحم اور شقاق الرحم سے عارض ہونے والا نزف اور بطن رحم میں نفخ کے اسباب جن سے عورت پر حاملہ ہونے کا گمان لگتا ہے جسے با بورد کہتے ہیں۔

55

دوسرا باب

اختناق الرحم، سقوط الرحم، اطراف کی جانب مائل ہو جانا، اور فم رحم کا بند ہو جانا۔

71

تیسرا باب

حمل کی علامات، کثرت تولید اور بانجھ پن، جنس مذکر اور مؤنث کی پہچان اور ان کی تولید، اسقاط کی علامتیں، جنین کا قوی اور ضعیف ہونا اور ان کا تحفظ، تدبیر حوامل، اسقاط کے فوائد، ازالہ بکارت کے بعد عادت بکارت کی تدبیر، جنین کے زندہ یا مردہ ہونے کی شناخت۔

120

چوتھا باب

ولادت میں سہولت، جنین اور مشیمہ کا اخراج، مانع حمل، تدبیر نفاس وزچہ، عمر ولادت کی علامات اور ولادت کی سہولت، اسقاط، رجاء کی علت جسے حمل کا ذب کہتے ہیں اور دروزہ میں شدت لانے والے اسباب۔

151

پانچواں باب

وہ چیزیں جو حیض جاری کرتی ہیں، احتباس طمث کے نقصانات، احتباس کی حالت میں جسم کی کیفیت اور اس کی علامات، تنقیہ رحم و نفاس اور اس بات کی جانکاری کہ حیض جاری ہو گیا یا نہیں۔

169

چھٹا باب

ناف، مقعد اور فرج کا باہر آ جانا، آلہ تناسل اور اس کے متعلقات، دُبر، عانہ، اورام اور بواسیر مقعد و رحم اور اس کے درد وغیرہ، عانہ کی خرابیاں، ذکر، خصی اور نتوء رحم۔

پیش لفظ

ابوبکر محمد بن زکریا رازی (۹۲۵-۸۶۵ء) کی ایک امتیازی شان یہ تھی کہ اس نے جملہ پیش رو اطباء کی تحریروں کا بہ نظر غائر مطالعہ کیا تھا، تاہم ان کے نظریات اور افکار و خیالات کو من و عن جذب و قبول کرنے کے بجائے تنقید کی کسوٹی پر کستا تھا، خواہ وہ افلاطون و ارسطو کیوں نہ ہوں۔ اس کے نقطہ نظر سے متاخرین متقدمین سے اس لحاظ سے بہتر ہیں کہ ان کے پاس اپنے علم کے علاوہ متقدمین کا سرمایہ بھی ہے۔ اسی طرح وہ جالینوس کے نظریات سے متعدد امور میں اختلاف کرنے سے بھی گریز نہیں کرتا۔ تاہم یہ بھی حقیقت ہے کہ اس صالح تنقید و اختلاف کے ساتھ متقدمین کے درست اصول و نظریات کی تائید و توثیق میں وہ پیش پیش نظر آتا ہے۔ مشہور مقولہ ہے کہ:

”فن طب مردہ تھا، جالینوس نے زندہ کیا، منتشر تھا، رازی نے مرتب کر کے شیرازہ بندی کی، ناقص تھا ابن سینا نے مکمل کیا“

رازی کی مبسوط تالیف الحاوی الکبیر فی الطب کو دیکھ کر اس مقولہ پر ایمان لانا پڑتا ہے، جو نہ صرف اس کے ذاتی تجربات، خیالات و نظریات کا نچوڑ اور سرمایہ بے بہا ہے، بلکہ جس کی وساطت سے نہ جانے کتنے معروف و غیر معروف لیکن اہم اطباء کے قیمتی سریری اقوال و تجربات نیز مخرجات ہم تک پہنچے۔ بلاشبہ طبی دنیا رازی کے احسانات سے کبھی سبکدوش نہیں ہو سکتی۔ بصورت دیگر اتنا وقیع سرمایہ ہمیشہ کے لیے ماضی کی تاریکیوں میں گم ہو گیا ہوتا۔ اطباء قدیم کے اقوال و تجربات کے انتخاب کے پیش نظر اس کی فراست، ذاتی علیت، ندرت خیال، اصابت رائے، مشاہدات نیز دونوں فیصلہ کی داد دینی پڑتی ہے۔

کتاب الحاوی کے لاطینی ایڈیشن ۲۵ جلدوں میں مختلف لاہیریوں کی زینت تھے، لیکن الگوڈ نے ۱۹۵۱ء میں لکھا تھا کہ ”مکمل عربی متن کبھی نہیں شائع ہوا۔ اصل متن کے حصے مختلف لاہیریوں میں ملاحظہ کئے جاسکتے ہیں۔ ایک دن ان کی فراہمی اور تدوین و اشاعت عمل میں آئے گی۔ طب العرب کے مورخین کو الحاوی (Continens) کو بہت زیادہ بلکہ شیخ الرئیس ابن سینا کی القانون فی الطب سے بھی زیادہ اہمیت دینی چاہئے۔“

الگوڈ کا جذبہ صادق بالآخر رنگ لایا اور وزارت تعلیم، حکومت ہند کے تحت دائرۃ المعارف العثمانیہ، عثمانیہ یونیورسٹی، حیدرآباد نے اسکوریا ل کے نسخہ کو اساس بنا کر اصل عربی متن کی تدوین و طباعت جیسے عظیم لیکن وقت طلب کام کا بیڑا اٹھایا اور اس دائرۃ المعارف نے ۱۹۵۸ء تا ۱۹۷۱ء کی درمیانی مدت میں کتاب الحاوی کی ۲۳ جلدوں کو زور طبع سے آراستہ کر کے تشنگان علم و فن کے سامنے پیش کر دیا اور اس طرح یہ قیمتی فنی سرمایہ زمانے کی دست برد سے ہمیشہ کے لیے محفوظ ہو گیا۔ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ الگوڈ کی پیش قیاسی کے پہلے حصے کی تکمیل ہوئی۔ یہاں اس امر کی وضاحت ضروری ہے کہ الحاوی فی الطب کی ۲۱ ویں اور ۲۳ ویں جلدیں دودھ و حصوں پر مشتمل ہیں۔ لہذا اگر دیکھا جائے تو لاطینی ایڈیشن کی طرح اس کی بھی ۲۵ جلدیں مکمل طور سے موجود ہیں۔ بلاشبہ دائرۃ المعارف کی خدمات کو طبی و علمی دنیا میں ہمیشہ بہ نظر استحسان دیکھا جائے گا۔ تاہم یہ بھی حقیقت ہے کہ وہاں تک رسائی محض ان چند گنے چنے اسکالرس ہی کی ممکن تھی جو طب یونانی کے ساتھ ساتھ عربی زبان پر بھی

دسترس رکھتے تھے۔ چنانچہ طب یونانی کے اس مہر بند خزانے کا فیض عام کرنے کی غرض سے سینٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن نے اردو زبان میں اس کی منتقلی کو اپنے لٹریچر ریسرچ پروگرام کی ترجیحات میں شامل کیا، جس کے نتیجے میں اس کی آٹھ جلدیں شائع ہو کر ارباب علم و فن سے تحسین حاصل کر چکی ہیں اور نویں جلد آپ کے سامنے ہے نیز دسویں اور گیارہویں جلدیں ترجمہ اور ترتیب و تہذیب کے مختلف مراحل سے گزر رہی ہیں۔

کتاب الحادی کی زیر نظر جلد امراض رحم و حمل (Gynaecology & Midwifery) پر مشتمل ہے، جس میں جملہ چھ ابواب ہیں۔ باب اول میں قروح رحم، نزف الرحم، سیلان الرحم، سرطان الرحم، جملہ اور ام رحم کے علاوہ حمل کا ذب نیز انقلاب و تمدد رحم پر فاضلانہ گفتگو کی گئی ہے۔ اسی طرح باب دوم میں اختناق الرحم، سقوط الرحم (رحم کا گر جانا)، سیلان الرحم یا میلان الرحم (رحم کا اطراف کی طرف مائل ہو جانا) اور انسداد رحم (رحم کا بند ہو جانا) جیسے اہم موضوعات پر سائنٹفک انداز نگارش اختیار کیا گیا ہے۔ باب سوم میں علامات حمل، کثرت تولید اور عقر و عقم، جنین کی جنس کی شناخت، اسقاط حمل اور جنین کی حیات و ممات کے موضوع پر زریں مواد فراہم کیا گیا ہے۔ باب چہارم میں تسہیل ولادت، عسر ولادت، اخراج مشیمہ، اختناغ حمل، حمل کا ذب اور دروزہ کی شدت سے عارض ہونے والی بیماری کا احاطہ کیا گیا ہے۔ باب پنجم میں احتباس طمث نیز منقیات رحم اور متعلقہ امور سے بحث کی گئی ہے اور باب ششم میں نواء السره (ناف کے باہر نکلنے)، نواء المقعد (خروج المقعد)، قروح فرج اور بواسیر، اور ام مقعد رحم وغیرہ کے علاوہ عضوتناسل، خصیتین اور مقعد کے اور ام و مسائل پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ رازی نے متذکرہ گونا گوں مسائل نسواں و قابلہ، عہد قدیم کے اہم اطباء کے اقوال و مجربات کی فراہمی کے ساتھ ساتھ ذاتی نظریات اور اصول مطب و تجربات کی تطبیق انتہائی فطری انداز میں کی ہے۔ اس طرح نہ صرف تحقیقی میدان میں اس کی اساسی اہمیت میں اضافہ ہو گیا ہے، بلکہ عملی مطب میں بھی افادیت بڑھ گئی ہے۔

الگوڈ نے مورخین کو کتاب الحادی کو شیخ الرییس کی القانون فی الطب پر ترجیح دینے کی سفارش کی، لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس مخلصانہ اپیل کے مخاطب مورخین سے زیادہ حاملین فن ثابت ہوئے، کیونکہ بفضل الہی ہندوستان میں آج بھی یہ فن تاریخ کا ایک گمشدہ باب بننے کے بجائے عملی طور پر نہ صرف زندہ ہے، بلکہ نشاطِ ثانیہ کے دور سے گزر رہا ہے۔ یہی نہیں بلکہ نیکراں محاسن کے سبب اس ترقی پذیر خالص ہندوستانی طریقہ علاج کی طرف دنیا کی نگاہیں متبادل معاالجہ کے طور پر اختیار کرنے کے لیے بے اختیار اٹھنے لگی ہیں اور عالمی سطح پر اس فن کو متعارف کرانے کے سلسلے میں سینٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن شبانہ روز کوشاں ہے۔ اس انسائیکلو پیڈیا کی کارنامہ کا ترجمہ بھی اس سلسلے کی اہم کڑی ثابت ہوگی۔

امید ہے کہ سابقہ جلدوں کی طرح جلد نہم کے ترجمہ کی بھی علمی و فنی، تحقیقی و تدریسی حلقوں میں بھرپور پذیرائی ہوگی۔ اس کی باقی جلدوں کے ترجمہ و اشاعت کے عظیم پروجیکٹ پر ہماری توجہ مسلسل مرکوز رہے گی تاکہ سیرج گراں مایہ جلد از جلد اردو داں ارباب فن تک پہنچ سکے۔

حاجہ
(حکیم محمد خالد صدیقی)

ڈائریکٹر

سینٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن، نئی دہلی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پہلا باب

رحم کے زخم، نزف، سیلان، سرطان، رجاء (حمل کا ذب)، اور اس سے ملتے جلتے اور ام رحم، آکلہ، نتوء رحم، انقلاب رحم نیز تمام اقسام کے اور ام اور زخم، تمدد و نفخ الرحم اور رحم میں پانی کا ہونا، صلابت (رحم کی سختی)، خلع رحم (رحم کا مل جانا)، رتق و فتق رحم، قاطع سیلان چیزیں، سیلان کے نقصانات، بواسیر رحم اور شقاق الرحم سے عارض ہونے والا نزف اور بطن رحم میں نفخ کے اسباب جن سے عورت پر حاملہ ہونے کا گمان لگتا ہے جسے باہور د کہتے ہیں۔

”خیلۃ البر“ کے پانچویں باب میں جالینوس کہتا ہے :-

میں رحم کے زخم اور بد گوشت کی صفائی ماء العسل سے کرتا ہوں اسے زراقہ (پچکاری)

سے رحم میں پہونچاتا ہوں۔

میرے پاس ایک عورت آئی جس کو چار دن سے خون جاری تھا اس کے علاج میں

مستعمل کسی بھی دوا سے خون کا بہنا بند نہیں ہو رہا تھا حتی کہ میں نے اس کا علاج چوتھہ دن عصا رة

بارشنگ سے کیا جس سے خون بالکل بند ہو گیا۔

یہ عصارہ عضو میں گوشت خورہ کے باعث سیلان خون کی صورت میں مفید ہوتا ہے لیکن اس میں کچھ قابض دوائیں شامل کر لینا ضروری ہیں اور یہ بھی ضروری ہے کہ زخم کا یوری طرح علاج کیا جائے۔

نزف رحمی میں چاہے وہ کسی بھی جہت پر بھی ہو نیچے چھاتی کے زیریں جانب پچھنا (Cupping Glass) لگانا بہت مفید ہوتا ہے۔

کثرت حیض سے عارض ہونے والے نقصانات:

رنگ کا بدل کر خراب ہو جانا، ہاتھوں پیروں نیز پورے جسم کا ہیجان و اضطراب، باضمہ کی کمی، بھوک کی کمی، کثرت استفراغ کے بعد کے عوارضات کبھی خون حیض مائی ہوتا ہے اور کبھی زردی مائل ہوتا ہے، کبھی سیاہ ہوتا ہے اور کبھی سبز اور کبھی فصد کے خون سے مشابہ ہوتا ہے۔ لہذا اس بات پر نظر رکھی جائے کہ اندرون رحم آکلہ تو نہیں ہے۔ آکلہ اکثر رحم کی گہرائی میں ہوتا ہے جس کی علامت یہ ہے کہ خون سیاہی اور بدبودار ہوگا اور کبھی آکلہ نم رحم میں ہوتا ہے اس بات کا بھی امکان ہے کہ وہاں خون لگ گیا ہو۔ (چھٹا باب الاعضاء الالہ)

اگر خون حیض روکنا مقصود ہو تو مریضہ کی چھاتیوں پر بڑے پچھنے (Cupping Glass) لگائے جائیں خاص طور سے زیریں حصہ میں کیونکہ رحم سے چھاتی کی طرف جانے والے عروق یہیں پہنچتے ہیں اور بڑے پچھنے اس لئے لگائیں کہ پوری شدت سے رحم سے مشارکت کی بنا پر خون کا انجذاب ہوتا ہے۔

کبھی خون حیض کی زیادتی کے سبب رحم کی طرف جانے والی رگوں کا منہ کھل جانے سے ہوتا ہے یا پھر اس کا سبب خون کا طبعی قوام سے زیادہ تیز ہو جانا اور گرم ہو جانا بھی ہوتا ہے۔ جب پورے بدن کی حالت خراب ہو جاتی ہے تو اس پر خون بوجھ بن جاتا ہے۔ لیکن جب خون اپنے اعتدال پر قائم ہوتا ہے تو عروق رحمی کی طرف جوش مارتا ہے جیسا کہ ان تمام اعراض میں لاحق ہوتا ہے جو اندفاع مواد کی صورت میں پیش آتے ہیں۔ (الخامس)

ایک سیلان کی مریضہ کا علاج تمام قاطع سیلان رحم چیزوں سے کیا گیا لیکن سفید پانی کا بہنا بند نہیں ہوا تب میں نے پہلے اس کو مسہل آب چیزوں کے استعمال سے پانی کو دستوں کے ذریعہ خارج کیا پھر اس کے بعد تین روز اسارون اور کرفس کا جوشاندہ پلا کر دوبارہ مسہل آب کے ذریعہ اسہال مائی کرایا اس کے بعد پھر مذکورہ جوشاندہ کا اعادہ کرایا اس طرح وہ مریضہ پندرہ دن میں بالکل صحت یاب ہو گئی۔ (نوادرتقدمۃ المعرفة)

فصد:

رحم کے اور ام میں رگ باسلیق کی فصد کھولنا بہت کم مفید ہوتا ہے کیونکہ اس کے تین اجزاء ہوتے ہیں۔ یہ خون حیض کو اوپر کی طرف لے جاتی اور بہنے سے روکتی ہے بلکہ پیر میں فصد لگانا زیادہ مفید ہوتا ہے،

کیونکہ یہ حیض کو جاری کرتی ہے۔ (الفصد)

اور ام رحم کی علامات:

ورم بسا اوقات پورے رحم میں لاحق ہوتا ہے اور بسا اوقات نم رحم میں، کبھی عرق الرحم میں اور کبھی رحم کی جڑ میں اور کبھی اس کے نواح میں ہوتا ہے۔ ورم رحم کے علامات مندرجہ ذیل ہیں:-

وجع المفاصل، اختلاج، حرارت، بخار، ڈکار، تہمد، ریڑھ، کولھوں، رانوں، عانہ اور جنگا سوں میں بوجھ، کپکپی (تشریرہ)، چھن والا درد، شانوں کا سن ہو جانا، ہاتھوں پیروں کا ٹھنڈا ہو جانا، بہ کثرت پسینہ آنا اور نبض کا صغیر ہونا۔

اس کے ساتھ جب درد بھی ہوتا ہے تو پکلی، شدید درد، گردن، گالوں اور سر کے اگلے حصہ میں درد اور عسربوں کی شکایت لاحق ہوتی ہے۔ درد جب شدت اختیار کر لیتا ہے تو آواز بند ہو جاتی ہے اور تشنج لاحق ہو جاتا ہے۔ لیکن جب رحم کے کسی حصہ میں ورم ہوتا ہے تو درد ہلکا ہوتا ہے۔ ورم جب دائیں حصہ میں ہوتا ہے تو رحم کا میلان بائیں ہو جاتا ہے اور برعکس صورت میں دائیں جانب، اسی طرح ورم جب سامنے کے حصہ میں ہوتا ہے تو رحم کا میلان پیچھے کی جانب ہو جاتا ہے اور برعکس صورت میں سامنے کی جانب اور جب اوپر کے حصہ میں ہوتا ہے تو رحم کا میلان نیچے کی جانب ہو جاتا ہے اس کے برعکس صورت میں اور جب درد رحم کی گردن میں ہو تو وہ درد بہت شدید ہوتا ہے، دائیں جانب کا درد جنگا سوں اور رانوں سے ہوتا ہوا دائیں پنڈلی تک ہو جاتا ہے۔ اسی طرح بائیں جانب رحم کے بائیں حصے کا درد بائیں طرف کے جنگا سوں اور رانوں سے ہوتا ہوا بائیں پنڈلی تک جاتا ہے۔

جب رحم کے زیریں حصہ میں معاد مستقیم کی جگہ درد ہوتا ہے تو اس کے بعد پیش کی شکایت ہوتی ہے اور اجابت بد بودار ہوتی ہے اور قبض ہوتا ہے۔ جس کی تشخیص مقعد میں انگلی داخل کرنے اور انگلی کی میعاد مستقیم تک پہنچنے سے ہو جاتی ہے۔ ورم جب رحم کے بالائی حصہ میں

ہوتا ہے تو احتباس بول کی شکایت ہوتی ہے اور ناف میں شدید درد عارض ہوتا ہے جب رحم کے کسی طرف مائل ہوتا ہے تو کولھے میں درد اور شدید کھنچاؤ محسوس ہوتا ہے۔ اگر ورم رحم کی گردن میں ہوتا ہے تو جب تک مریض پیشاب نہ کرے درد قدرے کم محسوس ہوتا ہے۔ ہاں پیشاب کرنے پر عانہ میں گول سی سوجن ابھر آتی ہے۔ جب ورم زیریں جانب ہوتا ہے تو درد ریڑھ میں اس قدر شدید ہوتا ہے کہ مریض نہ ٹیک لگا سکتی ہے۔ اور نہ اس جانب لیٹ سکتی ہے اس ورم کو انگلی سے محسوس کیا جاسکتا ہے۔

رحم اور شکم کے اور ام میں علامات فارقہ یہ ہے کہ رحم کے ورم میں مقعد، جنگا سوں، سر اور میلان رحم کے عوارضات کی مشارکت ہوتی ہے۔ اور امتحان بالید سے رحم میں سختی محسوس ہوتی ہے۔ ان کے علاوہ براز، درد سر اور دوسرے اسباب متقدمہ کے اعراض سے تفریق کی جاتی ہے۔

رحم جب کسی جانب مائل ہو جاتا ہے تو اس جانب شدید درد اور کھنچاؤ ہوتا ہے اور مریض آرام سے نہ کھڑی ہو سکتی ہے اور نہ بیٹھ سکتی ہے نیز پیشاب پانچا نہ رک جاتا ہے۔
(العلامات)

خراج رحم کی علامتیں :

رحم میں شدید کھنچاؤ اور بعض مذکورہ بالا علامات، بخار اور قشعریرہ یعنی لرزہ وغیرہ۔

قروح رحم :

رحم میں جب زخم ہوتا ہے تو درد زخم کی جگہ ہوتا ہے اور رحم سے مختلف رنگوں اور بوؤں کی رطوبت خارج ہوتی ہے اور قوت زائل ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ جسم لاغر ہو جاتا ہے، مستقل بخار رہتا ہے، ادویہ مرخیہ کے استعمال سے نقصان اور ادویہ قابض سے فائدہ ہوتا ہے، جب زخم نم رحم میں ہوتا ہے تو درد بہت تیز ہوتا ہے۔ جب زخم گندا ہوتا ہے تو اس سے بہنے والی رطوبتیں خراب اور بدبودار ہوتی ہیں اور درد بہت تیز ہوتا ہے اس کے برخلاف اگر زخم جب صاف ہوتا ہے تو رطوبات بدبودار نہیں ہوتیں اور درد بھی نسبتاً ہلکا ہوتا ہے۔

نفخ رحم کی علامات :

زیریں شکم کے ورم کی صورت میں صوت طبلی، مروڑ، گڑگڑاہٹ، قراقر جیسی علامات موجود ہوتی ہیں جن میں گرم چیزوں کی سنکائی سے آرام ملتا ہے۔ جبکہ ٹھنڈک پہنچانے سے قراقر

شکم بڑھ جاتا ہے اور ریا ح کو تحریک ملتی ہے۔ کسی کسی صورت میں یہ نفع (اچھا رہ) تا حیات باقی رہتا ہے۔

رحم میں منی جانے سے یہ اچھا رہ تھوڑی دیر کے لئے تحلیل ہو جاتا ہے اور ورم ختم ہو جاتا ہے۔ کبھی رحم میں خدر ہوتا ہے اور مریضہ درد کی شدت سے جھک کر چلتی ہے ورم بلغمی میں درد نہیں ہوتا ہے۔

اسقیر وس یعنی ورم سوداوی کی علامت :

اسقیر وس کی صورت میں درد بالکل نہیں ہوتا البتہ جسم لاغر اور ضعیف ہو جاتا ہے اور شکم کی حالت مرض استقاء کی سی ہو جاتی ہے۔

ضعف رحم کی علامات :

ضعف رحم سے شہوت کی کمی کثرت طمث اور استقرار حمل نیز منی کو اندر روکنے کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے۔ فم رحم میں رکاوٹ یا تو کسی زخم کی وجہ سے ہوتی ہے جس میں زائد گوشت آ جاتا ہے یا پھر اندرون رحم اس کا سبب ہوتا ہے جیسا کہ رحم میں آمادگی نہیں رہ جاتی۔ استقرار یا حمل کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے۔ اگر اتفاقاً حمل قرار پا جائے تو بچہ کی ولادت کے وقت موت ہو جاتی ہے کیونکہ بچہ باہر خارج نہیں ہو پاتا۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ رحم میں ذکر جیسی کوئی چیز پیدا ہو جاتی ہے جس میں سختی ہوتی ہے اور جو باہر کی طرف نکلی ہوتی ہے جس سے مجامعت میں رکاوٹ ہوتی ہے کبھی تنوء رحم کی شکایت ہو جاتی ہے جس سے کوئی چیز فرج سے باہر کی طرف نکلی ہوتی ہے اس سے پیڑ و اور ریڑھ اور مقعد میں شدید درد ہوتا ہے اور پیڑ و میں ایک گولی سی سوجن ہو جاتی ہے۔ (العلامات)

نفاس کی حالت میں ورم رحم کی وجہ سے واقع ہونے والا درد سر میں یا فوخ (چندیا) میں ہوتا ہے اور رحم کے دیگر تمام درد کو کو لھے تک آٹھ یا دس مہینے تک رہتے ہیں۔ (ابیدیمیا۔ باب چھ، جز اول)

سرپستان (جو پستان میں سرخ مقام ہوتا ہے) کے زرد ہو جانے کا مطلب بدن میں خون کی کمی ہے۔ غلیظ غذا کیں مثلاً جاؤرس وغیرہ خون کو گاڑھا اور مشکل سے جاری ہونے والا بناتی ہیں۔

(ابیدیمیا۔ باب چھ، جز پانچ)

اگر سیلان خون امتلاء سے ہو تو مریضہ کا رنگ اور اس کے بدن کا ممتلی ہونا اور نبض کی تڑپ اس کی علامت ہونگے اور جب بدن سے خون نکل جائے گا تو راحت ملے گی لیکن ضعف رحم میں خون روکنے پر قدرت نہیں ہوتی اس کی علامت صفاء خون یا اس کی حدت و لطافت ہے۔ اس صورت میں خون میں تیزی اور سوزش ہوتی ہے اور آن واحد میں جلدی سے خارج ہوتا ہے اور اس کا سبب عروق کا کھلنا ہوتا ہے کہ خون صاف اور بغیر درد کے خارج ہو۔ (اھرن)

اس کے اور ضعف رحم کے مابین علامت فارقہ یہ ہے کہ قرحہ رحم کی وجہ سے ہونے والا سیلان درد اور پیپ کے ساتھ ہوتا ہے اور خراب آکلہ کی وجہ سے ہونے والے سیلان میں ردی اور بدبودار سوداء خارج ہوتا ہے۔ (مؤلف)

خون کا رنگ اسی اعتبار سے ہوتا ہے جس اعتبار سے جسم پر غلیظ رطوبتوں کا غلبہ ہوتا ہے اس کا امتحان اس طرح کریں کہ عورت باریک روئی کا فرزجہ (Vaginal Pad) رات میں رکھے پھر اسے سائے میں سکھائے اس طرح اگر فرزجہ میں مائیت غالب ہو تو غلبہ بلغم کی دلیل ہے، اگر سرخی پائی جائے تو امتلاء و کثرت خون کی دلیل ہے۔ اگر زردی مائل ہے تو صفراء اور اگر سیاہی یا سبزی ہے تو غلبہ سوداء کی دلیل ہے۔ لہذا دونوں صورت میں اسہال کے ذریعہ علاج کیا جائے جب کہ دموی کی صورت میں فصد کے ذریعہ علاج کیا جائے۔ (اھرن)

بلغمی کی صورت میں مسہل بلغم کے ذریعہ علاج کیا جائے۔ (مؤلف)

نم رحم میں کبھی سوجن کے ساتھ کھلی بھی واقع ہوتی ہے اور اس کی وجہ سے شہوت ہو جاتی ہے جیسا کہ شہوت کے وقت سر ذکر شہوت کی وجہ سے پھول جاتا ہے۔ اس کا علاج پہلے اگر اکحل کی فصد پھر رگ صافن کی فصد ہے مرہ اور بلغم کا اسہال ہے اور منی کو جلانے والی دوائیں جیسے مولی، سداب، پودینہ اور زیرہ نیز ملطف رحم دوائیں جیسے اقا قیا، گلاب، صندل، ہمراہ سرکہ اور روغن گل ہیں۔ (اھرن)

رحم کے گرم اور ام:

اس میں شدید حرارت، کمر اور رحم کے مقام میں بوجھ ہوتا ہے اور حمی خارہ کے ساتھ ان مقامات میں انقباض ہوتا ہے۔ اگر ورم موخر رحم میں ہو تو اس کے ساتھ کمر کا درد اور قبض ہوتا ہے اور اگر مقدم رحم میں ہو تو زیادہ عظیم ہوتا ہے۔ پیشاب بند ہو جاتا ہے اور ورم رحم کے ساتھ پیڑ و اور معدہ کے خراب ہونے کی شکایت ہوتی ہے۔ قئے اور متلی کی تحریک ہوتی ہے کھانا ہضم

نہیں ہوتا۔ یہ ساری شکایات ہمیشہ نم رحم کے اشتراک سے ہوتی ہے لہذا اس کا علاج جہاں تک ممکن ہو فصد کے ذریعہ کیا جائے اور حسب قوت خون باہر نکالا جائے۔ اگر قوت ضعیف ہے تو کئی بار میں تھوڑا تھوڑا خون مختلف ایام میں نکالا جائے اگر حقنہ لہیہ کیا جائے اور اندرون جسم ورم گرم میں نفع پہنچانے والی اشیاء جیسے آب کاسنج، عرق مکوء، وکاسنی اور مغز خیار شہر وغیرہ دیا جائے اور خارجی طور پر مقام رحم پر اسفیوس، روغن گل یا برگ مکوء روغن گل کے اضافہ کے ساتھ بطور ضما درکھا جائے اور اتنی دیر تک رکھا جائے کہ ورم کی حدت اور سوزش کو سکون ہو جائے۔ نیز پونے سات گرام ایلوہ مغسول ہمراہ مکوء و خیار شہر استعمال کیا جائے۔ جب ورم کی حدت کم ہو جائے اور باقی ماندہ ورم کو تحلیل کر دینا مقصود ہو تو میتھی اور کرنب دونوں کو جوش دیکر روغن سون میں ملا کر مرہم نما بنا لیا جائے اور مقام رحم پر بطور ضما د لگایا جائے اور روئی میں لگا کر بطور حمل بھی استعمال کرایا جائے اور سکنجبین اشق، علك الانباط، کوز، جاوشیر، مفرد یا مرکب کی شکل میں استعمال کرایا جائے ساڑھے چار گرام یا نو گرام بقدر قوت پلایا جائے یا چاہیں تو بطن کی چربی یا مرغ کی چربی یا دھن سون کے ساتھ حمل کرایا جائے اور روغن ارنڈ ساڑھے گرام سے ۱۸ گرام تک ہمراہ میتھی و خار خشک کے ساتھ تیار کیا گیا ماء الاصول پلایا جائے۔

نسخہ ضما د جس کا طلاء نہیں بلکہ حمل کیا جاتا ہے:

موم کو روغن سون میں حل کریں اور بطن کی چربی ملائیں پھر مر اور لعاب میتھی کو شراب میں کھل کر کے سب کو اچھی طرح ملائیں پھر ضما د کریں یہ بہت عمدہ نسخہ ثابت ہوتا ہے۔

نسخہ دیگر برائے ضما د جو ورم حار کی ابتدا میں کام آتا ہے:

قیروطی، موم، روغن گل، عرق مکوء وکاسنی میں حل کر کے باقلا، جو کا آٹا اور انڈے کی زردی ملا لیں اور پھر بطور ضما د استعمال کریں۔

سیلان کو روکنے کے لئے:

پھٹکری پونے دو گرام، افیون پانچ گرام، اجوائن اور گلنار پونے دو گرام۔ حمل کے لئے مردار سنگ، پھٹکری، سرمہ، اور قابضات۔

سرکہ بھی قاطع طمٹ ہوتا ہے اور اسی طرح کافور بھی۔ اور اگر حرارت اور بخار کے ساتھ سیلان کی شکایت ہو تو روزانہ قرص طباشیر قابض بارد پانی کے ساتھ کھلائیں اور معدنیات کا

استعمال کرائیں اور اگر آکله کی وجہ سے سیلان طول پکڑ جائے تو مردار سنگ، سرمہ، شادند، سفیداج، گل مختوم وارمنی کا محمول کرائیں اور اگر سیلان بسبب امتلا ہو تو فصد کریں اور پٹی باندھیں۔ (اُھرن)

اگر نرف دم شدید ہو تو دونوں چھاتیوں، بازو، رانوں اور جنگا سوں کو کس کر باندھ دیا جائے اور برف سے ٹھنڈا کر کے پانی اور سرکہ پلایا جائے۔ ٹھنڈی چیزوں کا کمر اور پیٹ پر لپ کیا جائے اور گلنار، حفص، انگور قام اور زراوند پلایا جائے۔ اور فتن کی صورت میں استعمال ہونے والے ضاد اور فرزجے استعمال کئے جائیں جیسے عفص، کندر اور قرظ کے فرزجے اور مریضہ کو قابض چیزوں کے جو شاندرے میں بٹھایا جائے۔

کبھی عورت کو ایسے سیلان رحم کا عارضہ ہوتا ہے جس میں پورے جسم سے رطوبت کھینچ کے آتی ہے۔

اس رطوبت کا رنگ خلط غالب کا ہوتا ہے۔ اگر خون کا غلبہ ہوگا تو رطوبت کا رنگ گوشت کے پانی جیسا ہوگا اگر صفراء کا غلبہ ہوگا تو رطوبت پر زردی غالب ہوگی اور کبھی کبھی صاف خون بھی نکلتا ہے لہذا مقوی بدن اور مجفف چیزوں سے علاج کیا جائے، پورے جسم کی مالش کی جائے۔ شہد سے بنے ہوئے لٹوخ جسم پر لگائے جائیں اور پیشاب آور دوائیں دی جائیں اور اگر رطوبت سیال ہو تو اسہال مائی کرایا جائے۔ رطوبت سرخ ہو تو فصد کریں اور نرف دم کا علاج کریں۔ اس میں خرگوش اور دوسرے جانوروں کا پنیر مایہ مفید ہوتا ہے۔ اگر سیلان رحم باری کے ساتھ ہوتا ہو تو حالت وقفہ میں علاج کیا جائے اور باری کے وقت مسکنات دیئے جائیں۔ دلک، ریاضت، مدر، بول، مسہل کے ذریعہ علاج کیا جائے اور دھوپ میں بٹھایا جائے اور استقاء میں کام آنے والے ضاد لگائے جائیں قنہ اور خشک حمام کرائے جائیں۔

رحم میں ورم حار عارض ہونے کے دوسرے بھی بہت سے اسباب ہیں جیسے چوٹ لگنا، احتباس دم، ولادت اور اس کے ساتھ میں بخار۔ آنکھوں اور گردن کے اعصاب میں بھاری پن، معدہ کی خرابی اور نفم رحم کا چپک جانا۔ ایسی صورت میں ولادت کے بعد شدید ٹیس ہوتی ہے۔ کبھی درد رحم کے کسی ایک حصے میں ہوتا ہے اگر موخر جانب ہوتا ہے تو درد کمر، احتباس براز کی شکایت ہو جاتی ہے اور اگر آگے جانب ہوتا ہے تو احتباس بول، عسر البول اور درد پیڑ کی شکایت ہوتی ہے۔ اگر جوانب رحم میں ہوتا ہے تو جنگا سوں میں تناؤ اور رانوں میں بھاری پن ہوتا ہے۔ اگر رحم کے زیریں حصہ میں ہوتا ہے تو اکثر درد ناف کے مقام پر ہوتا ہے۔ اور اگر نفم

رحم کے قریب ہوتا ہے تو اسہال کے ساتھ درد بھی محسوس ہوتا ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ پیڑ وا اور ریڑھ پر شراب اور روغن گل نیم گرم کا نطول کیا جائے، شراب خالص پلائی جائے اور مقام درد پر لگائی بھی جائے۔ تین دن کچھ نہ کھلائیں بلکہ لطیف غذا سے غذائیت پہنچائیں۔ عمل فصد کے بارے میں سوچ سکتے ہیں۔

میتھی، تخم کتاں، تخم عطمی، برنجاسف کے جوشاندہ میں مریضہ کو بٹھائیں اور ملین چیزوں کا حمل کرائیں بشرطیکہ ورم میں التهابی کیفیت پیدا نہ ہو جائے اگر ایسا ہو تو پھر ایسا نہ کریں اور روغن گل نیم گرم شیریں پانی میں ڈالکر مریضہ کو اس کے اندر بٹھائیں اس پانی کو رحم میں پہنچائیں۔ اگر حرارت بھی ہو تو روغن سوسن اور مقل وغیرہ فائدہ مند ہیں۔ اگر درد شدید ہو تو افیون خالص ملا کر حمل کرائیں اگر سخت ورم ہو تو داخلیون اور باسلیقیون کا حمل کریں۔ اگر یہ مادہ جمع ہو گیا تو اس کی علامت اعراض کا شدت اختیار کرنا اور لرزہ ہونا ہے اگر مادہ استحکام پڑے تو بخار ہلکا اور درد قدرے کم ہو جائے گا۔ ورم کے پھوٹنے کا وقت اگر گزر گیا تو درد بڑھ جائے گا اور اس میں سوزش چھن ہوگی۔ بخار شدید تکلیف کے ساتھ اپنے اوقات کے مطابق آئے گا۔ بول و براز رک جائیں گے۔ انگلی ڈالنے پر ورم محسوس ہوگا ایسے موقعہ پر پھوڑے کو فوراً پھوڑنے کی تدبیر کریں جس کے لئے دیلا کو پکانے والے ضما د جیسے انجیر، کبوتر کی بیٹ اور رائی وغیرہ نیز پانی کا بکثرت استعمال اور اس میں میٹھنا اور فرز جات وغیرہ کا استعمال۔

جب پھوڑنے کا وقت قریب آجائے تو بہنے تک انتظار کریں اور اس پر نظر رکھیں اور بہنے میں اس کی مدد کریں۔ سیان مشانہ کی طرف ہو تو مدر بول چیزوں کا استعمال کرائیں۔ اور اگر مقعد کی جانب پھوٹا ہو تو مسور اور پوست انار کے جوشاندے کا استعمال کرائیں۔ اگر رحم کے جانب پھوڑے تو روغن گل اور سفید موم سے حقنہ کریں اور روغن زیتون یا روغن جمیل یا باسلیقیون سے اس کو پھاڑ دیں۔ اگر رحم سے بہنے والی رطوبت متعفن ہو تو کسی کبھٹی کیسی چیزوں سے حقنہ کرائیں اگر ورم تحلیل نہ ہو رہا ہو تو پوری کوشش کریں کیونکہ اگر تاخیر کی گئی تو اس میں سوزش پیدا ہو سکتی ہے لہذا پھوڑنے والی اشیا سے حقنہ کریں اور کبھی کبھی متعفن مقام پر نشتر لگایا جاتا ہے۔

رحم کا تعفن زیادہ تر عسر ولادت سے، ردی خون سے یا گندے پھوڑے سے ہوتا ہے۔ عفونت رحم کی پہچان اس سے بہنے والی رطوبت سے ہوتی ہے اگر رحم میں طفوننت موجود ہوگی تو رطوبت بدبودار ہوگی اور اگر تعفن کم ہے تو زخم گندائیں ہے مطلب یہ ہے کہ تعفن، درد اور

بخار باعتباراً کل اور حرارت ہوا کرتا ہے۔

نرم کرنے والے دواؤں سے ہیجان پیدا ہوتا ہے اور قابض دواؤں سے سکون ملتا ہے اگر زخم کے ساتھ ورم جار ہو تو ورم کا علاج کریں اگر خارج ہونے والی رطوبت گندی اور غلیظ ہو تو ماء العسل اور ماء الشعیر کا فرزجہ رکھیں۔ نیز آرد کر سنہ و ایرسا وغیرہ جیسی چیزوں سے گوشت پیدا ہوتا ہے لہذا ان سے حقنہ اور حمل کریں نیز لسان الحمل، عصی الراعی اور آب کاسنی سے حقنہ کریں لیکن اگر نہ ورم ہو نہ درد ہو تو اشیاء قابضہ جیسے انار کی چھال، سرو، سفرجل، حب الّاس، اذخر کا جوشاندہ ڈالیں یا حمل کریں جس میں پکنے کے بعد کیسلی شراب اور آخر میں شب یمانی اور قرظ ڈالا گیا ہو۔ اگر اس سے صحت یابی نہ ہو تو کاوی دوائیں ڈالیں جیسے سرکہ اور پانی اس کے بعد صرف سرکہ حتیٰ کہ زخم جب صاف ہو جائے تو مریضہ کو حمام کرنے کے لئے کہیں اور مختلف قسم کی غذاؤں کا مشورہ دیں اور شراب پلائیں تاکہ جلد گوشت آجائے اور زخم بھر جائے اور پیڑ و اور اس کے آرد گرد گوشت لانے والی دوائیں رکھیں (کیونکہ پیڑ کی قوت اندرون مجاری چھپی ہوتی ہے) یہ دوائیں اقلیمیا، صبر، کندر، اور اسی طرح کی دوسری اشیاء ہیں۔ (بولس)

سرطان:

سرطان رحم ایک سخت قسم کا ورم ہوتا ہے جس کی جڑ پتھر جیسی سخت ہوتی ہے، سرخی مائل ہوتی ہے اور نرم رحم میں ہوتی ہے جس کی وجہ سے جنگا سوں میں شکم کے زیریں حصہ، پیڑ و اور ریڑھ میں شدید درد ہوتا ہے جس کو ہاتھ سے چھونا بھی گراں گذرتا ہے۔ ساتھ یہ متعفن ہوتا ہے تو اس سے زرد آب بہتا ہے اور ورم خار کے تمام اعراض لاحق ہوتے ہیں اور اس کا کوئی شافی علاج نہیں ہے۔ لیکن میتھی، خبازی کے جوشاندہ میں بیٹھنے سے درد کم ہو جاتا ہے اور مرخی ضادوں سے اچھا خاصا فائدہ ہوتا ہے۔

کزیبرہ، افیون، زعفران، اکلیل الملک اور بطخ کی چربی سے تیار شدہ ضما د مفید ہوتا ہے۔ اسی طرح میخ، انڈے کی زردی، زعفران، اجوائن (بنج)، روغن گل، موم اور اس طرح کی دوسری چیزوں کا ضما د بھی اس کے لئے بنایا جاتا ہے اور خارجی طور پر لگایا جاتا ہے۔ اندرونی درد کو بھی اس کے حقنہ سے سکون ملتا ہے۔ نیز دودھ اور عصارہ لسان الحمل کے حقنہ سے بھی درد کو سکون ملتا ہے۔

قاطع دم ادویہ:
لسان الحمل، کندر، گل مختوم۔
مسکن درد:

زعفران، نشاستہ اور افیون کا شافہ اور عورت کے دودھ کا حقنہ۔ حریف چیزوں اور زیادہ کھانوں سے پرہیز کیونکہ ایسی مریضہ کے پیٹ میں کھانا جلدی خراب ہوتا ہے۔
سقیروس یعنی ورم حارم کے بعد ہونے والا ورم صلب اکثر فم رحم میں پیدا ہوتا ہے۔ سرطان کی طرح یہ بھی متحجر ہوتا ہے لیکن اس کا درد ہلکا ہوتا ہے اس سے عورت کو کمزوری بہت ہوتی ہے۔ پنڈلیوں اور سارے جسم میں کمزوری آ جاتی ہے اور کبھی کبھی مرض استسقاء بھی لاحق ہو جاتا ہے۔ لہذا مرض میں اس کا علاج رگوں کی فصد کھولنا، اسہال، ملین ضادات، محلل اشیاء فرز جات اور نظرون آمیز گرم پانی سے کیا جاتا ہے۔

رجاء (حمل کا فب):

یہ سخت قسم کا گوشت رحم کے اندر ہوتا ہے جو بالائی اعضاء پر اثر انداز ہو کر انھیں بوجھل بنا دیتا ہے دونوں پیر کمزور ہو جاتے ہیں اور سارا جسم دبلا ہو جاتا ہے کھانے کی خواہش جاتی رہتی ہے اور خون حیض رک جاتا ہے۔ چھاتیاں بڑی ہو جاتی ہیں۔ جس کو دیکھنے سے عورت کو حاملہ ہونے کا گمان ہوتا ہے۔ اور ایسا لگتا ہے جیسے اسے استسقاء کا مرض ہو لیکن استسقاء اور اس کے درمیان علامت فارقہ یہ ہے کہ امتحان کرنے پر استسقاء کی طرح اس میں آواز نہیں آتی یہ مرض جلدی اچھا ہونے کا نام نہیں لیتا۔ بسا اوقات بعض مریضاؤں کو حیض بھی جاری ہوتا ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ مریضہ کو ایک چھوٹے تاریک مکان میں جس میں کسی قدر ٹھنڈک ہو چار پائی پر لٹا دیا جائے اور حرکت سے بعض رکھا جائے کیونکہ حرکت سیلان مواد کا موجب بنے گی۔ چار پائی کو پاؤں کی طرف سے اونچا رکھا جائے اور اورام جاسیہ (سخت اورام) کے اصول پر علاج کیا جائے اور مریضات دیئے جائیں تاکہ مواد تحلیل ہو کر جلد خارج ہو جائے۔
(بولس)

نفخ رحم:

نفخ رحم کا سبب اسقاط، نزف، عسر ولادت یا فم رحم کا بند ہو جانا یا خون کا جامد ہو جانا

ہوتا ہے بسا اوقات ریا ح جوف رحم میں ہوتی ہے اور کبھی اس کے طبقات میں موجود ہوتی ہے جس سے پیڑ و اور زیریں شکم میں ورم پیدا ہو جاتا ہے اور دوجع ناخس، چھن والا درد، حجاب عاجز، معدہ، فم معدہ، اور جنگا سوں کے نیچے تک پھیل جاتا ہے۔ امتحان بالقرع کرنے پر مقام ماؤف سے صورت طبعی سنائی دیتی ہے۔

پہلے اسکا علاج فصد سے کیا جائے اور درد کی باری کے اوقات میں کھانے سے روک دیا جائے روغن سداب سے نطول کیا جائے۔

سداب، پودینہ، برنجاسف، سلیخہ وغیرہ کے جو شانده میں مرینہ کو بٹھایا جائے تخم کرفس، زیرہ، اجوائن دیسی سے تیار کر کے ضما د لگایا جائے۔ سینگھیاں پچھنے کے ساتھ اور پچھنے کے بغیر لگائی جائیں۔ اگر مرض مزمن ہو تو فقیرا یا ایا رجا رکا غانیس سے اسہال کرایا جائے اور ضما د سرخ اور حار حقنہ کرایا جائے۔ اور لیڈی ڈاکٹر اپنی انگلی میں روغن سوسن لگا کر فم رحم کے اندر داخل کر کے وہاں منجمد خون کو صاف کر دے۔ نظرون، افسنتین، حب الغار کا ضما د استعمال کیا جائے اور کاسر ریا ح تخمیات کے فرز بے بطور حمل استعمال کئے جائیں اس سے نطول رحم ٹھیک ہو جاتا اور رحم اپنی اصل جگہ واپس آ جاتا ہے۔

اگر رحم کے کسی حصہ میں تعفن پیدا ہو جائے تو اسے کاٹ کر نکال دینا چاہئے اس عمل سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ رحم کاٹ کر نکال دینے سے عورت مرقی نہیں ہے۔

رحم کا بند ہو جانا :

کبھی رحم یعنی فم رحم سخت ورم سے یا ورم رحم کے بعد یا اس کی ابتداء میں بند ہو جاتا ہے اس کا علاج ملین پانیوں سے نیز روغن اور پانی سے اور میتھی کے جو شانده سے کیا جاتا ہے اور اسی طرح کی اشیاء کا ضما د کیا جاتا ہے۔ جیسے مقل، بطخ کی چربی اور ہڈیوں کے گودے وغیرہ سے بنائے ہوئے ملین فرز بے استعمال کئے جاتے ہیں اور اگر یہ مرض پرانا ہو جائے تو خوشبودار دواؤں (افادیہ) کی دھونی دی جاتی ہے۔

فم رحم بند ہو جانے میں مستعمل فرزجہ کا ایک نسخہ :

زوقا، نظرون، علك البطم، اس فرزجہ سے بہت جلد منہ کھل جاتا ہے۔

شفاق رحم شروع میں چھپا رہتا ہے پھر تھوڑا تھوڑا کر کے ظاہر ہوتا ہے یہاں تک کہ چھوٹنے پر اور جماع کے وقت خون بھی نکلتا ہے۔ اگر فرج کو کشادہ کر کے دیکھا جائے تو شفاق

دکھائی بھی دیتا ہے۔ اس طرح کے مرض میں لاذع دواؤں سے بچنا بھی ضروری ہے۔ بلکہ ملیں پانی اور فرزجہ استعمال کریں۔ باسیلقون کو روغن گل میں تر کر کے اس کے اندر ڈالنا موزوں ہوتا ہے اگر شقاق سے زخم پڑ گئے ہوں تو اسفیداج استعمال کریں۔

نواصیر:

کبھی رحم میں نواصیر بھی ہو جاتی ہے جو رحم کو کھولنے پر نظر آتی ہے۔ درد کی شدت کے وقت ان میں خون کی طرح سرخی ہوتی ہے اور سکون کے وقت اس میں سے تلچھٹ کی مانند سیاہ رطوبت بہتی ہے لہذا اس کا باقاعدہ علاج کیا جائے اور راحت کے اوقات میں قالب (آلہ) سے پکڑ کر کاٹا جائے اور ان پر قابض دوائیں ڈالی جائیں جو ان کو مندل کر دیں یا ان سے رطوبت کا بہاؤ روک دیں، یاد رہے کہ ایسا بہاؤ کبھی بوا سیری بھی ہوتا ہے۔ (بولس) اس کی علامت یہ ہے کہ اس کے ساتھ درد ہوتا ہے۔ (مؤلف)

نزف کو ٹھیک کرنے کے لئے ساڑھے تین گرام کبریت باریک پیسی ہوئی ہمراہ شراب طلاء نہار منہ پلائیں دو پہر تک کچھ نہ کھلائیں پلائیں پھر شور بہ اسفیز باج پلائیں تین دن ایسا کرنے سے خون بہنا بند ہو جائے گا۔ (طیب نامعلوم)

حمل نہ ہونے کی صورت میں نفیض کا علاج:

فصد کھولیں، اسہال کرائیں، محلل ریا ح دوائیں پلائیں۔ اس کیلئے ایارجات کا استعمال بہتر ہوتا ہے۔

رحم پر جند بیدستر اور محلل ریا ح تخمیات جیسے پنگ، انجدان، زیرہ وغیرہ کا ضاد کرائیں۔ رحم پر سینگ اور پچھنے لگا کر خون خارج کریں۔ (شمعون)

پتلا خون زیادہ ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ گاڑھا خون رحم میں جمع ہو رہا ہے جس سے صلابت، دبیلہ یا سرطان ہو سکتا ہے۔ صلابت کا علاج ہڈی کے گودے اور روغنیات سے کیا جائے۔ مثلاً روغن شبت، روغن سوسن، روغن نرگس، روغن ارغٹ، روغن بابونہ، میتھی، بطخ کی چربی، پچھڑے کی ہڈی کا گودا اور مقل وغیرہ۔ دبیلہ کے علاج دیگر دبيلات کے اصول پر کیا جائے۔ سرطان کا علاج نرم مرہموں سے کیا جائے۔ اگر درد زیادہ ہو تو ایک بار گرم اور دوسری بار بارد بخور سے سکون پہونچایا جائے، اور فصد کھولی جائے لطیف اور مرطوب غذائیں جو مؤلد

سوداء نہ ہوں کھلائیں۔ اگر مریضہ کے چہرے پر کثرت نرف سے تنہج ہو گیا ہو تو جب نرف رک جائے تو انڈے کی زردی، اونٹ کے بچے کا گوشت، کباب اور کلچہ کھلائیں اور تازہ گاڑھی میتھی شراب پلائیں اور تر حلوہ کھلائیں اس سے جسم میں زیادہ خون پیدا ہوگا اور مریضہ عورت اپنی پرانی طبعی حالت پر آجائے گی۔ پرانی شراب نہ پلائیں جو سیلان خون کا محرک بنے۔ البتہ تازہ شہد کی نمید لیں۔ مریضہ میں تولید خون کے لئے عمدہ و بہتر ثابت ہوگی اور بوا سیر والے اصحاب کے لئے یہی تدبیر کریں۔ (الاختصارات)

سیلان خون روکنے کے لئے قرص بسد کا نسخہ:

اجوائن خراسانی، کندر، آٹھ آٹھ، گل ارمنی، بسد، گیر، افیون ہر ایک چودہ گرام، کہربا، گلنار ہر ایک سات گرام۔ سب سفوف کر کے عصارہ بارتنگ میں گوند کر اس سے مکھیہ بنالیں۔ (بولس)

لٹوخ اور طلا، کرنے والی دوائیں کبھی قاطع طمٹ ہوتی ہیں۔ خاص طور سے گائے کی کھال کا سریشم، اس میں سے تھوڑا صاف ستھرا حصہ لے کر پانی ملے سرکہ میں حل کر کے سوتی کپڑے کے ایک ٹکڑے میں لتھیڑ کر ناف پر چپکا دیں، میں نے اپنے تجربے میں اس کو قوی ترین ضامد پایا ہے۔ (اور بیاسیوس)

خون حیض روکنے کے لئے ہاتھوں اور پیروں کو سخت کپڑے سے باندھ دینا چاہئے اور شکم پر سرکہ پر بھگویا ہوا کپڑا رکھ دینا چاہئے پھر مازو، شراب، کندر کے آٹے سے تیار کئے ہوئے شیاف کا حمل کرنا چاہئے۔ اور عورت کو ٹھنڈا پانی پلانا چاہئے۔ اگر اس تدبیر سے نہ ر کے تو چھاتیوں میں سنگھیاں (محاجم) لگانا چاہئے، ضروری ہے کہ محرق دواؤں سے حمل نہ کریں کیونکہ اس جگہ اعصاب ہوتے ہیں۔ (میسون)

در و رحم کے اسباب:

ورم و حصاء، سرطان، سقیروس، دبیلہ، گوشت خورہ، ریاح، سل، انقلاب، انسداد، مہاسے، مے، سیلان خون، شقاق، خراج، عتق رحم سے جنین کی نال تک آنے والا گوشت، رتق رحم، رحم کا جگہ سے ہٹ جانا، خلع، اختناق، سیلان منی، رحم کا اوپر اٹھنا، نم رحم کا کھل جانا اور احتباس طمٹ۔

رحم کے گرم اور ام کی علامات:

لرزہ کے ساتھ حمیات حادہ اور اگر ورم پورے رحم میں ہے تو ناف کے مقام میں درد اور اگر ورم رحم کے کسی ایک طبقہ میں ہے تو جنگا سے ران اور ماؤف جانب کی پنڈلی میں درد ہوگا، غم رحم میں ورم ہوگا تو مریضہ درد کودائی کی انگلی کے نیچے محسوس کرے گی۔

علاج:

عورت کو کم سونے اور کم کھانے کی تاکید کریں اور تین دن تک معتدل شربت جو غشیان میں نافع ہوں پلائیں اور ہلکی غذائیں کھلائیں اس کے بعد پہلے فصد کھولیں پھر بستہ مواد نکالنے کے لئے حقنہ کریں اس کے بعد میتھی، خیار، تخم کتاں کے جو شانہ میں بٹھائیں۔ خشخاش، اکلیل الملک، خیار، تخم کتان کا ضماد بنا کر لگائیں یا خشخاش، اکلیل الملک، اور آب شہد کا ضماد لگائیں۔ جب ورم کم ہو جائے تو بطخ کی چربی، گھی، بارہ سنگھا کی ہڈی کا گودایا اور روغن سوسن کا شافہ بنا کر رکھیں تاکہ وہاں سقیروس باقی نہ رہے۔ رحم کی سختی کا علاج ملین پانیوں سے کریں اور ان ضمادوں سے کریں جو روغن حنا، بطخ کی چربی، بارہ سنگھا کی گودے کی ہڈی، مقل، آرد حلبہ و تخم کتاں سے تیار کئے گئے ہوں۔

سقیروس کی علامت:

یہ سخت ورم ہے جو اچھا نہیں ہوتا۔ یہ صرف عورت کو ہوتا ہے اور اسکی علامت یہ ہے کہ رحم میں محسوس نہیں ہوتا جبکہ ورم جاسیہ ظاہر ہوتا ہے اور اگر زیادہ مدت تک گزر جائے تو دونوں پیر اور دونوں پنڈلیاں سوج جاتی ہیں اور احتباس طمث ہو جاتا ہے۔ ورم حار کا مادہ جمع ہو کر دبیلہ بن جاتا ہے جس کے نتیجہ میں تیز بخار لرزہ کے ساتھ ہوتا ہے۔ اگر لرزہ نہ ہو تو پیپ نکلتی ہے۔ حرارت کی شدت اور ٹیس اس کی خاص پہچان ہے۔ لہذا مریضہ کو برنجاسف، مرزنجوش، فراسیون، میتھی، خیار، تخم کتاں کے جو شانہ میں بٹھائیں اور داخلیوں کا حمل کرائیں تاکہ پیپ جلدی خارج ہو۔ جب درد اور بخار کو سکون ہو جائے تو اس کا مطلب ہے کہ پیپ پوری نکل گئی اب دبیلہ کو خشک کرنے کے لئے انجیر، چربی، موم، مر، روغن سوسن اور روغن حنا ۳۵ گرام کا استعمال کرائیں۔ کمر پر میتھی اور گیہوں اور تخم کتاں کے سفوف کا ضماد کریں۔ اس میں راتینج، علك البطم، برنجاسف، مشکطرمشع، فراسیون مرزنجوش، نظردن، شہد، روغن زیتون بھی ملا لیں۔ جب دبیلہ پھوٹ جائے تو رحم کے اندر حقنہ سے ماؤالعلسل پہنچائیں تاکہ جلد متقیہ

ہو جائے اگر پیپ غلیظ اور بدبودار ہو تو ماء العسل کے کئی بار تنقیہ کریں جب پیپ کا آنا کم ہو جائے تو زخم بھرنے کی تدبیر کریں۔ مریضہ کو قابض پانیوں میں بٹھائیں اور مرخم سرخ، اور مرخم اسفیداج کا حمل کرائیں۔ دبیلہ پھوٹنے کے بعد مد رجیض اشیاء دے سکتے ہیں کیونکہ اس سے تنقیہ ہوتا ہے۔ مثلاً جڑوں کا جوشاندہ پھوٹنے سے پہلے اس کا استعمال بالکل ممنوع ہے کیونکہ اس سے ورم بڑھ جاتا ہے۔

سرطان: (رحمی کی علامات)

سخت ورم ہے جسے ورم جاسیہ کہتے ہیں اگر قریبی حصہ میں نہیں ہوتا تو آگے کا حصہ سوکھا ہوا نظر آتا ہے اس میں پیپ موجود ہو یا نہ ہو۔ تھکی کی چھین جیسا درد ہوتا ہے۔ اگر پیپ ہوتی ہے تو اس سے بدبودار رقیق زرد آب نکلتا ہے۔

علاج:

مسور کا جوشاندہ، گدھی کا دودھ، اور آب لسان الجمل کا حقنہ کرنے سے درد میں تسکین ہوتی ہے۔ اسی طرح لعاب اسپغول، مکو، اور اجوائن خراسانی بے فائدہ ہوتا ہے۔

آکلہ: (آکلہ (گوشت خورہ) اور سرطان (کینسر) میں فرق):
سرطان میں ٹیس مستقل ہوتی ہے اور آکلہ میں کبھی سکون بھی ہوتا ہے۔ آکلہ کی مدت طویل نہیں ہوتی اور سرطان کی مدت طویل ہوتی ہے۔

نقح: (رحمی کی علامات):

پیڑ کا ابھار اور درد کا ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونا۔

علاج:

پیڑ کے مقام پر ناری، کچھنے اور مبرد ریاح ضاد لگائیں۔ مثلاً جکو سداب، زیرہ، قنطاریون، برنجاسف وغیرہ سے بنایا گیا ہو اور اذخر، چرائیہ، برنجاسف اور اکلیل الملک کے جوشاندہ میں بٹھائیں۔ سنبل، مرزنجوش، شگوفہ اذخر، عود بلساں، چرائیہ، قسط اور زعفران کا حمل کرائیں اس کے بعد روغن نار دین و رازی کا استعمال کریں۔

رحم کا مستقل رسنا:

پہلے فراسیون یا ایرسا اور کرسنہ کے جوشاندے کو رحم کے اندر حقنہ سے پہنچائیں پھر پوست اتار، آس اور اذخر جیسی بکھٹی اشیاء کا جوشاندہ استعمال کریں اور اسہال کے ذریعہ پورے جسم کا ستقیہ کریں۔ مریضہ کے ہاتھوں اور پیروں کی روغن اذخر، عاقر قرحا اور فلفل سے مالش کریں۔ یہ عمل رسنے والی رطوبت کو جذب کر لے گا اور شفا حاصل ہو جائے گی۔

نتوء رحم کی علامات:

چھونے سے کوئی نرم چیز باہر نکلتی ہوئی معلوم ہوتی ہے نرم ہونے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اس کا اندورنی حصہ رباطات وغیرہ ٹوٹے بغیر ظاہر ہو جاتا ہے۔ اس کا سبب یا تو پیدائش کے وقت بچہ اچانک خارج ہوتا ہے یا پھر دوڑنے اور کودنے سے یا مشیمہ کی سختی سے یہ کیفیت ہو جاتی ہے۔ اس کے ساتھ شدید درد اور تیز بخار عارض ہوتے ہیں ایسی مریضہ کو حمام سے دور رکھیں نمکین چیزوں سے پرہیز کرائیں اور تمام مسخّنات سے بھی دور رکھیں۔ قابض اشیاء کا استعمال ضروری ہے اذخر، آس اور گلاب کے جوشاندہ میں بٹھائیں پھر نرمی کے ساتھ رحم کو اندر کر دیں اور ملائم گدی رکھ کر باندھ دیں۔ اس گدی کو اقا قیا کے پانی میں پہلے سے ڈبولیں، ناف پر کچھ لگائیں اور کچھ زیادہ دیر تک لگا کر اس پر چھوڑ دیں۔ ایسا کرنے سے رحم اوپر کھینچے گا اور دوبارہ نیچے نہیں گرے گا اور عورت کی حالت معمول پر آ جائے گی۔

بواسیر اور رحم کے مسے:

آئینوں کو تلے اوپر اس طرح رکھیں کہ یہ چیزیں دیکھی جاسکیں۔ اگر شدید درد ہو تو مرضی ادویہ کے جوشاندہ میں مریضہ کو بٹھائیں اور شیافات کے استعمال سے درد کو سکون پہنچائیں۔ اس کا باقاعدہ علاج یہ ہے کہ مسوں کو کاٹ دیا جائے اور کاٹ کر حابس دم دوائیں لگا دی جائیں۔ جیسے پھٹکری یا مازو کا سفوف چھڑکیں پھر زخم کا علاج مرحم تو تیا سے کریں اگر رحم کی گہرائی میں اندر مسے ہوں تو ان کا کاٹنا عورت کے لئے مہلک ثابت ہو سکتا ہے۔ لہذا اس عمل سے دور رہیں بلکہ اس کا علاج قابض پانیوں سے کیا جائے یہاں تک کہ سوکھ کر ختم ہو جائیں۔

بواسیر کا خون تکلیف کے ساتھ خارج ہوتا ہے اور خون حیض بغیر کسی درد کے اس صورت میں خارج ہوتا ہے جب کہ اس کی کثرت ہو۔ بواسیر کی شکایت میں جو خارج ہوتا ہے

وہ شرائین سے آتا ہے یا وریدوں سے، اگر رطوبت گہری سرخ ہے تو اس کا مخرج شرائین ہے اور اگر سیاہ ہے تو اس کا مخرج وریدیں ہیں اگر سیلان آکلہ سے ہوتا ہے تو تلچھٹ جیسا سیاہ خون درد اور چھین کے ساتھ آتا ہے۔

حیض اور بواسیر کے خون میں علامات فارقہ :

بواسیری خون مسلسل جاری نہیں رہتا یہ درد کے ساتھ ہوتا ہے جبکہ خون حیض باریوں کی دوروں کی شکل میں جاری ہوتا ہے مسلسل آتا ہے اور بلا درد کے آتا ہے۔ عورت بواسیری خون جاری ہونے سے دہلی ہو جاتی ہے لیکن حیض سے کمزور نہیں ہوتی۔ جس عورت کو حیض آنا بند ہو جائے اس کو بواسیری خون جاری ہونے سے فائدہ ہوتا ہے۔

اگر بواسیر رحم کی گہرائی میں ہے تو اچھی نہیں ہوتی کیونکہ یہ عضو مکمل طور سے عصبی ہوتا ہے تاہم اگر رحم میں ہو تو ٹھیک ہونے کا امکان ہوتا ہے عورت کی بواسیر کا علاج اسی طرح کیا جاتا ہے جس طرح مردوں کی بواسیر کا۔ مریضہ کو حکم دیں کہ وہ اپنے دونوں پیر کچھ دیر کے لئے دیوار پر ٹکا کر رکھے پھر اس کی ریڑھ اور شکم پر قابض ضما د کریں اور قابض پانیوں میں بٹھائیں اگر اس تدبیر سے خون نہ رکے تو چھاتی اور ریڑھ پر کچھنے لگائیں اور طراہیٹ واقا قیا کے عصا رہ میں روئی کا ٹکڑا ڈبو کر مقام ماؤف پر رکھیں یہاں تک کہ زنف میں سکون ہو جائے پھر مرہم لگائیں۔

شقاق :

شقاق رحم جنین کے خارج ہونے یا ورم رحم کی وجہ سے ہوتا ہے اس کے معائنہ کے لئے مریضہ کی شرم گاہ کے سامنے نیچے اوپر آئینے رکھے جائیں اس طرح شقاق یا پھٹا ہوا رحم نظر آجائے گا اگر شقاق اتنے قریب ہو کہ دوا لگائی جاسکے تو توتیا کو انڈے کی زردی میں پیس کر لگائیں۔ اگر شقاق خاص جرم رحم میں ہو تو تانبہ کا برادہ یا مازو یا پھٹکری کا باریک سفوف مقام ماؤف پر لگانے سے شقاق ٹھیک ہو جاتا ہے۔

قروح (زخم) :

رحم میں زخم گرم فرز جوں سے یا حکہ رحم وغیرہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اگر زخم کے ساتھ ورم ہو تو ملین اشیاء سے علاج کریں، زخم پر زیادہ میل ہو تو آب شہد یا جوشاندہ ایرسایا مرخی مرہم سے صاف کریں پھر زخم اگر گہرا ہو تو اسفیداج یا مردار سنگ اور روغن گل اور موم سے بنے

ہوئے مرہم سے زخم بھر دیں۔ جب زخم کچھ بھر جائے تو توتیا استعمال کریں تاکہ بحسن و خوبی مندمل ہو جائے۔

رتقاء (رحم کا بند ہو جانا):

رتقہ رحم یا تو پیدائشی ہوتا ہے یا زخموں کا علاج کرنے سے ہو جاتا ہے۔ شرم گاہ کو کھول کر معائنہ کرنے پر ایک عضلہ نما چیز شرم گاہ کے منہ کو ڈھانکے ہوئے نظر آتی ہے۔ یہ کبھی سامنے کے رخ پر ہوتا ہے اور کبھی ہم رحم پر ہوتا ہے جب تک عورت کو حیض جاری نہیں ہوا ہے تب تک کوئی خطرہ کی بات نہیں ہوتی لیکن جب حیض جاری ہو کر بند ہو جاتا ہے تو سخت تکلیف ہوتی ہے اگر اس کا علاج نہ کیا جائے تو مریضہ جلد ہی ہلاک ہو جاتی ہے کیونکہ پھر وہ خون اس کے بدن کی طرف لوٹ کر سیاہ ہو جاتا ہے اور اس سے اختناق عارض ہو جاتا ہے اور مریضہ مر جاتی ہے۔ اگر یہ زائد گوشت شرم گاہ کے منہ پر نکلا ہو تو اس مریضہ سے جماع نہیں کیا جاسکتا۔ نہ اس کو حیض آتا ہے اور نہ خواہش ہوتی ہے ہاں اگر ہم رحم میں ہو تو قابل جماعت ہوتی ہے لیکن حمل قرار نہیں پاتا۔ بسا اوقات یہ گوشت پورے مقام میں پھیلا ہوتا ہے اور اس کے بیچ میں ایک چھوٹا سوراخ ہوتا ہے جس سے خون حیض خارج ہوتا ہے اور کبھی بالکل بند ہوتا ہے۔ خون و حیض خارج ہونے کا کوئی راستہ نہیں ہوتا تو ایسی حالت میں مریضہ اور جنین ہلاک ہو جاتے ہیں۔

علاج رتقہ:

اگر گوشت شرم گاہ کے منہ پر ابھرا ہوا ہو تو شرفتمین (Labiae) پر دونوں جانب گدیاں رکھ کر شرفتمین کو پھیلائیں یہاں تک کہ عضلہ یا گوشت باہر نکل کر ظاہر ہو جائے پھر اسے کاٹ کر اس پر روغن زیتون اور شراب میں روئی تر کر کے رکھ دیں تین دن کے بعد شہد و پانی میں بٹھائیں پھر مندمل کرنے کے لئے مرہم لگائیں۔ اگر اندر ہم رحم کی گہرائی میں ہو تو صناعہ داخل کر کے شرفتمین کھینچ کر پھیلا دیں اور مہضع نشتر سے گوشت کو چیر دیں پھر شراب عفص میں روئی تر کر کے اس جگہ رکھیں اور پھر خشک و مندمل کرنے والے مرہموں کو اندر تک پہنچائیں۔ جب ٹھیک ہو جائے تو جماع کریں۔

میلان رحم:

انگی داخل کرنے پر اگر ہم رحم سیدھا محسوس نہ ہو تو اس کا مطلب ہے کہ رحم کا میلان کسی جانب ہو گیا ہے۔ ایسی صورت میں انگی کو بطخ وغیرہ کی چربی میں لت کر کے اندر داخل کریں اور

نم رحم کو سامنے کی طرف لائیں پھر اس جانب ہکھنہ لگائیں جدھر سے نم رحم ہٹا ہے اس طرف اپنی صحیح جانب ضرور واپس آجائے گا۔

رجاء (حمل کا کاذب):

زیادہ دن تک حیض بند رہنے سے یا امراض رحم میں سے کسی مرض کے لاحق ہو جانے سے ایک زائد گوشت رحم میں پیدا ہو جاتا ہے۔ سرطان اور اس گوشت کی علامت فارقہ یہ ہے کہ اس میں کسی طرح کا سیلان نہیں ہوتا اور حمل کے آثار موجود ہوتے ہیں لیکن حمل میں اور اس میں فرق کرنے والی چیز یہ ہے کہ اس میں سیلان نہیں ہوتا اور تکلہ کے چبسنے جیسی چھبھن محسوس ہوتی ہے دوسری بات یہ ہے کہ اس میں جنین کی حرکت نہیں ہوتی۔

علاج:

ملینات کا مسلسل علاج کرنے سے تعفن پیدا ہوتا ہے۔ تعفن پیدا ہونے کے بعد اخراج ہو جاتا ہے۔ (اور یہاں سیوس)

رحم میں ورم فلغمونی پیدا ہونے کے اسباب بادیہ ضربہ (چوٹ) کثرت جماع اور غم و ولادت شامل ہیں۔ اسباب سابقہ میں احتباس حیض کو شمار کیا جاتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں صداع (درد سر)، تیز بخار، اوتار (Tendous) اور گہرائی چشم میں درد، کلائی، انگلیوں اور کپٹی میں تشنج ہو جاتا ہے۔ درد متورم مقام کے اطراف میں ہوتا ہے یعنی جب ورم رحم کے پچھلے حصے یا پیڑ و یا جنگا سوں میں ہوتا ہے۔ مقدم حصے میں ورم ہونے کی صورت میں درد کے ساتھ عسر بول کی بھی شکایت ہو جاتی ہے، موخر جانب ہونے کی صورت میں درد کے علاوہ اجابت دقت سے ہوتی ہے۔ اگر عوارضات شدت اختیار کر جائیں تو نبض صغیر اور متلی کی شکایت لاحق ہو جاتی ہے۔ اس کا علاج رگ باسلیق کی فصد اور مسہلات سے شروع کریں بشرطیکہ مریضہ میں قوت برداشت ہو۔ (ابن سرائیون)

یہ بات قابل غور ہے کہ، مقام ماؤف پر ان عوارضات کو روکنے والی ٹھنڈی اشیاء کا جیسے پوست کدو، بقلۃ الحمقاء، اسپغول اور جی العالم سے ضما کریں اگر مرض زمانہ انتہاء کو پہنچ جائے تو رگ صافن اور رکبہ میں فصد کریں اور میتھی، بابونہ، اکلیل الملک، شبت کے جو شانہ سے علاج کریں اور زمانہ انحطاط میں یا جب کچھ سختی رہ جائے تو اشق، مقل، میعہ، بازرد، موم، روغن حنا اور ہڈی کے گودوں کا استعمال کریں جب پیپ بنے تو نضج کی تدبیر کریں جب پھوٹ

جائے یا مٹانے کی طرف سیلان کا رخ ہو تو ملین تخمیات سے علاج کریں حتیٰ کہ اس کی صفائی ہو جائے۔ اگر اس میں بدبودار اور گنداپیپ ہو تو قابض اشیاء اور گل ارمنی وغیرہ کا استعمال کرائیں۔

ورم رحم کو ٹھیک کرنے والی دوا:

میتھی کو دھو کر پکائیں اور اس کے جھاگ نکال لیں اور پھر انکو مرغابی کی چربی میں ملا لیں اور ٹھنڈا کر کے روغن گل کے ساتھ اس کا محمول کریں اگر ٹیس نہ ہو تو روغن حنا یا روغن سوسن میں ملا لیں اور جب گندے زخم ہوں تو رحم کے اندر اسفیداج، کندر، دم الاخوین وغیرہ بذریعہ حقنہ پہنچائیں۔

سرطان الرحم:

یہ کبھی قرحہ کے ساتھ ہوتا ہے اور کبھی بغیر قرحہ کے۔ اس کے ساتھ جنگا سے یا عانہ یا ریڑھ میں درد اور سوزش ہوتی ہے اور سخت ورم بھی موجود ہوتا ہے۔ عروق میں مرض دوا لی جیسی کیفیت ہو جاتی ہے۔ کبھی دواؤں کے استعمال سے درد میں شدت آ جاتی ہے اگر قرحہ بھی ہو تو اس میں سے بدبودار سیاہ رطوبت مستقل بہتی رہتی ہے۔ اس صورت میں صرف میتھی اور عظمیٰ کے جو شانہ میں بیٹھنے سے سکون ملتا ہے اور مسکن ضماد جو خشخاش، کبر، مکو، اور روغن گل سے تیار کئے گئے ہوں لگائے جائیں۔ اگر خون کثرت سے خارج ہو تو اسفیداج، گل ارمنی اور اقا قیا کا استعمال کرنا چاہئے۔ (مؤلف)

سرطان رحمی میں رگ باسلیق کی فصد کھولیں، سوداء کا اسپال کرائیں لطیف اور مرطوب غذائیں پلائیں مسکن درد فلیلہ رکھیں تاکہ درد کا امانہ ہو جائے اور اگر ضرورت ہو تو رگ صافن کی فصد کھولیں۔

خون حیض کی زیادتی:

خون حیض یا خون کی کثرت کی وجہ سے زیادہ خارج ہوتا ہے یا اس کی رقت سے زخم کے بعد ہو جاتا ہے۔ اس کے نتیجے میں کمزوری اور فساد ہضم لاحق ہوتا ہے۔ اگر وجہ کثرت خون ہو تو فصد کھولیں اور مقام ماؤف کو تقویت دیں، اگر وجہ حدت خون سے ہو تو معتدل غذائیں کھلائیں اور کپڑے کا ٹکڑا اندر داخل کر کے دیکھیں اگر اس پر خون خالص کی علامت ہو تو اس کا استفراغ کریں۔ اگر صفر اوی رطوبت کی علامت ملے تو صفر کا استفراغ کریں اور اگر ٹکڑا سیاہ

ملے تو سوداوی کا استفراغ کریں اگر پانی کی طرح سفید ملے تو مسہل بلغم کے ذریعہ بلغم کا استفراغ کریں۔ اسہال ہونے کے بعد قابض اور مغزی دوائیں جیسے ایلوا، کندر، دم الاخوین، کبرباء، نشاستہ، اسفیداج، گلنار، مازو وغیرہ استعمال کرائیں گل ارمنی، قرص گل، گل انار اور فلو نیا فارسی بھی مفید ہیں۔

فم رحم کی کھجلی کا مجرب نسخہ:

برگ پودینہ، پوست انار، عدس مقشر کو شراب میں پکا کر کپڑے میں لت کر کے حمول کریں عجیب الشفع ہے۔ (مؤلف)

کسکھا وند نام کی بیماری غلیظ ریاح اور رحم کی لیسڈار رطوبتوں سے ہوتی ہے جس سے نفخ شکم ہو جاتا ہے۔ کبھی یہ بیماری ایک سال یا اس سے بھی زائد عرصہ تک رہتی ہے اور کبھی ولادت وغیرہ ہونے سے ریاح اور رطوبات خارج ہو جاتی ہیں۔ کثرت سے خون نکلتا ہے کیونکہ اس دوران حیض بھی بند ہو چکا ہوتا ہے۔ پستانوں سے تھوڑا سا گندادودھ نکلتا ہے اس میں روغن کلکلاخ لُو غازیہ کا استعمال مفید ہوتا ہے۔ گرم تخمیات کے ساتھ ضماد کیا جاتا ہے اور شحرتایا پلایا جاتا ہے۔ ناری کھچنے مقام رحم پر لگائے جاتے ہیں اور ماء الاصول پلایا جاتا ہے۔

(یہودی)

خون طمث اگر آنتوں کی مشارکت سے ہو تو اس کو روکنے کے لئے ایسا دودھ پلائیں جس میں گرم لوہا بجا کر ابالا گیا ہو۔ مقدار خوراک ۱۰۵ ملی لیٹر روزانہ ایک ہفتہ تک دیں۔ عجب الشفع ہے۔ (مؤلف) ایک تجربہ۔

نسخہ قرص برائے نزف:

اقاقیا، گلنار، مازو، طراہیٹ، سماق منقی، کندر، افیون، مر، تیز اور لطیف سرکہ میں گوندہ کر مکئیہ بنالیں۔ مقدار خوراک پونے دو گرام ہے اگر نزف زیادہ ہو تو فرج میں دوائی حقنہ کریں۔ (جور جس)

زاج الاساکفہ (پھٹکری کی ایک قسم) جفت البلوط، کندر اور افیون کی گولیاں بنالیں۔ ساڑھے تین گرام کھلائیں۔ سیلان کتنا ہی قوی ہو رک جاتا ہے اگر اس سے فائدہ نہ ہو تو چھاتیوں کے نیچے بڑے بڑے کھچنے لگائیں۔ (سرائیون)
خرفہ کھانا نزف کے لئے مفید ہے۔ (مفردات جالینوس)

اگر نرف کے ساتھ پیاس اور شدید سوزش ہو تو کوئی دوا نہ دی جائے۔ (مؤلف)
 زراوند مدحرج ایسے قروح رحمی کے لئے مناسب ہوتا ہے جن میں گوشت پیدا ہو گیا
 ہو۔ یہ اس کا تحقیق کرتا ہے اور عفونت سے روکتا ہے۔ برنجاسف فم رحم کے قروح کے لئے مفید
 ہے۔ گلنار نرف کے لئے مفید ہے۔ لاذن نضج پیدا کرتا ہے، تحلیل مادہ کر کے خشکی لاتا ہے اور اس
 کے ساتھ رحم کے دردوں میں مفید ہوتا ہے۔ سون سفید بستانی رحم کی سختی میں مفید ہے۔ رسوت
 نرف کو روکتا ہے۔ گل ارمنی بہت فائدہ مند ہے۔ (جالینوس)

ایر سا کا جوشاندہ درد رحم میں مفید ہے یہ صلابت میں نرمی لاتا اور اگر فم رحم چپک کر بند
 ہو گیا ہو تو اسے کھول دیتا ہے۔ وج کے جوشاندہ میں بیٹھنا درد رحم میں مفید ہے۔ لسان الحمل کا
 پانی رحم کے سیلان مزمن میں مفید ہے۔ حضض (رسوت) کا حمول قاطع نرف مزمن ہے۔ روغن
 سون درد رحم میں اپنی افادیت میں کوئی نظیر نہیں رکھتا۔ کندر کی چھال سیلان مزمن میں مفید ہے۔
 جوشاندہ طرفا میں بیٹھنا رحم کے نرف دم میں مفید ہے۔ قاقیا کا حمول نرف مزمن کو روکتا ہے۔
 جوشاندہ مازو میں بیٹھنے سے عورتوں کا مزمن سیلان بند ہو جاتا ہے۔ غاریقون کا پینا ریا ح
 کے لئے مفید ہے۔ سداب کو روغن زیتون میں پکا کر اس سے فرج میں حقنہ کرنے سے غلیظ ریا ح
 تحلیل ہو جاتی ہے۔ جاؤ شیر کو شہد میں ملا کر پینا اور حمول کرنا رحمی صلابت کو تحلیل کرتا ہے اور ریا ح
 کو توڑتا ہے۔ میتھی، بزرکماں، نمام، مرزنجوش، شیخ، پودینہ، بابونہ، اکلیل الملک، برنجاسف اور
 خیری کے مطبوخ میں بیٹھنا رحم کے دردوں اور سخت ورموں میں مفید ہے۔ آب زیرہ پینا اور حمول
 کرنا مزمن نرف کو روکتا ہے۔ عظمی کو بیج اور پانی میں یا عصارۃ انگور میں یا عصارۃ بیر میں پکا کر
 اس میں بٹخ کی چربی ملا کر حمول کرنے سے رحم کے درد اور سوزش میں سکون ہوتا ہے۔

(دیسقوریوس)

درونج کی خاصیت غلیظ ریا ح تحلیل کرنا ہوتی ہے خاص طور سے جب وہ ریا ح رحم میں
 ہو۔ اس سلسلہ میں یہ لاثانی دوا ہے۔ (خوز، ماسرجویہ، قلعمان)

زرباد رحم کی غلیظ ریا ح کو خاص طور سے تحلیل کرتا ہے اس معاملہ میں یہ دوا لاثانی ہے۔
 (بدیغورس، مسیح، ابن ماسویہ، ماسرجویہ، خوز)

سنبل کو پینے سے کثرت حیض میں فائدہ ہوتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

سنبل کی خاصیت خون حیض بند کرنا ہوتی ہے کبھی اس کے ساتھ اسٹان کی بھی ضرورت
 پڑتی ہے لہذا سنبل، زیرہ اور کندر وغیرہ دینا چاہئے۔ طمٹ کو روکنے والی چیزوں میں ان دونوں

سے کم گرم اور کوئی چیز نہیں ہے۔ (مؤلف)

صمغ الجوز ۳۵ گرام کا تین خوراک میں استعمال قاطع طمٹ ہے۔ (ابن ماسویہ)
روغن زیتق درد رحم میں مفید ہے۔ اسی طرح روغن زنگس و روغن سوسن بھی۔

(ابن ماسویہ)

میں نے بہت سی نزف خون کی مریضوں کو دیکھا اور ان کا علاج مذکورہ تمام چیزوں سے کیا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا تو میں نے اندازہ کیا کہ نہ تو یہ بو اسیری ہے اور نہ ہی خون حیض ہے۔ اس لئے پہلے ان دونوں میں فرق کریں پھر اس کا مناسب علاج کریں۔ (مؤلف)
طمٹ مفرط کی شکایت میں بلوط کا افراط کے ساتھ استعمال کرائیں۔ (مسلمیہ)
درد رحم میں جند بید ستر سے زیادہ فائدہ مند کوئی چیز نہیں ہے آب انگور خام حابس دم ہوتا ہے۔ (خوز)

کثرت حیض:

ساق اور ایک مٹھی بھر کسیرہ ایک مٹھی بھر کو پانی میں ابال کر نہار منہ چند روز تک پلائیں، سندروس حابس دم ہوتا ہے۔
غدا تھوڑی کھانے یا زیادہ محنت کرنے سے خون حیض میں کمی آتی ہے۔

(کتاب الاغذا)

اگر ولادت وغیرہ سے رحم باہر آجائے تو حجاب رحم کو ایک دم سے قطع کر دیں یہاں تک کہ اپنی طبعی ساخت پر واپس آجائے اور مندیل سے اس کو ملیں تاکہ خروج والے حصے سے فاصلہ رہے۔ روغن بان اور روغن زفت میں صاف رومال کو لت کر لیں۔ اسفنج سے بھی ملیں پھر شراب ڈالکر اسفنج رکھ کر باندھ دیں پر اس طرح باندھیں کہ ہتھی کندھوں کی طرف ہو اور دونوں پیر اونچے رہیں کھانا کم کھلائیں۔ (بقراط)

رحم میں ادھیڑ عمر والی موٹی عورتوں کو قونج کی طرح درد ہوتا ہے اس کی کوئی علامت نہیں ہوتی اس میں تبد بالخاصیت فائدہ کرتا ہے۔ میں نے اس عضو کے لئے اس سے زیادہ کارآمد دوا نہیں پائی۔ تبد کے ساتھ اترنج ملانے سے یقیناً دوا کو مدد ملتی ہے تنہا تدبیر سے میں نے کئی بار نقصان محسوس کیا ہے۔ (قسطا)

صلا بت رحم کے لئے اقحوان کے جوشاندہ میں مریضہ کو بٹھایا جاتا ہے۔ گل اقحوان محلل

صلابت رحم ہے۔ اس میں بیٹھنے سے صلابت رحم تحلیل ہو جاتی ہے۔ جوشاندہ اُشنہ درد میں مسکن ثابت ہوتا ہے۔ اذخر کی جڑ تمام اور ام صلب کے لئے بہت مفید ہے۔ روغن بلساں اور جوشاندہ اقوان میں بیٹھنا ورم صلب میں مفید ہے۔ چکنی اور سرخ کلیاں اور جو کما فیطوس کی طرح ہوں انکو پیس کر روغن گل میں ملا کر حمل کرنے سے صلابت رحم میں نرمی آتی ہے۔ (جالینوس)

عورت کے دودھ میں روئی تر کر کے اس سے حمل کیا جائے تو درد رحم میں فائدہ ہوتا ہے۔ روغن بلساں میں موم اور روغن گل ملا کر حمل کرنے سے رحم کی بردوت چلی جاتی ہے۔ جوشاندہ فجنکشت میں بٹھانے سے درد و صلابت رحم میں سکون ہوتا ہے۔ عصارہ خرفہ کا حقنہ کرنے سے رحم کے درد دور ہوتے ہیں نیز اس کے زخم میں فائدہ ہوتا ہے اور مواد رک جاتا ہے۔ (اطہور سفس)

رحمی زخموں میں برنجاسف عمدہ چیز ہے اسی طرح سرخ اور سفید اجوائن کے عصارے درد رحم میں مفید ہیں۔ (اوریباسیوس)

روغن بزرالنج درد رحم کے لئے عمدہ چیز ہے۔ (دیسقوریڈوس)

جاو شیر شہد میں ملا کر حمل کرنے سے نفخ و صلابت رحم تحلیل ہوتی ہے۔

(جالینوس و دیسقوریڈوس)

جوشاندہ درونج میں بیٹھنا درد رحم میں مفید ہے۔ (دیسقوریڈوس اور بدیغورس)

روغن گل کے حقنہ سے سوزش رحم میں فائدہ ہوتا ہے۔ زعفران درد رحم کے لئے عمدہ دوا ہے۔ روغن زعفران قروح رحمی کے لئے عمدہ چیز ہے۔ موم اور زعفران کو انڈے کی زردی میں ملا کر دو گنے روغن زیتون میں ملا لیا جائے تو رحم کے زخموں کو نفخ دیکر سکون دیتا ہے۔

(دیسقوریڈوس)

زرواند طویل رحم کے زخموں میں مفید ہے۔ (دیسقوریڈوس)

تازہ مکھن کو بذریعہ حقنہ فرج میں پہنچانا سخت درد رحم میں مفید ہے (اوریباسیوس)

فرزجہ حماما کا حمل یا جوشاندہ حماما یا جوشاندہ میتھی میں بیٹھنا درد و ورم یا انضمام رحم میں مفید ہے۔ روغن میتھی صلابت رحم کے لئے اچھی چیز ہے اور روغن حنا درد رحم میں مفید ہے۔ روغن عصیر رحم کے تمام دردوں میں مفید ہے۔ تخم کتاں کے مطبوخ کا حقنہ سوزش رحم میں اور فضلات رحم کے اخراج میں کارآمد ہے۔ اور اس میں بیٹھنا نفخ کو دور کرتا ہے۔ (دیسقوریڈوس)

کرنب اور چقندر کھانے سے درد رحم میں فائدہ ہوتا ہے۔ (دیسقوریڈوس)

کرنمک شامی کے پتے نمک اور پانی کے ساتھ جوشاندہ بنا کر اس میں بیٹھنا یا اس کا حقنہ کرنا صلابت کو تحلیل کرتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

مذکورہ جوشاندہ میں بیٹھنے سے صلابت تحلیل ہوتی ہے۔ اس کا ضمد کرنے سے رحم کا ورم بلغی تحلیل ہوتا ہے اور اس کی دھونی دینے سے بھی ورم تحلیل ہوتا ہے۔ نیز اس کے پتے کو خصوصاً نمک ملا کر جوش دیکر اس میں بیٹھنے سے بھی سخت ورم تحلیل ہوتا ہے، روغن بادام تلخ درد رحم، انقلاب رحم اور ورم صلب کے لئے مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

ہر طرح کے دودھ کو بذریعہ حقنہ رحم کے اندر ڈالنے سے اس کا زخم، سوزش اور حدت دور ہوتی ہے خاص طور سے جب اس میں مغری و مسکن و دوائیں مثلاً سفوف، توتیا مغسول وغیرہ شامل کر لی جائیں۔ اگر زخم سرطانی ہو تو اس کو بھی فائدہ ہوتا ہے۔ مرکوبیں کرشہد میں معجون بنا کر کھانے سے درد رحم میں فائدہ ہوتا ہے۔ مصطکی سے تیار کیا گیا تیل رحم کے سارے دردوں میں مفید ہے کیونکہ یہ ہلکا سا مسخن اور ملین ہوتا ہے۔ آب کبر رحم کے دردوں میں مفید ہے۔ (دیسقوریڈوس و جالینوس)

بارہ سنگھے کی ہڈی کا گودا داخلہ حمول کرنے سے اور خار چاہے طور مروح استعمال کرنے سے سختی میں نرمی آتی ہے۔ (روفس)

جوشاندہ نار دین میں بیٹھنا اور ام صلب میں مفید ہے۔ (جالینوس)
روغن زرخس درد رحم کے لئے بہترین چیز ہے کیونکہ صلابت کو دور کرتا ہے۔
(دیسقوریڈوس)

جوشاندہ نسرین درد صلابت رحم کے لئے عمدہ چیز ہے۔ (دیسقوریڈوس)
روغن نسرین درد کے لئے مفید ہے اور سعد کا جوشاندہ بار درد کے لئے مفید ہے۔
(بولس، ابن ماسویہ)

سلیخہ اتساع رحم میں مفید ہے جبکہ اس کے جوشاندہ میں بٹھایا جائے یا اس کے تیل کی مالش کی جائے۔ روغن سفرجل کا حقنہ قروح رحم کے لئے مفید ہے۔ ایرسا کا جوشاندہ درد رحم کو دور کرتا ہے، صلابت کو زائل کر کے فم رحم کو کھولتا ہے۔ روغن سوسن سختی اور ورم صلب کو تحلیل کرتا ہے۔ درد رحم میں افادیت میں اپنی مثال آپ ہے۔ روغن ایرسا درد کو دور کرتا ہے نرمی لا کر زخم کا منہ کھولتا ہے۔ (دیسقوریڈوس)

روغن زیتون کے ساتھ سداب کا جوشاندہ بذریعہ حقنہ رحم کے اندر پہنچانا فائدہ مند

ہوتا ہے۔ (جالینوس)

حب الغار درد رحم کے لئے عمدہ چیز ہے، پودینہ بڑی درد کے لئے مفید ہے۔

(دیسقوریڈوس)

قسط کے جوشاندہ کا پینا یا اس میں بیٹھنا درد رحم میں مفید ہے۔ قناری کا ضاد بھی فائدہ مند ہے۔ قصب الذریرہ کا جوشاندہ پینا اور اس میں بیٹھنا درد رحم میں مفید ہے۔ ماسر جو یہ بھی اس کی تائید کرتا ہے کہ اس کے مطبوخ میں بیٹھنا درد رحم میں مفید ہے۔ ورم رحم کے نسخہ تکمید میں قصب الذریرہ کو شامل کر لینے سے بڑا فائدہ ہوتا ہے۔ (روفس)

روغن قیصوم اور ام رحمی کے لئے عمدہ چیز ہے اور بقول دیسقوریڈوس لازن بھی مفید ہے۔ اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کیونکہ محلل اور ام ہے۔ اس میں تلخین، ہلکی قبضیت اور اس کے جوہر میں لطافت ہے۔ تازہ کدو کا ضاد رحم کے گرم دردوں میں سکون دیتا ہے۔

(جالینوس)

قسطوریون کی جز سات گرام، کا شراب کے ساتھ شراب استعمال درد رحم میں مفید ہے۔ اگر مریض کو بخار بھی ہو تو شراب کے بجائے پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ (دیسقوریڈوس)

زراوند رحم کے دردوں میں مفید ہے، راغی اللحم کا باریک سفوف روغن گل اور بطخ کی چربی میں مخلوط کرنے سے درد رحم میں سکون ہوتا ہے۔ (دیسقوریڈوس)

سوئے کے جوشاندہ میں بیٹھنے سے درد رحم میں فائدہ ہوتا ہے اور سوئے کے تیل سے سختی میں نرمی آ جاتی ہے۔ (دیسقوریڈوس)

زوفارطب، مکھن یا بطخ کی چربی اور اکلیل الملک میں مخلوط کر کے لگانے سے قرحہ رحم ٹھیک ہو جاتا ہے۔ مرغابی اور مرغی کی تازہ چربی درد رحم میں مفید ہے۔ (دیسقوریڈوس)

خنزیر کی چربی مسکن درد رحم ہے۔

برنجاسف کے جوشاندہ سے سکائی کرنا رحم کے لئے بے حد مفید ہے۔

زفت رطب رحم کی سختی اور اوندھے پھوڑوں کو تحلیل کرتا ہے۔ (بولس)

خشک انجیر جو کے آنے کے ساتھ پکا کر اور میتھی ملا کر ورم رحم کی شکایت میں اس سے

سکائی کی جاتی ہے۔ (دیسقوریڈوس)

انجیر کا دودھ ششی رحم کو دور کرتا ہے۔ (دیسقوریڈوس)

غار کے پتوں کے مطبوخ میں بیٹھنے سے درد رحم میں فائدہ ہوتا ہے۔ خردل درد رحم میں

مفید ہے۔ (دیسقوریدوس)

خیری زرد کے جوشاندہ میں بیٹھنے سے رحم کی سختی اور ام میں فائدہ ہوتا ہے۔ بقول دیسقوریدوس خیری کا جوشاندہ زیادہ تیز نہ ہو۔ ورم رحم خاص طور سے سخت اور پرانے ورم پر اس کا نفلول کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ خطمی کو شراب میں پکا کر چربی اور بٹم کا گوند ملا کر حمل کرنے سے رحم کا سخت ورم ٹھیک ہو جاتا ہے۔ بقول دیسقوریدوس اس کے جوشاندہ سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے۔۔۔ نیز ملوخیا کے جوشاندہ میں عورت کو بٹھانے سے رحم کی سختی دور ہوتی ہے۔ نیز اس کا حقنہ کرنے سے رحم کی سوزش میں فائدہ ہوتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

خریق سفید کو حمل کرنے سے رحم میں جو کچھ بھی ہو باہر آ جاتا ہے۔ (بقراط)

اگر درد رحم حرارت کے ساتھ ہو تو عصی الراعی (لال ساگ) اور جی العالم (سدا بہار) کا عصارہ اور روغن گل سفید کپڑے میں لت کر کے حمل کریں اور اسی جیسی دوسری غذا اور تدبیر اختیار کریں۔ لیکن اگر درد برودت کے ساتھ ہو تو مسخن صمغیات، قطران اور مشطر امشیع سے حمل کیا جائے۔ (مجبول)

علاج ورم صلب بحوالہ تذکرہ عبدوس:

نسخہ حمل:

مرحم داخلون یا باسلیقون، مرغابی کی چربی، بارہ سنگھے کی ہڈی کا گودا، بکری کے دودھ کا مکھن، خرگوش کا پنیر، صبر، جند بیدستر، روغن رازقی۔ یہ حمل نیلے رنگ کے کپڑے سے کیا جائے۔ صلابت رحم کے لئے مفید ہے۔

نسخہ مرہم:

بارہ سنگھے کی ہڈی کا گودا، بطخ کی چربی، موم زرد، روغن سوسن، مر، زعفران، انجوان، جند بیدستر ہم وزن ایرسا، علق البطم اور آب میتھی سب کو ملا کر مرہم بنا لیا جائے اور آسانی کپڑے کے ذریعہ حمل کیا جائے یہ بھی ورم صلب میں مفید ہے۔

ورم صلب اور سرطان رحم کے لئے ایک نسخہ:

پہلے رحم کو ضادوں کے ذریعہ نرم کریں پھر مدربول اشیاء استعمال کرائیں تاکہ اندرونی مادوں کا استفراغ ہو جائے اسے بار بار استعمال میں لائیں۔

جراحت اور شدید درد رحم و مثانہ میں دھارے کے لئے ایک نسخہ:

آب بزر قطونا و برسیان دارا، ماء الشعیر، انڈے کی سفیدی، عورت کا دودھ، روغن کدو اور شیاف بیض ۱۰۵ گرام رحم کے اندر بذریعہ حقنہ پہونچائیں اور چند قطرے مثانہ میں بھی ٹپکائیں۔ مریضہ کو رب سوس، کتیرا، گوند، تخم خیار، تخم تربوزہ اور نشاستہ پلائیں۔ گکڑی یا خر بوزہ کھلائیں یا تیج پلائیں، شیرہ انجیر یا سوسن کی جڑ کے مطبوخ سے بنا ہوا لعوق عرصہ دراز تک چٹائیں یہ بہت فائدہ مند ہے۔ (الکمال التمام)

ایک نسخہ جس کو رحم میں ڈالنے سے جامد خون خارج ہو جاتا ہے اور درد زہ جیسے درد کو تسکین ملتی ہے۔

نسخہ:

بابونہ، اکیلل الملک (ناخونہ) چقدر کی جڑ، بنفشہ، مشکطرا مشیع، فراسیون ہر ایک ۳۵ گرام، مر ۱۴ گرام، شب یمانی، نمام، شیخ، تخم کتاں، میتھی قیصوم ہر ایک ۳۵ گرام۔ سب کو دو لیٹر پانی میں اتنا پکائیں کہ ۴۰۰ ملی لیٹر رہ جائے پھر تین دن تک اسکا نیم گرم حقنہ کرائیں۔ (تذکرۃ عبدوس)

ضاد کا ایک نسخہ جو رحم کے شدید درد، بلغمی اور دموی ورم اور دبیلہ میں مفید ہے۔

نسخہ:

تخم کرات نہلی ساڑھے ۵۲ گرام، میتھی، تخم کتاں ہر ایک ستر گرام، اکیلل الملک ۱۰۵ گرام، بابونہ، بنفشہ ہر ایک ستر گرام، میعہ یا بسہ ۳۵ گرام، صندل، بیخ عطمی ہر ایک ستر گرام، سویا ساڑھے ۸۵ گرام سندروس ساڑھے ۵۲ گرام، کرات نہلی کی جڑ جلی ہوئی ساڑھے ۵۲ گرام، باقلہ کا آنا ۱۰۵ گرام، راتیج ساڑھے ۵۲ گرام، مقل ۱۰۵ گرام، تیج میں بھگوئے ہوئے انجیر دس عدد۔ پہلے خشک ادویہ کو پیس لیا جائے، مقل کو تیج میں بھگو دیا جائے اور انجیر کو خوب باریک پیس کر مقل میں ملایا جائے اور حسب ضرورت سفوف سوسن کوٹ کر شیرہ میں ملائیں پھر اس میں راتیج، بچھڑے اور مرغابی کی چربی ۱۰۵-۱۰۵ گرام اور موم ۴۰۰ گرام میں حل کر لیں تمام دواؤں کو اچھی طرح ملا لیا جائے اس ضاد کو پوری رات لگا کر چھوڑ دیا جائے اور کچھ دنوں تک استعمال کیا جائے۔ تو اس سے عجیب و غریب فائدہ ہوتا ہے۔ (مؤلف)

رحم میں ورم جیسی سختی کے لئے ایک نسخہ:

روغن میتھی، زرگس، زعفران، روغن ہبہ سے مانس کی جائے لاذن کا حمول کیا جائے اس سے رحم کا ورم صلب نرم ہو جاتا ہے یا برگ خطمی پیس کر مرغابی کی چربی اور گوند مادام کے ساتھ ملا کر مقام ماؤف پر لگایا جائے۔

رحم کی پھنسیاں:

خشک گلاب، ۷ گرام، سنبل ساڑھے ۷ گرام، سوسن کی جڑ ساڑھے ۷ گرام، قہولیا اس کے برابر۔ سب کو کوٹ پیس کر مطبوخ ریحانی میں گوند لیا جائے اور لمبی بنا کر حمول کیا جائے۔

رحم کا بار دورو:

جاوشیر، جند بید ستر ایک گرام مطبوخ ریحانی کے ساتھ پیا جائے۔

دور و رحم:

برنجاسف کے جو شانہ سے نطول کیا جائے۔ (تذکرہ عبدوس)

نم رحم میں پیدا ہونے والے گوشت کو رجا کہتے ہیں اس میں روح نہیں ہوتی

(العلل والاعراض)

کبھی رحم میں سوء مزاج عارض ہو کر قوت میں زوال آ جاتا ہے۔ اس میں سے خارج ہونے والا خون زیادہ مقدار میں ہو اور صاف ہو تو یہ کسی رگ کے کھل جانے کی علامت ہے اس میں درد نہیں ہوتا اور اگر پیپ شامل ہے تو دبیلہ کی علامت ہے اگر سیاہ رنگ تھوڑا تھوڑا رہا ہو تو آکلہ ہے۔ اگر رحم میں ورم حار ہے تو اس کے ساتھ تیز بخار ہوگا اگر یہ ورم آگے کی جانب ہے تو درد عانہ میں ہوگا اور احتباس بول کی شکایت ہوگی اور اگر موخر رحم میں ہے تو درد گردن میں ہوگا اگر رحم کی گہرائی میں ہے تو کمر درد پیٹھ میں ہوگا اور اجابت رک جائے گی لہذا پہلے رگ باسلیق کی فصد کھولیں اس کے بعد صافن کی اور خیار شہز ہمراہ آب مکو و روغن بادام پلائیں اور جب ورم کم ہو جائے تو روغن ارنڈ ہمراہ ماء الاصول کے پلائیں اور ابتدا میں ورم کو روکنے والی دواؤں سے حمول کریں بعد میں کرب اور مروغیرہ کے عصارے سے حمول کریں۔ ابتدائے مرض میں آب کاسنی و عنب مکو، روغن گل، انڈے کی سفیدی وغیرہ استعمال کریں۔ (یہودی)

نسخہ جو جالینوس سے منسوب کتاب السموم میں مذکور ہے :
جند بیدستر خاکستری سیاہ رنگ کا ۲۵۰ ملی گرام کی مقدار میں استعمال درد رحم میں مفید ہوتا ہے۔

رحم کے ورم حار کی علامت :

اختلاج، حرارت، گرانی، کمر، عانہ اور جنگا سوں میں کھنچاؤ، لرزہ، چھین والا درد، ہاتھ پیروں میں ٹھنڈ، اور سن کا احساس، پسینہ کی کثرت، نبض صغیر۔
معدہ سے مشارکت کی بنا پر ہچکی گزند میں اور سر کے سامنے کے حصے میں درد ہوتا ہے۔ اگر ورم فم رحم میں ہوتا ہے تو درد سخت اذیت ناک ہوتا ہے اور جنگا سوں میں بہت شدید ہوتا ہے اور اگر رحم کے کسی ایک جانب ہو تو ورم کی جانب ران اور جنگا سے میں درد ہوتا ہے اگر زیریں حصہ میں ہو تو درد معاء مستقیم میں ہوتا ہے اور پیش ہوتی ہے اگر اوپر کی جانب ہوتا ہے تو درد کمر اور کھولے میں ہوتا ہے۔ اگر رحم کسی ایک جانب مائل ہو جائے تو اس جانب شدید درد اور کھنچاؤ ہوتا ہے پیشاب پاخانہ بند ہو جاتا ہے۔ ورم رحم میں سختی اور شدید خشکی ہوتی ہے۔ اگر اس میں دبیلا ہوتا ہے تو شدید کھنچاؤ اور بغیر متعین باریوں کا بخار لرزہ کے ساتھ ہوتا ہے۔ مخالف جانب مریض کو کچھ آرام ہوتا ہے۔ کمر کے نچلے حصہ میں ورم ہوتا ہے جب قرحہ رحم پھوٹ جاتا اور اس میں سے زرد آب بہنے لگتا ہے اور بدن سوکھنے لگتا ہے تو اس وقت مرخی دوائیں نقصان پہنچاتی ہیں اور قابض دوائیں فائدہ کرتی ہیں۔ فم رحم میں زخم کی تکلیف شدید ہوتی ہے۔ جب اس میں عفونت پڑ جاتی اور زخم گندہ ہو جاتا ہے تو زرد آب کثیر مقدار میں ہوتا ہے۔

کبھی پورا رحم متورم ہو کر سخت ہو جاتا ہے اور پیٹ مریض استقاء کے شکم کی طرح پھول جاتا ہے۔ پورے جسم میں کمزوری اور لاغری آ جاتی ہے۔ اس میں درد نہیں ہوتا۔ ضعف کا سبب سیلان خون حیض، شہوت کی کمی اور قلت اسہال ہوتی ہے۔ اگر زیریں شکم میں ورم رخو عارض ہو جائے تو تنگی تنفس، احتباس حیض اور قراقرہ ہوتا ہے۔ خاص طور سے جب عورت چلتی ہے یا کوئی زوردار حرکت کرتی ہے تو اس سے مائی رطوبت نکلتی ہے۔

ورم رحم میں عورت کو خوشبودار جگہ رکھیں اور تین دن تک تغذیہ کریں اور جتنا ممکن ہو سکے جاگنے کو کہیں پھر سلائیں اور رحم کے اندر دوا بذریعہ حقنہ پہنچائیں۔ معتدل مشروبات

پلائیں جو قے کو روکنے والے ہوں۔ تین دن کے بعد اسے ہلکی غذا دیں رحم کو سینک پچائیں اور پھر جو کے جوشاندے اور روغن سے حقنہ کرا کے اسہال کرائیں۔ اگر درد شدید ہو تو کسی رگ کی فصہ کھولیں اور ملین ضاد اور فرزجہ کام میں لائیں۔ ملین پانی میں بٹھائیں سختی ہو تو پچھنہ لگائیں۔ درد میں سکون ہو جائے تو ملین ضاد جیسے ضاد بزور، ضاد مرزنجوش اور ضاد اکلیل الملک وغیرہ کام میں لائیں۔

جساء (سخت ورم) کا علاج:

مریضہ کو میتھی اور تخم کتاں کے جوشاندہ میں بٹھائیں اور مرغابی کی چربی، بارہ سنگھے کی ہڈی کے گودے اور روغن حنا میں آنا گوندہ کر ضاد کریں اور حمل کریں۔

رحم کا ورم سفیر وس:

یہ ورم ایسا سخت ہوتا ہے کہ اس جیسا کوئی دوسرا ورم نہیں ہوتا۔ یہ لا علاج ہوتا ہے۔ فوراً عورت کے قلب پر خوشبودار دوائیں لگائیں اور مرطب چیزوں سے تدبیر شروع کریں اگر اس میں دبیلا ہوتا ہے تو التهاب اور بخار، جاڑا اور اس سے پہلے لرزہ عارض ہوتا ہے۔ ملین اشیاء سے علاج کریں تاکہ جلد سے جلد دبیلا کھل جائے۔ پھر مریضہ کو آب میتھی، نمام، مرزنجوش، مسور، مر، روغن سوسن، روغن حنا، اُشق، بھنگ وغیرہ میں بٹھائیں۔ آرد گندم، روغن میتھی، آرد تخم کتاں کو چربی، راتیج، علك البطم، برنجاسف، مشکطرمشع، مرزنجوش، ملح درانی، شہد اور روغن زیتون میں گوندہ کر کو لہے اور کمر پر ضاد کریں۔ جب اس سے غلیظ بدبودار پیپ نکلے تو فراسیون کو آب شہد میں پکا کر حقنہ کریں۔ اگر اس سے راحت نہ ہو تو مرہم باسلیقون بذریعہ حقنہ اندر پہنچائیں۔ جب پیپ کم ہو جائے تو پھوڑے پر حتی الامکان گوشت لانے کی تدبیر کریں اور مریضہ کو قابض پانیوں میں بٹھائیں اور مرہم اسفیداج کا حمل کریں۔ جب دبیلا کافج نہ ہو رہا ہو تو مریضہ کو منضج پانیوں میں بٹھائیں جیسے آب میتھی و بز رکتاں جب دبیلا پھوٹ جائے تو مدد اور منقی رحم چیزیں جیسے افادیہ کا استعمال کریں۔ دبیلا کے پھوٹنے سے پہلے اس کا استعمال قطعی طور پر ممنوع ہے کیونکہ اس سے درد میں اضافہ ہوگا۔ دبیلا کا جلد فنج کرنے کے لئے ملین اور مفتوح مرہموں کو اندر تک بذریعہ حقنہ لگائیں۔

اگر رحم میں سخت ورم محسوس ہو اور فرج خشک اور سیسہ کے رنگ سے مشابہ ہو جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس میں سرطان پیدا ہو گیا ہے اگر چھوٹے سے سرطان نہ ملے تو علامت

یہ ہوگی کہ مریضہ چھین کے ساتھ درد محسوس کرے گی۔ کسی طرح کا سیلان نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ سرطان بغیر قرحہ کے ہے اور اگر سیلان موجود ہے تو سرطان قرحہ کے ساتھ ہے۔ یا پھر سرطان میں حریف رطوبت ہے۔ لیکن اس حالت میں درد عارض نہیں ہوتا بہر حال درد کو تسکین دینے کیلئے مسور کا جوشاندہ یا گدھی کا دودھ اور بارتنگ کے جوشاندہ سے حقنہ کریں۔ ایسا کرنے سے سرطان مقرر سوکھ جائے گا اگر مقرر نہ ہو تو انڈے کی زردی، اسپنول، اجوائن، مکو، اور روغن گل سے حقنہ کرائیں اور اس میں بٹھائیں۔ ایسا کرنے سے مذکورہ چھین والا درد دور ہو جائے گا۔

رحم میں کبھی آکلہ بھی ہو جاتا ہے جس کا علاج سرطان کے اصول پر کیا جاتا ہے۔ ان میں علامت فارقہ یہ ہے کہ آکلہ میں نہ سختی ہوتی ہے اور نہ صلابت اور اس کا درد کبھی ساکن ہوتا ہے جب کہ سرطان کے درد میں چین نہیں ملتا۔ رحم میں نفخ بھی ہو سکتا ہے جس کی علامت یہ ہے کہ رحم پھیلا ہوا دکھائی دیتا ہے اور درد ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتا ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ ناری پچھنے عانہ پر لگائیں اور مہر دریا حمرہم استعمال کریں جیسے سداب اور زیرہ ملا کر بنایا ہوا مرہم۔ اسی طرح عود بلساں، مقل اور روغن ناردین کا شافہ استعمال کریں۔ اگر ضرورت ہو تو اس کا ضاد اور شافہ بھی لگائیں۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ رحم پر خراب رطوبتیں گرنے سے درد رحم عارض ہوتا ہے۔ جس سے جرم رحم دبلا ہو جاتا ہے اس کا علاج یہ ہے کہ رحم کا تحقیق منقی دواؤں سے کیا جائے اور فراسیون اور کرسنہ کا شافہ رکھ کر رطوبت خارج کی جائے جب تحقیق ہو جائے تو کیلی چیزوں کا جوشاندہ اور شافہ استعمال کریں اور تحقیق بدن سے غفلت نہ برتیں۔ عاقر قرحا، قفل اور روغن زیتون اور روغن اذخر سے پچھپھروں کا تحقیق کرنے کے بعد پنڈلیوں کی مالش کریں۔ ایسا کرنے سے رطوبتوں کا انجذاب نیچے کی طرف ہو جائے گا اور راحت ملے گی۔

کبھی عورت کی فرج میں رحم الٹ جاتا ہے اور اس کی جھلیاں ڈھیلی ہو جاتی ہیں۔ اس کے کچھ اسباب ہوتے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ جنین اچانک خارج ہو جس سے رحم کی گردن فرج کی طرف خارج ہو جائے یا پھر مشیمہ کی ابتدائی حرکت اس کے خارج ہونے کا سبب ہوتی ہے یا پھر کسی بھی حرکت سے، چوٹ یا دوڑنے پھرنے یا رجمی رطوبتوں کے تعفن سے انقلاب رحم واقع ہوتا ہے۔ اس حالت میں ہاتھ لگانے سے رحم محسوس ہوتا ہے اور اس میں نرمی ہوتی ہے لیکن فرج کے منہ میں یا اس کے وسط میں اس سے شدید درد ہوتا ہے اور تیز بخار عارض

ہوتا ہے۔ لہذا ایسے میں مریضہ کو حمام اور نمکیات سے دور رکھیں اور قابض پانیوں میں بٹھائیں۔ خاص طور سے اذخر، گلاب، مازو، جوارش السرو کے جوشاندہ میں۔ پھر آہستہ آہستہ رحم کو اوپر کی طرف اٹھائیں اور فرج کو نرم کپڑے سے آہستہ آہستہ گرفت میں رکھیں۔ جس کپڑے سے فرج کو پکڑنا ہے اس کو مذکورہ دواؤں سے تر کر لیں اور اس پر اقا قیا چھڑک لیں اور ممکنہ حد تک اس کے اندر کر دیں اور پھر ناف پر ہتھکنہ لگائیں تاکہ ہوا اوپر کی جانب جذب ہو۔ ہتھکنہ زیادہ عرصہ تک لگائیں حتیٰ کہ رحم اپنی جگہ لوٹ آئے۔ یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ عورت کی پنڈلیاں باندھی جائیں لیکن اس کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔

کبھی رحم کا منہ بند ہو کر اس پر کھال چڑھ آتی ہے اکمیں نہ درد ہوتا ہے نہ کوئی رطوبت بہتی ہے۔ اس کا علاج یہ کہ عورت کو ملین پانیوں میں بٹھائیں جیسے بزرکتاں اور میتھی کا جوشاندہ۔ پھر محقنہ (پچکاری) سے ان چیزوں کا حقنہ کریں اور محقنہ کی نلی کو ان دواؤں سے لت کر دیں ایسا کرنے سے فم رحم کھل جائے گا اور اسہال شروع ہو جائے گا حتیٰ کہ اپنی طبعی حالت پر آجائے۔ دوسری تدبیر یہ ہے کہ ان دواؤں سے ایسا فتیلہ بنائیں جس کی شکل دونلیوں کی طرح ہو اور جو رحم میں جا کر قالب (ایک آلہ) کی شکل اختیار کر لیں ایسا کرنے سے بھی مذکورہ مقصد حاصل ہو سکتا ہے۔

کبھی رحم میں بو اسیر بھی عارض ہوتی ہے۔ عورت کے نیچے آئینہ رکھنے سے اسے دیکھا جاسکتا ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ عورت کو ملین اور مرخی پانیوں میں بٹھایا جائے مثلاً بزرکتاں، میتھی، روغن زیتون کے جوشاندہ میں۔ نیز روغن سوسن اور اکلیل الملک کا حمول کریں اگر درد کو سکون مل جائے تو ٹھیک ہے ورنہ اس سے قوی ملین شافہ کو استعمال کریں۔ جیسے مرغابی کی چربی، بارہ سنگھے کی ہڈی کا گودا اور مقل کا شافہ۔ اگر اس سے بھی سکون نہ ہو تو وہ آلہ استعمال کریں جس سے بو اسیر کے مے کاٹے جاتے ہیں اگر باہر کی جانب مے ہیں تو کاٹے جائیں گے اور اگر اندرون میں ہیں تو کیلی دواؤں سے علاج کیا جائے گا۔ ملحوظ رہے کہ اس کی تشخیص اس طرح ہوتی ہے کہ رحم کو چھونے سے فم رحم میں کچھ ابھرتی ہوئی چیزیں معلوم ہوتی ہیں۔ اس میں تھوڑا تھوڑا خون رطوبت اور زرد آب بہتا ہے۔ یہ دونوں چیزیں اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ عورت کے رحم میں بو اسیر ہے جس کے باعث دائمی سیلان خون فساد رنگ کے ساتھ عارض ہوتا ہے۔ یہ بو اسیر بہت خراب ہوتی ہے اور تلچٹ کے مانند گدلا سیاہ خون نکلتا ہے۔ وہ رگوں سے آتا ہے کیونکہ رحم سے آنے والا خون ہلکا اور ست ہوتا ہے اور اس میں دکھن نہیں ہوتی اور

اگر بواسیر خارجی ہو تو پھر وہ عورت کے نیچے آئینہ رکھنے سے ظاہر ہو جاتی ہے۔ خون حیض اور خون بواسیر میں علامت فارقہ یہ بھی ہے کہ خون حیض ایک نظام کے تحت آتا ہے۔ جبکہ خون بواسیر نظام حیض کی طرح نہیں آتا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ مسلسل نہیں ہوتا بلکہ رک رک کر آتا ہے۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ خون حیض سے لاغری نہیں ہوتی الا یہ کہ خون زیادہ مقدار میں خارج ہو جائے۔ جبکہ خون بواسیر فساد اور لاغری کا باعث ہوتا ہے۔ تیسری دلیل یہ ہے کہ خون حیض بغیر درد کے خارج ہوتا ہے جبکہ بواسیر کا خون درد کے ساتھ آتا ہے۔

جس عورت کا حیض رک جاتا ہے اس کو بواسیر جاری ہونے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اس کا علاج مشترک ہوتا ہے۔ اگر رحم میں تنگی ہو خاص طور سے رحم کی گہرائی میں تو اس قالب کو (ایک آلہ) سے بواسیری مسوں کی طرح قطع کیا جائے گا پھر مریضہ کو ٹھنڈے پانی میں داخل کر کے اس کے پیروں کو دیوار کے سہارے دو گھنٹے تک اونچا کر دیا جائے گا اور ایک کپڑے کو برف کے پانی میں بھگو کر عانہ یا دونوں پیروں پر رکھا جائے اور اسی طرح کمر پر بھی اور کئی ہوئی جگہ پر پھٹکری وغیرہ لگائی جائے اور قابض پانیوں میں مریضہ کو بٹھائیں اور عانہ اور ریڑھ پر قابض ضماد کریں۔ اگر خون نہ ر کے تو عانہ، چھاتیوں اور ریڑھ پر پچھنہ لگائیں اور اقا قیا کے کپڑے سے حمل کریں۔ جب خون رک جائے تو بواسیر کا باقاعدہ علاج کریں حتیٰ کہ صحیح ہو جائے۔

شقاق:

رحم میں شقاق اس حالت میں ہوتا ہے کہ جنین یا مشیمہ یا خون حیض یا ورم اچانک خارج ہو جائے۔ یہ شقاق عورت کے نیچے آئینے رکھے جائیں اور نرم رحم کو اچھی طرح کھولا جائے تو دکھائی دیتا ہے لہذا اگر یہ حلقہ رحم میں ہو تو تو تیا اور انڈے کی زردی سے علاج کریں۔ اور شقاق دور ہونے کے بعد ملینات لگائیں لیکن اگر گہرائی میں ہو تو تانے کا برادہ اور پھٹکری حمل کریں۔ اس سے شقاق دور ہو جاتا ہے۔

قروح رحم:

اگر قروح رحم ورم کے ساتھ ہو تو ملینات سے علاج کریں حتیٰ کہ ورم کم ہو جائے اور اگر زخم زیادہ گندا ہو تو آب شہد یا مطبوخ سوسن سے دھو کر منقی مرہموں سے حمل کریں جب رحم کا محقیہ ہو جائے تو روغن گل کے ساتھ تیار کے لئے مراہم زخم میں بھر دیں۔ اس کے بعد تو تیا سے بنے ہوئے مراہم استعمال کریں تاکہ اند مال بحسن و خوبی ہو جائے۔ تو تیا کا مرہم زخم کو خشک کرتا

اور مندمل کرتا ہے۔ کبھی داخل رحم یا فم رحم میں سرخ رنگ کا گوشت پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ گوشت یا تو گولائی میں ہوتا ہے یا طول میں اور اس میں درد نہیں ہوتا۔ اطباء اس کو کاٹ دیتے ہیں میرا بھی یہی معمول ہے۔

کبھی رحم کسی ایک جانب ہٹ جاتا ہے لہذا انگلی داخل کر کے پتا لگائیں کہ کس جانب مائل ہوا ہے پھر اسے صلیج کر محاذ فرج میں لائیں اور ملین پانی ملین فرز بے اس طرح استعمال کریں کہ رحم محاذ فرج میں رہے کیونکہ سیدھا رکھنے سے ہمیشہ سیدھا رہے گا۔ تاہم اگر علق رحم میں استرخاء واقع ہو چکا ہے تو یہ نہ کھلے گی اور نہ بند ہوگی لہذا پانی میں قابض دوائیں ڈال کر رحم میں پہنچائیں اور ریاضت کریں، فصد بھی کریں اور پانی کے اخراج اور طمٹ جاری کرنے والے شافوں کے ذریعہ پابندی سے علاج کریں۔ خربق ابض (سفید رائی) کے حمول سے پانی بکثرت خارج ہوتا ہے۔

جس گوشت کو رجا کہتے ہیں وہ گولائی میں ہوتا ہے اس میں سختی ہوتی ہے۔ اس میں اور سرطان میں علامت فارقہ یہ ہوتی ہے کہ عورت اس میں جنین کی طرح جھتی ہے اور جنین اور اس کے درمیان علامت فارقہ یہ ہے کہ جنین کی طرح اس میں حرکت نہیں ہوتی۔ اس کا علاج مرخی دواؤں سے اتنے عرصہ تک کیا جاتا ہے کہ رحم کو تحریک ہو کر مادہ جلد خارج ہو جائے۔

کتاب الاعضاء والالامہ:

اگر بدن میں اضطراب، ثقل، لرزہ، قائل، متلی، کم خوابی، گندی اشیاء کے کھانے کی رغبت پائی جائے تو دوائی سے کہیں کہ مریضہ کے فم رحم کا امتحان باللمس کرے اگر صلابت ہے اور منہ چپکا ہوا ہے تو یہ رحمی بیماری کی دلیل ہے۔ چنانچہ اگر اوپر کی جانب مائل ہو یا کسی ایک جانب مائل ہو گیا ہو تو جس جانب ایسا ہوا ہے اسی جانب کی بیماری کی دلیل ہے۔ بعض مریضائیں اس جگہ درد اور گرانی محسوس کرتی ہیں۔ یہ درد کولہوں تک پہنچتا ہے اور جب مریضہ چلتی ہے تو ماؤف جانب سے لنگڑا کر چلتی ہے۔ رحم میں اگر عمل بٹ گیا جائے تو اس کے زخم کا بھرنا مشکل ہوتا ہے۔

(میسون)

ورم رحم ضربہ وسطہ، احتباس طمٹ، بعد ولادت اور جماع مفرط سے واقع ہوتا ہے۔ رحم میں ورم ہو جانے کے بعد تیز بخار، درد سر، درد مفرط، درد اوٹار، آنکھوں کی گہرائی میں درد، کلائیوں اور انگلیوں اور سر کی گدی میں تشنج، درد فرج، رحم میں ٹیس و درد عارض ہوتے ہیں

اور متاثرہ مقام پر درد محسوس ہوتا ہے۔ ورم اگر پیچھے کی جانب ہو تو تکلیف و درد کمر میں محسوس ہوتا ہے ورنہ پھر آگے کی جانب ہوتا ہے۔

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جس آنت پر مادہ گر رہا ہے اس پر ورم امعاء کے دباؤ سے براز آگے نہیں گذر پاتا اور وہیں رک کر درد کا باعث بنتا ہے لہذا اگر ایسا ہو تو اس صورت میں کچھلی جانب ورم محسوس ہوتا ہے لیکن اگر ورم کے سامنے والی جانب میں ہے تو درد پیڑ و میں ہوتا ہے اور اس کے ساتھ تقطیر بول یا عسر بول کی شکایت ہو جاتی ہے کیونکہ ورم مثانہ پر دباؤ ڈالتا ہے اور جب رحم کا کوئی ایک کنارہ متورم ہوتا ہے تو اس جانب کے جنگا سے میں کھنچاؤ اور پنڈلی میں گرانی ہوتی ہے ورم اگر خاص رحم میں ہو تو فم رحم موٹی اور سخت محسوس ہوگی اگر زیادہ ورم ہو تو وحی حادہ اور نفخ شکم، شدید التهاب، پسلی، کولے، سرین اور کلائیوں کی عروق میں گرانی ہوتی ہے۔ نبض کثیف اور تنفس صغیر ہو جاتا ہے بول و براز بند ہو جاتا ہے اگر یہ کیفیت طول پکڑ جائے تو متلی ہونے لگتی ہے۔

علاج:

مادہ کو اوپر کی جانب جذب کرنے کے لئے بغل میں فصد کریں پھر بھی اگر فضلہ رہ جائے تو رگ صافن میں فصد کریں تیز مسہل دوائیں استعمال کریں اور رحم کے نزدیک قابض ضما د لگائیں یہاں تک کہ مادہ جب پوری طرح جمع ہو جائے تو محلول دوائیں شامل کریں۔ مثلاً ابتداءً ورم حار میں مسور، انار کی چھال، لسان الحمل، مکو، پوست کدو اور گلاب وغیرہ استعمال میں لائیں اور درجہ انتہاء میں ان دواؤں کے ساتھ میتھی، عظمی، بابونہ، اکلیل الملک، پھنکری اور زعفران شامل کریں جب تحلیل ہو چکے تو اُشق، میہ، قنہ (بھنگ)، چہ بیوں اور ہڈیوں کے گودوں کے ساتھ ملا کر رحم پر ضما د کریں لطیف ہلکے گرم روغنیات جیسے روغن ایرسا، روغن سوسن، روغن بابونہ، روغن حنا وغیرہ شامل کریں۔ اگر دوران علاج مرض کا اعادہ ہوتا ہو محسوس ہو تو انجیر کا آنا، کبوتر کی بیٹ کا حمول کریں نیز زوفار طب اور گھی سے تیار کیا ہوا فرزجہ رکھیں۔ پھر جب پیپ پھوٹ جائے اور اس کا رخ مثانہ کی جانب ہو تو دودھ، اسپغول، تخم خر بوزہ، کیترا، نشاستہ، اور شکر پلائیں۔ لیکن اگر مادہ کا بہاؤ ماء مستقیم کی جانب ہو تو مسور، گلاب، گلنار اور چاول کے جو شانہ سے حقنہ کریں اور اگر فرج کی جانب سواد کا بہاؤ ہو تو مرہم باسلیقون اور گائے کا گھی فرج میں بذریعہ حقنہ لگائیں۔ یہ سب علاج اس صورت کا ہے جب کہ پیپ سفید

رنگ کی اور گاڑھی ہو لیکن اگر مواد بد بودار اور رقیق ہو تو قابض دوائیں استعمال کریں۔

اور ورم نیچے کے حصے میں ہو تو جہاں تک ممکن ہو سکے اس کو پھوڑنے کی کوشش کریں۔

درد رحم کو سکون دینے والی اور ورم کو پھوڑنے والی دوائیں:

میتھی کو پانی میں بھگو کر تین بار دھوئیں پھر اسے پکائیں یہاں تک کہ زرد ہو جائے پھر اس کے لعاب میں مرغابی اور مرغ کی چربی ڈال کر آگ پر پکائیں یہاں تک کہ چربی پکھل جائے پھر جب یہ جم جائے تو کپڑے پر تھوڑا روغن گل ملا کر لت کریں اور اس کا حمولہ کرائیں۔
نسخہ دیگر:

خشخاش کو انگور کے عصارہ میں اتنی دیر تک پکائیں کہ وہ پھول جائے پھر اس پانی کو صاف کر کے اس میں بٹخ کی چربی اور پچھڑے کا بھینچہ اور گودا ملا کر حمولہ کریں۔
نسخہ دیگر:

انگور کے عصارہ میں میتھی پکا کر اس میں مرغابی کی چربی، صمغ خوز اور روغن گل ملا کر حمولہ کریں۔
نسخہ دیگر:

خشخاش کو پانی میں پکائیں پھر اسے چھان لیں پھر اس میں ساڑھے تین گرام مر اور افیون ڈالیں (انہیں پیس کر) چودہ گرام بٹخ کی چربی اور ساڑھے تین ملی لیٹر روغن گل ملائیں اور استعمال کریں۔

سخت اور ام کے لئے دیا خلیون، دودھ اور روغن سوسن کے ساتھ لگائیں تیز باسلیقون، زوفارطب، شراب حلوا و زردی بیضہ کا استعمال موافق حال ہوتا ہے۔

ورم صلب کے لئے فرزجہ کا نسخہ:

مرغابی کی چربی، قیروطی ہمراہ روغن سوسن، انڈے کی زردی ایک ایک جز، مرچو تھائی حصہ، افیون دسواں حصہ ملا کر استعمال کریں۔

دھن الکرم (روغن انگور)، آب شہد میں ترکی ہوئی روٹی یا پانی میں بھگوئے ہوئے انگور کے پتے ضیاندے کے ساتھ انگور کے پتوں کو پانی میں بھگو کر پیس لیں اور اسی طرح روٹی کو پیس لیں اور اس میں ۳۰۵ گرام باسلیقون ملا کر بطور فرزجہ استعمال کریں۔

داخلیوں کو روغن گل میں اور آب بارتک و آب مکوء میں ملا کر حمل کریں۔ یہ ورم حار اور ورم صلب میں از حد مفید ہے۔

سرطان رحمی نفخ یا سوجن کے بھی ہوتی ہے اور سوجن کے بغیر بھی۔ سرطان نفخ کے ساتھ ہو تو گنداسیہ اور بدبودار سیلان بھی ہوتا ہے اور اگر غیر متفرج ہو تو اس میں شدید درد اور سختی ہوتی ہے جو ہاتھ پھیرنے سے محسوس ہوتی ہے۔ اس کو سکون پہنچانے کے لئے میتھی کا مطبوخ اور خطمی، بزرکٹاں، خشکاش، روغن گل، اور مکوء کا ضاد استعمال کریں نیز ان دواؤں اور انڈے کی سفیدی کو بذریعہ حقنہ اندر داخل کریں تاکہ درد میں بیجان نہ ہو۔ یہ تکلیف ختم ہو جانے کے علاوہ اس میں مزید فائدہ نہیں ہوتا اگر زیادہ خون پھوٹ پڑے تو اس دوا میں اسفیداج، گل ارمنی اور قاقیا وغیرہ کا اضافہ کر دیں۔ (ابن سرائیون)

آس کا جو شانہ رحم کے مزمن سیلان کے لئے بہت اچھی چیز ہے اسی طرح شربت حب الّاس کا پینا بھی مفید ہے۔ قاقیا ۱۲ گرام کتیرا کے ساتھ استعمال کرنے سے سیلان رحم رک جاتا ہے۔ بعض پنیرمایہ بھی ۹۱ گرام کی مقدار میں استعمال کرنے سے رحم کے سیلان مزمن میں فائدہ ہوتا ہے۔ (دیسقوردیدوس)

کہا جاتا ہے کہ خرگوش کا پنیرمایہ سرکہ کے ساتھ پینے سے سیلان دم بند ہو جاتا ہے لیکن میں نے اسے استعمال نہیں کیا کیونکہ میری رائے میں دوائے حار کے ساتھ کوئی قابض دوا شامل کرنا ضروری ہے۔ (جالینوس)

جفت بلوط اور اس کا مطبوخ بطور فرزجہ استعمال کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

(جالینوس)

خرفہ سیلان طمث میں مفید ہے۔ اس کا عصا رہ زیادہ فائدہ مند ہے۔

اجوائن خراسانی ۵۴ گرام میں ایک حصہ خشکاش ملانے سے سیلان رحم میں فائدہ

ہوتا ہے۔

مغز اخروٹ کو جلا کر پیس کر شراب کے ساتھ حمل کرنا مانع سیلان طمث ہے۔

(جالینوس)

سرکہ کی گاد اور حب الّاس کو اچھی طرح پیس کر پیڑ و اور شکم پر ضاد کرنے سے کثرت

طمث رک جاتی ہے۔ جنگلی زیتون کے پتوں کا عصا رہ مانع سیلان و نزف ہے۔ جبکہ اس کا حمل

کیا جائے۔

بکری کی میٹنی خاص طور سے پہاڑی بکری کی خشک میٹنی کندر کے ساتھ چیں کر روٹی میں فرزجہ بنا کر رکھنے سے مزمن سیلان طمٹ بند ہو جاتا ہے۔

رسوت کا حمل کرنے سے رحم کی مزمن رطوبات کا سیلان بند ہو جاتا ہے۔

(کتاب الخلاف از ابن ماسویہ)

سومقطن ان احمر نرف رحمی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

حماض کی جز کا حمل مزمن سیلان اور رطوبت کو ختم کرتا ہے۔ (جالینوس)

شمر الطرفاء کا حمل مزمن سیلان رحمی کو بند کرتا ہے۔ حب الطرفاء کے جو شانہ میں بیٹھنا

مانع سیلان مزمن ہے۔ طرفا کی شاخ کا سویق بنا کر بطور مشروب پینے سے سیلان فوراً رکتا ہے۔

طحال کے مریض اس کا پانی پیتے ہیں۔ (دیسقوریدوس)

طراحیٹ زبردست مانع سیلان دم ہے۔ گل منقوش اس معاملہ میں عجیب النفع ہے۔ مانع

سیلان دم ہے طین ساموس (کوکب) اس معاملہ میں مفید ہے۔ طین لاتی اور طین ارمنی افادیت

میں تقریباً یکساں ہے۔ (بولس)

جنگلی انگور کا پھل سیلان دم کے لئے بہت عمدہ چیز ہے۔ (بولس)

پوست کندر سیلان رحم میں مفید ہے اور کندر کی فشور سیلان مزمن میں زیادہ فائدہ مند

ہے۔ (دیسقوریدوس)

پرانے روغن زیتون کے ساتھ زیرہ کا حمل قاطع کثرت حیض ہے۔

کرنب مانع نزف ہے۔ کراث بھلی کا پوست کندر کے ساتھ حمل قاطع نزف دم ہے۔

(ابن ماسویہ)

تخم بارتنگ قاطع سیلان دم ہے خواہ شوربا استعمال کیا جائے خواہ اس کا حقنہ کیا جائے

اور بقول دیسقوریدوس اس کو بطور غذا کھانے سے سیلان خون اور فضلات رحم بند ہو جاتے

ہیں۔ خبث اللہید ایک حصہ، سورنجان دو حصے، سرکہ شراب میں فکیلہ بنا کر حمل کرنے سے خون

کا بہنا بند ہو جاتا ہے۔

لحیہ التیس کی جز قوی درجے کی قابض دوا ہے اور نزف دم میں مفید ہے۔ (مجبول)

درخت مصطکی کی جز کا عصا رہ اور اس کی چھال کو پکا کر پلایا جائے جیسا کہ نفس الدم

کے بارے میں بیان کیا گیا ہے۔ یہ نزف دم کے لئے بہت مفید ہے۔ اس معاملہ میں یہ طراحیٹ

کا بدل ثابت ہوتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

نار دین کا فرزہ قاطع نفس دم ہے۔ کچی کھجور کو کیلی شراب کے سرکہ میں ملا کر پینے سے مزمن سیلان رطوبت بند ہو جاتا ہے۔ اس معاملہ میں نیتق کی لکڑی کا برادہ اور اس کا مطبوخ دونوں عمدہ چیزیں ہیں۔ (دیسقوریڈوس)

نیلو فرکی وہ قسم جس کا پھول اور جڑ سفید ہوتی ہے اپنی قوت قابضہ سے مریضہ کے سیلان دم کو روک دیتی ہے۔ اس کی جڑ اور اس کے تخم کو شراب اسود کے ساتھ پینا مزمن سیلان رحم میں مفید ہے۔ سفرجل کا پھول شراب کے ساتھ پینے سے مزمن سیلان رحم میں فائدہ ہوتا ہے۔

(جالینوس)

سوسن کی جڑ سختی رحم میں ملین ہوتی ہے۔ سحاق الدباغہ رحم کی سفید رطوبت کو روکتی ہے۔ کھانے والی ساق کو قابض شراب کے ساتھ پینے سے سیلان طمث اور دیگر سیلان رحم بند ہو جاتے ہیں۔ (دیسقوریڈوس)

تیز پات (ساذج) (۱) کی لکڑی کا مطبوخ پینے سے یا حقنہ کرنے سے سیلان رطوبت کا فائدہ ہوتا ہے۔

عورت اگر حیض آنے سے طاقت محسوس کرے اور اس کے رنگ میں نکھار آئے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ فضلات تھے جس کو طبیعت مدبرہ بدن جسم سے خارج کرنا چاہتی تھی۔ اس لئے ایسے فضلات کو روکنے کی تدبیر نہیں کرنی چاہئے اور اس کا رنگ اس بات کا پتہ دیتا ہے کہ کون سی خلط غالب ہے۔

اگر سیلان دم زیادہ اور حرارت کے ساتھ ہے تو مانع طمث اور مخدر دوائیں پلائیں۔ فلو نیا اور قرص کبریا کا پلاء کریں۔ حرارت کے ساتھ زنف کی صورت میں قرص طباشیر کا فوری، تخم حماض، رب رحماض اترجی کے ہمراہ استعمال کرائیں۔

اگر زنف کے ساتھ ضعف رحم ہو تو مقوی قابض گل صفت دوائیں دیں مثلاً مازو، گل مختوم، گل ارمنی، شب، دم الاخوین ہر ایک ساڑھے تین گرام، کافور ۶۴ ملی گرام، شک ۵۰۰ ملی گرام، ۳۵ ملی لیٹر شربت آس میں مل کر پلائیں۔

قرحہ رحم میں مغری، قابض اور مخدر دواؤں کا مرکب استعمال کرائیں۔ مندرجہ ذیل مرہم سے حمل کریں۔

سفیدہ، گلنار، مردار سنگ، قیروطی، روغن گل میں ملا کر حمل کریں۔

حیض اگر امتلاء کے باعث جاری ہو تو رگ اکٹل کی فصد کریں اور دونوں بازو باندھ دیں اور دونوں کولہوں کے بیچ میں پچھنے لگائیں۔ خون حیض پتلا اور مائی ہو تو قابض چیزیں استعمال کرائیں۔ اور لباشافہ رکھیں اور رحم پر طلاء کریں۔ (یہودی)

حاملہ کو خون جاری ہو جائے تو فصد کریں مسہلات نہ دیں ایسا حاملہ عورتوں کو اکثر ہو جاتا ہے۔ اس کے لئے کم خون پیدا کرنے والی غذاؤں اور کم خوراک کی سے علاج کریں۔

(کتاب الرحم۔ ابن ماسویہ)

خبردار نرف دم میں محرق دوائیں نہ استعمال کریں کیونکہ یہ عضو عصبی ہوتا ہے خاص طور سے حاملہ کو محرک دوائیں کبھی مت دو یہ نقصان دہ ہوتی ہیں۔ (میموسن)

حیض کے دوران زیادہ خون جاری ہونے سے عورت کا جسمانی رنگ بدل جاتا ہے۔ دونوں پیروں اور پورے جسم میں سوجن آ جاتی ہے، اور سوء ہضم وضعف ہضم کی شکایت لاحق ہوتی ہے۔ کبھی کبھی زیادہ خون نکل جانے سے اس طرح جسم کی صفائی ہو جاتی ہے جس طرح پیشاب سے۔ ایسے میں کبھی زرد آب، زردی مائل یا سرخی مائل یا پانی کی سط جیسا خارج ہوتا ہے لیکن اگر خون کا رنگ خون فصد کی طرح ہو تو رحم کی بیماری کی دلیل بنتا ہے۔ (الاعضاء الآلمہ)

حقنہ برائے نرف:

قلقطار، اقا قیا اور پوست کندر کی ٹکیاں بنالی جائیں پھر گل ارمنی، صمغ عربی اور کبریا ہر ایک ۴.۵ گرام، کی ٹکیہ بنا کر ملا کر دن میں دو بار بذریعہ حقنہ استعمال کرائیں اور مریضہ کو پس گردن سیدھا اور چت سلائیں اور ایک گھنٹے تک اس کے کولہوں کو اونچا رکھیں۔ اسی شکل پر سرطان کے لئے مسکن درد حقنہ استعمال کریں۔ (منج)

کثرت حیض کے لئے ایک نسخہ:

افیون، کندر کی چھال، گل ارمنی، کبریا، اقا قیا، ہوزن لے کر ٹکیہ بنالیں اور آب انگور خام کے ساتھ پلائیں۔ (مجبول)

اکثر کثرت حیض کا سبب رگوں کی کمزوری ہو تو قابض ضما د استعمال کریں۔ اگر حدت خون کا سبب ہے تو مسکن اور حدت کو ختم کرنے والی دوائیں کام میں لائیں اور اگر سبب امتلاء دموی ہو تو فصد کریں۔ خلط غالب کا پتہ رطوبت کے رنگ سے چلتا ہے۔ کپڑے کا ایک ٹکڑا فرج میں حمل کر کے نکال کر معائنہ کریں اگر رنگ زرد ہو تو صفر اوبت خون پر غالب ہے۔ اگر رقیق

مائل ہو تو بلغمیت غالب ہے اور اگر گہرا سرخ ہو تو خون کا غلبہ ہے۔ لہذا جو خلت غالب ہو اسی کا استفراغ بذریعہ فصد کریں پھر قابض شربت پلائیں اور قابض ضماد اور آبزین کام میں لائیں۔ شکم اور قابض دواؤں کو سرکہ میں ملا کر ضماد کریں۔ فرز جون میں کافور اور افیون ملائیں۔ جو شاندہ مازو میں آبزین کرنے سے مزمن سیلان بند ہو جاتا ہے۔ انگور کی تیل کے جو شاندہ کو حقنہ کرنے سے اور آبزین کرانے سے سیلان رحم بند ہو جاتا ہے۔ (سرایون)

آب انگور خام کا حقنہ رحمی صلابتوں میں مفید ہے۔ لال ساگ کا عصا رہ رحم کو بند کرتا ہے۔ (دیسقوریڈوس)

مسور کو دو بار ابال کر تیسری بار سرکہ میں پکائیں اس کو کھلانے سے نزع بند ہو جاتا ہے اور اس کو مستقل پینا عورتوں کو سیلان مزمن سے نجات دیتا ہے۔ (جالینوس)

مکوء کا عصا رہ رحم کے مزمن سیلان کو روک دیتا ہے بشرطیکہ اس کو فرج کے اندر ڈالا جائے۔ (دیسقوریڈوس)

زرد طلائی رنگ کا زاج، قلعظار اور زاج کی ایک قسم قلعہ لیس کا آب کراث کے ساتھ استعمال قاطع نزع ہے۔ (ابن ماسویہ)

دانہ اناردس کا جو شاندہ رحمی سیلان میں مفید ہے۔ (دیسقوریڈوس)

گلنار کو سارے اطباء اس بیماری میں استعمال کرواتے ہیں۔ نیز شاندہ خون حیض روکنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ (جالینوس)

لحیہ اتیس بالخصوص سرخ رنگ کی عورتوں کے مرض سیلان میں مفید ہوتی ہے۔ خشخاش کو اچھی طرح پیس کر شراب کے ساتھ پینے سے سیلان رطوبت رک جاتا ہے۔

(دیسقوریڈوس و جالینوس)

رحم کے خونی سیلان میں کچھ مفید دوائیں:

سنبل الطیب ۱۴ گرام کو مازو کی شراب میں گوند کر بطور حمول استعمال کیا جائے۔

طراہیٹ کا عصا رہ سوادس ملی لیٹر کسی آسمانی کپڑے میں جذب کر کے لگانے سے سیلان طمٹ بند ہو جاتا ہے۔

اقاقیا ۳۰۵ گرام پیس کر رکھیں پھر ایک کپڑے کو آب آس میں تر کر کے اس میں اقا قیا کا سفوف لت کریں اور اس کا حمول کریں۔ زاج (پھلکری) کو گھول کر رکھ لیں اس کو ایک

کپڑے میں لت کر کے حمل کرنے سے خون حیض بند ہو جاتا ہے۔

خون بوا سیر اور دائمی خون حیض روکنے کی تدابیر:

مستقل پسینہ لانے کی تدبیریں اور کھانے کے بعد قے کرانا اور خون کو روکنے والی غذائیں جیسے بکری کا گوشت، سرکہ، شراب مبرد، دہی، ^{مطبخن} شوکر دناک جو سب بارد ہیں کھلائیں۔ گرم غذائیں خواہ وہ گرم بالفعل ہوں یا گرم بالقوت ہوں نہ کھلائیں۔ تازہ مچھلی کھلائیں۔ صدف محرک سات گرام پانی، کچی کھجور، آب سماق اور سفرجل شامل کر کے کھلائیں۔ عوج مع پتوں اور جڑ کے اور آس اور گلاب مع ٹہنیوں کے اور خرنوب ٹہلی، انار کی چھال و گلنار، سبز مازو اور لحیہ تیس کا جو شانہ بنا کر اس میں مریضہ کو بٹھائیں نیز ان دواؤں کی کٹھلیوں کا ضاد بنا کر ناف، کمر، مقام فرج اور مقعد پر ضاد کریں اور فرزجہ رکھیں۔

سات گرام اقا قیا، ۳.۵ گرام مازو اور لحیہ تیس کا عصارہ هموزن مذکورہ، کچی کھجور اور آب انار ترش میں ملا کر پلائیں۔

سیلان دم زیریں کا فرزجہ:

تنور کی پکی ہوئی ٹھیکری، کاغذ سوختہ، روشنائی، عصارہ لحیہ تیس اور اقا قیا کا آب مازو خام کے ساتھ فرزجہ بنائیں۔

نسخہ دیگر:

رامک مازو، مسک، عقص، پوست انار، اقا قیا اور خرنوب کا آب خرنوب کی مدد سے فرزجہ بنائیں اور مسور کو سرکہ اور حماض اترج میں پکا کر کھلائیں اور بھون کر بھی کھلائیں۔ یہ نرف دم اور بوا سیر کے لئے بہت مفید ہے۔

نسخہ جات برائے استرخاء رحم، سیلان مزمن اور قرحہ رحم:

اقا قیا، مازو، گلنار، دم الاخوین، گلاب مع ٹہنی، ثمر، عوج، ٹہنی انار، کھجور کی شاخوں کا چھلکا۔ پہلے روئی کے ایک ٹکڑے کو آب آس میں تر کریں اور پھر ان دواؤں کا سفوف اس کپڑے میں لت کر کے رات کو حمل کر کے چھوڑ دیں نیز مازو کا جو شانہ، جفت بلوط، خبث الحدید، شب اور زاج میں آبزین کرائیں۔

ایک نہایت عمدہ فرزجہ:

شب، زاج، اقا قیا اور مازو خام کو کچی کھجور کے پانی میں گوندھ کر فرزجہ کے طور پر استعمال کریں نیز نرف دم کی مریضہ کو مندرجہ ذیل دوا دیں۔
شتر مرغ کے انڈے کا چھلکا اتا جلائیں کہ سفید ہو جائے پھر سات گرام رب حصرم کے ساتھ کھلائیں۔

سفید پانی کی شکایت میں مستعمل نسخہ:

مدر بول اشیاء کھلائیں اسی سے سفید رطوبت کا بہنا رک جاتا ہے۔ انیسون اور سماق کا حمول کرائیں۔

نرف دم مع بخار:

مازو خام، گلنار، نشاستہ، افیون، زراوند چینی، گلاب، حب الّاس، سماق، لحيۃ التیس، حب حصرم، کاغذ سوختہ، صندل سفید، قشر کندر، گل مختوم، کلی اتار، شاذنہ، لوہے پر کی ٹھیکری، دھنیہ خشک ۱۴ گرام، ایک سبز کپڑے کو آب آس میں بھگو کر مذکورہ دواؤں کا سفوف لت کر کے رات کو حمول کریں۔

مانع خون حیض اور مانع خون بواسیر:

اقا قیا، گلنار، دم الاخوین، عقیص، زاج، آملہ، صدف محرق، (پیلی سوختہ)، برگ اثل، قرن الایل سوختہ، افیون، اجوائن، کافور۔ ساری دواؤں کو آب برگ بید سادہ میں گوندھ کر سفید کپڑے کا فرزجہ بنائیں اور رات میں حمول کرائیں۔ مریضہ کو گرم مقام پر رکھیں اور ٹھنڈا پانی آب حصرم پلائیں اور خوب ٹھنڈے پانی میں آبزین کرائیں۔ آبزین ایک دن میں کئی بار کرائیں۔ غذا کم کر دیں۔ شراب اور گوشت بالکل ترک کرادیں۔ مسور، جمار اور سرکہ البتہ کھلائیں۔ لکڑی، کھیرا کھلائیں کمر اور شکم پر صندل کافور سے طلا کر دیں۔ برگ بید سادہ پر بستر بچھا کر ہوا دار مقام میں مریضہ کو سلائیں۔ حمام میں جانے سے منع کریں۔ یہ بہت کامیاب عمل ہے۔

دیگر نسخہ فرزجہ:

گلنار، دسغ السفود، شب، وج، سرمہ، زیرہ جسے سرکہ میں بھگوا گیا ہو، گل ارمنی، رب

قرظ۔ سب دواؤں کو آب بید سادہ اور آب کشیز میں گوندھ کر رات میں حمل کریں۔ حمل سے پہلے روغن گل میں کاغذ سوختہ ملا کر لگائیں۔ (ابن ماسویہ)

قسط طمٹ نسخہ:

عورت کی ناف اور کمر آہستہ آہستہ سرکہ اور جیسن ملیں اور ضمغ عربی، کثیرا، تخم کتاں گرم پانی کے ساتھ پلائیں۔ آب لسان الحمل، زاج، دم الاخوین اور قرطاس محرک ملا کر رحم کے اندر حقنہ کریں اور گل ارمنی اور سادوراز استعمال کرائیں۔

دیگر:

گلنار، سماق، تخم خرفہ، افیون، عصارہ، لحیہ التیس، طین ارمنی، پنیر مایہ، خرگوش اور کھربا ساڑھے ۱۴ ملی لیٹر پلائیں۔ (کتاب التذکرہ)

سیلان طمٹ رگوں کو منہ کھل جانے سے یا مواد کی کثرت سے یا گرمی مادہ سے عارض ہوتا ہے۔ لہذا اگر گرمی اور فضلات سبب ہوں تو یہ دونوں اشیاء سارے جسم سے منتقل ہو کر رحم کی طرف لوٹتی ہیں۔ اس صورت میں رطوبت سرخ خون کے رنگ میں ہوتی۔ اگر بلغمی فضلات ہوں تو باہر خارج ہونے والی رطوبت سفید ہوتی ہے۔ اگر مرہ صفراء غالب ہو تو رطوبت یا مادہ زرد ہوتا ہے۔ (العلل الاعراض)

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ قابض روغنوں کی مالش سے نہ صرف نواحی رحم میں خشکی آتی ہے بلکہ سارا جسم سوکھ جاتا ہے اور یہ مرض نزف غلبہ رطوبت سے عارض ہوتا ہے۔

اگر زیادہ عرصہ تک دواؤں سے فائدہ نہ ہو تو کھانے پینے میں کمی کی ہدایت کر دیں اور سب سے مفید چیز یہ ہے کہ مائی اسہال کرائیں۔ اس کے بعد قوی مدربول کچھ دن تک استعمال کرائیں۔ اس کے بعد پھر ایک بار انھیں دواؤں کا اعادہ کریں اور خشک غذائیں، یں مثلاً پہاڑی پرندوں کا گوشت کھلائیں اور پہلے نرم کپڑے سے مالش کریں اس کے کھردرے کپڑے سے مالش کریں اور اس مالش کو معمول بنالیں کچھ عرصہ تک۔ (جالینوس، نوادر تقدیمہ المعرفہ)

چھاتیوں میں کچھنے لگانے سے خون حیض رک جاتا ہے جہاں تک ممکن ہو بڑے کچھنے لگائیں تاکہ رحم اور چھاتی کی مشترک عروق سے خلط غالب جذب ہو جائے۔

(کتاب الفصول)

اگر سیلان طمٹ کے بعد تشنج اور غشی طاری ہو جائے تو یہ خراب علامت ہے۔

قلت وکثرت طمٹ دونوں امراض کے موجب ہوتے ہیں۔

سیلان طمٹ کے اسباب خواہ خون طبعی سے زیادہ پتلا یا گرم ہو یا قوت کا ضعف ہو، جس کی وجہ سے خون اس پر بوجھ بن جائے۔ اگر طبعی اعتدال سے تجاوز نہ ہو تو رحم کی جانب دفع ہو جاتے ہیں۔

جب کبھی حاملہ کو خون آجائے تو اس کا علاج آسان ہے۔ مریضہ کو عصارہ بزر قطونا اور بلج (کچی کھجور) کا عصارہ، گل مختوم، صمغ عربی، رب الآس، فلو نیا فارسی، رسا ماطن، قرص کاکنج، قرص کھربا، طباشیر اور ایفون دیں۔ نیز لسان الحمل کا عصارہ پلائیں، لہجۃ التیس جنت بلوط، زاج، دم الاخوین، قاقیا، مازو، آس، کافور، کاغذ سوختہ، گلنار، رسوت اور حبث الحدید کے عصاروں کا فرزجہ رکھیں۔ (ابن ماسویہ۔ کتاب الجام)

اصطبرک اور تخم انگن کو طلاء (ایک قسم کی شراب) میں ملا کر پینے سے فم رحم کھل جاتا ہے۔ اسی طرح حب وعود بلساں دونوں کے جو شانہ فم رحم کھلتا ہے۔ یہ دوائیں اس کی رطوبتیں جذب کر لیتی ہیں۔ برنجاسف، روغن زعفران، برگ کراٹ شامی کو پانی اور نمک میں پکا کر ضاد کی طرح لگانے سے فم رحم کھل جاتا ہے۔ (دیسقور دیوس)

مر رحم بند منہ کو نرم کر کے کھولتا ہے مقل یہودی کو پینے سے یا دھونی دینے سے فم رحم کھلتا ہے۔ روغن شب بندش فم رحم کو کھولتا ہے۔ اسی طرح کافاندہ جو جو شانہ بنج خطمی سے حاصل ہوتا ہے۔ انقلاب رحم کی شکایت میں ارغڈ کا استعمال مفید ہوتا ہے۔ خطمی کو شراب میں پکا کر اس میں مرغابی کی چربی اور صمغ بطم ملا کر محمول کیا جائے۔ (دیسقور دیوس)

فم رحم میں رتھ (قرحہ) کبھی زخم لگنے سے عارض ہوتا ہے اور کبھی پیدائشی ہوتا ہے جس کے نتیجے میں نالی کے نیچے اور اوپر ایک زائد گوشت اُگ آتا ہے۔ (العلل والاعراض) رتھ فرج زن میں زائد گوشت یا تو پیدائشی ہوتا ہے یا قرحہ سے عارض ہوتا ہے لہذا فرج کا معائنہ کر کے دیکھنے سے ایک عضلہ نما چیز خون کے راستہ کو بند کئے ہوئے نظر آتی ہے۔ اسی لئے اگر فم رحم اوپر کی جانب سے بند ہو تو حیض آنا بند ہو جاتا ہے اور مقام ماؤف میں درد ہوتا ہے جو رتھ کی علامت ہے۔ (میسون)

اگر رتھ گہرائی میں ہو اور خون طمٹ جسم میں پھیل کر جسم کو کالا کر دے تو علاج میں جلدی کریں ورنہ اختناق ہو کر مریضہ ہلاک ہو جائے گی۔ اور اگر یہ لحم زائد فم فرج کے اوپر ہوتا ہے تو اس میں جماع کا عمل کیا جاسکتا ہے مگر اس سے نہ تو حمل قرار پا سکتا ہے اور نہ ہی حیض جاری

ہو سکتا ہے اور اگر یہ لحم زائد فم فرج کے اندر واقع ہوتا ہے تو جماع کا عمل ممکن نہیں ہوتا۔

کبھی رتھہ میں ایک چھوٹا سوراخ موجود ہوتا ہے۔ جس سے پیشاب اور خون حیض باسانی خارج ہوتا رہتا ہے لیکن اگر دونوں جمع ہو جائیں تو حاملہ اور جنین دونوں ہلاک ہو جائیں گے۔ بات متفق علیہ ہے۔

سدہ اگر فم رحم کے اندر ہے تو اپنے انگوٹھے پر کپڑا لپیٹ کر شفر تین کو زور سے پھیلائیں یہاں تک کہ وہ عضلہ باہر نکل آئے پھر ایک کپڑا روغن زیتون اور شراب میں بھگو کر شفر تین کے درمیان رکھیں۔ تین دن کے بعد آب شہد میں بٹھائیں اور اچھا ہونے تک مرہم لگاتے رہیں اور اس کو تنگ ہونے کے لئے نہ چھوڑ دیں۔

اگر سدہ اندرونی جانب ہے تو صنارہ لیکر اندر داخل کریں اور موجود عضلہ کو باہر کی طرف کھینچ لائیں، مبضع سے چیرا لگائیں پھر روئی کا ایک ٹکڑا شراب مازو میں بھگو یا ہوا اس مقام پر رکھ دیں اور مریضہ کو مریضات سے آہن کرائیں اور مرہموں اور ذروقات (دوائی پچکاریوں) کے ذریعہ علاج کریں۔ گوشت لانے کے لئے مذکورہ بالا فیتلے کام میں لائیں اور تھوڑا سا بھی اچھا ہو جانے پر اس سے جماع کریں۔

(میسون)

دوسرا باب

اختناق الرحم، سقوط رحم، اطراف کی جانب مائل ہو جانا،
اور نرم رحم کا بند ہو جانا۔

میں نے کچھ ایسی عورتوں کو دیکھا جن کا حمل ساقط ہو گیا تھا اور جو ہوش میں نہ تھیں اور ان کی نبض بہت ضعیف اور صغیر تھی۔ بعض کی نبض تو واضح ہی نہ تھی۔ بعض عورتوں کو دیکھا کہ وہ ہوش میں رہیں حرکت کرتی رہیں۔ ان پر غشی طاری نہیں ہوئی لیکن سانس دشواری سے آتی تھی بعض عورتوں کو دیکھا کہ ان کے ہاتھوں اور پیروں میں تشنج تھا۔ میں نے ان سارے مشاہدات سے یہ اندازہ لگایا کہ اختناق الرحم نام کی بہت سی قسمیں ہوتی ہیں اور کبھی کبھی تو یہ نوبت آ جاتی ہے کہ عورت زندہ ہے یا مردہ یہی جاننا مشکل ہو جاتا ہے جس کا پتہ آلات کے ذریعہ ہی ممکن ہوتا ہے۔ اس بات پر سب متفق ہیں کہ اختناق رحم کی بیماری صرف بیوہ عورتوں کو ہی ہوتی ہے۔ خاص طور سے وہ عورتیں جن کو حمل جلدی جلدی ہو جایا کرتا ہے اور جن کا حیض منقطع ہو گیا ہو۔ اس لئے ممکن ہے کہ اس بیماری کا سبب احتباس حیض یا احتباس منی ہو۔ زیادہ تر منی کے احتباس کی وجہ سے ہوتا ہے کیونکہ بہت زیادہ منی والے جسم کی عورتوں میں جب منی رک جاتی ہے، باہر نکل نہیں پاتی تو اسی طرح کے اعراض سامنے آتے ہیں جیسا کہ بہت زیادہ منی رکھنے والے جسم کے مردوں کو جماع کا عمل چھوڑ دینے سے لاحق ہوتے ہیں مثلاً اضطراب و پریشانی، سر میں بھاری پن، طاقت میں کمی اور شہوت میں کمی۔ لہذا اس بات سے انکار نہیں کیا جاسکتا ہے کہ ایسی عورتوں کو اس طرح کے شدید امراض لاحق ہوتے ہیں۔

رحم کا اطراف کی جانب مائل ہو جانا یا اوپر کی جانب سکر جانا۔ خون حیض کے عروق کی طرف جاری ہونے سے اور ان عروق کا منہ بند ہونے سے عارض ہوتا ہے کیونکہ یہ عروق تجویف رحم میں خون حیض کو لوٹا نہیں پاتیں۔ اس لئے رحم ایک جانب مائل ہو جاتا یا سکر جاتا ہے جس کے باعث رحم میں تشنج اور تمدد (کھنچاؤ) کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے چنانچہ اگر رحم سیدھا ہو تو اوپر کی جانب سکر جاتا ہے اور کسی جانب مائل ہو تو اسی جانب سکر جاتا ہے۔ رحم میں احتباس طمث اسی طرح پیدا ہوتا ہے۔ رہا احتباس منی کا معاملہ تو اس سے عورت کو شدید برودت لاحق ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے شدت درد میں سانس نہیں لے پاتیں اور بعض بھی محسوس نہیں ہو پاتی۔ اگر احتباس حیض کی شکایت ہو تو دائی سے قم رحم ٹٹول کر دیکھنے کو کہیں۔ اگر قم رحم بند ہو اور اس میں سختی طبعی حالت سے زیادہ ہو تو دائی اس بات کا پتہ لگائے کہ رحم کس طرف مائل ہے۔ وہاں درد بھی محسوس ہوگا۔ بعض عورتوں میں دیکھا گیا ہے کہ جس جانب رحم سکر رہا ہے اس جانب بوجھ محسوس ہوتا ہے اور درد بھی گھٹنوں تک پہنچتا ہے اور عورت جب چلتی ہے تو لنگڑا کر چلتی ہے۔

(العلل والاعراض۔ باب ۶)

اندر رکا ہوا مادہ منویہ بلغمی کیفیت کا ہو اور بہت زیادہ درد پیدا کرے تو اختناق الرحم کے ساتھ حس و حرکت اور تنفس کا بطلان ہوتا ہے لیکن اگر مادہ منویہ گرم اور لاذع کیفیت میں تبدیل ہو گیا ہو تو اختناق رحم کے ساتھ تشنج ہوگا اور تنفس کا بطلان اسی صورت میں ہوگا کہ مادہ منویہ میں غایت درجہ کی برودت ہو۔

اگر مادہ منویہ سودا کی کیفیت میں بدل گیا ہو تو مایخو لیا عارض ہو جائے گا۔ اس صورت میں اگر مادہ میں برودت کم رہی تو مرض شدید نہیں ہوگا بلکہ حس و تنفس کا معمولی بطلان ہوگا۔

(جوامع الاعضاء الآلہ)

مادہ منویہ جسم میں مختبئ ہو کر خلط جسم کے اعتبار سے تغیر پذیر ہوتا ہے مثلاً اگر جسم پر برودت کا غلبہ ہے تو غایت درجہ کی برودت میں متغیر ہو جائے گا۔ اسی طرح دوسری خلطوں کے ساتھ رویہ ہوتا ہے۔ (مؤلف)

اختناق الرحم باکرہ عورتوں میں بھی اس وجہ سے ہو جاتا ہے کہ ان کی خواہش باہ کی تکمیل نہیں ہو پاتی۔ (جامع الاعضاء الآلہ)

اگر اختناق رحم کی مریضہ کے منہ میں جھاگ آجائیں تو فوری سکون ہو جاتا ہے۔

(کتاب الاخلاط)

اختناق رحم سے حلق کا ورم اور ذات الرئہ بھی ہو جاتا ہے۔ نسوار لینے سے اختناق رحم دفع ہو جاتا ہے کیونکہ نسوار طبیعت کو جگا دیتی ہے اور اس میں تنقیہ کا عمل ہو جاتا ہے اور اس سے چپکی ہوئی اخلاط پھسل جاتی ہیں۔

اختناق رحم کے اعراض تبرعش، ابلیمیا اور سکتہ سے مشابہ ہوتے ہیں کیونکہ اس کے ساتھ میں غشی ہوتی ہے، قوت ختم ہو جاتی ہے، آواز بند ہو جاتی ہے، عمل تنفس کمزور ہو جاتا ہے اور نبض ضعیف ہو جاتی ہے، نیز دانتوں کا کٹکٹانا اور اطراف بدن میں تشنج، نفخ شرا سیف، ارتفاع رحم اور سینہ میں ورم عارض ہو جاتا ہے۔

مرگی اور اختناق رحم میں علامت فارقہ یہ ہے کہ اختناق رحم میں (عام طور سے) منہ میں جھاگ نہیں ہوتے، درد نہیں ہوتا اور ہوش و حواس بحال رہتے ہیں افاقہ ہونے کے بعد مریضہ اپنے ارد گرد پیش ہوئے واقعات کو بتا سکتی ہے۔ جب کہ مرگی میں ایسا نہیں ہوتا سکتا۔ میں زوردار خراٹے نہیں ہوتے اور سکتے کا مریض اپنے گرد و پیش کی چیز سے بے خبر ہوتا ہے جب کہ اختناق رحم میں حس موجود ہوتی ہے بے خبری نہیں ہوتی۔ (کتاب العلامات)

اختناق رحم میں دھرتا کو آب لو یا سرخ کے ساتھ مستقل پینے سے بڑا فائدہ ہوتا ہے۔ اس میں تھوڑا سا سداب اور چند قطرے روغن جوز کے بھی شامل کر کے کچھ دن تک پلائیں۔ صافن کی فصد کریں یا پنڈلی میں سنگھی لگائیں تاکہ رحم نیچے کی طرف کھینچ آئے اور ایسا حیض جاری ہونے سے ہو سکتا ہے۔ اور قاطع منی اشیاء مستقل استعمال میں لائیں مثلاً سداب، پودینہ، (فونج) فنجکشت حار نہ کہ بارد۔ کیونکہ یہ قاطع منی اور مد رطمت ہوتی ہیں یا پھر انکو ماء الاسمول کے ساتھ پیا جائے۔

قرص اختناق رحم:

برگ فنجکشت، برگ سداب خشک، تخم حرم، پہاڑی پودینہ، سا سالیوس اور زراوند کی اقراص بنا کر پودینہ و سداب کے جو شانہ کے ساتھ کھلائیں۔ (مؤلف)

اختناق رحم عروق رحم کے خون حیض سے بھر جانے سے عارض ہوتا ہے جس سے رحم کا طول گھٹ جاتا ہے اور عرض بڑھ جاتا ہے۔ اسی کو کہتے ہیں کہ رحم اوپر چلا گیا ہے۔ اختناق رحم کی ایک وجہ پیپ کی مستقل موجودگی ہوتی ہے۔ یہ مرض بہت زیادہ شہوت زدہ غیر شادی شدہ عورتوں کو بھی ہوتا ہے جب ان کی خواہش جماع بڑھ جاتی ہے اور جماع کا عمل پورا نہیں ہو پاتا

تو یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ رگ صافن کی فصد کرنے سے پہلے یہ پتہ لگانا ضروری ہوتا ہے کہ رحم کس جانب مائل ہوا ہے اگر دائیں جانب ہے تو فصد دائیں پیر میں کریں ورنہ اس کے برعکس۔ تاہم اگر بغیر کسی جانب مائل ہوئے اوپر کی جانب اٹھ گیا ہے تو جس طرف چاہیں فصد کریں۔

اختناق رحم کا علاج بھی یہ ہے کہ پنڈلیوں کو باندھ دیں اور روغن رازقی میں نمک ملا کر پیروں اور کولہوں کی مالش کریں۔ جند بید ستر سنگھائیں اور مریضہ کے نتھنوں میں کندس کا نفوخ کریں۔ روغن بان اور روغن زنبق رحم کی جگہ چڑ دیں۔ عود، مشک اور میسوسن کی دھونی کسی قبف نما برتن کے ذریعہ دیں۔ تمرخ کے بعد رحم پر خوشبوئیں لگائیں اور نخلخہ کریں۔ اگر اس سے فائدہ نہ ہو تو دائی سے کہیں کہ ہم رحم میں انگلی ڈال کر دیر تک آہستہ آہستہ دلك کریں پھر شتر نایا اور روغن غار کا حمل کریں۔ ران کے اندرونی جانب ناری حجامت بلا شرط کنی بار کریں۔ مریضہ کو کاشم اور میتھی کے جوشاندہ میں آبن کرائیں۔ جب معاملہ شدت اختیار کر جائے تو عورت کے سر پر روغن بان ڈالیں جو بہت اچھے قسم کا ہونا چاہئے۔ عورت کی ناک اور تنفس کو روک کر اس کے حلق میں کسی چیز کا پرداغل کریں تاکہ اسے قے ہو جائے یا وہ قے کرنے پر مائل ہو جائے۔

مریضہ کو مجھف منی اور مد حیض دوائیں کھلائیں۔ جوارش کمونی آب سداب کے ساتھ کھلائیں۔ (یہودی)

میری رائے میں ایسی اشیاء سے حمل کرنا چاہئے جو رحم میں دغندہ اور چھین پیدا کریں مثلاً سیاہ مرچ، سرمہ کی مانند سونٹھ، شہد یا کزما زج کو بطور حمل استعمال کریں جو بہت عجیب اثر رکھتی ہے اور اگر اس سے بھی زیادہ قوی دوا درکار ہو تو فریون کا حمل کریں کیونکہ یہ فوراً حیض جاری کرتی ہے اور اس سے زنف کا بھی امکان رہتا ہے۔ (مؤلف)

شحم حنظل ۱.۱۶ گرام، سقمونیا ۵۰۰ ملی گرام، مصطلی ۵۰۰ ملی گرام یہ سب ملا کر ایک خوراک ہوا جس سے اختناق رحم میں فائدہ ہو جاتا ہے۔

پنڈلیوں کو اوپر سے نیچے تک مضبوطی سے باندھ دیں اور گرم روغنوں کی مالش اور حمل کریں مثلاً روغن رازقی اور بودار چیز سنگھائیں تاکہ چھینک آئے۔ جوارش کمونی مازو کے جوشاندہ کے ساتھ بھی مفید ہے۔ (مجبول)

اختناق رحم کی بیماری میں عانہ پر سنگھی لگانا مفید ہے۔ (طبری)

اختناق رحم کی بیماری احتباس حیض سے بھی ہو جاتی ہے کیونکہ عروق متلی ہو کر عرض میں پھیل جاتی ہے اور طول میں چھوٹی ہو جاتی ہے اور اوپر کی جانب سکڑ جاتی ہے۔ غلظت کی وجہ

سے رحم کی بالائی جانب سٹ کر رحم کو اوپر کی جانب کھینچ لیتی ہے اور حجاب حاجز کو ڈھکیل دیتی ہے جس کی وجہ سے تنگی تنفس اور غشی ہوتی ہے۔

اختناق رحم کی تمام قسمیں رحم کے بالائی جانب ورم آ جانے سے ہوتی ہیں اور یہ ورم یا تو احتباس دم سے یا مادہ منویہ کے احتباس سے پیدا ہوتا ہے جس سے رحم اوپر کی جانب سکڑ جاتا ہے اور حجاب حاجز سے مزاحم ہوتا ہے جس سے تکلیف پیدا ہوتی ہے۔ اس کا علاج اس طرح شروع کریں کہ دونوں پنڈلیوں کو پٹی سے اچھی طرح باندھیں اور دونوں پیروں پر روغن رازقی سے زور دار مالش کریں۔ مالش پنڈلیوں، کولہوں اور کمر تک ہونا چاہئے اور بودار اشیاء سوگھائیں اور کندس بھی سنگھائیں۔ خوشبودار شافے حمول کرائیں مثلاً رازقی اور نار دین کے شافے، مشک اور عود کی دھونی دیں۔ ایک پتھر کو گرم کر کے اس پر میسون اور نضوج وغیرہ گرم کر کے رحم کے قریب کریں۔ رحم کے مقام پر خلوق اور خوشبودار اشیاء کا طلاء کریں دائی سے کہیں کہ کوئی لطیف روغن فم رحم پر آہستہ آہستہ لگائیں۔ مثلاً روغن بابونہ، روغن عار، روغن قیسوم، روغن سوسن۔ ران کے اندرونی جانب بغیر پچھنے کی سینکھی لگائیں اور مریضہ کو منزل حیض پانیوں کا آبز ن کرائیں۔ مثلاً ابھل، مرزنجوش، سویہ، قیسوم کا جو شانہ۔ اور یہ پانی پیڑ پر بھی دھاریں۔ مناسب حقنہ کریں اور مجفف منی اور مدر حیض دوائیں دیں۔ مثلاً مندرجہ ذیل دوائیں۔

زیرہ کو آب سداب کے ساتھ یا آب فجنکشت یا آب کرفس کے ساتھ پلائیں اور مندرجہ ذیل حمول کریں۔

بلخ کی چربی اور روغن بلساں پہلے چربی کو روغن سوسن میں ملا کر اس میں خوشبودار دوائیں ڈالیں یا پھر اسی طرح سے دوسرے حمول بھی استعمال کئے جاسکتے ہیں مثلاً مر، حماما، زعفران، لبنی اور علك الانباط۔ (أهرن)

درد کے ساتھ کبھی ضیق النفس اور ذبحہ (۱) کی بھی شکایت ہوتی ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ رحم سے حجاب حاجز کی مشارکت ہوتی ہے اور حجاب حاجز سے حلق کی مشارکت ہوتی ہے۔

اختناق رحم کے مرض میں راحت کے دوران خراب سوچ، کسل و ماندگی، پنڈلیوں میں کمزوری، چہرے میں پیلاہن اور آنکھوں سے پانی بہنے کی شکایت لاحق ہوتی ہے اور جب دورہ پڑتا ہے تو غشی، حس و حرکت غائب اور عمل تنفس غیر طبعی ہو جاتا ہے۔ پنڈلیوں میں کھنچاؤ ہوتا ہے

اور چہرہ سرخ ہونا شروع ہو جاتا ہے جس کا اثر ہونٹوں پر بھی ہوتا ہے جب دورے سے راحت ہونے والی ہوتی ہے تو رحم سے رطوبت ظاہر ہوتی ہے۔ شکم میں قراقر ہوتا ہے جو آنتوں سے آتا ہے اور رحم ڈھیلا ہو کر تھوڑا سا نیچے کو آنے لگتا ہے پھر عقل اور حس و حرکت واپس آ جاتی ہے۔ اس مرض کے مرگی کی طرح دورے ہوتے ہیں۔ دورے کے درمیان اچانک موت کا بھی اندیشہ رہتا ہے۔ نبض متواتر، مختلف اور منقطع ہو جاتی ہے۔ ہلکا پسینہ جسم پر آتا ہے۔ سانس پہلے سے کمزور ہو کر رکنے لگتی ہے۔ یہ مرض زیادہ تر موسم سرما و خریف میں ہوتا ہے۔ زیادہ شہوت والی عورتوں کو ان کی خواہش جماع کے مطابق ضرورت پوری نہ ہونے کے سبب ہوتا ہے۔ دورہ کے وقت پنڈلیوں کو باندھ دینا چاہئے اور ہلکی ہلکی مالش کرنا چاہئے اور غشی کو دور کرنے کے لئے جو تدابیر اختیار کی جاتی ہیں وہ کرنا چاہئے تاکہ سانس لوٹ آئے بودار چیز سنگھائیں۔ کنجران اور شکم کے زیریں حصہ پر کچھنے لگائیں اگر دور طول پکڑ جائے تو مخرج ریاہ اشیاء سے فائدہ ہوتا ہے مثلاً کمون اور انیسون۔ دورہ طویل ہونے کی صورت میں مندرجہ ذیل فیتلہ دہر میں حمل کریں اور اسی طریقہ سے براز کو خارج کرنے والے حقنہ دینے سے فائدہ ہوتا ہے۔ کیونکہ اس سے رحم اپنی جگہ آرام سے پھیل جاتا ہے۔ خوشبودار روغن رحم میں ڈالیں تاکہ وہاں نرمی آئے اور کھنچاؤ میں کمی آئے۔ روغن اقوان، روغن ساج نیز خردل کا سعوٹ کریں۔ پیروں پر مالش کرنے کے بعد خردل کا لیپ کریں۔ کانوں میں زور سے چیخیں، ناک میں کندر کا نفوخ کریں اور ہوش آنے کا پر فلفل کا نفوخ کریں۔ کھانے سے قبل قے کرائیں۔ ہفتے میں ایک بار ایارج شحم حصل سے اسہال کرائیں۔ تین دن بعد ریڑھ اور پیٹ (مراق) پر کچھنے لگائیں اور جند بید ستر ایک بار پانی کے ساتھ اور ایک شربت شہد کے ساتھ پلائیں۔ طین فرزجہ اور آبزین استعمال کریں اور فصد کریں۔ ایارج فیرا اور شحم حظل ہر تیسرے روز دیکر تحقیق کریں۔ گرم پانی اور ضاد حمرہ استعمال میں لائیں۔ (بولس)

ایسی اشیاء استعمال کریں جو خون کو صفراء کی طرف مائل کر دیں۔ (مؤلف)
 احتیاق میں سکنجبین مفید ہے، پنڈلیوں کا باندھنا مفید ہے، کنج ران اور رانوں پر سنگھی لگانا مفید ہے، بد بو سنگھانا مفید ہے، اور خوشبودار اشیاء کے شافوں سے حمل کرنا مفید ہے۔
 (اسکندر)

احتیاق رحم کی مریضہ کو میتھی، کاشم اور عطمی کے جو شانہ میں آب زن کرائیں۔
 بد بو سنگھائیں اور رحم کو خوشبو سے بسائیں۔ مریضہ کا سانس روکیں اور کسی پر کو حلق میں ڈال کر

قئے کرائیں۔ اس عمل سے اس کے ہوش و حواس فوراً واپس آ جائیں گے۔ اس کے علاوہ مسخن، ملیں روغنوں مثلاً روغن سوسن میں کپڑے کو تر کر کے حمول کرائیں اور ایک گھنٹہ میں کئی بار رحم کی تکمید کریں۔ اگر مریضہ پر غشی طاری ہو تو چھینک لانے والی دوا استعمال کریں۔ قئے کرائیں اور سانس روکیں پھر اس سے ہوش نہ ہو آئے تو سر پر خوب گرم تیل ڈال کر سخت ہاتھ سے درمیان سر کو رگڑیں اور جھجکیں نہیں عورت کی ناک کو دبا کر اس کا عمل بنفس روک دیں۔ اس سے وہ بہت جلد ہوش میں آ جائے گی۔ (شمعون)

اس معاملہ میں سیلان رحم کی علامات کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے۔

عورت مردہ کی طرح دکھائی دیتی ہے ہاتھ پیر ٹھنڈے ہو جاتے ہیں اور جب غشی سے سکون ہوتا ہے تو سر میں، گدی میں، کمر میں اور کوکھ میں درد محسوس ہوتا ہے۔ مریضہ کا رنگ گوشت کی دھون جیسا ہو جاتا ہے اور سیاہی مائل جیسا دکھائی دیتا ہے اگر یہ علامات ظاہر ہوں تو دیکھیں کہ اختناق کا سبب کیا ہے۔ احتباس طمث ہے یا فقدان جماع اور اگر احتباس طمث اس کا سبب ہے تو مدرات کا استعمال کرائیں کیونکہ مد رطمث اور مد ر مادہ منویہ کی دوائیں مشترک ہیں لہذا لذیذ چیزوں، چربیوں و گودوں، روغن سوسن، روغن قسط، روغن زنگس اور روغن ارنڈ کا حمول کریں نیز جب کچھ یا روغن ارنڈ کو آب میتھی اور آب حسک کے ساتھ پلائیں۔ (شمعون)

اختناق رحم اگر احتباس طمث کی وجہ سے ہو تو فوراً عمل فصد کر دینے سے آرام مل جاتا ہے لیکن اگر یہ سبب نہ ہو اور جسم میں امتلا کی کیفیت بھی موجود نہ ہو تو فصد ہرگز نہ کی جائے کیونکہ فصد کرنے سے مرض بڑھ جائے گا بلکہ غشی کے اصول علاج پر حرارت کو بیدار کرنا مقصود ہونا چاہئے۔

جیسے ہی عورت کو مرض کے آثار ظاہر ہوں اس کے ہاتھ پیروں کو باندھ دیں۔ دونوں گھٹنوں کی خوب مالش کریں یا باندھ دیں۔ اسی طرح پنڈلیوں کی مالش کریں، بد بو سنگھائیں، حالبین پر اور رانوں پر اور شر اسیف کے قریب کچھنے لگائیں اور مقعد میں محلل ریاح دواؤں کی بتی رکھیں مثلاً سفوف سداب کو ہمراہ شہد ملا لیں اور اس میں تھوڑی مقدار زیرہ اور بورق کی بھی شامل کر دیں۔ اس کی بتی بنا کر استعمال کریں۔ نیز مقعد پر اس کا طلا بھی کریں اور خوشبودار فرزجوں کے حمول بھی کریں۔ مریضہ کے کانوں میں زور سے چینی اور چھینک لانے کی تدبیر کریں۔ دورے کے درمیان رگ صافن کی فصد کریں۔ ایک ہفتہ بعد شحم حنظل کا ایارج کھلائیں اور چند بید ستر دیں۔ میتھی اور بزرکٹاں کے مطبوخ میں آبز ن کرائیں۔

غار یقون کو کسی مشروب کے ساتھ پینا یا اظفار الطیب کو کسی مشروب کے ساتھ پینا یا سرکہ پیاز کا بار بار گھونٹ گھونٹ لینا بھی مفید ہے۔ (اور بیاسیوس)

چونکہ اس اختناق میں برودت کا غلبہ ہوتا ہے اس لئے گرم اشیاء کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔ پنڈلیوں کو باندھنا حالین پر پچھنہ رکھنا تاکہ رحم نیچے کی جانب کھینچ آئے مفید ہے اور بہتر ہے کہ پچھنہ اس جنگا سے پر رکھے جس کی جانب رحم مائل ہے اور یہی اصول بندش میں بھی ملحوظ رکھیں۔ (کتاب جوامع اغلو قن)

شراب سے قطعی پرہیز کریں لیکن ہاتھ پیروں کو گرمی پہنچائیں اور باندھیں۔

(رسالہ فیلغریوس)

میرے پاس ایک مریضہ بیہوشی کی حالت میں لائی گئی۔ میں نے اس کے ہاتھ پیروں کے دبانے کا حکم دیا اور شکم کے زیریں حصہ میں پچھنہ لگایا۔ مریضہ کو اس سے فائدہ ہو گیا اور وہ ہوش میں آ گئی۔ (رسالہ فیلغریوس در درد شکم)

مرض اختناق رحم میں عورت کی بچے دانی اوپر کی جانب کھینچ جاتی ہے اور قلب و دماغ کی دموی پرورش کرنے والی شریان سباطی متاثر ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے نبض اور تنفس باطل ہو جاتے ہیں یا بہت ضعیف ہو جاتے ہیں۔ اس کا سبب مادہ منویہ کا داخلی طور پر تھپس ہو جانا ہے نیز یہ احتباس طمث سے بھی ہوتا ہے۔ چنانچہ جب دورہ پڑنے والا ہوتا ہے تو عورت کے اندر سستی، ضعف عقل اور ایک یا دونوں پیروں میں کمزوری ظاہر ہوتی ہے اور چہرہ زرد ہو جاتا ہے۔ پھر جب درد کا دورہ پڑتا ہے تو مریضہ کی حس و حرکت اور آواز زائل ہو جاتی ہے اور اس کے تنفس کی رفتار اتنی صغیر ہو جاتی ہے کہ محسوس نہیں ہوتی۔ نبض صغیر ہو جاتی ہے، پنڈلیوں میں تشنج اور ہتھیلیاں سرخ ہو جاتی ہیں۔ اگر دورہ ختم ہوتے ہوتے مریضہ کی فرج سے رطوبت خارج ہو جائے تو اس کے ہوش حواس بحال ہو جاتے ہیں۔ مرض بڑھ جانے پر اس کا دورہ مرگی جیسا ہوتا ہے۔ لہذا ضروری ہے کہ پنڈلیوں کو باندھا جائے اور ہلکے ہلکے مالش کی جائے۔ اسی طرح رانوں اور کولہوں کی بھی مالش کی جائے۔ بدبو سنگھائی جائے اور خوشبو کا حمول کیا جائے۔ سب سے بہتر تدبیر غالبہ کا استعمال ہے۔ ہر مسخن ملین فرز جے رکھیں جائیں تاکہ رحم نیچے کی جانب آجائے۔ اور اگر ضرورت پڑے تو جنگا سوں اور زیریں شکم میں پچھنے لگائیں اور دانی سے کہیں کہ اپنی انگلیوں میں روغن بان، روغن سوسن و روغن حنا لگا کر رحم تک پہنچائے اور اس میں دغندہ کرے اور مریضہ کے کان میں زور سے چیخیں۔ ناک میں کندس کا نفوخ کریں۔ جب دورہ ختم

ہو جائے تو وقفہ سے قئے کرائیں۔ کاسرریاح اور مادہ منویہ کو کم کرنے والی تدابیر اختیار کریں۔ فرزجہ اندر رکھیں اور بابونہ، مرزنجوش، برنجاسف، مخطمی کی جڑ، قنطاریون وغیرہ کے جوشاندہ کا حمول کریں۔ آبزین کے دوران سر پر سرکہ ملا ہوا روغن گل جس میں سداب، برگ غار اور تھوڑا جند بید ستر ڈال کر پکالیا گیا ہو، لگائیں۔ باری کے ساتویں دن شاز ریطون یا آب شواصرا پلائیں۔ اس سے ان مریضوں کو فائدہ ہوتا ہے۔ سرکہ اشقیل گھونٹ گھونٹ پینا اور دھرتا بہت مفید ہوتا ہے اس میں سے ۳.۵ گرام لے کر آب مرما حور اور آب شواصرا کے ساتھ پلائیں یا کسی ایسی دوا کے ساتھ جو مجفف منی اور مد رجیض ہو جیسے حب فقہ، سداب، فنجکش تازہ کا پانی اور کانج ہمراہ آب انیسون و قرفل پلائیں۔ اسی طرح روغن ارند آب اصول کے ہمراہ پلانا بھی بہت مفید ہے اور اس سے بڑا فائدہ ہوتا ہے۔

جاوشیر ۳.۵ گرام، جند بید ستر ایک گرام تیز شراب کے ہمراہ پلائیں اگر مریضہ متحمل ہو سکے تو رگ صافن کی فصد کریں اور پنڈلی کی حجامت سے علاج شروع کریں۔ خاص طور سے اس صورت میں جب کہ احتباس طمث کی علامت ہو اور جسم میں امتلائی کیفیت ہو۔ ایارج روغن اور ایارج فیکرا سے اسہال کرانا بہت مفید ہے۔ ۳.۵ گرام لے کر جوشاندہ سداب و شبت میں گوندھ کر استعمال کریں۔ اگر اس سے فائدہ نہ ہو تو رحم اور اریات کا ضاد کریں۔ رانوں، پیڑوں، پیروں اور کونکھ پر فریون، عاقر قرحا، رازقی، فلفل، موم، روغن سوسن ملیں۔ اگر مذکورہ ضاد کا متحمل نہ ہو تو اس روغن کو پکا کر تمریح کریں اور گرم ہتھوں اور گرم ولین شافوں سے علاج کریں۔ اگر اس سے کامیابی نہ ہو تو دوبارہ مذکورہ تدابیر کا اعادہ کریں اور بار بار تحقیق وغیرہ کرائیں۔ اگر مریضہ اس کو برداشت کر لے تو مذکورہ علاج کا پھر اعادہ کریں سوائے فصد اور اسہال کے۔ (سرایون)

اختناق رحم میں حرارت عزیز یہ جو پھیپھڑوں کے لئے استعمال ہوتی ہے وہ برودت سے مغلوب ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے عدم تنفس لاحق ہو جاتا ہے۔ چنانچہ تنفس اتنا کم ہو جاتا ہے کہ سینہ میں خفیف حرکت بھی محسوس نہیں ہوتی ہے جو شرا سیف تک محدود رہتی ہے۔ باقی اجزاء جسم میں حرکت اسلئے نہیں ہوتی کہ وہ حرکت کے محتاج نہیں ہوتے۔ یہ مرض مردوں کو بھی ہوتا ہے لیکن اکثر و بیشتر عورتوں کو ہی لاحق ہوتا ہے اور خاص طور سے بانجھ عورتوں کو ہوتا ہے کیونکہ وہ دودھ نہیں پلاتیں۔ (علل تنفس۔ باب اول)

اس مرض میں نسوار لینا مفید ہے خواہ اختناق کا سبب کچھ بھی ہو۔

(کتاب الفصول - باب ۵)

یعنی اختناق بالذات ہو یا اس کا کوئی حادث ہو۔ (مؤلف)

اختناق کی اس قسم میں فصد کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اگر مریضہ غیر شادی شدہ ہو

جلدی ہی اس کی شادی کا انتظام کریں۔ (بقراط - کتاب اوجاع العذاری)

اختناق رحم غشی سے زیادہ شدید مرض ہے کیونکہ غشی کا مریض اگر اس کے کان میں چیخا

جائے تو سن لیتا ہے لیکن اختناق میں نہیں سنتا۔ اس مرض میں پنڈلیوں کو باندھ دیں اور جنگا سوں

کو پچھنے لگائیں۔ اگر (رحم) کسی ایک جانب مائل ہو گیا ہو تو مخالف جانب میں پچھنے لگائیں اگر

اوپر کی جانب سکر گیا ہو تو دونوں جانب پچھنے لگائیں بد بودار اشیاء سنگھائیں اور خوشبودار اشیاء

کا بطور حمل کرائیں۔ (جوامع اغلو قن)

اختناق رحم اس حالت میں بھی ہو سکتا ہے کہ رحم کسی جانب نہ سکر ا ہو لہذا اس صورت

میں مراق اور جالبین کا امتحان کیا جائے اور سبب کا پتہ کیا جائے۔ اس کا علاج غشی کے اصول پر

ہوتا ہے۔ (مؤلف)

کسی دوسرے مقام پر واضح کیا جا چکا ہے کہ اختناق رحم کا کوئی اطمینان بخش سبب موجود

ہو۔ (طیماوس طبی)

اختناق رحم کے دورے کی حالت میں پیروں کو باندھ دینا چاہئے اور گولہوں میں پچھنے

لگانا چاہئے بد بودار چیز سنگھانا چاہئے اور عطر کی پھیری اندام نہانی میں رکھنا چاہئے۔ زور سے

چیخنا اور مریض کو حرکت دینا چاہئے جب افاقہ ہو جائے تو مدر طمٹ اور مقلل المنی غذا کھیں اور

دوائیں استعمال میں لانا چاہئے۔ (فیلغریوس) (۱)

غار یقون اختناق الرحم کی مانی ہوئی دوا ہے۔ اس کے علاوہ سفوف سداب کو شہد میں

گوندھ کر فرج، مقعد اور پیڑوں میں طلائے کرنے سے دورے سے نجات ہو جاتی ہے۔

جاو شیر کو کسی مشروب کے ساتھ لینا مفید ہے۔ سا سالیوس پینے سے ٹھیک ہو جاتا ہے۔

(کتاب المفردات)

اس قسم کا اختناق حاملہ عورتوں کو لاحق نہیں ہوتا۔ (بقراط - کتاب الجنین)

مدر طمٹ اور جحف دواؤں سے علاج کریں کثرت سے جماع کیا جائے تاکہ خون حیض

(۱) اصل نسخہ میں لفظ فیلغریوس ہے۔ جیسا کہ آگے بھی آئے گا۔

اور محبوس منی کا استفراغ ہو جائے اور حمل ٹھہرانے کی کوشش کریں کیونکہ حاملہ ہونے سے بیماری زائل ہو جائے گی۔ اس کی نوعیت عمل یہ کہ رحم نیچے کی جانب مائل ہو جاتا ہے اور اس کا رخ دوسری طرف منتقل ہو جاتا ہے اور اس میں رطوبت آ جاتی ہے۔ (مؤلف)

مہبل کو روغن سوسن یا روغن حبۃ الخضر یا زرگس سے لت کر دیں اور درمیانی انگلی رحم میں داخل کر کے مذکورہ روغنیاں سے اندرونی طور پر مالش کریں۔ ملحوظ رہے کہ اگر کوئی ٹھنڈی چیز تھوڑی سی بھی خارج ہو جائے تو درد فوراً سکون پاتا ہے۔

لبے شافے حمل کریں درد میں شافوں سے یا مذکورہ روغنوں سے سکون مل جاتا ہے۔ تاہم اگر دورے میں شدت ہو جائے اور غشی طاری ہو جائے اور نیند غائب ہو جائے تو منہ درات سے حمل کریں۔ سکون کی حالت میں جب شیطرج و متن کھلائیں۔ بتقیہ ہو جانے کے بعد شحزنا یا دھرتا زیرہ اور فلافل دیں۔ پھر استفراغ کی طرف توجہ کریں یہاں تک کہ مرض بالکل ٹھیک ہو جائے لیکن فصد صافن اور حجامت ساق کا عمل نہ چھوڑیں۔ (سابور)

اس مرض میں پہلے یہ بات سمجھنا ہے کہ سبب مرض منی سے متعلق ہے یا حیض سے پھر اسی اعتبار سے علاج کریں۔

اگر چہرہ لٹکا ہو، شگفتگی جاتی رہے اور سفید دکھائی دے تو فصد نہ کریں اور لطیف تدابیر اختیار کریں اور مذکورہ دواؤں کو استعمال میں لائیں تاکہ اگر چہرے کا رنگ کالا سرخ مائل بہ کمودت ہو تو فصد کریں حیض جاری کریں۔ (مؤلف)

اطراف رحم پر روغن بان اور اچھی شراب ربیحانی لگائی جائے فائدہ مند ہے اور روغن ناردین و روغن بلساں سے تیار کئے ہوئے خوشبودار مسخن شافے بھی مفید ہیں۔ شراب قطعانہ استعمال کریں۔ کسی روئی کے ٹکڑے کو روغن ناردین اور شراب میں ڈبو کر پیڑ و اور ریڑھ پر بالمقابل کر کے رکھنا اور اطراف کا باندھنا اور مالش کرنا اور بدبو ستکھانا مفید ہے۔

(فیلغریوس رسالہ در اختناق الرحم)

جڑ سے مرض کو ختم کرنے کے لئے دورہ ختم ہونے کے بعد اطراف کی مالش کریں اور ریڑھ پر حجامت کریں۔ (ابن ماسویہ)

شحزنا یہ کا ہمراہ روغن سوسن سے تیار کیا ہوا بندقہ کا بطور حمل استعمال اختناق و میلان رحم میں مفید ہے۔ بچہ دانی کبھی دائیں اور کبھی بائیں جانب پھر جاتی ہے اس سے بعض اوقات آنت اور مسانے پر دباؤ پڑتا ہے جس سے بول و برا زک جاتا ہے۔ (مسیح)

حسب قاعدہ رگ باسلیق کی فصد کھولیں بشرطیکہ اختناق الرحم، احتباس طمث کے بعد عارض ہوا ہو۔ اس عمل سے سانس فوراً جاری ہوتی ہے۔ لطیف تدابیر کرنی چاہئیں۔ دورے کے دن مکمل فاقہ کرائیں۔ مریضہ نے اگر کھانا کھالیا ہو تو قے کرائیں۔ اس کے لئے زیرہ اور مرج سیاہ کے مرکبات فائدہ مند ہیں نیز مقلل منی، مدبر حیض دوائیں مفید ہوتی ہیں۔ ایارج کے استعمال سے مادے کا استفراغ کریں اور لطیف تدابیر اختیار کریں۔ (مسح)

۷ گرام دازی کاغذ اور اس کا شافہ استعمال کریں۔ (الطب قدیم)
جب عورت بلوغت کو پہنچ جاتی ہے اور شادی نہیں ہوتی تو خون رحم کی جانب مائل ہو کر اپنا منفذ ڈھونڈتا ہے۔ منفذ نہ پا کر اوپر حجاب اور قلب کی جانب لوٹ جاتا ہے جس سے جنونی کیفیت لاحق ہو جاتی ہے۔ ایسے حالات میں فصد کریں نیز عورت کی شادی کریں چنانچہ حمل قرار پاتے ہی مرض سے نجات مل جاتی ہے۔ (کتاب اوجاع العذاری)

اظفار الطیب کی دھونی سے اختناق میں فائدہ ہوتا ہے اور آدمی کے بالوں کو جلا کر دھونی دینے سے مریضہ غیند سے چونک کراٹھ جاتی ہے۔ (بولس)
افحہ القوقن خیر مایہ اختناق رحم کی مریضہ کو موافق آتا ہے جیسا کہ شروع میں مذکور ہو چکا ہے۔ نیز اشقیل کا سرکہ اختناق رحم میں مفید ہے۔ (اطہور سفس)

ہمراہ سرکہ افسنخین کا شراب استعمال مفید ہے۔ پیشاب کی تلچھت کو روغن حنا کے ساتھ جوش دیکر حمل کرنے سے اختناق رحم سے ہونے والا درد رحم ٹھیک ہو جاتا ہے۔ چاوشیر کو کسی مشروب کے ساتھ پینا بھی مفید ہے۔ کندر کی ہلکی دھونی با مفید ہوتا ہے۔ بادام تلخ بھی اس معاملہ میں اچھی چیز ہے۔ لسان الحمل کے پتوں کا عصا رہ بھی مفید ہے۔ اختناق الرحم میں لسان الحمل کا حمل بھی مفید ہے۔ روغن مرزنجوش جو مسخن اور ملطف ہوتا ہے نم رحم کے بند ہو جانے میں جو اختناق الرحم کا موجب ہے، مفید ہے۔ اس مرض میں شراب کی بہ نسبت پانی زیادہ مفید ہے۔ (دیمقوریوس)

سکینچ کو سرکہ میں ملا کر سنگھانے سے اختناق رحم کی مریضہ چونک کراٹھ جاتی ہے۔
سا سالیوس کی جڑ اور اس کا تخم بھی مفید ہے۔ (روفس)

سداب کو شہد میں پیس کر فرج سے مسانہ اور مقعد تک لت کرنا بھی ایسی مریضہ کیلئے مفید ہے۔ فاسفس نام کا جانور ناک میں سنگھانا مفید ہے۔ قفر کا حمل کرنا دھونی دینا اور قفر سنگھانا ہر طرح سے مفید ہے۔

قنہ کی دھونی دینے سے مریضہ ہوش میں آتی ہے، ۹ گرام غار یقون کھانے سے فائدہ ہوتا ہے، خردل کو اچھی طرح پیس کر سنگھانے سے اختناق رحم کی مریضہ چونک کر اٹھ جاتی ہے۔
(دیسقوریوس)

قطران وغیرہ سنگھایا جائے اور مقام رحم اور ناف کے زیریں حصہ پر اس کا ضماد کیا جائے اور خوشبودار اشیاء کا حمل کیا جائے، اطراف کو باندھا جائے اور گرمی پہنچائی جائے۔
روغن بلساں اور روغن نار دین کا حمل کیا جائے۔ شراب سے قطعی پرہیز کرائیں اور دلایا اور نیم برشت انڈا کھلائیں۔ (فیلگریوس)

اختناق رحم میں یا تو عمل تنفس اور حس و حرکت بالکل باطل ہو جاتے ہیں جس کا سبب مادہ منویہ کی شدید برودت ہوتی ہے۔ یا پھر صغیر تنفس واقع ہوتا ہے جس کا سبب مادہ منویہ کی ہلکی برودت ہے یا تشنج کے ساتھ ہوتا ہے جس کا سبب یہ ہے کہ مادہ منویہ میں صفراء اور حدت کا غلبہ ہوتا ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ سانس میں بدبو ہوتی ہے جس کا سبب مادہ منویہ کی سوداویت ہے۔ (اعضاء الالہ)

کبھی یہ مرض باکرہ اور شہوت زدہ عورتوں میں بھی ہوتا ہے اور یہ بات سمجھ میں بھی آتی ہے کہ اگر مادہ منویہ کی کثرت ہو اور عورت غیر شادی شدہ ہو تو ایسا ہونا قرین قیاس ہے۔

علاج:

پنڈلیوں کو باندھیں اور روغن رازقی میں نمک ملا کر ریڑھ، کولہے اور رانوں پر زور دار مالش کریں نیز نتھنوں میں کندس کا نفوخ کریں اور مقام رحم پر روغن نار دین چھڑیں اور نیچے سے عود کی دھونی دیں اور وہاں پانی بہائیں اگر اس فائدہ نہ ہو تو انگلی مہبل میں داخل کر کے اچھی طرح دغندہ کریں اور شحز نایا کا حمل کریں۔ نم رحم میں روغن غار ملیں اور ران کے اندرونی جانب حجامت بلا شرط لگائیں۔ اگر بے ہوشی ہے تو عورت پر جوش کیا ہو اور روغن بکائن ڈالیں یا اس کے نتھنوں اور منہ کو بند کر کے سانس کو روک دیں۔ لیکن یہ عمل ایک مدت کے اندر ہی ہونا چاہئے۔ حلق کے اندر پر ڈال کر قے کرائیں اور مجفف منی اور مد رجیض دوائیں کھلائیں جیسے جوارش کمونی، آب سداب یا آب فنجکشت کے ساتھ۔ (یہودی)

بچے دانی کے درد سے عارض ہونے والی غشی شدید اضطراب کے ساتھ واقع ہوتی ہے۔ آواز بند ہو جاتی ہے۔ حس باطل ہو جاتی ہے، دانت کٹکٹاتے ہیں اور دونوں ہاتھوں کے

اطراف ماند پڑ جاتے ہیں، شرا سیف پھول جاتے ہیں اور رحم اوپر کی جانب کھینچ جاتا ہے۔ سینے میں ورم ہو جاتا ہے حرکت نبض میں کمی واقع ہو جاتی ہے یہ تمام علامتیں بغیر بخار کے ہوتی ہیں۔ بچے دانی کے درد کی ایک دوسری قسم اسی جیسی ہوتی ہے بس فرق یہ ہے کہ یہ بخار کے ساتھ ہوتی ہے اور بخار کم ہونے پر کمزوری واقع ہوتی ہے اس کے اور مرض لیشر غش کے درمیان امتیازی علامت یہ کہ لیشر غش میں بخار ہوتا ہے جب کہ اس قسم کے درد میں بخار نہیں ہوتا نیز اس قسم کے درد میں نبض متلی بھی نہیں ہوتی ہے اور لیشر غش کے برخلاف درد بچے دانی میں ہوتا ہے سر میں نہیں۔ رحم بالائی جانب مائل ہوتا ہے اور اس کے اور مرگی کے درمیان امتیازی علامت یہ ہے کہ اس میں منہ سے جھاگ نہیں آتا نہ تسخ ہوتا ہے اور نہ بہت خراٹے آتے ہیں۔

(جالینوس۔ کتاب الامانات)

علامت اختناق یہ ہے کہ درد گدی اور کمر میں ہوتا ہے اور مہبل سے بہنے والی رطوبت سیاہی مائل ہوتی ہے۔ اس طرح گویا کہ تازہ گوشت کی دھوون میں توڑے کی سیاہی ملا دی گئی ہو۔ عسر البول کی شکایت ہوتی ہے اور مریضہ میں مرگی کے مریض جیسی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ سانس رک جاتا ہے اور نبض ڈوبنے لگتی ہے۔ (جورجس)

یہ بات پہلے بیان کی جا چکی ہے کہ اس مرض میں کوئی علامت بالکل معتبر نہیں ہوتی۔

(طیاؤس)

چھینک Sneezing (عطاس) اس مرض کی ایک واضح علامت ہے۔

(الفصول)

ایک مریضہ کو ملاحظہ کرتے وقت میرے پاس کوئی دوا نہ تھی۔ اسے اختناق الرحم عارض تھا۔ میں نے اس کے ہاتھ پیردبانے کی ہدایت دی اور شکم کے زیریں حصہ میں پکھنہ لگوا یا وہ اچانک اٹھ بیٹھی اور اس کی قوت لوٹ آئی۔ (فیلگر یوس)

پکھنے ناف کے نیچے لگائے جائیں تاکہ وہ پوری قوت سے رحم کو کھینچ کر نیچے کی جانب کر دیں۔ (مؤلف)

میں نے بہت سی مریضاؤں کو دیکھا جو بستر پر پڑی ہوئی تھیں۔ ان میں سے بعض ایسی تھیں جو بمشکل سانس لے پاتی تھیں اور بعض بے حس و حرکت تھیں اور نبض اتنی صغیر تھی کہ بالکل ظاہر نہیں ہوتی تھی۔ بعض میں تھوڑی بہت حرکت بھی تھی بعض ایسی بھی تھیں جو اکثر چیزوں کا احساس کرتی تھیں اور ان کو ضرر نہیں پہنچا تھا کیونکہ اس سے کچھ کہا گیا اس پر انھوں نے عمل کیا

لیکن کبھی کبھی ان کے ہاتھ پاؤں میں تشنج ہوتا تھا۔ (الاعضاء الآلمہ)

بعض عورتوں کو واردات کا احساس رہتا ہے اگرچہ ان کے ہاتھ پیروں میں تشنج ہوتا ہے اور بعض پر تو یہ شبہ ہوتا ہے کہ زندہ ہیں یا مردہ۔ اور یہ کیفیات اکثر ان عورتوں پر طاری ہوتی ہے جن کے اندر منی کی کثرت ہوتی ہے۔ چنانچہ جس طرح کثیر المنی مردوں کو جماع سے رکے رہنے میں بد ہضمی اور برودت بدن کا عارضہ ہو جاتا ہے اسی طرح ان عورتوں میں احتباس منی ہو کر شدید برودت بدن لاحق ہو جاتی ہے اور اس کی مضرت احتباس طمث سے زیادہ ہوتی ہے خاص طور سے ان عورتوں کو تکلیف زیادہ ہوتی ہے جن کے لئے رطب اور مبرد تہ پیریں اختیار کی گئی ہوں۔ کیونکہ پہلے کثرت سے جماع کرتی رہیں پھر اچانک یہ سلسلہ منقطع ہو گیا اس لئے یہ بات طے شدہ ہے کہ ان میں یہ بیماری خون حیض کے احتباس سے نہیں ہوئی بلکہ منی کے سبب سے ہوئی۔ چنانچہ ایک عورت جس کو یہ عارضہ پیش آیا تھا اس کے بارے دائی نے اطلاع دی کہ اس کا رحم اوپر کی جانب سکڑ گیا ہے۔ میں نے کچھ چیزوں کا حمل تجویز کیا جس سے اس عورت کو بخونت عارض ہو گئی لیکن جونہی ان چیزوں کی گرمی اور ہاتھ کی ملاست فرج میں ہوئی اس عورت کو کسی قدر درد کے ساتھ ایسی لذت ہوئی جیسے جماع کرنے سے ہوتی ہے اور مہبل سے غلیظ رطوبت خارج ہوئی جس کے بعد اس کو آرام ہو گیا۔

در اصل رحم کا اوپر ہونا یا جوانب میں مائل ہونا رفتہ رفتہ عروق کے پُر از خون ہونے سے ہوتا ہے کیونکہ یہ قاعدہ ہے کہ جب کوئی چیز اوپر ہو جاتی ہے تو اس کا طول گھٹ جاتا ہے لیکن یہ طبیعیات کی بحث ہے اس لئے اس کو اسی کے تناظر میں پڑھا جائے اور یہ کیفیت احتباس حیض سے ہوتی ہے۔ (الاعضاء الآلمہ)

جوارش کمونی اختناق کے لئے مفید ہے جبکہ آب سداب کے ساتھ اسے لیا جائے۔ اس کے علاوہ تمام وہ چیزیں جو منی کو خارج کریں اور مخفف ہوں مفید ہیں۔

(اقر بادین ابن سرائیون)

پنڈلیوں کو باندھ کر پیروں کی مالش کریں اور ریڑھ پر بھی کریں۔ روغن رازقی کی مالش کریں۔ کندس کا استعمال چھینک لانے کے لئے کریں اور بدبودار چیزیں سنگھائیں۔ خوشبوؤں کا حمل کریں، عانہ پر خلخوں کا طلاء کریں، ران اور کوکھ پر پچھنہ لگائیں اور صافن کی فصد کھولیں لیکن رات ہو جانے کے بعد۔ جوارش کمونی آب کرفس کے ساتھ کھائیں۔ (مجبول)

یہ عارضہ عفونت منی سے ہوتا ہے اور مرگی کی طرح دوروں سے ہوتا ہے۔ اس میں تنفس

بے حد ضعیف ہو جاتا ہے لہذا درد کی حالت میں ضروری ہے کہ پنڈلیوں کو باندھ دیں اور تلوؤں پر دھک کریں اور اسی طرح کولہوں اور رانوں پر بھی دھک کریں۔

بدبودار اور گرم چیزوں جیسے جند بیدستر، لہسن، گندھک سنگھائیں۔ خوشبودار چیزوں کا حمل کرائیں جیسے مشک، عنبر، روغن بان، روغن سوسن، روغن بابونہ۔ کولہوں اور شکم پر کچھنے لگائیں اور مسخن چیزوں کا پلاء کریں جو کاسر ریاچ بھی ہوں۔ دائی اپنی انگلیاں روغن بان اور روغن سوسن میں ڈبو کر فرج میں داخل کرے اور خوب قوی دغذغہ کرے اس سے منی گرے گی اور کندس سے چھینک لائیں۔ دورہ ختم ہو جانے کے بعد راحت کی حالت میں قئے کرائیں اور ملطف و مخفف منی تدابیر کام میں لائیں۔ غذا کم دیں، پودینہ، برگ غار، برنجاسف، فجنکشت، مزرنجوش وغیرہ کے جوشاندہ میں بٹھائیں اور آبزین کے دوران سر پر روغن گل، سرکہ شراب میں ملا کر لگائیں۔ ایک یا دو بار شاذ ریٹوس پلائیں۔ جب اچھی طرح تنقیہ ہو جائے تو تلطف کریں۔ اس تدبیر سے بھی مرض جڑ سے جاسکتا ہے۔ جند بیدستر، آب برنجاسف یا آب شہد کے ساتھ ہمیشہ پیتے رہیں یہاں تک کہ کامل صحت ہو جائے۔ یہ کافی شافی علاج ہو سکتا ہے۔ سرکہ اشقیل مستقلاً پیتے رہنا مفید ہے۔ جس کی مقدار خوراک ساڑھے چار ملی لیٹر ہے اور جسے آب مُرما خوز یا آب برنجاسف و فجنکشت یا آب سداب یا آب عفص کے ساتھ لیا جائے۔ یہ مخفف ہونے کے ساتھ مدر طمٹ بھی ہے سکنج کو آب افسنخین و قرفل کے ساتھ پینا بھی مفید ہے۔ اسی طرح ماء الاصول، روغن ارٹو و جاو شیرے گرام اور ۵۰ ملی گرام جند بیدستر مع شراب قوی لینا بھی مفید ہے۔ مریض برداشت کر سکے تو صافن کی فصد اور ٹخنوں پر حجامت لگائی جائے تو بہتر ہے۔ تنقیہ کے لئے ایارج فقرا، ایارج روفس مفید ہیں۔ فرایون، عاقر قرحا، رازقی، قفل کا ضاد عانہ اور شکم پر مفید ہے۔ اسے قیر و طی میں استعمال کریں۔ میتھی، سویہ اور ناخونہ کے جوشاندے سے حقنہ کرائیں۔ مسخن و ملین شافے رکھیں۔ فریون و عاقر قرحا کا روغن نکال کر عانہ، ران، مقام رحم اور کمر پر مالش کریں۔

ایک مجرب فرزجہ:

میہ سائلہ ۱۰۵ گرام، کندر و قفل ۳۵، ۳۵ گرام، بٹخ کی چربی ایک سو چالیس گرام، تخم اُنٹن ۱۸ گرام۔ اس مرکب سے فتلہ تیار کر کے حمل کرائیں۔ (ابن سیرایون)
اس بیمار کا اصول علاج تنقیہ، جسم، تلطف غذا، قطع منی، تسخین قفل بذریعہ دھک، ضاد و تدبیر اور تقویت راس ہے۔ (مؤلف)

تیسرا باب

حمل کی علامات، کثرت تولید اور بانجھ پن، جنس مذکر اور مؤنث کی پہچان اور ان کی تولید، اسقاط کی علامتیں، جنین کا قوی اور ضعیف ہونا اور ان کا تحفظ، تدبیر حوامل، اسقاط کے فوائد، ازالہ بکارت کے بعد اعادہ بکارت کی تدبیر، جنین کے زندہ یا مردہ ہونے کی شناخت۔

جب آپ دیکھیں کہ عورت کا حیض بند ہو گیا، سارے جسم میں ثقل خشک ہو گیا، شہوت ختم ہو گئی، اضطراب اور لرزہ، متلی اور ردی چیزوں کے کھانے کی خواہش پیدا ہو گئی تو دائی سے گردن رحم کے امتحان کرنے کو کہیں اگر وہ بغیر صلابت کے بند ہے تو یہ حمل کی علامت ہے۔

(اعضاء الآلہ)

اگر حاملہ ہونے کے بعد پستان اچانک دبلے ہو جائیں تو اس سے اسقاط کا اندیشہ ہوتا ہے۔

اگر جڑواں بچوں کا حمل ٹھہرا ہے تو جس جانب کا پستان دبلا ہوگا اسی جانب کا اسقاط ہو جائے گا۔ (کتاب العلامات والاسقاط)

جنین کی جنس کی علامات :

ذکر دہنی جانب میں اور مؤنث بائیں جانب میں ہوتا ہے اس کے خلاف شاذ و نادر ہی

ہوتا ہے۔

اسباب اسقاط :

✓ (اگر دو ماہ یا تین ماہ کے اندر اسقاط ہوتا ہے تو رحم میں آنے والی عروق کے منہ بلغی رطوبت سے پر ہو جاتے ہیں اور ان عروق کے منہ کی نرمی و ڈھیلے پن سے رحم کے اندر پیدا ہونے والی شرائین کا فضائے رحم میں آنے والی رگوں سے اتصال کمزور ہو جاتا ہے۔ چنانچہ رحم جنین کا بوجھ نہیں اٹھاتا بلکہ جنین کو باسانی جدا کر دیتا ہے۔)

منی کو اپنی حالت اصلی پر قائم رہنے کے لئے ضروری ہے کہ قصب سے براہ راست فرج میں داخل ہو۔ (حیلۃ البراء للانجاب)

✓ (اگر سپاری کے نیچے والے رباط چھوٹے اور تانت کی مانند تنے ہوئے ہوں اور اس سپاری کے عقب تک متواتر ہوں تو ظاہر ہے کہ منی دور رہ جائے گی اور بانجھ رہنے کا سبب بنے گی۔ (کتاب جوامع العلل والاعراض))

حاملہ اور جنین کی مثال ایسی ہے جیسے پیڑ اور اس کا پھل۔ جس طرح جب پھل درخت میں لگتا ہے تو ابتدا میں ضعیف و ناتواں ہوتا ہے اور معمولی سبب سے گر جاتا ہے اور آخر میں پھل وزن دار ہو جانے کے باعث درخت سے تیزی کے ساتھ گر سکتا ہے۔ اسی طرح حاملہ کو ابتدائی چار مہینوں میں اور آخر میں سات ماہ کے بعد تمام حرکات اور دواء مسہل سے سخت اجتناب کرنا چاہئے۔ لیکن اگر کسی مجبوری کے سبب مسہل دوا دینا پڑ جائے تو شروع کے چار ماہ کے بعد دے سکتے ہیں کیونکہ آخری ایام میں جنین قوی ہو کر لٹک جاتا ہے اور اس کے بعد بوجھل نہیں رہتا۔

(حفظ جنین۔ کتاب الفصول)

✓ (اکثر دیکھا گیا ہے فصد کرنے سے اسقاط ہو جاتا ہے بشرطیکہ بچہ بڑا ہو کیونکہ جب بچہ بڑا ہو تو زیادہ غذا چاہتا ہے اور فصد کرنے سے اس کو غذا پوری نہیں ملتی جس کی وجہ سے مر جاتا ہے۔)

(کتاب حفظ جنین۔ باب پنجم)

اگر حاملہ کو کوئی مرض حادث لاحق ہو جائے تو موت کی علامت ہے۔ بقول جالینوس یہ لازمی بات ہے کہ حاملہ پر حمل کی وجہ سے تشنج، تہمد، صرع، وغیرہ جیسے شدید حادث امراض کی متحمل

نہیں ہو سکتی اور اگر مرض کے ساتھ جی لازمہ بھی ہو تو جنین کی موت کا خوف رہتا ہے اور ہم نے غذا سے دور رکھا تب بھی جنین مر جائے گا۔ اس لئے موقع بہ موقع بچے کی رعایت سے غذا دینی ہوگی۔ (کتاب التدریس الجوامل)

علامات الحمل :-

رات کا کھانا پیٹ بھر کھانے کے بعد بوقت خواب عورت کو آب شہد تازہ بغیر گرم کئے پلائیں۔ اس سے اگر عورت کو آنتوں میں مروڑ ہو جائے تو سمجھو کہ عورت حاملہ ہے۔ ہم نے تازہ شہد جوش دادہ بھی پلایا کیونکہ ہمیں مولد ریاہ اور نافع چیز کی ضرورت تھی تاکہ وہ مروڑ پیدا کرے۔ دراصل مروڑ کا سبب اس وقت یہ ہوتا ہے کہ رحم پر ہوتا ہے تو آنتوں پر دباؤں ڈالتا ہے اور پھر اس وقت جب ریاہ کو باہر نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ملتا تو مروڑ ہوتا ہے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ خوب پیٹ بھرے پر اور آرام و سکون کے وقت شہد پلایا جائے کیونکہ یہ دونوں چیزیں مروڑ لانے میں معاون ثابت ہوتی ہیں۔

علامت حمل :

افلاذ نوش نے کہا ہے کہ اگر حیض بند ہو کر بخار نہ ہو، نہ لرزہ اور اعضا شکنی تو یہ استقرار حمل کی علامت ہے۔ کیونکہ احتباس حیض اگر کسی مرض کے طور پر عارض ہو تو اس کے ساتھ یہ عوارضات ضروری ہیں۔

اگر حمل مذکر جنس کا ہے تو عورت کا رنگ نکھرا و حسین ہو جائے گا اور اگر مؤنث کا ہے تو حمل سے پہلے کے مخصوص رنگ میں مزید اضافہ دکھائی دے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مؤنث جنین میں برودت ہوتی ہے اور مذکر جنین میں حرارت ہوتی ہے۔ یہ بات اکثر دیکھنے میں آئی ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ مؤنث جنین کی حاملہ کسی تدبیر خاص کے ذریعہ اپنا حسن نکھار لے۔ اس کے برعکس بھی ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ مذکر جنین کی اور بھی علامات ہیں مثلاً حرکت قوت زیادہ ہوگی۔ لیکن یہ بھی اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ اگر مذکر جنین کمزور ہے اور مؤنث جنین قوی ہے تو مؤنث کی حرکت مذکر سے زیادہ قوی اور عظیم ہوتی ہے۔ حمل بار دہائی وقت ہوتا ہے جب کہ مرد کی منی عورت کی بچہ دانی دونوں میں بوقت خاص برودت رہی۔

میرے خیال میں یہ سب باتیں باطل ہیں کیونکہ یہ عمل سب طبیعت کے فعل پر منحصر ہے اور یہ بات مشاہدے میں آچکی ہے کہ بعض عورتیں مزاج کے اعتبار سے مردوں سے زیادہ گرم

ہوتی ہیں۔ اسلئے مرد یا عورت کا اعتبار گرمی کے لحاظ سے نہیں ہوتا ہے بلکہ غلبہ نوع سے ہوتا ہے۔ (مؤلف)

حفظ جنین:

اگر بچہ بننے سے قبل رحم میں ورم اور سرخی ہو تو ملحوظ رہے کہ تمام گرم اور ام رحم جنین کو ساقط کرتے ہیں جبکہ بخار دوسرے فضلات رحم کو ساقط کرتا ہے۔

تدبیر:

اگر دہلی عورت حاملہ ہو جائے تو موٹی ہونے سے قبل حمل ساقط ہو جائے گا کیونکہ جسم دبلا ہوتا گیا تو بچہ بغیر غذا کے رہ جائے گا ویسے بھی زیادہ دبلا پن جنین کے لئے پرخطر ہے کیونکہ اس میں جنین کو غذا دینے کی صلاحیت نہیں ہوتی۔

اسقاط کا سبب:

اگر کسی حاملہ پر کوئی ظاہری مرض نہ ہو پھر بھی دوسرے یا تیسرے ماہ میں اسقاط ہو جاتا ہو۔ جب کہ اسے نہ بخار، نہ چوٹ، نہ خوف، نہ قلت غذا، نہ فصد اور نہ اسہال وغیرہ کا عارضہ ہو تو سمجھ لینا چاہئے کہ رحم کی طرف جانے والی عروق کے منہ رطوبت مخاطی سے پر ہیں اور ان عروق سے مشیمہ جڑا ہوتا ہے۔ ان کے منہ کو نفتر کہتے ہیں چنانچہ مشیمہ پھیل کر اگر وزنی ہے تو ساقط ہو جاتا ہے۔ زیادہ تر موٹی عورتوں کو حمل نہیں ہوتا کیونکہ ثرب میں کثرت رطوبت سے قم رحم پر پریشر ہوتا ہے جو منی کو قم رحم میں جانے نہیں دیتا اس لئے جب تک عورت دہلی نہ ہو حاملہ نہیں ہو پاتی۔

شحم مقررہ دباؤ ڈال کر قم رحم کو بند کر دیتی ہے۔

نر حمل کی علامات:

ذکر (نر) کا تولد دہنی جانب اور مادہ (انثی) کا بائیں جانب ہوتا ہے۔

کتاب المنی میں اس بات کی وضاحت کی جا چکی ہے کہ بچے کا نر ہونا مزاج کے تابع ہوتا ہے اگر ابتداء سے سخونت موجود ہو تو نر متولد ہوتا ہے اور رحم کا داہنا حصہ مجاورت کبد کی بنا پر زیادہ گرم ہوتا ہے۔

نر کی پیدائش میں یہ بات بھی معاون ہے کہ بیضائے رحم دائیں جانب سے دہنی طرف

آئے اور بائیں جانب سے بائیں طرف آئے۔ دائیں بیضہ کی منی زیادہ گرم اور بائیں بیضہ کے مقابلہ میں زیادہ غلیظ ہوتی ہے۔ (جالینوس)

یہاں یہ بات لازمی ہے کہ عورت کی گرمی مرد کی گرمی سے متجاوز نہ ہو۔ (مؤلف)
اگر مشیمہ کا اخراج مقصود ہو تو دوائے معطس کے ذریعہ چھینک کرائیں۔ منہ اور ناک کو بند کریں ایسا کرنے سے شکم میں تمد پیدا ہوگا اور کھنچاؤ پیدا ہوگا جو اخراج مشیمہ میں معین ثابت ہوتا ہے۔

حمل کی پہچان :

فم رحم کا بند ہو جانا ہے، فم رحم اشتمال سے یا ورم سے بند ہو جاتا ہے۔ دونوں میں فرق یہ ہے کہ ورم کے ساتھ صلابت ہوتی ہے اور اشتمال سے بند ہوا ہو تو صلابت نہیں ہوتی بلکہ اپنے طبعی حال پر ہوتا ہے اور اس کا اندازہ دائی کو انگلی ڈال کر دیکھنے سے ہو جاتا ہے۔ فم رحم کا بند ہو جانا استقرار حمل کی سب سے بڑی علامت ہے۔ (جالینوس)

استقاط کی علامت :

اگر حاملہ کی چھاتی میں دودھ جاری ہو تو بچہ کمزور ہونے کی نشانی ہے اور اگر چھاتی سخت ہو تو بچہ کے قوی اور صحت مند ہوگا۔

چھاتیوں کا دبلا ہونا جسم میں خون کی بے حد کمی ظاہر کرتا ہے۔ دودھ کا چھاتی سے جاری ہونا اس بات کا پتہ دیتا ہے کہ بچہ سیراب نہیں ہو پاتا۔ تاہم متوسط درجے کی چھاتی دونوں طرح کی آفتوں سے محفوظ ہونے کا پتہ دیتا ہے یعنی چھاتیاں سخت ہوں اور ان کے دودھ نہ نکلے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ دودھ ٹپکے اور بچہ قوی ہو بشرطیکہ عورت انتہائی قوی ہو اور اس میں خون بڑی مقدار میں ہو۔ (جالینوس)

میں نے بہت سی عورتوں پر غور کیا جن کو کسی ادنی سبب سے استقاط ہو گیا تھا۔ مجھے معلوم ہوا کہ کافی پہلے سے ان کے پستان دبلے ہو گئے تھے۔ اس سے یہ قیاس کیا گیا کہ پستان اور رحم کے درمیان مشترکہ عروق میں خون کم ہونے سے ایسا ہوا جس کے باعث بچے کو غذا نہ مل سکی اور وہ ہلاک ہو گیا۔ اس لئے میرا یہ قول بقراط کے قول کی تائید میں ہے کہ عورت پر جو استقاط کے حالات آتے ہیں تو پہلے اس کی چھاتیاں دہلی ہو جاتی ہیں چنانچہ وہ کہتا ہے کہ جب عورت کی چھاتیاں صلب ہو جائیں اور اس کی چھاتیوں یا کولہے، یا آنکھوں یا رانوں میں درد ہو تو اس کا

اسقاط اسلئے نہیں ہوتا کہ اس کی چھاتیوں میں دودھ جمع ہو گیا بلکہ یہ سختی مدافعت کی وجہ سے ہے اور ایسا خون کی کثرت سے ہوتا ہے کیونکہ جب طبیعت خون کی کثرت کو بعض دوسرے اعضاء کی طرف دفع کرتی ہے تو ایسا ہو جاتا ہے کہ درد ہو۔ اس صورت میں بچہ کو کوئی خوف نہیں ہوتا۔

اسقاط کا سبب قلت کے دم کے علاوہ بھی ہوتا ہے مثلاً کو دنا، چیخنا چلانا وغیرہ اور اس صورت میں چھاتیاں بہت لاغر ہو جاتی ہیں کیونکہ جنین جب پردہ جنین کو چاک کرتا ہے تو خون سارا رحم کی جانب مائل ہو جاتا ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ حاملہ کی پستان کسی بھی سبب سے دبے پڑ جائیں تو لامحالہ اسقاط ہو جانے والا ہے۔ اسقاط پستانوں کے دبلا ہوئے بغیر نہیں ہوتا اور پستانوں کی سختی صحت جنین کی علامت ہے لیکن یہ سختی بہت زیادہ نہ ہو بلکہ اعتدال کے ساتھ ہو۔ اگر پستان میں بہت زیادہ سختی ہوگی تو حاملہ کو پستان، کو لمبے یا پاؤں یا آنکھ میں درد ہوگا جو کثرت دم کی علامت ہے اور یہ سارے درد کسی ایک عضو میں محسوس ہونگے۔ (جالیوس)

اکثر پستانوں کی سختی کے بعد اس طرح کا کوئی درد کسی عضو میں محسوس ہو تو سمجھیں کہ طبیعت کے فضیلت کو اس عضو کی طرف دفع کیا ہے اور رحم جس کے اندر بچہ پل رہا ہوتا ہے وہ بھی اس سے محفوظ نہیں رہتا۔ (مؤلف)

علامات اسقاط :

اگر حاملہ کو بخار عارض ہو اور ساتھ ہی سخت گرمی ہو جبکہ کوئی ظاہری سبب موجود نہ ہو تو ولادت مشکل سے ہوگی یا اسقاط ہوگا اور یہ عورت خطرے سے خالی نہ ہوگی کیونکہ بخار اور حرارت دونوں چھاتیوں کی خلط روی سے حادث ہوتے ہیں جو عورت کی قوت زائل کر دیتے ہیں جبکہ حاملہ کو وضع حمل کے لئے کافی قوت درکار ہوتی ہے اور جب جنین میں بخار کو برداشت کرنے کی قوت نہیں ہوتی تو اسقاط ہو جاتا ہے اور یوں بھی ضعف اس کے لئے ایک خطرہ بنا رہتا ہے۔

علامات حمل :

ایک کپڑے کی دھونی عورت کو دیں اگر دھونی کی بو اس کے بدن سے سرایت کر کے نتھنوں اور منہ کے اندر پہنچ جائے تو عورت حاملہ ہے۔

مر، کندرا اور میعہ وغیرہ کا بخور جس میں حرارت اور خوشبو ہوتی ہے کرایا جاتا ہے۔ یہ بخور عورت کے منہ میں شدید طور پر محسوس ہوتا ہے لیکن اس رحم کثیف جو حمل کا متحمل نہ ہو اس میں یہ بخور مؤثر نہیں ہوتا۔ اگر حاملہ کا حیض مقررہ وقت پر ہو رہا ہے تو بچے کا صحیح حالت میں ہونا نا

ممکن ہے۔ (جالینوس)

اس سے مراد یہ ہے کہ ہمیشہ اپنے اوقات پر عادت کے موافق طمٹ آتا رہے صرف ایک یا دو مرتبہ صحیح آنے سے یا ایک دو مرتبہ تھوڑا آنے ولادت کے امکانات ختم نہیں ہوتے کیونکہ حاملہ کو اکثر ایسا ہو جاتا ہے اور اس کا سبب خون کی کثرت ہوتی ہے جو جنین کی ضرورت سے فاضل ہوتا ہے تاہم زیادہ مقدار میں مسلسل خون کا آنا اور اکثر اوقات آنا بچے کی صحت کے امکانات کو ختم کر دیتا ہے۔ (جالینوس)

علامات حمل:

جب خون طمٹ مقررہ وقت پر نہ آئے اور عورت کو لرزہ عارض نہ ہو اور نہ بخار ہو بلکہ صرف ہلکا سا اضطراب و کرب، متلی اور خراب چیزوں کی خواہش ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ عورت حاملہ ہو گئی۔

بے چینی، متلی اور خراب چیزوں کی خواہش ردی اخلاط جسمانی سے بھی عارض ہوتی ہے لیکن اس حال میں بخار ضرور ہوتا ہے خواہ لرزہ نہ ہو یا پھر اس کا سبب فم معدہ میں ہوتا ہے اور یہ اس وقت ہوتا ہے جبکہ حمل کی تکلیف فم معدہ کو متاثر کر رہی ہو لہذا اگر اس تکلیف کے ساتھ حیض آنا بند ہو جائے بغیر کسی وجہ کے، تو حمل یقینی ہے۔

امتناع حمل کے اسباب:

اگر بچہ دانی کے اندر برودت و کثافت ہو تو استقرار حمل نہیں ہوتا اس طرح اگر زیادہ رطوبت ہو تو استقرار نہیں ہوتا کیونکہ رطوبت مادہ منویہ کو ناقص بناتی ہے اور اس کے حرارت کو بجھا دیتی ہے اور جب جیسا ہونا چاہئے اس سے خفیف ہو یا اعتدال سے زیادہ گرم ہو تب بھی حمل نہیں ہوتا کیونکہ مادہ منویہ کو مطلوبہ غذا نہیں ملتی اس لئے اس میں فساد واقع ہو جاتا ہے اور جب رحم کا مزاج معتدل ہوتا ہے تو عورت کے حاملہ ہونے کی زمین ہموار ہوتی ہے۔

اگر رحم میں زیادہ برودت کا غلبہ ہو، ساتھ میں ایک حد تک کمزوری ہو ان عروق کے منہ تک مشیمہ نہ پہنچ سکتا ہو جس کی وجہ سے کثافت جمع ہو گئی ہو اور اس حال میں بچہ اس سے غذا حاصل کر رہا ہو کیونکہ ایسے حال میں عورت کا طمٹ بند ہو جاتا ہے یا پھر بہت کم مقدار میں خارج ہوتا ہے اور ساتھ میں ردی بھی ہوتا ہے کیونکہ اس حال میں رحم سے صرف مائی رطوبت ہی خارج ہو سکتی ہے۔ اس کے علاوہ جس شخص کو عروقی سقم ہوتا ہے اس کے سدے بھی جلد بنتے ہیں اور

خون جمع ہونے کے بعد بطن کی طرف امالہ کرتا ہے اور ایسے رحم میں مرد کی منی اگر غایت درجہ گرم نہ ہو تو پہنچتے ہی ٹھنڈی ہو جاتی ہے کیونکہ منی کی مثال رحم میں ایسی ہے جیسے دانے کی مثال کہ اسے خشک زمین میں دبا دیا تو زمین میں یا نالے میں تو اس کے مختلف نتائج برآمد ہونگے۔ چنانچہ خشک رحم میں منی ایسی ہے جیسے دانے کو چونے یا راکھ میں ڈال دیں۔

خوشبو کا بھپارہ فساد رحم کی جملہ اقسام کی طرف رہبری کرتا ہے جس کی تفصیل یہ ہے کہ رحم بارد اور کثیف کی طرف خوشبو کا بھپارہ نہیں پہنچتا اور شدید یا بس و کثیر الرطوبت میں بھی بخارات کی خوشبو جذب نہیں ہوتی یعنی انشتی ہے لیکن اس میں جذب نہیں ہوتی جب کہ رحم حار میں بھپارے کی بو کا اثر منہ اور نختوں تک محسوس ہوتا ہے اور چونکہ منہ اور نختوں اپنے حال پر ہوتے ہیں اس لئے یہ بدبو میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ لہذا خوشبو کی دھونی مزاج حار کے لئے کافی بہتر ہے۔ تاہم اس مزاج کے بارے میں دوسرے دلائل کو بھی دیکھنا بھی ضروری ہے کیونکہ عورت میں مزاج حار بہت کم ہوتا ہے بلکہ اکثر عورتیں بارد المزاج ہوتی ہیں۔ سوائے چند دہلی پتلی زیادہ خون والی عورتوں کے۔

اگر حاملہ کو پچپش ہو جائے جو شدید ہو اور زیادہ دن رہے تو اسقاط ہو جاتا ہے کیونکہ آنتوں کی مشارکت سے رحم متاثر ہوتا ہے اور عورت کی قوت کم ہو کر اسقاط کا موجب ہوتی ہے۔ (جالینوس)

منی بے ثمر یا تو نشہ کرنے والے کی منی ہوتی ہے یا بچے کی یا زیادہ عمر والے یا بوڑھے کی۔ نیز ایسے شخص کی منی سے عیب دار اولاد پیدا ہوتی ہے جس کے اعضاء صحیح سالم نہیں ہوتے۔ (کتاب المعلومات)

صحت مند اعضاء کی منی صحت مند اور بیمار کی ناقص ہوتی ہے۔

(کتاب الامنی۔ بقراط)

سرلیح الانزال عورت:

جلد منزل ہونے والی عورتیں پندرہ سے چالیس سال تک ہوتی ہیں ان کے بدن نہ سخت ہوتے ہیں اور نہ نرم اور ان کے رحم بھی جسم کے تابع ہوتے ہیں۔ ان کا نظام حیض معتدل ہوتا ہے۔ خون حیض نہ پتلا ہوتا ہے اور نہ رقیق مائی۔ خراب رطوبت خارج ہوتی ہے بلکہ وہ معتدل خون والی ہوتی ہے۔ ان کا لم رحم فرج سے قریب ہوتا ہے جو جوانب کی طرف مائل نہیں

ہوتا۔

فم رحم کا بعید ہونا یا جوانب میں مائل ہونا یا کم گوشت والی ہونا اور حیض کا آنا بُرا ہے کیونکہ وقت انزال انکے جنین میں یہ چیزیں دغدغہ لاتی ہیں۔ اسی طرح غلیظ غلیظ بھی دغدغہ لاتا ہے۔

نیز جلد متزل ہونے والی عورتیں نہ زرد رنگ کی ہوتی ہیں نہ نیلگوں کیونکہ زرد و نیلگوں عورتیں جنین کا اسقاط کر دیتی ہیں تاہم سیاہ آنکھ والی عورت باعتبار انزال اور بتر بیت جنین مناسب ہوتی ہے کیونکہ اس کی حرارت معتدل ہوتی ہے۔

حمل کی علامات :

منزل ہونے کی علامات یہ ہے کہ فراغت کے بعد لرزہ، ٹھنڈک محسوس ہو اور فم رحم بغیر صلابت کے بند ہو جائے اور تھوڑی مدت میں حیض بند ہو جائے۔ کولہو میں ثقل اور چھاتیوں میں ہلکے درد کے ساتھ ابھار آجائے۔ متلی آئے، تھوڑا سینہ ابھر جائے رنگ، زرد ہو جائے، آنکھوں میں گھڑھا پڑ جائے اور چہرے پر کلف جھائیں نمودار ہو۔ آب شہد پلا کر تشخیص کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ جانچ تمام عورتوں پر پوری نہیں اترتی کیونکہ بعض عورتیں ایک مہینہ تین ماہ بعد آب شہد لینے کی عادی ہوتی ہیں۔ عورت کو ردی چیزوں کے کھانے کی خواہش ہوتی ہے نیز کھانے سے بے رغبتی، متلی، درد سر اور آنکھوں میں درد وغیرہ ہوتا ہے آنکھیں دھنس جاتی ہیں۔

زینہ اولاد کی علامات :

عورت پر حسن اور نکھار ظاہر ہوتا ہے اس کا داہنا پستان بائیں کی نسبت بڑا ہوتا ہے جب کہ اگر لڑکی ہے تو رنگ زرد ہوتا ہے اور بائیں پستان بڑا ہوتا ہے حرکت جنین دھیمی ہوتی ہے۔ سستی کے ساتھ اکثر جی متلاتا ہے۔

واضع حمل کی علامتیں :

ساتھ یا نوں مہینہ زیریں شکم میں بوجھ اور کولہوں میں درد ہوتا ہے۔ شکم گرم اور فم رحم پھول جاتا ہے نیز فم رحم میں تری آنے لگتی ہے پھر جب درد زہ کا وقت قریب آ جاتا ہے تو سرین ڈھیلے ہو جاتے ہیں اور جنگ سے پھول جاتے ہیں۔ ہاتھ رکھنے سے فم رحم پھولا ہوا محسوس ہوتا ہے۔

مردہ جنین کی علامات :

اگر جنین مردہ ہے تو درد زہ کے وقت عورت کو جنین کی حرکت محسوس ہوتی ہے اور اس کے رحم سے گندگی اور بدبودار رطوبت خارج ہوتی ہے۔ (کتاب المعلومات)

حمل قائم ہونے کی علامت یہ ہے کہ رحم منی کو اپنے اندر روک لیتا ہے اور پھر اس سے کوئی قطرہ باہر خارج نہیں ہوتا ہے اور مرد کو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے رحم ذکر چھو سے لیتا ہے۔ اور اکثر استقرار حمل حیض جاری ہونے سے کچھ قبل ہوتا ہے۔ (کتاب المنی۔ علامات حمل)

اگر بیفتان میں بعد ہو جائے یا کچل جائیں یا شوکران سے ان کو بارد کر دیا جائے تو جاندار پیدا نہیں ہوتا۔

اگر مرد و عورت کے بیفتان شدید طور پر سرد ہو جائیں تو جاندار پیدا نہیں ہوتے۔

اگر بیضوں میں ورم صلب ہو جائے تب بھی جاندار پیدا نہیں ہوتا۔ لڑکی کا جنین دہنی جانب شاذ و نادر ہوتا ہے۔ لیکن لڑکے کا حمل پہلے داہنے بیضہ میں انتفاخ لاتا ہے اور اگر بائیں بیضہ میں انتفاخ ہے تو لڑکی ہے۔ (کتاب المنی۔ بانجھ پن)

حشفہ سے جڑا ہوا ہتھہ اگر اتنا لمبا ہو حشفہ کا سرد برتک پہنچ جائے تو اس سے منی سیدھی خارج نہیں ہوتی اور مسافت طویل کی نظر ہو جاتی ہے۔ اس لئے حمل قرار نہیں ہوتا۔ اگر اس رباط کو کاٹ کر حشفہ تک سیدھا کر دیا جائے تو حمل ہو جاتا ہے۔ اس رباط کی شکل زبان کے رباط جیسی ہوتی ہے۔

اگر حاملہ کو بخار ہے اور چہرے پر سرخی ہے سر میں گرانی اور آنکھوں کے گڑھوں میں درد ہے تو اسقاط ہو جاتا ہے۔

طمث کے بعد نم رحم بہت زیادہ پھیل جاتا ہے اور منی قبول کرنے کے لئے پوری طرح تیار ہو جاتا ہے۔

اگر زچہ کو بخار ہے اور رحم میں ورم ہے تو اس کو گرم پانی کا آبن کرائیں۔ اس سے درد ہلکا ہوتا ہے اور اس ورم رحم میں نرمی آتی ہے جو عمر ولادت سے ہو جاتا ہے۔ نیز زچہ کو

بار بار ماء الشعیر (آش جو) پلائیں تاکہ امکانی ثقل نہ ہو۔ نیز اس کے پینے سے اس کی قوت واپس آئے گی۔ اور بدن کو تراوٹ ملے گی ماء الشعیر کی ایک خوبی یہ ہے کہ وہ نوخون نحاس کو بہہ نکلنے سے روکتا بھی ہے۔ (کتاب منافع الاعضاء۔ باب پنجم)

اگر حاملہ کا دودھ زیادہ تعداد میں خارج ہو تو کمزور جنین کا پتہ دیتا ہے اور اگر جسم گٹھا ہوا ہو، چھاتیاں بھی بند ہوں تو جنین صحت مند ہے اور لڑکا ہے۔ (کتاب الاخلاط)

پستان میں زیادہ دودھ کا ہونا ضعف جنین کا پتہ دیتا ہے کیونکہ یہ اس بات کی علامت ہے کہ جنین غذا حاصل نہیں کر رہا ہے اور اگر اس کے برعکس ہے تو معاملہ اس کے برعکس ہوتا ہے۔ ہم نے اکثر حاملہ عورتوں میں دائیں جانب کے جنین کو لڑکا پایا۔ (جالینوس)

اسقاط کی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں :

تیز درد، تھمہ، جریان خون، اور دواء المسهل پینا یا دواء المسهل کا حمل کرنا۔

(حفظ الجنین)

اس کے علاوہ سقطہ، ضربہ، خوف و فزع وغیرہ اور بخار، بہت زیادہ غم اور بہت زیادہ خوشی بھی اس کے اسباب ہیں۔ (مؤلف)

رحم کے داہنی جانب سے خارج ہونے والا خون پانی کی طرح صاف ہوتا ہے لیکن بائیں جانب والا خون صاف نہیں ہوتا ہے۔ اسی لئے عورت داہنی جانب زیادہ گرم ہوتی ہے اور اس جانب سے نر اولاد وجود میں آتی ہے۔

دل درمیان میں واقع ہوتا ہے اور اس کی دھڑکن بائیں جانب محسوس ہوتی ہے کیونکہ دل کا بایاں بطن ہی ہے جس سے دھڑکن اور نبض وجود میں آتی ہے۔

اولاد کے خواہش مند کو چاہئے کہ نشہ نہ کرے نہ بد ہضمی ہونے دے بلکہ کھانا اچھی طرح ہضم ہو جانا چاہئے اور جسم ہر اعتبار سے معتدل ہونا چاہئے۔

برف کا اور ٹھنڈا پانی پینے سے عورت بانجھ ہو جاتی ہے کیونکہ اس سے اس کا نظام حیض بگڑ جاتا ہے۔ ٹھنڈی جگہوں پر زیادہ سکونت اختیار کرنے، عسر و ولادت اور گرم مقامات پر

بآسانی ولادت ہوتی ہے۔ محنت کی کمی، تنہا کھل کر ہونے سے بانجھ پن ہوتا ہے کیونکہ رحم کی رگیں لیسڈار بلغم سے پُر ہو جاتی ہیں۔ قوت جاذبہ ختم ہو جاتی ہے پھر وہ منی کو قوت کے جذب نہیں کر پاتی نہ منی وہاں ٹھہرتی ہے اور نہ پرورش پاتی ہے۔

جو عورتیں حاملہ نہیں ہو پاتیں اکثر و بیشتر ان کے بدن خون حیض سے صاف نہیں ہو پاتے بلکہ احتباس خون حیض سے فساد بدن کا شکار ہوتی ہیں۔ (کتاب الاہویہ والبلدان)

کبھی نطفہ میں کوئی خرابی واقع ہونے سے حمل نہیں ٹھہر پاتا لہذا مرد و عورت کے مزاج کو پہچانا جائے۔ عورت کے مزاج کی پہچان دم حیض کی سفیدی اور رقت اور پہلے سے اختیار کی گئی تدبیر سے ہوتی ہے۔ کبھی حیض کا خون بکثر خارج ہو جانے سے رحم سرد ہو جاتا ہے اور نطفہ خراب ہو جاتا ہے۔ حمل نہ ہونا کبھی اس وجہ سے ہوتا ہے کہ عرصہ تک عورت جماع سے محروم رہتی ہے اور کبھی حمل اس وجہ قرار نہیں پاتا کہ مرد کی منی اس قدر زیادہ گرم یا سرد ہوتی ہے کہ عورت اس کو محسوس کر لیتی ہے۔

کبھی رحم میں خشکی ہونے کی وجہ سے بھی مرد کو لذت حاصل نہیں ہوتی اور اس کی خشکی کو میاں بیوی دونوں محسوس کرتے ہیں۔ بانجھ پن کو اطباء نے عاقر باطلاق کہا ہے۔ اگر مرد کی طرف سے سستی ہو تب بھی حمل واقع نہیں ہوتا۔ زیادہ چربی اور آنتوں کے زخم سے بھی فساد نطفہ ہوتا ہے اور حمل قرار نہیں پاتا۔

حمل قائم کرنے کی قوی دوا:

فریبون کا حمل فوراً حیض جاری کرتا ہے اس میں سیلان کا خدشہ بھی نہیں ہوتا۔

(یہودی)

میں نے چالیس دن سے قبل سے اسقاط میں کوئی صورت نہیں پائی اور تین مہینہ سے قبل کے اسقاط میں لڑکے کی علامت نہیں پائی۔ اس مدت کے بعد صورت ظاہر ہوتی ہے۔

اگر صورت جنین پینتیس دن میں مکمل ہو جائے تو ستر دن میں حرکت ہونے لگتی ہے اور ۲۱۰ دن میں پیدائش ہو جاتی ہے۔ اور اگر ۴۵ دن میں صورت مکمل ہو تو ۹۰ دن میں حرکت

شروع ہوتی ہے اور ۲۷۰ دنوں میں ولادت ہوتی ہے۔ اگر ۵۰ دن میں صورت مکمل ہو تو ۱۰۰ دن میں حرکت ہوتی ہے اور ۳۰۰ دن میں ولادت ہوتی ہے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ جنین اتنی ہی کم مدت میں حرکت کرتا ہے جتنی کم مدت میں وہ صورت اختیار کر لیتا ہے اور اس کا خروج تین گنی مدت میں ہوتا ہے۔ موٹی عورتوں کو اولاد کم ہوتی ہے۔ شمالی ہوائ کا پیدا کرتی ہے جنوبی ہوا لڑکی۔ بوڑھوں اور چھوٹی عمر کے لوگوں کی اولاد اکثر لڑکیاں ہوتی ہیں اور جوانوں کی اولاد لڑکے ہوتے ہیں۔ بچے کا چھوٹا یا لمبا ہونا رحم کی تنگی و وسعت اور مادہ منویہ کی کثرت و قلت پر منحصر ہوتا ہے جیسے نارنگی کو شیشے کی بڑی بوتل میں داخل کر دیا چھوٹی میں۔

علامت حمل:

کئی ایک معتبر آدمیوں نے مجھے بتایا کہ انھوں نے بعد جماع فم رحم کو خشک پایا پھر بھی ان کی بیویوں کو حمل ٹھہرا۔ (طبری۔ بقراط کے حوالے سے)

(حاملہ اگر چلتے میں پہلے داہنا پیر اٹھائے تو لڑکا اور بائیاں پیر اٹھا کر چلے تو لڑکی۔ میں نے اس کا تین معاملوں میں تجربہ کیا اور صحیح پایا ممکن ہے یہ اتفاق رہا ہو۔)

اگر ولادت سے قبل اور ولادت کے وقت حاملہ کے شکم اور پیڑ و میں درد ہو تو ولادت آسان ہوتی ہے اور اگر ریڑھ میں درد تو ہمیشہ ولادت میں مشکل ہوتی ہے۔ ابتدا میں حاملہ عورت کا بدن احتباس طمٹ اور جنین کے پوری غذا نہ لینے کی وجہ سے ڈھیلا رہتا ہے پھر جب جنین بڑا ہو جاتا ہے پھر یہ کیفیت ہلکی ہو جاتی ہے کیونکہ جنین اس سے پوری غذا بیت حاصل کرنے لگتا ہے اور حاملہ کے بدن سے اس کا تنقیہ ہو جاتا ہے۔ (طبری)

علامات ذکر:

جنین کی حرکت شکم میں دائیں جانب زیادہ ہوئی ہو اور حاملہ کی داہنی آنکھ خفیف الحركت ہو اور اس میں چمک ہو نیز آنکھ کا رنگ تو یہ لڑکا ہونے کی دلیل ہے۔ اور اگر اس کے برعکس نشانیاں ہوں تو لڑکی کے۔

حاملہ کی تدبیر:

حاملہ کو چاہئے کہ آٹھویں مہینہ میں جھٹکے وغیرہ سے بچے کیونکہ اس حالت میں اگر اسقاط ہو گیا تو موت کا خطرہ ہے۔ جب ولادت کا وقت آن پہنچے تو عورت کے لئے بہتر ہے کہ بیٹھ جائے اور اپنے پیر پھیلا دے۔ پھر کمر کے بل تھوڑی دیر لیٹ جائے پھر کھڑی ہو جائے اور پھر نیچے جلدی جلدی زینہ اترے چڑھے اور چھینک لانے کی کوشش کرے۔ (طبری)

بچہ دانی کے سوائے مزاج حار کی علامت یہ ہے کہ مریضہ کے مزاج کی شدت سے نطفہ فاسد ہو جاتا ہے اور ضعف ہوتا ہے اور اگر رنگ پیلا ہوتا ہے، پیشاب رنگین ہوتا ہے، نبض سریع چلتی ہے اور گرم مزاج کی تمام علامات موجود ہوتی ہیں خاص طور سے خون حیض گرم ہوتا ہے۔ لیکن اگر فساد نطفہ برودت سے ہو تو خون، پیپ اور حیض کا زرد و سفید ہونا اس کی دلیل ہے۔ نیز اس کی توثیق دوسری علامتوں اور گزشتہ امراض و تدابیر سے کی جاتی ہے۔

بانجھ پن کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ عورت سے ایک زمانہ تک جماع نہ کیا جاسکے جس سے اس کی منی اور بچہ دانی کا مزاج بارد ہو کر فاسد ہو جائے۔ کثرت سیلان سے بھی رحم بارد ہو جاتا ہے۔ سیلان رطوبت کی علامت خراج کی دیگر علامات ہوا کرتی ہیں۔ نیز رحم سے جو تری رسی ہے۔ رحم کی بیوست کا پتہ نم رحم کی خشکی و صلابت سے ہو جاتا ہے۔

بانجھ پن کا ایک سبب گوشت کی کثرت بھی ہے۔ اگر اسقاط دوسرے یا ماہ میں ہو جائے تو اس کا سبب غلیظ ریاح اور عروق رحم کا بلغم ہوتا ہے خاص طور سے اس کا سبب ریاح ہے۔ چوتھے سے ساتویں مہینے تک کا اسقاط رطوبت اور بلغم غلیظ کے سبب سے ہوتا ہے۔ سبب بلغم اور سبب ریاح غلیظ کا علاج مندرجہ ذیل ہے۔

ماء الاصول، روغن ارنڈ ہر تیسرے دن حب مٹن کے ساتھ دیا جائے۔

اگر روغن ارنڈ نہ پی سکے تو ہر پانچویں روز ۲۱ گرام پرانا گڑ، ۱۳ گرام، تل کے ساتھ پلائیں اگر مریضہ کمزور ہو تو اسی لحاظ سے مقدار کم کر دیں روزانہ صبح کو ایک چوزے کی مقدار بھر دھرتا اور شحرنایا چار یا پانچ دن تک کھلائیں پھر دو یا تین دن کے وقفے کے بعد دوبارہ کھلائیں

اور دواء المسک اور جوارش بزور ایک چنے کے برابر کھلائیں اور کاسرریاح حقنہ کرائیں۔

کاسرریاح کا حقنہ:

صحر، نانخواہ، ابھل، کاشم، عود، شبت، بابونہ، سداب، مسک، حلبہ ایک ایک مٹھی اور ایک لیٹر دوسو ملی میٹر پانی کے تناسب سے اُبالیں۔ جب پانی جل کر آدھا رہ جائے تو صاف کر کے ۴۰۰ ملی لیٹر یا اس سے کچھ کم اس میں روغن رازقی اور ۱۳۰ گرام روغن کنجد ملا کر ہر چوتھے دن پر ایک بار حقنہ کریں نیز گرم دواؤں کی دھونی دیں۔

دھونی کا نسخہ:

مقل، اشق، علك الانباط، شونیز مفرد یا مرکب شکل میں ان کی دھونی دیں۔

نقطہ اسود اور روغن تار دین یا بلساں کا حمل کئی دن تک کریں۔ یہ ان عورتوں کے لئے بہتر علاج ہے جن کو رطوبت اور بالخصوص ریح کی وجہ سے اسقاط ہو جایا کرتا ہے۔ اور جو عورتیں رحم کی بیوست کی بنا پر حاملہ نہیں ہو پاتیں ان کا علاج بذریعہ حقنہ اور بطخ کی چربی کے حمل کے ذریعہ کیا جائے نیز ان کو اسفید باج اور بکری کے بچے کا گوشت کھلایا جائے۔ بکری کا دودھ تازہ اور ابال کر پلایا جائے اگر رحم کسی جانب مائل ہو تو رگ صافن کی فصد سے اسے صحیح کریں جو رحم کے بالمقابل لگائی جائے گی۔ نیز ملین و مسخن اشیاء کا حمل کرائیں۔ (اہرن)

مدر طمٹ دواؤں کا بھی حمل کریں اور رحم کا بے جگہ ہونا عروق رحم میں اجتماع خون سے نہیں ہوتا بلکہ رطوبات سے ہوتا ہے۔ اس کی پہچان خشکی، مزاج اور سابقہ تدابیر کی بنیاد کی پر جائے گی۔ رطوبات کے اخراج کے لئے حب متین ہر چوتھے دن دیں۔ روغن رازقی کی مالش کریں اور حار لطیف دواؤں مثلاً روغن الخضر، یا روغن اخروٹ اور جو شاندة میتھی سے حقنہ کرائیں۔ (مؤلف)

حمل کا جلد ہونا:

خرگوش کا پنیر مایہ جو روغن بنفشہ میں باریک کر کے ملا لیا گیا ہو حیض سے فراغت کے بعد روئی میں لت کر کے حمل کریں یا پھر شیر، بھیڑیے، خرگوش یا کبوتر میں سے کسی ایک کا پتہ پونہ

گرام ہمراہ روغن نار دین پس کر حیض سے فراغت کے بعد حمل کریں۔ اس مرض میں مر، لبنی اور بھنگ ہموزن کی دھونی بھی مفید ہے۔ تینوں کو کسی مشروب میں پیس کر قرص بنالیں اور پھر ۳۵ گرام لیکر اس کی دھونی دیں۔ (مؤلف)

ایسی حاملہ عورتیں جن کو ضعف معدہ اور ضعف جگر ہو اور انھیں ضعف و ریاح کی وجہ سے اسقاط کا خطرہ ہو مندرجہ ذیل جوارش کھلائیں۔

زیرہ ۳۵ گرام کو سرکہ شراب میں بھگو کر بریاں کریں اس کے بعد بزرگ کرفس ۳۵ گرام، نانخواہ، زنجبیل، جند بیدستر ہر ایک ۱۱.۵ گرام اور شکر ۷۰ گرام کی جوارش بنائیں روزانہ ۳۵ گرام کھلائیں پھر کچھ دن ناغہ کریں اس کے بعد کچھ دن ٹھنڈے پانی کے ساتھ کھلائیں

(اھرن)

اس مرض کے لئے مندرجہ ذیل نسخہ جوارش بھی ہے، مصطکی، الاپچی، کبابہ، قرنفل، زنجبیل و سک کو میہ میں گوندھ کر جوارش بنائیں اور مناسب مقدار میں دیں۔ (مؤلف)

اگر لڑکے کی ولادت مطلوب ہو تو میاں بیوی دونوں کا علاج ایک مدت تک گرم دواؤں سے کریں۔ (کتاب الحمل بقراط)

اور علاج کے دوران مجامعت نہ کریں پانی بکثرت پینے دیں بلکہ تھوڑی شراب دیں کیونکہ کثرت شراب نوشی رقت منی کا سبب بنتی ہے۔ نشہ خوری سے قطعی دور رکھیں اور نشہ کی حالت میں مباشرت نہ کریں نہ بھرے پیٹ کریں۔ بلکہ بہت ہی ہلکی بھوک کی حالت میں کریں۔ مرد و عورت کا علاج مسخن حقنہ سے کریں۔ اسی حساب سے غذا دیں۔ گرم تیلوں کی مالش اور گرم حقنہ زیادہ مفید ہے۔ (مؤلف)

غلیظ صلب منی سے لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ (بقراط)

جماع میں کمی کرنے اور کم نشہ خوری سے منی غلیظ ہوتی ہے مرد کو دیکھتے رہنا چاہئے۔ جب رقت کا احساس ہو تو غلاظت کی تدبیر کریں۔ جب منی گاڑھی ہو جائے تب مجامعت کرے۔ حار یا بس چیزیں کھانے سے غلاظت پیدا ہوتی ہے اگرچہ معمولی ہو۔ اور حمل بھی اسی وقت قرار پائے جب کہ عورت کو جنسی خواہش ہو۔ اگر عورت شہوت سے عاری ہو تو منی بہہ کر خارج ہو جاتی

ہے۔ اسی طرح گرم حمام میں زیادہ دیر ٹھہرنے سے اسقاط ہو جاتا ہے کیونکہ گرم ہوا جنین کے لئے مضر ہے اور سرد مفید ہے۔ کیونکہ خیال ہے کہ جنین اس سے سانس لیتا ہے۔ (بقراط)

جس عورت کا حیض ۳۲ دن میں آتا ہے وہ اکثر زینہ اولاد جنتی ہے اور جس کا ۴۳ دن میں آتا ہے وہ لڑکی جنتی ہے۔ لڑکا پیدا ہونے کے بعد اگر تیس دن میں زچہ کی طہارت ہو جائے تو عورت صحت مند نہیں ہے۔ اگر لڑکی پیدا ہونے کے بعد طہارت ہو تب بھی یہی بات ہے کہ زچہ صحت مند نہیں ہے۔

ولادت کے بعد صفائی ہوئے بغیر حیض آجائے تو عورت ہلاک ہو جائے گی۔ اگر حمل اس حالت میں ہو کہ خون حیض فاسد تھا تو اس کی اصلاح کے لئے طبیب کو کچھ کرنا چاہئے۔ لہذا اسے اعتدال کے ساتھ منقیات کھلائیں کیونکہ اگر جنین نے فاسد خون سے غذا حاصل کی تو ہلاک ہو جائے گا۔ یہ بھی لحاظ رکھیں کہ منقی اشیا کی افراط نہ ہونے پائے اور نہ سیلان رحم جاری کرنے میں شدت کی جائے کیونکہ اگر جنین کی ساری غذا خارج ہو گئی تو بھی ہلاک ہو جائے گا۔ بلکہ لطیف تدابیر کی جائے اور نرمی کے ساتھ مادے کا اخراج کیا جائے۔ فاسد رطوبت رحم کی گردن کی راہ سے ہلکے ہلکے خارج ہو جائے اس کا منہ نہ کھلنے پائے۔

ملائم بدن کی عورت میں دودھ جلدی اتر آتا ہے اور خست بدن کی عورت میں دیر سے۔

(بقراط)

مانع حمل اسباب میں سے ایک سبب بچے دانی کے منہ کا بند ہونا ہے۔ اس کا علاج اس کے عنوان کے تحت گذر چکا ہے۔ دوسرا سبب سوء مزاج مادی وغیر مادی ہوتا ہے۔ جس کی تشخیص اس کی مخصوص علامات سے کی جاتی ہے۔

سوء مزاج غیر مادی کا علاج تبدیل مزاج ہے اور سوء مزاج مادی کا علاج تبدیل مزاج کے علاوہ استفراغ مادہ ہے۔ رحم کے سوء مزاج حار اور بارد کی علامات کا ذکر پہلے کہیں ہو چکا ہے۔ اور کچھ غلیظ مادے کے سبب رحم کا سوء مزاج کی تشخیص اس کی اپنی علامات تدبیر سابقہ خون حیض کے رنگ اور مقام کی نرمی کو دیکھ کر کی جاسکتی ہے۔ (بولس)

حاملہ کو اکثر فضلات کی کثرت، مسلسل قے، بکثرت تھوک کا آنا، خفقان اور بھوک کی کمی

وغیرہ کی شکایات عارض ہو جاتی ہیں۔ اس کے لئے معتدل چہل قدمی، بہت گرم کھانوں سے پرہیز اور شراب ریحانی اصفہ کا پینا مفید ہے۔ بھوک کی کمی، تھوک کی زیادہ اور قے کے لئے فصد مفید ہے۔ اس کی دوائیں مندرجہ ذیل ہیں۔

عصی الراعی (لال ساگ) کا جوشاندہ پلائیں۔ سوئے کا جوشاندہ پلائیں اور ریوند چینی تھوڑی مقدار میں کھانے کے بعد اور کھانے سے پہلے کھلائیں۔ فم معدہ پر انگور کے پتے، گلنار وغیرہ کو سوئے اور پرانے سرکہ، شراب کے ساتھ پیس کر ضا د کرائیں۔

خفقان کم کرنے کے لئے گرم پانی گھونٹ گھونٹ لیں، دھیرے دھیرے ٹھیلیں اور نرم ملائم کپڑے سے شر اسیف کو ڈھکیں۔ بھوک ختم ہو جائے تو طرح طرح کی لذیذ غذائیں مریضہ کے سامنے رکھیں۔ بھوک کھولنے کے طویل سفر کرائیں۔ چہری اشیاء کا کھانا بھی بعض اوقات مفید ہوتا ہے۔ مثلاً رائی حاملہ کی بھوک بند ہو جانے میں مفید ہوتی ہے اگر عورت آسودہ حال ہو اور زیادہ چل پھرنا سکتی ہو تو بقدر استطاعت چلائیں پھر انیں۔ اگر عورت کے پیروں میں ڈھیلا ورم ہو جائے تو ترہل کے باب میں لکھے گئے نسخہ طلاء کا استعمال کریں۔ بھوک ختم ہو جانے کی شکایت میں چہری چیزیں کھلائیں۔ (بولس)

تازہ اور خشک لہسن کا رس نچوڑ کر اس کے هموزن روغن کنجد میں ملا کر پلائیں۔ جب اس کا پانی خشک ہو جائے تو بطور حمل روئی کے ٹکڑے میں استعمال کریں یہ بہت جلد حمل کا موجب ہوتا ہے۔ باردنقرس اور دیگر بارد ریا ج کے لئے روغن سون کپڑے میں لت کر کے کئی راتوں تک حمل کریں نیز عانہ اور درز پر مالش کریں۔ یا اس میں زیتق بھی ملا لیں۔ یا اس کو بطور حمل استعمال کریں۔ (چرک)

حاملہ کے پیروں کی رگیں اگر سرخ ہو تو لڑکا اور اگر سیاہ تو لڑکی پیدا ہوگی۔ اگر دہنی چھاتی بڑی ہو تو لڑکا اور بانیں بڑی ہو تو لڑکی ہوگی۔ اور اگر اس کے پستان کی بھٹنی کا رنگ سرخ ہو تو لڑکا سیاہ تو لڑکی ہوگی۔ اسی طرح اگر دائیں پستان میں زیادہ دودھ اتر آئے تو لڑکا اور بانیں میں زیادہ ہو تو لڑکی ہوگی۔ عورت کو روزہ رکھائیں اور نہار منہ بارش کا پانی ۱۳۰ گرام ار شہد ۶۵ گرام ملا کر پلائیں۔ اس سے اگر قبض ہو جائے تو سمجھو حمل قرار پا چکا ہے اور اگر قبض نہ ہو

تو حمل نہیں ہے۔ اسی طرح مجامعت کے بعد دن میں عورت کو گھٹنے، پشت اور شکم میں کچھ درد اور ٹیس محسوس ہو تو یہ علامت ہے کہ حمل قرار پا چکا ہے۔ (شمعون)

اکثر پہلے تین مہینوں کے اندر ہونے والے اسقاط کا سبب وہ ریاح بنتی ہیں جو نطفہ سے جا کر نکراتی ہیں اور پھسلاتی ہیں۔ پھر سوء مزاج بارد سبب بنتا ہے جو نطفہ کو جامد کر دیتا ہے یا سوء مزاج حار سبب بنتا ہے جو نطفہ کو خشک کر کے ایک غیر طبعی شکل میں ڈھال دیتا ہے اور پھر طبیعت اس کو اسقاط کی شکل میں اپنے سے علیحدہ کر دیتی ہے۔ چوتھے سے چھٹے مہینے تک کے درمیان ہونے والے اسقاط کا سبب رحم کی وہ رطوبت مزلقہ ہوتی ہے جس کو جنین کا بوجھ برداشت نہیں کر پاتا اور پھسل کر ساقط ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اگر چھٹے مہینے کے بعد اسقاط ہو تو اس کا سبب سوء مزاج بارد ہوتا ہے۔

کبھی امتناع حمل رحم کے کسی جانب مائل ہو جانے سے ہوتا ہے لہذا پہلے دائی کو فرج کا امتحان کر کے معلوم کرنے کے لئے کہیں کہ رحم کے کس طرف مائل ہے۔ اگر رحم جس طرف مائل ہوا ہے وہاں کی عروق موٹی اور پر ہیں تو مخالف جانب کے پیر میں فصد کریں۔ لیکن اگر رحم میں اینٹھن اور سکڑن ہو اور غلظت نہ ہو تو ملین ہتھوں، جمولات، حمام اور آبزین سے علاج کرائیں۔ (اختصارات)

لڑکا پیدا ہونے کی شرائط یہ ہیں کہ مرد میں شہوت میں زیادہ ہو اور عورت میں کم ہو۔ اور ایسا حیض کے بعد ہوتا ہے کیونکہ حیض کے بعد اس کی منی کم ہو جاتی ہے اور ایام گذرنے پر منی پھر جمع ہو جاتی ہے چنانچہ اگر حیض سے فراغت پر فوراً حمل ہو جائے تو لڑکا ہے خصوصاً جب کہ اس کا نطفہ قلیل ہو۔ دوران حمل خصوصاً آٹھویں ماہ میں مجامعت سے پرہیز کرنا چاہئے کیونکہ اس وقت جماع سے اسقاط کا اندیشہ ہوتا ہے۔

لڑکے کا حمل ہو تو عورت جب کھڑی ہوتی ہے تو دائیں طرف کا ہاتھ ٹیکتی ہے اور بیٹھنے میں بھی دائیں جانب ٹیک لگاتی ہے۔ لڑکی ہو تو اس کے برعکس ہوتا ہے۔ اسی طرح لڑکے میں پہلے داہنا سر پستان سیاہ ہوتا ہے پھر بائیں، اور پہلے داہنی جانب دودھ اترتا ہے پھر بائیں جانب۔ اور عورت کا رنگ کھلا ہوا، چہرے پر رونق و تازگی ہوتی ہے۔ چہرے کی جلد پر کلف یا

جھانکیں وغیرہ کے نشان کم ہوتے ہیں۔ اسی طرح لڑکے کے حمل میں خواہش جماع نہیں ہوتی۔ لڑکی کے حمل میں ہوتی ہے۔

ما قبل و ما بعد جماع کی تدابیر و ہدایات اور اس سے بچنے پر پڑنے والے اثرات وہ بہت سے ہیں۔ (کتاب الطبری)

اسی طرح عورت کے پیر میں جو ورم عارض ہوتا ہے اس سے بھی کچھ باتیں وابستہ ہیں جس کو ورم حار کے بیان میں لکھا گیا ہے۔ (اوریباسوس)

امتناع حمل کے اسباب مندرجہ ذیل ہیں:

سوء مزاج سدہ، رحم کے اندر رطوبت غریبہ کی موجودگی، حیض کی خرابی، ورم، زخم، چربی کی کثرت۔ (ابن ماسویہ۔ در علاج ارحام)

امتناع حمل بسبب کثرت شحم (چربی) کی علامات یہاں ذکر کرنے کی ضرورت تھی۔ علاج کے لئے فصد کریں، سدے کھولیں، غذا کم کر دیں اور شاد ریطوس کھلائیں۔ (مؤلف)

پہلے سے تیسرے مہینے تک کا اسقاط ریاح کی وجہ سے ہوتا ہے۔ چوتھے سے چھٹے مہینے کا رحمی رطوبت سے ہوتا ہے جو جنین کو اس کے بوجھ کی وجہ سے پھسلا دیتی ہے۔ ساتویں سے نویں مہینے تک کا اسقاط رحم میں سوء مزاج بار د لاحق ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے۔

اسقاط بہ سبب ریاح کا علاج مندرجہ ذیل ہے:

روغن ارنڈ، آب میتھی، حب سکنجبین، حرف ابیض بریاں، روغن ارنڈ، شحزنایا، دھرتا اس کے علاوہ حقنہ کیا جاتا ہے۔ دھونی دی جاتی ہے۔

اس کے علاوہ نطف، صخر، ناخوہ سے تیار کئے گئے فرزجے استعمال کئے جاتے ہیں۔ سوسن مقل اور علك البطم کی دھونی دی جاتی ہے۔

اگر حاملہ کو سیلان دم زیادہ مقدار میں ہوتا ہے تو ہم اس کے فصد لگانے کی جسارت نہیں کرتے اور نہ اسے مسہل دوائیں کھلاتے ہیں۔

جن عورتوں کو چربی کی کثرت سے حمل نہ ہوتا ہو ان کو فصد کے بعد مندرجہ فرزجہ استعمال

کرائیں۔

نسخہ فرزجہ :

عسل ماوی، روغن سوسن، مرکبی۔ اس کے علاوہ گرم حقنہ جس میں حنظل شامل ہو استعمال کرائیں۔ گوشت، مچھلی اور چربی قطعی ترک کرادیں۔ (ابن ماسویہ)

اگر موٹی عورت رحمی رطوبت سے پاک ہو جائے اور رحم پر گرما ہٹ ہو جائے تو حاملہ ہو جاتی ہے لیکن اکثر ایسا نہیں ہوتا اور اگر حاملہ ہو ہی جاتی ہے تو اسقاط ہو جاتا ہے اور اگر اسقاط نہ ہو تو اس کا جنین بہت کمزور ہوتا ہے۔ (روفس)

اگر کنواری لڑکی کا پردہ بکارت زائل ہو جائے تو اس کو شراب اور روغن زیتون میں بٹھائیں۔ اگر جراحت شدید ہو تو انبوہ کو نم رحم میں ڈالکر اس جگہ مرہم لگائیں۔ انبوہ اس لئے کہ مرہم چپکے نہیں۔

جن عورتوں کے جلدی جلدی لڑکے ہوتے ہیں وہ عورتیں جو اپنی عمر کے پندرہ سے چالیس کے درمیان ہوتی ہیں۔ جن کی بچے دانی نہ سخت ہوتی ہے نہ ڈھیلی اور جو حرارت اور برودت میں معتدل ہوتی ہیں اور جن کا حیض وقت پر آتا ہے کھانا، پینا، فرحت و سرور اعتدال کے اندر ہوتا ہے۔ جلد جلد حاملہ ہونے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ جو پندرہ سال سے پہلے حاملہ ہو جاتی ہیں ان کو موت کا خطرہ ہوتا ہے کیونکہ ان کا رحم چھوٹا ہوتا ہے۔ چنانچہ بغیر مشقت و دشواری کے ولادت نہیں ہو سکتی۔ ہمیشہ غمگین ہونے والی عورت حاملہ نہیں ہوتی۔ اسی طرح بدہضمی کا شکار عورت حاملہ نہیں ہوتی۔ استقرار حمل کا مناسب زمانہ اوائل حیض یا اواخر حیض ہوتا ہے اور اس وقت جب کہ جسم معتدل ہو۔ شکم کھانے پینے سے پر نہ ہو۔ طمث کے شروع ہونے کے ذرا قبل حمل نہیں ٹھہر پاتا کیونکہ رحم میں رطوبت موجود ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے اس میں جذب کی قوت نہیں ہوتی ہے۔

حمل قرار پانے کی علامتیں :

بعد جماع عورت اپنے مبہل میں کوئی خرابی نہ محسوس کرے۔ حیض بند ہو جائے۔ اس کی

چھاتیاں بڑی ہو جائیں۔ اس کے بعد شکم بڑھنا شروع ہوتا ہے۔ اس کے بعد جنین کی حرکت شروع ہونے لگتی ہے۔ حمل کی ابتدائی ایام میں عورت کا آرام کرنا بہتر ہے۔ تھوڑی غذا کھانے کے بعد تھوڑا ٹہلنے کی عادت ڈالیں۔ اعتدال کے ساتھ حمام کا اہتمام کریں اس میں کوتاہی نہ کریں۔ زود ہضم کھانا کھائیں۔ چرپری چیزوں سے پرہیز کریں اور ہر کڑوی اور نفخ پیدا کرنے والی چیز سے بھی بچیں۔

عورت کو دوسرے تیسرے مہینے سے خراب چیز کھانے کی خواہش ہونے لگتی ہے جو کبھی چوتھے اور پانچویں مہینے تک رہتی ہے۔ ایسی حالت میں عورت آرام کرے، کھانا کم کھائے، حمام اعتدال سے کرے اور فم معدہ کو تقویت دینے والی غذائیں استعمال کرے۔ شراب مُرد ٹھنڈے پانی کے ساتھ پیئیں جو کھانے کے دوران ہو۔ کھانے کے بعد دونوں ہاتھ اور پیروں کو اچھی طرح سے دھوئیں اور معدے پر نیم گرم ضماد لگائیں۔ انار دانہ ترش منہ میں رکھ کر چوسیں۔

لڑکے کی علامات :

جنس لڑکا ہو تو حاملہ عورت کا رنگ سرخ اور کھلا ہوا ہوتا ہے اگر لڑکی ہو تو زرد اور سبزی مائل ہوتا ہے۔ لڑکا ہو تو دہنی چھاتی بائیں سے بڑی ہوتی ہے۔ اگر جڑواں بچے ہوں تو دونوں چھاتیاں ایک ساتھ بڑی ہوتی ہیں۔ جن عورتوں کے بال گھنیرے ہوتے ہیں اور ان کے جسم میں خون زیادہ ہوتا ہے ان کو حمل کے دوران تھوڑا بہت خون آ جاتا ہے اور جن عورتوں کو حاملہ ہو چکنے کے بعد خون آ جاتا ہے ان کے ساتھ اگر اس وقت جماع کر لیا جائے تو ایک حمل پر دوسرا حمل قرار پا جاتا ہے۔ زمانہ حیض تک عورت کے اندر حمل قرار پانے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ جنین کبھی ساتویں مہینے کبھی نویں مہینے اور کبھی گیارہویں مہینے میں تولد ہوتا ہے۔

جب عورت کو درد ذہ ہونے لگے تو اسے کرسی پر بٹھائیں جیسے ہی سفاق جو پیشاب سے پر ہوتی ہے پٹھے عورت اتنا زور لگائے کہ بچہ باہر خارج ہو جائے۔

عمر ولادت مشیمہ کی وجہ سے دو صورتوں میں ہوتا ہے یا تو مشیمہ اس قدر سخت اور دبض ہوتا ہے کہ اس کا پھٹا مشکل ہوتا ہے یا پھر اتنا باریک ہوتا ہے کہ قبل از وقت پھٹ جاتا ہے۔ اس

کی رطوبت بہہ جانے سے رحم خشک ہو جاتا ہے اتنا خشک کہ جنین کا اس میں سے پھسل کا نکل آنا مشکل ہو جاتا ہے اور رحم کے بہت زیادہ خشک یا بہت زیادہ رطوبت ہونے کی حالت میں جنین نہیں نکل سکتا۔

عسر ولادت کی دوسری شکلیں یہ ہوتی ہیں کہ جنین لڑکی ہو کیونکہ اس کا خارج ہونا مشکل ہوتا ہے یا پھر جنین کئی دن پہلے سے مردہ ہو یا پھر مہبل یعنی رحم کا منہ تنگ ہو یا پھر حاملہ کم عمر ہو یا پھر مسانہ اور رحم میں ورم ہو اور آنت میں بھی ورم ہو یا وہاں خشک براز جمع ہو گیا ہو یا پھر عورت پر بردت کا غلبہ ہو یا پھر حد سے زیادہ دہلی ہو یا اس کی قوت ساقط ہو گئی ہو یا پھر غم کی خبر اس پر اثر کر گئی ہو یا ٹھنڈی ہوا لگ گئی ہو۔

جنین کا طبعی خروج سر کی جانب سے ہوتا ہے اس کے علاوہ پہلو سے، یا کولہے سے، یا ناگوں سے ہو تو یہ سب غیر طبعی حالتیں ہیں۔

جب مشیمہ ولادت سے پہلے پھٹ جائے اور رطوبت بہہ جائے تو رحم اور فرج میں موم، کوئی تیل یا انڈے کی سفیدی یا مرغابی کی چربی لگائیں۔ یہ تدبیر اس وقت بھی اختیار کی جائے جب کہ رطوبت نا کافی ہو۔

جس عورت کا مشیمہ اتنا دبیز ہو کہ آسانی سے چاک نہ ہو رہا ہو تو انگلیوں کو اندر داخل کر کے سلائی سے یا سوئی سے یا فصد کر نیکے نشتر سے چاک کریں۔

جنین زیادہ بڑا ہونے کی وجہ سے ولادت میں دقت ہو تو دائی ہاتھ ڈال کر ہلکے ہلکے جنین کو کھینچیں۔ اگر ایسا کرنے کے حالات نہ ہوں تو جو کچھ باہر ہے اسے نرم پٹی سے باندھ کر کھینچیں اس سے کام نہ چلے تو کلاب سے پھانس کر کھینچیں اب بھی خارج نہ ہو تو جنین کا عضو عضو کاٹ کر ہر ممکن صورت میں باہر نکالیں۔ مردہ جنین کو اس سے پہلے کہ اس میں انتفاخ یا ورم پیدا ہوا سے باہر نکالنا بہت ضروری ہے۔ اگر ایسا ممکن نہیں ہے تو جنین کو کاٹ دینا چاہئے۔ اگر اس کا سر زیادہ بڑا ہے تو سر کاٹ کر دماغ نکال دیں اور ران کاٹ دیں پھر صنانبر سے پھانس کر جنین نکالیں۔ اگر سر میں پانی ہونے کی وجہ سے خروج میں پریشانی ہو رہی ہو تو جنین کے سر میں چھید کر کے پانی نکال دیں اور ضرورت ہو تو اسکے گلے میں کپڑے کی پٹی باندھ کر کھینچیں اس سے کام نہ چلے تو

صنارات سے پھنسا کر کھینچیں۔

اگر جنین کا زاویہ ناہموار ہو تو عورت کو دو چار بار حرکت کرائیں ممکن ہے کہ صحیح ہو جائے۔

عورت سے کہیں کہ چار پائی پر سیدھی لیٹ جائے اور دونوں پیروں کو اوپر کی جانب اٹھائے پھر چار پائی کو خوب زور سے ہلائیں۔ ایسا کرنے سے باہر نکلا ہوا عضو اندر چلا جائے گا ورنہ پھر اسے کاٹ دیں۔ اور اگر باہر نکل آیا ہے تو اسے اندر لوٹائیں اور عورت سے حرکت کرائیں تاکہ وہ سیدھا ہو جائے جنین کو تجویف رحم تک واپس کریں اگر ایسا نہ ہو سکیں تو عضو کاٹیں خواہ ہاتھ ہوں یا پیر۔

اس بات کی کوشش کریں کہ جنین کا سر نیچے کی طرف ہو اگر یہ ممکن نہ ہو تو پیروں کی نیچے کر لیا جائے لیکن اگر جنین کسی پہلو سے خارج ہو رہا ہو تو اسے اندر دفع کریں اور طبعی زاویہ پر موڑیں اگر ایسا نہ ہو تو جنین جیسے ہی اندر جائے عورت کو زور سے ہلا دیں۔ ایسا کرنے سے جنین صحیح زاویہ پر آ سکتا ہے لیکن اگر اس سے کامیابی نہ ہو تو جیسے ہی ممکن ہو اس کو پھانسیں اور کھینچیں اور اس کے ٹکڑے کاٹیں اور جب تک آخری ٹکڑا خارج نہ ہو جائے نہ چھوڑیں۔

مسلل خوشبو سونگھنے سے عسر و ولادت عارض ہوتا ہے کیونکہ خوشبو سے رحم اوپر کی جانب سکڑ جاتا ہے۔ اس لئے خوشبو اس قدر سونگھیں کہ قوت شامہ کو تقویت مل جائے۔ اس کے برعکس بد بو ولادت میں سہولت پیدا کرتی ہے۔ جس عورت کو موٹاپے کی وجہ ولادت میں دشواری ہو رہی ہو اس کو گھٹنوں کے بل بٹھائیں اور اس کے سر کو پیچھے کی جانب جھکائیں تاکہ اس کا شکم مقام رحم سے اونچا ہو جائے۔ ایسا کرنے سے جنین خارج ہو جائے گا۔ اسی طرح اگر ورم اور سختی کی وجہ سے تنگی رحم ہو گئی ہو تو یہ عمل کارآمد ہوتا ہے کیونکہ موٹی چربی کا رحم کے اوپر دباؤ پڑتا ہے اور مذکورہ شکل اختیار کرنے سے چربی کا دباؤ رحم کے اوپر سے ہٹ جاتا ہے۔

عسر و ولادت کی وجہ سے اگر آنتوں اور پیشاب میں ثقل جمع ہو جاتا ہو تو پہلے پانی، شہد اور بورق کے حقن کریں اور پیشاب جاری کریں پھر گتے پانی میں عورت کو بٹھائیں۔ ملحوظ رہے کہ ناتواں اور کمزور مریضہ ہو تو شکم پر بیرونی دباؤ ڈال کر ایتھرنے اور زور لگانے میں مدد کی

جائے۔

جس عورت کی مہبل میں شقاق یا جراحت کی وجہ سے تکلیف ہو تو اس کے تکمید کرنا مفید ہوتا ہے۔ اس کے رحم میں خوب روغن ڈالیں اگر مقعد میں بواسیر ہو تو درد زہ کے دوران دکھن ہوگی۔ اس لئے نطول کریں اور آب گرم میں بٹھائیں۔

اگر ٹھنڈ لگنے کے سبب سے عسر ولادت ہے تو فرج میں پانی اور گرم روغن پہنچائیں اور عانہ، مراق اور کمر پر روغن غار کی مالش کریں۔

کمزوری اور استرخاء کی وجہ سے عسر ولادت ہو تو ہوا دار اور معطر جگہ پر عورت کو بٹھائیں اور جتنی خوشبو اسے صحت مند رکھ سکتی ہے سنگھائیں۔ اور اس کو انڈے کی زردی اور شراب تھوڑی تھوڑی دیتے رہیں اگر نشتر لگانے کی ضرورت پیش آئے تو عورت کو کرسی پر اس طرح بٹھائیں جیسے بوقت ولادت بٹھایا جاتا ہے۔ لیکن اس کے کمر کے پیچھے ٹیک لگانے کا اہتمام کریں۔ معالج اس کی ایک ران پر جو داہنے جانب والی ہو زور دے پھر نشتر لگائے۔ فرج کو لوب سے کھولے اس کے کھلنے سے فم رحم خود کھل جائے گا اور اس طرح مشیمہ خارج ہو جائے گا۔ عورت اپنے جڑے کھولے رکھے اور معمول سے زیادہ لمبی سانس لے اور کھانسی کرے۔ اگر ایسا کرنے سے مشیمہ خارج نہ ہو تو بایاں ہاتھ جس کا ناخن کٹا ہوا ہو داخل کرے۔ اور پھر مشیمہ کو پکڑ کر آہستہ آہستہ کھینچیں۔ سختی سے ہرگز نہ کھینچیں۔ ایسا کرنے بھی اگر خارج نہ ہو اور مشیمے کے ٹوٹ جانے کا خطرہ ہو تو جہاں تک ہاتھ پہنچ سکے مشیمہ کو باندھ دیں اور پھر اسے عورت کی ران سے اعتدال کے ساتھ باندھیں اور رحم میں مرہم باسلیقون بذریعہ حقنہ ڈالیں تاکہ مشیمہ میں تعفن نہ ہو اور عورت کو مشیمہ خارج کرنے والی اشیاء کھلائیں۔

حاملہ کو سب سے شدید تکلیف بچے کے پیروں کے بل نکلنے سے اور اندرون رحم دونوں ہاتھوں کے پھیلنے سے ہوتی ہے اور اسی سے اس کو زیادہ درد ہوتا ہے۔ (میسوسن)

طبعی شکل میں ولادت کا ہونا عورت کے لئے کم تکلیف دہ ہوتا ہے اور خروج آسان ہوتا ہے۔ یہ بات جاننے کے لئے کہ جنین طبعی شکل میں خارج ہونے والا ہے یہ دیکھیں کہ عورت کھلی ہوا کی مشاق ہے اور درد زہ اوپر سے نیچے کی جانب مائل ہے تو جنین طبعی شکل میں ہے۔

اس کے علاوہ عورت کے شکم پر پسلیوں کی جانب سے فم رحم کی جانب دباؤ ڈالیں ایسا کرنے سے اگر جنین سر کے بل ہے تو مشیمہ کے ساتھ خارج ہوگا اور عورت ایک بار میں پاک ہو جائے گی۔ ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ مشیمہ اس کی ران سے باندھ دیا ہے اور چھینک لائیں۔ اگر مشیمہ کو کاٹنا پڑے تو کاٹ دیں پھر شکم پر ہاتھ پھیریں اور عورت زور لگائے جنین یکبارگی خارج ہو جائے گا۔ عورت کا کرسی پر بیٹھنا مناسب ترین آسن ہے۔ اور اگر زور لگانے میں اور اوپر اٹھانے میں کمی ہو رہی ہو تو چھینک لانا مناسب تدبیر ثابت ہوتی ہے۔

اگر کثرت سے خون خارج ہو جائے تو دونوں ہاتھ اور دونوں پیر باندھ دیں اور شکم پر سرکہ میں کیڑا بھگو کر رکھ دیں۔ محرک دواؤں سے بچنا ضروری ہے کیونکہ اس جگہ اعصاب ہوتے ہیں جس کو یہ دوائیں نقصان پہنچاتی ہیں بلکہ رحم میں نفوخ کرنا اور عفص، کندر اور شراب کا شافہ رکھنا بہتر ثابت ہوتا ہے۔ (بولس)

حمل کی علامت یہ ہے کہ بعد جماع فم رحم پر خشکی ہے اس بارے میں دریافت کریں۔ جماع کے وقت عورت ایسا محسوس کرتی ہے گویا اس پر غشی طاری ہے اور پھر درد سا ہے۔ اور اس کے بعد عورت عانہ میں اور ناف میں اور فرج میں تھوڑا تھوڑا درد محسوس کرتی ہے۔ رحم کا منہ اچھی طرح بند ہو جاتا ہے۔ جماع سے بے رغبتی ہو جاتی ہے پھر حیض کا آنا بند ہو جاتا ہے اور کھٹی اشیاء کی خواہش ہوتی ہے، چہرے پر جھائیاں اور کالے دھبے ظاہر ہوتے ہیں اور چہرہ شاداب ہوتا ہے۔ سرپستان سیاہ ہو جاتا ہے اور چھائیاں ابھرنے لگتی ہیں۔ آنکھ کی سفیدی زرد ہو جاتی ہے۔ بقراط نے جس طرح ذکر کیا ہے عورت کو آب شہد پلا کر جانچ کر لی جائے۔ (سرایون)

ایک حقنہ جو شروع کے مہینوں میں بلغم کی کثرت سے اسقاط کی شکایت میں مستعمل ہے۔ اندرائن لے کر اس پر روغن سون بھر دیں۔ پہلے اس کے تخم نکال دیں اور ایک دن ایک رات چھوڑ دیں پھر دوسرے دن اس کو گرم راکھ پر رکھ دیں۔ جب روغن میں جوش پڑ جائے تو ٹھنڈا کر کے صاف کر لیں اور فرج میں اس کا نیم گرم حقنہ کریں۔ یہ عجیب تاثیر رکھتا ہے۔ (قرا بادین حبش)

جس عورت کو تھوڑی مقدار میں جلدی جلدی حیض آتا ہے وہ تولید کی اہلیت نہیں رکھتی کیونکہ یا تو وہ قلت دم کی مریض ہے یا اس کی عروق رحم میں کثافت ہے اور یہ دونوں باتیں حمل کے لئے ناموافق ہیں۔ عروق رحم کی کثافت سے مشیمہ نہیں بنتا اور اگر بنتا ہے تو اس سے زیادہ مقدار میں غلیظ خون خارج ہوتا ہے۔ (مؤلف)

جب مرد کی منی رقیق ہو اور صاحب جماع تیاری سے قبل دخول میں جلدی کرے تو یہ جلد خروج منی کا سبب بن جاتا ہے اور عورت سے ندامت کا موجب ہوتا ہے۔ (کتاب المنی) یہ علمی نکتہ ہے جسے سمجھنے کی ضرورت ہے۔ (مؤلف)

باجھ عورتوں کا علاج میں گرم شافات سے کرتا ہوں۔ بلساں اور اس کا روغن، بان، مسک، اظفار الطیب وغیرہ کا شافہ بنا کر مستقل حمل کراتا ہوں اور گرم معجونیں دیتا ہوں۔ دس روز کے بعد جماع کرنے کی اجازت دیتا ہوں۔ مر، میعہ اور حب الغار کی قرص بنالیں اور روزانہ اس کی دھونی دیں۔ (مؤلف)

حاملہ عورتوں کو متلی میں نیم گرم گائے کا دودھ پینے سے آرام ہو جاتا ہے

(قرا بادین۔ عتیق)

کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ دایا جب عورت کی چھاتیوں میں تغیر دیکھ لے اور بھار محسوس کرے تو یہ حمل کی علامت ہے اور اگر آنکھوں میں گہرائی اور پوٹوں میں استرخاء، نظر میں تیزی، آنکھ کی سفیدی میں گدلا پن محسوس کرے تو یہ بھی حمل کی علامت ہے۔ اور لڑکے کی پہچان یہ ہے کہ دائی حاملہ کا شکم دیکھے کہ گول ہے اور بھرا ہوا ہے اور اس میں سختی ہے اور رنگ میں نکھار ہے تو یہ لڑکے کی علامت ہے اور اگر شکم میں طول اور ڈھیلا پن ہے اور اس کے رنگ میں جھانیاں ہیں تو لڑکی کا حمل ہے۔ اگر سر پستان سرخی مائل ہے تو لڑکا ہے اور سیاہی مائل ہے تو لڑکی ہے۔

حاملہ کا دودھ لیکر دو انگلیوں سے دیکھیں اگر غلیظ ہے اور چپچپا ہے تو لڑکا اور چپچا نہیں ہے تو لڑکی ہے۔

اس کے دودھ کا ایک قطرہ ششے میں پکا کر دھوپ میں رکھیں حرکت نہ دیں کچھ دیر بعد

اگر دودھ جمع ہو کر اگر ایک موتی دکھائی دے تو لڑکا ہے اگر پھیل جائے تو لڑکی ہے۔

جنین کی تعداد کی پہچان یہ ہے کہ ناف مشیمہ سے ملی ہوئی ہے یا اس میں سلوٹ اور گرہ ہے جتنی سلوٹیں ہیں اسی اعتبار سے ولادتیں ہوں گی اور اگر کوئی سلوٹ یا گرہ نہیں ہے تو ایک ولادت اگر عورت اسقاط کر دے یہ پہچان باطل ہو جاتی ہے۔

(جنین کی بیان کردہ معلومات بہ حوالہ جالینوس)

ساتویں مہینے میں پیدا ہونے والا بچہ اپنی قوت سے جھلی کو قبل از وقت چاک کر دیتا ہے۔ لیکن چونکہ ایسا کرنے سے اس کے اندر اچانک ایک بڑی تبدیلی آتی ہے اس لئے بعد میں وہ کمزور ہو جاتا ہے۔

ساتویں مہینہ میں پیدا ہونے والے اکثر بچے اسی وجہ سے مر جاتے ہیں کہ ان کے اندر ایک بڑی تبدیلی آتی ہے جس کی وجہ سے ان کی حالت بگڑ جاتی ہے اور آٹھویں مہینے میں پیدا ہونے والے بچے جو بیمار ہوتے ہیں اور ان کی حالت خراب ہوتی ہے وہ اس بات کی دلیل ہے کہ حاملہ عورت کی حالت خراب تھی اور پوری مدت میں اس پر گرانی کی کیفیت رہی۔ دراصل جنین کی حال اس کی ماں کے حال کے تابع ہوتا ہے چنانچہ اس حال میں پیدا ہونے والا بچہ زندہ نہیں رہتا ہے۔

آٹھویں ماہ میں بچہ اس لئے پیدا ہو سکتا ہے کہ پہلے اس کا سراو پر کی جانب ہوتا ہے اور اسی آٹھویں مہینہ میں پلٹ کر نیچے کی جانب ہو جاتا ہے۔ (مسائل جنین)

اگر ایسا ہوتا تو نویں مہینہ میں پیدا ہونے والے بچے کا حال اس کے برعکس ہوتا۔ جنین کے قول کا مطلب یہ ہے کہ اگر بچہ ساتویں مہینے میں قوی ہو جاتا ہے تو جھلی ساتویں مہینے میں چاک کر دیتا ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو آٹھویں مہینے میں پلٹتا ہے۔ اور اس کا سر نیچے ہوتا ہے۔ لیکن اس میں اس قدر شدید حرکت نہیں ہوتی کہ باہر نکل آئے اور اگر وہ اس حالت میں نکل آتا ہے تو بہت زیادہ کمزور ہوتا ہے۔ کیونکہ اس نے زبردست قوت سے اتنی حرکت نہیں کی جتنی ساتویں مہینے کے جنین نے کی تھی بلکہ وہ طبعی حرکت پر قانع رہا اور اس کا پلٹنا بے جان چیز کی طرح ہوا جبکہ دنیا میں باقی رہنے کے لئے اسے قوت کی ضرورت تھی اور جب پلٹنے کے بعد اسے خروج کی

تکلیف سے واسطہ پڑا تو اس کا زندہ رہنا ممکن نہ رہا۔ تاہم اگر وہ خارج نہیں ہوا بلکہ رحم ہی میں موجود رہا تو آہستہ آہستہ قوی ہو کر زندہ رہنے کے قابل ہو جائے گا۔

جو بچے سر کے بل پیدا نہیں ہوتے بوقت ولادت ان کو صوبت جھیلنا پڑتی ہے اور پہلو کے بل نکلنے میں بڑی دقت ہوتی ہے اور بڑی بڑی شکل ہوتی ہے۔ بعض شکلیں اتنی خراب ہیں کہ جنین اور ماں دونوں مر جاتے ہیں اگر دونوں نہ مریں تو شدت خروج سے جنین باہر آنے کے بعد متورم ہو جاتا ہے اور اکثر مر جاتا ہے الا یہ کہ تین دن میں سکون سے ہو جائے۔

سب سے قوی بچہ وہ ہوتا ہے جو دسویں ماہ میں پیدا ہو کیونکہ وہ پرورش پا کر اس مرض سے دور ہو جاتا ہے جو آنکھوں میں اسے پہنچا تھا اور چونکہ وہ بڑا ہو جاتا ہے اس لئے بیمار بھی ہو تو اچھا ہو جاتا ہے۔ (مؤلف)

امتناع حمل یا تو مرد و عورت کے سوء مزاج سے ہوتا ہے جو سارے جسم میں ہو یا اعضاء تناسل سے۔ لہذا پہلے میں مخصوص علامت کی تدابیر سے بحث کروں گا پھر اعضاء تناسل کے سوء مزاج سے بحث کروں گا جس کی پہچان مادہ منویہ کی مقدار، کیفیت اور حیض کے ذریعہ کی جاتی ہے۔ یعنی دونوں میں سے کسی ایک میں سے مادہ میں کمی ہو یا اس میں تعفن ہو یا رقت ہو یا وہ غلظت ہو جو سوء مزاج کی دلیل ہوتی ہے۔

حمل میں یہ چیز بھی اکثر مانع ہوتی ہے کہ مرد حاجت سے جلد فارغ ہو جاتا ہے اور عورت نہیں ہوتی جبکہ حمل اس وقت قائم ہوتا ہے جب دونوں بیک وقت فارغ ہوں۔ اس لئے مرد و عورت کی آنکھوں سے، ڈھیلے پڑنے سے اندازہ لگائے اور حاجت کو ایسے ہی وقت میں مکمل کرے۔ خون حیض کی کثرت بھی مانع حمل ہے اور ایسی حالت میں فم رحم میں گرمی کی ضرورت ہوتی ہے اس کی دیگر وجوہات خونی پیشاب سے، درد، موٹا پایا حد سے زیادہ دبلا پن ہی ہیں۔ ان میں علاج بالفصد کی ضرورت ہوتی ہے۔ (مؤلف)

حمل کی پہچان رحم کا شدت سے بند ہو جانا اور اس کا اوپر کی جانب سکر جانا۔

(جامع القوی الطیب)

یہ بات حاملہ عورتوں نے بکثرت بیان کی ہے کہ ان کا فم رحم اوپر کی جانب سکڑ گیا ہے۔

(مؤلف)

لڑکا یا لڑکی کا وجود عورت اور مرد میں سے کسی ایک کے غلبہ منی پر منحصر ہے اگر مرد کی منی غالب ہے تو لڑکا ورنہ اس کے برعکس جنس پیدا ہوگی۔ اس لئے جو لڑکے کا طالب ہو اس کو زیادہ منی پیدا کرنے والا اور عورت کو کم شہوت والی ہونا چاہئے جو کم منی والی عورتیں ہوتی ہیں۔

حمل نہ ہونے کی علامات :

دو، دو۔ تین، تین ماہ تک مستقل حیض آتے رہنا اور ان خراب چیزوں کی خواہش نہ ہونا جن کی حاملہ کو ہوتی ہے۔ حمل کے دوران جنین کا حرکت نہ کرنا اور اگر حرکت ہو در رحم کے ساتھ ہونا۔ اس کے علاوہ بخار، نفٹ الدم اور چھاتیوں کا دبلہ ہونا وغیرہ۔ (کتاب ایڈیما۔ باب دوم، مقالہ سوئم)

جس حاملہ کو خون آئے وہ مقویات رحم کا استعمال کرے مثلاً عدس مقشر، پوست انار، مازو، آس خشک سرکہ میں ڈبو کر ضا د کریں اور اس پانی میں بیٹھیں اور پانی میں کوئی خوشبو نہ ڈالیں۔ (ابن ماسویہ)

جن عورتوں کو حمل نہیں ہوتا وہ مندرجہ ذیل دھونی استعمال کریں۔ زرنخ احمر، جوز السرو، میہ سائلہ میں گوندھ کر ایک شیشے کے قیف نما برتن میں رکھ کر حیض سے فارغ ہو کر دھونی دیں۔ پھر دھونی پوری ہونے کے بعد مجامعت کریں۔

دوسرا نسخہ :

میہ سائلہ میں حب الفار ملا کر شہد میں گوندھ کر ان کی مکئیہ بنا لیں ساڑھے تین گرام حبوب کی دھونی تین بار دیں۔ (مسح)

شراب پینے والی نشہ کی عادی عورتیں حاملہ نہیں ہوتیں۔ (کتاب مسائل طبیعہ)

جس عورت کے رحم میں فساد ہوتا ہے اس کو ایک حمل کے بعد دوسرا حمل ٹھہر جاتا ہے اور اس کے حمل سے خون بہتا رہتا ہے۔ اور ایسی حالت میں پہلا حمل صورت اختیار کئے بغیر متعفن

ہو کر رحم سے خارج ہو جاتا ہے۔ عورت کو بخار ہو جاتا ہے اور چہرے پر تھج ہوتا ہے اور خراب امراض لاحق ہوتے ہیں یہاں تک کہ دونوں میں سے ایک کا اسقاط ہو جاتا ہے۔

(بقراط۔ جبل علی جبل)

شکم میں جنین کی موت واقع ہونے کی علامت:

عورت کو کسی ایک کروٹ لٹانے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جنین نیچے کی طرف ایسا گرتا ہے جیسے پتھر۔ ناف کے گرد مراق ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ جو جنین کے زندہ رہنے تک گرم ہی رہتا ہے۔

اگر جنین خارج ہونے سے قبل عورت کا خون بہ جائے تو جنین کا خارج ہونا مشکل ہو جاتا ہے اور اس کی موت کا خطرہ رہتا ہے۔ مجامعت کی کثرت سے جنین جلد خارج ہوتا ہے۔ عسر ولادت کے بعد زندہ حالت میں جنین خارج ہو تو ناف جنین کو قطع نہ کریں جب تک اسے پیشاب یا چھینک نہ آجائے یا وہ رونہ دے اور اگر وہ خوب دیر تک حرکت نہ کرے تو سمجھو مر جائے گا۔

حاملہ کی آنکھوں میں گہرائی ہوتی ہے اور بیاض چشم دھندھلی ہو جاتی ہے۔ اگر دوران حمل استسقاء لحمی کے عوارض پیدا ہوں کان اور اطراف ناک سفید ہو جائیں تو یا جنین مردہ ہو گیا مر جائے گا۔ اس کا علاج خوشبودار فرزجوں سے کریں، شراب ریحانی پلائیں، لذیذ غذائیں کھلائیں، یہاں تک کہ اس کی ناک اور کان سرخ ہو جائیں۔

اکثر حاملہ عورتیں مٹی اور کوئلہ کثرت سے کھاتی ہیں جو جنین کے سر اور اس جانب کے ہڈی اعظم سے چپک جاتا ہے۔

جن باکرہ عورتوں کو طمث دیر سے جاری ہوتا ہے ان کے رحم میں قوت جاذبہ قوی نہیں ہوتی۔ اس لئے اگر بچہ والی عورت کو طمث جاری ہو تو ایک سال میں دو بار ہاتھ پیروں میں فصد کریں۔ فم رحم کے تنگ ہونے سے بھی حمل سے رکاوٹ ہوتی ہے۔ جست کی سلائی ہلکے ہلکے داخل کریں۔ ملین دوا کی مالش کریں، شراب پلائیں، حمام کی کثرت کرائیں۔ کرفٹ، کمون،

کندر ہموزن نہار منہ کھلائیں اور کرنب کھلائیں۔
گرم فرزجے اور مسہلات دینے کے بعد گرم پانی میں بیٹھنا بھی حمل کے لئے معین ہوتا ہے۔

رحم کی رطوبت اور چپک دار چیزیں بھی حمل نہیں ہونے دیتیں۔ اس لئے گرم فرزجوں سے رطوبات کو سیلان پر آمادہ کریں اور پھر قابض پانیوں میں بٹھائیں۔ چربی کی زیادتی بھی مانع حمل ہے لہذا ملطف دواؤں سے جسم کو دبلا کرنے کی کوشش کریں۔
نشہ اور شراب نوشی بھی حمل ٹھہرانے میں مانع ہوتے ہیں۔ خاص طور سے شراب ابیض رقیق اور احرقوی مانع حمل ہیں۔ ایسی حالت میں گرم پانی کے بجائے ٹھنڈے پانی سے غسل کرنا زیادہ مناسب ہے اور ایسی غذائیں جو قوی، چربی اور جلد نفخ پانے والی اور اچھی خلط پیدا کرنے والی ہوں۔

نزینہ اولاد مطلوب ہو تو حیض سے فراغت سے قلب جماع کریں اور بانیں خسیہ کو باندھ دیں۔ لڑکی کے لئے اس کے برعکس۔

ولادت کے بعد عورت کو درد اٹھے تو ماء لشعیر، کراٹ اور بکری کی چربی کا شوربہ پلائیں۔

مکھن کے ساتھ پنیر مایہ کا حمل حیض سے فراغت کے بعد کرنا حمل کے لئے معین ہوتا ہے۔ انجرہ بری کا تخم پینا بھی مفید ہے۔ تخم سا سالیوس، گائے، بکری وغیرہ کو زیادہ بچے پیدا کرنے کے لئے کھلاتے ہیں۔ رب حصرم حاملہ کے لئے معین ثابت ہوتا ہے۔ خراب چیزوں کی خواہش کو روکتا ہے اور شکم کے لئے بہتر چیز ہے۔ (دیسقوردیوس)

شربت اتار جو حقی کے ساتھ تیار کیا گیا ہو حاملہ عورت کے لئے مفید ہے۔ شیلیم کی دھونی، مر، سوبق، شعیر یا کندر کے ساتھ یا زعفران کے ساتھ دینا حمل میں معاون ہے جو شخص چاہے کہ عورت جلد حاملہ ہو تو وہ کئی راتوں تک مقل اور دوسری ایسی اشیاء جو زیادہ گرم نہ ہوں بطور حمل استعمال کرائیں۔

حاملہ کی قئے کا علاج ”باب القئے“ میں انشاء اللہ مل جائے گا۔ (ابن ماسویہ)

چوتھے یا پانچویں مہینے میں ایسا اسقاط رحم کے اندر رطوبت کی کثرت کے باعث ہوتا ہے۔ ساتویں اور آٹھویں مہینے میں اسقاط کا سبب ریاہ ہوتا ہے۔ ریاہ کا علاج روغن ارنڈ آب میتھی کے ساتھ، بادیان، حب سکنبج، حرف ابیض بریاں ابھل کے ساتھ، تخم کرفس، سکر عتیق (پرانا گڑ) دھرتا، شتر نایا سے ہوتا ہے۔ نیز ہٹنے، دھونی، تیز فرزبے جو نفظ اسود، صخر، روغن بلساں، ناخوہ وغیرہ سے بنائے گئے ہوں کارآمد ہوتے ہیں۔ شو نیز کی دھونی دی جائے۔ زوفا، علك الانباط وغیرہ کا استعمال کیا جائے نیز ایسی اشیاء کا استعمال کیا جائے جو ریاہ کو دفع کریں۔

اگر عورت سیلان خون کی کثرت سے ولادت کے وقت کمزور پڑ گئی ہو تو ایسی تدبیر کریں جس سے اس کی قوت واپس آجائے جس طرح سے دوسری نقاہتوں میں تدبیر کی جاتی ہے۔ جن عورتوں کو کثرت شحم سے حمل نہ ٹھہرتا ہو ان کی فصد کریں اور بار بار گرم ہٹنے کرائیں جس میں شحم حنظل، روغن زیتون، نمک اور بورق وغیرہ شامل ہوں نیز شہد، مراور روغن سوسن حمل کریں۔ (ابن ماسویہ)

دن بھر عورت کو فاقہ کرائیں جب شام ہو جائے تو اس کو اجانہ اور قمع (ٹکلی) سے دھونی دی جائے۔ عورت کو ایک کرتا اڑھا دیا جائے تاکہ دھواں رحم میں پہنچے۔ اگر اجانہ کے منہ سے دھواں خارج ہو تو عورت حاملہ نہیں ہے یا پھر عورت صبح کو تھوڑا کھانا کھائے باقی دن کچھ نہ کھائے۔ رات کو لہسن کا حمل کرے اگر لہسن کی بدبو منہ میں آجائے تو بانجھ نہیں ہے۔ (اسلمین) جنوبی ہوائیں اکثر لڑکیوں کو جنم دیتی ہیں۔ اس کا تجربہ اس کا وقت ہوتا ہے جب مرطوب ہوا چلتی ہے۔ شمالی ہوائ کے پیدا کرتی ہے۔ شباب کے دور میں اکثر لڑکی پیدا ہوتے ہیں بوڑھے اور نوجوانوں کو لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اگر رباط ذکر اس قدر چھوٹا ہو کہ مقام مقصود تک نہ پہنچے نہ منی کو سیدھا کی سے لیجا سکے تو حمل قرار نہیں پاتا۔ (فلسفی تفورش)

نشے کے عادی لوگ اکثر لا ولد ہوتے ہیں کیونکہ ان کا مزاج زیادہ مرطوب ہوتا ہے۔

میں نے چرواہوں کو دیکھا ہے کہ وہ ساٹھی کو ایسے ساٹھ کے ساتھ باندھ دیتے ہیں جو

بائیں جانب سے نخصی ہوتا ہے یا اس کے برخلاف دائیں جانب سے ہوتا ہے تاکہ نر یا مادہ پیدا

ہوں۔

ستر ملی لیٹر شہد ہوزن آب باراں کے ساتھ سوتے وقت پلانے سے اس بات کا علم ہو جاتا ہے کہ حمل ہے یا نہیں اور یہ مانع حمل ہے۔

بسا اوقات زچہ کو بخار اور درد رحم اس ورم کی وجہ سے ہوتا ہے جو عسر ولادت کی وجہ سے ہو گیا تھا یا استفراغ کی وجہ سے۔ ایسی عورت کو گرم پانی میں بٹھائیں اور آتش جو کا پانی پلائیں۔ اس سے اس کے درد میں سکون ہوگا، قوت واپس آئے گی اور بدن میں تری آئے گی۔ کیونکہ تمام خشک غذائیں اس کے لئے ناموافق ہیں اور خون بہہ جانے کی وجہ سے اسے ترطیب کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ آسانی سے مادہ کا تنقیہ ہو سکے اور ماء الشعیر میں یہ صفت پائی جاتی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ وہ ملطف اور تیزی سے تنقیہ لا کر خون کو جاری کرتا ہے اور اس میں ضرورت کے مطابق غذائیت بھی خوب ہے۔ اس کو کئی بار میں تھوڑا تھوڑا کھلانا اور جلد جلد کھلانا مفید ہوتا ہے۔ اگر حمل کی حالت میں پستان دبلے ہو گئے ہوں اور اول مہینوں میں دودھ ٹپکنے لگا ہے تو یہ جنین کے کمزور ہونے کی علامت ہے۔ خاص طور سے اگر بغیر دودھ دبائے ہوئے ٹپکا کرے۔ کیونکہ یہ اس بات کا پتہ دیتا ہے کہ چھاتیاں زیادہ غذا کو اپنی طرف کھینچ رہی ہیں۔ لیکن اگر پستان بھر پور ہوں تو جنین کے صحت مند ہونے کی علامت ہے۔ (یہودی)

گا بھن جانور کی تشریح سے ظاہر ہوتا ہے کہ نر بچہ اکثر داہنی جانب ہوتا ہے۔ رحم کے داہنی جانب سے جاری ہونے والا خون ایسا خون ہے جس کی مائیت کو گردہ بہنے سے جذب کر چکا ہے جبکہ بائیں جانب سے خون کی مائیت کو گردہ بعد میں جذب کرتا ہے۔ چنانچہ جب لڑکا بالغ ہوتا ہے اور اس کا داہنہ بیضہ بائیں سے قبل پھولتا ہے تو اکثر و بیشتر اولاد زینہ پیدا کرتا ہے اور اس کے برعکس صورت میں نتیجہ برعکس برآمد ہوتا ہے۔ (جالینوس۔ ابجدیمیا)

میں نے لاتعداد عورتوں سے معلوم کیا تو انھوں نے بتایا جب منی بہہ کر خارج ہوگی تو وہ حمل سے نہ ہونیں لیکن جب منی کو انھوں نے روک لیا تو ہو گئیں اور اس حالت میں انھوں نے رحم کو سمٹا ہوا محسوس کیا اور ایسا اکثر ان دنوں ہوا ہے جب حیض کا زمانہ قریب ہو کیونکہ اس وقت رحم منی کی مدد کرتا ہے۔ (کتاب المنی)

کہ عورتوں کو اس بات کا علم ہو جاتا ہے کہ انہیں حمل قرار پایا گیا ہے کیونکہ وہ مادہ منویہ کا احساس کر لیتی ہیں مرد کی منی بہہ کر ضائع نہیں ہوتی بلکہ اندر رک جاتی ہے۔

(بقراط۔ کتاب الاجنہ)

اگر جماع کے بعد عورت سو گئی تو حمل ہو جانے کا امکان ہے۔

(روفس۔ کتاب المعلوم)

اگر آپ کو ردی خلطوں میں ہیجان لانے کے لئے عورت کو دواء مسہل پلانے کی ضرورت ہو اور حمل چوتھے اور ساتویں ماہ کے درمیان ہو تو صرف ضرورت کے مطابق ہی دواء مسہل دیں لیکن تیسرے مہینے سے قبل اور ساتویں مہینے کے بعد ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ یہ احتیاط جنین کی حفاظت کے لئے ضروری ہے کیونکہ جنین کی مثال ایسی ہے جیسے درخت سے پھل لگا ہوتا ہے۔ لہذا جس طرح پھل ابتدا میں کمزور ہوتا ہے اور آخر میں وزن دار ہو کر گرنے کا ہر وقت امکان ہوتا ہے۔ اسی طرح مسہل چیزوں سے بچا جاتا ہے اور اوپر نیچے چڑھنے اترنے سے بچا جاتا ہے اور اگر حاملہ بعض گرم مزاج دوائیں کھا لیتی ہے تو یہ ہلاک ہو جاتا ہے۔

(کتاب الفصول)

اس کی وجہ یہ ہے کہ حمی مطبوعہ جس تدبیر کا محتاج ہوتا ہے وہ تدبیر بچے کے لئے مہلک ہے کیونکہ عورت کو غذا سے روکنے کی ضرورت ہوتی ہے اور بچہ حرارت حمی کے بعد خطرے میں ہوتا ہے۔ اسی لئے اگر عورت کو شیر خوار بچے سے بچا کر نا وقت غذا دی جائے تو وہ مرجائے گی اور اگر اس کو تشنگ یا مرگی کا عارضہ ہے تو حاملہ اپنے ضعف کی وجہ سے ہلاک ہو جائے گی۔

اگر آپ جاننا چاہتے ہیں کہ عورت حاملہ ہے کہ نہیں تو اسے سونے سے قبل ماء العسل پلائیں۔ اگر اس کے پیٹ میں مروڑ ہو جائے تو حاملہ ہے ورنہ نہیں ہے۔ اس بات کا لحاظ رہے کہ پانی اور شہد تازہ اور بغیر جوش کیا ہوا ہوتا کہ وہ ریا ح پیدا کرے کیونکہ اس طرح کے پانی اور شہد پیٹ بھر پی لینے سے (بوقت سکون) ریا ح اٹھتی ہے اور رحم اگر حامل ہوتا ہے تو آنتوں سے مزاحمت کرتا ہے اور اس ریا ح سے مروڑ پیدا ہوتی ہے۔ اس کے برخلاف اگر رحم متلی نہ ہو تو ریا ح کا راستہ کھلا رہتا ہے ریا ح نکل جاتی ہے اور مروڑ نہیں ہوتی۔

اگر لڑکے کا حمل ہے تو عورت کا رنگ کھلا ہوا ہوتا ہے اور اگر لڑکی کا ہے تو بد رونق ہوتا ہے۔ اس میں یہ اضافہ کر لیا جائے کہ رنگ کا کھلا ہونا یا سیاہ ہونا قبل حمل کے رنگ کے مقابلہ میں ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ لڑکی کا جنین لڑکے کے جنین کے مقابلہ میں زیادہ ٹھنڈا ہوتا ہے اور یہ بات عام طور سے ہوتی ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ عورت حسن تدبیر سے اپنے رنگ میں نکھار پیدا کر لے یا اس کے برخلاف ہو۔ یہی حال جنین کی حرکت کا ہے کہ لڑکا لڑکی کے مقابلہ میں زیادہ متحرک اور قوی ہوتا ہے۔

حاملہ کے رحم میں حمہ کا پیدا ہونا عورت کی علامت ہے کیونکہ یہ ورم بچہ کے لئے مہلک ثابت ہوتا ہے اور ورم فلغمونی وغیرہ سے بھی یہی ہوتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ حمل کے بعد عورت کی دیکھ ریکھ کی جائے جبکہ عورت حد سے زیادہ دہلی ہو تو پیٹ بڑا ہونے سے پہلے اسقاط ہو جاتا ہے کیونکہ بچہ کا تغذیہ کم ہو پاتا ہے اور وہ ماں کے گوشت میں سے تصرف کرتا ہے۔ اگر عورت کا بدن معتدل ہے اور دوسرے اور تیسرے مہینہ میں بغیر کسی ظاہری سبب کے اسقاط ہو جاتا ہے تو اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ قعر رحم رطوبت مخاطی سے پر ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے رحم بچہ کو تناسل سے قاصر ہوتا ہے اور بچہ پھسل کر ساقط ہو جاتا ہے۔ ظاہری سبب سے مراد یہ ہے کہ بخار، استفراغ یا ورم یا کودنے اچھلنے یا ڈیریا کوئی عصبی مرض یا فاقہ کشی کی روداد نہ ہو۔ چنانچہ اگر عورت کو بغیر ان اسباب کے اسقاط ہو جاتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ رحم کو جانے والی عروق۔ نفر۔ جس سے مشیمہ لگا رہتا ہے۔ رطوبت مخاطی سے پر ہیں۔ اسی طرح ان عورتوں کا حال بھی ہے جو حد سے زیادہ موٹی ہوتی ہیں کیونکہ ان کی شرب نم رحم سے مزاحمت کرتی ہے اس لئے جب تک وہ دہلی نہ ہو جائیں حمل قرار نہیں پاتا۔

لڑکے کی پیدائش اکثر داہنی جانب ہوتی ہے اور لڑکی بائیں جانب ہوتی ہے کیونکہ داہنی جانب جگر کی مجاورت سے گرم ہوتی ہے۔ دوسرے یہ بھی ہے کہ عورت کا بیضہ کے مقابلے میں مادہ جنس کے لئے نکلنے والی منی زیادہ گرم ہوتی ہے۔

ایک دوسری جگہ پر کہا ہے کہ داہنی طرف آنے والا خون مائیت سے صاف ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ داہنا گردہ، بائیں گردہ اور رحم سے اونچا ہوتا ہے اور حاملہ کا نم رحم بند ہوتا

ہے اور یہ حمل کی بڑی دلیل ہے اور دایاں اپنی انگلیوں سے اس کا پتہ چلا لیتی ہیں۔
نم رحم کبھی ورم کی وجہ سے بھی بند ہوتا ہے لیکن اس میں سختی ہوتی ہے اور جو نم رحم حمل کے باعث بند ہوا ہو اس میں سختی نہیں ہوتی ہے۔

اگر آپ کو یہ معلوم کرنا ہو کہ عورت بانجھ ہے یا نہیں تو عورت کو ایک کپڑا اڑھا کر نیچے سے دھونی دیں۔ اگر دھونی کا اثر اس کے نتھنوں میں محسوس ہو تو وہ بانجھ نہیں ہے۔
میچہ، کندر جو خوشبودار ہوتے ہیں انکی دھونی سے یہ بات ممکن نہیں ہے کہ وہ عورت کے سینہ میں نفوذ کریں سوائے اس عورت کے جس کا رحم بارد کثیف ہو اور حاملہ کو وہ ٹھیک نہیں لگتا۔

دھونی، اجانہ اور نلکی سے دی جاتی ہے تاکہ دھواں صحیح طریقہ سے پہنچ سکے۔ اگر عورت کو عادت کے مطابق زیادہ اور جلدی جلدی طمٹ جاری ہو اور وہ حاملہ بھی ہو تو ناممکن ہے کہ اس کا بچہ صحت مند ہو۔ اگر ایک یا دو مرتبہ ہوتا ہے تو یہ بچہ کے کمزور ہونے کی دلیل ہے لیکن اگر اپنے اوقات کے اعتبار سے آتا ہے تو بچہ صحت مند نہیں ہو سکتا۔ خواہ کیت کے اعتبار سے صالح ہی کیوں نہ ہو۔ (کتاب الفصول)

ضروری ہے کہ اس میں اس بات کو مستثنیٰ کر لیا جائے کہ عورت انتہائی قوی اور زیادہ پر خون ہو۔ اگر طمٹ اپنے اوقات پر نہ آئے اور عورت کو سردی اور بخار عارض نہ ہو کر کرب اور متلی اور خبث نفس عارض ہو تو حاملہ ہے۔ اس میں بھی لرزہ اور بخار کا استثناء ہے کیونکہ یہ ممکن ہے کہ احتباس طمٹ کا سبب جس میں خلط ردی ہو اس کی وجہ سے لرزہ اور بخار عارض ہوا ہو۔ اگر رحم بارد اور کثیف ہو تب بھی حمل نہیں ہوتا۔ اسی طرح اگر بہت زیادہ رطوبت ہو تب بھی حمل نہیں ہوتا۔ کیونکہ زیادہ رطوبت مادہ منویہ پر غالب آ جاتی ہے۔ اور اسے جامد اور ٹھنڈا کر دیتی ہے۔ اسی طرح معمول سے زیادہ ہلکا ہونا اور حرارت محرقہ کا موجود ہونا بھی مانع حمل ہے۔ کیونکہ مادہ منویہ غذا نہ پا کر فاسد ہو جاتا ہے۔ تاہم اگر رحم کا مزاج معتدل ہے تو حمل ہوگا اور ولادت ہوگی۔ (مؤلف)

اگر رحم پر سوء مزاج بارد کا غلبہ ہو جائے تو وہاں کی عروق کی منہ بہت تنگ ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے عورت بانجھ ہو جاتی ہے۔ کیونکہ افواہ عروق سے مشیمہ کا اتصال ممکن نہیں رہتا

اور اس صورت میں بچہ کا مناسب تغذیہ بھی نہیں ہو پاتا کیونکہ طمث اس حال میں یا تو بالکل خارج نہیں ہوتا یا بہت کم رقیق اور مائی ہوتا ہے اور اس طرح کا رحم اپنے سوء مزاج کی وجہ سے مادہ منویہ کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔ (جالینوس)

برودت رحم اور رحم کی کثرت رطوبت میں حمل قرار نہ پانے کی مثال ایسی ہے جیسے نالی میں تخم ڈال دیا جائے اور رحم یا بس کی مثال ایسی ہے جیسے بنجر زمین میں تخم ڈال دیا جائے۔ اسی مثال سے مادہ منویہ کے مزاجی فساد کو سمجھنا چاہئے۔ (مؤلف)

مادی منویہ یا رحم فساد مزاج کی طرف مائل ہو تو ایسے مرد کے لئے ایسی عورت کا انتخاب کریں جو اس فساد کی ضد پر ہو۔ ایسا کرنے سے صورت حال کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ لیکن اس بات کا علم ضروری ہے کہ عقر (بانجھ پن) کا سبب سدے یا فساد مزاج کے علاوہ کوئی اور چیز تو نہیں ہے مزاج رحم کے فساد کیا اعتدال اور افادہ کی تسخیر وغیرہ مزاج کے باب میں لکھی گئی ہیں جو کافی ہیں۔ بات یہ ہے کہ بار دیا بس رحم میں بخارات اس حد تک نفوذ نہیں کرتے کہ اس کا اثر منہ میں اور نتنوں میں محسوس ہو اور رحم رطب میں معمولی چیز بھی نفوذ کر جاتی ہے کیونکہ وہ بخارات کو جذب کرتی ہے اور ان کو دو گنا کرتی ہے اور رحم کا سوء مزاج حار اس دھونی کی کیفیت میں تبدیلی لا کر ہوا بنادیتی ہے اور صرف یہی کیفیت دوسری دلیل کی محتاج ہوتی ہے کیونکہ اس کی دلیل ایسے مزاج رقیق سے متعلق ہے جو عورت میں برودت اور رطوبت کے باعث بہت کم واقع ہوتا ہے۔ یہ مزاج حد سے زیادہ دلی عورتوں میں ہوتا ہے چنانچہ اگر حاملہ کو پچش ہو جائے تو اسقاط کا موجب ہوتی ہے جس کی وجہ رحم کا معاء مستقیم سے متصل ہونا برابر اور بکثرت دستوں کا ہونا جسمانی تھکان اور شدت درد کا ہوتا ہے۔

اگر عورت ہاتھی کا پیشاب پیئے اور اس کے بعد جماع کیا جائے تو عورت حاملہ ہو جاتی ہے۔ اسی طرح زہرن کا پتہ حمل کرنے سے حمل ٹھہر جاتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ میں خصی ثعلب ساڑھے ۷ اگرام اور پینتیس گرام شہد خالص بھی ہونا چاہئے۔ (مجبول)

جن کو پہلے دوسرے یا تیسرے مہینہ میں اسقاط ہو جایا کرتا ہے اس کا سبب ریا ح ہوتی ہے اور چوتھے پانچویں اور چھٹے مہینہ میں اسقاط کا سبب رطوبت ہوتی ہے کیونکہ جنین بھاری

ہو جاتا ہے تو پھسل کر ساقط ہو جاتا ہے اور ساتویں آٹھویں یا نویں مہینہ میں اسقاط برودت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ ایسی عورت کا علاج جن کا اسقاط ریح کے وجہ سے ہو۔

ریاح کی صورت میں روغن ارند ہمراہ آب میتھی، رازیانہ، مع تخم اور جز کے ذریعہ اور حب سکینج، حرمل و حرف، مقلو ہمراہ ابھل و تخم کرفس، سکر العشیر کے ذریعہ، دھرتا، شترنایا کے ذریعہ علاج کیا جائے۔ اسکے علاوہ تدحین فرزجے، حقنہ کا عمل کیا جائے۔ فرزجہ، صحر، روغن بلساں اور نانخواہ سے تیار کیا جائے نیز اس کی دھونی شونیز، مقل اور علك انباط کے ساتھ دیں۔

(ابن ماسویہ)

وہ عورتیں جن کو چربی کے سبب حمل نہیں قرار پاتا ان کی رگ قطع کر کے شہد، روغن سون اور مر کے فرزجے سے حمل کیا جائے اور بطخ کی چربی ملا ہوا حقنہ تین بار کیا جائے۔
عسر ولادت میں نفع بخش دوا:

مر، قنہ، جند بیدستر، جاوشیر، گائے کا پتہ، کبریت (کندھک) ہموزن لے کر پیس لیں اور عورت کو اس کی ساڑھے تین گرام دوا کی دھونی دن میں تین بار دیں۔ جب ولادت میں مشکل ہو اور جنین مردہ نہ ہو تو جلدی کرنے لئے ہدایت کریں اور روغن رازقی کی مالش کریں۔ عورت کو دو سو گرام آب میتھی پلائیں۔ مشک اور کھرباء کی دھونی دیں تاکہ اس کی روح کو تقویت ہو۔ ماکولات و مشروبات سے تقویت دیں اور خوشبو یا ت اور خوش گفتاری سے اس کی ڈھارس بندھائیں اور ولادت سے پاکی نہ ہو تو نمکین مچھلی کی آنکھ اور گھوڑے کے کھر کی دھونی دیں۔ یہ حیض جاری کرتا ہے اور مخرج مشیمہ ہے۔ اس بات کا خیال رکھیں کہ مشیمہ اندر باقی نہ رہے ورنہ ورم حار رحم میں ہو جاتا ہے۔ عسر ولادت کی صورت میں ناک میں معطس (چھینک لانے والی) دوا کا نفوخ کرنا بھی فائدہ مند ہے۔

مشیمہ کو خارج کرنے والی دوا:

رماد کا تیز پانی لیکر اس میں عطمی چھڑک دی جائے اور کندس کے ساتھ چھینک لائی جائے اگر جنین نہیں مرا ہے اور حمل کو چار روز گزر گئے ہیں تو بچہ اس دوران مر جائے گا۔ اس

صورت میں صرف عورت کو بچانے کی تدبیر کریں اور قوی دوائیں آب سداب، روغن حلبہ جوش دیکر مع تمر دیں۔ جب اسقاط ہو جائے تو حرمل، خردل اور مقل وغیرہ کی دھونی دیں تاکہ خون غلیظ ہو کر فاسد نہ ہو جائے اور جس کے نتیجہ میں ورم لاحق ہو جائے۔ (کتاب فی الارحام)

کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ دائیاں عورت پر نظر رکھیں اگر سر پستان پھیلا ہوا اور بدلہ ہوا دکھائی دے تو عورت حاملہ ہے۔ اسی طرح اگر اس کی آنکھیں گہری ہو گئی ہیں اور پونے ڈھیلے ہو گئے ہیں، نظر تیز ہو گئی ہے، حلقہ چشم سیاہ ہو گیا ہے اور بیاض چشم میں گدہ پن آ گیا ہے تو حمل ہوگا اور جب عورت کا شکم گولائی میں بھرا ہوا ہو اور کسی قدر سخت ہو اور رنگ میں نکھار ہو تو لڑکا ہونے کی علامت ہے اور جب عورت کھڑے ہونے پر پہلے داہنا پیر اٹھائے تو لڑکا ہونے کی علامت ہے۔ اس کے برخلاف ہو تو لڑکی ہے۔ میں نے اس کا تجربہ بہت بار کیا اور ان باتوں کو صحیح پایا اس لئے میں نہیں کہتا ہے کہ اتفاق ہے

اگر عورت کا شکم لمبائی میں پھولا ہے اور اس میں ڈھیلا پن ہے اور اس کی جلد پر جھائیاں اور دھبے زیادہ ہوں تو یہ لڑکی ہونے کی علامت ہے۔ سر پستان کا معائنہ کریں اگر سرخی مائل ہو تو لڑکا ہوگا۔

حاملہ کا دودھ دو انگلیوں کے درمیان رکھ کر دیکھیں اگر بہت زیادہ لیسدار اور گاڑھا ہو تو لڑکا ہوگا ورنہ لڑکی ہے۔

عورت کے دودھ کو لوہے کے آئینہ پر ٹپکائیں اور بغیر ہلائے ہوئے دھوپ میں رکھیں ایک لمحہ بعد اگر وہ سکڑ کر موتی کے دانے کے برابر ہو جائے تو لڑکا ہے اور اگر منتشر ہو جائے تو لڑکی ہے۔ اگر بچے کی تعداد جاننا ہو تو حاملہ کی ناف کو دیکھیں اگر مشیمہ کی جانب سلوٹیں ہیں تو ان سلوٹوں کی تعداد اولاد کی تعداد کے برابر ہوگی اور اگر سلوٹ نہ ہو تو آئندہ بچہ نہیں ہوگا اور اگر اسقاط ہوا ہے تو یہ دلیل باطل ثابت ہوگی۔

(حمل کے موضوع پر کتب جالینوس سے ماخوذ)

نشہ کرنے والے لوگ اکثر لا ولد ہوتے ہیں۔ (مسائل ارسطاطالیس)

موتی عورت لا ولد ہوتی ہے اگر حمل ہو جائے یا تو اسقاط ہو جاتا ہے یا واضح حمل میں دشواری ہوتی ہے۔ (روفس)

جماع کی مداومت مستقل محنت و مشقت اور تھکن کے کام نطفہ کو فاسد کر دیتے ہیں۔ اسی طرح نابالغ لڑکی سے جماع کرنا جانور سے جماع کرنا اور جماع کی دوسری شکلیں اختیار کرنا روغنیات کا کھانا ترک کر دینا، کھٹائی اور نمک وغیرہ کا کھانا مستقل کھانا بھی لاؤلد بنا دیتا ہے۔ بہت زیادہ رقیق یا غلیظ نطفہ یا بدبودار نطفہ یا جس کا رنگ متغیر ہو اور وہ جس کی حرارت اعلیٰ میں محسوس ہو حمل ٹھہرانے کے قابل نہیں ہوتا اور چھونے میں ٹھنڈا نطفہ بھی بچہ پیدا کرنے کے قابل نہیں ہوتا۔ صحیح نطفہ سفید شفاف لیسدار ہوتا ہے اس پر مکھی بیٹھتی ہے اور اس کو چوستی ہے۔ اس کی بو خرما کی کٹی اور یاسمین جیسی ہوتی ہے۔ ایسے نطفہ سے حمل قرار پاتا ہے۔ (مجبول)

پندرہ سال سے چالیس سال کے درمیان کی عورت بہت جلد حاملہ ہونے کی صلاحیت رکھتی ہے اور وہ جس کا رحم کیفیات کے اعتبار سے معتدل رہتا ہے اور وہ جس کو حیض وقت پر آتا ہو، کھانا پینا معتدل درجے کا ہو اور نفسیاتی طور پر خوش و خرم ہو جلد حمل قبول کرتی ہیں۔ اگر بارہ سال سے کم کی عورت حاملہ ہو جائے تو صغر رحم کی وجہ سے زیادہ امکان اس کے ہلاک ہو جانے کا رہتا ہے لیکن اس عمر بہت کم امکان حمل کا ہوتا ہے جس عورت کو شدید غم مستقل لاحق رہتا ہو حاملہ نہیں رہتی اور جس عورت کا مستقل طور سے طمث بند رہتا ہے وہ بھی حاملہ نہیں ہوتی۔

حمل کے وہ اوقات جن میں حمل کے امکانات بڑھ جاتے ہیں:

جب اوائل ایام حیض میں اور جب جسم غذا کے اعتبار سے معتدل ہو تو پاک ہونے کے بعد حمل جلد قرار پاتا ہے کیونکہ اس وقت فم رحم کھلا ہوا ہوتا ہے اور گرم ہوتا ہے اور انیق رحم خروج دم حیض سے پہلے یا وقت حیض آنے تک کھردرا ہوتا ہے لیکن وہ جب اپنے انتہائی درجہ پر ہو تو وہ وقت استفراغ حمل کے لئے ناموافق ہوتا ہے کیونکہ اس وقت رحم رطوبت سے پر ہو جاتا ہے۔

استقرار حمل کی علامات:

عورت جماع کے وقت کوئی دقت محسوس نہیں کرتی اور فم رحم کے اندر تری نہیں ہوتی استقرار حمل کی خواہش مند عورت کو چاہئے کہ پہلے آرام کرے اور کھانا تھوڑا کھائے اور تھوڑی چہل قدمی کرے۔ غذا زود ہضم ہونی چاہئے۔ نمکین اور چرپری اشیاء نہ کھائے پھر اس کے بعد جماع کے عمل میں مشغول ہو اور انزال میں دیر نہ کرے اور جب حاملہ کو خراب اشیاء کھانے کی خواہش ہو تو لطیف عمدہ غذاؤں کا اہتمام کرائیں۔ ساتھ میں حمام اور خوشگوار مقوی معدہ غذا اور خوشگوار مشروبات کا التزام کرائیں۔ اگر یہ تدابیر اختیار نہ کی گئیں تو پیٹ چلے گا

اور بھوک کم ہو جائے گی۔

اگر حاملہ کو کھانے کے بعد قے ہو جانے کی شکایت ہو تو کھانے کے بعد اس کے پیر کو دبائیں اور اس کے مقامِ معدہ پر قابض ضمادر رکھیں اور اس سے کھٹے انار کے دانے چوسنے کو کہیں۔

لڑکے کے حمل میں عورت کا رنگ سرخ اور لڑکی کے حمل میں زرد یا سبز ہوتا ہے۔ اس طرح لڑکے کے حمل میں دائیاں پستان بڑا اور بائیاں چھوٹا ہوتا ہے لیکن جڑواں حمل ہو تو یہ دونوں برابر ہوتے ہیں۔

بہت زیادہ حاملہ ہونے والی عورتیں زیادہ بالوں والی ہوتی ہیں ان کی عروق کشادہ ہوتی ہیں دورانِ حمل خون آتا دیکھتی ہیں ایسی عورتیں جلدی جلدی حاملہ ہوتی ہیں۔ حمل پہ حمل قرار پاتا ہے۔

جب حاملہ کو شدید درد اٹھنے لگیں تو اسے کرسی پر بیٹھائیں اور پردہ صفاق کے پھٹنے کا انتظار کریں جب پیشاب سے بھرا ہوا پردہ صفاق پھٹ جائے تو عورت اس قدر زور لگائے کہ جنین خارج ہو جائے۔ پتلی کوکھ کا ہونا، تنگ فرج کا ہونا اور پتلی دہلی ہونا وضعِ حمل کے لئے خطرناک ثابت ہوتے ہیں۔ شدید سردی اور شدید گرمی عسر و لادت کا باعث ہوتی ہے۔ سردی جمود پیدا کرتی ہے اور گرمی استرخاء پیدا کرتی ہے۔ اس طرح اگر عورت کوئی غم کی خبر سن لے تب بھی ولادت میں دقت پیش آتی ہے۔

جس عورت کا رحم کے اندر رطوبت نا کافی ہو زیادہ خشکی ہو یا جس کا مشیمہ چاک ہو کر ولادت سے بہت پہلے رطوبت اس قدر بہہ چکی ہو کہ خشکی آگئی ہو تو اس کے فمِ رحم میں سفید موم اور بنفشہ یا انڈے کی سفیدی اور مرغابی کی چربی اور آبِ میتھی اور دوسری لعابات لگائیں۔ اگر مشیمہ اس قدر سخت ہو کہ چاک نہ رہا ہو تو ایک باریک لوہا داخل کر کے اسے چاک کریں تاکہ رطوبت بہہ نکلے۔ اگر جنین بڑا ہو اور اس بات کا پتہ چل جائے کہ خارج ہونے والا نہیں ہے تو صنایر سے ٹکڑے ٹکڑے کر کے مردہ جنین کو باہر خارج کر دیں۔ (میسوس)

ضروری ہے کہ نفخ پیدا ہونے سے پہلے جیسا کہ میں نے ابھی بتایا کہ اگر جنین کا سراگر بڑا ہے تو صنایر سے ٹکڑے کر کے خارج کریں اور اگر اس کی گردن ٹیڑھی ہو تو اس کو ہاتھ سے سیدھا کریں اگر ممکن نہ ہو تو اسے بھی کاٹ دیں اگر جنین کے ہاتھ پھیلے ہوئے ہوں تو ان کو گھمائیں اگر سیدھے ہو جائیں تو ٹھیک ہے ورنہ عورت کو زور سے حرکت دیں اگر اس سے بھی درست نہ ہو تو کاٹ دیں۔ عورت کو ایک ہلکی چار پائی پر لٹا کر سر کو ٹیک لگا کر پیروں کی طرف

سے زور سے دھکا دیں، ہلائیں اور اس کو چار پائی سے باندھ دیں تاکہ گرے نہیں۔ اس طرح مختلف شکلوں سے جنین کے سر کو نیچے کی طرف لانے کی کوشش کریں۔ شدید قسم کے عسر ولادت میں کپڑے کی پٹی کسی عضو میں باندھ کر باہر کھینچیں۔

زیادہ موٹی عورت کو عسر ولادت رحم پر چربی جمع ہونے کی وجہ سے پیش آتا ہے لہذا ایسی عورت کو گھٹنوں کے بل بٹھا کر اس کے سر کو پیچھے کی طرف جھکائیں تاکہ رحم کی جگہ سے پیٹ اوپر اٹھ جائے۔ ایسا کرنے سے جنین خارج ہو جائے گا۔ اگر شکم میں ورم یا سختی کی وجہ سے رحم پر دباؤ ہو تب بھی یہی تدبیر کریں۔ بوڑھی عورت قوت کے فقدان سے عسر ولادت میں مبتلا ہوتی ہے۔ لہذا ایسے میں دونوں ہاتھوں سے جنین کو باہر نکالنے میں اس کی مدد کریں۔ پیشاب یا پاخانہ سے مسانہ یا آنتیں بھری ہوتی ہیں تب بھی عسر ولادت ہوتا ہے۔ اگر ایسا یقین ہو جائے تو اس قدر حقنہ کریں اور گرم پانی میں بٹھائیں کہ پیشاب پاخانہ خارج ہو جائے اگر رحم میں زخم کی وجہ سے عسر ولادت ہو تو اس کی تکمید کریں اور رحم میں روغن زیتون اور چربی لگائیں اور عسر ولادت کا سبب خشکی ہو تو شیریں حار پانی اور روغن اور بطخ کی چربی اور مرغابی کی چربی اور گائے کی ہڈی کا گودا استعمال کریں۔ اگر جنین متورم ہو گیا ہے اور طبعی شکل میں نہیں آسکتا تو صنانیر جو اس مقصد کے لئے مخصوص ہوتے ہیں، کی مدد سے جنین کے ٹکڑے کر کے پورا نکال لیا جائے۔

مشکل سے جنین کا اخراج:

عسر ولادت کی وجہ سے ضعف قوت ہو تو بیضہ نیم برشت اور شراب، عمدہ پانی، روٹی اور تھوڑا میدہ استعمال کریں۔ اگر وجہ بدہضمی ہو تو آب زیرہ، سداب کے ساتھ دیں۔ اگر برودت رحم کی وجہ سے عسر ولادت ہو تو گرم روغن زیتون سے مالش کریں۔ اگر گرمی یا استرخاء کی وجہ سے عسر ولادت ہو یا استرخاء ہو تو خوشبودار مقام پر شلائیں اور اس پر گلاب پاشی کریں تاکہ اسے لذت آئے۔ جنین کاٹنے وقت لوب سے فرج کو کھولیں تاکہ فم رحم کھل جائے۔

اخراج مشیمہ:

اخراج مشیمہ کے وقت عورت سے کہیں کہ وہ منہ کھول کر خوب لمبی لمبی سانس لے اور چھینکنے کی کوشش کرے۔ اس سے مشیمہ اگر نہ خارج ہو رہا ہو تو اپنا ہاتھ اندر داخل کر کے ہلکے ہلکے باہر کھینچیں۔ اگر اس طرح ہلکے سے خارج نہ ہو رہا ہو تو زور سے ہرگز نہ کھینچیں بلکہ مقام پر دھاگے سے صنا رہ لٹکا کر عورت کی ران سے باندھ دیں پھر مرہم ہاسلیقون رحم کے اندر بذریعہ حقنہ داخل کریں۔ ایسا کرنے

سے مشیمہ ساقط ہوگا۔ عورت کو مخرج مشیمہ اشیاء کھلائیں۔ باز کی بیٹ کو شراب طلاء کو گھول کر شراب استعمال کرنے سے لا ولد عورت کو حمل قرار پا جاتا ہے اور بچہ پیدا ہوتا ہے۔

بطخ کی بیٹ روغن گل میں ملا کر عضو مخصوص پر طلاء کر کے عورت سے جماع کیا جائے تو حمل قرار پا جاتا ہے۔ بشرطیکہ عورت گدی کے بل لیٹے پھر اپنے پیروں کو کھینچ لے اور اسی پوزیشن میں تھوڑی دیر تک سانس روکے رکھے یہاں تک کہ منی اندر قبول کر لے۔ اس طرح فوراً حمل قرار پا جاتا ہے۔

یا نر خرگوش کا پخیر مایہ شراب کے ساتھ پئے تو لڑکا اور مادہ خرگوش کا پخیر مایہ پئے تو لڑکی کا حمل ہوتا ہے۔

اگر عورت مادہ ریچھ کا مرارہ شراب استعمال کرے اور نر ریچھ کا مرارہ استعمال کرے تو لڑکا ہوتا ہے۔ جس کی مقدار تین گرام ہے اور اسے خون طمث بند ہونے کے بعد لیا جائے۔ (اطہور شمس) جب عورت محسوس کرے کہ اس کے سارے جسم میں گرانی ہے، بھوک جاتی رہی، بے چینی سے جسم میں لرزہ ہے، قلق اور متلی ہے اور عجیب و غریب کھانے کی خواہش ہے تو دائی سے کہہ کر انیق رحم کا معائنہ کرائے۔ اگر بغیر سختی کے رحم کا منہ بند ہے تو یہ حمل کی دلیل ہے۔ اگر عورت دوسرے تیسرے اور چوتھے مہینے میں اسقاط کرتی ہے تو سمجھنا چاہئے کہ اس کے عروق رحم میں بلفی رطوبت جمع ہے اور مشیمہ کا اتصال عروق سے کمزور ہو گیا ہے۔ اس لئے جنین کا بوجھ اس کے لئے ناقابل برداشت ہے اور مشیمہ منقطع ہو کر علیحدہ ہو گیا ہے۔ (کتاب الاعضاء المآلمہ)

حاملہ عورتوں کے جسم میں اکثر فضلات کا اجتماع ہو کر قے، رال، درد سر، درد معدہ، بھوک کی کمی وغیرہ عوارض پیش آتے ہیں۔ اس میں معتدل چہل قدمی سے فائدہ ہوتا ہے۔ میٹھی چیزوں کے علاوہ دوسرے کھانوں اور اعتدال کے ساتھ پرانی شراب ریحانی کے استعمال سے فائدہ ہوتا ہے اور جو شانہ برسیاں دارو اور آب برسیاں دارو استعمال کریں۔ نیز کھانے سے پہلے اور بعد سوئے کا جو شانہ شراب کے ساتھ پی لیں۔ فم معدہ پر انگور کے پھول اور گلنار کا ضماد کریں اور معدہ کے باب میں بیان کئے گئے مسکنات کا استعمال کریں۔ موافق شراب اور طعام معتدل چہل قدمی اور ریاضت مفید ہے۔ لیکن بھاری ورزش نامناسب ہے۔ اگر بھوک کی خواہش نہ ہو تو چر پری چیزیں خاص طور سے رائی کھانی مفید ہے۔ پیروں پر ورم ہو تو برگ کرنب اور قیولی یا نبیذ کے ساتھ دیں اور اترج کے جو شانہ سے دونوں پیروں کو دھاریں۔ (اور پیاسیوس)

حاملہ عورتوں کو اکثر و بیشتر فضلات کی کثرت، متلی، خفقان، قلت اشتہاء کی شکایت وغیرہ

لاحق ہو جاتی ہے۔ اس کا ازالہ چہل قدمی اور ایسے کھانوں سے جو میٹھے نہ ہوں، ہو جاتا ہے اور پرانی شراب ریحانی ان عوارض میں مفید ہے۔ سداب تھوڑی مقدار میں ہر مشروب کے ساتھ پینا کثرت فضلات اور متواتر قے کے لئے مفید ہے۔ دواؤں میں عصی الرعی (لال ساگ) کا جو شانہ اور سوئے کا جو شانہ نیز ریوند چینی کھانے سے قبل اور بعد لینا نیز برگ کرم، گلنار اور کرفس رومی، ختم رازیانہ کا خارجی ضاد مفید ہے۔ بادیان کو تہ یا قصب اور پرانی شراب کے ساتھ بھی ملا کر استعمال کر سکتے ہیں۔ معدہ پر اس کا ضاد کرنا بھی مفید ہے۔ خفقان کے لئے گرم پانی گھونٹ گھونٹ لینا ہلکے چلنا اور شراب سیف پر گرم کپڑے سے رگڑنا مفید ہے۔

تیسرے مہینے اور اس کے قریب حاملہ کو خراب اشیاء کے کھانے کی خواہش اس لیے ہوتی ہے کہ اس کے فم معدہ میں بکثرت فضلات جمع ہو جاتے ہیں اور جنین کو چھوٹا ہونے کی وجہ سے ان فضلات کی ضرورت نہیں ہوتی کہ کچھ خرچ ہو جائے۔ چنانچہ ساری رطوبت معدہ میں جمع ہوتی ہیں۔ ایسے حالات میں بعض اوقات چہ پری اشیاء کا کھانا خاص طور سے رائی کا استعمال مفید ہے۔ پیروں میں ورم عارض ہونے کا بیان اور ام کے تحت مذکور ہے۔ (بولس)

جنین کی حفاظت کے لئے زرنباد، درونج اور دواء المسک مفید ہیں اور ایسے گرم ہتھ مفید ہوتے ہیں جن کے اندر صحر، بابونہ، میتھی، سویا، نانخواہ اور روغن رازقی شامل ہوں۔

نفاس کی حالت میں حیض آئے تو آٹے کو شراب میں ملا کر دونوں پہلوؤں پر چڑھنا مسکن ثابت ہوتا ہے۔ اس سے افاقہ ہو جاتا ہے۔ (مجبول)

جس عورت کو بیس دن میں حیض آتا ہے وہ لڑکے جنمتی ہے اور جو بیالیس دن میں حائضہ ہوتی ہے وہ لڑکی جنمتی ہے۔ (کتاب الجنین - بقراط)

جلد حائضہ ہونا گرمی طبع کی دلیل ہے اور جو اس حال میں ہوگا اس کے لڑکا جننے کے امکانات زیادہ ہونگے۔ (مؤلف)

ثقل حمل کی حالت میں زیادہ غسل نامناسب ہے کیونکہ جنین کے لئے مسخن ثابت ہوتا ہے۔ (طبری)

اُس عورت کے لئے ایک عجیب و غریب نسخہ نعر زجہ جس کو حمل قرار نہ پاتا ہو۔

زعفران، حماما، سنبل، اکلیل الملک ہر ایک بارہ گرام ساونج اور قرمانا پینتیس پینتیس گرام، مرغابی کی چہ بی اور انڈے کی زردی ستر گرام، روغن نار دین ۳۵ گرام کو ایام سے فراغت کے بعد آسمانی رنگ کے کپڑے کے ساتھ حمل کریں۔ روزانہ غسل نہ کرے بلکہ شروع

میں تیسرے دن مشارہ عاج پینا بھی بالخاصہ فائدہ مندہ ہے خرگوش کا پنیر مایا اور خرگوش کا فضلہ بھی حمل کیا جاتا ہے۔ اس کی مدد کے لئے مسخن خوشبودار فرزجے حمل کئے جاتے ہیں۔ رات کو حمل کر کے عورت سو جائے اور پھر ایک ماہ بعد مجامعت کرے۔

نسخہ فرزجہ:

مرچودہ گرام، ایرسا، خرگوش کا فضلہ ہر ایک سات گرام کو بہ شکل فرزجہ حمل کریں۔ ہر تیسرے دن فرزجے کو بدل کر سات دن تک پورا کریں۔ اگر منی جلد پھسل کر خارج ہو جاتی ہے تو مسخن اور قاقا بض فرزجہ استعمال میں لائیں۔ یہ خوشبودار بھی ہوتا کہ امساک پیدا کرے۔ اس کا حمل کچھ دنوں تک کیا جاتا ہے۔ سنبل، زعفران، شبث، سک، مسک وغیرہ کا فرزجہ بنائیں اور دار شیشعان اس مقصد کے لئے عجیب دوا ہے۔ جوز السرو، مر، میعہ سائلہ، حب الغار، بارزدکی مشروب میں گوندھ کر فرزجہ بنالیں۔ اس نسخہ کو دایاں استعمال کراتی ہیں اور جس کو موٹا ہونے کے باعث حمل نہ ہوتا ہو اس کی فصد کریں۔ اسہال کرائیں غسل مصفی، سسینج، مقل، روغن سوسن اور مرآسمانی رنگ کے کپڑے میں لت کر کے حمل کریں۔ اس سے پہلے شحم حنظل کے جوشاندے کا حقنہ کریں۔ اس سے کثیر رطوبت خارج ہو جاتی ہے۔ اسی طرح صمغ کنکر (۱) کا حمل بھی رحمی رطوبتوں کو کثیر مقدار میں نکالتا ہے اور تنقیہ کرتا ہے۔

ایک اچھا نسخہ حقنہ:

جس عورت کے رحم میں بہت زیادہ رطوبت ہو اور اس کی وجہ سے اسقاط ہو جاتا ہو اور جس کی علامت یہ ہے کہ جماع کے بعد عورت بہت زیادہ تری و رطوبت دیکھے اس کے لئے مندرجہ ذیل حقنہ کا نسخہ کارآمد ہے۔ پوست کندر، سعد مرصوص ایک ایک حصہ اور مرآدھا حصہ تین گنے پانی کے ساتھ ابالیں جب ایک چوتھائی پانی رہ جائے تو چھان کر ہر تیسرے دن ایک سو پانچ ملی لیٹر سے حقنہ کریں اور قاقا بض اشیاء سے حمل کرائیں۔

پہلے اور دوسرے مہینہ میں اسقاط حمل ریا ح کے باعث ہوتا ہے۔ چوتھے سے نویں مہینے تک رطوبت کی وجہ سے ہوتا ہے کیونکہ اس وقت جنین بھاری ہو جاتا ہے اور آخر کے مہینوں میں زیادہ حرکت وغیرہ سے۔ لہذا ریا ح کا علاج روغن ارنڈ، دھرتا، شرنایا، جند بیدستر، زرنباد، درونج، ناخوہ، صحر، روغن بلساں کے ذریعہ علاج کیا جائے۔ ان دواؤں کے علاج شو نیز

(۱) شاید یہ لفظ کنکرزد۔ تراب الہی۔ ہے جیسا کہ بحر الجواہر میں ہے۔

اور مقل وغیرہ سے دھونی دی جائے۔

اور اگر اسقاط کا سبب رطوبت ہے تو مندرجہ ذیل نسخہ استعمال کریں۔

تازہ اندرائن اوپری حصہ کاٹ کر اس میں روغن سوسن بھر دیں اور کٹے ہوئے سر سے سوراخ کو بند کر کے گل جملت کر دیں اور اسے انگاروں پر رکھ دیں حتیٰ کہ اس میں دوبار جوش پیدا ہو جائے۔ پھر اس کے نیم گرم تیل سے رحم میں حقنہ کریں۔ یہ عمل رحم بارد میں مفید ہے اور رحم سے رطوبات کو جاری کرتا ہے۔ یا کوئی تریاق مثلاً تریاق اربعہ یا تریاق عز رہ یا تریاق میسون تینوں میں سے کوئی ایک روغن ہلساں، جند بیدستر، درونج اور زفت رطب کا محمول کریں۔ حاملہ ہونے کی پہچان خواہش جماع کا خاتمہ اور نم رحم کا بغیر ورم کے بند ہو جانا ہے اور آپس میں چپک جانا ہے اور یہ کہ جماع سے فارغ ہونے کے بعد اس کو پھر خواہش نہیں ہوتی کیونکہ نم رحم کا کسی قدر سخت پانی ہے اور جماع کے وقت تھوڑا بہت پانی محسوس کرتی ہے۔

ناف اور مہبل کے درمیان درد محسوس کرتی ہے۔ دونوں چھاتیاں سبز ہو جاتی ہیں اور پھول جاتی ہیں اور پہلے سے زیادہ بھاری ہو جاتی ہیں۔ آنکھوں کی سفیدی گدلی ہو جاتی ہے۔ جلد کا رنگ متغیر ہو جاتا ہے، کمودت آ جاتی ہے اور چھائیں جیسے دھبے پڑ جاتے ہیں۔ کھٹی اور خراب اشیاء کھانے کی خواہش ہوتی ہے۔ یہ علامات چوتھے مہینہ میں ظاہر ہوتی ہیں۔ بقراط نے اس کی صحیح تشخیص کے لئے آب شہد سے مفص و مروڑ مقرر کی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ شہد گنگنے پانی میں ڈال دیں اور اس کو بغیر ابالے اور بغیر ہلائے خوب کھانا کھلا کر عورت کو پلائیں۔ اگر وہ حاملہ ہے تو ریاح معاء مستقیم کی طرف نہیں جاسکے گی۔ امتلاء رحم کی وجہ سے جس کے باعث آنت کے اوپر دباؤ پڑتا ہے اور ریاح آنتوں میں گھومتی ہے اور مروڑ پیدا کرتی ہے۔ معتدل ورزش حاملہ کے لئے فائدہ مند ہے۔ اسی طرح معتدل غذاؤں کے استعمال سے طبعی اجابت کا ہونا گوشت، کم چربی کے شوربے اور پرانی شراب ریحانی، زبیب، انار، سفرجل، کمثری اور قابض چیزیں اور سیب وغیرہ کھلا کر طبیعت میں نرمی پیدا کریں۔

عورت کو چاہئے کہ مٹی کے بدلے بھنا ہوا چنا اور بھنا ہوا گیہوں تھوڑی تھوڑی مقدار میں کھاتی رہے اور معدہ پر خوشبودار قوی ضما د کرے مثلاً جگر کے ضما دات میں سے کوئی ضما د اختیار کرے۔

جوارش لؤلؤ کا استعمال حاملہ کے لئے درد رحم اور ریاح میں مفید ہے اس کا نسخہ مندرجہ

ذیل ہے۔

لؤلؤ (موتی) بغیر سوراخ والے، عاقر قرحا، ہر ایک ساڑے تین گرام، زنجبیل، مصطکی ہر ایک چودہ گرام، زرنباد، درونج، بزر کرفس، شیطرج، قاقلہ، جوز بوا، بسباسہ، قرفہ ہر ایک سات گرام بہمن سفید، بہمن سرخ، دار فلفل ہر ایک دس گرام دار چینی ساڑھے ستر گرام، شکر سلیمانی ساری اجزاء کے ہموزن۔ سب دواؤں کو پیس کر ساڑھے چار گرام سے نو گرام تک شراب میں ملا کر لیں اگر ضعف جگر ہو تو جوارش سفر جل استعمال کریں۔

مانع اسقاط دوا کا نسخہ:

زرنباد، درونج، جند بیدستر، مسک، حلتیت، ہیل بوا، عفص، طباشیر ہر ایک ساڑھے تین گرام، زنجبیل پینتیس گرام اور شکر ستر گرام سب دواؤں کو شہد میں حل کر کے روزانہ ساڑھے چار گرام ٹھنڈے پانی سے کھائیں دھرتا اور دواء المسک بھی اس مرض میں موافق ہیں۔

(ابن سرائیون)

رحم میں حادث ہونے والے تربل کا بیان (اور ام رخوہ) کے باب میں ملاحظہ کریں۔ جب نفاس والی عورت کو اسہال ہو جائے تو وہ بچے کے ساتھ ساتھ اسقاط کر کے مر جائے گی۔

(مؤلف)

جو چھاتیوں میں قبل از وقت دودھ آجائے تو یہ بات جنین کے کمزور ہونے پر دلالت کرتی ہے اور اگر چھاتی دہلی ہو جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جنین کو غذا دینے والا مواد رحم کے اندر کم مقدار میں ہے۔

اگر بچپن سے بلوغت سے پہلے داہنا بیضہ بائیں بیضہ سے پہلے پھولے تو یہ لڑکا جننے کی علامت ہے۔ (کتاب منافع الاعضاء)

لڑکا مرد کی منی کی زیادتی سے اور لڑکی عورت کی منی کی زیادہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اگر غسل کے روز عورت سے جماع کیا جائے تو لڑکا ہوتا ہے اور اگر پانچواں دن ہے تو لڑکی۔ چھٹا دن ہے تو لڑکا۔ ساتواں دن ہے تو لڑکی۔ آٹھواں دن ہے تو لڑکا۔ نواں دن ہے تو لڑکی۔ دسواں دن ہے تو لڑکا۔ گیارہواں دن ہے تو منث۔ استقرار حمل کی علامات یہ ہیں: منی بہکر خارج رحم نہیں آتی۔ رحم میں اختلاج ہوتا ہے۔ عورت کو کابلی ہوتی ہے، نیند آتی ہے اور ہلکی سی جھرجھری ہوتی ہے۔ اس کے بعد آواز کمزور ہوتی ہے، آنکھیں گہری ہو جاتی ہیں، آنکھوں کی پلکیں آپس میں مل جاتی ہیں۔ مشغہ اور سر پستان سیاہی مائل ہو جاتے ہیں۔ (الہندی)

ایسی حاملہ کے علاج کے لئے نسخہ جس کو حیض جاری ہو جائے :
 غسل کے روز پندرہ گرام کماۃ چار سو ملی لیٹر پانی میں اتنا ابالیں کہ ایک تہائی رہ
 جائے۔ اس پانی سے صبح، دوپہر شام تین بار فرج کو دھوئیں۔ روغن زنبق اور برگ یا سمین سے
 حمول کریں اور اسی حالت میں جماع کریں۔ اس سے حمل قرار پائے گا اور لڑکا لڑکی کا علم تو بس
 صرف اللہ عالم الغیب ہی کو ہے۔ (بخثیو ع)

چوتھا باب

ولادت میں سہولت، جنین اور مشیمہ کا اخراج، مانع حمل، تدبیر نفاس وزچہ، عسر ولادت کی علامات اور ولادت کی سہولت، اسقاط، رجاء کی علت جسے حمل کا ذب کہتے ہیں اور دروزہ میں شدت لانے والے اسباب۔

چھینک لانا ولادت میں آسانی پیدا کرتا ہے اور مشیمہ کو خارج کرتا ہے۔

(کتاب الفصول۔ باب پنجم)

قرمانا ایک گرام آب نیم گرم کے ساتھ کھانے سے فوراً بچہ خارج ہوتا ہے تاہم عورت کو کھلی ہو جاتی ہے۔ حکم اور جرب کا پیدا کرنے میں قرمانا (۱) خردل کی مانند ہے۔

(جالینوس۔ کتاب السموم)

بقراط نے حاملہ کو کودنے کا حکم دیا یعنی پیچھے کی جانب چھلانگ لگائے ایسا کرنے سے منی اندر سے ساقط ہو جاتی ہے۔ (کتاب المنی۔ بقراط)

ٹھنڈے موسموں میں اور ٹھنڈے شہروں میں بوقت ولادت دشواری ہوتی ہے اور اسقاط زیادہ ہوتے ہیں اور ولادت میں عورتوں کی موت واقع ہوتی ہے۔ ایسے حال میں حاملہ کو دوسری جگہ منتقل کر دینا چاہئے اور نفاس سے متعلق تدابیر اختیار کی جانی چاہئیں۔

(کتاب ابذیمیا)

جسمانی نرمی اور ڈھیلا پن ولادت میں سہولت پیدا کرتا ہے اور ایسی کیفیت گرم تر شہروں میں قدرتی طور پر موجود ہوتی ہے جبکہ سرد و خشک شہروں کے لوگوں میں اس کے برعکس

(۱) اصل نسخہ میں لفظ حرلی گری لکھا ہوا ہے۔

ہوتا ہے۔ (کتاب الفصول۔ باب اول)

لہذا موافق حال کرنے کے لئے آبز، مالش، حمام وغیرہ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ (مؤلف)

عسر ولادت تصرف پیدا کرنے سے بھی واقع ہوتا ہے اور برودت اور جسم کی صلابت سے بھی عسر ولادت ہوتی ہے کیونکہ عروق صدر اور عروق رحم ٹوٹ جاتی ہیں۔ جس سے سل، نرف اور عضلات و اعصاب میں کھنچاؤ کی شدت سے انقطاع پیدا ہو جاتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں کبھی کبھی کزاز ہو جاتا ہے اور کبھی کبھی اگر جسم زیادہ کثیف ہو تو مراق بطن تک بھی چاک ہو جاتا ہے۔ (الفصول)

اسی لئے ولادت کے قبل مالش کی جاتی ہے اور گرم پانی استعمال کرایا جاتا ہے تاکہ پورے جسم میں نرمی آجائے اور ہوائے محیط حرارت کی طرف مائل ہو جائے اور جسم کو پسینہ آتا رہے۔ حمام، آبز، تمرخ کرائی جائے۔ مراق، کو لھے، کمر، سینہ پر بار بار ہلکی مالش کی جائے۔ ماکولات و مشروبات مسخن، ملین غذائیں دی جائیں۔ یہ تدابیر جسم سے سختی کو دور کرتی ہیں اور جسم میں نرمی لا کر ولادت میں آسانی پیدا کرتی ہیں۔ (مؤلف)

ایک نسخہ بخور جو مردہ جنین کو خارج کر کے عورت کو نجات دلاتا ہے۔

بہروزہ، کبریت، جاو شیر گائے کے مرارہ میں گوندھ کر عطفص کے دانہ کے برابر گولیاں بنالی جائیں اور عورت کو دو یا تین بار ایک ایک گولی بطور دھونی دی جائے اور کبھی مر اور قنہ ساڑھے تین گرام لیکر جو شانده کرفس کے ساتھ پلایا جائے۔

عسر ولادت در پیش ہو اور بچہ مرانہ ہو تو عورت کی سیدکائی اور روغن رازقی کی مالش کرائیں اور آب میتھی کا جو شانده ۲۶۰ گرام طلاء مطبوخ ۱۳۰ گرام کے ساتھ پلائیں۔ مسک اور تھوڑی مقدار میں کہرباء شامل کر کے دھونی دیں اور ماکولات و مشروبات اور خوشبو جات سے عورت کو تقویت پہنچائیں اور خوش کلامی سے عورت کے دل کو تقویت پہنچائیں، ڈھارس بندھائیں۔ (أهرن)

یہ حریرے جب غشی ہونے لگے اس وقت دئے جاتے ہیں۔ جو ماء اللحم، تخمیات اور سنبل وغیرہ سے بنائے جاتے ہیں اگر ولادت کے بعد عورت کی صفائی نہ ہو سکے اور مشیمہ وغیرہ باقی رہ جائیں تو نمک سود مچھلی یا حافر دابہ کا ٹکڑا جلا کر دھواں پہنچائیں۔ حیض اور مشیمہ جاری ہو جائیں گے۔ نیز قنئے کے ذریعہ مشیمہ خارج کرائیں اور قنئے پر نظر رکھیں۔ (مؤلف)

کئی کتابوں میں میں نے پڑھا ہے کہ بچہ پیدا ہونے سے قبل جماع کرنے سے ولادت آسان ہوتی ہے۔ اس کی وجہ ظاہر ہے کہ جماع دم طمث کو حرکت میں لاتا ہے۔ میرے ایک دوست نے اس کی تصدیق کی کہ وقت قریب آنے پر جماع سے فراغت کے بعد سہولت سے ولادت ہوئی۔ (مؤلف)

ایک قول کی رو سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ زیادہ دیر تک حمام میں رہنے سے جنین ساقط ہو جاتا ہے۔ یہی تدبیر اگر وقت ولادت اختیار کی جائے تو ولادت جلدی ہو جاتی ہے کیونکہ اس سے جنین کو گرانی ہوتی ہے۔ دراصل جنین کے لئے ہوائے بارد موزوں ہوتی ہے اور ہوائے حار نقصان پہنچاتی ہے۔ (کتاب الجنین - بقراط)

عورت جب حاملہ ہو جائے تو اس کو متواتر پیچھے کی جانب لگاتار جلدی جلدی کو دینے کو کہیں ایسا کرنے سے مادہ منویہ خارج ہو جاتا ہے۔

لڑکا جننے والی عورت اکثر اڑتالیس دنوں میں پاک و صاف ہو جاتی ہے اگر زیادہ طول نہ کھنچے تو بیس سے پچیس یوم میں فارغ ہو جاتی ہے اور لڑکی جننے والی کچھ زیادہ دنوں میں یعنی چوراسی دن میں صاف ہو پاتی ہے اور اگر کچھ اندر نہ رہے تو پینتیس دن میں فارغ ہوتی ہے اور لڑکے کی ماں تیس دن سے قبل طہارت پالے تو یہ اس کی چھاتی میں خرابی کی دلیل ہے اور اگر لڑکی کی ماں چالیس دن سے قبل طہارت پالے تو وہ بھی صحت مند نہیں ہے۔ پیدائش کے بعد اگر عورت کی صفائی حیض وغیرہ جاری ہونے سے نہیں ہوتی تو ہلاک ہو جائے گی۔ عورتوں کو نفاس سے فراغت کے بعد منقی اشیاء سے اپنا علاج کرانا چاہئے ورنہ وہ بیمار ہو کر ہلاک ہو سکتی ہیں۔

ان ایام میں عورت کو روزانہ ۳۰۵ ملی لیٹر کی مقدار میں خون آنا چاہئے۔ حتیٰ کہ سارا خون خارج ہو کر طہارت ہو جائے۔ جنین کا پیروں کی طرف سے پیدا ہونا مہلک ثابت ہوتا ہے اور سر کی طرف سے خارج ہونا طبعی حالت ہوتی ہے۔ پیروں کی طرف سے جنین کا خارج ہونا دردزہ کے اوقات میں زیادہ سکون کی وجہ سے ہوتا ہے۔ (کتاب الجنین - بقراط)

میں نے اسقاط اور آٹھ ماہ سے قبل کی پیدائش میں دیکھا ہے کہ جنین پیروں کی طرف سے خارج ہوئے۔ اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ آٹھویں ماہ میں جنین کا سر پلٹ کر نیچے کی طرف آتا ہے۔ بقراط کے قول سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ سر چونکہ سب سے بھاری عضو ہے اس لئے طبعی طور پر اسے نیچے ہونا چاہئے۔ اس کے علاوہ اگر سر پہلے خارج ہو تو اور جسم کا خارج ہونا آسان ہے۔ اس حالت کے برخلاف پیر یا ہاتھ کا پہلے خارج ہونا بچہ اور

زچہ دونوں کے لئے ہلاکت کا باعث ہے اور اکثر ایسا عورت کے لوٹ پوٹ ہونے سے اور قیام وقوع اور پہلو کے بل لیٹنے کی کثرت سے ہوتا ہے۔ (مؤلف)

جب تک مشیمہ خارج نہ ہو حیض جاری نہیں ہوتا۔ (بقراط)

جڑواں بچے ہوں تو زیادہ دنوں کا فرق نہیں آتا کیونکہ ایک ہی بار کے جماع سے نطفہ قرار پایا ہے اور جب رحم ایک بار بند ہو جاتا ہے تو اس میں دوبارہ منی نہیں جاتی ہے۔ (بقراط)

نفاس والی عورت کو جب کما حقہ خون خارج نہیں ہوتا تو شدید درد اٹھتا ہے۔ اس حال میں رگ صافن کی فصد کھول دینے سے سکون ہو جاتا ہے۔ ایسی عورت کو عسر ولادت بھی پیش آتا ہے کیونکہ اس کی فرج درد کی شدت سے ورم حار میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ فصد کر کے رحم سے کثیر مقدار میں خون خارج کر دیا جاتا ہے تو سارے دردوں سے نجات مل جاتی ہے۔

کہا جاتا ہے کہ ماہض رکہ (کہنی کے اندر نی جانب) کی فصد کرنے سے جلد فائدہ ہوتا ہے۔ (کتاب ایبذیمیا۔ باب ۸، فصل ۴)

مخرج دیدان دوائیں اخراج جنین کے لئے قابل اعتماد ہیں۔ کھانا، ان کا حقہ اور شکم پر ان کا طلاء کیا جاسکتا ہے۔ آفستین، نبطی، عصارہ سداب، عصارہ حنظل تازہ یا جو شاندہ حنظل یا بس ابال کر گاڑھا کر کے عانہ سے ناف تک ملا جائے اور کپڑے میں لت کر کے حمل کیا جائے۔ (مؤلف)

عسر ولادت (ولادت میں مشکل) یا تو زچہ یا مولود یا مشیمہ یا خارجی اشیاء کے سبب سے ہوتا ہے۔ زچہ کی جانب سے اسباب یہ ہیں۔ موٹاپا، صغر رحم، پہلا حمل ہونا، گرمی رحم، ورم رحم، ضعف رحم وغیرہ۔ مولود کی جانب سے اسباب یہ ہیں کہ وقت سے قبل خارج ہو جائے یا معمول سے زیادہ بڑا ہونا یا بہت چھوٹا ہونا یا اس کے سر کا بڑا ہونا یا عجیب الخلقیت کا ہونا یا مردہ ہونا یا مریض ہونا یا بہت جنین کا ہونا یا اس کا زاویہ غیر طبعی ہو۔ طبعی زاویہ یہ ہے کہ سرفم رحم کی جانب ہو اور دونوں ہاتھ رانوں سے لگے ہوئے ہوں اس کے بعد جو طبعی زاویہ بن سکتا ہے وہ یہ کہ پیروں کی طرف سے خارج ہو لیکن اس طور پر کہ فم رحم کے سامنے کی جانب ہو اور ہاتھ پھیلے ہوئے نہ ہوں۔ اس کے علاوہ سب غیر طبعی زاویے ہوتے ہیں۔ مشیمہ کی جانب سے عسر ولادت مشیمہ کے دبیز ہونے کی وجہ سے ہوتی ہے کیونکہ اس کا چاک ہونا مشکل ہو جاتا ہے یا پھر مشیمہ کے بہت رقیق ہونے سے ہوتا ہے کیونکہ قبل از وقت مشیمہ چاک ہو کر رطوبت بہہ جاتی ہے اور رحم سوکھ جاتا ہے اور خارجی اسباب یہ ہیں کہ زیادہ سردی یا زیادہ گرمی کا ہونا جس سے جسم ایک

دم سے ڈھیلا ہو جائے یا عوارضات نفسانیہ کا لاحق ہو جانا۔

اور اگر عسر ولادت یبوست کے سبب ہو یا تنگی کے سبب سے ہو تو مرخی اشیاء استعمال میں لائیں اور مقام مخصوص پر نطول کریں اور جو شانده میتھی بزرکٹاں کے ساتھ نیم گرم روغن گل یا انڈے کی سفیدی ڈالیں۔ اس سے عجیب فائدہ ہوتا ہے۔ پیڑ و اور پورے شکم کی مالش کریں اور بابونہ و اکیلل الملک (ناخونہ) جیسے محلات کے جو شانده کے اندر بٹھائیں۔ اگر بخار نہ ہو تو تھوڑی حرکت دیں، عطوس کرائیں اور پیٹ نہ چل رہا تو نیچے کی طرف زور لگانے کو کہیں اور خوشبودار اشیاء سے تقویت پہنچائیں۔ اگر اسے غشی آجائے تو افاقہ ہونے کے بعد کچھ کھلائیں پلائیں۔ اگر عورت موٹی ہو تو اس کو منہ کے بل لٹائیں اور اسے اپنے گھٹنوں کو سمیٹ کر رانو سے لگانے کو کہیں۔ ایسا کرنے سے جنین رحم کے ٹھیک سامنے میں آجائے گا۔ مہبل میں کوئی ملیں چیز لگا کر اسے اپنی انگلیوں سے کھولنے کی کوشش کریں۔ اگر شکم میں گرانی ہو تو ملیں حقنہ کریں۔ اگر مشیمہ چاک نہ ہو رہا ہو تو ناخون یا آلہ مضغ سے شگاف دیں۔ رحم میں روغنوں سے حقنہ کریں۔

اگر جنین کا زاویہ غیر طبعی ہو تو اندر ڈھکیل کھینچ کر اسے سیدھا کریں اور اگر کوئی عضو باہر نکل آیا ہے تو اس کو نہ کھینچیں کیونکہ وہ ٹوٹ سکتا ہے بلکہ اسے لوٹا کر بعد میں اس کا علاج کریں۔ اگر جنین فم رحم میں بند ہو گیا ہے تو اس کو پیچھے کر کے مہبل کو روغن سے نرم کریں اور پھر اس کو خوب اوپر کی طرف کر دیں اسی طرح اگر کئی جنین ہوں تو اوپر کی جانب لوٹائیں۔

عورت کے کرسی پر بیٹھنے کا مناسب وقت وہ ہوتا ہے جب چھونے سے رحم کھلا ہوا دکھائی دے اور رطوبت آنا شروع ہو اگر یہ رطوبت نہیں آتی ہے تو جنین مردہ ہے یا ضعیف ہے۔ اس کو اوزار سے کھینچ لینا چاہئے۔ (بولس)

جس عورت کے شکم میں جنین کی موت واقع ہو جائے اسے مندرجہ ذیل نسخہ مفید ہے۔ ایک مٹھی شلیم کا آنا حظل کے اچھے جو شانده میں گوندھ کر اسکے پورے شکم پر مالش کریں جو ناف کے نیچے سے پورے شکم پر ہونا چاہئے۔ نفاس والی عورت جس کا شکم ولادت سے متورم ہو گیا ہو اس کے لئے مندرجہ ذیل نسخہ استعمال کریں۔

سکنج، صحر، مصطلی، ہموزن ساڑے تین گرام سفوف شہد میں ملا کر چٹائیں۔

(کتاب الغریب)

ایسی مریشاؤں کو دھرتا اور اس جیسی دوسری دوائیں دی جاتی ہیں اور عرطنیٹا کا بطور

حمل استعمال قاتل جنین ہے اور فوۃ الصبح بھی قاتل جنین ہے۔ (مؤلف)
جنین اور مشیمہ کو خارج کرنے والا ضماد:

شحم حنظل، نمر، برگ سداب، بیل کے پتہ میں گوندھ کر پیڑا اور اس کے اطراف
 میں طلاء کیا جائے۔ (شمعون)

ایک بخور جو عسر و لادت کو دور کرتا ہے اور مشیمہ کو جلد خارج کرتا ہے۔
 قنہ، مر، جاو شیر ہموزن پیسکر گائے کے پتہ میں گوندھ لیں اور مازو کے برابر بندھے
 بنا کر رکھ لیں پھر ایک ایک بندھے کو لیکر اس کی دھونی دن میں دو یا تین بار دیں اور اسی کو آب
 سداب کے ساتھ بھی پلائیں اور مشک سنگھائیں اس سے عورت کو تنفس میں تقویت ملے گی۔

(کتاب الاختیارات)

عسر و لادت میں پہلے خوشبودار اشیاء اور لذیذ ہلکی غذائیں جیسے بھنا ہوا مرغ وغیرہ
 تھوڑی مقدار میں استعمال کرائیں۔ بھر پیٹ نہ کھلائیں۔ اوپر سے عمدہ شراب ریحانی ایک پیالہ
 پلائیں پھر مختلف پہلو بدلوائیں اور اس قدر چلائیں پھر انہیں کہ زیادہ تھکان نہ آجائے اگر اس
 سے بہ سہولت و لادت ہو جائے تو ٹھیک ورنہ لعاب میتھی پلائیں اور لعاب تخم کتاں واسپغول پیٹھ
 اور پیڑا اور اس کے اطراف میں چڑ دیں مذکورہ لطوخ خشکی کی شکایت میں نافع ہے۔

(کتاب الاختیارات - حنین)

اگر مشیمہ گرنے میں تاخیر ہو جائے تو اسے رانوں سے باندھ دیں اور مخرج مشیمہ بخور
 مشروبات اور عطوسات استعمال کریں۔

مشیمہ اگر بعد ولادت زیادہ دن رک گیا تو گندگی اور تعفن پیدا کرتا ہے۔ اس لئے
 مدرطمت دوائیں دینا بہت ضروری ہے۔ (تیا ذوق)

زرد اند کو کپڑے میں لت کر کے حمل کرنے سے فوراً ولادت ہوتی ہے اور اگر پوست
 خیار خشک اٹھارہ گرام لینے سے فوراً ولادت ہوتی ہے۔ مرکی دھونی دینے اور حلتیت (بھنگ) او
 ر جند بید ستر کھانے سے عسر و لادت کی شکایت دور ہو جاتی ہے۔ اگر مشیمہ رہ جائے تو خربق کے
 جوشاندہ میں بیٹھنے سے خارج ہو جاتا ہے۔ خروج مشیمہ کے بعد روغن گلاب کا حمل کرنا
 چاہئے۔ قردمانا کا حمل کرنے سے ولادت ہوتی ہے۔ (کناش السلیمن)

مخرج مشیمہ کا نسخہ :

رماد (راکھ) کو پانی میں دھو کر صاف کر لیں پھر اس میں سے چار سو گرام لیکر اس کے اوپر پینتیس گرام خطمی ملائیں اور اسے پلا کر قئے کرنے کا مشورہ دیں اور چھینک لائیں۔ اگر درد زہ میں عورت پر چار دن گزر جائیں اور بچہ نہ ہو تو عورت کو خلاصی دینے کی کوشش کریں کیونکہ جنین مر چکا ہے۔ لہذا آب سداب ۱۳۰ گرام، روغن ارنڈ یا جوشاندہ میتھی کھجور کے ساتھ پلا کر جلد اسقاط کرائیں۔ نمک سود مچھلی کی آنکھ، گھوڑے کے کھر کی دھونی دیکر سقوط جنین کی کوشش کریں۔ اگر اس سے کام نہ چلے تو مقل ازرق، زوفرا، حرمل، علك انباط کی دھونی دیں تاکہ خون غلیظ نہ ہو اور عدم خروج سے درد میں شدت نہ آئے۔

مشیمہ کے رک جانے اور مردہ جنین کو خارج کرنے میں ایک کامیاب دوا:

مر، قنہ، جاو شیر، بیل کا پتہ اور کبریت ہموزن قطران میں گوند ہلکے بیس جوزہ کی مقدار میں کئی بار کھلائیں۔ ان میں قنہ اور جاو شیر ساڑھے دس گرام لیکر آب ترمس کے ساتھ روزانہ پلائیں۔ اس سے بہت جلد مردہ لڑکا خارج ہو جاتا ہے۔

ولادت میں سہولت :

عورت کو ٹھہلنے کا مشورہ دیں۔ روغن رازقی کی مالش کریں۔ آب میتھی کا جوشاندہ شراب طلاء ۱۳۰ گرام کے ساتھ پلائیں۔ مشک اور کھرباء کی دھونی دیں۔ اس سے تقویت قلب ہوتی ہے۔ طعام، شراب اور عصر اسے اس کی تقویت کریں اور جب خون بند ہو جانے کا اندیشہ ہو تو نمک سود مچھلی کی آنکھ اور گھوڑے کے کھر کی دھونی دیں اور عطوس کرائیں تاکہ خون جاری ہو اور رحم میں ورم نہ آئے۔ (کتاب ابن ماسویہ)

میں نے اپنے شاگرد یوسف کو جو نسخہ بتایا وہ یہ ہے کہ حب قرد مانا اشق میں ملا کر فرزجہ بنائیں اور حمل کریں۔ اس سے جنین فوراً ساقط ہوتا ہے۔ (مؤلف)

میں نے کسی دوا کو بچہ باہر لانے میں مندرجہ ذیل نسخہ سے زیادہ سریع الاثر کوئی دوسرا نسخہ نہیں پایا۔

حلتیت دو گرام، برگ سداب خشک ساڑھے دس گرام، مر ساڑھے تین گرام، آب اہل پینتیس گرام کے ساتھ صبح میں اور اسی مقدار میں شام کو لیں۔ اس سے لازمی طور پر اسقاط ہوتا ہے۔ تریاق اربعہ سے بھی فوراً اسقاط ہو جاتا ہے۔ اسی طرح روغن ارنڈ روزانہ ساڑھے

باکیں ملی لیٹر پینا جلد اسقاط کے لیے قوی دوا ہے۔ اسی طرح آب افسنتین اور شاہترہ کا پینا جلد اسقاط کا سبب رہتا ہے۔ (مؤلف)

مانع حمل نسخہ:

سقمونیا، شحم حنظل، ہزار حبشاں، نجث الحدید، کبریت ختم کرنب، ہموزن لیکر قطران میں گوندھ لیے جائیں۔ طہارت کے بعد اس کا حمول کرنے سے حمل نہیں قرار پاتا۔

دوسرا نسخہ:

برگ غرب مسحوق، شمر غرب چودہ گرام کپڑے میں لت کر کے بعد طہارت حمول کریں۔

ایک اور نسخہ:

ختم کرنب، نہلی اور حرف ساڑھے تین گرام پیس کر قطران میں لگائیں۔ پودینہ نہری میں بھگو کر طہارت کے بعد حمول کرائیں۔

کالی مرچ جماع کے بعد حمول کرنے سے حمل نہیں ہوتا۔

(کتاب المنقیہ - ابن ماسویہ)

جیسا کہ میں نے دیکھا ہے جب ولادت میں مشکل ہو رہی ہے اور جنین کو باہر نکالنا مقصود ہو تو عورت کو چٹ لٹائیں اور اسکے کولہوں کے نیچے کوئی چیز رکھ کر اس کے نچلے جسم کو تھوڑا اونچا کر دیں اور دونوں گھٹنوں کو ایک دوسرے سے الگ الگ کر کے پھیلا دیا جائے۔ پھر آب سداب یا جوشاندہ افسنتین یا روغن ارٹھ یا جوشاندہ ابھل حسب ضرورت پچکاری میں بھر لیں۔ ملحوظ رہے کہ اگر جنین کو پھسلانا مقصود ہو تو لیس دار اشیاء سب سے بہتر ہوتی ہیں اور اگر اسقاط مقصود ہو یا بچہ کو گرانا مقصود ہو تو کڑوی اشیاء بہتر ہوتی ہیں۔ بھروہ پچکاری اس میں داخل کریں اور اس کی ٹکلی اتنی لمبی ہونی چاہئے کہ اندر تک داخل ہو سکے اور دوسرا سرا چکنا اور باریک ہونا چاہئے کیونکہ حاملہ عورت کا قم رحم اس حد تک بند ہو جاتا ہے کہ اسمیں کوشش کے بغیر سلائی بھی نہیں داخل ہو سکتی ہے۔ اس لیے پچکاری کو اندر پہنچا کر اس بات کا اطمینان کر لیں کہ سلائی فضاء رحم میں پہنچ گئی۔ اس کے بعد اندر دوانچوڑیں۔ (مؤلف)

جب وضع حمل کا وقت آ پہنچے تو عورت کو بٹھا کر اس کے پیروں کو بالکل سیدھا کر دیں

اور اس کے پیچھے ٹیک لگا دیں۔ پھر وہ عورت جلدی سے اٹھ بیٹھے اور چیخ مارے اور خوب زور لگائے پھر تھوڑی مقدار میں کثیر التغذیہ غذا کھائے اور تھوڑی پرانی شراب پیئے۔

جنین کو سب سے زیادہ نقصان پہنچانے والی اور سب سے جلد اسقاط لانے والی اشیاء اسہال، کثرت جماع اور چھینک کی کثرت ہیں۔ (کناش سیاست الصحتہ جو جالینوس سے منسوب ہے مگر میرے خیال میں روفس کی ہے)

عسر ولادت کے وقت جبکہ جنین مر گیا ہو تو خر بق، جاو شیر، بیل کے پتہ کا شافہ بنا کر حمل کرنے سے زندہ یا مردہ جنین گر جاتا ہے یا مازو، کبریت کو بیل کے پتہ میں گوندھ کر دھونی دیں۔ قثاء الحمار کا عصارہ سواد و لیٹر لے کر بیل کے پتہ کے ساتھ گوندھ کر حمل کرنے سے زندہ یا مردہ جنین خارج ہوتا ہے۔ (سرایون)

تیز بخار جنین کو بچہ دانی کے اندر مار ڈالتا ہے۔ خاص طور سے اگر رحم میں ورم جار ہو۔ (کتاب الفصول۔ باب پنجم)

میری رائے میں تیز بخار جلد اسقاط لانے میں معاون ہے۔ اگر حلتیت اکیس گرام لی جائے تو اسقاط کے لئے سب سے زیادہ تیز اثر کرتی ہے۔ (مؤلف)

دائیاں حاملہ عورتوں کو کرسی پر نہیں بٹھاتی ہیں۔ بلکہ نم رحم کو چھو کر دیکھتی ہیں جب وہ کھلا ہوتا ہے تو ہلکے ہلکے اسے کافی مقدار میں کھولنے کی کوشش کرتی ہیں اور عورت سے بچہ کو نکالنے کے لئے زور لگانے کے لئے کہتی ہیں۔ وقت ولادت سے پہلے جنین کا حرکت کرنا عسر ولادت کی علامت ہے۔ (کتاب قوی الطبیعة۔ باب ۴)

اس سے مراد ولادت والے مہینہ میں حرکت کرنا ہے۔ دوسرے مہینوں کی حرکت نہیں ہے۔ کیونکہ دوسرے مہینوں میں حرکت کا ہونا بچے کی موجودگی کا پتہ دیتا ہے۔ اس طرح کی حرکت بعد میں نہیں ہوتی۔ اس کلام میں اسی طرف اشارہ ہے۔ (مؤلف)

عسر ولادت سخت موسم سرما میں شدید ہوتا ہے۔ اس لئے میں عورت کے آس پاس بہت سے کونٹہ جلواتا ہوں اور گرم روغنوں کی مالش کرواتا ہوں۔ درد اتنا شدید ہوتا ہے کہ عورت پر غشی طاری ہو جاتی ہے۔ میں اسی حالت میں اس کی فرج میں گرم تیل پہنچواتا ہوں اس سے درد ساکن ہو جاتا ہے اور عورت فوراً سو جاتی ہے۔ (مؤلف)

حب المسک درد زہ کو سکون بخشنے میں عجیب اثر رکھتی ہے اور ولادت میں سہولت پیدا کرتی ہے اس کا نسخہ درج ذیل ہے۔

دار چینی دس حصے، مر پانچ حصے، زراوند حرج اس کے برابر قرفہ اس کے برابر سلجہ عمدہ والی اور ابھل دس حصے، قسط پانچ حصے، میعہ اور افیون دودو حصے، سک ۵۰۰ ملی گرام اس کو

پس کر چھوٹی چھوٹی گولیاں بنالیں اور ضرورت پڑنے پر تین تین گھنٹے بعد ساڑھے ۱۳ گرام کے بقدر پرانی شراب ستر ملی لیٹر کے ساتھ کھلائیں۔ یہ بہت کامیاب دوا ہے۔ مالش اور تلخین بھی کریں اگر عورت کو درد زہ شروع ہو جائے تو عورت کو یہ گولی ہر گھنٹہ پر تھوڑی تھوڑی دیں۔

(مؤلف)

جب عورت کو خربق سفید یا خردالجمام یا زراوند کی دھونی دی جاتی ہے تو مشیمہ فوراً ساقط ہوتا ہے۔

جس عورت کا ولادت کا مہینہ گزر جائے اور درد زہ نہ ہو تو اس کو ماء العسل میں مر ملا کر پلائیں نیز میتھی اور کھجور کا جوشاندہ پلائیں اور دوسری اسقاط والی دوائیں پلائیں۔ مثلاً حب حمل حمول کریں یا شراب استعمال کرائیں۔

عورت کے دہنی ران میں سمندر جھاگ (زبد البحر) کا ایک بڑا سا ٹکڑا لٹکا دیں تو ولادت بہ سہولت ہو جاتی ہے۔

جاو شیر، صمغ سداب کو ہی مخرج جنین و مشیمہ ہیں۔ یمنی اونٹ کا پیر لٹکانے سے فوراً ولادت ہو جاتی ہے۔

خربق ابیض یا عود حمل تازہ کا حمل کرنے سے مشیمہ فوراً ساقط ہوتا ہے۔ (جور جس) اگر خون جاری ہونے سے پہلے عورت پر ولادت مشکل ہو جائے تو اس کی وجہ اعضاء ولادت کا ورم ہوتی ہے اور جب ورم ہوتا ہے تو خون نہیں آتا اور اس کی وجہ سے مختلف قسم کے اورام و امراض پیدا ہوتے ہیں۔ (تفسیر ثانیہ۔ باب ۳)

جہاں تک میں نے غور کیا ہے بزر شیطرج جو حرف سے مشابہ ہوتا ہے اور اسمیں تیز چہ پری خوشبو ہوتی ہے۔ اس سے فوراً بچہ پیدا ہو جاتا ہے اور شیطرج کا بھی یہی فعل ہے۔

(مؤلف)

ولادت کے وقت پیش آنے والے دردوں کی بہ نسبت اسقاط کے وقت پیش آنے والے درد زیادہ شدید ہوتے ہیں۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ رحم طبعی انداز میں بند نہیں ہوتا ہے اور مسقط جنین دواؤں سے رحم میں ایک قسم کی حدت پیدا ہو جاتی ہے۔ جس میں سوزش ہوتی ہے اور اس حدت کی مشارکت سے سر میں تشنج پیدا ہو جاتا ہے اور دوسرے خراب اعراض بھی عارض ہو جاتے ہیں جبکہ ولادت کے وقت ان عوارضات میں سے کچھ بھی نہیں ہوتا۔

شاید ہونے سے پہلے چھوٹی عمر میں حمل قرار پا جائے تو بچہ بڑا ہونے سے پہلے

اسقاط کر دیا جائے۔ اس لئے کہ اگر وہ مسقط دوائیں استعمال نہیں کر لگی تو ہلاک ہو جائے گی۔ جس کے عنق رحم میں یہ کیفیت ہوگی وہ مر جائے گی گرچہ جنین مکمل ہو چکا ہو۔ (عہد البقراط) ایک ایسی گولی کا نسخہ جو فوراً ولادت کرتی ہے۔

ابہل پنیتیس گرام، سداب سترہ گرام، حب حرمل چودہ گرام، ہینگ، اشق، فوہ (مچھڑ) ہر ایک ساڑھے دس گرام کی گولی بنالی جائے۔ پھر اس میں سے ساڑھے دس گرام لیکر پنیتیس گرام جو شانہ ابہل اور جو شانہ مچھڑ، مشکطرا مشع یا عصارۂ سداب کے ساتھ پلائیں۔ دو پہر کو عورت آب حمص (چنے کا پانی) یا آب لوبیا روغن کنجد کے ساتھ پینے اور اس سے پہلے عورت خوب کودے اچھلے اور اپنی کمر اور بدن کو تھکائے اور شام کو آب سداب تازہ میں بھگوئے ہوئے روٹی کے ٹکڑے کو رات بھر کے لئے حمل کرے اور صبح کو اٹھ کر ایک نکلی دار برتن میں مر، بارزد اور جاوشیر ساڑھے چار گرام کی دھونی لے۔ مر، بارزد اور جاوشیر کو پہلے سے گائے کے پتے میں گوندھا لیا جائے۔ اگر اس کے بعد بھی مشکل ہو تو اگرچہ دوا دہرائی بھی جا چکی ہو پشت اور ناف پر آب سداب جس میں شلیم کا آٹا گوندھا گیا ہو اس سے مالش کی جائے۔ اس میں سے کوئی بھی تدابیر اختیار کی جائے گی تو ولادت آسان ہو جائے گی اور جلدی اسقاط ہوگا۔ اگر بخور مریم یا قثاء الحمار یا میویزش یا کندش جو بہت قوی ہو باریک پیس کر اس میں ایک کپڑا لٹ کر لیا جائے اور پھر جہاں تک ممکن ہو رکھا جائے، حمل کیا جائے۔ اور اگر اب بھی عسر ولادت ہو تو اس کو مقتم میں ایک سو اسی گرام پودینہ کا جو شانہ تیار کر کے بیٹھایا جائے۔

ایک عمدہ نسخہ حب:

سات گرام ابہل، پونے دو گرام حلتیت، اس کے ہموزن اشق اور فوہ۔ حسب دستور گولی بنا کر کھائی جائے۔ یہ مقدار ایک خوراک کی ہے۔ (مؤلف)

اسقط جنین کے لئے ایک عجیب فرزجہ:

خر بوق اسود، مویزج، زرداند مدحرج، فریبون، بخور مریم، حب المازریون، شحم حنظل، اشق۔ سب دواؤں کو اشق میں حل کر لیا جائے اور اس کا حمل کیا جائے تو عجیب فائدہ ہوتا ہے۔ اس نسخہ میں مرارۂ ثور (بیل کا پتہ) خشک ایک جز کا اضافہ بھی کر سکتے ہیں۔ (بولس)

اک عجیب فرزجہ:

زرداند مدحرج، فریبون، بخور مریم، فردمانا، صبر۔ فرزجہ بنا کر استعمال کرنے سے

عجیب فائدہ ہوتا ہے۔ (مؤلف)
نسخہ:

باریک پسا ہوا نوشادر پینتیس گرام، اشق ساڑھے دس گرام، اشق کو حل کر کے نوشادر
اسمیں گوندھ لیا جائے اور فرزجہ بنا کر پوری رات حمل کریں۔ حمل کرتے وقت پیروں کو
سیدھائی میں اوپر کر دیں تاکہ دوا رحم کے خوب اندر پہنچے۔ اس سے دوسرے دن حیض جاری
ہو جاتا ہے۔

مشیمہ خارج ہونے کے بعد روغن گلاب کا حمل کریں ولادت میں سہولت پیدا کرنے
والی دوا جو حاملہ کو ولادت والے مہینہ میں روزانہ دی جاتی ہے یہ ہے۔ لعاب حب سفر جل
اٹھا رہ گرام۔

کھانے میں ملوکیہ اور خبازی دیں اسفیند باج کے موٹے فرزجہ رکھیں۔ گٹنے پانی سے
غسل کرائیں جو حمام کے باہر ہو اور عورت کو آرام کرایا جائے۔ گٹنے مسخن روغن سے کمر اور شکم کو
چڑا جائے۔

عسر ولادت کے لئے ایک معجون جو بے مثال ہے:

مر، جند بیدستر، میعہ ہر ایک ساڑھے چار گرام، دارچینی پونے تین گرام، فلفل اس کے
برابر، ابھل اسکے برابر۔ شہد میں معجون بنا کر نو گرام کھلائیں۔ (اسلمین)
عسر ولادت کی شکایت میں ان دواؤں کو کسی مشروب کے ساتھ استعمال میں رکھیں۔
(مؤلف)

ابھل جنین کو زندہ اور مردہ خارج کرتا ہے۔ ترمس کا جو شانہ مر اور سداب کے ساتھ
پینے سے قوت کے ساتھ جنین خارج کرتا ہے۔ (۱)
حب الحاشا کا حمل کرنے سے جنین خارج ہوتا ہے۔

پودینہ نہری خشک کو آب شہد کے ساتھ پیا جائے۔ (۲) یا اس کا عصا رہ پیا جائے یا
حمل کیا جائے تو پوری قوت سے جنین کو خارج کرتا ہے۔ پہاڑی پودینہ اس سلسلے میں زیادہ قوی
ہوتا ہے اور اگر لوگ..... طور طلاء استعمال کریں..... (۳) اسی طرح جماع کے بعد عورت اور
بالخصوص گرم خشک مزاج کی دہلی پتلی عورت بہ طور حمل استعمال کرے تو حمل ساقط ہو جاتا ہے

(۱) اصل نسخہ میں عبارت یہی تک ہے (۲) یہاں کچھ الفاظ ساقط ہیں۔ (۳) یہاں کچھ الفاظ ساقط ہیں۔

لیکن موٹی اور پُر گوشت عورت کے لئے اس کا استعمال حمل کے لئے معین ثابت ہوتا ہے۔ لہذا اسے گرم مزاج کی کمزور عورت ہی استعمال کرے۔ رہی ٹھنڈی مزاج کی موٹی عورت تو اس کو عرق گلاب کے ساتھ کافور حل کر کے بہ طور حمل استعمال کرایا جائے۔ عجیب فائدہ ہوتا ہے۔ مجرب نسخہ ہے۔ (کتاب المفردات۔ جالینوس)

قطران کا بہ طور حمل استعمال جنین کو مردہ کر کے خارج کرتا ہے اور جماع کے وقت مرد اگر اسے عضو تناسل پر لگا لے تو زبردست مانع حمل ثابت ہوتا ہے۔ تمام مانع حمل دواؤں میں سب سے زیادہ مؤثر ثابت ہوتا ہے۔

قنطاریون جلیل رقیق کھانے سے مردہ جنین خارج ہوتا ہے۔ اس کی جڑ کا جوشاندہ پینے سے جنین مر جاتا ہے اور شوکہ منتہ جسے قولو کہتے ہیں حمل کرنے سے طمٹ شدت کے ساتھ جاری ہوتا ہے اور پینے سے جنین ساقط ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

پیاز کا عصا رہ عضو تناسل پر لگا کر جماع کرنے سے حمل نہیں قرار پاتا اور اس کے پانی کا حمل کرنے سے قوت کے ساتھ جنین خارج ہوتا ہے۔ (مؤلف)

بخور مریم کا عصا رہ مراق شکم پر لگانے سے جنین میں فساد آتا ہے۔ پینے یا حمل کرنے سے مشیمہ خارج ہوتا ہے۔

اسی طرح زرد خیری کی کلی کا جوشاندہ جنین و مشیمہ کو خارج کرتا ہے اور اس کے پانی میں بیٹھنے سے مردہ جنین خارج ہوتا ہے اور پینے سے زندہ جنین میں فساد پیدا ہوتا ہے۔ شہد کے ساتھ اس کا حمل کرنے سے زندہ جنین میں فساد پیدا ہوتا ہے اور مردہ جنین خارج ہوتا ہے۔ ایرسا زندہ جنین کو رحم سے خارج کرتا ہے۔ سرخس قاتل جنین ہے۔ اس کی مقدار خوراک اٹھارہ گرام ہے۔ قثاء الحمار کا عصا رہ حمل کرنے سے جنین مر جاتا ہے اور آسانی کے ساتھ خارج ہوتا ہے۔ حنظل اس معاملہ میں زیادہ قوی ہے۔ مرکب جنین کو نکالتا ہے اور ہلاک کرتا ہے۔ جنگلی گیہوں کی بالیاں مشیمہ اور جنین کو جلد نکالنے میں قوی الاثر ہوتی ہیں۔ ایرسا کافر زجہ شہد میں ملا کر استعمال کرنے سے زندہ جنین خارج ہوتا ہے۔ قردمانا جو حریف ہو اور خوشبودار ہو اگر اس کی دھونی حاملہ کے نیچے دی جائے تو زندہ اور مردہ جنین خارج ہوتا ہے۔ عجیب الاثر ہے۔ دارچینی مرکب کے ساتھ ملا کر پینے سے یا حمل کرنے سے جنین گر جاتا ہے۔ (مؤلف)

اس کی وجہ یہ ہے کہ حاملہ کا بکثرت جی متلاتا ہے اور ان دواؤں میں سب سے اچھی دوا وہ ہے جو اس تاثیر کے ساتھ غشیان کو دفع کرتی ہے اور دارچینی میں یہ صفت موجود ہے۔ اس

لئے دارچینی، ابھل، قردمانہ، مرکئی ٹکیاں بنا کر استعمال کرنا چاہئے۔ ترکیب تیاری یہ ہے۔ ابھل دس حصہ، دارچینی نو حصہ، قردمانہ و مرپانچ پانچ حصہ۔ مقدار خوراک تین حصہ دن میں تین بار پینے سے غشیان نہیں ہوتا، ولادت آسانی سے ہوتی ہے اور نفاس والی عورت کی صفائی ہوتی ہے۔ مشیمہ خارج ہوتا ہے۔

روغن بلساں کا حمل کرنے سے جنین اور مشیمہ خارج ہوتے ہیں۔ مر، افسٹین یا سداب یا ماء ترمس کے ساتھ لینے سے جنین خارج ہوتا ہے۔ مقل کی دھونی دینے سے ولادت آسان ہوتی ہے۔ رحم کا منہ کھلتا ہے اور جنین کھنچ آتا ہے۔ پوست غار پینے سے جنین خارج ہوتا ہے۔ لافن کی دھونی دینے سے جنین خارج ہوتا ہے اور مشیمہ گرتا ہے۔

برگ غرب کا شراب استعمال مانع حمل ہے۔ کرنب کی کلی کا روغن حمل کرنے سے جنین مر جاتا ہے۔ لہسن کے جوشاندہ میں بیٹھنے سے اور دھونی دینے سے جنین خارج ہوتا ہے۔ حرف نوگرام پینے سے جنین خارج ہوتا ہے۔ فلفل جنین خارج کرتی ہے اور اس کا حمل کو دفع کر دیتا ہے۔

عرطنیٹا کا حمل کرنے سے جنین تیزی کے ساتھ خارج ہوتا ہے۔ نجور مریم کی جڑ پینے یا حمل کرنے سے جنین گر جاتا ہے۔ اس قوت میں یہ دوا بے مثال ہے۔ بہت لوگوں کا خیال ہے کہ اس نبات کو تھوڑا کھانے سے حاملہ کو اسقاط ہو جاتا ہے اور اس کی جڑ اسقاط کرتی ہے۔ گردن میں اس کی جڑ باندھنے سے حمل قرار نہیں پاتا۔ تخم لوف تیس عدد سرکہ یا پانی کے ساتھ کھانے سے اسقاط ہو جاتا ہے۔

جس وقت اس پودے کے بیج آرہے ہوں اگر حاملہ عورت اس پودے کو سونگھے تو اسقاط ہو جاتا ہے۔ اس کی جڑ کا شافہ بنا کر حمل کرنے سے جنین گرتا ہے۔

جنطیانا کی جڑ کا حمل کرنے سے جنین خارج ہوتا ہے۔ زراوند طویل آٹھ گرام، تھوڑا مر اور فلفل ملا کر کھانے سے نفاس والی عورت کے فضلات اور مشیمہ خارج ہوتے ہیں۔ طمٹ جاری ہوتا ہے۔ جنین نکلتا ہے۔

محقیہ نفاس کے لئے یونانی میں اس کا نام مشہور ہے زراوند حرج کا بھی یہی فعل ہے۔ قنطوریون صغیر جنین کا اسقاط کرتی ہے۔ اس کا فرزجہ حمل کرنے سے طمٹ جاری ہوتا ہے۔ پودینہ کا عصا رہ وقت جماع سے قبل حمل کرنے سے حمل نہیں قرار پاتا۔ برگ قونج کا حمل قاتل جنین، مدر حیض اور مانع حمل ہے۔ (مؤلف)

میرے خیال میں جنگلی سداب حمل کرنے سے جنین فوراً خارج ہوتا ہے۔ اس کے تخم

پونے دو گرام کھانے سے اسی دن ولادت ہو جاتی ہے اور کھلی ہو جاتی ہے۔ (مؤلف)

اس کو ہاتھ میں لینے سے ہاتھ سرخ اور متورم ہو جاتے ہیں۔

جاو شیر کو شہد میں ڈبو کر کھانے اور حمل کرنے سے جنین خارج ہوتا ہے۔ سلکینج ماء العسل کے ساتھ پینے سے حیض جاری ہوتا ہے اور جنین مرجاتا ہے۔ قنہ کھانے سے اور دھونی دینے اور حمل کرنے سے جنین خارج ہوتا ہے۔ زرد خیری کے تخم سات گرام شہد کے ساتھ کھانے اور حمل کرنے سے ولادت جلدی ہوتی ہے۔ (دیسقوریڈوس)

عسر ولادت کی شکایت میں بابونہ، شیخ، برنجاسف، مرزنجوش، میتھی، پودینہ، مشکطر امشیع، زراوند، عرطنیشا ان میں سے جو بھی میسر ہو اس کا جو شانہ بنا کر اس میں حاملہ کو بٹھایا جائے۔

مچھ کی جڑ کا حمل کرنے سے جنین گر جاتا ہے۔ جو شانہ عظمیٰ میں بیٹھنے سے تنقیہ نفاس ہوتا ہے۔ قای نامی تخم جو گیہوں اور جو کے کھیت میں پیدا ہوتا ہے اور جس کی پتیاں چنے کی پتی کی طرح ہوتی ہیں اور جس کا چارہ خرنوب کے چارے کی طرح ہوتا ہے اور جس کے تخم بہت کڑوے ہوتے ہیں، ان کو شہد میں باریک پیس کر حمل کرنے سے حمل نہیں قرار پاتا۔ (دیسقوریڈوس)

جو شانہ بابونہ میں بیٹھنے سے تنقیہ نفاس ہوتا ہے۔ (دیسقوریڈوس)
دارچینی دردزہ اور شدید تکلیف کو دور کرنے میں خاص طور سے مفید ہے اگر اس کو کھایا جائے۔ (ابن ماسویہ)

میرا تجربہ ہے ایک عورت کئی دن تک دردزہ میں مبتلا رہی۔ اس کو سات گرام زعفران کھلایا تو فوراً ولادت ہو گئی۔ اس کا تجربہ کئی بار کیا اور ایسا ہی پایا۔ (مؤلف)
حرف پیس کر ساڑھے دس گرام پینے سے اور حمل کرنے سے جنین فوراً مرجاتا ہے۔ (ماسرجویہ)

خیری اپنی قوت میں سداب کی طرح ہے لہذا اسقاط جنین کرتی ہے۔ (مؤلف)
لبن لقاح مہبل میں ڈالنے سے بچہ خارج ہو جاتا ہے۔ یبوت کے تخم اور اس کے پتے کو شراب کے ساتھ پینے سے اسقاط ہو جاتا ہے۔ اس قوت میں اپنی مثال نہیں رکھتا۔ (ابن ماسویہ)

کما شیر جو ہندوستانی دوا ہے اور چوتھے درجہ میں گرم ہے اور فریون سے حاصل ہوتی

ہے۔ اسقاط میں اپنی مثال نہیں رکھتی۔ (خوز اور ابن ماسویہ)
 تخم کرنب پس کر جماع کے بعد حمل کرنے سے حمل نہیں ہوتا۔ یہ منی کو فاسد کر دیتا اور
 استقرار حمل کو روک دیتا ہے۔ (ابن ماسویہ اور ارجیانس)
 خشک نسرين کا شراب استعمال مخرج جنین اور مد حیض ہے۔ (بولس)
 سلیخ پوری قوت کے ساتھ اسقاط کرتی ہے۔ (مہراریس)
 تل کا نقوع بچہ گرا دیتا ہے۔ (ماسرجویہ)
 سالیوس کا خلاصہ ہے کہ ہر جاندار کی ولادت میں آسانی پیدا کرتا ہے۔ (دمشقی)
 میں نے کئی بار مشاہدہ کیا اور خوز نے بھی اس میں اتفاق کیا ہے کہ ہاتھی کی لید کا فرزند
 حمل کرنے سے کبھی بھی حمل قرار نہیں پاتا ہے۔

فلفل مانع حمل ہے اگر جماع کے بعد حمل کیا جائے۔ (ابن ماسویہ)
 قسط کی دھونی قیف نما برتن سے لینا مسقط جنین ہے۔ (قلہمان)
 ارجوحہ اسقاط جنین کرتا ہے لیکن حاملہ اسے پسند نہیں کرتی۔ (روفس)
ایک عجیب مسقط جنین اور مسہل ولادت بخور کا نسخہ:

مقل ازرق، مر، ابھل پس کر اس کے بندے بنالے جائیں۔ اس معاملہ میں بہت
 اچھا کام کرتے ہیں۔ (مؤلف)

ولادت کے وقت قلب سے بڑھ کر مضر کوئی چیز نہیں ہوسکتی کیونکہ جنین پیروں کی جانب
 سے یا پہلو کی جانب سے یا کسی دوسری دشوار کن زاویے سے بہ غلت خارج ہونا چاہتا ہے۔ اور
 اکثر جنین جو سر کی جانب سے نہیں آتے، مر جاتے ہیں کیونکہ جب کوئی عضو خارج ہوتا ہے تو سر
 اندر گھٹ کر رہ جاتا ہے پھر ولادت مشقت اور تکلیف سے ہوتی ہے۔ (کتاب البقراط)
 نفاس کا خون رک جانا موت کو دعوت دیتا ہے۔ دو عورتیں جس کو یکساں مرض تھا۔ ان
 میں سے ایک کا نفاس رک گیا اور ایک کا جاری ہو گیا۔ جس کا نفاس رک کا تھا وہ مر گئی اور دوسری
 صحت یاب ہو گئی۔

اگر نفاس سے تنقیہ نہ ہو تو اکثر رحم میں ورم ہو جاتا ہے۔

(مسائل ابذیمیا۔ باب سوئم)

اسقاط کے وقت حادث ہونے والے درد ولادت کے وقت حادث ہونے والے

دردوں سے زیادہ تکلیف دہ ہوا کرتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ولادت کے وقت رحم طبعی طور پر سکڑ کر جنین کے گرد مجتمع ہوتا ہے تاکہ جنین کو اپنے سے باہر دفع کر سکے۔ اس کے برخلاف جو دوائیں جنین کو اسقاط پر مجبور کرتی ہیں وہ رحم کو دفع اور انضمام پر حد درجہ مجبور کر دیتی ہیں جس سے رحم پر ورم آ جاتا ہے اور دواؤں کی سوزش سے رحم میں حدت پیدا ہو جاتی ہے اور تکلیف و عوارض پیدا ہو جاتے ہیں۔ (عہد البقراط)

طمث کو قوت کے ساتھ جاری کرنیوالی دوائیں۔

اشنان فارسی، شونیز، عاقر قرحا، سداب تازہ، فراسیون، فریبون، مر، قنہ، سب دواؤں کو سفید کپڑے میں لیکر حمل کریں۔ (ابن ماسویہ)

استقرار حمل کو روکنے کے لئے عورت کو چاہئے کہ جماع سے فراغت کے بعد چھینک دے اور مہبل کو اچھی طرح ملے اور شہد اور قطران یا روغن بلساں یا اسفیداج یا کوئی دوسری مرطوب چیز بطور حمل استعمال کرے۔ انار کا شحم حمل کریں۔ (مسح)

دارچینی کی خاصیت ولادت میں سہولت پیدا کرنا ہے اور اس کے بعد اندرونی رحم فضلات کا پوری طرح تنقیہ کرتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

دیسقوری دوس کے قول کے مطابق ذیل کی گولی جنین کا اسقاط کرتی ہے۔

زراوند طویل، فلفل اور مرہموزن لیکر گولیاں بنالی جائیں روزانہ ساڑھے دس گرام کی گولیاں آب ترمس ۳۵ گرام کے ساتھ کھانے سے سہولت ولادت ہو جاتی ہے۔

(دیسقوری دوس)

ولادت کے بعد شکم میں ورم آنے کی دوا:

سکینچ، صخر، مصطلی، ہموزن لیکر شہد میں گوندھ لیں اور ساڑھے چار گرام کے بقدر کھلائیں فوراً تسکین حاصل ہوتی ہے۔

زندہ بچہ نکالنے کے لئے فیلو ہرج، باقلہ کے برابر شہد میں گوندھ کر کھلائیں۔

جوشاندہ فنجکشت پلانے سے مردہ جنین خارج ہوتا ہے۔ بہت کامیاب دوا ہے۔

سداب کو پسکر گائے کے پتے میں ملا کر پورے شکم پر لگانا بھی مفید ہے۔ نم رحم میں بھی لگانا چاہئے۔ (خوز)

باقلہ نہار منہ (۷ دن کھانا ہے تاکہ ۷ دانے) کھانے سے پوری زندگی حمل نہیں قرار

پاتا۔ اگر اس کا تجربہ کرنا ہو تو مرغی کو باقلہ کھلا کر دیکھو ہمیشہ کے لئے انڈا دینا بند کر دے گی۔
ہاتھی کا براز حمل کرنے سے ہمیشہ کے لئے حمل نہیں ہوتا۔

آب برنج اسف پینے سے فوراً اسقاط ہو جاتا ہے۔ عورت کی ران پر کرپز نئے کپڑے
میں پوٹلی بنا کر باندھنے سے اسقاط ہوتا ہے۔

نسخہ برائے اسقاط :

زراوند طویل، جطیانہ، حب الغار، مر، قط بخری، سلیخہ سیاہ، فوۃ الصبغ، عصارۃ افسنین
، قرمانا تازہ، چہ پڑہ، قفل، مشکطرا مشیع، هموزن لے کر اس کی گولیاں بنالیں جائیں
اور روزانہ مسلسل دس دن تک نو گرام تھوڑے سداب کے ساتھ کھائیں۔ عود سداب کا حمل
کریں اور ناف پر گائے کا مرارہ چڑیں۔ (طب قدیم)

کتاب تشریح اجنہ از بقراط :

جو جنین رحم کے اندر مردہ ہو جاتے ہیں ان کو جب نکالنے کا قصد ہو تو عورت کا چہرہ اس
طرف کر دیں کہ اسے دکھائی نہ دے کہ آپ کیا کر رہے ہیں اور لولب اس کی کہنیوں میں رکھیں۔
جب اس کی ہڈیاں ابھر آئیں تو ہاتھوں کی انگلیوں کو اس طرح باندھیں کہ گوشت نہ پھلے پھر کف
اور مونڈے کا گوشت کاٹیں پھر نکالیں اور سر کو طبعی انداز میں پھیر کر تھوڑا سا اپنی طرف کھینچیں
پھر تھوڑا اندر کر دیں اور پسلیوں اور ہنسی کے پاس سکین سے باندھ دیں۔ تاکہ اس میں جو کچھ
نفع ہوا ہے وہ دور ہو جائے اور جنین بستہ ہو کر آسانی سے نکل جائے۔ اس کے بعد اگر جنین کا سر
اندر ڈھکیل کر طبعی حالت میں کیا جانا ممکن ہو تو ٹھیک ہے ورنہ آلہ سے پکڑ کر کھینچیں اور عورت پر
گرم پانی خوب بہائیں روغن سے مالش کریں اور ایک پیر دوسرے پیر کے اوپر رکھ کر سونے کی
ہدایت دیں۔ عورت کو خوشبودار اور لطیف شراب پلائیں۔ زرنخ کو شہد میں پیس کر شراب ملا کر
ملیں اور لگائیں اور پلائیں بھی۔ کبھی کبھی جنین مرا ہوا نہیں ہوتا بلکہ ایک طرف پڑا رہتا ہے وجہ یہ
ہوتی ہے کہ اس کی ناف اس کے گردن میں پھنس جاتی ہے جو اس کو نکلنے نہیں دیتی اور اس کا سر
ماں کی کوکھ میں پھنسا رہتا ہے۔ ایسی حالت میں اکثر جنین کے ہاتھ پہلے باہر آتے ہیں اور اگر پھر
ان میں سے اکثر کی موت ہو جاتی ہے۔ اور بعض اوقات بچے کا کوئی بھی حصہ باہر نہیں آ پاتا ایسے
میں بڑا خطرہ لاحق رہتا ہے کیونکہ ناف میں گردن پوری طرح لپٹی رہتی ہے اور کوئی بھی درد زہ
میں مبتلا عورت کو اگر ولادت سے پہلے رطوبت رحمی خارج ہو جائے تو بچے کے باہر آنے میں

دشواری ہوتی ہے۔ اگر حالات اس کے برعکس ہوں تو آسانی ہوتی ہے۔ تو اگر اس کی تشخیص ہو جائے کہ عسر ولادت کی وجہ بچے کی گردن میں ناف کا لپٹ جاتا ہے یا بچے کا صحیح زاویہ پر نہ ہونا ہے تو عورت کے ہاتھ اور پیروں کو پکڑ کر تیسری بار خوب زور زور سے ہلایا جائے تاکہ اس کے پیٹ میں اتھل پتھل ہو۔ پھر اس کے پیروں کو اٹھا کر ایک دوسرے سے دور دور کر دیا جائے اور اس طرح کی حرکت دی جائے جس طرح پتھری کی شکایت میں دی جاتی ہے۔ پھر اسے کھڑا کر کے کندھے کو پکڑ کر خوب ہلایا جائے پھر فرش پر گرا کر کندھے کو ہلایا جائے۔ تاکہ جنین کچھ صحیح پوزیشن میں نیچے آجائے اور نکالنا آسان ہو جائے۔ اور اگر اس وقت مشکٹر امشیع اقرطیشی میسر ہو تو پلایا جائے اور جند بیدستر کو شراب کے ساتھ پکا کر بطور حمل استعمال میں لایا جائے۔

(تشریح الاجنہ۔ بقراط)

ابہل جنین کا اسقاط کرتا ہے خواہ اس کو پیا جائے یا حمل کیا جائے یا اس کی دھونی لی جائے۔ (دیسقوریڈوس)

آذریون خاص طور پر مسقط جنین ہے۔ (بدیغورس)

ابہل جنین کا اسقاط کرتا ہے خواہ زندہ ہو یا مردہ غرب کا پتہ پسکر شراب کے ساتھ پینے سے حمل نہیں ہوتا۔ خوشا کی جڑ کا حمل کرنے سے جنین خارج ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

انارغیون کے پتے ۹ گرام لیکر میٹج کے ساتھ پینے سے جنین اور مشیمہ خارج ہوتے ہیں۔ عسر ولادت میں اسے عورت کے گلے میں باندھ کر لٹکایا جاتا ہے۔ جنین فوراً تولد ہوتا ہے۔ پیر مایہ کا پینا مانع حمل ہے۔ اُشق پینے سے جنین خارج ہوتا ہے۔ روغن بلساں کا حمل کرنے سے جنین اور مشیمہ خارج ہوتے ہیں۔ (بدیغورس)

برنجاسف کے جوشاندہ میں بیٹھنے سے جنین اور مشیمہ جلد خارج ہوتے ہیں۔

برنجاسف کے تخم ساڑھے تیرہ گرام پینے سے جنین خارج ہوتا ہے۔ بایونہ کا شراب استعمال یا اس کے جوشاندہ کا آبز ن مسہل ولادت ہے بہ سہولت ولادت ہوتی ہے۔

(دیسقوریڈوس)

جطیانہ کی جڑ کا حمل شہد کے ساتھ استعمال کرنے سے جنین گرتا ہے اور اس کے درخت

کی جڑ کا حمل کرنے سے جنین جلد خارج ہوتا ہے۔

جنگلی گاجر کا حمل کرنے سے جنین خارج ہوتا ہے۔ دو قوخرج جنین ہے خواہ پیا جائے یا

مر کے ساتھ فرزجہ بنا کر حمل کیا جائے۔

دار شیشیاں مسقط جنین ہے اگر اس کا فرزہ بنا کر حمل کیا جائے۔ جنگلی زیتون کا گوند جو زبان میں شوزش پیدا کرتا ہے، مسقط جنین ہوتا ہے۔ بکری کی میٹنی خاص طور سے جنگلی بکری کی افادیہ کے ساتھ پینے سے جنین خارج ہوتا ہے۔ گدھ کی بیٹ کی دھونی دینے سے جنین خارج ہو جاتا ہے۔

زراوند طویل ۹ گرام لیکر فلفل اور مر ملا کر کھانے سے جنین باہر آ جاتا ہے۔ اس کے حمل سے بھی یہی فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ زراوند مدحرج بھی یہی کام کرتا ہے۔ روغن میتھی کا حقنہ کرنے سے اس عورت کو ولادت میں آسانی ہوتی ہے۔ جس کی رطوبتیں قبل از وقت بہہ گئی ہوں اور رحم میں خشکی ہو گئی ہو۔ برگ اخروٹ طہارت کے بعد سرکہ کے ساتھ کھانے سے حمل نہیں ہوتا۔ (دیسقوریڈوس)

حرف بابلی مسقط جنین ہے۔ (دیسقوریڈوس)

حاشا کا جوشاندہ شہد کے ساتھ استعمال کرنے سے جنین اور مشیمہ باہر آ جاتے ہیں۔

(جالینوس)

حاشا مخرج جنین ہے۔ (دیسقوریڈوس)

شحم حظل نہ صرف قاتل جنین ہے بلکہ قتل جنین کے بعد عورت کو شفا یا ب بھی کرتا ہے۔ زنجار حدید (لوہے کا میل) پینے سے حمل نہیں ہوتا۔ چنا اخراج جنین میں معین ہوتا ہے۔

(جالینوس)

دمعہ بیروج اور اس کی جڑ ۲ گرام کا شراب استعمال مسقط جنین ہے۔

نمک کا کلزاحمول کرنے سے جنین گر جاتا ہے۔ (دیسقوریڈوس)

کبریت کی دھونی لینا جنین گراتا ہے۔ سرینون کی جڑ کو گھس کر حمل کرنے سے جنین جلد

خارج ہوتا ہے۔

کماذریوس اور اس کا جوشاندہ حیض اور جنین خارج کرتے ہیں۔

(تجربات ابن داؤد)

زهرۃ الملح کا حمل قاتل جنین ہے اور جماع سے فراغت کے بعد حمل کرنے سے حمل

نہیں قرار پاتا۔ تخم کرب طہارت کے بعد حمل کرنے سے حمل نہیں ہوتا۔ (دیسقوریڈوس)

لوف الحیہ کا پھل نوے ملی گرام پانی ملے سرکہ میں ملا کر کھانے سے جنین ساقط ہو جاتا

ہے اور اگر عورت اس نبات کو پھول مر جھا جانے کے بعد سو گھلے تو اسقاط ہو جاتا ہے۔

(ابن ماسویہ)

لوف الحیہ کی جڑ کے ٹکیاں بنا کر حمل کرنے سے جنین خارج ہوتا ہے۔ مر، افسنتین یا آب ترمس یا عصارہ سداب کے ساتھ حمل کرنے سے جنین جلد خارج ہوتا ہے۔

(دیسقوریوس)

مقل یہودی کا حمل کرنے سے یا دھونی لینے سے جنین ساقط ہو جاتا ہے۔ مشکطرا مشیج پینا یا اس کی دھونی لینا بھی یہی صفت رکھتا ہے۔ اگر حمل کیا جائے تو زیادہ اثر ہوتا ہے۔ پودینہ کا عصارہ بوقت جماع حمل کرنے سے حمل نہیں ہوتا۔ نسرین قاتل و مخرج جنین ہے۔ (جالینوس)

ایر سا میں شہد ملا کر استعمال کیا جائے تو قاتل اور مخرج جنین ثابت ہوتا ہے۔ اس کا روغن بھی مخرج جنین ہے۔ ایر سا بذات خود جنین کو فاسد کرتا ہے اور اسے خارج کرتا ہے۔ (بولس)

سقمونیا کپڑے میں لت کر کے حمل کرنے سے جنین مر جاتا ہے۔ سکینج ادر و مالی کے ساتھ پینے سے جنین مر جاتا ہے (ادر و مالی ایک شراب ہے جو ماء العنب و ماء البحر سے بنائی جاتی ہے) سا سالیوس کی جڑ اور تخم دونوں مسقط جنین ہیں۔

سداب کی خاصیت منی کو فاسد کرنا ہے۔ (جالینوس)
سداب مانع حمل ہے۔ فاشرا کی جڑ اگر ۹ گرام کھلائی جائے یا حمل کی جائے تو مخرج جنین و مشیمہ ثابت ہوتی ہے اور اس کا جو شانہ اگر اسمیں بیٹھا جائے تو وہ بھی یہی فعل کرتا ہے۔ فلفل جنین کو جلدی خارج کرتی ہے اور اگر اس کا حمل بعد جماع کیا جائے تو زبردست فساد منی کا سبب بنتا ہے۔ (ابن ماسویہ و رؤف)

فلفل کو جماع کے بعد حمل کیا جائے تو منی فاسد ہو جاتی ہے۔ عسر و لادت کی شکایت میں اخراج مشیمہ کے لئے کبریت اصفر (گندھک زرد)، مراحمہ، قفر، جو شیر اور قنہ ہموزن کی دھونی بار بار دی جائے اور جو شیر و قنہ پلایا جائے اور کبوتر کی بیٹ اور سانپ کی کچلی سے دھونی دی جائے۔ اگر کوئی عورت ہاتھی کی لید اور بزرا لہنج گوندھ کر حمل کرے یا صرف ہاتھی کی لید کا حمل کرے تو کبھی حاملہ نہیں ہوگی۔ قبض ہو تو نتوء الرحم کے اصول سے اس کا ازالہ کریں۔ بہت زیادہ جماع کرنے سے کبھی عورت کا رحم پھٹ جاتا ہے اور کبھی حمل کے بوجھ سے مثانہ پھٹ جاتا ہے۔ اس کی صحیح علامت غیر ارادی طور پر پیشاب کا نکلنا ہے۔ (ابن ماسویہ)

اگر اثنان فارسی ساڑھے دس گرام پی لی جائے تو اسی دن ولادت ہو جاتی ہے۔
 قردمانہ ایک گرام کا شرباً استعمال کیا جائے تو ولادت فوراً ہو جاتی ہے لیکن اس سے کھجلی ہو جاتی
 ہے۔ جروحہ پیدا کرنے میں یہ خردل کے مشابہ ہے۔ (جالینوس - کتاب السموم)
 میرے خیال میں یہ قردمانہ ہی ہے (مؤلف)

نرم بدن والی عورتوں کے یہاں ولادت آسانی سے ہو جاتی ہے۔ لڑکے لڑکیوں کی
 نسبت آسانی سے پیدا ہوتے ہیں۔ اگر ولادت مشکل ہو اور عورت فارغ نہ ہو پار ہی ہو تو اسکا
 مطلب ہے کہ عورت کے اعضاء متورم ہیں اور زیادہ تر خون حیض و بواسیر رک جانے کے بعد
 ہونے والے عوارضات جیسی شکایتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ (کتاب الاہویہ والبلدان)

ایک پاگل لڑکی سے کسی نے جماع کر لیا اور اس کے اندر منی ٹھہر گئی تو میں نے اسے
 سرین کے بل نیچے سے اوپر کی جانب چھلانگ لگانے کا حکم دیا لہذا اس نے ایسے ہی سات بار
 چھلانگ لگائی۔ اس طرح کرنے سے اندر کی منی باہر نکل گئی۔ (بقراط - کتاب المنی)

چھلانگ صرف پیچھے کی جانب ہونی چاہئے تب ہی منی کا باہر نکلنا ممکن ہے کیونکہ پیچھے کی
 جانب چھلانگ لگانے سے منی ایک دم سے قم رحم پر آ جاتی ہے اور اگر سامنے کی طرف چھلانگ
 لگائی جائے تو منی مزید کھسک کر رحم کی طرف چلی جائے گی اور اگر حضیوں پر شوکران لگا کر ٹھنڈا
 کر دیا جائے کہ ان کے مزاج بگڑ جائیں یا کاٹ کر علیحدہ کر دیا جائے تو جانوروں میں نسل نہیں
 چلتی۔ حمل نہیں ٹھہر پاتا۔ (مؤلف)

شوکران کو بہ طور ضما د بار بار استعمال کیا جائے تب نسل کشی ہوتی ہے۔ (مؤلف)
 اگر حاملہ کے فصد لگائی جائے تو اسقاط ہو جاتا ہے خاص طور سے اگر اس کا حمل زیادہ
 دن کا ہو گیا ہو اور بڑھ گیا ہو۔ کیونکہ اس سے بچہ کی غذا ختم ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اگر بچہ بڑا ہو
 تو اس کو زیادہ غذا کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں اس کی ماں کے فصد لگانا یا اس کی
 ماں کو بھوکا رکھنا یا استفراغ دم بچہ کے لئے زیادہ نقصان دہ ہوتے ہیں۔ حاملہ کو کثرت اسہال
 بھی اسقاط کا سبب بن سکتا ہے۔ اگر عورت کو اختناق رحم یا عسر ولادت ہے اور ایسی صورت میں
 اس کو چھینک آجائے تو اس کے لئے بہتر ثابت ہوتا ہے۔ حاملہ کے پستان اگر کمزور ہیں تو بھی
 اسقاط ہو سکتا ہے کیونکہ پستان کی کمزوری عروق رحم میں خون کی قلت کے باعث ہوتی ہے۔ جس
 کے نتیجہ میں بچہ نقص تغذیہ کی بنا پر مرجاتا ہے اگر حمل جزواں ہے اور ایک پستان مرجھائی کمزور
 ہے تو ایسی صورت میں ایک بچہ کا اسقاط ہو سکتا ہے اور یہ بچہ اسی جانب کا ہوگا جس جانب کی

شدی کمزور ہے۔ (کتاب الفصول)

یہ بات ممکن ہے کہ ایک عورت جس کی ایک پستان ڈھیلی کمزور ہو گئی ہو اس سے لڑکے یا لڑکی کے اسقاط کی دلیل بنائی جائے۔ اس صورت میں چھینک لانے والی دواناک میں ڈالی جائے، نتھنے اور منہ بند کر دیا جائے۔ ایسا کرنے سے مشیمہ گر جائے گا۔ کیونکہ اس حال میں شکم میں تمد و اور تو اترا واقع ہو جاتا ہے جو مشیمہ کے اسقاط میں معین ہوتا ہے۔

حاملہ کی چھاتی سے دودھ کا جاری ہونا جنین کے کمزور ہونے کی علامت ہے کیونکہ اس سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ بچہ کافی تعداد میں غذا حاصل نہیں کر پا رہا ہے۔ پستانوں کا بھرا ہونا اور دودھ کا جاری نہ ہونا بہتر حال کا پتہ دیتا ہے کیونکہ یہ متوسط حالت ہے جس میں نہ تو خون کی کمی کا اور نہ بچے کے غذایات نہ ہونے کا پتہ چلتا ہے جو اسقاط سبب بننے والی علامات ہیں۔ اس کے برخلاف اگر دونوں پستان کمزور و ڈھیلے ہو گئے ہیں اور ان میں درد ہے یا پسلیوں میں درد ہے اور حاملہ بخار کی حالت میں اسقاط نہیں کر رہی ہے اور اس کے دونوں پستان ظاہری اعتبار سے گرم ہیں تو ولادت تکلیف سے ہوگی اور خطرہ سے خالی نہ ہوگی یا اسقاط ہوگا جو خطرہ سے خالی نہ ہوگا کیونکہ کبھی حاملہ کے اندر خراب خلطیں جمع ہوتی ہیں جو بخاروں کو بہانہ میں لاتی ہیں اور جنین موجود ہونے کی وجہ سے ان کا تنقیہ کے ہو پاتا۔ اس لئے کبھی تو تیز بخار سے بچہ ہلاک ہو جاتا ہے اور کبھی ہلکے بخار سے بچہ اور ماں بیمار ہوتے ہیں اور ولادت میں خطرہ ہوتا ہے کیونکہ ولادت اسی وقت سلامتی کے ساتھ ہو سکتی ہے جبکہ حاملہ اور بچہ دونوں میں قوت ہو۔

بخور مریم کے بارے میں بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اگر حاملہ اس کو لٹکا لے یا اس پر پیر رکھے تو جنین گر جاتا ہے اور اگر گردن اور بازو پر باندھے تو حمل نہیں ٹھہرتا۔ (مؤلف)

اس کے عصارہ میں اتنی زیادہ قوت ہوتی ہے کہ شکم پر اس کی مالش کرنے سے جنین فاسد ہو جاتا ہے اور کپڑے میں لت کر کے حمل کرنے سے بہت قوی مخرج جنین دوا بن جاتی ہے۔

اگر اس کا عصارہ مراق بطن، کمر اور ناف کے مقام پر لت کیا جائے تو جنین خارج ہو جاتا ہے۔

اسے بطور طلاء و حمل استعمال کیا جائے اور مہبل کے اندر پچکاری کے ذریعہ ڈالا جائے۔ یہ وہی مخرج جنین کا فعل انجام دیا ہے اور حرارت نہیں بھڑکاتا۔

(دیسقو دیدوس و جالینوس)

بخور مریم کا عصارہ یقینی طور پر قاتل جنین ہے۔

مچھکھ کا حمل مسقط جنین ہے۔ پودینہ کا حمل قاتل جنین ہے اور اس کا عصارہ پینا یا حمل کرنا مخرج جنین ہے۔ (دیسقوریڈوس)

فریر کی دھونی مخرج مشیمہ ہے۔ (جالینوس)

قرمانا کی دھونی مسقط جنین ہے اور روغن قیصوم مخرج مشیمہ ہے۔ قثاء الحمار کے عصارہ کا حمل قاتل جنین ہے۔ بانو ثوق ذریعہ سے مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ نمک درانی کا حمل مسقط جنین ہوتا ہے۔ (دیسقوریڈوس)

قثاء الحمار کے عصارہ کا حمل کرنا مفسد جنین ہے۔ قنطور یون کبیر کی جڑ کا فرزجہ بنا کر حمل کرنا مسقط جنین ہے اور قنطور یون صغیر کے عصارہ کا حمل مخرج جنین ہے۔ قنہ کا حمل یا دھونی مخرج جنین ہے۔ اس کو دودھ کے ساتھ پینے سے مردہ جنین خارج ہوتا ہے۔ قطران کو ذکر پر لٹوخ کرنے سے حمل نہیں ہوتا اور اس کا حقنہ مسقط جنین ثابت ہوتا ہے۔ اس کا حمل زندہ جنین کو مارتا اور پھر خارج کرتا ہے۔ اگر جماع کے وقت عضو تناسل پر اس کو لگا لیا جائے تو اس سے نطفہ خراب ہو جاتا ہے۔ حمل کے لائق نہیں رہ جاتا۔ یہ اعلیٰ درجہ کی مانع حمل دوا ہے اس کے مستقل استعمال سے عورت بانجھ ہو جاتی ہے۔ (دیسقوریڈوس)

قطران کو بذریعہ حقنہ عورت کی مہبل میں اس طرح داخل کیا جائے کہ عورت نصف کولہوں تک چت لیٹی رہے۔ یہ حالت زیادہ موثر ہوتی ہے اخراج جنین کے لئے۔ دوسری دواؤں کو بھی اسی طرح داخل کیا جاتا ہے اور کپڑا دوا میں بھگو کر حمل کرنے سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے۔ تھوڑی دیر تک اگر دوا اندر رہ جائے تو اس کا فائدہ سامنے آتا ہے۔ زوفاء رطب کا حمل جنین خارج کرنے میں سہولت پیدا کرتا ہے سو یا قبل جماع یا بوقت جماع فم رحم کے اندر رکھ لینے سے حمل نہیں ٹھہرتا۔ (مؤلف)

پوست ینوت کی دھونی مخرج مشیمہ و جنین ہے۔ ترمس کو مر اور شہد میں ملا کر حمل کرنے سے جنین خارج ہوتا ہے۔ (دیسقوریڈوس)

اس کا جالینوس نے بھی ذکر کیا ہے۔

لہسن کے جو شانہ میں بیٹھنے سے مشیمہ خارج ہوتا ہے۔ اس کی دھونی بھی یہی فائدہ پہنچاتی ہے۔ درخت غار کے جڑ کی چھال سواد و سوگرام پینے سے جنین مر جاتا ہے۔ غرب کا پتہ کھانے سے حمل نہیں ہوتا۔ تخم خیری زرد بغیر شہد کے سات گرام کا حمل کرنے یا شرباً استعمال کرنے سے ولادت کے قریب جنین خارج ہو جاتا ہے۔ خیری کے پھول خشک کر کے اس کا

جوشاندہ پینا مخرج جنین ہے اور مردہ جنین کو خارج کرتا ہے۔ اس کے پینے سے جنین مر جاتا ہے کیونکہ یہ بہت کڑوا ہوتا ہے۔ اس کے تخم زندہ جنین کو خراب کر دیتے ہیں اور مار ڈالتے ہیں اور مردہ کو خارج کرتے ہیں۔ اس کی جڑ بھی یہی کام کرتی ہے۔ دونوں خربق حمل کرنے سے جنین مر جاتا ہے اور خربق سیاہ بہ نسبت سفید کے زیادہ قوی ہوتا ہے۔ (جالینوس)

اخراج مشیمہ کے لئے روغن بلساں یا روغن نمام اور روغن مرزنجوش اور روغن نار دین و مر میں کپڑا بھگو کر بطور حمل استعمال کریں۔

خیری زرد کا جوشاندہ اخراج مشیمہ کے لئے پینا چاہئے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ حمل سے بچنے کے لئے سفید کپڑا مندرجہ ذیل ادویہ میں ڈبو کر بطور حمل استعمال کیا جائے۔

سفوف برگ عرب اور سفوف شمر غرب ہر ایک ساڑھ تیرہ گرام آب برگ غرب میں دواؤں کو بھگو دیا جائے۔

دوسرا نسخہ:

تخم کرنب بھٹی اور حرف ہر ایک سات سات گرام لیکر پیس کر قطران میں گوندھ لیا جائے اور پھر ان کو آب پودینہ میں ڈبو کر حمل کیا جائے۔

نسخہ مانع حمل:

شحم حنظل، سقمونیا، ہزار جشان سندان، خبث اللہید، کرنب و تخم کرنب ہموزن لیکر پیس کر ان کو قطران میں گوندھ لیا جائے اور طہارت کے بعد کچھ دنوں تک عورت حمل کر کے اندر رکھے۔ (ابن ماسویہ)

شیلیم کا آنا آب کرنب میں پیس کر حمل کریں۔ (مجبول)

عورت پر ولادت دشوار ہو رہی ہو تو پر سیا و شاں کا سفوف شراب میں بھگوئیں اور اس میں کچھ روغن شامل کر لیں نیز مشکطرا مشیع شراب اور پانی کے ساتھ پینے اور چھینک لانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اگر بچہ مر گیا ہے تو ۰۵ گرام آب سداب و میتھی اور انجیر پکا کر اس میں ساڑھے دس گرام صحر بری شامل کریں اس کو تھوڑا تھوڑا پینے سے بچہ خارج ہو جائے گا اور اس کو آب سداب ۳۵ گرام مشکطرا مشیع، قطران اور ابھل کے جوشاندہ میں ملا کر عورت کی ناف اور کمر پر نطول کیا جائے نیز آب بازروج ۱۰۵ ملی لیٹر پیا جائے اس سے حمل نہیں ہوتا اور ذکر پر روغن بلساں لگانے سے بھی حمل نہیں ہوتا۔ قبل از جماع اس کا فیلہ بنا کر رحم میں رکھ لیا جاتا ہے۔

(اسحاق)

خریق سیاہ کا حمل کرنے سے رحم کے اندر جمع شدہ مواد باہر نکل آتے ہیں۔

(دیسقوریڈوس)

دوائے مسقط مشیمہ بحوالہ ابن ماسویہ در علاج حاملہ :

رماد میں پانی ڈالکر اسے صاف کر لیا جائے۔ اس میں سے چار سو گرام لیکر پھر اس میں اوپر سے ۳۵ گرام خطمی ڈالکر پلائیں اور قے کرائیں اور اس کو ناک میں سڑکیں تاکہ چھینک آئے۔ اگر درد زہ میں چار دن گزر جانے پر بھی واضع حمل نہ ہو سکے تو ایسی قوی دوا استعمال کر کے ماں کو پچانے کی تدابیر کریں جو بچے کے لئے بھی خطرناک نہ ہوں مثلاً آب سداب، روغن میتھی، آب میتھی جس کو تمر کے ساتھ پکایا گیا ہو اور روغن سمکنہ ناتجہ کا سفوف اور گھوڑے کی کھر کی دھونی دیں جب جنین باہر آجائے اور رحم کو گاڑھے خون سے محفوظ رکھنا مقصود ہو جس سے تکلیف نہ ہو تو مقل اور زوفرایا حمل اور علک الانباط، صحر، خردل ابیض کی دھونی دیں اس سے خون گاڑھا نہیں ہوتا۔

ایک دوا جو عمر ولادت، احتباس مشیمہ اور مردہ بچے کے اخراج میں کارآمد ہوتی ہے۔ مر، قنہ، جاو شیر، کبریت، گائے کا پتہ ہموزن لیکر سب کو قطران میں ملا لیا جائے پھر اس میں سے ایک جوڑہ کے برابر لیکر اس کی بار بار دھونی دی جائے۔ نیز مر، قنہ، جاو شیر ہموزن ساڑھے تین گرام کو کرفس کے نچوڑے ہوئے عرق اور طرمس کے جو شانہ میں یکجا کر لیا جائے اور پھر اس میں سے استعمال کرایا جائے۔

وضع حمل کا وقت آ پہنچے تو حاملہ کیا کرے :

عورت کو ٹہلنے کی ہدایت دیں اور ہلکے ہلکے روغن رازقی چھڑیں۔ آب حلبہ جوش کر کے ۱۳۰ گرام اور اس کے برابر شراب طلاء ملا کر پلائیں۔ مشک اور کبریا کی دھونی دیں۔ ماکولات و مشروبات، خوشبوئیاں اور خوش گفتاری سے اس کو تقویت پہنچائیں اور ڈھارس بندھائیں۔ اگر زنف دم کثیر مقدار میں مقصود ہو، احتباس کا اندیشہ ہو تو مچھلی کی آنکھ اور گھوڑے کی سم کی دھونی دیں اگر احتباس دم سے مضرت کا اندیشہ ہو تو دھونی بار بار دیں۔ (ابن ماسویہ)

سرعت ولادت کیلئے عورت کو حمام میں داخل کر کے اس پر گرم پانی بہائیں یا اس کو گرم پانی میں بٹھائیں۔ لیسدار لعابوں کو پلائیں اور حمل کریں۔ موم زرد اور روغن سے شکم، پشت

، ران اور اس کے ارد گرد اعضاء کی مالش کریں۔ اسی طرح پوری ریڑھ کی ہڈی پر بھی لگائیں۔ اس کے بائیں ہاتھ میں مقناطیس پکڑا دیں۔

عجیب النفع ہے۔ اگر زرواند کپڑے میں لت کر کے حمل کریں تو فوراً ولادت ہو جاتی ہے۔ گھوڑے گدھے یا کسی چوپائے کے سم کی راکھ کو گوندھ کر بطور طلاء استعمال کرنے سے مردہ یا زندہ جنین فوراً خارج ہو جاتا ہے۔

اس کے لئے دہنی ران پر زبد بحر (سمندر جھاگ) لٹکایا جاتا ہے اور پوست قثاء خشک ۱۸ گرام کو استعمال کیا جائے تو ولادت آسانی ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ مرکب دھونی دی جائے۔ اس سے زیادہ قوی نسخہ یہ ہے کہ جند بید ستر یا حلتیت کھائی جائے یا زبد بحر کا بڑا سا ٹکڑا عورت کے اوپر رکھا جائے اس سے فوراً ولادت ہوتی ہے۔
مسلم شکم مرہم جو بچہ کو آسانی خارج کر دیتا ہے۔

حفظ کا عصا رہ دسواں حصہ، تیوعات نامی پودوں میں سے کسی کا دودھ ساڑھے تین گرام، سقمونیا ساڑھے تین گرام، شحم حفظ سات گرام، قنہ دس حصہ۔ پہلے قنہ کو قطران میں ڈبو کر اس میں اور چیزوں کو بھی ملا لیں اور پھر اس سے طلاء کریں۔ خربق کو پانی میں ڈال کر اچھی طرح پکا کر اس میں بیٹھنے سے مشیمہ خارج ہو جاتا ہے لیکن مشیمہ خارج ہو جانے کے بعد روغن گلاب کا حمل کرنا ضروری ہے۔

حفظ کا عصا رہ بچہ خارج کرنے میں بہت تیز ہوتا ہے اسی طرح ہینگ، قنہ اور قردمانا بھی ہیں۔ (اسلین)

علیق (ایک طرح کی بیل) کی چھال مانع حمل ہے۔ اگر طہارت کے بعد اس کو شرباً استعمال کیا جائے۔ اسی طرح غرب کا پھل اور اسی طرح فتاح کرنب طہارت کے بعد حمل کرنا مانع حمل ہوتے ہیں۔ (مجبول)

فتاح کرنب اور اس کے تخم کو طہارت کے بعد حمل استعمال کرنا مانع حمل ثابت ہوتے ہیں۔ اسی طرح غرب کے پتے یا اس کا پھل زخم ڈالنے والے پانی کے ساتھ پینے سے حمل نہیں ہوتا۔

جوشاندہ برنجاسف میں بیٹھنا اس کے پانی کو رحم پر مارتا اور برنجاسف کی دھونی لینا مخرج مشیمہ ہے۔ (کتاب الکمال التمام)

درد زہ کی شدت سے رحم کا ایک حصہ فرج کی جانب خارج ہوتا ہے۔ جس کا سبب عتق

رحم کے گرد موجود اعصاب کا ڈھیلا پن ہوتا ہے لہذا وہ حصہ وہیں پر رہ جاتا ہے جسے عفل کہتے ہیں۔ حمل کا ذب کو فارسی میں بازرد و روند کہتے ہیں۔ اس میں حمل کی علامت وہ عوارضات پیدا ہو جاتی ہیں لیکن پیدائش کے نام پر یا تو گوشت کے ٹکڑے خارج ہوتے ہیں یا پھر ریاح اور کچھ فضلات۔ اس طرح کے حمل میں عورت آرام کرتی ہے اور پھر اگر حاملہ ہوتی ہے تو اسقاط ہوتا ہے اور بسا اوقات ولادت میں کوئی دبیلا سا منہ آتا ہے۔

اس صورت میں روغن کلکانج و لغا ذیہ کا استعمال کرائیں اور دبیلا کے لئے روغن بادام شیریں و تلخ ہمراہ ماء الاصول کے پلائیں۔ ممکن ہو تو فصد کریں اور مقام رحم پر محلل اور ملین ضادات کریں اور محلل اور ملین ادویہ کو بطور حمل بھی استعمال کریں۔

اگر حاملہ چوبیس دن تک روزانہ اٹھارہ گرام سداب بستانی آب گرم کے ساتھ پی لے تو حمل ساقط ہو جائے گا یا اس کا عصارہ اٹھارہ ملی لیٹر پیے تو اسی طرح عصارہ سمسم یا لوبیا سرخ کا جو شانہ مستقل پینے سے اسقاط ہو جاتا ہے۔ (یہودی)

میرے خیال میں تازہ حنظل عصارہ یا اس کا تیز جو شانہ کا محمول بہت جلد جنین کو خارج کرتا ہے۔ (مؤلف)

عسر ولادت میں ہلکی غذا بھر بیٹ کھلائیں جیسے چوزے۔ (اختیارات جنین)

اس کے اوپر سے مناسب سے مقدار میں اچھی قوی نبیذ پلائیں۔ اس سے عضلات میں تحریک پہنچتی ہے۔ نیز ہلکی چہل قدمی کرائیں اس طرح ولادت ہو جائے تو ٹھیک ورنہ آب میتھی پلائیں اور عورت کے نچلے حصوں پر پشت اور اس کے اطراف پر پر لعاب بزر قطنو نالت کریں۔ عسر ولادت میں مفید ہے۔

بیروں کے بل خارج ہونے والا جنین غیر فطری ہوتا ہے ایسے بچے جی تو جاتے ہیں لیکن ولادت کے بعد ان میں سوجن ہو جاتی ہے جو کچھ حالات میں تین دن کے اندر صحیح ہو جاتا ہے۔ بچہ ساتویں مہینہ میں پوری قوت کے ساتھ رحم کے اندر جگہ بدلتا ہے۔ جس سے وہ تھک جاتا ہے اور اس کے بعد اندر ٹھہرنا تھوڑا مشکل ہوتا ہے لیکن اگر باقی رہ جاتا ہے تو پھر نوے دسویں مہینے تک رہ جاتا ہے اور سات مہینے کے بچے کے مقابلہ میں جسمانی ڈیل ڈول زیادہ ہو جاتا ہے۔ ساتویں ماہ میں اکثر بچے مرجاتے ہیں کیونکہ انھیں وہ جگہ تبدیل کرنے کے بعد طاقت بحال کرنے کے لئے مزید کچھ دن اندر رہنے کی ضرورت ہوتی ہے اور وہ قوت آنے سے پہلے ہی خارج ہو جاتے ہیں۔ نویں مہینے میں پیدا ہونے والا بچہ تندرست ہوتا ہے۔ ساتویں

مہینہ والا کمزور اور دسویں مہینے والا بھی تندرست ہوتا ہے۔ بچے کی طبعی حالت ولادت میں آسانی پیدا کرتی ہے اور بچے کا خروج جلدی ہوتا ہے۔ اگر یہ جاننا ہو کہ جنین طبعی شکل میں ہے کہ نہیں تو عورت کے شکم کا ہاتھ لگا کر امتحان کریں۔ جنین رحم میں سر کے بل گرا ہوا محسوس ہوگا اور مشیمہ نیچے کی جانب محسوس ہوگا غیر طبعی شکل میں جنین کا ہونا عورت کی غلط تدبیر سے تعلق رکھتا ہے اور اس کا سبب حاملہ کی غم و غصہ بھی ہوتا ہے اور کبھی ولادت میں جلدی کرنے کے باعث بھی ایسا ہوتا ہے۔

عسر ولادت جب درپیش ہو تو مشیمہ کو چاک کر دیں اور اس کے ساتھ ہی عورت کو زور لگانے کے لئے کہیں اس سے اگر جنین کے پیر باہر آجائیں تو پھر ان کو اوپر کی طرف کر دیں حتیٰ کہ جنین بیٹھنے کی شکل اختیار کر لیں پھر اس کی پنڈ لیاں پکڑ کر آہستہ آہستہ پھیلائیں اور برابر گھماتے رہیں یہاں تک کہ اس کا سر نیچے آجائے۔

دوسری تدبیر یہ ہے کہ عورت کو اس کے شر اسیف کے بل نیم گرم پانی میں بٹھائیں۔ موم اور روغن کی مالش کریں اور مر کا شافہ بنا کر حمل کریں۔ اگر اس کا ایک گھنٹہ تک ٹھہراؤ ہو جائے تو کرسی پر بٹھا کر اسے چھینک دلائیں اور اس کے زیریں شکم کو دبائیں۔ اس طرح جلدی ولادت ہو جائے گی جنین کو طبعی حالت میں لانے کیلئے عورت کے ساتھ مختلف تدابیر اختیار کریں۔ عورت کو کبھی چت لٹائیں، کبھی ہلائیں اور کبھی مختلف شکلوں میں اسے حرکت دیں۔

(مسائل مولودین)

حب جوف اربیان نکل آئے تو اسے خشک کر کے باریک پیس کر محفوظ رکھ لیا جائے اور بوقت ضرورت عورت طہارت حاصل کرنے کے بعد ساڑھے چار گرام کی مقدار میں ہمراہ شراب ابیض پی لے تو حمل قرار نہیں پائے گا۔ اس طرح عورت کے رونے کے بعد اگر اس سے جماع کیا جائے تب بھی حمل قرار نہیں پاتا۔ گدھے کی سم کی دھونی دینے سے مردہ جنین خارج ہوتا ہے اور زندہ جنین مر جاتا ہے۔ (اطہور سفس)

جنین کا پیروں یا بازوؤں کے بل آنا غیر طبعی ہے۔ ایسا ولادت کے وقت عورت کی بکثرت حرکت سے بھی کھڑے ہو جاتا، کبھی بیٹھنا، کبھی چت لیٹنا، کبھی کروٹ لینا وغیرہ سے واقع ہوتا ہے۔ (کتاب الجنین - بقراط)

ولادت کے وقت پیڑ و میں درد اٹھنے سے ولادت میں سہولت ہوتی ہے اور اگر کمر میں درد ہو تو تکلیف و دقت ہوتی ہے۔

جب ولادت کا وقت آجائے تو عورت کو بٹھائیں اور اس کے پیر پھیلا دیں اور اس کو کمر کے بل کچھ دیر چت لیٹنے کو کہیں، پھر کھڑی ہو جائے اور تیزی کے ساتھ سیڑھی پر چڑھے اور اترے اور بار بار چھینکیں دلا کر اس میں بیجان پیدا کیا جائے۔

رومی غلطی کے پتوں کو گھی اور شہد میں پکا کر کھانے سے ولادت میں بہت آسانی ہوتی ہے۔ اس صطرح اقریطشی عورت کی ران میں باندھنے سے ولادت کے وقت درد نہیں ہوتا ہے۔ زعفران کو پیس کر دس گرام کی پوٹلی عورت ولادت کے بعد باندھ لے تو مشیمہ خارج ہو جاتا ہے۔ خنزیر کا فضلہ کپڑے میں پوٹلی بنا کر باندھنے سے نزوف دم بند ہو جاتا ہے۔ اس کا طریقہ استعمال ہم کسی اور جگہ لکھ آئے ہیں۔ قنہ یا کبریت یا مر یا جاو شیر کی دھونی دینے سے ولادت میں سہولت ہوتی ہے۔ مشک اور کھرباء کی دھونی سے تنقیہ ہوتا ہے۔ مقناطیس ہاتھ میں پکڑنے سے ولادت آسان ہوتی ہے۔ چوپائیوں کی لید دھونی دینے سے بچہ باہر آ جاتا ہے۔ ابھل چوبیس گرام، سداب ڈیڑھ گرام، زیر اور کالا چنا بقدر ضرورت میں روغن حبہ الخضراء ۷۰ ملی لیٹر اور شہد پینتیس ملی لیٹر ملا کر پینے سے مذکورہ تاثیر میں اضافہ ہوتا ہے۔ (طبری)

رحم کے قدرتی طور پر چھوٹے ہونے سے ولادت میں دشواری لاحق ہوتی ہے یا پھر پہلی بار کی ولادت ہو یا عورت موٹی ہو یا وہ کم ہمت ہو یا رحم کے اندر ورم حار ہو یا رحم میں کم قوت ہو، یا بچہ غیر طبعی شکل پر ہو یا مکمل بڑھوتری نہ ہوتی ہو یا غیر مقررہ وقت کے علاوہ ولادت ہو یا قبل از وقت مشیمہ پھٹ جائے اور اس کے باعث جب رحم میں رطوبت درکار ہو تو خشک ہو جائے یا ایک سے زائد بچے رحم کے اندر موجود ہوں۔

جنین کی پیدائش میں سہولت پیدا کرنے کے لئے بابونہ، میتھی، تخم کتاں، کرنب کے جوشاندہ میں بیٹھنا مفید ہے اور آب میتھی رحم میں ٹپکانا اور تخم کتاں کا ضاد کرنا مفید ہے۔ عمر ولادت میں ہلکی حرکت دینا، چھینک لینا، سانس کو روکنا اور پھر زور لگانا، وضع حمل میں مددگار ہوتے ہیں۔ مشیمہ خارج کرنے کے لئے عورت منہ کے بل لیٹے اور اپنے کولہوں کو اپنی رانوں سے ملا لے اور نرم رحم پر قیروٹی لگا لے۔ اگر مشیمہ چاک نہ ہو رہا ہو تو ناخون یا نشتر سے چاک کر لے اگر جنین غیر طبعی شکل میں ہو تو اس کو لوٹا کر طبعی شکل میں لائیں اور اگر مردہ ہے تو صناعہ سے پکڑ کر باہر نکالیں۔

زندہ یا مردہ جنین نکالنے کے لئے ایک شافہ، تربد، مر، خربق، جاو شیر، گائے کا پتہ ہموزن حاصل کر کے ٹکلیوں کی شکل میں بنا کر رکھ لیں۔ پھر اسے بطور حمل استعمال کریں اور

زرنباد، کبریت کو گائے کے پتے میں گوندھ کر اس کی دھونی دیں۔ (ابن سراپیون)
 قثاء الحمار کا عصا رہ گائے کے پتے گوندھ کر حمل کرنے سے جنین خارج ہو جاتا ہے۔
 (ابن سراپیون)
 شحم حنظل کا سفوف، شحم حنظل کے جوشاندہ میں گوندھ کر حمل کرنے سے جنین جلد خارج ہوتا ہے۔

اس سے زیادہ قوی نسخہ دیگر:

ستر ملی لیٹر جوشاندہ شحم حنظل کو فرج میں بذریعہ حقنہ داخل کریں۔ اس وقت عورت کو اس حالت میں رکھیں کہ اس کے کوہے قدرے بلند رہیں۔ لمبی نلی کی پچکاری میں جوشاندہ بھر کر رحم کے خوب اندر ڈال دیا جائے۔ اس عمل سے پہلے عورت کو آب گرم میں بٹھایا جائے اور کئی بار حمام کرایا جائے۔ اور مر، میعہ، روغن حنا اور مرغی روغنیاں اور روغن قطن و عنہ کو بطور حمل استعمال کر لیا جائے یہاں تک کہ نم رحم تھوڑا سا کھل جائے پھر اسی جوشاندے کا حقنہ کر دیا جائے۔ اس طرح خروج جنین میں انشاء اللہ بڑی آسانی اور بڑی جلدی ہو جائے گی۔

(مؤلف)

کتاب الحاوی کا تیسرا مرحلہ / مقالہ مکمل ہوا علامہ رازی مرحوم کی ترتیب کے لحاظ سے یہ آٹھواں مقالہ تھا۔ نویں مقالہ میں مدرات طمٹ، مضرات احتباس طمٹ اور جسم پر ظاہر ہونے والی نشانیاں اور منقیات رحم اور دوران نفاس رحم کی صفائی کرنے والی ادویہ۔ اور اس بات کا علم کہ طمٹ آئے گا کہ نہیں اور دیگر متعلقات آنے والے ہیں کہ نہیں۔

اس کی کتابت طلیطلہ میں کی گئی جو ابوالحجاج یوسف ابن شیخ مرحوم مکرم ابواسحاق بن نجمیس (خدا ان کے سائے کو قائم رکھے) کی عنایت سے ہوئی اور اس سے فراغت پیر کے روز پندرہ مئی ۱۱۶۳ھ بمطابق ۱۰ جمادی الاولیٰ ۶۲۳ھ کو ہوئی۔

راقم الحروف یوسف بن محمد طیو جی اللہ وحدہ لا شریک کا شکر یہ ادا کرتا ہے۔ اصل نسخے سے مقابلہ کر کے حتیٰ مقدور صحت کر دی گئی ہے۔ اس کے لئے اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ (۱)

پانچواں باب

وہ چیزیں جو حیض جاری کرتی ہیں، احتباس طمث کے نقصانات، احتباس کی حالت میں جسم کی کیفیت اور اس کی علامات، تنقیہ رحم و نفاس اور اس بات کی جانکاری کہ حیض جاری ہو گیا یا نہیں۔

خون حیض کے رک جانے سے سارے جسم میں گرانی ہوتی ہے اور اشتہا ختم ہو جاتی ہے۔ لرزہ، قلق، متلی، رحم کا کسی جانب گر جانا اور کبھی ظاہری اعتبار سے غالب میں غیر طبعی موٹاپا ظاہر ہوتا ہے جو کسی عضو میں ورم کا پتہ دیتا ہے کبھی یہ ابھار چیرا لگانے کے لائق ہو جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کمر اور گردن میں درد ہوتا ہے۔ حمی محرقہ لاحق ہوتا ہے، کالا پیشاب ہوتا ہے جس میں کوئلہ ملا ہوا گوشت کے پانی جیسی سرخ پیپ مل کر آتی ہے۔ نیز عسر بول کی شکایت ہوتی ہے، اوندھے پھوڑے اور گرم اور ام لاحق ہوتے ہیں۔ جبکہ اگر طمث جاری رہے تو اس طرح کی کوئی شکایت پیش نہیں آتی۔

اور اس طرح بہت سی عورتوں کے جسم کی صفائی ہو جاتی ہے۔ احتباس طمث اکثر گوری اور بلغی مزاج کی عورتوں میں ہوتا ہے۔ (کتاب الاعضاء الملمہ۔ باب ۷)

احتباس طمث کا سبب یا تو ورم رحم ہوتا ہے یا اکثر اوقات ولادت کے باعث رحم کے الٹ جانے سے ہوتا ہے یا پھر خون کا گاڑھا ہو جانا یا پھر رحم میں کھلنے والی عروق میں سدہ بن جانا یا فم رحم کا بند ہو جانا یا مجموعی طور پر جو ہر رحم میں کثافت پیدا ہو جانا ہے یا کوئی بھی عارضہ جو غلظت خون کا باعث ہو وغیرہ اس کے اسباب ہوا کرتے ہیں جن میں افادہ یہ سے تلمید کرنا مفید ہے۔ کہ اس سے غلظت میں نرمی آتی ہے، سدے کھلتے ہیں اور مواد ورم رحم میں نرمی آتی ہے۔

احتباس طمث کسی غلیظ یا بار دخلط کے غالب آ جانے سے بھی ہوتا ہے۔ جس کی پہچان خون کے رنگ سے اور تدبیر ماقبل سے ہو جاتی ہے۔ پھر فسد کے ذریعہ اس خلط کا استفراغ کیا جاتا ہے۔ اور اگر احتباس طمث کا سبب اخلاط کی غلظت ہوتی ہے تو افادہ یہ کے جو شانہ میں بیٹھنا اور ملطف و مرقق خون تدبیر عمل میں لانا پودینہ کے فرزجہ وغیرہ کے رکھنے سے اور دوسرے ملطت مدرات کے استعمال سے طمث جاری ہو جاتا ہے۔ اگر عورت کو اس حالت میں دودھ آئے جب کہ نہ تو وہ دودھ پلا رہی ہو اور نہ حاملہ ہو تو یہ اس بات کی دلیل کہ خون کا میلان اوپر کی جانب ہو گیا ہے اور جب خون چھاتی کی جانب مائل ہو جاتا تو دودھ میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ (الفصول - ۵)

احتباس طمث سے بہت امراض و عوارض پیدا ہو جاتے ہیں اور یہ رحم کے بند ہو جانے سے یا عروق (جن میں خون حیض گرتا ہے) میں سدہ لاحق ہونے سے یا خون گاڑھا ہو جانے سے یا برودت لاحق ہونے سے یا عروق رحم کے منہ کے بند ہو جانے سے ہوتا ہے اور جب ان اسباب سے زیادہ مدت تک قلت و احتباس طمث کی شکایت رہے تو رحم کی بیماری ہونا لازمی ہے خواہ وہ ورم حار ہو یا حمراء یا سقر دس یا سرطان یا استفراغ دم مفرط۔ جبکہ طبعی صورت میں رحم میں اس طرح کی کوئی چیز عارض نہیں ہوتی۔ (بقراط)

اگر طمث جاری کرنا مقصود ہو تو حیض کے متعین دن سے قبل رگ صافن کی فصد کریں اور پنڈلی پر پچھنہ لگائیں۔ دوسرے دن دوسرے پیر میں بھی یہی کریں اور خون صالح کا بھی تھوڑا سا استفراغ کریں اور مدر طمث کی بھی تدابیر اختیار کریں۔ ☆..... اور اس سے بھی زیادہ قوی درجے کی مدر طمث دوا اہل اور مشکطر امشیع ثابت ہوتی ہے۔ ☆..... افادہ یہ اور خاص طور سے۔ (کتاب الفصد)

کتاب السوداء.....☆..... نفاس کے بعد اگر دارچینی کے ساتھ ہوا نہائی سیاہ آتا ہے

کیونکہ زمانہ حمل میں بگڑ کر سیاہ ہو چکا ہوتا ہے۔ (کتاب الفصد)

چہرہ کا زیادہ سرخ ہونا، سر کی گرانی، جسم کے اندر تھکن، آنکھوں کی گہرائی میں درد، احتباس طمث کی علامات ہیں اور اگر طمث اس کی دواؤں سے ہو جاتا ہے۔ خاص طور سے جب کہ اس کا استعمال صحیح وقت میں کیا جائے۔ زیادہ عرصہ تک طمث جاری نہ ہو، جسمانی رنگت سفید ہو، جسم رطوبی اور آبی ہو تو عورت کا بدن ڈھیلا ہو جاتا ہے اور مرض استقاء پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ ایک عورت جس کا حیض طویل مدت سے بند تھا اور کھانے کی خواہش ختم ہو چکی تھی اور جسم لاغر ہو گیا تھا۔ اطباء اس کے اختلال شہوت اور کمزوری جسم کے سبب فصد لگاتے ہوئے ڈرتے تھے۔ میں نے دیکھا کہ اس کے عروق مٹیا لے خون سے پر تھیں۔ میں نے فصد لگائی تو اس زفت کی طرح کا خون نکلا۔ اس کو دیکھ کر میں نے اور زیادہ خون نکالا۔ پہلے دن ۶ سو گرام دوسرے دن ۴ سو گرام تیسرے دن دو سو گرام خون نکالنے کے بعد وہ عورت صحت مند ہو گئی۔ حیض معمول پر آ گیا اور جسم توانا ہو گیا۔ (کتاب السودا۔ دوسرا باب، فصل ۳)

ایک عورت بہت بچوں والی تھی اچانک بیوہ ہو جانے سے طویل عرصہ تک حیض رک گیا۔ اس دوران اس کا بدن مردانگی کی طرف مائل ہو گیا۔ سارے بدن پر بال نکل آئے، اس کی داڑھی نکل آئی، آواز مردوں کی طرح موٹی اور بھاری ہو گئی اور بعد میں وہ مر گئی۔

(کتاب ابیدیمیا)

زیادہ بچہ والی عورتوں کو اکثر یہ صورت پیش آ جاتی ہے۔ طمث نہ آنے سے یہ تبدیلی پیش آتی ہے۔ اطباء نے اس طرح کی کئی عورتوں کا ذکر کیا ہے جن کو یہ سبب پیش آئے۔ وہ یا تو کسی بڑے مرض کا شکار ہوئیں یا مر گئیں۔ میں نے خود بھی ایسی عورت کا مشاہدہ کیا۔

(جالینوس)

ایک دوسری عورت کو بالکل یہی صورت پیش آئی۔ میں نے طمث جاری کرنے کی کوشش کی لیکن جاری نہ ہوا اور نہ دودھ باقی رہ سکا حتیٰ کہ وہ مر گئی۔ (بقراط)

جب کبھی کسی عورت کو مردانگی کی طرف منتقل ہوتا ہوا دیکھو تو اس رجحان کو روکنے کے لئے کوئی چیز کارآمد نہیں ہے اور یہ صرف انہی عورتوں کو ہوتا ہے جن میں مردانہ مشابہت موجود ہوتی ہے۔ زیادہ تر زیادہ عروق والی اور کم گوشت والی ہوتی ہے۔ (جالینوس)

ٹھنڈے پانی کا استعمال دوران طمث میں فساد لاتا ہے۔ روم کی عورتیں چونکہ برف کا پانی پیتی ہیں اس لئے ان کا دوران طمث بگڑ جاتا ہے اور سحقیہ بھی نہیں ہو پاتا۔ جس کی وجہ سے

بہت سے امراض کا شکار ہوتی ہے اور بانجھ ہو جاتی ہیں۔ (کتاب الاہویہ والبلدان - فصل ۱)
 فرنیون تازہ پانی میں سل بٹے سے پیس کر روئی میں لت کریں اور ایک گھنٹہ کے لئے
 اس کا حمول کر دیں زیادہ دیر تک کے لئے نہ کریں۔ بہت زیادہ خون جاری ہوگا۔ دوسرا نسخہ جو
 اس سے بھی قوی ہے۔ خربق سیاہ اور حنظل کی جڑ پیس کر پانی میں گوندھ لیں اور لمبا شافہ
 بنا لیں۔ پہلی بار یہ بہت رطوبت نکالے گا پھر خون لائے گا۔ (مجبول)

اور اگر بہ تقاضائے عمر حیض بند ہو تو اس کا کوئی علاج نہیں کیونکہ ایسی عورت کا خون کم
 اور ٹھنڈا ہو جاتا ہے اور جو عورتیں محنت کش ہوتی ہیں اس کا حیض کم ہو جاتا ہے کیونکہ ان کا خون
 جل جاتا ہے، تحلیل ہو جاتا ہے۔ طبعی انقطاع انتہائے حیض کی مدت پچاس سال ہے اور بعض میں
 ساٹھ سال ہوتی ہے لیکن میں نے اس عمر میں نہیں دیکھا۔ اور کبھی کبھی چالیس سال کی عمر کے
 بعد بھی حیض کا آنا بند ہو جاتا ہے۔ اور حد سے زیادہ موٹی عورتوں میں حیض کم آتا ہے لیکن ان کا
 خون جسمانی تغذیہ میں صرف ہو جاتا ہے۔ اور ان میں سے☆..... جن کا حیض کم آتا ہے
 لہذا اگر مندرجہ بالا اسباب میں سے کوئی سبب موجود نہ ہو اور حیض کا آنا بند ہو جائے تو یہ مرض کی
 دلیل ہے☆..... اور سراور اشتہاء ختم ہو جائے تو اس وقت ایسی دوائیں استعمال میں لائیں
 جو حیض جاری کریں مثلاً جند بیدستر، قردمانہ اور حرف☆..... اور سکینہ اور میتھی اور اسی قسم
 کی دوسری چیزیں لے کر بطور حمول استعمال کریں اور اس کو پلائیں بھی اور اس کی دھونی بھی
 دیں۔ اور جب بہت زیادہ پسینہ آئے خواہ ٹکان سے یا☆..... حیض و پیشاب آنے سے
 تو مدرطمٹ دوائیں استعمال کرتے وقت اس بات کا دھیان دیں کہ بہت زیادہ تفریق نہ ہونے
 پائے۔

دواء قوی☆..... الحیض، بنج کرفس، رازیانہ، پوست بنج کبر، قسط، بنج حنظل اور
 میٹھ۔ فوۃ الصغ، اور حب☆..... اور شو نیز، نانخواہ اور قردمانہ کو خوب اچھی طرح پکائیں
 اور اس میں سے ۱۳۰ گرام لے کر روزانہ جب حیض آنے والا ہو پلائیں۔

طمٹ ضعف جگر کی وجہ سے بھی بند ہو جاتا ہے اور بعض اعضاء کے اشتراک سے بھی
 ہوتا ہے اس کی بھی تفتیش کی جائے اور متاثرہ عضو کی فصد کی جائے۔ جب اس بات علم ہو جائے
 کہ بیماری کا مرکز رحم ہے اور کوئی دوسرا امر مانع نہ ہو تو رگ صافن کی فصد کھولیں اور چار سو ملی
 لیٹر سے کم اور ایک ہزار ملی لیٹر سے زیادہ خون نہ نکالیں اور ایسا دوران طمٹ کرنا چاہئے۔ پھر

وقفہ کے دوران ایارج، شحم حنظل دیں۔ اس کے ذریعے اعضاء کو دبائیں اور پیروں کو طمٹ کا وقت آنے سے تین دن پہلے باندھیں اور حمام کرائیں اور ادویہ مخمرہ پیڑ و اور ریڑھ کی ہڈی پر لگائیں۔ پھر تنقیہ کے لئے ایارج، شحم حنظل، فصد کریں اور پنڈلی پر پکھنہ لگائیں اور خربق سیاہ سقمونیا، قنطوریون، شحم حنظل، صمغ زیتون بری، عصارہ سداب، عصارہ افسنتین کا محمول کریں۔ اس سے قوت کے ساتھ طمٹ جاری ہوگا اور جنین خارج ہوگا۔ (بولس)

ایک مدر طمٹ فرزجہ:

مقل ۳۵ گرام، جاو شیر، عمل البنی، حرف، کرمانہ، تخم جر جیر، جند بیدستر، روغن سوسن کا فرزجہ بنا لیا جائے۔

قوی مدر طمٹ:

مر، مجیٹھ، فنجکشت، بادام تلخ، صتر کو آب ترمس یا جو شانہ مشکطرا مشیع کے ساتھ پیئیں۔ (تذکرہ یوسف تلمیذ)

ایک مدر طمٹ فرزجہ:

اشنان اخضر، عاقر قرحا، شونیز، سداب تازہ، فربیون، قنہ میں گوندھ کر زنبق میں بھگوئے ہوئے کپڑے میں لت کر کے محمول کریں۔ (کتاب اکمال والتمام)

جس عورت کو خشکی بدن کی وجہ سے طمٹ نہ آتا ہو اس کو حمام، مرطوب غذاؤں اور شراب مائی کو کثرت سے استعمال کرنا چاہئے۔ پھر مدر طمٹ دوا و محمول کرنا چاہئے اور جس کو چربی کی کثرت کی وجہ سے طمٹ نہ آتا ہو وہ اپنی چربی کو نظرون کی مالش سے اور لطیف تدابیر سے گھٹائے۔ (کتاب میسون۔ علاج حوامل)

احتباس طمٹ جسمانی مرض اور خون کی قلت کی وجہ سے ہوتا ہے یا ورم رحم سے یا غلظت خون سے یا کسی عضو سے زیادہ مقدار میں خون کے خارج ہو جانے سے یا اعتدال سے زیادہ چربی ہونے سے یا کوئی زخم لاحق ہو کر مندمل ہو جائے اور سدہ بنا کر عروق کے منہ بند کر دے اور اس کے نتیجہ میں بھوک ختم ہو جاتی ہے، کمر، کولہے، ران، سر اور آنکھ میں درد ہو جاتا ہے۔ بخار اور متلی ہوتی ہے۔ پیشاب سیاہ و سرخ ہوتا ہے۔ اور بسا اوقات قبض ہو جاتا ہے عسر بول کی شکایت لاحق ہو جاتی ہے۔ اور سوداوی امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ اگر اس کا سبب ورم ہو تو

اس کو تحلیل کرنے کی تدبیر کی جائے۔ اگر.....☆..... اس کا علاج لوہے سے کیا جائے۔
 قوی درجے کی دوا یہ ہے.....☆..... ماء العسل کے ہمراہ ہینگ ساڑھے تین گرام
 کھلائی جائے یا پودینہ کوہی اور مرہوزن لیکر حمام کے بعد پلائی جائے.....☆..... خربق سیاہ
 اور بنغ حظل اور کندس ہوزن باریک چس کر ایک دوسرے کے ساتھ ملا لیں اور تیل کے پتے کے
 ساتھ گوندھ کر بطور حمل استعمال کریں۔

نسخہ دیگر:

شحم حظل، افسنخین ہوزن لیکر تیل کے پتے میں گوندھ کر بطور حمل استعمال کریں۔

مدر طمٹ شافہ جو مجرب اور نہایت عمدہ ہے:

شحم حظل، افسنخین، اسارون، شونیز، کندس، وج، عرطنیشا، پہاڑی پودینہ، ایرسا،
 سداب، فلفل، مقل، مر، ہینگ سب کو تیل کے پتے میں گوندھ لیا جائے اور اس کا حمل کیا جائے
 مجرب ہے۔ جنین کو جلد خارج کرتا ہے۔ عصارہ نقشا، الحمار کو تیل کے پتے میں گوندھ کر حمل کرنا
 قوی مدر طمٹ اور مخرج جنین ہے۔

ایک نسخہ جو طمٹ جاری کرتا ہے اور حاملہ کو نقصان نہیں کرتا:

وج، جند بیدستر، انیسون، تخم کرفس ہر ایک ساڑھے تین گرام شراب مزوج میں ملا کر
 پینے سے جنین کو قوت ملتی ہے، کوئی اذیت نہیں ہوتی اور طمٹ جاتی ہوتی ہے۔ (ابن سرائیون)
 جو دوائیں مدر طمٹ ہوتی ہیں وہ مدر لبن بھی ہوتی ہیں۔ چنانچہ اگر اس میں کمی آجائے یا
 بند ہو جائے تو ان دواؤں سے فائدہ نہیں ہوتا بلکہ ایسی حالت میں ابھل، مر، فودنج،
 مشطر امشیع، اسارون، سقط، مر، سلیمہ، دارچینی حماما، زراوند کی ضرورت ہوتی ہے یہ دوائیں
 مدر بول ہیں لیکن اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ محض دوائیں مقدار میں مدر دواؤں کے
 مقابلہ میں کم ہوں۔ (کتاب ادویہ مفردہ۔ باب ۵)

حاملہ کے طمٹ بند ہونے کی وجہ یہ ہے کہ مشیمہ رحم میں کھلنے والی رگوں کے منہ سے
 وابستہ ہوتا ہے اس لئے قلیل مقدار میں خون کا آنا حقیق الرحم کی عروق کے ذریعہ ہوتا ہے جو بہت
 ہی کم اور کمزور ہوتی ہیں۔ جب خون زیادہ مقدار میں آجاتا ہے تو مشیمہ رحم میں لٹک جاتا ہے
 اور خارج ہو جاتا ہے۔ (الفصول۔ باب ۵)

جس عورت کو حیض حرارت طبعی کی وجہ سے نہ آرہا ہو اسے آرام اور نیند اور حمام اور مرطوب غذاؤں کا اہتمام کرنا چاہئے۔ اس کے بعد شیافات کا حمل کرنا چاہئے اور جس کو زیادہ چربی کے باعث طمث نہ آرہا ہو اس کو محققات کا استعمال کرانے کے بعد مناسب دواؤں سے حمل کرنا چاہئے۔ (میسوسن)

میری رائے میں جیسا کہ قراہادین کبیر میں بھی ہے اور ارطط کا قوی علاج مندرجہ ذیل ہے:

مچھ، مشکطامشیع، قردمانا، سداب، ابہل جوش دیکر جامد کر لیا جائے پھر ہینگ پونے دو گرام شامل کر کے گولیاں بنالیں پھر اس میں سے پینتیس گرام کے بقدر لیکر کھلایا جائے اور زراوند کا فرزجہ کیا جائے۔

غذا میں چنے کا پانی اور بہا کا شوربا سفید باج وغیرہ دئے جائیں۔ کئی دن ایسا کرنے کے بعد جب سخونت (گرمی) بڑھ جائے۔ بخار کی طرح ہو جائے تو دہنی پنڈلی میں کچھ لگائیں پھر تین دن کے بعد بائیں جانب کی پنڈلی میں لگائیں۔ (مؤلف)

مشکطامشیع قوی مدرطط ہے۔

فہ قوی مدرطط ہے۔

ترمس کا شرابا اور بطور حمل استعمال کرنا مفید ہے اور اس کا جوشاندہ مراور سداب کے ساتھ اور بھی زیادہ قوی ہے۔

حاشا اور کبر کی جڑ کی چھال قوی درجے کی مدرطط ہے۔ سلیخ غلظت اخلاط کے سبب سے ہونے والے احتباس طمث کو جاری کرتی ہے۔ قنطوریون جلیل مدرطط ہے۔

قسط تلخ مدرطط ہے۔ (المفردات)

پیاز کا حمل مدرطط ہے بزر الخیری نوگرام کا شرابا استعمال تمام مدرطط دواؤں میں انتہائی درجے کی زوردار دوا ہے۔ کاشم، رازیانج، شونیز غلیظ خون حیض کو جاری کرتے ہیں۔ بطور سالیون طمث جاری کرنے کے لئے اچھی دوا ہے۔ (اصل نسخہ میں اس جگہ کچھ الفاظ مٹے ہوئے ہیں) اس لئے مرتبین نے ایسے ہی نقل کیا ہے جو قابل اعتبار نہیں)

کرنب مدرحیض ہے۔ (کتاب الفلاحہ)

میعہ کا حمل حیض جاری کرتا ہے۔ (ماسر جو یہ)

کثرت حرارت اور یوست جسم سے بھی حیض کا آثارک جاتا ہے۔

(کتاب جبل علی جبل)

احتباس حیض کی علامت یہ ہے کہ پورے جسم میں گرانی، بھوک کی کمی، بے چینی، لرزہ اور صلابت رحم واقع ہوتی ہے۔ جن کے نتیجہ میں درد ہوتے ہیں۔ کبھی یہ درد کوہے یا پہلو میں ہوتا ہے اور کبھی پنجہ میں اور کبھی انگلیوں میں ہوتا ہے جس سے حالب میں خراج۔ پھوڑا۔ ہو جاتا ہے۔ جس کو نشتر لگا کر علاج کرنا پڑتا ہے اور اس میں مریضہ کو خراب چیزیں کھانے کی خواہش بھی پیدا ہوتی ہے نیز بے چینی اور متلی ہوتی ہے۔ کمر، گردن اور سر میں درد ہوتا ہے۔ تھی محرقہ ہوتا ہے۔ پیشاب سیاہ سرخ پیپ کے ساتھ آتا ہے۔ گویا گوشت کا پانی پیشاب میں ملا ہو اور پیشاب رکنے کی بھی شکایت لاحق ہو جاتی ہے۔

جب کبھی کسی عورت میں یہ علامت ظاہر ہوں تو اس سے اس کے حیض کے بارے میں پوچھیں معلوم ہوگا کہ اس کا حیض بند ہے۔ (کتاب اعضاء الالمہ)

قرمانہ کا حمل کرنے سے حیض جاری ہوتا ہے۔ اسی طرح مازریون فوراً حیض لاتا ہے۔ (مجبول)

احتباس طمث یا تو ضعف بدن اور قلت خون کے باعث ہوتا ہے یا اس سدے کی وجہ سے ہوتا ہے جو قرحہ وغیرہ کا علاج کرنے سے پیدا ہو جاتا ہے اور جو فم معدہ میں ہوتا ہے۔ چنانچہ مجاری بند ہو جاتے ہیں۔ اس کا کوئی علاج نہیں ہوتا ہے۔ نتیجہ کے طور پر گرانی، بھوک کا کم لگنا، درد دل، پہلو، ران، سر، گردن میں درد اور بخار و غشی کے ساتھ ہوتا ہے۔ پیشاب سیاہ اور بدبودار ہوتا ہے اور کبھی عسربول کی شکایت لاحق ہو جاتی ہے اور قبض ہو جاتا ہے۔ مالبو لیا، سانس کی تکلیف اور سرطان وغیرہ ہو جاتے ہیں۔ اگر احتباس کا سبب ورم ہو تو مطلق دوائیں مددگار ہوتی ہیں اور اگر مجاری کے سدے برودت یا غلظت خون سے ہیں تو پہلے ملطف غذائیں اور پھر ملطف دوائیں دے کر خون کو ہلکا اور پتلا کیا جائے۔ تیز ملطف حمل بھی کئے جائیں۔ اگر موٹاپے کے باعث احتباس واقع ہے تو ریاضت، تغلیل غذا اور گرم حقنہ کام میں لا کر موٹاپا کم کریں اور اگر کمزوری کے باعث ہو تو حرارت عزیز یہ کو برا ہیختہ کرنے کی تدابیر کریں۔ اگر فم رحم میں کوئی زائد گوشت پیدا ہو جانے سے احتباس ہو تو نشتر سے گوشت کو کاٹ کر الگ کر دیں۔

ان عورتوں کے لئے مدرطمت فرزجہ کا نسخہ جو آرم طلب ہوتی ہیں:

جند بیدستر اور مشک کو روغن بان میں گوندھ کر نکلیاں بنا کر حمل کریں۔

دوسرا نسخہ:

مرکور وغن زنبق میں گوندھ کر فرزجہ بنائیں اور روغن بان کے ساتھ حمل کریں۔

(سرایون)

گل اقوان حمل کرنا مدرطمت ہے۔

اقوان ابیض غلیظ خلطوں کو تحلیل کر کے لطیف بناتا ہے۔ اس لئے اس کی شاخوں کو کسی

مشروب کے ساتھ شرباً استعمال کرنے سے طمت جاری ہوتا ہے۔ (جالینوس)

اقوان سرخ پینے سے طمت تحلیل ہو کر جاری ہوتا ہے۔ (بولس)

انسان کا پیشاب جو پرانا ہر کر متعفن ہو جائے اور اس میں شدید بدبو پیدا ہو جائے تو

اس میں ڈیڑھ گرام کراٹ (گندنا) پکا کر اس سے آبزین لینے سے پانچ دن کے اندر رحم کی

صفائی ہو جاتی ہے۔ (اظہور سفس)

اسارون اور اذخر دونوں مدرطمت ہیں اور ابھل انتہائی لطافت کی وجہ سے تمام

چیزوں سے زیادہ مدرطمت ہے۔ برگ انجرہ کے ساتھ پیس کر استعمال کرنے سے طمت جاری

ہوتا ہے اور اگر تھوڑی مقدار مرکا جو شاندر برگ انجرہ کے ساتھ پی لیں تب بھی مدرطمت ہے۔

اخروٹ نوگرام کو بیج کے ساتھ پینے سے جلد حیض آتا ہے۔ افسستین کو شہد میں ملا کر حمل

کرنے سے جلد حیض آتا ہے۔ اس کا پینا احتباس طمت میں مفید ہوتا ہے۔ انیسون رحم کی مائی

رطوبتوں کو حیض کے ساتھ خارج کرتی ہے۔ حلتیت، مراور قفل کے ساتھ پینے سے حیض جاری

ہوتا ہے۔ فنجکشت کا پھل نوگرام کی مشروب کے ساتھ پینے سے طمت جاری ہوتا ہے اور اگر اس

پھل کو پودینہ بری کے ساتھ پیاجائے یا حمل کیا جائے یا دھونی دی جائے تب بھی طمت جاری

ہوتا ہے۔ پیاز کا پانی مدرطمت ہے۔ برنجاسف کے جو شاندرے میں آبزین لینا طمت جاری کرنے

میں موافق آتا ہے۔ اگر اسے زیادہ مقدار میں پکا کر ضاد بنا لیا جائے اور شکم کے زیریں حصہ

میں لگایا جائے تب بھی حیض جاری ہو جاتا ہے۔

عصارہ برنجاسف کو مر کے ساتھ پیس کر حمل کرنے سے حیض جاری ہوتا ہے اور رحم سے

مواد خارج ہوتا ہے۔ اگر اس کی حبوب ساڑھے تیرہ گرام کھالی جائیں تب بھی ادرا طمت

ہوتا ہے۔

جوشاندہ، ہابونج کو پینا یا اس کے جوشاندہ کا آبزین لینا جلد حیض جاری کرتا ہے۔
پرسیاوشان مدرطمت ہے اور نفاس کا تنقیہ کرتا ہے۔ جند بیدستر نوگرام پودینہ بڑی کے
ساتھ پینے سے حیض جاتی ہوتا ہے۔ (دلیقوریدوس)

جس عورت کو احتباس طمت ہوتا ہے میں اس کی رگ صافن کی فصد کھولنے کے بعد جند
بیدستر پودینہ کے ساتھ پلاتا ہوں۔ میرا تجربہ ہے کہ یہ بغیر کسی مضرت کے ہر حال میں حیض جاری
کرتا ہے۔ میں اس کو ماء العسل کے ساتھ پلاتا ہوں۔ جاوشیر کو شہد میں ملا کر کھانے سے حیض
جاری ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

جاوشیر کا پھل افسخین کے ساتھ پینے سے طمت جاری ہوتا ہے۔ جوزبری کا تخم کھانے
سے حیض جاری ہوتا ہے۔ دو قوم مدرطمت ہے۔ جعدہ مدرطمت ہے۔

دارچینی مدرطمت ہے خواہ اس کو شرابا لیا جائے یا مر اور ہیوفار یقون کے ساتھ بطور حمل
استعمال کیا جائے۔ (دیسقوریدوس)

اس کی خاصیت حیض لانا ہے۔ صمغ زیتون بری جوزبان پر سوزش پیدا کرتا ہے، مدر
طمت ہوتا ہے۔ (بدیغورس)

بکرے کی میٹنی خاص طور سے جنگلی بکری کی میٹنی کسی افادیہ کے ساتھ پینے سے حیض جاری
ہوتا ہے۔

زراوند طویل حمل کرنے سے حیض جاری ہوتا ہے۔ اس کو نوگرام کی مقدار میں فلفل
اور مر کے ساتھ لینے سے خون نفاس کا تنقیہ ہوتا ہے یعنی رحم کے اندر کے فضلات خارج
ہو جاتے ہیں۔ زراوند مدر حرج کا بھی یہی فعل ہے۔ زوفرا کی جڑ اور کے تخم مدرطمت ہیں۔
(دیسقوریدوس)

میتھی کا جوشاندہ شہد میں ملا کر پینے سے طمت جاری ہوتا ہے۔ (بولس)
حرف مدرطمت ہے۔

حاشا مدرطمت ہے اور شہد میں ملا کر اس کا جوشاندہ مدرطمت ہے۔
حب قدقونی مدرطمت ہے۔ چنامدرطمت ہے۔ (ابن ماسویہ)

یبروج کا رساؤ اور اس کی جڑ ستائیں گرام حمل کرنے سے جلد حیض جاری ہوتا ہے۔
تخم افاح رحم کا تنقیہ کرتا ہے۔ یبروج کا عصا رہ اس کے رساؤ سے زیادہ قوی ہوتا ہے۔

کما فیطوس کو شہد میں ملا کر حمل کرنے سے رحم کا تحقیق ہوتا ہے۔ کرفس بستانی و بری اور مقدونی سب مدرطمت ہیں۔

ختم کرفس جبلی حیض جاری کرنے کی قوی درجے کی دوا ہے۔

کما ذریوس بالتحقیق مدرطمت ہے خواہ حمل کیا جائے یا پیا جائے۔ جو شانده کرنب مدرطمت ہے خواہ حمل کیا جائے یا پیا جائے۔

کاشم اور اس کا ختم دونوں ہی مدرطمت ہیں۔

عصاره کرنب اگر شلیم کے آنے کے ساتھ استعمال کریں تو مدرطمت ہے۔

(دیسقوریوس)

کراث نبطی کی ساری قسمیں مدرطمت ہیں لیکن کراث الکرم قوی ترین ہے۔

(جالینوس و دیسقوریوس)

پوست بنج کبر اور درخت کبر کا پھل دونوں مدرطمت ہیں۔ (دیسقوریوس)

درخت بادام تلخ کی جڑ کو خوب پکا کر اچھی طرح باریک پس کر حمل کرنے سے حیض

جاری ہوتا ہے۔ (جالینوس و دیسقوریوس)

گھوڑی کا دودھ گرمی سے لاحق ہونے والے احتباس طمت کو جاری کرتا ہے۔

(دیسقوریوس)

بنج ابنانوبطس کو جند بیدستر کے ہمراہ شراباً استعمال کیا جائے..... ہنہ..... سرخ اور مر

پودے کے جو شانده میں بیٹھنا حیض کو جاری کرتا ہے۔ (جالینوس)

بنج مرکوب..... ہنہ..... شراباً استعمال کرنے سے حیض جاری ہو جاتا ہے۔ آب گرم

سے نہانا اور ارطمت میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

نمام مدرطمت ہے۔ (روفس)

نانخواہ مدرطمت ہے۔

برگ مرزنجوش خشک کا حمل مدرطمت ہے۔ (بولس)

مرآب ترمس و سداب کے ساتھ حمل کرنے سے طمت جاری ہوتا ہے۔ اگر رزق کے

ساتھ نانخواہ کی دھونی دی جائے تو رحم کی فضلات سے صفائی ہو جاتی ہے۔

اسا سا جو مشہور دوا ہے قوی درجہ کی مدرطمت ہے۔

سندروس کو آب شہد کے ساتھ پینا مدرطمت ہے۔
 بنج سوسن مدرطمت ہے۔

لہر سا کاشراب کے ساتھ پینا مدرطمت ہے۔ (دیسقوریڈوس)
 کینچ کو آب شہد کے ساتھ پینا مدرطمت ہے۔ (جالینوس)

ساسالیوس کی جڑ اور تخم دونوں مدرطمت ہیں۔ اس کی قسم اقریشطی قوی درجے کی مدرطمت ہے۔ (دیسقوریڈوس)

سداب مدرطمت ہے۔ (دیسقوریڈوس و جالینوس)
 فاشراکا جو شانده، اگر اس میں مریضہ کو بٹھایا جائے تو رحم کا تنقیہ کرتا ہے۔
 فراسیون مدرطمت ہے۔ (ابن ماسویہ)

بخور مریم کا عصارہ اور اس کی جڑ دونوں ہی مدرطمت ہیں خواہ پیا جائے یا حمول کیا جائے۔ اس کی جڑ عصارہ کے مقابلہ میں زیادہ قوی درجہ کی مدرطمت ثابت ہوتی ہے خواہ شراباً لیا جائے یا بطور حمول۔ (دیسقوریڈوس)

فوة الصمغ اگر حمول کیا جائے تو بند حیض کو کھولتا ہے۔ (جالینوس)

برگ پودینہ اگر اس کا حمول کیا جائے تو مدرطمت ہے۔ پودینہ بہت شدت سے طمت جاری کرتا ہے خواہ پیا جائے یا حمول کیا جائے۔ نیچے سے۔

حضر مدرطمت ہے۔ (جالینوس)

صدف اگر معہ اس کے گوشت کے پیس کر حمول کیا جائے تو مدرطمت ہے۔

(ابن ماسویہ)

قطب مدرطمت ہے۔ چراستہ خواہ پیا جائے یا حمول کیا جائے مدرطمت ہے۔

(جالینوس و دیسقوریڈوس)

قیصوم کا جو شانده یا اس کے خشک پتوں کو کھایا جائے تو احتباس طمت میں مفید ہوتا ہے۔

(جالینوس)

روغن قیصوم مدرطمت ہے۔

زفت اگر جند بید ستر یا اور شراب کے ساتھ پیا جائے تو مدرطمت ہے۔

(دیسقوریڈوس)

قنہ الحمار کا عصارہ اگر حمل کیا جائے تو مد رطمت ہے۔
 قنطوریون صغیر کی جڑ یا اس کا جوشاندہ اگر حمل کیا جائے تو جنین کو خارج کرتا ہے۔
 قنہ اگر حمل کیا جائے تو مد رطمت ہے۔
 راسن کا جوشاندہ مد رطمت ہے۔
 رازیانج مد رطمت ہے۔ (جالینوس)
 سوسن کا پھل اگر قفل کے ساتھ باریک پس کر کھایا جائے تو مد رطمت ہے۔
 شلجم مد رطمت ہے۔ (جالینوس دیسقوریڈوس)
 شقایق کا عصارہ اگر حمل کیا جائے تو مد رطمت ہے۔ (ابن ماسویہ)
 شونیز کو زیادہ دنوں تک پینا مد رطمت ہے۔ (دیسقوریڈوس و جالینوس)
 اخلاط کی غلظت اور برودت کی وجہ سے جو حیض رک جاتا ہے اس میں شونیز (کلونچی) سے جنین کا ادرار ہو جاتا ہے۔ (دیسقوریڈوس)
 انجیر کا دودھ اگر انڈے کی زردی یا موم زرد کے ساتھ ملا کر حمل کیا جائے تو رحم کا تنقیہ کرتی اور مد رطمت ہے۔
 ترمس کا آٹا اگر مر اور شہد کے ساتھ حمل کیا جائے تو مد رطمت ہے۔
 ترمس کا آٹا اگر حاشا اور شہد کے ساتھ حمل کیا جائے تو مد رطمت ہے۔ اور اگر جند بید ستر کے ساتھ حمل کیا جائے تو مد رطمت ہے۔ شہد اور مر کے ساتھ حمل کیا جائے تو مد رطمت ہے۔ اگر دھونی دی جائے تب بھی یہی عمل کرے گا۔ (دیسقوریڈوس)
 فرزجہ کے ساتھ رازیانہ کو حمل کرنے سے حیض جاری ہو جاتا ہے۔ اور جوشاندہ لہسن کا آبن مد رطمت ہے۔ اسی طرح اس کی دھونی بھی مد رطمت ہوتی ہے۔ (جالینوس)
 لہسن بری مد رطمت ہے۔ غاریقون اٹھارہ گرام کا استعمال مد رطمت ہے۔ (دیسقوریڈوس)
 خیری زرد کے جوشاندہ سے آبن کرنا مد رطمت ثابت ہوتا ہے۔ اور اگر اس کے ختم کو شراب استعمال کیا جائے تو..... ہضم لانے کے معاملہ میں گل خیری کے جوشاندے نو گرام کا شراب یا شکل حمل استعمال کرنا سب چیزوں زیادہ موثر ہوتا ہے۔
 جوشاندہ خطمی نفاس کا تنقیہ کرتا ہے اگر اس میں مریضہ کو بٹھایا جائے اور شراب بری

مدرطمت ہے۔

خریق ابیض اور اسود دونوں ہی کا حمول بہت زیادہ مدرطمت ہے۔
خشکی کی جڑ مدرطمت ہے۔ (جالینوس)

وہ دوائیں جو رحم کا تنقیہ کرتی ہیں اور طمت کو جاری کرتی ہیں:

دارچینی، مر، صحر بری، قطور یون صغیر کی جڑ، جوشیر، حب فنجکشت، بادام تلخ، پوست کبر، فوة الصغ، کما فیطون بستانی، زوفا خشک، قثاء الحمار کا عصارہ، خریق سیاہ، علك الانباط، بخور مریم، اشنہ یطافلن، زیرہ سفید، نمام راس، انجرہ، قطران، حلبة بارزد، مرزنجوش، آب کرانہ، پیاز کا عرق، حرف بابلی۔ یہ تمام دوائیں یکجا کر لی جائیں پھر اس میں سے سات سات گرام لیکر چھان لینے کے بعد آب کر اس نبطی، آب افستین، آب ترمس، آب مشکط امشیع، آب کر اس میں سے جو بھی میسر ہو سکے ستر گرام کے ساتھ لی جائیں تو مدرطمت ہیں اور اگر حمول کیا جائے تب بھی یہی عمل ہوگا۔ اور یہی عمل سداب اور اس کے پانی کا بھی ہے۔

شبث و آب شبث، آب صحر بری، آب جند بیدستر، آب حاشا، ہر ایک ستر گرام کے بقدر لیا جائے تب بھی مذکورہ فعل ہوگا۔

جند بیدستر سارھے تین گرام، تخم کرفس، بڑی الا پختی، حب بلساں، حب فاوانیا اور قند کا بھی مذکورہ عمل ہے۔

ایر ساسات گرام ۱۰۵ اگر اماء العسل کے ساتھ پینے سے مذکورہ نتیجہ سامنے آتا ہے۔
فوة، سعد، اسارون، پوست سلیخ، دارچینی، مر، میعہ یہ تمام اور افستین اور تلسی اگر ان تمام میں سے سات گرام لیکر آب فوة الصغ کے ساتھ پیا جائے تو مدرطمت ہے۔

مقل پھودی، جوشیر، دوقو، ساسالیوس اور قطران اگر جند بیدستر کے ساتھ اور فراسیون کے ساتھ حمول کیا جائے یا فراسیون اور مشکط امشیع سات گرام آب فونج نہری کے ساتھ یا عرق سداب نجوڑ کر ستر ملی لیٹر کے ساتھ پیا جائے تو بھی مدرطمت ہے اور رحم کا تنقیہ کرتا ہے۔

(ابن ماسویہ)

طمت کو جاری کرنے کا ارادہ ہو تو متوقع وقت سے تین دن پہلے صافن کی فصد کریں پھر کسی ایک پنڈلی پر مکھنہ لگائیں دوسرے روز دوسری پر اور ایک ہفتہ تک اس سے پہلے لطیف غذائیں کھلائیں اور جب خون کا استفراغ زرین شکم سے ہو چکے تو جند بیدستر پودینہ نہری کے

ساتھ پلائیں بشرطیکہ حرارت نہ ہو اور جب حرارت ہوتی ہے تو بخار عارض نہیں ہوتا۔ اس حالت میں سب سے بہتر عمل جس کا اب تک تذکرہ نہیں کیا مندرجہ ذیل ہے۔

پودینہ نہری کو شہد کے ساتھ جوش دیکر اس کا جوشاندہ یا اسے خشک حالت میں اوپر سے چھڑکیں یا پلائیں یا حمل کرائیں اور سب سے بہتر وقت حمل کا مہماں کے بعد ہے۔ اور اس وقت اس کی قوت بھی بڑھ جاتی ہے۔ مندرجہ ذیل نسخہ اس سے بھی قوی ہے۔
مشکطر امشیع، اور ابھل کو مذکورہ طور سے استعمال کریں۔

ایارج فیرا اس معاملہ میں نفع بخش ہے۔ نیز حاشا، بنج کبر کی چھال، سلیخہ، رازیانج، بطراسالیوس، پر سیاہ و شان اور حمامہ بھی یہی کام کرتے ہیں۔

برودت کے سبب حیض بند ہو جائے تو اس کی دوا:

حلتیت، کر سنہ نصف حصہ، جوشیر ایک چوتھائی حصہ، دارچینی پانچ گرام، بنج سوسن اور اُشق دس گرام، پانی میں ابال کر اس کا جوشاندہ ساڑھے تین ملی لیٹر پیئیں۔

اسارون ایک سو چالیس گرام میں ابالیں جب ایک چوتھائی پانی رہ جائے تو پیئیں یہ بہت مؤثر ہے۔ نیز چہرہ کو پودینہ نہری کا سینک پچائیں ایرسا، سعدانیسون کا جوشاندہ رحم پر گرم گرم دھاریں۔

(چار سطرین اصل میں نہیں ہیں)

دوسرا نسخہ:

عاقرقرا، مویزج، مشکطر امشیع، قطران میں گوندھ کر حمل کریں اس سے حیض اُتر آتا ہے۔

ایک اور نسخہ:

عاقرقرا، مویزج، مشکطر امشیع، قردمانا، حب بلساں، خردل، جند بیدستر، اسارون، پوست بنج قوت، جاوشیر لبنی، پیاز، نرگس سب کو یکجا کر کے حمل کریں۔ (اسحاق)
رکا ہوا حیض جب خون کی غلظت کے سبب ہو تو مندرجہ ذیل نسخہ استعمال کریں:-

جند بیدستر، قفل ابیض هموزن، پودینہ کوہی، مشکطر امشیع ہر ایک پانچ حصہ، فراسیون، چار حصہ۔ سب کو ملا کر اس میں سے سات گرام لیکر گنگنے پانی سے پیئیں اور اس پانی میں سرخ لوبیا پیئیں کر ساڑھے سات گرام قسط سات گرام ڈالا گیا ہو جبکہ آب شیریں چار سو ملی لیٹر ہو۔

اسے پکا کر سولی لیٹر کر لیا گیا ہو۔ داہنے پاؤں میں صافن کی فصد کھولنے کے بعد اسے نہا رہا منہ پیا جائے۔ (کتاب الجامع)

مدر حیض اور مقفی رحم نسخہ:

مشکطر امشیع ساڑھے سترہ گرام، فراسیون چودہ گرام، عاقر قرھا ساڑھے دس گرام، فوۃ الصبغ ساڑھے چوبیس گرام، جعدہ چودہ گرام، سداب خشک ۲۱ گرام، وج بارہ گرام، فتاح اذخر، بلساں، قسط، کماذریوس، اسارون۔ (کتاب الکمال والتمام)

نانخواہ، قفل سیاہ، قفل سفید ہر ایک ساڑھے دس گرام، تخم کرفس، شمر فنجکشت، تخم رازیانج، انیسون ہر ایک چودہ گرام، سرخ لوہیا ۳۰ گرام دو لیٹر پانی میں اس قدر پکائیں کہ چھ سولی لیٹر تک رہ جائے۔ اس میں سے نین سولی لیٹر میں ساڑھے دس ملی لیٹر روغن ارند ملا کر پلائیں۔ آخر میں لو غا ذیا کھلائیں۔

ادار طمٹ کے لئے قوی درجہ کا نسخہ و فرزجہ:

اشنان فارسی، عاقر قرھا، شونیز، سداب رطب، فریون ہموزن اچھی طرح پیس کر ملا لیں اور قنہ کے ساتھ گوندھ لیں۔ ایک کپڑے میں جو زنبق میں بھگو یا گیا ہو لپیٹ کر رحم کے اندر رکھیں۔ (دیسقوریدوس)

جب طمٹ کو جاری کرنا مقصود ہو تو پیڑا اور حالبین پر زیادہ سے زیادہ بچھنے لگائیں۔

(جالینوس۔ حیلۃ البئر)

طمٹ یا تو رحم پر کسی مزاج کے غلبہ کی وجہ سے رک جاتا ہے یا پھر رحم کی بناوٹ میں تنگی اور اس کی عروق میں تنگی کی وجہ سے روکتا ہے اور بسا اوقات گوشت اور چربی کی زیادتی کے باعث یا رحم کی عروق کے منہ کی تنگی کے باعث یا غلظت دم اور قلت دم وغیرہ کے باعث احتباس ہوتا ہے۔ اور قلت دم کا سبب لطیف تدبیر یا ریاضت یا بارد غلیظ اشیا کا کھانا ہے۔

احتباس طمٹ کا سبب حرکت بھی ہو سکتی ہے اگرچہ وہ کسی اور جگہ ہی ہو مثلاً مقعد اور سینہ

وغیرہ پر (کتاب العلل والاعراض)

احتباس طمٹ کی وجہ سے رحم میں مختلف اور ام اور دبیلہ وغیرہ ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے سانس میں تنگی پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی کی وجہ سے درد سر، وسوسے، ڈھیلا پن اور استقاء عارض ہو جاتے ہیں۔ (یہودی)

وہ موٹی عورتیں جن کے رحم کی عروق تنگ ہیں ان کو ادرار طمث کے لئے پنڈلی پر ہچھنہ لگانا فصد سے زیادہ بہتر ہے کیونکہ فصد کے ذریعہ ان کی تنگ عروق سے ضرورت کے مطابق خون نہیں نکل پاتا ہے جبکہ ہچھنہ کے ذریعہ بقدر ضرورت خون نکل آتا ہے۔ اگر طمث کا جاری کرنا مقصود ہو تو طمث جاری ہونے کے متوقع وقت سے قبل تین دن تک فصد کریں۔ پہلے دن فصد رگ صافن کی کھولیں اور پچھنے ٹخنے پر لگائیں اور کچھ صالح خون بھی نکل جانے دیں اور لطیف تدابیر اختیار کریں۔ دوسرے دن پیر کی فصد کھولیں۔

اور کبھی کبھی مدر حیض ثابت ہوتا ہے۔ ہذا جو شاندہ فودنج جب کہ اسے ماء العسل کے ہمراہ جوش دیا جائے اور پھر اسے شراباً استعمال کیا جائے یا اسے باریک پیس کر ماء العسل کے اوپر چھڑک کر استعمال کیا جائے۔ اس سے استعمال کا سب سے مناسب وقت حمام سے فراغت کے بعد کا ہوتا ہے۔ اس سے بھی زیادہ قوی درجہ کی دوا ابھل اور مشکطر امشیع کا استعمال ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے اور ایارج جس میں کہ کسی قدر مائیت ہو اور صبر ساڑھے تین گرام اور اتنا ہی افادیہ ہو اور اس سے بہتر وہ ہوتا ہے جس میں دارچینی شامل ہو۔ اس دوا کا استعمال فصد کے ساتھ اس وقت کیا جائے جب کہ اس کی ضرورت محسوس ہو۔

(جالینوس۔ کتاب الفصد)

پونے دو گرام اشنان فارسی حیض لانے اور پیشاب جاری کرنے میں مفید ہے۔ احتباس طمث کے نتیجہ میں عورتوں کو کھانسی، مرگی، فالج، اور تمام ردی املا کی قسم کے امراض عارض ہو جاتے ہیں۔ ان میں سے اکثر میں خون نہیں آتا بلکہ فساد خون ہو جاتا ہے۔ جب عورت کے چہرہ پر سرخی، بخار، بے چینی، تھکن، آنکھوں کے گڑھوں میں درد اور سرگرائی ہو تو حیض کے آنے کا پتہ چلتا ہے خاص طور سے جبکہ حیض کا وقت بھی ہو۔ بسا اوقات خون متعفن ہو جاتا ہے۔

جب طمث کا نظام بگڑ جاتا ہے تو اس کی مقدار میں بھی کمی بیشی واقع ہوتی ہے اور یہ تبدیلی جسم کے اعتبار سے ہوتی ہے یعنی جس عورت کا طمث مائی ہوتی ہے اس کو احتباس کی حالت میں اور ام بلفی، بدن کا ڈھیلا پن، رنگ میں بہت زیادہ سفیدی عارض ہوتی ہے۔

جس عورت کو دبلا پن لاحق ہو اور برے برے دست ہوں اور حیض بغیر حمل کے بند ہو جائے تو اطباء اس کی فصد کرتے ہوئے ڈرتے ہیں لیکن میں نے جب کسی عورت کی عروق کو

حار اور کمودی خون سے بھرا پایا تو میں نے فصد کا عمل کیا چنانچہ اس کا خون پگھلے ہوئے زفت کی مانند خارج ہوا۔ میں نے تین دن تک استفراغ دم جاری رکھا جس سے اسے شفا ہو گئی اور اس کی کمزوری بھی دور ہو گئی۔ اسی طرح ایک عورت جس کا شوہر زمانہ دراز سے اس سے دور رہا اور اس کو حیض آنا بند ہو گیا حتیٰ کہ اس کی داڑھی پھوٹ آئی تھوڑے دن زندہ رہ کر اس کی موت ہو گئی۔ (ایبذیمیا)

اگر حیض بند ہو جائے تو نکسیر لانا بہتر ہوتا ہے۔ اگر خون حیض کا رنگ متغیر ہو اور کبھی اپنے وقت پر نہ آئے تو مطلب یہ ہے کہ اس کے بدن کو تنقیہ کی ضرورت ہے اور تنقیہ رنگ خون کا معائنہ کر کے خلط کے لحاظ سے ہونا چاہئے۔ اگر خون غلیظ ہو اور زیادہ سیاہ نہ ہو بلکہ لیس دار بلغمی ہو تو خلط بلغم کا تنقیہ کریں اور اگر مائیت غالب ہو تو بلغم رطب کا بھی تنقیہ کریں اگر زرد اور رقیق ہو تو صفراء کا تنقیہ کریں۔ اگر سیاہ غلیظ ہو تو سوداء کا تنقیہ کریں۔

اگر عورت کو بغیر حمل اور بغیر بچہ کے دودھ جاری ہو جائے تو اشارہ ہے کہ حیض کا آنا بند ہو گیا ہے۔ حنظل کی دھونی دینے سے فوراً حیض جاری ہوتا ہے۔ (الفصول)

رحم کی سختی احتباس ہو تو عورت کو آرام و راحت کا مشورہ دیں۔ بدن کو روغنیا کی مالش سے نرم کریں، حمام کرائیں، مرطوب غذائیں اور مشروبات پلائیں اور حیض آور شافے استعمال کروائیں۔

موٹاپے کی وجہ سے حیض بند ہو تو صرف خشک روٹی اور حمام میں نظرون کی مالش اور زفت وغیرہ کے استعمال سے اس کے بدن کی شربی کھلانے کی کوشش کریں۔

(کتاب میسون فی القواہل)

چھٹا باب

ناف، مقعد اور فرج کا باہر آ جانا، آلہ تناسل اور اس کے متعلقات، دُبر، عانہ، اور ام اور بوا سیر مقعد و رحم اور اس کے درد وغیرہ، عانہ کی خرابیاں، ذکر، خصی اور نتوء رحم۔

اس کا جراحی علاج کیا جائے حالانکہ اکثر لوگ دواؤں کے استعمال سے شفا یات ہوئے ہیں۔ دواؤں میں (یہاں اس میں کچھ جگہ چھوٹی ہوئی ہے) اور شراب کی تلچھٹ ۲۸ گرام، خشک گلاب ۳۵ گرام، ماز و خام ۷ گرام (پھر متین میں کچھ الفاظ نہیں ہیں) شراب کے ساتھ یہاں تک غلیظ شہد بن جائے تو اس سے ناف پر طلاء کریں۔ سرکہ میں بنفشہ کو بھگو کر رکھیں اور باندھ دیں۔

نسخہ دیگر:

سیسہ کا برادہ ساڑھے تین گرام، عصارہ طرامیٹ ہموزن کو بھی اسی طرح استعمال کریں۔

مقعد کی تکلیف خروج مقعد کے لئے :

شرابیوت، عفص، اسفیداج، اقا قیا، عصارہ طراشیٹ، لحيہ الصنوبر، کندر ذکر سب ہموزن لے کر اچھی طرح پیسیں اور شراب میں ملا کر مقعد پر لگائیں اور اس پر چھڑک بھی دیں اور مقعد کو اندر لوٹا دیں۔ (بولس)

علاج کے دوران ہلکی اور زود ہضم غذائیں کھلائیں۔ (مؤلف)

رحم باہر کی طرف نکل آتا ہے جس کا سبب عورت کا اونچائی سے گرنے کی وجہ سے ان جھلیوں کا پھٹ جانا ہے جو رحم کو تھامے ہوئے ہیں یا پھر مشیمہ عسر ولادت کی وجہ سے رحم کو کھینچ لیتا ہے یا مردہ جنین رحم کو کھینچ لیتا ہے یا استرخاء بدن جو کسی تکلیف کی وجہ سے ہونو، رحم کا باعث بنتا ہے اور ایسا اکثر عمر دراز عورتوں میں ہوتا ہے۔ چنانچہ رحم کا کچھ حصہ باہر پھسل آتا ہے اور بعض صورتوں میں پورا رحم خارج ہو جاتا ہے لیکن میں نے ایسا کبھی نہیں دیکھا کیونکہ میں نہیں سمجھتا کہ پورا رحم خارج ہونے کے بعد واپس کیسے ہو سکتا ہے۔ اس کا پہلا علاج حقنہ اور پیشاب کا اخراج کرنا ہے تاکہ رحم پر دوسری کسی چیز کا دباؤ نہ پڑے۔ پھر عورت کو پشت کے بل لیٹنے کیلئے کہیں اور اس کے سرین کو قدرے اونچا کر دیں پھر اس کی فرج کی مناسب سے کپڑے کا فٹیلہ بنائیں جسے عصارہ قرظ، طراشیٹ اور شراب عفص کے مخلوط میں تر کریں اور پھر رحم کو اٹھا کر نرمی کے ساتھ اس کی جگہ پر لوٹا دیں۔ عانا اور کشادگی کی جگہ پر سرکہ اور پانی میں بھگو یا ہوا اسفنج رکھیں۔ عورت کو چپت رکھتے ہوئے اس کے پیروں کو پنڈلیوں کے بل دائیں بائیں موڑ دیں۔ پھر ناف اور مراق کے قریب ہچکنہ لگائیں اور عورت کو خوشبو سنگھائیں اور تین دن تک مذکورہ فٹیلہ کو اسی طرح چھوڑ دیں۔ تیسرے دن نیم گرم شراب سیاہ عفص میں یا آب قم قم میں جسے آس، اذخر اور پوسف انارڈا لکرا بالا گیا ہو بیٹھائیں۔ پھر وہ فٹیلہ اس طرح کے دوسرے فٹیلہ سے بدل دیں اور خارجی طور پر زیریں شکم میں پوست انار، جو کے آٹے سرکہ اور پانی سے تیار شدہ ضماد کریں حتیٰ کہ علاج کا یہ تیسرا دن بھی پورا ہو جائے۔ اسی طرح اس وقت تک علاج جاری رکھیں جب تک کہ مکمل صحت نہ ہو جائے۔

سواء اتفاق سے اگر رحم میں عفونت پیدا ہو جائے تو ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ فساد رحم کی

حالت میں رحم خارج ہو جاتا ہے اور عورت اس کے بعد بھی زندہ رہتی ہے۔ (بولس)

اگر مقعد باہر نکل آئے اور براز جاری ہو اور ورم باقی ہو اور مقعد نہ لوٹ رہی ہو تو پہلے

ورم کو ٹکور کے ذریعہ زائل کریں پھر لزج چیزوں سے لطوخ کر کے اس کو لوٹائیں۔ (شمعون)
 لیسدار چیزوں کو بطور طلاء استعمال کریں اور اس پر کچھ قابض چیزوں کو بھی چھڑک
 لیں۔ لیسدار چیزیں اس لئے کہ مقعد کا اندر لوٹانا آسان ہو اور قابض چیزیں اس لئے کہ پھر
 دوبارہ باہر نکل آنے سے مانع ہو اور اسے تقویت حاصل ہو جائے۔ قابض چیزوں کا اثر فوراً
 سامنے نہیں آتا۔ ☆ (مؤلف)

کبھی مشیمہ خارج ہو کر متعفن ہو جاتا ہے اور جاہل اطباء اسے رحم سمجھ لیتے ہیں حالانکہ
 مشیمہ رقیق ہوتا ہے اس کا جرم اور عروق پتلی چھوٹی ہوتی ہیں اور وہ پٹھا ہوا ہوتا ہے۔
 (مؤلف)

کبھی مقعد کا خروج ہو جاتا ہے، ورم ہو جاتا ہے اور واپس نہیں جاتی اگر ایسا ہو تو
 مریض کو خطمی اور کرنب کے جوشاندہ میں اتنی دیر تک بیٹھائیں کہ اثر ورم تک پہنچے۔ پھر خطمی کے
 جھاگوں کو انڈے کی زردی اور آب کتیرہ، لعاب تخم سفرجل کے ساتھ پکائیں اور اندر داخل
 کریں۔ جب داخل ہو جائے تو اسے باندھ کر آب قم قم میں بیٹھائیں۔ یہ خون حیض اور خون
 بواسیر کے روکنے میں بھی مفید ہے۔

اقاقیا مقعد کے خروج کو ختم کر کے مقعد کو اندر لوٹاتی ہے۔ جوشاندہ آس خروج مقعد
 ورم میں مفید ثابت ہوتا ہے۔

برگ انجرہ تازہ کو نتوء رحم پر رکھنے سے رحم اندر واپس ہو جاتا ہے۔ تنہا برگ بنفشہ کا شمار
 نتوء مقعد میں مفید ہے۔ اس میں جو کا آنا بھی ملا سکتے ہیں۔ (قربادین قدیم)
 گائے کے گوبر کی دھونی نتوء رحم میں مفید ہے۔

مصطلگی کے پودے کا جوشاندہ جیسا کہ نفث الدم کے باب میں گزرا اور نتوء سرہ و نتوء
 رحم میں لحیۃ التیس (طراحیٹ) مفید ہے۔ (دیسقوریڈوس)

خروج رحم اور خروج مقعد میں یہ مذکورہ دوا ہے۔ ہیوفسطید اس کی طرح بہت
 مفید ہے۔

چکنی مچھلی سے حمل کر کے باہر نکلی ہوئی مقعد کو باندھ دینا بھی مفید ہے۔

مازو کے جوشاندہ میں بیٹھنے سے نتوء مقعد ٹھیک ہو جاتا ہے۔

(دیسقوریڈوس و جالینوس)

ماز و کو پانی میں پکا کر پھر اس کا ضما د کرنے سے نتوء مقعد ٹھیک ہو جاتا ہے۔

(دیسقوریدوس)

بخور مریم کا عصارہ حمول کرنے سے یا سرکہ ملا کر دھونی کرنے سے نتوء رحم ٹھیک

ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

جوشاندہ ماز و نتوء مقعد کو لوٹا دیتا ہے۔

خروج مقعد میں نفع بخش دوائیں مندرجہ ذیل ہیں۔

آب حب الّاس۔

آب گلنار

عرق گلاب کا جوشاندہ

جوشاندہ پوست انار

جوشاندہ ماز و

جوشاندہ پوست درخت بطم

جوشاندہ پوست درخت مریم

ان سب کے پانیوں میں آبز ن مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

سرخ، پختہ ماز و کو پانی میں خوب ابال کر باریک پیس لیا جائے اور مقعد پر ضما د کریں۔

نتوء میں مفید ہے۔ (اسحاق)

جوشاندہ برگ سداب اور جوشاندہ گل سداب میں بیٹھنا خروج مقعد میں مفید ہے جبکہ

برودت اس کا سبب ہو اور اگر حرارت ہو تو جوشاندہ سرو و جوز سرو و برگ سرو و ابھل میں بیٹھنا

مفید ہے۔

نتوء رحم اور نتوء مقعد کے لئے ایک جوشاندہ:

جوز السرو، گلنار، جفت بلوط، قشور رمان، گل سرخ مع ڈنھل کے اُبالا جائے پھر ان

سب اشیاء کو سرمہ کی طرح پیس کر مقعد پر چھڑکا جائے اور انڈے کی زردی میں ملا کر لٹوخ کیا

جائے پھر مقعد کو اندر کر کے اس پانی میں بیٹھا جائے اور اسی حال میں قوی ضما د کیا جائے۔

(مجبول)

قوی نتوء رحم درد زہ کی شدت سے ہوتا ہے اس کو عفل کہتے ہیں۔ اس کا علاج سب

سے پہلے روغن گل سے کریں اور بار بار یشب کی سینکائی کریں اور زخم کے منہ پر اقا قیا، مازو اور گلنار چھڑکیں۔ جب مقعد کا خروج ہو اور ورم بھی ہو تو حمام اور گنگنے پانی کے استعمال میں دیر نہ کریں۔ پھر روغن کنجد کی مالش کریں اور چھینک لائیں تاکہ وہ اپنی جگہ لوٹ جائے۔ انڈے کی زردی اور روٹی تھوڑی سی کھلائیں تاکہ فضلہ نہ بنے اور کم از کم چوبیس گھنٹے تک اسے بیت الخلاء جانے کی ضرورت نہ پڑے پھر بھی باہر آجائے تو دوبارہ یہی عمل کریں۔ اگر چاہیں تو کوئی لعاب دار چیز بھی کھلا سکتے ہیں۔ اگر خروج مقعد میں بہت زیادہ ڈھیلا پن ہو تو اس پر اقا قیا کا باریک سفوف چھڑکیں تاکہ وہ زیادہ دن تک باہر نہ رہے۔ اجابت، نرم کرنے کے لئے مغز خبار شہر اور روغن بادام اعتدال کے ساتھ دیں۔ (یہودی)

مقعد پر خبث الرصاص، ساق، تخم گل کو مقعد کو شراب عفص سے دھو کر چھڑکیں۔

(المیامر)

عفص کو جلا کر اس کی راکھ نتو، سرہ پر لگائی جائے یا کندر کو انڈے کی سفیدی میں گوندھ کر ناف پر لگا کر باندھیں۔ اگر بچوں کو زطوبت عضلات مقعد کی وجہ سے خروج مقعد ہو جائے تو یہی دوا کریں۔ (طب مساکین یا مداواة الاسقام۔ جالینوس)

رحم پھسل کر ولادت وغیرہ کے موقع پر باہر نکل آئے تو عورت کو پشت کے بل لٹا کر اس کا سر نیچے اور اس کے کولہے اونچے کر دیں اور نتو، رحم پر نیم گرم روغن ٹپکائیں اور فرج کے ارد گرد اعضاء کو نیم گرم روغن گل میں روئی تر کر کے اس کے نکور کریں۔ تھوڑی دیر ایسا کرنے کے بعد قاقیا کو نیم پانی میں ڈال دیں حتیٰ کہ وہ حل ہو جائے پھر سوتی کپڑے میں اس پانی کو اٹھالیں یا لحيۃ التیس کے عصا رہ کو شراب قابض اسود میں ملا کر اس سے سنکائی کریں۔ یہ بہتر علاج ہے یا پھر آب آس روئی پر لگا کر اندر داخل کریں اور عورت کو اپنی پنڈلیاں ملانے کو کہیں اور کچھ دیر اسی حال پر رکھنے کو کہیں۔ پھر اسے جو شانہ قم قم میں بٹھائیں۔ واضح رہے کہ اس علاج سے پہلے نرم حقنہ سے آنتوں کو صاف کر دیں اور مثانہ کو پیشاب سے صاف کر دیں تاکہ جگہ میں وسعت پیدا ہو جائے۔ (ابن سرائیون)

روغن اقوان سخت اور ام مقعد میں مفید ہے اکلیل الملک تنہا یا انڈے کی زردی کے ساتھ اور میتھی کے آٹے کے ساتھ یا السی کے آٹے کے ساتھ یا چکی کی گرد کے ساتھ یا خشخاش کے ساتھ ملا کر ضا د کریں اور سخت ورم مقعد کو خاص طور سے گرم ورم کو نرم کریں۔ اگر ان دواؤں کو شراب میں پکا کر ضا د کیا جائے تو دردوں کو سکون ملتا ہے۔ خسیوں کے درد کو بھی سکون

ہوتا ہے۔
فجنگشت کو چربی اور انگور کے پتوں میں ملا کر خسیوں کی سختی کو دور کرنے کے لئے لگائیں۔ اس کا پھل پانی میں ملا کر ضما د کرنے سے شقاق مقعد کا درد دور ہو جاتا ہے۔ باقلا کے آٹے کا جو شانہ شراب میں پکا کر ضما د کرنے سے خسیوں کا درد دور ہو جاتا ہے۔
(دیسقوریدوس)

باقلا کا آٹا انڈے کی سفیدی میں ملا کر ورم انٹیمین پر لگانا مفید ہے۔ خاص طور سے ان اعضاء کے قروح (زخموں) میں بہت مفید ہے۔

اکلیل الملک کو جوش دیکر اس سے ضما د کرنا ورم مقعد میں مفید ہے۔ بزرخ کو کوٹ پیس کر ضما د کرنے سے ورم خسیہ حار میں نفع ہوتا ہے۔

میٹھی کا روغن مقعد کے ورموں میں مفید ہے (جالینوس)

خوبانی تنہا یا مسکن مغری دواؤں کے ساتھ خاص طور سے توتیا مغسول کے ساتھ وجع مقعد میں مفید ہے جس میں گرم پیپ جمع ہو جائے۔ قرحہ سرطانی میں بھی مفید ہے۔

(دیسقوریدوس)

عانہ کے اورام میں بھی مفید ہے۔ اس کا ضما د کرنے سے مقعد کے ورم حار میں سکون ملتا ہے۔ (جالینوس)

نمک کو پودینہ کوہی میں ملا کر لگانے سے انٹیمین کا ورم بلخی پک جاتا، تیل کا پتہ شہد میں ملا کر لگانے سے فرج اور فتوتوں کا درد ٹھیک ہو جاتا ہے۔

سوسن کی جڑ پیس کر تنہا سرکہ میں ملا کر یا برگ بنج (اجوائن خراسانی) گیہوں کے آٹے کے ساتھ بھی انٹیمین کے ورم حار میں سکون دیتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

مازو کو پکا کر پیس کر اس سے ضما د کرنا مفید ہے۔

دبر کے تمام اورام کیلئے نہایت مفید نسخہ:

جوش دی ہوئی مسور کی دال کو اکلیل الملک اور سفرجل یا پوست انار یا خشک گلاب یا روغن گل میں ملا کر ضما د کرنا بھی مفید ہے۔

خروج مقعد یا ورم مقعد کے عمدہ ضما د:

ایلو ان اعضاء کے اورام حارہ میں مفید ہے۔

ضما داسرب اور دوسرے بار د عصارے جو کتاب الفصحہ کے مطابق تیار کئے گئے ہوں اس مقام کے اور ام کے لئے مفید ہے۔ (دیسقوری دوس و جالینوس)

خنزیر کی چربی درد مقعد میں مفید ہے۔

خطمی تنہا یا شراب میں پکا کر ضما د کرنا گرم ورم مقعد کو تحلیل کرتی ہے۔ (جالینوس)

سویا فرج کے دردوں کو ٹھیک کرتا ہے۔ (دیسقوری دوس)

زفت رطب مقعد کے پھوڑوں اور گرم ورموں کو تحلیل کرتا ہے۔ (دیسقوری دوس)

ارنڈ اور ام مقعد میں مفید ہے۔ خنثی کی جڑ شراب کی تلچٹ میں ملا کر ضما د کرنا خسیوں

کے درد میں مفید ہے۔ (دیسقوری دوس)

صلابت انشیں کے لئے مفید نسخہ:

بزر العقد اٹھارہ گرام، سفوف باقلہ ۳۵ گرام، مویز منقی ساڑھے ۵۲ گرام، زیرہ نبطی

ساڑھے ۷۱ گرام، چنے کا آٹا پینتیس گرام پس کر ملا کر چھان لیا جائے۔ مویز کو بطن کی یا

پچھڑے کی چربی ستر گرام میں ڈبو کر ساری دواؤں کو جمع کر کے تھوڑا روغن سوسن ملا کر ورم صلب

پر رکھا جائے بشرطیکہ ورم بارد ہو۔ لیکن اگر یہ ورم گرم ہو تو برسیاں دارد اور عنب الثعلب اور جو کا

آٹا اور خطمی کی جڑ اور آب کزبرہ اور انڈے کی سفیدی اور روغن کنجد میں دوا تیار کریں۔

مقعد اور انشیں کا ورم:

اکلیل الملک میخج غبی میں خوب پکایا جائے پھر انڈے کی زردی، میتھی، بزرکتاں کا

سفوف، چکی کی گرد، آرد باقلہ، بابونہ، بنفشہ بھی شامل کیا جائے پھر اس کو ورم پر رکھیں۔ یہ دوا رحم

کے لئے بھی نافع ہے۔ (ابن ماسویہ)

اگر ورم مقعد حدت اور حرارت کے ساتھ ہے تو سمید (ایک قسم کا اکسکٹ جو قتل ملا کر

بناتے ہیں) کو پانی اور روغن گل میں پکائیں۔ پھر صاف ستھرے ہاون میں باریک پیسیں اور

اس میں ابالی ہوئی انڈے کی زردی ڈالیں اور پھر اس کا طلاء کریں یا خوش گلاب پندرہ گرام،

دوا انڈے کی زردیوں میں جوتلی ہوئی ہوں اچھی طرح پیسیں۔ پھر اس میں روغن گل میں ترکیا ہوا

موم ڈالیں اور مقعد پر طلاء کریں۔

توتیا، رصاص محرق، سفید رصاص، سب ملا کر یا ان میں سے کسی ایک کو لگانا بھی مفید

ہے۔ نیز روغن گل اور موم بھی مفید ہے۔ اگر مقعد کا درد ٹھنڈک کے باعث ہے تو گرم روغن

استعمال کریں اور گرم جگہ بیٹھائیں مثلاً گرم حمام وغیرہ۔ (اسحاق)
درد کیلئے:

مرغ کی چربی، گائے کی ہڈی کا گودا ۳۵ گرام، سفید موم ۱۰۵ گرام اور روغن گل خام پینتیس ملی لیٹر، سفیدہ رصاص ستر گرام، مردار سنگ آب شیریں میں مغسول کیا ہوا ساڑھے ۱ گرام۔ انڈے کی سفیدی میں سب کو ملا کر مرہم تیار کیا جائے۔ یہ مرہم شقاق اور درد کے لئے

مفید ہے **مقعد کی کھجلی جو حرارت کے ساتھ ہو:**

عنب الثعلب، روغن گل، انڈے کی سفیدی، طین خوزی، تھوڑا کافور، سفیدہ رصاص، آب عنب الثعلب اور موم روغن میں مرہم بنا کر لگائیں۔

خونی بوا سیر کرنے پر ہونے والا درد:

کراث گھی میں تلا ہوا اور پیاز گھی میں تلی ہوئی بار بار گرم کر کے لگائیں۔ رحم پر بھی ایسا ہی کریں اور اگر وہاں حدت اور گرمی بھی ہو تو مکوء روغن گل میں پکائیں اور نیم گرم لگائیں۔ روغن بنفشہ، بنفشہ گلاب پکا کر روغن گل میں ضماد تیار کر کے لگائیں۔ گرم گرم لگانے سے درد کو سکون ہوتا ہے۔ اکلیل الملک بھی بہت مفید ہے اسے بھون کر روغن گل میں ملا کر لگائیں۔ اگر مقعد کی کھجلی کپڑوں کی وجہ سے ہو تو اس کا علاج دیدان اور حیات کے بات میں دیکھیں۔

مقعد کا بے حس ہو جانا:

نمک کے پانی سے حقنہ کریں۔ کتاب الجامع کے مطابق شقاق مقعد اور گرم اور ام جو کہ شدت درد اور مرہ صفراء کے باعث ہو، کے لئے نسخہ۔

مردار سنگ اور خبث الفضلہ ہر ایک سات گرام، سفیدہ رصاص اکیس گرام پیس کر ریشم کے کپڑے میں چھان کر روغن گلاب، موم اور بارہ سنگھے کی چربی میں گوندھیں اور اس کا طلاء کریں۔ (مجبول)

انشیمن اور اس کے نواح میں ورم حار کے لئے مرہم:

مسور، گلاب اور انار کی چھال کو اچھی طرح پکایا جائے پھر اس کے پانی میں روغن گل اور انڈے کی سفیدی ملا کر انشیمن کی کھجلی پر لگایا جائے۔

میشا کا شافہ روغن گل میں بھگو کر رکھا جائے ران کے اندر کی جانب پچھنے لگائیں۔

انشین میں ٹھہر جانے والے ورم کا علاج:

باقلا اور میتھی دونوں کو پکائیں۔ بابونہ پسا ہوا، روغن زرد (گھی) منیج سب دواؤں کو ملا کر انشین کے ورم پر لگائیں۔

ایک عجیب نسخہ جو دیگر مرمہموں سے مایوس ہونے کے بعد استعمال کیا جاتا ہے: کھجور کی کھٹی کی راکھ دو حصہ، خطمی ایک حصہ سرکہ میں پیس کر انشین کے ورم پر استعمال کریں۔

ایک دوسرا عجیب نسخہ:

اور اس نسخہ کو انجیر کے نقوع کے ساتھ شراب سے استعمال کیا جاتا ہے۔ اسی طرح مقل شامل کر کے دونوں چیزوں کا ضماد کیا جاتا ہے۔

بچھوؤں کا تیل لگانا اور ہلکے بیج کا کھانا بھی فائدہ مند ہے۔ (یہودی)

شقاق مقعد، ورم حار یا دونوں شدید حرارت کے ساتھ ہوں تو ان کے لیے لکھی جانے والی دواؤں کا ماحصل یہ ہے۔ روغن گل اور عصارۃ عنب الثعلب اسرب کے ہاون میں ڈال کر اتنا پیسا جائے کہ غلیظ ہو جائے اور سیاہ ہو جائے پھر اس میں سفیدہ رصاص مغسول ڈالیں۔ کچھ لوگ کافور کے لئے بھی کہتے ہیں۔ پھر ہاون میں ڈال کر اس کو مرہم بنالیں بہت عجیب دوا ہے۔ درد شدید ہو تو اس کے ساتھ تھوڑی افیون بھی ملا لیں اس کا فائدہ بڑا عجیب ہے۔ اگر التهاب اور سوزش ہو تو انڈے کی سفیدی میں کافور ملا کر ہاون میں پیسیں اور اسے برف میں ٹھنڈا کریں اور ایک کے بعد ایک بار بار استعمال کرائیں۔ (مؤلف المیا مر کے حوالے سے)

مقعد کے بواسیری درد اور دیگر کے لئے:

چوزے کو شیریں پانی میں سات بار دھو کر انڈے کی سفیدی میں پھینٹ کر طلاء کریں۔

قروح فرج وغیرہ کے لئے:

انسان کی پیشاب سے جبکہ وہ پرانا ہو جائے قروح فرج کو دھوئیں جیسا کہ اطہور سفوس

اور دیستوریوس نے بیان کیا ہے۔ (ادویہ مفردہ)

میں نے ان اعضاء کے علاج میں اسے استعمال کیا جس کا واضح فائدہ نہیں ہوا کیونکہ

اسمیں حرارت اور رطوبت ہوتی ہے۔ (جالینوس)
سفیدہ رصاص تھوڑی افیون میں ملا کر سرکہ میں حل کریں اور آب کاسنی بھی ڈالیں۔
سرکہ تھوڑا ہونا چاہئے۔ اس کا طلاء ایسے موقع پر کریں جب کہ شدید سرخی، حرارت اور تڑپ ہو
یہ بہت زیادہ کامیاب ہے یا آب کاسنی استعمال کریں جب خشکی ہو جائے تو دوبارہ لطوخ
کریں۔ (مؤلف)

قروح دُبر میں رسول مستعمل ہے۔ کالا چنا اگر حضض کے ساتھ پکایا جائے پھر اسے
سرکہ کے ساتھ مرہم بنا کر لگایا جائے تو خسیوں کے گرم اور ام میں مفید ہوتا ہے۔ گرمی چنا کا طلاء
کرنا بیفتین کے اور ام میں نفع بخش ہے۔ (جالینوس)
قیہولیا کا لطوخ بیفتین کے سخت اور ام میں نفع بخش ہے۔ (جالینوس)
انٹیمین اور پستانوں کے اور ام گرم یں طین ساموس مسکن و محلل ہے اور دوسرے تمام
اعضاء میں بھی مسکن ہے۔ (دیسقوریڈوس)

شمرۃ الکرم جبکہ اس میں زعفران، شہد اور روغن ملا لیا جائے تو فرج کے قروح ساعیہ
و خبیثہ میں مفید ہے۔ کندر کو دودھ میں بھگو کر فتلہ بنائیں اور مقعد کے گندے زخموں میں اسے
داخل کریں تو زخم کو پھیلنے سے روکتا ہے۔ (اوریباسیوس)
کشینز کا ضاد بیفتین کے ورم حار میں مفید ہے۔

زیرہ زہیب اور باقلا کے آٹے میں ملا کر لگانے سے یہی فائدہ ہوتا ہے۔
برگ غار اور سداب ملا کر ضاد بنا کر لگانے سے انٹیمین کا ورم چلا جاتا ہے مسور کو جوش
دے کر اکیلل الملک، سفرجل، روغن گل ملا کر بطور ضاد استعمال کرنے سے مقعد کے ورم، زخم اور
فروج کے ورم و زخم ختم ہو جاتے ہیں۔ اگر زخم گہرے ہوں تو خشک گلاب اور انار کی چھال شہد
میں پکا کر استعمال کریں۔ نیل کا پتہ مقعد کے زخموں میں مفید ہے۔
صبر فرج کے زخموں کا تنقیہ کرتا ہے اور زخموں کو مندمل کرتا ہے خاص طور سے دبر اور
ذکر کے زخموں کو۔

شبث کی جڑ جلا کر اور رماقیعوم دونوں حشفہ کے زخموں میں مفید ہیں۔ (دیسقوریڈوس)
کھٹے انار کے دانے شہد میں پکا کر زخموں کے لئے مفید ہیں۔ حکاک الاسرب روغن گل
کے ساتھ مقعد کے زخموں میں مفید ہے۔
اُسرب کا ضاد اور ٹھنڈا پانی اس معاملہ میں عجیب نفع رکھتا ہے۔

شبث کی راکھ عضو تناسل کے زخموں میں مفید ہے۔ نیز حشفہ کے زخموں میں مفید ہے۔
(جالینوس)

بقول ابن ماسویہ تر زخموں کے لئے خاص طور سے احلیل کی جلد میں واقع ہونے والے
تر زخموں میں بہت اچھا کام کرتی ہے۔ (ابن ماسویہ)

زوفا رطب الکلیل الملک اور مکھن میں ملا کر لگانا قروح مقعد میں مفید ہے۔ اگر اسمیں بطن
کی چربی ملا لی جائے اور اس کا حمل کیا جائے تو فرج کے زخموں کے لئے مفید ہے۔

ذکر اور اس کے اطراف کے زخموں اور خصیہ کے ورم کے لئے:

عنب الثعلب، روغن گل بھی یہی فائدہ دیتے ہیں۔ اگر چاہیں تو انڈے کو بال لیں اور
عنب الثعلب کو پیس لیں اور روغن گل کے ساتھ حمل کریں۔

استثنین کے اور ام حار کے لئے:

آب مکوء خرفہ، ہر ادھنیا، جو کا آنا، باقلے کا آنا اور روغن گل کا ضماد بنا کر لگائیں۔ اگر
احلیل میں پھوڑا ہو تو اسرب کو کندر کے ساتھ جلا کر استعمال کریں۔ (ابن ماسویہ)

خصیوں کے ورم حار کے لئے نسخہ:

ہر ادھنیا، جو کا آنا، باقلے کا آنا، روغن گل کا مرہم بنا کر لگائیں۔ (ابن ماسویہ)

ذکر، مقعد اور رحم کے اور ام کے لئے:

اکلیل الملک کو مینج کے ساتھ پکائیں..... ہنہ..... اس میں گیہوں کا آنا ملا کر ضماد کریں۔

ان مقامات کے ورم حار خاص طور سے ذکر کے ورم حار میں قیمو لیا..... اور زعفران
کے ساتھ طلا کریں اگر برودت کے ساتھ ہو تو مینج میں بھگوئی ہوئی مقل، اسفیداج سفید کے
ساتھ طلا کریں۔ (التمام والکمال)

ذکر اور دبر کے قروح خبیثہ زیادہ خراب ہوتے ہیں کیونکہ یہ حرارت اور رطوبت کی
وجہ سے اور فضلات کے مجازی میں ہونے کی وجہ سے عفونت پر مائل ہوتے ہیں۔

میرے خیال میں منہ کے زخم کا بھی حرارت اور رطوبت کی وجہ سے یہی حال ہونا

چاہئے۔

ذکر اور مقعد کے زخموں کا علاج مدل دوا سے کرنا چاہئے اور وہ مدل سے زیادہ یا بس بھی ہوں جیسا کہ قوانین خراجات میں ہم لکھ چکے ہیں۔ احلیل کے زخم بعض اوقات یوست کے محتاج ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ احلیل اپنے اطراف سے ذکر کے آخر حشفہ تک پہنچ جاتا ہے اور حشفہ کا زخم یوست کا کم محتاج ہوتا ہے بہ نسبت کمرہ اور نواح کے زخموں کے۔ اسکا علاج کاغذ سوختہ سے کیا جاتا ہے کیونکہ یہ قوی درجہ کا محفف ہوتا ہے اور اگر ان قروح میں رطوبت نہ ہو اور مدت قریب کی بات ہو تو صبر کا باریک سفوف چھڑکنا ہی کافی ہوتا ہے۔ اس سے مقعد کے قروح بھی صحیح ہو جاتے ہیں۔

صبر کے بدل کے طور پر قیو لیا مغسول شراب کے ساتھ اور مرتک استعمال ہوتے ہیں۔ اسی طرح مرتک کے بعد بدانا اور توتیا۔ اگر یہ زخم زیادہ رطب ہوں تو درخت صنوبر کی ڈاڑھی جس میں چھوٹے چھوٹے پھل آتے ہیں اور شاد نہ سے علاج کریں۔ یہ دونوں حدت میں برابر ہیں اگر زخم گہرا ہو تو خشک کرنے کے بعد جیسا کہ ہم نے بیان کیا ان دواؤں میں کندر کا آنا حسب ضرورت شامل کریں تاکہ نیا گوشت پیدا ہو جائے۔

ذکر کا ورم حار:

مکو، جو کا آنا، روغن گل، سرکہ شراب، انڈے کی زردی ہم وزن ضماد بنا کر استعمال کریں۔ (جالینوس)

جب کبھلی پھنسی عضو تناسل کے ارد گرد ہو جائے تو فصد کے بعد ران کی اندرونی جانب کچھ لگائیں اور فوٹوں میں قروح خبیثہ ہو تو بھی فصد و حجامت کریں۔ حتیٰ کہ اس کی سیاہی چقندر اور گھی کے استعمال سے دور ہو جائے اور فوطہ کی صفائی ہو جائے۔ پھر مرہموں سے علاج کریں حتیٰ کہ پوری طرح صحتیاب ہو جائے۔

ذکر اور جوانب ذکر کے قروح کا علاج شاد نہ، صبر اور کدو سوختہ سے ہوتا ہے۔ میں نے کسی شخص کو دیکھا کہ ان کے فوطے میں قروح خبیثہ ہو گیا جس کی وجہ سے تامل پیدا ہوا اور سقوط لحم ہو کر صرف بیضتین رہ گئے۔ اس کے بعد نیا گوشت پیدا ہوا اور کیسہ اول مانند کوئی دوسری سخت چیز اگی اور یہ پہلے جیسی ہو گئی۔ (یہودی)

خدا کے فضل و کرم سے نواں حصہ مکمل ہو گیا۔ اس کے بعد انشاء اللہ دسواں جز گردہ، مجاہی بول، مثانہ، اندرون قضیب کے زخموں، اندرون قضیب کی کبھلی، بول الدم والمرہ وغیرہ کا بیان ہوگا۔